سلسلۂ مطبوعات ۲۷۷

سلسلۂ ابوالکلام آزاد صدی تقریبات

(۹)

الہلال

جلد سوم

ابوالکلام آزاد

اترپردیش اردو اکادمی
لکھنؤ

پیش لفظ

پیش لفظ

جون ۱۹۸۴ء میں جب اترپردیش اردو اکادمی کی تشکیلِ نو ہوئی اور میں کوئی چار سال کے وقفے کے بعد اس کی مجلس انتظامیہ کا ایک بار پھر چیرمین نامزد کیا گیا تو میرے ذہن نے اس کا جو ترقیاتی منصوبہ مرتب کیا، اس میں مولانا ابوالکلام آزاد کی صد سالہ جشنِ ولادت کی تقریبات کو سرِ فہرست جگہ ملی، اور سچ بات تو یہ ہے کہ میں کسی طرح یہ عہدہ قبول کرنے کے لیے آمادہ نہیں تھا لیکن چھ ماہ کی طویل کشمکش کے بعد میرے اندازِ فکر میں تبدیلی رونما ہوئی اور اس جذبے نے میری انفعالی کیفیتوں کو شکست دے دی کہ مولانا کی شخصیت اور ان کی تعلیمات کو عام کرنا ہمارے واجبات میں ہے اور اردو اکادمی اس قومی کام میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

میں نے جب اکادمی کی مجلس انتظامیہ کے اراکین سے آزاد صدی کے مختلف پہلوؤں پر غیر رسمی گفتگو کی تو ان کے اندر اس منصوبے کی تکمیل کا ذوق مجھ سے کہیں زیادہ ملا اور آخر کار مجلس انتظامیہ اپنی پہلی نشست میں الہلال کی مکمل فائلوں سے عکس کی طباعت و اشاعت کا منصوبہ بڑے عزم و حوصلے کے ساتھ منظور کر لیا۔ مجلس انتظامیہ نے محسوس کیا کہ مولانا آزاد کو اس سے زیادہ مخلصانہ خراجِ عقیدت اور کیا ہوگا کہ الہلال کا عکس ملک کے کونے کونے میں پہنچا دیا جائے۔

اکادمی کا سالانہ بجٹ محدود اور متعین ہوتا ہے۔ اس کی مدیں مقرر ہیں اور ریاستی حکومت ان مدوں کے پیشِ نظر ہر سال گرانٹ دیتی ہے۔ آزاد صدی کا بجٹ الگ سے مرتب کیا گیا اور حکومت کو منظوری اور اضافی گرانٹ کے لیے بھیج دیا گیا۔

بجٹ، ضمنی بجٹ، گرانٹ، اضافی گرانٹ، متواتر اور غیر متواتر گرانٹ ——— یہ ایسے موضوعات ہیں جن کی جزئیات ہمیشہ میرے دائرہ فہم سے باہر رہی ہیں۔ ایک مدت تک جب اضافی گرانٹ کے سلسلے میں حکومت سے کوئی جواب نہیں ملا اور اکادمی کے افسروں نے اس کے مالہ و ماعلیہ کی تفصیلات مجھے بتائیں تو میرے شب و روز کے معمولات متاثر ہو گئے اور سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ الہلال کے عکس کی اشاعت کیوں کر ممکن ہوگی۔ عوام و خواص سے کسی طرح کا چندہ وصول کرنا ہمیشہ اور ہر حال میں میرے معمولات سے خارج رہا ہے۔ جب کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو میں نے گرانٹ کی منظوری کی توقع پر کام کا آغاز کر دیا۔

اسی اثناء میں گورکھپور ایئرپورٹ پر جناب ویر بہادر سنگھ (سابق وزیر اعلا) سے ملاقات ہو گئی اور میں نے آزاد صدی کا ذکر چھیڑ دیا۔ انھوں نے اس خیال سے اتفاق کیا کہ اترپردیش میں "آزاد صدی تقریبات" اس طرح منائی جائیں جو ہر لحاظ سے مولانا آزاد کے شایانِ شان ہوں۔ انھوں نے اضافی گرانٹ کے سلسلے میں کہا کہ اس کی فکر نہ کیجیے، لکھنؤ آجایئے، گرانٹ مل جائے گی۔ میں نے ۲۲ مارچ ۱۹۸۸ء کو جب شری ویر بہادر سنگھ سے لکھنؤ میں ملاقات کی تو انھیں ایئرپورٹ والی بات یاد آگئی۔ بجٹ کے جو کاغذات اکادمی سے بھجوائے گئے تھے، ابھی ان کی نظر سے نہیں گذرے تھے مگر انھوں نے بطیبِ خاطر ایک دوسرے کاغذ پر پانچ لاکھ کی رقم منظور کی اور کہا کہ جتنی مزید رقم کی ضرورت ہوگی، حکومت ادا کرے گی۔

جون ۱۹۸۸ء میں جناب نرائن دت تیواری نے وزیر اعلا کا عہدہ سنبھالا۔ ۱۸ جولائی ۱۹۸۸ء کو اکادمی کی مجلس عام کا اجلاس منعقد ہوا جس میں تیواری جی نے بھی شرکت کی۔ اکادمی کی صدر بیگم حامدہ حبیب اللہ نے آزاد صدی تقریبات کے لیے مزید پانچ لاکھ کی رقم کا مطالبہ کیا۔ تیواری جی نے اسی اجلاس میں اس مطالبے کو منظور کر لیا اور اس طرح آزاد صدی تقریبات کے لیے ریاستی حکومت نے مجموعی طور پر دس لاکھ روپے کا عطیہ منظور کیا۔

الہلال کے عکس کی اشاعت کوئی اہمیت رکھتی ہے کہ نہیں، اس سوال کا جواب ——— منفی تو ہرگز نہیں۔ ہمارے سامنے اس کے بہت سے مثبت پہلو ہیں پہلی بات تو یہی ہے کہ مولانا آزاد پر کوئی تحقیقی اور تنقیدی کام اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک الہلال کے سارے شماروں کا بالاستیعاب مطالعہ نہ کر لیا جائے۔ مولانا آزاد کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں صرف اس لیے راہ پا گئی ہیں کہ الہلال کی فائلیں کمیاب ہیں اور خواہش کے باوصف لوگوں کو اس کے مطالعے کا موقع نہیں ملتا۔ الہلال مولانا کی دینی، سیاسی، علمی اور ادبی شخصیت کا حرفِ آغاز بھی ہے اور حرفِ آخر بھی۔

الہلال (۲)

جلد سوم و چہارم

پہلا ایڈیشن ۱۹۸۸
تعداد ۱۰۰۰
ہاف ٹون نگیٹو احمد حسین انصاری
گراف آرٹ بلاکس، گورکھپور

قیمت
(مکمل سیٹ تین حصوں میں)
چھ سو روپے

AL – HILAL edited by Abul Kalam 'Azad' (Part II)
Price (complete set in 3 parts) : Rs. 600.00

رام کرشن ورما، سکریٹری اتر پردیش اردو اکادمی نے میسرس وجیتا آفسیٹ پرنٹرس، ۲۵۴۵، جٹواڑہ، دریا گنج، نئی دہلی
سے چھپوا کر بلہو ہاؤس، قیصر باغ لکھنؤ سے شائع کیا

پیش لفظ

اہم معروضات

- الہلال کے عکس کی اشاعت سات جلدوں میں کی جارہی ہے جن کی تفصیل یہ ہے :

جلد	از		تک	تعداد
جلد اوّل	۱۳، جولائی ۱۹۱۲ء	تا	۲۵، دسمبر ۱۹۱۲ء	۲۳ شمارے
جلد دوم	۸، جنوری ۱۹۱۳ء	تا	۲۵، جون ۱۹۱۳ء	۲۴ شمارے
جلد سوم	۲، جولائی ۱۹۱۳ء	تا	۲۳، دسمبر ۱۹۱۳ء	۲۵ شمارے
جلد چہارم	۷، جنوری ۱۹۱۴ء	تا	۲۴، جون ۱۹۱۴ء	۲۱ شمارے
جلد پنجم	یکم جولائی ۱۹۱۴ء	تا	۱۸، نومبر ۱۹۱۴ء	۱۸ شمارے
جلد ششم	(البلاغ) ۱۲، نومبر ۱۹۱۵ء	تا	۳۱، مارچ ۱۹۱۶ء	۱۱ شمارے
جلد ہفتم	۱۰، جون ۱۹۲۷ء	تا	۹، دسمبر ۱۹۲۷ء	۲۴ شمارے

شماروں کی مجموعی تعداد ۱۴۶

- ابلاغ کو تسلسل قائم رکھنے کے لیے الہلال میں شامل کرلیا گیا ہے اور اکادمی نے اس کا ذکر جلد ششم کی حیثیت سے کیا ہے۔
- الہلال کی سات جلدوں کو تین مجلدات میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ ان کی مجموعی قیمت کچھ کم ہو جائے۔ مجلدات کی تفصیل یہ ہے۔

جلد اوّل اور جلد دوم ______________ ایک ساتھ مجلد ہیں

جلد سوم اور جلد چہارم ______________ ایک ساتھ مجلد ہیں

جلد پنجم، جلد ششم اور جلد ہفتم ______________ ایک ساتھ مجلد ہیں

- الہلال کا متن لائن نگیٹو سے طبع ہوا ہے: تصویریں ہاف ٹون نگیٹو سے چھپی ہیں۔
- کوشش کی گئی ہے کہ الہلال میں شائع شدہ سارے اشتہارات کا عکس بھی شائع ہو جائے۔
- متن میں (اور صفحات کے تسلسل میں بھی) کئی جگہ غلطیاں نظر آئیں لیکن ان کی تصحیح صرف اس لیے نہیں کی گئی کہ ہم 'نقل مطابق اصل' کے اصول سے انحراف نہیں کرنا چاہتے۔
- بعض جلدوں کی فہرست الہلال میں شائع ہوئی تھی۔ اسے متعلقہ جلدوں کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ جن جلدوں کی فہرست الہلال نے شائع نہیں کی تھی، اسے اکادمی نے مرتب کرکے متعلقہ جلدوں میں شامل کردیا ہے۔
- یوں تو الہلال میں صفحہ نمبر کی صراحت ہوتی تھی لیکن اشتہارات صفحہ نمبر سے عاری ہوتے تھے۔ آسانی کے لیے اکادمی اڈیشن کے صفحہ نمبر کا بھی اندراج کردیا گیا ہے جو اشتہارات اور تصاویر کو بھی محیط ہے۔ اکادمی اڈیشن کا صفحہ نمبر نیچے نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔
- الہلال کی فروخت سے اکادمی اپنی آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں کرنا چاہتی اس لیے یہ لاگت سے کم قیمت پر فراہم کیا جارہا ہے۔

ان موضوعات کا کون سا ایسا نکتہ ہے جس کی تصریح الہلال میں نہیں ہے۔ آزاد اور الہلال لازم و ملزوم ہیں اس لیے اگر آزاد صدی کے موقع پر بھی مولانا آزاد کا مطالعہ ادھورا رہتا ہے تو موجودہ نسل ہمیشہ مورد الزام رہے گی کہ وہ اپنے فرائض سے عہدہ برآ نہیں ہوئی۔ اتر پردیش اردو اکادمی اس الزام سے اپنے معاصرین کو بری کر رہی ہے۔

الہلال کسی الف لیلوی داستان کے زمرے میں شامل ہوتا جا رہا ہے اردو کے مختلف درجات کے نصاب میں مولانا آزاد کی تحریریں بجا طور پر شامل کی گئی ہیں اور جب اساتذہ ان تحریروں پر درس دیتے ہیں تو الہلال اور اس کی گوناں گوں خصوصیات کا ذکر اس طرح کرتے ہیں کہ طلبہ کے اندر الہلال کے دیدار کی خواہش بیدار ہو جاتی ہے۔ مگر اساتذہ ان کی یہ خواہش پوری نہیں کر سکتے کہ الہلال ایک جنس نایاب ہے۔ اگر کہیں کسی کے پاس کوئی شمارہ ہے بھی تو وہ اتنے پُراسرار طریقے سے اس کی جلوہ گری کا سامان بہم کرتا ہے کہ یہ "جلوہ گری" ہر چند کہیں کہ ہے، نہیں ہے"کہ ذیل میں آ جاتی ہے۔ الہلال کے عکس کی اشاعت سے نئی نسل کی شکایت دور ہو جائے گی۔ کم از کم اتنا دعویٰ تو وہ کر سکتی ہے کہ اصل الہلال کو نہ سہی اس نے اس کا عکس تو دیکھا ہے۔ الہلال کی یہ نئی جامہ پوشی اس کے اندازِ قدکی بہرحال غمازی کرے گی۔

اسلاف علم و ہنر اور سیم و زر کے مابین جو امتیازی لکیر کھینچتے آئے ہیں، اس کی حقانیت کا بارہا تجربہ ہوا لیکن الہلال کی فائلوں کی تلاش نے اسے آئینہ کر دیا۔ اس کی اشاعت کے لیے ریاستی حکومت سے گرانٹ تو مل گئی لیکن اس کے صحیح سالم اوراق کی فراہمی مرحلۂ جوئے شیر ثابت ہوا۔ میں ۱۹۵۸ء میں گورکھپور آ گیا تھا اور برابر یہاں کے ذاتی کتب خانوں کی تلاش اور ان سے استفادے میں مصروف رہا۔ بعض ذاتی کتب خانوں کی فہرستیں بھی میں نے مرتب کر لی تھیں، مجھے یقین تھا کہ الہلال کے سارے شمارے مجھے گورکھپور میں مل جائیں گے اور اگر دو چار شماروں کی کمی ہوگی تو وہ باہر کے کتب خانوں سے پوری ہو جائے گی۔ میرے اس یقین نے دھوکا نہیں دیا، قریب قریب سارے شمارے یہاں مل گئے بلکہ بعض بعض شماروں کی تو چھ چھ کاپیاں ملیں لیکن دستبردِ زمانہ نے ان شماروں کی جو گت بنا دی تھی، اس نے میرے عزم و حوصلے کو متاثر کر دیا۔ کسی کا سرورق غائب ہے، کسی کے بیچ کے صفحات غیر حاضر، بعض فائلیں ناقص الاول، بعض ناقص الآخر اور بعض ناقص الطرفین نکلیں۔ بعض شماروں سے تصویریں غائب تھیں ـــــ اور اعجوبے کی حد یہ تھی کہ بعض شماروں کے ایک کالم کو دیمک چاٹ گئی تھی اور بعض کے دوسرے کالموں کو۔ غرض الہلال کی دستیابی کی جہاں خوشی تھی وہاں اس کا غم تھا کہ اس کا عکس کیوں کر لیا جائے گا۔

بہت سی تدبیریں اور ترکیبیں ذہن میں آئیں لیکن میں نے یہ کیا کہ سب سے پہلے سارے شماروں کے کارڈ بنا لیے اور اس کے اندراجات اس طور پر مکمل کیے جن سے بعض علمی اشارات کی نشاندہی بھی ہو جائے اور عاریت دینے والوں کے نام اور شماروں کی ہیئت کذائی بھی واضح ہو جائے۔ اس کے بعد ایک ایک کر کے میں نے سارے شماروں کے الیکٹرو اسٹیٹ عکس حاصل کر لیے۔ اصل مرحلہ اس کے بعد پیش آیا جسے میں تنہا طے نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے اپنی بیوی کے سامنے مسائل رکھے اور اس سے کہا کہ میں ہفتے دو ہفتے کے لیے سارے گھر کو اس کام میں لگانا چاہتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ گھر کے معمولات میں فرق بھی نہ آئے اور اپنی اپنی بساط کے مطابق گھر کا ہر فرد اس کام میں میری مدد بھی کر دے۔ ماں کا حکم ہوا تو میرا بیٹا مشہود اور بیٹیاں عذرا، بشریٰ، قدسیہ، فوزیہ اور زیبا الہلال کے کام میں لگ گئیں۔ سارا گھر الہلال کی اصل فائلوں اور ان کی الیکٹرو اسٹیٹ کاپیوں سے بھر گیا۔ کرسیوں پر، میزوں پر، فرش پر، ہر جگہ الہلال کے شمارے بکھرے ہوئے تھے اور اللہ کا نام لے کر ہم سب نے ہر شمارے کے ایک ایک ورق کو دیکھنا شروع کیا اور جہاں کوئی نقص نظر آتا اسے فوراً اسی شمارے کی دوسری کاپیوں کی مدد سے درست کر لیا جاتا۔ اس کی صورت یہ اختیار کی گئی کہ متاثرہ عبارت پر صاف عبارت والا فوٹو چپکا دیا جاتا اور پھر اس طرح کے اوراق کا دوبارہ الیکٹرو اسٹیٹ کرا لیا جاتا تاکہ اس کی نیگیٹیو بننے میں دشواری نہ ہو۔ دن بھر بلیڈ سے کاٹ کاٹ کر زخمی اوراق پر پنبۂ مرہم رکھا جاتا اور شام کو ان کا الیکٹرو اسٹیٹ کرا لیا جاتا۔ صبح کو تین چار بجے جب میں سو کر اٹھتا تو ان نئے اوراق کا حرفاً حرفاً مطالعہ کرتا اور اوریجنل سے موازنہ کرتا کہ کہیں کوئی نقطہ یا حرف متاثر تو نہیں ہو گیا ہے۔

ہر چند ہم نے کوشش کی ہے کہ الہلال کا ایک ایک لفظ اصل حالت میں قارئین کے سامنے آ جائے لیکن ہم انسان ہیں، ہم سے ضرور غلطیاں سرزد ہوئی ہیں ہم عفو اور درگذر کے مستحق ہیں۔

جن لوگوں نے الہلال کی فراہمی اور اس کی ترتیب میں میری مدد کی ہے ان کا شکریہ ادا کرنا میرے واجبات میں داخل ہے۔ احسان کرنے والوں کی فہرست بہت طویل ہے لیکن جن لوگوں کے احسانات مجھے ہر موقع پر اور ہر حال میں یاد رہیں گے، ان میں سب سے پہلے جناب مصطفیٰ کمال، اسسٹنٹ لائبریرین، گورکھپور کا نام آتا ہے۔ موصوف ایم۔ اے میں میرے شاگرد رہ چکے ہیں، انھوں نے الہلال کی فراہمی میں بڑی گرم جوشی کا مظاہرہ کیا۔ روزنامہ قومی آواز کے سب ایڈیٹر جناب قطب اللہ نے الہلال کے بعض شمارے صرف فراہم نہیں کیے بلکہ گھنٹوں کھڑے رہ کر ان کی فوٹو کاپیاں نکلوائیں۔ دار المصنفین اعظم گڈھ کے مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب نے بھی بعض شماروں کی فراہمی میں بروقت مدد کی۔ ڈاکٹر رضیہ حامد نے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ الہلال کی ایک فائل میرے پاس بھجوا دی۔ میں ان سب کا اپنی طرف سے اور اکادمی کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ڈاکٹر ریاض الدین اور ڈاکٹر تحریر انجم نے فہرست سازی اور ترتیب میں غیر معمولی دلچسپی لی، ڈاکٹر محمد شعیب نے کتابت اور تزئین کا بار سنبھالا۔ یہ تینوں میرے شاگرد رہ چکے ہیں۔ شاگرد بھی اولاد کا درجہ رکھتے ہیں لیکن ان کا شکریہ ادا کیے بغیر میں اپنے فرض سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔

یہ کام مجلس انتظامیہ کے فیصلے سے انجام پذیر ہوا ہے۔ اس نے مجھے جو حکم دیا، میں نے اس کی تعمیل کی۔ میں مجلس انتظامیہ کے ہر رکن کا فرداً فرداً شکریہ ادا کر رہا ہوں۔

"آزاد صدی تقریبات" کے لیے مجلس انتظامیہ نے جس سب کمیٹی کی تشکیل کی تھی، اس میں ڈاکٹر عابد رضا بیدار، ڈائرکٹر خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، جناب احمد سعید ملیح آبادی، چیف ایڈیٹر آزاد ہند، کلکتہ، و پروفیسر ریاض الرحمٰن شیروانی، صدر شعبۂ اسلامیات کشمیر یونیورسٹی، سری نگر خصوصی مدعوئین کی حیثیت سے شامل کیے گئے تھے۔ ان حضرات کے سرگرم تعاون کو اکادمی ہمیشہ یاد رکھے گی۔

اگر الہلال کے اس عکسی ایڈیشن کی پذیرائی ہوئی تو جناب سید اظہر مسعود رضوی، پبلیکیشن آفیسر اور جناب رام کرشن ورما، سکریٹری اکادمی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ طباعت و اشاعت کا سارا بار انھوں نے اٹھایا تھا۔ اس میں جو خامیاں ہیں تو صدق دل سے میں اعتراف کرتا ہوں کہ یہ مجھ سے سرزد ہوئی ہیں۔ میں اتنا ضرور یقین دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنے احساسِ فرض کو کبھی مرنے نہیں دیا۔ میں نے اپنی علمی زندگی کی تشکیل میں مولانا آزاد کی تحریروں سے ہمیشہ کام لیا۔ میری خواہش رہی ہے کہ نئی نسل بھی ان تحریروں سے استفادہ کرے۔ الہلال کی اشاعت نو میں مجھے اس خواہش کی تکمیل کے آثار نظر آتے ہیں!

اتر پردیش اردو اکادمی
قیصر باغ، لکھنؤ
یکم اگست ۱۹۸۸ء

محمود الٰہی
چیرمین، مجلس انتظامیہ

اس جلد کے مضامین اور تصاویر کی فہرست آخری شمارے کے بعد ملاحظہ فرمائیں۔

جلد سوم

الہلال

۲ر جولائی تا ۲۴ر دسمبر ۱۹۱۳ء

ابو الکلام آزاد

اترپردیش اردو اکادمی
لکھنؤ

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھہ آنہ !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے ہیں کہ " خدا کے کیلیے یورپین ترکی کے ان لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں ہزارہا بیمار عورتیں' اور جاں بلب بچے ہیں - جنکو جنگ کی ناگہانی مصیبتوں کی وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا' اور جنکی حالت جنگ کے زخمیوں سے بھی زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے' انکو دفن کردیں' جو زخمی ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بد نصیب زندہ' مگر مردے سے بد تر ہیں' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے کسی ایسی اپیل [illegible] کہ ہلال احمر [illegible]

[illegible]

اس بارے میں جو صاحب درد اعانت فرمائینگے فاجرہ علی اللہ'

[illegible] دوسروں [illegible]' خود ہی اس رقم کو اپنی جانب سے پیش کرنا چاہتا ہے -

(۲) اسکی صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس ہزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باہر ہے' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ہزار روپیہ جو آسے مل رہا ہو' وہ خود نہ لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقینا میں ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ہزار روپیہ دیتے' تاکہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال چار ہزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کی تاریخ سے ۳۱ جولائی تک جو صاحب آٹھہ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کی دفتر میں بھیجدینگے**' انکے روپیہ میں سے صرف آٹھہ آنہ ضروری اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقی ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار انکے نام جاری کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے' اور صرف آٹھہ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھی (جو جیسا کچھہ ہے' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاری ہوجایگا - اس طرح چار ہزار خریداروں کی قیمت ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الہلال آپ خود فائدہ اٹھانے کی جگہ' اس کار خیر کیلیے وقف کر دیتا ہے -

(۵) اس وقت ماہوار تین سو نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپنی [illegible] ہزار روپیہ کے نقصان [illegible] اس سے [illegible] ہی کے آگے ہاتھہ [illegible] یورپ میں [illegible] سے ہزاروں روپیہ [illegible] شاید اردو [illegible] پہلی مثال ہے' لیکن اسکی کامیابی اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھاکر فوراً درخواست خریداری بھیجدیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم -

(۶) الہلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے' جو یورپ اور ترکی کے اعلی درجہ کے با تصویر پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد تجدید دعوت الی القرآن' اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے - محققانہ علمی و دینی مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اس نے ہندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں' اسکا باب " شئون عثمانیہ " ترکی کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - " نامور ان غزوۂ طرابلس و بلقان " اسکی ایک با تصویر سرخی ہے' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات' مذاکرۂ علمیہ' حقائق و وثائق' المراسلۃ و المناظرۃ' اسئلۃ و اجوبتہا' اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے' اور کارڈ کی پیشانی پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

یورپین ترکی کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایاصوفیا کے سامنے

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12

مدیر مسئول و محرر خصوصی

ابو الکلام الدہلوی

عنوان تلغراف

« الہلال »

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

نمبر ۱ | کلکتہ : چہار شنبہ ۲۶ رجب ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳

Calcutta : Wednesday July 2, 1913.

فہرست

تصـــاویر

اطـلاع

زر اعـــانۂ مهـــاجـــرین

اور

الهـــلال

(۱) اعلان کیا گیا تھا کہ ۳۰ - جون تک جو درخواستیں آئیں گی انکی قیمت زر اعانۂ مہاجرین میں داخل کردي جائیگی - ۳۰ - جون گذر گیا ' مگر اب تک جو رفتار خریداروں کی رهی هے ' وہ میری امید کیلیے بہت دلشکن هے - اب ایک یہی چارۂ کار باقی رهگیا هے که مدت اور بڑها دي جاے - چنانچه اعلان کیا جاتا هے که ۳۰ - جولائی تک اس مدت کو تصور کیا جاے - اس عرصے کے نئے خریداروں کی قیمت بھی بعد وضع ۸ - آنه کے داخل خریدۂ اعانت کردي جائیگی -

(۲) گذشته پرچے میں اعلان کیا گیا تھا که جن حضرات کي قیمت ختم هوچکي هے ' انکے نام یه پرچه نهیں جائیگا ' تا آنکه وہ اینده کیلیے قیمت بهیجدیں یا وي - پي کي اجازت دیں - لیکن احتیاطاً یه نمبر بهي تمام موجوده خریداروں کے نام بهیجا جاتا هے -

لیکن اگر اس هفتے بهی انکي جانب سے کوئی اطلاع نهیں ملی تو پرچه مجبوراً بند کردیا جائیگا -

(۳) گذشته جلد کي مفصل فهرست مضامین نظم و نثر و تصاویر اور علحده لوح چهپ رهی هے - ناظرین جلد بندهوانے میں جلدي نه کریں - غالبا اینده نمبر کے ساتھ شائع هو جاے -

(۴) بعض حضرات اب بهي رعایت کے لیے خط لکھتے هیں اور اس طرح دفتر کا وقت بے فائده ضائع هوتا هے - بکمال ادب گذارش هے که دفتر کے مالي نقصانات اب اس درجه پهنچ گئے هیں که رعایت کسي طرح ممکن نهیں - بارها اسکي نسبت اعلان هوچکا هے -

سینۂ ملت کے تازہ ترین داغ

ہلالیک ہ ادک [illegible] منظر

البانیہ کے مناظر جمیلہ

الہلال

٢٦ - رجب ١٣٣١ ہجری

الــداء والــدواء

یعنی

جماعت " حزب اللہ " کے اغراض و مقاصد

(٢)

ان الــذين كــذبوا بآياتنـــا و استكبروا عنها ' لا تفتح لهــم ابواب السماء ولا يدخلون الجنــة ' حتــى يلـج الجمـــل في سم الخيـــاط ' وكـــذالــک نجــــزي المجـــرمين - (٧ : ٣٩)

جن لوگوں نے ھمـاري آيتوں کو جھٹلايا ' اور ھمارے آگے جھندے کي جگھه غرور سے اکڑ بيٹھے ' تو ياد رکھو که انکے ليے نه تو کبھي آسماني برکتوں ؛ دروازه کھلے گا ' اور نه کاميابيوں اور کامرانيوں کی بہشت حيات ميں داخل هوسکيں گے - هاں اگر ايسا هوسکتـــا هے که سوئي کے ناکے ميں سے اونٹ گذرجاے ' تو يه بھي ممکن هے که وه بھي بغير اسکے فلاح پا جائيں -

بيـــا کـه روے بمحـــرابــگه نـــورنهيـــم * بنـــاے کعبـــۂ ديگر زسنـــگ طور نهيـــم !
حطيم کعبـــه شکست و اساس قبلـــه بريخت * بتـــازه طـــرح يکے قصــــر بے قصور نهيـــم !
علـــرطاق حـــرم تا بچنـــد مصلحت ست * که داغ عشق به پيشـــانی غـــرور نهيـــم !
تو نطـــع ديـــر فروچين که ما قـــرابـۂ مے * بشہپـــر ملـــک و طيلســـان حوز نهيـــم !
زجوش جـــرعه کشـــاں صد قيامت انگيزم * جهـــاں جهـــاں زصـــراحي باده صور نهيـــم !
بعـــرعـــۂ که بســـوزد دماغ خلـــوتيـــاں * خفـــاے صومعـــه درعرصۂ ظهـــور نهيـــم !
نفس بگـــرمي ايں بزم تا بکے (فيضـــی) ؟
دگـــر بمجلـــس روحانيـــاں بخـــورنهيـــم !

و الشمس وضحاها ' و القمر اذا تلاها ' والنهار اذا جلاها ' والليل اذا يغشاها ' و السماء و ما بناها ' و الارض و ما طحاها : که زمين ؛ ذره ذره مستعد ' افتاب کي شعاعيں درخشنده ' آسمان کے بخار منجمد امادۀ نزول ' قوتوں کا نمو ' باليدگيوں کا ظهور ' اور محرکات کا اجتماع هر طرف موجود هے ' اور عالم نشو و نما کے ملائکۂ مدبرو وقت کے منتظر ' اور تخم ريزي کے استقبال کيليے چشم براه هيں - دهقان کي قسمت اوج پر ' اور زمين کا طالع کامراني کے افق پر چمک رها هے - وقت هے که کل کو کاٹنے والے آج بوليں ' اور کل جو اپني زمينيں بھرنے والے هيں ' آج اپنے دامن کو چند بيجوں سے خالي کرديں - پر ضرور رهے که هاتھه تجربه کار ' دانه صحيح و سالم ' اور دهقان محافظ و نگراں هو - تا زمين کي مستعدي بيکار نه جاے ' اور اس سے جيسي بہتر غذا کل کيليے طلب کی جاتي هے ' ويسي هی بہتر غذا آج آے دي بھی دي جاے :

و سخرلكم الليل و النهار ' و الشمـــس و القمـــر و النجـــوم مسخـــرات بامره ' ان فـــي ذلـــك لايات لقوم يعقلون - وما ذرا لـكـم في الارض مختلـفـــا الـــوانـه ' ان في ذالـــك لا يـــات لقـــوم يـــذكرون (١٦ : ١٤)

" اور اللہ نے رات کي رطوبت ' اور دن کي حرارت کو ' اور اسکے سرچشمہ يعني سورج اور چاند کو ' نيـز تمـام ستاروں کے خواص و تاثرات کو اپنے حکم سے تمهارا تابع کرديا هے ' اور صاحبان عقل کيليے ان ميں حکمت الهيه کي بهت سي نشانيـــاں هيں ! اور پھر وه زمين کي پيداوار اور زراعت کے نتائج ' جو تمهارے ليے پيدا کر رکھے هيں - جنکی طرح طرح کي رنگتيں اور صورتيں هيں - سو غور و فکر کرنے والوں کيليے ان ميں بھی صدها بصيرتيں اور حکمتيں پوشيده هيں !! "

حکمت امثال

ميں نے اس مضمون کو موسموں کے تغيرات ' بارش کے نزول ' اسکے علائم و اثار ' اور زمين کي خشک سالي اور نشاط و شگفتگي کي تمثيل سے شروع کيا ' جو بظاهر نفس موضوع سے کوئی ربط نماياں نہيں رکھتي ' اور ايک غير مربوط گريز کے ذريعه تمهيد مقصد

ملا دي گئي هے - پهر لوگوں کو بر انتظار معجزه جماعت کے اغراض و مقاصد کا هے ؟ دنیا کے طبعي تغیرات ؟ اور انکے آثار و ما بعد نتائج کے معنوں کو اس سے کیا تعلق ؟

معلوم نہیں پچھلے نمبر کو پڑھتے هوے یه خیال آپکے ذهن میں پیدا هوا یا نہیں ؟

لیکن خدا تعالی نے قرآن کریم کے ذریعه اس بارے میں همیں ایک بصیرت بخشی هے : و له المثل الاعلی في السماوات والارض و هو العزیز الحکیم (۳۰ : ۲۶) اور اس کا درس همیں بتلاتا هے که مطالب عالیه و مقاصد الهیه کے اظہار کیلیے بہترین وسیلۂ اظہار تمثیل هے - یہي سبب هے که تم هر جگه اس کتاب عزیز میں امثال و نظائر کا ایک ذخیرۂ وافر پاتے هو ' اور کہیں هواؤں کي تصریف ' کہیں بادلوں کے انبساط ' کہیں زمین کے نشو و نما ' کہیں لیل و نہار کے اختلاف ' کہیں موجودات و مخلوقات کے مختلف اشکال و الوان ' کہیں کواکب و سیارات کے طلوع و غروب ' کہیں انقلابات طبیعیه کے مناظر جمیله ' اور کہیں رعد و برق کے مرایاء مدهشه و مخوفه کے اندر ' وہ اسرار حکمیه اور معارف الهیه بیان کردیے گئے هیں ' جو فہم انسانی کا منتہاے ادراک هیں : و لقد ضربنا في هذا القرآن من کل مثل لعلهم یتذکرون (۳۹ : ۲۹)

منجمله امثال قرآنیه کے ' ظہور آثار و علائم بارش کي ایک لطیف و بدیع ' اور جامع و مانع تمثیل هے ' جس پر سب سے زیادہ زور دیا گیا هے ' اور جسکے اندر انسان کي قلبي و روحي حیات و ممات ' اقوام و ملل کے انقلابات ' ملکوں اور حکومتوں کے تسلط و تنزع ' و هدایت الهي اور سعادت انساني کے مختلف مدارج و مراتب کی نسبت صدها اشارات و بیانات پوشیدہ هیں : و ما یعقلها الا العالمون -

پس غور کیجیے تو آج بھي پیش نظر مطالب کے اظہار کے لیے اس تمثیل سے بڑھکر اور کوئي جامع اور بہتر ذریعه نه تها - بظاهر یه تمہید انکو اصل مقصود سے غیر متعلق نظر آتی هے - لیکن آگے چلکر سیر مطالب میں هر قدم پر آپ دیکھیں گے که جو کچھه مقصود اصلي تها ' وہ در اصل اسی کے اندر عرض کردیا گیا ' اور هر مقصد کے هر مرحله پر یہی تمثیل هے ' جو اپنے اشارات کی شرح و تفسیر کر رهي هے : و کذلک یضرب الله الامثال ' لعلهم یتذکرون !!

عصر انقلاب و ظهور استعداد

فصل کاشتکار کا آسان اور دلخوش کن هے ' پر بیج کا بونا مشکل اور محنت کا محتاج هے - جس طرح زمین پر سال میں ایک یا دو مرتبه هي وہ موسم آتا هے ' جب اسکا ذرہ ذرہ قوت نشو سے لبریز ' اور اسکا چپه چپه استعداد نمو سے آمادۂ تخم ریزي هوتا هے ' بعینه اسي طرح قوموں اور ملکوں کی حیات و ممات اور عروج و زوال کے بھي مخصوص و معدود اوقات هیں ' جو اپنے اپنے وقتوں پر ظاهر هوتے هیں - وہ زندگي اور ارتقا کي استعداد و صلاحیت کا ایک دور هوتا هے ' جو صرف اسلیے آتا هے تاکه اس فرصت سے فائدہ اٹھانے والے فائدہ اٹھالیں ' اور جنکے پاس کاشتکاري کیلیے بیج موجود هیں ' وہ وقت کو مساعد دیکھکر تخم پاشي کرلیں -

اسوقت قوموں کے اندر غدر و انقلاب کي موجیں لہرانے لگتی هیں ' ظلم و عدوان کی هواؤں کا زور هوتا هے ' مصائب کے اشتداد اور غموم و هموم کے استیلاء سے سوئی هوئی قوتیں بیدار هوجاتی هیں - پرانے زخم هرے هوجاتے هیں ' مندمل زخموں کے ٹانکے کھل جاتے هیں ' اور نئے زخموں کے اندر سے خون کے چشمے ابل ابل کر بہنے لگتے هیں - پس یه ایک عصر انقلاب اور ایک دور استعداد حیات هوتا هے جو هر طرف چھا جاتا هے ' اور سرزمین روح و قلب کے ذرے ذرے کے اندر حیات ملی کے نشو و نما کی استعداد تام پیدا هوجاتی هے -

پھر اس وقت زمین کی جستجو نہیں هوتی ' جو سیر حاصل هو - پانی کی تلاش نہیں هوتی ' جو آسمان سے برسے - آفتاب کی ضرورت نہیں هوتی ' جو اپنی تمازت و حرارت سے زندگی بخشے - بلکه صرف ایک هاتهه کی ضرورت هوتی هے ' جو موسم کو دیکھے ' فرصت کو سمجھے ' اور ایک صحیح و سالم بیج اس زمین مستعد کے سپرد کردے ' تا وہ گلے اور پھٹے ' اور پھر زندگیوں اور کامیابیوں کا درخت بنکر اور شجرۂ طیبه بنکر ' قدرت الهی اور حکمت سرمدي کا ایک معجزۂ محیر العقول هو -

هو الذی انزل من السماء ماء لکم منه شراب و منه شجر فیه تسیمون - ینبت لکم به الزرع و الزیتون و النخیل و الاعناب و من الثمرات ' ان في ذلک لایات لقوم یتفکرون (۱۶ : ۱۰)

" وهي تو قادر مطلق هے ' جس نے آسمان سے پاني برسایا - اور وہ ایک طرف تو دریاؤں ' آبشاروں ' اور نالاوں کی صورت میں جمع هوکر تمہارے پینے اور سیراب هونے میں کام آتا هے ' اور دوسري طرف زمین کی روئیدگي کے ظہور کا وسیله بنتا هے - اس سے درخت پرورش پاتے هیں اور تم اپنے مویشیوں کو ان میں چراتے هو - اسي پاني سے خدا تمہارے لیے زمین کي زراعت و کاشت کو سر سبز کرتا هے ' اور طرح طرح کے پھل ان میں پیدا هوے هیں ! غور کرو تو ارباب فکر و بصیرت کیلیے اسمیں حکمت الهیه کی ایک بہت بڑي نشانی هے !! "

اس فصل کیلیے تخم

" اصلاح " اور " عمل " کی دعوتیں هی وہ تخم هیں ' جنکی اس موسم نمو اور دور استعداد میں سرزمین ارواح و قلوب کو ضرورت هوتی هے - ایک بیج کے بارآور هونے کیلیے جن جن شرائط کی ضرورت هے ' وہ سب کی سب قدرتی طور پر اس وقت مہیا هو جاتی هیں - زمین کی درستگی کی ضرورت نہیں هوتی ' کیونکه حس و بیداري کی وجه سے دلوں میں اضطراب و جوش موجود هوتا هے - آفتاب کی تمازت و حرارت بھی مطلوب نہیں هوتی ' که مظالم و استبداد ' خونریزیوں کی کثرت ' اور ذلت و رسوائی کی انتہا ' سوزش و تپش کی آگ سلگا دیتی هے - باران رحمت الهی جو تمام دنیا کی سلطان و حکمراں هے ' وہ بھی آمادۂ کار هوتا هے که پانی کي جگهه قاتلان ظلم و استیلا کا سیلاب خونین زمین کو سینچے اور بیج کو گلانے کیلیے هر طرف موج زن هوتا هے - پس اس وقت صرف ایک صحیح صداے دعوت ' ایک صداقت آگین تحریک عمل ' اور ایک موصل الی المقصود سفر کے تخم هی کي ضرورت هوتي هے ' جو طیاریوں اور آمادگیوں کے اس نامیه زار حیات میں سپرد خاک کردیا جاے پھر زمین اپني استعداد کو ' حرارت اپنی آمادگي کو ' اور پاني اپني طیاري کو فوراً صرف کار کردے ' اور تھوڑے هی دنوں کے اندر قدرت الهی اس ذرۂ تخم کو اشجار و اثمار ' اور برگ و بار کی هیئت عظیمه اور منظر فخیمه کي صورت میں ' اپني غیبي نشو و نما ' اور الهي ربوبیت کي ترفیق بیکراں سے بلند و استوار فرمادے :

الم تر کیف ضرب الله مثلا کلمة طیبة کشجرة طیبة ' اصلها ثابت وفرعها

" الله تعالی نے نیک دعوت اور پاک تحریکوں کي کیسی اچھي مثال دي هے ؟ یعنی دعوت الہی مثل ایک مبارک ارز

پھر وہ کونسی شے ہے ؟ ؟

پس میں کہتا ہوں ' اور از فرق تا بقدم ایک صداے ربانی بنکر کہتا ہوں - جبکہ یقین کی وہ لا زوال طاقت میرے ساتھہ ہے ' جسکے لیے کبھی فنا نہیں - جبکہ وہ نصرۂ الہیۂ میرے دل کے اندر موجود ہے ' جسمیں کبھی تذلل و تذبذب نہیں - اور جبکہ وہ شہادت ایمانی میرے سامنے ہے ' جسکی رویت میں کبھی دھوکا اور فریب نہیں - نہ زندگیوں اور کامیابیوں کا وہ نجم مقدس ' کوئی انجمن ' کوئی اسکیم ' کوئی بے شمار خزانہ ' کوئی عہد حفاظت ' کوئی اقرار خدمت ' غرضکہ دنیا کی کوئی آواز اور انسانوں کی کوئی تدبیر نہیں ہوسکتی ' مگر

صرف وہ ایک ہی تحریک حق و صداقت ' جو مسلمانوں کو انکی حیات انفرادی و ملی کی ہر شاخ میں " مسلمان " بننے کی دعوت دے '

اور اپنی اس آواز کو انکے تمام صغار و کبار ' رجال و اناث ' اعالی و ادانی ' شہری و دیہاتی ' عوام و خواص ' غرضکہ ہر فرد ملت کے دل و جگر میں اتار دے کہ :

یا ایہا الذین آمنوا ! ادخلوا فی السلم کافۃ و لا تتبعوا خطوات الشیطان ' انہ لکم عدو مبین ! ! (۲ : ۱۳۶)

اے وہ لوگو کہ ایمان اور اسلام کے مدعی ہو ! صرف دعوا کافی نہیں ' اگر زندگی چاہتے ہو تو اسلام میں پورے پورے آجاؤ ' اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو ! وہ انسانی ہدایت اور ارتقا و عروج کا ایک بالکل کھلا دشمن ہے !

اور اس طرح ابھار دے کہ خدا کے بندے پھر صرف اسی کے ہو جائیں - اسکے رستے سے ٹوٹے ہوے پھر اسی کے ساتھہ جڑ جائیں ' اسکے دروازے سے بھاگے ہوے پھر اسی کی غلامی کی زنجیریں پہن لیں - اسکے چاہنے والے پھر ہر طرف سے کٹکر صرف اسی کو پیار کرنے لگیں - اسکے پکارنے والے پھر اسی کی جستجو میں نکل جائیں ' اس سے طلب کرنے والے پھر اس روٹھے ہوے کو منا لیں - اور اس ایک کی غلامی کا حلقہ پہن کر تمام دنیا کو اپنا غلام بنانے والے ' پھر اسی کی چوکھٹ پر جھک جائیں - تا کہ اسکے آگے جھک کر سب کے آگے سر بلند ہوں ' اور اسکے آگے جبین نیاز جھکا کے سب کو اپنے آگے مسجود دیکھیں - یعنی ہجر کے بعد پھر وصال کی بزم آرائی ہو - محرومی کے بعد پھر کامرانی کے راز و نیاز ہوں ' اور نامرادی کے بعد پھر دولت مقصود و مطلوب سے دامن و آستین امید مالا مال ہو جاے ! !

و ہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ و یعفوا عن السیئات و یعلم ما تفعلون ' و یستجیب الذین آمنوا و عملوا الصالحات و یزید ہم من فضلہ (۴۲ : ۲۴)

" اور وہی غفور اور رحیم تو تمہارا معبود کارساز ہے ' کہ اسکے بندوں نے خواہ کتنی ہی اسکی نافرمانیاں کی ہوں ' اور خواہ کتنی ہی سخت مصیبتوں میں مبتلا ہوگئے ہوں ' لیکن جب وہ اسکے آگے توبہ کا سر جھکاتے ہیں ' اور ہر طرف سے کٹکر صرف اسی کے ہو جانا چاہتے ہیں ' تو وہ انکی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے اور انکی خطاؤں سے درگذر کر دیتا ہے - اور تم لوگ جو کچھہ کر رہے ہو اسے وہی معلوم ہے - اور پھر جو لوگ اسکے احکام پر ایمان لاے اور اعمال صالحہ اختیار کرلیے ' تو وہ ان پر اپنی رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہے ' انکی دعاؤں کو سنتا ہے ' اور انکی آرزوؤں کو پورا کرتا ہے ' اور اپنے فضل بندہ نواز سے انکو انکے حق سے بڑھکر اسکا بدلہ دیتا ہے ! ! "

اور پھر صدا سے میرا مقصود کیا ہے ؟ صداؤں کی تو کبھی بھی کمی نہیں رہی ہے - زبانوں نے ہمیشہ قدموں سے زیادہ کام لیا ہے ' اور دنیا میں ہمیشہ خاموش رہنے والوں سے چیخنے والوں کی تعداد زیادہ رہی ہے ! پس صدا سے مقصود وہ آواز نہیں ہے ' جو کھوکھلے سینوں ' تاریک دلوں ' اور بے سوز حلقوں سے اٹھکر دوسروں کے اندر وہ چیز پیدا کرنا چاہتی ہے ' جو خود اسکے اندر نہیں ہے :

اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم (۲ : ۴۱) اور وہ انسانی آوازیں بھی مقصود نہیں ہیں ' جو گو کتنے ہی اچھے ارادوں اور دلفریب خواہشوں کے اندر ملفوف ہیں ' مگر خود انکے اندر ایک صداے محض اور آواز تہی سے زیادہ اور کچھہ نہیں ہے -

بلکہ میں اس صداے رعد آساے قلب شکن ' اور نداء ضلالت رباے ہوش افگن کی طرف اشارہ کر رہا ہوں ' جو گو انسانوں کے حلقوں سے نکلتی ہو ' مگر در اصل ہدایت ربانی اور توفیق حقانی کی ایک صداء مقلب القلوب ہو ' جس نے لسان عباد کو اپنا ظاہر بنا لیا ہو - اور حق و صداقت کا ایک حسن مخفی ہو ' جو انسانی خال و خط کے اندر سے اپنے جمال حقیقی کی شعاعیں دکھلا رہا ہو - یعنی وہ صدا ' جسکا مبدء زبان کی حرکت کی جگہ دل کا اضطراب ہے - جسکے اعلان کے لیے حلق سے اٹھنے والی آوازیں نہیں بلکہ دل کے پھڑکنے اور تڑپنے کی آواز مطلوب ہے جسکے سننے کے لیے دنیا کی تمام آوازوں کی طرح کان کی ضرورت نہیں بلکہ دل کی ضرورت ہے - جو گویائی کی زبان سے نہیں ' بلکہ خاموشی کے لبوں سے بولتی ' اور انسان کے پردہ ہاے سماعت سے نہیں ' بلکہ ایوان قلب و روح کی دیواروں اور محرابوں سے ٹکراتی ہے ! !

لسانی اعجمی فی الہوی ' و ہو ناطق
و دمعی فصیح فی الہوی و ہو اعجم

کیونکہ گو بظاہر وہ آواز انسانی جماعتوں اور فردوں سے اٹھتی ہے ' مگر در اصل اس راز حقیقت کا نغمہ کچھہ اور ہی ہوتا ہے اور اس معمل صورت کے اندر ایک دوسری ہی لیلی ہے ' جسکے حسن حقیقت کا جمال خلوت گزیں مخفی ہوتا ہے -

بالفاظ سادہ تر

بہتر ہے کہ میں اپنے مطلب کو زیادہ واضح کردوں - میرا مقصود اس صداے دعوت سے ہے ' جو محض آجکل کی مصطلحہ تحریک اور ایک رسمی آواز ہی نہو ' بلکہ اسکی داعی ایک ایسی جماعت ہو ' جو اپنی زبانوں کی طرح اپنے اعمال کے اندر بھی ایک صداے دعوت رکھے - جو سر سے لیکر پیر تک اس دعوت کا ایک پیکر مجسم ہو ' جو دنیا کو اللہ کی طرف بلانے سے پہلے خود اللہ کے لیے ہوچکی ہو - اور بیماروں کو نسخہ دینے سے پہلے خود بھی اپنے لیے نسخہ لکھہ چکی ہو - اسکے اندر حقیقت اسلامیہ کی عملی روح ہو - اسکا دل جمال الہی کا مسکن ' اور اسکا چہرہ حسن حقیقت کا حجاب ہو - وہ دنیا کی تمام طاقتوں اور ماسوا اللہ قوتوں سے باغی ہوکر صرف خداء اسلام کی وفادار اور تابع احکام ہو ' اور ایک کے استغراق و استہلاک میں اسطرح فنا ہوگئی ہو ' کہ پھر دنیا کی صدہا قواء شیطانیہ کیلیے اسکے پاس کوئی متاع باقی نہ رہی ہو ' اور ہر آن و ہر لمحہ اسکے اعمال کی زبان حال " من رانی فقد راء الحق " کی صداے توحید سے غلغلہ انداز اقلیم روح و معنی ہو - و للہ در ما قال :

انا من اہوی ' و من اہوی انا
نحن روحان حللنا بدنا
فاذا ابصرتنی ' ابصرتہ
و اذا ابصرتہ ' ابصرتنا

ی السماء، تؤتی اکلها	ملکوتی درخت کے ہے ' نہ اسکي جڑ زمین
ل حین باذن ربها '	کے اندر مضبوط ' اور اسکی بلند ٹہنیاں
... الامثال	آسمان تک پہنچی ہوئیں ! ! وہ قوۃ الهیه
ناس لعلهم یتذکرون '	کي نشؤ فرمائی سے ہروقت کامیابی کا
(۱۴ : ۲۹)	پہل لاتا رهتا ہے - اور یہ درخت کا ذکر

در اصل ایک تمثیل ہے جو الله بیان کرتا ہے ' تا کہ لوگ سونچیں اور غور کریں "

عالم اسلامي اور عصر استعداد

آج دنیا اسي عصر انقلاب ' اور عالم اسلامي اسی دور استعداد سے گذر رہا ہے - ارتقا بعد از انحطاط ' عروج بعد از محاق ' اور حیات بعد الممات کا موسم ہمیشہ ایسا ہي رہا ہے ' جیساکہ آج ہے - طوفانوں کے بعد جب امن ہوا ہے ' زلزلوں کے بعد جب سکون ہوا ہے ' صرصر و مخالف کے بعد جب نسیم مراد چلي ہے ' تاریکي کے بعد جب روشني چمکی ہے ' ظلمت کے بعد جب نور نمایاں ہوا ہے ' رات کے بعد جب دن نکلا ہے ' ظلم کے بعد جب انصاف کا علم لہرایا ہے ' خون کے بعد جب سرچشمۂ حیات بہا ہے ' اور طغیان و فساد کے بعد جب صداقت و عدل کی فوجیں نمودار ہوئی ہیں ' یعنی ڈوبنے کے بعد جب کبھی ڈوبنے والے ابھرے ہیں ' گرنے کے بعد جب کبھی گرنے والے اٹھے ہیں ' اور مرنے کے بعد جب کبھی مرنے والے زندہ ہوے ہیں ' تو بعینہ دنیا کے چہرۂ کہانت پر ایسی ہی علامتیں پڑھی گئی ہیں ' جیسی کہ آج ہر چشم حقائق آگاہ پڑھسکتی ہے - اسکی صدائیں ایسے ہی پر اسرار رهی ہیں ' اور اسکی نگاہ گویا نے ہمیشہ ایسی ہی اشارے کیے ہیں - اس نے جب کبھی کوئی کروٹ لی ہے ' تو اس سے پہلے سمندروں میں ایسی ہی لہریں اٹھی ہیں ' اور اس نے جب کبھی اپني جگہ بدلی ہے تو اسمان پر اضطراب و شورش کی ایسی ہی بدلیاں چھائی ہیں -
آج عالم اسلامی بھی اور کسی شے کی طلبگار نہیں - وہ اٹھنے اور ابھرنے کیلیے نہ تو آفتاب کی منتظر ہے ' اور نہ پیغام بارش لانے والی ہواؤنکی - اسکی زمین خود بخود درست ہوگئی ہے - لاشوں نے کھاد کا کام دیا ہے ' اور خون کے سیلاب نے پانی سے مستغنی کردیا ہے ' یعني ہوائیں جتنی چل رهی ہیں موافق ہیں ' موسم اپنے عین عروج اور کمال تاثیر پر ہے ' اور بارش کی خبریں ہر طرف سے آ رهی ہیں - پس اگنے اور شاداب ہونے کا کوئی سامان ایسا نہیں ' جسے رحمت الهی نے آج امۃ مرحومہ کی کشت امید کو سرسبز و شاداب کرنے کے لیے مہیا نہ کردیا ہو - اور یہ جو کہہ رہاہوں تو:

و الشمس وضحاها	آفتاب کي اور اسکی شعاعوں کي قسم '
و القمر اذا تلاها '	جنکي حرارت زمینوں کو معتدل بناتي ہے
و النهار اذا جلاها '	اور چاند کي ' جب وہ اسکے بعد نکلتا ہے
و الیل اذا یغشاها '	اور زمین کي قوت نمو کو متاثر کرتا ہے '
و السماء وما بناها '	اور دن کي ' جب وہ آفتاب کو نمایاں
و الارض وما طحاها '	کرتا اور رات کي ' جب وہ آفتاب کو
(۹۱ : ٦)	چھپالیتی ہے ' اور اسطرح زمین کے

نشو و نما کو اپنے اپنے وقت پر آسمان سے مدد ملتي ہے - پس اسکي بھي قسم ' اور در اصل اسکی ' جس نے اسکي تمام موجودات کو بنایا ' اور نیز زمین کي ' اور اس حکیم و قدیر کي ' جس نے زمین کو طرح طرح کے اشجار و اثمار کا ایک دسترخوان نعائم بنا کر بچھا دیا ہے " ! !

بیج کا اخري وقت اور انتظار

جس طرح بارود کی سرنگ طیار ہو جاتی ہے ' اور اسکے پھٹنے اور پھر پہاڑ کے ریزہ ریزہ ہوجانے کیلیے صرف ایک چنگاري کی کمی باقی رهجاتی ہے - اور جس طرح سوکھی لکڑیوں اور خشک برگ و گیاہ کے ڈھیر کے مشتعل ہونے کیلیے صرف دیا سلاي کی ایک تیلی اور اس کی رگڑ کی ضرورت ہوتی ہے ' جو آگ کا ایک ذرہ اشتعال پیدا کرکے شعلوں کا ایک تنور گرم کردے - بالکل اسی طرح کارساز قدرت نے زراعت و کاشتکاري کا تمام سامان مہیا کردیا ہے اور صرف ایک بیج ہي کی ضرورت ہے ' جو ہوشیار ہاتھوں سے زمین پر گرے ' اور اس تمام ساز و سامان نمؤ و ظہور کو ضائع جانے سے بچالے -

اس دهقان کی قسمت پر کیسے رونا نہ آئیگا ' جسے برسوں کے بعد اچھا موسم اور عمدہ بارش نصیب ہوئی ہو - جسکے لیے زمین طیار اور وقت مساعد ہو - هل پھر چکا ہو ' اور صرف تخم ریزي کے دانوں کا زمین انتظار کر رهی ہو - لیکن یہ تمام ساز و سامان ضائع جارہا ہو ' اور جس نے اسی وقت کے انتظار میں بے چین راتیں اور مضطرب دن کاٹے تھے ' وہ یا تو بالکل بے خبر ہو ' یا اٹھے بھی تو بیج ڈالنے کی جگہ پانی کے ڈول بھر بھر کے پھینکنے لگے ' یا فصل کاٹ کر جمع کرنے کیلیے ایک گھر بنانا شروع کردے ' حالانکہ جس بیج سے فصل طیار ہوگی ' ابتک اسکا ایک دانہ بھی زمین کو نصیب نہیں ہوا ہے !

پھر کہتا ہوں کہ آج عالم اسلامی کی زمین اپنی طلب میں بیقرار ہے ' اسکی خاک کے ذرے ذرے سے فغان طلب اور عشق مقصود کی صدائیں اٹھہ رهی ہیں - اسکا چپہ چپہ اپنے مطلوب کو پکار رہا ہے ' مگر پاني کیلیے نہیں ' روشنی کیلیے نہیں ' آفتاب کیلیے نہیں ' اور گو ان میں سے ہر شے زمین کی روئیدگی اور بیج کی بالیدگی کیلیے ضروري ہو ' مگر ان میں سے کسی کے لیے بھی نہیں - صرف بیج کیلیے ' ایک عمدہ اور سالم بیج کیلیے ' اور صرف بیج کیلیے - کیونکہ بیج کی بالیدگی کیلیے ان تمام چیزوں کی ضرورت ہے ' پر انکے لیے بیج کی ضرورت نہیں - کیونکہ بیج کے بعد یہ سب مفید ہیں ' پر بیج کے بغیر ان میں سے کوئی چیز بھی کار آمد نہیں ہوسکتی ! !

ان هذا صراطی مستقیما

فاتبعوہ ولا تتبعو السبل ' فتفرق عن سبیله ' ذلکم و صاکم به ' لعلکم تتقون (٦ : ١٠٥)

میں نے کہا کہ صرف بیج کی ضرورت ہے ' اور کسی شے کی نہیں اور ہمیشہ یہی کہتا رہونگا - مگر سوال یہ ہے کہ وہ بیج کیا ہے ؟

کیا ایک انجمن ' جسکی بہت سی شاخیں ہوں ؟ ایک فنڈ ' جسمیں بے شمار روپیہ ہو ؟ ایک دفتر ' جسمیں کسی خاص قول و قرار پر بہت سے دستخط ہوں ؟ کوئی شاندار اسکیم ' جسکی بے شمار دفعات ہوں ؟ کوئی عہدہ داروں اور ممبروں کا مجمع ' جنکے لیے بہت سے القاب و خطابات ہوں ؟ کوئی بڑے بڑے شاندار کاموں اور دنیا بھرکی ضرورتوں کو اپنے میں جمع کر دینے والا ادعا ' جسمیں از سر تا پا صدہا وعدے ہوں ؟

نہیں ' کیونکہ یہ تمام چیزیں تو اس سے منٹوں اور لمحوں میں مہیا ہو جا سکتی ہیں ' پر وہ انسے پیدا نہیں ہوسکتي -

تلاش تو بیج کي ہے ' جو ہر قوت نمو بخشنے والي چیز سے کام لے ' اور پھر ایک درخت بنکر شاخیں ' پتے ' ٹہنیاں ؟ اور پھل پھول ' سبھی کچھہ پیدا کردے - آج بیج کو بارآور کرنے والے اسباب موجود ہیں پر وهي نہیں ہے ' جسکے بغیر ان میں سے کوئي بھی کام نہیں دیسکتا -

تنور گرم ہوجاتا ہے تو بہت سي انگیٹھیاں اس سے گرم کرلي جا سکتي ہیں ' پر انگیٹھي تنور کا تو کام نہیں دیسکتي !

[illegible]ار اسلام

الحریة فی الاسلام

نظام حکومة اسلامیة

و امرهم شوري بینهم (۴۲ : ۳۶)

(۱)

تمام دنیا میں جمہوریت کے خیالات پھیل رہے ھیں ' شخصی استبداد و مطلق الحکمی سے ھر جگه نفرت کی جا رھی ھے ' اور اس حقیقت کا اعتراف بدیہی ھے که قانونی و سیاسی آزادی میں تمام انسان مساوي الرتبه ھیں - قوم کو اپنے ثمرات ملک سے دمتع کا حق حاصل ھے - وہ اس حق میں دوسروں پر مقدم ھے -

دنیا کی تمام قومیں اس حقیقت پر ایمان لا چکی ھیں ' اور ھر ممکن ذریعه و کوشش سے اسکے حصول کیلیے کوشاں ھیں - بعض کوششیں ھدف مقصود تک پہونچ چکی ھیں ' اور بعض پہونچنے کے قریب ھیں -

لیکن مسلمان جو دنیا کی آبادي کا پانچواں حصه ھیں ' اب تک اس حقیقت سے بیخبر ھیں ' اور جو باخبر ھیں وہ اس کے تصور میں اسکی صورت مبہم ھے - حالانکه اس حق طلب اور داد خواہ جماعت میں سب کے آگے مسلمانوں کو ھونا چاھیے تھا ' کیونکه انکا پیغمبر دنیا میں صرف اسلیے آیا ' تا که انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نجات دلائے -

یورپ کی قومیں دور سے کھڑي مسلمانوں کے اعمال و حرکات جہل عن الحقیقة کا تماشا دیکھه رھی ھیں - ھمکو از راہ لطف و کرم اس راستے کے شدائد و خطرات سے مطلع کیا جاتا ھے ' اور وعید و تہدید کي کڑک میں نه تنبه کرنے والي آواز سنائي دیتي ھے که " دیکھنا ! اس زنجیر کو جس سختي سے کاٹنا چاھوگے ' اسي سختي سے یه پاؤں میں اور زیادہ لپٹ جائیگی " اکثر واعظین سیاست از راہ شفقت و نصیحت دیني ھمکو یه بھي تلقین کرتے ھیں که حریت حکومت کیلیے اس قسم کي کوششیں اور جد و جہد ' تعلیمات قرآنیه کے خلاف اور تاریخ اسلام کے منافي ھیں -

لیکن واقعه یه ھے که واقعات تازہ نے مسلمانوں کي حسیات زندہ کردي ھیں ' اونکو اپنا از یاد رفته خواب پھر یاد آگیا ھے - اتباع احکام رباني کیلیے ان میں ایک نیا ولوله پیدا ھو گیا ھے ' اور اسلام کی حریت و آزادي کے اسباق پر پھر اونھوں نے نظر ڈالني شروع کردي ھے ' اسلیے ان کے ناصحین و مشفقین سیاست کو اونکي ھدایت سے مایوس ھوجانا چاھیے که انکا اب گمراہ ھي ھونا اونکے حق میں ھدایت سے بہتر ھے - و الله یهدي من یشاء الی صراط مستقیم -

نوبت زھد فروشان ریا کار گذشت

وقت شادي و طرب کردن رندان برخاست !

اسلام خود اپنے بیان کے مطابق " ربنا اتنا في الدنیا حسنة و في الاخرة حسنة " دین و دنیا کی اصلاح کیلیے آیا تھا ' اور اسي لیے دونوں جہان کی برکات اسکے ساتھه تھیں - پھر اگر یه فرض کرلیا جاے که اسلام کے خزانۂ ھدایت میں حسنات سیاست دنیاوي کا وجود نہیں ' تو اسکے یه معنی ھونگے که نصف خدمت انساني کي انجام دھي سے وہ قاصر رھا ' جسکا تخیل بھي کوئي مسلمان نہیں کرسکتا ' اسلیے ضروري ھے که ھر مسلمان اسلام کے کارنامہ ھاے سیاسیه اور طرق اصلاح حکومت دنیویه سے آج واقفیت حاصل کرے -

ظهر الفساد في البر و البحر

آج سے ۱۳۳۱ - برس پہلے کا واقعه ھے که دنیا استبداد و استعباد کے عذاب الیم میں مبتلا تھی - غلامی کي زنجیروں نے اوسکا بند بند جکڑ رکھا تھا ' فرمانروایان ملک ' امراے شہر ' رؤساے قبائل ' اپنے اپنے حلقۂ فرمانروائي میں " اربابا من دون الله " تھے ' اور انکے ھاتھه میں اونکے اطاعت گذار اور پیرو با اکل مثل معدوم الارادة آلات عمل کے تھے ' حکام کی زندگی کا موضوع واحد صرف اپنے دائرۂ قبض کي تکمیل ھواے نفس ' و اتباع شہوات تھا - صداقتوں کي حقیقت اور امور و واقعات کي صداقت کا فیصله سلاطین و امرا کے حسم و ابرو کا ایک اشارہ ' اور ملوک و رؤسا کے کام و دھن کی ایک جنبش کرتي تھی - مسیح سے ۱۷۰۰ برس پہلے ' ذات شاھي ھر تقدیس سے متصف ' ھر احتیاط فوق العادت سے مقدس ' اور ھر نقص و عیب سے مبرا تھي ' کیونکه وہ خدا تھی ' خدا کا سایه تھي ' تا کم از کم مرتبه انسانیت سے ایک بالاتر ھستی ضرور تھي '

واقعۂ مصر دنیا کو - اسي لیے مصر کے ایک فرعون نے مسیح سے ۱۷۰۰ برس پہلے اپنے فرزندوں کو کہا تھا " انا ربکم الاعلی یعنی موسی کا خدا کون ھے ؟ تمھارا بڑا خدا تو میں ھوں " ھندوستان کے ملک میں نمرود بابل کي پرستش کیلیے ھیکل بنتے تھے ' ھندوستان کے راجه دیوتاؤں کے اوتار بنکر زمین پر اترتے تھے ' روما کا پوپ خدا کے فرزند کا جانشین تھا ' اور اسکا آستانۂ قدس سجدہ گاہ ملوک و سلاطین -

روم کے قیصر اور فارس کے کسری ' گو دیوتا نه تھے ' لیکن فطرت بشریه سے منزہ ' اور مرتبۂ انسانیت سے بلند تر ھستي تھے ' جنکے سامنے بیٹھنا ممنوع ' جنکے سامنے ابتداے کلام گناہ ' جنکا نام لینا سوء ادب ' اور جنکی شان میں ادنی سا اعتراض بھی موجب قتل تھا - بیت المال ملکي سامان مصرف ' رعایاے ملک غلامان درگه شاھنشاھی تھے -

دنیا اسي تعبد ' و غلامي اور ذلت و تحقیر میں تھي که بحر احمر کے سواحل پر ریگستاني سر زمین میں ایک " عربي پادشاہ " کا ظہور ھوا ' جسنے اپنے معجزانه زور و توانائی سے قیصر و کسری کے تخت الٹ دیے ' بابائے رومۃ الکبری کے ایوان قدس کي بنیادیں ھلا دیں ' تعبد و غلامي کی زنجیریں اوسکي شمشیر غیر آھني کي ایک ضرب سے کٹکر ٹکڑے ٹکڑے ھوگئیں ' اور استقلال ذات و فکر ' حریت ' خیال و راے ' و شرف و احترام نفس ' مساوات حقوق ' اور ابطال شاھنشاھي کي روشني دنیاے

جبکہ میرا اشارہ ایک ایسی جماعت کی طرف ہے ' تو پھر کیوں متعجب ہوتے ہو اگر میں نے اسکی صدا کو صداء حق ' اور اسکے جمال کو جمال الہی کہا ؟ حالانکہ جو نفوس قدسیہ نفس و شیطان کے تسلط کی زنجیریں توڑکر " حقیقت اسلامیہ " کی محویت و خود فروشی کے مقام کو اپنے اوپر طاری کرلیتے ہیں ' یعنی اپنی تمام قوتوں اور خواهشوں کے ساتھہ اللہ کے هاتھہ بک جاتے ہیں ' اور ہر طرف سے گردن موڑکر صرف اسی قبلۂ ارواح و کعبۂ قلوب کے آگے منہ کرلیتے ہیں' پھر وہ " مسلم " ہوتے ہیں ' اور " اسلام " کے معنے گردن کے رکھدینے ' حوالہ کردینے ' اور جھکا دینے کے ہیں - پس جمال الہی انکی تمام قوتوں کا احاطہ کرلیتا ہے ' اور انکی ہر چیز کو اپنے حسن کی تجلیات کا آئینہ بنا دیتا ہے - وہ بولتے ہیں تو اللہ کی آواز نکلتی ہے ' چلتے ہیں تو اللہ کے پانوں سے چلتے ہیں ' اور دیکھتے ہیں تو اللہ کی بصیرت سے دیکھتے ہیں :

گفتن او گفتن اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

صحیح بخاری کی مشہور " حدیث ولی " تم کو یاد ہوگی :

فاذا احببتہ کنت سمعہ	جب میں اپنے کسی بندے کو محبوب
الذی یسمع بہ ' و بصرہ	بنا لیتا ہوں تو میں اسکا کان ہوجاتا
الذی یبصر بہ ' و یدہ	ہوں ' وہ میرے کان سے سنتا ہے -
التی یبطش بہا '	میں اسکی آنکھہ ہوجاتا ہوں ' میری
و ساقہ الذی یتکلم	آنکھہ سے دیکھتا ہے - میں اسکا پانوں
بہ ' و لئن سالنی	ہوجاتا ہوں ' میرے پاوں سے چلتا ہے -
لاعطینہ ' و لئن	میں اسکی زبان بن جاتا ہوں ' میری
استعاذنی لاعیذنہ	زبان سے بولتا ہے ' پھر وہ جو کچھہ
(بخاری - کتاب التواضع)	مانگتا ہے اُسے عطا کرتا ہوں ' اور جب

میری طرف آتا ہے ' اُسے پناہ دیتا ہوں " !

و وراء ذاک فلا اقول ' لاننی
سر لسان النطق عنہ اخرس

مصر کیلیے بھی رفارم اسکیم

آجکل مصر کے تمام اخبارات اس جدید قانون پر بحث کر رہے ہیں ' جو سنہ ۱۸۸۳ ع کے قانون نظامی کے قائم مقام ہوگا ' اور " مجلس شوری القوانین " اور " جمیعۃ عمومیہ " کے بدلے " جمیعۃ تشریعیہ " کو (یہی اسکا نام تجویز کیا گیا ہے) قائم کریگا -

اسکے اعضاء کی تعداد اتنی ہی ہوگی ' جتنی کہ جمیعۃ عمومیہ کے اعضاء کی ہوتی تھی - ان اعضاء کا انتخاب اس اصول پر ہوگا کہ فی دو لاکھہ آدمی ایک عضو لیا جائیگا -

اس اصول کی بنا پر قاہرہ سے ۴ - اعضاء لیے جائینگے - اسکندریہ سے ۳ غربیہ سے ۷ ' بحریہ سے ۲ ' وھلم جرا - کل منتخب اعضاء کی تعداد ۶۶ - ہوگی -

ان منتخب اعضاء کے علاوہ ۱۵ - اعضاء کو خود حکومت نامزد کریگی - اس نامزدگی میں مختلف فرقوں اور پیشوں کی نسبت باہمی کا لحاظ رکھا جائیگا - یہ وہی مسئلہ ہے جس پر ہندوستان میں ہندو مسلمان باہم جوتی پیزار کرچکے ہیں اور کر رہے ہیں -

قبطی ۸ لاکھہ ہیں - اب فرض کرو کہ انکے دو ہی ممبر منتخب ہوے ' تو اس ۱۵ - میں دو قبطی مقرر کیے جائینگے ' تاکہ فی دو لاکھہ نفوس میں ایک عضو کا قاعدہ محفوظ رہے - فرقوں کے علاوہ پیشہ ور جماعتوں ' اطبا ' وکلاء ' علماء مذهب وغیرہ - کی طرف سے بھی مندوب (ڈیلیگیٹ) لیے جائینگے - لیکن ان تمام نامزدگیوں میں یہ امر ملحوظ رهیگا کہ کسی حالت میں بھی اس قسم کے اعضاء کی تعداد ۱۵ - سے زیادہ نہ ہونے پائیے -

لارڈ کرومر کے عہد میں مصر میں دو مجلسیں تھیں : ایک مجلس شوری القوانین ' اور دوسری جمعیۃ عمومیہ - اول الذکر کا کام وضع قوانین تھا ' اور دوسرے کا انفاذ قوانین - گویا یہ ایگزیکیٹو اور لیجسلیٹو کونسلوں کی قایم مقام تھیں - گو جمیعۃ عمومیہ کے اوامر و احکام کی پابندی حکومت کے لیے لازمی نہ تھی -

رعایا کے سینوں کو همیشہ گونہ گوں خوشگوار امیدوں کا تفرجگاہ رکھنا ' انگریزی قوم کی ما بہ الامتیاز خصوصیت ہے - لارڈ کرومر نے اپنی اخرین رپورٹ میں مصریوں کو امید دلائی تھی کہ اگر وہ وطنی جد و جہد سے باز آجائیں تو عنقریب انکو نیابتی اصول پر ایک مجلس دی جائیگی - لارڈ کرومر کے عہد تک مصر کی دونوں مجلسوں کی کارروائی ایسے حریم اسرار میں ہوا کرتی تھی ' کہ جمہور کو یہاں کی تمام کارروائیوں میں سے صرف اپنی قسمت کا فیصلہ ہی معلوم ہوتا تھا -

لارڈ کرومر کے بعد سر ایلیڈن گورسٹ معتمد برطانیہ مقرر ہوے - مجالس موعود کا وقت ابھی شاید نہیں آیا تھا ' اسلیے اسکے متعلق تو امیدیں ہی امیدیں رہیں - البتہ اتنی نوازش کا اظہار کیا گیا کہ ایوان مجالس کے دروازے وقائع نگاروں کے لیے کھولدیے گئے -

غالباً ہندوستان کے تجربے کے بعد قارئین کرام کو یہ سنکے بالکل تعجب نہ ہوگا کہ ان دونوں مجلسوں کی تمام زندگی میں صرف ایک واقعہ ہی قابل ذکر ہے -

مصر پر انگریزی پنجے کی گرفت کسیقدر مضبوط ہو چلی تھی ' اسلیے امید تھی کہ اب اسکی فرمایشیں کبھی مسترد نہ ہونگی - یورپ کے نقطۂ نظر سے نہر سویز کی اهمیت معلوم ہے کہ اسکو کلید عالم سمجھیے تو بجا ہے - لیکن دراصل یہ مصری ملکیت ہے ' اور اسماعیل پاشا کی بد بختانہ غفلت سے انگریزوں کے هاتھہ چلی گئی ہے - اب اسکے معاهدے میں بہت زیادہ مدت باقی نہ رہی تھی - اسلیے ایندہ کیلیے اسکی توسیع مدت کی تجویز پیش کی گئی -

تعلیم یافتہ جماعتوں نے اس تجویز کے خلاف نہایت سختی سے صداے احتجاج (پروٹسٹ) بلند کی - اور اس طرح اسکے خلاف ایجی ٹیشن پیدا کیا کہ اسکی آواز بازگشت ہر در و دیوار سے آنے لگی -

خدیو کی براے نام حکومت مجلس شوری اور جمیعۃ عمومیہ سے مشورہ کرنے کے لیے مجبور تھی -

لیکن انگلستان کے زرخرید .... مرقس بک سمیکہ قبطی ممبر کے علاوہ ' دونوں مجلسوں کے تمام ممبروں نے بالاتفاق اس تجویز سے اختلاف کیا ' اور پوری جرات سے تجویز مسترد کر دی - اسی اختلاف کا نتیجہ تھا کہ انگلستان اس مرتبہ اپنی کوشش میں ناکام رہا ' اور آیندہ پھر اُسے ایک دوسری کوشش کرنی پڑے گی -

دونوں مجلسوں کی اس جرأت نے اپنے آپ کو انگلستان کی نگاہوں میں سخت مبغوض کردیا - اور غالباً اسی وقت سے طے کرلیا گیا کہ کسی نہ کسی طرح دونوں کو توڑ دیا جاے -

اس مجوزہ مجالس کی تقریب میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اس کا مقصد مصر میں بتدریج پارلیمنٹری حکومت کو روشناس کرانا ہے - مگر ارباب نظر جانتے ہیں کہ یہ ایک کھلونا ہے ' جو ہندوستانیوں کی طرح مصریوں کو بھی اسلیے دیا گیا ہے ' تاکہ وہ اسی میں بہل جائیں ' اور اسطرح الجھے رہیں کہ تخلیۂ وطن کے مطالبے سے غافل ہو جائیں ' اور (حسب تجویز ٹائمس) افریقہ میں سب سے پہلی اور سب سے آخری اسلامی سلطنت کو بھی " شاهنشاہی انگلستان کی آغوش شفقت و پناہ میں بے غل و غش جگہ مل جاے " ! فیا لیتہم یعلمون ای منقلب ینقلبون !

و شاورهم فی الامر (۳ - ۱۵۳)	امور (۱) حکومت میں اے نبی ! مسلمانوں سے مشورہ لیلے لیا کرو -

دوسری جگہ حکومت اسلامیہ کی مدح میں ارشاد فرمایا :

و امرهم شوری بینهم (۴۲ - ۳۶)	اونکی حکومت باھمی مشورہ سے ہے -

ان دونوں آیتوں میں سے پہلی آیت میں حکومت کیلیے شورۂ عام کا حکم دیا گیا ہے' اور دوسری آیت میں اس حکم کی عمل کی تصدیق کی گئی - ان دونوں آیتوں سے حسب ذیل نتائج ظاہر ہوتے ہیں :

(۱) حکومت اسلامیہ میں مشورۂ عام شرط ہے -

(۲) حکومت کی اضافت عام مسلمانوں کیطرف کی گئی ہے ' جس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حکومت اسلامیہ کسی کی ذاتی ملک نہیں بلکہ جمہور اسلام کی ملک ہے -

(۳) تیسری بات ان سے یہ ثابت ہوتی ہے کہ مسلمانوں کا صدر اول میں اسی پر عمل تھا ' کیونکہ بغیر تاریخ سے مدد لیے ہوے ' خود قرآن ہم کو بتاتا ہے کہ " انکی حکومت باھمی مشورے سے ہے "

قرآن مجید کی ان آیات میں ہمکو اپنے دعوے کے اثبات کیلیے کسی دوسری دلیل کی احتیاج نہیں ' لیکن واقعات کے سلسلۂ ترتیب اور اعداے اسلام کی تسکین کیلیے ہمکو چند دیگر واقعات کا بھی اضافہ کرنا ہے جس سے اسکا عملی رخ اور زیادہ واضح ہوجاے :

(۱) آنحضرت صلعم نے اور خلفاے راشدین نے اپنا جانشین کسی عزیز یا اپنے بیٹے کو نہیں بنایا -

(۲) تمام معاملات ضروری میں آنحضرت اور خلفاے راشدین مہاجرین و انصار سے خصوصاً اور عام مسلمانوں سے عموماً مشورہ لیتے تھے -

(۳) خلفا کا تقرر عموماً مشورۂ عام سے ہوتا تھا -

(۴) بیت المال عام مسلمانوں کا حق تھا - کبھی ذاتی طور پر اوسکو صرف میں نہیں لایا گیا ' اور اسی لیے اوسکا نام " بیت مال المسلمین " تھا -

چنانچہ اگر اسلام شخصی حکومت کی بنیاد رکھتا تو ضرور تھا کہ امور مذکورہ ' یک قلم حکومت اسلامیہ میں مفقود ہوتے -

الغرض آیات مذکورہ کے علاوہ خلفا کا عام مجمع میں انتخاب' آزادی و حریت کے ساتھ اوسکے احکام و اعمال کا انتقاد ' امور مہمہ میں خلفا کا اہل الراے اور ارباب حل و عقد سے استشارہ '

بیت المال کی شخصی حرمت اور اوسکا " خزینہ عمومیہ " ہونا ' اس امر کا محکم ترین ثبوت ہے کہ اسلام میں حکومت ' جمہور ملک کی طاقت کا نام ہے - وہ کوئی شخصی استبداد نہیں -

تمام اہل ملک مراتب حقوق ' قانون

اور قواعد مملکت میں مساوی ہیں -

در حقیقت یہ اسلام کی ذاتی ترین خصوصیت ہے کہ اوسکی نظر میں آقا اور غلام ' معزز اور حقیر' چھوٹا اور بڑا ' امیر اور فقیر ' سب برابر ہیں - صہیب و بلال جو آزاد شدہ غلام تھے' سرداران قریش کے پہلو بہ پہلو اونکا نام ہے - اسلام کے سامنے صرف ایک ہی چیز ہے جس سے انسانوں کے باھمی رتبے میں تفریق ہو سکتی ہے ' یعنی تقوی اور حسن عمل -

ان اکرمکم عند الله اتقاکم (۴۹ : ۱۴)	تم میں زیادہ معزز وہی ہے جو زیادہ متقی ہے -

رسول اللہ (صلعم) نے صرف ایک فقرے میں مراتب کی تفریق کردی :

الکرم : التقوی (ترمذی باب مفاخرت)	بزرگی اور بڑائی ' صرف تقوی و حسن عمل ہے -
لیس لاحد علی احد فضل الا بالدین و تقوی - (مشکوۃ باب مفاخرت)	ایک کو دوسرے پر فضلیت دینی اور تقوی کے سوا اور کوئی حق ترجیح و فضیلت نہیں ہے -
الناس کلهم بنو آدم ' و آدم من تراب - (مشکوۃ باب مفاخرت)	تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے بنا تھا ' پس سب آپسمیں برابر ہیں -

مساوات قانونی کی اصلی تصویر صرف اسلام کے مرقع ہی میں مل سکتی ہے - قانون اسلام کی نگاہ میں حاکم و محکوم اور امام و عامۂ ناس یکساں ہیں - کیا اسلام سے پہلے یہہ ممکن تھا کہ بادشاہ اپنی رعایا کے مقابلہ میں ایک معمولی آدمی کی طرح عدالت میں حاضر ہو؟ حضرت عمر اور ابی ابن کعب میں ایک معاملہ کی نسبت نزاع ہوئی - زید بن ثابت کے ہاں مقدمہ پیش ہوا - حضرت عمر جب اونکے پاس گئے تو اونھوں نے تعظیم کیلیے جگہ خالی کردی - حضرت عمر نے فرمایا : " ابن ثابت ! یہہ پہلی بے انصافی ہے جو تم نے اس مقدمے میں کی " یہہ کہکر اپنے فریق کے برابر بیٹھہ گئے - (کتاب الخراج)

اسی طرح حضرت امیر جب ایک مقدمہ میں مدعا علیہ بنکر آئے تو آنکو مدعی کے برابر کھڑا ہونا پڑا - (عقد الفرید)

عہد عباسیہ میں حکومت اسلامی کی خصوصیات بہت کم باقی تہیں' لیکن پھر بھی جب مدینہ کے قلیوں نے خلیفہ منصور پر دار القضا میں دعوی کیا ' تو خلیفہ کو تنہا اون قلیوں کے دوش بدوش قاضی کے سامنے آنا پڑا - مامون کے دربار میں اوسکے بیٹے عباس پر ایک بڑھیا نے نالش کی ' اور شہزادہ عباس کو بر سر دربار بڑھیا کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے مقدمہ کی سماعت کرنی پڑی !

قانون اسلامی میں قریب و بعید کا بھی کوئی امتیاز نہیں ' آنحضرت نے صاف فرما دیا :

عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول الله صلعم : اقیموا حدود الله علی القریب و البعید ' ولا تاخذ کم فی الله لومة لائم (ابن ماجہ کتاب الحدود)	خدا کے حدود یعنی خدا کے مقرر کردہ قوانین و آئین دور و قریب' رشتہ دار و غیر رشتہ دار سب پر یکساں جاری کرو ' اور خدا کے معاملہ میں تم ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پروا نکرو -

---

(۱) " امر " کے معنی عام مفسرین نے امور جنگ کے لیے ہیں ' لیکن وہ شخص جو صدر اول کے لٹریچر سے واقف ہے یقین کریگا کہ " امر " سے عموماً باقتضاے موقع " حکومت و خلافت " مراد لیگئی ہے - احادیث میں سینکڑوں موقع پر لفظ امر اسی معنی میں آیا ہے' مثلاً " من یصلح لهذا الامر " " لا یصلح هذا الامر " " ان هذا الامر فیهم " اور بے شمار احادیث صحیحہ میں یہ استعمال و محاورہ موجود ہے - اس بنا پر کوئی وجہ نہیں کہ صرف امور جنگ کی تخصیص کردی جاے ' اور حسب محاورۂ صدر اول عام امور حکومت و خلافت نہ مراد لیے جائیں' جیسا کہ بعض علما نے مراد لیا ہے - مزید تفصیل کیلیے ایک مستقل مضمون کی ضرورت ہے ' تاہم میں اون تمام احادیث کا حوالہ دیتا ہوں جنمیں خلافت و حکومت اسلامی کا ذکر ہے - ان کو دیکھیے گا تو اکثر جگہ لفظ " امر " انہیں معنوں میں نظر آئیگا - کما لا یخفی علی العلماء بالحادیث النبی صلعم -

قدیم (۱) کے قلب سے نکلکر تمام دنیا میں پھیل گئي - شاہان عالم مرتبۂ قدوسیت و معصومیت سے گرکر عام سطح انساني پر آگئے ' اور عام انسان ' سطح غلامي و حیوانیت سے بلند ہوکر مصر و بابل کے دیوتاؤں اور روم و ایران کے قیصر و کسری کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہوگئے ' اور بقول گبن (مشہور مورخ) " قواے عمل و زندہ دلی جو صومعوں اور خانقاہوں میں پڑي سوتي تھي' عسا و حجاز کي آواز دہل سے چونک پڑي' اور اسلام کي اس نئي سوسائٹي کا ہر ممبر حسب استعداد فطرت و حوصلہ اپنے اپنے مرتبے پر پہونچ گیا " (۲)

یہ معجزانہ قوت و توانائی کیا تھی ؟ جلال روحاني سے بھري ہوئي ایک آواز تھي' جو بوقبیس کي پہاڑي سے بلند ہوئي' اور جس سے گنبد عالم کا گوشہ گوشہ گونج اٹھا' کہ اے اہل عالم !

تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم ان لانعبد الا الله ولا نشرک به شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون الله (۳ : ۵۷)	آؤ ' ایک بات جو اصولاً و عقلاً ہم میں تم میں متفق علیہ ہے ' اوسکو عملاً بھي تسلیم کرلیں ' یعني خدا کے سوا کسیکي پرستش نکریں ' نہ اوسکي خدائي میں کسیکو شریک ٹھہرائیں ' اور نہ ہم خدا کے سوا ایک دوسرے کو اپنا خدا اور آقا بنائیں -

اس ایک آواز سے انساني جباري و الوہیت کے بت سرنگوں ہوکر گر پڑے - شہنشاہیوں کا پر اسرار اور عجیب الخواص طلسم ٹوٹ گیا ' بادشاہ ' خادم رعایا - بیت المال ' خزینۂ عمومي ' اور تمام انسان مساوي الرتبہ قرار پاگئے - عرب کے بادشاہ نے نہ اپنے لیے قصر و ایوان طیار کرایا ' نہ قاقم و دیبا کے فرش بچھائے ' نہ سونے چاندی کي کرسیوں سے دربار سجایا ' اور نہ اوسنے اپني ہستي کو انسانیت سے مافوق بتایا ' بلکہ علي الاعلان کہدیا :

انما انا بشر مثلکم — میں بھی تمہاري ہي طرح ایک آدمي ہوں !

یہ تو عرب سے باہر کا حال تھا - خود عرب کا حال کیا تھا ؟ اطراف عرب یمن ' یمامہ ' غسان ' حیرہ ' بحرین ' عمان میں روم و فارس کے ماتحت جو ریاستیں تھیں ' وہ تو سرتا پا روم و ایران کے رنگ میں رنگي ہوئي تھیں - لیکن وسط عرب کي بھي حالت یہ تھي کہ اس سے پہلے وہ بالکل مبتلاے فوضویت تھا - جسطرح قبیلے قبیلے کا خدا الگ تھا ' اسي طرح ہر ہر قبیلے کا شیخ بھي الگ تھا ' آپس کي جنگ و جدال اور حرب و قتال نے تمام ملک کو کارزار بنا رکھا تھا ' بے اطمینانی و بے امنی عرب کے گوشے گوشے میں موجود تھي ' قبائل کا ایک دوسرے کے مملوکات پر غارتگري بہترین کسب معاش تھي - اس پر شعراے قبائل ' فخریہ قصائد لکھتے تھے ' اور ہر شخص دوسرے کي عزت و مال کو اپنے لیے بہترین مصرف قرار دیتا تھا -

غرضکہ دنیا کے اس خشک و بے آب ملک کا چپہ چپہ انسانوں کے خون سے سیراب کیا جا رہا تھا کہ دفعةً سلطنت الہی کا ظہور ہوا ' اور وادي مکہ میں عرب کے سب سے بڑے مجمع کے اندر اسکے اس فرمان کا اعلان کیا گیا ' کہ : اے اولاد ادم !

الا ان دماءکم و اموالکم حرمت علیکم کحرمة یومکم هذا ' في شهرکم هذا ' في بلدکم هذا ' الا کل شيء من امر الجاهلیة تحت قدمي موضوع و دماء الجاهلیة موضوعة وان اول دم ضعه من دمائنا دم ابن ربیعة الحارث ! (الحدیث : صحاح)	ہوشیار ہو جاو کہ آج جان او ر مال کي حرمت قائم کي جاتي ہے ' جسطرح کہ آج کے روز کي اس شہر مکہ میں - اور اس ماہ حج میں حرمت ہے - ہوشیار ہوکہ جاہلیت کي تمام باتیں آج میرے پاؤں کے نیچے ہیں - ایام جاہلیت کي خونریزي اور اوسکے انتقام کے تمام واقعات آج سے فراموش ہوں - سب سے پہلے میں خود اپنے عم زاد بھائي ابن ربیعہ بن حارث کا خون فراموش کرتا ہوں -

یہ ایک آواز تھی' جس سے عرب کے پر شور و شر فضا میں سکوت طاري ہوگیا ' امن عام کا ابر چھا گیا' حکومت الہی کے اس داعی نے نصراني شہزادہ طے سے فرمایا تھا کہ " عرب کی بے اطمینانی سے نہ گھبراؤ - وہ وقت آئیگا کہ ایک بڑھیا سونا اچھالتي ہوئی عرب کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے میں نکل جائیگي ' اور کوئی اوس سے تعرض نکریگا " پس وہ وقت آگیا کہ بڑھیا سونا اچھالتي ہوئی ایک گوشے سے دوسرے گوشے میں نکل گئی اور کسي نے اوس سے تعرض نہ کیا -

تاسیس اصلاحات حکومت

اس سلسلہ میں یہ عجیب بات ہے کہ اسلام نے حکومت اسلامي کا جو نظام قرار دیا' وہ ایک ایسي چیز تھي' جو اوسکے گرد و پیش کے نظامات حکومت میں کہیں بھی موجود نہ تھی - اوسنے ایک باقاعدہ قانونی و جمہوري حکومت کی بنیاد ڈالی - حقوق عامہ کی تشریح و تعیین کی' تعزیرات و حدود و جرائم کے مناصب قائم کیے - مالی ' ملکی ' اور انتظامی قوانین وضع کیے ' عدل و انصاف کی تعلیم دي' قانونی تسامح و استثناء شخصی کی ممانعت کی ' شخصی حکومت و ذاتي امتیاز کو یک قلم مٹا دیا -

یہ مجمل بیانات ہیں جنکی تفصیل و اثبات کیلیے موجودہ اصول جمہوریت و عمومیت کی بنا پر' متعدد مباحث طے کرنے چاہئیں -

نظام جمہوریة

ایک بہتر سے بہتر حکومت کے تخیل کے لوازم کیا ہیں ؟ اسکے جواب میں ہمارا موجودہ سیاسی لٹریچر ان دفعات سے بہتر کوئي شے نہیں پیش کرسکتا' جو (انقلاب فرانس) کے شدائد و مصائب کے بعد اٹھارہویں صدي میں مرتب ہوے' اور جن پر آج جمہوري حکومتوں کا عمل ہے - یعني :

(۱) حکومت جمہور کی ملک ہے ' وہ ذاتی یا خاندانی ملک نہیں -

(۲) تمام اہل ملک ہر قسم کے حقوق و قانون میں مساوي ہیں -

(۳) رئیس ملک (پریسیڈنٹ) جسکو اسلام کی اصطلاح میں امام یا خلیفہ کہتے ہیں ' اوسکا تقرر ملک کے انتخاب و اختیار عام سے ہو' اور اوسکو دیگر باشندگان ملک پر کوئی ترجیح نہو -

(۴) تمام معاملات ملکی اور امور انتظامی و قانونی ملک کے اہل الراے اشخاص کے مشورہ سے انجام پائیں -

(۵) بیت المال یا خزانۂ ملکی عام ملک کی ملکیت ہو - رئیس کو بغیر مشورۂ ملک و اہل حل و عقد کے اوس پر تصرف کا کوئی حق نہو -

حکومت جمہور کي ملک ہے - وہ ذاتي یا خانداني ملک نہیں

یہ بحث درحقیقت زبدۂ مباحث اور خلاصۂ جمہوریت ہے ' اور آیندہ کی تمام بحثیں درحقیقت اسي اصل کی فروع اور متعلقات ہیں - اس دعوی کے اثبات کیلیے کہ " اسلام میں حکومت جمہور کی ملک ہے ' اور کسی خاص شخص کي ذاتی یا خاندانی ملک نہیں " بہترین دلیل خود اوسی کی زبان ہے - قران مجید کا یہ حکم ہر شخص کو معلوم ہے :

(۱) ملک عرب دنیاے قدیم کے قلب میں واقع ہے ' جیسا کہ بعض احادیث میں ... جغرافیۂ جدید سے بھي ثابت ہے -

مہذب ایک فوجی شخص تھا - اسکے ساتھہ مدرسۂ حربیہ کے دو پروفیسر بھی ہیں - وہ ایک نہایت خوش مزاج ہیں کہ جلد مجھہ سے اور انمیں دوستی ہوگئی -

بلغاریوں نے احتساب کے لیے جاپانیوں کی طرح مدرسۂ حربیہ کے پروفیسر تو ضرور مقرر کیے ' مگر دونوں میں بہت فرق تھا - جاپانی پروفیسروں کا علم و تجربہ ' دونوں وسیع تھا ' مگر بلغاری پروفیسروں کی حالت اسکے بالکل مختلف تھی - ان میں نہ رائے تھی اور نہ جرات - اگر مراسلات میں کہیں توپ یا بندوق کا لفظ آجاتا تو گھبرا اٹھتے تھے - بسا اوقات تو یہ کرتے تھے کہ تمام نامہ نگاروں کو یکجا کرکے کہتے کہ ایک دوسرے کو اپنی اپنی مراسلات سنادو ' اور پھر اسکے بعد بھیجنے کی اجازت دیتے !

لیکن جیسا کہ قاعدہ ہے ' ان نا قابلوں میں بعض لائق بھی تھے - چنانچہ تمام افسران جنگ میں سے جس کرنل گوستف کا میں نام لونگا -

جب ہم چتلجا پہنچے تو ہمیں فوجی مواقع (پوزیشنز) دیکھنے کا پورا موقع اسی کی بدولت ملا -

۱۰ - نومبر کو جب جنگ شروع ہوئی تو جنرل دیمتریف اور کرنل گوستف کے ہمراہ جانے کے لیے ہم بھی بلائے گئے - شام کو جب واپس آئے ' تو میں نے تار دینا چاہا - محتسب نے اجازت نہ دی - میں نے شام کا کھانا فرانسیسی افسر کے ساتھہ کھایا ' اور فرانسیسی زبان میں تار لکھکے کرنل گوستف کے سامنے اجازت کے لیے پیش کردیا - انہوں نے بلا تکلف اجازت دیدی ' اور اس طرح ایک غیر معمولی فرصت مجکو اطلاع حالات کی ملگئی ' اگرچہ راہ کے موانع کی وجہ سے میرا تار ۱۰ - دن کے بعد منزل مقصود پہنچا -

نامہ نگاروں کو سب سے زیادہ تار کے بھیجنے میں دقت ہوتی ہے ' کیونکہ صیغۂ جنگ نے بلغاریا کے پرائیوٹ تار نہیں لیے ' اور عام بلغاریہ کے لشکر گاہ سے لگی لگی صدل دور ہوتے ہیں -

جاپانیوں نے پہلے تو جنگی بلغاریہ جنوں میں نامہ نگاروں کے تار بھیجنے سے بالکل انکار ہی کردیا تھا ' مگر اسکے بعد تمام نامہ نگاروں کے ۰۰۰ - لفظ روزانہ منظور کرلیے - انہیں اختیار تھا کہ خواہ ہر نامہ نگار روزانہ بہ حصہ رسد بھیجے - خواہ باری باری سے ہر شخص بھیجے - جاپان سے جنوبی جنگ میں بھی یہی حالت تھی -

مقدونیہ میں استنبول کے ہوٹل میں اپنے تار (ہوٹل) سے تار بھیجنے کا بڑا کام لیا جاتا تھا ' اور ایک ایک تار کے صرف لکھائی کی اجرت ۲۰۰ سے ۳۰۰ - پونڈ تک دینا تھا - اکثر ایسا ہوا کہ میں نے اپنے تار متعدد آدمیوں کے ہاتھہ بھیجے ' تاکہ اگر ایک شخص پکڑ لیا جائے ' تو دوسرا پہنچا دے ' اور اگر دوسرا پکڑ لیا جائے تو تیسرا پہنچا دے -

جنگ بلقان تمام دیگر جنگوں میں اس لحاظ سے ممتاز ہے کہ نامہ نگاران جنگ کی جیسی سخت نگرانی اسمیں کی گئی ایسی کسی جنگ میں نہیں ہوئی - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نامہ نگار جسقدر جانتے تھے ' وہ بھی نہیں لکھہ سکتے تھے - لفٹننٹ ونگر نے دیکھا کہ اخبار بین طبقہ اس خاموشی کو زیادہ عرصے تک برداشت نہ کرسکتا ' اور جلد گوناگوں شکوک پیدا ہونے لگینگے ' اسلیے انہوں نے بمسئلہ اپنے ہاتھہ میں لی ' اپنا ہاتھہ تخیل کے ہاتھہ میں دیدیا ' اور جنگوں کی تصویروں ' ترکوں کے دشمنوں ' انشا پردازی کے نظاروں کو نئے ذریعہ واقعہ کرنا شروع کر دیا - اسی حالت میں وہ دشوار گزار دلدلوں کو طے کرتے ہوے چتلجا پہنچ گئے - جتنہ وہاں ایک گولی بھی نہیں چلی تھی ' تو لفٹننٹ ونگر عظیم الشان معرکوں کی خبریں بھیجنے میں مصروف تھے - لندن ' پیرس ' اور برلن کے اخبارات اپنے نامہ نگاروں کی خاموشی پر حیران تھے ' لیکن ہم لوگ کیا کرتے ' جبکہ ہمیں لفٹننٹ ونگر سا تخیل و صمیم نصیب نہیں ! '

ایک اخبار نے لکھا کہ ۴ - دن کے معرکے کے بعد ۱۵ - نومبر کو بلغاری فوج چتلجا کی عثمانی فوج کا قلب چیرتی ہوئی نکل گئی - لطف یہ ہے کہ جسوقت لندن میں یہ خبر شائع ہوئی اسکے دو دن کے بعد چتلجا میں پہلی گولی سر کی گئی ہے ! !

ٹائمس کے نامہ نگار نے خوب لکھا تھا ۔

" لفٹننٹ ونگر نے جتنے معرکوں کے حالات لکھے ہیں ' وہ اس دنیا میں نہیں بلکہ انکی تخیل کی دنیا میں ہوئے ہونگے "

التواء جنگ سے پہلے بلغاریوں اور ترکوں میں صرف تین معرکے ہوے :

(۱) معرکہ قرق کلیسا جو ۲۲ - سے ۲۳ - اکتوبر تک ہوا -

(۲) معرکہ لولو برغاس و بنار حصار ' جو ۲۸ سے ۳۱ - اکتوبر تک ہوا -

(۳) معرکہ چتلجا ۱۷ - سے ۱۸ - نومبر تک -

رہا ادرنہ ' تو اسکے متعلق ابتدا ہی سے صرف محاصرہ کا ارادہ تھا -

نامہ نگاروں کے ساتھہ بلغاریوں نے برتاو کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ انھوں نے اکثر نامہ نگاروں سے تار کے فارموں کی اجرت تک لیلی - ہمیشہ ایسا ہوا کہ اجرت تو اپنی جیب میں رکھلی ' اور فارم چاک کرکے پھینکدے ! !

یہ مختصر داستان ان نامہ نگاروں کی ہے ' جو بلغاری فوج کے ہمراہ تھے - اسکے پڑھنے کے بعد اندازہ ہوسکتا ہے کہ وہ مراسلات کہاں تک قابل اعتماد ہیں جو نامہ نگاروں نے بلغاریوں کی ہمراہی کے زمانے میں بھیجے ہیں ؟ سچ یہ ہے کہ اس بیسویں صدی میں دنیا کو اصلی حالات سے جسقدر بے خبر رکھنے کی ناجائز کوششیں اس جنگ میں کی گئی ہیں ' اسکی نظیر شاید ازمنۂ مظلمہ میں بھی نہ ملیگی - اور افسوس کہ یہ ان لوگوں کے ہاتھوں ہوا ' جو اتحاد ثلاثہ (انگلستان ' روس ' فرانس) کے دامن سے وابستہ ہیں ' ایکے محبوب ہیں ' انکے ممدوح اور ہدر رہین ' اور انکے مشورے کی روشنی میں چلنے والے ہیں ! !

اطلاع

دفتر الہلال کے ذریعہ پریس کا تمام سامان ' اور لیتھو اور ٹائپ کی مشینیں ' نئی اور سکینڈ ھینڈ ملسکتی ہیں -

ہر چیز دفتر اپنی ذمہ داری پر دیگا -

سردست دو مشینیں فروخت کیلیے موجود ہیں :-

(۱) ٹائپ کی ڈبل کراؤن سائز ' پین کی مشین ' جو بہترین اور قدیمی کارخانہ ہے - اس مشین پر صرف دو ڈھائی سال تک معمولی کام ہوا ہے - اسکے تمام کیل پرزے درست اور بہتر سے بہتر کام کیلیے مستعد ہیں -

ابتدا سے الہلال اسی مشین پر چھپتا ہے - دو ہارس پاور کے موٹر میں سولہ سو فی گھنٹہ کے حساب سے چھاپ سکتی ہے -

چونکہ ہم اسکی جگہ بڑے سائز کی مشینیں لے چکے ہیں - اسلیے الگ کردینا چاہتے ہیں -

(۲) ٹریڈل مشین ' جو پاؤں سے بھی چلائی جاسکتی ہے ڈیمائی فولیو سائز کی - اس پر ہاف ٹون تصاویر کے علاوہ ہر کام جلد اور بہتر ہوسکتا ہے -

قیمت بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتی ہے - جو صاحب لینا چاہیں ' وہ مطمئن رہیں کہ ہم اپنی ذاتی ضمانت پر انہیں مشین دینگے ' اور اپنے اخلاقی وقار کو لین دین کے معاملات میں ضائع کرنا نہیں چاہتے -

منیجر الہلال پریس

مقالات

المکاتیب الحربیہ

یعني مراسلات جنگ

موجودہ تاریخ حرب کا ایک صفحہ

(۲)

چنانچہ یہ نشانہ کارگر ہوا' اور تھوڑي دیر کے بعد ہم سب چٹلجا روانہ ہوگئے !

راستہ سخت تکلیف کی حالت میں طے ہوا - جب ہم لوگ قرق کلیسا پہنچگئے ' تو دونوں پروفیسر ہم سے علحدہ ہوگئے -

بد قسمتی سے موٹر کار پانی کی دلدل میں پھنسگئی - مجبوراً اسے وهیں چھوڑ دینا پڑا -

قرق کلیسا سے روانہ ہونے سے پہلے میں اسکے قلعوں میں گیا اور حالات دریافت کیے - معلوم ہوا کہ جسوقت ان قلعوں پر قبضہ کیا گیا' اسوقت ایک نامہ نگار بھی موجود نہ تھا - نامہ نگاروں نے اس معرکے کے جسقدر حالات لکھے ہیں' وہ درحقیقت بلغاري خرافات و اباطیل کا مدلسانہ اعادہ ہے -

دیگر نامہ نگاروں نے بھي یہاں قدم تک نہیں رکھا - محض بلغاریا کي روایات کي بنا پر لکھدیا کہ قلعہ نہایت مضبوط و محکم ' اور اپنی تسخیر کیلیے جنوں کي سي طاقت کا طلبگار تھا ! !

مجھکو جب وہ مضامین یاد آتے ہیں ' جو اس زمانے میں نامہ نگاروں نے لکھے تھے ' تو اپنی بے اختیارانہ ہنسي ضبط نہیں کرسکتا ! کئي نامہ نگاروں نے (جنکے بوٹ کے تلے بھي یہاں کے ذرہ ہاے خاک سے آلودہ نہیں ہوے تھے) اپنے اپنے اخبارات کو لکھا تھا :

" قلعہ نہایت مضبوط و مستحکم ہے - اسکے متعلق شاہنشاہ جرمني کے ماہرفن حرب کي راے تھي کہ تین مہینے سے کم میں کسي طرح مفتوح نہیں ہوسکتا ' مگر با ایں ہمہ کو ہمت بلغاریوں نے چند گھنٹوں میں لے لیا - انہوں نے ۴۰ - ہزار فوج ' کئي سو توپیں ' اور نا قابل اندازہ سامان رسد پر بھي قبضہ کرلیا ہے ! ! "

لیکن میں نے معرکہ قرق کلیسا کے متعلق لکھا تھا کہ قرق کلیسا کوئي مستحکم مقام نہ تھا - اسمیں صرف دو پرانی باٹریاں تھیں - بڑي توپ ایک بھي نہ تھي - چند چھوٹي چھوٹی قابل نقل و حرکت توپیں تھیں - محتسب تلغرافات نے جب میري تحریر دیکھي' تو مجھ سے پوچھا کہ میں بھي اپنے دیگر اخوان صحافت کي طرح کیوں نہیں لکھتا ؟

میں نے کہا کہ آپ ان مزخرفات کو اخبارات کے پاس بھیجنے کی اجازت کیوں دیتے ہیں ؟ محتسب مدرسہ حربیہ کا پروفیسر تھا - وہ مسکرایا اور کہا : " ہمارا کام یہ ہے کہ مضر چیزوں کو شائع نہ ہونے دیں - رہیں وہ خبریں جو ہمارے لیے مضر نہ ہوں' تو اگرچہ وہ کذب محض ہي کیوں نہ ہوں' مگر ہمیں انکے روکنے کي ضرورت ہي کیا ہے ؟ "

جو نامہ نگار فوج کے ہمراہ جاتے ہیں' انکو اپنی تمام مراسلات پہلے محتسب کو دکھانی پڑتی ہیں -

محتسب اس قلمرو کا ایک خود مختار بادشاہ ہوتا ہے - وہ جو چاہتا ہے حذف کردیتا ہے ' اور جو چاہتا ہے رہنے دیتا ہے - مگر اس سے کسي قسم کي پرسش نہیں کیجا سکتي - بعض محتسب اپنے اس اختیار کا استعمال بقدر ضرورت و بہ اندازہ اعتدال بھي کرتے ہیں' جیسے جنرل ڈیف ' جو لیڈي اسمتھ میں محتسب تھے - یا سر فرانسس ریگنٹ ' جو ام درمان میں محتسب تھے - مگر بلغاریوں کا عالم ہي دوسرا تھا -

سوڈان کی آخري لڑائیوں میں بھی مجھے ایک ایسي ہي بلغاري خصلت انگریز محتسب سے سابقہ پڑا تھا - وہ میري مراسلات کو اسقدر کاٹ دیتا تھا کہ آخر کو اسمیں کچھ بھي باقي نہیں رہتا تھا - جب میں اسدرجہ تشدد سے زچ ہوگیا ' تو آخر ایک دن یہ کیا کہ نہایت محنت سے ایک مراسلت لکھی ' اور کوشش کی کہ عبارت کا دروبست ایسا ہو' جسمیں سے ایک لفظ بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹایا جاسکے - اس مراسلت کے وسط میں ان محتسب صاحب کے متعلق بھی چند مدحیہ فقرے لکھدیے تھے - جب میں لیکر گیا تو حسب عادت اسکا ظالم قلم اسکے ہاتھ میں تھا - قطع و برید کے مستعد چشم و ابرو سے پڑھنا شروع کیا - اسوقت کی حالت مجھے کبھي نہ بھولیگي - آپ ایک ایک لفظ پر قلم رکھتے جاتے' اور پھر پڑھنے لگتے - یہاں تک کہ ان مدحیہ کلمات پر پہنچے - یہاں پہنچکے کسی قدر رکے اور کہنے لگے :

" اسکے بھیجنے میں تو کوئی حرج نہیں مگر چند لفظ ضرور حذف کردینا چاہئیں '

میں نے کہا :

" یہ مراسلت لارڈ کچنر ضرور دیکھینگے - اگر بھیجیے تو پوري بھیجیے ورنہ بالکل حذف کردیجیے "

لارڈ کچنر کي اطلاع کے خیال سے انہوں نے کوئي لفظ حذف نہیں کیا' اور اسکے بعد میرے ساتھ اپني عادت ہي بدل دي

اختیارات کا قاعدہ ہے کہ جب انکے استعمال میں تعسف و تشدد کو کام فرمایا جاتا ہے تو فریق ثانی اس سے بچنے کے لیے فریب و مکر' حیلہ و کذب ' پیمان گسلي اور قانون شکنی' غرض کہ وہ تمام تدابیر اختیار کرتا ہے ' جنکو انسانی ضمیر کبھي بھي جائز نہیں رکھہ سکتا - مگر اسکا ذمہ دار اصل میں وہی شخص ہے جو اپنے افعال و اعمال سے اس نافرمانیے ضمیر کی تحریک کرتا ہے -

جیسا کہ میں نے ابھي بیان کیا ' بعض محتسب حد سے زاید سخت ہوتے ہیں - انکے مقابلے میں بعض نامہ نگار بھی حد سے زاید شاطر و عیار ہوتے ہیں' اور وہ کسی نہ کسی طرح اپنے اخبارات کو بعض اہم امور کی اطلاع دے ہی دیتے ہیں - یہي وہ مراسلات ہیں جنکے متعلق ارباب جرائد " غیر محتسبہ " لکھدیا کرتے ہیں -

اسمیں شک نہیں کہ جنگ روس و جاپان میں جاپانیوں کے طرف سے نگرانی سخت تھی' مگر نا مناسب اور بیجا نہ تھي -

و تاللہ لاکیدن اصنامکم بعد ان تولوا مدبرین ، فجعلهم جذاذا الا کبیرا لهم لعلهم الیه یرجعون ، قالوا : من فعل هذا بالهتنا انه لمن الظالمین - قالوا : سمعنا فتی یذکرهم یقال له ابراهیم ، قالوا : فاتوا به علی اعین الناس لعلهم یشهدون ، قالوا : ءانت فعلت هذا بالهتنا یا ابراهیم ؟ قال : بل فعله کبیرهم هذا فاسئلوهم ان کانوا ینطقون - فرجعوا الی انفسهم ، فقالوا : انکم انتم الظالمون - ثم نکسوا علی رؤسهم : لقد علمت ما هؤلاء ینطقون ، قال أفتعبدون من دون اللہ مالا ینفعکم شیئا ولا یضرکم ؟ أف لکم و لما تعبدون من دون اللہ ، أفلا تعقلون ؟ قالوا : حرقوه و انصروا الهتکم ان کنتم فاعلین ، قلنا یا نار کونی برداً و سلاماً علی ابراهیم (۱) و ارادوا به کیداً فجعلناهم الاخسرین ، و نجیناه و لوطاً الی الارض التی بارکنا فیها للعالمین (۲۱ : ۴۷ - ۶۳)

دونوں صریح گمراہی میں پڑے رہے " اسپر انہوں نے کہا " یہ جو تم کہہ رہے ہو، کیا واقعی یہ تمہارا کوئی حقیقی خیال ہے، یا محض دل لگی کررہے ہو ؟ " انہوں نے جواب دیا کہ " دل لگی کی اسمیں کیا بات ہے ؟ یہ تو اصل حقیقت ہے کہ وہ، جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا، وہی تمہارا بھی پروردگار ہے، اور میں اپنی بصیرت اور یقین سے اسپر شہادت دیتا ہوں "

ساتھہ ہی انہوں نے یہ بھی کہدیا کہ میں بخدا ضرور بالضرور تمہارے ان بتوں سے تمہارے جانے کے بعد ایک چال چلونگا -

چنانچہ حضرت ابراہیم لوگوں کے جانے کے بعد بت خانے میں گئے، اور بتوں کو توڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کردیا - صرف سب سے بڑے بت کو چھوڑ دیا کہ شاید وہ اسکی طرف رجوع کریں -

جب لوگ آئے اور یہ حال دیکھا تو لگے آپسمیں کہنے کہ ہمارے معبودوں کے ساتھہ کسنے یہ گستاخی کی ؟ جس شخص نے ایسا کیا یقیناً وہ بڑا ظالم تھا -

اسپر بعضوں نے کہا کہ وہ نوجوان جسے ابراہیم کے نام سے پکارتے ہیں، ان بتوں کا ذکر کررہا تھا - ہو نہ ہو یہ اسی کی کار روائی ہے - لوگوں نے شور مچایا کہ اسکو یہاں سب کے سامنے پکڑ کے حاضر کرو تاکہ جو کچھہ سوال و جواب ہو اسکے لوگ گواہ رہیں -

چنانچہ لوگ حضرت ابراہیم کو لیکر آئے، اور انسے پوچھا کہ " اے ابراہیم ! کیا ہمارے معبودوں کے ساتھہ یہ حرکت تو نے کی ؟ " انہوں نے الزاماً کہا :

" نہیں، بلکہ یہ بت جو سب میں بڑا ہے، اسی نے کی ہوگی - انہیں سے پوچھہ لو اگر وہ جواب دیسکتے ہیں " !!

اس دندان شکن جواب کو سنکر سب کے سب ششدر رہگئے، اور اپنے دل میں اپنی گمراہی کے قائل ہوکر آپسمیں کہنے لگے کہ سچ ہے، تم ہی برسر ناحق ہو !

مگر با این همه سرکشی اور ہٹ دھرمی سے باز نہ آے، وہ پھر اپنے سروں کے بل اوندھے گمراہی کے گڑھوں میں دھکیل دیے گئے، اور حضرت ابراہیم سے کہنے لگے کہ یہ تم نے کیا کہا ؟ تم کو تو معلوم ہے کہ بت بولا نہیں کرتے -

انہوں نے کہا : پھر یہ کیا بدبختی ہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو پوجتے ہو، جو خود ہی مجبور محض ہیں ؟ نہ کسی کو کچھہ نفع پہنچائیں اور نہ نقصان ؟ تف ہے تم پر اور تمہاری ان چیزوں پر، جنکو تم خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہو ! یہ کیا ہے کہ ایسی ظاہر اور کھلی بات بھی تمہاری سمجھہ میں نہیں آتی ؟ ؟

جب وہ لوگ حضرت ابراہیم سے عاجز آ گئے تو اور تو کچھہ نہ کرسکے - غیظ و غضب سے پاگل ہوکر آپسمیں شور مچانے لگے کہ بس اگر کچھہ کرنا ہے تو اسکا یہی جواب ہے کہ اس بے باک شخص کو آگ میں ڈالکر جلادو اور اس طرح اپنے معبودوں کی حمایت کرو !

جب کہ وہ یہ تدبیریں کر رہے تھے، تو ہم بھی اپنی تدبیروں سے غافل نہ تھے - ہمنے اپنی قدرت کا اعجاز دکھلایا، اور کہا کہ اے آگ ٹھنڈی ہوجا، اور ابراہیم کیلیے سلامتی -

انسانوں نے ہمارے داعی الی الحق کو نقصان پہنچانا چاہا تھا، پر ہم نے ان کو ناکام و خاسر کیا !!

بظاہر تو یہ ایک قصہ ہے، اور بد قسمتی سے ٹھیک اسی حیثیت سے اسپر نظر ڈالی گئی ہے، مگر غور کیجیے تو قرآن کریم نے اپنے انداز خاص میں ایک دفتر معارف کہدیا ہے، جسکے ایک ایک لفظ کے اندر صدہا رموز اخلاق و سیاست اور حقائق دعوت و اصلاح و دعوت پوشیدہ ہیں - مہلت ملے تو اس واقعہ کے ایک ایک ٹکڑے پر ایک ایک مقالہ مستقل طور پر لکھنا چاہیے - سر دست صرف چند مناسب وقت اشارات آپکے سامنے ہیں -

فکر و تدبر سے کام لیجیے تو اس واقعہ سے چند خاص نتائج حاصل ہوتے ہیں :

(۱) جس ملک میں ظلم عام ہوگیا ہو، خدا اور بندوں کے حقوق سر مشق تعدی و تطاول ہو رہے ہوں، شرک جیسے ظلم عظیم کے ارتکاب میں باک نہو، اللہ کو چھوڑ کر دوسری طاقتوں اور انسانی قوتوں کے آگے لوگ سربسجود ہوں، وہاں ہر اس شخص کا، جس میں ایک ذرہ بھی ایمان و اسلام ہو، یہ ایک مقدس فرض ہے کہ مظالم و مفاسد کے استیصال کے لیے آمادہ ہوجائے، اور بغیر کسی مداہنت و نفاق کے، کامل آزادی اور نڈر اور بے باک لب و لہجے میں خدا کے بندوں کو خدا کی جانب بلاے، اسلام کی علانیہ دعوت کرے، اور کفر و ضلالت کے مٹانے میں ذرا بھی متامل نہو -

(۲) خدا کو استبداد پسند نہیں، جو لوگ ارباب اقتدار ہوں، دولت و حکومت رکھتے ہوں، انسانوں پر اُن کا تصرف ہو، دنیا کی ہر ایک چیز پر انہیں فرماں روائی کی طاقت دی گئی ہو، پھر اتنی سب نعمتیں ملنے پر بھی خدا کو بھول جائیں - مستبد بن بیٹھیں، قانون الٰہی کو توڑنے لگیں، نظام اسلام کی توہین کریں، استبداد میں اتنا غلو رکھتے ہوں کہ انسان ہوکر خدا بن بیٹھیں، اور اپنے آئین استعباد کے خلاف کسی کی کچھہ بھی سماعت نہ کرتے ہوں، تو ایسی قوم کو اُس کی غلط کاریوں سے علانیہ آگاہ کردینا چاہیے، علم حق و معروف لیکر مفاسد و منکرات کے خلاف آمادۂ جہاد ہوجانا چاہیے - اور نہایت آزادی و استقلال کے ساتھہ اس طرح اس خطرناک و سنگلاخ وادی

(۱) حضرت ابراہیم کے حق میں آگ کیونکر برد و سلام (ٹھنڈک اور سلامتی) بن گئی تھی ؟ مفسرین نے اس باب میں بہت سی توجیہیں کی ہیں - ابو مسلم محمد بن بحر اصفہانی کا قول ہے " قلنا یا نار کونی برداً و سلاماً ، المعنی انه سبحانه جعل النار برداً و سلاماً ، لا ان هناك كلاماً ، كقوله ان يقول له كن فيكون - اى يكونه (تفسیر کبیر - ج - ۴ - ص - ۵۱۷) یعنی قرآن کریم کا یہ ارشاد کہ : ہم نے کہا اے آگ ابراہیم کے حق میں ٹھنڈک اور سلامتی بن جا - اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے آتش نمرود اور منکر کلدانیوں کی آگ سے حضرت ابراہیم کا کچھہ نقصان ہونے دیا - یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا نے یہ الفاظ بھی کہے تھے - اس کی نظیر کن فیکون والی آیت ہے، جس کے معنی یہ بتلائے جاتے ہیں کہ خدا نے پیدا ہونے والے کام کو مخاطب کرکے حکم دیا کہ ہوجا - وہ ہوگیا، یہاں بھی کچھہ لفظوں میں یہ حکم نہیں ملا تھا اور نہ خدا نے واقعی گفتگو کی تھی، بلکہ صرف مطلب یہ ہے کہ ارادۂ الٰہی ظہور عالم سے متعلق ہوا، اور اسی مشیت کے مطابق ضروری و مناسب طریق پر اس کی تکوین ہوگئی -

وقایع و حقایق

دعوة الی الحــق کی اسکیـــم

قران نے کیا راہ نمائي کي ہے ؟

اسـوۂ ابـراهیمـي

این رہ منزل قدس است میندیش ربیا
میل ازین راہ خطا باشد هین تا نکني

بابل کے آثار قدیمہ نے جو ابهي حال میں بر آمد ہوے هیں علماے اثریات (Archaelogist) کي توجه کو موجودہ صدي سے هٹا کر آج سے تیسؔ صدي پیشترکي جانب پهیر دیا ہے - جب کہ عرفہ کي ایک کمزور مخلوق نے سیاروں کے طلوع و غروب سے خدا شناسی کا سبق لیا تها ' اور ایک سیارہ پرست قوم کو ظلمات کفر سے روشني میں لانے کي کوشش کي تهي -

دنیا نے اپنے ابتدائي عهد میں ایک زمانہ وہ بهي دیکها ہے ' جب انساني تمدن کي بدیع المثال ترقي نے قدرت اور بندوں میں کوئي حد فاصل باقي نہیں رکهي تهي - قدرت کے صدها راز آشکارا هو چکے تهے ' اور جس قدر حیرت انگیز قدرتي طاقتیں مخفي تهیں ' انسان نے تقریباً سب سے کام لینا سیکهہ لیا تها -

آگ ' پاني ' هوا ' مٹي ' کوئي چیز ایسي نہ تهي ' جس پر انسان نے حکومت نہ کي هو - سیارۂ زمین کي عنانِ اختیار گویا هات میں تهي - اتنا هي نہیں بلکہ فضاء محیط کے کروں اور سیاروں کو بهي ایک طرح سے اپنا بنا لیا تها ' اور اپني ضروریات میں انکي مهیب طاقتوں سے بهي نہایت آساني و سهولت کے ساتهہ فائدہ اٹها سکتے تهے -

نقولا تسلا (نکولاس ٹازلے) کو هنوز مریخ کي آبادي سے تعلقات پیدا کرنے میں کامیابي نہیں هوئي ہے ' لیکن تاریخ کو اس ابتدائي زمانے کي علمي و عملي ترقي پر حیرت ہے کہ زمین والے آسمان تک پہونچ گئے تهے ' اور آسماني آبادي سے جو چاهتے تهے کام لیتے تهے ! بستیاں بساتے ' شہر کے برج بناتے ' تو اُس کا قبہ آسمان تک پہونچا دیتے - سبزگاهیں اس شان کي هوتیں کہ مکانات هیں ' عمارتیں هیں ' محلسرائیں هیں ' آبادي ہے ' اور اوپر نظر اٹهاؤ تو ایک وسیع اور بہت هي وسیع باغ آویزاں ہے - شہر میں آیند و روند کي چهل پهل ہے ' سڑکیں هیں ' گاڑیاں هیں ' دکانیں هیں ' اور اوپر دیکهیے تو ایک عظیم الشان دریا لہریں مار رہا ہے !!

یہ عجیب و غریب مدنیت کلدانیوں کی تهي ' جو ارض عراق کے فرماں روا تهے - جن کي جلالت کا یہ عالم تها کہ تورات کے پیغمبر بهي انهیں عشر (محصول دہ یک) دیتے تهے ' اور اُن کے قانون سے تالیف تورات میں مدد لیتے تهے -

وسائل تمدن کي فراهمي وفراواني ایک عالم کو سرکش بنا چکي ہے : ان الانسان لیطغي ان راہ استغنی -

ایک ذرا سي ملکي و مالي عظمت ' جو انسان کو انسانیت سے گزار دیتي ہے - جو اس قدر مغرور بنا دیتي ہے کہ لندن ٹائمس کے صفحات پر زبان سیاست کو اس اعلان سے بهي باک نہیں هوتا کہ " ایک معمولي انگریز سپاهي کے خون کے مقابلے میں تمام ایراني آبادي کي کچهہ وقعت نہیں " ! - جو ایک با اختیار ملکہ کي حیثیت میں ایک غاصب و ظالم و خونریز سلطنت کو انساني قتل عام پر مبارکباد دیتي ہے - جو ایک فرماں روا سے یہ عصبیت ظاهر کراتي ہے کہ ایک ملک کو چند قومیں پامال کر چکی هیں ' اور اب اُسے مجبور کرتي هیں کہ اس پامالي پر قانع هو جائے ' جس نے ۲۵ - برس پہلے ایک وزیر اعظم کي زبان سے ایک ایسے ملک کا خون چوس لینے کي تلقین کرائي تهي ' جو خود اُسی کا محکوم تها ' جس پر اُس کي ثروت کی بنیادیں قائم تهیں ' جو اُس کے تاج سلطنت کا درخشندہ گوهر مانا جاتا تها ' اور جس کے باشندوں نے اپنا ملک و مال خود اُس کے تصرف میں دے کر اُسے مطلق العنان کر دیا تها کہ :

محابا کیا ہے ؟ میں ضامن ' ادهر دیکهہ !
شہیداں نگہ کا خوں بہا کیا ؟

غرضکہ وهي عظمت جب اپنے انتهائي مظاهر میں نمایاں هو تو انسان میں کہاں تک سرکشي نہ آئیگي ؟ مادہ کي الوهیت کلدانیوں پر چها گئي تهي ' خدا کو بهول گئے تهے اور بندگان خدا کے ساتهہ اُسي ظلم اور زیر دست آزاري کے ساتهہ پیش آتے تهے ' جو آج موجودہ تمدن کے مخصوصات نمایاں میں سے ہے -

کلکتہ ' بمبئي ' برلن ' اور لندن میں جس طرح عظماء رجال کے جا بجا بت نصب هیں ' اسي طرح کلدانیوں نے بے شمار مجسمے قائم کر رکهے تهے ' اور اُن کی بے انتها عزت کرتے تهے ' چونکہ قدرت کو روے زمین سے تاریکي مٹاني تهي ' اسلیے اسي قوم اور اسی ملک سے ایک ایسے نامور اور عظیـــم الشان خدا شناس کو اٹهایا ' جس نے اس طلسم کي حقیقت واضح کردي ' اور کواکب پرست کلدانیوں پر ملکوت السماوات و الارض کے اسرار فاش کردیے !

یہ خدا شناس هستي ابراهیم علیہ السلام ابن آزر (تارخ) کي تهي ' جن کو توحید و صداقت کي دعوت و اشاعت میں سخت سے سخت زحمتیں برداشت کرني پڑیں - ملک کا ملک دشمن تها ' قوم کي قوم تشنۂ خون تهي ' حکومت اپني پوري طاقت سے مقاومت کو آمادہ تهي ' ایک زمانے نے فیصلہ کرلیا تها کہ اس خدا پرست مخلوق کو آگ کے حوالے کرکے رهینگے ' با ایں همہ اُن کے عزم و استقلال کا یہ عالم تها کہ بقول مسیحي مورخ (مارگري گوري ابو الفرج ملطي) کے " انهوں نے تن تنها کلدانیوں کے بت خانے میں آگ لگا دي (مختصر الدول - ص - ۲۱) اور اتني بڑي مهم انجام دینے پر بهي کوئي زبردست طاقت اُن کا کچهہ نہ بگاڑ سکي - وہ بقول تورات " عراق سے ترک وطن کر کے صحیح و سلامت اُس ملک میں چلے گئے ' جہاں خدا نے اُن کو برکت دینے اور انهیں ایک بڑي قوم بنانے کا وعدہ کیا تها " (تکوین : ۱۲ - ۱ - ۵)

یهودیوں کي مقدس کتاب (تالمود) میں یہ واقعات شرح و بسط سے مذکور هیں ' جن کو قرآن کریم نے اور زیادہ پهیلا کر بیان کیا ہے - سورۂ انبیا میں ہے :

و لقد اتینا ابراهیم رشدہ من قبل ' وکنا بہ عالمین - اذ قال لابیہ و قومہ : ما هذہ التماثیل التي انتم لها عاکفون ؟ قالوا : وجدنا اباؤنا لها عابدون ! قال : لقد کنتم انتم و اباؤکم في ضلال مبین ' قالوا : اجئتنا بالحق ام انت من اللاعبین ؟ قال : بل ربکم رب السموات و الارض الذي فطرهن و انا علی ذلکم من الشاهدین '

حضرت ابراهیم کو هم نے ابتداء عمر هی سے فہم سلیم اور درجۂ رشد و حکمت عطا فرمایا تها ' اور هم اس سے اچهی طرح واقف تهے - دعوت الهی کے اُس مقدس وقت کو یاد کرو ' جب انهوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ پتهر کی مورتیں جن کی پرستش پر تم جمے بیٹهے هو ' کیا هیں ؟ انهوں نے کہا : " اسکے سوا هم کچهہ نہیں جانتے کہ اپنے بڑوں کو انکی پرستش کرتے دیکهتے آئے هیں " حضرت ابراهیم نے کہا : " پس یقیناً تم اور تمهارے بڑے '

شئون عثمانیه

مسئلـــهٔ شرقیـهٔ

بلقاني اقوام کی تحریک

سو برس کي تجاویز

(۱)

(مقتبس از مانچسٹر گارجین : ۳۱ - مئي)

صلح کے ابتدائي مراتب طے ہوگئے ہیں ' اور اب یورپین ترکی کے پاس قسطنطنیه اور ایک چھوٹا سا ٹکڑا زمین کا جسمیں درہ دانیال

نے مد برین فرنگستان کو کسقدر دھوکے میں ڈال رکھا تھا ؟

سنه ۱۷۷۲ ع میں سب سے پہلے سلطاني مقبوضات کي تقسیم کرنے کي عملي تجویز ظہور پذیر ہوئي - یه وهي سال تھا جسمیں پولینڈ کي پہلی تقسیم ہوئي تھي - اس تقسیم کي کامیابي سے یورپین حکومتوں کي اور بھي حوصله افزائي ہوگئي که وہ بلقانی جزیرہ نما کا تصفیه بھي اسیوقت کر دیں - اسکي پہلي تحریک میں کتھرائن ملکه روس نے چند خطوط جوزف ثاني شاہ اسٹریا کو لکھے که سلطنت عثماني کا کیوں تصفیه نہیں کردیتے ؟ اسنے اسطرح حصے لگائے تھے که قسطنطنیه' اور آبنائے باسفورس و مرمرہ

یورپ سے ترکوں کی جلا وطنی !

بقیه یورپین ترکي ' اور موجودہ جنگ کے خسا

درہ دانیال کا بڑا حصه جو زیادہ عمار آباد اور سیدہ ہے ' وہ جنگ سے پیشترکي یورپین ترکي تھي ' جو سب کي سب نکل گئي - اب صرف وہ چھوٹا سا ٹکڑہ باقي رہگیا ہے ' جو آپکے دھنے جانب ہے ' اور جسمیں سیاهي کي جگه صرف لکیریں کھینچ دي ہیں - یعنے قسطنطنیه اور نصف تھریس ! کذالك نفصل الآيات لقوم يعقلون !

شامل ہے باقي رہ گیا ہے - باقي حصه اسکے قدیم مالکوں کے پاس پھر واپس ہوگیا - ایسے موقع پر یه زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے که گذشته چند سالوں کے اس فقرے کو پھر دهرایا جائے جو بلقاني اقوام نے اپنے پیش نظر رکھا تھا ' یعنے " بلقان بلقانیوں کے واسطے ہے "

اب یه فقرہ محض خیالي هی نہیں رہا ' بلکه اس خواب کی تعبیر بھي حاصل ہوگئي - یه بلقاني قومیں تمام فرنگی طاقتوں کي زیر نگراني کام کر رهي تھیں ' اور ترکی بھي اس بلقانی جزیرہ نما کي صرف اُنھي طاقتوں اور ان ریاستوں کے علی الرغم محافظ تھي -

ابتدائي تدابیر

اگر پچھلی تجاویز و دسائس کو ' جو فرنگي دول نے ترکي کے حصے بخرے کرنے میں اختیار کیے ' یاد کرلیں ' تو معلوم ہوگا که تاریخ

مع تھریس و بلغاریه لیلے - مالدیویه اور ویلیشیا روس لے لے ' اور بوسنیه ' سرویا ' البانیه ' مقدونیه ' تھیسلي ' اور سالونیکا اسٹریا لیلے -

یه تجویز ہر دو حکومتوں کے واسطے نہایت هي مبارک اور عمدہ تھي ' اور کتھرائن اس معاملہ میں بہت عجلت اور پیشقدمی چاهتی تھی ' مگر جوزف کو اس میں تامل تھا -

سنه ۱۷۸۱ ع میں تجویز کچھہ بدل گئی - اب تمام یورپ سلطنت ترکی کے حصوں میں شریک کیا گیا - یه تغیر اسٹرین مدبر کونزکی رائے سے ہوا ' کیونکه اسکو دول فرنگ سے مناقشه کا اندیشه تھا -

یه ترمیم یافته تقسیم یوں کی گئی تھی :

روس کو صرف بحیرہ اسود کے سواحل زیریں ڈینیوب تک ملیں - آسٹریا کو سرویا ' بوسینه ' سقوطری تک ملے - او ر باقی

میں قدم رکھنا چاهیے که یه طلسم فریب ٹوٹ جائے ' اور دنیا میں پھر خدا کی بادشاهی قائم هو جاے -

(۳) مسلم کی حدیث مشہور ہے : من رأی منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ ' فان لم یستطع فبلسانه ' فان لم یستطع فبقلبه ' و ذالک اضعف الایمان -

اس حدیث کو تم نے بار ها سنا هوگا ' مگر کبھی اسکی تعلیم کے اصول و حقیقت پر نظر نه ڈالی هوگی - حضرت ابراهیم کے اسوۂ حسنه سے اسکے سمجھنے میں مدد لو - یه حدیث بتلاتی ہے که قانون الهی کے منشا اور احکام کے خلاف جہاں کوئی ایک برائی بھی نظر آئے ' معاً هر شخص پر لازم ہے که اپنے زور بازو سے اس کے مٹانے کی کوشش کرے - یه خصوصیت حقیقی ایمان داروں کی هوگی - لیکن جس میں اتنی قوت نهو ' وہ زبان سے برا کہے ' اور برائی کے خلاف به آواز بلند احتجاج (پروٹسٹ) کرتا رہے - اس مذاق کے لوگ ایک طرح ناقص الایمان سمجھے جائینگے - جس سے یه بھی نهوسکے ' وہ کم ازکم اپنے دل هی میں اس آگ کو سلگاتا رہے - یه ایمان کا بالکل هی آخری اور بہت هی ضعیف و کمزور درجه ہے - لیکن جو طبیعتیں اتنا احساس بھی نه رکھتی هوں اُن میں فرائض کی خواہ کتنی هی پابندی موجود هو ' مگر یقین کرلینا چاهیے که ایمان سے اُن کو مطلق سروکار نہیں -

مگر یاد رہے که ازالۂ منکرات و مفاسد کے لیے دل میں کڑھنے اور زبان سے نالۂ و فریاد کرنے کی صورتیں اسی وقت تک کے لیے هیں ' جب تک که ان سے کشود کار ممکن هو - جہاں یه باتیں بے سود هوں ' وهاں ایمان کا صرف ایک هی مظہر ہے - اور وہ یہی ہے که اپنے آپ کو استعمال طاقت کے قابل بنائیں ' اور پھر اُس طاقت سے منکرات اور مفاسد و مظالم کو مٹائیں :

برا ءۃ من الله و رسوله الی الذین عاهدتم من المشرکین - و ان تولیتم فاعلموا انکم غیر معجزی الله ' و بشر الذین کفروا بعذاب الیم -

جن مشرکین کے ساتھ تم نے عهد کر رکھا تھا ' اب الله اور اُس کے رسول کی طرف سے اُنھیں صاف جواب ہے - اگر اب بھی تم پھرے رہے تو جان رکھو که تم الله کو عاجز نه کرسکوگے ' اور کافروں کو عذاب دردناک کی بشارت سنا دو -

لا یستاذنک الذین یؤمنون بالله و الیوم الاخر ان یجاهدوا باموالهم و انفسهم ' و الله علیم بالمتقین - انما یستاذنک الذین لا یؤمنون بالله و الیوم الاخر و ارتابت قلوبهم فهم فی ریبهم یترددون (۹ : ۴۰)

جو لوگ خدا کا اور روز آخرت کا یقین رکھتے هیں ' وہ تو تم سے اس بات کی رخصت مانگتے نہیں که اپنی جان و مال سے شریک جهاد نهوں ' تم سے خواهاں اجازت تو وهی لوگ هوتے هیں جو الله کا اور روز آخرت کا یقین نہیں رکھتے ' اور اُن کے دل میں شک پڑے هیں ' پس وہ اپنے شک کی حالت میں حیران و سرگرداں پھر رہے هیں ؟

حضرت ابراهیم کے واقعات صاف بتا رہے هیں که ایسی حالت میں کیا طریقه اختیار کرنا چاهیے ؟ دنیا میں اُس وقت وهی ایک مسلمان تھے ' مگر نه یه تنہائی اُنھیں دعوت الی الحق سے مانع هوسکی اور نه اُنھوں نے رد مظالم اور تغییر منکر کے لیے صرف وظیفۂ قلب و زبان تک هی کفایت کی ' بلکه جب یه کوشش سودمند هوتے نه دیکھی تو دست و بازو سے بھی طاقت آزمائی کیلیے آمادہ هو بیٹھے - پس ایمانداروں ضرور ہے که اسکی پیروی کریں -

(۴) دعوۃ الی الحق کی ابتدا اپنے گھر سے چاهیے ' یہی صورت حضرت ابراهیم نے اختیار کی ' اور اسی کی تعلیم اظہار دعوت کا حکم دیتے هوے رسول الله صلی الله علیه وسلم کو دی گئی تھی که و انذر عشیرتک الاقربین (اپنے قریب ترین اعزہ کو ڈراؤ) ان مبادی میں کامیابی هو یا ناکامی ' تاهم تجربه و اختبار اور بصیرت کو اس سے مدد ملیگی ' اور پھر دعوت عام کے لیے اسکیم مرتب کرنے میں صرف دماغ کی قوت متخیله هی پر زور دینا نه پڑیگا ' بلکه تجربۂ و عمل کے نتائج سامنے هونگے -

(۵) دعوۃ الی الحق کو مداهنت ' پاس مراتب ' لحاظ عظمت سے کچھه سروکار نہیں - کسی بزرگ کی بزرگی یا کسی عزیز کی محبت کا اس پر کوئی اثر نه پڑنا چاهیے - اولاد پر والدین سے زیادہ کس کے احسانات هونگے ؟ لیکن دیکھتے نہیں که حضرت ابراهیم کو جو کچھه کہنا تھا ' سب پہلے اپنے باپ هی سے کہا ' اور جو کچھه کرنا تھا اُس کے سرانجام دینے میں باپ کے حقوق ابوت ذرا بھی مانع نهوسکے -

(۶) احیاء صداقت اور اقامت حق اور عدل کے لیے مخفی تدابیر بھی کرنی پڑتی هیں - پوشیدہ طور پر کید و تدبیر سے بھی کام لینے کی حاجت پڑتی ہے ' اور اس مدعا کے لیے یه تمام باتیں جائز و درست بلکه ضروری و لازم العمل هیں - حضرات ابراهیم نے بت خانے میں کیا کیا تھا ؟

(۷) کفر و شرک و استعباد نے دلوں میں خواہ کیسی هی تاریکی پھیلا دی هو ' انسان اپنی انسانیت سے کتنا هی گزر گیا هو ' امتیاز حق و باطل کی طاقتیں مردہ هی کیوں نهو جائیں ' تاهم حقیقت ایک ایسی چیز ہے که اخلاص کے ساتھه موثر انداز میں جب اُس کو پیش کیا جائیگا ' تو سخت سے سخت منکروں کے سر بھی اُس کے آگے جھک جائینگے - مستبدین کے غرور و جبروت سے مرعوب هوکر دعوۃ الی الحق کی تحریک رکی نہیں جاتی ' اور اگر رکتی بھی ہے تو اس طرح که :

رکتی ہے مری طبع تو هوتی ہے رواں اور

(۸) دعوۃ الی الحق کے لیے شجاعت قلب درکار ہے ' جرات لسان کی حاجت ہے ' زور آور دست و بازو کی ضرورت ہے که خواہ کچھه هی پیش آئے اور خواہ کیسی هی زحمتیں سنگ راہ هوں مگر اپنے مشن کو سنبھالے رہے ' کام کیے جائے ' اور کبھی مرعوب نهو -

(۹) بڑے کام کے لیے بڑی قربانی کی ضرورت ہے ' صرف دفع وقت سے دفع استبداد ممکن نہیں - اس قربانگاہ پر سب سے پہلے اپنی جان کی بھینٹ چڑھانے کے لیے آمادہ هو جانا چاهیے ' اس راہ میں سنگلاخ منزلیں طے کرنی پڑینگی ' مشکل سے مشکل امتحان دینے هونگے ' شدائد و نوازل سے طرف مقابل هونا پڑیگا ' اور هر قدم پر اس دستور العمل کی پابندی کرنی پڑیگی که :

ترک جان و ترک مال و ترک سر
در طریق عشق اول منزل ست

حضرت ابراهیم نے کیسی خطرناک جرات کی تھی ؟

(۱۰) حق و صدق کی مقاومت همیشه ناکام رهی ہے ' دست ستم اس میں خلل ڈال سکتا ہے ' ضرر پهونچا سکتا ہے ' پر اسکو فنا نہیں کرسکتا - عزم و ثبات سے تمام بندشیں ٹوٹ جاتی هیں ' مخالفین ذلیل هوتے هیں ' استبداد سے نجات ملتی ہے ' اور انجام کار برکت حاصل هوتی ہے که و العاقبۃ للمتقین !

دعوۃ الی الحق کی یه نتیجه خیز اسکیم خود حضرت الهی کی ترتیب دی هوئی ہے - اب صرف اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے - نئی اسکیم بنانے کی ضرورت نہیں - جو لوگ شب و روز نئی اسکیموں کا خواب دیکھتے هیں ' انکو یه پیام پہنچا دو - یه پاک موضوع اس سے زیادہ تشریح کا طالب تھا ' مگر افسوس :

که بادۂ حوصله سوز است و جمله بد مستند

تاریخ حسیات اسلامیۂ مسلمانان ہند کا ایک ورق

زر اعانۂ مہاجرین

اور

الہلال ۳۰ جون کے بعد

(از جناب محمد اشرف صاحب وکیل درجہ اول کوہاٹ)

امداد مہاجرین کے فنڈ کے لیے جو ایثار آپنے کیا ہے ' اسکا اجر عظیم خداوند کریم آپ کو دے - بہت سے خریدار اس شبہ میں ہیں کہ اگر آپکی مقررہ تعداد کی درخواستیں تاریخ مقررہ تک آپکے پاس نہ پہونچیں تو کیا آپ درخواست ہائے موصولہ کی رقوم حسب شرائط مشتہرہ فنڈ مذکور میں داخل فرمائینگے یا نہیں ؟ گو معناً یہ سمجھا جاتا ہے کہ آپ جیسا فدائے قوم ضرور ایسا کریگا - مگر لوگ اسکی تصریح چاہتے ہیں - براہ عنایت میعاد مقررہ کو کم از کم اگست سنہ ۱۹۱۳ ع تک بڑھاکر اس امر کی تصریح ضرور کردیں کہ جسقدر درخواستیں اس فنڈ کی امداد کے متعلق اشتہار کی بنا پر آئینگی ' انکی رقم میں سے سات روپیہ آٹھہ آنہ فنڈ مذکور کو دیے جائینگے -

الہلال

۳۰ - جون تک کی مدت اس غرض سے کم نہ تھی ' لیکن اصل مقصود تو رقم کی فراہمی ہے ' نہ کہ کوئی اعلان رعایت ' پس ایک ماہ کی مدت اور بڑھادی جاتی ہے - یعنے ۳۱ - جولائی تک یہ سلسلہ برابر جاری رہیگا - جن لوگوں کو یہ شبہ ہے کہ پوری رقم کی وصولی پر خریداروں کی رقم داخل خزانہ کی جائیگی ' انکے ظن و گمان پر متعجب ہوں - میری سعی تو یہی ہے کہ ۳۰ - ہزار فراہم ہو ' لیکن اس سے یہ معنی کہاں نکلتے ہیں کہ ۳۰ - ہزار سے بغیر روپیہ بھیجا نہ جائیگا ؟ جب میں نے اتنے عرصے کی امدنی کو وقف کردیا تو اب اسکا کل اور جزو ' دونوں مجھپر حرام قطعی ہے -

(از انیس حامد بیگم صاحبہ - اہلیہ مسٹر حامد حسن کوتوال)

آجکل ہمارے ترک بھائی اور بہنوں پر جو مصیبت نازل ہو رہی ہے ' وہ محتاج بیان نہیں - ہر شخص انکی مصیبت سے واقف ہے - انکی بے کسی اور بے بسی گھر کی بیٹھنے والی عورتوں اور بچوں کو بھی آٹھہ آٹھہ آنسو رولاتی ہے ' لیکن کچھہ کرتے دھرتے بن نہیں پڑتا - ننھے ننھے بچوں اور آفت کی ماری بہنوں پر جو مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں ' انکو دیکھکر کلیجہ پاش پاش ہو جاتا ہے اور سمجھہ میں نہیں آتا کہ آخران مظالم کی کوئی انتہا بھی ہوگی یا نہیں ؟ آخر پروردگار عالم کا غیظ و غضب ان معصوموں کی مصیبت پر کیوں جوش میں نہیں آتا ؟ مجھکو ان واقعات نے اس درجہ حواس باختہ کردیا ہے ' کہ باوجود رات اور دن غور کرنے کے میرے سمجھہ میں نہیں آتا کہ دنیا میں میرا وجود ان مصیبت کی ماری اور بے کس بہنوں کے لیے کس طرح مفید ثابت ہو ؟ اور میں کس طرح انکی امداد کرسکوں ؟ جناب مجھکو مشورہ دیں کہ میں اس معاملہ میں کیا کروں ؟ فی الحال میں نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ اپنے روزانہ اخراجات میں سے نمایاں حد تک کمی کرکے جو کچھہ پس انداز ہوگا ' اسکو ہر مہینے آپکی خدمت میں بھیجتی رہونگی -

آپنے جو تجویز اخبار الہلال میں مفت اخبار دینے اور اسکی قیمت مہاجرین کی امداد میں بھیجدینے کی شائع کی ہے ' اسکو دیکھکر دل باغ باغ ہوگیا - لہذا درخواست ہے کہ مہربانی فرماکر فوراً اخبار الہلال کا پرچہ آٹھہ روپیہ - وی - پی کرکے میرے شوہر کے نام روانہ کردیجیے - میں نے انکو بھی براہ راست اطلاع دیدی ہے -

---

کیا بہتر ہو کہ ہر ایک شخص ایسی ہی ہمدردی اپنے مصیبت زدہ ترک بھائیونکے ساتھہ دکھلانے کی کوشش کرے - خدائے تعالے آپکو اجر عظیم عطا فرمائے - حتے الوسع سردست بعد ترغیب و تحریص چند احباب کو میں نے فراہم کرلیا ہے ' اور آیندہ بھی کوشش جاری رہیگی - افسوس اس بات کا ہے کہ یہاں جوش ہمدردی روز بروز ٹھنڈا پڑتا جاتا ہے ' اور جیسا کہ ابتداے جنگ میں تھا ' اب باقی نہیں رہا - تعلیم یافتہ اصحاب تو ہر حالت میں امداد کی تحریک کے مرید اور انجمن اتحاد و ترقی کے طرفدار ہیں ' مگر عام لوگ مخالف ہیں - یہ ساری خرابی اختلاف راے کی ہے - اسلیے اب سخت ضرورت اسبات کی ہے کہ ترکونکے مفصل حالات ابتداے انقلاب حکومت سے آجتک کے ایک بہترین پیرایہ میں از سرنو درج اخبار کرکے انپر مدلل بحث کیجاے ' اور سابقہ حکومت اور جدید حکومت سے جو جو برے نتائج ظہور پذیر ہوئے ہیں انکو اچھی طرح عوام کے ذہن نشین کرا دیا جائے ' ورنہ ترکی کی طرح ہند میں بھی دو پارٹیاں ایک دوسرے کی مخالف بنی رہینگی جسکا اثر قوم کے حق میں مضر ثابت ہوگا - امید کہ جناب میری اس ناچیز راے کو شرف قبولیت عطا فرماکر ضرور اس مسئلہ کو چھیڑ دینگے -

الہلال

اب اس بحث میں پڑنا بھی وقت کو ضائع ہی کرنا ہے - یہ تحریک اعانت مہاجرین کی ہے نہ کہ اعانت حکومت کی - اسکو ترکی کی پارٹیوں سے کیا واسطہ ؟ اب تو تمام وقت اس بحث میں خرچ کرنا چاہیے کہ ہمیں کیا کرنا ہے ؟ اور کس طرف چلنا ہے ؟ اور بس -

(از حسن جان صاحبہ دختر برکت اللہ خاں پروفیسر - ہزارہ)

آداب عرض ہے - میں نے الہلال میں چندہ کی فہرست میں عورتوں کا بھی نام دیکھا ہے - میں ایک دس برس کی لڑکی ہوں اور سوا ان پیسوں کے جو خرچ کیلیے مجھے ملتے ہیں اور کچھہ میرے پاس نہیں ہے - اسوقت آٹھہ آنے ہیں جو میں نے اسی نیت سے جمع کیا ' براے مہربانی اس کو بھی فہرست میں ملا دیں اور میرے حق میں دعا کریں -

(از جناب قاضی محمد لطف حسین صاحب بڑا تیہ)

میں یکے از خریداران الہلال ہوں - دس روپیہ بنظر اعانت مہاجرین ترک بے خانماں بذریعہ منی آرڈر ترسیل خدمت ہے - اسکو قیمت اخبار سے کچھہ تعلق نہیں الہلال کی قیمت اپنے وقت پر جا یا کریگی -

(از جناب محمد گوہر علی صاحب سکریٹری انجمن مفید المسلمین معرو وگدہ - گیا)

۲۱ - مئی کے الہلال میں تحت عنوان (لاکھوں بے خانماں مہاجرین) ایک درد ناک مضمون دیکھکر دل بے چین ہوگیا -

، ــــــ ــیـــل کمـــال بے

جسکو اغیــار نے تقسیــم البــانیا کیلیے الہٰ مثل بنایا تھا -

حصہ مثلاً دیریہ اور والیشیا کو ایک ریاست میں بناکر ختم کر دیا جاے ' جسکا نام رومانیہ ہو' اور اسکے بعد قدیم بزنطینی سلطنت کو پھر قسطنطنیہ میں قائم کردیا جاے - اس تقسیم کا نام " یونانی " رکھا گیا تھا -

اس تقسیم میں اٹلی کو بھی حصہ ملنا چاہیے تھا' کیونکہ جب وہ آسٹریا کے حقوق اور اثر کو بحرادنزیا' ٹسک اور جزائر موریا' کریٹ' اور قبرس میں بڑھتے ہوے دیکھیگی' تو ضرور مزاحمت کریگی- فرانس کو بھی ان ممالک میں سے پسند کرنیکا حق دیا گیا تھا - خواہ وہ شام یا جزائر بحر سفید کو منتخب کرلے' یا مصر لے لے -

مگر اس تجویز پر اسوجہ سے کچھہ عمل نہوسکا کہ ترکوں نے سختی سے مدافعت کی - فرانس ان مسائل پر راضی نہیں ہوا' اور جرمنی کو ان معاملات میں بدگمانی پیدا ہوگئی -

اسی عرصے میں فرانس کا مشہور انقلاب شروع ہوگیا' جسکی وجہ سے یوروپ اپنی تدابیر کو عمل میں نہ لا سکا- مگر نپولین نے خود آپ تدابیر کرنی شروع کردیں - نپولین خود مشرق ادنی پر نظر جماے ہوے تھا' کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ہندوستان کا صرف یہی ایک راستہ ہے - اس نے رفتہ رفتہ جزائر ایونین' دلمانیہ استریہ اور اسیریہ پر قبضہ کرلیا - تمام بلقان میں ایک کھلبلی سی مچ گئی' خود قسطنطنیہ کے محل میں بغاوت ہوگئی' اور سلطان سلیم ثالث کو معزول کردیا گیا - اسی زمانے میں نپولین نے تلست کے مقام پر زار روس سکندر اول سے مشہور ملاقات کی -

اس بغاوت کی خبر نپولین کو اسوقت ہوئی' جب وہ اپنی افواج کا معائنہ کررہا تھا - اس نے زار سے یہ کہا کہ یہ تقدیری امر ہے کہ قدرت ہمارے ہاتھہ میں خود وہ چیزیں دے رہی ہے جنکی ہمکو آرزو تھی' اور جو قسطنطنیہ کی شورش سے حاصل ہوسکتی ہے -

چنانچہ فوراً اس معاملہ میں گفتگو شروع ہوگئی' اور ایک تقسیم قرار پائی' جسکی رو سے روس کو مالدیویہ' بلغاریہ' اور والیشیہ' اور فرانس کے حصے میں بوسینہ البانیہ اور یونان قرار پاے - آسٹریا کو سرویا' مقدونیہ' سالونیکا دیکر خوش کر دیا جاتا-

جملہ امور طے ہوگئے تھے - صرف قسطنطنیہ کا فیصلہ باقی تھا جسکو نپولین کلید دنیا یا کم سے کم کلید ہندوستان کہتا تھا - یہی مسئلہ تھا جس نے تمام نقشے کو بگاڑ دیا' اور فریقین راضی نہیں ہوے' چنانچہ لڑائی شروع ہوگئی - مگر یہ مسئلہ کہ " بلقان دول فرنگ کے واسطے ہے " ابھی ہمیشہ کے واسطے مدفون نہیں ہوا تھا -

سنہ ۱۸۲۹ ع میں پھر اس مسئلے کی تجدید اسطرح ہوئی کہ شہزادہ پولنیک نے جو چارلس دہم کا وزیر اعظم تھا' ایک نقشہ مرتب کیا جو صرف بلقان ہی کا نہ تھا بلکہ کل یوروپ کا - اسمیں دکھلایا گیا تھا کہ ترکوں کو تو بالکل یوروپ سے نکالدیا جاے -

روس' بلغاریہ' مقدونیہ' اور تھریس کا تھوڑا سا حصہ لے' آسٹریا بوسینہ اور سرویہ پر قناعت کرے' اور قسطنطنیہ کے ساتھہ دیگر ملحقہ ممالک کو ملا کر ایک نئی بازنطینی حکومت کی دوبارہ بنا ڈالی جاے - اسی طرح نیوزی لینڈ کا پرشیا سے الحاق کردیا جاے' اور بلجیم فرانس میں مدغم ہو جاے - اب رہا انگلستان' تو اسکو تیج نوآبادیاں دیدی جائیں -

اسکے بعد عثمانی سلطنت کی تقسیم کی جو عملی تجاویز ہوئیں انکو بالتفصیل بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں -

۹ - جنوری سنہ ۱۸۵۳ ع کو زار نکولس اول نے اپنے مشہور سرمائی محل میں سر ہملٹن سیمور سے ملاقات کی' اسی کا نتیجہ کریمیا کی لڑائی تھی -

سیمور تحریر کرتا ہے کہ زار چاہتا تھا کہ عثمانی سلطنت کو انگلستان اور روس تقسیم کرلے' اور منجملہ دیگر ممالک کے مصر بھی انگلستان ہی لے لے - لیکن یہ تجویز انگریزوں نے اپنے مصالح کی بنا پر منظور نہیں کی - نکولس نے خود ترکی پر حملہ کردیا' اور ترکی کو فرانس اور انگلستان نے مدد دی - جنگ کریمیا کی ابتدا یہیں سے ہوئی تھی - مگر اسمیں شاہ روس کے حملے تجاویز پامال ہوگئیں -

۸ - جولائی سنہ ۱۸۷۶ ع کو زار الکزنڈر ثانی اور فرانس جوزف شاہ آسٹریا - ریشٹات کے مقام پر ملے - مگر یہ تمام باتیں اب برلن کانگریس میں پیش ہوگئیں - اس ملاقات میں طے پایا تھا کہ روس ترکی پر حملہ کرے' اور بلغاریہ اور رومانیا پر اپنی سیادت قائم کردے - یعنی بلقان کا مشرقی حصہ روس لے لے - اور مغربی حصے پر آسٹریا قبضہ کرکے ہرزیگوینہ' بوسنیہ' اور سرویہ کو اپنی زیر سیادت لے آے - لیکن یہ ایک دور تھا جو ختم ہوگیا' اور برلن کانگرس نے نقشہ ہی الٹ دیا - اسکے بعد سے " بلقان بلقانیوں کے لیے ہے " کا نعرہ اس سرے سے اس سرے تک سنا جانے لگا - اور یہ شک نہ شاید کوئی یوروپین حکومت اسکی مخالفت کرے' قرق قلیسہ کی لڑائی کے بعد بالکل ہی جاتا رہا - بلقانی اقوام نے صرف اپنے فاتحوں ہی پر فتح نہیں پائی ہے بلکہ یورپ کی طامعانہ تدبیروں پر بھی فتح حاصل کرکے اپنی ہستی کا عظیم الشان

مسیحا مکسچر

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں دردسر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑہ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ربورپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳

کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

ریویو اف ریلیجنز - یا مذاہب عالم پر نظر

اردو میں ہندوستان اور انگریزی میں یورپ امریکہ و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذہب اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبی علیہ السلام کی پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دنداں شکن جواب دینے والا یہی ایک پرچہ ہے جس کو دوست دشمن دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجھا ہے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رایوں کا اقتباس حسب ذیل ہے :-

البیان لکھنو - ریویو آف ریلیجنز ہی ایک پرچہ ہے جس کو خالص اخلاقی پرچہ کہنا صحیح ہے - عربی میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچے کسی زبان میں شایع نہیں ہوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا ہوا ہے - ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے متعلق جو جاہل عیسائی الزام لگایا کرتے ہیں - ان کی تردید میں نہایت ہی فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے - جس سے عمدہ مضمون آج تک ہماری نظر سے نہیں گذرا -

مسٹر ویب صاحب امریکہ - میں یقین کرتا ہوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذہبی خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت ہوگی - اور یہی رسالہ ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعہ ہوگا - جو جہالت سے سچائی کی راہ میں ڈالی گئی ہیں -

ریویو آف ریویو - لنڈن - مغربی ممالک کے باشندوں کو جو مذہب اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے مضمون سے دلچسپی رکھتے ہیں چاہیے کہ ریویو آف ریلیجنز خریدیں -

وطن لاہور - یہ رسالہ بڑے پایہ کا ہے - اس کی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی ہی فلسفیانہ اور عمیق ہوتی ہے - جیسی کہ اس زمانہ میں درکار ہے سالانہ قیمت انگریزی پرچہ ۴ روپیہ - اردو پرچہ ۲ روپیہ - نمونہ کی قیمت انگریزی ۴ آنہ - اردو ۲ آنہ - تمام درخواستیں بنام مینیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آنی چاہئیں ●

شرکۃ علمیہ

اسلامی دنیا کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کے (۱) مسلمان حقیقی اسلام کا معنی سمجھیں، اور اُس کے پیرو بنیں - (۲) آسمانی تعلیمات نے علم و تمدن کے جو اصول مقرر کیے ہیں اُن کو نمونۂ عمل بنالیں (۳) مذہبی و علمی و روحانی ترقیات کی راہ میں مہذب و متمدن دنیا کے روبرو اپنے آپ کو مشعل ہدایت بنا کر پیش کریں (۴) اپنی نظام اجتماع و قومیت متحدہ اسلامیہ کی توثیق کے لیے ان تمام ممالک سے جہاں جہاں مسلمان آباد ہیں علمی تعلقات پیدا کریں اور بڑھائیں -

ان اغراض کی تدریجی تکمیل کے لیے امرت سر (پنجاب) میں ایک مجلس قائم ہوئی ہے جس کا نام "شرکۃ علمیہ" ہے اور جس نے اپنے کام کی ابتدا بالفعل سنجیدہ و برگزیدہ علمی و مذہبی لٹریچر کی اشاعت سے کی ہے، اسلامی ممالک کے بیشتر مشاہیر و علما اس کے ممبر ہیں - ممبری کی فیس پانچ روپیہ سالانہ ہے، دوران سال میں جو کتابیں چھپیں ممبروں کو وہ سب مفت بہ اخذ محصول دی جاتی ہیں -

مجلس نے سب سے پہلے قرآن کریم کی علمی تحقیقات کی جانب توجہ کی ہے اور اس ذیل میں ایک نہایت مبسوط کتاب تالیف کرائی ہے جس کی پہلی جلد حال میں "محکمات" کے نام سے شائع ہوئی ہے، اور جس کی قیمت ایک روپیہ چار آنہ ہے - اصل کتاب (۷۰) جلدوں میں تمام ہوگی اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ تفسیر آیات میں جو دور از کار اختلافات پیدا ہوگئے ہیں، علوم جدیدہ نے جن شکوک و شبہات کی گنجایشیں نکالی ہیں، مفسرین کے روایات و طرز استدلال نے قرآن کریم کو علمی دنیا کے جن ہولناک اعتراضات کا آماجگاہ بنا رکھا ہے، یہ تمام باتیں فلسفہ کی روشنی میں لائی گئی ہیں، اور سب کی حکیمانہ تحقیقات کی ہے -

دوسری کتاب "علم الحدیث" ہے جس کی پانچ جلدوں میں سے ہنوز پہلا حصہ شائع ہوا ہے، اور جس کی قیمت دس آنہ ہے - اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیمات کو فلسفۂ جدیدہ کی روشنی میں لاکر اُن پر ہر حیثیت سے بحث کی ہے، اور دکھایا ہے کہ یورپ کو آج جس فلسفۂ تاریخ پر ناز ہے اسلام اُس کو نہایت شرح و بسط کے ساتھہ ہزار برس پہلے مکمل کر چکا ہے -

پتہ یہ ہے: سکریٹری مجلس "شرکۃ علمیہ" معرفت
نیشنل بینک آف انڈیا، امرت سر، پنجاب

آنكهوں میں آنسو بهر آئے مگر سوائے اشک ریزي کے بس میں کیا تها ؟ اپني بے سرمائیگي پر صدمۂ عظیم هوا - لیکن درد اُخوت نے چین لینے نه دیا - خیال هوا که اگر ستم رسیده کان ملت کي مدد خود نہیں کر سکتا " ترالدال علی الخیر کفاعله هی کا مصداق بنوں - چنانچه فوراً اپني انجمن مفید المسلمین واقع محله معروف گنج میں گیا (یه محله غریبوں کا ہے) اور ایک خاص جلسه بغرض اعانت مهاجرین ۱۹ - جون کو منعقد کر کے چنده کی تحریک کي - چنانچه مبلغ بیس روپیه وصول هوا - آجکي ڈاک سے ارسال خدمت ہے -

فهرست زر اعانۂ مهاجرین عثمانیه

(۳)

	آنه	پائي	روپيه
چنده بزرگان جهدو بذريعه مستر محمد عمر صاحب	۰	۰	۹۰
جناب ربنواز خانصاحب هڈ ماسٹر اسلاميه اسكول قصور	۰	۰	۸۰۰
ايك مجاهد غيور از قصور ايك جوڑه نبده طلائي قيمتي	۰	۵	۲۵۱
رجال همت خواتين كانپور بذريعه جناب محمد يسين صاحب	۰	۰	۶۵
جناب مصطفى احمد صاحب حيدر آباد دكن	۰	۸	۷
جناب رعايت الله خانصاحب مثل خوان - گورداسپور	۰	۸	۵
جناب عبد الرحمن صاحب - سب اور سير - كوه مرى	۰	۱۲	۱۱۴
جناب ڈاكٹر عبد الله خانصاحب - بكاني - كوئٹه	۰	۰	۱۰
جناب محمد عبد الصمد صاحب - بهار - پٹنه	۰	۰	۱۰
جناب محمد غوري صاحب - سوداگر بلگام	۰	۵۰	۱
جناب امتياز علي صاحب هيڈ ماسٹر - هائي اسكول - مليح آباد	۰	۰	۱
جناب غلام عليشاه صاحب نائب تحصيلدار - پاك پٹن	۰	۰	۷
جناب محمد خليل صاحب از گيا	۰	۰	۲۲
جناب سيد علي صاحب سشن جج - ورنگل - دكن	۰	۰	۲۴
جناب سيد ضمير الدين حيدر صاحب عرف پيارے صاحب مخدوم پور - گيا	۰	۷	۲
جناب غلام حيدر صاحب گجراتي - لائل پور	۰	۴	۹
جناب عبد الحفيظ صاحب - بربيگها - مونگير	۰	۴	۹
جناب احمد محي الدين صاحب - مددگار ناظم جنگلات - نظام آباد - دكن	۰	۰	۸
جناب ماسٹر دين محمد صاحب (ندوة العلما) لكهنـــو	۰	۰	۵
جناب منشي سعادت علي صاحب - مدرسه عاليه - رياست رامپور	۰	۰	۱
جناب عطا محمد صاحب - از شمله	۰	۰	۵
جناب سيد بذل الحسين صاحب	۰	۰	۱
جناب مشرف حسين صاحب	۰	۰	۱
جناب سيد يانگ چانگ صاحب ديار پور -	۰	۰	۱۰
جناب غلام محمد صاحب - كهوله شريف - ملتـــان	۰	۵	۱

	آنه	پائي	روپيه
جناب فصيح الدين - غياث الدين صاحب احمـد آباد	۰	۸	۲
جناب محمد كاظم صاحب جهانسي	۰	۰	[illegible]
جناب محبوب علي صاحب هوشيار پور	۰	۰	۸
جناب قاضي محمد لطيف حسين صاحب پلادري - اكرام گڈه	۰	۰	۱۰
جناب قطب الدين احمد صاحب انصاري - فتح پور	۰	۰	۶
والده سيد محمد طاهر صاحب - لكهنؤ	۰	۰	۵
جناب احمد حسين صاحب اڈيٹر كلكٹری گوركهپور	۰	۰	۸
جناب غني حيدر صاحب محمد منزل - بهار	۰	۸	۱
جناب عبد الجليل خانصاحب حسن پور عليگڈه	۰	۳	۲۵
بذريعه جناب مشتاق حسين صاحب - كانپور	۰	۰	۴۴
جناب كاظم حسين صاحب فارسٹ منيجر - دندرر	۰	۰	۲۵
بذيعه جناب نذير احمد صاحب بانكى پور	۰	۷	۵۷
جناب مفتى محمد انوار الحق صاحب ايم - اے - بهوپال	۰	۰	۷
جناب عبد الحكيم صاحب پليڈر - بانكى پور	۰	۰	۵۰
جناب عبد الجليل صاحب - اگره	۰	۰	۵
جناب منشى چراغ دين صاحب پٹه دار لشاری	۰	۰	۸
بذريعه جناب يسين احمد صاحب - گيا	۰	۰	۲
جناب محمد اسمعيل خانصاحب كوتوال - هير پور	۰	۰	۸
جناب ڈاكٹر ابو الحسن صاحب موضع نبي نگر - مونگير	۰	۰	۱۰
جناب حبيب رضا صاحب مختار - دنيا پور پٹنه	۰	۰	۱۵
جناب عبد الرحيم صاحب مرحوم	۰	۰	۱
جناب عبد الرحمن خانصاحب - بانده	۰	۰	۱۸
خواتين كانپور بذريعه محمد قسم صاحب كانپور	۰	۰	۹۰
ايل - بي - اچهن خانصاحب - كالن - برهما	۰	۰	۷
بي بي حرمت بذريعه امين الدين صاحب رنگون برهما	۰	۰	۴
از وقف شيخ ولايت علي صاحب مرحوم كانپور معرفت جناب شيخ باقر علي صاحب متولي وقف مذكور	۰	۰	۱۰۰
جناب امام صاحب - دوني ماركٹ - بلگام	۰	۵	۱
جناب فتح محمد خانصاحب - گونڈه	۰	۷	۲۴۲
جناب حبيب احمد خانصاحب - منگولي رياست رامپور	۰	۰	۸
جناب منصور خانصاحب جمعدار		۰	۴
جناب محمد علاؤ الدين صاحب فرخ - جلال آباد		۰	۲
جناب حاجي طاهر حاجي طيب صاحب - اڈوه		۱۳	۱۲
جناب سيد نثار حسين صاحب - هزاري باغ		۰	۴
مسلمانان اكبر پور بذريعه حافظ عبد الغفور صاحب - نواده - گيا	۰	۰	۱۳
جناب احمد رضا صاحب - پٹنـه	۰	۰	۸
ميزان	۰	۱۳	۲۲۱۵
ميزان سابق	۶	-	۲۸۸۷
ميزان كل	۶	۱۳	۵۱۰۲

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

[۱۶]

سسٹم اسکوپ لیور واچ ۱۹ اسائز

صحیح وقت بتانے والی گھڑی کی ضرورت ہے تو جلد

---

[۲۳]

گھر بیٹھے عینک لیجیے

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک پھر آپ اسکی حفاظت کیوں نہیں کرتے ؟ صرف اسلیے کہ قابل اعتماد عینک آسانی سے نہیں ملتی ؟ مگر اب تو یہ دقت نہیں ایک اطلاعی کارڈ پر ہمارا معتمد چشم حاضر ہوگا بالکل نئے اصول پر امتحان لیجائیگی -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۰/۱ زہن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ریلسلی - کلکتہ

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بڑے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے ؛ تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا ، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے -

قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن ... تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

---

[۱۸]

انجن مارکہ

رجسٹری شدہ

شیخ غوث علی حاجی وارث علی ... اپر چیت پور روڈ جوڑاسانکو کلکتہ

عرق جوہر گلاب

عرق جوہر کیوڑہ

گل ہار تیل

باداموں کا جوہری تیل

روغن مولسری

الٰہی پاس تیل

نوٹ

اگر حکم ہو تو وی پی روانہ کریں - پارسل خرچ ذمہ خریدار - بوقت فرمایش اخبار ہذا کا حوالہ ضرور لکھیں -

نیازمند

غوث علی حاجی وارث علی

قہرمان مدافعۂ بحریہ

امیرال رؤف بک

حمیدیہ جہار شکستگی دن بعد

حسمر ثنارہ گز مربع سوراخ ہوندی

حمیدیہ عرصہ دن بعد

حمیدیہ بحالت شکستگی قسطنطنیہ

جارہای ! حصہ بعضی زیر آب دہ

رؤف بک حمیدیہ دہ

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں

الھلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھہ آنہ !!!

آج دفتر الھلال میں دو تار دفتر تصویر افکار ' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے ھیں کہ " خدا کے کیلیے یوروپین ترکی کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو ' جنمیں ھزارھا بیمار عورتیں اور جاں بلب بچے ھیں - جنکو جنگ کی ناگہانی مصیبتوں کی وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا ' اور جنکی حالت جنگ کے زخمیوں سے بھی زیادہ درد انگیز ھے - جو مرگئے ' انکو دفن کردیں ' جو زخمی ھیں انکو شفا خانے میں لے آئیں ' لیکن جو بد نصیب زندہ ' مگر مردے سے بد تر ھیں ' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الھلال حیران ھے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئی اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو نا گوار گذرے کہ ھلال احمر کا چندہ ھر جگہہ ھو چکا ھے ' اور تمسکات کا کام بھی جاری ھے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ھے ' اسی کیلیئے کوشش کرتا ھے -

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو ھزار پاونڈ یعنی ۳۰ - ھزار کی رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراھم کرنا چاھتا ھے ' کیونکہ ھلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ھے ' اسکو خلاف مقصد دوسری جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکی اطلاع آج ھی ترکی میں بھیجدی گئی ھے -

اس بارے میں جو صاحب مدد اعانت فرمائیں گے فاجرہ علی اللہ '

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کی جگہہ ' خود ھی اس رقم کو اپنی جانب سے پیش کرنا چاھتا ھے -

(۲) اسکی صورت یہ ھے کہ بلا شک نقد تیس ھزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باھر ھے ' مگر یہ تو ممکن ھے کہ تیس ھزار روپیہ جو آسے مل رھا ھو ' وہ خود نہ لے ' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - ھزار نہیں دیسکتا ' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ھزار روپیہ دیدیے ' تاکہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ھے کہ **دفتر الھلال چار ھزار الھلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ھے - آج کی تاریخ سے ۳۱ جولائی تک جو صاحب آٹھہ روپیہ قیمت سالانہ الھلال کی دفتر میں بھیجدینگے ،** انکے روپیہ میں سے صرف آٹھہ آنہ ضروری اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقی ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا ' اور ایک سال کیلیے اخبار انکے نام جاری کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے ' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے ' اور صرف آٹھہ آنے میں سال بھر کیلیے الھلال بھی (جو جیسا کچھہ ھے ' پبلک کو معلوم ھے) انکے نام جاری ھوجایگا - اس طرح چار ھزار خریداروں کی قیمت ۳۰ - ھزار روپیہ فراھم ھو سکتا ھے اور دفتر الھلال آسے خود فائدہ اٹھانے کی جگہ ' اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا ھے -

(۵) اس وقت ماھوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ھے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپنی تمام آمدنی اپنے اوپر حرام کرلیتا ھے - دفتر اس وقت تک کئی ھزار روپیے کے نقصان میں ھے ' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ھیں ' تاھم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا ' اس نے مجبور کردیا ' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھی ' اس سے گریز کرنا ' اور صرف دوسروں ھی کے آگے ھاتھہ پھیلاتے رھنا ' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپنی جیب سے ھزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے ھیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلی مثال ھے ' لیکن اسکی کامیابی اسی امر پر موقوف ھے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھاکر فوراً درخواست خریداری بھیجدیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم -

یوروپین ترکی کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایاصوفیا کے سامنے

(۶) الھلال - اردو میں پہلا ھفتہ وار رسالہ ھے ' جو یورپ اور ترکی کے اعلی درجہ کے با تصویر ' پر تکلف ' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ھے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القران ' اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ھے - محققانہ علمی و دینی مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ھر موافق و مخالف نے اقرار کیا ھے - اس نے ھندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں ' اسکا باب " شئون عثمانیہ " ترکی کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ھے - " ناموران غزوۂ طرابلس و بلقان " اسکی ایک با تصویر سرخی ھے ' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ھیں ' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ھیں - مقالات ' مذاکرۂ علمیہ ' حقائق و وثائق ' المراسلۃ و المناظرۃ ' اسئلۃ و اجوبتہا اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ھیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے ' اور کارڈ کی پیشانی پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod Street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly 4-12

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

مولانا ابو الکلام آزاد الدہلوی

مقام اشاعت

۷ . ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۳ | کلکتہ: چہار شنبہ ٤ شعبان ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۲

Calcutta : Wednesday, July 9, 1913.

اطلاع

(۱)

ایڈیٹر الہلال کي نسبت

خود اپني ' اور گھر کي علالت سے مجبور ہوکر کچھہ دنوں کیلیے مولانا دفتر سے غیر حاضر رہیں گے - اسلیے خط و کتابت میں مندرجۂ ذیل امور کا تا اطلاع ثاني لحاظ رکھا جاے :

(۱) تمام ڈاک بدستور دفتر کے پتے سے آئے ' لیکن جن حضرات کو خاص طور پر مولانا سے خط و کتابت کرني ہو ' یا کسی امر کے متعلق انکو ذاتي طور پر اطلاع دیني ہو ' انکو چاہیے کہ اس پتے سے خط و کتابت کریں :

اسمي لاج - لنڈھور - مسوري

Esme Ladge : Landhour

Mussoorie

(۲) براہ عنایت اُن خطوں میں دفتر کے متعلق اطلاعات نہیں - انکو براہ راست دفتر بھیجیے - اگر ہوں تو اسطرح الگ کاغذ پر ہوں کہ انکو بجنسہ دفتر میں بھیجا جاسکے -

(۳) " حزب الله " کے متعلق تمام خط و کتابت براہ راست مولانا سے ہوني چاہیے -

(۲)

(۱) اس ہفتے گذشتہ جلد کي فہرست کا دوسرا فارم چھپ نہ سکا - انشاء الله آیندہ ہفتے مع لوح شائع ہوگا -

(۲) جن حضرات کو دوسري جلد کي ضرورت ہو وہ اطلاع دیں - مثل جلد اول کے یہ مجلد ہے - الہلال کا گولڈ طلائي منقش - قیمت ۸ - روپیہ مکمل جلدیں شاید دس پانچ ہي نکلیں گی -

(منیجر)

فہرست

تصاویر

" اصابع الرحمان " کی جگہ " اصابع الشیطان " میں تم نے اپنے دلوں کو دیدیا تھا ' بتلاؤ کہ آج وہ تمہارے معبودان باطل کہاں ہیں ' جو تم کو میری پکڑ سے بچا سکتے ہیں ؟ این شرکاؤ کم الذین کنتم تزعمون ؟ (٦ : ١٥) کیا تم ہی وہ نہیں ہو کہ تمہاری آنکھوں کے سامنے میرے دین، مبین کی علانیہ بے حرمتی ہوئی ' اور میری عبادت گاہ کی دیوار مسمار کی گئی ' پر تم کچھہ نہ بولے بلکہ اپنی بزدلی اور فساد انگیزی سے اسکا سامان کرتے رہے ؟ ؟

تم نے میری راہ سے میرے بندوں کو روکا ' اور انکو میرے گھر کی عزت کیلیے اٹھنے ندیا ؟ پھر کیوں نہ آج میری لعنت تم پر چھا جائے ' اور کیوں نہ ان لوگوں کے جسموں کے ساتھہ وہ سب کچھہ عمل میں لایا جائے ' جسکو انہوں نے میرے مقدس گھر کے ساتھہ گوارا کیا - فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون ! ! "

* * *

ایک ضروری سوال یہ ہے کہ یہ سب کچھہ کیونکر ہوا ؟

کیا اسلیے کہ کانپور کے مسلمانوں کو اسکا بالکل حس نہ تھا ؟

مجھے معلوم نہیں کہ پاینویر کے آفس کی رصد گاہ میں کوئی ایسی تلسکوپ ایجاد کی گئی ہو ' جسمیں قریب کی بڑی چیزیں چھوٹی ہوکر دکھائی دیتی ہوں - البتہ مجھے معلوم ہے کہ گلیلیو (Galileo) نے ایک آلہ ایسا دریافت کیا تھا ' جس سے دور کی چیزیں بڑی ہوکر نظر آسکتی ہیں - لیکن اسکے استعمال کرنے کی ضرورت مریخ کے دیکھنے میں ہوتی ہے ' نہ کانپور کی مسجد کو دیکھنے کیلیے -

اُس جوش و اضطراب اور غیظ و غضب سے کوئی آنکھہ غفلت نہیں کرسکتی ' جو ابتداء معاملہ سے خبروں کے پھیلنے کے بعد عام مسلمانوں میں پیدا ہوگیا تھا ' اور جو بساطی بازار کے بے غیرت و بے حیا دکانداروں ' اور مسجد کے ایمان فروش متولی کے سوا (جس کا نام سائد کریم الدین ہے :

برعکس نہند نام زنگی کافور !

آگ کے شعلے بھڑکا رہا تھا - ملوں کے مزدور ہزاروں کی تعداد میں دیوانہ وار پھر رہے تھے ' اور مجھے معلوم ہے کہ ابتک جوش و اضطراب سے مجنوں ہو رہے ہیں - شہر کے عام باشندے بھی دھکتے ہوے کوئلوں پر لوٹتے رہے ' اور کچھہ شک نہیں کہ ابتک لوٹ رہے ہیں ' مگر ہزار حیف اُن چند منافقین پر ' اور صد ہزار لعنت اُن مفسدین مارقین پر ' جو قوم کی طاقت کو چھپانا اور دبانا چاہتے ہیں ' اور جنھوں نے ہمیشہ خدع و فریب اخفاء حال ' اور طرح طرح کے اکاذیب و اباطیل سے لوگوں کو دھوکے میں رکھا ' اور کسی پر زور کارروائی کے کرنے کی مہلت نہ دی : کذالک یجعل اللہ الرجس علی الذین لا یومنون (٦ : ١٢٥)

میں نے الہلال میں اس مسئلہ پر نظر ڈالتے ہوے لکھا تھا کہ آنکھیں کھولو ' اور اپنے تئیں ان مفسدوں کے دام ضلالت سے بچاؤ ! عاجزی کے آنسوؤں ' اور فریادوں کی صداؤں سے کبھی بھی کسی مورچے میدان سر نہیں کیا ہے - اصلی چیز اجماعی قوت ہے ' اور ہزاروں دلوں اور زبانوں کا کسی کام کیلیے ایک ہوکر ظاہر ہونا ہی کلید فتح و مراد ہے -

اگر تم حکام کے خوف سے لرزتے ہو ' تو تم سے اُس وقت کس نے کہا تھا کہ قانون کو توڑو اور فتنہ و فساد کی راہ اختیار کرو ؟ اگر کام کرنا چاہتے تو راہیں کشادہ تھیں - بغیر قانون کو توڑے ' بغیر نظم و امن کو مختل کیے ' بغیر حکام کے مقابلے علم بغاوت بلند کیے ' بہت آسانی کے ساتھہ ممکن تھا کہ تم اپنی طاقت کا اظہار کرتے ' اور اپنی اجماعی قوت کا ایسا مظاہرہ دکھلاتے کہ قوتوں کو اسکے آگے سر بسجود ہو جانا پڑتا -

مقتلۂ جنگ

پرستاران صلیب کی اذیتوں کا ترک تو انتقام نہ لے سکے ' لیکن ترکوں کا خدا کیونکر خاموش رہتا -

حلفاء بلقان کے جس باہمی جنگ و جدل کا وقت کسی نہ کسی دن آنے والا تھا ' اور جسکے تصور سے ہمیشہ سرایذ زرد کرے خوف زدہ رہتے تھے بالاخر وہ آگیا - بلغاریا اور یونان و سرویا میں جنگ شروع ہوگئی ہے ' یونان و سرویا ' دونوں ایک ہوکر افواج بلغار کو متواتر ہزیمتیں دے چکے ہیں ' جبل اسود اور رومانیا کی جنگی طیاریاں ان کی شریک ہونے اور ساتھہ دینے پر مائل ہیں ' سلانیک سے بلغاریوں کا قبضہ اٹھہ گیا ' فوج نے ہتیار ڈال دیے ' حریفوں کی اطاعت مان لی ' اور صرف دو گھنٹے کی گولہ باری میں پامال ہوگئے - بے سر و پا ہوکر بھاگے ' اور دس توپیں اور ایک ہزار تین سو سپاہی گرفتار کرتے گئے ' سلانیک سے باہر نکل کر یہ گریز پالی تھم گئی - دشت کلکیش میں نئے سرے سے مورچے باندھے گئے ' اور پھر مقابلے کو بڑھے ' مگر ہزیمت ہی انتہائی پڑی ' اور ۹۰ توپیں ہاتھہ سے جاتی رہیں ' اور پولی کی بلند سطح پر جرار و جنگ آزما سپاہ بلغار نے سرویوں پر حملے کیے ' سروی پہلے تو پسپا ہوگئے ' لیکن پھر سنبھلے اور باری کے پانسے سنبھال لیے - چار ہزار بلغاری اسیر ہوے ' اور کتنی جانیں آگ کی بھینٹ چڑھیں - دوسری جنگ میں چوبیس بلغاری پلٹنیں نہایت ابتری کی حالت میں دریاے ربرا کے پار بھگا دی گئیں - آٹھہ سو بلغاری ہلاک اور اٹھارہ سو مجروح ہوے - شوکیل و نگریتہ کی لڑائیوں میں بلغاری اس بد حواسی و سراسیمگی سے بھاگے کہ دریاے وار دار میں اُن کے کئی سپاہی غرق ہوگئے ' اور بھاگتے بھاگتے پوری پندرہ ہزار فوج قید ہوگئی -

سلانیک سے کچھہ فاصلے پر بلغاریوں نے ایک مستحکم مورچہ باندھہ رکھا تھا ' قسطنطین شاہ یونان نے فوج کی کمان اپنے ہاتھہ میں لے کر آٹھہ ڈویژنوں کو چڑھائی کا حکم دیا ' اور تین ہزار گز کے فصل سے حملہ کرکے اس مورچہ کو فتح کرلیا ' سروی فوج بلغار کی سرحد کو عبور کرکے اندرون ملک پہونچ گئی ہے ' اور اسوقت مقام زرنوک کی بلندیوں پر قابض ہے جہاں سے صوفیا دار الحکومۃ بلغار صرف پچاس میل کے فاصلے پر رہ جاتا ہے - لاچانا کو بھی یونانیوں نے بلغار سے چھین لیا ' رگسٹر کے قرب و جوار میں بلغاریوں نے حدود سرویا میں داخل ہونے کی بڑی کوششیں کیں مگر ہر مرتبہ منہزم ہوے اور بڑی ذلت سے منہزم ہوے - کرمولک کو بلغاریوں نے واپس لے لیا تھا مگر سرویوں نے حملہ کرکے دوبارہ قبضہ کرلیا ' اور بلغاری بڑی بری طرح پسپا ہوگئے - یونانیوں نے ڈویژن پر سپاہ بلغار کو نہایت فاش شکست دی - اور علاقے پر قابض ہوگئے - ۵ جولائی کی جنگ کوشانا میں جبل اسود کی آٹھہ ہزار فوج نے سرویا کا ساتھہ دیا ' اور اُس کی اعانت سے کوشانا پر سرویا کا قبضہ ہوگیا ' اس جنگ میں بلغاریوں کا ایک حصۂ لشکر جو وزیر جنگ بلغار کے ماتحت تھا بالکل تباہ ہوگیا ' یہ سب کچھہ ہوا ' مگر ستم پیشہ بلغاریوں کے مظالم میں نہ کمی آئی تھی نہ آئی - سلانیک میں مقابلہ تو یونانیوں سے تھا لیکن محاصرہ ایک مسجد کا کیا گیا ' نگریتہ اور یوگدیٹر کے تمام باشندے جن میں ناکردہ گناہ مسلمان بھی تھے قتل کر ڈالے ' اور ساری آبادی غارت کردی -

دوسرے جانب لغزشت دیگر ہے ' جن کی صداقت کا خاطر خواہ امتحان ہوچکا ہے ' جو تار دیے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ سرویوں اور یونانیوں کو سپاہ بلغار نے بدی متواتر و مسلسل شکستیں دی ہیں کہ اب اُن میں دم بھی نہیں رہا - یہ بیان مبالغہ آمیز تو ضرور ہے لیکن کچھہ نہ کچھہ اس میں واقعیت بھی ہوگی ' اور ہم کو تسلیم کرنا چاہیے کہ یونان و سرویا جو مسلمانوں کے قتل عام میں پیچھے نہ تھے اس جنگ نے اُن کو بھی خستہ کر رکھا ہے :

شذرات

یا لیتنی مت قبل ھذا ، و کنت نسیاً منسیا !

اما علی الدین انصار و اعوان ؟

سودا قمار عشق میں خسرو سے کوھکن بازی اگرچہ پا نہ سکا ، سر تو کھو سکا !
کس منہ سے اپنے اپ کو کہتا ھے عشق باز ؟ اے روسیاہ ! تجھسے تو یہ بھی نہو سکا !

پچھلا پرچہ چھپنے کیلیے جا چکا تھا کہ کانپور کی مسجد کے متعلق مندرجہ حصے کے انہدام کا ٹیلیگرام کلکتہ پہنچا :

ھذا الذی کنتم بہ تکذبون (۲۲ : ۳۰) — یہ ھے وہ نتیجہ تمہارے اعمال اور غفلت کا ، جس کو تم نادانی سے جھٹلایا کرتے تھے !

انا للہ وانا الیہ راجعون - نہیں سمجھتا کہ اس واقعہ کی نسبت کیا لکھوں ؟ سوا اسکے کہ دعا مانگوں کہ اللہ تعالے مسلمانان کانپور پر رحم فرمائے ، اور جس بے غیرتی اور بے حمیتی کی مثال ملعونوں نے قائم کی ھے ، اسکو اور زیادہ متعدی نہ کرے -

لیکن کیا اب ھم ایسی ھی خبروں کے سننے کیلیے زندہ رکھے گئے ھیں ؟ اور کیا یہ سچ ھے کہ اب ھندوستان ھمارے لیے دار الامن نہ رھا ، اور شعائر اسلامیہ اور عمارات دینیہ کا انہدام علانیہ شروع ھوگیا ؟

کیا اب توپیں چڑھائی جائیں گی ، تاکہ مسجدوں کا محاصرہ کیا جائے ؟ کیا فوجیں پھیلیں گی ، تاکہ پرستاران الہی کو اپنی مساجد کے احترام سے روکیں ؟ کیا شہروں کی ناکہ بندی کی جائیگی ، تاکہ مسجدوں کے حصے گرائے جائیں ، اور ان دیواروں کو جنکے اندر پانچ مرتبہ خداے واحد کے نام کی منادی ھوتی تھی ، جبر و قہر اور آلات و اسلحہ کے زور سے غبار بنا کر اوڑا دیا جائے ؟ پھر کیا اسلام کی مسجدیں بے یار و مددگار ھوگئیں ، اور کیا آج خدا کی زمین پر کوئی نہیں کہ اسکی پرستش گاھوں کی عظمت کو برقرار رکھے ؟

الا نفوس ابیات لہا ھمم
اما علی الدین انصار و اعوان ؟

(ایڈریا نوپل) کی مسجد سلیم کا نوحہ سنکر جو آنکھیں رو رھی تھیں ، کاش انکو کوئی یہ پیام پہنچا دے کہ اب سمندروں کے پار جاکر ماتم کرنے کی ضرورت نہ رھی - ایڈریا نوپل کی مسجد نے اپنے فدائیوں کو چار مہینے تک اپنی حفاظت میں سرگرم جانفروشی دیکھنے کے بعد اپنے صحن میں کفار و ملاعنۂ بلغار کے جوتوں کی گرد دیکھی ، پر ایک مسجد مقدس " کانپور " نامی آبادی میں بھی ھے ، جس نے اپنی راہ میں بغیر ایک قطرۂ خون کے بہے ، یہ دیکھا کہ اسکے بازؤں پر تیشہ ھاے بے اماں کی ضربیں پڑ رھی تھیں ، اور ایک آواز بھی نہ تھی ، جو اسکے لیے نالہ و فغاں کرتی ھو !!

فاہ ! اہ ثم اہ ! علی ما فرطتم فی جنب اللہ ! و یا لیتنی مت قبل ھذا و کنت نسیاً منسیاً !!

نہ داغ تازہ می کارد ، نہ زخم کہنہ می خارد
بدہ یا رب دلے کیں صورت بیجاں نمی خواھم !

پھر اے کانپور کے وہ اسلام فروش ، اور کفر پرست لیڈرو ! اور اے وہ ناپاک و نجس انسان صورت حیوانو کہ تمہاری موت تمہاری زندگی سے بہتر ھے ، اور تمہاری بربادی و ھلاکت مسلمانوں کیلیے رحمت و برکت الہی ھے ، بتلاؤ کہ یہ سب کچھہ ھو جانے کے بعد تم کس فکر میں ھو ؟ اس فکر میں کہ اللہ کے گھر کی دیواروں کا ایک حصہ توگرا دیا گیا ، لیکن محراب و منبر اب تک محفوظ ھیں ؟ اگر اسی کا افسوس ھے تو میں تمکو - تمکو کہ میں نہیں سمجھتا کہ کن لفظوں سے مخاطب کروں ، تم کو - اطمینان دلاتا ھوں کہ غمگین مت ھو کہ وہ وقت بھی کچھہ دور نہیں - جس قوم میں تمہارے ایسے اجسام خبیثہ و اجساد ملعونہ موجود ھوں ، انکی مسجدوں کی محرابوں اور ممبروں کو بھی اگر کھود دیا جائے تو کچھہ بعید نہیں -

* * *

افسوس کہ ھماری اصلی بدبختی یہ نہیں ھے کہ ھمارے اوپر کون ھے ، بلکہ بدبختی یہ ھے کہ ھمارے اندر کون ھے ؟ ھماری بد قسمتیوں میں ھمیشہ غیروں سے زیادہ خود اپنوں کا دست کفر و نفاق مخفی ھوتا ھے - گورنمنٹ اور حکام کو کیا کہیے کہ توقع ھی کسے تھی ؟ شکایت تو جب ھونی چاھیے کہ توقع ھو - پس دین الہی کی اس اشد شدید بے حرمتی کی ساری ذمہ داری ان بندگان خدا پر ھے ، جنکے ھاتھہ میں مسلمانان کانپور کے معاملات کی باگ ھے - یہی دین فروش ھیں جنھوں نے ابتدا سے معاملہ کو غارت کیا - جنھوں نے عام مسلمانوں کو عرصہ تک بے خبر رکھا ، جنھوں نے انکے جوش و اضطراب کو اپنے دسائس و شرارت سے ھر مرتبہ دبا دیا ، جن میں سے بعض ایک طرف تو غریب مسلمانوں کا بھی ساتھہ دیتے تھے ، اور دوسری طرف حکام کے آگے بھی سر بسجود رھتے تھے - یہی وہ ذریات ابلیس اور پرستاران شیطان ھیں ، جنھوں نے ھمیشہ لوگوں کو کام کرنے سے روکا ، اور کسی نہ کسی فریب سے انکو باز رکھا - اول تو جلسے ھی نہیں کیے ، پھر بعض لوگوں کے پاس روتے پیٹتے آتے جاتے رھے - پھر جلسہ بھی کیا تو مارے خوف و دھشت کے انکی زبانوں سے آواز نہ نکلی ، اور مسلمانوں کو محض رزولیوشنوں ، میموریلوں اور عرضداشتوں میں الجھاے رکھا - غرضکہ :

الذین یستحبون الحیاۃ الدنیا علی الاخرۃ ، و یصدون عن سبیل اللہ و یبغونہا عوجا ، اولئک فی ضلال مبین (۱۴ : ۳)	" وہ لوگ ، جنھوں نے حیات اخروی پر حیات دنیوی کو ترجیح دی ھے ، جو بندگان الہی کو اللہ کی راہ سے باز رکھتے ھیں ، اور جو اسکی راہ میں کجی پیدا کرنا چاھتے ھیں ، تو یہی لوگ ھیں ، جو انتہا درجہ کی گمراھی میں مبتلا ھیں ، اور ھدایت انسے کوسوں دور ھے !"

لیکن یاد رھے کہ گو انکو اپنے اعمال شیطانیہ کی اس دنیا کے سوا کسی دوسری زندگی کا تصور کرنے کی توفیق نہ ملی ھو ، تاھم ایک دوسری دنیا ضرور ھے - ایک وقت آنے والا ھے ، جبکہ جلال خداوندی کا آخری تخت بچھیگا ، جبکہ وہ عدالت قائم ھوگی ، جسکا فیصلہ کرنے والا خود علام الغیوب ھوگا ، اور پھر اس وقت انسے پوچھا جائیگا کہ " اے وہ لوگو ! کہ ھواے نفس تمہارا معبود تھا ، دراھم و دنانیر تمہارا قبلہ تھا ، حکام کی پرستش تمہاری شریعت تھی ، اور

انجمن خدام کعبہ

پھر کیا وہ بیج ' کوئی آجکل کی مصطلحہ انجمن ' کوئی لمبی چوڑی اسکیم ' کوئی اورار ناموں کا رجسٹر ' اور کوئی بہت بڑا وسیع فنڈ ہے ؟

کہہ چکا ہوں کہ نہیں ' کیونکہ میں پھولوں کی شاداب رنگت پر عاشق نہیں ہوں ' بلکہ اُس خشک بیج کا متلاشی ' جس کا ایک دانہ ' ایک پورے باغ کیلیے کافی ہے -

تاہم میرے لیے یہ باقی رہگیا ہے کہ اپنے اغراض کا نظام پیش کرنے سے پہلے ' احباب کرام کو انتظار کی ایک آزمایش میں اور ڈالوں ' اور " انجمن خدام کعبہ " کے متعلق تفصیل سے ایک نمبر میں اپنی معروضات پیش کروں ' کیونکہ آج اُس زبان سے بڑھکر اور کوئی ہستی خائن اور گنہگار نہیں ہوسکتی ' جو جانتی ہو لیکن نہ بولتی ہو -

اس مضمون کے پہلے نمبر میں جو کچھہ عرض کرچکا ہوں ' ضرور ہے کہ وہ آپکے پیش نظر رہے -

کعبے کی خصوصیت

حاجی برہ کعبہ رواں کیں وہ دین ست
خوش میرود ' اما رہ مقصود نہ اینست

انجمن کا مقصد تاسیس صرف دو چیزیں ہیں :

(۱) خانۂ کعبہ کی حفاظت اور خدمت کیلیے تمام مسلمانوں سے ایک غیر شرعی اقرار لیا جاے -

(۲) ہر شخص بقدر استطاعت اس کام کیلیے روپیہ دے تاکہ ایک عظیم الشان خزینہ اس غرض سے فراہم ہوسکے - مثلاً ایک روپیہ سال -

روپیہ کی نسبت مضمون کے پہلے نمبر میں عرض کرچکا ہوں کہ گو یہ وقت کی ضروریات میں سے ایک نہایت اہم اور اقدم ضرورت ہے ' لیکن اصل مرض کا علاج نہیں - ہمارے مصائب صرف اسکا نتیجہ نہیں ہیں کہ ہمارے اعمال ملی کی جیب خالی ہے ' بلکہ یہ سب کچھہ اسلیے ہے کہ ہمارے دل اندر سے کھوکھلے اور خالی ہو رہے ہیں - یہ اگر بھر جائیں تو پھر خزانوں کا بھرنا کچھہ بھی دشوار نہیں !

درازی شب و بیداری من ایں ہمہ نیست
ز بخت من خبر آرید تا کجا خفتست ؟

اس سے قطع نظر ایک اصولی اور بنیادی امر اہم یہ ہے کہ محض " خدمت و حفاظت کعبہ " کی تخصیص سے بھی میں ابداً متفق نہیں ہوسکتا - بلکہ نہایت مضطرب اور غمگین ہونگا ' اگر دیکھوں گا کہ لوگ اسپر قانع اور اس سے متفق ہیں - یہ سچ ہے کہ آج بڑی ضرورت مسلمانوں میں تنظیمات عمل (آرگنائزیشن) کی ہے ' اور بظاہر مسلمان کعبے کی حفاظت ہی کیلیے اسلامی ممالک کے بقا کے بھی خواہشمند ہیں - مگر نہایت ضروری ہے کہ اسی وقت اسکی تشریح بھی کردی جاے کہ حفاظت کعبہ سے مقصود کیا ہے ؟ اس وقت بنیاد رکھی جا رہی ہے ' اور لوگوں کے دلوں اور دماغوں کو آپ طیار کر رہے ہیں - پھر ایسا تو نہ کیجیے کہ لوگوں کی تمام قوتیں اور طیاریاں صرف اسی دائرے میں محدود ہوجائیں ' اور حدود حرمین کی خدمت گذاری کے نام پر ایک رقم ادا کرکے سبکدوش ہوجائیں -

اگر آپ ایسا کر رہے ہیں ' تو اسکے یہ معنی ہیں کہ آپکو ایک بارش دی گئی تھی تا کہ اس سے دریا چڑھہ آئیں ' نہریں بہنے لگیں ' تالاب بھر جائیں ' اور کھیتیاں لہلا اوٹھیں ' لیکن آپ نے اُس سے صرف اتنا ہی کام لیا کہ اسے صحن خانہ میں چند مٹکے اور طشت رکھدیے ' یا کپڑے اتار کر غسل کی طیاری کرنے لگے !

میں جو کچھہ عرض کر رہا ہوں ' اسکو سرسری نظر کے حوالے نہ کیجیے - ممکن ہے کہ ان تمثیلوں ہی میں کوئی حقیقت بھی ہو :

مدار صحبت ما بر حدیث زیر لبی ست
کہ اہل شوق عوام اند و گفتگو عربیست !

بہت سے معانی مخفیہ ہیں ' جنکے جمال حقیقت کیلیے پردۂ الفاظ و امثال ناگزیر ہے :

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

پھر یہ امر اُن چیزوں میں سے بھی نہیں ہے ' جنکے لیے آپ کہیں کہ اعلان و غلغلے کی ضرورت نہیں ' کیونکہ اس سے اسلام کی دعوت و مقصد ' اور امۃ مرحومہ کے اُس نصب العین کو صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہے ' جو روز اول سے صرف اعلان ہی کیلیے قرار دیا گیا ہے ' اور اسکا اثر اُس اصل اصول اسلامی اور اساس حیات ملی پر پڑتا ہے ' جسکی زندگی سے مسلمانوں کی زندگی اور جسکی موت سے انکی موت وابستہ ہے - بس ضرور ہے کہ اسکا اعلان ہو ' اور اس زور سے ہو کہ دشت و جبل اور بحر و بر اسکی صدا سے گونج اٹھیں ' اور عالم اسلامی کے بچے بچے کی زبان پر اُسکا ترانہ جاری ہوجاے ' و لو کرہ الکافرون الظالمون !

مسلمانوں کا قومی نصب العین :

خدمت کعبہ نہیں بلکہ خدمت عالم ہے !!

خیال کن تو کجائی و ما کجا واعظ ؟

یہ سچ ہے کہ ہم نے جب کبھی دولۃ علیہ عثمانیہ سے اپنے تعلقات گنائے ہیں ' تو اس امر کو بھی ظاہر کیا ہے کہ وہ خادم حرمین الشریفین ہے ' اور چونکہ وہ محافظ امکنۂ مقدسہ ہے ' اسلیے اسکا وجود اور زیادہ ہماری نظروں میں محبوب ہے -

میں نے کہا کہ منجملہ اسباب تعلقات مسلمانان ہند اور دولۃ علیہ کے ایک امر یہ بھی تھا ' اور اسکی تخصیص اسلیے کی کہ میں اس تعلق کو اس سے زیادہ وقعت نہیں دیتا کہ وہ بھی اصلی سبب کے بعد ایک سبب ہے ' اور بس - کیونکہ میرے عقیدے میں دولت عثمانیہ کی اعانت کا سبب اصلی صرف یہ تھا کہ آج وہ مسلمانوں کی دنیا میں اخری وسیع حکومت ہے ' اور مسلمان جو دنیا میں حکومت کیلیے آئے ہیں ' انکا فرض دینی ہے کہ وہ حکومت اسلامی کی مدد کریں ' اور ہمیشہ اپنا ایک سیاسی مرکز قائم رکھیں - رہا تعلق خدمت حرمین ' تو بیشک یہ بھی اُسکے بعد ایک سبب ضروری تھا ' کیونکہ حرمین شریفین اور جمیع مقامات مقدسۂ اسلامیہ کی حفاظت باسباب ظاہری جبھی ہو سکتی ہے ' جبکہ ایک قوی حکومت اسلامی باقی ہو -

لیکن بہت سے لوگ ہم میں ایسے بھی موجود تھے ' جنکو ایک طرف تو اِن معاملات میں بھی بمجبوری و بمصالح حصہ لینا تھا ' دوسری طرف اپنے معبودان باطل اور طواغیت سیاست کے آگے بھی سر بسجود ہونا تھا - پس انہوں نے اپنا بچاؤ صرف اسی طریقے میں دیکھا کہ مسلمانان ہند بل جمیع مسلمانان عالم کے تعلق عثمانیہ کا سبب اصلی ' حتی الامکان چھپائیں ' اور صرف یہ ظاہر کریں کہ محض خادم حرمین الشریفین اور اسکے محافظ ہونے کی وجہ سے ہم ترکوں کی مدد کر دیا کرتے ہیں ' ورنہ

الهلال

٤ - شعبان ۱۳۳۱ هجری

الـــداء و الـــدواء

بعني جماعة " حزب الله " کے اغراض و مقاصد

(۳)

ولو ان اهل القـــرى آمنوا و اتقوا ' لفتحنا عليهم بركات السماء و الارض ' ولكـــن كـــذبوا ' فاخـــذناهم بمـــا كانوا يكسبـــون - افـــامن اهـــل القـــرى ان يـــاتيهـــم باسنـــا بياتا و هم نا ئمـــون ؟ او امن اهل القـــرى ان ياتيهم باسنا ضحى وهم يلعبـــون ؟ افا منـــوا مكر الله ؟ فـــلا يامن مكـــر الله الا القوم الخـــاسرون ! (۷ : ۹۸)

اگر ان بستیوں کے لوگ اللہ اور اسکے احکام پر ایمان لاتے ' اور راہ تقوا و خشیت اختیار کرتے ' تو هم آسمان اور زمین ' دونوں کی برکتوں اور نعمتوں کا دروازہ اُن پر کهول دیتے ' لیکن افسوس کہ انهوں نے سرکشی اور تمرد سے همارے احکام کی پروا نہ کی ' اور انکو جهٹلایا ' پس اعمال بد کی پاداش میں هم نے انهیں مبتلاے عذاب کر دیا ! !

پهر کیا یہ لوگ اس سے نہیں ڈرتے کہ ان پر همارا عذاب راتوں رات آ نازل هو اور وہ خواب غفلـــت میں سرشـــار هوں ؟ یا وہ اس سے بالکل مطمئن هوگئے هیں کہ همـــارا عذاب دن دهاڑے آ نازل هو اور وہ لهـــو و لعـــب میں مشغـــول هوں ؟ کیـــا وہ اللـــہ کی پکڑ سے بالکـــل مطمئـــن هوگئے هیں ؟ اگر ایسا هی ہے تو جان لیں کہ اللہ کی گرفت سے تو صرف وهی نڈر هوسکتے هیں ' جو آخرکار برباد هونے والے هیں !

قصۂ عشـــق کہ مانـــد ایـــن همـــہ ناگفتہ بسے * با تـــو گوئیـــم بشـــرطیکـــہ نگوئـــي بـــہ کسے
کـــس بمنـــزلگـــہ مقصـــود نرفـــت ابلـــہ پا * بو الفضولـــي دو ســـہ دیـــدہ برہ و بو الهـــوسے
همت ست این کہ دهد کام دل ' اما چہ کنی * کہ بایـــن طـــاق بلندت نـــرسد دست ہوسے
حیرتـــم ســـوخت کہ همـــراز بگـــوشم آمـــد * صـــوت زنجیـــر در کعبـــہ بہ بانـــگ جـــرسے
اگر اینست گـــل تـــازہ کہ من دارم ' نیست * بلبـــلان را ز پـــر و بـــال گـــران تـــر قفسے
آستـــان حـــرم عشـــق مقـــام ادب ست * دست بگشـــاے دریـــن پردہ بہـــر ملتمسے

(فیضي) از زندگـــي مردہ دلان مي خواهي
بایـــدت گرم تـــر از صبـــح قیـــامت نفسے

و الـــذاریات ذروا ' فـــالحاملات وقرا ' فـــالجاریات یسرا ' فالمقاسمات امرا (۵۱ : ۴) قسم ہے اُن هواوں کی ' جو بادلوں کو اڑاے لیے پهرتي هیں - پهر مینہ کا بوجهہ اٹهاتی ' پهر آهستہ آهستہ چلتي ' اور پهر باران رحمت الهي کو زمین پر تقسیم کرتي هیں ' کہ زمین کا استعداد ' موسم کی موافقت ' هواوں کا ظهور ' اور بادلوں کا پیام ' آج دیکهنے والوں سے اشارہ کرتا ' اور سننے والوں سے کچهہ کهرها ہے -

اسکا اشارہ صاف ' اور اسکی آواز غیر مشتبہ ہے - اسکی صورت امید پرور ' اور اسکے چشم و ابرو کي گردش همت افزا ہے - وہ درختوں کے جهنڈ ' کهیتوں کی لهلهاهٹ ' پهولوں کي شادابي باغوں کی شگفتگی ' پتوں سے چهپی هوئي ٹهنیاں ' اور میووں سے جهکي هوئی شاخیں ' غرضکہ هر چیز جسکي دنیا میں تلاش کي جاتي ہے ' تم کو دیسکتا ہے ' لیکن اسکے معارضے میں ایک چیز آج تم سے بهي مانگتا ہے - وہ یہ نہیں کہتا کہ پانی کو تلاش کرو ' تا زمین سیراب کی جاے ' اور فصل کاٹ کر جمع کرنے کیلیے گهر بناؤ ' تا وقت پر حیرانی نہو - کیونکہ پانی کي ضرورت تخم ریزی سے پہلے نہیں بلکہ اسکے بعد هوتي ہے اور کل کے دن فصل وهي کاٹیں گے ' جنهوں نے آج کے دن بو دیا ہے - اِن دونوں میں سے وہ کسي کیلیے غمگین نہیں ہے - اسکي پکار صرف بیج کیلیے ہے ' اور اسکا اشارہ صرف اُس کي طرف ہے ' جسکے هاتهہ میں قول کي رسي نہیں ' بلکہ جسکي جهولي میں بیج کے دانے هوں - پس آغاز کي برکت ' اور اتمام کی کامیابی هو انکے لیے ' جو اُس کے اشارے کو سمجهیں ' اور اسکی آواز پر کان دهریں : وکذلک انزلناہ آیات بینات ' و ان اللہ یهدي من یرید -

و عظمت کي کیسي قدوسیت بخشتا هے ' اور تم کن نئے مقصدوں کي تلاش میں سرگرداں هو؟

اِن آیات سے حسب ذیل امور واضح هوتے هیں :

(۱) مسلمانوں کو الله تعالی نے " امة وسطاً " فرمایا - نیز کہا که وه تمام امم عالم میں بهترین امت هیں - " وسطا " سے مراد انکا اعدل هونا هے - یعني وه دنیا میں قیام " عدل " کا موجب هونگے -

(۲) پهلي آیت میں " کنتم خیر امة ' اخرجت للناس " کے بعد " تامرون بالمعروف " فرمایا - اور یه وصف بیان کرکے ' پهر اسکي علت کو بیان کرتا هے - جیسا که کهتے هیں : " زید کریم ' یطعم الناس ویکسوهم " یعني زید کریم الطبع هے ' اسلیے که وه لوگوں کو کهانا کهلاتا اور کپڑا دیتا هے - پس اس سے ثابت هوا که مسلمانوں کا بهترین امت هونا ' اور خیر امة کے لقب الهي سے ملقب هونا صرف اس علت پر موقوف هے که الله کي زمین پر حق کے قیام و اعلان ' اور برائیوں کے استیصال کے وه ذمه دار هیں - اور تمام عالم میں صداقت کو پهیلاتے ' اور هر طرح کي برائیوں کي کثافت سے انسانوں کو پاک کرتے هیں -

(۳) پهر انکے اسي وصف حقیقي ' اور علة شرف و اجتبا کي دوسري جگه یوں تعبیر کي که " لتکونوا شهداء علی الناس " یعني تم بهترین امت اسلیے هو ' تا که تم تمام عالم کي اصلاح و بهتري کي کی کوشش کرو ' اور اسطرح دنیا کی صلاح و فلاح کیلیے گواه بنو - شهادت سے یهاں مراد اسی دنیا میں شهادت هے نه که قیامت کے دن ' جیسا که بعض مفسرین کرام نے سمجها هے - حضرت عیسے کا قول قران نے نقل کیا هے - وه قیامت کے دن الله سے کهیں گے :

وکنت علیهم شهیدا	اور خدا یا ! میں تو اپنی امت پر اسی
مادمت فیهم ' فلما	وقت تک شاهد تها ' جب تک که دنیا
توفیتنی کنت انت	میں انکے اندر موجود تها ' پهر جب
الرقیب علیهم وانت علی	تونے مجهے وفات دي ' تو توهی انکا
کل شی شهید (۵:۱۱۶)	نگراں حال تها !

یهاں شهادت سے خود دنیا کے قیام و حیات هی کي شهادت مراد هے نه که آخرت کی ' کیونکه حضرت عیسے دنیا میں اپني قوم کے اندر تهے نه که کسي اور جگه ' پس یهاں بهي شهادت کا یهي مطلب هے -

(۴) پهر ایک آیت میں اس کو مسلمانوں کا فرض بتلا یا : " ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر " که تم میں سے وه جماعت هونی چاهیے جو دنیا کو صلاح و فلاح کے طرف بلاے اور برائیوں سے رو کے - یعنی امت مرحومه کا مقصد زندگي دنیا میں دعوت الی الحق و الخیر قرار دیا -

بعض مفسرین اور فقهاء کرام رحمهم الله نے اس ایت سے استدلال کیا هے که امر بالمعروف فرض کفایه هے نه که فرض حقیقی و عام - یعنی ضرور نهیں که امر بالمعروف کا فرض هر فرد قوم انجام دے - کیونکه " منکم امة " فرمایا هے - اور اسکے معني یه هیں که تم میں صرف ایک گروه اس غرض سے هونا چاهیے -

لیکن یه صحیح نهیں اور ایسا قرار دینا هي در حقیقت عالم اسلامی کے تمام مفاسد کا سرچشمه هے - یهاں " من " تبعیض کیلیے نهیں هے جس سے استدلال کیا جاتا هے ' بلکه تبئین کیلیے هے - وه کسی خاص جماعت کی خصوصیت اسکے لیے نهیں کرتا ' بلکه مسلمانوں کا ایک ایسی جماعت هونا بتلاتا هے جو امر بالمعروف کیلیے اپنے تئیں هر حال میں وقف سمجهتی هو -

" امر بالمعروف " کے مضمون میں اِسے بالتشریح لکهه چکا هوں : فمن شاء التفصیل فلیرجع الیه -

(۵) چوتهی آیة کریمه مقصود بحث کیلیے عجیب و غریب هے - اسپر ایک اور مرتبه نظر ڈال لیجیے - اسمیں بالترتیب حسب ذیل امور پر زور دیا هے :

(۱) الله کی راه میں قیام عدل و انصاف اور استیصال ظلم و عدوان کیلیے جهاد کرو -

(۲) اس نے تم کو تمام دنیا میں بزرگی اور بڑائی کیلیے چن لیا هے -

(۳) تمهاری شریعت ایسی صاف اور ساده هے ' جسمیں مثل دیگر شرائع کے ترقیات دنیویه و سیاسیه ' اور مدنیه و عمرانیه میں کسی طرح کی رکاوٹ اور حرج نهیں -

(۴) یه ملة حضرت ابراهیم کي قائم کی هوئی هے ' جنهوں نے راه اسلام میں اپنے نفس کی قربانی کی ' اور اپنے بیٹے کی گردن پر چهري رکهدي - چونکه یهی جان فروشی اصل حقیقت اسلام هے ' اسلیے اس نے تمهارا نام " مُسلم " رکها ' اور اب بهی اسی نام سے متصف رهوگے -

(۵) یه اسلیے هوا تا که جو هدایت تم کو رسول سے ملی هے ' وه تمام دنیا تک پهنچاو -

(۶) پس تمهارا کام دنیا میں یه هے که صلوة الهی کو دنیا میں قائم کرو ! اپنے مال کو الله کی راه میں لٹاؤ ! اسکے هو جاؤ ! وهی تمهارا ایک آقا اور شهنشاه هے ' اور جسکا وه آقا هو ' اس غلام کی قسمت کو کیا کهیے !

طوبیٰ لعبد تکون مولاه !!

(۷) چهٹی آیت کو تمام مطالب بالا کا خاتمه سمجهیے که صاف صاف لفظوں میں مسلمانوں کا مقصد بتلا دیا هے - یعنے فرمایا که مسلمانوں کی قوم ایسی هوگی که اگر اسے زمین پر قائم کردیا جاے ' تو وه الله کے نام کی پکار بلند کریگی ' اسکی بندگی و عبادت کی طرف داعی هوگی ' عدل و صداقت او ر معروف و حقانیت کا حکم دیگی ' برائیوں سے روکیگی ' اور اس طرح دنیا اور دنیا کے رهنے والوں کی اصلاح میں اپنی زندگی و قیام ' اور حکمرانی و تسلط سے کام لیگی -

الهلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو اپنے شهر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

خدا نخواستہ اسلامی حکومت کے تحفظ کی کوئی خواہش یا کسی سیاسی مرکز کی محبت اب ہم مسلمانوں میں باقی نہیں رہی ہے - کبرت کلمة تخرج من افواههم ' ان یقولون الا کذبا -

لیکن اس امر پر زور دینے کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کے ذہن میں اسلامی حکومت کا تصور محض حفاظت حرمین الشریفین کی مقصد میں محدود ہوگیا' اور ترکوں کے زوال پر چونکہ بار بار کہا گیا کہ اسلامی حکومتوں کی بربادی کے بعد مقامات مقدسہ کی حفاظت حسب اسباب ظاہری خطرے میں ہے' اس سے اور زیادہ اس خیال کو تقویت ہوئی - حتی کہ اب لوگ سمجھنے لگے کہ ہمارا اعلی سے اعلی کام صرف یہ ہے کہ کعبے کے نام سے عہد خدمت لینا شروع کردیں' اور پھر اسکا وسیلہ صرف یہ قرار دیا گیا کہ روپیہ جمع ہوجاے !!

لیکن میں اس پکار کے بلند کرنے پر مجبور ہوں کہ:

خوش میروی' اما رہ مقصود نہ اینست

ہم مسلمان ہیں' اور ہم دنیا میں اسلیے نہیں آئے ہیں کہ کعبۂ معظمہ کی خدمت کریں' بلکہ ہم اسلیے پیدا کیے گیے ہیں تاکہ تجلی گاہ کعبہ کے ساتھہ ہوکر تمام عالم کی خدمت کریں - ہم کعبے کے محافظ نہیں ہیں' بلکہ ہم میں ایک چیز ہے' کہ اگر اسکو پالیں تو خود ہمارا وجود تمام عالم کیلیے کعبہ بنے - دنیا ہمارا طواف کرے' اور مخلوقات الہی احرام نیاز باندھکر ہماری طرف دوڑیں -

ہماری کوششوں کا نصب العین کبھی بھی حفاظت کعبہ نہیں ہوسکتا' کیونکہ ہم خواہ کتنا ہی اپنے تئیں بھول گئے ہوں' مگر ہمارا خداے ذوالجلال ہمیں یہ یاد دلانے کیلیے موجود ہے کہ ہمارا نصب العین زندگی تمام عالم کی محافظت ہے - ہم سے کسی نئے اقرار لینے کی ضرورت نہیں' بلکہ ہم کو ہمارا بھولا ہوا اقرار یاد دلا دینا کافی ہے - جبکہ خداوند خداے قدوس نے داؤد کے ہیکل سے اپنا رشتہ توڑا' اور جبل بوقبیس کی غاروں کو اپنی محبت کا نشیمن بنایا تو ہم سے کہا کہ:

ثم جعلناکم خلائف فی الارض' لننظر من بعدہم کیف تعملون ؟ (۱۰ : ۵)	اور بنی اسرائیل کے بعد پھر ہم نے تم کو زمین کی وراثت دی تاکہ دیکھیں کہ تمہارے اعمال کیسے ہوتے ہیں؟

پس ہم صرف کعبہ کے وارث نہیں ہیں کہ اسکی خدمت کریں' بلکہ ہم تمام عالم کے وارث ہیں' اور ہمیں اسی کی خدمت کیلیے بلانا چاہیے - ہمارا نصب العین ہمارے خدا نے مقرر کردیا ہے' اور اب کسی نئے نصب العین کی ضرورت نہیں - ہماری کوششوں اور ہمتوں کا مرکز ہم کو قران نے بتلا دیا ہے' اور اب ہمارے لیے اسکے سوا کسی خود ساختہ راہ سعی پر لگانے کی دعوت بیکار ہے - ہمارا مقصد زندگی بلند اور اعلی ہے - اور اسکا طول و عرض تمام کرۂ زمین پر پھیلا ہوا ہے - پھر یہ کیا ہے کہ تم اسے تنگ کر رہے ہو؟ زمین جبکہ ہم پر تنگ ہو رہی ہے' تو نہو کہ ہماری ہمت کی وسعت بھی ان آرازوں سے تنگ ہوجاے

مقصد وحید امة مرحومہ

یہ جو میں کہہ رہا ہوں تو تفکر کا محتاج' اور ہمہ تن دل ہوجانے کا طالب ہے - آج جو کچھہ ہم پکار رہے ہیں' کل کو یہی ہمارے دل و دماغ پر نقش ہوگا - پس مقصدوں اور ارادوں کی عمارت بنانے ہوے پہلی اینٹ کی غلطی خطرناک اور ناقابل تلافی ہوتی ہے - ہم کو صرف قران حکیم کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اسی میں اپنے مقاصد حیات و مساعی کیلیے ایک نصب العین تلاش کرنا چاہیے -

قران حکیم نے اس بارے میں جو کچھہ کہنا تھا روز اول ہی کہدیا :

کنتم خیر امة اخرجت للناس' تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتومنون باللہ (۳: ۱۹۶)	تم دنیا کی تمام امتوں میں سے بہترین امت ہو کہ اچھے کاموں کا حکم دیتے ہو' برائیوں سے روکتے ہو' اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو!

دوسری جگہ فرمایا :

وکذلک جعلناکم امة وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا (۲ : ۱۲۷)	اور اسی طرح ہم نے تم کو عدل و اعلی امت بنایا تاکہ انسانوں کیلیے تم گواہ ہو' اور تمہارا رسول تم پر گواہ ہو!

تیسری جگہ کہا :

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر' ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر' اولائک ہم المفلحون (۳ : ۲۰۱)	تم میں سے وہ جماعت ہونی چاہیے جو دنیا کو نیکی کے طرف بلاے' بھلائی کا حکم دے' اور برائیوں سے روکے - ایسے ہی لوگ دنیا میں فلاح پاتے ہیں -

چوتھی جگہ زیادہ تصریح کی :

وجاہدوا فی اللہ حق جہادہ ہو اجتباکم وما جعل علیکم فی الدین من حرج' ملة ابیکم ابراہیم' ہو سماکم المسلمین من قبل وفی ہذا' لیکون الرسول شہیدا علیکم' وتکونوا شہداء علی الناس' فاقیموا الصلوة واتوا الزکوة واعتصموا باللہ' ہو مولاکم فنعم المولی ونعم النصیر! (۲۲ : ۷۸)	اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو' جو حق جہاد کرنے کا ہے - اس نے تم کو تمام دنیا کی قوموں میں سے برگزیدگی کیلیے چن لیا - پھر جو دین تم کو دیا گیا ہے' اسمیں تمہارے لیے کوئی رکاوٹ نہیں - یہی ملت تمہارے مورث اعلی ابرہیم کی ہے' اور اس نے تمہارا نام "مسلم" رکھا ہے گذشتہ زمانے میں بھی اور اب بھی تاکہ رسول تمہارے لیے' اور تم تمام عالم کی نجات اور ہدایت کیلیے شاہد ہو - پس اللہ کے رشتے کو مضبوط پکڑو' جان اور مال دونوں کو اسکے لیے لٹاؤ' وہی تمہارا ایک آقا ہے' اور پھر جس کا خدا آقا ہو' اسکا کیا ہی اچھا مالک ہے' اور کیسا قوی مددگار !!

پانچویں آیة میں صاف صاف تصریح کردی :

الذین ان مکنا ہم فی الارض' اقاموا الصلوة واتوا الزکوة وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر وللہ عاقبة الامور (۲۲ : ۴۳)	مسلمانوں کی قوم وہ قوم ہے کہ اگر ہم انکو حکومت و بزرگی دیکر دنیا میں قائم کردیں' تو وہ اللہ کی عبادت اور اسکے نام کی تقدیس کو قائم کرینگے' مال و دولت سے انسانوں کو فائدہ پہنچائیں گے' اور دنیا سے برائیوں کو مٹائینگے - اور سب کا انجام کار اللہ ہی کے ہاتھہ ہے -

اور بھی آیات کریمہ ہیں جو اس بارے میں روشنی بخشتی ہیں' لیکن سردست انہی پر اکتفا کرتا ہوں -

ان آیات میں سے ایک ایک پر غور کرو' اور دیکھو کہ تمہارا خداے قدوس تم کو مقصد حیات و سعی کے لحاظ سے بلندی

برخلاف اسکے بعض بچے روز اول هی سے اپنی ظاهری و باطنی قوتوں کی خبر دیدیتے هیں - انکے جسم کی شگفتگی ' انکے اعضاء کی قوت ' انکے قد و قامت کا غیر معمولی اٹھان ' اور انکے ذهن و دماغ کے ما فوق العادۃ ظهور ایسے هوتے هیں ' جو انکے اقران و امثال سے انکو ممتاز و نمایاں کردیتے هیں - جبکہ بہت سے بچے جهولے میں پڑے نقل و حرکت سے مجبور هوتے هیں ' تو ایک غیر معمولی استعداد ترقی رکھنے والا بچه هوتا هے ' جو گھٹنوں کے بل صحن خانه میں دوڑتا پھرتا هے ' اور اگر ذرا سا بھی سہارا مل جاے ' تو اپنی قوۃ نمو کے جوش سے بے صبر هوکر کھڑے هونے اور پاؤں پاؤں چلنے کے لیے طیار هو جاتا هے !

دعوت الہلال

(الہلال) صرف خبروں کے ایک هفته وار اخبار اور دلچسپ مقالات و رسائل کے کسی مجموعے کا نام نہیں هے ' بلکہ وہ ایک دعوت هے ' جو قوم کو بلاتی هے - اور ایک تحریک هے ' جو جماعتوں میں انقلاب و تغیر دیکھنا چاهتی هے - پس آج که اسکی عمر کا پہلا سال ختم هوچکا هے ' اور دوسرے سال میں قدم رکھه رها هے ' ضرور هے که حیات انسانی کی اس تمثیل کو پیش نظر رکھکر ' اسپر ایک نظر ڈالی جاے که اسکی گذشته حالت کیسی رهی ' اور اسکا ماضی اپنے مستقبل کے لیے کن علائم و آثار کو نمایاں کرتا هے ؟

خطۂ المجله

(الہلال) کو شائع هوے کامل ایک سال کا زمانه گذر گیا ' مگر آجتک اسکے " اغراض و مقاصد " کے عنوان نے کوئی مستقل مضمون نہیں لکھا گیا - نه اسلیے که اس ضروری موضوع سے پہلوتہی کی گئی ' بلکہ اسلیے که آغاز اشاعت سے لیکر اس وقت تک ' اسکی هر تحریر اور هر چھوٹا سے چھوٹا نوٹ بھی اسطرح اسکے اغراض و مقاصد کا لسان حال اور ترجمان ضمیر تھا ' که کسی مستقل مضمون کی اسکے لیے ضرورت هی نه هوئی - اس عرصے میں تقریباً هر موضوع اور هر رنگ کے مضامین اسمیں نکلے - اسکے مخصوص طرز کے مضامین کے علاوہ عام سیاسی حالات پر بحث کی گئی - واقعات و حوادث پر نظر ڈالی گئی - سوالات کے جواب دیے گئے ' خالص دینی اور خالص ادبی مقالات بھی شائع هوے - شذرات کے کالم میں اسکا دائرۂ بحث عام تھا - مقالات افتتاحیه میں عموماً کوئی سیاسی یا دینی مضمون هوتا تھا ' یا قران حکیم اور تعلیمات اسلامیه کے متعلق کوئی بحث هوتی تھی - مقالات کے تحت میں تراجم اور اقتباسات هوتے تھے ' یا کوئی مستقل عنوان بحث - کارزار طرابلس و بلقان میں پہنچکر معرکه قتال و جدال گرم هوتا تھا ' اور جنگ کے کسی خاص منظر کے دکھلانے کی کوشش کی جاتی تھی - نامواران غزوۂ طرابلس و بلقان میں کسی خاص شخص کے حالات هوتے تھے ' اور ان جذبات جانفروشی کی تعبیر و تبلیغ کی کوشش کی جاتی تھی ' جو صدیوں سے عالم اسلامی فراموش کرتا جاتا هے - مذاکرۂ علمیه کا باب بہت کم رها ' تاهم دو چار مضمون شائع هوسکے - اسئلۂ و اجوبتها اور مراسلۂ و مناظرہ میں عام استفسارات کے جوابات هوتے تھے ' اور یه مختلف امور و مباحث سے تعلق رکھتے تھے - غور کیجیے تو ان میں سے هر باب دوسرے باب سے اپنے موضوع و اطراف بحث میں مختلف هوتا تھا ' اور مختلف قسم کی نظروں کی انکے لیے ضرورت هوتی تھی - تاهم احباب کرام اس سے متفق هونگے که ان تمام مختلف خطه هاے بحث و نظر میں (الہلال) کا مقصد خاص هر جگه موجود تھا ' اور اسکی دعوت حقیقی اپنی اصلی صورت کے ساتھه هر صحبت میں بے نقاب هوتی تھی -

خواہ کوئی میدان هو ' لیکن اسنے اپنا هاتھه جس دلیل راہ کے هاتھوں میں دیدیا تھا ' اس سے وہ کبھی علحدہ نہیں هوتا تھا - و ذلك فضل الله يوتيه من يشاء ' والله ذو الفضل العظيم -

یک چراغیست دریں خانه که از پرتو آں
هرکجا می نگری انجمنے ساخته اند

اسکا مقصد وحید هر جگه نمایاں تھا ' اسکی آواز هر گوشے سے اٹھه رهی تھی ' اسکی صورت کسی حجاب سے بھی مستور و محجوب نہیں هوسکتی تھی - وہ کوئی انسانی جمال عام و تعقل نه تھا ' جسپر کوئی انسانی هاتھه پردہ ڈال سکتا - وہ تعلیم الهی کے نور مبین کا تجلی گاہ تھا ' اسلیے اسکی شعاعیں آهنی دیواروں سے بھی مستور نہیں هوسکتی تھیں : افمن شرح الله صدرہ للاسلام فهو علی نور من ربه ' فویل للقاسية قلوبهم من ذکر الله -

صراط مستقیم

اس نے روز اول هی سے اپنے لیے صرف ایک راہ اختیار کرلی هے - پس اسکو اپنے اعراض و مقاصد کیلیے کسی لمبی چوڑی فہرست کی ضرورت نه تھی ' جیسی که بہت سے لوگوں کو هوا کرتی هے - وہ " علمی ' تمدنی ' اخلاقی ' سیاسی ' ادبی ' اصلاحی ' و کذا و کذا " کو اپنے لوح پر لکھوانے کی ضرورت نہیں سمجھتا تھا - اس نے الہلال کی لوح کی جگه صرف اپنے لوح دل پر ایک هی مقصد لکھه لیا تھا ' یعنے " دعوۃ الی القران " یا " امر بالمعروف و نهی عن المنکر " اور یه ایک ایسا چراغ هدایت اسے میسر آگیا تھا ' جس سے اصلاح و دعوت کی هر شاخ کو وہ روشن کرسکتا تھا - پس اسکے لیے " تمدن ' معاشرت ' علم ' اخلاق ' اور سیاست " کے الفاظ بالکل بیکار تھے - کیونکه اسکے پاس وہ تھا ' جس سے وہ اپنے عقیدے میں سب کچھه حاصل کرسکتا هے - پر جنکے پاس وہ نہیں هے ' انہیں گھر گھر کی ٹھوکریں کھانی اور دروازے دروازے دریوزہ گری کرنی پڑتی هے ! : و من لم يجعل الله له نوراً ' فما له من نور ؟

امر بالمعروف و نهی عن المنکر

بارها گفته ام و بار دگر می گویم

آپ تکرار بیان سے مکدر نہوں که اعلان صداقت میں کبھی بھی ندرت نہیں هوتی ' بلکه صرف تکرار و اعادہ هی هوتا هے - جو چیز نئی هے ' اسکی جدت سے لطف اٹھائیے ' لیکن صداقت جو ایک هی هے ' اور همیشه سے هے ' اسکے اعلان و دعوت میں جدت و ندرت کہاں سے آئیگی ؟ سوا اسکے که بار بار دهرائی جاے ' اور ایک هی بیج کی مختلف موسموں میں بار بار تخم ریزی هو - شاید کسی وقت زمین اسے قبول کرلے اور برگ و بار و شجر و اثمار سے مالا مال هوجاے :

ما طفل کم سواد و سبق قصه هاے درست
صد بار خوندہ و دگر از سر گرفته ایم

قران کریم میں ایک هی بات کا بار بار اعادہ کیا گیا هے - اسکی علت پر تدبر کیجیے که کیا تھی ؟ فرمایا که :

انظر کیف نصرف الایات لعلهم یفقهون (۱۹ :) — " دیکھو ' هم اپنی آیتوں کو کس کس طرح پھیر پھیرکر مختلف صورتوں اور مختلف اطراف و نتائج کے ساتھه بیان کرتے هیں تاکه لوگ سمجھیں اور عقل و بصیرت حاصل کریں - "

فضل الهی نے روز اول هی سے اس عاجز کی زبان پر " امر بالمعروف و نهی عن المنکر " کا لفظ جاری کردیا هے ' واوکرہ

مقالات

فاتحة السنة الثانية

المجلد الثالث

مباش غمزدہ عرفي کہ زلف قامت دوست
جزاے همت عالي و دست کوتہ ماست

(۲)

تمثیل حیات انساني

الہلال کي دو ششماهي جلدیں ختم هوگئیں ' اوراب تیسري کا آغاز هے - یعنی اسکي اشاعت پر کامل ایک سال گذر گیا ' اور اس جلد سے اپني عمر کے دوسرے سال میں قدم رکھتا هے -

انسان کی حیات شخصي ' اس ارتقا آباد عالم کي هر شے کیلیے ایک بهترین تمثیل هے - وہ پیدا هوتا هے ' طفولیت کے عهد ابتدائي کے بعد سن شعور میں قدم رکھتا هے ' پھر زندگي کے بهترین دور قوی ' یعنے جواني سے گذرتا هے - آخر میں جب اسکي ترقي عهد کمال تک پهنچ جاتي هے ' تو پھر پردۂ عدم میں مستور هو جاتا هے کہ وهیں سے اسکا ظهور بھي هوا تھا :

الله الذي خلقکم من ضعف ' ثم جعل من بعد ضعف قوۃ ' ثم جعل من بعد قوۃ ضعفا و شیبه ' یخلق ما یشاء و هو العلیم القدیر (۳۰ : ۴۳)

" الله هي وہ حکیم و قدیر هے ' جسنے تم کو کمزور حالت میں پیدا کیا ' پھر طفولیت کي کمزوري کے بعد جوانی کي طاقت و توانائي عطا فرمائي - پھر طاقت کے بعد دوبارہ ضعف و نقاهت اور بڑھاپے کي کمزوري میں ڈالدیا - وہ جس حالت کو چاهتا هے ' پیدا کردیتا هے - اور وہ تمهارے تمام حالتوں سے واقف اور هر حالت کا ایک اندازہ کردینے والا هے "

یهي حالت دنیا میں هر شے کي هے - آغاز و اتمام ' اور ارتقا و انحطاط کے قانون طبیعي کے اثر سے کوئي حیات جسماني و غیر جسماني خالي نهیں -

لیکن با ایں همہ ' هر آغاز اپنے اندر وسط و انتها کیلیے آثار رکھتا هے ' اور هر بیج جو سطح خاک سے سر نکالتا هے ' بتلا سکتا هے کہ اسکا مستقبل کیسا هوگا ؟ انسان کي حیات شخصي کا ابتدائي عهد ایک متشکل و متحرک مضغۂ گوشت سے زیادہ نهیں هوتا - اسکي تمام جسماني و دماغي قوتیں پردۂ خفا میں مستور هوتي هیں ' اور اسکے قواء حیات اس درجہ ضعیف هوتے هیں کہ انکي هستي وجود و عدم کے درمیان معلق نظر آتي هے - تاهم ' انهي میں ایسے آثار و علائم بھي هوتے هیں ' جو اپنے مستقبل کي نسبت پیشین گوئي کردیتے هیں ' اور صاحبان فراست و توسم (۱) کیلیے اُن میں بهت سي بصیرتیں پوشیدہ هوتي هیں :

و ان في ذالک لایات للمتوسمین (۱۵ : ۷۵)

بیشک ' اسمیں بهت سي نشانیاں هوتي هیں ' صاحبان فراست کیلیے -

دعوت و اصلاح

یهی حال هر اصلاح و عمل کي دعوت ' اور هر ارشاد و هدایت کي تحریک کا هوتا هے - گمراهیوں کے بعد جب کبھي هدایت کا ظهور هوا هے ' تاریکیوں کے بعد جب کبھي روشني چمکي هے ' شیطاني قوتوں کے تسلط کے بعد جب کبھي سلطان الهی کا تخت بچھا هے ' تو اسکي ابتدا همیشہ ایسی هي هوئی هے - وہ مثل ایک طفل ضعیف کے پیدا هوتی هے - اسپر بھي ابتدائی عهد ضعف و نقاهت کا گذرتا هے ' جبکہ اسکا وجود حیات ابتدائي کا ایک ضعیف ترین نمونہ هوتا هے - اسکا ظاهري جسم بھي ایک طفل شیرخوار کي طرح صغیر و حقیر هوتا هے ' اور اسکی تمام باطنی قوتیں اور طاقتیں ایک مضغۂ گوشت کے اندر پوشیدہ هوتی هیں - لیکن اسکے بعد پھر وہ بڑھتی هے اور پھیلتی هے ' اسکي پوشیدہ قوتیں اُبھرتی هیں ' اسکی مخفی طاقتیں ظاهر هوتی هیں ' اور اسکے جسم و قوی میں حیرت انگیز اور سریع السیر نشو و نما هونے لگتا هے - یهاں تک کہ ایک زمانہ آتا هے ' جب وہ دعوت صداقت کا طفل شیرخوار ' جو اپني زندگی کیلیے دوسروں کا محتاج تھا ' جسمیں صورت اور حرکت کے سوا اور کوئی انسانی قوت نمایاں نہ تھی ' جسکا قد حقیر ' اور جسکا جسم کمزور و صغیر تھا ' ایک طویل القامۃ ' عریض الکتفین ' قوي البنیہ ' شدید الباس ' اور داراے قواء گونا گوں و بو قلموں ' و خصائص و خصائل عجیبہ و غریبہ بنکر ' ایک عظیم الشان آیۃ قدرت و حکمت الهیہ هو جاتا هے :

و لقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین ' ثم جعلناہ نطفۃ في قرار مکین ' ثم خلقنا النطفۃ علقۃ ' فخلقنا العلقۃ مضغۃ ' فخلقنا المضغۃ عظاما ' فکسونا العظام لحماً ' ثم انشاناہ خلقاً اخر ' فتبارک الله احسن الخالقین - (۲۳ : ۱۵)

" اور هم نے انسان کو جوهر گل سے بنایا ' پھر هم نے اسکو مادۂ حیات کي صورت میں ٹھهرنے کي جگہ دي ' پھر اس مادہ کو ایک لوتھڑا سا بنا دیا ' پھر اس لوتھڑے کو ایک مضغہ کي شکل میں بدلدیا ' پھر اسمیں هڈیاں پیدا هوگئیں ' اور هڈیوں پر گوشت چڑھگیا - اِن تمام مراتب تخلیق کے بعد ' اخر کار اسے بالکل ایک دوسري هی مخلوق بنا کر کھڑا کر دیا - پس سبحان الله ! کیسی عجیب خدا کي قدرت و حکمت هے ' جسکي تخلیق بهتر سے بهتر اور احسن سے احسن تخلیق هے ! ! "

اختلاف نشو و ارتقا

پھر جسطرح مختلف طفولیتوں کا اُٹھان مختلف قسم کا هوتا هے ' اور نشو و نما اور رفتار عروج و ارتقاء کي حالت بھي یکساں نهیں هوتي - اسي طرح تحریک و دعوت کے نشو و ارتقا کي حالتوں میں بھي اختلاف هوتا هے - تم نے بعض بچوں کو دیکھا هوگا کہ ابتدا هی سے ضعیف و نزار هوتے هیں ' یا ذهن و قوی کی تیزي و حدت کا کوئي ظهور انکي بد و طفولیت میں نهیں هوتا -

(۱) توسم کے معنی فراست کے هیں - احادیث میں بھي آیا هے : ان لله تعالیٰ عباداً ' یعرفون الناس بالتوسم (منہ)

[illegible]ار اسلام

الحـــريــــة في الاســـــلام

نظـــام حكـــومــــة اســـــلاميــــه

و امرهـــم شورى بينهـــم (۴۲ : ۳۶)

(۲)

جبلـه بن ايهـم الغســـا ني

جبله بن ايهم غساني ايک عيسائي شاهزادے نے عهد فاروقي ميں اسلام قبول كيا تها - طواف كعبه کے موقع پر اسكي چادر كا ايک گوشه ايک شخص کے پانوں کے نيچے آگيا - جبله نے اسكے منهه پر ايک تهپڑ كهينچ مارا - اسنے بهی برابر كا جواب ديا - جبله غصه سے بيتاب هوگيا اور حضرت عمر کے پاس آكر شكايت كي - آپنے سنكر كها كه تم نے جيسا كيا تها ' ويسی هی اوسكي سزا بهي پائی - اسنے كها :

" همارے ساتهه كوئي گستاخي كرے تو اوسكي سزا قتل هے "

مگر حضرت عمر نے فرمايا :

" هاں ' جاهليت ميں ايسا هي تها ' ليكن اسلام نے شريف و دليل اور پست و بلند كو ايک كرديا "

جبله اس ضد ميں پهر عيسائی هوگيا اور روم بهاگ گيا ' ليكن خليفهٔ اسلام نے مساوات اسلامي كي قانون شكني گوارا نكي -

خود آنحضرت كا اسوۂ حسنه

مساوات قانونی كو چهوڑ كر اسلام كي عام طرز مساوات پر غور كرنا چاهيے - انحضرت تمام مسلمانوں کے آقا اور سردار تهے ' تا هم آپ نے عام مسلمانوں سے اپنے ليے - كبهی كوئي زياده امتياز نهيں چاها -

ايک سفر ميں كهانا پكانے كيليے صحابه نے كام تقسيم كر ليے ' تو جنگل سے لكڑياں لانيكي خدمت سرور كائنات نے خود اپنے ذمه لی !

حضرت انس دس برس خدمت نبوي ميں رهے - ليكن اونكا بيان هے كه اس مدت طويل ميں ميں نے جتني خدمت آپكي كي ' اوس سے زياده آپ نے ميري كي - مساوات كا يه عالم تهـا كه " ما قال لي في شي لما فعلت ؟ " يعني تحكمانه كام لينا يا جهڑكي دينا تو بڑي بات هے ' كبهي آپنے اتنا بهي نه كها كه فلاں كام يوں سے يوں كيوں كيا ؟

غلام اور آقا

ايک صحابی نے اپنے غلام كو مارا تو آپ نے فرمايا :

" يه تمهارے بهائی هيں ' جنكو خدا نے تمهارے هاتهه ميں ديا هے - جو خود كهاؤ - وه انكو كهلاؤ ' جو خود پهنو ' وه انكو پهناؤ "

اسلام نے نهايت شدت کے ساتهه اس سے روكا كه كوئي انسان كسی دوسرے انسان كو ' خواه وه كيسا هي ادني درجه كا كيوں نه سمجها جاتا هو ' " غلام " اور " باندي " كهے ' كيونكه سب خدا هی کے غلام هيں - اسی طرح غلاموں كو فرمايا كه اپنے مربيوں كو آقا نه كهيں كه مساوات اسلامی ميں اس سے فرق آتا هے -

ايک بار ايک صحابی نے آنحضرت كو ان الفاظ سے خطاب كيا كه " اے آقاے من " آپ نے فرمايا : " مجهكو آقا نه كهو - آقا تو ايک هی هے ' يعنی خدا "

صحابه كا طرز عمل

خلفاے راشدين جو تعليم اسلامی کے زنده پيكر تهے ' اونكا بهی هميشه يهی طرز عمل رها - حضرت عمر اور انكا غلام سفر بيت المقدس ميں باري باری سے سوار هوتے تهے - بيت المقدس کے جب قريب پهونچے تو غلام كی باري تهی - غلام نے عرض كيا كه آپ سوار هوں كه شهر نزديک آ گيا - آپ نے نمانا ' اور آخر خليفهٔ اسلام بيت المقدس ميں اسطرح داخل هوا كه اوسكے هاتهه ميں اونٹ كي مهار تهی ' اور اونٹ پر اُسكا غلام سوار تها ! ! حالانكه يه وه وقت تها ' جب كه تمام شهر خليفهٔ اسلام كی شان و عظمت كا تماشا ديكهنے كيليے امڈ آيا تها - يه واقعه مشهور هے - تفصيل كی ضرورت نهيں -

واقعهٔ اجنادين ميں رومي سپه سالار نے ايک جاسوس مسلمانوں کے دريافت حال كيليے معسكر اسلام ميں بهيجا - جاسوس اسلام کے ان سچے نمونوں كو ديكهكر جب واپس آيا ' تو رومی سپه سالار سے ايک تحير کے عالم ميں بول اٹها :

هم با لليــل رهبـان	يه لوگ راتوں كو استغراق عبادت ميں
و با لنهـــار فرسـان -	راهب هوتے هيں مگر دن كو شهسوار - اگر
لو سرق ابن ملـكهـم	انكا شاهزاده بهي چوري كرے تو هاتهه
قـــطعــوه ' و اذا	كاٹ ڈاليں ' اور اگر زنا كرے تو اُسے بهی
زنـــي رجمـــوه	رجم كريں

خصائص مسلم كی يه اصلی تصوير تهی !

مساوات قانوني كي ايک مثال وحيد

قبيلهٔ مخزوم كي ايک عورت چوري ميں ماخوذ هوئي - قريش نے رسول الله صلی الله عليه وسلم سے سفارش كرنے كيليے حضرت اُسامه كو آماده كيا ' جنكو آپ بهت عزيز ركهتے تهے - ليكن جب اس واقعه کے متعلق اُسامه نے آپ سے سفارش كي تو آپنے لوگوں كو جمع كرکے فرمايا :

انمـا أهلـک الذين	اے لوگو ! تم سے پہلے قوميں اسليے هلاک
قبلكم ' انهـــم كانوا اذا	كي گئيں كه جب اُن ميں سے كوئي
سرق فيهـم الشريف '	بڑا آدمي چوري كرتا تها (چوري كا
تركوه ' و اذا سرق فيهم	ذكر صرف خصوصيت واقعه كي بنا پر هے
الوضيــع ' اقاموا عليه	ورنه اس سے مراد عام جرائم هيں)
الحد و - ايم الله ' لو ان	تو لوگ اوسكو چهوڑ ديتے تهے ' پر جب

المنافقون المفسدون ' و الملحدون المارقون - و یابی الله الا ان یتم نورہ و لو کرہ الکافرون -

یه کاروبار الهیه کا وہ مقصد وحید ہے که دنیا میں شریعتوں کا ظهور اسی لیے هوا ' آنکے متبعین اور ایمۂ و خلفا کی زندگیاں اسی غرض سے مقدس کي گئیں ' صداقتوں کے علم اسی کے اعلان کیلیے لهراے ' تاریکیوں میں روشنی کے منارے اسی کے واسطے ظلمت ربایے عالم هوے ' اور حق و هدایت کے معبد جب کبهی تعمیر هوے تو اسی کے نام پر پکارے گئے -

یه ایک تلوار ہے ' جسکو الله کا هاتهه چمکاتا ہے ' تاکه شیطان اور اسکی فوجوں کو خاک و خون میں لوٹاے - یه ایک علم حقانیت ہے ' جو الله کے مخفی هاتهوںسے بلند هوتا ہے ' تاکه شیطان آباد ضلالت میں الله کي حکومت کا اعلان کردے - یه نصرت و فتح مندي کي ایک جنود مخفی ہے ' جسکو خدا اپنے بندوں کے تابع کردیتا ہے ' تاکه وہ ضلالت و مفاسد کے شیاطین سے حرب و قتال کریں ' اور انکی پهیلائی هوئی خباثت سے اسکی زمین کو پاک کردیں - یه شہنشاهوں کی سی عظمتوں اور ملکوں اور قوموں کی سی طاقتوں کا ظهور هوتا ہے ' تاکه جو پرستاران ابلیس الله کی جلال صداقت کی تحقیر کرتے هیں ' انکو الله کي عزت کي خاطر ذلیل و رسوا کرے ' انکے مغرور سروں کو اپني جبروت حق و صداقت کے پانوں سے ٹهوکر مارے اور ظالمانه روندے ' انکے غلیظ و تاریک سینوں کو اعلان و ارشاد کے نیزہ هاے بے امان سے چهلني کردے ' انکے دعوا هاے باطله و اعلانات کاذبه کي بڑي بڑي عمارتوں کو ' جنکي بنیادیں شیطان کے هاتهوںسے محکم ' اور جنکي محرابیں ارواح خبیثه کي پرواز سے بلند کي گئي هیں ' یکسر مسمار و منهدم کردے -

انساني استبداد و استعباد کے وہ مهیب بت ' جنهوں نے اپني غلامي کي زنجیروںسے خدا کے بندوں کو جکڑ دیا ہے ' اور جنکي قوۃ شیطانیه کے مظاهر کبهي حکومتوں کے جبر و تسلط کی صورت میں ' کبهي دولت و مال اور عز و جاہ کے غرور میں ' کبهي جماعتوں کي حکمراني اور رهنمائي کے ادعا میں ' اور کبهي علم و فضل اور زهد و تقوی کے گهمنڈ میں ' غرضکه مختلف شکلوں اور مختلف ناموں سے الله کے بندوں کو الله سے چهیننا چاهتے هیں ' در حقیقت ارض الهي پر طغیان و فساد کا اصلي منبع ' اور شر و فتن کا حقیقي سرچشمه هیں - پس خدا ' جو صداقت کي پرورش کرنے والا ' اور باطل کو اسکي مرادوں میں ناکامي بخشنے والا ہے ' کبهي بهي اپنے قدرت کي نیرنگیاں دکهلانے سے غافل نہیں هوتا - وہ اعلان حق اور قیام امر کیلیے همیشه ایک یکساں اور غیر متغیر قانون کے ماتحت صداقتوں کو ظاهر کرتا ' اور اسکے ذکر کو اپنی عظمت و جبروت سے علو و رفعت بخشتا ہے - تا حق و باطل میں معرکۂ قتال گرم هو - جنود الهي اور جنود شیطاني باهم صف آرا هوں - تلواریں چلیں ' اور نیزوں کے سرے دل و جگر میں اتریں - بالاخر جب حوصلے نکل جائیں ' همتیں ختم هوجائیں ' غرور اور گهمنڈ کی حسرتیں ایک ایک کرکے پوري هو رهیں ' اور انسان اپني ساري طاقت کو آزمالے ' تو پهر بالاخر جس طرح که همیشه هوا ہے قدرت الهي کو فتح هو ' امر بالمعروف کي چهني هوئي حکومت پهر واپس آجاے ' اور یه نصرت عظیم اور فتح مبین حق و صداقت کیلیے ایک کهلي هوئي نشاني هو :

و لقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین - انهم لهم المنصورون و ان جندنا لهم الغالبون (۳۷ : ۱۷۱)

" اور هم نے اپنے جن بندوں کو ارشاد و هدایت کیلیے لوگوں کي طرف بهیجا ' انکي نسبت پہلے هي دن سے همنے کہدیا ہے که هماري تائید و نصرت سے یقیناً وهي فتح یاب و مظفر هونے والے هیں ' اور بیشک هماري هي فوج سب پر غالب آکر رهیگي "

ظهور و ورود ! !

شریعت الهی ایک ہے ' اور صداقت کے بہت سے نام هوں ' مگر اسکا وجود ایک سے زائد نہیں - و لله در ما قال :

عباراتنا شتی و حسنک واحد
و کل الی ذاک الجمال یشیر !

پس صداقتوں کا ظهور همیشه یکساں هوا ہے ' اور خواہ وہ کسی نام سے ظاهر هوئي هوں ' مگر اسی امر بالمعروف کي حقیقت میں داخل هیں - حضرت ابراهیم نے کلدانیوں کا بت خانه توڑا ' مگر حضرت موسی نے فرعون کي شخصي حکمراني کے ظلم و استبداد کا بت اور بني اسرائیل کي غلامي کي زنجیریں توڑیں -

پس چونکه امر بالمعروف و نهی عن المنکر بهي ایک حقیقت ہے ' جو حقائق نبوت سے ماخوذ اور اسي کے فیضان جاری کا اقتباس ہے ' اسلیے اسکے متبعین کي سنت بهي همیشه ایسي هي رهي ہے ' اور همیشه ایسي هي رهیگي - وہ هر باطل پرستی کا استیصال کرنا چاهتي ہے ' جو مرضات الهیه کے خلاف هو ' خواہ اسکا نام دنیا نے سیاست رکها هو ' خواہ مذهب ' اور خواہ تم اسکو اخلاقی اباطیل سے موسوم کرو خواہ تمدني سے ' مگر جب کسی تاریکی کے مقابلے میں روشنی چمکے ' جب گمراهیوں کی رات کے بعد صداء هدایت کا آفتاب طلوع هو ' اور جب شیطان کی خوشیوں کی جگه خداے رحمان کی خوشیوں کی پکار هو ' تو تم یقین کرو که وہ صداقت ' جو همیشه آیا کرتی تهی ' آگئی - وہ جمال هدایت و سعادت ' جس نے سخت سی سخت تاریکیوں میں اپنے چهرۂ منور کو بے نقاب کیا تها ' اب پهر نظارہ گیاں حقیقت کیلیے بے نقاب هوگیا ' اور خداے قدوس و قیوم نے " امر بالمعروف و نهی عن المنکر " کی سنت مرسلین و صدیقین کو پهر از سر نو زندہ کردیا : و من یطع الله و الرسول ' فاولئک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین و الصدیقین و الشهداء و الصالحین ' و حسن اولائک رفیقا (۴ : ۷۱)

اطلاع

دفتر الهلال کے ذریعه پریس کا تمام سامان ' اور لیتهو اور ٹائپ کي مشینیں ' نئي اور سکینڈ هنڈ ملسکتي هیں -

هر چیز دفتر اپني ذمه داري پر دیگا -

سردست بعض مشینیں فروخت کیلیے موجود هیں :-

(۱) ٹائپ کي ڈبل کراؤن سائز ' پین کي مشین ' جو بہترین اور قدیمي کارخانه ہے - اس مشین پر صرف دو ڈهائي سال تک معمولي کام هوا ہے - اسکے تمام کیل پرزے درست اور بہتر سے بہتر کام کیلیے مستعد هیں -

ابتدا سے الهلال اسي مشین پر چهپتا ہے - دو هارس پاور کے موٹر میں سوله سو في گهنٹه کے حساب سے چهاپ سکتي ہے -

چونکه هم اسکي جگه بڑے سائز کي مشینیں لے چکے هیں - اسلیے الگ کردینا چاهتے هیں -

(۲) ٹیڈل مشین ' جو پانوں سے بهي چلائي جاسکتي ہے ڈیمائي فولیو سائز کي - اس پر هاف ٹون تصاویر کے علاوہ هر کام جلد اور بہتر هوسکتا ہے -

قیمت بذریعه خط و کتابت طے هوسکتي ہے - جو صاحب لینا چاهیں ' وہ مطمئن رهیں که هم اپني ذاتي ضمانت پر انهیں مشین دینگے ' اور اپنے اخلاقي وقار کو لین دین کے معاملات میں ضائع کرنا نہیں چاهتے -

منیجر الهلال پریس

اسمیں امیر معاویہ کے نائب نے مکر و خدع سے کام لیا تھا ' اور قوم کو دھوکا دینا چاہا تھا -

حضـــرت امیر کي تصـــریح

امیر معاویہ نے حضرت عایہ امیر السلام کو لکھا تھا کہ تمکو خلیفہ کس نے بنایا ؟ حضرت جواب میں فرماتے ھیں :

انه بایعنی القوم الذین بایعـوا ابا بکر و عمـر و عثمان ' وعلي ما بایعوھم علیه ' فلـم یکن للشاهد ان یختار ' ولا للغائب ان یرد - و انما الشـــوری للمهـاجرین والانصـــار فان اجتمعوا علی رجل و سموہ اماماً ' کان ذلك رضی ' فـان خرج من امر هم خارج بطعـــن اوبدعة ردوہ الی مـا خرج منه ' فان ابی قاتلوہ علـی اتبـاعـه غیـــر سبیـــل المـــومنین - (نـــہـــج البـــلاغـه ج - ۲ - ص - ۷ - مصر)

جس قوم نے ابوبکر و عمر و عثمان کی بیعـــت کي تھی ' اور جن شرائط پر بیعت کی تھي ' اوسی نے ' اونھی شرائط پر میري بھی بیعت کي - جو مجلس انتخاب میں موجود ھو اوسکو حق نہیں کہ اپنی راے پر اڑا رھے ' اور جو غیر حاضر ھو اوسکـو حق نہیں کہ اپنی غیر حاضري کی بنا پر انتخاب عام کو رد کردے - حق مشورہ مہاجرین و انصار کو ھے ' اگر وہ کسی ایک شخص پر متفق الراے ھوجائیں اور اسکو امام مقرر کردیں تو یہ اونکی رضاے عام پر دال ھے ' پس اگر کوئی اونکی متفق علیه راے سے کسي طعن یا بدعت کے سبب سے علحدہ ھو تو اونپر واجب ھوگا کہ جس سے وہ علحدہ ھوا اوسکے قبول پر مجبور کیا جاے - اگر وہ اب بھی نمانے تو اجماع راے مسلمین کي مخالفت کي بنا پر اوس سے جنـگ کریں "

حقیقت یہ ھے کہ جناب امیر نے ان چند فقروں میں انتخاب خلافت و جمہوریت کے تمام ارکان کی بہترین تفصیل کردی ھے ' اور ایسی تفصیل ' جس سے بہتر تفصیل آج بھی نہیں ھوسکتی -

یزید کي خلافت سے انکار

امیر معاویہ کے عامل نے جب یزید کي نسبت مدینے میں خطبہ پڑھا اور کہا کہ خلافت کیلیے امیر المومنین یزید حسب سنت اسلام خلیفہ ھوتے ھیں ' تو فوراً ایک مسلمان نے کھڑے ھوکر علانیہ کہدیا کہ تم جھوٹے ھو - اسلام سے اس استبداد اور وراثت کو کیا تعلق ؟ یوں کہو کہ وہ شاھان روم و فارس کیطرح پادشاہ ھوتا ھے ! یہ واقعہ تمام تاریخوں میں موجود اور مشہور ھے -

اس واقعہ سے معلوم ھوتا ھے کہ کسي رئیس کا تقرر اگر بشکل انتخاب نہو تو وہ مسلمانوں کے نزدیک امام اسلام نہیں ھوسکتا تھا ' بلکہ قیصر و کسراے اسلام سمجھا جاتا تھا - آنحضرت نے اپني مشہور حدیث میں اسي قسم کي حکومت کو " ملـک عضوض " فرمایا ھے - اسي لیے حضرت عمر نے انتقال کے وقت اعلان فرما دیا کہ میرے بیٹے عبد اللہ کا خلافت میں کوئي حصہ نہیں -

بنـــو امیـہ

خلافت راشدہ کے بعد بنو امیہ کا دور فتن و بدعات شروع ھوتا ھے ' جنھوں نے نظام حکومت اسلامي کی بنیادیں متزلزل کردیں - تاھم جب اونھی میں قامع بدعت ' محي السنة ' حضرت عمر بن عبد العزیز پیدا ھوے ' تو گو حسب سنت " ملک عضوض " سلیمان بن عبد الملك نے انھیں اپنا جانشیں مقرر کردیا تھا ' تاھم چونکہ از روے شریعت اسلام کسي امام کے نصب کے لیے اسقدر کافی نہ تھا ' اسلیے انھوں نے مسجد عـام میں فرما دیا : مسلمانو ! چونکہ از روے اسلام تمھارے انتخاب عام سے میرا تعین نہیں ھوا ' اسلیے میں خلیفہ نہیں ھوں - تمھیں حق ھے کہ میرے سوا کسی اور کا انتخاب کرلو -

انکے اصل الفاظ یہ تھے :

ایها الناس انی ابتلیت بـهذا الامر مـــن غیر رای منی ولا طلبة ولا مشورة من المسلمین ' و انی قد خلعت ما فی اعناقکـم من بیعـتی ' فاختاروا لانفسکم غیری -

لوگو ! میں اپنی راے اور خواهش اور مسلمانوں کے عام مشورہ کے بغیر امارت کے عذاب میں مبتـلا ھوگیا ھوں ' اسلیے میں تمکـو اپنی بیعت کے بار سے سبکدوش کردیتا ھوں - اب تم اپني راے میں بالکل مختار ھو - میـرے سوا جسکو چاھو اپنا امام بنا لو -

طریق بیعت بقیۂ شوری ھے

جسطرح ارتقاے انساني کے بعد بھي گذشتہ اعضـاے اثریہ کا وجود باقي رہ گیا ھے ' بعینہ اسیطرح گو بعد کي اسلامی حکومتوں سے خصوصیات حکومت اسلامیہ ایک ایک کرکے رخصت ھوگئیں ' تاھم گذشتہ طرز حکومت کے بعض اعضاے اثریہ کا وجود اب تک باقي ھے - میري مراد اوس سے " بیعت " ھے - بیعت کے یہہ معنے ھیں کہ تمام افراد ملک اپنے اپنے حکام شہر کے دربار میں جمع ھوکر بادشاہ کي حکومت تسلیم کرلینے کا اقرار کریں ' اور دار الحکومت میں بھي عہدہ داران کبار مثلاً وزرا ' سرداران فوج ' قضاۃ ' اُمرا ؤ حکام ' اور اعیان بلد ' بادشاہ کے حضور میں آکر اعتراف حکومت و وعدۂ اطاعت کریں - دولت امویہ ' دولت عباسیہ ' اور تمام اسلامي سلطنتوں میں ھمیشہ اسپر عمل رھا - ھندوستان کي دولۃ مغلیہ کي تاریخ اسپر شاھد ھے - اور ترکی میں ھر نئے سلطان کی تخت نشینی کے بعد اولین دربار بیعت کا ھوتا ھے -

فقہا و متکلمین

فقہا و متکلمین اسلام نے " امامت و حکومت " کي جو شرطیں قرار دي ھیں ' آن سے بھي مسئلہ " انتخاب امام " پر روشني پڑتي ھے - گو انھوں نے جو کچھہ لکھا ھے وہ صرف حضرت ابوبکر و عمر کے طریق انتخاب کو اصول قرار دیکر لکھا ھے ' تا ھم انتخاب اور شوری کو اصول اسلامی تسلیم کرتے ھیں -

قاضي " ماوردي " المتوفي سنہ ۴۰۵ لکھتے ھیں :

الامامـة تنعـقد بوجهین : احدهما باختیار اهل الحل و العقد ' و الثـانی بعهـد الامـام من قبل - (الاحکام السلطانیه ص - ۵ - مصر)

خـلافت چند طریقوں سے منعقد ھوتی ھے : ایـک تـو ملـک کے اھل الراے اشخاص کے انتخاب سے ' دوسـرے اس سے کہ امام سابق خود کسی کا نام متعین کردے -

علامہ " تفتازانی " شرح مقاصد میں لکھتے ھیں :

وتنعقد الامامة بطرق : احدهما بیعة اهل الحل والعقد من العلماء والرؤساء و وجوہ الناس - (بحث امامت)

خلافت چند طریقوں سے منعقد ھوتی ھے : ایک یہ کہ معززین قوم رؤسا ' اور علما وغیرہ اھل الراے اشخاص بیعت کریں -

سید سند اور قاضی عضد الدین مواقف و شرح مواقف میں جو عقائد اھل سنت کی موثق ترین تصنیف ھے ' لکھتے ھیں :

وانها (الامامة) تثبت بالنص من الرسول ومن الامام السابق بالاجماع وتثبت ایضاً ببیعة اهل الحل والعقد عند اهل السنـة والجماعة والمعتزلة والصالحیة من الـزیدیـة (ص ۶۰۶)

خلافت ' رسول اور امام سابق کی تعیین سے اجماعاً ' اور اھل حل و عقد ملک کی بیعت سے منعقد ھوتی ھے ' اھل سنت و جماعت ' معتزلـہ ' اور صالحیۂ زیدیـہ کے نزدیک ایسا ھی ھے

فاطمة بنت محمد سرقت ' لقطعت يدها (بخاري الشفاعة في الحدود)	كوئي عام آدمي چوري كرتا تو اوسكو سزا ديتے - ليكن خدا كى قسم' اگر محمد كي بيٹي فاطمه بهي چوري كرتي تو اوسكے هاتهه بهى ضرور كاٹے جاتے -

يه هے اسلام كي فرماں روائي كي اصلي تصوير' اور يه هے وه مساوات كي حقيقي تعليم' جسكے ساتهه اعمال نبوت كا اسوهٔ حسنه بهي پيش كرديا گيا تها - يه سچ هے كه انقلاب فرانس نے يورپ كو استبداد و تسلط اور امتياز افراد سے نجات دلائي' اور اس نے معلوم كيا كه هر انسان بلحاظ انسان هونے كے انسان هے' اگرچه وه سر پر تاج' اور هاتهه ميں عصاء حكومت ركهتا هو - ليكن با ايں همه آج بهي' جبكه تمام يورپ نے شخصي فرماں روائي كا جنازه اٹهه چكا هے' جبكه قانون كي عزت سب سے بالا تر سمجهي جاتي هے' جبكه مساوات و ازادي كے غلغلوں سے اسكا گوشه گوشه گونج رها هے ايک نظير بهي ايسى پيش كي جا سكتى هے' جسميں فرماں رواے وقت نے ايسے صاف اور سچے لفظوں ميں مساوات انساني كا اعلان كيا هو' اور خود اپنے اوپر اسكا نمونه پيش كرنے كيليے آماده هو؟

انگلستان ميں پاد شاه قانون كا تابع بيان كيا جاتا هے' اور امريكه و فرانس ميں پريسيڈنٹ ايک عارضى مشوره فرماے حكومت سے زياده نهيں' ليكن اگر واقعات و نظائر كے جمع كرنے پر متوجه هوں تو صدها واقعات پيش كيے جا سكتے هيں' جنسے ثابت هوتا هے كه قانون نے اس دور مدنية و آزادي ميں بهي اعلے و ادنى اور باد شاه و رعايا كا ويسا هى فرق قائم ركها هے' جيسا كه هندوستان ميں (منو) كے زمانے ميں تها' يا دور مظلمه كي اُن انساني پرستش گاهوں كے عهد ميں' جس كو آج تاريخ لعنت و نفريں كے ساتهه ياد كرتي هے!

هم كو يورپ كى اُن عدالتوں كا نشان دو' جهاں پاد شاه وقت ايک معمولى فرد رعايا كے دعوے كى جواب دهى كيليے آكر كهڑا هو' كيونكه هم نه صرف مدينے كى اُس ساده عدالت كدهٔ مسجد هى ميں' بلكه دمشق اور بغداد كے پُر شوكت عدالت خانوں ميں بهى ايسا هى ديكهه رهے هيں - همكو وه قانون بتلاؤ جس نے چوري كى سزا سپاهى كے لڑكے كى طرح' پاد شاه كى لڑكى كو بهى دينى چاهى هو' كيونكه عرب كے اُس قدوس پاد شاه كا اعلان هم پڑهه رهے هيں' جو پادشاهتوںكو مٹانے كيليے آيا تها -

كيا آج بهى قانون عملاً ادنى و اعلى ميں تميز نهيں كرتا؟ كيا كل كى بات نهيں هے كه انگلستان ميں ايک مدعى كے جواب ميں پارليمنٹ نے اعلان كرديا تها كه پاد شاه عدالت ميں حاضر نهيں هوسكتا؟ اور نه كوئى اعلى سے اعلى عدالت اسكے نام سمن جاري كرسكتى هے؟ يه اعلان هى نهيں هے بلكه قانون هے' كيونكه قانون نے با ايں همه ادعاء مساوات' پاد شاه كو عدالت كى حاضري سے بري اور مستثنى كرديا هے!!

صديوں كى جد و جهد كے بعد دنيا كا آج حاصل حريت اس سے زياده نهيں' پهر وه دعوت كيسى مقدس و محترم' اور وه مويد من الله هاتهه كيسا عظيم و جليل تها' جس نے چهٹى صدي كى تاريكى ميں حقيقى حريت و مساوات انسانى كا چراغ روشن كيا' اور اعلان كرديا كه:

" لو ان فاطمة بنت محمد سرقت' لقطعت يدها " [صلے الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم]

خليفهٔ اول كا اعلان

اور مساوات كا تخيل عمومى

حضرت ابوبكر نے خلافت كى جو پهلى تقرير كى تهى' اوسكے حسب ذيل فقرے پڑهو:

وان اقوئكم عندي الضعيف حتى اخذ له بحقه' وان اضعفكم عندي القوي' حتى آخذ منه الحق (ابن سعد ج ۳ ص ۱۲۹)	تم ميں جو قوى هے وه ميرے نزديک ضعيف هے' يهاں تک كه ميں اوس سے حق وصول كروں - اور جو ضعيف هے وه قوي هے' تا آنكه ميں اوسكو اوسكا حق نه دلوا دوں -

اس مساوات كى تعليم نے پيروان اسلام كے قلب و دماغ كو حريت و مساوات كے تخيل سے لبريز كرديا تها - فارس كى لڑائى ميں جب مغيره بن شعبه ايرانى سپه سالار كے پاس سفير بنكر گئے' اور تخت پر اُس كے برابر بيٹهه گئے' تو درباريوں نے يه سوء ادب ديكهكر تخت سے اتار ديا تها - اسپر اونكے منه سے كس بيساختگى كے ساتهه يه الفاظ نكلے هيں:

انا نحن معشر العرب لا يتعبد بعضاً بعضاً (طبري ص: ۱۰۸)	هم مسلمانوں ميں تو ايک دوسرے كو غلام سمجهنے كا دستور نهيں هے' يه تمهارا كيا حال هے؟

امتداد زمانه نے خصوصيات اسلام بهت كچهه مٹادیے تاهم اس واقعه سے كون انكار كرسكتا هے كه آج بهى مهذب ترين ممالک ميں سياه و سپيد قوميں اپنى عبادت گاهوں ميں ايک دوسرے كے ساتهه صف ميں نهيں بيٹهه سكتيں' ليكن مساجد اسلاميه ميں ايک ادنى ترين مسلمان ايک امير الامرا بلكه شاه افغانستان كے پهلو به پهلو كهڑا هوتا هے' اور كوئى اوسكو اپنى جگه سے هٹا نهيں سكتا - كيا ان تعليمات و واقعات كے بعد بهى كها جا سكتا هے كه اسلام ميں مساوات نهيں؟ اور اس بارے ميں وه آج يورپ سے درس حريت لينے كا محتاج هے؟

نظام جمهورى كا تيسرا ركن:

امام يا خليفه كا تقرر انتخاب عام سے هو' اور دوسروں پر حقوق ميں اوسكو كوئي ترجيح نهو -

اس مبحث كو هم دو حصوں ميں بيان كرينگے:

(۱) تاريخ شاهد هے كه خلفاے راشدين ميں سے كسى كا تقرر بحق وراثت يا باستبداد راے نهيں هوا بلكه مجمع عام ميں مهاجرين و انصار كى كثرت راے سے (جو بمنزلهٔ اركان خاص تهے) اور عام مسلمانوں كے قبول سے هوا (جو بمنزلهٔ اركان عام تهے) - حضرت ابوبكر كا انتخاب نشستگاه بنو ساعده ميں حضرت عمر كى تحريک' مهاجرين و انصار كى تائيد' اور عامهٔ مسلمين كى پسنديدگي سے هوا - حضرت عمر كا انتخاب حضرت ابوبكر كى تحريک' مهاجرين و انصار و عامهٔ مسلمين كى تائيد و قبول سے هوا - حضرت عثمان كو عبد الرحمن بن عوف وغيره كى ايک مجلس نيابى كے انتخاب اور علم اهل مدينه كے مشوره سے خليفه بنايا گيا - اسى طرح حضرت امير اهل مصر و اهل مدينه كى تجويز و قبول سے خليفه منتخب هوئے -

حضرت عمر نے تو صاف فرما ديا " لا خلافة الا عن مشورة " (كنز العمال ج - ۳ ص ۱۲۹) يعنى خلافت صرف عام مشوره سے طے هو سكتي هے' شريعت ميں اسكے تعين كا اور كوئى ذريعه نهيں -

واقعهٔ تحكيم ميں حضرت امير عليه السلام اور امير معاويه كي معزولي ميں بهي قوم هى كي راے سے مدد ليني پڑي' گو

ناموران غزوۂ بلقان

افان مات فانتـم الخـالـدون ؟

مسلمانوں کے بحري کارنامے

به تذکـرۂ " حمیـدیه "

دنیا میں کیا کیا انقلاب هوے ' کیا کچهه تبدیلیاں پیش آئیں ' مگر زمانه کي بے اعتنا پیشاني پر نه کبهي شکن آئی ' نه آنے کي امید ہے - سلطنتیں مٹ مٹ گئیں - بنیں اور پهر بگڑیں - قومیں گریں اور پهر ابهریں - نئے نئے تمدن قائم هوئے اور فنا هوگئے - سب کچهه هوا ' مگر زمانه کے اطمینان و استقلال میں ایک ذرہ برابر بهی فرق نه آیا :

هزاروں اٹهه گئے ' واقی وهی رونق ہے محفل کی !

آج وہ یورپ کے جنگی بیڑہ کو دیکهه رہا ہے ' اسکي بحري طیاریوں کا غلغله ہے ' جہازوں اور جہاز رانوں کی استعداد حربي کا نظارہ سامنے ہے - لیکن کل اسی کی نظر سے یه کیفیت بهی گذر چکي ہے که خلافت راشدہ کا دور ہے - حضرت عثمان کا عهد خلافت ہے گورنر بحرین (علاء بن حضری) نے اسلام میں سب سے پہلے ایک بیڑہ مرتب کیا ہے ' اور مسلمان بحري معرکے سر کررہے هیں - امیر معاویه کے جنگي بیڑہ میں (بقول موسیو گستاولي باں) بارہ سو جہازوں کے هولناک سلسلے نے ایک دنیا کو مبہوت و مرعوب کررکها ہے - عبد الملک اور ولید بن عبد الملک نے تونس میں جہاز سازي کے کارخانے (دار الصناعه) قائم کیے هیں - بنی الاغلب کا بیڑہ - جس میں تین سو جنگي جہاز هیں - جنوبي اطالیا کو زیر و زبر کررہا ہے - مصري بیڑے کي تمام سواحل افریقه بلکه یورپ تک دهاک بندهي ہے ' اور وہ عظیم الشان کارخانۂ جہاز سازي قائم ہے ' جسکی تفصیل (مقریزي) نے کئي جزوں میں بیان کی ہے - عبد المومن نے مراکش میں جہاز راني اور بحري جنگ کي تعلیم کے لیے ایک مدرسه قائم کررکها ہے ' جس میں اس فن کا باقاعدہ درس هوتا ہے ' اور مشق کرائي جاتي ہے - سلطان سلیمان عثماني کي بحري طاقت سے دنیا لرز رهي ہے - طورغود و باربروس نے تہلکه ڈال دیا ہے - عملي مشق کے لیے علمي کتابیں اس فن میں تالیف هو رهي هیں ' جن کا تذکرہ کشف الظنون میں موجود ہے -

زمانے نے مسلمانوں کے بحري کارناموں کے تمام دور دیکهے عظمت و جبروت کے یه تمام نظارے ایک ایک کرکے اسکے سامنے سے گذرے - خشکي اور تری ' دونوں پر انکو حکمراں و فرماں فرما پایا - لیکن عروج کے بعد زوال ' اور بہار کے بعد خزاں ناگزیر ہے - جو آنکهیں بہار کے عیش کدۂ گلزار کي شادابیوں کو دیکهه رهي تهیں ' پهر انهیں آنکهوں نے خزاں کي بربادیوں کو خشک پتوں ' اور بے برگ و بار ٹہنیوں کے المناک منظر میں بهي دیکها : و تلک الایام نداولها بین الناس !

* * *

چراغ جب بجهنے لگتا ہے ' تو ایک مرتبه اسکو چمکنے اور ابهرنے کی آخري مهلت دیدي جاتي ہے - شاید چشم زمانه کیلیے مسلمانوں کي بحري زندگي کا یه تیسرا منظر بهي شمع سحر کا آخري سنبهالا تها ' جو موجودہ جنگ کے واقعات میں عثمانی امیر البحر (رؤف بک) نے جہاز (حمیدیه) کے یادگار کارناموں سے دکها دیا ہے !

جبکه موجودہ جنگ کے الم ناک خسائر بربادیوں اور ناکامیوں کي ایک ظلمت محیط تهے ' تو یکا یک تاریکي کا پردہ چاک هوا ' اور بطل عظیم (رؤف بک) کے روے منور نے کامیابي کي ایک شمع روشن کردي !

شاید هماري زندگي کے یه آخري مناظر هیں - زمانے کی آنکهوں نے یه منظر بهي دیکهه لیا - اگر یه بیمار مرگ کا سنبهالا تها ' تو خوش هیں که اسکي بیمار حرکت زندگي بهي ایسی تهي ' جو صحت و توانائی کو شرمندہ کرتي تهی !

حمیدیه کی زلزله اندازي ' ناگهاني نموداري ' اچانک ظهور ' حریفوں کو ته و بالا کر ڈالنا ' نظروں سے غائب هوجانا ' پهر پہونچنا ' اور پاني میں آگ لگا دینا ' پهر دم کے دم میں ازمیر جا رهنا ' یکایک بیروت میں نظر آجانا ' دن میں بندرگاہ سویس سے کوئلا بار کرنا ' اور شب کو سواحل بلقان پر چهاپا مارنا ' ابهي ابهي یونان کے جہازوں کو غرق کرنا ' دوسرے هي لحظه میں بے نشان هو رهنا ' اور پهر دمشق و طرابلس کے سواحل پر دکهائی دینا ' یه سارے طلسم زمانے کي نظروں میں پهرتے رہے - فانوس خیال میں طرح طرح کی شکلیں آئیں ' اور جاتي رهیں : کانه لم یکن شیأ مذکورا -

نمود اپنی دکها وہ گهڑي میں ڈوب گیا
کہے تو میر بهی ایک بلبله تها پانی کا

رؤف بے - جن کا ابهی ابهی تذکرہ هوا ہے - محمد مظفر پاشا رکن مجلس بحریۂ عثمانی کے فرزند هیں - سنه ۱۸۷۱ ع میں پیدا هوے ' زاد بوم خاص استنبول ہے - اُنکو ابتدا هی سے بحریات کا مذاق تها ' اور یہی تعلیم بهی اونهیں دي گئی - تکمیل کے بعد جہاز (مجیدیه) میں متعین هوے ' اور پهر کروزر (شوکت طورغود) میں ترقی پائی - سنه ۱۹۱۱ ع میں جزیرۂ ساموس کی بغاوت فرو کرنے پر (حمیدیه) کی افسري ملی ' یمن میں عزت پاشا کی مدد کے لیے گئے اور نیکنامی کے ساتهه واپس آئے - جنگ طرابلس کے موقع پر اطالیوں نے سمندر کے ناکے بند کر رکهے تهے ' مگر رؤف بک کی حیرت انگیز قابلیت نے اِس بندش کی ذرا بهی پروا نه کی اور سامان حرب کی کافی مقدار طرابلس پہنچا دي - جنگ بلقان میں گو هلال کو خم کهانا پڑا ' مگر تاریخ میں اُن کے سربلند کارنامے همیشه علو و رفعت کا سبق دیتے رهینگے - ترکی کے علاوہ جو آنکی

دوسری جگہ اسی کتاب میں مذکور ہے :

وللامة خلع الامام وعزله بسبب يوجبه مثل ان يوجد منه ما يوجب اختلال احوال المسلمين وانتكاس امور الدين كما كان لهم نصبه واقامته لانتظامها واعلائها وان ادى خلعه الى الفتنة احتمل ادنى المضرتين (ص-۲۰۷)

" قوم کو حق حاصل ہے کہ کسی سبب سے خلیفہ کو معزول کرا دے - مثلاً اس سبب سے کہ مسلمانوں کے حالات اور امور دین کے انتظامات و تدابیر اوسکے باعث خلل پذیر ہو جائیں ' جسطرح کہ اوسکو خلیفے کے تقرر و انتخاب کا حق امور اسلامیہ کے انتظام و ترقی کیلیے تھا ' اسی طرح معزولی کا بھی ہے - اور اوسکی معزولی سے فتنہ برپا ہو تو پھر معزولی اور خلل احوال مسلمین ' ان دونوں میں سے جسکا ضرر کم ہو ' اوسکو برداشت کرلیا جائیگا "

عام کتب عقائد موجودہ
اور نظام حکومۃ اسلامیہ

یہ موقعہ نہیں کہ ان تصریحات متکلمین و اصحاب عقائد کی نسبت زیادہ بحث کی جاے ' تاہم چند اشارات ضروری ہیں :

(۱) کتب کلام و عقائد میں اصل اصول شوری ' و اجماع امت ' و انتخاب امام ' و عدم تشخص و تعین شخصی کو صاف طور پر لکھا ہے ' اور گو اس سے انکا مقصد نظام حکومۃ اسلامیہ کی تعبیر نہ تھا بلکہ زیادہ تر فریقانہ بحث و جدل ' اور خلافۃ راشدہ کا اثبات ' تاہم اصول مشورہ و جمہوریت کے اکثر مباحث اسکے ضمن میں اگئے -

لیکن اسمیں شک نہیں کہ جس اہمیت و وسعت کے ساتھہ اس مسئلے کو کتب عقائد و کلام بل جمیع مدونات اسلامیہ میں ہونا چاہیئے تھا ' اور ایک ایسے اصولی اور بنیادی مسئلہ کیلیے جس توجہ و اعتنا کی ضرورت تھی ' اگر اسکو پیش نظر رکھیے ' تو نہایت درد و افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ جو کچھہ لکھا گیا وہ کافی نہیں ' اور جس نظر اہمیت کا وہ مستحق تھا ' اس نظر سے عام طور پر ائمۂ اسفار و اساطین قوم نے اسے نہ دیکھا -

لیکن اس اغماض سے نفس مسئلہ کی اہمیت کی تضعیف صحیح نہوگی ' بلکہ در اصل یہ حالت بھی مثل اور بہت سی حالتوں کے ' نتیجہ ہے بنی امیہ کے اُس تسلط اور احاطۂ مستبدہ کا ' جس کے اثر سے ہمارے ہر فن کا لٹریچر متاثر ہوا اور بد قسمتی سے عقائد و کلام کے تو بہت سے گوشے ہیں ' جنسے اسکی صداے بازگشت آجتک آ رہی ہے - بنی امیہ کی سب سے پہلی بدعت ' اور اسلام و مسلمین پر انکا اولین ظلم یہ تھا ' کہ نظام حکومت اسلامیہ کا تختہ یکسر اولٹ دیا ' اور خلافۃ راشدۂ جمہوریۂ صحیحہ کی جگہ ' مستبدۂ و ملک عضوض کی بنیاد ڈالی - یہ انقلاب بہت شدید تھا ' اور بہت مشکل تھا کہ ملک کو اسپر راضی کیا جاے - صحابۂ کرام ابھی موجود تھے ' اور خلافۃ راشدہ کے واقعات بچے بچے کی زبان پر تھے ' اسلیے اس احساس اسلامی کو مٹانے کیلیے تلوار سے کام لیا گیا ' اور جس نے قوۃ حق و معروف سے زبان نہولی ' اسکو زور شمشیر و خنجر سے چپ کرا دیا گیا - رفتہ رفتہ احساس منقلب ' اور خیالات پلٹنے لگے ' اور حقیقت روز بروز مستور و محجوب ہوتی گئی -

انکے بعد بنی عباس آئے - اس میدان میں یہ بھی انکے دوش بدوش تھے - تصنیف و تالیف اور تدوین علوم اسلامیہ کا عروج ہوا تو وہ اثر مخفی موجود تھا ' اور کام کر رہا تھا - یہ جو امام اور خلیفہ کے حق خلافت کیلیے فسق و معصیت کو بھی مضر نہیں سمجھتے ' تو یہ کتاب و سنت کا اثر تو نہیں ہو سکتا ' جو " واجعلنا من المتقين اماما " کی دعا تلقین کرتا ہے ؟ پھر اگر یزید اور ولید کی خلافت کی صحت منوانا اس سے مقصود نہ تھا تو اور کیا تھا ؟

(۱۰) ان تصریحات میں تم دیکھتے ہو کہ انتخاب خلیفہ کیلیے انتخاب عام و مشورۂ اہل حل و عقد کے ساتھہ خلیفۂ سابق کی تعیین کو بھی ایک شکل صحیح قرار دیا ہے - در اصل اسمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے انتخاب کی مثال پیش نظر ہے - لیکن غور کیجیے تو حضرت عمر کیلیے گو حضرت ابوبکر نے تحریک کی لیکن اسپر تمام ارباب حل و عقد ' اور پھر عامۂ مسلمین نے پسندیدگی کا اظہار کیا ' اسلیے وہ بھی تعیین شخصی نہیں ' بلکہ بمنزلۂ انتخاب عام کے تھا -

اس بنا پر نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اسلام نے بسوا انتخاب عام کے اور کوئی صورت تعیین خلفا یا ولی عہدی وغیرہ کی قرار نہیں دی ہے ' اور اسلیے کتب عقائد کی تقسیم و تعدد طرق نصب امام بالکل غیر ضروری ہے -

حضرات امامیہ گو امامت و خلافت کیلیے اجماع امت نہیں تسلیم کرتے ' تاہم اونکا ایک فرقہ (جارودیہ زیدیہ) حق امامت کو آل حسن و حسین صلوۃ اللہ علیہما میں محدود قرار دینے کے باوجود بھی آل طاہرین میں سے ایک کا انتخاب حوالۂ شوری کرتا ہے -

ان تشریحات کے بعد کون کہہ سکتا ہے کہ اسلام میں جمہوریت کا جزء اعظم یعنی مسئلہ انتخاب مفقود ہے ؟

بیس روپے خدام دولت کی بخشش وانعام کے نکل گئے' اور بقیہ میں بھی یہ مراقبت رہی کہ ہفتہ میں ایک بار سالل اس عطیہ کے مصارف پیش کرتا رہے' جس سے اندازہ یہ ہو سکے کہ روپیہ مصرف صحیح میں خرچ ہوتا ہے یا نہیں ؟

حال میں مسلمانان آسام کے لیے حکومت نے جو تعلیمی وظایف منظور کیے ہیں' معلوم نہیں اس واقعہ سے اُس کی حیثیت کہاں تک ملتی جلتی ہے ؟

مسلمانوں کی تعلیمی حالت یوں تو ہر جگہ محتاج سعی ہے مگر آسام کے مسلمان تو اس بارے میں بالکل ہی پسماندہ او رگئے گزرے ہیں - اسکولوں میں خال خال کچھہ مسلمان بھی نظر آجائینگے ' لیکن شاید اس نظریہ میں ملا بار کے عربی الاصل موپلے اور حدود قطب کے اسکیمو اُن سے زیادہ بدتر حالت میں' نہیں ہیں !

سالہا سال سے مسلمانان آسام اس کوشش میں تھے کہ سرکار سے تعلیمی وظایف ملیں تو یہ مشکل آسان ہو - عرضیاں دیتے ' عرض حال کرتے ' اور محضر بھیجتے ایک مدت گزرگئی تھی ' چیف کمشنر نے جب جب دورے کیے ' یہی درخواست پیش ہوتی رہی -

مختلف اوقات میں انجمن اسلامیہ نے سلہٹ میں ' عام مسلمانوں نے جور ہاٹ میں ' اور باشندگان ضلع گوالپارہ نے دھوبری میں جو اڈریس دیے تھے ' سب میں اس پہلو پر زور دیا تھا ' او رسب نے آنریبل سر - آرچ ڈیل ارل سے مخصوص اسلامی ضروریات تعلیم کے لیے گذارش کی تھی - مجلس وضع قوانین (ایجسلیٹیو کونسل) میں بھی اس مسئلہ کی تحریک ہوئی تھی ' اور اس کے ساتھہ بعض اچھوت ذاتوں کے لیے بھی سلسلہ جنبانی کی گئی تھی -

---

آخر گورنمنٹ کے فیض رحمت میں طغیانی آئی اور ایک زمانہ کے بعد پچھلے ہفتہ غیر مستطیع مسلمانوں کے لیے پچیس ' اور اچھوت ذاتوں کے لیے اکیس وظایف کا اعلان ہوا - ان وظایف کے لیے شرط یہ ہے کہ مستحق وظایف کا پہلے ناظر معارف (ڈائرکٹر سر رشتۂ تعلیم) کی نظر انتخاب امتحان لیگی' جس میں حسب معمول بہت سے طلبہ نا کام ثابت ہونگے - امتحان و اختبار کی مشکلیں انگیز کر کے جو خوش قسمت اپنی کامیاب اہلیت و استحقاق کا ثبوت بھی دینا چاہینگے ' اُن کیلیے یہ قید ہوگی کہ امتحان میٹریکولیشن کے پہلے یا کم از کم دوسرے درجہ میں پاس ہوے ہوں - ظاہر ہے کہ ایک پسماندہ اور بہت ہی پسماندہ صوبہ میں جہاں مسلمانوں کو تعلیم سے دلچسپی ہی نہیں ہے' اور جن کو ہے بھی ' اُن کے لیے تعلیمی وسائل مفقود ' اول و دوم درجہ کے کتنے کامیاب طلبہ مل سکینگے ؟ لیکن اگر کسی سخت جان نے (جو قدرۃ کسی مفلس او بے استطاعت گھرانے کا ممبر ہوگا) تمام مراحل طے بھی کر لیے تو اُس کو کیا ملیگا ؟ یہی کہ کالج کے پچیس تیس روپیہ ماہوار مصارف کی ذیل میں گورنمنٹ سے اُس کو دس روپیہ ماہوار کا وظیفہ ملیگا ! اور یہ ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ جب پندرہ بیس روپیہ ماہوار خرچ تعلیم کا اُس سے تحمل ہی نہو سکیگا ' تو پھر دس روپیہ کا عطیہ کیونکر ملیگا ؟ لیکن اگر کوئی اس میں بھی پورا اُترا تو وظیفہ میں معمول کے مطابق اسکی بھی قید ہوگی کہ ضمیر اجازت دیتا ہو یا نہیں ' مگر ہر حال میں اپنے افسروں کو خوش رکھنے کے لیے اُن کی دربار داری کرتا رہے !!

یہ سنگلاخ راہیں اگر اُس نے طے کر لیں' تو دو برس تک وظیفہ ملتا رہیگا -

مغرب اقصیٰ

فرانس کو اپنی جمہوری حکومت پر ناز ہے ' اور واقع میں جمہوریت کا مبدء' افتخار کی چیز ہے بھی - وہ حکومت ' جس میں بادشاہی کو دخل نہو' جس نے کسی مخصوص خاندان میں حکمرانی کی تحدید نکر دی ہو' جہاں ہر فرد رعیت کو فرماں روائی کی حد تک ترقی کر سکنے کے حقوق حاصل ہوں ' جو اعلی و ادنی ' سب کو ایک نظرسے دیکھتی ہو؛ اور سب پر ایک ہی قانون کا نفاذ فرض سمجھتی ہو' ایسی حکومت کو آیۂ رحمت نہ سمجھنا' حقیقت میں انسانکے لیے سب سے بڑی معصیت ہے -

لیکن سوال یہ ہے کہ آجکل کی دنیا میں کیا کسی ایسی حکومت کا وجود بھی ہے ؟ یورپ کی مثال خود یورپ میں اور خاص اہل یورپ کے لیے بے شبہہ موثر ہو سکتی ہے ' مگر اکس ریز (Xrays) میں جو روشنی ہوتی ہے ' کیا کبھی اُس نے رات کی تاریکی بھی مٹائی ہے ؟

سنہ ۱۷۹۰ ع کے ابتدائی مہینوں میں جمہوریۃ فرانس نے ایک اعلان شائع کیا تھا کہ فرانسیسی قوم ملکی فتوحات کا دائرہ وسیع کرنے کی غرض سے اب کبھی جنگ نہ کریگی ' اور نہ کسی قوم کی آزادی چھیننے میں اپنی طاقت کو صرف ہونے دیگی - دوسرے سال (سنہ ۱۷۹۱ ع میں). جمہوریت کا جب قانون اساسی مرتب ہوا ' تو اس اعلان کو بھی اُس کے ساتھہ شائع کیا گیا - بعد میں بہت سے تغیرات ہوے ' بہت سی تبدیلیاں پیش آئیں ' مگر اس دوران میں کوئی ترمیم نہوئی ' اور قانون میں اس کا مفاد بدستور برقرار رہا -

یہ تو زبان قول کی ایک بات تھی - زبان فعل کی یہ ادا ہے کہ سنہ ۱۸۵۲ ع سے الجزائر پر ' اور سنہ ۱۸۸ سے تونس پر فرانس کا قبضہ ہے - الجزائر اور اُس کے ملحقات کا رقبہ تین لاکھہ مربع کیلومیٹر ہے - صحراے سوڈان کے علاقے بھی اسی ذیل میں شامل ہیں - تونس کی مساحت ڈیڑہ لاکھہ کیلومیٹر مربع ہے - اس پانچ لاکھہ پچاس ہزار مربع کیلومیٹر سرزمین کو اول سے آخر تک دیکھہ جاؤ ' مسجد کلیسا کی صورت میں نظر آئیگی' فاتحان اسلام کے مزاروں پر عمارتیں بن رہی ہونگی ' مداخل اوقاف سے نشر مسیحیت کو امداد ملتی ہوگی ' عرب جو ان علاقوں کے اصلی باشندے ہیں ' ذلیل و خوار دکھائی دینگے ' اور باوجود ان اعمال استبدادیہ کے ' فرانس کی جمہوریت پر کسی کو اعتراض کا حق نہوگا !!

توسیع استعمار (کالونیز) کا سودا ایسا نہ تھا کہ اسی حد تک کفایت کی جاتی - پچھلے سال مراکش کی آزادی بھی سلب ہوچکی ہے اور اس سال ارض شام کو زیر اثر لانے کی طیاریاں ہو رہی ہیں !

تا ازانم چہ بہ پیش آید ' ازینم چہ شود ؟

تہذیب کی تو یہ ادائیں تھیں - اُس توحش کے مناظر بھی دیکھیے ' جس کی نسبت مسٹر گلیڈ اسٹون نے کہا تھا : " دنیا میں جب تک قرآن نامی کتاب موجود ہے ' استیصال وحشت کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی "

مسلمانوں نے ایک زمانہ میں قبرس (سائپرس) کے عیسائیوں سے معاہدہ کیا تھا کہ اُن کی قومی و ملکی اور مذہبی آزادی میں خلل انداز نہونگے - کوئی سو برس اس معاہدہ پر گزرے ہونگے

وثائق و حقائق

جراثیم استبداد

استبداد، غلامی، حکومت مطلقہ، اور فناے حریت کے بھی جراثیم ہوتے ہیں - جس قوم یا ملک میں ان چیزوں کا دخل ہوا وہاں معاً یہ جراثیم پھیلے، اور مجمع انسانی میں اسطرح سرایت کرگئے کہ ملک کا ملک ولولۂ آزادی، حب استقلال، اور بغض محکومیت کے جذبات سے محروم ہوگیا - اس دور میکروبی کا جب کسی کو احساس ہوتا ہے، اور وہ چارہ گری کیلیے اٹھتا ہے، تو ایک دنیا اس کی مخالف ہوجاتی ہے، اور ایک زمانہ اس کی تذلیل کیلیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے - انبیا (علیہم السلام) دلوں اور دماغوں کو انہیں میکروبوں سے نجات دلانے کیلیے عمر بھر کوشش کرتے رہے، جس پر ان کو ساحر، مجنون، سخن ساز، اور دروغ باف کے القاب ملے - قران کریم کی اصطلاح میں ان جراثیم کا نام بھی (شیطان) ہے، اور ان کے تسلط کے لیے اس ناپاک زندگی کی تخصیص کردی گئی ہے، جو یاد الہی سے بے پروا اور غافل و بے خبر ہو - کیونکہ یہی ایک چیز ہے جس سے دلوں میں چھوٹی ہستیوں کے نمود استبداد سے نفرت اور حریۃ صادقہ سے الفت پیدا ہوتی ہے :

و من یعش عن ذکر	خدا کی یاد سے جو غافل ہوتا ہے، ہم
الرحمن نقیض لہ شیطاناً	اس پر ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں -
فہو لہ قرین (۲۷ : ۳۴)	پھر وہی اس کا ساتھی ہوتا ہے -

فناے حریت کے جراثیم ہی کا یہ اثر تھا کہ غلاموں کی ازادی کیلیے جب پچھلی صدی میں جد و جہد شروع ہوئی، تو اس تحریک کا پر جوش مقابلہ سب سے زیادہ انہیں ذلیل ہستیوں نے کیا، جن کو ترقی دینے کے لیے سلسلہ جنبانی کی گئی

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۵ کا]

فارسی زبان ہے، عربی، اطالی، اور فرانسیسی زبانوں میں بھی ماہر ہیں، اور بحریات میں تو آنکی بدیع المثال مہارت کم ازکم بلاد مشرق کے لیے سرمایۂ ناز ملی لی گئی ہے - مگر:

> و ما تنفع الاداب و العلم و الحجی
> و صاحبھا عند الکمال یموت

علم و فن کا کمال اس بیمار غم کے لیے کیا مفید ہوسکتا ہے، جو بستر مرگ پر پڑا ایڑیاں رگڑرہا ہو؟

جب بظاہر اظہار قابلیت کی سبیل ہی مسدود ہوگئی ہو، جب قومی ترفع کو موت نے پست کرڈالا ہو، جب ادرنہ میں قومیت کا جنازہ اٹھے اور قرق کلیسا اور سقوطری کی زمین کئی گز نیچے تک ہمارے خون سے سینچی جا رہی ہو، تو پھر ان قابلیتوں کے لیے کام کرنے کی گنجایش ہی کیا رہگئی ؟ اور جو رہی بھی تو حریفانہ کوششیں اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع ہی کب دینے لگیں ؟

یہ جتنی نمودایاں اور بربادیاں پیش آتی رہیں، زمانہ ان سب کو دیکھتا رہا، اور اب اس آنے والے وقت کی راہ دیکھ رہا ہے جب آجکل کی آگ اور پانی کا طوفان بھی خشک ہوجائیگا - بیڑے کے لیے تھل بیڑے کی جگہہ نہ رہیگی، اور اس وقت کی ساری بحری طیاریاں ایک لمحے کے اندر غبار کی طرح اوڑجائیں گی :

> نظر ہو جس کی دقیق دیکھے، سمجھ ہو جس کی بلیغ، سمجھے
> ابھی وہاں خاک بھی اڑیگی، جہاں یہ قلزم ابل رہا ہے !

تھی - زنگبار میں غلاموں کو آزاد کرایا جاتا ہے تو وہ اس ازادی سے بیزار ہوتے ہیں، اور غلامی ہی کی زندگی بسر کرنے کے لیے روتے ہیں - ہندوستان کو استبداد سے بچانے کے لیے تحریک ہوتی ہے مگر خود ہندوستانی اس کے مخالف ہیں اور اسی استبداد پر جان دیتے ہیں - آئرلینڈ کو اندرونی آزادی عطا کرنے کی تجویز دیوان علم برطانیہ (ہاؤس آف کامنس) کی مکرر منظوری حاصل کر لیتی ہے، لیکن خود آئرلینڈ ہی کا علاقہ (السٹر) اس ازادی کا دشمن ہے، اور اس کے خلاف نہایت سختی سے جد و جہد کر رہا ہے - میڈچسٹر گارڈین کی روایت بلفاسٹ کو بھی السٹر ہی کا ہم خیال بتلاتی ہے - بلفاسٹ کے ایک پر جوش ممبر کو اس مخالفت میں اتنا غلو ہے کہ حال میں اسنے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوے بیان کیا :

" آئرلینڈ کے لیے لائحۂ استقلال اداری اگر مصدق مان لیا گیا تو آئلنڈ سے قومی ترانہ سے " خدا بادشاہ کو زندہ رکھے " کے الفاظ حذف کر دیے جائینگے " !!

یہ جرثومۂ ہلاکت آزادی پسند فرنگیوں کو نہایت پریشان کر رہا ہے، اور وہاں اس کے با قاعدہ علاج کا سوال درپیش ہے - ہم بھی اس وقت بیمار ہیں، جاں بلب ہیں، قریب الموت ہیں، ساری قوم میں یہی بیماری متعدی ہوتی جاتی ہے، اور سارا ملک اسی کے اثر سے تباہی کے کنارے آلگا ہے - مگر نہ علاج کی فکر ہے، نہ تیمارداری کا خیال -

> فرصت ز دست رفتہ و حسرت فشردہ پاے
> کار از دوا گذشتۂ و افسوں نکردہ کس !

فتلک بیوتھم	اس بے موقع و بے محل وضع کا نتیجہ
خاویۃ بما ظلموا،	دیکھو، کہ یہ ان کے گھر کیسے اجاڑ ہوگئے
ان فی ذلک	ہیں ؟ حقیقت میں جنہیں علم ہے، ان کے
لایۃ لقوم یعلمون	لیے اس ماجرے میں عبرت کی ایک
(۲۷ : ۴۹)	بڑی نشانی ہے -

مسلمانان اسام

اور گورنمنٹ کا عطیہ

کہتے ہیں کہ ایک حاجتمند نے ایک با اختیار رئیس سے مالی امداد طلب کی تھی - حکم ہوا کہ عرضی دفتر میں پیش ہو - دفتر میں وہ دو تین دن تک حاضری دیتا رہا، وہاں سے تحقیقات کا حکم ملا کہ سائل کی مالی حالت واقع میں مستحق امداد ہے یا نہیں ؟ بیس بائیس دن میں یہ مراتب تحقیق پورے ہوے - اعانت کے لیے رپورٹ پیش ہوئی - ایک ہفتہ کے غور و خوض کے بعد سر دفتر نے تصدیق کی جو دوسرے دن خود بدولت کے حضور میں پیش ہوئی، اور وہاں سے یہ توقیع نافذ ہوئی کہ خزانہ سے بقدر ضرورت سائل کی مدد کی جاے -

یہاں دس دن تک اس امر کی تنقیح ہوتی رہی کہ میزانیہ (بجٹ) میں اس اعانت کے لیے کس قدر گنجایش نکل سکتی ہے ؟ کافی غور و خوض کے بعد پچاس روپے کی تجویز ہوئی جو آخری منظوری کے لیے بھیج دی گئی - دو دن میں یہ منظوری بھی مل گئی - غرضکہ تقریباً ڈیڑہ مہینے کے بعد - جس کے دوران میں مصارف قیام و طعام کے علاوہ متعلقین دفتر کو خوش کرنے اور اپنے حق میں رپورٹ کرانے کی ذیل میں عرضی گزار کے اسی نوے روپے خرچ ہوچکے تھے - غریب کو پچاس روپے ملے، جن میں

میں جب ایم - سپلیرکچ (M. Spalai Kovitch) سفیر سرویا صوفیہ مقرر ہوکرآیا ' تو اس معاملے میں بہت جلد گفتگو ہوگئي' اور سروي بلغاري معاہدہ مکمل ہوگیا - صوفیہ میں شہزادہ بورس کے جشن سالگرہ شباب میں ولیعہد یونان اور دیگر ولیعہد جب آئے , تو اس معاہدہ کے تمام امور طے کرلینے کا عمدہ موقعہ مل گیا -

جب یہانکي رسوم ادا ہوگئیں تو مضمون نگار فوراً صوفیہ سے روانہ ہوگیا' اور اسکے بعد ھي ایم گوشاف (Gucspoff) کي زباني یہ پیغام بھیجا گیا :

" یونان سے ہمارے تعلقات نہایت عمدہ ہیں مگر ہم انکو اور زیادہ مضبوط اور گہرے بنانا چاہتے ہیں - ہم چاہتے ہیں کہ جو تجاویز آپ کے ذریعہ ہم تک پہونچی ہیں ' بہتر ہے کہ حکومت یونان اپنے سفیر ایم . پاناس (M. Panas) کے ذریعہ طے کرلے "

یہ مرحلہ بذریعہ ایم - پاناس طے ہونے لگا - اسکي ابتدا فروري میں ہوئي تھي' اور اپریل تک نہایت خاموشي اور خوش اسلوبي سے مکمل ہوگئي - آخري معاہدہ صوفیہ میں ایم - گوشاف اور ایم - پاناس کے درمیان طے ہوا' اور ۲۹ مئي کو دستخط کردیے گئے -

" بلقان لیگ " کي تاسیس

سنہ ۱۹۱۲ ع نے تاریخ میں ہمیشہ کیلیے ایک ممتاز و یادگار جگہ حاصل کرلي ہے ' کیونکہ اسکي نظروں نے اُن واقعات کو دیکھا ہے جن کي بنا پر ایشیا کي سیادت یوروپ سے ہمیشہ کے لیے معدوم ہوگئی - اس زمانہ میں واقعات کچھہ اس تیزي سے بدلتے رہے ہیں کہ کسي اہم موقعہ کے آنے کي بھي مطلق خبر نہیں ہوئي - پولیٹکل مسائل جنکي وجہ سے یوروپ کے بڑے بڑے اہل الراے پریشان تھے ' اس سال بڑی آساني سے طے ہوگئے' اور یہ عقدۂ لاینحل جو کسي سے حل نہیں ہوتا تھا ' آخر کار نئے مسیحي بادشاہوں نے اپنے اتحاد سے ہمیشہ کیلیے حل کردیا -

حلفاء بلقان کا اپنے مخفی مقاصد کیلیے ایک لیگ کا قائم کرلینا درحقیقت کوئي تعجب کا مقام نہیں ہے - جو کچھہ تعجب ہے - وہ اُس حیرت انگیز عاملانہ قوت اور سرعت رفتار عمل پر ہے ' جو اس زمانہ میں ظہور پذیر ہوئي -

سنہ ۱۸۷۷ ع میں روسی عثماني رفتار عمل پر سے لڑائی کے بعد نقاب اخفا یکایک اٹھہ گیا ' اور بلقانیوں کو برلن کے معاہدے کے بعد سے ایک گونہ بے چیني پیدا ہوگئی -

ان ریاستوں نے اسکے سوا چارۂ کار نہیں دیکھا کہ اصول قومیت کو بالکل نظر انداز کردیا جاے' اور دول یورپ کي زیر نگراني ایک متحدہ انجمن بنا کر اپنے مقاصد کے حصول میں بلا توقف مشغول ہوجائیں - اس تحریک کو سب سے پہلے ایم - اسینٹش سروین مدبر نے پیش کرکے اتحاد بلقاني کي تائید کي - اسکا یہ بھي خیال تھا کہ اگر ترکی میں کسي قسم کی آئیني اصلاح ہوگئی ' اور پارلیمنٹ قائم کردي گئي تو وہ بھي اس لیگ میں شامل ہو سکتي ہے -

شاہ چارلس رومانیا اور شاہ بلغاریہ بھي اسکے مؤید تھے -

مگر سنہ ۱۸۹۸ ع میں مشرقي رومیلیا میں بغاوت ہوگئی تو سرویا اور یونان میں سخت جوش ترکي کے خلاف پھیل گیا -

چنانچہ اس خیال کي تجدید سنہ ۱۸۹۱ع میں یونان میں پھر ہوی -

ایم - ٹریکوپس نے اس سال کے موسم گرما میں صوفیا اور بلغراد کا سفر کیا' اور وہاں کي حکومتونکو امادہ کیا کہ اس لیگ میں شریک ہوجائیں - مگر یہ تجویز کچھہ قبل از وقت تھي ' کیونکہ اسوقت تک ان چھوٹي چھوٹي ریاستونکے مدبر اپنے اپنے مقاصد کی مراعات کا اندازہ نہیں لگا سکتے تھے -

ایم - ٹریکوپس کي تجویز بیس سال تک پھر معرض التوا میں پڑگئي' اور اس عرصے میں کسي قسم کي تحریک نہیں ہوئي -

اگر اس بات کو دیکھا جاے کہ ان کے اندر آپس میں قومي مخالفت کسقدر بڑھي ہوئي تھي ' اور عداوت کس درجہ شدید تھي ' اور پھر با ایں ہمہ موانع ' یہ کل حلیف اپنے ایک دشمن قدیم (دولت عثمانیہ) کي مخالفت میں کس قوت اتحادي کے ساتھہ متحد ہوگئے ؟ تو حیرت اور تعجب کي کوئي انتہا نہیں رہتي -

اس کل تجویز کي تعمیل نوجوان ترکوں کي قوت پکڑنے کے بعد ہوئي - انقلاب دستوري میں اس بات کا وعدہ کیا گیا تھا کہ تمام اقوام کو برابر کے حقوق و مراعات دیے جائینگے - بلقانیوں نے اس تجویز کا بظاہر جوش و خروش سے استقبال کیا اگر چہ یہ خیال تھا کہ ترکي موجودہ حالت کو قائم رکھیگی اور اسمیں کسي طرح کي اصلاحات نہیں کرسکیگي ' تا ہم اُسکی طرف سے اسقدر نا امیدي بھي نہیں تھي - جب انقلاب ہوا ہے تو محمود شوکت پاشا مرحوم کے ہمراہ عیسائي والنٹیر دارالحکومت تک گئے -

مگر اس انقلاب کي اصلي حالت بہت جلد ظاہر ہونیوالی تھی - کیونکہ مسلم آبادي با وجود اقلیت کی کثیرالتعداد غیر مسلم رعایا کے مقابلے میں بڑھنے کي زبردستي' اور پھر دول یورپ کی عجیب و غریب سیاست عمل سے یہ کام سر انجام پاتے نظر نہیں آتا تھا -

یہ بات کہ عثمانی حدود کے باہر سے ان عیسائیوں کے ہم مذہب اور ہم قوم' ان لوگونکے حقوق کي نگراني کرینگے ' اور انکا اسطرح سے اتفاق کرنا بلقاني ریاستونکے لیے مخالفانہ اعمال کا ایک سبب قوي ہوجائیگا ' نوجوان ترکوں کي نظر سے بالکل پوشیدہ رہي -

سنہ ۱۹۱۰ ع کے اندر مقدونیہ میں واقعات و حوادث برابر پیش آتے رہے - جسکی وجہ سے بلقاني حلفاء نے کارروائی شروع کرنے میں جلدي کی - اُسي سال کے موسم بہار میں ترکوں نے ایک البانی بغاوت کو سختي سے فرو کرکے اپني توجہ مقدونیہ کے طرف مبذول کي - وہاں کوئی بغاوت نہیں تھی مگر جو تجویز البانیہ میں کي گئی تھی' یعنے ہتیار لے لینے کي ' وہ البانیا میں بھي عمل میں لائي گئي -

دول یورپ نے اپنے عہدہ دارونکو اس ملک سے بغیر اس بات کا اطمینان لیے ہوے بلا لیا تھا کہ یہاں حکومت کا عمدہ انتظام رہیگا ' حکومت کے طرف سے کسي قسم کي رپورٹ شایع نہیں کي گئی' اور تمام یوروپین پریس نے خاموشي اختیار کرلی -

اصلاحات کي جب امید نہیں رہي تو مقدونیہ میں نصارے کي ایک جماعت نے قومونکو اپنے اپنے جھگڑے بالکل فراموش کردینے کی صلاح دي ' اور اسطرح جس بلقاني اتحاد کی تحریک با وجود پوري سعي کے ملتوي رہگئي تھي ' یکا یک پھر شروع ہوگئي -

پادري اور تمام اعلے طبقے کے لوگ اس تحریک اتحاد میں شریک ہوگئے - یوناني اور بلغاري پادریوں میں یکا یک صلح ہوگئي' اور بالآخر پادریوں نے اپني مقدس متحدہ درخواست بابعالے میں پیش کرنا شروع کردي -

یوناني ہمیشہ بلغاري پادریوںسے سخت دشمني رکھتے تھے ' مگر اب یہ حالت ہوگئي تھي کہ ایک پادري کو مقدونیہ کے کاشتکاروں نے ترکي حکام سے چھپا کر اپنے یہاں پناہ دي تھي !

موسم سرما کے ابتدا میں شاہ نکولس (جبل اسود) کی جوبلی کے موقع پر فرڈیننڈ شاہ بلغاریہ اور ولیعہد یونان و سرویہ کے تحایف بھیجنے سے اور زیادہ رشتۂ ارتباط قایم ہوگیا -

چند مہینوں کے بعد اس اعلان نے ' کہ رومانیا ترکوں کو اسوقت ضرور مدد دیگا ' بلقانیوں کے دل میں اور بھي فکر پیدا کي - اگر اسوقت بلغاریہ اس ترکي رومانیا معاہدہ کے انعقاد پر خاموش رہجاتي ' تو دیگر بلقاني ریاستوں کا کیا حال ہوتا ؟

شئون عثمانیہ

مسئلۂ شرقیہ

بلقان لیگ

(مقتبس از لنڈن ٹائمز : ۱۳ جون سنہ حال)

سنہ ۱۹۱۰ ع کے اختتام پر بلقانی ریاستوں کا نازک وقت تھا - جو خونریزیاں مقدونیہ میں بہار اور خزاں کے موسموں میں ہوئی تھیں' آنسے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ان دونوں ریاستوں (یونان و بلغاریہ) میں کسی طرح معاہدہ ہو جاے - اس بات کے لیے ضرورت تھی کہ دونوں قوموں میں سے انکے قدیمی نزاعات اور قومی عداوتوں کو دور کیا جاے' تاکہ انکے اتحاد سے عیسائیت کی دیرینہ آرزو پوری ہو - اس الحاق سے جو فوری خطرات پیش آنے والے تھے' وہ مقدونیا کی دو اہم مسیحی جماعتوں کا اتفاق تھا' جنسے سلطان عبد الحمید ہمیشہ ڈرتے تھے' اور ہمیشہ اتفاق نہ ہونے کی تدابیر کیا کرتے تھے -

دوسرا عثمانی ہوائی جہاز

جس نے ھتلجہ کے قلعوں سے از کرسات مرتبہ بلغاریوں پر گولا باری کی' اور ہر مرتبہ کامیاب واپس آیا -

سنہ ۱۹۱۱ ع کے موسم بہار میں راقم مضمون کو جو پہلے صوفیہ میں تھا' اکثر موقع ایسے پیش آتے رہے کہ وہ ایتھنز میں ایم - وینزلو سے بلقان کے معاملات میں گفتگو کرے - اس زمانہ میں دولۃ عثمانیہ یمن اور البانیا کی بغاوت فرو کرنے میں مشغول تھی' اور البانی ملیسوری قوم نے سخت شورش مچا رکھی تھی' مگر بلقانی اتحاد کا خاص سبب مقدونیہ میں بے رحمانہ سلوک تھے' جنکو اگر دول نے اطمینان سے نہیں دیکھا تھا تو چشم پوشی تو ضرور کرلی تھی - (اس دعوے کی تکذیب خود یورپ کررہا ہے - الہلال)

اگر عیسائی اقوام کو بالکل فنا کردینے کا اندیشہ نہ بھی تھا تو بھی انکی قومیت میں تفریق اور اختلاف کا اندیشہ ضرور ہوگیا تھا - اس وجہ سے ایم - وانزلو نے خود بلغاری حکومت سے ایک خفیہ معاہدہ کرلیا - اپریل سنہ ۱۹۱۱ ع کو مخفی مراسلات کے ذریعہ ایک تحریر صوفیہ گئی - اسکے خاص ابواب یہ تھے :

(۱) ایک اتحاد ہو جسمیں ترکی کی عیسائی رعایا اور اسکے حقوق کا تحفظ -

(۲) اگر ترکی کسی اتحادی پر حملہ کرے تو تمام ریاستوں کا مدافعانہ اتحاد -

اسی زمانے میں بڑے بڑے خطوط شاہ فرڈیننڈ اور ایم - گوشاف کو لکھے گئے' جسمیں ظاہر کیا گیا تھا کہ اتحاد بلقانی ریاستوں کی ترقی کا ایک زینہ ہے -

اسکی کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس معاملہ میں سب سے اول شاہ جارج کی منظوری حاصل کرلیگئی تھی - شاہ جارج اور ایم - ونزلو کے سوا اور کسی یونانی کو اس معاملے کی خبر نہ تھی -

کچھہ عرصے کے بعد ایم - کریپارس' جو پہلے یونان کا وزیر خارجیہ تھا اور اب سفیر قسطنطنیہ' اس راز میں شریک کیا گیا - یہ تحریر ایک معتبر آدمی کے ذریعہ براہ کارفو ویانا میں ایک مشہور انگریز کے پاس بھیجی گئی' جسنے بلغاری سفیر مقیم ویانا کو دیا' اور وہاں سے یہ تحریر اسی طرح سربمہر ایم - گوشاف (Gucspoff) کو بلغاریہ بھیجدی گئی -

یونان سے معاہدہ

یونان بلغاریہ سے جلد جواب نہیں چاھتا تھا' مگر آخر ستمبر میں ایک نیا واقعہ ظہور میں' آگیا جس سے تمام بلقانی ریاستوں کو اپنے اپنے ہتھیار سنبھال لینے پڑے -

طرابلس کی لڑائی کے شروع ہوتے ہی تمام بلقانی ریاستوں نے محسوس کیا کہ اب ایک معاہدۂ اتحاد کا اصلی وقت ہے - مگر ابھی کوئی باقاعدہ بات طے نہیں پائی تھی - یونان کا بلغاریہ سے تجاویز پیش کرانا اس بحث میں پڑا تھا کہ شاہ فرڈیننڈ اور ایم - گوشاف کے خیال میں سرویا کے ساتھہ معاہدہ کرنا ان معاملات میں سخت ضروری تھا' اور اسوجہ سے اس بات کی ضرورت تھی کہ اسے بھی شریک کیا جاے - مگر ابتداے سنہ ۱۹۱۲ ع

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۷ کا]

کہ نصرانیت نے عہد شکنی کی - دربار بغداد نے انتقام کے لیے علماے اسلام سے فتوی طلب کیا - سفیان ثوری و ابن عیینہ جیسے اکابر نے جواب دیا کہ قبرس پر لشکرکشی جائز نہیں - علامہ بلاذری نے یہ تمام فتوے (فتوح البلدان) میں نقل کیے ہیں' اور انہیں پر عمل درآمد بھی ہوا !!

با ایں ہمہ اسلام پر وحشیانہ عصبیت و بربریت کا الزام بدستور قائم ہے' اور مدنیت فرنگ حسب معمول' معیار تہذیب ہی سمجھی جاتی ہے - مرحوم داغ نے شاید اسی دن کے لیے کہا تھا:

اک جفا تیری کہ کچھہ بھی نہیں پر سب کچھہ ہے
اک وفا میری کہ سب کچھہ ہے مگر کچھہ بھی نہیں

تاریخ حسیات اسلامیۂ مسلمانان هند کا ایک ورق

زر اعانۂ مهاجرین

(از جناب سید محمد عبد الودود صاحب - بریلي)

آج کي ڈاک میں مبلغ ایک سو بارہ روپیه کا مني آرڈر ارسال خدمت کیا گیا ہے - یه رقم بمد اعانۂ مهاجرین بلقان ہے جو انجمن هلال احمر بریلي کیطرف سے روانه کیجاتي ہے' اور ١٩ - ناموں کي ایک فهرست منسلک ہے - ان احباب کے نام اخبار الهلال ایک سال کیواسطے جاري فرماکر ممنون فرمائیے اور اس رقم کي رسید با ضابطه مرحمت فرمائیے یا الهلال میں اعلان کردیجیے - (جزاکم الله تعالی - الهلال)

(از جناب مشتاق حسین صاحب مکنیا بازار کانپور)

بعد آداب و تسلیمات کے عرض ہے که بساطي بازار و مچهلي بازار و مکنیا بازار والے لڑکوں نے جنکي عمر ٧ - برس سے ٢٠ برس تک تهي' امداد مهاجرین کے لیے جو روپیه جمع کیا ہے' وہ ارسال خدمت ہے -

(از جناب محمد ترابعلي خان صاحب - تحصیلدار)

(١) میري پهوپهي امیر بیگم صاحبه نے مبلغ پچاس روپیه کا مني آرڈر آپ کے نام سے آج روانه کیا ہے -

(٢) یه رقم ان کے مال کي زکواۃ ہے جسکا بهترین مصرف انهوں نے یه خیال کیا که جو چنده آپ مهاجرین بلقان کے لیے جمع فرماتے هیں اوس میں یه رقم بهي شریک کردیجاے -

(از جناب کاظم حسین صاحب فارسٹ منیجر)

٥ - رجب کا الهلال دیکها' اور دیگر برادران دین کو بهي دکهایا - اول تو اس کافرستان میں مسلمان بہت هي کم هیں' اور جو هیں بهي تو انهوں نے کروٹ نه لي' جسکا مجهے افسوس ہے - خیر' جو کچهه مجهسے هوسکا اور جسطرح هوسکا آج بذریعه مني آرڈر ارسال خدمت کرتا هوں - نه نام ظاهر کرنیکی ضرورت اور نه رعایتي اخبار هي جاري کرنیکی - غرض صرف اسقدر ہے که الهلال کے نام سے رقم مذکورہ مظلوموں کو بهیجدي جائے - اگر خدا کو منظور ہے تو اور بهي هاتهه پیر' قلم و زبان هلا دیکهونگا' اور جو کچهه مل جاریگا بهیجدونگا -

(از جناب قطب الدین احمد صاحب انصاري طالب علم)

آٹهه روپیه کي ناچیز رقم اسلیے بهیجتا هوں که ترک مهاجرین کي امداد میں دیدیجائے - اس سے " الهلال " کي خریداري مقصود نہیں ہے - خدا کرے آپ کو اپنے مقاصد میں (که وہ سچے پیروان اسلام کے مقاصد هیں) کامیابي هو - آمین

(از جناب سید فضل شاہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن)

پیشتر ازیں بارہ مومنین نے اس کار خیر میں اس اسٹیشن سے حصه لیا ہے - جن کے اسماے گرامي آپ کي خدمت میں مع پته کے یکے بعد دیگرے ارسال کرچکا هوں - چنانچه دس اصحاب کے نام الهلال کا وی - پی پہنچ چکا ہے - اب تین اور اصحاب هیں جنمیں سے منشی چراغ دین صاحب کي رقم صرف اعانه مهاجرین میں ہے - مبلغ آٹهه روپیه دیتے هیں - الهلال بهیجنے کي آپ کو تکلیف نہیں دینگے - دوسرے صاحب منشی روشن خان صاحب پته دار دولت پور هیں' انکے نام الهلال جاري کردیں - دوسرے هردو اصحاب کي رقم بذریعه مني آرڈر ارسال خدمت ہے - تیسرے صاحب منشي محمد عبد الله صاحب ویٹرنري انسپکٹر سول ویٹرنري ڈیپارٹمنٹ بلوچستان کوئٹه میں رهتے هیں - انکے نام وي - پي اسي پته پر بهیجدیں -

فهرست زر اعانۂ مهاجرین عثمانیه

(٤)

نام	پائي	آنه	روپیه
بذریعه جناب برکت الله صاحب کلرر منڈل	٠	٨	٠
جناب محمد شریف خانصاحب بي - اے	٦	٩	٢٦
جناب عبد الرحمن خانصاحب بانده	٠	١٢	١١
جناب غلام رسول دین محمد صاحب امرتسر	٠	٠	٥٠
بزرگان چک نمبر ٧٠ شاخ جنوبي - تحصیل سرگودها ضلع شاه پور بذریعه دفعدار پناه خانصاحب	٠	٠	٣٦
بي بي زبیده صاحبه از بها گلپور	٠	٠	٢
جناب عبد الکریم خانصاحب قانونگو اعظم گڈه	٠	٠	٥
جناب مولوي میر عالم صاحب کلرک - گورنمنٹ پریس - پشاور	٠	٠	٢
جناب نظام الدین احمد صاحب دریا پٹنه مدراس	٠	٨	٠
جناب سید محمد حسین صاحب - حیدرآباد دکن	٠	٠	٤٦
جناب سید احمد علي صاحب - مظفرنگر	٠	٢	١
جناب فضل الهی صاحب - جالندهر	٠	٤	٨٤
جناب محمد حسن صاحب کولیاره (پالامئو)	٠	٠	٤٣
جناب محکم الدین - دهکانا (فیروزپور)	٠	٠	١٩٣
جناب ڈاکٹر سراج الدین صاحب فیروز پور جلال آباد	٠	٠	٨
جناب عبد العلي خانصاحب سب ڈویزنل افیسر جونا گڈه	٠	٠	٢
جناب سبحان خان صاحب - جهانسي	٠	٥	١
بذریعه احمد خلیل صاحب اصفهاني - باڈنگ رنگاسي	٠	٠	٧
جناب عبد الغفار خانصاحب اوتمان زائي - پشاور	٠	٠	٨
اهلیه جناب یسین احمد صاحب - گیا	٠	٠	٤
جناب عبد المجید صاحب صدیقي لاڑکانه - سنده	٠	٠	٣
جناب صغیر حسین صاحب - علیگڈه	٠	٠	٢
جناب عباس صاحب - دهام پور	٠	٠	٨
مسلمانان بازید پور	٠	٧	٢
جناب سلیمان خانصاحب اورنگ آباد	٠	٠	٥
جناب نصیر الدین احمد صاحب انصاري - نگینه	٠	٠	١٠٠
جناب میر حبیب الله صاحب سب اورسیر مالاکند	٠	٠	٥
جناب مصطفی خانصاحب اکبر پور - کانپور	٠	٠	٢٥
جناب محمد اکبر صاحب زین ساز - لائل پور	٠	٠	٩٢
جناب امیر الدین صاحب ممبر کمیٹي قصور - لاهور	٠	٠	١٦
جناب محمد اسحاق خانصاحب مائل رئیس برله علیگڈه	٠	٠	١٩
جناب محمد اسرار الحق صاحب انصاري	٠	٠	٨
میزان	٦	٧	٨١٧
سابق	٦	١٣	٥١٠٢
کل	٠	٥	٥٩٠٢

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBL. HOUSE 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طورپر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پُرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم - جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اُنکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر وہرروپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

صرف چار روپیہ یا تین روپیہ سال میں

تمام دنیا کا حال ہفتہ وار ملاحظہ فرماے

مساوات

ایک بے مثل ہفتہ وار اخبار

جسکے نسبت جملہ قومی اخبارات نے متفقہ طور پر نہایت عمدہ رائیں دی ہیں - اور جسمیں :

۱ — قومی و سیاسی مسائل پر نہایت آزادی کے ساتھہ بحث کی جاتی ہے -

۲ — اقتصادی و صنعتی و تجارتی معلومات مفیدہ کا ذخیرہ مہیا کیا جاتا ہے -

۳ — دلچسپی کی باتوں کا ایک خاص عنوان ہوتا ہے جسے پڑھکر آپ لوٹ نہ جائیے تو ہمارا ذمہ -

۴ — نہایت پر لطف و دلگداز غزلیں اور نظمیں شایع کی جاتی ہیں -

۵ — کونسلوں اور دارالعوام انگلستان کے سوالات و جوابات اور ملک کے اہل الراے اصحاب اور ماہرین سیاست کی تقریریں درج کی جاتی ہیں -

۶ — دنیا کے ہر حصہ کی خبریں جدا جدا عنوان کے تحت میں مفصل چھاپی جاتی ہیں -

اپنے اخبار میں تجار و کاروباری صاحبوں کے لیے اشتہار دینے کیلیے نہایت عمدہ موقع ہے - باوجود اسقدر خوبیوں کے اخبارکی عام قیمت صرف چار روپیہ اور رعایتی قیمت صرف تین روپیہ ہے - بغیر اسکے کہ سالانہ یا ششماہی قیمت پیشگی وصول ہوجاے یا ویلوپے ایبل بھیجکر قیمت وصول کرلینے کی اجازت دیجاے اخبار جاری نہیں ہوسکتا -

اطلاع ضروری

مطبع "مساوات" الہ آباد میں ہر قسم کا کام نہایت عمدہ اور ارزاں چھپتا ہے - یہ مطبع ملک کی خدمت کے لیے جاری کیا گیا ہے - ایک بار کوئی کاغذ چھپواکر آزمایش کیجیے - اگر مطبع "مساوات" کے آپ گرویدہ نہ ہوجائیں تو ہمارا ذمہ -

جملہ خط و کتابت بابت اشاعت اشتہار و خریداری اخبار وغیرہ منیجر "مساوات" - الہ آباد سے کیجاے -

---

نسیم ہند

اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار ۵ - جولائی سنہ ۱۹۱۳ ع سے راولپنڈی سے نکلنا شروع ہوگا - اسکا ایڈیٹوریل سٹاف پرانی و نئی تعلیم کے بہترین نمونونکا مجموعہ ہوگا - اس اخبار کو کسی خاص شخص یا فرقہ کی ذاتی ہجو یا فضول خوشامد سے کلیۃ پرہیز ہوگا - مگر ساتھہ ہی وطن اور اہل وطن کے فائدہ کیلیے جائز نکتہ چینی سے بھی باز نہیں رہیگا - اسکا مسلک آزادہ روی کے ساتھہ صلح کل ہوگا - اسکا دستور العمل :

ایماں کی کہینگے ایماں ہے تو سب کچھہ

یہ اخبار ۱۸ - ۲۲ - کے چوتھائی حصہ پر کم از کم ۱۶ - صفحوں کا ہر ماہ کی ۵ - ۱۲ - ۱۹ اور ۲۶ کو شائع ہوا کریگا -

چونکہ اہل وطن کی قدردانی سے اخبار نسیم ہند کا پہلا پرچہ ۲۰۰۰ شائع ہوگا - اسلیے تاجر صاحبان کیلیے اچھا موقعہ ہے - کہ وہ اشتہار بھیج کر فائدہ اُٹھاویں - ہمکو صوبہ سرحدی - پنجاب اور ہندوستان کے ہر گاؤں اور شہر کے نامہ نگارونکی بھی ضرورت ہے لائق نامہ نگاروں کو اخبار مفت دینے کے علاوہ اُجرت بھی معقول دیجاریگی (اخبار کی قیمت سالانہ ۲ - روپیہ ۸ - آنہ)

درخواستیں بنام منیجر "اخبار نسیم ہند" راولپنڈی (پنجاب)

بقیۂ دولت عثمانیہ ایشیا میں

مسئلۂ عراق

بغداد ۔ دجلہ ۔ بازار ۔ بیرون شہر ۔ ایک پل ۔ اور عرب مسافر عراق

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھ آنہ !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے ہیں کہ " خدا کے کیلیے یورپین ترکی کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں ہزارہا بیمار عورتیں اور جلی باسی بچے ہیں - جنکو جنگ کی ناگہانی مصیبتوں کی وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا' اور جنکی حالت جنگ کے زخمیوں سے بھی زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے' انکو دفن کردیں' جو زخمی ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بد نصیب زندہ' مگر مردے سے بد تر ہیں' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ چندہ کیلیے نئی اپیل کرنا شاید لوگوں کو ناگوار گذرے کہ ہلال احمر کا چندہ ہر جگہ ہو چکا ہے' اور تمسکات کا کام بھی جاری ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ہے' اسی کیلیے کوشش کرتا ہے-

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو ہزار پاونڈ یعنی ۳۰ - ہزار کی رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاہتا ہے' کیونکہ ہلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے' اسکو خلاف مقصد دوسری جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکی اطلاع آج ہی ترکی میں بھیجدی گئی ہے -

اِس بارے میں جو صاحب دورن اعانت فرمائیں گے فاجرہ علی اللہ'

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کی جگہہ' خود ہی اس رقم کو اپنی جانب سے پیش کرنا چاہتا ہے -

(۲) اسکی صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس ہزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باہر ہے' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ہزار روپیہ جو آسے مل رہا ہو' وہ خود نہ لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ہزار روپیہ دیتے' تاکہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال چار ہزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کی تاریخ سے ۳۱ جولائی تک جو صاحب آٹھہ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کی دفتر میں بھیجدینگے** ' انکے روپیہ میں سے صرف آٹھہ آنہ ضروری اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقی ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار آنکے نام جاری کردیا جائے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے' اور صرف آٹھہ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھی (جو جیسا کچھہ ہے' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاری ہوجائیگا - اس طرح چار ہزار خریداروں کی قیمت ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الہلال آسے خود فائدہ اٹھانے کی جگہ' اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا ہے -

(۵) اس وقت ماہ جولائی سے تک نئے خریداروں کا اوسط ہے" لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپنی تمام آمدنی اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئی ہزار روپیے کے نقصان میں ہے' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں' تاہم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کردیا' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھی' اس سے گریز کرنا' اور صرف دوسروں ہی کے آگے ہاتھہ پھیلاتے رہنا' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپنی جیب سے ہزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے ہیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلی مثال ہے' لیکن اسکی کامیابی اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھاکر فوراً درخواست خریداری بھیجدیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم-

یورپین ترکی کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایاصوفیا کے سامنے

(۶) الہلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے' جو یورپ اور ترکی کے اعلے درجہ کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القرآن' اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے - محققانہ علمی و دینی مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اس نے ہندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں' اسکا باب " شئون عثمانیہ" ترکی کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - "نامورانِ غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکی ایک با تصویر سرخی ہے' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات' مذاکرۂ علمیہ' حقائق و وثائق' المراسلۃ و المناظرۃ' اسئلۃ و اجوبتہا اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں -

آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جائے' اور کارڈ کی پیشانی پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جائے -

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين (القرآن الكريم)

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod Street,
CALCUTTA.
Telegraphic Address.
"AL-HILAL"
Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و مہتمم خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاود اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱۱ شعبان ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ۳
Calcutta: Wednesday, July 16, 1913.

فہرست

شذرات

ڈاکٹر انصاری

ڈاکٹر انصاري ۴ - جولائي کو بمبئي پہنچ گئے -

" اپنے خطوط میں انہوں نے لکھا تھا کہ وہ ہندوستان پہنچکر کوشش کرینگے کہ ملک کا دورہ کریں' اور اپني معلومات سے مسلمانوں کو ترکوں کے متعلق صحیح حالات معلوم کرنے کا موقعہ دیں - میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسا ہوا' اور ضروري اور صحیح حالات لوگوں کو معلوم ہوسکے' تو یہ اس مشن کا سب سے زیادہ قیمتي نتیجہ ہوگا -

آج سب سے بڑا اہم مسئلہ عالم اسلامي کي وحدت اور باہم دگر رشتۂ اخوت کي تجدید کا ہے - مسلمانان عالم کی تعداد سب جانتے ہیں کہ بہت ہے' اور تیس کرور سے بھي متجاوز' لیکن غور کیجیے تو چند کرور کي تعداد بھی ایسي نہیں جسے تعداد کہا جا سکے - تعداد کی ساري قوت اس پر موقوف ہے کہ اسکا ہر فرد دوسرے سے جڑا ہوا' اور زنجیر کی کڑیوں کي طرح گو ہر کڑي کا ایک علحدہ وجود نظر آتا ہو' لیکن دراصل زنجیر کے وجود مرکب ہي کا ایک جزو ہو -

جنگ کے موقعوں پر ہمیں ترک یاد آجاتے ہیں' اور ہم پکارنے ہیں تو وہ بھی سلام کہلا دیتے ہیں - فرانس' مراکش میں قتل عام کرے' یا مشہد روسیوں کے ظلم و ستم سے فریادي ہو تو ہم کو بھي محسوس ہو جاتا ہے کہ اسلام صرف ہندوستان ہي میں نہیں ہے - لیکن اس کے بعد باہمي تعلق کوئی نہیں - تعلقات کا بڑا وسیلہ سیر و سفر اور باہم آمد و رفت ہے - اسکا یہ حال ہے کہ قرنوں میں اگر کوئی شخص ترکی چلا جاتا ہے تو واپسی پر اسکو سفر نامہ لکھنا پڑتا ہے' اور پڑھنے والے شوق سے پڑھتے ہیں' کہ کیسے دور دراز ملک اور عجیب معلوم و [illegible] دنیا کے حالات ہیں ؟

پائے ' ترکوں نے گو اس جنگ میں بے طرف (نیوٹرل) رہنے کا اعلان کردیا تھا لیکن اگر تازہ ترین خبروں کی بنا پر اس میں تبدیلی پیش آئی تو یورپ پھر خاتمۂ جنگ کی سلسلہ جنبانی شروع کردیگا -

اس وقت تو یہ حالت ہے کہ یورپ کی وہی سلطنتیں جو بلقان کی مسیحیت کو دھمی خون ریزی سے محفوظ رکھنے کے لیے تلواروں کی آب اور توپوں کی آگ سے امن عام قائم رکھنے پر آمادہ تھیں ' اس وقت بالکل خاموش ہیں -

سلانیک میں یونانی فوج کے آٹھ ہزار زخمی تڑپ رہے ہیں لیکن تیمار کے لیے یورپ کے کسی ملک سے کوئی مشن نہیں روانہ ہوتا - سرویا کے پندرہ ہزار سپاہی جنگ کے قابل نہیں رہے' بلغاریا کے بیس سے پچیس ہزار تک مجروح و مقتول ہوچکے ہیں ' یونان دس ہزار یونانی فوج کا نقصان اٹھانا پڑا ہے ' جبل اسود بھی نقصان سے محفوظ نہیں' اور بلغاریوں کے نقصانات تو ان سب سے کہیں زیادہ بیان کیے جاتے ہیں ' با ایں ہمہ نہ کوئی ان حوادث کا ماتمدار ہے اور نہ کہیں ان شہدائے نصرانیت کا مرثیہ سننے میں آتا ہے جن کو مسلمانوں کے قتل عام کرنے پر کنیسا میں بشارت دی گئی تھی ' اور سوسائٹی میں ان کی تقدیس کی جاتی تھی -

پانچ روز کی مسلسل جنگ کے بعد یونانیوں نے دوبرن میں فتوحات کے جھنڈے گاڑ دیے ' بلغاریوں کو اس لڑائی میں ایسی ناکامی ہوئی کہ دستور کے خلاف وہ اپنی کامل شکست آپ تسلیم کرتے ہیں ' مگر اعلان یہ ہوتا ہے کہ بلغاریا کے لیے یونانی فتوحات ناقابل اعتنا ہیں ' یعنی قابل اعتنا اس وقت ہونگی جب سرویا کا صفایا ہوجائیگا - بلغاریوں نے بڑی کوشش کی کہ کسٹنڈل سے بیورست اور درنجہ کو بڑھ جائیں اور بلغراد سے سرویا کا سلسلہ قطع کردیں ' مگر یہ کوشش اب تک ناکام ہی رہی -

دشمت کسٹنڈل کی جنگ کی جو مزید تفصیل ریوٹر ایجنسی نے شایع کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلغاریوں کو شکست بھی ہوتی ہے تو نہایت شرمناک طریق پر ہوتی ہے - فوجیں موجود ہیں ' اسلحہ موجود ہیں ' برابر کا مقابلہ ہے ' مگر حوصلے ہیں کہ ذرا سے حملے میں چھوٹ جاتے ہیں ' اور سپاہی ہیں کہ خفیف سے مقابلے میں سامان حرب تک کو چھوڑ بھاگتے ہیں -

سرویا نے بلغاریا سے تمام تعلقات منقطع کرلیے ' ستینا (ستنجی دارالحکومۃ جبل اسود) سے سفرائے بلغار بھی واپس طلب کرلیے گئے ہیں ' اور سرویا و یونان سے تو انقطاع سفارت پہلے ہی سے ہے - سرویا نے قطع تعلق کی نسبت دول یورپ کو جو یادداشت بھیجی تھی اس میں بلغاریا پر دغابازی سے اتحاد بلقان کو توڑنے کا الزام لگایا تھی - بلغاریوں نے اس کے جواب میں الزامات سے انکار کیا ہے اور اپنے معاملات روس کے حوالے کردیے ہیں کہ جس طرح بنے اس عذاب سے اس کو نجات دلائے ' لیکن اگر قدرت کو اس کی پامالی ہی منظور ہے و ان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعدہ (خدا ہی جب تم کو مخذول کرنا چاہے تو کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کو کھڑا ہو سکتا ہے) اس وعید پوری ہونے سے کب رک سکتی ہے ؟

سروی صوفیا سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر یعنی کسٹنڈل تک پہنچگئے ہیں ' یونانیوں نے بھی اس ہفتہ میں استرمنتنزا پاترچ اور کلکیش وغیرہ متعدد مقامات میں بلغاریا کو شکست دی ہے -

صوفیا سے اس ہفتہ میں فتح کے متعلق صرف دو تار آئے ہیں - ایک میں ظاہر کیا گیا ہے کہ تمام بلغاری خط سے سروی فوج کو ہٹا دیا گیا ' دوسرے میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ شمال ڈوارین میں سخت نقصان کے ساتھ یونانیوں کو شکست ہوئی - لیکن ان دونوں فتوحات کی قدر و قیمت معلوم !

درندہ خصلت بلغاریوں کے مظالم نے اتھینس میں غیر معمولی جوش پیدا کردیا ہے' قسطنطین شاہ یونان نے اپنے وزیر خارجہ کو تار دیا ہے کہ اسکے نام سے ان " انسان صورت درندوں " کے خلاف دول یورپ کے وکلاء کے سامنے اعتراض کرے - اس کا بیان ہے کہ " میں نہایت مجبوری کے عالم میں بلغاریوں سے انتقام لے رہا ہوں ' یہ انسان نہیں ہیں درندے ہیں ' ان میں ہیبت و خوف پیدا کرنے کی ضرورت ہے ' پچھلے زمانے کے تمام وحشیانہ مظالم کو ان ستم پیشہ درندوں کی جفا کاریوں نے ماند کردیا ہے - وہ اپنی حرکتوں سے ثابت کرچکے ہیں کہ کسی مہذب قوم سے ان کو ہرگز تعلق نہیں ہے ' اور نہ اب ان کو مہذب اقوام میں اپنے تئیں شمار کرنے کا کوئی حق حاصل ہے " یہ پروٹسٹ اگر صحیح ہے تو سوال یہ ہے کہ یہی مظالم جب مسلمانوں پر ہورہے تھے اس وقت یہ اعتراض کیوں نہ ہوا ؟ سچ ہے :

" اس دھر میں سب کچھ ہے پر انصاف نہیں ہے "

اتھینس میں نیم سرکاری طور پر یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وکلاء دول یورپ کی ملاقاتوں کے جواب میں یونان نے یہ کہا کہ اب صلح میدان جنگ میں ہوگی -

رومانیا کو جمع افواج میں امید سے زائد کامیابی ہوئی ہے - یعنی ۴ - لاکھ کے بدلے ۶ - لاکھ فوج جمع ہوگئی' جسمیں ۳۰ - ہزار یہودی بھی ہیں - سپہ سالار خود ولی عہد ہے - رومانیا نے اعلان جنگ کردیا ' اور سلسیٹریا کو اسطرح فتح بھی کرلیا کہ تین سو بلغاریوں نے بغیر کسی قسم کے مقابلے کے ہتیار ڈالدیے - بخارست کے تار میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ رومانی فوج ۱۵ - کیلو متر بلغاری مقبوضات میں بڑھتی ہوئی چلی گئی - اس مداخلت سے رومانیا کا منشا ریاستہاے بلقان میں موازنۂ قوت کا محفوظ رکھنا ہے -

موجودہ ترکی وزارت نے نہایت دانشمندی کی تھی کہ ریاستہائے بلقان میں خانہ جنگی کے آثار دیکھکے فوج کا متفوق کرنا ملتوی کردیا تھا - ۸ جولائی کو باب عالی نے ڈاکٹر ڈنیف سے فرمایش کی کہ خط اینوس و میڈیا کے مابین جسقدر زمین ہے فوراً خالی کردیجائے - دوسرے ہی دن فوج کو تیاری کا حکم ملا اور اس نے پیشقدمی بھی شروع کردی -

اس فرمایش کے جواب میں ایک بلغاری وکیل صلح گفتگو کرنے کے لیے قسطنطنیہ آیا ' مگر اپنے مشن میں ناکام رہا - ۱۱ - جولائی کو عثمانی فوج نے حرکت شروع کی - ۱۴ جولائی کا تار ہے کہ عثمانی فوج چتلجا اور بلیر سے بڑھتی ہوئی بغیر کسی مقابلے کے چارلو تک پہنچگئی ہے - قسطنطنیہ میں بڑی مستعدی سے جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں ' فوج ' توپخانے ' اور سامان رسد وغیرہ ایشیاء کوچک سے مسلسل آرہا ہے -

دولت عثمانیہ اور سرویا میں ایک معاہدہ ہے ' عثمانی بیان کے موجب اس معاہدہ کے روسے عثمانیوں کو تھریس کا ایک بڑا حصہ پھر واپس ملسکیگا -

بلغاریا نے روس سے مداخلت کی جو درخواست کی تھی اس کے متعلق روس کوشش کررہا ہے کہ ریاستہائے بلقان میں ہنگامی صلح ہوجائے' اور نزاع انگیز امور کا فیصلہ ایک کانفرنس کے ذریعہ کیا جائے - جو سینٹ پیٹرسبرگ میں منعقد ہو - ممکن ہے یہ تجویز ناکام نہ رہے ' لیکن جب تک اس پر عمل کی نوبت آئیگی اس وقت تک نہ معلوم بلغاریوں کی کیا حالت ہوجائیگی ؟

موجودہ جنگ ختم ہو جاے مگر ہماری بدنصیبیاں تو ختم نہیں ہوئیں ؟ غور کیجیے تو انکا آخری دور ختم ہونے کی جگہ اب سے شروع ہوا ہے - پس ہمکو چاہیے کہ اسکے اصل نتائج سے بیخبر ہوں -

ایک بڑی چیز یہ ہے کہ ہم میں اور تمام عالم اسلامی میں ایک دائمی رشتہ قائم ہو جاے ' اور یہ اس درجہ ترقی کرے کہ ترکی عرب ' افغانستان ' افریقہ ' چین ' مسلمانان هند کیلیے ایک شہر کے محلے بن جائیں ' اور وہاں کے حالات سے بچہ بچہ واقف ہو -

اسلام کسی خاص ملک اور وطن کا مذہب نہیں ہے - وہ تمام دنیا کی برادری ہے - جس طرح ایک وسیع خاندان بہت سے محلوں میں آباد ہوتا ہے ' اسی طرح تمام دنیا کو سمجھیے کہ خاندان اسلام کے مختلف محلے ہیں - کسی کا نام چین ہے ' کسی کا سوماترا ' کوئی افریقہ ہے اور کوئی قسطنطنیہ - گہر کے عزیزوں کو گہر سے نکلنا چاہیے ' اور ایک دوسرے محلے میں اپنا ہی گہر اور اپنا ہی محلہ سمجھکر آمد و رفت کرنی چاہیے - گو باہم فاصلہ بھی ہو -

جماعت " حزب اللہ " کا ایک بہت بڑا کام یہ بھی ہوگا -

بہر حال امید ہے کہ ڈاکٹر انصاری کا لوگ پر جوش استقبال کرینگے اور انکا یہ سفر ترکی کے متعلق اشاعت معلومات و حالات کا وسیلہ ثابت ہوگا -

ہمدرد دہلی

بالاخر روزانہ " ہمدرد " اپنی پوری ضخامت اور ترتیب مضامین کے ساتھہ شائع ہوگیا :

اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ !

اس وقت تک ٣٤ - نمبر نکل چکے ہیں ٨ - صفحہ کی ضخامت ہے ' اور ڈمائی سائز کی چوتہائی ایک متوسط تقطیع ہے ' جو پیشتر سے روزانہ اردو اخبارات کی قرار پا چکی ہے - ٹائپ بیروت کا ہے ' جس کو اس نگار خانے کا اصلی حسن سمجھنا چاہیے - کاغذ بھی اب بدل دیا گیا ہے ' اور دبیز اور چکنا لگایا جاتا ہے - ایسا کاغذ روزانہ اخبارات کیلیے ضروری نہیں ' اور اسلیے یہ ایک مزید اور غیر معمولی اہتمام ہے -

جو چیز جتنے زیادہ انتظار کے بعد ملے ' اتنی ہی زیادہ محبوب بھی ہوتی ہے - تلاش مطلوب میں آپ جسقدر زیادہ سرگرداں رہینگے ' اتنا ہی زیادہ اسکا حصول مسرت بخش بھی ہوگا -

ہمدرد کی اشاعت میں تاخیر کے عجیب عجیب اسباب پیدا ہوتے رہے ٹائپ کے مسئلے نے امیدوں او مایوسیوں سے بدل دیا :

کہ عشق آساں نمود اول ' ولے افتاد مشکلہا !

پبلک کو انتظار کی تکلیف تھی ' اور کام کرنے والوں کو تلاش مقصود میں سرگردانی - اسکا انتظار بھی شدید تھا ' اور اسکی تلاش کی سختیاں بھی کم نہ تھیں - پس ان مشکلات کے بعد جو چیز میسر آے ' کیوں نہ اسکا میسر آنا مطبوع و مسرت بخش ہو ؟

اردو پریس پر نصف صدی گذر گئی ' لیکن اب تک وہ اپنے دور طفولیت سے آگے نہیں بڑھا - یہ میدان اب تک بالکل خالی ہے - بہت سے عظیم الشان کام ہیں جو کام کرنے والوں کو یہاں انجام دینے ہیں - یورپ کے فن صحافۃ سے قطع نظر کیجیے - ترکی اور مصر کے روزانہ اخبارات ہی کو سامنے لایے تو خود اپنی نظروں میں آپ حقیر معلوم ہونگے - مگر پریس کی اصلی قوت روزانہ اخبارات ہیں ' اور وہی اردو میں کالمعدوم !

همیں ورق کہ سیہ گشتہ ' مدعا اینجاست

پس یہ ایک نہایت مبارک آغاز ہے جو " ہمدرد " کی صورت میں ہوا ہے - اس طرح کے وسیع انتظامات سے اب پبلک آشنا ہوتی جاتی ہے ' اور اخبار بیں طبقہ موجودہ حالت پر قانع نہیں - سب سے بڑا لاینحل مسئلہ ٹائپ کا مسئلہ تھا - لوگ اسکا نام لیتے ہوے ڈرتے تھے کہ نہیں معلوم کیسی گذریگی ؟ لیکن اب عوام و خواص میں ہزاروں اشخاص ہیں جو ٹائپ کے مطبوعہ صفحات پڑھتے ہیں اور شوق و ذوق سے پڑھتے ہیں - حتے کہ تعلیم آشنا مستورات اور خواتین بھی ' جو درسی کتب میں صرف نستعلیق ہی کی عادی ہیں ' بلا تکلف ٹائپ کے اخبار منگاتی ہیں - ایک سال کے اندر اردو پریس کا یہ تغیر عظیم الشان اور غیر متوقع ہے -

" ہمدرد " کے پہلے پرچے کا سر آغاز ڈاکٹر اقبال کی ایک موثر نظم تھی ' جسمیں انہوں نے ایک عرب مجاہدہ لڑکی کی شہادت کا واقعہ نظم کیا ہے - قارئین الہلال کو یاد ہوگا کہ گذشتہ نومبر میں بسلسلۂ " نامورانِ غزوۂ طرابلس " ایک مضمون " الا حیاء الذین لا یموتون " کے عنوان سے الہلال میں نکلا تھا ' اور اسمیں " فاطمہ بنت عبداللہ " نامی ایک یازدہ سالہ مجاہدۂ غیور دیہ کے حالات شہادت مع اسکے مرقع خونیں کے شائع کیے گئے تھے - اسی واقعہ کو ڈاکٹر اقبال نے اس نظم میں درج کیا ہے - یہ ' اور اسی طرح کے بعض زہرہ گداز و عظیم الاثر حالات جو الہلال میں لکھے گئے ہیں ' انکے متعلق احباب کرام کو معلوم ہونا چاہیے کہ انکے ذرائع علم اس درجہ نادر اور غیر معمولی ہیں کہ مصر و شام کے عربی اخبارات کا بھی ان پر دسترس نہیں - چنانچہ " فاطمہ بنت عبد اللہ " رضی اللہ عنہا کا واقعۂ شہادت مصر کے تمام مشہور و غیر مشہور جرائد میں سے کسی اخبار کو بھی نصیب نہوا - ترکی میں بھی صرف ایک ماہوار رسالے کو یہ حالات معلوم ہوے تھے -

اسی طرح اب انشاء اللہ " نامورانِ غزوۂ بلقان " کا سلسلہ بھی الہلال میں جاری رہیگا -

بہر حال " ہمدرد " کی اشاعت پر ہم دفتر کامرید کو مبارکباد دیتے ہیں - اور دعا کرتے ہیں کہ انکو مہلت ملے ' تا کہ وہ اس ابتدائی نمونے کو حد تکمیل تک پہنچاسکیں -

اس اہتمام اور صرف کثیر کے ساتھہ اسکی سالانہ قیمت صرف ١٥ - روپیہ ہے - اور ششماہی ٧ - روپیہ آٹھہ آنہ - امید ہے کہ لوگ اسکی قدر دانی کرکے ' کام کرنے والوں کی قدر افزائی کی ایک عمدہ مثال قائم کرینگے -

***

ہفتۂ جنگ ریوٹر ایجنسی نے بلقانیوں کی باہمی آویزش کی جو خبریں اس ہفتہ میں بھیجی ہیں وہ اس حقیقت کی تفسیر ہیں کہ "ولا تزد الظالمین الا تبارا" کے مفہوم ذہنی کو عالم شہود میں لانے کے لیے قدرت کاملہ کیا روش اختیار کرتی ہے ؟

بلغاریا کی جانب سے لڑائی چھیڑنے کا الزام سرویا کو دیا جاتا ہے ' لیکن اس حقیقت کا کیا جواب ہے کہ پچھلے ہفتے مال غنیمت میں بلغار کی ایک پرانی جنگی دستاویز دستیاب ہوئی تھی جس میں سرویا پر فوراً حملہ کردینے کے لیے بہت سی ہدایتیں درج تھیں -

یورپ کی کسی سلطنت کا یہ خیال نہیں کہ ترک بھی اس جنگ میں حصہ لیں ' یعنی ترکوں کو اس سے فائدہ نہ پہونچے

تھا ' سمندر کے دیوتا " نپتون " نے اُس کا پانی بہادیا اور ملک میں طوفان آگیا -

ان واقعات پر خرافات کا اثر تو ضرور غالب ہے ' مگر اصلیت سے خالی نہیں - علم الطبیعہ کے مشہور ترین فرانسیسی مولف (موسیو فوریے) نے تاریخ الانسان الطبیعی (ص ۲۴ - ۲۸ و ۳۵ - ۴۲) میں ان پر نہایت حکیمانہ نظر سے ریویو کیا ہے -

ساتواں طوفان حضرت نوح کے عہد میں آیا تھا ' یہ حادثہ میلاد مسیح سے تین ہزار ۳۳۸ برس قبل کا ہے ' اور اس وقت پانچ ہزار دو سو ا ٥ - برس اس کو ہوچکے ہیں - قرآن کریم نے اسکی پوری تشریح کی ہے ' سورۂ ہود میں ہے :

ولقد ارسلنا نوحاً الی قومه انی لکم نذیر مبین ' ان لا تعبدوا الا الله ' انی اخاف علیکم عذاب یوم الیم ' فقال الملاء الذین کفروا من قومه : ما نراک الا بشراً مثلنا و ما نراک اتبعک الا الذین هم اراذلنا بادی الرای ' وما نری لکم علینا من فضل ' بل نظنکم کاذبین ' قال : یا قوم : أرأیتم ان کنت علی بینة من ربی و آتانی رحمة من عنده فعمیت علیکم ' أ نلزمکموها و انتم لها کارهون ؟ و یا قوم لا أسألکم علیه مالاً ' ان اجری الا علی الله ' وما انا بطارد الذین امنوا ' انهم ملاقوا ربهم ' ولکنی اراکم قوماً تجهلون ' و یا قوم من ینصرنی من الله ان طردتهم ؟ أ فلا تذکرون ؟ ولا اقول لکم عندی خزائن الله ' و لا اعلم الغیب ' ولا اقول انی ملک ' ولا اقول للذین تزدری اعینکم لن یؤتیهم الله خیراً ' الله اعلم بما فی انفسهم ' انی اذاً لمن الظالمین ' قالوا : یا نوح قد جادلتنا فاکثرت جدالنا فأتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین ؟ قال : انما یاتیکم به الله ان شاء وما انتم بمعجزین ' ولا ینفعکم نصحی ان اردت ان انصح لکم ان کان الله یرید ان یغویکم ' هو ربکم والیه ترجعون

ہم نے نوح کو اُن کی قوم کے پاس یہ پیغام لے کر بھیجا کہ " لوگو ! میں تم کو صاف صاف خطرہ سے آگاہ کیے دیتا ہوں کہ خدا کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کیا کرو ' مجھکو تمھاری نسبت ایک روز دردناک کے عذاب کا خوف ہے " سرداران قوم کفار نے اس پیغام کو سن کر کہا کہ " ہم تو دیکھہ رہے ہیں کہ ہمارے ہی جیسے بشر تم بھی ہو ' بظاہر ہم میں جو ادنی درجہ کے لوگ ہیں انہیں نے تمھاری پیروی بھی کی ہے ' اپنی نسبت تم لوگوں میں ہم کو تو کوئی برتری بھی نظر نہیں آتی ' بلکہ ہم تو تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں " نوح نے جواب دیا کہ " تم لوگوں کی کیا رائے ہے ؟ میں اگر اپنے پروردگار کے کھلے رستے پر ہوں ' اُس نے مجھکو اپنے جناب سے نعمت و رحمت بھی عطا کی ہے ' تم کو وہ رستہ دکھائی بھی نہیں دیتا ' تو اس حالت میں کہ تم اُسکو مکروہ جانتے ہو کیا ہم اُسپر تمہیں مجبور کر رہے ہیں ؟ لوگو ! میں ان کو اگر نکال بھی دوں تو خدا کے مقابلے میں کون میری مدد کریگا ؟ کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے ؟ میں یہ نہیں کہتا کہ (۱) میرے پاس خدا کے خزانے ہیں (۲) نہ میں غیب جانتا ہوں (۳) نہ اپنے آپ کو فرشتہ کہتا ہوں (۴) اور جو لوگ تمھاری نظروں میں حقیر ہیں میں اُن کی نسبت یہ بھی نہیں کہتا کہ خدا ان پر فضل ہی نہ کریگا ' ان کے دل کی بات تو خدا ہی جانتا ہے - میں ایسا کہوں تو ایک ظالم میں بھی ہونگا " کفار نے کہا : " نوح ! تم ہم سے بہت جھگڑ چکے ' سچے ہو تو جس عذاب سے ہمیں ڈراتے ہو آجائے لاؤ ؟ " نوح نے جواب دیا کہ " خدا کو منظور ہوگا تو وہی عذاب بھی تم پر نازل کریگا ' تم خدا کو عاجز نہ کر سکوگے ' خدا ہی کو اگر تمھیں گمراہ کرنا منظور ہے تو میں کتنی ہی نصیحت کرنی چاہوں میری نصیحت تمھارے کام نہ آئیگی ' وہی تمھارا پروردگار ہے ' اور اُسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے "

ام یقولون افتراه ' قل : ان افتریته فعلی اجرامی و انا بری مما تجرمون !

کیا وہ کہتے ہیں کہ " یہ باتیں بنا رکھی ہیں " ؟ تم کہہ دو کہ " میں نے اگر یہ باتیں بنائی ہیں تو اس کا گناہ مجھہ پر ہے ' اور تم جو گناہ کرتے ہو میں اُس سے بری الذمہ ہوں "

و اوحی الی نوح انه : لن یؤمن من قومک الا من قد امن فلا تبتئس بما کانوا یفعلون ' و اصنع الفلک باعیننا و وحینا و لا تخاطبنی فی الذین ظلموا انهم مغرقون '

نوح کو وحی ہوئی کہ " تمھاری قوم میں سے جو لوگ ایمان لاچکے ہیں اُن کے علاوہ اب ہرگز کوئی ایمان نہ لائیگا ' یہ لوگ جو کچھہ کرتے رہے ہیں تم اُس کا کچھہ غم نہ کرو ' تم ایک کشتی ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی کے مطابق بناؤ ' اور ان ظالموں کے متعلق مجھے مخاطب نہ کرو ' یہ ضرور غرق ہونگے " -

و یصنع الفلک ' و کلما مر علیه ملاء من قومه سخروا منه ' قال : ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون ' فسوف تعلمون من یاتیه عذاب یخزیه و یحل علیه عذاب مقیم -

نوح کشتی بنانے لگے ' قوم کے رئیس اور سردار لوگوں کا جب اُن پر گزر ہوتا تو وہ اُن سے تمسخر کرتے ' نوح جواب دیتے کہ " تم ہم سے تمسخر کرتے ہو تو جیسے آج تم ہم پر ہنس رہے ہو اسی طرح کل کو ہم بھی تم پر ہنسیں گے ' عنقریب تم کو معلوم ہو جائیگا کہ رسوائی بخش عذاب کس پر آتا ہے - اور دائمی تکلیف کس کی راہ میں حائل ہوتی ہے ؟ "

حتی اذا جاء امرنا وفار التنور قلنا : احمل فیها من کل زوجین اثنین و اهلک الا من سبق علیه القول و من امن وما امن معه الا قلیل'

یہ کیفیت اسی طرح رہی یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آیا اور تنور نے جوش کھایا تو ہم نے نوح کو کہا کہ " ان سب کو کشتی میں بٹھالو : ہر جوڑے کے دو دو جفت کو - اپنے گھر والوں کو - اُن کے علاوہ جن کی نسبت پہلے قول ہوچکا ہے - اور اُن کو جو ایمان لاچکے ہیں " اور اُن کے ساتھہ تھوڑے ہی لوگ ایمان لائے تھے -

و قال : ارکبوا فیها ' بسم الله مجریها و مرساها ' ان ربی لغفور رحیم ' وهی تجری بهم فی موج کالجبال ' و نادی نوح ابنه ' وکان فی معزل : یا بنی ارکب معنا ولا تکن مع الکافرین ' قال : ساوی الی جبل یعصمنی من الماء ' قال : لا عاصم الیوم من امر الله

نوح نے ان سب سے کہا " آؤ کشتی میں بیٹھہ جاؤ ' بسم الله مجریها و مرساها ' حقیقت میں میرا پروردگار غفور رحیم ہے " کشتی ان سب کو پہاڑ جیسی موجوں میں لیے چلی جارہی تھی ' اس حالت میں نوح نے اپنے بیٹے کو - جو الگ تھا - پکارا کہ " بیٹا ! آؤ ہمارے ساتھہ سوار ہو جاؤ ' کافروں کے ساتھہ نہ رہو " اُس نے کہا " میں ابھی کسی پہاڑ کے سہارے جا لگتا ہوں '

الهلال

١١ - شعبان ١٣٣١ ہجری

دعوة الی الحق و امر بالمعروف

انبیاے کرام کا اُسوۂ حسنہ

اُسوۂ نوحي (ع)

هشدار که سیلاب فنا درپیش است

هاں معشر مغرور بر حلم خدا ' قدرت کی آنکھیں سب کچھہ دیکھ رهی هیں ' جور و ستم ' تشدد و تباہ کاری ' استبداد و مردم آزاری ' ان سب پر خدا کی نظر ہے ' جس طرح مسجدیں گرائی جاتی هیں ' خانقاهیں بند کرائی جاتی هیں ' کمزور جماعتیں ستائی جاتی هیں ' خدا ان تمام باتوں کو دیکھتا ہے ' سنتا ہے ' اور خاموش رهتا ہے که لعلهم یرشدون (شاید یه خود هی راہ راست پر آجائیں) . زبردست هستیوں کو جب اس پر بھی تنبه نہیں هوتا ' زیر دست آزاری میں مطلق کمی نہیں آتی ' طغیان و سرکشی حد سے بڑہ جاتی ہے ' تو ان بطش ربك لشدید (پروردگار عالم کی گرفت بڑی سخت ہے) کي وعید هیجان میں آتی ہے ' " دیرگیرد سخت گیرد مرد را " کا طوفان جوش کھاتا ہے اور تر و خشک سب کو بہا لے جاتا ہے -

اس ذیل میں سب سے پہلا طوفان وہ تھا جس نے عصر حجری و عصر نباتی کے بعد عصر حیوانی کے آغاز عهد میں تقریباً تمام دنیا کی حالت بدل دی تھی - علمی زبان میں اس طوفان کو " طوفان عام جیولوجی " کہتے هیں ' سطح زمین کی غلظت نے اندر کی مشتعل حرارت کے تمام منافذ و مخارج بند کررکھے تھے ' بخارات کا التهاب بڑھتا رها اور زمین کی ابتدائی حالت آتش افشانی کی گنجایش بھی نکال نه سکی ' استبداد کی تنگ گیریاں بہت دیر تک قائم نہیں رہ سکتیں ' سمندر کے وسط میں دفعةً پہاڑیوں کا سلسله کھل گیا ' ملتهب مادے جوش و خروش سے پھوٹ بہے ' هولناک سیلاب نے تمام کرۂ زمین کو چھالیا ' اور تقریباً جتنی جاندار هستیاں تھیں سبکو بہا لے گیا - یه طوفان جس کی عمومیت ناقابل انکار ہے ' موجودہ نسل انسانی سے قبل کا ہے ' اس کے بعد جتنے طوفان آئے وہ خاص خاص ممالک و مقامات تک محدود تھے -

نوع انسانی کی تدوین کے بعد جو طوفان آئے هیں اُن میں سے سب سے بڑا اور سب سے پہلا طوفان غالباً هندوستان کا تھا جس کی نسبت " ویشنو " نے اپنے ایک معتقد پوجاری کو اطلاع دی تھی که " سات دن میں ایک طوفان آئیگا جو اُن تمام مخلوقات کو که میری توهین کرتے هیں هلاک کرڈالے گا " تم ایک کشتی میں سات رشیوں اور اپنی عورتوں کے ساتھه بیٹھه جانا ' اور هر طرح کے حیوانات کو بھی بٹھا لینا " اساطیر هند (آرین میتھولوجي) کے مطابق یه پیشینگوئی حرف به حرف پوری هوئی - ویشنو نے خاتمۂ طوفان کے بعد شیطان کو قتل کرڈالا - وید مقدس کے جتنے نسخے تھے سب چھپا ڈالے ' اور اپنے مخلص پوجاری کو الٰهیات کی تعلیم دیکر ساتویں " منو " کا خطاب عنایت کیا -

دوسرا هولناک طوفان جس کے واقعات قدیم کلدانی روایتوں میں ملتے هیں ' بابل میں آیا تھا ' یه واقعه پادشاہ " ذی زوتروس " کے عهد کا ہے جس کو " خرونس " دیوتا (زحل) نے اس کي اطلاع دي تھی ' اور خواب میں کهدیا تھا که انسان کے فتنه و فساد نے مجھے غضبناک کر رکھا ہے ' میں ان کو تعزیر دونگا اور سب کو طوفان سے هلاک کرڈالونگا ' تم اور تمهارے خاندان والے البته بچ رهینگے ' مبدء و منتها و اوساط اشیا کے متعلق جو تحریریں هیں ان سب کو لیکر " سیباریس " (مدینة الشمس) میں دفن کردو ' اور ایک کشتي بناؤ جو طول میں پانچ استاد اور عرض میں دو استاد کي هو (ایک استاد ایک سو پچیس فیٹ کے برابر تھا) اهل و عیال کو لیکر کشتي میں سوار هوجاؤ ' اور اپنے آپکو پاني کے سپرد کردو ذي زوتروس نے امتثال امر میں بڑي سرگرمی دکھائي ' طوفان کم هوا تو کشتي سے ایک دو چڑے (کنجشک) اڑا دیے ' خشکي کا نام و نشان نه تھا - پہلي مرتبه چڑا واپس آیا ' دوسري مرتبه کي آمد میں پنجوں میں کیچڑ بھري تھي اور چونچ میں کوئي سبز گھانس تھي - معلوم هوا که خشکي نمودار هو چلي ہے - تیسري مرتبه گیا تو پھر واپس نه آیا - خشکي کا اب ٹھیک اندازہ هوگیا تھا - کشتي آگے بڑھائي گئي - سامنے ایک پہاڑ نظر آیا - وهیں ٹھہر گئي - اهل کشتي اُتر پڑے ' دیوتاؤں کے آگے سر کے بھل گرے ' قربانگاہ بنائي ' بھینٹ چڑھائی ' مدینة الشمس سے دفینه نکالا ' بابل کو پھر آباد کیا اور بستیاں بسائیں -

علماے طبیعت و آثار کی راے میں تورات کے واقعۂ طوفان نوح کي تفصیل اسي روایت سے ماخوذ ہے -

تیسرا واقعه " طوفان هیرابولیس " کا ہے جسکي تشریح " لوسیانوس " نے کی ہے ' واقعات سب ملتے جلتے هیں ' حسب معمول اس طوفان کي نسبت بھی یہی ادعا ہے که صرف " دیکالیون " اور اُس کے گھرانے والے بچ رهے تھے ' اور ساري آبادي غرق هوگئی تھی - دیکالیون کی کشتی " هیرابولیس " کو پہونچ کر ٹھہري تھي ، وهیں اُس نے ایک هیکل بنایا جس کو پسینه آتا تھا ' اُس پر وحی اُترتی تھی ' اور وہ آدمیوں کی طرح باتیں کرتا تھا -

چوتھا طوفان جزیرۂ ساموتراس کا تھا جس سے - مورخ ڈیوڈورس کی راے میں - بحیرۂ مرمر (مارمورا) نکلا -

پانچویں غرقابي قدیم یونان کے علاقه " بویسی " کے طوفان سے هوئی جو پادشاہ " ارجیج " کے عهد میں حضرت مسیح سے نو سو برس پیشتر بحیرۂ " کوبأیس " میں سیلاب آنے سے آیا تھا " آگستینس " نے جو مندر " هیبون " کا بڑا پوجاري تھا ' اس کے جزئیات پر نهایت شرح و بسط سے گفت و گو کی ہے اور " وینس " (زهرہ) دیوتا کے دفعةً رنگ و صورت و حجم و رفتار بدل جانے کا اسے نتیجه ٹھہرایا ہے ' ادبیات مشرق میں یونان کي غرقابی یہیں سے نکلي ہے -

چھٹا طوفان پادشاہ " دیکالیوں " فرماں رواے تھسلي کے عهد میں میلاد مسیح سے ایک هزار چھه سو برس قبل آیا تھا ' اور تھسلي کو بہا لے گیا تھا - هیرودوتس کی روایت ہے که تھسلي ایک بڑا دریا

طوفان کیونکر آیا ؟ مفسرین کی غالب اور عام رائے یہ ہے کہ کھانا پکانے کا ایک تنور تھا ' اُسی سے طوفان کا چشمہ پھوٹا ' لیکن اس خیال میں کوئی انداز مجاز یا تمثیل مضمر تھی جو نہیں سمجھی گئی -

تورات کا بیان ہے کہ " جب نوح کی عمر چھہ سو برس کی ہوئی ' دوسرے مہینے کی سترھویں تاریخ کو اُسی روز بحر محیط کے تمام سوتے پھوٹ نکلے ' آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں ' اور چالیس شبانہ روز تک زمین پر مینھہ کی جھڑی لگی رہی " (تکوین ۷ : ۱۱)

قرآن کریم نے بھی اسی حقیقت کی تائید کی ہے ' سورۂ قمر میں ہے :

ففتحنا ابواب السماء بماء منهمر ' و فجرنا الارض عيونا فالتقى الماء على امر قد قدر (۵۴ : ۱۱ و ۱۲)

ہم نے موسلا دھار مینھہ سے آسمان کے دروازے کھول دیے ' زمین کے سوتے جاری کردیے ' آخر جو اندازہ مقرر ہوا تھا اُسی کے مطابق آسمان و زمین کے پانی مل گئے -

بے شبہ فار التنور (تنور جوش میں آیا) کے الفاظ بھی قرآن کریم میں موجود ہیں ' لیکن واقعہ یہ ہے کہ قدیم محاورۂ عرب میں " تنور " " روے زمین " کو کہتے تھے ' حدیث میں ہے :

عن ابن عباس انه قال فی قوله " و فار التنور " قال التنور وجه الارض ' قال قيل له اذا رأيت الماء على وجه الارض فاركب انت و من معك ' قال و العرب تسمى وجه الارض تنور الارض (۱)

" تنور نے جوش کھایا " کی تفسیر میں عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ " تنور کے معنے روے زمین کے ہیں ' یعنی حضرت نوح کو حکم ہوا کہ جب دیکھو کہ روے زمین پر پانی چڑھ گیا تو اپنے ساتھیوں کو لے کر کشتی میں سوار ہو جاؤ ' اہل عرب نے " روی زمین " کا نام " تنور زمین " و زمین رکھہ چھوڑا ہے " (۱)

تورات کے موجودہ تراجم نے کستی نوح کا مستقر کوہ اراراط کو قرار دیا ہے (تکوین ۸ : ۴) لیکن علامہ یاقوت حموی نے اصل زبان سے توراۃ کا جو لفظی ترجمہ پیش کیا ہے اُس میں بجاے اراراط " جودی " مذکور ہے (۲) (معجم البلدان طبع مصر - ج ۳ ص - ۱۶۳) یہ پہاڑی (جودی) موصل کے علاقہ میں دریاے دجلہ کے مشرقی جانب واقع ہے ' اور یہی وہ علاقہ ہے جس کے مضافات میں قوم نوح آباد تھی ' اصل میں " جودی " ایک گانوں کا نام تھا (معجم البلدان - ج ۷ ص - ۵۱) اور پہاڑی کا وہ سلسلہ جو اُس گانوں سے متصل تھا کوہ جودی کے نام سے مشہور تھا - اسی نواح میں " قردا " و " بازبدا " کی مشہور آبادیاں بھی تھیں - وہاں یہ پہاڑی انھیں بستیوں کے نام سے موسوم تھی ' ابوحنیفہ دینوری نے اسی مناسبت سے کشتی نوح کا مستقر جبل قردا و بازبدا کو ٹھہرایا ہے (اخبار الطوال ص - ۳۰) اور ابن قتیبہ نے بھی یہی روایت نقل کی ہے (معارف - ص - ۸) مشہور مسیحی مورخ گریگوری ابو الفرج ملطی نے ان سب کی تطبیق کردی ہے کہ جبل قردا اور کوہ جودی دونوں ایک ہی ہیں (مختصر الدول - ص - ۲۱) کوہ اراراط کا وسیع سلسلہ جابجا مختلف ناموں سے مشہور تھا ' تورات کے موجودہ ترجمہ میں صرف پہاڑ کا اصلی نام بتا دینا کافی سمجھا گیا ' لیکن قرآن نے اُس پہاڑی چوٹی کی جگہ بھی بتادی جہاں کشتی ٹھہری تھی -

(۱) رواہ ابو جعفر قال حدثنی یعقوب بن ابراهيم قال حدثنا هشيم قال اخبرنا العوام بن حوشب عن الضحاك عن ابن عباس انه قال الخ ' و بطريق آخر عن المثنى قال ثنا عمرو بن عون قال اخبرنا هشيم عن العوام عن الضحاك نحوه - و برواية اخرى عن ابى كريب و ابى السائب قالا ثنا ابن ادريس قال اخبرنا الشيبانى عن عكرمة فى قوله وفار التنور قال وجه الارض ' و برواية اخرى قال حدثنا زكريا بن يحيى بن ابى زائدہ و سفيان بن وكيع قالا ثنا ابن ادريس عن الشيبانى عن عكرمة وفار التنور قال وجه الارض -

(۲) سریانی و کلدانی زبان میں توراۃ کے جو نسخ ہیں اُن میں بھی سفینۂ نوح کا مستقر کوہ جودی مذکور ہے - دائرۃ المعارف العربیہ کے مسیحی مولفین لکھتے ہیں کہ روایات اب تک اسی قول کی تائید میں ہیں کہ اس حادثہ کا مرکزی پہاڑی (جودی) تھی ' بروسس جو اسکندر اعظم کا معاصر تھا ' اُس کی بھی یہی راے ہے - کوہ جودی کی چوٹی پر کشتی کے آثار بھی اُس نے دیکھے تھے (دائرۃ المعارف حرف جیم)

واقعۂ نوح کی ذیل میں تعلیم الہی کے خاص خاص پہلو یہ ہیں :

(۱) مادہ کی گونا گوں صورتگری جب کسی قوم کو خدا سے بالکل ہی غافل بنا دے ' قانون الہی کے حدود ٹوٹنے لگیں ' طغیان و سرکشی عام ہو جاے ' علم کی فراوانی حجاب اکبر کا کام دینے لگے ' تمدن ضلالت کی جانب رو نمائی کرتا ہو ' خداے واحد کی پرستش سے اتنا بھی سروکار نہو کہ اُس کی پرستشگاہوں کا ادب کیا جاے ' تو ان حالتوں میں دعوۃ الی الحق فرض ہے - اس فرض کے ادا کرنے میں خواہ کیسی ہی بندشیں عائد ہوں ' زبان تقریر کو روکنے کے لیے مجرمانہ سازشوں کے نام سے قانون بنائے جائیں ' لسان تحریر کو بند رکھنے کی غرض سے تعزیری ایکٹ پاس ہو ' با ایں ہمہ ان بندشوں سے جو نتائج پیش آنے والے ہوں اُن کے اظہار سے خاموش نہ رہنا چاہیے ' اور علانیہ کہہ دینا چاہیے کہ اس گمراہی کا کیا حشر ہونے والا ہے -

(۲) دعوۃ الی الحق کے لیے جو لوگ کمر بستہ ہونگے اُنھیں اس فرض ادا کرنے میں اپنی شاندار امتیازی حیثیت قائم کرنے کی فکر نہونی چاہیے کہ ارباب اقتدار کی نظروں میں درخور حاصل کرکے پہلے اپنی ممتاز پوزیشن قائم کرلیں پھر کام شروع کریں - یہ بے راہ روی کا طریقہ ہے ' اور ایسی خصوصیت کی تمنا خام خیالی ہے - داعی الی الحق کو بظاہر اُس کی کمزور پوزیشن پر طعنے دیے جائینگے ' تعریض ہوگی ' بے وقعتی کی جائیگی ' اُن کو جھوٹا کہا جائیگا ' ہنسی اُڑائی جائیگی ' وہ ان سب کو انگیز کرلینگے ' اور اپنے فرض کو پورا کرکے رہینگے -

(۳) داعی الی الحق کی جماعت کچھہ ایسی وسیع نہوگی ' معمولی افراد اُس کے شریک عمل ہونگے ' جو عام نظروں میں ذلیل و رذیل دکھائی دینگے - اُن میں یہ بھی خصوصیت نہوگی کہ جن مقتدر جباروں کی دعوۃ کرنی ہو اُن پر کچھہ احسان کیے ہوں یا اُنھیں مدت بدر بنانے کے لیے چندے دیے ہوں ' رزولیوشن پاس کرائے ہوں ' وہ اس طلسم فریب سے اپنے کام کو تقویت نہ دینگے ' بلکہ نہایت صفائی اور سادگی کے ساتھہ اُٹھہ کھڑے ہونگے ' اور جو کرنا ہوگا کر گزرینگے -

(۴) دعوۃ الی الحق کے لیے صاف بیانی ' تلخ گوئی ' اور درشت گفتاری ' ناگزیر ہے ' البتہ صداقت کو تسلیم کرانے میں کسی کو مجبور نہیں کیا جا سکتا -

الا من رحم ' و حال بینهما الموج فکان من المغرقین •

وہ مجھے پانی سے بچا لیگا " نوح نے کہا " آج کے دن خدا کے غضب سے کوئی بچانے والا نہیں ' بچے تو وهی بچے جس پر خدا رحم کرے " اسی حالت میں باپ بیٹے کے مابین ایک موج حائل ہوگئی ' ڈوبنے والوں کے ساتھہ نوح کا بیٹا بھی ڈبو دیا گیا -

وقیل : یا ارض ابلعی ماءک ' و یا سماء اقلعی ' و غیض الماء ' و قضی الامر ' و استوت علی الجودی ' و قیل بعداً للقوم الظالمین '

کام تمام ہو چکا تو حکم دیا گیا کہ " اے زمین اپنا پانی جذب کرلے ' اور اے آسمان تھم جا " پانی اُتر گیا ' حکم کی تکمیل ہوئی ' کشتی کوہ جودی پر جا ٹھہری ' اور کہدیا گیا کہ " ظالموں کی جماعت دور ہو "

ونادی نوح ربه فقال : رب ان ابنی من اهلی و ان وعدک الحق و انت احکم الحاکمین ' قال : یا نوح انه لیس من اهلک ' انه عمل غیر صالح ' فلا تسئلن ما لیس لک به علم ' انی اعظک ان تکون من الجاهلین ' قال رب انی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی به علم ' و الا تغفرلی و ترحمنی اکن من الخاسرین ' قیل : یا نوح اهبط بسلام منا و برکات علیک و علی امم ممن معک ' و امم سنمتعهم ثم یمسهم منا عذاب الیم (۱۱ : ۱۹—۴۰)

نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور عرض کیا " اے میرے پروردگار ' میرا بیٹا بھی میرے ہی گھر والوں میں ہے ' تیرا وعدہ سچا ہے ' اور تو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے " جواب ملا کہ " اے نوح وہ تمہارے گھر والوں میں شامل نہیں ' وہ بدکار ہے ' جو بات نہ جانتے ہو ہم سے اُس کی درخواست نہ کرو ' ہم تمہیں سمجھائے دیتے ہیں کہ نادانوں کی سی باتیں نہ کرو " نوح نے عرض کیا کہ " اے میرے پروردگار میں ایسی جرات سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں کہ جس چیز کی حقیقت معلوم نہو تجھہ سے اُسکی درخواست کروں - میری گستاخی تو اگر نہ بخشیگا اور مجھہ پر رحم نہ کریگا تو میں تباہ ہو جاؤنگا " سب کچھہ جب ہو چکا تو حکم دیا گیا کہ " اے نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھہ کشتی پر سے نیچے اُترو - یہ برکتیں تمہارے اور اُن اقوام کے شامل حال رہینگی ' جو تمہارے ساتھہ ہیں - بعد کی قومیں بھی ہم سے نفع اٹھائینگی ' لیکن آخر کار ہماری جانب سے اُن کو دردناک عذاب پہونچیگا "

یہ واقعات کسی قدر اضافہ و اختصار کے ساتھہ تورات میں بھی مذکور ہیں ' تورات نے ان میں کچھہ باتیں بڑھادیں ' کچھہ حذف کردیں ' کچھہ خبط کر ڈالیں ' مثلاً :

(۱) تورات کا بیان ہے کہ طوفان عام تھا ' روے زمین کے جتنے بر اعظم اور جزیرے تھے سب غرق ہوگئے تھے " پانی زمین پر بے انتہا چڑھ گیا ' تمام اونچے پہاڑ جو آسمان کے نیچے ہیں سب چھپ گئے ' سارے جاندار جو زمین پر چلتے تھے : پرند ' چرند ' جنگلی جانور ' اور کیڑے مکوڑے جو زمین پر رینگتے تھے ' اور جتنے انسان تھے ' سب مرگئے - ہر ایک متنفس مخلوق جو خشکی پر تھی مرگئی - روے زمین کے تمام موجودات جن میں جان تھی سب کے سب مٹ گئے - انسان سے لے کر حیوان تک ' کیڑے مکوڑوں اور آسمانی پرندوں تک سب مٹ گئے - فقط نوح اور جو اُس کے ساتھہ کشتی کے اندر تھے بچ رہے (تکوین ۷ : ۱۹ - ۲۳)

یہ عمومیت عقل کے بھی خلاف تھی ' تاریخ بھی خاص اس واقعہ کی تعمیم میں اس امر کی موید نہ تھی ' علم الآثار بھی تکذیب کر رہا تھا ' طبقات الارض کی شہادت بھی اس کے حق میں نہ تھی ' اور یہ بات تو کسی طرح قیاس میں آسکتی ہی نہ تھی کہ صرف ایک گناہ گار قوم کو سزا دینے کے لیے خدا نے سارے جہان کو جس میں بہت سی بے گناہ جماعتیں بھی رہی ہونگی ' بہت سے بے قصور اشخاص بھی ہونگے ' بہت سی ناکردہ گناہ آبادیاں بھی ہونگی - غرق کر ڈالے ' اور روے زمین پر کسی متنفس کو زندہ ہی نہ چھوڑے -

یہ ایرادیں آج اس زمانے میں وارد کی جارہی ہیں ' لیکن قرآن کریم نے اُس عہد میں جبکہ طوفان نوح کی عمومیت سے کسی کو انکار نہ تھا صاف لفظوں میں اعلان کردیا کہ الذین ظلموا انهم مغرقون (جن لوگوں نے ظلم کیا ہے وہی غرق کیے جائینگے) قوم نوح اس ظلم و ستم کی خوگر تھی ' وہی غرق ہوئی ' اُنہیں بستیوں میں طوفان آیا ' اور سیلاب فنا اُنہیں ظالموں کو بہا لے گیا -

(۲) فرزند نوح کے تذکرے سے جو کافروں کا شریک حال تھا اور طوفان میں ڈوب کر مرگیا - تورات خاموش تھی ' قرآن نے یہ فروگذاشت ظاہر کردی ' اور دکھا دیا کہ مولفین تورات کی جمع و تالیف کس پایہ کی ہے -

(۳) واقعہ طوفان کے بعد حضرت نوح کی توجہ کاروبار زراعت کی جانب مصروف ہوئی - انگور کا ایک باغ لگایا ' شراب نکالی ' اور پی کر مست ہوگئے ' گھر میں پہونچے تو نشے کا عالم تھا ' کپڑے اُتار دیے اور سو رہے - حام نے اُن کو برہنہ دیکھکر اپنے بھائیوں کو خبر دی - سام و یافث گئے اور برہنگی چھپا دی - بیدار ہونے پر جب حضرت نوح کو واقعہ معلوم ہوا تو کنعان کو بد دعا دی - تورات نے اس بد دعا کے الفاظ بھی نقل کردیے ہیں کہ " کنعان ملعون ہو ' وہ اپنے بھائیوں کے غلاموں کا غلام ہوگا ' خداوند سام کا خدا مبارک ' کنعان اُس کا غلام ہوگا ' خدا یافث کو پھیلائے ' وہ سام کے ڈیروں میں رہے ' اور کنعان اُس کا غلام ہو " (تکوین - ۹ : ۲۵ - ۲۷) حام حضرت نوح کا بیٹا تھا (تکوین - ۶ : ۱۰ و ۱۸ و ۱۰ : ۱) اور کنعان حام کا لڑکا تھا (تکوین - ۱۰ : ۶ و ۹ : ۲۲) گستاخی کنعان سے نہیں بلکہ اُس کے باپ حام سے سرزد ہوئی تھی (تکوین ۹ : ۲۳ و ۲۵) لیکن تورات صاف کہہ رہی ہے کہ حضرت نوح اُس سے ذرا بھی نہ بولے ' نہ ناراض ہوے - اظہار جلال ہوا بھی تو کنعان پر جو بالکل بے قصور تھا ' اور جسے اس واقعہ سے براہ راست کچھہ بھی تعلق نہ تھا ' قرآن نے اس کہانی کا تذکرہ تک نہ کیا ' اور خاموشی کی زبان میں بتا دیا کہ سرے سے یہ مذکور ہی غلط ہے ' بل کذبوا بما لم یحیطوا به علما -

قرآن موعظہ و عبرت ہے ' اخلاق و آداب ہے ' بشیر ترقی و نذیر تنزل ہے ' لیکن تاریخ و تمثیل نہیں ہے ' با این همه جو غلط واقعے مشہور ہوجاتے ہیں کبھی کبھی اُن کی تصحیح کردیا کرتا ہے - حضرت نوح کا واقعہ بیان کرکے وہ بڑی دعوے سے اعلان کررہا ہے :

تلک من انباء الغیب نوحیها الیک ' ما کنت تعلمها انت و لا قومک من قبل هذا ' فاصبر ' ان العاقبة للمتقین (۱۱ : ۴۱)

یہ غیب کی چند خبریں ہیں ' ہم ان کو بہ طریق وحی تم کو سناتے ہیں ' اس سے پیشتر تم اور تمہاری قوم کسی کو بھی اس کا علم نہ تھا - اب صبر و ثبات کو شیوہ بناؤ - جو لوگ متقی ہیں اُنہیں کا انجام بخیر ہے -

---

مذاکرۂ علمیہ

موضوع علم الانسان

ایک فرد اور ایک جماعت کے خصائص نفسانیہ میں کسقدر شدید مماثلت ہے ؟ ہر فرد انسانی فطرۃً اپنی ذات سے پہلے دوسروں کی ذات کی طرف توجہ کرتا ہے ' اونکے محاسن و معائب کی تنقید کرتا ہے ' اونکے احوال شخصیہ کا غور و فکر سے مطالعہ کرتا ہے ' یہی حال مجموعۂ افراد اور جماعات انسانی کا ہے - تمام علوم کا موضوع کائنات اور اوسکے خصائص و صفات کی واقفیت ہے - عہد تاریخ کی ابتدا سے همکو معلوم ہے کہ انسان ان علوم کی تحقیقات و اکتشافات میں مصروف ہے ' لیکن خود انسان نے اپنی ذات کی طرف کب توجہ کی ؟

علم الانسان جسکو انتھراپولوجی کہتے ہیں ' اور جسمیں انسان خود اپنی ذات کے خصائص و اوصاف سے بحث کرتا ہے ' اٹھارویں صدی کے حاصلات علمیہ میں سے ہے - فرانسیسی عالم برفون متوفی سنہ ۱۷۸۸ ع اسکا مکتشف اول اور جرمن محقق پلولم بوش متوفی سنہ ۱۸۴۰ ع اسکا مدون اول ہے -

علم انسان کا کیا موضوع ہے ؟ اور اسکے مباحث کیا ہیں ؟ جماعات و اقوام انسانی ' کی ترتیب ' اونکے اوصاف و خصائص متحدہ و متباینہ کی تشریح ' باهمی علاقات نسبی و تعلقات نسلی کی تحقیق ' علم تشریح ' مشابہت ترکیب اعضاے جسمانی ' اتحاد و مشارکت السنہ ' اور مماثلت اخلاق و جذبات ' کے رو سے اونکی نوعی و قومی تقسیم ' نیز سلسلۂ کائنات میں مرتبۂ انسانی کی تعیین ' قواعد و نوامیس طبیعت و فطرت سے اوسکا تعلق ' ان قواعد طبعی و نوامیس فطری کا انسان کے صفات ' خصائص اخلاق اور جذبات کی زیادت و نقص ' یا فنا و بقا پر اثر ' موثرات و تغیرات خارجی ' خصائص موروثی ' تعلقات عصبی ' اور تاثیرات اعتقادی سے اوسکی اثر پذیری و تعیر و تاثر ' زمانۂ وجود نوع انسانی کی تحقیق ' اوسکے قدیم متروکات و آثار کی تفتیش ' انسان قدیم کے کارنامہاے عہد غیر تاریخی کی تلاش و جستجو ' نوع انسانی کے درمیانی منازل ارتقاے جسمانی و عقلی ' اوسکے علل تکون و آفرینش اور اوسکے استقلال (۱) تکون یا ارتقاے تکون کی ' تحقیق و تفتیش -

ان مباحث کی تحقیق کے بعد حسب ذیل سوالات کی تحلیل و تفصیل بھی ایک محقق فن انسانیات کا فرض ہے :

(۱) نوع انسانی کیا کسی ایک اصل واحد سے متفرع ہوئی ہے یا مختلف متعدد اصول سے ؟

(۲) عالم انسانی کسی دو متعین ماں باپ سے پیدا ہوا ہے یا اوسکی مختلف شاخیں متعدد آبا و امہات سے مخلوق ہوئی ہیں ؟

(۳) از روے طبقات الارض نوع انسانی کی کیا عمر ہے ؟

(۴) انسان و حیوان کے درمیان وسائط امتیاز و فصل بتدریج پیدا ہوگئے ہیں ' یا بالطبع ہیں ' اور انسان مستقل و براسہ اپنے اول یوم خلقت سے نوع کی حیثیت رکھتا ہے یا بتدریج و بارتقاے درجات وہ یہاں تک پہونچا ہے ؟

(۵) انسان اور دوسرے حیوانات میں جو تشابہ جسمانی موجود ہے کیا اوس سے باهمی تعلقات نسبی کا بھی اثبات ہوتا ہے ؟

(۶) اگر یہ فرض کرلیا جاے ' کہ اس تشابہ جسمانی سے تعلقات نوعی و نسبی کا اثبات ہوتا ہے تو انسان میں قوت نطق و فہم ' مدارک اخلاق و نفس کیونکر پیدا ہوگئے ؟

اس فہرست سوالات سے ظاہر ہوگا کہ انکی تحلیل و عقدہ کشائی کے لیے دوسرے متعدد علوم کی بھی احتیاج ہوگی ' مثلاً :

جغرافیہ : کہ انواع و جماعات انسانی کے مقامات سکونت اور خصائص اقطاع عالم معلوم ہوں -

طبقات الارض : جس سے خصائص طبقات زمین اور اوسکے مختلف طبقات کا زمانہ اور آثار انسانی کا انمیں وجود ظاہر ہوتا ہے -

علم الاثار : اس فن کے ذریعہ سے نوع انسانی کے حالات و آثار قدیمہ جو غیر تاریخی زمانہ کی یادگار ہیں ' انکی تحقیق ہوتی ہے -

علم النبات و علم الحیوان : ان سے یہ معلوم ہوگا کہ خصائص نباتات و حیوانات و انسان میں کیا تشابہ اور کیا تباین ہے اور ان سے کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں ؟

علم الحیاۃ : نوع انسانی کی حیات ' وجود و عامل حیات ' خصائص حیات انسانی ' اور امتیازات حیات ' سے موضوع علم الانسان کو شدید تعلق ہے -

علم النفس : اس سے انواع و اجناس انسانی کے اخلاق و جذبات ہ باهمی تشابہ و تباین ظاہر ہوتا ہے -

علم التشریح : اس فن کے ذریعہ سے مختلف انواع و اجناس حیوانی و انسانی میں تشابہ و تباین جسمانی اور اونکے باهمی تعلقات ترقی و انحطاط اعضاء کا اظہار ہوتا ہے -

علم اللغات : السنۂ مختلفہ کے تشابہ و اتحاد و مشارکت اصول و الفاظ سے باهمی اجناس و اقوام انسانی کا اتحاد و اختلاف نسل ظاہر ہوتا ہے -

یہ تمام علوم اپنے اندر نہایت دل آویز مباحث رکھتے ہیں ' جن پر کسی دوسری فرصت میں نقد و نظر کی جائیگی -

(۱) تکون نوع انسانی کے متعلق علماے علم الانسان کے دو گروہ ہیں ' اول : انسان مستقل اور بلا ارتقاے تدریجی موجودہ حالت پر مخلوق ہوا ' اسی کو ہم نے استقلال تکون کہا ہے ' دوم : انسان موجودہ مرتبۂ انسانیت تک بتدریج ' جمادی ' نباتی ' اور حیوانی ارتقاآت کے بعد پہونچا ہے ' اس دوسری راے کو ہم ارتقاے تکون کہتے ہیں -

(٥) دعوة الی الحق حصول جاہ و کسب مناصب کا ذریعہ نہیں ہے کہ اُس کے نام سے اچھے اچھے عہدے حاصل کیے جائیں، پبلک سروس میں نمایاں جگہیں ملیں، مال و دولت بڑھے، اس مقدس فرض کا معاوضہ دینے والا صرف خدا ہے، اجر یا اُجرت جو پیش نظر ہو اُسی سے طلب کرنی چاہیے -

(٦) جو لوگ داعی الی الحق کے شریک عمل ہوں اُن سے بے تعلقی و علحدگی کے لیے خواہ کیسا ہی دباؤ ڈالا جائے مگر سختی سے انکار کردینا چاہیے -

(٧) داعی الی الحق کے پاس نہ خدائی کے خزانے ہونگے، نہ اُس میں فرشتوں کی صفت ہوگی، نہ غیب داں ہوگا، انسان کی معمولی حیثیت رکھتا ہوگا، اور اسی حالت میں بڑے بڑے جباروں کی حیثیت بگاڑ دینے کا الٹیمیٹم دیگا -

(٨) دعوة الی الحق کے لیے موقع و محل کی تلاش بے سود ہے کہ مستبدین کی طبیعت جب حاضر دیکھ لیں اُس وقت تبلیغ کا کام شروع کریں، یہ موقع شناسی ضروری نہیں - ہر حالت میں کام کرتے رہنا چاہیے، اور اس شدت سے کرنا چاہیے کہ دیکھنے والے گھبرا اُٹھیں، سننے والے تنگ آجائیں، اور برملا کہنے لگیں کہ مقابلے کے لیے ہم طیار ہیں، جو کچھ کرنا ہو تم بھی کر دیکھو -

(٩) نتیجہ ناکامیاب ہی کیوں نہ رہے، استبداد میں خواہ کچھ بھی فرق نہ آئے، مگر دعوة الی الحق کی سرگرمی میں فرق نہ آنا چاہیے، جو لوگ دھمکی دے رہے ہوں کہ ہم نے تلوار سے فتوحات حاصل کیے ہیں، تلوار ہی کے زور سے اس کو قائم بھی رکھینگے، اُن کو جواب دے دینا چاہیے کہ خدا کو اختیار ہے، چاہے تم کو تباہ کرڈالے یا زندہ رہنے دے، دعوة الی الحق کو ان امور سے تعلق نہیں ہے -

(١٠) دعوة الی الحق مشکوک و مشتبہ نظروں سے دیکھی جائیگی، اُس کے داعیوں کو سخن ساز و مفتری کہا جائیگا، لیکن سلسلۂ سعی و تدبیر میں ان باتوں سے سستی نہ آنی چاہیے، البتہ اپنی پوزیشن کو واضح کر دینا چاہیے -

(١١) طغیان و جبروت کا انہماک دلوں اور دماغوں میں قبول حق کی صلاحیت باقی ہی نہیں رہنے دیتا - ایسی طبیعتیں کبھی راہ راست پر نہیں آسکتیں، اُن سے کنارہ کش ہوجانا چاہیے، قطع نظر کرلینی چاہیے، اور اُنہیں بالکل ہی بائیکاٹ کردینا چاہیے - وہ ظالم ہیں، ستم پیشہ ہیں، سیلاب فنا میں غرق ہوجائینگے، اُن کے متعلق کسی قسم کی گفت وگو نہ کرو، اپنے بچاؤ کی آپ تدبیر نکالو، طوفان حوادث سے محفوظ رہنے کے لیے سفینۂ نجات بناؤ، اُس کے بنانے میں سرگرمی کے ساتھ لگے رہو، اور خدا نے جو تعلیم دی ہے اُسی کے مطابق کام کرو -

(١٢) اس کام میں انہماک و سرگرمی کو دیکھ کر لوگ ہنسینگے، ہنسنے دو، تمہیں اپنے کام سے کام ہے -

(١٣) حفاظت کا جو ذریعہ اختیار کیا جائے وہ صرف اپنے لیے مخصوص نہ ہونا چاہیے، بقدر گنجایش - ارباب استبداد کے علاوہ جو عذاب الہی کے مستحق ہیں - ایک حد تک دوسرے بندگان خدا کے لیے بھی سامان حفاظت بہم پہونچانا چاہیے، مگر اس کی نوعیتیں مختلف نہ ہوں، اور جامعۂ وحدت میں خلل نہ پڑے -

(١٤) جباروں سے بے تعلقی و بائیکاٹ میں قرابت و رشتہ داری کا پاس و لحاظ ممنوع ہے، کوئی شخص عزیز ہی کیوں نہ ہو، نہایت اہم خصوصیت کیوں نہ رکھتا ہو، مگر دائرۂ حق و صدق سے جہاں باہر قدم نکالے کہ تباہی آئی، ایسے لوگ وہی ہیں جو عمل صالح اور حقیقی کیرکٹر سے بیگانہ ہوتے ہیں - کفار کی طرح اُن کو بھی بائیکاٹ کر دینا چاہیے - اُن پر رحم کرنا یا اُن کے حق میں سفارش کرنی جرم ہے، اور سخت جرم ہے - اس سے توبہ کرنی چاہیے -

(١٥) ظالموں اور جباروں کو ہدایت نہیں ہوا کرتی -

ذرهم في طغيانهم يعمهون، اُن کی سرکشانہ ضلالت کچھ زمانے تک قائم رہیگی - کچھ مدت تک بندوں پر خدائی کرتے رہینگے، آخر خدا کی حجت پوری ہوگی، اپنی روش تبدیل کرنے کے لیے اُنہیں متعدد موقعے دیے جائینگے، مگر اُن کے استبداد میں کیوں فرق آنے لگا، انجام کار سب کے سب نیست و نابود ہوجائینگے - حکومت جاتی رہیگی، سطوت و عزت فنا ہوجائیگی، نام و نشان تک مٹ جائیگا، دنیا میں خدا کی پادشاہی قائم ہوگی، اور پھر اُنہیں مظلوموں کو برکات الہی نصیب ہونگے جن کی آزار رسانی میں ایک دنیا کو مزہ آرہا ہے -

(١٦) فنائے استبداد کے بعد مسلمان کامیاب ہونگے، اُن پر خدا کی رحمت نازل ہوگی، زمانے بھر کی نعمتوں سے مستفید ہونگے، لیکن بعد کی نسلیں جب خدا کو بھول جائینگی، جب اضطہاد و استعباد رنگ لائیگا، جب پھر عزم و ثبات و استقلال میں ضعف آنے لگیگا تو اُن پر بھی تباہی آئیگی، کامیابی کے لیے صبر و ثبات و تقوی ایک لازمی چیز ہے، جو قوم اس کی خوگر نہوگی، جس نے قدرت کو اپنے استقلال و اتقا (اعلی کیرکٹر) کا ثبوت نہ دیا ہوگا اُسے کامیابی کی توقع ہی نہ رکھنی چاہیے -

ام حسبتم ان تدخلوا	کیا تم اس خیال میں ہو کہ بہشت
الجنة ولما يعلم	میں داخل ہوجاؤگے حال آں کہ ابھی
الله الذين	تک اللہ نے نہ تو اُن لوگوں کو جانچا
جاهدوا منكم	جو تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں
ويعلم الصابرين ؟	اور نہ اُن کا امتحان کیا جو ثابت قدم
(٣ ع - ١٤)	رہتے ہیں ؟

یہ واقعات پیش آنے والے ہیں اور ضرور پیش آنے والے ہیں، فارتقب حتی یاتی اللہ بامرہ -

اس میں کامیابی مطلوب ہو تو سلسلۂ عمل کی توسیع، صبر و ثبات کا اعتصام، اور تقوی و طہارت نفس کا تعود پیدا کرو:

لتستخلفنكم في الارض كما استخلف الذين من قبلكم وليبدلنكم من بعد خوفكم امنا -

اطلاع

(١) ڈالپ کی ڈبل کراؤن سائز، پین کی مشین، جو بہترین اور قدیمی کارخانہ ہے - اس مشین پر صرف دو ڈھائی سال تک معمولی کام ہوا ہے - اسکے تمام کیل پرزے درست اور بہتر سے بہتر کام کیلیے مستعد ہیں -

ابتدا سے الہلال اسی مشین پر چھپتا ہے - دو ہارس پاور کے موٹر میں سولہ سو فی گھنٹہ کے حساب سے چھاپ سکتی ہے - چونکہ ہم اسکی جگہ بڑے سائز کی مشینیں لے چکے ہیں - اسلیے الگ کر دینا چاہتے ہیں -

(٢) ٹیڈل مشین، جو پاؤں سے بھی چلائی جاسکتی ہے ڈیمائی فولیو سائز کی - اس پر ہاف ٹون تصاویر کے علاوہ ہر کام جلد اور بہتر ہوسکتا ہے -

مدنیت فرنگ

انسانوں کو تیل میں زندہ جلانا

پوتومئو (Putumayo) کي رپورٹ

(مقتبس از انگلشمین - ۲ - جولائي - سنه ۱۹۱۳ ع)

مظالم پوتو مئو کي تحقیق کے لیے جو کمیٹی منتخب هوئي تهی ' امید کے مطابق اُس کی رپورٹ بہت سخت الفاظ میں شائع هوئی هے -

کمیٹي کو ڈائرکٹروں کے خلاف کوکوئی ایسي شہادت تو نہیں ملي جسمیں وہ علانیہ غلاموں کي تجارت کی ذیل میں خلاف قانون کام کرتے هوے معلوم هوے هوں' تاهم اُن پر یہ الزام لگا یا گیا هے کہ انهوں نے بے انتہا غفلت کی - ایک جگہ کمیٹي نے لکها هے کہ " خواہ کتنا هی ان وحشیانہ اور ظالمانہ کارروائیوں کے هونے سے انکار کیا جاے مگر انڈینز (اصلی باشندگان جنوبي امریکہ) کو تیل میں جلالیکے واقعات کي کامل طور پر تصدیق هوگئی هے " -

کمیٹی نے مسٹر - هارڈنبرگ اور کپتان ویفن (Mr Hardenberg) (Capt. Whiffen) کے الزامات کو تسلیم نہیں کیا - موخرالزکر پر ڈائرکٹروں نے یہ الزام لگایا تها کہ اُسنے دهمکي دےکر زبردستي روپیہ لیا هے - کمیٹي نے لکها هے کہ " ڈائرکٹر بہت جلد اُن باتونکو قبول کرلیتے هیں جو ان لوگونکی شہادت کے خلاف هوں - انهوں نے مسٹر هارڈ نبرگ اور کپتان ویفن کی برأت کے متعلق دریافت تک نہیں کیا " کمیٹی نے مظالم کے وجود اور اُس کے ثبوت کو قبول کرتے هوے ڈاکٹر پاریڈز (Dr. Pardes) کے بیان کی - جو پیرو کي گورنمنٹ کے کمشنر هیں - تصدیق کی کہ بے شک انهوں نے بہت سے ایسے واقعات کو ظاهر کیا هے' جو پہلے ظاهر نہیں هوے تهے -

کمیٹي نے انگریزی ڈائرکٹر سر راجر کیسمنٹ (Sir Rodger Casement) کے بیان سے جو اهم اکتشافات ظاهر هوے تهے اُن پر کوئی سوال نہیں کیا سینر ارینا (Senor Arena) نے یہ مان لیا کہ مظالم کے واقعات ضرور صحیح هیں اگرچہ کچهہ اس میں مبالغہ کی آمیزش هے - بعض جگہ ممبران کمیٹی نے " عجیب و غریب قصہ " ان روایات کا نام رکها هے -

ایک کارٹون میں وهاں کي رعایا کے مصائب دکهاے گئے هیں جسمیں اُن کو بید لگائے جارهے هیں - جلایا جا رها هے اور انکو گولیاں ماري جاتی هیں - مسٹر ریڈ (Mr. Read) اس واقعے کو ایک ڈائرکٹر کي قابل نفرت رپورٹ کہتے هیں' مگر کمیٹي نے اسے بهي صحیح تسلیم کرلیا هے' اور لکها هے کہ " جو بات کارٹون میں ظاهر کی گئی هے اُس سے کہیں زیادہ مظالم وهاں هوتے هیں "

اس رپورٹ میں یہ بهي شائع هوا هے کہ " باوجود اس کے کہ وزارت خارجہ سے آنکي خبرگیري کي هدایت هوچکي تهي پهربهي اسکا کچهہ خیال نہیں کیا گیا' وهانکے کام پر ملازم رکهنے والے نہایت درجہ کے بدمعاش هیں' قاتلونکا ایک غول هے جو اپنی تفریح طبع کے واسطے وهانکے لوگونکو گولیوں سے مارتا هے' یا انکو زندہ جلا دیتا هے " مسٹر ریڈ نے باوجود کوشش اخفا کے یہ ظاهر کیا کہ " لیما میں انهوں نے انڈینز کو گولی سے نشانہ بنتے هوے خود دیکها هے " کمیٹي نے اکثر الزامات ڈائرکٹروں پر عائد کیے هیں' اور اس بات کو وثوق کے ساتهہ تسلیم کرلیا هے کہ " تمام گرم ممالک میں یہ لوگ غلامونکی تجارت کرتے هیں ' قانون انسداد غلامي کو زیادہ سختي سے استعمال کرنا چاهیے اور اگر کوئي انگریز اس جرم کا مرتکب هو تو اُسکو انگریزي حکومت سے سزا ملني چاهیے "

لا تلقوا بایدیکم الی التهلکة

غلطیہاے مضامین مت پوچهہ' کہتے هیں : انسان کو اپنے تئیں هلاکت میں ڈالنا منع هے ' اصول کي صحت میں کلام نہیں' لیکن جو فروع نکالے جاتے هیں خود اُن کي تفریع هلاکت آفریں هے - طبیعت میں استقلال هے تو هوا کرے ' عزم و ثبات پر تیقن هے تو هونے دو' تم کوئي بڑا کام نہ کرو' مہمات امور میں کبهي اقدام نہ کرو -

هندوستان پر حکومت کرنے کے لیے اگر انگلستان میں انگریزوں کو سول سروس کي تعلیم دلانے کي غرض سے هر سال کچهہ کم ۱۶ - هزار پونڈ (دو لاکهہ چالیس هزار روپے) خزانۂ هند کو ادا کرنے پڑتے هیں' اور پهر ان سویلینوں سے هندوستانیوں کي قسمت وابستہ هوتي هے' تو اُن کو رعایا کي عبادتگاهیں ڈهانے' خانقاهیں گرانے کے احکام نافذ کرانے میں بهي باک نہیں هوتا ' جب بهي کچهہ نہ کهو -

اگر پنجاب کي نہري آبادیوں میں رعایا کی ضروریات زندگي میں گورنمنٹ کي جانب سے کوئي مدد نہیں ملتي ' اور مزارعین سے نہایت گراں شرح پر مال گذاري وصول کي جاتي هے ' تو اس شکایت کي تلافي کے لیے دیوان علم (هاؤس آف کامنس) میں نائب وزیر هند (مسٹر مانٹیگو) کا صرف یہ جواب کافی سمجهہ لینا چاهیےکہ " ایک سیاح نے ایک هفتہ وار رسالے میں یہ واقعات شائع کیے هیں ' مگر دوسرے اشخاص نے جو حالات لکهے هیں اُن سے یہ بیانات مختلف هیں - اس لیے قابل تیقن نہیں کہے جاسکتے "

اگر ایک انگریز (جیمس هنڈرسن) وکٹوریا جیوٹ مل کے ایک هندوستاني مزدور پر حملہ کرکے اُسے ضرب شدید پہونچاتا هے ' وہ اسي صدمہ سے بیس دن کے اندر مرجاتا هے' مقدمہ دائر هوتا هے' عدالت اسی تعدي کو خطرناک قرار دیتي هے' مگر مجرم پر صرف ایک سوروپیہ جرمانہ کافي سمجهتي هے - پارلیمنٹ میں سوال هوتا هے ' مسٹر اوگریڈي سفارش کرتے هیں کہ "جیمس هنڈرسن " کو هندوستان سے ملک بدر کردینا چاهیے ' اور عدالتوں کو تنبیہ کرنی چاهیےَ کہ اس قسم کے مقدمات میں هندوستانیوں اور یوروپین لوگوں کے مابین فرق نہ کیا کریں ' تو گورنمنٹ کی اس تشریح پر قانع هوجاؤ کہ " هنڈرسن نے قلي کو شراب کے نشے میں مارا تها ' اور وہ هیضہ سے مرا تها - وزیر هند اس معاملہ میں کسي کارروائي کرنے پر آمادہ نہیں هیں "

اگر جنوبي افریقہ کی پارلیمنٹ کے مظالم هندوستانی مزدوروں پر بدستور قائم هیں ' اگر حکومت هند کي یہ قرار داد بهي نافذ العمل نهو سکی کہ آیندہ سے جنوبي افریقہ کے لیے هندوستان سے قلی نہ بهیجے جائیں ' تو دیوان علم میں مسٹر هارکورٹ کے اظہار تاسف سے اشک شوئي کرلو کہ گورنمنٹ کوئي چارۂ کار نہیں نکالتي نہ سہي اُس کو افسوس تو هے -

اگر مدراس وسدرن مرهٹہ ریلوے کے ورکشاپ مدراس میں ریلوے کے ایک انگریز اهلکار نے تین هندوستانیوں کو اس هفتہ میں محض اس لیےگولي ماردي کہ اس کے خیال میں " وحشي هندوستانی اُس کي مہذب میم کو گالیاں دے رهے تهے " تو اس حادثے کو ادبیات اردو کے اس شاعرانہ تخیل کا ذریعۂ تکمیل سمجهو کہ :

کس نے یوں پیار کیا ؟ کس نے وفا کي ایسی ؟
کیوں کریں قتل کسی کو وہ همارے هوتے ؟

اس قسم کے غیر معمولی حوادث طغیان و استبداد کو معمولي تحمل سے انگیز کرلیا کرو ' ان پر آزردگی بے جا و بے محل هے -

(لها بقیة صالحة)

مقالات

وثایق و حقایق

ایوان شینوسو

انسان نے اپني راحت کے لیے کیا کیا سامان کیے ' دشت سنعار میں ایک برج کی تعمیر شروع کي جس کا منارۂ آسمان سے باتیں کررہا تھا - صحراے صعید میں ایک سر به فلک ایوان کی بنیاد ڈالي جس کی رفعت و بلندي کے ذریعه سے لعلي ابلغ الاسباب ' اسباب السموات کي تحقیق کا حوصله پیدا ہوا تھا ' لیکن قدرت کے زبردست ہات کي ایک معمولي جنبش نے یه سارے حوصلے خاک میں ملادیے - ساري عمارتیں نقش برآب کردیں ' اور ایسا نام و نشان مٹایا که اس آرزو کے لیے بھي کوئي سبیل نہیں رہ گئي که :

قف بالدیار وحبي اربعا درسا
ونادها فعساها ان تجیب عسى

(عمارتوں کے سامنے کھڑے ہو' ڈھئے ہوئے کھنڈروں کو سلام کرو' اور اُنھیں پکارو' شاید وہ جواب دیں)

" الزهراء" کیا ہوا ؟
" الخلد " کہاں گیا ؟
" الحمراء " کس کے ماتم میں سوگوار ہے ؟ " قطب مینار " کس کا مرثیه پڑھ رہا ہے ؟ " قلعۂ معلی" اور "تاج محل" کس مٹي ہوئي عظمت کورورہے ہیں ؟ ایسے ایسے ہولناک و مہیب انقلاب کے بعد کس کو وثوق ہے که موجودہ دنیا کي سب سے بڑي عمارت اور سب سے اچھي نزہت گاہ (ایوان شینوسو Chenouceux) کب تک قائم رہیگي ' اور زمانے کے ہاتھوں اس کا کیا حشر ہوگا ؟

أتبنون بکل ریع اٰیة تعبثون ؟ ' تتخذون مصانع لعلکم تخلدون (۲۶ : ۷۲)

سنه ۱۵۱۵ ع میں طامس بوہر (Thomas Boher) نے اس محل کي تعمیر شروع کی تھی ' عمارت ہنوز پوري بھي نه ہوئي تھي که زندگي کے دن پورے ہوگئے' ارمان نکلنے بھي نه پائے تھے که نومبر سنه ۱۵۲۳ ع میں جان نکل گئي - مرنے سے قبل محل کے ایک منارے پر اس نے یه کتابه لگادیا که " یه عمارت اگر بن گئي تو میري یادگار ہوگي " انسان کي آرزوئیں بھي کیسي غرابت آمیز ہیں ؟ عمارت بن بھي گئي ' یادگار قائم بھي ہوگئي ' مگر جسکي یادگار تھي آج اُسکا کوئي نام بھي نہیں لیتا - محل کا ایک وسیع حصه دریا میں ستونوں پر بنایا گیا ہے ' جو منظر و موقع ہر حیثیت سے بدیع المثال ہے - ہر ایک دل و دماغ میں تفرج کے ولولے پیدا ہوتے ہیں ' لیکن جب آرزو برآتي ہے تو قدرت یه پیغام سناتي ہے که :

در بزم عیش یک دو قدح درکش و برو
یعنے طمع مدار وصال دوام را

تعمیر کے بے شمار مصارف نے طامس بوہر کو نہایت مقروض کردیا تھا ' اُس کے بیٹے نے اداے قرض کے لیے بادشاہ کو یه محل دے دیا' اور خود اُس میں ایک دن بھي نه رہنے پایا - بادشاہ فرانسس اول (Francis I) اس کو شکارگاہ کے طور پر استعمال کرتا تھا ' مگر تھوڑے ہي زمانے میں دست قضا نے اُس سے بھي یه عمارت چھین لي - اُس کے بعد یه محل بہت سے مشاہیر کے پاس رہا - بڑے بڑے دولتمندوں نے اسکو خریدا اور بیچ ڈالا ' بہت سے عظمت پسند ہات اس پر قابض ہوے ' اور پھر دست بردار ہوگئے - چار سو ۹۷ - برس ہوچکے ہیں ' لیکن اس طویل مدت میں کسي ایک شخص کو بھي کامیاب زندگي کا لطف یہاں حاصل نہوسکا - حال میں چاکلیٹ کے ایک سوداگر ہنري مینر (Henri Menier) نے ۷۰ - ہزار - ۸۰۰ پونڈ ! (۱۰ - لاکھ ۹۲ - ہزار روپیه) میں اسکو خریدا ہے ' دیکھیے اُس کے پاس کب تک رہتا ہے ؟ پیغام آسماني کے بہت سے حصے تو پورے ہوچکے ہیں ' دیکھنا ہے که اب آخري حصه کس شکل میں پورا ہوتا ہے ؟ صدیوں سے اس پیغام عبرت کو ہم سنتے آئے ہیں ' مگر ایوان شینوسو کے حالات پڑھنے کے بعد بھي ایک لحظے کے لیے اس پر غور نہیں کرتے که :

اولم نمکن لهم حرما امنا یجبی الیه ثمرات کل شي رزقا من لدنا ؟ ولکن اکثرهم لا یعلمون ' وکم اهلکنا من قریة بطرت معیشتها ' فتلک مساکنهم لم تسکن من بعدهم الا قلیلا ' وکنا نحن الوارثین (۲۸ : ۵۰ و ۵۱)

کیا ہم نے اُن کو حرم سراے امن میں جگه نہیں دي جہاں ہر چیز کا ثمرہ کھنچا چلا آتا ہے ؟ ہمارے ہاں سے انکو رزق پہونچتا ہے ؟ لیکن اکثروں کو یه بھي علم نہیں ' ہم نے کتني آبادیاں تباہ کر ڈالیں جو وسائل عیش کے افراط سے وارفته ہوگئي تھیں ' یه اُن کے مکانات ہیں جو اُن کے بعد شاذ و نادر مرقعوں کے سوا آباد ہي نہیں ہوے' آخر ہم ہي وارث ٹھہرے -

اسلام

الحريــــة في الاســــلام

نظـــام حكـــومت اســـلاميـــه

و امرهـــم شورى بينهـــم (٤٢ : ٣٦)

(٣)

دوسري بحث

مساوات حقوق و مال

يهاں تک اس بحث کا پہـلا ٹکـڑا تهـا ' اب هم دوسرے ٹکڑے پر نظر ڈالتے هیں -

اسلام میں خلفا کو عزت و احترام دیني کے علاوہ حقوق انتظامي و مالي میں کوئي تفرق و ترجیح نه تهي - تاریخ اسلام کا یه ایک مشہور و مسلم واقعه هے ' اوراس کے ثبوت کیلیے تواتر عمل کافی هے - تاهم سلسلۂ بیان کیلیے چند شارات کیے جائیں گے -

انـــک لعلـــی خلـــق عظیـــم !؟

گذشته صفحات میں ظاهر کیا جاچکا هے که آنحضرت صلعم کا عام مسلمانوں کے ساتهه طرز عمل کیسا تها ؟ اور کس مساویـانه حیثیت سے وہ تمام مسلمانوں سے ملتے تهے ؟ سیرت نبوي کے بے شمار واقعات میں سے ایک واقعه بهی ایسا نہیں ' جو اس مساوات سے مستثنیٰ هو - وہ همیشه لوگوں میں اسقدر مل جل کر بیٹهتے تهے جیسے اوس مجلس کا ایک عام ممبر ' اور همیشه فرماتے : " خدایا میں غریب هوں - مجهکو غریبوں میں زندہ رکهه ' اور غریبوں هي کے زمرہ میں اٹها " کهانیکے وقت آپ اسطرح بیٹهتے ' جسطرح ایک معمولي غلام ' اور پهر فرط انکسار سے فرماتے : " میں خدا کا غلام هوں - اوسیطرح کهاتا هوں جسطرح ایک غلام کهاتا هے "

الله اکبر !

ادهر الله سے واصل ' ادهر مخلوق میں شامل !
مقام اُس برزخ کبریٰ میں تها حرف مشدد کا !

خلیفۂ اسلام کے اختیارات

حضرت ابوبکر نے اول خلافت میں جو سب سے پہلي تقریر کي اوسکے بعض فقرے یه هیں :

ایها الناس ! قد ولیت امرکم ولست بخیرکم - ایها النـــاس انا متبع ولست بمبتدع ' فـان احسنت فاعینونی ' وان زغت فقوّمونی - (ابن سعد - ج ٣ ص ١٢٩)	لوگو ! میں تمهارا خلیفه مقرر هوا هوں گو میں تم سے بهتر نہیں هوں - لوگو ! میں پیـروی کرنے والا هوں ' کوئی نئی بات کرنے والا نہیں هوں - اگر میں ٹهیک کام کروں تو مجهے مدد دو ' اور اگر میں کج هوجاؤں تو مجهے سیدها کردو !

فتح شام کے بعد ایک مجلس شوریٰ میں ایک مسئله کی نسبت جب اختلاف آرا هوا ' تو حضرت عمر فاروق نے ایک طویل خطبه دیا - اسکے چند الفاظ یه هیں :

فانی واحد ... کاحدکم ولست ارید ان تتبعـوا هـــذا الذی اهوی - (کتاب الخراج قاضی ابـــو یوســـف ص ١٥)	کیونکه میں بهی تم میں سے ایک کے برابر هوں - میرا منشا یهه نہیں که میں جو چاهتا هوں اوسکو تم بهی مان لو !

" کاحدکم " کے لفظ پر غور کرو ! آجکل اکثر موقعوں پر پریسیڈنت کی راے دو ووٹوں کے برابر هوتی هے ' یا اسکو حق ویٹو حاصل هوتا هے ' لیکن حضرت فاروق نے صاف کهدیا که گو میں خلیفۂ وقت هوں ' تاهم میری راے تمام اعضاء شوریٰ کی طرح صرف ایک ووٹ هی کا حکم رکهتی هے - اس سے زائد نہیں -

اس سے پہلے حضرت ابوبکر نے فرمایا که " انا متبع ولســـت بمبتدع " یعنے اسلامی فرماں روا اس سے زیادہ کوئی درجه نہیں رکهتا که وہ احکام کتاب و سنت کو ظاهر کرے اور اُنکے عمل درآمد کیلیے بمنزله ایک محتسب کے هو - خود اسکو کوئی راے دینے کا حق نہیں -

کیا آج یورپ کی بہتر سے بہتر جمهوریت میں کوئی اسکی نظیر ملسکتی هے ؟ فتدبروا و تفکروا یا اولی الالباب !

خلیفـــۂ وقت کے مصـــارف

شخصي حکمراني کا سب سے زیادہ ظالمانه اور مکروہ منظر یه هے که قوم اور ملک کی دولت صرف ایک فرد واحد کے آرام و تعیش کا ذریعه هوتي هے ' اور جبکه الله کے هزاروں بندوں کو زنده رهنے کیلیے بدتر سے بدتر غذا بهي میسر نہیں آتي ' تو وہ سونے کے تخت پر لعل و جواهر کے دانوں سے کهیلتا هے !

پس جمهوریۃ صحیحه کا ایک نہایت اهم رکن یه هونا چاهیے که حصول عز و جاہ اور خرچ مال و دولت کے لحاظ سے عام رعایا اور اور والي ملک کا درجه ایک کردیا جاے ' اور کوئي ممتاز اور فوق العادۃ حق اُسے حصول مال و تسلط خزینه کا نه دیا جاے -

اگر یه سچ هے تو دنیا کو رونا چاهیے که اب تک اُسکي بدبختی ختم نہیں هوئی - وہ حریت و مساوات کے نعرے جو نئے تمدن کي فضا کو همیشه طوفاني رکهتے هیں ' افسوس که ابهي اصلیت و حقیقت کے حصول کے محتاج هیں - انساني آزادي کا وہ فرشتہ ' جسکي نسبت کہا جاتا هے که " انقلاب فرانس " کے پروں سے زمین پر اُترا ' گو بہت حسین هے ' مگر پورا کامیاب نہیں - آج بهی یورپ کو حریت کا سبق لینے کي ضرورت هے - آج بهي وہ درس مساوات کا محتاج هے - آج بهي اُسے مضطرب هونا چاهیے ' تاکه نوع انساني کے احترام کے معمے کو حل کرے ' اور خدا کے یکساں اور هم درجه بندوں کو تفریق و امتیاز دنیوي کي لعنت سے چهڑانے کي معرفت حاصل کرے -

عالم اسلامی

الجزائر کے ایک مظلوم عرب کا خط

محکومیت کے نتایج

" یہاں کي حالت کیا پوچھتے ہو ؟ یہاں رہنا انگاروں پر لوٹنا ہے - جب تک ہجرت کي اجازت تھي زندگي دو بھر نہ تھي کہ اس عذاب سے نجات کي کچھہ امید تو تھي ' مگر جب سے یہ آخرین دروازۂ نجات بھی بند ہوگیا ہے ہر مخلص جزائري زیست سے بیزار ہے - کاش موت جلد آتي !

قوم پر تنگ گیري سخت سے سخت تر ' شہروں کي حالت بد سے بد تر ' کہاں سے الفاظ لاؤں کہ یہاں کي حالت تمہارے سامنے ممثل و مجسم ہوجائے -

تم نے جس حالت میں دیکھا تھا اس سے اب یہاں کي حالت بالکل مختلف ہے - اور کیوں نہ ہو ؟ جب کہ دولاب سیاست کي رفتار غیر معمولي ہو ؟ موجودہ سیاست کا محور یہ ہے کہ " جزائري یا فرانسیسي بن جائیں یا مٹا دیے جائیں " -

فرانسیسي بنے تو دخیل ' دخیل کي قدر معلوم ' اسکے علاوہ پھر اسلام کہاں ؟ اگر فرانسیسي نہ بنے تو رنج و کرب ' قید و بند ' تیغ و تفنگ ' دار و رسن !

دونوں صورتیں مہلک ' ہر مخلص جزائري کا دل فگار ' انکھیں خونبار ' اور زبان موت کي خواستگار -

شیاطین الانس یعني فرانسیسي جاسوس ہباء منثور کي طرح پھیلے ہوے ہیں ' اجتماع عام یا خاص ' کسی کام کے لیے ہو یا صرف لطف صحبت کے لیے ' وقت سر شام ہو یا اخر سحر ' غرض صحبت کسي قسم کي ہو ' کہیں ہو ' کسي وقت ہو ' وہ موجود ' اور اب تو صحبت و اجتماع کي بھي ضرورت نہیں ' خلوت میں بھی نازل !

حالت سخت ناگفتہ بہ ' اعتماد مفقود ' نہ بیٹے کو باپ پر بھروسا نہ باپ کو بیٹے پر ' بھائي بھائي کا تو کیا ذکر ' بہترین افراد قوم کے پاس ان ضمیر فروشوں کی آمد و رفت بکثرت ' اس آمد و رفت کا نتیجہ باغیانہ مساعي کي اطلاع سے لبریز رپورٹیں ' اور یہ رپورٹیں گو محض دفتر کذب و افتراء مگر فرانس کے لیے وحي آسماني ' رپورٹ کا اثر ؟ الحکم قید ' اوامر جلاء وطن سزاے موت ' مرافعہ ؟ نہیں ' نظر ثاني ؟ اگر ہو بھي تو فائدہ ؟ قاضي (جج) تو فرانسیسي ہونگے -

مغرب اقصی پر فتن و حوادث کا ابر کثیف چھایا ہوا ہے ' آگ اور خون کي بارش ہورہي ہے ' وطن و ملت کے پرستاران غیور سر بکف آرہے ہیں ' وادیاں اور میدان آباد ہو رہے ہیں ' گھر ویران ' گھرانے برباد ' ! عالم اسلامي سنتا ہوگا اور روتا ہوگا ' مگر ہم بدبخت اہل جزائر پر تو بجلیاں گر رہي ہیں -

یہ اسلیے نہیں کہ مغرب اقصی میں اسلام کي زندہ یادگاریں مٹائي جارہي ہیں ' یہ مٹانا نہیں ہے بلکہ دوبارہ زندہ کرنا ہے ' توپ کی آگ اور تلوار کا پاني تو وہ بخار پیدا کرتا ہے جس سے تاج و تخت باختہ اقوام کي ہستي کي کل دوبارہ چلنے لگتي ہے -

بلکہ اسلیے کہ فرانس یہ علم بردار مدنیت ' یہ مطلع حریت ' یہ مدعي قطع سلاسل استعباد و استبداد ' سمجھتا ہے کہ ہم غلام ہیں اور وہ ہمارا آقا ' ہم مملوک ہیں اور وہ ہمارا مالک ' ہمارے جسم و جان انکي قرباني کے لیے مخلوق ' اور ہمارا مال و دولت اسکے دست تصرف کے وقف !

یونان ' اطالیا ' مالطہ ' وغیرہ کے دریوزہ گر یہاں آتے ہیں فرانس کي جنسیت میں ' داخل ہوتے ہیں ' ان پر الطاف و عنایات کي بارش ہوتي ہے ' سیر حاصل زمین اور اعلی مناصب ان کو دیے جاتیں ' تہیدستي کے بعد دولتمندي ' بوریا نشیني مذلت کے بعد کرسي نشیني عزت ' غرور و نخوت لازمي ' گویا افریقي فرعون ! مسلمانوں کو زجر و توبیخ ' گیر و دار ' سرزنش و پاداش ' قتل و سفک .... کیا کیا لکھوں ' کیا بات اٹھہ رہتي ہے ؟

مغاربہ اور فرانس سے الدار البیضاء میں جنگ ہولي ' مغاربہ ہمارے کون ہیں ؟ ہمسایہ ' ہم وطن ' ہم مذہب ' پھر ان تمام امور سے قطع نظر وطن پرستان غیور ' علم برداران استقلال ' سرفروشان راہ حریت ' انکي خاک پا چشم انسانیت کے لیے کحل الجواہر ' انکا ہر قطرۂ خون لعل و گوہر سے زیادہ قیمتي ' انکا وجود افریقہ کے لیے باعث شرف و افتخار -

یہ پیکران شرف و انسانیت اور تیغ و توپ کا نشانہ ! وہ بھی مسلمان ہاتھوں سے ! ؟

فرانس نے حکم دیا کہ الجزائر کا ہر قبیلہ اپنے اپنے سپاہیوں کی مقررہ تعداد اپنے ہي قائد (سر لشکر) کے زیر کمان میدان جنگ بھیجے -

آمدني کے تمام سرچشموں پر اغیار کا قبضہ ' گراني شدید ' اہل ملک تہیدست ' فاقہ عالمگیر ' ہر جزائري ضعیف و نزار ' ان سب پر فرانسیسي عمال اور فرانسیسي جنسیت اختیار کرنے والوں کي جباریاں اور قہاریاں مستزاد ' مرگ زیست سے پسندیدہ تر ' ان حالات میں میدان جنگ جانے کا حکم ' امتثال حکم کے لیے تشویق و ترغیب ' تہدید و ترہیب ' اور بالاخر تنکیل و تعذیب ' فرانسیسي احکام پر عمل کیوں نہوتا ؟

ہر قبیلہ سے کئي جماعتیں کارزار کو گئیں - خود مرے ' اپنے بھائیوں کو مارا اور اسلام کو دنیا کے سامنے شرمسار کیا !

مغرب اقصی میں وطن و حریت پرستی کي آگ پھر شعلے مار رہي ہے ' فرانس کي حقیقت معلوم ' یہ آگ اسکے دبائے دب چکي ' یہي ہوگا کہ الدار البیضاء کے تجربے سے فائدہ اٹھایا جائیگا - اہل الجزائر سے پھر کہا جائیگا کہ چلو اپنے بھائیوں کے سینوں پر گولیاں برساؤ جو عشق وطن کے حریم اور دولت توحید کے گنجینے ہیں ' چلو تاکہ فرانس تمہیں اپنے مصالح کي قربانگاہ پر چڑھائے اور اس جاں نثاري کے عوض میں اللہ ' اسکے رسول ' اسکے ملائکہ اور تمام عالم اسلامي کي لعنت دلوائے -

یہ ہے جسکي وجہ سے ہر عاقبت اندیش جزائري پر بجلیاں گر رہي ہیں -

خط طویل ہو گیا اس لیے ختم کرتا ہوں - مزید حالات سے پھر اطلاع دونگا -

میں معمولاً ہر نماز کے بعد دعا کرتا ہوں کہ خداے تعالی تمام عالم اسلامي کو مقہوریت کے علاوہ دنیا کي ہر قسم کي غلامیوں سے آزاد کرے - اور انکو آزاد مستقل اور خود مختار قوم بنادے - کاش تم بھي اور نہ صرف تم بلکہ تمام مسلمان میري طرح دعا کرتے ہوں "

فی الشتاء و حلة فی القیظ ' وما احج علیه واعتمر من الظهر - وقوتی وقوت اهلی کقوت رجل من قریش لیس باغناهم ولا بافقرهم - ثم انا بعد رجل من المسلمین یصدنی ما اصابهم - (ابن سعد ج ۳ ص ۱۹۸)	کپڑے - ایک جاڑے کیلیے اور ایک گرمی کا - ایک سواری جسپر حج اور عمرہ ادا کروں ' اور قریش کے ایک متوسط الحال آدمی کے اخراجات طعام کے برابر اپنے اور اپنے اهل و عیال کیلیے اخراجات طعام - اسکے بعد میں ایک ادنی مسلمان هوں ' جو آنکا حال هے وهی میرا حال هے -

حضرت معاذ کی تصویر اور خلافت اسلامی کی اصلی تصویر

معاذ بن جبل ایک بڑے پایہ کے صحابی هیں - روم کے دربار میں سفیر بن کر گئے تھے - رومی سردار نے قیصر کے جاہ و جلال اور اعزاز و اختیارات سے انکو مرعوب کرنا چاها - یہاں مسلمانوں پر دوسرا هی رنگ چھایا هوا تھا - جنکے دلوں میں جلال خداوندی کا نشیمن هو ' انکی نظروں میں اس طلسم زخارف دنیوی کی کیا وقعت هوسکتی هے ؟ حضرت معاذ نے امیر عرب کے اختیارات کی جن الفاظ میں تصویر کھینچی ' وہ حسب ذیل هے :

و امیرنا رجل منا ' ان عمل فینا بکتاب دیننا وسنة نبینا قررناه علینا وان عمل بغیر ذلک عزلناه عنا وان هو سرق قطعنا یده ' وان زنا جلدناه ' وان شتم رجلا منا شتمه بما شتمه ' وان جرحه اقاده من نفسه ' ولا یحتجب منا ' ولا یتکبر علینا ' ولا یستاثر علینا فی فیئنا الذی افاءه الله علینا ' وهو کرجل منا - (فتوح الشام ازدی - ص - ۱۰۵ کلکته)	همارا خلیفہ هم میں کا ایک فرد هے ' اگر همارے مذهب کی کتاب اور همارے پیغمبر کے طریقہ کی پیروی کرے تو هم اوسکو اپنا خلیفہ باقی رکھیں ' ورنہ اوسکو معزول کردیں اگر وہ سرقہ کرے تو اوسکے هاتھ کاٹ ڈالیں ' اگر زنا کرے تو اوسکو سنگسار کردیں ' اگر وہ هم میں سے کسیکو گالی دے تو وہ بھی برابر کی گالی دے - اگر وہ کسیکو زخمی کرے تو اسکا بدلہ دینا پڑے ' وہ هم سے چھپکر قصر و ایوان میں نہیں بیٹھتا ' وہ هم سے غرور و تکبر نہیں کرتا ' وہ تقسیم غنیمت میں اپنے کو هم پر ترجیح نہیں دیتا ' وہ هم میں ایک معمولی آدمی کا رتبہ رکھتا هے ' اور بس "

ان الفاظ کو غور سے پڑھو - کیا اس سے واضح تر ' اس سے روشن تر ' اس سے صحیح تر ' اس سے موثر تر الفاظ میں جمهوریت کی حقیقت ظاهر کی جا سکتی هے ؟ کیا حکومت عام کی اس سے بہتر نوعیت هوسکتی هے ؟ کیا مساوات نوعی اور عدم تفرق و ترجیح افراد کی اس سے بہتر مثال تاریخ عالم پیش کرسکتی هے ؟ الله بنی امیہ سے انصاف کرے ' جنهوں نے اسلام کی اس مقدس تصویر مساوات کو اپنے کثافت اغراض و نفس سے ملوث کردیا اور اسکی بڑھتی هوئی قوتیں عین دور عروج میں پامال مفاسد و استبداد هوکر رهگئیں ! ضلوا فاضلوا ' فویل لهم ولا تبا عهم !

الله الله ! آج دنیا کی ایک وہ قومیں هیں ' جنکے پاس کچھہ نہ تھا پر آج انهوں نے حاصل کیا ' اور ایک هم هیں کہ خزانے کے خزانے لیکر آئے تھے ' مگر آج سواے ذکر عیش کے خود عیش کا کہیں وجود نہیں !!

آیندہ و گذشتہ تمناؤ حسرت ست
یک کاشکے بود کہ بصد جا نوشتہ ایم

شرک فی الصفات

کلمات تعظیم و تبجیل کے عجیب و غریب القاب هیں ' جو ملوک و سلاطین عالم کے ناموں کے پہلے نظر آتے هیں ' اور جنکے بغیر ذات شاهانہ کیطرف اشارہ کرنا بھی سوء ادب کی اخیر حد هے ' مگر مرقع خلافت اسلامیہ میں اونکی مثال ڈھونڈھنا بیکار هوگا - ایک ادنی مسلمان آتا هے ' اور " یا ابا بکر " اور " یا عمر " کہکر پکارتا هے اور وہ خوشی سے جواب دیتے هیں - زیادہ سے زیادہ جو الفاظ تعظیمی استعمال هوسکتے هیں ' وہ " خلیفہ رسول الله " اور " امیر المومنین " هیں ' اور جو مدح نہیں بلکہ واقعہ هے - امرا و حکام ملک بھی انہیں الفاظ سے خلفا کو خطاب کرتے تھے -

خود آنحضرت (صلعم) کی بھی یہی حالت تھی - آپ اپنی نسبت لفظ آقا (سید) تک سننا پسند نہیں فرماتے تھے - ایک معمولی بدوی آتا تھا اور " یا محمد " کہکر خطاب کرتا تھا - ایک بار ایک بدوی حاضر هوا ' اور ڈرتا هوا خدمت نبوی میں آگے بڑھا - آپ نے فرمایا :

" تم مجھسے ڈرتے هو ؟ میں اوس ماں کا بیٹا هوں جو قدید (ایک معمولی عربی کھانا) کھاتی تھی (یعنی ایک معمولی عورت کا بیٹا هوں) "

سبحان الله !

چہ عظمت دادۂ یا رب بخلق آں عظیم الشان
کہ " انی عبدہ " گوید بجاے قول " سبحانی "

ایک صحابی نے اپنے بیٹے کو خدمت نبوی میں بھیجنا چاها - اوسنے باپ سے پوچھا کہ اگر حضور اندر تشریف فرما هوں تو میں کیونکر آواز دونگا ؟ باپ نے کہا :

" جان پدر ! کاشانۂ نبوت دربار قیصر و کسری نہیں هے - حضور کی ذات تجبر و تکبر سے بلند هے آپ اپنے جاں نثاروں سے توقع نہیں کرتے " !

اللهم صل علی افضل الرسل واکملهم محمد ' وعلی افضل المسلمین ' واکملهم آله الابرار ' و اصحابه الاخیار -

ماضی و حال

یہ حالت تو تاریخ اسلام کی افضل ترین هستی سے لیکر اسکے خلفا و جانشین تک کی تھی ' لیکن اسکے مقابلے میں آج بادشاهوں اور ریاستوں کو چھوڑ کر ' صرف اپنی قوم کے ان لوگوں کو دیکھو ' جنکے پاس جائداد کا کوئی حصہ یا چاندی سونے کے کچھہ سکے جمع هوگئے هیں - ان میں بہت سے لوگ دولت کو تمام فضیلتوں کا منبع قرار دیتے هیں ' اور اسلیے لیڈری اور پیشوائی کے بھی مدعی هیں - ان میں بہت سے فراعنہ اور نماردہ تم کو ایسے ملیں گے ' جنکا نام اگر ان خطابوں سے الگ کرکے زبان سے نکالا جاے ' جو انکے شیطانی خبث غرور نے گھڑ لیے هیں ' یا حکومت کی خوشامد و غلامی کا اصطباغ لیکر حاصل کیے هیں ' تو انکے چہرے مارے غیظ و غضب کے درندوں کی طرح خونخوار هوجاتے هیں ' اور چارپایوں کی طرح هیجان غصہ و غلظت کو روک نہیں سکتے -

رسول خدا اور انکے جانشین اپنے تئیں بعض ایک متبع کتاب و سنت سمجھتے تھے ' اور ایک معمولی باشندۂ مدینہ کے برابر قرار دیتے تھے - وہ پکار پکار کہتے تھے کہ میں اسی وقت تک تمہارا امیر هوں ' جب تک حق و شریعت کے مطابق چلوں ' اور اگر میں کجروی اختیار کروں تو تم مجھکو سیدھا کردو - پھر آجکل کے ان بدترین نسل فراعنہ سے کوئی نہیں پوچھتا کہ یہ کیا تمرد اور کیا

یہ سب کچھ آپ اسلام ہی سکھا سکتا ہے - وہ کل کی تاریکی کی طرح آج کی روشنی میں بھی اسکا محتاج ہے - کیونکہ " انسانی مسئلہ " کے حل کی روشنی صرف اسی کے پاس ہے ؟

یورپ کہتا ہے کہ مساوات اور حریت کا وہ معلم ہے - ہم اسکو سچ مان لیتے ہیں ' لیکن پھر یہ کیا ہے ' جو اب تک بادشاہوں کے سروں پر نظر آتا ہے ؟ یہ کس کی دولت ہے ' جو تاج شاہی کے ہیروں میں دفن کی جاتی ہے ؟

وہ سربفلک عمارتیں ' وہ عظیم الشان محل و ایوان ' وہ انسانی ترقی کے بہتر سے بہتر وسائل تعیش ' اور ذرائع آرام و راحت جو آج بھی اسکے بادشاہوں اور پریسیڈنٹوں کیلیے لازمی سمجھے جاتے ہیں ' کہاں سے آتے ہیں ' اور کن کا خون ہے ' جنکے قطروں سے عظمت و کبریائی کی یہ چادر رنگی جاتی ہے ؟

اگر یورپ نے مساوات انسانی کا راز پا لیا ہے ' تو پھر اب تک بادشاہ و رعیت کے حقوق و امتیازات میں یہ فرق کیوں ہے ؟

یورپ کی مساوات یہ ہے کہ بادشاہ کے ہاتھ سے مطلق العنانی کی باگ چھین لے ' مگر اسلام صرف اتنے ہی کو کافی نہیں سمجھتا - بلکہ وہ اسکے سروں پر سے تاج ' اور انکے نیچے سے تخت بھی کھینچ کر الٹ دینا چاہتا ہے - کیونکہ وہ کسی انسان کو محض خلیفۂ وقت ہونے کی بنا پر یہ حق دینا جائز نہیں رکھتا کہ لاکھوں انسانوں کے سر پر ٹوپیاں ہوں ' مگر اس ایک کا سر ہیروں اور موتیوں سے لیپا جاے !

مدینے کا وہ قدوس بادشاہ چٹائی پر سوتا تھا ' اور اسکے جسم مبارک پر داغ پڑجاتے تھے - اسکے جانشیں عین اس وقت ' جبکہ روم و عجم کے تخت الٹنے کیلیے حکم دینے والے تھے ' پھٹے کملوں کو جسم پر رکھتے تھے ' اور پتوں کی جھونپڑی کے نیچے سوتے تھے !!

آج یورپ کے بادشاہوں کی ان تنخواہوں پر نظر ڈالو ' جو ملک کا خزانہ بے دریغ ان پر لٹا رہا ہے -

شاہ انگلستان کی تنخواہ

جیب خرچ	١١٠٠٠٠	پاونڈ ماہوار
ملازموں کی تنخواہ	١٢٥٨٠٠	" "
گھر کا خرچ	١٩٣٠٠٠	" "
محلات شاہی کی آرایش کیلیے	٢٠٠٠٠	" "
انعامات و خیرات کیلیے	١٣٢٠٠	" "
متفرق اخراجات	٨٠٠	" "
میزان کل	٤٧٠٠٠٠	" "
بحساب روپیہ	٧٠٥٠٠٠٠	روپیہ "

اسمیں شاہزادہ ویلز کے ٣ - لاکھ ' اور دیگر شاہزادوں کی رقوم شامل نہیں ہیں - ٧٠ - لاکھ - ٥٠ - ہزار روپیہ صرف بادشاہ کی ذات خاص کیلیے ہے !!

شہنشاہ جرمنی

مجموعی رقم ماہوار بحساب روپیہ ٩٠٠٠٠٠

بطور نمونے کے ہم نے دو بڑے بادشاہوں کی تنخواہیں درج کردیں -

اب ذرا دیکھو کہ اسلام نے مسلمانوں کے بادشاہ کیلیے کیا تنخواہ رکھی ہے ؟ اور خود انکا مطالبہ اپنی تنخواہ کی نسبت کیا تھا ؟

خلیفۂ اسلام کے مصارف

حضرت عمر نے ایک موقع پر خود ہی اپنے مصارف بتلادیے :

أخبركم بما يستحل لي — میں خود بتاتا ہوں کہ بیت المال سے
منه حلتان : حلة — مجھے کتنا لینا جائز ہے ؟ دو جوڑ سے

ادبیات

اسلام کا نظام حکومت

جب ولی عہد ہوا تخت حکومت کا (یزید) * عامل یثرب و بطحا کو یہ پہنچے احکام :
" کہ ولی عہد کا بھی اب سے پڑھے نام ضرور * خطبہ پڑھتا ہے حریم نبوی میں جو امام "

* * *

وقت آیا تو چڑھا پایۂ ممبر پہ خطیب * اور کہا یہ کہ " یزید اب ہے ' امیر الاسلام
یہ نئی بات نہیں ہے ' کہ ابوبکر و عمر * جانشیں کرگئے ' جب موت کا پہنچا پیغام "

* * *

اٹھ کے فرزند ابوبکر نے فوراً یہ کہا : * " سر بسر کذب ہے یہ ' اے خلف نسل لئام !
جھوٹ ہے یہ ' کہ ہے یہ سنت بوبکر و عمر * ہاں مگر قیصر و کسری کی ہے یہ سنت عام
اپنے بیٹے کو بنایا تھا خلیفہ کس نے ؟ * ایسی بدعت کا نہیں مذہب اسلام میں نام
یہ طریقہ متوارث ہے تو کفار میں ہے * ورنہ اسلام ہے اک مجلس شوری کا نظام
علی الاسلام ہے شخصیت ذاتی سے بعید * شرع میں سلطنت خاص ہے ممنوع و حرام
اس سے بھی قطع نظر ' نسل عرب ہیں ہم لوگ * وہ کوئی اور ہیں ' ہوتے ہیں جو شاہوں کے غلام " !!

(شبلی نعمانی)

کا یہ منشا تھا کہ مقدونیہ کو خود مختار حکومت دلادے - اس ارادہ میں سرویا اور یونان بھی شریک ہوئے -

بے شبہ خود مختار حکومت کی تجویز اس بنا پر تھی کہ مقدونیہ کسی نہ کسی روز اپنے آپ کو بلغاریا کے ساتھہ ملحق کرلیگی - سرویا اور یونان بھی اس تخیل سے واقف ہوگئے تھے ' انہوں نے اپنے مد نظر علاقوں کی تقسیم اور حد بندی کے مسئلہ کو صاف کر لینا چاہا - معاملات نے سروی اور بلغاری مقاصد کو پورا کردیا - اور بلغاریا کو اب مغربی مقدونیہ کے کھونے کا اندیشہ ہوگیا -

ایم - ہارٹوگ (M. Hartwig) روسی سفیر متعینہ بلغراد اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ ع میں پہونچا - اسکے آتے ہی یہ کوشش کی کہ تینوں سلافی ریاستوں میں اتحاد ہو جاے ' اس معاملہ کا ہنوز کوئی تصفیہ نہیں ہوا تھا کہ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ ع میں اطالیہ سے ترکوں کی جنگ شروع ہوگئی -

ایم - ملوانووچ (M. Milvonovitch) نے سروی اور بلغاری اتحاد کی کوشش کی چنانچہ ۱۳ - مارچ سنہ ۱۹۱۲ ع کو یہ اتحاد قائم ہوگیا -

جو امور یونان سے طے ہو چکے تھے یہ معاہدہ اسی کے مطابق تھا ' اس اتحاد میں یہ شرط بھی تھی کہ صرف مدافعانہ جنگ میں شریک ہونگے ' اور ترکوں پر خود حملہ کبھی نہیں کرینگے - مگر ان اقوام کے جائز حقوق (جنکے وہ مستحق ہیں) ترکی سے طلب کرنے میں ایک دوسرے کو مدد دینگے -

عہد نامہ میں ایک عجیب بات یہ بھی تھی کہ اگر ترکوں سے کوئی لڑائی ہو اور اسمیں معاہدین کامیاب ہوں تو اسوقت ملک کی تقسیم کس طرح ہوگی ؟ اسکی پوری تفصیل مذکور تھی - یہ شرائط معلوم ہوتا ہے کہ ایم پاشیچ (M. Pashich) نے بڑھائے تھے ' کیونکہ وہ بلغاریا کی فوجی طاقت کو جانتا تھا ' اور ایسی صورت میں وہ سرویا کے حقوق اور اسکے حصہ ملک کو اول ہی سے طے کر لینا چاہتا تھا -

اس امر کی بھی کوشش کی گئی کہ سرویا کی تجویز مقاسمہ اور بلغاریا کی تجویز آزاد مقدونیا کو منطبق کرلیں ' بات یوں طے ہوئی کہ :

(۱) سلسلہ شار کے عقب کا کل ملک یعنی قدیم سرویا ' اور نوی بازار سرویا کے لیے مخصوص ہوگا -

(۲) رھوڈوپ اور دریاے استرومیا کا جنوبی و مشرقی حصہ ملک بلغاریا کو ملیگا -

(۳) اسکے بیچ کا ملک مقدونیہ کی خود مختار حکومت میں شامل ہوگا -

(۴) اگر مقدونیہ خود مختار ہوسکے تو کوستندل سے ذرا شمال مغرب کے پرے جہاں سروی ' بلغاری اور ترکی سرحدیں ملتی ہیں وہاں سے ایک خط جبل اوچریدا (Ochrida) کے آخری شمالی حصہ تک کھینچا جائے - اسمیں کراتوو ' ویلیس ' مناستر ' اور اوچریدا بلغاریا کو مل جائے ' اور اس خط کے شمال اور سلسلہ شار کے جنوب میں جو اضلاع کازاس ' کمانوو ' اسکوب ' کرشیوو (قرشی) اور دبرا واقع ہیں اُن کا تصفیہ زار روس کے فیصلہ پر چھوڑ دیا جاے -

---

انگلستان ترکی اور ہندوستان

(امریکہ کے ایک مشہور اخبار کا اقتباس)

جنگ بلقان کے اہم نتائج ' وزارت خارجیۂ برطانیہ کے طرز عمل ' اور سر ایڈورڈ گرے کی دو طرفہ کارروائیوں سے ایک نتیجہ یہ بھی نکلا ہے کہ توقع کے خلاف ترکوں اور ہندوستان کے مسلمانوں نے اپنی پالیسی تبدیل کردی - اس تبدیلی کی ابتدا مسلمانان ہند کی طرف سے اُس وقت دیکھی گئی جب گذشتہ سال شمالی ایران میں روس کے مظالم کی داستان خونیں کا علم ہوا ' اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ بربادیاں باد شمال کے ساتھہ باد جنوب کی شرکت سے ہوئی ہیں ' اس الزام سے براءت کسیطرح ممکن نہیں تھی ' کیونکہ یہ معاملات کچھہ تعصب پر مبنی نہ تھے - نہ انمیں مبالغہ کی آمیزش کی گئی تھی ' ہر شخص نے فوٹو کے ذریعہ سے یہ خونیں داستانیں اچھی طرح دیکھہ لیں -

ایران کے شہداے ملک و ملت کو جنہوں نے انگریزی روسی معاہدہ کے خلاف اپنے ملک کی حفاظت کرنی چاہی تھی پھانسی دی گئی ' فوٹو میں صاف نظر آرہا ہے کہ شہیدان وطن کو ایک ہی درخت میں لٹکایا گیا ہے ' اُس کے چاروں طرف روسی افسر اور ملت فروش محمد علی مرزا کے ساتھی کھڑے ہیں - جاں نثاران قوم و ملت کے سر نیچے کی طرف لٹک رہے ہیں - بعض کی کھال بھیڑ بکریوں کی طرح اُدھیڑ دی گئی ہے ' اور بعض کو ناقابل بیان طریقوں سے تکلیف دے دیکر واصل بحق کیا گیا ہے یہ تصویریں لاکھوں کی تعداد میں تمام ایشیا اور افریقہ میں تقسیم ہوئی ہیں - اور گورنمنٹ برطانیہ کی رعایا نے دونوں براعظموں میں ان مناظر خونیں کو دیکھا ہے -

جنگ بلقان شروع ہوئی ' انگریزی اور روسی حکومتوں کی شرکت ترکونکے خلاف صاف طور پر معلوم ہوگئی اور لوگ جان گئے کہ ترکوں کے ساتھہ بھی وہی ہونیوالا ہے جو ایران کے ساتھہ ہوچکا ' تو مسلمانان ہند کے جذبات میں تحریک ہوی ' اور انہوں نے اپنے روحانی و مذہبی پیشوا سلطان روم اور اپنے ہم مذہب بھائیوں کے ساتھہ ہمدردی ظاہر کی - یہ ہمدردی چندہ کی صورت میں تھی ' جس میں بہت سے ہندؤں نے بھی حصہ لیا ' اور ایک طبی وفد ترکوں کی امداد اور مجروحین جنگ کے علاج کے واسطے بھیجا - ہندوستانی اخبارات وہ خطوط شائع کررہے ہیں جو ممبران وفد نے ہندوستان میں اپنے دوستونکو لکھے ہیں - ان میں اکثر نہایت دلچسپ حالات ہیں ' مثلا گلیپولی ' شتلجا کے افواج کی نقل وحرکت ' دردانیال پر ترکوں اور یونانیوں کی لڑائی - ان لوگوں کا مارچ اور فروری کے موسموں میں شدائد برداشت کرنے ' خصوصاً انور بے و رؤف بے کمانڈر حمیدیہ وغیرہ افسران و سپاہیان شتلجا کے حالات ' ونحو ذلک ' یہ حالات نہایت دلچسپی سے پڑھے جاتے ہیں -

جب یہ واقعات قسطنطنیہ کے گرد وپیش میں ہو رہے تھے ' اُنہیں دنوں افریقہ کے مسلمانوں میں بھی ایک بے چینی پیدا ہورہی تھی - کیونکہ روس اور انگلستان کے جو سلوک ترکوں اور ایرانیوں کے ساتھہ ہو رہے تھے اُس سے وسط شمال افریقہ کے (جسے شمالی نائجیریا کہتے ہیں) لاکھوں مسلمان مخلوق میں ایک عام اضطراب پیدا ہو رہا تھا - یہ سخت بے چینی اسقدر شدید ہوگئی کہ حکومت برطانیہ کو ہانگ کانگ سے سر فریڈرک لگارڈ (Sir Fredrick Lagard) سابق گورنر نائیجیریا کو مجبوراً بلانا پڑا - اُنسے یہانکی عام رعایا زیادہ مانوس تھی ' اُنکے ذریعہ سے اس بات کی کوشش کی گئی کہ یہانکے باشندونکو

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

شؤون عثمانیہ

نمرودیت ہے ؟ اگر انکو خود اپنے لیے اسلام عزیز نہیں تو کیا اپنی قوم کے اسلام کو بھی کفر سے بدلدینا چاہتے ہیں ؟

کیا وہ بھول گئے کہ انکے مخاطب وہ لوگ ہیں ' جنھوں نے خلفاء رسول کو انکے ناموں سے پکارا ' انکو بات بات پر ٹوکا ' ان پر سختی سے سخت اعتراض کیے ' انکو خطبہ دیتے ہوے روکدیا - اور اس رسول کی امت ہیں ' جس نے ایک موقعہ پر اپنے جاں نثاروں کو اپنی تعظیم کیلیے بھی کھڑے ہونے سے روکدیا تھا ' اور فرمایا تھا " کہ لا تقوموا کا لا عاجم ؟ " یعنی عجم کے تاج پرستوں کی طرح میری تعظیم نہ کرو کہ اسلام کی توحید اس سے مبرا ہے ؟ پھر کیا ہے ' جس نے انکے نفس کو مغرور کردیا ہے ' اور وہ کونسا ورثۂ عظمت و جلال ہے ' جو تکبر و غرور کی طرح ' انکو اپنے مورث اعلی فرعون و نمرود سے ملا ہے ؟ اگر دولت کا گھمنڈ ہے تو مجھے اس میں شک ہے کہ انکے پاس جہل کی طرح دولت بھی کثیر ہے - اگر اپنے ان پرستاروں اور مصاحبوں کا انہیں غرور ہے ' جو غلامی اور دولت پرستی کی غلاظت کے کیڑے ہیں ' تو میں یہ باور کرنے کیلیے کوئی وجہ نہیں پاتا کہ وہ دنیا کی مغرور و مستبد پادشاہتوں سے بھی بڑھکر اپنے غلاموں اور پرستاروں کا حلقہ اپنے ارد گرد رکھتے ہیں - بہرحال خواہ کچھہ ہو ' مگر میری آواز کا ہر سامع آج انہیں انکی قوت اور ناکامی کا پیام پہنچادے - اب انکی تباہی و بربادی کا آخری وقت آگیا - وہ دنیا جس نے بحر احمر میں فرعون اور اسکے ساتھیوں کو غرق ہوتے دیکھا تھا ' اور جو اس طرح کے ان گنت تماشے ہزاروں دیکھہ چکی ہے ' وقت آگیا ہے کہ ہندوستان کے اندر ' بحر حریت و صداقت میں جسکی موجیں نہ صرف نام ہی میں بلکہ حقیقت میں احمر ہونگی ' ان مغرور اور متمرد لیڈروں کے غرق ہونے کا بھی تماشہ دیکھہ لے :

اذا جاء موسی و القی العصا
فقد بطل السحر و الساحر !

و استکبر ہو و جنودہ فی الارض بغیر الحق ' و ظنوا انہم الینا لا یرجعون - فاخذناہ و جنودہ ' فنبذناہم فی الیم ' فانظر کیف کان عاقبۃ الظالمین ؟ و جعلناہم ایمۃ یدعون الی النار ' و یوم القیامۃ لا ینصرون (٢٨ : ٤٢)

" اور فرعون اور اسکے لشکر نے زمین پر ظلم و استبداد کے ساتھہ بہت گھمنڈ کیا ' اور وہ نادان سمجھے کہ مرنے کے بعد گویا انہیں ہمارے طرف لوٹنا ہی نہیں ہے !

پس ہم نے فرعون اور اسکے لشکر کو بالاخر اپنے دست قدرت سے پکڑ لیا ' اور سمندر کی موجوں میں پھینکدیا ' پھر دیکھو کہ حق سے منحرف ہونے والوں کا کیسا برا انجام ہوتا ہے ؟

ہم نے فرعونیوں کو انسانوں کی پیشوائی اور لیڈری تو دی تھی ' مگر وہ ایسے لیڈر تھے ' جو ہدایت اور رہنمائی کی جگہ ' قوم کو دوزخ کی طرف بلاتے تھے - قیامت کے دن انکی پیشوائی کی حقیقت معلوم ہو جائیگی ' جبکہ کوئی انکا مددگار اور حامی نہوگا !! "

مسئلۂ شرقیہ

(٣)

بلقان لیگ

(مقتبس از لندن ٹائمز : ٢٠ - جون - ١٩١٣ ع)

بلغاریا اور یونان کے نتائج اتحاد کے لکھنے میں سلسلۂ واقعات کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے -

اگرچہ سرویا کے ساتھہ معاہدہ ہونے سے بہت پیشتر یونان نے ابتدائی معاہدہ میں بلغاریا سے یہ امر طے کرایا تھا کہ ترکوں پر ایک ساتھہ ملکر حملہ کیا جائیگا مگر باقی معاہدہ اول سرویۂ اور بلغاریا کا ہوا اور بلغار و یونان کا بعد میں ہوا ہے ' شاہ فرڈیننڈ اور ایم گوشاف بلغاری وزیر نے (جو اس معاہدہ کا بانی تھا) اس بات کو خوب سمجھہ لیا تھا کہ سرویا سے معاہدہ کرنے سے قبل کسی دوسری ریاست کو بھی شریک کرنا پڑیگا - سرویا کے مقاصد انسے کچھہ جداگانہ تھے ' مگر بلغاری مدبروں نے اس بات کی کوشش کی کہ سب کے مقاصد کو ایک کردیں اور اسطرح یورپ کو ترکوں کی سلطنت سے پاک کردینے میں کامیاب ہوں -

پیشتر سرویوں کی راے میں آسٹریا کی (جس کے ماتحت سربی رعایا کی سب سے زیادہ تعداد ہے) طبعی دشمنی ہمیشہ قائم رہیگی - ترکوں کی حکومت میں سربی عنصر اور بھی کم تھا - اور اگرچہ قومی منافرت و غیظ و غضب کا جوش اور غصہ البانیوں کے جانب سے سقوطری اور قدیم سرویا میں باقاعدہ کارروائیوں کے ذریعہ سے بڑھایا گیا تھا مگر ترکی سے دشمنی کا ایک دوسرا پہلو اختیار کیا گیا - بعض وقت ترکوں سے آسٹریا کے خلاف امداد طلب کی گئی ' اور اسکی تجویزیں سنہ ١٩٠٨ ع میں قسطنطنیہ میں ظاہر کی گئیں -

بلغاریہ اور روس کے مابین ابتدائی زمانۂ رفع نزاع یعنے سنہ ١٨٩٥ ع سے اس بات کی برابر کوشش ہو رہی تھی کہ سرویہ اور بلغاری حکومتوں میں ایک معاہدہ ہو ' یہ تجویز روس کی سجھائی ہوئی تھی - سرویا اور روس کے مقاصد ملتے ہوے تھے - انکو یہ امید تھی کہ قوم سلاو (صقالبہ یا سلاف) جو بلقان میں رہتی ہے آپس میں اتحاد و اتفاق پیدا کرکے آسٹریا کی پالیسی کو بلقان میں روکے - اسکو سالونیکا میں بڑھنے نہ دے ' اور آخر میں سربی قوم کے تمام منتشر فرقے ایک ہو جائیں -

بلغاریا کا پروگرام کچھہ اور ہی تھا - اگرچہ اسکو بھی آسٹریا کے سالونیکا میں بڑھنے کا اندیشہ تھا مگر اسکے اصلی دشمن ترک تھے - اس قوم کے ہمدردی مقدونیہ کے باشندوں سے وابستہ تھی ' جسکا مقصد یہ تھا کہ مقدونیہ کو کسیطرح آزاد کرائے - معاہدۂ سان اسطفان (San Stepshano) کے رو سے جو حد بندی بلحاظ اقوام کی گئی تھی اسمیں مقدونیہ کے تعلق سے بلغاریا نے بالکل انکار کردیا تھا ' بلغاریا

اور ادا نکرنے کي صورت میں مجسٹریت کو اختیار هو که باجراے وارنت قرقي مقدار زکوة باقیدار سے وصول کرسکے -

اگر بفرض محال همنے ایسي تحریک کي اور پاس هوگئی تو بتلاو اوسپر عملدر آمد کرنا احکام خداوندي کي پابندي کہي جالیگي یا قانون نافذ الوقت کي ؟ میں اس تحریک کا مخالف نہیں اورکون هے جو اسکا مخالف هو سکتا هے ' لیکن بات اتني هے که مسلمان بنو' اور مسلمان رهکر خدا کے اوامر کي ترویج و اشاعت میں کوشش کرو - اپني پانوں پر کہڑے هو تب کام کرو - گورنمنٹ کی دست نگري کس کس بات میں کروگے ؟

مرکز اسلام سے اواز

(از جناب محمد سعید صاحب مہتمم مدرسۂ صولتیه مکۂ مکرمه)

جس روشني نے فاران کی چوٹیوں سے بلند هوکر تمام عالم کو منور کردیا تها وہ روشني اب تمام اسلامي دنیا میں گل هونے کے قریب هے - خدا کي رسیع زمین با وجود اسقدر وسعت و عظمت کے مسلمانوں پر تنگ هورهي هے - هماري ذلت و نکبت اور فلاکت و بربادي کے اسباب همارے دوست جو چاهیں وہ بیان کریں' مگر سچ اور حقیقة الامر یه هے که هم نے خدا کو اور اسکے احکام کو بهلا دیا' اور اسنے هم کو چهوڑ دیا - اسکا ارشاد کبهي اور کسی حالت میں قیامت تک بدلنے والا نہیں فاذ کروني اذکرکم اگر همیں یاد رهتا تو آج هماري یه حالت نہوتي - اب وقت سوچنے اور غور کرنیکا نہیں - مسلمانوں کو عزت کے ساتهه اگر زندہ رهنا منظور هے تو اب اسکي صرف ایک اور یہي ایک صورت ممکن هے که وہ پهر اپنے خدا اور حقیقي مالک کے دروازہ پر اپنے متکبر اور پر غرور سروں کو سچائی اور عاجزي کے ساتهه رکهدیں - اسلامي دنیا کي عام کانفرنس کے انعقاد میں جسکو مذهبی اصطلاح میں حج کہا جاتا هے ابهی تقریباً چار مهینے باقی هیں - گو وقت کم هے مگر کام کرنے والوں کو کسی اور قوت اور امداد پر بهروسا کرنا چاهیے - انسانی طاقت اپنے اختیار سے کچهه بهی نہیں کرسکتی - اس آواز اور تحریک کو الهلال اور وہ اسلامی جرائد جنکو مسلمانوں کي بقا اور هستی عزیز هو اسلامی دنیا میں بلند کریں' اور سال حال کے حج پر تمام دنیا کے مسلمانوں کا ایک جلسه خاص اس غرض سے منعقد کرنیکی دعوت دیں که وہ اپنی حالت پر غور کریں اور سوچیں که اب مسلمان دنیا میں کسطرح زندہ رہ سکتے هیں - مسلمانوں کی غفلت اور نا اتفاقی نے ملک اور سلطنت تو کهودي' اور جو کچهه رها سها باقی هے اسکی طرف سے بهی وہ بے فکر نرهیں - دشمن تاک میں لگے هوے هیں' ریشه دوانیاں هو رهي هیں - اب سلطنتوں اور ممالک سے گذرکر مسلمانوں کا مذهب مسیحیت کي زد پر هے - مسیحي دنیا یا یورپ کو هر سال مسلمانوں کا موجودہ اجتماع جو محض ایک مذهب کا عظیم الشان رکن ادا کرنیکي غرض سے سوا تیرہ سو برس سے هوا کرتا هے اب کچهه دنوں سے منظور نہیں' اور آئے دن نئے نئے قاعدے اور مشکلات اس راستے میں پیدا کرتے جاتے هیں - چیچک کا ٹیکه اور قرنطینے اور اسي قسم کي اور بہت سي رکاوٹیں محض اس وجه سے سد راہ هوتي جاتی هیں که مسلمان همت هاردیں - مرکز اسلام کي اسلامي کانفرنس کا انعقاد نویں ذي الحجه کو میدان عرفات میں جبل رحمت کے قریب اس پُر انوار اور تاریخي میدان میں هو جسکے ذرہ ذرہ کو اسلام سے وہ تعلق هے جو جسم کو روح کے ساتهه هے - جلسے کي

المسئلة والمناظرة

" حظ و کرب " یا " لذت و الم " ؟

(مسٹر عبد الماجد بي - اے - از لکهنؤ)

الهلال مورخه ۲۵ - جون کے صفحه ۴۲۳ - پر میرے مضمون کے آخر میں آپ نے جو نوٹ دیا هے' اسکا خلاصه یه هے که بجاے " حظ و کرب " کے " لذت و الم " کے الفاظ بهتر هیں -

اس تنبیه کا شکریه - لیکن غالباً جناب نے اس پر خیال نہیں فرمایا که میرے مجوزہ الفاظ کن انگریزي اصطلاحات کے بجاے استعمال کیے گئے تهے ؟ انگریزي میں " حظ " کے لیے لفظ "Pleasure" هے ' جسکے اصلي و ابتدائي معنی انگریزي کتب لغت میں "Gratification of the senses" هیں یعني حواس ظاهري کو آرام پہنچنا - اسي طرح " کرب " جس لفظ کا قائم مقام هے' وہ یه هے : "Pain" جسکے اصلي و ابتدائي معني هیں : "Uneasy sensation or acte in animal bodies" یعني اجسام حیواني میں ناگوار کیفیت یا درد - اس تصریح سے معلوم هوا هوگا که "Pain" اور "Pleasure" اپنے اصلي و ابتدائی معني میں صرف مادي و جسمي کیفیات کا مفہوم ادا کرنے کے لیے وضع کیے گئے تهے ' گو رفته رفته مجازاً انکا اطلاق خالص نفسي کیفیات (ناگواري و خوشگواري) پر بهي هونے لگا - اس بنا پر اُنکا اردو ترجمه کرتے هوے اس امر کا خصوصیت کے ساتهه لحاظ رکهنا چاهیے که اردو الفاظ کي دلالت جسمي کیفیات پر ابتداءً و براہ راست هو' اور نفسي کیفیات پر ضمناً و بالواسطه -

پس اس اهم نقطۂ خیال سے ' یعني "Pleasure" اور "Pain" کا صحیح مفہوم ادا کرنے کے لحاظ سے ' میرے نزدیک " حظ و کرب " به مقابله " لذت و الم " کے (جن میں به نسبت جسمي کے ' نفسي انبساط و انقباض کا مفہوم زیادہ پا یا جاتا هے) بهتر اور لائق ترجیح هیں -

پهر جب اردو محاورہ میں " کرب " به معني بے آرامي ' درد ' اندوہ ' و الم ' اور " حظ " به مُعني خوشی ' انبساط '

[بقیه پہلے کالم کا]

صدارت کیلیے خلیفة المسلمین سلطان محمد رشاد خان خامس کي بارگاہ میں التجا پیش کیجاوے - ظاهري حالات اور قرائن سے امیر المومنین بذات خود شریک نہیں هوسکتے اُن کے استمزاج اور اجازت سے یه خدمت موجودہ شریف مکه دولتلو سیادتلو الشریف حسین پاشا کے ذمه رهے' جو اپنے ذاتي کمالات اور محاسن اور همدردي اسلام کي وجه سے هر طرح اس عزت کے مستحق هیں - اس کار آمد اور نہایت مفید تحریک کے پیش هونے پر مسیحي دنیا تو اندروني تدابیر سے اسکي مخالفت کریگي ' مگر خود مسلمانوں میں بکثرت ایسے لوگ موجود هیں جنکے قلوب کو حب جاہ اور دنیا طلبي نے بیمار کر رکها هے' وہ خود مسلمانوں کو اُنکي بهتري اور بهبودي کے فرضي اور خیالي سبز باغ دکها کر فریب دینا چاهینگے' اور اس تحریک کی ظاهري مخالفت کرینگے - جس چیز نے مسلمانوں کو آجتک خراب و برباد کیا وہ اُن منافقین کی ابله فریبی هے' جن کمبخت رهنماؤں نے محض اپني ذاتی اعزاز و رسوخ کی خاطر قوم کو قعر مذلّت میں ڈهکیل دیا -

ترکي کے متعلق گورنمنٹ انگلستان کي پالیسي کا اطمینان دلادیں
اس قسم کي ملاقاتوں کے حال' جو سر فریڈرک نے وہانکے اکثر امیروں اور سرداروں سے کي هیں لندن کے اخبار افریقن ورلڈ (African World) میں شائع ہوے هیں' جسمیں وہ لکھتے هیں کہ " میں نے وزیر سقوطري' بورنو کے (Sheho) اور کانو' غاندو (گواندو) کا تسپنا - زاریہ' بدہ اور بولا کے امیروں سے گفتگو کي - سقوطو اور غاندو کے وزرا و امرا سے میں نے جنگ بلقان اور طرابلس کي لڑائي کے متعلق باتیں کیں اور اُن سے کہا کہ انگریزوں کا اسمیں سواے صلح کرانے والے کے اور زیادہ حصہ نہیں ہے -

اُن سے یہ بھي کہا کہ وہ اُن لوگوں سے ہوشیار رهیں جو جھوٹي خبریں پھیلانے کي غرض سے یہاں بھیجے گئے هیں "

سر فریڈرک اس تقریر کا تذکرہ کرکے بیان کرتے هیں کہ " میں نے درحقیقت وہ بات بیان کي جسکو میں دل میں خوب جانتا تھا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے - نسبةً یہ بات بالکل بے حقیقت تھي' کیونکہ ایسا نہ کہنے سے اُس گروہ کے مطالب فوت ہورہے تھے جو لندن میں اسوقت حل و عقد کا مالک ہے " -

بقول ایک افریقي اخبار کے انھوں نے اپنے ضمیر کے خلاف جو ذلیل کام (جھوٹ) کیا تھا وہ اس روش سے معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ لاغوس (Lagos) سے چلنے لگے تو اُنھوں نے اس بات کي کوشش کي کہ بغیر باضابطہ رخصت ہوے روانہ ہوجائیں' معلوم ہوتا ہے کہ اُنکو یہ امر معلوم ہوگیا تھا کہ یہانکے سردار اور امیر انگلستان کي اصلي کارروائیوں کو جو بلقان کي لڑائي میں کي گئي هیں خوب جانتے هیں - اس کا پہلے انکو خیال بھي نہ تھا - یہاں کے بیشتر امیر اور سردار شیخ سنوسي کے اکثر سر برآوردہ پیرووں سے ملتے رهتے تھے' اور بلاواسطہ ملاقات کا سلسلہ جاري تھا - زیادہ با خبر ہونیکي وجہ یہ تھي کہ شیخ نے سرداں سے ایک مشن شروع سال میں قسطنطنیہ بھیجا تھا' اسطرح سے تمام اُنکے هم مذهب لوگوں کي عام کارروائیاں انکو معلوم ہوتي رهتي تھیں -

واقعات کي یہي رفتار تھي جس نے اسطرح برطانیہ کي محکوم رعایا ۷ - کرور مسلمانان هند اور ۲ - کرور مسلمانان افریقہ کے خیالات اور جذبات متحد کر دیے - مشرق قریب کي انگریزي پالیسي کو یہ تعداد ایک حد تک متاثر کر سکتي ہے' اور اس امر میں کسي چیز سے اتني مدد نہیں مل سکتي جتني مجراے سیاست کے علم سے ملیگي کہ جنگ بلقان میں برطانیہ نے کیا کارروائي کی ؟

الہلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتي' اور مرهٹي هفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود هفتہ وار ہونے کے' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

مراسلات

مسئلہ ازدواج بیوگان

از جناب سید حسن مثنے صاحب رضوي - امروہہ

جس قوم پر ادبار و تنزل کي گھنگھور گھٹائیں چھائي ہوتي هیں' اور جو قعر مذلت کے اسفل سافلین اور انحطاط کے ورطہ عمیق میں پہنچ چکتي ہے' اوس میں خال خال ایسے افراد بھي پائے جاتے هیں' جنکو اپني حالت پر ترس آتا ہے' اور اون مصائب و حوادث کے گرداب سے نکلنا چاهتے هیں - لیکن با ایں همہ وہ گمراهي سے نکلنے کي سعي کے بعد بھي گمراهي هي میں رهتے هیں - انکو جو سوجھتي ہے وہ الٹي' انکے پانوں میں اسر و تعبد کي بیڑیاں' هاتھوں میں استبداد و ذلت کي هتھکڑیاں' گلے میں غلامي کا طوق پڑا ہوتا ہے - وہ انکو توڑنا چاهتے هیں' مگر اس طریقہ سے بجاے توڑنے کے اور مضبوطي سے انکے هاتھ پانوں اور گلے کو جکڑ لیتي هیں -

یہي حالت هماري قوم کي ہے - الہلال مطبوعہ ۴ - جون میں ایک مضمون متعلق " ترویج عقد بیوگان " شائع ہوا ہے - جسکو دیکھکر ایک گونہ مسرت مگر صد هزار افسوس ہوا - خوشي تو اس امر کي ہوئي کہ خدا خدا کرکے اب هماري آنکھیں کھلتي جاتي هیں' اور هم پھر اپني پراني اور سچي اسلامي شاهراہ کو ڈھونڈنے لگے هیں - هم میں بدعات کے استیصال اور محدثات کے انسداد کا خیال پیدا ہوچلا ہے' مگر افسوس اس پر ہوا کہ جو راہ تجویز کي گئي ہے اگر اس پر عمل هو تو وہ مسلمانوں کیلیے اس رسم سے بھي بڑھکر افسوس ناک ہے -

ترویج عقد بیوگان کي تحریک نہایت مفید و مبارک ہے' جو همارے احکام اسلامي کا جزو مؤکد ہے' اور جسکے لیے اسقدر ترغیب دیگئي ہے - مگر حیف کہ اب هماري یہ حالت ہوگئي کہ هم اپنے مذهبي احکام و اوامر کي اشاعت کے لیے (جسکي ترویج هر مسلم هستي پر خداے قادر و مقتدر نے فرض کر دي ہے) گورنمنٹ کا دروازہ کھٹکھٹائیں' اور انکے اگے هاتھ پھیلائیں' اسکي وجہ کیا ہے ؟ یہ نتیجہ ہے ضعف ایمان کا -

کیا جس قانون کي پابندي' تمپر ازل هي میں فرض کي گئي تھي' اور جسکي نسبت تمنے عہد کیا تھا کہ اسکے خلاف نکروگے وہ تمکو ان احکام و اوامر کي پابندي و ترویج پر مجبور نہیں کرتا' اور وہ تمہارے لیے کافي نہیں ہے ؟ اگر کافي نہیں تو میں تحریک کرتا هوں کہ قبل اسکے کہ لجسلیٹو کونسل میں ایسے سوال پیش ہونے کي خواهش کریں مناسب ہوگا کہ هم ایک میموریل گورنمنٹ هند کي خدمت میں بھیجیں جسپر هر صوبہ کے هزارها مسلمانوں کے دستخط هوں' اور اوسمیں یہ درخواست هو کہ تعزیرات هند میں چند دفعات ایسي بڑھا دیجائیں جنسے نماز پنجگانہ کا ادا نکرنا جرم قرار دیا جاسکے' یا زکوۃ کا نہ ادا کرنا قابل دست اندازي پولیس هو'

[١٩]

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجا یا کرتے ہیں۔ اِس بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طورپر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پُرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑہ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اُسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر پروپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ٢٢ و ٧٣
کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

صرف چار روپیہ یا تین روپیہ سال میں

تمام دنیا کا حال ہفتہ وار ملاحظہ فرماے

مساوات

ایک بے مثل ہفتہ وار اخبار

جسکے نسبت جملہ قومی اخبارات نے متفقہ طورپر نہایت عمدہ رائیں دی ہیں - اور جسمیں :

١ — قومی و سیاسی مسائل پر نہایت آزادی کے ساتھہ بحث کی جاتی ہے -

٢ — اقتصادی و صنعتی و تجارتی معلومات مفیدہ کا ذخیرہ مہیا کیا جاتا ہے -

٣ — دلچسپی کی باتوں کا ایک خاص عنوان ہوتا ہے جسے پڑھکر آپ لوٹ نہ جائیے تو ہمارا ذمہ -

٤ — نہایت پُرلطف و دلگداز غزلیں اور نظمیں شائع کی جاتی ہیں -

٥ — کونسلوں اور دارالعوام انگلستان کے سوالات و جوابات اور ملک کے اہل الراے اصحاب اور ماہرین سیاست کی تقریریں درج کی جاتی ہیں -

٦ — دنیا کے ہر حصہ کی خبریں جدا جدا عنوان کے تحت میں مفصل چھاپی جاتی ہیں -

ایسے اخبار میں تجار و کاروباری صاحبوں کے لیے اشتہار دینے کیلیے نہایت عمدہ موقع ہے - باوجود اسقدر خوبیوں کے اخبار کی عام قیمت صرف چار روپیہ اور رعایتی قیمت صرف تین روپیہ ہے - بغیر اسکے کہ سالانہ یا ششماہی قیمت پیشگی وصول ہوجاے یا ویلوپے ایبل بھیجکر قیمت وصول کرلینے کی اجازت دیجاے اخبار جاری نہیں ہوسکتا -

اطلاع ضروری

مطبع "مساوات" الہ آباد میں ہر قسم کا کام نہایت عمدہ اور ارزاں چھپتا ہے - یہ مطبع ملک کی خدمت کے لیے جاری کیا گیا ہے - ایک بار کوئی کاغذ چھپواکر آزمایش کیجیے - اگر مطبع "مساوات" کے آپ گرویدہ نہ ہوجالیں تو ہمارا ذمہ -

جملہ خط وکتابت بابت اشاعت اشتہار و خریداری اخبار وغیرہ منیجر "مساوات" - الہ آباد سے کیجاے -

---

نسیم ہند

اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار ٥ - جولائی سنہ ١٩١٣ ع سے راولپنڈی سے نکلنا شروع ہوگا - اسکا ایڈیٹوریل سٹاف پرانی و نئی تعلیم کے بہترین نمونوںکا مجموعہ ہوگا - اس اخبار کو کسی خاص شخص یا فرقہ کی ذاتی ہجو یا فضول خوشامد سے کلیۃ پرہیز ہوگا - مگر ساتھہ ہی وطن اور اہل وطن کے فائدہ کیلیے جائز نکتہ چینی سے بھی باز نہیں رہیگا - اِسکا مسلک آزادہ روی کے ساتھہ صلح کل ہوگا - اِسکا دستور العمل :

ایمان کی کہینگے ایمان ہے تو سب کچھہ

یہ اخبار ١٨ - ٢٢ - کے چوتھائی حصہ پرکم ازکم ١٦ - صفحوں کا ہر ماہ کی ٥ - ١٢ - ١٩ اور ٢٦ کو شائع ہوا کریگا -

چونکہ اہل وطن کی قدردانی سے اخبار نسیم ہند کا پہلا پرچہ ٢٠٠٠ شائع ہوگا - اسلیے تاجر صاحبان کیلیے اچھا موقعہ ہے - کہ وہ اشتہار بھیجکر فائدہ اٹھاویں - ہمکو صوبہ سرحدی - پنجاب اور ہندوستان کے ہر گاؤں اور شہر کے نامہ نگاروںکی بھی ضرورت ہے لائق نامہ نگاروں کو اخبار مفت دینے کے علاوہ اُجرت بھی معقول دیجاویگی (اخبار کی قیمت سالانہ ٢ - روپیہ ٨ - آنہ)

درخواستیں بنام منیجر "اخبار نسیم ہند" راولپنڈی (پنجاب)

تاریخ حیات اسلامیہ

کا ایک ورق

زر اعانۂ مہاجرین

(ازاهلیہ منشي عبد الغفور صاحب - جوگي پاڑہ - کلکتہ)

حضور پر روشن ہے کہ میں ایک غریب شخص کی بیوي هوں - کل وہ الهلال پڑھتے پڑھتے یکایک چیخ اٹھے ' اور ڈاڑھیں مار کر رونے لگے - میں نے سبب پوچھا تو انھوں نے حضور کا مضمون سنا یا ' اور پھر کہا کہ ایک تو وہ عورتیں ھیں ' جو اپنے زیور اتار اتار کر اپنی مظلوم بہنوں کیلیے دے رہی ھیں ' اور ایک هم هیں کہ هم سے کچھہ بھی بن نہیں آتا !

میں ایک غریب عورت هوں - میرے پاس سونے کے قیمتی زیور نہیں هیں ' جو حضور کی خدمت میں پیش کروں - میرے شوهر کے سر پر زري کی ٹوپی نہیں ہے ' جسے بیچکر اپنے بیکس بهائی بہنوں کی مدد کروں - البتہ بڑے بڑے دولت مندوں کی طرح جنھوں نے لاکھہ دو لاکھہ چندہ دیا ہوگا ' میرے پاس دل ہے ' اور اسکی ایک ادنی سي نذر کو حضور قبول فرمائیں - آٹھہ روپیہ کوشش کرکے خدمت مبارک میں بھیجتی هوں -

الهلال

خدا تمهارے اس خلوص دینی اور محبت ایمانی کو همارے غافل دلوں کیلیے تازیانہ عبرت بنالے - دولت مندوں کو تو لاکھہ دو لاکھہ روپیہ دینے کی ایسے کاموں میں توفیق نہیں ملی ' اور نہ انکی قسمت میں یہ سعادت ہے - البتہ تم هی ایسے سچے فرزندان اسلام نے لاکھوں روپیے فراهم کردیے -

(از جناب محمد عمر صاحب نائب کورٹ انسپکٹر عدالت افسر مال از حصار)

دل کڑھتا ہے اور آنکھوں سے آنسو جاري هوتے هیں مگر کسي کام کرنیکي جرات نہیں هوتي ' کیونکہ اس چھوٹے سے قصبہ سے جو نہایت نادار اور مزدور پیشہ لوگونکا ہے ' کچھہ کم مبلغ پانچ هزار روپیہ دفتر کامریڈ کے ذریعہ بھیجا جاچکا ہے .... چندہ کے متعلق بدگماني پیدا هونے سے جوش سرد پڑگیا ہے ' اسیوجہ سے کام کرنیکا حوصلہ نہیں هوتا ' مگر آپکے مضمون نے از سرنو دلوں میں آگ لگادي ' اور بجھا هوا چولها پھر روشن هوگیا - اسوقت قلب کي حالت احاطہ تحریر سے خارج ہے - اگر میرے پاس کچھہ هوتا - تو عجب نہیں کہ پوری تیس هزار کي رقم لیکر حاضر هوتا ؟

درم و دام اپنے پاس کہاں
چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں

[بقیہ مضمون صفحہ ١٩ کا]

لطف ' حلاوت ' کے عام طور پر مستعمل هوتا ہے ' (اور جسکي سند علاوہ اردو کتب لغت ' مثلاً فرهنگ آصفیہ کے ' اشعار سے بھي ملتي ہے) تو کم از کم میري رائے ناقص میں یہ سوال کسي قدر غیر متعلق ہے کہ عربي لغات میں حظ کے معني صرف " حصہ " کے هیں - اُمید کہ سطور بالا الهلال میں درج کرکے مجھے ممنون فرمائینگا -

ایک فہرست ساتھ خریداروں کي بھیجتا هوں قدرے قلیل رقم بقیہ چندہ کي بھی جو میرے پاس امانت تھی ارسال خدمت ہے ' عنقریب بقایا چندہ بھی جو قریب ڈھائی تین سو روپیہ کے هوگا بھیجدیا جاویگا "

جناب ذکاء الدین خانصاحب ایم - اے - اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر افسر مال ضلع حصار
جناب محمد سلیمان خانصاحب سب انسپکٹر کوتوالی حصار
جناب بابو نور محمد صاحب سب اورسیر محکمہ بارک ماسٹري حصار
جناب مولوي اکرام الدین صاحب محکمہ لوکل بورڈ حصار
جناب یقین الدین خانصاحب رئیس سریسہ
جناب محمد عمر خانصاحب نایب کورٹ انسپکٹر حصار
جناب مولوی عبدالرحمن صاحب پیش نماز مسجد بوریاں حصار

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(٥)

نام	پائي	آنہ	روپیہ
جناب منشي عبد العزیز خانصاحب بھاگلپور	٠	٠	٢
جناب عبد الکریم صاحب ڈرائیور جمال پور	٠	٠	١
جناب اسمعیل صاحب ڈرائیور جمال پور	٠	٠	١
جناب کبیر احمد خانصاحب بھاگلپور	٠	٠	١
جناب نصیر الحسن خانصاحب عیسی گڈہ	٠	٠	٥
جناب محمد عمر خانصاحب نائب کورٹ انسپکٹر حصار	٠	٠	١٠٨
جناب محمد فضل الله صاحب - حیدر آباد	٠	٠	٥
همشیرہ صاحبہ جناب آل علي صاحب	٠	٠	١٥
جناب سید محمد حبیب الحق صاحب بھاگلپور	٠	٠	٢
جناب غلام محي الدین خانصاحب پٹیالہ	٠	٠	١١
جناب محمد حسین صاحب سکریٹري انجمن هلال احمر بلگام	٠	٠	٨
بذریعہ جناب غلام هادي صاحب بہار	٠	١	٨
جناب محمد کاظم حسین صاحب فارسٹ منیجر - دندروي -	٠	٠	١٠
جناب کمال احمد صاحب رائپور	٠	٠	٢
جناب غلام زین العابدین صاحب شملہ	٠	٠	٥٠
جناب حاجي طالع محمد صاحب هوشیار پور	٠	٠	٤٦
جناب عبد القیوم صاحب پشاور	٠	٠	٣
بذریعہ جناب سید احمد صاحب بریلي	٠	٠	١٥
جناب شیر دل خانصاحب ڈیرہ اسمعیل خاں	٠	٠	٢٥
جناب قاضي عبد الحق صاحب هوشیار پور	٠	٠	٤
جناب عبدالمجید صاحب صدیقي لاڑکانہ سندہ	٠	٠	٣
شیخ کرم الهي و نور الهي صاحبان جفت فروش - بازار بلي ماران دهلي -	٠	٠	١٣
جناب قاضي احمد علي صاحب نگینوي حال مقیم ساگر	٠	٠	٣٠٠
میزان	٠	١	٧٢٨
سابق	٠	٥	٥٩٠٢
کل	٠	٦	٦٦٣٠

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRESS, PRESS HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

[٢٢]

گھر بیٹھے عینک لے لیجیے

زندگي کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ اسکي حفاظت کیوں نہیں کرتے ؟ غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلي و عمدہ پتھر کي عینک کم قیمت پر آساني سے نہیں ملتي؛ مگر اب یہ دقت نہیں رهي - صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر جو عینک همارے ڈاکٹروں کي تجویز میں ٹھیرےگي بذریعہ وي - پي ارسال خدمت کیجائیگي یا اگر ممکن ہو تو کسي ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - اسپر بھي اگر آپکے موافق نہ آے تو بلا اُجرت بدل دیجائیگي -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن
نمبر ١٥/١ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلي - کلکتہ

[١٦]

سٹم اسکوپ لیور واچ ١٩ اسنز
مضبوط سچا وقت برابر چلنے والي - گھڑي کی ضرورت ... تو ... منگائیں
محصول ڈاک دو روپیہ آٹھ آنہ ... ہے
ایم - اے - بشکور اینڈ کو نمبر ٥/٢ ویلسلي اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرم تلہ کلکتہ

ملیح آباد کے قلمہائے انبہ

اعلی قسم کے

اگر آپکو ضرورت ہے تو ذیل کے پتہ سے مفت فہرست طلب فرمائیے : حاجي نذیر احمد خاں زمیندار خاص قصبہ ملیح اباد کارخانہ قلمہائے انبہ محلہ دیبي پرشاد ضلع لکھنؤ -

عرق پودینہ

هندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بڑھے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے هر ایک اهل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاهیے - تازي ولایتي پودینہ کي هري پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھي پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھي تازي پتیوں کي سي ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ هو جانا ، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد هضمي اور متلي - اشتہا کم هونا ریاح کي علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت في شیشي ٨ - آنہ محصول ڈاک ٥ - آنہ

پوري حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — هر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[١]

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالي کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکي حفاظت نہیں هوئي تو هیضہ هو جاتا ہے - بیماري بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل هوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشہ اپنے ساتھ رکھو - ٣٠ برس سے تمام هندوستان میں جاري ہے' اور هیضہ کي اس سے زیادہ مفید کوئي دوسري دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھي ہے -

قیمت في شیشي ٤ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ٥ - آنہ -

ڈاکٹر ایس - کے - برمن - نمبر ٥ و ٦ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایڈیٹر الهلال

... لکھي هوئي اردو زبان میں سرمد شہید کي پہلي سوانحعمري جسکي نسبت ... حسن نظامي صاحب کي راے ہے کہ با عتبار ظاهر اس سے اعلی اور ... الفاظ آجکل کوئي جمع نہیں کرسکتا اور باعتبار معاني یہ سرمد کي ... موت کي بحث هي نہیں معلوم هوتي بلکہ مقامات درویشي پر ... اور البیلا خطبہ نظر آتا ہے - قیمت صرف تین آنے -

انیوالے انقلابات

... معلوم کرنیکا شوق هو تو حکیم جاماسپ کي نایاب کتاب جاماسپ نامہ کا ترجمہ منگا کر دیکھیے جو ملا محمد الواحدي ایڈیٹر نظام المشائخ نے نہایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا ہے - پانچہزار برس پہلے اسمیں بحساب نجوم ... جفر آجتک کي بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکھي گئي تھیں وہ سب هو بهو پوري اتریں مثلا بعثت آنحضرت صلعم - معرکہ کربلا - خاندان تیموریہ کا عروج و زوال وغیرہ وغیرہ قیمت تین آنے -

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ و درویش پریس ایجنسي دهلي

[١٨]

لاتهنوا ولاتحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنین

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.
Telegraphic Address.
"AL-HILAL"
Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly " " 4-12

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و مرء خصوصی
احمد الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱/۷ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۳ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۸ شعبان ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ٤

Calcutta : Wednesday, July 23, 1913.

فہرس

تصـــاویـــر

اطلاع

(۱) واقعۂ تسخیر ایڈریا نوپل کے متعلق ہندوستان بھر کے مسلمانوں کو اجماعي لہجے میں یہ آواز بلند کرکے گورنمنٹ ہند سے درخواست کرني چاهیے کہ مسلمانوں کا یہ عمومي پیغام ہوم گورنمنٹ کو پہونچادے کہ اس موقع پر تمام اسلامي دنیا برطانیہ عظمی سے دولۃ عثمانیہ کي امداد کي متوقع ہے ' لیکن اگر کسي وجہ سے ' اعانت میں قدم نہیں بڑھا سکتي تو کم از کم یہ تو ہو کہ ترکوں پر دباؤ ڈالنے میں شریک نہ ہو - یہ آخري وقت ہے ' انگلستان نے اب بھي خیال نہ کیا تو نہ معلوم اسلامي جذبات پر کیا اثر پڑیگا ؟

(۲) حادثۂ کانپور کے متعلق ہندوستان کے مختلف مقامات میں متعدد جلسے ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں - سب سے زیادہ تعجب کي بات یہ ہے کہ مسلم لیگ نے بھي پروٹسٹ کیا ہے - وہ مسلمان جو گورنمنٹ کے کسي حکم پر نکتہ چیني کو شرک باللہ و شرک في الرسالۃ تو نہیں ' مگر ایک تیسري قسم کي شرک (شرک في الحکومۃ) ضرور سمجھتے ہیں ' اُن کو سوچنا چاهیے کہ لیگ جیسي مجلس جس کي آفرینش محض اسي لیے ہوئي تھي کہ قوم میں گورنمنٹ کي طاعت و عبادت کے جذبات کو پھیلائے ' جب اس حکم پر اعتراض کر رهي ہے تو ایسي حالت میں اُن کي خاموشي کہاں تک موزوں مانی جائیگي ؟

(۳) اس نمبر میں صفحات کے ہندسے غلط ہوگئے - صفحۂ ۹ ' ۲۹ کو صفحہ ۵ ' ۲۵ سمجھنا چاهیے ' یہي ترتیب آخر تک ہے -

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھ آنہ !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے ہیں کہ " خدا کے کیلیے یورپین ترکي کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں ہزارہا بیمار عورتیں اور جاں بلب بچے ہیں - جنکو جنگ کي ناگہاني مصیبتوں کي وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا' اور جنکی حالت جنگ کے زخمیوں سے بھي زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے' انکو دفن کردیں' جو زخمی ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بد نصیب زندہ' مگر مردے سے بد تر ہیں' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئي اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو نا گوار گذرے کہ ہلال احمر کا چندہ ہر جگہہ ہو چکا ہے' اور تمسکات کا کام بھي جاري ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ہے' اسي کیلیے کوشش کرتا ہے۔

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو ہزار پاونڈ یعنی ۳۰ - ہزار کي رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاہتا ہے' کیونکہ ہلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے' اسکو خلاف مقصد دوسري جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکي اطلاع آج ہي ترکي میں بھیجدي گئي ہے -

اِس بارے میں جو صاحب مدد اعانت فرمائیں گے فاجرہ علی اللہ'

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کي جگہہ' خود ہی اس رقم کو اپني جانب سے پیش کرنا چاہتا ہے -

(۲) اسکي صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس ہزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باہر ہے' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ہزار روپیہ جو اُسے مل رہا ہو' وہ خود نہ لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقینا میں ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ہزار روپیہ دیتے' تاکہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال چار ہزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کي تاریخ سے ۳۱ جولائی تک جو صاحب آٹھ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کي دفتر میں بھیجدینگے** ' انکے روپیہ میں سے صرف آٹھ آنہ ضروري اخراجات خط وکتابت کیلیے وضع کرکے باقي ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار اُنکے نام جاري کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے' اور صرف آٹھ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھي (جو جیسا کچھہ ہے' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاري ہوجایگا - اس طرح چار ہزار خریداروں کی قیمت ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الہلال اُسے خود فائدہ اٹھانے کي جگہ' اس کارخیر کیلیے وقف کر دیتا ہے -

(۵) اس وقت ماہوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے - دفتر، اس وقت تک کئي ہزار روپیے کے نقصان میں ہے' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں' تاہم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کردیا' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھي' اس سے گریز کرنا' اور صرف دوسروں ہي کے آگے ہاتھہ پھیلاتے رہنا' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپني جیب سے ہزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے ہیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلي مثال ہے' لیکن اسکي کامیابي اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھاکر فوراً درخواست خریداري بھیجدیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

یورپین ترکي کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایاصوفیا کے سامنے

(۶) الہلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے' جو یورپ اور ترکي کے اعلی درجہ کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القرآن' اور امر بالمعروف و نہي عن المنکر ہے - محققانہ علمي و دیني مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اُس نے ہندوستان میں سب سے پہلے ترکي سے جنگ کي خبریں براہ راست منگوائیں' اسکا باب "شئون عثمانیہ" ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - "ناموران غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکي ایک با تصویر سرخي ہے' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات' مذاکرۂ علمیہ' حقائق و وثائق' المراسلۃ و المناظرۃ' اسئلۃ و اجوبتہا اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں - آٹھ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے' اور کارڈ کي پیشاني پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

نه بهي مٹا سکیں تو یہي بہت ہے کہ ایک بار روشن تو هوگئیں -

انورپے ایڈریا نوپل میں داخل تو هوگئے مگر یورپ کے انصاف و صداقت سے مطلق امید نہیں ہے کہ تسخیر ایڈریا نوپل سے وہ ترکوں کو فائدہ پہونچنے دیگا - اُس نے ابهي سے فیصلہ کرلیا ہے کہ ترک اپني پیشقدمي سے باز نہ آئے تو یورپ کي تمام نصراني حکومتیں ملکر اُن پر زور ڈالینگي ' اور اُن کے خلاف جنگي کارروائي کرینگي - " دنیا کي سب سے بڑي اسلامي سلطنت " (انگلستان) کے جنگي جہاز روانہ بهي هوگئے هیں ' اور فرانس بهي یہي تہدید کررها ہے - روس کا الٹیمیٹم (انذار) بهي آنے هي کو ہے ' اور اطالیہ نے تو اپني راے ظاهر هي کردي - جرمني و آسٹریا کي جانب سے بهي کوئي امید نہیں ' لیکن خدا کی درگاہ سے هنوز امید باقي ہے - باب عالي ابهی تک تو نہایت پر زور لہجے میں " جواب ترکي " دے رها ہے -

تا بہ بینیم سر انجام چہ خواهد بودن ؟

مسٹر ڈبلیو - آر - پاٹن نے جزیرہ ساموس سے منچسٹر گارجین کو ایک خط لکها ہے جس میں دکهایا ہے کہ یونان و اطالیا کا اپني اپني رعایا کے ساتهہ کیا طرز عمل ہے - یہ ترکي جزیرہ جنگ طرابلس کے بعد سے اطالیوں کے قبضے میں آگیا ہے ' خال خال مسلمانوں کے علاوہ زیادہ تر آبادي عیسائیوں کي ہے - خط کے آخر میں مسٹر پاٹن لکهتے هیں کہ " اس جزیرہ کے باشندوں نے اطالیہ کے طرز حکومت کے خلاف ایک اپیل انگریزي وزارت خارجیہ میں بهیجي تهي ' جسکو هنوز اخبارات میں شائع نہیں کیا گیا - اٹلي کے گورنر جنرل (امیلو) کي ظلم و ستم سے تمام جزیرے کے باشندے نالاں هیں - اُنکا بیان ہے کہ اطالیہ کے جور و جفا کے سامنے ترکي کے مظالم کچهہ بهي حقیقت نہیں رکهتے - وہ دول یورپ سے اپیل کرتے هیں کہ جب اسکا آخري تصفیہ هو تو هرگز یہ جزائر اٹلي کے قبضہ میں نہ رهیں کیونکہ یہ ثابت هوگیا کہ یہ قوم دوسري قوم پر حکومت کرنے کے هرگز قابل نہیں ہے "

نیر ایسٹ کے نامہ نگار نے صوفیا سے اُس کو اطلاع دي ہے کہ " مقدونیہ کي بلغاري رعایا جدکي املاک سرویوں اور یونانیوں نے زبردستي چهین لی هیں ' روزانہ آ رهي هیں - یہ عجیب و غریب قصہ سروي اور یوناني مظالم کے بیان کرتے هیں ' اور کہتے هیں کہ ترکونکے هاتهوں اسکے مقابلہ میں کچهہ بهي هم نے تکلیف نہیں اٹهائي تهي ' جسقدر اسوقت ظلم هو رہے هیں ' ایک رپورٹ مظہر ہے کہ سالونیکا ' فلورینا ' کاسٹوریکا کے جیل خانے بلغاریوں سے بهرے پڑے هیں "

یہ مظالم هیں جو مہذب نصراني قومیں خود اپنے هم مذهبوں کے لیے جائز رکهتي هیں ' اور اس پر بهی تہذیب و تمدن میں فرق نہیں آتا ' پهر مسلمانوں کے قتل و غارت میں کیا باک ہے ؟

هفتۂ جنگ دنیا کي آنکهہ نے فتح کے بعد شکست ' عزت کے بعد ذلت ' اور عروج کے بعد زوال کے صدها تماشے دیکهے هیں ' مگر ان میں شاید هي کوئی تماشا بلغاریا کی اس داستان ادبار بعد اقبال سے زیادہ سریع الوقوع ' درد انگیز ' اور عبرت آموز هوگا -

ابهي چند ماہ هوے کہ بلغاریا کي فوجیں چتلجا اور ادرنہ کو گهیرے پڑي تهیں ' بلغاري توپوں کی گرج قسطنطنیہ میں سنائي دیتی تهي ' اور فرڈیننڈ نے کہا تها کہ " اب قسطنطنیہ میں جا کے صلحنامہ پر دستخط هونگے " لیکن یا سبحان اللہ ! چند ماہ میں دولاب حوادث کا رخ کسقدر بدلگیا ! اب قسطنطنیہ کے بدلے صوفیا کے کوچہ و بازار کوہ شکن توپوں سے گونج رہے هیں - اور فرڈیننڈ اُس کے دست و بازو ' اعوان و انصار ' بلکہ اسکے حلفاء و همساز کہتے هیں کہ " اب صوفیا میں صلحنامہ پر دستخط هونگے " - و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شيء قدیر -

روماني فوج میزڈرا تک پہنچگئي ہے - میزڈرا اور صوفیا میں ۳۱ - میل کا فاصلہ ہے - مدافعت کے لیے نہ اب روسي متطوعین (والنٹیرس) هیں کہ وطن واپس جا چکے هیں - اور نہ بلغاری سپاهي کہ ترکوں کي خون آشام تلوار اور انسان پاش توپوں کے نذر هوچکے هیں - اگر روماني فوج بڑهے تو صوفیا کي تسخیر چند گهنٹوں کا کام ہے - اسلیے شاہ فرڈیننڈ اور اسکي ملکہ دونوں بهاگ گئے هیں - (ریوٹر نے اس خبر کي تعبیر اضطراب انگیز مگر غیر متیقن افواہ سے کي ہے)

ان یاس انگیز حالات کو دیکهکے فرڈیننڈ نے چارلس شاہ رومانیا کے سامنے پناہ اور اصطلاح سیاست میں صلح کے لیے دست سوال دراز کیا ہے - شاہ رومانیا کي طرف سے جواب یہ ملا ہے کہ سابقہ دوستي کي باز آمد کے هم خود خواهشمند هیں ' مگر مشورہ یہ ہے کہ پہلے ان تمام دول کے ذریعہ مبادي صلح طے هو جائیں جنکا تعلق اس مسئلہ سے ہے -

ملکہ بلغاریا نے بهي پیشقدمي کے موقوف کرنے کے لیے اس امید پر تار دیا تها کہ اسکي جنسیت اسکي درخواست کي شفیع هوگی ' مگر یہ عالم سیاست ہے اسمیں عواطف و جذبات رقیقہ کا کیا ذکر - کہ لا قلب للسیاسۃ -

دل کے زخم سبتم ظریفي سے گدگدائے گئے ' جواب آیا کہ پیشقدمي زیادہ سے زیادہ غور و فکر کے ساتهہ عمل میں لائی جائیگی -

رومانیا کو یونان اور سرویا سے توڑ لینے کے لیے بلغاریا نے گوناگوں تدبیریں کیں ' مگر دبستان یورپ میں سبق آموزی کا فخر صرف بلغاریا هی کو حاصل نہیں ' رومانیا بهي اس فخر میں برابر کي سہیم ہے ' پهر جب یورپ کي یہ تلقین هو کہ تم اس شخص کا ساتهہ دو جسکے ساتهہ قوت هو ' تو رومانیا ' یونان اور سرویا کو چهوڑ کے بلغاریا کے ساتهہ کیوں هوتي - رومانیہ کي طرف سے اعلان کردیا گیا کہ وہ تنہا صلح کرنا نہیں چاهتي -

۱۹ - کا تار ہے کہ روماني فوج نے بلغاري فوج کو فرڈیننڈو میں (جو لوم پلنیکا اور صوفیا کے مابین واقع ہے) نہایت شرم انگیز شکست دي - بلغاري جنرل نے مع ۱۲ - توپوں کے هتیار ڈالدیے - دول نے اعلان کردیا کہ بلغاریا کو پامال هونے نہ دیا جائیگا - صوفیا پر قبضہ کرنے کي اجازت نہ دیجائیگي - اب روماني فوج کا سیلاب مشرق کي طرف بڑهرها ہے ' اور رومیلی خطرہ میں ہے -

ان بلغاري بهیڑیوں کے شکار جب تک " ناپاک کفار " مسلمان تهے اسوقت تک داستان مظالم مبالغہ تهي ' مگر جب سے ان ستم پیشہ مہذب انسان اور حریت بخشان نصرانیت - کے پنجہ و دندان صلیب پرستوں کے جسموں پر چل رہے هیں یہي مہذب انسان درندے کہے جاتے هیں -

بلغاریوں کي سبعیت و درندگي نے یونان میں غیر معمولي جوش پیدا کردیا ہے - یونان کو اصرار ہے کہ اب صلح صوفیا میں جاکے هوگی - فوجیں بلغاریہ میں بڑهتي چلي جارهي هیں ' جہاں کہیں مقابلہ هوتا ہے بلغاري فوج هتیار ڈالدیتي ہے - روسي سفیر نے اتهینس میں صلح

شذرات

تسخیر ادرنه

صبح امید که بد معتکف پردهٔ غیب
گو برون آے که کار شب تار آخر شد

ادرنه (ایدریا نوپل) مسخر هوگیا ' فاتحان عثمانی شهر میں داخل هوگئے ' دنیا نا امید هوچکي تهی ' یورپ سمجهه چکا تها که ترک جاں بلب هیں ' اب وه اقدام کے قابل هي نهیں رهے ' لیکن قدرة قاهره کے دست اعجاز نے اسي بیمار سے تندرستوں کو شکست دلائي - ترکوں کا اجتماع هوتے هي بلغاري مرعوب هوکر بهاگ نکلے ' اپنے استحکامات جو بڑي کوششوں سے استوار کیے تهے اور اُن کو ناقابل تسخیر سمجهے هوے تهے ' آپ ڈهادیے ' اور خدا کا وعده پورا هوگیا که قانون الهي کے حدود توڑنے والے ' اور تعلیم رسالت کي بے حرمتي کرنے والے انجام کار تباه و برباد و خسته و خراب هوکر رهینگے -

هو الذي اخرج الذين کفروا من اهل الکتاب من دیارهم لاول الحشر ' ما ظننتم ان یخرجوا ' وظنوا انهم مانعتهم حصونهم من الله ' فاتاهم الله من حیث لم یحتسبوا ' و قذف في قلوبهم الرعب یخربون بیوتهم بایدیهم و ایدي المومنین ' فاعتبروا یا اولی الابصار ' ولولا ان کتب الله علیهم الجلاء لعذبهم في الدنیا ' ولهم في الاخرة عذاب النار ' ذلك بانهم شاقوا الله و رسوله ' و من یشاق الله فان الله شدید العقاب (٥٩ : ٢ - ٤)

وه خدا هي هے جس نے اهل کتاب کي اُس جماعت کو که انتقام الهي کي منکر هوچکي تهي ' اُس کے گهروں سے مسلمانوں کے پہلے هي اجتماع میں نکال باهر کیا ' مسلمان سمجهے تهے که نه نکل سکینگے ' اور خود اُن کو بهي گمان تها که اُن کے قلعے خدا سے اُن کو بچا لینگے ' آخر اس طرح غضب الهي نازل هوا که اُن کے وهم و گمان میں بهي نه تها - اُن کے دلوں پر رعب و هیبت چها گئي ' اپنے گهروں کو اپنے هاتهوں هي ویران کرنے لگے - مسلمانوں نے بهي اس ویراني میں اُنهیں مدد دي - جن لوگوں کے آنکهیں هوں اُنهیں اس واقعے سے عبرت حاصل کرني چاهیے - خدا اگر اُن کي قسمت میں اخراج نه لکهه دیے هوتا تو دنیا هي میں اُن کو عذاب دیتا ' اور آخرت میں تو اُن کے لیے آگ کا عذاب هے - سبب یه هے که خدا اور رسول کي تعلیم سے اُنهوں نے منهه موڑلیے ' اور جو ایسا کرتا هو اُس کو یقین کرلینا چاهیے که خدا کا عذاب نهایت سخت هے -

ایدریا نوپل کو جب ' بلغاریوں نے فتح کیا تو اپریل کے فورٹ نالیٹلي ریویو میں ایک مشهور انگریز (مسٹر هربرٹ ویوین) نے لکها تها که " ایک لاسلکي پیغام اناطول کے صحرا و جبل میں اس خبر کو مشتهر کرتا هوا گذرا هے که پرانے مهیب فرماں روا (ترک) کي حاکمانه زندگي کا آفتاب ڈهل گیا ' عجیب و غریب طلسماتي قلعه ٹوٹ گیا ' جهاد ' اسلامي اتحاد ' اور بے شمار مسلمان جنگجویوں کے غیظ و غضب کے دهوکے کهل گئے " لیکن اب اُن کو یقین کرنا چاهیے که اسلام کي طاقت کو فریب سمجهنے میں وه خود دهوکے میں تهے - اسلام اپني قهاري کے نتائج دکهانے میں کبهي ناتوان و ضعیف نه نکلیگا - اُس نے ایک مدت سے پیغام دے رکها هے ' اور یه پیغام پورا هوکر رهیگا که :

سیهزم الجمع ویولون الدبر ' بل الساعة موعدهم ' والساعة ادهی وامر ' ان المجرمین في ضلال و سعر ' یوم یسحبون في النار علی وجوههم : ذوقوا مس سقر ' انا کل شي خلقناه بقدر ' وما امرنا الا واحدة کلمح بالبصر ' ولقد اهلکنا اشیاعکم فهل من مدکر ؟ (٥٤ : ٣١ - ٣٧)

کفار کي جمعیت عن قریب منهزم هو جائیگي ' اور وه پیٹهه دکها کر بهاگینگے ' بلکه ابهي اُن کا وعده هے ' اور وه گهڑي بڑي مصیبت کي تلخ ترین گهڑي هے - یه گنهگار هیں ' یه گمراهی اور آگ میں هیں ' وه دن آنے والا هے جب که منهه کے بهل یه آگ میں کهینچے جائینگے ' اور ان سے کها جائیگا که عذاب دوزخ کا مزه چکهو - هم نے هر چیز کو اندازے سے پیدا کیا هے - همارے حکم کو ایک ذرا آنکهه جهپکنے کي طرح پهونچا هوا سمجهو - دیکهتے نهیں که هم نے تمهارے حامیوں کو هلاک کر ڈالا - کیا اب بهی تم میں کوئی غور و فکر سے کام لینے والا نهیں هے ؟

غازي انور بے ایدریا نوپل میں داخل هورهے هیں

تسخیر ایدریا نوپل کي ناموري میں موجوده صدر اعظم دولة عثمانیه (شاهزاده سعید حلیم پاشا) اور غازي انور بے کي قابلیت و موقع شناسي کو خاص دخل هے - اول الذکر خاندان خدیوي (مصر) کے ایک مشهور رکن رکین هیں ' اور ابتدا هي سے مجلس اتحاد و ترقي کے کاموں میں غازي انور بے کے دست و بازو رهے هیں - جب پہلے پہل اُن کو وزارت خارجیه تفویض هوئي تهي ' تو اُن کي ناتجربه کاري کي بنا پر عام اختلاف کیا گیا تها ' اور جب وزارت عظمی پر فائز هوئے تو یه اختلاف شورش انگیز مخالفت کي حد سے بهي گزر گیا - مادي دنیا ' کمزور اسباب پرست طبیعتیں کب واقف تهیں که خدا کو جب کوئي کام لینا هوتا هے تو وه ایک ادنی سے ادنی مخلوق سے بهي اعلی سے اعلی کام لے سکتا هے ' اگر اُس کی مشیت مقتضي هوئي تو اس کام کو حد تکمیل تک پهونچا دیگا ' ورنه ریڈیم کي شعاعیں رات کي تاریکي

مقالات

رفتار سیاست

مصر ' ایران ' ترکي

فارسل فرعون فی المدائن حاشرین : ان هؤلاء شر ذمة قلیلون ' و انهم لنا لغائظون ' و انا لجمیع حاذرون ' فاخرجنا هم من جنات و عیون ' وکنوز و مقام کریم ' کذلک ' و اورثنا ها بنی اسرائیل ' فاتبعوهم مشرقین (۲٦ : ۳۹-۴۲)

در بیابان فنا گم شدن آخر تا چند ؟
رہ بہ پرسیم مگر رہ بہ مہمات بریم

اقانیم تثلیث جن ممالک کو توحید سے غصب کرچکے هیں اُن کے حوادث انتزاع و اغتصاب پر سب کي نظر هے ' لیکن جو قدر قلیل هنوز دست برد سے باقي هے ' اُس پر اُچٹتي هوئی نگاهیں بھي نہیں پڑتیں - برطانیه عظمی کي زبان حال (لندن ٹائمس) تازہ اشاعت میں گویا هوئي تھي کہ " مصر کو انگریزي مقبوضات میں ملحق کرنے کا خیال نہ کبھي پہلے هوا تھا اور نہ اب هے " لیکن وزیر خارجیۂ انگلستان (سر ایڈورڈ گرے) دیوان عام (هاؤس آف کامنس) میں صاف کہہ رهے هیں ' کہ :

گورنمنٹ برطانیه کو اس مسئله (الحاق مصر) کي جانب نہایت توجه هے - کئي سال سے یه واقعه پیش آرها هے کہ مصر کے عمید برطانیه (برٹش ایجنٹ) کي کوئي سالانه تقریر (انتظامي رپورٹ) ایسي نہ نکلي کہ مسئله الحاق پر نکته چیني سے محفوظ رهي هو - یه تعجب کي بات نہیں هے کہ اسوقت اس بات کي کوشش کي جائیگي کہ ملک کو اس وهمي دیر کی تکلیف سے آزاد کردیا جاے - تعجب کي بات یه هوتي اگر موجودہ برٹش ایجنٹ (لارڈ کچنر) لارڈ کرومر کے بعد اس مسئله کو ایک سال تک کے لیے غیر منفصل رهنے دیتے ' اور انگلستان کي حکومت کو اس امر پر متوجه نہ کرتے -

پچھلے سال مسئله الحاق کے متعلق دول یورپ سے انگریزي سلطنت کی گفتگو هوئي تھی ' هنوز یه سلسله جاري هی تھا کہ جنگ بلقان چھڑ گئی - مطلع سیاست مکدر هوگیا ' اور یورپ میں تشویش پھیل گئی - معاملات مشرق ادنی کے تقدم و اهمیت کو ملحوظ رکھتے هوے اس معاملے کو چند روز کے لیے چھوڑ دیا گیا ' اب کسی دوسرے موقع پر اس کی سلسله جنباني هوگي -

دول ستہ کے علاوہ تقریباً اور بھي پندرہ گورنمنٹیں جو اس مسئله سے تعلق رکھتي هیں اس میں شریک هونگي - انکي رضامندي حاصل کرني ضرور هے - یورپ میں ایسے نامہ و پیام میں بڑي دقت هوتي هے ' کیونکہ نسخ الحاق معاهدہ مصر پر بہت سے اعتراضات کیے جاتے هیں - یه اعتراض ملحوظات سیاسیه کی بنا پر هوتے هیں - انتظام یا عدالتي امور کي متعلق نہیں هوتے ' اسوجه سے یه سوال مناسب وقت کا منتظر هے -

مشرق ادنی میں صلح کرادینے کي وجه سے دوسري قوموں کي نظر میں برطانیه کا وقار و اثر اچھا هوگیا - مصر کے موجودہ نظام عدالت میں برطانیه کو کسی ترمیم کے پیش کرنے میں کچھه ایسي دقت نہ هوگي ' اگر کبھي ترمیم پیش هوئی تو وهانکی ملکي حالت میں اس سے کوئی تغیر نہ هوگا ' اور نہ وادي نیل میں اس سے برطانیه کي ذمہ داریوں میں کچھه فرق آئیگا - الحاق مصر کا مسئله بہت هي عجیب معنوں میں اسوقت سمجھا جارها هے - نظم و نسق کے موجودہ حالات کچھه اس نوعیت کے واقع هوے هیں کہ اس وقت جیسي پولیس ملک میں موجود هے اُس سے بہتر جمعیت قائم کرنے میں کیا کچھه موانع پیش آرهے هیں - اس سے انصاف کا خون هوتا هے ' اور عام ملکي ترقي میں خلل پڑتا هے -

سلطنت برطانیه کي یه خصوصیت هے کہ وہ غیر اقوام کے نازک معاملات میں بہت نرم هے ' اسوجه سے وہ الحاق کو بہت هي غیر موزوں معنوں میں بھي سن لینا جائز سمجھتي هے - اسکا نتیجه یه هوتا هے کہ قناصل و سفراے دول ' فرائض پولیس کے ادا کرنے میں خلل ڈالتے هیں ' اور بغیر مصري حکومت کي منظوري یا استمزاج کے پولس سے اپنی وارنٹونکے امتثال کے آرزومند رهتے هیں -

روسی الجنس اڈمرچ (Adamovitch) سے مصر کے باهر ایک جرم سرزد هوا تھا - روسی قونصل نے اوس کو مصر میں گرفتار کرلیا ' اور روس بھیجدیا - حکومت برطانیه نے اس معامله میں چشم پوشي ترکی ' مگر یه امر چشم پوشی کے قابل نہیں هے کہ مختلف معاملات میں اسطرح کے متواتر اقدام روسي قونصل نے کیے هیں ' جس سے ایک ایسے ملک میں جہاں برطانیه کو بہت هي قریبي تعلق حاصل هے اصول میں فرق آتا هے -

خاص شرائط میں ایک حق امتیازیه بھي هے کہ مصر کي مقامي عدالتوں سے اجانب (آفاقي یا غیر ملکی رعایا) کو تعلق نہ هوگا - اسکا نتیجه یه هوا کہ ملزمونکے گرفتار کرنے میں دقت پیدا هوگئی - بعض موقعوںمیں گرفتاري نا ممکن هو جاتي تھي ' اور کافي شہادتیں میسر نہیں آسکتي تھیں ' جب کسي غیر ملک کا کوئي باشندہ گرفتار هوتا تھا تو اُسي ملک کے قونصل کی عدالت میں وہ بھیجدیا جاتا تھا - اس سے مصر کی انصاف کرنے والي حکومت کو صدمه پہونچتا تھا - مجرموں کو ارتکاب جرائم کے لیے مصر اُس زمانے میں ایک عمدہ جگهه مل گئی تھي - اسوقت جیسا کہ سالانه رپورٹ سے ظاهر هوتا هے ' سفید رنگ اقوام (اهل فرنگ) کي بردہ فروشي کو روکنے میں بڑي دقت هوتي هے - با قاعدہ الحاق نہونے سے رفاہ عامه کے دوسرے کاموں میں بھي اسی طرح کی بہت سی زحمتیں پیش آرهي هیں -

مصر کو مقبوضات برطانیه میں ملحق کرانیے کي تحریک اگر خود مصر کے حق میں کوئی منصفانه تحریک هے تو یقین کرنا چاهیے کہ دوسری قوموں کے لیے بھی یه کوئی تکلیف کی بات نہوگي - غیر ممالک کو بہت سے فائدے پہونچینگے ' اجنبی حکومتونکي تجارت میں ترقی هوگی - برٹش ایجنٹ نے سنه ۱۹۱۲ ع کی سالانه

دي سلسله جنباني كي ' تو جواب ملا كه منظور ' مگر اس شرط پر كه بلغاريا حلفاء كے تمام مفتوحه مقامات سے دستبردار هو ' اور تاوان جنگ دے - شهروں اور دهات كي بربادي سے جسقدر نقصان هوا هے اسكا معارضه دے - تهريس ميں يونانيوں كي جان ' مال اور مذهبي آزادي كي ضمانت كرے ' اور ايک مقررہ مدت كے اندر فوج منتشر كردے -

سروي فوج سينٹ نكولس كے قريب پهنچگئی هے - بلغاري افسروں نے باشندوں كو شهر چهوڑ دينے كا حكم ديديا هے -

٢١ - كا تار هے كه روسی سفير نے پهر يونان سرويا اور جبل اسود سے صلح كے ليے گفتگو كي - تينوں رياستوں نے بالاتفاق جواب ديا كه وہ صلح كے ليے بلغاريا سے براہ راست گفتگو كرنے كے ليے تيار هے ' مگر مبادي صلح پر دستخط سے قبل وہ التواے جنگ كے ليے تيار نهيں -

٢٧ - مارچ كو جهاں هلال سرنگوں هوا تها وهاں اس خداے بدرو احزاب كي كارسازيوں نے تمام عالم اسلامي كے قنوط و ياس كے باوجود كل ٢١ - جولائي كو پهر اسے سربلند كرديا - لنڈن ٹائمز كا نامه نگار صوفيا سے تار ديتا هے كه ترک محافظ فوج كی خفيف مقاومت كے بعد ادرنه ميں داخل هوگئے -

انگلستان كے مايۂ افتخار مسٹر گليڈ سٹون يورپ كو تلقين كر گئے

هيں كه هلال سے جو صليب كے پاس آئے اسكو پهر هلال كے پاس

واپس نه جانا چاهيے - اسليے ادرنه پهر تركوں كے پاس آنا يورپ كيونكر گوارا كرسكتا تها ؟

تركي فوج ابهي بنير حصار هي تک پهنچي تهی كه اتحاد ثلاثه (انگلستان فرانس اور روس) كا اضطراب بڑها ' اور اسدرجه بڑها كه سررشته صبر هاتهه سے جاتا رها - تجويز هوئی اس خطرہ روح فرسا كے متعلق غور كرنے كے ليے سفراء مجتمع هوں - قاعدہ سے اس جلسه كے مقام اجتماع اور صدارت كا شرف خاک انگلستان كو حاصل هونا چاهيے تها ' كيونكه اس اجتماع كا اصول اساسي انگلستان هي كے ايک نامور فرزند كي ديرينه عداوت اسلام كا نتيجه هے - پهر اس دو سال كے پر آشوب زمانے ميں بهي امن يورپ اور مصالح صليب كے حفظ و نگهداشت ميں وہ هميشه پيش پيش رها ' چنانچه يه انگلستان هی تها جسكے سفير نے دولت عثمانيه كو جنگي تياري كے موقوف كرنے پر مجبور كيا تها - يه خاک انگلستان هی تهي جهاں ياد داشت تيار كي گئي تهي ' اور هاں يه انگلستان هی كا بيڑا تها جسكے جهازوں نے ياد داشت كو پر اثر بنانے كے ليے سب سے پہلے نقل و حركت شروع كي تهي -

ليكن شايد اس شرف كي حد سے زيادہ بهتات ميں سرگرے كي دوربيں آنكهوں كو خطرات نظر آئے ' اور اسليے سياحت پر انكارے (رئيس جمهوريت فرانس) ميں يه طے هوا كه اس خطرناک شرف تقدم ميں فرانس بهي سهيم هو - بهر نوع سبب كچهه هو صدارت اور مقام اجتماع كا شرف ابكي فرانس كو حاصل هوا - پيرس ميں موسيو پچن وزير خارجه فرانس كي صدارت ميں سفراء جمع هوے ' اور اس كے بعد سفير فرانس متعينه قسطنطنيه كو تار دياگيا كه وہ باب عالي كو معاهدہ لندن كے احترام پر مجبور كرے -

١٧ - جولائي كو ريوٹر نے يه خبر دي كه " اگر تركوں نے ادرنه لے بهي ليا ' تو دول ان كے پاس رهنے نه دينگی " مگر يه كامل پاشا كي وزارت نه تهي كه ڈاؤننگ اسٹريٹ كے بازي گروں كے اشاروں پر رقص كرتي - دول كے مكرر اعلان كے باوجود بهي جب باب عالي كے طرز [illegible]ل ميں كوئي فرق نه آيا تو اسي " دماغ " نے جس نے اور صد[illegible]ز تدابيريں سونچي تهيں يه تجويز كی كه تركي بلغاري حدود كے متعلق بين الاقوامی كميشن كي كارروائي ميں عجلت كو كام فرمايا جائے - اسی كے ساتهه رومانیم سركاری طور پر يه اعلان كرايا گيا كه اگر باب عالی نے اپني فوج كو ادرنه ميں داخل هونے كی اجازت دي تو " دول متحدہ براہ راست مداخلت كا استعمال كرينگي " - اسی اثناء ميں روسي سفير بار بار وزير اعظم سے ملتا ' اور باب عالي كے موجودہ طرز عمل پر اظهار نفرت كرتا رها مگر جس كا شعار " ادرنه يا موت " هو اس پر تهديد و تخويف كيا اثر كرسكتي هے ؟ اسوقت تک دول كي طرف سے جو كچهه هوا تها وہ محض زباني تها اب ضرورت تهي كه قول كی تائيد ميں عمل بهي كرے -

اگر ابكي انگلستان زباني كارروائيوں ميں پيچهے رها تها تو كوئي وجه نهيں تهي كه اسكي تلافي عملی كارروائيوں ميں پيشقدمي سے نه كرديجاتي - سب سے پہلے انگلستان كے جهاز جنبش ميں آئے - ٢٠ - كا تار هے كه يار موتهه ' انفليسكيبل ' اور پرو سر پائن ؛ پائرس پهنچگئے ' اور دو برطانوي تباہ كن كشتياں عنقريب آنے والي هيں -

مگر موجودہ تركي وزارت جسكي بنياد بزدلی و اجانب پرستی كے بدلے همت اور وطن پرستي پر هے ان تمام كارروائيوں ميں ايک سے بهی متاثر نه هوئي - ايک طرف دول كو ياد داشت ايسے لب و لهجه ميں بهيجي جس سے اعلان جنگ مترشح هوتا تها ' اور دوسري طرف فوج كو ادرنه ميں داخله كا حكم ديديا -

ياد داشت ميں باب عالي نے لكها كه خط اينوس ميڈيا كے متعلق سوال كے ڈپلو ميٹک ذرائع سے حل كو باب عالي خود ترجيح ديتا ' مگر بلغاريوں كے مظالم نے اسكو نا ممكن كرديا هے - باب عالي اميد كرتا هے كه موجودہ حالات ميں يورپ اسكو كسی ايسي سرحد كے حاصل كرنے كے ليے مجبور متصور كريگا جو دارالسلطنت كي حفاظت كي ضامن هو ' نيز بلغاريا كو بهی اسی كے مطابق مشورہ ديگا -

يورپ ابهي تک موجودہ وزارت كو كامل كی وزارت سمجهه رها تها جو ايک طرف اخبارات اور قوم كے وكلا كے سامنے تسليم ادرنه سے تبري و تحاشي كرتي تهي ' اور دوسري طرف اسكے ليے انگلستان كي وساطت سے ساز باز كر رهي تهي - چنانچه ريوٹر ٢١ - كو تار ديتا هے كه دول كو پختگي كے ساتهه يقين دلايا گيا تها كه ادرنه كي طرف پيشقدمي هرگز مقصود نهيں ' بلكه قسطنطنيه كے غير معمولی پر جوش اشخاص كے خاموش كرنے كے ليے هے - مگر ٢١ - جولائی كو اسے معلوم هوا كه اس كا منال غلط تها اور اب ايشيا نے اسكے زريں اصول سياست كا استعمال سيكهه ليا هے -

اس انكشاف حقيقت نے " يورپ كے دار السلطنتوں ميں ايک قسم كا خوف آميز تعجب پيدا كرديا هے - اسي تار ميں آگے چل كے ريوٹر كهتا هے كه " صلحنامه لندن كے بابت دول اس درجه قريبي طور پر همخيال هيں كه تركوں كي طرف سے اسكے علانيه تمسخر كو منظور نه كرينگي - خواہ ترک بلغاريوں كے مقابله ميں باقاعدہ اعلان جنگ هي كرنا كيوں نه چاهيں " بهرحال قانوني اور غير قانوني كسي طرح سے بهي صليبي يورپ تركوں كو ادرنه اپنے هاتهه ميں ركهنے نديگا - كيونكه اس سے اس اصول گليڈسٹونی كا نقص لازم آئيگا جو آج بلا استثنا تمام يورپ كا دستور العمل هے - اسي تار ميں آخر ميں يه بهي كهديا گيا هے كه " بے شبه تركوں پر سخت دباؤ ڈالنے كے ذرائع موجود هيں ' مگر ان پر سب كا اتفاق امر مشكل هوگا " اور غالبا اشكال كا باعث ائتلاف ثلاثه بلكه جرمني هوگا - ورنه فرانس و انگلستان دونوں اس تجويز سے اتفاق كرنے كے ليے تيار هونگے جو " ديو يورپ " كے پايه تخت سے پيش كيجائے -

تمام دول کو پورا حق دیا جاے ' صرف ایک هي سلطنت انتظامي امور میں دخیل هونیکي حقدار نہیں هے - اس اختلاف سے ایک بات صاف ظاهر هوتي هے که مشرق قریب کے آخري فیصله هونے سے پہلے روس' انگلستان' فرانس' اور جرمنی' بحر روم - بحر اسود - بحر خزر اور خلیج فارس کے گرد و پیش کے ممالک پر اپنے اپنے مطالب کو حاصل کرکے اپنا اقتدار راسخ کرلینے کو هیں - تین برس هوے جب ایران میں ریلوے کا مسئله پیش هوا تها اسوقت ده مذهب قوتیں ایراني ریلوے پر اپنا اپنا اقتدار قائم کرنا چاهتی هیں - اسوقت کي رقابت کا نتیجه اب همارے پیش نظر هے - یورپ کی چار گورنمنٹیں اسوقت ترکي اور ایران سے اُنکا واجبي واجبي سے زیادہ حق لینے کے فکر میں هیں -

خلیج فارس کا مسئله اب اُن مدبروں کی رایوں کو تقویت [illegible] جنهوں نے پچیس برس [illegible] پر ظاهر کردیا تها [illegible] جس حکومت نے کسی [illegible] طاقت کو اس خلیج [illegible] ساحل پر قبضه [illegible] اجازت دي تو [illegible] کی سزا [illegible] [illegible] صرف اس [illegible] هے که جو علاقه انگریزي [illegible] اُن کے هر جزو کل پر انگریزي اقتدار و تسلط کامل طور پر قائم رهے - اس امر کا لحاظ بهی نہایت ضروري هے که روس اپنے علاقه سے آگے نه بڑهنے پائے - امیر افغانستان کو اپنے ملک میں خود مختار رهنے دیا جاے - غالباً وہ اس حالت کو بدلنا بهی نہیں چاهینگے ' ملک گیري کی گو انکو هوس بهی هو' مگر اس کے لیے اقدام نه کرسکینگے ' ترکوں کی سلطنت اور ایرانی حکومت کے بالکل ختم هونے کے بعد جب تک تیس لاکهه مسلمان یه نه کهیں که امیر افغانستان همارے خلیفه اور پیشوا هیں اسوقت تک اُن کی حکومت کو قائم رهنے دینا چاهیے - اس مدت میں روس کے اختیار و اقتدار کے محدود کرنے کے لیے بهی بہت کچهه کوششیں هوسکتی هیں "

حلافت اور مذهبی پیشوائی میں کوئی خاص بات نه تهی ' صرف اتنا کهٹکا تها که مختلف ممالک کے مسلمان آپس میں مل جائینگے - افغانستان کے لیے بهي اگر یہي شبهه پیدا هوا تو اُس کي بهي خیر نہیں' اور ترکي و ایران کي تباهی کے لیے تو عزم مصمم هو هي چکا هے -

ترکي جن مظالم کا شکار هوئي هے' یورپ کی جس حکمت عملي نے اُس کو پامال کیا هے ' جس پیش بیں تدبر نے اُس کے علاقے چهینے هیں ' جو پس اندیش سیاست اب ایشیا میں بهي اُس کو تباه کرنے پر مصر هے ' اُس نے اب اس وسیع سلطنت کے اصناف امور پر اس قدر احاطه کرلیا هے ' ایسے تغلب کي فکر میں هے که خود یورپ کے بعض حلقے بهي اُس کي بے بسي پر رحم کرنے لگے هیں - مسٹر سالکس نے بهري پارلیمنٹ میں سر ایڈورڈ گرے سے التجا کي هے که " عثماني سلطنت کو اب تو تباهي سے بچاؤ ' اس کے تباه کرنے میں خود یورپ کے لیے سخت خطره هے - یورپ کا اس وقت فرض هونا چاهیے که ترکي کو زیاده استوار و محکم بنانے میں کوشش کرے........تیس سال کا طویل زمانه گزر چکا هے ' اس مدت میں یورپ نے ترکوں کے ساتهه کوئي ایسا برتاؤ نہیں کیا جس کے لیے کوئی معقول عذر پیش هوسکے " مسٹر نوبل بکسٹن نے عثمانیوں کي خصومت اور بلقانیوں کی رفاقت پر وزارت خارجۂ برطانیه کي احسانمندي ظاهر کي ' لیکن ترکي پر اُن کو بهی رحم آگیا که " اب تو معاهده بهي هوچکا ' قرار داد بهی هوچکي ' ترکوں کي مخالفت میں [illegible] [illegible] وزارت کو ضرور تها [illegible] [illegible] [illegible] ترکوں سے یه توقع رکهني [illegible] [illegible] اور محض دهوکا هے " مسٹر نوبل کے بعد [illegible] بحث میں تمام [illegible] باني سر ایڈورڈ گرے [illegible] هے ' اور اُن کي کارروائیوں پر بڑي سختي سے بے اطمینانی ظاهر کي هے - مسٹر نوبل بکسٹن نے اس بے اطمینانی کی تائید کرتے هوے بے اعتمادي کي تشریح بهي کردي - اُنکي راے میں وزیر خارجه تنہا کام کرنے کے قابل نہیں هیں - " دیوان عام کے خاص خاص ممبروں کي ایک کمیٹي مرتب هونی چاهیے ' جس میں چالیس سے ساتهه ممبر تک شریک هوں ' اور وه سب مل کر اُن کو خارجي معاملات میں مدد دیں "

البانیه جہاں کے مسلمانوں کو ترکي حکومت سے علحده هونے کے لیے بڑي بڑي ترغیبیں دي گئي تهیں ' اور جسکو ایک آزاد سلطنت بنانے کي تجویز در پیش هے ' وهاں کے مسلمانوں کا اب یه حشر هو رها هے که بقول مسٹر ملفورڈ ارکنسن " ان لوگوں کو شمال میں سرویوں اور جنوب میں یونانیوں نے اس قدر مجبور و بے بس بنا رکها هے که اُن کے لیے کوئي چاره کار نہیں ره گیا ' سختي سے سخت زور دیا جا رها هے که جتنے مسلمان هیں عیسائي هوجائیں ' ورنه روے زمین کو خالي کرکے زیر زمین کو جا بسائیں "

دیبا میں عیسائیت کیونکر پهیلي ؟
سلانیک میں ایک ترک کو یوناني سپاهي پکڑے هیں اور بلغاري اس کے سر پر جبراً صلیب کا نقش بنا رهے هیں

رپورٹ میں توجہ دلائی ہے کہ محاکم مختلطہ میں اصلاح کے لیے وہ بڑي بے صبري سے انتظار کررھے ھیں - وہ لکھتے ھیں کہ " ان اصلاحات کے نفاذ سے اصولي امور میں کوئی فرق نہیں آئیگا " یعنے اگر ممالک غیر کے جج علحدہ کردیے جائیں تو ان ممالک کو مالي منافع بھی ہے -

الحاق کي اصل بنا یہي مخلوط عدالتیں ھیں - ان کے زوال سے قناصل یورپ کے کچھہ اختیارات زائل ھوجائینگے جو اکثر اوقات معمولي جرائم کے ارتکاب پر اپني رعایا کے ساتھہ رعایت کرنا چاھتے ھیں -

موجودہ عدالتیں مصرکي ضرورتوں کے لیے بالکل ھي ناکافي ھیں - لارڈ کچنر کے قول کے مطابق ان میں غیر اقوام کے حقوق کي نگراني کرنے اور ایک با قاعدہ نظام قائم رکھنے کي قابلیت ھي نہیں ہے - پرانا طریق عمل اب تک متروک نہیں ھوا ' لہذا اجانب کے لیے محاکم مختلطہ کا نظام توڑ دیا جائیگا ' دول یورپ نے اس معاملے میں ابھي تک کوئي مدد نہیں دي - اسي وجہ سے یہ مسئلہ ھنوز معرض التوا میں پڑا ہے ' اب مناسب موقع پر جب برٹش گورنمنٹ اس مسئلے کو چھیڑیگي تو اسکا فیصلہ جلد ھوجائیگا "

مطلب یہ ھوا مصر کے نظم و نسق میں مشکلیں پیش آرھي ھیں ' عدالتیں اچھي نہیں ' پولیس اچھي نہیں ' دول یورپ کے مخصوص امتیازات انصاف کے باب میں سنگ راہ ھیں ' قونصلوں کي مداخلت بے اصولي پیدا کررھي ہے ' اس لیے نفاذ اصلاح و دفع خلل کا اقتضا یہ نہیں ہے کہ مصرکو آزاد چھوڑ کر اپنے لیے بہتر حکومت قائم کرنے میں مدد دي جائے ' بلکہ اقتضاے انصاف یہی ہے کہ مقبوضات برطانیہ میں اس کو ' خواہ بالکل ھي غیر موزوں و ملائم طریق ھی پر کیوں نہ ھو ' اور با قاعدہ الحاق کی صورت نہ بھی نکلتی ھو ' مگر ملحق کرلیں کہ جو رھي سہی نیم خود مختاري حاصل ہے وہ بھی نہ رھے -

برٹش ایجنٹ کو مصر میں یورپ کے امتیازات و مراعات سے تکلیف ھو رھی ہے ' یہي رعایتیں ترکي میں بھي دول یورپ کو حاصل ھیں ' اور دولت عثمانیہ کی اکثر بد نظمیوں کی مسئولیت (ذمہ داری) انھیں مراعات کے سر ہے ' لیکن وھاں غیروں کا معاملہ ہے اس لیے ان کے قائم رکھنے پر زور دیا جاتا ہے ' اور یہاں اپنا تعلق ہے لہذا ابطال کي کوشش ھو رھي ہے - مصر بھی ترکي ھی کا ایک جزو ہے ' ابطال مراعات کي ضرورت سے جب اُس کے الحاق کی احتیاج محسوس ھو رھی ہے تو کیا عجب ہے کہ ایک ایسا وقت آئے کہ ترکی کو بھی اسی ضرورت سے کوئی سلطنت اپنے مقبوضات میں ملحق کر لینے کی دعویدار ھو جاے !

ایران کے جنوبي و شمالي حصے تو انگلستان و روس کے زیر اثر آھي چکے ھیں - وسط کا علاقہ جو ھنوز باقي ہے وھاں اس قدر دسائس اور دراندازیاں پھیل رھي ھیں کہ اب اُس کي آزادي کي بھي خیر نہیں - مینچسٹر گارڈین نے پروفیسر براؤن کے ایک خطبہ کا اقتباس شائع کیا ہے جس میں ایران کي اخباري حالت پر اُنھوں نے بحث کي ہے - ھر ایک ملک و قوم کي صحیح حالت کا اندازہ اُس کے اخبارات سے ھوسکتا ہے ' اس معیار کے مطابق خطیب کي راے میں " ایران کے اخبارات نے اس قلیل و قصیر آئیني حکومت کے عہد میں جو حیرت انگیز ترقي کي تھي اُس سے ایرانیوں کي قابلیت کا اندازہ ھوتا ہے - اب یہ اخبارات نہایت سختي سے بند کیے جارہے ھیں - جہاں قومیت کے مٹانے کي ضرورت پیش آئي وھاں اخبارات کا صفحہ ھستي سے مٹانا بھي ضروري تھا - آئیني حکومت میں تین چار سو اخبارات نکلا کرتے تھے ' مگر اب استبداد کے چند مداح و بادہ خوار اخباروں کے علاوہ مشکل سے کوئي آزاد اخبار نکلتا ھوگا -

سنہ ۱۹۰۷ ع میں صرف طہران سے ڈیڑہ سو اخبارات شائع ھوتے تھے ' جو اپني صداقت ' اخلاقي جرأت اور علمي و ادبي اعتبارات سے نہایت ممتاز تھے - اس ترقي میں تعجب و تحیر کا اور بھي اضافہ ھوتا ہے جب اس حقیقت پر نظر پڑتي ہے کہ ایام استبداد میں اخباري مذاق سے ایران اس قدر نا آشنا تھا کہ سب سے پہلا ایراني اخبار لیتھو پریس میں چھپوا کر شاہ اپنے عہدہ داروں میں تقسیم کرادیا کرتے تھے ' اور انکي تنخواھوں سے اُسکي قیمت وضع کرلي جاتي تھي -

آجکل تبریز سے ایک اخبار نکلتا ہے جو ھمیشہ روس کي مدحت سرائي میں مصروف رھتا ہے " - پروفیسر براؤن کے پاس بہت اخبارات کا ایک مجموعہ بھی تھا جسے دوران تقریر میں [illegible] کر دکھایا گیا - اس میں ایک ظریف اخبار کے پرچے بھي [illegible] کا نام " حشرات الارض " تھا ' اس اخبار میں تمام [illegible] پسندونکي تاریخ درج تھي ' مگر اب ایسا انقلاب [illegible] ھی رھا اور نہ اخباریت ھي باقي رہ گئي -

انگلستان نے روس کو ایران میں موقع دیدیا [illegible] مساعدت سے خود اُسے بھي کوئي فائدہ [illegible] تو اثبات میں جواب دیگي ' مگر ڈیلی نیوز [illegible] کو اس سے انکار ہے - دیوان عام میں وہ [illegible] روسي معاهدہ ایران کے رو سے ایران میں روس سے ہر طرح [illegible] تجارتي و ملکي و سیاسي حقوق حاصل [illegible] ' مگر بد قسمتی سے بیشتر تجارتي حقوق جاتے رھے - یہ طرز عمل خود ھمارے لیے بھي مضرت کي چیز ہے ' اور اس سے ھماري رعایا کي ایک بڑي تعداد بھي ' جو مسلمان ہے ' سخت ناراض ہے - ان باتوں سے ھم کو یہ سبق حاصل کرنا چاھیے کہ آیندہ گورنمنٹ کي پالیسي جلد جلد تبدیل کرنے میں خرابیاں ھیں " با این ھمہ سر ایڈورڈ گرے کو ان امور کي ذرا بھي پروا نہیں ' اُن کے خیال میں " یہ نہایت نا مناسب راے ہے " معاھدہ نہ ھوتا تو ایران کي حالت اور بھي خراب ھوگئي ھوتي - اس معاھدے پر جو اعتراضات انگلستان میں ھو رہے ھیں ایسے ھي اعتراض روس کي ایک جماعت بھی کر رھی ہے ' اور وہ بھی اس سے ناخوش ہے "

یعني اس معاھدے سے روس کو یہ حوصلہ تو ھوا کہ مشہد رضوي پر گولہ باري کی ' آگ برسائی ' بنیاد ڈھائی ' علما کو پھانسی دي ' مثلہ کیا ' کھال کھنچوائی ' مگر یہ حالت پھر بھی اچھی تھی ' معاھدہ نہوتا تو ایران کا تختہ ھی اُلٹ جاتا ! وہ معاھدہ جس سے انگلستان کے علاوہ روس میں بھی ایک جماعت ناراض ھو اُس کے محاسن و منافع و موزونیت میں کیا کلام ھوسکتا ہے ؟

۲ - جولائي سنہ ۱۹۱۳ ع کے ٹائمز آف انڈیا میں کرنیل ییٹ (Col. Yate) لکھتے ھیں کہ " جنگ بلقان ختم ھونیکے بعد ھم ایران اور ایشیائی ترکي کے مستقبل کو بہت ھي تاریک دیکھہ رہے ھیں - مشرق قریب کي ترقي کے متعلق ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ اسکا انتظام بالکل فرنگي اقوام کے ھاتھہ میں دیدیا جائے یا اُن لوگونکے ھاتھہ میں ھو جنکو یہ عیسائي سلطنتیں نامزد کریں - دوسري طرف یہ بات سننے میں آتي ہے کہ روس نے دول یورپ کو اس امر کے اعلان کي جانب توجہ دلائي ہے کہ ایشیائي ترکي میں

امام رازی کا زمانہ وہ تھا جب اسلامی تمدن میں انحطاط شروع ہوچکا تھا، ہمتیں پست ہو رہی تھیں، فتوحات کا سلسلہ بند تھا، شراتی و صوالف کی جگہ، خانہ جنگیوں نے لے لی تھی - سنہ ۶۰۶ - ہجری میں امام رازی کی وفات ہوئی، اور سنہ ۵۶۷ ہجری میں - یعنی امام رازی کی وفات سے ۳۹ - برس قبل تاتاریوں کا سیلاب دریاے جیحون کو عبور کرکے خوارزم کا رخ کرچکا تھا - مصر و شام و روم و تونس میں صلیبیوں کے حملے ہو رہے تھے، بلاد اسلام میں قتل عام برپا تھا، کفار ایک ایک شہر کو فتح کرتے تھے، معترضین کو تہ تیغ کرکے سارے شہر کو آگ لگا دیتے تھے، مرعوبیت اس قدر چھا گئی تھی کہ حملہ آوروں کی مقاومت و مدافعت کا نام یسا قرن الی الموت کے مرادف سمجھہ لی گئی تھی -

ایسی حالت میں اگر جان بچانے کا خوف غالب ہو، اگر ناکامی کا تیقن کامیابی کے لیے کوششیں کرنے سے روکتا ہو، اگر پیشقدمی کے معنے ہلاکت کے لیے جاتے ہوں، اگر جنگ دفاعی میں موت کی تصویر نظر آتی ہو، تو یہ ایک قدرتی امر ہے - اس میں تعجب کی کیا بات ہے؟ فیلسوف طبیعتیں کیوں نہ قرآن کریم سے ایسے معنے نکالیں، اور ہلاکت کے تخیل سے ہمتوں میں تہلکہ ڈالیں؟ زمانے کی رفتار، گرد و پیش کے حالات، اور مجراے سیاست کی تبدیلیوں کا ہر ایک چیز پر اثر پڑتا ہے - تنزل پذیر جماعتیں ترقی کی آیتوں کو اپنے شان انحطاط کے مناسب بنالیتی ہیں - محکوم قوموں کو مغلوبیت کی ناپاک غلامی کے لیے بھی کتاب و سنت سے ثبوت مل جاتا ہے -

---

لیکن یہ باتیں واقع میں اگر بجاے خود ثابت ہیں، اور انسان کو، اپنے ظاہری ساز و سامان کی بنا پر، جب تک کامیابی کا قطعی یقین نہ ہو، اس وقت تک مہمات امور میں ہات ڈالنے کے معنے اگر ہلاکت مول لینے کے ہیں، تو صدر اول کی وہ پاک و برگزیدہ ہستیاں جو نہایت بے سروسامانی کے عالم میں کسری و قیصر کے تخت و تاج پر قبضہ کرنے چلی تھیں، ایک بہت ہی مختصر جمعیت سے بدر و حنین کی مہم سر کرنے آتی تھیں - ردۃ عرب کے موقع پر سارے ملک سے جنگ کرنے کو آمادہ تھیں، اور اس نازک حالت میں جب کہ ہر شخص کو اندیشہ تھا کہ مدینۃ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر مرتد قبائل کا حملہ ہوا چاہتا ہے، عرض صرف مٹھی بھر مسلمان اسپا کے آویزش کے لیے فوج روانہ کر رہی تھیں، وہ اس وقت یقیناً خدا کے صاف حکم (لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ) کی صریح مخالفت رہی ہونگی، و حاشا ہم عن ذلک -

---

بے شبہہ ان بزرگوں کے حوصلے اپنی بے ساز و برگ جماعت کی قلت اور دشمنوں کی کثرت سے پست نہ ہوتے ہونگے، ان کو خدا کے وعدے پر وثوق ہوگا کہ ایمان کی زبردست طاقت سے وہ ساری دنیا کو زیر کرسکتے ہیں، ظاہری وسائل اقدام و دفاع سے وہ بھی محروم تھے، اور ہم بھی ہیں - قوت ایمانی ان میں بھی تھی اور ہم بھی اس کے مدعی ہیں - یہی خصوصیت انہیں ایک زمانے پر غالب رکھتی تھی، اور اسی کے طفیل میں ہم بھی مغلوبیت سے بچ سکتے ہیں، لیکن اگر اس خصوصیت (ایمان) سے ہم بے بہرہ ہیں تو پھر مسلمان ہی نہیں، اور جب اسلام ہی نہ رہا تو ترقی کی توقع کیا اور تنزل کا گلہ کیوں؟

الذین اتخذوا دینہم لہوا و لعبا و غرتہم الحیاۃ الدنیا فالیوم ننسا ہم کما نسوا لقاء یومہم ہذا، و ما کانوا بآیاتنا یجحدون (۷ - ع - ۶) -

جن لوگوں نے اپنے دین کو لہو و لعب بنا رکھا تھا، اور دنیا کی زندگی ان کو دھوکے میں ڈالے ہوئے تھی تو جس طرح اپنے اس دن کے پیش آنے کو وہ بھول گئے تھے اسی طرح ہم بھی آج ان کو بھلا دینگے، کو وہ ہماری آیتوں کے منکر نہ تھے -

وہ آیت جس سے مسلمانوں کے ہلاکت میں نہ پڑنے کا استدلال کیا جاتا ہے سورۂ بقرہ میں ہے، اور وہ یہ ہے:

و انفقوا فی سبیل اللہ و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ، و احسنوا ان اللہ یحب المحسنین (۲ - ع - ۲۴)

اللہ کی راہ میں خرچ کرو، اپنے ہاتھوں اپنے تئیں ہلاکت میں نہ ڈالو، اور احسان کیا کرو، بے شک احسان کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے -

اس آیت کی تفسیر تین طرح پر کی گئی ہے:

(۱) اللہ کی راہ میں خرچ کرو، اور جہاد کو کسی حالت میں ترک نہ ہونے دو، کیونکہ اس کا ترک کرنا اپنے آپکو تہلکے میں ڈالنا ہے - اس باب میں ترمذی نے (۱) ایک صحیح حدیث روایت کی ہے جس کے خاص الفاظ یہ ہیں:

عن اسلم بن ابی عمران قال: کنا بمدینۃ الروم فاخرجوا الینا صفا عظیما من الروم فخرج الیہم رجل من المسلمین حتی دخل فیہم، فصاح الناس و قالوا: سبحان اللہ یلقی بیدیہ الی التھلکۃ، فقام ابو ایوب الانصاری فقال: یا ایہا الناس انکم لتاولون ہذہ الآیۃ ہذا التاویل و انما نزلت ہذہ الآیۃ فینا معشر الانصار لما اعز اللہ الاسلام و کثر ناصروہ فقال بعضنا لبعض سرا دون رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ان اموالنا قد ضاعت و ان اللہ قد اعز الاسلام و کثر ناصروہ فلو اقمنا فی اموالنا فاصلحنا ما ضاع منہا، فانزل اللہ تبارک و تعالی علی نبیہ صلی اللہ علیہ و سلم یرد علینا ما قلنا "و انفقوا فی سبیل اللہ و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ" فکانت التھلکۃ الاقامۃ علی الاموال و اصلاحہا و ترکنا الغزو، فما زال ابو ایوب شاخصا فی سبیل اللہ حتی دفن بارض الروم (۲)

اسلم بن ابی عمران سے روایت ہے کہ ہم لوگ روم کے شہر (قسطنطنیہ) میں کفار سے جہاد کر رہے تھے، رومیوں نے ایک بڑی جماعت ہمارے مقابلہ کو بھیجی، مسلمانوں کے لشکر سے ایک شخص مقابلے کو نکلا، اور حملہ کرتا ہوا رومیوں کی صف میں گھس گیا - یہ دیکھہ کر لوگ چلا اٹھے کہ "سبحان اللہ! اپنے ہاتھوں اپنے تئیں تہلکے میں ڈالتا ہے" ابو ایوب انصاری نے اٹھہ کر کہا کہ "لوگو! تم اس آیت کی یہ تاویل کرتے ہو حالانکہ یہ آیت ہم انصاریوں کے باب میں اس وقت اتری تھی جب اسلام کو خدا غالب کرچکا تھا، اور بہت سے لوگ اسکے مددگار ہوچکے تھے - ہم میں سے بعض اشخاص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے چھپا کر آپس میں پوشیدہ طور سے یہ صلاح کی کہ "اسلام کی اعانت میں خرچ کرتے کرتے ہمارا مال و زر تلف ہوگیا، اب خدا نے اسلام کو غالب کیا ہے، اور اس کے بہت سے مددگار پیدا ہوچکے ہیں، اب اگر ہم اپنے مال و زر کا انتظام کریں، اور جو تلف ہوچکا ہے اسکی تلافی کے لیے کوئی اصلاحی طریقہ نکالیں تو بہتر ہے" اللہ تعالی نے ہم کو جواب دینے کے لیے اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ و سلم) پر یہ آیت نازل کی کہ: "اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو" ہلاکت کا مطلب مال و دولت کا انتظام و اصلاح و ترک جہاد تھا" اس روایت کے بعد ابو ایوب برابر جہاد کرتے رہے، حتی کہ سرزمین روم ہی میں دفن بھی ہوے (۲)

---

(۱) ابواب تفسیر القرآن من الجامع الصحیح لابی عیسی محمد بن عیسی بن سورۃ الترمذی المتوفی فی سنہ ۲۸۹ للہجرۃ -

(۲) الترمذی قال حدثنا عبد بن حمید الضحاک بن مخلد ابو عاصم النبیل عن حیاۃ بن شریح عن یزید بن ابی حبیب عن اسلم ابی عمران قال الخ ثم اتبعہ بقولہ وہذا حدیث حسن غریب صحیح -

جس نے عیسائیت سے انکار کیا اُس کي تمام جائداد یا تو تباہ کردي یا ضبط کرلي - مردوں کو قتل کر ڈالا ' عورتوں اور بچوں کو بے یار و مدد گار چھوڑ دیا - صرف ایک ایک کپڑا تو اُن کے پاس رہنے دیا ' باقي سارا مال و متاع چھین لیا - اب وہ خان و ماں برد وش پھر رہے ہیں "

یہ واقعات دلوں کو خون رلالینگے ' لیکن یورپ سے ان کی شکایت ھي کیا ' پارلیمنٹ کے پچھلے سشن میں مسٹر سائکس نے علی الاعلان اس فلسفہ کی وضاحت کردي کہ " مسلمانوں کے ساتھہ انصاف کرنے کے لیے یورپ میں دو مختلف قسم کے قانون رائج ہیں ' ایک وہ قانون دفاعی جو مسلمان مدعي کے خلاف عیسائي مدعا علیہ کے حق میں منفصل ہوتا ہے ' دوسرا وہ قانون جو عیسائی مدعی کے حق میں مسلمان مدعا علیہ کے خلاف عمل میں آیا کرتا ہے " یہ قوانین جس طرح نافذ العمل ہوتے ہیں اُن کے نتائج عالم آشکار ہیں - ترک تو ان امور سے متنبہ ہوچکے ہیں ' اور اخبار (ترک یورہ ي) کي زبان میں کہہ رہے ہیں کہ :

اے ترک تجھے رونا چاھیے اور بہت رونا چاھیے ' ھماري عزیز آنکھیں جاتي رھیں ' اب بھي نہ رولینگے تو کب رولینگے ؟ لیکن تجھکو نا امید اور مایوس نہ ہونا چاھیے ' تیرے ھاتھہ سے ایک شہر جاتا رھا تو پورے ایک ملک کو واپس لینے کے لیے اُٹھہ کھڑا ہو ' اور اگر ایک ملک کھوگیا تو ایک جہاں کی تسخیر کي آمادگي کر -

افسوس ! نپولین بونا پارٹ نے سو برس ہوئے مصر میں تیري حکومت پر حملہ کیا تھا ' اور اُس میں اُس کو ناکامي ہولي تھي تو چلا اُٹھا تھا کہ " ترک مرجالینگے مگر مغلوب و منہزم نہ ہونگے " اس واقعے کو پوري ایک صدي ہوچکي ہے ' اب تو مغلوب بھي ہوگیا - اور منہزم بھي ' سارے زمانے نے جان لیا کہ " تجھے ہزیمت و مغلوبیت تو نصیب ہوتي ہے لیکن موت نہیں آتي "

لیکن ایک ہم ہیں کہ دنیا ہم کو مٹانے کي فکر میں ہے ' اور ہم کو تنبہ تک نہیں ہوتا ' آسمانی منادي تیرہ سو برس ہوئے اعلان کرچکا ہے ' کہ مسلمان اگر خود نہ سنبھلے تو قدرت اُن کو مٹاکر رھیگي ' بجاے اُن کے کسي دوسري قوم کو مسلمان بنا کر رکھیگي ' مگر ہم یہ سب کچھہ سنتے ہیں اور کچھہ بھي متاثر نہیں ہوتے :

فلا اقسم برب المشارق و المغارب انا لقادرون ' علی ان نبدل خیراً منہم وما نحن بمسبوقین ' فذرھم یخوضوا و یلعبوا حتي یلاقوا یومھم الذي یوعدون (۷۰ : ۱۴ و ۱۵)

پروردگار عالم شاھد ہے کہ : ہم اس بات کي قدرت رکھتے ہیں کہ جیسے لوگ اب ہیں ہم اُن کو بدل کرکے اُن سے اچھي قوم لائیں ' اور اس کام میں کسي نے بھي ہم پر سبقت نہ حاصل کي ہوگي ' ان کو چھوڑ دو کہ غور و خوض و لہو و لعب میں پڑے رھیں ' یہاں تک کہ عذاب کا دن آلے اور پھر اُس روز غفلت کا نتیجہ معلوم ہوجائے -

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

وثائق و حقائق

لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ

(بقیۂ ۱۶ - جولائي سنہ ۱۹۱۳ ع)

پچھلي اشاعت میں قارئین کرام نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ کي تفسیر میں آجکل عوام نے سمجھہ رکھا ہے کہ غیر معمولي حوادث طغیان و استبداد کو معمولي تحمل سے انگیز کرلینا چاھیے اور وفاداري کے نتایج میں ھمیشہ :

" بدرد و صاف ترا حکم نیست دم درکش "

کا فلسفہ مضمر رھنا چاھیے ' اور خواہ کتنی ھی اذیتیں پہونچیں ' مگر ھر حال میں صبر و شکر سے برداشت کرنا چاھیے :

کہ آنچہ ساقی ما ریخت عین الطاف است

ان پر نکتہ چینی کرنا شان عقیدت و اخلاص کے خلاف ہے ' انگریز ھمارے حاکم ہیں ' ھمارے حق میں جو چاھیں کریں لایسأل عما یفعل و ھم یسألون :

گر براند ور بخواند روے سر بر آستانم
بندہ را فرمان نباشد آنچہ فرماید برانم

اعضاے حکومت کي شکایت ھي کیا ؟ گلے شکوے کرکے اپنے آپ کو تہلکے میں کیوں ڈالو ؟ مقابلے کی طاقت نہیں ' مقاومت کا زور نہیں ' پھر شکایت کرنا صریح اپنے آپ کو ھلاکت میں پھنسانا ہے -

یہ خیالات ہیں جو آجکل عموماً دلوں میں آتے اور زبانوں سے ادا ہوتے ہیں ' انقلاب کي خواھش تو بے معنی ہے ' جائز نکتہ چینی بھي نا جائز سمجھہ لی گئی ہے ' مذھب کی تائید سے بھی اس باب میں مدد لي جاتی ہے ' اور لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ - (اپنے تئیں اپنے ھاتھوں سے ھلاکت میں نہ ڈالو) کي دلیل دي جاتی ہے - معلوم ہوتا ہے سب سے پہلے امام رازي نے اس نکتہ آفرینی کی جانب توجہ مبذول کي ہے ' فرماتے ہیں :

المراد من قولہ : ولاتلقوا بایدیکم الی التہلکۃ ان لاتقتحموا في الحرب بحیث لا ترجون النفع ولا یکون لکم فیہ الا قتل انفسکم فان ذلک لا یحل ' و انما یجب ان یقتحم اذا طمع في النکایۃ و ان خاف القتل فاما اذا کان آیساً من النکایۃ و کان الاغلب انہ مقتول فلیس لہ ان یقدم علیہ (تفسیر کبیر - ج - ۱ - ص - ۶۸۴)

" اپنے آپ کو ھلاکت میں نہ ڈالو " اس سے مراد یہ ہے کہ ایسي لڑائي میں جہاں فائدے کي امید نہ ہو بلکہ جان جانے کا خوف ہو ' کبھي نہ ھات ڈالو ' یہ بات شرعاً حلال و مباح نہیں ہے ' اس میں دست اندازي اُس وقت لازم ہے جب دشمنوں کو تعزیر دینے کی طمع ہو ' خواہ اس میں قتل ہوجانے ھي کا خوف کیوں نہ ہو ' لیکن اگر تعزیر دینے سے نا امیدي ہو ' اور غالب یقین یہي ہو کہ خود ھي قتل ہونگے تو اس حالت میں ایسی پیشقدمي نہ کرني چاھیے -

اس مطلب پر امام رازي نے چند اعتراضات بھي کیے ہیں ' لیکن آخر میں جواب بھي خود ھي بتا دیے ہیں کہ مطلب بھي مصدق ہوجائے ' شبہات بھي نہ رھیں ' اور بات کي دل آویزي میں بھی فرق نہ آنے پائے -

مسلمانوں کو کیا کیا ابتلا پیش آنے کو ہے ؟ اس پیشینگوئی کی ذیل میں ارشاد ہوتا ہے :

لتبلون في اموالکم وانفسکم ' ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا ' وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور - (۳ - ع - ۱۹)

مسلمانو ! جان و مال میں تمہاری آزمایش کی جائیگی ' جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے (یعنے یہود و نصاری) سے نیز مشرکین سے تم کو بہت سی ایذائیں سننی پڑینگی ' تم اگر ثابت قدم رہو اور متقی بن جاؤ تو بے شک یہ همت کے کام ہیں -

---

جو مسلمان ابتلا سے بچنے کے لیے کفار سے دوستانہ تعلقات بڑھانے کے درپے ہوں اُن کی بے راہ روی کی خبر دی ہے کہ :

فتری الذین في قلوبهم مرض یسارعون فیهم ' یقولون : نخشي ان تصیبنا دائرة ' فعسي الله ان یأتی بالفتح او امر من عنده ' فیصبحوا علی ما اسروا فی انفسهم نادمین (۵ - ع - ۸)

تم دیکھو گے کہ جن لوگوں کے دلوں میں روگ ہے یہود و نصاری سے ملنے میں وہ تیزی کرینگے اور کہینگے کہ " ایسا نہ کریں تو ہم کو خوف ہے کہ کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں " کوئی دن جاتا ہے کہ خدا مسلمانوں کے لیے کشایش لاتا ہے یا اپنی طرف سے کوئی امر پیش دکھاتا ہے ' اُس وقت یہ لوگ اُن امور پر (جنھیں اپنے دلوں میں چھپائے رکھتے تھے) پشیماں ہونگے -

---

ضعف و عجز و بے نوائی کے عالم میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے ؟ اس باب میں قرآن کریم کا حکم یہ ہے :

وکاین من نبي قاتل معه ربیون کثیر ' فما وهنوا لما اصابهم في سبیل الله وما ضعفوا وما استکانوا ' والله یحب الصابرین ' وما کان قولهم الا ان قالوا : ربنا اغفر لنا ذنوبنا و اسرافنا في امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین - فآتاهم الله ثواب الدنیا وحسن ثواب الآخرة ' والله یحب المحسنین (۳ - ع - ۱۵)

کتنے پیغمبر ہو گزرے ہیں جن کی معیت میں بہت سے الله والے شریک جنگ ہوے ' الله کی راہ میں ان کو جو مصیبت پہونچی اس کی وجہ سے نہ انھوں نے همت ہاری نہ ضعف وسستی دکھائی ' اور نہ عاجزی ظاہر کی - خدا اُنھیں کو دوست رکھتا ہے جو ثابت قدم رہتے ہیں - اس بات کے علاوہ اُنھوں نے اور کچھہ نہ کہا کہ " پروردگار ! ہمارے گناہ معاف کر ' ہمارے کاموں میں جو زیادتیاں ہم سے ہوگئی ہیں اُن سے درگزر فرما ' ہمیں ثابت قدم بنائے رکھہ ' اور گروہ کفار پر ہم کو فتح دے " خدا نے اُن کو دنیا میں بھی بدلہ دیا ' اور آخرت کے نیک بدلے کا کیا پوچھنا ہے ' اور احسان کرنے والے ہی پسندیدۂ جناب الہی ہیں -

---

کفار کی غلامانہ و کورانہ اطاعت میں مسلمانوں کی فلاح ہے یا نہیں ؟ تعلیمات الہیہ میں اس کی یوں شرح کی گئی ہے :

یا ایها الذین آمنوا ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین ' بل الله مولاکم وهو خیر الناصرین (۳ - ع - ۱۶)

مسلمانو ! تم اگر کافروں کی اطاعت کروگے تو وہ تمھیں بجاے آگے بڑھنے کے پیچھے لوٹا کرلے جائینگے ' پھر اس رجعت قہقری و رفتار معکوس میں تم ہی خسارہ اُٹھاؤ گے ' وہ تمھارے خیر خواہ نہیں ' بلکہ تمھارا خیر خواہ تو خدا ہے ' اور تمام مدد گاروں سے بہتر مدد گار وہی ہے -

---

ان آیتوں کا ما حصل یہ ہے :

(۱) ذلت دلیل ناکامی نہیں ہے - مسلمان کیسے ہی بے برگ و نوا ہوں لیکن اسلام کی بو اُن میں باقی ہے ' تو خدا خود اُن کی مدد کریگا - یہ امداد فرشتوں کی صورت میں بھی نازل ہوسکتی ہے ' خواہ یہ فرشتے عام مفسرین کی راے کے مطابق سچ مچ کے فرشتے ہوں یا مشہور مفسر (ابو بکر اصم) کے انکار کو تسلیم کرتے ہوے ان کو روحانی تسلی و اطمینان قلب کا مرادف سمجھا جائے (تفسیر کبیر - ج - ۲ - ص - ۲۵۵)

معمولی امداد کے علاوہ :

(الف) مسلمان اگر ثابت قدم رہیں -

(ب) اسلامی کیرکٹر (تقوی) اُن میں موجود ہو -

(ج) جو حالت اس وقت ہے کہ ہر طرف سے کفار نے مسلمانوں کو نرغے میں لے لیا ہے اسی کیفیت سے کافروں کا انبوہ چڑھہ دوڑے ' تو ان حالتوں میں تقویت اسلام کے لیے شاندار آسمانی امداد کے منتظر رہو ' لیکن یہ خصوصیتیں مفقود ہوں تو ذلت و مسکنت سے رہائی کی آرزو ہی بے محل ہے - خدا خود چاہتا ہے کہ ایک حد تک کفار کا استیصال ہو ' اور اُن کی ترقی رک جائے - اس مشیئت کی تکمیل کے لیے وہ تو آمادہ ہے مگر ہم بھی تو اپنی آمادگی کا ثبوت دیں -

(۲) مسلمانوں کا یہ مشن نہیں ہے کہ کفار کے انبوہ سے خوفزدہ ہوجائیں ' غلبۂ کفر میں یہ طاقت نہیں ہے کہ اُن کے ضعف و استکانت سے فائدہ اُٹھا کر اُنھیں مرعوب کردے ' نرغۂ کفار کی حالت میں اُن کی قوت ایمانی میں اور بھی ترقی ہونی چاہیے ' خدا پر بھروسا کرکے اگر مقاومت کو اُٹھہ کھڑے ہوے تو کامیابی میں کیا کلام ہے ؟ مضرت پہونچ سکتی نہیں ' ضرر رسانی کی قدرت معدوم ' حسن انجام متحتم ' البتہ مرضات الہی کا اتباع مشروط ہے ' شیطان خوف دلاتا ہے ' بندگان خدا اُس سے کیوں ڈریں ؟ کافروں کی جمعیت تو خوف کی چیز نہیں ہے ' اُن سے بیم و ہراس ہی کیا ؟ دل میں ایمان ہے تو صرف خدا سے ڈرنا چاہیے ' ایمان دار دل اور کفار کا خوف ! نقیضین بھی کہیں جمع ہوئی ہیں ؟

(۳) ابتلا سے مفر نہیں ' جان و مال کا نقصان اُٹھانا ہوگا - اہل کتاب سے ' جن میں دوسری صدی ہجری سے آج تک نصرانیوں کو خاص امتیاز حاصل ہے ' اور مشرکین سے ' کہ نصرانیت میں اُس کی بھی کمی نہیں ' بہت سی اذیتیں برداشت کرنی پڑینگی ' ان حالتوں میں اگر مسلمان ثابت قدم رہے ' استقلال کی خصوصیت کھو نہ بیٹھے ' اور تقوی وطہارت نفس کے اسلحہ اُن کے ہاتھ میں ہوے ' تو پھر حوصلے کیوں پست ہونے لگے ' اور من بعد غلبهم سیغلبون (مغلوبیت کے بعد وہ بہت جلد غالب ہونگے) کا وعدہ زیادہ دیر تک وفا کا زحمت کش انتظار کب رہنے لگا ؟

یثبت الله الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیاة الدنیا وفي الاخرة ' ویضل الله الظالمین ویفعل الله مایشاء (۱۴ : ۲۰)

جو لوگ ایمان لائے ہیں اُن کو قول ثابت یعنی توحید کی برکت سے دنیا کی زندگی میں بھی خدا ثابت قدم رکھیگا ' اور آخرت میں بھی ' اور جو لوگ ظالم ہیں خدا اُن کی راہ گم کردیگا ' خدا جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے -

(۴) کفار سے مسلمانوں کو ساز و باز نہ رکھنا چاہیے ' اُن سے بے تعلقی لازم ہے جو ساز و باز رکھتے ہوں ' جنھیں اُن سے بے تعلق رہنے میں اپنے اور اپنی قوم کے لیے مشکلات و مصائب کا اندیشہ ہو ' وہ غلطی پر ہیں ' اُن کو پشیماں ہونا پڑیگا ' اسلام کو فتح نصیب ہوگی ' یا مسلمانوں کی بہبود و بہتری کا قدرت کاملہ کوئی اور

(۲) تہلکے کے معنے نا امیدی کے هیں اس باب میں ۱۲ - حدیثیں مروی هیں ' جن میں ایک خاص روایت یه هے :

عن البراء بن عازب في قوله ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة قال هو الرجل يصيب الذنوب فيلقي بيده الى التهلكة يقول لا توبة لي (۱)

" اپنے آپ کو هلاکت میں نه ڈالو " کی تفسیر میں براء بن عازب سے روایت هے که اپنے آپ کو هلاکت میں ڈالنے والا وہ شخص هے جس نے گناہ کیے هوں اور سمجهه لیا هو' که میں هلاک هوگیا ' نه میرے لیے مغفرت هے نه میری توبه قبول هوگی (۱)

(۳) آیت میں تہلکه سے مراد یه هے که خرچ نهو تو جهاد کا اقدام کرنا اپنے آپ کو هلاکت میں ڈالنا هے ' اس باب میں ابو زید کا صرف ایک قول منقول هے ' مگر باقی تمام روایتیں اس کے مخالف هیں ' اور سخت مخالف هیں -

(۴) انفاق في سبيل الله سے باز رهنا اپنے آپ کو هلاکت میں ڈالنا هے - اس کی تائید میں ۲۵ - حدیثیں مروی هیں ' جن میں حضرت عبد الله بن عباس سے ایک یه روایت نہایت قابل اعتماد هے :

ليس التهلكة ان يقتل الرجل في سبيل الله ' ولكن الامساك في سبيل الله (۲)

هلاکت یه نہیں هے که انسان الله کی راہ میں قتل هوجاے ' هلاکت یه هے که الله کی راہ میں خرچ کرنے سے باز رهے (۲)

ابن جریر نے اس آخری توجیه کو مرجح مانا هے ' وہ لکهتے هیں :

الصواب من القول في ذلك عندي ان يقال ان الله جل ثناؤه امر بالانفاق في سبيله........ و معنى ذلك و انفقوا في اعزاز ديني الذي شرعته لكم بجهاد عدوكم الناصبين لكم على الكفر بي ' و نهاهم ان يلقوا بايديهم الى التهلكة - فقال: ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة - وذلك مثل ' والعرب تقول للمستسلم للامر " اعطى فلان بيديه " وكذالك يقال للممكن من نفسه مما اريد به " اعطى بيديه " فمعنى قوله ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة : لا تستسلموا للهلكة فتعطوها ازمتها فتهلكوا ' والتارك للنفقة في سبيل الله عند وجوب ذلك عليه مستسلم للهلكة بتركه اداة فرض الله عليه في ماله (۱)

ان تمام اقوال میں میرے نزدیک بہتر قول یه هے که الله تعالی نے اپنی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا هے ... اس کے معنے یه هیں که: غلبۂ اسلام کے لیے اپنے دشمنوں سے - جو تمہیں خدا کے ساتهه کفر کرنے پر مائل کرتے هوں - جهاد کرو ' اپنے آپ کو تہلکے میں ڈالنے کی ممانعت کی هے ' یه ایک مثل هے ' جس شخص نے عاجزی کے ساتهه اپنے معاملات غیروں کو تفویض کردیے هوں محاورۂ عرب میں ایسے شخص کی نسبت کہتے هیں که " اس نے فلاں کو اپنے هات دے دیے " اسی طرح اس شخص کی نسبت جو غیروں کو موقع دے که جو وہ چاهیں اوسکے ساتهه کریں محاورے میں کہینگے که " اس نے خود اپنا هات دے دیا " اس بنا پر " اپنے هات سے هلاکت میں نه پهنسو " کے معنے یه هوے که " هلاکت کے آگے سر تسلیم خم نه کرو اور اپنی عنان اختیار اس کے هات میں نه دو ' ورنه هلاک هوجاؤگے " جن لوگوں پر الله کی راہ میں خرچ کرنا فرض هو اور وہ اس کو ترک کررهے هوں حقیقت میں وہ اس فرض کو ترک کرکے هلاکت کے آگے سر تسلیم خم کررهے هیں (۱)

یه واضح روایتیں اور تشریحیں کسی وسیع نظر کی محتاج نہیں هیں ' محل نظر صرف یه امر هے که لا تلقوا بايديكم الى التهلكة کے جو معنے آج بیان کیے جاتے هیں صدر اول میں کوئی اُن کو جانتا بهی نه تها - رهی یه بات که اُشوبناک ابتلا کے نازکترین وقتوں میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاهیے ؟ اس کا جواب دینے والا خود قرآن هے ' سورۂ بقرہ میں هے :

ولقد نصركم الله ببدر وانتم اذلة ' فاتقوا الله لعلكم تشكرون ' اذ تقول للمومنين : ألن يكفيكم ان يمدكم ربكم بثلاثة آلاف من الملائكة منزلين ' بلى ان تصبروا وتتقوا ويا توكم من فورهم هذا يمددكم ربكم بخمسة آلاف من الملائكة مسومين ' وما جعله الله الا بشرى لكم ولتطمئن قلوبكم به ' وما النصر الا من عند الله العزيز الحكيم ' ليقطع طرفاً من الذين كفروا ' او يكبتهم فينقلبوا خائبين (۳ - ع - ۱۳)

خدا نے بدر میں تمهاری مدد کی ' تم اُس وقت ذلیل و بے حیثیت تهے ' لهذا خدا سے ڈرو ' شاید تم شکرگزار بن جاؤ ' مسلمانوں سے اے نبی ! تم کہه رهے تهے که " تمہیں اتنا کافی نہیں که پهر تمهارا پروردگار تین هزار فرشتے بهیج کر تمهاری مدد کرے ؟ " ضرور کافی هے ' بلکه تم اگر ثابت قدم رهو ' تقوی کرو ' اور دشمن بهی فوراً تم پر چڑهه آئیں - تو پروردگار پانچ هزار شان و شکوہ والے فرشتوں سے تمهاری مدد کریگا - یه امداد تو خدا کی صرف بشارت تهی جو اسنے تمکو دی که تمهارے دل اس سے تسلی پائیں - اصلی مدد تو الله هی کی طرف سے هے ' جو بڑا زبردست اور حکمت والا هے - غرض یه هے که کسی قدر کافروں کی جڑ کاٹ دے یا ایسا ذلیل کرے که ناکام پلٹ جائیں -

---

ایک مقام پر مسلمانوں کے اوصاف و خصائص کے تذکرے میں هدایت کی هے :

الذين قال لهم الناس : ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم ' فزادهم ايمانا ' وقالوا : حسبنا الله ونعم الوكيل ' فانقلبوا بنعمة من الله وفضل لم يمسسهم سوء واتبعوا رضوان الله ' والله ذو فضل عظيم - انما ذلكم الشيطان يخوف اولياءه ' فلا تخافوهم ' وخافون ان كنتم مومنين (۳ - ع - ۱۸)

ایماندار ایسے لوگ هیں که جب لوگوں نے اُن کو خبر دی که " مخالفین نے تم سے مقابلے کے لیے ایک انبوہ اور بهیڑ جمع کررکهی هے ' اُن سے ڈرتے رهنا " تو اس خبر سے اُن کا ایمان اور ترقی کرگیا ' اور بول اُٹهے که " هم کو الله بس هے ' اور وہ بہترین کارساز هے " یه لوگ خدا کی نعمت اور فضل کے ساتهه پلٹ آئے ' انهیں کسی طرح کا گزند نه پہونچا - خدا کی مرضی پر کاربند هوے ' خدا کا فضل بڑا هے ' یه شیطان هے جو اپنے رفیقوں کو - جن کے مزاج میں شیطنت هوتی هے - ڈراتا رهتا هے - تم اُن سے نه ڈرنا ' ایمان رکهتے هو تو همارا هی ڈر رکهنا -

---

(۱) ابن جرير قال حدثني محمد بن عبد المحاربي قال ثنا ابو الاحوص عن ابي اسحاق عن البراء بن عازب في قوله و لا تلقوا بايديكم الى التهلكة قال الخ -

(۲) ابن حميد قال حدثنا حكام عن عمرو بن ابي قيس عن عطاء عن سعيد بن جبير عن ابن عباس و لا تلقوا بايديكم الى التهلكة قال الخ -

(۱) تفسیر ابن جریر - ج - ۲ - ص - ۱۱۵ -

نظر آتي هے ' پهر كوئي سبب معقول نہيں هے كه تم اپنے موجوده حقائق و نتائج كو اگر غلط نه يقين كرو تو صحيح بهي يقين نه كرو -

يه تين فرقے فلسفه كے تين اسكول يا تين اصول هيں :-

اول - توهميه يا سوفسطائيه : جو عالم ميں حقيقت كا قائل نہيں يعني نفي حقيقت كرتا هے -

دوم - ايقانيه: جو عالم ميں حقائق كا قائل ' اور اونكے علم و معرفت كا مدعي هے ' يعني اثبات حقيقت كرتا هے -

سوم - تشكيكيه يا لا ادريه : جو ان دونوں كے وسط ميں هے - نه وه توهميه كي طرح نفي حقيقت كرتا هے ' اور نه ايقانيه كي طرح اثبات حقيقت بلكه وه نفي و اثبات دونوں ميں متردد هے - واقعات ' دلائل اور نتائج سب اوس كے سامنے هيں ' ليكن ان ميں سے نه وه كسي كي صحت كا مدعي هے اور نه كسي كي خطا كا - وه كہتا هے كه : ممكن هے كه يه صحيح هو اور ممكن هے كه صحيح نه بهي هو -

فرقه تشكيكيه جسكو عربي ميں عموما " لا ادريه " كہتے هيں ' اور جو لفظي ترجمه هے (Agnostic) كا مسيح سے تقريباً ۴۰۰ برس قبل اسكي بنياد يونان ميں پڑي تهي - اس مذهب كا موسس اول يوناني فلاسفر " پيررن " هے ' جو سنه ۳۸۴ ق - م - ميں پيدا هوا تها - اسكندر كے حملۂ مشرق ميں يه شريك تها ' اس ليے اكثر مورخين كا يه بيان هے كه پيررن نے ايران و هندوستان كے فلسفه كو بهي ان ممالك كے علماء سے حاصل كيا تها -

پيررن كے فلسفه كا سنگ بنياد جس كي طرف اوپر كي سطروں ميں بهي اشاره هوچكا يه هے :

انسان جب عدم سے وجود ميں آتا هے اوس كے چاروں طرف سيكڑوں چيزوں كا وجود هوتا هے - اب اوسكے ليے دو راهيں هيں - ايك تو يه هے كه جو وه سمجهتا هے اوسكو وه حقيقت غير قابل نقض سمجهه لے ' يا هر چيز كا انكار كردے كه وه حقيقت سے معري هيں ' اور يه دونوں افراط و تفريط سے خالي نہيں' اس ليے اب انسان كے سامنے صرف تيسري راه هے كه كسي شے پر كوئي حكم نكيا جاے -

حقيقي لا ادري اس سنگ بنياد كو حقيقت نہيں سمجهتا ' كيونكه يه بهي حكم علي الشي هے ' اور وه نہيں جانتا كه يه صحيح هے يا نہيں - اكثر اشخاص بظاهر حال اس نظريه كو سن كر هنس ديںگے ' ليكن حقيقت ميں نه كوئي هنسنے كي شے نہيں هے ' بلكه ايك دقيق امر هے - بعض لوگ نا فهمي سے اعتراض كرتے هيں ' كه دنيا ميں سيكڑوں چيزيں هيں ' جن كا علم هم كو نہايت آساني سے حاصل هوسكتا هے - مثلاً حرارت نار' برودت آب ' صلابت سنگ ' نرمي حرير' هاتهه سے چهوكر' آنكهه سے ديكهكر' زبان سے چكهكر اور كان سے سنكر تم بديہي شے پر فطرۃً اور بداهۃً مختلف حكم كرتے هو' اور كبهي تم كو شك نہيں هوتا ' پهر كيونكر كہتے هو كه هم كسي شے پر حكم نہيں كرتے -

ليكن اس قسم كے اعتراضات' حواس و آلات فكر كے طرق علم و معرفت سے نا واقفيت كي بنا پر پيدا هوتے هيں - اولاً يه سمجهنا چاهيے كه همارے تمام دلائل و براهين كا مبني كيا هے ؟ صرف دو چيزيں : استعمال حواس اور استقراء' ليكن ان ميں سے كون سي چيز هے جو خطا سے معصوم هے ؟

حواس علي الاقل پانچ هيں : باصره' سامعه' ذائقه' لامسه' شامه' باصره' سے هم صرف نور اور لون كا احساس كرتے هيں - سامعه آواز كو دريافت كرتي هے - ذائقه لذت كو - لامسه سختي و نرمي كو' اور شامه بو كو- اب جو تم كسي چيز كو ديكهتے هو تو كہتے هو كه يه پتهر هے' ليكن تم نے كيونكر جانا كه پتهر هے ؟ آنكهه تمكو صرف اوسكا سياه يا سپيد رنگ بتاتي هے ' اور قوت لامسه صرف اوسكي سختي كو محسوس كرتي هے ' ليكن كيا پتهر هونے كے ثبوت كے ليے صرف يهي مقدمات كافي هيں كه يه شے سياه اور سخت هے' اور جو شے سياه اور سخت هو وه پتهر هے' اس ليے يه پتهر هے ؟ كيا يه ممكن نہيں كه ايك لوهے كے ٹهوس جسم پر يا ايك منجمد ماده پر سياه رنگ چڑها ديا جاے ؟ تم كو خود اس قسم كي غلطياں هميشه پيش آتي هيں -

ثانياً : تم كو حواس كي غلطي سے بهي انكار نهوگا ' جب تم كسي سريع الحركۃ شے پر سوار هوتے هو تو تمهاري سريع الحركۃ سواري ساكن اور ساكن زمين متحرك نظر آتي هے' كبهي كبهي تم كو چاند متحرك نظر آتا هے' حالانكه اوس كے نيچے ابر حركت كررها هے ' اور اس قسم كي بيسيوں مثاليں تم خود پيش كرتے هو' پهر كوئي وجه نہيں كه اور دوسرے امور ميں جن مشاهدات و تجارب پر تم اپنے اصول و نتائج كي بنياد قائم كرتے هو' وه حواس كي غلطي سے محفوظ هوں -

ثالثاً : حواس سے تم ايك شے كا مشاهده كرتے هو' اوس پر ايك حكم قائم كرتے هو' اور اس كو تم مبني علي المشاهده اور مبني علي البداهۃ سمجهتے هو' حالانكه تمهيں خبر نہيں كه جلدي ميں غير مشاهد راستوں كو بهي طے كرگئے هو - جب تم نے ايك سياه شے كو ديكهكر كہا كه پتهر هے ' تو تم نے فرض كرليا هے كه همارے نظر همكو دهوكا نہيں دے رهي هے - معلومات سابقه كي بنا پر بغير چهوئے تم نے سختي بهي محسوس كي ' اوس كے بعد تم نے يه فرض كيا هے كه يه صفت جس ميں هوں وه پتهر هے ' ليكن ان ميں سے هر ايك محتاج دليل هے -

فرقه تشكيكيه ' ايقانيه كے مقابله ميں حسب ذيل دس اصول قائم كرتا هے :

(۱) مقدار عمر' تركيب جسم' قوت حواس اور درجۂ احساس ميں تمام انسان مختلف هيں ' اور اس لئے ايك هي شے ميں مختلف اشخاص كو جو مقدار عمر' تركيب جسم' قوت احساس اور درجۂ احساس ميں مختلف هيں ' مختلف جزئيات اور خصائص نظر آتے هيں -

(۲) اخلاقي اور تشريحي حيثيت سے افراد انسان مختلف هيں ' اس ليے مختلف امور كے متعلق اونكے احساسات مختلف هونگے -

(۳) ايك هي انسان ميں متعدد اعضاے حساسه هيں- اسكا يه نتيجه هے كه هر عضو ايك خاص كميت و مقدار وغيره كو محسوس كرتا هے ' اسليے يه كيونكر كہا جاسكتا هے كه جو خصوصيت و خاصيت تم كو نظر آرهي هے وه خود اوس شے ميں موجود هے يا تمهارے اعضاے حساسه ميں هے ؟

(۴) ايك هي انسان ايك هي شے كو خواب ' بيداري ' حزن اور غم ' پيري اور ضعف كي مختلف حالتوں ميں مختلف طورسے محسوس كرتا هے ' پهر كس طرح يقين كيا جاے كه تم جو ايك خاص حالت ميں ايك شے محسوس كرتے هو' اور پهر دوسري حالت ميں اوس كو ايك اور شے محسوس كرتے هو' كيونكر كہا جاے كه ان مختلف حالات كے احساس ميں كون سا احساس صحيح هے ؟

(۵) كسي شے پر كوئي حكم عموما اوسكے صفت و خصائص ظاهري پر موقوف هوتا هے ' اور صفات و خصائص كا يه حال هے كه قلت و كثرت اور زيادت و نقص كي حالت ميں بالكل بدل جاتے هيں - اب جب تم ايك مقدار مخصوص كو مشاهده كرتے اوس پر كوئي خاص حكم قائم كرتے هو تو كيا يه غير ممكن هے كه اوس كي كم و بيش مقدار ميں وه صفات و خصائص بدل جائيں ؟

انتظام کردیگي ' اُس وقت معلوم هوگا که الان قد ندمتم ولا ینفع الندم (تم اب نادم هوے جبکه ندامت مفید هي نه رهي) کے کیا معنے هیں -

(٥) مسلمان کیسي هي افسوسناک کمزوریوں کے ابتلا میں گرفتار هوں ' کیسا هي تنزل و انحطاط ضعف و تذلل اُن پر محیط هو ' مگر جب مقابلے کو اُتھینگے یه ظاهري کمزوریاں اُن کو مغلوب نہیں بناسکتیں ' وہ عزم و ثبات سے کام لینگے ' خدا پر بھروسا کرینگے ' استقلال و نصرت کے خواستگار هونگے ' اور ایمان و عمل صالح کی طاقت سے نفس مطمئنه کي همت بڑھاتے هوئے فناے استبداد کے لیے بڑھینگے ' اُن کي دنیا بھي سنور جائیگي ' اور انجام بھي اچھا هي هوگا -

(٦) کفار کي متابعت خود انحطاط و تنزل کا ذریعه ہے - طغیان کفر و استبداد کي مطیع رهکر مسلمان قومیں ترقي کرسکتي هي نہیں - مسلمانوں پر صرف خدا کي اطاعت فرض ہے ' اُسي سے نصرت کي توقع رکھني چاهیے ' اور اکیلے ایک اُسي کو مددگار سمجھنا چاهیے ' دنیا کي جھوٹي هستیاں کسي اور کو نفع پہونچالیں تو پہونچالیں مگر مسلمان تو ان سے کبھي منتفع نہیں هوسکتے -

یه تعلیمات الٰهیه کسي خاص وقت اور زمانے کے لیے مخصوص نہیں ' ان کي عمومیت هر عهد اور هر قوم پر حاوي ہے ' پھر کون کہه سکتا ہے که لاتلقوا بایدیکم الی التهلکة کے وهي معنے هیں جو آج لیے جاتے هیں ' اور جن سے همتیں اور بھي پست هوتي جاتي هیں -

مذاکرۂ علمیہ

فلسفۂ تشکیکیه

هستي کے مت فریب میں آجائیو اسد
عالم تمام حلقۂ دام خیال ہے

عالم میں هزاروں چیزیں مرئي اور غیر مرئي ' محسوس اور غیر محسوس همارے سامنے هیں - لیکن اونکي حقیقت و ماهیت هم سے مخفي ہے - هم تجربه ' اختبار ' استقراء اور دلائل سے اصلیت و واقعیت کے چهرہ سے پردہ اُٹھانا چاهتے هیں ' اور آخر چند نتائج تک پہونچ کر رہ جاتے هیں -

هم میں بعض محتاط اس بنا پر که اس سے پہلے بھي هم سیکڑوں نتائج تک پہونچے ' لیکن وہ واقعي نه تھے - نیز همارے قواے فکر و عمل اس قدر کمزور هیں که تحقیق واقعیت اور اثبات حقیقت کا بارگراں نہیں اُٹھا سکتے ' اور حقائق و ماهیات اشیاے عالم اس درجه خفي و تاریک هیں ' که موجودہ آلات فکر و نظر اوس کو روشن نہیں کرسکتے - همارے هر نتیجه کو حقیقت سے عاري اور واقعیت سے معطل قرار دیتے هیں ' بلکه کبھي کبھي وہ خود اس کے انکار کي جرأت کرتے هیں که عالم میں کوئي حقیقت ہے ' اونکي نظر میں هر شے تخیل اور دماغ کا اختراع ہے -

(۲) دوسرا گروہ اسکے بالمقابل ہے جو مدعیانه کہتا ہے که عالم حقائق سے معمور ' همارے تجارب و اختبارات و دلائل صحیح اور همارے نتائج و استنباطات قطعي هیں - اشیا حقائق واقعیه هیں ' اور برهان و تجربه نے جن نتائج تک پہونچایا ہے ' وہ اوس وقت تک یقیني هیں جب تک اونکے خلاف کوئي دلیل صحیح نه هو -

(۳) ایک معتدل گروہ آگے بڑھتا ہے ' اور فریق اول کو مخاطب کرتا ہے : دوستو ! جب تم آلات فکر کو ناکافي ' دلائل کو غیر موصل الی المطلوب اور عالم کو حقائق سے عاري یقین کرتے هو ' تو تم کیونکر کہتے هو که هم کسي شے میں کوئي حقیقت نہیں پاتے ؟ کیا ابھي تم نے جن خیالات کو ظاهر کیا ' که " همارے آلات عمل و فکر ناکافي هیں ' دلائل غیر موصل الی المطلوب هیں ' اور عالم حقائق سے عاري ہے " کیا تم خود انکي صحت کا یقین کرکے ان اصول کي حقیقت کے قائل نہیں هوگئے ؟ اور اگر انکو بھي تم حقیقت نہیں کہتے ' تو یه نه کہو که همارے دلائل ناکافي هیں ' آلات عمل ناقص هیں اور عالم سراسر نقش تخیل -

پھر یه گروہ دوسرے فریق کي طرف مخاطب هوتا ہے : دوستو ! یاد هوگا که تم نے اپني گفتگو میں کہا ہے " همکو دلائل و تجارب نے جن نتائج و استنباطات تک پہونچایا ہے وہ اسوقت تک یقیني هیں جب تک اونکے خلاف کوئي دلیل صحیح قائم نه هو " ان فقروں سے ظاهر ہے که تم اپنے موجودہ دلائل و نتائج کو متیقن اور غیر ممکن الخطا نہیں سمجھتے هو ' پھر کیا یه ممکن نہیں که جن معلومات و متخیلات کي صحت کي بنا پر ان دلائل و نتائج کو یقیني سمجھتے هوں وہ صحیح نه هوں ' اور تم قلت معلومات ' یا نقص آلات فکر یا خطاے طرق فکر کي بنا پر غلطي سے صحیح یقین کررہے هو ' اور مسائل متعددہ میں تم کو اپني یه غلطي روزانه

و تشویش و اضطراب کا یہ نتیجہ ہوا کہ گورنمنٹ کی خدمت میں میموریل بھیج دیا گیا ' لیکن اس درمیان میں جو کچھہ مقامی حکام اور متولی کے مابین پخت و پز جاری رہی اس کا علم کسی مسلمان کو نہیں ہوا - جب کبھی کسی نے آکر دریافت کیا تو اُن سے کہدیا کہ " تم اطمینان رکھو مسجد کا کوئی جز نہ جائیگا " جب ایسا صریح وعدہ مسلمانوں سے کیا جا چکا تھا تو وہ کیوں نہ مطمئن ہوتے ؟ اُنکو کیا خبر تھی کہ متولی کی فیاضی خانۂ خدا کو گرانے کے لیے گورنمنٹ کے حوالہ کرنے سے دریغ نہ کریگی -

۳۰ جون سنہ ۱۹۱۳ع کو صاحب مجسٹریٹ کے حکم سے باضابطہ متولی مذکور کو بلاکر زر معارضہ کا فیصلہ سنا دیا گیا - اور یہ وعدہ لے لیا گیا کہ یکم جولائی سنہ ۱۹۱۳ع یعنی تاریخ انہدام مسجد کے بعد زر معاوضہ کی عام مسلمانوں کو اطلاع دی جائے - متولی صاحب نے یہ بھی وعدہ کیا کہ " حضور جز و متنازع کو بے خوف و اندیشہ منہدم کرادیں میں ذمہ داری کے ساتھہ یقین دلاتا ہوں کہ کچھہ مزاحمت نہ ہوگی " چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یکم جولائی سنہ ۱۹۱۳ع کو علی الصباح خانہ خدا کی دیواریں گرنے لگیں - لحظہ بھر میں یہ خبر تمام شہر میں پہونچگئی ' ہزارہا مسلمان مضطربانہ متولی صاحب کے در دولت پر جاتے تھے' اور لوٹ آتے تھے - متولی صاحب بہادر اوس روز صبح ہی سے رو پوش ہوگئے تھے - مجمع نے زیادہ آہ و بکا کی تو مکان سے باہر تشریف لائے - ستم رسیدوں نے بہت کچھہ اپنے دلی جذبات کا اظہار کرنا چاہا ' لیکن دربار مشیخت سے سب کے واسطے ایک ہی حکم جاری تھا کہ " ہم کسی سے بات کرنا نہیں چاہتے اور نہ کسی کا آنا ہم کو پسند ہے " آخر ایک معزز گروہ نے جاکر یہ عرض کیا کہ " آپ چونکہ متولی ہیں اس وجہ سے آپکا ساتھہ ہونا ضروری ہے - چلیے ہم صاحب مجسٹریٹ سے عرض کرینگے کہ ہمارے میموریل کے جواب تک اس کارروائی کو ملتوی رکھا جاے یا کم از کم ہمکو چھہ گھنٹہ کی مہلت دیجائے ' تاکہ ہم بذریعہ تار وایسراے کی خدمت میں استصواب کریں " - جواب ملا کہ " ہم آج سے مسجد کے کسی معاملہ میں دخل دینا نہیں چاہتے اور آپکو بھی باز رہنے کا مشورہ دیتے ہیں "

ہم کو یہ سن کر کس قدر قلق ہوا ہے جبکہ مولانا عبد القادر صاحب آزاد سبحانی پرنسپل مدرسہ الہیات کانپور مع چند اپنے معزز احباب کے بغرض تفتیش حالات اور مشورہ کے تشریف لے گئے ہیں ' تو لائق متولی نے اُن سے بایں الفاظ کہدیا کہ " تم سے ہم باتیں کرنا نہیں چاہتے ' تم یہاں سے چلے جاؤ " وہ بیچارے نہایت افسردہ دل اور غمگین ہوکر چلے آئے - اہل محلہ نے جب ایسی سرد مہری دیکھی ' اور انکو بھی بارہا التجا کرنے پر نہایت سخت و بیجا جوابات ملے تو فرط رنج و الم میں اون لوگوں نے اپنا کاروبار بند کرنا شروع کردیا - بساطخانہ کا نصف بازار بند ہوگیا تھا ' اور قریب تھا کہ سارے شہر میں یہی بندش عام ہو جاے ' مگر متولی صاحب بہادر نے کسی مخفی قوت کے بھروسے پر نہایت تحکمانہ لہجہ میں کہلا بھیجا کہ " اگر تم لوگ دکانیں بند کروگے تو ابھی بند ہوا کر جیلخانے میں بھیجدیے جاؤگے "

نا تجربہ کار سیدھے سادے مسلمانوں کے وحشت زدہ دلوں پر اس کا فوری اثر یہ ہوا کہ وہ جلدی جلدی پھر اپنی دکانیں کھولکر بیٹھہ گئے - ۱۲ - اور ایک بجے کے درمیان ہزارہا مزدور مسلمان ملوں سے روتے بھاگتے گئے ' اور مجنونانہ متولی صاحب کی خدمت میں اپنے جذبات کا علانیہ اظہار کیا - جب متولی صاحب نے دیکھا کہ اوس ذمہ داری میں جو حکام کی رضا جوئی کے لیے کی گئی تھی اب فرق آیا جاتا ہے ' اور مسجد شکنی کے معاوضے میں رضامندی کا جو تمغاے زرین ملنے والا ہے وہ بھی ہاتھہ سے جاتا ہے - تو اونھوں نے بالاعلان ہزارہا مسلمان مزدوروں کے درمیان میں کھڑے ہوکر کہا کہ " تم بالکل نہ گھبراؤ ہم صاحب کلکٹر سے کہکر تمہاری مسجد کل ہی بنوا دینگے - ہم پر تم پورا پورا اطمینان رکھو " غرضکہ ایسے ہی اور چند تسلی آمیز کلمات کہکر اونکے جوش کو سرد کرکے واپس کیا گیا - تقریباً ۴ - بجے عیدگاہ میں چند دیگر با اثر مسلمانوں کی راے سے ایک عظیم الشان جلسہ ہوا - ہزارہا مسلمان شریک تھے ' لیکن متولی صاحب بہادر اور اونکے رفقا میں سے کوئی بھی شریک جلسہ نہ ہوا - اِن تمام واقعات کو گذرے ہوئے آج بیس روز ہو چکے ہیں ' تمام مسلمانان شہر اس بات کے خواہشمند ہیں کہ اگر وقت پر کوئی جائز مدافعت نہ ہوسکی تو اب قانونی کارروائی کے لیے بہت کچھہ گنجایش ہے ' ہر قسم کی مالی اور جسمانی امداد کو طیار ہیں ' لیکن متولی صاحب نے برابر امروز و فردا کا حیلہ حوالہ کرکے اس وقت تک کوئی جلسہ ' کوئی کارروائی ' کوئی عذر داری ' کسی قسم کی حرکت تحفظ مسجد کے لیے نہیں کی - ہمکو تحقیق سے معلوم ہوچکا ہے کہ وہ کسی قسم کی کوشش یکم جولائی کے واقعہ کے خلاف نہیں کرنا چاہتے ہیں ' بلکہ وہ اپنے اس فرض کو پورا کررہے ہیں کہ مسلمانوں کا جوش قطعی سرد ہوجاے ' اور آسانی سے اپنی اوس وعدہ کو جو اظہار اخلاص و عقیدتمندی کے لیے بارگاہ حکومت میں کیا ہے پورا کرکے خدا کے ساتھہ جو وعدہ ہے اُس کو بھول جائیں -

اب سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے ؟ کیا خاموشی سے مسجد کے صحن محراب اور ممبر (خاکم بدہن) گرائے جانے کا انتظار کریں ؟ یا متولی کے ہات میں اپنی موت و حیات کا فیصلہ دیدیں ' جبکہ یہ مراعید بالکل خاک میں مل چکے ہیں (کہ متولی اوسکی حفاظت کریگے) تو ہم نہیں سمجھتے کہ کون سی وجہ ایسی مانع ہے کہ مسلمان اس معاملہ کو متولی مذکور سے اپنے ہات میں نہیں لیتے ' اور متولی کو منصب تولیت سے کیوں نہ کردیتے ؟ خدا کا گھر ہے ' ہر مسلمان پر اوس کی حفاظت فرض ہے - ہماری راے ہے کہ مسلمان متفقہ طور پر علم میں اون کو تولیت سے علحدہ کرکے کوئی لائق متولی منتخب کرلیں ' اور جدید متولی کے ذریعہ سے یہی سعی کوششوں کو عمل میں لائیں - آج تک مسجد کی آمد و خرچ کا حساب کسی مسلمان کو نہیں سمجھایا گیا - مجبور کیا جائے کہ اوسکو متولی جو ابھی تک اسی عہدہ پر قائم ہیں چھپوا کر عام مسلمانوں میں تقسیم کردیں - مسجد کی جایداد جس پر تمام تر متولی کے رفقا ایک براے نام کرایہ پر آباد ہیں خالی کرا کے دوسرے کرایہ دار آباد کیے جائیں - نئے متولی کا فرض ہوگا کہ مسجد کی ترقی کے لیے اوس کے کسی مفید پہلو کو نظر انداز نہ کرے - اگر مسلمانان کانپور میں ذرا سی بھی حس و حرکت اور جرأت نہیں ہے ؟ وہ خدا کے معاملہ میں بھی انصاف جوئی سے ڈرتے ہیں ؟ تو اُنکو سمجھہ لینا چاہیے کہ دنیا میں جو کچھہ اُن کو رو سیاہی نصیب ہوئی ہے ' اور تا قیامت جس طرح وہ یاد کیے جائینگے اوس سے آنیوالی نسلیں بھی ہمیشہ بجاے فاتحہ کے ملامت بھیجا کرینگی - اُوس دن جب تمام تاجداروں جباروں اور بڑے بڑے متکبروں کے سر جھک جائینگے ' احکم الحاکمین عدل و انصاف کے پر جلال تخت پر متمکن ہوگا لمن الملک الیوم ؟ کی بارعب صدا کے بعد لله الواحد القهار کا حکم سنایا جائیگا ' اُس وقت وہ لوگ جو دنیا کی ذراسی جھوٹی عزت اور بے حقیقت قوت کے بتوں کے آگے سر بسجود ہوکر خدا کی قدرت کی پروا نہیں کرتے ہیں کیا جواب دینگے ' اور اپنے خدا کو کیا منہ دکھا ئینگے ؟

مسلمانو ! خدا سے ڈرو ' اوسکی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور اوس کے گرتے ہوے گھر کو بچالو - تم اوس کے ایک گھر کو بچالو ' خدا تمہارے کروروں گھرونکو بچا لیگا -

مراسلات

(۶) کسي شے کے متعلق جب کوئي حکم کولي انسان کرتا ہے تو یہ حکم صرف مشاهدہ پر مبني نہیں ہوتا ' بلکہ اسمیں اوسکي تربیت خاص ' عقائد خاص ' پابندي بعض قوانین خاص اور سوسائٹي کے مخفي اثرات کا بہت کچہہ حصہ شامل ہوتا ہے - یہي وجوہ هیں کہ مختلف التربیة ' مختلف العقائد ' مختلف الاقالیم اشخاص ' مسائل کثیرہ میں همیشہ مختلف الاراء رهتے هیں -

(۷) اشیاے عالم باهم اسقدر مختلط هیں کہ ایک دوسرے سے علحدہ نہیں هوسکتے ' اسلیے یہ کیونکر ممکن ہے کہ جس شے پر تم کوئی حکم کرتے هو وہ مستقلاً بهي اوس شے کے لیے صحیح ہے ؟ تم اشیا کے خصائص بتاتے هو لیکن کیا اوس میں مواد مختلطہ کے خصائص شامل نہیں ؟ جب تم آنکهہ سے ایک رنگ دیکهتے هو تو کیا اوس میں اخلاط چشم کے خصائص داخل نہیں ؟

(۸) ایک هی شے مختلف قرب و بعد ' مختلف جوانب و سمت رویت ' مختلف اسباب رویت کي بنا پر مختلف نتائج پیدا کرتي ہے ' پهر ایک خاص مقدار قرب و بعد ' ایک خاص سمت رویت ' بعض خاص اسباب رویت میں جو چیز نظر آتی ہے بالکل ممکن ہے کہ دوسري حالتوں میں وهی شے اور کیفیات میں نظر آئے - پهر ان میں سے کون حقیقي ہے ؟

(۹) قلت و کثرت التفات و توجہ ' مختلف نتائج ظاهر کرتی ہے - پهر جس مقدار توجہ و فکر سے تم ایک حالت کا اندازہ کر رهے هو ' اوس سے کم یا زیادہ توجہ و فکر کي حالت میں دوسري حالتیں پیدا هوتی هیں ' کون صحیح هیں ؟

(۱۰) هم جب کسی چیز پر کسي قسم کا حکم کرتے هیں تو عموماً همارے حواس نا معلوم قیود اور بندشوں میں گرفتار هوتے هیں ' هم نہیں کہہ سکتے کہ جب هم ان سے آزاد هوتے تو هم کیا حکم کرتے ؟

ان اصول عشرہ کے علاوہ فرقہ تشکیکیہ کے اور بعض اهم اصول بهي هیں ' جنکی تفصیل دقت طلب ہے -

فلسفۂ تشکیکیہ کا سنگ بنیاد جیسا کہ هم نے پہلے لکها ہے مسیح سے ۴۰۰ برس قبل رکها گیا تها ' اسکے بعد همیشہ اسکے اعوان و اتباع هر عصر میں موجود رهے هیں - فلاسفۂ یورپ میں بهي اس خیال کي کمی نہیں - مشہور فیلسوف هکسلے و اسپنسر اسی فلسفہ کے موید تهے ' حقیقت یہ ہے کہ ایک فلسفی اسرار عالم کو جس حد تک کهولتا ہے اوسکے سامنے پهر گرهیں نظر آتي هیں ' انکو کهولتا ہے تو کچهہ اور عقدے جا بجا پیدا هوجاتے هیں -

فلسفي سر حقیقت نتوانست کشود
گشت راز دگر آں راز کہ افشا می کرد

وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ' جب انسان کي بے بسي کا یہ عالم ہے کہ محسوسات میں بهي اوس کو مشکل سے تیقن و عدم تیقن کے فیصلہ کرنے میں کامیابي هوتي ہے ' تو جو امور ماوراے احساس و ما فوق الطبیعة هیں اون کي نسبت کیوں کر فیصلہ هوگیا کہ باطل محض اور حدیث خرافہ هیں ' افی اللہ شک ؟ فاطر الارض والسماء !

حادثۂ مسجد کانپور کي مسؤلیت

(از جناب محمود احمد صاحب عباسي - ملیگ)

گذشتہ هفتے کے الهلال میں مسجد کانپور کے متعلق آپنے جو کچهہ ارشاد فرمایا ہے اوسکي واقعیت میں کچهہ بهی کلام نہیں ہے ' جو کچهہ میرے معلومات اور تحقیقات میں ہے اسلامي پبلک کو اطلاع دینا اپنا فرض سمجهتا هوں - الهلال نے کانپور کی مسجد کے انهدام کا ذمہ دار وهاں کے عام مسلمانوں کو قرار دیا ہے ' لیکن دراصل عام مسلمانان شہر اسکے باعث نہیں هیں - حقیقت یہ ہے کہ کل ساخته و پرداختہ مسجد کے متولي کریم احمد کا ہے - سنہ ۱۹۰۹ ع میں جبکہ اے - بي - روڈ (A. B. Road) کے متعلق پیمایش جاري تهي ' اور عام لوگوں کو معاوضہ دیا جا رها تها اوس وقت افسر معاوضہ منشي اودہ بهاري لال صاحب ڈپٹي مجسٹریٹ مسجد میں تشریف لائے تهے ' اور اونهوں نے متولیوں سے جزو منهدم کے علاوہ کچهہ صحن مسجد بهي لینے کي خواهش ظاهر کي تهي - کریم احمد صاحب متولي نے ان الفاظ میں وعدہ کیا تها کہ " هم مطلوبہ حصہ دیدینگے ' همارا اس میں کچهہ هرج نہیں ہے " عام مسلمانوں کو اس عجیب و غریب فیاضي کا کیا علم تها کہ خدا کا گهر ارباب اقتدار کي قدمبوسي کے صلہ میں دے دیا جائیگا ' چنانچہ مسجد کي ابتدائي مثل میں افسر معاوضہ کے یہ بیانات مذکور هیں کہ " متولي مسجد جزو مطلوب کے دینے پر آمادہ ہے ' اور هم سے پختہ وعدہ کرلیا ہے " اوسکے بعد اواخر سنہ ۱۹۱۲ ع میں جب مسجد کے متعلق دوبارہ تحریک شروع هوئي ' اور صاحب مجسٹریٹ کانپور نے بغرض معائنہ تشریف لانے کي اطلاع متولي صاحب کو دي ' تو انهوں نے کسي کو اس کي خبر نہ کی ' اور خود هی استقبال کو پہونچ گئے - همکو خوب تحقیق هوا ہے کہ صاحب مجسٹریٹ بہادر مسجد کے دروازے پر کهڑے هوے - وهیں سے معائنہ کر رهے تهے ' مگر متولی صاحب نے نهایت ادب اور انکساري سے عرض کیا کہ " حضور بوٹ پہنے هوے اندر تشریف لے آئیں " چنانچہ متولي صاحب بہادر اور مجسٹریٹ صاحب بہادر مسجد کے دالان میں ٹہلتے رهے - جو کچهہ گفتگو اسوقت دونوں صاحبوں میں هوئي اوسکے متعلق اس سے زیادہ نہیں معلوم هوا کہ :

میان طالب و مطلوب رمزے است

اس خفیہ پخت و پز سے شہر کے مسلمانوں میں تشویش پهیل گئي ' اور یہ ظاهر هوگیا کہ مسجد کا شرقي حصہ طلب کیا جارها ہے ' اور متولي صاحب بهي راضي معلوم هوتے هیں - اهل شہر نے متولي صاحب کي خدمت میں بیشمار مرتبہ جا کر صداے احتجاج بلند کي ' لیکن جب متولي صاحب نے بالکل پروا نہ کي تو دردمند مسلمانوں نے حتی الوسع خود هي کوشش شروع کردي ' مگر ایسي حالت میں جبکہ طبیب نے مریض کو فرشتۂ موت کے حوالہ کردیا هو اوس مریض کي ساري دوا و دوش بیکار هي ثابت هوگي - بہر حال مسلمانوں کے شور اور غوغا

مسیحا مکسچر

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مر
میں؛ اسکا بڑا سبب یه بهي هے که اُن مقامات میں نه ڈ
هیں اور نه ڈاکٹر؛ اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوائیں
قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتي هے - همنے
خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي
کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے؛ اور فروخت کرنے کے
قبل بذریعه اشتہارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي
هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت هے که
خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم
دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے
هر قسم کا بخار یعني پُرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار -
پهرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار؛ جسمیں ورم جگر اور طحال بهي
لاحق هو؛ یا وہ بخار؛ جسمیں متلي اور قے بهئ آتي هو - سردي
سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي
هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں
بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو -
ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے؛ اگر شفا پانے کے بعد بهي
استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے؛ اور تمام اعضا میں خون
صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي
و چالاکی آجاتی هے؛ نیز اُسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي
هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں؛ بدن میں سستی
اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو -
کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال
کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام
اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چهوٹي بوتل بارہ - آنه
پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے
المشتهر ویرویرائٹر
ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

صرف چار روپیه یا تین روپیه سال میں

تمام دنیا کا حال هفته وار ملاحظه فرماے

مساوات

ایک بے مثل هفته وار اخبار

جسکے نسبت جمله قومي اخبارات نے متفقه طورپر نهایت عمده
رائیں دي هیں - اور جسمیں :

۱ — قومي و سیاسي مسائل پر نهایت آزادي کے ساتهه
بحث کی جاتی هے -

۲ — اقتصادي و صنعتي و تجارتی معلومات مفیده کا ذخیرہ
مهیا کیا جاتا هے -

۳ — دلچسپي کي باتوں کا ایک خاص عنوان هوتا هے جسے
پڑهکر آپ لوٹ نه جائیے تو همارا ذمه -

۴ — نهایت پرلطف و دلگداز غزلیں اور نظمیں شایع
کي جاتي هیں -

۵ — کونسلوں اور دارالعوام انگلستان کے سوالات و جوابات اور
ملک کے اهل الراے اصحاب اور ماهرین سیاست کي
تقریریں درج کي جاتي هیں -

۶ — دنیا کے هر حصه کي خبریں جدا جدا عنوان کے تحت میں
مفصل چهاپی جاتي هیں -

ایسے اخبار میں تجار و کاروباري صاحبوں کے لیے اشتہار دینے کیلیے
نهایت عمده موقع هے - باوجود اسقدر خوبیوں کے اخبارکي عام
قیمت صرف چار روپیه اور رعایتي قیمت صرف تین روپیه هے -
بغیر اسکے که سالانه یا ششماهي قیمت پیشگي وصول هوجاے یا
ویلو پے ایبل بهیجکر قیمت وصول کرلینے کی اجازت دیجاے
اخبار جاري نهیں هوسکتا -

اطلاع ضروري

مطبع "مساوات" اله آباد میں هر قسم کا کام نهایت عمده اور
ارزاں چهپتا هے - یه مطبع ملک کي خدمت کے لیے جاري
کیا گیا هے - ایک بار کوئي کاغذ چهپواکر آزمایش کیجیے - اگر مطبع
"مساوات" کے آپ گرویده نه هوجائیں تو همارا ذمه -

جمله خط و کتابت بابت اشاعت اشتہار و خریداري اخبار
وغیرہ منیجر "مساوات" - اله آباد سے کیجاے -

نسیم هند

اس نام کا ایک هفته وار اخبار ۵ - جولائي سنه ۱۹۱۳ ع سے
راولپنڈي سے نکلنا شروع هوگا - اسکا ایڈیٹوریل سٹاف پراني و نئي
تعلیم کے بهترین نمونوںکا مجموعه هوگا - اس اخبار کو کسي خاص
شخص یا فرقه کي ذاتي هجو یا فضول خوشامد سے کلیةً پرهیز هوگا -
مگر ساتهه هي وطن اور اهل وطن کے فائدہ کیلیے جائز نکته چیني
سے بهي باز نهیں رهیگا - اسکا مسلک آزادہ روي کے ساتهه صلح کل
هوگا - اسکا دستور العمل :

ایمان کي کهینگے ایمان هے تو سب کچهه

یه اخبار ۱۸ - ۲۲ - کے چوتهائي حصه پر کم از کم ۱۶ - صفحوں کا هر ماہ
کي ۵ - ۱۲ - ۱۹ اور ۲۶ کو شائع هوا کریگا -

چونکه اهل وطن کي قدرداني سے اخبار نسیم هند کا پهلا پرچه
۲۰۰۰ شائع هوگا - اسلیے تاجر صاحبان کیلیے اچها موقعه هے - که
وہ اشتہار بهیج کر فائده اٹهائیں - همکو صوبه سرحدي - پنجاب اور
هندوستان کے هر گاؤں اور شهر کے نامه نگاروںکي بهي ضرورت هے
لائق نامه نگاروں کو اخبار مفت دینے کے علاوہ اُجرت بهي معقول
دیجاویگي (اخبار کي قیمت سالانه ۲ - روپیه ۸ - آنه)

درخواستیں بنام منیجر " اخبار نسیم هند " راولپنڈی (پنجاب)

تاریخ حیات اسلامیہ

کا ایک ورق

زر اعانۂ مہاجرین

(از جناب حکیم سید شاہ محمد الیاس صاحب
پریسیڈنت انجمن ہلال احمر - نوادہ)

مبلغ ایک سو چالیس روپیہ بیمہ اعانۂ مہاجرین کیلیے ارسال خدمت ہے - یہ رقم مقام اکبر پور و وجہت وغیرہ سے وصول ہوئي ہے - ایک منی آرڈر مبلغ نو روپے اور کچھہ آنوں کا میں آپ کے پاس بھیجتا ہوں - آپ نے اعلان کیا ہے کہ اب الہلال کي قیمت ایک سال کي صرف آٹھہ آنہ ہے - اگر ابھي یہ قاعدہ جاري ہو تو مبلغ آٹھہ روپیہ ایک سال تک کے الہلال کي قیمت لے لیجیے' اور میرا نام خریداران الہلال میں درج کر لیجیے - اور اگر کچھہ توقف ہو تو عموماً آٹھہ روپے جو آپ کے اخبار کي قیمت ہے وصول کر لیجیے - اس صورت میں آپ کے اعلان سے میں غالباً مستفید نہو سکونگا - بقیہ ایک روپیہ اور کچھہ آنے اعانۂ مہاجرین میں شامل کرکے شایع فرما دیجیے -

(از جناب مہدي حسن صاحب قصبہ کرتپور ضلع بجنور)

مبلغ سو روپیہ بذریعہ ایک قطعہ نوٹ کے بیمہ و رجسٹري کراکر روانہ خدمت عالي ہے - اعانہ مجروحین ترک میں جملہ صاحبان ساکنان قصبہ کرتپور ضلع بجنور کي طرفسے روانہ قسطنطنیہ فرما دیجیے - یہ روپیہ مجروحین کے میں صرف کیا جائے -

از جناب ابراہیم صاحب - بھیرنکي ضلع تھانہ وائس میل)

پچیس روپے ارسال ہیں - اخبار الہلال کي سالانہ قیمت آٹھہ روپیہ اور دس روپیہ امداد مہاجرین ترک کے چندہ میں داخل فرمائیں -

(از جناب شیر دل خان صاحب اپیل نویس صدر عدالت ڈیرہ اسمعیل خاں)

مبلغ پندرہ روپیہ براے امداد مجاہدین و مہاجرین سلطنت عثمانیہ آپ کي خدمت میں آج بھیجے جاتے ہیں - امید ہے کہ اور امدادي روپیہ کے شامل آپ منزل مقصود تک پہونچا دینگے - عند اللہ اجر عظیم ہوگا - برگ سبز درویشونکا تحفہ ہے اور اللہ تعالی نعم المولی و نعم النصیر ہے -

کشمیر کانفرنس کے متعلق اطلاع

مسلمانان کشمیر کي جو تعلیمي کانفرنس " سري نگر " میں منعقد ہونے والي ہے' بذریعہ اس اعلان کے اطلاع دي جاتي ہے کہ اس کانفرنس کے اجلاس سري نگر میں زیر صدارت آنریبل جسٹس مولوي شاہ دین صاحب - جج چیف کورٹ پنجاب ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ستمبر کو قرار پائے ہیں' جو اصحاب کانفرنس میں شرکت فرمائیں گے ان کي قیام وغیرہ کا انتظام انجمن نصرۃ الاسلام سري نگر نے اپنے ذمہ لیا ہے - مزید حالات دریافت کرنے کے لیے مولوي تحقیق اللہ صاحب جنرل سکتري انجمن نصرۃ الاسلام سے خط وکتابت کرني چاہیے -

خاکسار افتاب احمد
آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ
(٦)

	پائي	آنه	روپيه
جناب محمد حسین صاحب	۰	۰	۸
بذریعہ جناب شاہ عبد الغني صاحب وکیل - - غازي پور	۰	۱۳	۲۱
جناب حکیم محمد افضل عاصم صاحب - سکندر آباد - بلند شہر	۰	۰	۲۵
جناب فیروز الدین صاحب اٹرنیري اسسٹنٹ ڈیرہ اسمعیل خان	۰	۰	۵
جناب عبد الرحمن خانصاحب - امر تسر	۰	۰	۱۳
جناب غلام نظام الدین صاحب موضع جانا - پٹنہ	۰	۰	۷
جناب فیض بخش صاحب اترومي	۰	۰	۲۰
بذریعہ جناب احمد رضا صاحب	۰	۰	۱۵
جناب تحسین حسین خانصاحب	۰	۰	۸
ایک بزرگ	۰	۱۵	۱
جناب متاع الدین احمد صاحب	۰	۵	۱
جناب حافظ عبد الغفور صاحب و قمر الدین صاحب - نوادہ	۰	۱۲	۵
ایک بزرگ جنکا نام ظاہر کرنے کي اجازت نہیں	۰	۰	۵
جناب محمد عبد القادر صاحب - کلہ	۰	۰	۴
جناب محمد حسین صاحب کنجو - مظفر پور	۰	۰	۸
جناب عزیز محمد خانصاحب پر بھني دکن	۰	۰	۸
جناب سردار علي صاحب کورٹ انسپکٹر حصار	۰	۰	۴
جناب شمت علي خانصاحب ہیڈ کانسٹبل پولیس	۰	۰	۲
جناب عبد الرحمن صاحب کانسٹبل پولیس	۰	۰	۱
جناب اسحاق حیدر صاحب	۰	۸	۰
جناب احمد حسین کانسٹبل	۰	۴	۰
ایک بزرگ	۰	۴	۰
جناب ممتاز علي صاحب	۰	۴	۰
جناب جگندل لعل صاحب	۰	۴	۰
بذریعہ جناب فخر الرحمان خانصاحب جیلخانہ چراہاري	۰	۰	۱۵
جناب ڈاکٹر محمد محمود عالم صاحب	۰	۰	۳۰
جناب طفیل محمد صاحب مدرس	۰	۰	۸
جناب خواجہ محمد خلیل صاحب - گیا	۰	۱۱	۳۱
جناب محمد اسمعیل صاحب سوداگر پارچہ بنارس	۰	۲	۸
جناب شیخ ولي محمد عباسي صاحب میواز	۰	۰	۱۷۹
جناب محمد یوسف صاحب تاجر - گہر گھا - بھاگلپور	۰	۰	۲
ایک بزرگ جنکا نام پڑھا نہیں گیا	۰	۳	۳۴
بزرگان کرتپور ضلع بجنور بذریعہ جناب مہدي حسن صاحب	۰	۰	۱۰۰
جناب سید حسام الدین صاحب حیدر اباد	۰	۰	۸
بذریعہ جناب حکیم سید شاہ محمد الیاس صاحب - نوادہ ضلع گیا	۰	۰	۱۴۰
جناب نجم الحسین چودھري - سلہٹ	۰	۰	۲۳
میزان	۰	۵	۷۱۷
سابق	۰	۶	۶۶۳۰
کل	۰	۱۱	۷۳۴۷

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

[۲۳]

گھر بیٹھے عینک لے لیجیے

زندگي کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ اسکي حفاظت کیوں نہیں کرتے ؟ غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلي و عمدہ پتھر کي عینک کم قیمت پر آساني سے نہیں ملتي، مگراب یہ دقت نہیں رہي - صرف اپني عمر و دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر جو عینک ہمارے ڈاکٹروں کي تجویز میں ٹھہریگي بذریعہ وي - پي ارسال خدمت کیجائیگي، یا اگر ممکن ہو تو کسي ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - اسپر بھي اگر آپکے موافق نہ اسے تو بلا اجرت بدل دیجائیگي -

ایم - اين - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلي - کلکتہ

[۱۶]

سنٹر اسکوپ لیور واچ ۹ اسٹار

ٹھیک وقت بتانے اور چلنے والی گھڑی کی ضرورت ہے تو جلد منگائیں

قیمت ... آٹھ آنہ ...

... نمبر ۱/۸ ویلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی کلکتہ

ملیح اباد کے قلمہائے انبہ

اعلی قسم کے

اگر اپکو ضرورت ہے تو ذیل کے پتہ سے مفت فہرست طلب فرمالیے : حاجي نذیر احمد خاں زمیندار خاص قصبہ ملیح اباد کارخانہ قلمہائے انبہ محلہ دیبی پرشاد ضلع لکھنؤ -

عرق پودینہ

هندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکسان فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازي ولایتي پودینہ کي ہري پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھي پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھي تازي پتیوں کي سي ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ہضمي اور متلي - اشتہا کم ہونا ریاح کي علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت في شیشي ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوري حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجیے -

نوٹ —— ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالي کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکي حفاظت نہیں ہوئي تو ہیضہ ہو جاتا ہے - بیماري بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان مین جاري ہے، اور ہیضہ کي اس سے زیادہ مفید کوئي موسمي دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھي ہے -

قیمت في شیشي ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنہ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایڈیٹر الہلال

کي لکھي ہوئي اردو زبان مین سرمد شہید کي پہلي سوانحعمري جسکي نسبت خواجہ حسن نظامي صاحب کي رائے ہے کہ باعتبار ظاہر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئي جمع نہیں کرسکتا اور باعتبار معاني یہ سرمد کي زندگي و صورت کي بحث ہي نہیں معلوم ہوتي بلکہ مقامات درویشي پر ایک مسلسل اور البیلا خطبہ نظر آتا ہے ، قیمت صرف تین آنے -

انیوا لے انقلابات

کے معلوم کرنیکا شوق ہو تو حکیم جاماسپ کي نایاب کتاب جاماسپ نامہ کا ترجمہ منگا کر دیکھیے جو ملا محمد الواحدي ایڈیٹر نظام المشائخ نے نہایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا ہے - پانچہزار برس پہلے اسمیں بحساب نجوم و جفر آجتک کي بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکھي گئي تھیں وہ سب ہو بہو پوري اتریں مثلاً بعثت آنحضرت صلعم - معرکہ کربلا - خاندان تیموریہ کا عروج و زوال وغیرہ وغیرہ قیمت تین آنے -

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ و درویش پریس ایجنسي دہلي

[۱۸]

انجن مارکہ

رجسٹری شدہ

... غوث علی حاجی وارث علی ... اسٹریٹ ... کلکتہ

عرق جوہر گلاب

عرق جوہر کیوڑہ

عرق ... تیل

بادامی جوہری تیل

روغن مولسری

الہی بلاس تیل

نوٹ

اگر حکم ہو تو وی پی روانہ کریں - پارسل خرچ ذمہ خریدار - بوقت فرمایش اخبار ہذا کا حوالہ ضرور لکھیں -

نیازمند

غوث علی حاجی وارث علی

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲۵ شعبان ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ٥

Calcutta : Wednesday, July 30, 1913.

فہرست

شذرات

تصاویر

شذرات

دول یورپ کی کار روائی

عثمانیوں پر کیوں مظالم ہوئے ؟ یورپ اس سوال کا جواب آج خود دے رہا ہے کہ " ان حرکات کے ذمہ دار دول یورپ اور خصوصاً روس اور انگلستان ہیں - کیونکہ ان سلطنتوں نے اُس کی کسی بجا یا بے جا خواہش کی پذیرائی میں تامل نہیں کیا اور نہ اُس کو کسی امر میں روکا ہے - یہاں تک کہ جب بلغاریہ نے روس کی مخالفت کی ' جس پر اُس کے وجود کا انحصار ہے ' تب بھی بلغاریہ کو کسی قسم کی تنبیہ نہیں کی گئی - دول یورپ کو لازم ہے کہ وہ اس وقت بلغاریہ کے بڑھے ہوئے حوصلہ کو روکیں ' جس کی وجہ سے یورپ کے امن میں خلل پڑ رہا ہے - جو لوگ معاملات سے باخبر ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ شاہ فرڈیننڈ لڑائی کے خطرات سے واقف ہے یہ الفاظ ہیں جو انگلستان کے پریس نے آج سے ایک ماہ قبل شائع کیے تھے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں کے قتل عام ہی نہیں بلقان کی باہمی آویزش بھی یورپ کے شوشے سے ہوئی -

نیر ایسٹ نے اپنی ۲۷ جون کی اشاعت میں ایتھنز سے ایک خاص نامہ نگار کا خط چھاپا ہے - اس میں بلغاریوں کی زیادتی کا ذکر ہے - خط میں ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ " بیس یونانی قیدیوں کو بلغاریوں نے کوڑوں سے پیٹا تھا ' حالانکہ دو سو بلغاریوں کو یونانیوں نے گرفتار کر کے فوراً چھوڑ دیا - اس واقعہ سے ایتھنز میں بہت ناراضی پھیلی ہوئی ہے - ایم - رالس (M. Rallis) جو پچھلی کونسل کا پریسیڈنٹ تھا ' اور جو اپنی بے قابو طبیعت کی بنا پر اول ہی سے مشہور ہے ایک اخبار میں لکھتا ہے کہ " فوجی ہیڈ کوارٹروں کو چاہیے کہ ایم - ونزلو (M. Venzelos) (وزیر اعظم یونان) اور اُس کے ساتھ دیگر وزرا کو بلغاریوں کے حوالہ کر دیں تا کہ اُن کو لے جا کر صوفیہ کے بازاروں میں خوب پیٹیں ' جسکے وہ مستحق ہیں " حیرت ہے کے جس قوم کی ستم پیشگی کا یہ عالم ہو یورپ کی مدنیت اُس کی حمایت جائز رکھتی ہے !

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھ آنہ !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور ڈاکٹر مصباح نے بھیجے ہیں کہ " خدا کے لیے یورپین ترکی کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں ہزارہا بیمار عورتیں' اور جاں بلب بچے ہیں - جنکو جنگ کی ناگہانی مصیبتوں کی وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا' اور جنکی حالت جنگ کے زخمیوں سے بھی زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے' انکو دفن کردیں' جو زخمی ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بد نصیب زندہ' مگر مردے سے بدتر ہیں' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئی اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو نا گوار گذرے کہ ہلال احمر کا چندہ ہر جگہ ہو چکا ہے' اور تمسکات کا کام بھی جاری ہے - مجبوراً جو کچھ خود اسکے اختیار میں ہے' اسی کیلیے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو ہزار پاونڈ یعنے ۳۰ - ہزار کی رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاہتا ہے' کیونکہ ہلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے' اسکو خلاف مقصد دوسری جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکی اطلاع آج ہی ترکی میں بھیجدی گئی ہے -

اس بارے میں جو صاحب دوں اعانت فرمائیں گے فاجرہ علی اللہ'

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کی جگہہ' خود ہی اس رقم کو اپنی جانب سے پیش کرنا چاہتا ہے -

(۲) اسکی صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس ہزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باہر ہے' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ہزار روپیہ جو آسے مل رہا ہو' وہ خود نہ لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ہزار روپیہ دیتے' تاکہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال چار ہزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کی تاریخ سے ۳۱ جولائی تک جو صاحب اٹھہ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کی دفتر میں بھیجدینگے'** انکے روپیہ میں سے صرف آٹھ آنہ ضروری اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقی ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار آنکے نام جاری کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے' اور صرف آٹھ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھی (جو جیسا کچھہ ہے' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاری ہوجایگا - اس طرح چار ہزار خریداروں کی قیمت ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الہلال آسے خود فائدہ اٹھانے کی جگہ' اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا ہے -

(۵) اس وقت ماہوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر - جون تک کیلیے اپنی تمام آمدنی اپنے پر حرام کرلیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئی ہزار روپیے کے نقصان میں ہے' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں' تاہم اس تار پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کردیا' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھی' اس سے گریز کرنا' اور صرف دوسروں ہی کے آگے ہاتھہ پھیلاتے رہنا' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپنی جیب سے ہزاروں روپیہ کار خیر میں دیدیتے ہیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلی مثال ہے' لیکن اسکی کامیابی اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھاکر فوراً درخواست خریداری بھیجدیں - ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم -

یورپین ترکی کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایاصوفیا کے سامنے

(۶) الہلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو یورپ اور ترکی کے اعلے درجہ کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القرآن' اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے - محققانہ علمی و دینی مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اس نے ہندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں' اسکا باب "شئون عثمانیہ" ترکی - حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - "نامورانِ غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکی ایک با تصویر سرخی ہے' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات' مذاکرۂ علمیہ' حقائق و وثائق' المراسلۃ و المناظرہ' اسئلۃ و اجوبتہا اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے' اور کارڈ کی پیشانی پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

پاشا کے عزم و ثبات کو ابھی تک یہ باد مخالف جنبش نہ دے سکی ' سلطان روم سے بلغاریا نے جو اپیل کی تھی آنہوں نے اُس کا جواب دیا ہے کہ : ترکوں کا اقدام و ہجوم یہ نہیں ہے ' یہ دفاع و حفظ ' ما بقي کا مسالہ ہے -

ایں سخن را چوں تو مبدء بودہ
گر بیفـزا ید تـوا ش افـزودہ

ترکوں کے پیش نظر صرف ادرنہ ھي نہیں بلکہ وہ تمام مقامات ہیں جن پر بلغاریا قابض ہوگئي تھي - چنانچہ عثماني فوج ایک طرف تو ادرنہ کي طرف بڑھي اور دوسري طرف کلولی دیغاص ' لولي برغاص' ارجیلی ' بابا اسکي متسم کرتی ہوئي - قرق کلیسا پہنچی - قسطنطنیہ میں سرکاري طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بلغاریوں نے شہر چھوڑنے سے پہلے بارود خانے اور اصلي عمارتیں ڈھا دیں - اس طوفان مصائب کے باوجود جب ترک داخل ہوے تو باشندوں نے ناقابل بیان مسرت کا اظہار کیا - عورتیں آنکھوں سے آنسو اور ہاتھوں سے فوج پر پھول برسا رھي تھیں - اخذ قرق کلیسا کے بعد عثماني فوج بلغاري حدود میں داخل ہوئي تو صوفیا میں غیر معمولي اضطراب پھیل گیا - بلغاري وزیر خارجیہ نے فوراً اس تاراج پر اعتراض کا تار باب عالي کو بھیجا - جسکا جواب باب عالي نے یہ دیا کہ " چند پیٹرول تفتیش کرتے ہوے سرحد کے پار چلے گئے تھے' مگر سپہ سالار کے حکم سے واپس بلا لیے گئے " -

اتحاد یورپ اگر اپنے اختلاف داخلي کي وجہ سے ترکوں پر دباؤ نہ ڈال سکا تو اسکے یہ معني نہیں کہ وہ ترکوں کو اپنے مفتوحہ مقامات کے واپس لینے کا موقع دیگا - ترکوں کو یہ موقع خانہ جنگي کي بدولت ملا تھا - لڑنے والوں میں سب سے زیادہ تازہ دم رومانیا ہے - پھر رومانیا کا مقصد جیسا کہ اس نے اعلان جنگ کے وقت ظاہر کیا تھا ریاستہاے بلقان میں حفظ توازن ہے - ترکوں کی طرف سے عداوت کي آگ جو خانہ جنگی کي وجہ سے دبگئي تھي پھر بھڑکائي گئي ' اور ظاہر کرایا گیا کہ حلفاء ترکوں کي پیشقدمي کے وجہ سے پریشان ہیں - اسکے بعد رومانیا کو توڑ لیا گیا - رومانیا نے روس اور آسٹریا کے ساتھہ اعلان کیا کہ بلغاریا کو پامال نہ ہونے دیا جائیگا - اور سرویا اور یونان سے جنگ کو روک دینے اور اپني فوج کو روک جانے کی فرمایش کي ہے جو صوفیا سے ۱۵ - کیلو میٹر پر ہیں' دول کے سامنے یونانیوں نے بلغاریا کو کچل ڈالنے کے ارادے سے تبري کي ہے' مگر ہنوز جنگي کارروائي موقوف نہیں ہے ' چنانچہ یونانی فوج نے ۲۶ - کو دیدہ آغاج لے لیا ہے - '

سروي فوج ہنوز مصروف پیکار ہے - ودن کا محاصرہ شروع کردیا ہے' امید ہے کہ عنقریب شہر پر قبضہ ہوجائیگا ' کیونکہ جنرل کٹنچیف کي زیر کمان فوج نے ہتیار ڈالنا شروع کردیے ہیں -

فوج میں ہیضہ نہایت شدت سے پھوٹ پڑا ہے -

بخارست کي غیر سرکاري رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ بلغـاري فوج کي اخـلاقي حالت اس درجہ ابتر ہوگئي ہے کہ وہ دشمن کے مقابلہ سے انکار کرتي ہے -

مختصراً یہ کہ بلغاریا اپنے نخوت و تکبر' ظلم و جور' اور درندگی و سبعیت کي پاداش میں انتہائی ذلت اور نقصان اٹھا چکي ہے ' اور شاید اب اس کے ان مصائب کا عنقریب خاتمہ ہونے والا ہے - مختلف ریاستوں کے وکیل بخارست دارالسلطنت رومانیا کو روانگی کے لیے تیار ہو رہے ہیں - بلغاري وزیر موسیو تونچیف اور یوناني وکیل موسیو پانس تو روانہ ہوگئے ہیں - یوناني وزیر اعظم موسیو وینزیلوس سالونیکا گیا ہے کہ بادشاہ سے مل کر بخارست جائیگا -

هذا بصائر للناس ، و هدی و رحمة لقوم یوقنون !

(۴۵ : ۱۹)

البصائر

ایک ماهوار دیني و علمي مجله

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا -

وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -

خریداران الهلال سے : ۳ - روپیه

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قران حکیم اور اس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیره فراهم کرے - اور ان موانع و مشکلات کو دور کرنے کي کوشش کرے ' جن کي وجه سے موجوده طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا هے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوة و صحابة و تابعین کي ترویج ' آثار سلف کي تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بھي هوگا - تا هم یه امور ضمني هونگے ' اور اصل سعي یه هوگي که رسالے کے هر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیره فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگي ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کي جائیگي - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کي تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قران کریم کي تنزیل و ترتیب و اشاعت کي تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بھي وه موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه هے که مسلمانوں کے سامنے بدفعة واحدة قران کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جاے که عظمت کلام الهی کا وه اندازه کرسکیں - و ما توفیقي الا بالله - علیه توکلت و الیه انیب -

القسم العربی

یعنے " البصائر " کا عربي ایڈیشن

جو

بالفعل مہینه میں دو بار شائع هوگا -

اور

جس کا مقصد وحید جامعۂ اسلامیه ' احیاء لغة اسلامیه ' اور ممالک اسلامیه کے لیے مسلمانان هند کے جذبات و خیالات کي ترجمانی هے -

الهلال کي تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانه مع محصول هندوستان کے لیے : ۲ - روپیه ۸ - آنه

ممالک غیر : ۵ - شلنگ -

درخواستیں اس پته سے آئیں :

نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته

هفتۂ جنگ

هرچند که ۲۲ - جولائي کو صوفیا کے ایک تار میں استعاده ادرنه کي تکذیب کي گئي هے مگر اس خبر کي تصدیق اسقدر مختلف و قابل اعتماد ذرائع سے هوچکي هے که اب اسکي صحت میں شک کي گنجایش نہیں - سب سے آخري مگر سب سے زیاده قابل اعتماد وه تار هے جو ۲۲ - کو بمبئي میں باب عالي سے بصري بے قائم مقام قونصل عام کے نام آیا هے - وزیر اعظم لکھتے هیں که " ادرنه اور قرق کلیسا پر آج قبضه هوگیا - ابراهم بے کي کمان اور انور بے کي همراهي میں فوج نے جس تیزي سے کوچ کیا هے اسکا شکریه - بہت سے نقصانات جو بلغاریوں نے شروع کردیے تھے روک دیے گیے - پیادوں کي رجمنت نے ' جو مذکوره بالا برائیگیڈ کے لیے کمک کے طور بھیجي گئی تھی ' صرف ایک دن میں ۸۰ - کیلو میٹر طے کیے - پیدلوں اور سواروں کے کالموں نے جو قرق کلیسا بھیجے گئے تھے اپني همت کا ثبوت دیا ' اور کوچ نہایت سرعت کے ساتھه کیا - بلغاري پیاده فوج نے مقابله کیا مگر نا کام رهی - همارا ذرا بھي کسي قسم کا نقصان نہیں هوا " -

ادرنه اسلامي یادگاروں کا شهرستان ابطال ' ناموران اسلام کي آزمگاه اور سب سے آخر میں مگر سب سے اهم قسطنطنیه کي کنجي - انگلستان پر با لواسطه یا بلا واسطه اسکا کوئي اثر نہیں - پھر اسکا جوا ۱۰ - کرور مسلمانوں کے کاندھے پر ان .. ذت میں کیا یه مقتضاے دانشمندي نه تھا که کم از کم ذمه دار زبانیں خاموش رهتیں ؟ مگر جب سینوں میں دیگ کھول رهی هو تو اسکے بخارات سے زبانیں کیونکر جنبش میں نه آئیں -

مسٹر ایسکویتھه وزیر اعظم انگلستان جنھوں نے سالونیکا کي فتح پر عالم نصراني کو فتح باب مسیحیت کا مژدۂ جاں پرور سنایا تھا ' پھر پلیٹ فارم پر آئے - مگر اسطرح که ابکي انکي زبان پر زمزمۂ تبشیر و تہنیت کے بدلے همهمۂ تہدید و ترهیب تھا - مسٹر ایسکویتھه نے کہا که " معاهده لنڈن کے مقابله کرنے کي بابت اگر ترکي کو کافی طور پر غلط مشوره دیا گیا هے تو اسکو ایسے سوالات کے لیے تیار هوجانا چاهیے جنکا مباحثه میں آنا کسي طرح اسکے لیے مفید نہیں "

ضغط و اضطهاد کے متعلق سب سے پہلے فرانس اور اطالیا نے اپنے اپنے ارادے ظاهر کیے - انگلستان نے الگ قدم رکھا یعنی زبان قول کے ساتھه زبان عمل سے بھی اپنے ارادے کا اعلان کیا - ۳ - جہاز پالرس پہنچے ' اور پھر وهاں سے کسي غیر معلوم مقام کی طرف روانه هوگئے - خیال تھا که روس ' جرمني اور آسٹریا کی طرف سے بھی قولی یا عملی انذار آتا هوگا ' مگر اسوقت تک تو خاموشي طاري هے -

هاؤس آف کامنس میں پوچھا گیا تھا که دباؤ کی نوعیت کیا هوگی ؟ مسٹر ایلینڈ نے کہا : میں کچھه نہیں کہه سکتا که دول کس کارروائی پر اتفاق کرینگے ؟

آسٹریا کا نیم سرکاري اخبار " لوکل انزیجر " لکھتا هے که اسکو " یقین نہیں که باب عالی پر سیاسی دباؤ ڈالنے کے علاوه کچھه اور بھی کیا جاسکے " اگر یه صحیح هے تو جہازوں کے بھیجنے میں انگلستان کی اس درجه عجلت فرمائی کا ، اس سے زیاده اور کوئی نتیجه نه هوگا که اس کو عالم صلیبی اور دنیاے اسلام دونوں سے حفظ مصالح صلیب میں عملاً پیشروی کا خطاب ملے -

ایک زمانه مخالف هے ' ایک عالم تہدید کر رها هے ' ایک بر اعظم کا بر اعظم دشمن هے ' مگر پرنس سعید حلیم

منجملہ اُن اختلافات طریق عمل کے جو مجھہ میں اور ارباب عصر میں ہے ' ایک بہت بڑا اختلاف یہ بھی ہے کہ میں اپنے عقیدے میں مصلحت کو ہر چیز پر موثر پاتا ہوں ' (؟) اصول و مقاصد حقیقیہ پر ' کہ وہ ایک ایسی شے ہے ' جسکا بہر حال اظہار و اعلان لازمی ہے - جو چیز ہمارا مقصد حیات ہے ' جس خون کے دوران سے ہمارے جسم ملت کی زندگی ہے ' جس تغذیۂ اصلیہ پر ہمارا نشو و نما موقوف ہے ' اس کو کیونکر خنجر مصلحت کے سپرد کردیں ؟

اگر کرینگے تو ایک زمانہ آئیگا کہ اس مصلحت فرمایانہ اعلانات و اشتہارات کے بعد ہمارا مقصد حیات مشتبہ ہو جائیگا ' اور خود ہم اپنے تئیں بھول جائینگے -

چنانچہ آج جو حالت ہماری نظر آرہی ہے ' یہ بہت زیادہ حد تک اسی مصلحت فرمائی کا نتیجہ ہے - مصلحت بینیوں نے گو محض مصالح وقت سے مقاصد پر پردے ڈالے ' لیکن آج وہ پردے ایسے حائل ہوگئے ہیں کہ خود ہم بھی اپنے تئیں نہیں دیکھہ سکتے !!

یہ مصلحت کے بت کی یاد نہیں ہے ' بلکہ خدائے حی و قیوم سے غفلت و نسیان ہے - یہی وہ مرتبہ منجملہ مراتب ضلالت کے ہے ' جسکی طرف قرآن کریم نے جا بجا اشارہ کیا کہ " ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانساہم انفسہم " اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے ماسوی اللہ کی مرعوبیت میں غرق ہو کر خدا کی قوتوں کو بھلا دیا - نتیجہ یہ نکلا کہ خود اپنے تئیں بھی بھول گئے -

پھر سورۂ توبہ میں ایک جماعت کا ذکر کیا کہ ان کا وصف یہ ہوگا :

یامرون بالمنکر و ینہون عن المعروف و یقبضون ایدیہم ' نسوا اللہ فنسیہم (۹ : ۶۸)

" وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی جگہ امر بالمنکر اور نہی عن المعروف کرینگے ' نیز خدا کے سچے کاموں میں صرف جان و مال کرنے سے انکی مٹھیاں بند رہینگی - یہی وہ لوگ ہیں کہ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا ' نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ نے بھی ان کو فراموش کر دیا "

ہماری گذشتہ اور موجودہ رہنمائی کی یہ کیسی کامل و اکمل تاریخ ہے ؟ پھر میں کیونکر پسند کروں کہ ارکان خدام کعبہ ' جنکے اندر تیمتی ولولۂ عمل اور نتیجہ خیز قوت کار بحمد اللہ موجود ہے ' مصلحت فرمائی کے اس درجہ تابع ہوں کہ ہمارے رہنمایان گذشتہ و حال کی طرح " نسوا اللہ فانساہم انفسہم " کے عالم میں گرفتار ہو جائیں ؟ اعاذنا اللہ سبحانہ و ایاہم و یہدینا الی صراط مستقیم -

دفع شبہہ

ممکن ہے ' آپ کہیں کہ مقصود تو یہی ہے ' مگر کعبہ کا نام اس لیے رکھا گیا تاکہ ہر شخص سمجھہ سکے - یہ سچ ہے - آپ نے ایک عالی شخص کو تو یہ کہکر سمجھا دیا ' لیکن کیا ایک تعلیم یافتہ شخص ' اور ایک گرفتار غفلت مگر آمادۂ اصلاح ہستی کی آمادگی ضائع بھی نہیں کردی ' اور موجودہ اضطراب و استعداد انقلاب کے بعد (جس سے نہیں معلوم آپ کیسی کچھہ انقلابی تبدیلی اُس کے اندر پیدا کردیتے ؟) اُسکا منتہاء فکر صرف یہی نہیں قرار دیا کہ صرف ایک اقرار غیر محکم و غیر شرعی ' اور ایک روپیہ دے کر فارغ البال ہو جائے ؟ فتدبروا و تفکروا یا اولی الالباب ! ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وہم لا یسمعون !!

تشخیص کے بعد علاج

آپ موجودہ مصائب کے علاج کے لیے کھڑے ہوے ہیں - پس سب سے پہلی نظر آپ کو اس پر ڈالنی چاہیے کہ ان تمام امراض کی علت اصلی کیا ہے ؟ اور اپنی تمام قوتوں کو اسی کے ازالہ کے لیے وقف کردینا چاہیے - مسلمانوں کی عزت ذلت سے بدل ہوگئی - جہل و نادانی ان کی علامت ممتاز بن گئی - حکومتیں چھن گئیں ' اور شکستوں ' ناکامیوں ' اور غلامیوں نے ان کا احاطہ کر لیا - یہی امراض ہیں جو آپ کو نظر آرہے ہیں - پھر خدارا انصاف کیجیے کہ یہ سب کچھہ اس کا نتیجہ ہے کہ انکے پاس حفاظت حرمین کیلیے کوئی فنڈ نہ تھا ' یا انہوں نے کوئی اقرار نہیں کیا تھا ' یا حاجیوں کے سفر کا عمدہ انتظام نہ تھا ' یا مکۂ معظمہ میں پر تکلف قیام کے لیے کوئی ہوٹل نہ تھا ؟ میرے مقصد کے سمجھنے میں غلطی نہ کیجیے - میں تسلیم کرتا ہوں اور بارہا کہہ چکا ہوں کہ روپیہ کی فراہمی ' تعلق عرب کی تقویت ' خدمت کعبہ کا ولولہ ' مرکز اسلامی کی محبت ' اور اسی طرح کی تمام چیزیں نہایت ضروری ہیں ' لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان ہی چیزوں کا فقدان ہمارے امراض مذکورۂ صدر کی علت حقیقی ہے ؟

اس سطح ارضی پر کوئی نہیں ' جو اس سوال کا جواب اثبات میں دے سکے - علت اصلی بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ **عمل بالاسلام کی روح ہم میں سے مفقود ہو گئی '** امر بالمعروف کا سبق بھلا دیا ' جہاد فی سبیل اللہ کی حقیقت کو فراموش کردیا ' اور ہماری جیب نہیں بلکہ دل خالی ہوگئے - پھر جب آپ ایک انجمن قائم کرتے ہیں جس کے مقاصد و اعمال کی فہرست بیسیوں دفعات پر مشتمل ہے ' لیکن نہ تو کہیں اس میں احیاء دعوت اسلامی کی دفعہ ہے ' نہ کہیں اسلام کے احکام و اوامر پر عمل کرنے کی قید ہے ' نہ کوئی صورت عمل اور طریق کار ایسا پیش نظر ہے ' جس کا مقصد مسلمانوں کو مسلمان بنانا ہو ' اور ان کی مجاہدانہ روح عمل کو واپس لانا ہو ' تو پھر فرمائیے ! آپکا مقصد تو ضروری ' اور آپ کے کام یقیناً اچھے اور مستحق اعانت و شرکت جمیع مسلمین ' لیکن ہمارے اصلی مرض کے لیے آپنے کیا کیا ' اور اس کے لیے کہاں جائیں ؟

یاد رکھو کہ آج تمہاری قوم کو ایک اعلی ترین فرصت مل گئی ہے - ایسی فرصت جس کی نظیر تاریخ اقوام و ملل میں زیادہ نہیں مل سکتی - تم اللہ کی طرف سے اس کے ذمہ دار ہو کہ اُسے ضائع نہ کرو ' اور اُس سے کام لو - تم جو کہتے ہو کہ حفاظت کعبہ کے لیے روپیہ دو ! تو میرے عزیز دوستو ! کیا بہتر نہ تھا کہ تم کہتے کہ حفاظت عالم کے لیے اپنے دلوں کو اسلام کے حوالے کردو ؟ خدمت کعبہ ' حفظ اسلام ' جمع مال ' اور اور تمام چیزیں صرف ایک دل کے مل جانے سے مل جاسکتی ہیں ' پس مانگنے والوں کو صرف دل ہی مانگنا چاہیے -

تمہارے پاس آج ایک ایسی مشتعل چنگاری موجود ہے کہ اگر بلند ہوا دو تو اس سے ہزاروں آتشکدے روشن کرسکتے ہو - تم آج مسلمانوں کے اعمال میں تبدیلی کرسکتے ہو ' ان کے بگڑے سروں کو خدا کے آگے جھکا سکتے ہو ' ان کا گم گشتہ اتفاق ' ان کا کھویا ہوا علم ' اور ان کی مفقود روح جہاد اسلامی کو پھر واپس لاسکتے ہو - پس میں یہ نہیں کہتا کہ جو کرنا چاہتے ہو نہ کرو ' مگر کہتا ہوں کہ

خوفہم امنا یعبدوننی	یعنی اسلام ' اسکو دنیا میں قائم کرکے
ولا یشرکون بی شیا '	رہیگا ' نیز خوف اور خطرے کی اس
ومن کفر بعد ذلک	زندگی کے بعد انپر طمانینۃ اور راحت
فاولئک هم الفاسقون ۔	کا ایک ایسا دور طاری کردیگا کہ وہ
(۲۴ : ۵۵)	باطمینان اللہ کی پرستش کرینگے ' کسی

کو اس کا شریک نہ کرینگے ۔ پھر جو شخص ان تمام احسانات الہی کے بعد بھی اللہ کے آگے نہ جھکے تو بس ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں ۔

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

اس آیت نے مسلمانوں کے مقصد حیات کو انتہاء وضاحت کے ساتھہ ظاہر کردیا ہے ۔ یہی ارض الہی کی خلافت ہے جس کی نسبت حضرت داؤد کی زبانی کہا گیا تھا کہ :

ولقد کتبنا فی " الزبور "	اور ہم کتاب زبور میں اپنے ذکر کے بعد
من بعد الذکر : ان الارض	اپنے اس قانون کو لکھہ چکے ہیں کہ
یرثہا عبادی الصالحون ۔	ہمارے وہی بندے زمین کی سلطنت
ان فی هذا لبلاغ لقوم	وفرمان روائی کے وارث ہونگے ' جو اپنے
عابدین ' وما ارسلناک	اعمال میں نیک ہونگے ۔ بیشک اس
الا رحمۃ للعالمین ۔	قانون کے تذکرے میں عابدین الہی
(۲۱ : ۱۰۷)	کیلیے ایک پیغام بشارت ہے ' اور

پھر یہی ہے کہ ہم نے اے پیغمبر ! تمہارے ظہور کو تمام عالم کیلیے رحمت قرار دیا ہے !

غور کیجیے تو کونسی آیت غور کی محتاج نہیں ہے ؟ اس آیت میں زبور کا قول نقل کرکے فرمایا کہ " اس میں ان لوگوں کے لیے ایک پیغام بصیرت ہے جو عبادت الہی سے فائز المرام ہیں " اور پھر اس کے بعد وجود مقدس حضرۃ ختم المرسلین یا ان کی بعثت کی نسبت فرمایا کہ " رحمۃ للعالمین " ہے ۔ یعنی یہ ظہور الہی تمام عالموں کے لیے بلا تفریق اسود وابیض و مشرق و مغرب ' رحمۃ الہی ہے ۔

اس سے مقصود دراصل امۃ مرحومہ کی تنبیہ تھی ۔ " قوم عابدین " سے اسی امت کی طرف اشارہ ہے ۔ یعنی کتاب زبور کا یہ فرمان امۃ مرحومہ کے لیے ایک پیغام عبرت و بصیرت ہے ۔ اگر وہ اعمال حسنہ و صالحہ اختیار کرینگے ' اور اللہ کی بخشی ہوئی قوتوں کا صحیح استعمال کرینگے (کہ یہی معنی ہیں عبادت الہی کے) تو بموجب اس قانون مذکورۂ زبور کے ضرور ہے کہ زمین کی وراثت کے مستحق ٹھیرینگے ۔ اور چونکہ ایسا ہونا ضرور تھا ' اس لیے ظہور اسلام کو رحمۃ الہی سے تعبیر کرکے ظاہر کردیا کہ یہ تمام قوموں کو مصائب و مظالم سے نجات دلانے والا ' اور انسانوں کے ہاتھوں کی زنجیرھاے اسر و استبعاد کو کاٹنے والا ہے ۔ یہ ایک ایسی قوم کے نشوونما کو اپنے ساتھہ رکھتا ہے ' جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریگی ' جو اپنی تمام قوتوں کو وقف جہاد فی سبیل اللہ کردیگی ' اور جو دنیا کی چھنی ہوئی صداقت و عدل پھر آسے واپس دلا دیگی ۔ پس جس طرح تمہارا رب کریم " رب العالمین " ہے ' جس کی ربوبیت میں کسی نسل ' کسی قوم ' اور کسی زبان ' اور کسی وطن کی قید نہیں ' اسی طرح یہ پیغام ظہور ہدایت ' اور یہ وجود پیکر و نفوریت " رحمۃ للعالمین " ہے ' کہ اس کی رحمت فرمائی بھی خدا کی ربوبیت کی طرح زمین کے کسی خاص ٹکڑے ' اور انسانوں کی کسی خاص جماعت کی قید نہوگی ' بلکہ اپنی ہدایت کی مشعل ومقامی ایک ایسی قوم پیدا کردیگا ' جس کے بال ہمت کیلیے تمام کرۂ ارض فضاے پرواز ' اور جس کے معرکۂ حق و باطل کے لیے تمام دنیا کارزار رحمت ہوگی !

یال بکشا و صفیر از شجر طوبی زن !
حیف باشد چو تو مرغے کہ اسیر قفسی !

خدمت کعبہ یا خدمت عالم ؟

پس جس قوم کے شرف و اجتبا ' اور جس قوم کے مقاصد کے علو و ارتفاع کا یہ حال ہو ' میں ایک لمحہ کے لیے بھی راضی نہیں ہوسکتا کہ اس کے سامنے اس کے سوا کوئی اور مقصد حیات پیش کیا جاے ' کیونکہ جس خدا نے اس کی زندگی کا ایک ہی مقصد قرار دے دیا ہے ' یقین کرو کہ وہ بھی کبھی اس سے راضی نہیں ہوسکتا ۔

خواہ کیسے ہی دلفریب اور کیسے ہی مصلحت آشنا الفاظ آپ کی زبان پر ہوں ' مگر میں کہونگا کہ آپ سب کچھہ کیجیے ' لیکن خدا را اس اصل اصول اور اس حقیقۃ الحقائق سے نہ ہٹیے ' جو دعوۃ اسلامی کی بنیاد و اساس ' اور مسلمانوں کی زندگی کے استقامت حیات کی ایک ہی چٹان ہے ۔ آپ کسی مکان کی کھڑکیاں بدل ڈالیے کہ اب موسم کے بدلنے سے ہوا کا رخ بھی بدل گیا ۔ آپکو اختیار ہے کہ آپ اس کا دروازہ بھی جنوب سے شمالی جانب منتقل کردیں کہ مصلحت یہی کہتی ہے ۔ یہ سب کچھہ گوارا ہوسکتا ہے لیکن میں اس پر تو کبھی راضی نہیں ہوسکتا کہ آپ بنیاد کی اینٹوں کا مسئلہ چھیڑ دیں ۔ اور تمام قوتوں کو بجاے استحکام بنیاد قدیم کے ' ایک تاسیس جدید میں صرف کریں ؟ مسلمانوں کی زندگی کی بنیاد خدمت کعبہ نہیں بلکہ خدمت عالم ہے ' اور وہ دنیا کی جب ہی خدمت کرسکتے ہیں ' جبکہ پہلے خود اپنے نفس و قلب کی خدمت کرلیں ' **اور یہ ممکن نہیں جب تک کہ موجودہ حس مصائب کی بنا پر انہیں اسوۂ ابراہیمی و محمدی (علیہما الصلوۃ والسلام) کی پیروی میں فنا ہوجانے ' اور مٹ جانے کی دعوت نہ دی جاے ۔**

مصلحت

ایک عالم منجملہ عوالم عملیات جدیدہ کے " عالم مصلحت " کا بھی ہے ۔

میں اس کا منکر نہیں ۔ اس کے لیے بھی قرآن کریم نے ہمارے آگے بہت سے اسوہ ھاے جلیلۃ تبریہ پیش کیے ہیں ' اور ان کے ذکر کا یہ موقع نہیں ' لیکن افسوس کہ میں " مصلحت " کے عفریت مہیب کی ان لاتعد ولاتحصی قوتوں کا قائل نہیں ہوں ' جن سے حقیقۃ الہیہ شکست کھا جاے ۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایک بہت بڑی چیز ' جس کی ہم میں کمی ہے ' تنظیمات عمل (ارگنائزیشن) ہے ' اور اسکے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ ایک مقصد مشترک سامنے ہو ' اور سب میں اس کے نام سے ایک رشتۂ باہمی قائم ہوجاے ۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ مقصد کی جگہ مبلغ ہے نہ کہ صفحات مقاصد انجمن ۔ تاہم مشکل یہ ہے کہ جو راہ اختیار کی گئی ہے ' وہ یا تو اصل مطلوب و مقصود تک پہنچنے والی ہی نہیں ہے ' اور یا پہنچنے والی ہے تو اس قدر پیچ وخم کے بعد ' کہ اتنا وقت ہمارے پاس نہیں ہے ۔

پھر آپ مقراض مصلحت کو شاخوں کی کانٹ چھانٹ میں استعمال فرمائیے ' جڑ پر ہاتھہ کیوں ڈالتے ہیں ؟

یہی سبب ہے کہ حضرۃ داعی اسلام علیہ الصلوۃ و السلام کو " خاتم النبیین " فرمایا' اور اسی کا نتیجہ ہے کہ اُمۃ مرحومہ کی ہدایت کیلیے آئمۂ کرام اور مجددین عظام مامور ہوے' مگر دروازۂ نبوت کا سد باب ہوگیا - اُن تمام احادیث صحیحہ کا تفحص کرو' جن میں مجددین اسلام کے ظہور کی اطلاع دی گئی ہے' اور اُس حدیث مشہور کو پڑھو' جس میں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کو " محدث " کے لقب سے یاد فرمایا ہے - ان سب سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اُمۃ مرحومہ کی اصلاح کیلیے " تاسیس " کا اب سد باب ہے' اور صرف " تجدید و احیاء " کا سلسلہ باز رکھا گیا ہے - (ان اللہ تعالی یبعث لہذہ الامۃ علی راس کل مئۃ سنۃ' من یجدد لہا دینہا)

پس آج بھی ہم کو اپنے ہر عمل میں صرف تجدید احکام شریعت' اور احیاء سنت سلف صالح کی ضرورت ہے - ہم کو اپنے تمام کاموں میں چاہیے کہ گذشتہ اصولوں کو زندہ کریں' اور اپنے اعمال حسنہ کے مٹے ہوے نشانوں کو اُبھاریں - ہم کو نئے مقصدوں کی ضرورت نہیں' ہم کو نئی صداؤں کی احتیاج نہیں' ہم کو آگے نہیں بڑھنا ہے' بلکہ پیچھے ہٹنا ہے - ہمارے سامنے صاحب خلق عظیم کا اُسوۂ حسنہ موجود ہے - ہم اہل بیت نبوۃ مطہرہ اور صحابۂ کرام کے اعمال کو دیکھہ سکتے ہیں' ہمارے پاس سلف صالح کے اعمال کی سراغ رسانی کے وسائل موجود ہیں - ہمارے پاس قران حکیم اپنی ہیئۃ و حقیقۃ اولی میں موجود ہے' جبکہ اس کی آیتیں بطحا و یثرب کے ریگستانوں میں اسرار الہی سے پردے اٹھا رہی تھیں' اور دنیا کو انسانیۃ اعلی کے اصولوں کا سبق دے رہی تھیں - پھر کیا ہے کہ ہم نئے مقصدوں کے متلاشی ہوں ؟ اور کیوں نئے اصولوں کی دعوت کی طرف ہمیں بلایا جاے ؟ نئے ولولوں اور نئے تماشوں کا بھی ہم نے تجربہ کرلیا - اب ہم اُکتا گئے ہیں' اور اور زیادہ تجربے کی ہم میں سکت نہیں - ہمیں چھوڑ دو' تاکہ اپنی قدیمی وحشت کی ایک ادنے ادا پر' تمہاری نئی دلفریبیوں کو قربان کرڈالیں :

من و بیدل حریف سعی بیجا نیستم زاهد !
تو و قطع منازلہا' من و یک لغزش پاے

تشریح مزید

مثلاً آج کتنے ہیں جو یورپ کے جماعتی اصول کار کی تقلید میں صرف انجمنوں کے قائم کرنے' کانفرنسوں کی تحریک کرنے' اور انکے لمبے لمبے اصول و قواعد کے نظام لکھنے میں بڑی بڑی دواتوں کو سیاہی سے خالی کردیتے ہیں' لیکن کسی ایک شخص کو بھی یاد آتا ہے کہ خود ہمارے پاس جو قدرتی اجتماع کا سامان موجود ہے' سب سے پہلے' اُسی کو زندہ کریں ؟ ہم اگر مسلمان ہوں تو ہمارے لیے دن میں پانچ مرتبہ مسجد میں جمع ہونا ضروری ہے - مسجد ہی ہمارے لیے سب کچھہ تھی - اس کا صحن ہمارا پارلیمنٹ ہاوس تھا' اسی کے محرابوں کے نیچے ہماری کانفرنسیں منعقد ہوتی تھیں - یورپ کی کانفرنسیں سال میں ایک مرتبہ یا دو بار ہوتی ہیں' مگر ہماری کانفرنس کا اجلاس ہر آٹھویں دن جمعہ کا یوم عید تھا - اوروں کو انجمنیں قائم کرنی چاہئیں' اور انکے عہدہ داروں کی تلاش میں اپنے رہنماؤں کی منت کرنی چاہیے' مگر ہمیں اسکی کیا ضرورت ہے کہ دن میں پانچ مرتبہ ہماری ہر مسجد انجمن ہے' اور اسکا امام انجمن کا سکریٹری - پھر کیوں نہ ہم نئے اجتماعات کی تاسیس سے پہلے اسی اجتماع کی تجدید کریں ؟

اسی طرح ہمارا سالانہ اجتماع جو وادی منا و عرفات اور جبل فاران کی گھاٹیوں میں منعقد ہوتا ہے' جو اُس ظہور کو یاد دلاتا ہے' جبکہ خداوند سعیر اسکی چوٹیوں پر سے ایک ہاتھہ میں اعلان ہدایت کی کتاب' اور ایک ہاتھہ میں قیام عدل کی تلوار لیکر چمکا تھا' کیا ہمارے لیے ایک تمام عالم کا بین الملی اجتماع اعظم نہیں ہے ؟ پھر ہمیں تجدید کی ضرورت ہے یا تاسیس کی ؟

یہ تو ایک مثال تھی - اسی طرح اپنے اعمال کی ہر شاخ و دیکھو -

با قاعدہ انجمنیں

آج ہمیں انجمنوں اور با قاعدہ جماعتوں سے کوئی نفع نہیں پہنچ سکتا - ہمارے قدیمی دعوۃ و تبلیغ کے سلسلے کو زندہ ہونا چاہیے' جبکہ ہر مسلمان کا وجود ایک انجمن تھا' اور ہر آواز اپنے اندر ایک مشن رکھتی تھی - جبکہ اسلام وادی حجاز میں ظاہر ہوا' اور چین و ہند اور جاوا و سماترا میں اسکے پرستار پیدا ہوے تو کونسی انجمن تھی' اور کون اسکا پریسیڈنٹ اور سکریٹری تھا ؟ یہ کیا تھا کہ ایک عرب تاجر تجارت کا مال لیکر سماترا میں جاتا ہے' اور ایک پورے مشن کا کام انجام دیتا ہے ؟

ہم کو بدستور اپنے کاموں میں سرگرم رہنا چاہیے' ہم اگر تاجر ہیں تو تجارت کرینگے' اگر معلم ہیں تو درس دینگے - لیکن جب پانچ وقت مسجدوں میں جمع ہونگے تو ہماری انجمن منعقد ہوگی' اور سرگرم تقریروں کی جگہ ہمارے اندر سے آتش الہی کی چنگاریاں نکلکر ایک دوسرے کے دلوں سے ٹکرائیں گی -

ہم کو ہمیشہ اپنے کاموں کیلیے روپیہ کی تلاش ہوتی ہے' اور اسکے لیے فنڈ قائم کرنے کا اعلان کرتے ہیں' یہ بھی وہی راہ " تاسیس " ہے - حالانکہ فریضۂ زکواۃ کا ایک قدیمی حکم ہمارے پاس موجود ہے' اگر تاسیس کو چھوڑکر تجدید کریں' تو ہمارے پاس کروروں روپے کا ایک بیت المال ہر وقت موجود رہے -

بڑی بد نصیبی یہ ہے کہ ہم جب کبھی کسی کام کے لیے اُٹھتے ہیں تو ہمارا منتہاء فکر اُس سطح سے بلند نہیں ہوتا جو برسوں سے ہمارے سامنے ہے - وہی عام انجمنوں کے قواعد' وہی ان کے نظام' وہی ان کے عہدہ داروں کی کشمکش کی رسم عام جو ہر شخص کے سامنے موجود ہے' سامنے آجاتی ہے' اور کبھی کوشش نہیں کرتے کہ رسم عام سے الگ ہوکر اپنی کوئی راہ پیدا کریں' مرحوم (نظیری) کو اپنے زمانے کی شکایت تھی :

خلاف رسم دریں عہد فرق عادت داں
کہ کارہاے چنیں از شمار بوالعجبی ست !

اصل راز اسمیں یہ مضمر ہے کہ اس طریق کو اختیار کرے تو کون کرے ؟ آجکل بالعموم جو لوگ ارباب عمل و موسسین دعوۃ ہیں' اگر وہ احیاء و تجدید اعمال اسلامیہ کیلیے اُٹھیں تو پہلی مصیبت اُنہیں یہ پیش آئے کہ خود اپنے آپ کو اُس دعوت کا مخاطب بنانا پڑے' اور بھلا اس دور تمدن و تہذیب میں اس وحشت و ہمجیت کے لیے کون طیار ہوسکتا ہے ؟

خلاصۂ مباحث گذشتہ

اب بہتر ہوگا کہ " حزب اللہ " کے مقاصد اور طریق عمل کو پیش کرنے سے پہلے دفعہ وار اپنے خیالات کو بطور خلاصۂ بحث کے پیش کردوں' تاکہ بیک نظر سامنے آجائیں' اور ارباب فکر کو غلط فہمیوں سے دو چار نہ ہونا پڑے :

(۱) مسلمانوں کے مساعی و مجاہدات کا نصب العین حفظ کعبہ نہیں بلکہ حفظ عالم ہے' اور یہ بغیر اس کے ممکن نہیں کہ وہ اپنے اعمال و افعال میں ایک آخری تبدیلی کرکے' احکام الہی پر عمل پیرا ہوکے' اپنے قلوب و نفوس کا تزکیہ کرکے' اپنے وجود کو اللہ اور اس کے دین مبین کے حوالے کرکے' اپنے تئیں اسوۂ حسنۂ ابراہیمی و محمدی (علیہما السلام) کا پیرو بنالیں' امر بالمعروف' نہی عن المنکر' دعوۃ الی الحق' قیام صلوۃ' ایتاء زکواۃ' اور جمیع

اسي میں تمام قوتیں صرف نہ کرڈالو ' اور اصلي راہ فوز و فلاح کو بھي تلاش کرو -

میں جو کچھہ کہہ رہا ہوں ' ممکن ہے کہ ابھی لوگ نہ سمجھیں ' اور بہت ممکن ہے کہ بہت سي جلد باز و بے خبر طبیعتیں غلط فہمیوں اور شبہات و وساوس کی شکار ہوں - لیکن الحمد للہ کہ وہ وقت دور نہیں ' جب لوگ سمجھیں گے ' اور جو آواز آج میرے منہ سے نکل رہي ہے ' اطراف عالم اسلامي سے اس کي صدائیں آٹھیں گي - بشرطیکہ ہمارے لیے گرکر ابھرنا ابھي باقي ہے ' اور بشرطیکہ اٹھانے والے کا ہاتھہ بڑھچکا ہے ! و اللہ یہدي من یشاء الی صراط مستقیم -

تاسیس یا تجدید ؟

جس شے کو میں مسلمانوں کا فراموش کردہ مقصد حیات سمجھتا ہوں ' اور جس بھولي ہوئي بات کو ازسر نو یاد دلادینے کے لیے بے قرار ہوں ' مجھے الزام نہ دیجیے اگر میں اُسے بار بار دہراؤں - لیکن میں ایک حد تک دہرا چکا اور زندگي رہي تو ہزاروں مرتبہ دہراؤنگا - لیکن اب ختم مقالہ سے پہلے چاہتا ہوں کہ ایک دقیق مگر اصل اصول کي طرف اشارہ کردوں - اس وقت سرسری اشارے پر قناعت کرونگا ' مگر آیندہ بصورت مستقل اسکي تفصیل ضروري -

منجملہ اُن عظیم ترین اختلافات کے ' جو مجھہ میں اور کار فرمایان عمل میں ہے ' ایک اصولي اختلاف یہ ہے کہ وہ آج جب کبھي کسي کام کے لیے اُٹھتے ہیں تو چاہتے ہیں کہ راہ " تاسیس " اختیار کریں ' اور میں اللہ کي بخشي ہوئي بصیرت کي بنا پر مسلمانوں کے لیے اُن کے اعمال ملي میں سے کسي شاخ کے لیے بھي " تاسیس " کي ضرورت نہیں سمجھتا ' بلکہ صرف " تجدید " کي - اور اس بارے میں الحمد للہ ! اس درجہ متعصب و متقشف ہوں کہ ایک لمحہ کے لیے بھي اپني راے میں متزلزل نہیں ہوسکتا -

" تاسیس " کے معني ہیں کسي کام کي از سر نو بنیاد رکھني ' اور " تجدید " کہتے ہیں کسي پیشتر سے موجود شے کو دوبارہ زندہ کرنے ' اور اس کي گم گشتہ رونق و حیات کے واپس لانے کو -

کسي زمین پر ایک نئي عمارت کي بنیاد رکھیے تو یہ " تاسیس " ہے ' لیکن اگر ایک عمدہ عمارت پیشتر سے موجود ہے ' اور امتداد زمانہ و غفلت نگراني کي وجہ سے ویران ہوگئي ہے - آپ اسکي شکست و ریخت کردیں ' اور جو اینٹ جس جگہ سے نکل گئي ہے ' پھر وہیں جمادیں ' تو یہ " تجدید " ہوگي -

میرا عقیدہ ہے کہ آج حیات ملت و حصول عظمت ملي کے لیے مسلمانوں کو اپنے اعمال کي کسي شاخ میں بھي " تاسیس " کي ضرورت نہیں ' بلکہ صرف " تجدید " کي ضرورت ہے کہ جن اصولوں کو ہم نے بھلا دیا ہے ' ان کو دوبارہ زندہ کریں ' اور جس متاع کو حاصل کرکے گم کردیا ہے ' اس کے سراغ میں پھر نکلیں - ہمارا جیب و دامن آج کي طرح ہمیشہ خالي نہ تھا - اگر آج اوروں کے پاس لعل و جواہر ہیں ' تو ہمارے پاس بھي اس کي کانیں تھیں - آج اگر ہم مفلس ہیں تو دوسروں کے لعل و جواہر کو نظر حسرت و طمع سے دیکھنے کي ضرورت نہیں ' ہم کو اپني گم کردہ کانوں کے سراغ میں نکلنا چاہیے ' جن کي دولت لازوال تھي اور ہمیشہ لازوال رہیگي -

روشني کے تم بھي متلاشي ہو اور میں بھي - اس لحاظ سے ہم دونوں کا مطلوب و مقصود ایک ہي ہے - لیکن پھر مجھہ میں اور تم میں اختلاف حال کا ایک سمندر حائل ہے - تم دوڑتے ہو ' تا غیروں کے ٹمٹماتے ہوے چراغوں سے اپنا چراغ روشن کرو - یا لکڑي چنتے ہو ' تاکہ اُنہیں جلاکر ایک نئي انگیٹھي مشتعل کرو ' لیکن میں روتا ہوں کہ بادشاہ کے لڑکے کے لیے کسي سوداگر کي الماري پر للچائي ہوئي نظر ڈالنا مناسب نہیں - میں پوچھتا ہوں کہ وہ تمہاري شمع کیا ہوئي ' جسکی روشني سے تمہارے گھر کا کونہ کونہ منور تھا ؟ دوسروں کے ہاں کیوں جاتے ہو ؟ لکڑیاں چن کر نئي آگ کیوں سلگانا چاہتے ہو ؟ اُسي شمع کو کیوں روشن نہیں کرتے ؟ یہ کیسي بد بختي ہے کہ جن کے پاس کافوري شمعیں موجود ہوں ' وہ کسی کے جھونپڑے کے دیا کو نظر حسرت سے دیکھیں ؟

اللہ نور السماوات والارض ' مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح ' المصباح فی زجاجۃ ' الزجاجۃ کانہا کوکب دري یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ ' یکاد زیتہا یضيء ولولم تمسسہ نار ' نور علی نور ' یہدی اللہ لنورہ من یشاء ' ویضرب اللہ الامثال للناس ' واللہ بکل شيء علیم - (۳۶ : ۲۴)

" اللہ ہی کے نور سے آسمان اور زمین کی روشني ہے - اسکے نور کی مثال ایسی سمجھو ' جیسے ایک طاق ہے ' طاق میں ایک چراغ ' اور چراغ ایک بلور کي قندیل میں وہ قندیل اسقدر شفاف ہے ' گویا موتی کی طرح چمکتا ہوا ایک درخشندہ ستارہ - پھر اُس چراغ کی روشني ایک ایسے شجرۂ مبارکۂ زیتونی کے تیل سے ہے ' جو نہ مغربی ہے اور نہ مشرقی - اُسکے تیل میں یہ ایک عجیب خاصیت ہے کہ اپنے مشتعل ہونے میں وہ آگ کا محتاج نہیں - آگ اُسے نہ بھی چھوے تاہم وہ آپ سے آپ جل اُٹھے گا - اس کے نور کا حال کیا کہا جاے کہ وہ تو نور علی نور ہے - اور اللہ کے ہاتھہ میں ہے کہ وہ جس کو چاہے اپنے اِس نور کی طرف ہدایت بخشدے - یہ چراغ کا بیان در اصل ایک مثال تھی ' اور اللہ لوگوں کے سمجھنے کیلیے مثالیں بیان کرتا ہے ' اور وہ ہر شے کی حالت سے واقف ہے "

اسلام ایک آخري دین الہی تھا ' جس نے نہ صرف احکام شریعت ہی میں ' بلکہ حیات قومی کی ہر شاخ میں ہم کو سب سے آخر اور سب سے بہتر اصول دیدیے ' اور دنیا خواہ کتني ہی بدل جاے ' لیکن آزما لیا جا سکتا ہے کہ اُن اصولوں کی صداقت کو بدلنے کی ضرورت نہیں ۔ اُسکا اعلان عام تھا :

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا - (۵ : ۵)

آج کے دن تمہارے لیے تمہارے دین الہی کو کامل کردیا ' اپنی نعمتیں تم پر تمام کردیں ' اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا کہ وہ انسان کے فلاح کونین کے لیے کامل ترین شریعۃ الہیہ ہے -

" تکمیل دین " اور " اتمام نعمت " کي اگر تشریح کروں تو دفتر کے دفتر مطلوب ' اور لوگ اتني ہی تمہید سے نالاں اور حرف مقصد کیلیے بیقرار : وخلق الانسان من عجل - تکمیل دین کے لیے ضروري تھا کہ ہمیشہ کے لیے اسکے پیرو اپنی تمام اصولي ضروریات میں مستغني اور بے پروا ہوجائیں ' اور انکو کسی نئی تلاش اور نئے اصولوں کی جستجو کی ضرورت باقی نہ رہے - پھر " اتمام نعمت " کا لفظ کہکر بتا دیا کہ جو اصول اُنہیں دیے گئے ہیں ' وہ چونکہ آخري ہیں ' اس لیے اعلی ترین بھی ہیں ' اور اب اُنکے پاس زر و جواہر کی کانیں مہیا ہوگئی ہیں ' پس انکو اوروں کے خزف ریزوں پر للچانے کی ضرورت نہ رہی -

رکہتا بلکہ بمرور زمانہ اور بہ اسباب متوارث قد و قامت میں بیرونی زیادات سے بڑھتا رہتا ہے -

اسقدر تمہید کے بعد ہم اصل مضمون پر نظر ڈالتے ہیں :

حیات کی تعریف

یہ زندہ ہے یا مردہ ؟

یہ وہ سوال ہے جو ہم کسی چیز کو زمین پر پڑا دیکھکر اپنے ساتھی سے کرتے ہیں - اس سوال کے ساتھہ جو فعل ہم سے سرزد ہوتا ہے' وہ اوس چیز کا ہلانا ہوتا ہے' اور جب ہم اوسکے اعضاء میں کوئی حرکت نہیں پاتے تو فوراً اُسے مردہ کہہ اوٹھتے ہیں -

یہ خیال عوام پر اسقدر حاوی ہے کہ وہ حیات اور حرکت کو لازم و ملزوم تصور کرتے ہیں -

لیکن غائر نظر کے بعد ہمکو اسکی غلطی صاف معلوم ہو جاتی ہے - اگر حرکت ہی حیات کی پہچان ہے' تو پھر دریا میں بھی حباب ہے' کیونکہ اوس میں بھی حرکت نمایاں ہے - ہوا میں بھی حیات ہے کیونکہ اوسکی حرکت کا احساس ہمکو ہر گھڑی اور ہر لمحہ ہوتا ہے - پس اس سے ثابت ہوا کہ حرکت کوئی معیار حیات نہیں ہوسکتی - ہم کو تو ایسی تعریف چاہیے' جو حوادث عالم کے ہر طبقۂ اجسام ذی حیات پر جامع و حاوی ہو -

انسان چونکہ درجے میں سب سے بلند ہے' اسلیے ہم حیات کی تعریف اون حالات کو دیکھتے ہوے تلاش کرتے ہیں جو اوسی سے متعلق ہیں - یہ تعریف تمام دوسرے درجات پر بھی جامع ہوگی - انسان میں عقل اور جسم' دو متغائر چیزیں پائی جاتی ہیں' اور ہم انہی سے حیات کی تعریف بناتے ہیں - عقل کی جان استدلال ہے' اور جسم کی نشوونما' اور یہی وہ چیزیں ہیں' جن میں ہم حیات کی تعریف تلاش کرتے ہوے روانہ ہوتے ہیں -

اس سفر میں پہلی بات جو ہم ان دونوں پر صادق پاتے ہیں' وہ یہ ہے کہ دونوں تغیرات کے طریقے ہیں - بغیر تغیر کے غذا خون نہیں بن سکتی' اور نہ خون ریشہ - اسی طرح بغیر تغیر کے کسی خیال سے بھی کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا - غذا سے خون بننا اور خون سے ریشہ کی تولید' یہ تو ایک صاف بات ہے' لیکن کسی نتیجہ کے لیے خیالات میں تغیرات کا ہونا اولاً کسیقدر عجیب سا معلوم ہوتا ہے' مگر ہم مثال میں اسکو واضح کردیتے ہیں -

آپکے سامنے ایک شے پڑی ہے - آپکو اوسکی ماہیت اور خواص معلوم کرنے کا خیال پیدا ہوتا ہے' آپ اوسکو وزن کرتے ہیں' اسکی سختی نرمی معلوم کرتے ہیں - رنگت دیکھتے ہیں' مزہ چکھتے ہیں' اور اسی طرح اُسکے دوسرے خواص بھی یکے بعد دیگرے معلوم کرتے جاتے ہیں - اسطرح آپ کے پاس معلومات کا ایک ذخیرہ جمع ہوجاتا ہے اور آپ اُن سے نتائج مستنبط کرتے ہیں -

ظاہر ہے کہ اگر خیالات میں تغیر واقع نہوتا رہتا تو اسقدر معلومات بھی حاصل نہوتیں - کہا جالیگا کہ ایسے تغیرات ہم غیر ذی حیات مادہ میں بھی پاتے ہیں' جو ہمیشہ حرارت میں' رنگ میں' اور قد و قامت میں گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں لیکن ذرا سے غور کے بعد معلوم ہوجائیگا کہ جن تغیرات کو ہم ذی حیات مادہ سے متعلق کر رہے ہیں وہ ان تغیرات سے بالکل مختلف ہیں - ہمارے ذی حیات مادہ کے تغیرات مسلسل ہیں - غذا سے لیکر اُسکے ریشہ بننے تک جس قدر تغیرات پیش آتے ہیں' وہ سب مسلسل ہیں - چبانا' نگلنا' معدہ کی رطوبت میں حل ہونا' جگر کے عروق سے ملکر صاف ہونا' اور پھر خون بنکر ریشہ بننا' یہ سب ایک سلسلہ میں بندھے ہیں - یہی حال استدلال کا ہے اور ہماری اوپر کی لکھی ہوئی مثال یہاں بھی صادق آتی ہے -

مگر ذی حیات مادہ کے تغیرات صرف مسلسل ہی نہیں ہیں بلکہ سلسلہ در سلسلہ ہیں - مثلاً معدہ دوران ہضم میں نگلی ہوئی غذا کے ساتھہ مصروف کار ہے' یعنی رطوبت پیدا ہو رہی ہے' اور غذا اوسمیں حل ہوتی جاتی ہے - یہاں معدہ تو اپنے کام میں مصروف ہے' اور وہاں امعا اپنے کام میں - یہاں غذا ہضم ہو رہی ہے' وہاں پہلی ہضم شدہ غذا خون بنکر ریشوں میں تبدیل ہورہی ہے - غرضکہ صرف ایک ہی سلسلہ نہیں چل رہا' بلکہ اور بھی سلسلے جاری ہیں -

یہی حال استدلال حالت کا ہے - صرف ایک ہی سلسلۂ خیالات نہیں ہے بلکہ اور بھی سلسلے جاری ہیں - اسکی ادنی مثال کتب بینی میں ملتی ہے - کتاب پڑھ رہے ہیں' اور مطلب سمجھتے جارہے ہیں - بحث کی برائی بھلائی بھی خیال میں آرہی ہے' اور اسکے متعلق دوسرے مصنفین کی رایوں کا بھی لحاظ ہو رہا ہے - گویا کئی سلسلے ایک ساتھہ جاری ہیں - پڑھنا' مطلب کا سمجھنا' تنقید کرنا' دوسرے مصنفین کی رایوں کا موقع بموقع لحاظ رکھنا وغیرہ وغیرہ -

انہی دونوں پیش نظر امور پر زیادہ غور کرتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تغیرات نہ تو مکرر ہوتے ہیں' اور نہ یکساں' بلکہ نہایت مختلف' اور بلا لحاظ تقدم اور تاخر - اپنے ہی نفس کی حالت دوران غور و خوض و استدلال میں دیکھیے' کیا ہوتی ہے ؟ بار بار ایک ہی سی حالت محسوس نہیں ہوتی بلکہ ہر وقت نئی - مجھکو یاد نہیں کہ ایک مرتبہ بھی کبھی کیفیت حس نفس' ایک ہی بات پر' مختلف اوقات میں غور کرتے ہوے مکرر یا یکساں رہی ہو - لیکن غیر ذی حیات اشیاء میں جسقدر بھی انفعال واقع ہوتے ہیں' وہ یکساں اور مکرر ہوتے ہیں - طبعی' کیمیاوی' کہربائی' مقناطیسی' دخانی وغیرہ بے شمار افعال اوسی ایک ہی حالت اور کیفیت کے ہمیشہ صادر ہوتے ہیں' جو انکو آپسمیں متمیز کرتی ہے -

یہیں ہم کو ذی حیات اور غیر ذی حیات اشیاء میں ایک نمایاں فرق ملتا ہے - یہ فرق اوسوقت اور بھی نمایاں ہوجاتا ہے جب ہم مختلف تغیرات کو باہم متصل دیکھتے ہیں' یہ تغیرات گو کیسے ہی مختلف ہوں' مگر ایک دوسرے کے ساتھہ کچھہ اسطرح بندھے ہوے ہیں کہ ایک کے روکدینے سے دوسرے بہت سے رک جاتے ہیں - مثلاً سانس لینا روکدیا جاے تو دوران خون مع اپنے بہت سے ہمرکاب انفعال کے بند ہوجاتا ہے - رنج و غم اور جوش و اشتیاق کا غلبہ' بھوک پیاس کسطرح دور کردیتا ہے ؟ دماغ' دل' گردہ' سب پر انکا اثر پڑتا ہے - حافظہ پر زور ڈالیے معاً آپ کو بہت سے واقعات یاد آجائینگے -

اسطرح حیات سلسلہ در سلسلہ لیکن مختلف تغیرات کے ایک مجموعہ کا نام ہے -

توضیح مزید

لیکن یہ تعریف بھی جامع نہوگی جب تک ہم ان تغیرات کی کوئی حد نہ مقرر کر دیں - ہمکو بہت نہیں تو کچھہ ایسے سلسلہ ہاے تغیرات ملینگے جو مختلف بھی ہیں اور سلسلہ در سلسلہ بھی - مثلاً برف کا پہاڑ جو ایسے تمام تغیرات کا اظہار

مذاکرۂ علمیہ

مقاصد حقیقیۂ اسلامیہ کی تجدید کریں ' اور اس طرح پھر اپنے تئیں اس فرمان الہی کا مستحق بنادیں کہ " الذین ان مکناهم فی الارض اقاموا الصلوۃ ' و اتوا الزکوۃ ' و امروا بالمعروف ' ونهوا عن المنکر - اگر انھوں نے ایسا کیا تو پھر زمین کی وراثت اور دین الہی کی قیام قطعی ہے ' کیونکہ انکی گذشتہ عظمت و فتح یابی انہیں اعمال پر مشروط تھی : وکان وعداً مفعولا -

(۲) پس محض روپیہ کا جمع کرنا ' اور خدمت کعبہ کے نام سے کسي انجمن کا قائم ہونا گو مفید ہے ' لیکن چونکہ محض اس سے مسلمانوں کے اندر کوئي انقلاب و تبدیلي پیدا نہیں ہوسکتي ' اور خدمت کعبہ کوئي اصل نصب العین نہیں ' اسلیے وہ کافي نہیں -

(۳) انجمن خدام کعبہ اگر مقاصد بالا کو اپنے اندر شامل بھي کرنا چاہے تو نہیں کرسکتي - اسکے دو سبب ہیں :

(الف) انجمن کا مقصد اصلي کسي اسلامي خدمت کے لیے روپیہ جمع کرنا ہے ' اور روپیہ جب ہي جمع ہوسکتا ہے ' جبکہ ایک بہت بڑي اور وسیع جماعت اسمیں شامل ہو - پس اگر انجمن کے شرائط ممبري میں کوئي قید سخت پابندي احکام اسلامي یا انقلاب زندگي کي ہوتي ' تو ظاہر ہے کہ بہت تھوڑے لوگ اس میں پورے اتر سکیں گے ' اور ایسا ہونا لازمي و ناگزیر - اور پھر ایسي حالت میں اس کا مقصد عظیمہ فوت ہوجائیگا -

(ب) مسلمانوں کے اندر تبدیلي پیدا کرنے اور ان کے اندر مجاہدانہ و جانفروشانہ ولولۂ اسلامي کي تجدید کے لیے محض کسي انجمن کا قیام اور صداؤں کا بلند کرنا بیکار ہے ' جب تک ایک جماعت اپنا عملي نمونہ پیش نہ کرے ' اور ایک اجتماعي اضطراب عمل ' اور شعلہ افروزانہ جوش کار ' دنیا نہ دیکھے ' اور بوجوہ و اسباب معلومہ انجمن خدام کعبہ میں یہ ممکن نہیں - اور اسکي تشریح غیر ضروري -

(۴) پس انجمن خدام کعبہ کو قائم ہونا چاہیے ' اور پورے زور اور قوت کے ساتھہ کہ اس طرح ایک قوت روپیہ فراہم کرنے والي اور خدمت حرمین الشریفین کا ولولہ تازہ کرنے والي بہم ہوجائیگی ' لیکن خدمت کعبہ کو اصلي مقصود و نصب العین کہکر قوم کي ہمتوں کو پست نہیں کرنا چاہیے ' اور اسلام کے مقررہ اور اعلان کردہ نصب العین حقیقي کو صدمہ پہنچانا نہیں چاہیے - اور یہ بصراحت کہنا چاہیے کہ اصل شے اعمال میں تبدیلي اور اپني قوتوں کو وقف جہاد فی سبیل اللہ کرنا ہے -

(۵) جب یہ مراتب سامنے آگئے ' تو ان سے صاف نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اصل کار ابھی باقي ' اور منزل مقصود کا نشان بدستور ناپید ہے -

(۶) اس کے لیے ضرورت ہے ایک ایسی جماعت کي ' جو مقاصد مذکورۂ بالا کو اپنا مقصد عمل بنائے - اور ہم سب کو انتہائی سعی کرني چاہیے کہ اللہ تعالے ہمیں اس کي توفیق دے - جماعت " حزب اللہ " سے مقصود صرف یہی ہے - اور انشاء اللہ العزیز کسي آیندہ نمبر میں اسکے تمام اغراض کی تشریح آپ ملاحظہ فرما ئیں گے

فلسفۂ حیات و ممات

انر: مسٹر مسعود احمد عباسي

(۱)

تمہید

مادہ

آپ کے سامنے ہزارہا چیزیں ہیں - شکلیں بھي ان کي مختلف ہیں اور رنگ بھي ان کے مختلف - کوئي زہر ہے تو کوئي تریاق - غور کیجیے ' ان میں کونسي بات مشترک ہے ؟

غور کرنے والے کہینگے کہ وزن میں اگرچہ کوئي شے ہلکي اور بھاري ہے لیکن وزن سے خالي کوئي نہیں -

مگر ہم کو روزانہ روشني اور تاریکي ' گرمي اور سردي سے واسطہ پڑتا ہے - کیا ان میں بھي وزن ہے ؟ کیا روشني میں کسي شے کا وزن اور ہوتا ہے اور تاریکي میں اور ؟ کیا حرارت پا کر کسي چیز کا وزن سردي کي حالت سے بڑھہ یا گھٹ جاتا ہے ؟

ان سب سوالوں کا جواب ہمکو نفي میں ملتا ہے ' اور ہم وزن دار اشیاء کو مادي اور بے وزن اشیاء کو غیر مادي کہتے ہیں - لہذا ہر وہ چیز جس میں وزن ہے ' مادہ ہے -

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وزن خود کیا شے ہے ؟ حقیقۃً یہ کوئي چیز نہیں ' بلکہ جس طرح اسکولوں کي رسن کشي میں ایک جماعت دوسري جماعت کے مقابلہ میں زور کرتي ہے اور اوسوقت ہر فرد کو قوۃ کشش کا احساس ہوتا ہے ' ٹھیک اسي طرح ہمکو کسي شے کے اوٹھاتے ہوے ایسي ہي کسي قوۃ کا احساس ہوتا ہے - یہاں ایک جماعت کي بجاے زمین ہے اور دوسري جماعت کي جگہ ہم خود - رسے کي جگہ وہ شے ہے جسکو ہم اوٹھاتے ہیں اور وزن ایک کشش ہے ' جو زمین کي کشش کے خلاف عمل کرنے سے ' ہمکو محسوس ہوتي ہے -

مادہ کے اقسام

تجارب اور مشاہدات بتاتے ہیں کہ موجودات عالم کے دو درجے یعني نباتات اور حیوانات ' تغذیہ اور تنمیہ کے لیے ایک اندروني نظام رکھتے ہیں ' اور جب تک یہ نظام قائم رہتا ہے ' انکي سرسبزي اور شادابي بھي قائم رہتي ہے - کسی درخت کي چھال کے نیچے کا حصہ ' جسکے ذریعہ پیے ہوے عروق واپس ہوتے ہیں ' کاٹ ڈالیے اور پھر دیکھیے کہ ساري شادابي کسقدر جلد غائب ہوجاتي ہے ؟

کیا پتھر کو دور کردینے کے بعد بھي آپ چمک دمک میں کوئي تبدیلي دکھا سکتے ہیں ؟ نہیں کبھي نہیں - یہیں ہمکو دو قسم کے مادوں کا پتہ چلتا ہے : ایک ذي حیات ' دوسرا غیر ذي حیات -

ذي حیات مادہ وہ ہے ' جو پرورش کے لیے کوئي اندروني نظام رکھتا ہے ' اور غیر ذي حیات وہ ہے ' جو ایسا کوئي نظام نہیں

شئون عثمانیہ

موتمر مالی

تاوان جنگ

قارئین کرام کو یاد ہوگا موتمر السلم (پیس کانفرنس) میں طے ہوا تھا کہ تاوان جنگ کے مسئلہ پر اس موتمر مالی میں غور کیا جائیگا ' جو دیون عثمانیہ کے لیے پیرس میں منعقد ہوگی - حلفاء بلقان کو اس موتمر میں شرکت اور نہ صرف شرکت بلکہ بولنے کا حق بھی دیا گیا تھا -

اس مسئلہ میں نفس استحقاق کے علاوہ ایک اہم نقطہ بحث یہ بھی ہے کہ کہاں سے دیا جائے ؟ حلفاء اسکے متعلق دو تجویزیں پیش کرتے ہیں - ایک یہ کہ یہ رقم چنگی کے اس تین فیصدی اضافے سے ادا کیجائے جو دول نے اصلاح مقدونیہ کے لیے منظور کیا تھا - دوسرے یہ کہ اس ضرورت سے سلطنت عثمانیہ ۱۶۰ ملین پونڈ قرض کرلے ' اور اس قرض کی ضمانت میں یہ اضافہ مکفول کردیا جاے - مجوزہ موتمر مالی کے جلسے پیرس میں ہورہے ہیں - ۲۵ - جون کے جلسے میں جبل اسود کے وکیل نے تاوان جنگ پر ایک تحریر پڑھی ' اس تحریر میں ان ضروریات پر بہت زور دیا گیا تھا جنکی وجہ سے (عدم استحقاق کی صورت میں بھی !) حلفاء کے لیے تاوان جنگ کا ملنا ازبس ضروری ہے -

تحریر کی تلاوت جب ختم ہوچکی تو عثمانی وکلا نے نہایت سختی کے ساتھہ اعتراضات کیے -

جبل اسود کے وکیل نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ موتمر السفراء میں تاوان جنگ سے اصولاً اتفاق کیا جا چکا ہے -

یہ غلط بیانی غالباً اعضاء موتمر کو مرعوب کرنے کے لیے کی گئی تھی ' اور اگر نامہ نگار نوی پریس کا قیاس غلط نہیں تو دوسری تجویزوں کی طرح اتحاد مثلث کی وزارتہاے خارجیہ کی سازش کا نتیجہ تھی - بہر حال ہوا یہ کہ اس روایت پر اتحاد مثلث کے تمام وکلا مہر بلب رہے ' لیکن ائتلاف مثلث کے سرخیل یعنی جرمنی کے وکیل نے نہایت شد و مد سے تکذیب کی - اس نے کہا کہ میں بوثوق کہہ سکتا ہوں کہ کم ازکم جرمنی حکومت نیز کسی جرمن وکیل نے کبھی بھی تاوان جنگ کی تجویز سے اتفاق نہیں کیا -

حلفاء بلقان کو اگر تاوان جنگ دلایا گیا تو اس سے دولت عثمانیہ کی حالت بد سے بدتر ہوجائیگی ' اور پھر اس صورت میں ان ضمانتوں کے دینے کے قابل نہ رہیگی جو بغداد ریلوے کے واسطے اس سے طلب کی جا رہی ہیں - اس سے قطع نظر دولت عثمانیہ میں حلفاء بلقان اور نتیجۃ روس کی مداخلت بڑہ جائیگی -

یہ اسباب ہیں جنکی بناء پر جرمنی اور نہ صرف جرمنی بلکہ آسٹریا اور اٹلی کو بھی تاوان جنگ سے اختلاف ہے -

روس کو قدرۃً حامی ہونا چاہیے ' فرانس کہ فنا فی مرضات الروس ہے ضرور روس کے ہم آہنگ ہوگا -

معاہدہ کویت سے قبل انگلستان کی پالیسی پر ایک حجاب کثیف پڑا ہوا تھا ' مگر حلقات سیاسیہ کے آراء و قیاسات سخت متضارب و متعارض تھے -

بعض اہل الراے کو امید تھی کہ کم از کم اس موقع پر انگلستان عثمانیوں کی ضرور ہی پاسداری کریگا - نہ صرف اسلیے کہ اس سے اسکی وفاداری کے دعاوی کے و مبلغین کو ایک موقع تازہ حاصل ہوگا ' بلکہ اسلیے بھی کہ ابھی کویت پر انگلستان کے حقوق کو دولت عثمانیہ نے تسلیم نہیں کیا ہے ' اور چونکہ دولت عثمانیہ کے تسلیم کیے بغیر یہ حقوق یورپ کے نزدیک " قانونی " نہیں ہوسکتے اسلیے یک گونہ ترکوں کی ملاطفت و دلداری ضروری ہے ' مگر دوسرے اہل نظر کی یہ راے تھی کہ انگلستان یورپ کے دیو کی مخالفت کبھی گوارا نہ کریگا ' اور تسلیم حقوق کے لیے کوئی فرنگیانہ تدبیر اختیار کریگا -

معاہدہ کویت ہوچکا ہے ' اور ڈاکٹر ڈیلن نامہ نگار ڈیلی ٹیلیگراف کی راے دفتر خارجیہ کے اسرار و خفایا کے علم پر مبنی ہے تو اب انگلستان کے ہاتھہ ترکوں کے بدلے فرانس اور روس کے ہاتھہ میں ہیں ! - اخفا کا پردہ پڑا ہوا ہے جو غالباً عین وقت پر اُٹھیگا -

تاوان جنگ کا مسئلہ ہنوز غیر منفصل ہے ' اس عدم انفصال کے لیے شکریہ کا مستحق (اگر ہو تو) جرمنی ہے ' ورنہ اگر صرف انگلستان کے اتفاق پر موقوف ہوتا تو غالباً - ایم - سازانوف کی ایک جنبش ابرو کم سے کم حسب دلخواہ فیصلہ کرچکی ہوتی -

ترک و عرب

المؤتمر العربي

ترکوں اور عربوں کی باہمی بے لطفی کے متعلق خود ترکوں نے جو خیالات ظاہر کیے ہیں اُن کا ماحصل یہ ہے :

دولت عباسیہ اور دولت عباسیہ کے ساتھہ خلافت عربیہ کا چراغ اس آندھی نے گل کیا تھا ' جو سنہ ۶۵۶ - میں صحراے تاتار سے اٹھی - تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے - عمل کے جواب میں رد عمل کی تیاریاں ہیں ' اور اب عرب سے ایک طوفان باد بپا ہو رہا ہے - تاکہ اس خاندان تاتاری کی یادگار اور آخرین خلافت اسلامیہ یعنی دولت عثمانیہ کے شیرازہ کو برہم کردے - لاقدر اللہ -

یہ صحیح ہے کہ لامرکزیت پس ماندہ اقوام کے لیے آب حیات ہے ' مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ سم قاتل بھی ہے - اسلیے پہلا سوال یہ ہے کہ اسکی طلب میں جو لوگ سرگرداں ہیں انہوں نے پہلے اسکی مقدار خوراک ' طریقۂ استعمال ' اثناء استعمال میں ممنوعات و محظورات اور ممد و معاون اشیاء کے متعلق بھی واقفیت بہم پہنچالی ہے ؟ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ تلوار کا ہاتھہ میں لینا جسقدر آسان ہے اتنا ہی اسکا چلانا دشوار ہے - عرب نے دبستان سیاست کی ابھی ابجد بھی ختم نہیں کی ہے -

کرتا ہے - یعنی تغیر آب و ہوا سے ہمیشہ بڑھتا گھٹتا بھی رہتا ہے - نقل وحرکت بھی کرتا ہے - پانی کی دھار بھی جاری کرتا ہے - حرارت کی کمی بیشی کا اظہار بھی کرتا ہے - گویا ذی حیات اشیاء کی طرح بڑھنا ' گھٹنا ' تغیرات مزاج ' تغیرات رفتار ' تغیرات اخراج ' وغیرہ وغیرہ سلسلہ ہاے مختلفہ کا اظہار کرتا رہتا ہے - با ایں ہمہ یہ بالکل ممکن ہے کہ سالہا سال کے لیے یہ تمام سلسلے بہ تغیر آب و ہوا بند کردیے جائیں ' لیکن پھر بھی سلسلوں کے پھر کبھی ظاہر ہوجانے کی قابلیت میں ذرا بھی کمی واقع نہ ہو - یا اسکے برخلاف یہ سلسلے اپنی حالت اور کیفیت میں بجنسہ جاری رہیں' اور بڑھنا بالکل بند ہوکر پہاڑ کو معدوم کردے -

یہاں جو فرق ہم ذی حیات اور غیر ذی حیات میں پاتے ہیں ' وہ یہ ہے کہ غیر ذی حیات اشیا میں یہ تغیرات غیر محدود اور بے پایاں ہیں ' مگر ذی حیات میں محدود - یہ ایک عظیم الاثر فرق ہے جو ذی حیات اور غیر ذی حیات اشیاء میں پایا جاتا ہے ' اور اب ہم حیات کی تعریف اسطرح کرتے ہیں کہ یہ " سلسلہ در سلسلہ ' لیکن مختلف تغیرات کے ایک محدود مجموعہ کا نام ہے" -

لفظ " ایک " یہاں غیر موزوں ہے ' کیونکہ اس سے مترشح ہوتا ہے کہ کوئی مجموعہ ایسا اور بھی ہوسکتا ہے ' جو ذی حیات مجموعے کے علاوہ ہے ' لہذا ہم اسکو بھی ترک کردیتے ہیں ' اور اب حیات کی تعریف یوں کرتے ہیں کہ " یہ سلسلہ در سلسلہ ' لیکن مختلف تغیرات کے مخصوص اور محدود مجموعہ کا نام ہے" -

ایک اور مرحلہ ابھی باقی ہے

ہم نے حیات کی تعریف ڈھونڈنے میں صرف اندرونی تغیرات کا لحاظ رکھا ہے' اور اسلیے یہ ابھی ناقص ہے' کیونکہ جبتک بیرونی تغیرات کا انطباق اندرونی تغیرات پر نہ کیا جاے ' حیات قائم نہیں رہ سکتی -

اسکی ہزاروں مثالیں ہمارے روزمرہ کے تجارب میں ملتی ہیں -

مچھلی کو پانی سے علحدہ کردیجیے ' اور پھر دیکھیے کہ صرف بیرونی تغیرات کے بدل دینے کی وجہ سے اسکا اندرونی نظام کسقدر جلد بگڑجاتا ہے ؟

ہوا میں سمیت پیدا کردیجیے' پھر دیکھیے کہ ہر شخص پر کیا اثر پڑتا ہے ؟ ہمارے بدقسمت ملک میں جہاں ابھی تک آب وہوا کی صفائی کا کچھہ لحاظ نہیں رکھا جاتا ' لاکھوں جانیں بدنصیب باشندوں کی ہر سال موت کے گھاٹ اوترجاتی ہیں - صرف پانی کی خرابی سے دس لاکھہ انسان سالانہ نشانۂ اجل بنتے ہیں ! اسی سے ہوا کی خرابی کے نتائج کا قیاس ہوسکتا ہے -

یہ ضروری نہیں کہ آب وہوا کا اثر فوراً ہی محسوس ہو - اکثر ایک پوری نسل کا زمانہ بھی اسکے لیے کم ہوتا ہے - موجودہ نسل کے قواے ذہنی ' دماغی ' اور جسمی صاف بتا رہے ہیں کہ یہ ایسے ہی بیرونی مضر تغیرات کا شکار ہیں - بیرونی تغیرات میں آب وہوا ہی شامل نہیں ہے ' بلکہ قلت وکثرت غذا ' اور کمی و بیشی باشندگان بھی موثر ہیں -

لہذا اس مرحلۂ نظر کے طے کرنے کے بعد ہماری حیات کی تعریف یہ ہوتی ہے کہ " وہ سلسلہ در سلسلہ ' لیکن مختلف تغیرات کا مخصوص اور محدود مجموعہ ' بشرط انطباق تغیرات بیرونی ہے " زیادہ وضاحت اور اختصار سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ " اندرونی نظام کے بیرونی نظام پر پیہم انطباق کا نام حیات ہے " یہاں نظام سے مراد وہ مجموعۂ تغیرات ہے ' جو ہم اوپر بیان کرچکے ہیں -

ممات

ممات کیا ہے ؟

یہی ' اندرونی نظام کا بگڑ جانا - عمارت شروع کرنے سے پیشتر اینٹ ' اور گارا ' تختے اور کڑیاں ' جمع کیجاتی ہیں ' اور کام شروع کیا جاتا ہے -

یہ کام کیا ہے ؟ انہی مختلف چیزونکا مناسب اور موزوں طریقہ پر لگا دینا -

مکان طیار ہو جاتا ہے - جو دیکھتا ہے تعریف کرتا ہے - ہر چیز خوشنما ہے کسی قسم کا عیب نہیں ' اور اسکا تو کسیکو گمان بھی نہیں ہوتا کہ زمانے کا ہاتھہ یا اوسکے حوادث اسکو کیسا بد شکل اور بالاخر مسمار کردینگے -

کون جانتا تھا اور کسکے شان گمان میں تھا کہ اسپین کا الحمراء ' وہ الحمراء ' جسمیں فرماں رواے غرناطہ جیسا با جبروت و شان و شوکت بادشاہ تخت نشیں تھا - وہ الحمراء ' جسکی مینا کاریاں اور گل بوٹے عجائبات روزگار میں سے شمار ہوتے ہیں' زمانے کے ہاتھوں اسقدر بدہیئت اور یہاں تک خراب و خستہ ہوجائیگا !

ہمارا نو تعمیر مکان بھی بالاخر یہی دن دیکھتا ہے - آج ایک کڑی گری اور کل دوسری - آج وہ کونہ گر گیا اور کل دالان بیٹھہ گیا - مٹی الگ اور اینٹیں الگ ' دروازہ اور کڑیاں دیمک کی نذر - ملبہ کا ایک ڈھیر پڑا ہے - راہ گیر دیکھتے چلے جاتے ہیں - کسی کو گمان بھی نہیں ہوتا کہ کبھی یہاں ایک سربفلک محل موجود تھا !!

اب صفائی شروع ہوتی ہے' اور ملبہ کو نیلام پر اوٹھا دیا جاتا ہے - دوسرے لوگ لیجاتے ہیں اور اپنی ضرورتوں میں لگا دیتے ہیں - لیکن زمانہ اپنی چکی میں ان مکانات کو بھی پیس ڈالتا ہے اور یہ سلسلہ ایسا ہی جاری رہتا ہے -

یہی حال حیات وممات کا بھی ہے - مکان کا بننا ' اور حوادث کے مقابلہ میں اپنے وجود کو قائم رکھنا ' " حیات " ہے ' اور اوسکا گر جانا ' " ممات " - لہذا ہمکو ممات کی تعریف تلاش کرنیکی ضرورۃ نہیں' حیات کی تعریف ہی میں وہ بھی مضمر ہے -

اب ہم ذی حیات اجسام پر ایک نظر اسلیے ڈالتے ہیں تاکہ وہ راز معلوم کریں ' جو اونکے نظام کی ترتیب اور انتشار کا باعث ہے -

افشاء راز !

ذی حیات اجسام پر غور کیجیے - دیکھیے ' یہ نمودار ہونے کے بعد کسطرح پھلتے پھولتے ہیں ؟ نباتات میں سے ایک درخت لے لیجیے اور حیوانات میں سے ایک جانور ' اور پھر کہیے کہ کیا ان میں سے ہر ایک کو غذا کی ضرورت نہیں ؟ - کیا غذا کا زیادہ جز انکے جسم کو نہیں لگجاتا ؟ اور کیا انکو بہت سے حوادث کا مقابلہ نہیں کرنا پڑتا ؟

یہی تین باتیں ہیں جو ہم تمام نباتات اور حیوانات پر صادق پاتے ہیں ' اور انکو دوسرے لفظوں میں یوں بیان کرتے ہیں :

(۱) حصول قوۃ - (۲) تنظیم قوۃ - (۳) صرف قوۃ -

(۱) : حصول قوۃ

یہ بہت کھلی ہوئی بات ہے - کچھہ دنوں کھانا کم کھالیے - پھر دیکھیے کیا حالت ہوتی ہے ؟ نہ بات کرنے کو جی چاہیگا' اور نہ بولنے کی جرات ہوگی - جسم میں طاقت بھی نہ رہیگی اور ایک قدم بھی نہ چلا جائیگا - یہ صرف آپ ہی پر صادق نہیں آتا بلکہ تمام حیوانات اور نباتات کا یہی حال ہے -

اپریل سنہ ۱۹۱۲ ع سے بلغاریہ میں ان معاملات کے متعلق زیادہ عملی صورت پیدا ہوگئی - کچھہ روز کے بعد ان ریاستوں میں ترکی سے مقاومت کرنے کے لیے ایک عام اتحاد ہوگیا جس کا نام " اتحاد مالک نصرانیہ " قرار پایا - یہ کل انتظام اور اتحاد اول اول محض مدافعت کی غرض سے قائم ہوے تھے ' مگر جب گرمیوں کے موسم میں کوچانہ اور برانہ میں قتل عام ہوا ' تو آخر اس اتحاد کی نوعیت تبدیل ہوگئی ' اور اب اس میں حملہ و ہجوم و پیشقدمی کی شان آگئی -

اس معاملہ میں کوئی تحریری معاہدہ نہیں ہوا تھا - البتہ سرویا کے ساتھہ ایک عہد نامہ ماہ ستمبر میں ضرور ہوا تھا ' جو سریسرا (سوئیٹزرلینڈ) میں تکمیل کو پہونچا تھا -

جبل اسود نے سب سے پہلے ترکوں کے خلاف جنگ بلقان میں ہتیار اٹھائے تھے ' اور سب کے آخر میں لڑنا بند کیا ہے - جبل اسود اس قدر کیوں پیش پیش رہا ؟ یوروپین مدبر اس مسئلے کو اب تک اچھی طرح حل نہیں کرسکے - بعض کا خیال ہے کہ اتحادیوں نے پہلے پہل جبل اسود کو اسلیے بھڑا دیا تھا کہ اول یہ پیشقدمی کرلے بعد کو وہ بھی میدان جنگ میں اتر آئینگے -

جبل اسود کے دو وزیروں نے اس جنگ کی ضرورت پر سخت زور دیا تھا ' مارٹنوچ و پلامیناز یہ (Martinoch and Plamenatz.) تھے کیونکہ ان دونوں وزیروں کی راے تھی کہ جبل اسود کے حدود کی ترسیع اقتصادی حیثیت سے نہایت ضروری ہے ' اور صرف یہی موقع ہے کہ اس سے فائدہ اٹھا کر ملک کو وسیع کیا جاسکتا ہے ' ورنہ آیندہ ایسا موقع ہرگز نہیں ملیگا -

اس چھوٹی سی ریاست کی اقتصادی حالت واقع میں بہت خراب تھی - کیونکہ روس کے بحل ھی پر اس کو قناعت کرنا پڑتا تھا بیرونی دنیا سے تعلقات قدرۃ سمندر کی طرف سے ہوتے ہیں ' اور وہ آسٹریا کے قبضہ میں تھا - اب موقعہ تھا کہ اپنا راستہ سلطنت ترکی سے جو اس کی قدیم دشمن تھی غصب کرکے نکالے -

مفتوحہ ملک کی تقسیم کا سوال اتنا اہم تھا کہ اس پر اول ہی سے غور کرکے تجویز کو قرار داد کی شکل میں لایا گیا - مناسب معلوم ہوا کہ بلحاظ قومیت رعایا ملک تقسیم ہوگا - اور یہی سب سے بہتر قاعدہ ہو سکتا تھا -

عہد نامہ برلن کے بعد سے ۳۵ - برس متواتر خونریزیونکے جو واقعات ہوتے رہیں ہیں انکو فراموش نہ کرنا چاہیے - اس وقت جو بہت سی بیجا اور بیجا شرطیں پیش کی گئیں نہیں ہم انکو یہاں قلم انداز کرتے ہیں - اس میں مربع کلومیٹر رقبہ تک درج تھا کہ فلاں ریاست کو یہ ملیگا - چونکہ معاملہ جمادات اور حیوانات کا نہیں تھا ' بلکہ انسانونکا تھا - جن کے سینوں میں دل اور دل میں جذبات تھے ' اس وجہ سے ریاستوں نے فوجی لحاظ سے تقسیم کی قرار داد مصدق مانی ' مگر یہ بات بالکل ایسی ہی تھی کہ اپنی دیرینہ فتوحات اور قومیت کا حوصلہ دے کر ہر قوم اس وقت کسی دوسرے قوم کے ماتحتی سے نکلنا چاہے - یا کیلے (فرانس کا ایک قصبہ جو پہلے انگلستان کے قبضہ میں تھا) کے باشندے انگریزی حکومت سے الحاق کی درخواست کریں - اور جغرافی حیثیت سے بلقان میں موازنۂ اقتدار کو قائم رکھا جائے - یہ ایسی بات تھی کہ بلقان میں امن و آشتی کی سبیل نہ نکلتی - کیونکہ بلغاریا کا پلہ ہمیشہ بھاری رہا ہے -

علاوہ اس کے نمایاں فوجی کارروائیوں کی بہت سی روایتیں مشہور کی گئیں - یونانی بیڑہ کی کارروائیاں نہایت شد و مد سے نمایاں کی گئیں - غرضکہ اس زمانہ کے قارئین اخبار کو یہ معاملات پڑھ کر پہلی نظر میں وہی واقعہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے جب کہ میلاد مسیح سے قبل یونان سے ایران کی لڑائی ہوئی تھی ' اور یونانی افسروں سے کہا گیا تھا کہ ہر شخص کے کام کے مطابق انعام تقسیم کردیں ' تو انہوں نے سارے انعامات اپنے ہی نام کی ذیل میں مخصوص کرلیے تھے -

ریاستوں کی فوجیں نہایت بہادری اور جوش سے لڑیں ' مگر بلغاریا کا نقصان سب سے زیادہ ہوا ہے - اس عہدنامہ کی رو سے گو بلغاریا کا زائد نقصان تو ہوا ' مگر معاہدہ کے مطابق اس کو ایک چپہ زمین بھی زیادہ نہیں مل سکتی -

فوجی اعتبار سے بھی تقسیم ملک کا لحاظ نہیں رکھا گیا خوش قسمتی سے اس قسم کی بعض تجویزیں ایسے وقت پر بدل گئی تھیں - کیونکہ اگر ایسا نہوتا تو لولی برغاس کی جنگ ہی وقوع پذیر نہ ہوئی ہوتی - جب اسطرح عملی کارروائی کے لیے میدان صاف ہوگیا - تو آخری انتظام کے واسطے قومی اصول کو قائم رکھا گیا - یہ صاف ظاہر تھا کہ اس اصول کے مطابق بلغاریا کو سب سے زیادہ ملک ملیگا -

یورپ سے ترکوں کے نکلنے سے ایک بڑا حصہ ملک کا آزاد ہوگیا - جسکو تمام مورخ اور سیاح بلا رعایت بلغاری نسل سے آباد بتاتے ہیں ' یہاں تک کہ بلغاری پادری کے تعین سے پہلے بھی مقدونیہ کو بلغاری ہی کہا جاتا تھا - بد قسمتی سے سرویا ' مانٹینگرو اور یونان کے واسطے ایسا معاملہ نہیں ہے - ابھی انکے جائز ملک سے ان کو اس وقت تک محروم رکھا جائیگا کہ مشرق ادنی کے متعلق اچھی طرح سے فیصلہ نہوجاے - جب آزادی کے دن آئینگے تب سرویا اور یونان بلغاریہ سے بڑی قومیں ہوجائینگی - اور اگر یہ قومیں اتحاد پر قائم رہیں تو انکو بلغاریہ کا دست نگر ہوکر رہنا پڑیگا -

---

درود تاج.

پیارے سنی بھائیو - حضرت رسول مقبول کے شیدائیو - تاجدار مدینہ کے غلامو - سبز گنبد والے بادشاہ کے جمال اقدس پر قربان ہونے والو - تمکو مژدہ اور تمکو مبارک باد کہ ہمارے عنایت فرما عالیجناب محمد یوسف حسن خانصاحب رئیس بریلی محلہ قلعہ نے اپنی محض محبت اور خوشنودی اللہ عز و جل و رضاے حبیب کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے درود تاج نہایت خوشخط اور عمدہ کاغذ پر معہ اسناد و ترجمہ کے ہزارونکی تعداد میں چھپوائے ہیں خانصاحب موصوف نے بلا کسی اجرت اور معاوضہ کے تقسیم کرنیکا اعلان فرمایا ہے جن صاحبونکو درود تاج مطلوب ہوں : بذریعہ تحریر کے مفت طلب کریں -

درشہ علی قادری بریلوی - محلہ چاہ چڑیماران

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

اعلان دستور کے بعد سے جمہور عرب کے کان رموز سیاست سے ضرور آشنا ہوگئے ہیں ' مگر یقیناً آج بھی اسکے مفہوم و معنی ' اسکے طرق و وسائل ' اسکے مکاید و دسایس ' اسکے نتائج و عواقب سے اسیقدر بیگانہ ہیں جتنے کہ عہد حمیدی میں تھے -

زعما و روسا نسبۃً زیادہ باخبر ہیں مگر انکی واقفیت کا مصدر و منبع بلاد یورپ کی سیاحت ' بعض مولفات یورپ کا مطالعہ ' اور سب سے زیادہ وہ تعلیم و تلقین ہے جو وقتاً فوقتاً برطانی اور فرانسیسی سفارتخانوں میں دیجاتی رہی ہے -

ان تمام امور سے قطع نظر نجد اور حجاز عملاً خود مختار ریاستیں ہیں - پھر کیا انھوں نے اپنی اس خود مختاری سے فائدہ اٹھایا ؟ کیا انھوں نے اپنی اصلاح داخلی کی کوئی کوشش کی ؟ موجودہ روساء حرکت عربیہ اگر در حقیقت مخلص صادق ہیں تو انکا اولین فرض یہ تھا کہ وہ ان عملاً خود مختار صوبوں کی اصلاح کی کوشش کرتے ' اور اپنی اس کوشش میں کامیابی کے بعد شام و عراق کے لیے بھی استقلال داخلی کا مطالبہ کرتے - اس صورت میں موجودہ شور و غوغا ' اور حریت آفریں و تہدید آمیز خطبات کی ضرورت نہ رہتی - نجد و حجاز کی تمثیل کافی ہوتی - انکا دامن سوءظن کے کانٹوں میں نہ الجھتا -

اجانب و اغیار سے - کہ صیاد ملک و ملت ہیں اور مدت سے انکی گھات میں بیٹھے ہیں ' استغاثہ و استعانت کی حاجت نہ پڑتی ' کیونکہ خود تمام عالم اسلامی انکے ساتھہ ہوتا -

تحریک عربی کے متعلق یہ خود ترکوں کے خیالات ہیں - آیندہ بشرط فرصت انشاء اللہ العزیز ہم تفصیل کے ساتھہ لا مرکزیت کے متعلق اپنے آراء و افکار بھی لکھینگے - اسوقت ہم الموتمر العربی کے تیسرے جلسہ کی کارروائی پر اکتفاء کرتے ہیں ' جو تازہ عربی ڈاک سے موصول ہوئی ہے - شام کے عربوں نے اس تحریک کو بار آور بنانے کے لیے ایک کانگرس (موتمر) قائم کی ہے جس کا نام " الموتمر السوری العربی " ہے ' کانگرس کے تمام جلسے پیرس کی انجمن جغرافیہ کے ہال میں ہوے - آخری جلسہ ۲۳ - جون کو تھا - جلسہ کا اختتام شیخ احمد طبارہ نے اپنے طویل خطبے سے کیا ' جسمیں شیخ طبارہ نے اس مسئلہ پر خاص طور سے بحث کی کہ شامی اپنا وطن چھوڑ کے غیر ممالک کو کیوں جاتے ہیں بحالیکہ غیر شامی اپنے ممالک سے شام کو ھجرت کرکے آرہے ہیں -

شیخ طبارہ نے بے خانمان مسلمانان یوروپین ترکی کے قیام شام کی تجویز کو شامیوں کے لیے خطرناک بتایا ' اور کہا کہ اس تجویز کا مقصد اصلی عربی نفوذ و اثر کو صدمہ پہنچانا ہے -

شیخ طبارہ کے بعد صبلی آفندی کھڑے ہوے - صبلی آفندی نے پہلے اپنے وطن پرستانہ جذبات کا اظہار کیا ' اسکے بعد یہ تجویز پیش کی کہ - لبنان کو (جہاں قریباً تمام تر ممتاز آبادی عیسائیوں کی ہے) سویٹزرلینڈ کے نمونہ پر خود مختاری دیجائے -

صبلی آفندی کے بعد اسکندر بک کھڑے ہوے ' اور بلاد عربیہ میں اصول لا مرکزیت پر اصلاحات کے روشناس کیے جانے کی ضرورت پر زور دیا -

اسکے بعد اجنبی مشیر خدمت عسکریہ وغیرہ تجاویز پر بحث و مناقشہ شروع ہوا - گفتگو فرانسیسی میں ہوتی تھی - طویل اخذ ورد و مناقشہ و مناظرہ کے بعد یہ قرار دادیں طے پائیں -

(۱) سلطنت عثمانیہ کے بقاء و حیات کے لیے فوری کامل اصلاحات کا نافذ الاثر ہونا ضروری ہے -

(۲) یہ امر ضروری ہے کہ عثمانی عربوں کے حصول حقوق سیاسی کی ضمانت اس طرح کیجائے کہ انکو سلطنت کے مرکزی انتظام میں شریک کیا جائے -

(۳) شام میں تقسیم اختیارات کا وہ نظام فوراً نافذ کردیا جائے جو اسکے ضروریات اور اہلیت کے موافق ہو -

(۴) صوبۂ بیروت اپنا مطالبہ ایک خاص قرار داد (یعنی مجالس عمومی کے اختیارات کی توسیع اور اجنبی مفتشین [یوروپین انسپکٹروں] کی تعیین) کی صورت میں ظاہر کر چکا ہے - جسکو جمعیۃ عمومیہ نے ۳۱ - جنوری سنہ ۱۹۱۳ ع کو پاس بھی کردیا ہے - اسلیے یہ موتمر اسکے نفاذ کی درخواست کرتی ہے -

(۵) مجلس مبعوثان میں بلاد شامیہ اور بلاد عربیہ کے لیے عربی زبان سرکاری زبان تسلیم کیجائے -

(۶) خدمت عسکریہ بلاد شامیہ اور بلاد عربیہ کے لیے مقامی ہو - غیر معمولی شدید حاجت کی صورت اس میں استثنا ہوگا -

(۷) لبنان کی کمشنری کی مالی حالت کی اصلاح کی حکومت ضامن ہو -

(۸) عثمانی ارمن جو اصلاح چاہتے ہیں اس سے یہ موتمر ہمدردی ظاہر کرتی ہے -

(۹) ان تمام تجویزوں کی اطلاع حکومت عثمانیہ کو دیجائے -

(۱۰) ان تمام تجویزوں کی اطلاع حکومت عثمانیہ کے دوستوں (فرانسیسیوں اور انگریزوں) کو دیجائے -

(۱۱) موتمر عربی جمہوریت فرانس کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتی ہے -

(۱۲) اسوقت سے لیکے اور ان تجاویز کے نفاذ تک کوئی عربی یا شامی اس موتمر یا اسکی ماتحت مجالس کے اذن خاص کے بغیر حکومت عثمانیہ کا کوئی منصب یا عہدہ قبول نہ کرے -

(۱۳) مذکورۂ بالا تجاویز ہی شامیوں اور عربوں کی سیاسی فرد عمل ہیں - کسی امیدوار مبعوثیت کی اسوقت تک مدد نہ کیجائے جب تک اس فرد عمل کی حمایت کا وعدہ نہ کرلے -

مسئلۂ شرقیہ

بلقان لیگ

(مقتبس از لنڈن ٹائمز - ۲۷ - جون - سنہ ۱۹۱۳ ع)

اتحاد بلقان مانٹینگرو (جبل اسود) کے شریک ہونے سے مکمل ہوگیا - فرماں رواے جبل اسود (شاہ نکولس) ہمیشہ ترکوں کے خلاف عیسائی سلطنتوں اور ریاستوں سے معاہدہ کرنا چاہتا تھا - سنہ ۱۸۸۸ ع میں اُس نے ایک یادداشت اسی مضمون کی روس کو بھیجی تھی - جولائی سنہ ۱۹۱۱ ع میں جب طرابلس الغرب میں ہنوز لڑائی شروع بھی نہیں ہوئی تھی اس نے اپنے سفیر قسطنطنیہ کو لکھا کہ روسی سفارت سے گفتگو کرے ' جب ستمبر میں لڑائی کا اعلان ہوگیا تو سرویا ' بلغاریا ' یونان کو فوجی اتحاد اور جنگی کارروائی کے لیے آمادہ کرلیا - اس وقت تک سرویا ترکوں کی طرفدار پالیسی پر عمل کررہی تھی - مگر فوراً ہی یہ پالیسی بدل دی گئی ' جب شہزادہ ڈینلو سنہ ۱۹۱۲ ع میں صوفیہ گیا تو مانٹینگرو اور دوسری بلقانی حکومتوں میں مفاہمہ ہوچکا تھا -

اس کام کو تنہا انجام نہیں دے سکتے تھے ' اس لیے موسیو پوانکارے سے استمداد کی گئی - جو کچھہ دنوں سے فرانس کے رئیس الجمہور ہوگئے ہیں - صاحب موصوف اسی غرض سے پچھلے ہفتے میں انگلستان تشریف لائے تھے - لندن ٹائمز ان کی آمد کے متعلق لکھتا ہے :

گذشتہ ہفتہ کے چہار شنبہ کی صبح کو دفتر وزارت خارجیہ میں موسیو بچن (وزیر خارجیہ فرانس) موسیو کمیبن (سکریٹری وزیر خارجیہ فرانس) اور سر ایڈورڈ گرے و سر آرتھر نکلسن (سکریٹری وزیر خارجیہ انگلستان) کے مابین ایک طویل صحبت رہی -

دوپہر کو ایوان سینٹ جیمس میں وزیر خارجیہ انگلستان ' انکے سکریٹری اور موسیو پوانکارے میں ایک گھنٹہ سے زائد صحبت رہی - اس میں فرانسیسی سفیر اور موسیو بچن بھی موجود تھے -

ریوٹر ایجنسی کو یہ ظاہر کرنے کی اجازت دی گئی ہے کہ میدان مباحثہ صرف بلقانی پیچیدگیوں اور قیام امن ہی پر نہیں بلکہ تمام سوالات متعلقہ ترکی پر وسیع تھا ' جس میں ترکی میں دونوں سلطنتوں کے مصالح بھی شامل ہیں -

عملاً فرانس اور انگلستان کے مشترکہ مصالح کے حوالے دیے گئے - کسی باقاعدہ دستاویز پر دستخط نہیں ہوے ' لیکن اس صحبت نے یہ واقعہ منکشف کر دیا کہ دونوں حکومتوں کی رایوں میں کامل اتفاق ہے - دونوں حکومتوں کی موجودہ پالیسی کے نقطہاے اصلی مستحکم کیے گئے -

اسی ہفتہ کے پنجشنبہ کو موسیو بچن نے ریوٹر کے نامہ نگار خاص کو سینٹ جیمس پیلس میں باردیا - موسیو پوانکارے کی سیاحت انگلستان کے متعلق اثناء گفتگو میں فرانسیسی وزیر خارجیہ نے کہا :

اپنی سیاحت انگلستان کے متعلق رئیس کا خیال ہر نقطہ نظر سے اچھا ہے - وہ بہت گہرے طور پر ، اپنے استقبال سے متاثر ہوے ہیں جو قوم ' حکومت ' اور بادشاہ کی طرف سے کیا گیا تھا وہ صرف ایک دفعہ اور بیان کرسکتے ہیں کہ انکی سیاحت سے انگلستان و فرانس میں سلسلہ مفاہمت کسقدر مستحکم ہوگیا ہے -

اس خدمت کا ثبوت جو اس مفاہمت نے دنیا کے بڑے حصے کے لیے انجام دی ہے - ان اعمال میں ملتا ہے جو اس نے تمام یورپ کے فوائد کے لیے بین المللی امن کی خدمتگذاری میں کیے ہیں -

اس گفتگو نے جو میں نے سر ایڈورڈ گرے سے کی نہ صرف گذشتہ کی تصدیق کردی بلکہ یہ ثابت کر دیا کہ سیاسی سوالات میں عموماً ' اور قیام امن کے متعلق تمام امور میں خصوصا دونوں وزارتوں (چانسلیریز) کی راے میں بالکل بہمہ وجوہ اتفاق ہے - اس طرح رئیس کی سیاحت نے دنیا کی قوموں میں مصالحت کا ایک اور عنصر پیدا کر دیا ہے -

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

جامعۂ مصریہ

مسلمان کسی ایک امر میں آزاد کیوں ہیں ؟

حتی علی الموت لا اخلو من الحسد

مصر میں ایک آزاد قومی یونیورسٹی قائم کرنے کی تحریک جن دنوں زیر بحث تھی ' ڈیلی ٹیلیگراف کے ایک نامہ نگار نے اسی زمانے میں تعریض کی تھی کہ " مصریوں کی قومیت مردہ ہو رہی ہے ' خود تو مبتلاے سکرات ہیں مگر اس ابتلا میں بھی یونیورسٹی کا شوق ہے " یہ موت واقع میں کوئی خیالی موت نہ تھی ' اس لیے کہ جس قوم کی مقہوریت اُس کے تمام اصناف زندگی پر محیط ہو اُس کو زندہ نہ سمجھنا چاہیے -

موت آنی تھی آتی رہی ' یونیورسٹی بننی تھی بن گئی ' لیکن مزے کی بات یہ ہے کہ مرنے والوں کے ہات میں سواے ایک یونیورسٹی کے اور کوئی چیز نہیں جسے وہ اپنی کہہ سکیں - سلطنت و حکومت کی ہر ایک چیز میں وہ احتلال کے دست نگر ہیں ' مگر اس پر بھی یورپ کا یہ رشک کم نہیں ہوتا کہ ایک مرنے والی قوم ایک زندہ یونیورسٹی پر کیوں قابض ہے ؟ یونیورسٹی کا نصاب و نظام مرتب ہے ' شائع ہوچکا ہے ' اور ہر سال اُس کی باقاعدہ رپورٹ چھپتی ہے - عربی اخباروں میں ہر تین مہینے کے بعد اُس کے تعلیمی و انتظامی و امتحانی امور پر نہایت مفصل تبصرہ درج ہوا کرتا ہے ' اُس نے محض اپنی ہی درسگاہ میں طلبہ کی تعلیم پر کفایت نہیں کی ' بلکہ جاپان کی نظیر سے فائدہ اُٹھا کر یورپ کے اکثر ممالک میں اعلی تعلیم کی تکمیل کے لیے لائق متعلمین کی ایک بڑی جماعت ہر سال بھیجا کرتی ہے ' تعلیم کے عمدہ نتائج کی مدح بھی ہوتی ہے اور ساتھہ ہی - تعلیم گاہ (یونیورسٹی) کی مذمت بھی کی جاتی ہے ' صرف اس ایک جرم نے کہ یونیورسٹی گورنمنٹ کی محکوم کیوں نہیں ہے یورپ کی نظر میں اُس کی کوئی قدر و قیمت نہیں رکھی ہے - ہندوستان میں آزاد مسلم یونیورسٹی کے نام سے جو اعراض کیا جاتا ہے جامعۂ مصریہ کا واقعہ بتا دیگا کہ اُس کا فلسفہ کیا ہے ؟

نیر ایسٹ کا نامہ نگار مصر سے لکھتا ہے :

مصری یونیورسٹی سنہ ۱۹۰۷ع میں قائم ہوئی ' جبکہ وہاں کی قومی جماعت (الحزب الوطنی) کے سروں میں چلے پہل انگریزوں کی مخالفت کا سودا سمایا تھا - انہوں نے صاف الفاظ میں یہ اعلان کردیا تھا کہ کوئی انگریز ' گورنمنٹ کا کوئی عہدہ دار ' اور کوئی شخص جس کا تعلق یورپ کی کسی سفارت سے ہو اس میں شریک نہیں ہوسکتا - بیشتر افراد ایسے بھی تھے جو اس انتہا پسندی سے ہمدردی نہیں رکھتے تھے - کیونکہ اس میں کچھہ شبہہ نہیں کہ ایسی یونیورسٹی جو گورنمنٹ کے حدود اختیار سے بالکل باہر ہو اعلی پایہ کی یونیورسٹی نہیں ہوسکتی - جو شخص مصری حکومت سے واقف ہے وہ خوب جانتا ہے کہ اگر انگریزی حکومت کی مدد اُس میں شامل نہو تو پھر اُس کے نتائج کا دور ہی سے کھڑے ہوکر انتظار دیکھنا چاہیے -

اس یونیورسٹی کی بنیاد بھی اسی طرح پڑی تھی کہ بڑے جوش و خروش و شان شوکت سے افتتاح ہوا ' مگر کسی کو یہ علم نہیں تھا کہ موجودہ طرز تعلیم کن اصول پر چلائی جائیگی - کونسل (یونیورسٹی کی مجلس انتظامی) نے ہنوز اس بات

بریدِ فرنگ

بلقانیوں کی باہمی آویزش

یورپ کی گریہ وزاری

بلقانیوں کی آویزش جب تک عثمانیوں سے تھی، یورپ خوش تھا اور ان کو مخلصانہ تبریک کے تحفے بھیج رہا تھا، لیکن جب سے بلقانی آپس میں گرم ستیز ہوے ہیں وہ ان سے نہایت کبیدہ و برافروختہ خاطر ہے کہ ایسا نہو ہلال کو اس کی کھوئی ہوئی عظمت واپس مل جائے - لنڈن ٹائمز ۴ - جولائی سنہ ۱۹۱۳ع کی اشاعت میں خونابہ افشانی کرتا ہے:

مقدونیہ میں حلفاء بلقان آزاد کرنے والوں کے بھیس میں داخل ہوے، مگر وہ آج تمام ملک کو ان نزاعوں سے بدتر اور بے رحم تر نزاعوں میں ڈالنے پر مائل معلوم ہوتے ہیں جو عثمانی شاہنشاہی میں بھی معلوم نہیں ہوئی تھیں -

انکی ابتدائی ظفرمندی - جس نے یورپ کی مخلصانہ مگر غالباً قبل از وقت آفرین و تحسین کا غلغلہ برپا کیا تھا - اس سے زیادہ تاسف انگیز بلکہ نفرت انگیز انجام نہیں رکھسکتی -

وہ اپنے اقربا کے پاس آزادی کا تحفہ لے جانے کے لیے بڑھے تھے، مگر وہ ایک ایسی سرزمین میں بربادی پھیلانے کی وجہ سے ختم ہورہے ہیں جو برداشت سے آزمائی جا چکی ہے -

یورپ کی نسبت زیادہ بڑی قوموں کی علم اجماعی رائے اس موقعہ پر لڑنے والوںکی متعلقہ ذمہ داری کی بہت زیادہ پروا نہیں کریگی -

وہ اغلباً حق اور باطل کی خوشنما تر ہلکی تصویروں پر غور کرنے کو نامنظور کردیگی، اور انکی مزید جنگ کی شرمناک غلطی پر دونوں جماعتیں یکساں سختی کے ساتھہ ملامت کرنے کی طرف مائل ہونگی -

عام خیال جو اس قسم کے معلومات سے حاصل کیا جاسکتا ہے جیسے کہ اسوقت بہم پہنچتے ہیں، یہ ہے کہ نئی جنگ کے شروع کرنے میں پہلے بلغاریوں نے سنجیدگی کے ساتھہ کارروائی کی -

جبکہ ایک طرف ہم اس قطعی کارروائی کی بابت کمزور سے کمزور پسندیدگی ظاہر نہیں کرسکتے اسی وقت میں دوسری طرف ہم بلغاریا کو اس بناء پر کندیم بھی کرسکتے کہ وہ نمایاں بانی فساد ہے - جہاں سب مجرم ہوں وہاں "طرف" کی بحث نہیں ہوسکتی -

ہم بہادری کے ساتھہ حاصل کیے فتوحات پر تحسین و آفرین کے لیے تیار تھے، مگر اب ہم کو لوٹ پر لڑنے والوں کی صورت میں تنزل کے لیے، جسمیں سب برابر کے شریک ہیں، ملامت کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ملتی..............

....

ہم سے کہا جاتا ہے کہ دول کو جنگ روکنا چاہیے، مگر کوئی ہم سے ٹھیک طور پر کہنے کے لیے تیار نہیں کہ کیونکر انکو روکنا چاہیے -

اگر زار کی نصیحت اپنے پیش اندیشیدہ اثر میں ناکامیاب ہوچکی ہے تو پھر کار فرما مداخلت سے کم کوئی شے فوراً ممکن نہ ہوگی - کار فرما مداخلت، خواہ کسی طرح ترتیب دی جائے، اپنے جلو میں بہت سے خطرات لائیگی جن سے بچنے کا خواہشمند سب کو ہونا چاہیے -

اتحاد یورپ ابھی ناکام نہیں ہوا ہے کیونکہ ابھی تک موجود ہے اور اس کا مستحکم بلقان قیام میں مقامی جنگ کے روکنے کے لیے اپنی عدم قابلیت سے بہت زیادہ اہم شے کا لحاظ کرتا ہے -

اگر جیسا کہ آخریں خبروں سے مترشح ہوتا ہے یہ برادر کش جنگ ایسے حدود تک پہنچگئی ہے جنکے بعد باقاعدہ اعلان جنگ محض ایک امر رسمی و اصطلاحی رہ جاتا ہے، تو دول کے لیے محفوظ ترین راستہ اس نئی جنگ کو مقامی رکھنا ہے جیسا کہ انھوں نے حلفاء اور ترکی کی جنگ میں کیا تھا -

مسیحیت اور مدنیت دونوں ان مناظر سے ذلیل ہوئی ہیں جو اب تک منکشف ہورہے ہیں -

ریاستہاے بلقان ایک ایسی بربریت میں گر رہی ہیں جو اس بربریت سے کہیں زیادہ گہری اور شرمناک ہے جو ترکوں کی طرف سے عمل میں آتی تھی -

وہ ان بلند امیدوں کو ڈھا رہے ہیں جو انکے مستقبل کے متعلق قائم کی گئی تھیں، اور اپنے آپ کو خوفناک طور پر گرنے سے قریب کررہے ہیں -

زائد سے زائد متحدہ یورپ جو کچھہ کرسکتا ہے وہ یہ دیکھتے رہنا ہے کہ انکے زود مشتعل میلانات کو پھیلنے نہیں دیا گیا ہے -

موسیو پوانکارے

جمہوریۂ استبداد کی حمایت میں

کہتے ہیں جمہوریۂ فرانس کی شعاع حریت تمام اقوام عالم کے لیے یکساں فیض بخش ہے، لیکن لفظ "اقوام" غالباً صرف "پرستاران صلیب" کے لیے مخصوص ہوگا، ورنہ فرزندان توحید کی حریت چھیننے میں فرانس کو جو انہماک ہے اس کے واقعات کلیسیاے تا فلیلت کے اس بلند منارے پر خط عبرت میں اب بھی منقوش نظر آرہے ہیں، جو پہلے مأذنہ (اذان کا گنبد) تھا اور جہاں اب بجاے بانگ نماز کے ناقوس کا شور سنائی دیتا ہے - جنگ بلقان کی ابتدا میں یورپ نے اس وقت کی موجودہ حالت کو برقرار رکھنے کا اعلان کیا تھا - موسیو پوانکارے ان دنوں فرانس کے وزیر اعظم تھے - بلقانیوں کو جب فتح ہوئی تو سب سے پہلے انھوں نے زور دیا کہ مغصوبہ علاقے اب ترکوں کو واپس نہ ملینگے - آجکل کی جنگ میں ترکوں کو جب فتح ہوئی تو ضرور تھا کہ اس فتح کو شکست کی صورت میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جاتی، سر ایڈورڈ گرے ترکوں کو ثمرات فتح سے محروم رکھنے کے لیے غور کر رہے ہیں

یا وظیفہ پایا ہے' اور اب وہ بفضلہ تعالی برسرکار ہیں اُنسے درخواست کی جاے کہ کل روپیہ یکمشت یا باقساط ادا فرمائیں - اسی غرض سے ایک رجسٹر مرتب کیا گیا ہے جسمیں تمام قرض حسنہ پانیوالے اصحاب کے نام' پتے وغیرہ درج کیے جا رہے ہیں اور اداے قرض حسنہ کی بابت اونسے خط وکتابت بھی شروع کیجا رہی ہے - چونکہ اکثر اصحاب کے پتے معلوم نہیں ہیں' لہذا امید کیجاتی ہے کہ موجودہ اور آیندہ طلباء کو امداد دینے کی اشد ضرورت محسوس فرماکر فارغ التحصیل حضرات جو تعلیمی وظائف حاصل کرچکے ہیں اپنے مفصل پتہ وغیرہ ضروری تفصیل سے پروفیسر عبد المجید صاحب قریشی نائب امین انجمن الفرض کو مطلع فرمائینگے' جو کچھہ زر امداد بطور قرض حسنہ اُن کے ذمہ ہے اوسکو ادا فرماکر ایک اخلاقی فرض سے سبکدوش ہونگے' اور ایثار نفس اور احسانمندی کی ایک قابل تقلید مثال قائم فرمائینگے -

آخر میں یہ امر ظاہر کردینا ضروری ہے کہ فی الحال انجمن الفرض کا سرمایہ بوجہ چندہ نہ ملنے کے بے انتہا کم ہوگیا ہے' حالات موجودہ میں امید نہیں ہے کہ اس مد کے لیے معقول رقم جمع ہوسکے - اور یہی حالت رہی تو سخت خطرہ ہے کہ وظیفوں کی تعداد بہت کم کرنا پڑیگی -

الفرض کے وفود

چونکہ تعلیم کے مصارف بہت کثیر ہوگئے ہیں - اور کم استطاعت شریف مسلمان جن کی تعداد بدقسمتی سے زیادہ ہے اپنے بچوں کو اعلی تعلیم نہیں دلا سکتے اسلیے ضروری ہے کہ بزرگان قوم انجمن الفرض کی جانب توجہ فرمائیں جو ۲۳ سال سے غریب طلباء کو وظیفہ دیکر اعلی تعلیم دلا رہی ہے - وظیفہ کا نام ا[illegible] قرض حسنہ ہے جس کا اصل مقصود شریف طلباء کی غیرت اور حمیت کو قائم رکھنے کا ہے -

گرمیوں کی تعطیل میں کالج کے ہر طالبعلم کا فرض ہوتا ہے کہ جب گھر جائے تو اپنے عزیزوں' دوستوں اور بزرگان قوم سے کچھہ نہ کچھہ مانگ کر جمع کرے' اور کالج کھلنے پر انجمن کے سپرد کرے' مگر چونکہ اس طریقہ سے کافی چندہ جمع نہیں ہوتا اسلیے تجویز ہوئی کہ علاوہ منفردہ کوشش کے لایق طلباء میں سے کچھہ طلباے کالج منتخب صوبوں' کمشنریوں اور اضلاع میں دورہ کرکے چندہ جمع کریں - چند طلباء جو اسوقت سال رواں کی محنت سے فارغ ہوئے ہیں بجاے اپنے گھر جانے اور آرام کرنے کے قومی گدائی کے کام پر مستعد ہوکر ہمدردان و بزرگان قوم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں -

امسال طلباء کالج کے حسب ذیل سات وفد مختلف حصص ہند میں روانہ کیے جا رہے ہیں :

پنجاب میں دو ڈیپوٹیشن روانہ کیے گئے ہیں - ایک کے ناظم عبد الرحیم صاحب بی - اے - اور دوسرے وفد کے خلیل احمد صاحب بی - اس - سی ہیں - ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں بھی دو وفد بھیجے گئے - ایک کی نظامت نظیر الدین صاحب بی - اے - کے متعلق ہے' اور دوسرے کی سید ظفر حسین صاحب متعلم فورتھہ ایر کلاس کے متعلق ہے -

مشرقی بنگال میں ایک ڈیپوٹیشن زیر نظامت محمد الیاس صاحب برنی - بی - اے - روانہ ہوا ہے -

بہار میں بھی ایک وفد بھیجا گیا ہے جسکے ناظم آغا مرزا صاحب متعلم فورتھہ ایر کلاس ہیں - حیدرآباد میں جو ڈیپوٹیشن گیا ہے اوسکے ناظم سید واجد حسین صاحب متعلم فورتھہ ایر کلاس ہیں -

سنہ ۱۱ و ۱۲ع میں انجمن الفرض کے پاس چندے کی آمدنی ۳۲۶۳-۲۴-۲ روپے موجود تھے - جو قرض حسنہ سنہ ۱۲ و ۱۳ع میں اس آمدنی سے دیے گئے ان کی مقدار ۰-۵-۲۶۷۷۱ تھی - خرچ دفاتر وغیرہ ملاکر کل خرچ سنہ ۱۲ و ۱۳ع میں ۰-۱۲-۲۹۳۸۶ ہوا - یہ واضح رہے کہ قریب چھبیس ہزار کے جو زائد خرچ ہوا وہ گذشتہ سالوں کی بچت سے دیا گیا - سنہ ۱۲ و ۱۳ع میں مجموعی آمدنی اس انجمن کی ۱-۱۱-۱۲۶۵۵ تھی' لیکن جو وظائف سال رواں کے لیے منظور ہوچکے ہیں انکی مقدار چوبیس ہزار تک پہنچ گئی ہے' علاوہ اس کے دفتر وغیرہ لوازم کے خرچ بھی ہونگے - اسوقت بہت سے مستحق غریب طلبا کی درخواستیں نہایت حسرت سے نامنظور کیجا رہی ہیں' اس صدمہ سے بچنے کے لیے جو ہم کو ایسی درخواستوں کے نامنظور کرنے میں ہوتا ہے ہم اعلان کرتے ہیں کہ جبتک موجودہ وفود اور منفردہ چندہ کے ذریعہ سے آمدنی نہو لے اور درخواستیں نہ بھیجی جائیں - ہم یہ رقم غیر مستطیع شوقین مسلمان طلباء کو ہرگز دینے کے قابل نہونگے' اگر گذشتہ سالوں کی رقم ہمارے ہاتھوں میں نہوگی - لیکن نہایت حسرت سے یہ گذارش کرنیکی معافی چاہتا ہوں - کہ اب ہمارے پاس جمع کچھہ نہیں رہا - اب جو کچھہ غریب ہونہار طلباء کے لیے تحصیل علم کا موقع ملیگا وہ صرف آ[illegible] حضرات کے دست کرم کا نتیجہ ہوگا - خدا نخواستہ اگر قوم نے ایک سہل حصہ آمدنی سے غریب طلباء کی معاونت نہ کی تو لہ مہ[illegible]رم اسکا کیسا دردناک نظارہ ہوگا - کسی قوم میں اس سے بڑی کوئی مصیبت نہیں کہ اوسکے افراد قوم کی غفلت سے جہالت و بے علمی کے شکار ہوجائیں - مجھے امید ہے کہ ہمارے سات وفود نہایت کامیاب واپس آئینگے -

انجمن الفرض کے فنڈ سے صرف ان ہی غریب بچوں کو وظیفہ نہیں دیا جاتا جو مدرسۃ العلوم علیگڈہ میں تعلیم پاتے ہیں بلکہ اونکی بھی مدد کیجاتی ہے جو ہونہار ہیں' اور دوسرے کالجوں میں وہ تعلیم حاصل کرنی چاہتے ہیں جسکا انتظام ہنوز مدرسۃ العلوم میں نہیں ہے - مثلاً تعمیرات کی اعلی تعلیم انجینیرنگ کالج رڑکی میں' یا ڈاکٹری کی تعلیم میڈیکل کالج میں - علاوہ اسکے انجمن نے تعمیر مسجد و دیگر عمارات کالج کو جو ابھی ناتمام ہیں اپنے مقاصد میں شامل کیا ہے' اور ہمدردان قوم کی مدد کی امید ہی پر تعلیم دینیات کے ضروری مصارف کی کفالت کا بھی ایک حد تک بیڑا اوٹھایا ہے' جو اصحاب براہ الطاف چندہ عنایت کریں اپنے چندہ کے متعلق صراحت فرمائیں کہ وہ کس مد کیواسطے ہے' اور رسید میں اوسکا کیوں کر اندراج ہو؟ انجمن الفرض نام ہے طلباء مدرسۃ العلوم اور دیگر نوعمر لوگونکی جماعت کا جو بذات خود کچھہ نہیں کرسکتے - سواے اسکے کہ بزرگان قوم کی خدمت میں اپنی عرضداشت پیش کریں اور متفرق قطرونکو جمع کرکے دریا بنائیں تاکہ یہ سرچشمہ قوم کی پیاس کو بجھا لے - اسی غرض سے ان میں سے چند لڑکے قوم کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتے ہیں - میں امید کرتا ہوں جیسی خوش نیتی سے یہ نیک کام انہوں نے اپنے ذمہ لیکر تکلیف گوارا کی ہے ویسی ہی قوم کی طرف سے انکی قدر افزائی ہوگی - اور بمصداق (ہل جزاء الاحسان الا الاحسان) جس طرح اونہوں نے قوم کے سامنے گداگری کرکے اپنے غریب بھائیوں کی تعلیم کے لیے روپیہ جمع کرنے کا بیڑا اوٹھایا ہے' قوم کی ہمت و سخاوت سے امید قوی ہے کہ وہ بھی ان نونہالوں کی پوری قدر و منزلت فرماکر اونکی ہمت افزائی کریگی -

انجمن الفرض یا چندوں کے متعلق جو ضروری امور دریافت طلب ہوں ان کے متعلق بزرگان قوم جسوقت چاہیں پروفیسر عبد المجید قریشی نائب امین انجمن الفرض سے خط وکتابت کرسکتے ہیں -

مراسلات

کو بھي طے نہیں کیا تھا کہ کیا کیا مضامین رکھے جائینگے کہ آیندہ پروفیسر بنانے کے واسطے ممالک غیر میں طالب علموں کو بھیجنا شروع کردیا -

طبابت (مڈیکل سائنس) کی تجویز ہوئي مگر اُس کے واسطے ماہرین فن اور کثیر مصارف کي ضرورت تھي - قانون کے لیے فرانسیسي کالج اول سے موجود تھا - سائنس اور انجینیرنگ (ہندسہ) کے واسطے بھي وہي مشکلیں پیش آئیں‘ جو ڈاکٹري کے متعلق پیش آئي تھیں - دینیات اس بحث سے بالکل خارج ھي تھي - اب سواے علوم ادبیہ اور زراعت کے کچھہ نہیں رہا تھا - اس کے واسطے بھی یہي دو اعتراض پیش ہوے‘ کیونکہ علوم ادبیہ کي ضرورت اعلی تعلیم کے واسطے تھي گورنمنٹ نے ابتدائي و ثانوي (سکینڈري) اور اعلی تعلیم کے نہایت اچھے اصول قائم کیے تھے‘ مگر اس بات کي شکایت ہمیشہ ہوتي رہي کہ تعلیم ناقص ہے - تعلیم ایسي ہوني چاہیے جس سے یورپ کي اعلی تعلیم کے لیے طلبہ طیار ہوا کریں - اس یونیورسٹي سے امید تھي مگر اُس کے کارکنوں کے دل میں جو بات تھي وہ یہ تھي کہ گورنمنٹ کے کام سے کچھہ اعلی کام ہونا چاھیے -

فلسفہ وغیرہ علوم عالیہ پڑھانا مصریوں کو مفید نہیں ہوتا‘ کیونکہ اُن کا منشا تعلیم سے علم حاصل کرنے کا نہیں ہے بلکہ ملازمت ہے - اور یہ کام گورنمنٹ اسکول پورا کردیتے ہیں - پہلے موسم سرما میں قومي جماعت نے گورنمنٹ اسکولوں کے بہت سے طالب علموں کو اس یونیورسٹي میں داخل کرلیا‘ مگر وہ بدستور قانون کے خدیوي اسکول میں تعلیم پاتے رہے‘ کیونکہ ان کے پیشہ کي شہرت اسي پر منحصر تھي - یہ بات زیادہ دنوں تک جاري نہیں رہي - تاہم یونیورسٹي کا نہ کچھہ نصاب تھا‘ نہ امتحانات‘ نہ کوئی ڈگري -

دوسرے سال تک یہي صورت رہي کونسل کے چند ممبروں نے کچھہ تجویزیں پیش کیں‘ مگر کچھہ اثر نہیں ہوا - کوئي ایسا کام نہیں ہوسکتا تھا جس میں گورنمنٹ کو مداخلت دي جاتي - سنہ ۱۹۱۰ ع میں امریکہ کے سابق رئیس الجمہور مسٹر روز ولٹ (Mr. Rossevelt) کي تقریروں کي وجہ سے یہ سلسلہ تبدیل ہوا - قومي جماعت کے بالکل ٹوٹنے سے امید ہے کہ اب اسکي حالت اچھي ہوجائیگي‘ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ یونیورسٹي بالکل گورنمنٹ کے ہاتھہ میں دیدي جائے‘ مگر افسوس ہے کہ یونیورسٹي کے پریسیڈنٹ اس قسم کي تجویز کو نہیں مانتے - جو لوگ اندروني حالات کو جانتے ہیں وہ صاحب پریسیڈنٹ کے کام سے اچھي طرح واقف ہیں‘ اور اس قلیل مدت میں جو کامیابي انھوں نے حاصل کي ہے وہ بھي قابل ستائش ہے - اسمیں کوئي تعجب کی بات نہیں ہے اگر یہ دیکھا جاے کہ وہ اپنے دشمنوں کو یونیورسٹی دے دینے پر رضي نہیں ہوتے - مگر زمانہ اُن کو جلد بتا دیگا کہ یہ خیال غلط تھا - جو طالب علم یورپ اس غرض سے بھیجے گئے تھے کہ پروفیسر بنیں وہ جب واپس آئینگے تو یہ دیکھینگے کہ کوئي طالب علم وہاں نہیں ہے‘ جسے وہ تعلیم دیں -

انجمن الفرض

(از نواب حاجي محمد اسحاق خاں صاحب سکریٹري مدرسة العلوم علي گڑھ)

قوم آگاہ ہوگي کہ چند سالہاے ماسبق میں انجمن الفرض کے سرمایہ سے صدہا غریب مسلمان بھائیوں کو امداد دیگئي ہے‘ جسکي وجہ سے وہ محمڈن کالج میں رہکر اپني تعلیم پوري کرسکے‘ اور آج وہ ماشاء اللہ قوم کے لیے مایۂ ناز ھیں - چونکہ بفضلہ تعالی اب کالج کے طلباء کي تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے‘ اور قرض حسنہ پانیوالوں کي تعداد میں بھي بے انتہا اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے‘ اس لیے ضرورت محسوس ہوئي کہ اس سرمایہ کو مستقل کیا جاے‘ تاکہ غریب طلبا کي زیادتی اور سرمایہ کي کمی کي وجہ سے اس امداد میں کمي نہونے پائے‘ تجویز ہوئي ہے کہ جن صاحبوں نے اپنے دوران تعلیم میں کالج سے قرض حسنہ

بقیہ پہلے کالم کا

اکثر اشخاص کو افسوس ہوا کہ آزاد یونیورسیٹي کي تجویز ٹوٹ گئي مگر دو طرز تعلیم میں دو اصول رکھنے سے یہ بہتر ہے کہ گورنمنٹ کے اصول پر عمل کیا جاے - جو علحدہ ہونے سے بالکل بے اثر ہوجاتا ہے -

رومانیہ بلغاریوں سے کیوں ہم نبرد ہے ؟

ٹرکي کے متعلق اپریل سنہ ۱۹۱۳ ع کے فورٹ نائٹلی ریویو میں فیصلہ ہوا تھا کہ اب اس سلطنت کو اپنے تئیں انگلستان کے حوالے کردینا چاھیے - جون سنہ ۱۹۱۳ ع کے رسالہ نائنٹینتھہ سنچري (XIX Century) میں مسٹر الس بارکر (Mr. Ellis Barkar) لکھتے ھیں کہ " ٹرکي کي شکست سے اتحاد ثلاثہ (جرمني‘ آسٹریا‘ اٹلي) کو سخت نقصان پہونچا ہے - جرمني کو ٹرکي سے جس امداد کي امید تھي وہ جاتي رہی‘ کیونکہ ٹرکي ایک بڑي فوج کے ساتھہ روس پر جنوب کی طرف سے اور انگریزوں پر مصر کے طرف سے حملہ کرسکتي تھی - علاوہ اسکے بلقاني ریاستوں کي قوت بڑھ گئي - پہلے ٹرکي ان کو ہمیشہ روکے رکھتي تھي - چند سال میں یہ ریاستیں روس کو دس لاکھہ آدمیوں سے امداد دے سکینگي - جنگ بلقان میں ٹرکي کي شکست سے خصوصاً جرمني اور عموماً ایتلاف مثلث (آسٹریا و اٹلی و جرمنی) نے ٹرکی کی امداد ھی نہیں کھوئي ہے‘ بلکہ رومانیا کی حالت کو بھی تذبذب میں ڈالدیا ہے - رومانیا روس کے خلاف آسٹریا وغیرہ کی طرفدار تھی - نہ اسوجہ سے کہ اُسے روس سے کوئي عداوت تھي‘ بلکہ اس وجہ سے کہ روس اور آسٹریا کے مابین وہ رہ نہیں سکتی تھی - اس وجہ سے اُسے ضرورت ہوئي کہ وہ کسي بڑي طاقت سے صلح کرکے رہے - آسٹریا کو پسند کرنے میں اُسنے زیادہ امن کي صورت دیکھي‘ کیونکہ وہ اس ایتلاف مثلث کو زیادہ زبردست سمجھتی تھی " بلغاریا پر اگر وہ حملہ نہ کرتی تو خود اُسی کے لیے نہیں بلکہ ارکان ایتلاف مثلث کے لیے بھی خطرہ تھا -

مسیحا کا
موہنی کسم تیل
سر کے بالونکے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحـــا کا موهنـــي كسم تيـــل

تيل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا ہے تو اسکے
یے بهت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود هیں اور جب
تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تهي تو تیل - چربي -
مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها
جاتا تها مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ
چهانت کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر
خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تـک لوگ اسي ظاهري تکلف
کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه
میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن
مود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں ہے بنابریں هم نے سالها سال
ي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو
جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نه صرف خوشبو
سازي هی سے مدد لي ہے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے
بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا -
ه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپني نفاست اور
خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال
خوب گهنے اُگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت
بال سفید نہیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں
کے لیے از بس مفید ہے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز
هوتي ہے نه تو سردی سے جمتا ہے اور نه عرصه تـک رکهنے سے
بگڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشي ١٠ آنه علاوہ محصولڈاک -

مســـيحـــا مكســـچر

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجا یا کرتے
هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي ہے که اُن مقامات میں نه تو دوا خانے
هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں
قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي ہے - همنے
خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي
کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے
قبل بذریعه اشتہارات عام طور د هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي
هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت ہے که
بفضل خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم
دعوے کے ساتهه کہه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے
هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار -
پهر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي
لاحق هو' یا وہ بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي
سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي
هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه کهانسي
بهي هو گئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو -
ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بهي
استعمال کیجاے تو بهوک بڑھ جاتي ہے' اور تمام اعضا میں خون
صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي
و چالاکي آجاتي ہے' نیز اسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي
ہے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي
اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو -
کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال
کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام
اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چهوٹي بوتل بارہ - آنه
پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا
تمام دوکانداروں کے هاں سے ملیگا

المشتهر وپروپرائٹر

ایچ - ایس - عبد الغني کیمسٹ ٢٢٠ و ٢٢١
کولوٹوله اسٹریٹ - کلکته

نسيـــم هنـــد

اس نام کا ایک هفته وار اخبار ٥ - جولائي سنه ١٩١٣ ع سے
راولپنڈي سے نکلنا شروع هوگا - اسکا ایڈیٹوریل سٹاف پراني و نئي
تعلیم کے بهترین نمونونکا مجموعه هوگا - اس اخبار کو کسي خاص
شخص یا فرقه کي ذاتي هجو یا فضول خوشامد سے کلیةً پرهیز هوگا -
مگر ساتهه هي وطن اور اهل وطن کے فائدہ کیلیے جائز نکته چیني
سے بهي باز نہیں رهیگا - اِسکا مسلک آزادہ روي کے ساتهه صلح کل
هوگا - اِسکا دستور العمل :

ایمان کي کهینگے ایمان ہے تو سب کچهه

یه اخبار ١٨ - ٢٢ - کے چوتهائي حصه پر کم از کم ١٦ - صفحوں کا هر ماه
کي ٥ - ١٢ - ١٩ اور ٢٦ کو شائع هوا کریگا -

چونکه اهل وطن کي قدردانی سے اخبار نسیم هند کا پهلا پرچه
٢٠٠٠ شائع هوگا - اسلیے تاجر صاحبان کیلیے اچها موقعه ہے - که
وہ اشتهار بهیج کر فائده اٹهاویں - همکو صوبه سرحدي - پنجاب اور
هندوستان کے هر گاؤں اور شهر کے نامه نگاروںکي بهي ضرورت ہے
لائق نامه نگاروں کو اخبار مفت دینے کے علاوہ اُجرت بهي معقول
دیجاویگي (اخبار کی قیمت سالانه ٢ - روپیه ٨ - آنه)

درخواستیں بنام منیجر " اخبار نسیم هند ، راولپنڈی (پنجاب)

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(۷)

	پائی	آنه	روپیه
بذریعہ جناب سید محمد کاظم صاحب - بی - آئی - پی ریلوے اسٹورس جھانسی	۹	۳	۵
(بہ تفصیل ذیل)			
جناب سید منظور علي صاحب	•	۴	•
جناب حکمت الله خاں صاحب	•	۸	•
جناب رحمت علیصاحب	۳	۵	•
جناب سید روح الامین صاحب	۶	۲	•
جناب سید تصور علیصاحب	•	۳	•
جناب محمد کاظم صاحب	•	•	۱
جناب مولوي طفیل احمد صاحب	•	•	۱
جناب محمد جان صاحب	۶	۷	•
جناب امیر الله صاحب	•	۲	•
جناب اسیر الدین صاحب	۶	۳	•
جناب ولي محمد صاحب	-	•	۱
جناب غلام محمد صاحب ملتان	•	۱۳	۳
جناب حافظ علی احمد صاحب انصاري پلیڈر نکو در - جالندھر	•	•	۸
جناب محمد واحد صاحب ٹونک	•	•	۵
جناب غلام نبی صاحب گوراکھپور	•	۹	۱۴
جناب سید فضل احمد صاحب بارہ بنکي	•	•	۱۰
جناب غلام غوث صاحب لائل پور	•	•	۵
جناب محمد بخش صاحب	•	•	۱
متفرق	•	•	۲
جناب سید شا حکیم محمد الیاس صاحب نوادہ	•	۶	۱
جناب سید علی محمد ذاکر صاحب مدراس	•	•	۴
جناب ظہور الحسن خانصاحب وارثی پرتاب گڈھ	•	•	۱۰
جناب امداد علي صاحب - رامپور	•	۲	۲۲
بذریعہ جناب حکیم عبد النور صاحب - پٹنہ	۹	۷	۲۰
(بہ تفصیل ذیل)			
جناب عبد النور صاحب	۹	•	۷
جناب مولوي عبد الکریم صاحب	•	•	۵
جناب منشي عزیز الحکم صاحب	•	۸	•
جناب عبد الرحمن صاحب	•	•	۵
جناب شاہ عین الحق صاحب	•	•	۱
جناب حکیم عبد الطیف صاحب	•	۸	۱
جناب محمد ظہور الحق صاحب	•	۸	•
جناب منشی امیر احمدي صاحب	•	۳	•
جناب مرزا بہادر بیگ صاحب - حیدر آباد دکن	•	۱۰	۶
جناب مولوي مرید الدین حسن خانصاحب بتقریب سالگرہ فرزند جناب احمد محي الدین حسین صاحب نظام آباد دکن	•	•	۲۱

	پائی	آنه	روپیه
جناب محبوب علي صاحب - باڑ بازار	•	•	۸
جناب ولي محمد خانصاحب - باڑ بازار	•	•	۲
جناب ابراہیم صاحب بھیونڈي	•	•	۱۰
بذریعہ نیاز علی خانصاحب - سب ڈویزنل افس پشاور	•	۶	٦۱
(بہ تفصیل ذیل)			
مزدوران ماتحت مولوي رحمت علي صاحب سب اور سیر منگلاھیڈ	•	•	۴۱
جناب محمد علي خان ٹھیکیدار	•	•	۱۵
مزدوران ایضاً	•	•	۵
متفرق	•	۱	•
بذریعہ جناب عبد العزیز صاحب - لوئم - برھما (در خریدار)	•	•	۲
ایک بزرگ از کانپور	•	•	۱۰
ایک بزرگ جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے	•	•	۸
جناب سید میر حسن صاحب - ملتان	•	•	۸
جناب حکیم خواجہ عبد الشکور صاحب کانپور	•	•	۲
بذریعہ جناب سراج الدین صاحب سکاردو کشمیر	•	•	۲۵
جناب سکریٹري صاحب علمی کلب بلگرام	•	۵	۲
جناب احمد رضا صاحب - بین پٹنہ	•	•	۲۰
جناب احمد الله خانصاحب - کاکوري	•	•	۱
جناب سید علي صاحب - سشن جج در منگل دکن	•	•	۹۴
جناب حکیم احمد حسین صاحب گوما - کانگڑہ	•	•	۲۵
جناب عبد الحفیظ صاحب ھرکانواں - بربیگھہ	•	۸	۶
جناب محمد محسن صاحب ضلعدار بارہ بنکي	•	•	۳
جناب محمد گوھر علي صاحب معروف گنج - گیا	•	•	۲۰
جناب مولوي محمد ابراہیم خانصاحب رامپور	•	•	۵۰
بذریعہ جناب عنایت الله خانصاحب انسپکٹر گوجرانوالہ	•	•	۱۵
(بہ تفصیل ذیل)			
جناب خواجہ محمد مودود صاحب	•	•	۱
جناب منشي رحیم بخش صاحب سب انسپکٹر پولیس	•	•	۱
جناب عنایت الله خانصاحب انسپکٹر	•	۱	۷
جناب محمد نصر الله صاحب	•	۲	۱
جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب	•	•	۲
جناب منشي احمد حسن صاحب	•	•	۳
میزان	٦	۹	۵۲۸
سابق	•	۱۱	۷۳۴۷
کل	٦	۴	۷۸۷٦

RINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA

گھر بیٹھے عینک لے لیجیے

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ اسکی حفاظت کیوں نہ کریں؟ غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلی و عمدہ پتھر کی عینک کم قیمت پر آسانی سے نہیں ملتی، مگر اب یہ دقت نہیں رہی - صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائے :

پر جو عینک ہمارے ڈاکٹروں کی تجویز سے ٹھیک ہوگی بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کیجائیگی یا اگر ممکن ہو تو کسی ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - پھر بھی اگر آپکے موافق نہ آے تو بلا اُجرت بدل دیجائیگی -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

فجری آم

دوسرے مقاموں کے نسبت ملیح آباد میں اچھا ہوتا ہے، شیریں ایسی لطیف خوشبودار، کہ ایک قاش طبیعت کو دن بھر مسرور رکھتی ہے - فی درجن ۵ - روپیہ محصول ۴ - آنہ خرچہ ۳ - آنہ - آم کی قلمیں بالکل سچے - ۵ امور لیجیے سفیدہ، لکھن بمبئی سنگرہ لکھنؤ مالدہ فی قلم ۸ - آنہ - دسہری فجری تیموریہ فی قلم ایک روپیہ جلد آرڈر بھیجدیں -

نذیر برادرس کنٹرول ھار قلم آم ایجنسی ملیح آباد - لکھنؤ

ایڈیٹر الھلال

کی لکھی ہوئی اردو زبان میں سرمد شہید کی پہلی سوانحعمری جسکی نسبت خواجہ حسن نظامی صاحب کی رائے ہے کہ با اعتبار ظاہر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجتک کوئی جمع نہیں کرسکتا اور باعتبار معانی یہ سرمد کی زندگی و موت ہی کی بحث ہی نہیں معلوم ہوتی بلکہ مقامات درویشی پر ایک مسئلہ اور البیلا خطبہ نظر آتا ہے - قیمت صرف تین آنے -

انیوا لے انقلابات

کے معلوم کرنیکا شوق ہو تو حکیم جاماسپ کی نایاب کتاب جاماسپ نامہ کا ترجمہ منگا کر دیکھیے جو ملا محمد الواحدی ایڈیٹر نظام المشائخ نے نہایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا ہے - پانچہزار برس پہلے اسمیں بحساب نجوم و جفر آجتک کی بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکھی گئی تہیں وہ سب ھو بہو پوری اتریں مثلاً بعثت آنحضرت صلعم - معرکہ کربلا - خاندان تیموریہ کا عروج و زوال وغیرہ وغیرہ قیمت تین آنے ۔

المشتہر منیجر رسالہ نظام المشائخ و درویش پریس ایجنسی دھلی ۔

ملیح اباد کے قلمہائے انبہ -

اعلی قسم کے

اگر اپکو ضرورت ہے تو ذیل کے پتہ سے مفت فہرست طلب فرمائیے : حاجی نذیر احمد خاں زمیندار خاص قصبہ ملیح اباد کارخانہ قلمہائے انبہ محلہ دیبی پرشاد ضلع لکھنؤ۔

عرق پودینہ

ھندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بڑے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اھل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتیوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ھضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱]
اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں - ہوئی تو ہیضہ ہو جاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ھندوستان میں جاری ہے، اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے -

قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵و۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنے والی گھڑیوں کی ضرورت اگر ہے تو جلد منگائیں گارنٹی سچی دی گئی ہیں مذکور گھڑیوں کے علاوہ ہر قسم کی گھڑیاں فرمایش آنے پر روانہ ہونگی

۱۸ - سائز ٹائم روز میں ایک مرتبہ کنجی دیجائےگی چاندی شکل کیس ڈبل کیس گارنٹی ایک سال

۱۵ - سائز چاندی ڈبل کیس کروا ایمز فررس شہرت میں ثانی نہیں رکھتی سلنڈر یوم گارنٹی سال

۱۸ - سائز ایسٹ اینڈ واچ لیور ریلوے میں گاڈ ڈرایور کے لئے سلور کیس نو روپیہ بارہ آنہ گارنٹی سال

نوٹ - بکس میں رکھنا منظور ہوتا تو میں بھی دس یا بارہ سال کی گارنٹی دیسکتا تھا

۱۹ سائز گارنٹی ایک سال معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ

ROSKOPF SYSTEME PATENT SWISS MADE

۱۵ سائز گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچ روپیہ

ایم - اے - شکور اینڈ کو ۵/۸ ویلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرمتلہ کلکتہ

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مسئول و خصوصی
ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۳ — کلکتہ : چہار شنبہ ۳ رمضان ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ٦

Calcutta : Wednesday, August 6, 1913.

اطــــلاع

(۱) الہلال کا دائرۂ نقد و نظر و بحث و اختبار اس قدر وسیع نہیں ہے کہ ہر قسم کی خبریں اور ہر طرح کے مراسلات اُس میں شائع ہو سکیں ' اس ضمن میں مراسلہ نویس حضرات کو امور ذیل کا لحاظ رکھنا چاہیے :

(الف) مراسلات عموماً صحیح و منقح و غیر مبالغہ آمیز واقعات یا علمی و دینی و تاریخی تحقیقات پر مبنی ہوں ۔

(ب) عبارت مختصر ' انداز بیان صاف ' غیر ضروری تمہید و تخیل و آرائش الفاظ سے مبرا ' زوائد و نقائص سے علحدہ ' واقعہ کی پوری ذمہ داری و تحقیق کے ساتھہ - کاغذ کے صرف ایک جانب خوش خط تحریر ہو ' منیجنگ اسٹاف سے اگر کوئی امر متعلق ہو تو اُس کو جداگانہ کاغذ پر لکھنا چاہیے ۔

(ج) گمنام تحریریں نامقبول ' مجہول افراد کے مراسلے تا حد تحقیق داخل دفتر ' اڈیٹر کو بہر حال مراسلہ نویس کے نام و عنوان (ایڈریس) کی صحیح اطلاع ہونی چاہیے ' لیکن یہ ضروری نہیں کہ اصلی نام شائع بھی ہو ۔

(د) نشر یا عدم نشر کسی حالت میں بھی کوئی تحریر واپس نہ ہوگی ۔

(۲) فہرست و تائٹل پیج مجلد ثانی ' اور نمبر ٦ و ۷ زیر طبع ہیں ' نمبر ۱۵ - ۱۰ ' ور نمبر ۱۴ - کے شمول میں سمجھیے ۔

(۳) نمبر ۴ کے صفحات کے لیے جو حضرات مطالبہ کر رہے ہیں اُن کو اسی نمبر کے پہلے صفحے کے عنوان (اطلاع) کی آخری سطریں ملاحظہ فرمانی چاہیے ۔

(۴) مکاتبت میں نمبر خریداری کے ساتھہ حرف نمبر بھی دے دینا چاہیے ۔

(۵) قصور کے جن بزرگ کے نام فہرست اعانۂ مہاجرین میں آٹھہ سو روپے دفتر کی غلطی سے چھپ گئے ہیں وہ اصل میں عام مسلمانان قصور کا مال ہے ' یہ غلطی بھیجنے والے کی نہیں بلکہ شائع ہونے کی ہے ۔

فہرس

تصـــاویـــر

هٰذا بصائر للناس ، و هدی و رحمة لقوم یوقنون
(۴۵ : ۱۹)

البصائر

ایک ماهوار دیني و علمي مجله
جس کا
اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا -
وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -
خریداران الہلال سے : ۳ - روپیه

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قرآن حکیم اور اس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراهم کرے - اور ان موانع و مشکلات کو دور کرنے کي کوشش کرے ' جن کی وجه سے موجودہ طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا هے -

اسي کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوۃ و صحابة و تابعین کي ترویج ' آثار سلف کي تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بھي هوگا - تا هم یه امور ضمني هونگے ' اور اصل سعي یه هو گي که رسالے کے هر باب میں قرآن حکیم کے علوم و معارف کا ذخیرہ فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگي ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کي جائیگي - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کي تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قرآن کریم کي تنزیل و ترتیب و اشاعت کي تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بھي وہ موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه هے که مسلمانوں کے سامنے بدفعة واحد قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جاے که عظمت کلام الہی کا وہ اندازہ کر سکیں - و ما توفیقي الا بالله - علیه توکلت و الیه انیب -

القسم العربی

یعنی " البصائر " کا عربي ایڈیشن
جو
وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا
اور
جس کا مقصد وحید جامعۂ اسلامیه ' احیاء لغة اسلامیه ' اور ممالک اسلامیه کے لیے مسلمانان هند کے جذبات و خیالات کي ترجمانی هے -

الہلال کي تقطیع اور ضخامت
قیمت سالانه مع محصول هندوستان کے لیے : ۲ - روپیه ۸ - آنه
ممالک غیر : ۵ - شلنگ

درخواستیں اس پته سے آئیں :
نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته

مغرب اقصی

طنجہ میں انگریزی فوج

حریت پرستان مراکش کی سرکوبی کے لیے

ملک صرف اہل ملک کے لیے ہے - خود مختاری و آزادی ہر قوم کا طبیعی حق ہے - حقوق کے لیے ' جانفروشانہ مساعی ناگزیر ہیں - یہ اصول یورپ کے نزدیک اسیطرح مسلم و قطعی ہیں جسطرح ایک اور ایک دو - صرف یہی نہیں کہ یہ اصول قطعی و بدیہی ہیں بلکہ اقوام و امم کی حیات و ممات ' بقاء و فناء ' توحش و تمدن ' استحقاق ہمدردی و دستگیری یا سزاواری نظر اندازی و پامالی کے معیار علم ہیں -

یونان کے پانوں میں عثمانی غلامی کی زنجیریں پڑی ہوئی تھیں - یونان نے ان زنجیروں سے اپنے پانوں کو آزاد کرنا چاہا - انگلستان نے دست مساعدت بڑھایا ' کیونکہ وہ ایک طبیعی حق کا طالب تھا ' اور وہ زنجیریں کھولدیں - بلغاریا کی گردن میں عثمانی محکومی کا طوق پڑا تھا ' اس نے محکومی کے طوق کو اتارنا چاہا - روس نے دونوں ھاتھوں سے اس طوق کو توڑ ڈالا اور اسکو آزاد کردیا - ریاستہاے بلقان نے باری باری اپنے آپ کو آزاد کرنے کے بعد اپنے ان ہم قوموں کو بھی آزاد کرانا چاہا ' جو دولت عثمانیہ کے زیر حکومت تھے - یورپ نے اس شریف ترین خدمت انسانی کے ارادے کا گرمجوشی سے استقبال کیا - البانیوں نے کہا کہ البانیہ صرف البانیوں کے لیے ہے ' اسلیے ہم اپنے پر آپ حکمراں ہونگے - گو اسوقت تک البانیوں کی حالت یہ ہے کہ علوم و معارف سے بیگانہ ' تمدن و شایستگی سے بیخبر ' انتظام و ادارہ سے ناواقف ہیں ' صید و شکار اور قناعت و تاراج معاش ' سفر و انتقال و جنگ و جدال مشغلہ با ایں ہمہ یورپ نے انکی اس استقلال طلبی کی داد دی ' اور انکی خود مختاری کو سب سے پہلے انگلستان نے اسکے بعد دیگر دول یورپ نے تسلیم کیا -

لیکن اگر یہی آوازیں امۃ اسلامیہ کی زبان سے نکلتی ہیں تو سراسر جرم و عصیان و بغاوت و طغیان ہو جاتی ہیں -

مغرب اقصی پر جن فرنگیانہ دسائس سے قبضہ کیا گیا ہے انکی داستان درد انگیز اور عبرت آموز ' مگر یہ تفصیل کا موقع نہیں کہ ایک طرف طویل اور دوسری طرف عنوان سے تعلق خفیف - مراکش کے تخت پر جب تک مولاے مغرب تھا فرانس اس کی وساطت سے حکمرانی کرتا ' مگر جو خدا و رسول اور اپنے وطن و ملت سے خیانت کرتا ہو وہ دوسرے سے ایفاء عہد کی کیوں امید رکھتا ہے ؟ آخر فرانس نے اس ملک فروش و تمثال لعنت و خباثت فرماں روا کے بوجھہ سے تخت کو ھلکا کر دیا ' اور اب براہ راست خود حکومت کرتا ہے -

اس وقت تک ان مجاھدین راہ آزادی کے حملے مولاے مراکش پر ہوتے تھے لیکن جب سے اسکی جگہ فرانس نے لی اب انکے دھاوے فرانسیسی حکومت پر ہوتے ہیں -

اہل مغرب کے یہ تمام ھجوم و اقدام کس لیے ہیں ؟ حریت و آزادی ؟ استقلال و خود مختاری کے لیے ' کیونکہ یورپ کے مسلم الثبوت اصول کی بناء پر مغرب صرف اہل مغرب کے لیے ہے ' مگر نہیں یہ ان کی تمام وطن پرستی کے نعرے ' یہ حریت و آزادی کے جانبازانہ مساعی اور یہ استقلال و خود مختاری کی راہ غزوہ و جہاد بغاوت ہے ' سرکشی ہے ' نافرمانی ہے ' تمرد ہے -

فرانس اس آگ کو خون کے چھینٹوں سے بجھانا چاھتا ہے - مگر کاش اسکو معلوم ہوتا کہ خون اس آگ کے لیے روغن ہے - آزادی کا آتشگیر مادہ ہر پھڑکتے ہوے دل میں ہے ' مگر اپنے اشتعال کے لیے بیرونی رگڑ کا محتاج ہے - کبھی یہ مادہ اپنے قرب و جوار کی ہوا کے جھونکوں سے بڑھتا ہے لیکن اکثر ظلم کی ٹھوکریں ' شعائر مذہبی کی توہین ' حکمران قوم کی فرعونیت ' عمال و حکام کی دست درازی ' ایسے قوانین جن سے ملک میں افلاس اور قوم میں فاقہ مستی بڑھتی ہو ' وغیرہ وغیرہ ' اسمیں آگ لگادیتی ہیں -

اسوقت خوش قسمتی سے مغرب اقصی میں دونوں صورتیں جمع ہیں - تمام یورپ نے متفقہ طور پر اسلام کے خلاف صلیبی جہاد کا علم بلند کیا ہے " عمل " عمل کے مشابہ ہوتا ہے ' تعصب کا نتیجہ دوسرا تعصب ہے - یورپ کی اس علانیہ عداوت اسلام کے بے نقاب ہونے کے بعد سے ہر مخلص مسلم ' یورپ اور اہل یورپ سے اتنی نفرت کرتا ہے جتنی کہ ایک یہودی ایک عیسائی سے -

فرانسیسی سیاست کا محور یہ ہے کہ مغرب اقصی سے اسلام مٹادیا جائے ' اور پھر کوشش یہ کہ جسقدر جلد سے جلد ممکن ہو -

تمام ملک میں اِس گوشے سے اس گوشے تک آگ لگی ہوئی ' ہے مائیں اپنے جگر کے ٹکڑوں کو بیویاں اپنے سرمایہ حیات و عیش شوہروں کو ' بہنیں اپنے محبوب و عزیز بھائیوں کو ' اور بیٹیاں شفیق و سرپرست باپوں کو بھیج رہی ہیں ' فرانسیسی حکومت پر ہر تھوڑے وقفے کے بعد زور و شور سے حملے ہو رہے ہیں - فرانسیسی فوج کے پاس اسلحہ بہتر سے بہتر ' سامان جنگ وافر ' غذا کی بہتات ' اور تازہ دم کمکوں کا سلسلہ ' مگر یہ آگ اسکی بجھائے نہیں بجھتی -

انگلستان کو دعوی ہے کہ خود حریت پرست اور حریت پرستوں کا دوستدار ' اس لیے اس سے ان عاشقان وطن کی معاونت کی توقع (اگر ہوتی تو) بیجا نہ تھی لیکن الامر ھہنا علی العکس ایکودی پارس (صداے پیرس) کو نہایت موثق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ انگلستان اپنی جبل الطارق کی فوج طنجہ بھیجنا چاھتا ہے - دول کے ساتھہ انگلستان کے جتنے معاہدے ہیں انکی رو سے انگلستان مجبور نہیں کہ حملہ یا مدافعت کے وقت انکی مدد فوج سے کرے پھر یہ ارسال فوج کیوں ؟ معلوم ' کیا انگریزی جہاز نے اپنے سامنے کریٹ سے علم اسلام نہیں اتروایا ؟ گلیڈ اسٹون کی تعلیم ...... اشقیاء (مسلمان) نصرانیت کی راہ میں سنگ راہ .... قرآن سوزی .... غرض انگلستان اسلام نواز انگلستان (؟) حریت پرور انگلستان (؟) کے ھاتھہ حریت اور آزادی کے خون سے رنگین ہونگے - فاہ ! ثم آہ ' للمسلمین لا یفقہون ! ولیت شعری ما ذا بعد ذلک ینظرون کاش خبر غلط ہو اور انگلستان اپنے ارادے سے باز آئے -

اطلاع

سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس نے مسلمانان اگرہ کی دعوت کو کانفرنس کی آیندہ سالانہ اجلاس کی اگرہ میں منعقد کیے جانیکے متعلق قبول کرلی ہے ' اسلیے کانفرنس کا سالانہ اجلاس بابت سنہ ۱۹۱۳ع بماہ دسمبر تعطیل کرسمس میں بمقام اگرہ منعقد ہوگا -

خاکسار آفتاب احمد
انریری جائنٹ سکریٹری کانفرنس

شذرات

مشہد اکبر

ادرنہ کا درد ناک نظارہ کانپور میں

و من اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیها اسمہ و سعی فی خرابها ؟ اولئک ما کان لهم ان یدخلوها الا خائفین ' لهم فی الدنیا خزی و فی الاخرة عذاب عظیم (۲ - ع - ۱۴)

ادرنہ (ایڈریا نوپل) کو جب بلقانیوں نے تسخیر کیا ہے تو سب سے پہلی جو حرکت کی وہ یہ تھی کہ سلطان سلیم کی جامع مسجد پر قبضہ کرکے اس پر سپاہیوں کے پہرے بٹھا دیے اس خانۂ خدا پر' جس کی تصویر غم علحدہ پیشکش ہے' اسلامی دنیا کے ہر ایک حصے میں ماتم ہوا اور شاید اس کی یاد ہمیشہ تازہ رہیگی' لیکن معلوم نہیں مسجد کانپور کی ذیل میں ۳ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع کو جو حوادث پیش آئے ہیں دردمند دلوں پر اُن کا کیا اثر پڑیگا ؟

نیم سرکاری انگریزی اخبارات نے ان حوادث کے متعلق حسب ذیل بیان شائع کیا ہے :

" ۳ - اگست کو ۱۰ - بجکے ۳۰ منٹ پر مچھلی بازار کانپور کے متعلق ایک خوفناک بلوہ ہوا - مسلمانوں کا ایک بہت بڑا مجمع صبح کو عید گاہ میں ہوا تھا' جسکے لیے مسلمانوں نے اپنے تمام کار و بار بند کر دیے تھے اور بطور علامت حزن ننگے سر عیدگاہ کو گئے تھے -

جلسہ کے بعد چار پانچ سو مسلمانوں کی جمیعت نے ایک سیاہ علم کے پیچھے مسجد مچھلی بازار کا رخ کیا - اور حصۂ منہدمہ کی تجدید تعمیر کرنی چاہی - سب انسپکٹر نے بھیڑ کو منتشر کرنا چاہا' لیکن چند پتھروں اور ڈھیلوں سے چوٹ کھانیکے بعد سیٹی انسپکٹر اور اوسکے ساتھہ کے آدمی واپس پھرے' کچھہ بلوائیوں نے چوکی تک پیچھا کیا اور چوکی کے بعض چیزوں کو خفیف نقصان پہونچانے کے بعد مسجد واپس آ گئے -

مسجد کے قریب ایک ہزار سے زیادہ آدمی جمع تھے جن میں بہت سے تماشائی بھی تھے - مسٹر ٹائلر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کچھہ پولیس کے مسلح پیادے اور سواروں کے ساتھہ موقع پر پہونچ گئے' اور تنہا سوار ہوکر مجمع کو منتشر کرنے کے لیے بڑھے' مجمع نے پتھر اور ڈھیلے جو پاس پڑے تھے پھینکنا شروع کیا - مسٹر ٹائلر نے اپنے فوجی مددگار کو آواز دی - خالی کارتوسوں کے فائر نے کوئی اثر نہیں پیدا کیا - اس بنا پر اُنہوں نے گولیوں سے فائر کا حکم دیا - فائر جو ۱۰ منٹ تک رہا' بھیڑ بالکل منتشر ہوگئی -

متعدد آدمی مارے گئے' اور ایک تعداد زخمی ہوئی' جس میں کچھہ پولیس مین بھی شامل ہیں' جو بھیڑ میں مجروح ہوے' کچھہ بلوائی پولیس مین کے ہاتھہ بندوق سے مارے گئے - ایک پولیس مین مرگیا - جہاں تک معلوم ہوسکا ۱۲ - آدمی مرے اور ۳۳ زخمی ہوے جو اسپتال پہونچائے گئے' کچھہ تماشائی جن میں ہندو بھی شامل تھے' سخت زخمی ہوے' سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بھی چوٹ آئی' کچھہ تعداد گرفتار کی گئی " -

کل اور آج کی پرائیوٹ تاربرقیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری بیان سے بہت زیادہ یہ مسئلہ ہولناک ہوگیا' آتشباری میں بہت سے مسلمان کام آئے اور گرفتاری میں ہر طبقہ کے افراد کے علاوہ مسلمان لڑکے بھی پا بزنجیر ہیں' یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے' مفصل و مشروح واقعات پر آیندہ نظر ہوگی' و لا تقولوا لمن یقتل -

حظ و کرب

مسٹر عبد الماجد بی - اے کا خط کمپوز ہو چکا تھا' اور چند سطریں اس کے متعلق پروف پر لکھہ دینے کا خیال تھا کہ میں منسوری چلا آیا' اور وہ بغیر جواب نکل گیا -

اصطلاحات علمیہ کے وضع و تراجم کا مسئلہ نہایت اہم ہے - میں عنقریب اس پر ایک مستقل مضمون لکھونگا -

مسٹر موصوف صحیح قائم مقام الفاظ کی تلاش میں حق بجانب ہیں' لیکن غالباً اس کے لیے صحت کی ضرورت نہیں سمجھتے - میرا خیال دنیا کے عام خیال کے مطابق یہ ہے کہ کسی لفظ کا اسکے صحیح معنوں ہی میں استعمال ہونا چاہیے -

میں سمجھتا ہوں کہ صحت الفاظ کا لحاظ رکھنے کی غلطی میری طرح ہمیشہ سے ہر زبان کے جاننے والے کرتے آئے ہیں -

انہوں نے لکھا ہے کہ اصل انگریزی اصطلاحات کے لیے " لذت و الم " کافی نہیں' اور اسکے وجوہ لکھے ہیں - لیکن میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ عربی زبان و علوم میں " لذت و الم " بعینہ اُسی پہلو کو ادا کرتا ہوا مستعمل ہے' جس کے وہ متلاشی ہیں اگر وہ عربی میں فلسفۂ و کلام کے معمولی مباحث پر نظر ڈالیں تو اُن پر واضح ہوجائیگا -

رہا " حظ " کا لفظ' تو قطع نظر اس کے کہ وہ لذت سے زیادہ ادا مفہوم کے لیے مفید ہے بھی یا نہیں ؟ سب سے پہلی بحث یہ ہے کہ جس معنی کے لیے جو لفظ سرے سے غلط ہی ہو' اس کے متعلق چینیں و چناں کا موقع ہی کب باقی رہتا ہے ؟ میں نے اپنے نوٹ میں اختلاف کی قوت کو احتیاطاً و بخیال حفظ اداب تحریر' کسی قدر ضعیف کر دیا تھا' اور عمداً لکھدیا تھا کہ :

" اردو اور شاید فارسی میں غلطی سے حظ بمعنی لذت بولا جاتا ہے " -

لیکن اب میں مسٹر موصوف کو یقین دلاتا ہوں کہ فارسی میں بھی کوئی پڑھا لکھا آدمی " حظ " کو " لذت " کے معنی میں بولنے کی افسوس ناک غلطی نہیں کرسکتا - حظ فارسی میں بھی ہمیشہ حصہ اور نصیب کے معنی میں بولا جاتا ہے - غالب :

دگر ز ایمنی راہ و قرب کعبہ چہ " حظ "
مرا کہ ناقہ ز رفتار ماندہ و پا خفتست

رہا اردو میں بولنا' تو مسٹر موصوف مثنوی زہر عشق یا فریاد داغ نہیں لکھہ رہے ہیں' بلکہ علم النفس کی ایک کتاب کا ترجمہ کر رہے ہیں - اگر عوام و جہلا حظ کو لذت کے معنی میں بولتے ہیں اور ان کے تتبع میں گاہ گاہ پڑھے لکھے آدمیوں کی زبان سے بھی " محظوظ " نکل جاتا ہے' تو کسی علمی تحریر کے لیے اسکی سند نہیں ہوسکتی -

فرہنگ اصفیہ کا حوالہ دینے پر افسوس کرتا ہوں - اور کیا عرض کروں - لوگوں نے غلط العلم اور غلط عوام کی تفریق کی ہے - اس کے لحاظ سے بھی دیکھیے تو حظ اس معنی میں محض عوام کی غلطی ہے -

یہ نکتہ یاد رکھنا چاہیے کہ اردو اور فارسی اپنے علمی لٹریچر میں محض لغۃ عربی کے تابع ہیں - کوئی مستقل زبان نہیں رکھتے - پس علم بول چال اور محاورہ کی سند اشعار میں معتبر ہے' نہ کہ اردو کی ادبیات علمیہ میں -

وضع اصطلاحات کا معاملہ بہت اہم ہے' لیکن اس قدر مشکل نہیں' جس درجہ آج کل کے اہل قلم سمجھتے ہیں' اور علی الخصوص فلسفہ میں' بہتر سے بہتر صحیح عربی الفاظ مل سکتے ہیں' بشرطیکہ تلاش کیے جائیں -

آخر میں پھر اپنے عزیز دوست کو مطمئن کر دیتا ہوں کہ ان کے مقصود کے لیے " لذت و الم " پیشتر سے موجود اور بہمہ وجوہ کافی و اکمل ہے - حظ و کرب وغیرہ میں پریشان نہوں - جسمی و نفسی کیفیات کے وضع و ضمن کا پورا مفہوم اسی سے ادا ہوسکتا ہے -

الهلال

۳ رمضان ۱۳۳۱ ہجری

موعظة و ذکری

(۱)

تذکار نزول قرآن

اسوة النبي صلى الله عليه و سلم

شهر رمضان الدي انزل فيه القران

يا ايها الذين امنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون - (بقره)	مسلمانو ! تم پر روزے اوسیطرح لکہے گئے جسطرح تم سے پہلي امتوں اور قوموں پر اس سے پہلے لکہے گئے تہے' تا کہ تقوی تم مین پیدا هو -
شهر رمضان الدي انزل فيه القران هدى للناس و بينات من الهدى و الفرقان' فمن شهد منكم الشهر فليصمه' و من كان مريضاً او على سفر فعدة من ايام آخر' يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر و لتكملوا العدة و لتكبروا الله على ما هداكم و لعلكم تشكرون (بقره)	ماه رمضان وہ هے جس میں قران آترا' جو لوگوں کے لیے سرتا پا هدایت هے' جو هدایت و تمیز حق و باطل کي نشاني هے' پس جو اس مہینه میں زنده موجود رهے وہ روزے رکہے' اور جو مریض یا مسافر هو وہ ان کے بدلے دوسرے دنوں میں پهر روزے رکهه لے - خدا آساني چاهتا هے' سختي نہیں چاهتا' تا کہ تم روزوں کي تعداد پوري کر سکو - اور روزے اسلیے فرض هوے کہ تم اس عطاے هدایت پر خدا کي بڑائي کرو' اور شکر بجا لاؤ -

مکه سے تین میل کي مسافت پر کوہ حراء واقع هے' آج سے ۱۳۴۴ برس پہلے ایام رمضان میں جب سخت گرمي [۱] کے دن تہے' اور شدت حرارت سے ریگستان بطحاء کا ذرہ ذرہ تنور بن رها تها' اسي کوہ حراء کے ایک تیرہ و تاریک غار میں مادیات عالم سے ایک کدورہ کش انسان سر بزانو تها -

وہ بهوکها تها' لیکن بهوکها نه تها که اوسکے پاس کهانے کي وہ چیز تهي' جس کو کها کر پهر انسان کبهي بهوکها نہیں هوتا - وہ پیاسا تها لیکن پیاسا نه تها کہ اوسکے پاس پینے کي وہ چیز تهي جس کو پیکر پهر انسان کبهی پیاسا نہیں هوتا - وہ تین تین چار چار دن کهانا پینا چهوڑ دیتا [۲] تها' اوسکے جان نثار بهی اوسکي محبت میں کهانا پینا چهوڑ دیتے تهے' لیکن وہ اون کو منع کرتا تها کہ :

ايكم مثلي' ابيت يطعمني ربي و يسقيني (رواه البخاري و مسلم في صحيحيهما)	تم میں کون میری طرح هے' میں بهوکها هوتا هوں تو میرا آقا مجهکو کهلاتا هے' میں پیاسا هوتا هوں تو میرا آقا مجهکو پلاتا هے (حدیث صحیح)

کوہ حرا کا مقدس عزلت نشین اسي طرح بهوکها پیاسا سر بزانو تها' کہ ایک نور [۱] بے کیف نے تیرہ و تار غار کو روشن کر دیا' وہ نور بے کیف کیا تها ؟ هدایت و فرقان کا ایک آفتاب تها جو مطلع حظیرة القدس سے طلوع هوکر اوسکے سینه میں غروب [۲] هوگیا - فانه نزله على قلبك (بقره) اور پهر اوسکے سینه سے نکلکر تمام عالم کو اسکي شعاعوں نے روشن کر دیا - و ما ارسلناك الا رحمة للعالمين (بقره)

صیام رمضان

وہ آفتاب جسکا مطلع حظیرة القدس تها' وہ آفتاب جسکا مغرب سینه نبوي تها' وہ آفتاب جس نے عالم کو منور کیا' قران مجید تها' جو ماہ مقدس کي شب مبارک میں آسمان سے زمین پر نازل هونا شروع هوا - وہ کون سا ماہ مقدس تها جس میں خدا کا کلام بندوں کو پہونچنا شروع هوا ؟ وہ ماہ رمضان تها :

شهر رمضان الذي انزل فيه القران' هدى للناس و بينات من الهدى و الفرقان' (بقره)	رمضان کا مہینه وہ هے جس میں قران اترا' جو لوگوں کے لیے سرتا پا هدایت هے جو هدایت و تمیز حق و باطل کي نشاني هے'

پس ان ایام میں هماري بهوکهه' هماري پیاس' همارا مادیات عالم سے اجتناب' اس یادگار میں هے کہ هم تک جو خدا کا پیغام لا یا وہ ان دنوں بهوکها اور پیاسا تها' اور وہ تمام لذائذ مادي سے مجتنب تها -

فمن شهد منكم الشهر فليصمه (بقره)	پس جو اس مہینه میں زنده موجود هو وہ روزے رکہے -

یہ اوسکا حال تها جو کوہ فاران (۳) (کوہ حراء) کي چوٹي سے جلوہ گر هوا تها (محمد صلعم) لیکن وہ جو سینا سے آیا (موسى عم) وہ بهي تورات لینے کیلیے جب پہاڑ پر چڑها تها وهاں چالیس روز بدلي کے درمیان خداوند کے حضور رها تها (خروج ۴۰ - ۱۸) اسي طرح وہ بهي جو کوہ سعیر (کوہ زیتون) سے طلوع هوا تها (مسیح عم) اس سے پہلے کہ وہ خدا کي منادي شروع کرے جنگل میں چالیس روز دن رات بهوکا اور پیاسا رها تها (متي ۴ - ۲) پس ضرور تها کہ وہ جو کوہ فاران سے جلوہ گر هونے والا تها' وہ بهي اس سے پہلے کہ دس هزار قدوسیوں کے ساتهه وہ آئے' اور اوس کے داهنے هاتهه میں آتشیں شریعت هو' وہ خداوند کے حضور بهوکا اور پیاسا رهے' تا کہ جو لکها گیا هے وہ پورا هو :

يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم (بقره)	مسلمانو ! تم پر روزه اوسي طرح لکها گیا هے جس طرح تم سے پہلوں پر لکها گیا تها -

پس رمضان کي حقیقت کیا هے ؟ وہ ماہ مقدس جس میں داعي اسلام حسب اتباع نوامیس نبوت' تحمل نزول قرآن کے لیے ضروریات مادیۂ عالم سے مستغني رها' اور اس لیے ضروري هوا' کہ پیروان ملت اسلامیه اور متبعین طریقت محمدیه ان ایام میں ضروریات مادیۂ عالم سے مستغني رهیں' کہ اوس توفیق و هدایت کا شکریه و ممنونیت اور اظهار اطاعت و عبودیت هو جو اون کو اس ماہ مقدس میں عطا هوئي -

[۱] رمضان کے معني شدت حرارت کے هیں' اس سے اور دیگر اسماے مشہور کے قرینه سے مستنبط هوتا هے کہ عرب میں قبل اسلام ناقص طور سے شمسي مہینے جاري تهے اس لیے رمضان گرمي کا مہینه هوگا -

[۲] صوم وصال -

[۱] وحي قران -

[۲] نزول قران کي ابتدا رمضان میں هوئي' کما سیاتي -

[۳] اشارہ هے تورات کي اس بشارت کیطرف : " خدا وند سینا سے آیا اور سعیر سے طلوع هوا اور فاران کے پہاڑ سے جلوہ گر هوا - دس هزار قدوسیوں کے ساتهه آیا - اور اوس کے داهنے هاتهه میں ایک آتشیں شریعت تهي [تورات' سفر التثنیه ۳۳ - ۲]

اقتراعیات

گذشتہ مہینے میں اقتراعیات (سفریجیٹ یا حق انتخاب کا مطالبہ کرنے والیوں) نے انگلستان میں عجیب غجیب حرکتیں کیں:

سنٹ انڈرو یونیورسٹی میں ہفتہ کی صبح کو آگ لگادی - بہت سا سائنس کا سامان تھا جل گیا ، جسکا اندازہ پانسو پاؤنڈ لگایا جاتا ہے -

سنٹ جانس کے گرجے میں باجے کے کمرہ میں بہت سی دیاسلائیاں ، تیس گولی کے کارتوس ، تیل میں ترکیے ہوے چیتھڑے ، کاغذ وغیرہ جمع تھے ، اور ایک فلیتہ دور تک چلا گیا تھا ، اسکا ایک سرا روشن تھا - برمنگھم کی پولیس کو اطلاع ملی کہ برمنگھم کا پشتہ اڑایا جانے والا ہے - پانی کی طرف سے ایک سوراخ کھدا ہوا ملا ، اگر یہ سوراخ پورا کھود لیا جاتا ، تو گیارہ میل تک پانی پھیل جاتا -

سولی ہل میں ایک تباہ کن آگ گذشتہ جمعہ کو لگی - زمین پر دو پوسٹ کارڈ پڑے تھے جو جج فلیمور کے نام کے تھے - اس میں لکھا تھا کہ " یہ نہ سمجھو کہ تمہارا انصاف نہیں ہوگا " دوسرے طرف تھا " ہمارے ساتھیونکو چھوڑ دو - عورتوںکے لیے ووٹ "

کنسی میرین اور کلارا چیوین کو اس جرم میں ماخوذ کیا گیا ہے کہ انہوں نے ہرسٹ پارک کے تماشا گاہ مسابقت میں ۲۷ - جون کو آگ لگادی تھی ، جس سے سات ہزار پونڈ کا نقصان ہوا - برمنگھم کے قریبی اسٹیشن (ہزسول) میں آگ لگادی - عورتوں میں تو یہ مردانگی ہے ، معلوم نہیں ہندوستانکے مردوں کی انوثیت کو کیا کہا جا ئیگا ؟

ناز نینان لندن کی مردانگی

ایک اقتراعیہ نے بادشاہ کا گھوڑا روک لیا

ہفتۂ جنگ

ترکوں کے فاتحانہ حملے تمام یورپ کو مشوش کر رہے ہیں ، ہر ایک گورنمنٹ معرض تشویش ہے ، اور ہر ملک وقف اضطراب ہوگیا ہے کہ سالہا سال کی تدبیریں بے کار گئیں ، تثلیث کی پاک سرزمین سے توحید کے اخراج کلی کا منصوبہ ناکام ہی رہا ، اور ہلال نے صلیب سے پھر اپنے مقبوضات واپس لے لیے - یونان ، سرویا ، رومانیا ، جبل اسود ، ان سب کو بلغاریا سے کاوش ہے ، اور ابھی تک اس کاوش کا اظہار توپ و تفنگ کی شرارہ باریوں سے ہو رہا ہے ، باایں ہمہ ترکوں کے ساتھہ مخالفت میں سب متفق ہیں ، اور کسی کی یہ خواہش نہیں کہ ایڈریا نوپل کو دوبارہ ترکی جھنڈے کی حکومت نصیب ہو -

بخارسٹ میں امید ظاہر کی جاتی تھی کہ ایڈریا نوپل سے ترکوں کے اخراج کے لیے یورپ کی طاقتیں رومانیا سے درخواست کرینگی ، یورپ کی متعدد دار السلطنتوں میں اس ہفتے نہایت سنجیدگی کے ساتھہ بحث ہوتی رہی کہ آیا یہ ممکن ہے کہ ترکوں کے خلاف رومانی فوج کوچ کرے ، او راس رحیل و ارتحال میں اسے کامیابی نصیب ہو؟ خود فرماں رواے رومانیا (شاہ چارلس) بھی کچھہ کم مضطرب نہیں - اس نے سلطان روم کو ترکی پیشقدمی کی غیر موزونیت پر توجہ دلائی ، اور پھر ان تمام حکومتوں نے کے اجماع سے فیصلہ کرلیا کہ ترکوں نے صوبۂ تھریس کو بلغاریوں ں تو لے لیا ہے مگر اصل میں یہ متحدہ ریاستوں کا مال رکی سلطنت کو اس سے کچھہ تعلق نہیں -

بصر صغیر (فرڈیننڈ والی بلغاریا) نے سفراے یورپ سے سخت زاز نالی کی کہ سپاہ عثمانی نترنواکس و جمبولی کی سمت سے بلغاریا پر حملہ کرنے کو ہے - باشندے ہلاک ہو رہے ہیں ، گاؤں کے گاؤں جلائے جا چکے ہیں ، معاہدۂ لندن پامال ہو رہا ہے ، پرانے ظالموں (ترکوں) کی معاودت سے مظلوم پیروان مسیح بھاگے چلے جاتے ہیں ، یورپ اگر اور کچھہ نہیں کرسکتا تو بلغاریا کے خاص علاقے کو تو اس تاخت و تاراج سے بچائے ، اور ترکوں کو مزید پیشقدمی سے روکدے -

آسٹریا بھی اپنے نیم سرکاری اخبار (ریش پوسٹ) کی زبان میں ان حملوں پر برہم ہے ، جرمنی تہدید کررہی ہے ، روس تو علانیہ آمادۂ جنگ ہے ، اور باوجود اس کے کہ ۲۸ و ۲۹ - جولائی کی تار برقیاں صاف کہہ رہی ہیں کہ اندرون ملک کی بد نظمیاں روس کو مجبور کر رہی ہیں کہ ترکوں کے ساتھہ ستیزو آویز پر اپنی انتظامی اصلاح کو ترجیح دے - وہ جانتا ہے کہ ترکی پر دباؤ ڈالنے کی انتہائی تدبیریں بھی اگر اختیار کی جائیں جب بھی سودمند نہونگی - تمام یورپ کے جنگی بیڑے اگر ملکر بھی دردانیال کے سامنے بحری مظاہرہ کریں تب بھی کچھہ نتیجہ نہ نکلیگا - یوروپین کنسرٹ میں اتحاد بھی نہیں ہے ، ترکوں سے معرکہ آرائی کے لیے صرف دو ہی راہیں تھیں - ارمینیہ و ارزن الروم ، مگر اس کی حالت اتنی مخدوش ہے کہ خود وہ نہ ارمینیہ پر حملہ کرسکتا ہے ، نہ ارزن الروم (ارض روم) پر فوجیں بڑھا سکتا ہے ، پھر بھی یہ کیوں کر ممکن تھا کہ ہلال کو سربلند ہوتے دیکھکر صلیب کو پھانسی پر چڑھانے سے محفوظ رکھنے کے لیے حرکت مذبوحی بھی نہ کرے -

۳۱ - جولائی سنہ ۱۹۱۳ ع کو روس کا جنگی بیڑا بوغاز برسفور (مدخل باسفورس) کے قریب پہونچ گیا اور جہاں تک ہوسکا ترکوں کو مرعوب کرنے کے لیے بحری نمایش کی تماشا گہری میں چابکدستی کے جوہر دکھاتا رہا ، ہنوز یہ مظاہرہ قائم ہے ، اور ایک ہفتے سے دنیا دیکھہ رہی ہے کہ :

آں ہمہ شعبدہ ہائے کہ کند روس ایں جا
سامری پیش عصا و ید بیضا می کرد

انگلستان کو اگرچہ اپنی مسلمان رعایا کی ناراضی کا خیال پس و پیش میں ڈالے ہوے ہے ، اور مقتدر انگریز مدبر (سر راپر ایتھبرج) نے ۲۸ - جولائی سنہ ۱۹۱۳ع کے لندن ٹائمز میں انگریزی سلطنت کو متنبہ بھی کردیا ہے کہ " ایڈریا نوپل کے متعلق ترکی مطالبہ کی تائید و تصدیق میں کلام نہیں ، کم سے کم چھہ کرور مسلمانان ہندوستان ایسی علامتوں کے نمایاں ہونے کی توقع کر رہے جن سے یہ معلوم ہوسکے کہ انگلستان ، دوسرے اسلامی ممالک سے نہ سہی مگر کم از کم اپنے پرانے دوست ترکی سے تو بے پروا نہیں ہے " یہ سب کچھہ ہے اور اس سے بھی زائد یہ ہے کہ " سفراے دول یورپ نے ۲۹ - جولائی کو خاص جلسے میں بحث و نظر و اخذ ورد کے بعد متحدہ و متفقہ انداز میں باب عالی کو ریپریزینٹیشن کرنے کی اصلی تجویز کردی ، اور نوٹ کے الفاظ پر باہم اتفاق نہ ہوسکا " لیکن اسلام نواز و مسلمان پرور انگلستان کے حوصلے اس سے بھی پست نہ ہوے - سفرا نے جداگانہ طور پر خط اینوس و میڈیا سے ترکی فوجیں واپس طلب کرنے کے لیے باب عالی سے فرداً فرداً تحریک کرنے کے لیے جو تجویز کی ہے اس میں انگلستان بھی شامل ہے ، اور وہ بھی نہایت پرزور لہجے میں احتجاج و انذار کا حق ادا کررہا ہے - لیکن ترکوںپر کچھہ بھی اثر نہیں پڑا اور نہ انکے فاتحانہ عزم میں تزلزل کا خوف ہے -

عزلت نشین تها - مسلمان ایام اعتکاف میں اوس متکلم ازلي کے سوا جو ان راتوں میں معتکف حراء سے گویا ہوا تها ' کسي سے نہیں بولتے که ایسا هي اوسنے بهي کیا تها جسکے منهه میں اوس متکلم ازلي نے اپني بولي ڈالي جب وہ حراء کے ایک گوشه میں سربزانو معتکف تها -

پس هر مسلم آبادي میں چند نفوس مسلم کے لیے ضروري هے که اواخر عشرۂ رمضان میں مسجد کے ایک گوشه میں شب و روز معیت اتباع نبوي ' تلاوت کتاب عزیز ' تفکر خلق سماوات و ارض ' ذکر نعم الهي ' تذکر اسماے حسنی ' اور تحیت و تسلیم و اداے صلوات میں اسطرح بسر کریں که ان اوقات معدودہ کا کوئي لمحه تذکر و تفکر سے خالي نهو تا که ان اشخاص مقدسه کا جلوہ اوس کي آنکهوں میں پهر جاے -

الذین یذکرون الله قیاماً و قعوداً و علی جنوبهم ' (آل عمران)	جو همیشه اٹهتے بیٹهتے لیٹتے خدا کو یاد کرتے هیں '
الذین اذا ذکروا بها خروا سجداً و سبحوا بحمد ربهم و هم لا یستکبرون ' تتجافی جنوبهم عن المضاجع ' یدعون ربهم خوفاً و طمعا ' (سجدہ)	وہ جو ' قران کي آیتیں جب انکو یاد دلائي جاتي هیں تو وہ سجدہ میں گر پڑتے هیں ' اور خضوع و خشوع کے ساتهه اپنے رب کي حمد و ثنا کرتے هیں ' انکے پهلو راتوں کو بستروں سے الگ رهتے هیں ' اور وہ امید و بیم کے ساتهه خدا سے دعائیں کرتے هیں -
رجال لا تلهیهم تجارة و لا بیع عن ذکرالله	جنکو خرید و فروخت وغیرہ دنیاوي اشغال ذکر خدا سے غافل نہیں کرتے -

اسماعیل و ابراهیم (علیهما السلام) کي سب سے پہلي مسجد جن اغراض کے لیے تعمیر هوئي ' ان میں ایک غرض یه بهي تهی که وہ عزلت گزینان عبادت گذار کا مسکن هو -

و عهدنا الی ابراهیم و اسماعیل ان طهرا بیتی للطائفین و العاکفین والرکع السجود ' (بقرہ)	هم نے ابراهیم و اسماعیل سے عهد لیا که وہ میرے گهر کو طواف ' اعتکاف ' رکوع اور سجود کرنے والوں کے لیے پاک رکهیں

پس اے فرزندان اسماعیل و ابراهیم ' اپنے باپ کے عهد کو یاد کرو اور جس گهر کو رکوع و سجود کے لیے پاک رکهتے هو ' اُسے اعتکاف کے لیے بهي پاک رکهو که تمهارے باپ اسماعیل و ابراهیم کا عهد خدا وند کے حضور جهوٹا نه هو -

قیام رمضان

کیا عجیب وہ جوش معیت هے جب مسلمان دن بهر کي بهوکهه اور پیاس کے بعد رات کو خدا کي یاد کے لیے کهڑے هو جاتے هیں ' الله ! الله !! وہ تکلیف جو راحت قلبي کا باعث هو ' معتکف حراء بهي اسي طرح خدا کي یاد کے لیے رات بهر کهڑا رهتا تها ' یہاں تک که اوسکے پاؤں میں ورم آ جاتا تها که خدا کي هدایت کا شکریه بجا لائے -

پس شب کو جب عالم سنسان هے ' اور دنیا کا ذرہ ذرہ خاموش اور محو خواب شیریں هے ' آؤ شیفتگان سنت محمدیه ! که ماہ مقدس آیا ' هم اپنے بستروں کو خالي کریں ' خدا کي تقدیس میں مشغول هوں ' اور اوسکی حمد و ثنا کریں جسنے اس ظلمت کدۂ عالم میں صرف هم کو ایک ایسا چراغ بخشا ' جس سے همارے قلوب منور هوگئے -

سبحان ذي الملك والملكوت سبحان ذی العزة والعظمة والهیبة والقدرة والكبریاء والجبروت ' سبحان الملك الحي الذي لاینام ولا یموت ابداً ابداً ' سبوح ' قدوس ' ربنا ورب الملائكة والروح	تقدیس هو حکومت و شہنشاهي والے کي ' تقدیس هو عزت ' عظمت ' هیبت ' قدرت ' کبریائي اور جبروت والے کي ' تقدیس هو اوس زندہ بادشاہ کي جو نه کبهي سوتا هے اور نه کبهي مرتا ' پاک ' قدوس ' همارا آقا اور تمام فرشتوں اور روحوں کا آقا -

(۲)

حقیقت صوم

هم نے مقالۂ سابقه میں بتایا هے که ماہ صیام کی اصل حقیقت نزول قرآن کی یادگار و تذکار اور حامل قرآن علیه الصلوة والسلام کے اسوۂ حسنه اور سنت مستحسنه کی اتباع و تقلید هے ' که ان ایام میں آپ اسي طرح غار حراء میں قیام فرما تهے اور اسی اثناے ایام میں وہ نامۂ خیر و برکت اور دستور هدایت و قرآن همیں عنایت هوا ' جس سے هم نے جسم کی زندگي اور روح کی تسلي پائي - پس یه یوم اکبر یعنے یوم نزول قرآن ' جو لیلة القدر هے ' اسلام کي عید اکبر هے ' اور حق هے که تمام بندگان اسلام اور شیفتگان اسوۂ محمدیه ان ایام مقدسه میں وہ زندگي بسر کریں جو قرآن کا مطلوب اور حامل قرآن کا نمونه هو -

قرآن مجید نے حکم صیام کے موقع پر جیسا که آیات سر عنوان میں مذکور هے ' هکو صوم کے تین نتائج کي اطلاع دي هے -

لعلکم تتقون '	تاکه تم متقی هو '
لتکبروا الله علی ما هداکم '	تاکه تم اس عطاے هدایت پر خدا کي تکبیر و تقدیس کرو '
و لعلکم تشکرون '	تاکه تم اس نزول خیر و برکت اور اس عطاے فرقان پر خدا کا شکر بجا لاؤ '

اس سے ثابت هوا که صوم کي حقیقت تین اجزاء سے مرکب هے ' اتقاء ' تکبیر و تقدیس ' اور حمد و شکر ' پس جسطرح حقیقت مرکبه کا وجود عین اجزاء کا وجود هے که بغیر وجود اجزاء حقیقت معدوم ' سیطرح ' صوم بغیر وجود اجزاے ثلاثه مذکورہ معدوم و مفقود هے -

اعمال انسانیه کا وجود حقیقي اون کے نتائج و آثار کا وجود هے ' اگر نتائج و آثار وجود پذیر نهوں ' تو یه نه کهو که اون اعمال کا وجود تها ' اگر هم دوڑتے هیں ' که مسافت قطع اور منزل قریب هو ' لیکن هم بهٹک کر دوسرے راستے پر جا پڑتے هیں ' جس سے هماري مسافت دور تر اور منزل بعید تر هوتي جاتي هے تو هماري سعي لاحاصل اور هماري تگاپو عبث هے ' اگر ایک طبیب اچهے مرض کے لیے ایک دوا تجویز کرتا هے ' لیکن جس فائدہ کے مترتب هونے کي امید کرتا هے وہ مترتب نہیں هوتا ' تو یه نه سمجهو که طبیب نے دوا تجویز کي اور نه کهو که مریض نے دوا کهالي -

پس صیام جو همارا علاج روحاني هے اگر اوس سے شفاے روحاني نه حاصل هو ' تو حقیقت میں وہ صیام نہیں فاقه هے اور ایسے صائم اور روزہ دار ' جن کے صوم میں اتقا ' تقدیس اور شکر کے عناصر ثلاثه نہیں ' وہ فاقه کش هیں ' جن کي تشنگي اور گرسنگي ایک پهول هے جس میں رنگ و بو نہیں ' ایک گوهر هے جس میں آب نہیں ' ایک آئینه هے جسمیں جوهر نہیں ' اور ایک جسم هے جسمیں روح نہیں ' اور کون نہیں جانتا که ایک گل بے رنگ و بو ' ایک گوهر بے آب ' ایک آئینه بے جوهر ' ایک جسم بے روح ' بے حقیقت هستیاں هیں جنکي کوئي قدر و قیمت

شہر رمضان الذی انزل فیه القرآن، ھدی للناس و بینات من الھدی و الفرقان، فمن شھد منکم الشھر فلیصمه، و من کان مریضاً او علی سفر فعدة من ایام اخر - یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر، و لتکملو العدة، و لتکبرو الله علی ما ھداکم، و لعلکم تشکرون (بقرہ)

ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اترا، جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے، جو ہدایت و تمیز حق و باطل کی نشانی ہے، پس جو اس مہینہ میں زندہ موجود ہو وہ روزے رکھے، جو بیمار یا مسافر ہو وہ ان کے بدلے اور دنوں میں روزے رکھہ لے، خدا تمہارے ساتھہ آسانی چاہتا ہے سختی نہیں چاہتا، تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کرسکو، اور روزے کیوں فرض ہوے؟ اس لیے کہ تم خدا کی ہدایت پر اوس کی بڑائی کرو، اور شکر ادا کرو -

ہم کو صاف بتا دیا گیا کہ مفروضیت صیام رمضان صرف اس لیے ہے کہ ہم اس عطاے ناموس فرقان وھدی (قرآن) پر خدا کا شکر بجا لائیں، اور اوس کے نام کی تقدیس کریں، پس کون مسلم ہے جو خدا کے اس احسان اکبر اور نعمت عظیمہ کے شکر کے لیے طیار نہیں؟ اور اوس کی تقدیس کے لیے آمادہ نہیں؟ اوس کی تقدیس و تمجید میں خود کو فراموش کرو، اوس کے کلام کی عظمت کو یاد کرو، جسنے تم جیسی زار و نزار و کمزور قوم کو اپنی تسلی سے قوی کیا، جو پھر کبھی کمزور نہوگی، جس نے ۱۳۳۲ - برس ہوئے کہ توحید کی آگ تمہارے سینوں میں روشن کی جو پھر کبھی نہیں بجھیگی، جس نے تمہارے سر پر تاج خیر الامم رکھا، جو کبھی نہیں اتر سکتا -

شب قدر

وہ کون سی شب مبارک تھی جس میں خدا کا کلام روح پرور، ایک انسان کے منہ میں ڈالا گیا؟ وہ لیلۃ القدر، یعنی عزت و حرمت کی رات تھی، بے شک وہ عزت و حرمت کی رات تھی، وہ رات تھی جو ہزار مہینہ سے بہتر تھی، کہ اس میں خداوند گویا ہوا، وہ فرشتوں کی آمد کی رات تھی کہ آسمان کی باتیں زمین والوں کو سنائیں، وہ امن و سلامتی کی رات تھی کہ اوس میں دنیا کے لیے امن و سلامتی کا پیغام اترا:

انا انزلناہ فی لیلة القدر، وما ادراک ما لیلة القدر؟ لیلة القدر خیر من الف شھر، تنزل الملئکة والروح فیھا باذن ربھم من کل امر، سلام ھی حتی مطلع الفجر، (القدر)

ہم نے قرآن کو عزت و حرمت والی رات میں نازل کیا، اور ہاں تمہیں کسنے بتایا کہ عزت و حرمت والی رات کیا ہے؟ وہ رات جو ہزار مہینہ سے بہتر ہے، جس میں ارواح مقدسہ اور فرشتے حکم خدا سے احکام لیکر نازل ہوتے ہیں اس رات میں طلوع صبح تک سلامتی ہے -

وہ شب کیا عجیب شب تھی، دنیا عصیان و حق ناشناسی کی تاریکی میں مبتلا تھی، دیو باطل کا تمام عالم پر استیلا تھا، توحید کا چہرۂ نورانی، کفر و شرک کی ظلمت میں محجوب تھا، نیکیاں بدیوں سے شکست کھا چکی تھیں، دنیا کی تمام متمدن اور زبردست قومیں، قوت الہی سے بغاوت کا اعلان کرچکی تھیں، ایک نحیف و ضعیف قوم بحر احمر کے کنارے کے ریگستانوں پر، غفلت و جہالت کے بستروں پر پڑی سو رہی تھی، لیکن اس ظلمت کدۂ عالم میں صرف ایک گوشہ تھا جو روشن تھا، وہ گوشہ غار حراء کا گوشہ تھا، اس بغاوت و طغیان عالم میں ایک ہی تھی جو قوت الہی کے آگے اطاعت و تسلیم کے ساتھہ سر بسجود تھی، وہ عزلت نشین حراء کی جبین مبارک تھی، اور ایک ہی قلب تھا، جو بیدار تھا اور وہ محمد رسول اللہ (صلعم) کا قلب اقدس تھا -

یہ کیا عجیب و غریب شب تھی جب قوموں کی قسمت کا فیصلہ ہو رہا تھا، جب جبابرۂ عالم کی تنبیہ و تادیب کے لیے ایک نحیف و ضعیف قوم کا انتخاب ہو رہا تھا، جب نیکیوں کا لشکر دوبارہ مقابلہ کے لیے آراستہ کیا جا رہا تھا، اور اوس کی سر عسکری کے لیے وہ وجود اقدس منتخب ہو رہا تھا جو حراء کے غیر مصنوع حجرہ میں بیدار اور سربسجود تھا، اور رحمت کے محافظ فرشتے اس کے رد گرد صف بستہ تھے -

انا انزلناہ فی لیلة مبارکة انا کنا منذرین، فیھا یفرق کل امر حکیم، امراً من عندنا انا کنا مرسلین، رحمة من ربک انه ھو السمیع العلیم (الدخان)

ہم نے اس کتاب مبین کو ایک مبارک شب میں اتارا کہ ہمیں انسانوں کو ڈرانا تھا، وہ مبارک شب جس میں پراز حکمت امور کا ہمارے حکم سے فیصلہ کیا جاتا ہے، انسانوں کے پاس اپنی رحمت سے ایک رہنما بھیجنا تھا، کیوں کہ ہم پکارنے والوں کی دعائیں سنتے ہیں اور دنیا کے ذرہ ذرہ کا حال جانتے ہیں -

پس یہ وہ شب ہے جس میں اقوام عالم کی قسمتوں کا فیصلہ ہو، یہ وہ شب ہے، جس میں برکات ربانی کی ہم پر سب سے پہلی بارش ہوئی، یہ وہ شب ہے جب اوس سینہ میں جو خزینۂ نبوت تھا کلام الہی کے اسرار سب سے پہلے منکشف ہوے، اور رحمتہاے آسمانی نے زمین میں نزول کیا، پس ہر مسلم کا فرض ہے کہ وہ اس لیلۂ مبارکہ میں رحمتوں کا طالب ہو، اور اوس رحمان و رحیم ہستی کے آگے سر نیاز خم کرے، جبین پر معاصی کو زمین پر عجز و خاکساری سے رکھے، اور بعد خضوع و خشوع دست تضرع دراز کرکے، کہ خدایا:

آمن الرسول بما انزل الیه من ربه و المومنون، کل آمن بالله و ملئکته و کتبه و رسله، لا نفرق بین احد من رسله، و قالوا: سمعنا و اطعنا غفرانک ربنا و الیک المصیر، لا یکلف الله نفساً الا وسعھا، لھا ما کسبت و علیھا ما اکتسبت، ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطأنا، ربنا و لا تحمل علینا اصراً کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا و لا تحملنا ما لا طاقة لنا به، و اعف عنا، و اغفر لنا، و ارحمنا، انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین (بقرہ)

رسول جو کچھہ اوس پر نازل ہوا اوس پر ایمان لایا اور اہل ایمان بھی، ایمان لائے سب خدا پر، اوس کے فرشتوں پر، اوس کے کتابوں پر، اوس کے رسولوں پر ایمان لائے اور پکار اٹھے: پروردگارا! تیری باتیں سنیں، تیری اطاعت کا عہد کیا، اب تیری مغفرت کے طالب ہیں، اور تو ہی ہمارا مرجع ہے، کسی کو تو اوس کی قوت سے زیادہ حکم نہیں دیتا، اور خیر و شر سب انسان کی کمائی ہے، پس اے پروردگارا! اگر ہم سے بھول ہو یا کوئی خطا ہو تو مواخذہ نکر، پروردگارا! ہم سے پہلوں کی طرح ہمکو گراں بار نہ بنا پروردگارا! ہماری طاقت سے زیادہ ہمکو بوجھہ نہ دے، ہمیں معاف کر، ہمارے گناہ بخش، ہم پر اے ہمارے آقا، رحم فرما، اور کفار پر ہمیں غلبہ نصیب کر -

اعتکاف

مسلمان ان ایام میں مساجد کے گوشوں میں عزلت نشین (معتکف) ہوتے ہیں، کہ غار حراء کا گوشہ نشین بھی ان دنوں

افسانۂ غم

همدردي کي نمايش

مظالم بلقان کي ياد فراموش کرنے والي پالیسي

٢٨ - جولائي سنه ١٩١٣ ع کو مجلس شوراي برطانيه کے دوران خاص ميں ايران اور تبت پر کاغذات کي تحريک کرتے هوے جنوب ايران ميں قرضويت (انارکي) کا مقابله شمالی ايران کے انتظام سے کيا گيا جسکي وجه ١٧٥٠٠ روسي فوج کي موجودگي هے -

لارڈ کرزن نے سوال کيا که کيا موخرالذکر کي تعداد قانون اور انتظام کي ضرورت سے زيادہ نہيں کيا ؟ اس نے انگريزي روسي عهد نامه کي روح کو نہيں توڑا ؟ کيا يه ايران کی مسلسل خود مختاري کے دعوے کے خلاف نہيں جسکا هم اعلان کيا کرتے هيں ؟

انهوں نے اس امرکو مشکوک سمجها که ايران ميں فوج کي روانگي تجارتی سڑکوں کي حفاظت کي اس طول پاليسي کا بقايا تهي جس سے گورنمنٹ جهجکتي تهي - انهوں نے آزادي کے ساتهه فوج کي واپسي پر گورنمنٹ کو مبارک باد دي - انهوں نے پوري آزادي کے ساتهه کيپٹن ايکفرڈ کے انتقام کے ليے مهم کی روانگي کي مخالفت کي ' جو غالباً فوجی قبضه کي طرف رهنمائي کريگي ' اور اگر قاتل بغير سزا ياب هوے نکلیگا تو برطاني اثر (پترسٹيج) کو ايک خوفناک ضرب لگيگي -

جنوب ايران ميں اگر هم کو قانون و انتظام کو خود اپنے هاتهه ميں لينا نہيں هے تو ايک ايسي پاليسي کا اختيار کرنا ناگزير هوگا جو اسباب کو دفع کرکے اس قسم کے افسانهاے غم کے دوبارہ وقوع کو روکے -

لارڈ کرزن نے سويڈن کے افسران جندرمه کی تعريف کي ليکن کہا که اس قسم کے جندرمه جو کچهه کرسکتے هيں وہ يه هے که صرف چند تجارتی سڑکوں کو محفوظ رکهيں - جنوب ايران ميں جس چيزکي ضرورت هے وہ يه هے که مالگذاري کی تحصيل ' ملک کی نگراني ' اور فسادي قبائل کي سرزنش کے ليے ايراني گورنر جنرل کے هاتهه ميں ايک فوج هو -

ماليات کی طرف متوجه هوتے هوے لارڈ کرزن نے کہا که سر ايڈورڈ گرے نے گورنمنٹ کي پاليسي کو ايک غير محدود صبر کي پاليسي کي حيثيت سے بيان کيا هے -

يه پاليسي غير محدود ادائگيوں کي ايک پاليسي بهی هے -

هم ايک چهلني ميں روپيه ڈال رهے هيں ' يه ايک سامان پاليسي هے ' اور هم کو چاهيے که علاج کے بهٹکنے سے پہلے گہرے طور پر اسباب کو ديکهيں -

لارڈ کرزن نے کہا که معلوم هوتا هے گورنمنٹ بے طرف حصے کي سياسي اور تجارتي اهميت کو بهولگئي ' يه سلسله جاري رکهنا نا ممکن هے که جب موافق هو تو برطاني حقوق ثابت کيے جائيں ' اور جب موافق نه هو تو برطاني ذمه داريوں سے انکار کيا جائے - گورنمنٹ کو يه ماننا چاهيے که حالت بدلگئي هے اور جب تک که بے طرف حلقه ناطرفدار هے اسوقت تک ان کو يه حق نہيں که وہ برطانی روپيه برساتے رهيں ' جيسا که وہ کررهے هيں - هم کو چاهيے که ايراني حکومت کے با اختيار اشخاص کي مدد کريں - نه صرف ايک حصه ميں بلکه تمام ملک ميں ' اور دوبارہ انتظام قائم کرنے کے ليے فوج جمع کرنے ميں مدد ديں -

بے طرف حلقے ميں ريلوے کے متعلق هم کو مضبوطي کے ساتهه ايک پاليسي کي پيروي کرنا چاهيے - لارڈ کرزن نے اعلان کيا که هم کو طے کر لينا چاهيے که انگريزي روسي عهد نامه ايک غلطي تهي ' اگرچه انهوں نے يه تجويز نہيں کي که گورنمنٹ کو روس کے پيچهے پيچهے چلنا چاهيے ' بلکه يه تجويز کي که روس کے ساتهه ملکر کام کرنا چاهيے ' اور پاليسي کو واقعات پر ترتيب دينا چاهيے -

لارڈ مارلے نے اس امر سے انکار کيا که مادي طور پر ايران کي حالت اب اس سے بدتر هے جيسي که انگريزي روسي معاهده سے پہلے تهی -

گورنمنٹ کي پاليسي کا خاکه جو که اسی طرح مخالف جماعت کي بهي پاليسي هے جسطرح که وہ گورنمنٹ کي هے اور جس کے متعلق ان کو يقين نہيں که کوئي دوسري گورنمنٹ اسکو چهوڑيگي ' انهوں نے سات دفعات ميں کهينچنا چاها -

(١) انگريزي روسي معاهدے کي محافظت ' روح اور الفاظ دونوں ميں -

(٢) ايران کي خود مختاري کي محافظت اور اسکي تقسيم يا اقتصادي ' انتظامی يا سياسي طور پر تقسيم کے قريب آنے سے بچنا

(٣) ايران کي بهبود کا خيال -

(٤) کسی قسم کي آئيني حکومت کي مدد کرنا -

(٥) مشورہ ' توجه ' يا هر ايسی مدد سے جسکو گورنمنٹ دينا مناسب سمجهے ايران کي مضطرب حالت کو هموار کرنے کے موقع کو ضائع نه کرنا -

(٦) روپيه يا ديگر ذرائع سے ايران کو جنوبي سڑکوں پر دوبارہ انتظام قائم کرنے کے قابل بنانا -

(٧) اور جنوبي ايران ميں مهم بهيجنے کي پاليسي ميں اپنے آپ کو الجهنے سے بچانا -

لارڈ مورلے نے کہا که وہ ايک آٹهويں کے اضافه کرنے کي طرف مائل تهے - يعنے انکو ايسے پوزيشن ميں مدفوع هونے سے باخبر رهنا چاهيے جو مسلمانان هندوستان کی راے اور انکے خيالات کو ناراض کريگا - اسوقت تمام دنيا کے مسلمانوں ميں اسلامي آبادي پر نازل هونے والي بدقسمتي کي وجه سے ايک ايسا احساس غم هے جو خطرناک هوسکتا هے - اگر مسلمانان هندوستان کا يه احساس ايران کی دوبارہ ساخت ميں کسي غير دوستانه يا بظاهر غير دوستانه کارروائي کي وجه سے مستحکم هوگيا تو گو کهلي هوئي بغاوت نه هو مگر تاهم يه امور وفاداري اور نيک نيتي کے سرمايه کو جو هندوستان کے مسلمانوں ميں موجود هے آهسته آهسته خاموشي کے ساتهه کم کرنے والے هونگے -

تجارت ايک معقول مقدار ميں ايران کے ساتهه هو رهی هے - مارچ کی رپورٹ دکهاتي هے که شيراز کے شمال کي طرف عموماً سڑکوں کي حالت اطمينان بخش رهی - سه ماهي کي جنوبي چنگي کي رسيديں سنه ١٩١٢ ع کي اسي سه ماهي کي رسيدوں کي نسبت ١٠ - هزار پاؤنڈ زيادہ هيں -

لارڈ کرزن نے روسی سڑکوں کي تصوير بهت هي طرفدارانه کهينچی هے ' کيونکه تمام شمالي علاقه ميں انتظام کسي طرح بهي محفوظ نه تها - روس باطوم اور طهران کے مابين ريل کے مسئله پر بالکل دوستانه طور پر گفت وگو کررها تها - اسوقت طهران سے آگے کسي لائن کي خواهش نہيں -

بے طرف حصے کو توڑ دينے اور اسميں ايران کو خود مختار کر دينے کے مشورہ کي بابت لارڈ مورلے کو جو کچهه کہنا تها وہ يه تها که برطانيه اور روس دونوں کامل اتفاق کے ساتهه کام کررهے هيں ' اور اس حصے کي حالت ميں کسي قسم کے تقرر پر بحث کي جانے والي نہيں هے -

نہیں - آنحضرت نے اسي نکتہ کي طرف اشارہ کیا ہے جہاں فرمایا ہے :

رب صائم لیس لہ من صیامہ الا الجوع ' و رب قائم لیس لہ من قیامہ الا السہر (رواہ ابن ماجہ)	کتنے روزہ دار ہیں ' جن کو روزہ سے بجز گرسنگي کچھہ حاصل نہیں ' اور کتنے تہجد گذار ہیں جنکي نماز تہجد سے بیداري کے سوا کچھہ فائدہ نہیں -

یہ کون لوگ ہیں ؟ یہ وہ لوگ ہیں جنکے جسم نے روزہ رکھا ' لیکن دل نے روزہ نہیں رکھا ' انکي زبان پیاسي تھي لیکن دل پیاسا نہ تھا ' پس رحمت کا کوثر انکے لیے نہیں کہ پیاسے نہ تھے -

هماري تقسیمات اوقات زندگي کي سب سے بڑي اور طویل تقسیم خود هماري عمر اور سب سے مختصر لحظہ ہے - همارے لیے هر لحظہ ایمان باللہ بما جاء الرسول ' هر روز پانچ بار سجدۂ نیاز ' هر هفتہ نماز جمعہ ' هر سال صیام رمضان و زکوۃ اور عمر میں ایک بار زیارت مسجد خلیل و اداے نماز ابراهیمي فرض ہے -

همارا سالانہ فرض دو ہے ' ایک جسماني اور ایک مالي ' فریضۂ مالي (زکوۃ) معدود باوقات مخصوصہ نہیں ہے ' لیکن همارا فریضۂ جسماني معدود باوقات ہے کہ پہلے سے خدا کي مسکین مخلوق هر ساعت اور هر حالت متمتع هوتي رہے ' اور دوسرے سے وہ عام یکرنگي اور اظہار اجتماع و وحدت قلوب و اجسام متصور ہے ' جو هر روز مساجد میں ' اور هر سال هر شہر کے کوچۂ و بازار اور گھروں میں اور عمر میں ایک بار کوہ فاران کے دامن میں نظر آتي ہے -

پس همارے سال کا ایک مہینہ هماري زندگي کا ایک ایسا حصہ هونا چاهیے ' جو تنزہ جسم اور طہارت قلب کا کامل نمونہ هو ' تاکہ همارا کامل سال منزہ اور طاهر هو ' اور اسطرح هماري کامل زندگي منزہ اور طاهر هو ' اسي لیے آنحضرت نے فرمایا ہے :

من صام رمضان ایماناً و احتساباً غفرلہ ما تقدم من ذنبہ (رواہ البخاري)	جس نے رمضان کے روزے ایمان اور احتساب (نیکی) کے ساتھہ رکھے ' اسکے اگلے گناہ معاف هوے -

گناهوں کي معافي اور مغفرت کا حصول ' تمام اعمال انسانیہ کا مقصود وحید اور تمام نیکیوں اور برکتوں کا اساس کار ہے ' لیکن کیا جس نے حصول مغفرت اور گناهوں کي معافي کي امید دلائي اس نے یہ نہیں بتایا ہے ' کہ وہ مشروط بایمان و احتساب ہے ؟

ایمان و احتساب کیا شے ہے ؟ حقیقت صوم کے وهي عناصر ثلاثہ هیں جن کي طرف کتاب عزیز نے اشارہ کیا ہے - یعني اتقاء ' تقدیس و تکبیر اور حمد و شکر -

اتقا کے لغوي معني " کسي چیز سے بچنے " کے هیں ' لیکن اسلام کي اصطلاح میں " اتقا " کے کیا معني هیں ؟ " تمام دنیاوي آلایشوں سے ' تمام انساني کمزوریوں سے ' تمام جسماني خواهشوں سے اور تمام نفساني نجاستوں سے جسم و روح کا محفوظ رکھنا " یہي حقیقت و ماهیت صوم ہے ' جس کے ساتھہ ساتھہ دل سے تقدیس و تکبیر کي صداے غیر محسوس اور زبان سے حمد و شکر کي آواز جہر بلند هوني چاهیے ' تاکہ معتکف حراء کے اسوۂ حسنہ کا کامل اتباع هو -

تم سمجھتے هو کہ آلودگي گناہ ' آلائش هوي ' اور ارتکاب عصیان و نجاسات نفساني ' ناقض صوم نہیں ' ممکن ہے کہ جسم کا روزہ نہ ٹوٹتا هو ' لیکن دل کا روزہ تو ضرور ٹوٹ جاتا ہے ' اور جب دل ٹوٹا تو جسم میں کیا رکھا ہے ؟ :

الصائم في عبادۃ من حین یصبح الی ان یمسي مالم یغتب ' فاذا اغتاب خرق صومہ (رواہ الدیلمي)	روزہ دار صبح سے شام تک عبادت خدا میں ہے جب تک کسي کي برائي نکرے ' اور جب وہ برائي کرتا ہے ' تو اپنے روزہ کو پھاڑ ڈالتا ہے -

تم سمجھتے هو کہ بغاوت نفس ' اطاعت هوی اور عمل شر ' منافي صوم نہیں ' لیکن میں تمہیں سچا سمجھوں یا اوس کو (یعني آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو) جو کہتا ہے :

لیس الصیام من الاکل والشرب انما الصیام من اللغو و الرفث (رواہ الحاکم في المستدرک و البیہقي في السنن)	روزہ کھانے پینے سے پرهیز کا نام نہیں ہے بلکہ لغو و عمل شر سے پرهیز کا نام ہے -

کیا تم یہ سمجھتے هو کہ قول زور ' عمل بد ' اور طغیان قلب مضر صحت صوم نہیں ؟ لیکن میں کیا کروں کہ مخبر صادق کي وہ آواز سنتا هوں ' جس کي میں تکذیب نہیں کرسکتا :

من لم یدع قول الزور والجہل والعمل بہ فلا حاجۃ للہ ان یدع طعامہ و شرابہ (رواہ البخاري والترمذي والنسائي و ابن ماجۃ و اللفظ لہ)	جو حالت صوم میں کذب و زور اور جہالت کے کام کو نہیں چھوڑتا تو خدا کو کوئي ضرورت نہیں کہ روزہ دار اوسکے لیے بیکار اپنا کھانا پینا چھوڑے '

پس اچھي طرح سمجھہ لو کہ صوم کي حقیقت کیا ہے ' وہ ایک حالت ملکوتي کے ظہور کا نام ہے - صائم کا جسم انسان هوتا ہے لیکن اوسکي روح فرشتوں کي زندگي بسر کرتي ہے ' جو نہ کھاتے اور نہ پیتے هیں وہ تمام مادیات عالم سے پاک اور ضروریات دنیاوي سے منزہ هیں - ان کي زندگي کا نقطۂ ایک مقصد هوتا ہے ' اطاعت اوامر الہي ' اسلیے صائم نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے - وہ مادیات سے پاک اور ضروریات دنیاوي سے منزہ رهنے کي ' جہانتک اوس کي خلقت و فطرت اجازت دیتي ہے ' کوشش کرتا ہے -

صائم مجسم نیکي ہے ' وہ کسي کي غیبت نہیں کرتا ' وہ کسي کو برا نہیں کہتا ' وہ کسي سے جہالت نہیں کرتا ' وہ بدي کا بدلہ نیکي سے دیتا ہے وہ اوس کا امتثال امر کرتا ہے جو کہتا ہے (یعني آنحضرت صلعم) :

اذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فلن سابہ احد او قاتلہ فلیقل اني امرؤ صائم (رواہ البخاري)	تم میں سے جب کسي کے روزے کا دن هو تو نہ بدگوئي کرے نہ شور و غل کرے اگر کوئي اوسے برا کہے یا اوس سے آمادۂ شمشیرزني هو تو کہدے میں روزے سے هوں

اللہ اکبر ! وہ هستیاں کہاں هیں ؟ جو تلوار کا وار روزہ کي سپر پر روکتي هیں ' روزہ سپر ہے ' بے شبہ سپر ہے ' وہ آخرت میں حملۂ جہنم سے بچاتا ہے ' اور دنیا میں بغاوت نفس سے بچاتا ہے ' طغیان هوے سے بچاتا ہے ' اور خبیث عمل سے بچاتا ہے ' کیونکہ روزہ کي جزا خود خدا ہے ' اور روزہ خیر محض اور نیکي خالص ہے -

قال رسول اللہ صلعم : قال اللہ تعالی کل عمل ابن آدم لہ الا الصیام فانہ لي و انا اجزي بہ و الصیام جنۃ - (رواہ البخاري)	حدیث قدسي ہے کہ خدا نے فرمایا انسان کا تمام عمل اس کے لیے ہے ' لیکن روزہ میرے لیے ہے میں اوسکي جزا هوں اور روزہ سپر ہے '

پس مبارک ہے وہ جو اس سپر کو لیکر کارزار اعمال میں آتا ہے ' کہ وہ حملۂ نفس سے زخمي نہوگا ' مبارک ہے وہ جو ان ایام میں بھوکھا رهتا ہے کہ وہ آسودہ هوگا ' مبارک ہے وہ جو ان ایام میں پیاسا رهتا ہے کہ وہ سیراب هوگا - سبوح قدوس ربنا و رب الملئکۃ والروح -

زمانے تک یورپ کي کسي قوم نے مصر پر اقتدار قائم کرنے کا ادعا نہیں کیا - لیکن نہر سویس کے کہلتے هي انگریزوں نے هندوستان کی حفاظت کا بہانہ ڈهونڈها - اور مصر میں قدم جمادیے -

یہ وہ زمانہ تها جبکہ احمد عرابي کے ماتحت مصر میں ان کي ملک گیري کے خلاف آگ بهڑک رهي تهي - بد قسمت مصر پر یہ دوسرا تازیانہ تها - عرابي نے بات تو معقول کي ' لیکن یہ نہ سمجها کہ مصر کے کهیت کاٹنے والے (فلاح) انگریزي فوج کے کاٹنے کي طاقت نہیں رکهتے - نتیجہ یہ هوا کہ انگریزوں نے فوج بهیجي' ایک هي مقابلہ میں سب تتر بتر هوگئے ' اور انگریزي قبضہ کي بنیاد پڑگئي - کچهہ زمانے بعد ایک اور آفت آئي - مصر خاص کے علاوہ خدیو کے ماتحت نوبہ دارفور اور کردوفان تا منتہاے منبع نیل تها - محمد احمد مہدي سوداني کے کارنامے تو بہت مشہور هیں' مگر مصر کو ان کا سب سے زیادہ ممنون هونا چاهیے کہ انهوں نے ایک بڑے ملک کے قبضہ میں رکهنے کے بوجهہ سے جس کا مصر متحمل نہ تها اس کو سبکدوش کردیا - مگر انگریزوں نے غریب مصر کے کندهے پر پهر وهی جوا ڈال دیا - اس کو مجبور کیا کہ سودان پهر فتح کیا جائے - غرض تو اپني تهي' سوچا کہ همارے تهوڑي سي مدد کا احسان بهي مصر پر رهے گا ' اور اس کارروائي سے مصر کا خزانہ بهي خالی هوکر همارا دست نگر هو جائیگا - غرض جس خونریزي سے سودان دوبارہ فتح هوا اس کو نظر انداز کرکے دیکهنا چاهیے کہ مصر کو اس سے کیا فائدہ هوا؟ سودان پر دو عملی حکومت قائم کي گئي - اور وہ اینگلو ایجپیشن سودان کے نام سے مشہور کیا گیا - وہ دو عملي کیا تهي ؟ یعنے ملک کی آمدني انگریزي خزانہ میں اور خرچ مصري خزانہ سے - بعینہ اس کي مثال سراج الدولہ کے بعد بنگال کي دو عملي کي سي تهي - سودان بجائے برکت کے مصر کے گلے میں لعنت کا طوق هوگیا ' اور یہ بد قسمتی مصر پر تیسرا تازیانہ تها -

لیکن مصر کا ایک تعلق اور هے ' جس کو میں نے ابهي بیان نہیں کیا - مصر بالکل آزاد و خود سر نہیں ' بلکہ زیر سیادت سلطانی هے - سلطان کے حقوق مصر میں یہ هیں :

(۱) خراج جس کي مقدار سات لاکهہ پونڈ سالانہ هے -

(۲) وصولي ٹیکس بنام سلطان -

(۳) سکوں اور سرکاري کاغذات پر طغرای سلطاني کا هونا - اور علم وغیرہ پر ترکي نشان -

(۴) فوج کی تعداد بڑهانے اور غیر ملک سے قرض لینے میں اجازت سلطانی -

(۵) کسی غیر ملک کے باشندے کو مصر میں آباد هونے دینا' بغیر اجازت باب عالي -

(۶) مذهبی افسروں کا تقرر سلطان سے -

(۷) خدیو کی معزولی کا اختیار -

(۸) مصري کنٹنجنٹ سے ترکی کی مدد کرنا' بروقت جنگ -

(۹) کسی آهن پوش جهاز کا نہ رکهنا -

لکهنے میں تو یہ حقوق بہت بڑے معلوم هوتے هیں - لیکن ترکی اثر جو کچهہ اب باقي هے اس سے تو میں یہ ڈرتا هوں کہ نوجوان ترک اس برائے نام سیادت کو بوسینہ و هرسک کی طرح انگریزوں کے هاتهہ بیچ نہ ڈالیں -

اسی شمول میں میں سائپرس یا قبرس کا ذکر بهی کرنا چاهتا هوں - جزیرہ قبرس جنگ روس روم سے پہلے ترکی کے ماتحت تها - یہ جزیرہ بحر روم کے جزیروں میں بلحاظ رقبہ تیسرے نمبر پر هے - لیکن زرخیزي میں وہ غالباً سب سے اول هے - یہ هر قسم کے کانوں اور نفیس جنگلوں کے لیے مشهور هے - لیوانٹ میں ادنہ کے مقابل واقع هے - آبادی تین لاکهہ هے - جس میں پانچواں حصہ مسلمان هیں - یہ وهی جزیرہ هے جو سب سے پہلے عرب کے هاتهہ آیا تها - اور امیر معاویہ نے جہاں عرب کے چند خاندانوں کو آباد هونے کے لیے بهیجا تها - جنگ روس و روم کے خاتمہ پر انگریزوں نے مسلمانوں کو روس کے خلاف مدد دینے کے معاوضے میں اس کو مانگ لیا - لیکن وعدہ کیا تها کہ روس کے آیندہ حملوں کے خطرے نکل جانے پر واپس کردیا جائیگا - اس جگہ میں یہ عرض کرنا ضروري سمجهتا هوں کہ مصر میں فوج بهیجتے وقت مسلمانوں سے یہ وعدہ کیا گیا تها کہ امن هونے پر فوج بہت جلد مصر سے واپس بلالي جائیگی - قبرس سے اب بهي برائے نام ایک خراج سلطان کو جاتا هے - اور وهاں سلطان کا ایک هائی کمشنر بهي رهتا هے - قبرس انگریزوں کے نزدیک بہت اهم نہیں' اور جبکہ مالٹا کے ایسا با موقع جزیرہ بحر روم میں پاس هے تو یہ اس کو بہت ضروري نہیں سمجهتے - چنانچہ مسٹر گلیڈسٹون نے ایک وقت میں رائے دی تهی کہ یہ جزیرہ یونان کے حوالے کردیا جائے - خدا معلوم یہ کہاں تک صحیح هے کہ معاهدۂ خلیج فارس میں بحرین کي طرح ترک قبرس سے بهي دست بردار هوگئے - اگر فی الواقع ایسا هي هے تو ترکوں کی ناداني پر جتنا افسوس کیا جائے بجا هے - قبرس سے بڑهکر ترکی بیڑے کے لیے اور کوئی اچها موقع نہیں' جہاں سے وہ مصر' ساحل شام' ایشیای کوچک' اور ایک حد تک ایجین بلکہ دردانیال و عرب کی بهی حفاظت کرسکتا هے - علاوہ اس کے جو نفع اسکے زرخیز زمین سے

ملک	رقبہ			آبادي
(۱) مصر	۴۰۰,۰۰۰	مربع	میل	۱۲ ملیون -
(۲) قبرس -	۳,۵۸۴۰	"	"	۲۳۷,۵۰۰
(۳) حجاز' یمن' عسیر -	۱۷۳,۷۰۰	"	"	۸ ملیون -
(۴) شام' عراق -	۳۰۹,۲۷۰	"	"	۶ ملیون -
(۵) ارمینیا -	۹۲,۱۲۰	"	"	۵ ملیون -
(۶) ایشیاے کوچک	۲۰۹,۳۸۰	"	"	۱۱ ملیون -
(۷) یورپ (جنوب خط اینوس و میڈیا)	۲,۴۳۲	"	"	۳ ملیون -
	۱,۱۹۰,۴۸۹			۳ لاکهہ ۲۴ ملیون -
پہلا رقبہ -	۱,۵۷۴۴۰۰	مربع	میل	
پہلي آبادي				۴۰ ملین

" سلطنت عثمانیہ کا شاندار مستقبل هو سکتا هے - اور اسکے پورے نقصان کي تلافي هو سکتي هے - اگر مصر و قبرس شامل هو جائے - "

مقالات

مصـــر اور قبـــرص

از ایس - ایم - اے - رفیقي

اس کے پہلے جو خدشہ مجھکو معاہدۂ خلیج فارس سے انگریزوں نے عرب پر اقتدار پانے کا ہوا تھا وہ اگرچہ ایک حد تک بجا ہے - مگر شاید قبل از وقت تھا ' اب سنا جاتا ہے کہ کویت پر انگریزوں نے ترکي سیادت کو تسلیم کرلیا ہے ' اگرچہ عمال بحرین و جزیرہ نماے القطر کو ترکوں کے اثر سے نکالنے میں کامیاب ہوگئے ' مگر میرے خیال میں خواہ انگریزوں کا اثر ایک حد تک بحر عمان پر قائم ہوجائے ' لیکن بفضلہ نواح عرب اور اس کے شمولی کے صوبے ابھي تک ترکوں کے قبضہ اقتدار میں ہیں ' اور انگریزوں سے یہ امید نہیں کہ وہ اٹلي کي طرح بے محابا ان صوبوں کو ترکوں سے چھین لینے کي کوشش کرکے هندوستان کے مسلمانوں کو اپنے برخلاف کرلیں گے - گو اس میں شک نہیں کہ انگریز عموماً عرب پر اور خصوصاً حجاز پر اپنا اقتدار قائم کرنا چاهتے هیں ' اور ایک خاص حکمت عملي سے اس کام کو حد انجام تک پہونچانے کی فکر میں هیں - مسٹر اسکاون بلنٹ کی کتاب فیوچر آف اسلام سے اس بات کا بخوبي پتہ چلتا ہے - وہ چاهتے هیں کہ ترکوں سے عام مسلمانوں کا دل پھیر کر انگلستان کي امن پسندي اور انصاف پرستي کا روشن پہلو دکھائیں ' اور پھر ناصح مشفق بن کر مسلمانوں کو صلاح دي ہے کہ ظالم اور لامذهب ترک (جو حاجیوں کے لیے بڑي تکلیفوں کا باعث هیں) ان کے بجاے شاہ انگلستان کو خادم الحرمین اور خلیفۃ المسلمین سمجھا جائے ' جو حجاز کي حکومت نیک نیتي سے شرفاے مکہ کے اقتدار میں قائم رکھیں گے - اس سے بھي خطرناک وہ تجویز ہے جس کے رو سے خدیو مصر کو شام و حجاز کا ملک دلانے کي کوشش ہورهي ہے اور خدیو کي حالت وهي رکھي جائیگي جو اب ہے - بایں همہ میں مسلمان ہوکر کبھي اس خیال کو دل میں نہیں لا سکتا کہ خدا کا یہ فرمان " هم نے تورات میں لکھنے کے بعد زبور میں بھی لکھ دیا کہ زمین کے وارث همارے نیک بندے ہونگے " غلط ہوگا - یا مسلمان کے ہوتے خدا دوسري قوم کو اس معزز لقب سے مشرف کریگا - البتہ اگر ترک نیک مسلمان نہ رهیں جس طرح بني امیہ و بني عباس کے آخري حکمران نہ تھے تو خدا کي خدائي میں کمي نہیں - وہ ان سے کسي بہتر قوم کو مسلمان کرکے لائیگا - لیکن انگریز یا کسي عیسائي قوم کا ان مقدس مقامات کا وارث ہونا گو تھوڑے وقفے کے لیے ممکن ہے ' تاهم اس امکان کو بھی واقع سمجھو کہ خداے اسلام کسی دوسرے صلاح الدین کے بھیجنے پر بھی قادر ہے -

البتہ جب هم ارض مقدس کے وارث قرار دیے گئے تو هم پر ضروري ہے کہ اس کي حفاظت میں هم کوئي دقیقہ اٹھا نہ رکھیں ' اور اس کو اندروني و بیروني خدشے سے پاک رکھیں ' لیکن کیا حالت موجودہ هم کو اس کا اطمینان دلاسکتی ہے - حالت موجودہ سے میرا مطلب ترکوں کی شکست نہیں ' کیونکہ عارضی شکست سے قوم کو ایک اچھا سبق ملتا ہے - اور نقصان کی تلافی ممکن ہے ' مگر وہ خطرہ جو مسئلہ مصر کی شکل میں نمودار ہے اگر طے نہ ہوا تو یہ حالت نا قابل اطمینان کہی جا سکتی ہے ' جو مقدس ملک کی وراثت هم سے ضرور لیکر رهیگا ' اور خدا کا وہ کلام پورا ہوگا کہ

" إن الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسهم "

ملک مصر افریقہ کے شمال و مغرب گوشے میں وادي حلفا (طول البلد ۲۲ - درجہ) تک پھیلا ہوا ہے - مشرق میں بحر احمر اس کو عرب سے جدا کرتا ہے ' مگر خاکناے سویس اس کو شام و فلسطین سے ملائے ہوے ہے - مغرب کي جانب لیبان کا مسلسل ریگستان طرابلس الغرب تک پھیلا ہوا ہے - اگر نخلستان کفرہ (جو شیخ سنوسي کا دارالاقامۃ ہے) شامل کرلیا جاے تو اس کا رقبہ چار لاکھ مربع میل کا ہوتا ہے - گویا هندوستان کے رقبے کی ایک چوتھائي - آبادي ۱۲ - ملین ہے - مجھکو اس کي علم جغرافیہ لکھنے کي ضرورت نہیں ' یہ سب جانتے هیں کہ وادي نیل جس کا رقبہ ۱۲۰۰۰ - مربع میل ہے ' دنیا میں یہ گویا سب سے زیادہ زرخیز خطہ ہے - علاوہ اس کے یہاں کي آب و ہوا تمام ملکوں سے بہتر و صحت بخش ہے - اسي آب و ہوا کے اثر پذیرفتہ وہ دست و دماغ تھے جنہوں نے دنیا کي سب سے زیادہ عجیب و غریب و قدیم عمارت (اهرام) مصري بنائی ہے - لیکن جو بات ان سب سے اهم تھي وہ مصر کا محل وقوع ہے - مصر هندوستان کي دهلیز کہا جاتا ہے ' مگر حق تو یہ ہے کہ اس کو حجاز مقدس کا مضبوط دروازہ کہنا چاهیے ' جیسا کہ دوسرا جنوبي دروازہ آبناے باب المندب ہے ' جہاں جزیرہ بیرم اسکا سد باب ہے - یہ بھي مصلحت ایزدي تھي کہ اس نے اپنے گھر کي حفاظت کا اس قدر سامان کیا ' اور ان دروازوں کا پاسبان مسلمانوں هي کو بنایا - چنانچہ اگر کوئي قوم شمال یا جنوب سے حجاز کے سر کرنے کا سودا لیکر آئے تو وہ صحراء شام یا صحراء (الربع الخالي) یا حبش و سودان کے دشوار گذار منازل میں سر مارا کرے ' اور اس کے طے کرنے هي میں اپني همت هاردے - لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اب کلید کعبہ کسکے هاتھہ میں ہے - نہر سویس کا کھلنا قیامت ہوگیا کہ خود مصر آپ اپنا دھاپے کا دنگل بنگیا ' اور انگریزوں کے بحر احمر اور زمین فراعنہ کے اقتدار نے حجاز کي پوزیشن کو ایک خطرناک حالت میں کردیا - اب اسکي حفاظت کا کیا سامان ہے صرف ترکوں کي اپني ذاتي دلیري - لیکن یہ کب تک ؟ ! - اسلامي تاریخ میں شاید اس سے برا زمانہ کبھي نہ آیا ہوگا جبکہ اقوام فرنگ کي دیرینہ خواهش فتح مصر میں خود محمد علي پاشا نے مدد کي - نپولین نے ایک وقت میں مصر فتح کیا - لیکن خدا نے جلد اس کے نکالنے کا سامان پیدا کردیا ' مگر جب مسلمان خود اپنے پاؤں کو تیشہ و تبر کے حوالے کردیں تو اس کا کیا علاج ؟

مصر کا ترکي سے جدا ہونا گویا اسلامي شجرے ایک سرسبز شاخ کا کٹ جانا تھا ' اور ظاهر ہے کہ کٹي ہوئي شاخ کب تک سرسبز رہ سکتي ہے - نصف صدي تک ترکسي نہ کسي طرح کام چلا کیا ' مگر اسمعیل پاشا کے وقت میں تو مصر کي پوري حرمت هوگئي - وہ یورپ کے مہاجنوں کے هاتھہ بیچ ڈالا گیا ہے - گو کچھہ

ادبيات

خطابة الم

محضر حسن ترا مهر بعنوان شده است * ختم خوبي بنواے خاتم خوبان شده است
مستفيض از لب تو عيسى مريم آمد * مستنير از رخ تو موسى عمران شده است
هر كه داغے بجبين داشته از بندگيست * مه تابان شده. او يا مه كنعان شده است
باجهان كرد ورودت اثر باد بهار * هر بيابان ز قدوم تو خيابان شده است
تا چه اقبال نكوهيده ز امت سرزد * كه گرفتار به بند غم و حرمان شده است
روس منحوس نيفگنده اگر سايه چو بوم * از چه ويران همه معمورهٔ ايران شده است
دولت مشهد اگر رفت به يغما بدلش * خاك آن خطه همه گنج شهيدان شده است
حمله ور گشته باعراب سنان وار اتّلی * روبهي چهره به شيران نيستان شده است
بوم گوئی كه همه بوم و بر روم گرفت * بام شام از اثر شومئ تركان شده است
آنكه از هيبت او لرزه فتادے بر كوه * چون پر كاه بخود حيف كه لرزان شده است
حيف شيرازهٔ مجموعه اسلام گسست * كه چو اوراق خزان ديده پريشان شده است
گشته هر يكدگر افتاده چو مستان بر خاك * صحن ميخانه فضاے سر ميدان شده است
باغبان خرم و شادند كه كوه و صحرا * لاله زار از اثر خون مسلمان شده است
تيره و تار جهان گشته بچشم مردم * كه ز غم صبح وطن شام غريبان شده است
مومنان پنبه بگوشند و بجاے تكبير * جاے حيف است كه ناقوس خروشان شده است
موسي كو كه برآرد بعصا باز و مار * پر همه كوه و در از اژدر و ثعبان شده است
عيسي كو كه فرود آيد ازين بام رفيع * چار سو فتنهٔ دجال نمايان شده است
خواب خوش تا بكجا صبح قيامت بدميد * شورش حشر بپا در همه كيهان شده است
صبح شد صبح تو هم اذن اذان ده به بلال * گرم تسبيح سحر مرغ سحر خوان شده است
صبح سر بر زده بردار سر از بالش خواب * فتنه بيدار شد و خلق هراسان شده است
ناخدائے ! ز ره لطف خدا را بفرست * مبتلا كشتي اسلام بطوفان شده است

گوش كن ناله و فرياد و بده داد عزيز
كه بداد تو و امداد تو نالان شده است

[خواجه عزيز الدين - عزيز - لكهنوي]

غـزل

چنان دل شاد مي آئي بمقتل بوده گويا * ز خون بے گناهے دست خود آلوده گويا !
بانداز تبسم مى تپد نبض لب زخمم * نمك از ريزش شور تبسم سوده گويا
بقدر اضطراب ماست شوخيهاے ناز تر * بكنج خلوت بيتابيم آسوده گويا
سرت گردم ؟ بطرز خاص ورزيدي جفا با من * بمشق شيوهٔ عاشق نوازي بوده گويا !

سخن از لذت وصل و شراب عيش مي گويد
بقتل وحشت شوريده سر فرموده گويا !

[مولوي رضا علي - وحشت]

حاصل ہوتا ہے وہ علحدہ - بحالت دیگر اس کا دوسری قوم کے قبضے میں رہنے سے رہی اثر شام و مصر پر پڑیگا ' جو جزائر ایجین کے نکل جانے سے سواحل ایشیاے کوچک پر پڑسکتا ہے -

خدا نخواستہ اگر باب عالی کو تازہ مفتوحات (ادرنہ وغیرہا) سے محروم رکھا گیا اور یورپ کی تہدید آمیز حکمت عملی اس موقع پر بھی کامیاب نکلی ' تو اس حالت میں ترکی سلطنت، موجودہ مقبوضات ایشیا اور یورپ کے اس ٹکڑے پر جو ایفوس اور میڈیا کے جنوب میں واقع ہے ' جزائر ایجین پر محدود رہ جائیگی - ترکوں کو اس میں اضافہ کرنے کے لیے قبرس و مصر کی ضرورت ہے - اس وقت یہ پوری سلطنت بن کر اپنے پچھلے نقصان کی تلافی کردیگی - اسکا رقبہ ہندوستان کے برابر اور زرخیزی میں تمام دنیا سے بڑھکر ہوگا - یہ تمام قدیم قوموں کے مسکن پر شامل ہوگی - بابل ' مصر ' کنعان ' کالدیا وغیرہ کی قدیم ترین تاریخی اقوام کے وطن پر اسی سلطنت کا سکہ رواں ہوگا ' اور اسی طرح اسلامی تہذیب کے جتنے مرکز و مستقر تھے سب اسی سلطنت میں شامل رہیں گے - عراق ' یمن ' مصر ' شام ' روم - خلفاء کے پایہ تخت بھی اسی سلطنت میں واقع ہونگے - یعنی مدینہ ' کوفہ ' دمشق ' بغداد ' قاہرہ ' قسطنطنیہ -

آبادی میں مسلمانوں کا عنصر بھی غالب ہو جائیگا (مصر میں تقریباً ۹۸ - فی صدی سے زائد مسلمان آباد ہیں) اور عیسائیوں کی تعداد پھر ایسی اہم نہ رہیگی - مصر شامل ہوکر جیسا میں پہلے لکھ چکا ہوں حجاز کی بڑی تقویت کا باعث ہوگا - موجودہ مصر کی سرحد تو بندرگاہ ینبوع تک پھیلی ہوئی ہے اور " طور سینین " کا مقدس خطہ بھی اس میں شامل ہے - نیز مقبوضات افریقہ میں مصر کے شمول سے مسلمانان افریقہ کو تقویت ملیگی - اور ان کی حالت جاننے کے لیے یہ ایک دیدبان رہیگا - یہیں سے سلطان روم افریقہ کے مسلمانوں پر اپنا اثر پھیلا سکتے ہیں - حجاز و مصر کا اتصال (بذریعۂ ریلوے) تمام افریقی حاجیوں کی بڑی مشکلات کو کم کردیگا ' لہذا ترکوں کو چاہیے کہ اپنا مستقبل شاندار بنانے کے لیے سب سے پہلے اس مرحلے کو طے کریں ' اور ان اصلاحات و ترقیات کی تجاویز کو اپنی بڑی سلطنت پر نافذ کرنے کی جانب پوری طاقت سے متوجہ ہو جائیں - اب سوال یہ ہے کہ اس مقصد برآری کی کیا صورت ہو - کیا ترکوں کو انگریزوں سے سمجھوتا کرنا چاہیے ؟ واقع میں جان بل کیا ایک حد تک مسلمانوں کا دوست ہے ' اور اس کے راضی کرنے میں بڑی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑیگا ؟ یہ حدس ' ظن اگر صحیح ہے ' اور اس کا جواب اگر اثبات میں مل سکتا ہے - میری راے ہے کہ معاہدۂ خلیج فارس کی طرح اور ایک نیا معاہدہ ترکی اور انگلستان میں مصر کی بابت قرار پائے - جس میں ذیل کے اصول قائم کیے جائیں :

(۱) ترکی اور انگلستان میں یہ ایک دوستانہ معاہدہ ہو کہ دونوں سلطنتیں بوقت ضرورت ایک دوسرے کی مدد کرینگی - پہلی طاقت کسی غیر قوم کو مصر یا ترکی سے ہندوستان پر حملہ کرنے کی مزاحم ہوگی - نیز ہندوستان کے مسلمانوں کو انگلستان کا خیر خواہ بنانے میں کوشاں رہیگی - دوسری طاقت حسب حاجت ترکوں کی مدد کریگی - علاوہ اس کے اُس کو ترقی اور اصلاحات کے شروع کرنے میں مددگار رہیگی - اور ان کے لیے کوئی دقت و زحمت پیدا نہ ہونے دیگی - (یہ بالکل معاہدۂ جاپان و انگلستان کی طرح ہوگا -)

(۲) انگلستان کو وہ تمام ملک حوالہ کیا جائے جو وادی حلفہ سے جنوب مصر و انگلستان کے مشترک مقبوضات ہیں - اور مصر اپنے حقوق سے وہاں دست بردار ہو جائے - اسکے عوض جزایرہ قبرس مصر کو تفویض ہو - اور انگریزی فوج مصر سے واپس بلا لی جاے -

(۳) سلطان اپنے عہدۂ خلافت کو کام میں لاکر امیر افغانستان کو آمادہ کریں کہ وہ انگریزوں سے اپنے کاموں میں اس حد تک مدد لیا کریں کہ استقلال افغانستان میں خلل نہ پڑے -

(۴) خدیو کے حقوق رہی رہینگے جو اسکے قبل تھے - البتہ اس میں یہ اضافہ ہوگا کہ وہ عثمانی کیبینٹ کے ایک وزیر بھی سمجھے جائینگے ' اور سر عسکر یا شیخ الاسلام یا کسی دوسرے وزیر کے مانند پارلیمنٹ اور سلطان روم کے روبرو اپنے کاموں کے جواب دہ ہونگے -

(۵) قبرس خدیو مصر کے قبضے میں رہیگا ' لیکن تمام خارجی معاملات کا تعلق ترکی وزیر خارجیہ سے ہوگا -

(۶) پارلیمنٹ ترکی میں مصر سے بھی مبعوث (ممبر) لیے جائینگے -

(۷) مصری فوج محدود ہوگی اور ترکی فوج سمجھی جائیگی - نیز سلطانی فوج تمام مصر میں متعین رہیگی -

اس عہد نامے کے دو حصے ہیں ' پہلا ترکی و انگلستان کے متعلق ' اور دوسرا مصر و ترکی کے متعلق ہے - عہد نامے کی تکمیل سے جو فائدہ انگلستان کا ہے وہ مسلمانان ہند کا دل اپنے ہاتھہ میں لے لینا ہے - مسلمانان ہند ترکی کو اپنی قوم کی سلطنت سمجھتے ہیں ' یہی نہیں کہ وہ دین میں ایک ہیں بلکہ زیادہ تر وہ اسی قوم سے تعلق رکھتے ہیں جس سے نسل عثمانی - انگریزوں کو مسلمانوں کی وہ ناراضی یاد ہوگی جبکہ عقبہ کے معاملے میں انگلستان نے غلطی سے ترکوں کو دھمکایا تھا - وہ خود دیکھتے ہیں کہ موجودہ لڑائی میں ترکوں سے مسلمانوں کی کیا ہمدردی ہے ' اور وہ انکی تکلیف سے کسقدر بے چین ہیں ؟ کاش جان بل کو اسکے خود غرض مشیر نہ بہکاتے ' اور وہ موجودہ لڑائی میں کچھہ بھی ترکوں سے ہمدردی کرتا تو مسلمانان ہند اس کو ہندوستان کی موجودہ بے چینی سے اطمینان کرادیتے - لیکن ابھی وقت ہے اور اس سے بہتر موقع کوئی نہیں کہ ترکی و انگلستان میں ایک دوستانہ تعلق اس شکل میں قائم ہوجائے جیسا میں بیان کر آیا ہوں - انگریزوں کو یقین کرنا چاہیے کہ وہ صرف مسلمانوں ہی کے ساتھہ دینے پر ہند میں سلطنت کرنے کے قابل ہیں - جس دن مسلمانوں کو یہ یقین ہوگیا کہ انگریز انکے بھائیوں سے علانیہ بر خلاف ہوگئے ہیں ' وہ دن حکومت کے لیے اس قدر تشویش آفریں ہوگا کہ اُس کے نتائج کے اظہار کی ضرورت نہیں -

.. اب ایک بات اور رہ گئی یعنی مسئلہ نہر سویس - نہر سویس ہی ان تمام دقتوں کی جڑ ہے - اس میں شک نہیں کہ جسقدر فائدے اس سے یورپ نے اٹھائے ہیں ' اتنا ہی نقصان ایشیائی قوموں کو اس سے ہوا ہے - کاش یہ نہر نہ کھدی ہوتی - اور خدیو مصر حضرت فاروق اعظم کی دور اندیشی کو کام میں لائے ہوتے - اگر سویس اب بھی بند کردی جائے تو اس سے موجودہ حالت پر کیا اثر پڑیگا ؟ سویس سے صرف یہ فائدہ ہے کہ یورپ اور ایشیا کے سفر میں آسانی ہوگئی ' مگر یورپ ایشیا سے جتنا ہی کم ملے اتنا ہی بہتر ' علاوہ اس کے خشکی کے راستے ' جبکہ فارس ' مصر و ترکی کی مجوزہ ریلیں تکمیل کو پہنچ جائینگی ' یورپ کے لیے اس سے آسانی ہو جائیگی - پس مناسب یہ ہے کہ اس فساد کی جڑ کو مستاصل ہی کردیا جائے ' مجھکو معلوم ہے کہ جب فرانسیسوں نے نہر کے کھودنے کی کوشش کی تھی ' اور مصری اور ترکی حکومت نے اجازت بھی دیدی تھی تو انگریز ہی تھے جنھوں نے اپنی راے سے اتفاق نہیں کیا تھا - گو اسکے کھدنے میں بے حد روپیہ صرف ہوا ہے ' لیکن وہ سب وصول ہوگیا ' اور کام کے بگاڑنے میں کچھہ خرچ و دیر نہیں - وہ جلد پٹ

تو خرچ کی زیادتی بالآخر وہ دن دکھا دیتی ہے جو اس کی زندگی کا آخری دن خیال کیا جاتا ہے -

یہی حال نباتات اور تمام دوسرے حیوانات کا بھی ہے - اس موقعہ پر ہم ایسی مثال پیش کرتے ہیں جو ہمارے مطلب کو اچھی طرح واضح کردیگی -

ایک تاجر کچھہ سرمایہ لے کر تجارت شروع کرتا ہے' آمدنی خوب ہو رہی ہے' اور دکان کا خرچ بھی ابھی کم ہے - روز بروز سرمایہ میں زیادتی ہوتی جاتی ہے' اور دکان کی طاقت بھی بڑھتی جاتی ہے - نوکر چاکر بھی زیادہ ہوگئے - محرروں کا ایک دفتر علحدہ کھول دیا گیا تاکہ حساب و کتاب میں سہولت ہو - اس کے بعد وقت آیا کہ ایک دکان ناکافی معلوم ہونے لگی - اور کئی دکانیں کھول دی گئیں - لیکن پھر یکایک بازار مندا پڑجاتا ہے - خرچ تو وہی ہے مگر آمدنی میں کمی شروع ہوجاتی ہے - اس کمی کو سرمایۂ محفوظہ سے پورا کرنا پڑتا ہے - لیکن بازار کی وہی حالت رہتی ہے' اور خرچ روز بروز المضاعف ہوتا رہتا ہے - عملہ کی تخفیف بھی اب شروع کردی جاتی ہے' لیکن پھر بھی نقصان جاری و مترقی' پورا نہیں پڑتا - آخر چند دکانیں بالکل بند کردی جاتی ہیں - مگر غریب تاجر کے مشکلات کا خاتمہ پھر بھی نہیں ہوتا - ان بند کردہ دکانوں سے جو سرمایہ نکالا تھا وہ بھی ختم ہوجاتا ہے' اور آخرکار تاجر دیوالیہ بنائے جانے کی درخواست دے دیتا ہے -

بعینہ یہی حال حیوانات اور نباتات کا بھی ہے - انسان کو لیجیے - وہ ماں کے پیٹ سے سرمایہ لے کر آتا ہے' اور دو چار سال تک آرام سے سرمایہ جمع کرتا رہتا ہے - کچھہ اور بڑا ہوتا ہے تو نقل و حرکت بھی نسبتاً کم ہوجاتی ہے اور حوادث کا سلسلہ بھی کم پڑجاتا ہے - اس لیے آمدنی خرچ سے بہت زیادہ ہوتی ہے' اور یہ سب سرمایہ کو بڑھانے میں کام آتی ہے - لیکن جوں جوں بڑھتا جاتا ہے' اس کی آمدنی' جو اگرچہ خرچ سے اب بھی زیادہ ہوتی ہے مگر نسبتاً پہلی آمدنی سے بوجہ زیادتی حوادث اور نقل و حرکت کے' کم ہونا شروع ہوجاتی ہے' اور جب تک یہ آمدنی خرچ سے زیادہ رہتی ہے' جسم بھی بڑھتا رہتا ہے - یہاں تک کہ ایک وقت آتا ہے' جب آمدنی مذکورۂ بالا وجوہ سے کم ہوتے ہوتے خرچ کے برابر آجاتی ہے' اور یہی وہ زمانہ ہے جس کو شباب سے پکارا جاتا ہے - اُمنگیں جوش پر ہوتی ہیں اور دلوں کا طوفان زوروں پر - لیکن یہ وقت زیادہ دنوں تک نہیں رہتا اور پھر انحطاط شروع ہوجاتا ہے - اُمنگیں سرد پڑتی جاتی ہیں' جوشوں میں کمی آتی جاتی ہے' اور اب سمجھہ اور تجربہ زیادہ کام آتا ہے - آگے چل کر جب خرچ اور آمدنی میں بہت زیادہ فرق ہوجاتا ہے تو یہ باتیں بھی جاتی رہتی ہیں' اور خیالات دیرپا ہوجاتے ہیں - یہاں تک کہ وہ وقت آتا ہے جب نہ اٹھا جاتا ہے اور نہ بیٹھا جاتا ہے' کوئی بات یاد نہیں رہتی' بینائی کی قوت بھی کم ہوجاتی ہے' ہاتھہ پانوں میں لرزہ پڑجاتا ہے' اور تمام قوتیں ایک ایک کرکے رخصت ہونے لگتی ہیں - اب موت سامنے ہے' اور لیجیے' وہ وقت بھی آہی گیا' سارا بنا بنایا کھیل بگڑ گیا -

غور کیجیے تو اس قانون حیات و ممات کو حیوانات اور نباتات کے ہر فرد پر صادق پائیے گا - یہ ایک سلسلہ ہے جو ہر وقت جاری ہے - آج جو پھول کھل رہے ہیں' کل وہ ضرور خاک میں ملیں گے' اور پھر کسی دوسری شکل میں یہی ذرات بہت' یا تھوڑے' یا سب' نمودار ہوجائیں گے - ایک فلسفی شاعر نے اسی طرف کیا خوب اشارہ کیا ہے:

سب کہاں؟ کچھہ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی جو پنہاں ہوگئیں

الہلال

انا نحن نحی الموتی ونکتب ما قدموا وآثارہم وکل شی احصیناہ فی امام مبین - یہ جسم کی حیات و ممات ہے - لیکن ایک عالم قلب و روح بھی ہے - اس کی موت و حیات پر بھی نظر ڈالنی چاہیے!

مجھے یہ ڈر ہے دل زندہ تو نہ مرجائے
کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے سے

پھر یہ بھی یاد رہے کہ بعض زندگیاں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اُن کا مرنا ہی اُن کی حیات کا آغاز ہے - ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ امواتا' بل احیاء ولکن لا یشعرون -

اقتلونی! اقتلونی! یا ثقات!
ان فی قتلی حیاۃ لا ممات

فطوبی لمن تشرف بہذہ السعادۃ القصوی' وہم الذین لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون -

مذاکرۂ علمیہ

فلسفۂ حیات و ممات

اثر: مسٹر مسعود احمد عباسی

(۲)

پچھلی اشاعت میں اجسام ذیحیات کے نظام کی ترتیب و انتشار کا باعث بیان کرتے ہوے اُن تین امور کی جانب اشارہ ہوا تھا جو تمام نباتات و حیوانات پر صادق نظر آتے ہیں' ان میں پہلی بات (حصول قوۃ) تھی جس کا تذکرہ ہوچکا ہے' بقیہ دو امور حسب ذیل ہیں :

(۲) تنظیم قوۃ

"کیا بات ہے کہ آپ اسقدر دبلے ہوتے جاتے ہیں ؟ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے جسم کو کھانا لگتا ہی نہیں" - یہ فقرہ ہمارے روز مرہ میں بولا جاتا ہے - تنظیم قوۃ سے مراد یہی کھانے کا لگنا ہے - یعنی حاصل شدہ قوۃ جسم کے ہر حصہ پر مناسب مقدار میں اور بہ آراستگی طبعی غذا پھیل جاتی ہے - حیوانات میں یہ گوشت و پوست میں مضمر ہے تو نباتات کے اندر لکڑی اور چھال میں - کسی درخت میں ایک کیل مار دیجیے' اور کچھہ دنوں کے بعد دیکھیے' کیل اب درخت میں نہوگی بلکہ زمین پر پڑی ہوگی - چھوٹا زخم ہو یا بڑا' گہرا ہو یا ہلکا' تمام زخم کس قدر جلد بھر آتے ہیں ؟ یہ نظام قوۃ کا اظہار کرتے ہیں -

(۳) صرف قوۃ

" نقل و حرکت کو نظر انداز کرکے ہم صرف حوادث کو لیتے ہیں - ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہتی' جب ہم دیکھتے ہیں کہ کس قدر سخت مقابلہ تمام نباتات و حیوانات کو کرنا پڑتا ہے' اور کتنی بڑی مقدار قوۃ کی ہر وقت مقابلہ میں صرف کردینا پڑتی ہے ؟

انسان ہی کو لیجیے - ہوا معمولی حالت پر ہمکو ۱۵ - پونڈ فی مربع انچہ سے مار رہی ہے - اب ایک شخص جو ۶ - فت لانبا اور $1\frac{1}{2}$ - فت چوڑا ہے (۱۲ × $\frac{3}{2}$ - انچہ × ۱ × ۶۰ - انچہ × ۱۵ - پونڈ) ۱۹۴۴۰ - پونڈ یعنی تقریباً ۲۴۰ - من قوۃ کا ہر وقت مقابلہ کرتا رہتا ہے - اگر وہ کم از کم اسی قدر قوۃ سے اس کو نہ روکتا ؟ تو وہ زمین پر ٹھہر ہی نہیں سکتا تھا -

نباتات اور حیوانات سب اس حالت میں برابر ہیں - یعنی ہوا کی قوۃ کے مقابلہ میں اُن کو ایسی ہی بڑی مقدار قوۃ کی صرف کرنا پڑتی ہے -

لیکن حیوانات بمقابلہ نباتات کے ایک اور بڑا " صرف " رکھتے ہیں' جس کو ہمنے پہلے نظر انداز کردیا تھا یعنی نقل و حرکت' اور یہی وجہ ہے کہ وہ چھوٹے سے لیکر بڑے تک' سبھی درختوں کے مقابلہ میں بہت کم عمر حاصل کرسکتے ہیں - اور ان میں بھی جو جانور زیادہ کود پھاند کرتے' اور بھاگتے دوڑتے ہیں' اُن کی عمریں بوجہ زیادتی صرف قوۃ کے دوسروں سے مقابلۃً کم ہوتی ہیں -

غرضکہ یہی وہ تین امور ہیں جو حیوانات اور نباتات' سب میں جزئی ہیں' اور جن میں انکی حیات اور ممات کا راز پوشیدہ ہے - جب تک آمدنی اور صرف برابر ہیں' شباب کی زندگی آپ کو میسر ہے' جہاں پلہ جھکا' معاً انحطاط شروع ہوگیا -

بعض اصحاب کہہ اٹھینگے کہ اس سے تو یہ لازم آگیا کہ اگر آمدنی اور صرف ہمیشہ برابر رکھے جائیں تو گویا ہمیشگی کی زندگی حاصل ہوجائے ! ہاں' میرا بھی ایسا ہی خیال ہے' مگر یہ ناممکن ہے' اور اس کی وجہ میں پیش کرتا ہوں -

کسی ایسی شے میں' جو ایک فت لمبی' ایک فت چوڑی' اور ایک فت گہری ہے' ہم اسی قدر اضافہ لمبائی' چوڑائی' اور گہرائی میں بھی کردیں' تو اسکا حجم ۸ - مکعب فیت ہوگا - اور ایک ایک فت بڑھادیں تو ۲۷ - مکعب فیت ہوجائیگا - یہانتک کہ اگر ہر ضلع کی پیمایش ۱۶ - فیت کریں تو حجم ۴۰۹۶ - مکعب فیت ہوجائیگا - مگر رقبہ پہلی حالت میں ۴ - فیت مربع' دوسری حالت میں ۹ - فیت مربع' اور تیسری میں ۲۵۶ - فیت مربع ہوگا -

ظاہر ہے کہ پہلی صورت میں جب رقبہ اور حجم میں ایک اور دو کی نسبت تھی' تو دوسری صورت میں ایک اور ۳ - کی' اور تیسری میں ایک اور ۱۶ - کی ہوئی - گویا جس قدر حجم میں زیادتی ہوتی جاتی ہے' رقبہ میں کمی آتی جاتی ہے - انسان جو ایک فت سے بڑھکر ۶ - فیت تک پہنچتا ہے' وہ' وہ حجم حاصل کرلیتا ہے' جس کی پرورش اس تھوڑے سے رقبہ پر (جو معدہ تک محدود ہے) رفتہ رفتہ ناممکن ہوجاتی ہے' اور اس لیے سارے نظام کو بگڑ جانا پڑتا ہے - ایک فت کے چھوٹے بچے اور ۶ - فیت کے انسان کے معدوں میں بہ لحاظ وسعت' زیادہ فرق نہیں ہوتا - اس لیے آمدنی کی مقدار بھی زیادہ فرق نہیں رکھتی' اور جب دوسرے ذرایع بند ہوجاتے ہیں' اور سارا بار اسی آمدنی پر پڑجاتا ہے'

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۲ کا]

کو برابر ہو سکتی ہے' اور اس طرح ہمارا کعبہ بھی غیروں کے دست و برد سے محفوظ رہ سکتا ہے' ورنہ قران شریف میں " واذ البحار فجرت " جو قیامت کی نشانی بتائی گئی ہے وہ گویا یہی نہر سویس ہے' جس کا کعبہ پر اثر پڑتا ہے اور کعبہ کا مسلمانوں کے ہاتھہ سے جانا اور قیامت کا انا لازم ملزوم ہے -

قوم کے سنجیدہ دل و دماغ اگر میری راے سے اتفاق کریں تو میں بہ آواز بلند کہونگا کہ اب وقت آگیا ہے کہ مصر کا سوال پوری طاقت سے اٹھایا جائے' اور اس میں تمام اسلامی اقوام دلچسپی لیں - بالخصوص مجلس اتحاد و ترقی اور حزب مصر اسکی طرف توجہ کرے - ترکی اور انگلستان میں ایک دوستانہ معاہدہ ہونے کی جلد سے جلد کوشش کرنی چاہیے' اور دونوں سلطنتوں کے مدبرین کو اسکی طرف توجہ کرنا چاہیے - ہم لوگوں کو انگریزوں کی قومی شرافت کا اعتراف ہے' اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اس میں کوئی دقت نہ پیدا کریں گے' اور اس کا موقعہ کبھی ندینگے کہ ہمارا ہاتھہ انکے خلاف اور ان کا ہاتھہ ہمارے خلاف ہو -

سنه ۱۸۲۰ ع میں حکومت هند کا ایک ملازم اوس میں تھا ' اس اثناء میں انگریزوں کے ملاح اور فوج ان بحري ڈاکوؤں سے سلطان سعید کی حفاظت کیا کرتے تھے ' جو سواحل پر حملے کیا کرتے تھے -

اس قیام کے زمانے میں ان لوگوں کو چھوٹے چھوٹے جزیروں خصوصاً هرمز میں اترنے کا موقع ملا ' مگر مجبوراً واپس آئے ' کیونکہ تجار وغیرہ میں وهاں انکے آدمي بہت مرتے تھے - اس کے بعد دور نپولین کي یاد کلیتہً یا تقریباً مٹ گئي ' اور لوگ پورٹ سعید اور کویت کے راستے کو بھول گئے -

ایک اور زمانہ گذر چکا ھے جب کہ انگلستان سے یہ تجویز کي تھي کہ مصر اور هندوستان میں ریلوے کي تمدید و اجرا سے شام اور شمالي بلاد عرب میں اپنا اثر پیدا کرے - اب اس تجویز کو اپنی پہلي اهمیت پھر حاصل هوگئي -

انیسویں صدي میں توسیع استعمار (ملک گیري) کے اعوان و انصار حقیقي آزاد خیالوں کے سامنے پسپا هوئے - ۲۰ - مارچ کو سنه ۱۸۶۲ ع میں لارڈ کوفل اور موسیو هوفنل نے ایک عہد نامے پر دستخط کیے ' جس میں فرانس اور انگلستان نے سلطان مسقط کي خود مختاري کی حفاظت کا عہد کیا تھا - سنه ۱۸۴۶ ع میں فرانس نے سلطان مسقط کے ساتھہ تجارتي معاهدہ کیا جس سے اور بھي وابستگي بڑھگئي -

بیسویں صدي کے اوائل میں خلیج فارس نے نئي اهمیت حاصل کرلي ' اور مسقط اور کویت دونوں میں سے هر ایک مشرق میں یورپ کے اور بحر ابیض متوسط میں ایشیا کے نتائج کے لیے ایک تجارتي دروازہ هوگیا - اس لیے لوگوں نے قافلوں کے اس پرانے راستے کو دوبارہ زندہ کرنے کے متعلق جس پر سے تجار یورپ اپنا مال و اسباب اونٹوں پر لاد کر لیجاتے تھے ' بحث کرنی شروع کي ' اور یہ اس طرح کہ یہ لائن وادي دجلہ و فرات کو اسکندرونہ سے ملائے ' اور بلاد فارس کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچ کر بحر هند کے ساحل سے مل جائے ' ایک دوسري لائن بچھائي جائے ' یافا سے شروع هو اور پورٹ سعید میں ختم هوکے ایشیا اور افریقہ کو ملادے - یہ تمام لائنیں خلیج فارس سے پاس آکے مل جائیں - ان وجوہ سے خلیج فارس کے جزیرے اور اس کے جنگي قلعے جن کا هندوستان پر بہت بڑا اثر ھے انگلستان کے لیے ضروري هوگئے -

اس لیے انگریزوں نے جن کے تعلقات عمان اور کویت سے سنه ۱۶۲۲ ع اور سنه ۱۸۰۹ ع میں تھے ان اطراف میں اپنے قبضہ کے استحکام کي کوشش کرنے لگے - اگر چہ بحرین کے جزائر سنه ۱۸۷۰ ع سے برابر انھي کے هاتھہ میں هیں -

مشہور ھے کہ اسمیں انگریزوں کا هاتھہ تھا - قیام امن کے لیے انگریزي بحري فوج خشکي میں اتر آئي ' اور انگریزي جھنڈا نصب کر دیا -

اس وقت لارڈ کرزن هندوستان کے گورنر جنرل تھے ' انھوں نے مسقط پر اپنے قبضے کے مستحکم کرنے کے بعد فوراً شیخ مبارک بن صباح امیر کویت سے گفتگو شروع کي ' اور یہ طے کیا کہ ایک انگریزي قونصل کویت میں رھے ' بلکہ ایک معاهدہ کیا ' جسکا مآل و مفاد کویت پر انگریزي حمایت پھیلانا تھا - سنه ۱۹۰۳ ع میں لارڈ کرزن اور مسٹر بالفور نے تمام یورپ کے سامنے کویت پر انگریزي حمایت کا اعلان کیا -

دولت عثمانیہ اور امیر کویت میں همیشہ نزاع رهتي تھي ' یہاں تک کہ دولت عثمانیہ نے ایک تادیبي مہم بھیجي ' مگر انگریزوں نے امیر کي تالیف قلب ' اپنے نفوذ و اقتدار کي تقویت اور عثماني حقوق کي تضعیف کے لیے فوج کو امیر سے کسي قسم کا تعرض

بقیـــہ پہلے کالـــم کا

نہ کرنے دیا ' اور ڈرایا کہ اگر انھوں نے کاروائي کي تو انگریزي بیڑے کی فوج فوراً شہر میں اتر آئیگي -

عملاً تو انگریز ان تمام معدني مقامات پر حاکم هیں جہاں سے بغداد ما وراے فارس اور ماوراء افریقہ کي ٹرینیں گذرتي هیں ' لیکن اب وہ یہ چاهتے هیں کہ یورپ کو بتائیں کہ یہ حالت قانوني اور قطعي ھے - ۳۱ - اگست سنه ۱۹۰۷ ع کو روس نے سب سے پہلے نہایت وضاحت کے ساتھہ تصریح کی ' کہ خلیج فارس میں انگریزوں کے مصالح مخصوصہ سے انکار نہیں کیا جاسکتا - روسیوں کي یہ تصریح نہایت قیمتي سند ھے ' جو انگریزوں کو آزادي ایران کي قرباني کے معاوضہ میں ملي ھے - ممکن تھا دوسري سلطنتوں کے مصالح کي قربانگاهوں پر جسم اسلام کے اور ٹکڑے چڑھائے جاتے ' اور اسطرح ان سے بھي یہ حقوق تسلیم کرالیے جاتے ' مگر خوش قسمتي سے دولت عثمانیہ موجودہ مصائب میں مبتلا هوگئي - انگلستان اس زریں فرصت سے مصر اور عراق کے متعلق اور صدها فائدوں کے ضمن میں ایک نہایت کھلا هوا فائدہ یہ اٹھایا کہ دولت عثمانیہ پر ڈپلو میٹک دباؤ ڈال کر ' اور بعض ارباب نظر کے نزدیک معاونت و مساعدت کي توقع دلا کے کویت پر اپنے حقوق تسلیم کرا لیے ' لیکن اسکے بعد جس قدر مدد کی وہ قارئین جرائد سے مخفی نہیں - وفي ذالک عبرة لمن کان لہ قلب او القی السمع و هو شهید -

برید فرنگ

مسئلۂ شرقیہ

ترکوں سے نجات حاصل کرو ' هر چیز ٹھیک هو جائیگي

صحافت یورپ کا ایک ورق

گریفک لکھتا ھے :

دنیا میں بعض ایسے مسائل هیں جن کا غیر منحل هي رهنا بہتر ھے - اور آخر کار مجھے اس یقین کي ترغیب دي گئي ھے کہ " مسئلہ شرقیہ " بھي انھي میں سے ایک ھے -

یہ یقیني امر ھے کہ جسقدر هم اس مسئلہ کے حل کے لیے ' جس کے هم متمني هیں اور جس کو هم سب بہت هي معقول سمجھتے هیں ' اس کي طرف بڑھے هیں اسیقدر یہ مسئلہ زیادہ پیچیدہ اور زیادہ خطرناک هوگیا ھے -

" ترکوں سے نجات حاصل کرو هر چیز ٹھیک هوجائیگي " یہ فقرہ دو صدیوں سے زائد عرصہ سے یوروپین فن حکمراني کا اصول موضوعہ رها ھے -

اچھا اب ترکوں سے تو نجات ملگئي ھے ' یعنی تمام فوري عملي تجاویز کے لیے - لیکن اس نجات کا نتیجہ صرف پہلے سے زیادہ خونریز و پریشاں کن بے ترتیبي ھے -

بلغاریوں ' سرویوں ' اور یونانیوں کي برادرکش رقابتیں ' مسلمانوں ' یہودیوں ' جیوسٹ فرقہ کی مہلک نفرتیں ' اور شترکینہ خونخواروں کا جوش انتقام ' اور ان سب پر مستزاد هیپسبرگ اور روماٹوف کے رقیبانہ حوصلوں کی بندشیں اسقدر ڈھیلي کر دي گئیں کہ اس سے پہلے کبھی نہیں هوئي تھیں -

آیا یہ پھوٹ مقامی رکھی جائیگي یا اس میں پیوند لگایا جائیگا ؟ " یورپ کی رفتار سیاست سے اس کا جواب پوچھو لو -

شئون عثمانیہ

خلیج فارس اور کویت

کہتے ہیں کہ تاریخ اپنے آپکو دھراتی ہے - صحیح حقیقت یہ ہے کہ انسانیت کو حکم ہے کہ وہ ہمیشہ اپني زیست کی تجدید امم و اقوام کي حیات بعد الممات سے کرتي رہے' اپني موجودہ شکلیں چھوڑ کے پچھلي شکلیں اختیار کرتي رہے' اور موجودہ راستوں کو ختم کر کے ان راستوں پر پھر چلے جن پر وہ پہلے چل چکي ہے -

پراني قومیں جو عالم کے تماشا گاہ سے پردہ انقراض کے پیچھے جا چکي تھیں پھر واپس آرہي ہیں -

انسانوں کے وہ گروہ جن کے حق میں لوگوں نے موت کا فتوی دیدیا اب اُن کے ٹھنڈے اور ساکن نعش میں حرارت و حرکت نظر آرہي ہے -

وہ شاہنشاہیاں جو عالمگیر دائروں سے سمٹ کر ناقابل التفات نقطوں میں آگئي تھیں اب پھر جوش زن چشمے کي طرح اس نقطہ سے چاروں طرف پھیل رہي ہیں -

یونان کہ ترکوں کي غلامي میں داخل ہو چکا تھا انگریزوں کي بدولت آزاد ہو کے پھر اپنے قدیم حدود حاصل کر رہا ہے -

روما کي سلطنت کہ افریقیہ سے نکل چکي تھی پھر وہاں داخل ہو رہي ہے - وہ راستے جن پر انسان گذشتہ زمانے میں چلا تھا' بالو اور کھنڈروں سے کہ انکو بدنما بنا رہے تھے' اور انکو بند کردیا تھا' اب نکل آئے ہیں' اور ریل سے ایک نئي زندگي حاصل کر رہے ہیں -

تازہ کے دروازے پھر کل کھلینگے' جرمني کي دھاو فرزانگي کوشش کر رہي ہے کہ ان راستوں کو پھر نکالے جو پہلے مشرق کو بحر ابیض متوسط سے ملایا کرتے تھے کہ خلیج فارس کي یہ حالت دو پراني سلطنتوں یعني یوناني اور روماني اور ان کے بعد عربي سلطنت کے زمانے میں یہي تھي -

بخور' مرجان' ہاتھي دانت' موتي' جوہر' سونا' مرچ اور کافور وغیرہ وغیرہ یہاں کي پیدا وار میں سے عرب نکال کے خلیج فارس بھیجتے تھے - یہاں سے اناطول کے شہروں میں دجلہ و فرات کي راہ سے جاتے تھے - نہرین کي درمیاني مختصر مسافت میں قافلوں کے ہمراہ ہوتے تھے - شام میں آترتے تھے جہاں ان کو جنیوا' وینس' بیزنطالن' اور فلورنس کے تاجر ملتے تھے -

خلیج فارس کي اہمیت کي طرف اہل یورپ میں سب سے پہلے جن کو توجہ ہوئي وہ پرتگیز ہیں - وہ جزیرہ ہرمز میں اترے ہوے تھے - مال تجارت چھوٹے چھوٹے قافلے بنا کر لے جاتے تھے جو خلیج عمان سے کویت جایا کرتے تھے -

سنہ ۱۵۹۹ ع میں جب ایسٹ انڈیا کمپني کو ملکہ الزبتھ کے دربار سے مشرق میں توسیع تجارت کي اجازت ملي تو اس نے اس خلیج سے پرتگیزي ملازمین جنگي کو نکال کے خود قابض ہونے کي بابت غور کیا' لیکن چونکہ کمپني کي قوت اس مقصد تک پہنچنے کے لیے ناکافي تھي' اس کے ملاحوں نے پہلے ایرانیوں اور پھر عربوں سے معاہدہ کیا' اور پھر جزیرہ ہرمز پر حملہ آور ہوے - سنہ ۱۶۲۲ میں اس پر قابض ہوگئے - قبضہ کے بعد خوب لوٹا اور تمام جزیرے کو ویران کردیا - سنہ ۱۶۴۸ میں مسقط بھي انکے ہاتھہ میں آگیا -

جب پرتگیزي بحر ابیض متوسط کي نگراني سے علحدہ ہوگئے تو انگریزوں نے اس گراں بہا میراث سے ایک غیر قصیر مدت تک فائدہ اٹھایا' جسکي وراثت انہیں ہوالینڈ والوں کو' کہ ان سے طاقت میں سخت اور اسلحہ میں تیز تر تھے' مجبوراً دیدینا پڑي - اس امید نے اس وقت ایک نیا راستہ پیدا کردیا تھا' جسکے مصارف کم اور محفوظ زائد تھا - جہازوں نے ساحل عرب سے بچنا شروع کیا - عراق میں قافلوں کي آمد و رفت کم ہوگئي - اور دارالسلام (بغداد) پر بھي وہي مصیبت نازل ہوئي جو بابل پر اس سے پہلے نازل ہوئي تھي -

خلیج فارس کي طرف لوٹنے کے لیے انگریزوں نے راہ میں راس الکلب کے آفتاب کے غروب ہونے کا انتظار نہیں کیا -

اُنھوں نے یاد کیا کہ نیپولین جب جنرل تھا تو اس نے یہ سونچا تھا کہ سلطان ٹیپو کی' جو انگریزوں کے مقابلہ میں علم بردار استقلال ہے' مدد کرے' اور خود آبنائے باب المندب میں اتر آئے' اس نے اس جزیرہ میں اپنے جاسوس بھي اس غرض سے پھیلادیے تھے کہ وہ اسکے لیے خشکي کا وہ راستہ دریافت کریں جو کسي زمانے میں ایک ہي وقت میں شمالی خلیج فارس کو جنوبی شام اور یورپ کو ایشیا اور افریقہ سے ملاتا تھا' اور خود اس راستے کا مطالعہ شروع کیا تھا' جو سکندر نے فتح ہندوستان کے لیے جاتے وقت اختیار کیا تھا -

اسکے علاوہ انگریز اس فوجي خطرے سے باخبر تھے جو مشرق میں اُن کی شاہنشاہي کو دھمکا رہے تھے - ان کو نظر آیا کہ خلیج فارس ہی اس فوجی راستے پر مسلط ہے' جو قبضہ ہندوستان کے لیے مناسب ہے -

اٹھارویں صدی کے اوائل میں عرب ان دونو فارسي سلطنتوں پر قابض ہوگئے - اور اپني انتظامي خود مختاري کا اعلان کردیا -

ان دونوں سلطنتوں میں ایک سلطنت کویت تھي' اس میں پرجوش اور قوي مردان دریا نورد تھے' دہانہ شط العرب پر عمیق بندر واقع تھے' دوسري سلطنت عمان کي تھي جن کے سواروں کے ہاتھہ میں خلیج فارس کی حفاظت تھي -

سنہ ۱۸۰۰ع میں ایک انگریزي ملازم آیا' اور سنہ ۱۸۱۳ع - انکو امیر عمان اور امیر کویت سے اس بات کی اجازت مل گئی کہ ان کا ایک ملازم بصرہ (کہ نہر فرات پر واقع ہے) جائے - یہ ملازم وہي وکیل تھا جسکو انگریزوں نے اس لیے بھیجا تھا کہ وہ نپولین کے جاسوس کي تفتیش کرے -

میں ہے ' اسلیے اون کا اصلی کارنامہ یہ ہے ' کہ اونہوں نے گورنمنٹ کی پیشانی کے بل کن کن تدبیروں سے نکالے ' لیکن اسکی تفصیل اس مختصر مضمون میں مشکل اور غیر ضروري ہے - نتیجہ کی عظمت خود اپنے مقدمات کی عظمت کا بدیہي ثبوت ہے - بالاخر ان کوششوں کا نتیجہ جلسہ سنگ بنیاد میں پبلک کو نظر آیا ' اور ۶ - ہزار سالانہ ایڈ کي صورت میں بالاستقلال نظر آتا ہے - اونکے زمانے میں جلسہ ہاے سالانہ کا ہنگامہ دوبارہ گرم ہوگیا - بنارس ' دہلی ' لکھنؤ میں جو جلسے ہوے ' ان میں جو اہم رزولیوشن پاس ہوے ' بنارس میں علمی نمائش جس وسیع پیمانے پر ہوئي ' ہز ہائنس سرآغا خاں جس تزک و احتشام کے ساتھہ ندوہ کي عمارت کے ملاحظہ کے لیے تشریف لاے ' سید رشید رضا نے جلسہ ندوہ کي جو صدارت قبول کي ' وہ تمام تر مولانا ے موصوف کي مساعي جمیلہ کا نتیجہ تہا ' جو ندوہ کي شہرت کا طغراے زریں بن گیا -

مالي حیثیت سے ندوہ نے اسقدر ترقی کي کہ دارالعلوم ندوہ جو مولانا ے موصوف کي زیر معتمدي تہا ' عام چندوں کا محتاج نہ رہا - گورنمنٹ ایڈ سے الگ ' بیگم صاحبہ بہوپال نے ڈہائي سو روپیہ ماہوار کي رقم مقرر فرمائی - نواب صاحب رامپور نے پانچسو سالانہ منظور فرمالیے ' راجہ صاحب جہانگیر آباد نے ۲ - سو سالانہ کي رقم عنایت کي - ان کے علاوہ متفرق وظیفے تہے ' جو اون کے دوست احباب عطا فرماتے تہے - ان تمام مستقل آمدنیوں میں ' بجز مولانا ے موصوف کے کسي معتمد یا ممبر ندوہ کی سعی و اثر کو مطلق دخل نہیں - وہ حیدر آباد سے بہی مالي مدد حاصل کرنے کي کوشش میں مصروف تہے ' اگر مولوي عزیز مرزا صاحب کا ناگوار معاملہ پیش نہ آگیا ہوتا ' تو یہ کوشش بہي اب تک بارور ہوجاتي - بہاولپور کي ۵۰ - ہزار کي رقم اگرچہ مولانا غلام محمد شملوي کي کوششوں کا نتیجہ ہے ' لیکن اس کے علاوہ بورڈنگ کے لیے تقریباً ۲۰ - ہزار کي جو رقم جمع ہوئي ' وہ مولانا ے موصوف کي احاطہ اثر سے علحدہ نہیں ہوسکتي - متفرق چندے اگرچہ وکلاء کے ذریعہ سے جمع ہوتے رہے ' لیکن اونہوں نے اپنے زمانے میں نہایت موثر وفود مرتب کیے ' جو اون کي سرپرستي میں مختلف جگہ بہیجے گئے - پشاور ' شملہ ' کوہاٹ ' راولپنڈي ' امرتسر وغیرہ کے وفود اس سلسلہ میں خاص اہمیت رکھتے ہیں ' ان وفود کو مولانا ے موصوف نے اپنی بلند ہمتي سے روپیہ جمع کرنے کے بجاے ' مقاصد ندوہ کي اشاعت کا بہترین ذریعہ قرار دیا تہا ' لیکن مجہے یہ نہ بہولنا چاہیے کہ میں ندوہ اور مولانا شبلي کے کارناموں پر بحث کر رہا ہوں -

بے شبہہ ندوہ کو بہي فنڈ کي ضرورت ہے ' وہ ایک وسیع عمارت کا بہي محتاج ہے ' اوسکو ایک خوشنما بورڈنگ بہي درکار ہے ' لیکن یہ چیزیں اوسکے تاج کا طرہ نہیں ہوسکتیں - اوسکے مناقب و فضائل ' علم و مذہب کي اشاعت تک محدود ہیں ' اسلیے ہم کو بتانا چاہیے کہ مولانا شبلي نے اس سلسلہ میں کیا کیا -

اشاعت علم کا مستقل اور وسیع ذریعہ کتب خانہ ہے ' ندوہ کو مال غنیمت کي طور پر ایک معقول کتبخانہ شاہ جہاں پور میں مل گیا تہا - ارکان ندوہ اسي فخر کے نشے میں سرشار تہے ' کسیکو اوسکي ترقي اور کتب نادرہ کے جمع کرنے کا خیال نہ تہا - مولانا ے موصوف نے اسکي طرف خاص توجہ کي ' خود اپنا بیش قیمت کتب خانہ جو کتب نادرہ کا مجموعہ تہا وقف کردیا - نواب علي حسن خان نے بہي اونہي کي تحریک سے اپنا کتب خانہ عنایت فرمایا ' نیز سکندر نواز جنگ (پٹنہ) اور عماد جنگ (حیدر آباد) نے اپنے اپنے کتبخانے مولانا ہی کے اثر سے ندوہ کو ہبہ کیے - انگریزي کي کتابیں نہ تہیں ' نواب عماد الملک سید حسین بلگرامي نے بہت سي انگریزي کتابیں قدیم اور نایاب اور ایک معتدبہ ذخیرہ عربي کتابوں کا عنایت فرمایا - امیٹہي (لکہنو) سے ایک مختصر کتبخانہ ندوہ میں آکر شامل ہوا - انجمن دائرۃ المعارف حیدر آباد نے بہی اپنی تمام مطبوعہ کتابیں دیں ' اسکے علاوہ اور بہي لوگوں نے چہوٹے چہوٹے کتب خانے وقف کیے - قیمت سے الگ کتابیں خریدي گئیں - غرض اونکے زمانے میں ندوہ کا کتب خانہ ' ایک وسیع ' نادر ' بیش قیمت خزانۂ کتب بن گیا ' اشاعت علم کا ذریعہ طلباء ہیں - مولانا ے موصوف سے پہلے ایک طالب العلم بہي ایسا نہ تہا جو شائق تحقیقات علمیہ کا راغب ہو ' علمي ذوق رکہتا ہو ' کتب بیں ہو ' ضروریات و مقتضیات زمانہ سے آشنا ہو ' مقرر ہو ' انشا پرداز ہو ' عربي زبان میں کامل مہارت رکہتا ہو - مولانا ے موصوف کے زمانے میں متعدد لڑکے ایسے پیدا ہوگئے جو ان خوبیوں کا مجموعہ ہیں ' اور اونکا مخفي اثر دار العلوم سے نکلکر ہندوستان میں پہیل رہا ہے - مذہبي کاموں کے سلسلہ میں اونہوں نے اشاعت اسلام کا صیغہ متعدد بار اپنے ہاتھہ میں لینا چاہا ' لیکن شاہ سلیمان صاحب نے اپنے آپ کو مجسم اشاعت اسلام ثابت کرکے یہ صیغہ اونکے ہاتہہ سے لے لیا ' تاہم اونہوں نے اس سلسلہ میں ایک ایسي خدمت انجام دي ' جو ابد الاباد تک مسلمانوں کو اپنا زیربار احسان رکہیگي - تمام مسلمان معترف ہیں کہ وقف علي الاولاد کا قانون ایک ایسا قانون ہے ' جسکے بغیر مسلمانوں کي جائداد کا تحفظ نہیں ہوسکتا ' یہ ایک خاص مذہبي مسئلہ تہا ' جسکو حکام پریوي کونسل نے باطل کردیا تہا - مولانا ے موصوف نے ندوہ کے جلسہ سالانہ میں اسکا رزولیوشن منظور کرایا ' اسکے بعد نہایت سرگرمي سے اسکے متعلق کارروائي کي ' جسکا نتیجہ آج قوم کے سامنے ہے -

یہ مولانا شبلي کے کارناموں کا اثباتي پہلو ہے ' وجود اگرچہ عدم پر فضیلت رکہتا ہے ' لیکن اونکے فضائل کا سلبی پہلو اس سے بہی زیادہ روشن و نمایاں ہے - نواب محسن الملک نے اصرار کیا کہ آپ تین سو روپیہ ماہوار لو ' مکان و فرنیچر کالج سے دیا جائیگا ' مولوي عزیز مرزا نے سات سو روپیہ پر ڈائرکٹر علوم مشرقیہ مقرر کرنا چاہا ' بیگم صاحبہ بہوپال نے بہوپال میں قیام کي خواہش کي ' لیکن لا اور کلا کے مختصر الفاظ نے ان تمام مطامع کا سدباب کردیا ' کیوں اسلیے کہ اونکو دولت کي نہیں ' جاہ کي نہیں ' شہرت کي نہیں ' صرف ندوہ کي ضرورت تہي ' لیکن افسوس کہ اب ندوہ کو اونکي ضرورت نہیں -

دعوة الهــلال

(از خریدار الہلال نمبر ۱۱۴۵)

اپکا اخبار الہلال مورخہ ۲۱ - جمادي الاخری مطالعہ سے گزرا مولوي عبد اللہ صاحب ا۔ہدي کے اعتراضانہ مضامین نظر سے گذرے - جواب دہي کي زحمت جناب نے مفت گوارا فرمائي - میرے خیال میں اس سوال و جواب میں اپکے وقت عزیز کے ضائع ہونے کا گمان ہے - جو مسیحائي ایک قریب الي الموت قوم کے حق میں آپ کو رہے ہیں صرف اسي میں مصروف رہیے - اس قسم کي بحثیں بد قسمتی قوم کے لیے مخل و مانع بہبود ہیں - اندنوں اسلامي حادثات جیسے کچہہ گذرے پیش نظر ہیں ' غالباً اس سے ایک مسلمان بہي بے خبر نہیں - اسکي چارہ جوئي میں جناب نے خواب و خور و آرام و راحت بالاے طاق رکہہ دیا ہے ' اللہ تعالیٰ اس سعي میں برکت دے ' اور نتیجہ خیر ظہور پذیر ہو - میں کسي طرح اس لائق نہیں کہ مشیرانہ کسي مضمون کی طرف آپ کو توجہ دلاؤں - فقط مقصود اظہار خیال تہا ' جسکو پیش خدمت جناب کیا گیا ' آپ کے لطف عمیم سے امید ہے کہ درج اخبار فرما کر ممنون فرما لیں گے ہ

مراسلات

یہ ابھي مشکوک ہے ' لیکن اس نرم کن طریقہ پر جو کچھہ کیا گیا وہ دیرپا نہیں ہو سکتا -

پروفیسر اسپنسر ولـکنسن نے ایـک دفعہ کہا تھا کہ " تمام بین المللی سوالات حل ہو سکتے ہیں مگر تاوپ ڈارگ (چوٹي کا کتا) کا سوال غیر منحل ہے ' مسئلہ مشرقیہ ایک چوٹي کے کتے کا نہیں بلکہ چوٹي کے کتوں کا ایک سوال ہے اور یہي وجہ ہے کہ ڈپلومیسي اس کے آگے مسکین صورت بناتي ہے "

جنوبي مشرقي یورپ کا تصفیہ سلافي اور یوناني اخوت کے مسیحي تحمل کي روح میں ایک خواب ہے - یہ ایسے جذبات ہیں جو گرجوں کے نصائح سے زیادہ مضبوط ہیں ' اور بلقان ہمیشہ ان سے لبریز رہا ہے - اپني تمام تاریخ میں اس آتش فشاں ملک کا امن تاوپ ڈارگ کا امن رہا ہے - یہاں بلغاري سروي ' یوناني ' اور آخر میں عثماني شاہنشاہي رہ چکي ہوگي ' اور جب تک زوال کا وقت نہیں آیا ہر ایک نے امن کو اچھي طرح بلکہ کار آمد طور پر قائم رکھا ' مگر ایک ایسا امن جس کي بنیاد مختلف اور آزاد قومیتوں پر ہو جن میں سے ہر ایک اپنے ہي حدود کے اندر لڑتي بھڑتي رہتي ہوں ' کبھي نہیں قائم رہ سکتا ہے -

ہر ایک شاہنشاہي کے سقوط کے پیچھے بے ترتیبی آتي ہے ' اور امن صرف نئے تاپ ڈارگ کے ظہور پر آیا ہے - یہ ہے بلقاني تاریخ کا سبق اور اسی سبق کی روشني میں موجودہ پیچیدگیوں کا انتظام کرنا چاہیے -

تم خود مختار قومیتوں کي بنیاد پر ایک باقاعدہ حالت محفوظ نہیں رکھسکتے - اس کے دو سبب ہیں - اولاً قومیتیں خود اتفاق نہیں کرینگي - ثانیا ان کو متفق کرنے کے لیے کوئي بیروني کوشش روس اور آسٹریا اور ان کے ذریعے سے شاید تمام یورپ کو میدان میں لا کے کار زار جنگ کے رقبے کو وسیع کر دیگي -

میرے نزدیک ان پیچیدگیوں کے انتظام کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کو سختي کے ساتھہ چھوڑ دیا جاے ' اور دوسرے تاوپ ڈارگ کا انتظار کیا جاے - وہ انجام کار آئیگا خواہ ہم کچھہ ہي کریں ' اور ہم اپنے آپ کو مصیبت کي ایک بڑي مقدار سے محفوظ رکھسکینگے اگر ہم اس کو آنے دینگے -

مقدونیہ کي سرگذشت

نیر ایسٹ ۱۱ - جولائي سنہ ۱۹۱۳ع کي اشاعت میں لکھتا ہے :

۴ - جولائي کو " ترکي اور مقدونیہ کے چند ضروري مسائل " کے زیر عنوان چارلیس روشر نے انسٹیٹوٹ آف جرنلسٹ کے ہال میں لالٹینوں کے ذریعہ سے ایک لیکچر دیا - مسٹر روشر نے حاضرین کي توجہ مقدونیہ کي موجودہ حالت کي طرف متوجہ کي اور ترکي حکومت اٹھنے کي تعبیر " بد سے بدتر حالت میں تغیر " سے کی - انہوں نے کہا کہ یورپ کے سامنے نہایت ضروري مسئلہ ان ۲ - لاکھہ ترکوں کي فکر کا جو ایشیاے کو چ[illegible]ـگ آئے ہیں - انکی حالت

هــذا فـراق بینـي و بینـک

(از مولوي عبد السلام صاحب ندوي)

اگر کسي نے یہ دعوی کیا کہ روح کے بغیر جسم کا وجود قائم رہسکتا ہے ' جوہر کے بغیر بقاے عرض ممکن ہے ' تو یہ ایک ایسا دعوی ہوگا جس کے اثبات کے لیے تمام قوانین قدرت کو بدل دینا پڑیگا ' و لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ' ندوۃ العلماء کے ساتھہ مولانا شبلي کا تعلق بعینہ روح و جسم اور عرض و جوہر کا تعلق تھا -

مولانا شبلي نے جب اول اول ندوہ میں قدم رکھا ' تو یہ وہ وقت تھا جب لارڈ میکڈانل کی گورنمنٹ ندوہ کو پامال کرچکي تھی - بانیان ندوہ نے حیدر آباد و مکہ معظمہ کو اپنا مامن بنایا تھا - ملک یا خود ممبران ندوہ خواب غفلت میں سرشار تھے - اس لیے مدت سے جلسہ ہاے سالانہ کی گرم بازاري سرد ہوچکي تھي - مستقل آمدني محدود تھي ' حیدر آباد کا ماہوار سو روپیہ کا وظیفہ ' بہاولپور کي تین سو سالانہ کي رقم ' ندوۃ العلماء کي وجہ کفاف تھی - باقی چندوں کي رقم تھي جو ادھر ادھر سے جھولي میں پڑجاتي تھي - موجودہ حالت کي نسبت میں نہیں کہہ سکتا ' لیکن اوسوقت جب اس حالت کو دیکھہ کر گورنمنٹ کي چشم عتاب کي سریع السیر گردش پر نظر ڈالي جاتي تھی ' تو نظر آتا تھا کہ اسباب و علل کا ایک غیر مربوط سلسلہ ہے ' جو علي گڈہ سے شروع ہوکر تمام ہندوستان میں پھیل گیا ہے - ندوۃ العلماء بھی اسی سلسلہ کے پیچ و خم میں اولجھہ کر رہگیا ہے ' اسلیے اس صید گرفتار کی رہائی کے لیے مولانا شبلی نے انھی گرھوں کو کھولا - منزل پر پہونچنا اسان ہے ' دشواري جو کچھہ ہے ' قطع مسافت

[بقیہ پہلے کالم کا]

خوشتر ہوتی اگر وہ بھی اپنے ہزاروں بھائیوں کی اسی سرزمین میں ہلاک ہوگئے ہوتے ' جسکے چھوڑنے پر وہ مجبور کیے گئے ہیں - مسٹر روشر کو اسی طرح مظالم کی صحت کا یقین ہے جیسا کہ ٹرافلگر اسکوائر میں ایک لاٹ کے ہونے کا یقین ہے - ان مظالم کی ذمہ داري ان کو منجس پر عائد ہوتی ہے ' جنکے ساتھہ ہمیشہ ایک پادري رہتا تھا ' اور ان مظالم کے ارتکاب سے پہلے اور اسکے بعد انکو کیتھولک مذہب کی رو سے مغفرت عطا کیا کرتا تھا -

قلت وقت کی وجہ سے مسٹر روشر مذہب کے اس جنگ سے تعلق کے نقطے کو ہاتھہ بھي نہ لگا سکے ' مگر ان کو امید ہے کہ وہ اپنے نتائج عنقریب مضمون کی صورت میں شائع کرینگے -

خطبہ کے اختتام پر مسٹر روشر نے تین قرار دادوں کي تحریک کي ' جسکي تائید مسٹر شاف صدر جلسہ نے کي تائید کرتے ہوے مسٹر شاپ نے کہا : معاہدہ لندن پر دستخط کرنے میں عجلت کي اصلي محرک سر ایڈورڈ گرے کی یہ دھمکی تھی کہ اگر انہوں نے دستخط نہ کیے تو وہ مظالم کي وہ رپورٹ شائع کر دینگے جو برطاني قونصل نے بھیجي ہے - خفیف مباحثہ کے بعد قرار دادیں طے ہوگئیں ' اور جلسہ برخاست ہوا -

پیش لفظ

الله الله ایها المسلمون !

هل بعد هذا الذل تسکنون ؟؟

جامع سلیم ادرنہ میں بلغاری اور سروی موج کے وحوش درابرہ اپنے غلیظ اور گل آلود جوتوں سمیت داخل ہو رہے ہیں۔
اور محراب و ممبر کے قریب کھڑے ہوکر چھت کے نقش و نگار کو متحیرانہ دیکھ رہے ہیں ۔

تبکی الحنیفة البیضاء من اسف * کما بکی لفراق الالف هیمان
حتی المحاریب تبکی وهی جامدة * حتی المنابر ترثی وهی عیدان
لمثل هذا یذوب القلب من کمد
ان کان فی القلب اسلام و ایمان

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(۸)

نام	پائی	آنه	روپیه
بذریعہ جناب فخرالرحمن خاں صاحب محرر			
جیل خانہ ریاست چرکھاری	۰	۱	۱۵
بقایا چندہ صدر	۳	۰	۰
(بہ تفصیل ذیل)			
بقایا چندہ عیسے نگرے	۹	۰	۰
جناب شیخ غازي صاحب	۰	۴	۰
جناب حسین بخش صاحب	۳	۱	۰
جناب خدا بخش صاحب	۰	۰	۱
جناب عبد الغفور صاحب سوداگر چرم	۰	۸	۰
زوجہ جناب بدلو صاحب	۰	۲	۰
جناب جان صاحب	۳	۱	۰
جناب منشي امیر اللہ خاں صاحب	۰	۱۴	۱
جناب مدار بیگ صاحب - نلنگہ	۰	۰	۱
جناب شیخ اسمعیل صاحب	۰	۰	۱
جناب شیخ غازي صاحب	۰	۰	۱
جناب شیخ نتھو صاحب	۳	۰	۰
جناب شیخ رمضان صاحب - نلنگہ	۹	۵	۰
جناب دوست محمد خانصاحب - نلنگہ	۰	۴	۰
جناب سردار بیگ صاحب	۰	۲	۰
جناب شیخ جمن صاحب	۰	۰	۱
جناب شیخ عبد العزیز صاحب وکیل	۰	۰	۲
جناب شیخ احمد صاحب افسر دوم	۰	۴	۰
جناب سید جعفر علیصاحب	۰	۰	۲
جناب شفیع احمد خانصاحب - طالبعلم	۰	۰	۲
جناب شیخ الہ بخش صاحب	۰	۲	۰
از جانب مسلمانان موضع بسي ضلع چتوڑگڑہ میواڑ علاقہ اودیپور			
جناب ملا نور محمد وعبد الرحمن صاحبان	۰	۰	۱۳
جناب میران بخش صاحب	۰	۰	۳
جناب حاجي خواج بخش صاحب	۰	۰	۲
جناب علی محمد صاحب	۰	۰	۲
جناب سلیمان صاحب	۰	۱۳	۱
جناب کمال الدین صاحب	۰	۰	۲
جناب لال محمد صاحب	۰	۱۳	۱
جناب نبي بخش صاحب - آسام	۰	۰	۲
جناب نبی بخش صاحب - ماقان	۰	۰	۱
جناب اللہ رکھي صاحب	۰	۱۳	۰
جناب بہور صاحب	۰	۰	۱
جناب ننو صاحب	۰	۰	۱
جناب داؤد صاحب	۰	۰	۱
جناب خواج بخش صاحب - پٹیل	۰	۰	۴۰
جناب نبي بخش صاحب - ٹاک	۰	۰	۴
جناب جمال الدین صاحب - سامریہ	۰	۰	۹
جناب کریم بخش صاحب - ٹاک	۰	۰	۲
جناب محمد بخش صاحب - کٹاریہ	۰	۰	۴
جناب عبد الشکور صاحب	۰	۱۴	۲
جناب عبد العزیز صاحب	۰	۰	۲
جناب جمال الدین صاحب - سرلنکي	۰	۰	۲
جناب قدرت اللہ صاحب - سامریہ	۰	۰	۱۰
جناب یعقوب صاحب - کٹاریہ	۰	۰	۱
جناب عبد الرحیم صاحب - کھینچی	۰	۱۴	۱
جناب امام بخش صاحب - کھینچي	۰	۰	۱
جناب حافظ عبد الوارث صاحب	۰	۰	۰
جناب مسلم صاحب - پہاڑي	۰	۰	۱
جناب الیاس صاحب - کھینچي	۰	۸	۰
جناب ابراهیم صاحب	۰	۸	۰
جناب الیاس صاحب - سولنکي	۰	۰	۱
جناب حسن خانصاحب	۰	۰	۲
جناب عبد الرحمن خانصاحب	۰	۱۳	۰
جناب بہادر شاہ خانصاحب حولدار	۰	۲	۱
جناب رنگ باز خانصاحب	۰	۰	۱
جناب قاضي غلام احمد صاحب - داني بسي	۰	۰	۲
جناب مصري خانصاحب	۰	۰	۲
جناب الہ بخش صاحب - استا	۰	۳	۱
جناب سراج الدین صاحب - استا	۰	۰	۱
جناب خدا بخش صاحب	۰	۰	۳
جناب داؤد صاحب	۰	۸	۱
جناب الہ بخش صاحب	۰	۰	۱
جناب خاجو صاحب	۰	۰	۱
جناب سلطان صاحب	۰	۰	۱
جناب طیب صاحب	۰	۰	۱
جناب اسمعیل صاحب	۰	۸	۰
جناب حسن شاہ صاحب	۰	۱۴	۰
جناب فاضل شاہ صاحب	۰	۰	۱
جناب قاسم شاہ صاحب	۰	۹	۰
جناب حاجی شاہ صاحب	۰	۱۳	۰
جناب نور محمد صاحب	۰	۰	۱
جناب لال محمد صاحب	۰	۸	۰
جناب مسلم صاحب	۰	۰	۱
جناب عالم صاحب - باگڑي	۰	۰	۱
جناب فتح محمد صاحب میرٹ وال	۰	۱۳	۱
جناب خواج بخش صاحب باگڑي	۰	۱۳	۰
جناب عیسیٰ صاحب - میرٹ وال	۰	۱۳	۰
جناب کریم بخش صاحب	۰	۱۳	۰
جناب خدا بخش صاحب	۰	۹	۰
جناب حاجی ابراهیم صاحب	۰	۴	۱
جناب الیاس صاحب - میرٹ وال	۰	۰	۱
جناب الہ بخش صاحب	۰	۱۳	۰
جناب حاجي بدر صاحب	۰	۰	۱
متفرق طور پر جہولی میں آ ہ آنہ دو دو آنے	۰	۷	۴
چندہ مسلمانان موضع پارسولي ضلع چتوڑ			
(بہ تفصیل ذیل)			
جناب فتح محمد خانصاحب - داني پارسولی	۰	۰	۲
جناب چاند محمد صاحب استا	۰	۰	۲
جناب اللہ بخش صاحب استا	۰	۰	۳
جناب بہور صاحب	۰	۰	۱
جناب مہتاب خانصاحب	۰	۱۴	۰
جناب اشرف محمد صاحب - سلارٹ	۰	۰	۱
جناب حسن صاحب	۰	۸	۰
جناب بھیکن صاحب	۰	۹	۰
جناب نور محمد صاحب	۰	۰	۱
جناب غفور صاحب	۰	۹	۰
جناب نواب خان صاحب	۰	۸	۰
جناب چاند محمد صاحب	۰	۸	۰
میزان	۰	۳	۱۸۱
سابق	۹	۴	۷۸۷۴
کل	۹	۷	۸۰۵۵

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD ...

مسیحا کا موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موہني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازی هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے بو سوتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے' هاں سے مل سکتا هے قیمت فی شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مر جایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجائے - معلوم مسرت خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور دعوے کے ساتهه کہه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے' نیز آسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه
پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

المشتہر ویرو پرائٹو

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولوٹوله اسٹریٹ - کلکته

نسیم هند

اس نام کا ایک هفته وار اخبار ۵ - جولائي سنه ۱۹۱۳ ع سے راولپنڈي سے نکلنا شروع هوگا - اسکا ایڈیٹوریل سٹاف پراني و نئي تعلیم کے بہترین نمونوںکا مجموعه هوگا - اس اخبار کو کسي خاص شخص یا فرقه کي ذاتي هجو یا فضول خوشامد سے کلیة پرهیز هوگا - مگر ساتهه هي وطن اور اهل وطن کے فائده کیلیے جائز نکته چیني سے بهي باز نہیں رهیگا - اسکا مسلک آزاده روي کے ساتهه صلح کل هوگا - اسکا دستور العمل :

ایمان کي کہینگے ایمان هے تو سب کچهه

یه اخبار ۱۸ - ۲۲ - کے چوتهائي حصه پر کم از کم ۱۶ - صفحوں کا هر ماه کي ۵ - ۱۲ - ۱۹ اور ۲۶ کو شائع هوا کریگا -

چونکه اهل وطن کي قدرداني سے اخبار نسیم هند کا پہلا پرچه ۲۰۰۰ شائع هوگا - اسلیے تاجر صاحبان کیلیے اچها موقعه هے - که وه اشتہار بهیج کر فائده اٹهاویں - همکو صوبه سرحدي - پنجاب اور هندوستان کے هر گاؤں اور شہر کے نامه نگارونکي بهي ضرورت هے لائق نامه نگاروں کو اخبار مفت دینے کے علاوه اجرت بهي معقول دیجاویگي (اخبار کي قیمت سالانه ۲ - روپیه ۸ - آنه)

درخواستیں بنام منیجر " اخبار نسیم هند " راولپنڈي (پنجاب)

لاتہنوا ولاتحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱ - ۷ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢

Al-Hilal,
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
7-1, McLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

نمبر ۷ — کلکتہ: چہار شنبہ ١٠ رمضان ١٣٣١ ہجری — جلد ۳
Calcutta : Wednesday, August 13, 1913.

فہرست

کامریڈ و ہمدرد کی ضمانت

حکام اپنے ضعف کی بندش زبان شکایت کی بندش سے کر رہے ہیں، ظلم ہو، جور ہو، ستم ہو، کچھہ بھی ہو مگر اُن کی یہی خواہش رہتی ہے کہ عام نظریں ان واقعات کو دیکھیں، عام سماعتیں ان حوادث کو سنیں، عام دماغ ان کے نتایج سے اثر پزیر ہوں، لیکن نہ زبان پر کوئی لفظ آئے، نہ قلم سے کوئی حرف نکلے - امتثال میں اگر تخلف ہوا تو تعزیر و تعذیب کی پہلی قسط ضمانت سے شروع ہوگی جو اس ہفتے میں کامریڈ و ہمدرد (دہلی) سے دو ہزار روپے کی مقدار میں لی گئی ہے - قارئین الہلال و زمیندار و مسلم گزٹ کا فرض ہونا چاہیے کہ اس مقدار کو اپنے مخصوص چندوں سے فراہم کریں - میں اس فنڈ میں ایک سو روپے نذر کرتا ہوں -

مالا بد منہ

اعانۂ مظلومان کانپور

کانپور کے مقدس فرزندان اسلام جو شہید ہوے اُن کی پاک روحیں خدا کے حضور میں پہونچ چکی ہیں، جہاں نہ مسٹر ٹائلر کو قتل عام کی دسترس ہے، نہ مسٹر سم کو شعائر اللہ کی بے حرمتی کا موقع حاصل ہے، نہ پولیس کو بے گناہوں کے گھروں میں گھس کر انہیں پابہ زنجیر کرنے کا حق ہے:

یبشرہم ربہم برحمۃ منہ	اُن کا پروردگار اُن کو اپنی مہربانی و
ورضوان و جنات لہم فیہا	رضامندی سے ایسی بہشت میں رہنے
نعیم مقیم، خالدین فیہا	کی خوش خبری دے رہا ہے جہاں
ابداً، ان اللہ	دائمی آسایش ملیگی، یہ لوگ ہمیشہ
عندہ اجر عظیم	بہشت کی راحت میں مقیم رہینگے، بے
(۹ : ١۹)	شبہ اللہ کے ہاں اجر و ثواب کا بڑا ذخیرہ

موجود ہے -

لیکن شہیدوں کے اہل و عیال، جن کے گھرانے تو خدا کی رحمت سے مطہر ہوچکے ہیں مگر اس وقت نظر ابتلا میں ہونے کی وجہ سے عوام میں مطرود و مخذول ہو رہے ہیں - اُن کی حالت عام نصرت و تعاون کی حاجتمند ہے - جو لوگ اپنے گھروں سے گرفتار کر کے قید کیے گئے ہیں وہ اور بھی قابل رحم ہیں - ١۰ - اگست سنہ ١۹١٣ع کو میں خود مجسٹریٹ کانپور سے ملنے گیا کہ مجھے زندان کانپور کے اُن گرفتاران بلا سے ملنے کی اجازت دی جاے جو شہادت مسجد کے سلسلے میں پا بزنجیر ہوے ہیں - مجسٹریٹ نے اس کو منظور کرنے سے انکار کردیا - ١١ - اگست کو میں نے لفٹنٹ گورنر صوبۂ متحدہ کو تار دیکر خواستگاری کی کہ یا تو میری درخواست قبول ہو یا وجوہ انکار سے اطلاع دی جاے - مجسٹریٹ نے کانپور میں میرا قیام بھی جائز نہ رکھا، اس سے ظاہر ہے کہ مظلوموں کے ساتھہ کیا سلوک ہو رہا ہے

مسلمانوں میں اگر غیرت باقی ہے تو عام چندے سے اس مسئلے کو حد تک پہونچالیں - میں ابھی فنڈ میں سو روپے کی ناچیز رقم پیش کرتا ہوں -

هذا بصائر للناس و هدى و رحمة لقوم يوقنون !

(۴۵ : ۱۹)

البصائر

ایک ماهوار دیني و علمي مجله

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا ـ

وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -

خریداران الهلال سے : ۳ - روپیه

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قران حکیم اور اُس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیره فراهم کرے - اور اُن موانع و مشکلات کو دور کرنے کي کوشش کرے ' جن کي وجه سے موجوده طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا ہے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوة و صحابهٔ و تابعین کي ترویج ' آثار سلف کي تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدهٔ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بھي هوگا - تا هم یه امور ضمني هونگے ' اور اصل سعي یه هوگي که رسالے کے هر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیره فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگي ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کي جائیگي - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کي تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قران کریم کي تنزیل و ترتیب و اشاعت کي تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بھي وه موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه ہے که مسلمانوں کے سامنے بدفعة واحد قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جائے که عظمت کلام الهی کا وه اندازه کر سکیں - و ما توفیقي الا بالله - علیه توکلت و الیه انیب -

القسم العربی

یعنی " البصائر " کا عربي ایڈیشن

جو

وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

اور

جس کا مقصد وحید جامعهٔ اسلامیه ' احیاء لغة اسلامیه ' اور ممالک اسلامیه کے لیے مسلمانان هند کے جذبات و خیالات کي ترجمانی ہے -

الهلال کي تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانه مع محصول هندوستان کے لیے : ۲ - روپیه ۸ - آنه

ممالک غیر : ۵ - شلنگ -

درخواستیں اس پته سے آئیں :

نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته

سجادہ پر تشدد شروع ہوا ' احاطۂ عدالت جچی غازی پور کی مسجد کے درختوں اور آس پاس کی کھپریلوں پر دست درازی ہوئی ' صاحب جج (پنڈت سری رام) نے خدا کے گھر میں داخل ہو کر مسجد کے لوٹے اور بدھنیاں اپنے سامنے تڑوائیں ' مسلمانوں کے ضبط میں اب بھی فرق نہ آیا کہ ابھی مسجد کی حقیقت تو تطاول سے محفوظ ہے - کانپور میں جب مسجد مچھلی بازار کا ایک حصہ شہید کیا گیا ' تو اس کے لیے بھی تاویل کرلی گئی کہ یہ حصہ مسجد میں داخل ہی نہ تھا ' اور اگر رہا بھی تو جب تک مذہب کی راہ میں کشت و خون نہ ہو اور اہل مذہب کی جانوں پر نہ آ بنے ' اس وقت تک مذہبی آزادی میں کیا کلام ہے - ۳ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع کو جب اس آزادی کا خون ہوا ' اللہ کے گھر پر جانیں فدا کرنے والے شہید کیے گئے ' تو عوام اس پر بھی خاموش ہیں کہ ہنوز شاہ جہاں کی مسجد اور شاہنشاہ کونین کے بہت سے پرستار زندہ تو ہیں - دیکھنا ہے کہ اس مجروح و مخدوش زندگی پر بھی حملہ ہوا تب کیا ہوگا ؟

اولایرون انہم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ؟ ثم لا یتوبون ولاھم یذکرون (۹ - ع - ۱۵)

دیکھتے نہیں کہ ہر سال ایک یا دو مبتلاے مصیبت ہوتے رہتے ہیں ؟ اس پر بھی نہ تو توبہ ہی کرتے ہیں اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں !

ہفتۂ جنگ

سہ شنبہ کو ایم - میجر اسکبر کی اس دھمکی نے کہ اگر بلغاریا نے تخفیف شدہ حدود منظور نہ کیے تو رومانیہ شنبہ کو صوفیا پر قبضہ کر لیگی - ۷ - اگست سنہ ۱۹۱۳ع کو صلح کرادی - عہد نامہ پر دستخط کے لیے ۱۰ - اگست کی تاریخ تجویز ہوئی تھی وہ بھی ہوگئی -

رومانیہ کے ساتھہ یورپ بھی مصر تھا کہ قوالہ ' کوچینا ' اور رتق وشت بلغاریا ہی کے پاس رہیں ' لیکن حالات کی پیچیدگی نے اور صد ہا مواقع کی طرح اس موقع پر بھی یورپ کے اس خیال کو کامیاب ہونے نہ دیا ' اور بالاخر قوالہ یونان کو ملا اور کوچینا اور رتق وسٹ سرویا کو - تاوان جنگ کا سوال ہنوز غیر منفصل ہے - البتہ سرویا اور یونان کو ہیگ کی عدالت تحکیم میں اسکے مطالبہ کا حق دیا گیا ہے -

شاہ رومانیا اور قیصر جرمنی میں نبریک و تہنیت اور تشکر و امتنان کا مبادلہ ہوا - قیصر نے رومانیا کی مدبرانہ و دانشمند پالیسی کی شاندار کامیابی پر گرمجوشی کے ساتھہ مبارکباد دی - شاہ رومانیا نے قیصر کی مصلحانہ دوستی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس صلح کا انتہائی و آخری ہونا اپ ہی کے ہاتھہ میں ہے - قیصر نے دوبارہ نہایت گرمجوشی کے ساتھہ مبارکباد دی - اس کے جواب میں شاہ رومانیہ نے پھر اس موثر حصہ کا شکریہ ادا کیا ' جو جرمنی نے رومانیا کے لیے اس قدر اہم و نازک واقعات میں لیا ہے - اس تہنیت و تحسین کے علاوہ قیصر نے ایم - میجر اسکو رلیس موتمر صلح بخارست کو عقاب سرخ کا تمغا بھی عطا کیا -

قیصر کی عزت افزائیوں سے صرف رومانیا ہی بہرہ یاب نہیں ' بلکہ یونان بھی اسکے ساتھہ شریک ہے - قیصر نے قسطنطین شاہ یونان کو جرمن فوج کا فیلڈ مارشل بنایا ہے - شاہ مذکور نے حکم دیا ہے کہ درۂ دانیال سے لیکر سالونیکا اور جنینا سے لیکر ایکریا تک تمام قلعوں میں ایک سو ایک توپیں بطور سلامی سر کی جائیں

اس عہد نامے کے بعد کیا جنگ کے کتے باندہ دیے جائینگے ؟ کیا صلح کا فرشتہ انسانیت کو اپنے پروں کے سایہ میں لیلیگا ؟

ادرنہ پر ترک پوری مضبوطی کے ساتھہ قابض ہیں ' قسطنطنیہ سے زائرین کا ایک جم غفیر آیا ہوا ہے - ۳ - اگست کو جامع سلیم میں عظیم الشان جلسہ ہوا ' حاضرین کی تعداد ۳۰ - ہزار تھی سب نے بیک زبان کہا کہ " ادرنہ کے تخلیہ پر ہم مرجانے کو ترجیح دینگے " عنان حکومت اس جماعت کے ہاتھہ میں ہے جس نے باسفورس کے قریب روسی بیڑے کی نمایش پر کہا تھا کہ تخلیہ ادرنہ کے لیے نمایش سے سنگین تر کارروائی کی ضرورت ہے - اتحاد یورپ کے جسم میں اختلاف کے جراثیم کافی تعداد میں موجود ہیں ' اور گو تخلیہ ادرنہ سے اصولاً سب متفق تھے مگر الفاظ پر اتفاق نہ ہوسکا ' مجبوراً علحدہ علحدہ ملاقاتوں نے اتحاد یورپ کی کمزوری کا نمایاں ثبوت دیا - یہ صحیح ہے کہ لندن میں قسطنطنیہ سے آئے ہوے معلومات سے یہ سمجھا گیا ہے کہ قبضہ ادرنہ کا مقصد صرف شرف عثمانی کا اعادہ اور بعض مالی مزاعات کا حاصل کرنا ہے ' ورنہ دول کے مقابلہ میں یہ قبضہ جاری نہ رکھا جا لیگا ' مگر جن لوگوں کو پیشقدمی کی داستان ' جس نے تمام یورپ کو خوف آمیز تعجب میں ڈال دیا تھا یاد ہے وہ اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہ نتائج جو قسطنطنیہ سے آئے ہوے معلومات سے مستنبط و مستخرج ہیں بازار اعتماد میں کیا قیمت رکھتے ہیں -

جرائد و صحائف یورپ کی عام راے ہے کہ " یہ صلح ایک دوسری جنگ کی تمہید ہے - ترکوں کے قبضہ ادرنہ نے اس مسئلہ کو اور بھی خار دار بنا دیا ہے " -

اگر جنگ ہوئی تو ایک فریق ترک ہونگے ' مگر دوسرا کون ہوگا ؟ بلغاریا اسدرجہ پامال ہوچکی ہے کہ اسکی زیست کا سہارا صرف یہ امید ہے کہ یورپ اسکو پامال نہ ہونے دیگا - سرویا کے متعلق یاد ہوگا کہ وہ بلغاریا کے خلاف ترکوں سے معاہد کرچکی ہے -

سرویا کی طرح یونان اور ٹرکی میں بھی بلغاریا کے خلاف معاہدہ ہوچکا ہے ' جسمیں یہ طے ہوا ہے کہ بحیرہ مارمورہ کی بندرگاہوں پر جو اس وقت بلغاریوں کے قبضہ میں ہیں گولہ باری کے لیے ٹرکی یونانی بیڑے کو درہ دانیال سے گزرنے دیگی ' اور اسکے معاوضہ میں یونان عثمانی بیڑے کو طرابلس اور سائرنیکا جانے کے لیے بحیرہ ایجین سے گزرنے دیگا -

رومانیا ان سب میں تازہ دم ہے اسکے ' علاوہ ایک بار بخارست میں ظاہر بھی کیا گیا تھا کہ دول ادرنہ سے ترکوں کے اخراج کے لیے رومانیا سے درخواست کرسکینگی ' مگر سوال یہ ہے کہ کیا بلغاریا کے لیے رومانیا میدان میں اتریگی ؟

دول ستہ (انگلستان ' فرانس ' روس ' اسٹریا ' جرمنی ' اطالیہ) کے سفرا نے علحدہ علحدہ یاد داشتیں مرتب کی تھیں مگر سب کا مفاد ایک ہی تھا اور وہ یہی تھا کہ ایڈریا نوپل سے ترکوں کو دست بردار ہوجانا چاہیے - باب عالی میں یہ یاد داشت پیش ہوچکی ہے ' اور گو اس کا لہجہ چنداں درشت نہیں تاہم مفہوم یہی ہے کہ ٹرکی کو اگر اس نصیحت کے ماننے سے انکار ہے تو دول ستہ کو مناسب کارروائی پر مجبور ہونا پڑیگا - وہ مناسب کارروائی کیا ہوگی ؟ یہی کہ تمام سلطنتیں ترکوں کو جنگ کا الٹیمیٹم دیں اور گو خود امادہ جنگ نہ بھی ہوں تاہم اس دھمکی سے کم از کم ترکوں کو کچھہ نقصان تو پہونچا دیں - " دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت " انگلستان بھی اس انذار و تہدید میں شریک غالب ہے ' اور نہ ہونے کی کوئی وجہ نہ تھی اس لیے کہ وہ خوب جانتی ہے اور بات بھی یہی ہے کہ کچھہ ہو مگر اسکی مسلمان رعایا کے جذبات اخلاص و عقیدت و وفا داری میں کوئی فرق نہ آلیگا ' ان صبر آزما کوششوں کے مقابلے میں دوسری طرف دیکھو کہ ترک ابھی پچھلی ہزیمت سے اچھی طرح سنبھلنے بھی نہیں پائے ہیں ' انقلاب وزارت و اغتشاش داخلی نے پریشان کر رکھا ہے ' خزانہ اسقدر خالی ہے کہ مزید فتوحات کا سلسلہ تو قائم رکھنا غیر ممکن ہوہی گیا ہے ' موجودہ مقبوضات کا سنبھالنا بھی دشوار ہے ' مگر ایک ہمت ہے کہ یہ تمام مشکلیں بہادری سے انگیز کر رہی ہے -

شذرات

لنصبرن علي ما اذيتمونا (۱۴ : ۹) و ان عدتم عدنا (۱۷ : ۸)

و الذيـن ينقضـون عهـد اللـه مـن بعد ميثاقه ' و يقطعون ما امر الله بـه ان يوصل ' و يفسـدون فی الارض ' اولئـك لهم اللعنـة و لهـم سـوء الـدار (۱۳ : ۲۰)

جو لـوگ خدا کے ساتھہ پختہ عہد و پیمان کرکے پھر عہد شکني کرتے هیں' جن تعلقات کو جوڑے رکھنے کا خدا نے حکـم دیا هے اون کو توڑتے هیں ' ملـک میں فتنـه و فسـاد برپـا کرتے هیں ' یه وهی لوگ هیں جن کے لیے لعنـت هے اور جن کا برا انجام هونے والا هے -

ولا تـحسبـن اللـه غـافلاً عمـا يعمـل الظالمون ' انمـا يؤخرهم ليـوم تشخـص فيه الابصـار ' مهطعيـن مقنعـی روسهـم ' لا يـرتـد اليهـم طرفهم ' و افئدتهـم هواء (۱۴ : ۳۱)

یه نه سمجھو که خدا ان ظالمـوں کے اعمال سے غافل هے ' وہ انهیں اس دن تـک کي مهلت دے رها هے جب که خوف کے مارے آنکهیں پھٹی کی پھٹی رہ جائینگی' سر اٹھائے بھاگے چلے جا رهے هونگے' اُن کی بد حواسی کا یه عالم هوگا که نگاه بھی پھر اُن کي طرف لوٹ کر واپس نه آئیگي! اور اُن کے دل هوا هورهے هونگے -

و ان كادوا ليستفزونك من الارض ليخرجوك منها ' و اذاً لايلبثـون خلافك الا قليلا (۱۷:۶۶)

یه لوگ ملـک سے تم کو دل برداشته کرچلے هیں که یهاں سے تمهیں نـکال باهر کریں' ایسا هوا تو یه بھی تمهارے بعد چند روز سے زیادہ نه رهنے پائینگے -

ایک زمانه وہ تھا جب هندوستان میں شرع اسلام کي حکومت تھی ' احتساب جاری تھا' قانون شریعت کي پابندي فرض تھي ' سلطنت کا مذهب اسلام تھا ' اور اسلام هي کے مطابق معاملات و مقدمات کے فیصلے هوتے تھے' شرع اسلام کا حکم تھا که کوئي فیصله جو مسلمان قاضي کي عدالت سے صادر نه هوا هو نافذ الاثر نهیں هو سکتا - مسلمان نه اُس پر عمل کرنے کے پابند هیں اور نه اُس کو فیصلۂ قطعي مان سکتے هیں ' مدت هوئي استبداد کا خود فراموش تحکم مسلمانوں کے دلوں سے تو اس حکم کو فراموش کرا چکا هے ' لیکن هنوز " مسلماني در کتاب " باقي هے ' اور عام کتب فقهیه میں یه مسأله مذکور هے -

شاہ عالم پادشاہ دهلي نے بنگال و بهار و اوڑیسه کي سلطنت جب انگریزوں کو تفویض کي تھي تو عطاے دیواني و نظامت کے لیے جو معاهده تحریر هوا تھا اُس کي ایک خاص دفعه یه بھي تھي که انگریزان صوبوں میں شرع شریف کے مطابق حکومت کرینگے' اور اس باب میں کسي قسم کا تغافل یا تجاوز روا نه رکھینگے - میر جعفر جب مشرقی هندوستان سے دست بردار هوا' محمد علی خاں نے جب ارکاٹ و کرناٹـک کی ریاست نذر کی ' آصف الدوله نے جب صوبۂ اله آباد و روهیل کھنڈ کا پیشکش گزرانا ' سعادت علی خاں نے جب نصف سلطنت هبه کر دي ' موتمن الملک اسحاق خاں شوستري نے جب صوبه آگرہ کے لیے معاهده کیا' تو عام روایت هے که ان تمام معاهدات میں اس شرط کو خاص اهمیت دي گئي ' اور انگریزوں نے بطریق دوام و استمرار اوامر شرعیه کے امتثال و انفاذ کے لیے دستخط کیے - لنڈن کے انڈیا افس میں هنوز ان کاغذات کي اصلیں اور کلکته کے گورنمنٹ هاؤس میں ان کي مصدقه نقلیں موجود هونگي - سنه ۱۸۵۷ ع کے بعد انربل ایسٹ انڈیا کمپنی کي حکومت جاتي رهي - عنان سلطنت براہ راست شاهنشاه هند و انگلستان کے هات آگئی ' اس تبدیل و تغیر سے نظام تو ایک حد تـک بدل گیا مگر اساس تنظیم یا ما به النظام کا بدلنا ممکن نه تھا - شاهنشاهی نے کمپني کے تمام معاهدات جائز و نافذ قرار دیے اور ان کي مسئولیت اپنے سر لی - مسئولیت تو بهر حال باقي رهي ' لیکن معاهدے کو نافذ العمل بنائے رکھنے کی جو شرط تھي وہ گویا جزا کے لیے مشروط هي نهیں هوئي تھي -

ابھی چند سالوں کی بات هے' لارڈ کرزن کی گورنمنٹ نے وزیر دکن (مهاراجه کشن پرشاد) کي وساطت اور رزیڈنٹ کي مجبور کن حکمت سے فائدہ اٹھاکر نظـام حیدرآباد (هز هائنس نواب میر محبوب علی خاں مرحوم) کی گورنمنٹ سے ۹۹ - سال کے لیے صوبۂ برار کا اجارہ لیا هے - اجارہ نامه کی نقل به آسانی مل سکتی هے ' اور اس سے معلوم هوسکتا هے که برار میں (۱) امتثال احکام مذهبیه ' (۲) سکه دولت آصفیه (۳) خطبۂ نظام کے شرائط هیں یا نهیں ؟ اور اگر هیں تو کیا اس وقت بھی دفعه اولی کا نفاذ باقی هے ؟

اسے بھی جانے دیجیے' صوبۂ مدراس کی ذیل میں ایک بہت هی مختصر اور چھوٹی سی عربی ریاست (جیهور) واقع هے ' یه ریاست خود مختار تھی - ایک عرب خاندان اس کا فرماں روا هے ' رئیس کا سرکاري لقب (سلطان) هے جو حکومت هند میں بھی مسلم هے ' عربی حکومتیں عموماً شرعی قانون رکھتی هیں ' یهی دستور العمل جیهور کا بھی تھا ' کچھه زمانه گزرا انگریزي سلطنت کی شفقت و مرحمت کو سلطان جیهور کی بدنظمی ناگوار گزری - ریاست کی زمام انتظام اپنے هات میں لے لی ' شاید معاهده یه هوا که سلطان جیهور تادیب و تجربه کے لیے ریاست کے نظم و نسق سے هوتے هیں' اُن کي نیابت میں یه فرض گورنمنٹ هند ادا کریگی' سبکدوش مگر اس موقت تبدیلي سے اصول حکومت میں فرق نه آئیگا اساس انتظام وهي رهے گا جو اب تـک رهتا چلا آیا هے - خانوادۂ ریاست کو انتزاع امر کي زحمت بھي نه اُٹھانی پڑے کی ' بلکه ایام تادیب کے گزرنے پر سلطان جیهور کو یه ریاست واپس مل جائے گی - ڈھائی تین مهینے هوے جیهور میں صاحب کمشنر کا دورہ هوا تھا ' رعایا کو امید تھی که تادیب کے بهت دن هوچکے ' اس موقع پر وعدہ وفا هوگا ' اور ریاست واپس مل جائے گی ' مگر " وہ وعدہ هی کیا جو وفا هوگیا ؟ " جیهور میں بجاے قانون اسلام کے اس وقت تعزیرات هند کی حکومت هے - سلطان جیهور ادھر اُدھر پھر رهے هیں ' اور عدل و انصاف کی آنکھیں دیکھه رهی هیں که " مواعید عرقوب " کا کیونکر اعادہ هو رها هے -

حکومت نے پہلے پہل آیین نظامت کو توڑا ' رعایا خاموش رهی که انتظام کمشنري سے شاید اشک شوئي هو جاے - قضات کے مناصب توڑے ' ملک چپ رها که قاضي کي ایک خاص ضرورت ملاؤں کي جماعت پوري کردیا کریگی - شرعي عدالتیں توڑیں ' قوم صبر کر بیٹھی که " شرع محمدی " سے کام نکل جائیگا - مقدمات دینیه میں غیر مسلم ججوں کے فیصلے ناطق هونے لگے - مسلمان اس پر بھی بے حوصله نه هوے که قانون تو هدایه و عالم گیري هی سے ماخوذ هے - تعلیم قانون کا نصاب منتخبات فقهیه پر حاوي تھا اور اخیراں هدایه کے ابواب میں وکالت کا امتحان لیا جاتا تھا ' یه ضابطه بھي ٹوٹا - هندوستان اس پر بھي اپني ناراضی کو دبائے رها که مدنیۃ فرنـگ کے آداب و آئین میں شاید فحشاء و منکر سے باز رکھنے کے موثر دفعات و قواعد هونگے - مذهب سے گورنمنٹ کی بے تعلقی کا اعلان هوا' پیروان مذهب نے اپني تشویش مخفی رکھی که هنوز مذهبي آزادي تو قائم هے - مذهبي آزادي پر جب حرف آنے لگا ' لاهرپور (ضلع سیتاپور - اودھه) کی خانقاہ اور روضے کے سد باب کے لیے صاحب

پیش لفظ

ترا چنانکه توئي ' هر کسے کجا داند ؟
بقدر طاقت خود میکنند استدراک

— * —

ثاري انسورج

همیں بتانا که برسٹل اور کانپور کي ذي روح حقیقتوں میں اتنا فصل هے ؟

نصراني کہتے هیں که مسلمانوں کا اعتقاد هے که عورتوں میں روح نہیں' لیکن اے مقدس نصراني ! پیغمبر ناصرہ کے لیے بتانا کیا تیرا یه اعتقاد هے که مسلمانوں میں روح نہیں - هاں روح هے لیکن تونے اونکو بے روح کردیا هے ' اون میں جان هے لیکن تونے اونکو بے جان کردیا ' کیا تجکو شریعت کا یه حکم یاد نه رها که " تو خون مت کر " -

اسباب شورش

سر جیمس مسٹن کي سرکاري اطلاع کہتي هے که " معاملۂ انهدام مسجد کیلیے مسلمانان کانپور میں کوئي جوش نہیں صرف بیروني مسلمانوں کو جوش هے " واقعۂ قتل عام سے پہلے بهي یه غلط تها ' که اگر یه سچ تها ' تو مسلح سپاهي وقت انهدام مسجد کو کیوں گهیرے تهے ؟ سنگینوں اور بندوقوں کي هیبتناک نظاروں سے کن کو ڈرایا جا رها تها ؟ اور اب تو حکومت صوبه متحده کو خود نظر آرها هوگا که لوازم تدبر و سیاست سے اوسکا خزینۂ حکومت کسقدر تهي تها -

سر جیمس مسٹن کي سرکاري اطلاع کی شهادت هے که مسلمانان کانپور کا جوش جرائد اسلامیه کي برافروختگي اور طعن و تشنیع و ملامت کا نتیجه هے ' لیکن وہ کون تها جس نے مسلمانوں پر غیرت کاذبه اور جوش مصنوع کا الزام دیا تها ؟ خود سر جیمس مسٹن ' وہ کون تها ' جس نے مسلمانوں کو طعنه دیا تها که مسلمانوں کے جوش و غیرت کي حقیقت صرف چند الفاظ هیں ؟ صوبه کا نیم سرکاري اخبار پایونیر ' اور پهر وہ کون تها جس نے مسلمانوں کو کہا تها که انکی غیرت و حمیت کا جولانگاہ صرف قلم کا میدان هے ؟ شهنشاهی انگلستان کي نیم سرکاري زبان ٹائمز -

سر جیمس مسٹن نے قصداً مسلمانوں کو چهیڑا ' اور اون کے اوس جوش دیني اور ولولۂ اسلامي کو جهوٹا کہا جو ۱۳۰۰ برس سے جهوٹا نهوا تها - اونهوں نے اون زیر خاک انگاروں کو راکهه کا ڈهیر سمجها جو تیرہ سو برس سے اسي طرح روشن رهے - سر جیمس مسٹن کے یقین کے لیے دلیل چاهیے تهي - فرزندان اسلام بڑهے اور اونهوں نے مقتل عام میں جاکر جسماني پردہ جو فرمانرواے صوبه کے سامنے حائل تها ' الٹ دیا ' اور دنیا کو نظر آگیا که درحقیقت اس پردہ کے پیچهے سرخ انگارے تهے جو خود دوسروں کو نه پهونک سکے پر خود کو پهونک دیا -

سر جیمس مسٹن اب کیا چاهتے هیں ؟ کیا دعواے سابق کے یقین کے لیے کسي اور دلیل کے طالب هیں ' اگر حقیقت میں اونکي طلب صادق هے ' اور اونکي کوشش کامل هے ' تو هم بتاتے هیں که ان آهني زنجیروں میں بهی آگ هے جو اسیران مدافعت ملي کے هاتهوں اور گردنوں میں هیں - اونهیں خبردار رهنا چاهیے که زنجیروں کي آهني جسمانیت دوسري آهني جسمانیت سے ٹکرا کر شعله نه پیدا کرے -

صوبه متحده کا طرز حکومت اوسیوقت ایک خونین منظر کا اشارہ کر رها تها جب اوسکا فرمانروا ایک طرف اسٹریچي هال (علي گڈه) میں اور دوسرے طرف مقامي دربار (گورکهپور) میں ایک اسپیکر کي حیثیت سے نمودار هوا تها - اوسنے دهمکي دي تهي که " بزور اس جوش کو فرو کرونگا " آخر ۳ - اگست کو اوس وقت جب که وہ بریلي میں تها ' اور ایک مسلمان ریاست (رامپور) اوسکا خیر مقدم کر رهي تهی ' اوسنے بزور اس جوش کو فرو کردیا -

همیں اسکا خوف نہیں که مسلمان ایک مسجد کے اعادۂ حرمت کي کوشش میں مقتول و مجروح هوے ' که یه اونکی خصوصیت ملي هے ' ایک هزار تین سو برس هوے که مسجد ذلیل کی بقاے حرمت کے لیے سربکف هیں ' لیکن اسکا خوف هے که حکومت متحده جن غیر قانوني گولیوں سے اپني وفادار رعایا کو مجروح کر رهی تهي اوس سے وہ خود تو مجروح نہیں هو گئی ؟

روز حزن و ملال ملّي

شهداے کانپور کی یاد همارے دل میں هر وقت تازہ رهیگی ' هم اونکي برسي منائینگے ' هم اونکا مرثیه پڑهینگے ' هم اونکي مظلومي و بیکسي کو هر وقت یاد رکهینگے ' هم ازکے جوش حمایت دیني ومدافعت ملی کو زندہ رکهینگے ' هم آیندہ سے ۳ - اگست کي صبح کو ' ۱۰ محرم کي دوپہر سمجهینگے ' که یهه هماري مظلومیت کي پہلي قسط تهي ' اللهم من احییته منا فاحیه علی الاسلام و من توفیته منا فتوفه علی الایمان ' اللهم اجعلهم لنا ذخراً و اجعلهم لنا فرطا واجعلهم لنا شافعین و مشفعین -

۴ - اگست کي صبح کو هز آنر لفٹننٹ گورنر صوبۂ متحده اسپیشل ٹرین سے کانپور پهونچکر پہلے قتل گاہ تشریف لائے جہاں ازنهوں نے دیکها هوگا که صرف ایک انساني ضد اور غلط کاري نے جو گورنمنٹ کے منشاے قانوني کے بالکل غیر مطابق تهي ' اوس دیوار کے نیچے جہاں چند روز پہلے تیشوں نے ایک معبد اسلام کي بے حرمتي کي تهي ' پرستاران دین حنیف دیوار کي ایک ایک اینٹ کو اپنے خون کا سرخ کفن پہنا رهے تهے که اوسکي هر اینٹ دین توحید کي ایک ایک سرد لاش تهي - انهوں نے اپنے گرم خون کے چهینٹے دیے که ان بیجان لاشوں میں حرکت پیدا هو ' حرکت پیدا هوئی اور اوس نے تمام هندوستان کو لرزا دیا -

هندوستان لرزتا هے ' کون هے جو اسکو تهامے ؟ هندوستان مضطرب هے ' کون هے جو اسکو تسکین دے ؟ هندوستان وقف فریاد هے ' کون هے جو اوسکي فریاد رسي کو آمادہ هو ؟

مقتولین کانپور ! تم پر نماز نہیں پڑهی گئي که تم مغفور تهے هم گنهگار تمهاري معفرت کي کیا دعا مانگتے ؟ لیکن سنا هے که تمکو کفن نه ملا ' گولیوں اور بندوقوں کے قطع و برید کے بعد تمهارے جسم اسپتال کي قینچیوں اور چهریوں کے کام آئینگے ' غزوۂ بني لعبان میں شهداے اسلام کي لاشیں فرشتوں نے اٹهالي تهیں ' هم آج بهي یقین رکهتے هیں که اخفاے راز کیلیے اگر پولیس نے تمهاري لاشیں دریا میں نہیں پهینکیں ' اور زمین میں نہیں دفن کیں تو یقیناً تمهاري لاشوں کو فرشتوں نے اوٹها لیا ' که رضوان الهي اونکا منتظر تها -

مجروحین کانپور ! تم نے گولیاں کهائي هیں ! نیزوں سے تمهارے سینوں میں سوراخ کیا گیا هے ؟ تمهاري آنکهوں میں سنگینیں بهونکي گئی هیں ؟ تمهارے ایک ایک عضو کو زخموں سے چور کیا گیا هے ؟ تمهیں یاد هوگا که فرات کے کنارے بهي اسلام کا ایک قافله اسي طرح لٹا تها ' جسکے بعد بنو امیه کي تاریخ کا ورق الٹ گیا ' و ان تجد لسنة الله تبدیلاً

معصوم بچو ! اور ریاض اسلام کے نودمیدہ غنچو ! تمهیں کس نے مرجها دیا ؟ سر جیمس مسٹن کے الفاظ طعن نے تمهارے بے گناہ و ناآشناے جرم دلوں کو مضطرب کردیا ' تم بڑهے که اپنے دهن زخم سے اس الزام کي تکذیب کرو ' اے طائران قدس ! اڑ جاؤ که عرش کي سبز قندیلیں تمهاري منتظر هیں -

اخبارات کے سیاہ حرفوں میں همارے لیے تنبیه و عبرت نه تهي ' قدرت نے خون کي سرخ تحریروں میں همیں نامۂ عبرت

الہلال

۱۰ رمضان ۱۳۳۱ ہجری

مشہد اکبر

ادرنہ کا دردناک نظارہ کانپور میں

اے محمد گر قیامت سربروں آری زخاک
سربرآور وین قیامت درمیان خلق بیں
خون خلقے بے گناہ بر حریم مسجدت
زآستان بگذشت و مارا خون دل از آستین
پیروان دین حق را خوں بہ خاک اغشتہ شد
از پے خاکے کہ ہر مسلم برو ساید جبین

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون، فرحین بما آتا ہم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم، لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون - (آل عمران)

زمین پیاسی ہے، اوسکو خون چاہیے، لیکن کسکا ؟ مسلمانوں کا، طرابلس کی زمین کسکے خون سے سیراب ہے ؟ مسلمانوں کے، مغرب اقصی کسکے خون سے رنگین ہے ؟ مسلمانوں کے، خاک ایران پر کسکی لاشیں تڑپتی ہیں ؟ مسلمانوں کی، سرزمین بلقان میں کسکا خون بہتا ہے ؟ مسلمانوں کا، ہندوستان کی زمین بھی پیاسی ہے، خون چاہتی ہے، کسکا ؟ مسلمانوں کا، آخر کار سرزمین کانپور پر خون برسا، اور ہندوستان کی خاک سیراب ہوئی -

ہندوستان کی دیوی جوش و خروش میں ہے، اپنی قربانگاہ کیلیے نذر مانگتی ہے، کون ہے ہمت کا جوان جو اوسکی خواہش پوری کرے ؟ صوبۂ متحدہ کا بادشاہ (سر جیمس مسٹن) - بالاخر بادشاہ آگے بڑھا اور اوسنے اپنی وفادار رعایا (مسلمان) کا خون پیش کیا، جو اپنی جان کے بعد اوسکو سب سے زیادہ عزیز اور محبوب تھی !

مسلم ہستی تو اب کہاں بسیگی ؟ کہ تیرے لیے ہندوستان بھی امن کا گھر نہیں رہا، وہ جسکو تو سب سے بڑی اسلامی حکومت کہتی تھی، وہ بھی تیرا خون مانگتی ہے، لیکن دشمنی سے نہیں، محبت سے، وہ تیری محبت و وفاداری کا امتحان لیتی ہے -

سر دوستان سلامت کہ تو خنجر آزمائی

ہمالیہ ! تو دنیا کا سب سے بڑا پہاڑ ہے، تو تند و تیز ہوا کو روکدیتا ہے، تو پر غیظ و غضب بادل کو ٹھکرا کر پیچھے ہٹا دیتا ہے، کیا تو ہمارے شدائد و مصائب کا طوفان نہیں روک سکتا، کیا تو ہمارے حزن و غم کے بادل کو ٹھکرا کر پیچھے نہیں ہٹا سکتا ؟

برٹش حکومت کہتی ہے کہ رعایا کے مذہب کا احترام ہوگا، لیکن کیا وہ احترام اوس سے بھی کم ہوگا جتنا ایک سڑک کے سیدھے ہونے کا، برٹش حکومت کہتی ہے کہ رعایا کے خون کا احترام ہوگا، لیکن کیا اوس سے بھی کم، جتنا ایک راستے کی زینت و آرایش کا ؟

۳ - اگست کی صبح، انقلاب حکومت برطانیہ کی تاریخ ہے، بہادر سپاہی جسوقت ایک ضعیف و ناتوان و غیر مسلح مجمع پر گولی برسا رہے تھے، اونھیں کیا خبر تھی کہ یہ گولیاں ان ناتوان انسانوں کے سینوں کو توڑ توڑ کر برطانی عدل و انصاف کو زخمی کر رہی ہیں ؟ اونھیں کیا معلوم تھا کہ اس گولی کا نشانہ اوس ستون کو کمزور کر رہا ہے جس پر حکومت برطانیہ کی عمارت قائم ہے ؟ وہ مسرور ہیں کہ ہم وفاداری کی خدمت ادا کرتے ہیں، نادانو ! تم تو اوس سے عداوت کر رہے ہو جسکی محبت کا اظہار چاہتے ہو -

غیر آئینی خونریزی

وہ کیا عجیب منظر تھا جب کربلاے کانپور میں، کئی ہزار بے دست و پا برطانی رعایا برہنہ سر، برہنہ پا با چشم نم و با دل پرغم ایک سیاہ علم کے نیچے جو اسلام کی مظلومی و بیکسی کا نشان تھا، کئی سو معصوم بچوں کے ساتھ، چند اینٹوں اور پتھروں کا ڈھیر لگا رہی تھی، اور اوس کی زبان پر وہ دعا جاری تھی جو وقت تعمیر کعبہ ابراہیم و اسماعیل کی زبان پر جاری تھی -

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم (بقرہ)	پروردگار اپنے گھر کے لیے ہماری ان چند اینٹوں کو قبول کر، تو سن رہا ہے اور جان رہا ہے،

یہ پراثر مقدس نظارہ ختم نہیں ہوا تھا کہ مسٹر ٹائلر (مجسٹریٹ کانپور) کی سپہ سالاری میں ایک مختصر سوار اور پیدل فوج تمام اسلحہ سے مسلح نمودار ہوتی ہے، اور دس منٹ تک اپنی بندوقوں سے اڑا اڑا کر گولیوں کی ایک چادر ہوا میں پھیلا دیتی ہے - پردہ جب چاک ہوتا ہے، میدان میں خاک و خون میں تڑپتی ہوئی لاشیں نظر آتی ہیں، جن میں بعض معصوم جانیں بھی ہیں، جو افسوس دم توڑ چکیں -

گورنمنٹ پریس کا فرشتۂ غیب ہم کو اطلاع دیتا ہے کہ میدان میں ۱۴- لاشیں تھیں، پھر بتاتا ہے ۱۸- تھیں، عقیدت مند دل اس کو تسلیم کرتا ہے، لیکن عقل حجت طلب کو کیونکر سمجھائیں کہ ایک تنگ میدان میں ۱۰، ۱۵ ہزار آدمیوں کا مجمع ہے پولیس بے محابا ۱۰- منٹ تک بے پروائی سے اون پر گولیاں برساتی ہے، ہر گولی ایک دور کے فاصلہ تک پھیلتی ہے، اور صرف ۱۸- لاشیں اون کے صدمہ سے گرپڑتی ہیں - مسلمان اپنی روئیں تنی کا دعوی کرتے ہیں، اون کو مسرور ہونا چاہیے کہ گورنمنٹ پریس بھی اون کے اس اعجاز کو تسلیم کرتا ہے -

حکومت قانون کے ماتحت ہے، لیکن افسوس ہم زبان کے ماتحت ہیں، ہم پر گورنمنٹ کا قانون حکومت نہیں کرتا، ہم پر حکام کی زبان حکومت کرتی ہے - ایک ضعیف و کمزور مجمع جس کے ہاتھ میں کوئی آلۂ ضرر نہیں، جو کسی انسان کا محترم خون نہیں گراتا، جو کسی کی جائداد و عزت پر حملہ نہیں کرتا، صرف ایک جنبش لب سے آغشتہ بخاک و خون ہوجاتا ہے -

بے شبہ وہ قانون کی مخالفت کرتا تھا، لیکن اوس کی تادیب کیلیے عدالت کے کمرے، اور قید خانوں کی کوٹھریاں تھیں، سنگین کی نوکیں، اور بندوقوں کی گولیاں نہ تھیں - برٹش مورخ ہمکو بتاسکتا ہے کہ برسٹل اور منچسٹر کے کتنے ہنگاموں میں ان آتشبار ہتھیاروں سے کام لیا گیا ہے ؟ ہم جانتے ہیں کہ وہ ہمکو حوالہ دیگا کہ برسٹل اور کانپور میں کتنی مسافت ہے ؟ لیکن اے معصوم مورخ ! براے خدا

آئے ہونگے ' کسیکي آنکهہ میں نیزہ کي اني چبهہ گئی ہے' کسي کا سیدہ زخموں سے چور ہے' کوئی خون تهوک رہا ہے' کسی کا سر پهت گیا ہے ' کسی کا دهڑ سنگین سے تکڑے تکڑے ہوگیا ہے ایک تسمہ باقي ہے کسي کے ہاتهہ میں برچهوں کی نوکیں گهس گئی ہیں ' کوئی تڑپتا ہوگا ' اوٹهی تڑپ بهی نہ سکتا ہوگا ' کوئی کراهتا ہوگا ' کوئی کراہ بهي نہ سکتا ہوگا ' کیا اس عبرتناک منظر کو دیکهکر' ہز آنر کے سینہ سے ایک آہ نہیں نکلي ؟

قید خانہ آئے' وہاں فرزندان اسلام کا ایک مجمع ہوگا جن میں اکثر وہ تھے جو میدان میں موجود نہ تھے اور گهروں سے بلا کر ازنکو قید کیا گیا ' ان نا کردہ گناهوں کے ہاتهوں میں زنجیریں ہونگي ' جو ایک مجرم کي نشاني ہے ' اونکي صورت سے بے بسي چهروں سے حزن و ملال اور آنکهوں سے مظلومیت ظاہر ہوگی ' اور اونکے دل جو دو برس کے حوادث اسلامیہ سے نازک ہوگئے ہیں دهڑک رہے ہونگے' ان سے مل کر ہز آنر کي زبان سے ایک کلمہ افسوس نہیں نکلا ؟

ہز آنر جب کانپور کي گلیوں میں پهر رہے تھے (حسب بیان خود) انهوں نے بیوؤں کي درد ناک گریہ و زاري ' یتیموں کی پر حزن و ملال فریاد و بکا ' اور مجروحین کے کراهنے اور دم توڑنے کی آوازیں سنیں ' لیکن کیا ہز آنر کا قلب رقیق اس سے متاثر ہوا ؟

تقریر آگرہ

ہز آنر جب آگرہ تشریف لے گئے ' اور وہاں تقریر فرمائي تو' نتائج کو عدالت کے سپرد کیا ' اور فرمایا کہ " حکام نے اوسوقت تک حملہ کا حکم نہیں دیا ' جب تک حفظ امن کے لیے وہ مجبور نہوگئے " ازراہ الطاف خسروانہ ہز آنر مستن ظاہر فرما سکتے ہیں ' کہ مسلمان کن هتیاروں سے مسلح تھے ؟ اونهوں نے پولیس کو چهیڑا ' یا پولیس نے اونکو چهیڑا ؟ اونهوں نے کس کي جان لینے کا ارادہ کیا تھا ؟ اونهوں نے کس کا گهر لوٹنا چاها تها ؟ کس نے اونکو اشتعال دیا ؟ تاکہ بیجا شور و غل کي اونکو سزا ملے جنهوں نے اپني رزولیوشنوں ' میموریلوں ' یاد داشتوں اور برقي پیغاموں سے حکام کو سخت تکلیف پهونچائی تهی' اور جنمیں بقول ہز آنر و پاؤنیر جوش صحیح و غیرت صادقہ موجود نہ تهي' -

کیا ہز آنر هم سے جوش صحیح کے اسي مفهوم کے طالب تھے ' جسکو اونهوں نے ۴ - اگست کو کانپور کي مچهلی بازار میں دیکها ؟ کیا پاؤنیر ' غیرت صادقہ کي اسي حقیقت کا متقاضی تها ' جو ۳ - اگست کو ایک مسجد کے سامنے منکشف ہوئي ؟ اگر یہ سچ ہے تو همارے جوش صحیح اور غیرت صادقہ کا امتحان ہونا تها وہ ہوچکا - ہز آنر کو نہ اب هماري جہالت پر افسوس کرنا چاهیے اور نہ پاؤنیر کو هماري سرکشي سے خفا ہونا چاهیے -

ہز آنر آگرہ کي تقریر میں فرماتے ہیں " انتشار مجمع اور تکمیل امن کے بعد حکام نے مقتولین و مجروحین کے ساتهہ نہایت همدردي کي ' اور انتقام کا مطلق خیال انکے دل میں نہ تها " ہاں هم نے اوس همدردي کو دیکها جو تیشوں سے هماري مسجد کے ساتهہ اور گولیوں سنگینوں اور نیزوں سے هماري سینوں کے ساتهہ کي گئي' سر جیمس مستن کس همدردي کیطرف اشارہ کر رہے ہیں ؟ کیا اسکی طرف اشارہ کرتے ہیں دہ قیدیوں کو ایک چهٹانک کهانا ملتا ہے ؟

ہز آنر فرماتے ہیں " حکام کے دل میں اب انتقام کا مطلق خیال نہ تها " کیا انتقام کے بعد بهي انتقام لیا جا سکتا ہے ؟ مجمع کے منتشر مجروحین کے نیم مردہ اور مقتولین کے دم توڑنے کے بعد انتقام کے لائق کون رہا ؟

مگر کہ زندہ کني خلق را و بازکشي

ہز آنر آگرہ کي تقریر میں ایک جگهہ فرماتے ہیں' کہ " حکام نے اوسوقت تک حملہ نہیں کیا جب تک حفظ امن کی بنا پر وہ اس کے لیے مجبور نہوگئے" ہز آنر کے اس چهوٹے سے فقرہ کی جوامع الکلمی دیکهو کہ اس میں عدالت کانپور اور ہائیکورٹ الہ آباد کی وہ دراز و طویل داستان جو کئی جلدوں میں اور کئی مہینوں میں تمام ہوتی ' کلام کے ایک فقرہ میں اور وقت کے ایک لمحہ میں ختم ہوگئی' جس میں اونهوں نے بطور " ایمان غیب " جو ہر نیک و ایماندار کا درجۂ اقصی ہے' جس سے میں ہز آنر کو مستثنی نہیں کر سکتا ' صدق دل سے اسکو تسلیم کرلیا ہے کہ نقص امن کے ذمہ دار مسلمان تھے ' اور یہی الزام کے مستوجب ہیں لیکن کیوں حضور! جناب کا یہ فقرہ صحیح ہے یا یہ کہ " هم ابهی کسی کو الزام نہیں دے سکتے کیونکہ یہ عدالتوں کے طے کرنے کی چیز ہے ؟ "

اب کیا کرنا چاهیے ؟

ہوا جو ہونا تها ' اب اس سوال کا موقع ہے کہ گورنمنٹ کو کیا کرنا چاهیے ' اور هم کو کیا کرنا چاهیے ؟

گورنمنٹ کو کیا کرنا چاهیے ؟

بیانات سابقہ ' واقعات مذکورہ ' اور انتقادات متصدرہ نے اس حقیقت کو بالکل منکشف کردیا ہے ' کہ اس حادثہ عظیمہ کے ذمہ دار ہز آنر سر جیمس مستن ' مسٹر ٹائلر سیٹي مجسٹریٹ اور مسٹر سیم چیرمین مینوسپلٹي کے نا عاقبت اندیش ' نا انجام بیں ' غیر آئینی اور خلاف منشاے اعلان حکومت (حریت ' مذاهب) ' پالیسی ' اور پولیس کی بے ضابطہ مداخلت اور غیر قانوني اشتعال انگیزي ہے ' پس گورنمنٹ کا فرض ہے کہ حکام سے نہایت سخت قانوني مواخذہ اور پولیس پر اشتعال طبع کا جرم قائم کرے' سزا دلائے' اور پس ماندگان شهداے کانپور کے لیے کچهہ ماہوار مقرر کردے -

یہ ایک ایسي جائز خواهش ہے جس کے انکار کي هم کوئي وجہ نہیں پاتے' اس سلسلہ میں گورنمنٹ کو ان مغرور و ناعاقبت اندیش مشیروں سے بچنا چاهیے جو ہر موقع پر گورنمنٹ کو سخت و درشت پالیسي کا مشورہ دیتے ہیں - یہ سچ ہے کہ توپ کے گولے ' پهانسي کي ڈوري' اور قید خانہ کی زنجیر' ان میں سے ہر شے ہر جسم کو مطیع و فرمانبر بنا سکتي ہے ' لیکن قلوب کي اطاعت و فرمانبري کے لیے صرف ایک نگاہ لطف اور ایک جنبش دست کرم کافي ہے - پس سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ همارے اجسام پر حکومت کرنا چاهتي ہے جسکے تابع قلوب نہیں ہیں ' یا قلوب پر حکومت کرنا چاهتي جسکے ساتهہ اجسام کی حکومت بهی ہے -

همکو کیا کرنا چاهیے ؟

کانپور کا واقعہ اب فقط کانپور هی کا واقعہ نہیں رہا' تمام هندوستان کا واقعہ ہوگیا ' پس تمام مسلمانان هندوستان کو چاهیے کہ :

اپني اپنی جگہ پر' پر زور جلسے کر کے گورنمنٹ کو مظالم حکومت متحدہ کیطرف متوجہ کریں' کلکتہ ' بمبی ' لکهنو ' لاہور ' پٹنہ' وغیرہ تمام بڑے شہروں سے ایک ایک قانوني مشیر مقدمۂ کانپور کے لیے پہنچنا چاهیے - چنانچہ همیں معلوم ہوا ہے کہ مسلمانان کلکتہ کیطرف سے عنقریب ایک بیرسٹر کانپور بهیجا جائیگا - اور کل پرسوں کے تاروں سے جو بمبئي وغیرہ سے آئے ہیں یہ معلوم کر کے خوشي ہوئي کہ کئی بیرسٹر کانپور روانہ ہونے والے ہیں -

مجروحین اور پس ماندگان شهداے کانپور کی اعانت کے لیے' معتبر اشخاص کي معرفت کانپور چندہ بهیجنا چاهیے' اس کے لیے ضروري ہے کہ خاص کانپور یا اوسکے متصل کسي شہر مثلا لکهنو میں اسکي صدر مجلس قائم کي جاے' جس میں صرف مخلص اور همدرد مسلمان شریک ہوں' جو نہایت اخلاص و دیانت کے ساتهہ جمع و تقسیم زر اعانت کي خدمت انجام دیں ' الہلال نے یہ فنڈ کهول دیا ہے اور بالفعل ایک سو روپے کا نذرانہ پیش ہے ' واللہ المستعان و علیہ التکلان -

و دستور تنبیہ بھیجا - ہندوستان کے مسلمانوں نے اوسکو پڑھا ' اور اوس سے تنبہ و عبرت حاصل کی -

کانپور کا واقعہ کانپور کا واقعہ نہیں رہا بلکہ وہ دنیاے اسلام کا واقعہ ہے - مسلمانان عالم نے ہر ہر گوشہ سے ہمارے پاس اپنے مصائب و آلام کی آغشتہ خون اطلاعات کا ہدیہ بھیجا تھا ' ہم شرمندہ تھے کہ ہمارے پاس اونکے تحفہ کے لیے جو سامان تھا ' اوسمیں خون کے قطرے نہ تھے ' اب ہم شرمندہ نہیں ' اے مسلمانان عالم ! ہمارے بہے ہوے خون ' کٹی ہوئی رگوں اور تڑپتی ہوئی لاشوں کا ہدیہ قبول کرو -

سرکاری بیانات

ایک منظر کی ایک ہی تصویر ہوسکتی ہے ' لیکن حادثہ ہائلہ کانپور کی سرکاری بیانات نے جو مختلف تصویریں کھینچی ہیں ارنکا نتیجہ صحیح وہی ہے جو قانون شہادت کے رو سے ایسے مختلف و متضاد بیانات کا ہو سکتا ہے ' ہم نہیں سمجھہ سکتے کہ مسٹر ٹائلر (مجسٹریٹ کانپور) بحیثیت فریق دوم و مدعی علیہ اسوقت جو شہادت دے رہے ہیں بحیثیت مجسٹریٹ اونہوں نے کبھی ایسی شہادت اپنی مجلس حکومت میں قبول کی ہوگی ؟

سر جیمس مسٹن کے ورود کانپور کے قبل و بعد جو اطلاعیں شائع ہوئی ہیں ' اون میں بیک نظر ایک عجیب عمومی اختلاف نظر آتا ہے -

(۱) ہزآنر کے ورود کانپور سے قبل جو اطلاع شائع ہوئی ہے ' اوسمیں پولیس کی قوت و استیلا ' مسٹر ٹائلر کی عجیب و غریب بہادری ' قوت اقدام ' مسلح سپاہیوں کی محیر العقول قادر اندازی مجمع کی پریشانی ' بے سرو سامانی ' اضطراب فرار کو بتفصیل دکھایا گیا ہے - ہزآنر کے ورود کانپور کے بعد ایک تیز مشق اور چابک دست مصور نے اس منظر کا جو مرقع طیار کیا ' اوسمیں ہم پولیس کو ساکن و غیر متحرک ' مسٹر ٹائلر کو ایک سپہ سالار کے بجاے ایک ناصح مشفق کی حیثیت سے مجمع کے سامنے پاتے ہیں - مجمع شدت جوش و غضب سے ڈھیلوں اور اینٹوں سے مسلح آگے بڑھا ' اور اوسنے نہایت بیدردی سے پولیس پر حملہ کیا ' اور اسقدر قریب پہونچ گیا ' کہ پولیس بمشکل حملہ آور ہوسکی - ۲۰ - منٹ کے بعد غنیم کی فوج میگزین چھوڑکر جسمیں ڈھیلوں اور اینٹوں کی مقدار کثیر پائی گئی ' میدان سے بھاگ کھڑی ہوئی ' اور اسطرح بمشکل ' میدان فتح ہوسکا -

(۲) غنیم نے مقتولین و مجروحین کی جو تعداد میدان جنگ میں چھوڑی ' بیان اول میں اوسکی مقدار ۱۳ - مقتول اور ۲۸ - مجروح بیان کی ہے - لیکن بعد کے بیانات سے یہ مقدار بہت بڑھجاتی ہے ' اور خصوصاً جب ہم وہ مقدار بھی شامل کرلیں جنہوں نے اسپتال میں دم توڑا ' اور اکثر مجروحین کے متعلق طبی مشیروں کی مایوسی جب سنتے ہیں تو ہم نہیں سمجھہ سکتے کہ اس مقدار کو کہاں تک بڑھائیں -

(۳) بیان اول میں سبب انعقاد مجلس کو نامعلوم بتایا گیا ہے ' اور بقرائن یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ فتح ادرنہ اور مسجد کانپور کے متعلق کچھہ تقریریں ہوئیں ' لیکن دوسرے بیان میں نہایت وضاحت و تفصیل سے مقررین و خطباے مجلس کی پرجوش و پر غضب تقریروں کا حوالہ دیا گیا ہے ' جن کے سحر سے تمام مجمع مسحور ہوگیا تھا -

(۴) بیان اول سے ظاہر ہوتا ہے ' کہ حکام شہر کو اس اجتماع کثیر اور ابتداے شورش کی اطلاع نہ تھی ' اور بے خبری میں ان واقعات کی ابتدا ہوئی ' لیکن دوسرے بیان میں ہم ایک فقرہ پڑھتے ہیں کہ " مسلح پولیس جو پہلے سے طیار تھی " کیا اس سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ کارفرمایان شہر اس جلسہ کی اہمیت سے پہلے سے واقف تھے ' اور نہیں ہم سمجھہ سکتے کہ کن مصالح دموِیہ و مناظر خونین کی توقع میں حسب موقع مداخلت کے وہ منتظر تھے -

(۵) بیان اول میں غنیم کے ہاتھوں میں صرف دو قدیم اور وحشیانہ طرز کے ہتیاروں کا ذکر ہے یعنی اینٹ اور پتھر ' بیان ما بعد میں ہم ایک اور خطرناک سلاح (لاٹھی) کا بھی باغیوں کے ہاتھہ میں ہونا پڑھتے ہیں -

(۶) پہلی رپورٹ میں مسٹر ٹائلر کی نسبت اتنا مذکور ہے کہ " وہ مسلح پولیس کی سوار و پیادہ فوج کی جمعیت میں موقع پر پہونچے اس فوج کو پیچھے چھوڑکر پہلے وہ تنہا مسجد کے قریب آئے ' انپر بھی حملہ ہوا اور وہ ٹھہر گئے " اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر ٹائلر بھی حملہ سے محفوظ نہ رہے ' لیکن بیان ثانی میں اس کے متعلق ایک حرف مذکور نہیں " مسٹر ٹائلر مجسٹریٹ شہر موقع پر پہونچے ' مجمع نے انکی ایک نہ سنی اور پولیس پر حملہ کر دیا " ایک ضلع کے حاکم و والی پر حملہ ہونا ' اس تاریخ کا سب سے بڑا واقعہ ہوسکتا ہے ' لیکن ہم کو اس " ترک واقعہ " کے حقیقی اسباب معلوم نہیں جن کی بنا پر اس واقعہ ہائلہ کے ذکر سے اطلاعات سرکاری کی تاریخ کا دوسرا ایڈیشن خالی رہا -

(۷) پہلی اطلاع میں اون عجیب و غریب و غیر آئینی اسباب کا استعجال و سرعت واقعہ نگاری میں ذکر ضروری نہ تھا جن کی بنا پر ' پولیس کو حملہ کی ضرورت محسوس ہوئی ' لیکن دوسری اطلاع میں ' نہایت بلیغ طرز ادا میں مذکور ہے کہ " مسٹر ٹائلر نے نہایت صبر سے کام لیا ' اور اوس وقت تک فائر کا حکم نہیں دیا ' جب تک پولیس اور پہرہ داروں کی حفاظت جان کے لیے فائر کرنا ضروری نہوگیا " اور انہیں الفاظ مصنوعہ کی تکرار ہز آنر آگرہ میں فرماتے ہیں -

ہز آنر کا قدوم کانپور

امید تھی کہ جب ہز آنر سر جمس مسٹن کانپور کے مناظر خونیں کا ملاحظہ فرمالینگے تو اونکا دل رحم و لطف سے بھر جائیگا ' اور حکام کی نا عاقبت اندیشی ' استدلال سفک ' انتہاک حرمت قانون ' اور سعی نقض امن سے اونکو کامل واقفیت کا موقع ملیگا -

اونہوں نے مسجد منہدم کو ملاحظہ کیا ' در و دیوار شکستہ سے اسلام کی بیکسی و بے نوائی کی مجسم تصویر نظر آئی ہوگی ' وہ میدان قتل میں تشریف لائے ' مظلوم اور نا کردہ گناہ لاشوں کا وہاں ڈھیر ہوگا - بوڑھے اور ضعیف العمر ' انسانوں کو جو حملہ کے لائق نہ تھے ' ایک طرف مسجد کے نیچے پڑے دیکھا ہوگا جو خون میں تڑپ تڑپ کر رہگئے ہونگے ' دوسری طرف ننھے ننھے معصوم سینے سنگینوں اور برچھیوں سے سوراخ سوراخ نظر آئے ہونگے ' غریب و فاقہ کش نیچے درجہ کے مسلمان جنکو میں اب نیچے درجہ کا نہیں کہ سکتا ' اوس سینہ پر گولی کھاکر گرے ہونگے ' جسپر غربت و افلاس نے پیرہن کا ایک تار باقی نہ رکھا تھا ' ہاں اب خون کی سرخ چادر پردہ پوش بیکسی ہوگی ' اونہوں نے نوجوان و نو عمر مسلمانوں کی ایک جماعت خون میں شرابور دیکھی ہوگی جو اپنے کنبہ کی تنہا امید اور اپنے والدین کی تنہا قوت تھے ' کیا ہز آنر کی آنکھوں میں آنسو نہیں ڈبڈبائے ؟

یہاں سے ہز آنر نے شفا خانے کا رخ کیا ' شفا خانہ کا صحن خون کی چھینٹوں سے رنگین دیکھا ہوگا ' ایک ایک پلنگ پر دو زخمی نظر

(٢) قلتم يجب التاني و التامل في مسألة نهضة العرب الذي توافقون على وجوبها في نفسها ' و عللتم هذا الوجوب بالخوف من غول اوروبة -

نعم يجب التاني في ذلک كما يجب في سائر الامور ولاسيما المهم منها ' وطلاب النهوض من العرب لم يشذوا عن هذه القاعدة :

(الف) فقد الفوا بمصر حزب اللامركزية ' وجعلوه حزبا عثمانيا عاما وطلبوا التصديق علي برنامجه من حكومة الاستانه ولم يلحوا عليها فی ذلک ولا في غيره -

(ب) والفوا المؤتمر فی باريس ليعرفوا عالم المدنية بمقاصدهم وان اساسها الاستمساک بالعثمانية ' و مقاومة كل احتلال او تداخل اجنبی -

(ج) واحتجوا على اقفال الحكومة لنادی الاصلاح في بيروت باقفال المدينة كلها ثلاثة ايام لتعلم انه الرای العام -

(د) و ابي ضباطهم فی الاستانة وشطلجة ان يدخلوا فی الاحزاب السياسية مع حزب الحكومة اوعليه لينظروا عاقبة الامر والاصلح للامة والدولة - وقد قدرت الحكومة الحاضرة مسالكهم هذه قدرها على علمها بقوتهم واستطاعتهم ان يحدثوا في المملكة ماشاؤا من المشاكل فطلبت الاتفاق معهم و البدء باعطائهم كل مايمكن البدء به من مطالبهم المبنية على اساس اللامركزية الادارية ' وسيعلن حزبنا ذلک فی جرائد هذا اليوم و ربما نرسل اليكم صورة منه -

و نزيدكم امرا منها ان صديقنا السيد عبد الحميد الزهراوي الذي جعلناه رئيسا للمؤتمر العربی في باريس قد اختارته الحكومة الحاضرة للمشيخة الاسلامية و ربما يذكر ذلک في البرقيات العمومية اليوم -

فهل يقنع هذا البرهان الفعلي غلاة المنكرين علينا في الهند الذين يدفعهم احساس الغيرة بدون معرفة الحقائق الى انكار كل ما يخالف رای حكومة الاستانة و عملها و يستعجلون بسوء الظن حتى في اشهر المخلصين الذين لهم تاريخ معروف يشهد لهم بالدين و الاخلاص ؟

(٣) بقي لي كلمة في تعليلكم وجوب تانی العرب بالخوف من أوربة وهي اننا اذا قلنا يجب استعجال العرب خوفا من اوربة يكون اقرب الى الصواب -

من الامور القطعية التي لم تعد تخفي على احد ان الدولة العثمانية غير قادرة على حماية البلاد العربية ولا غيرها من اوربة ' وانه

بيداري و حركت و ترقی کے جو لوگ خواهشمند هيں وه بهي اس قاعدۂ کليه سے الگ نہيں هيں :

(الف) اُنهوں نے مصر ميں حزب اللا مركزيه (مجلس استقلال ولايات جس كا مدعا يه هے كه هر ايک ولايت اپنے انتظام و اداره معاملات ميں خود مختار هو' اور كوئي مركز سلطنت سے وابسته نه رهے) قائم كي ' اس كو تمام عثمانيوں كي مجلس عمومي (جنرل كميٹي) قرار ديا ' قسطنطنيه كي گورنمنٹ (باب عالي) سے درخواست كي كه مجلس کے قواعد و ضوابط كو مصدق مانے ' مگر نه اس تصديق کے ليے مصر هوئے اور نه كسي دوسرے مطالبے کے منوانے پر اصرار كيا -

(ب) پيرس (دار الحكومة فرانس) ميں ايک كانگرس قائم كي كه تهذيب و تمدن كي دنيا اُن کے مقاصد سے آگاه هوجائے ' اور زمانه جان لے كه مطالبۂ اصلاح كي بنياد -

(١) دولت عثمانيه کے ساتهه كمال وابستگي -

(٢) اور هر ايک غير سلطنت کے قبضے يا مداخلت كا مقابله كرنا هے -

(ج) گورنمنٹ نے بيروت كا اصلاحي كلب بند كرديا ' طالبان اصلاح نے اس پر اعتراض كيا ' اور اس اعتراض كو عام راے كا آئينه خيال دكهانے کے ليے تين روز تک شهر بهر ميں كاروبار بند ركها -

(د) عرب افسران فوج نے قسطنطنيه و شتلجه کے لشكر گاهوں ميں انكار كرديا كه جب تک انجام كار معلوم نه هوجائے اور مسئلے ميں غور و فكر نه هولے كه قوم اور گورنمنٹ کے شايان شان كيا امور هيں ' اس وقت تک وه سياسي جماعتوں ميں ' خواه وه حكومت کے موافق هوں يا مخالف ' شريک نه هونگے - موجوده گورنمنٹ نے اُن كي اس روش كي قدر كي ' اُسے معلوم تها كه ان لوگوں كو اس قدر طاقت و استطاعت حاصل هے كه سلطنت ميں جيسي مشكليں چاهينگے پيدا كردينگے - گورنمنٹ نے خود هي اُن کے ساتهه موافقت كي خواهش كي ' اور اُن کے مطالبات جو لا مركزي استقلال كي بنياد پر مبني تهے ' ابتدائي صورتوں ميں جهاں تک هوسكتا هے پورے كرنے شروع كرديے - اس خبر كو هماري مجلس آج کے اخبارات ميں شائع كرديگي ' اور غالباً اُس كي ايک كاپي آپ کے پاس بهي ارسال هوگي -

اس سے بهي مهتم بالشان امر كي هم آپ كو اطلاع ديتے هيں كه همارے دوست سيد عبد الحميد زهراوي جنهيں هم نے پيرس كي عربي كانگرس كا صدر نشين بنايا تها ' موجوده حكومت نے اُن كو منصب شيخ الاسلامي کے ليے انتخاب كيا هے - يه خبر بهي آج كی عام تار برقيوں ميں شائع هوجائيگي -

هندوستان کے جن لوگوں كو اس معامله ميں غلو هے ' جو همارے طرز عمل كو برا كهتے هيں ' جن کے جوش احساس كا اقتضا يه هوتا هے كه بغير اس کے كه واقعات سے آگاه هوں ان تمام امور کے انكار پر آماده هو جاتے هيں جو گورنمنٹ قسطنطنيه كي راے و عمل کے مخالف هوں ' جو مشهور ترين مخلصوں كي نسبت بهی ' جن كی ديانت و اخلاص كي تاريخ شاهد هے ' بهت جلد بدگمان هو جايا كرتے هيں ' كيا اس واقعي و عملي دليل سے اُن كي تشفي نه هوگي ؟

(٣) رهي يه بات كه يورپ کے خوف سے اهل عرب كو اپنے مطالبات ميں جلدي نه كرني چاهيے ' تو اس كی حقيقت يه هے كه اگر هم كهيں كه يورپ کے خوف سے اهل عرب كو مطالبۂ اصلاح ميں جلدي كرني چاهيے ' تو يه زياده موزوں هوگا -

مقالات

التـرک و العـرب

نشرنا في الهلال الخامس الصادر في ۲۵ - شعبان سنة ۱۳۳۱ ھ (۳۰ - يوليه سنة ۱۹۱۳ - م) ما يقوله الاتراک في مطالبة العرب السوريين باصلاح بلادهم على رجه اللامركزية الادارية ' وها نحن ننشر ما يبديه العرب انفسهم بشان ذلك على ماكتب الينا فضيلة العلامة السيد محمد رشيد رضا صاحب مجلة المنار المصرية الغراء ' ر نحن نرجي ملاحظاتنا على هذه المسألة الى ان نستوفي البحث عنها في فرصة اخرى ' ان شاء الله تعالى ' قال حفظه الله :

صديقي الصفى الوفي الفاضل الغيور ابوالكلام احمد الدهلوي صاحب الهلال المنير-

السلام عليكم ورحمة الله و بركاته ' و بعد فقد تشرفت بكتاب منكم بعد كتاب - اما ماكتبتم بشان............................

واما ماكتبتم بشان الاصلاح فمن حق غيرتكم واخلاصكم ان اذكرلكم فيه شيئا من رايي :

(۱) صورتم رايي في مسألة نهوض العرب و مسألة المؤتمر الاسلامي بغير صورتها الحقيقية و لولا ذلک لما كان لكم رجه للاستشكال والاستدراک ' و هكذا شان الناس كافة في تصوير اراء الناس اذا اخذوها من بعض ما يكتبون فيها بغير تدقيق ولا احاطة -

بل كان الاستاذ الامام يقول ان جمهور الناس لا يفهمون من قراءة اقوال الكاتب اكثر من عشرين في المئة من مراده وا ما اذا سمعوا كلامه من لسانه فانهم يفهمون منه ثمانين في المئة -

ولهذا امكنني ان افهم مولوي محبوب عالم صاحب بيسه اخبار هنا معظم رايي في مسألة الدولة بالكلام اللسانى معه اربع مرات و ماكان يتيسرلى ذلك بالمكاتبة اربعين مرة -

فهذه مقدمة للكلام يجب ان تراعي ومن فروعها قولكم : اننا لا نعرف حقيقة حال الهند ' و قولنا : انكم لاتعرفون حقيقة حال الدولة و ان لم تعترفوا بهذا -

مسئلۂ " ترک و عرب " کے متعلق خود ترکوں کي جو راے ہے ' اور شامي عربوں کے مطالبۂ لامرکزیت کي نسبت قسطنطنیه میں جو خیالات ظاهر کیے جاتے هیں ' ۳۰ - جولائي سنه ۱۹۱۳ع کے الهلال میں اُن کي ترجماني هوچکي ہے - آج کي اشاعت میں اهل عرب کے مطالبات خود اُن کي زبان میں درج هیں ' جو همارے پاس علامۂ سید رشید رضا اڈیٹر المنار مصر نے بهیجے هیں - بالفعل هم اس باب میں اپني راے محفوظ رکهتے هیں ' آینده اسپر تفصیل سے بحث کرینگے ' ممدوح لکهتے هیں :

قاهره - ۱۱ - شعبان سنه ۱۳۳۱ ھ

میرے برگزیده و مخلص دوست اور پرجوش فاضل مولانا " ابوالکلام احمد الدهلوي " پروپرائٹر " الهلال "

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته ' متواتر عنایت نامے شرف افزای ورود هوے ' آپ نے .... کے متعلق جو امور تحریر فرماے هیں .... اصلاح کي نسبت جو ارشاد ہے اُس کے متعلق آپکے جوش اخلاص کو حق حاصل ہے که میں بهي اس باب میں کچهه اپني راے عرض خدمت کروں :

(۱) عربوں کي ترقی ' اور اسلامي کانفرنس کے مسئلے میں آپ نے میري راے کي غیر واقع تصویر کهینچي ہے ' ورنه اشکال کا نه کوئي سبب تها اور نه دریافت کرنے کي حاجت پڑتی - عام دستور ہے که جب لوگ کسی راے کو ایسے لوگوں کے تحریروں سے اخذ کرتے هیں جو بغیر تدقیق وجامعیت کے مضامین لکهتے هیں تو اصل راے کي صورت بدل جاتي ہے -

استاد امام (شیخ محمد عبده) کہا کرتے تھے که مضمون نگاروں کے اقوال پڑهکر عام لوگوں میں بیس فی صدي سے زائد اُس کے مفهوم کو نهیں سمجهتے ' لیکن وهي بات اگر اس کي زبان سے سنیں تو ۸۰ في صدی سمجهه لیں -

یهي وجه ہے که سلطنت عثمانیه کے متعلق میں نے یہاں اپني بیشتر رائیں مولوي محبوب عالم پروپرائٹر پیسه اخبار لاهور کو صرف چار مرتبه کي ملاقاتوں میں سمجها دیں ' میرا خیال ہے که خط و کتابت کا اتفاق هوتا تو چالیس مرتبه میں بهي یه کام آسان نه تها -

یه اصول قابل لحاظ ہے ' اور آپ کا یه ارشاد که " هم لوگ (اهل مصر) هندوستان کي اصل حالت سے نابلد هیں " اور میرا یه قول که " آپ لوگ (اهل هند) مانیں یا نه مانیں مگر دولة عثمانیه کے حقیقي حالات سے بے خبر هیں " اسي اصول پر متفرع ہے -

(۲) مسئله " بیداري عرب " کي اصل ضرورت سے تو آپ کو اتفاق ہے ' مگر آپ فرماتے هیں که اس باب میں عجلت اچهي نهیں ' تامل درکار ہے - اس کا سبب آپ نے یه بیان کیا ہے که یورپ کے بهوت سے خوف لازم ہے -

بے شبه اس باب میں پیش بیني و پس اندیشي فرض ہے ' یهي نهیں بلکه جتنے مسائل هیں ' اور خاص کر اُن میں جو اهم مسئلے هوں ' سب کے لیے غور و فکر و تامل کي ضرورت ہے - عرب کي

نعم لم اقترح في هذه الايام عقد مؤتمر اسلامی عام كما اقترحت في سنة المنار الاولى تقريباً ' و انما اقترحت على اهل الغيرة من مسلمی الهند و امثالهم ان يجمعوا ما يمكن جمعه من المال و يدخروه لمصلحة الاسلام نفسه و اصلاح الحرمين و وقايتهما ' ثم يختاروا من كل قطر تجمع فيه الاموال افرادا من الذين يثق بذمتهم اصحاب الاموال' ليبحثوا فی طرق انفاقها ' و ذكرت الامير عمر باشا طوسون و النواب وقار الملك على سبيل المثال لشهرتهما ' و انما غرضی الحال هو جمع المال -

(۵) سالتمونی عن الخدمة التي يمكن لمسلمی الهند ان يؤدوها و ان افصلها لكم' فاقول : ان الاجمال يغنی هنا عن التفصيل' و هو ان الذي يمكنهم ان يخدموا الاسلام به هو المال ' فاجمع المال اولا و انا زعيم باقناعك و اقناع كل عاقل مخلص يوكل اليه صرفه بالطريق الذي يجب ان يصرف فيه -

ولو صرف المال الذي جمع في هذه السنة من الهند او من مصر على الاعمال التي ارى فيها وقاية الدولة والاسلام من الخطر لكانت كافية في وضع الاساس الذي يبني عليه الاصلاح الذي يرجى به حياة الاسلام و بقاء الدولة -

(۶) ان عزمكم على انشاء صحيفة عربية تدعو الى الاتحاد الاسلامي عزم شريف ' و اذا انفذتموه و كلفتموني المساعدة عليه بما هو في استطاعتي فأرجو ان لا آلو جهداً في مساعدتكم '

و لكنني اظن ان الجريدة لا تروج كثيرا بل لا ياتي من اشتراكاتها ما يكفي لنفقاتها الا اذا كان لكم في الهند مساعدة خاصة فوق العادة -

وما قلت هذا الا لانی خلقت ناصحاً فاحببت ان اقول كلمة ذكری من الفوائد التي علمنيها الاختبار -

و اسأل الله تعالى ان يخيب ظني في جريدتكم من حيث نجاحها المالي با لاشتراک ' و يحقق رجائي فيها من حيث نفعها و حسن خدمتها للاسلام و امته التي خذلها اهلها و عقها اولادها فی هذا الزمان' و الله المستعان -

(محمد رشيد رضا)

مشہور اسلامي ممالک میں اپنے قواعد و ضوابط اور دعوت نامہ علانیہ شائع کیا تھا - انگریز کچھہ متعرض نہوے - حتی کہ پوچھا تک نہیں ' مگر خود کسي مسلمان نے اُس کي دعوت قبول نہ کي -

المنار کا جب پہلا سال تھا تو میں نے تقریباً اُسي زمانے میں علم اسلامي کانفرنس منعقد کرنے کے لیے توجہ دلائی تھي ' مگر آجکل تو میں خاموش ہوں ' البتہ ہندوستان جیسے ممالک کے پرجوش مسلمانوں سے میري یہ درخواست ہے کہ خود اسلام کے فوائد و مصالح اور حرمین کي صیانت و حفاظت کے لیے جہاں تک ہوسکے سرمایہ فراہم کریں ' اور جن جن ممالک میں ان اغراض کے لیے سرمایہ فراہم ہورہا ہو وہاں سے ایسے لوگ منتخب کریں جن کی ذمہ داري و مسئولیت و تدین پر اہل سرمایہ کو وثوق و اطمینان ہو - یہ لوگ غور کریں کہ کن کاموں میں یہ سرمایہ لگانا چاہیے - مثال کے طور پر میں نے اس باب میں شاہزادہ عمر توسون پاشا اور نواب وقار الملک کا نام لیا ہے ' جن کو وسیع شہرت حاصل ہے - فرعیات سے مجھے بحث نہیں ' میري اصل غرض یہ ہے کہ سرمایہ جمع ہو -

(۵) آپ نے مجھہ سے دریافت کیا ہے کہ مسلمانان ہندوستان اسلام کی کیا خدمت کرسکتے ہیں ؟ کس طرح کرسکتے ہیں ؟ اور اس کي تفصیل کیا ہے ؟ میں عرض کرتا ہوں کہ اجمال کافي ہے ' ابھي تفصیل کي ضرورت نہیں ' مسلمان اس وقت اسلام کي جو خدمت کرسکتے ہیں وہ یہ ہے کہ سرمایہ جمع کریں - پہلے آپ سرمایہ جمع کیجیے ' میں اس بات کي ضمانت اپنے ذمے لیتا ہوں کہ آپ کو اور ہر مخلص مسلمان کو ' جس کے ہات میں خرچ ہوگا ' اطمینان دلا دونگا کہ سرمایہ لگانے کا بہترین طریقہ کیا ہے اور کون سے کام میں صرف کرنا لازم ہے -

ترکوں کي اعانت میں اس سال ہندوستان و مصر سے جس قدر روپیہ فراہم ہوا ہے ' اگر وہ ان کاموں میں صرف ہوا ہوتا جو میري راے میں اسلام اور دولۃ عثمانیہ کو خطرے سے بچا سکتے تھے ' تو داغ بیل ڈالنے کے لیے ' جس پر اصلاح کي بنیاد قائم ہوتي اور اسلام کي زندگي اور سلطنت کے بقا کي اس سے امید تھي ' یہ روپیہ کافي تھا -

(۶) مسلمانان عالم کو عام اسلامي اتحاد کي دعوت دینے کے لیے آپ ایک عربي اخبار شائع کرنا چاہتے ہیں ' یہ نہایت شریفانہ مقصد ہے ' اگر آپ نے یہ کام کیا اور حتی المقدور مجھہ سے اعانت چاہی تو امید ہے کہ میں آپ کی امداد میں کسي قسم کي کوشش سے باز نہ رہونگا ' لیکن میرا گمان ہے کہ اخبار کي اشاعت زیادہ نہ ہوگی ' حتی کہ سالانہ قیمت اُس کے مصارف کے لیے بھي پوري نہ آئیگي ' البتہ اگر ہندوستان میں کوئي خاص اور غیر معمولي اعانت آپ کو حاصل ہو تو یہ دوسري بات ہے -

میں نے یہ بات محض اس لیے کہي کہ نصیحت و خیرخواہي میري سرشت میں ہے ' اور میں فطرۃً ناصح پیدا ہوا ہوں ' تجربہ و امتحان سے جو فوائد مجھے حاصل ہوئے ہیں آپ سے بھي میں نے اُن کا تذکرہ کردیا -

خدا سے میري دعا ہے کہ آپ کے اخبار کے باب میں میرا گمان غلط نکلے ' مالی حیثیت سے کامیاب ہو ' قیمت خریداري سے خاطرخواہ فائدہ ہوا کرے - سودمند و نافع و مفید ہونے اور اسلام ' جسے مسلمانوں نے اس زمانے میں چھوڑ رکھا ہے اور خود فرزندان اسلام اُس کے حق میں ناخلف بن گئے ہیں ' اُس کي بہترین خدمت کرنے کي حیثیت سے مجھے اس اخبار سے جو توقع ہے خدا کرے اُس میں کامیابي ہو ' واللہ المستعان - [محمد رشید رضا]

لا يمنع أوربة من اخذ ما تأخذ من الدولة ولا يحملها على ابقاء ما تبقي لها الا تنازع دولها الكبرى فيما بينهن وخوفهن من الشقاق والفتن على انفسهن -

وقد علمنا من مصادر مختلفة انكليزية وفرنسية والمانية ان أوربة ترى من مصلحتها ابقاء آسية العثمانية على حالها الان - قيل انهن يمهلن الدولة في اصلاحها خمس سنين وقيل اكثر من ذلك - وقد بينت في المنار الاسباب التي تمنع أوربة من اخذ شي من بلاد الدولة او اقتسام بلادها الاسيوية بالقوة والاحتلال العسكري فيها -

فاذا كان هذا هوالواقع الذي نجزم به ' وكان زواله هذه الاسباب ممكن بعد زمن قريب او بعيد ' فلما ذالا يجب ان نعجل باصلاح انفسنا قبل اتفاق الدول علينا اغتناما للفرصة قبل فواتها ؟ لعلنا نقدر على وقاية انفسنا -

اما تفصيل هذا الاصلاح وكيف يرجي ان يكون واقيالنا فشرحه طويل ولا محل لذكره هنا ان كان يفيد ذكره اولا يضر -

واذا ظهرلنا اخلاص حكومتنا للعرب في هذا الاتفاق الجديد فاننا نعمل معها ونكون يدا واحدة ' ونسال الله تمام التوفيق ودوامه '

(۴) انني لم اقترح في هذه الايام انشاء موتمر اسلامي عام ' لالعدم وجود بلد اسلامي يمكن عقده فيه وكون اولي الاقطار به الهند او مصر وكلاهما تحت سيطرة الانكليز اعدى اعداء الاسلام كما قلتم ' بل لان المسلمين انفسهم غير مستعدين له استعدادا يرجي نفعه ويومن ضره '

وانا ارى ان المسلمين هم اعداء انفسهم وانهم لوعقلوا وهدوا الى رشدهم لكان يمكنهم العمل في كل مكان ولكانت الهند ومصر تحت سيطرة الانكليز اولى البلاد الاسلامية الان بموتمرهم

والدليل على ذالك انهم يقولون في هذين القطرين ويفعلون مالا يستطيع اخوانهم ان يقولوا ويفعلوا في غيرهما من الاقطار فان مسلمي روسية الذين هم من انبه مسلمي هذا العصر لم يستطيعوا ان يرسلوا اعانة للهلال الاحمر العثماني اذ منعتهم حكومتهم من ذلك ملعا'

وقد تالفت هنا لجنة لعقد موتمر اسلامي منذ سنين قليلة ونشرت قانونها ودعوتها في اشهر الاقطار الاسلامية جهرا فلم يتعرض لها الانكليز ولا بالسوال ولكن لم يجب دعوتها احد من المسلمين -

یہ ایک قطعي بات ہے ' اور اب یہ بات کسي سے بهي پوشیدہ نہیں ہے ' کہ دولت عثمانیہ بلاد عرب کو بلکہ اپنے دوسرے مقبوضات کو بهي یورپ کي دست برد سے محفوظ رکھنے پر قادر نہیں ہے - یورپ کو دولت عثمانیہ کے علاقوں پر قبضہ کرنے ' اور موجودہ حالت کو منقلب کردینے سے صرف یہ خوف مانع ہے کہ اس صورت میں بڑي بڑي یوروپین سلطنتیں آپس میں دست وگریباں ہو جائینگی ' یہ سلطنتیں محض باهمي منازعت و فتنہ و فساد سے ڈرتی هیں -

انگریزي و فرانسیسي و جرمن مختلف ذرایع سے هم کو معلوم ہوا ہے کہ یورپ اپني مصلحت کے لحاظ سے مناسب سمجهتا ہے کہ دولت عثمانیہ کے ایشیائي مقبوضات کي حالت بدستور قائم رہے - کہا جاتا ہے کہ ان مقبوضات کي اصلاح کے لیے دولت عثمانیہ کو پانچ برس یا اس سے زیادہ کي مہلت دي جائیگي - المنار میں هم ان اسباب کو بیان کرچکے هیں جو یورپ کو دولت عثمانیہ کے علاقے غصب کرنے یا اس کے ایشیائي مقبوضات کو جنگي طاقت و فوجي قبضہ کے ذریعہ سے تقسیم کرنے سے روک رہے هیں -

اگر یہ واقعہ قطعاً پیش آنے والا ہے ' اور اگر جلدي یا دیر میں ان وجوہ و اسباب کا زوال ممکن ہے ' تو کیوں نہ هم وقت ضائع ہونے سے پہلے فرصت کو غنیمت سمجهیں ؟ اور قبل اس کے کہ دول یورپ اتفاق کر کے هم پر حملہ کریں هم اپني حالت آپ درست کرلیں ؟ شاید اس طرح هم اپنے آپ کو بچا سکیں -

اصلاح کي تفصیل کیا ہوگي ' اور کیا امید ہے ' کہ هم کو بچا سکیگي ؟ اس کی شرح طویل ہے ' اور خواہ اس کا تذکرہ سودمند ہو یا نہو مگر یہ اس کا موقع نہیں ہے -

اگر یہ ظاهر ہوگیا کہ اس جدید اتفاق کی جو روش هماري عثماني حکومت نے قرار دي ہے ' وہ مخلصانہ روش ہے اور عربوں کے ساتھہ اس کو اخلاص ہے ' تو هم اس کے ساتھہ مل کر کام کرینگے اور هم دونوں کے هات ایک ہو جائینگے ' خدا کرے کمال توفیق و دوام رحمت شامل حال رہے -

(۴) میں نے آجکل کے زمانے میں عالمگیر اسلامي کانفرنس قائم کرنے کی خواستگاري نہیں کي ' یہ اس سے قبل کا واقعہ ہے ' میري خاموشي اس بنا پر نہیں ہے کہ کوئي اسلامي مملکت انعقاد کانفرنس کے لیے موزوں نہیں ہے ' یا بقول آپ کے " اس مدعا کے لیے بہترین ممالک هندوستان و مصر هیں " مگر یہ دونوں انگریزوں کے زیر تسلط هیں جو اسلام کے سب سے بڑے دشمن هیں - یہ خاموشی اس بنا پر ہے کہ خود مسلمان ایسي کانفرنس کے لیے آمادہ نہیں هیں ' اور نہ ان میں ایسي استعداد ہے کہ نفع کي امید اور نقصان کا خطرہ نہ ہو -

میري راے ہے کہ مسلمان اپنے دشمن آپ هیں ' اگر ان کو عقل ہوتي اور سمجهہ سے کام لیتے تو هر جگہ کام کرسکتے تهے ' اور گو هندوستان و مصر انگریزوں کے ماتحت هیں مگر ان کی کانفرنس کے لیے سب سے بہتر مقام یہي دونوں ملک ہوتے ' اس کي دلیل یہ ہے کہ هندوستان و مصر میں مسلمان جو بات کہتے هیں اور جو کام کرسکتے هیں اس پر کسی دوسرے ملک کے مسلمان قادر نہیں هیں - اسلامي دنیا میں اس وقت روس کے مسلمان سب سے زیادہ بیدار هیں ' با این همہ مجلس هلال احمر عثماني کے لیے وہ چندہ نہ بهیج سکے -

چند سال ہوے اسلامي کانفرنس منعقد کرنے کے لیے یہاں (مصر میں) ایک تمہیدي مجلس قائم ہوئي تهي اور اس نے تمام

بن صرمة الانصاري كان صائما فلما حضر الافطار اتى امراته فقال لها اعندك طعام قالت لا ولكن انطلق فاطلب لك وكان يومه يعمل فغلبته عينه فجاءته امراته فلما رأته قالت خيبة لك فلما انتصف النهار غشي عليه فذكر ذلك للنبي صلعم ... فنزلت وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر (البقره)

قیس بن صرمہ انصاري نام ایک صحابي روزوں سے تھے' افطار کا وقت آیا تو وہ اپني بیوي کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھہ کھانے کو ہے' انھوں نے کہا ہے تو نہیں لیکن میں جاکر ڈھونڈھتي ہوں - قیس دن بھر کام کرکے تھکے تھے سوگئے' بیوي آئیں تو افسوس کرکے رہ گئیں' جب دو پہر ہوئي تو قیس کو غش آگیا - یہ واقعہ آنحضرت سے بیان کیا گیا اوس وقت یہ آیت نازل ہوئي " اوس وقت تک کھاؤ پیو جب تک رات کا تاریک خط صبح کے سپید خط سے ممتاز نہو جاے'

ایام جاہلیت میں دستور تھا کہ ایام صیام کي پوري مدت میں مقاربت سے محترز رہتے تھے' لیکن چونکہ یہ ممانعت خلاف حکم فطري تھی اس لیے اکثر لوگ اس میں خیانت کے مرتکب ہوتے تھے - اسلام نے اس حکم کو صرف وقت صوم تک محدود رکھا' جو صبح سے شام تک کا زمانہ ہے -

احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم' هن لباس لكم وانتم لباس لهن' علم الله انكم كنتم تختانون انفسكم' فتاب عليكم وعفا عنكم' فالان باشروهن' وابتغوا ماكتب الله لكم' (بقره)

تمہارے لیے روزہ کي شب میں اپني بیویوں سے مقاربت حلال کی گئی' تمہارا اونکا ہمیشہ کا ساتھہ ہے' خدا جانتا ہے کہ تم اسمیں خیانت کرتے تھے پس اوسنے تمکو معاف کیا اب ان سے ملو جلو اور خدانے تمہاري قسمت میں جو لکھا ہے اوس کو ڈھونڈو'

بخاري نے اس آیت کي تفسیر میں لکھا ہے :

عن البراء بن عازب لما نزل صوم رمضان كانوا لا يقربون النساء رمضان كله' وكان رجال يخونون انفسهم فانزل الله : علم الله انكم كنتم تختانون انفسكم ب عل[illegible] ...كم

براء بن عازب سے روایت ہے کہ جب صوم رمضان کا حکم نازل ہوا تو لوگ رمضان بھر بیویوں کے پاس نہیں جاتے تھے' بعض لوگ اس میں خیانت کرتے تھے' تو خدا نے فرمایا : خدا جانتا ہے کہ تم خیانت کرتے تھے پس تمکو اوسنے معاف کیا -

روزہ داروں میں بوڑھے' کمزور' معذور' بیمار ہر قسم کے لوگ ہوتے تھے' اسلام سے پہلے اور مذہب میں ہم اس قسم کے معذور اصحاب کے لیے کوئي استثنا نہیں پاتے' اسلام نے ان تمام اشخاص کو مختلف طریق سے مستثنی کردیا -

فمن كان منكم مريضاً او علي سفر فعدة من ايام اخر' وعلي الذين يطيقونه فدية طعام مسكين (البقره)

جو بیمار ہو یا مسافر ہو وہ ان کے علاوہ اور دنوں میں قضا روزے رکھہ لے' اور جو بمشکل روزے رکھہ سکتے ہیں وہ ہر روزہ کے بدلے ایک دن کا کھانا ایک مسکین کو دیدیں -

لیکن اس ممانعت میں اوسنے اسقدر غلو نہیں کیا کہ اگر با ایں ہمہ حالات ضعف و عدم طاقت رضوان الهي روزے کا ثواب حاصل کرنا چاہیں تو نہ کرسکیں' بلکہ اسکو اونکي مرضي پر موقوف رکھا -

فمن تطوع خيرا فهو خير له' وان تصوموا خير لكم ان كنتم تعلمون (بقره)

جو اپنے دل سے کوئي نیک کام کرے تو بہتر ہے اور روزہ رکھنا بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو -

حالت سفر میں آنحضرت نے روزے بھي رکھے ہیں اور افطار بھي کیا ہے' حسب اختلاف حالات' لیکن اگر کوئي شخص باوجود ضعف و عدم تحمل شدائد صوم' سفر میں روزے رکھے' تو اسلام میں یہ ثواب کا کام نہیں شمار ہوگا -

عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله صلعم في سفر فرأى زحاما ورجلا قد ظلل عليه فقال ما هذا فقالوا صائم فقال ليس من البر الصوم في السفر (بخاري)

جابر بن عبد الله سے مروي ہے کہ رسول الله صلعم ایک سفر میں تھے تو ایک بھیڑ دیکھی اور دیکھا کہ ایک آدمي کو سایہ کیے لوگ کھڑے ہیں' پوچھا کیا ہے ؟ لوگوں نے کہا ایک روزہ دار ہے' آپ نے فرمایا' سفر میں اسطرح روزہ رکھنا کوئي نیکي نہیں ہے -

عورتوں کے لیے مخصوص فطري عذرات کا لحاظ ضروري تھا اسلیے ایام عادیہ' ایام حمل' اور ایام رضاعت میں ان کے روزے معاف ہیں کہ وہ ضعف و ناتواني کے ایام ہیں' انکے بجاے انکي قضا وہ اور دنوں میں کرسکتي ہیں

قال النبي صلعم اليس اذا حاضت لم تصل ولم تصم (بخاري)

آنحضرت نے فرمایا ہے کہ کیا عورت ان ایام میں نماز اور روزہ نہیں چھوڑدیتي ؟

عن ابن عباس وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين قال كانت رخصة للشيخ الكبير والمرأة الكبيرة وهما يطيقان الصوم ان يفطرا ويطعما مكان كل يوم مسكينا والحبلي والمرضع اذا خافتا (ابوداؤد)

عن انس' قال النبي صلعم ان الله وضع عن الحامل والمرضع الصوم (ترمذی)

ابن عباس سے مروي ہے ... کہ حاملہ اور دودہ پلانے والي اگر اپنے ضعف کا اوسکو خوف ہو یا بچہ کا خوف ہو تو روزے نرکھے اور فدیہ دے حضرت انس سے مروي ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ حاملہ اور مرضع (دودہ پلانے والی) کے روزے معاف کیے گئے ہیں -

بھول چوک اور خطا و نسیان اسلام میں مغفور ہیں' کہ خدا نے ہمیں بتایا ہے کہ کہو :

ربنا لا تواخذنا ان نسينا او اخطانا (البقره) .

پروردگارا ہمارے نسیان و خطا پر ہم سے مواخذہ نکر'

اس لیے اگر حالت صوم میں کوئي بھول کر کچھہ کھالے یا پی لے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا -

عن ابي هريرة قال جاء رجل الى النبي صلعم فقال : يا رسول الله اني اكلت و شربت ناسياً و انا صائم فقال اطعمك الله وسقاك' (ابو داؤد)

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت کے پاس آیا اور کہا یا رسول الله میں نے بھول کر روزے کي حالت میں کھا لیا - آپ نے فرمایا کچھہ حرج نہیں تمہیں خدا نے کھلایا اور پلایا'

وثائق و حقائق

تیسیرات صوم

یرید الله بکم الیسر و لا یرید بکم العسر (بقرہ)

آیت عنوان اوس موقع کي آیت ھے جہاں خداے پاک نے صیام کا حکم دیا ھے -

یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر (بقرہ)	خدا تمہارے ساتھ آساني چاھتا ھے سختی نہیں -

لوگ پوچھینگے کہ صیام جیسے سخت اور مشکل العمل حکم میں خدا نے کیا آسانیاں ملحوظ رکھي ھیں ؟ جواب سے پہلے یہ جان لینا چاھیے کہ دوسرے مذاھب میں روزے کے کیا احکام ھیں ؟

انسان جسم اور روح سے مرکب ھے ' اس بنا پر اوسکي عبادت بھی جسم و روح سے مرکب ھوني چاھیے ' لیکن چونکہ اصل مقصود طہارت روح ھے نہ تکلیف جسم ' اسلیے تکلیف جسم کو اسقدر شدید اور نا قابل عمل نہیں بنا دینا چاھیے کہ وہ اصل مقصود قرار پاجاے -

---

اسلام اور دوسرے مذاھب میں ایک مختلف فیہ مسئلہ یہ بھي ھے ' کہ دوسرے مذاھب نے تکلیف و تعذیب جسماني کو بھي ایک قسم کي عبادت بتایا ھے ' اس تخیل کا اثر یہ ھے کہ ھندو جوگیوں نے ریاضات شاقہ کي اور عجیب و غریب ورزش جسمانی کي بنیاد ڈالي ' جس میں سالہا سال تک کھڑے رھنا ' شدید دھوپ میں قیام کرنا ' گرمی کے دنوں میں آگ کے شعلوں کے دائرہ میں بیٹھنا ' جاڑوں میں برھنہ تن رھنا ' دس دس برس تک ایک ھاتھ کو ھوا میں بلند رکھنا ' سالہا سال تک ایک نشست پر قائم رھنا ' ایک ایک چلہ تک ترک اکل و شرب کرنا ' تقرب الی اللہ کے حقیقي راستے تھے -

یہیں جینیوں کا فرقہ پیدا ھوا ھے ' جو ناک ' کان ' اور منھہ کو بھي بند رکھتا ھے کہ کسي کیڑے کو اذیت نہو ' یہیں بودھہ کا فرقہ پیدا ھوا ' جسکے بھکشو جنگل اور پہاڑوں میں رھتے تھے ' اور گھاس اور پتوں پر اور بھیک کے ٹکڑوں پر گذر کرتے تھے - ھندو جوگي ' چلے کھینچتے تھے جن میں کھانا پینا بالکل چھوڑ دیتے تھے کبھي کبھي ایک دو لقمہ کھا لیتے تھے -

---

نصراني راھبوں نے رھبانیت کي بنیاد ڈالي ' جسکے رو سے شرعي بیاہ اون پر حرام ھوا ' ترک آسایش و لذائذ جسماني اون کي مرغوب عبادت تھي - قربانگاہ ' صلیب اور کنواري کے بت کے سامنے گھٹنوں کے بہل ' گھنٹوں تک جھکے رھنا ' ھاتھہ جوڑے کھڑے رھنا ' ایک پاؤں پو کھڑا ھونا ' خاص خاص قسم کي تکلیف دہ ریاضتوں میں مشغول رھنا ' کئي کئی روز کھانا پینا چھوڑ دینا زھد و تقوی کي انتہا تھي -

یہودیوں کے ھاں قرباني اسقدر طویل و کثیر رسوم پر مشتمل تھي جسکے صرف شرائط و ضروریات کا بیان توراۃ کے چار پانچ صفحوں میں مذکور ھے ؛ افطار کے بعد ایک وقت صرف روزے میں کھاسکتے تھے ' اسکے بعد سے دوسرے روز کے وقت افطار تک کچھہ نہیں کھاتے تھے - بغیر کھاے ھوے اگر بد قسمتي سے نیند آگئی ' تو پھر کھانا مطلق حرام تھا ' ایام صیام میں بیویوں سے نہیں مل سکتے تھے -

---

لیکن اسلام اس تعذیب جسمانی اور ان ریاضتہاے شاقہ کو خلاف منشاے دین سمجھتا ھے ' اسکے نزدیک یہ چیزیں انسانیت کي ضعیف گردن کے لیے بارگراں ھیں جنکو وہ نہیں اتھا سکتیں قران نے بندوں کو یہ دعا تعلیم کي ھے -

ربنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملتہ علی الذین من قبلنا ' ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ (بقرہ)	پروردگارا ! ھم کو وہ بوجھہ نہ دے جو ھم سے پہلے لوگوں کو دیا ' پروردگار ! جس کے اٹھانے کي طاقت نہیں ' وہ بارگراں ھماري گردن پر نہ رکھہ '

چنانچہ خدا نے یہ دعا قبول کي اور ایک پیغمبر بھیجا جس کي شان یہ تھي کہ :

یا مرھم بالمعروف وینھھم عن المنکر و یحل لھم الطیبات و یحرم علیھم الخبائث و یضع عنھم اصرھم ' والاغلال التي کانت علیھم (اعراف)	وہ نیکیوں کا یہود و نصاری کو حکم کرتا ھے ' برائیوں سے اون کو روکتا ھے ' پاک چیزیں اون کے لیے حلال کرتا ھے ' اشیاے خبیثہ کو اون پر حرام کرتا ھے اور اون کي گردن سے اوس طوق و زنجیر کو جو شدید احکام کي اونکے گلے میں پڑي ھوي تھي علحدہ کرتا ھے -

اور اوسنے وعدہ کیا :

لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا (بقرہ)	خدا کسي کو اوس کي طاقت سے زیادہ کسي امر کا مکلف نہیں کرتا -

اور پھر فرمایا :

یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر (بقرہ)	خدا تمہارے ساتھہ آساني چاھتا ھے سختي نہیں -

---

اسلام نے سب سے پہلے اوقات صوم کي تحدید کي ' بعض لوگ شدت اتقا سے عمر بھر روزے رکھتے تھے ' اسلام نے اسکو بالکل روکدیا آنحضرت نے فرمایا ھے :

لا صام من صام الابد (ابن ماجہ)	جسنے ھمیشہ روزہ رکھا اوسنے کبھي روزہ نہیں رکھا -

اسلام کے سوا اور ادیان میں شب و روز کا روزہ ھوتا تھا ' اسلام نے روزے کی مدت صرف صبح سے شام تک قرار دي -

حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر (بقرہ) ثم اتموا الصیام الی اللیل (بقرہ)	اس وقت سے جب رات کا تاریک خط ' صبح کے سپید خط سے ممتاز ھوجاے ابتداے شب تک روزے کو پورا کرو '

آنحضرت نے صاف فرمایا ھے :

انما یفعل ذلک النصاري یعنی [illegible] و لکن صوموا کما امرکم [illegible] ثم اتموا الصیام الی اللیل فان کان اللیل فافطروا (الطبراني)	شب و روز کو ملا کر نصاری روزہ رکھتے ھیں ' تم اوسطرح روزہ رکھو جسطرح خدا نے فرمایا ھے کہ روزہ رات کے ھونے تک پورا کرو ' اور جب رات شروع ھو جاے تو افطار کرلو -

---

رات کو سو جانے کے بعد پھر کھانا حرام تھا ' اسلام نے اسکو منسوخ کیا :

روی البخاري کان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ و سلم اذا کان الرجل منھم صائما فحضر الافطار فنام قبل ان یفطر لم یاکل لیلتہ ولا یومہ حتي یمسي و ان قیس	بخاري مي روایت ھے کہ صحابہ ابتداے اسلام میں جب روزہ رکھتے اور افطار کا وقت آجاتا اور وہ افطار کرنے سے پہلے سوجاتے تو پھر رات بھر اور دن بھر دوسرے دن کي شام تک کچھہ نہ کھاتے اسي اثنا میں

نظر آتے ہیں - الہی میں کبھی کبھی سبزہ زار وادیوں کی جھلک بھی دکھائی دیتی ہے -

یہ ہے جزائر کا اصلی کریکٹر مع چند مستثنیات یعنی سواحل جو نرغے میں گھرے ہوے ہیں اور چٹانیں انکی حد بندی کرتی ہیں مع حصہ داخلی جو اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ مشکل سے کم چیٹل اور خشک مگر جا بجا بکثرت حیرت انگیز سرسبز اور دلفریب وادیاں جنمیں قیمتی سے قیمتی میوے - نارنگی ' انار ' انگور ' اور لیموں ' مصر فنانہ مہتبات کے ساتھہ پیدا ہوتے ہیں جب کہ ایک طرف بعض جزائر کی یہ حالت ہے دوسری طرف زیتون کے کنج ہموار اور ڈھالو دونوں طرح کی زمین کے بیشتر حصے کو چھپائے ہوے ہیں -

قبرص جوکہ ان تمام جزائر میں سب سے بڑا ہے اس تنگ راس (Promontry) کے علاوہ جو شمال و مشرق کی طرف نکلتا ہوا چلا گیا ہے عرض میں ۵۰ - میل اور طول میں ۱۰۰ میل ہے - گذشتہ زمانہ میں اسمیں گھنے جنگل تھے - اسکے صنوبر کی لکڑی لبنین کے مشہور صنوبر کی لکڑی سے بھی بڑھی ہوئی تھی -

اسکی دولت کے اصلی سر چشمے اسکے کانوں میں ہیں - اور ایس سایپرم (Aes Cprium) کہ عہد قبل تاریخ سے لیکے رومیوں کے زمانہ تک معلوم تھا دنیا کا بہترین تانبا تھا جسکا علم اگلوں کو تھا - در حقیقت کپرم مذکورہ بالا لفظ کی معرف شکل ہی ہے ہمارا انگریزی لفظ کاپر نکلا ہے -

اس جزیرے کا موجودہ نام سائپرس (قبرص) اس چھوٹے درخت (Sypros) کے نام سے مستعار جس سے تمام جزیرہ پٹا پڑا تھا - یونانیوں نے رکھا - یہ پودہ لیوانٹ کی حنا ہے جسکو مسلمان عورتیں اپنے ناخن اور بالوں کو شوخ نارنجی رنگنے کے لیے استعمال کرتی ہیں -

قبرص میں پانی کے راستے بہت نا کافی ہیں ' اور جب تک جنگل سازی کی اسکیم مستعدی کے ساتھہ شروع نہیں کیجالے اسوقت تک اسکی خشک چٹانوں کے وسیع پھیلاو " جنگل زار جزیرہ " کی شہرت سے کبھی کبھی دو بارہ لذت یابی کے منصوبے کی مخالفت کرتے ہیں -

زمین ضرب المثل کے طور پر زر خیز ہے - اور اناج ' شراب ' شیشم السی بکثرت پیدا ہوتی ہے - یہاں عمدہ موسمی قیامگاہیں بھی ہیں کیونکہ گرمیوں میں جنوبی ساحل کی گرمی عموماً ناقابل برداشت ہوتی ہے سردیوں میں پہاڑوں سے شمال کی ٹھنڈی ہوائیں ' اطالیا کی بہترین حالت کے مشابہ ہوتی ہیں -

جغرافی طور پر کریٹ یورپ کا ایک حصہ ہے - کیونکہ اسمیں سے گزرنے والا سلسلہ کوہ پیلو پونیسس (Peloponnesus) کی ایک تطویل ہے - اور علم الارض کی رو سے بھی یہ یونان کا ایک ٹکڑا ہے - کوہ اڈا ایک بلند چوٹی ہے جو ۷ - ہزار قدم تک پہنچتی ہے ' اور خوبصورت اسپراہ اونا یا کوہ سفید مغرب کریٹ کی ایک شکل ہے - عہد قدیم میں کریٹ اپنی سرسبزی اور صحت بخشی کے لیے مشہور تھا ' اور گو ابھی یہ یونان کے تاج میں سب سے زیادہ خوشنما جواہر خیال کیا جاتا ہے مگر یہ قیاس غالب ہے کہ کریٹ میں بھی جنگلوں کے مٹانے سے کچھہ نقصان ہوا -

کریٹ کے دریا اگرچہ بہت ہیں مگر بیشتر حصہ صرف پہاڑ کی تیز دھاریں ہیں ' اور اسلیے گرمیوں میں خشک ہو جاتی ہیں -

تاہم وہاں زیتون کے نہ ختم ہونے والے کنج ہیں ' بحالیکہ نارنگی ' لیموں ' حنا ' انار ' اور بادام بکثرت پائے جاتے ہیں -

ٹھیک جسطرح کہ خشکی شکاروں سے پٹی پڑی ہے اسیطرح کریٹ کو جو سمندر محیط ہے اس میں عمدہ مچھلیوں کا انبار لگا ہوا ہے -

جنوبی طویل ساحل اپنے تمام طول میں مشکل سے کوئی محفوظ لنگر گاہ رکھتا ہے - شمالی ساحل چند عمدہ بندر گاہیں رکھتے ہیں ' خصوصاً دارالسلطنت کنڈیا کے قریب کی مشہور خلیج سوڈا - قبرص اور کریٹ دونوں میں اتنی آبادی ہے کہ سب کی تعداد ۳ - لاکھہ ہوتی ہے - کریٹ کی آبادی کسی قدر زیادہ ہے -

ایجین کے متوسط القامت جزیروں میں سب کے جنوب میں جو سب سے زیادہ مشہور جزیرہ ہے وہ جزیرۂ روڈس ہے - اس کے حسن مناظر و آب ہوا کی قدر لیوانٹ میں بہت زیادہ کیجاتی ہے - روڈس مشرقی میڈیٹرینین کی صحت گاہ کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے - اگرچہ سچ یہ ہے کہ اور جزیرے بھی ایسے ہیں جو اس امتیاز کا دعوی کرسکتے ہیں -

روڈس کی وسعت قریباً ۸ - سو میل ہے اور اپنی مثلث شکل کے ساتھہ بلند کوہ ارٹیمیرا میں مرکز کی طرف مائل ہوتا ہے - یہاں جنگلوں کے کاٹنے کا سوال پیدا ہوتا ہے - گذشتہ زمانے میں ارٹیمرا کے ڈھالو حصے صنوبر کے گھنے جنگلوں میں ملبوس تھے -

آج یہ جنگل خاص طور پر ندارد ہیں - پنڈر نے یہاں کی زرخیزی کے ترانے گائے ہیں مگر ہجرت اور گذشتہ دست درازیوں نے یہاں کی زراعت کو افسردہ کردیا ہے ' اور اب غلہ تک باہر سے لایا جاتا ہے - ورجل نے اپنے ترانوں میں یہاں کی شراب کو دیوتاؤں کی دعوت کے شایاں کہا ہے ' مگر اب ایسا نہیں کیونکہ اب موٹے اور بھدے قسم کی ہوتی ہے - ہارس نے کلیرم روڈس کے ترانے گائے ہیں - یہ تاہم نا قابل تاثیر رہا ہے ' یہ اب بھی ہمیشہ کی طرح خوشنما ہے ' کیونکہ اب تک کارامیڈین کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکے رات کی گرمی کو معتدل بناتے ہیں - یہ جزیرہ سمرنا اور قسطنطنیہ کا نباتی باغ (vegetable garden) ہے اور زیتون کے وسیع کنجوں کے علاوہ اسمیں انجیر بھی پیدا ہوتی ہے ' جزیرہائے سہمی وکالمنس سمندر کا مرکز ہیں جہاں اسفنج کثرت سے پائے جاتے ہیں - گذشتہ زمانہ میں سامس جسکو ابنائے کمیل ایشیائے کوچک سے علحدہ کرتا ہے ' غیر معمولی زرخیزی کے لیے مشہور تھا - یہ اب تک زرخیز جزیرہ ہے ' اور ریتھی میں ایک عمدہ بندرگاہ رکھتا ہے - گو آبادی ۵ - ہزار سے زائد ہے مگر اب اپنے لیے آپ غلہ پیدا نہیں کرتا ' اور کاشت زیادہ تر انگوروں کو سنبھالے ہوے ہے - جس سے سامس کی مشہور شراب بنتی ہے ' اسکے علاوہ ایک روز افزوں مقدار میں تمباکو بھی بوئی جاتی ہے - جزیرہ کی ساخت کوہ سنگ مرمر کی ساخت کے مشابہ اور کثیر الماء وادیوں سے متقاطع ہے -

شیاس جزیرہ بیرون خلیج سمرنا ایک دوسرے جزیرہ باغ ہے اس کی سطح ہومر کے " پتھریلی پہاڑی " کے لقب کی تصدیق کرتی ہے ' لیکن جزیرہ میں بعض زرخیز اور خوشنما مقامات ہیں - بہار میں خوشبو دار نارنگیوں کے کنج ہوا کو معطر کرتے ہیں - لیموں کے درخت بکثرت پیدا ہوتے ہیں - شیاس جزیرہ کا خاص شہر بھی بندر گاہ ہے -

ایجین میں آخری بڑا جزیرہ متیلین ہے ' جو دنیا کے بہترین بندرگاہوں میں سے دو بندرگاہوں سے دندانہ دار بنا ہوا ہے - یہ دونوں بندرگاہ سمندر کے دو بازو ہیں جن کے دہانے تنگ ہیں ' اور آگے بڑھکے تھالی

شئون عثمانیہ

عن ابی ہریرۃ قال النبی صلعم : من اکل اوشرب ناسیاً فلا یفطر فانما ہو رزق اللہ (ترمذی)

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے : جو بھول کر کھا لے یا پی لے تو اوسکا روزہ نہیں توڑیگا ' وہ خدا کی روزی ہے '

اسی طرح وہ افعال جوگو منافی صوم ہیں لیکن انسان سے قصداً سرزد نہیں ہوئے بلکہ وہ اسمیں مجبور ہے - مثلاً محتلم ہو جانا ' بلا قصد قے ہو جانی ' ان چیزوں سے بھی نقض صوم نہیں ہوتا -

عن ابی سعید ثلاث لا یفطرن الصائم : الحجامۃ و القی و الاحتلام (ترمذی)

حضرت ابو سعید سے مروی ہے کہ تین چیزوں سے روزہ نہیں توڑتا پچھنا یا سینگی کھنچوانے سے ' قے ہونے سے اور محتلمیت سے -

من ذرعہ القیئ فی شہر رمضان فلا یفطر و من تقیا عامدا فقد افطر (ابو داؤد)

جسکو خود بخود روزہ میں قے ہو جائے تو روزہ نہیں توڑیگا ' البتہ جو قصداً قے کریگا اوسکا روزہ توٹ جائیگا -

عن رجل من اصحاب النبی صلعم قال قال رسول اللہ صلعم لا یفطر من قاء ولا من احتلم ولا من احتجم (ابو داؤد)

ایک صحابی سے روایت ہے انحضرت نے فرمایا ' قے ' محتلمیت اور پچھنے سے روزہ نہیں جاتا -

من ذرعہ القیئ وہو صائم فلیس علیہ قضاء و من استقاء فلیقض (رواہ ابو داؤد والترمذی و ابن ماجۃ و الحاکم)

جسکو خود بخود روزہ میں قے ہو اوسپر اوسکی قضا نہیں ہے (یعنی روزہ صحیح ہوگا) اور جو قصداً قے کرے اوس پر قضا ہے -

---

بعض لوگ اس حدیث کی بنا پر کہ " ایک بار آپ کو استفراغ ہوا تو آپ نے روزہ توڑ دیا " یہ نتیجہ نکالتے ہیں ہے کہ استفراغ و قے ناقض صوم ہے ' حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ آپ نے نفل روزہ رکھا تھا ' اتفاقی استفراغ سے بنظر ضعف آپ نے روزہ توڑ دیا ' امام ترمذی لکھتے ہیں :

و روی عن ابی الدرداء و ثوبان و فضالۃ ان النبی صلعم قاء فافطر و انما معنی ہذا الحدیث ان النبی صلعم کان صائما متطوعاً فقاء فضعف فافطر لذلک ' ہکذا روی فی بعض الحدیث مفسراً (جامع ترمذی)

ابو درداء ' ثوبان اور فضالہ سے روایت ہے کہ " آپ نے قے کی پھر افطار کیا " اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپ نفل روزہ سے تھے اس میں آپ کو قے ہوگئی اور آپ کو ضعف محسوس ہوا تو روزہ توڑ دیا ' اسی تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ بعض روایتوں میں مذکور ہے -

جزائر بحر ایجین

گذشتہ زمانے میں بحیرہ ایجین کے جزائر یورپ کی تاریخ اور دنیا کے خیالات کے ڈھالنے میں ایک ایسے دور کی تمثیل کرچکے ہیں جو اس سے بہت زیادہ تھا جسکی امید انکی وسعت آبادی سے کیجا سکتی ہے -

یہ جزائر پھر ایک بار آج مغربی ڈپلومیسی کی توجہ کو مشغول اور چند یوروپین وزارتوں میں غیر قلیل دلسوزی پیدا کر رہے ہیں - مسئلہ شرقیہ کے حل میں جن سب سے زیادہ دلچسپ مسائل کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے انمیں سے ایک وہ مسئلہ ہے جسکا اثر ان جزائر کی آیندہ حالت اور ملکیت پر پڑتا ہے اسلیے غالباً انکی جغرافی ' تاریخی ' تجارتی ' اور سیاسی حالت پر چند نوٹ قارئین کے لیے معقول دلچسپی کا باعث ہونگے -

بحیثیت مجموعی جزائر کی تقسیم اور تقسیم در تقسیم کئی مختلف (گروپ) میں کی جاسکتی ہے - موجودہ مقاصد کے لیے ہم اپنی راے سے ان جزائر کو خارج کیے دیتے ہیں جو یونان سے بہت ہی قریب واقع ہیں اور اپنی تمام توجہ ان دوسرے جزائر پر جمع کرتے ہیں جن پر سنہ ۱۹۱۲ع کے آغاز میں یونانی جھنڈے کے علاوہ کوئی اور جھنڈا لہرا رہا تھا -

قد کے اعتبار سے سرسری طور پر یہ تین درجوں میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں - پہلے دو جزیرے یعنے کریت اور قبرص (سائپرس) آتے ہیں انمیں سے موخر الذکر اگرچہ ٹھیک ایجین میں نہیں مگر تاہم مناسب طور پر اس حیثیت سے اس پر بحث کیجا سکتی ہے - اسکے بعد متوسط القد اور ساحل ایشیاء کوچک سے دور کے جزائر - رودس ' سامس ' سکیو ' متلین ' و تھیسا ' آتے ہیں - آخر میں وہ بہت سے چھوٹے جزیرے رہجاتے ہیں جو رودس اور کریت کے تقریباً بیچ میں نقطونکی طرح واقع ہیں - یہ جزیرے یہاں سے شمال کی طرف مڑتے ہیں انکے پتھریلے ساحل بڑے جزیروں میں بلند ہیں - پھر ٹھیک مقدونیہ کے جنوبی ساحل کی طرف مڑتے ہیں اور ساحل ایشیاء کوچک کے پیچھے پیچھے کم و بیش دور تک چلے جاتے ہیں - بے ترتیبی کے ساتھ ان جزیروں میں اینٹمپیلیا ' سمی ' کرس ' پیٹنس ' نیکیرا ' اسکے بعد شمال کی طرف پیسرا ' ٹینیدوش ' ایمبروس ' سیمو تھریس کا حوالہ دیا جاسکتا ہے -

کارفو کا منظر اپنے جنگلوں سے بھرے اور لب آب تک پھیلے ہوے سرسبز ڈھالو حصوں سے ایک سیاح کو جسقدر لطف دیسکتا ہے شاید ہی سرسبز (ایونین) جزائر میں سے کوئی دوسرا جزیرہ اس سے زیادہ لطف دیسکتا ہو - یہ جزائر جو گرمیوں میں لیوانٹ کے صاف و شفاف فضا میں آفتاب کی ضیا ریزی کے وقت دریاے نیلم میں چمکتے ہوے جواہرات معلوم ہوتے ہیں - یہ اپنے بیشتر حصے کے طبیعی کریکٹر میں کوئی گہرا راز نہیں رکھتے ' جبکہ تمام جزیرے پتھریلے اور نا ہموار

میری غرض یہ نہیں کہ آپکی اور الھلال کی تعریف و توصیف کروں - ایک تو یہ حق ادا نہیں ہو سکتا ' دوسرے یہ جانتا ہوں کہ آپ جیسے منکسر المزاج اس مداحی کو نظر تحسین سے نہیں دیکھتے ' اور حقیقۃً کسی کے منہ پر اوسکی تعریف اوسی ایک حد تک اوسکے خلاف نتیجہ پیدا کرتی ہے :

کہ رصاحب خبر چند ، ھنر * نباشد بہ میزان بالغ نظر

مدعا صرف اسقدر ہے کہ الھــــلال اور آپ کی ذات کے ساتھہ میرے تعلقات کا اندازہ ' اور یہ امر معلوم ہوسکے کہ آپکی راے صائب میرے اور الھــــلال کے ساتھہ (جو قریب قریب ھر ذی شعور کو اپنا گرویدہ بنا چکا ہے) تعلق رکھنے والوں کے واسطے کس قدر قابل قبول ولایق عمل ہے - اس میں شک نہونا چاھیے کہ آپکا جوش سچا جوش اور آپکی آواز ایک پر درد آواز اور نالہ رسی ہے ' جو خود بخود اپنی طرف دلوں کو متوجہ کیے ہے - جن لوگوں کو آپ کے مضامین سے ذوق اور آن سے مستفیض ہونیکا موقع نصیب ہوچکا ہے وہ اپنے پہلو میں ایک امید افزا جوش وولولہ رکھتے ہیں ' اور منتظر ہیں کہ آپکی ذات کسی عظیم الشان قومی معارج نظر کی مبداء و معاد ' اور مملکت قلوب میں موجب انقلاب عظیم و تغیر (جو تبدیل موسم کے ساتھہ تعبیر کیا جا سکتا ہے) بن کر رھیگی - لوگ حیرت و استعجاب سے دیکھہ رہے تھے کہ الھــــلال بدل و جان ھمارے احیا کی تدابیر میں مصروف اور مریض قوم کے واسطے نسخہ تجویز و علاج وحید کے تجویز کرنے میں مشغول ہے ' لیکن اطباے قوم کی مختلف تدابیر میں مشغول ہوتے پر کوئی راے ظاہر نہیں کرتا ' یعنی خود ایک جمعیت کے خیال میں مصر ہے مگر جمعیت خدام کعبہ پر تنقیدی نظر نہیں ڈالتا - یہ ایک ایسا خدشہ تھا جو نہ صرف میرے دل میں بلکہ اکثر دلوں میں پیدا ہوچکا تھا - الحمد للہ کہ اس ہفتہ کے الھلال دیکھنے سے یہ خدشہ جاتا رہا ' اور یہ کہنے کی جرات ہوئی کہ مصلحان قوم اور بہی خواہان ملت کے لیے یہ امر ضروریات سے تھا کہ بہبود قوم کے لیے جس کام کی بنیاد ڈالیں اس کے مشورہ میں ایسے لوگوں کو بھی شریک کرلیا کریں جنھوں نے اپنی ذات کو قوم پر نثار اور حیات کو ملت پر قربان کر رکھا ہے - خصوصاً جب کہ یہ امر متحقق ہوچکا کہ ھماری قوم کی فلاکت و تنزل کی اصلی علت ھماری نا اتفاقیاں ' اور مرض مہلک ھمارا باھمی نفاق ' اور جوش مذھبی کا سکون ہے - اسکی بجز اس کے کوئی علاج اور صرف اپنے اور اپنے ہم خیالوں کے مجتمع ہوجانے سے کوئی تدبیر اوسکے لیے امید صحت غلطی اور تھوڑی ھمتی نہیں تو اور کیا ہے - اس مرض مہلک کا علاج جس میں کہ آج ہم مبتلا ہیں اگر کوئی دنیا میں ہے تو صرف یہ ہے کہ پھر وھی ملت اور اخوت کی روح ھمارے قالب بے جان میں پھونک دے ' مذھبی حیات اور دینی جوش پیدا کردے (جو آج سے کچھہ صدیوں پہلے ھمکو زندہ لیے تھا) قوم کو اگر حرمین شریفین کی عظمت کا برقرار رکھنا اور اپنی حیات و بقا کا شوق ہے تو محض توحید کا استحکام اور مذھب اسلام پر جان نثاری ' اتفاق و اتحاد کی تلوار سے اعدا پر حملہ ' اسکے موقوف علیہ ھیں - آج ھمکو اتنی مہلت و فرصت نہیں کہ باھمی مناقشات اور موضوعات مختلفہ پر تجربہ کرسکیں - ضرورت یہ ہے کہ وقت اور موقع کو غنیمت سمجھہ کر مصلحان قوم اور بزرگان ملت اپنی جانکاہ کوششوں سے مسلمانوں کو ایک سلسلہ میں منسلک اور ان میں سے کام کے آدمیوں کو منتخب کرکے ایک آخری تدبیر میں مصروف ہوجائیں - چونکہ آپ اپنی ذات بات کو خدمت اسلام پر وقف کرچکے ھیں اس لیے ایک ادنی مسلمان کو آپ سے یہ التماس کرنیکی جرات ہوتی کہ جیسی

آپ نے جذب قلوب کی عمل و سیاست سے دنیاے قلوب میں ایک ھلچل مچادی ہے ' اسی طرح وہ نفس نفیس ایک سیاست جسمانی سے بھی کام لیں ' اور ارکان انجمن خدام کعبہ کے دلی مقاصد اور اپنے اغراض کو مواجہت میں مطابق کرلیں - میرے خیال میں یہ امر نہایت اشد ضروری ہے ' کیونکہ قوم میں اس وقت ایک عارضی جوش و مادہ قبولیت پیدا ہوگیا ہے ' جو اپنے سچے رہنماؤں کی رھبری سے منتج ہوسکتا ہے - عجب نہیں کہ اسکے معدوم ہونے پر کف افسوس ملنا پڑے - رھبران قوم سے بصد عجز التجا ہے کہ خدا پر بھروسہ کرکے کھڑے ہوجائیں ' اور معبود حقیقی سے دعا ہے کہ توفیق و مدد عطا فرمائے - وما ذلک علی اللہ بعزیز

الھــلال کی اشــاعت عمــومي

(از جناب حکیم غلام غوث صاحب طبیب یونانی خان پور ریاست بہاولپور)

کسي صاحب نے (نام یاد نہیں) بھوپال سے الھلال کی نسبت تجویز پیش کي کہ دو قسم کا رکھا جائے ' ایک اعلی جیسا کہ شائع ہوتا رھتا ہے ' دوسرا ادنی معمولی او تصویر و عمدگی کاغذ ' تاکہ کم استطاعت لوگ بھي محروم نہ رھیں -

میں نے اس تجویز کی مخالفت کي اور تفصیل کے ساتھہ دلائل لکھے - افسوس یہ ہے کہ جناب مولوی محسن صاحب نے میری تحریر کو کمال افسوس سے پڑھا ' اور یہاں تک اون کا افسوس بڑھا کہ لب و لہجہ اور طرز بیان سے بہت ناراضي آگئی ' اگر میرا مضمون ایسا ھي ناملائم اور دل آزار تھا تو کاش میرے دست و قلم سے نہ نکلتا -

پشیمــــانــــم و خاک اندر دھن -

واقعہ یہ ہے کہ روزانہ الھلال اور ماھوار البیان کو عالم وجود میں لانے کي کوشش تھي - اسي اثنا میں الھلال کي اشاعت عمومی کا سوال پیدا ہوا - جسپر میں نے لکھا کہ روزانہ الھلال کے ارادے کو ملتوی کیا جائے کیونکہ کثرت اشغال میں یہاں تک پہنس جائینگے کہ البیان اور ھفتہ وار الھلال کے آب و تاب میں فرق آجائیگا - خدا نکرے ان کے پھیکے پڑجانے میں قومي اخبار کا صدمہ پیش نظر ہے - الھلال کو موجودہ حالت پر رکھکر البیان جلدی نکالا جائے -

لائق طریف نے البیان کي تجویز اور بحث تو چھوڑ دی الھلال موجودہ کي اشاعت عمومي کا جھگڑا چھیڑ دیا -

میں بلا خوف تکذیب و تغلیط اپنی ابتدائي راے پر قائم ہوں اور اب بھی چاھتا ہوں کہ دنیوی کاموں میں بحث آراے سیاسیہ کے لیے الھلال ھفتہ وار ' اور دینی کاموں میں علمي و تاریخي دلچسپی کے واسطے البیان ماھوار رکھا جائے ' اور سر دست الھلال میں ظاہرا و باطنا کوئی تبدیلی نہ کیجائے - دلائل اور وجوہ میں نے پہلے لکھدیے ہیں - مستزاد برآں یہ ہے کہ مسارات کا لطف جاتا رھیگا -

جناب مولوي محسن صاحب کا خامہ عنبر بیز میری طرف مخاطب ہوکر یہ بھي رقمطراز ہے کہ یہ تجویز پیش کي ہوتي کہ ایک فنڈ کھولا جاے اور کم استطاعت لوگوں کو نصف قیمت پر الھلال دیا جائے ' اور خود بھي ایک اچھا خاصہ حصہ لیا ہوتا -

میں خیال کرتا ہوں کہ تجویز نیک نیتي سے ظاہر کي گئي ' اور ایک حد تک مستحسن بھي ہے ' مگر افسوس ہے کہ اس سے

مراسلات

کي شکل میں اسطرح چوڑے ہوئے ہیں کہ بڑے سے بڑے بیڑے کو سنبھال سکتے ہیں اگرچہ یہ جزیرہ اپنے بعض حصوں میں چٹیل اور ناہموار ہے - لیکن تاہم ہموار اور سرسبز زمین کا ایک بڑا حصہ رکھتا ہے - زیتونکے کنج پہاڑ کے ڈھالو حصونکو بڑي حد تک چھپائے ہوے ہیں اور اس کا تیل ایک ایسي پیدا وار ہے جس کي بہت قدر کیجاتي ہے - قدیم صنوبر کے جنگل استقلال کے ساتھہ غایب ہو رہیں ہے -

بقیہ جزائر کي حالت تفصیل کے ساتھہ بیان نہیں کیجا سکتي - یہ کہنا کافي ہے کہ اسمیں سے اکثر پہاڑي ہیں ' اور سرسبز وادیوں والے اور ایک ایسي آبادي کے متکفل ہیں جس کا طبعي میلان ماهي گیري ' تجارت ' بحري سفر کي طرف ہے اور قریباً تمام صورتوں میں اپنے چاروں طرف مچھلی کی عمدہ شکارگاہیں رکھتے ہیں -

واقعات عمان

مقتبس از نیرایسٹ ' ۱۱ - جولائي سنہ ۱۹۱۳ ع

معلوم ہوتا ہے کہ ترکي حکومت سے عدم تشفي جو عرب اور ارمني ' کرد ' اور شاہنشاهي عثماني کے دیگر عناصر نے ظاہر کي ہے ایک مرض متعدي ہے کیونکہ عمان کے عربوں نے بھي اپنے بادشاہ اور امام سید فیصل بن ترکي کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ہے -

عمان کے عرب زیادہ تر خارجیت کی اس شاخ کے پیرو ہیں جو " اباضیہ " کے نام سے مشہور مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے ' اور جس کي بنیاد دوسري صدي ہجري میں عبد اللہ بن اباضہ نے ڈالي تھي - اس فرقہ کا ایک یہ بھي عقیدہ ہے کہ جو امام شریعت اسلامیہ کے مطابق حکومت نہیں کرتا وہ کافر ہے - یہ فرقہ دو جماعتوں میں منقسم ہے ' ایک هنوانیہ دوسرا غفیریہ اور یہ دونو ہمیشہ بر سر پیکار رہتے ہیں -

سنہ ۱۸۸۸ ع سے سید فیصل تخت نشیں ہے ' عرب اس سے ناراض ہیں - تقریباً ۱۶ - برس ہوے شیخ صالح کي زیر سر کردگي ضاع شکرہ کي هنواني جماعت کی طرف سے اس کي جان و تخت دونوں پر حملہ کي کوشش کي گئي تھي ' اسوقت سلطان ایک کشتي میں بھاگ کے قلعہ جلیلہ چلا گیا ' جہاں وہ کئي سال تک رہا - لیکن اسکا دار السلطنت اور محل حملہ آوروں نے لوٹ لیے - اسوقت سے حکومت برطانیہ حکومت ہندوستان کي وساطت سے سلطان کے اقتدار کو سنبھالے ہوے ہے ' اور سلطان کو حکومت ہندوستان سے ایک ماہوار وظیفہ ملتا ہے -

ایک خط سے جو مجھے میرے دوست محمد بن سعید بن سابق وزیر سلطان نے بھیجا ہے اس بغاوت کي کسیقدر تفصیل معلوم ہوتي ہے -

یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹ - مئي کو هنوانیہ اور غفیریہ میں مفاهمت ہوگئي - دونوں نے سلطان کے خلاف بغاوت کا اعلان کیا کہ آیندہ سے نہ وہ انکا سلطان اور نہ امام ' خروصي قبیلے کے ایک

دعوت الہلال

(از جناب مظہر الحق صاحب نعماني - ضلع بارہ بنکي)

آپ کے مساعي جمیلہ کا شکریہ صرف کسي فرد بشر کي زبان سے ادا ہونا غیر ممکن ہے - حق یہ ہے کہ اس تیرہ و تار زمانہ میں آپ وہ کام انجام دے رہے ہیں جو کسي زمانہ میں مخلصین امت نے انجام دیے تھے - آزاد بیاني اور حق گوئي میں سب سے اول اور اپنے آپ نظیر ' اگر کوئي رسالہ ہندوستان میں نظر آیا تو آپکي توجہات کا سرچشمہ اور الہلال کا مبارک وجود ہے :

الفاظ او مہذب و روشن تر از قمر
معني او ز چہرۂ زهرۂ تابان کہ سحر
ہر لفظ و ہر معاني کاندر فصول اوست
نیکو تر از جواني و شیریں تر از شکر
صافي ز هزل و بدعت و پاکیزہ از ہوا
شایستہ ہمچو دانش و بایستہ چوں مطر
از خواندنش نہ گیرد خوانندہ را ملال
گردد بصیر ہر کہ گمارد بر و بصر
ہر قصہ را ز آیت قرآں یکے دلیل
ہر فصل را ز قول پیمبر یکے خبر

[بقیہ پہلے کالم کا]

عرب سلیم بن رشید نامي کو ' کہ شروع میں دونو جماعتوں کے متاوي کي طرف سے مسند نشیں کیے گئے تھے ' امام منتخب کیا - مؤخر الذکر رسم منزوا میں ادا ہوئي ' جو ایک داخلي شہر ہے اور جو مع اسکے قلعوں کے باغیوں نے ایک جنگ کے بعد گرفتار کیا ہے ' جسمیں سلطان کے ساتھہ وفادار رہنے والے باشندے بکثرت قتل کیے گئے - جسوقت یہ خط لکھا جارہا تھا اسوقت نیا امام اور اسکے پیرو جو بکثرت ہیں ساحلي حصہ کے علاوہ تمام ملک کو مطیع کرنے کے لیے تیاریاں کر رہے تھے -

میرے اطلاع فرما لکھتے ہیں کہ ان واقعات نے سلطان کو بہت متاثر کیا ' اس نے فوراً اپنے لڑکے سعید یا سید (انگریزي اسپیل کي وجہ سے مشکوک رہ گیا ہے) نادر کي زیر قیادت اپنے سپاہي یعني پي بارتي ' مارتیني والفلوں سے مسلح عربوں کو اس بغاوت کے دبانے کے لیے منزوا بھیجا ہے - محمد بن سعید کي راے ہے کہ یہ نا ممکن ہے کہ مٹھي بھر سپاہي کامیابي کے ساتھہ انقلابیوں کا مقابلہ کرسکیں جو نئے امام کے دار السلطنت کے قریب کے تمام گاؤں میں تعداد اور طاقت دونوں میں بڑھے ہیں ' اور جنکا اثر تمام عمان پر نہایت سرعت کے ساتھہ پھیل رہا ہے -

خط یہ بیان کرتے ہوے ختم ہوتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ خود سلطان بے مدد اور بغاوت کے دبانے سے عاجز ہے اور بغاوت کے دبانے اور اسکے اقتدار کو برقرار رکھنے کے خیال سے مداخلت کے لیے حکومت برطانیہ سے درخواست کي طرف مائل معلوم ہوتا ہے -

جہاں پر خال خال غریب مسلمان آباد ہیں ' اور جو ارکان اسلام و روایات سے بالکل ناواقف ' اور صرف نام کے مسلمان ہیں ' چنکو یہ بھی معلوم نہیں کہ آج کل دنیائے اسلام پر کیا گزر رہا ہے - دعم خاموش نہ رہا گیا ' جس جگہ پہونچا وہاں کے برادران اسلام کو جمع کیا ' اور انکو حالات سے آگاہ کر کے چندے کی درخواست کی گئی ' تو خداوند کریم کا شکر ہے کہ انہوں نے الہلال کے مضامین سے متاثر ہوکر حسب حیثیت فراخ دلی سے چندہ دیکر اپنے دور افتادہ بھائیوں کی مدد میں خوشی سے شریک ہوے ' اور کیوں نہ ہوتے آخر یہ بھی تو اسی سرور کونین کے نام لینے والے ہیں جنکے دین کی حفاظت کے لیے ترک جان دیتے ہیں ' چنانچہ اسوقت تک موضع بسی اور پار-والی کے بھائیوں سے ۱۹۶ - روپیہ علاوہ خاکسار کے پندرہ روپیہ کی رقم کے وصول ہو چکے ہیں ' جو بذریعہ منی آڈر مع مفصل فہرست ارسال خدمت ہے '

(از جناب محمد واحد علی صاحب مکانوی حال مقیم ٹونک راجپوتانہ)

آپ نے جس جد و جہد اسلامی کو اپنے اوپر فرض کر رکھا ہے - میرے خیال میں اہل اسلام کیا خود اسلام آپ کا ممنون ہوگا ' خدا چونکہ منصف ہے اس لیے اسکے انصاف پر بھروسہ اور پورا یقین ہے کہ خدا اپکا دین اور دنیا میں بھلا کریگا - جب سے الہلال جاری ہوا مجھہ میں تو اتنی استطاعت نہیں کہ اسکو منگا سکوں ' مگر جس طرح ممکن ہوتا ہے ' جہاں جس کے پاس آتا ہے ' مانگ کر دیکھہ لیتا ہوں - الہلال کے مضامین ہی نے مجھے مشتاق بنادیا تھا کہ آپ کی زیارت کروں ' مگر جب سے کہ اعانت مہاجرین میں تیس ہزار روپیہ کا اپنے جیب خاص سے مدد دینے کا اعلان اپنے فرمایا ہے اضطراب زیارت بڑھتا جاتا ہے - میں عرصہ سے فکر میں تھا کہ میں بھی اسمیں کچھہ حصہ لوں ' مگر بے مایگی مجبور کیے ہوئے ہے - اب میں اپنے اور اپنے اہل و عیال پر تکلیف گوارا کر کے بجائے آٹھہ روپیہ کے پانچ روپیہ بھیجتا ہوں - آپ اسکو اعانت مظلومین و مہاجرین ترکی کے لیے قبول فرمائیں - انشاء اللہ میں کوشش میں ہوں کہ بقیہ ۳ - روپیہ بھی اسیطرح بھیجوں - مجھے الہلال کے منگانے اور آپ جیسے بزرگ باہمت کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں ' میں اسی طرح الہلال کو دیکھتا رہونگا جس طرح ابتک دیکھتا رہا -

(از جناب قاضی محمد عارف صاحب ہوشیار پور)

امداد مظلومین اعزہ کے لیے جناب کی خدمت میں چھیالیس روپیہ ارسال کرچکا ہوں - انکی تفصیل یہ ہے :

پندرہ روپیہ میرے ایک عزیز نے ترک بھائیوں کی امداد کے لیے بھیجے تھے - تیرہ روپیہ بارہ آنے ایک انگریزی طلائی چوڑی کی قیمت ہے جو حاجی طالع محمد صاحب رائس کمالپور ضلع ہوشیار پور نے اسکول میں چندہ کے موقع پر دی تھی - باقی سترہ روپیہ چار آنہ عملہ اسلامیہ ہائی اسکول ہوشیار پور سے مختلف موقعوں میں خصوصاً وصولی تنخواہ پر جمع کیا گیا تھا -

از راہ نوازش تفصیل بالا کے ساتھہ اس رقم کی رسید سے بذریعہ الہلال اطلاع دیں - یا اس خط ہی کو شائع فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں -

اٹھی اسپرنگ سے مدد زر اعانۂ مہاجرین بڑھکر دل بیخود ہوگیا ' مگر افسوس ہے تو اس بات کا کہ جو دار متاثر ہونا تھا وہ متاثر نہولے - مفلس کے تاثر کا کیا اثر ہو سکتا ہے ' لیکن بدیں خیال کہ قطرہ قطرہ سیلے گردد میں نے کمر ہمت باندھی ' اور پہلے اپنے گھر ہی سے ابتدا کی

اسکے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوا - میری زبان میں وہ طاقت کہاں تھی کہ ایسے پرجوش مضامین بیان کرتا ' اور اگر کچھہ بیان بھی ہوتا تو آپکا سا پر درد دل کہاں سے لاتا جسکے پر مغز اور جوشیلے الفاظ دل میں گھر کر جاتے ہیں ' لہذا الہلال کا وہ مضمون جان گداز جو رداءاللہ کے متعلق تھا خوب خوب پڑھکر سناتا پھرا ' لیکن کامیابی کی نمایاں صورت نہ بندھی - مجبور ہوکر محض ایک قلیل رقم جو صرف چند اشخاص کے ہمت کا نتیجہ ہے ....

...... آپکی خدمت بابرکت میں ارسال ہے ' اسکو قبول فرما کر فنڈ اعانۂ مہاجرین میں داخل فرمائیے -

(از جناب سید میر حسن صاحب - ملتان چھاؤنی)

مبلغ آٹھہ روپیہ زر اعانۂ مہاجرین ترکی بذریعہ منی آڈر ارسال خدمت ہیں - اسکے عوض میں اخبار الہلال جاری نہ فرمائیں -

(از جناب کاظم حسین صاحب - خریدار الہلال)

حسب وعدہ دوسری قسط اعانۂ مہاجرین آج بذریعہ منی آڈر ارسال خدمت کی گئی ہے - یہ ایک صاحب کی طرف سے ہے جو اپنا نام کسی خوف کے سبب ظاہر کرنا نہیں چاہتے - افسوس ہے کہ یہاں پر اور بھی دو چار شخص ایسے تھے جو کچھہ دیسکتے تھے ' مگر خوف کے سبب مجبور ہوگئے ' حالانکہ خوف کی کوئی وجہ معقول نہیں تھی ' اور اگر خدا نخواستہ ہوتی بھی تو اب کب تک ہم نہ کھیں ہوا کریگی اب پانی سر سے اوتر گیا استخارہ باقی نہ رہی - اس رقم کے ساتھہ دس روپیہ کی قسط اول سرمایہ جماعت حزب اللہ کے واسطے بھی بھیجدی ہے - اسمیں بھی زیادہ انتظار کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ' بلکہ یہ تو بہت پہلے ہو جانا چاہیے تھا - اللہ رحم کرے

(از جناب عبد الحکیم صاحب وکیل)

آپکا اشتہار متعلق اعانت مہاجرین بہت دلسوز ہے - مبلغ ۵۰ روپیہ بذریعہ منی آرڈر کے اعانۂ مہاجرین جنگ بلقان کے لیے ارسال خدمت ہے - چونکہ میرے کلب میں الہلال آتا ہے اور میں برابر پڑھتا ہوں اور میں اپکو کسی قسم کا جبر بھی دینا نہیں چاہتا ہوں اس لیے الہلال بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے - علاوہ اسکے میرے یہاں ایک مد وقف موضع کلکربکا ہے اوس سے یہ روپیے بھیج رہا ہوں - صرف آپ سے استدعا ہے کہ اس چٹھی کو بجنسہ الہلال میں درج فرمائیں - یہ اندراج باضابطہ رسید کا کام کریگا -

مبلغ ۱۴ - روپیہ ۱۲ - آنہ کا منی آڈر ارسال ہے مبلغ ۴ - روپیہ ۱۲ - آنہ قیمت الہلال ششماہی میں جمع کرلیجیگا اور مبلغ ۱۰ - دس روپیہ اعانہ مہاجرین میں درج فرمائیگا مگر فہرست اعانہ مہاجرین میں میرا نام ہرگز نہ چھاپئیگا -

اعـــلان

نمایش دستکاری خواتین ہند

حسب ہدایت ہر ہائینس نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ سی - آئی - جی - سی - ایس - آئی - جی - سی - آئی - اے - اعلان کیا جاتا ہے کہ نمایش دستکاری خواتین ہند بسرپرستی علیا حضرت ممدوحہ شروع ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۴ع بمقام بھوپال منعقد ہوجائے گی ' لہذا امید ہے کہ تمام خواتین ہند اس نمایش میں پوری دلچسپی ظاہر کرکے ضرور اپنے اپنے ہاتھہ کی بنائی ہوئی نمایشی اشیاء وسط دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع تک آبرو بیگم صاحبہ

بھی میں اتفاق نہیں کرسکتا - ایسی انجمن' ایسی فنڈ' ایسے چندے میرے نزدیک مضرت رساں ہیں' تمام دریوزہ گری کے علاوہ اور کوئی کام نہیں کرسکتے - اسی کے بدولت قوم میں کسالت بڑھتی جاتی ہے - کہیں مصائب زمانہ آئے کمر ہمت کھول کر بیٹھ گئے اور محتاج دست دگر ہولیے - اگر پانچ منٹ کے لیے مان لیا جائے کہ یہ تجویز برمحل ہے تو اس سے بڑھکر یہ کہ مزدوری پیشہ لوگوں کو مزدوری دیکر نماز پڑھالی جائے - بھلا جب تک کوئی خود میدان میں نہ آئے کون زبردستی کھینچکر لاسکتا ہے یا دیکر انچے یہاں رکھہ سکتا ہے ؟ اگر یہی طریق عمل رہا تو بہت مشکل ہے کہ قوم ابھرے اور ترقی کرے -

برقت صبح شود ہمچو روز معلومت
کہ با کہ باختۂ عشق در شب دیجور

میں پوچھتاہوں کہ شادی ' ماتم ' تولید اور مقدمے وغیرہ امور دنیوی و رسمی میں تو حسب مقدور خرچ ہوسکتا ہے مگر دینی اور علمی کاموں میں نہیں ہوسکتا - ترغیب و تحریص سے مذاق پیدا کرایا جائے ' مذاق کے پیدا ہونے پر خرچ کی سبیل خود نکل آتی ہے -

کاش جو طاقت انجمنوں کے قائم کرنے پر صرف کیجاتی ہے وہ ادائے احکام اسلام اور قلع و قمع بدعات میں لگائی جاتی -

ہم لوگوں کو نماز با جماعت اور افطار روزہ بمسجد ' جلسہ اور کلب سے زیادہ نافع ہوسکتے ہیں اور ایک زکوۃ کا التزام ہزار فنڈ سے بہتر ہے - بدعات و اسراف کی جڑ اکھیڑ کر پھینک ڈالنا اور کلوا واشربوا و لا تسرفوا کو پیش نظر رکھنا اور خرید الہلال کی طاقت بہم پہونچا لینا تجویز " الہلال کی اشاعت عمومی " سے بدرجہا مفید ہے -

بہرحال الہلال میں تبدیلی (جس قسم سے ہو) میرے نزدیک ناموزوں اور مضر ہے - البیان کا جلدی نکلنا مفید و نافع -

فکرِ ہرکس بقدرِ ہمت اوست

الہلال

البیان کا اعلان پہلے ہوا تھا ' اب وہی رسالہ " البصائر " کے نام سے شائع ہوگا - ان شاء اللہ تعالی -

---

تاریخ حیات اسلامیہ

کا ایک ورق

زر اعانۂ مہاجرین

(جناب قاضی ممتاز علی صاحب خریدار الہلال)

میرے ایک کرم فرمانے آٹھہ روپے مجھکو اس شرط پر دیے ہیں کہ اگر جناب والا زر زکوۃ کو مناسب سمجھیں تو مہاجرین کو دیدیں وہ اس امر کو جناب کی مرضی پر منحصر کرتے ہیں - فہرست زر اعانہ میں چندہ الہلال منہا کرکے بغیر نام کے شائع کردیں -

الہلال

بے خانماں مہاجرین شرعاً زکوۃ کے مستحق ہیں' اگر آپ چاہیں تو زکوۃ کی رقم بھی بھیج سکتے ہیں -

(از جناب قمر الدین صاحب - گیا)

اعانۂ مظلومان کی ضمن میں مبلغ ایک ہزار ۱۰۰۰ - روپیہ ترکش قنصل گیا میں روانہ کردیا ' باقی مبلغ ۵ - روپیہ اس فنڈ کا امداد مہاجرین کے لیے ارسال خدمت ہے ' اور میں کوشش کرکے انشاء اللہ بہت جلد جہانتک ممکن ہوگا روانہ کرونگا - مہربانی فرماکر یہ چند سطریں شائع کرکے احسانمندی کا موقع دیجئے -

(از جناب حبیب اللہ صاحب خریدار الہلال)

میں ' مشرق ' مسلم گزٹ ' الہلال کا خریدار ہوں ' مگر سب سے پہلے فتح ایڈریانوپل کی خبر مسرت اثر الہلال کے ذریعہ سے معلوم ہوئی - ۲۳ - جولائی کا الہلال جس روز مژدہ مسرت لیکر پہونچا اسی دن میں نے محفل میلاد شریف منعقد کی - بعد ختم ذکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم چندہ کیا گیا اصحاب ذیل نے شرکت چندہ فرمائی بذریعہ منی آڈر ارسال خدمت ہے :

جناب شیخ مولا بخش صاحب ایک روپیہ - جناب دین محمد صاحب ۲ - روپیہ - ظہیر الحق صاحب ایک روپیہ حبیب اللہ صاحب ایک روپیہ

(از جناب شیخ ولی محمد عباسی صاحب مہوا - خریدار الہلال)

جب سے مہاجرین عثمانیہ کے مصائب و احتیاج کے تار کا مضمون اور آپ کی اپیل دربارہ اعانت الہلال میں دیکھی ہے اسوقت سے میرے دل کی عجیب کیفیت ہورہی ہے -

گو میں کم استطاعت ہوں تاہم میں نے اسی وقت نصف تنخواہ بھیجنے کا مصمم ارادہ کرلیا تھا - مگر ساتھہ ہی اسکے شب و روز یہ فکر بھی دامن گیر تھی کہ اس ثواب عظیم میں اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی شریک ہونے کی کوشش کروں - لیکن چونکہ اسوقت سے اب تک میرا زیادہ قیام کسی ایسی جگہہ نہیں ہوا جہاں کثیر آبادی مسلمانوں کی ہو' اس سبب سے کوئی بڑی رقم جمع ہو نہ سکی - صرف اس وقت سے ایسے دیہات میں دورہ کر رہا ہوں'

مسیحا کا موهنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موهني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هی سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت فی شیشي ١٠ آنه علاوه محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دواخانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبی مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکی آجاتی هے' نیز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

المشتهر وهولسیل پرائٹر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ٢٢ و ٧٣
کولوٹوله اسٹریٹ - کلکته

نسیم هند

اس نام کا ایک هفته وار اخبار ٥ - جولائي سنه ١٩١٣ ع سے راولپنڈي سے نکلنا شروع هوگا - اسکا ایڈیٹوریل سٹاف پرانے و نئي تعلیم کے بهترین نمونوں کا مجموعه هوگا - اس اخبار کو کسي خاص شخص یا فرقه کي ذاتي هجو یا فضول خوشامد سے کلیة پرهیز هوگا - مگر ساتهه هي وطن اور اهل وطن کے فائده کیلیے جائز نکته چیني سے بهي باز نہیں رهیگا - اسکا مسلک آزاده روي کے ساتهه صلح کل هوگا - اسکا دستور العمل :

ایمان کي کهینگے ایمان هے تو سب کچهه

یه اخبار ١٨ - ٢٢ - کے چوتهائي حصه پر کم از کم ١٦ - صفحوں کا هر ماه کي ٥ - ١٢ - ١٩ اور ٢٦ کو شائع هوا کریگا -

چونکه اهل وطن کي قدرداني سے اخبار نسیم هند کا پہلا پرچه ٢٠٠٠ شائع هوگا - اسلیے تاجر صاحبان کیلیے اچها موقعه هے - که وه اشتهار بهیجکر فائده اٹهاویں - همکو صوبه سرحدي - پنجاب اور هندوستان کے هر گاؤں اور شہر کے نامه نگاروں کي بهي ضرورت هے لائق نامه نگاروں کو اخبار مفت دینے کے علاوه اجرت بهي معقول دیجاویگي (اخبار کی قیمت سالانه ٢ - روپیه ٨ - آنه)

درخواستیں بنام منیجر " اخبار نسیم هند " راولپنڈی (پنجاب)

---

[٢٠]

ریویو اف ریلیجنز - یا مذاهب عالم پر نظر

اردو میں هندوستان اور انگریزي میں یورپ امریکه و جاپان وغیره ممالک میں زنده مذهب اسلام کي صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبي علیه السلام کي پاک ذات کے متعلق جو غلط فہمیاں پهیلائي گئي هیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینے والا یهي ایک پرچه هے جس کو درست دشمن دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجها هے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رایوں کا اقتباس حسب ذیل هے :-

البیان لکهنؤ - ریویو آف ریلیجنز هي ایک پرچه هے جس کو خالص اخلاقي پرچه کہنا صحیح هے - عربي میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچے کسي زبان میں شایع نہیں هوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز هے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچه دلچسپ مضامین سے بهرا هوا هے - همارے نبي کریم صلے الله علیه وسلم کي ذات پاک کے متعلق جو جاهل عیسائي الزام لگایا کرتے هیں - ان کي تردید میں نہایت هي فاضلانه مضمون اس میں لکها گیا هے - جس سے عمده مضمون آج تک همارى نظر سے نہیں گذرا -

مسٹروب صاحب امریکه - میں یقین کرتا هوں که یه رساله دنیا میں مذهبي خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت هوگي - اور یهي رساله ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعه هوگا - جو جہالت سے سچائي کي راه میں ڈالي گئي هیں -

ریویو آف ریویوز - لنڈن - مغربي ممالک کے باشندوں کو جو مذهب اسلام کے زنده مذهب هونے کے مضمون سے دلچسپي رکهتے هیں چاهیے که ریویو آف ریلیجنز خریدیں -

وطن - لاهور - یه رساله بڑے پایه کا هے - اس کي تحقیقات اسلام کے متعلق ایسي هي فلسفیانه اور محقق هوتیں هے - جیسي که اس زمانه میں درکار هے سالانه قیمت انگریزي پرچه ۴ روپیه - اردو پرچه ٢ روپیه - نمونه کي قیمت انگریزي ۴ آنه - اردو ٢ آنه - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آني چاهئیں *

سکریٹري لیڈیز کلب بھوپال سنٹرل انڈیا بھیجکر مشکور فرمالینگی - سکریٹري صاحبه موصوفه هر خاتون کي درخواست پر قواعد نمایش وغیرہ بھیجد یںگي -

اس نمایش کے ساتھ ساتھ پھول اور ترکاري وغیرہ کي بھي نمایش ہوگي فقط

دستخط - اودھ نراین بسریا
چیف سکریٹري دربار - بھوپال

فهـرست انعـــامـــات
متعلق
نمایش دستکاري خواتین
بمقـــام بھـــوپال

شرح خاص انعامات

تمغه طلائي — کسي طبقه کے سب سے اچھے کام کے لیے جو کسي زنانة اسکول کي طالبات کا بنایا ہوا ہو-

تمغه نقرہ — اسکے بعد کسي طبقه کے سب سے اچھے کام کے لیے وسط ھند کے کسي زنانه اسکول کي طالبات کا بنایا ہوا ہو-

تمغه طلائي — کسي طبقه کے سب سے اچھے کام کے لیے جو بھوپال میں رهنے والي کسي هندوستاني بي بي کا بنایا ہوا ہو۔

تمغه نقرہ — اسکے بعد کسي طبقه کے سب سے اچھے کام کے لیے جو وسط هند میں رهنے والي کسي هندوستاني بي بي نے بنایا ہو۔

شـــرح کام	و انعـــامـــات
۱ - لیس کا کام	ایک تمغه طلائي - دو تمغے نقرہ - تین تمغے برونز یعنے کانسه -
۲ - ڈرائن ورک یعنے کپڑے کے دھاگے نکالکر - کام بنانا	دو تمغے نقرہ - تین تمغے بروانز-
۳ - کلابتوں کا کام سنہري و روپہلي	ایک تمغه طلائي - تین تمغے بروانز-
۴ - سوزن کاري (کین وس - ساٹین - ریشم - مخمل - جالي - یا لینن پر)	ایضـــا
۵ - کروشي کا کام (سوتي)......	ایک تمغه نقرہ - دو تمغه برونز-
۶ - ایضـاً (اوني)......	۳ - تمغه بروانز-
۷ - بنائي (نٹنگ) کا کام (سوتي یا اوني)	ایضـــا
۸ - ربن یعنے فیته کا کام	ایک تمغه نقرہ - دو تمغے برونز-
۹ - نقاشي (کسي چیز پر هو)	دو تمغے نقرہ - دو تمغے بروانز-
۱۰ - اون - کپڑے - روئي یا متي کے نمونه پھول - پھل اور پودوں کے..............	دو تمغے بروانز-
۱۱ - کشیدہ کا کام	ایک تمغه طلائي - ایک تمغه نقرہ - دو تمغے بروانز-
۱۲ - پوت کا کام (بیڈورک) ...	ایضـاً
۱۳ - تصویروں کو کپڑے پہنانا...	ایک تمغه نقرہ - دو تمغے بروانز-
۱۴ - واٹرکلر اور آئل پنٹنگ (تصاویر آبي و روغني) ...	دو تمغے طلائي - ایک تمغه نقرہ -
۱۵ - کریول ورک............	ایک تمغه طلائي - ایک تمغه نقرہ - دو تمغے بروانز-
۱۶ - ویکر ورک	ایضـــا
۱۷ - پھول	دو تمغے نقرہ
۱۸ - ترکاري	دو تمغے نقرہ

(دستخـــط) آبرو بیگم
سکریٹري پرنس اف ویلز لیڈیز کلب - بھوپال

فهرست زر اعـــانۂ مهـــاجرین عثمـــانیـه
(۹)

	پائي	آنه	روپیه
جناب شیخ غلام دین صاحب وٹرنیري انسپکٹر محکمۂ آرمي ریمونٹ - لائل پور	۰	۰	۷۰
اهلیه جناب محمد عبد الغني صاحب پارچه فروش ٹانڈونجي - برهما	۰	۰	۲۵
جناب محمد فضل الرحمن صاحب - فارسٹ اینجینیر - اٹک	۰	۰	۱۶۰
چندہ مسجد اهل حدیث - بنیا پوکهر روڈ - کلکته	۹	۵	۱۰
جناب محمد عید خانصاحب	۰	۰	۱۵
جناب شیخ مولا بخش صاحب - بیرنیمین مظفر نگر	۰	۰	۶
جناب دین محمد صاحب	۰	۰	۲
جناب ظہیر الحق صاحب	۰	۰	۱
جناب محمد عیسی صاحب	۰	۰	۱
جناب حبیب الله صاحب	۰	۰	۱
ایک بزرگ از قصور	۰	۰	۶۰
جناب ایس - عزیز - ایس - زاهد - ایس - سلیم صاحبان سوداگران آرہ	۰	۰	۲۰
جناب محمد اعظم صاحب جهٹ پٹ	۰	۷	۲
جناب مقصودي صاحب	۰	۰	۵۴
جناب نصیر حیدر صاحب سکریٹري دي اسکالرسي کلب علیگڈہ	۰	۰	۶
جناب مولوي ظہور الحق صاحب - اٹاوہ	۰	۱۱	۷
جناب احمد الله خانصاحب - سب انسپکٹر پولیس - کاکوري - لکھنؤ	۰	۰	۱
جناب غلام علي الدین محمد صاحب بارہ - پٹنه	۰	۰	۸
جناب مولوي افضال الحق صاحب رامپور	۰	۸	۲
جناب محمد عبد العظیم صاحب - دسنه - پٹنه	۰	۱۰	۲
جناب مولوي شیر احمد خاں صاحب برنیگر	۰	۰	۸
رحمت بي بي صاحبه جہاں آباد	۰	۰	۲
جناب حکیم خواجه عبد الشکور صاحب کانپور	۰	۰	۳
جناب محمد قمر الدین صاحب مرچنٹ نوادہ - گیا	۰	۰	۵
جناب نواب زادہ قمر الدین حیدر صاحب قیصر اسٹریٹ - کلکته	۰	۸	۲
جناب چودھري حکیم قیام الدین صاحب تحصیلدار محمد آباد	۰	۰	۵۷
جناب شیخ ولي اشرف صاحب علوي راے بریلي	۰	۰	۸
جناب عبد الرحمن صاحب	۰	۰	۸
جناب مدارو صاحب خیاط موضع مجادي دیوارہ مدید ڈاکخانه مہرا گنج - اعظم گڈہ	۰	۰	۵
جناب مولوي مشتاق حسین صاحب پیشکار رامپور ریاست	۰	۰	۸
جناب غلام صمداني خانصاحب کورٹ انسپکٹر ریاست رامپور	۰	۰	۸
میزان	۶	۱	۵۰۲
سابق	۹	۷	۸۰۵۵
کل	۰	۹	۸۵۵۷

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PRLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات [illegible] کم [illegible] خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ [illegible] سے روز بروز [illegible] میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے [illegible] سر چکراتا ہو [illegible] سر میں درد ہو اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں [illegible] کا غلبہ رہتا [illegible] ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت [illegible] پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں [illegible] معلوم [illegible] قبل از وقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہو جائیں اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں - [illegible] سرعت اور کمی باہ کی شکایت دن بدن زیادہ ہوتی [illegible] تو سمجھ [illegible] مرض ذیابیطس ہے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجہ [illegible] کے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل [illegible] ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے [illegible] کاربنکل [illegible] پیشاب میں یقیناً شکر ہونے [illegible] اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ہزارہا قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع - پہلو سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - یہی ابتدائے عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرلیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - انکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں - ٹالیٹر والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کہاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چٹہ ضلع تاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبدالقادر خاں - محلہ غرقاب شاہ جہان پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

[illegible] کلکٹر [illegible] — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کرو [illegible] بجائے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے [illegible] کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - [illegible] کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

[illegible] ملازم [illegible] — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھہ کو رات دن میں بہت [illegible] دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوگئی -

انکے علاوہ [illegible] سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت بعد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھہ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ - دو روپے -

---

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ کلاں تین روپے -

---

حب قبض کشا

[illegible] رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور ہو ۲ درجن - ایک روپیہ -

---

حب قائمقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

---

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

---

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ٦ تولہ دو روپے -

---

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے -

---

برء الساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایک روپے -

---

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایک روپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

---

سرمہ مہرہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فی تولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے -

---

پتہ —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

ارر غارتگري کو بر برءت مین ان سفاکیوں ار ر غارتگریوں کے برابر بیان کر رهے هین جو ترکوں سے منسوب کیجاتي هین -

ایک شکست خوردہ پیچھے هٹنے رالي فوج کا مزاج خطرناک هوتا هے ' وہ قابو سے باهر هو جاتي هے ' لیکن یه یاد رکھنا چاهیے که نگرنا جو بلغاري مظالم کی حیثیت سے خاص طور پر علحدہ کر دیا گیا هے ' زیادہ تر ان عورتوں اور مردوں سے آباد هے جنھوں نے آخر مین بلغاري مقاصد مین حصه لیا تھا اور جو مذهبي حیثیت سے زیادہ تر عیسائي هین - اس سے زیادہ اچانک کوئي جنگ نهین هوئي اور اگر وہ بیانات صحیح هین جو قطروں کی طرح اس سرزمین سے ٹپک رهے هین تو یه سب سے زیادہ خوفناک واقعات هونگے جو کبھي نهیں لکھے گئے -

مینچسٹر گارجین کا بیان هے :

ترکوں نے چتلجه سے اپني پیشقدمي کي جو تشریح بهیجي هے اسکا موازنه اب ریاست هاے بلقان کي حرکتوں سے کیا جاتا هے' اس سے ترکوں کی بهت بڑي عزت ظاهر هوتی هے ' وہ یه تجویز نهیں کرتے که اس معاهدہ لندن کو چاک کر دیا جاے ' جس پر ابھی ابھی انهوں نے دستخط کیے هیں' بلکه وہ خط اینوس و میدیا پر قبضه کرنا چاهتے هیں جو معاهدہ ان کو دلواتا هے -

یه تشریح غالباً اسقدر معصوم نهیں جسقدر که معلوم هوتي هے ' کیونکه خط اینوس و میدیا کي حد بندي ابھي نهیں هوئي هے ...

... تاهم وہ اپنے طرز عمل کے جوهر سے علحدہ نهیں هوے ' کیا اچھا هوتا اگر عیسائي سلطنتیں بھي ایسا هي برتاؤ کیے هوتیں "

سوال یه هے که اگر اب بھي یورپ کے تمدن کو ترکوں کے توحش کي شکایت هے تو کیا اس عالم آشوب مدنیت کو (لسان الغیب) کے اس بیان حال سے مناسبت هو سکتی هے جسکا ماحصل یه تھا که :

من ارچه عاشقم و رندو مست و نامه سیاہ
هزار شکر که یاران شهر بے گنهند

تصحیح

۱۰ - رمضان (۱۳ - اگست) سنه ۱۳۳۱ ھ / ۱۹۱۳ ع کي اشاعت میں مقالۂ افتتاحیه (لیڈنگ آرٹیکل - صفحه ۳ - کالم ۲ سطر ۳۰) میں دس پندرہ هزار کے الفاظ غلط چھپ گئے هین ' دس پندرہ سو پڑھنا چاهیے '

ســاء قوامات على الرجـــال

دنیامیں کیا کیا کچھ هورها هے ' مرد کس انهماک میں هیں ' عورتیں کیا کررهي هیں ' قاهرہ کي فتاة النیل مردوں میں کیسے جذبات حریت بڑھا رهي هے ' صعید کي سارہ بدریه نے ادبیات عرب میں کیا انقلاب پیدا کررکھا هے ' قسطنطنیه کي خاتونیں کس انهماک کے ساتھ مردوں کي حالت درست کرنے میں منهمک هیں ' مگر ایک همارا ملک هے که یهاں عورتیں تو عورتیں مرد بھي اپنے فرائض سے بے خبر هیں ' خواتین ترک کي ایک بهت بڑي شاندار مجلس قائم هوئي هے جو مرکزي انجمن کي حیثیت رکھتی هے اور اس کي شاخیں ملک کے مختلف مقامات میں قائم هیں ' مجلس اپنے خزانے سے ' جس کا مدار صرف عورتوں کے اعانات پر هے ' لڑکیوں کو تعلیمي وظائف دیتي هے ' ان کو تعلیم دلاتي هے ' تربیت کا انتظام کرتي هے ' خانه داري (تدبیر منزل) سکھاتي هے ' مذهب اور قومیت کا جوش بڑھاتي هے ' موزوں و مناسب حال صنعتوں کي مشق کراتي هے ' یتیم ' بیمار ' ضعیف ' نادار ' بے استطاعت بے کار عورتوں کے معاش و کفاف کا سامان بهم پهونچاتي هے ' اور ان تمام فرائض کو خاص نگراني کے ساتھ حتی الوسع آداب اسلام کے مطابق انجام دلاتي هے ' چار هزار سے زائد مسلمان لڑکیاں اسکول کا نصاب ختم کرکے اس وقت ترکي یونیورسٹي (دار الفنون) کي تعلیم حاصل کررهي هیں اور طرز تعلیم سے اس حقیقت کو ساري دنیا سے منوانے پر آمادہ هیں که :

ولو کان النساء کمن ذکرنا   لفضلت النساء علی الرجال

(هرجگه اگر ایسي هي عورتیں هونے لگیں تو مردوں پر یقیناً عورتوں کي فضیلت مسلم هوجائیگي)

هندوستان کي پردگیان عصمت کو اگر ان واقعات سے عبرت پزیر هونے کا عملي موقع خاطر خواہ حاصل نهیں هے تو کاش مردوں هي کو غیرت آتي اور ان حوادث سے کچھ سبق لیتے ' لیکن ایسي قوم سے کیا امید هوسکتي هے جسے تازیانۂ حوادث کي زبانیں سورۃ القارعه سنا رهی هوں مگر وهاں

" کچھ ایسے سوئے هیں سونے والے که جاگنا حشر تک قسم هے "

کا عالم پیش نظر هو ' جب یهي بے حسي هے تو آرزوے ترقي کیوں ؟ اور ملال تنزل کس لیے ؟

هـذي المـكارم لاغنـم و ادلال '

قسطنطنیه کي چار هزار مسلمان عورتین ترکي یونیورسٹي مین ایک علمي لکچر سن رهي هین

شذرات

یورپ کیوں خاموش ہے ؟

ادرنہ فتح ہوگیا ' وزراے انگلستان کی آرزوئیں خون ہوگئیں ' ملک و قوم کو سخت سے سخت داغ اٹھانے پڑے ' یہ سب کچھہ ہوا مگر یورپ خاموش ہی رہا ' اس کا راز اب تک ظاہر نہیں ہوا تھا ' لیکن تازہ ولایتی ڈاک کے اخبارں نے یہ حقیقت منکشف کردی -

لندن ٹائمز ۱۸ - جولائی سنہ ۱۹۱۳ع کی اشاعت میں لکھتا ہے :

ترکی نے وہ حرکت کی جس کے متعلق اسکے تمام بہترین احباب کو ' نہایت سرگرمی کے ساتھہ امید تھی کہ وہ نہ کریگی ' یعنی وہ خط اینوس میڈیا کو عبور کر گئی ہے ' وزیر مستعمرات (سکریٹری آف اسٹیٹس) کو اس واقعہ کی اطلاع دینے کیلیے بلغاری نائب سفیر (Charge d' Affairas) چہار شنبہ کو دفتر خارجیہ میں آیا - اسکے بیان کی تائید صوفیا سے بھی ہوگئی' اب اس بات میں کوئی شک نہیں معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں نے لولی برغاص پر دوبارہ قبضہ کرلیا ہے اور قرق کلیسا و نیز ادرنہ کی طرف بڑہ رہے ہیں'

ایم مدکوف نے سر ایڈورڈ گرے کے سامنے ان کی کاروائی کے خلاف اس بناپر اعتراض کیا ہے کہ یہ کاروائی اس عہد نامہ کا نقض ہے جو ترکوں اور حلفاء بلقان میں ہوا ہے اور جسکو یورپ کی منظوری حاصل ہوچکی ہے -

بے شبہ اس کارروائی سے اس عہد نامہ کو صدمہ پہنچتا ہے مگر یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ آیا شعلہاے جنگ کو خود ہی دوبارہ مشتعل کرنے کے بعد دول عظمی کے شرائط کو صحیح و سالم خیال کرنے کا کوئی قانونی یا اخلاقی حق بلغاریا کو ہے ؟

اس کو محسوس کرنا چاہیے کہ اس نے اپنی ستم آزمائی اور سنگدلی کے ہاتھوں (جنکی وجہ سے یہ بالکل ظاہر ہے کہ اس نے جنگ کی رہنمائی کی) اس ہمدردی اور تحسین و آفریں کو ایک بڑی مقدار میں ضائع کر دیا جو اسکو یورپ میں اپنی آزادی کے زمانہ سے لیکے ترکوں سے جنگ کے وقت تک حاصل تھی - اس نے دیدہ و دانستہ دول کے مشورے سننے سے انکارکیا ! اس لیے اب وہ یورپ سے امید نہیں رکھسکتی کہ وہ اسکی غلط کاریوں اور حماقتوں کے خمیازوں سے اسکو بچا لیگا -

حلفاء بلقان میں خانہ جنگی واقع ہونے سے ترکوں میں ایک شدید ترغیب پیدا ہوگئی ' اور ایسا ہونا یقینی امر تھا - اسکے روکنے کے لیے عقل اور طاقت کی ضرورت تھی' مگر قسطنطنیۂ کی موجودہ حکومت نہ قوی ہے اور نہ اس نے دانشمندی کے تمام آثار و علائم دکھائے ہیں -

ترکوں نے جو کارروائی کی ہے اس پر ہم متعجب نہیں ہو سکتے - کیونکہ ان کو عوام کی مدد حاصل کرنے کی ضرورت تھی' گذشتہ چند ماہ کی ذلتوں اور نقصانوں کے بعد فوجی فتح و سربلندی کے برابر کوئی شي ہردل عزیز نہیں ہو سکتی' لیکن ان کی یہ حرکت گو غیر متوقع تو نہیں مگر عاجلانہ اور خطرناک ضرور ہے - ادرنہ پر دوبارہ قبضہ کرلینے سے انہوں نے اس قانونی حیثیت کو ذبح کردیا ہے جو انکو عہد نامہ کی رو سے حاصل تھی - وہ یورپ میں اپنی بقیہ شاہنشاہی کو ایسے وقت میں بیشمار خطروں میں ڈال رہے ہیں جب کہ انکا اقتدار بہت سے اطرف و اکناف میں سخت متزلزل ہو رہا ہے - ایک فوری امن مشرق قریب کی تمام سلطنتوں کے لیے درکار ہے مگر ترکی سے زیادہ کسی کے لیے ناگزیر نہیں -

فتح اس لیے بہت تھوڑے فوائد لا سکتی ہے مگر " پیچیدگیاں " جن کے لیے اس نے اپنے واسطے بے پروائی کا اب دروازہ کھول دیا ہے نہایت آسانی سے اسکے روبرو برباد یوں کا سیلاب لا سکتی ہیں -

اسوقت جو کچھہ ہورہا ہے اس سے سرایڈورڈ گرے کی دانشمند روش کی تائید ہوتی ہے ' موجودہ حالات میں نقطۂ مداخلت دائرۂ بحث سے خارج ہے -

جغرافی اسباب " اتحاد " کی مہیب مجموعی مداخلت کو ناممکن قرار دیتے ہیں' سیاسی خیالات بھی یورپ کے حکم کی حیثیت سے دول میں سے کسی کی مداخلت کو نا قابل عمل قرار دیتے ہوے معلوم ہوتے ہیں -

یورپ کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ صلح کے کام کرنے کا سلسلہ جاری رہے - یہ جنگ افسوسناک ضرور ہے لیکن گو افسوسناک سہی مگر اتنی خوفناک نہیں جتنی کہ دول عظمی کی باہمی جنگ ہوگی - " اتحاد " کا پہلا کام اپنی حفاظت ہے - ممکن ہے کہ اس مقولہ میں کسی کو خود کامی کا شائبہ محسوس ہو مگر اس قسم کے احساس کا تموج صرف ان لوگوں کے کانوں سے متصادم ہوگا جو ابتدائی واقعات کو سامنے دیکھنے سے انکارکرتے ہیں " گویا ٹائمز اس وقت ترکوں کو دانشمند کہتا جب وہ سلطنت سے دست بردار ہوجاتے' اور عین عقلمندی تو یہ تھی کہ یورپ کی رعایا ہوکر رہتے -

سجیۃ ولا کسجیۃ

ترک پہلے کسی زمانے میں منصور تھے ' ماموں تھے ' مگر اب تو فقط سفاح رہ گئے ہیں ' اور یہ سفا کی انہیں اسلام سے وراثت میں ملی ہے ' یہ وہ الفاظ تھے جن کا اعادہ معرکۂ بلقان کے دنوں میں باربار ہوتا تھا ' لیکن حقیقت دیر تک پوشیدہ نہیں رہ سکتی ' وہی زبانیں جو بلقانیوں کی ستایش اور عثمانیوں کی نکوہش کے لیے کل تک وقف تھیں آج ان کا لہجہ بالکل ہی بدل گیا ہے - ارن لوکر اینڈ تھورن لکھتا ہے :

حلفاء بلقان آزاد کرنے والوں کے بھیس میں مقدونیہ میں داخل ہوے مگر وہ آج تمام ملک کو اس جنگ سے زیادہ سنگ دل جنگ میں ڈالنے کی طرف مائل ہیں جو عثمانی فتح کے وقت سے کبھی کبھی معلوم ہوتی رہی ہے -

اسپیکٹیٹر کے الفاظ ہیں :

دول عظمی نے البانیا کو علحدہ کرکے نا اتفاقی کا سبب پیدا کیا ہے اور اس بحث کے تصفیہ کی ذمہ داری دول پر عائد ہوتی ہے - ہم نہیں سمجھہ سکتے کہ اس نتیجہ سے بچنا کیونکر ممکن ہے؟ البانیا کے حدود کھینچکر دول اپنا فرض ختم نہیں کر سکتے - ان کو تمام ریاستہاے بلقان کی حد بندی کرنا چاہئے -

مینچسٹر گوریر کی راے ہے :

وقت کی گردش کے پاس انکشاف کے لیے عجیب و غریب واقعات رہتے ہیں -

موجودہ زمانے کے لیے یہ بہت دور کی آواز ہوگی جب کہ گلیڈسٹون ترکوں کے کیئے ہوے " بلغاری مظالم " کے خلاف اپنی فصاحت کی معرکہ آرائیوں سے سیاسی سرمایہ کا انبار جمع کر رہا تھا ' آج بھی " بلغاری مظالم " ہیں مگر انگریزی ارباب صحافت (جرنلسٹس) یونانی فوج کے ساتھہ مل کے باغاریوں کے اعمال سفا کی

تمثال دفاع ملي و محاماة شرف

حريت و راست بازي كا ايک سچا فرزند :

مسٹر مظهر الحق بيرسٹر ايت - لا

(بانكي پور)

جو مشهد كانپور كے مقدمات ميں اسلام كي طرف سے مسلمان
گرفتاران بلا كي وكالت كر رهے هيں

دع المكارم لاترحل لبغيتها واقعد فانك انت الطاعم الكاسي

(بزرگي و شرف حاصل کرنے کا خیال چھوڑ دو، تم اس کے قابل نہیں ہو
جاؤ بیٹھو، تم صرف کھانے پہننے کے مرد میدان ہو)

هفتۂ جنگ

سلنجي، بلغراد اور بخارست کي طرح صوفیا میں بھي صلح پر اظہار مسرت کیا گیا اور کیوں نہ ہوتا کہ ملک مفتوح ہوتے ہوتے بچا۔ فرڈنینڈ شاہ بلغاریا صلوۃ الشکر پڑھنے کلیسا گیا "مشہور ترانہ سپاس ٹي ڈي ام (Te Deum) نہایت خشوع و خضوع و امتنان کے ساتھہ گایا گیا کہ خداوند نے اپنے فرزند کي بھیڑوں کو فنا کے بھیڑیے سے بچا لیا - مگر جس بات پر اتنی خوشي منائي گئي ہے اسکا انجام کیا بخیر ہوگا ؟ اسکا فیصلہ مستقبل کے ہاتھہ ہے - لیکن بلغاري وکیل ایم - ٹون چیل کہ تو رومانیا اور بلغاریا میں ایک نئي جنگ کے سامان نظر آرہے ہیں -

شاید شجاعت ادبي کے یہ معنے ہیں کہ گو واقعات بہ بانگ دہل شکست کا اعلان کریں، مگر اپني زبان، اعتراف سے آلودہ ہونے کے بدلے ہمیشہ عذر آمیز اور فریب کار تعبیریں تراشتي رہے - بلغاریا کے افسروں نے دشمن کے آگے ہتھیار ڈال دیے، سپاہیوں نے لڑنے سے انکار کیا، شاہ نے صلح کي التجا کي، ملکہ نے "کارمین سلوا" سے رحم کي درخواست کي، بااین ہمہ شاہ فرڈنینڈ کے نزدیک یہ شکست نہیں بلکہ انتہائي ماندگي ہے، قومي صلح نامے میں ارشاد ہوتا ہے:

"ہم تھک کے چور ہوگئے ہیں، مفتوح نہیں ہوے !" معلوم نہیں شکست کسے کہتے ہیں ؟

اسي حکمنامے میں بلقان کي دوسري ریاستوں پر ترعلانیہ "غداري" کا الزام لگایا جا رہا ہے لیکن رومانیا کے متعلق زبان حکم خاموش ہے - شاہ رومانیا نے بلغاریا کي صلح جویانہ روش پر شاہ فرڈیننڈ کو تحسین و آفرین کا جو تار بھیجا تھا، اسکے جواب میں تو فرڈیننڈ نے یہ اقرار کیا ہے کہ اس خونریز جنگ یا بلغاریا کي کشمکش حیات و ممات کا خاتمہ رومانیا ہي کي قابل قدر مساعي کا نتیجہ ہے - مگر فوج جسکو بلا واسطہ ان تمام مصائب سے دوچار ہونا پڑا ہے رومانیا سے سخت خار کھا رہي ہے، وہ کہتي ہے کہ "اس عجز و درماندگي تک اسے رومانیا ہي نے پہنچایا -"

فوجیں اپنے اپنے مقامات پر واپس جا رہي ہیں، صوفیا کي فوج ۱۹ کو صوفیا پہنچ گئي، شاہ فرڈینینڈ بنفس نفیس سب کے آگے آگے چلے مگر اس شان سے کہ جواہر نگار تاج کے بدلے پتوں کا ہار زیب سر تھا۔ کہ وحشت و ہمجیت اور درندگي، کي طرح یہ بھي ایک دیرینہ آبائي رسم ہے، پس جب وہ رسمیں نہیں ترک کي گئیں تو یہ کیوں ترک کي جاے ؟

بیان کیا جاتا ہے کہ زندہ قوموں کي طرح مصائب نے بلغاریوں کے جذبات کو پامال نہیں کیا، وہ نہایت سختي کے ساتھہ ان مصائب کے خلاف برانگیختہ ہو رہے ہیں - آنے کو تو فوج شرمناک شکست و ہزیمت کي وجہ سے خاک بر سر آئي ہے مگر باایں ہمہ اہل وطن نے پوري وطن پرستانہ گرمجوشي کے ساتھہ پھولوں کي بارش اور تالیوں کے خروش سے اس کا استقبال کیا -

بلغاریوں کي سبعیت و درندگي نے غیر بلغاري بلقانیوں کے دلوں میں اسدرجہ نفرت و عداوت اور ہیبت و دہشت پیدا کردي ہے کہ اب انکے نزدیک بلغاریوں کي محکومي سے سخت تر کوئي عذاب ہي نہیں، صلح نامہ بخارست کي رو سے جو جو مقامات بلغاري حکومت کے تحت تصرف آنے والے ہیں وہاں کے تمام غیر بلغاري اپنے ہاتھہ سے، اپنے مکانات تو ایک طرف رہے، اپنے معابد و مساجد تک میں آگ لگا لگا کے بھاگ رہے ہیں، بے کس مسلمانوں کا تو ذکر ہي کیا ؟ البتہ یونانیوں کي مدد کے لیے انکي حکومت کمربستہ ہے - مگر مہاجرین، کي کثرت کا یہ عالم ہے کہ مخصوص انتظام کے باوجود بھي حکومت کافي مدد پہنچانے سے عاجز ہے -

اس سلسلہ میں یہ خبر بھي قابل ذکر ہے کہ ادرنہ کے مسلمانوں، یہودیوں، ارمنیوں اور یونانیوں نے مل کر ایک وفد انگلستان اس غرض سے بھیجا ہے کہ ان کو ہلال کے سایے سے نکال کے ان بلغاري بھوکے بھیڑیوں کے رحم پر نہ چھوڑدیا جائے بلکہ ہلال ہي کے زیر سایہ رہنے دیا جائے - وفد کا بیان ہے کہ وہ وزارت خارجیہ کے سامنے کاغذات اور عکسي تصاویر کے ذریعہ سے ان انسانیت سوز مظالم کا نقشہ کھینچیگا جو بلغاریوں نے کیے ہیں -

مگر سوال یہ ہے کہ کیا انگلستان کو انکا علم نہیں ؟ کیا اس نے یوروپین نامہ نگاروں کی چٹھیاں نہیں پڑھیں ؟ کیا اس نے وہ پمفلٹ نہیں پڑھے جو عثماني کمیٹي نے شائع کیے ہیں ؟ پھر کیا وہ رپورٹ بھي نہیں پڑھي جو برطانی قونصل نے بھیجي تھي اور جسکي اشاعت کي دھمکي دے کر بلغاریوں سے صلحنامہ پر دستخط کرائے گئے تھے ؟ پس اگر ان جگر سوز اور دلگداز تحریروں سے اسکا دل نہ پسیجا تو کیا اب چند عکسي تصاویر اور کاغذات سے یہ پتھر موم ہوجائیگا ؟ کیا گلیڈسٹون کے "اصول زریں" کا نقض انگلستان کو گوارا ہوگا ؟ کیا انگلستان یہ دیکھلیگا کہ ادرنہ پر علم صلیب کے بلند ہونے کے بعد ہلال کا پرچم لہرائے - ؟ ...... امید خواہ کتنے ہي خوش گوار خواب دیکھے مگر گذشتہ تجربہ کي راے نہایت تلخ ہے -

مسألۂ البانیہ

البانیہ اور جزائر ایجین کي قسمت کا کیا فیصلہ ہوا ؟ اس پر سر ایڈورڈ گرے نے دیوان عام میں ایک حد تک روشني ڈالي، انھوں نے بتاکید کہا کہ "سفراء کي مؤتمر البانیہ اور جزائر ایجین کے متعلق جو اسکے اجتماع کا مقصد اصلي تھي ایک اتفاق تک پہنچ گئي ہے، ایک بین الاقوامي مجلس ترتیب دیجائیگي، جو البانیہ کے لیے ایک ایسي خود مختار قائم کریگي جو دول کے انتخاب کردہ شہزادے کے ماتحت ہوگي" - انھوں نے بتایا کہ "بحري نقطہ نظر سے برطانیہ کو جزائر ایجین سے خاص طور پر دلچسپي تھي - ہماري پوزیشن یہ ہے کہ انمیں سے کوئي جزیرہ بھي کسي بڑي سلطنت کے پاس نہ جائے، اسمیں ذرا شک نہیں کہ ترکی جب عہد نامہ کا اپنا حصہ پورا کردیگي تو اطالیا فوراً جزائر مقبوضہ خالي کردیگي"

اس سلسلہ میں انھوں نے اپنا روے سخن تھریس کے دوبارہ قبضہ ترکی کی طرف بھي پھیرا، انھوں نے تسلیم کیا کہ "بلقان کي تمام ریاستوں نے صلحناموں اور عہد ناموں کے ساتھہ بے پروائي کي اور اس لیے اگر مجرم ہیں تو ترکي اور ریاستہاے بلقان دونوں، بلکہ موخرالذکر زیادہ، کہ ابتداء انھیں نے کي، والبادي اظلم، مگر تاہم انذار و تہدید کے لیے آپ نے صرف ترکي کو انتخاب کیا اور فرمایا کہ "اگر ترکي نے دول کے نصائح کو منظور نہ کیا تو مالي مشکلات یا دول میں سے کسي کي طرفسے مسلح مداخلت، غرض کسي نہ کسي طرح مصائب و آفات کا سامنا کرنا پڑیگا" -

الہلال

۱۷ رمضان ۱۳۳۱ ہجری

وقت است کہ وقت بر سر آید

(۱)

کشف ساق سے قرآن کا مدعا کیا ہے؟

جس وقت کا کھٹکا تھا وہ وقت آگیا آخر ' قدرت کاملہ نے اسلام پر کفر کے غالب ہونے کے جو علامات بتائے تھے ' ایک ایک کرکے سب پورے ہو رہے ہیں ' ارباب اقتدار ہم سے مداہنت کے خواہشمند ہیں اور ہم اُن کی غرض پوری کرتے ہیں ' وہ قسمیں کھاتے ہیں ' حلف اُٹھاتے ہیں ' قانون بناتے ہیں ' مذہبی احترام کا پیغام سناتے ہیں کہ عبادت گاہیں قائم رہینگی ' عبادتیں قائم رہینگی ' شعائر اللہ قائم رہینگے ' مگر کوئی ایک چیز بھی قائم نہیں رہنے پاتی ' قول و قرار کرتے ہیں ' ہر بار اُس کا اعادہ کرتے ہیں ' اور ہر موقع پر اُس کو یاد دلاتے ہیں ' ہم جانتے ہیں کہ یہ وعدے وفا ہونے والے نہیں ' یہ عہد توڑنے کے لیے باندھے گئے ہیں ' یہ قانون نسخ و ترمیم کے لیے بنا ہے ' یہ اعلان اخفاے حقیقت کے لیے ہوا ہے ' اس اقرار سے ضرورت کے وقت انکار کی ادائیں بھی نکل سکتی ہیں ' سب کچھ ہے ' مگر اس پر بھی ہم اُن پر اعتماد کرتے ہیں ' اُن کی بات مانتے ہیں ' اُن کا حکم مانتے ہیں ' اُن کی اطاعت کرتے ہیں ' اور اُن کی خاطر سے اس حقیقت کو بھی نظر انداز کردیتے ہیں کہ واقعات و حوادث کی جو لوگ صریح تکذیب کرتے ہوں ' منع خیر پر آمادہ ہوں ' تعدی و تطاول میں حد سے بڑھ گئے ہوں ' احکام اسلام کو پرانے ڈھکوسلے سمجھ رہے ہوں ' چاہتے ہوں کہ تمام دنیا پر اُنھیں کا تسلط بیٹھ جائے ' سارا زمانہ اُنہیں کا حلقہ بگوش رہے ' اور تسلط و اقتدار کے دائرے سے کوئی غریب مسکین آدمی بھی مستثنے نہ رہنے پائے ' ایسے لوگوں کی اطاعت ممنوع ہے ' اور اگر ہم خود اس حکم کی اطاعت کرینگے تو ہمارا بھی وہی حشر ہونے والا ہے جو ان سرکشوں کا ہوگا -

خطرات فراہم ہو رہے ہیں ' دل بیٹھا جا رہا ہے ' گھٹائیں چھا رہی ہیں ' مطلع مکدر ہے ' کڑک اور کوندے کی پیشگوئی سننے والے کان بہرے ہوگئے ہیں ' طوفان احساس کو روکنے کے لیے آگ اور تلوار سے بند باندھے جا رہے ہیں ' جذبات کا اظہار معصیت ہے ' جرم ہے ' گناہ ہے ' اکبر الکبائر ہے ' وہ پاک ہستیاں محل نقد میں کیوں کر آسکتی ہیں جن کے رنگ و روغن خون میں نہا نہا کے نکھرے ہیں ' وہ جو کہیں حق ہے ' جو کریں عدل ہے ' من حیث خرجت فول وجہک شطرہم ولا تکن اول کافر بہم -

آنے والی خطرناک گھڑی کی ساقیں کھل چکی ہیں ' بصارتیں جھک گئی ہیں ' اب چہروں پر ذلت کا چھا رہنا باقی ہے ' " سن لیجیو کہ وہ بھی مساوات ہوگئی " یہ کوئی فرض و حدس یا ظن و تخمین کی باتیں نہیں ہیں ' ان کی پیش خبری خود کلام الہی میں موجود ہے ' سورۂ قلم میں ہے :

فستبصر و یبصرون ' بایکم المفتون ؟ ان ربک ہو اعلم بمن ضل عن سبیلہ و ہو اعلم بالمہتدین -

عن قریب تم بھی دیکھ لوگے اور یہ کفار بھی دیکھ لینگے کہ تم دونوں فریقوں میں کون سا فریق مخبوط ہے ؟ بے شک تمہارا پروردگار ہی اُن لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اُس کے رستے سے بھٹکے ہوئے ہیں ' اور وہی اُن لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ راست پر ہیں -

فلا تطع المکذبین ' ودوا لو تدہن فیدہنون ' ولا تطع کل حلاف مہین ' ہماز مشاء بنمیم ' مناع للخیر معتد اثیم ' عتل بعد ذلک زنیم ' ان کان ذا مال و بنین ' اذا تتلی علیہ ایاتنا قال : اساطیر الاولین ' سنسمہ علی الخرطوم

تم جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کرنا ' نہ اُن کے کہے میں آجانا ' وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ تم مداہنت کرو اور ڈھیل دو تو وہ بھی ملائم پڑجائیں ' خبردار ! تم کسی ایسے کی اطاعت نہ کرنا ' اور نہ اُس کی بات ماننا ' جو بہت ساری قسمیں کھاتا ہے ' آبرو باختہ ہے ' لوگوں پر آوازے کسا کرتا ہے ' چغلیاں لگاتا پھرتا ہے ' اچھے کاموں سے لوگوں کو روکتا ہے ' حد سے بڑھ گیا ہے ' بدکار ہے ' اکھڑ ہے ' اور ان عیوب کے علاوہ بد اصل بھی ہے ' اس بنا پر کہ وہ مال و اولاد والا ہے ' جب ہماری آیتیں اُس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ " یہ تو اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں " اچھا ! دیکھو تو ! ہم عن قریب اُس کے ناک پر داغ لگائینگے -

انا بلوناہم کما بلونا اصحاب الجنۃ اذ اقسموا : لیصرمنہا مصبحین ' ولا یستثنون ' فطاف علیہا طائف من ربک وہم نائمون ' فاصبحت کالصریم '

جس طرح ہم نے ایک باغ والوں کو آزمایا تھا اُسی طرح ہم نے ان کافروں کی بھی آزمایش کی ہے ' اُن باغ والوں نے قسمیں کھائی تھیں کہ " صبح ہوتے ہی ہم اُس کے میوے ضرور توڑینگے ' اور اس میں کوئی استثنا بھی نہ ہونے پائیگا " وہ سوتے کے سوتے ہی رہے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے باغ پر ایک ایسی بلا چھا گئی کہ صبح ہوتے ہوتے وہ بالکل ہی خالی رہ گیا ' جیسے کوئی سارے میوے توڑ لے گیا ہو '

فتنادوا مصبحین ' ان اغدوا علی حرثکم ان کنتم صارمین ' فانطلقوا وہم یتخافتون ' ان : لا یدخلنہا الیوم علیکم مسکین '

سویرے جب وہ لوگ اُٹھے تو ایک دوسرے کو آواز دی کہ " تم کو میوے توڑنے ہیں تو اُٹھو ! تڑکے سے باغ میں جا پہونچو " لوگ اُٹھے اور چل کھڑے ہوئے ' آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے کہ " دیکھنا ! آج کوئی غریب آدمی باغ کے اندر تمہارے پاس نہ آنے پائے "

وغدوا علی حرد قادرین ' فلما رأوہا قالوا : انا لضالون ' بل نحن محرومون ' قال اوسطہم : الم اقل لکم لولا تسبحون ؟ قالوا سبحان ربنا انا کنا ظالمین -

غرض یہ سمجھ کر کہ بس اب جاتے ہی سارے میوے توڑ لینگے ساز و سامان سے چلے اور سویرے پہونچ گئے ' باغ کو جب دیکھا کہ اُجڑا پڑا ہے تو کہنے لگے کہ " معلوم ہوتا ہے ہم راستہ بھول گئے ' نہیں راستہ تو یہی ہے ' ہماری قسمت ہی پھوٹ گئی " آخر اُن میں جو شخص سب سے اچھا تھا اُس نے کہا کہ " میں تم سے کہتا نہ تھا کہ خدا کی تسبیح و تقدیس کیوں نہیں کرتے ؟ " ناچار سب کو اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا کہ " ہمارا پروردگار پاک ہے ' ہمیں ظالم تھے "

فاقبل بعضہم علی

یہ سب ہوچکا تو اُن میں ہر ایک

پل پرسے گزرنا پڑیگا ' جو ایماندار ہونگے وہ تو انوار الہیہ کی روشنی میں اس مسافت کو طے کرینگے ' مگر اہل کفر کے لیے روشنی کہاں؟ من لم یجعل اللہ لہ نوراً فمالہ من نور' بے چارے پل پرسے کٹ کٹ کے گرنیگے اور دوزخ میں پڑینگے -

اسلام کے علمی زمانے • ں ان روایتوں کے اخذو رد میں کافی بحث ہوچکی ہے ' لیکن جب روایتیں ہی سرے سے مقطوع الاسانید ہوں ' متحتم الوضع ہوں' بدیہی البطلان ہوں ' صدوق وثقہ رواۃ نہ رکھتی ہوں ' تو ان کو روایت سمجھنا اور ان سے استدلال کرنا ہی غلط ہے' خوش فہموں کو اسلام پر اعتراض کرنے کے لیے اگر انہیں روایتوں کا سہارا ہے ' تو اہل نظر کو جواب دینا کیا ضرور ہے ؟

گو تو خوش باش کہ ماگوش بہ احمق نہ کنیم

(۲)

کشف ساق کے الفاظ ادبیات عرب میں کس معنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں ؟ اس حقیقت کو سمجھنے کے لیے پہلے دو خاص مقدمے ذہن نشین کر لینے چاہئیں :

(۱) ہر زمانے ' ہر ملک ' ہر قوم ' اور ہر زبان کے خاص خاص محاورے ہوتے ہیں' روحانیت کے ساتھہ کمال اتصال کو تورات کے محاورے میں خدا سے لڑنے اور کشتی کرنے سے تعبیر کرتے ہیں' قرآن ترحم و اشفاق کو آسمان کا رونا کہتا ہے' اردو میں انکار کے لیے کانوں پر ہات رکھنا مستعمل ہے' حریفوں کو پامال کرنے کے لیے ایران کے قدیم محاورے میں " دشمن گزائی " کا استعمال تھا ' اعتلاء و اقدام کے لیے " بازو برافراختن " کہتے تھے ' و نحو ذلک ' ان سب میں محاورے کے اطلاق کو دیکھتے تھے ' الفاظ کے اصلی معنی سے بحث نہ تھی -

(۲) اسلوب تعبیر کی دو حیثیتیں ہیں (الف) حقیقت (ب) مجاز ' محل حقیقت و مجاز میں مختلف مناسبتیں ہوا کرتی ہیں' جن سے ایک ہی لفظ جو پہلے کسی اور معنے کے لیے مستعمل تھا اب ایک جداگانہ معنے میں استعمال ہوسکتا ہے ' قرآن کریم ایک خاص مقام پر کہہ رہا ہے :

ما یکـــون من نجوی	جہاں کہیں تین شخص گرم راز و نیاز
ثلاثـــة الاهـــو رابعهـــم'	ہوں وہاں ان کا چوتھا خدا ہے' پانچ
ولاخمسة الاهوسادسهـــم'	ہوں تو ان کا چھٹا شریک خدا ہے'
ولا ادنی من ذلـــك	اس سے کم یا زیادہ جس تعداد میں
ولا اکثر الا هو معهـــم	بھی ہوں خدا ان کے ساتھہ ہے -

یہ حقیقت اس مجاز سے وابستہ تھی کہ تین ہم صحبتوں کا چوتھا شریک اور پانچ شرکاے مجلس کا چھٹا جلیس ان کے مکالمے سے آگاہ ہوتا ہے' ان کی رازداریاں اس پر منکشف ہوسکتی ہیں ' اور وہ ان کے خفایاے امور کو سن اور سمجھہ سکتا ہے ' آیت کا بھی یہی مدعا تھا ' اور اس کے لیے اس سے بہتر اسلوب ممکن نہ تھا -

ایک دوسری آیت میں ہے :

واعلموا ان اللہ یحـــول	خوب جان رکھو کہ انسان اور اس کے
بیـــن المـــرء وقلبـــه	دل کے مابین خدا حائل ہوجایا کرتا ہے -

دل اور جسم کے مابین حائل ہونے والے سے بڑھکر اور کون ہے جسے مخفی نیتوں کا حال معلوم ہوسکے ؟ یہاں بھی جناب الہی کی بھی غرض تھی ' لہذا حقیقت اس مجاز کے لباس میں نمودار ہوی -

ایک اور موقع پر ہے :

واللہ لا یستحیی مـــن	خـــدا کو اظہـــار حق میں کوئی شـــرم
الحق	نہیں -

شرم (حیا) کی حقیقت یہ ہے کہ طبیعت میں ایک ایسا انکسار و انفعال پیدا ہو کہ ارتکاب قبایح سے نفس کو روک دے ' ظاہر ہے کہ شان الوہیت اس حقیقت سے نہایت ارفع ہے ' لیکن تجوز کے لیے یہاں ایک مجازی مناسبت موجود تھی ' یعنی شرمیلی طبیعتیں جس چیز سے حیا کرتی ہیں اس کو ترک کردیا کرتی ہیں ' اس طریق تعبیر کو لے کر قرآن نے بتایا کہ شرم کرنے والے تو شرم کی بات کو ترک کردیتے ہیں ' مگر خدا کی بارگاہ اس سے بہت پرے ہے ' وہاں حقیقت حیا کی سمائی نہیں کہ حیا کرنے والوں کی طرح وہ بھی اظہار حق کو چھوڑ بیٹھے -

ایک مشہور آیت ہے :

الرحمن علی العرش استوی	خدا تخت پر کھڑا ہوا -

کھڑے ہونے (استواء) کی حقیقت میں استیلاء کا مجاز مضمر تھا ' اب بھی محاورے میں کہتے ہیں : بلغاریا کا تخت متزلزل ہوگیا ' یعنی اس کے استیلاء میں ضعف آگیا ' پہلی صدی کا ایک عرب شاعر کہتا ہے :

قد استـــوی بشـــر علی العراق	من غیـــر سیف ودم مهـــراق
عہـــد اموی کا رکن سلطنت	بغیر اس کے کہ تلوار چلائے یا
(امیر بشر) عراق کے تخت پر	خون بہائے
کھڑا ہوگیا	

قرآن کو بھی یہ حقیقت اسی مجاز کے اسلوب میں نمایاں کرنی تھی -

سورۂ رحمان کی ہیبت ناک وعید ہے :

سنفرغ لکم ایها الثقلان	اے دونوں جماعتو ! ہم عن قریب تمہارے لیے خالی ہوکر فراغت کیا چاہتے ہیں -

فارغ ہونے اور خالی ہو بیٹھنے کی حقیقت اس مجاز نے منقسم کر دی کہ جن لوگوں کے مشاغل کثیر ہوتے ہیں وہ کوئی خاص مہتم بالشان کام کرنا چاہیں تو اس مشغولیت کے عالم میں خاطر خواہ نہ کرسکینگے ' اس کے لیے انہیں ایک مخصوص وقت نکالنا ہوگا ' مفہوم کو دل نشین بنانے کے لیے قرآن کریم نے بھی اس تجوز کو لے لیا کہ لوگو ! خبردار رہو ' تمہارا حساب کرنے کے لیے ہم عن قریب ایک خالی وقت نکالنے کو ہیں کہ اچھی طرح محاسبہ ہو اور کافی امتحان و اختبار ہو جائے -

(۳)

کشف ساق سے مراد کیا ہے ؟ علامہ ابن جریر اس کا جواب دیتے ہیں :

قال جماعة من الصحـــابة	مفسرین صحابہ و تابعین کی ایک
والتـــابعین من اهـــل	جماعت کا قول ہے کہ آیت " وہ
التـــاویل : یبدو من امر	دن جب ساق کھلیگی " کے معنے
شـــدید ...... وکان ابن	یہ ہیں کہ امر شدید ظاہر ہوگا ......
عباس یقـــول : کان اهل	عبد اللہ بن عباس اس کی مثال
الجـــاهلیة یقولون شمرت	میں کہا کرتے تھے " عہد جاہلیت کا
الحرب عن ساق (۱)	محـــاورہ تھا کہ جنگ نے اپنی
وعن عکـــرمة فی قوله	ساق سے ازار کو اٹھالیا " یعنی پوری
یکشف عن ساق ' قال :	طرح لڑائی چھڑ گئی (۱) ...... عکرمہ
هو یوم کرب ' وذکـــر عن	سے بھی اس آیت کی تفسیر میں

(۱) تفسیر ابن جریر - ج ۲۹ ص ۲۱

بعض یتلاومون ' قالوا : یا ویلنا انا کنا طاغین ' عسی ربنا ان یبدلنا خیراً منها ' انا الی ربنا راغبون '

شخص دوسرے کے مونہہ پر ملامت کرنے لگا کہ " افسوس ! ہمیں حد سے بڑھ گئے تھے ' شاید ہمارا پروردگار اس کے بدلے کوئی اس سے اچھا باغ ہم کو عنایت کرے ' اب ہم اپنے پروردگار ہی کی طرف رجوع ہوتے ہیں "

کذلک العذاب ' ولعذاب الاخرة اکبر ' لو کانوا یعلمون

ظالموں پر ایساہی عذاب اترتا ہے ' اور انجام کار جو عذاب نازل ہونے والا ہے ' اگر اس کی حقیقت جان لیں تو معلوم ہوگا کہ وہ اس سے بھی بڑا اور بہت بڑا عذاب ہے -

ان للمتقین عند ربهم جنات نعیم

جن لوگوں میں تقوے (اسلامی کیرکٹر) ہے ان لوگوں کے لیے بے شک ان کے پروردگار کے پاس نعمت اور برکت والے باغ ہیں -

أفنجعل المسلمین کالمجرمین ؟ مالکم کیف تحکمون ؟ ام لکم کتاب فیه تدرسون ان لکم فیه لما تخیرون ؟ ام لکم ایمان علینا بالغة الی یوم القیامة ان لکم لما تحکمون ؟ سلهم : ایهم بذلک زعیم ؟ ام لهم شرکاء ؟ فلیأتوا بشرکائهم ان کانوا صادقین ؟

کیا ہم مسلمانوں کو گناہ گاروں کے برابر کردینگے ؟ تم لوگوں کو کیا ہوگیا ہے ؟ کیسے حکم لگایا کرتے ہو ؟ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں پڑھتے ہو کہ جو تم پسند کروگے وہی تمہیں ملیگا ؟ یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو روز قیامت تک چلی جائینگی کہ تم جس چیز کی فرمایش کروگے وہی تمہارے لیے موجود کردی جائیگی ' ان لوگوں سے پوچھو کہ ان میں کون اِس کا ذمہ دار ہے ؟ کیا ان لوگوں کے اور بھی شرکاے خدا ہیں ؟ اگر ہیں اور یہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو لائیں حاضر کریں ؟

یوم یکشف عن ساق و یدعون الی السجود فلا یستطیعون ' خاشعة ابصارهم ترهقهم ذلة ' وقد کانوا یدعون الی السجود وهم سالمون

وہ دن آنے والا ہے جب کہ ساق کھلیگی اور ان لوگوں کو سرنگندگی کی دعوت دی جائیگی ' مگر اُس وقت ان میں اتنی قدرت و استطاعت کہاں ؟ اُن کی آنکھیں جھکی ہونگی ' صورتوں پر ذلت چھارہی ہوگی ' یہ وہی لوگ ہیں کہ پہلے جب انہیں سرجھکانے کو کہا جاتا تھا تو اُس وقت یہ اچھے خاصے صحیح و سالم تھے -

فذرنی و من یکذب بهذا الحدیث ' سنستدرجهم من حیث لا یعلمون و املی لهم : ان کیدی متین '

ہم کو اور ان لوگوں کو جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں ' اپنے اپنے حال پر رہنے دو ' ہم اسطرح پر کہ انہیں خبر بھی نہو آہستہ آہستہ ان کو کھینچتے اور ڈھیل دیتے چلے جارہے ہیں ' بے شک ہماری تدبیر نہایت پختہ و مستحکم ہے -

ام تسألهم اجراً فهم من مغرم مثقلون ؟ ام عندهم الغیب فهم یکتبون ؟ فاصبر لحکم ربک ' ولا تکن کصاحب الحوت اذ نادی ربه وهو مکظوم '

یہ بات کیا ہے ؟ یہ اس قدر سرگراں کیوں ہیں ؟ کیا تم ان سے کسی بات کی اُجرت مانگتے ہو کہ اُس کے تاوان سے یہ دبے جارہے ہیں ؟ یا ان کے پاس غیب کی خبریں آتی ہیں اور یہ اُنکو لکھہ لیا کرتے ہیں ؟ بہرحال تم اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں ثابت قدم بنے بیٹھے رہو اور اُس مچھلی والے کی

لولا تدارکه نعمة من ربه لنبذ بالعراء وهو مذموم فاجتباه ربه فجعله من الصالحین (۶۸ : ۲ — ۲۷)

طرح نہ ہوجاؤ جس نے مغموم ہوکر خدا کو آواز دی تھی ' پروردگار عالم فضل و کرم اگر اُس کی دستگیری نہ کیے ہوتا تو بڑے برے حالوں فضاے زمین پر پھینکا ہوا پڑا رہتا ' لیکن پروردگار کو بندہ نوازی منظور تھی ' اُس نے نوازش کی اور پھر اپنے صالح بندوں میں (جو نیک و بہتر زندگی بسر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں) اُس کو شامل کرلیا -

(۱)

کشف ساق (پنڈلی کھولنے) کی تشریحی کیفیت کیا ہے ؟ روایتوں میں ہے :

(۱) قیامت کے دن مخلوقات کے روبرو خدا ممثّل ہوگا ' مسلمان سامنے سے گزرینگے ' سوال ہوگا : تم کس کی عبادت کرتے ہو ؟ کہینگے : خدا کی ' خطاب ہوگا : تم خدا کو پہچانتے ہو ؟ کہینگے : پہچنوائیگا تو کیوں نہ پہچانینگے ' یہ سن کر خدا اپنی ساق کھول دیگا ' جتنے مسلمان ہونگے دیکھتے ہی سجدے میں سر جھکا دینگے ' منافقین کا گروہ سر جھکانا چاہیگا تو پیٹھہ سخت ہوجائیگی ' یہ فرق امتیازی مسلمانوں کو منافقوں سے متمائز کردیگا (۱)

(۲) قیامت کے دن کفار و مشرکین کے روبرو اُن کے بت لائے جائینگے کہ دیکھو تم انہیں کو پوجتے تھے ' اب انہیں کے ساتھہ جاؤ دوزخ میں جلو ' پھر مسلمانوں کی نوبت آئیگی ' خدا اپنی ساق اُن کے لیے کھول دیگا ' سب کے سر جھک جائینگے ' منافقین سجدہ نہ کرسکینگے اس لیے جہنم میں گھر بسائینگے (۲)

(۳) اهل قیامت خدا کے روبرو چالیس برس تک ٹکٹکی باندھے کھڑے رہینگے ' برہنہ سر ' برہنہ پا ' برہنہ جسم ' غرق عرق ' چالیس برس تک اسی عالم میں رہینگے مگر کوئی بات تک نہ کرینگے آخر میں خدا کی ساق کھل جائیگی اور پیشانیاں وقف سجود ہوجائینگی (۳)

(۴) قیامت میں منادی ہو گی کہ ہرگروہ اپنے اپنے سرگروہ کے ساتھہ ہولے ' بت پرست بتوں کے ساتھہ ' باطل پرست اپنے اپنے بے حقیقت پیشواؤں اور دیوتاؤں کے ساتھہ ہولینگے ' اور سب آگ میں جھونکے جائینگے ' خاصان بارگاہ جب باقی رہینگے تو خدا اپنی صورت بدل دیگا ' ساق کھل جائیگی ' اور منافقین کے علاوہ تمام اهل اسلام سربسجود ہو جائینگے (۴)

انہیں روایتوں میں اُس عجیب و غریب پل (صراط) کا تذکرہ بھی ہے جو تلوار سے زیادہ تیز اور بال سے زیادہ پتلا ہوگا ' جہنم کے زبانے شررافشانی کررہے ہونگے ' آگ کا دریا لہریں ماررہا ہوگا یہ پل اُسی کے وسط میں ہوگا جس کو عبور کرنے پر باغ بہشت کی فضا ملیگی ' تاریکی قیامت کی محیط ہوگی ' اس عالم میں

(۱) محمد بن بشار قال ثنا سفیان عن سلمة بن کهیل قال ثنا ابو الزهراء عن عبد الله قال یتمثل الله للخلق یوم القیامة الخ

(۲) یحیی بن طلحة الیربوعی قال ثنا شریک عن الاعمش عن المنهال بن عمرو عن عبد الله بن مسعود قال الخ

(۳) ابو کریب قال ثنا الاعمش عن المنهال بن قیس بن سکن قال حدث عبد الله و هو عند عمر یوم یقوم الناس لرب العالمین قال الخ

(۴) موسی بن عبد الرحمن المسروقی قال ثنا جعفر بن عون قال ثنا هشام بن سعد قال ثنا زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان یوم القیامة الخ

و هذه الروایات بعضها واهیة و بعضها من ضعاف الاخبار ' لایثبت منها حقیقة ولایسمن ولا یغنی من جوع ' وقد اکتفینا علی سرد مصادقها حاذفا للفضول و الله یقول الحق وهو یهدی السبیل -

مقالات

میں کون ہوں ؟ ؟

افحسبتم انما خلقناکم عبثا و انکم الینا لا ترجعون ؟ فتعالی اللہ الملک الحق - لا الہ الا ہو ‘ رب العرش العظیم

(از جناب عبد الغفار صاحب اختر - بي - اے - ملیگ)

میں کون ہوں ؟ اور کیوں اس دنیا میں آیا ہوں ؟ کس قدر مشکل سوالات ہیں - مگر جب کبھي مجھے اس جسم خاکي کي غور پرداخت اور اس دوروزہ زندگي کے لیے سامان معیشت کے بہم پہونچانے کي مصروفیتوں سے چند لمحے بھي مہلت کے مل جاتے ہیں تو انہیں سوالات کے حل کرنے کي ادھیڑ بن میں مصروف ہوجاتا ہوں - اگرچہ ابتداے آفرینش سے لے کر آج تک ان سوالات کا حل مجھسے ممکن نہیں ہوا ‘ جب تک میں نے اوس رحمان و رحیم اور حکیم و علیم ہستي کے پیغاموں پر ‘ جس نے مجھے ‘ اور جو کچھہ میرے گرد و پیش ہے ‘ سب کو پیدا کیا ہے ‘ اور اس کي حکمت اور اسرار سے خود ہي واقف ہے ‘ کان نہیں دھرا ‘ اوس وقت تک میري ذاتي تحقیقات کا نتیجہ ہمیشہ حیرت اور سرگرداني ہي رہا -

لیکن ان پیغاموں کے منزل الی الناس ہونے کا حق ہي مجکو محض اس وجہ سے حاصل ہوا ہے کہ اس حقیقت کے دریافت کرنے کي فطرتي خواہش مجھہ میں موجود ہے ‘ اور میں تا بمقدور ان سوالات کے حل کرنے کي کوشش بھي کرتا رہتا ہوں - میري نظر محدود ہے ‘ ہو - میں تمام موجودات عالم کے مشاہدہ پر محیط نہیں ہوسکتا ‘ نہ سہي - یہ شرف میرے لیے کیا کم ہے کہ تمام جمادات و نباتات اور کم درجہ کے حیوانات کے مقابل میں صرف میں ہي ایسي قوت کا مالک ہوں کہ اپنے نفس اور اپنے گرد و پیش کي اشیاء کے تعلقات پر غور کرسکوں ‘ اور سلسلۂ علل کي موجودگي کے احساس سے ایک علۃ العلل تک سراغ لے جاؤں - یہ اسي قوت کا کرشمہ ہے کہ میں اس لائق سمجھا گیا ہوں کہ میري ہستي کے بعض رموز کا مجھہ پر انکشاف کیا جائے -

مشہور ہے کہ کسي بستي کے بسنے والوں نے ان سوالات کو بلا امداد انکشافات الہامي کے ‘ حل کرنے کي مستقل کوشش کي تھي ‘ اور معلوم ہوا ہے کہ وہ کسي حد تک کامیابي کي طرف بڑھے بھي تھے ‘ مگر افواہاً یہ سنا گیا ہے کہ وہ خطہ ہي غرقاب کردیا گیا - یہ قصہ خواہ غلط ہو یا صحیح ‘ مجھے اس سے چنداں بحث نہیں ‘ کیونکہ بعض روایات کي ترویج کا منشا ہي یہ ہوتا ہے کہ اون کے ذریعہ سے تمثیلي طور پر حقیقي امور پیش کیے جائیں - علم اس سے کہ وہ روایات واقعے کے صحیح بیانات پر مشتمل ہوں یا نہ ہوں ‘ کوئي خاص خطہ غرقاب ہوا ہو یا نہ ہوا ہو ‘ اس روایت سے اتنا نتیجہ تو ضرور نکلتا ہے کہ یہ معما وہاں والوں سے ابھي حل نہیں ہوسکا تھا کہ وہ لوگ فنا ہوگئے ‘ جنھوں نے اس کي تحقیقات کي طرف اقدام کیا تھا - یہ سعادت ایک ریگستاني جزیرہ نما کے باشندوں کي قسمت میں لکھي تھي کہ جن رموز کو انساني تحقیقات حل کرنے سے عاجز رہي اون کا انکشاف الہامي طور پر وہاں کے باشندوں پر اونہیں کي زمین میں کیا جائے ‘ اور وہاں سے دنیا بھر میں پھیل جائے -

جو قومیں اپني ذہني قوتوں پر حد سے زیادہ بھروسہ کرتي ہیں ‘ جو تخلیق کي حقیقت اور علت غائي کے دریافت کرنے کے لیے صرف اپنے ہي ذہني مکاشفات پر بھروسہ کرلیتي ہیں اور اضطراري طور پر خالق کائنات کے فیضان رحمانیت کي محتاج نہیں ہوتیں ‘ وہ الہامي انکشافات کے مورد اور منزل علیہ ہونے کي حقدار نہیں ہیں -

نیچر جب خالق نیچر سے جدا کرلي جاتي ہے تو وہ تنگ نظر اور حاسد ہوجاتي ہے ‘ اپنے رموز کے کنز مخفي کو کھلي دنیا میں نکالنے والوں سے دست و گریباں ہوجاتي ہے ‘ اور ہر قدم پر یہ کہتي ہے کہ : ان رموز کا جو حصہ تمہارے فہم و ادراک کے اندر آبھي سکتا ہے اوسے بھي الہامات رباني کي مدد سے دریافت کرو ‘ اپني قوت پر صرف وہیں تک بھروسہ کرو جہاں تک کہ تمہارا حق ہے ‘ کیونکہ تمہارا کتم عدم سے عرصہ وجود میں آنا اور پھر فنا ہوجانا یہ ایسے رازوں پر مشتمل نہیں ہے جنہیں تمہارا محدود ذہن دریافت کرسکے -

دنیا میں کس قدر بیشمار قومیں گزریں جن کي ترقي کے اسباب وہي تھے جن سے بعد کو اون کے تنزل کے سامان پیدا ہوگئے ‘ انکا یہ دعوے دھرا ہي رہ گیا کہ ہم اون رموز سے واقف ہوگئے ہیں جو اس عالم کون و فساد میں ترقي اور تنزل کے اسباب عاد یہ قرار دیے جاسکتے ہیں - جب میں ان نمایشوں کو چشم عبرت سے دیکھتا ہوں تو مجھے بے اختیار خاقاني ہند کے یہ پر معني الفاظ یاد آتے ہیں :

موت نے کردیا ناچار وگرنہ انساں
ہے وہ خود بیں کہ خدا کا بھي نہ قائل ہوتا

اللہ اکبر ! انسان کے غرور نفس کو شکست دینے کے لیے کیا کیا سامان مہیا کیے گئے ہیں ؟ اور انساني کمزوریوں کي کس قدر نمایاں نشانیاں موجود ہیں ؟ چشم عبرت واکرنے کي دیر ہے - بازیگر قدرت انسان کو فاعل مختار کا نام نہاد تمغا دے کر ‘ اوسے جد و جہد پر مکلف کرکے ‘ اوس کي محدود قوتوں کا تماشا دنیا کو دکھاتا ہے ‘ لیکن آخر میں اپنے ہي زبردست اور معجزنما ہاتھوں سے ہر کلم کو انجام دے کر تعز من تشاء و تذل من تشاء ‘ بیدک الخیر ‘ انک علی کل شيء قدیر کي حقیقت کا اعتراف کرنے پر انسان کو مجبور کردیتا ہے - انسان خود بیني سے اپني ذات پر حد سے زیادہ بھروسہ کرنے پر آمادہ ہوتا ہے ‘ اور بزعم خود یہ سمجھنے لگتا ہے کہ اوسے نیچر کے رموز سے پردہ اوٹھانے کي قوت عطا کي گئي ہے - لیکن جس قدر وہ اس کوشش میں سرگرم ہوتا ہے اوسي قدر زیادہ حیرت ‘ استعجاب ‘ گم شدگی ‘ اور وارفتگي کے دریاے ناپیدا کنار میں غوطے لگاتا ہے -

ابن عباس انه كان يقرء ذلك: يوم نكشف عن ساق ' بمعني يوم نكشف القيامة عن شدة شديدة ' و العرب تقول كشفت هذا الامر عن ساق اذا صار الى شدة (١)

یہی روایت ہے کہ وہ دن کرب و سختي کا دن هوگا ' ابن عباس اس آیت کو یوں بھي پڑھتے تھے کہ " وہ دن جب هم ساق کھول دینگے " یعني بڑي سختي برپا کرینگے ' جب کوئي بات نہایت سخت هوجاتي ہے تو اهل عرب کہتے هیں " اس بات کي ساق کھل گئي " (١)

عزبن عبد السلام لکھتے هیں :

هو مجاز عن مبالغته في حساب اعدائه و اهانتهم و خزيهم و عقوبتهم ' فان العرب يقولون لكل من جد في امر و بالغ فيه : كشف عن ساقه ' و اصله ان من جد في عمل من الاعمال ' حرب او غيرها ' فانه يشمر ازاره عن ساقه كيلا يعوقه عن جده و سرعة حركته فيما جد فيه (٢)

آیت کے معنے مجازي هیں ' مراد یہ ہے کہ دشمنان خدا کے معاسبہ و تذلیل و رسوائي و تعذیب میں مبالغہ هوگا ' جب کوئي شخص کسي کام میں نہایت مبالغے کے ساتھہ کوشش کرتا ہے تو اهل عرب کہتے هیں " اُس نے اپني ساق کھول دي " اس کي اصلیت یوں ہے کہ جب کوئي شخص کسي بڑے کام میں سرگرم هوتا ہے ' خواہ جنگ هو یا کوئي اور کام هو ' تو ازار کو اوپر چڑھا لیتا ہے کہ تیزي و سرگرمي کے ساتھہ جو کام کرنا چاهتا ہے اس میں حرج واقع نہ هو (٣)

اس تشریح نے یہ حقیقت بھي واضح کردي کہ حدیث میں دامن جھاڑتے هوئے چلنے کي نسبت جو وعید وارد ہے کہ : من جر ازاره بالخيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة (جو شخص غرور و تکبر سے تہ بند کے دامن جھاڑتے هوے چلیگا قیامت میں خدا اُس کے جانب ملتفت نہ هوگا) کا مفہوم اس ممانعت هي پر حاوي نہیں ہے کہ تہ بند یا عبائیں یا پاجامے اس قدر نیچے نہ پہننے چاهئیں کہ مونڈهوں قدم تک کو چھپا لیں اور زمین پر لوٹتي چلیں ' بلکہ اس کے ساتھہ یہ مدعا بھي مضمر ہے کہ مسلمان کو مغرور نہ هونا چاهیے اور نہ فرط غرور سے اُس کے لیے غافل رهنا زیبا ہے ' خدا کتنی هي دولت دے ' کیسي هي ثروت ملے ' کتني کچھہ منزلت بلند هو ' مگر اُس کو هر حال میں هوشیار رهنا لازم ہے کہ جب کبھي اور جہاں کہیں مشکلیں پیش آنے والي هوں وہ اُن کے حل کرنے کے لیے پہلے سے آمادہ و مستعد رہے - عہد جاهلیت کے مشہور سخن سنج (درید بن الصمة) کے کلام میں یہي مفہوم مخفي ہے :

کمیش الازار خارج نصف ساقه -

ورنہ کون کہسکتا ہے کہ وہ اهل عرب جن کو ارتداد گوارا تھا ' ترک ملک و مال گوارا تھا ' دوہ عمریہ کا مقابلہ گوارا تھا ' مگر تہ بند کا ٹخنے کے اوپر رکھنا گورا نہ تھا ' وہ نصف ساق کے تہ بند پہنتے رہے هونگے ؟

(٤)

مزید تشریح کے لیے مسئلے کو یوں سمجھنا چاهیے :

(الف) بے شبہہ خدا کے ساق نہیں ہے ' لیکن جنگ کے بھي تو ساق نہیں ہے ' با این همہ اهل عرب کہتے هیں :

كشفت لهم عن ساقها و بدا من الشر الصراح

(١) ابن جریر- ص ٢٤

(٢) الاشارة الي الايجاز في بعض انواع المجاز- طبع قسطنطينيه سنه ١٣١٣ه - ص ١١٠

(جنگ نے اُن لوگوں کے روبرو اپني ساق کھول دي اور صاف و صریح خطرہ نمایاں هوگیا) -

(ب) خطرے کے دانت بھي نہیں هوتے ' مگر ادبیات عرب کا مشہور و معروف شعر ہے :

قوم اذا الشر ابدي نا جذيه لهم
طاروا اليه زرافات و وحدانا

(یہ وہ لوگ هیں کہ جہاں خطرے نے اُنھیں اپنے دانت دکھائے کہ اُس کي جانب دو دو ایک ایک کرکے اُڑ چلے)

(ج) موت کے ناخن بھي تو نہیں هوتے ' مگر ابو ذویب هذلي کہتا ہے :

و اذا المنية انشبت اظفارها الفيت كل تميمة لا تنفع

موت نے جہاں اپنے ناخن مارے کہ پھر تم کسي ٹونے ٹوٹکے کو سود مند نہ پاؤگے -

(د) نرمي و نرم دلي (ذلت) کے بھي تو پر نہیں هوتے جسے نیچے لاسکیں یا اوپر اُٹھا سکیں ' مگر اس آیت میں ہے :

و اخفض لهما جناح الذل من الرحمة

باپ ماں کے لیے مہرباني کے ساتھہ نرمي و ملایمت کے پر نیچے کرو یعني بچھادو -

(ھ) قرآن کے هات بھي تو نہیں هیں ' مگر قرآن خود کہہ رها ہے :

مصدقاً لما بين يديه

قرآن کے دونوں هاتھوں کے بیچ میں جو چیز ہے ' یعني تورات و انجیل جو اُس کے روبرو ہے ' وہ اُس کي تصدیق کر رها ہے -

(و) کفر بھي تو هات نہیں رکھتا ' مگر اُس کے تذکرے میں ہے :

ذلك بما قدمت يداك

یہ کیفیت تیرے دونوں هاتھوں کي لائي هوئي ہے -

(ز) عذاب بھي تو کوئي مجسم هیکل نہیں ہے کہ اُس کے هات پانوں هوں ' مگر قرآن کا بیان ہے :

اني نذير لكم بين يدي عذاب شديد

سخت عذاب کے دونوں هاتھوں کے بیچ میں پڑنے سے میں تم کو ڈراتا هوں

(ح) ملکیت رکھنے والوں میں ایسے لوگ بھي هوسکتے هیں جن کے داهنے هات کٹے هوں یا سرے سے بنے هي نہ هوں ' خدا یہ سب کچھہ جانتا ہے اور پھر بھي کہتا ہے :

او ما ملكت ايمانكم

یا وہ جن کے مالک تمھارے داهنے هات هوے هیں -

واقعہ یہ ہے کہ اُردو زبان کے ایک شاعر کے لیے جب یہ ادبي معذرت قابل پزیرائي ہے کہ :

هرچند هو مشاهدۂ حق کي گفت و گو
بنتي نہیں ہے بادۂ و ساغر کہے بغیر
مقصد ہے نازو غمزہ ولے گفت و گو میں کام
چلتا نہیں ہے دشنۂ و خنجر کہے بغیر

تو اهل نظر کي اس تحقیق پر کیوں نہ لحاظ کیا جائے کہ :

الغرض من هذا انه قد يعبر بالجوارح عن معان لا يصح ان يكون خارجة (١)

غرض یہ ہے کہ تعبیر کلام میں اعضاي جوارح کا تذکرہ کرتے هیں اور اُس سے وہ معاني مراد لیتے هیں جن کا اصل مفہوم سے الگ هونا درست نہیں (١)

(لها بقية صالحة)

[١] كتاب الاشارة - ص ٢٢ ا

كي تربيغ سهني پڑي ' اور يه كم بخت اوسي نعمت كو مصيبت اور اوسي رحمت كو زحمت سے تعبير كرتا هے -

هاں ! اگر تو اپنے مالک كي عطا كي هوئي نعمت كو عدم استعمال اور كاهلي سے كهو بيٹهے گا ' اگر تو اپني قوتوں كو صحيح اعتدال اور امتزاج كے ساتهه كام ميں نه لائيگا ' اگر تيري همت بلند نه هوگي ' اگر تو بزدلي كے ساتهه دنيا ميں اپنے فرائض كے انجام دينے سے جي چرائيگا ' اگر تو تمام مصيبتوں اور تكليفوں كو محض اپنے پروردگار كے ليے ' جس نے تجهے دنيا ميں چند روز رهكر كام كرنے اور اپنے هي طرف انجام كار واپس بلا لينے كے ليے بهيجا هے ' جهيلنے سے دم چرائے گا - اگر تو فاني آلام اور چند روزه مصائب كے مقابله كے ليے اپنے قلب كو آهني بنا كر نه تهكنے والے عزم اور استقلال كے ساتهه ترقي اور نجات كے ليے جو تيري آفرينش كا مدعا اور مقصود هے ' محنت اور سعي كرنا اور نتيجه كو رب العلمين كي ضمانت ميں ديدينا اپنا شعار نه بنا ليگا - هاں ! اگر تو خلافت الهي كي پوري شان اپني هستي ميں نه پيدا كريگا ' تو كوئي وجه نهيں كه تجهے هم پر جو اوس احكم الحاكمين كي بے چوں و چرا فرماں برداري كرنے والي هستياں هيں ' فوقيت اور برتري كا حق ديا جاے -

كوئي دم گزرتا هے كه نيچر كي اونهيں مهيب طاقتوں كے ذريعه سے جن پر تو حاكم بنا كر بهيجا گيا هے ' امر الهي تجهكو هلاک اور فنا كر دے - اس بات پر غره نه كر كه تجهے دنيا ميں مهلت ديگئي هے ' اس ليے كه يهاں تو كامل انصاف هوتا هے ' اگر تو دنياوي طاقتوں پر حكمراني كرنے كي قابليت ركهتا هے تو ' وه ضرور تيرے ليے مطيع و منقاد بنادي جائينگي - ليكن تيري هستي ابدي سعادت كے ليے موزوں اور مناسب بنائي گئي هے ' اور تو دنيا و آخرت دونوں ميں فائز المرام هونے كے ليے پيدا كيا گيا هے - پس اگر تو اپني سعادت كو نهيں حاصل كرسكتا تو تيری هستی کی بقا نا ممكن هے "

اِس آواز كے كانوں ميں پڑتے هي ميري نگاهيں بے اختيار اوٹهكر نيچر كي مهيب اور خوفناک قوتوں پر پڑتي هيں - اون كي غضب آلود نگاهوں سے صاف يه ظاهر هوتا هے كه وه ايک اشارے كي منتظر هيں كه مجهپر ٹوٹ پڑيں اور ميرے ٹكڑے اوڑا ديں - ميرا كليجه خوف سے كانپنے لگتا هے اور ميں خداوند قدير سے پناه كا خواستگار هوتا هوں -

سروش غيبي ميرے كانوں ميں پهر يهي سوالات ڈالتا هے كه ميں كون هوں اور كيوں اس دنيا ميں بهيجا گيا هوں ؟ ميں غور كرتا هوں مگر اس كے حل سے اپنے آپ كو مجبور پاتا هوں - ميں پهر غور كرتا هوں اور ميرا مضطر اور بيقرار دل خداوند قدير كي طرف بے اختيار مجهے رجوع كر ديتا هے - اب ميرے كان ميں نهايت شاندار اور فصيح لهجے ميں يه آوازيں گونجتي هيں :

" اے نا چيز اور بے حقيقت بندے ! تيري نجات اپنے هي نفس كي معرفت پر منحصر هے ' كيونكه اسي سے تو اپنے پروردگار كو پهچان سكتا هے - تو محض ايک بے حقيقت شے سے بتدريج ترقي كركے دل و دماغ ' خيال و زبان ' هاتهه پانوں ' آنكهه ' ناک ' كان والا هوا اور اس درجه تک پهونچا كه اب كائنات پر حكومت كرتا هے ' ليكن يه حكومت تيري اوسي وقت تک هے جب تک تو اپني نوعي حالت كي تكميل ميں كوشاں رهے ' اون ما به الامتياز قوتوں كو جو تيرے اقتدار كا باعث هيں تلف نه هونے دے ' سب سے زياده يه كه تو اپني تخليق كے منشاء كو سمجهے ' اور يه خيال كرے كه اس منتظم اور مربوط كائنات ميں جهاں هر شے كي ايک علت غائي پائي جاتي هے - جب ساري كائنات تيرے ليے وجود پذير هوئي هے ' اور تجهه ميں يه شعور موجود هے كه اپني حقيقت پر غور كرسكے ' تو اس ادراک كا كوئي سبب تو ضرور هو گا ' اور تيري هستي مع اس ادراک كے آخر كسي كے ليے هوگي -

جبكه تو ديكهتا هے كه اسي ادراک كے باعث دنيا و ما فيها تيري كامل تسلي اور راحت كے ليے كافي نهيں هيں تو اس سے ماورا كوئي شے ضرور تيرے ليے محل تسكين هوگي -

ياد ركهه ! كه تو خاص خدا كے ليے هے - تيرا مرنا ' تيرا جينا ' تيرا سونا ' تيرا جاگنا ' تيرا چلنا ' تيرا پهرنا ' تيرا اٹهنا ' تيرا بيٹهنا ' غرض كه تيرے سارے كام اوسي قادر ذوالجلال كے ليے هونے چاهيئں جو تيري تمام طاقتوں كا سهارا ' تيرے سارے علوم و جذبات كا مبدء ' منبع اور مرجع اليه هے - جسپر تو كامل بهروسه كر سكتا هے ' اور جس كے اندر تيري روح تسلي پاسكتي هے "

يه پر معني آواز سنتے هي مجهے ايسا معلوم هوتا هے جيسے كوئي بهولي هوئي باتيں ياد دلاتا هے اور ميرے دل سے هيبت اور خوف كا اثر زائل هو جاتا هے - ميں سوچتا هوں كه كيا يهي وه خداوندي پيغام هے جو خدا كے برگزيده بندوں كے ذريعه سے پهونچايا جاتا هے ؟ ميرا دل گواهي ديتا هے كه بيشک يه وهي پيغام هے

اس يقين كے پيدا هوتے هي لازوال اميد اور ابدي راحت مسكراتي هوئي سامنے آجاتي هيں ' اور غير فاني كاميابي ايک پري تمثال نازنيں كي صورت ميں نمودار هوكر گوشۂ چشم سے مجهے اپني طرف بلاتي هے - محبت بهري نظروں سے ميري طرف ديكهتي اور تبسم كرتي هے ' اور جس قدر ميں آگے بڑهتا هوں اوسي قدر وه بهي ميري طرف كو بڑهتي هے - يهاں تک كه اپنا اعجاز بهرا هاتهه ميرے سينے پر ركهتي هے ' اور طلسمي آواز سے كهتي هے كه " تيرے ايمان اور استقلال نے مجهے تيري كنيزي كي عزت بخش دي هے "

آه ! اس دلفريب آواز كا كان ميں پڑنا اور ان نازک هاتهوں كا دهڑكتے هوے دل پر ركها جانا غضب هے - مجهپر فرط حيرت سے عالم بيخودي طاري هو جاتا هے ' اور ميں مبهوت هوكر آنكهيں بند كرليتا هوں - چشم زدن ميں دو محبت بهرے هاتهه ميرے دونوں شانوں كو هلاتے هوے معلوم هوتے هيں - ميري آنكهيں كهل جاتي هيں - كيا ديكهتا هوں كه وهي نيچر كي طاقتيں جو ابهي غضب آلود نگاهوں سے مجهے ديكهه رهي تهيں ميرے سامنے سر بسجود هيں - اميد و راحت ميرے بازوؤں كو سهارا ديے كهڑي هيں - غير فاني كاميابي كا هاتهه ميرے سينے پر هے ' اور وه آنكهوں ميں آنكهيں ڈالے ميرے سامنے كهڑي هے :

كيميائيست عجب معرفت درگه يار
خاک ار گشتم و چندين درجاتم دادند

الهلال کی ایجنسي

هندوستان كے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے كے ' روزانه اخبارات كي طرح بكثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور كامياب تجارت كے متلاشي هيں تو اپنے شهر كے ليے اسكے ايجنٹ بن جائيں ٭

چه شبها نشستم درین سیر گم
که حیرت گرفت آستینم که قم

تحقیق اور تدقیق میں عمریں گذر جاتی هیں اور اوس حقیقت کا ایک شمه بهی دریافت نهیں هوتا ' جس کا شوق اور انهماک فطرت انسانی میں ودیعت کیا گیا هے - لیکن اس عجز اور درماندگی سے یه لازم نهیں آتا که میں هاتهه پر هاتهه دهرے بیٹها رهوں ' اور اپنی تخلیق کی علت غائی کو فوت هوجانے دوں - مجهے اس عجز اور درماندگی میں بهی ایک نتیجه خیز رمز کا پته چلتا هے - میں اپنے خیال کو ' باوجود اس قدر آزادی اور وسعت کے ' کائنات پر محیط هونے سے عاجز پاتا هوں - کیا یه کائنات کی زبردست وسعت کا ثبوت نهیں هے ؟ کیا یه زبردست وسعت اس امر کی شهادت نهیں دیتی که میری تخلیق کی علت غائی مسلسل ترقی پر هے ؟ کیا اس سے اس امر کا ثبوت نهیں ملتا که اس وسیع اور پر از اسرار کائنات کا با کمال صانع کس قدر لا متناهی قوت و حکمت کا مالک هے ؟

خود اس امر کا احساس میرے خیال کو ' جو تحقیق اور تدقیق ' استدلال اور استقراء کی پر پیچ وادیوں میں ' پڑا بهٹک رها تها ' صراط مستقیم کی طرف کهینچتا هے ' اور میرے دیدهٔ دل کے سامنے سے شبهات اور اوهام کی غلیظ و کثیف ظلمت کو دور کرکے اوس پر ایمان اور اعتقاد کے نور کو طالع کرتا هے ' جس پر نگاه ڈالتے هی میرے دل کو سرور اور اطمینان حاصل هوجاتا هے ' کیونکه ایک لا متناهی قوت ' اور کیسی لا متناهی قوت ' جو صرف لا انتها قوت هی نهیں بلکه لا انتها حکمت و علم ' عدل و محبت کا منبع اور مخزن هے ' میرا مبدء اور مرجع معلوم هوتی هے - ایسے زبردست تعلق کا ادراک میرے لیے اپنی ذاتی کمزوری اور بے بسی کے احساس سے مل کر بے حد طمانیت بخش اور تسلی ده معلوم هوتا هے ' اس خیال کے پیدا هوتے هی میں اپنے آپ کو کهیں سے کهیں پهونچتا هوا دیکهتا هوں ' اور خود بخود تسلی پا جاتا هوں -

میں کون هوں ؟ میں وه هوں جس کے لیے کائنات کا هر ذره اپنا اپنا مقرر کرده کام انجام دے رها هے ' اور اس طور پر وه خدمتیں بجالاتا هے جن کے لیے وه مامور هے -

میں وه هوں جس کے لیے آفتاب هر صبح کو ' اپنا جهاں آرا جلوه دکها کر ' نور کے بقعے چهوڑتا هوا ' دنیا کو گرم کرتا ' غلے اور پهلوں اور میووں کے درختوں کو اوگاتا ' اون کے اثمار کو پکاتا ' میری آنکهوں کو کهولتا ' میرے هاتهه پانوں میں چستی اور چالاکی پیدا کرتا هے ' اور مجهے وقت کی شناخت سے بهره مند کرکے اوس کی قدر کرنا سکهاتا اور کام میں لگاتا هے -

میں وه هوں جس کے لیے باد صبا کے خوش گوار جهونکے اٹکهیلیوں سے چلتے ' هرے بهرے چمن کو شاداب کرکے میرے قلب کو مسرت اور میرے دماغ کو فرحت بخشتے هیں -

میں وه هوں جس کے لیے شام کا سبز کاهی اور رات کا مائل سیاهی آسمان کبهی ستاروں کی جهلملاهٹ اور کبهی شفاف اور ٹهنڈی چاندنی کے ذریعه سے خاموش لوریاں سنا کر اور نا معلوم تهپکیاں دیکر آرام دینے والی نیند کو بلاتا اور میرے قوی کو جو دن بهر کی محنت سے مضمحل هوگئے هیں از سر نو تازگی بخشتا هے -

میں وه هوں جس کے لیے مادهٔ حیات سے لدا هوا ابر آسمان پر لڑهکتا هے ' اور جاں بخش قطرات کی صورت میں زمین پر نازل هوکر چپے چپے کو سیراب اور شاداب کرتا هے -

میں وه هوں جس کے لیے خیال کی وسیع تفرج گاهیں کهلی هوئی هیں - میں وه هوں جسکا دل و دماغ انعکاس انوار علوم و جذبات کا آئینه هے - میں وه هوں جس نے آغوش مادر میں تربیت پائی هے - میں وه هوں جس کے ذرا سے اضطراب پر بهت سے دل بے چین هوجاتے هیں - میں وه هوں جس کے رنج و راحت میں شریک هونے کے لیے میرا ایک دلفریب هم جنس اپنی بیش بها زندگی وقف کردیتا هے ' اور اپنے شیریں کلام اور متبسم چهرے سے میری تمام کلفتیں دور کردیتا ' اور میری تمام مصیبتوں کو راحت سے بدل دیتا هے -

لیکن آه ! وه بهی تو میں هی هوں جس کی حالت کو ایک لحظه قیام نهیں ' اور جس کی صورت نوعیه جلد فنا هوجانے والی هے - جو کاهلی اور تن آسانی کے گڑهے میں گرکر تمام روشنیوں سے محروم هوجاتا هے ' جو غفلت کے خواب گراں میں پڑکر موت کو زندگی پر ترجیح دیتا هے ' جس کے غنچهٔ مراد کو جب یاس کی باد سموم پژمرده کردیتی هے تو پهر تمام عالم کی بهاریں اور کائنات کی فضائیں اوسے شگفته نهیں کرسکتیں ' جس کے درد اور مصیبت کی راتیں کاٹے نهیں کٹتیں ' کروٹیں لیتے لیتے دونوں پهلو دکهنے لگتے هیں ' جو قحط اور خشک سالی کی مصیبتیں جهیلتا اور ایک ایک دانے کو ترس ترس کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دیتا هے ' جس کو حسد ' بغض ' تعصب کا تنگ و تاریک قید خانه اپنی محدود چار دیواری سے باهر نهیں نکلنے دیتا ' جو جهل کی تاریکی میں گهٹ رها هے ' جس کے لیے لحد کا تنگ غار انتظار کررها هے ' جس کی اذیتوں سے لوگ مسرت پاتے هیں ' جس کے مٹانے کو لوگ تلے هوئے هیں ' جس کی حسرتوں کا فریب اور دغا کے خنجر سے خون کیا جاتا هے -

آه ! باری تعالی کی بیشمار مخلوق گرد و پیش هے ' مگر میں اپنی قسمت کو سب سے زیاده سخت دیکهتا هوں - میرا هی امتحان کیوں اس قدر سخت مشکل هے ؟ مجهه هی پر کیوں یه ساری بلائیں نازل هیں ؟ میں هی کیوں تیر حوادث کا نشانه هوں ؟ میرے گرد و پیش بهاری بهرکم جمادات بهی هیں ' اور سیماب صفت متحرک هوا بهی ' دل لبهانے والی پهول پتیاں بهی هیں ' لچکنے والی ڈالیاں بهی ' اور ڈالیوں پر نغمه سرائی کرنے والے پرند بهی هیں ' سبزے سے لهلهاتے هوئے میدان بهی هیں ' هرے بهرے جنگل بهی اور اون میں اٹکهیلیاں کرنے والے چرند بهی هیں ' آن بان سے بهنے والے دریا بهی هیں اور لڑکهراتے هوے نالے بهی - غرض که صنف صنف کی مخلوقات موجود هے ' لیکن میری برابر کوئی مورد آلم نهیں -

میں سمجهه گیا - وهی قوت جو مجهے اپنی حقیقت دریافت کرنے کی طرف مائل کرتی هے ' میری ان تمام مصیبتوں کی جڑ هے - یه سارے کرشمے اسی کے هیں ' اور یه سب زحمتیں اسی کی بدولت هیں - آه ! اے عقل ! اے کمبخت عقل انسانی ! تجهکو موت نهیں - انسان نے تیرا کیا بگاڑا تها جو تو اوس کے پیچهے پڑگئی هے ؟ اور اوسکو ظلم و معدلت اور رنج و راحت کا امتیاز سکهاکر مورد آلم مصائب بنا رهی هے ؟

" خاموش ! اے گستاخ بندے ' تیری اس یاوه گوئی سے ملاء اعلی کے تیوروں پر بل پڑنے لگا - تجهپر فرشتے لعنت کر رهے هیں ' سن وه کیا کهتے هیں - کان لگاکر سن - وه کهتے هیں که " اس ناشکر کو رب الارباب کی درگاه سے وه نعمت عطا هوئی جس سے یه اشرف المخلوقات اور خلیفة الله فی الارض کهلانے کا مستحق هوا ' اور هم پر اسے ترجیح دیگئی ' هم کو انی اعلم ما لا تعلمون

شہاب ثاقب جلکا سبب اصلی بعض اجزاے مادي کا هوا کے ساتھہ تصادم ہے ۱۲۵- میل سے زیادہ ارتفاع پر نظر نہیں آتے ' مگر یہ ارتفاع خواہ ۱۸۰ - میل هو یا ۱۲۵ - میل ' یہ امر کسي طرح متحقق نہیں هوسکتا کہ اوپر کے طبقوں میں هوا کي ترکیب و امتزاج کس قسم کا ہے ؟ ابر کي انتہائي بلندي صرف ۱۰ - میل ہے اور گو غبارے اس سے کہیں زیادہ بلند یعنے ۱۹ - میل تک جاسکتے هیں' مگر انکي اوسط پرواز ۷ - میل سے زیادہ نہیں کہي جاسکتي - پس اس سے زیادہ بلندي پر مشاهدہ اور تجربہ کا کچھہ دسترس نہیں چل سکتا ' اور هماري معلومات ان طبقات بالائي کي نسبت اگر کچھہ نہیں تو زیادہ سے زیادہ وقیع قیاسات کہي جاسکتي هیں -

البتہ - میل کے ارتفاع پر جو دو امر تجربہ میں آگئے هیں وہ یہ هیں کہ بخارات مائیہ وهاں کالعدم هیں اور درجۂ حرارت جو زمین سے تدریجا کم هوتا جاتا ہے وهاں پہنچکر قائم هو جاتا ہے -

یا ایک معتدبہ فاصلہ تک برابر قائم رهتا ہے - درجۂ حرارت مقامات مذکورہ میں ۵۵ - (مقیاس سنٹگرید) نقطۂ انجماد کے نیچے ہے -

مقامات مذکورہ تک هوا میں بسبب حرارت آفتاب اور نیز بسبب زمین کي حرکت دوري کے ' برابر تموج اور تلاطم ملتا ہے' جس کي وجہ سے مختلف غازوں کي ترکیب و امتزاج میں کوئي فرق نہیں پڑنے پاتا - وہ آپس میں خوب ملي جلي رهتي هیں ' مگر اس سے بلندي پر کمي حرارت یا شدت برودت کي وجہ سے ان بالائي اور زیریں تموجات کا پتہ کہیں نہیں چلتا جو نیچے کي هوا میں امتزاج کے باعث هوتے هیں - لہذا حکما کا قیاس ہے کہ زیادہ بلندي پر یہ امتزاج ایسا نہیں ہے جیسا کہ سطح زمین کے قریب ہے ' بلکہ وهاں مختلف غاز محض اپنے ثقل متناسبہ کے اعتبار سے تہ بر تہ قائم هیں - جیسا کہ هم ایک ظرف میں تیل ' پاني اور پارہ ملاکر اور خوب هلاکر چھوڑدیں ' تو تھوڑي هي دیر میں یہ تینوں چیزیں اپني اپني جگہ پر تلے اوپر قائم هوجائینگي -

پس اسي طرح قیاس کیا جاتا ہے کہ اعلی طبقوں میں ایک خالص تہ " هایڈ روجن " کي محیط ہے' جسکے اوپر " هلیوم " ہے -

گذشتہ سال پروفیسر (ویجنر) نے طبقہ " هایڈ روجن " کي موجودگي کي نسبت بحث کرتے هوے بہت معقول ثبوت پیش کیے تھے' اور فاصلہ تقریباً ۷۰ - میل بتایا تھا - یہ بھي لکھا تھا کہ زبردست قراین سے کہا جا سکتا ہے کہ اس سے زائد بلندي پر ایک اور غاز کا پتہ چلتا ہے جسکا نام " جیوکارونیم " ہے اور جو " هایڈ روجن " سے کہیں زیادہ هلکي ہے -

یہ غاز آفتاب میں ایک عرصے سے دریافت هوچکي ہے' مگر زمین پر ابھي اسکا کہیں پتہ نہیں - پروفیسر ناسیني البتہ مدعي هیں کہ ایک مرتبہ انھوں نے اس کي جھلک اٹلي کے کسي آتش فشاں پہاڑ میں دیکھہ لي تھي ' مگر عام نظروں سے یہ نازک اندام پري ابتک غائب ' اور عام سطح سے ابتک دور هي دور رهتي ہے -

مگر ایک بڑا نقص همارے معلومات متعلقہ جو شمسي میں یہ ہے کہ همکو اوس کي وسعت کا حال مطلق معلوم نہیں ' اور نہ کسي موجودہ آلہ کي مدد سے معلوم هونے کي کوئي امید ہے - هم یہ نہیں کہہ سکتے کہ قرص کہانتک ہے ' اور جو کس قدر ہے ؟ بلکہ اگر حکیم (آغسٹ اشمط) کا قول تسلیم کیا جاے تو ماننا پڑتا ہے کہ قرص کوئي شے هي نہیں ' محض ایک مرئي دھوکا ہے - اگر یہ تھیوري صحیح ہے تو اسکي دریافت کا سہرا مرحوم (غالب) کے سر ہے جو پہلے هي کہہ گیا ہے :

هیں ستارے کچھہ ' نظر آتے هیں کچھہ
دیتے هیں دھوکا یہ بازیگر کھلا !

المسئلة والمناظرة

" حظ و کرب " یا " لذت و الم " ؟

(۱)

(مسٹر عبد الماجد بي - اے - از لکھنؤ)

۹ - اگست کے پرچہ میں جناب نے پھر حظ و کرب کے مسئلہ کو چھیڑا ہے ' اور اس سلسلہ میں وضع اصطلاحات علمیہ کے متعلق کچھہ عام مواعظ بھي ارشاد فرمائے هیں جو باعث صد مشکوري هیں - یہ شاید عام دستور ہے کہ مدعي کو آخري جواب کا حق حاصل هوتا ہے ' پس اگر میں اس عام قاعدہ سے فایدہ اٹھاکر جناب کے ارشادات کے متعلق دوبارہ کچھہ گذارش کروں تو غالباً اپنے حدود سے تجاوز کرنے کا مجرم نہ قرار پاؤں گا -

میں جواب و جواب الجواب کا ایک نہ ختم هونے والا سلسلہ قائم کرکے اس مسئلہ کي مناظرانہ حیثیت نہیں پیدا کرني چاهتا ' تاهم چونکہ میرے نزدیک ایک علمي سوال کے حل کرنے میں جناب کو بعض غلط فہمیاں هو رهي هیں ' میں ان کا اظہار اپنے اوپر فرض جانتا هوں ' علی الخصوص اس حالت میں کہ اس کا تعلق براہ راست مجھہ سے بھي ہے -

جناب کا یہ ارشاد نہایت هي صحیح ' اور ایک نا قابل انکار حقیقت پر مبني ہے کہ میں مثنوي زہر عشق یا فریاد داغ نہیں لکھہ رها هوں - لیکن غالباً پوچھا نہ هو' - اگر میں بھي ایک معمولي درجہ کا مبلغ علی الحقیقت دعوی جناب کے گوش گذار کردوں ' اور وہ یہ ہے کہ میں عربي میں نہیں بلکہ اردو میں کتاب لکھہ رها هوں' اور اسلیے مجھے یہ بار بار یاد دلانا کہ " عربي زبان و علوم میں لذت و الم بعینہ اسي پہلو کو ادا کرتا هوا مستعمل ہے' جسکا میں متلاشي هوں " مجھے ایک قطعي غیر متعلق بحث چھیڑ دینے کي ترغیب دینا ہے -

سوال یہ ' اور صرف یہ ہے ' کہ (Pleasure) اور (Pain) کا صحیح تر مفہوم اردو میں کون سے الفاظ ادا کرتے هیں ؟ جناب کا ارشاد ہے کہ لذت و الم - اور میرا خیال ہے کہ حظ و کرب ' آپ اپنے دعوی پر عربي لغت سے حجت لاتے هیں ' اور میں اپني تائید میں اردو محاورہ و لغت کو پیش کرتا هوں - آپ اردو لغات سے استشہاد کرنے پر اظہار افسوس کرتے هیں ' لیکن میں سمجھتا هوں کہ اس سے زیادہ افسوس ناک یہ امر ہے کہ خود اردو بولنے والوں کو اردو الفاظ کي تحقیق کے لیے عربي لغات کي جانب رجوع کرنا پڑے - آپ حیرت سے فرمائینگے ' کہ حظ و کرب تو خاص عربي الفاظ هیں ' انھیں اردو کہنا کیونکر جائز ہے ؟ لیکن عرض یہ ہے کہ جس وقت وہ اردو عبارت میں استعمال کیے جارہے هیں ' وہ یقیناً اردو هیں - ورنہ اگر آپ کے اس اصول کو وسعت دي جاے ' کہ هر اردو لفظ کي تحقیق ' اس زبان کے لغت سے کرني چاهیے ' جس سے وہ آیا ہے ' تو اردو کے پاس باقي هي کیا رہ جاتا ہے ؟

اصل مسئلہ ختم هوگیا ' رها یہ سوال کہ اهل فارس ' لذت و حظ کو مرادف سمجھتے هیں یا نہیں ؟ تو مجھے اس بحث سے اس موقع پر کوئي واسطہ نہیں ' اسلیے کہ میں پھر یاد دلاتا هوں کہ میري کتاب جس طرح عربي میں نہیں ' اسي طرح فارسي

مذاکرۂ علمیہ

علم ہیئت کا ایک صفحہ

کائنات الجو

(از : مرزا محمد عسکری - بی - اے - لکھنوی)

جو ارض اور جو شمسی کا مقابلہ اور اونکے متعلق جدید تحقیقات

یہ سن کے اکثر لوگوں کو تعجب ہوگا ' مگر محققین کا قول ہے ' کہ ہم کو بہ نسبت خود اپنے جو کے آفتاب کے جو کا حال زیادہ معلوم ہے ' اگر اس کا تصفیہ آسانی سے ہو سکے کہ قرص آفتاب کی قلمرو کہاں تک ہے ' اور اوس کا حلقہ کہاں سے شروع ہوتا ہے ؟ جو شمسی میں متعدد غازوں کا جو ایک عظیم الشان تلاطم اور تموج برپا رہتا ہے ' اوس کا صرف مشاہدہ ہی ممکن نہیں ' بلکہ اس کا رقبہ اور اس کی سرعت رفتار بھی ہم آسانی سے بتا سکتے ہیں ' اور کچھہ عرصہ سے ان غازوں کے افعال و خواص ' اور ان کا اپس میں تناسب بھی ہم پر منکشف ہوگیا ہے -

تحلیل شمسی اور آلہ " اسپکٹر اسکوپ "

شعاع شمسی کی تحلیل " اسپکٹر اسکوپ " کے ذریعہ سے ہوتی ہے ' جو علم طبعیات (فزکس) کا ایک بہت مشہور اور متداول آلہ ہے - اس کے تجارب سے ثابت ہو جاتا ہے کہ اگر آفتاب محض ایک قرص نوری ہوتا اور اس کے چاروں طرف غازوں کا کوئی حلقہ نہوتا ' جیسا کہ ہماری زمین کے چاروں طرف ہے ' تو ہمکو اس کی شعاع آلۂ مذکور کے اندر سے اس طرح نظر آتی ' جیسے قوس قزح کے مختلف رنگوں کی ایک ناہموار پٹی ہوتی ہے '

مگر در اصل ایسا نہیں ہے - مختلف الوان قوسی کے علاوہ کچھہ سیاہ اور دھاری دار خطوط بھی جا بجا اوس روشنی میں ملے جلے نظر آتے ہیں ' اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ کچھہ خارجی اشیا بطور ایک حجاب کے ہمارے اور آفتاب کے درمیان حائل ہیں -

اب اگر ہم بعض دیگر اشیا کی روشنی بھی اسی طرح اس آلہ کے ذریعہ سے دیکھیں ' تو اس میں بھی بعینہ ویسے ہی خطوط ہم کو نظر آئینگے - اس سے معلوم ہوا کہ وہ غاز جو آفتاب کو گھیرے ہوے ہیں ' اور یہ چیزیں ' دونوں ایک ہی تھیں -

اس آلہ کے ذریعہ سے ہم اون غازوں کا درجۂ حرارت اور وزن بھی بخوبی دریافت کر سکتے ہیں -

مذکورۂ بالا تجربہ کے علاوہ جدید طرق عکاسی کے ذریعہ آفتاب کی مختلف تصویریں بھی مختلف قسم کی مخصوص روشنیوں میں لی گئی ہیں ' جن سے عجیب عجیب انکشاف ہوے ہیں - آفتاب کی شعاعوں میں ایک خاص قسم کی روشنی شامل ہے ' جسکو سائنس کی اصطلاح میں " کاشیم " کی روشنی کہتے ہیں - فرض کرو کہ ایک عکسی پلیٹ پر سواے " کاشیم " کے اور کسی قسم کی روشنی نہ ڈالی جاے اور اسی شیشہ سے آفتاب کا فوٹو لیا جاے تو یہ فوٹو خالص " کاشیم " کی شعاعوں کا کہا جائیگا -

اس اصول پر پروفیسر (ہیلی) نے (جو رصدگاہ شمسی واقع ماونٹ ولسن [امریکا] کے ایک مشہور استاد علم ہیئت ہیں) ایک آلہ ایجاد کیا ہے جسکا نام " اسپکٹرو ہیلیوگراف " رکھا ہے - اسکے ذریعہ آفتاب کی مختلف تصویریں ' جدید طریق عکاسی کے بموجب صرف ایک ہی روشنی میں مثلاً " کاشیم " " ہائیڈروجن " یا " کاربن " وغیرہ کی روشنی میں لی گئی ہیں ' جن میں قرص کے چاروں طرف خاص رنگوں کے حلقے نظر آتے ہیں -

جو ارضی

یہ عجیب بات ہے کہ خود اپنے گھر کا حال بہ نسبت پرائے گھر کے ہم بہت کم جانتے ہیں ' یعنی زمین کے جو کے متعلق ہمارا علم اوتنا وسیع اور زیر مشاہدہ و استقرا نہیں ' جتنا کہ جو شمسی کے متعلق ہے - گو ہوا کے دو مشہور جزو " اکسیجن " اور " نائٹروجن " ایک عرصۂ دراز سے ہمکو معلوم ہیں ' لیکن تیسرا جزو " آرگن " جسکے کاشف سائنس کے فاضل اجل لارڈ (ریلے) اور سر (ولیم ریمسے) ہیں ' اور جسکی مقدار ہوا میں آبخرۂ مائیہ سے کسی طرح کم نہیں ' ابھی پورے بیس برس بھی نہیں ہوے کہ دریافت ہوا ہے -

یہی حال غاز " ہلیم " کا بھی ہے جو " آرگن " کے بہت بعد دریافت ہوا - مگر اس کا وجود آفتاب میں بہت پیشتر سے معلوم تھا -

" ہلیم " کے بعد البتہ بہت سے نئے غازوں کا پتہ لگا ' مثلاً

(۱) " نیون " منکشفہ پروفیسر ریمسے جسکا ثقل مابین " ہلیم " اور " آرگن " کے ہے - یعنی " ہلیم " سے زیادہ بھاری اور " آرگن " سے زیادہ ہلکی - (۲) " کرپٹن " (۳) " زینن "

اگر " آرگن " بوجہ قلت مقدار (سو حصوں میں ایک حصہ) ابتک ناپید رہی ' تو نمبر (۲) و (۳) بہ سبب اپنی انتہائی لطافت و رقت کے پردۂ راز میں مخفی تھیں - نمبر (۲) ہوا کے دس لاکھہ حصوں میں سے ایک حصہ ' اور نمبر (۳) اس سے بھی بیس گنی زیادہ لطیف و رقیق ہے - یعنی ۲ - کرور حصوں میں صرف ایک حصہ ہے !!

ہوا کی بلندی سمندر کی سطح سے ایک سو اسی میل تسلیم کی گئی ہے - یعنی اتنے فاصلے تک ایسے طبیعی منظر نظر آتے ہیں جن کے واسطے ہوا کی موجودگی کی ضرورت ہے -

مثلاً قطب شمالی کا وہ عجیب منظر جو " اوروا بوریلس " (شفق شمالی) کے نام سے مشہور ہے ' اور ممالک قطبیہ شمالی میں اکثر رات کے وقت نظر آتا ہے - حکما اس کا سبب تموجات برقیہ بتاتے ہیں - اس منظر کی کیفیت یہ ہے کہ ممالک مذکورہ میں بعض اوقات افق شمال سے روشنی کی دھاریاں آسمان میں سمت الراس تک کھینچی ہوئی نظر آتی ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ لاکھوں شہاب ثاقب ٹوٹ رہے ہیں - کبھی یہ دلکش طلسمی نظارہ بصورت قوسی مشرق سے مغرب تک ' اور کبھی متموج شعاعوں میں بھی جلوہ گر ہوتا ہے - اس کا رنگ ہلکے نارنجی سے لیکر گہرے سرخ تک ہوتا ہے - جب یہی مناظر قطب جنوبی میں نظر آتے ہیں تو شفق ان کو جنوبی (اورورا آسٹریلس) کہتے ہیں -

(٣)

(خدا بندہ - از جونپور)

الهلال مورخہ ٦ - اگست سنہ ١٩١٣ ع ' اور شاید اس سے قبل کے دو مختلف و متفاوت الاوقات نمبروں میں " حظ و کرب " کی ایک دل آویز ادبی بحث شائع ہوچکی ہے ' اس دائرے میں میرا نقطہ نظریہ ہے :

(١) عربی و فارسی میں فی الواقع " حظ " کا صحیح استعمال " لذت " و " راحت " کے لیے نہیں ہوا ' اور نہ ہوسکتا ہے ' اُردو میں بے شبہ یہ استعمال آجکل مروّج ہے ' لیکن اساتذۂ لغت کا ہنوز اس پر اجماع نہیں ' پھر کیا ضرور ہے کہ علمی اصطلاح کی ترجمانی کے لیے زبان میں ' جب ایک صحیح لفظ موجود ہے تو اُس پر غیر صحیح کو ترجیح دی جائے ؟

(٢) افسوس ہے کہ فارسی زبان کا کوئی معتمد و قابل استناد لغت نہ مرتب ہوا اور نہ موجود ہے ' ایک " شرفنامہ " تھا ' مگر اب تک شائع ہی نہیں ہوا ' رشیدی ' جہانگیری ' برہان ' مویّد الفضلا ' اس فن کی متداول کتابیں ہیں ' ان کی یہ حالت ہے کہ مشاہیر شعرا کے کلام سے لغت کا استقرا کرنے میں کنایات و استعارات و تشبیہات کو بھی لغت سمجھہ لیتے ہیں ' بلکہ بعض اوقات نسق کلام کے خصوصیات کا ایک جداگانہ لغت فرض کرلیتے ہیں ' اہل زبان آجکل کے " تولیے " کے مفہوم کو " آبچین " سے ادا کرتے تھے ' اس معنے میں عمومیت تھی ' اس میں کوئی تخصیص نہ تھی ' لغت آفرینوں کو شاہ نامۂ فردوسی میں یہ مصرع مل گیا کہ :

ندارم بہ مرگ ابچین و کفن

موقع و محل کے سیاق نے اُن کو مجبور کیا کہ اظہار تنوع کے لیے ایک مستقل لغت قائم کردیں ' آبچین کے معنے اب اُس خاص تولیے کے لیے گئے جس سے میت کو غسل دینے کے بعد لاش کو پونچھتے ہیں ' غرض کہ ایسے ایسے بکثرت شتر گربہ ' موجود ہیں جن پر نظر پڑنے کے بعد اس قسم کی کتابوں سے اعتماد اُٹھہ جاتا ہے -

(٣) اس گروہ کے بعد ایک اصطلاح آفریں گروہ پیدا ہوا جس کے سرخیل ایک ہندو کایستھہ (لالہ ٹیک چند مولف بہار عجم) اور ایک مسلمان افغان (خان آرزو مولف سراج اللغہ) تھے ' ان بزرگوں کی وسعت نظر اور تتبع غرب کی یہ کیفیت ہے کہ " بنگالا " کا ایک لغت قائم کرتے ہیں اور پھر " بنگالہ " سے تطبیق دینے کے لیے اخذ ورد کرتے ہیں ' ایک ایرانی شاعر نے ایک سلم ظریفی کے موقعہ پر کہا تھا : یہ از رانیاں ہندوستاں ' اس کا دوسرا مصرع نہایت سخیف تھا ' اس میں ہندی زبان کے ایک فحش لفظ کو کسی قدر غلطی کے ساتھہ نظم کیا تھا ' لغویین نے یہ تو اعتراض کردیا کہ ایرانی ہوکر ہندوستان کی صحیح زبان سے واقف نہیں ' مگر یہ کسی نے نہ کہا کہ مسلمان ہوکر شاعری کی لطافت وطہارت کو فحشاء و منکر سے آلودہ و ملوث کررہا ہے ' صائب کا شعر ہے :

نشاط عمر ملاقات دوستداران است

چہ حظ برد خضر از عمر جاوداں تنہا ؟

میرے پاس دیوان صائب خود مصنف کے عہد کا موجود ہے اور اس میں یہ شعر یوں ہی مذکور ہے ' ازروے فن بھی اس کی تائید ہوتی ہے ' لیکن اتفاق سے ان بزرگوں کو جو نسخہ ملا اُس میں شعر یوں تھا :

نشاط عمر ملاقات دوستداران است

چہ حظ کند خضر از عمر جاوداں تنہا ؟

مفہوم تبدیل ہونے کے لیے اتنی تبدیلی کافی تھی ' حظ کے معنے لذت و راحت کے بن گئے -

(٤) سب سے آخری جماعت فرہنگ اندراج کے ہم صفیروں کی ہے جن کی تخلیق کا مادہ زیادہ تر نولکشور پریس نے بہم پہونچایا تھا ' اس جماعت کے اعلم ملا غیاث الدین رامپوری (مولف غیاث اللغات) تھے ' جن کے تبحر کا یہ عالم ہے کہ " سفسطہ " کو " سقسطہ " فصل القاف میں لکھتے ہیں " فوارہ " کو " پھوارا " کا معرب بتاتے ہیں " نگ " کو فارسی سمجھہ کر " نگین " کا مخفف کہتے ہیں ' و نحو ذلک ' عہد جدید کی ایرانی تالیف " فرہنگ انجمن آراي ناصری " گو تحقیق سے لکھی گئی ' مگر اُس کا ماخذ بھی زیادہ تر رشیدی وغیرہ ہیں ' ظاہر ہے کہ فن لغت میں ایسی کتابوں کی کیا وقعت ہوسکتی ہے ؟

(٥) ایک نیا لُغت نویس فرقہ مستشرقین فرنگ کا پیدا ہوگیا ہے جن میں دو عجیب اضداد مجتمع ہیں :

(الف) یہ فرقہ اتباع و تقلید سے ایک قدم آگے نہیں بڑھتا ' حتی کہ اغلاط میں بھی اس کا طرز عمل تقلید کو فرض سمجھتا ہے -

(ب) یہ فرقہ اتباع و تقلید کو نہایت مذموم سمجھتا ہے ' خود اجتہاد کرتا ہے ' مگر اس اجتہاد سے جو بات پیدا ہوتی ہے وہ بسا اوقات مغربی ہو تو ہو مگر مشرقی تو کسی طرح نہیں ہوسکتی

اس فرقے کے شغف علمی و سعی تحقیق و نشر علوم و آثار کا میں جس قدر احسانمند ہوں اُسی قدر اس کی بے معنے بلند پروازیاں اذیت دیتی ہیں ' جن کی مفصل تشریح بشرط فرصت ایک جداگانہ مضمون میں کرونگا -

(٦) آپ کا یہ بیان شاید زیادہ مبالغہ آمیز نہوگا کہ تلاش کرنے سے جدید ترمیں علوم و فنون کی اُن اصطلاحوں کے لیے بھی جن کا مفہوم بالکل ہی نیا ہے ' عربی زبان میں بہت سے الفاظ مل سکتے ہیں ' میں اس ذیل میں فرانسیسی زبان کے بعض علمی مصطلحات کو بطور نمونہ پیش کرنا چاہتا ہوں جو اپنی تکوین کے ساتھہ ہی عربی لباس میں آئے ہیں ' مثلاً :

(١) ثروت ... ... Patrimoine:

(٢) اشیای مثالی و قیمتی ... ... Choses fonegibles & Ch. Non fonigbles :

(٣) حق مسیل ... ... Servitude d'aqueduc & Serv. d'ecoulement des eaux :

(٤) ید ... Possession } Occupation

(٥) استیلاء ... Occupation } Appropriation

(٦) التصاق ... ... Accession :

(٧) موجبہ و سالبہ ... ... { Presc. extinctive, Prescription Acquisitive :

(٨) حکمی ... Interruption Civile—Civile :

(٩) استرجاع ... ... Action Paulienne :

(١٠) استصناع ... ... Louage d'industrie :

(١١) ودیع ... ... Depositaire :

(١٢) ودیعۂ ناقصہ ... ... Depot irregülier :

(١٣) ودیعۂ جاریہ ... ... Depot d'hotellerie :

(١٤) حیازت ... ... Gage :

میں بھی نہیں - لیکن چونکہ جناب اسی پہلو پر خصوصیت کے ساتھہ زور دے رہے ہیں ' یہانتک کہ جناب کو محض اسی کے واسطے اپنے پہلے دعوی میں ' جو (بہ قول جناب ہی کے) احتیاطاً اور حفظ آداب تحریر پر مبنی تھا ' ترمیم کرنا پڑی ہے ' اسلیے مجھے بھی مجبوراً کچھہ عرض کرنا پڑتا ہے - جناب ایک ایسے لہجہ میں جو بہ ظاہر تنقید و تنقیص سے ارفع معلوم ہوتا ہے ' ارشاد فرماتے ہیں :

" اب میں مسٹر موصوف کو یقین دلاتا ہوں ' کہ فارسی میں کبھی کوئی پڑھا لکھا آدمی حظ کو لذت ' کے معنی میں بولنے کی افسوس ناک غلطی نہیں کر سکتا - حظ فارسی میں بھی ہمیشہ حصہ اور نصیب کے معنے میں بولا جاتا ہے "

اور اس کے ثبوت میں غالب کا ایک شعر پیش کرنا کافی سمجھتے ہیں جس میں حظ کو حصہ کے معنے میں استعمال کیا گیا ہے - اس سے قطع نظر کرکے ' کہ منطقی حیثیت سے یہ دلیل آپکے دعوے کے لیے کہاں تک مفید ہے ' مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ واقعات اس قطعی اور غیر مفید فیصلہ کی تائید نہیں کرتے - افسوس ہے کہ بہار عجم وغیرہ اس وقت سامنے موجود نہیں ' ورنہ غالباً بہ قید صفحہ و سطر میں یہ بتا سکتا کہ فارسی کے متعدد لغت نویسوں نے حظ کو لذت و مسرت کے معنے میں استعمال کرنے کی " افسوسناک غلطی " کی ہے - خوش قسمتی سے غیاث البتہ میز پر موجود ہے - اس کی عبارت یہ ہے : " حظ بہرہ و نصیب و در بہار عجم نوشتہ کہ فارسیاں بہ معنے خوشی و خرمی استعمال کنند " (صفحہ ۱۷۴ مطبوعۂ کانپور)

اس سے بڑھ کر یہ کہ مستشرقین یورپ کے فارسی لغات جس قدر میری نظر سے گزرے ہیں ' اُن سب میں حظ کے معنے یا تو صرف " مسرت " کے دیے ہیں ' اور یا اسکے یہ معنی ' منجملہ دیگر معانی کے تحریر کیے ہیں ' لیکن ایسا کوئی لغت نہیں گزرا ' جس میں حظ اور لذت کو مرادف قرار دینے کی افسوسناک غلطی نہ کی گئی ہو - آپ کی تشفی کی غرض سے میں چند لغات کی اصل عبارتیں درج ذیل کرتا ہوں ' اور اگر ضرورت ہوئی ' تو اس سے زائد شواہد حاضر کرنے کو تیار ہوں - پروفیسر پامر ' جو کیمبرج یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر ہیں ' اپنے مختصر فارسی ' انگریزی لغت میں لکھتے ہیں :

" حظ (hazz). Pleasure; Delight. حظ کردن To Enjoy " (Concise Persian Dictionary) P. 199 - 200

یعنی ' حظ ' بہ معنی ' لذت و مسرت اور ' حظ کردن ' بہ معنی لطف اٹھانا -

ڈاکٹر ویکنس ' جنکا فارسی ' عربی لغت ' رچرڈسن کے مشہور و مستند لغت سے ماخوذ ہے ' لکھتے ہیں :

" حظ (hazz). Happiness " (Wilkin's Persian Arabic and English locubvary".) p. 226.

اس میں میں نے اقتباس نہیں کیا ' بلکہ اس نے حظ کے معنی ' صرف " مسرت " کے دیے ہیں -

مشہور محقق ' ڈاکٹر اسٹین گاس ' اپنے مبسوط لغت میں فرماتے ہیں :

" حظ (hazz). Being blessed with prosperity, ... good fortunes; happiness; pleasure; delight; flavour; taste; a part, portion .... حظ فانی, The fading pleasure; حظ کردن To enjoy; حظ نفسانی Sensual pleasure " (Stringass's Persian an l English Dictionary). p. 423.

" یعنی حظ ' کے معنی ہیں جایداد و دولت سے خوش بخت ہونا ' ... مسرت ' لذت ' انبساط ' ذایقہ ' مزہ ' حصہ ' ٹکڑا ' وغیرہ حظ فانی ' یعنی فنا ہونے والے لذات - حظ کردن ' یعنی لطف اٹھانا - حظ نفسانی ' یعنی لذات حسی "

غور فرمائیے کہ یہ اہل لغت ' نہ صرف " حظ " کو لذت کے معنے میں استعمال کرتے ہیں ' بلکہ اس سے جتنے تراکیب پیدا کرتے ہیں ' (حظ فانی ' حظ نفسانی ' حظ کردن ' وغیرہ) اُن سب میں میں بھی حظ کے معنی لذت اور صرف لذت کے لیتے ہیں -

آخر میں یہ کہنا باقی رہ گیا ہے ' کہ میں ایک مدت کی سعی و تلاش کے بعد ' جو اگرچہ یقیناً محدود تھی ' مگر شاید نا قابل لحاظ نہ تھی ' اس نتیجہ پر پہنچا تھا ' کہ مسلمانوں نے اصناف فلسفہ میں سے صرف دو چیزوں کو ہاتھہ لگایا تھا ' الہیات اور منطق قیاس ' اور اس لیے فلسفہ کی جدید شاخوں مثلاً منطق استقراء ' نفسیات (Psychology) ' علمیات (Epistemology) ' جمالیات (Æsthetics) اور اخلاقیات اپنے جدید معنی میں (Ethics) وغیرہ ' کے متعلق عربی زبان میں مواد موجود نہیں ' لیکن آج مجھہ سے یہ باور کرنے کے لیے ' کہا جاتا ہے کہ :

" فلسفہ میں بہتر سے بہتر صحیح عربی الفاظ مل سکتے ہیں ' بہ شرطیکہ تلاش کیے جائیں " -

یہ دعوی میرے لیے جس قدر حیرت انگیز ہے اس سے زیادہ مسرت انگیز ہے ' بہ شرطیکہ ' اس کی تائید واقعات کی زبان سے ہو ' اور اگر الہلال کی کوششوں سے اس سخت غلط فہمی کا پردہ میرے اور مجھہ جیسے صدہا ناواقفوں کے سامنے سے اٹھہ جائے تو بلاشبہ یہ اسکی ایک قابل لحاظ علمی خدمت ہوگی -

(۲)

—:*****:—

جناب خان بہادر سید اکبر حسین صاحب

جناب والا ! حظ و کرب اور لذت و الم کے مقدمہ میں اگر میری گواہی کچھہ وقعت رکھتی ہو تو آپ اپنا گواہ مجھکو قرار دے سکتے ہیں ' اگرچہ مجھکو شبہ ہے ' راحت و الم کہوں یا لذت و الم ؟ مسٹر عبد الماجد صاحب سے چند روز ہوے الہ باد میں مجھے ملنے کا شرف حاصل ہوا تھا ' اور میں نے اُن سے درخواست کی تھی کہ تحریر مضامین فلسفہ کے لیے ایک فرہنگ کی ضرورت ہے - اُنہوں نے کچھہ مشکلات بیان کی تھیں ' اور اُنکا فرمانا بجا تھا - درحقیقت بڑا کام ہوگا اگر مسٹر ممدوح ایک مجموعہ الفاظ یکجا کرایں ' اور مغربی خیالات کو اُردو میں لکھنے میں مدد ملے -

معلوم ہونا چاہیے کہ الفاظ حظ و کرب یا لذت و الم کن انگریزی لفظوں کے مقابلے میں تحریر کیے جاتے ہیں - غالباً پین اینڈ پلیزر - مسٹر ماجد علی صاحب کا ایڈرس ارشاد ہو تو ارادہ ہے کہ اُن سے مراسلت کروں -

غبطة الناظر

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر عسقلانی - خدا بخش خاں کے کتبخانہ کے ایک نایاب قلمی نسخہ سے چھاپی گئی - کاغذ ولایتی صفحہ ۵۶ قیمت صرف ۸ - آنہ علاوہ محصول ڈاک - صرف ۵۰ کاپیاں رہگئی ہیں - ملنے کا پتہ - سپرنٹنڈنٹ - بیکر ہوسٹل ماکڈانہ دہرمتلہ - کلکتہ -

(۳)

کانپور سے میں ابھی واپس آیا ہوں ' مجھے افسوس ہے کہ بلواے کانپور کے متعلق اکثر نہایت ضروری واقعات اخبارات میں نہیں آئے ہیں ' درحقیقت اب تک جو کچھ شائع ہوا ہے اسکے پڑھنے سے اون ہیبت ناک واقعات کا صحیح اندازہ ہونا ممکن ہی نہیں جو ۳ - اگست کو کانپور میں پیش آئے ہیں -

مسجد میں داخل ہونے ہی جو چیز پہلے نظر آتی ہے وہ محراب والی یعنی مسجد کی پشت والی دیوار پر گولیوں کے نشانات ہیں' یہ نشانات اکثر چھت کی سطح زیریں پر بھی نظر آتے ہیں ' لیکن جو بات سب سے زیادہ توجہ کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ مسجد کے اندر بھی محراب مسجد سے ۶ - فٹ کے فاصلے پر دونوں جانب گولیوں کے بے شمار نشان ہیں بظاہر یہ کسیطرح ممکن نہیں معلوم ہوتا کہ یہ نشانات بیرون مسجد سے چلائی ہوئی گولیوں کے ہوں' یہ نشانات اوسی صورت میں پڑسکتے ہیں کہ پولیس نے اندر آکر فیر کیے ہوں -

خون کے نشانات اور بڑے بڑے چکتے بہت سے دیکھے گئے ' مسجد میں داخل ہوتے ہوے ممکن نہیں کہ اوس خون آلودہ نشان پر نظر نہ پڑے جو چوکھٹ کے اوپر کے حصہ پر پڑا ہوا ہے ' یہ خون آلودہ نشان اس امر کی مزید شہادت ہے کہ خدا کے گھر میں تعدی و خون ریزی کیگئی - موقع پر مسلم پولیس کی دونریزی اس منظر کی ہیبت میں اور بھی اضافہ کرتی ہے ' مگر ساتھہ ہی دیکھنے والے کو اوس مشہور مثل کی صداقت بھی جتاتی ہے کہ " گھوڑے کی چوری ہو جانے کے بعد اصطبل کے دروازہ میں قفل ڈالنا بے سود ہے " -

اگر مسٹر ٹائلر پہلے ہی احتیاط سے کام لیے ہوتے اور مسجد کی طرف مسلم پولیس متعین کردیے ہوتے تو غالباً بلوہ ہی نہ ہوتا ' آخری چیز جو مسجد میں مجھے دکھائی گئی وہ چند دریاں تھیں جو اون مقتولین و مجروحین کے خون میں ڈوبی ہوئی ہیں جن پر مجسٹریٹ کے حکم سے فیر کیے گیے -

مسٹر ٹائلر کی عنایت سے میں جیل اور ہسپتال میں بھی جاسکا' میں نے مولانا آزاد سبحانی اور اون کے دوستوں کو جیل کی تکلیف دہ زندگی میں روزہ دار اور مطمئن و بشاش پایا' بہت دیر تک ان صاحبوں سے باتیں ہوتی رہیں ' میری روانگی سے کچھہ پہلے مولانا آزاد نے اپنے ہندوستانی ہم مذہبوں تک پہونچانیکے لیے مجھے ایک پیغام دیا ' اونھوں نے فرمایا کہ " مہربانی کرکے مسلمان بھائیوں سے کہدیجیے کہ وہ ہماری رہائی کی فکر میں اپنے اپکو پریشان نہ کریں بلکہ مسجد کی حفاظت کے لیے کوشش کریں " - کل ایک سو پانچ مسلمان اس جیل میں زیر حراست ہیں جن پر مقدمہ چلایا جانے والا ہے -

جیل سے میں ہسپتال گیا جہاں عمارت کے ایک گوشہ میں ۳ - اگست کے زخمی پڑے ہوے ہیں' ۱۰ - تاریخ کو جب میں اون لوگوں کو دیکھنے گیا ہوں اونکی تعداد ۲۵ - تھی' انمیں سے دو (اشفاق الہی - نور الہی) محض بچے ہیں' ایک ۱۱ سال کا ہے اور دوسرا ۱۳ - برس کا ہے ' اشفاق الہی کے دماغ میں گولی لگی ہے ' جسکے صدمہ سے وہ لب گور تھا' ڈاکٹر نے مجھہ سے کہا کہ نور الہی بھی چند گھنٹوں کا مہمان ہے - وہ بڑا دردناک منظر تھا جب میں نے ان دونوں بچوں کو برابر برابر دو چارپائیوں پر پڑے ہوئے دیکھا ' اشفاق الہی بالکل بے ہوش تھا - لیکن نور الہی کی بہکی ہوئی باتیں سننے والے کو یہ بات یاد دلاتی تھیں کہ حکومت برطانیہ کی تاریخ میں کبھی کسی مجمع پر' خواہ یہ ہی صورت واقعہ ہو جو کانپور میں پیش آئی یا اس سے بھی زیادہ سخت ہو' اس طرح گولیاں نہیں چلائی گئی ہونگی -

سنہ ۱۹۰۷ ع میں جو بلوہ کلکتہ میں ہوا تھا وہ غم میں سے اکثروں کو اچھی طرح یاد ہوگا' بقرعید کے موقع پر کلکتہ و تدارلی کے بلوے تو اوسی زمانہ میں ہوئے ہونگے جب سر جیمس مسٹن گورنمنٹ کے سکریٹری مالیات تھے ' لیکن کیا اس طرح کلکتہ کے پریسیڈنسی مجسٹریٹ اور تداولی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بلوائیوں کے قتل عام کا حکم دیا تھا جس طرح ہز مجسٹی کی رعایا مجسٹریٹ کانپور کے حکم سے ذبح کی گئی ؟

اس بے رحمی سے تو میرے خیال میں کبھی بندر بھی نہ مارے گئے ہونگے -

میں اپنے موضوع سے دور ہوگیا' میں نے زخمیوں کے زخم دیکھے' اون میں سے جو کوئی گفتگو کرسکتا تھا اوس سے میں نے دریافت کیا کہ اوس نے کیونکر اور کس صورت میں زخم کھایا ہے ؟ مجھے اسکی ضرورت نہیں ہے کہ عدالت کے فرائض اپنے ذمہ لے کر یہ بیان کروں کہ یہ لوگ کس طرح اور کیوں اوس وقت مسجد کے نزدیک موجود تھے ؟ لیکن کیا یہ امر قابل غور نہیں ہے کہ بہت سے لوگ جنکے چہرے لگے تھے چھریاں کھا کر بھاگے ' پولس نے اون پر سختی سے حملہ کیا اور کرچوں ' بھالوں ' اور سنا ہے کہ تلواروں تک کا استعمال نہایت آزادی کے ساتھہ کیا گیا ' اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ محض بندوق ہی سے کام لیا گیا' مگر کوئی امر اس سے زیادہ حقیقت واقعہ سے بعید نہیں ہوسکتا -

اصل واقعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گولیاں چلانے کے بعد بھی پولس نے بھالوں اور کرچوں وغیرہ سے مجمع پر نہایت وحشیانہ حملہ کیا ' اگر زخمیوں کے بیان کو صحیح مانا جاے تو پولس کا یہ حملہ نہایت سخت اور وحشیانہ تھا -

اگر مجروحین کے بیاں سے قطع نظر بھی کرلی جاے تب بھی زخمیوں کی جو کیفیت تھی اوس کے دیکھنے سے خود ظاہر ہوتا ہے کہ یہ زخم ایسے لوگوں کے لگائے ہوے ہیں جو جوش انتقام کی آگ سے شرر بار ہورہے تھے ' بھالوں اور بندوقوں کے کندوں کے زخم اکثر پشت اور سر کے پچھلے حصوں پر تھے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان لوگوں پر اسوقت وار کیا گیا جبکہ وہ بھاگ رہے تھے -

باوجود اسکے ہز آنر ہمارے افسروں کی انسانیت سے بہت متاثر نظر اتے ہیں ' اسی طرح پولیس کے اس طرز عمل سے کہ " بلوے کے فرو ہوتے ہی اونھوں نے نہایت فراخ دلی سے مجروحین کی مدد کی اور اوس حالت میں جو کچھہ آرام اونکو پہونچانا ممکن تھا وہ پہونچایا " اور پھر اس طرز عمل سے کہ " مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کی سرکردگی میں پولیس نے تمام اس قسم کے فضول افعال سے اجتناب کیا جن سے انتقام کی بو آتی ہے " ہز آنر متاثر ہوے بغیر نہیں رہے -

کیا کرچوں' بھالوں' لکڑیوں' ڈنڈوں کا استعمال بھاگے ہوے لوگوں اور اون زخمیوں پر جو زخم کھاکر گرچکے تھے ایک ایسا فعل نہیں ہے جس سے انتقام کی بو آتی ہے ؟ چوتھی اور پانچویں اگست کو اپنے دوران قیام کانپور میں سنا ہے کہ ہز آنر تین مرتبہ ہسپتال تشریف لیگئے ' ہز آنر نے ذیل کے اشخاص کے زخمونکو بچشم خود دیکھا ہے :

عبدالواحد - عبد الشکور - اعظم خان - محمد خان - عطا حسین - عبد اللہ - امیر الدین - علاؤ الدین - بخت علی - اور سلیمان -

کیا زخمیوں کی حالت اور زخموں کا محل و موقع ہز آنر کے افسروں کی انسانیت کو ثابت کرتا ہے ؟ اور کیا زخموں کے دیکھنے کے بعد یہ

شئون داخلیہ

مشہد کانپور

رویت و روایت

کلکٹر کانپور نے بلوے کے شہیدوں کی تعداد صرف بائیس دکھائی ہے - یہاں کے عام مسلمانوں کے خیال میں اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے ' اس خبر کو عام شہرت حاصل ہے کہ اکثر زخمی بھی شہید کردیے گئے ' اور انکو ٹھیلوں پر لادکر لیجاکے دریا میں بہا دیا - یہاں پر اکثر مقاموں سے جو بیرسٹر آئے ہیں ' وہ ان خاص خاص لوگوں سے کچھہ معمولی طور پر حالات دریافت کرتے ہیں ' جو نہ موقعہ واردات پر موجود تھے اور نہ بعد میں پہونچے - آپکو معلوم ہے کہ جو دلی خیر خواہ لیڈر قوم کے تھے سب حوالات میں بھردیے گئے ' اور جو باقی ہیں وہ بیچارے قانونی شکنجے میں ایسے کھینچے ہوے ہیں کہ ذرا ہاتھہ پانوں ہلائیں اور حوالات کے سپرد کردیے جائیں کہ یہ اشتعال میں شریک تھے ' گو وہ یہ کرسکتے ہیں کہ جو بیرسٹر صاحبان تشریف لاتے ہیں انکی توجہ اسطرف مبذول کرادیں - زکثر شہید مسجد متنازع کے قرب و جوار کے ہیں ' اگر دس آدمی چاہیں تو تین گھنٹے میں اسکا پتہ لگاسکتے ہیں ' اور اس بنا پر مقدمہ کو تقویت ہوجائیگی - سر بیرسٹروں کے یہاں آنے کی خبر ہے - پانچ چھہ بیرسٹر توالعہ کے دوسرے دن سے یہاں پر موجود ہیں ' مگر اسکی کسی کو فکر نہیں - ایک آیا دوسرا گیا - برابر یہ کیفیت ہے تار نہیں ٹوٹتا '

سرکاری بیان پر ہم جرح نہیں کرنا چاہتے ' لیکن دوسرے جانب کیا خود مظلوموں کا یہ بیان نہیں ہے کہ اصل میں یہ بلوا پولیس کے تشدد سے ہوا - مسلمان صرف جھنکے کو مسجد کے منہدم حصہ پر نصب کرنے گئے تھے - پولیس کو خیال پیدا ہوا کہ یہ مجمع شروع ہوگیا مسجد بنانے کی غرض سے آیا ہے ' اسلیے تشدد شروع کیا ' یہاں بھی جوش میں کب خیال تھا - ترکی بہ ترکی جواب - اہل پولیس بھاگ کھڑے ہولے - کوتوال شہر آلے اور طرفین سے اینٹوں کا مینہہ برسایا گیا - کوتوال بھی وہاں سے غائب ہولے - پھر کلکٹر صاحب مع سواروں اور پیادوں کے آلیے ' اور انہوں نے دور ہی سے فیر کا حکم دیا - دو یا تین فیر اوپر کیطرف کرکے پھر بلوا کرنے والوں کیطرف فیر کیے جانے لگے ' اینٹوں سے ترکی بہ ترکی جواب دیا گیا - پھر کہاں بندوق اور برچھے اور کہاں اینٹ کی بوچھار - پندرہ منٹ کے اندر لش پر لش گر گئی - مگر قدم پیچھے نہیں ہٹایا - سب اسی جگہ شہید اور زخمی ہوکر گر پڑے ' تماشائی کئی ہزار کی تعداد میں جمع تھے یہ کیفیت دیکھکر بھاگے -

کیا یہ واقعہ نہیں کہ سوار آگے بڑھے جو لوگ مسجد بنا رہے تھے ان لوگوں کو گرفتار کرلیا ' اور گلیوں اور گھروں میں گھس کر جو تماشائی بھاگے جاتے تھے انپر بھی حملہ کیا - اکثر بھاگ گئے ' اکثر زخمی ہولے اور مرے - جن میں کئی ہندو تھے -

کیا یہ اتہام کہ کلکٹر نے کوئی زیادتی نہیں کی ' اور مسلمانوں کا چلے سے بلوے کا ارادہ تھا ' اور ایک مولوی نے مسلمانوں کا جوش بہت بڑھا دیا ' بالکل جھوٹ نہیں ہے ؟

کیا کلکٹر نے گرفتاران بلا کو سخت اذیت نہیں دی ؟ - یعنی بندوق کے کندوں سے اکثر کو نہیں پٹوایا ' اور سخت و سست نہیں کہا ؟

ممکن ہے یہ واقعات غلط ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ صحیح نکلیں ' لیکن گورنمنٹ کو غور کرنا چاہیے کہ ایسی حالت میں کہ عامۃ الناس ' حکام کانپور کو ایک فریق سمجھہ رہے ہیں ' کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ ایک خاص غیر سرکاری کمیشن کے ذریعہ سے جسکو عام اعتماد حاصل ہو ' ان معاملات کی تحقیق و تفحیص کرائی جاے ؟

اگر مسلمانوں کا چلے سے ارادہ ہوتا تو تیس ۳۰ - پینتیس ۳۵ - ہزار آدمی شہر میں موجود تھا انکو لانے میں کونسا امر مانع تھا ؟ اور کچھہ نہیں تو ایک ایک ڈنڈا ہی لیتے آتے ' یا جو جس کے پاس ہوتا - مولوی صاحب نے کون سی بات خلاف قانون کہی تھی ؟ انہوں نے کیا یہی نہیں کہا تھا کہ " یہ ایک چانس ہم اور سرکار کو دیتے ہیں ' اگر ابکی بھی ہماری آرزوئیں بوٹ کی ٹھوکروں سے پایمال کردی گئیں تو ہم خود مسجد بنانے کی کوشش کرینگے " - (ناظر)

(۲)

کانپور کے شفاخانے میں ایک زخمی بچہ تڑپ رہا ہے - ۳ - اگست کے مقتل میں یہ مجروح ہوا ہے ' اور اب اس وقت بڑی بے تابی سے اپنی ماں کو یاد کرکے کہہ رہا ہے :

اے میری پیاری اماں ! تو اسوقت کہاں تھی جسوقت زہر کی بجھی ہوئی چھری میرے اس ننھے سے جسم میں تیرائی گئی تھی اور میں اپنے خون میں لوٹ رہا تھا - ہاے تو اسوقت ہوتی تو کیا کرتی ؟ مجھے گود میں لے لیتی ' اور میرا خون ناحق جو تونے ۱۱ - برس سے اپنا خون پلا پلا کے پالا تھا اپنے دوپٹہ سے پونچھتی جاتی ' مگر اچھا ہوا کہ تو نہ ہوئی - اب میرے زخموں کا درد جو میرے زخموں کے ٹانکے ٹوٹ جانے سے اور بھی بڑھ گیا ہے مجھے ایک لمحہ بھی چین نہیں لینے دیتا - ایک سنگین کا زخم کاری جو میرے پہلو میں ہے ' یہی کمبخت مجھے کچھہ ساعت کا مہمان بنائے ہوئے ہے - اے میری ماں ! آ اور میرا آخری دیدار کرلے ' مگر ہاے ! تو یہاں کیسے آسکتی ہے ؟ سنگینوں کے پہرے میں میں دم توڑ رہا ہوں - میں جانتا ہوں کہ تیرے کلیجے میں آگ لگی ہوگی ' مگر گھبرا نہیں ' میرا خون ناحق وہ خون نہیں ہے جو مسٹر ٹائلر کے دامن سے بغیر میرا خونبہا لیے ہوے دھل سکے -

اے ہندوستان کے مسلمانو ! تم اگر دیکھہ سکتے ہو تو میرے پاس آؤ ' تمہاری قوم کا ایک ۱۱ - برس کا بچہ دم توڑ رہا ہے - میں اسوقت اپنے رسول کی گود میں ہوں ' تمہاری قومی ہمدردی کا آنحضرت سے تذکرہ کرونگا - میں نامراد اسوقت دنیا سے جا رہا ہوں - میرے ننھے ننھے ہاتھوں سے میرا سلام لو ' میری بس یہی خواہش ہے کہ تم اپنی اس مچھلی بازار کانپور کی مسجد کو جس پر میرے خون کی چھینٹیں ابتک نمایاں ہیں ' ہاتھ سے نہ جانے دو - تم دور نہیں ' میرا پیغام لیڈی ہارڈنگ کو پہونچا دو جنہوں نے ۴ - جون کو اعلان کیا تھا کہ جسقدر ننھے ننھے یتیم بچے اور بیکس لڑکے ہیں میں انکی ماں ہوں - کیا میری ماں یہ سنکے چپ ہو جائیگی کہ اسکا ایک بچہ مسٹر ٹائلر کے ظالمانہ حکم کی بدولت چور چور کردیا جاے ' اور وہ کچھہ نہ کرے جبکہ سب کچھہ کرسکتی ہے -

اے قوم اگر تونے جائز طریق پر کچھہ نہ کیا اور چپ ہو رہی تو میرے خون کی جوابدہ روز قیامت ہوگی - انا للہ و انا الیہ راجعون -

(نیاز - فتحپوری)

اس سے کیا ہوتا ہے کہ ہز آنر ایک مولویصاحب سے مشورہ کرتے ہیں جن کی ایک درخواست اوس جایداد کي واگذاشت کے لیے لوکل گورنمنت کے سامنے پیش ہے جو سنہ ۱۸۰۷ع میں ضبط ہوگئي تھي ؟ - یا ہز آنر معض خان بہادروں سے استفسار راے کرتے ہیں ؟ استفسار بھي قانون اسلام کے متعلق ! اور وہ بھي ایسے حضرات سے جن کے معلومات ہز آنر سے بھي کم ہیں ' سب باتوں سے قطع نظر بھي کرلیجیے تب بھي جو شخص موقع کو جا کر دیکھیگا وہ سواے اس کے اور کچھہ نہیں کہہ سکتا کہ منہدم شدہ عمارت مسجد کا ایساهي ایک حصہ تھي جیسے کہ اور ہیں ' ہمیں مندرجہ بالا کاموں کیلیے ڈیڑھہ لاکھہ روپے کي ضرورت ہے ' کیا اوس قوم کے لیے یہ رقم کچھہ بہت ہے جس نے دور افتادہ ترکوں کیلیے (۷۰) ستر لاکھہ کے قریب بھیجے ہیں اور تیس لاکھہ علیگڈہ مسلم یونیورسٹي کیلیے جمع کردیے ؟ - ہرگز نہیں -

اسوقت نہ ترکوں کو یاد کرو اور نہ یونیورسٹي کے خواب دیکھو ' جب تک کہ یہ بے حرمتي کا دھبہ اور یہ ناانصافی ' جو ابھي ابھي اس سلسلے میں ہماري قوم کے ساتھہ کي گئي ہے ' قائم رہے ؟ رعایاے برطانیہ ہونے کي حیثیت سے اپنے فرایض سے نہ بھاگو اور اپنے حقوق کے استعمال کرنے سے دریغ نکرو -

مانا کہ مسٹر ٹائیلر شاید بہت هي طاقتور شخص ہوں ' مگر کیا برطاني قوم اون سے زیادہ طاقتور نہیں ہے ؟ اور کیا سر بیمفا للڈفلڈ طاقتور نہ تھے ؟ روھیلکھنڈ کے مسلمانوں کے ایک ادنی نیازمند کي حیثیت سے ' میں اس تحریک کے لیے ' جو میں نے بیان کي ہے ' ڈھائي سو روپے بھیج رہا ہوں ' مجھے امید ہے کہ روھیلکھنڈ کے مشہور قوم پرست ' اپنے کانپوري ہم مذہبوں کي مالي امداد کرنے میں دریغ نہ کرینگے - اسلام اس ملک میں ہر مسلمان سے مسلمانان کانپور کي خاطر اپنے تمام فرایض کو سرانجام دینے کا متوقع ہے ' اور خداي اسلام خود اس غرض کے لیے اپنے بندوں سے قرض مانگ رہا ہے - فمن ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً یضاعفہ لہ ؟

آنریبل ' سید رضا علي - بي - اے - ایل - ایل - بي
وکیل هائي کورٹ الہ آباد

(٤)

مچھلي بازار کانپور کے حادثے میں بہت سے بیگناہ مسلمان شہید ہوے ہیں اور ایک تعداد کثیر مسلمانونکي زیر حراست ہے آنکي امداد کے لیے لکھنؤ میں ایک کمیٹي قائم ہوئي ہے ' جس کا منشاء شہداء کے پس ماندوں کي مالي امداد اور ملزموں کے مقدمات کي پیروي کرنا ہے - اعزازي خازن سید ظہور احمد صاحب وکیل هائیکورٹ لکھنؤ مقرر ہوے ہیں ' زر چندہ خازن صاحب موصوف کو بھیجنا چاهئے یا الہ آباد بنیک میں جس سے کہ اس کمیٹي نے حساب کھولا ہے ' داخل کردیا جاے اور اسکي اطلاع خازن صاحب موصوف کو دیجاے -

(محمد وسیم - بیرسٹر ایٹ لا - لکھنؤ - آنریري سکریٹري)

(۵)

۱۴ اگست سنہ ۹۱۳ع کو انجمن معین الاسلام (کلکتہ) کے ماتحت ایک کمیٹي قائم ہوئي جس کے اغراض و مقاصد صرف اسي حد تک محدود ہیں کہ اہل و عیال شہداے کانپور کي امداد کرے ' زخمیوں اور قیدیوں کو مالي مدد دے اور مقدمات کے لیے کافی سرمایہ بہم پہونچاے - کمیٹي نے مختلف ذرایع سے چندے وصول کرنے کي تدبیریں شروع کردي ہیں (مخبر)

(٦)

حکام کانپور کی بے عنوانیوں کو ملحوظ رکھتے ہوے قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسٹر ٹائلر ' مسٹر سیم ' صاحب سوپرنٹنڈنٹ پولیس ' اور پولیس وغیرہ کے دوسرے افراد و اشخاص پر ' جو مسلمانوں کے قتل و نہب و عدوان و غارت میں ' بشرطے کہ تحقیق کے بعد اشاعات عامہ صحیح نکلیں تو ' نہایت شرمناک حصہ لے چکے ہیں ' کیوں نہ باقاعدہ مقدمات دائر کیے جائیں ؟ میري راے میں ایسا ضرور ہونا چاهئے (حکیم ایم - رکن الدین ' دانا)

(۷)

شہداے کانپور ! تم حق و صدق کے لیے شہید ہوئے یا نفسانیت کے لیے ؟ نفسانیت پیش نظر تھي تو ویل لکم ثم ویل لکم ' اور اگر اسلام کي راہ میں شہادت ہوئي تو کیا تمہاري خدمت اب ہم پر صرف اتني هي فرض ہے کہ زمین کے ایک گوشہ میں تمہیں ہم سونپ دیں ؟ اور کیا تمہارا حق زمین پر اب صرف اسیقدر رہ گیا ہے کہ زمین کا کچھہ حصہ لیکر تم ہمیشہ کیلیے اوس میں راحت کي نیند سو رہو ؟ نہیں تم تو ساري نعمتوں کے حقدار ہو - اور تمہارے خدا نے تمہیں اسي لیے بلایا ہے کہ وہ سب کچھہ تمہیں دیدے جسکے تم مستحق ہو -

اے وہ لوگو کہ ایک مرتبہ موت و حیات کي کشمکش سے چھوٹکر ہمیشہ کے لیے فنا و زوال سے محفوظ رہوگے - کیا تم اُن زخمیوں کو اپنے ہمراہ لینا پسند نہ کروگے جو قید میں جاں بلب ہیں ؟ کیا تم ایک مرتبہ مرکر لازوال حیات کو حاصل کرلوگے ' اور یہ بد نصیب اسي طرح اپني موت کي ایڑیاں رگڑتے رہیں گے -

اے زمین ! تو جسقدر عزت کرسکے کرلے - کیونکہ یہ بہت جلد تجھسے جدا ہوکر اپنے خدا کے پاس ہمیشہ کیلئے جانیوالے ہیں - تجھے بہت سي لاشیں میسر ہونگي بہت سے مخلصین ' بہت سے ہمدرد - بہت سے جوانمرد و بہادر ' بہت سے محبان وطن ' اور جاں نثاران ملت کي لاشیں تجھپر تڑپیں گي - لیکن یہ پرستاران دین حق ' یہ شہداے اللہ اکبر کي لاشیں ہیں ' یہ تجھے پھر کبھي نہ هاتھہ آئیں گي - جتنا پیار اور محبت کرنا ہو کرلے - کہ وقت کم ہے - اور یہ بہت جلد تجھسے رخصت ہونیوالي ہیں -

اور اے آسمان ! تو بھي ان مظلوم لاشوں پر جتنا تاسف کرسکتا ہے کرلے - انکو ' کہ ان کي نگاہیں اب خود دنیا اور اوس کے تمام سامان و اسباب سے پھر گئیں - خوب اچھي طرح دیکھہ لے - کہ اس وقت کے بعد پھر ہمیشہ ان کے دید کے لیے تیري آنکھیں ترسینگي - مگر تجھے دیکھنا نصیب نہ ہوگا اور اس دن کے لیے گواہ رہ جس دن کہ خداوند قہار و جبار کا تخت انصاف بچھایا جاے گا ' ظالم و مظلوم ' قاتل و مقتول ' دونو حاضر کیے جائینگے - یہ مقتول لاشیں اگر واقع میں مظلوم و بے قصور تھیں تو اپنے قاتلوں کا دامن تھامکر " باي ذنب قتلت " کے معنے پوچھینگي اور اپنا سرخ خونیں کپڑا هاتھہ میں لیے ہوئے باري تعالے کے سامنے حاضر ہوکر انصاف کي طالب ہونگی -

چوں بگذرد نظیري خونیں کفن بحشر
خلقے فغاں کنند کہ ایں داد خواہ کیست

(ابوالحسنات)

نہیں کہا جاسکتا کہ پولیس نے اپنے جذبات انتقام کی عنان ڈھیلی نہیں ہونے دی ؟ اگر ہم ایک شخص کو دیکھیں جسکے کرچین بھوکی گئی ہوں، بندوقوں کے کندوں اور لاٹھیوں سے اوسکو زخمی کیا گیا ہو، دراں حالے کہ وہ پہلے ہی بندوق کے چھروں سے گرچکا ہو، تو اس سے پولیس کی انسانیت کا ثبوت تو کہیں نہیں ملتا -

باوجود اس کے کہ ہزآنر کا قول بھی ہے اور خیال بھی کہ " امن عام میں سخت اور غیر معمولی خلل واقع ہوا اور حکام اس امر پر مجبور ہوے کہ اوسکو روکنے کے لیے جسقدر پولیس اونکے پاس تھی اوسکو کام میں لائیں " ابھی تو یہی ثابت کرنا ہے کہ آیا امن عام میں خلل واقع ہوا بھی تھا یا نہیں ؟ جو زخمی مجھسے گفتگو کرنے کے قابل تھے اونکو تو یہ عام شکایت تھی کہ اونپر محض اسلیے فیر کیے گئے اور محض اسلیے انکو زخمی کیا گیا کہ اوس دن وہ اتفاقاً مسجد کے قریب موجود تھے، خیر یہ معاملہ تو عدالت میں طے ہوگا -

یہ سب گو کہ اوس برتاؤ سے خوش تھے جو حوالات میں ارنکے ساتھہ کیا جارہا ہے لیکن پولیس کی " انسانیت " کی لمبی چوڑی داستانیں سناتے تھے، ہم نہایت زور و شور سے سن رہے ہیں کہ گرفتاریوں میں نہایت احتیاط برتی گئی ہے، لیکن جو کچھہ میں نے کانپور میں سنا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے کئی دن بعد تک نہایت ہیبت ناک حالت رہی، اس امر کا ثبوت خود مسٹر ٹائلر کا وہ اعلان امن ہے جو پانچویں چھٹی اگست کو انہوں نے شائع کیا ہے، اگر اہل شہر انتہائی خوف اور بدحواسی کی حالت میں نہ تھے تو اس قسم کے اعلان شائع کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی ؟ بعض اخباروں کے کارسپانڈنس نے بلوے کے متعلق متعدد مسلمانوں سے ملاقات کی تاکہ حکام کے طرز عمل کی نسبت لوگونکے خیالات معلوم کریں، لیکن آپ امید کرسکتے ہیں کہ اس حالت میں جبکہ انتہائی ہیبت چھائی ہوئی ہو لوگونکے صحیح خیالات انکو معلوم ہوسکیں گے ؟ دراں حالیکہ اس قسم کے خیالات میں مسٹر ٹائلر کی جلد بازی اور بے پروائی پر حرف زنی ہوتی ہو ؟

یہ واقعہ بھی قابل غور ہے کہ باوجود اس کے کہ بہت سے کابلی عید گاہ کے جلسہ میں اور مسجد کے نزدیک موجود تھے، اور باوجود اس کے کہ وہ اشتعال انگیز گفتگو کر رہے تھے، اون میں سے کسی ایک شخص کے بھی ذرا سی چوٹ نہیں آئی اور نہ اون میں سے کوئی پکڑا گیا کانپور میں خیال یہ ہے کہ کابلی خاص طور پر اس کام کے لیے متعین کیے گئے تھے کہ لوگوں کو بھڑکائیں اور بلوہ کرائیں، بہر صورت یہ ایک واقعہ ہے، جو اون لوگوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے، جو بلواے کانپور کے اسباب کی تحقیقات کریں -

اس سلسلے میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ مسٹر ٹائلر کے ذریعہ سے جو خود یقیناً ایک فریق ہیں، اس واقعہ کی تحقیقات پبلک کو ہرگز مطمئن نہیں کرسکتی -

جو لوگ بلوائی کہے جاتے ہیں صرف انہیں کا طرز عمل اس قابل نہیں ہے کہ اوس کی تحقیقات کیجائے ؟ بلکہ مسٹر ٹائیلر نے خود بھی کچھہ کم حصہ نہیں لیا ہے، اگر یہ خواہش ہے کہ تفتیش کرنے والوں پر پبلک بھروسہ کرے اور وہ الزامات کو غیر طرفداری کے ساتھہ تقسیم کردیں، تو یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا، تاوقتیکہ گورنمنٹ سرکاری اور غیر سرکاری لوگونکا ایک ایسا کمیشن قائم نہ کرے جسمیں یوروپین اور مسلمان دونوں ہوں، کمیشن کو پورے پورے اختیارات حاصل ہوں کہ وہ اس بلوے کے اسباب کی اچھی طرح تفتیش کرے، اور دیکھے کہ مسٹر ٹائیلر کا یہ عمل کہانتک حق بجانب تھا کہ اونھوں نے فیر کرنے کا حکم دیا، اور پندرہ منٹ تک گولیوں کی بارش کو جاری رکھا، جس میں خود مسٹر ٹائلر کو اعتراف ہے کہ ٥٠٠ کارتوس استعمال ہوئے، انصاف اور اصول حکومت اسی کا متقاضی ہے کہ مسٹر ٹائیلر ایک منٹ بھی کانپور نہ رہنے دیے جائیں، اس مبادلہ سے گورنمنٹ کی عظمت کو نقصان پہونچنے کا کوئی سوال پیش نہیں آسکتا - کسی کی خواہش نہیں ہے کہ خواہ مخواہ اونکا درجہ توڑا جائے یا اون پر تہدید کیجائے، جب تک کہ اچھی طرح تفتیش کرنیکے بعد اونکا قصور ثابت نہ ہوجائے اونکا درجہ اسی طرح قائم رہے -

میں ہزآنر کی انصاف پسندی سے اپیل کرتا ہوں، وہ غور فرمائیں کہ آیا ایسی حالت میں کہ مسٹر ٹائیلر ضلع کے حاکم اعلی رہیں کیونکر اون ١٣٠ - آدمیوں کے حق میں، جو اسوقت زیر حراست ہیں، منصفانہ عدالتی کارروائی کی امید کیجا سکتی ہے ؟ اور باتوں سے قطع نظر کرکے بھی یہ سوال باقی رہتا ہے کہ کیا اونکی موجودگی مقامی پولیس کو جائز اور نا جائز طریقوں سے ملزموں کے خلاف ثبوت بہم پہچانے کی محرک نہ ہوگی ؟ اب بھی شکایتیں کی جارہی ہیں کہ ایک ضرورت سے زیادہ کارگزار افسر پولیس نے گواہوں سے اپنی مرضی کے مطابق شہادت دلانے کے لیے جبر و تشدد سے کام لیا ہے -

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ ایندہ ہمکو کیا کرنا ہے - کیا ہم ہاتھہ پر ہاتھہ پر رکھے رہینگے ؟ اور اون لوگوں کی لیے کوشش نکرینگے ؟ ہماری خودداری سے یہ امر بعید ہے کہ مقتولین کے پسماندہ ناچار و بے یار و مددگار رہیں، سب سے زیادہ اہم تو یہ سوال ہے کہ کیا ہم مسجد کے منہدم شدہ حصہ کی واپسی کیلیے تمام قانونی اور با قاعدہ کوششوں سے قطع نظر کرلیں ؟

ہم نے اس فیصلہ کے خلاف ہزآنر سے اپیل کی تھی، لکھنؤ میں ١٥ آگست کو ہزآنر نے اس اپیل کی سماعت بھی فرمائی، جس کا نتیجہ ظاہر ہے، بدقسمتی سے اپیل کی سماعت سے پہلے ڈگری جاری ہو چکی تھی، فرض کرلیجیے کہ سر جیمس مسٹن مسٹر ٹائلر کے ہم آواز ہیں، تو کیا حضور وایسراے کو یہ اختیار سے نہیں ہے کہ کانپور میں ہمارے ساتھہ جو نا انصافی ہوئی ہے اوسکا مداوا کریں ؟ - کیا ہم وزیر ہند کی خدمت میں ایک وفد (ڈیپوٹیشن) نہیں بھیج سکتے جو ہمارے معاملہ کو انڈیا ہاؤس (دفتر وزارت ہند) کے سامنے پیش کرے ؟ کیا اوس دارالعدل میں بھی جسکا نام پارلیمنٹ برطانیہ ہے اور جس نے ہمیشہ سے، ہندوستان اور ہندوستانیوں کے ساتھہ انصاف کیا ہے، ہمارے ساتھہ انصاف نہ کیا جائیگا ؟ -

ہم کو عظیم الشان برطانی قوم کی عدل پروری اور انصاف پسندی پر بھروسہ ہونا چاہیے، ہمیں شورش جاری رکھنی چاہیے اور تمام قانونی اور باقاعدہ طریقوں سے اپنے مقصد کے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے - اگر ہماری شکایات محض خیالی نہیں ہیں ؟ اگر منہدم شدہ حصہ اصل مسجد کا حصہ ہے ؟ اگر قانون اسلام کی رو سے کوئی وقف کسی دوسرے کام کے لیے منتقل نہیں کیا جاسکتا ؟ غرضکہ اگر ہمارے مولوی اور ماہرین قانون اسلام کو مسٹر ٹائلر اور مسٹر سم سے بہتر جانتے ہیں ؟ تو ہمیں یقین رکھنا چاہئے کہ ہم ضرور کامیاب ہونگے - ہماری قوم نے اپنے اون ہم مذہبوں کی تکالیف رفع کرنیکے لیے جو ترکی میں رہتے ہیں، نہایت فراخ دلی سے چندے دیے ہیں، کیا وہ اپنے کانپوری عزیز و اقربا کو افلاس میں مبتلا دیکھہ سکتے ہیں ؟ کیا وہ ان زخمیوں کو بے کسی کی حالت میں مر جانے دینگے ؟ کیا وہ اس سخت بے حرمتی کے دھبے کو مٹانے کی تمام قانونی کوششیں نکرینگے جس نے ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سخت احساس پیدا کردیا ہے ؟

تاریخ حیات اسلامیه

کا ایــک ورق

زر اعانۂ مهــاجـرین عثمــانیه

از جناب محمد صفدر خاں صاحب خریدار الهلال

میرے گھر میں فرزند تولد ہونے کي خوشي میں میرے مکرم و مہربان میاں عنایت الله خاں صاحب انسپکٹر کو آپریٹو کریڈ یٹ سوسائیٹیز گوجرانواله نے مبلغ ٢٥ - روپیه نقد واسطے خیرات کرنیکے بطور صدقه نو مولود کے مجھے بھیجے جو میں اسي وقت بذریعه مني آڈر اپکي خدمت میں بھیجتا ہوں که مہربانی فرما کر اس رقم کو چندہ مہاجرین و مساکین ترک کے فنڈ میں قبول فرمائیں - کیونکه ان سے زیادہ مستحق اسوقت کوئی اور نظر نہیں آتا ہے

از جناب محمد بابر خاں صاحب از ٹانگڈ ونجی

میري اہلیه نے حال میں انتقال کیا ہے - انکے ثواب رسانی کے لیے یہاں قران شریف پڑھا دیا ہے - ایسے موقع پر یہاں کھانا وغیرہ بھي کھلایا جاتا ہے - اس کار فضول کے عوض میں مبلغ دس روپیه بذریعه مني آرڈر روانه کرتا ہوں' آپ اس کو اعانۂ مہاجرین میں داخل کردیں - اگر مناسب سمجھیں تو اس خط کو بھي شایع فرمائیں -

فہرست زر اعــانۂ مہــاجرین عثمــانیه

(١٠)

	پائي	آنه	روپیه
جناب عبد الرحیم صاحب	•	١٢	٧
جناب امتیاز علي صاحب - هیڈ ماسٹر - فالنل اسکول - ملیم آباد - لکھنو	•	•	٢
جناب سجادي بیگم صاحبه - اترولي - علیگڈہ -	•	٨	١
جناب مولوي عبد الرزاق صاحب نوادہ - گیاوي	•	١٢	٣
جناب محمد بابر خانصاحب ٹانگڈ ونجی	•	•	١٠
جناب نصیر الرحمن خانصاحب - بونگ گڈہ عیسی گڈہ	•	•	٥
جناب والدہ احمد علي صاحب بذت - مظفر نگر	•	•	١٠
جناب محمد صدیقي صاحب اگرہ	•	•	٥
جناب سید محمد اکبر صاحب - نائب تحصیلدار - گورتھا - جھانسی	•	•	٢٥
جناب محمد افضل خانصاحب وردي میجر زیارت - بلوچستان	•	•	٥
جناب قادر بخش صاحب - شاہجہانپور	•	١٤	٩
میزان	•	١٤	٨٤
سابق	•	٩	٨٥٥٧
کل	•	٧	٨٦٤٢

هذا بصائر للناس ، و هدى و رحمة لقوم یوقنون !
(٤٥ : ١٩)

البصائر

ایک ماهوار دیني و علمي مجله

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا -

وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ٦٤ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -

خریداران الہلال سے : ٣ - روپیه

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قران حکیم اور اس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیرہ فراهم کرے - اور ان موانع و مشکلات کو دور کرنے کي کوشش کرے ' جن کي وجه سے موجودہ طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا ہے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوة و صحابۂ و تابعین کي ترویج ' آثار سلف کي تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بھي هوگا - تا هم یه امور ضمني هونگے ' اور اصل سعي یه هوگي که رسالے کے هر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیرہ فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگي ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کي جائیگي - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کي تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قران کریم کي تنزیل و ترتیب و اشاعت کي تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بھي وہ موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه ہے که مسلمانوں کے سامنے بدفعۂ واحد قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جاے که عظمت کلام الہی کا وہ اندازہ کر سکیں - و ما توفیقي الا بالله - علیه توکلت والیه انیب -

القســـم العــربـــی

یعنے " البصائر " کا عربي ایڈیشن

جو

وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

اور

جس کا مقصد وحید جامعۂ اسلامیه ' احیاء لغۂ اسلامیه ' اور ممالک اسلامیه کے لیے مسلمانان هند کے جذبات و خیالات کي ترجماني ہے -

الہلال کي تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانه مع محصول هندوستان کے لیے : ٢ - روپیه ٨ - آنه

ممالک غیر : ٥ - شلنگ -

درخواستیں اس پته سے آئیں :

نمبر (١٤) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ — القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, Macleod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱، مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

نمبر ۹ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲٤ رمضان ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, August 27, 1913,

اطلاع

ایڈیٹر الہلال

ایڈیٹر الہلال مسوری سے کلکتہ آگئے ہیں - اب انکی تمام خط و کتابت بدستور دفتر کے پتے سے ہو-

(منیجر)

مالک "مسلم گزٹ" جواب دیں

بعض صحیح ذرائع سے مجھے کلکتہ آتے ہوے راہ میں معلوم ہوا کہ ڈپٹی کمشنر لکھنؤ کے کسی پرائیوٹ حکم کی بنا پر مالک مسلم گزٹ نے مولوی سید وحید الدین صاحب سلیم کو ایڈیٹری سے الگ کردیا، اور وہ حکماً مجبور کیے گیے کہ شام سے پہلے لکھنؤ چھوڑ دیں !!

واقعہ کی صورت یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر نے میر جان صاحب مالک مسلم گزٹ کو بلایا اور کہا کہ وہ فوراً مولوی سلیم صاحب کو الگ کر دیں ورنہ وہ انپر مقدمہ قائم کرینگے -

اسی کی تعمیل تھی جو انھوں نے فوراً کر دی

میں بذریعہ اخبار کے علانیہ حالات دریافت کرنے پر مجبور ہوں - میر جان صاحب براہ کرم فوراً اصلی حالات شائع کر دیں - اگر آیندہ ہفتے تک انھوں نے حالات شائع نہ کیے تو پھر مجھے جو کچھ لکھنا ہے، لکھونگا -

(ایڈیٹر)

فہرس

تصاویر

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ ہوتا ہو - ہاتھ پانوں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجاے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہو جائیں اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں - ....
.... تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے -

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار ہونے کے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اُسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھہ نہ کچھہ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ .... بکثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پاے جاتے ہیں - کبھی ابتداے عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اُس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - انکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں - ٹائیٹر والئی ریاست خیرپور سندھہ ــــ پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیا بیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چٹہ ضلع اٹاوہ ــــ آپ کی حب ذیا بیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبدالقادر خاں - محلہ غرقاب شاہ جہاں پور ــــ جو گولیاں ذیا بیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور ــــ آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد ــــ مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کررکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

ڑم ملان پوسٹماسٹر جنرل ــــ پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھہ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھہ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لنبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ - دو روپے -

---

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ زیادہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھہ آنہ کلاں تین روپے -

---

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور - ۱ درجن - ایک روپیہ -

---

حب قائمقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

---

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

---

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۶ تولہ دو روپے -

---

حب دافعہ طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت در ہفتہ دو روپے -

---

بر الساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے -

---

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

---

سرمہ ممیرہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے -

---

پتہ ـــ

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

انہوں نے فوراً ایک جلسہ کیا جسمیں روس کے ایشیائی ممالک کے باشندوں میں اسلام کی اشاعت روکنے کے ذرایع پر غور و خوض کیا گیا اور یہ طے ہوا کہ اس اسلامی سیلاب کی بندش کے لیے ایک کمیٹی قائم کیجاے جو روس کی مجلس ملی (ڈسن سینڈ) کے پاس ایک یاد داشت بہیجے اور یہ تجویز پیش کرے کہ ان مقامات پر مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لیے مبشرین نصرانیت (مشنریز) بہیجے جائیں - بایں ہمہ عصبیت کہا جاتا ہے کہ یورپ کا تمدن کسی مذہب کی آزادی میں در انداز نہیں ہوتا -

تـــرک و عـــرب

المؤتمر العربی السوری اور انجمن اتحاد و ترقی میں اتفاق ہوگیا - عربوں نے اپنے طرف سے دو مندوب (ڈیلیگیٹ) مقرر کیے تہے - انجمن اتحاد و ترقی کے مندوب ایوب صبری تہے - مندوبین میں تمام گفتگو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھہ ہوئی - اس اتفاق کے اصول اساسی یہ ہیں :

(۱) عرب آل عثمان کی خلافت کو مانتے ہیں -

(۲) دولت عثمانیہ میں عربوں اور ترکوں کے حقوق برابر برابر ہونگے -

(۳) عرب وعدہ کرتے ہیں کہ دولت عثمانیہ ' جو انتظامی محکموں اور عدالتوں میں انہیں عربی زبان کے استعمال کی اجازت دیتی ہے ' اسکی وہ مساعدت و معاونت کرینگے -

(۴) حکومت کی طرف سے عملی طور پر اصلاحات کے آغاز کے عرب منتظر ہیں ' اور وعدہ کرتے ہیں کہ وہ حتی الامکان اس باب میں دولت علیہ کے لیے آسانیاں پیدا کرینگے -

(۵) عربوں کی یہ راے ہے کہ ولایات عثمانیہ اصلاحات کے سخت محتاج ہیں ' وہ موجودہ حالت کو دیکھہ رہے ہیں اور دولت علیہ کے ساتھہ اسکے مطمح نظر میں شریک ہیں -

(۶) انجمن جوانان عرب اعلان کرتی ہے کہ ارباب غرض نے جو یہ مشہور کیا تہا کہ وہ اجانب و اغیار کی مداخلت چاہتے ہیں ' یہ کذب محض ہے -

وہ اتفاق نامہ (اگریمنٹ) ، جس پر فریقین نے دستخط کیے ہیں ' لجنۃ المؤتمر العربی کے رئیس الرؤسا رفیق بک مؤلف اشہر مشاہیر الاسلام نے اُسے شائع کردیا ہے ' اُسکے خاص خاص دفعات یہ ہیں :

(۱) تمام عربی شہروں میں ابتدائی اور ثانوی تعلیم عربی میں ' اور اعلی تعلیم اکثریت (مجاریٹی) رکھنے والی جماعت کی زبان میں ہوگی -

(۲) گورنروں کے علاوہ تمام اعلی عہدہ داروں کے لیے عربی دانی شرط ہوگی - ان عہدہ داروں کے علاوہ تمام ملازم اسی صوبہ میں رکھے جائینگے - دار السلطنت سے صرف قضاۃ اور روساء عدلیہ (چیف جسٹس) کی تقرری ہوگی جو ارادہ سنیہ کے ذریعہ سے ہوا کرتی ہے -

(۳) اوقاف کا انتظام انتظامی مجلسوں کے ہاتھہ میں دیدیا جائیگا جو مقامی اشخاص سے مرکب ہونگی -

(۴) رفاہ علم کے کل ادارۂ محلیہ (مقامی دفاتر) کے ہاتھہ میں دیدیا جائیگا -

(۵) فوج صرف قریب کے شہروں کی خدمات انجام دیگی - یعنی حجاز ' عسیر ' وغیرہ ' وغیرہ ' میں جب فوج بہیجنا ہوگی ' تو عربوں اور دولت عثمانیہ کے تمام باشندوں میں سے ایک ہی نسبت سے سپاہی لیے جائینگے -

(۶) مجالس عمومیہ کی قرار دادیں بہرحال نافذ ہونگی -

(۷) اصولی طور پر یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ مجلس وزارت اور تمام کیبنٹ کے مددگاروں اور مشیروں کے محکموں میں ' نیز دولت علیہ کے تمام مجالس شوری میں کم از کم تین عرب ہونگے -

شیخ الاسلام کے دائرہ (دفتر مشیخت اسلامیہ) اور تمام دوسرے صیغوں میں بہی دو دو یا تین تین عرب ہونگے - ہر وزارت کے مختلف مرکزوں میں بہی کم از کم ۵ - یا ۴ عرب لیے جائینگے -

(۸) عربوں میں سے کم از کم ۱۰ - کمشنر اور ۵ - گورنر مقرر کیے جائینگے -

(۹) مجلس اعیان میں عربوں کی ایک تعداد مقرر کی جائیگی جسکی نسبت ۲ - فیصدی ہوگی -

(۱۰) ہر ولایت میں جن صیغوں کے لیے ضرورت ہوگی وہاں اجنبی مفتش خصوصی (اسپیشلسٹ کمشنر) مقرر کیے جائینگے -

(۱۱) جن صیغوں کا انتظام مقامی گورنمنٹ کے ہاتھہ میں دیا جا رہا ہے ' ان کو روپیہ کی ایک مقدار دیجائیگی جو اس صوبہ کے بجٹ میں اضافہ کر دیجائیگی - اور جایداد کے ٹیکس کا حصہ تعلیم پر صرف کیا جائیگا -

(۱۲) اصولی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ سرکاری معاملات عربی زبان میں ہونگے ' مگر اسکا نفاذ بتدریج ہوگا -

(۱۳) مجالس عمومیہ (جنرل اسمبلیز) کے اختیارات وسیع کردیے جائینگے - ان مجالس میں نصف مسلمان ہونگے اور نصف غیر مسلمان -

امید ہے کہ یہ اتفاق مبارک ثابت ہوگا ' اور اگر عربوں کے مطالبات واقع میں اخلاص پر مبنی ہیں تو آیندہ بجاے مشکلات پیدا کرنے کے وہ دولت عثمانیہ کے دست و بازو بن کر کام کرینگے - گو اس تحریک میں یورپ کا ہات تہا اور اُسی کے اشارے سے ترکوں کے خلاف عربوں میں شورش پیدا ہوئی تہی ' لیکن موجودہ ترکی وزارت کی دانشمند پالیسی مبارکباد کی مستحق ہے کہ بغیر کسی سخت گیری کے اُس نے بڑی آسانی سے اس مسئلے کو حل کردیا ' اور یورپ کی انقلابی کوششیں بیکار گئیں - رعایا کے مطالبات اگر اصولاً صحیح و جائز و قابل نفاذ ہوں ' تو عموماً اس باب میں وہی حکومتیں کامیاب ہونگی جو نرمی و نرم دلی کی روش سے یہ راہ طے کرینگی ' وحشی ترکوں کی حکمت نے تو اس مرحلے کو طے کرلیا ' لیکن مہذب انگریز بہی کیا اسی راہ پر چلینگے ؟

مقدمۂ رسالۂ مظالم بلقان

۲۶ - اگست کو ہائی کورٹ کلکتہ کے ایک مخصوص اجلاس کے سامنے رسالہ مظالم بلقان کا مقدمہ پیش ہوا - استغاثہ کی طرف سے مسٹر نارٹن نے ایک نہایت مبسوط اور مدلل تقریر کی ' اور ثابت کیا کہ اس رسالے کی اشاعت کی ممانعت حکومت ہند کے قوانین نافذہ کے کسی دفعہ سے تعلق نہیں رکھتی - انہوں

شذرات

ھذی فعالھم ، فاین المنصف ؟

یسومونکم سوء العذاب ، یذبحون ابناءکم ، ویستحیون نساءکم ، و فی ذلکم بلاء من ربکم عظیم (۲ - ع ۶)

کفار تمکو بڑی بڑی تکلیفیں پہونچا رہے ہیں ، تمہاری اولاد کو ذبح کرتے ہیں ، تمہاری عورتوں کو ذلت کے لیے جینے دیتے ہیں ، اس بات میں خدا کی جانب سے تمہارا بڑا امتحان ہو رہا ہے

" مقدونیہ میں آؤ اور ہماری مدد کرو " کے عنوان سے مظالم بلقان کے خلاف ترکوں نے انگریزی عدل و انصاف سے جو اپیل کی تھی ، اُس کا کم ازکم اتنا اثر تو ضرور ہوا کہ ہندوستان میں گورنمنٹ ہند نے اُس کی اشاعت جرم عظیم قرار دی - ۲۶ اگست سنہ ۱۹۱۳ ع کو ہائی کورٹ کلکتہ میں سرکاری ایڈوکیٹ (قانونی مستشار) نے اس کی وجہ یہی بیان کی کہ پمفلیٹ میں جنگ بلقان کو حروب صلیبیہ سے تشبیہ دیگئی ہے ، اسے مذہبی جنگ قرار دیا ہے ، اور اس کے واقعات بھی مبالغہ آمیز ہیں - ممکن ہے ، منع نشر و اشاعت کے لیے یہ چیزیں بھی ضروری ہوں ، اور یہ بھی ممکن ہے کہ اشاعت روک دینے سے واقعات مظالم زیادہ نمایاں طور پر ملک میں برملا نہ ہونے پائیں ، لیکن اس حقیقت کا اخفا کیونکر ممکن ہے کہ یورپ کے عام اخباروں میں بھی وہی داستانیں ابتک شائع ہو رہی ہیں جن کی اشاعت نے اس پمفلٹ کا داخلہ ممنوع قرار دیا ہے -

ددہ آغاج کے فرانسیسی قونصل نے فرانسیسی سفارت کو ایک تار بھیجا ہے جسمیں ان فظائع و مظالم کو بیان کیا ہے جو بلغاریوں نے مسلمانوں اور یونانیوں پر کیے ہیں ، یہ بھی لکھا ہے کہ جنگی جہاز بھیجے جائیں تا کہ بلغاریوں کے مظالم سے بھاگنے والے اسمیں پناہ لے سکیں -

اخبار " اوینون " کو خبر ملی ہے کہ روقہ تورکو چھوڑنے سے پہلے اسمیں آگ لگادی گئی ، اور ان تمام شہروں کے مسلمانوں اور یونانیوں پر جو ساحل بحیرہ مارمورہ پر آباد تھے سخت شرمناک مظالم کیے گئے -

اتھینس کی کمپنی کو یہ معلوم ہوا ہے کہ مفتی دوبران نے ان ۵ - ہزار یتیم بچوں کی حمایت کے لیے اپیل کی ہے ، جنکے ماں باپ کو بلغاریوں نے نہایت بیرحمی کے ساتھہ ذبح کیا ہے -

مغربی ادرنہ میں ایک مقام " وریدہ " واقع ہے ، جس کے محلہ " عاندقور " میں عثمان آفندی نامی ایک مسلمان کا گھر تھا - ادرنہ (ایڈریا نوپل) جب بلغاریوں کے قبضے میں آیا تو تمام مسلمانان شہر کے ساتھہ یہ غریب بھی گرفتار ہوا اور سب کی طرح اسے بھی عیسائی بنایا گیا - دارالحکومۃ بلغاریا (صوفیا) میں ہنوز یہ بیچارہ قید ہے ، اور عیسائی ہوجانے پر بھی اس کو رستگاری نہیں ملی ہے - اُس کا اور اُس کے خاندان کے ہر فرد کا نام بدل گیا ہے - وہ پہلے عثمان تھا ، اب ہارون ہوگیا ہے ، اور یہی حالت اُس کے تمام ساتھیوں کی ہے - قید خانے سے اپنے بیٹے (جودت) کو جو تسخیر ادرنہ کے دنوں میں ایک جنگی ضرورت سے قسطنطنیہ بھیجا گیا تھا ، اُس نے ایک خط لکھا ہے ، جو حسن وصفی آفندی کے ذریعہ سے اخبارات میں آیا ہے - خط کا نمایاں پہلو یہ ہے جس کی اطلاع کاتب نے مکتوب الیہ کو دی ہے ، وہ لکھتا ہے :

" ہم سب کے سب نصرانی ہوگئے - تمہاری ماں کا نام واشلینا ، تمہارے بھائی کا نام شوکا ، تمہاری بہن کا نام ماریہ ، تمہاری لڑکی کیتھرائن اور دوسری چھوٹی لڑکی کا نام ہلین رکھا گیا ہے - اگر یہاں آنے کا ارادہ ہو تو دیکھو خبردار ، نصرانی ہوے بغیر نہ آنا ، ورنہ خیر نہیں - میرا نام پوچھو تو ہارون ہے ، اگر اپنی بیوی کی خبر پوچھا چاہتے ہو تو وہ اپنے دیور کے یہاں دو مہینے سے ہے - تمہارے خسر محمد آفندی قلبہ میں قید تھے ، شریف بھی قلبہ میں قید تھے ، مگر وہ نصرانی ہوگئے تو " وتولی " نام رکھا گیا - یہاں آئے تھے مگر میں نے انہیں دیکھا بھی نہیں اور وہ اسکشہ چلے گئے - سلیمان تو بلغاری فوج کے ادرنہ میں آتے ہی ریل پر سوار ہوکے کوملجہ چلے گئے - جو خط میں نے اسکشہ بھیجا تھا وہ پہنچگیا - کرکور بوباجی اوغلی (جسکا پہلے ابراھیم شاویش نام تھا) کے ذریعہ تم کو ایک خاص بات کی اطلاع دی تھی مگر وہ کہتا ہے کہ جب تک تم نہ آؤگے وہ خبر نہ دیگا -

" اگر تمہارے دماغ میں ذرہ بھر عقل ہو تو ہمارے دستخطوں کو غور سے دیکھو ، اپنے ضمیر کی طرف رجوع کرو اور ہمارے حالات سے نصیحت حاصل کرو - اگر اپنے دل میں استیناس پاؤ تو فوراً چلے آو ، لیکن شرط یہ ہے کہ پہلے (یور کی) ہولو پھر آو - شرف برق دلی ، ایوان ، اور تمہارے دوست یانی ، یور کی ہوگئے ہیں ، یونی یور کی تمہیں سلام کہتے ہیں -

جتنے قیدی کہ بلغاریا میں تھے واپس آکے اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوگئے ہیں ، اسکشہ میں رہتے ہیں اور اب ٹھہرنا بے معنی ہے ، نصرانی ہوجاو ، اور فوراً چلے آو ، اسکے علاوہ اور کوئی بات نہیں جو تمہیں لکھوں ، تمہارے شہر والے بالاخر نصرانیت میں داخل ہونے پر راضی ہوے ، مگر بہ ہزار دقت و دشواری "

ان واقعات کو پڑھو اور جمہوریۂ پیرس کے نیم سرکاری اخبار طان کی اس خبر کے فلسفے پر غور کرو کہ " سر ایڈورڈ گرے نے قبضۂ تراقیا و ادرنہ اور ہمیازون کے متعلق ایک طویل نوٹ بھیجا ہے ، اس نوٹ میں اہم اور قابل ذکر وہ حصہ ہے جسمیں سر گرے کہتے ہیں کہ " ادرنہ میں عثمانی فوج کا احتلال برطانیہ عظمی کو مجبور کریگا کہ وہ ایشیا میں اصلاحات کے لیے اخلاقی اور مادی مدد دینے سے باز رہے ، اور باب عالی کو اُن تلخ نتائج و آفات سے دو چار ہونے دے جو اسکے اس تہور و جرات کی گستاخ پالیسی کا نتیجہ ہونگے جس پر وہ اسوقت چل رہا ہے "

اس قدر دشمن ارباب وفا ہو جانا !

مسلمانان روس

روس کی دار السلطنت سنیٹ پیٹرس برگ میں اسوقت ۱۰ - ہزار مسلمان موجود ہیں ، انہوں نے ایک انجمن قائم کر رکھی ہے ، مفلوک الحال اور یتیم بچوں کے لیے اس انجمن کے متعلق ایک مدرسہ ہے جسمیں روسی اور ترکی زبان پڑھائی جاتی ہے - گذشتہ سال اس مدرسے کے فارغ التحصیل لڑکوں کی تعداد ۲۳ - اور لڑکیوں کی تعداد ۷ - تھی - اس چھوٹے سے مدرسے کی اس کامیابی نے مبشرین (مشنریز) کے خیالات میں ایک اضطراب و خوف پیدا کر دیا ،

[ضمیمۂ الہلال]

حـادثـۂ فاجعـۂ ملیـہ

مـرحـوم شـوکت پاشـا

قاتلین، و سازش کنندگان انقلاب!

[۱] طوبال توفیق [۲] نظمی [۳] کورضیا [۴] حسن شوقی [۵] کاظم [٦] حقی [۷] محمد علی [۸] جواد [۹] داماد صالح پاشا، جو اس سوء قصد و سازش کا ترتیب دینے والا اور بالیاں مخصوص میں سے ہے -

[٥]

نے عدالت پر ظاہر کیا کہ یہ رسالہ عیسائیوں کے برخلاف کسی مذہبی جوش کو پیدا نہیں کرتا بلکہ چونکہ مظالم و وحشت کاری کے خلاف اس میں مسیحیت کے نام پر اپیل کی گئی ہے اس لیے فی الحقیقت یہ عیسائیت کے عزت و شرف کا ایک اعلان ہے -

ایڈوکیٹ جنرل نے وجوہ ممانعت میں خاص طور پر اس پہلو کو نمایاں کیا کہ اِن مظالم کو صلیبی جنگ سے تعبیر کیا گیا ہے اور یہ ایک علم مذہبی منافرت کی دعوت ہے - دوران بحث میں کامریڈ کی حیثیت کو اصرار کے ساتھہ صاف کیا گیا اور اسکی بریت کا کھلے لفظوں میں اعتراف ہوا - یہ ایک ایسی بات ہے جسکی گو ہمیں زیادہ خواہش نہ تھی تا ہم خوشی کا موجب ضرور ہے -

فیصلہ ابھی محفوظ ہے - اور ہم آیندہ نہایت تفصیل سے حالات مقدمہ پر نظر ڈالیں گے - علی الخصوص اُن وجوہ ممانعت پر جو حکومت کے طرف سے پیش کیے گئے ہیں

مسٹر محمد علی نے اس مقدمے کے ذریعہ ایک نہایت عمدہ راہ قانونی احتجاج و دفاع جرائد کی کھولدی ہے -

ھفتۂ جنگ

بالاخر ترکوں اور بلغاریوں میں وہ تصادم ہوگیا جس کی پیشین گوئی ۱۹ - کو ریوٹر ایجنسی نے کی تھی

ادرنہ سے ۲۵ - میل پر ادر تیکولی نامی ایک مقام ہے - یہاں ترکوں پر بلغاریوں نے حملہ کیا - سخت جنگ ہوئی ' حملہ آور پسپا ہوے ' اور ایک کرنل اور ۱۲۳ - سپاہی گرفتار - ممکن ہے کہ یہ دوبارہ جنگ کی تمہید ہو لیکن اگر سابق کی طرح ابھی سے بلغاریوں کے لباس میں روسی سپاہی نہیں ہیں تو اس طرح کے حملوں کو ترکش کے آخری تیر یا جاں بلب قوت کی حرکت مذبوحی سمجھنا چاہیے - بالفرض یہ حملے اگر جنگ کی صورت بھی اختیار کرلیں تو وہ جنگ ترکوں کے نقطۂ نظر سے زیادہ خطرناک نہ ہوگی ' اس لیے کہ ترکی فوج میں نہ تربیت یافتہ سپاہیوں کی کمی ہے ' اور نہ تجربہ کار و کہنہ مشق افسروں کی ' اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ بر سر انتظام وہ جماعت نہیں ' جو ان جاں نثاران وطن کو خالی کارتوس دیتی تھی -

ترکی کے خلاف روس کی کارروائی کے متعلق اخبارات اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں - اس سلسلہ میں روسی جنگی جہاز کی باسفورس سے سیوا سٹوپل میں واپسی کو ٹائمز ایک معنی خیز اشارے کی حیثیت سے نقل کرتا ہے ' اور کہتا ہے :

باوجود اس حالت کے کہ تمام فوج تھریس میں ہے ' اور قسطنطنیہ اور ایشیاے کوچک غیر محفوظ حالت میں ہیں ' روسی بیڑا بالکل پر امن طریقہ پر واپس آسکتا ہے -

تھریس میں ترکی پیشقدمی کی بابت مزید ملاقاتوں کے لیے دول باہم مصروف مشورہ ہیں ' لیکن صوفیا میں یقین کیا جاتا ہے کہ دول ترکی پر دباؤ ڈالنے کی تدابیر پر غور کر رہی ہیں - لنڈن میں کسی ایسی بات کا علم ابتک نہیں ہے جس سے اسکی تصدیق ہوتی ہو -

یونانیوں اور بلغاریوں کے تعلقات کی عجیب حالت ہوگئی ہے - موخر الذکر کو شکایت ہے کہ یونانی تخلیہ کی تاریخ سے ترکوں کو مطلع کر دیتے ہیں تاکہ وہ آسانی سے قبضہ کرسکیں - بلغاریوں کے خلاف یونان ہمیشہ ترکوں کے ساتھہ ملکر کام کرتے رہے ہیں -

کارنیجی انٹرنیشنل پیس فونڈیشن نے ایک مشن مقرر کیا تاکہ وہ بلقان کے قتلہاے عام اور جنگ کے اقتصادی نتائج کی بے طرفی کے ساتھہ تحقیقات کرے -

لیکن با ایں ہمہ شاید " رموز مملکت " اسی کے مقتضی ہیں کہ تصفیہ تلوار کے بدلے قلم کی زبان سے ہو ' ریوٹر کا بیان ہے کہ باب عالی نے بلغاری وکیل قسطنطنیہ سے براہ راست گفتگو شروع کی ہے ' ریوٹر اس کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ " ادرنہ کے متعلق دول کے استحکام کی وجہ سے باب عالی نے یہ محسوس کرلیا ہے کہ موجودہ مشکلات سے نکلنے کا بہترین ذریعہ بلغاریا سے براہ راست مفاہمت ہے "

ادرنہ کے متعلق باب عالی بدستور اپنی ارادے پر سختی سے قائم ہے ' وہ اسکے لیے تیار ہے کہ ادرنہ کا معاوضہ کسی دوسری صورت میں دیدے ' مگر اس کے چھوڑنے پر راضی نہیں ' اور سچ یہ ہے کہ راضی ہو بھی نہیں سکتی ' کیونکہ فوج کی بھی ایک عظیم الشان تعداد بطل طرابلس غازی انور بے کے زیر کمان بہر حال ترک ادرنہ کے خلاف ہے - اور جیسا کہ اُنہوں نے ماتان (پیرس) کے نامہ نگار سے ترجمانی جذبات کرتے ہوے بیان کیا ' وہ کہتی ہے کہ " ہم یہاں ہیں اور یہیں رہینگے ' یا شہر کو اپنے ہاتھہ میں رکھیں گے ' یا اس کی مدافعت کی راہ میں سب کے سب فنا ہو جائینگے "

ترکوں کی پیش قدمیوں نے دیرینہ خوشگوار آرزوئیں پامال کیں تو یورپ بپھرا ' انذار و تہدید کے ہمہمے بلند ہوے ' بیڑے کی نمایش ہوئی ' ملاقاتیں ہوئیں ' مگر یہ تمام ذرائع تخویف و ترہیب بے سود رہے اثر نکلے - وزارت اپنے ارادے پر بدستور قائم رہی ' اب عملی کارروائی کا وقت آیا ' مگر یہی وہ منزل ہے جہاں پہنچکے یورپ کی ترکتازیاں ختم ہو جاتی ہیں - فوائد و مصالح کا تعارض سنگ راہ ہوا ' مداخلت ناممکن نظر آئی - تجویز ہوی کہ ترکی سے مقاطعہ مالیہ کیا جاے یعنی اسکو یورپ کا کوئی سرمایہ دار ایک حبہ نہ دے اس شکیب آزما تازیانے کا استعمال ابھی زیر تجویز ھی تھا کہ اسکی ناکامی کے علائم و آثار ظاہر ہونے لگے " فرانسیسی سرمایہ دار جنکو زیادہ تر نقصان برداشت کرنا پڑیگا ' اور جو اسوقت تک روس کی پالیسی کے لیے گراں قدر قربانیاں کرچکے ہیں مزید ایثار پر راضی نہیں " غالباً یورپ کے اس شقاق باہمی اور عملی کارروائی سے عجز و درماندگی ھی کی بناء پر رائنا کے نیم سرکاری اخبار کا یہ خیال ہے کہ " مسئلہ ادرنہ اپنی بین القومی حیثیت کھوچکا ہے اور آیندہ ترکوں اور بلغاریوں کا باہمی معاملہ رہجائیگا "

یورپ کو گمان تھا کہ ضعیف و بیمار ترک کے لیے یہی بہت ہے کہ ایڈریا نوپل کو غنیمت سمجھے ' ترک اس کو غنیمت تو سمجھے مگر اس پر خاموش نہ رہے ' اُنہوں نے ضلع گمرجنیا میں کچھ کیکوک پر بھی بلغاریوں کو سخت نقصان پہنچا کے قبضہ کرلیا ہے -

صوفیا کے ایک تار میں بیان کیا گیا ہے کہ بلغاریا نے ترکوں کے قبضہ گوملجینا کے خلاف دول یورپ کے سامنے اعتراض کیا ہے - ملجینا جیل سے پچاس میل اور میدتزا سے ساٹھہ میل جانب مغرب واقع ہے - یہ خبر اگر صحیح ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں نے پورا قصد کرلیا ہے کہ بلغاریا کو تباہ کرکے چھوڑینگے -

مقالات

الاولین و قلیــــل مــن الاخرین (۵۶ : ۱۳) ہیں ' کیونکہ یہ بارگاہ الہی کے مقرب ہیں ' اور انکی جگہ جنت کی خوشیاں اور وہاں کی نعمتیں ہیں - پھر ان میں بھی بہت سے تو اگلوں میں ہونگے ' اور کچھہ پچھلوں میں سے -

السابقـــون السابقـــون ! !

آیۂ کریمۂ مندرجۂ صدر میں اللہ تعالی نے مختلف جماعتوں کو مختلف اسماء و صفات سے موسوم کیا ہے - پہلے " اصحاب المیمنہ " اور " اصحاب المشئمہ " کا ذکر کیا ہے ' پھر " سابقون السابقـون " کی تعریف کی ہے ' اور اسکے بعد " ثلۃ من الاولین " اور " قلیل من الاخرین " ہیں -

میں دیکھہ رہا ہوں کہ حادثۂ خونین کانپور نے ان تمام جماعتوں کو دنیا کے سامنے کردیا ہے - میں " اصحاب المیمنہ " کو بھی دیکھہ رہا ہوں ' جنھوں نے اللہ کی حزب و جماعت کا ساتھہ دیا ہے :

الا ' ان حـــزب الــلـــہ هـــم الـغالبـون اور میرے سامنے " اصحاب المشئمہ " کی صفوف لئام بھی موجود ہیں ' جنھوں نے اپنے قلوب و ایمان کو حزب الشیطان " کے حوالہ کردیا ہے :

اولئک حزب الشیطان ' الا ' ان حزب الشیطان هم الخاسرون (۵۹:۲۱)

پھر اس جماعۃ مقدسۂ مومنین ' و عباد اللہ المخلصین ' و حزب اللہ الجلیل المتین ' یعنی " اصحاب المیمنہ " میں سے بھی اعلی و اقدس ' " السابقون السابقون " کی جماعت ہے جنھوں نے ایثار فی سبیل اللہ میں اوروں سے مسابقت کی اور جبکہ کچھہ لوگ اللہ کی طرف بڑھے ' تو اسکے قدم سب سے آگے تھے - انھوں نے سب سے پہلے مظلومین کانپور کی اعانت و امداد کیلیے اپنے وقت و مال کا انفاق کیا - اسلیے ضرور ہے کہ سب سے پہلے وہی بخشش گاہ الہی سے اپنا اجر بھی حاصل کریں -

کچھہ عجب نہیں کہ اللہ تعالی اپنے فضل نصرت فرما سے گروہ گروہ جماعت ہاے انصار و معاونین کو کانپور بھیجدے ' اور اپنے بندوں کے دلوں کو اپنی عبادت گاہ کی راہ میں مجروح و شہید ہونے والوں کی مدد کیلیے کھولدیے ' لیکن تاہم جو فضیلت و سعادت " السابقون السابقون " کو ملنے والی تھی ' وہ مل چکی ' اور جو بخشش دروازے پر پہلے پہنچنے والوں کیلیے ہوتی ہے ' وہ لینے والوں نے لیلی - اب اسمیں اور کسی کا حصہ نہیں ہو سکتا کہ :

اولئک المقربون - فی جنات النعیم - ثلۃ من الاولین وقلیل من الاخرین !

جزاک اللہ عن الاسلام و المسلمین

یا مظهـــر الحق !

یقیناً مسٹر مظہر الحق بیرسٹر اٹ لا (بانکی پور) کی خدمات جلیلۂ و عظیمہ " السابقون السابقون " میں داخل ہیں ' جنکے لیے اللہ تعالی نے اس عظیم و جلیل سبقت اور انفاق و ایثار فی سبیل اللہ کا شرف روز اول سے مخصوص کردیا تھا ' جو واقعۂ شہادت کانپور کے بعد بلا تامل کانپور پہنچ گئے ' اور جذبۂ خالصۂ لوجہ اللہ کے ساتھہ مظلومان ملت اور بیکسان امت کا مقدمہ اپنے ہاتھہ میں لے لیا - فی الحقیقت یہ تاریخ اسلام کے ان واقعات ایثار و فدویت کا احیاء ہے ' جنکے نظائر کبھی گو ایک زمانے میں ہمارے ہاں قلت نہ تھی ' لیکن افسوس کہ آج انکا ہر طرف قحط ہے !

وثائق و حقائق

وقت است کہ وقت بر سر آید

(۲)

کشف ساق کا مفہوم اور اس کے نتائج

پچھلی اشاعت میں قارئین کرام نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ سورۂ نون والقلم کی مشہور آیت یوم یکشف عن ساق و یدعون الی السجود فلا یستطیعون (وہ دن آنے والا ہے جب کہ ساق کھلیگی اور لوگوں کو سر افگندگی کی دعوت دی جائے گی ' مگر اس وقت ان میں اتنی قدرت و استطاعت کہاں ؟) کی تفسیر میں راویان اخبار و آثار نے کیا کچھہ اختلافات کیے ہیں - چار مختلف فصول میں ان مباحث کا استقصا ہو چکا ہے کہ :

(۱) کشف ساق کے یہ معنے کہ قیامت میں فی الواقع خدا کی ساقیں کھل جائیں گی ' صحیح نہیں ' جن روایتوں سے اس مفہوم کو تقویت دی جاتی ہے علم اصول ان کو خود قابل استناد نہیں سمجھتا -

(۲) ادبیات عرب میں علم قاعدہ ہے کہ الفاظ کچھہ اور ہوتے ہیں مگر محاورے میں ان کے کچھہ اور ہی معنے لیے جاتے ہیں ' طریق تعبیر کی بیشتر حقیقتیں مجاز سے وابستہ ہیں جن کو لفظوں کے ساتھہ کچھہ ایسا زیادہ تعلق نہیں ہوتا -

(۳) ادبیات عرب میں کشف ساق کے معنے نہایت سخت خطرہ (امر شدید) نمودار ہونے کے ہیں -

(۴) کشف ساق سے اگر خدا ہی کی ساق کا نمودار ہونا مراد ہو جب بھی اس کے معنے تجسم نہ ہونگے ' کیوں کہ قرآن کریم نیز کلام جاہلیت جس میں قرآن اترا ہے اور جو اس کے انداز بیان کی نظیر ہے ' اس مدعا کی تائید سے خاموش ہیں ' یا یوں کہیے کہ اسلوب عربیت اس قسم کے الفاظ کو اپنے اصلی معانی پر محمول نہیں کرتا - یہ چاروں موضوع استیعاب ذکر و استیفاے نظر کی حد میں آچکے ہیں ' لیکن مسألے کی اہمیت کا ہنوز یہی اقتضا ہے کہ " کچھہ اور چاہیے وسعت میرے بیان کے لیے " تکمیل بیان کے لیے بقیۂ مباحث قابل ملاحظہ ہیں :

(۵)

قرآن کریم میں لفظ ساق تین مقام پر وارد ہے :

(الف) سورۂ نون والقلم میں جس پر بحث ہو چکی اور ہنوز ہوگی

الہلال

٢٤ رمضان ١٣٣١ ہجری

شہادت زار کانپور
یا
امتحان گاہ کفر و ایمان

جزاک الله عن الاسلام والمسلمین

یا مظہر الحق !!

انسانی خصائل و فضائل کے ظہور و آزمایش کیلیے ابتلا و مصائب ضروری ہیں :

ولنبلونکم حتی نعلم المجاہدین منکم والصابرین ، ونبلو اخبارکم -	اور ہم تم کو آزمایش میں ڈالیں گے تاکہ معلوم کریں کہ کون کون تم میں مجاہد و صابر ہیں ؟ اور نیز تمہاری اصلی حالت کو جانچ لیں -

شاید اب موسم بدلنے والا ہے کہ تبدیلی کے آثار و علائم پیہم اور غیر منقطع ہیں - جو کچھہ ہندوستان سے باہر ہوا ، وہ مسلمانان ہند کی غفلت شکنی اور تنبہ کیلیے کافی نہ تھا ، اسلیے حکمۃ الہیہ نے سلانیک اور البانیا کی جگہ ، شہادت آباد کانپور کے حوادث معزنہ و سوانح الیمہ کو ہمارے سامنے کردیا ہے : اولا یرون انہم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ، ثم لا یتوبون ولا ہم یذکرون !

پس ہزار رحمت ہو تجھپر اے سرزمین مقدس کانپور ! اور تیری یاد گرامی ہمارے دلوں سے کبھی محو نہو ، کہ تیرے انہار خونیں نے ہمارے لیے حیات ملی کا چشمۂ حیات بہا دیا ہے !!

اگر لکھنے کی مہلت ملے تو اُن نتائج عظیمہ کی تفصیل کیلیے دفتر کے دفتر چاہئیں ، جو اس حادثۂ خونین سے ہم حاصل کرسکتے ہیں ، اور جسکے بہے ہوے خون کے ایک ایک قطرہ سے حیات ملی کی ہر شاخ کو زندگی اور نشو و نما کا پانی ملسکتا ہے ، مگر میں اس وقت صرف ایک خاص نتیجۂ حسنہ کی طرف اشارہ کرونگا اور وہ ایک الہی آزمایش ہے جو آج ہر مسلم قلب کا امتحان لیگی ، اور مدعیوں اور لمعوں کے اندر فیصلہ کردیگی کہ کون ہیں جنکے دلوں کی باگ انکے خداے حی و قیوم کے ہاتھہ میں ہے ، اور کون ہیں ، جنکے سر اصنام حکومت اور طاغوت ہواء نفس کے آگے سربسجود ہیں ؟

فمنہم من یومن بہ ، ومنہم من لایومن بہ ، وربک اعلم بالمفسدین

اصحاب المیمنۃ ، ما اصحاب المیمنۃ ؟

دو صفیں تمہارے سامنے ہیں :

دہنی طرف الله کی عبادت گاہ اور اسکا حرم محترم ہے - اُن زخمیوں کی صفیں ہیں ، جنکے زخموں سے بے گناہی کا خون بہہ رہا ہے ، اور جنھوں نے مسجد الہی کی تعریم و تقدیس میں اینٹوں کے ٹکڑے رکھکر ، اسکے بدلے دشمنان حق والہ کی گولیاں کھائی ہیں - پھر کچھہ معصوم بچے ہیں ، جنھوں نے نیا نیا اپنے خدا کو یاد کرنا سیکھا تھا ، مگر اُنسے ، جنکی عمریں اسکی محبت کے دعوے میں بسر ہوچکی ہیں ، بازی لے گئے ، اور جنمیں سے بعض اپنے خدا کے پاس پہنچ چکے ہیں ، اور بعضوں کیلیے رحمت الہی کا آغوش منتظر ہے -

پھر اس منظر اقدس و اعلی سے بالا تر ، وہ خداے قدوس ابراہیم و محمد (علیہما السلام) اور اسکے دین قویم اور ملۃ مرحومہ کی عزت و عظمت ہے ، جس کو ہمیشہ ظالموں نے بھلایا ہے ، پر مظلوموں نے اسی کے دامن میں تسکین پائی ہے - اور جس کو گو اُن لوگوں نے فراموش کردیا ہو ، جنکو اپنے خوں ریز اسلحہ و آلات کا غرور ، اور تاج و تخت حکومت کے نشۂ باطل سے سرگرانی ہو ، لیکن وہ لوگ تو نہیں بھلا سکتے ، جنھوں نے تیرہ سو برس سے اسکی الہی نصرتوں کے معجزے دیکھے ہیں ، اور اب بھی وہ اس وقت کے منتظر ہیں ، جبکہ ظلم با وجود قوت کے ہلاک ہوگا ، اور مظلومی با وجود بے سروسامانی کے فتح یاب ہوگی : وان الظالمین بعضہم اولیاء بعض ، و الله ولی المتقین -

غرضکہ ایک جانب تو الله ، اسکے رسول ، اور اسکے مومنوں کی عزت و عظمت دنیوی عجز و تذلل اور بے سروسامانی و بیکسی کے اندر موجود ہے : وان العزۃ لله ، ولرسولہ ، وللمومنین -

اور دوسری جانب دنیوی حکومت کا قہر و جبر ، دنیوی طاقتوں کا مجمع ، قانون وقت کا غلط مگر قاہرانہ استعمال ، حاکم وقت کی نگاہ گرم ، اُس کی ذریات کے مہیب و مخوف مناظر ، کفر کی ظاہر فریبی ، اور نفاق کی ولولہ اندازی ہے - دنیوی نام و نمود کی خواہش جو انسان کے پانوں میں ڈالنے کے لیے شیطان کے پاس سب سے زیادہ بوجھل زنجیر ہے ، طیار ہو رہی ہے ، اور حرص و طمع کے ابلیس اپنے ساز و سامان جہنمی کے ساتھہ مصروف کار ہیں !

یہ دو راہیں ہیں ، جو آج ہر مسلمان کے سامنے کھول دی گئی ہیں ، اور ہدایت و ضلالت ، نور و ظلمت ، اور کفر و اسلام کی مقابل راہیں اسی طرح ہمیشہ سے باز رہی ہیں -

پس سب سے بڑی آزمایش ہے ، جو آج در پیش ہے ، اور سب سے بڑا فیصلہ کن امتحان ہے ، جو کفر پرست و اسلام دوست صفوں کو الگ الگ کردینے کے لیے آج مستعد ہے :

یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ ، فاما الذین اسودت وجوہہم اکفرتم بعد ایمانکم ، فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون - واما الذین ابیضت وجوہہم ، ففی رحمۃ الله ، ہم فیہا خالدون - (٣ : ٢١٢)	وہ دن ، جبکہ بعض لوگوں کے چہرے نور ایمان و فلاح سے چمک اٹھیں گے ، اور بعض کے سیاہ پڑ جائیں گے - روسیاہوں سے کہا جائیگا کہ تم نے الله پر ایمان لا کر پھر کفر کا ساتھہ دیا تھا - اب اسکی سزا میں اس عذاب کا مزہ چکھو ! مگر جو لوگ سفید رو ہونگے ، وہ الله کی رحمت میں ہونگے - اور یہ رحمت دائمی اور ہمیشگی کی ہوگی -

بہت سے لوگ ہونگے جو آج اسلام اور اسکے پرستاروں کا با وجود ظاہری بے چارگی و بیکسی کے ساتھہ دینگے ، اور اپنے دہنی جانب کی صفوف ایمان و مومنین کی راہ اختیار کرینگے - پر بہت سے ایسے بھی ہونگے ، جنکے دلوں کی باگ خداے قدوس کی جگہ شیطان لعین کے ہاتھوں میں ہوگی - وہ انکو کھینچیگا ، یہاں تک کہ وہ منہہ کے بل اوندھے گرینگے ، اور دوسری جماعت کے آگے سر بسجود ہونگے :

فاصحاب المیمنۃ ، ما اصحاب المیمنۃ ، واصحاب المشئمۃ ، ما اصحاب المشئمۃ ، والسابقون السابقون ، اولئک المقربون ، فی جنات النعیم ، ثلۃ من	پس ایک گروہ تو دہنے ہاتھہ والوں کا ہے ، اور دہنے ہاتھہ والوں کا کیا کہنا ! اور ایک بائیں جانب والوں کا ہے اور بائیں ہاتھہ والوں کا کیا ہی برا گروہ ہے ! پھر ان دونوں کے علاوہ تیسرے گروہ کے لوگ ، جو سب سے آگے ہیں ، اور وہ آگے ہی رہنے کے مستحق بھی

خدا کی ساق کا کہلنا مراد ہے -

رہی بخاری کی مشہور حدیث :

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول : یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل مومن ومومنۃ ' ویبقی من کان یسجد فی الدنیا ریاءً وسمعۃ فیذہب لیسجد فیعود ظہرہ طبقا واحدا (۱)

ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوے سنا کہ : ہمارا پروردگار اپنی ساق کہول دیگا ' جتنے مسلمان مرد عورتیں ہونگی سب کی سب سجدے میں گرپڑینگی ' صرف وہ لوگ رہ جائینگے جو دنیا میں دکہانے اور سنانے کے لیے سجدے کیا کرتے تہے ' وہ اُس وقت سجدہ کرنے چلینگے تو اُن کی پیٹھہ ایک تختہ ہوجائیگی (۱)

تو قطع نظر دیگر مباحث کے جو توجیہہ و تفسیر قرآن کریم کی ایات کی کی جاتی ہے ' ضرور ہے کہ رہی اس حدیث کی بہی لی جاے - نظام نیشاپوری کی اُس لطیف توجیہہ کو بہی پیش نظر رکہیے جس میں وہ لکہتے ہیں :

معناہ یوم یشتد الامر و یتفاقم ' ولا کشف ثمۃ ولاساق ' کما تقول للاقطع الشحیح : یدہ مغلولۃ ' ولاید ثمۃ ولاغل ' و انما ہو مثل فی البخل... .... و قال ابو سعید الضریر: ساق الشي اصلہ الذي بہ قوامہ ' کساق الشجر وساق الانسان ' فمعنی الایۃ: یوم تظہر حقائق الاشیاء و اصولہا (۲)

آیت کے معنے یہ ہیں کہ اُس دن صورت معاملہ نہایت سخت و شدید و دشوار ہوجائیگی ' ورنہ اصل میں نہ تو وہاں ساق کہلنے کا شائبہ ہے اور نہ ساق ہی ہے کہ کہلی یا ڈہنکی رکہی جائے ' مثلاً ایک بخیل کے ہات ٹنگے ہوے ہیں ' تم اُسے کہوگے کہ " اس کے ہات بندہے ہوے ہیں " حال آنکہ نہ وہاں ہات ہیں اور نہ بندش ہے ' بلکہ در اصل یہ ایک مثل ہے جس سے اظہار بخل منظور ہوتا ہے .... ابو سعید ضریر کہتے ہیں : ساق شے وہ ہے جس سے کسی چیز کا قوام وابستہ ہو ' جیسے ساق درخت ' ساق انسان ' اس بنا پر آیت کے معنی یہ ہونگے کہ اُس دن اشیا کی حقیقتیں اور اصلیتیں ظاہر ہونگی (۲)

(۷)

یہ جو کچھہ پیش آنا ہے دنیا ہی میں پیش آئیگا ' قیامت سے ان واقعات کو تعلق نہیں ہے ' قیامت تو وہ دن ہے کہ کسی کو کسی بات کی تکلیف نہ دی جائیگی -

نہ رکوع ہے ' نہ سجود ہے ' نہ قعود ہے ' نہ قیام ہے '

لیکن یہاں ارشاد ہوتا ہے :

یوم یکشف عن ساق و یدعون الی السجود فلا یستطیعون

وہ دن جب خطرہ بڑہ جائیگا ' لوگ سجدہ و اطاعت و سر افگندگی کے لیے بلائے جائینگے مگر نہ کرسکینگے -

پہر کیوں کر ممکن ہے کہ قیامت کے دن ' جو محاسب اعمال کا روز ہے ' عبادت کا حکم دیا جاے ' ابو مسلم اصبہانی لکہتے ہیں :

لا ریب ان یوم القیامۃ لیس فیہ تعبد و تکلیف فہو زمان العجز اواخر ایام دنیاہ فانہ فی وقت النزع تری الناس یدعون الی الصلاۃ بالجماعۃ وھؤلاء لا یستطیعون الصلاۃ ' لانہ الوقت الذی لا ینفع نفساً ایمانہا

بے شبہہ قیامت کا دن عبادت کرنے کا دن نہ ہوگا ' اُس دن کسی بات کے ماننے یا کسی کام کے کرنے پر کوئی مکلف نہ ہوگا ' وہ عاجزی و ضعف کا وقت یا دنیا کا سب سے پچہلا اور نچلا حصہ ایام ہوگا ' دیکہو نزع روح کے وقت بہی نمازیوں کو نماز کے لیے پکارتے ہیں ' جماعت کے لیے اذان دیتے ہیں ' حی علی الصلاۃ کی منادی سے اُن کو مسجد میں بلاتے ہیں ' مگر وہ نماز نہیں ادا کرسکتے ' وہ ایسا وقت ہوتا ہے کہ ایسے وقت میں اسی شخص کے لیے خدا پر ایمان لانا بہی نفع نہیں دے سکتا -

(۸)

بہ پایاں آمد این دفتر حکایت ہمچناں باقی ' کہنا یہ تہا کہ کشف ساق کی ذیل میں قرآن کریم نے کن امور کی تعلیم دی ہے ؟ اور اُن کے خاص خاص نتایج کیا ہیں ؟ اصل میں تو یہ " سودا " خواجہ شیراز کے مخاطب کے اُس " خط سبز " سے بہی زیادہ طراوت افزای نگاہ ہے جس کی نسبت نقطۂ نظر نے " پاے ازیں دائرہ بیروں نہ نہد تا باشد " کا فتوی دیا تہا ' تاہم سلسلہ حقایق دراز ہے ' اس حلقے کی کڑیاں کیوں کر ڈہیلی ہوسکتی ہیں کہ تقیدات الہیہ کی بندش میں ڈہیل دی جاسکے ' حقیقت کو " لقد وجدت مجال القول واسعۃ " کا جب خود اعتراف ہے تو " فان وجدت لساناً قائلاً فقل " کی معذرت کوش تعاقب کیا معنے ؟ زبان گویا کا کام شرح صدر سے لے سکتے ہیں ' الہامی تعلیمات کے بعض بعض خصائص ہی کے تذکرے سے رفع ذکر ممکن ہے ' ملاحظہ ہوں :

کشف ساق کے ما قبل و ما بعد آیتوں میں جن مہمات امور کی تعلیم دی گئی ہے ' اُن کے خاص خاص پہلو یہ ہیں :

(۱) مسلمانوں کے مذہبی جوش کو کفار کبہی اچہی نظر سے نہیں دیکہہ سکتے ' وہ اُن کو خبطی کہینگے ' مفتون کہینگے ' گمراہ کہینگے ' شوریدہ سر کہینگے ' مگر کہنے دو ' اس پاک ترین جذبۂ غیرت سے ہٹنا نہ چاہیے ' اس حالت پر قائم رہنا چاہیے ' تم بہی دیکہہ لوگے اور وہ بہی دیکہہ لینگے کہ خبط کس کو ہے ؟ وہ زمانہ عن قریب آنے والا ہے جب کہ اپنے خبط و شوریدگی کا اُنہیں خود اعتراف کرنا پڑیگا ' مسلمان اُن کے الزامات کے خوف سے مرعوب کیوں ہوں ؟ اس کا علم تو خدا ہی کو ہے کہ راہ راست پر کون ہے ' اور گمراہی نے کسے گہیر رکہا ہے ؟

(۲) کفار جو واقعات کو جہٹلاتے ہیں ' حقیقت حال کو جہٹلاتے ہیں ' اصلیت کو چہپاتے ہیں ' ماجرای وقوع کو غلط بتاتے ہیں ' نقض امن کرتے ہیں اور پہر اُس کو حفظ امن کا لباس پہناتے ہیں ' قتل کرتے ہیں اور اُسے جان بخشی دکہاتے ہیں ' بات کچہہ ہوتی ہے مگر اپنی بات کی پچ میں جمہور (پبلک) کو کچہہ اور جتاتے ہیں ' ایسے لوگوں کی اطاعت منع ہے ' اُن کی فرمان برداری جرم ہے ' گناہ ہے ' موجب عذاب ہے ' اس قلادے کو توڑ دینا چاہئے ' اس اطاعت سے تبری فرض ہے ' اس فرماں برداری پر نافرمانی کو ترجیح ہے ' اُن کی تو خواہش ہے کہ مسلمان مداہنت کریں ' خوش آمد کریں ' ریاکاری کریں ' منافقت کریں ' تو اُنہیں بہی اظہار نفاق کا موقع ملے ' مگر ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے لیے یہ صورت کس قدر خطرناک ہے ؟

(۳) کفار کے عہد و پیمان کا تمہیں بارہا تجربہ ہوچکا ہے ' وہ آبرو باختہ ہیں ' عزت نفس و شرف ذات کا انہیں لحاظ تک نہیں '

---

(۱) اخرجہ البخاري عن ابي سعيد قال سمعت الخ وھذا الحديث عند ھم من طرق في الصحيحين ولہ الفاظ في بعضھا طول ' وھو حديث مشھور معروف ' وعلي كل ذلك فھولا يجزم بتجسم ذاتہ تعالي عما يقولون ' وللہ في خلقہ شئون ' واللہ يعلم وانتم لا تعلمون -

[۲] نیسا بوری - ج ۲۹ - ص ۲۳

وجوه يومئذ ناضرة ' الى ربها ناظرة ' ووجوه يومئذ باسرة تظن ان يفعل بها فاقرة ' كلا ' اذا بلغت التراقي ' وقيل من راق ؟ وظن انه الفراق ' والتفت الساق بالساق ' الى ربك يومئذ المساق ' (٧٥ : ١١ و ١٢)

اُس دن بہتوں کے مونهه تروتازہ ہونگے ' جو اپنے پروردگار کو دیکهه رہے ہونگے ' اور بہتیرے مونهه اُس روز بورے بن رہے ہونگے ' اُن کو گمان ہوگا کہ ایسی سختی اُن کے ساتهه ہونے والی ہے کہ اُن کی کمر توڑ دیگی ' خوب سمجهه لو کہ جب ہنسلی تک جان آ پہونچیگی ' اور لوگ چلا اُٹهینگے کہ کوئی جهاڑنے والا ہے ؟ یقین ہو جائیگا کہ یہ مفارقت کا وقت ہے ' اُس وقت پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائیگی ' تو یاد رکهه کہ اُسی دن تجهے اپنے پروردگار کی طرف چلنا ہوگا -

---

اس آیت میں التفت الساق بالساق (پنڈلی سے پنڈلی مل جائیگی) کی تفسیر کئی طریقوں پر کی گئی ہے ' بیس حدیثیں اس مفہوم کی مروی ہیں کہ التفاف ساق سے شدت امر مراد ہے - اُن میں دو خاص حدیثیں یہ ہیں :

قوله : والتفت الساق بالساق ' يقول : آخر يوم من الدنيا و اول يوم من الاخرة ' فتلتقي الشدة ' بالشدة ' الا من رحم الله (١)

آیت کے یہ الفاظ کہ " پنڈلی سے پنڈلی مل جائیگی " اس میں خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ : وہ دن دنیا کا سب سے پچهلا اور آخرت کا پہلا روز ہوگا ' اُس روز سختی سے سختی بهڑ جائیگی ' ہاں جس پر خدا رحم کرے وہ البتہ اس سے محفوظ ہوگا (١)

يقول : التفت الدنيا بالاخرة ' و ذلك شان الدنيا والاخرة ' الم تسمع الله يقول : الى ربك يومئذ المساق ؟ (٢)

اُس روز دنیا و آخرت میں تصادم ہوگا ' اور دنیا و آخرت کا یہی حال بهی ہے ' اس مطلب کی تائید میں کیا تم نے آیت کا یہ جزو نہیں سنا کہ " وهی روز ہوگا کہ تمهیں اپنے پروردگار کے حضور میں چلنا ہوگا " ؟ (٢)

التفاف ساق کی دوسری تاویلیں بهی کی گئی ہیں ' مگر ابن جریر کی نقاد نظر میں یہ سب مجروح ہیں ' لکهتے ہیں :

اولى الاقوال في ذلك بالصحة عندي قول من قال : معني ذلك والتفت ساق الدنيا بساق الاخرة ' وذلك شدة كرب الموت بشدة هول المطلع ' والذي يدل على ان ذلك تاويله ' قوله : الى ربك يومئذ المساق ' والعرب تقول لكل امر اشتد : قد شمر عن ساقه ' وكشف عن ساقه ... عني بقوله التفت الساق بالساق : التصقت احدى الشدتين بالاخرى كما يقال للمراة اذا التصقت احدى فخذيها بالاخرى لفاء (١)

میرے نزدیک اس باب میں بہتر و صحیح قول اُن مفسرین کا ہے جو آیت کے معنے یہ بتاتے ہیں کہ دنیا کی ساق آخرت کی ساق سے مل جائیگی ' مطلب یہ ہے کہ موت کی شدت و کرب ہول مطلع کی شدت سے دوچار ہوگی - اس مفہوم کی دلیل خود اسی آیت کا پچهلا جزو ہے کہ " اُس دن تجهے اپنے پروردگار کی طرف چلنا ہوگا " خطرہ جب بڑہ جاتا ہے ' اور بات سخت ہوجاتی ہے ' تو اهل عرب کہتے ہیں " فلاں امر کی ساق سے دامن اُٹهہ گیا " یا " اُس کی ساق کهل گئی "... آیت میں ایک ساق کے دوسری ساق سے مل جانے کے معنے یہ ہونگے کہ ایک سختی دوسری طرح کی شدت سے پیوست ہوگئی ' جس طرح کبهی عورت کی ایک ران دوسری ران سے پیوستہ ہوگئی ہو تو اُسے لفاء (باہم پیوستہ ہو جانے والی) کہتے ہیں (١)

(ج) سورۂ نمل میں جہاں ملکۂ سبا کو خطاب کیا گیا ہے :

قيل لها : ادخلي الصرح ' فلما راته حسبته لجة وكشفت عن ساقيها ' قال انه صرح ممرد من قوارير (٢٧ : ٣٦)

ملکۂ سبا سے کہا گیا کہ محل کے اندر آؤ ' اُس نے محل کو دیکها تو پانی سمجهی ' اسی خیال سے اپنی دونوں پنڈلیاں اُس نے کهول دیں ' سلیمان نے یہ دیکهکر کہا کہ یہ تو شیش محل ہے -

اس آیت میں کشف ساق کے معنے عام مفسرین نے پنڈلی کهولنے کے لیے ہیں ' مگر امام رازی نے تبعاً دو تین باتیں اور بهی بیان کی ہیں ' فرماتے ہیں :

(١) انما فعل ذلك ليزيدها استعظاما لامره ...

(١) حضرت سلیمان نے شیش محل اس لیے بنوایا تها کہ ملکہ سبا کی نظر میں اُن کی عظمت بڑہ جائے ...

(٢) كان المقصود من الصرح تهويل المجلس و تعظيمه ....

(٢) تعمیر محل سے مجلس کو خوفناک و با عظمت دکهانا مقصود تها ......

(٣) حسبت ان سليمان عليه السلام يغرقها في اللجة (٢)

(٣) ملکۂ سبا سمجهی کہ حضرت سلیمان اُس کو پانی میں غرق کیا چاہتے ہیں (٢)

یہ تاویلیں اگر صحیح ہیں تو ان کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ حضرت سلیمان (علی نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام) نے ملکہ سبا کو مرعوب کرنے اور اُس کے دل پر اپنی ہیبت و عظمت کا سکہ بٹهانے کے لیے شیش محل تعمیر کرایا ہوگا ' ملکۂ سبا اُسے دیکهہ کر پانی سمجهی اور خیال کیا کہ سلیمان نے بد عہدی کی ' یہاں بلا کر تو مجهے غرق کیا چاہتے ہیں ' اس خیال کے آتے ہی ساق کهول دی ' یعنی غیظ میں آگئی ' گهبرا اُٹهی ' ناراضی و ناخوشی بڑہ گئی ' سخت ہوگئی ' خطرہ پیدا ہوگیا ' حضرت سلیمان نے یہ کیفیت دیکهی تو فرمایا : یہ پانی کا تموج نہیں ہے ' شیش محل کا سراب ہے ' ملکہ یہ سن کر پچهتائی ' اپنی بدگمانی سے پشیمان ہوئی اور کہا :

رب اني ظلمت نفسي ' واسلمت مع سليمان لله رب العالمين (٢٧ : ٣٧)

میرے پروردگارا میں نے (یہ بدگمانی کرکے) اپنی جان پر ظلم کیا ' اب میں سلیمان کے ساتهہ ہوکر رب العالمین کے لیے مسلمان ہوتی -

یہ مطلب اگر صحیح ہے تو حضرت سلیمان پر یہ اعتراض بهی وارد نہیں ہو سکتا کہ اُنهوں نے کیوں ایسی ترکیب کی کہ ایک پرائی عورت اپنی پنڈلیاں کهول دے اور وہ اُسے دیکهیں ؟ جب ایراد ہی رفع ہوگیا تو جواب دینے کے لیے کسی تاویل کی کیا حاجت ؟

(٦)

گذشتہ مباحث سے معلوم ہوتا ہے کہ :

(الف) قرآن کریم نے پنڈلی کے معنے میں ساق کا لفظ کہیں بهی استعمال نہیں کیا ہے -

(ب) قرآن کریم میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جس سے قطعی ثبوت مل سکے کہ یوم یکشف عن ساق (وہ دن جب ساق کهلیگی) سے

---

[١] علي قال ثنا ابو صالح قال ثني معاوية عن علي عن ابن عباس قوله الخ

[٢] محمد بن سعد قال ثني ابي قال ثني ابي عن ابيه عن ابن عباس الخ

(١) ابن جرير - ج ٢٩ ص ١٠٧ -

(٢) تفسير كبير - ج ٥ - ص ٨٩

مذاکرۂ علمیہ

عربي زبان اور علمي اصطلاحات

(مولانا السید سلیمان الزیدي)

ذیس چالیس برس سے هندرستان میں جدید اصطلاحات علمیه کے رضع ر تالیف کا مسأله در پیش هے - انگریزي اصطلاحات جو زیادہ تر لاطیني' یوناني' اور جرمن سے ماخوذ هیں' اُن کي شکل رصورت اور رضع رهیأت هندرستاني زبانوں سے اسي قدر متباین هے' جس قدر ایک انگریز ایک هندرستاني سے -

هندرستان میں هندو' اور مسلمان دو قومیں هیں' دونوں کے پاس علوم رفنون و اصطلاحات کا قدیم ذخیرہ موجود هے - لیکن بیسویں صدي کے بازار کیلیے جن سکوں کي ضرورت هے' وہ اونکے کیسے میں نہیں' احباب کہتے هیں - چونکہ انکے کیسوں میں یہ سکے نہیں اسلیے انکے قدیم طرز کے دار الضرب میں یہ سکے نہیں ڈھل سکتے' هندو دوستوں نے تو اسکی تکذیب اسطرح کردي کہ جدید اصطلاحات کی ایک ڈکشنري ترتیب دیکر یہ بتادیا کہ سنسکرت کے قدیم آلات ضرب بیکار نہیں' لیکن کیا مسلمان بھی اسکی تکذیب کر سکتے هیں ؟ ایک جماعت کہتي هے کہ نہیں -

کیا عجیب واقعہ هے کہ عربي زبان جو اسلام سے ۷۰ - ۸۰ برس بعد تک ایک بالکل جاهل اور مفلس زبان تھی' جسمیں سامان تمدن کیلیے الفاظ نہ تھے' جسکے پاس کوئی علم و فن نہ تھا' جسکے پاس اصطلاحات کا وجود تک نہ تھا' جسمیں فلسفۂ و ریاضی کے دقیق مسائل کي برداشت کی قوت نہ تھي' چند مترجمین عرب و غیر عرب کي کوششوں نے وہ وسعت پیدا کردي کہ سینکڑوں علوم و فنون اوسکے ایک گوشہ میں سماگئے' منطق' فلسفہ' ریاضی اور طب کی هزاروں اصطلاحات جنکا عربي میں تخیل بھی نہ تھا' دفعۃً اوسي عربي زبان میں اسطرح پیدا هوگئے کہ حقیقۃً گویا وہ اسیکے لئے بنے تھے - اس بنا پر سوال یہ هے کہ وہ زبان جسکے پاس کچھہ نہ تھا' اور سب کچھہ هوگیا' اب جب اسکے پاس بہت کچھہ هے کچھہ اور کیوں نہیں هوسکتا ؟

اسوقت عربی زبان کے ذخیرۂ اصطلاحات کي فراوانی کا اندازہ اس سے هوگا' کہ دو ضخیم جلدوں میں' جنکے صفحات کی تعداد تقریباً چار پانچ هزار هوگی' احمد تهانوي نے کشاف اصطلاحات الفنون کے نام سے عربي زبان کي اصطلاحات علمیه کو جمع کیا هے' اسکے علاوہ خوارزمي اور جرجاني وغیرہ کے مختصر رسائل اسی موضوع پر هیں -

ایک دوسري حیثیت سے عربی زبان کي وسعت اصطلاحات پر نظر ڈالو - قراءت' تفسیر' حدیث' اصول فقہ' فقہ' تصوف' کلام' صرف' نحو' معانی و بیان' بدیع' عروض و قافیہ' منطق' طبیعیات' الٰہیات' هیأت' اقلیدس' فنون ریاضیات مختصرہ' مثلاً علم الاکر' علم المرایا علم مثلثات' اسطرلاب وغیرہ' حساب' هندسہ' کیمیا' جغرافیہ' طب مع فروع کثیرہ' ان کے علاوہ اور بہت سے علوم و فنون عربي زبان میں موجود هیں' هر علم وفن اپنے ساتھہ سیکڑوں هزاروں اصطلاحات رکھتا هے اور یہ تمام اصطلاحات اوس زبان کے خزانہ کي مملوکات هیں جو آج غریب کهي جاتي هے !!

ایک اور بات بھی پیش نظر رکھنی چاهیے - عربي زبان میں علوم عقلیه کا کثیر حصہ غیر زبانوں سے منقول هوکر آیا' جنمیں زیادہ تر یوناني' سریاني' قبطي' فارسي' سنسکرت' زبانیں هیں' چاهیے تھا کہ ان زبانوں کے الفاظ مصطلحہ عربي زبان میں بھر جائیں' لیکن طب کے سوا هم کہیں انکا نام و نشان بھي نہیں پاتے' علم هیات عربي زبان میں سنسکرت سے آیا' لیکن هزاروں اصطلاحات فلکیہ میں سے سنسکرت کي صرف دو اصطلاحیں عربي زبان میں آئي هیں: "ج" اور "جیب" - پہلے کي اصل "اُرج" اور دوسرے کي "جیوا" فلسفہ بفروعہا یوناني سے آیا' لیکن علوم و فنون فلسفیه کی تقریباً پانچ چھہ هزار اصطلاحات علمیه میں غیر عربي اصطلاحات جو یوناني هیں حسب ذیل هیں:

	اصطلاح	اصل یوناني	تشریح
(۱)	اثیر	ایتھر	ایتھر
(۲)	اسطرلاب	اسٹرو لیبان	اصطرلاب
(۳)	اسطقس	اسٹائي کي اس	عنصر
(۴)	اقلیدس	ارکلیدوس	اقلیدس
(۵)	اقلیم	کلیما	اقلیم (جغرافیہ)
(٦)	اکسیر	کسیرون	اکسیر (کیمیا)
(۸)	انبیق	انبیکس	قرع وانبیق (آلہ کیمیا)
(۸)	جغرافیا	جیو گریفیا	علم جغرافیه
(۹)	شعری	سورئس	ستارہ شعری (فلک)
(۱۰)	سفسطہ	سافسٹیز	فلسفۂ مغالطه
(۱۱)	سفین	سفن	فانہ (جر ثقیل)
(۱۲)	فلسفہ	فیلاسفیا	فلسفہ
(۱۳)	فیلسوف	فیلاسفس	فلاسفر
(۱۴)	فنطاسیا	فنٹسیا	حس مشترک
(۱۵)	جنس	جینس	جنس
(۱٦)	کیمیا	کمیا	کیمسٹري
(۱۷)	کورہ	کورا	پرگنہ (جغرافیہ)
(۱۸)	مجسطي	میگسٹی	نام کتاب (هیأت)
(۱۹)	مخل	موکلوس	آلۂ جر ثقیل
(۲۰)	منجنیق	میگنیکن	علم آلات
(۲۱)	هیولی	هولا	مادہ

طب' جسمیں اصطلاحات سے زیادہ اسماے امراض و ادویه کي حاجت تھي' تمام علوم عربیه میں سب سے زیادہ غیر عربی الفاظ کي محتاج تھي' اسي لیے هم طب کے اندر گو اصطلاحات میں کم لیکن امراض و ادویه کے ناموں میں کسي قدر زیادہ غیرعربي الفاظ پاتے هیں' لیکن پھر بھی ازروے قیاس ایسي زبان میں جسمیں طب کا وجود تک نہ تھا' اتنے الفاظ آئے بھي تو بہت کم آئے' ان الفاظ

قسمیں کھاتے ہیں ' حلف اٹھاتے ہیں ' کہ یہ وعدہ استوار ہے ' اس میں دوام و استمرار ہے ' یہ عہد محکم ہے ' یہ قول و قرار قانونی حیثیت رکھتا ہے ' زبان سے سب کچھہ کہتے ہیں ' اور ہاتھہ سے کام لینے کے وقت ' کچھہ بھی یاد نہیں رکھتے ' ایسے لوگوں کے مطیع رہنا ذلت کی بات ہے ' اسلام اپنے فرزندوں کو ان کی اطاعت سے باز رہنے کی ہدایت کررہا ہے ' روکتا ہے ' منع کرتا ہے کہ خبردار ! یہ قسمیں کھانے والے ذلیل النفس ہیں ' ان کے حلف پر نہ جانا ' یہ ادھر کی بات ادھر لگاتے ہیں ' قوم میں تفرقے پیدا کراتے ہیں ' منع خیر کے لیے نہایت مبالغے کے ساتھہ آمادہ رہتے ہیں ' حد سے بڑھجاتے ہیں ' تعدی ان کا شیوہ ہے ' تطاول ان کی عادت ہے ' سرکشی ان کی خو ہے ' پاس عزت نہ رکھنے ' ناموس کی نگاہداشت ضروری نہ سمجھنے ' اور خاص خاص حالتوں میں رضامندی کے ساتھہ حرامکاری تک کو قانونا جائز قرار دینے کی وجہ سے ان کی تو اصل تک محفوظ نہیں ' یہ تو صریح بد اصل ہیں ' پھر ایسے لوگوں کی اطاعت کیوں کر پسندیدہ ہوسکتی ہے ؟ ان کو تو اپنے مال و اولاد کی فراوانی و کثرت ' یعنی فرط دولت و تکثیر آبادی کی وجہ سے اتنا گھمنڈ ہوگیا ہے کہ آیات قرآنی کو پرانے ڈھکوسلے کہنے لگے ہیں ' مصر کی ایک برگشتہ خرد و برافروختہ مزاج مسلمان لیڈی (پرنسس صالحہ) یورپ میں جاکر ایک روسی افسر سے شادی کرلیتی ہے ' اور آسے مختار عام قرار دے کر اپنی جایداد کے لیے دعوی دائر کراتی ہے ' مصر کی شرعی عدالت پچھلے مہینے میں اس دعوی کو خارج کردیتی ہے کہ مسلمان عورت نے احکام اسلام کی قید سے آزاد ہوکر جب ایک نا مسلمان سے شادی کرلی تو پھر مسلمان کہاں رہی ' اور اب اس کو جایداد کے مطلبے کا کیا حق رہ گیا ہے ؟ صحافت فرنگ اس فیصلے پر سختی سے نکتہ چینی کرتی ہے اور عام جرائد و مجلات یورپ کی گزشتہ اشاعتوں میں فریاد ہوتی ہے کہ " اس آئین و اصول کے عہد میں اسلام کے احکام پر کیوں عمل ہونا ہے ؟ یہ احکام تو صریحاً پرانے ڈھکوسلے (اساطیر الاولین) ہیں " جب اس بے باک جماعت کو جناب الہی میں بھی گستاخی سے باک نہیں ' تو حیف ہے کہ بندگان الہی ایسے سرکشوں کے مطیع رہیں ' ان کی اطاعت سے فوراً کنارہ کش ہوجانا چاہیے ' یہ خوف بالکل بے محل ہے کہ مبادا نافرمانی کی صورت میں کیسی پڑے ؟ کیوں کہ خدا ان سرکشوں پر عن قریب عذاب نازل کرنے والا ہے سنسمہ علی الخرطوم کی وعید آچکی ہے ' اور اب اس کے پورے ہونے میں بہت کم دیر رہ گئی ہے -

(۴) ارادہ تو کفار کا یہی ہے کہ باغ عالم (ممالک روے زمین) انہیں کے لیے مخصوص ہوجائے اور اس کے ثمرات سے ان کے علاوہ کوئی دوسری غریب قوم مستفید نہ ہونے پائے ' مگر ہنوز وہ خواب غفلت ہی میں رہینگے کہ ذرائع شان و شوکت میں تباہی آجائیگی ' عظمت و رفعت کا سارا ساز و سامان خاک میں مل جائیگا ' چلے تو ہیں کہ دنیا کو فتح کریں اور اقوام دنیا کو غلام بنا لیں ' مگر بجز محرومی قسمت کے اور کچھہ حاصل نہ ہوگا ' اس وقت تو خدا کو بھولے ہوے ہیں ' لیکن انجام کار جب تباہی نازل ہوگی تو وہی خدا یاد آئیگا جس کی اور جس کے گھر کی تذلیل و تخریب میں وہ اس وقت سرگرم ہیں ' وہ ایسا نازک وقت ہوگا کہ ان ظالموں کو بھی اپنے جور و ستم کا اعتراف کرنا پڑیگا ' اپنی سرکشی پر پچھتائینگے ' ایک دوسرے کو الزام دینگے کہ ظلم نہ کیے ہوتے تو ملک و دولت سے کیوں محروم ہوتے ' اس محرومی کے عالم میں یہ امید ڈھارس بندھائے گی کہ ایک ملک گیا تو کیا ' شاید اس سے بہتر کوئی دوسرا ملک قبضے میں آجائے ' لیکن یہ وہ عذاب نہیں کہ اس سے نجات ممکن ہو ' اور کچھہ اسی پر موقوف نہیں ' اس کے بعد جو آخری عذاب آئیگا وہ اس سے بھی خوفناک ہوگا -

(۵) مسلمان کفار کے مقابلے میں ضرور کامیاب ہونگے ' مگر کامیابی کے لیے شرط یہ ہے کہ تقوی (شریفانہ کیرکٹر) سے موصوف ہوں ' چاہنے کو تو کفار اب بھی چاہتے ہیں کہ مسلمان مجرم ثابت ہوں اور ان کے ساتھہ مجرمانہ برتاؤ کیا جائے ' اس غرض کی تکمیل کے لیے انتہائی کوشش کرینگے اور سب کچھہ کر دیکھینگے ' مگر خدا ایسی ناپاک و نجس تدبیروں کو کامیاب نہ ہونے دیگا !

(۶) خطرہ ہر سمت سے بڑھ چلا ہے اور اب اس کے منتہاے اشتداد کا وقت آیا ہی چاہتا ہے ' ظالموں کو اسلام کے روبرو اظہار تذلل و اطاعت کی دعوت دی جائیگی ' مگر وہ کچھہ ایسے بد حواس ہونگے کہ یہ بھی نہ کرسکینگے ' جی بھر کے آج اسلام کی توہین کرلیں مگر کل ہی سے ان کا تدریجی زوال اس طرح شروع ہوگا کہ بالفعل تو ان کو ڈھیل دی جارہی ہے ' لیکن آخر انہیں خبر بھی نہ ہوگی اور ان کی ہستی فنا ہوجائے گی ' خدا کی تدبیر بڑی پختہ و محکم ہے ' وہ یہ داؤ کھیل کرکے رہیگا -

(۷) کفار سے مسلمانوں کو کسی انعام کا طلبگار نہ ہونا چاہیے ' کسی احسان کا آرزومند نہ رہنا چاہیے ' مسلمانوں کی کوئی چیز ان کے قبضہ میں جاتی رہے تو اس کا معاوضہ ملنے کی امید نہ رکھنی چاہیے ' جہاں کوئی امید نہیں ' توقع نہیں ' مطالبہ نہیں ' وہاں تو کفار سرگرداں ہی رہتے ہیں ' جہاں ان چیزوں کا قدم آئیگا وہاں کیا ہونا ہے !؟ مسلمان اگر کامیابی کے آرزومند ہیں تو حصول کامیابی کے وقت تک نہایت مستقل مزاج و ثابت قدم رہنا چاہیے ' حضرت یونس پیغمبر تھے ' بایں ہمہ استقلال میں کچھہ فرق آنا تھا کہ مصیبت میں پھنس گئے ' خدا کی رحمت شامل حال نہوتی تو نجات ہی ممکن نہ تھی ' اسی طرح مسلمان اگر مستقل مزاج نہ رہے تو ابتلا سے مفر نہیں ' اور اگر صبر و ثبات و استقلال پر متمسک رہے ' تو یاد رکھو ' ثابت قدم ہر ایک بلا سے محفوظ رہیگا ' اور انجام کار فاجتباہ ربہ فجعلہ من الصالحین کا بھی مصداق ٹھہریگا ' واللہ ولی التوفیق -

---

الهلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی هفتہ وار رسالوں میں الهلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود هفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

قہرمان مدافعۂ بحریہ

کمدان رؤف بک

حمیدیہ مرمت کے بعد

حمیدیہ جہاز شکستگی کے بعد
جسمیں گیارہ گز مربع سوراخ ہوگیا ہے

حمیدیہ بحالت شکستگی قسطنطنیہ
جارہا ہے ! حصۂ پیشیں زیر آب ہے

رؤف بک حمیدیہ میں

کي تفصیل چونکہ یہاں موجب تطویل ہے اسلیے ہم صرف بیان اعداد پر اکتفا کرتے ہیں :

نام زبان	اسماے امراض	اسماے ادویہ	اصطلاحات طبیہ
سنسکرت	۰	۱۲	۰
سریاني	۵	۳	۴
یوناني	۱۰	٦٦	۸
فارسي	۲	۴۳	۰

کیا یہ قابل حیرت امر نہیں ؟ کہ سیکڑوں بیماریوں کے ناموں میں عربي زبان کو صرف سترہ اٹھارہ ' اور ہزاروں دواوں کے ناموں میں صرف ۱۲۴ غیرعربی الفاظ کی احتیاج ہوئي ؟ کیا اس سے عربي زبان کي وضع اصطلاحات علمیہ میں غیر معمولي وسعت ''امر ہوتي ؟

خود عربي زبان سے جب یورپ کي زبانوں میں علوم و فنون کے ترجمے ہوئے ' تو سینکڑوں عربی اصطلاحات اور نام یورپ کي زبانوں میں پہیل گئے ' عہدے ' تجارت ' اور جہاز راني کے متعلق جو الفاظ ہیں اون سے قطع نظر کرکے حسب ذیل الفاظ علمیہ جو اس وقت مستحضر ہیں پیش کي جاتي ہیں :

۱ ــــ ہیأت

آخرالنہر	Accarnar	برج حمل کا ایک ستارہ
اسطرلاب	Astrolabe	ایک آلۂ ہیأت
الدبران	Aldebraun	برج ثور کا ایک ستارہ
راس الغول	Alghol	ایک ستارہ
الرجل	Rogel	ایک ستارہ
السمت	Azimuth	ایک نقطۂ فلکي
العضادہ	Alidade	ایک جزء آلۂ اسطرلاب
العنکبوت	Alankabuth	" " "
المناخ	Almanac	تقویم ' جنتري
النسرالطائر	Althair	ایک ستارہ
النسرالواقع	Wega	ایک ستارہ

۲ ــــ کیمیا

الاکسیر	Elixir	اکسیر
الانبیق	Alambec	ایک آلہ معروف بہ قرع انبیق
بورق	Borax	ایک نمک کیمیاوي
القلي	Alcali	"
الکحول	Alcohol	الکہل
الکیمیا	Alchemy	کمیسٹري

۳ ــــ حساب

الجبر والمقابلہ	Algebre	جبر و مقابلہ
الخوارزمي	Algorism	حساب کي ایک قسم ' منسوب بہ خوارزمي
الصفر	Chiffre	صفر

۴ ــــ طب

جلاب	Juleps	جلاب
شراب	Serup	شربت
شربہ	Serbet	شربت
عرق	Arrack	عرق

ان مثالوں سے یہ ظاہر ہوگا کہ عربي زبان جسطرح اور زبانوں سے اصطلاحات قرض لے سکتي ہے ' اسي طرح اوروں کو قرض دے بھي سکتي ہے -

اسلام کي گذشتہ تاریخ ہمیشہ مستقبل کیلیے چراغ راہ رہی ہے - ہمکو اسپر غور کرنا چاہیے کہ گذشتہ دور وضع اصطلاحات میں کیونکر یہ مشکل طے ہوسکي ؟ اور کیونکر عربي زبان اسقدر خوبصورت ' مختصر اور مناسب اصطلاحات پیدا کرسکي ؟

(۱) مترجمین ' خواہ وہ عرب ہوں یا غیر عرب ' ایسے متعین کیے جاتے تھے ' جو زبان مترجم عنہ کے علاوہ خود عربي زبان سے کامل واقفیت رکھتے تھے - یعقوب کندي خود عرب تھا ' ابن مقفع گو فارسی تھا مگر اتنا بڑا بلند پایہ ادیب تھا کہ اسکي عربي تصنیفات آج تک عربي عام ادب کا گراں بہا سرمایہ شمار کي جاتي ہیں - سالم جو بنوامیہ کے دربار کا ایک مترجم تھا ' نہایت بلیغ و فصیح اللسان تھا - بلاذري جو تیسري صدي کے اواخر میں فارسي کا مترجم تھا ' اسکي عربي تصنیفات ادب کا بہترین نمونہ ہیں حنین جو مترجمین بغداد کا سرخیل تھا ایک طرف تو اسکندریہ میں ہومر کے کلام پر سر دھنتا تھا اور دوسري طرف بصرہ آکر خلیل بصری سے سیبویہ کے پہلو بہ پہلو عربیت کے نکتے حل کرتا تھا ' قسطابن لوقا ایک دوسرا مترجم ایک طرف تو یوناني النسل تھا ' دوسري طرف بچپن سے شام کا پرورش یافتہ تھا ' جسکي وجہ سے عربي زبان اوسکي زبان ثاني ہوگئي تھي

(۲) یوحنا بن بطریق ' ابن ناعمہ حمصي ' اور اسحاق وغیرہ جو عربي زبان سے کامل واقفیت نہیں رکھتے تھے ' اونکے اکثر تراجم کي کندي ' ثابت بن قرۃ ' حنین ' اور فارابي وغیرہ تصحیح کرتے تھے ' اور اسطرح کانٹ چھانٹ کر ' حک واصلاح کے بعد ' ایک مناسب ترجمہ رواج پاتا تھا - چنانچہ مجسطي کا ' جو علم ہیأت کی مشہور کتاب ہے ' عربی زبان میں تین چار بار ترجمہ ہوا اور ترجمہ کی اصلاح ہوئي -

(۳) بعض مترجم ایسے ہوتے تھے جو صرف لفظي ترجمہ کردیتے تھے ' اور دوسرے اہل زبان اوسکي عبارات و مصطلحات کي تہذیب و انتخاب کرتے تھے -

(۴) غیر زبان کي اصطلاحات کے مقابلہ میں اگر عربي میں عمدہ لفظ ہاتھہ نہ آیا ' تو خواہ مخواہ اوسکی تلاش و جستجو میں وقت ضائع نہیں کیا گیا ' بلکہ اوسوقت بعینہ وہی لفظ عربي میں رکھدیا گیا ' بعد کو اگر وہي لفظ صیقل پاکر خوبصورت و متناسب ہوگیا تو باقی رہگیا ورنہ متروک ہوگیا اور دوسرا لفظ اوسکي جگہ پر پیدا ہوگیا - "جنس" کے لیے عربی میں کوئي لفظ نہ تھا - یہي لفظ عربی میں رکھدیا گیا ' اور پھر یہ اسطرح عربي میں کھپ گیا کہ چوتھي صدي میں یہہ یوناني لفظ ایک خاص عربی لفظ بن گیا تھا - تجانس و مجانسہ اوسکے مشتقات جاري ہوگئے ' اور خود متنبي کو کہنا پڑا :

من این جانس هذا الشادن العربا ؟

آج کتنے اشخاص ہیں جو یہہ بھی نہ جانتے ہونگے کہ " جنس " عربي کا لفظ نہیں - " میٹر " کیلیے جسکو فارسي میں " مایہ " کہتے ہیں ' عربی میں کوئي لفظ نہ تھا ' اوسکے لیے یوناني لفظ ہیولي رکھدیا گیا ' جو آج تک مستعمل ہے ' "ایساغوجي " " قاطیغوریاس " اور " انالوطیقا " وغیرہ بعض الفاظ اسي طرح رکھدیے گئے تھے ' لیکن ' انکي جگہہ "کلیات خمس " " مقولات عشر " اور " برہان " نے لیکر اونکو بالکل بھلا دیا -

بعض علوم و فنون کے نام جنکے مقابل عربی نام اس وقت نہ مل سکے ' بعینہ عربي میں منتقل کرلیے گئے ' لیکن تھوڑے هي دنوں میں اونکے لیے پھر عربي نام پیدا ہوگئے اور اب پہلے یوناني ناموں کو کوئي جانتا بھي نہیں ' مثلا :

بقیہ دولت عثمانیہ ایشیا میں

مسئلۂ عراق

بغداد ، دجلہ ، بازار ، بیرون شہر ، ایک پل ، اور عرب مسافر عربی

اثولوجیا	Theology	الہیات
ارثما طیقا	Arithmetic	حساب
ریطوریقا	Rhtorics	خطابت
بوطیقا	Poetic	شعر
اسطرانومیا	Astronomy	ہیأت

لیکن حسب ذیل نام :

سوفسطیقا	Sophism	مغالطہ
موسیقا	Music	علم الاصوات والنغم
کیمیا	Chemistry	علم التحلیل والتعقید
جغرافیا	Geography	علم تقویم البلدان

بصورت سفسطہ ' موسیقی ' کیمیا ' اور جغرافیہ ' جو عربی ناموں سے مختصر اور چھوٹے ہیں ' اب تک مستعمل ہیں -

امور سابقۃ الذکر سے حسب ذیل نتائج مستنبط ہوتے ہیں :

(۱) مترجم ایسے ہونے چاہئیں جو علوم قدیمہ وجدیدہ دونوں سے باخبر ہوں ' اور انگریزی دانی کے ساتھہ عربی زبان سے بھی واقف ہوں -

(۲) اگر ایسے مترجم سردست قوم میں موجود نہوں تو دو ایسے اشخاص کو مل کر کام کرنا چاہیے جن میں سے ایک علوم جدیدہ اور دوسرا السنہ و علوم قدیمہ کا ماہر ہو -

(۳) اگر یہ بھی ممکن نہو تو ترجمہ کے بعد اصطلاحات کی موزونی ' طریقۂ ادا کی تسہیل ' اور دوسری ضرورتوں کے لیے ' ایک مجلس یا چند اشخاص معتبر کی نظر سے ترجمہ کو گذرنا چاہیے -

افسوس ہوا جب میں نے دیکھا کہ میو کالج اجمیر کے ایک مسلمان پروفیسر نے پولیٹکل اکانومی پر ایک رسالہ لکھا ' زبان اس قدر ناقص ' اصطلاعات اس قدر ناموزوں ' اور طریقۂ ادا اس قدر ژولیدہ تھا ' کہ رسالہ عالم علمی میں بالکل روشناس نہوسکا - قابل غور ہے کہ اوس وقت جب ہندوستان میں انگریزی زبان عام نہ تھی ' اور علوم جدیدہ سے لوگوں کو توحش تھا ' یعنی ابتداے عہد انگریزی میں علامہ تفضل حسین خاں لکھنوی مصنف رسائل ریاضیات جدیدہ ' غلام حسین خان جونپوری صاحب جامع بہادر خانی ' مولوی کرامت علی جونپوری (کلکتہ) مولوی محمد حسین لکھنوی لندنی ' شمس الامراء بہادر حیدر آباد صاحب ستۂ شمسیہ وغیرہ نے علوم جدیدہ پر جو کتابیں لکھی تھیں اور جو اصطلاحات قرار دیے ' گو علوم و مسائل اب بہت زیادہ ترقی کرگئے ہیں ' پھر بھی وہ اب تک ہمارے جدید مترجمین کے لیے نمونہ ہیں -

(۴) اگر بعض عربی و فارسی اصطلاحیں بہم نہ پہونچ سکیں تو خود اصل اصطلاحوں کو اردو میں لکھدینا چاہیے - آیندہ عربی کی طرح یا تو اون اصطلاحات کا قائم مقام پیدا ہو جائیگا ' یا تراش کر وہی لفظ ایک خوشنما اور مناسب شکل اختیار کر لیگا ' آخر اردو میں اکسیجن ' نیٹروجن ' ہائیڈروجن ' کیمسٹری ' ایوولیوشن ' اکانمی ' وغیرہ بہت سی علمی اصطلاحیں رائج ہوگئی ہیں اور لوگ اون کو اب بے تکلف سمجھتے ہیں ' نطرون (یعنی نیٹروجن) کا لفظ ہم نے آٹھویں صدی ہجری کے لٹریچر (آثار البلاد قزوینی میں) دیکھا ہے ' کوئی ضرورت نہیں کہ کوشش کی جاے کہ نیٹروجن کی بجاے ' جواب پھیل چکا ہے ' نطرون استعمال کیا جاے ' جو عربی میں مستعمل ہے -

مسئلۂ وضع اصطلاحات میں سب سے پہلے علوم کا نمبر آتا ہے ' ہمارے دوست مسٹر عبد الماجد چاہتے ہیں جیسا کہ عند المکالمہ ظاہر ہوا ' کہ علوم کیلئے ایسے نام وضع کیے جائیں جن سے صفات اور فاعل بآسانی و با ختصار بن سکیں ' جس طرح یوروپین زبانوں میں بنتے ہیں ' نیز شکل فاعلی و وصفی میں امتیاز ممکن ہو ' مثلاً کیمسٹری ایک علم کا نام ہے ' ماہر فن کیمسٹری کو کیمسٹ (Chemist) کہینگے ' اور کیمسٹری کی کسی چیز کو کیمیکل (Chemical) ' یہ نہایت آسان طریقہ ادا ہے ' اردو میں بصورت صیغۂ واحد کیمیائی کہہ سکتے ہیں ' لیکن صورت فاعلی و وصفی میں کوئی امتیاز نہیں ' اکثر علوم کے نام میں اس سے زیادہ یہ مشکل پیش آتی ہے ' مثلا علم الجمال ' علم النفس ' علم الاخلاق ' کہ یہاں کیمیائی کی ترکیب بھی جائز نہیں -

لیکن اولاً ہم کہتے ہیں کہ یہ خصوصیات زبان ہیں ' جنکی اصلاح نہیں ہو سکتی ' ثانیاً اگر ہم اختصار خواہ اور سہولت طلب ہیں تو ہمکو جمالی و نفسی اور اخلاقی کہنا چاہیے ' وصف اور فاعل کا فرق طریقۂ استعمال اور سیاق وسباق عبارت سے ظاہر ہوگا ' مثلا " ایک اخلاقی کی یہ راے تھی " یہاں صیغہ فاعلی سمجھا جاتا ہے - " یہ ایک اخلاقی مسئلہ ہے " یہاں وصف ہونا ظاہر ہے ' خوشنمائی اور نا خوشنمائی کا سوال نہ کیا جاے کہ کثرت استعمال وتکرر سماع ' خود غوغا روے نازیبا ہے -

علوم کے نام میں اسماے مرکبہ سے گھبرانا نہ چاہیے ' خود یونانی اور جرمن علوم کے نام عموماً مرکب ہیں اور کثرت استعمال سے واحد معلوم ہوتے ہیں ' مثلاً فزیا - لوجی ' جیو - گریفی ' تھیا - لوجی وغیرہ

ہم یقین دلانا چاہتے ہیں کہ منطق ' طبیعیات ' الہیات اور ریاضیات میں ' اور خصوصاً ریاضیات میں بہت کم الفاظ کی تلاش کی ضرورت ہوگی ' غالباً جن لوگوں نے جامع بہادر خانی تالیف علامہ حسین اور علم الفلک عملی تالیف کرنل فاندیک امریکی وغیرہ دیکھی ہے وہ اسکی تصدیق کرینگے ' منطق کے فصول جدیدہ کیلیے بھی الفاظ موجود ہیں ' طبعیات اور الہیات کا بھی یہی حال ہے ' اصل دقت اون علوم میں ہے جو بالکل نئے ہیں ' پس کیوں نہ ابتدا انہیں علوم اول الذکر سے کی جاے ؟

بہر حال اب کام شروع ہونا چاہیے - آیندہ نمبر میں ہم علوم کے نام سے ابتدا کرتے ہیں ' ہم سے زیادہ جو اصحاب اس منصب کے مستحق ہیں انکو دعوت ہے کہ اس بنیاد پر عمارت بلند کریں ۔

فذکر ! ان نفعت الذکری ؟

حادثۂ کانپور کے متعلق قاہرہ (مصر) میں بھی ایک جلسہ ہوا ' جس کے متعدد مصادقات میں سے بعض یہ ہیں :

(۱) یورپ کی جانب سے کعبۂ شریفہ کی نسبت جو خطرہ ہے شہادت مسجد کانپور نے اس کو تازہ کردیا ہے -

(۲) حاجیوں کی روانگی کا اجارہ ایک انگریزی جہاز راں کمپنی کو دینا ایک سیاسی حکمت ہے ' اور اس سے شبہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کارروائی یورپ کی آرزوی دیرینہ ' منع حج و اتحاد بین المسلمین کا پیش خیمہ تو نہیں ہے ؟

(۳) انگریزوں نے ہندوستان کو مسلمانوں سے لیا ہے ' اب اس موقع پر اسلامی معابد کی تخریب و انہدام ہندوستان کی ہزار سالہ اسلامی عزت کا انہدام ہے -

(۴) ہندوستان کے جو لیڈر اس موقع پر خاموش ہیں ' اور اب بھی حکومت کی درباداری و مجاملت میں سرگرم رہتے ہیں ' انہیں بائیکات کردینا چاہیے اور کسی مسلمان کو آیندہ ان سے کوئی تعلق نہ رکھنا چاہیے -

ابشبائي تركي ميں كيا حصه مليگا ؟

لندن تائمز كا خاص نامه نگاريكم اگست سنـــه ۱۹۱۳ع كي اشاعت ميں لكهتا هے :

" استمپا آف تورن كہتا هے كـه اجتماع كيل (Kiel) كے نتيجه كے متعلق ابهي تـك كوئي سركاري مراسلت نہيں شائع هوئي هے ' ليكن هر شخص جانتا هے كه كس موضوع نے دو بادشاهوں اور اُن كے وزيروں كو مشغول كر ركها هے ؟

جو مسئله زير بحث هو سكتا هے وه صرف ايك ' اور همارے آجكل كے ڈپلوميٹـك مسائل ميں سب سے اهم هے ' يعني كيا اطاليا كو تحالف ثلاثي ميں اپني ابسيائي پاليسي كے ليے كوئي بديله ملنا چاهئے ' يا اس مدعا كے ليے اس كو كہيں اور ديكهنا چاهئے ؟

ملوك و وزراء كے علاوه اور كوئي نہيں كہه سكتا كه كيانقشۂ عمل طے هوا هے اور تكميل كے كيا احتمالات هيں ؟ اس اجتماع كے متعلق ناواقف اشخاص هم كو اس اميد كي اجازت ديتے هيں كه اتحاد جرمني و اطاليا بحر ادرياٹـك ميں همارے جگه متعين كرنے كے بعد هم كو ميڈيٹرينين يا ليوانٹ كي طرف بڑهاليگا اور اگر مجمع الجزائر پر نہيں تو كسي مضبوط زمين پر تو ضرور همارے قدم جما ديگا نيز اطاليا جرمني كے ساتهه ملكر تركي كے تصفيه كو ايك بعيد ترين مستقبل كے ليے ملتوي كر ديگي - يه اخبار مستند هے اور عموماً اس كے خيالات قابل لحاظ هوتے هيں -

اسلام كي خدمت

ادرنه پر ترك قابض رهنے پائيں

يكم اگست كي اشاعت ميں نيرايسٹ لكهتا هے :

قسطنطنيه ميں دول كي طرف سے ملاقاتوں كي ضرورت هو سكتي هے - (يه ملاقاتيں هو چكيں اور ناكام رهيں) ليكن ان ملاقاتوں كي تعبير دهمكانے سے نہيں كي جا سكتي ' بلكـه يـه ايك ايسي مداخلت هوگي جسكا مقصد عثماني شاهنشاهي كو انجمن اتحاد و ترقي كي خود كشي كي سياست سے بچانا هوگا - حلفاء بلقان آپس ميں صـلح كرنے سے پہلے اس سرحـد كي ضمانت كي ضرورت كو محسوس كر رهے هيں جو ان كو معاهده لندن كي رو سے ملي هے - اگر موجوده عثماني وزارت نہيں سمجهه سكتي كه اس مطالبه كے كيا معني هيں ' تو پهر دخل ضروري هو جائيگا ' دول يورپ كو جنهوں نے عثماني شاهنشاهي كے استحكام كي تائيد كا اقرار كيا هے لازم هے كه حكمرانوں كو غلطي سے محفوظ ركهنے كے ليے سنجيده عملي تدابير اختيار كريں ... ...

اگر ادرنه پر دوباره قبضه اپنے دشمنوں پر تركي فوج كي برتري سے انجام پذير هوا هوتا تو تخليه كا سوال نه تها ' ليكن اس ميں اگر كوئي برتري هے تو وه انور بے كي اوران فتح سے زياده نہيں ' اسي (ادرنه) پر تركوں كے قابض هو جانے سے سواد قسطنطنيه رياستهائے بلقان كے قبضه كے خطره ميں پڑ سكتا هے ' لهذا اس وقت برطانيه اسلام كي بڑي اچها كر رهي هے اگر وه باب عالي سے ايك ايسا سوال كرتي هے جو مسلمانان هندوستان نہيں كر سكتے " وه سوال كيا هوگا ؟ يہي كه باب عالي ادرنه كو خالي كر دے ' كيونكه ظاهر هے كه يه ايك عظيم الشان اسلامي خدمت هے !!

فتنۂ شام

(جناب محمد فضل امين صاحب)

عہد قديم كے استبداد نے بے خبري و غفلت كے زير سايه دولت عثمانيه كو هر حيثيت سے مجموعۂ ضعف و كمزوري بناديا ' فرنگي مشنوں كو مدت دراز سے ملـك شام و فلسطين ميں اپني ريشه دوانيوں كا موقعه مل گيا هے - جب سر جون هيوٹ نے مصلحت ملكي كے لحاظ سے ٹوم براون سكول ڈيز كو جو اله آباد كے ميٹريكوليشن كے نصاب تعليم ميں شامل تهي ' درس سے خارج كرنا چاها تو انهوں نے كہا تها كه " جب ايك اسكاٹ ماهر فن تعليم نے الهآباد كالج كي لائبريري ميں اس كتاب كا نسخه ديكها تو اسنے نهايت تحير سے كہا كه : ايسي كتاب اور دارالفنون هندوستان كي لائبريري ميں ؟ ! "
مگر قسطنطنيه اور بيروت ميں جتنے امريكي و فرنگي مدارس هيں انكے كتب خانے دنيا بهر كے عداوت افزيں لٹريچر كا مخزن بنے هوے هيں - ان مشن كالجوں كے تعليم يافته عرب جو مذهباً عيسائي هيں هميشه سے اسلامي سيادت كي مخالفت كرتے چلے آئے هيں اور ان ميں سے اكثر لوگ امريكه ميں جا آباد هوے هيں -

سنه ۱۳ - هجري ميں ' جب مسلمانوں كي لڑائي اهل فارس سے هو رهي تهي ' تو عيسائي ونائل عرب بهي مسلمانوں كے ساتهه هو كر عربي عصبيت كيليے اهل فارس سے لڑے تهے ' مگر آج فرانس و امريكه كے مكاتب و مدارس نے ان عربوں كو بهي بے حميت بنا ديا هے -

گذشته واقعات نے بتاديا هے كه اقوام اسلام كي فلاح و بقاء ' خواه وه عرب هوں يا عجم ' دولت عثمانيه كے ساتهه وابسته هے ' اسليے مسلمان عربوں كا فرض هے كه حفظ دين و اعتصام بحبل الله المتين كو واجب سمجهه كر فتنه كو دبائيں ' والفتنة اشد من القتل

فان الغـار بالعـودين تـذكى
وان الحـرب اولهـا كـلام

جب مسلمان يه ديكهتے هيں كه عربوں كا تعليم يافته گروه دولت عثمانيه كا بدخواه هے ' تو ان كو نهايت صدمه هوتا هے ' اور وه اپنے بے گناه عرب بهائيوں سے مايوسي بلكه نفرت كا اظهار كرتے هيں ' مگر حقيقت يه هے كے اس طعن و تشنيع كے مستحق عرب نہيں بلكه عيسائي هيں -

خدا كے فضل سے اب اهل عرب كي آنكهيں كهلتي جاتي هيں ' انهوں نے اطاليه اور فرانس كے انسانيت سوز مظالم كا منظر ساحل افريقه پر خوب ديكها هے - وه انشاء الله ان سبز باغوں كو ديكهكر كبهي نہيں للچا سكتے ' جو دشمنان ملت اكثر انكو دكهايا كرتے هيں -

تركي ميں عربوں كي ترقي كے ليے هر طرف راهيں كشاده هيں ' هم دولت عثمانيه كي تعريف نہيں كرتے كه حكومت اور سياست كے

برید فرنگ

مظالم بلقان

جنگ تقریباً ختم ہوگئی ' مگر سلسلۂ مظالم کا ہنوز خاتمہ نہیں ہوا - ایم - رایدتھہ ترہم نے سقوطری سے نیر ایسٹ کو ایک مراسلہ بھیجا ہے ' جو یکم اگست سنہ ۱۹۱۳ع کی اشاعت میں چھپا ہے ' اس میں لکھتے ہیں :

" مجھے یہ معلوم کرکے سخت تکلیف ہوئی کہ میرے متعلق یہ خبر اڑائی گئی ہے کہ میں یہاں صرف مالیسوری کیتھولک عیسائیوں کو مدد دے رہا ہوں - میں یہ کہنے کے لیے خوش ہوں کہ مسٹر ارچیبن نے اسکی تکذیب کی ہے - میں آپ سے اس امر کے بیان کرنے کی اجازت چاھتا ہوں کہ سرویوں اور جبلیوں (مانٹی نیگرین) دونوں نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ " جب میں ایک بار ھماری ہوجائیگی تو پھر مسلمانوں کا سوال باقی نہیں رہیگا " (جیسا کہ میں نے جبلیوں کو خاص طور سے باربار اس فیصلہ کا اعلان کرتے سنا ہے) اس فیصلہ پر عمل درآمد کے لیے نہایت وحشیانہ طور پر ایسی کارروائی شروع کردی ہے ' جس کی وجہ سے مسلمان آبادی کا یہاں رہنا غیر ممکن ہو جائے -

وہ صرف یہی نہیں کرتے کہ تمام گاؤں کو جلادیتے ہیں بلکہ گھروں کی دیواروں کو ڈھاکے پتھروں کا ایک ڈھیر لگا دیتے ہیں - وہ لباس میں سے ایک کپڑا بھی نہیں چھوڑتے ' لوٹ کے مال کے بوجھہ سے خمیدہ کمر جبلی عورتیں جوق در جوق پاڈگورتزا آرھی ہیں -

ایک بوسینی فدا کار (والنٹیر) نے ' جس نے روایت تو مرہ کو لٹتے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا ' نہایت تلخی سے بیان کیا کہ " ایک جبلی عورت ایک قمیص چرانے کے لیے سو کیلومیٹر زمین طے کرکے آئیگی ! " -

یہ لوگ بالکل بے رحم ہیں - جب میں نے ایک عورت سے ' جو چند بچوں کے کپڑے لوٹ کے لائی تھی ' کہا : " بچے سردی کے مارے مرجائینگے " تو اس نے جواب دیا : " خدا نے چاھا تو ایسا ہی ہوگا ' یہ مسلمان ہیں - ان کا مرنا ہی اچھا "

جبل اسود نے یورپ سے بآواز بلند فریاد کی کہ اسکو پھیلنے کے لیے سقوطری کے قرب و جوار میں زرخیز میدان درکار ہیں - جب یہ اعتراض کیا گیا کہ " یہ زمینیں بڑی حد تک مسلمان دھقانوں کی پرائیویٹ ملکیت ہیں " تو ہمیشہ یہ جواب ملا کہ " ان کو چھوڑنا پڑیگا ' ان کو ایشیا جانے دو "

ان بد قسمتوں کے کھنڈروں کے محاصرے کے لیے ان کے زیتون اور میوے کے درخت کاٹ ڈالے گئے ' گرادیے گئے - بہت سے مواقع پر جڑوں میں آگ لگادی گئی کہ پھر دوبارہ نہ اگ سکیں - غرض گھاس ' غلہ ' تنباکو ' سب لوٹا گیا - مویشی لیلیے گئے ' باغ اجاڑ دیے گئے اور جو کچھہ بچا اسمیں آگ لگا دی گئی -

جب سے کہ میں یہاں یکم اپریل کو آیا ہوں ' جس قدر سرمایہ مجھے انجمن اعانۂ مقدونیہ نے دیا تھا یا میں خود جمع کرسکا تھا ' اس کو تقسیم کرتا ہوا ' گھوڑے پر ایک ویران کیے ہوے مقام سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے مقام پر جاتا رہا ہوں ' اس سرمایہ کے علاوہ وہ کپڑے کی گٹھریاں بھی تھیں جو میرے بعض انگریز دوستوں نے یا برطانی صلیب احمر کے بعض ارکان نے بھیجی تھیں مگر میں برابر مزید تاراج شدہ آبادیوں کو دیکھتا اور ان کے حالات سنتا رہا - میرا سرمایہ تقریباً ختم ہوگیا ہے - اس ضلع میں برطانی صلیب احمر کی طرف سے ایک پینی بھی نہیں بھیجی گئی ہے - پہاڑی نہایت قابل رحم حالت میں نیم برہنہ اور نیم فاقہ زدہ ' سروی فوج کے نقش قدم پر روزانہ چلے آرہے ہیں - ان میں نصف بالکل کیتھولک ہیں - سب نے یکساں تکلیف اٹھائی ہے - وہ اپنے فاقہ کش اور خان و مان برباد خاندانوں کے لیے مدد مانگتے ہیں ' میں مجبوراً ان سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے ھمسایوں سے کہدیں کہ اب نہ آئیں ' کیونکہ سرمایہ ختم ہوگیا ہے ! -

ان کے علاوہ مجھے جبلی (مانٹی نیگرین) سرحد کے اندر ۲ - سو گھروں کے لیے ' جو بالکل جلا دیے گئے ہیں ' ضروری اپیل کرنا ہے - یہ تمام مسلمان ہیں - سقوطری کے مشرق میں کیتھولک گھروں کی ایک تعداد ہے جس کو جبلیوں نے بالکل تاراج کر ڈالا ہے - لیکن جو گھر صرف لوٹے گئے اور جلائے نہیں گئے ' ان کو میں مجبوراً مدد دینے سے انکار کردیتا ہوں ' گو ان کی حالت بھی سخت قابل رحم ہوتی ہے - جن مظلوموں کی میں نے مدد کی ہے انمیں سے تین ربع مسلمان تھے -..................

ان واقعات پر مجھے اس اضافہ کرنے کا اور بھی افسوس ہے کہ جبل اسود میں پاڈگورتزا کے گورنر نے سرحد کے ان مسلمانوں کو جن کے گھر جبلیوں نے جلا دیے تھے ' غذا وغیرہ پہنچانے سے روکا .... گوسینجے کے تمام مہاجرین بیان کرتے ہیں کہ وہاں مسلمانوں کو بجبر ارتھوڈکس بنانے کا سلسلہ جاری ہے - ترغیب کے ذرایع ' تازیانے اور بالآخر موت کی دھمکی ہے - مسلمان بچوں کو ان کے والدین کی مرضی یا اجازت کے بغیر گرجوں میں اصطباغ دیا گیا ہے .... "

بلغاریا کے خونخوار جرگے

جب تک مسلمانوں پر مظالم ہوتے رہے یورپ کے کسی اخبار نویس کو ان پر رحم نہ آیا ' لیکن ستم پیشہ بلقانیوں نے جب خود اپنے ہم مذہب نصرانیوں پر مشق جفا شروع کی تو دنیای صحافۃ (یوروپین پریس) میں واویلا مچ گیا - نیر ایسٹ بلغاریوں کی نسبت لکھتا ہے :

" اس امر کی شہادت نہایت قوی ہے کہ بلغاری بڑی بے رحمی سے عورتوں ' مردوں ' اور بچوں کو ذبح کر رہے ہیں ' اپنی واپسی میں جس شہر یا گاؤں سے گذرتے ہیں اس کو خاک سیاہ کردیتے ہیں - جو کچھہ ہم یہاں سنتے ہیں اگر اس کا ایک عشر بھی صحیح ہے تو وہ دوسری قوموں پر حکومت کرنے کے لیے موزوں نہیں ' وہ اپنے حدود کے اندر جس قدر جلد ہٹا دیے جائیں اسی قدر بہتر ہے - اب تک انہوں نے نہایت ناراضی کے ساتھہ ان تمام حرکات سے انکار کیا ہے ' اور ان کا الزام سرکاری طور پر ان خانہ بدوش جرگوں پر ڈالا گیا ہے جو (اسی طرح کے یونانی جرگوں کے ساتھہ مل کے) مقدونیا کے حق میں زمانۂ دراز سے ایک عذاب بن رہے ہیں - مگر یہ ایک کھلا ہوا راز ہے کہ حکام نے ان جرگوں کو غیر بلغاریوں کے قلع و قمع کے لیے استعمال کیا ' گو سرکاری طور پر اس سے انکار کیا گیا ہے -

اگر شاہ فرڈیننڈ اپنے مقدونیہ و تھریس کے دورے میں ' جس کو تین یا چار مہینے ہوے ' ان خونخوار جرگوں سے مختلف مواقع پر ' علانیہ معانقہ اور بوسوں کے بدلے ' ان میں سے چند مشہور بدمعاشوں کو پھانسی پرچڑھاتے (جیسا کہ حال میں ترکوں نے دوبارہ قبضۂ تھریس کے بعد چند باشی بزوقوں کے ساتھہ کیا) تو یہ انکار ایک حد تک تسلیم کیا جا سکتا تھا - ....

ہیڈ کوارٹر سے ایک تار اس مضمون کا شائع ہوا ہے کہ ڈاکسیٹو نامی ایک مقام کی ۳۰ ہزار آبادی میں سے ۲۵ ہزار نہایت وحشیانہ طریقے سے ذبح کردیے گئے ہیں - شاہ قسطنطین نے قوالا کے قونصلوں کو عین موقع پر بلایا ہے تاکہ وہ خود آکے اس کی تصدیق کریں "

اپنی مثال بجنسہ اُس مسافر کی طرح ہے جو ریل کے سامنے سے نکل جانے پر ایک عجیب بے بسی کے انداز سے منہہ بناکر رهجاتا ہے ' اور جو صرف اپنی ذراسی غفلت کی وجہ سے اس حالت کو پہونچا -

خدا کرے کانپور کا قابل نفرت حادثہ اب بھی مسلمانوں کے لیے تازیانہ عبرت ہو - وہ اب بھی خبر دار ہو جائیں ' اور اپنے حقوق کی حفاظت بجاے غیروں کے سپرد کرنیکے خود اپنے ہاتھہ میں لے لیں - یہہ وہ وقت ہے کہ جب تک ہندوستان کے تمام مسلمان ہم آواز ہوکر گورنمنٹ سے زور اور اصرار کے ساتھہ کوئی بات نہ کہینگے اُنکی عرضداشت اور درخواست پر کان نہ دھرا جائیگا - بابو سرندر ناتھہ بنرجی نے ایک مرتبہ کہا تھا -

" ہم کو ہم آہنگ ہوکر صاف صاف بلا غلط فہمی پیدا کیے ہوے بولنا چاہیے - اُس وقت ہماری آواز سے کوئی چشم پوشی نہیں کرسکتا - وہی وقت ہوگا کہ ہم انگلینڈ سے اصرار کرسکیں ' اور انگریزوں کے سامنے اپنے حقوق پیش کرسکیں ' بلکہ اگر ضرورت ہو تو خود ملک معظم کی خدمت میں عرض کرسکینگے "

مصطفی کامل پاشا مرحوم کا مقولہ تھا : " حاکم کا برتاؤ محکوم کے ساتھہ ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ محکوم کا حال ہو - جب حکم راں لوگ اپنے محکوم جماعت کو دیکھتے ہیں کہ وہ براے نام زندہ ہے' مگر حقیقت میں مردہ ہے' اور زبانونسے جو کچھہ کہتے ہیں اُس کا یقین اُن کے دل میں نہیں ہوتا ' اپنے حقوق کا مطالبہ وہ حق دارونکی طرح نہیں بلکہ دریوزہ گروں اور گداؤں کی طرح کرتے ہیں تو حکمران مغرور ہو جاتے ہیں اور اپنے محکوم لوگوں کو جانور سمجھکر اُن سے جانوروں ہی کی طرح برتاؤ کرتے ہیں "

پس اگر ہم آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں تو صرف اسی طرح سے ہماری زندگی ممکن ہے کہ ہم اپنے حقوق کی حفاظت خود اپنے ہاتھہ میں لے لیں - خائن اور قوم فروشوں کی بات نہ سنیں ' اپنے حقوق کی مطالبہ بہت استقلال اور مردانگی سے کریں - اور کبھی حق گوئی سے منھ نہ موڑیں - یہہ خوب اچھی طرح سے سمجھہ لیجیے کہ اگر آپ استقلال اور اصرار کے ساتھہ اپنے حق کو مانگئے' اور اُس پر قائم رہے ' تو گورنمنٹ کبھی آپکی اس زبردست قومی آواز سے چشم پوشی نہیں کر سکتی - لیکن اگر آپ شروع ہی میں فرضی خطرات کے خیال سے گھبرا اٹھے تو بے بسی کی موت یا بے غیرتی کی ذلیل زندگی کو آنکھوں کے سامنے ہر وقت رکھیے - قوم یا ملک کی خدمت میں سب سے پہلے ایثار نفس کی ضرورت ہے -

در رہ منزل لیلی کہ خطرہاست بجاں
شرط اول قدم آنست کہ مجنوں باشی

نفثات مصدور

(جناب غلام حیدر خاں صاحب)

(۱) مسلمانوں کے اداے فریضہ حج کی راہ میں مسیحی دنیا کی اندرونی تدبیریں ہے' جو نئے نئے قاعدے ' چیچک کا ٹیکہ ' قرنطینے' ایسی کا ٹکٹ ' اور اسی قسم کی اور بہت سی رکاوٹیں سد راہ ہوتی جاتی ہیں کہ مسلمان اس عظیم الشان رکن کے ادا کرنے سے ہمت ہاردیں - کیا یہ سب کچھہ عثمانی سلطنت کے منشاء سے ہورہا ہے ؟ اگر ایسا ہی ہے تو ان مشکلات کو عثمانی سلطنت سے دور کرانا آپ کا فرض ہے - اور اگر ایسا نہیں تو دول کا کیا حق ہے کہ حیلہ و مکر سے ہم کو ایک اہم مذہبی فرض کے لیے ایک اسلامی ملک میں جانے سے روک دے ؟

ہمارا تو ایمان ہے کہ حج کے ارادہ سے راہ میں جان دے دینے سے بھی ہمارا فرض ادا ہو جاتا ہے ' پھر اس حالت میں جو کچھہ ہو رہا ہے کمبخت منافق رہنماؤں کے ذاتی اغراض و رسوخ کی خاطر ہورہا ہے جو قوم کو قعر مذلت میں گرانا چاہتے ہیں - مسلمانوں کی دینی حالت نہ معلوم کیسی پست ہوگئی ہے کہ اغیار کے عیب بھی صواب نظر آتے ہیں -

چند روز ہوے ایک مسلمان حضرت نے فرمایا کہ " مجھے ایام حج میں خوب تجربہ ہوچکا ہے کہ عرب کے بدوی حاجیوں کو بہت سی تکلیفیں پہنچاتے ہیں مگر جہاں فرنگیوں کا انتظام ہے وہاں ہر طرح کی آسائش ہے (حاجی صاحب کو کیا معلوم کہ قرنطینوں میں ایک ایک پیسے کے عوض کتنی روپے خرچ ہوتے ہیں) عرب جیسے تمام اسلامی ممالک پر اگر فرنگیوں ہی کا عمل دخل ہو جائے تو تمام تکلیفات رفع ہو جائیں ' اور بدوؤں سے بھی نجات مل جاے "

مجھ حاجی صاحب کے اس خیال سے سخت ملال ہوا کہ یا الہی ہم مسلمانوں کی کیا حالت ہے - رات کو اس وضع کی حالت میں القا ہوا کہ گویا موہبت الہی مجھسے خطاب کرکے کہہ رہی ہے کہ : کیسے مسلمان ہیں ؟ ڈھائی سو روپیہ حج کے لیے پلے باندھے اور چلے خدا پر احسان کرنے ! خدا تمہارے روپیوں کا بھوکا نہیں' اگر وہ چاہتا تو اپنے گھر کو دنیا میں ایسے اعلی مقام میں جگہہ دیتا جہاں سبز باغوں اور بہشتوں کے کچھہ نہ ہوتا ' وہاں بجاے بدوؤں کے ملائکہ ہی نظر آتے -

مگر وہ تو صرف تمہارے دلوں اور تمہاری محبتوں کا اندازہ کرتا ہے کہ اوس کی راہ میں تم کہانتک اپنی عزیز جانیں خطرے میں ڈالکر اوسکے گھر کی زیارت کے عزم میں ثابت قدم رہتے ہو - جو اوسکے بندے ہیں اُنکو تو تپتے ہوئے دھانوں میں بھی بہشت ہی نظر آتی ہے' وہ اگر چاہے تو اپنے بندوں کو ایک طرفة العین میں اپنے حرم کی سیر کرادے " میں بیدار ہوا تو میرے بدن پر ایک لرزے کی سی حالت طاری تھی -

(۲) میں نے یہ خبر پڑھی تھی کہ سرحدی اقوام ہوتی مردان رکوہات کے علاقہ کے پانچ پانچ سو آدمیوں کے جرگوں نے اپنے اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنروں کی خدمت میں اس مضمون کی درخواست کی تھی کہ " ہم میں اور گورنمنٹ انگریزی میں عہد و پیمان ہے کہ جو ہمارے دوست وہ اُس کے دوست اور جو اوس کے دشمن وہ ہمارے دشمن ' اب چونکہ ظالم بلقانیوں نے ہمارے مسلمان بھائیوں پر طرح طرح کے مظالم کیے ہیں' زن و بچہ' بیمار و ضعیف' ناتوان و ناچار سب کو تہ تیغ کر رہے ہیں اور

دروازے اسنے سب کے لیے کھول رکھے ہیں' کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرتی تو وہ اسلام کی خلاف ورزی کی مرتکب ہوتی' ہمارے مذہب نے ترک' عرب اور عجم' سب کے جنسی و قومی و نسلی تفرقے مٹا دیے ہیں -

ہم نہایت حیرت سے سنتے ہیں کہ عیسائی عرب سے جو ہمیشہ سے شورہ پشت چلے آئے ہیں' آج ہمارے عثمانی بھائیوں سے سنہ ۶۵۶ھ کے خروج تا تار اور تباہی بغداد کا بدلہ لینے آئے ہیں لیکن در اصل :

تم سے بیجا ہے مجھے اپنے تباہی کا گلہ
اسمیں کچھ شائبۂ خوبی تقدیر بھی تھا -

ترک اپنی رعایاے شام سے پوچھہ سکتے ہیں کہ آج ترک اسلام کی پشت پناہ کونسی قوم بنی ؟ صلیبی خطرات سے اسلام کیلیے کون، سات سو برس سے اپنے فرزندوں کی قربانی کرتا رہا ؟ صلیبی جنگوں کا سماں ابھی ہمیں بھولا نہیں' اور اب بھی دیکھہ لو' طرابلس میں اگر جانباز انور بے' عزیز بے' اور نشأت بے نہوتے' تو درندہ خو نصرانیوں کے ہاتھوں اسلام کا افریقہ میں خاتمہ تھا ؟ بلقان کے ستم پیشہ عیسائیوں نے صلیبی دشمنی و عداوت کا علم بلند کیا تو انھوں نے کیا کچھہ بے حرمتی ہمارے متبرک مقامات کی نہ کی؟ اور روسیوں نے کس کس طرح ہمارے بے گناہ علما اور اشراف و سادات کو تہ تیغ نہ کیا ؟ مشہد مقدس کی دیواریں اب تک انکی ستمگری پر نالاں ہیں

اسی بلقانی سیلاب کو اگر عثمانی نہ روکتے' تو کیا ضمانت تھی کہ وہ دل دہلا دینے والے ارادوں کا پیش خیمہ نہوتا -

ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ خلافت موروثی شی ہے' پھر بھی اگر آج تم چاہو کہ جو محبت دنیاے اسلام کو ہفت صد سالہ روایات' عثمانی قربانیوں' اور مجاہدات فی سبیل اللہ کی بنا پر عثمانیوں سے ہے' وہ معدوم ہوجاے' تو یہ خیال محال ہے - ہاں ہم یہ مانتے ہیں کہ کمزوریوں سے عثمانی بری نہیں' مگر اصلاح کا فرض ہم پر بھی اسی قدر واجب ہے جسقدر کہ اعیان و اکابر ترک پر ہے -

کہتے ہیں ترقی کی نشو و نما اسلام کے اصولوں پر نہیں بلکہ والٹیر (Voltaire) کانٹ (Cont) اور ڈارسٹ (Dersats) کی انقلاب آفریں تحریروں پر ہورہی ہے' مگر کاش اے ملت فروشو ! تمہیں بسمارک (Bismarck) کی وہ نصیحت یاد ہوتی جو اسنے جرمن ریچسٹاگ (ایوان شوری) میں کی تھی کہ :

" تم انگریزوں کی کورانہ تقلید کو کبھی مفید نہ پاؤگے' پروشیا کے نظم و نسق سیاست کی بنیاد انگریزوں سے بالکل مختلف ہے "

قومی و مذہبی روایات سے اگر تم بیگانہ تھے' اور یورپ کی تقلید ہی میں تمہیں معراج نصیب ہوتی تھی' تو کاش اس یورپ ہی مدبرا عظم کی نصیحت ہی سے تمہیں غیرت آتی اور تم بھی یہ کہسکتے کہ :

" مسلمانو ! انگریزوں کی کورانہ تقلید کو تم کبھی بھی مفید نہ پاؤ گے' اسلام کی بناے سیاست انگلستان کے ایوان پالیٹکس سے مختلف اور بالکل مختلف ہے "

مطالبہ حق پر اصرار

(جناب رحیم قدوائی)

" دنیا کی قومیں اپنے ہی بل پر ترقی کرتی ہیں - اگر اُن کی آزادی چھین لیجاے تو وہ صرف اپنی ہی کوششوں اور سرگرمیوں سے اس نعمت کو واپس لے سکتی ہیں - کوئی قوم دنیا میں محفوظ نہیں رہ سکتی' جبتک کہ وہ اپنی ذات سے طاقتور نہ ہو - جو قومیں اپنی ترقی کی حفاظت میں غیروں کی محتاج ہیں' اُنکی زندگی نہایت خطرناک ہے' اور وہ کبھی ترقی اور کامیابی کی بلندی پر نہیں پہونچ سکتیں " -

یہ وہ عظیم الشان فقرہ ہے جو (مصر) کے نامور محب وطن اور ریفارمر (مصطفی کامل پاشا مرحوم) کی زبان سے نکلا تھا' اور جس نے مصر کی سوتی ہوئی مخلوق کو چونکا دیا تھا - یہ وہ زبر دست الفاظ ہیں جن کی تصدیق خود کلام پاک کرتا ہے -

اس مسئلہ پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ آیا ہمکو بذات خود متحرک ہونا چاہیے یا اپنے تمام اقتصادی' سیاسی' اور مذہبی معاملات کا بوجھہ گورنمنٹ کے سر صرف اس امید و توقع پر ڈال دینا چاہیے کہ وہ ہماری وفا داری کے صلے میں ہم سے خود ہی اچھا برتاؤ کرے گی؟

وہ کوتاہ بین اور سطحی نظر رکھنے والے حضرات جن کا یہ خیال ہے کہ گورنمنٹ ہماری بیجا خوشامد اور غلط چاپلوسی سے ہم پر اپنے الطاف و عنایات کی بارش کرے گی اور جو صرف اسی پالسی کو اپنا منتہاے خیال بنائے ہوئے ہیں' شاید انہوں نے ایک بہت بڑے مدبر کے اس قول کو نہیں سنا کہ " جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ انگریز بے ایمانوں' نمک حراموں کو پسند کرتے ہیں' اور اُن کو عزت و محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں' وہ سخت دھوکے میں ہیں - یہ سچ ہے کہ اُن لوگوں سے جو اپنی قوم سے نمک حرامی کرتے اور اپنی ملت کی خدمت سے منہ چراتے ہیں' اپنا کام نکال لیتے ہیں' مگر وہ اُن کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں " - ایسے قوم فروشوں کے مضبوط پنجے سے اب وہ وقت آگیا ہے کہ قوم کو رہائی مل جائے - جو اپنے تمام دین و دنیا کی امیدوں کو ایک فرضی خوشامد کی صورت میں تبدیل کیے ہوے ہیں - اُن سے ہمکو صاف الفاظ میں کہدینا چاہیے کہ: بس ! ہم آپ کے پر فریب تھپکیوں سے بہت زمانے تک سوتے رہے' اب آپ خود ہوشیار ہوجائیں کہ ہم جاگنے والے ہیں' اب ہم صرف خوشامد ہی پر قناعت نہ کرینگے' بلکہ اپنی عزت قائم رکھنے کیلیے کچھہ عملی کارروائی بھی کرنا چاہتے ہیں - زمانہ اب صرف باتیں بنانے ہی سے موافق نہیں ہوسکتا بلکہ کام کرنے سے - آپکی خوشامد اور چاپلوسی کا نتیجہ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے' آپ بہ بانگ دہل چلا چلا کر یہ فرماتے ہی رہے کہ " دیکھیے دیکھیے ہم وفا دار ہیں - ہمارے فلاں وفلاں بھائیوں پر ظلم ہورہا ہے' اسکو اپنی ڈپلو میسی کی مشینری سے روکیے' ورنہ ہمارا دل دکھیگا - ہمنے کبھی اپنی ہمسایہ قوموں سے میل نہیں بڑھایا' ہربات میں انکے مخالف رہے' آپ کی ہاں میں ہاں صرف اسلیے ملاتے رہے کہ ہم سے آپ خوش رہیں' اب ہم پر فلاں ظلم ہورہا ہے اُس کا جلد انتظام کیجیے " مگر افسوس کہ

	پائي	آنه	روپیه
جناب خدا بخش ولد رکن الدین صاحب	•	۸	•
جناب غلام محمد صاحب	•	•	۱
جناب نواب سبزي فروش صاحب	•	•	۱
متفرق برروز جمعه	•	•	۴
قیمت زیور بند اهلیه فرزندم محمد اسمعیل	•	۱۲	۲۲
قیمت چرم قرباني ازجک بیگ	•	•	۴
متفرق برروز جمعه	•	•	۸
از با با بلوچ	•	۸	•
جناب حافظ الله بخش صاحب	•	•	۱
جناب مرزا غلام نبي صاحب	•	•	۱
جناب لوزیں کشمیري	•	•	۱
جناب نظام الدین زمیدار صاحب	•	•	۲
جناب منشي نواب الدین صاحب	•	•	۱
متفرق جمعه	•	۹	•
جناب میاں کریم بخش کشمیري صاحب	•	•	۱
متفرق	•	۲	۲
(از قصبه جانکي ضلع سیالکوٹ)			
معرفت جناب لال دین از داماد			
سبزي فروش	•	۴	•
جناب محمد نصیر پسر منشي نواب دین			
کتب فروش	•	•	۲
مسمات رحیم بي بي معلمه زنانه	•	•	۱
جناب محمد اقبال ولد منشي نواب صاحب			
کتب فروش	•	•	۱
جناب غلام رسول صاحب طالبعلم	•	•	۱
جناب جیون کشمیري صاحب ولد پیر بخش	•	•	۱
جناب میاں حسن محمد سکه دار صاحب	•	•	۲
جناب شیخ نظام دین صاحب	•	۴	•
جناب الله بخش صاحب	•	•	۲
جناب مفتي محمد سعید صاحب			
بتقریب ختنه فرزند خورد	•	•	۵
جناب حافظ الله بخش صاحب مدرس	•	•	۳
معرفت جناب محمد اسعیل صاحب			
مدرس گورنمنٹ اسکول گجرات	•	•	۲۵
میزان	•	۶	۲۱۰
سابق	•	۷	۸۶۴۲
کل	•	۱۳	۸۸۵۲

(از جناب میر حبیب الله صاحب اورسیر سالا کنڈ)

۹ جولائي سنه ۱۹۱۳ ع کے الهلال میں فهرست اعانۂ مهاجرین کي میزان غلط هے -

چنده وصول شده	۶	۷ -	۸۱۷
میزان سابقه	۶	۱۳ -	۵۱۰۲
میزان	-	۵ -	۵۹۲۰

کل میزان مبلغ ۵۹۲۰ روپیه ۵ آنه هوتي هے مگر اخبار میں ۲۰۸۵ روپیه ۵ آنه درج هے مبلغ ۱۸۰ روپیه کي غلطي هے -

هذا بصائر للناس ، و هدی و رحمة لقوم یوقنون !

(۴۵ : ۱۹)

البصائر

ایک ماهوار دیني و علمي مجله

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تها -

وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -

خریداران الهلال سے : ۳ - روپئه

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قران حکیم اور اُس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیره فراهم کرے - اور اُن موانع و مشکلات کو دور کرنے کي کوشش کرے ' جن کي وجه سے موجوده طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا هے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوة و صحابۂ و تابعین کي ترویج ' آثار سلف کي تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بهي هوگا - تا هم یه امور ضمني هونگے ' اور اصل سعي یه هوگي که رسالے کے هر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیره فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگي ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کي جائیگي - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کي تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قران کریم کي تنزیل و ترتیب و اشاعت کي تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بهي وهي موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه هے که مسلمانوں کے سامنے بدفعة واحد قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جائے که عظمت کلام الهی کا اندازه کرسکیں - و ما توفیقي الا بالله - علیه توکلت والیه انیب -

القسم العربی

یعني " البصائر " کا عربي ایڈیشن

جو

وسط شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

اور

جس کا مقصد وحید جامعۂ اسلامیه ' احیاء لغة اسلامیه ' اور ممالک اسلامیه کے لیے مسلمانان هند کے جذبات و خیالات کي ترجماني هے -

الهلال کي تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانه مع محصول هندوستان کے لیے : ۲ - روپیه ۸ - آنه

ممالک غیر : ۵ - شلنگ -

درخواستیں اس پته سے آئیں :

نمبر (۱۴) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته

تاریخ حیات اسلامیہ

کا ایک ورق

زراعانۂ مهاجرین عثمانیہ

(از جناب ملک حسین بخش صاحب موضع اروپ تحصیل ضلع گوجرانواله)

جناب مکرم - میرا بیٹا صلاح الدین بعمر ۳ - سال' دو ماہ سے سخت بیمار هے' ۳ - روپیه صدقه ارسال کیا جاتا هے ' اسکو چندهٔ ترکش ریلیف فنڈ میں شامل فرمالیں -

(از جناب اهلیه شیخ فیض بخش صاحب قصبه اترولي - ضلع علیگڈه)

مکرمي - تسلیم - میرے طرفسے مبلغ ایک روپیه مهاجرین ترکی کے خدمت میں بھیج کر مشکور فرمائیں ' اور عزیزي برخورداري سجادي بیگم کے طرف سے ۸ - آنے جو اوسنے جمع کیے تھے اور بھیجتي هے روانه فرمادیجیے - جو پاکٹ خرچ برخورداري کو ملتا هے' اوسمیں سے اوسنے واقعی اصلي نیت سے جمع کیے هیں - والسلام -

[بقیۂ مضمون صفحه ۱۷ کا]

خلافت اسلامیه که محافظ حرمین شریفین هے ' سخت خطرے میں هے ' اس لیے سرکار کو لازم هے که همارے خلیفه کي امداد کرے اور اگر سرکار کسي وجه سے معذور هے تو هم کو راسته کي اجازت هوجائے کیونکه ایسي حالت میں هم لوگوں پر گھر میں بیٹھے هي بیٹھے جہاد فرض هوگیا هے " جواب میں ارنکو اطلاع دي گئي که " اب صلح کي کوششیں هو رهي هیں اور بصورت عدم صلح مناسب صلاح دیجائے گی "

لیکن چونکه هنوز جنگ کا قطعي خاتمه نہیں هوا هے اور بقول لندن ٹائمز اندیشه هے که شاید پہلي جنگ سے بھي زیاده هولناک معرکه چھڑ جائے - لہذا جو اصحاب اس دیني فرض کے لیے اپنی عزیز جانوں کو راہ خدا میں قربان کرنے کو طیار هوں' میں اگرچه غریب آدمي هوں لیکن مبلغ ایک سو روپیه ایسے ایسے پانچ فدائیان اسلام کے لیے بطور زادراه جناب کے پاس جمع کرادونگا جو اپني درخواستیں معتبر خوانین کي تصدیق سے جناب کي خدمت میں ارسال کرینگے - اگر ایسي تحریک جاري هوجائے اور هر ایک فدائي کے لیے قسطنطنیه تک پہونچنے کا کافي زادراه بہم پہونچ جائے تو یه ایک بہت بڑا کام هوگا -

(۳) حکام کا اپنے حکم پر اصرار اور همارے لیڈروں کي ایماني کمزوریوں سے جو کچھه مسجد کانپور کا حشر هوا وه ظاهر هے' اور جو آینده معابد کا حال هونے والا هے وه بھي ظاهر هے - آخر والي دولت خدا داد افغانستان بھي تو مسلمانوں کے دوسرے درجه کے خلیفة المسلمین هیں اور هماري گورنمنت کے همسایه اور دوست بھي هیں ' کیا مناسب نہیں که اس مسأله میں ان سے رجوع کیا جائے ؟

فہرست زر اعانۂ مهاجرین عثمانیہ

(۱۱)

از جانب انجمن اسلام (راؤترا پور ضلع کٹک)

(به تفصیل ذیل)

	پائی	آنه	روپیه
جناب شیخ منصور صاحب سکریٹري انجمن مذکور	٠	۲	۱
جناب شیخ غلام غوث صاحب (راؤترا پور)	٠	٠	۱
جناب مرزا محمد یوسف "	٠	٠	۱
جناب مرزا معصوم بیگ "	٠	٠	۱
جناب شیخ گمانی محمد صاحب "	٠	٠	۱
جناب منشي تراب خاں صاحب "	٠	٠	۱
جناب منشي یقین محمد صاحب "	٠	٠	۱
دیگر باشندگاں (راؤ ترا پور)	٠	۳	۳
جناب منشي عنایت علیخاں صاحب (ڈیڈر پوري)	٠	٠	۱
دیگر باشندگاں (ڈیڈر پور)	٠	۷	۴
جناب شیخ بھیکن صاحب باشندهٔ کورانگ	٠	٠	۱
جناب ناظر محمد صاحب " "	٠	٠	۱
جناب نجیب خاں صاحب " لچھیپور	٠	۱۲	٠
جناب فقیر محمد بلنتا	٠	۸	۱
جناب شیخ رحمو ناگبالي صاحب	٠	٠	۱
جناب سید امیر صاحب فقیر پاڑا	٠	٠	۱

(میزان ۲۳ روپیه)

	پائی	آنه	روپیه
جناب شہاب الدین احمد صاحب - کرمي گیا	٠	٠	۱
جناب منیجر صاحب میگزین - قادیان	٠	۱۵	۱
جناب سید ودود صاحب - بوین	٠	٠	۲
جناب سید فخر الله صاحب عنگی	٠	٠	۱٠
جناب محمد هاشم صاحب	٠	٠	۵
جناب محمد عبد الغفار خاں صاحب چھپڑا - راجپوتانه	٠	٠	۲۵
بزرگان بانکا ضلع بھاگل پور بذریعه جناب عبد الحمید خاں صاحب	٠	٠	۲۷
جناب ملک حسین بخش خاں صاحب موضع اروپ - گوجران واله	٠	٠	۳
جناب سید یوسف صاحب - بھوپال	٠	٠	۱٠
جناب نبي بخش صاحب - هوشیار پور	٠	۸	۲

معرفت جناب غلام محمد صاحب

(به تفصیل ذیل)

	پائی	آنه	روپیه
جناب محمد بخش صاحب	٠	۸	٠
جناب حبیب الله صاحب	٠	۴	٠
جناب کھیڑا زمیدار صاحب	٠	۱۲	٠
جناب موهري الله صاحب	٠	۸	٠
جناب کریم صاحب	٠	۴	٠
جناب سید تجمل حسین صاحب	٠	۴	٠
جناب حاجي صاحب هسکي	٠	۸	٠

[۳۹]

مسیحا کا موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کیلئے
نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوری کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے بگڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ریورپراکٹر

ایچ - ایس - عبد العلی کیمسٹ ۲۲۰ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[۳۶]

خضاب سیہ تاب

ہمارا دعوی ہے کہ جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد ہوے ہیں، ان سب سے خضاب سیہ تاب بڑھکر نہ نکلے تو جو جرمانہ ہم پر کیا جاویگا ہم قبول کرینگے - دوسرے خضابوں سے بال بھورے یا سرخی مائل ہوتے ہیں - خضاب سیہ تاب بالوں کو سیاہ بھونرا کردیتا ہے - دوسرے خضاب مقدار میں کم ہوتے ہیں - خضاب سیہ تاب اسی قیمت میں اسقدر دیا جاتا ہے کہ عرصہ دراز تک چل سکتا ہے - دوسرے خضابوں کی بو ناگوار ہوتی ہے - خضاب سیہ تاب میں دلپسند خوشبو ہے - دوسرے خضابوں کی اکثر دو شیشیاں دیکھنے میں آتی ہیں، اور دونوں میں سے دو مرتبہ لگانا پڑتا ہے - خضاب سیہ تاب کی ایک شیشی ہوگی، اور صرف ایک مرتبہ لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پھیکا پڑجاتا ہے، اور قیام کم کرتا ہے - خضاب سیہ تاب کا رنگ روز بڑھتا جاتا ہے، اور دو چند قیام کرتا ہے - بلکہ پھیکا پڑتا ہی نہیں - کھونٹیاں بھی زیادہ دنوں میں ظاہر ہوتی ہیں - دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت ہوجاتے ہیں - خضاب سیہ تاب سے بال نرم اور گنجان ہوجاتے ہیں - بعد استعمال انصاف آپ سے خود کہلائیگا کہ اسوقت تک ایسا خضاب نہیں ایجاد ہوا - یہ خضاب بطور تیل کے برش یا کسی اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا ہے - نہ باندھنے کی ضرورت نہ دھونیکی حاجت - لگانے کے بعد بال خشک ہوے کہ رنگ آیا - قیمت فی شیشہ ایک روپیہ زیادہ کے خریداروں سے رعایت ہوگی - محصول ڈاک بذمۂ خریدار - ملنے کا پتہ :

کارخانہ خضاب سیہ تاب کٹرہ دل سنگھ - امرتسر

[۴۰]

ریویو اف ریلیجنز - یا مذاہب عالم پر نظر

اردو میں ہندوستان اور انگریزی میں یورپ امریکہ و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذہب اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبی علیہ السلام کی پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینے والا یہی ایک پرچہ ہے جس کو موجب ہدایت دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجھا ہے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رایوں کا اقتباس حسب ذیل ہے :-

البیان لکھنؤ - ریویو آف ریلیجنز ہی ایک پرچہ ہے جس کو خالص اخلاقی پرچہ کہنا صحیح ہے - عربی میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچے کسی زبان میں شایع نہیں ہوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا ہوا ہے - ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے متعلق جو جاہل عیسائی الزام لگایا کرتے ہیں - ان کی تردید میں نہایت ہی فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے - جس سے عمدہ مضمون آج تک ہماری نظر سے نہیں گذرا -

مسٹر وب صاحب امریکہ - میں یقین کرتا ہوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذہبی خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت ہوگی - اور نیز رسالہ ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعہ ہوگا - جو جہالت سے سچائی کی راہ میں ڈالی گئی ہیں -

ریویو آف ریویو - لنڈن - مغربی ممالک کے باشندوں کو جو مذہب اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے مضمون سے دلچسپی رکھنے میں چاہیے کہ ریویو آف ریلیجنز کو خریدیں -

وطن لاہور - یہ رسالہ بڑے پایہ کا ہے - اس کی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی ہی فلسفیانہ اور عمیق ہوتی ہے - جیسی کہ اس زمانہ میں درکار ہے سالانہ قیمت انگریزی پرچہ ۴ روپیہ - اردو پرچہ ۲ روپیہ - نمونہ کی قیمت انگریزی ۴ آنہ - اردو ۲ آنہ - تمام خط و کتابت بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آنی چاہئیں ۔

[۳۵]

اعـــلان

نمایش دستـکاري خواتین هند

حسب هدایت هر هائینس نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ سي - آئي - جي - سي - اِس - آئي - جی - سي - آئي - اے - اعلان کیا جاتا ہے کہ نمایش دستکاري خواتین هند بسرپرستي علیا حضرت ممدوحہ شروع ماہ جنوري سنہ ۱۹۱۴ع بمقام بھوپال منعقد کیجاے گي ' لهذا امید ہے کہ تمام خواتین هند اس نمایش میں گہري دلچسپي ظاهر کرے ضررر اپنے اپنے هاتھہ کي بنائي هوئي نمایشي اشیاء وسط دسمبر سنہ ۱۹۱۳ع تک آبرو بیگم صاحبہ سکریٹري لیڈیز کلب بھوپال سنٹرل انڈیا بھیجکر مشکور فرمائینگي - سکریٹري صاحبہ موصوفہ هر خاتون کی درخواست پر قواعد نمایش وغیرہ بھیجدینگي -

اس نمایش کے ساتھہ ساتھہ پھول اور ترکاري وغیرہ کي بھي نمایش هوگی فقط -

دستخط - اودہ نراین بسریا
چیف سکریٹري دربار - بھوپال

فہرست انعـــامـات

متعلق

نمایش دستکاري خواتین

بمقـــام بھـــوپـال

شرح خاص انعامات

تمغۂ طلائی ـــ کسی طبقہ کے سب سے اچھے کام کے لیے جو کسی زنانہ اسکول کی طالبات کا بنایا هوا هو -

تمغۂ نقرہ ـــ اسکے بعد کسی طبقہ کے سب سے اچھے کام کے لیے وسط هند کے کسي زنانہ اسکول کی طالبات کا بنایا هوا هو -

تمغۂ طلائی ـــ کسی طبقہ کے سب سے اچھے کام کے لیے جو بھوپال میں رهنے والی کسی هندوستانی بی بی کا بنایا هوا هو -

تمغۂ نقرہ ـــ اسکے بعد کسی طبقہ کے سب سے اچھے کام کے لیے جو وسط هند میں رهنے والی کسی هندوستانی بی بی نے بنایا هو -

شـــرح کام و انعـــامـــات

کام	انعامات
۱ - لیس کا کام	ایک تمغۂ طلائی - دو تمغے نقرہ - تین تمغے برونز یعنے کانسہ -
۲ - ڈرائن تھریڈ یعنے کپڑے کے دھاگے نکالکر - کام بنانا	دو تمغے نقرہ - تین تمغے برونز -
۳ - کلابتوں کا کام سنہري و روپہلی	ایک تمغۂ طلائی - تین تمغے برونز -
۴ - سوزن کاري (کین وس - ساٹین - ریشم - مخمل - جالي - یالینن پر)	ایضــا
۵ - کروشي کا کام (سوتي)	ایک تمغۂ نقرہ - دو تمغۂ برونز -
۶ - ایضاً (اونی)	۳ - تمغۂ برونز -
۷ - بنائي (نٹنگ) کا کام (سوتي یا اوني)	ایضــا
۸ - ریبن یعنے فیتہ کا کام	ایک تمغۂ نقرہ - دو تمغے برونز -
۹ - نقاشی (کسي چیز پر هو)	دو تمغے نقرہ - دو تمغے برونز -
۱۰ - اون - کپڑے - روئي یا مٹي کے نمونہ پھول - پھل اور پودوں کے	دو تمغے برونز -
۱۱ - کشیدہ کا کام	ایک تمغۂ طلائي - ایک تمغہ

نقرہ - دو تمغے برونز -

کام	انعامات
۱۲ - پوت کا کام (بیڈورک) ...	ایضــا
۱۳ - تصویروں کو کپڑے پہنانا ...	ایک تمغۂ نقرہ - دو تمغے برونز -
۱۴ - واٹر کلر اور آئل پنٹنگ (تصاویر) آبي و روغني) ...	دو تمغے طلائي - ایک تمغۂ نقرہ -
۱۵ - کریول ورک...............	ایک تمغۂ طلائي - ایک تمغۂ نقرہ - دو تمغے برونز -
۱۶ - دیگر ورک	ایضــا
۱۷ - پھول	دو تمغے نقرہ
۱۸ - ترکاري	دو تمغے نقرہ

(دستخـــط) آبرو بیگـم
سکریٹري پرنس آف ویلز لیڈیز کلب - بھوپال

جارج پنجم بفضلہ فرمـان روائے

سلطنت متحدہ برطانیہ عظمی و ائرلینڈ و برٹش مملکت هاے ماوراء البحر ملـک حامي ملت و قیصر هند

هائي کورٹ اف جوڈیکیچر ممالک مغربی و شـمالی بمقـام الہ آباد

(آرڈر ۴۱ قاعدہ ۱۴ ایکٹ نمبر ۵ بابت سنہ ۱۹۰۸ ع و قاعدہ ۲۴۰ و ۲۴۱)

صیغۂ اپیل دیواني

اپیل دوئم نمبر ۸۷۳ بابت سنہ ۱۹۱۲ ع - مرجوعہ یکم ماہ جولائي سنہ ۱۹۱۲ ع

حکیم سید عنایت حسین مدعا علیہ اپیلانٹ مسٹر بنرد بہاري وکیل

بنام

مسماۃ بلقیس فاطمہ وغیرہ مدعیان ـــ رسپانڈنٹ

اپیل بناراضي ڈگري عدالت اڈیشنل جج ماتحت اول مقام اگرہ مورخہ ۳۰ ماہ مارچ سنہ ۱۹۱۲ ع بمقدمہ اپیل نمبر ۴۹۹ سنہ ۱۹۱۱ ع

بنام

عبد اللطیف ٹھیکہ دار سوپیر مسجد باري (بڑي) لین کلکتہ - مدعي

رسپانڈنٹ

مطلع هو کہ اپیل بناراضي ڈگري اڈیشنل جج ماتحت اول اگرہ اِس مقدمہ میں حکیم سید عنایت حسین مدعا علیہ اپیلانٹ نے پیش کیا اور اِس عدالت میں درج رجسٹر هوا اور اِس عدالت نے تاریخ ۲۱ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ ع واسطے سماعت اِس اپیل کے مقرر کی ہے اور مقدمہ تاریخ مذکور کو یا بعد اُس تاریخ کے جس قدر جلد مقدمہ کي سماعت هوسکے عدالت کے روبرو پیش کیا جائیگا اگر خود تم یا تمہارا وکیل یا کوئي اور شخص جو قانوناً تمہاري طرف سے اپیل هذا میں جواب و سوال کرنے کا مجاز هو حاضر نہ آئیگا تو اُس کي سماعت اور تجویز تمہاري غیرحاضري میں یکطرفہ کي جائیگي *

آج بتاریخ ۲ ماہ اگست سنہ ۱۹۱۳ ع بہ ثبت مهر عدالت حوالہ کیا گیا *

نوٹ ـــ طلبانہ قابل اخذ یعني ۳ - روپیہ حسب باب ۱۷ مداخل قواعد هائي کورٹ مورخہ ۱۸ جنوري سنہ ۱۸۹۸ ع وصول هوگیا ہے *

سوپرنٹنڈنٹ ڈپٹي رجسٹرار

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA

فراعنۂ مصر کی یادگاریں

فما اغنیٰ عنھم ما کانوا یکسبون

وکم اہلکنا من قریۃ بطرت معیشتہا!

وما کنا مہلکی القریٰ الا واہلہا ظالمون!

(۱) ترخان میں اول خانوادۂ سلطنت جرزہ کي مرمریں میز
(۲) ایک عظیم الشان مقبرہ مع تابوت سنگین
(۳) بارھویں خاندان سلطنت کي ایک سنگین میز
(۴) ممفس کی حیوانی شکلیں
(۵) ایک خچر کے بقایاے آثار
(۶) ترخان کے ظروف مرمر
(۷) ترخان کے تین خچروں کے مقبرے
(۸) عہد رعمسیس ثاني کا ایک سفنیکس (جس کي شکل عورت کی اور جسم شبر کا ہے)
(۹) ترخان کے تین مقبرے
(۱۰) ایک مختصر مدفن
(۱۱) ایک پیارا ھنس
(۱۲) خانوادۂ سلطنت اولی کا ایک کھلا ھوا مقبرہ

[۲]

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاوں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجاے اور ٹھنڈے پانی کو جی کرے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں - .... تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے -

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار کے بعد ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ... لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی ... اور ... ہے بعض دفعہ .... کثرت ... ہوتا ہے - ... دق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر ... ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پاے جاتے ہیں - ابھی ابتداے عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کرو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں - ٹالیٹر والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم اور بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چنّہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مرض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبدالقادر خاں - محلہ شرقاب شاہ جہاں پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کررکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹما سٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھ کو رات دن میں بیس دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت

دستیاب ہیں

زود کش

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں -
۲ تولہ - دو روپے -

سرمہ خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ ... کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ ... کلاں تین روپے -

---

حب قبض نشا

رات کو ایک گولی کھانے سے ... اجابت با فراغت اگر قبض ہو ...
۲ درجن - ایک روپیہ -

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

---

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

---

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۲ تولہ دو روپے -

---

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری اور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے -

---

برء الساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایک روپے -

---

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایک روپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

---

سرمہ مہرہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے -

---

پتہ —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين (قرآن الحکیم)

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنّی بابی الکلام الدهلوی

Al-Hilal,
Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad,
7-1, McLeod Street.
CALCUTTA.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ ، مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12

نمبر ۱۰ و ۱۱ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱ - و ۸ - شوال ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta . Wednesday, September 3, 1913rd, and 10th Septr 1913

فہرس

نمبر ۱۰ - ۳ - ستمبر سنہ ۱۹۱۳ ع

فہرس

نمبر ۱۱ - ۱۰ - ستمبر سنہ ۱۹۱۳ ع

تصاویر

الهلال

۱ شوال ۱۳۳۱ هجری

مشهــد اکبــر

(۲)

وفــي ذالكــم بلاء من ربكــم عظيم

الخوف، والجوع، ونقص من الاموال، والانفس، والثمرات

يا ايها الذين آمنوا استعينوا بالصبر و الصلوة ' ان الله مع الصابرين - و لا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات ' بل احياء ' ولكن لا يشعرون - ولنبلونكم بشي من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات ' و بشر الصابرين الذين اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله و انا اليه راجعون - اولئك عليهم صلواة من ربهم ورحمه و اولئك هم المهتدون - (۲ : ۱۵۲)

مسلمانو! مصائب و ابتلا کے ورود پر صبر و صلوۃ سے مدد لو' اور یقین رکھو کہ الله صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے -

جو لوگ الله کي راہ میں قتل ہوئے' انکو مردہ نہ سمجھو - وہ تو زندہ ہیں البتہ تم انکي حیات کي حقیقت سے بے خبر ہو!

الله تعالي تم کو آزمایشوں میں ڈالیگا کہ یہ اسکا ایک قانون ہے - وہ خوف' بھوکھ ' نقصان مال و جان ' اور ہلاکت اولاد و اقارب کے مصائب میں تمھیں مبتلا کرکے ' تمہارے صبر و استقامت کي آزمایش کریگا - اور پھر الله کے طرف سے فلاح دارین کي بشارت ہے اُن صبر و استقامت سے کام لینے والوں کیلیے ' جنکے ایمان و ایقان کے ثبات کا یہ حال ہے کہ جب کسي مصیبت سے دوچار ہوتے ہیں ' تو مایوسي و نا امیدي کي جگہہ " انا لله و انا الیه راجعون " کہکر صبر و استقامت پر استوار ہوجاتے ہیں - یہي لوگ ہیں کہ الله کي رحمت ان کے لیے ہے ' اور یہي ہیں جو دنیا میں ہر طرح کي کامیابیاں حاصل کرتے ہیں!

کانپور کے آخري حوادث جب شروع ہوئے تو میں سفر میں تھا - اور سفر بھي میرے لیے مانع کار نہیں ہوسکتا لیکن مشکل یہ تھي کہ ایک مقام پر قیام نہونے کي وجہ سے سکون و جمعیة خاطر نہ جمع خیالات کے لیے ضروري ہیں ' بالکلیہ میسر نہ تھے - جس زمانے میں کہ بندگان الہي کو جان اور زندگي بھي (جو ہر ذي روح کا قدرتي حق ہے) حاصل نہو' تو مجھے سکون و جمعیة کے حاصل نہونے کي شکایت کا کیا حق ہے ؟ اس لیے شاکي تو نہیں ہوں' البتہ معذرت خواہ ضرور ہوں کہ اس واقعہ پر پوري تفصیل سے بحث نہ ہوسکي ' اور ایک مقالۂ افتتاحیہ کے سوا' جو صرف اصل حادثہ کے متعلق تھا' اور کوئي تحریر اس اثنا میں نہ نکل سکي - حالانکہ بہت سي عبرت بخش بصیرتیں ان واقعات میں پوشیدہ ہیں اور ہلاکتوں اور خوں ریزیوں کے یہي حوادث ہیں' جن سے قومیں اور جماعتیں اپنے لیے زندگي حاصل کرسکتي ہیں -

گو وقت گذر چکا ہے مگر اصل یہ ہے کہ عیش ونشاط کي صحبتوں کیلیے وقت کي قید ہوتي ہے' ماتم وفغاں کا کوئي وقت خاص معین نہیں - جب قدرت کي بخشش حیات میں سے اپنے لیے یہي ایک چیز باقي رہگئي ہے' تو خاص وقتوں کي کیا قید ہے ؟ جب مہلت ملے' بہتر ہے کہ اس میں مشغول ہوجائیں - بلکہ جلانے والوں کي غفلت سے اگر آگ بجھنے لگے' تو خود دامن سے ہوا دے دیکر اور روشن کردیں :

دلا یہ درد و الم بھي تو مغتنم ہے' کہ آخر
نہ نالۂ سحري ہے نہ آہ نیم شبي ہے!

وذکر' فان الذکری تنفع المومنین (۵۱ : ۵۵) (پس) ذکر کرکہ ذکر و نصیحت صاحبان ایمان کیلیے ضرور نفع بخش ہے -

سفک دماء و قتل نفوس !

۳ - اگست کي صبح کو جب آفتاب افق کانپور پر طلوع ہوا تو اسکے لیے کوئي نیا نظارہ نہ تھا - اُسنے اس خون کو دیکھا جو ہمیشہ بہا ہے ' اُس نے لاشوں کي تڑپ پر نظر ڈالي جو ہمیشہ تڑپي ہیں' اس نے قہقہۂ وحشت کا شور اور آہ مظلومي کي سسک سني جو اس عصیان آباد ارضي پر ہمیشہ سني گئي ہے - اس نے موت و حیات کو باہم کشمکش میں دیکھا' اس نے روح وجسم کي

شذرات

اطلاع

(۱) جب سے الہلال نکلا ہے آجتک عید وغیرہ کے موقعہ پر کبھی تعطیل نہیں کی گئی - صرف آخر سال کی ایک تعطیل رکھی گئی ہے - اس مرتبہ عید عین بدھہ کے دن واقع ہوئی - منگل تک تین فارم طیار ہوکر چھپ گئے اور باقی جمعرات پر اٹھا رکھے کہ ایک دن بعد اخبار ڈاک میں پڑجاے گا - لیکن باوجود وعدے کے عین وقت پر عملہ نے کام سے انکار کیا ' اور عید کے دوسرے دن چند آدمیوں کے سوا اور لوگ نہیں آے - جس قوم کو اپنے اعلی طبقوں کی اخلاقی حالت پر ماتم سے فرصت نہو ' اُسے دفتر کے ملازموں اور کمپوزیٹروں کی وعدہ خلافیوں پر شاید افسوس کا زیادہ حق نہیں - مجبوراً اس ہفتے دو نمبر ایک ساتھہ شائع کیے جاتے ہیں -

(۲) چونکہ ضخامت بہت بڑھگئی تھی اسلیے جلد دوم کی فہرست اسکے ساتھہ شائع نہو سکی - طیار ہے اور ایندہ نمبر کے ساتھہ حاضر ہوگی -

(۳) آجکل بحث و مذکرہ کیلیے معاملات کی کثرت کا یہ حال ہے کہ قلم انتخاب پریشان ہوکر رہجاتا ہے - اس ہفتہ شذرات میں " ہفتۂ جنگ " کے سوا (کہ نہایت ضروری و اقدم ہے) اور کوئی نوٹ نہ دیا جاسکا - ایندہ نمبر سے شذرات کے حصے کے صفحات بڑھا دیے جائیں گے اور " افکار و حوادث " اور " شئون داخلیہ " کے عنوانات کا اضافہ ہوگا -

(۴) " اعانۂ مہاجرین عثمانیہ " کی بقیہ فہرست آجکی اشاعت میں درج کردیگئی ہے - ایندہ ہفتے اسکی تفصیل شائع کردی جائیگی -

ہفتۂ جنگ

رفتار سیاست

اس میں شک نہیں کہ شئون و حالات سیاسیہ کی ناہمواری سلطنت بلغاریا اور وزارت عثمانیہ ' دونوں کیلیے تشویش بڑھا رہی ہے اور غالباً دونوں دل سے متمنی ہوں گے کہ اگر اس خون زار خاک بلقان پر انسانی سفاکی کا افسانہ پھر تمثیل نہ کیا جاے تو بہتر ہے - لیکن اگر پوچھا جاے کہ یہ ناہمواری کس کے لیے زیادہ موجب قلق و اضطراب ہے ؟ تو قرائن و آثار کی زبان سے نکلیگا کہ " بلغاریا " -

کہا جاتا ہے کہ بلغاریا اور دولۃ عثمانیہ میں مفاہمت کی سلسلہ جنبانی باب عالی کی طرف سے ہوئی - ممکن ہے کہ یہ صحیح ہو - موجودہ وزارت نے اپنی طبیعی فرصت شناسی کی ' رہنمائی سے موسم کو بدلتے دیکھکے براہ راست گفتگو کی کوشش کی ' تاکہ یورپ کی وساطت کی ضرورت نہ پڑے اور اس طرح اس گراں قیمت فیس سے نجات ملجاے جو یورپ کے " دلال صلح " کو قطعات ارضیہ ' حقوق تجاریہ ' مصالح اقتصادیہ ' نفوذ و اقتدار سیاسی ' غرض کہ کسی نہ کسی صورت میں کچھہ نہ کچھہ دینا پڑتا ہے -

مگر اس پیشقدمی سے یہ نتیجہ نکالنا کہ دولت عثمانیہ کی موجودہ حیثیت بلغاریا کی برباد شدہ حالت سے زیادہ نازک ہے ' قطعاً غلط ہوگا -

بلغاریا کی جنگی قوت ختم ہوچکی ہے اور اصل یہ ہے کہ وہ اسی دن ختم ہوچکی تھی جسدن استراحت کے لیے تین دن کی مہلت مانگی گئی تھی - اس کے بعد جو کچھہ ہوا وہ سرویا کی مساعدت عسکری اور کامل پاشا کی خیانت ملی کا ملا جلا نتیجہ تھا - اگر حامیہ ادرنہ کی آتشباری میں " خس و خاشاک کی طرح " جلنے کے لیے سرویا اپنے سپاہی نہ دیدیتی ' اور اگر کامل پاشا نے معاہدہ التواء جنگ کے وقت رسد رسانی کی شرط لگا دی ہوتی تو اس نعی الیم یا خبر سقوط ادرنہ کی نوبت ہی نہ آتی ' جس نے تمام عالم اسلامی کو ماتمگسار بنا دیا تھا -

اس بربادی کے باوجود قبضۂ ادرنہ پر بلغاریا کا اس درجہ الحاح و اصرار غالباً اس امید پر تھا کہ اگر عثمانی تیغ پھر نیام سے نکلتی ' جسکی انہیں ذرا بھی امید نہ تھی ' تو دول کا یہ دست تحسین و آفرین جو ابتدا سے اس کی پشت پر ہے ' بڑھکے سینہ سپر ہوجائیگا اور وار کو روکیگا - مگر یہ امید امید کاذب تھی جو بالاخر اصلی حالت میں سامنے آگئی اور جب عثمانی شمشیر دوبارہ علم ہوئی تو پھر کوئی ہاتھہ نہ تھا جو اسے روکتا : لیجعل اللہ ذالک حسرۃ فی قلوبہم ' واللہ یحیی و یمیت ' واللہ بما تعملون بصیر (۳ : ۱۵۱)

ہاں ' چند زبانوں نے بیشک حرکت کی جنمیں اولیت کا [illegible] برطانی زبان کو حاصل ہے ' مگر موجودہ سیاسی حالت کی اندرونی روش اس سے زیادہ مہلت دینے کیلیے طیار نہ تھی - تلوار کی گردش کے آگے زبان کی مفسدانہ جنبش ہوا میں ایک تموج پیدا کرکے رہگئی ' اور کاغذ کے صفحوں پر گو اسکی تصویر [illegible] ناامرادی ہے مگر معرکۂ جنگ کی زمین پر کوئی نقش نہ بیٹھہ سکا (ہموا بما لم ینالوا)

برطانیہ کے بعد اطالیا دوسری سلطنت تھی ' جس نے دوبارہ عثمانی پیشقدمی اور استعادۂ ادرنہ کے اثنا میں اعلان کیا تھا کہ " ترکوں کو ادرنہ ضرور خالی کرنا پڑیگا " مگر اب اسکی وزارت خارجیہ بھی ادرنہ کے وفد کے جواب میں اعلان کرنے پر مجبور ہوگئی ہے کہ غالباً " اب ادرنہ ترکوں ہی کے پاس رہیگا " فسبحٰن اللہ بیدہ الملک وھو علی کل شی قدیر !

ایک طرف تو یہ حالت ہے - دوسری [illegible] بلغاریوں کو اسقدر ممقوت و مبغوض عالم بنا دیا [illegible] قومیں انہیں انسان صورت درندہ سمجھتی [illegible] پیغام مرگ جانتی ہیں -

جن مقامات کے باشندوں کے پاس اسلحہ ہیں ' وہ انسے معرکہ آرا ہورہے ہیں - جیسے کردجیلی اور اگودری - اور جن مقامات میں لوگوں کے پاس ہتھیار نہیں ہیں ' وہ اپنی عمارت و مکانات اور مساجد و معابد میں آگ لگا کے بھاگ رہے ہیں !

کیا ان حالات کے بعد بھی اسمیں شک کیا جا سکتا ہے کہ موجودہ حالت ' عثمانیوں سے زیادہ بلغاریوں کے لیے اضطراب انگیز و بربادی بخش ہے ؟

بہر نوع بلغاریا اور دولت عثمانیہ میں مفاہمت کی جو تحریک شروع ہوئی تھی وہ اس ہفتے کامیابی کی پہلی منزل تک پہنچ گئی - یعنی بلغاری مندوبین (ڈیلیگیٹس) جنمیں جنرل ساوفیکس قائد خصوصی (کمانڈر انچیف) اور موسیو توچیف (سابق وزیر بلغراد) بھی شامل ہیں ' دو فوجی مشیروں کی ہمراہی میں قسطنطنیہ روانہ ہوگئے - گفتگو کا دائرہ ادرنہ تک محدود نہ ہوگا ' بلکہ ان تمام مسائل پر مشتمل ہوگا جو بلغاریا اور دولۃ عثمانیہ میں نزاع انگیز ہیں - عثمانی روش سیاست کے متعلق جس قدر اعلان کیا گیا ہے ' اسکا مفاد یہ ہے کہ " ادرنہ اور قرق کلیسا کے بقاء قبضہ پر پورے زور کے ساتھہ اصرار کیا جائیگا - البتہ ان دونوں مقامات کے معاوضے میں ایسی مراعات کا منظور کرنا ممکن ہے جو بلغاریا کے لیے لائق قبول ہونگی " -

بلغاری پالیسی کے متعلق ابھی تک کوئی اعلان نہیں ہوا ہے -

پورے ایک دستہ کے مقابلے میں تنہا ایک مسلمان کي تلوار کافي ہوتي تھي ' اور ہر صداے تکبیر بلند کرنے والي زبان اُس وقت تک خاموش نہ ہوتي تھي ' جب تک کم از کم اپنے خون کے چند قطروں کے معاوضے میں دشمنان حق و اللہ کے خون کا ایک سیلاب عظیم اپنے سامنے نہ دیکھہ لیتي تھي ' تو یقیناً وہ ایک وقت تھا ' جو مسلمانوں کے خون کي قیمت بتلا سکتا تھا -

وہ (لیلۃ الہریر) (۱) کا معرکۂ عظیم ' جسمیں مسلمانوں کا صرف آلات آہنیں ہي سے مقابلہ نہ تھا ' بلکہ حریفان کاردان کا ہر سپاہي بھي غرق فولاد و پیکر آہنی تھا ' تاریخ کے صفحوں پر آج بھي فرزندان اسلام کے خون کي قیمت بتلا سکتا ہے - جبکہ ایک تنہا (قعقاع) نے مست و خونخوار ہاتھیوں کے غول کے ساتھہ پیل تن دشمنوں کے غول کو بھي خاک و خون میں تڑپا دیا تھا ' اور پھر بھی اس کے خون کي پوري قیمت نہیں ملي تھي -

جبکہ سنہ ۶۳۵ - عیسوي میں رومیوں کے عظیم الشان مشرقي مرکز یعنے حمص کي طرف تنہا و جریدہ ایک مسلمان تلوار کے قبضے پر ہاتھہ رکھے بڑھ رہا تھا (۲) ' اور دروازۂ شہر کي ایک پوري فوجي جمعیت پر بے باکانہ حملہ آور ہوا تھا ' تو اسلامي خون کي حرمت و عظمت پر یقیناً زمین کي مٹي کا ایک ایک ذرہ شہادت دیسکتا تھا - وہ پہنچا ' اور تن تنہا اس بے جگري سے دشمنوں پر ٹوٹا کہ شہر سے بھاگ کر تمام عیسائیوں نے (دیر مسجل) میں پناہ لي ' حالانکہ اس کي فاتح تلوار کسي دوسري تلوار کي شرمندۂ اعانت و شرکت نہ ہوئي تھي ! !

جبکہ ایک پورا شہر ' ایک پوري فوج ' ایک بہت بڑي فوج کي چھاؤني اپنا پورا خون دیکر بھي ایک مسلم و مومن کے خون کو بمشکل خرید سکتي تھي ' تو ضرور اُس وقت یہ خون قیمتي ' اور اسکي رواني بہت نادر تھي -

(یرموک) کے میدان میں مسلمانوں کا خون ضرور قیمتي تھا ' جبکہ جانفروشان توحید کے سامنے خطباء جنگ کي یہ صدائیں بلند ہورہي تھیں ' کہ :

اللہ اللہ ! انکم زادۃ	" اللہ اللہ ! تم لوگ فرزند عرب ہو اور
العرب و انصار الاسلام	اسلام کے انصار و حامي ' اور تمھارے دشمن
و انہم زادۃ الروم و انصار	رومي ہیں اور شرک کے مددگار ! پھر یہ
الشرک ! اللہم ان ہذا	کیوں ہو کہ تم انسے خائف ہو ؟ خدایا
یوم من ایامک	آج کا دن تیري عزت و عظمت کے دنوں
اللہم انزل نصرک	میں سے ہے - اپني نصرت کي غیبي مدد
علی عبادک المومنین	اپنے مومن بندوں کیلیے بھیج دے ! "

اس وقت مسلمانوں کا خون کیوں نہ قیمتي ہوتا ' جب اسي یرموک کے میدان میں عکرمہ بن ابوجہل اپنے ساتھہ صرف چار سو مجاہدین جاں فروش کو لیکر ' چار ہزار رومیوں کي لاشوں کا ڈھیر

(۱) جنگ قادسیہ کا تیسرا معرکہ " یوم العماس " تھا اور چوتھا " لیلۃ الہریر " -

" ہریر " کتے کي آواز کو کہتے ہیں ' اور آواز شدید کے معنوں میں بھي بولا جاتا ہے - چونکہ یہ معرکہ رات تک جاري رہا اور اس ہنگامۂ رستخیز کے ساتھہ ' کہ اسلحہ کي جھنکار ' ہاتھیوں کي چیخ ' اور نعروں کي گرج سے زمین دہل دہل پڑتي تھي ' اسلیے " لیلۃ الہریر " کے نام سے مشہور ہوگیا -

ایراني اپنے ساتھہ مست ہاتھیوں کا ایک بہت بڑا غول لائے تھے اور اہل عرب نے اس مہیب جانور کو بہت کم دیکھا تھا ' اسلیے ابتدا میں اسکي وجہ سے لشکر اسلام کو بہت دقتوں کا سامنا ہوا - مجبور ہوکر حضرت سعد نے نو مسلم ایرانیوں سے مشورہ لیا انسے معلوم ہوا کہ انکا اصلي اسلحہ سونڈ ہے اور اندھے ہوکر یہ کچھہ نہیں کرسکتے - انہوں نے قعقاع ' عاصم ' حمال ' ربیل ' چار شخصوں کو اس کام پر متعین کیا - قعقاع برچھا ہاتھہ میں لیکر بڑھے اور سب سے بڑے سفید ہاتھي کي آنکھوں پر اس زور سے مارا کہ پہلے ہي وار میں نشانہ کام کرگیا - دوسرے ہاتھہ میں سونڈ مستک سے الگ ہوکر گر پڑي اور بے تحاشا اپني ہي فوج کي طرف بھاگا - یہ حالت دیکھکر اور ہاتھي بھي اسکے پیچھے چلے اور چند لمحوں کے اندر ان خونخواروں سے تمام میدان خالي تھا !

(۲) حمص کي فتح نہ صرف اسلامي فتوحات کي تاریخ میں ' بلکہ تمام تاریخ جنگ و فتوحات میں انساني عزم و شجاعت کا ایک عجیب و غریب واقعہ ہے - یہ اُس زمانے میں رومي سلطنت کا بہت بڑا مشرقي مرکز تھا - حضرت خالد نے بعلبک کي فتح کے بعد ابن مسروق کو فوج دیکر روانہ کیا - شرجیل حمیري بھي فوج کے ساتھہ تھے - شہر سے کچھہ فاصلے پر رومیوں سے مٹ بھیڑ ہوگئي - شرجیل نے تنہا سات افسروں کو قتل کیا اور یکۂ و جریدہ بے باکانہ شہر کي طرف روانہ ہوگئے - دشمنوں نے دیکھا کہ تنہا ایک شخص بے فکر و خوف بڑھا چلا آتا ہے ! اس منظر نے سب کو خوف زدہ اور مرعوب کردیا - شہر کے قریب رومیوں نے نکلکر حملہ کیا مگر اِنکي تلوار بے پناہ اور انکا عزم بے روک تھا - تنہا پورے دستے کے مقابلے میں پہاڑ کي چٹان بنکر جم گئے اور پہلے ہي مقابلے میں دس بارہ سواروں کي لاشوں کا ڈھیر کردیا - بالآخر تمام فوج ہیبت و رعب سے سراسیمہ ہوکر بھاگ گئي اور ایک قلعہ نما گرجے میں جا کر پناہ لي - یہ شجاعت و جانفروشي کے جوش میں بیخود تھے - تعاقب میں بڑھتے گئے اور خود بھي گرجے کے اندر چلے گئے - وہاں بہت بڑي تعداد رومیوں کي موجود تھي - چاروں طرف سے گھیر لیا - پھر بھي قریب آنے کي جرات نہ ہوئي تھي - دور سے پتھر پھینکتے تھے - بالآخر پتھروں سے زخمي ہوکر گرے اور شہید ہوگئے -

یہ شرجیل حمیري کي ہیبت نہ تھي - اسکا جسم لوہے کا نہیں بلکہ تمام انسانوں کي طرح گوشت اور خون کا تھا - یہ اُس خداے شرجیل کي ہیبت تھي ' جو ہمیشہ اپنے جاں نثاروں کے اندر سے اپنے جلال و قدرت کا نظارہ دکھلاتا ہے !

ہیبت حق ست ' این از خلق نیست !
ہیبت این مرد صاحب دلق نیست !

[لوٹ صفحہ ۳ کا]

تھے - ابو محجن ثقفي کا مشہور واقعہ اسي معرکہ میں پیش آیا تھا - یہ شراب نوشي کے جرم میں قید کردیے گئے تھے ' مگر جب معرکۂ کارزار گرم ہوا تو جوش جہاد اور ولولۂ شجاعت سے مضطرب ہوگئے - سپہ سالار جنگ کي بیوي سے پوشیدہ اجازت لي اور میدان جنگ میں پہنچکر اور کشتوں کے پشتے لگا کر ' خود اپنے ہاتھوں سے بیڑیاں پہن لیں اور قید خانے میں بیٹھہ گئے -

عرب کے تمام مشہور قبایل اور اکثر اجلۂ صحابہ اس معرکہ میں شریک تھے اور اپنے عربي نیزوں سے ہزارہا سالہ تخت کیاني کے ٹکڑے ٹکڑے کررہے تھے -

" خنساء " عرب کي مشہور شاعرہ اپنے چاروں بیٹوں کے ساتھہ شریک جنگ تھي اور اپنے خطبات حربیہ و رجزیہ سے دلوں کي آتش شجاعت کو ہوا دے رہي تھي - اس معرکے میں ایک ایک مسلمان نے پچاس پچاس کفار کو خاک و خون میں ملا کر دم لیا تھا :

اک تھے ابتداء عشق میں ہم
ہونگے خاک ' انتہا ہے یہ !

مفارقت، کے آخري اضطراب کا نظارہ کیا ؟ آسکے خون کے فواروں کا جوش و خروش ، زخموں کي تلملاهت ، ایڑیوں کي پٹک ، زندگي کے لمحات اخیرہ کا اضطرار ، غرضکہ انساني مذبوحیت کے تمام خونریز تماشے دیکھے -

لیکن ان میں سے کونسي چیز ایسي تھي ، جسکا نظارہ اسکے لیے نیا هوسکتا تھا ؟ وہ ایک نامعلوم ابتدا سے اس عجائب آباد هستي کا تماشائي ہے ، اس نے زندگي اور موت کے نہیں معلوم کتنے لاتعد و لاتحصی تماشے دیکھے هیں ؟ یہ تماشہ خود انساني تاریخ کي نظروں کیلیے عجیب و نادر نہ تھا ، پھر اس نظارہ فرماے آسماني کیلیے اسمیں کونسي ندرت هو سکتي تھي ؟

انسان نے اپنے حاکمانہ قوت کے گھمنڈ میں همیشہ خدا کے قانون امن و محبت کو توڑا ہے ، اور زور آوروں نے زیر دستوں کے ساتھہ همیشہ وهي کیا ہے جو آج کیا جا رها ہے - تاریخ عالم میں انساني رحم و محبت کے واقعات کم هیں ، مگر خون ریزي و بہیمیت کي سرگذشتوں سے اسکے تمام صفحات رنگیں هیں - دنیا کے اس عجیب و غریب درندے نے جس کا نام انسان رکھا گیا ہے ، جب کبھي موقعہ پایا ہے ، اپنے همجنسوں کو چیرا اور پھاڑا ہے اور شہر کي آبادیوں اور انساني بود و باش کي عمارتوں کے اندر وہ سب کچھہ هوا ہے جو جنگلوں کے بھٹ اور پہاڑوں کي غاروں میں هوا کرتا ہے - آسکي وحشت بہیمیت نے دنیا میں همیشہ حکمراني کي ہے ، اور شاید وہ وقت اخلاق کي اُمیدوں اور خانقاهوں کے حجروں سے باهر کبھي بھي آنے والا نہیں جبکہ فضلیت انساني رذائل حیوانیت سے اپني شکست کا بدلہ لیگي -

کانپور کے مذابح تو ایک خاص حیثیت رکھتے هیں - ادعاي قانون و حکومت کي تاویلات و توجیہات کے ذریعہ اسکي خونین صورت پر چند پردے ڈالدیے گئے هیں - اس سے قطع نظر کرکے دنیا کے اور تمام خونچکاں قطعات ارضیہ پر نظر ڈالیے ، اور انساني خون کے اُس سمندر کا کوي کنارہ ڈھونڈھیے ، جو مثل همیشہ کے آج بھي دو سال سے بہہ رها ہے - پھر کیا انسان کي مذبوحیت نئي ، اور دنیا کا اخلاقي دکھہ پہلي مرتبہ ظاهر هوا ہے ؟ کیا خون کے جو سیلاب آج آسکي سطح پر بہہ رہے هیں ، ویسے هي صدها سیلاب اسکے نیچے خشک نہیں هوچکے هیں ؟ اگر کسي طرح زمین کي تمام مٹي ایک جگہ جمع کي جا سکتي اور خدا کوئي فرشتہ بھیج دیتا جو اسکے ذروں کو دبا کر نچوڑ سکتا ، تو نہیں معلوم ، ایک ایک ذرہ سے خون کے کتنے قطرے ٹپکتے ، اور پھر پاني کے تمام سمندروں کو خون کا ایک نیا سمندر اپنے ساتھہ ملاکر کس طرح سرخ سرخ کردیتا ؟

پس جو کچھہ کہ آج دنیا میں هورها ہے ، وہ ایک بہت هي ادنے نمونہ ہے دنیا کي اُس سیرۃ الیمہ کا ، جسکے ظہور پر تاریخ انسانیۃ ابتدا سے ماتم کرتي آئي ہے اور کرتي رهیگي - فراعنۂ مصر کے شخصي استبداد اور ظلم ستانیوں کي حکایتیں عہد عتیق میں بیان کي گئي هیں ، اور قرآن کریم نے بني اسرائیل پر اپني نعمتوں کا اظہار کرتے هوے انکا تذکرہ کیا ہے ، کیوں کہ اسکا سب سے بڑا فضل اپنے بندوں پر یہ ہے کہ انہیں ظالم حاکموں کے پنجۂ قہر سے رهائي دلاے :

و اذ نجینا کم من ال فرعون یسومونکم سوء العذاب یذبحون ابناءکم و یستحیون نساءکم و فی ذالکم بلاء من ربکم عظیم - (۲ : ۲۷)

" اور اس وقت کو یاد کرو جب هم نے تم کو خاندان فرعون کے ظلم و ستم سے نجات دلائي ، جو تم کو سخت سے سخت عذابوں میں مبتلا کرتے تھے - تمھاري اولاد کو تو ذبح کر دیتے مگر تمھاري عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تا کہ انکو ذلیل و رسوا کریں - یقیناً تمھارے پروردگار کے طرف سے تمھارے لیے اسمیں صبر و استقامت کي بہت بڑي آزمایش تھي "

لیکن کتنے فرعون هیں جو اس دنیا کے هر دور و زماں میں انساني خون کے سیلاب پر اپنا تخت حکمراني بچھا چکے هیں ؟ اور بني اسرائیل کي غلامي و مظلومي سے بڑھکر کتني هي مظلوم و محکوم قومیں گذر چکي هیں اور موجود هیں ، جنکي لاشوں کے ڈھیر پر حاکمانہ " رعب و عظمت " کے محل تعمیر کیے گئے هیں ؟

باغ عدن کا سانپ

دنیا میں انساني حکمراني کا گھمنڈ همیشہ انساني معصیت کا سب سے بڑا مبدء اور ماوی رها ہے ، اور اگر دنیا کي کوئي صورت ہے تو اس کے چہرے سے اس داغ کي سیاهي کبھي نہیں دھل سکتي - دنیا کي تمام درد انگیز مصیبتیں اسي کے سائے تلے سے نکلي هیں ، اور انسان کي بربادي کا وہ خونخوار سانپ ، جسکو آدم کے ساتھہ باغ عدن سے نکالا گیا تھا ، جب وهاں سے نکلا ، تو اس نے اسي کے نیچے اپنا گھر بنا یا -

نیا قطرۂ خونین

یہ همیشہ هوا ہے اور شاید همیشہ هوگا - دنیا کي بہت سي خونچکانیاں نئي هیں ، مگر اسکا ماتم ایک بھي نیا نہیں - اُس تمام خون کو جو اسکي انکھوں کے سامنے بہہ چکا ہے ، اگر جمع کیا جاے ، تو ایک طوفان خیز سمندر هوگا ، جسمیں لکڑي کي کشتیوں کي جگہ انساني لاشوں کے ڈھیر هر طرف تیرتے نظر آئیں گے -

پھر آج جن واقعات پر هم ماتم کر رہے هیں ، انکي حیثیت اس سمندر خونین کے سامنے اس سے زیادہ اور کیا هوسکتي ہے کہ چند نئے سرخ قطرے تھے جو اسکي موجوں میں ڈالدیے گئے ؟

۳ - اگست کو کانپور میں جو کچھہ هوا ، وہ بھي ایک قطرۂ خونین تھا ، جو اس سمندر میں ڈالدیا گیا ہے -

اسلامي خون کي قیمت

یہ مسلمانوں کا خون تھا - لیکن اس خون کي بھي اب زمین کي سطح پر کیا کمي رهي ہے کہ اسکو نادر و عجیب سمجھا جاے ؟

ممکن ہے کہ چھٹي صدي عیسوي میں اس خون کي دنیا میں کمي رهي هو ، جب (بدر) کے کنارے تین سو تیرہ بے سروسامان مسلمان ، پچاس کم ایک هزار مغرور و قوي دشمنوں کے مقابلے میں بھي اپنا خون محفوظ رکھتے تھے ، اور چودہ مسلمانوں کا اگر خون بہتا بھي تھا تو اس حالت میں ، کہ ۷۰ - دشمنوں کي لاشیں میدان جنگ میں تڑپ چکي تھیں اور اتني هي تعداد مشکیں کسي هوي سامنے تھي ! !

ممکن ہے کہ مسلمانوں کا خون اُس وقت کم یاب هو ، جب کہ (احد) کے دامن میں تین هزار دشمنوں کے نرغے میں ، جنمیں ۲ - سو شتر سوار اور ۷ - سو آهن پوش خون آشام تھے ، صرف ۷ - سو مسلمان پھنس گئے تھے ، اور جبکہ حضرۃ (انس) نے ستر زخم کھاکر اپني گردن کا خون زمین کے حوالے کیا تھا !

جنگ (قادسیہ) کا وہ معرکۂ اغواث (۱) ، جسمیں دشمن کے

---

(۱) مشہور جنگ قادسیہ (جو حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح ایران کیلیے ایک فیصلہ کن جنگ ثابت هوي) هجرۃ نبوي کے چودھویں سال محرم الحرام میں پیش آئي تھي اور من جملہ دنیا کے اُن عظیم الشان معرکوں کے تھي ، جنھوں نے چند دنوں کے اندر نقشۂ عالم کو یکسر پلٹ دیا !
اسکا دوسرا معرکۂ عظیم " یوم اغواث " کے نام سے مشہور ہے ، جسمیں دو هزار مسلمان شہید ، اور دس هزار ایراني مقتول هوے

مذاکرۂ علمیہ

قرب و وصال کي قيمت ديکر' اسے متاع کونين سے افضل و اعلی کرچکا تھا' ممکن نہ تھا کہ اسي کي دنيا ميں اسقدر بے قدر ہوجاے کہ متي کي ٹوکرياں قيمت ديکر مليں مگر مسلمانوں کے خون کي کوئي قيمت هي نہو؟ ليکن اسکو کيا کيجيے کہ خود هم هي نے اپنے تئيں قدر و قيمت کا مستحق ثابت کيا تھا' اور هم هی هيں کہ آج اسکی قدر و قيمت کو اپنے هاتھوں کھو بيٹھے هيں:

ذلك بان الله لم يک مغيرا نعمة انعمها على قوم حتى يغيروا ما بانفسهم و ان الله سميع عليم (۸ : ۵۵)	اسليے کہ جو نعمت خدانے کسي قوم کو دي هو پھر وہ کبھي واپس نہيں لي جاتي' تا آنکہ خود وہ قوم اپني صلاحيت اور قابليت کو بدل نہ ڈالے اور بيشک· الله تم سب کي باتوں کو سنتا اور تمہارے اعمال کو ديکھتا ہے -

پس جس خون کے آج دنيا کے تمام حصوں ميں دريا رواں هيں' اگر ۳ - اگست کو کانپور ميں اسکے چند فوارے کچھہ دير کے ليے بلند هوگئے تو کونسي اچھنبے کي بات ہے؟ دريا کي موجوں ميں قطروں کو کون پوچھتا ہے؟ اور هم جو مسلمانان عالم سے خون کي قربانيوں کا نظارہ حاصل کر رہے تھے' خود بھي اس نظارے کے پيش کرنے سے کيوں عاجز رهتے؟ يہ سچ ہے کہ طرابلس کي خونين موجوں کے مقابلے ميں همارے پاس چند قطروں سے زيادہ نہيں' يہ بھي ضرور ہے کہ ايران کي سوليوں کا جواب اگر هم سے مانگا جاے تو هم ابھي کچھہ نہيں بتلا سکتے - اسميں بھي شک نہيں کہ مقدونيا کي آتش زدہ آباديوں' خون کے سيلابوں' اور انساني لاشوں کے بسے هوے شہروں کے مقابلے ميں همارا جيب ماتم ابھي بالکل خالي ہے - تاهم هماري شرمندگي مٹ گئي کہ همارے پاس خون کے بھرے هوے حوض نہيں تو چند چلو ضرور هيں' جنسے اپنے چہروں کي بے دردي اور بے حسي کي سفيدي چھپا سکتے هيں' اور خون سے منہہ دھوکر اس قابل هوسکتے هيں کہ عالم اسلامي کي مجلس خونين ميں شريک هوسکيں!

آج تين سال سے تمام عالم اسلامي سوگ ميں ہے - مسلمانان هند کے پاس دل و جگر کے ٹکڑے تھے مگر زخموں سے بہا هوا خون نہ تھا - اس ماتم کدۂ مقدس ميں' جہاں شہداء کي پاک روحيں خدا کي اغوش سے نکلکر اپنے ماتم گذاروں کا آہ و فغاں سننے کيليے آئي هوئي تھيں' بغير خون سے وضو کيے هوے کيونکر شريک هوسکتے تھے؟ (رابعۂ بصريہ) نے ايک موقعہ پر کہا تھا:

رکعتان في العشق لا يصح وضوء هما الا بالدم!	نماز عشق کي دو رکعتيں' جو ادا نہيں هوسکتيں جب تک کہ خون سے وضو نہ کيا جاے!

پس اگست کي تيسري تاريخ پيغام شہادت ليکر آئي تا مسلمانان هند کي اس شرمندگي کو مٹادے' اور هم ممنون هيں سر جيمس مسٹن بالقابہ کے' جنکي بدولت دوچار کوزے خون کے هم نے بھي بھر ليے!

دعا کنيد بوقت شہادتم او را
کہ اين دميست کہ درهاے آسماں باز ست

عربي زبان اور علمي اصطلاحات

اسماے علوم

ايک مدت سے هم ارادہ کر رہے تھے کہ اصطلاحات علميہ کے مباحث کا ايک مستقل سلسلہ شروع کيا جاے اور بعض سخت غلط فہمياں جو اسکي نسبت آجکل عموماً تعليم يافتہ اصحاب ميں پھيلي هوئي هيں' انکو بحث و مذاکرہ سے صاف کيا جاے -

اس سلسلے ميں سب سے پہلے "اسماء علوم" کا سوال سامنے آتا ہے -

آج هم تمام علوم و فنون حديثہ کي ايک فہرست مع عربي اصطلاحات کے شائع کرتے هيں' اور اسکے بعد ديگر مباحث مہمہ کي طرف متوجہ هونگے· هم کو اعتراف ہے کہ يہ فہرست جامع اور مکمل نہيں اور تلاش و تفحص اور مشورہ کي ابھي اسميں بہت گنجايش ہے - محض سرسري طور پر هم نے انگريزي ميں ايک فہرست مرتب کي اور اسکے سامنے عربي اسماء علوم کو لکھتے گئے - ضرورت اسکي ہے کہ احباب اس سلسلۂ مضمون کے هر حصے کو غور و فکر کے ساتھہ ملاحظہ فرمائيں اور جو جو باتيں ذهن ميں آئيں انسے مطلع فرماتے رهيں -

آيندہ نمبر ميں اس فہرست کے متعلق بعض ضروري ملاحظات هيں جنھيں پيش کرينگے -

(A)

علم التنجيم' علم النجوم	Astrology
علم الرياحين	Anthography
مختارات'	Anthology
الجبر و المقابلہ	Algebra
علم نوع الانسان	Anthropography
علم تکوين الانسان	Anthropogeny
علم الانسان	Anthropology
علم التشريح	Anatomy
علم تشريح الانسان	Anthropotomy
علم الآثار	Archaealogy
علم الدهور السابقہ	Antiquities
علم الهندسہ' فن تعمير	Architecture
علم الحساب	Arthmetics
صنعت' فن	Art
علم الهيئۃ' علم الفلک	Astronomy
علم الجمال	Aesthetics

(B)

علم الوراقہ	Bibliography
علم الحياۃ	Biology
علم تدوين الحساب' علم مسک الدفاتر	Book - keeping

لٹا دیتا اور پھر جان دیتا کہ اسلام کا خون رائگاں نہ گیا ؟ اس معرکے میں ایک تنہا (شرجیل) کا یہ حال تہا کہ چاروں طرف سے ہزاروں دشمنوں کی تلواریں بڑھی تہیں' مگر پھر بھی زمین کو اسکے خون کا ایک قطرہ نصیب نہیں ہوتا تہا' کیونکہ اسکے خون کے لیے اس سے بھی زیادہ قیمت کی ضرورت تھی !

ہاں' جبکہ رومی و اسلامی سرحد کے انتہائی حصے میں ایک بڑھیا مسلمان کی صدا بغداد کے تخت پر (معتصم) کو مضطرب کر دیتی تہی' اور اسکی فریاد کا جواب دینے کیلیے ستہہ ہزار تشنگان خون کو ساتھہ لیکر' جوش و اضطراب کے پروں سے اڑتا ہوا رومیوں کے سر پر گرتا تہا' تو اس وقت اس خون کی قیمت یقیناً بہت گراں تہی' اور ایک مسلمان بڑھیا کی فریاد کے معاوضے میں روم کی ہزارہا سالہ عظمت و ابہت طلب کی جاتی تہی !!

* * *

دنیا طغیان و فساد میں مبتلا تہی' نوع انسانی باہمی کشت و خون ریزی میں ہلاک ہو رہی تہی' پس مسلمان بہیجے گئے تہے تاکہ انکا' جو انسان کے خون کی عزت سے انکار کرتے ہیں' خون بہائیں' اور بندگان الہی کا خون محفوظ ہو - پس وہ اسلیئے آئے تہے کہ خون بہائیں - اسلیے نہ تہے کہ انکا خون بہایا جائے - اسلام نے انکو زندگی اور قوت دی تہی - موت اور زخم اوروں کے حصے میں آئے تہا - انکے خون کا ایک ایک قطرہ ملکوں اور قوموں کا خون طلب کرتا تہا - اگر انکے جسم پر ایک زخم لگتا تہا تو انسانی جبروت و جلال کے بڑے بڑے تخت اولٹ دیے جاتے تہے -

ان کے ہاتھہ میں تلوار تہی' جسکی خون آشامی نے انسانی وحشت و خونریزی کی خون آشامی پناہ مانگتی تہی' لیکن ان کو کسی تلوار کی چمک سے ڈر نہ تہا - وہ خدا سے ڈرنے والے تہے' اس لیے خدا کی زمین بھی انسے لرزتی تہی -

" لا تخافوهم' وخافون ان كنتم مؤمنين - (۳ : ۱۷۰) " کے وہ مخاطب تہے' اور " لا تهنوا ولا تحزنوا !! " کی الہی تسکین نے ان کے دلوں سے خوف و خطر ہمیشہ کیلیے دور کردیا تہا - ان کا خون صرف اللہ کی راہ میں بہتا تہا' اور خدا کبھی پسند نہیں کرسکتا کہ جو خون اسکے نام کی عزت سے مقدس کیا جاے' وہ اسکی زمین پر ارزاں قیمتوں پر فروخت ہو جاے !

وہ کیونکر اسکو پسند کرتا ؟ کیونکہ یہ تو وہ متاع عزیز تہی' جس کو خود اس نے بھی خریدنا چاہا' تو نعائم جنت کی سرمدی خوشیوں اور راحتوں سے کم میں اسکی قیمت نہ چکی !

ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم و اموالهم بان لهم الجنه - يقاتلون في سبيل الله' فيقتلون و يقتلون ! (   )

اللہ نے مسلمانوں سے انکی جانوں اور مالوں کو خرید لیا تاکہ اسکے معاوضے میں انہیں حیات بہشتی کی دائمی زندگی عطا فرماے - کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور پھر کبھی اسکے دشمنوں کو قتل کرتے ہیں اور کبھی خود اسکی راہ میں مقتول ہوجاتے ہیں "

ان بیع را کہ روز ازل با تو کردہ ایم
اصلا دراں حدیث اقالہ نمی رود !

یہاں جنت کا ذکر کیا گیا مگر فی الحقیقت پوچھیے تو اس خون کی قدر و قیمت تو اس سے بھی ارفع و اعلی تہی - جن مجاہدین حق و جاں نثاران راہ الہی کے دلوں میں اللہ کے عشق و محبت کا گہر ہو' انکی قیمت جنت نہیں ہوسکتی - کیونکہ وہ تو جنت کے نہیں بلکہ رب الجنة کے طلبگار ہیں - یہی وجہ ہے کہ اس آیة میں " انفسهم " فرمایا - " قلوبهم " نہ کہا کہ یہ معارضہ نفس و جان کا ہے - دل کا نہیں ہے - دل کا معاوضہ اگر ہوسکتا ہے تو جنت کا نظارا نہیں بلکہ خود پروردگار جنت کا قرب و وصال ہے - اور تلاش کیجیے تو اصلی قیمت اس خون کے بیچنے والوں کو ملی بھی یہی تہی :

ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا' بل احياء عند ربهم يرزقون - فرحين بما اتاهم الله من فضله و يستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم من خلفهم' الا خوف عليهم ولا هم يحزنون ! (۳ : ۱۶۵)

" جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوے' انکو مردوں میں شمار نہ کرو - وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس شربت وصال سے سیراب اور غذاے قرب و اتصال سے رزق اندوز ہیں - اللہ نے اپنے فضل سے انکو جو مقامات و مدارج عالیہ عطا کیے' انسے شاد کام رہتے ہیں اور اپنی اس حالت سے ان لوگوں کو' جو انسے پیچھے رہگئے ہیں اور انسے ملے نہیں' بشارت دے رہے ہیں کہ اللہ کی راہ میں بڑھنے کیلیے جلدی کرو - انکے لیے کوئی خوف نہیں اور نہ کسی طرح کا حزن و ملال ہے !! "

حضرة امام (جعفر صادق) عليه و على اجداده و آبائه الصلوة والسلام نے اسی مقام کی طرف اشارہ کیا تہا' جبکہ فرمایا :

يا ابن آدم ! اعرف قدر نفسك' فان الله تعالى عرفك قدرك ولم يرض ان يكون لك ثمن غير الجنه ! -

لوگو ! اپنے نفس کی قدر و قیمت پہچانو ! یہ تو وہ متاع گرانمایہ ہے کہ اللہ نے اسکی قدر شناسی کی اور اسکے معارضے میں جنت سے کم قیمت کے ملنے پر راضی نہ ہوا !

و في المثنوي المعنوي:

کالۂ کہ ہیچ خلقش ننگرد
از خلافت آں کریم آں را خرد
ہیچ قلبے پیش او مردود نیست
ز انکہ قصدش از خریدن سود نیست
خویشتن را آدمی ارزاں فروخت
بود اطلس خویش را بر دلق دوخت !

فاستبشروا ببيعكم الذي بايعتم به' و ذلك هو الفوز العظيم ! (۹ : ۱۶۵)

پس مسلمانو ! اپنے جان و مال کے اس سودے پر جو تم نے خدا سے کیا ہے' خوش ہو' کہ فی الحقیقت یہ بڑی ہی کامیابی تہی جو تمہیں پیشگاہ الہی سے حاصل ہوئی !

و لكن شتان ما بين اليوم و الامس !

غرضکہ ایک زمانہ تہا' جب دنیا میں انکے خون سے بڑھکر اور کوئی شے کمیاب و گراں نہ تہی' مگر اب تو دریا کا پانی قیمتی ہے' مگر مسلمانوں کے زخموں کا خون بہت ارزاں ہو گیا ہے - خاک کے سنگ ریزے ٹھکرانے کیلیے نہیں ملینگے مگر پرستاران توحید کی لاشیں ٹھوکریں کہانے کیلیے ہر جگہ موجود ہیں - جنگل میں درختوں کے پتے جھومتے ہوے نظر آتے ہیں مگر اس سے زیادہ مسلمانوں کی لاشیں تڑپتی ہوئی دکھائی دینگی -

دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہ تہا' جہاں ہمارا خون اپنی قیمت طلب نہ کرتا ہو' مگر آج بازار جہاں میں اس جنس کس مخر کی کثرت کا یہ عالم ہے کہ چشم انسانیت کو دو آنسوؤں کی قیمت دینا بھی گوارا نہیں ! اللہ اللہ ! یہ وہی خون ہے جسکے معاوضے میں کبھی روم و ایران کے تخت خریدے جاتے تہے' مگر:

ذلك بما قدمت ايديهم' و ان الله ليس بظلام للعبيد ! (۸ : ۵۷)

یہ تغیر حالت انہوں نے خود اپنے ہاتہوں مول لیا' ورنہ اللہ تو اپنے بندوں کیلیے کبھی ظالم نہیں ہوسکتا -

خدا کے ہاں قیمتیں بڑھائی جاتی ہیں - بڑھا کر گھٹانا اسکی شان کریمی سے بعید ہے - وہ خون' جس کے معاوضے میں اپنے

مقالات

انگلستان اور اسلام

علانیہ دشمني و کم بیني !

اثر : مسٹر هارمیهس -

(ملخص بادنی تغیر)

موجودہ تاریخ کے طالب علم کے لیے اس عجیب انقلاب پر' جو شئون و حالات سیاسیہ میں جنگ کریمیا سے جنگ بلقان تک ظہور میں آیا ہے ' عمیق افسوس کیے بغیر' یادگار کریمیا Crimean Memorial سے گزرنا نا ممکن ہے - کیونکہ اس زمانہ میں انگلستان کی عزت (جو مشرق کي آزادي و مخلصي کا حامي وحید سمجھا جاتا تھا) اسقدر زیادہ [؟] اور اسکي سیاست مسلمانوں کے ساتھہ اسقدر همدردانہ تھي کہ قسطنطنیہ میں اس کا وکیل سر هنري لیرڈ ایک عرصہ تک (Maire du Palais) کا دور تمثیل کرتا رہا - یہاں تک کہ گلیڈسٹون نے اسکا وہ پرائیوٹ خط شائع کردیا جسمیں اس نے سلطان عبد الحمید کو' جسکے کامل اعتماد کي وجہ سے اس پر اس درجہ مہربانیاں تھیں' ذلیل ترین ممکن واقعات اور شرمناک مظالم کا ملزم قرار دیا تھا -

اس زمانے میں ملکہ وکٹوریا سے لیکے نیچے تک هر انگریز یہ خیال کرتا تھا کہ ترک مشرقي لباس میں انگریز هیں - امیں تمام نیکیاں وراثتاً هیں' اور وہ روس کي بربریت و وحشیت (انارکي) کے برعکس' انسانیت و تمدن کے وکیل هیں - اس زمانے میں ترکي اور برطاني سپاهي گرمجوشي کے ساتھہ معانقہ کرتے اور " هاتھہ میں هاتھہ خشکي اور تري دونوں میں " کے نعرے لگاے هوے نظر آتے تھے -

مگر آجکل ترکي (کم از کم برطاني ارباب سیاست کے اکثر حصے کي نظروں میں) زندہ رهنے کا کوئي حق نہیں رکھتي' اور اسکے بدلے بلقاني حلیف تمدن و ترقي کے حقیقي علم بردار هیں !!

بلقان کے صلیبي (کروسیڈر) عیسائیوں کي طرف سے (جو زبان سے مسیح (ع) کا دم بھرتے هیں اور اعمال میں اسکي مخالفت کرتے هیں) جنگ کا اعلان برطاني پریس کا ناگزیر جواب تھا' جس نے غیر مشکوک طور پر انکي تائید کي اور انکو برطاني پبلک کے سامنے مخلص انسانیت اور مسیحي نجات کے مدافع کي حیثیت سے پیش کیا -

درحقیقت اس زمانے میں انگلستان کا میلان طبع عالم اسلامي کے لیے سخت یاس انگیز ہے' جو دیکھتے هیں کہ حزب الاحرار (لبرل پارٹي) اپنے انصاف و حریت کي طویل الذیل تاریخي روایات کے باوجود' روسي سیاست کي هدایت پر چل رهي ہے - یہ صحیح ہے کہ عالم اسلامي کے پامال و پر شکستہ هونے کي وجہ سے کسي اسلامي شہر میں ابھي سنگین مصیبت کے پیدا هونے کا خطرہ نہیں ہے' اور یہي خیال ہے جس نے انگلستان کو اسلامي معاملات میں اسقدر جري کردیا ہے' مگر تاهم یاد رکھنا چاهیے کہ ۶۰ - ملین مسلمان اپنے پہلوں میں دل رکھتے هیں' اور یہ قدرتي امر ہے کہ اس "علانیہ دشمني اور کم بیني" نے (جسکو اب لفظي همدردي کي نقاب مسلمانوں کي نظروں سے نہیں چھپا سکتي کیونکہ انمیں بیداري اور بیداري کي وجہ سے بصیرت و تمیز پیدا هوگئي ہے) ان زخمي دلوں میں ایک ایسي آگ پیدا کردي هو' جو گو اسوقت خاموش نظر آئے' مگر درحقیقت اندر هي اندر روشن هورهي هو' اور برطاني شاهنشاهي کے لیے مصیبت کے وقت کي منتظر هو - (مگر یہ صحیح نہیں)

اسلیے جب تک سیاسي حیثیت سے ترکي اور انگلستان ایک دوسرے کے دشمن هیں' برطاني شاهنشاهي محفوظ ہے' اور اسکي مسلمان رعایا قابل اطمینان حد تک کمزور ہے' اسوقت تک مظالم بلقان کے خاتمہ کے لیے انگلستان کوئي غیر نمایشي اور عملي کوشش نہیں کریگا -

اس نقطہ پر پہنچکر ایک شخص پوچھہ سکتا ہے کہ ان دو سب سے بڑي اسلامي سلطنتوں میں (کیونکہ انگریز فخر و مباهات کے موقع پر اپنے آپ کو دنیا کي سب سے بڑي سلطنت کہتے هیں) اس پھوٹ کا ذمہ دار کون ہے ؟

جیساکہ هم سابق میں بیان کرچکے هیں' سنہ ۱۸۷۸ ع کي مہلک موتمر برلن تک سر هنري لیرڈ قسطنطنیہ میں مختار کل سفیر تھے - اس موتمر کے انعقاد سے کسي قدر پہلے عہد نامہ قبرص مختتم هوچکا تھا اور پوشیدہ طور پر اس پر دستخط بھي هوچکے تھے -

اس عہد نامہ کي رو سے یہ جزیرہ ترکي کی طرف سے انگلستان کو ان خدمات کے معاوضہ میں بطور " بخشش " کے دیا گیا تھا' جو اس نے محض روس کي مخالفت کي بنا پر جنگ ترکي و روس میں انجام دیے تھے -

دوسرے وکلاء صلح کي طرح مسٹر ڈسریلي اور لارڈ سالسبري نے بھي یہ باهمي معاهدہ کیا تھا کہ وہ کسي پوشیدہ منصوبے یا ترکي کے ساتھہ خفیہ انتظام کے بغیر اس معاملے میں داخل هوے هیں - مگر اخبار "گلوب" نے عہد نامہ قبرص کا خلاصہ یکایک شائع کردیا' جس سے برطاني وکلاء کي سخت بے عزتي هوئي اور فرانسیسي اور روسي وکیلوں نے یہ دھمکي دي کہ وہ فوراً برلن چھوڑ دینگے اور اس طرح اس موتمر کے حقیقي طور پر نشست کرنے سے پہلے اس کو ختم کردیا جائیگا - جب معاملہ اس حد تک پہنچ تو داهیۂ فرنگ یعنی پرنس بسمارک ایک " ایماندار دلال " کي حیثیت سے بیچ میں آپڑا' اور ایک راضي نامہ هوگیا جس میں برطاني وکلاء امور ذیل پر متفق هوگئے :

(۱) انگلستان کے اخذ قبرص کے معاوضے کي حیثیت سے فرانس کو اجازت دیجائیگي کہ سب سے پہلے مناسب موقع پر (انگلستان کي طرف سے کسي مخالفت کے بغیر) وہ تیونس پر بلا تامل قبضہ کرلے -

علم النباتات	Botony
علم الادویه	Bithology
علم الجراثیم	Bichtrology

(C)

علم انتقاد ' علم الانتقاد	Criticism
علم کیمیا	Chemistry
علم الخلق	Cosmology
علم تکوین العالم ' علم بدء الخلق	Cosmogony
علم هیئة العالم ' جغرافیه ریاضیه	Cosmography

(D)

تمثیل	Drama
علم الحرکة	Dynamics

(E)

علم العلم	Epistemology
علم الاقوام	Ethnography
علم الاسباب و العلل	Etiology
علم قومی النسان	Ethnology
علم الاخلاق	Ethics
فلسفه الاخلاق و العادات	Ethology
علم حشرات الارض	Entomology
علم الاقتصاد	Economy
اقلیدس	Euclids

(F)

کسور (حساب)	Fraction

(G)

فلاحة الحدائق ' باغبانی	Gordaning
تقویم البلدان ' جغرافیه	Georgraphy
طبقات الارض	Geology
تحریر اقلیدس ' علم المساحة	Geometry
جغرافیه طبعیه	Geonomy
علم تکوین الارض	Geogony
علم اقطاع الارض	Geodesy } Geodetics

(H)

علم المیاه	Hydrography
علم نوامیس المیاه	Hydrology
علم میاه الجو	Hydrometeorology
علم المائعات	Hydrostatics
	Hytology
حفظ الصحة	Hygnion
تاریخ	Hystory

(L)

علم الحقوق	Law
منطق	Logic

(M)

علم الجو	Meteorology
علم بعد الطبیعه	Metaphysics
علم الجاذبیه ' علم المغناطیسیه	Magnatism
ریاضیات	Mathe matics
علم جرثقیل ' علم الالات	Mechonics
علم طب	Medicine
علم المساحة	Mensurotion
علم المعدنیات	Metallogy
علم المعادن ' علم التعدین	Mineraloge
فن مجاز و استعاره	Metefor
علم العرافه	Metoposcopy
فن مجاز	Metonymy
فن موسیقی	Music

(N)

تاریخ طبعی	Natural History
فلسفۂ طبعیه	Natural Philosophy
فن تمریض ' فن تیمارداری	Nursing

(O)

علم المناظر و المرایا	Optics
فلسفۂ امور عامه	Ontology
علم وجوه تسمیه	Onsmalology
علم بیض الطیور	Oology

(P)

علم الهواء	Pneumatics
فن عروض	Prosady
فن تشخیص (الامراض)	Pothology
علم الالسنة	Philology
فلسفۂ حکمت	Philosphy
علم الاصوات	Phonology
علم النور	Photology
علم فراسة الراس	Phrenology
علم النباتات	Phytology
علم النفس	Psycholgy
طبیعیات	Physics
علم الفراسة	Physiognomy
جغرافیه طبیعیه	Physiography
علم وظائف الاعضاء	Physialogy
علم الاقتصاد السیاسی	Political-Economy
علم التعلیم و التربیة	Pedagoge

(S)

علم الاستحضار	Spritesm
علم الاجتماع	Sociology
علم الاقتصاد المنزلی	Social-Economy
علم الجراحة (جراحی)	Surgery

(T)

علم الغایات	Teleogy
علم الصنائع الید (دستکاری)	Technology
علم تبعیة الجیوش ' علم الحرب (فن جنگ)	Tactics
الهیات	Thiology
علم تخطیط البلدان یا علم تحدید البلدان	Topograply
علم تشریح الحیوانات	Theriotomy
علم المثلثات	Trigonometry

(Z)

علم الحیوانات	Zoology
علم تشریح الحیوانات	Zooanatomy } Zootomy

آثار عتیقہ

رعمسیس ثانی فرعون مصر

علماے آثار نے آجکل (رعمسیس) ثانی کی متعدد یادگاریں دریافت کی ہیں ' جو فراعنۂ مصر کے انیسویں خاندان کا تیسرا باد شاہ تھا - تورات کے سنین و اعمار کا حساب اگر کسی طرح غیر مشکوک ثابت ہوجائے تو رعمسیس کا زمانہ میلاد مسیح سے تقریباً ۱۷۰۰ - برس پہلے ' اور واقعہ ہجرت سے ۲۲۰۰ - برس پہلے ہوگا ' یعنی یہ دریافت شدہ یاد گاریں آج سے تین ہزار ۵۴۱ - برس پہلے کی ہیں - مگر علماے فرنگ کی تحقیق ان کو بہت قدیم ثابت کرتی ہیں ' کیوں کہ رعمسیس کا زمانہ اُن کی راے میں تورات کے ظن و تخمین سے متزاید ہے - اسی خاندان میں اسی پادشاہ (رعمسیس ثانی) کے بعد وہ (فرعون) تخت نشین ہوا تھا ' جسکا واقعہ حضرت (موسیٰ) کے ساتھہ تورات اور قران مجید میں بتصریح مذکور ہے

رعمسیس ثانی جسکے عہد کی یادگاروں کا مرقع آج شائع کیا جاتا ہے ' اس خاندان کی کا سب سے بڑا باد شاہ تھا - اُس نے اپنے طویل عہد حکومت کے اندر مصر میں نہایت کثرت سے عمارتیں تعمیر کرائیں ' ممالک فتح کیے ' شہر آباد کیے ' دشمنوں کی مدافعت کی ' اور مصر کی ترقی تمدن میں عمر بھر لگا رہا - اسکی تمام عمارات و آثار پر ' جو وادی نیل میں نہایت کثرت سے اب تک محفوظ ہیں ' اسکا نام منقوش نکلتا ہے -

رعمسیس اپنے باپ کے زمانے میں جب ولی عہد تھا ' تو ہمیشہ جنگ اور فتوحات میں مشغول رہتا تھا - تخت نشینی سے پہلے ہی اس کے کار نامے نہایت شہرت حاصل کرچکے تھے - تخت نشینی کے بعد اوس نے اور بہت سے عجائب و غرائب امور انجام دیے ' جسنے تاریخ مصر میں اُس کی جگہ نہایت ممتاز کردی ہے -

ہیکل شمس کے کاہن نے رعمسیس کی ولادت سے پہلے باد شاہ سے پیشگوئی کی تھی ' کہ یہ بچہ بہت بڑا باد شاہ ہوگا اور تمام دنیا پر حکومت کریگا - تخت نشینی کے بعد اس پیشگوئی کی خوشی میں رعمسیس نے اس ہیکل کی عمارت وسیع کردی اور اس کی تعمیر میں بہت سے خوبصورت اضافے کراے -

رعمسیس نے اُس [illegible] ی تمام قوموں کو زیر کرلیا تھا - بیس مختلف قومیں اس کو خراج دیتی تھیں ' سب سے پہلی بار عہد شہزادگی میں اسنے عربوں پر حملہ کیا ' اور کہا جاتا ہے کہ اونکو اپنا مطیع بھی بنالیا - اس سے پہلے عرب کسی کے مطیع نہ تھے - گو یہ اطاعت بھی اوس کی واپسی کے بعد قائم نہ رہی - عرب کے سوا دوسری طرف اسنے افریقہ میں برقہ وغیرہ کو فتح کرکے حکومت مصر میں داخل کیا - سوڈان بھی اسکے زمانہ میں مصر سے متعلق تھا ' اور ہر سال بطور خراج ہاتھی دانت ' آبنوس کی لکڑی ' اور سونے کی ایک مقدار کثیر مصر کو ادا کرتا تھا -

بری معرکہ آرائیوں کے علاوہ بحری معرکوں سے بھی اسکے کار نامے خالی نہیں - اسنے بحر احمر میں ایک بیڑا طیار کیا جسمیں ۳۰۰ - سے زائد جنگی جہاز تھے - اُنکی مدد سے اسنے بحر احمر کے تمام سواحل پر جزائر بحر ہند تک قبضہ کرلیا - اور عین اُس وقت ' جب کہ اوسکے افسر ان سواحل و جزائر پر قبضہ کر رہے تھے '

خود رعمسیس ایک خونخوار فوج لیے ہوے ایشیا کی سلطنتیں کو تہ و بالا کر رہا تھا - ایک ایک ملک کو فتح کرتا ہوا بالآخر ہندوستان تک پہونچا ' اور گنگا کو عبور کرکے بحر ہند سے نکل آیا !!

دوسری طرف ترکستان سے گذر کر وہ نہر طونہ (دریاے ڈینوب) کو عبور کرگیا - واپسی میں یورپ کے بعض شہروں سے گذرتا ہوا روم ایلی میں داخل ہوا ' اور جزائر بحر روم کو اپنی حکومت میں داخل کرلیا - یہ سفر رعمسیس کا آخری جنگی سفر تھا -

عظماے فاتحین میں رعمسیس ہی وہ شخص ہے جسنے شکست خوردہ اور منہزم قوموں سے نہایت لطف و مہربانی کا برتاؤ کیا سیاسی مجرموں کی خطائیں بخشیں ' مفتوح و مغلوب قوموں کے ساتھہ عدل و انصاف سے کام لیا ' اور ان سے بہت تھوڑا سا خراج وصول کیا - وہ رعایا کے اعتقادات و مذاہب کا بڑی فراخ دلی سے لحاظ کرتا تھا -

تعمیر کا کام قیدیوں سے لیتا تھا ' لڑائیوں میں جو قیدی ہاتھہ آتے تھے ' وہ مصر لا کر تعمیر کے کام میں لگائے جاتے تھے - اسکو فن تعمیر سے بہت شوق تھا - دو شہروں کی تزئین و آرایش میں خصوصیت کے ساتھہ دل چسپی تھی - ایک تو ملف ہے ' جو اوس زمانہ میں مصر کا پایہ تخت ' اور دوسرے طیوہ ہے ' جو مصر کا مذہبی مقدس شہر تھا - انہی قیدیوں کے ذریعہ اسنے مصر میں بہت سے پل بھی تعمیر کراے ' نیز تجارت و زراعت کی ترقی کے لیے بھی اسنے بہت سی نہریں کھدوائیں کہ دریاے شور (سمندر) تک راستہ ایک ہو جاے -

خاندانی حسد و نفاق قدیم حکومتوں کی خاصتریں امتیازی خصوصیت رہی ہے - رعمسیس جب اپنے عظیم الشان فتوحات کے بعد مصر واپس آرہا تھا ' اوسکا بھائی اوسکے استقبال کو مصر کے شہر تنیس تک آیا اور نہایت تپاک سے اوس سے ملا - رات کو جب رعمسیس مع اپنے اہل و عیال کے سو رہا تھا ' اوسکے بھائی نے مکان میں آگ لگادی ' رعمسیس مع اہل و عیال بڑی مشکل سے اس مصیبت سے نجات پا سکا - اوسکے بھائی کو جب اپنی نا کامیابی کا حال معلوم ہوا تو بھاگ کر یونان چلا گیا ' اور وہاں مصری قوم کی ایک نو آبادی قائم کردی - آثار یونان میں اسکا نام دانوس مصری بیان کیا جاتا ہے -

رعمسیس کو ان عظیم الشان کامیابیوں نے نہایت مغرور و متکبر بنا دیا تھا - جو سلاطین اسیر ہوکر اوسکے ساتھہ آئے تھے اون سے نہایت سختی تحقیر سے پیش آنے لگا ' اور روز و شب سواے فخر و غرور و تعدی طغیان و تذکرۂ فتوحات ' اوسکا کوئی کام نہ رہا - آخر بشریت سے منزہ ہوکر وہ ایک اور عالم کا مخلوق اپنے کو سمجھنے لگا ' پس خدا کا قانون ' جسمیں کبھی تغیر نہیں ہوتا ' جاری ہوا اور نہایت اہانت و تحقیر کے ساتھہ خود اپنے ہاتھہ سے خود کشی کرکے دنیا سے رخصت ہو گیا -

اولم یسیر وا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین کانوا من قبلہم ؟ کانوا ہم اشد قوۃ و آثارا فی الارض ' فاخذ ہم اللہ بذنوبہم وما کان لہم من اللہ واق (مومن)	کیا زمین میں پھر کر انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلوں کا انجام کیا ہوا ؟ وہ جو ان سے قوت میں بھی ' اور یادگاروں میں بھی کہیں زیادہ تھے - خدا نے اونکے گناہوں کے بدلے اونکو پکڑلیا ' اور خدا سے کوئی بچانیوالا نہیں -

(۲) مصر' مالي انتظام میں فرانس کے ساتھہ قدم بقدم چلیگا -

(۳) شام کے لاطیني عیسائیوں کي حفاظت کي بابت فرانس کے قدیمی دعوے کو انگلستان منظور کرلے -

جیسا کہ مسٹر بلنٹ ' (جو لارڈ لنٹن اور کونٹ کورتي اطالي وکیل موتمــر برلن کي سند پر ان انتظامات کو روشني میں لا چکے هیں) کہتے هیں ' مشرق اور شمال افریقہ کي آزادي کے خلاف یوروپین جرائم کا نصف حصہ " سازش قبرص " کا بواسطہ یا بلا واسطہ نتیجہ ہے - یہ مشورہ دیتي ہے کہ بوسینا فوراً آسٹریا کو دیدیا جائے - اس نے مقدونیہ میں معاملات کے ایک مستحکم تصفیہ کو درهــم برهــم کرنے میں مــدد دي - اسی نے تیونس کو فرانس کي ازیوں کے نیچے ڈالدیا ' اور دول یورپ میں افریقہ کي عظیم الشان تقسیم کا آغــاز کیا .... ان تمام امور کے علاوہ اسی نے ایک نہایت نازک وقت میں انگلستان کے اس تمام اثر و نفوذ کو جو اسے قسطنطنیہ میں حاصل تھا ' برباد کردیا اور انگلستان کي طرف سے تمام مسلمانان عام کے دل یک قلم تلخ اور متنفر هوگئے -

اسکے بعد هي فوراً مسٹر گلیڈ سٹون نے " بلغاري مظالم " (یعني وہ مظالم جو بلغاریوں پر کیے گئے تھے) اور مرد گناہ یعني عبد الحمید کے خلاف اپني معرکہ آرائي شروع کي - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انگلستان پر سلطان عبد الحمید کا اعتماد اور اسکے ساتھہ لطف و عنایت همیشہ کے لیے رخصت هوگئي اور اسکي جگہ گذشتہ تین سال سے باسفورس پر جرمني کا اثر غالب هوتا رها -

جب نوجوان ترک برسر اقتدار هوے اور سنہ ۱۹۰۸ع میں " دستور " کا اعلان هوا تو انہوں نے ایک مدافع حریت ملک سمجھکر انگلستان سے اعتقاد کامل رکھنے میں بالکل تامل نہیں کیا -

قسطنطنیہ میں جب کبھي سر جي - لوتھر سفیر برطانیہ کو سادہ دل ترکي پبلک دیکھتي تھي ' تو پرجوش چیرز دیتي تھي - معاملات یہاں تک بڑھے کہ ترکي برطاني اتحاد کي پیدایش کي علامتیں ظاهر هونے لگیں - شخصي حسد یا سیاسي رقابت ' کسي وجہ سے هو ' لیکن آسٹریا کو استعلاق هرزي گوئنیا و بوسینیا ' اور بلغاریا کو عثماني سیادت سے دعوي آزادي کي تلقین کرکے ' متوفي بیرن مارشل وان بي برسٹین (سفیر جرمني) نے ترکوں کے آگے انگریزوں سے میل جول کي قیمت پیش کردي ' اور بالاخــر انگلســتان کے حق میں نوجوان ترکوں کا جوش ٹھنڈا پڑگیا ' جب انہوں نے دیکھا کہ وہ روس کے خلاف جو بلغاریا کے دعوی ازادي کي ریڑھہ کي هڈي تھا ' ترکوں کي مدد کرنا نہیں چاهتا -

بد قسمتي سے نوجوان ترکوں کے لیڈروں اور کامل پاشا میں (جو اسوقت وزیر اعظم تھا اور عالمگیر طور پر طرفدار انگلستان مانا جاتا تھا) سخت تلخي پیدا هوگئي - جب کامل کو مجبوراً الگ هوجانا پڑا تو انگریزي پریس نے ترکوں کے خلاف معرکہ آرائي شروع کردي ' اور یہ اسلیے کہ نوجوان ترکوں کے لیڈروں کو ضروري معلوم هوا تھا کہ خانگي اختلافات کیوجہ سے کامل پاشا کو علحدہ کردیں اور جرمن اتفاق (German Coalition) کے ساتھہ اس مضرنا اتفاقي سے حتي الامکان بچیں ' جس کي دعوت دینے میں کامل پاشا نے کبھي پس و پیش نہیں کیا -

میں ان مختلف قابل اعتماد ترکوں کي گفتگو سے ' جنکے ساتھہ میں نے انگلستان اور ترکي کے تعلقات پر بحث کي ' یہ نتیجہ نکالتا هوں کہ وہ انگلستان کے ساتھہ ایک مکمل اور دائمي مفاهمت چاهتے هیں - اسکا اظہار وہ ابھی ابھی مسئلہ خلیج فارس کے تسویہ سے کرچکے هیں ' جسمیں انہوں نے اپنے مستقبل کي ایک حد تک قرباني کي ہے اور آیندہ بھي انگلستان کي تائید کے معارضے میں مزید معقول قربانیوں کے لیے تیار هیں ' لیکن افسوس ہے کہ کوئي انگریزي سیاسي جماعت اس اهم نتیجہ کے لیے ابتدائي کارروائي شروع نہیں کرتي - اور اس سے بھي زیادہ افسوسناک تریہ ہے کہ اسوقت انگلستان میں ترک اور غیر ترک ارباب سیاست موجود هیں مگر مقتدر اخباروں کے قلم تحریر میں انھیں داخل هونے کي اجازت دینے سے انکار کیا جاتا ہے اور انکي دفاعي تحریروں کے لیے ردي کي ٹوکري کے علاوہ کوئي دوسري جگہ نہیں نکالي جاتي - اگر برطاني شاهنشاهي کے دارالسلطنت میں ترکوں کے ساتھہ یہ سلوک کیا جا رہا ہے ' اور انگریزي پریس (جو ترکوں کے لیے مفید تحریروں کے حق میں گو وہ کتني هي سنجیدہ اور مدلل کیوں نہ هوں ' سخت سنگدل ہے) انکے لیے هر مضر چیز کي اشاعت میں اسدرجہ تیز دست ہے ' تو کیا تعجب ہے اگر ترکوں اور انکے ساتھہ تمام عالم اسلامي کي امیدوں کي نظریں انگلستان کي طرف سے مایوسي کے ساتھہ پھر گئیں اور اب انہیں انگلستان سے اسلام کے ساتھہ همدردي کي امید اس سے زیادہ نہیں ' جتني کہ روس سے ہے -

برطاني شاهنشاهي کي بہبودي کے لیے کیا بہتر ہے ؟ اسکا فیصلہ کرنے والے انگریزي ارباب سیاست هیں ' لیکن کیا وہ ایران پر روس کے حملے اور میڈیٹیرینین کي طرف اسکي پیشقدمي کو جسکا نتیجہ عموماً تمام مسلمانوں اور خصوصاً هندوستان کے مسلمانوں کي ناراضي و ناگواري هوگا ' ترکي کے ملاپ پر ترجیح دیدیگا ؟ وہ ترک ' جنھوں نے سنہ ۱۸۵۷ ع کے غدر میں اپنے خلیفہ کا اثر انگریزوں کو مستعار دیا تھا اور سلطان عبد المجید خان نے ایک ارادۂ شاهاني شائع کیا تھا جسمیں غدر کرنے والوں کو سخت برا کہا تھا اور مسلمانان هندوستان کو انگریزي سلطنت پر حملہ آوروں کے ساتھہ عدم شرکت کي دعوت دي تھي ؟

جیسا کہ اس راقم نے ایک سربر آوردہ انگریز مدبر سے کہا تھا ' قسطنطنیہ کا خلیفہ خواہ قوي هو یا ضعیف ' مگر امیر المومنین کي حیثیت سے وہ ۶۰ - ملین مسلمانوں کا وزن اپنے ساتھہ رکھتا ہے -

مسجــد کانپــور

مسلمانان لندن کا جلسہ

۵ - آگست سنہ ۱۳۱۹ ع یوم چہار شنبہ ۲۷ کو ویسٹور فٹ اسکوائر لندن میں هندوستاني مسلمانوں کا ایک غیر معمولي جلسہ منعقد هوا ' جسمیں حسب ذیل رزولیوشن پاس هوے :

(۱) هم هندوستاني مسلمان مقیم لندن انہدام مسجد کانپور میں حکام کي ناجائز کارروائي کے خلاف سختي کے ساتھہ اعتراض کرتے هیں اور جلد دوبارہ اسکي تعمیر کا مطالبہ کرتے هیں -

حکام کي اس سخت کارروائي کے خلاف ' جس کا نتیجہ ۲۰ - مسلمانوں کي موت کي صورت میں نکلا ' هم اپنے غیظ و غضب کے اظہار میں بالکل مجبور هیں اور ان خاندانوں کی ' جن سے انکے اعزا چھین لیے گئے دلي تعزیت کرتے -

جلسہ کي کارروائي هندوستان بذریعہ تار جاے اور یہاں کے پریس میں اسکي نقل -

خــوان یغــمــا

مغصوبات کي تقسيم

جنگ بلقان کے معاصل

سالمز نے ۸ - اگست سنه ۱۹۱۳ ع کو اسکي تشريح کي هے :

" چهار شنبه کو بخارست میں سروي ' یونان ' اور رومانيي وکلا نے صلحنامه ترتيب ديا تها - بلغاري وکیلوں نے ان شرائط میں تخفیف کے لیے سخت کوشش کي جو انکے حلیف اور همسایه بهائیوں نے لگائے تهے - لیکن رومانیا کي طرف سے التواء جنگ کے طول سے انکار تها - اپني بے بسي دیکهکے انهوں نے وه تمام شرائط منظور کرلیے جو انکے ناصحوں نے لکهوانے کے لیے انتخاب کیے تهے -

عهد نامۂ لندن کي روسے (جس پر ۳۰ مئي کو دستخط هوے تهے) ترکوں نے تهریس اور مقدونیه بلقاني حلیفوں کے حواله کردیا ۔ تقسیم غنیمت پر فاتحین کي باهمي نزاع جو پہلے هي سے سخت تهي ' ایک ماه کے اندر علانیه جنگ کی طرف رهنما هوگئي -

آغاز جولائي میں رومانیا نے مداخلت کی تاکه وه ان لڑنے والوں میں صلح کرا دے ' اور ان سرحدي رعایتوں میں جو سینٹ پیٹرسبرگ میں پہلے هي سے منظور کیجا چکی تهیں' بلغاریه سے توسیع کرالے -

یه صلحنامه نئي سروي ' بلغاري ' اور یوناني سرحدوں کا نقطۂ اجتماع سلسله کوه بلیشا تزا کي شاخ پر مقرر کرتا هے - بلغاري - سروي سرحد دریاے وارڈ اور اسٹروما کے درمیاني حصے کے پیچ پیچ جاتے هوے اسطرح مغرب کی طرف کسیقدر بلند هوتي هے که اسٹروسٹزا بلغاریوں کے لیے چهوٹ جاتا هے - کوچنه اور دو ترش سرویوں کو ملینگے -

یوناني - سروي سرحد' دوائی رین جهیل سے جنوب و مغرب کي طرف جیوجیلي سے (یه مقام سروي هے) گذرتي هوئي ایک ایسے نقطے تک جائیگي' جو ودنیا سے ٹهیک شمال کي طرف هے اور یہاں سے مغرب کي طرف مڑکے پریسپا جهیل کے جنوبي کنارے پہنچےگی - ودنیا اور فلورنیا مع اپنے هیڈکوارٹر سے ۲۵ - کیلومیٹر تک سالونیکا مناستر ریلوے کے' یوناني هونگے -

بلغاري - یوناني سرحد ڈوائي ران جهیل سے شروع هوگي اور مشرق کي طرف سلسله کوه بلیشا تزا کے ساتهه ساتهه اس نقطه تک جائیگي جہاں ریلوے دریاے میستا تک پہنچتي هے - اسطرح که اس نقطه تک سالونیکا ریلوے' اور اس کے بعد ڈراما ' قوالہ ' سر حصار ' اور سیرس او یونان کا ایک جزو بنا دیگی -

ایجین پر بلغاریا اور یونان کے ساحلي مقبوضات کو ایک کو دوسرے سے دریاے میستا علحده کرتا هے -

جبل اسود نے بلغاریا کے خلاف سرویا کو جو مدد دي هے اس کے معاوضه میں سرویا اسکو مشرق و جنوب کي طرف توسیع ملک کي اجازت دیگي -

یه تخمینه کیا گیا هے که جنوبي - مشرقي نو توسیع سلطنتوں کي آبادي یه هوگي -

رومانیا	۷۶۰۰,۰۰۰	بلغاریا	۵۰۰۰,۰۰۰
یونان	۴۵۰۰,۰۰۰	سرویا	۴۰۰۰,۰۰۰
البانیا	۲۰۰۰,۰۰۰	جبل آسود	۵۰۰,۰۰۰

یه تقسیم هنگامي تصفیه سے زیاده خیال نهیں کي جا سکتي - امید کي جاتي هے که روس اور آسٹریا ' دونوں بلغاریا کو ایجین پر اس سے زیاده وسیع گذرگاه دیے جانیکي خواهش کرینگے ' جسکے که اس کے حلیف دینے کے لیے راضي هوے هیں -

مدنیت یورپ کا ایک منظر

نه بر ظلم ' بر عدل باید گریست

نائب قونصل برطانیه کي رپورٹ

احرار بلقان و آزدگان بلغار مظلوم و بلاکش مقدونیه کو ظالم ترکوں کی غلامي سے آزاد کرنے الے تهے ' یهي سبب تها' اور اسي بناپر بلقانیوں کو تمام یورپ کي اندروني و بیروني همدردي حاصل تهي - یه آزادي کس طرح حاصل کي گئي؟ اس کي بارها تشریح هوچکي هے' لیکن حال میں نائب قونصل برطانیه کي جو رپورٹ مینچسٹر گارڈین نے ۷ - اگست سنه ۱۹۱۳ ع کے نمبر میں شائع کی هے " وه اس بحث کا قطعي فیصله هے -

۱۹ - نومبر سنه ۱۹۱۳ ع کو دده آغاج میں تقریبا ایک سو بیس بے قاعده بلغاري سپاهي پهونچے ' یوناني تو نهیں دق کیے گئے مگر مسلمانوں پر تمام بخار نکالا گیا ' ترکي محلے تاراج کرکے جلا ڈالے گئے - عورتوں اور بچوں پر وحشیانه دست درازیاں کي گئیں - اور بهت سے ترک ذبح کیے گئے - تعداد کا تخمینه مختلف طور پر کیا گیا هے - برطاني نائب قونصل کہتا هے که ۳ - سو مشکل سے صحیح مجموعي تعداد کو پیش کرسکینگے - وهاں کا بشپ اس سے بهت زیاده یعني ۸ سو اندازه کرتا هے - لاشیں زاغ و زغن کے لیے خون میں آلوده ' غیر مدفون پڑي سڑ رهي هیں - ۲۴ - کو جنرل کواچیف (Kovatcheff) یہاں آیا اور تین دن شهر پر باقاعده قبضه کیا تهوڑي فوج حفاظت کے لیے چهوڑي - گورنر مقرر کیا اور اسکے بعد بلیر روانه هوگیا - ۲۳ جولائي تک قبضه جاري رها - اسی تاریخ کو نائب قونصل نے ساڑهے تین بجے شب کو ایک غیر معمولي تک و دو ور حرکت سنی - ۷ - بجے صبح کو اپنے گهر سے دفتر گیا یہاں اسے سپه سالار فوج کا ایک خط ملا جسمیں اس نے اپني روانگي کي اطلاع دي تهي - ایک بلغاري بهي نظر نهیں آتا تها ۹ - بجے صبح کو سپاهي جماعتوں کی صورت میں واپس آئے - سپه سالار نے ایم بیدیتي (M. Budetti) کو ساڑهے چار بجے ملاقات کے لیے ایک خط لکها -

اس ملاقات میں سپه سالار نے بہانه کیا که اسکو تخلیه کا حکم ملا هے - اس رات کو تمام شهر میں روشني نهیں هوئي - یه ایک ایسي حالت تهي جو آج سے پہلے کبهی نهیں هوئي تهي - تین بجے شب کو ایم بیدیتي نے آسمان میں ایک سرخ و آتشیں عکس محسوس کیا' وه باهر نکلے تو دیکها که سائبانوں اور گوداموں کي ایک طویل صف جسمیں عثماني قرض عام کا نمک کا گودام بهي شامل تها' جل رهي هے اور بلغاري غائب هیں - چاروں کے گوداموں اور تجارتی مال کي ایک مقدار کثیر کو جو تاجر رلکا تها اور روانگی کا منتظر تها' آگ نے جلا کے خاکستر کردیا - فورا شهر والوں کا ایک برالیگیڈ ایم ویکوم (M. Wykomm) کي ماتحتي میں ترتیب دیا گیا جو معاً اس گدام کی حفاظت کي طرف متوجه هوگئے جسمیں پیٹرولیم کے ہزار پیپے تهے -

اگر کهیں اسمیں آگ لگ گئي هوتي تو سارا شهر جل گیا تها میں نے شهر کو دیکهنے سے بهت پہلے پنتهر Panther سے دهویں کے بلند هوتے هوے بقعے - دیکهے یه شهر اسوقت تک جل رها هے -

شئون عثمانیہ

برید فرنگ

جنگ بلقان کے اسرار

لندن ٹائمز ۱۸ - جولائی سنہ ۱۹۱۳ع کی اشاعت میں لکھتا ہے :

" سالہا سال سے آسٹرین پالیسی کے مستحکم مقاصد میں ایک مقصد یہ بھی رہا ہے کہ اڈریاٹک کی طرف سرویا کے پھیلنے کو روکا جائے - اطالیا نے بھی ساحل اڈریاٹک کی طرف یونانی مقبوضات کی غیر معقول توسیع پر اسی قسم کے اعتراضات کیے ہیں - جب یہ واضح ہو گیا کہ ان دونوں طاقتوں نے یونان اور سرویا کے ان اطراف میں اپنی فتوحات کو اپنے ہاتھہ میں رکھنے کے نا منظور کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے اور یہ ارادہ کرلیا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو وہ خود مختارانہ کارروائی سے اپنی مرضی کو بزور نافذ کرینگی تو اب " اتحاد " نے اپنے آپ کو اس خطرے کے روبرو پایا جسکی طرف ۱ - جولائی کی سنہ ۱۹۱۳ - کی شب کو سر ایڈورڈ گرے نے اشارہ کیا تھا -

هاؤس آف کامنس میں مسٹر اسکویتھہ کی تقریر کے بعد ' جسمیں وزیر اعظم برطانیہ نے یہ امید ظاہر کی تھی کہ ریاستہائے بلقان اپنے " ثمرات فتوح " سے محروم نہ کیے جائنگے ' یہ امر مشکل سے فرض کیا جا سکتا ہے کہ چند شکوک پیدا کیے بغیر سر گرے نے اصول عدم مداخلت سے اس سنگین علیحدگی کے ساتھہ اتفاق کیا ہو - لیکن یہ واقعہ ہے کہ انہوں نے ایسا کیا - اور بعض لوگ اس ملک میں ہیں جو اسکو بجا خیال کرتے ہیں - مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ دول عظمی کی اس کارروائی نے اس حالت کو بھی ضرور برہم کر دیا جو قبل از جنگ باہمی گفتگو میں ان دوستوں کے پیش نظر تھی -

بر همزن اسباب کے ساتھہ فتوحات کی وہ کثرت بھی مستزاد ہونا چاہیے جو حلفاء کو اس جنگ میں حاصل ہوئی اور جس نے بلغاریا سے " حصہ شیر " کا وعدہ کیا - ان حالات میں یہ امر یقیناً ناگزیر تھا کہ " اتحاد " کی کارروائی سے اپنی حصہ کی کمی پر یونان اور سرویا کا غصہ اپنے اس همساز کے ساتھہ تیز و تند حسد کی شکل اختیار کرلے ' جو خوش قسمتی سے کچھہ ایسے مقام پر واقع تھا کہ اس سے امن یورپ کے لیے اپنے حوصلوں میں سے کسی حوصلے سے دست بردار ہونے کی فرمایش نہیں کی گئی !

بلغاریا نے ایک سخت غلطی کی اور اب اسکے لیے سوا اسکے اور کچھہ نہیں رہا ہے کہ اپنی غلطی کے نتائج قبول کرلے جس کے لیے وہ درحقیقت راضی معلوم ہوتی ہے -

بے شبہہ بہت سے لوگوں کے لیے یہ امر پر درد اور تعجب انگیز ہے کہ ان تمام متحد حلیفوں میں اختلاف ' جنگ تک رہنما ہوا ' اور جنگ نہایت سنگدلی کے ساتھہ کی گئی - مگر اس تعجب میں ان لوگوں کی طرف سے بمشکل حصہ لیا جاسکیگا ' جنہوں نے جزیرہ نماء بلقان میں گذشتہ بیس پچیس برس کے اندر (یعنی جب سے کہ یورپ میں روانت بلغاریہ کے مسئلہ کا دروازہ کھولدیا گیا ہے) پیش آنے والے واقعات کا معائنہ غور و فکر سے کیا ہے -

اسوقت سے لیکر اس جزیرہ نما کی محکوم قوموں میں ایک ایسی نہ ختم ہونے والی جنگ قائم رہی ہے ' جو گذشتہ تین ہفتہ کی علانیہ جنگ سے اپنی نوعیت کی جگہ زیادہ تر اپنی صفت (یعنی شدت و خفت) میں مختلف تھی - یہ امر تعجب انگیز نہیں ہے کہ اس دیرینہ کاشت نفرت نے وہ خونیں پھل پیدا کیے جو ہم دیکھہ رہے ہیں ' بلکہ درحقیقت تعجب انگیز حالت یہ ہے کہ یہ جذبات ایک مدت کے لیے (اگرچہ وہ مختصر ہی سہی) اس درجہ رکے ' کہ ترکی کے خلاف ایک عام کارروائی کرنے دی - اس جزیرہ نما کی ابتدائی آبادی کا فیصلہ اس معیار سے کرنا مناسب نہوگا ' جو ہم نے اپنے لیے مقرر کر رکھا ہے اور جسکی تصدیق کی امید ابھی انمیں سے نہایت ہی قلیل جماعت سے بمشکل کیجا سکتی ہے "

ترک و ادرنہ

۸ - اگست - سنہ ۱۹۱۳ع کی اشاعت میں لندن ٹائمز نے رائے دی ہے :

" ادرنہ سے ترکوں کا اخراج یورپ کے لیے سب سے زیادہ عجلت طلب مسئلہ ہے ' مگر یہ اس سلسلہ کا پہلا حلقہ ہوگا جو اپنے پر صعوبت اور طویل ہونے کا خود اقرار کرتا ہے - مسئلہ شرق قریب کے عام حل سے ہم ابھی بہت دور ہیں - رومانیا نے جس استواری کے ساتھہ اس مسئلہ کے ایک حصہ کا ہنگامی حل ' اور نیز جس اعتدال کے ساتھہ اپنے مطالبات کا فیصلہ کیا ہے ' اس کے لیے وہ یورپ کے شکریہ کی مستحق ہے - مگر یہ حل محض ہنگامی ہی ہنگامی ہے ' اور یہ یقینی ہے کہ مجموعی حیثیت سے اس میں ایسے مواد موجود ہیں جو اس وقت اچھا خاصا مباحثہ برپا کر دینگے ' جب دول یورپ اس پر نظر ثانی شروع کرینگی -

پیچیدگیوں کے آغاز کے بعد سے جس اعتدال اور ضبط نفس نے انکے اعمال پر نشان امتیاز لگایا ' اس سے ہمیں اس امید کے لیے کہ وہ ان مسائل کو اسی روح اور ویسی ہی کامیابی کے ساتھہ حل کرینگی ' ایک مستحکم بنیاد ملتی ہے -

بلقانیوں میں یورپ کے سامنے اپنی ذمہ داری کے احساس کے پھیلنے سے زیادہ مسرت انگیز اور موثر واقعہ شاید ہی کوئی موجودہ تاریخ میں ہو - یہی احساس ہے جس پر ہمکو نہ صرف ان اختلافات کے تصفیہ کے لیے اعتماد کرنا چاہیے ' جو موجودہ حالت نے برپا کردیے ہیں ' بلکہ ان سازشوں سے اجتناب کے لیے بھی ' جنگی کاشت کے لیے دوبارہ ساختہ بلقان ایک پر ثمر میدان دینے کا وعدہ کرتا ہے -

بلقان کا ایک مستحکم اتحاد بیرونی سلطنتوں کو مداخلت کے لیے مشکل سے کوئی ترغیب دیگا -

ایسی نصف درجن بلقانی سلطنتوں کا سلسلہ جو ایک دوسرے کے خلاف مسلسل نقل و حرکت کرتی رہتی ہوں ' اور ایک طرف ترکیا اور دوسری طرف کوئی بندشوں میں ہوں ' یقیناً ان سلطنتوں کی طاقت کو اسی طرح کسی نہ کسی شدید ابتلاء میں ڈالدیگا ' جیسا کہ اطالیا کا حال پندرھویں صدی میں ہوا تھا -

لہجہ کی چادر ڈال کر پوری کوشش سے چھپایا جا رہا تھا -

بہر حال اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں کانپور میں قیام کرنے سے روکا گیا -

لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے ' لکھنؤ کے فرمانرواے دوم یعنی ڈپٹی کمشنر مسٹر فورڈ کی میز پر روہ ضخیم " مسل " تو ضرور ہو گی ' جو ایڈیٹر " الہلال " کے قیام لکھنؤ کی روزانہ تاریخ پر مشتمل تھی ' اور جسے - سی - آئی - ڈی - کے پریشان حال مگر داستان گو محکمہ نے سول اینڈ ملٹری ہوٹل کے روزانہ طواف کے بعد مرتب کیا ہوگا ' تاہم کانپور کے محلسراے شاہی کی طرح " الہلال " کی نائل نہ ہوگی - اس لئے ایڈیٹر " الہلال " کے متعلق کسی حکم کے نافذ کرنے میں یہ چھوٹا بادشاہ یقیناً اپنے شہنشاہ اعظم ' یعنے سر جیمس مسٹن کے فرمان کا محتاج تھا -

ایک عجیب مصیبت

یہ چند دن فرمانروایان لکھنؤ کے لیے کچھہ عجیب کشمکش اور مصیبت کے ایام بلا تھے - جلسہ کا انعقاد بجائے خود ایک مصیبت تھی ' پھر اس پر ایڈیٹر " الہلال " کی موجودگی اور اس کا یقین ' کہ وہ قطعی شریک ہونگے ' تقریر کریں گے ' اور پھر نہیں معلوم ہندوستان میں یک بیک غدر بپا ہو جاے گا ' یا اس سے بھی زیادہ کوئی آسمانی مصیبت نازل ہو جاے گی ' پہلی مصیبت پر گویا صدہا مصائب و آلام کا سنگین اضافہ تھا !

چند ہزار آدمیوں کے ذمہ دار ' بے ضرر ' اور قانونی مجمع میں ایک مسافر کی شرکت اور تقریر سے اُس قوم کے فرماں روا پریشان ہو رہے تھے ' جو کئی ہزار میل کا سمندر طے کرکے تیس کروڑ آدمیوں پر حکومت کر رہی ہے ' اور جس کا ہر فرد اپنی نسبت یہ قاہرانہ حسن ظن رکھتا ہے کہ وہ طاقتوں اور قوتوں کا ایک دیوتا ہے ! !

اس اثنا میں ہر روز بلا ناغہ کسی نہ کسی موقعہ پر ان سے دریافت کیا جاتا رہا کہ وہ ۱۶ - اگست تک ٹہریں گے یا نہیں ' اور جلسے میں (جو ضرور منعقد ہوگا اور جس میں اب ان کی شرکت کی کوئی ضرورت نہیں !!) وہ شریک ہونگے یا نہیں ؟ پوچھنے والوں کی حالت قابل رحم تھی ' اور اس پریشان حالی میں ضرور کچھہ نہ کچھہ تسکین ہو جاتی ' اگر کہہ دیا جاتا کہ " قیام و شرکت کا ارادہ نہیں " لیکن حکام کی بے معنی پریشانی اور ان کی نظریات کی تمسخر انگیز بد حواسی خواہ مخواہ ظرافت و مزاح کی دعوت دیتی تھی - اس لیے اور زیادہ اصرار و تاکید کے ساتھہ ہر مرتبہ وہ جواب دیتے تھے کہ -

" خواہ کچھہ ہو ' مگر میں تو اب بغیر جلسے میں تقریر کیے لکھنؤ سے ٹلتا نہیں - اگر ایسا ہی ہے تو ہز آنر اپنے حکم خاص سے ٹہرنے کی ممانعت کر دیں - "

ہز آنر کی تشریف آوری

سنیچر کو جلسہ تھا ' اور اُسی دن جناب راجہ صاحب محمود آباد کی زیر صدارت ڈیپوٹیشن جانے والا تھا - جمعرات کی سہ پہر کو ہز آنر لکھنؤ تشریف لانے والے تھے - اُسی دن مولانا ابوالکلام نے دہلی جانا چاہا ' کیونکہ جمعہ کے دن وہاں ایک جلسے کا انعقاد ضروری تھا ' اور مسٹر محمد علی کی عدم موجودگی کی وجہ سے چندے کی کارروائی اوس وقت تک پوری طرح شروع نہیں ہوئی تھی ' اگرچہ تمام شہر اس کے لیے مستعد تھا -

ساڑھے چار بجے وہ کلکتہ میل سے روانہ ہونے کے لیے اسٹیشن پہنچے تو ہز آنر کی آمد آمد کا غل تھا ' اور افسران پولیس و حکام کی پوری پارٹی استقبال کے لیے موجود تھی - میں نے اس موقعہ کے جو حالات سنے ہیں ' میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہر شخص کے لیے ویسے ہی دلچسپ اور مضحک ہوں گے ' جیسے کہ خود میرے لیے ہوے - مولانا کے نمودار ہوتے ہی جس طرح پریشانی چھا گئی ' جس طرح باہم کھلے کھلے اشارے ہونے لگے ' جس طرح خفیہ احکام جاری کیے گیے ' اور پھر جس طرح ایک صاحب متعین کر دیے گیے تا کہ وہ ان کے ہمراہ پلیٹ فارم پر ٹہلتے رہیں ' اور پھر جس طرح انہوں نے اپنا طول طویل سفر نامۂ کشمیر شروع کر دیا ' وہ ایک نہایت ہی پُر لطف لطیفہ ہے ' اور اُس سے یہ مسئلہ بالکل حل ہو جاتا ہے کہ جو لوگ ایک تعلیم یافتہ ' ایک معزز ' اور جماعت کے ایک ذمہ دار رکن کی اسٹیشن پر محض موجودگی کو ایسی افسوسناک بد گمانی کی نظر سے دیکھیں اور اس میں اس درجہ خود رفتہ ہو جائیں کہ اپنے جذبات کو ضبط نہ کر سکیں ' اُن سے کیا بعید ہے کہ ۳ - اگست کو مچھلی بازار کانپور میں پانچ چھہ سو یا بقول خود ایک ہزار آدمیوں کے مجمع کو دیکھہ کر (گو وہ نہتا اور محض بے ضرر مجمع تھا) اپنے آپے سے باہر ہو گئے ہوں اور بے تامل قتل عام کا حکم دے دیا ہو ؟ کہ

مشق نازکر ' خون شہیداں میری گردن پر ا

مولانا کا بیان ہے کہ اسٹیشن پر پہنچتے ہی ڈپٹی کمشنر کی موجودگی میں ان کے ایک خفیہ پولیس کے " دوست " اور نصر اللہ خان صاحب کوتوال حضرت گنج نے پوچھا : " کیا اب آپ تشریف لے جا رہے ہیں " ؟ میں نے کہا : " آپ مطمئن نہ ہوں صرف ایک دن کے لیے جا رہا ہوں - ذرا دہلی میں بھی آتش افروزی کا سامان ہو جائے جس کا مواد ہر جگہ ہمیشہ سے موجود ہے - پھر رات کو روانہ ہوکر سنیچر کی صبح کو لکھنؤ پہنچ جاونگا یہاں کے جلسے میں تو اب میری شرکت ٹل نہیں سکتی - یہ دوسری بات ہے کہ میں ٹلنے پر مجبور کیا جاؤں یا خود جلسہ ہی ٹل جاے " -

غرضکہ اس طرح قبل اس کے کہ سنیچر کے دن ان کی موجودگی کا علم ہو ' خود انہوں نے ہی یہ کہہ کر اُس خوشی سے سنا تھہ پوری بے رحمی کی ' جو ان کے دہلی جانے کی خبر سے ان بیچاروں کو گھڑی بھر کے لیے نصیب ہو گئی تھی -

چنانچہ وہ ۱۶ - اگست کو ساڑھے نو بجے پھر لکھنؤ پہنچ گئے اُسی دن دو بجے رفاہ عام میں جلسہ ہونے والا تھا -

بعض اشخاص کی طلبی

جہاں تک میں نے تحقیق کیا ہے ' جلسے کے اعلان کے بعد اُن چار حضرات سے کوئی پرسش و گفتگو نہیں ہوئی تھی ' جن کے دستخط سے اعلان شائع ہوا تھا - البتہ ضمنی طور پر طرح طرح کے اظہار خیالات و آراء کی شہر میں افواہ ہے - عین ۱۶ - اگست کو گیارہ بجے ' جبکہ انعقاد مجلس میں صرف دو تین گھنٹے باقی رہ گئے تھے ' صاحب ڈپٹی کمشنر نے (غالباً) سید وزیر حسن صاحب سیکریٹری مسلم لیگ ' مسٹر نبی اللہ بیرسٹر ایٹ لا ' اور منشی احتشام علی صاحب کو طلب کیا - آخر الذکر دو صاحبوں کی نسبت سنا گیا ہے کہ کسی وجہ سے نہ جا سکے ' اور صرف سید وزیر حسن صاحب گئے - جو کچھہ گفتگو ہوئی ' اس کو خود سید وزیر حسن صاحب بتلا سکتے ہیں ' مگر مشہور ہے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے جلسے کے متعلق نہایت زور سے بے اطمینانی ظاہر کی اور کہا کہ کانپور کا سا بلوہ اگر یہاں بھی ہو گیا تو اس کا ذمہ دار کون ہے ؟

مراسلات

شہداء کانپور

لکھنؤ کا مجوزہ جلسہ

ہندوستان کے انگریزي عہد کي آزادي کا خاتمہ

اگر ہم کو یاد رکھنا ہو تو اب ہندوستان میں ایسے دنوں کي کمي نہیں رہي جنہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے - یکم جولائي کي تاریخ مسلمان کبھي نہیں بھول سکتے ' جب کہ بندوقوں اور سنگینوں کے حصار میں کانپور کي مسجد کا ایک مقدس حصہ گرایا گیا ' اور اس طرح پورے فوجي سازوسامان کے ساتھہ اس اعلان کردہ مذہبي آزادي کا جنازہ اٹھا جس کے پتلے کو ایک صدي سے زیادہ عرصے تک ہندوستان میں زندہ و متحرک دکھلایا گیا تھا -

اسي طرح ۳ - اگست کي تاریخ خونین کي یاد بھي ہمارے صفحۂ دل سے محو نہیں ہوسکتي ' جس کا آفتاب خون کے فواروں لاشوں کے اضطراب ' معصوم بچوں کے زخم ہاے خونچکاں ' اور انساني مظلومي و بیکسي کے اشک ہاے حسرت کے ساتھہ افق کانپور پر طلوع ہوا ' اور چھہ سو کارتوسوں کے وحشیانہ اسراف قوت کے بعد ' برطانوي انصاف و معدلت کے ادعا کي لاش مسٹر ٹائیلر کے دوش مبارک پر جگہ پاکر ' بالآخر گنگا کے کنارے دفن کردي گئي -

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں ۱۶ - اگست کي یادگاري عظمت سے بھي اغماض نہیں کیا جاسکتا ' جو ان گذشتہ ایام عظیمہ کي زنجیر کارفرمائي کي تیسري کڑي ہے ' جس کا پہلا سرا تو ہز آنر سر جیمس مسٹن باقابہ کے دست مبارک میں نہایت مضبوطي سے اٹکا ہوا ہے ' مگر معلوم نہیں ' اس کے آخري سرے کے پکڑنے کي عزت کس عظیم الشان فرزند برطانیہ کو حاصل ہوگي ؟

لکھنؤ کانپور سے میل ٹرین میں ایک گھنٹے کي مسافت پر واقع ہے ' مسلمانوں کي تمام صوبے میں سب سے بڑي آبادي ہے ' اور تعلیم یافتہ علي الخصوص قانون پیشہ مسلمانوں کي اتني تعداد صوبے کے صدر مقام تک میں نہیں - اس لیے قدرتي طور پر یہاں واقعات کانپور کا اثر سب سے پہلے نیز سب سے زیادہ نظر آنا تھا - ۳ - اگست کے حادثہ کے بعد ہي یہاں چند وکلا و معززین کي ایک کمیٹي قایم ہوگئي تھي ' جس کا مقصد مقدمات کانپور کي قانوني و مالي اعانت ' اور وسایل فہمي زواءانہ پر غور کرنا تھا -

چند دنوں تک اس کمیٹي کي غیر باقاعدہ صحبتیں ہوتي رہیں مگر وقت ضایع کیا اور کوئي راہ فوري کارروائي کي نہیں نکلي - بالآخر رفاہ عام میں ایک ابتدائي مجمع غور و مشورہ کے لیے طلب کیا گیا اور اس میں قرار پایا کہ مصیبت زدگان کانپور کي اعانت کے لیے چندے کي فراہمي مقدم ترین کام ہے اور اس لیے آیندہ سنیچر یعني ۱۶ - اگست کو رفاہ عام کے احاطے میں ایک جلسہ عام منعقد کیا جاے -

چنانچہ اس کا اعلان شایع ہوگیا ' جو بہت صاف اور بالکل غیر مشتبہ طریقہ سے مقصد انعقاد کو ظاہر کرتا تھا ' اور جس کے نیچے چار ذمہ دار معززین شہر کے دستخط تھے -

اعلان اگرچہ صرف دو چار دن ہي پہلے شایع ہوا تھا ' رمضان کا مہینہ اور گرمي کي شدت تھي ' اور لکھنؤ کي مقامي حالت اور عوام کے بعض ناگوار اختلافات زیر نظر تھے ' تاہم نہیں معلوم قتیلان ظلم اور شہیدان ملت کي یاد میں کونسي ایسي مقناطیسي کشش ہوتي ہے ' جس کے اثر کي قاہر و حاکم سلطنت کے آگے حکومتوں کي قوتیں اور تاج و تخت کي طاقتیں بھي بیکار ہوجاتي ہیں ؟ ایک دن کے اندر ہي جلسے کے انعقاد کي خبر شہر کے گلي کوچوں سے نکل کر تمام اطراف و نواح میں پھیل گئي - اور تمام لوگ مستعد ہوگئے کہ اپنے اپنے گھروں اور حلقوں کا چندہ لیکر ۱۶ - اگست کو لکھنؤ جائیں ' اور شہیدان راہ اسلام پرستي کي یاد میں نذر چڑھادیں :

بر سر تربت من چوں گذري ' ہمت خواہ
کہ زیارت گہ مردان جہاں خواہد بود

ایڈیٹر " الهلال " کا قیام لکھنؤ

بطور جملہ معترضہ کے یہاں یہ ظاہر کردینا ضروري ہے کہ ۷ - اگست سے ایڈیٹر " الهلال " لکھنؤ آکر مقیم ہوگئے تھے ' اور اس درمیان میں ایک دو مرتبہ کانپور وغیرہ گئے بھي تو پھر واپس آکر لکھنؤ ہي میں ٹھہرے رہے - یہ عام طور پر ہر شخص کو معلوم ہے کہ اس موقع پر ان کا قیام لکھنؤ حکام کو سخت ناگوار تھا اور یہ ناگواري اس حد تک بڑھ گئي تھي کہ خفیہ نگراني اور دلي مبغوضیت سے نکل کر ' علانیہ زبان تک بھي پہنچ گئي تھي - اور شاید اگر مصالح وقت ' عدم الزام قانوني ' اور ان کا عام شخصي اثر مانع نہ ہوتا ' تو کانپور کي طرح لکھنؤ میں بھي ان کے قیام کو روکا جاتا -

مجھے صحیح طور پر معلوم ہوا کہ جب ایڈیٹر " الهلال " کانپور میں مسٹر ٹائلر سے ملے ' تو انہوں نے " الهلال " کے ان دو مضمونوں کا ذکر کیا جو مسجد کانپور کے متعلق شائع ہوے تھے ' اور دریافت کیا کہ " کیا وہ مضامین آپ ہي نے لکھے تھے؟ میرے پاس وہ پرچے موجود ہیں اور میں ابھي ان کو نکالوں گا "

اور اس کے بعد انہوں نے اپنے دہني جانب کي اس الماري پر نظر ڈالي ' جس میں " الهلال " کے پرچے ایک عقیدت مندانہ شان تحفظ کے ساتھہ محفوظ تھے ' اور ان کے سرخ ٹائیٹل پیج کے کنارے غیظ و غضب کے اس خونیں رنگ کو نمایاں کر رہے تھے ' جو اس وقت کانپور کے اس " سپہ سالار جنگ " کے اندر جوش مار رہا تھا ' اور جس کو ظاہري اخلاق و لطف ' اور نرمي زبان

هوني تهي وه هوچكي - اسوقت اگر شيعه لاكهه كوشش كريں كه يه واقعات انكے مذهبي مباحث كي وجه سے بدل جاويں تو يه نا ممكن هے - ديكهنا يه هے كه ان حضرات نے اپنے زمانه خلافت يا سلطنت ميں اپنا طرز عمل كيا ركها ؟ اگر شيعه انصاف كريں تو انهيں ماننا پڑيگا كه ان حضرات كا اپنے اپنے دور حكومت ميں وه طرز عمل ضرور تها ' جسے سنيوں كا تو كيا ذكر اگر خود شيعه بهي اپنا شعار قرار ديں تو اخلاقي حد كمال تك بخوبي پهنچ سكتے هيں ' اور جسے وه محض شيعه رهنے كي حالت ميں حاصل نهيں كر سكتے - دنياوي زندگي كي جو اخلاقي معراج هے ' وه انهيں حضرات .'. اقتصاد آثار ميں انكے ليے ممكن هے - اب رها يه امر كه ان حضرات كے تعلقات حضرات اهل بيت عليهم السلام كے ساتهه كيسے تهے ؟ تو ميں گو شيعه هوں ' مگر حضرات اهل سنت كو ايك حد تك ضرور معذور سمجهتا هوں - انكے سير و تواريخ نے انهيں اس بات كے ماننے پر مجبور كرديا هے كه انكے تعلقات اهل بيت رسالت كے ساتهه ويسے هي تهے جيسا كه هونا چاهئيں ' اور جيسا كه اس وقت حضرات اهل سنت كا معتقد هے - بهت ممكن هے كه شيعه ايسے موقع پر يه كهه اٹهيں كه حضرات اهل سنت نے اس مقام پر كافي تحقيق و تدقيق سے خود اپنے يهاں كي سير و تواريخ ميں بهي كام نهيں ليا ' ورنه وه يه راے قائم نه كرتے - ميں كهتا هوں كه بفرض اگر انهوں نے ايسا هي كيا تو يه انكي ايك قسم كي تقصير و كمي قرار پا سكتي هے - تاهم يه چنداں قابل مواخذه بات نهيں - جو لوگ انميں ايسے هوئے يا هونگے جو دقيقه رس و غائر النظر هوں گے كم از كم انكي راے عام و جمهور سے ضرور خود بخود مختلف هوجائيگي - ليكن شيعوں كو كيا ضرورت هے كه خواه مخواه انكے اتاليق بنيں ' اور انكي اغلاط پر انكو متنبه كرنا اپنا حاصل عمر يا حاصل زندگي سمجهه ليں ' اور خود اپنے اوپر جو آنے والي مصيبتيں هيں اس دار دنيا ميں ' انكا كچهه لحاظ و پروا نه كريں ؟ اس وقت اهل سنت با وصف اس كے كه ان كي تعداد كثير ' اونكي سلطنت كي وسعت و فسحت نهايت زياده ' انكي مالي قوت بهت عظيم هے ' اس پر بهي يه حال انكا هوگيا كه تركي كي سلطنت پراخچه پراخچه هوگئي ' ايشياے كوچك ميں كچهه اميد اس سلطنت كے بقاء و سرسبزي كي تهي كه يورپ سے نكلكر يه سلطنت ايشياے كوچك ميں اپنا اقتدار جامعه اسلاميت كے سايه ميں پيدا كرے گي مگر

خود غلط بود انچه ما پنداشتيم

وهاں تو بغير جنگ و جدال [illegible] تمام ايشيائي حصه آخري سلاطين مغليه دهلي كي طرح [illegible] صوبجات هند خود سر هو كر پاش پاش هونا چاهتا هے - جب اس كا يه حال هوا تو بيچاره ايران گو اس وقت تك برائے نام اپني اصلي حالت پر برقرار هے مگر اس كا بهي كيا اعتبار هے :

اگر بمرد عدو ' جاے شادماني نيست
كه زندگاني ما نيز جاوداني نيست

اگر شيعه ان مذهبي مناظرات و باهمي جنگ و جدل كو چهوڑ كر اپني ملكي و سياسي و علمي ترقي ميں مصروف هوں - اور ايسے مصروف هوں كه اپنے سني برادران اسلام كے ليے ايك عمده نظير روش زندگاني دنيا كي ثابت هوں ' تو سمجهنا چاهيے كه خير دنيا و آخرت دونوں سے وه بهره ور هيں ' ورنه جب ان مذهبي اختلافات ' و مناظرات ' و مشاجرات ' و مكابرات ' كي وجه سے وه اپني قومي ' ملكي و سياسي اهميت كهو بيٹهے ' تو يهوديوں كي طرح اگر انهوں نے [illegible]لت و خواري كے ساتهه زندگي بسر كي بهي تو كيا لطف رها - [illegible]ف ايسے زندگي پر ' اور تف ايسے مذهبي جنگ و جدل پر -

ليكن اس كے ساتهه هي ميں اپنے سني بهائيوں سے بهي عرض كروں گا كه اگر آپ اپنے ساتهه شيعوں كے اتحاد و مساعدت ظاهري كے نهيں بلكه قلبي محبت و اتفاق كي ضرورت محسوس كرتے هيں ' تو گستاخي معاف ' بقول حافظ شيرازي رحمة الله عليه

به حسن خلق تواں كرد صيد اهل نظر
به دام و دانه نه گيرند مرغ دانا را

آپ جانتے هيں كه شيعه اگرچه تعداد ميں نسبةً آپ سے قليل هيں مگر بعون الله سبحانه ' علماً و مالاً و فضلاً و كمالاً وعزةً وجاهةً ' نيز بحيثيت داراے رياست و حكومت و اهميت و سياست ملكي و قومي هونے كے ' كسي طرح اب بهي آپ حضرات كي مجموعي حالت سے بالا تر نهي مگر كمتر بهي نهيں هيں - ظاهر هے كه اگر وه آپ سے بوجه اپني ديرينه كدورتوں كے نهيں ملتے جو ازمنهٔ سابقه ميں آپ كے اسلاف سے جب كه آپ كو سلطنت و اقتدار حاصل تها ' انهيں يا انكے اسلاف كے دل ميں رهگئي هيں ' اور جو بالتفصيل درج تاريخ هيں ' تو انكي معذوري بهي واضح هے - اور قطع نظر اس كے جو طرز عمل آپ حضرات كا هر جگه اس زمانه ميں بهي هے ' اسكي تفصيل كو ميں اس مقام پر محض اسوجه سے نهيں بيان كرنا چاهتا كه :

من براے وصل كردن آمدم نے براے فصل كردن آمدم

پس ايسے طرز عمل كو اب بالكل خيرباد كهيے اور بعوض اس كے وه طرز عمل ان كے ساتهه اختيار ....
كيجيے كه وه اپني ديرينه كدورتوں كو اور شكايتوں كو بالكل بهول جاويں ' اور كسي قسم كي كاوش انكے دل ميں آپ سے نه رهے - ابهي وه آپ سے اسليے اتفاق كرنے پر گهبراتے هيں كه برٹش گورنمنٹ كے سايهٔ عاطفت ميں اتنے عرصه دراز كے بعد ايك حد تك آزادي ملي هے ' ايسا نهو كه پهر ادوار سابقه كے عود كرتے هي ان سے چهين لي جاے ' اور وه مثل زمان سابق پهر اسير پنجهٔ ظلم و ستم هوجاويں ' حالانكه اس زمانه ميں بهي انكے ساتهه جهاں كهيں بهي هيں طرز عمل نهايت خراب هے - گورنمنٹ برطانيه اس كو خوب سمجهه چكي هے كه انميں اور آپ ميں اب اتفاق نا ممكن هے - يه كيوں ؟ صرف آپ كے طرز عمل سے - اب سوال يه هے كه آيا كوئي صورت اتفاق كي ممكن الوقوع هے يا بالكل ممتنع الوقوع ؟ اس كا جواب ميں هرگز هرگز نفي ميں نهيں دے سكتا ' ميرا خيال يه هے كه ممتنع الوقوع نهيں هے مگر عسير الحصول ضرور هے - تاهم حد امتناع تك نهيں پهنچتا -

ظاهر هے كه كوئي شيعه اب بهي كسي سني كے منه پر تبرا نهيں كهتا - يه كيوں ؟ محض به خوف قانون ' اور بخيال تهذيب ' ليكن كيا ان دونوں وجوه كے خيال سے باهم شيعه سنيوں ميں اتفاق ممكن هے ؟ حاشا و كلا ' هرگز نهيں ' ضرور هے كه كچهه تو شيعه سنيوں كي طرفداري ميں عدلاً اپنے مقام سے هٹيں ' اور كچهه سني شيعوں كي طرفداري ميں اپنے مقام سے - جب تك يه نهوگا ' دلي اتفاق و اتحاد نا ممكن هے -

آپ سوال كرسكتے هيں كه اپنے احكام سے هٹنے كي كيا صورت هے ؟ اس كا جواب يه هے كه ميرا مطلب يه نهيں هے كه شيعه اپنے اصول مذهبي سے دست بردار هوجاويں - ظاهر هے كه وه خلافت كو جزو دين و مناط ايمان سمجهتے هيں ' مگر اهل سنت مسئلهٔ خلافت كو ايك امر دنيوي سے زياده وقعت نهيں ديتے ' لهذا امام معصوم كي ضرورت سے تو وه دست بردار نهيں هوسكتے ' هاں تبرے سے دست برداري ممكن هے - اسلئے كه ميري راے ميں اس عالم وجود ميں هرگز هرگز تبرے كا وجود نه هوتا ' اگر بني اميه اپنے دور ميں

کہا جاتا ہے کہ ان کو جواب دیا گیا کہ ایسا ہونے کی کوئی وجہ نہیں - یہ ایک ایسی افسوس ناک بدگمانی اور بیجا خوف ہے جس کو پبلک کسی طرح گوارا نہیں کرسکتی - ہر شخص اس کی ذمہ داری لینے کے لیے طیار ہے - جلسے کا مقصد سوا چندہ جمع کرنے کے اور کچھہ نہیں ' اور اگر روکا گیا تو یہ ایک نہایت افسوس ناک اور اشتعال انگیز کارروائی ہوگی -

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اتنا بیان ان کے اطمینان کے لیے کافی نہ تھا - نہیں معلوم ان کے ذہن میں ایڈیٹر (الہلال) کا تصور کس درجہ خوفناک اور مہیب تھا کہ وہ ان کی موجودگی اور تقریر کے متعلق کسی طرح بھی مطمئن ہونا پسند نہیں کرتے تھے - انھوں نے ان کی موجودگی کو سخت خطرناک بتلایا اور اس درجہ مضطرب ہوے کہ کسی انسان کی تسلی دہی اور تشفی بخشی اس کے لیے موثر نہیں ہوسکتی تھی !

احکام جنگ ! !

ادھر تو یہ باتیں ہو رہی تھیں ' اُدھر پولیس کے انتظامات کا عجیب حال تھا - معلوم ہوتا تھا کہ آج یا تو کسی خوفناک حریف پر حملہ ہونے والا ہے ' یا کسی مہیب غنیم کے لکھنؤ پر حملہ آور ہونے کی خبر ہے - والنیٹروں کو حکم مل گیا تھا کہ وہ طیار ہو جائیں اور یہ میں نے ایسے لوگوں سے سنا ہے جنھوں نے خود ان کو مسلح دیکھا تھا - کارتوس تقسیم ہوگئے تھے ' اور پولیس کی تمام چوکیاں کمربستہ حکم کی منتظر تھیں - وہ تمام راستے جو رفاہ عام کو گئے تھے ' پولیس کی صفوف اور قطاروں کا جولانگاہ بن گئے تھے اور خود رفاہ عام کے احاطے کا تو یہ حال تھا کہ معلوم ہوتا تھا ' کوئی محصور گڑھی ہے اور ایک عظیم الشان غنیم اس کو گھیرے ہوے برسر حملۂ آخری ہے !

اُن ہزارہا لوگوں سے جو بعد کو ملے معلوم ہوا کہ تمام اکے والے رفاہ عام لے جانے سے انکار کرتے تھے اور خواہ کتنا ہی زیادہ کرایہ دیا دیا جاے لیکن کسی طرح منظور نہیں کرتے تھے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غالباً ان کو بھی پولیس کی طرف سے روک دیا گیا ہوگا -

جلسے کے انعقاد کی خبر کچھہ ایسی غیر معمولی سرعت سے پھیل گئی تھی کہ لوگوں کو تعجب ہے ' اور اس کو مظلومان کانپور کا تصرف باطنی سمجھنا چاہیے - بارہ بجنے کے بعد ہی سے اطراف لکھنؤ کے لوگ شہر میں پہنچ گئے اور صدہا اشخاص تو کاکوری ' بارہ بنکی ' سندیلہ ' ملیح آباد ' اور ہردوئی سے صبح ہی آگئے تھے - اب وہ جلسے کی شرکت کے ارادے سے سڑکوں پر سے گذرنے لگے -

ان کا بیان ہے کہ ہر قدم پر پولیس کے مسلح سپاہی ملتے تھے اور رفاہ عام جانے سے روکتے تھے - کبھی کہتے وہاں بلوہ ہوگا پکڑے جاؤگے ' مت جاؤ - کبھی کہتے کہ جلسہ روک دیا گیا - جو شخص جائگا گرفتار ہوجائے گا - اس پر بھی صدہا اشخاص دوڑتے بھاگتے رفاہ عام پہنچ گئے کہ تحقیق کریں ' اصلیت کیا ہے ؟

باقی آیندہ منقول از " زمیندار "

ترجمہ اُردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

لاتنازعوا فتفشلوا و تذھب ریحکم

اہل تسنن و تشیع میں اتفاق کی ضرورت

اتفاق کیونکر ہو ؟

(از جناب مولانا شیخ فدا حسین صاحب معلم دینیات شیعہ ' مدرسۃ العلوم علی گڈہ)

شیعہ سنی کے اتحاد و اتفاق کی ضرورت ' صرف یہی نہیں کہ اسی زمانہ میں محسوس کی جاتی ہے ' بلکہ عصور متقدمۂ اسلامیہ میں بھی اس کی سخت ضرورت تھی ' مگر وہ ضرورت ہمارے اسلاف کی سادہ منشی کیوجہ سے مطلق محسوس نہ ہوئی - مرض موجود تھا ' دوا بھی ممکن تھی ' مگر اس سے کام نہ لیا گیا - نتیجہ جو کچھہ ہوا وہ اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے - بعض اوقات شدت غفلت کی وجہ سے اجلاے بدیہیات و واضح و اضحات کے طرف بھی تنبیہ کی ضرورت ہوتی ہے - نظر بران اس مقام پر صرف اس قدر لکھنے کی ضرورت ہے کہ شیعہ سنیوں کا اختلاف راے اگر محض اختلاف راے تک ہی محدود رہتا تو چندان حرج نہ تھا - نظیر میں صرف مسئلہ خلافت کو پیش کرتا ہوں -

بنیاد اس اختلاف کی صرف اس قدر ہے کہ شیعوں کے نزدیک بعد وفات رسول صلعم چونکہ وہ خاتم الانبیا تھے ' اور انکے بعد سلسلہ وحی نبوت ختم ہوچکا تھا لہذا انکی شریعت موبدہ ہے - اسکے نفاذ اور حقیقی طور پر عملدر آمد کے واسطے ضرور تھا کہ اس میں ذرہ برابر کی خطا اور ضلالت منشاء ربانی کی درپیش نہ آوے اور کلام خدا کا صحیح محل و مفاد رعیت خداوندی کے کانوں تک پہنچ جاوے - اس ضرورت سے ایک امام معصوم کا من جانب اللہ رعیت سے منتخب ہونا ضروری تھا کہ جسے خود پروردگار عالم انتخاب فرماے کیونکہ معصوم کا منتخب کرنا طرق بشری سے باہر ہے ' اسلیے یہ بمصداق آیۂ کریمہ " ماکان الیہ اطیرۃ " خدا ہی کو ایسا انتخاب فرمانا چاہیے تھا - اگر وہ ایسا نہ کرتا تو معاذ اللہ اعتراض اس کی ذات پر لازم آتا کہ اس نے ترک اصلح کیا جو ذات خداوندی سے محال ہے - ان خیالات کی وجہ سے شیعہ انتخاب خداوند کی ضرورت کو بضرورت عقل پسند کرنے پر مجبور ہوئے - ادھر اہل سنت نے ضرورت ایک خلیفہ اور قائم مقام رسول کی تو ضرور محسوس کی ' مگر ان کے نزدیک صرف رعیت کی انتخاب کے وجہ سے کافی سمجھا گیا ' جو کہ کم از کم صحیح عقلی طور پر معلوم نہیں ہے - یہی وجہ ہے کہ عموماً اہل سنت مسئلہ امامت و خلافت کو ضروریات دینیہ سے اور اصول دین سے نہیں مانتے بلکہ ایک امامت دنیویہ سے زاید اس کی وقعت نہیں کرتے -

صرف اس قدر مبناے اختلاف ما بین شیعہ اور سنیوں کے ہے ' لیکن اس اختلاف کی کسی حال میں یہ حد نہونا چاہیے تھی کہ جس حد پر شبانہ روز مشاہدہ میں آتی ہے - یہ نا گوار صورت جو اس اختلاف نے پیدا کی ہے اس کے اسباب کیا تھے ؟ اور ان کے دفع کی اب بھی کوئی تدبیر ممکن ہے یا نہیں ؟

اس میں شک نہیں کہ جو واقعات ہوچکے ' ہوچکے - اس زمانہ میں کوئی انھیں پسند کرے یا نہ کرے اب وہ واقعات بدل نہیں سکتے - مثلا حضرت ابو بکر یا حضرت عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ کا انتخاب ہوگیا اور ہوچکا اور مقابل ان حضرات کے جناب امیر علیہ السلام کو جو ناکامی

اتقـــو الله ، ایهـــا لمسلمـــون !

دوازدهم رمضان ، و پارتي ليڈي هارڈینگ بخواتین اهل اسلام در شمله !

از جناب حاجي میرزا ابو القاسم معلم فارسي محمدن کالج علي گڈه - مقیـــم حال شملـــه

حضرت مدیر محترم مجلۂ مبارکۂ الهـلال دام مجدهم - روز جمعه دوازدهم (۱۲) رمضان المبارک ساعت چهار ليڈي هارڈینگ بزنان مسلمانان و هنود یک پارتي داده بود' ولي اغلب مسلمان بودند و قریب پنجاه نفر زنان محترم لیڈران قوم با کمال افتخار این دعوت را قبول کرده و رفته بودند ' بدون اینکه حفظ ظاهر کرده عذر بیاورند که ماه رمضان و روزه هستیم !

کاغذیکه همان روز از آغا سید مرتضي که در گراند هوتل شمله شیرینی سازست ' رسید ' لفا فرستاده میشود - بنده اطلاع دادم حالا بحث درین مسئله فرض و حق شما ست -

نقل مکتوب آقا سید مرتضی،

موسوم به حاجي میرزا ابو القاسم

قربانت کردم - بسیار افسوس دارم که نمي توانم بیایم ' زیرا که از کثرت خستگي و غم واندوه و پریشاني تا الان که ساعت نه ست' افطار نکرده ام - صبح به جناب عالي عرض کردم که خواهم امد - انوقت هنوز آدرهاي فوق العاده نیامده بود - ساعت ده آدر براي دکان ختم شد - آدر دیگر امد که امشب شب ناچ است - آئسکریم و پودینگ لازم است - بفاصله دو ساعت بعد آدر دیگر آمد اي کاش بجایش قضائي براي بنده آمده و مرده بودم تا اسم خورند کان این آدر نشنیده بودم - آدر این بود که براي نود نفر زنان مسلمان و هنود که ساعت چار در تاول حال موعود هستند ' چاي و شیریني و چکین پاتے و اطالین کیک (که عجین با شراب ست) تیار و آماده نمایند - مختصراً انچه براي ناچ شب برد - زمین گذاردیم و مشغول به آردر نود نفر زنان شدیم -

عرض وقتیکه حقیر این مطلب را از گوینده شنیدم ' بدنم بلرزه در آمد - گفتم برادر ! شاید بد فهمیدۂ - یا آنکه جمعه دوازدهم نباشد - یا زنان مسلمان دعوت ندارند - گفت بخدا قسم ست - دعوت دارند' و تماما خواهند آمد ! !

حقیر بمحض انکه این مطلب را شنیدم ' مثل انکه تمام دنیا بسرم خورد - گفتم خدایا ! مگر چه واقع شده ' و این چه دعوے است که میخواهند ما مسلمانان را مفتضح و رسوا نمایند ؟ پس خدایا این راز پنہان ماند - باز بخود گفتم - اے احمق جاے که تو در این جا هستي ' مثل دخمۂ شاپور است - فهمیدي - در کوچه و بازار که معلوم ! اقاجان ! نمیدانم - چه شده ' و چه پیش امده که مسلمانان باین فضاحت اسلام سوز امید وار فلاح و صلاح هستند ! و لو اینکه هیچ کدام ازانها روزه نباشد ' محض به حفظ ظاهر نروند ' یا اگر بروند در خوردن اقدام نکنند و معذرت بخواهند ' البته پزیرفته میشد و بر احترام شان صد چندان بر افزوده مي شد - خداوند تعالی انشا الله این مسلمانان متمدن ' روشن خیال ' و تهذیب فرما یان را نیست و نابود فرماید !

غبطـــة النـــاظـــر

سوانح عمري شیخ عبد القادر جیلاني (رض) عربي زبان میں تالیف ابن حجر عسقلاني - خدا بخش خاں کے کتبخانے کے ایک نایاب قلمي نسخه سے چهاپي گئي - کاغذ ولایتي صفحه ۵۶ قیمت صرف ۸ - آنه علاوه محصول ڈاک - صرف ۵۰ کاپیاں رهگئي هیں - ملنے کا پته - سپرنٹنڈنٹ - بیکر هوسٹل ڈاکخانه دهرمتله - کلکته -

تاریخ حیات اسلامیه

مسلمـــانان هند کا ایک ورق

شهـــداء کانپور اعلی الله مقامهـــم !

مکتـــوب مـــدراس

جناب جس سرگرمي اور ولولۂ صادقانه سے قومي و ملي خدمات انجام دے رهے هیں ' ناممکن هے که قوم اس احسان عظیم کے صله سے عهد برآ هوسکے - میں بلا مبالغه عرض کرتا هوں که مسلمانان هند میں جو نئي اسپرٹ پیدا هوگئي هے ' وه الهلال هي کي بدولت هے جو خدا کرے که دیرپا اور زنده رهے - خدا سے دعا هے که آپ جیسے مجدد وقت کو ' جس نے اپني زندگي قومي ' مذهبي ' اور ملکی خدمات کے لیے وقف کردي هے ' دیرگاه زنده رکهے اور جن عظیم الشان فرایض کا بوجهه اٹهایا گیا هے ' ان میں کامیابي عطا هو -

مسلمـــانان کانپور کے بے رحمانه و ظالمانه کشت و خون کا واقعه هر ایک مدراسي مسلمان کي زبان پر هے ' جس سے یہاں سخت جوش پهیلا هوا هے - چنانچه گذشته جمعـه میں شهداے ملت کے لیے غائبانه نماز پڑهي گئي - اور صداے احتجاج بلند کرنے کیلیے جلسے منعقد هو رهے هیں - مدراس کے مسلمانوں کي طرف سے کسي بیرسٹر کو کانپور بهجوانے کي کا روائي بهي زیر انتظام هے - شهدا و پس ماندگاں کي اعانت وغیره کے لئے اعانتي فنڈ کهولدیا گیا هے ' جناب مطمئن رهیں -

عزیز الدین محمد - از مدراس

ایک مسلمان خاتون کے قلم سے :

واقعه مسجد کانپور و تحریک اعانت مجروحین کانپور شائع شده الهـــلال نظـــر سے گذري - کیا عرض کروں که دل ناتوان پر اسکا کیسا اثر پڑا ؟ اور دل مضطرب بار بار کیا کهتا هے ؟ افسوس صد افسوس که میں زر و مال سے بالکل محروم هوں ' کیونکه ابهي ایک کمسن طالب العلم کي حیثیت رکهتي هوں -

لیکن اس دل بیقرار کو کیونکر سمجهاؤں ' جسکا اشاره یه هے که اور اگر کچهه نہیں هو سکتا تو اپنے اوپر تکلیف گوارا کر - ایک لقمه کم کها مگر اپنے مصیبت زده بهائیوں کي مدد کر - قسم هے مجهے پاک پروردگار کي که میرے پاس اس وقت سواے اس رقم حقیر کے ' جسے میں آپکي خدمت میں ارسال کرتي هوں ' اور کچهه بهي نہیں - از راه نوازش اسے قبول فرما کر مجروحین کانپور کے فنڈ میں داخل فرما دیجیے -

راقمه عاجزه " زاهده " از بهاگلپور

کون مسلمان هے جسکا دل کانپور کے دل هلا دینے والے حادثۂ ملي سے نه دکها هو ' اور پهر کون آنکهیں هیں جنهوں نے ان شهیدان ملت پر در آنسو نه بهائے هوں ؟

اے شهداء کانپور ! تم چل بسے ' تم اپنے عزیز و اقارب سے جدا هوگئے - تم دنیاے فاني سے بے تعلق هوگئے -

لیکن کیا تمهاري یاد بهي هم لوگوں کے دلوں سے محو هو جائیگي ؟ نہیں هرگز نہیں - تم ' جنهوں نے اپني عزیز جانیں اپنے عزیز مذهب پر قربان کردیں ' کبهي نه بهلائے جاؤگے - تمهارا نام هملوگ عزت کے

جناب امیر علیہ السلام پر اس رسم منحوس کی بنیاد نہ ڈالتے ' لیکن جب کہ انہوں نے اتنے عرصہ دراز تک شیعوں کا اس بری طرح سے دل دکھایا ' تو شیعوں نے بھی جبراً یہ خیال کیا کہ اس سلطنت کی اصل بنیاد خلفاء راشدین نے ڈالی ہے ' اگر وہ نہ ہوتا تو یہ سلطنت بھی نہ ہوتی ' اور نہ یہ روز بد شیعوں کو دیکھنا پڑتا - اسوجہ سے وہ بری طرح خود حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے مخالف ہوگئے اور " قتل الحسین یوم السقیفہ " کا مضمون پیش آگیا ' انہوں نے اس درجہ افراط سے کام لیا کہ بنی امیہ تو گویا چھوٹ گئے اور خلفاي راشدین سب سے پیش ہوگئے - حالانکہ وہ میرے خیال میں اس قدر ملامت کے مستحق نہ تھے -

اس پر آفت یہ ہوئی کہ امام حسین علیہ السلام شہید ہوے - اس شہادت نے بنی امیہ کی سلطنت کی جڑ کو تو ضرور ہلا دیا ' بلکہ برباد و تباہ کردیا ' مگر حضرات اہل سنت نے خود غلطی سے یا شاید عمداً ایسا ضرور کیا کہ شیعوں کے ساتھہ انہوں نے بدعات بنی امیہ کے رد و ابطال و ان کے اعمال و کردار پر اظہار غیظ و غضب و تنفر و بیزاری میں ہمدردی نہیں کی ' جس سے غلطی طور پر شیعوں کو یہ خیال ہوا کہ یہ لوگ اب بھی انکے ہم خیال اور انکے افعال و اعمال پر راضی و خوشنود ہیں اور انکا استصواب و استحسان کرتے ہیں - اب شیعوں کو قہراً یہ خیال ہوا کہ جب یہ لوگ ان کے افعال پر راضی ہیں اور ان کا استحسان کرتے ہیں تو اگر یہ اس زمانہ میں ہوتے تو ضرور بنی امیہ کا ساتھہ دیتے -

غرضکہ میں پہلے کہہ چکا کہ جب تک سنی شیعوں کے ساتھہ انکی دلی رنجش و ملال میں ہمدردی نہ کریں گے اسوقت تک شیعوں کو بھی کوئی وجہ تبرا سے دست برداری کی نہیں ہوگی - لہذا میری راے یہ ہے کہ سنیوں کو بہ استثناي خلفاء راشدین ' شیعوں کے ساتھہ ہر اس شخص کے برا کہنے میں ہمدردی کرنا چاہیے ' جس سے شیعہ ناراض ہوں اور اپنی ناراضی اپنے طرز عمل سے شیعوں پر ظاہر کریں - میں مصلحتاً ایک سنی بزرگوار اور نو جوان عالم و فاضل و مورخ صاحب کا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتا ہوں جنسے غالبًا بہت کچھہ ذاتیات کی وجہ سے ملال تھا ' لیکن اب جو میں نے انکے خیالات اس مسئلہ خاص میں معلوم کیے تو واللہ باللہ ثم باللہ ' میں انکا غائبانہ عاشق زار ہوگیا ہوں ' اور انکی صورت دیکھنے کے لیے بیقرار رہتا ہوں ' اور انشاء اللہ تعالی اپنے تئیں اور انکو اس آیۂ کریمہ کا مصداق سمجھتا ہوں : و نزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین - اب جو نتیجہ ان سنی بزرگوار کا اور میرا ہوا ' یہی نتیجہ کل سنیوں اور شیعوں کا ہوگا - باہم شیر و شکر ہوجاویں اور متفقہ کوشش سے اپنے مقاصد اسلامی میں اعلی درجہ کی کامیابی حاصل کریں -

منجملہ شیعوں کی شکایات کے ایک شکایت مسئلہ عزا داری امام مظلوم کی ہے - یہ مسئلہ عجیب و غریب نوعیت کے ساتھہ ہندوستان میں روز افزوں ترقی کررہا ہے - ادھر تو شیعوں کے ساتھہ ہندؤں نے اس درجہ اس میں دلچسپی لے رکھی ہے ' کہ اگر شیعوں کا دل چیرا جاے تو اس میں ہندؤں کی اس ہمدردی سے انکی طرف میلان اور انکی محبت ضرور جاگزیں نظر آئیگی ' والیان ملک مہاراجاؤں سے لیکر چمار ' لودھے ' کسرمی اور نیچ ذاتوں تک ' سب کو آپ برابر امام حسین علیہ السلام کا عزادار پاتے ہیں - یہ کیوں ؟ اس کا کیا سبب ؟ کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ انہیں شیعوں کی خوشامد ہے ؟ لا حول و لا قوۃ استغفر اللہ - اس سے بڑھ کر غلط خیال نہیں ہوسکتا - جب کہ اسلامی سلطنت ہندوستان میں قائم تھی ' تو اس زمانے میں مسلمان خود تعزیہ دار نہ تھے یعنے اہل سنت - اور شیعہ گروہ ایک نہایت گمنامی کی حالت میں تھا ' بجزیکہ شیعہ محمد شاہ دہلی کے زمانے میں خفیہ طور سے تعزیہ داری کرتے تھے - (دیکھو دہ مجالس فضلی کی نسبت تذکرہ شعرا تالیف دی تاسی) پھر کون کہہ سکتا ہے کہ ہندؤں کو شیعوں کی خوشامد میں تعزیہ داری کا شوق ہوا ؟ علاوہ بریں اگر یوں ہی خوشامد پر بنا کی جاے تو میں سوال کرونگا کہ ہندؤں نے اہل سنت کے رسوم مذہبی میں کوئی رسم کیوں نہ اختیار کی ؟ یا اب انگریزوں کی کوئی مذہبی رسم کیوں نہیں ادا کرتے ؟ ہندؤں کا تو یہ حال - ادھر مسلمانوں کی یہ کیفیت کہ ہرسال ماہ محرم کے قریب اور تمام محرم میں اخباروں کی کالم تعزیہ داری کی تقبیح اور اس سے نفرت دلانے میں سیاہ کیے جاتے ہیں - ہزارہا اشتہارات مخالفت کے آویزاں ہوتے ہیں - رسالے اور کتابیں اس کے رد و ابطال میں شائع کی جاتی ہیں - بت پرستی اس کا نام رکھا گیا ہے - جو شخص کہ تعزیہ کو رکھے ' اس کی عورت اس پر حرام ہوجاتی ہے - نکاح سے نکل جاتی ہے - اولاد ولدالزنا ہوتی ہے - انصاف کیجیے - کیا یہی باتیں اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کی ہیں ؟

لہذا سنیوں کو لازم ہے کہ قطعاً ان حرکات سے پرہیز کریں اور شیعوں کے ساتھہ عزاداری میں ہمدردی کیا کریں - نہ صرف یہی بلکہ اس میں حصہ بھی لیا کریں ' اور جو سنی ایسا کرتے ہیں ان میں اور سنیوں میں اب بھی اتفاق و اتحاد حقیقی کی جھلک نظر آتی ہے -

سنیوں کو لازم ہے کہ بروز عاشور عمدہ کپڑے پہن کر نہ نکلیں - پان نہ کھایا کریں - سرمہ و کنگھی سے پرہیز کریں کہ ان سب باتوں سے شیعوں کی سخت دل آزاری ہوتی ہے اور ان کے دلوں میں ان کے طرف سے نفرت اور عداوت پیدا ہو جاتی ہے -

یہ ایک دنیا کا قاعدہ ہے کہ جب کسی کو کسی کے طرف سے کچھہ ملال ہوتا ہے تو وہ طرف ثانی کے ہر فعل و ہر حرکت کو بد نیتی پر محمول کرتا ہے - لہذا اس کا نتیجہ شیعہ ضرور یہ نکال لیتے ہیں کہ سنی معاذ اللہ دشمن اہل بیت ہیں !! میں لفظ معاذ اللہ کچھہ سنیوں کے خوش کرنے کے واسطے نہیں کہتا ہوں بلکہ میرا دلی خیال یہی ہے کہ میری ایک آنکھہ شیعہ ہے تو دوسری آنکھہ سنی ہیں - میں سنیوں کو اپنے سر آنکھوں پر بٹھاتا ہوں مگر سنیوں کو ' نہ کہ ناصبیوں کو ' اور بڑی مصیبت عظمی یہ ہے کہ ہمیشہ سے ہو یا نہو مگر اس زمانہ میں تو ضرور ناصبی ' سنیوں کے پردہ میں ہیں - مثل مشہور ہے کہ گیہوں کے ساتھہ گھن بھی پس جاتا ہے - نافہمیوں کے وجہ سے بیچارے اصلی و حقیقی سنی بھی شیعوں کی نظر عنایت سے محروم ہیں - افسوس !!

سنیوں کا ناصبیوں سے علحدہ ممتاز ہوجانا نہایت آسان ہے بیچارے سنیوں نے اپنی سادگی سے بہت سے لوگوں کو جو در حقیقت ناصبی ہیں سنی سمجھا - ان لوگوں کو سنی بھی اپنے میں سے نکال ڈالیں اور مثل شیعوں کے انکی برائی کا اعلان کردیں اور ان سے بے زاری ظاہر کریں - پھر دیکھیے کہ شیعہ ان کے ساتھہ کیسی محبت و الفت کا برتاؤ کرتے ہیں اور شیعوں کے ذریعہ سے انہیں کس قدر اپنے مقاصد میں کامیابی ہوتی ہے -

الهلال

۸ شوال ۱۳۳۱ ہجری

تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحہ

ملک حبش میں ایک اسلامی حکومت

ساتویں اور آٹھویں صدی ہجری کے چند مجاہدین

گاہے گاہے باز خواں ایں دفتر پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغہاے سینہ را

(۱)

اللہ اللہ !! مسلمانوں کے خصائص قومی میں کیسے کیسے تغیرات ہوگئے ؟

ایک زمانہ تھا جب مسلمان دنیا میں حکومت کیلیے پیدا ہوتا تھا - محکومی کیلیے نہیں - ہر مسلمان سپاہی اور ہر سپاہی پادشاہ تھا - وہ جدھر رخ کرتا تھا' حکومت ہمیشہ اوسکے ہمرکاب ہوتی تھی - دنیا کے کسی گوشے سے ایک مسلمان اٹھتا اور جابرانہ سلطنتوں کو زیر و زبر کرکے عدل و ایمان کی ایک نئی حکومت قایم کردیتا - سنسان جنگلوں' ویران جزیروں' غیر آباد صحراؤں' اور وحشی ملکوں میں سے اوسکا گذر ہوتا تھا' لیکن تائید الہی کی فوج اسکے ساتھہ ہوتی تھی' اور ہر خرابۂ و ویران اسکی برکت سے مسکون و پر رونق' آباد و متمدن ہوجاتا تھا !

خراسان میں تنہا ابو مسلم اٹھتا ہے اور بنو امیہ کی حکومت کا خاتمہ کرکے عباسی خاندان کو پیدا کردیتا ہے ! اکیلا عبدالرحمن عراق سے اندلس گیا اور صرف اپنی قوت شمشیر سے اوس عظیم الشان حکومت کی بنیاد ڈالدی' جو تین سو برس تک عظمت و جبروت کے ساتھہ قائم رہی !

تنہا عبد اللہ نے مغرب میں' اور اوسکے جانشین نے مصر میں دولت فاطمیہ کی تاسیس کی - یکہ و تنہا محمد بن تومرت نے اندلس میں موحدین کی سلطنت قائم کردی - ہندوستان و ایران میں تیمور' بابر' نادر' اور احمد کو دیکھو' صرف اپنی تلوار کے زور سے حکومتوں کا فیصلہ کرتے تھے - تم مسلمانوں کی کسی ایک ملک کی تاریخ اٹھالو' تم کو نظر آئیگا کہ ایک زمانہ تھا جبکہ دنیا ہر تیغ آزماے اسلام کا جوش و مسرت کے ساتھہ استقبال کرتی تھی' اور اس کا ہر گوشہ گویا اسی لیے آباد و معمور تھا کہ کسی فرزند اسلام کا اس طرف گذر ہو اور اسکے گوش انتظار کو اپنی صداے تکبیر سے مژدۂ ورود اسلام سنا دے !!

لیکن آہ' یہ ایک قصۂ پارینہ ہے - وہ خاک جو کل بادشاہوں کو پیدا کرتی تھی' آج سپاہیوں کو بھی پیدا نہیں کرسکتی - ہند و ترکستان' ایران و مصر' افریقہ و بربر' جہاں کل تک صرف فاتح ہی پیدا ہوتے تھے' اب مفتوحی و محکومی کے اس سے بھی محروم ہیں - ایک ترک باقی ہیں' سو وہ بھی کشاکش حیات و موت میں گرفتار ! یہ تغیرات ہم سے پہلے سب پر گذرے' اور اب ہم پر بھی گذر رہے ہیں' پس آج کی مغرور قوموں کو کل کے نتیجہ سے بے خبر نہ رہنا چاہیے : وتلک الایام نداولہا بین الناس -

عرب و حبش

بر افریقہ کے جنوب میں' بحر احمر کے ساحل پر' بلاد یمن کے مقابل' ملک حبش (ابی سینیا) واقع ہے - عرب سے اس ملک کے قریبی تعلقات ہیں - دونوں ملک آس پاس واقع ہیں - حسب تحقیقات جدیدہ' ملک یمن اور حبش میں اتحاد نسل بھی ہے - حبشی زبان یمن کی قدیم حمیری زبان سے بالکل مشابہ ہے - دو بار اہل حبش نے یمن کو فتح کیا - ایک بار حجاز پر بھی حملہ کیا تھا لیکن ناکام واپس آئے -

صبح نبوۃ محمدیہ

نبوۃ محمدیہ کی صبح اٹھی' مکہ بھی ظلمت کفر میں مبتلا تھا - داعی توحید مشرکین مکہ کے ظلم و ستم اور جور و شقاوت کا نشانہ تھا' اور موحدین اولین کی ضعیف و نحیف جماعت کیلیے "بلد امین" ستم پیشگان قریش کے ہاتھوں ایک ستم آباد اور ظلم کدہ بن گیا تھا -

مسلمانوں کیلیے یہ وقت کیسا صعب' اور یہ حالت کیسی شدید تھی ؟ عرب کا ایک ایک گوشہ جو اذان توحید سے نا آشنا تھا' اونکا دشمن ہو رہا تھا - مکہ اونکا وطن تھا سو وہ بھی اوسوقت مرکز جور و ستم اور عاصمۂ کفر و شرک بن گیا تھا - ان او وہاں سے زندہ رہنے کی کوئی سبیل نہ تھی اور دشمنوں کے طرح طرح کے مظالم سے بالکل مجبور اور لاچار ہوگئے تھے -

اولین تعلقات حبش و اسلام

عرب سے متصل مصر' شام' اور عراق موجود تھا' لیکن قدرت الہی نے اس مظلوم و ضعیف گروہ کی حمایت و امان بخشی کا شرف ایک دوسرے ہی ملک کیلیے مخصوص کردیا تھا - یعنی ارض اسود حبش' جسکے بادشاہ کا لقب نجاشی (Nagus) تھا -

مسلمانوں کے دو مختصر قافلے چپ چاپ مکہ سے نکلکر کشتیوں کے ذریعہ ملک حبش پہونچ گئے - ان ستم رسیدہ مہمانوں کا نجاشی نے نہایت تپاک سے استقبال کیا' اور اوس تحفۂ توحید کو' جو وہ مکہ سے بادشاہ کیلیے لائے تھے' جوش و عقیدت کے ساتھہ دل میں جگہ دی -

مشرکین مکہ کو جب یہ حالات معلوم ہوے تو جوش عداوت سے بے قرار ہوگئے - معززین قریش کا ایک وفد گراں بہا تحائف کے ساتھہ بادشاہ حبش کے دربار میں حاضر ہوا کہ ان پناہ گزیں مسلمانوں کو قریش کے سپرد کردیا جائے' لیکن بادشاہ اس سے پہلے خود اپنے آپ کو اسلام کے سپرد کرچکا تھا - ناچار وفد خاسر و خجل اور محروم و نامراد واپس آیا -

اولین قیام حبش اور واپسی

مسلمان ایک مدت تک نہایت آزادی و اطمینان کے ساتھہ حبش میں آباد رہے - آنحضرت نے جب مدینہ میں ہجرت فرمائی اور وہاں بزور اسلام میں شہنشاہانہ قوت پیدا ہوئی' تو پناہ گزیناں حبش کا آخری قافلہ سنہ ۷ - ھ - میں فتح خیبر کے موقع پر مدینہ واپس آگیا -

ساتهه لینگے ' اور تمهارا کام همارگوں کے لیے مایۂ فخر و اعزاز رهیگا - تمهاري پاک روحیں همارے مرده دلوں میں زندگي پیدا کرتي هیں -

یه نه سمجهو که تمهارے بچوں کو بهوک کي تکلیف هوگي اور تمهاري قابل احترام بیبیاں رنج و مصیبت میں دن کاٹینگي - تمهارے بچونکي پرورش همارے سر آنکهوں پر اور انکي نگهداشت همارے فرائض دیني میں داخل - هم بهیک مانگ کر تمهارے بچوں کو روٹي کهلائینگے - اور بهوکے ره ره کر انهیں آرام پهونچائینگے -

اسي غرض سے تمهارے ناچیز خادموں (ممبران دي مسلم فرندس) نے گهر گهر گدائي شروع کردي هے اور تمهارے بهائیوں سے پیسه پیسه دهیلا دهیلا جمع کر رهے هیں - پهلي قسط مبلغ ۴۲ - روپیه کي بهیجتا هوں - للّه اس ناچیز هدیه کو قبول کرکے سرفرازي بخشو - اور یه نه سمجهو که هم لوگ اور کچهه نکرینگے - جبتک دم میں دم هے - اس نیک کام سے غافل نه رهینگے -

مهدي حسن - سکریٹري " مسلم فرندس " هزاري باغ

فهرست زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

(١)

	پائی	آنه	روپیه
اڈیٹر الهلال	٠	٠	١٠٠
مسلمانان غیور و اسلام پرست کوه مسوري	٠	٠	٥٠٠
جناب نبي بخش صاحب هیڈ کلرک پولیس هوشیارپور	٠	٨	٢
جناب سید محمد یوسف صاحب - بهوپال	٠	٠	٥
جناب مولوي محمد یاسین صاحب مهتمم مدرسه بهار - پٹنه	٠	٠	١٠
ایک حضرت	٠	٠	٥
جناب حافظ خورشید محمد خانصاحب بهوپال	٠	٠	١٠
جناب مولانا عبد الله صاحب - بربیگها مونگیر			
دوسرے بزرگ از بریگیها مونگیر معرفت جناب عبد المنان صاحب گیلانوي	٠	٠	٦
جناب علي حسن صاحب - بین - پٹنه	٠	٠	٥
بي بي زاهده بیگم صاحبه سکندرپور - بهاگلپور	٠	٠	٢
جناب احمد محي الدین حسین صاحب نظام آباد دکن	٠	٠	٦
ممبران مسلم فرندس هزاري باغ	٠	٠	٤٢
میزان	٠	٨	٦٩٣

انجمن نعمانیہ لاهور کا چهبیسواں سالانہ جلسہ

انجمن نعمانیه لاهور کا چهبیسواں سالانه جلسه اسکے اپنے مکان واقع بسا لیدروازه مقابل تحصیل لاهور میں بتاریخ ٧ - ٨ - ٩ - اکتوبر سنه ١٩١٣ ع مطابق ٦ - ٧ - ٨ ذیقعد ٨ سنه ١٣٣١ ھ بایام - منگل - بدهه - جمعرات هونیوالا هے جسمیں بفضله تعالى مشاهیر - علما - مقررین - شعرا شریک هوکر حاضرین کو اپنے وعظ فیض ا.. سے مستفید فرمائیں گے - برادران اسلام اس محض جلسه ... میں جسمیں کوئي دنیاوي شائبه نهیں هے شریک هوکر ... دارین حاصل کریں - جو صاحب اپنا تحریري مضمون یا نظم ... جنا چاهیں وه قبل از اخیر ستمبر سنه ١٩١٣ ع ارسال فرمادیں - جو صاحب شریک جلسه هوکر انجمن کي عزت افزائي فرمانا ... ٣٠ - ستمبر سنه ١٩١٣ ع تک مطلع فرمادیں *

هذا بصائر للناس ، و هدى و رحمة لقوم يوقنون !

(٤٥ : ١٩)

البصائر

ایک ماهوار دیني و علمي مجله

جس کا

اعلان پهلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تها -

ماه شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ٩٣ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -

خریداران الهلال سے : ٣ - روپیه

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قران حکیم اور اُس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیره فراهم کرے - اور اُن موانع و مشکلات کو دور کرنے کي کوشش کرے ' جن کي وجه سے موجوده طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا هے -

اسي کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوة و صحابۂ و تابعین کي ترویج ' آثار سلف کي تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بهي هوگا - تا هم یه امور ضمني هونگے ' اور اصل سعي یه هوگي که رسالے کے هر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیره فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگي ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کي جائیگي - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کي تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قران کریم کي تنزیل و ترتیب و اشاعت کي تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بهي وهي موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه هے که مسلمانوں کے سامنے بدفعة واحد قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جاے که عظمت کلام الهی کا وه اندازه کر سکیں - و ما توفیقي الا بالله - علیه توکلت والیه انیب -

الاتحاد الاسلامی

یعني مسلمانان هند کا ایک بین الملی عربی مجله

جو

ماه شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

اور

جس کا مقصد وحید جامعۂ اسلامیه ' احیاء لغة اسلامیه ' اور ممالک اسلامیه کے لیے مسلمانان هند کے جذبات و خیالات کي ترجمانی هے -

الهلال کي تقطیع اور ضخامت

قیمت سالانه مع محصول هندوستان کے لیے : ٢ - روپیه ٨ - آنه

ممالک غیر : ٥ - شلنگ -

درخواستیں اس پته سے آلیں :

نمبر (١٤) - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET CAL

اصـــلاح

اٹھویں صدي کے اواخر میں یکے بعد دیگرے چند افسر جو فنون جنگ کے ماہر تھے' مصر سے بھاگ کر حبشہ کیطرف نکل آے - یہاں پہونچکر وہ " حطي " کے درباریوں میں داخل ہوگئے - اونھوں نے ایک فوج مرتب کي ' اور اوسکو تیراندازي ' نیزہ بازي ' تیغ زني ' اور شہسواري کے فنون سکھاے - اسکے بعد مصر کا ایک اور افسر فخر الدولہ نامي حبش آیا - اوسنے حکومت کے دفاتر اور صیغے ترتیب دیے -

اس تنظیم و ترتیب سے ملک میں ترقي و سرسبزي کے آثار ظاہر ہونے لگے - پادشاہ جو پہلے معمولي کپڑوں میں دربار کیا کرتا تھا ' اب ساز و سامان اور تزک و احتشام کے ساتھہ مرکب و جلوس میں نکلنے لگا !

مسلمانوں پر مظالم

حبش پر مسلمانوں کے ان متواتر احسانات کا نتیجۂ معکوس یہ نکلا کہ اسحاق بن داؤد جو اس زمانے میں حبش کا بادشاہ تھا مسلمانوں کا سخت دشمن ہوگیا - اوسکے ملک میں جسقدر مسلمان آباد تھے' انکو طرح طرح کي تکلیفیں پہونچائیں - بے شمار مسلمان مقتول ہوئے ' ہزاروں غلام بناکر فروخت کردیے گیے - اس سے بھي اوسکا دل ٹھنڈا نہوا تو شاہان یورپ کو اوسنے جنگ صلیبي کي دعوت دي ' اور اس مقصد مشئوم کے انجام و اہتمام کیلیے ' حدود بلاد اسلامیہ کي طرف فوجي اقدام شروع کردیا ' لیکن اللہ نے آے مہلت نہ دي اور عین اس وقت کہ حدود اسلامي کي طرف بڑھرہا تھا ' فرشتۂ موت کا ہاتھہ اوسکي طرف بڑھگیا !

نوقي اللہ المسلمین شر ذالک -

زیلع کي ریاسۃ اسلامیہ

قریش کا ایک خاندان حجاز سے آکر ایک مدت سے " زیلع " کے شہر " اوفات " میں متوطن ہوگیا تھا - اپنے صلاح و تقوي کي وجہ سے اوسنے مسلمانوں میں شہرت و نیک نامي بہت جلد حاصل کرلي جسکے بعد حسب آئین اسلام اوسکو حق ریاست دیني حاصل ہوگیا تھا - جس بزرگ خاندان کے عہد میں یہ ریاست دیني ' ریاست سیاسي سے متبدل ہوي ' اوسکا نام " عمر معروف بہ شمع " تھا -

چونکہ اس صوبہ کا کثیر حصہ مسلمان تھا اسلیے ضرورت تھي کہ مسلمانوں کے مذاق و احتیاج کے مطابق اس صوبے کي حکومت ہو - اس بنا پر شاہ حبش سابق نے عمر شمع کو " اوفات " و اطراف اوفات کا گورنر مقرر کیا -

عمر شمع نے ایک زمانہ تک نہایت نیکنامي و ہر دلعزیزي کے ساتھہ گورنر رہکر اپنا زمانۂ امامت ختم کیا -

عمر شمع کي وفات کے بعد اونکے چار پانچ لڑکوں نے وراثتاً اس ملک پر قبضہ کیا اور " حطي " کي حکومت نے بھي اسکي تصدیق کردي - ان میں سے ایک کا نام حق الدین اور ایک کا نام صبر الدین محمد تھا ' جو ساتویں صدي کے اواخر میں اوفات پر قابض ہوا -

صبر الدین کے بعد اوسکا بیٹا علي بن صبر الدین امیر شہر منتخب ہوا - علي نہایت بلند حوصلہ اور دانشمند تھا - اوسنے بہت جلد " حطي " کي حکومت بالا سے آزادي اور اپني خود مختاري کا اعلان کردیا - گاؤں اور صحرا کي وحشي آبادي نے جو ایک مدت سے " حطي " کي زیر حکومت تھي ' " علي " کا ساتھہ ندیا اور بالآخر " حطي " نے علي کو جرم اعلان خود مختاري میں امارت سے معزول کرکے اوسکے بیٹے احمد معروف بہ ارعد کو اوسکا جانشین مقرر کیا ' اور علي کو قید کرکے اپنے ساتھہ لے گیا -

علي آٹھہ برس قید میں پڑا رہا ' لیکن اسکے بعد قصور معاف کیا گیا ' اوفات کي ریاست پر دوبارہ حاکم مقرر ہوا - اور احمد احرب ارعد کو دار الحکومت میں بلا لیا -

احمد حرب ارعد یہاں مدت تک مقیم رہا - یہاں اوسکے تین لڑکے پیدا ہوے جن میں سے ایک کا نام " سعد الدین محمد " تھا - کچھہ دنوں کے بعد " حطي " نے احمد حرب ارعد کو " علي " کے پاس بھیجدیا - یہاں باپ کي ریاست میں کسي پرگنہ کا افسر مقرر کردیا گیا اور آخر اسي خدمت پر ایک لڑائي میں مارا گیا -

احمد حرب ارعد کے بعد اس پرگنہ کي افسري پر اوسکے بھائي ابوبکر بن علي کا تقرر ہوا - احمد حرب ارعد کا ایک بیٹا جسکا نام " حق الدین " تھا ' اپنے دادا علي کے پاس تھا - امور سیاست سے کنارہ کش ہوکر وہ کسب علم میں مصروف ہوگیا -

علي اسکو نہایت حقارت سے دیکھتا تھا اور ہمیشہ اسکو ذلیل حالت میں رکھتا تھا - اسکے چچا " ملا اصفح بن علي " کو بھي حق الدین سے سخت عداوت تھي - اسلیے علي نے حق الدین کي تحقیر و تذلیل کا ایک نیا سامان فراہم کیا ' یعني اسکو ایک پرگنہ کے حاکم کے پاس اس غرض سے بھیجا کہ گاؤں کے ذلیل اور چھوٹے چھوٹے کاموں پر اسکو لگا دیا جاے -

حسن تقدیر سے یہي سامان تحقیر عزت و شان کا نشان ہوکر چمکا - حق الدین نے اس حقیر فرض کو اس خوبي سے ادا کیا کہ رعایا میں اوسے ایک عجیب و غریب ہر دلعزیزي حاصل ہوگئي اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ رعایا نے پرگنہ کے حاکم کو معزول کرکے حق الدین کو اپنا امیر تسلیم کرلیا ' اور حق الدین نے اس دانشمندي اور عدل و انصاف کے ساتھہ اپني چھوٹي سي حکومت کا انتظام کیا کہ ایک قلیل مدت میں ایک بڑي فوج کي سپہ سالاري کے لائق ہوگیا !!

ملا اصفح کو حق الدین کي یہ گستاخي برداشت نہوسکي - اوسنے " حطي " کو حق الدین کي قوت کي اطلاع دي - " حطي " نے تیس ہزار فوج حق الدین کي تادیب کیلیے ملا اصفح کے پاس بھیجي - حق الدین نے اپني مختصر جمعیت کے ساتھہ ' جسمیں سے ہر شخص حق الدین کا عاشق تھا ' شاہي فوج کا مقابلہ کیا ' اور شکست دي - شکست خوردہ فوج نے دار الحکومت کا رخ کیا - حق الدین نے دار الحکومت تک تعاقب کیا اور بالآخر ملا اصفح مارا گیا -

اس مہم کي کامیابي کے بعد اوسنے اوفات کي طرف مراجعت کي جو زیلع پایہ تخت اور اوسکے خاندان کا مستقر تھا - اوسکا دادا علي زندہ تھا - اپنے بیٹے ملا اصفح کے مرنے کا اوسکو نہایت سخت صدمہ تھا - حق الدین سے اوسکي نفرت اور زیادہ بڑھگئي ' لیکن وہ اپنے دادا کے ساتھہ بکمال عزت و احترام پیش آیا اور اوفات کي حکومت پر جسکا وہ گویا مستحق تھا ' بدستور باقي رکھا -

حق الدین اب پورے صوبہ کا مالک تھا - اوسنے اوفات کي جگہ (جو اوسکے لیے ایک مرکز آفات تھا) وصل کے نام سے ایک دوسرے شہر کي بنیاد ڈالي اور اوسکو اپنا مستقر حکومت قرار دیا - وصل کے آگے اوفات سرسبز نہوسکا اور آخر اوفات کے تمام باشندے یہیں آکر آباد ہوگئے -

اعـــلان جنگ

" حطي " جو اپني شکست سے نادم تھا ' اوسنے متعدد بار حق الدین سے اخذ انتقام کي کوشش کي ' لیکن بیکار گئي کیونکہ

نجاشي جب تک زندہ رہا اوسکے تعلقات آنحضرت سے نہایت عقیدتمندانہ رہے - وہ مسلمانوں کي ہمیشہ امداد کرتا رہا - ام المومنین ام حبیبہ حبش میں بیوہ ہوگئي تہیں ' اور وہیں بالوکالۃ آنحضرت کے نکاح میں آئي تہیں - آنحضرت کي طرف سے ۴۰۰ - دینار انکے مہر کي رقم خود نجاشي نے ادا کي !

جزاء احسان

مسلمان ان احسانات کا معارضہ وفاداري اور حسن اطاعت کے ساتھہ کرتے رہے - اثناے قیام حبش میں جب ایک باغي نجاشي کے مقابلہ میں ہنگامہ آرا ہوا ' تو مسلمانوں نے بادشاہ کیلیے فتح کي دعائیں مانگیں - آنحضرت کے عم زاد بھائي حضرۃ (زبیر) جو عشرۂ مبشرہ میں داخل ہیں ' اسي غرض سے گھوڑے پر دریا کو عبور کرکے میدان میں گئے ' تاکہ معلوم ہو کہ بادشاہ کو ہماري امداد کي احتیاج تو نہیں ہے ؟ نجاشي نے جب وفات پائي تو آنحضرت (صلعم) نے اوسکے جنازہ کي غائبانہ نماز پڑھي -

اس نجاشي کا جانشین مسلمانوں کیلیے بہتر نہ تھا - اوسکے عہد میں مسلمان حبش سے نکل آئے - سنہ ۹ ھ - میں جدہ کے سامنے حبشہ کي فوج ظاہر ہوئي تو آنحضرت (صلعم) نے ارادۂ جنگ کي جگہ ۳۰۰ - مسلمانوں کي ایک جمعیت تحقیق حال کیلیے بہیجي ' جو صلح و امن کے ساتھہ واپس آئي

ایک تیغ زن اور زور آور قوم کیلیے کسي ملک پر حملہ کرنے کیلیے یہ کافي وجوہ ہیں کہ اوسنے اوس کے افراد کو تکلیف دي اور اوسکے ملک کي طرف فوجي پیش قدمي کي - لیکن اوس رحم مجسم نے ' جسنے فتح مکہ کے دن یہ کہکر اپنے شقي القلب دشمنوں کو چھوڑ دیا تھا کہ :

اقول لکم کما قال یوسف " لا تثریب علیکم الیوم " یوسف نے جسطرح اپنے دشمن بھائیوں سے کہا تھا میں بہي کہتا ہوں کہ " آجکے دن میري جانب سے تم پر کوئي ملامت نہیں "

نجاشي اول کے احسانات کو یاد کیا ' اور اپنے پیروؤں کو حکم دیا :

سالموا الحبشۃ ما سالمتکم " اہل حبش جب تک تم سے مصالحت رکھیں ' تم بہي ان سے مصالحت رکھو "

مسلمانوں نے ایک عالم کو تہ و بالا کیا - افریقہ کو مصر سے مراکش تک پامال کردیا اور صحراے افریقہ کے ایک ایک گوشہ میں نئي نئي حکومتیں قائم کردیں ' لیکن اپنے وطن کے پاس کا ایک ملک ' جو قوت و استیلاء میں بہت ہي کم درجہ تھا ' جو مذہباً عیسائي تھا ' جو تمدن و تہذیب سے محروم تھا ' جو متعدد بار قبل اسلام اور ایک بار بعد اسلام انکے وطن پر حملہ آور ہوچکا تھا ' انکے عالمگیر سیل فتوحات کي موجوں سے کیونکر محفوظ رہا ؟ ہاں ' اسلیے کہ درمیان میں ایک دیوار روئیں حائل تھي - اور وہ انکے خداے قدوس کا حکم تھا کہ :

ہل جزاء الاحسان الا الاحسان (الرحمن) نیکي کا معارضہ نیکي کے سوا اور کیا ہے ؟

حبش کے ایک بادشاہ نے مسلمانوں کي ایک چھوٹي سي جماعت کو سات آٹھہ برس تک پناہ دي ' مسلمانوں نے اس نیکي کا یہہ معارضہ ادا کیا کہ آٹھہ سو برس تک اوسکي ایک انگلي کو بہي اپني ملک گیري کے سنگ گراں سے ٹھیس نہ لگنے دي ' جس سے تمام عالم ٹھوکر کہا کہا کر گر رہا تھا !

تاریخ و اخلاق کا یہ عجیب و غریب واقعہ دنیا کو کبہي فراموش نہ ہوگا !

اس ایک واقعہ ہي سے اقوام عالم کو معلوم ہوجانا چاہیے کہ مسلمانوں کي قوم نیکي کو نہیں بھولتي - وہ سات برس کي نیکي کا سات سو برس کي نیکي سے معارضہ ادا کرتي ہے - آج بہي ہمارے حاکموں نے دنیا کے ہر حصے میں ہمارے ان قومي خصائص (نیشنل کیرکٹر) کا تجربہ کرلیا ہے - پھر آیندہ کیلیے بہي کوئي ہے جو مسلمانوں کي اس خصوصیت ملي کا ایک بار اور تجربہ کرلے ؟

ملک حبش

آٹھویں صدي ہجري میں حبش کا ملک ۱۲ - صوبوں پر منقسم تھا - سحرت ' تکرور ' مخزا ' اشاوہ ' دامورت ' لامغان ' سہنو ' زنج ' عدل الامراء ' حماسا ' باریا ' زیلع -

پہلا صوبہ زمانہ قدیم میں مقام حکومت تھا جسکا نام پہلے اخشرم اور اب فرتا بھي تھا - لیکن آٹھویں صدي میں دار الحکومت امخرا قرار پایا جو مرعدي کے نام سے بہي موسوم ہے - آخري صوبہ جو زیلغ ہے ' ساحل بحر احمر کے پاس یمن کے مقابل واقع ہے اور اسلیے وہاں عربوں کي کثیر آبادي موجود ہے - عربي نام اس صوبہ کا " طراز اسلامي " ہے -

ان ۱۲ - صوبوں میں سے ہر صوبے میں پادشاہ کي طرف سے ایک نائب تھا جو اپنے صوبے کا پادشاہ ہوتا تھا ' اور خود شاہ اعظم کا لقب " حطي " تھا ' جسکے معني سلطان کے ہیں -

مذہب

ایک قدیم زمانے سے جسکي مدت چوتھي صدي بتائي جاتي ہے ' رومیوں کے عہد حکومت میں مصر کے ذریعہ اس ملک میں نصرانیت داخل ہوئي - یعقوبي فرقہ (Jacobite) جو اسکندریہ میں پیدا ہوا تھا اور جس کا مرکز عہد اسلام میں بہي اسکندریہ تھا ' تمام حبش میں آباد تھا - عہد اسلام میں بہي حبش کا بشپ اسکندریہ ہي کے بطریق کے انتخاب سے مقرر ہوتا تھا -

جب کسي نئے بشپ کے تقرر کي ضرورت ہوتي تہي تو " حطي " والي مصر کے پاس تحائف و ہدایا کے ساتھہ اسکي ایک درخواست بھیجتا تھا - والي ' اسکندریہ کے بطریق کو اسکي اجازت دیتا تھا - وہ ایک بشپ کا انتخاب کرکے اسے حبش روانہ کردیتا -

ہمارے مضمون کو ساتویں اور آٹھویں صدي سے تعلق ہے - اس زمانہ میں بہي حبش ایک نہایت ہي جاہل اور وحشي ملک تھا - مسلمان سیاحوں کا بیان ہے کہ انہوں نے خواص تک کو کچا گوشت نوچ نوچ کر کہاتے دیکھا ہے ! کپڑا سیکر پہننا نہیں جانتے تہے ' صرف ایک تہمند باندھلیتے اور ایک چادر اوپر سے اوڑھہ لیتے !

حکومت

وحشیانہ اور غیر منظم حکومت وہاں قدیم سے قائم تہي - نہ کاغذات کے دفتر تہے نہ فوج و عدالت اور مال کے صیغے - تحصیل خراج کا کوئي طریقہ انہیں معلوم ہي نہ تھا - لڑائي کے وقت ادہر ادہر سے لوگ جمع ہوجاتے تہے ' جنکے ہاتھوں میں پرانے طرز کے ہتھیار ہوتے تہے - فوج کے مقتولین کي تعداد معلوم کرنے کا ایک عجیب مضحک طریقہ تھا - کوچ سے پہلے ہر سپاہي ایک پتھر اٹھاکر ایک جگہ رکھدیتا تھا - جنگ سے واپسي کے بعد ہر سپاہي اپنے اپنے پتھر اٹھاکر دوسري جگہ رکھدیتے - آخر میں جتنے پتھر پڑے رہتے اور اونکا کوئي اٹھانے والا نہوتا ' اوسیقدر مقتولین کي تعداد فرض کرلي جاتي تہي !!

مقالات

وثایق و حقایق

خیز و در کاسۂ زر آب طربناک انداز !

احیاء امۃ المانیہ[1] کي صد سالہ یادگار

جرمنی کا جشن ترقی اور عالم اسلامی کا ماتم تنزل !

تلك القرى ، نقص علیك من انبائها (۷ : ۵۹)

یہ بستیاں هیں ، جنکے حالات عبرت و موعظت کیلیے هم تم کو سناتے هیں !

سنہ ۱۹۱۳ - کے مصائب نے دنیاے اسلام پر قیامت ڈھا رکھي ہے - لیکن آفتاب کي حدت جب انتہا کو پہونچ جاتي ہے تو زوال شروع ہوجاتا ہے ، حرارت ٹھنڈي پڑنے لگتي ہے ، دھوپ کے استبداد پر سایۂ رحمت غالب آجاتا ہے ، گرمي کو مجبور ہوکر اپنے سرگرم تشددات شخصیہ کي اصلاح کرني پڑتي ہے ، مظلوم برودت جس سے دو پہر تک سرد مہري کا برتاؤ تھا ، دن کي حکومت میں اب وہ بھي شریک کرلي جاتي ہے ، اور بالاخر اُس کي مستقل مزاجي شام ہوتے ہوتے سورج کي ٹھنڈي گرمیوں کا خاتمہ کردیتي ہے !

اگر یہ سچ ہے تو یہ بھي تسلیم کرنا چاهیے کہ کمال ضعف و تنزل کي تہہ میں زوال قوۃ و ظلم کي حقیقت مضمر ہے ، اور اگر زندگي کے دن باقي هوں ، اور اگر هم اپني حالت کو بدلنا چاهیں تو اسي عہد ظلم و ستم کو دور امن و راحت کا فاتحہ الباب بھي بنا سکتے هیں - انہیں بربادیوں کي جوتیوں پر ایوان ترقي و آزادي بھي تعمیر ہوسکتا ہے -

آج سنہ ۱۹۱۳ع میں جو حالت ممالک اسلامیہ کي ہے ، سنہ ۱۸۱۳ع میں یہي حالت جرمني کي تھی - سنہ ۱۸۰۷ع کے معاهدہ نے اس ملک کي عزت و عظمت خاک میں ملا دي تھي ، فرانس نے اس کو تباہ کر رکھا تھا ، اسباب ترقي بیکار پڑے تھے ، قوم پر غفلت و جمود طاري تھا ، شریفانہ زندگي بسر کرنے کي حس باطل ہوچلي تھي ، اور پورا ملک ایک بستر خواب غفلت تھا -

یہ تباهیاں هنوز منتہا کو پہونچنے والي هی تھیں کہ یکا یک قوم بیدار ہوگئي ، اشتداد مرض نے بیمار کو علاج پر آمادہ کردیا ، مجلس " حمیت المانیہ " قائم کي گئي ، اور اُس نے فقیہ (عمارہ) یمني کي زبان میں فیصلہ کیا کہ :

العلم اول محتاج الي العلم
علم سب سے زیادہ علم جنگ کا حاجتمند ہے
و شفرۃ السیف تستغني عن القلم
اور تلوار کي دھار انسان کو علم سے بے نیاز کردیتي ہے

پورے پچاس برس بھي گذرنے نہ پائے تھے کہ جتنے لوازم تھے سب مکمل ہوگئے - جرمني کي نئي ابھري هوئي قوتیں جوش طاقت سے مضطرب ہو ہوکر جنگ کے لیے اُٹھانے لگیں - بالاخر انتقام نے حب قومیت کے ساتھ مل کر فرانس کو شکست دي - اُنہیں فرانسیسیوں کے دار الحکومۃ (پیرس) کو گھیر لیا ، جنہوں نے کبھي برلن کو گھیر رکھا تھا ، اور جن کي فتوحات نے پروشیوں کي قومي عظمت تک کو فرنچ گورنمنٹ کا حلقہ بگوش بنا دیا تھا !!

نصف صدي تو یوں بسر هوئي ، دوسري نصف کا سر آغاز یہ تھا :

(۱) نصف اول میں قوم نے جو مادي طاقت محکم کي تھی اُس کو محفوظ رکھنے کے ذرایع بہم پہونچائے گئے -

(۲) علوم و فنون میں حیرت انگیز ترقي کرکے ، اس علمي پیشرفت سے قومیت کي بنیاد استوار کي -

(۳) نئے نئے اکتشاف و اختراع سے اپني قوت بڑھالي -

(۴) تجارت و صناعت کو اس درجہ ترقي دي کہ سارا ملک دولت مند ہوگیا -

(۵) تاثیر آبادي ، توسیع مقبوضات ، اشاعت علم ، نشر تعلیم ، تجارت گاهوں کي تاسیس ، اور مختلف ممالک میں جرمن بستیوں کے بسانے کے کام میں قوم اپني حکومت کا هات بٹاتي رهي - وقت کا ایک لمحہ بھي ضائع نہونے دیا - هر فرد ملت کو قومي ترقي کي تدبیروں پر عمل کرنے میں نہایت سرگرمي کے ساتھ انہماک رہا -

تمام یورپ سے جرمني کا حریفانہ مقابلہ تھا - هر لحظ یہي استغراق تھا کہ مواد ثروت کیوں کر بڑھیں ؟ اور ان موارد کي حفاظت کے لیے قوم کي جنگي طاقت کس طرح اس حد تک پہونچا دي جائے کہ جرمني کي فاتحانہ عظمت کو ٹھیس نہ لگنے پائے ؟ ملک بھر میں کوئي شخص ایسا نہ تھا جو ان اغراض کي تکمیل کے لیے مزدوروں کي طرح دن رات کام میں لگا نہ رہتا ہو -

کوششیں کبھي رائگاں نہیں جاتیں - ضرورت صرف اخلاص و استقامت کي ہے - سعي و تدبیر کا جو سلسلہ شروع ہو وہ مسلسل رہے ، اُس کي بنیاد صداقت پر ہو ، اور اُس میں زحمتیں پیش آنے سے انسان گبھرا نہ اُٹھے - مقدمات مرتب ہونگے تو نتائج لا محالہ ظہور پذیر ہونگے -

جرمن قوم کے سلسلۂ مساعي کا نتیجہ آج تم خود دیکھ رہے ہو - سو برس قبل کي وهي کمزور جرمني اس وقت دنیا بھر میں اول درجہ کي طاقت ماني جاتي ہے - تدبیر منزل ، سیاست مدن ، آداب و اخلاق ، نظام معاشرت ، فوج و لشکر ، بحریۃ و حربیہ ، علم و ادب ، فنون جمیلہ ، صناعت و تجارت ، غرض کہ ملکي و قومي ترقي کي هر شاخ اپنے قبضہ میں کرلي ہے - روے زمین کے سلاطین اُس کي مداخلت سے خائف هیں ، سمندر میں اُس کا تفوق خطرناک ہوتا جاتا ہے ، طیارات (هوائي جہازوں) نے کرۂ هوا کو اُس کے قبضہ میں کردیا ہے ، اور جو بیدار کل بستر مرگ پر ایڑیاں رگڑ رہا

(۱) جرمني کو عربي میں " المان " کہتے هیں - " امۃ المانیہ " یعني جرمن قوم -

حق الدین سے اب جنگ قسمت سے جنگ تھی - آخر کار حق الدین نے اپنی آزادی و خود مختاری کا اعلان کر دیا ' جسکو حطی سیف ارعد اپنی موت تک نہایت تلخی سے سنتا رہا -

- سیف ارعد کے بعد اوسکا بیٹا داود بن سیف تخت نشین ہوا - اس عہد میں حق الدین اطمینان سے حکومت نکرسکا - ۹ - برس کی حکومت میں شاہ امحرہ یعنی " حطی " کے مقابلہ میں اوسکو بیس سے زیادہ معرکے پیش آئے ' اور بالاخر آخری معرکہ (سنہ ۷۷۹) میں جاں بحق تسلیم ہوا -

حق الدین کے بعد اوسکا بھائی سعد الدین ابوالبرکات محمد جانشین ہوا - سعد الدین ' حق الدین کیطرح شجاع و بہادر تھا ' لیکن حق الدین کیطرح سریع الغضب اور مستعجل العمل نہ تھا - نہایت آسانی و تدبیر کے ساتھہ امور سیاسیہ کو انجام دیتا تھا - اس طرز سیاست نے حق الدین سے زیادہ اوسکو کامیاب بنا دیا - رعایا نے فوج میں داخل ہوکر فوج کی تعداد بہت بڑھا دی - لڑائیاں اکثر پیش آئیں ' مگر سپاہیوں نے ہمیشہ ہمرکابی کی ' اور حکومت کا رقبہ روز بروز زیادہ وسیع ہوتا گیا -

کثرت اعداد سپاہ کے بعد بھی سعد الدین امتحان شجاعت سے باز نہ آیا - ایک بار ۷۲ - سواروں کو لیکر حطی کی فوج پر ٹوٹ پڑا - ہزاروں کے حملہ میں ۷۲ - سپاہی کب تک کام دے سکتے تھے ؟ گرفتار ہوگیا ' لیکن فوراً ہی ایک مسلمان سپاہی نے بڑھکر اوسے حبشی فوج کے ہاتھہ سے نجات دلائی -

اسکے بعد سعد الدین نے اپنی منتشر جمعیت کو مجتمع کیا ' اور اس زور سے حملہ آور ہوا کہ حطی کی فوج کے پاؤں اکھڑ گئے - مال غنیمت کا وافر حصہ ہاتھہ آیا - چالیس ہزار گائیں صرف حصۂ سلطانی میں آئی تھیں !!

سلطان سعد الدین ' جسنے میدان میں بارہا اپنی شجاعت و بہادری کا ثبوت دیا تھا ' آؤ دیکھیں کہ اپنی پرائیوٹ زندگی میں کتنا بہادر ہے ؟

فتح کے بعد سلطان نے اپنا تمام حصہ فقرا و مساکین اور اہل حاجت میں تقسیم کردیا اور اتنا بھی اوسکے پاس نہ رہا جس سے اوسکے کھانے کا سامان ہوسکے - آخر سلطان کی ایک بیوی نے اپنے مطبخ سے کھانا بھیجا !!

سیل بن عنان سلطان کا داماد تھا - جسکی ملکیت میں بارہ ہزار گائیں تھیں - سلطان نے زکواۃ کا حکم دیا لیکن اوسنے تعمیل نہ کی - سلطان اوس سے علانیہ ناراض ہوگیا - یہاں تک کہ سلطان کیطرف سے خود قدرت الہی نے اوس سے انتقام لیا اور وہ مع اپنے تمام سامان و دولت کے دشمنوں کے ہاتھہ گرفتار ہوگیا : فسبحان من ہو شدید العقاب !

الباقی یاتی

الهلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الهلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارت کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

چگونہ رسد لشکرے را گریز ؟
دہائے سیاست

رومانیا کا ابتدائی سکوت اور انتہائی حملہ

۱۵ - اگسٹ سنہ ۱۳۱۹ع کی اشاعت میں مینچسٹر گارڈین لکھتا ہے :

فرنیک فورٹر زئیٹنگ (Frankfurter Zeitung) میں اس عنوان پر بحث کی گئی ہے کہ رومانیا نے جنگ بلقان میں ابتداء کیوں حصہ نہیں لیا ؟ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ رومانیا کو بلغاریا کے طرف سے یقین دلا یا گیا کہ اس جنگ سے ملک گیری مقصود نہیں ہے - حقیقت میں یہ ایک دلچسپ مضمون کا موضوع ہے - اس مضمون کا گمنام کاتب ایڈیٹوریل فٹ نوٹ میں ایک ایسے شخص کی حیثیت سے روشناس کیا گیا ہے ' جسکے معاملات بلقان کے متعلق دقیق و عمیق معلومات ' نہایت اعزاز کے ساتھہ سنے جانے کا مستحق قرار دیتے ہیں - بقول اس مضمون نگار کے ' رومانیا نے گذشتہ موسم خزاں میں اسلیے کوئی کارروائی نہیں کی کہ وہ تیار نہ تھی - یکم اکتوبر کو اسکے پاس ڈھائی لاکھہ پیادوں کی رائفلیں تھیں - یہ ایک ایسی تعداد ہے جو پانچ آرمی کوروں کو جنگی حالت پر لانے کے لیے نا کافی تھی - تا ہم اگر وہ مداخلت کرنے والی تھی تو اسے ۶ - لاکھہ آدمی فراہم کرنے تھے - اسی لیے آسٹریا کے کارخانہ اسلحہ سازی کو ایک لاکھہ مینلیچر ۴۰ - ہزار قرابین اور اسی قدر ریوالوروں کی فرمایش فوراً بھیجدیگئی - یہ اسلحہ ماہوار دو ہزار سے تین ہزار تک ' اور کل آگست سنہ ۱۳ع تک دیے جانے والے تھے - اس سال کے آغاز میں سلسٹیریا کی بابت بلغاریا اور رومانیا کے تعلقات اسقدر کشیدہ ہوگئے کہ یہ مقدار بھی نا کافی معلوم ہوئی اسلیے آسٹریا کے محکمہ جنگ کو ترغیب دیگئی کہ ۷۰ ہزار پیادوں کی رائفلیں جو بالکل متروک طرز کی ہیں مع ضروری سامان جنگ کے رومانیا کے ہاتھہ فروخت کرڈالے اور ان تمام چیزوں کو ۱۰ - دن کے اندر دیدے - آسٹریا کی یہ کارروائی مشکل سے اسکی ناطرفداری اور بلغاریا کی خیراندیشی کے (جسکا دعوی کیا گیا تھا) موافق تھی - یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ یہی ۷۰ ہزار رائفلیں تھیں جس نے بلغاریا کو پیٹرسبرگ کے اتفاق (ایگریمنٹ) سے متفق ہونے کی ترغیب دی تھی - ہمارا مضمون نگار کہتا ہے کہ اسی زمانے میں رومانی حکومت نے ۱۱۹ - نورڈین فلیڈ مشین قسم کی توپوں کی - ۱۹۰ - صحرائی توپوں کی ' بیس باٹریوں کے ہلکی ہارٹزکی توپوں کی ' اور دس باٹریوں اور پہاڑی توپوں کی ' جرمنی کے مختلف کارخانوں کو اور علی الخصوص توپوں کے سامان کی کثیر مقدار کے لیے کرپ کے کارخانے کو آرڈر دیدیا تھا -

ان تمام آرڈروں کی قیمت ۸۰ - لاکھہ ہوتی ہے جو ایوان (چیمبر) نے منظور کی - اسکے علاوہ اس نے مارونی کمپنی سے برلن میں کہربائی منارہ روشنی (سرچ لائٹ) اور ۱۶ - لاسلکی اسٹیشن حاصل کیے - وہ ان چار تباہ کن جہازوں کی خریداری کے لیے بیچین تھی ' جو انگلستان میں طیار ہو رہے تھے مگر حکومت برطانیہ نے اس پر اعتراض کیا اس لیے اس نے نیپلس (Naples) کے پیٹرسن کے کارخانے میں ۱۱ - لاکھہ ۲۰ - ہزار کے چار تباہ کن جہازوں کا آرڈر دیا -

یہ مضمون نگار آخر میں اپنا یہ عقیدہ ظاہر کرتا ہے کہ رومانی فوج فنی اور اخلاقی دونوں نقطہ ہاے نظر سے اس حالت سے بہت دور ہے جو اسکے لیے فرض کی جا رہی ہے - یقیناً جنگ کے لیے کوئی جوش نہیں - تشکیل اور ساز و سامان دونوں میں بہت سی ایسی چیزیں چھوٹی ہوئی ہیں جنکے وجود کی خواہش کی جا سکتی ہے -

مراسلات

شہداء کانپور

لکھنؤ کا مجوزہ جلسہ

ہندوستان کے انگریزی عہد کی آزادی کا خاتمہ

فرمان نادری کا ورود

یہ سب کچھ راستوں میں ہو رہا تھا - جلسے کے شامیانے کے ارد گرد بھی پولیس کا مجمع موجود تھا' تاہم جلسے کے رکنے اور نہ ہونے کی نسبت وہاں کوئی اطلاع نہ تھی - لوگ برابر جمع ہو رہے تھے اور خواص کی آمد کے منتظر تھے -

لیکن ٹھیک دو بجے جو اعلان میں انعقاد جلسہ کا وقت بتلایا گیا تھا مجسٹریٹ شہر مع سپرنٹنڈنٹ پولیس اور چند دیگر افسروں کے رفاہ عام پہنچے اور یہ حکم سنایا :

" ہز آنر لفٹنٹ گورنر کے حکم سے یہ جلسہ قطعی طور پر بند کیا جاتا ہے - کسی طرح کی کوئی کارروائی نہ ہو اور نہ لوگ جمع ہوں "

سید وزیر حسن صاحب نے یہ حکم حاضرین کو سنایا اور لوگ متحیر و متعجب' متاسف و متنفر' اس عجیب و غریب حکم و طرز حکم کے اوصاف چنگیزی و انداز ہلاکو خانی پر غور و فکر کرتے ہوئے واپس گئے - ایسا عجیب حکم' جس سے بڑھکر قانون کی عزت کو خاک میں ملانے [illegible] آزادی کی صریح توہین کرنے والا حکم انہوں نے اپنی [illegible] مدن دستشناء ظالم آباد کانپور' کبھی نہیں سنا تھا!

مولانا ابو الکلام کا بیان ہے کہ وہ ہوٹل میں وقت مجلس کا انتظار کر رہے تھے اور چلنے کے لیے طیار تھے کہ خفیہ پولیس کے ایک " دوست " پہنچے اور کہا کہ جلسہ ہز آنر کے حکم سے بند کر دیا گیا ہے - اب آپ شرکت کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں اور اس طرح ان کو اس واقعہ کا علم ہوا - پھر انہوں نے ٹیلیفون کے ذریعہ بعض دوستوں سے دریافت کیا اور اس خبر کی مزید تصدیق ہوئی' تاہم وہ تین بجے رفاہ عام آئے - جنگی تیاریوں کی اس عظیم الشان نمائش کا تماشا دیکھا - پنڈال بالکل خالی تھا اور پولیس کے افسر اس حاکمانہ اقتدار کے ساتھ جا بجا بکمال فخر و غرور متمکن تھے' گویا یہ شامیانے کی چھت' کرسیوں کی صدہا قطاریں' اسٹیج کا تختہ' اور اس کے ارد گرد کا تمام ساز و سامان' صرف انہی کے قدوم میمنت لزوم کے لیے فراہم کیا گیا ہے !!

چار بجتے بجتے یہ خبر تمام شہر میں پھیل گئی تھی' اور رفاہ عام میں بالکل سناٹا تھا - تاہم کسی غیر مرئی غنیم اور غیر محسوس دشمن کا خوف و ہراس اس درجہ حکمرانان رفاہ عام پر طاری ہو گیا تھا کہ غریب پولیس کے سپاہی شام تک وہاں اونگھتے رہے' اگرچہ ان کے افسر پتوں کی کھڑکھڑاہٹ اور ہوا کی سنسناہٹ سے بھی چونک چونک اٹھتے ہونگے !!

صوبہ متحدہ کا شہنشاہ

ایک زمانہ تھا' جب قانون محض ایک شخص کی جنبش ابرو اور حرکت زبان کا نام تھا - اور ملک اور قوموں کی قسمتیں ان ہاتھوں میں تھیں' جن کو آج شخصی حکمرانی کا پیکر جبر و ظلم کہہ کر کوسا جاتا ہے - اور ان کے وجود کو دنیا اور انسانیت کے لیے ایک لعنت الہی سمجھا جاتا ہے -

ان لوگوں کی مطلق العنانی کے قصے عجیب و غریب ہیں - ان کے حکم آناً فاناً ہوتے تھے - اور ان کے ارادے کی روک کے لیے دنیا میں کوئی قوت کارگر نہیں ہو سکتی تھی -

کہتے ہیں کہ وہ زمانہ گیا - دنیا شاد و خرم ہے کہ اب قانون کی حکومت ہے - آئین و دستور کا دور دورہ ہے - رعایا حکومت کی غلام نہیں' بلکہ ذی روح مخلوق ہے' جس کا ارادہ قابل تسلیم' جس کی خواہش مستحق سماعت' جس کے حقوق مسلم' اور جس کی آزادی بے روک ہے -

ممکن ہے کہ یہ سچ ہو مگر موجودہ حالات کی واقعیت کو تسلیم کرتے ہوئے اس کی صداقت کا اعتراف مشکل ہے - دور کے واقعات سے قطع نظر کیجیے' اور تاریخ و حوادث کی ورق گردانی کی جگہ مشاہدے سے کام لیجیے - اگر کانپور میں ایک محترم اور مقدس مذہبی عمارت بجبر گرائی جاسکتی ہے' باوجودیکہ تمام ملک متفقہ و متحدہ اس کی تقدیس پر مذہباً مصر ہے' اگر ایک نہتے مجمع کا قتل عام کیا جا سکتا ہے' باوجودیکہ اس میں آٹھ آٹھ برس کے بچے بھی شامل ہیں' اور اگر لکھنؤ کے ایک ذمہ دار جلسے کو جو قانون کے مطابق پوری ذمہ داری اور بغیر کسی راز کے علانیہ منعقد ہوتا تھا' اور ہر طرح ایک با قاعدہ اور نا قابل اعتراض مجمع تھا' بغیر کسی قانونی سبب کے چند لفظوں کے شہنشاہانہ حکم سے بند کر دیا جا سکتا ہے - تو نہیں معلوم - وہ کونسی عہد برطانیہ کی آزادی ہے' جس کی دیوی کے آگے ہمارے سروں کو شکر و امتنان کے بار عظیم سے ہر وقت سر بسجود دیکھنے کی خواہش کی جاتی ہے ؟ اور وہ کونسی قانونی اور آئینی حکومت ہے جس کی احسانمندی کے طوق سے ہمارے گلوں کو ایک لمحہ کے لیے بھی رہائی نصیب نہیں ہوتی ؟

کیا وہ یہی " آزادی " ہے جس کا جنازہ ۳ - اگست کو کانپور میں اٹھا ؟ کیا وہ یہی آئینی اور قانونی حکومت ہے' - جس کے تخت شاہنشاہی پر شہنشاہ مطلق سر جیمس میسٹن بہادر رونق افروز ہیں ؟

بعض لوگوں کی نسبت تاریخ میں افسوس کیا گیا ہے کہ انہیں جو زمانہ ملا' وہ ان کے لیے موزوں نہ تھا - اگر قدرت کے کاموں میں بھی ایسا ہوا کرتا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ

تها، آج قوتوں کا ایک عفریت مهیب هے ! وتعز من تشاء و تذل من تشاء، بیدک الخیر، انک علی کل شی قدیر ! (۳ : ۲۶)

سنه ۱۸۱۳ ع کا زمانه جرمن قوم کی حسن، بیداری کا اولین زمانه تها - یهي سال تها، جب اول اول ملک میں تحریک زندگي پیدا هوئي تهي - اس بات کو اس وقت سو برس هو چکے - اهل جرمني آجکل اس فکر میں هیں که اس سال (۱۹۱۳ میں) اپنے مبدء حیاة (۱۸۱۳ ع) کي یادگار منائي چاهیے، چنانچه اس جشن ملي کي طیاریاں بهي نهایت زور شور سے شروع کردي گئي هیں -

آه، جبکه دنیا کي قومیں اپني زندگي کي شادمانیوں میں مصروف هیں، تو هم اپني عظمت مرحوم کے ماتم سے فرصت نهیں - جبکه ملکوں اور قوموں کي ترقیات و عروج کي یاد گاریں منائي جا رهي هیں، تو همارے سامنے اپني بربادیوں کي فهرست دهري هے، اور حیران هیں که ماتم و فغاں کیلیے اپنے کس زخم کو تازه کریں ؟

اوروں کو گر کر ابهرنے کي خوشي هے، مگر همارے لیے بام عروج سے خاک مذلت پر گرنے کي دائمي حسرت هے - اوروں کے حصے میں اگر بهار کي نغمه سنجیاں آئي هیں تو کیا مضائقه ؟ خزاں کے ماتم سے همیں بهي فرصت نهیں :

> قسمت کیا هر ایک کو قسام ازل نے
> جو شخص که جس چیز کے قابل نظر آیا

وما ظلمهم الله، ولکن کانوا انفسهم یظلمون !

اگر اس جشن عیش و نشاط میں نامرادوں کي شرکت منحوس نه سمجهي جائے تو بد بخت هندوستان کي طرف سے جرمني کو پیام تهنیت قبول هو - یه مبارک باد ایک ایسے ملک کي طرف سے هے، جس نے عین اسي زمانے میں اپنا مال و متاع تاراج غفلت کیا هے، جبکه جرمني نے اپنے برباد شده کاروان اقبال کی دوباره بازیابی حاصل کي تهي !

وبلوناهم بالحسنات	اور هم نے انکو اچهي اور بري دونوں
والسیئات لعلهم یرجعون	حالتوں میں ڈالکر آزمایا که شاید
(وان فی ذلک	اب بهي اپنی غفلتوں سے باز آجائیں -
لآیات لقوم یعقلون)	اور بیشک اس انقلاب حالت میں

عبرت کی بهت سی نشانیاں هیں صاحبان عقل و فکر کیلیے "

سنه ۱۸۱۴ ع کي جرمني سے سنه ۱۹۱۳ ع کے هندوستان کي حالت ملتي جلتي هے - صرف اسقدر فرق هے که وه با این همه مصائب و تنزل حاکم تهي، اور هندوستان با این همه ادعاء اصلاح و نظام، محکوم هے - جرمني میں سنه ۱۹۱۳ ع مبدء بیداري هوا تها اور اسي تاریخ سے جرمن قوم میں زندگي کے لیے احساس عمل پیدا هوا تها - کیا مناسب نهیں که هندوستان کے لیے بهي سنه ۱۹۱۳ ع مبدء بیداري بنے ؟ تمام فرزندان ملک اس سال سے غفلت اور بے حسي کي زندگي ترک کرکے ملک کي فلاح و نجات کیلیے صرف قوي کا عهد محکم کرلیں ؟ اور قبل اس کے که رفتار سیاست ان کو قتل کرڈالے، " لسان الغیب " کي اس حکیمانه وصیت پر عمل کرنے کے لیے ملک بهر میں اعلان کردیں که :

> **خیز و در کاسهٔ زر آب طربناک انداز**
> **پیش از انے که شود کاسهٔ سر خاک انداز**
> **عاقبت منزل ما وادی خاموشان است**
> **حالیا غلغله در گنبد افلاک انداز**

هندوستان کا انتظار غیر مختتم

محافظین برطانیه کي حکومت (کنسرویٹیو گورنمنٹ) کو آئرلینڈ کے لیے اندروني آزادي (هوم رول) کا حق تسلیم کرنے سے انکار تها - بناے انکار یه بات بتائي جاتي تهي که آئرش قوم اپنے ملک پر آپ حکومت کرنے کا تجربه کهو چکي هے - جب تک یه صلاحیت پخته نهو لے، عطاے استقلال کے یه معني هونگے که ملک میں فوضویت (طوائف الملوکي) پهیل جائے اور کوئي نظام قائم نه رهے -

بعینه یهي صورت حال عرصے سے هندوستان کیلیے بهي درپیش هے -

ان دنوں مسٹر گلیڈ اسٹون انگلستان کي وزارت سے مستعفي هوچکے تهے - انهوں نے ایک مشهور تقریر میں اس ایراد کو رد کیا تها جس کا ایک فقره اب تک ضرب المثل هے - انهوں نے کها :

" مچهلي کے بچے پاني میں نه رهینگے تو انهیں تیرنا کیوں کر آئیگا ؟ تم اس خوف سے که ابهي یه بچے هیں کهیں دریا میں ڈوب نه جائیں، ان کو خشکي پر رکهوگے اور سمجهوگے که بڑے هونے پر شناوري کي طاقت آجائگي تو پهر دریا میں ڈالدینگے، لیکن اگر ایسا کیا گیا تو یاد رکهو که غریب بچے مر جائیگے مگر ان میں تیرنے کي طاقت کبهي نه آئیگي - انهیں ابتدا هي سے پاني میں چهوڑ دو - وه خود تیرنا سیکهه لینگے "

واشنگٹن نے جب امریکه کو آزاد کرانے کي ٹهاني تهي تو اس پر بهي یهي اعتراض کیا گیا تها که امریکن قوم آزاد بهي هوگئي تو کیا هوا ؟ جب ملک میں تعلیم و تهذیب هي نهیں هے تو یه آزادي سنبهالي کیونکر جائیگي ؟

واشنگٹن نے جن الفاظ میں اس کا جواب دیا تها، موجوده رئیس الجمهور (پریسیڈنٹ) امریکه ولسن نے بهي اپني تقریر میں انهیں فقرات کا اعاده کیا هے :

" هر ایک قوم میں اپنے ملک پر حکومت کرنے کے فطري مواهب موجود هوتے هیں - ضرورت صرف ان سے کام لینے اور ان کو نمایاں کرنے کي هے - ذهني ترقي بے شبهه مقدم هے، لیکن کیا آج تک کسي قوم کے دماغ محکومیت کے عالم میں بهي تعلیم و تهذیب سے آراسته هوے هیں ؟ تم تعلیم پر زور دیتے هو مگر نا دانو ! حقیقي اور صحیح تعلیم کیلیے بهي اپني حکومت کي ضرورت هے "

سوال یه هے که ان حالات میں هندوستان کو کیا کرنا چاهیے ؟ رفاه عامه کے لیے نظام حکومت میں تبدیلي اور اندروني آزادي کي کوشش مقدم هے یا تعلیم و تربیت کي ؟

لوگ کهتے هیں که ابهي صرف انتظار هي کرنا چاهیے - جب تمام هندوستان صحیح معنوں میں تعلیم یافته هو جائیگا تو اپني حکومت کي کوشش بهي کر دیکهینگے ؟ اتنے دنوں تک عدالتیں اگر منشاے قانون پر عمل نهیں کرتیں، حکام کو مساوات کا حق تسلیم کرنے سے انکار هے، قانون ساز مجلسوں میں رعایا کي رائے مغلوب هے، سرکاري رائے کي اغلبیت جب چاهتي هے ملک کے لیے اذیت رساں قانون وضع کردیتي هے، حکام جس طرح چاهتے هیں هندوستانیوں کے مقابله میں قانون کا مفهوم بدل دیتے هیں، مساجد گرائي جا سکتي هیں اور انسانوں کو بے دریغ قتل کیا جا سکتا هے، تو با این همه کوئي مضائقه نهیں - هم کو صرف تعلیم هي میں مصروف، اور صرف وقت آئیهٔ مجهول هي کا انتظار کرنا چاهیے ! !

لیکن یاد رهے که لا ینظرون الا صیحة واحدة فاذا هم خامدون !

اسئلة واجوبتها

قران کریم اور اصطلاح لفظ کفار

کفار سے مقصود کون لوگ هیں ؟

(جناب مولوی احمد حسین صاحب از گجرات)

حضرت مولانا ! السلام علیکم - جناب اپنی تحریر و تقریر کے ذریعہ آج عالم اسلامی کی جو خدمت عظیم انجام دے رهے هیں اسکا شکریہ ادا کرنا هم لوگوں کی طاقت سے باهر هے - الهلال نے تنہا اس ڈیڑه سال کے اندر جو لٹریچر فراهم کر دیا هے ' وہ گذشتہ پوری نصف صدی میں پوری قوم بھی نہ کرسکی - جناب نے ایک هی وقت میں اور ایک هی رسالہ کے اندر پالٹیکس ' مذهب ' علوم ' لٹریچر ' اصلاح ' تجدید و احیاء ملت ' غرضکہ هر صیغہ میں اعلی سے اعلی اور بہتر سے بہتر مواد فراهم کر دیا هے - آپکی تحریر مبارک کی ایک سطر بھی ایسی نہیں هوتی جو حرز جاں بنا کر محفوظ رکھنے کے قابل نہو - مجھے تو ابتدا سے اسی پر حیرانی هے کہ ایک هفتہ کے اندر صدها کاموں کے ساتھہ اسقدر مہلت آپ کو کیونکر مل جاتی هے کہ بیس صفحوں کا ایسا رسالہ مرتب هو جاتا هے ؟ اور اسپر طرہ یہ کہ البصائر کا بھی آپنے اعلان کر دیا هے !

علی الخصوص قران کریم کے متعلق جو کچھہ جناب کے قلم سے نکلتا هے ' اور پھر جس طرح هر پہلو اور هر موضوع بحث میں آپ اس سے مدد لیتے هیں ' اور جیسی نظر اسکی هر آیت اور هر لفظ پر جناب نے کی هے ' اسکو تو سوائے فیض ربانی اور موهبت الهی کے نہیں سمجھتا کہ کیا قرار دوں ؟ امر بالمعروف ' عید اضحی ' فاتحۂ سال گذشتہ ' مسئلۂ سود ' اور اور بہت سے مضامین جو شائع هوے هیں ' خدا را ان سب کو جمع کرکے ایک رسالہ کی صورت میں بھی شائع کر دیجیے - آجتک قران مجید کے یہ معارف و مطالب کسی کے قلم سے نہ نکلے - قران هم روز پڑھتے هیں اور تفسیروں کا بھی مطالعہ کرتے هیں مگر حق یہ هے نہ یہ انداز بحث اور یہ طریق تفسیر بتایا هے اور هر مسلمان کو چاهیے کہ اسکو پورے غور و فکر سے پڑھے اور اپنے پاس رکھے -

پچھلے هفتے " کشف ساق " کے متعلق جو مضمون شائع هوا هے اور جسکی سرخی " وقت ست کہ وقت برسر آید " هے ' اسکو خاکسار نے نہایت دلچسپی اور شغف تمام سے پڑھا - البتہ ایک امر کے متعلق مجکو خدشہ هے - نہایت ممنون هونگا اگر چند سطور لکھکر تشریح فرما دیں -

مضمون کے دوسرے نمبر میں جہاں آیات کے نتائج پر نظر ڈالی هے ' وهاں جا بجا " کفار " کا لفظ آیا هے اور جس حالت میں کہ وہ تخلف عہد کریں ' انکی عدم اطاعت پر زور دیا هے - دریافت طلب امر یہ هے کہ " کفار " سے مراد کون لوگ هیں ؟

نیز ان آیات میں جن لوگوں کی طرف اشارہ کیا گیا هے اور جس وقت کی خبر دی گئی هے وہ بھی ابھی صاف نہیں هوا اور تشریح مزید کی ضرورت باقی هے -

میں نہایت ممنون هوں اگر اس عریضہ کو بجنسہ الهلال کے کسی گوشے میں جگہ دیکر مجھے سرفراز فرمائیں - اور ساتھہ هی جواب بھی مرحمت فرمادیں - گو میری تحریر اس قابل نہو ' تاهم جناب کو میرے دل پر نظر رکھنی چاهیے ' جو سچی محبت و عقیدت کی وجہ سے ضرور مستحق توجہ هے -

الهــلال

جناب کے اصرار سے مجبور هو کر والا نامہ بجنسہ درج کردیا گیا ' ورنہ جناب کو معلوم هے کہ فقیر اس قسم کی تحریرات کے اندراج سے عموماً معذرت خواہ هوتا هے - آپ حضرات اپنی بزرگی اور حسن ظن کریمانہ سے اظہار لطف و نوازش فرماتے هیں ' مگر یقین فرمائیے کہ اس سے ایک طرف تو میری شرمندگی بڑھتی هے ' کہ اپنی قدر و قیمت سے واقف ' اور اپنی نارسائیوں اور کوتاهیوں کو دیکھہ رها هوں - دوسری طرف ڈرنے لگتا هوں کہ کہیں ایسی صداؤں کی اشاعت میرے نفس شریر کو مدح و ستایش کا خوگر اور طالب نہ بنا دے کہ نفس انسانی کیلیے اس غذاے مہلک سے بڑھکر اور کوئی شے لذیذ نہیں - اسکے دسائس مخفی ' اور اسکا فتنہ سخت و شدید هے ' اور فتنہ گو خوابیدہ هو مگر یہی صدائیں تو هیں جو اسے بیدار کرنے والی هیں !

سلف صالح نے اپنی خدمات کا نمونہ همارے سامنے رکھدیا هے - اپنی هستی هی کیا هے کہ خدمت کا نام لیں اور امۃ مرحومہ کی شکر گذاری کو اپنی طرف منسوب کریں ؟ خدمت ملت کی شرطیں بڑی کٹھن هیں ' اور اصلی منزلیں تو دور هی هیں - سب سے بہتر یہ هے کہ هم ایک دوسرے کیلیے دعا مانگیں کہ اس شرف عظیم و عزت جلیل کا ایک ادنی درجہ هی همیں نصیب هو جاے !

معافی خواہ هوں کہ جناب کے ارشاد کی پوری تعمیل سے مقصر رها اور تمہید کا کچھہ حصہ اشاعت سے رهگیا - الهلال کے صفحات قوم کیلیے هیں - مدحت اشخاص کیلیے نہیں هوسکتے -

" کفار "

قران کریم کے متعلق صدها مباحث ایسے هیں ' جن پر ارباب علم کیلیے بہت کچھہ غور و تدبر ابھی باقی هے - ازانجملہ ایک مبحث اهم " کشف ساق " کے مفہوم و مقصود کا بھی هے ' جسکا ذکر متعدد آیات میں کیا گیا هے - اس مضمون میں بعض مستفسرین کی تحریک سے کوشش کی گئی تھی کہ ان آیات کی تفسیر اسلوب و تحقیق جدید کے ساتھہ کی جاے - مگر در اصل وہ مضمون ابھی ناتمام هے اور متعدد مباحث بیان میں آنے سے رهگئے هیں -

مثلاً ان آیات کا محمل اصلی ' کہ اسکے متعلق نہایت اهم مباحث هیں - ان تمام آیات میں خدا تعالی نے ان لوگوں کے ارادوں اور کاموں کی نامرادیوں کی خبر دی هے ' جو دین الهی کی بغض و عداوت میں مسلمانوں کو مٹانے کی کوشش کرتے تھے یا کوشش کرینگے - اور پھر ان لوگوں کے وہ تمام خصائل رذیلہ ایک ایک کرکے بیان کیے هیں ' جسکی مضمون مذکور کے دوسرے نمبر میں دفعہ وار تشریح کی گئی هے ' اور جسمیں تخلف عہد و میثاق کی خصلت پر علی الخصوص زور دیا گیا هے -

آیات کریمہ کا مورد

آغاز عہد نبوت میں معاندین اسلام نے مسلمانوں پر جو ظلم و ستم کیے ' انکی تباهی و بربادی کی جیسی کچھہ تدبیریں کیں ' دین الهی کی تحقیر و اهانت میں جس شوخی و بے باکی سے کوشاں رهے ' اور پھر جس طرح اپنے تمام عہدوں کو توڑا ' هر وعدے کی خلاف ورزی کی ' اپنے زیر دست مسلمانوں کو سخت سے سخت ایذائیں دیں ' اور باوجود اللہ کے بار بار مہلت دینے اور طرح طرح کی آیات بینہ و قاهرہ کے دکھلانے کے ' وہ اپنی شیطنت و طغیان سے باز نہ آے ' ان تمام امور کی طرف ان آیات میں مفصل اشارات کیے گئے هیں -

یہ زمانہ مسلمانوں کی غربت و بیکسی اور محکومی و زیردستی کا تھا - خدا نے انکو روکا کہ وہ اپنی غربت کی وجہ سے دل شکستہ

سرجمیس مسٹن کی حالت ضرور قابل ہمدردی ہے - اُن کے شاهنشاهانه امنگوں اور مطلق العنانه ولولوں کو دیکھه کر هر شخص افسوس کرے گا که ان کے ظہور میں کارکنان قضاؤ قدر نے یقینا بہت دیر کی - بہتر تھا اگر ان کو قرون مظلمه کي حکمرانی کا دور نصیب هوتا - تاکه ایک طرف تو اُس " مذهبی جنون " کے کرشمے بھی پوری طرح نظر آجاتے' جس کي نسبت ان کا دعوای ہے که ۳ - اگست کو انہوں نے کانپور میں دیکھا - اور ساتھه هی عالم انسانیت پر حکمرانی و مطلق العنانی کا بھی اصلی ازر کامل موقعه مل جاتا - پھر سب سے زیادہ یه که " الہلال " کی خلش بھی مخل فرمانروائی نہوتی - اگر یه نہوتا توکم ازکم انہیں تاتار کا دارالخلافه تو نصیب هوتا - افسوس که قدرت نے ان کے ساتھه انصاف نہیں کیا !

الہــــلال

سچ یه ہے که هر حکومت پر مصائب و مشکلات کے دور آیا کرتے هیں' اور هر خیر خواه حکومت برطانیه کو رونا چاهیے که سرجمیس مسٹن کے هاتھوں وه دوران کي حکومت پر طاری هوگیا - کوئی غلطی اس غلطی سے زیاده سخت اور خطرناک نہیں هو سکتی ' جس ایک غلطی کی وجه سے هزاروں غلطیوں کا دروازه کھل جاے ' اور ایک ٹھوکر ایسی لگے که اس کے بعد چلنے والے کو اٹھنا عیب هی نه هو -

ایسی هی غلطی تھی' جو مسٹر ٹائلر نے کی اور اُسکي حمایت پر سرجمیس میسٹن اٹھه کھڑے هوے - اب یه غلطی بغیر صدها غلطیوں کو اپنے دامن میں لیے سرجمیس مسٹن کو نه چھوڑے گی - انہوں نے بھی غلطیوں کے دیوتا کے آگے سر اطاعت خم کردیا ہے ' اور جدھر وہ لے جانا چاهتا ہے' خاموشی کے ساتھه جا رہے هیں - ایک پوری قوم ' ایک پوری جماعت' چیخ رهی ہے که مسجد کا متنازعه فیه حصه مسجد میں داخل ہے اور یه ایک همارا مذهبی مسئله ہے جس کو هم نے سمجهه لیا ہے ' مگر باایں همه وه کہے جا رہے هیں که نہیں' تمہارے مذهب کا فیصله کرنیوالا میں خود هوں حد که تم بدبخت !

ایک معزز ترین اخبار کا ایڈیٹر کانپور جاتا ہے - اور به حیثیت اخبار کے ایڈیٹر هونے کے زخمیوں اور قیدیوں کو دیکھنا چاهتا ہے - لیکن اس سے کہا جاتا ہے که اس کا کانپور میں قیام بھی گوارا نہیں اور جب سبب پوچھا جاتا ہے تو کوئی وجه نہیں بتلائی جاتی - " الہلال " میں مسئله مسجد کے متعلق صرف دو مضمون نکلے هیں - ایک انہدام سے پہلے اور ایک بعد - یقیناً دونوں میں مسجد کے احترام دینی کو هر مسلمان کا فرض اور اس کے لیے انتہائی سعی و مجاهده کو ضروری بتلایا گیا ہے ' لیکن اگر ایسا بتلانا هی بغاوت انگیزی میں داخل ہے ' تو سرجیمس مسٹن کو اعلان کر دینا چاهیے که خود اسلام هی ایک بغاوت انگیز مذهب ہے اور دینا میں صرف ایڈیٹر " الہلال " هی نہیں ' بلکه چالیس کرور مجرمین بغاوت موجود هیں - وه کس کس پر برهم هوں گے ؟

پھر وه کونسا بغاوت و فساد کا منتر تھا جو ایڈیٹر " الہلال " جیل خانے کے اندر پھونک دیتے' اور چند قیدی یکایک ایک عظیم الشان مسلح فوج بن جاتے اور پھر مسٹر ٹائیلر کے بنگله کا محاصره کرلیتے ؟

لکھنؤ میں ایڈیٹر " الهـــلال " کا قیام کوئی راز نه تھا ' کانپور کے مقدمات کي اعانت اور حالات کي تحقیق ان کا ایک کھلا مقصد تھا - جلسه ذمه دار اشخاص کے دستخط سے هوا تھا ' اور اس کا مقصد سوا چنده جمع کرنے کے کچھه نه تھا - آج برسوں سے ایڈیٹر " الهـــلال " صدها تقریریں کرچکے هیں - کلکته میں ایک ایک لاکھه آدمیوں کے مجمع میں انہوں نے تقریر کی ہے اور اسی واقعه کے متعلق ایک دن پہلے دهلی میں تقریر کرچکے تھے - پھر آج تک کوئی بلوه ' کوئی هنگامه ' کوئی بغاوت ' کوئی بد امنی وقوع میں آئی که لکھنؤ کے ایک ذمه دار مجمع میں پیدا هو جاتی ؟ کیا یه پبلک کي ایک نا قابل برداشت توهین نہیں ہے ؟ اور کیا اس سے بڑھ کر بھی کسی قوم اور جماعت کے معزز ارکان کي نیتوں اور مقاصد پر حمله هوسکتا ہے ؟ اگر واقعی لکھنؤ کے مجمع سے فساد کا اندیشه تھا' تو وه " عظیم الشان حکمران قوم " کس لیے ہے جو ایک صدی سے یہاں حکومت کر رهی ہے ؟ پولیس کا فرض تھا که وه دفع فساد کا پورا انتظام کر دیتی اور جتنی زیاده سے زیاده اپنی تعداد مجمع کے اندر چھپا سکتی' چھپا دیتی - لیکن ایک با قاعده جلسے کو عین اجلاس کے وقت روک دینا قانون اور حریت عامه کی صریح توهین ہے -

نتــائــج

تاهم وقت اور حالات کے ممنون هیں که جو کچھه هوتا ہے ' اس میں همارے لیے فوائد اور نتائج کا کافی ذخیره هوتا ہے - اگر لکھنؤ میں جلسه منعقد هوتا تو بھی مفید تھا ' اور اب جو روک دیا گیا تو اس سے زیاده مفید ہے - برسوں کي سعی و کوشش اور بڑے بڑے مجمعوں کي پُرجوش تقریروں سے زیاده ایک لمحے کي سختی دلوں کے لیے مؤثر هوتی ہے - جلسے میں لوگ مصیبت زدگان کانپور کے لیے چنده دیتے ' مگر جب اُنہوں نے سنا که جلسه جبراً روک دیا گیا تو انہوں نے چنده سے بھی زیاده ایک قیمتی شے انہیں دے دی -

حق کو جتنا دباؤ گے اتنا هی زیاده اُبھرے گا ' اور یه گیند جتنی سختی کے ساتھه پھینکا جا لگا اتنی هی تیزی کے ساتھه اچھلے گا - آگ اگر بھڑکی ہے تو اس کے لیے پانی کي ضرورت ہے ' مگر افسوس که سرجیمس مسٹن تیل چھڑک رہے هیں - لکھنؤ کے جلسے پر حکومت چل سکتی تھی اس لیے بند کردیا گیا ' لیکن شاید اُن کروڑها دلوں پر حکومت کام نہیں کرسکتی جو اس کا اثر همیشه کے لیے اپنے ساتھه لے گئے - زبان نه رک سکتی ہے اور نه قلم چپ هوسکتا ہے - سرجیمس میسٹن کس کس جلسے کو بند کریں گے ' اور کس کس کے قلم سے هراساں هوں گے ؟ یه ایک نہایت افسوس ناک تجربه ہے جو پچھلے کرچکے هیں ' اور مبارک هو سرجمیس میسٹن کو' جو آگ سے کھیلنے کے لیے تیار هوئے هیں !!

عــام خـيـال

عام لوگوں نے اس واقعه کو کس نظر سے دیکھا ؟

سب سے پہلے تو انہیں اس کا افسوس ہے که سید وزیر حسن صاحب نے اس حکم کي ترجمانی کي عزت اپنے سر کیوں لی ؟ اگر یه حکم دینا هی تھا تو مجسٹریٹ صاحب بہادر خود لوگوں کو دے دیتے - حکم سنانے کے لیے حلق اور زبان کي ضرورت تھی اور یه سید وزیر حسن صاحب کي طرح سٹی مجسٹریٹ کے پاس بھی موجود تھی -

پھر ان کا عام خیال یه ہے که سرجمیس میسٹن اس طرح کي کارروائیوں کے ذریعه مقدمات کي اعانت سے مسلمانوں کو باز رکھنا چاهتے هیں' اور مقصود یه ہے که کافی طور پر چنده جمع نه هوسکے - کیونکه یه ظاهر ہے که روپیه کي فراهمی هی سے مقدمات کي پیروی هو سکتی ہے اور مقدمات کے چلنے هی سے واقعه مسجد کے اسرار و خفایا کھل سکتے هیں -

(مراسله نگار " زمیندار " لاهور)

فکاهات

(۱)

آپ ظالم نہیں زنہار ، پہ هم هیں مظلوم !!

هم غریبون کو نہ چلے تھا ، نہ اب هے انکار * کہ هر اک شہر میں هے آپ کے انصاف کی دهوم
یہ دهی تسلیم هے هم کو ، کہ یہ جو کچھ کہ هوا * اس میں ملحوظ رهے عدل کے آداب و رسوم
آپ قانون کی حد سے نہ بڑهے اک سر مو * فیر کا حکم دیا آپ نے جب بھر هجوم

* * *

یہ حقیقت بھی مگر قابل انکار نہیں * کہ بہ یک چشم زدن موت کو تھا اذن عموم
گولیاں کھا کے جو گرتے تھے جوانان حسین * سب یہ کہتے تھے : قیامت هے کہ جھڑتے هیں نجوم
گولیوں کے تھے نشان ممبر و محراب پہ بھی * بسکہ درکار هیں مسجد کے لیے نقش و رسوم
جا بجا خون سے مسجد هے نگارین اب تک * یہ وہ صنعت هے کہ تا حشر نہ هوگی معدوم !
پا بہ زنجیر تھے مجرم بھی ، تماشائی بھی ، * اور پولیس کو یہ تھا عذر ، کہ هم هیں محکوم !

واقعہ یہ هے غرض ، کوئی نہ مانے ، نہ سہی ،
" آپ ظالم نہیں زنہار ، پہ هم هیں مظلوم "

(۲)

" وضو خانہ "

گفتی کہ " وضو خانہ " بہ تعظیم نیرزد
زان روے کہ آن خانہ نہ مسجد ، نہ کنشت ست
ما بندۂ فرمان تو هستیم ولیکن :
" معشوق من آنست ، کہ نزدیک تو زشت ست " ! !

(۳)

بمبئی کی وفادار انجمن

ایک دن تھا کہ وفا داری مسلم کی متاع * هر جگہ عام تھی اور نرخ میں ارزانی بھی
دفعۃ هو گئی هنگامۂ بلقان میں گم * قوم کو سخت مصیبت تھی پریشانی بھی
هات آنے کا تو کیا ذکر پتہ تک بھی نہ تھا * ڈھونڈھنے والوں نے گو خاک بہت چھانی بھی

* * * *

هو مبارک تجھے اے بمبئی اے ناز دکن ! * کہ ترے تاج میں هے طرۂ سلطانی بھی
تیرے بازار میں وہ یوسف گم گشتہ ملا * جسکا مشتاق تھا خود یوسف کنعانی بھی
یہ الگ بات هے اندھوں کو نہ آے وہ نظر * گو اسی زمرہ میں هے (یوسف ثوبانی) بھی

(وصاف)

هوکر مایوس نه هو بیٹھیں ' اور معاندین حق و صداقت سے ذرا بھی نه ڈریں - بعض ضعفاء ملت تھے جنکے اعزا و اقارب مکۂ معظمه میں تھے - وہ ڈرتے تھے که قریش اِنکی دشمنی کا اُنسے بدله نه لیں - بعض لوگوں کے عزیز و قریب حالت کفر میں تھے ' اور یه اُنسے عزیزانه نامۂ و پیام رکھتے تھے ' اور اس طرح دشمنوں کو انکے ذریعه حریف کے ارادوں اور حالتوں کی خبر مل جاتی تھی - (سورۂ ممتحنه) اور (عمران) میں ایسے لوگوں کو اس سے سختی کے ساتھه روکا ہے اور اِن آیات میں بھی اس طرح کی کارروائیوں سے باز رهنے پر زور دیا ہے - کیونکه جن لوگوں کو الله ' اسکے رسول ' اسکے مومنوں ' اور حق و صداقت کی محبت و متابعت کا دعوا ہے ' انھیں سزاوار نہیں که اسلام کے اُن دشمنوں سے تعلقات رکھیں اور انکی اطاعت و پیروی کریں ' جنھوں نے پیروان اسلام کو گھر سے نکالا ہو ' انکے چین اور آرام میں خلل ڈالا ہو ' وعدے توڑے ہوں ' عہد و پیماں کا پاس نه کیا ہو ' اور دین الہی کے ساتھه علانیه تمسخر و استہزا کرتے ہوں - پس کہا که جو ظالموں کا ساتھه دیگا ' اسکا شمار بھی ظالموں کے ساتھه ہوگا -

کشف ساق

اسکے بعد پھر مومنین مخلصین کی تسکین و طمانیۃ کیلیے حق کی فتح اور باطل کے خسران کی جا بجا خبر دی ' اور ایک خاص فیصله کن وقت کی طرف اشارہ کیا جو بہت جلد آنے والا ہے ' اور جو زیردستوں کو بالا دست ' محکوموں کو حاکم ' مفتوحوں کو فاتح ' ماتم گزاروں کو عیش فرما ' اور خاک مذلت پر لوٹنے والوں کو عرش جلال و عظمت پر متمکن کر دیگا !!

یہی دن ہوگا ' جبکه شدت و کرب کی پنڈلی برهنه ہو جائیگی - سختی و عذاب کا چہرہ بے نقاب ہو جائیگا ' ظالموں کو سرافگندگی کی دعوت دی جائیگی لیکن یه انکی طاقت سے باہر ہوگا :

یوم یکشف عن ساق و یدعون الی السجود فلا یستطیعون - خاشعۃ ابصارهم ترهقهم ذلۃ ' و قد کانوا یدعون الی السجود و هم سالمون !

اُس وقت انکی آنکھیں ذلت و شرمندگی سے جھکی ہونگی - چہرے ذلت و نکبت سے مسخ ہونگے - یه وہی مغرور کفر و عدوان تھے که انھیں الله اور اسکے احکام کے آگے جھکنے کی دعوت دی جاتی تھی اور یه اچھے خاصے صحیح و سالم تھے مگر شیطان کی ڈالی ہوئی باگ اتنی سخت تھی ' که انکے سروں کو جھکنے کی اجازت نہیں دیتی تھی !

معجزۂ قرانی

یه پیشین گوئیاں ایک ایسے عہد غربت میں کی گئی تھیں ' جبکه مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ تھا ' اور فتح و کامرانی ایک طرف ' انکو کسی گوشے میں چین سے بیٹھنے کی بھی مہلت نه تھی -

مگر نصرۃ الہی کے معجزات ایسے ہی حالتوں میں عقول و اذہان انسانیه کو دعوت عجز و اعتراف دیاکرتے ہیں - تا قدرتوں کی فرماں روائی کا اعلان ' اور قوۃ الہیه کے جلال و جبروت کا اظہار ہو - یه ایک وعدۂ الہی تھا جو کمال بے سرو سامانی کے عالم میں کیا گیا تھا ' لیکن : و کان وعداً مفعولا - تھوڑے ہی دنوں تک دنیا کو منتظر رهنا پڑا - یکایک واقعات و حوادث کا صفحه اُلٹا ' اسلام کی غربت اولی کا دور ختم ہوا ' ملائکۂ فتح و نصرت کے نزول سے خدا کی زمین بھر گئی ' اور هجرۃ نبوی علی صاحبها الصلوۃ والسلام کے ... سال (فتح مکه) کا معرکه پیش آیا - یہی وہ فیصله کن دن تھا ' جسکی اِن آیات میں خبر دی گئی تھی ' اور یہی وقت موعود تھا ' جبکه " کشف ساق " کی حقیقت بے نقاب ہونے والی تھی - خدا کا تخت بچھا ' کفر کی فوج کو ہزیمت ہوئی - محکوم حاکم ' مفتوح فاتح ' زیردست بالا دست ' مطیع مطاع ' ضعیف زور آور ' اور پرستاران اصنام و طواغیت کی جگه عباد الله المخلصین کا دور خلافۃ و فتح مندی شروع ہوا : فسبحان الذی اذا اراد شیأ ان یقول له کن ' فیکون !!

پس فی الحقیقت اِن آیات میں جو خصائص خبیثه و رذیله و خصائل ردیه و رذیله بیان کیے گئے ہیں ' وہ اپنے مورد اول کے اعتبار سے مشرکین مکه کے متعلق ہیں ' اور اُن میں انقلاب حالت کی جو خبر دی گئی ہے ' وہ ایک پیشین گوئی تھی ' جس کا ظہور جنگ بدر ہی سے شروع ہوگیا تھا - پھر فتح مکه کے بعد اعلان ہوا ' اور اسکے بعد اسلام کے ظہور عام ' خلافۃ اسلامیه کے قیام ' فتح ممالک و بلدان ' و خسائر اهل کفر و طغیان سے روز بروز زیادہ متحقق و متیقن ہوتا گیا ' اور انشاء الله تا قیام قیامت اسکے اعجاز و خوارق ظاہر ہی ہوتے رہیں گے -

خصائص مخصوصۂ کلام الله میں سے ایک ممتاز خصوصیت یه ہے که اسکے اکثر بیانات و تنزیلات گو خاص مواقع و حالات سے متعلق ہیں ' لیکن انکا انطباق اصولاً ہر زمانے میں ہوتا رہا ہے - پس اِن آیات میں بھی جو امور بیان کیے گئے ہیں ' گو وہ کفار مکه اور فتح بلدامین کے متعلق تھے ' مگر انکی صداقت آج بھی ویسی ہی ہے ' جیسی ابسے تیرہ سو برس پہلے تھی -

تحقیق اطلاق لفظ کفار

رہا آپ کا یه سوال که " کفار سے مراد وهاں کون لوگ ہیں ؟ " تو یه تمام تفصیل بھی اسی لیے تھی تاکہ مطالب بالکل واضح و بین ہو جائیں - کفار سے وهاں مراد خاصکر مشرکین مکه ہیں - انہی سے اسلام کا مقابله تھا - انھیں کے مظالم کا یوم الحساب آنے والا تھا ' اور انھیں کے مواعید و مواثیق مکذوبه تھے ' جنکا بار بار ظہور ہوا تھا ' اور ضرور تھا که انکے نتائج سے وہ دوچار ہوں - اور پھر انکے علاوہ اسلام و مسلمین کے ساتھه یه سلوک اور جس گروہ کا ہوگا ' انشاء الله وہ اس وعید الہی کا مستحق ہوگا -

اهل کتاب اور کفار

قران کریم کا مطالعه کیجیے تو باول نظر واضح ہو جائیگا که اس نے اس بارے میں خاص اصطلاحات مقرر کر دی ہیں اور ہر جگه انھیں کو استعمال کیا ہے - قرآن کریم کی اصطلاح میں " کفار " کے لفظ سے عموماً مشرکین مکه مراد ہوتے ہیں - یہود و نصارا کیلیے اُس نے " اهل کتاب " کی اصطلاح قرار دی ہے ' اور یه اسکی ایک رعایت خاص ہے جسکے ذریعه اُس نے عیسائیوں اور یہودیوں کو عام مشرکین کے مقابلے میں امتیاز بخشا -

تمام قرآن کریم کا مطالعه کر جایئے ہر جگهه یہود و نصارا کو " اهل کتاب " اور عام طور پر مشرکین و عبدۃ الاصنام کو " کفار " کے لفظ سے مخاطب پائیگا - یه ضرور ہے که قران کریم نے الوہیت مسیح کے اعتقاد ' حضرت مریم کی پرستش ' اور قتل انبیاء و مرسلین کو صریح طور پر کفر کہا ہے ' لیکن ظاہر ہے که اس سے بڑھکر اور کیا کفر ہوسکتا ہے اور شرک کے معنی صرف بتوں کے پوجنے ہی کے نہیں ہیں بلکه انسانوں کی پرستش بھی اسمیں داخل ہے -

لقد کفر الذین قالوا ان الله هو المسیح ابن مریم (۵ : ۷۶)	بیشک ' جن لوگوں نے کہا که خدا نے مسیح ابن مریم کی صورت میں ظہور کیا ' انھوں نے صریح کفر کیا -

پھر اسکے بعد کہا : لقد کفر الذین قالوا ان الله ثالث ثلاثه - اور اس طرح اقانیم ثلاثه کے اعتقاد کو کفر قرار دیا -

ان تمام مواقع میں انکے اعتقادات کو کفر قرار دیا ہے ' تاهم خود انکو " کفار " کے لقب سے ملقب نہیں کیا گیا -

مسیحا کا موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیر پا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوری کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے

پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر وہولسیل ڈپو

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[۳۶]

خضاب سیہ تاب

ہمارا دعویٰ ہے کہ جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد ہوے ہیں، ان سب سے خضاب سیہ تاب بڑھکر نہ نکلے تو جو جرمانہ ہم پر کیا جاویگا ہم قبول کرینگے - دوسرے خضابوں سے بال بھورے یا سرخی مائل ہوتے ہیں - خضاب سیہ تاب بالوں کو سیاہ بھونرا کردیتا ہے - دوسرے خضاب مقدار میں کم ہوتے ہیں - خضاب سیہ تاب اسی قیمت میں اسقدر دیا جاتا ہے کہ عرصہ دراز تک چل سکتا ہے - دوسرے خضابوں کی بو ناگوار ہوتی ہے - خضاب سیہ تاب میں دلپسند خوشبو ہے - دوسرے خضابوں کی اکثر دو شیشیاں دیکھنے میں آتی ہیں، اور دونوں میں سے دو مرتبہ لگانا پڑتا ہے - خضاب سیہ تاب کی ایک شیشی ہوگی، اور صرف ایک مرتبہ لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پھیکا پڑجاتا ہے، اور قیام کم کرتا ہے - خضاب سیہ تاب کا رنگ ہر روز بڑھتا جاتا ہے، اور دو چند قیام کرتا ہے - بلکہ پھیکا پڑتا ہی نہیں - کھونٹیاں بھی زیادہ دنوں میں ظاہر ہوتی ہیں - دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت ہوجاتے ہیں - خضاب سیہ تاب سے بال نرم اور گنجان ہوجاتے ہیں - بعد استعمال انصاف آپ سے خود کہلائیگا کہ اسوقت تک ایسا خضاب نہیں ایجاد ہوا - یہ خضاب بطور تیل کے برش یا کسی اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا ہے - نہ باندھنے کی ضرورت نہ دھولینے کی حاجت - لگانے کے بعد بال خشک ہوے کہ رنگ آیا - قیمت فی شیشی ایک روپیہ زیادہ کے خریداروں سے رعایت ہوگی - محصول ڈاک بذمہ خریدار - ملنے کا پتہ :

کارخانہ خضاب سیہ تاب کٹرہ دل سنگھ - امرتسر

[۲۰]

ریویو اف ریلیجنز - یا مذاہب عالم پر نظر

اردو میں ہندوستان اور انگریزی میں یورپ امریکہ و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذہب اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبی علیہ السلام کی پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دنداں شکن جواب دینے والا یہی ایک پرچہ ہے جس کو مہذب دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجھا ہے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رایوں کا اقتباس حسب ذیل ہے :-

البیان لکھنؤ - ریویو آف ریلیجنز ہی ایک پرچہ ہے جس کو خالص اخلاقی پرچہ کہنا صحیح ہے - عربی میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچے کسی زبان میں شایع نہیں ہوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا ہوا ہے - ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے متعلق جو جاہل عیسائی الزام لگایا کرتے ہیں - ان کی تردید میں نہایت ہی فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے - جس سے عمدہ مضمون آج تک ہماری نظر سے نہیں گذرا -

مسٹر ووب صاحب امریکہ - میں یقین کرتا ہوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذہبی خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت ہوگی - اور یہی رسالہ ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعہ ہوگا - جو جہالت سے سچائی کی راہ میں ڈالی گئی ہیں -

ریویو آف ریویو - لنڈن - مغربی ممالک کے باشندوں کو جو مذہب اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے مضمون سے دلچسپی رکھتے ہیں چاہیے کہ ریویو آف ریلیجنز و خریدیں -

وطن لاہور - یہ رسالہ بڑے پایہ کا ہے - اس کی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی ہی فلسفیانہ اور عمیق ہوتی ہے - جیسی کہ اس زمانہ میں درکار ہے سالانہ قیمت انگریزی پرچہ ۳ روپیہ - اردو پرچہ ۲ روپیہ - نمونہ کی قیمت انگریزی ۳ آنہ اردو ۲ آنہ - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آنی چاہئیں ٭

تاریخ حیات اسلامیہ

مسلمانان ہند کا ایک ورق

شہدہ کانپور اعلی للہ مقامہم!

جناب ضیا الدین احمد صاحب طالبعلم قصبہ بنت ضلع مظفر نگر-

اسجگہ عید گاہ میں چندہ کانپور کی تحریک کیگئی - غریب مسلمانوں نے حرارت دینی سے کام لیکر اپنی بساط سے بڑھکر کام کیا اور چند منٹوں میں ۴۱ - ۹ جمع ہوگیا - ازراہ کرم ان سطور کو اپنے اخبار میں جگہ دیجئے - رقم عنقریب روانہ کردیجائیگی -

(جناب معین الدین احمد صاحب قدوائی ندوی -)

چونکہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا اس لئے پہلے جو کچھہ مجھہ حقیر سے اسلام کی خدمت ہوسکی حتی الوسع ناچیز اور ذلیل رقموں سے کی ' اور لوگوں سے کہہ سنکر جو کچھہ بھی ممکن ہوسکا آپ کے خدمت میں ارسال کیا -

اب پھر اپنی بے خانماں ماؤں اور بہنوں کیلئے اپنی جیب خاص سے بچابچاکر اس حقیر رقم (تین روپیہ) کا منی آرڈر اس خط کے ساتھہ ارسال خدمت عالی کرتا ہوں اور انشا اللہ آیندہ بھی جو کچھہ ممکن ہوا بھیجونگا -

۲۰ اگست کا پرچہ ہم چند آدمی سن رہے تھے - اوس میں مظلومان کانپور کے لیے چندہ کی تحریک پڑھکر لوگوںمیں فی الجملہ غیرت آئی اور حسب ذیل چندہ جمع ہوا جو آج بذریعہ منی آرڈ ارسال ارسال خدمت ہے -

نام	پائی	آنہ	روپیہ
جناب محمد ابرہیم صاحب	۰	۰	۱۰
جناب شرف الدین صاحب	۰	۰	۱
جناب فقیر محمد صاحب بربیرے	۰	۰	۲
جناب شیخ صاحب ہانکی	۰	۰	۱
جناب احمد صاحب بربیرے	۰	۸	۰
جناب ابراہیم صاحب دھوبر	۰	۸	۰
جناب امین صاحب فذیہ	۰	۸	۰
جناب نظام الدین صاحب بربیرے	۰	۴	۰

بعد وضع کمیشن و منی آرڈر باقی ارسال خدمت ہیں -

فہرست زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

(۲)

نام	پائی	آنہ	روپیہ
جناب غلام معین الدین محمد صاحب	۰	۰	۱۰
جناب مہدی حسن صاحب	۰	۰	۴۳
جناب محی الدین برکت علی صاحب قصوری	۰	۰	۱۰
جناب ڈاکٹر عبد الله خانصاحب - بکانی	۰	۰	۵
جناب غوث محی الدین صاحب مہتمم خزانہ حیدر آباد دکن	۰	۰	۲۵
خواتین مکھانہ بازار مونگیر بذریعہ جناب والدہ مجیب الحق صاحب	۰	۰	۱۵
جناب حکیم عبد الرزاق صدیقی صاحب سالارگڈہ - پٹنہ	۰	۰	۱۰
جناب ابوطاہر محمد ظاہرحق صاحب - بہار پٹنہ	۰	۰	۴
جناب نظیر الدین صاحب درزی بہار پٹنہ	۰	۰	۱
جناب امداد حسین خان صاحب فضل الہ	۰	۰	۱۰
بذریعہ جناب محمد شرف الدین صاحب - پھیرنگی تھانہ	۰	۰	۱۵
جناب محمد افضل خانصاحب وردی میجر کچھہ - بلوچستان -	۰	۰	۲
جناب محمد عبد الحی - دہلی	۰	۰	۵
جناب محمد ہاشم خانصاحب - وکیل - ٹونک ریاست	۰	۰	۱
جناب سید قمر الدین صاحب قمر - بمبئی ،	۰	۴	۱
جناب صغیر احمد صاحب بمبئی	۰	۲	۰
جناب لشکر علی صاحب داروغہ - چک پکھی فیروزپور	۰	۰	۶
جناب غلام حسین وفضل کریم صاحب سوداگر - ٹوہانہ	۰	۰	۷
جناب جان محمد صاحب - برما	۰	۰	۱
جناب محمد اشرف صاحب	۰	۰	۰
جناب میاں الله دتا صاحب	۰	۰	۱
میزان	۰	۶	۱۸۳
سابق	۰	۸	۶۹۳
میزان کل	۰	۱۴	۸۷۶

بقیہ

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

نام	پائی	آنہ	روپیہ
جناب سید علی محمد صاحب ذاکر مدنی مدرس گورنمنٹ مدرسہ مدراس	۰	۰	۴
زوجہ محترمہ جناب مراد حسین خانصاحب ملتان	۰	۰	۱۰
بذریعہ جناب احمد علی صاحب (علیگ) از مظفر نگر جو حسب احباب نے عنایت فرمائے ہیں -	۰	۰	۵
(۱) جناب سید ناظر علی صاحب متولی			
(۲) مصباح الحق صاحب -			
(۳) جناب افتاب خانصاحب -			
والدہ محترمہ جناب سید الطاف علی صاحب			
ہمشیرہ صاحبہ جناب سید حمید علی صاحب			
بذریعہ جناب محمد صادق صاحب درگئی پشاور-			
جناب شیخ محمد عبد الرحیم صاحب	۰	۰	۲۵
جناب منشی محمد اسمعیل صاحب سب اورسیر	۰	۰	۵
جناب محمد صادق صاحب	۰	۰	۱۰
جناب عبدالواحد صاحب - سکندر آباد دکن	۰	۰	۵
جناب غلام حیدر صاحب - گوجرانوالہ	۰	۸	۰
بذریعہ جناب رسول احمد صاحب - بریل ضلع بارہ بنکی (بتفصیل ذیل)	۰	۱	۳۴
والدہ جناب سید محمد عبد الله صاحب	۰	۰	۳۰
اہلیہ جناب سید نبی الله صاحب	۰	۰	۱
والدہ ابوالحسن صاحب	۰	۰	۴
	۰	۰	۳۵
فیس منی آرڈر	۰	۶	۰
	۰	۱۰	۳۴
جناب ایس انور شاہ صاحب - ہانگ کانگ چین	۰	۰	۲۲
جناب امداد حسین خانصاحب فضللہ	۰	۰	۱۵
جناب محمد افضل خانصاحب آرمی میجر - کچھہ بلوچستان	۰	۰	۱
جناب عبد الطیف صاحب بہائی داؤد نوسانی صاحب - رنگون	۰	۰	۵
جناب مولانا غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری	۰	۰	۸
جناب جان محمد صاحب ٹونجی - برما	۰	۰	۵
میزان	۰	۹	۲۵۹
سابق	۰	۱۳	۸۸۵۲
کل	۰	۶	۹۱۱۲

[۳۳] گھر بیٹھے عینک لے لیجیے

زندگي کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ اسکي حفاظت کیوں نہیں کرتے، غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلي وعمدہ پتھراي عینک کم قیمت پر آساني سے نہیں ملتي، مگر اب یہ دقت نہیں رهي - صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائے پر جو عینک همارے ڈاکٹروں کي تجویز میں تھریکي بذریعہ وي - پي ارسال خدمت کیجائیگي یا اگر ممکن هو تو کسي ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - اسپر بھي اگر آپکے موافق نہ آے تو بلا اُجرت بدل دیجائیگي -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

[۳۳] ایک نئي قسم کا کار و بار

یعنی

هرقسم اور هرمیل کا مال، یک مشت اور متفرق دونوں طرح، کلکتہ کے بازار بھاؤ پر، مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق، ورنہ واپس، محصول آمد و رفت همارے ذمہ، ان ذمہ داریوں اور محنتوں کا معاوضہ نہایت هی کم ۵ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ایک آنہ فی روپیہ ۱۵- روپیہ تک کی فرمایش کے لیے، پون آنہ في روپیہ ۵۰ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے آدھہ آنہ فی روپیہ، اس سے زائد کےلیے دریافت فرمائیے، تاجروں کے لیے قیمت اور حق محنت دونوں تاجرانہ تفصیل کےلیے مراسلت فرمائیے

منیجر دی هلال ایجنسی

نمبر ۵۷ مولوی اسمعیل اسٹریت

ڈاکخانہ انٹالی - کلکتہ

[۳۲]

---

۱۵ سائز گارنٹی ایک سال	معہ محصول پانچ روپیہ	خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنے والی گھڑیوں کی ضرورت اگر ہے تو جلد منگائیں گارنٹی نیچی دی گئی ہیں مذکور گھڑیوں کے علاوہ ہر قسم کی گھڑیاں فرمایش آنے پر روانہ ہونگی	۱۹ سائز گارنٹی ایک سال	معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ
		۱۸- سائز آٹھ روز میں ایک مرتبہ کنجی دیجائےگی چاندی نکل کیس ۱۲ ڈبل کیس ۱۲ گارنٹی ایک سال ۱۵- سائز چاندی ڈبل کیس کرونا میٹر فرنس شہرت میں ثانی نہیں رکھتی سلنڈر ۲۴ لیومنٹ ۲۵ گارنٹی ۲ سال ۱۸- سائز ایسٹ اینڈ واچ لیور ریلوے میں گارڈ ڈرائیور کے لئے سلور کیس نو روپیہ بارہ آنہ لیور گارنٹی ۲ سال نوٹ - بکس میں رکھنا منظور ہوتا تو میں بھی دس یا بارہ سال کی گارنٹی دیسکتا تھا		
		ایم - اے - شکور اینڈ کو ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرمتلا کلکتہ		

M. A. Shakoor & Co. 5/1, Wellesley Street P. O. Dharamtallah, Calcutta.

عرق پودینہ

هندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بڑے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے هر ایک اهل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاهیے - تازي ولایتي پودینہ کي هري پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھي پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھي تازي پتیوں کي سي ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ هو جانا، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدهضمي اور متلي - اشتہا کم هونا ریاح کي علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت في شیشي ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوري حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — هر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوافروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱] اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالي کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکي حفاظت نہیں هوئي تو هیضہ هوجاتا ہے - بیماري بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل هوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاري ہے، اور هیضہ کي اس سے زیادہ مفید کوئي دوسري دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھي ہے - قیمت في شیشي ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر - ایس - کے - برمن - نمبر ۵،۶۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

رجسٹری شدہ

نوٹ

[۲۱]

فتح قسطنطنیہ

سلطان محمد فاتح کا قسطنطنیہ میں داخلہ
اور آخری بازنطینی مدافعت

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذائقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضاء رئیسہ کمزور ہوجائیں - ....

.... تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے -

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار ویسے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ .... کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - کبھی ابتدائے عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی ، چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ دوسری درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خان - ٹائیلر والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چنہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مرض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبدالقادر خاں - محلہ عرقاب شاہ جہاں پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبدالوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجائے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کررکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھے کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ - دو روپے -

---

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ کلاں تین روپے -

---

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور - ۲ درجن - ایک روپیہ -

---

حب قائمقام افیون

انکے کھانے سے افیم چاندو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

---

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

---

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۲ تولہ دو روپے -

---

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے -

---

برء الساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایک روپے -

---

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایک روپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

---

سرمہ ممیرہ کرماتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافع جالا دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی [illegible] دو روپے -

---

ملنے کا پتہ —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7/1, MacLeod Street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly . . „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۳ | کلکته: چهار شنبه ۱۵ - شوال ۱۳۳۱ هجری | نمبر ۱۲

Calcutta : Wednesday, September 17, 1913.

فہرست

مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور

Cawnpore Mosque Defence Association.

و لولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع
و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیها اسم الله کثیرا -
ولینصرن الله من ینصره ان الله لقوی عزیز [۲۲ : ۴۰]

صدر مجلس : مولانا ابو الکلام ایڈیٹر الہلال کلکتہ

خزانچی : مسٹر اے - رسول - ایم - اے - بیرسٹر اٹ لا کلکتہ

سکریٹری : آنریبل مولوی فضل الحق ایم اے - ایل - ایل - بی - وکیل ہائی کورٹ کلکتہ

(۱) مسئلۂ مسجد کانپور نے دراصل حفظ عمارات دینیه و اوقاف خیریه کا مسئله تمام مسلمانوں کے سامنے پیش کردیا ہے - اور بہ نظیر اپنے اندر ایسے عواقب شدیدہ رکھتی ہے ' جنکا اگر ابھی وقت علاج نہ کیا گیا تو عجب نہیں کہ مساجد و اوقاف کے قبض و تسلط کا سر رشتہ مسلمانوں کے ہاتھہ سے نکلکر حکام کے اختیار میں چلا جاے - پس تمام پیروان اسلام کا فرض دینی ہے کہ وہ جب تک اس معاملے کو ایک انقطاعی فیصلے تک نہ پہنچا لیں ' ہر طرف سے آنکھیں بند کرکے صرف اسی مسئلہ کے پیچھے اپنی تمام جد و جہد و قواء وقت و مال کو وقف کردیں -

(۲) اسکے لیے باقاعدہ ' منظم ' مستقل ' اور متحدہ اجماعی جد و جہد کی ضرورت ہے - پس تمام اُن کوششوں کو جو مسئلۂ مسجد کانپور کے متعلق ملک میں ہو رہی ہیں ' ایک رشتۂ نظام میں منسلک کرنے ' اور اصل مسئلۂ مسجد ' نیز مقدمات زیر عدالت کیلیے تمام وسائل و ذرائع عمل کے اختیار کرنے کیلیے یہ مجلس قائم کی گئی ہے -

تمام خط و کتابت سکریٹری کے نام ادارۂ الہلال کے پتے سے ہونی چاہئیے -

افکار و حوادث

ارشاد الملوک

ہز آنر سر جیمس مسٹن بالقابہ نے حادثۂ خونین کانپور کے بعد ۶ - اگست کو آگرہ میں جو خطبۂ ہمایونی دیا تھا ' وہ اچھی طرح شائع ہوچکا ہے اور موافق و مخالف بحیثیں بھی ہوچکی ہیں ' تاہم ہمیں جو کچھ عرض کرنا تھا ' وہ اب تک باقی ہے - انہوں نے فرمایا :

" مگر سب سے زیادہ میں اُن لوگوں کی سنجیدہ ذمہ داری سے متاثر ہوا ہوں جو خود تو دور اور محفوظ ہیں ' مگر جنہوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے ایک جاہل جماعت کے جذبات کو مشتعل کردیا اور جن پر خدا اور انسان کی نظروں میں یکساں بہت سا بے ضرورت خون بہانے اور مصیبت لانیکا گناہ عائد ہوتا ہے - میری یہ دعا ہے کہ آگرہ کو ایسی المناک مصیبت کا کبھی سامنا نہ کرنا پڑے "

سب سے پہلے تو ہم اپنے تئیں مبارک باد دیتے ہیں کہ ہز آنر کی زبان مبارک بھی " خدا " کے لفظ سے نا آشنا نہیں - ستم زدگان کانپور کا ذکر کرتے ہوے خدا انہیں یاد آھی گیا - کاش ہز آنر فارسی کے ذوق آشنا ہوتے تو ہم مرحوم (غالب) کا یہ شعر سناتے :

روان فداے تو ' نام کے بردۂ ناصح !
زہے لطافت ذوقیکہ در بیان تو نیست !

ہز آنر نے لینے کو تو خدا کا نام لے دیا ' لیکن کاش انہیں معلوم ہوتا کہ انکے مخاطب مسیحی نہیں بلکہ مسلمان ہیں ' اور انکے لیے یہ " لفظ " اتنا سہل و آسان نہیں ' جتنا خود انکے لیے ہے - وہ ایک مصلوب جسد کے پوجنے والے نہیں ہیں جو اپنے بے رحم خدا کو پکارتے پکارتے بالآخر دنیا سے چل دیا ' اور اب اسکے خون کے سوا ' جسکے کفارے میں اسکے تمام پوجاریوں کے گناہ معاف ہوگئے ہیں ' اور اُسکے اندر کچھہ باقی نہیں رہا ہے ' بلکہ وہ ایک حی و قیوم اور قاہر و منتقم خدا کے پرستار ہیں ' جو انکی دعاؤں کو سنتا ' انکی اعانت و نصرت فرماتا ' حق و عدل کو کامیاب ' اور ظلم و جبر کی پاداش کیلیے ایک عدالت رکھتا ہے - انکو خدا تک پہنچانے کیلیے ' انکے خدا نے یہودیوں کے ہاتھوں اپنا خون نہیں بہایا ہے ' بلکہ جب یہودیوں کی طرح خود انکا کسی دست تظلم سے خون بہایا جاتا ہے ' تو پھر وہ اپنے خدا تک پہنچ جاتے ہیں - وہ ہز آنر کی طرح صرف مسیح ہی کو زندہ نہیں مانتے ' بلکہ ہر اُس مظلوم و مقتول جور و ستم کو بھی ' جسکا خون جرم بے جرمی میں بہایا گیا ہو -

بہتر تھا کہ ہز آنر صرف انسانوں ہی کا ذکر کرتے ' جنکی قسمت کی باگ انکے ہاتھہ میں دیدی گئی ہے ' اور خدا کا نام نہ لیتے جو انکی قسمت کا بھی مالک ہے - معلوم نہیں ' ہز آنر بہ حیثیت بیسویں صدی کے ایک متمدن فرزند یورپ ہونے کے ' مذہب و خدا پرستی کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں ؟ یورپ آج ایک طرف تو مادہ کے آگے سر جھکاتا ہے - دوسری طرف مسیح کی پرستش سے بھی انکاری نہیں - پہلی صورت میں تو یہ تذکرہ انکے لیے بالکل ہی غیر ضروری تھا - یورپ اب بہت آگے بڑھگیا ہے اور خدا کا خوف زمانۂ وحشت کے توہمات تھے ' جن سے بیسویں صدی کے عصر تمدن کے ایک تعلیم یافتہ دماغ کو کوی ہراس نہونا چاہیے -

دوسری صورت میں بھی ایک مصلوب جسم کے پرستار کیلیے بہت مشکل ہے کہ وہ ان لوگوں کو خوف الہی کا وعظ سنا سکے ' جو ایک زندہ خدا کی پرستش کرتے ہیں -

ہم ہز آنر کی مطلق العنان حکومت و فرماں روائی پر اس دور قانون و دستور میں صبر کر سکتے ہیں - انکو اپنے ایک واعظ اور ملا کی حیثیت بھی دیسکتے ہیں ' اگر علی گڈہ کالج میں اسکی ضرورت پیش آجاے - انکو اپنا شیخ الاسلام اور مفتی و فقیہہ بھی مان لیں گے ' جیسا کہ وہ کانپور کے متعلق فتوا دے رہے ہیں - یہ سب کچھہ مان لینے کیلیے طیار ہیں ' مگر خدا را " خوف الہی " کے وعظ سے تو ہمیں معاف ہی رکھیں - انکی زبان سے سب کچھہ سننا پڑتا ہے اور سنتے ہیں ' مگر " خدا " کا نام سنکر بے اختیار ہو جاتے ہیں - آہ ! یہی تو وہ نام محبوب و مقدس ہے ' جسکی شہادت توحید کی صدا سے کانپور کی مسجد کی ہر دیوار اور ہر اینٹ مقدس کی گئی تھی ' اور اسی نام کی عزت تھی ' جسکے لیے بالآخر فرزندان الہی کو اپنا خون دینا پڑا !

از ما بحلے ' لیک مباد این ہمہ بیداد
در حوصلۂ حلم خداوند نہ گنجد

ہز آنر سے کیا کہیں کہ وہ اس لذت سے آشنا ہی نہیں - ایک مسیحی قلب اس " مذہبی جنون " کی حقیقت کیا سمجھے گا ' جو ہمارے جسم کے ایک ایک قطرۂ خون کے اندر بھرا ہوا ہے - انہوں نے خدا کا نام تو سیکھہ رکھا ہے ' لیکن ابھی اسکے نام سے بے خبر ہیں - اگر " خدا " کا تصور کوئی ڈرنے کی چیز ہوتی ' تو ۳ - اگست کا طرۂ خونین حکمرانان عہد کے تاج غرور میں نہ ہوتا -

اسکے بعد ہم کو اُس " جماعت " کے متعلق بھی غور کرنا ہے ' جس کی " سنجیدہ ذمہ داری " نے ہز آنر کو اس درجہ متاثر کیا ' اور جو انکی روایت کے مطابق اس حادثۂ فاجعہ کی اصلی محرک ہے -

یہ لوگ عجیب و غریب ہیں - انکی طاقتیں حیرت انگیز اور انکے کام پر اسرار ہیں - وہ اگرچہ کانپور سے باہر ہیں ' لیکن ایسی مخفی طاقتیں رکھتے ہیں کہ ایک اشارے کے ساتھہ ہی سارے شہر کو جان دیدینے پر آمادہ کر دیتے ہیں - انکی حکومت کروروں انسانوں کے دلوں پر قائم ہے - مسجد کے " وضو خانے " کی نسبت کانپور کے مسلمانوں کو کوئی اعتراض نہ تھا ' لیکن اس پر اسرار جماعت نے دو ہفتے کے اندر ہندوستان کی تمام اسلامی ابادی کو معترض بنا دیا اور جس چیز کو کل تک لوگ سر جیمس مسٹن کی نظر سے دیکھتے تھے ' اب اسلام کے خدا کی نظر سے دیکھنے لگے !

ہم نہایت ممنون ہیں ہز آنر کے ' کہ انہوں نے سب سے پہلے ہمارے سامنے کسی ایسی سحر کار اور حکمران قلوب و ارواح جماعت کی مخبری کی ' جو کروروں مسلمانوں کے دلوں پر حکومت رکھتی ہے ' اور اسلامی آبادیاں اسکے اشارے پر جان دینے تک پر آمادہ ہوجاتی ہیں - فی الحقیقت اگر کوئی ایسی جماعت موجود ہے ' تو جہاں تک جلد ممکن ہو ' ہمیں اسکی جستجو میں نکلنا چاہیے - جن لوگوں کو خدا نے ایسی عجیب طاقتیں دی ہوں ' انکے دیکھنے کا کون مشتاق نہوگا ؟ سر جیمس مسٹن نے جہاں ضمناً مخبری کا فرض انجام دیا ہے ' وہاں اگر از راہ رعایا پروری ہمیں اُن تک پہنچا بھی دیں ' تو یہ احسان عظیم ہوگا :

ڈھونڈہ لاتے تمہیں اُس بت کو خدا را اے شیخ
تم خدا ترس تھے ' اک کام ہمارا کرتے !

شئون داخلیہ

کانپور کے مقدمات کي ابتدائي منزل طے هوگئي - اوائل اکتوبر سے سشن کا اجلاس شروع هوگا :

رهے نه دل میں هوس ' آؤ یه بهي کردیکهوا

اس حادثے کي عجیب و غریب نوعیت جو ابتدا سے رهي هے اسکا ظهور عدالت کي کارروائیوں میں بهي موجود تها - ناظرین روزانه اخبارات میں حالات پڑهتے رهے هونگے - صفائي کے وکلا کے ساتهه جو سلوک کیا گیا ' جس طرح مستر مظهر الحق کو غیر معمولي ضبط و تحمل سے کام لینا پڑا ' جس طرح صفائي سے استغاثه کو مدد دینے کي عجیب خواهش کي گئي ' اور اقرار کرانا چاها که وه تاج کے طرف سے ایک مفید و پر مصلحت درگذر کرنے کي صورت میں اپیل نه کرینگے ؛ یه تمام باتیں هندوستان کے عدالتي لٹریچر میں همیشه یادگار رهینگي -

ایک بزرگ درست لکهتے هیں -

" اِن مقدمات کا بالاخر جو نتیجه نکلنے والا هے وه اِسي وقت معلوم هے - کون نهیں جانتا که موجوده حالات میں انصاف کي حقیقت معلوم - پهر اس سے کیا فائده که هم لا حاصل اپنا وقت مقدمات میں صرف کریں ؟ انهیں چهوڑ دیجیے که اِن رسمي عدالتي کارروائیوں کے بعد بالاخر جو هونے والا هے وه آج هي کردیں "

میں نے انکو لکها هے که یه سچ هے - اس انصاف کدے کا تو یهي حال هے :

خود کوزه و خود کوزه گر و خود گل کوزه !

تاهم مقدمات کو غیر ضروري نه سمجهنا چاهیے - اسکے لیے بے شمار وجوه هیں - قانون نے کام کرنے کیلیے ایک خاص ترتیب عمل مقرر کردي هے ' اور همیں چاهیے که اسي کے مطابق قدم بڑهاے جائیں - خواه مایوسي کیلیے کیسے هي سخت اسباب موجود هوں ' تاهم اسکي تمام منزلیں طے کرنا ضروري هے - هم کو پوري قوت و سامان کے ساتهه مقدمه لڑنا چاهیے - همارے ساتهه قانون هے ' اور هم در اصل ۳ - اگست کے مظلوموں کیلیے نهیں لڑ رهے ' بلکه " تعزیرات هند " اور حکومت هند کے قانون " اساس فرماں روائي " کو اسکي چهني هوئي عزت دوباره دلانا چاهتے هیں - هم کو یقین هے که مستر تائلر نے معصوم بچوں کے سینوں هي کو نهیں ' بلکه عظیم الشان " قانون " کے سر کو بهي زخمي کیا هے -

اصلي عدالت سلطان عدل کي هے ' اور وه کانپور اور اله آباد کي عدالتوں سے بے پروا هے - اگر هم ایک ایک هتکڑیوں کو نه کهلو اسکے ' تو مشیت الهي سے چاره نهیں - ۳ - اگست کو لوگ خاک و خون میں تڑپے تو هم نے کیا کیا ؟ لیکن ساتهه هي هم واقعات کے چهرے کا بند نقاب توڑنا چاهتے هیں ' اور اگر ایسا کرسکے تو هماري تمام جد و جهد کي یه اعلي ترین قیمت هوگي - دنیا دیکهه چکي هے که یهي پر اسرار نقاب هے ' جسکے تحفظ کیلیے مقدمات کو آگے نه بڑهانے کي ایک عجیب و غریب کوشش باسم عفو و رحم کي گئي تهي ' اگرچه وه بجنسه واپس کردي گئي -

پس کتني هي نا امیدي هو ' کتني هي رکاوٹیں ڈالي جائیں ' کتني هي همارے وکلا کے صبر و تحمل کیلیے سخت آزمایشیں پیدا هوجائیں ' مگر مقدمات کو انتهائي جد و جهد کے ساتهه چلانا چاهیے - تاکه اس عدالت کے کاموں سے اُس بڑي عدالت کیلیے سامان فراهم هوجاے ' جو تمام دنیا کي چشم عقل و انصاف سے عبارت هے - اور پهر وه دیکهه سکے که اصلیت و حقیقت کیا هے ' اور عدالت و قانون کے ناموں سے اسکے ساتهه کیا کیا جا رها هے ؟

پهر اگر نتیجه ناکامي هي هے تو آج بهي کون هے جو کامیابیوں کے عیش کدے کے مزے لوٹ رها هو ؟ جهاں ۱ - جولائي کي تاریخ همیں یاد رکهني هے ' جهاں ۳ - اگست هم بهولے نهیں هیں ' وهاں ایک تاریخ اور بهي سهي - جس دن هندوستان کي سب سے بڑي عدالت کي عمارت میں همیں فیصله سنایا جایگا ' اُسے بهي یاد رکهیں گے !

هم جل رهے هیں - هم کو پاني کي ضرورت هے نه که تیل کي - لیکن اگر تیل چهڑکا جا رها هے تو اسکے شعلوں کي ذمه داري همارے سر نهیں هے -

پهر ان مقدمات کے ذریعه صدها ضمني فوائد هیں ' جن سے نهایت قیمتي نتائج هم حاصل کرینگے - مسلمانوں کے سچے دیني جذبات اور غیرت ملي کي یه ایک اصلي نمایش هوگي - انکے ایثار قوت و مال ' و تفاني جذبات و اغراض کو تمام عالم دیکهه لیگا - انکے دل ' جنکي افسردگي کا مدت سے ماتم چلا آتا هے ' دکهلا سکیں گے که اب بهي چهپے هوے شعلے اپنے اندر رکهتے هیں - حکومت کیلیے بهي یه ایک کشف حقیقت کا اصلي موقعه هوگا - وه سمجهه سکے گي که حکام کي روایات سریه سے ملک کي اصلي حالت بالکل مختلف هے ' اور کانپور کا مسئله کانپور هي کا مسئله نه تها ' بلکه تمام پیروان اسلام کا -

اب رهي هماري امید و بیم ' تو اسکي کهاني بهي سن لیجیے - یه سچ هے که هم مایوس هیں مگر ابهي وه وقت نهیں آیا هے که ان معاملات میں تاج برطانیه سے مایوس هوجائیں - هم کو یقین هے که یه جو کچهه هوا اور هو رها هے ' چند حکام کي نا عاقبت اندیشانه ضد اور هٹ کا نتیجه هے ' اور یهانکي موجوده حکومت اعلی بهي اب اسکا ساتهه دے رهي هے - حکومت کو یقین دلایا گیا هے که یه کوئي مذهبي معامله نهیں هے ' اور نه اس سے مسلمانوں کو کوئي حقیقي صدمه پهنچا هے - محض چند آدمیونکي پیدا کي هوئي شورش هے ' اور اسکے آگے جهکنا همیشه کیلیے اپنے تئیں ضعیف کردینا هوگا -

پس اگر هم نے اپنے محکم و غیر متزلزل استقلال اور سعي و جهد قانوني سے اصل حقیقت ظاهر کردي ' تو ضرور هے که کهیں نه کهیں هم کو هندوستان کے گم شده انصاف کا سراغ مل جاے گا -

هم زخمي هیں مگر اب تک مرهم سے مایوس نهیں هوے - هم کو صبر کي تعلیم دي گئي هے اور هم ابهي انتظار کرسکتے هیں - تاهم اگر اخر میں بهي مایوس کردیے گئے تو پهر یاد رهے که هماري " مایوسي " هماري " امید " سے بهي زیاده پر خروش هوگي - اُس دن کیلیے مایوس کرنے والوں پر افسوس هے : و ذلک یوم الخروج ! (۵۰ : ۴۱)

شذرات

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

۱۷ - مئی کو ادارۂ الہلال نے اسکی نسبت اعلان کیا تھا اور ۳۱ - جون تک کی قید لگائی تھی - پھر بعض حضرات کی تحریک پر ۳۱ - جولائی تک میعاد بڑھا دی گئی - ہم نے چار ہزار خریداروں کی قیمت پیش کرنے کا ارادہ کیا تھا ' اور ہم خوش ہیں کہ وہ علیم و خبیر جو نیتوں کو دیکھتا ہے ' ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ رکھے گا - تاہم نہایت درد و افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ قوم کی طرف سے اس ارادے کی تکمیل میں ہمیں جو مدد دی جاسکتی تھی ' نہیں دی گئی - اس مد میں ۳۱ اگست تک کل ۴۷۳ خریدار ہوے اور اسکے بعد بھی چند درخواستیں اسکے متعلق آگئیں جو شامل کر دی گئیں - اس طرح پورے ۵۰۰ خریداروں کی تعداد بمشکل پوری ہوئی -

۵۰۰ - خریداروں کی رقم چار ہزار ہوئی ' حالانکہ خداے علیم واقف ہے کہ وقت کے جوش اور چند متبرک گھڑیوں کے اثر نے ہمارے دل میں تیس ہزار کی رقم پیش کرنے کا ولولہ پیدا کر دیا تھا اور اگر لوگ ہمارا ساتھ دیتے تو اسکی مدد و نصرت سے ہمارے قدم کبھی پیچھے نہ ہٹتے ' اور چار ہزار پرچے مفت تقسیم کرکے ایک بہت بڑی سعادت دینی حاصل کرنے کا ہمیں اور معاونین الہلال کو موقعہ ملتا -

البتہ قارئین الہلال کے نہایت شکر گذار ہیں کہ علاوہ اس سلسلے کے انہوں نے اپنے عطیات سے بھی اس فہرست کی مدد کی ' اور اس طرح ایک اچھی رقم اور بھی فراہم ہوگئی - ہم کو اس بارے میں بہت کچھ عرض کرنا ہے اور بوقت فرصت عرض کرینگے -

سردست صرف اس رقم کا حساب درج کر دیتے ہیں -

۵۰۰ - خریداران جدید " الہلال "	۴۰۰۰ -
عطیات ارباب کرم و معاونین الہلال	۹ ' ۱ ' ۱۲
بعض رقوم فہرست سابق کہ اسی مد کے متعلق بھیجی گئی تھیں -	۱ ' ۵۳
میزان کل	۱۳ ' ۲ ' ۶۵

ہم نے حسب اعلان ۸ - آنے کی رقم بھی وضع نہ کی - اس رقم میں سے ۱۵ - جولائی کو ۳ - سو پاونڈ روانہ کیے گئے - اور باقی رقم ایک خاص خیال سے نہ بھیجی - لیکن چونکہ پھر اسکا کوئی انتظام نہو سکا - اسلیے موجودہ وزارت کی طلب اعانت کی اپیل ' اور قبضۂ ادرنہ کے بعد متعدد تاروں کے آنے پر ' ۱۸ اگست کو ۵ سو پاونڈ اور روانہ کر دیے گئے -

روپیہ کی ترسیل میں ہم نے کسی قدر دیر کی - لیکن اسکے وجوہ و اسباب تھے ' اور اب کہ وقت گذر چکا ہے ' انکی تشریح بے سود ہے -

ترسیل ۱۵ - جولائی	۴ ' ۵۰۰
" ۱۸ - اگست	۷ ' ۵۰۰
میزان کل رقم مرسولہ	۱۲۰۰۰
رقم مجموعی اصلی	۱۳ ' ۲ ' ۶۵
بقی	۱ ' ۲ ' ۶۵

جو کچھ ہوا ' اسکے لیے بھی احباب و معاونین کرام کے کمال متشکر و ممنون ہیں - پھر بھی اللہ تعالی نے توفیق عطا فرمائی کہ الہلال کے پانچ سو پرچے اخوان ملت کے مطالعہ سے سال بھر تک گذرینگے ' اور ۱۳ - ہزار سے زائد روپیہ مصیبت زدگان کے لیے فراہم بھی ہوگیا -

ربنا تقبل منا ' انک انت السمیع العلیم - و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین -

ہفتۂ جنگ

رفتار سیاست

بلغاریا اور دولۃ علیہ کے بلا واسطہ مذاکرات جاری ہیں - اس ہفتے بھی کسی معاملے کے فیصلے کی نسبت کوئی خبر نہیں آئی - سوا اسکے کہ باہمی گفتگو کا انداز مصالحانہ اور امید افزا ہے ' اور اظہار مودت و صلح خواہی میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا ہے - ترکی نے ایک بلغاری بٹالین کو جو قید کر دی گئی تھی ' اظہار صلح پسندی میں رہا بھی کر دیا ہے -

یورپ کے بے امان " دلال صلح " کو خریداروں کی یہ بلا واسطہ صحبت بے طرح کھٹک رہی ہے ' اور انگریزی پریس بلغاریا کو مخاطب کرکے اپنے مواعظ و نصائح کی بخشش میں نہایت فیاضی کر رہا ہے !

ریوٹر ایجنسی کا لٹریچر یورپ کی سیاست کا رخ معلوم کرنے کیلیے سب سے زیادہ صاف اور آسان و سہل آلہ ہے - موسمی تغیرات کے معلوم کرنے کے آلات جس طرح کسی ادنی تغیر کے پیش آنے کے ساتھہ ہی بولنے لگتے ہیں ' بعینہ اسی طرح ریوٹر کی خبر رسانی کا آلہ سیاسی مطامع و آرا کے موسمی تغیرات معلوم کرنے کا نہایت سچا ' سریع الاثر ' صادق الروایۃ ' اور بے خطا ذریعہ ہے - اگر ایک شخص روزانہ اخبارات کی جگہ ایجنسی سے صرف خبریں ہی منگواتا رہے ' تو وہ بھی یورپ کی سیاست کے متعلق ویسی ہی اطلاعات رکھہ سکتا ہے ' جیسی کہ ڈالی ' ٹائمز ' اور نوورمیا کا مطالعہ کرنے والا !

۱۱ - ستمبر کی صبح کی تقسیم میں لندن سے ریوٹر نے خبر دی :

" بموجب اطلاعات سوفیا ' گفتگوے مصالحت کے متعلق امیدیں ضعیف ہو رہی ہیں - سیاسی حلقوں میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر ترکی اپنے مفرط مطالبات پر مصر رہی ' تو بلغاریا گفتگوے صلح کو بند کر دیگی - عام یقین یہ ہے کہ دول یورپ ایسی صورت میں اپنا رسوخ و اثر ضرور استعمال میں لائیں گی ' تا کہ باب عالی کو ترغیب دیں کہ قابل قبول مطالبات پیش کرے "

اسکا منشا یہی تھا کہ یورپ کو بالاخر مداخلت کرنی پڑیگی ؟

لیکن ابھی اس تار کے مطالعہ سے فارغ بھی نہ ہوے تھے کہ دوپہر کو قسطنطنیہ کا دوسرا تار پہنچا :

" ترکی اور بلغاریا میں گفتگوے مصالحت نہایت دوستانہ انداز میں ہو رہی ہے - گمان غالب یہ ہے کہ آج کے اجلاس میں آخری فیصلہ ہوجائیگا - مختلف قوموں کا سوال تو ۹ - ستمبر ہی کو اصولاً طے پا گیا " !!

معلوم ہوتا ہے کہ مسائل کی اہمیت سے گفتگو بڑھتی جاتی ہے - ایڈریا نوپل کے متعلق تو بلغاریا نے ترکی کے مطالبے کو صاف صاف مان ہی لیا ہے - البتہ کہتی ہے کہ اسکے اردگرد صرف ۲۰ - کیلومیٹر زمین لے لی جاے - (قرق کلیسا) کی نسبت گفتگو ہو رہی ہے - کہا جاتا ہے کہ (مصطفے پاشا) کی نسبت بلغاریا کو اصرار ہے -

بہر حال خواہ کچھہ ہو ' مگر حالات بدل گئے ' اور (مسٹر ایسکوئتھ) کے ذہن میں " ثمرات فتح " کے جو بے شمار خوشے تھے ' اب " فتح مندوں " کو ملنا مشکل ہے !

لندن کی صلح کانفرنس نے جو نقشۂ حدود و خطوط سرحد کھینچا تھا ' اور جو شرائط صلح تصنیف کی تھیں ' اب وہ خواب و خیال سے زیادہ نہیں - والامر للہ العلی العظیم !

مسلمان ہمیشہ سے رو رہے ہیں کہ اُن میں باہم اتفاق نہیں ' کوئی متفق علیہ لیڈر نہیں - کسی قسم کا ارگنائزیشن نہیں - انکی حالت ایک بے سری فوج کی سی ہو رہی ہے ' جسکا مسٹر ٹائلز جیسا کوئی سپہ سالار نہو -

لیکن سر جیمس مسٹن بہادر کی روایت اگر بغیر جرح کے تسلیم کر لی جاے (اور ظاہر ہے کہ تسلیم کرنی ہی پڑیگی - یہ کچھہ " مذہبی جنون " کے دیوانے یعنی مسلمانوں کی گردن توڑے نہیں ' جو مجروح ہونے کیلیے ہو) تو اس صورت میں ہمیں اپنی سالہا سال کی مایوسیوں میں یک قلم تبدیلی کردینی پڑیگی - وہ کہتے ہیں کہ ایک جماعت کسی " محفوظ " مقام پر (جو ہز آنر کے دماغ مبارک کے محفوظ حجرۂ تخیل کے علاوہ یقیناً کوئی دوسری جگہ ہے) موجود ہے - جسکو یہ قوت حاصل ہے کہ کانپور میں جوش نہ تھا ' اُس نے جوش پیدا کردیا - یہاں کے لوگ ساکت و صامت تھے ' انھوں نے انکو زبان دراز و فغان سنج بنا دیا - وہ اپنی مسجد کے مطلوبہ حصے کو مسجد نہیں سمجھتے تھے ' مگر انکے حکم سے مسجد یقین کرکے جان دینے پر آمادہ ہوگئے - پھر اتنا ہی نہیں ' بلکہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے دل اس طرح انکی مٹھی میں ہیں کہ بہ یک اشارہ ساحرانہ و طلسمانہ ' سب کے سب انہی کی سی کہنے لگے اور مسجد ! مسجد ! کا ہر طرف شور مچ گیا !

سبحان اللہ ! اگر تمام مسلمانوں پر ایسی طاقت رکھنے والے موجود ہیں تو ہمیں اپنی پراگندگی اور نا اتفاقی پر افسوس کرنے کی جگہ ' یقیناً ہز آنر کی رہنمائی میں انکی تلاش کرنی چاہیے - ہز انر بوجہ اپنی رعایا نواز و رحیم و شفیق طبیعت کے اس جماعت سے خوش نہیں ' کہ اسکے احکام کی بدولت سپہ سالار پولیس کو بحکم فرماں روائے کانپور ' چھہ سو پچیس کارتوس صرف کرنے پڑے - اور اس طرح علاوہ چند جانوں کے نقصان کے ' گورنمنٹ ہند کے فوجی ذخیرہ کا بھی نقصان ہوا ' لیکن تاہم اگر اس جماعت کا ہمیں پتہ لگ جاے ' تو ہم کسی نہ کسی طرح ہز انر سے اسکی صفائی کرا دیں گے - ہم انسے عرض کرینگے کہ نفع کثیر کے مقابلے میں نقصان قلیل کو نظر انداز کر جائیے - ایک ایسی طاقتور اور حاکم کل جماعت کے پیدا ہونے سے آپکی سات کروڑ رعایا اپنی تلاش قدیم میں کامیاب ہوتی ہے - اُسکا بکھرا ہوا شیرازہ جمع ہو جاتا ہے ' اسکے تمام قومی اور دینی امراض کا علاج اصلی ہاتھہ آجاتا ہے - صاحب نفوذ و اثر پیشواؤں کے بغیر کوئی قوم زندہ نہیں رہسکتی - پس اسطرح کروروں انسانوں کو موت کے بعد زندگی نصیب ہوتی ہے - " رفاہ عام کے کاموں " کیلیے جب مسجد کا ایک حصہ لیا جاسکتا ہے ' کیونکہ عامۂ خلائق کے نفع کثیر کے مقابلے میں ایک مخصوص جماعت کے نقصان قلیل کی پروا نہیں کی جاسکتی ' تو پھر ہمیشہ کیلیے ایک قوم کی زندگی کے مقابلے میں مسجد کانپور کے صرف ایک ہی واقعہ کی پروا نہیں کرنی چاہیے -

---

بہر حال کسی نہ کسی طرح سر جیمس مسٹن میں اور آنمیں صفائی ہو ہی جاے گی ' لیکن ہم انکے اشتیاق میں بے چین ' اور انکے دیدار کیلیے مضطرب ہیں - کاش کسی طرح انکا کچھہ نشان و سراغ مل جاے - مشکل یہ ہے کہ اس آسمان کے نیچے سر جیمس مسٹن کے سوا اور کسی ذی روح کو انکی نسبت معلومات نہیں ' اور جب تک وہ رہنمائی کیلیے آمادہ نہوں ' کچھہ نہیں ہوسکتا -

لکھنؤ میں مسجد کانپور کیلیے لاحاصل ڈیپوٹیشن نے اپنا وقت ضائع کیا - اسکی جگہ اگر اس جماعت کی سراغرسانی کیلیے التماس پیش کی جاتی ' تو عجب نہیں کہ ہم اپنی ایک قدیمی جستجو کی کامیابی کو اپنے سے قریب پاتے -

---

ہز آنر کو اس خون کی بڑی فکر ہے کہ کس کا دامن اس سے تر کیا جاے ؟ کبھی انکو مسلمانوں کا مذہبی جنون یاد آتا ہے - کبھی کانپور سے باہر کچھہ پر اسرار لوگ نظر آجاتے ہیں ' جنکو ایسی عظیم الشان قوتیں حاصل ہیں کہ باوجود کانپور کی بے حسی اور رضا و سکوت کے ' اپنے ایک اشارے پر لوگوں کو میدان جنگ میں لا کھڑا کرتے ہیں !

لیکن اگر انہیں صرف اس خون کے بوجھہ ہی کیلیے کسی دوسرے کاندھے کی تلاش ہے تو اسکے لیے اس زحمت فرمائی کی ضرورت نہیں - نہ تو وہ مسلمانوں کے مذہبی جنون کی جستجو میں نکلیں اور نہ کسی " باہر کی " ایسی عجیب انقلابی طاقت والی جماعت سے خوف زدہ ہوں - مسلمانوں کا خون اتنا قیمتی نہیں ہے کہ اسکے لیے اتنی پریشانی اٹھائی جاے - وہ صاف صاف کیوں نہ کہدیں کہ اسکی ساری ذمہ داری خود مسلمانوں کے موجودہ عہد خونیں پر ہے ؟ طرابلس میں ہزاروں مسلمانوں کا خون بہا ' کیا ہوا ؟ مقدونیا میں ہزاروں لاشیں تڑپیں ' پھر کونسی قیامت آ گئی ؟ جب خود زمانہ انکا خون بہانے پر تلا ہوا ہے ' تو ہندوستان نے کیا قصور کیا تھا کہ اسکی زمین چند قطروں سے بھی محروم رہتی ؟ اسمیں نہ سر جیمس مسٹن کا قصور ہے ' اور نہ اسکے الزام سے انہیں گھبرانے کی ضرورت :

چہ لازم ست کہ بد نام قتل ما باشی ؟
ستارۂ و فلک و بخت و روزگارے ہست !

ہز آنر فرماتے ہیں :

" سب سے زیادہ میں اُن لوگوں کی سنجیدہ ذمہ داری سے متاثر ہوا جو خود تو دور اور محفوظ ہیں مگر جنھوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے ایک جاہل جماعت کے جذبات کو مشتعل کردیا اور جن پر خدا اور انسان کی نظروں میں یکساں بہت سا بے ضرورت خون بہانے اور مصیبت لانیکا گناہ عائد ہوتا ہے - میری دعا ہے کہ آگرہ کو ایسی المناک مصیبت کا کبھی سامنا کرنا نہ پڑے "

لیکن یہی مضمون ایک دوسرے سیاح کانپور کی زبانی ان لفظوں میں بھی بیان کیا جا سکتا ہے ' اور ایک ہز انر کے مقابلے میں سات کروڑ انکھوں کا مشاہدہ یہی ہوگا :

" اِن ساری جانفرسا مصیبتوں ' اِن اِنسانیت سوز بے رحمیوں ' اس سفک دماء اور قتل اطفال ' اس نہب و سلب اور قہر و جبر ' بندوقوں کے طوفان اور سنگینوں کی سفاکی ' صدہا اشک ہاے حسرت اور نالہ ہاے جانکاہ ' غرضکہ ۳ - اگست کے تمام انسانی مصائب و ہلاکت کی ذمہ داری ' عند اللہ اور عند الناس ' صرف لوگوں پر عائد ہوتی ہے ' جنھوں نے حکومت کے بلند اور محفوظ تخت پر بیٹھکر مظلوموں کی داد فریاد سے بے رحمانہ اغماض کیا - انکے جوش کو بے اصل ' انکے احتجاج کو مصنوعی ' اور انکے قانونی مطالبہ کو بے معنی بتلایا - تاج برطانیہ کی عزت ' اور حکومت کی مذہبی آزادی کی روایات بھول گئے ' اور انھوں نے باوجود فرض انصاف ' فرصت ' اور حق کے ' وہ نہیں کیا ' جس کو کرکے ان تمام خونیں مصائب کو یک قلم روکدے سکتے تھے - اور بالآخر انکا تحکمانہ گھمنڈ اور بے نیازانہ اغماض ' جو پہلے اخباروں کے صفحوں پر حرفوں کی سیاہ پوشی ' اور صحن ہاے مجالس میں آہ و فغاں کے دھوین کی صورت میں موجود تھا ' مظلوموں کے خون کا سیلاب بنکر مسجد کانپور کی منہدم دیوار پر سے گذر گیا ! !

گیرم کہ وقت ذبح طپیدن گناہ من
دیدن ہلاک و رحم نہ کردن گناہ کیست ؟

ہم سب کی دلی دعا یہ ہے کہ خدا ہندوستان کے اور صوبوں کو ایسے حکام کی مصیبت سے محفوظ رکھے "

الہلال

۱۰ شوال ۱۳۳۱

فتح قسطنطنیہ

عزل و نصب

غلبت الروم في ادني الارض (۱)

۵-۸۰۰

دو تصویریں

آجکي اشاعت کے ساتھہ دو تاریخي مرقع صفحۂ تصاویر خاص پر شائع کیے جاتے ھیں - بظاھر دیکھیے تو زمانۂ قدیم کے ایک معرکۂ انقلاب کي تصویریں ھیں ' مگر غور کیجیے تو عبرت و بصیرت کا ایک پیام منقوش اور خطبۂ مصورہ ھے ' جو انقلاب امم کے افسانۂ غیر مختتم کا دفتر آپکے سامنے کھول دیتا ھے !

مسلمانوں کي خلافت و نیابت الہي ' اور وعدۂ رباني کے ظہور و تکمیل کے صدھا مرقعات میں سے یہ بھي ایک مرقع عبرت ھے -

* * *

دنیا کو شعرا و صوفیا نے عموماً کسي کاروانسرا یا مسافر خانے سے تشبیہ دي ھے - بعضوں نے اِسے ایک پل قرار دیا ھے جو رھنے کیلیے نہیں. بلکہ صرف ایک بار گذر جانے کیلیے ھے - حکومتوں اور قوموں کے عروج و زوال ' اور ایاب و ذھاب پر نظر ڈالیے ' تو یہ تشبیہ بالکل صحیح ھے - اس کاروانسراے ارضي میں حکمراني و تاجداري کے مسافر یکے بعد دیگرے آتے ھیں اور جاتے ھیں - اپني اپني باري سے ھر قوم تاج حکومت پہنتي اور تخت اقبال پر متمکن ھوتي ھے - پھر قانون انقلاب فیصلہ صادر کرتا ھے اور کسي دوسرے کیلیے جگہ خالي کرکے راھي فنا و تنزل ھوجاتي ھیں :

یکے ھمي رود و دیگرے ھمي آید

انقلاب امم

قران کریم نے اسي حقیقت کي طرف یہ کہکر اشارہ کیا ھے کہ :

و تلک الایام نداولہا بین الناس !

دوسري جگہ زیادہ تصریح کي کہ :

و ما اھلکنا من قریة الا و لہا کتاب معلوم - ما تسبق من امة اجلہا وما یستاخرون (۱۵ : ۵)

اور ھم نے کبھي کوي انساني آبادي غارت نہیں کي مگر اسکي تباھي کیلیے ایک میعاد مقررہ پہلے سے لکھي ہوئي تھی - کوئي قوم نہ اپنے زوال و فنا کے مقررہ وقت سے آگے بڑھسکتي ھے اور نہ پیچھے رھسکتي ھے - جو وقت اسکے لیے مقرر ھے ' ضرور ھے کہ اسي وقت وہ دوسروں کیلیے جگہ خالي کردے ! "

قانون انقلاب

لیکن وہ قانون انقلاب امم ' اور اجل مقدرۂ الہي کیا ھے ؟ اسکا جواب خود قران کریم نے بار بار اور بہ اعادہ و تکرار دیا ھے :

ذالک بان اللہ لم یک مغیراً نعمة انعمہا علی قوم حتی یغیروا ما بانفسہم ' و ان اللہ سمیع علیم - (۸ : ۵۵)

" یہ انقلاب حالت اسلیے ھوا کہ یہ اللہ کا قانون ھے - وہ کسي قوم کو نعمت تاج و تخت اور عظمت و جبروت دیکر پھر اسکو نہیں بدلتا ' جب تک کہ وہ قوم خود اپني صلاحیت کو بدل نہ ڈالے اور بیشک وہ سمیع و علیم ھے "

دوسري جگہ فرمایا :

فسیروا في الارض فنظروا کیف کان عاقبة المکذبین ؟ (۳ : ۱۳۱)

" تم سے پہلے بھي اس دنیا میں بہت سے انقلابات و حوادث گذر چکے ھیں - پس زمین کي سیاحت کرو اور دیکھو کہ جن قوموں نے اپنے اعمال سے احکام الہي کو جھٹلایا ' انکا کیا نتیجہ نکلا ؟ "

ایک اور موقعہ پر فرمایا :

وما کنا مہلک القری الا و اھلہا ظالمون - (۲۸ : ٦٠)

" اور ھم انساني بستیوں کو کبھي تباہ و ھلاک نہیں کرتے ' مگر صرف اس حالت میں کہ وہ لوگ قوانین و احکام الہي سے سرتابي کرتے ھیں "

سورۂ (ھود) میں کہا :

وما کان ربک لیہلک القری بظلم واھلہا مصلحون (۱۱ : ۱۱۹)

" اور تمہارا پروردگار ایسا بے انصاف نہیں ھے کہ کسي آبادي کو ناحق برباد کردے اور وھاں کے لوگ خوش اعمال اور نیکوکار ھوں "

اسکے علاوہ اور بہت سے مقامات میں اس طرف اشارہ کیا ھے - پس یہي وہ قانون الہی ھے ' جسکے بموجب قوموں اور ملکوں کے انقلابات ھوتے رھتے ھیں - دنیا خدا کا ایک گلہ ھے - اور وہ نوبت بہ نوبت مختلف قوموں کو اپني نیابت دیکر بھیجتا ھے تا کہ اس گلے کي حفاظت کریں -

کلکم راع وکل راع مسئول عن رعیتہ (الحدیث)

تم سب کي حیثیت کسي گلے کے چرواھے کي سي ھے ' اور ھر چرواھا اپنے گلے کي حالت کا ذمہ دار اور مسئول ھوتا ھے -

جو قوم اس فرض الہی کو ادا کرتي ھے ' تاج اقبال اور سریر عظمت پر اسکا قبضہ رھتا ھے - لیکن جب احکام الہیہ کي سرکشي اور نافرماني میں مبتلا ھوجاتي ھے ' تو خدا اپني دنیا کو حکم دیدیتا ھے کہ اسکي فرماں برداري سے سرکش و متمرد ھوجاے - جو شخص اپنے حاکم کا مطیع نہیں ' اُسے کیا حق ھے کہ اسکے ماتحت اُسکي اطاعت کریں ؟ ولکل درجات مما عملوا ' وما ربک بغافل عما یعملون (۲ :)

پھر اُس قوم کا دور اقبال ختم ' اور افتاب حیات غروب ھوجاتا ھے ' اور حکمة الہیہ کسي دوسري قوم کو بھیج دیتي ھے ' تا اسکے گلے کي حفاظت کرے ' اور اسکے آگے جھک کر تمام انسانوں کو اپنے آگے جھکاے :

وربک الغني ذوالرحمہ ' تمہارا پروردگار بے نیاز و رحمت فرما

(۱) یہ آیۃ کریمہ نظم: قسطنطنیہ کا مادۂ تاریخ ھے " فی ادنے الارض " سے ۸۰۰ - کا تخرجہ کیا گیا ھے - کیونکہ " ارض " کا " ادنے (ض) ھے اور اسکے عدد ۸۰۰ ھیں -

يوناني نبوت

فتح قسطنطنيه کے زمانے ميں ايک عجيب يوناني پيشين گوئي شهر ميں پهيل گئي تهي - مشهور (گبن) نے اسکو نقل کيا هے - نادان مفتوحوں کو يقين تها که ترک شهر پر قابض هو جائيں گے - ليکن جب وه (سينٹ ايا صوفيا) کے ميدان ميں پهنچيں گے تو ايک تلوار بکف فرشتهٔ غيبي اتريگا ' اور انکو قتل کرتا هوا سرحد ايران تک بهگا ديگا !

روميوں کو اسکا يهاں تک يقين تها که فتح قسطنطينه کے بعد (سينٹ صوفيا) ميں جمع هوگئے اور غافل فرشتے کو چيخ چيخ کر بلانے لگے - فرشته تو ضرور آيا - اس نے اپنے ملکوتي رحم و انصاف سے انکو پناه بهي دي ' ليکن فاتح قسطنطينه ' سرحد ايران تک نه بهگائے گئے !

يه فرشتهٔ فتح و نصرت ' يعني (سلطان فاتح) جب داخل هوا ' تو کهتے هيں که (سينٹ صوفيا) کا پادري نماز ميں مصروف تها - نصف پڑهچکا تها اور نصف باقي تهي - ليکن ترکوں کے داخل هوتے هي ديوار شق هوئي اور پادري اسکے اندر غائب هوگيا - مشرقي عيسائيوں کو يقين هے که کسي نه کسي دن مقدس پادري اپني بقيه نصف نماز پوري کرنے کيليے ديوار سے نکلے گا اور وهي دن هوگا ' ده پهر شاخ زرين هلال سے نکل کر صليب کے قبضے ميں آگئي اور قديمي مسيحي دارالحکومت مسيحيوں هي کيليے هوجائيگا -

انتظار غير مختتم

صديوں پر صدياں گذر گئيں مگر انتظار اب تک باقي هے - ديوار شق نهيں هوتي ' اور مقدس ولي اپني بقيه نماز کے پورا کرنے کا چنداں خواهشمند معلوم نهيں هوتا - نامراديوں اور مايوسيوں کے بعد (جنگ بلقان) نے مسيحي اميد کي ايک نئي شعاع روشن کي تهي ' اور ۹ - نومبر سنه ۱۹۱۲ - کو (گلڈ هال) لندن ميں (مسٹر ايسکويته) نے فتح قسطنطنيه کا ترانهٔ صليبي گايا تها -

مسٹر ايسکويته کا صليبي خواب

وه ديکهه رهے تهے که " باب مسيحيت " کهل چکا هے ' سينٹ صوفيا کي ديواريں شق هوگئي هيں ' صليبي جنگ کي فراموش شده مقدس گيتوں کي متبرک صدائيں گهنٹے کے شور ميں ملي هوئي بلند هورهي هيں ' " پر اسرار پادري " اپني انگليوں سے صليب کا لاهوتي نشان بناتا هوا نکلا هے ' اور روح القدس کا " کبوتر " بنکر صوفيا کے منارے پر بيٹها رقص نشاط کر رها هے !

ليکن افسوس که اس صليبي خواب کي تعبير بهي الٹي نکلي - بلقاني کروسيڈ کي تقديس قبل از وقت ثابت هوئي ' " ثمرات فتح " سے اپنے دامن بهر بهر کر مسٹر ايسکويته نے " فتح مند " بلغاريا کي طرف پهينکے ' مگر اس بد نصيب کے هاتهه ايک دانه بهي نه آيا - ايڈريا نوپل هاتهه آکر پهر نکل گيا هے - " سينٹ صوفيا " اب تک " جامع ايا صوفيا " هے - ناقوس کي صدا اب تک اسے نصيب نه هوئي ' اور " فتح مند " بلغاريا کي نامرادانه شکست پر انگلستان خون کے آنسو رو رها هے !

و انه لحسرة علي الکافرين '	اور اسميں کچهه شک نهيں که يه جو کچهه که هوا ' کافروں کيليے موجب ماتم و حسرت هے ' اور اسميں بهي شک نهيں که يه ايک يقيني صداقت
و انه هو الحق اليقين '	
فسبح باسم ربک العظيم !	
(۶۹ : ۲۵)	

الهي کا ظهور هے - پس اپنے پروردگار کي حمد و ثنا کرو ' جس نے دشمنان اسلام کو شادماني کي جگهه حسرت نامرادي ميں مبتلا کرديا "

همّوا بما لم ينالوا !

خدا تعالی نے دنيا ميں اپنے کاموں کو اپنا نشان قرار ديا هے - سورهٔ (توبه) ميں جهاں کفار و منافقين کا ذکر کيا ' وهاں انکي ايک مخصوص حالت يه فرمائي که :

و هموا بما لم ينالوا (۹ : ۷۵)	اور ان لوگوں نے اسلام کي مخالفت ميں وه کام کرنا چاها ' جس کو وه نه کر سکے !

اس صداقت کي حقيقتيں ظهور اسلام سے ليکر اس وقت تک هميشه ظاهر هوئيں - ممکن هے که اپني بد اعماليوں سے مسلمان اسکے مصداق ثابت نهوں ' ليکن اسلام تو هميشه اپنے اس معجزه کے عجائب دکهلاتا رهيگا .

پس خدا نے دشمنان اسلام کے ارادوں کي ناکامي و نامرادي کا خاص طور پر ذکر کيا هے ' اور موجوده جنگ اس نامرادي کي ايک نئي شهادة عظيمه هے - جبکه ترکوں کي ناکامي حد انتها تک پهنچ چکي تهي ' جبکه مسٹر ايسکويته فتح قسطنطنيه کي خبر چند گهنٹوں کے اندر سننا چاهتے تهے ' جبکه بلغاريا جرمني کي طرح قسطنطنيه ميں داخل هونا چاهتي تهي ' تاکه عالم اسلامي سے اپني عظمت کا اقرار کرائے ' جبکه انگلستان مضطرب تها که " باب مسيحيت " کو کهولنے والے " ثمرات فتح " سے محروم نه رهيں ' جبکه انکے تمام شيطاني مظالم سے انکار ' اور جبکه انکي تقديس و تعظيم سے تمام انگلستان گونج رها تها ' اور پهر جبکه اسلام کيليے خود مسلمانوں کي تمام انساني کوششيں ختم ' اور هر طرف سے کامل مايوسي اور انتهائي ناکامي کا ظهور هوچکا تها ' تو يکايک اس بادل کي طرح ' جو انتهائي طپش و حرارت کے وقت يکايک پهيلتا اور نا اميديوں کو پيغام رحمت الهي سے بدل ديتا هے ' واقعات کا صفحه الٹا ' اور عقلوں کو متحير اور ادراک انساني کو عاجز کرتي هوي آية نصرة الهيه کا ظهور هوا - چند گهنٹوں کے اندر هي دنيا پلٹ گئي - انسان جب اپني کوشش سے ناکام رهکر تهک گيا تها ' تو خدا کا هاتهه اپني عزت کي حفاظت کيليے بڑهگيا - جهاں کل تک اميد کي شادمانياں تهيں ' وهاں آج نامرادي کا ماتم هے ' اور جهاں ناکامي کي مايوسي تهي ' وهاں کاميابي کي برکتيں هيں :

مستهم البأساء و الضراء وزلزلوا ' حتی يقول الرسول و الذين آمنوا : متی نصر الله ؟ الا ان نصر الله قريب ! (۲ : ۲۱۰)	يه وه لوگ تهے که نهايت شديد سختيوں اور مشکلوں ميں پهنس گئے اور انکے پائے ثبات هل گئے ' يهاں تک که الله کا رسول اور مسلمان چيخ اٹهے که آخر الله کي مدد کب آئيگي اگر ايسي سخت مايوسي کے وقت بهي نه آئي ؟ جواب ملا که کيوں مايوس هوگئے هو ؟ سن رکهو که الله کي مدد کا وقت قريب آگيا !

جنگ (بدر) ميں مسلمانوں نے مايوس هوکر نصرة الهي سے پهر کاميابي حاصل کي تهي ' اور يهي اميد بعد از ياس ' انکي ائنده

استقامتوں کا وسيله بني : ولقد نصرکم الله ببدر و انتم اذلة - (۳ : ۱۱۹) -

موجوده جنگ کے ان حوادث کے اندر بهي همارے مستقبل کے ليے ايک درس بصيرة موجود هے - اپني آخري فرصت سے فائده اٹهانا هے تو اٹها ليں - ايڈريا نوپل هاتهه سے جا چکا تها اور کامل پاشا کي وزارت نے انگلستان کے آگے سر تسليم خم کر ديا تها - اس وقت کها جاتا تها که ان ناکاميوں اور مايوسيوں کے بعد اسکے سوا چارهٔ کار هي کيا هے ؟

إن يشا يذهبكم و يستخلف من بعد كم ما يشاء كما انشاكم من ذرية قوم آخرين !

ہے - اگر چاہے تو تم کو چھوڑ دے اور تمہارے بعد جس قوم کو چاہے تمہارا جانشین بنا دے ' جیسا کہ دوسری قوموں کی نسل سے تم کو پیدا کرچکا ہے -

ایک اور مقام پر صاف تصریح کردی کہ اسکی نظر اعمال صالحہ پر ہے - اگر تم سرکشی کروگے تو وہ تم سے اپنا رشتہ کاٹ لیگا اور تمہاری جگہہ کسی دوسری قوم کو عزت و حکمرانی کا وارث بنا دیگا :

یا ایها الناس ! انتم الفقراء الی الله و الله هو الغنی الحمید - ان یشا یذهبکم و یات بخلق جدید و ما ذلک علی الله بعزیز (٣٥ : ١٦)

اے لوگو ! تم اللہ کے فضل کے محتاج ہو - اللہ تو غنی و حمید ہے - وہ اگر چاہے تو تم کو ہٹا دے اور تمہاری جگہہ کسی نئی مخلوقات کو لا کھڑا کرے ' اور ایسا کرنا اللہ کیلیے کچھہ مشکل نہیں !

اس قانون کی بنا پر آغاز عالم سے کتنی قومیں خدا کی زمین کی وارث ہوئیں اور پھر دوسروں کیلیے جگہ چھوڑ کر خود ظلمت گمنامی میں چھپ گئیں ؟ یہی قانون الہی تھا ' جس نے بنی اسرائیل کی عظمت و جبروت کا مسلمانوں کو جانشین اور وارث بنایا ' اور داؤد (ع) کے ہیکل میں جو کچھہ تھا ' وہ ابراہیم (ع) کی قربانگاہ کو نصیب ہوا ' تاکہ آزمایا جاے کہ مسلمان اس امانت کی کیونکر حفاظت کرتے ہیں ؟

ثم جعلنا کم خلائف فی الارض للنظر من بعد هم کیف تعملون ؟ (١٠ : ١٥)

پھر بنی اسرائیل کے بعد ہم نے تم کو زمین کی خلافت عطا کی ' تاکہ دیکھیں کہ تمہارے اعمال کیسے ہوتے ہیں ؟ "

ظہور و تکمیل وعدۂ الہی

اس وعدۂ الہی کا ظہور دنیا کے گوشے گوشے میں ہوا - تیرہ سو برس کے اندر صدہا تخت بچھے اور اُلٹے - کتنی سلطنتیں قائم ہوئیں اور مٹیں - لیکن اس کارواں سراے اقبال کا آخری قافلہ وہ تھا ' جو سنہ ٦٨٧ - میں وسط ایشیا سے چلا اور بالآخر سنہ ١٤٥٣ - میں یونانی اور رومانی عظمت کے مدفن ' یعنی قسطنطنیہ میں پہنچکر مقیم ہوگیا - یہ بھی انقلاب آباد عالم کا ایک عجیب و غریب تماشا ' اور اس قانون الہی کی ایک عبرت انگیز تعدیل تھی ' جب بیزنطانی حکومت کا مغرور تاج عین اپنی عظمت گاہ کے دروازے پر قسطنطین دریگا سیس (آخری فرماں رواے قسطنطنیہ) کے سر سے اُتارا گیا تھا ' اور (محمدؐ فاتح) کے سر پر رکھا گیا تھا - پہلا سر خدا کے آگے مغرور تھا ' اسلیے اُسکی زمین پر بھی ذلت کے ساتھہ ٹھکرایا گیا - دوسرا اسکے سامنے سربسجود تھا ' اسلیے اسکی زمین پر بھی سربلند و مغرور ہوا - وہ جب ١٤ - مئی سنہ ١٤٥٣ - کو (سینٹ رومانس) کے عظیم الشان پھاٹک سے شہر میں داخل ہوا تو اپنے گھوڑے کی پشت پر سجدۂ عبودیت میں جھکا ہوا تھا !

فتح قسطنطنیہ

اس مرقع میں دو تصویریں ہیں - پہلی تصویر فتح قسطنطنیہ کا آخری معرکہ ہے ' جب دروازۂ شہر کی دیوار پر یونانی و رومانی عظمت کی الوداع تھی ' اور چند گھنٹوں کے بعد اُس انقلاب کی گھڑیاں پوری ہوجانے والی تھیں ' جو (سینٹ صوفیا) کے مسیحی معبد کو خداے واحد کی پرستش گاہ کی صورت میں بدل دینے والا تھا -

دوسری تصویر (سلطان محمد فاتح) کے اولین داخلۂ شہر کی ہے ' جس نے (سنیت صوفیا) کے دروازے کے سامنے پہنچکر اپنی سواری روک لی تھی - کیونکہ اسکے اندر شہر کی بقیہ آبادی جمع ہوکر (مریم) کے خاموش بت کے آگے چیخ رہی تھی ' تاکہ وہ انکی سن لے اور اپنے آسمانی فرشتے کو انکی مدد کیلیے بھیج دے -

لیکن (مریم) کا مسکین بت بدستور چپ رہا ' کیونکہ وہ پرستاران حی و قیوم کے بازوں سے خود بھی محفوظ نہ تھا -

جسطرح کہ اسکا بیٹا پیلا طوس کی عدالت سے بچنے کیلیے اپنے باپ کے سامنے بہت گڑگڑایا تھا کہ " ایلی ایلی لما سبقتنی " خدایا ! میرے منہہ سے موت کے پیالے کو ہٹالے ! (مرقس ١٤ : ٣٦) لیکن بالآخر وہ نہ ہٹا اور رومی سپاہیوں نے اُسکی ہتیلیوں میں میخیں ٹھونک کر صلیب پر چڑھا دیا !

اسی طرح آج اُسکی ماں بھی بے بس تھی - وہ جو اپنے بیٹے کو نہ بچا سکا ' اپنے بیٹے کے پرستاروں کی مدد سے بھی غافل ہوگیا - عین اُس وقت ' جبکہ وہ اسمانی فرشتے کیلیے چشم براہ تھے ' دروازہ ٹوٹا اور فاتحوں کی مہیب صورتیں انکی طرف بڑھتی ہوئی نظر آئیں ! جن میں سب سے آگے نوجوان (سلطان محمد) تھا -

وہ آسمان کا فرشتہ نہ تھا ' مگر زمین کا ایک رحم دل فرزند ضرور تھا - اور آسمان کے فرشتوں نے نہیں بلکہ ہمیشہ زمین کے فرشتہ خصلت انسانوں ہی نے زمین پر کام کیا ہے !!

اس نے آتے ہی تمام باشندگان شہر کو امان دیدی - اسکے رحم و انصاف کا سخت سے سخت متعصب مسیحی مورخوں کو بھی اعتراف کرنا پڑا ہے -

توصیۂ عبرت

غرضکہ یہ تصویریں قومی عروج و زوال ' ایاب و ذہاب ' اور عزل و نصب الہی کا ایک عبرت انگیز مرقع ہیں ' جنمیں ایک قوم عظمت وکمال کی متاع تاراج کرکے اپنے سریر فرماں روائی سے رخصت ہو رہی ہے ' اور شہر کے دروازے پر جو کچھہ ہو رہا ہے ' یہ گویا جانے والے قافلے کا الوداعی نظارہ ہے ' جہاں حسرت و نامرادی اسکی مشائعت کیلیے موجود ہیں !

دوسرا مرقع فتح یابی و فیروز مندی کا نیا قافلہ ہے جو انہی راہوں سے گذر کر شہر میں داخل ہو رہا ہے ' جہاں سے کچھہ دیر پہلے اسکے پیشرو نکل چکے ہیں ' اور پچھلے قافلے کی خونین نشانیاں جا بجا ابھی باقی ہیں !

لتفتحن القسطنطنیه

ساڑھے چار سو برس گذر گئے ' مگر اب تک یہ قافلہ یہیں مقیم ہے - انقلاب و تغیرات کے کتنے ہی اوراق تھے جنکو دست حوادث نے اُلٹا ' مگر یہ مرقع ایاب و ذہاب امم ' ابتک بدستور انظار عالم کے سامنے توصیۂ عبرت و بصیرت کیلیے موجود ہے !!

امام (احمد) نے مسند میں ایک حدیث روایت کی ہے .

لتفتحن القسطنطینه ' و نعم الامیر امیرها ' و نعم الجیش جیشها ! (الحدیث)

قسطنطنیہ فتح کیا جائیگا - کیا اچھا وہ امیر ہے جو اس فوج کا امیر ہو ' اور کیا اچھی ہے وہ فوج ' جو اس فتح عظیم کو حاصل کرے !

پہلی صدی ہی سے قسطنطنیہ پر اسلامی فوجکشی شروع ہوگئی تھی - امیر معاویہ کے عہد میں اسی کی دیواروں کے نیچے حضرت ابو ایوب انصاری نے راہ جہاد میں جام شہادت پیا ' اور اپنے بعد آنے والے مجاہدین اسلام کے استقبال کیلیے وہیں رہگئے - بالآخر آٹھویں صدی میں (سلطان محمد فاتح) کے ہاتھوں یہ پیشین گوئی پوری ہوئی ' اور ابتک اسکی صداقت غیر متغیر ہے !

مقالات

تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحه

ملک حبش میں ایک اسلامی حکومت

(۲)

دربار حبش مین دعوة اسلام

حبش میں ایک اسلامي حکومت کے ظهور و قیام کے حالات لکھنا مقصود هیں ' ورنه هجرة حبشه کے واقعات میں بہت سے امور تفصیل طلب تھے -

علي الخصوص قریش مکه کے معاندانه مساعي و تدابیر' اور باوجود مسلمانوں کي منتها درجه بے سروسامانی و بیکسي کے کامیابي و فتح یابي -

پروف دیکھتے هوے گذشته نمبر میں خیال هوا تها که واقعۂ هجرة حبشه کي کسي قدر مزید تفصیل کردیں اور اسکے بعد آگے بڑهیں - لیکن وقت بہت کم تها ' اسلیے مرتب صفحات میں ترمیم نه هوسکي - آج چاهتے هیں که گذشته نمبر کے بقیه حصے کو شروع کرنے سے پہلے بطور تتمۂ و تعلیق ' هجرة حبشه کي تشریح مزید کردي جاے - گذشته نمبر کے دوسرے کالم میں جہاں هجرة کا ذکر هے ' مندرجۂ ذیل سطور کو اسکا بقیه تصور کیا جاے -

(ابن هشام) نے اپني سیرة میں حضرة ام سلمه سے اس بارے میں روایات نقل کي هیں ' جو منجمله مهاجرین حبش کے تهیں - وہ کہتي هیں که نجاسي نے همارے ساتهه نهایت عمده سلوک کیا - هم بازادي اپنے اعمال مذهبی ادا کرتے تهے اور چین اور ارام سے رهتے تهے - همارے خلاف وہ کوئي بات نه سنتا ' اور نه همیں کوئی مخالف اذیت پہنچا سکتا تها -

لیکن جب قریش نے همیں ایک گوشۂ عافیت میں محفوظ دیکھا ' تو یہاں بهي ظلم و ستم سے باز نه رهے - انهوں نے حجاز کي بهتر سے بہتر اور قیمتي سے قیمتي اشیا تحائف کیلیے جمع کیں ' اور نه صرف نجاشي کیلیے ' بلکه حبش کے تمام بطریقوں اور پادریوں کیلیے بهي طرح طرح کے هدایا فراهم کیے - اس سے مقصود یه تها که تمام ملک کو وہ همارے برخلاف سازش کرنے کیلیے آماده کرسکیں -

جب سامان فراهم هوگیا تو عبد الله بن ربیعه اور عمر ابن العاص کو اس مہم کیلیے منتخب کیا اور وہ تمام تحائف و هدایا لیکر حبش پہنچے -

قریش مکه نے ان لوگوں کو هدایت کردي تهي که حبش پہنچکر پہلے نجاشي سے ملاقات نه کریں ' کیونکه ممکن هے که وہ اعیان دربار و رؤساء دینیه سے مشوره کرے اور مشوره کا نتیجه همارے خلاف نکلے - پہلے کچهه دنوں قیام کرکے ملک کے تمام بطریق و رؤساء کلیسا سے ملاقات کرلینا - ان میں سے هر ایک شخص کو تحفه تحائف دیکر موافق بنا لینا ' اور جب یه سازش مکمل هوجاے تو پهر دربار کا رخ کرنا !

چنانچه اس وفد نے یهي طریقه اختیار کیا اور تمام بطریقوں سے ملکر کہا :

"همارے ملک کے چند سفیه اور مفسد لڑکے هیں جنهوں نے همارا دین چهوڑدیا اور آپ لوگوں کا دین بهي اختیار نہیں کیا - ایک نیا مذهب انهوں نے نکالا هے جس سے آپ اور هم ' دونوں بالکل ناواقف هیں ' اور کبهي اسکے احکام سننے میں نہیں آے - وہ بهاگ کر آپکے ملک میں آگئے هیں - انکے بارے میں پادشاه سے التجا کرینگے - آپ اسے مشوره دیں که ان لوگوں کو همارے حوالے کردے" -

اسکے بعد وہ دربار نجاشي میں پیش هوے اور تحائف کے گذراننے کے بعد انهي الفاظ میں اپني خواهش ظاهر کي - نیز کہا که " همیں ان لوگوں کي قوم کے اشراف و اعیان اور اباؤ اعمام نے بهیجا هے تا که آپ انهیں همارے حوالے کردیں "

تمام بطریقوں نے بهي انکي تائید کي اور کہا که انکي درخواست لایق پذیرائي اور انکي خواهش بالکل حق بجانب هے -

لیکن نجاشي یه سنتے هي غضب ناک هوگیا - اس نے اپنے درباریوں پر نظر ڈالي اور کہا که یه کیسي بات هے جو تم مجهسے چاهتے هو ؟ میں ایسے لوگوں کو بغیر تحقیق و تفتیش کیونکر انکے حوالے کردوں جو میرے ملک میں پناه لینے کیلیے آئے هیں ؟ میں انکو بلاتا هوں اور انکے مقابلے میں اصل حقیقت پوچهتا هوں - اگر ان لوگوں کا بیان صحیح ثابت هوگیا تو پهر البته انکي درخواست لائق قبول هوگي -

چنانچه نجاشي نے مسلمانوں کو طلب کیا اور پوچها :

" وہ کونسا دین هے جو تم نے اختیار کیا ' جسکي وجه سے تم نے اپني قوم کے دین کو بهي ترک کردیا اور همارے دین مسیحي کو بهي اختیار نہیں کیا ؟ "

مهاجرین مسلمین کي جماعت میں سے جعفر بن ابی طالب (حضرة امیر علیه السلام کے بهائي) کهڑے هوے اور انهوں نے جواب میں تقریر کي :

ساتویں صدي کے ایک داعي اسلام کي تقریر

" اے پادشاه ! هم ایک وحشي قوم تهے - بتوں کو پوجتے تهے ' مردار کهاتے تهے ' فواحش میں مبتلا تهے ' قطع رحم اور قمار بازي همارا شیوه تها ' اور هم میں سے هر قوي ضعیف کو تباه کردیتا تها -

یه حالت تهي که رحمت الهي جوش میں آئي اور خدا نے ایک مقدس رسول هماري طرف بهیجا ' جو هم هي میں کا ایک فرد تها - جسکے نسب کي بزرگي ' خصائل کي پاکیزگي ' اخلاق حسنه کي عظمت کا هم میں سے هر شخص کو علم اور اعتراف هے - پس وہ آیا اور اس نے الله کي طرف هم سب کو دعوت دي که اسکي یگانگت کا اقرار کریں ' اس کے آگے جبیں نیاز جهکائیں اسکے سوا ان سب معبودان باطل کو چهوڑ دیں ' جنکي جہل و ناداني سے هم اور همارے آباؤ اجداد پوجا کرتے آئے هیں - اس نے

لیکن خدا کي نصرت نے (انور بے) کي صورت میں ظهور کیا ' اور ۲۳ - جنوري کو انجمن اتحاد و ترقي نے زمام حکومت پهر اپنے هاتهوں میں لي - اتحادي وزارت مایوسیوں سے بے خبر نه تهي ' مگر اُس نے دیکها که اگر آخري نا کامي مقدر هو هي چکي هے ' تو خود اس کو لینے کیلیے کیوں ڈرین ؟ جتني مهلت اور ملے سعي و جهد سے باز نه آئیں - کسے معلوم که کل کیا هونے والا هے ؟ ممکن هے که کوئي سبیل نجات پیدا هو جاے :

چوں دمبدم عنایت توفیق ممکن ست
در تنگناے نزع نه کوشد کسے چرا ؟

پهر جو کچهه هوا وه ظاهر هے - مایوسی کامل پاشا کیلیے بهي تهي اور مرحوم شوکت کیلیے بهي - پهلے نے سررشتهٔ صبر و استقلال هاتهه سے دیدیا - اسکا نتیجه جو کچهه تها ' معلوم هے - دوسرے نے صبر و استقامت کي راه اختیار کی - اسکا نتیجه آج تمام عالم کو حیرت و تعجب کا پیغام دے رها هے !! فاي فریق احق بالامن ان کنتم تعلمون ؟

مشهـــد اکبـــر

آج (شهادت اوله کانپور) کے حوادث خونیں همارے سامنے هیں - اگر مسلمانوں نے " استعینوا بالصبر و الصلواة " پر عمل کیا اور سررشته صبر و استقامت اور جد و جهاد کو هاتهه سے ندیا ' تو انکي کامیابي یقیني و قطعي هے ' اور مایوسیوں هي کے اندر سے بشارت امید ملنے والي هے -

پر اگر همت هار بیٹهے ' اور خداے عزیز و حکیم کا ' جو انکا هر حال میں ساتهه دیتا هے ' ساتهه نه دیا ' تو پهر اُن نتائج معزنه اور عواقب الیمه کیلیے هندوستان کے هر مسلم باشنده کو طیار رهنا چاهیے ؟ جن کو اس وقت صرف عاقبت بیني هي کي دوربین سے دیکها جاسکتا هے : فبائی حدیث بعد الله و ایاته یومنون ؟

آج کي اشاعت کے " برید فرنگ " میں ایک نوٹ " هموا بمالم ینالوا " کے عنوان سے درج کیا گیا هے - اس میں " ریویو اف ریویوز " لنڈن کے ایک مضمون کا اقتباس هے - نه صرف انگلستان ' بلکه تمام یورپ کا یه مشهور رساله بلغاریا کی نا کامیوں پر ماتم کرتا هے ' اور متحسر و متالم هے که بلغاریا کو فتح مندي کے بعد پهر ذلت و نا مرادي نصیب هوئي - اس مضمون کي تحریک انهیں سطور کو پڑهکر هوئي تهي اور اسي لیے اسکا عنوان بهي " هموا بمالم ینالوا " قرار دیا گیا -

معاهدهٔ رومانیا و بلغاریا

چونکه حکومت بلغاریا نے رومانیا کے مطالبات سے اصولاً اتفاق کرلیا تها ' اسلیے بخارست میں اس خط (لائن) کے متعلق صاف صاف گفتگو کرنے میں تاخیر نہیں کی گئی ' جو آینده سرحد ڈوبر ڈجا (Dobrudja) کو نشانزد کرنے والی هے -

ایک هي جلسه نے دونوں ملکوں میں اختلافات باهمي کے تصفیه کي طرف رهنمائي کي - ترتوکائي (Turtukai) ڈویرچ (Baltchik) اور بالچک (Baltchik) ان تینوں شهروں سے مغرب و جنوب میں ' دس اور پندره میل کے مابین ' نئي سرحد شروع هوتی هے -

اسطرح رومانیا کو ایک دفاعي سرحد مل گئي هے ' اور وه اب قلعه هاے شملا (Shumla) اور رسٹچک (Rustchuk) کے انهدام کي بابت اپنا دعوی واپس لیتی هے -

اس اتفاق (اگریمنٹ) کے شرایط اس عهد نامهٔ عام میں شامل کردیے جاینگے ' جو پانچوں سلطنتوں کي تصدیق کے بعد بخارست میں پیش کیا گیا تها -

حادثهٔ کانپور

زمیندار لاهور میں حسب ذیل مراسله شائع هوا هے :

جناب ایڈیٹر صاحب - تسلیم - میرا ایک مقدمه اپیل رام ناتهه اپیلانٹ بنام درگا پرشاد وغیره رسپانڈنٹان عدالت ججي کانپور میں تها - میں یکم اگست سے ۱۸ - اگست تک کانپور میں رها ۳ - اگست کا واقعه مسلمانوں کا نسبت مسجد مچهلي بازار میرے سامنے هوا - هم نے اپني آنکهوں سے دیکها که جاے وقوعه کے علاوه شهر میں جهاں مسلمان نظر پڑے بندوقوں کي فیر سے هلاک کر ڈالے گئے ' اور جاے وقوعه یعنے مسجد میں تو بے انتها مسلمانوں کو گولیوں نے فنا کر ڈالا اور کوئي ڈیڑه سو لاشاں بوروں میں بند کر کے جبکه هم اشنان کرتے تهے دریا میں عجلت کے ساتهه پهینکدي گئیں - یه بات قابل مشتهر کرنے کے هے - اگر آپ لوگ یا وکیل ملزمان کانپور اس امر کا کافي اطمینان هم کو دلائیں که سچي بات کهنے میں گورنمنٹ هم سے ناخوش نه هوگي تو هم شهادت دینگے اور یه سب حال مفصل جو هم نے دیکها تها بیان کرنے کے لیے تیار هیں - صرف هم یه خیال کرتے هیں اور ڈرتے هیں که گورنمنٹ و حکام هم سے بهت ناراض هونگے -

پنڈت رام ناتهه اوستهي زمیندار موضع میندها پرگنه گروال - ضلع باندا

انگلستان بلغاریا کو اشتعال دلا رها هے

مسالهٔ سرحد میں ترکی کی طرف دول یورپ کے میلان کا محور بعض ممالک پر اسکے قبضه کے جواز و عدم جواز کے اندر نهیں هے ' بلکه صرف وه امید هے ' جو ترکي کي حکومت ان ممالک کے بقاء و قیام کے لیے رکهتي هے -

۸ - اگست سنه ۱۹۱۳ ع کے (نیر ایسٹ) کي راے میں یه دعوی بیکار هے که انجمن اتحاد و ترقي ان ممالک کے کسي حصه کی حکومت کے بارے میں بهي اعتبار پیدا کرسکتی هے جو معاهدهٔ لندن کي رو سے ترکوں کے لیے چهوڑ دیے گئے هیں - وه بلغاریا کو اشتعال دلاتا هے که بلغاریا اپنے حکام کی مجذونانه و بے اصول ڈپلو میسی کے خمیازے میں ان مصائب سے دو چار هوئي هے " با این همه اس قوم کي روح اور قابلیت ابهي باقي هے - اگر ضرورت هوئي تو وه صحیح ترین نگراني کي ماتحتي میں کسي دن اس فیصله کي تنسیخ کي کوشش کے لیے اپنے آپ کو مدعو محسوس کریگي ' جسمیں ناانصافي یا انتهائی تذلیل کي بو آ تي هے "

یه هے اسلام و اهل اسلام کي خدمت ' جو نیر ایسٹ کر رها هے ' اور جس کے عوض میں گورنمنٹ اُس کو هندوستان کے خزانے سے امداد دے رهي هے ! و ان الظالمین بعضهم اولیاء بعض ' والله ولی المتقین (۸۱ : ۵۴)

مسجد کانپور مچهلي بازار

کے روزانه مفصل و مستند حالات اور عدالت کی کل کارروائي شائع کرنیکا اخبار آزاد کانپور نے انتظام کیا هے - اجلاس عدالت کي پوري کارروائي دوسرے روز صبح کو شائع کردیجاتي هے - ان پرچوں کي ایک روپیه ماهوار قیمت مقرر کیگئي هے - اشاعت پر پرچه برابر ڈاک سے ارسال هوتے رهیں گے - مني آرڈر بنام منیجر آزاد کانپور آئے - واقعه ۳ - اگست سے آخر ماه تک کے کل حالات بهي موجود هیں - قیمت ایک روپیه

منیجر آزاد - کانپور -

بیڑوں پر کتنا روپیہ صرف کیا ' اور اس بارہ سال کے اندر دونوں کی بحری طاقت میں ترقی کی نسبت کیا رہی ؟

قواء بحریہ انگلستان و جرمنی

۱۹۰۰ - سے ۱۹۱۲ - تک

سنہ	انگلستان	جرمنی
۱۹۰۰	۹۷۸۸۱۴۶ پونڈ	۳۴۰۱۹۰۷ پونڈ
۱	,, ۱۰۴۲۰۲۵۶	,, ۴۹۲۱۰۳۶
۲	,, ۱۰۴۳۶۵۲۰	,, ۵۰۳۹۷۲۵
۳	,, ۱۱۴۷۳۰۳۰	,, ۴۳۸۸۷۴۸
۴	,, ۱۳۵۰۹۱۷۶	,, ۴۲۷۵۴۸۹
۵	,, ۱۱۲۹۱۰۰۲	,, ۴۷۲۰۲۰۶
۶	,, ۱۰۸۵۹۵۰۰	,, ۵۱۶۷۳۱۹
۷	,, ۹۲۲۷۰۰۰	,, ۵۹۱۰۹۵۹
۸	,, ۸۶۶۰۲۰۲	,, ۷۷۹۵۴۹۹
۹	,, ۱۱۲۲۷۱۹۴	,, ۱۰۱۷۷۰۶۲
۱۰	,, ۱۳۲۷۹۸۳۰	,, ۱۱۳۹۲۸۵۶
۱۱	,, ۱۵۰۶۳۸۷۷	,, ۱۲۲۵۰۲۶۹
۱۲	,, ۱۳۹۷۲۵۲۷	,, ۱۱۷۸۷۵۶۵

اس نقشہ کو بنظر امعان دیکھیے - صاف نظر آئیگا کہ جرمنی نے سنہ ۱۹۰۰ ع میں جسقدر روپیہ (یعنی ساڑھے تین ملین پونڈ) صرف کیا تھا ' سنہ ۱۹۱۲ ع میں اس سے سہ چند بلکہ اس سے بھی زائد (یعنی قریباً ۱۲ - ملین پونڈ) صرف کیا - اسکے مقابلے میں انگلستان نے سنہ ۱۹۰۰ - سے سنہ ۱۹۱۲ - تک صرف چار ملین پونڈ صرف کیے !

اسکا قدرتی نتیجہ یہی تھا کہ جرمنی کے بحری قوی میں ۲۴۷ - فی صدی ' مگر انگلستان کے بحری قوی میں صرف ۳۳ - فی صدی کا اضافہ ہوا -

ضرور تھا کہ جرمنی کے یہ سرگرم مساعی انگلستان ایسے بیدار اور عاقبت اندیش ملک کی نظروں میں کھٹکتے اور وہ کم ازکم علی وجہ الظن و التخمین ' اس غایت اصلی کو ضرور معلوم کرلیتا جو اسمیں پوشیدہ تھی -

اسپر طرہ یہ ہوا کہ جرمنی نے اپنے مقصد کا بالکل اعلان شروع کردیا - ترقی کے پہلے ہی سال یعنی سنہ ۱۱ - ع میں جب بحری لائحہ (پروگرام) جرمن مجلس النواب (ریشتاگ) میں پیش کیا گیا تو اسمیں جنگی جہازوں کے لیے مبلغ خطیر کا مطالبہ کرتے ہوے وزیر جنگ نے کہا :

" جرمنی کو اتنے بڑے بیڑے کی ضرورت ہے کہ اگر کبھی دنیا کی سب سے بڑی بحری طاقت سے بھی جنگ ہو جاے تو اسکے تفوق و برتری کو معرض خطر میں ڈالدے "

جرمنی کے اس اہتمام و اعتناء اور مجاہر عزم مساوات و ہمسری نے انگلستان کو مجبور کیا کہ وہ اپنی ناطرفداری کو خیرباد کہکے محالفت روس و فرانس میں شامل ہو جاے -

انگلستان کو یہ ترغیب اسلیے اور بھی ہوئی کہ جنگ روس و جاپان نے اتحاد فرانس و انگلستان کو کمزور کردیا تھا - پس اگر انگلستان روس کے ساتھہ شامل نہ ہوتا ' تو اس صورت میں جرمنی کی طاقت اپنے حلیفوں کی بنا پر انگلستان اور محالفت روس و فرانس ' دونوں کی علحدہ علحدہ طاقتوں سے زیادہ ہوجاتی اور ظاہر ہے کہ یہ صورت یورپ کے لیے عموماً اور انگلستان کے لیے خاصکر کسدرجہ خطرناک تھی ؟ -

سنہ ۱۹۰۷ع میں انگلستان با قاعدہ محالفت روس و فرانس میں داخل ہوگیا ' اور یہ محالفت ثلاثیہ ' " مفاہمت ثلاثیہ " کے نام سے موسوم ہوئی -

محالفت ثلاثیہ صرف ان تین حکومتوں ہی کی نہ تھی ' بلکہ در اصل رباعیہ بلکہ خماسیہ تھی - اسلیے کہ جرمنی کو دولت عثمانیہ اور رومانیا کی دوستی پر بھی اعتماد تھا - اسکو یقین تھا کہ اگر یورپ میں جنگ چھڑ گئی تو یہ دونوں محالفت ثلاثیہ کی مدد کرینگے - جرمنی ' آسٹریا ' اور اطالیا نے اپنے اپنے سفیر بخارست بھیجے کہ محالفت ثلاثیہ کے ساتھہ رومانیہ کے رشتۂ الفت و مودت کو قائم رکھیں - جرمنی نے اپنے اشخاص ' اسلحہ ' اور مال سے ترکوں کی مساعدت کی ' اور جب قیصر جرمنی سنہ ۱۸۹۹ ع میں دمشق گیا تو ایک دعوت میں جو خاص اسکے لیے کی گئی تھی ' یہاں تک کہدیا کہ وہ آل عثمان اور ان تمام لوگوں کا دوست ہے جو انکی خلافت کا اعتراف کرتے ہیں " ! !

جرمنی برابر دولت عثمانیہ کی تقویت کی کوشش کرتی رہی کیونکہ اسکو یقین تھا کہ جس طرح روس کی نقصان رسانی کا ذریعۂ وحید رومانیا ہے ' اسیطرح اسکا عقیدہ تھا کہ شاہنشاہی انگلستان کی تہدید و تضعیف پر قادر وحید صرف دولت عثمانیہ ہے -

جرمن ڈاکٹروں میں جنرل وان برنہارڈی کا پایہ سب سے زیادہ بلند ہے - اسے امور جنگ کے متعلق مہارت تامہ ' اور اس موضوع پر تصنیف و تالیف اور انشاء فصول و مقالات میں قدرت کاملہ حاصل ہے - وہ اپنی ایک نو تالیف کتاب میں لکھتا ہے :

" ترکی ہی ایک ایسی سلطنت ہے جو انگلستان کو نقصان پہنچا سکتی ہے - کیونکہ نہر سویس شاہنشاہی برطانیا کے جسم کی شہ رگ ہے "

ایک دوسری کتاب میں لکھتا ہے :

" جرمنی کے لیے ترکی کا رشتہ لازمی ہے - اسکو چاہیے کہ ترکی کو محالفت ثلاثیہ میں داخل کرلے اور اطالیا کو جنگ سے باز رکھے - کیونکہ یہی ایک سلطنت ہے جو مصر میں انگلستان کے موقف (پوزیشن) اور ہندوستان کے مختصر سے راستے کو خطرے میں ڈالسکتی ہے - روس اور انگلستان کے ساتھہ ہمیں جنگ کی تیاری کرنی ہے تو ترکی کو اپنی جماعت میں ملالینا بھی ضروری ہے "

ڈاکٹر باگ ایک بہت بڑا سیاح ہے - وہ اپنی کتاب میں جو سنہ ۱۹۱۱ ع میں شائع ہوئی ہے ' لکھتا ہے :

" انگلستان پر جرمنی کی کامیابی کی یہ صورت نہیں ہے کہ جرمنی اس پر بحر شمال کی طرف سے فوجکشی کرے - بلکہ اسکی تدبیر یہ ہے کہ اسکے ہاتھہ سے مصر نکال لے - کیونکہ جب مصر اسکے ہاتھہ سے نکل جائیگا تو نہر سویس پر اسکا اقتدار بھی فنا ہو جائیگا - اور جب نہر سویس اسکے اقتدار و تسلط سے نکل آئیگی تو ہندوستان اور مشرق قریب کا مختصر ترین راستہ بھی اس کے لیے بند ہو جائیگا - ان مقامات میں اسکا موقف شاہنشاہی کا مخدوش اور خطرات میں محصور ہو جانا بالکل آسان ہے - اغلب یہ ہے کہ اس کا اثر افریقیہ کی برطانی مستعمرات (نوآبادی) پر بھی پڑے - پھر اگر دولت عثمانیہ مصر پر دوبارہ قابض ہوگئی ' تو یقیناً ہندوستان کے ۶۰ - ملین مسلمانوں پر اسکے غلبہ و تسلط کو ایک سخت دھکا لگے گا ' اور ایران و افغانستان میں بھی اسکا موقف تنگ ہو جائگا - پس عثمانی فوج کی تقویت و تدبیر اور دولت عثمانیہ کی مالی مساعدت ہمارا ایک اہم فرض ہے - عثمانی قوت جتنی زیادہ ہوگی ' انگلستان اتنا ہی زیادہ ضعیف ہوگا "

ہم کو حکمت و دانائي کي تعليم دي - اچھے کاموں کا حکم ديا - اُس نے بتلايا کہ سچائي کو اختيار کرو - کسي کي امانت لو تو ادا کردو - اپنے اعزا و اقارب کے حقوق کو نہ بھولو - ہمسايہ کے ساتھہ بھلائي کرو - فواحش کے نزديک نہ جاؤ - انسان کا خون نہ بہاؤ - فتنۂ و فساد سے بچو - يتيموں کا مال نہ کھاؤ - کسي پر تہمت نہ لگاؤ - صرف اللہ ہي کي پرستش کرو - پانچ وقت نماز ادا کرو - اپنے مال ميں فقرا کا بھي ايک حصہ سمجھو - اور اسي طرح اور تمام برائيوں سے بچنے اور بھلائيوں کے اختيار کرنے کي طرف اس نے ہم سب کو بلايا -

يہي دين جديد ہے جسکو وہ ليکر آيا' اور يہي تعليم ہے جسکے ليے ہم نے اپني قديمي بت پرستي اور جہالت و ناداني کو خير باد کہا - اسپر ہماري قوم ہماري دشمن ہوگئي اور ہم پر طرح طرح کے ظلم و ستم کرنے لگي - يہاں تک کہ ہم پر عرصۂ حيات تنگ ہوگيا اور بے بس ہوکر ترک وطن پر مجبور ہوگئے - پھر بھي ہم کو چين سے اللہ کي بندگي کرنے کي مہلت نہيں ملتي' اور اے پادشاہ حبش! يہ لوگ يہاں بھي پہنچ گئے ہيں تا کہ ہم کو پھر وہاں ليجائيں اور پتھر کي پوجا چھوڑ کر آسمان و زمين کے مالک کي پرستش کرنے کا ہم سے انتقام ليں "

نجاشي پر نزول روح القدس

حضرة جعفر تقرير کر رہے تھے اور صداقت الہي اندر ہي اندر چپکے چپکے اپنا کام کر رہي تھي - جب وہ خاموش ہوے تو نجاشي پر ايک عالم مدہوشي طاري تھا - اُس نے پوچھا کہ تمھارے نبي پر کوئي کتاب بھي اُتري ہے؟ اور اگر اُتري ہے تو تم اسميں سے کچھہ سنا سکتے ہو؟

حضرت جعفر نے سورۂ مريم کي تلاوت شروع کي اور نجاشي پر جوش تاثر سے عالم رقت طاري ہوگيا - وہ بے اختيار چيخ اُٹھا :

" بيشک بيشک! يہ وہي صداقت کي روشني ہے جو مسيح ابن مريم کي صورت ميں چمکي تھي' اور يہ دونوں نور ايک ہي مشکواة قدس سے نکلے ہيں - قسم خدا کي - ميں اِن پرستاران خدا کو کبھي تم ظالموں کے حوالے نہيں کرسکتا - جاؤ اور اپني درخواست واپس ليجاؤ! "

[سيرة ابن ہشام بر حاشيۂ زاد المعاد - جزء اول صفحہ ۱۸۰]

اعــلان

صدارت اجلاس ہفتم آل انڈيا شيعہ کانفرنس

شيعہ کانفرنس نے عالي جناب آغا حسن صاحب قبلہ مد ظلہ العالی کو اجلاس ہفتم شيعہ کانفرنس کيلئے صدر تجويز کيا تھا - جناب موصوف نے اپنا قائمقام عالي جناب معلی القاب انريبل نواب سيد محمد صاحب بالقابہ مدراس کو قرار ديکر صدر نشين اجلاس مذکورہ کا تجويز فرمايا ہے اور جناب نواب صاحب ممدوح نے منظوري بھي بھيجدي ہے -

(سيد علی غضنفر عفی عنہ)

ترجمــہ اردو تفسيــر کبيــر

جسکي نصف قيمت اعانۂ مہاجرين عثمانيہ ميں شامل کي جائيگي - قيمت حصۂ اول ۲ - روپيہ - ادارۂ الہلال سے طلب کيجيے -

اختــــلال تـــوازن دول

اثر! کاتب سياسي شہير : مسٹر ہوالس داکر

ايک بڑي ضروري چيز يہ بھي ہے کہ موجودہ زمانے کے اہم سياسي مسائل کي' جنکا ذکر کثرت کے ساتھہ علم مباحث ' واقعات ' تار برقيوں' اور اخباروں ميں ہوتا ہے' ايک مرتبہ اس طرح تشريح کردي جاے کہ اخبار بيں طبقہ کي معلومات انپر حاوي ہوجاے اور پھر وہ ہر معاملہ پر فہم و واقفيت کے ساتھہ غور کر سکيں -

" توازن دول " کا ذکر آجکل اکثر ہوتا ہے مگر بہت سے لوگ اس کي پوري حقيقت سے واقف نہونگے - آج ہم ايک مشرح مضمون اس کے متعلق شائع کرتے ہيں -

وہ سياست ' جسکا مرکز نظر توازن قوي ہے' نہايت قديم و ديرينہ سال ہے' بلکہ اسکي ابتدا عمران و آبادي عالم کے آغاز سے ہے - اسکا مقصد سادہ و صاف الفاظ ميں يہ ہے کہ " کسي ايک سلطنت کي قوت اتني نہ بڑھے کہ وہ تمام عالم کو اپنے زير نگيں کرلے "

اس سلسلہ ميں وليم فريڈرک اعظم شاہ پروشيا کے چند فقرے قابل اقتباس ہيں جو گو تعداد ميں کم اور مختصر ہيں' مگر اس سياست کے اکثر پہلؤں پر مشتمل ہيں - اس نے ايک موقع پر کہا تھا :

" امن يورپ کے حفظ و بقا کا سب سے بڑا سبب قواء دول کا توازن يعنے ہم وزن رہنا ہے - اسکي وجہ سے قوي ضعيف کو پامال نہيں کرنے پاتا کيونکہ وہ قوي کے خلاف متحد و متفق ہوکر اسکي قوت کي شر انگيزيوں سے محفوظ و مامون ہو جاتي ہيں -

مگر جب يہ توازن فنا ہونے لگتا ہے تو دنيا ميں عالمگير غدر کا انديشہ پيدا ہوجاتا ہے - ايسي حالت ميں ممکن ہے کہ موجودہ سلطنتيں جو اپنے اندر تنہا مقاومت و مدافعت کي قوت نہيں رکھتيں' مٹجائيں' اور انکے انقاض و آثار پر ايک نئي قوي وسيع سلطنت قائم ہو -

روميوں کے عہد عروج ميں اگر مصر و شام و مقدونيہ کي سلطنتيں متحد ہوگئي ہوتيں تو کبھي مغلوب نہ ہوتيں اور اسکے پيروں ميں غلامي کي وہ زنجيريں نہ پڑتيں جو بعد کو روميوں نے ڈاليں - "

اصل سياست توازن تو قديم ہے' مگر موجودہ توازن دول اپنے مخصوص حالات و اثرات کے لحاظ سے بالکل نيا ہے - اس کا آغاز اسوقت سے ہوتا ہے جب کہ جرمني ' آسٹريا ' اور اطاليا نے ايک طرف ' اور فرانس و روس نے دوسري طرف باہم محالفت کي - اسوقت تک ان پانچوں سلطنتوں کے قوى کا يہ تناسب تھا کہ محالفت روس و فرانس ' محالفت ثلاثہ کے ہمسنگ سمجھي جاتي تھي - انگلستان اسوقت تک نا طرفدار تھا' کيونکہ براعظم يورپ ميں اسکے اسدرجہ عظيم الشان مصالح نہ تھے' جنکے ليے انگلستان اختلال توازن سے ڈرتا -

مگر جرمني نے انگلستان کے ساتھہ چھيڑ چھاڑ شروع کردي - اس کا ديباچہ وہ تار تھا' جو جرمني نے سنہ ۱۸۹۶ ع يعني آغاز جنگ ٹرنسوال ميں کروجر بھيجا تھا -

اسکے بعد اس نے اپني بحري قوت کي ترقي کي طرف توجہ کي - اس ترقي کا مقصد اصلي يہ تھا کہ بحري طاقت ميں وہ انگلستان کے ہم پايہ ہوجائے - ذيل کے نقشے سے معلوم ہوگا کہ سنہ ۱۹۰۰ - سے ۱۹۱۲ - ع تک انگلستان اور جرمني نے اپنے اپنے

المسئلة والمناظرة

الفتنة اللغوية

" حظ و کرب " یا " لذت و الم "

از : الهلال

(۱)

وما لهم به من علم ' ان یتبعون الا الظن ' وان الظن لا یغني من الحق شئیا - (۳۰ : ۵۳)	اس بارے میں انکے پاس کوئي علم اور ذریعۂ تحقیق و یقین نہیں - محض اپنے گمان پر چل رہے ہیں ' اور راہ ظن و تخمین کا یہ حال ہے کہ وہ حقیقت و علم کے سامنے کچھہ بکار آمد نہیں !

جمع اضداد کي لوگوں نے عجیب عجیب مثالیں دي ہیں - ایک زمانے میں مسیح رکنا کاشي کے اس مصرعہ پر تمام اساتذۂ عجم نے طبع آزمائیاں کي تہیں :

روے دریا سلسبیل و قعر دریا آتش ست !

یہ تو خیالستان شعر کے افسانے تہے ' مگر میں واقعی مثالیں دیکھتا ہوں - میرے سامنے مسلمانوں کا نیا تعلیم یافتہ فرقہ ہے -

یورپ کي ترقیات نے عجائب و غرائب کو واقعات بنا دیا ہے - ضرور تہا کہ اس خصوصیت عجیبہ کا اثر اسکے پیروؤں میں بھي کرشمہ ساز عجائب ہوتا کہ یہ بھي آسي آفتاب تا بندۂ فضل و علو کے ذرے ' اور اسي شجر کمال و رفعت کے برگ و بار ہیں :

گرچہ خوردیم ' نسبتي ست بزرگ
ذرۂ آفتـــاب تـــا بـــا نیـــم !

ایک مرتبہ میں نے انہیں صفحات پر اس فرقے کے " جہل و علم " کے اجتماع نقیضین پر مرثیہ خواني کي تھي - احباب کرام کو یاد ہوگا - آج " تقلید و اجتہاد " کے اجتماع ضدین پر متحیر ہوں کہ ان هذا لشي عجاب !

ہمارے تعلیم یافتہ دوستوں کا کچھہ عجیب حال ہے انکے پاؤں کو دیکھیے تو یورپ کي نا فہمانہ و کورانہ تقلید و عبودیت فکر کي زنجیریں لپٹی نظر آتي ہیں ' مگر چہرے کی طرف نظر اٹھائیے تو زبان کو ادعاء اجتہاد سے فرصت نہیں ! اس سے بڑھکر دنیا میں جمع اضداد کا اور کونسا تماشا ہوسکتا ہے کہ ایک شخص آپکے سامنے آے ' اور عین اس وقت جبکہ اسکے پاؤں میں تقلید و استعباد کي زنجیریں پازیب کي طرح صدا دے رہي ہوں ' اجتہاد فکر اور حریت راے پر بے تکان لیکچر دینا شروع کردے !!

ہمارے دوستوں کا بھي یہي حال ہے - انکا سرمایۂ علم و دانش یورپ کي اسمی و سطحی تقلید سے زیادہ اور کچھہ نہیں ' تاہم جن چیزوں میں وہ اپنے ائمۂ هدی کي تقلید کرنا چاہتے ہیں ' انہي میں اولین شے اجتہاد تھی اور ضرور تہا کہ اس تقلید مجتہدانہ کا سفر اسي منزل سے شروع ہوتا - قینچي ہاتھہ میں ہو تو خواہ مخواہ جي چاہنے لگتا ہے کہ کسي چیز کو تراشیے - اس اجتہاد کي قینچي ہمارے چابک دست دوستوں کے ہاتھہ آگئي تو بیکار بیٹھا نہ گیا - یورپ کے علم و عمل کے سررشتوں پر تو کیا چلتي کہ وہیں کے کارخانے کي بني ہوئي تھي - پس اپنے یہاں کي جو چیز سامنے آگئي ' وہي بلا تامل آلۂ مشق بني - پھر اسکي رواني بے پناہ ' اور اسکي کاٹ بے روک تھي !

سب سے پہلے مشرقي علوم و فنون ' تہذیب و تمدن ' اور اخلاق و اداب قومي سے اسکي آزمایش شروع ہوئي ' اور تھوڑے ہی دیر میں سیکڑوں برسوں کے صفحات و اوراق قدیمہ پرزے پرزے تھے !

پھر غریب مذہب کي باري آئي - یہ کپڑا دبیز تھا ' اسلیے مقراض اجتہاد کي رواني بھي زیادہ تیز و شدید تھي - پھر اسکا بھي وہي حشر ہوا ' جو پہلي آزمائش کا ہوچکا تہا - اور جو کچھہ باقي رہگیا ہے ' نہیں معلوم اور کتنی گھڑیوں کا مہمان ہے ؟

کچھہ دنوں سے یہ قینچي زنگ آلود سي ہوگئي تھي ' مگر میں ڈرتا ہوں کہ اب ایک نئي آزمایش شاید شروع ہونے والي ہے ' اور مذہب و علم کے بعد " زبان " کا میدان جولا نگاہ اجتہاد بننے والا ہے -

ایک نیـــا فتنـــۂ لغـــویـــہ !

تمہید کي ان چند سطروں میں جو اشارات کیے گئے ' یہ حالت عام تعلیم یافتہ فرقے اور انکے بعض صنادید و ائمۂ طریقت کي ہے ' لیکن آجکل کے نوجوان تعلیم یافتہ اصحاب میں بعض اشخاص یقیناً ایسے بھي ہیں ' جنکو اس عام حالت میں حق امتیاز و استثنا حاصل ہے ' اور ہماري عام مایوسیوں میں وہ اپنے اندر ایک نمایاں نشان امید رکھتے ہیں -

میں انکي وقعت کرتا ہوں اور میري بہترین خواہش یہ ہے کہ انکے ذریعہ قوم کي وہ نا مراد امیدیں زندہ ہوسکیں ' جو ۴۰ سال سے نئي تعلیم کے ساتھہ وابستہ رہي ہیں اور مایوسي کے سوا انہیں کچھہ نصیب نہیں ہوا ہے - اس طبقہ کي اس تعجب انگیز خصوصیت سے بھي ' جو میرے لیے " جہل و علم " کے اجتماع نقیضین کي صورت میں ہمیشہ درد انگیز رہي ہے ' الحمد للہ کہ یہ نفوس معدودہ و قلیلہ مستثنیٰ ہیں اور مطالعۂ علوم و ذوق تصنیف و تالیف سے نا آشنا نہیں -

انہیں چند لوگوں میں میرے عزیز دوست مسٹر " عبد الماجد " بي - اے - بھي ہیں - مجھکو یقین ہے کہ انکا ذوق علمي اردو زبان کو انشاء اللہ بہت فائدہ پہنچاے گا ' اور علوم حدیثہ کے تراجم میں ان سے بہت مفید مدد ملیگي جو اب تک اردو زبان میں گویا مفقود محض ہیں -

لیکن مجھکو نہایت افسوس اور رنج ہے کہ " حظ و کرب " کے معاملے میں وہ ایک نہایت سخت غلطي میں مبتلا ہوگئے ہیں اور بجاے اسکے کہ جو مشورہ انکو دیا گیا تہا ' اسکو تسلیم کرلیتے ' محض لا حاصل بحث و مناظرے میں پڑگئے ہیں - حالانکہ یہ معاملہ انکے بس کا نہ تہا ' نہ تو انکو اس بارے میں معلومات حاصل ہیں اور نہ انکے مذاق و مطالعہ کي یہ چیز ہے - انکو انگریزي سے ترجمہ کرنا چاہیے اور بس - اصطلاحات کے باب میں واقف کاروں کے مشورے کو قبول کرلینا ہي بہتر ہے - انہوں نے زبان کے متعلق ایک عجیب و غریب اجتہاد کیا ہے - یہ اجتہاد جسقدر غلط ہے ' اتنا ہي متعدي ہونے کي صورت میں زبان اردو اور ادبیات علمیہ کیلیے مضر بھي ہے - انکي دوسري تحریر میں نے کلکتہ آکر پڑھي اور میں انکو یقین دلاتا ہوں کہ یہ ایک فتنۂ لغویہ ہے ' جسکي ابتدا کا بار وہ اپنے سر اٹھا رہے ہیں ' اور خدا نہ کرے کہ وہ زیادہ متعدي ہو -

جرمن ارباب قلم کے ان خیالات نے ترکوں کو انگلستان کی نظروں میں سخت خطرناک بنادیا اور انکی تضعیف کی فکر دامنگیر هوگئی - سب سے پہلے اس نے آل عثمان کے عدو لدود یعنی روس سے تعلقات بڑھاے' اور اسکی رضا و خوشنودی کیلیے حریت و انسانیه کے تمام مایۂ افتخار و مباهات مفاخر کو بھی قربان کردیا ' تاکه ترکی کے جواب کے لیے روس اسکے هاتھه آجاے !

اس نے عالم اسلامی میں جہاں جہاں استقلال و خود مختاری تھوڑی بہت باقی تھی ' اسکی پامالی میں شرکت کی' تاکه اگر آیندہ ترکوں سے جنگ چھڑ جاے اور اسلام کی اخوت ملی کی بناء پر یه جنگ ترکوں کے بدلے اسلام سے جنگ سمجھی جاے ' تو اس صورت میں ترکوں کو عالم اسلامی سے کوئی حقیقی اور موثر مدد نه پہنچ سکے - ایران کی بابت هماری موجودہ سیاست خارجیه (فارن پالیسی) کے اصول اساسی بھی دو امر هیں -

جرمنی کے مشہور اهل قلم ترکوں کی دوستی اسکے لیے اسدرجه ناگزیر بتاتے چلے آے تھے ' مگر جب اطالیا نے طرابلس پر حمله کرنا چاها تو جرمنی نے بالکل نه روکا - اس کا نتیجه یه هوا که ترکوں کے افکار و خواطر میں ایک هیجان عظیم ' اور انکی سیاست میں ایک اضطراب شدید پیدا هوگیا -

اطالیا کے بعد ریاستہاے بلقان نے علم جنگ بلند کیا - یه جرمنی کی دوستی کی دوسری آزمایش تھی ' مگر اس موقع پر بھی خلاف امید وہ ناطرفدار بلکے صرف تماشه هی دیکھتی رهی !!

اس موقع پر جرمنی اور آسٹریا نے یه پالیسی اسلیے اختیار کی که انهیں یقین کامل تها که میدان ترکوں کے هاتھه رهیگا ' اور اصل یه هے که یه یقین تو مفاهمت ثلاثیه کو بھی ' جو پردہ کے پیچھے سے اندر لڑ رهی تھی ' اچھی طرح تها - کیونکه اگر اسے یقین نه هوتا تو " جغرافیۂ یورپ کے بدستور بقا " کی سیاست کا اعلان نه کیا جاتا -

لیکن واقعات کی باگ انسانی دماغ کے هاتھه میں نہیں هے - اعلان جنگ کے بعد جب واقعات تماشه گاہ وجود پر یکے بعد دیگرے آے ' تو تمام دنیا کے یقین سے بالکل مختلف تھے !

ترکوں کو پیہم شکستیں هوئیں - یورپین ترکی کا بیشتر حصه انکے هاتھه سے نکل گیا - چند چھوٹی چھوٹی ریاستیں جو همیشه روس کا کلمه پڑھا کرتی تھیں اور رومانیا و آسٹریا کے ساتھه بغض و عداوت کے اظہار میں مشہور تھیں ' یکایک معزز و سربلند هوگئیں !

معالفت ثلاثیه ابھی تک محو تفرج و تماشه فرمائی تھی مگر اب اسکی آنکھیں کھلیں - اس نے محسوس کیا که سرزمین بلقان میں جو خونین افسانه (ٹریجیڈی) تمثیل کیا جا رها تها ' وہ افسانه نه تها بلکه ایک اصلی هنگامۂ کارزار تها ' جسمیں وہ اور مفاهمت ثلاثیه معرکه آرا تھیں ' اور بالآخر اسکی غفلت سے اسکو شکست هوئی -

ترکی کی شکست سے معالفت ثلاثیه کے دو اعضا کو خاص طور پر صدمه پہنچا - یه دونوں اعضا جرمنی اور آسٹریا هیں - جرمنی نے انگلستان کی تخویف و تهدید کے لیے ترکی کو تجویز کیا تها مگر یه اب کہاں ممکن تها ؟ جرمنی کے اجنبی وار تماشۂ دیکھنے نے ترکی کا دل توڑ دیا - ایندہ کیلیے وہ اسکی مودت و صداقت کا کیونکر اعتبار کرسکتی تھی ؟ پھر وہ خود بھی کمزور هوگئی ' اسکے حریف دیرینه روس کی قوت بڑھگئی ' اور وہ اور انگلستان اسوقت دست بدست هیں -

آسٹریا میں اسوقت ۲۵ - ملین سلافی رهتے هیں جنمیں صرف سروی ساڑھے پانچ ملین هیں -

ان آسٹروی سرویوں کی آبادیاں انکے هم نسل سرویا کے جوار میں واقع هیں اور جیسا که معلوم هے ' روس اور آسٹریا کے تعلقات نہایت تلخ هیں - پس اگر کسی وقت ان دونوں سلطنتوں میں جنگ چھڑ گئی تو سرویا نصف ملین فوج میدان جنگ میں بھیج سکے گی اور یقیناً اس صورت میں آسٹریا کے سروی بھی روس هی کے ساتھه هونگے -

مختصراً یه که معالفت ثلاثیه نے اسوقت ایک طرف تو ترکی کی دوستی کھوئی - دوسری طرف ریاستہاے بلقان کی عداوت مول لے لی - خصوصاً ان کارروائیوں کی وجه سے جو آسٹریا نے سرویا اور جبل اسود کے ساتھه کیں هیں -

جو کچھه میں کہه رها هوں ' اسمیں منفرد نہیں هوں - ایک ذی اثر جرمن پارٹی کے لسان الحال یعنی اخبار " جرمانیا " کا بھی یہی خیال هے - وہ اپنی ایک تازہ اشاعت میں لکھتا هے :

" هم بار بار کہه چکے هیں که ریاستہاے بلقان کی کامیابی دراصل روس کی کامیابی هے ' پس اگر عام جنگ یورپ چھڑ گئی اور مفاهمت ثلاثیه ' معالفت ثلاثیه کے مقابلے میں کھڑی هوگئی تو ریاستہاے بلقان مفاهمت ثلاثیه سے قطعاً مل جائینگی -

آج تک همارا خیال تها که همیں انگلستان کے ساتھه جنگ کے لیے تیار هونا چاهیے ' لیکن ان اخری مہینوں میں حالات بالکل بدلگئے هیں ' اور اب همارا فرض یه هے که انگلستان کی جگه روس سے جنگ کے لیے تیار هوں - کیونکه اب " مسئلۂ شرقیه " نے " مناظرۂ جنس جرمنی و سلافی " کی شکل اختیار کرلی هے "

حال میں جرمنی نے هسپانیه کو ملانے کی کوشش بھی کی هے مگر اثار و علائم سے معلوم هوتا هے که اسمیں کامیاب نه هوگی اور هسپانیه مفاهمت ثلاثیه میں شامل هو جائیگی -

وہ یقیناً اردو هیں - یہ کوئي " حیراني " و سرگرداني کي بات نہیں - میں مدت سے اس " نکتۂ نادر " کو جانتا هوں اور با وجود جاننے کے ابتک میں نے کوئي " حیراني " اپنے اندر نہیں پائي هے - البتہ میري نئي " حیراني " یہ هے کہ آپ حرف مقصد سے خواہ مخواہ اعراض کرتے هیں اور دقت نظر سے کام نہیں لیتے - اس اصول سے ما نحن فیہ کو کوئي تعلق نہیں ' اور تحقیق و معارف کے سفر میں بڑي چیز یہي هے کہ مختلف راهوں کے حدود کو همیشہ ملحوظ رکھا جاے اور هر اصول کو اسکي اصلي جگہ ملے -

یہی سبب هے کہ میں نے " علم النفس اور زهر عشق " کا سوال پیش کیا تھا مگر اپني نا رسائی عرض مدعا پر متاسف هوں کہ شرف استماع و فہم سے محروم رها -

آپ صرف اس پر زور دیتے هیں کہ میں علم النفس کو عربي میں نہیں بلکہ اردو میں لکھ رها هوں ' اور اردو میں حظ لذت کے معنوں میں بولا جاتا هے - پس میں " لذت " کو کہ عربي هے ' اپني اقلیم قبولیت سے خارج البلد کرتا هوں - اور اسکي جگہ " حظ " کو کہ اردو هے ' خلعت قبولیت سے سرفرازي بخشتا هوں - اگر اس رد و قبول مختارانہ اور عزل و نصب مجتہدانہ پر کسي کو اعتراض هے تو " دعوئے اجتہاد ' عام بول چال ' اور فرهنگ آصفیہ " کی عدالت کھلي هوئي هے !

دارو گا هے بنا فرمود ' و در وے هرسہ را
منصف و صدر امین و صدر اعلي کردہ است !

اس مقدمے کي عاجلانہ ترتیب اور فیصلے کي جلدي تو قابل داد هے مگر شاید عدالت کے کاروبار میں ایک شے انصاف نامی کو بھی ضروري سمجھا گیا هے -

اپ نے غلطیوں کا ایک الجھا هوا مجموعہ سامنے رکھدیا هے -

یہ اصول بالکل صحیح هے کہ اردو میں جو الفاظ بخاہہ موجود هیں ' وہ تغیر معانی یا تغیر حروف و حرکات و صوت کے بعد اردو هوگئے - یہ بھی مسلم سہي کہ بول چال میں حظ لذت کے معنوں میں بولا جاتا هے ' تا هم اپکي قائم کردہ عدالت میں جانے کی کوئي ضرورت پھر بھي پیش نہیں اتی - کیونکہ میرا سوال یہ نہیں تھا کہ الفاظ عربیۂ متغیرۂ اردو کو انکے اصلی معانیے لغویہ هی میں استعمال کرنا چاهیے اور هماري بول چال کوئي چیز نہیں - بلکہ یہ تھا " اور صرف یہ تھا " کہ اردو میں جب کسي علم و فن کو لکھیں گے تو چونکہ اردو اپني علمي ادبیات میں عربي کے زیر اثر اور بکلي ماتحت هے - اسلیے لامحالہ همیں عربي اصطلاحات کو مقدم رکھنا پڑیگا اور جب اصطلاحات عربیہ سے کام لیں گے تو اسکے وهي معاني معتبر هونگے جو عربي میں لیے جاتے هیں - اصطلاحات دوسري چیز هیں اور شعر و ادب دوسري شے - اگر عربي میں هم کو اصطلاحات نہ ملیں (لیکن نہ ملنے کا حق ادعاء علم و تلاش کے بعد هے نہ کہ پہلے) مثلاً بعض علوم حدیثہ و طبعیات جدیدہ کي شاخوں میں ' تو اس صورت میں هم کو نئے الفاظ وضع کرنا چاهئیں - لیکن انکي بھي دو صورتیں هیں - یا تو اصل انگریزي اصطلاحات لے لیں - یا انکي جگہ خود نئے الفاظ بنائیں - آخري صورت میں اگر عربي الفاظ سے مدد لي گئي ' تو اسمیں بھي عربي زبان و لغت کا لحاظ رکھنا ضرور هوگا - کیونکہ هم اردو میں علوم و فنون مرتب کر رهے هیں - " مثنوي زهر عشق نہیں لکھ رهے "

ذرا تامل کو کام میں لائیے - دو چیزیں هیں اور دونوں بالکل مختلف حکم و حالت رکھتي هیں - ایک مسئلہ تو عام طور پر اردو زبان میں الفاظ کے استعمال اور انکے معاني کے قرار دینے کا هے -

[بقیہ پہلے کالم کا]

دوسرا علمي اصطلاحات کا - خدا را میرے مطلب کے سمجھنے سے اب زیادہ اعراض نہ فرمائیے گا - میں نے یہ کہا تھا کہ دوسري صورت میں اردو اب تک تابع عربي هے - اور عربي الفاظ کو عربي هي کے متعارف معاني میں استعمال کرنا پڑیگا - اسکے لیے " عام بول چال " کي سند بالکل بے معنی و بے اثر هے -

جس اصول پر آپنے از راہ نوازش میري مفروضہ " حیراني " دور کرني چاهي هے - وہ پہلي صورت کے تعلق هے ' اور هماري موجودہ صحبت صورت ثاني سے تعلق رکھتي هے -

اگر آپ بحث صاف کرنا چاهتے هیں تو اسپر غور فرمائیے - یہ بہت صاف بات هے اور اصل راہ فیصلۂ و تحقیق - فرهنگ آصفیہ اور غیاث اللغات کي ورق گرداني میں بیکار وقت ضائع نہ کیجیے

وثایق و حقایق

انسانیۃ کا ماتم !!

کیا دنیا کے استعباد کا نا سور بھر گیا ؟

ایک زمانا تھا جب شہنشاهوں کے تخت مطلق العناني بچھے تھے ' اور خدا کے بندوں کو خدا کي جگہ اسکے بندوں کي پرستش کرني پڑتي تھي - اس زمانے میں پادشاہ هوتے تھے جو انسانوں کو غلام بناکر انکي گردنوں میں اپني خود مختارانہ و معبودانہ فرماں روائي کي رسي باندھدیتے تھے - اس رسي کا سرا انکي ان طلائي کرسیوں کے پاے میں بندھا هوتا تھا ' جو بسا اوقات انساني خون پر کشتي کي طرح تیرتي ' اور انسانوں کي لاشوں پر منارے کي طرح نصب کي جاتي تھي !

هندؤں نے انکو خدا کا اوتار سمجھا تھا - مسلمانوں نے اپنے دور جہل و ابلہ فراموشي میں انہیں " ظل اللہ " کا خطاب دیا تھا - انکی خلقت عام انساني خلقت سے ارفع و اعلی ' اور ملکوتیت و قدوسیت سے ممزوج یقین کي جاتي تھي - خدا کا عام قانون رحم و محبت ' اور فطرۃ کي بخشي هوئي حریت و زندگي انکے لیے بالکل بے اثر تھي - انکو مخاطب کرتے هوے " مالک رقاب الامم " کہا جاتا تھا - یعني بندگان الہی کي گردنوں کے وہ مالک هیں ' اور گو خدا کا عام قانون یہ هے کہ انسان کو زندہ رهنے دو اور قتل نہ کرو ' مگر اس سے بھي بالا تر انکي حکمراني هے ' جو اپنے ایک اشارۂ ابرو پر صدها انسانوں کے سر گردنوں سے جدا کر سکتے هیں !

خدا زندگي کا خالق تھا پر اسکي زمین پر پادشاهان عالم موت اور خون کے دیوتا تھے ' جو اسکي طرح روحوں کو پیدا تو نہیں کرتے تھے ' مگر اس سے بالا تر هو کر اسکے پیدا کردہ انسانوں کو مار ڈالتے تھے !!

انساني دماغ کے خصائص ردیہ سے انکا دامن قدوسیت پاک تھا - انکا هر حکم قانون ' اور انکا هر فعل شریعت ' بلکہ شریعتوں کا بھي ناسخ تھا - خدا کے تصور کا ترقي یافتہ اور انتہائي درجہ یہ هے کہ اسکو تمام صفات حدوث سے منزہ ' اور تمام اوصاف مخلوقیت سے پاک سمجھا جاے - اسي طرح صرف فضائل و

علم و اخلاق میں اجتہادات ہوچکے ہیں - مذہب اسی خنجر اجتہاد کا قتیل ہے - میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کے مشق اجتہاد کیلیے یہ میدان کافی تھے - غریب زبان کو تو اب چھوڑ ہی دیجیے - پچھلے اشغال اجتہادیہ میں اب بھی مصروفیت کی آور گنجایش نکل سکتی ہے - اگر اس نئے مشغلہ کو از راہ ترحم ملتوی کردیا گیا تو کچھہ آپ لوگ بالکل بیکار نہو جائیں گے -

مسئلۂ وضع اصطلاحات
اور حظ و کرب

ایک وقت میں انسان کس کس چیز کو لکھے ؟ مجھے اس بارے میں دفتر کے دفتر لکھنے ہیں مگر مجبور ہوں - میں آج پھر اپنے گذشتہ جملے کو دھراتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اس مسئلے کو لوگوں نے اپنی نا واقفیت و عدم جامعیت لسانین کی وجہ سے جیسا کچھہ مشکل سمجھہ رکھا ہے ' ویسا نہیں ہے - گو مشکل ضرور ہے مگر اشکال سے تو کوئی کام بھی خالی نہیں ہوتا -

سردست " حظ و کرب " اور (Pleasure) اور (Pain) ہی کو ایک مثال قرار دیجیے اور کچھہ وقت عنایت فرمائیے -

میں نے اپنے دوسرے نوٹ میں حسب ذیل امور پر توجہ دلائی تھی :

(۱) عربی میں لذت و الم بعینہ انہی معنوں میں بولا جاتا ہے جنکی انہیں تلاش ہے -

(۲) حظ کا لفظ لذت کے معنے میں بالکل غلط ہے - لغت میں بھی اور اصطلاح میں بھی ' نیز اسکے معنی کو مفہوم ما نحن فیہ سے کوئی قرب و تعلق بھی نہیں - پھر کونسی مجبوری ہے کہ " لذت و الم " کو چھوڑکر " حظ و کرب " اختیار کیا جاے ؟

(۳) عربی کے بہت سے الفاظ ہیں ' جو فارسی میں آکر اپنے اصلی معانی لغویہ سے الگ ہوگئے - لیکن حظ فارسی میں بھی بمعنے لذت نہیں بولا جاتا - چنانچہ اشعار اساتذہ سے متحقق کہ حظ نصیب ہی کے معنی میں مستعمل ہے -

(۴) اردو ' فارسی کی طرح اپنے علمی ادبیات میں اب تک عربی کے ماتحت ہے - اسکا کوئی خاص علمی لٹریچر نہیں - اپنی اصطلاحات نہیں - جتنی علمی اصطلاحات ہماری زبانوں پر ہیں ' سب کی سب عربی ہیں - پس اردو کے تراجم علوم میں الفاظ عربیہ کا استعمال ناگزیر ' اور اسلیے سند کیلیے اردو بول چال نہیں بلکہ عربی لغت و اصطلاح علوم کا حوالہ مطلوب - اگر لوگ حظ بمعنیے لذت بولتے ہیں تو بولیں - شعر میں ہم بھی کہدینگے - لیکن علم النفس کے مترجم کو اس سے کیا تعلق ؟

(۵) فرہنگ آصفیہ کے حوالے پر افسوس ہے -

(۶) لوگوں نے اپنی نا واقفیت سے مسئلہ اصطلاحات کو کچھہ سے کچھہ بنا دیا - فلسفہ میں ہر طرح کی عربی اصطلاحات ملسکتی ہیں -

مجھے افسوس ہے کہ آپ نے ان تمام امور میں سے کسی ایک پر بھی توجہ نہیں کی ' اور جبکہ آپ غلط فہمیوں کو دور کرنے کی فکر میں سرگرم جواب ہوے تو ان دفعات میں سے ہر دفعہ کے متعلق غلط فہمیوں ہی سے اپنے استقبال کا کام بھی لیا !

آپ نے اپنے جواب میں میری معروضات کی جس قدر تشریح کی ہے - وہی غلط ہے تا با صل بحث چہ رسد ؟

امر اول کی نسبت آپ لکھتے ہیں :

" سوال یہ ہے اور " صرف یہ ہے " (؟) کہ Pleasure اور Pain کا صحیح ترجمہ اردو میں کونسے الفاظ ادا کرتے ہیں ؟ جناب کا ارشاد ہے کہ لذت و الم ' اور میرا خیال ہے کہ حظ و کرب - آپ اپنے پر دعوے عربی لغت سے حجت لاتے ہیں ' میں اپنی تائید میں محاورہ و لغت کو پیش کرتا ہوں "

لیکن گذارش یہ ہے " اور صرف یہی نہیں بلکہ اور بھی اسکے بعد گذارشیں ہونگی " کہ آپنے دعوا ' حجت ' لغت ' اور استشہاد کے الفاظ کا خواہ مخواہ اسراف بیجا کیا - یہاں نہ ترجیح و براہین پیش کیے گئے ہیں ' اور نہ کسی استشہاد و استدلال کی ضرورت -

ان چیزوں کی وہاں ضرورت ہوتی ہے جہاں کسی بحث میں کسی اختلاف کی گنجایش ہو - حظ کے لفظ کیلیے نہ تو میں نے عربی لغت کا حوالہ دیا اور نہ کوئی شہادت پیش کی - حظ کے معنے اس آسمان کے نیچے صرف ایک ہی ہیں - یعنے قسمت و نصیب اور بس - قلیوبی اور درابۃ الادب کا طالب العلم بھی اسکو جانتا ہے - ایک ایسی کھلی اور عام بات کیلیے مجھے کیا پڑی تھی کہ جوہری اور فیروز ابادی کی شہادتیں پیش کرتا ؟ پس نہ میں " حجت لایا ہوں " اور نہ دعوے کی کوئی اصطلاحی شکل در پیش ہے -

میں قطعی فیصلہ نہیں کرسکتا کہ آپکو جو غلطی اصل مسئلہ میں ہوئی ہے ' وہ زیادہ سخت ہے ' یا جو متواتر و مسلسل غلط فہمیاں میری تحریر کے سمجھنے میں ہوئی ہیں ' وہ زیادہ سنگین ہیں ؟ تاہم میرے ہی لیے تو دوسری صورت اب پہلی صورت سے زیادہ درد انگیز ہوگئی ہے -

میں نے لکھا تھا کہ " فرہنگ آصفیہ کے حوالے پر افسوس ہے اور کیا کہوں ؟ " اور اسطرح بلا ضرورت کسی مدب کے متعلق جرح و تنقیض کو بہتر نہ سمجھکر ٹالدیا تھا - مگر آپ نے اسکا یہ مطلب قرار دیا کہ مجکو اردو لغت کے حوالے پر تعجب و افسوس ہے !

سخن شناسی نۂ دلبرا خطا اینجاست !

اب مجکو کھولکر کہنا پڑا - اصل یہ ہے کہ میں " فرہنگ اصفیہ " کو اردو لغت کے اعتبار سے بھی قابل سند کتاب نہیں سمجھتا ' اور بالکل پسند نہیں کرتا کہ آپ کسی حوالۂ و سند کیلیے اسکی ورق گردانی کریں - افسوس اسپر نہ تھا کہ اردو لغت سے کیوں استشہاد کیا گیا - افسوس آپکی نا واقفیت پر تھا کہ فرہنگ اصفیہ کو اردو زبان کا معتبر لغت سمجھتے ہیں ' اور اس طرح بیفکر ہوکر اسکا حوالہ دیتے ہیں گویا وہ ایک مسلم و معروف کتاب ہے !

آگے چلکر آپنے " حظ " بمعنی مفروضۂ " لذت " کو اردو قرار دیا ہے ' اور غیر زبان کے مہذب و متغیر المخارج والمعانی الفاظ کے اردو ہونے کو ایک ایسا نکتۂ نادر و بدیع ' و تحقیق غریب و عجیب سمجھا ہے کہ میں اسے سنکر بے اختیار چونک اٹھونگا اور حیران و پریشان ہوکر شور مچانے لگونگا - چنانچہ آپ لکھتے ہیں :

" آپ حیرت سے فرمائینگے کہ حظ تو عربی لفظ ہے اسے اردو کہنا کیونکر جائز ہے ؟ "

یاللعجب ! آپ کبھی تو مجھے غلط فہمیوں میں مبتلا دیکھکر دست تحقیق و رہنمائی بڑھاتے ہیں ' کبھی خود ہی اپنی طرف سے مجھے " حیران " فرض کر لیتے ہیں - الحمد للہ - نہ تو میں غلط فہمیوں میں مبتلا ہوں اور نہ ان حقائق غریبہ اور نکات عجیبۂ لغویہ پر متحیر ہوں - بغیر کسی " حیرانی " کے ہر شخص جانتا ہے کہ ہر زبان میں با ہر کے الفاظ آکر بہ تغیر مخارج و معانی اس زبان میں شامل ہوجاتے ہیں - در اصل یہی تغیر نئی زبانوں کو پیدا کرتا ہے ' اور اردو تو مختلف زبانوں کے الفاظ کے مجموعہ ہی کا نام ہے - جو الفاظ عربی و فارسی یا انگریزی کے بادنے تغیر رائج ہوگئے ہیں

سطح زمين پر گذرنے والے واقعات کے اندر دکھلاو- جبکه ۳ - اگست کو کانپور کے اندر چند اينٹوں کے جمع کرنے کے جرم ميں معصوم بچوں اور نہتي رعايا کا بے دريغ قتل عام کيا جا سکتا ہے' تو هندوستان کي آئيني حکومت ' حکام کي مسئوليت ' قانون کاحکم عام ' اورکونسل کے پر شوکت هال کا حواله دينا بيکار ہے ! -

دنيا کے تغيرات پر ساري دنيا کا ايمان ہے' مگر سچ يه ہے که اس پتھر سے بڑھکر اور کسي شے ميں انجماد نہيں - يه کبھي نہيں بدلتي - تغيرات اسکے ليے بے اثر هيں - وہ اپني چادر بدل ڈالتي ہے مگر اپني صورت نہيں بدلتي - يه ضرور ہے که جمہوريت' و قانون نے شخصي پادشاهتوں کے تخت الٹ ديے هيں جو زمين پر بچھاے جاتے تھے - ليکن وہ دل تو اب تک نہيں بدلے ' جو انساني خود پرستي و استبداد کے سينوں ميں محفوظ هيں !

اب وہ تخت زرنگار کم هوگئے هيں ' جن پر مطلق العناني کے ديوتا بيٹھکر اپني پرستش کراتے تھے - ليکن اُن مغروروں کي تعداد ميں کچھه بھي کمي نہيں هوئي جو بغير تاج و تخت کے اپني خود پرستي اور حاکمانه گھمنڈ کي پوجا کرانا چاهتے هيں - لوگوں کے سر پر تاج نہيں ' ليکن دماغوں ميں حاکمانه نخوت بدستور باقي ہے - پادشاه کي زبان کي طرف اب ظلم منسوب نہيں هوتا مگر قانون کے نام سے ظلم کيا جاسکتا ہے - پہلے تخت مطلق العناني پر بيٹھکر پادشاهت هوتي تھي - اب قانون کے کتب خانوں ميں بيٹھکر شہنشاهي کي جاتي ہے !

کيا هوا اگر تاريخ قديم کے مشہور شہنشاه دنيا ميں نه رہے - (سر جميس مسٹن) بالقابه تو موجود هيں - شہنشاهي کچھه سر پر تاج رکھنے هي سے نہيں هوتي - شہنشاهوں کا سا ادعا اور فرماں روائي کي سي ضد اُس سر ميں هوني چاهيے ' جو تاج سے چھپاے جاتے تھے - تاريخ قديم کو اگر اپنے دور شخصيت کے ايسے شہنشاهوں پر ناز هو جنھوں نے اپني خواهش کے آگے تمام درباريوں کي آه و زاري اور سعي و سفارش کي پروا نه کي ' تو آپ بھي (سر جميس مسٹن) کو بلا تامل پيش کر دے سکتے هيں' جو اس دور قانون و آئين ميں کروروں انسانوں کي منت و التجا کو بے نيازانه ٹھکرا دينے کا فخر کرسکتے هيں -

ايک مطلق العنان شہنشاهي کے ضروري اجزا کيا هيں ؟ اچھي طرح تلاش کرکے چند لازمي اوصاف چھانٹيے اور پھر ايک ايک کرکے سامنے لائيے - ايک شہنشاه کيليے پہلي بات يه ہے که اسپر قانون کي حکومت نه هو بلکه قانون اسکي زبان کے ماتحت هو - وہ اپنے ارادے ميں مطلق العنان ' اور اپني رائيوں ميں انساني مشورے سے بے پروا هو - وہ جو چاهے کرگزرے مگر رعايا کو کوئي حق نه هو که اپني خواهش کي تعميل کا مطالبه کرے - اسکي هر راے صواب ' اور اسکا هر فعل عدل هو -

قانون کہتا ہے که مساجد محفوظ هيں مگر سر جميس مسٹن کے ليے يه بالکل بے اثر ہے' کيونکه مسجد کے هونے نه هونے کا فيصله انکے هاتھه ميں ہے نه که کسي اور کے - وہ چونکه کہتے هيں که کانپور کي مسجد کا متنازعه فيه حصه مسجد نہيں ہے ' اسليے اُنکے اوپر کوئي نہيں جو کہے که ايسا نہيں ہے -

مطلق العناني کے يہي معني هيں که جو چاهيں کرگزريں اور اس شہنشاه اعظم نے بھي جو چاها کيا -

ايک پوري قوم کہتي ہے که يه مسجد ہے اور مقدس - مگر وہ بالکل مجبور نہيں که کسي انساني راے کو تسليم کرنے کيليے مجبور کيے جائيں - علماے ديني کا فتوا بھي بيکار ہے - کيونکه پادشاه کي

بريد فرنگ

همو ا بو سا لم يناليو !

انگلستان کا مشہور رساله (ريويو اف ريويوز) اپني تازه اشاعت ميں لکھتا ہے :

" تاريخ عالم ميں مشکل سے ايسي کوئي خطرناک اور جانفرسا نظير مل سکتي ہے ' جيسي که پچھلے مہينے بلقان ميں انقلاب کي حالت ميں ظاهر هوئي - اگرچه موسم گرما هي ميں اس خطره کے آثار پائے جاتے تھے' تاهم اميد باقي تھي که حلفاے بلقان امن سے اپنے مال غنيمت کو تقسيم کرينگے - روس نے پيشقدمي کرنے والے کو دھمکي دي تھي اور اسي وجه سے سينٹ پيٹرز برگ ميں جو کانفرنس منعقد هونيوالي تھي' اس ميں انفصال معاملات کي توقعات عام طور پر اميد افزا تھيں - بہادرانه و نماياں فتوحات کي ثمر چيني کا وقت ' اور ترکوں کو هميشه کے ليے يورپ سے نکال دينے کي آرزو پوري هونيکا زمانه آگيا تھا -

جو جوهر مردانگي انھوں نے ميدان جنگ ميں دکھاے تھے' اُنکو اپني اندروني ترقي اور ديگر معاملات ميں بھي صرف کرتے تھے - مگر بلغاريه کے دل ميں هوس کا شيطان حلول کرگيا اور تمام جزيره نما پر قبضه کرنے کے خيال ميں پڑگئي - اس بيهوده کوشش ميں اس نے افسوس که سب کچھه کھو ديا - سرويا سے لڑي اور رومانيا جو موقع کي منتظر تھي' بيچ ميں کود پڑي اور بلغاريه اپنے ساتھيوں سے نہايت درجه احمقانه اور ذليل طريقه سے دست و گريباں هوگئي -

مگر اس سے بھي زياده سخت خطرناک اور افسوسناک واقعه وہ تھا ' جو ترکوں کے دوباره قبضۂ ادرنه سے همارے سامنے آيا - ترکوں نے لندن کي صلح کانفرنس کا کچھه خيال نہيں کيا - اپني کھوئي هوئي زمين بہت تھوڑي کوشش سے واپس لے لي - انھوں نے حقيقتاً بلغاريه پر حمله هي کرديا - کوئي مورخ اور نکته چيں بلغاريه کے اس جرم کي معذرت نہيں کرسکتا که اس نے فتح کے بعد ذلت و نامرادي کي شکست کھائي - اُسکي تقدير کا فيصله واقعات کے نہايت سخت الفاظ ميں هوچکا ہے - افسوس صد افسوس غريب بلغاريا ! تجھه پر جس قدر افسوس کيا جاے کم ہے ! تين سو برس تک ترک تجھپر ظلم کرتے رہے - آخر کار تجھے گليڈسٹن کي اعلى فصاحتوں نے اور وکٹر هيگو (Victor Hugo) کي موثر تقريروں

[بقيه پہلے کالم کا]

مرضي سب سے بالا ہے اور وہ اُسے تسليم کرنا نہيں چاهتا - لوگ اسکے سامنے جاتے هيں اور عاجزي سے التماس رحم کرتے هيں ' مگر ذات اقدس شاهانه کے طرف سے جواب ملتا ہے که رحم سے بھي مقدم چيز شہنشاهي رعب و عظمت کي شان جلال و جبروتي کا تحفظ ہے ' پس اب انسانوں کو صبر' اور زمين کے بسنے والوں کو شور و اطاعت ختم کردينا هي چاهيے -

وهي شيخ الاسلام ہے جو مسلمانوں کے مذهبي مسائل کي نسبت فتوا ديگا ' اور اس مجتهد اعظم اور صاحب امر آگے تمام علما کے فتوے بيکار هيں - کيونکه وہ پادشاه ہے اور پادشاه جو چاهے کرسکتا ہے !

و مناقب هي انكي طرف منسوب هوسكتے تھے اور صرف اچھائيوں اور نيكيوں هي كے وہ مضاف اليه تھے - برائياں اُسي وقت تـك برائياں تھيں ' جب تـك كه وہ انسانوں سے سرزد هوتي تھيں - پر اگر پاشاهوں كي قدوسيت كا دست ارادہ انكي طرف بڑھا ' تو پھر وہ يكسر حسن و صواب هو جاتيں !

ظلم و جبر ' غصب حقوق و مال ' تعذيب وحشيانه اور خونريزي سفاكانه : يه تمام سخت سے سخت انساني جرائم و معاصي هيں جن پر قانون كي طرح پادشاهوں كے درباروں سے بهي سزائيں دي جاتي تهيں - تاهم پادشاہ كيليے سب جائز تها - اگر ايـك ڈاكو كسي ايك انسان كو زخمي كر دے تو اسكو بادشاہ سولي پر چڑهاتا تها ' ليكن اگر وہ خود هزاروں انسانوں كا خون سيلاب كي طرح بها دے ' تو كوئي نه تها جس كو اسپر حق حرف گيري هو - كيونكه ظلم اُسي وقت تـك ظلم تها ' جب تك كه پادشاہ كي جگه كسي دوسرے سے سرزد هو - پادشاہ اگر ظلم كرتا هے تو وهي عدل و انصاف هے -

---

تاريخ ميں فراعنۂ مصر كے حالات لكهے هيں ' اور جبا برۂ بابل وكلدان كي مطلق العنانيوں اور معبودانه اختيارات كے نقوش و اثار اب تـك دريائے فرات كے كنارے كے كهنڈروں اور ٹيلوں كے اندر سے برامد هو رهے هيں - علم اثار عتيقۂ مصر (اجپٹيا لوجي) ميں ايسے نقوش و رسوم هم نے ديكهے هيں ' جنميں فراعنه كے طريق تعذيب و قتل كے عجيب عجيب آلات كے نظارے دكهلاے گئے هيں -

ادنے ادنے قصوروں پر تا تاريوں نے بڑي بڑي آباديوں كے قتل عام كا حكم ديديا تها !

همارے كتب كلام و عقائد ميں عدل باري تعالے كے مباحث طلباء علوم اسلاميه نے پڑهے هونگے - معتزله كهتے هيں كه الله تعالى پر عدل واجب هے - شيعه علم كلام ميں بهي توحيد و نبوت و امامت كے ساتهه عدل كو تسليم كيا گيا هے ' مگر اشاعرہ كهتے هيں كه خدا پر كوئي شے واجب نهيں هوسكتي - وہ ظلم بهي كرے تو ظلم نهيں - ظلم اُسي وقت تـك ظلم هے ' جبكه دوسرے كي ملكيت ميں تصرف هو - دنيا ميں جو كچهه هے وہ اُسي كا ملـك هے - اپني ملكيت ميں وہ جو چاهے كرسكتا هے - لا يسئل عما يفعل -

---

پادشاهت كے اختيارات بهي ايسے هي تهے - جبكه پادشاہ " مالك رقاب الامم " يعنے انسانوں كي گردنوں كا مالـك تها - اسكے ملـك ميں جو كچهه تها ' وہ اُسي كا اور اُسي كيليے تها ' تو پهر بقول اشاعرہ ' اپني ملكيت ميں تصرف خواہ كسي عنوان سے هو ' ظلم سے موسوم كيونكر هو تا يفعل ! ما يشاء و يختار

دنيا كي يه غلامي عام اور انساني حكمراني كا تسلط بے روك تها ' مگر چهٹي صدي عيسوي ميں جبكه روم و يونان اور مصر و اسكندريه جيسے مراكز علم و تمدن گرفتار تعبد انساني تهے ' عرب كے گمنام و مجهول خطے سے يكايك انساني حكومت كي جگه خدا كي حكومت كا اعلان هوا -

يه اسلام كي آواز تهي ' جس نے ايـك طرف تو اُن بتوں كو ٹكڑے ٹكڑے كر ڈالا ' جو حجاز كے معبد ابراهيمي كے اندر ركهے گئے تهے - دوسري طرف اُن انساني بتوں كو بهي سرنگوں كر ديا جو طلائي كرسيوں پر بيٹهكر بندگان الهي كو اپنے آگے سربسجود ديكهنا چاهتے تهے - اسكا اعلان عام يه تها كه : " ان الحكم الا لله " حكومت كسي كيليے نهيں - صرف الله هي كيليے هے !!

اس سے بهي بڑهكر يه كه اُس نے صاف صاف هر طرح كے انساني اختيارات ملـك و حكم كے ادعا كو شرك قرار ديا :

ما كان لبشران يوتيه الله الكتاب والحكم و النبوۃ ' ثم يقول للنـاس كونوا عبادا لي من دون الله (۳ : ۷۴)

كسي انسان كو يه حق نهيں كه الله اسكو كتاب يا حكم يا نبوت عطا كرے اور وہ انسانوں كو اپنے سامنے جهكاے گويا انسے كهے كه الله كو چهوڑكر ميري پوجا كرو !

تاريخ نے اس دور حكمراني و حكومت كے حالات محفوظ ركهے هيں مگر وہ اسپر ماتم كرتي هے كه يه دنيا كا بدترين عهد وحشت و ظلمت تها - اور پهر مژدہ سناتي هے كه " انقلاب فرانس " كي چمكائي هوئي شمشير حريت و مساوات نے انسان كے پانوں كي وہ تمام زنجيريں كاٹ ديں ' جو شخصي حكمراني كي جباري ' اور پادشاهوں كے خود مختارانه اختيارات نے ڈالي تهيں - اب قانون و دستور اور مساوات و جمهور كا دور دورہ هے - تخت فرماں روائي الٹ گئے هيں ' اور پارليمنٹيں كهل گئي هيں - اشخاص كي جگه قانون كي ' اور زور و قوت كي جگه حق و برهان كي حكمراني هے !

پهر كيا يه سچ هے ؟

كيا واقعي دنيا كي مصيبتيں ختم هوگئيں ؟ كيا اسكي غلامي و مظلومي كا پرانا ناسور بهر گيا ؟ كيا حق اور قانون نے انسان كو اسكي چهني هوئي عزت واپس دلا دي ؟ اور كيا اب وہ سيلاب خونين بند هوجائيں گے - جو انسان كي گردنوں سے بهه كر كرۂ ارضي كے ذرے ذرے ميں جذب هو چكے هيں ؟

حقيقت يه هے كه تاريخ نے دنيا كو مژدۂ امن سنانے ميں جلدي كي - دنيا كي مصيبتيں ابهي كهاں ختم هوئيں ؟ اسكي پيشاني كے ناسور كو كس نے مندمل ديكها ؟ شايد اسنے اپنے سوگ كے كپڑے اُتار ديے هوں ' مگر اُسكي صورت تو ابتـك ماتمي هے ! قانون اور اخلاق كي گردن پر انساني ظلم و تعدي كي چهري جس تيزي سے چل رهي تهي ' اب بهي چل رهي هے - البته پہلے ظلم و جبر كا ديو اپني اصلي صورت ميں آكر اُسے ذبح كرتا تها ' اب عدل و انصاف كے فرشته كا بهيس بدلكر چهري تيز كرتا هے !

هر شے كي صورت بدل گئي هے ' هر جسم نے نئے كپڑے پهن ليے هيں - هر چيز كا نام بدل ديا گيا هے - هر سطح متغير ' اور هر ظاهر متبدل هے - ليكن حقيقت كو ديكهيے - تو اب بهي وهي هے جو پہلے تهي !!

دنيا جب تاريكي ميں مبتلا تهي تو قتل و غارت كرتي تهي - ليكن اب كه روشن هوچكي هے ' كن مشغلوں ميں رهتي هے ؟

پہلے انسان انسانوں سے لڑتے تهے ' ليكن اب كيا جنگل كے درندے انسان كا خون بهاتے هيں ؟ كيا اس خونريزي ميں ' جو صليب كے نام سے كي جاے ' اور اس خونريزي ميں ' جو تمدن كے ديوتا كي قربانيوں كيليے هو ' كچهه بهت زيادہ فرق هے ؟

پهر وہ ازادي و مساوات اور حريت و انصاف كهاں هے ' جس كا فرشته ' امن كي منادي كر رها هے ؟ كبهي اسكا مراكش كے خرابے پر بهي گذر هوا ؟ كبهي ايران كي ويرانيوں پر بهي اس نے نظر ڈالي ؟ وہ خون جو طرابلس ميں بها ' وہ لاشيں جو بلقان اور روميلي كے ديهاتوں اور قصبوں ميں تڑپيں ' كيا اُس نوع انساني كي نه تهيں ' جسكو عدل و امن كا پيغام دينے كيليے وہ زمين پر اترا هے ؟

هم كو اسكا جواب عدالتوں كي محرابوں ' پارليمنٹوں كے دروازوں ' قانون كي مجلدات ' اور قلم و سياهي كے نقوش سے نه دو ' بلكه

مجھکو یاد نہیں کہ جناب سے نیاز حاصل ہے یا نہیں ؟ لیکن اب میں " الہلال " کے سبب سے جناب کو ضرور اچھی طرح جاننے کا فخر کرسکتا ہوں ' اور ہم دونوں کے الحمد لله مسلمان ہونے اور اس وجہ سے کہ مسلمانوں پر یہ سخت وقت ایسا ہے کہ اگر اب بھی غفلت اور غرور کیا گیا تو شاید ایندہ تباہی ہی تباہی نظر آتی ہے ' میں نے ان سطروں کے لکھنے کی ڈرتے ڈرتے جرأت کی ہے - کاش جناب مجھہ سے اتفاق کرلیں ' اور اپکا دریاے خیال اوس طرف بہنے لگے ' جس طرف پانی کی ضرورت ہے تو مسلمانوں کا بے حد فائدہ ہو -

میری صغر سنی میں ایک زمانہ تھا جب پبلک معاملات کو گورنمنٹ کے حضور میں پیش کرنے والے ناپید تھے ' اگر اوس زمانہ میں جناب الہلال کو پالیٹکس کے واسطے نکالتے تو شاید موزوں ہوتا مگر اب تو ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے بلکہ شاید ضرورت سے زاید وہ اشخاص پیدا ہوگئے ہیں جو اس کام میں لگ رہے ہیں -

بدینوجہ اگر جناب اسی میں انحصار وقت کر دینگے تو کوئی مفید اضافہ نہ ہوگا - بلکہ اگر اپ حلم و بردباری سے سننا چاہیں تو باادب گذارش کرونگا کہ کبھی کبھی جناب کا جوش و خروش اپنے بیگانوں کی راحت میں خلل انداز بھی ہوجاتا ہے - الغرض جناب کی توجہ اشاعت اسلام کے واسطے محدود ہوجاے تو بے حد فایدہ رساں مسلمانوں کے واسطے ہو - میری راے میں یہ ایک فرض کفایہ ہے جس سے سبکدوشی اوس وقت تک نہ ہوگی جب تک کہ کچھہ مسلمان اس کام کے واسطے اپنے تئیں وقف نہ کردینگے - اور جناب کا وجود باوجود اس بار کے اوٹھانے کے ہر طرح قابل اور اسکا ہر طرح اہل ہے -

آپکا ادنی خادم اور دینی نیازمند
اسماعیل

الهــــلال

نہایت ممنون ہوں کہ جناب نے ایک نہایت مفید اور ضروری مبحث چھیڑ دیا - انشاء الله عنقریب تفصیلی طور پر اپنی معروضات خدمت والا میں پیش کرونگا -

---

تاریخ حیات اسلامیہ

مسلمــانان هند کا ایک ورق

شهـــداء کانپور اعلی الله مقامهـــم

تقاضا کر رہی ہے مجھسے یہ میری پریشانی
مسلمانوں کی حالت پر کروں کچھہ مرثیہ خوانی
تماشا دیکھیے اندوہ و حرماں بڑھتے جاتے ہیں
سرشک خون سے کس کس کی جائیگی مہمانی ؟
شہیدان ستم کا خون بول اٹھے گا لاکھوں میں
چھپاے سے نہیں چھپنے کی ظالم کی ستم رانی
بہاے خون پانی ہوکے کسکا آج مسجد میں ؟
ہوئی ہے مذبح ہندوستاں میں کسکی قربانی ؟
مسلمانو یہ گھر میں بیٹھہ کر رونیسے کیا حاصل
یہی اسلام کا شیوہ ' یہی ہے کیا مسلمانی ؟
کمر ہمت کی باندھو' اٹھہ کھڑے ہو نام حق لیکر
تمہارا فرض ہے اپنی مساجد کی نگہبانی
خدا کی راہ میں جو جان تک قربان کر بیٹھے
تمہارا فرض ہے انکے لیے اب زر کی قربانی
ہوے صید مصائب اسقدر اب اور بھی ہوگے
نہ چھوڑی ایسی حالت میں بھی گر تم نے تن آسانی

(سید محمد قمرالدین قمر حیدر آبادی - منیجر انصاریہ مدینکل)
(حال بمبئی)

مصیبت زدگان کانپور کی دائمی اعانت

دائمی اعانت کی پہلی مثال جلیل

از جناب مولانا محمد علی صاحب طبیب سیشن جج صوبہ ورنگل علاقہ نظام

شہدائے موصوف کے بیوگان اور اشخاص زیر کفالت کے لیے اور انکے یتیم اطفال کے لیے تا ختم تعلیم و عمر رشد ' کفالت کرنی چاہیے - اسوقت جوش میں امدادی رقوم کا جمع ہوجانا ممکن ہے - اوس سے کوئی مکان یا دکانات یا باغات الغرض کوئی جائداد غیر منقولہ لیلی جاے - یا کسی تجارت میں شرکت کی جاے اور اسکی امدنی سے ہمیشہ انکی اعانت ہوتی رہے -

میں اپنی ذات سے اتنا کرسکتا ہوں کہ حتے الامکان اپنی حیات تک پانچ روپیہ ماہانہ دیتا رہونگا ' لیکن ایسے انتظام کی توقع ہمارے دوسرے مسلمان بھائیوں کے مذاق کے لحاظ سے کسیقدر دشوار ہے - اور اگر خدمت گزاران ورثاء شہدا کو ایسی توفیق خدا کرامت فرماے ' تو زہے قسمت - اسکا جواب جلد عنایت ہو

میں ایک ضعیف القلب اور کثیر الہموم اور ومتنوع الحوایج شخص ہوں - اسوجہ سے میرے مزاج میں سراسیمگی کی حالت رہا کرتی ہے اور کسی ادنے سے واقعہ کی خبر سے بھی غیر معمولی طور پر متاثر ہوجایا کرتا ہوں - آپکی آزادانہ اور بے باکانہ حق گوئی دیکھکر میرے قلب کی حالت دگرگوں ہوجاتی ہے -

مراسلات

نے چونکا کر آزاد کرایا - یورپ کے اخبار نویسونکي جماعت نے تیرا ساتھه دیا ' اور اس سے بھي زیادہ یہ کہ روس نے تجھکو اپنے خزانے ' اپنے سامان ' اور اپنے آدمیوں سے مدد دي - لیکن افسوس کہ تونے وقت کي قدر نہ کي ' اور آزاد ہوکر پھر غلام بن گئي ! ! "

مسئلۂ عرب

الفتنه نائمة ' لعن الله من ایقظها

عمان کي خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت تک امام عمان برابر فتوحات حاصل کر رہا ہے - نزوا کے قریب کے چند مقامات ' جیسے استک ' ذکي ' اولی ' وغیرہ پر قبضہ کر چکا ہے - ذو موخر الذکر شہروں کے قلعے سختي کے ساتھه حملہ آوروں کا مقابلہ کرچکے ہیں - اس کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ وہ سمیل پر بھي حملہ کي تیاري میں ہے - سمیل ایک اہم مقام ہے اور مسقط کے درۂ خاص پر حکمراں ہے -

اپني جگہ پر سعید فیصل بھي دوسرے ساحلي مقامات سے فوج فراہم کر کے اپني اگن بوٹ " نور البحر " پر سمیل کے قریب بھیج رہا ہے تا کہ اسکي قلعہ بندي کرکے اپنے دارا سلطنت اور انقلابیوں کے درمیان ایک سد حائل کردے - سید محمد سعید (نامہ نگار نیر ایسٹ کا عماني دوست) اپنے ایک خط میں لکھتا ہے :

" حالات بد سے بد تر ہو رہے ہیں - نئے امام نے سمیل پر قبضہ کر لیا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ جب سید فیصل نے تھوڑي سي فوج کے ہمراہ اپنے لڑکے سید نادر کو نزو کي تسخیر کے لیے روانہ کیا تھا ' تو اسي وقت اس کوشش کي قسمت میں نا کامي لکھدیگئي تھي - سید نادر یہ دیکھکے کہ تعلیمات کي بجا آوري نا ممکن ہے ' سمیل چلا گیا - جہاں اس نے اس فتنہ کے دبانے کي کوشش سے پہلے مزید کمک کا انتظار کیا - لیکن اس عرصہ میں امام نے کئي شہروں پر قبضہ کرکے حیرت انگیز کامیابي حاصل کرلي تھي - ۴ - جولائي کو امام اور اسکي فوج نے باشندوں کي معیت کي بدولت شہر پر قبضہ کرلیا - سید نادر اور اسکي فوج نے قلعہ میں پناہ لي - وہ اس مراسلت کي تحریر کے وقت ساعت بساعت اپني گرفتاري کي توقع کر رہا ہے "

اپنے آپ کو بے بس دیکھکر سید فیصل نے حکومت ہند سے درخواست کي ہے کہ اسکو مدد دیجاے ' تا کہ وہ اپنے لڑکے کي مدد اور مسقط کي مدافعت کرسکے - اس موقع پر عمانیوں نے یہ ظاہر کیا کہ انمیں اپنے سلطان کے ساتھہ وفاداري بالکل نہیں رہي - انمیں سے ایک بھي اسکي مدد کرنا نہیں چاہتا - سلطان کي درخواست پر بوشہر سے چار سو سپاہي آگئے ہیں - انکے علاوہ بمبئي سے بھي ایک ہزار سپاہیوں کے آنے کي امید ہے -

یہ فتنۂ خرابیدہ کي ایک نئي مگر بے وقت کي بیداري ہے ' جسکا سامان مدتوں سے موجود تھا ' اور اب انگلستان کیلیے مسئلۂ عرب کے متعلق بہت سے عمدہ کام شروع ہو جائیں گے -

انا لله و انا الیه راجعون !

دعوت و تبلیغ اسلام

ایڈیٹر الہلال اور اشغال سیاسیه

(از جناب نواب حاجي محمد اسماعیل خاں صاحب رئیس دتاولي)

میں نے الہلال کے اکثر مضامین کو بغور پڑھا ہے اور مجکو اس کے عرض کرنے میں بالکل تامل نہیں ہے کہ آپکا طرز تحریر اور طرز اداے خیالات نہایت اعلی اور موثر ہے - آپکي معلومات دیني نہایت وسیع ہیں - اور مسلمانوں میں ایسا وسیع المعلومات اور فصیح البیان بزرگ انکے واسطے باعث فخر ہے - مگر میں اس عرض کرنے کي معافي چاہتا ہوں کہ آپکے سیلاب بیان کا بہاؤ فائدہ رساں شکل اور صورت میں نہیں ہے ' اور اس لحاظ سے میں قابل عفو ہوں اگر اپني راے کا خلاصہ عرض کروں -

چونکہ جناب کے خیالات کا رجحان مذہب کي طرف خاصکر ہے اسواسطے اگر جناب اوسي حصۂ کار کو جو مذہب اسلام کي اشاعت سے تعلق رکھتا ہے ' اختیار فرمائیں ' تو بالیقین آپکي ذات ستودہ صفات مسلمانوں کے واسطے بے حد مفید ہوگي - مجکو نہایت افسوس ہے کہ ہمارے علمي یا مذہبي ذوات اپنا حصۂ زندگي پالیٹکس میں جان صرف کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں - مثلاً خود جناب ' یا جناب مولانا شبلي اسکي مثال ہوسکتے ہیں - کاش اگر آپ حضرات اپني قابلیت صرف اعلاے کلمة الله کے واسطے وقف کردیں تو پالیٹکس کي نسبت بہت زیادہ مفید ثابت ہو - علي الخصوص اسوجہہ سے کہ شاہ راہ ترقي اسلام بالکل ویران ہے -

ندوة العلما کي وجہ سے مجکو بہت امید بندھي تھي کہ ہم میں روشن خیال عالم پیدا ہو جائینگے - مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں کي بد نصیبي کا بادل اوسپر بھي برسے بغیر نہ رہسکا - بظاہر چند سالوں میں یہ انسٹي ٹیوشن بند ہو جائیگا یا مسلمانوں کے کاموں کے قابل مضحکہ ہونے کي ایک جدید مثال بنجائیگا - یہ تو ایک جملہ درمیاني تھا - میں نے چونکہ جناب کي خدمت والا میں عرض کرنے کو قلم اوٹھایا ہے ' لہذا اسکي بابت میں ختم کلام کرونگا - یعنے اس زمانہ میں اشاعت مذہب اسلام کي ہندوستان کے اندر اور دوسرے ملکوں میں سخت ترین ضرورت ہے اور مذہب اسلام کي سادگي کے اعتبار سے مجکو تو یقین کامل ہے کہ یہ تعلیم ممالک متمدنہ میں ضرور قابل توجہ اور لائق قبول ہوگي - بشرطیکہ موزوں اور مناسب طریقوں سے واقف اور ماہر علوم و روشن خیال بزرگوں کے ذریعہ اونکے روبرو پیش ہو -

پس میري راے میں آپ اپني قابلیت ' اولو العزمي ' اور قوة تحریر و تقریر کے لحاظ سے اگر اس کام کو شروع کریں تو اوسکے واسطے سرمایہ بہم پہنچ سکنا آسان ہے ' اور نیز یہ کام بھي چل نکلیگا - اور نہایت خوشي ہوگي کہ آپکي قوت بجاے بیجا خرچ ہونے کے برمحل اور کار آمد ہوجائے گي -

میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے نیک نیتي سے یہ عریضہ لکھا ہے ' اور میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور آپکي دل سے تعظیم کرتا ہوں -

[۱۹]

مسیحا کا
موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

ـــا کا موہنی کسم تیـــل

ں کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے
ے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب
تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی -
مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا
جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ
چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر
و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف
کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ
میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن
نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال
کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو
جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو
سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے
بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا -
یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور
خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال
خوب کھلے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل ازوقت
بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں
کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز
ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے
سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے
ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دواخانے
ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں
قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے
خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی
کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے
قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی
ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ
خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم
دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے

ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار -
پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی
لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی
سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی
ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں
بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو -
ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی
استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون
صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی
و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی
ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی
اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو
کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال
کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام
اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتـــــہر وہیرو ہیرا لال

ایم - ایس - عبد الغنی کھمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتـہ

[۳۶]

خضـاب سیـہ تـاب

ہمارا دعوی ہے کہ جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد ہوے
ہیں' اُن سب سے خضاب سیہ تاب بڑھکر نہ نکلے تو جو جرمانہ
ہم پر کیا جاویگا ہم قبول کرینگے - دوسرے خضابوں سے بال بھورے
یا سرخی مائل ہوتے ہیں - خضاب سیہ تاب بالوں کو سیاہ بھونرا
کردیتا ہے - دوسرے خضاب مقدار میں کم ہوتے ہیں - خضاب
سیہ تاب اسی قیمت میں اسقدر دیا جاتا ہے کہ عرصہ دراز تک
چل سکتا ہے - دوسرے خضابوں کی بو ناگوار ہوتی ہے - خضاب
سیہ تاب میں دلپسند خوشبو ہے - دوسرے خضابوں کی اکثر دو
شیشیاں دیکھنے میں آتی ہیں' اور دونوں میں سے دو مرتبہ
لگانا پڑتا ہے - خضاب سیہ تاب کی ایک شیشی ہوگی' اور صرف
ایک مرتبہ لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز
میں پھیکا پڑجاتا ہے' اور قیام کم کرتا ہے - خضاب سیہ تاب کا
رنگ روز بڑھتا جاتا ہے' اور دو چند قیام کرتا ہے - بلکہ پھیکا پڑنا
ہی نہیں - کھونٹیاں بھی زیادہ دنوں میں ظاہر ہوتی ہیں -
دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت ہوجاتے ہیں - خضاب
سیہ تاب سے بال نرم اور گنجان ہوجاتے ہیں - بعد استعمال انصاف
آپ سے خود کہلائیگا کہ اسوقت تک ایسا خضاب نہیں ایجاد ہوا -
یہ خضاب بطور تیل کے برش یا کسی اور چیز سے بالوں
پر لگایا جاتا ہے - نہ باندھنے کی ضرورت نہ دھونیکی حاجت -
لگانے کے بعد بال خشک ہوے کہ رنگ آیا - قیمت فی شیشی
ایک روپیہ زیادہ کے خریداروں سے رعایت ہوگی - محصول ڈاک
بذمۂ خریدار - ملنے کا پتہ :

کارخانہ خضاب سیہ تاب کٹڑہ دل سنگہ - امرتسر

[ ] ریویو اف ریلیجنـــز - یا مـــذاہب عالـــم پر نظـــر

اردو میں ہندوستان اور انگریزی میں یورپ امریکہ و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذہب اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبی علیہ السلام کی پاک تعلیم
کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینے والا یہی ایک پرچہ ہے جس کو موجودہ مذہبی
دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجھا ہے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رایوں کا اقتباس حسب ذیل ہے :—

البیان لکھنؤ - ریویو آف ریلیجنز ہی ایک پرچہ ہے جس کو خالص اخلاقی پرچہ کہنا صحیح ہے - عربی میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچے کسی زبان
میں شایع نہیں ہوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا ہوا ہے - ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے متعلق جو جاہل عیسائی الزام لگایا
کرتے ہیں - ان کی تردید میں نہایت ہی فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے - جس سے عمدہ مضمون آج تک ہماری نظر سے نہیں گذرا -

مسٹر روب صاحب امریکہ - میں یقین کرتا ہوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذہبی خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت ہوگی - اور یہی
رسالہ ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعہ ہوگا - جو جہالت سے سچائی کی راہ میں ڈالی گئی ہیں -

ریویو آف ریویز - لنڈن - مغربی ممالک کے باشندوں کو جو مذہب اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے مضمون سے دلچسپی رکھتے ہیں چاہیے کہ ریویو آف ریلیجنز
خریدیں -

وطن لاہور - یہ رسالہ بڑے پایہ کا ہے - اس کی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی ہی فلسفیانہ اور عمیق ہوتی ہے - جیسی کہ اس زمانہ میں درکار ہے سالانہ قیمت انگریزی
پرچہ ۴ روپیہ - اردو پرچہ ۲ روپیہ - نمونہ کی قیمت انگریزی ۴ آنہ - اردو ۲ آنہ - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آنی چاہئیں ۰

میں اس بات کے مکرر عرض کرنے کی معافی چاھتا ھوں کہ جناب اپنے اظہار آرا میں کسیقدر لینت استعمال ضرور فرما یا کریں کہ زمانہ حق گوئی کا نہ رھا - تاکہ آپکا ھلال زیادہ عمر تک قوم کے کان کھولتا رھے - ھمارگ ھنوز خواب غفلت سے کسیقدر چونکے ھیں - ھمکو بیدار کرنے اور اٹھا کر کھڑا کردینوالے کی سخت ضرورت ھے - ھماری رفتار میں ابھی ھزاروں رکاوٹیں ھیں - الغرض حالات زمانہ کی رعایت سے ھمکو غافل نہونا چاھیے - والسلام - ناچیز سید محمد علی طبیب سیٹھی جج صوبہ ورنگل

انجمن رفاہ المسلمین تندورہ لعل گنج ضلع پرتاب گڈہ کا ایک جلسہ ۵ - ستمبر بروز جمعہ سنہ ۱۹۱۳ع کو منعقد ھوا - مولوی سید محمد اختر صاحب مدرس مدرسہ تبلیغ الاسلام اور مولوی حبیب اللہ صاحب صدر انجمن نے وعظ بیان فرمایا اور واقعہ کانپور کا نہایت وضاحت کے ساتھہ تذکرہ کرکے زر اعانت امداد مظلومان کانپور کی تحریک کی - مبلغ ۱۲۵ روپیہ ۲ - آنہ علاوہ زیورات اورکپڑے کے اسیوقت وصول ھوگیا - مولوی محمد یوسف شاہ صاحب متعلم عربی گانوں میں گشت لگا کر نہایت درد ناک آواز میں شعر ذیل پڑھتے ھوے دروازہ دروازہ گئے اور لوگوں سے وصول کیا :

اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ھے
امت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ھے

یہ عجیب موثر سماں تھا - اس مناجات سے سارا گاؤں گونج رھا تھا - انجمن کے طرف سے چندہ کی برابر کوشش جاری ھے - جناب شمشیر خانصاحب رئیس کیھپہ کی محنت وجان فشانی کا شکریہ ادا نہیں ھوسکتا -

خادم قوم - محمد یوسف - سکریٹری انجمن رفاہ المسلمین تندورہ لعل گنج ضلع پرتاب گڑہ

شہداء کانپور کا ماتم

زمین و آسمان نے تیری بربادی کی ٹھانی ھے
سنبھل مسلم! یہ قرب روز محشر کی نشانی ھے
جو جینا ھے تو مرنا ھے جو مرنا ھے تو کیا ڈرنا ؟
سرائے دھر فانی میں ھر اک شے آنی جانی ھے

دنیا دیکھہ رھی ھے کہ تمام روے زمین نے مسلمانوں پر مظالم و مصائب کی آگ برس رھی ھے -

مراکو کے مسلمان' فرانس کے آتشکدہ کا ایندھن بن رھے ھیں - عربوں کی ھڈیاں صحراء طرابلس میں ٹھوکریں کھا کرگم ھوگئیں - پھر مسیح کے مسکین و غریب بلقانی بیٹوں کے رحم و انصاف کا سیکلوں اٹھا' جس نے ھزاروں خان و مان والوں کو بے سر و سامان کردیا' اور بیگناھوں کے خون کی ندیاں بہادیں!

ابھی ابھی کانپور میں جو شعبان ھی میں محرم آگیا' اسے دیکھکر رونگٹے کھڑے ھو جاتے ھیں - اس خونین منظر کا درد ناک نظارا' قرعۂ ناری کی شکل اختیار کرکے' مدتوں اسلامی دنیا کے دلوں میں آتش ماتم کو مشتعل رکھے گا!!

تمام دنیا اپنی حکومتوں کو اپنے مال سے خراج اور ٹیکس دیتی ھے - مگر مسلمان خون سے بھی خراج ادا کیا کرتے ھیں -

انوچھی! اے کانپور کے شہیدو! تم اپنی مظلومیت لیکر عالم بالا کو چلے - زمین پر تمہارا خون کیڑوں مکوڑوں کے حوالے ھوا اور تمہاری نعش کو پھولوں کی چادر نصیب نہ ھوئی - تمہاری روح پاک ضرور رب العالمین کی بارگاہ میں داد خواھی کے لیے حاضر ھوگی - یاد رکھو کہ تمہارے بھائیوں کے دلوں پر تمہارے یوں چلے جانے سے جو کاری زخم لگا ھے' وہ ھمیشہ ناسور بنا رھیگا - مسٹر ٹائلر کی گولیوں کی دھواں دار بوچھاڑ' اور اس کے سنگینوں کی چمک بجلی کی طرح مدتوں تک ان کے کانوں میں گونجتی اور آنکھوں میں چمکتی رھیگی - ان کے دل ھمیشہ تمہاری یاد میں بیتاب و بیقرار رھینگے - تمہاری بیکسی اور بے بسی کی حالت ان کی آنکھوں کو مدتوں خون کے آنسو رولائیگی !!

(خان محمد قریشی' از کامارہ شریف)

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(۱۲)

	روپیہ	آنہ	پائی
جناب محمد جان ازدھلی	۲	۰	۰
جناب خیر الدین صاحب - قصور - لاھور	۴	۰	۰
جناب عبدالکریم خانصاحب - ویراراجندراپیٹ - کورگ	۵	۰	۰
جناب محمد ابراھیم صاحب - بلدانہ	۲	۰	۰
جناب معین الدین احمد صاحب قدرائی - ندوہ لکھنؤ	۳	۰	۰
ایک بزرگ ازبھرنگ گڈہ	۶	۴	۰
ازوقف شیخ ولایت علی صاحب مرحوم شہر لکھنؤ	۱۰۰	۰	۰
میزان	۱۲۲	۴	۰
سابق	۹۱۱۲	۶	۰
میزان کل	۹۲۳۴	۱۰	۰

فہرست زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

(۳)

	روپیہ	آنہ	پائی
جناب بزرگان سبیتہ (پٹنہ) بذریعہ انجمن اتحاد	۲۳	۴	۶
جناب محمد جان صاحب ازدھلی	۵	۰	۰
جناب مستری غلام محمد صاحب گھڑی ساز بہارل پور	۱	۰	۰
جناب غلام نبی صاحب خیاط بہارل پور	۰	۸	۰
جناب جلال الدین صاحب	۰	۹	۰
میزان	۳۰	۵	۶
سابق	۸۷۶	۱۴	۰
میزان کل	۹۰۷	۳	۶

فہرست زر اعانۂ ھمدرد و کامرید دھلی

	روپیہ	آنہ	پائی
ایڈیٹر الہلال	۱۰۰	۰	۰
جناب محمد افضل خانصاحب وردی منیجر کیھہ بلوچستان	۱	۰	۰
جناب سید قمر الدین صاحب قمر بمبئی	۰	۲	۰
جناب صغیر احمد صاحب بمبئی	۰	۲	۰
جناب سید باقر حسین صاحب بمبئی	۰	۱	۰
جناب سید معی الدین صاحب بمبئی			
جناب جان محمد صاحب - ٹونجی - برھما	۱	۰	۰
میزان	۱۰۲	۵	۰

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA

لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنين (القرآن الحکيم)

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, Macleod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدھلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱، مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

نمبر ۱۳ | کلکتہ : چہار شنبہ ۲۲ - شوال ۱۳۳۱ ھجری | جلد ۳

Calcutta : Wednesday, September 24, 1913.

فہرس

تصاویر

مجلس دفاع مسجد کانپور

Cawnpore Mosque Defence Association.

و لولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض لہدمت صوامع
و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیہا اسم اللہ کثیرا -
ولینصرن اللہ من ینصرہ ، ان اللہ لقوی عزیز [۲۲ : ۴۰]

صدر مجلس : مولانا ابو الکلام ایڈیٹر الہلال کلکتہ

خزانچی : مسٹر اے - رسول - ایم - اے - بیرسٹر ات لا کلکتہ

سکریٹری : انریبل مولوی فضل الحق ایم - اے - ایل - ایل - بی - وکیل ہائی کورٹ کلکتہ

(۱) مجلس کے سامنے اس وقت دو کام ہیں :

(الف) اصل مسجد کا دفاع

(ب) ماخوذین مقدمہ کی اعانت

(۲) امر اول کی نسبت مجلس نے اپنے ایک عام جلسے میں طریق عمل یہ قرار دیا ہے کہ ہز ایکسلنسی ویسرائے ہند کی خدمت میں تمام مسلمانان ہند کا ایک متحدہ وفد اس معاملے کو لیکر جاے - اسکے بعد دوسری منزل انگلستان کی ہے -

(۳) اسکے لیے تمام اطراف ملک میں با قاعدہ کام شروع ہو جانا چاہیئے اور وہ بغیر اسکے ممکن نہیں کہ ہر شہر میں " دفاع مسجد کانپور " کے نام سے مجالس قائم کی جائیں - اسکے متعلق مجلس نے ضروری کارروائی اس ہفتے سے شروع کردی ہے -

(۴) دوسرے امر کے متعلق کلکتہ میں چندے کی عام مجلسیں متواتر منعقد ہو رہی ہیں اور انکا سلسلہ جاری رہیگا جب تک شہر کے ہر حصے اور محلے میں جلسے نہولیں گے -

(۵) بنگال کے دیگر حصص کیلیے ایک وفد مرتب ہو کر روانہ ہونے والا ہے - اور ایک وفد تمام ہندوستان کا دورہ کرنے کیلیے بھی مرتب ہو رہا ہے - واللہ المستعان و علیہ التکلان -

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفتہ کے اندر اطلاع دیں ' ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام همیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

(۶) مني آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پتہ ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجہ بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئي پرچہ یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکا ذمہ دار نہ هوگا ۔ (منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

میعاد مرتبہ	فی صفحہ روپیہ	فی کالم روپیہ	نصف کالم روپیہ	چوتھائي کالم روپیہ	چوتھائي کالم سے کم فی مربع انچ روپیہ آنہ
ایک	۱۵	۱۰	۷	۵	۰ ۸
۴	۵۰	۳۰	۲۰	۱۵	۱ - ۸
۱۳	۱۲۵	۷۵	۴۵	۳۰	۴ - ۸
۲۶	۲۰۰	۱۲۵	۷۵	۵۰	۶ - ۸
۵۲	۳۰۰	۲۰۰	۱۲۵	۸۰	۹ - ۸

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگي

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانہ میں بلاک بھي طیار هوتے هیں، جسکي قیمت ۸ آنہ في مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشہ انکے لئے کارآمد هو گا -

شرائـــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں کہ آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہہ دیں ' البتہ حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ' چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سہ ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشہ لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پھر واپس نہوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا کہ وہ جب چاهے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو ' تمام منشي مشروبات کا ' فحش امراض کي دواؤنکا اور هر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا هو ' کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اُجرت یا شرائط میں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

کیلیے مفید مگر اپنے لیے مضر نہیں - پھر اسمیں کیوں عذر ہو ' اور کیوں حرف شکایت زبان پر آے ؟ ہمارے سامنے تاریخ نے جو نمونہ رکھدیا ہے ' وہ ہمارے لیے کافی ہے - ایسی باتیں ہمیشہ ہوئی ہیں اور ہوتی رہینگی - اور نتیجہ بھی ہمیشہ یکساں نکلا ہے اور نکلے گا - جو لوگ اس راہ میں قدم رکھتے ہیں ' جب انکے سامنے آخری منزلیں موجود ہیں ' تو ان ابتدائی منزلوں کے پیش آنے پر کیوں شاکی ہوں ؟

ترک جان و ترک مال و ترک سر
در طریق عشق اول منزل ست

و افوض امری الی اللہ - ان اللہ بصیر بالعباد !

رفتار سیاست

آخر کار ۱۷ اور ۱۸ ستمبر کو ترکی و بلغاریا کی مجلس صلح قسطنطنیہ میں امور اولیہ طے ہوگئے' مسئلہ حدود کا فیصلہ زیادہ تر ترکوں کے موافق ہوا ' " دیموطیقا " کی نسبت بلغاریوں کو ابتداً کسی قدر انکار تھا اور اسکے معاوضہ میں اپنے صرف سے ادرنہ سے بابا عسکی تک ریل بنا دینے پر راضی تھے ' لیکن ترکوں نے روپیہ پر زمین کو ترجیح دی اور بالاخر " دیموطیقا " انکے حدود میں داخل کیا گیا -

دیموطیقا کی اہمیت کے خاص اسباب یہ ہیں کہ قبضۂ دیموطیقا ایک ریلوے لائن پر موثر ہے' جسکا اثر براہ راست بحیرۂ ایجین تک پہنچتا ہے - ترکی قبضۂ دیموطیقا سے بلغاریوں کا راستہ جانب بحیرۂ ایجین بیکار سا ہوجاتا ہے - دیموطیقا کی جانب مغرب جو کوہستانی علاقہ ہے ' بلغاری اوسمیں ریلوے کی تعمیر سے اس نقصان کی تلافی کرسکتے ہیں ' لیکن یہ تجویز مصارف کثیرہ کی طالب ہے جسکے تحمل کی ابھی بلغاریا میں قوت نہیں -

۱۷ - ستمبر کے پیش کردہ اور ۱۸ - ستمبر کے منظور شدہ خط حدود کی تفصیل یہ ہے :

اینوس لائن سے یہ خط شروع ہوکر دریاے مرتزا کے برابر برابر چلا جاتا ہے - پھر " دیموطیقا " کے شمول کیلیے جانب مغرب گھوم کر بسراہ " سمانہ " اور " ہادم کولی " شمال کی جانب پھرتا ہے' اور پھر جنوب کی طرف " مصطفی پاشا " کی مشرقی جانب سے مڑکر " قرق کلیسا " کی شمالی جانب طے کرتے ہوے " سان اسٹیفانو " پر ختم ہوجاتا ہے' اور اس سے بحیرہ اسود کا تعلق لازمی ہے -

جو بد قسمت مسلمان اس تقسیم حدود کے رو سے حکومت بلغاریا میں داخل کیے گئے ہیں ' بیان کیا جاتا ہے کہ وہ چار برس تک ترکی جنسیت میں شامل رہینگے' تاکہ اس نئی مدت کے اندر اپنے گذشتہ عہد مجد کے وداع و مشایعت' اور نئے دور مستقبل کی محکومی و مذلت کے استقبال کیلیے طیار ہوسکیں! یہ بھی عہد کرلیا گیا ہے کہ بلغاری رعایا بننے کے بعد مسلمانوں کو مراعات حقوق ' اور از روے مراسم دینیہ پوری آزادی دی جائیگی - اونکے قدیم حقوق علی حالہا باقی' اور خدمت عسکریہ سے مستثنی رہینگے -

تاوان جنگ یا مصارف اسیران جنگ کا سوال باقی تھا ' لیکن بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں نے اس سے قطعی انکار کردیا ہے اور بلغاریا کو اسکے تسلیم بغیر چارہ نہیں -

ہم اس دوستانہ صلح کے بعد کسی واقعۂ منازعت و کشمکش کے سننے کیلیے طیار نہ تھے ' لیکن لندن سے ۲۲ - ستمبر کو ایک تار پہونچا کہ امور ثانویہ میں اختلاف و تنازع نے اب تک معاہدۂ نامہ پر دستخط ہونے نہیں دیا ' لیکن جب بلغاریا ' اصل مباحث مہمہ کے سامنے سر تسلیم خم کرچکا ہے تو امور ثانویہ میں وہ کب تک سرکشی پر اڑا رہیگا ؟ امید ہے کہ آیندہ خبریں اختتام معاملات کی اطلاع پہونچالینگی -

البانیا

ترکی سے علحدہ کرکے البانیا کو تنویم مقناطیسی (ہپناٹزم) کے ذریعہ یورپ جو خواب دکھا رہا تھا - افسوس کہ اسکی تعبیر صحیح نہ نکلی - وما ہذا اول قارورة کسرت فی اوروبا ! البانیا کی اغلب آبادی مسلمان ہے لیکن عجیب بات ہے کہ یورپ اسکے لیے بھی ایک مسیحی شاہزادہ کی تلاش میں ہے - ۲۰ - ستمبر کا تار ہے کہ اسعد پاشا مدافع سقوطری نے جو البانیا کا وزیر داخلیہ عارضی بھی تھا ' اپنی جمعیت کے ساتھ بغاوت کردی' دررزا میں جہاں وہ اپنی علحدہ حکومت قائم کرنا چاہتا ہے ' سرکاری خزانہ پر بھی قبضہ کرلیا ہے' یونان و سرویا نے اپنے اپنے حدود متصلہ میں بے اطمینانی پیدا ہونے پر کارروائی کی دھمکی دی ہے - اسٹریا و اٹلی اور دیگر حکومتوں سے مخلوط کمیشن تحدید حدود کیلیے روانہ ہو رہا ہے -

۲۲ - کا پیغام برقی ہمکو ایک اور عجیب و غریب روایت سناتا ہے کہ (مفید بے) جو وزیر خارجیہ معین ہوا تھا ' سفر یورپ سے واپس آگیا ہے اور اسعد پاشا کے مقابلہ میں اپنی جمعیت کو مسلح ہونے کا حکم دے رہا ہے' جسنے علم اسٹریا بلند کردیا ہے !!

غزوۂ طرابلس

اس ہفتہ طرابلس کے متعلق ایک اہم خبر ریوٹر نے پہنچائی ہے " جس سے معلوم ہوتا ہے کہ راہ مدافعت میں سرفروش عربوں نے (بروایت روما) بنغازی اور درنہ کے متصل ایک نخلستان میں اطالیوں کا مقابلہ کیا " سخت لڑائی کے بعد اطالیوں کو عین وقت پر کمک پہونچ جانے سے " حسب دستور " دشمنوں کو شکست ہوئی' اور اونکو ایک نقصان کثیر کے بعد پسپا بھی ہونا پڑا - لیکن اس شکست کا عجیب تر نتیجہ یہ ہے کہ خود اطالی جنرل " توریلی " عربوں کے ہاتھ سے مارا گیا - اسکے علاوہ اور دو اطالی افسر اور ۱۸ - سپاہی ہلاک ' اور تین افسر اور ۷۰ سپاہی مجروح ہوے -

اس روایت سے علی رغم روما دو نتیجے مستنبط ہوتے ہیں : اول یہ کہ اٹلی باایں ہمہ تلف جان و مال' حدود بنغازی و درنہ سے آگے نہیں بڑھی' جہاں اوسکے قیام پر تقریباً دو سال کی مدت گذر چکی ہے - دوم یہ کہ اس معرکۂ عظیمہ کا نتیجہ یقیناً اٹلی کے خلاف نکلا ہوگا' جسکی سب سے قوی دلیل اٹالین جنرل کی مقتولی ہے ' گو روما کا تار اس نتیجہ سے منکر ہو -

مغرب اقصی

مراکش کو ایک مدت ہوئی کہ ہم روپیٹ چکے تھے' لیکن ۱۷ - ستمبر کے ایک پیغام برقی نے بشارت دی ہے کہ مولائی رسولی جو مراکش کے دوسرے حصہ میں فرانس سے برسر پیکار تھا' اب اوسنے اہل اسپین کی طرف بھی توجہ کی ہے ' کیوٹا کی اسپینی فوج کو وہ دبا رہا ہے ' ناچار اسپینیوں کو امداد کیلیے مزید فوجیں طلب کرنی پڑتی ہیں ' و عاقبة الامر بید اللہ -

شؤون داخلیه

ابتـداے عشق !!

الهـــلال پـریس کی ضمـانت

تعزیر جرم عشق ہے بے صرفه محتسب .
بڑھتا ہے اور ذوق گنه یاں سزا کے بعد

اطراف ملـک سے بکثرت خطوط اور تار آرہے ہیں ' جن میں دریافت کیا جا رہا ہے که کیا ضمانت کي خبر صحیح ہے ؟

واقعه یه ہے که بعض امور کي اطلاع مجھے تقریباً دس ماہ سے تھي ' مگر اجتک الہلال میں انکي نسبت ایک حرف نہیں لکھا - اسلیے که اپنا اصول کار ابتدا سے یه رہا ہے که انسان صرف کام کیلیے بنایا گیا ہے ' پس اسکو چاهیے که صرف اپنے کام ہي میں مصروف رہے - یه بہت ہي ادنی درجه کي اور چھوٹي باتیں ہیں که لوگوں کا اسکے کام کے متعلق کیا خیال ہے ' اور حـکام وقت اسے کیسا سمجھتے ہیں ؟

میري حالت الحمد لله که عام حالت سے مختلف ہے - میں اپنے تمام کاموں کو ایک خالص دیني دعوۃ کي حیثیت سے انجام دیتا ہوں ' اور میرے پاس احکام دیني کے قوانین کي ایک کتاب موجود ہے - پس میري نظر ہمیشه اسپر رہتي ہے که خدا کے ساتھه میرا رشته کیسا ہے ؟ اسکي فکر نہیں ہوتي که اسکے بندوں کي نظریں کیا کہتي ہیں ؟ اگر الله کي صداقت میرے ساتھه ہے ' تو میري طاقت لا زوال اور میري حفاظت قدرتي ہے - لوگ دیکھتے ہیں نه آگ جلاتي اور پاني ڈوباتا ہے ' اور اسکو قوانین قدرت کے نام سے یاد کرتے ہیں - لیکن اس سے زیادہ محکم اعتقاد ' اور اس سے بڑھکر غیر متزلزل یقین کے ساتھه میں بھي دیکھتا ہوں که حق و صداقت اور الله کا پیغام دعوت ہر حال میں فتح یاب و منصور ہوتا ہے ' اور باطل و ضلالت کے ساتھه دنیوي طاقتوں کا خواہ کتنا ہي ساز و سامان ہو ' اور عارضي و وقتي کامیابیاں خواہ کتنا ہي اُسے مغرور کردیں لیکن بالاخر وہ خاسر و نامراد ہي ہوتي ہے : وتلك الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون في الارض علوا ولا فسادا والعاقبة للمتقین پس ہماري حفاظت اور کامیابي خود ہمارے اور ہمارے کاموں کے اندر ہے - اپنے سے باہر ڈھونڈھنا لا حاصل ہے : وفي انفسکم افلا تبصرون ؟

الہلال کي اشاعت کو تقریباً ڈیڑھ برس کا زمانه ہوگیا - مگر وہ پوري آزادي کے ساتھه اپنے دیني فرائض کي انجام دہي میں مصروف تھا - اگر پریس ایکٹ کا عمل اسکے ادعائي مقصد سے مختلف نہوتا ' تو موجودہ عہد مطبوعات کي اس سبب سے بڑي فرصت کا ملنا کچھه بھي تعجب انگیز نه تھا ' بلکه یقین کرنا چاهیے که قدرتي اور لازمي تھا -

لیکن بد قسمتي سے جو حالت آج برسوں سے ہورہي ہے ' اس کا نتیجۂ مشئوم تو یه ہے که نه صرف ہر حق گو کو ' بلکه ہر حق گوئي کے ارادہ کرنے والے کو اپنے تئیں سب سے بڑا مجرم سمجھنا چاهیے - بلکه

جرئت قسمت ؟ نه عیب به ذنب !

جب حالت یه ہو تو پھر ڈیڑھ برس سے زیادہ زمانے کا بغیر کسي واقعه کے گذر جانا کیوں نه ایک محیر العقول واقعه سمجھا جاے ؟

في الحقیقت یه ایک ایسا تعجب انگیز واقعه تھا ' جسے سونچتے سونچتے بہت سے لوگ گھبرا اٹھے تھے - البته خود مجھے ذرا بھي تعجب نه تھا - کیونکه " لا خوف علیهم ولا هم یحزنون " کي تفسیر میرے سامنے تھي ' اور دنیا کے قوانین سے بھي بالا تر ایک قانون تھا جس نے میرے دل پر نقش کردیا تھا که : والله ولي المتقین -

بہر حال ۱۸ - ستمبر کو دو ہزار روپیه کي ضمانت طلب کي گئي جس میں ۲۷ - تک داخل کرنے کي قید تھي مگر آج ہي (که ۲۳ - ویں تاریخ ہے) دو ہزار روپیه کے گورنمنٹ ضمانتي کاغذ عدالت میں بھیجدیے گئے ہیں - ضمانت کا روپیه تو اُسي تاریخ سے بطور ایک سرکاري امانت کے علحدہ رکھدیا گیا تھا ' جس دن الہلال پریس کا ابتدائي سامان خرید نے کیلیے ہم نے روپیه نکالا تھا - سچ یه ہے که اس امانت کي حفاظت کرتے کرتے ہم اُکتا گئے تھے ' اور ابتو وہ وقت آگیا تھا که اگر کوئي مانگنے کیلیے نه آتا تو ہم خود ہي پیش کش کرنے کیلیے آگے بڑھتے - بارہا ہمیں خیال ہوا که کیا یه ذوق عتاب صرف اوروں ہي کے حصے میں آیا ہے ' اور ہم اصلي مستحقین نظر کیلیے کچھه بھي نہیں ؟

نه کني چارہ لب خشک مسلمانے را
اے به ترسا بچگاں کردہ مئے ناب سبیل ؟

ہمارے ایک دوست تو اس تغافل پیشگي سے عاجز اکر پریس ایکٹ کي طاقتوں ہي کے منکر ہوگئے تھے :

لے بھي جالیں دل کہیں ہم سے که قصه پاک ہو
یه حسینان جہاں بھي دلربا کہنے کو ہیں !

بڑي فکر یه تھي که جب محرومي قسمت سے ضمانت کي پہلي منزل ہي طے نہیں ہوئي ہے تو آیندہ کي فکر کیلیے ہمیں وقت کہاں ملیگا ؟ بالاخر غنیمت ہے که خدا خدا کرکے خاموشي ٹوٹي ' اور پہلي منزل سے بہر حال گذر ہي گئے :

رہا کھٹکا نه چوري کا دعا دیتا ہوں رہزن کو !

آخر میں ہم یه لکھدینا ضروري سمجھتے ہیں که اس بارے میں ہمیں گورنمنٹ آف بنگال سے کوئي شکایت نہیں - ہم کو معلوم ہے که اصل حقیقت کیا ہے ؟ اور کل تک کیا تھا ' اور آج کیا ہو رہا ہے ؟

سراین فتنه زجائیست که من مي دانم !

ڈیڑھ سال سے زیادہ عرصے تک جو کچھه ہوا ' وہ گورنمنٹ بنگال کي مصلحت شناسي ' عواقب اندیشي ' اور ہمارے خاص حالات و نتائج پر نظر رکھنے کا نتیجه تھا ' اور اب جو کچھه ہوا ہے ' یه دوسروں کي نادانی کا نتیجه ہے -

ہم نے اتني سطریں بھي بمجبوري لکھیں ' که بے شمار خطوط او رتاروں کا فرداً فرداً جواب دینا ممکن نه تھا - ورنه ہم اس طرح کے واقعات کو اس درجه اہم نہیں سمجھتے که انکے پیچھے زیادہ وقت صرف کیا جاے - یه اسطرح کي معمولي باتیں ہیں ' جو آجکل کے پریسوں کے دفتروں میں ہمیشه پیش آتي رہتي ہیں - اگر بعض حکام اعلے کو کسي اخبار کے دفتر سے کچھه روپیه لیکر رکھنے میں مصلحت نظر آتي ہے ' تو یه ایک ایسي فائدہ رساني ہے جو دوسرے

الهلال

۲۴ شوال ۱۳۳۱

الـــداء والــــدواء

یعني

جماعت " حـزب الله " کے اغـراض و مقاصـد

الا ' ان حــزب اللـه هــم الغالبـــون

۱۳۳۱ هجری (۱)

(۵)

انمـــا ولیـکـم اللــــه و رســولـــه والــذین امنــوا ' الذین یقیمــون الصلـــوة ویوتـــون الزکـــواة وهــم راکـــعـــون - و مـــن یــتــول اللـه و رسولـه و الــذیــن آمنـــوا ' " فان حزب الله هـم الغلبـــون " (۶۲ : ۵)

اے مسلمانو! تمهارا دوست الله ہے ' اسکا رسول ' اور وہ لوگ ' جو الله اور رسول پر ایمان لا چکے هیں ' جو صلوۃ الهي کو دنیا میں قائم کرتے ' اسکي راہ میں اپنے مال کو صرف کرتے ' اور سب سے زیادہ یہ کہ هر وقت الله اور اسکے حکموں کے آگے جھکے رهتے هیں - پس جو شخص الله ' الله کے رسول ' اور ارباب ایمان کا ساتھي هوکر رهیگا ' تو یقین کرو کہ وہ " حزب الله " میں سے ہے ' اور " حزب الشیاطین " کے مقابلے میں حزب الله هي کا بول بالا هونے والا ہے!!

بیـــا ســـاقي ! زخـــود آگاهیـــم دہ ! * شـــراب بـزم " حــزب الـلهــیـم " دہ !
شراب گرم و رخشـــان همچـــو خورشید * بپـاے نغـــمت ظـل الـلهـیـــم دہ !
نویـــد بخت کـــز شـوقش برقصیم * زعشـــرتـــگاہ شـا هنشـــا هیـم دہ !
دلــم تاریک ومـــن سرگشتـــه درخـــود * چـــراغ مــي دریـــن گمـــرا هیــم دہ !
خـــرد جـــان مـــرا مي کاهـــد ازغـــم * نجـــات دل ازین جـانـــکاهیـــم دہ !

فســـون عـــقـــل (فیضـــي) بـــس درازست
ازیـــن دســـتـــان زبـــان کـــوتـــاهـــیـــم دہ !

صـدقے ایـــن مثنـوي تاخیـــر شـــد
مهلتــــے بایست تا خون شیـــر شـــد

و العصر ' إن الانسان لفي خسر ' الا الذین امنوا و عملو الصالحات ' و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر - قسم ہے اس عصر انقلاب اور دور تغیرات کي ' جو پچھلے دور کو ختم کرتا ' اور نئے دور کي بنیاد رکھتا ہے ' کہ نوع انساني کیلیے دنیا میں نقصان و هلاکت کے سوا کچھہ نہیں - مگر هاں وہ نفوس قدسیہ ' جو قوانین الهیہ پر ایمان لائے ' اعمال صالحہ اختیار کیے ' ایک دوسرے کو امر بالمعروف و نهي عن المنکر کے ذریعہ دین حق کي وصیت کرتے رهے ' اور نیز صبر و استقامت کي بھي انھوں نے تعلیم دي (۱۰۳ : ۴) : اولئک علی هدی من ربهم ' و اولئک هم المفلحون (۲ : ۴) "

یہ ہے جماعت " حزب الله " کا مقصد وحید ' جسے غالباً هر شخص دن میں ایک دو مرتبہ نماز کے اندر ضرور پڑھتا ہے ' اور یہ ہے خلاصہ اسکے پیش نظر اغراض کا ' جو سورۂ " والعصر " کي صورت میں هر مسلمان کے آگے موجود ہے - فمن شاء اتخذ الی ربه سبیلا!

گذشتہ چار صحبتوں میں جو کچھہ عرض کر چکا هوں ' اس سے بہت زیادہ عرض کرنا تھا ' مگر مناسب یہ نظر آیا کہ پہلے مختصراً اصل اغراض و مقاصد بیان کردیے جائیں ' اور اسکے بعد انکی هر دفعہ پر ایک مستقل مضمون شائع کیا جاے :

مخـــاطب انـدکے نـــازک مزاج ست
سخن کم گو ' کہ کم گفتـــن رواج ست

تـــلاش مقصـــود

لیکن کم از کم آج پہلے مقصد کے متعلق تو چند کلمات ضرور ضرور عرض کرونگا اور معافي خواہ هوں اگر آن احباب کرام کو شاق

(۱) یہ ایک عجیب حسن اتفاق ہے کہ جس آیۂ کریمہ کي بنا پر اس جماعت کا نام " حزب الله " رکھا گیا ہے ' اس آیۂ کریمہ کے عدد بقاعدۂ جمل ۱۳۳۱ هیں اور یہي هجري سن اس جماعت کي تاسیس کا ہے!

حادثۂ فاجعۂ کانپور

مسجد مقدس کانپور کا ایک بیرونی منظر

یہ اُن گیارہ لڑکوں کی تصویریں ہیں ' جو ۱۳ - ستمبر کو کانپور میں رہا کیے گئے - یہ معصوم بچے ہیں
جنکو مسٹر ٹائلر مجسٹریٹ کانپور کے دربار نے بجرم بغاوت گرفتار کیا تھا ! !

هادي " الى صراط مستقيم " وہ مخاطب " انک لعلي خلق عظيم " وہ تاجدار کشورستان یزداں پرستي ' وہ فتح یاب اقلیم قلوب انساني ' وہ علم آموز درسگاہ " ادبني ربي فاحسن تاديبي " وہ خلوت نشین شبستان " ابيت عند ربي هو يطعمني و يسقيني " یعني وہ وجود اعظم و اقدس ' جسکے لیے دشت حجاز میں ابراهیم خلیل (ع) نے اپنے خدا کو پکارا : (ربنا وابعث فيهم رسولاً منهم ' يتلو عليهم اياتك و يعلمهم الكتاب والحكمة ' ويزكيهم - ۲ : ۱۲۱) جسکے نور مبین کي تجلي فاران کي چوٹیوں پر موسی (ع) نے دیکھي ' جسکے عشق میں داؤد (ع) نے نغمہ سرائي کي ' جسکے جمال الهي کي تقدیس میں سلیمان (ع) اپنے تخت جلال پر جھک گیا ' جسکے طرف یوحنا (ع) سے پوچھنے والوں نے بیقرارانہ اشارہ کیا (۱) ' اور جسکے لیے ناصرہ کے اسرائیلي نبي نے اپنا جانا هي بہتر سمجھا ' تا وہ اپنے باپ سے جو آسمان پر ھے سفارش کرے ' اور آسکو " جو آنے والا ھے " جلد بھیجدے (یوحنا : ۱۶ : ۸) -

* * *

غرضکہ جب " وہ آنے والا " آیا ' اور خدا کي زمین آخري مرتبہ سنواري گئي ' تا اسکي ابدي حکومت و جلال کا تخت بچھے ' اور پھر اسکے فرمان آخري کا اعلان هوا کہ :

ومن يبتغ غير الاسلام دينا ' فلن يقبل منه وهو في الاخرة من الخاسرين - (۳ : ۷۹)

" اب سے جو انسان احکام اسلامي کي جگہ کسي دوسري تعلیم کو تلاش کریگا ' تو یقین کرو کہ اسکي تلاش کبھي مقبول نہوگي ' اور اسکے تمام کاموں کا آخري نتیجہ ناکامي و نامرادي هي هوگا ! ! "

تو وہ بھي اسي کي جستجو میں نکلا تھا ' جسکي جستجو میں سب نکلے ' اور قبل اسکے کہ وہ اسکے لیے بیقرار هو ' خود اس نے بیقرار هوکر اسکا هاتھہ پکڑ لیا تھا :

و وجدك ضالاً فهدى (۹۳ : ۷)

اور اے پیغمبر ! هم نے تم کو دیکھا کہ هماري تلاش میں سرگرداں هو ' پس هم نے (خود هي) تم کو اپني راہ دکھلا دي !

* * *

دنیا کي خوشي مرجھا گئي تھي - اسکا جمال صداقت پژمردہ ' اور اسکا چہرۂ هدایت زخمي هوگیا تھا - وہ پیمان و مواثیق ' جو اولاد آدم نے مقدس رسولوں کے سامنے ' انکے پاک پیغاموں کو سنکر خدا سے باندھے تھے ' ایک ایک کرکے عصیان و تمرد سے توڑ دیے گئے تھے ' اور خدا کي رحمت و رافت زمین کے بسنے والوں سے روٹھہ گئي تھي - اسکا وہ جمال ازلي و ابدي ' جس سے پردے اٹھادیے گئے تھے تا اسکے ڈھونڈھنے والوں کو محرومي نہو ' اب پھر مستور و محجوب هوگیا تھا - اور اسمیں اور اسکے بندوں میں کوئي رشتہ باقي نہ تھا -

هاں ' کوئي نہ تھا ' جو اسکو ڈھونڈھے - کوئي قدم نہ تھا ' جو اسکي طرف دوڑے - کوئي آنکھہ نہ تھي ' جو اسکے لیے اشکبار هو - کوئي دل نہ تھا ' جو اسکي یاد میں مضطرب هو - کوئي روح نہ تھي ' جو اسے پیار کرے - اسکي دنیا اس سے بے خبر تھي - اسکے بندے اس سے غافل تھے - انسان کا ضمیر مرچکا تھا ' فطرۃ کا حسن حقیقي عصیان عالم کي تاریکي میں چھپ گیا تھا - طغیان و سرکشي کے سیلاب تھے ' جو خشکي و تري ' دونوں میں امنڈ آے تھے ' اور جنکے اندر خدا کے رسولوں کي بنائي هوئي عمارتیں بہہ رهي تھیں -

ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس (۳۰ : ۴۰)

خشکي اور تري ' دونوں میں انسان کے عصیان و سرکشي سے فتنۂ و فساد پھیل گیا !

جبکہ یہ حالت تھي تو دنیا بگڑ کر پھر سنوري ' انسانیۃ مرکر پھر زندہ هوئي ' اور خدا نے اپنے چہرے کو پھر بے نقاب کردیا - وہ جو شام کے مرغزاروں ' اور یروشلیم کے هیکل کے ستونوں سے روٹھہ گیا تھا ' اب پھر آگیا ' تاکہ دشت حجاز کے ریگستان کو پیار کرے ' اور اپنے راز و نیاز محبت کیلیے ایک نئي قوم کو چن لے - دنیا جو صدیوں سے اسکو بھلا چکي تھي ' پھر اسکي تلاش میں نکلي ' اور انسان نے اپنے مقصود و مطلوب کو کھوکر پھر دوبارہ پا لیا :

قد جاءكم من الله نور و كتاب مبين ' يهدي به الله من اتبع رضوانه سبل السلام ' و يخرجهم من الظلمات الى النور ' و يهديهم الى صراط مستقيم (۴ : ۱۸)

بیشک تمھارے پاس اللہ کے طرف سے ایک نور هدایت ' اور ایک کتاب مبین آئي ' اللہ اسکے ذریعہ سلامتي کے راهوں پر هدایت کرتا ھے اس کي جو اسکي رضا چاهتا ھے اور اسکو هر طرح کي گمراهي کي تاریکي سے نکال کر هدایت کي روشني میں لاتا ' اور صراط مستقیم پر چلاتا ھے !

* * *

غرضکہ دنیا کي حیات هدایت و سعادت کي تاریخ یکسر تلاش و جستجو ھے - اس نے اپنے هر دور میں کھویا ' اور پھر هر دور میں اسکي تلاش کیلیے نکلي - وہ جب کبھي گري تو اسي کو کھوکر گري ' اور جب کبھي اٹھي ' تو اسي کي تلاش کا ولولہ لیکر اٹھي - اسکے هادیوں نے جب کبھي اسکو جگایا تو اسي کیلیے جگایا ' اور جب کبھي اسکا هاتھہ پکڑا ' تو اسي جستجو میں نکلنے کیلیے پکڑا - اس کي یہ تلاش همیشہ کامیاب هوئي اور اس نے جب کبھي پکارا ' اسے جواب ملا - پاني کے ملنے میں کبھي بھي دیر نہ هوئي ' البتہ تشنگي کا ثبوت همیشہ مانگا گیا :

جمال حال شود ترجمان استحقاق
دلیل آب جگر تفتگي و تشنہ لبي ست !

---

(۱) حضرۃ موسی ' حضرۃ داؤد ' اور حضرۃ سلیمان کي پیشین گوئیوں کے متعلق جو تلمیحات ان سطور میں کي گئي هیں ' وہ مشہور هیں اور بار بار بیان میں آچکي هیں ' لیکن یوحنا اور اس سے پوچھنے والوں کے اشارے کي توضیح کردیني چاهیے : یہ انجیل یوحنا کے اس موقعہ کي طرف اشارہ ھے ' جب ولادت مسیح کے بعد یروشلیم سے یہودیوں نے کاهنوں کو حضرت یحیی (یوحنا) کے پاس بھیجا ھے تاکہ ان سے پوچھیں کہ وہ کون هیں ؟ انھوں نے پوچھا کہ " تو کیوں اصطباغ دیتا ھے ' جبکہ تو نہ تو مسیح ھے اور نہ الیاس نبي ' اور نہ هي " وہ " (یوحنا : ۲۵) یہاں پوچھنے والوں کے اس اشارۂ ضمیر غائب سے ضرور انحضرۃ (صلعم) مراد تھے کیونکہ مسیح کے بعد آنے والے نبي کا ذکر شائع هوچکا تھا اور انتظار کرنے والوں کو اسي کا انتظار تھا - اگر یہ تسلیم نہ کیا جاے تو پھر اس اشارہ کا کوئي مطلب نہوگا - کیونکہ مسیح کے بعد اور کوئي نبي نہیں آیا جسکي طرف اشارہ کیا گیا هو - [منہ]

گذرے ' جو اب صرف اصل دفعات طریق عمل هي کے مشتاق هیں

گذشته مطالب و بیانات سے اپ نے اندازہ کرلیا هوگا که اس عاجز کا مقصد کیا هے ؟ اخري نمبر کے خاتمے کي سطور میں عرض کرچکا هوں که همکو آج سب سے پہلے کس چیز کا متلاشي هونا چاهیے ؟

دنیا کي بیماریاں همیشه یکساں رهي هیں اسلیے انکا علاج بهي اصولاً ایک هي هونا چاهیے - وہ جب کبهي متلاشي هوي هے ' تو اسکي تلاش اُس جستجو سے کبهي بهي مختلف نه تهي ' جو جستجو که آج همیں درپیش هے -

* * *

ایک هي چیز تهي ' جسکي همیشه تلاش رهي - هم بهي آج اُسي کو ڈهونڈهیں گے -

جبکه اسي زمین پر ایسے هزاروں برس پہلے خدا کے ایک مخلص بندے نے اسکو درد اور تڑپ کي آواز میں پکارا تها اور کہا تها که :

رب اني دعوت قومي لیلاً ونهارا ' فلم یزدهم دعاي الا فرارا ' و اني کلما دعوتهم لتغفر لهم ' جعلوا اصابعهم في اذانهم واستغشوا ثیابهم و اصروا و استکبروا استکبارا - ثم اني دعوتهم جهارا ' ثم اني اعلنت لهم و اسررت لهم اسرارا - (۷۱ : ۹) قال نوح : رب انهم عصوني واتبعوا من لم یزده ماله و ولده الا خسارا (۷۱ : ۲۱)

خدایا ! میں نے اپني قوم کو رات دن حق و هدایت کي دعوت دي ' لیکن افسوس که میري دعوت کا نتیجه بجز اسکے اور کچهه نه نکلا که وہ اور مجهسے بهاگنے لگي - میں نے جب کبهي انکو پکارا ' تا که وہ تیري طرف رجوع هوں تو انهوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹهونس لیں که کہیں میري آواز نه سن لیں ' اور اپنے اوپر سے کپڑے اوڑهـ لیے که کہیں میرے چہرے پر نظر نه پڑجاے اور ضد اور شیخي میں آکر اکڑ بیٹهے ! اس پر بهي میں باز نه آیا ' پهر انهیں پکار پکار کر تیرا پیغام پہنچایا ' اور اسکے بعد ظاهر و پوشیدہ ' هر طرح سمجهایا ' لیکن خدایا ! با ایں همه سعي دعوت و اصلاح ' ان سرکشوں نے میرا کہا نه مانا اور اُنهي معبودان باطل کي غلامي کرتے رهے جنکو انکے مال اور انکي اولاد نے فائدہ کي جگه الٹا نقصان هي پہنچایا "

تو وہ بهي اپني قوم کو اُسي کي تلاش کا پته دے رها تها -

* * *

جبکه کالدیا کے بت خانے میں ایک برگزیدہ نوجوان نے امر بالمعروف و نهي عن المنکر کا فرض ادا کیا ' جبکه اس نے اپنے هاتهه میں چهري لي ' اور اپنے فرزند عزیز کو محبت الهي کي بیخودي میں دشمنوں کي طرح زمین پر دے پٹکا ' جبکه اُس نے دنیا سے رخصت هوتے هوے اپنے خاندان کو دین الهي کي پیروي کي وصیت کي اور کہا :

یا بني ! ان الله اصطفی لکم الدین ' فلا تموتن الا و انتم مسلمون ! (۲ :)

دیکهو ! الله نے تمهارے اس دین اسلام کو تمهارے لیے پسند فرمایا هے ' پس همیشه اسي پر قائم رهنا ' اور دنیا سے نه جانا مگر اس حالت میں که تم مسلمان هو ! !

تو اُس نے بهي اُسي کو ڈهونڈها اور پایا تها -

* * *

جبکه تخت گاہ فراعنه کے ایک قید خانے میں کنعان کے قیدي نے دین الهي کا وعظ کہا ' اور جبکه اس نے اپنے ساتهیوں سے پوچها که :

یا صاحبي السجن ! ارباب متفرقون خیر ام الله الواحد القهار ؟ ما تعبدون من دونه الا اسماء سمیتموها انتم و اباؤکم ما انزل الله بها من سلطان ' ان الحکم الا لله ' امر الا تعبدوا الا ایاه - ذالک الدین القیم ' ولکن اکثر الناس لا یعلمون (۱۲ : ۴۱)

" اے یاران محبس ! بہت سے مالک اور آقا بنا لینا اچها هے یا ایک هي خداے قهار کے آگے جهکنا ؟ تم جو الله کو چهوڑ کر دوسرے معبودوں کي پرستش کررهے هو ' تو یه اسکے سوا کیا هے که چند نام هیں جو تم نے اور تمهارے پیشروں نے گهڑ لیے هیں ؟ حالانکه خدا نے تو اسکے لیے کوئي سند بهیجي نہیں - اے گمراهو ! یقین کرو که تمام جہان میں حکومت صرف اُس ایک خدا هي کیلیے هے ! اس نے حکم دیا هے که صرف اُسي کے آگے جهکو ! یهي دین اسلام کا سیدها راسته هے - لیکن افسوس که اکثر لوگ هیں جو نہیں سمجهتا ! "

تو اسکي نظر بهي اسي کے طرف تهي ' اور اسي کي تلاش تهي ' جسکا وہ سراغ دے رها تها !

* * *

وہ " شاطي وادي ایمن " اور " بقعة مبارکه " کا مقدس چرواها ' جبکه کوہ سینا کے کنارے " اني انا الله رب العالمین " کي نداء محبت سے مخاطب هوا تها ' اور جبکه ایک ظالم و جابر حکومت کي غلامي سے نجات دلانے کیلیے اُس نے یکه و تنها ' فرمان رواے عهد کے سامنے حریفانه کهڑے هوکر پیشین گوئي کي تهي که :

ربي اعلم بمن جاء بالهدی من عنده ' و من تکون له عاقبة الدار ' انه لا یفلح الظالمون - (۲۸ : ۳۸)

اے لوگو ! مجهکو جهٹلانے میں جلدي نه کرو ! خدا خوب جانتا هے که کون شخص اُسکي طرف سے سچائي لیکر آیا هے ' اور آخر کار کس کے هاتهه نتیجه کي کامیابي آنے والي هے ؟ یقین کرو که خدا کبهي اُن لوگوں کو فلاح نہیں دیتا ' جو بر سر ناحق هیں ! "

تو وہ بهي اسي تلاش کا اعلان کررها تها ' اور یهي تلاش تهي ' جسنے اُسے منزل مقصود تک پہنچایا تها -

* * *

وہ " ناصرہ " کا نوجوان اسرائیلي ' جو پچهلي کتابوں کي پیشین گوئي کے مطابق آیا تها ' تا که عهد اسرائیلي کے خاتمے اور دور اسماعیلي کے آغاز کا اعلان کرے ' اور جبکه اس نے چلنے سے پیشتر ایک باغ کے گوشے میں اپنے نادان اور نا سمجهه ساتهیوں سے کہا تها که :

اني رسول الله الیکم مصدقا لما بین یدي من التوراة و مبشراً برسول یاتي من بعدي ' اسمه " احمد " - (۶۱ : ۷)

میں الله کے طرف سے تمهاري طرف بهیجا هوا آیا هوں - میں کوئي نئي شریعت نہیں لایا ' بلکه میرا کام صرف یه هے که کتاب تورات کي ' جو مجهسے پہلے آچکي هے ' تصدیق کرتا هوں ' اور ایک آنے والے رسول کي خوشخبري دیتا هوں جو میرے بعد آئیگا اور جسکا نام " احمد " هوگا ! "

تو وہ بهي اسي رادي جستجو کا ایک کامیاب قدم شوق تها ' اور یهي گوهر مقصود تها ' جسکے لیے اُس نے اپنے بے عقل ساتهیوں کے جیب و دامن کو بیقرار دیکهنا چاها تها -

* * *

اور پهر وہ ظهور انسانیة کبری ' وہ مجسمۂ نعمة الهیة عظمی ' وہ معلم کتاب و حکمت ' وہ مزکي نفوس و قلوب انسانیت ' وہ

مقالات

(۳)

مشہور (انقلاب فرانس) کے مصالب و شدائد کے بعد (جو یورپ میں حریت و جمہوریت کے مذبح کی سب سے بڑی اور آخری قربانی تھی) موجودہ جمہوریت کا اصلی دور شروع ہوتا ہے ' ہم نے بتلایا تھا کہ اس دور کے اساس اولین پانچ دفعات ہیں جیسا کہ مشہور فرانسیسی مورخ حال : CH. SEIGNOBOS نے اپنی تاریخ انقلاب تمدن میں تصریح کی ہے :

(۱) استیصال حکم مطلق و ذاتی - یعنی حق حکم و ارادہ اشخاص کی جگہ افراد کے ہاتھہ میں جاے - شخص ' ذات ' اور خاندان کو تسلط و حکم میں کوئی دخل نہو - اسی کے ذیل میں پریسیڈنٹ کا انتخاب بھی آگیا ' جس کو اسلام کی اصطلاح میں خلیفہ کہتے ہیں - اسکے انتخاب میں کسی حق خاندانی کو دخل نہیں - ملک انتخاب کرے اور اسی کو حق عزل و نصب ہو -

(۲) مساوات عامہ ' جسکی بہت سی قسمیں ہیں :

مساوات جنسی ' مساوات خاندانی ' مساوات مالی ' مساوات قانونی ' مساوات ملکی و شہری و غیرہ وغیرہ - اسی بنا پر پریسیڈنٹ کو بھی عام باشندگان ملک پر کوئی تفوق و ترجیح نہو -

(۳) خزانۂ ملکی (با صطلاح اسلام بیت المال) ملک کی ملکیت ہو - پریسیڈنٹ کو اسپر کوئی ذاتی حق تصرف نہو -

(۴) اصول حکومت " مشورہ " ہو ' اور قوت حکم و ارادہ افراد کی اکثریت کو ہو ' نہ کہ ذات و شخص -

(۵) حریت راے و خیال اور مطبوعات (پریس) کی آزادی اسی کے تحت میں ہے -

یہی اصول اساسی ہیں جنکو پروفیسر (واٹسن ریلی) نے انگلستان کے نظام حکومت کی مشہور و زیر درس کیمبریج تاریخ میں بیان کیا ہے -

لیکن جمہوری نظام حکومت کے یہ اصلی عناصر نہیں ہیں - اگر انکی تحلیل و تفرید کی جاے ' تو بہت سے مرکبات الگ ہو جائینگے ' اور آخر میں صرف ایک ہی عنصر بسیط باقی رہیگا جو دفعہ (۱) میں بیان کیا گیا ہے یعنی :

" قوت حکم و ارادہ اشخاص و ذوات کے ہاتھہ میں نہو - بلکہ جماعت و افراد کے قبض و تسلط میں "

مختصر لفظوں میں اسکی تعبیر اس ایک جملہ میں ہو سکتی ہے کہ " نفی حکم ذاتی و مطلق "

باقی چار دفعات میں جو امور بیان کیے گئے ہیں ' وہ سب کے سب اسی کے ذیل میں آ جاتے ہیں - مساوات حقوق مالی و قانونی ' اساس مشورہ و انتخاب ' عدم اختیار تصرف خزانۂ ملکی ' حریت آرا و مطبوعات وغیرہ وغیرہ ' سب " نفی حکم ذاتی و مطلق " ہی کی تفسیر ہیں - (لہا بقیۃ صالحہ)

تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحہ

حبش میں ایک اسلامی حکومت !

آٹھویں صدی ہجری کے چند مجاہدین

(۳)

مزرع اسلام کی خونین آبپاشی !

دنیا میں سب سے زیادہ گراں قدر شے کیا ہے ؟ خون ' لیکن اسلام میں یہی جنس سب سے زیادہ ارزاں ہے - ممکن ہے کہ اور قومیں تجارت ' تعلیم ' اور صنعت و حرفت سے بنی ہوں ' لیکن اسلام کا باغ تو صرف خون ہی سے سیراب ہو کر طیار ہوا ہے ! حمزۂ شجیع کا خون ' فاروق اعظم کا خون ' علی مرتضی کا خون ' سید الشہداء کا خون ' اور اسی طرح اور صدہا خون اسکی زمین پر برسے اور دنیا نے انقلابات دیکھے - پس یا اولی الابصار ! خون کی ان سطروں میں بھی جو آج دنیا کے ہر حصے میں بہہ رہا ہے ' غور سے دیکھو ' کیا لکھا نظر آتا ہے ؟

بلوح تربت پروانہ این رقم دیدم :
کہ آتشے کہ مرا سوخت ' خویش را ہم سوخت !

بساط ارض کا کون سا گوشہ ہے جو مسلمانوں کے رنگ خونین سے گلکار نہیں ؟ ایشیا مسلمانوں کا قربانگاہ ' اور یورپ انکا مذبح ہے - لیکن ایک اور قطعہ ملک افریقہ بھی ہے ' جو اپنی خشکی و بے آبی کیلیے مشہور ہے ' اور جسکی خاک کے ایک ایک ذرے کے اندر انقلاب و حوادث کے قرون و اعصار پوشیدہ ہیں !

آٹھویں صدی ہجری کی ابتدا سے لیکر اب تک وہ متواتر و مسلسل مسلمانوں کے خون کی بارش سے سیراب ہو رہا ہے ' لیکن اسکی تشنہ لبی میں ابتک کمی نہیں آئی !

مصر ' سودان ' زنجبار ' صحارا ' تیونس ' الجیریا (الجزائر) ' طرابلس ' مراکش ؛ وہ سرزمینیں ہیں ' جو بارھویں اور تیرھویں صدی کی اسلامی شہادتگاہیں ہیں ' لیکن مملکت (حبش) کی تاریخ ' افریقہ میں اس سے بھی ایک قدیم تر شہادتگاہ کا نشان دیتی ہے ' جسکا زمانۂ تعمیر آٹھویں اور نویں صدی ہجری ہے ' اور دراصل ہمارا مضمون اسی غیر معروف نظارۂ خونین کی تلاش ہے -

سلطان سعد الدین شہید

حبش کی حکومت اسلامیہ پر ' جو تعصب نصرانی کا نتیجۂ عمل تھی ' ساتویں صدی کے اواخر میں (جیسا کہ گذشتہ نمبر میں بیان ہو چکا ہے) سلطان سعد الدین تخت نشین تھا - حسب واقعات متصدرۂ الذکر " حطی " یعنی شاہ حبش اس ہزیمت عظیمہ کے بعد بھی دل سرد نہوا - سلطان نے " زیدہ " پر جہاں دشمنوں کی ایک بہت بڑی جمعیت موجود تھی ' جانبازوں کے ساتھہ حملہ کیا اور کامیاب ہوا -

اســـلام

الحریة فی الاسلام

نظام حکومة اسلامیه

وامرهم شوری بینهم (۴۲ : ۳۶)

(٤)

توطیهٔ مباحث آتیه

اور مباحث گذشته پر ایک اجمالي نظر

(الحریة فی الاسلام) کے سلسلے میں تین نمبر شائع هوچکے هیں - اب همیں بقیه مباحث کي طرف متوجه هونا چاهیے - لیکن بهتر هوگا که اس سفر کي جتنی منزلیں طے کرچکے هیں ' آگے بڑهنے سے پہلے ایک نظر اُن پر بهي ڈال لیں -

ربط و ترتیب بیان کیلیے ضرور هے که گذشته مباحث قارئین کرام کے پیش نظر هوں - یه مقالات مسلسل نمبر (۱) جلد (۳) سے نمبر (۳) تک شائع هوے هیں

(۱)

هم نے آغاز تحریر میں اُس سیاسي انقلاب پر ایک اجمالي نظر ڈالي تهي ' جو ظهور اسلام سے عالم انسانیة میں طاري هوا - هم نے اُسر و غلامي اور استبداد و حکم ذاتي کي وه بیڑیاں دیکهي تهیں ' جنکے ذریعه انسانیت کے پاؤں جکڑ دیے گئے تهے - پهر چهٹي صدي عیسوي کے آغاز میں هم نے اُس حربهٔ حریة الهیه کو بلند هوتے دیکها ' جو جبل (بوقبیس) کي غاروں میں ڈهالا گیا تها ' مگر اسکي چوٹیوں پر سے چمکا تها - بالاخره چمکا اور بلند هوا - اور پهر اس زور و قوت سے اُن بیڑیوں پر گرا ' که " الحکم لله العلی الکبیر ! " کے ایک هي ضربهٔ بے امان و آهن پاش میں ' اُن کے تمام آهنین حلقے ٹکڑے ٹکڑے هوکر گرگئے ' اور خدا کے بندوں کے پاؤں اسکي طرف دوڑنے کیلیے آزاد هوگئے !!

و قاتلوهـــم حتـی لا تـکـون فتنـــة ' و تکون الدین کله لله ! (۲ : ۱۸۹)	" اور ظالموں سے مقاتله کرو ' یہاں تک که الله کي سرزمین ظلم و معصیت ' اور ماسواي الله پرستي کے فتنه سے پاک هوجاے ' اور شریعت و حکم کا تمام تسلط

صرف الله هي کے لیے هوجاے ' کیونکه اسکے سوا دنیا میں حکم و تسلط کسي کو سزاوار نہیں " وکنتم علی شفا حرف من النار ' فانقذکم منها ' کذالک یبین الله لکم ایاته لعلکم تهتدون (۳ : ۱۰۰) (۱)

(۲)

اسکے بعد هم نے موجودهٔ عهد جمهوریة و آیئني پر نظر ڈالي اور اسکے نظام و اساس کي جستجو و سراغ میں نکلے - هم کو چند اصول بتلاے گئے ' جنکي تاسیس کا فخر و ادعا موجوده " عصر منور " کا بنیاد شرف اور اساس امتیاز هے - لیکن هم نے مڑکر دیکها تو تیره سو برس پیشتر کے گذرے هوے " دور ظلمت " میں ایک هاتهه نظر آیا ' جو اسي مصباح فروزندهٔ حریت و جمهوریت کي ضیا و نورانیت سے تمام ظلمت کدهٔ عالم کي تاریکي کا تنها مقابله کررها تها !

بالاخره فتح یاب هوا ' ظلمت انساني پر نور الهي نے نصرت پائي ' اور وهي آفتاب ارشاد و هدایت هے ' جس سے کسب انوار و تجلیات کرکے آج دنیا کے تمام گوشوں نے اپنے اپنے چراغ روشن کرلیے هیں : اور

یک چراغیست دریں خانه ' که از پرتو آں
هرکجا مي نگري ' انجمنے ساخته اند !!

یا ایها النبي ! انا ارسلناک شاهداً ' و مبشرا ' و نذیرا ' و داعیاً الی الله باذنه ' و ســـراجــاً منـیـــرا ! (۳۳ : ۴۵) -	" اے پیغمبر ! هم نے تم کو دنیا کیلیے گواهي دینے والا ' سلطنت الهي کے قیام کا بشارت دهنده ' ظلم و عصیان کے نتائج سے ڈرانے والا ' انسانوں کي غلامي سے بغاوت ' اور الله کي وفاداري کي

دعوت دینے والا ' اور مختصر یه که هر طرح کي تاریکیوں کو مٹانے کیلیے ایک روشن و منور چراغ بناکر دنیا میں مبعوث فرمایا ! "

وه چراغ جو انساني هاتهوں سے بلند کیے گئے هیں ' بجهه سکتے هیں ' کیونکه خود انسان کے چراغ حیات کو قرار نہیں - پر جو " سراج منیر " الله کے مقتدر و غیر فاني هاتهوں سے روشن هوا هے ' اسکي نورانیت کیلیے کبهي اطفاؤ زوال نہیں هوسکتا :

الله نور السماوات والارض ' مثل نوره کمشکـواة فیها مصباح ! (۲۴ : ۳۵)	" الله هي کي لا زوال روشني سے آسمان و زمین کي روشني هے - اسکے نور (هدایت نبوت) کي مثال ایسي

سمجهو ' جیسے ایک (بلند و رفیع) طاق هے ' اور اُس پر ایک منور و فروزنده چراغ روشن هے !! "

اللهم صل و سلم علیه ' و علی اله الواصلین الیه !

[نوٹ پہلے کالم کا]

(۱) یه آیة کریمه سورهٔ عمران کے اُس رکوع کي هے ' جس میں خدا تعالی نے ظهور دعوت اسلامي و وجود حضرة رحمة للعالمین کو اپنا سب سے بڑا احسان و لطف قرار دیا هے ' اور اس نعمت کي قدر و منزلت کي طرف دنیا کو توجه دلائي هے - اسي سلسلے میں فرمایا که ظهور و دعوة اسلامي سے پہلے تم لوگوں کي حالت شدة کفر و ضلالت اور اسر و غلامي سے ایسي تهي ' گویا ایک آگ کے گڑهے پر کهڑے تهے - مگر الله نے حضرة رحمة للعالمین کو بهیج کر تمهیں اس هلاکت سے بچا لیا - اور اسي طرح وه تمهارے سامنے اپني قدرت و حکمت کي نشانیاں کهولتا هے ' تاکه تم هدایت پاؤ (منه)

میدان طرابلس و بلقان اور ایران میں جو کچهه نظر آیا' وہ ان لوگوں کیلیے بیشک عجیب ہے جو مسیحیت کے پانزدہ صد سالہ کار نامہ هاے مظالم و سفاکي کي تاریخ سے ناآشنا هیں - ممکن تها که دنیا اس تاریخ کو بهلا دیتي' مگر وہ خود بار بار دنیا میں اپنے ان کارناموں کا اعادہ کرتي ہے تاکه دنیا اوسکي خونخواري و سبعیت صفتي کو فراموش نکرے - پس دنیا بهلاتي تو نهیں مگر مسیح کے اس قول کو یاد کرکے که " تو اپنے بهائي کو سات بار نهیں بلکه ستر کے سات بار تک معاف کر " همیشه معاف کردیتي ہے !

مسلمان سپاهي ایک ایک کرکے بے رحمي سے مار ڈالے گئے تہے - اب قساوت و شقاوت کي کون سي منزل باقي تهي جو طے کرني تهي ؟ جان نه تهي لیکن لاشوں کے ڈهیر تہے - حبشي نصرانیوں نے وحشي درندوں کیطرح اپني تلواروں سے انکو ٹکڑے ٹکڑے کردیا -

سلطان صبر الدین کو اسکے بعد ایک دوسرے معرکه میں بهي شکست هوئي ' غنیم قریب آگیا مگر سلطان پیچهے نه هٹا - قریب تها که دشمن گهیر کر اوسکو هاتهوں سے پکڑلیں لیکن وفادار گهوڑے نے همت کي ' دس هاتهه کي چوڑي ایک کهائي سامنے تهي - جست لگا کے اوس پار پهنچ گیا -

اس سلطان کا طرز حکومت هر دلعزیز تها - اس نے آٹهه برس کي حکومت کے بعد سنه ۸۲۵ کے حدود میں وفات پائي -

سلطان منصور سلطان صبر الدین کا بهائي اور سلطان سعد الدین کا بیٹا تها ' سلطان منصور ایسے وقت میں تخت نشین هوا جب دشمنوں سے جنگ چهڑي هوئي تهي - سلطان نے (جدایه) پر حمله کیا ' جو حطي کا ایک دوسرا مقام حکومت تها - حطي کا ایک رکن خاندان اسوقت یہیں مقیم تها ' جنگ میں اهل حبشه کو شکست هوئي اور پادشاہ کا ایک رشته دار مسلمانوں کے هاتهه گرفتار هوکر بہت سے همراهیوں کے ساتهه مقتول هوا -

۳۰ - هزار اهل حبش بهاگ کر ایک کوهي قلعه میں پناہ گزین هوے - مسلمان دو مهینے سے زیادہ محاصرہ کیے پڑے رهے - اس اثنا میں جنگ کا سلسله روزانه جاري رها ' آخر قلعه کي رسد ختم هوگئي اور اب وہ آخري دن آگیا جب عموماً فوج محاصرہ عمل محاصرہ اور انتظار فتح کے شدائد سے بے قابو هوکر مجنون هو جاتي ہے -

مسلمانوں کو بهي جوش غضب میں مجنون هو جانا چاهیے تها اور انکو حق تها که وہ ان سفاک دشمنوں سے ' جنهوں نے ان کے شہر ویران کیے ' انکا ملک تباہ کیا ' انکي عورتوں کو ذلیل اور انکے بچوں کو غلام بنایا ' انکي عبادتگاهیں منهدم کیں ' انکے شهداء کي لاشوں کي بیحرمتي کي' اور متعدد بار انکے آخري سپاهي تک کو قتل کرنے میں دریغ نه کیا ' وقت پاکر انتقام لیں ' اور خصوصاً اوسوقت ' جب ذلت سے خود انهوں نے هي اپنے سر مسلمانوں کے پاؤں کے نیچے ڈالدیے هوں -

لیکن اسلام کي تلوار همیشه احکام الهیه کے ماتحت رهي ہے ' وہ وهیں اٹهتي ہے جهاں خداے اسلام اوسکو اٹهاتا ہے ' اور وهیں رکهدي جاتي ہے جهاں اسلام کا خدا اوسے رکهدینے کا حکم دیتا ہے - مسلمانان حبشه کو ایک طرف تو اپنے دشمنوں کے مظالم اور سفاکیوں کي تازہ داستانیں مجسم هو هوکر نظر آرهي تهیں' دوسري طرف آیۂ کریمه :

ان جنحوا للسلم فاجنح لها وتوکل على الله انه هو السمیع العلیم ' وان	اگر دشمن صلح کي طرف مائل هوں تو تم بهي مائل هوجاؤ - انکي شرارتوں سے نه ڈرو ' خدا پر بهروسه رکهو - وہ انکي

[بقیه پہلے کالم کا]

یریدوا ان یخدعوک فان حسبک الله ' هو الذي ایدک بنصره وبالمومنین (۸-۶۳'۶۴)	شرارتوں کو خوب جانتا ہے ۔ اگر وہ ... دیدیں' تو خدا تمهارے لیے بس ہے' جسنے اس سے پہلے اپني نصرت سے اور مومنوں کي جمعیت سے تمهاري مدد کي ہے !

کي صداے قدوسیت کانوں میں آرهي تهي - مسلمانوں نے میں اس جنون طیش وغضب کے عالم میں ' فرمان اسلام کے آگے سر جهکا دیا اور اپنے پیغمبر کے اوس اسوہ کو یاد کیا ' جب اوسنے کعبه کي دیوار کے نیچے اپنے ستمگر اور جانستان دشمنوں کو معاف کردیا تها - سلطان نے عام اعلان کیا که جسکا جي چاهے مسلمانوں میں شامل هو' اور جو چاهے اپنے قبیلۂ و وطن کو واپس جاے ' کسي سے کچهه تعرض نهوگا - اپنے شدید دشمنوں کے مقابله میں مسلمانوں کے اس رحمت و امن عام ' اور اس اسوۂ رحم و اخلاق کریمه کو دیکهکر دس هزار نصارى نے اسلام کي حلقه بگوشي اور محمد الرسول الله کي غلامي کا اعلان کیا - صلى الله علیک یا صاحب الخلق العظیم !

وثائق و حقائق

قصص القرآن

(۱)

قصص بني اسرائیل

بصائر و مواعظ ' نتائج و عبر

بني اسرائیل ' ملک مصر ' فرعون ' سامري ' صنم طلائي ' ارض مقدس ' قوم جبار ' دعوت جهاد ' مرعوبیت و عصیان بني اسرائیل ' ظهور غضب الهي ' چهل ساله گمراهي ' ندامت و استغفار -

توطیۂ سخن

سلسلۂ ابراهیمي (ع) میں دراصل صرف دو هي صاحب شریعت رسول آئے - پهلا بني اسحاق میں خاندان بني اسرائیل کا اولو العزم پیغمبر ' جس نے فراعنۂ مصر کي شخصي حکمراني اور محکومي و غلامي سے اپني قوم کو نجات دلائي - دوسرا اسکے مورث اعلى خلیل الله (ع) کي مقدس دعا کا مقصود و مطلوب ' اور بني اسماعیل کا نبي امي ' جس نے نه صرف اپنے خاندان ' اپني قوم اور اپنے وطن کو ' بلکه تمام عالم انسانیة کو انساني حکمراني کي لعنت سے نجات دلائي : وما ارسلناک الا کافة للناس بشیرا و نذیرا (۳۴:۲۲)

(مسیح ناصري) کا تذکرہ بیکار ہے - وہ شریعت موسوي کا ایک مصلح تها پر خود کوي صاحب شریعت نه تها - اسکي مثال ان مجددین ملة قدیمۂ اسلامیه کي سي تهي ' جنکا حسب ارشاد صادق مصدوق ' تاریخ اسلام میں همیشه ظهور هوتا رها - وہ کوئي شریعت نهیں لایا - اسکے پاس کوي قانون نه تها - وہ خود بهي قانون عشرۂ موسونه کا تابع تها - اس نے خود تصریح کردي که " میں تورات کو مٹانے نهیں بلکه پورا کرنے کیلیے آیا هوں (یوحنا - ۱۳ : ۲۵) " اس نے کها که " میرا مقصد صرف اسرائیل کے گهرانے کي گم شدہ بهیڑوں کي تلاش ہے " (۱۵ : ۱۹) اسي لیے اس نے اپني اصلاح کو صرف یهودیوں تک محدود رکها ' اور غیر قوموں میں وعظ کرنے کي ممانعت کردي

* * *

حطي بر افروختہ ہوکر ایک اقطاعي جنگ کیلیے آمادہ ہوا اوسکي فوج دس سرداروں پر منقسم تھي اور ہر سردار کے تحت امر دس ہزار سپاہي' ناچار سلطان بھي مقابلہ کیلیے نکلا' خاص سلطان کے ساتھہ پچاس سوار اور چند سردار تھے' اور ہر سردار کے ساتھہ ایک چھوٹي سي جمعیت تھي - سلطان نے اپنے ضعف اور دشمنوں کي قوت کو محسوس کیا' اپنے ہمراہیوں کے ساتھہ گھوڑے سے اترا' اور ناصیۂ عبودیت کو زمین پر رکھا - سر اٹھایا تو قوتوں کے بادشاہ کو اپنے پاس پایا' بفحوائے " (۱) اطلب اللہ تجدہ تجاھک " سلطان نے فتح بین پائي' اہل حبش اکثر قتل ہوے - اور جو بچے اونہوں نے شکست اٹھائي !

سلطان اسوقت دار الحکومت سے ۱۲ منزل پر تھا کہ ایک مسلمان سردار " اسد " نامي " زولن حش " ایک حبشي سردار کے مقابل آیا اور کامیاب ہوا - حطي نے اب مسلمانوں کي بربادي اور حبشہ سے اونکے اخراج عام کا فیصلہ کر لیا اور ایک فوج گراں لیکر حدود اسلامیہ میں داخل ہوا - محمد نامي ایک مسلمان سردار اپني ایک ہزار پیدل فوج کے ساتھہ روکنے کو بڑھا' اس جمع عظیم کو روکنا مٹھي بھر آدمیوں کا کام نہ تھا' لیکن مسلمان اگر عزت سے جي نہیں سکتے تھے تو عزت سے مر تو سکتے تھے - محمد اور اوسکي تمام فوج حفظ حدود اسلامیۂ کي خاطر ایک ایک کرکے کٹکر مرگئي' صرف ایک مسلمان زندہ بچا کہ اس داستان شہادت کو مجمع اسلامي میں دھرا سکے -

حطي نے اس فتح غیر متوقع کے بعد " بارورا " نام ایک امیر کو بقیۂ نسمات اسلامیہ کے قتل و قمع کیلیے آگے بھیجا - سلطان جلدي میں اپني فوج کو جمع نہ کرسکا - ناچار عام باشندگان شہر کو جن میں علماے مدارس' مشائخ تصوف' کاشتکار و عوام' غرضکہ ہر طبقہ اور ہر درجہ کے مسلمان شامل تھے' ساتھہ لیکر مقابل ہوا - نتیجہ وہي ہوا جو ہونا چاہیے تھا - مسلمانوں کو ہزیمت ہوئي اور ہزاروں علما و مشائخ و عوام شہید ہوے -

حسین شہید دنیا میں ایک بار پیدا ہوا' لیکن واقعۂ شہادت حسین' اسلام کے ہر دور انقلاب میں پیدا ہوتا رہا ہے' اور ہوگا - سلطان سعد الدین' مرقف جنگ سے نکلکر جزیرۂ زیلع میں پناہ گزین ہوا لیکن دشمنوں نے محاصرہ کرلیا اور شہر میں پاني بند کر دیا -

قوموں کے زوال و فنا کا ہمیشہ صرف ایک ہي سبب رہا ہے یعني " خیانت قومي " - بغداد کي تباہي' ہندوستان کا زوال' مغرب اقصی کي بربادي' اور قسطنطنیہ و طہران کا ضعف' ان میں سے کون سا واقعہ ایسا ہے جسمیں اس سبب مشئوم کا وجود نہ تھا ؟ تم کامل پاشا کو قسطنطنیہ میں روتے ہو' لیکن بغور دیکھو تو کس برباد شدہ مملکت اسلامي میں کامل نہ تھا ؟

سلطان سعد الدین محاصرہ میں دریاے زیلع کے کنارے تھا' لیکن درحقیقت وہ رود فرات کے ساحل پر تھا اور حبش اسکے لیے کوفہ کي سر زمین بنگئي تھي - تین روز گذر گئے مگر اوسکے منہ میں پاني کي ایک بوند نہ گئي' ایک کامل صفت خیانت کار نے محاصرین کي رہنمائي کي' دشمن اندر گھس آئے - سلطان تین دن کي پیاس کے بعد بھي اٹھا کہ ایک مسلمان کي طرح مردانہ وار جان دے - لیکن اٹھتے ہي پیشاني پر ایک زخم کھاکر گرگیا - قاتل کا نیزہ اسکے بدن سے پار ہوگیا تھا' لیکن با این ہمہ تشنگي و زخمہاے کاري' اوسکے خشک و تشنہ ہونٹھہ حصول دولت شہادت پر متبسم اور کلمہ خوان تھے !

---

[۱] حدیث میں ہے کہ خدا کو ڈھونڈھو تو اوسکو اپنے سامنے پاؤگے ! ! (منہ)

سلطان کا زمانۂ حکومت ۳۰ - سال تھا' اور یہ رعایا کیلیے ہر طرح کي خیر و برکت کا عہد تھا -

سلطان کي ہزیمت و شہادت کے' بعد قواے اسلامیہ پارہ پارہ کردیے گیے' مسلمانوں کا قتل عام ہوا' بلاد اسلامیہ ویران کیے گئے' مسجدیں منہدم کي گئیں' مسلمان بچے غلام بناکر فروخت کیے گیے' سلطان کا خاندان پھر حبش سے بھاگ کر عرب میں پناہ گزین ہوا اور وہ سب کچھہ ہوا جو کسي اسلامي آبادي کے ساتھہ مسیحي استیلا و تسلط کے بعد ہونا چاہیے -

سلطان صبر الدین ثاني

ان مظالم و بربریت نصرانیہ کا سلسلہ بیس برس تک ممتد رہا - اکیسویں برس امیر یمن (ملک الناصر احمد بن اشرف اسماعیل) نے تھوڑي سي فوج دیکر سلطان زادوں کو حبش روانہ کیا - اس مرتبہ پہلے ہي معرکہ میں جو مقام سبارہ میں پیش آیا' مسلمان مظفر و منصور ہوئے - سلطان کا بڑا بیٹا صبر الدین علي باپ کا جانشین ہوا - شوق جہاد في سبیل اللہ نے ۲۰ - برس کے مصائب و آلام کے بعد بھي سکون و راحت کي فرصت نہ دي' فوراً آگے بڑھا کہ مسیح کے گلوں سے اونکي درندگي و سبعیت کا انتقام لے -

(ذکر امحرہ) اور (سرجان) وغیرہ متعدد مقامات فتح کرکے اسنے اور آگے کا رخ کیا - شاہ حبش نے اپني تمام فوجي قوت یکجا کي' دس سرداروں کے ماتحت بیس بیس ہزار فوج دیکر اونکو روانہ کیا' اور اس جمع عظیم کا قائد عمومي (جنرل کمانڈر) ایک حبشي سردار کو قرار دیا جسکا نام " بخت بقل " تھا -

یہ سیاہ دل با دل مسلمانوں کے ایک ایک شہر پر چھا گیا' سلطان صبر الدین نے دیکھا کہ اتني بڑي جمعیت کے مقابلے میں باقاعدہ جنگ مفید نہ ہوگي' اسلیے بے قاعدہ و غیر منتظم جنگ کا سامان کیا' اور اس طرح ایک سال کامل انتشار و پریشاني و بے اطمینانی کے عالم میں بسر ہوا -

تاریخ اسلام عجائب گوناگوں کا ہمیشہ مجموعہ رہي ہے - جب کبھي غرور کثرت میں وہ اپنے خدا کو بھولے ہیں انہوں نے شکست کھائي ہے' اور پریشاني و بے سامانی اور قلت و ضعف کے عالم میں جب کبھي اسکو یاد کیا ہے تو نصرت الہي نے بھي انکا ساتھہ دیا ہے !

سلطان صبر الدین نے ایک سال کي آوارہ گردي و پریشاني کے بعد اوسکو یاد کیا جسکو بھولا ہوا تھا - سلطان کا بھائي محمد علم بردار جہاد بنکر باہر نکلا (حرب جوش) جو ایک نو مسلم حبشي سردار تھا' امیر محمد کے ساتھہ تھا' پہلا معرکہ شہر (تري) پر پیش آیا - بالآخر حطي کے بہت سے سردار کام آئے: اور اوسکي فوج کا بڑا حصہ مقتول' اور باقي مجروح ہوا -

سلطان صبر الدین' ایک قلیل توقف و آرام کے بعد خود پایۂ تخت پر حملہ آور ہوکر بڑھا - حطي کا ایک بہت بڑا افسر مقابل ہوا اور کام آیا - شہر کے وہ دروازے جن سے ہمیشہ اسکے سفاک حریفوں کي فوجیں نکلا کرتي تھیں' اب خود اسکي آمد کے منتظر تھے - فوج نے جب دیکھا کہ قصر شاہي کي حفاظت ممکن نہیں تو اسمیں آگ لگادي - سلطان کا ایک بھائي (قلعہ بروت) کے پھاٹک پر نمودار ہوا اور بصلح اوسکو زیر اطاعت کرلیا' ایک اور مسلمان امیر " عمر " صوبہ لجب کي تسخیر کا عازم ہوا - حطي وہاں اپني ٹڈي دل فوج لیے پڑا تھا' ایک شدید معرکہ پیش آیا' جسمیں خون کے سیلاب بہہ گئے اور ایک ایک مسلمان سپاہي نے مر مر جان دي !

انا ھھنا قاعدون ' قال رب انی لا املك الا نفسی و اخی ' فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین ' قال فانھا محرمۃ علیھم اربعین سنۃ ' یتیھون فی الارض ' فلا تاس علی قوم الفاسقین (۵ : ۲۳ ' ۲۹)

وہ بولے : اے موسی ! ہم تو اس قوت والی قوم سے لڑنے نہیں جائینگے اور نہ اوس سرزمین میں داخل ہونگے - تم ہو کہ رہے ہو ' اور تمہارا خدا جو حکم دے رہا ہے ' تو تم ہی دونوں جاؤ اور لڑو ' ہم تو یہاں بیٹھے ہیں -

موسی نے جناب الہی میں عرض کی ' خدایا ! میں اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر زور نہیں رکھتا ' ہم میں اور اس گنہگار قوم میں تفریق کردے -

خدا اس قوم کی سرکشی سے غضبناک ہوا ' اور موسی سے کہا کہ وہ پاک زمین چالیس برس تک ان پر حرام رہیگی ' وہ زمین میں سرگرداں و پریشان بھٹکتے پھرینگے - اے موسی ! ان گنہگاروں کا کچھ غم نہ کھانا -

و ادخلو الباب سجداً و قولوا حطۃ نغفر لکم خطایاکم و سنزید المحسنین ' (۲ - ۵۵)

دیکھو ' ارض مقدس کے دروازے میں جھک کر داخل ہو اور کہو کہ خدا ہمارے گناہ کا غبار جھاڑ دے ' تب ہم تمہارے گناہ بخشدینگے اور نیکوں کے درجہ کو بڑھائینگے -

~~~~~~~~~~~~

نبوت محمدیہ کی حقیقت و ثبوت کیلیے سینکڑوں دلائل ' معجزات اور براہین و آیات ہیں ' جو سوا تیرہ سو برس ہوے ' مکہ میں کفار قریش کے سامنے ظاہر ہوے - اہل بصیرت نے انکو دیکھا اور قبول کیا - لیکن ایک معجزۂ محمدیہ ہے ' جو کسی زمانہ کے ساتھہ متعین نہیں ' کسی آبادی میں محدود نہیں ' اور ناظرین و مشاہدین دس سے مخصوص نہیں - اوسکو دنیا دیکھتی ہے اور قبول کرتی ہے -

وہ معجزہ ' امت مرحومہ کے حالات و حوادث کا اظہار اور اوسکے ہر زمانہ کے دور و تغیر و انقلاب کا بیان ہے - اوسنے ہمکو جس ظہور و فتح کی بشارت دی ' ہم نے اوسکو پایا - اوسنے ہمکو جن حالات و حوادث کی اطلاع دی ' ہم نے انکو دیکھا - اوسنے ہمکو جن فتن و مصائب کی خبر دی ' ہم نے انکا مشاہدہ کیا - آخر میں اوسنے ہم سے کہا :

لتدخلن سنن من کان قبلکم (ای الیھود) شبراً بشبر و ذراعاً بذراع و باعاً بباع حتی لو دخلوا فی جحر ضب لدخلتم فیہ

تم سے پہلے جو قوم تھی (یعنی یہودی) تمہاری حالت بھی بالکل اون ہی جیسی ہوگی - ایک گز ' ایک ہاتھہ ' اور ایک بالشت کا بھی فرق نہوگا ' یہاں تک کہ اگر وہ سوراخ میں گھسے ہونگے ' تو تم بھی گھسوگے -

~~~~~~~~~~~~

جسطرح بنی اسرائیل کا باپ یعقوب اپنے گھرانے کو لیکر ارض کنعان سے مصر آیا ' جہاں اوسنے خیر و برکت اور حکومت و قوت پائی ' اوسی طرح ہمکو بھی ہمارے بزرگ ارض عرب سے لیکر تمام اطراف عالم میں پھیلے - ہم نے جدھر رخ کیا ' خیر و برکت اور حکومت و عزت کی نعمتیں اپنے ساتھہ پائیں - حضرت یوسف نے عزیز مصر سے کہا تھا کہ " اجعلنی علی خزائن الارض (۱۲ - ۵۵) " مجھکو زمین کی خزینہ داری پر متعین کر دیجیے " لیکن ہمارے سامنے خود زمین نے اپنے خزانے اگل دیے اور پکاری کہ مجھکو قبول کرلو !

~~~~~~~~~~~~

بنی اسرائیل ایک مدت تک مصر کی سرزمین میں عزت و وقار کی زندگی بسر کرتے رہے ' تا آنکہ فرعون مصر نے اونکے عہدے توڑ دیے ' اونکے مناصب چھین لیے ' اونکے عزیز فرزندوں کا خون بہایا ' اور اونکی عورتوں کو ذلت کی زندگی بسر کیلیے زندہ رکھا -

ہم بھی جس سرزمین میں گئے ' ایک مدت تک عزت و وقار کی زندگی بسر کرتے رہے ' تا آنکہ فراعنۂ عصر نے ہمکو ہماری شہنشاہیوں سے معزول کر دیا ' ہمارے عزت و جلال کے دولت کو لوٹ لیا ' ہمارے بھائیوں اور فرزندوں کا خون بہایا - کبھی گرم ریگستانوں میں ' کبھی سنگلاخ زمینوں میں ' کبھی آباد شہروں میں اور کبھی کسی مقدس عمارت کی دیوار کے نیچے ! ہماری عورتیں بھی مردوں کے بعد زندہ رہیں کہ ذلت و نکبت قومی کے تماشے دیکھیں - بنی اسرائیل کا فرعون ایک تھا ' جو افریقہ کے ایک گوشہ میں صرف " الیس لی ملک مصر ؟ " پر مغرور تھا ' لیکن ہمارے سامنے فراعنۂ زمانہ کی ایک جماعت ہے ' جسکا فرعون اکبر صرف " الیس لی ملک مصر " (کیا میرے قبضہ میں ملک مصر نہیں ہے !) ہی پر مغرور نہیں ہے ' بلکہ " الیس لی العالم کلہ ؟ " (کیا تمام دنیا میرے لیے نہیں ہے ؟) کا مدعی ہے !!

~~~~~~~~~~~~

خدا نے اس وقت بنی اسرائیل میں حضرۃ موسی کو کھڑا کیا جنھوں نے فرعون کی غلامی سے بنی اسرائیل کو نجات دلائی ' اور فرعون کو اوسکے نوکروں اور رتھوں کے ساتھہ اوس بحر احمر میں ڈبو دیا ' جو بہتے ہوے پانی کی ایک خلیج ہے -

ہم میں بھی ہر دور فرعونیت میں نئے نئے موسی اٹھے ' جنھوں نے ہمکو فرعونوں سے نجات دلائی اور انکو اونکے سامانوں کے ساتھہ اوس " بحر احمر " میں ڈبو دیا ' جو بہتے ہوے خونوں کا حقیقۃً ایک سرخ دریا تھا !

~~~~~~~~~~~~

عبور بحر احمر کے بعد بنی اسرائیل میں (سامری) پیدا ہوا جسنے بنی اسرائیل کو دین موسوی سے بیزار کیا ' اونکی جمعیت سیاسیہ کو منتشر کردیا ' سونے چاندی کے زیوروں کو بچھڑے کالے کی صورت میں ڈھال کر خدا بنایا ' آستانۂ الہی سے مغرور ہوکر اپنا اور اوس اسرائیل کے گھرانے کا سر بتوں کے آگے جھکایا ' جسکو کہا گیا تھا :

" سن اے اسرائیل ! ! خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے " (۱)

" او ان (بتوں) کے آگے خم مت ہو جیو ' نہ اونکی بندگی کیجیو اسلیے کہ میں خداوند تیرا خدا غیور ہوں " (۲)

~~~~~~~~~~~~

مسلمانوں کے بھی ہر دور مرسوی میں خود اونکی قوم سے " سامری " اٹھے جنھوں نے حق کے ابطال اور باطل کے احقاق کی کوشش کی - اسلامی ممالک کے دیگر اقطاع و جوانب سے قطع نظر کیجیے ! خود اس ہندوستان میں بھی ایک " سامری " اٹھا ' جسنے اپنی جاہ و عزت کے جادو سے مسلمانوں کو عجیب و غریب کرتب دکھالے - اوسنے ملت بیضاء کی تحقیر کی ' قلوب کو مذہب سے بیزار کیا ' مسلمانوں کی جمعیت سیاسی کو منتشر کیا ' اور خدا سے مغرور ہوکے اصنام دیرادہ کے آگے ' نہیں بلکہ " انسانی بتوں " کے سامنے اپنا اور تمام قوم کا " سر " جھکا دیا ' اور اوس خلیل کے فرزندوں کو بت پرستی کی دعوت دی ' جسنے کہا تھا :

بل ربکم رب السموات والارض الذی فطرھن (۲۱ - ۵۷)

تمہارا خدا وہ ہے ' جو آسمان و زمین کا خدا اور اونکا خالق ہے !

اور کہا :

و ما ھذہ التماثیل التی انتم لھا عاکفون ؟ (۲۱ — ۵۳)

یہ کیسے بت ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو ؟

وہ خدا کی عجائب قدرت کا منکر تھا ' لیکن " انسانی خداؤں " کی قدرت و استیلاء سے مرعوب تھا - وہ گو ملکوت صفت انسانوں کے خوارق عادات ' اور دلائل معجزات کا قائل نہ تھا ' لیکن وہ خود شیاطین انس کے " عمل زیر لبی " کا معمول ' اور " سحر خوش لقبی " سے مسحور تھا - اوسنے سونے چاندی کے سکوں سے تبدیل

(۱) استثنا ۶ - ۴ [۲ خروج ۲۰ - ۵]

پس دو هي شريعتيں هيں ' جو سلسلۂ ابراهيمي ميں آئيں ؛ اور دو هي تھے ' جنكو خدا نے اپنے قانون كا ايلچي بنايا -

يهي سبب هے كه جب خدا نے موسى (ع) سے كلام كيا ' اور اسكو شريعۃ الهيه كے ظهور آخري كي خبر دي تو كها :

" تيرا خدا تيرے ليے ' تيرے بهائيوں ميں سے تيرے مانند ايك نبي بهيجے گا - تو اسكو مانيو ! ميں اپنا كلام اسكے منهه ميں ڈالونگا - جو كچهه ميں اس سے كهونگا - وہ ان سے كهديگا " (تورات - كتاب : ۵ - باب : ۱۸)

اس ارشاد الهي ميں ظهور رسالۃ محمديه (على صاحبها الصلوة والتحيه) كي خبر ديتے هوے وجود منتظر اقدس كي دو خصوصيتيں بيان كي گئيں :

(۱) وہ حضرة موسى كے مانند هوگا -

(۲) خدا كا كلام اسكے منهه ميں سے ظاهر هوگا ' اور جو كچهه خدا اس سے كهے گا ' وهي وہ انسانوں كو سنائے گا -

قرآن كريم نے بهي ان دونوں خصائص نبوۃ محمديه كي طرف اشارہ كيا -

دوسري خصوصيت كيليے سورہ (والنجم) كے آغاز پر نظر ڈاليے ' جهاں فرمايا :

ما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى (۵۳ : ۴)

وہ اپني خودي اور رائے سے كچهه نهيں كهتا - اسكے منهه سے جو كچهه نكلتا هے ' وہ وهي هے جو اسپر وحى كيا جاتا هے -

پهلي خصوصيت كي سورہ (مزمل) ميں تصريح كي :

انا ارسلنا اليكم رسولا شاهدا عليكم ' كما ارسلنا الى فرعون رسولا (۷۳ : ۱۶)

هم نے تمهاري طرف ايك رسول بهيجا جو هدايت و ضلالت كا تم پر گواہ هے - بالكل اسي طرح ' جيسا كه فرعون كي طرف حضرة موسى كو بهيجا تها -

غرضكه حضرة موسى سے حضرۃ داعي اسلام عليهما الصلواة والسلام كي مماثلت و مشابهت كو تورات اور قرآن ' دونوں نے بيان كيا هے -

* * *

جن لوگوں نے تورات كي اس بشارت بينه پر بحث كي هے ' انكے ليے هميشه يه ايك نهايت دلچسپ اور اهم سوال رها هے كه اس مماثلت كے اسباب و وجوہ كيا هيں ؟ اور دونوں برگزيدہ رسولوں كے اعمال اور نتائج اعمال ميں وہ كون كونسي مشابهتيں اور يكساں حالتيں هيں ' جنكي بنا پر لسان الله نے دونوں كو ايك دوسرے كا مثيل و مانند قرار ديا ؟

* * *

قرآن كريم كے قصص و مواعظ اور حكم و معارف كے متعلق " الهلال " كا جو انداز بحث و نظر هے ' اسكے لحاظ سے اس موضوع بحث ميں بهي بهت سے ملاحظات خاص هيں ' جنكو فرداً فرداً واضح كرنا هے - انشاء الله عنقريب " اسوۂ موسوي " كے عنوان سے ايك سلسلۂ مقالات شروع كيا جائے گا ' اور اسي كے ضمن ميں يه بحث عظيم و مفيد بهي پيشكش ارباب ذوق و نظر هوگي : وما توفيقي الا بالله -

قرآن كريم نے اپنے قصص و مواعظ ميں سب سے زيادہ حضرة موسى اور بني اسرائيل كا كيوں ذكر كيا ؟ اپنے نعمائم كے اعلان اور ابتلاؤ تعذيب كے اظهار ' دونوں كيليے زيادہ تر بني اسرائيل هي كے تذكرہ كو كيوں منتخب فرمايا ؟ انقلاب و حوادث كي تعبير و تمثيل كيليے دنيا كي اور بهت سي قوميں موجود تهيں ' ان سب ميں سے صرف ايك يهي قوم كيوں هر موقعه پر پيش كي گئي ؟

' يه نهايت اهم سوالات هيں اور تفسير كلام الله كے ضروري اجزا ' جنكا جواب انشاء الله اسي مضمون سے ملے گا -

ليكن اس سلسلے كے اطراف بحث ميں سے ايك بحث خاص قوم بني اسرائيل اور امۃ مرحومۂ محمديه كي باهمي مماثلت و مشابهت بهي هے ' اور يه بهي در اصل اسي مماثلۃ اولى [illegible] متفرع هے - وقت اور حالات كا اقتضا هے كه كم از كم آج ايك سر سري اور غير مرتب نظر صرف اس تكڑے پر ڈال ليں كه مستقبل كي فرصتوں پر (جس كي اميد هے مگر جس پر اختيار نهيں) كس كس ارادے كو ملتوي ركهيں گے ؟

سب سے پهلے ان آيات كريمه پر ايك نظر ڈال ليجيے ' جنكي طرف آگے چلكر هم كو اشارہ كرنا هے :

حملنا اوزارا من زينة القوم فقذفناها فكذلك القى السامري ' فاخرج لهم عجلا جسدا له خوار ' فقالوا هذا الهكم واله موسى (۲۰ : ۹۰)

اے موسى ! مصر سے هم لوگوں نے سونے چاندي كے زيور لے آئے تهے ' يهاں هم نے انكو ركها ' اور اسي طرح سامري نے بهي ركها ' سامري نے ان زيوروں كو گلا كر ايك كا ڈهاله كي شكل كا بت بنايا ' جسميں آواز بهي تهي ' لوگ پكارے كه يهي تم لوگوں كا اور موسى كا خدا هے ' پهر -

و قد قال لهم هارون من قبل يقوم انما فتنتم به ' وان ربكم الرحمن ' فاتبعوني واطيعوا امري ' قالوا لن نبرح عليه عاكفين (۲۰ : ۹۳)

هارون نے كها : لوگو ! تم ايك فتنه ميں مبتلا هوگئے هو ' تمهارا خدا تو بس وهي هے نهايت رحمت والا ' كهاں جاتے هو ' آؤ ' ميرے پيچهے چلو ' ميري بات مانو ' ان گمراهوں نے كها ' هم اپنے اس طلائي خدا كو چهوڑ نهيں سكتے اور هم تو آخر تك اسي كے سامنے معتكف رهينگے -

---

واذ قال موسى لقومه يقوم اذكروا نعمة الله عليكم ' اذ جعل فيكم ملوكا وآتكم مالم يوت احدا من العلمين ' يقوم ادخلوا الارض المقدسة التى كتب الله لكم ولا ترتدوا على ادباركم فتنقلبوا خاسرين ' قالوا يموسى ان فيها قوما جبارين ' وانا لن ندخلها حتى يخرجوا منها فان يخرجوا منها فانا داخلون ' قال رجلان من الذين انعم الله عليهما ادخلوا عليهم الباب فاذا دخلتموہ فانكم غالبون وعلى الله فتوكلوا ان كنتم مومنين ' قالوا يموسى انا لن ندخلها ابداً ما داموا فيها فاذهب انت وربك فقاتلا '

موسى نے اپني قوم سے كها : اے ميري قوم ! خدا كي نعمتوں كو ايك ايك كركے ياد كر ' اوسنے تجكو حكومتيں ديں اور پادشاهياں بخشيں ' اور جو تجكو ديا وہ دنيا ميں كسيكو نهيں ديا ' اے ميري قوم ! ميري بات سن اور ارض مقدس ميں جسكو خدا تيرے حصه ميں لكهه چكا هے ' چل اور داخل هو ' اور پشت نه پهير ' كه خسران و نقصان ميں گرفتار هو جايگي -

ليكن گنهگار قوم نے سرتابي كي اور كها كه اے موسى ! اوسپر تو ايك جبار و قوي قوم قابض هے - هم تو وهاں اوس وقت تك نهيں جائينگے جب تك كه خود وہ نه نكل جائيں ' اگر وہ اوس سرزمين كو چهوڑ كر نكل گئے تو پهر همكو وهاں جانے ميں كوئي عذر نهوگا -

اس پر خدا كي نعمتوں سے بهرہ مند انسانوں نے كها كه ڈرو نهيں اور نه خدا كے وعدہ كو جهٹلاؤ - شهر كے دروازے ميں چل كر داخل هو جاؤ ' فتح تمهاري هوگي ' خدا پر بهروسه ركهو ' اگر تم ميں كچهه بهي ايمان هے -

ادبیات

کفران نعمت

وجد و منع بادہ ! صوفي ! این چہ کافر نعمتي ست ؟

منکر مے بودن و همرنگ مستان زیستن ؟

معترض هیں مجهپه میرے مہربانان قدیم * جرم یہ ہے : میں نے کیوں چهوڑا وہ آئین کہن
میں نے کیوں لکھے مضامین سیاست پے بہ پے ، * ...وں نہ کي تقلید طرز رهنمایان زمن ؟
کانگرس سے مجهکو اظہار براءت کیوں نہیں ؟ * ...ں حقوق ملک میں هوں هندؤں کا هم سخن ؟

* *

خیر میں تو شامت اعمال سے جو هوں سو هوں * آپ تو فرمایئے کیوں آپ نے بدلا چلن ؟
آپ نے شملہ میں جاکر کي تهي جو کچهہ گفتگو * ما حصل اسکا فقط یہ تها بس از تمہید فن :
" سعي بازو سے ملیں جب هندؤں کو کچهہ حقوق * اس میں کچهہ حصہ ملے هم کو بهي پهر بدجدن
یعنے جاکر شیر جب جنگل سے کر لائے شکار * لومڑي پہنچے کہ کچهہ مجهکو بهي اے سرکار من ! "

* * *

لیکن اب تو آپ کي بهي کهلتي جاتي ہے زبان * آپ بهي اب تو اڑاتے هیں وهي طرز سخن
اب تو مسلم لیگ کو بهي خواب آتے هیں نظر * اب تو ہے کچهہ اور طرز نغمۂ مرغ چمن
ملک پر اپني حکومت " چاهتے هیں آپ بهي * تها یہي تو منتہائے فکر یاران وطن ؟
آپ نے بهي اب تو نصب العین رکها ہے وهي * کانگرس کا ابتدا سے ہے جو موضوع سخن
اب بهي تو حادۂ (سید) سے اب هیں منحرف * اب تو اوراق وفا پر آپ کے بهي ہے شکن !

* * *

جب یہ حالت ہے تو پهر هم پر ہے کیوں خشم و عتاب ؟ * " منکر مے بودن و همرنگ مستان زیستن " ؟ ؟

فکاهات

مسجد کانپور کا وفد اور سر جیمس مسٹن کا جواب

کردم و شد !

حضرت لاٹ (۱) بفرمود کہ " فرمان فرمائے * نیست ممکن کہ دگر گردد از گفتۂ خود "
صدر اعظم ' بہ سوئے قسمت بنگالۂ شرق * نگہے کرد و بفرمود کہ " من کردم و شد "

شیر برطانیہ اور گربۂ حریت

جناب لاٹ (۱) از فرمودۂ خود بر نمیگردد * کہ تمکین حکومت را سیاست بیشتر باہ
ولے در قسمت بنگالہ این اندیشہ مي بایست * کہ " گربہ کشتن اول روز مي باید اگر با

(۱) یعني هز آنر سر جیمس مسٹن

(شبلي نعماني)

کیمیاوی کرکے ایک " صنم خاکی " بنایا ' جس سے صداے باطل پرستی اٹھتی تھی ' اور پھر کہا :

هـذا الهكم و اله موسى (۲۰ - ۹۰)

دیکھو ' تمہارا اور موسی کا خدا یہ ہے !

اس دور فرعونیت و سامریت هند کے هارون نے گو سمجھایا -

يا قوم ! انما فتنتم به ' وان ربكم الرحمان ' فاتبعوني ' واطيعوا امري (۲۰ - ۹۲)

لوگو ! تم فتنہ میں مبتلا ہوگئے ہو ' تمہارا خدا تو رہی رحمت والا خدا ہے ' میرے پیچھے چلو ' اور میری بات مانو !

لیکن " فرعون " سے ڈرنے والوں ' " سامری " کے پیرو کاروں ' اور " صنم خاکی " کے پرستاروں نے جواب دیا :

لن نبرح عليه عاكفين (۲۰ - ۹۳)

ہم توکبھی اس خداے مجسم کو نہیں چھوڑینگے !!

جب بنی اسرائیل آگے بڑھے اور خدانے انکو " نور علم و هدایت " سے سرفراز کیا ' اور خود انہوں نے " گذشتہ " پر ندامت ظاہر کی تو اس عہد کے موسی صفت انسانوں نے کہا :

يقوم اذكروا نعمة الله عليكم اذ جعل فيكم ملوكا و آتاكم ما لم يؤت احدا من العلمين - يقوم ادخلوا الارض المقدسة التي كتب الله لكم ولا ترتدوا على ادباركم فتنقلبوا خاسرين (۵ : ۲۴)

لوگو ! خدا کی نعمتوں کو یاد کرو ! اوسنے تمکو حکومتیں دیں اور شہنشاہیاں بخشیں ' اور پھر تمکو ایمان کی وہ قوت دی ہے جو دنیا میں کسی کو نہیں دی ' لوگو آؤ ' اوس ارض مقدس میں داخل ہوں جسکو خداے تمہارے حصہ میں لکھا ' پشت نہ پھیرو ورنہ خسران و نقصان اٹھاؤگے -

جو لوگ کہ " فرعون " کی جاہ و حشمت سے مرعوب اور " عمالقہ " کی قوت و استیلا سے دہشت زدہ تھے ' وہ بولے :

يا موسى ان فيها قوما جبارين ' و انا لن ندخلها حتى يخرجوا منها ' فان يخرجوا منها ' فانا داخلون (۵ - ۲۵)

اے موسی اوس سرزمین پر آج ایک جابر و قاهر قوم قابض ہے ' جب تک وہ خود اوسکو چھوڑ کر نہ نکل جائے ہم تو اوس سرزمین میں قدم نہ رکھینگے

ان " اسرائیلیان زمانہ " کی نادانی کتنی عجیب اور انکی نا حقیقت شناسی کتنی درد انگیز ہے جو ایک " جبار و قہار قوم " کی سطوت و قہر سے خوفزدہ ہوئے ؟ اور پھر عجیب تر اور درد انگیز تر یہ کہ اوسلے کہا : " ہم ارض مقدس میں اوسوقت داخل ہونگے ' جب دشمن خود اسکو ہمارے لیے خالی کر دینگے "

نادانو ! غور کرو ! یہ " قاهر و جابر قوم " خود " ارض مقدس " میں کسطرح داخل ہولی ؟ کیا اوسکے دشمنوں نے شہر اوسکے لیے خود خالی کر دیا ' جیسا کہ تم انسے امید رکھتے ہو ؟ یا خود اوسنے اون سے خالی کرلیا ' جیسا کہ در حقیقت ہوا ؟

ادخلوا عليهم الباب فاذا دخلتموه فانكم غالبون وعلى الله فتوكلوا ان كنتم مومنين (۵ : ۲۶)

چلو ' شہر کے دروازے میں داخل ہو جاؤ ' اور جب وہاں داخل ہو جاؤگے تو تم ہی فتحمند و غالب رہوگے - اونکی قوت و ساز و سامان کی پروا نکرو - خدا پر بھروسہ رکھو ' اگر تم میں ذرا بھی ایمان ہے -

" اسرائیلی " جو اپنے سینوں میں خوف زدہ قلوب رکھتے تھے ' اور قلوب میں قنوط و یاس کے سبب سے شرک و کفر کی سیاہی و ظلمت تھی ' ڈرے کہ " قوم جبار " جو اون سے ظاہری ساز و سامان میں زیادہ ہے انکو پامال نہ کردے - اونہوں نے صاف کہا :

انا لن ندخلها ابدا ' ما داموا فيها ' فاذهب انت و ربك فقاتلا ' انا ههنا قاعدون (۵ - ۲۷)

ہم ہرگز ہرگز اوسوقت تک اوس پر قبضہ کرنے نجائیں گے ' جب تک کہ یہ قوت والی قوم وہاں موجود ہے ' تم جو کہہ رہے ہو اور تمہارا خدا جو حکم دے رہا ہے ' تو بس یہی دونوں لڑنے کیلیے جائیں ' ہم تو بس یہاں بیٹھے ہیں -

لیکن اے بیہودہ کی زندگی جینے والو ! جب اوس " ارض مقدس " کو ' جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے ' اور جسے ابراھیم و اسماعیل اور اسحاق کے خدانے تمہارے باپ داداوں کو دیا تھا ' اس " قہار و جبار قوم " نے پامال کر دیا ہے ' اور تمہاری وراثت تم سے چھین لی ہے ' تو اب کس پامالی سے ڈرتے ہو ؟ اور اب کون سی وراثت باقی رہگئی ہے ' جس کے مالک بننے کی امید کرتے ہو ؟

اس عہد کے موسی نے یہہ کہا ' پر اونکا دل نرم نہوا اور نہ " ارض مقدس " پر اپنی جانوں کی قربانیاں چڑھانی گوارا کی کہ اونکے گناہوں کا کفارہ ہوتا ' بلکہ اونہوں نے اسکو جھٹلایا کہ " خدا جباروں سے لڑنے کا حکم دیتا ہے " - یہہ دیکھکر صالحین و مومنین نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھاے :

رب اني لا املك الا نفسي و اخي فافرق بيننا و بين القوم الفاسقين (۵ - ۲۸)

خدایا ! میں اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی اور پر زور نہیں رکھتا ' ان گنہگاروں میں اور ہم میں تفریق کردے -

خدانے سنا اور مومنین و فاسقین میں امتیاز کیا ' اور وہ نور امتیاز اپنے مخلصین کو بھی بخشا ' جس سے اونہوں نے اون فاسقین کو پہچانا ' جنہوں نے اپنے پکارنے والوں کی آواز نہیں سنی تھی - خدا کا کلام اون تک پہونچا لیکن اونہوں نے صاف کہا : " سمعنا و عصينا (۴ - ۸۷) " ہم سنتے ہیں اور نہیں مانتے ! " و اشربوا في قلوبهم العجل بكفرهم (۲ - ۸۷) " اوس صنم نقرئی و طلائی کی محبت اونکے کفر کے سبب اونکی رگ رگ میں سما گئی -

تب خدا کا غضب اس قوم پر بھڑکا ' اور اوسنے کہا :

فانها محرمة عليهم اربعين سنة ' يتيهون في الارض فلا تاس على القوم الفاسقين (۵ - ۲۹)

اوس " ارض مقدس " میں داخل ہونا اب چالیس برس تک تمہارے لیے حرام کردیا گیا - سرگرداں و پریشان ملک میں پھرتے رہو ! اے موسی ! ان گنہگاروں کا تم کچھ غم نہ کھانا -

لیکن اے خدا ! جو پر چالیس برس تک تیرا غضب بھڑکا وہ اپنی سزا کو پہونچ چکے ' اور اب وہ اپنی " چہل سالہ گمراہی " کے بعد تیری طرف جھکے ہیں ' اور جیسا تونے حکم دیا تھا ' کہ :

ادخلوا الباب سجدا (۲ - ۵۵)

ارض مقدس کے دروازے میں خدا کے سامنے جھکتے ہوئے داخل ہو جاؤ -

اب وہ صداقت و حریت کے اس دروازے میں داخل ہونا چاہتے ہیں تاکہ " ارض مقدس " کو " جباروں " کی نجاست سے پاک کریں ' اور جیساکہ تونے کہنے کیلیے کہا تھا :

حطة (۲ - ۵۵)

خدایا ! ہمارے گناہ جھاڑ دے -

اب وہ کہتے ہیں کہ " ربنا لا تواخذنا ان نسينا او اخطانا " پس اپنا وہ وعدہ پورا کر ' جو تونے کیا تھا کہ :

نغفر لكم خطايكم و سنزيد المحسنين (۲ - ۵۵)

ہم تمہارے گناہ بخشدینگے اور نیکوں کے مراتب و مدارج بڑھا دیں گے -

و مباحثہ اسکا نفاذ ہو - اگر ممکن ہو تو یہ اخبار مفت تقسیم کیا جائے ورنہ قیمت اتنی کم رکھی جائے کہ غریب سے غریب شخص کو بھی اس کی خریداری گراں نہ گذرے اور کوئی تکلیف نہ ہو -

ایڈیٹر ایسا شخص منتخب ہو جو سہل ترین عبارت میں بڑے بڑے نکتے لکھہ سکے اور سمجھا سکے - نہایت ضروری ہے کہ ہر مسلمان اس ہنگامۂ رستخیز میں ایک باقاعدہ سپاہی بنجائے - اردوے معلی علیگڈہ کی ضمانت کا آج کل چندہ ہو رہا ہے - مناسب ہے کہ وہی اس صورت میں تبدیل کر دیا جائے ' اور اردوے معلی ابکے جاری ہو تو جمہور مسلمانان ہند کا آرگن ہو - مشہور پولٹیکل مجاہد سید فضل الحسن حسرت موہانی اردو علم و ادب میں جو دستگاہ رکھتے ہیں ' پڑھے لکھے حضرات اُس سے نا آشنا نہیں - الہلال کے اکثر مضامین بہ سبب اسکی بلاغت اور عالمانہ انداز کے اکثر ایسے آدمیوں کے سمجھنے سے رہ جاتے ہیں جنمیں بے شبہ کام کرنے کی قابلیت ہم سے زیادہ ہے اور جو توپ کے سامنے اس سے زیادہ اچھی طرح جانے کے لیے طیار ہیں ' جیسے کہ ہم کسی بغایت نظر فریب و دل آویز تماشہ کی طرف !

الہلال کے مضامین شروع سے آخر تک دیکھنے کے بعد یہ یقین ہو گیا ہے کہ مولانا جو کچھہ کر رہے ہیں اُس سے صرف مسلمانوں کی فلاح و بہبودی اور تجدید حیات ملی ہی مقصود ہے - نظر برین کون شخص اسکی مخالفت کر سکتا ہے کہ مولانا کو جس تجویز کیلیے اسقدر اہتمام مد نظر ہے ' وہ مسلمانوں کے لیے انتہا سے زیادہ مفید ہوگی ؟ ہاں مولانا تو سب کچھہ کرتے ہیں مگر سوال یہ ہے اس ملت پرستانہ سرفروشی میں ہماری طرف سے بھی جان بازی کا کوئی ثبوت بہم پہونچ سکتا ہے یا نہیں ؟ ہم بھی کچھہ کر سکتے ہیں یا نہیں ! محض الہلال کی صداقت شعاری' راست بیانی ' انشا پردازی' جرأت و آزادی ' علم و کمال ' اور لکھائی چھپائی کی تعریف کرنے سے نہ تو ابتک کچھہ ہوا ہے اور نہ آئندہ ہونے کی امید ہے - اب اسلامی حمیت میں داغ لگانے کا موقع نہیں - جلد سے جلد مولانا کی اس اسکیم " حزب اللہ " کے خیر مقدم کیلیے مستعد ہو جانا چاہیے جسکا متوقع بار بار مولانا اس شرط پر بنا چکے ہیں کہ لوگ بتوجہ سننے کا اقرار کریں اور قبل اسکے کہ مولانا وہ حدیث جان پرور سنالیں ' مسلمان اپنے اشتیاق کی فریاد مولانا کو سنا دیں -

و اعتصموا باللہ ' ہو مولاکم ' فنعم المولے و نعم النصیر -

الہـــلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

ترجمــہ اردو تفسیــر کبیــر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

تاریخ حیات اسلامیہ

مسلمانان ہند کا ایک ورق

شہــــداء کانپور اعلی اللہ مقامھـــم !

اعـــلان

لسان العصر

ایک مشہور اردو ادبی رسالہ ہے ' جسمیں علمی ' اخلاقی تاریخی ' تمدنی ' مجلسی ' صنعتی ' تجارتی ' اقتصادی ' اور سائنٹفک مضامین ملک کے برگزیدہ اور مستند اہل قلم حضرات کے شائع ہوا کرتے ہیں - سالانہ قیمت ۳ - روپیہ ہے - آج ہی تاریخ سے جو حضرات اسکو خرید فرمائیں گے ' انکی قیمت میں سے دو ۸ - آنہ فی خریدار سرمایہ مصیبت زدگان کانپور میں داخل کر دیا جائیگا -

المشـــــــتہر

سید وصی بلگرامی ایڈیٹر " لسان العصر " کراتھہ ضلع آرہ براہ ڈومراؤں

ایک ابلیســـانہ مکــر و تلبیـــس!

ایک مکار ' جو اپنے تئیں ایڈیٹر الہـلال ظاہر کرتا ہے

[از جناب مولوی محمد یسین صاحب مدرس مدرسہ اورنگ آباد ضلع گیا]

ایک امر قابل دریافت یہ ہے کہ ۹ - ستمبر کو بعد ظہر ایک شخص مولویانہ لباس میں جنکے ترکی ٹوپی میں اور شیروانی میں سینے کے اوپر کاغذ کا ہلالی نشان بنا ہوا تھا ' ۲۳ - یا ۲۴ - برس کی عمر کے کوتہ قد ' خفیف اللحم ' سانولا رنگ ' یہاں (اورنگ آباد) کے جامع مسجد میں پہونچے اور اپنا نام کشف الدجی اور سکونت کانپور بتائی اور آنیکا منشا محض کانپوری شہدا کے یتیم بچوں اور بیواؤں کی امداد اور اخراجات پیروی مقدمہ کے لیے چندے کی تحریک بیان کی - چنانچہ تقریر میں مچھلی بازار کی مسجد کے مختصر واقعات اور اپنے دو خالہ زاد بھائیوں کے شہید ہو جانیکی کیفیت بیان کی اور اپنے کو انجمن خدام کعبہ کا ممبر اور کانپور فنڈ کا آنریری سکریٹری بیان کیا - یہاں جو کچھہ چندہ ہوا اُسکے حوالے کیا گیا - جمعہ کو (۱۲ ستمبر) وہ یہاں سے بارہ میل کے فاصلے پر ایک گاؤں میں ' جسکا نام کھریالواں ہے ' جا کے ٹھہرے اور اپنا نام ابوالکلام آزاد ایڈیٹر الہـلال بتایا - چونکہ اُنکے قول کا اعتبار نہ کیا گیا ' اسلیے کھریالواں میں جو ۶۹ - روپیہ چھہ آنے چندہ کے جمع ہوے تھے ' وہ بذریعہ ڈاک آپ کے دفتر الہلال میں ارسال کیے جاتے ہیں - مسلمانان اورنگ آباد نے جب اُن سے اپنے نام کے تغیر کی وجہہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ میرا نام کشف الدجی اور کنیت ابوالکلام اور تخلص آزاد ہے - میں نے مصلحتاً اپنا نام مخفی کر رکھا تھا - لہذا التماس ہے کہ مہربانی فرما کر یہ تحریر فرمائیں کہ آپ ۸ - ستمبر سے ۱۵ - ستمبر تک دفتر

مراسلات

حزب الله

قابل توجه جمیع اخوان ملت

و پرستاران دین قویم

[از جناب خواجه حسن صاحب نظامی]

الهلال کي گذشته اشاعتوں میں مسئلۂ تلاش مقصود پر کافي روشني ڈالي گئي ہے جو لا ریب اسوقت مسلمانوں کا اہم ترین فرض ہے - یہ جوش جو قدرة پیدا ہوگیا ہے ' بیجا نہ صرف ہوجائے - مولانا (یعني اڈیٹر الہلال) تحریر فرماتے ہیں کہ میںنے مختلف اسکیمین لکھنے اور چاک کرنے کے بعد راہ مقصود کا راستہ پالیا ہے ' جس پر چلنے سے مسلمان یقیناً شاہد مقصود سے ہمکنار ہو سکینگے - الہلال میں اب تک جو کچھہ لکھاگیا ' وہ اس اہم ترین ارادہ کے کتاب کي تمہید تھي - اس بارہ میں مولانا نے پیش خود جو تفسیر کیا ہے ' اسکے اظہار کا شاید یہ طریقہ رہا ہے کہ پہلے مسلمانوں کا شوق اور انکي صلاحیت دریافت کرلیں' پھر اسي مناسبت سے بتدریج اس ترقي و تنزل کے راز کو آشکارا کرتے رہیں - اس سے ضمناً ایک مقصود یہ بھي ہو سکتا ہے کہ مولانا کو اپنا اعتبار معلوم کرنا ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں انکي جانکاہیونکا کہانتک اثر ہوا ہے ؟ اس سے یہ بھي ظاہر ہوجائیگا کہ في الحال مسلمانوں میں کام کرنے کي کہانتک قابلیت ہے' اور جو تحریک شروع کیجانے والي ہے وہ قبل از وقت تو نہیں ؟

جنگ طرابلس ایک مبارک جنگ تھي ' جسنے مسلمانوں کے مردہ مجسمہ میں ازسر نو روح حیات پھونکدي ' اور واقعي ایک حیرت انگیز ولولہ اس قسم کا پیدا کردیا ہے کہ مسلمان اپنے زندگي کا ثبوت دینے کیلیے (مدتوں کے بعد) مستعد و آمادہ نظر آرہے ہیں - اللہم زد فزد - اس احساس کو قائم رکھنے میں دیگر مصائب و آلام نے بھي بہت مدد دي - مثلاً مظالم بلقان ، صلح کانفرنس لندن - واقعہ مسجد کانپور وغیرہم - جہاں یہ سب کچھہ ہے ' شہر خموشان اسلام میں زندگي کي چہل پہل شروع ہوگئي ہے اور ماتم خانوں میں ماتم رفتگان کے ساتھہ ساتھہ بیماروں کے علاج معالجہ کي بھي فکر دوش بدوش ہے ' وہاں مصیبت یہ ہے کہ مسلمانوں کو کسي پر بھروسہ نہیں رہا ' اور ایک عالم گیر بد اعتقادي پھیل گئي ہے - آخر اعتبار کب تک ' اور کہاں تک ؟ کوئي حد بھي ہے ؟ اس زمانہ میں جبکہ تہذیب و آزادي کي موسلا دھار بارش ہو رہي تھي' اور اکناف عالم میں ہر طرف حریت و ترقي کي طوفان آفرین آندھیاں بڑے زور شور سے چل رہي تھین ' اور جبکہ ہر بوالہوس کا شعار حسن پرستي تھا ؛ دنیا کي وحشي سے وحشي اور ذلیل سے ذلیل قوموں نے میدان ترقي و تہذیب میں گوئے سبقت لیجانا چاہا اور بالآخر لیگئیں -

مسلمانوں نے بھي اپنے تئیں پیش کیا ' مگر اپني قوت بازو پر نہیں - اپنے جاہ پسند' نمائشي' مفسد لیڈروںکي قوت پر - سواري سامنے طیار تھي - مسلمانوں نے لیڈروں کے سہارے اس پر چڑھنا چاہا ' حالانکہ اگر چاہتے تو خود سوار ہوسکتے تھے - پھر لیڈروں نے کیا کیا ؟ بجاے اسکے کہ انکا ہاتھہ پکڑ کے سوار کرا دیتے ' انکو ظالمانہ و بے رحمانہ ایک دھکا دیدیا ' جس سے وہ گرے اور گرنے کے ساتھہ ہي قعر مذلت کي اس فضاے تیرہ و تار میں پہونچگئے' جہاں سے اب چالیس برس کے بعد نکلنا بھي چاہتے ہیں تو نہیں نکل سکتے خوف ہے کہ کہیں پھر اس سے زیادہ زور کے ساتھہ نہ دھکیل دیے جائیں - کچھہ مظلوموںکي اعانت کرنے والے ہاتھہ ہیں' اور کچھہ خوش قسمت ایسے بھي ہیں جنکے دلوںمیں درد ملت ہے' مگر ہجوم یاس اور شدت بے اعتباري کا برا ہو' جس نے قوت تمیز و فیصلہ کے استیصال میں کوئي کسر اٹھا نہ رکھي ' اور اس لیے اس جنبش میں ایک ناگوار سا سکون پیدا ہوگیا ہے - اس خلاف امید اور ناگہاني چوٹ سے مسلمانوں کے ہاتھہ پاؤں میں اتني سکت ہي باقي نہ رہي کہ وہ اکبارگي اپنے بل پر کھڑے ہوسکیں - لامحالہ کسیکا ہاتھہ پکڑ کر چلینگے - گذشتہ لیڈروں نے مسلمانوں کے یقین و اعتماد کو اگر متزلزل کردیا تھا تو موجودہ مصلحان قوم کي سیماب وشي نے رہي سہي آس بھي توڑ دي - ندوہ کا واقعہ اسپر شاہد ہے - کون کہہ سکتا تھا کہ علامہ شبلي جیسے سخت کریکٹر کے آدمي مضمون جہاد کے بارے میں ایسي غلطي کرینگے ؟

ہم نہایت آرزو مند ہیں کہ علامۂ موصوف ان تمام اعتراضات کو جو اخبارات میں شائع ہوئے ہیں' دیکھتے' اور تمام الزامات سے اپني پوري بریت کر دیتے - ہم دن کوراتِ مان لینے کے لیے طیار ہیں مگر اس قحط الرجال میں ایک ایسے فرد فرید بزرگ قوم کو ہاتھہ سے کھوتے ہوے ہمارا دل دکھتا ہے - یہ ایک علحدہ مستقل مبحث ہے جسپر آیندہ کبھي خیالات کا اظہار کیا جائیگا - یہاں زیادہ موقع نہیں -

مولانا (یعني اڈیٹر الہلال) نہایت متفکر ہیں کہ انکو کام کرنے والے نہیں ملتے (مگر خدا کا شکر ہے کہ اس سے انکے پاے ثبات کو ذرا بھي لغزش نہ ہوئي اور آنکا دست حق نما برابر روز افزوں تیزي کے ساتھہ مصروف کار ہے) میں سر بگریباں ہوں کہ کام لینے والے کہاں ہیں ؟ حالت یہ ہے کہ کسي ایک تحریک پر بھي دو رائیں متفق نہیں ہوتیں - ضرورت اسکي ہے کہ تمام چھوٹے بڑے موتي ایک ہي رشتہ میں پروے جائیں - اسوقت اس ہارکي قیمت نظروں میں جچیگي -

پس جنکے دلوں میں اسلام کا درد ہے اور جنکے دماغ کوئي مفید بات سونچ سکتے ہیں ' ان کو چاہیے کہ وہ سب ایک جگہ باقاعدہ جمع ہوکر مبادلہ خیالات کے بعد اس کام کو سب سے پہلے شروع کریں' جسکي ضرورت سب سے زیادہ ہو - ورنہ اس ہماہمي اور محشرستان تجاویز میں کسي ایک تحریک کا کامیاب ہونا معلوم -

اس متفقہ پالیسي کا ایک آرگن بھي ہو جسمیں ہر شروع ہونے والي تحریک مع اپنے فوائد و مضار کے درج ہواکرے جسپر تمام اسلامي اخبارات ناقدانہ نظر ڈالیں اور پھر بعد اظہار راے و بحث

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته - آج مبلغ آٹھہ روپے ارسال خدمت شریف هیں - ان کو به سلسلہ اعانۂ امداد شہداء کانپور جمع فرما لیجیے - یه روپے اپنے احباب کے حلقه سے جمع کرکے ارسال کیے هیں جن کی تفصیل حسب ذیل بغرض اشاعت ارسال ہے - کیا عرض کیا جاے ؟ زمانہ نازک ' ایام استبداد ' اور مصائب مسلمین کا نصف النهار! مسلمانوں کے اعمال و افعال ناگفته به - قلب مضطر ہے لیکن بے اختیاري ہے - واقعه کانپور ایسا واقعه ہے که اسکے لئے اگر جان سے بهي دریغ نه هو تو بجا ہے مگر صد حسرت ہے هم پر که پیسه سے بهي دریغ ہے !! اسکے بهي وجوہ قوي هیں - مدرس کرنے والے مسلمان نہایت نازک حالت میں هیں -

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد

آپکی طرف سے هر وقت طبیعت پریشان رهتي ہے که حق گوئی وقت نہیں - الله تعالے سے دعا ہے که وہ اپنے فضل و کرم سے آپ کو ' آپ کے برگزیدہ اخبار کو ' اور آپ کے ایسے صاحب قلب و دماغ اور صادق الایمان مسلمانوں کو جمله آفات و مصائب اور دستبرد استبداد سے محفوظ رکھے - آمین ثم آمین -

الهلال

افوض امري الی الله ' ان الله بصیر بالعباد !

جناب سید مهدي حسن صاحب معتمد انجمن دي مسلم فرنڈس هزاري باغ

بطل العظیم - مصلح دوم ' حضرت مولانا ' غالباً آپکو یاد هوگا که انجمن دي مسلم فرنڈس هزاري باغ نے پہلي قسط مبلغ ۴۳ - روپیه کي براے شہداء و مجروحین واقعه کانپور بهیجی تهي جسکي رسید آگئي ہے اور اُسکے ساتھه ایک مضمون بهي بحیثیت معتمد بهیجا تها جو امید ہے که آپکی مهرباني سے الهلال میں چهپ جائیگا -

بهر کیف دوسري قسط مبلغ ۵۰ - کي ارسال خدمت ہے - اسمیں دو چندے خاص طور پر قابل تذکرہ هیں -

اعانۂ عامه ۲۰ روپیه
صدر سردار (ایک مغیر مسلمان) ۲۵ روپیه
(ایک طالبعلم) ۵ روپیه

کام برابر جاری ہے - آپکے خط نے ایک نئي روح انجمن کے ممبروں میں پهونک دي ہے !

(از جناب محمد قطب الدین صاحب - حیدر آباد دکن)

اخبارات کے مطالعه سے کانپور کے دلخراش حالات معلوم هوے - همدردان قوم جیسے عالیجناب مسٹر مظهر الحق وغیرہ ' جو اسوقت مجروحین کانپور کی اعانت میں همه تن مصروف هیں اور جو اپني بیش بها خدمات سے قوم کو ممنون کر رہے هیں ' عالم اسلامي کیلیے قابل هزار تشکر هیں ' اور ایسے هی همدردان اسلام سے پهر بهي اسلام کا کچهه نام و نشان باقي ہے - ورنه آجکل کا زمانه تو مسلماني در کتاب اور مسلمانان در گور کا مصداق ہے - میں ایک بے بضاعت شخص هوں اور تحصیل سدهي پٹه کا ۱۲ - روپیه ۱۴ - انه پر امورِ سے مجهه سے جو کچهه هوا ' وہ روپیه اپ کیخدمت میں نہایت شرمندگي سے اعانت مقدمه کانپور کیلیے روانه کیا گیا ہے - دکن کے ذی ثروت اصحاب اسجانب ذرہ سي توجه بهي کرتے تو بہت کچهه چندہ فراهم هوسکتا ' لیکن افسوس ہے که اس ملک میں مذهبي احساس بہت کم ہے -

مجهے اپ کي نوازش سے کامل بهروسه ہے که میرے اس معروضه کو اپ اپنے اخبار کے کسي گوشه میں جگه دیکر سرفراز فرمائینگے -

فهرست زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

(۳)

	روپیه	آنه	پائي
از بعض ملازمان دفتر الهلال	۱۰	۰	۰
بذریعه محمد افضل صاحب - وردي میجر موضع احمدون - کچهه	۵۱	۱۲	۰

(به تفصیل ذیل)

محمد افضل صاحب ۵ روپیه - محمد فیروز خاں ۱ روپیه - محمد اکرم خاں ۱ روپیه - میر جان ۱ روپیه - ملا عبد النعیم ۱ روپیه - سید ۱ روپیه صیف الدین ۱ روپیه - بوستان ۱۲ - آنه - ملا عباس ۱ روپیه - [illegible] میر ۸ آنه - جان محمد ۱ روپیه - نور گل ۴ آنه - حشنگ ۹ آنه [illegible] الخالق ۴ آنه - ریده خان ۷ آنه - ملا سید احمد ۵ آنه متفرق ۴ آنه گل محمد ۸ آنه - الهداد ۸ آنه خانطمع ۸ آنه - وزیر ۸ آنه امید ۸ آنه ملک شاہ محمد ۱ روپیه - باقي دار ۸ آنه عذری ۸ آنه - گلاب ۴ آنه الله رکها ۴ آنه - صدیق ۴ آنه - فضل الٰهی ۴ آنه - محمد نور ۱ روپیه - کالو جان ۱ روپیه عبد الصمد صاحب ۸ آنه - میر فضل ۴ آنه بختیار صاحب ۸ آنه الف صاحب ۸ آنه شیخ رفم شاہ ۱ روپیه عبد العزیز ۴ آنه - محمد یوسف ۴ آنه عبد الکبیر ۴ آنه عبد الدوشهال ۴ آنه میر حسن ۴ آنه - ابوجان ۴ - آنه - نواب کاکا ۴ آنه تاج محمد ۸ آنه بہاء الدین ۸ آنه - عبد السلام ۴ انه خیرو صاحب ۴ انه - ملا یوسف صاحب ملا عبد الخالق صاحب ۱ روپیه - ابوبکر ۴ انه - کرنگ ۴ - مقام ۴ آنه بیگل ۴ آنه قلندر ۴ دلاسا ۴ آنه - اکرم ۴ آنه محمد امین ۴ آنه خداداد ۸ آنه متم صاحب زعفران ۴ آنه - نعمت ۴ آنه عبد الشکور ۸ آنه حاجي رحمت ۴ انه بلند ۴ انه صالح محمد ۴ آنه محمد گل ۴ - آنه عثمان علی ۸ آنه - عبدالقدوس ۳ آنه محمد شریف ۴ آنه محمد صاحب ۱ روپیه داپو صاحب ۱ روپیه ملک اکرم صاحب ۱ - روپیه شیر محمد ۱ آنه - ولایت ۴ آنه ملتان ۴ آنه محمد شریف ۴ آنه - پیر محمد ۴ آنه - عبد العزیز ۴ آنه عبد الله ۸ آنه ملا عبد القدوس صاحب ۱ روپیه ملا آمیر صاحب ۱ روپیه علي جمعه ۳ روپیه سلطان محمد صاحب ۲ روپیه زر عون شاہ ۱ روپیه علیم صاحب ۱ روپیه -

	روپیه	آنه	پائي
بذریعه حافظ چراغ الدین صاحب قریشي - امام مسجد ٹریپ اٹک	۲۱	۱۱	
بذریعه جناب غوث محي الدین حسن صاحب - حیدر آباد دکن	۹۶	۰	

(به تفصیل ذیل)

مولوي سید معظم علي صاحب وکیل ۳۰ روپیه - مولوي ابراهیم علیصاحب صدر نشین ۲۶ روپیه - مولوي عبد الکریم خانصاحب معظم مال - مرزا احمد حسین دیگ صاحب ۱ روپیه - سید قاسم صاحب صیغه دار ۱ روپیه - مولوي محمد طاهر صاحب ۱ روپیه - میر تصدق حسین صاحب امیر علیگ صاحب مال - غلام محمد صاحب عرف پیارو میاں ۴ روپیه - عبد الحق صاحب ۱ روپیه - سلیمان داود خانصاحب ۱ روپیه - سید نثار علیصاحب ۱ روپیه - مولوي محي الدین علیصاحب ۱ روپیه - میر اوصاف علیصاحب ۵ روپیه - شیخ دیدار صاحب ۱ روپیه - علاءالدین صاحب ۶ روپیه - عبد الحي صاحب ۱ روپیه نعمت خاں صاحب ۱ روپیه - شیخ باقر صاحب جمعدار مال - مولوي برهان الدین صاحب ۵ روپیه -

الہـلال چھوڑ کر کہیں تشریف لیگئے تھے یا نہیں ؟ بہتر ہو کہ آپ اپنا فوٹو شائع فرما کر کثیر التعداد مسلمانوں کو جعلسازوں کی عیاری سے بچنے کا موقع عنایت فرمائیں -

(الہـلال)

آپ کو چاہیے تھا کہ آپ فوراً آسے پولیس کے حوالے کرتے وہ کوئی سخت مکار و ابلیس معلوم ہوتا ہے -

گیا اور " مسجـــد کانپـــور "

ایک ناچیز رقم ۹ - روپـیہ کی یہانکے مسلمانوں سے وصول کرکے مرسل خدمت ہے - یہ جگہ ایک مختصـر سا دہات ہے - مگر خاص شہر گیا کی حالت سنیے - وہاں دینے والے بہت ہیں مگر اس کہ مانگنے والوں اور لیکر بھیجنے والوں کی تعداد قلیل ہے - یونیورسٹی کیلئے ابھی گیا سے سولہ سترہ ہزار روپیہ گیا اور بمقابلہ اوسکے مسجد میں باوجود تحریک کرنے کے ' صرف پچاس روپیہ کے قریب عید کے دن وصول ہوے ! اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ چند خائنان ملت (جو خواہ مخواہ کے اپنے منہ آپ ہی لیڈر بنے پھرتے ہیں) لوگوں کو کسی قسم کی تقریر یا جلسہ کرنیسے روکتے ہیں اور طرح طرح کے بیہودہ اعتراضات اور مہمل باتوں سے ڈراتے ہیں - ۳ - شوال کو جامع مسجد میں ایڈریا نوپل کے دو بارہ فتح کی خوشی میں میلاد شریف اور چراغاں ہوا - سنا جاتا ہے کہ ڈیڑہ سو روپیہ کا بیجا صرف اس ماتم کے زمانہ میں خوشی منانے میں کیا گیا - لوگونکا خیال تھا کہ مظلومان کانپور کیلئے چندہ کی تحریک ہوگی - چناچہ بہتیرے لوگ روپیہ لیکر اور مستعد ہوکر گئے تھے کہ دینگے - مگر افسوس کہ نہایت مہمل طریقہ سے ایک انربل صاحب نے تقریر کی اور انکے بعد پیش امام وفاداری ! وفاداری ! کا راگ گاتے رہے - ڈرتے ڈرتے کچھہ واقعات بیان کیے (یعنی متولی مسجد کانپور میں جوتا پہنے چلے گئے وغیرہ وغیرہ) جسے لوگ سنکر اور برافروختہ ہوکر چلے آے -

بعض ایسے ہاتھوں سے چندہ کیا جا رہا تھا جن پر قوم کو مطلق اعتماد نہیں - اسقدر مجمع میں صرف تیس روپیہ کی رقم وصول ہوئی ! انہی آنریبل صاحب نے آجتک قوم کو نو ہزار روپیہ چندہ جنگ بلقان کا حساب بھی نہیں دیا ہے - آپ اس بارہ میں اپنے اخبار میں بازپرس کیجئے - یہ آپکا قومی فرض ہے (ایک خیر خواہ قوم)

(اعلیہ شیخ فرید حسین صاحب قریشی از ملتان بقلم خود)

آپکا الہلال جسکی رویت بدر کامل کی صورت میں مہینہ میں چار بار نشوونما پاکر اپنی فوق العادت قوت کا ثبوت دیتی ہے ' اور جس کے انوار معنی سے ہر مسلم کا تاریک قلب کسب ضیا کرکے نور ایمان حاصل کرتا ہے ' خوش قسمتی سے میرے شوہر کے نام جاری ہے - اور ہر وقت میرے زیر مطالعہ رہتا ہے - ۲۱ - ۱۷ - مئی کی اشاعت میں دربارہ اعانت مہاجرین آپکا فقید المثال ایثار دیکھہ کر نہایت متاثر ہوئی - ایک حقیر رقم مبلغ ۱۰ - روپیہ کی بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہے -

(جناب غوث محی الدین حسین صاحب از حیدر آباد دکن)

مبلغ ۹۶ - روپیہ " بقیہ اعانۂ پسماندگان شہداء و مجروحین و پیروی مقدمۂ کانپور " مرسل خدمت شریف ہیں - اس سے قبل ۲۵ - روپیہ روانہ کیا تھا - متعاقب انشاء اللہ اور رقم بھی پہنچتی جائے گی -

مسجد فتح پور سیکری

قابل توجہ جمیع جرائد اسلامیہ

ایک زمانہ تھا کہ جلال الدین محمد اکبر شاہ کے وقت میں مسجد و مزار فتحپور سیکری کی وہ قدر و منزلت تھی کہ بلا وضو کے کوئی اندر جا نہیں سکتا تھا - اس گئے گذرے زمانہ میں بھی مسجد و مزار حضرت شیخ سلیم چشتی کی زیارت کی غرض سے جو صاحب تشریف لاتے تھے ' بیرون دروازہ جوتا اتار کر اندر زیارت کرنے جاتے تھے - یہ مزار و مسجد اوقاف میں داخل ہے - اسکے اہتمام کے لیے سجادہ نشین متولی ہیں ' اور انتظام کی نگرانی وغیرہ کے لیے سلمان پبلک کے انتخاب سے تین ممبر مقرر ہوتے ہیں - لیکن کچھہ عرصے سے ایک عجیب کارروائی یہاں کے حکام نے یہ کی ہے کہ مزار اور مسجد کے دروازے پر حسب ذیل نوٹس لگا دیا ہے :-

" جو اشخاص حضرت شیخ سلیم چشتی کے مزار اور فتحپور سیکری کی مسجد میں جاویں ' چاہیے کہ ویسی ہی تعظیم کریں ' جیسی کہ اپنی متبرک عمارت میں جاتے وقت کرتے ہیں ' یعنی انگریز صاحبان اپنی ٹوپی ' اور ہندوستانی صاحبان اپنے جوتے اوتار لیا کریں - مگر مسجد کے احاطہ میں اور زمین مسجد اور مقبرہ کے باہر اس پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے -

دستخط - جی - آر - ڈ یپر - ای - سی - اس
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

اس اعلان کا نتیجہ یہ ہے کہ مزار کے اندر تمام انگریز جوتا پہنے جاتے ہیں ' اور مسجد میں تو جوتا اور ٹوپی ' دونوں پہنے ہوے ! خدا را اسطرف اسلامی اخبارات اور پیشوایان ملت توجہ کریں کہ نہایت سخت دینی بے حرمتی ہے -

(از جناب سید محمد صدر صاحب عالم گیلانی)

حادثہ کانپور کے بے چین کردینے والے واقعات اخبارات میں پڑہ کر دل پاش پاش ہوگیا - اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے اس رات دن کی ذلت اور مصیبت کی زندگانی سے ہم جملہ مسلمانوں کو نجات دے - آمین - کل بعد نماز جمعہ مصیبت زدوں کے امدادی فنڈ کے لیے کوشش کی گئی - با وجودیکہ یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے مگر پھر بھی جملہ حاضرین مجلس نے اخوت اسلامی کا ثبوت دیا - چنانچہ مبلغ ۳۲ - روپیہ ۱ - آنہ وصول ہوے - جو بذریعہ منی آرڈر معرفت حافظ چراغ الدین امام مسجد صاحب روانہ کیے گئے -

(جناب ارمان صاحب بریلوی از شاہجہانپور)

یہ فہرست اوس چندے کی ہے ' جو عید الفطر کے دوسرے روز بریلی میں شاہ آباد محلہ سے اعانت ورثاء شہداء و مجروحین کانپور کے لیے وصول ہوا - موعودہ رقم کی مقدار تو زیادہ ہے مگر جو کچھہ وصول ہوگیا تھا ' وہ ۸۲ - روپیہ ڈھائی آنہ کی رقم ہے - بعد وضع موازی ۱۲ - آنہ فیس منی آرڈر ' و ۲ - پیسہ لفافہ کے ' بقیہ ۷۱ - روپیہ ۶ - آنہ بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہیں -

(فہرست بعد میں شائع کی جائیگی کہ بہت طویل ہے - آپ مطمئن رہیں - الہلال)

[1

جسکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یہ سخت سردی کے موسم میں تندرست انسان جان بلب ہو رہا ہے - سردی ہٹانے کیلیے سر سر بدولت کرتے ہیں - لیکن بد قسمتی سے دمہ کے مرض کی حالت ناگفتہ بہ ہے - تکلیف دمہ سے پریشان ہوتے ہیں - اور رات دن سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلتا ہے - اور نیند تک حرام ہو جاتی ہے - دیکھئے ! آج اسکو کسقدر تکلیف ہے - لیکن افسوس ہے کہ اس لا علاج مرض کا بازاری ادویہ زیادہ تر نشیلی اجزاء مضرہ جھنگ - بلاڈونا ' پوٹاسرای ' اوقالذ دیکر بنتی ہے - اسلیے فائدہ ہونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا ہے - ڈاکٹر برمن کی کیمیائی اصول سے دی ہوئی - دمہ کی دوا انمول جوہر ہے - یہ صرف ہماری ہی بات نہیں ہے - بلکہ ہزاروں مرض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح ہیں - اچھے بہت کچھ خرچ کیا ہوگا - ایک مرتبہ اسکو بھی آزما لیں - اسمیں نقصان ہی کیا ہے ' پوری حالت کی فہرست بلا قیمت بھیج جاتی ہے - قیمت ۳ روپیہ ۲ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ - کلکتہ

[3

مسیحا کا موہنی کسم تیل

سر کے بالوں کے لیے

نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی کے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن میں محض نمود کے ساتھ فائدہ کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربہ سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیر پا ہونے میں لا جواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر

اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہم نے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور '

دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں پورہ سرایی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے ' نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ریپروپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳

کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[24

یونانی فارمیسی کی نایاب دوائیں

حب حیات یہ دوا اکسیر ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے ایام شباب میں بدپرہیزی کے وجہ سے کسی مرض میں مبتلا ہوگئے - چاہے وہ مرض پرانا ہو یا نیا - ہر قسم کے مزاج والےکو نہایت مفید ہے نہ عمر اور موسم کی قید ہے عورتوں کے لیے بھی از حد مفید ہے ۲۱ روز میں صحت کامل ہو جاتی ہے اور فائدہ دائمی ہوتا ہے - قیمت فی شیشی چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

حب بواسیر - اس زمانہ میں نوے فی صدی اس مرض موذی میں مبتلا ہیں - اس خاص مرض میں یہ گولیاں عجیب الاثر ہیں - خونی ہو یا بادی ہو ' نئی ہو یا پرانی سب کو جڑ سے کھو دیتی ہے ' اور خالص نباتی اجزا سے تیار کیگئی ہے - پندرہ دن کے استعمال میں بالکل زائل ہوجاتی ہے -

قیمت فی ڈبہ ۳ روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک

سفوف مفرح - دل ' دماغ ' معدہ ' جگر ' اور تمام اندرونی اور عام نقاہت جسمانی کیلیے از حد مفید ہے - خون کے پیدا کرنے میں نہایت موثر - اور تبخیر معدہ کے لیے از حد مفید - تمام اطباء اسکی تصدیق کرچکے ہیں زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں ہے - قیمت فی ڈبہ ۵ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

نوٹ - تمام مذکورہ بالا ادویہ زہریلے اور مسالے اجزا سے پاک ہیں پرچہ ترکیب ہمراہ ادویہ - قیمت پیشگی - یا وی - پی بشرطیکہ چوتھائی قیمت پیشگی آے - اخبار کا حوالہ ضرور دیں - فرمایش اس پتہ سے ہوں :

نمبر یونانی فارمیسی گول بنگلہ افضل گنج - حیدر آباد دکن

	پائي	آنه	روپیه
جناب سید عبد الله شاہ صاحب - هائی اسکول پشاور	۰	۰	۲
جناب ایس - اے - جبار صاحب ٹانگڈونگي	۰	۰	۱۷
بذریعه جناب سید مهدي حسن صاحب معتمد انجمن مسلم فرنڈس - هزاري باغ	۰	۰	۵۰
جناب محمد رفیق صاحب میڈر اتها	۰	۰	۱۰
بذریعه ایک بزرگ جنکا نام پڑھا نہیں گیا	۰	۱۴	۸۳
جناب محمد ابراهیم صاحب دارجلنگ	۰	۰	۴
جناب ابو تراب مولوي عبد الرحمان صاحب کیلاري	۰	۰	۱۳
بذریعه جناب محمد قطب الدین صاحب سدي پیٹ	۰	۰	۶
جناب غلام غوث صاحب ناندیڑ	۰	۲	۷
جناب محمد سید بن علي صاحب حیدر آباد دکن	۰	۶	۸
جناب ایس - ایم - پیارے صاحب مخدوم پور گیا	۰	۰	۹
جناب عبد الرزاق صاحب از نوادہ - گیا	۰	۱۵	
جناب منشي عبد المجید صاحب نارکل ڈانگه	۰	۰	۷
جناب کلیم عبد الحی صاحب بانکي پور	۰	۸	۲
بذریعه جناب سید محمد یحیی صاحب ریاست بهرتپور	۰	۰	۸

(به تفصیل ذیل)

جناب بابو نذیر احمد صاحب ۱ روپیه - جناب بابو ارشاد علي صاحب ۱ روپیه - جناب مرزا مظفر علي بیگ صاحب ۲ روپیه ۳ آنه - جناب مبارک علي صاحب ۱ روپیه - جناب عثمان علي صاحب ۱ روپیه - جناب مظهر علي صاحب ۲ آنه - جناب بابو بشیر احمد صاحب ۸ آنه - جناب گلشن صاحب ۱ آنه - جناب محمد حسین صحب ۱ روپیه ۱ آنه -

	پائي	آنه	روپیه
بذریعه جناب عبد الحد صاحب	۰	۶	۷۱
میزان	۰	۱۰	۴۸۳
سابق	۶	۳	۹۰۷
میزان کل	۶	۱۳	۱۳۹۰

فهرست زر اعانهٔ مهاجرین عثمانیه

(۱۳)

	پائي	آنه	روپیه
جناب عزیز محمد خانصاحب - پربهني دکن -	۰	۰	۴
جناب ابراهیم سلیمان حسین صاحب ٹانگڈوکي برهما -	۰	۰	۵۰
ایک بزرگ جنکا نام صاف پڑھا نہیں گیا -	۰	۰	۱۰
جناب حکیم عبدالحي صاحب - بانکي پور -	۰	۸	۲
جناب مولوي محمد عبد الودود صاحب - بریلي	۰	۷	۷۶
جناب فضل احمد صاحب - فتح پور - بارہ بنکي	۰	۸	۲
بهراهی کانپور بذریعه اس - ایم قاسم صاحب	۰	۰	۶۵
جناب شیخ امین الدین صاحب - میونسپل کمشنر قصور	۰	۰	۵۴
بذریعه جناب فضل الرحمن خانصاحب محرر چوکهاري پیمبر پور	۰	۱	۳۲
بذریعه جناب قاضي فیض محمد صاحب - گرگا راجپوتانه	۰	۰	۹۳

(به تفصیل ذیل)

	پائي	آنه	روپیه
جماعت میوہ فروشان	۰	۰	۰
جناب محمد سلیمان صاحب	۰	۰	۳
جناب میر فیض علي صاحب	۰	۰	۲۵
جناب میر سرفراز علي صاحب	۰	۰	۱
جناب مولوي محمد ابراهیم صاحب	۰	۰	۵
معرفت جناب مولوي علی محمد صاحب	۰	۰	۴۰
میزان	۰	۰	۹۴
فیس منی آڈر	۰	۰	۱
میزان	۰	۸	۳۸۹
سابق	۰	۱۰	۹۲۳۴
میزان کل	۰	۲	۹۶۲۴

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
(القرآن الحكيم)

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly " " 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲/

نمبر ۱۴ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲۹ - شوال ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, October 1, 1913.

فہرس

تصاویر

شذرات

مسلم گزٹ لکھنؤ

(انکشاف حقیقت)

(۱)

"مسلم گزٹ" کے معاملات کی نسبت سب سے پہلے میں نے ۲۴ - ویں رمضان المبارک کی اشاعت میں ایک مختصر نوٹ لکھا تھا اور مالک مسلم گزٹ سے دریافت کیا تھا کہ مولوی سید وحید الدین صاحب سلیم کی علحدگی کے متعلق جو واقعہ سننے میں آیا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں؟

اسکے بعد مسلم گزٹ کا ایک پرچہ آیا جسکے پہلے صفحہ پر مولوی صاحب کی علحدگی کی خبر اور انکی پرجوش خدمات کا اعتراف تھا اور سب سے آخری صفحہ پر اشتہارات کے اندر چھپا ہوا اعتذار و عفو طلبی کے متعلق بھی ایک نوٹ تھا' جس میں لکھا تھا کہ مسلم گزٹ میں بعض مضامین قابل اعتراض نکل گئے' انکے متعلق افسوس اور آیندہ کیلیے احتیاط۔

میں منتظر رہا کہ میر جان صاحب یا تو خود مسلم گزٹ میں میرے سوال کا جواب دیں گے' یا پھر کسی خاص خط کے ذریعہ حالات سے مطلع کرینگے' لیکن اس وقت تک کہ درمیان میں چار نمبر الہلال کے نکل چکے ہیں' انہوں نے نہ تو اخبار میں کچھہ لکھا اور نہ بذریعہ خط کے جواب دیا۔

تاہم اب اسکی ضرورت بھی نہ رہی۔ صوبجات متحدہ کی کونسل کے گذشتہ اجلاس میں آنریبل سید رضا علی نے جو سوالات کیے تھے' انمیں ایک سوال مسلم گزٹ کے متعلق بھی تھا - سرکاری جواب نے میر جان صاحب کو جواب کی زحمت سے بچا لیا ہے

اطـــلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس درلي پرچه نه پهنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماه کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماه سے زیاده عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں -

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا (مدیر)

---

[۳۹]

دهلـــي میـــں غـــدر

سے پہلے تیموري تاجدار اور اسکے خاندان کي کیا شان تهي - اور غدر کے بعد کیا هوگئي - پهولوں کي سیج پر سونے والي شهزادیاں ظلم و ستم کے کانٹوں پر کیونکر سوئیں - انکے معصوم بچوں نے کس کس کے طمانچے کهائے بهادر شاه غازي اور انکے بال بچوں پر کیسی کیسي بپتائیں پڑیں - شهنشاه هند کے بیٹوں اور نواسوں نے دهلي کے بازاروں میں کسطرح بهیک مانگي - اسکے سچے اور چشم دید قصے مضامین خواجه حسن نظامي میں بکثرت جمع کیے گئے هیں - یه مجموعه ڈهائي سو صفحه کا هے - جسمیں مضامین غدر کے علاوه اور بهي بہت سے دلچسپ مضمون خواجه حسن نظامي کے هیں - قیمت صرف ایک روپیه -

---

اگر هندوستان میں انگریزی چراغ گل هو جائے

خدا نخواسته حکومت کا نہیں بلکه انگریزوں کي پهیلائي هوئي نئي روشن کا چراغ اگر گل هوجائے اور اهل هند اپنے قدیمي تمدن اور پراني روشني کے اصول کو اختیار کر لیں تو اسوقت نئي روشني کي بولتي هوئي تاریخ لسان العصر اکبر اله آبادي کے کلام میں جوں کي توں مل جائیگي - کلیات اکبر کا یه لا جواب مجموعه دو حصوں میں همارے هاں موجود هے - قیمت تین روپیه آٹھ آنے -

---

محدث گنـگوهي کي گرفتـــاری

عارف و فاضل حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوهي رحمة الله علیه غدر کے زمانه میں کیونکر گرفتار هوئے اور آنپر کیا کیا گزري سکا ذکر انکي نئي سوانح عمري میں هے - یه کتاب نہیں هے حقائق و معارف کا عظیم الشان خزانه هے - با تصویر دونوں حصے مع محصول ۲ روپیه آٹھ آنه - اسرار مخفي بهید - ۴ آنه ترکي فتح کی پیشین گوئیاں قیمت دو پیسه - دل کي مراد قیمت ۱۰ آنه - سول کی عیدي قیمت ۲ آنه یه سب کتابیں هرکن حلقه نظام المشائخ دهلي سے منگائیے -

---

مولانا ابولکـــلام ایـــدیـــر الهــــلال

کي لکهي هوئي اردو زبان میں سرمد شهید کي پهلي سوانحعمري جسکي نسبت خواجه حسن نظامي صاحب کي راے هے که با عتبار ظاهر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئي جمع نہیں کرسکتا اور باعتبار معني یه سرمد کي زندگي و موت کي بحث هي نہیں معلوم هوتي بلکه مقامات درویشي پر ایک مستانه اور البیلا خطبه نظر آتا هے - قیمت صرف ڈهائي آنے -

---

انیـــسوا لے انقـــلابات

سے معلوم کرنیکا شوق هو تو حکیم جاماسپ کي نایاب کتاب جاماسپ نامه کا ترجمه منگا کر دیکهیے جو ملا محمد الواحدي اڈیٹر نظام المشائخ نے نهایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا هے - پانچهزار برس پهلے اسمیں بحساب نجوم و جفر آجتک کي بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکهي گئي تهیں وه سب هو بهو پوري اتریں مثلاً بعثت آنحضرت صلعم - معرکه کربلا - خاندان تیموریه کا عروج و زوال وغیره وغیره قیمت ڈهائي آنے -

شـــــتهـــر

رساله نظـام المشائخ و درویش پریس دهلي

---

[۳۶]

خضـــاب سیـــه تـــاب

همارا دعوی هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں ' اُن سب سے خضاب سیه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاریگا هم قبول کرینگے - دوسرے خضابوں سے بال بهورے یا سرخي مائل هوتے هیں - خضاب سیه تاب بالوں کو سیاه بهورا کردیتا هے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں - خضاب سیه تاب اسي قیمت میں اسقدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتي هے - خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے - دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکهنے میں آتي هیں ' اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے - خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي ' اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پهیکا پڑجاتا هے ' اور قیام کم کرتا هے - خضاب سیه تاب کا رنگ روز بڑهتا جاتا هے ' اور دو چند قیام کرتا هے - بلکه پهیکا پڑتا هي نہیں - کهونٹیاں بهي زیاده دنوں میں ظاهر هوتي هیں دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت هوجاتے هیں - خضاب سیه تاب سے بال نرم اور گنجان هوجاتے هیں - بعد استعمال انصاف آپ سے خود کهلائیگا که اسوقت تک ایسا خضاب نہیں ایجاد هوا - یه خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے - نه باندهنے کي ضرورت نه دهونیکي حاجت - لگانے کے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت فی شیشي ایک روپیه زیاده کے خریداروں سے رعایت هوگي - محصول ڈاک بذمه خریدار - ملنے کا پته :

کارخانه خضاب سیه تاب کٹره دل سنگه - امرتسر

تو جواب ملا :

" سوال میں اصلی واقعات نہیں بیان کیے گئے - مسلم گزٹ کے مالک و پبلیشر کے جس تحریری بیان کے ذریعہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہ بتایا گیا ہے کہ کن وجوہ کی بنا پر ایڈیٹر علحدہ کیا گیا ؟ اسکے انگریزی ترجمہ کی ایک نقل میز پر موجود ہے "

(مالک مسلم گزٹ کا تحریری بیان)

بوجہ وفات اپنے خسر کے میں گذشتہ دو ماہ یعنی جون و جولائی میں فرخ آباد میں تھا - ان دو ماہ کے اندر عموماً اور خصوصاً ۱۹ - جولائی کے مسلم گزٹ کی اشاعت کا لہجہ معاملات مسجد کانپور کے متعلق بوجہ مولوی وحید الدین سلیم اڈیٹر مسلم گزٹ کی خود رائی اور ضد کے قابل اعتراض تھا - اسکے لیے مجھے انتہا درجہ کا افسوس ہے - بوجہ اڈیٹر کے اپنی خود رائی پر قایم رہنے کے مجھے اندیشہ ہے کہ باوجود میری موجودگی اور میرے سخت اقتدار کے' انکو خود رائی سے روک نہیں سکونگا ' اور ایسی حالت میں انکے تمام غیر معتدل رجحان کی ذمہ داری میرے سر عاید ہو جائیگی - اس وجہ سے ' اور نیز انہوں نے جو قابل اعتراض رویہ اختیار کیا ہے بطور اسکی سزا کے ' آپکی تجویز کے مطابق مولوی وحید الدین سلیم کو اڈیٹری سے برخاست کرتا ہوں - میں مسلم گزٹ کی آیندہ اشاعت میں ان قابل اعتراض مضامین کی اشاعت پر افسوس ظاہر کرونگا -

دستخط : میر جان مالک و پبلیشر مسلم گزٹ

حادثۂ کانپور

تصحیح و تصدیق

حادثۂ کانپور میں شہدا کی تعداد کے متعلق ابتداء واقعہ ہی سے پبلک میں تشویش و اضطراب پیدا ہوا اور وہ بدستور قائم ہے - لوگ عقلاً بھی اس امر کے سمجھنے سے اپنے دماغ کو عاجز پاتے ہیں کہ پانچ سو سے زاید کارتوسوں کا جنگی اسراف صرف تیرہ چودہ انسانوں کی لاشوں ہی کو تڑپا سکا ؟

اسی سلسلے میں ایک مراسلۂ روزانہ معاصر زمیندار لاہور میں شائع ہوئی تھی جس کے نیچے ایک ہندو زمیندار (رام نا تھہ وستھی) کے دستخط تھے - یہ مراسلۂ الہلال نمبر (۱۲) میں بھی نقل کی گئی ہے

اس چھٹی میں نامہ نگار نے دو واقعہ بیان کیے ہیں :

(۱) " ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جاے وقوعہ کے علاوہ شہر میں جہاں کہیں مسلمان نظر پڑے' بندوقوں کے فیر سے ہلاک کردیے گئے "

(۲) " کوئی ڈیڑھ سو لاشیں بوروں میں بند کرکے دریا میں ڈالدی گئیں "

ہم ان دونوں حصوں کی مزید تحقیق میں برابر مصروف رہے اور اب اپنی راے اس چٹھی کی نسبت شائع کرتے ہیں -

پہلا واقعہ جن لفظوں میں بیان کیا گیا ہے ' ضرور ہے کہ انکی تصحیح کردی جاے - جن معاصرین نے اس چٹھی کو شائع کیا ہے انکا بھی فرض ہے کہ اسکی طرف متوجہ ہوں - بظاہر الفاظ منقولۂ صدر سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ ۳ - اگست کو مچھلی بازار کے علاوہ تمام شہر کانپور میں بھی جہاں جہاں مسلمان پائے گئے ' پولیس نے انہیں قتل کر ڈالا ' حالانکہ یہ امر عقلاً بعید اور خلاف واقعہ ہے - اگر ایسا ہوا ہوتا تو آج کانپور میں سیکڑوں گھروں سے اپنے اعزا و اقارب کی مفقود الخبری کی صدائیں بلند ہوتیں اور اس حادثے کے بعد یکایک کانپور کی آبادی گھٹ جاتی - حالانکہ اسکے بعد ہزاروں مسلمان بدستور کانپور میں نظر آئے اور بہت سے محلے ہونگے جہاں سرے سے کوئی حادثہ ہوا ہی نہ ہوگا -

پس اصل یہ ہے کہ صاحب مراسلہ نے اپنے مطالب کیلیے صحیح الفاظ نہیں پاے - " جہاں کہیں " سے اسکا مقصود یہ نہوگا کہ تمام شہر میں " جہاں کہیں " پاے گئے ہلاک کردیے گئے ' بلکہ مطلب صرف یہ ہے کہ حادثہ ' مچھلی بازار کی مسجد ہی تک محدود نہ رہا ' اسکے علاوہ بھی دیگر مقامات میں مسلمانوں پر حملہ کیا گیا - چنانچہ اسکی تصدیق دیگر وقائع نگاروں کے بیانات اور اطراف مچھلی بازار کے آثار و علائم سے بخوبی ہوچکی ہے ' اور ہم نے ذاتی طور پر بھی جس قدر تحقیق کیا ' اس خیال کیلیے قوی وسائل و ذرائع موجود پاے -

دوسرے واقعہ میں ڈیڑھ سو لاشوں کا دریا میں پھینکا جانا بیان کیا گیا ہے - اس بیان میں مراسلہ نگار منفرد نہیں بلکہ شہر کی عام افواہ بھی ابتداء حادثہ سے یہی ہے ' اور ہر شخص جو اس واقعہ میں مدعا علیہ کی حیثیت نہ رکھتا ہو ' اس امر کے ماننے پر مجبور ہوگا کہ جو تعداد شہداء حادثہ کی بیان کی گئی ہے ' وہ اپنے دیگر متعلقہ واقعات کے ساتھہ کسی طرح بھی سمجھہ میں نہیں آتی -

اب رہا بوریوں میں بند کرکے دریا میں ڈالا جانا ' تو قطع نظر اسکے دیگر وسائل علم کے ' یہ فرض در اصل پولیس کا ہے کہ وہ بتلاے کہ اگر بوریوں میں بند کرکے دریا میں نہیں ڈالا گیا ہے ' تو پھر پانچ سو سے زائد کارتوسوں کے نشانے کہاں غائب ہوگئے ؟

چٹھی کے اس حصے کی نسبت بھی ہم نے تحقیق کیا اور نہایت قابل غور مواد اسکے متعلق ہمارے سامنے موجود ہے - لیکن چونکہ اب حادثۂ کانپور کے متعلق ہر بات مقدمۂ زیر عدالت کا راز بنگئی ہے ' اسلیے ہم اس وقت انہیں ظاہر نہیں کرینگے - ممکن ہے کہ اس سے ہمارے مقدمات کو نقصان پہنچے -

رفتار سیاست

دولۃ علیہ و بلغاریا

حوادث و انقلابات کی نسبت پیشینگوئی کرنا حقیقت یہ ہے کہ سطح ادراک بشری سے مافوق امر ہے : لا تدری نفس ما ذا تکسب غدا (۳۱ : ۳۷) کل تک بلگیریا جو سر خیل فتنہ گران بلقان اور اشد اعداے اسلام تھا ' کون کہہ سکتا تھا کہ اس درجہ مجبور ہو جاے گا کہ آستانۂ باب عالی پر عاجزانہ سر جھکا دیگا ' جسپر وہ کئی بار جھک چکا تھا مگر اب اسے عار تھا ؟

۲۳ - ستمبر تک ریوٹر کا بیان تھا کہ امور ثانیہ پر ترکی اور بلگیریا میں اختلاف باقی ہے اور دستخط نہیں ہو سکے ' بلکہ ۲۹ - کو تار آیا کہ بیقاعدہ ترکی فوج تھریس میں دیہاتوں کو جلا رہی ہے ' اور دو ہزار پناہ گیر دیدی غاچ آچکے ہیں - آخر کامل ایک ہفتہ کی خاموشی کے بعد ۲۹ - ستمبر کو اوسنے سنایا کہ صلح نامے پر فریقین کے دستخط ہوگئے ' اور پھر ۳۰ - کو اوسنے وہ خبر سنائی ' جو یقیناً اوسکو سنانی پسند نہ تھی ' یعنی " بلگیریا نے ترکوں کے اکثر مطالبات قبول کر لیے ' تمام قدیم و جدید مقبوضات بلگیریا میں مسلمانوں کے وہی حقوق تسلیم کیے گئے جو طوائف نصرانیہ کو ترکوں نے اپنی بے تعصبی سے اپنی حکومت میں دے رکھے ہیں " اس خبر کے جزء ثانی متعلق حقوق اسلامیہ کو رنوٹر نے ایک

اور ہر شخص کا جو اصول اور صداقت کو انسانوں سے زیادہ دوست رکھتا ہو' فرض ہے کہ اسکی حقیقت کے انکشاف سے اعراض نہ کرے -

یہ سوال کسی شخص کو ایڈیٹری سے برطرف کردینے کا نہیں ہے - ہر شخص جو کسی شخص کو اپنی اعانت کیلیے رکھتا ہے' حق رکھتا ہے کہ جب چاہے علحدہ بھی کردے - یہ سوال مولوی سید وحید الدین صاحب کی ذات خاص کا بھی نہیں ہے - اگر کسی وجہ سے وہ علحدہ کردیے گئے یا ہوگئے ' تو اسکا اثر مسلم گزٹ پر کیا پڑسکتا ہے ؟ یا اُن باتوں پر کیا پڑ سکتا ہے جنکی وجہ سے لوگ مسلم گزٹ کو پسند کرتے یا برا سمجھتے تھے ؟ اس طرح کے تغیرات ہمیشہ کاموں میں ہوا کرتے ہیں' اور اگر کوئی کام نیک اور اچھا ہے ' تو اسکی زندگی کسی شخص کی موجودگی یا عدم موجودگی پر موقوف نہیں - مولوی صاحب جب مسلم گزٹ کے دفتر میں آئے ہیں تو اُن خیالات کو لیکر نہیں آئے تھے جنکی وجہ سے مسلم گزٹ کو شہرت ہوگئی - انکو مسلم لیگ کی مخالفت کا بالکل خیال نہ تھا - نہ تو وہ سیاسی مباحث سے دلچسپی رکھتے تھے اور نہ مسلمانوں کی پولیٹکل روش کے متعلق کوئی انقلابی خیال انکے پیش نظر تھا -

تاہم مسلم گزٹ نکلا تو حالات جمع ہوے اور اس کے صفحات پر اصلاح و تغیر کی صدا بلند ہوئی - مسلم لیگ ' علی گڈھ پارٹی ' اور ہز ہائنس سر آغا خاں کے متعلق اس نے مخالفت و نکتہ چینی شروع کردی' اور مسلم لیگ کے اس تغیر میں پورا حصہ لیا ' جسکی وجہ سے اسکو اپنا نظام بدلنا پڑا -

پس اسی طرح اب اگر وہ مسلم گزٹ سے علحدہ کردیے گئے تو اور لوگ مسلم گزٹ کے کام کو قائم رکھہ سکتے ہیں اور آزادی کی تحریک میں زندگی ہے تو وہ خود اپنا سامان کرلے گی - کوئی اہل قلم یا کوئی ایڈیٹر کب تک اسکے جسم کے ڈھانچے کو تھامے رہیگا ؟

یہ سب سچ ہے اور ایک ایسی کھلی ہوئی بات ہے جس کو ہر شخص تسلیم کرلے گا ' مگر اصلی سوالات یہ نہیں ہیں - یہ تغیر اگر اُن اسباب و مصالح کے ماتحت ہوا ہوتا جو ہمیشہ کاروباری دفاتر میں ہوا کرتے ہیں' تو کو ناواقفیت سے بعض ناداں خریداران مسلم گزٹ اسپر معترض ہوتے ' مگر عقل و فہم رکھنے والے لوگوں کو کوئی وجہ اعتراض کی نہ تھی - مگر مشکل یہ ہے کہ :

دوست نے خاطر دشمن سے کیا مجھکو ہلاک
رشک یہ ہے کہ وہ کس حوصلہ نازاں ہوگا

یہ واقعہ کچھہ ایسے حالات کے ساتھہ وقوع میں آیا ہے جس نے مسلمانوں کے موجودہ ادعاء اصول پرستی و حریت پسندی کے عین دور عروج میں " اصول " کی سب سے بڑی توہین کی ہے ' اور آیندہ کیلیے استبداد حکام ' و ضعف راے ' و تزلزل اقدام ' و عدم ثبات کار و اصول و فکر کی ایک ایسی مثال مشئوم و نظیر منحوس قائم کردی ہے ' جس نے ہمیشہ کیلیے پریس کی اندرونی آزادی عمل کو خاک میں ملا دیا ' اور اُن مہلک نقصانات سے کہیں زیادہ نقصان ہندوستانی پریس کو پہنچایا ' جو پریس ایکٹ کا حربۂ بے امان پہنچا رہا ہے -

پریس ایکٹ کے بموجب پریس سے ضمانت لی جا سکتی ہے ' پچھلی ضمانت ضبط کی جا سکتی ہے - پرچے ضبط کراے جاسکتے ہیں ' انتہائی صورت ہو تو پریس کا تمام سامان بھی ضبط ہوجا سکتا ہے - تاہم یہ تمام زنجیریں ہمارے خارجی اعمال و قوی کو جکڑ لیتی ہیں اور حوالہ انکی آہنی بندش ہم کو گھر سے باہر کتناہی مقید کردے ' لیکن اپنے گھر کے اندر ' اپنے دفتر کی میز

کے سامنے ' اپنے قلمدان سے کام لیتے ہوے ' ہم بالکل آزاد ہیں - لیکن مسلم گزٹ کا ضعیف القلب مالک اسپر قانع نہیں - وہ چاہتا ہے کہ ہمارے اندرونی نظم و نسق کی آزادی بھی ہم سے چھین لی جاے ' اور جبکہ ہمارے دفاتر کے دروازے سی - آئی - ڈی کے غیر موثر احتساب کا جولا نگاہ بنے ہوے ہیں ' تو ہمارے کاروبار کی میز کے سامنے بھی ایک سخت موثر مداخلت کا پہرہ بٹھا دے !!

اس نے حکام کی اندرونی اور غیر باقاعدہ مداخلت کی سعی کو اپنے ضعف قلبی کے ہاتھوں کامیاب کردیا اور اسطرح ہمیشہ کیلیے ایک نیا حربہ خود ڈھالکر پریس کے حریفوں کو دیدیا - یہ حربہ سب سے زیادہ مہلک ہے - یہ مسلم گزٹ کی اسی بیلدری میں ڈھالا گیا ہے ' جہاں کبھی آزادی راے اور حریت فکر کی خون آشام تلواریں ڈھالی جاتی تھیں - ایک عجیب تمسخر انگیز ادا کے ساتھہ اب تک مسلم گزٹ کی دیوار پر اس " تیغ حریت " کا اشتہار بدستور رہنے دیا گیا ہے اور اس طرح ہمیں یقین دلانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ ایک ہی سانچے میں سے غلامی و تعبد اور حریت و صداقت ' دونوں کیلیے آلات ڈھل کر نکل سکتے ہیں ! اولئک الذین اشتروا الضلالة بالهدی ' فما ربحت تجارتهم و ما کانوا مهتدين !

اصل واقعہ کے انکشاف سے یہ تمام امور پوری طرح واضح ہو گئے ہیں -

مجھے جس واقعہ کی اطلاع ملی تھی ' پہلے اسے دہرا لیجیے :

" ڈپٹی کمشنر صاحب نے مالک مسلم گزٹ کو بلا کر کہا کہ وہ مولوی سید سلیم صاحب کو ایڈیٹری سے علحدہ کردیں' نیز وہ لکھنو سے چلے جائیں ' ورنہ وہ مجبور ہونگے کہ مسلم گزٹ پر مقدمہ دائر کریں اور اس طرح مالک مسلم گزٹ بھی مصیبت میں مبتلا ہو -

اسی وقت میر جان صاحب مولوی صاحب کے پاس آے اور ان سے کہا کہ آپ فوراً لکھنو سے چلے جائیں - مولوی صاحب اسی وقت پہلی گاڑی میں لکھنو سے روانہ ہوگئے - اس صحبت میں ایک اور صاحب بھی موجود تھے - اس واقعہ کے وہی راوی ہیں "

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ مسلم گزٹ کے متعلق ابتداء اشاعت سے حکام شہر کن خیالات میں سرگرم رہتے تھے ؟ پچھلے دنوں جب میں لکھنو میں تھا تو میر جان صاحب اکثر ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس آتے جاتے تھے کیونکہ جس پریس میں مسلم گزٹ چھپتا تھا' اس نے آیندہ چھاپنے سے انکار کردیا تھا اور قاری عبد الولی مالک اسی پریس سے نیا ڈکلیریشن دلایا گیا تھا -

میر جان صاحب نے مجھہ سے بارہا کہا کہ مسٹر فورڈ نہایت برہم ہیں اور مسلم گزٹ میں جو کچھہ حادثۂ کانپور کے متعلق لکھا جا رہا ہے ' اس سے انکی آشفتہ مزاجی انتہائی درجہ تک پہنچ گئی ہے -

میں پسند نہیں کرتا کہ پرائیوٹ ملاقاتوں کی گفتگو سے اخبار کی کسی بحث میں کام لوں ' اسلیے اس حصے کو زیادہ تفصیل سے نہیں لکھونگا -

بہر حال اسکے بعد میں مسوری چلا گیا اور واپس ہوتے ہوے راہ ہی میں یہ واقعہ معلوم ہوا کہ مولوی سلیم صاحب الگ کردیے گئے ہیں -

مالک مسلم گزٹ نے تو خاموشی اختیار کرلی لیکن بعض اصحاب کی طرف سے سوال کیا گیا کہ " کیا یہ سچ ہے کہ ایڈیٹر مسلم گزٹ کو علحدہ کردینے کیلیے مالک پر زور ڈالا گیا ' ورنہ کہا گیا کہ بصورت عدم تعمیل مقدمہ چلا دیا جائیگا " ؟

مسجد کانپور کا اندرونی منظر

مسجد کانپور کا صحن اور نقوش خونین !

سامنے صحن کي دیوار ہے - اسپر جو دھبے نظر آ رہے ہیں وہ اُن شہدا کے خون کي یادگار ہے جنکے خوں چکاں اجساد صحن مسجد میں تڑپے - خون کے فوارے نے دور تک اپني چھینٹوں کے نشان قائم کردیے ہیں !

عجیب متحسرانه اور قابل رحم لهجه میں ادا کیا هے' یعنی افسوس که "صلح نامه نے قدیم و جدید صوبہاے بلگیریا میں مسلمانوں کو نهایت آزادانه اور وسیع مراعات عطا کیے' ان مراعات و استحقاقات کا جو مسلمانوں کو ملے هیں ' مقابلۃ وهي درجه هوگا جو فرق نصرانیه کو ترکي میں حاصل هیں "

اختتام صلح پر فریقین کے طرفسے صدر اعظم اور جنرل ساوف Savoff نے نهایت دوستانه اور واثقانه تقریریں کیں' باب عالي کا بیان هے که شرائط صلح یونان کیلیے' شرائط صلح بلگیریا' بعینه اساس و بنیاد هونگے -

ان تمام مناظر صلح میں کوئي منظر ایسا نهیں هے جس سے یه ظاهر هو که ترکي کي روش یونان کے ساتهه کیا هوگي ؟ لیکن ریوٹر کا بیان هے که ترکي و بلگیریا کا یه مصالحانه اتحاد بلقان کے دور جدید کي تمهید هے' جس میں یونان کیلیے سخت خطرات در پیش هیں -

دولـــۃ علیه و یـونان

ان خطرات کي حقیقت چند ترکي جرائـد کے بیانات هیں جنکو ریوٹر اپنے قیاس کي تائید میں پیش کرتا هے - چنانچه ایک ترکي اخبار یونان کو دهمکي دیتا هے که :

" وہ فوراً متنبه هو که " سالونیکا " اور " اپیروس " سے اسکو بالاخر نـکلنا پڑیگا "

ایک دوسرا ترکي اخبار کہتا هے :

" یونان اور سرویا ' ترکي بلگیریا کي متحده قوت حربیه کے سامنے بالکل بے حقیقت هیں ' ترکي اور بلـگیریا کا اتحاد یقیناً اسکے اعمال مستقبل کیلیے ضامن هے "

ان خیالات کي في الحقیقت کوئي حقیقت هو یا نهو' لیکن جیسا که باب عالي کے طرز بیان سے ظاهر هے ' کم و بیش انهیں شــروط مناسـبه پروہ یونان سے بهي صلح کریگا جن پر بلغاریا سے کرچکا هے ' اور یه بهي ایک واقعه هے (جیسا که ریوٹر کا بیان هے) که ایشیاء کوچک کي ترکي فوج میں نقل و حرکت پیدا هو رهي هے -

یونان خود ان واقعات و حوادث سے مضطرب هے - شاه یونان جو تحسین و مدح فرانس سے اپنے اعمال نصرانیه کے صله میں تمغۂ ۲۴ - کا پیام هے [illegible] رها تها ' مضطربانـه مراجعت کررها هے تحدیدي تاریخ پوچهه رها هے "میقاد مجلس صـلح کي میں ترکي فوج بڑے پیمانـه پر ایشیاء کوچک روانـه هو' شاهي جهاز شـاه کي سواري کیلیے طلب هو رهے هیں ' اور پهر سکا اپني اپني رخصتوں پر سے تاریخ کو دول کے نام مرافعه بهي تسلي نهیں هوتي تو اسي تاریخ کے مسئله میں توقف (اپیل) کرتا هے که " لله دیدیي غاج کے مسئله میں توقف نه کیجیے که ترکي کی بے قاعده فوج کے وجود سے مشکلات و خطرات میں افـزائش هو رهي هے " لیکن اب تـک دول کی طرف سے کوئي جواب شائع نهیں هوا - ۲۷ - کو خود شاه یونان لندن پهونچ گیا اور یوناني وزیر نے سراق ورڈ گرے سے وزارت خارجیه میں مـلاقات کي -

ترکون نے تاریخ صلح کے متعلق ۲۸ - کو جواب دیا که بلـگیریا کےبعد هي یونان سے معامله صلح شروع هوجاـےگا - لیکن بلگیریا و ترکي کے اتحاد نے مشکلات کو خطر ناک حد تـک پهونچا دیا هے اور ترکي اخبارات باعلان دیدیي غاج هی کا نهیں بلکه سالونیکا اور اپیرس کا بهی مطالبه کررهے هیں - ۲۸ - کا بیان هے که مغربي تهریس میں دوسو یوناني قتل کردیے گیے' لیکن عجیب تر یه که قاتلین کا نام مذکور نهیں - ۲۹ - کو شاه یونان لندن سے یونان جانے کیلیے روانه هوگیا -

البانیوں کے مظالم کا بیان حسب معمول مبالغه آمیز هے -

ادهر ۲۴ - کا پیغام هے که مناقتي نئرو کے ساتهه سرویا کي حالت بهي قابل اطمینان نهیں -

خود بلگیریا کا سرکاري اعتراف هے که ۲۲ - ستمبر کو ۶ - هزار مسلم البانیون اور سرویا کے دو سوار دستوں کے مابین دو گهنٹے تـک جنـگ جاري رهي' بالاخر سرویا کي فوج شکست کها کر رتچوز Bitchevs کي طرف هٹ گئي -

پهر ۲ - ستمبر کا تلغراف جو بلگریڈ سے بهیجا گیا هے ظاهر کرتا هے که ۵۰ هزار البانی جدید طرز کی بندوقوں اور میکسم توپوں سے آراسته نهایت کامیابی کے ساتهه پریزرند Prezrend کی طرف کوچ کر رهے هیں' جو سرویا کی نئی سرحد هے - سرویا نئی کمک سرحد کی طرف بهیج رها هے' لیکن خیال کیا جاتا هے که سرویا کی فوج کو انقطاعي حمله کے لیے طیار هونے میں ابهي کئی دن درکار هونگے -

معاملات یهانتک پهونچ چکے هیں ' لیکن کیا البانیاں اس آساني سے سرویا کو مٹا دیگا ؟ نهیں بلکه ایک هاتهه فوراً غیب سے ظاهر هوگا اور حسب دستور واقعات کے صفحه کو الٹ دیگا - چنانچه وہ هاتهه بلند هوتا هوا نظر آرها هے جو همیشه مسیحي عدل و انصاف کي اعانت کیلیے بلند هوتا رها هے ' یعني برطانیه کا دست مشورہ و تحریک !

لندن سے ۲۷ - کا تار پهونچـا هے که برطـانیه ایک مـدت سے تحریک کر رهي هے که ایک بین الملي کمیشن تحـدید حدود البانیا کیلیے متعین کیا جاـے - اسٹریا کے سوا اور حکومتوں نے اسکو منظور کرلیا هے اور اپنے اپنے طـرف سے کمیشن کے ارکان بهي مقرر کر دیے - آسٹــریا کو عــذر تهـا که اسکـو اپني طرف سے بهیجنے کے لیے کوئي لائق شخص نهیں مـلا ' اب اوسکا بیان هے که ایک افسر سے پوچها گیا هے - اگر اس نے منظور کر لیا تو امید هے که وہ شریک هوسکے گي -

غـــزوۂ طـــرابـلس

عربي اخبارات تو غزوات و فتوحات طرابلس سے همیشه لبریز رهتے هیں لیکن دشمنوں کو یقین نهیں آتا - بهرحال انـگریزي اخبارات میں طرابلس کا نام هي آجانا اس بات کي دلیل هے که ابهي تـک بهادر و غیور عرب سرفروش راہ اسلام' اور مصروف دفاع وطن مقدس هیں -

گذشـته هفته میں اطالي جنـرل کے قتل کي خبر آئي تهي ' اس هفته رومه سے ۳۰ - ستمبر کي اطلاع هے که :

" اطالي فوج کے ڈویژن نمبر ۴ - نے باغیون (؟) کي ایک بهت بڑي جماعت کو جو " تل الکازا " Telcaza اور سیدي Sidirafa میں خیمه زن تهي' ۲۶ - اور ۲۷ - ستمبر کو دو دن کي مقاومت کے بعد سارا نیکا سے نـکال دیا ' اطالي فوجون کا هزیمت اٹهائي ۔

لیکن کیا عجیب اتفاق هے - ولیس تن اطالیون کے ۴ - سپاهي پیچهے هٹتے جاتے هیں مگر اطالیا - نے " حسب دستور " کسي جدید زمین کا اضافـه نهیں هوتا ؟ "

مغـــرب اقصـــی

هفته ماضی میں خبر تهی که مراکش رسولی اسپینی فوجوں کو دبا رها هے' اس هفته لندن کا ایک تار ۳۰ - ستمبر کو پهونچا هے که میڈرڈ (پایه تخت اسپین) سے خبر آئی هے که جنرل سلوستر نے ایک سخت معرکه کے بعد رسولی کو ایک نهایت اهم جنگی موقع سے جسپر وہ قابض تها' هٹا دیا هے ' اس سخت و عظیم معرکه میں صرف چار اسپینی کام آئے !!

یہ اُن گیارہ لڑکوں کی تصویریں ہیں ، جو ۱۳ - ستمبر کو کانپور میں رہا کیے گئے - یہ معصوم بچے ہیں
جنکو مسٹر ٹائلر مجسٹریٹ کانپور کے دربار نے بجرم بغاوت [illegible] دیا تھا !

[illegible]

الهلال

۲۹ شوال ۱۳۳۱ هجری

الہلال پریس کی ضمانت

ایک نہایت اهم خزینۂ مدافعت کي تاسیس

مجلس دفاع مطابع و جرائد هند

یعني

انڈین پریس ایسو سی ایشن

INDIAN PRESS ASSOCIATION.

ذوق عصیاں کی افزائش

تعزیر کے بعد

و اعدو لهم ما استطعتم من قوة و من رباط الخیل ترهبون به عدوالله و عدوکم و اخرین من دونهم لا تعلمونهم الله یعلمهم -

(۸ : ۶۲)

(الہلال اور پریس ایکٹ)

الہلال پریس کي ضمانت کے واقعہ کو میں بوجوہ زیادہ اهمیت دینا نہیں چاهتا تها - اور نہ کوئي ایسي غیر معمولي بات سمجهتا تها جس کو بار بار لکها جائے - میں نے همیشہ اپنے اُن معاصرین کو نہایت سخت ملامت کي نظروں سے دیکها هے ' جو ایسے موقعہ پر شکوۂ و شکایت کا دفتر کهول دیتے هیں ' اپني خدمات اور حسن نیت کا یقین دلاتے هیں ' اور باور کرانا چاهتے هیں کہ با ایں همہ هم وفادار هیں !

لیکن مجهے انکي سعي لا حاصل پر همیشہ افسوس هوتا هے : شکایت وهاں هوني چاهیے جہاں توقع هو - لیکن جبکہ اصلیت معلوم اور مشکل لاعلاج ' تو پهر کم ازکم اپني استقامت کا وقار تو نہ کهویے !

وہ اپني خو نہ بدلیں گے ' هم اپني وضع کیوں چهوڑیں ؟
سبک سر هوکے کیا پوچهیں کہ هم سے سرگراں کیوں هو ؟

بشریت کي سعي عدالت کے اندر کي جاتي هے اور اپني وفاداري کا یقین وهاں دلائیے جہاں صرف غیر وفاداري هي جرم هو - لیکن پریس ایکٹ کا دیوتا صرف غذا چاهتا هے - اسکو غذا کی قسم سے بحث نہیں - پهر اختیار غیر محدود ' مرافعہ کا دروازہ مقفل ' اور وفاداري و بے وفائي ' امن پسندي و بغاوت ' خیر خواهي و بد خواهي ' حق گوئي و کذب پسندي ' کوئی حالت هو ' اسکے بڑهے هوے هاتهہ کو روکنے کیلیے کوئي پندہ نہیں : مثلہ کمثل الکلب ' ان تحمل علیہ یلهث ' او تترکہ ' یلهث - (۷ : ۱۷۵)

(الہلال اور دعوۃ احیاء اسلامي)

البتہ یہ ضرور تها کہ الہلال کي حالت عام حالت سے مختلف هے - وہ کوئي سیاسي اخبار نہیں هے بلکہ ایک دیني دعوۃ اصلاح کي تحریک هے ' جو مسلمانوں کے اعمال میں مذهبي تبدیلي پیدا کرنا چاهتي هے - اسکا ایڈیٹر بهي صرف یهي ایک دیني حیثیت رکهتا هے ' اور مقامي گورنمنٹ اسکي اس حیثیت سے بے خبر نہیں - بلا شبہ ملک کے بعض واقعات و حوادث کے متعلق اسمیں اظہار راے کیا جاتا هے ' لیکن وہ بهي محض دیني اور اسلامي نظر سے ' اور انهي اصولوں کے ماتحت ' جو ایک متبع قرآن کیلیے اسکے فرائض دینیہ میں داخل هیں -

پس الہلال اور پریس ایکٹ کا سوال بالکل اسلام اور پریس ایکٹ کا سوال هے ' اور اگر گورنمنٹ الہلال کے کاموں پر مطمئن نہیں ' تو اسکے صاف معني یہ هیں کہ وہ اُس دنیا کے عظیم الشان مذهب کي تعلیمات کي طرف سے غیر مطمئن اور مشتبہ هے ' جسکے چالیس کرور پیرو اکناف عالم میں موجود هیں ' اور ۸۰ - ملین خود برٹش گورنمنٹ کے ماتحت هندوستان کے اندر پهیلے هوے هیں -

الہلال اپنے هر خیال کو خواہ وہ کسي موضوع سے تعلق رکهتا هو ' محض اسلامي اصولوں کے ماتحت ظاهر کرتا هے ' اور کوئي آواز ایسي بلند نہیں کرتا ' جو اسلام کے قانون و دستور العمل ' یعني قرآن کریم سے ماخوذ نہو - اسکے عقیدے میں هر وہ پالیٹکس جو اسلامي تعلیم سے ماخوذ نہیں کفر هے ' اور اس نے اپني وفاداري و بغاوت کا سررشتہ بهي مثل اپنے تمام سررشتہ هاے عمل کے ' اسلام کے مقدس اور الهي احکام کے سپرد کردیا هے - پس اگر وہ وفادار اور امن پسند هے ' تو وہ نہیں هے بلکہ اسلام هے ' اور اگر وہ جادۂ وفاداري سے منحرف هے ' تو اسکے صاف معني یہ هیں کہ خود مذهب اسلام سرچشمۂ بغاوت و بد امني هے - پهر اگر الہلال پریس ایکٹ کي دفعات کے تحت میں آسکتا هے ' تو هم کو اُس دن کا منتظر رهنا چاهیے جب پریس ایکٹ کي دفعہ ۱۲ - کے بموجب " قرآن کریم " نامي ایک کتاب کا بهي سوال پیدا هوجائیگا ' اور برطاني قوانین کا یہ عجیب الخلقت فرزند ' اپنے سامنے صرف الہلال کے دار الاشاعت هي کو نہیں ' بلکہ چالیس کرور پیروان قرآن کو پائیگا جو اسکي هر دفعہ کے بموجب مجرم هونگے ' اور هر شخص کے هاتهہ میں ایک حکم نامہ هوگا ' جسمیں لکها هوگا کہ " سات دن کے اندر دو هزار روپیہ عدالت میں داخل کردو "

(فتح و شکست)

الہلال پریس کي مقامي گورنمنٹ اس مسئلہ سے نا واقف نہ تهي - یہ ایک نیا مسئلہ تها ' جو صرف الہلال هي سے تعلق رکهتا تها - اسلیے پریس ایکٹ کي مطلق العنانیوں سے تو نہیں ' لیکن الہلال کي اس حیثیت خاص کي بنا پر اسکا سوال عام حالات سے بالکل مختلف تها اور اسي لیے قابل غور هوگیا تها - اسکا مسئلہ کسي پریس کا مسئلہ نہ تها جہاں اخبار چهپتا هو ' بلکہ اسلامي تعلیم کي ایک تحریک دعوت کا سوال تها ' اور پبلک دیکهنا چاهتي تهي کہ گورنمنٹ هندوستان کے موجودہ عہد کے ایک هي مذهبي اور اسلامي رسالے کي نسبت کیا کرنا چاهتي هے :

الهلال پریس کے قیام کے ساتھہ هي اس عاجز نے اس قدرت الهیه کے حقائق کا نظارہ کیا ' اور گذشته ایک سال تین ماہ کے اندر شاید هي کوئي سات دن ایسے گذرے هوں ' جو اس غیبي نصرت کے نشانات و آیات سے خالي رهے هوں - میں ایک بے سرو سامان ارادہ ' ایک تلخ و ناگوار متاع ' ایک بے پروا و مستغني صدا لیکر آیا تها - عجز و تذلل اور مداهنت و اعتراف جو جلب همدردي و توجه انظار کا سب سے زیادہ موثر نسخه هے ' میرے پاس نه تها ' بلکه اسکي جگه حق پسندي کي تند مزاجي ' اور نهي عن المنکر کي سخت گیري نے میري متاع سخن کے هر حسن کو عیب بنا دیا تها -

پهر یه کیا تها که ایک شش ماهي کے اندر هي حالات منقلب اور نتائج معجز عقول تهے ؟ وہ کون تها جس نے اپنے بندوں کے دلوں کو اپني انگلیوں سے پکڑ کے پهیر دیا ' اور دوستوں کو گرویدہ ' خصومت پسندوں کو دوست ' اور الد الخصام کو کفر کي جگه نفاق پر مجبور کردیا ؟ یه کس عجائب کار کي کرشمه سازي تهي که لوگ پهولوں کے ڈهیر پرسے گذر کر اسکي طرف بڑهے ' جسکے هاتهه میں پهولوں کے گلدستے کي دلفریبي نهیں بلکه نوک نشتر کي چمک تهي ؟ اگر یه اُسي کي کارسازي نه تهي تو پهر کون تها ' جس نے ایک مطعون امرا ' مبغوض حکام ' اور مردود ارباب اقتدار و عز و جاہ کي محبت کو هزاروں کے دلوں میں جگه دیدي ' اور جنهوں نے اس سے انکار کیا ' وہ یا تو خاسر و نا مراد هوے ' یا پهر اسي کي سي صدائیں بولکر اپنے لیے بهي جگه ڈهونڈهنے لگے ؟ افسحر هذا ' ام انتم لا تبصرون ؟ (۵۲ : ۱۵) افمن هذا الحدیث تعجبون و تضحکون ولا تبکون ' و انتم سامدون ؟ (۵۴ : ۵۹) و ان في ذالك لایات ' و ما یعقلها الا العالمون (۲۹ : ۴۲)

(اصرار و انکار)

اس عاجز نے گو ارادہ کرلیا تها که واقعۂ ضمانت کے متعلق اس کے سوا اور کوئي کارروائي بالفعل نهیں کي جائیگي که مطلوبه رقم عدالت کے سپرد کردي جاے ' لیکن الله تعالے کے اس لطف و کرم اور اسکے عباد مخلصین و مومنین صادقین کي محبت فرمائیوں نے چار پانچ دن کے اندر هي اپنے اظهار حسیات مخلصانه و ابرازات عواطف غیورانه سے بالکل مجبور کردیا -

باهر کے احباب و مخلصین کا ابهي ذکر نهیں کرتا - سب سے پہلے اپنے اُن اخوان طریقت کے جوش اخلاص کا شکر گذار هونا چاهیے جنکي تعداد الحمد الله که شهر کلکته اور اطراف و نواح میں اسقدر موجود هے ' که اگر دو دو پیسه فی شخص بهي قبول کرلیا جاتا تو اسکي مجموعي تعداد صرف شهر کے اندر دو هزار روپیه سے یقیناً متجاوز هوتي !

ان مخلصین صادقین نے متعدد تجویزیں اسکي نسبت پیش کیں ' لیکن اس فقیر نے هر تجویز کو بشکریۂ تمام نا منظور کردیا که اسکي نسبت اپنے قلب کا فتوی نه تها ' اور " استفت قلبك " (اپنے دل سے هر موقعه پر فتوی طلب کرو) کے روحاني اصول کو مسلمانوں کے تمام اعمال و افعال کا دستور العمل هونا چاهیے -

آخري تجویز یه تهي که باهر کے احباب سے انکار کردیا جاے ' لیکن کم از کم هر برادر طریقت کو ایک ایک آنے کے دینے کا موقع دیا جاے تا که اس ذریعه سے اندازہ هوسکے که الهلال کي ضمانت کي چوٹ کتنے دلوں پر جاکر لگي هے ؟ لیکن اس عاجز نے عرض کیا که ابهي اِن باتوں کا وقت نهیں آیا - فجزاهم الله تعالے عني و عن الاسلام و المسلمین خیر الجزا ' و وفقنا لله سبحانه و ایاهم لما یحبه و یرضاہ في العمل و الاعتقاد !

اسکے بعد عام ناظرین الهلال و عموم ارباب ملت و اصحاب غیرت کي جماعت محترم هے ' جن کے بے شمار تلغرافات و مکاتیب هر ڈاک کي نخستین صبح پهنچنا شروع هوگئے ' اور ان میں سے بعض نے باصرار خواهش کي که فهرست اعانت میں انکو شرکت کا موقع دیا جاے ' لیکن جواب میں شکریے کے ساتهه اس سے روکا گیا ' تاهم انهوں نے اپني رقوم روانه کردیں - بعض نے اسکا بهي انتظار نهیں کیا اور ضمانت کي خبر سنتے هي حسب استطاعت روپیه بهیجدیا - از آنجمله فقیر کے مخلص و محب قدیم جناب (حاجی مصلح الدین) صاحب هیں ' جنهوں نے بغیر هیچ گونه پرسش و دریافت ' سو روپیے دفتر میں بهیجدیے - اور اسکا سلسله برابر جاری هے

پہلے دن جس قدر منی آرڈر اِن رقوم کے آے انکو بشکریۂ تمام واپس کردیا گیا ' لیکن دوسرے دن جب پهر روپیه پهنچا تو میں نے ایک دوسري حالت ' اور ایک بالکل مختلف اثر کو سامنے پاکر مکرر غور کیا که اب کیا کیا جاے ؟

ضمانت دي جا چکي هے - ادارۂ الهلال سر دست کسي طرح کا بار اپنے لیے قوم پر ڈالنا نهیں چاهتا - تاهم خلوص نیت اور جوش اسلامي نے جس انفاق في سبیل الله کي راہ کهول دي هے ' اور باوجود اسقدر شدید مخالفت و اعراض کے احباب کرام هیں جو اپنے لطف و کرم سے باز نهیں آتے ' تو پهر مجهے کیا حق هے که اُس شے کو واپس کردوں ' جو حق پرستي اور نصرت صداقت کے نام پر سچے دلوں اور پر خلوص هاتهوں نے پیش کي هے ؟

یه خیال تها جو الله نے میرے دل میں ڈالا -

پس میں نے روپیه وصول کر لیا اور لوگوں سے کهدیا که باسم " ضمانت الهلال " روپیه لینے کیلیے میں اب آمادہ هوگیا هوں - البته اس حکم ضمانت کے نقصان مالي کي تلافي کیلیے نهیں ' آیندہ کے تحفظ کیلیے نهیں ' اپني کسي ذاتي غرض اور شخصي جلب نفع کے خیال سے نهیں ' بلکه ایک نهایت اهم اور اقدم ترین ملکي ضرورت کیلیے ' جسکا زخم مدت سے محتاج مرهم ' اور جس کا دکهه عرصے سے فعال سنج مداوا هے - وہ ایک نهایت مقدس اور قابل احترام تحریک هے ' جو افکار انساني کي حریت کي حفاظت چاهتي هے ' ملک کو استبداد فکر و تقید لسان و خیال کي تحقیر سے بچانے کي آرزومند هے ' سر زمین هند کي هر بهتري اور اسکے باشندوں کي هر فلاح کي اصل بنیاد ' اور ملکي ارزؤں کو پامالي سے محفوظ رکهنے کیلیے ایک اشرف و اعلي جهاد في سبیل الله هے - وہ جس طرح ملک اور رعایا کیلیے خیر خواهانه جذبات پر مبني هے ' اُس سے کهیں زیادہ حکومت و ارباب حکومت کیلیے سب سے بڑي نیکي اور سب سے زیادہ مفید خیر سگالي هے -

انڈین پریس ایسو سي ایشن

(مجلس دفاع مطابع و جرائد هند)

یعنے ایک متحدہ اور طاقتور انجمن کا قیام ' جس کا مقصد هندوستاني پریس کے حقوق کي حفاظت هو -

الهلال کي ضمانت کیلیے جسقدر روپیه همدردان ملت عطا فرمائیں گے ' وہ اس انجمن کیلیے ابتدائي اور اساسي فنڈ کا کام دیگا اور اسکے ذریعه سے ایک خزینۂ دفاع حقوق مطابع (پریس ڈیفنس فنڈ) کي بنیاد پڑ جائیگي -

ارباب درد و کرم کیلیے اب پورا موقع هے که الهلال کي ضمانت میں حصه لیں -

ليکن حالت ميں تغير هوا ' زمين کي با اختيار عمارتوں ميں جبکه سناٹا تها ' تو پهاڑ کي چوٹيوں پر سے مخفي صدائيں اٹهيں - عاقبت انديشي اور دانشمندي نے که خاموش تهي ' شکست کهائي ' اور شخصي ناداني اور بے صبري کو که منتظر مهلت تهي ' فتح هوئي - اسي اثنا ميں مشهور هوا که هز ايکسلنسي گورنر بنگال شمله تشريف ليگئے هيں - پهر اسکے بعد هي الهلال کي ضمانت کا واقعه ہمارے سامنے پيش آگيا -

يه شکست جو تحمل و بے صبري کے مقابلے ميں هوئي ' يه عزل و نصب جو دانشمندي و ناداني ميں هوا ' يه اياب و ذهاب ' جو عقلمندي کي خاموشي اور ناداني کي جلدي ميں ظهور ايا ' اگرچه اپنے عواقب و نتائج کے لحاظ سے افسوس ناک هو ' تاهم اُن لوگوں کيليے کچهه موثر نهيں هوسکتا ' جنکي استقامت اور تزلزل کي رزمگاه الحمد لله که شمله اور دارجلنگ کي چوٹيوں سے بهي بلند تر هے ' اور جو اپنے عزائم امور کا سررشته خود اپنے هاتهوں ميں نهيں رکهتے ' بلکه نظم عالم کي اس انتهائي طاقت کے سپرد کرچکے هيں ' جسکے وجود کي دنيا ميں سب سے بڑي نشاني سچائي اور هدايت کي فتح اور باطل و عدوان کا خسران هے :

برو اين دام بر مرغ دگر نه
که عنقا را بلند ست آشيانه !

انکي کاميابي و ناکامي کا ميدان اُس زمين پر نهيں هے ' جهاں دانشمندي ' حاکموں کے حکموں اور وزيروں کي بخشي هوئي آزادي سے زندگي ملتي اور تعزير و تشدد سے هلاکت پيدا هوتي هے ' جهاں ساز و سامان سے قوت ' اور بے سروساماني سے بيچارگي هے ' جهاں دنيوي حکومتوں کي نظر مهر مدارج و مراتب کو بڑهاتي ' اور نگاه قهر عزت وقوت کو گهٹاتي هے ' جهاں انساني اراده حکمراں ' اور اولاد آدم کا نفس مالک جزا و سزا هے ' بلکه وه عجائب قدرت رباني اور خوارق صنعت الهي کي اس ارض مقدس پر اپني فتح و شکست کے معرکے کرتے هيں ' جهاں گليم فقر سے عظمت شاهي کا هاتهه نکلکر چمکتا ' اور زندان مصائب کے اندر سلطان حريت کا تخت جلال وعظمت بچهتا هے ' جهاں ظاهر کي بے سروساماني کے اندر باطني ساز وسامان پرورش پاتے ' اور صورت کے ضعف و مسکنت کے اندر سے قوت و سطوت کا جمال معني پرتو افگن هوتا هے - جهاں حيات دائمي کا سر چشمه موت هے ' اور جهاں کي زندگي يهاں کي موت سے خروج هوتي هے ' جهاں کي فتح يهاں کي شکست ميں مضمر هے ' اور پهر اس سماء ارضي کے نيچے کون هے ' جو وهاں کي فتح کو شکست سے بدل سکے ؟ ولنعم ما قيل :

جمال صورت اگر واژگوں کنم ' بينند
که خرقۀ پشمينې طلاء مرباف ست

ومن الناس من يشتري نفسه ابتغاء مرضات الله ' والله رؤف بالعباد (٢ : ١١)

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا ' تتنزل عليهم الملائكه الا تخافوا ولا تحزنوا ' وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون - نحن اولياكم في الحيوة الدنيا و في الاخرة ' ولكم فيها ما تشتهي انفسكم ولكم فيها ما تدعون !! نزلا من غفور رحيم - ومن احسن قولا ممن دعا الي الله وعمل صالحا وقال انني من المسلمين - (٤٢ : ٣٣)

"جن لوگوں نے الله کي ربوبيت کا سچا اقرار کيا اور پهر خدا پرستي کي راه ميں استقلال کے ساتهه جمے بهي رهے ' تو اُن پر ضرور اُسکي ملائکۀ رحمت کا نزول هوگا ' جو انکو بشارت دينگے که نه تو وه ڈريں اور نه کسي طرح غمگين هوں - نصرت و کاميابي کي وه بهشت مراد ' جسکا تم ايسے خدا پرستان مستقيم سے وعده کيا گيا تها ' اب تمهارے هي ليے هے - پس اسميں رهو اور خوش و خرم هوکر خوشي مناؤ - دنيا کي زندگي ميں بهي هم تمهارے حامي هيں اور آخرت ميں بهي ناصر و مددگار رهينگے - وهاں بهي تمهارے ليے عيش و نعائم کي بهشت هوگي - تم جس راحت کو طلب کروگے ' موجود پاؤگے - يه تمام کاميابياں اور نصرت و فلاح خداء غفور و رحيم کي طرف سے تمهارے ليے هے - پس اُس سے بهتر اور دنيا ميں کس کي صدا هوسکتي هے ' جو الله کے بندوں کو الله کي طرف بلاے ' اعمال صالحه اختيار کرے ' اور کهے که " ميں الله کے آگے سر جهکا دينے والوں ميں سے ' يعني مسلم هوں "

مبين حقير گدايان عشق را ' کين قوم
شهان بے کمر و خسروان بے کله اند :

خدا کے کاروبار انسان کي ضد اور هٹ سے بے پروا هيں ' اور اگر انسان کي سمجهه اُسکي نا سمجهي سے شکست کهاتي هے ' تو اسکے بندے اپنے صبر و استقامت کو شکست خورده کيوں پائيں ؟

وان الظالمين بعضهم اولياء بعض ' والله ولي المتقين (٤٥ : ١٨)

پس گورنمنٹ کا رويه کتنا هي افسوسناک هو ' ليکن ميري نظر ميں تعجب انگيز کبهي بهي نهيں رها - البته جو لوگ ايسے موقعوں پر اپني برئيت کي کوشش کرتے هيں ' اور اپنے جرم کي تلاش ميں بے فائده نکلتے هيں ' انکي حالت يقيناً تعجب انگيز هے - کيا جرم حق گوئي سے بهي بڑهکر اور کوئي جرم هوسکتا هے ' جس کي پاداش و سزا کے استدلال ميں انهيں تامل هے ؟

جرم منست پيش تو گر قدر من کم است
خود کرده ام پسند خريدار خويش را

(اظهار حسيات مليه و اعانت ادارۀ الهلال)

بهر حال خواه کيسے هي حالات هوں ' ليکن تاهم ميں اس واقعه کو کسي طرح کي بهي اهميت دينا پسند نهيں کرتا تها - اسليے که خلاف توقع نهيں ' اسليے که تعجب انگيز نهيں ' اسليے که ايک عامة الورود ' اور سب سے آخر يه که بالکل منتظر و موعود تها -

مقامي گورنمنٹ اور زمانه اس امر سے بے خبر نهيں که اگر ادارۀ الهلال چاهتا تو اپني ايک صداء مختصر کے ساتهه هي تمام ملک کو اس واقعه کي طرف متوجه کر ديتا - کم از کم کلکته ميں تو اسکے ليے صرف ٢٤ - گهنٹے کافي تهے ' ليکن ميں نے پسند نهيں کيا که ايک معمولي سي بات کو وقت سے پہلے اهميت دي جاے -

(والقيت عليک محبة مني - ٢٠ : ٣٩)

اس ماده پرستي کے قرن ميں خدا کا نام ليتے هوے بهت سي روحيں هيں جو شرماتي هيں ' مگر ميں کيا کروں که ميري روح کي تو تسکين صرف اسي نام ميں هے - ميں ديکهتا هوں که اسکے عجائب کاروبار قدرت ميں سے ايک کرشمۀ محير العقول يه بهي هے که وه جب کسي تخم کي پرورش کرتا ' اور کسي شاخ کو درخت بلند قامت بنانا چاهتا هے تو اپنے بندوں کے هاتهوں ميں سے اپنے دست قدرت کو بڑهاتا ' اور انکے دلوں ميں سے اپني روح محبت کو ظاهر کرتا هے - پهر اقليم قلوب ميں اضطراب ' اور صفوف ارواح ميں حرکت و اضطرار پيدا هوجاتا هے - کوئي دل نهيں هوتا جو اس تخم کي محبت سے خالي هو ' اور کوئي روح نهيں هوتي جو اُس آسماني درخت کي الفت کو اپنے اندر سے دور کرسکے -

اسـلام

الحریة فی الاسلام

نظام حکومة اسلامیه

وامرهم شوری بینهم (۴۲ : ۳۶)

(۵)

توطیة مباحث آتیه

اور مباحث گذشته پر ایک اجمالي نظر

گزشته نمبر مین قلت گنجایش ' اور صفحات سابق و لاحق کے پہلے چهپ جانے کي وجه سے مضمون بالکل ناتمام چهوڑ دینا پڑا ' اسلیے آج پہلے اسکا بقیه حصه درج کرتے هیں اور اسکے بعد اصل موضوع کے مطالب آتیه کي طرف متوجه هونگے -

بقیه مقالهٔ سابقه

(٤)

موجوده جمهوریت و حریت کا پهلا سال سنه ۷۹ - سمجها جاتا هے جبکه ۱۴ - جولائي سے (انقلاب فرانس) کي تحریک کا آغاز هوا اور دو حال انقلاب نے مشهور قلعه (باستیل) پر قبضه کرلیا -

یه زمانه اگرچه انساني جذبات کي شورش و طوائف الملوکي کا ایک هیجاني دور تها اور ایک عهد کے اختتام کے بعد دوسرے کے آغاز سے پہلے ایسا هونا ضروري هے ' تاهم ایک جمعیة وطنیه موجود تهي جو اسوقت تمام اعمال و امور انقلاب کي حکومت اپنے هاتهوں میں رکهتي تهي ' اور یه برابر قائم رهي ' تاانکه سنه ۱۷۹۱ - میں اس نے فرانس کے پہلے دستور کا اعلان عام کیا -

یه جمعیة انقلاب سے پہلے ۱۷ - جون سنه ۱۷۸۹ - کو قائم هوي تهي اور تمام دور انقلاب اسي کے زیر حکومت رها -

(واقعهٔ باستیل) کے بعد ۴ - اگست کي شب کو جمعیه نے اپنا مشهور "منشور انقلاب" شایع کیا تها جس نے تاریخ میں اولین " فرمان حریة " کے لقب سے جگه پائي هے - اسمیں انقلاب کي تکمیل کا اعلان تها اور دنیا کو بشارت دي گئي تهي که وه شاهد حریة ' جو اپني رونمائي میں انساني خون اور لاش کي پہلي قرباني قبول کرچکی هے ' اب وقت آگیا هے که برقعه اُلٹ دے اور دنیا کے سامنے اپنا نظارۂ امن عام کردے !

اس منشور میں سب سے پہلے نظام حکومة قدیمه کي بعض خصوصیات بتلائی تهیں ' پهر مقصد انقلاب کی تصریح کی تهي ' اخر میں اعلان عام تها که پچهلے عهد کے تمام اعمال و اثار اینده کے لیے کالعدم قرار دیے جاتے هیں -

اس منشور مین لکها تها که قدیم نظام حکومت کا سب سے بڑا عذاب انسانیت پر یه تها که پادشاه کا تسلط جزو کل پر حاوي تها - اور اسکو " رئیس مطلق " کی حیثیت بغیر کسي مراقبه و مسئولیت کے حاصل تهی -

پهر اسکے بعد ابنده حالت کي الفاظ ذیل میں تصریح کي تهي :

" جمعیة وطنیه نے جو کچهه کیا هے ' اسکا خلاصه یه هے که اس نے حکومت مطلقه سے پادشاه کو محروم کردیا ' وه ملک و امت کو اسکا مستحق قرار دیتي هے -

آج کے دن سے حکومة مطلقه منهدم هوگئی ' اور اهل وطن مین باهم امتیاز و فضیلت کا دور ختم هوگیا - اب ملک پادشاه سے ' اور وطنیة عدم مساوات سے آزاد هے !

جمعیة وطنیه گزشته زمانے کے ان تمام اثار و اعمال کو کالعدم قرار دیتي هے جنکی وجه سے حریت و مساوات اور حقوق عامه کو ایک ادنے سے ضرر کا بهی احتمال هے -

اب نه ارباب عزو دولت کیلیے کوئي امتیاز باقي رها ' نه زمینداروں کیلیے حق فضیلت و استیلا - وراثت سے کوئي حق پیدا نہیں هوتا ' اور نه طبقات و مدارج کا اختلاف کوي شے هے - تمام القاب و خطابات جو کل تک لوگوں کو حاصل تهے ' آج کے دن سے یقین کرلیا جاے که بالکل بیکار و کالعدم هوگئے هیں -

محض وراثت کي بنا پر کسي کو حکومت سے وظیفه نہین ملسکتا - کسي جماعت کو یا کسي فرد واحد کو ایک ادنے سا بهی امتیاز اُن قوانین عامه سے بری هونے کا نهیں جو هر فرد بشر پر نافذ هونگے "

(۵)

مبادي حریه

لیکن اب تک نظام حکومت کا کوئي قانون مرتب نهین هوا تها - ایک مجلس تشریع (واضع قوانین) قائم کي گئي تهي تاکه فرانس کا دستور مرتب کرے - اس مجلس نے وضع قوانین سے پہلے بطور مبادي دستور و حریت کے چند دفعات مرتب کیں ' اور انهي کو تمام نظامات و قوانین کا اساس و اصل الاصول قرار دیا -

یه مبادي حریت ایک اعلان کی صورت میں قلمبند کیے گئے تهے اور سنه ۱۷۷۹ - میں چهپکر جمعیة کي طرف سے شایع هوے تهے -

حقوق انساني کا یورپ مین اعلان

ان مبادیات کا خلاصه یه تها :

" انسان آزاد پیدا هوتا هے اور آزادي هي کیلیے زنده رهتا هے - تمام انسان بلحاظ حقوق مساوي هیں -

حقوق طبیعي پانچ هیں : حریت - تملک ' امن ' مدافعة -

زمیندار اور الهلال کا اب تذکرہ لا حاصل ہے - مرض عالمگیر اور سیلاب ہر طرف رواں ہے - مجھے اپنے معاملات کي کچھه بھي فکر نہیں - میں نے روز اول ہي سے اعلان کر دیا تھا کہ اگر میرے کاموں میں صداقت ہوگي تو اسکي قوت ہرحال میں نا قابل تسخیر ہے ' اور اگر نیتوں میں کھوٹ ہوگا تو باطل اپني تباہي کا بیج خود اپنے اندر رکھتا ہے ' اس کے لیے پریس ایکٹ کي ضرورت نہیں - لیکن مصیبت یہ ہے کہ اس مطلق العنانہ استبداد کي تیغ سے اب کسي ہستي کو اماں نہیں - جو حالات نظر آ رہے ہیں' انکي پیشیں گوئي مستقبل کے متعلق موجودہ حالت سے بھي زیادہ مخدوش ہے - جب روزانہ (حبل المتین) کلکتہ کو بھي پریس ایکٹ سے پناہ نہ ملي' جس نے موجودہ اسلامي جوش وحرکت میں حصہ لینے کا کوئي جرم نہیں کیا - محض واقعات و اخبار کي اسکے ذریعہ شہر میں اشاعت ہو جاتي تھي' تو پھر ظاہر ہے کہ اوروں کو شکوہ و شکایت کا کیا موقع ؟

پریس ایکٹ کا جس وقت نفاذ ہوا تھا ' کہا گیا تھا کہ صرف تین سال کیلیے ہے - اب وقت آگیا ہے کہ ملک کا تمام تعلیم یافتہ اور حق پسند طبقہ اپني متحدہ قوت سے اسکا قانوناً مقابلہ کرے اور استبداد و مطلق العناني کے اس دھبہ سے اپني گورنمنٹ کا دامن پاک کرے ' جس کے ساتھہ ایک لمحہ کیلیے بھي کوئي آئیني نظام حکومت جمع نہیں ہوسکتا - (کامرید) پریس کے پچھلے مقدمے میں ہندوستان کي سب سے بڑي عدالت کے سب سے بڑے جج نے جو رائیں دي ہیں' انکے بعد بھي ملک کا اسطرف متوجہ نہونا غفلت و ناداني کي ایک بدترین مثال ہوگي - اگر ایک ایسي انجمن قائم ہوگئي ' تو اسکے ذریعہ ہندوستاني پریس کي ہر شاخ کو تقویت پہنچ سکے گي' اور پریس ایکٹ کے سوال کو اس زور و قوت کے ساتھہ آٹھایا جا سکے گا جو یقیناً کسي آخري فیصلے تک ملک کي رہنمائي کریگا -

(اعیان مطابع بنگال کي ہمدردي)

مجھکو نہایت خوشي ہوي' جب میں نے اپنا یہ خیال مقامي معاصرین عظام کے آگے پیش کیا ' جنکا حلقہ في الحقیقت ہندوستاني پریس کا سب سے زیادہ وقیع حصہ ہے - انھوں نے ہر طرح شرکت و اعانت کیلیے فوري آمادگي ظاہر کي - علي الخصوص مشہور آنربل (بابو سریندرو ناتھہ بنرجي) چیف ایڈیٹر (بنگالي) بمجرد استماع مقصد ' سرگرم کار و سعي فرمائي ہوگئے - اسي طرح بمبئي کے انگریزي وگجراتي اخبارات میں سے بعض اخبارات نے تار کے جواب میں بذریعہ تار ہر طرح کي آمادگي ظاہر کي ہے -

اب ضرورت صرف اسکي ہے کہ اردو پریس کے تمام ارکان اس تحریک اہم کے خیر مقدم کیلیے مستعد ہوجائیں اور اپنے اپنے صفحات کا ایک بڑا حصہ اسپر غور و بحث و تشویق و ترغیب فراہمي اعانت کیلیے وقف فرما دیں -

آئندہ نمبر میں اس مجلس کے متعلق مزید تفصیل الهلال میں شائع کي جائیگي -

(طلب اعانت)

آخر میں مکرر اعلان کرتا ہوں کہ جو حضرات الهلال کي ضمانت کے واقعہ سے متاثر ہوکر امادۂ اعانت ہوے ہیں - اب ادارۂ الهلال بکمال تشکر و امتنان انکي اعانت قبول کرنے کیلیے مستعد ہوگیا ہے' کیونکہ وہ في الحقیقت " انجمن دفاع مطابع ہند" کے فنڈ کي بنیاد ہوگي - میرے بنگالي دوستوں نے دریافت کیا کہ اگر انجمن قائم ہوگئي تو مسلمانوں کے طرف سے کس قدر مالي مدد ملیے گي ؟ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ یہ انکے جوش حیات کا اور ہماري افسردگي کا زمانہ ہے - میں نے کہا کہ جو قوم ایک ماہ کے اندر حادثۂ کانپور کیلیے ایک لاکھہ روپیہ جمع کرسکتي ہے' باوجود اُن موانع کے جو اس راہ میں حائل تھے ' وہ اب ایک ایسے کام کیلیے جسکے بغیر نہ مسجد کانپور کیلیے صدا بلند ہوسکتي ہے اور نہ شہداء اسلام کي داد خواہي کیلیے ' کیوں قیمتي سے قیمتي مالي ایثار کا ثبوت نہ دیگي ؟

واللہ المستعان و علیہ التکلان -

اصبروا و رابطوا !

(ایک مراسلۃ)

ضرورت ہے کہ ہر فرد مسلم سلسلۂ اخوت میں با قاعدگي کے ساتھہ مربوط ہو - اسکے لیے ذیل کي تدبیر خیال ناقص میں ہے جو قوم کے فوائد کے خیال سے بغرض اشاعت و اعلان اور حصول آرا ارسال خدمت اقدس ہے -

(۱) ایک با قاعدہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کي قایم مقام جماعت کسي مناسب حصہ ملک میں بحصول کثرت آراء عام مسلمین قایم کیجائے -

(۲) ہر شہر بلکہ ہر قصبہ میں جماعت مذکورہ کے ماتحت مقامي جماعتیں بحصول اکثریت مسلمانان مقامي قائم کیجائیں -

ان جماعتوں کا مقصد اصلي مسلمانوں کے جذبات و حقوق کي نگراني اور حصول نتائج و انجام دہي امور کي کما حقہ کوشش کرنا ہو -

طریق اجراے کار یہ ہے کہ مسلمان اخبارات تجویز ہذا شایع کرکے خواہش کریں کہ فلاں تاریخ تک عام طور پر مسلمانان ہندوستان ' ہندوستان کے تین یا پانچ اشخاص (جتنے مناسب ہوں - میري ناقص میں تعداد جسقدر کم ہو بہتر ہے) منتخب کرکے تحریرات جدا گانہ یا متفقہ کے ذریعہ انکے نام کسي ایک معتبر مسلمان اخبار (الهلال بہتر ہے) کو بھیجدیں - مدیر اخبار چند مقامي معتبر اشخاص کے نزدیک اُن آرا کو محفوظ رکھیں - اور تاریخ مقررہ پر اشخاص مذکورین کے موجودگي میں بلحاظ اکثریت' صاحبان مجوزہ میں سے ارکان جماعۃ قایم مقام مسلمانان ہندوستان کو منتخب کرکے اعلان کردیں -

اب جماعت مذکورہ مقررہ کي جانب سے اعلان ہو کہ ہر شہر و قصبہ کے مسلمان اپنے اپنے شہر و قصبہ کے تین تین معتبر و معتمد اشخاص کے نام دفتر جماعت میں بھیجدیں - جب یہ نام موصول ہوں تو تاریخ مقررہ پر بلحاظ اکثریت انتخاب کرکے صاحبان مذکورہ و عامہ مسلمین کو بذریعہ اعلان و تحریر اطلاع دیدیجاے کہ فلاں شہر میں فلاں فلاں اشخاص کي " جماعت ماتحت انجمن قایم مقام مسلمان ہند " قایم کردیگئي ہے اور اس جماعت ماتحت کے لیے چند مختصر آسان قواعد منظبط کردیے جائیں - اوس جگہ کے مسلمانوں کو اپنے عام جذبات اور شکایات کي اطلاع اور علاج کار کیلیے سعي جماعت مقامي مذکورہ سے کرنا چاہیے - جماعت مقامي کو حسب ہدایات جماعت اعظم دورہ کرنا چاہیے - ایک نہایت ہلکا چندہ عامہ مسلمین پر قائم کردیاجاے جو جماعت مذکورہ کي ضروریات میں کام آے - مثلا ایک آنہ في کس في ماہ ' جو زیادہ دے فجزاہ اللہ خیرا - اسطرح فضل خدا سے امید ہے کہ مسلمانوں کي درماندگي کا پروردگار عالم علاج فرما دے - (از خریدار الهلال نمبر: ۲۶۶۸)

فرانس بھي اسي ميں مبتلا تھا - دستور مرتب ہوتے تھے اور پھر نئے دستور کا مطالبہ کيا جاتا تھا - حکومتيں تعمير کي جاتي تھيں اور پھر ڈھالي جاتي تھيں - سنہ ۱۷۹۵ - ميں نئے دستور کا اعلان ہوا اور سنہ ۱۷۹۹ تک قائم رہا - اسي اثنا ميں فرانس اور يورپ ميں جنگ شروع ہوگئي جسکي بناء معرکہ در اصل فرانس کا انقلاب حکومت ہي تھا - اس بيروني مصروفيت سے اندروني نزاعات کي قوت معاً گھٹ گئي - يہاں تک کہ حالات نے ايک دوسرے انقلاب کا صفحہ الٹا اور ملوکيت جو فرانس سے چلي گئي تھي ' پھر دوبارہ بلالي گئي -

اب تک سر رشتۂ حکومت ڈائرکٹروں کي ايک جماعت کے ہاتھہ ميں تھا اور مختلف اداري و تشريعي ' اور نيابي و انتخابي مجالس قائم تھيں - اب انھوں نے ديکھا کہ زيادہ عرصے تک حکومت اپنے قبضے ميں نہ رکھہ سکيں گے - وضع ملکي کو کسي نہ کسي طرح جنگي مہلت سے فائدہ اٹھا کر بدل دينا چاہيے - اسي سياست کا نتيجہ وہ انقلاب ثاني تھا ' جو ۱۸ - نومبر سنہ ۱۷۹۹ - کو وقوع ميں آيا ' اور مشہور فاتح يورپ : (نپولين بونا پارٹ) کي اعانت سے پانچ سو نائبين ملک کي مجلس فوجي قوت سے توڑ دي گئي ' اور اس طرح عہد (کرامويل) کي تاريخ انگلستان کا پھر اعادہ ہوا ' جس نے شخصيت کو شکست ديکر ' پھر خود اپني شخصيت سے ملک کي جمہوريت کو شکست دي تھي !

اب ايک نئي مجلس اس غرض سے منتخب کي گئي کہ نئے نظام و دستور کو مرتب کرے - چنانچہ آٹھويں سال انقلاب کا دستور شائع کيا گيا - يہ دستور في الحقيقت (بونا پارٹ) کا گھڑا ہوا ايک کھلونا تھا ' جو فرانس کو بہلاے رکھنے کيليے بنايا گيا تھا - بظاہر ايک جمہوريت قائم کي گئي جسميں دستور جمہوري کے تمام اعضاء و جوارح موجود تھے ' مگر دماغ کي جگہ ايک قنصل کا عہدہ قائم کيا گيا جو بيس برس کيليے نامزد کيا جائيگا اور جو جمہوريت کے طرف سے فرانس پر حکومت کريگا - تمام عمال کا تعين ' تمام فوج کي قيادت ' صلح و جنگ کا اختيار ' تمام اداري و تنفيذي قوى کا سررشتۂ آخري ' اسکے سپرد کر ديا گيا - اسکي معاونت کيليے دو نائب بھي رکھے گئے مگر في الحقيقت وہ اپنے تمام کاموں ميں ايک خود مختار حکمراں اور شہنشاہ مطلق تھا -

اس جمہوري شہنشاہي کے تخت پر (نپولين بونا پارٹ) متمکن ہوا -

(۷)

يہ سب کچھہ ہوا ليکن انقلاب فرانس اپنا کام پورا کر چکا تھا - فرانس پر يہ دور بھي گذر گيا - اسکے بعد ملوکية و مطلق العناني کا ايک نيا دور شروع ہوا - تمام يورپ ميں ' نظام مقيدہ کي حکومت داخل ہوئي - فرانس ميں بھي انگريزي نظام دستوري قائم کيا گيا - با ايں ہمہ آخر ميں فتح جمہوريت ہي کو ہوئي اور وہي انقلاب فرانس کا قائم کردہ اصل اصول بغير کسي تغير کے تمام قوانين کا بنياد قرار پايا کہ " السلطة للشعب وحدہ ! "

يورپ کے ديگر حصص ميں اگرچہ اس انقلاب کا اثر ملوکيۂ مقيدہ سے آگے نہ بڑھا ' مگر في الحقيقت ہر دستور و نظام حکومت ميں بصور مختلفہ يہي اصل الاصول کام کر رہا ہے -

(تنبيہ)

اس مضمون ميں جا بجا حکومت مقيدہ ' ملوکيہ ' دستوري ' وغيرہ کے الفاظ استعمال کيے گئے ہيں - حکومت " مقيدہ " سے مقصود وہ نظام حکومت ہے جسميں گو پادشاہ کے حقوق و تسلط حکم کو برقرار رکھا گيا ہو ' ليکن قانون و آئين کي پابندي کے ساتھہ حکومت کي جاے - " ملوکيۂ مقيدہ " سے بھي وہي مقصود ہے - " دستوري " سے مقصود پارليمنٹري حکومت ہے - جسميں پادشاہ قانون و جماعت کے ماتحت ہو ' اور يہ " نظام انگريزي " کے لقب سے مشہور ہے - صرف " ملکيہ " سے مراد حکم مطلق يا شخصي حکومت ہے - " جمہوري " نظام حکومت پادشاہ کے وجود سے بالکل خالي ہوتا ہے - حکومت صرف ملک کي اکثرية کرتي ہے اور نظم اداري کيليے ايک شخص باسم صدر منتخب کرليا جاتا ہے - يہي طرز حکومت آجکل امريکہ اور فرانس اور بعض چھوٹي چھوٹي جمہوريتوں کا ہے -

آجکل کي اصطلاح کے مطابق اسلام ملکية مقيدہ يا نظام دستوري انگلستان کے مطابق حکومت قرار نہيں ديتا جيسا کہ غلطي سے بعض لوگ سمجھتے ہيں ' بلکہ اسکا نظام خالص جمہوري اور شائبہ تشخص و ملکية سے کلية پاک ہے - کما سياتي انشاء اللہ تعالى -

مکتوب آستانۂ عليہ

الہلال ايڈريا نوپل ميں

مولانا دام مجدکم ! آپ ہندوستان ميں بيٹھے اپنے قلم و زبان اور علم و فضل کو وقف راہ ملت کررہے ہيں ليکن آپکو معلوم نہيں کہ جو حروف آپکے قلم سے نکلتے ہيں ' انکے نقوش کہاں کہاں اور کن کن کے دلوں ميں اپنا گھر بناتے ہيں ؟

۹ - مئی سنہ رواں کے الہلال ميں بعنوان " صفحة من تاريخ العرب " ايک عجيب و غريب سلسلہ مضامين چھپا ہے - جسميں دنيا کي بعض مشہور مدافع قوموں کے جانفروشانہ عزائم و اعمال کا حال لکھا ہے - يہاں (قسطنطنيہ ميں) اب سے ۲۰ روز قبل وہ ايک جماعت کے مطالعہ ميں آيا اور اس نے پورے مضمون کا ترکي ميں ترجمہ کرکے متعدد اخبارات ميں شائع کر ديا - جو آپکي نظر سے گذر چکے ہونگے - نيز انہيں بجنسہ اڈريا نوپل ايک ايسے بزرگ شخص کے پاس بھيجا ' جس نے اپني ہستي خدمت ملت و اسلام کيليے نذر کردي ہے - اور جس سے آپ بخوبي واقف ہيں........

کسقدر خوشي اور ناز کي بات ہے کہ اڈريا نوپل ميں يہ مضمون صرف پڑھا ہي نہيں گيا اور اسکے سحرکار اور شعلہ افروز افکار نے دلوں کو مسخر ہي نہيں کيا ' بلکہ اسپر پورا پورا عمل بھي کيا گيا - اور آج پندرہ دن سے اڈريا نوپل اور قرق کليسا کي تمام مسلم آبادي کيا مرد کيا عورت ' بلا لحاظ سن وسال قلعے اور مورچے طيار کررہي ہے ' اور جو تصوير آپنے اہل قرطاجنہ کے دفاع کي کھينچي تھي ' وہ اسکي در و ديوار کے نيچے بجنسہ نظر آ رہي ہے !!

وثوق کے ساتھہ بيان کيا گيا ہے - کہ ۲۲ - ہزار آدميوں کي رات دن کي محنت کي بدولت اسوقت اڈريا نوپل سابق سے چہار چند مستحکم اور مدافعت کے قابل ہوگيا ہے !

خدا آپ کو اس عظيم الاثر اسلامي خدمت کا اجر عطا فرماے - يہاں کے تمام سربرا وردہ حلقے الہلال کے تذکرے سے معمور ہيں -

۲۸ - رمضان المبارک

Imperial Fabrique de Heriki (Turkey)

ہرکہ - فابريقۂ ہمايوني

(حریت) کے معنی یہ ہیں کہ انسان کو قدرت حاصل ہو کہ ہر اُس کام کو کرسکے ' جسے بغیر کسی دوسرے کو نقصان پہنچاے وہ کرسکتا ہے -

(تملک) سے مقصود اپنی ملکیت صحیح و قانونی کے قبض و تصرف سے کامل حق کا ملنا ہے - یعنی ہر شخص اپنی املاک کا مالک ہو اور کوئی اس سے چھین نہ سکے -

(امن) سے مقصود یہ ہے کہ ہر شخص اپنی جگہ پر محفوظ و بے خطر ہو اور صرف قانون کی خلاف ورزی ھی کی ایک صورت ایسی ہو' جو اسکے امن میں خلل ڈال سکے -

(مقاومۃ) سے مقصود جور و ظلم اور حملۂ و اقدام مجرمانہ کی مقاومت ہے - یعنی ہر شخص اپنی حفاظت کے وسائل اختیار کرنے کی قدرت رکھتا ہو' ظلم و جور کے خلاف احتجاج (پروٹسٹ) کرسکے -

قانون ارادۂ عامہ کا مظہر ہے - پس ہر وطنی کو حق ہو کہ وہ ذاتی طور پر یا بتوسط وکلا مجلس اعلی (سینٹ) میں شرکت کرسکے -

ہر وطنی بلحاظ وطنی ہونے کے یکساں حکم سے موثر ہو - اس بنا پر ہر شخص کیلیے ممکن ہو کہ وہ بڑے سے بڑے عہدے کو اور اعلی سے علی وظیفہ کو حسب اقتدار و اہلیت حاصل کرسکے -

کسی انسان کیلیے کسی حالت میں جائز نہو کہ وہ کسی انسان کو قید کرسکے یا اور کوئی ایسا ھی سلوک کرسکے - الا انھی صورتوں میں' جو قانون نے مقرر کردی ہوں' اور اسی طریقہ پر' جو اُس نے قرار دیدیا ہو - کسی شخص کیلیے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو اپنی راے کے اظہار سے روکے ' اگرچہ وہ دینی ہو اور علم اعتقادات دینیہ کے مخالف - البتہ اُس صورت میں اسکا اظہار روکا جاسکتا ہے جبکہ وہ قانون کے لحاظ سے امن عامہ کیلیے مضر ہو -

ہر وطنی کو پورا حق حاصل ہے کہ اپنی راے و فکر کے مطابق گفتگو کرے اور لکھے پڑھے ' یا چھاپ کر شائع کرے -

اسی طرح ہر وطنی کو حق توزیع و اشاعت حاصل ہے -

" حق تملک " ایک مقدس حق ہے - کسی شخص کی طاقت نہیں کہ کسی کی ملکیت اس سے چھین سکے - البتہ مصالح عامہ سب پر مقدم ہیں - لیکن اسکے لیے بھی جب تک قانونی ضرورت نہو' کوئی شخص اپنی ملکیت سے دست بردار ہونے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا -

موجودہ تحریک انقلاب کے مبادی مقاصد میں سے ہے کہ " حق حکم و تسلط " اشخاص کو نہیں بلکہ امت اور ملک کو حاصل ہو - جمیع ابناء وطن اپنے تمام حقوق میں مساوی ہوجائیں ' حریت سے متمتع ہوں اور ہر طرح مامون و مصئون رہیں - پس امت فرانساوی کا شعار وطنی حریت ' مساوات ' اور اخوت قرار پایا ہے "

یہ ایک حقیقت ہے کہ یورپ کی موجودہ جمہوریت کا مبدء سعادت مجلس تشریع فرانس کا یہی اعلان تھا - تاریخ نے اِسے " اعلان حقوق الانسان " کے لقب محترم سے محفوظ رکھا ہے اور ہمیشہ محفوظ رکھیگی -

(۶)

ہم نے اس حصۂ بیان کو اسلیے کسی قدر طول دیا' تاکہ انقلاب فرانس کی انتہائی حد حریۃ و جمہوریت سامنے آجاے - نیز اندازہ کیا جا سکے کہ یورپ کی موجودہ جمہوریت کے خلاصۂ امور و مبادی نظام و اساس کیا کیا ہیں ؟

یہ انقلاب فرانس کے تلاش حریت و مساوات اور جستجوے حقوق انسانی کی انتہائی سرحد تھی - یہی مبادی حریت ہیں جنکو انسانی آزادی کے سب سے آخری سوال کے جواب میں آج یورپ بتلا سکتا ہے -

اس اعلان مبادی حریت میں بھی در اصل وہی ایک اصل اصول حریت اُسکی ہر دفعہ کے اندر موجود ہے' جسکی طرف گذشتہ نمبر میں ہم اشارہ کرچکے ہیں - تمام دفعات کا اگر خلاصہ ایک جملہ میں کرنا چاہیں تو صرف یہی ہوگا کہ " السلطۃ للامۃ " یعنی حق حکم و تسلط صرف اُمت ھی کیلیے ہے -

چنانچہ اسکے بعد یہی اصل اصول فرانس کی تمام دستوری اور جمہوری جماعات کے پیش نظر رہا - انقلاب سے پہلے فرانس میں پارلیمنٹری حکومت موجود تھی لیکن شاہی حقوق و تسلط اور ویسا کا عالمگیر استبداد اسدرجہ قوی تھا کہ در اصل ایک شخصی تخت شاہنشاہی حکومت مقیدہ کے نام سے حکمرانی کر رہا تھا -

انقلاب کے بعد رجال انقلاب میں تفریق ہوگئی - ایک گروہ ملوکی مگر دستوری و مقید حکومت قائم کرنا چاہتا تھا - گروہ غالب یہی تھا اور اسکے سامنے انگلستان کے دستور کا نمونہ تھا - دوسرا گروہ خالص جمہوری حکومت کے نظام بناتا تھا - یہ جماعت اگرچہ قلیل تھی مگر عوام او ر کاشتکاروں پر اسکا اثر حاوی تھا - ۱۰ - اگست سنہ ۱۷۹۲ - کو اس جماعت نے پیرس کے دیہاتیوں سے شورش کرا کے مجلس کو مجبور کیا کہ وہ ایک ایسے نئے دستور کا اعلان کردے ' جو پادشاہ کے وجود سے بالکل مستغنی ہو -

اس غرض سے ایک نئی مجلس کا انتخاب ہوا - منتخبہ مجلس نے ایک سب کمیٹی قائم کی جسکے اکثر اعضاء ' مشہور انقلابی مصنف ' جان روسو Roussedu (۱) کے شاگرد تھے - انھوں نے اسی اصل اصول کو تمام نظام و قوانین کا محور قرار دیا کہ " السلطۃ للشعب وحدہ " حکم و تسلط صرف قوم ھی کیلیے ہے - او ر ایک نیا نظام مرتب کیا جو ملوکیۃ (شاہی شرکت) سے بالکل خالی تھا - یہ نظام تاریخ انقلاب میں " دستور سنہ : ۱۷۹۳ " کے لقب سے مشہور ہے -

لیکن دوسرے سال یہ دستور بھی قائم نہ رہا - یہ دور انقلاب در حقیقت انسانی جذبات کی شورش' اذہان کی طوائف الملوکی' او ر طبیعت انسانی کے مطالبات مفرطہ کا ایک ہیجانی دور تھا - فرانسیسی قوم جو مدت سے معطل تھی' سوچ سکتی تھی مگر کچھ کر نہیں سکتی تھی - لوگوں کی مثال (بقول ویکٹر ہیو گو victor Hugo) " بالکل اُن قیدیوں کی سی ہوگئی تھی ' جو مدۃ العمر قید خانے میں رہکر آزاد ہوے ہوں اور جیل کے احاطے سے نکلکر جب آسمان کی کھلی فضا کے نیچے پہنچیں تو حیران ہو کر رہجائیں کہ اب اُنھیں کیا کرنا چاہیے ؟ "

یہ حالت قدرتی ہے اور ہمیشہ ایک دور کے اختتام او ر دوسرے کے آغاز کا درمیانی حصہ دنیا نے ایسی ھی حالتوں میں کاٹا ہے -

(۱) جان جاک روسو مشہور فرانسیسی مصنف اور انقلاب فرانس کے محرکین اولین میں سے ہے - سنہ ۱۷۵۶ - میں اس نے اپنے افکار سیاسیہ ایک کتاب کی صورت میں شائع کیے - اسمیں ہر طرح کے استبداد دینی و ملوکی کو ظلم و معصیت بتلایا تھا اور جمہوری حکومت کی اہل فرانس کو ترغیب دی تھی - جمہوری حکومت کے اُس نے متعدد نظام مرتب کیے تھے ' اور سب کا اولین اصول قوم کے تمام طبقات و جماعات میں مساوات قرار دیا تھا - سنہ ۱۷۱۲ - میں پیدا ہوا اور سنہ ۱۷۶۶ - میں بعالم دیوانگی وفات پائی - نغمات موسیقیہ کو بصورت ارقام و خطوط مدون کرنے کا وہی موجد ہے -

مقالات

تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحہ

حبش میں ایک اسلامي حکومت !

آٹھوین صدي هجري کے چند مجاهدین

دعوت اسلام

همارے ان دشمنوں نے جنکي بساط هستي کا ایک گوشه بهي داغ خونریزي سے خالي نهیں' همکو همیشه طعنه دیا هے که نخل اسلام صرف تلوار هي کي دهوپ ' اور صرف قهر و اکراه هي کي فضا میں پرورش پاتا هے ' لیکن تاریخ نے هر موقع پر گواهي دي هے که نشر دعوت اسلامي کا سبب قهر و اکراه نهیں بلکه صرف رضا و صلح ' حسن اخلاق ' اور اسوۂ حسنۂ مسلمین مخلصین رها هے -

نصاراے حبش اور مسلمانوں کے درمیان سینکڑوں معرکے پیش آ لے ' اور اکثروں میں مسلمانوں نے دشمنوں کے اجسام کو اطاعت سیاست اسلامیه پر مجبور کیا ' لیکن دلوں کو قبول دین اسلام پر کب اور کہاں مجبور کیا ؟ هاں هر موقع پر اسلام کے معجزۂ اخلاق و خدا پرستي کي ایک تلوار چمکتي تهي' جو رسوم و عقائد فاسده کے حصار سے گذر کر قلوب و ارواح کو مسخر کر لیتي تهي !

چنانچه گذشته نمبر کے خانے میں تم پڑه چکے هو که دس هزار حبشي نصرانیوں نے کس تلوار کي زور سے اسلام کے آگے سر اطاعت خم کیا ؟ یقیناً وه فولاد کي تلوار نه تهي بلکه اخلاق اسلامي کا وه حربۂ امن و زندگي تها ' جس نے هر زمانے اور هر دور میں اپنے جوهر دکهاے ' اور آج بهي الحمد الله که زنگ آلود نهیں هے !

افریقه اور شمالي نائجریا میں آج جس سرعت سے اسلام خود بخود پهیل رها هے ' اسکي رودادوں نے مسیحي مشنوں کی عمارتوں کو ماتم کده بنا دیا هے ' لیکن دنیا دیکهه رهي هے که یه تلوار کي کاٹ نهیں هے - کیونکه تلوار کا قبضه تو اب همارے هاتهه سے نکلکر غیروں کے هاتهه چلا گیا هے ' اور همارې گردنیں انکے آگے رکهدي گئي هیں -

سلطان منصور کي گرفتاري

سلطان منصور هزاروں مفدرح قلوب و اجسام کي جمعیت کے ساتهه دس دن تک دشمنوں کے انتظار میں سر میدان پڑا رها - "حطي" کو اس هزیمت کي جب خبر هوئي تو بے شمار فوج و سامان کے ساتهه سلطان کے مقابله کو نکلا - ظاهر هے که مسلمانوں میں اس جمعیت عظیمه کي مقاومت کي تاب نه تهي ' تاهم آخر تک استقلال سے کهڑے رهے که فرار عن الزحف شریعت اسلامیه میں کفر هے - دس مسلمان سرداروں نے جان نثاري اسلام کا حق ادا کیا ' بالاخر سلطان منصور اور امیر محمد دشمنوں کے هاتهه گرفتار هو گئے اور اسوقت تک آزاد نهوے جب تک که انکي روح زندان جسم سے آزاد نهوئي -

یهه واقعه سنه ۸۲۸ - هجري کا هے ' سلطان منصور کو صرف ۲ - برس حکومت کا موقع ملا -

سلطان جمال الدین

کسي قوم کے خدا کي نظروں میں محبوب هونے کي سب سے بڑي علامت یه هوتي هے که اوسکي خاک افراد عالیه اور اعاظم رجال کي پیدائش سے همیشه اپني نسل عظمت کو باقي رکهتي هے - آج همارې مصیبت عظمی یهي هے که اشخاص و رجال کي پیداوار هم میں کم هو گئي - همارې بزم سے جو فرد اٹهتا هے ' اپني جگهه خالي چهوڑ جاتا هے - پس اوس دن پر افسوس ' اگر وه دن همارې بد قسمتي سے آنے والا هي هو ' جب همارې مجلس کا هر گوشه بیٹهنے والوں سے خالي هوگا ! !

اب ان ایام نحس و شوم میں ' اون دور هاے میمون و مسعود کي یاد کیا کیجیے ' جب که اسلام کا گوشه گوشه اس شعر کي صداقت سے معمور تها :

اذا مات منا سید ' قام سید فؤول لما قال الکرام فعول !

(هم وه هیں که جب همارا ایک سردار هم میں سے اٹهه جاتا هے دو دوسرا کهڑا هو جاتا هے - اور پهر وه وهي کهتا هے جو بزرگوں نے کہا تها ' اور وهي کرتا هے جو بزرگوں نے کیا تها)

نویں صدي همارے تخم اقبال کیلیے کوئي اچها موسم .. تها ' تاهم زمین میں پیداوار کي قوت ابهي باقي تهي - سلطان منصور کے بعد اوسکا دوسرا بهائي سلطان جمال الدین حکومۂ اسلامیۂ حبش کا فرمانروا هوا - وه اپنے اعمال جلیله کے لحاظ سے اون سلاطین اسلام میں جگه پانیکے لائق هے ' جن پر تاریخ عالم ناز کرتی هے -

هر عهد انقلاب ملکي کشمکشوں کا موسم هوتا هے - بربر کي قوم جو اب تک حکومت اسلامیه کے ما تحت تهي ' اب آماده بغاوت هو گئي - (حرب جوش) ایک نو مسلم حبشي سردار اوسکي تادیب کي غرض سے روانه هوا -

صلح ' جنگ ' اور عفو !

حسب آئین اسلام :

و ان طائفتان من المومنین اقتتلوا ' فاصلحوا بینهما (۴۹ : ۹)	اگر مسلمانوں کي دو جماعتیں آماده جنگ هوں تو اون دونوں میں صلح کرا دو -

(حرب جوش) نے پہلے شرائط صلح پیش کیے ' لیکن بربری اپني ضلالت و بغاوت پر قائم رهے - (حرب جوش) نے اسکے بعد کي دوسري آیت کي تعمیل کي - یعني :

فان بغت احداهما علی الاخری ' فقاتلوا التي تبغي حتی یفيء الی امر الله (۴۹ : ۹)	اگر ان دو جماعتوں میں سے ایک اپني سرکشي پر اڑي رهي تو اوس سے اوس وقت تک جنگ کرو جب تک که وه فرمان الهي کے طرف رجوع نه کرے -

اب بربریوں کو هوش آیا اور آواز صلح بلند کي - پس (حرب جوش) نے تیسري آیت کریمه پر عمل کیا :

ادبیات

نظام حکومۃ اسلامیۃ

مساوات اسلامي

(بدر) مین معرکه آرا جو هوا لشکر کفر * (عتبۂ ابن ربیعه) تها امیر العسکر
سب سے پہلے وهي میداں میں بڑها تیغ بکف ' * ساتهه اک بهائي تها ' اور بهائي کے پہلو مین پسر
اس طرح اُس نے مبارز طلبي کي پہلے : * " مرد میداں کوئي تم میں هو تو نکلے باهر "
سنکے یه لشکر اسلام سے نکلے پیہم * تین جانباز که اک ایک تها اوسکا همسر
سامنے آئے جو یه لوگ تو (عتبه) نے کہا : * " کس قبیله سے هو ؟ کیا هے نسب جد و پدر ؟ "
بولے : " هم وه هیں که هے نام همارا انصار * هم میں شیدائي اسلام هے هر فرد بشر
جاں نثاران رسول عربي هیں هم لوگ * اک اشاره هو تو هم کاٹ کے رکهدیتے هیں سر
بولا (عتبه) که " بجا کہتے هو جو کہتے هو * مگر افسوس که مغرور هے اولاد مضر
تم سے لڑنا تو همارے لیے هے مایۂ عار * که نہین تیغ قریشي کے سزا وار ' یه سر "
کہه کے یه اوسنے کیا سرور عالم سے خطاب : * " اے محمد ! یه نہین شیوۂ ارباب هنر
جنگ نا جنس سے معذور هین هم آل قریش ' * بهیج اونکو ' جو هوں رتبه مین همارے همسر
آپ کے حکم سے انصار پهر آے صف مین ' * حمزۂ و حیدر کرار نے لي تیغ و سپر
ان سے (عتبه) نے جو پوچها نسب و نام و نشاں * بولے یه لوگ که " هاشم کے هین هم لخت جگر "
بولا (عتبه) که " نہین جنگ سے اب همکو گریز * آؤ ' اب تیغ قریشي کے دکهائین جوهر "

* * *

یا یه حالت تهي که تلوار بهي تهي طالب کفو * یا مساوات کا اسلام کے پهیلا یه اثر :
بارگاه نبوي کے جو موذن تهے (بلال) . * کرچکے تهے جو غلامي مین کئي سال بسر
جب یه چاها که کرین عقد مدینه مین کہین * جا کے انصار و مهاجر سے کہا یه کهل کر :
" مین غلام حبشي ' اور حبشي زاده بهي هوں ' * یه بهي سن لو که مرے پاس نہین دولت و زر
ان فضائل په مجهے خواهش تزویج بهي هے ' * هے کوئي ' جس کو نه هو میري قرابت سے حذر ؟ "
گردنین جهک کے یه کہتي تهین که " دل سے منظور " * جس طرف اُس حبشي زاده کي اوٹهتي تهي نظر !!

* * *

عهد فاروق مین جس دن که هوئي اونکي وفات ' * یه کہا حضرت (فاروق) نے با دیدۂ تر :
" اُٹهه گیا آج زمانے سے همارا آقا ! * اُٹهه گیا آج نقیب حشم پیغمبر ! "

* * *

اس مساوات په هے معشر اسلام کو ناز * نه که یورپ کي مساوات که ظلم اکبر !

(شبلي نعماني)

کشاکش حریۃ و استبداد !

(رعب) وقف کشمکش هوں ' کیا کہوں کیا چپ رهوں ؟ * دلربا کہتا هوں میں جسکو وهي جلاد هے
ایک جانب مقتضائے جوش غم ' شور آفرین * اک طرف خوف ستمگر مانع فریاد هے
ایک حکم اُسکا ' که عذر نا توانی کا حریف ' * ایک آزادي مري ' جو نذر استبداد هے !

(رعب لکهنوي)

سلطان شہاب الدین

سلطان جمال الدین کا جانشین سلطان کا بھائي (احمد بدلائي) الملقب بشہاب الدین ہوا - اسنے اپنے بھائي کے قاتل سے قصاص لیا - ہمیشہ سلطان شہید کے قدم بقدم چلا - عدل و انصاف کے ساتھہ حکومت کي - اسکے عہد میں راستے مامون اور غلہ ارزاں رہا - یہ سلطان' مورخ (مقریزي) کے عہد میں (جو نویں صدي ہجري کا مصنف ہے) موجود تھا - وہ خود موضع (دکر) میں تھا اور اسکا بھائي خیر الدین صوبۂ (زکلہ) میں رہتا تھا - شاہان حبش سے لڑائیاں بھي جاري تھیں -

خاتمہ

خاتمہ ہر شے کا دردناک ہوتا ہے اور خصوصاً فرزندان اسلام کا خاتمہ ! ہزار سالہ حکومت کے بعد قواء اسلامیہ ہر جگہ ضعیف تھے - (حطي) نے مسلمانوں کي حکومت کو سواحل تک محدود کردیا - مدت تک وہ اسپر قانع رہے' بالاخر ایک فرنگي درندہ جو دو سال سے صید طرابلس کي فکر میں ہے' ناگہاں وہاں نمودار ہوگیا' اور (زیلع) کے اکثر حصص کو اپنے پنجے میں لے لیا : اللہم مالك الملك ' توتي الملك من تشاء و تنزع الملك ممن تشاء ' انك على كل شئ قدير !

مضمون کا ماخذ

اس مضمون میں ہم نے اپني عادت کے خلاف کتابوں کا حوالہ نہیں دیا - اسلیے کہ مضمون کا بڑا حصہ دراصل ایک ہي کتاب سے ماخوذ ہے' اور اسکے علاوہ مسلمانان حبشہ کے حالات کیلیے اور کوئي معتبر ذریعہ بھي نہیں - مشہور مورخ مصر (علامۂ مقریزي) نے ایک رسالہ صرف مسلمان شاہان حبش کے حالات میں لکھا ہے - اسکا نام : " الالمام ' بمن في بلاد الحبشة من ملوك الاسلام " ہے - اس مضمون کا ماخذ اصلي یہي تصنیف ہے -

اسکے علاوہ جا بجا بعض مطالب دیگر مصنفات سے بھي ماخوذ ہیں ' لیکن انکے ایسے حوالے کي چنداں ضرورت نظر نہ آئي - اردو میں پہلي دفعہ یہ حالات بیان کیے گئے ہیں - امید کہ وسیلۂ موعظت و ذریعہ عبرت و بصیرت ہوں : وجاءك في هذه الحق و موعظة و ذكرى للمومنين (۱۱ : ۱۲۲)

ارادہ ہے کہ اس سلسلے میں دیگر غیر معروف مقامات کے مسلمان حکمرانوں کے حالات کا بھي تفحص کریں اور انکے حالات مرتب ہوکر شائع ہوں - ارادوں کي وسعت کو کیا کیجیے کہ اسکي کوئي انتہا ہي نہیں - اصل شے توفیق کار ہے اور وہ اللہ کے ہاتھہ ہے -

---

لغات جدیدہ

مولفہ

مولانا السید سلیمان الندوي

یعني : عربي زبان کے چار ہزار جدید' علمي ' سیاسي تجارتي ' اخباري اور ادبي الفاظ اصطلاحات کي محقق و مشرح ڈکشنري ' جسکي اعانت سے مصر و شام کي جدید علمي تصنیفات و رسائل نہایت آساني سے سمجھہ میں آسکتے ہیں ' اور نیز الہلال جن جدید عربي اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبھي کبھي کرتا ہے ' وہ بھي اس لغت میں مع تشریح واصل ماخذ موجود ہیں - قیمت طبع اعلی ۱ - روپیہ ۴ آنہ - طبع عام ۱ - روپیہ - درخواست خریداري اس پتہ سے کي جاے :

منیجر المعین ندوہ ' لکھنو -

تاریخ حیات اسلامیہ

الہلال اور پریس ایکٹ

ہمت بلند دار کہ مردان روزگار
از ہمت بلند بجائے رسیدہ اند

استعینوا بالصبر و الصلوۃ !

فخر قوم ' ہادي ملت ' السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ ' آج ابھي ابھي ہمدرد ملا ' اور سب سے پہلے اسکے ضمیمہ پر نظر پڑي جسمیں اول سرخي " الہلال سے ضمانت " نظر سے گذري ' دیکھتے کے ساتھہ ہي سناٹا سا چھا گیا ' افسوس کہ الہلال بھي اس شمشیر براں سے نہ بچا ' مگر خیر ' کچھہ خوف نہیں ' ہم نہیں سمجھہ سکتے کہ اس آئے دنکي ضمانتوں اور ضبطیوں سے گورنمنٹ کا منشا کیا ہے ؟ کیا وہ ہمارے جذبات کو پامال کرنا چاہتي ہے ؟ کیا ہماري صداقت انتما زبان کو بند کرنا چاہتي ہے ؟ اگر یہي منشا ہے تو ہم بجے دو ہزار کے دس ہزار کا ڈھیر گورنمنٹ کے ایوان حکومت کے آگے لگادینگے لیکن اپنے سچے جذبات کے اظہار سے باز نہ آئیں گے -

یہ ضمانت الہلال سے نہیں لي جا رہي بلکہ قوم سے لي جا رہي ہے' جو ان دو ہزار کے عوض انشاء اللہ دس ہزار پورے کردیگي ' الہلال ایسي چیز ہے جسپر بجاے روپیہ کے قوم اپني جان تک نذر کرنے کیلیے طیار ہے ' پھر یہ دو ہزار کیا بلا ہے ؟ آپ ضمانت دیدیجیے اور قوم آپ کے نذر کردیگي ' اور اپنے حق گو زبان وقلم کو رکھیے یہ دنیا خدا ہمارے ساتھہ ہے ' یہ دھمکیاں ہمارے سد راہ نہیں ہوسکتیں ' میں پانچ روپہ کي حقیر رقم اپنے الہلال محبوب پر سے نثار کرتا ہوں - امید کہ جناب شرف قبولیت عطا فرماکر ممنون کرم فرمالیں گے -

جناب کا ادنی نثار مند

حسن مثنی رضوي

آج ربدار اخبار نظر سے گذرا - طلبي ضمانت کا حکم بھي سنا - جب اس بلا سے آن عام اقتدار ولکو نجات نہیں ملي جو قدیم روش سے ہٹ کر نستبداً راہ صداقت و حریت پر لگ گئے ہیں ' تو بھلا الہلال کیونکر بچ سکتا تھا جو آج سات کروڑ مسلمانوں کے دل اپني مٹھي میں رکھتا ہے ؟ مگر جدوکسیرجہ سے جلدي کرنا ممکن نہ تھا اسلیے اب تک خاموشي رہي - اخر کار بادشاہي حکم نے اپني قوت کي نمایش کرہي دي - میں ایک غریب طالب العلم ہوں - دو وقت کے کھانے کے سوا اور کوئي متاع میرے پاس نہیں - دل البتہ ہے سو وہ آپ پر پہلے ہي دن نثار کرچکا ہوں - اسلیے ایک نہایت قلیل رقم ۸ - آنے کي پیش کش ہے - یہ میں نے اپني ٹوپي خریدنے کیلیے بچا رکھي تھي - البتہ آن ہزارہا اخوان ملت سے جو الحمد للہ کہ حلقہ الہلال میں شامل ہیں ' مستدعي ہوں کہ اپنے رباني دعوؤں کا آج کچھہ ثبوت بھي دیں -

(احمد حسین طالب علم مشن اسکول بمبئي)

فان فاءت فاصلحوا بينهما بالعدل واقسطوا ' ان الله يحب المقسطين (۴۹ : ۱۰)	جب وہ باغي جماعت فرمان الهي کے طرف رجوع کرے توپھر باهم عدل و انصاف سے صلح کرلو ! الله صلح کرنے والوں کو دوست رکھتا ھے -

(حرب جوش) نے اس مہم سے فارغ هوکر (حطي) کي طرف رخ کیا اور اوسکو شکست دي - (حطي) نے پھر ایک بڑي فوج جمع کي اور (جدایه) میں آکر خیمه زن هوا - سلطان خود اسکے مقابله کو نکلا - اور مظفر و منصور واپس آیا ' اسپر (حطي) نے مسلمانوں سے آخري انتقام لینے کي کوشش کي اور عزم کرلیا که اس فتح کے بعد ملک حبش کے کسي گوشه میں بھي کوئي کلمه گوے اسلام زنده نه رهنے پاے -

سلطان نے بھي فوج کے اجتماع و اهتمام میں پوري قوت صرف کي اور آخر وہ ساعت آپہنچي جب کفر و اسلام کي دو قوتیں باهم ٹکرا گئیں - کامل تین مہینے تک اسلام کي تلوار برق بن بنکر ظلمت کفر کے بادل میں چمکتي رهي - تیسرے مہینے پردۂ ابر چاک هوا تو نظر آیا که حبشان کي اقلیم اسود' مقتولین کے خون سے یکسر سرخ ھے ' (حطي) جان لیکر بھاگ گیا ھے ' اور مسلمان مال غنیمت کے خزانوں کو باهم تقسیم کر رھے هیں ! !

اسکے بعد سلطان نے ایک دوسرے انقطاعي معرکه کي طیاریاں شروع کیں اور عساکر اسلام کي ایک ایسي جماعت کے ساتھه ' جس سے بڑي کوئي جمیعت حبش میں عالم اسلامي نے کبھي جمع نه کي تھي ' روانه هوگیا -

(حطي) مقابله سے عاجز تھا - پانچ مہینے تک شہر به شہر آوارہ پھرتا رها - سلطان اوسکے پیچھے پیچھے تھا - بالاخر سلطان مظفر و منصور غنائم کثیر کے ساتھه دارالخلافت کي طرف مراجعت فرما هوا -

اسکے بعد بھي ایک اور معرکۂ شدید و صعب پیش آیا - مسلمانوں نے ۲۰ - دن کي مسافت طے کرکے دھاوا کیا - غنیم کي فوج تازہ دم تھي ' اور دونوں طرف جمیعت عظیمه صف آرا ' تاهم مسلمانوں نے هزیمت نه اٹھائي ' اور هر فریق دوسرے فریق کا بازو دبا کر هٹ گیا -

سلطـــان کي شہـــادت

خانداني مناقشات قدیم حکومتوں کا جزو لاینفک هیں - سلطان جمال الدین گھر سے باهر دشمنوں سے هنگامه آرا تھا اور گھر میں اوسکے عم زاد بھائي اسکے لیے سازشوں کا دام بچھا رھے تھے ! چنانچه افسوس که سنه ۸۳۵ - میں سات برس کي حکومت کے بعد بھائیوں کے هاتھه سے شہید هوا ' حالانکه دشمنوں کي تلوار سے اسے کوئي خوف نه تھا ! !

سلطان جمال الدین اپنے عہد میں جمال چہرۂ اسلام اور رونق مجلس ملت تھا - فتوحات کي کثرت اور رقبۂ حکومت کي وسعت میں اپنے پیشروؤں سے همیشه اقدم اور علم و فضل کا همیشه قدردان رها - اوسکے دربار میں فقہا و علما کا مجمع رهتا تھا - عدل و انصاف میں وہ تعلیم اسلامي کا ایک صحیح اور کامل ترین نمونه تھا -

مســاوات اسلامي

ایک عدیم النظیر مثال

اوسکي زندگي کا ایک واقعه بھولنے کے لائق نہیں - وہ عدل و مساوات اسلامي کي ایک مثال جلیل و عظیم ھے -

هم جب کہتے هیں که اسلام کا نظام حکومت جمہوري ھے ' هم جب کہتے هیں که مساوات بین الناس اصل نظام حکومت اسلامیه ھے ' هم جب کہتے هیں که عدل عمومي اساس بناے خلافت نبوي ھے ' تو اسپر مخالف کہتے هیں که یه متاع عزیز تمھاري دکان میں کہاں ؟ یه مصنوعات و مخترعات تو یورپ کي نقل و محاکات هیں - لیکن اے غریب مدنیۃ اسلامي ! اور اے نا آشناے حقیقت ملت حنیفه ! تجھے کیا بتائیں که همارے امانت خانوں میں اس جنس کي کتني فراواني ھے ؟ مدینه ' دمشق ' بغداد ' اور قرطبه کے افسانے تجھے کب تک سنائیں ؟ اور دور خلافۃ اسلامیه کا مرقع مقدس تیرے لیے کیونکر نظر افروز هو ؟ دیکھه ! وحشت زار افریقه میں ' جسکا هر باشنده بیسویں صدي کے یورپ کے نزدیک احقر خلق الله اور مستحق هر ذلت و لعنت ھے ' هم نے عدل و مساوات کي کیسي مثالیں پیش کي تھیں ؟

سنا هوگا که امریکه کے حبشیوں کو فرزندان تہذیب سپید نے تیل چھڑک چھڑک اسلیے زنده جلا دیا تھا که اوسکے ایک بھائي نے ایک یوروپین کو دنگل میں زیر کردیا تھا ' خود افریقه میں تم نے سنا هوگا که یورپ کي ایک عظیم الشان اور مدعي تہذیب و مدنیت حکومت کے ایک بہت بڑے جنرل نے ' ایک بوسیدہ لاش کي هڈیوں کے مدفن کو اس جرم میں کھود ڈالا تھا که اوسنے اپنے وطن مقدس کي محافظت کي تھي !

لیکن اسي افریقه کے ایک گوشے میں چارسو برس پیچھے چلو ' هم تمھیں ایک دوسرا منظر دکھاتے هیں -

سلطان جمال الدین کے ایک چھوٹے سے بچے نے کھیل میں اپنے ایک هم عمر لڑکے کا هاتھه توڑ دیا - شہزادے کي شکایت ایک غریب لڑکے کے والدین کیا کرتے ؟ خاموش هو رھے - اتفاقاً کچھه دنوں کے بعد خود سلطان کو اسکي اطلاع هوگئي - بر سر دربار شہزادے کو قصاص کیلیے طلب کیا - یه کیا عجیب اور ما فوق العادہ منظر تھا ! سلطان باپ تخت پر متمکن تھا - مجرم فرزند سامنے کھڑا تھا ' غریب لڑکا اور اوسکے والدین دوسري جانب تھے - سلطان نے قصاص کا حکم خود اپني زبان سے دیا - امرا شفاعت و سفارش کیلیے اپني اپني جگه سے اٹھے ' مگر اس پیکر عدل نے صاف انکار کردیا - خود اولیاء مدعي نے شہزادے کي معافي کا باواز بلند اعلان کیا - اسپر بھي سلطان راضي نہوا - بالاخر دربار کو اس منظر کي تاب نه رهي - هر طرف سے آواز گریه و بکا بلند هوگئي ' سلطان سفارشوں کي صداؤں ' عفو و درگذر کي آرزوں ' اور گریه و بکا کے شور میں زنجیر محبت پدري کو توڑ کر آگے بڑھا ' اور خود اپنے هاتھه سے قصاص لیا ! !

کس کیلیے ؟ ایک غریب لڑکے کیلیے ! کس سے لیا ؟ اپنے جگر گوشے اور اپنے جان و دل سے عزیز تر محبوب فرزند سے لیا ! !

آہ ! کوئي چیز اوسکو اداے فریضۂ مساوات اسلامي سے نه روک سکي ! !

یورپ ! تو مساوات کا کس منھه سے مدعي ھے ' جب ایک سڑک کي راستي و کجي تجھکو دنیا کے خون سے زیاده عزیز ' اور ایک پورے ملک کي قیمت تیرے بازار مساوات میں ایک گورے انسان کے خون سے زیاده گراں ھے ؟

شاهـــان حبش کي موت و انقلاب

(حطي) اسحاق بن داود بن سیف ارعد ' سلطان جمال الدین کے عہد میں مرگیا - یه واقعه سنه ۸۳۳ - کا ھے - اسکے بعد (اندر اوس بن اسحاق) بادشاہ هوا - چار مہینے کے بعد یه بھي مرگیا - اسکي جگه پر اسکا چچا (هربناي بن اسحاق) تخت نشین هوا یه بھي چند مہینوں سے زیاده زنده نه رها - ان سب کے بعد اسحاق کا بیٹا (سلمون) بادشاہ هوا اور آخر عہد تک قائم رها -

عسر و یسر' اوج و حضیض ' اور صدق و کذب ' سب لازم و ملزوم هیں اور قوانین قدرت مقتضی هیں که انسان دونوں کو آزمائے -

هاں تاریخ عالم یه بتاتی هے که زمانه کی گردش نے حامیان صداقت کو همیشه چکر میں رکها هے -

صدق و کذب کے مقابله میں اگرچه کوته بیں نظریں اس سطحی فتح کو جو انسانوں کی بد باطنی کے سبب سے کذب کو صداقت پر حاصل هوتی هے' دائمی جاننے لگتی هیں' مگر ماضی کے واقعات اس کی تردید کرتے هیں اور بالاخر سچی فتح صداقت هی کو نصیب هوتی هے -

مصیبت و آزمایش دنیا میں صرف انسانی طبائع کی مستقل مزاجی ' حقیقی شکر گزاری ' اور سچی هدایت کی ازمایش کے لیے هوتی هے -

مبارک هے وہ شخص جو ایسی آزمایش میں پڑے' اور پهر قابل رشک هے وہ ذات جو ایسی آزمایش میں سے کامیاب هوکر نکلے - میں بذات خود ایسی گردش اور ایسی مصیبت کو نعمت عظمی سے تعبیر کرتا هوں - اپنے لیے همیشه اسی امر کا خواهشمند هوں اور اسی لیے آپ کو بهی بحیثیت ایک مخلص کے همیشه اس قسم کی مصیبتوں اور اس قسم کی آزمائشوں میں پهنسا هوا دیکهنا چاهتا هوں - قومی جذبات کا پاکیزہ درد وہ درد هے' جس کی لذت سے شاید هی کوئی انسان واقف هوکر گریز کرے - میں تو ایسے درد کو خدا سے چاهتا هوں -

دنیا اعتباری هے - هم دیکهتے هیں که ایک شے هی مختلف موقعوں کے لیے حسن و قبح ثابت هوتی هے - پا به زنجیر هونا اور قید بهگتنا صرف جرم و گناہ کی پاداش کے لیے هوتا هے اور اسی لیے اس کو عوام نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکهتے هیں' مگر وهی زنجیریں ایک حیثیت سے قابل زینت زیور تصور هوتی هیں' جبکه انسان اپنے فرائض دین اور واجبات قومی کے لیے پا به زنجیر' طوق به گلو' اور بالاخر مگر سب سے مبارک' سربر دار هو -

هلال نکلا - بدر بنا ' گهن لگا ' تهوڑی دیر رهیگا ' مگر هلال پهر هلال هوکر عروج اختیار کریگا - انشاء الله - مجهے دلی همدردی هے - میں اپنی طرف سے چهه روپیه چهه آنه کی ناچیز رقم خدمت والا میں پیش کرتا هوں !

گر قبول افتد زهے عز و شرف

میں بهی فوراً تار دیتا مگر وہ چهه آنه کے پیسه بهی ضائع هوتے دیکهکر اسی رقم میں شامل کردیے گئے -

آپ کا مخلص خادم

احقر - ایڈیٹر افغان پشاور

السلام علیکم - اخبار زمیندار سے معلوم هوا که الهلال سے بهی ۲ - هزار کی ضمانت طلب کی گئی هے ' اسکے معنی یه هیں که تمام پیروان کلمۂ توحید سے ضمانت مانگی گئی هے - مبلغ ایک روپیه کی حقیر رقم آج ارسال خدمت هوگی - یقین رکهیے که آپکی کوششیں بیکار نہیں گئیں - وہ اپنا کام پورا کرچکی هیں اور اب ان باتوں سے کچهه نہیں هوتا -

(احمد علی بی - اے)

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مهاجرین عثمانیه میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیه - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے -

شهداء کانپور اعلی الله مقامهم !

الله الله ! ایها المسلمون !

سنگ را دل خوں شود از نالهاے زار من
این دل فولاد تو یک ذرہ سوهاں گیر نیست ؟

یه ان یتیم اور بیواؤں کی درد بهری آواز کی نقل سمجهیے جنکو کانپوری شهدا اپنی ابد الاباد مفارقت کا صدمه دے کر جام شهادت نوش فرما گئے اور ان کیلیے یک شبینه نان جویں اور هفت روزہ ستر پوشی کا سامان بهی نه چهوڑ گئے - بلکه ان کے رهے سهے ممدو معاون جو دن بهر مزدوری کرکے شام کو پیٹ پال لینے کا کوئی ذریعه بهم پهنچا سکتے تهے' وہ بهی اسی رنج و غم میں بجرم دیوانگی طوق و سلاسل پهن کر محبوس پڑے هیں !

زین مصیبت قوم را بادیدۂ پرخون نگر
گر ندیدستی سحاب خوں چکاں را بر زمیں

اب انکے بچوں کی آہ و زاری اور بیکس بیوہ اور بے بس ماؤں کی بیقراری کا سننے والا بجز اس ذات برحق کے کون هے ؟

مسلمانو ! خدارا هوش میں آؤ' اپنے جذبات اسلامی کا اثر دکهاؤ ! قوت ایمانی کا ثبوت دو ! تم مسلمان هو' تمهارے دلوں سے نعرۂ الله اکبر کی صدائیں بلند هوتی رهی هیں ' تمهارے هاتهوں نے دنیا کو مسخر کرلیا تها ' تمهاری همدردیوں نے اعدا کے دلوں میں جگه کرلی تهی ' اور تمهاری فیاضیاں ضرب المثل هوچکی هیں - ابهی ابهی اس گئے گذرے زمانه میں بهی یونیورسٹی اور جنگ طرابلس و بلقان میں اپنی پهٹی جیبوں سے کرم و بخشش کا شاهانه ثبوت دے چکے هو :

اے که بودی افتخار دین و دنیا پیش ازیں
داستانت یاد دارد هم زمان و هم زمین

پهر کس خوف ' کس بے حمیتی ' اور کس بے حسی نے تمکو کانپوری مظلوموں کی اعانت سے روک دیا ؟ گورنمنٹ تو تمکو ان همدردیوں سے نہیں روکتی - قانون جایز حقوق کے طلب کرنے سے مانع نہیں هوتا - طلب و استدعا کے هاتهه قطع نہیں کیے جاتے - منصف حکام ان همدردیوں سے برهم نہیں هوتے - پهر کیا تم اپنی مساجد و معابد کی حرمت برقرار رکهنا نہیں چاهتے ؟ کیا اپنے حقوق کی پامالی پر تمکو تاسف نہیں هوتا ؟ کیا مظلوم اور بے قصوروں کی اعانت تمهارے ملک میں جایز نہیں ؟ فبای حدیث بعد الله و ایاته یومنون ؟

فخر قوم مسٹر مظهر الحق جیسے فداے قوم سے همدردی کا سبق لو اور اپنی زندگی کا ثبوت دو :

شیر شو' شیرانه در صحراے شیران پاے نه '
مرد شو' مردانه پند ناصحان را گوش دار !

هندوستان میں سات کروڑ مسلمانوں کی آبادی هے' اگر ایک پیسه فی نفر کا اوسط رکهه کر بهی کانپوری مظلوموں کی عزاداری کیجاتی تو (۱۰,۹۳,۷,۵۰) دس لاکهه ترانوے هزار سات سو پچاس روپیه جمع هو سکتا تها ! حالانکه تخمینۂ اخراجات صرف دو ڈهائی لاکهه بتایا جاتا هے جو ایک چوتهائی آبادی مسلمانان هند کی پورا کرسکتی هے - کیا هم ایسے گئے گذرے هو گئے هیں که ایسے اهم بالشان کاموں میں ایک ایک پائی چندہ کا بهی اوسط پورا هونا هم سے مشکل پڑ گیا ؟ یاد رهے که یه اوس آزادی کی پهلی منزل هے جس میں چل کر پیدا کانه اپنے حدود دو تم گورنمنٹ سے طلب

من ازآں حسن روز افزوں کہ یوسف داشت ' دانستم
کہ عشق از پردۂ عصمت بروں آرد زلیخـا را

مولانـا المعظـم

مبارک ہو کہ الہلال کے حسن و جمال و صدق مقال نے باوجود اپنے مخصوص اثر اور قوت و عظمت کے ' اسدرجہ سحر کاري کي کہ بالاخر گورنمنت عالیہ تاب صبر نہ لاسکي - البتہ یہ عجیب بات ہے کہ صرف دو ہزار روپیہ ہي میں اوس سے سردست راضي ہورہي ہے ! حضرت آپ تو ازاد ہیں - پھر بقول سعدي :

قـرار درکف ازاد گاں نہ گیـرد مـال
نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال

آپکي جیب تو خالي ہوگي مگر ناظرین الہـلال یقیناً علي قدر مراتب اس رقم کے ادا کرنے میں ذرا بھي تامل نہ فرمائینگے - آج ہندوستان میں اس سرے سے اُس سرے تک لاکھوں عشاق الہـلال پھیلے ہوے ہیں - قصبوں اور دیہاتوں تک میں اسکے سیکڑوں جاں نثار موجود ہیں' روپیہ تو کیا شے ہے' جان تک پیش کرنے کیلیے حاضر ہیں - ابھي یہ خبر اچھي طرح مشتہر نہیں ہوئي ہے - خدا را جلد اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیے اور عجلت کیساتھ گورنمنت اور الہـلال میں رشتۂ محبت مستحکم کرا دیجئے -

خوشا وقتے و خرم روزگارے کہ یارے برخورد از وصل یارے

والسـلام

مظہر الحق نعماني - ردولوي

~~~~~~~~~~

افتخار المسلمین ' رأس الموحدین حامي اسـلام ' مرجـع خواص و عوام' ادام اللہ مجدکم !

السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاتہ - ہمدرد سے معلوم ہوا کہ الہلال سے بھي دو ہزار روپیہ کي ضمانت طلب کیگئي ہے - یہ سنکر جو صدمہ میرے قلب محزوں پر ہوا - اوسکے تشریح خارج از تحریر ہے - اللہ تعالی جناب کو حوادث ارضیہ و سمائیہ سے ہمیشہ محفوظ رکھے ! آمین - جو اصلاح جناب نے گمراہاں بادیۂ ضلالت کي بذریعہ الہلال فرمائي ہے ' اور جس خوش اسلوب پیرایہ میں قران کریم کے حقائق و معارف سیاسیہ سب سے پہلي مرتبہ قوم کے سامنے پیش کیے ہیں ' اوسنے غافلونکو بیدار ' جاہلونکو ہوشیار ' اور بے دینونکو دیندار بنا دیا ہے ' اور اسکي خدائي روکو اب کوئي روک نہیں سکتا - اونکے دلونمیں ایک پائدار حرکت آزادي کي پیدا ہوگئي ہے -

مولانا - آپنے اپنے اس طرز عمل سے قلوب مسلمین میں وہ وقعت او ر عظمت پیدا کرلي ہے جسمیں دوسرونکو کم حصہ ملا ہے - و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

محمد اسحاق مدرس مدرسہ اسلامیہ
از قصبہ لاہر پور - ضلع سیتا پور

~~~~~~~~~~

اخبار زمیندار میں یہ دیکھکر کہ آپسے بھي ضمـانت طلب کي گئي ہے ' طبیعت کو جس درجہ صدمہ پہنچا ' عرض نہیں کرسکتا - صاف صاف کیا کہوں ؟ بس دعا ہے کہ خداوند کریم گورنمنت پر اور ہم سب پر رحم فرمارے - اب وہ ایسے لوگوں پر متوجہ ہونے کي آخري غلطي کر رہي ہے ' جنکے ایک اشارہ چشم کے کروروں انسان منتظر ہیں !

میري یہ لفظي ہمدردي ہي نہیں ہے - اپني حیثیت کے مطابق عملي خدمت گذاري کرنے کیلیے بھي جان و دل سے حاضر ہوں -

مجھے معلوم نہیں کہ الہـلال کے ناظرین کا دائرہ کسقدر وسیع ہے ؟ تاہم سیلوں ' برما ' افریقہ ' عدن ' اور ہنگ کانگ تک اسکے اوراق لوگوں کے ہاتھوں میں دیکھے گئے ہیں - میرے طرف سے یہ تحریک درج اخبار فرما دیجیے کہ ہم ناظرین اسکو اپنا دیني فرض تصور کرتے ہیں کہ رقم ضمانت اپني جیبوں سے ادا کردیں ' اور آئندہ بھي جب کبھي ضرورت ہو تو چند لمحوں کے اندر روپیوں کا ڈھیر لگا دیں - ناظرین الہـلال سے درخواست ہے کہ وہ اپني حیثیت کے مطابق رقوم اعانت دفتر الہـلال میں بمد ضمانت بھیجدیں گے -

ہمدرد و کامریڈ کے ضمانت فنڈ میں بھي دفتر زمیندار کو پیشتر بھیج چکا ہوں -

نیاز مند مجید حسن بي - اے - ایل - ایل - بي

طلبي ضمانت کا حال معلوم ہوا - میرے خیال میں جس دن آپنے اپنا مقدس رسالہ نکالا تھا ' اوسي دن سے اس حکم کے متوقع ہونگے - مگر امید ہے کہ یہ حکم بلکہ اسي قسم کے صدہا احکام آپکے اُن ارادوں کیلیے جو ارادۂ الہي کے ماتحت ہیں' پر کاہ کے برابر بھي وزني ثابت نہونگے - ۸ - روپیہ ضمانت فنڈ میں پیش کرتا ہوں امید کہ قبول فرمائیں گے -

پانچ روپیہ ٹونک سے بھي آپکے خدمت میں روانہ کیے جا چکے ہیں -

حسن مرتضی رضوي (امروہہ)

تیغوں کے سایہ میں ہم پلکر جواں ہوے ہیں
خنجـر ہـلال کا ہے قومي نشان ہمـارا
باطـل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہـم
سـو بار کـر چـکا ہے تو امتحـاں ہمـارا

یا مـولانـا

السلام علیکم ' مبارک ہیں آپ لوگ - جو معشوق کي نظر عنایت سے بھي محروم نہیں ' اور پھر قوم میں وہ رتبہ کہ بڑے بڑونکو نصیب نہیں ' میں کہہ نہیں سکتا کہ مجھے کسقدر خوشي ہوئي جسوقت کہ مینے زمیندار میں یہہ دیکھا کہ سر جیمس مسٹن صاحب کا کاري مگر تفریح بخش وار آپکے دل کو بھي مجروح کرگیا - انشاء اللہ ائندہ فتح و نصرت کي اس کو ابتدا سمجھیے (ا - ا م علوي قیس) - از کاکوري - لکھنؤ -

خدا جناب کو اپنے مقدس ارادوں میں کامراني نصیب کرے اور مصائب روزگار کے مقابلہ میں فتح و نصرت عطا فرماے ! آپ کے لیے میري طرف سے تلقین صبر و استقلال کي تو ہوبہو ایسي ہي مثال ہے ' جیسي آفتاب کو شمع دکھانا ' یا دریا کے آگے رواني کے معنے بیان کرنا ' لیکن پھر بھي دو چار الفاظ طبیعت کے اصرار سے حوالۂ قلم کیے دیتا ہوں -

مگر حیران ہوں کہ کیا لکھوں اور کس پیرایہ میں اپنے مافي الضمیر کا اصلي نقشہ کاغذ پر کھینچوں ؟ تلاطم جذبات سلسلۂ خیالات کو قائم رہنے نہیں دیتا ' اور پرواز تخیل اظہار مطلب سے مانع ہے جب سے میں نے طلبي ضمانت کا حال سنا ہے ' سوچ رہا ہوں کہ آپ کو مبارکباد دوں یا قوم سے اظہار ہمدردي کروں ؟ ایسے زندہ افراد قوم کي موجودگي پر فخر کروں یا اپني شومي قسمت پر ماتم ؟ لیکن جانتا ہوں کہ یہ جو کچھہ ہوا ہے ' کوئي نئي بات نہیں - مشاہدات روزانہ اِس امر کي تصدیق کرتے ہیں کہ دنیا کي تمام ہستیاں اپني اپني ضد کي بدولت قائم ہیں' حیات و ممات '

محمد حسین دکنی ' اور مولوی غیاث الدین رامپوری کی سند دوں ؟

اسکے بعد آپ " واقعات " کو " دلایل " کے معنی میں استعمال کرتے ہوے لکھتے ہیں :

" افسوس ہے کہ بہار عجم وغیرہ اس وقت سامنے موجود نہیں ورنہ غالباً " بقید صفحہ و سطر " میں بتا سکتا کہ فارسی کے متعدد لغت نویسوں نے حظ کو لذت و مسرت کے معنی میں استعمال کرنے کی " افسوس ناک غلطی " کی ہے "

" عظیم الشان بہار عجم " کے نہ ملنے پر آپ کو جو افسوس ہے ' اسمیں مجھے آپ سے ہمدردی ہے ' مگر ساتھہ ہی خود غرضانہ اسکی خوشی بھی ہے کہ اگر خدا نخواستہ دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کی یہ تیغ بے امان آپکے ہاتھہ آجاتی تو نہیں معلوم میری معروضات کی مسکین ہستی کا کیا حال ہوتا ؟

پھر لطف یہ ہے کہ آپ " بقید صفحۂ و سطر " بتلا دیتے ' اور اسکے بعد غالباً قرنوں اور صدیوں تک کیلیے " حظ بمعنی لذت " کا علم ثبوت سرزمین لغات فارسیہ و اصطلاحات علمیہ میں نصب ہوجاتا !! و ذلک مبلغهم من العلم !

اسکے بعد دلائل و اسناد کی ایک عظیم الشان صف رو نما ہوتی ہے جسکے سرخیل حلقۂ حضرت " غیاث اللغات " ہیں اور انکے پیچھے پیچھے علامۂ پامر ' مولانا رینکس ' محقق اسٹین گاس ' فارسی لغات کی موت و حیات کا سررشتہ سنبھالتے ہوے تشریف لا رہے ہیں ' اور سب کے آخر میں خود جناب ہیں ' جو فن لغت کی اس مہیب نمایش کے بعد مجھے دعوت غور و فکر دیتے ہیں اور فرماتے ہیں :

" غور فرمالیجیے کہ یہ " اہل لغت " نہ صرف حظ کو لذت کے معنے میں استعمال کرتے ہیں بلکہ اس سے جتنی تراکیب پیدا کرتے ہیں ' ان سب میں بھی حظ کے معنے لذت اور " صرف لذت " کے لیتے ہیں " !

جب آپکی واقفیت کا یہ حال ہے تو ارباب علم انصاف کریں کہ اب میں کیا کہوں ؟ آپ کو کون سمجھاے کہ کسی فارسی لغت کا نولکشوری پریس میں چھپنا ہی دلیل وقار نہیں ہے ' اور نہ اسمیں آپکے حسب مطلب حظ کے لفظ کا ملجانا مستند ہونے کا دولی ثبوت - اپ غالب کے " ایک " شعر پر معترض ہیں ' جس نے (قاطع برہان) لکھکر ہمیشہ کیلیے ہندوستانی لغت نویسوں کی آبرو مٹا دی ' مگر مسکین ٹیک چند کے نہ ملنے پر آپکو افسوس ہے ' اور پورا یقین ہے کہ اگر (بہار عجم) کسی طرح میسر آجاتی تو " بقید صفحہ و سطر " بتلاکر آپ اس بحث کا خاتمہ کردیتے - حالانکہ جہاں (محمد حسین دکنی) کو کوئی نہیں پوچھتا ' وہاں (ٹیک چند) کا نام لینا ایک ایسی بات ہے ' جو صرف آپ ہی سے ممکن تھی -

" بہار عجم " کے نہ ملنے کے " افسوس " کے بعد " خوش قسمتی " سے غیاث اللغات آپکی " میز " پر نکل آتی ہے - چنانچہ آپ لکھتے ہیں :

" خوش قسمتی سے غیاث البتہ میز پر موجود ہے اور اسکی عبارت یہ ہے .... "

افسوس ہے کہ آپکی اس " خوش قسمتی " میں بھی مجھکو " بدقسمتی " سے خلل انداز ہونا پڑیگا . میں پوری ذمہ داری کے ساتھہ آپکو بتلانا چاہتا ہوں کہ غیاث اللغات کا نام فارسی لغات کی بحث میں لینا نہایت تمسخر انگیز ہے - استدلال تو بجاے خود رہا ' کوئی فارسی داں شخص اپنی میز پر اسکو جگہ دیکر آپکی طرح خوش قسمت ہونا بھی پسند نہیں کریگا -

اسکے بعد آپنے چند انگریزی لغات کا حوالہ دیا ہے - یہ حوالے تمام پچھلے حوالوں سے بھی بڑھکر افسوس ناک ہیں - آپ کو اردو سے تو اتنی ہمدردی ہے کہ عربی لغات کے ذکر پر متاسف ہوتے ہیں اور لکھتے ہیں :

" اس سے زیادہ افسوس ناک امر یہ ہے کہ خود اردو بولنے والوں کو اردو لغات کی تحقیق کے لیے عربی لغات کی جانب رجوع کرنا پڑے "

رجوع تو کسی نے نہیں کیا تھا - لیکن بہر حال آپکو اسپر افسوس ضرور ہے - پھر خدا را مسکین فارسی پر بھی رحم کیجیے ' جسکی لغات کیلیے باوجود ہزاروں دواوین و کلام شعراء فرس کے ' آپ ہمیں (پامر) کی چوکھٹ پر ناصیہ فرسائی کی دعوت دے رہے ہیں - محض اس حق کی بنا پر کہ " وہ کیمبریج میں عربی کے پروفیسر ہیں " !!

ان مباحث میں آپکی معذوری واضح ہے ' تا ہم ایک غلطی تو آپکا ادعائی اصرار ہے ' اور پھر دوسری غلطی ثبوت کیلیے لاحاصل کوشش کرنا - اسی کا نتیجہ ہے کہ آپنے اپنے طریق اثبات و استدلال میں اس سے زیادہ افسوس ناک غلطی کی ہے ' جو موضوع بحث میں آپ کرچکے ہیں -

اغلاط استدلال

ایک شے ہے دعوا اور ایک چیز ہے استدلال - آپنے دونوں میں غلطیاں کیں - آپ فرماتے ہیں کہ حظ بمعنی لذت اصطلاحات علمیہ میں صحیح ہے ' اور پھر دلائل پیش کرتے ہیں - اپکے دعوے کی نسبت عرض کرچکا ہوں - لیکن اس سے زیادہ غلطیاں آپکے طریق استدلال نے پیدا کردیں :

(۱) آپنے یہ غلط اصول قائم کردیا کہ اردو کی عام بول چال اصطلاحات علمیہ میں مستند ہے -

(۲) آپنے ضمناً فرہنگ آصفیہ کو اردو لغات کی بحث میں قابل استناد قرار دیا ' حالانکہ (مصنف فرہنگ معاف رکھیں) اسے یہ حیثیت حاصل نہیں -

(۳) پھر اس غلط فہمی کا دروازہ کھولدیا کہ لغات فارسی کی بحث میں غیاث اللغات کی سند معتبر ہے - اسکا نتیجہ یہ نکلے گا کہ لوگ بلا تکلف غیاث کا حوالہ دینا شروع کردینگے اور پھر دوبارہ اس لغوی ایجی ٹیشن کا ارباب فن کو مقابلہ کرنا پڑیگا جو مرحوم غالب نے (قاطع برہان) لکھکر اپنے سامنے آمادۂ پیکار پایا تھا -

(۴) اس سے بھی بڑھکر ظلم اکبر یہ کیا کہ فارسی لغات کی بحث میں انگریزی کی فارسی لغات کو مستند قرار دینے کی بدعۃ سیئۂ کبیرہ کی بنیاد رکھی ' جو فی الحقیقت ایک اشد شدید " فتنۂ لغویہ " ہے اور جو اگر چل نکلا تو اردو اور فارسی زبان کا بھی مذہب و اخلاق کی طرح خدا حافظ !

پس مجھکو جو اس تفصیلی تحریر کی ضرورت ہوی تو صرف اصل بحث ہی کے متعلق ازالۂ اغلاط کا خیال محرک نہ تھا ' بلکہ زیادہ تر یہ خیال کہ آپکے طریق استدلال کے اغلاط نے اصل غلطی سے بڑھکر چند غلطیاں اور پیدا کردی ہیں ' اور وہ ایسی ہیں کہ اگر انکو ظاہر نہ کیا جاے تو لغات و زبان کے متعلق ایک اصولی غلط فہمی میں لوگ گرفتار ہوجائیں گے - اگرچہ واقف کاروں کیلیے انکی غلطیاں بالکل واضح و غیر محتاج انکشاف ہیں -

پس ضرور ہے کہ اس حصۂ بحث کے متعلق میں یہ ظاہر کردوں کہ :

(۱) غیاث اللغات کوئی مستند لغت نہیں - اسکا حوالہ فارسی لغات کے مباحث میں بیکار ہے -

المراسلة والمناظرة

الفتنة اللغوية !

حظ و کرب یا لذت و الم ؟ [1]

ما لهم بذلك من علم ان يتبعون الا لظن (۵۳ : ۳۰)

(۲)

اسکے بعد آپ لکھتے ھیں :

" اگر آپ کے اصول کو وسعت دي جاے کہ ھر اُردو لفظ کي " تحقیق " اُس زبان کے لغت سے کرني چاھیے جس سے وہ ایا ھے تو اردو کے پاس باقي کیا رھجاتا ھے ؟ "

آپنے " تحقیق " کا لفظ لکھا ھے - اورگو میں نے اس اصول کي طرف کہیں اشارہ نہیں کیا مگر واقعي ھر لفظ کي " تحقیق " تو اُسي زبان کي لغت ھي سے کرني پڑیگي ' جس سے وہ آیا ھے - یہ تو ایک قدرتي اور ناگزیر امر ھے - لیکن میں سمجھتا ھوں کہ غالباً یہاں آپکا مقصود " تحقیق " نہیں ' بلکہ " صحت استعمال " اور " جواز استعمال " ھے - جلدي میں آپ تحقیق کا لفظ لکھہ گئے ھیں -

پھر یہ کیسي عجیب بات ھے کہ آپ عام الفاظ اور مخصوص اصطلاحات علمیہ میں فرق کرنے سے اپنے تئیں مقصر ظاھر کر رھے ھیں ' حالانکہ اگر آپ چاھیں تو اس فرق کو محسوس کرنا کچھہ مشکل نہیں - میں ابتدا سے کہہ رھا ھوں کہ اردو کے عام الفاظ کا سوال نہیں بلکہ اصطلاحات علمیہ کا ھے - میں نے کہیں یہ اصول پیش نہیں کیا کہ ھر مہند لفظ کا استعمال اُسي وقت صحیح ھو سکتا ھے جبکہ وہ اپنے اصلي زبان کي لغت سے بھي اُن معاني میں صحیح ثابت ھو جاے - میري گذارش تو صرف " اصطلاحات علمیہ " تک محدود ھے اور اسي لیے " مثنوی زھر عشق اور علم النفس " کا سوال آپکے سامنے پیش کر چکا ھوں - آپ سنتے ھیں ' میرے سوال کو دھراتے ھیں ' اسکو " ایک نا قابل انکار حقیقت " قرار دیتے ھیں مگر پھر جواب نہیں دیتے ! فیصلہ ھو تو کیونکر ؟

گوش اگر گوش تو و ' نالہ اگر نالۂ من
انچہ البتہ بہ جاے نہ رسد ' فریاد ست !

آپ نے جس نکتۂ علم اللسان کي طرف اشارہ کیا ھے اور پھر خود بخود میري " حیراني " کي علاج فرمائي پر متوجہ ھوے ھیں ' میں اسکو دو مرتبہ خود وکیل میں لکھہ چکا ھوں ' جبکہ چند الفاظ عربي و انگریزي کي بحث چھڑ گئي تھي

اِن دلائل و براھین واضحہ و بینہ کے بعد آپنے اِس بحث کا خاتمہ کر دیا ھے اور عدالت برخاست ھو گئي - چنانچہ آپ لکھتے ھیں :

" اصل مسئلہ ختم ھو گیا "

گریوں ھي تو قاعدہ اچھا ٹھہر گیا

اگر کسي " مسئلے کے ختم کرنے " کا یہي طریقہ ھے کہ اصلي فیصلہ طلب امور کو نذر تجاھل و تغافل کر کے اختتام بحث کا اعلان کر دیا جاے ' تو پھر بحث میں صرف وقت کرنے سے کہیں بہتر خاموشي و اعراض ھے - ھم کو کوئي شخص مجبور نہیں کرتا کہ ھم بولیں - لیکن اگر بولیں گے تو پھر بات کرنے والوں ھي کي طرح بات کرني پڑیگي -

میں نے اس بارے میں جو کچھہ لکھا تھا اسکو گذشتہ نمبر میں چھہ دفعات کے اندر عرض کر چکا ھوں - مسئلے کے " خاتمے " کا یہ حال ھے کہ اُن میں سے کسي ایک امر کے متعلق بھي آپنے غور نہیں کیا اور جتنا کچھہ کیا ' اسکا بھي یہ حال ھے کہ وہ گویائي پر خاموشي کي ترجیح و تقدم کي ایک مثال تازہ سے زیادہ نہیں !

* * *

اس بحث سے فارغ البال ھو کر آپنے " حظ " کو بمعني مفروضۂ لذت فارسي سے ثابت کرنا چاھا ھے - حالانکہ پہلي بحث کي طرح یہ موضوع بھي آپکے بس کا نہ تھا اور آپکے لیے اور نیز ھر اُس شخص کیلیے جو آپکے سي حالت رکھتا ھو ' یہي بہتر ھے کہ وہ اُن امور میں دخل نہ دے جنسے نا واقف ھے -

میں ھمیشہ اپني معروضات میں بحث کے اُن پہلوؤں سے نہایت احتراز کرتا ھوں ' جنسے مخاطب کي واقفیت یا علم کے متعلق کوئي مخالف خیال پیدا ھوتا ھو کہ یہ طبائع کو رنجیدہ اور بحث کو مقصد سے دور کر دینے والي باتیں ھیں - اور اسي بنا پر " حظ و کرب " کے بارے میں بھي میں نے با وجود ضرورت کے اس سے احتراز کیا ' لیکن آپ کا لا حاصل اصرار بڑھتا جاتا ھے اور اس سے ضمنا زبان اور فارسي لغات کے متعلق نہایت سخت غلط فہمیاں اور وںکے لیے پیدا ھو جانے کا خوف ھے - اسلیے اب مجبوراً عرض کرتا ھوں کہ آپ اُن کاموں میں کیوں پڑتے ھیں جنکي نسبت نہ تو آپ کو علم ھے اور نہ واقفیت ؟ میں نے (حظ) کے متعلق غالب کا ایک شعر لکھدیا تھا ' اور صرف اسلیے کہ اتفاقاً اُس وقت یاد آگیا - کوئي لفظ سند یا استدلال کا وھاں نہ تھا - اسپر آپ متعجب ھو کر لکھتے ھیں :

" اور انکے ثبوت میں غالب کا " ایک " شعر پیش کرنا آپ کافي سمجھتے ھیں ' جس میں حظ کو حصے کے معني میں استعمال کیا گیا ھے "

میں نے بطور سند کے تو لکھا نہیں تھا - کیونکہ ایک ایسي بات لکھہ رھا تھا ' جس سے آپکو مستثنی کر دینے کے بعد ھر فارسي داں واقف ھے - لیکن اگر اسکو تسلیم بھي کر لیا جاے تو آپکے اس " ایک " پر زور دینے کا مطلب بالکل سمجھہ میں نہیں آتا - کیا آپکا مطلب یہ ھے کہ اس موقعہ پر دو چار سو شعروں کي ضرورت تھي ؟ اگر غالب کا شعر پیش نہ کروں تو کیا ٹیک چند بہار '

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۷ کا]

کر سکوگے اور اپني حریت و آزادي کا سچا ثبوت بہم پہنچا سکوگے - اگر اس وقت تم نے اپني حیات طیبہ کي کوشش نہ کي تو پھر اپنے آپ کو ھمیشہ کیلیے زندہ در گور سمجھو - ایسي آزادي و حریت پسندي کے زمانہ میں بھي خاموش رھے تو پھر خاتمہ ھے -

گر نہ گردد قوم ما بیدار ازین خواب گران
روے اسایش نہ بیند تا بہ روز واپسین

مظہر الحق نعماني ردولوي
ضلع بارہ بنکي

[۲] ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذائقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں سستی آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجائے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضائے رئیسہ کمزور ہوجائیں - ....

.... تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے -

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار پائے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی محنت شاقہ زور کی محنت ہے بعض دفعہ .... کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - کبھی ابتدائے عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جنکا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی دواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے کئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - انکھوں کو طاقت دیتی ہیں منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں - ٹائپسٹ والئی ریاست خیرپور سندھ ـــ پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چنہ ضلع اٹاوہ ـــ آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - جس میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجائے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

شیخ عبدالقادر خاں - محلہ عرقاب شاہ جہاں پور ـــ جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفعیہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر غازیپور ـــ آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کر رہا ہوں - بجائے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد ـــ مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹ ماسٹر جنرل ـــ پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

اِنکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

—*—

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ - دو روپے -

---

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ کلاں تین روپے -

---

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور - ۲ درجن - ایک روپیہ -

---

حب قائمقام افیون

انکے کھانے سے افیم چاندو کا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

---

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

---

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۶ تولہ دو روپے -

---

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے -

---

برء الساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے -

---

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی یعنی ہو یا سادی - خون جانا بند مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

---

سرمہ مہرہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فی تولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے -

---

پتہ —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

(۲) اتنا هي نہیں بلکہ بہار عجم وغیرہ لغات جو آجکل چھپکر شائع هوگئے هیں ' قطعاً غیر معتبر' تمسخر انگیز' اغلاط سے مملو' اور نا قابل استناد هیں - جن حضرات کي ان کتابوں پر نظر ہے ' اور جنھوں نے وہ مباحث دیکھے هیں جو " برهان قاطع " کي اشاعت کے بعد تحریر میں آے' نیز اُن رسائل پر بھي نظر ڈالي ہے' جو ان لغات کي حمایت میں مثل موید البرهان' ساطع برهان' تیغ تیزتر' قاطع قاطع' وغیرہ وغیرہ لکھے گئے' اور پھر قاطع برهان کے اُس دوسرے ایڈیشن کو بھي دیکھا ہے جو (درفش کاویاني) کے نام سے شائع هوا تھا ؛ ان سے یہ امر پوشیدہ نہیں -

(۳) یورپ کے بعض مستشرقین نے جو لغات لکھي هیں انکا حوالہ بہ حیثیت سند لغت کے بالکل غیر معتبر ہے - عام طور پر مستشرقین فرنگ کا یہ حال ہے کہ وہ مشرقي علوم و السنہ کے متعلق بعض اپنے مخصوص مباحث عامیہ میں نہایت مفید و نادر مطالب پیدا کرلیتے هیں جن پر خود اس زبان کے بولنے والوں کو دسترس نہیں' لیکن اسکے یہ معني نہیں هوسکتی کہ لغات و ادب کي بحث میں انکي سند معتبر هو -

اب صرف دو مطلب باقي رهگئے - اصل مبحث' اور مطلاحات علمیہ کے متعلق جو چند سطور آپنے مضمون کے آخر میں لکھے هیں - سو انکي نسبت آیندہ نمبر میں عرض کرونگا کہ یہ ایک مفید اور نتیجہ خیز مبحث ہے اور اسکو اخر تک پہنچانا ضروري -

فہرست زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

تفصیل اُس رقم کي جو جناب ارمان صاحب بریلوي نے شاهجہانپور سے بھیجي تھي' اور جو گذشتہ نمبر میں درج هوچکي ہے -

	پائی	آنہ	روپیہ
جناب عبد الخالق صاحب	۰	۰	۵
جناب عبد الاحد ارمان صاحب	۰	۰	۵
جناب ایضاً از متعلقین خود	۰	۰	۲
ایضاً زکات وصدقۃ الفطر	۰	۰	۳
جناب سراج الدین صاحب	۰	۰	۴
جناب مولوي محمود حسن صاحب	۰	۸	۲
مختر صاحبہ ایضاً	۰	۵	۲
صدقۃ الفطر جناب مولویصاحب موصوف	۰	۸	۰
جناب احمد یار خانصاحب	۰	۰	۳
جناب منشي سید احمد صاحب	۰	۴	۲
جناب منشي عبد الستار صاحب	۰	۰	۲
جناب مولوي عبدالباري صاحب	۰	۰	۲
جناب سید عابد حسین صاحب	۰	۰	۲
جناب مولوي رفیع الدین صاحب	۰	۰	۲
جناب ڈاکٹر نعیم اللہ خانصاحب	۰	۰	۲
جناب حافظ فداحسین خانصاحب	۰	۰	۲
جناب سید حسین شاہ صاحب	۰	۰	۱
جناب حکیم ولایت حسین صاحب	۰	۰	۱
جناب منشي منظور احمد صاحب	۰	۰	۱
جناب منشي عبد الغالي صاحب (زکاۃ)	۰	۰	۱
جناب منشي عبد الماجد صاحب	۰	۰	۱
جناب منشي عبد الحمید خانصاحب	۰	۰	۱
جناب سید رضا علي صاحب	۰	۰	۱
جناب نبي احمد خانصاحب	۰	۰	۱
جناب سید عاشق علي صاحب	۰	۰	۱
جناب ڈاکٹر محمد حسن صاحب	۰	۰	۱
جناب عنایت حسن صاحب	۰	۰	۱
جناب ولي اللہ خانصاحب	۰	۰	۱
جناب شفقت حسن صاحب معنوي	۰	۰	۱
جناب شیخ امام بخش صاحب		۰	۱
جناب بہاري صاحب	۰	۱۰	۰
جناب حافظ علي حسن صاحب	۰	۸	۰
جناب حبیب اللہ خانصاحب	۰	۸	۰
جناب برکت علي صاحب	۰	۸	۰
اهلیہ منشي برکات احمد صاحب	۰	۸	۰
جناب والدہ صاحبہ عبد الاحد صاحب	۰	۸	۰
جناب اکرام اللہ صاحب	۰	۸	۰
معرفت جناب سعادت علي صاحب	۶	۸	۰
جناب وزیر خانصاحب	۰	۸	۰
جناب بابو مجید احمد خانصاحب	۰	۸	۰
جناب منشي حکمت یاز خانصاحب	۰	۸	۰
جناب سید انور احمد صاحب	۰	۴	۰
جناب نیاز احمد صاحب	۰	۴	۰
جناب ننھے بیگ صاحب	۰	۴	۰
جناب احمد بخش صاحب	۰	۴	۰
جناب عزیز صاحب	۰	۴	۰
امۃ الحبیب صاحب	۰	۴	۰
جناب والدہ عزیز صاحب	۰	۴	۰
جناب علي احمد خانصاحب	۰	۴	۰
جناب مسیح اللہ خانصاحب	۰	۴	۰
جناب محبوب خانصاحب	۰	۴	۰
جناب چاند خانصاحب	۰	۴	۰
جناب ڈاکٹر یعقوب خانصاحب	۰	۴	۰
مدرسہ نسواں - شاہ آباد	۹	۴	۰
جناب امجد علي صاحب	۰	۴	۰
جناب مولا بخش صاحب	۰	۴	۰
جناب میاں جان خانصاحب	۰	۴	۰
جناب ظہور احمد صاحب	۶	۳	۰
جناب سید کرامت علي صاحب	۰	۳	۰
جناب سید فضل امام صاحب	۰	۲	۰
جناب سید بشارت علي صاحب	۰	۲	۰
جناب سید شرافت علي صاحب	۰	۲	۰
جناب الا نجي ملا زمۂ عبد الاحد	۰	۲	۰
جناب منشي احمد حسن صاحب	۰	۲	۰
از فرزندان حافظ علي حسین صاحب	۰	۲	۰
جناب هدایت شاہ صاحب	۰	۲	۰
جناب ممتیاز خانصاحب	۰	۲	۰
جناب هدایت اللہ صاحب	۰	۲	۰
جناب کریم اللہ صاحب	۰	۲	۰
جناب سدن صاحب	۰	۲	۰
جناب مظفر حسین صاحب	۰	۲	۰
جناب مولوي تراب علي صاحب	۰	۲	۰
جناب اکرام اللہ صاحب	۰	۲	۰
جناب انعام اللہ صاحب	۰	۲	۰
جناب اسد علي صاحب	۰	۲	۰
جناب حمید اللہ خانصاحب	۰	۲	۰
جناب بشیر الدین صاحب	۰	۲	۰
جناب نبي بخش صاحب	۰	۲	۰
جناب منیر خانصاحب	۰	۲	۰
جناب زماں خانصاحب	۰	۲	۰
جناب سعادت علي صاحب	۰	۲	۰
جناب نظیر خانصاحب	۰	۲	۰
جناب منہو	۰	۲	۰
جناب حمید اللہ صاحب	۰	۲	۰
جناب اسمعیل بیگ صاحب	۰	۲	۰

باقي آیندہ

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA

[٢٣] گھر بیٹھے عینک لے لیجیے

زندگي کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - پھر آپ اسکي حفاظت کیوں نہیں کرتے ، غالباً اسلیے کہ قابل اعتماد اصلي و عمدہ پتھرکي عینک کم قیمت پر آساني سے نہیں ملتي ، مگر اب یہ دقت نہیں رهي - صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر جو عینک همارے ڈاکٹروں کي تجویز میں ٹهریگي بذریعہ وي - پي ارسال خدمت کیجائیگي یا اگر ممکن هو تو کسي ڈاکٹر سے امتحان کرا کر صرف نمبر بهیجدیں - اسپر بهي اگر آپکے موافق نہ آے تو بلا اُجرت بدل دیجائیگي -

ایم - این - احمد - اینڈ سن

نمبر ١٥/١ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ویلسلي - کلکتہ

عرق پودینہ

هندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بڑے تک کو ایکسان فائدہ کرتا ہے هر ایک اهل و عیال والے کو گهر میں رکهنا چاهیے - تازي ولایتي پودینہ کي هري پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بهي پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بهي تازي پتیوں کي سي ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ هوجانا ، کهٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد هضمي اور متلي - اشتہا کم هونا وباء کي علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت في شیشي ٨ - آنہ محصول ڈاک ٥ - آنہ

پوري حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجیے -

نوٹ — هر جگہ میں ایجنٹ یا مشهور دوافروش کے یہاں ملتا ہے -

غبطة الناظر

سوانح عمري شیخ عبد القادر جیلاني (رض) عربي زبان میں تالیف ابن حجر - نایاب قلمي نسخہ سے چهپي ہے - کاغذ ولایتي صفحہ ٥٦ - قیمت ٨ آنہ علاوہ محصول ڈاک - ملنے کا پتہ - سپرنٹنڈنٹ بیکر هوسٹل - دهرمتلہ - کلکتہ -

مسجد کانپور مچھلي بازار

کے روزانہ مفصل و مستند حالات اور عدالت کي کل کارروائي شائع کرنیکا اخبار آزاد کانپور نے انتظام کیا ہے - اجلاس عدالت کي پوري کارروائي دوسرے روز صبح کو شائع کر دیجاتي ہے - ان پرچوں کي ایک روپیہ ماهوار قیمت مقرر کهي گئي ہے - اشاعت پر پرچے برابر ڈاک سے ارسال هوتے رهیں گے - مني آرڈر بنام منیجر آزاد کانپور آنے - واقعہ ٣ - اگست سے آخر ماہ تک کے کل حالات بهي موجود هیں - قیمت ایک روپیہ - منیجر آزاد - کانپور -

[١] اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کهانے پینے کے بے اعتدالي کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکي حفاظت نہیں هوئي تو هیضہ هوجاتا ہے - بیماري بڑھ جانے سے سنبهالنا مشکل هوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشہ اپنے ساتھہ رکهو - ٣٠ برس سے تمام هندوستان میں جاري ہے ، اور هیضہ کي اس سے زیادہ مفید کوئي دوسري دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتهي ہے - قیمت في شیشي ٤ آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ٥ - آنہ -

ڈاکٹر ایس - کے - برمن - نمبر ٥ و ٦ تاراچند دت اسٹریٹ - کلکتہ

هم هیں

کشمیر کے شال - رفلي آرني پارچات - چادریں - کامدار میز پوش - پلنگ پوش - پردے - نمدے - گبهے - نقاشي مینا کاري کا اعلی سامان - زعفران - مشک نافہ - جدوار - ممیرہ - سلاجیت - زیرہ - گل بنفشہ وغیرہ وغیرہ روانہ کرنے والے - مکمل فہرست مفت هم سے طلب کرو -

منیجر دي کشمیر کوآپریٹیو سوسائٹي - سري نگر - کشمیر -

صرف ٣ روپیہ بارہ آنہ میں دو عمدہ گھڑیاں

غضب کي رعایت

بیش بہا موقعہ

اصلي کیلس لیور واچ

نیو فیشن بي ٹائم پیس

گهڑي کے شائقین ! یہ زرین موقع هاتهہ سے نجانے دیں کیونکہ تمام گهڑیونکي قیمت میں ایسي عظیم الشان رعایت آیندہ نہ کرسکیں گے اسوقت تین روپیہ بارہ آنہ میں دو نہایت اعلی درجے کي قیمتي گهڑیاں آپ کے نذر کیجاتي هیں - یہ معمولي بازاري گهڑیاں نہیں هیں - آپ خود فرمائیں - انمیں ایک تو اصلي کیلس لیور جیبي گهڑي ہے جسکي گارنٹي پانچ سال اور ٣٦ گهنٹہ کي کوک ہے - اور اسکے ساتهہ ایک فیشن ایبل چین بهي دي جاتي ہے -

دوسري گهڑي بي ٹائم پیس ہے جو کہ پائداري لحاظ سے تمام دنیا میں مشهور ہے - آپ یقین کیجیے کہ یہ سودا بہت کم قیمت میں آپ کو ملتا ہے - همارے اسٹاک میں گهڑیاں بہت بڑي تعداد میں موجود هیں اور همکو تین ماہ کے اندر گودام خالي کرنا ہے - جلد خرید یے اور اپنے دوستوں کو اس خبر سے مستفید کیجیے -

ایک گهڑي آپکي جیب کي زینت بڑهائیگي دوسري میز یا طاق میں رکهیے - قیمت کل تین روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک چار آنہ -

Rs 3/12

ملنے کا پتہ - برج باسي لال ویش ناولٹي ایجنسي نمبر ٢٢٧ بلدیو بلڈنگس جهانسي

Brij Basilal Vaish Novelty Agency 227 Baldeo Building Jhansi U. P.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ /

Al-Hilal,
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
7-1, Macleod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

نمبر ۱۵ | کلکتہ : چہار شنبہ ۷ - ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳

Calcutta: Wednesday, October 8, 1913.

فہرست

تصاویر

شذرات

همسوا بما لم ینالوا !

کچھہ دنوں سے مشہور تھا کہ پوشیدہ طور پر ایک جلسے کی طیاریاں ہورہی ہیں جو دہلی میں منعقد ہوگا - اسکے صدر ہزہائینس نواب صاحب رامپور ہونگے ' اسمیں مسلمانوں کو تعلیم دی جائے گی کہ بغاوت (جو وہ کر رہے ہیں) اچھی بات نہیں گورنمنٹ کے وفادار رہیں تو بہتر ہے -

معتبر اشخاص کی روایت سے معلوم ہوا تھا اصل مقصد جلسہ دو باتیں ہیں :

(۱) بعض اسلامی جرائد کی مخالفت -

(۲) مسٹر محمد علی اور سید وزیر حسن صاحب کے سفر کی عدم اہمیت کا اعلان -

خاص رقعے چھاپے گئے تھے - حاذق الملک حکیم اجمل خان ' نواب حاجی محمد اسحاق خان ' انریبل مسٹر شاہد حسین بیرسٹر ایٹ لا ' اسکے خاص ارکان و اساطین انجام بتلائے گئے ہیں اور قلب کے اندرونی جوش ' اور بیرونی القاء ' دونوں اجزاء معرکہ سے اس معجون وفاداری کی ترکیب کی اطلاع ملی ہے - ونحن نحکم بالظواہر -

بعض اشخاص کو میں نے جلسے کے حالات کے متعلق تار دیے مگر انہوں نے وقت کے بعد اطلاع دی !

بہر حال ۲ - اکتوبر کو بارہ بجے دہلی میں جلسہ منعقد ہوا - نواب صاحب رامپور اسی وقت آے اور شریک مجلس ہوے -

لیکن جلسے سے زیادہ جلسے کی روداد پر اسرار ہے -

کلکتہ میں ۳ - کی صبح کو میں نے (انگلش مین) دیکھا تو اسمیں ایک تار جلسے کے متعلق شائع ہوا تھا ' اور اسکے شاندار

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں، ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماه کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا تین ماه سے زیاده عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں -

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پته، رقم، اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا

(منیجر)

---

[۳۹]

دهلي میں غدر

سے پہلے تیموري تاجدار اور اسکے خاندان کي کیا شان تهي - اور غدر کے بعد کیا هو گئي - پهولوں کي سیج پر سونے والي شہزادیاں ظلم و ستم کے کانٹوں پر کیونکر سوئیں - اُنکے معصوم بچوں نے کس کس کے طمانچے کهائے بهادر شاه غازي اور انکے بال بچوں پر کیسي کیسي بپتائیں پڑیں - شهنشاه هند کے بیٹوں اور نواسوں نے دهلي کے بازاروں میں کسطرح بهیک مانگي - اسکے سچے اور چشم دید نقشے مضامین خواجه حسن نظامي میں بکثرت جمع کیے گئے هیں - یه مجموعه ڈهائي سو صفحه کا هے - جسمیں مضامین غدر کے علاوه اور بهي بہت سے دلچسپ مضمون خواجه حسن نظامي کے هیں - قیمت صرف ایک روپیه -

---

اگر هندوستان میں انگریزی چراغ گل هو جائے

خدا نخواسته حکومت کا نهیں بلکه انگریزوں کي پهیلائي هوئي نئي روشن کا چراغ اگر گل هوجائے اور اهل هند اپنے قدیمي تمدن اور پراني روشني کے اصول کو اختیار کرلیں تو اسوقت نئي روشني کي بولتي هوئي تاریخ لسان العصر اکبر اله آبادي کے کلام میں جوں کي توں مل جائیگي - کلیات اکبر کا یه لا جواب مجموعه دو حصوں میں همارے هاں موجود هے - قیمت تین روپیه آٹهه آنے -

---

محدث گنگوهي کي گرفتاري

عارف و فاضل حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوهي رحمة الله علیه غدر کے زمانه میں کیونکر گرفتار هوئے اور آنپر کیا کیا گزری سکا ذکر انکي نئي سوانح عمري میں هے - یه کتاب نهیں هے حقائق و معارف کا عظیم الشان خزانه هے - با تصویر دونوں حصے معه محصول ۲ روپیه آٹهه آنه - اسرار مخفي بهید - ۴ آنه ترکي فتح کی پیشین گوئیاں قیمت دو پیسه - دل کي مراد قیمت ۱۰ آنه - سول کي عیدي قیمت ۲ آنه   یه سب کتابیں دفتر حلقه نظام المشائخ دهلي سے منگائیے -

---

[۳٦]

خضاب سیه تاب

همارا دعوی هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں، اُن سب سے خضاب سیه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاویگا هم قبول کرینگے - دوسرے خضابوں سے بال بهورے یا سرخي مائل هوتے هیں - خضاب سیه تاب بالوں کو سیاه بهونرا کردیتا هے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں - خضاب سیه تاب اسي قیمت میں اسقدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتي هے - خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے - دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکهنے میں آتي هیں، اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے - خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي، اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پهیکا پڑجاتا هے، اور قیام کم کرتا هے - خضاب سیه تاب کا رنگ روز بڑهتا جاتا هے، اور دو چند قیام کرتا هے - بلکه پهیکا پڑتا هي نهیں - کهونٹیاں بهي زیاده دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت هوجاتے هیں - خضاب سیه تاب سے بال نرم اور گنجان هوجاتے هیں - بعد استعمال انصاف آپ سے خود کهلائیگا که اسوقت تک ایسا خضاب نهیں ایجاد هوا - یه خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے - نه باندهنے کي ضرورت نه دهونیکي حاجت - لگانے کے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت فی شیشي ایک روپیه زیاده کے خریداروں سے رعایت هوگي - محصول ڈاک بذمه خریدار - ملنے کا پته :

کارخانه خضاب سیه تاب کٹره دل سنگه - امرتسر

مولانا ابوالکلام ایڈیٹر الهلال

کی لکهي هوئي اردو زبان میں سرمد شهید کي پهلي سوانحعمري جسکي نسبت خواجه حسن نظامي صاحب کي راے هے که با عتبار ظاهر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئي جمع نهیں کرسکتا اور باعتبار معاني یه سرمد کي زندگي و موت کي بحث هي نهیں معلوم هوتي بلکه مقامات درویشي پر ایک مسلسل اور البیلا خطبه نظر آتا هے - قیمت صرف ڈهائي آنے -

انیسوا لے انقلابات

کے معلوم کرنیکا شوق هو تو حکیم جاماسپ کي نایاب کتاب جاماسپ نامه کا ترجمه منگا کر دیکهیے جو ملا محمد الواحدي اڈیٹر نظام المشائخ نے نهایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا هے - پانچهزار برس پهلے اسمیں بحساب نجوم و جفر آجتک کي بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکهي گئي تهیں وه سب هو بهو پوري اتریں مثلاً بعثت آنحضرت صلعم - معرکه کربلا - خاندان تیموریه کا عروج و زوال وغیره وغیره قیمت ڈهائي آنے -

مشتهر

رساله نظام المشائخ و درویش پریس دهلي

مجلس دفاع مطابع و جرائد ہند

INDIAN PRESS ASSOCIATION.

گذشتہ اشاعت میں میں نے ایک افتتاحیہ کے ذریعہ اس تجویز کو پیش کیا تھا - اس ہفتے نہایت کثرت سے اسکی نسبت مراسلات و مکاتیب ادارۂ الہلال میں پہنچی ہیں اور جن میں سے بعض مشاہیر ملک و اکابرین ملت کی ہیں - میں آئندہ انکا اقتباس شائع کرونگا - کیونکہ اس سے اندازہ کیا جاسکے گا کہ پریس ایکٹ کے بیجا تشدد ات نے ملک میں کس درجہ بے چینی اور تشویش پیدا کردی ہے اور مطابع و جرائد کے دفاع کا خیال کس قدر بر وقت اور عام خواہش کے مطابق تھا کہ بمجرد اعلان ' ہر طرف سے صداؤں نے اٹھکر اُسکا ساتھہ دیا !

(اغاز عمل)

میں نے سب سے پہلے یہ تجویز انریبل (بابو سریندر ناتھہ بینرجی) اور (بابو موتی لال گھوش) ایڈیٹر (امرتا بازار پتر کا) کے سامنے پیش کی - میں نہایت متشکر و ممنون ہوں اِن دونوں بزرگان ملک اور مشہور اعیان مطابع کا ' جنہوں نے ہر طرح اعانت و شرکت کا وعدہ فرمایا ' اور با وجود پوجا کی عام تقریب کے اپنا قیمتی وقت دینے کیلیے آمادہ ہوگئے -

ہم کو ایک ایسی مجلس قائم کرنی ہے جو عام اور وسیع ہو - جسمیں وہ بد بختانہ و نا مبارک تفریق نہو جو ہندو مسلمانوں کے سوال کی صورت میں ہرجگہ پیدا کی جاتی ہے - جس میں ملک کے ہر حصے سے ارباب مطابع و جرائد شریک ہوں اور کوئی حصہ ایسا باقی نہ رہے جہاں کے پریس کے قائم مقام اسمیں نہوں - پھر اسکا ایک مرکزی مقام ہو اور اسکی شاخیں تمام صوبوں میں قائم ہو جائیں - وہ بصورت آل انڈیا اسوسی ایشن کے بھی ہو اور بصورت پراونشیل جماعت کے بھی -

اسکے لیے باہمی مشورہ و مبادلۂ آرا کی ضرورت ہے اور نہایت وسیع پیمانے پر تعاون و اشتراک عمل کی - پس ہم مجوزین نے اپنا فرض یہ سمجھا ہے کہ اپنی تجویز کو کاغذ کے صفحوں سے ایک وسیع اجتماع تک پہنچا دیں ' پھر تمام امور کا فیصلہ وہی اجتماع کرلیگا -

چنانچہ اسی غرض سے ۲ - اکتوبر کو دو بجے ایک جلسہ انڈین اسوسی ایشن کے ہال میں قرار پایا - اسکا اعلان گو ادارۂ الہلال سے کیا گیا مگر ایڈیٹر الہلال کے علاوہ چار دیگر وقیع ترین اخباروں کے ایڈیٹروں کے بھی اُسکے نیچے دستخط تھے - باتفاق عام (انریبل بابو سریندر ناتھہ بینرجی) صدر جلسہ منتخب ہوے اور کافی غور و بحث کے بعد طے پایا کہ پوجا کی تعطیل کے بعد آئندہ نومبر میں ایک عظیم الشان جلسہ کلکتہ میں منعقد کیا جاے اور وہ تمام امور مہمہ کے متعلق وسائل و ذرائع عمل اختیار کرے -

اسکے بعد اس جلسے کے اہتمام و انتظام کیلیے حسب ذیل اشخاص کی ایک کمیٹی مقرر کی گئی :

(۱) انریبل بابو سریندر ناتھہ بینرجی - ایڈیٹر (بنگالی)
(۲) بابو کرشنا کمار متر ایڈیٹر (سنجیونی)
(۳) بابو موتی لال گھوش ایڈیٹر (امرتا بازار پتر کا)
(۴) مولوی مجیب الرحمن صاحب ایڈیٹر (مسلمان)
(۵) مولوی محمد اکرم صاحب ایڈیٹر (محمدی)
(۶) ایڈیٹر (بہارت متر)
(۷) ابو الکلام ... ایڈیٹر (الہلال)

(تعویق کار)

استثنا یہ سب کی خواہش تھی کہ جہاں تک ممکن ہو جلد کام شروع کردینا چاہیے - لیکن ایک بڑی دقت پوجا کی بڑی تعطیل کی وجہ سے پیش آگئی ہے - جن حضرات نے اس موسم میں کلکتہ کو دیکھا ہے ' اُنکو معلوم ہے کہ یہ وقت تمام بنگالیوں کیلیے سال بھر میں ایک خاص وقت تفریح و محافل اور سیر و سیاحت کا ہوتا ہے - تمام دفاتر سرکاری بند ہوجاتے ہیں - ریلوے کمپنیاں بھی نصف کرایے کی رعایت کردیتی ہیں - اکثر لوگ شہر سے باہر چلے جاتے ہیں ' اور جو لوگ رہتے ہیں انہیں اپنے مراسم تقریب اور محافل تفریح و نشاط سے مہلت نہیں ملتی -

پس اسلیے تقریباً نا ممکن ہے کہ اس زمانے میں کوئی کارروائی یہاں کی جاسکی - پھر یہ بھی ہے کہ خط و کتابت اور اعلان و اشاعت کیلیے بھی جلسے سے پہلے کافی وقت ملنا چاہیے - اسلیے نومبر سے پہلے جلسے کا انعقاد یوں بھی موزوں نہ تھا

بہر حال امید ہے کہ یہ جلسہ اپنے مقصد مہم کیلیے ایک کامیاب آغاز عمل ثابت ہوگا اور اللہ تعالی کا فضل ہر حالت میں مطلوب - مندرجۂ صدر کمیٹی کا انتخاب عارضی ہے - وہ صرف انعقاد جلسہ تک ہے - اسکے بعد مجوزہ کانفرنس کا اجلاس تمام امور مہمہ کا فیصلہ خود کرلے گا -

(ایسوسی ایشن کی ضرورت)

آج ملک کا یہ حال ہے کہ اگر اسے ایک جسم فرض کیجیے تو اس جسم کا کوئی حصہ زخم سے خالی نہیں - یکسر زخموں کا ایک پیکر خوں چکاں ہے ' جسمیں سر سے لیکر پانوں تک ٹیس اور تپک کے سوا کچھہ نہیں ہے !

درد ہے جاں کی عوض ہر رگ و پے میں ساری
چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہوگا !

قومی و ملکی زندگی کی کوئی شاخ ایسی نہیں جو تمام تر محتاج عمل ' و فغاں سنج اعانت نہو - علی الخصوص مسلمانوں کیلیے تو یہ ایک اشد شدید دور مصائب و ابتلا ہے - انکی ہمت و عزم اور استقلال و غیرت کیلیے اس سے بڑھکر آزمایش کا موقعہ کبھی نہیں آیا - جو مرثیہ خوان ملت ہمیشہ " آخری وقت " کہکر غافلوں کو ترایا کرتے تھے ' غالباً انکا مقصود یہی وقت تھا - وہ ہندوستان سے باہر دیکھتے ہیں تو اسلامی ممالک کا ہر گوشہ ماتم کدہ نظر آتا ہے اور حیران رہجاتے ہیں کہ کس کس فریاد پر کان دھریں ' اور کس کس کی مصیبت پر آنسو بہائیں ؟ خود ہندوستان کے اندر دیکھیے تو قدم قدم پر ضرورتیں ملتفتی ' مصائب فریادی ' شدائد فغاں سنج ' اور عزائم کیلیے آزمایش در پیش - اپنی تعلیم سے ابھی وہ فارغ نہیں ہوے ' کوئی با قاعدہ سیاسی تحریک گویا شروع ہی نہیں ہوی ' مسلم یونیورسٹی کی طرف سے دل ٹوٹ چکے ہیں ' ندوہ کا خاتمہ سامنے ہے - باہر کے چندوں کی فہرستیں اب تک کھلی ہوی ہیں - لاکھوں مہاجرین کی خانماں بربادی کے مناظر سامنے ہیں اور دار الخلافۃ اسلامی پر ابتک امن و صلح کا دور شروع نہیں ہوا -

ان سب پر مستزاد حادثۂ فاجعۂ کانپور ' جسکے زخم نے تمام پچھلے زخموں کی ٹیس بھلا دی - ابتک اسکی مسجد مقدس کے محراب و منبر اپنی حالت زار پر مرثیہ خوان ہیں ' اور زندان مصائب کے اندر ایک سو چھہ فرزندان اسلام ہیں ' جنکے ہاتھوں میں اس جرم پر ہتکڑیاں پہنا دی گئی ہیں کہ انہوں نے تعمیر مسجد مقدس الہی کیلیے ۳ - اگست کو اینٹیں چنی تھیں !

خدا گواہ کہ گر جرم ما ہمیں عشق ست
گناہ گبر و مسلماں بجرم ما بخشند !

ہماری مصیبتوں کی یہ ایک فہرست خونیں ہے جو نظروں کے سامنے ہے ' اور آلام و غموم کا ایک حصار تاب گسل ہے جس نے چاروں

عنوانات کي ترتيب ميں دفتر انگلشمين کے غير معمولي زحمت اٹھائي تھي - بعد يہي تار ديگر اخبارات ميں بھي بھيجا گيا اور در اصل يہ وہ " سرکاري " اطلاع تھي جو جلسے کے طرف سے دي گئي تھي -

ليکن اسکے بعد ھي چار بجے (امپائر) نکلا اوسکے نامہ نگار نے اپنے مشاھدات کے مطابق جو تار بھيجا تھا ' اس ميں شائع ھوا تو يہ صبح کے تار سے بالکل مختلف تھا اور سرے سے جلسے کي تکميل و برھمي ھي کے متعلق دونوں ميں اختلاف تھا -

اسکے بعد ادارۂ الهلال ميں مخصوص اطلاعات پہنچيں - انريبل سيد رضا علي کا تار شايع ھوا - دھلي اور لاھور کے معاصرين کے نامہ نگاروں نے حالات شايع کيے - يہ سب اس " سرکاري " اطلاع سے بالکل مختلف بل متضاد تھے ' جو ۳ - کي صبح کو اخبارات ميں پہنچي تھي -

جلسے کي کار روائي " سرکاري " اطلاع ميں يہ بيان کي گئي ھے کہ بالاتفاق ھزھائنس نواب صاحب رامپور صدر منتخب ھوے اور انھوں نے ايک تحرير پڑھي - اس تحرير کا خلاصۂ امور يہ تھا :

(۱) بعض اسلامي اخبارات کو اس طرف متوجہ کرنا چاھئے کہ وہ " معتدل اور مائل بہ صلح لہجۂ " اختيار کريں -

(۲) حادثۂ ' کانپور کے متعلق موجودہ حالت کا خاتمہ کرديا جاے ميں پسماندگان شہدا کيليے لوکل گورنمنٹ سے وظايف مقرر کرادونگا

(۳) اس بارے ميں اگر گورنمنٹ کے ساتھہ صلح اميز رويۂ اختيار کيا جاے تو يقيناً مسلمانوں کي جائز خواھشوں پر حکام پوري توجہ کرينگے -

اسکے بعد انريبل مياں محمد شفيع ' انريبل سيد رضا علي ' مسٹر حامد علي خاں ' نواب مزمل اللہ خان وغيرہ نے تقريريں کيں' اور مندرجہ ذيل رزوليوشن پاس ھوا ؛

" يہ جلسہ صدر کي پيش بہا نصيحت کو پسند کرتا اور ان ضروريات کي اھميت کو تسليم کرتا ھے اور مناسب سمجھتا ھے کہ ھندوستان کے تمام حصوں سے مسلمانوں کے قائم مقاموں کا ايک باضابطہ جلسہ منعقد کيا جاے جو ان امور کي تکميل کيليے تدابير اختيار کرے "

مزيد براں قرار پايا کہ ھزھائنس نواب صاحب کسي قريبي تاريخ ميں مجوزہ جلسے کا انتظام کريں چنانچہ انھوں نے سر راجہ صاحب محمود آباد کو تار ديا ھے کہ وہ اس جلسے کا سکريٹري ھونا منظور کريں -

افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ھے کہ روئداد صحيح نہيں' اور جن حضرات نے اسکي تصنيف و تدوين کي زحمت گوارا فرمائي ھے' کاش وہ سمجھتے کہ غلط بياني اور اخفاے حقيقت کي معصيت سے نہ تو دنيا ميں کاميابي خريدي جا سکتي ھے اور نہ اس چادر ميں ناکامي چھپائي جا سکتي ھے -

(امپائر) اور اسکے بعد کي متواتر اطلاعات نے اس شان تبرقع و حجاب آرائي کو چند گھنٹوں سے زيادہ مہلت نہ دي ' اور بالاخر تمام واقعات لوگوں کے سامنے آگئے -

سب سے پہلي بات فيصلہ طلب يہ ھے کہ يہ جلسہ جن اغراض سے کيا گيا تھا ' وہ عمل ميں لاے جا سکے يا نہيں ؟ اور جلسہ تکميل تک پہنچا يا برھم ھوگيا ؟

اس روئداد کے پڑھنے سے معلوم ھوتا ھے کہ جلسہ پوري طرح کامياب ھوا ' جس اتفاق راے سے صدارت کي کرسي پر نواب صاحب بيٹھے تھے ' بالکل ويسے ھي اتفاق راے سے يہ رزوليوشن بھي پيش ھوا اور پاس ھوا ' اور گويا اس رزوليوشن کا پيش کرنا ھي جلسہ کا مقصود اصلي تھا ' جسکے حاصل کرنے ميں کوئي دقت پيش نہ آئي -

چنانچہ رزوليوشن پر تقرير کرنے والوں کي جو فہرست دي گئي ھے ' اسميں مسلسل نواب مزمل اللہ خاں ' مسٹر حامد علي ' اور انريبل سيد رضا علي کے نام دے گئے ھيں -

مگر اصل حقيقت اس کے بالکل متضاد ھے ' جيسا کہ اب سب کو معلوم ھوگيا ھے - يہ جلسہ اس ليے منعقد نہيں ھوا تھا کہ نواب صاحب کے نصائح و وصايا لوگوں کو سنا دئے جائيں اور پھر ايک آئندہ جلسے تجويز کرکے جلسہ ختم ھو جاے ' بلکہ اسليے کہ اسي جلسے کو تمام مسلمانان ھند کا قائم مقام جلسہ قرار ديکر انکے ليے ايک پوليٹکل نظام عمل تجويز کيا جاے - بعض اخبارات کے خلاف رزوليوشن پاس ھوں - مسٹر محمد علي کي
کيا جاے اور لوگ پکاريں کہ اب نواب صاحب رامپور کو انگلستان تشريف ليجانا چاھيے -

مگر ان تمام باتوں ميں سے ايک بات بھي نہو سکي - انريبل سيد رضا علي اور ايک خاص جماعت بغير بلاے جلسے ميں پہنچ گئي تھي - انھوں نے نہايت زور سے اس جلسے کي مخالفت کي اور ثابت کيا کہ محض چند رؤسا کا جلسہ تمام قوم کا قائم مقام نہيں ھو سکتا - اگر ايک بھيڑ کسي مقام پر خوش پوشاکوں کي جمع ھو جاے تو وہ قوم کي نائب نہيں ھو سکتي - جلسے کے انعقاد سے پہلے بھي اسلامي اخبارات ميں مخالفت کي صدائيں اٹھہ چکي تھيں - نتيجہ يہ نکلا کہ مخالفت کا مقابلہ نہيں کيا جاسکا اور ايک دوسرے جلسے کي تجويز کا اعتراف کيا -

اسلامي اخبارات کي مخالفت ميں کوئي کارروائي نہو سکي مسٹر محمد علي اور سيد وزير حسن کے متعلق پوري کار روائي ميں ايک لفظ بھي نظر نہيں آتا - نواب صاحب رامپور کي اسلامي نيابت اور سفر انگلستان کو تو گويا ارباب جلسہ نے بالکل بھلا ھي ديا تھا -

ان حالات سے بغير کسي بحث کے ثابت ھوتا ھے کہ جو جلسہ تجويز کيا گيا تھا ' وہ منعقد نہوسکا ' اور قبل اسکے کہ اپنے مقصد اصلي تک پہنچے درھم برھم ھو گيا -

اب رھي يہ بات کہ جلسے کي ناکامي کے بعد جو کار روائي کي گئي ' اسکا کيا حال ھے ؟ مجوزہ جلسے کا خيال کيسا ھے ؟ نواب صاحب کے نصائح و وصايا کس عالم ميں نظر آتے ھيں ؟ تو ان کي نسبت آئندہ لکھيں گے -

البصائر

افسوس کہ البصائر شوال سے جاري نہوسکا - نئي مشينيں جو منگوائي گئي تھيں ' انکے ليے مکان زير تعمير تھا - اول تو اسميں دير لگي - پھر مشين روم بن گيا تو موٹر وغيرہ کے لگنے ميں دير ھو رھي ھے - پرچا کي تعطيل کي وجہ سے دفاتر بند ھيں - اميد ھے کہ ذيقعدہ ميں پہلا نمبر ضرور نکل جائيگا -

(منيجر بصائر)

مسلم گزت لکهنؤ

(۲)

اس واقعه کے دو پہلو تهے :

(۱) گورنمنت کے ایک حاکم نے مالک مسلم گزت کو اسکے لیے مجبور کیا یا نہیں که وه ایڈیٹر کو علحده کر دے ؟

(۲) مالک مسلم گزت کا مولوي صاحب سے رویه اور ادعاء حریت و حق پرستي کا حشر -

سب سے پہلے امر اول کي نسبت غور کیجیے - پهر سمجهه میں نہیں آتا که آنریبل مستر برن کو کیونکر سمجهایا جاے که لفظ " جواب " کا جو مطلب انهوں نے اپنے ان عجیب و غریب جوابات سے ظاهر کیا هے ' وه اس مطلب سے بالکل مختلف هے جو هر زبان کي لغت میں مسطور هے ' اور هر زبان کا بولنے والا یقین کرتا هے - سوال کا منشا یه تها که مجستریت نے مالک مسلم گزت پر ایڈیٹر کي علحدگي کیلیے زور ڈالا یا نہیں ' اور ڈالا تو کس قانون کي بنا پر ؟

اسکا جواب صرف یہي هوسکتا تها که یا تو وه واقعه سے انکار کریں یا اسکي وجه بتلائیں ' مگر وه کہتے هیں که " سوال میں پورے واقعات [illegible] بیان کیے گئے " پهر بتلاتے هیں که وه " پورے واقعات " یه هیں که مالک مسلم گزت کي ایک تحریر کا ترجمه موجود هے - لیکن اس تحریر کا وجود خود اس امر کي علانیه شهادت دیتا هے که مالک مسلم گزت اور مستر فورڈ میں ایڈیٹر کي علحدگي کا تذکره آیا هے اور وه کوئي تحریر اس سے لکهوا کر اپنے قبضه میں لے رهے هیں - یه اس بات کے ثبوت کیلیے کافي هے که مستر فورڈ نے مالک مسلم گزت پر زور ڈالا ' کیونکه اگر ایسا نه هوتا تو یه تحریر وجود هي میں کیونکر آتي ' اور ڈسترکت مجستریت کي میز سے صعود کرکے کونسل هال کي میز تک کیونکر مرتفع هوتي ؟

اس کے علاوه خود اس تحریر هي میں یه جمله بصراحت موجود هے که " آپکي تجویز کے مطابق " میں ایڈیٹر کو علحده کیے دیتا هوں - پهر اسکے بعد اس امر کے ثبوت کیلیے اور کیا باقي رهجاتا هے که مستر فورڈ نے مالک مسلم گزت [illegible] بارے میں زور ڈالا تها ؟

البته بعض الفاظ هیں جنکے [illegible] یشه ایسے موقعوں پر ایک خاص اصطلاح کے ماتحت آجاتے هیں - اگر کوئي حاکم کسي بارے میں نہایت هي سخت زور ڈالے اور اپنے اقتدار سے کام لے ' تو اسکا نام یہاں کي اصطلاح میں " راے " اور " خواهش " سے زیاده نہوگا - کوئي حاکم اپنے حاکمانه اقتدار سے کام لیکر کیسي هي سخت مداخلت کرے ' لیکن مداخلت کا نام همیشه یہاں " مشوره دینے " کے هیں -

پهر سوال یه هے که اس تحریر کے پیش کرنے کے بعد وه کون سا جواب تها جو انریبل سید رضا علي کو ملگیا ؟ اسکے بعد بهي تو یه سوال بدستور باقي هے که ڈسترکت مجستریت نے کس قانون کي بنا پر ایسا کیا ؟

اس تحریر نے بالکل پرده اٹها دیا - لطف یه هے که خود انهوں نے هي پرده اٹهایا جنسے امید بالکل بر عکس تهي - واقعه یه معلوم هوتا هے که جس ملاقات میں مالک مسلم گزت سے علحدگي کیلیے کها گیا هے اور جس کي صحیح و اصح خبر مجهے ملي تهي ' اسي ملاقات میں یه تحریر بهي لکهوالي گئي ' تا که نادان و کمزور مالک مسلم گزت اچهي طرح پهنس جاے -

هر حاکم کو جسے قانون نے عدالتي اختیار دیے هوں ' پورا حق حاصل هے که جس کسي پر چاهے ' مقدمه قائم کرے ' اور پهر جوڈیشل اور ایگزکٹیو اختیارات کي یک جائي کي وجه سے جس طرح چاهے اسکا فیصله بهي کردے - لیکن یه اختیار تو اب تک قانون کي مجلدات میں درج نہیں کیا گیا هے که وه کسي شخص کو بلا کر غیر باقاعده اور غیر قانوني طور پر دهمکاے اور اس سے وه کرانا چاهے جو قانون وقت بهي نہیں کرسکتا ؟

ایڈیٹر کو بهي بعض حالتوں میں مثل پرنتر و پبلیشر کے سزا دي جا سکتي هے ' لیکن مجبور کرکے دفتر سے نکالا نہیں جاسکتا - اسکي مثال بد بختي سے مسلم گزت هي نے قائم کي -

معاملے کا دوسرا پہلو مالک مسلم گزت کے متعلق هے ' اور افسوس هے که انکے ساتهه همدردي کرنے کا پبلک کو کسي طرح مشوره نہیں دیا جاسکتا - وه ایک طرف حریت و صداقت اور جاں نثاري و فدویت کے اظہارات سے لوگوں کو طرح طرح کي توقعات میں مبتلا کرنا چاهتے تهے ' دوسري طرف اس تحریر میں نہایت ذلت اور عاجزي کے ساتهه اپنے قصوروں کیلیے هاتهه جوڑ رهے هیں ' اپنے تئیں ایڈیٹر کے آگے عاجز بتلاتے هیں ' اور لکهتے هیں که میں تعمیل حکم اور معذرت خواهي کیلیے طیار هوں !

کچهه مضائقه نه تها اگر انکا اصلي خیال یہي هوتا - کوئي حرج نه تها اگر وه آزادانه نکته چیني کے مخالف هوتے - اعتدال اور احتیاط کا ملحوظ رکهنا کوئي قابل اعتراض و تذلیل بات نہیں هے - لیکن ایسي حالت میں ضرور تها که وه اپنے تئیں حکام کے اثر سے آزاد رکهتے اور اپنے طور پر جو چاهتے کرتے - انکو فوراً هر ایسي خواهش کے جواب میں صاف صاف کہدینا تها ' که اگر آپ مقدمه قائم کرنا چاهتے هیں تو شوق سے کیجیے - جب اس کام کو اختیار کیا هے تو کب تک عدالت کے نام سے کانپیں گے ؟ لیکن آپکو اسکا کیا حق هے که مجهسے تحریر لکهوائیں ' میرے انتظامي امور میں دخل دیں ' اور کسي شخص کو مجبور کریں که وه لکهنؤ چهوڑ کر چلا جاے ؟

مسلم گزت غالباً آجکل میں بالکل بند هوجائیگا مگر ان حالات کے بعد اسکا بند هو جانا هي بہتر هے - قوم کي آزادي و حق پرستي کي تحریک میں اگر جان هے تو اسے اسطرح کے سیکڑوں اخبار [illegible] کے بند هونے کي ذره برابر پروا نہیں - یه واقعات [illegible] اسکے که اسکا [illegible] کي یادگاروں میں تعداد کا اضافه کرتے رهیں ' [illegible] اثر نہیں ڈال سکتے -

یہاں تک لکهه چکا تها که معلوم هوا ' مسلم گزت بند هوگیا هے اور ایک ماتمي اور الوداعي تحریر شائع کي گئي هے جس میں لکها هے که هم مجبور هیں - هم نے جو کچهه اپني اس تحریر میں لکها تها جو کونسل کے جواب میں دکهلائي گئي ' اور پهر جو کچهه اخبار میں لکها ' اسمیں کوئي تناقض نہیں - حکام کا دباؤ اظہار حق سے باز رکهتا هے اور خوشامد هم سے بن نہیں آتي وغیره وغیره - پس اسکے سوا چاره نہیں که اخبار بند کردیں - انا لله و انا الیه راجعون -

مسلم گزت اگر بند کردیا گیا تو بہت سے اخبار نکلتے هیں اور بند هوتے هیں ' اور هر زندگي کیلیے موت کسي نه کسي وقت آني هي هے - مگر افسوس یه هے که مسلم گزت تو بند هوگیا لیکن اپني جگه اپني ایک ایسي مہلک نظیر چهوڑ گیا جس کے نقصان کا کوئي اندازه نہیں کیا جاسکتا -

بہتر تها که مسلم گزت نه نکلتا ' کیونکه اسکي اشاعت سے جس قدر فائده هوا تها ' اس سے زیاده اسکے مرض الموت سے نقصان پہنچا '

طرف سے گھیرلیا ہے - پھر کس کس زخم پر پٹي باند ھیں ' اور کس کس مرض کیلیے نسخۂ شفا لکھوائیں ؟

تن همه داغدار شد پنبه کجا کجا نہي ؟

تاهم اگر غور کیجیے تو اِن تمام زخموں کے لیے کوئي ایک مرهم هوسکتا ہے تو وہ یهي انجمن " دفاع مطابع و جراید هند " کي تاسیس ہے - مسلمانوں میں جو نئي زندگي اور بیداري گذشته تین سال کے اندر پیدا هوگئي ہے اور پھر توفیق الهي نے تنبه و اعتبار کے مسلسل و پیهم اسباب فراهم کرکے اسکو اس درجه تک پہنچا دیا ہے که کسي کے وهم و گمان میں بهي نہ تھا ' وهي صرف ایک رشتۂ امید ہے جو اِن تمام مایوسیوں میں امید کا چراغ روشن کرتي اور یقین دلاتي ہے که یه سفر بغیر کسي منزل مقصود تک پہنچاے نہیں رهیگا ' اور هجوم آلم و مصائب کے اس شب تاریک ' بیم موج او رگرداب حائل میں کبهي نه کبهي ساحل مراد نظر هي آجایگا و ما ذلک علي الله بعزیز !

لیکن یه آثار حیات ' یه علائم تیقظ و بیداری ' یه حرکت و جستجوے مقصود ' یه جد و جهاد حق و صداقت ' اسي وقت تک ہے ' جب تک که افکار و آرا کو فرصت نشر و اعلان ' اور مطبوعات و جرائد کو حریت اشاعات و اظهارات حاصل ہے - جب تک سوتوں کو جگایا ' اور بے خبروں کو هشیار کیا جا سکتا ہے ' جس وقت تک صدائیں کھل کر بلند هو سکتیں ' اور قلم بغیر کسي مراقبۂ مستبدۂ حق و صداقت کا ساتھ دیسکتا ہے -

لیکن اگر پریس کي آزادي کا خاتمه هوگیا جیسا که هورها ہے تو پھر نه تو اصلاح و طلب حقوق کو قیام ہے ' نه اظهار صداقت اور معرفت حق و حریت کي راہ باز - نہ مصائب اسلامي پر رنج و غم کے آنسو بہ سکتے هیں اور نہ فرزندان اسلام کي خانماں بربادیوں پر دلوں کو آہ و فغاں کي اجازت ہے - ملک کي تمام مصیبتیں لا علاج ' اور ملکي فلاح و ترقي کیلیے حصول امن و آزادي خواب و خیال - آج اسلام کے ماتم کدوں میں سب سے زیادہ ماتم و فغاں سنجي مسجد کانپور اور اسکے شهداء مقدسین و معترمین کي قربانیوں پر ہے ' لیکن اگر پریس کے حقوق کا قانوني دفاع نه کیا گیا تو پھر کون مساجد کي فریادوں کي ترجماني کریگا ؟ کون قهر و جبر کي دست درازیوں پر شکوہ سنج فریادي هوگا ؟ اور کیونکر ملک و قوم کو اپنے آلم و مصائب کے اظهار کا موقع ملے گا ؟ -

پس في الحقیقت مطبوعات و جرائد کے حقوق کا حفظ و دفاع اولین فرض ملک و ملت ہے اور اسکي اپیل سب سے زیادہ هماری قوتوں کے اتفاق کي مستحق اور صرف وقت و مال کي احق ہے - هندوستاني پریس کا نظم و استحکام اور اتحاد و تعاون بهي اسي کے ذریعہ هو سکتا ہے - یه کیسے افسوس کي بات ہے که جس ملک میں حیوانات تک کے حقوق کي محافظت کیلیے انجمنیں قائم هوں ' وهاں مطابع و جرائد کي حفاظت کیلیے چند نفوس و افراد کي ایک جمعیة بهي نہو ؟

الهلال اگر اپني ضمانت کا بار قوم کے سر ڈالتا ' تو احباب و معاونین کے لطف و کرم سے مطلوبه رقم هي نہیں بلکه اس سے چهار چند رقم چند دنوں کے اندر جمع هو جاسکتي تهي ' مگر اس نے ایسا نہیں کیا - ابتدا سے اسکا اصول کار یہ رها ہے که اپني سالانہ قیمت کے سوا (که وہ بهي بلحاظ اسکے مصارف کے نصف قیمت سے زیادہ نہیں) اور کسي شے کا وہ قوم سے طالب نہیں هوا -

لیکن اب که یه تملم سرمایۂ ایک اهم ترین ملکي غرض کیلیے وقف کردیا گیا ہے ' وہ کچھ هرج نہیں دیکھتا که صداے اعانت بلند کرے - الله کے فضل سے امید ہے که انعقاد جلسۂ مجوزہ سے بہت پہلے وہ ضمانت الهلال کے نام سے ایک گرانقدر رقم مهیا کرسکے گا - فالسعي مني والاتمام من الله تعالی -

افکار و حوادث

هموا بما لم ینالوا

(۹ : ۷۵)

همیں دو هفتے پیشتر سے بعض امور کي اطلاع تھي ' اور متعدد موثق ذرائع سے شملہ و رامپور سے انکي نسبت مفصل تحریریں دفتر میں پہنچ چکي تھیں - مگر هم همیشه واقعات کے ظهور کا انتظار کرتے هیں اور ارادوں اور نیتوں کے معاملات کو عفو و درگذر کا مستحق سمجھتے هیں -

مومن کو چاهیے که اپنے اندر اخلاق الہي پیدا کرے : " تخلقوا با خلاق الله ! " -

الله کے اخلاق کا یه حال ہے که اس نے همارے ارادوں اور نیتوں کي لغزشوں کو معاف کردیا ہے اور جزا و سزا کا احتساب صرف اعمال جوارح و جسم پر مرتب هوتا ہے -

سورۂ بقر میں یه آیت جب نازل هوئي :

وان تبدوا ما في انفسکم او تخفوہ یحاسبکم به الله (۲ : ۲۸۴)

تمهارے دلوں کے اندر جو جو باتیں هیں خواہ تم انکو ظاهر کرو یا چھپاؤ ' لیکن الله کے علم سے تو مخفي نہیں ' وہ ان سب کا تم سے حساب لیگا -

تو صحابۂ کرام بہت غمگین هوے که خطرات قلب اور حدیث نفس کا احتساب مشکل ہے - نہیں معلوم کس وقت کیسا خیال گذرے اور قیامت کے دن اسکا جواب دینا پڑے ؟ اسپر اسي رکوع کي یه مشهور آیۂ کریمه نازل هوئي :

لا یکلف الله نفسا الا وسعها - (۲ : ۲۸۶)

الله تعالی کسي انسان پر تکلیف شرعي قائم نہیں کرتا مگر وهاں تک که اس کے بس اور قدرت میں ہے -

اعمال کي طرح خیالات کي نیکي بغیر توفیق الہي کے ممکن نہیں اور اسمیں انسان مجبور ہے -

البته منافقین اس سے مستثنی هیں که انکا کفر انکے دل هي میں هوتا ہے ' گو ظاهر میں ایمان کے مدعي هوتے هیں -

پس هم بهي همیشه اعمال و واقعات پر نظر رکھنا چاهتے هیں اور اس وقت تک کچھ پروا نہیں کرتے ' جب تک که ارادے عملي ظهور تک نہیں پہنچ لیتے -

اگر ایسا نہو تو پھر نقد و اختبار کا پیمانه نہایت تنگ هوجاے - هم کو تو ایسے لوگوں کي خبر ہے جو شب کو بستروں پر لیٹتے هیں تو اُن ارادوں اور خیالوں میں هوتے هیں ' جن میں سے اگر ایک ارادے کو بهي تکمیل و ظهور کي خدا مهلت دیدے ' تو تمام مسلمانوں کے گھر شیطانوں کي بستیاں بن جائیں اور ایک مسلم بهي دنیا میں نه ملے جو کفر کي لعنت سے آزاد هو -

لیکن یه الله کا لطف و فضل ہے که وہ ان منافقین و دجالین اور مفسدین خاسرین کے ارادوں کو همیشه ناکام رکھتا ہے اور انہیں کبهي مهلت نہیں ملتي که اپني نیات فاسدہ و اقدامات مفسدہ کو عمل و ظهور تک پہنچا سکیں !

ولولا فضل الله علیك و رحمة لهمت طائفة منهم ان یضلوک '

" اور اگر الله تعالی کا فضل اور اسکي رحمت تمهارے شامل حال نه هوتي تو ان لوگوں میں ایک گروہ تو تم کو

الهلال

۷ ذیقعده ۱۳۳۱ هجری

مساجد اسلامیه اور خطبات سیاسیه

اسلام میں مساجد کي حیثیت دیني

انجمن اسلامیه لاهور کا رزولیوشن

(۱)

اجعلتم سقایة الحاج و عمارة المسجد الحرام کمن امن با لله و الیوم الخر و جاهد فی سبیل الله ؟ لا یستوون عند الله - و الله لا یهدی القوم الظالمین - (۹ : ۱۹)

کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پاني پلانے اور مسجد کے آباد رکھنے کے کام کو اُس شخص کے کاموں جیسا سمجھه لیا هے ' جو الله اور روز اخرة پر سچا ایمان لایا اور الله کي راه میں جهاد کرتا هے ؟ الله کے نزدیک تو یه دونوں برابر نہیں هوسکتے - اور پهر وه ظلم کرنے والوں کو کبهي راه راست نہیں دکهلاتا -

(و اغلظ علیهم !)

مجکو تمام دنیا کی طرح معلوم هے که صبر و تحمل اور ضبط و حزم بهر حال غیظ و غضب اور عجلت و بے صبري سے بهتر هے ' میں جانتا هوں که تسامح و روا داري اور نرمي و لینة کي انساني قلوب پر حکومت هے ' اور سختي و خشونت انسان کے ملکوتي فضائل کي فهرست میں داخل نہیں - میں نے قران کریم میں پڑها هے که جب ایک داعي حریت اور مجاهد فی سبیل الحق کو خدا نے مصر کے شخصي فرماں روا کے پاس بهیجا تها تو کہا تها که " و قولا له قولا لینه " - میں دنیا کے اُس سب سے بڑے شخص کي نسبت بهي سن چکا هوں جسکو کہاگیا تها که " فبما رحمة من الله لنت لهم ' و لو کنت فظاً غلیظ القلب ' لانفضوا من حولك (۱)

اور پهر الحمد لله که اپنے رب کریم کي بخشش سے صبر کي طاقت و تحمل کي عادت بهي رکهتا هوں -

تاهم بعض موقعے ایسے هیں ' جهاں پهنچ کر میري طاقت صبر جواب دیدیتي هے - سررشتهٔ تحمل بے اختیار هاتهه سے چهوٹ جاتا هے - میں الله کي رحمت و عفو کو بهول جاتا هوں - از فرق تا بقدم اسکے قهر و غضب اور غیظ و جلال کي چادر اوڑهه لیتا هوں - پهر میري قدرت سے باهر هوتا هے که اپنے غصه کو ضبط کروں - میري زبان میرے قابو میں نہیں رهتي - وه اسکو دیکهتي هے جو که رحمن و رحیم هے لیکن قهار و جبار بهي هے !

میري پہلي حالت اگر " قولا له قولا لینه " (اے موسی و هارون ! فرعون کے ساتهه نرمي سے گفتگو کرنا) کے تابع تهي ' تو یه دوسري حالت " و اغلظ علیهم " (اے پیغمبر ! دشمنان حق کے ساتهه راه حق میں نہایت سختي کرو !) کے ماتحت هوتي هے -

(جهل و ادعا)

ان مواقع مهیجه اور مناظر صبر ربا میں سے ایک سب سے بڑا تاب گسل موقعه وه هوتا هے ' جب دیکهتا هوں که جهل مذهب کے ساتهه علم مذهب کا دعوا کیا جاتا هے ' اور وه لوگ ' جو اسلام سے وهي نسبت رکهتے هیں جو ایک جاهل مریض کو علم طب سے هوتي هے ' مدعیانه باهر نکلتے هیں اور اسلام کي طرف اُس چیز کو نسبت دیتے هیں ' جس سے حاشا که وه پاک و بري هے -

میں انساني جهل و عصیاں کے سخت سے سخت مناظر پر خاموش رهه سکتا هوں ' لیکن ایک لمحه کیلیے بهي مجهه سے یه نہیں هوسکتا که اسلام کے متعلق جهل و بے خبري کے ساتهه دعوا کیا جاے اور میرے قلم و زبان سے کسي طرح کي بهي نرمي و درگذر ایسے لوگوں کے حصے میں آے - اگر ایک شخص جاهل هے تو اسپر سب کو افسوس هوگا لیکن غصه کسي کو بهي نہیں آئیگا ' لیکن جو شخص با وجود جهل مطلق کے ' کسي شے کے متعلق عالمانه و مدعیانه اپني نمایش کرتا هے ' تو اسکا گناه جهل نہیں هے بلکه ابلیسیانه تمرد و سرکشي هے ' اور پهر اسکو ذلت و حقارت کے سوا اور کچهه نہیں مل سکتا -

(المرشدون الجاهلون)

هماري بد بختي نے خود هماري بربادیوں کے سامان کر دیے هیں - قوم کے قدرتي پیشوا علماء مذهب تهے - اگر قران مسلمانوں کي دیني و دنیوي فلاح کا جامع هے تو جس جماعت کے پاس قران کا علم هوگا ' وهي ملت مرحومه کي دیني و دنیوي پیشوائي کي اهل هوگي - لیکن همارا مرض پانوں میں نہیں بلکه دماغ میں هے - همارے پانوں میں لنگ نہیں هے مگر دماغ میں قوة اراده باقي نه رهي - علما نے اپنے فرائض کو سب سے پہلے خیرباد کہا ' اور پهر انهي کي ضلالت سے قوم کي تمام گمراهیوں کي تولید هوئي -

اب حالت یه هے که ایک گله هے جس کا کوئي چرواها نہیں - نئے لوگ مسند پیشوائي پر بیٹهے هیں - انکا جهل مرکب اور نفس خادع جو کچهه انکے قلب پر القا کرتا هے ' اُسي کو اسلام کي طرف منسوب کر دیتے هیں - هر شخص جو قلم پکڑ سکتا هے شیخ الاسلام هے ' هر اخبار کا ایڈیٹر جو چند آدمیوں کا وقت خرید سکتا هے مفسر قرآن هے - هر انگریزي داں ' هر خطاب یافته ' هر سیکریٹري ' هر متولي ' حق رکهتا هے که اپنے هر القاء شیطاني کو تعلیم اسلامي قرار دے ' اور اپنے هر هیجان نفساني کو اجتهاد دیني سے تعبیر کرے : الا انهم هم المفسدون و لکن لا یشعرون (۲ : ۱۲)

پهر یه کون هیں جو همارے سامنے آتے هیں اور اپنے احکام و اوامر هم پر نافذ کرتے هیں ؟ ان میں سے کتنے هیں جنهوں نے علوم دینیه کي تحصیل کي هے ' اور کتنے هیں جنکو قرآن و سنت کي خبر هے ؟ جهل مطلق کے سوا کیا هے جسے وه پیش کرسکتے هیں ' اور تعبد حکام کي بخشي هوئي ذلت عزت نما کے سوا کونسي شے

(۱) انحضرة کو مخاطب کرکے الله نے فرمایا که یه الله کا بڑا فضل هے که آس نے تمکو دشمنوں کے ساتهه نرم دل بنایا ' ورنه اگر آپ سخت دل اور غصه ور هوتے تو کبهي لوگوں کو آپکي طرف کشش نه هوتي اور ساتهه چهوڑ کر الگ هو جاتے -

اگر چہ موت سے نہیں، کیونکہ اس متعدی و مسموم مرض کے بعد اسکا مرجانا ھی بہتر تھا -

مالک مسلم گزٹ کو معلوم ہونا چاھیے کہ مسلم گزٹ کی موت کی پوری ذمہ داری خود انہیں پر ہے - حکام کا جبر و تشدد کہاں نہیں ہے اور کیوں نہ ہو؟ کیا انہوں نے مسلم گزٹ کو اس امید پر نکالا تھا کہ حکام اسکو اپنے بچوں کی طرح اپنی گودیوں میں کھلائیں گے؟ کیا انکو یہ امید تھی کہ ھمیشہ حکام کی طرف سے انکی راہ میں سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی؟ کیا وہ اس وہم و خبط میں تھے کہ مسلم گزٹ کیلیے ڈپٹی کمشنر صاحب لکھنو انریری منیجر کی خدمت انجام دینگے؟ یہ تو اول روز سے کھلی ہوئی بات تھی کہ مسلم گزٹ جس روش پر چلانا چاھتا ہے وہ حکام کو پسند نہیں، ہر آن و ہر لمحہ اسکے تمام ارکان کو سخت سے سخت آزمایشوں کیلیے مستعد رھنا تھا اور ہر وقت اُن باتوں کی بلکہ اُن سے بھی بڑھکر شدائد کی توقع رکھنی تھی، جو کہ پیش آئیں - پھر اگر ان دقتوں اور مشکلوں کے مقابلے کی طاقت نہ تھی تو کس نے منت کی تھی کہ ازادی کا دعوا کیجیے اور مسلم گزٹ نکالیے؟

سمندر طغیانی پر ہے - موجیں پہاڑ کی چوٹیوں تک اچھل رھی ھیں - آسمان پر ایک دوسرا سمندر ہے جو بہہ رھا ہے - پھر اگر کشتی چلانے والے ہونگے تو اسی حالت میں چلاکر کنارے تک پہنچا دینگے - انکے لیے ایک پرسکون و پر امن سمندر نیا نہیں پیدا کیا جائیگا -

اصل یہ ہے کہ مسلم گزٹ کے نکلنے اور پھر اس میدان میں آنے کی بھی ایک تاریخ ہے اور لوگوں کو معلوم نہیں - یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ مسلم گزٹ نکلا اور اُس سے قدرت نے وہ کام لیا جس کا کسی کو سان و گمان بھی نہ تھا - ضرورت ہے کہ اب اسکو لکھا جائے اور بوقت فرصت لکھونگا -

سب سے زیادہ افسوس اس پر ہے کہ بغیر کسی علانیہ کارروائی اور باقاعدہ قانونی حملے کے، پریس کے حریف ایک وسیع الاشاعۃ اخبار کو بند کرادینے میں کامیاب ہوگئے، اور اس طرح بد ترین مثال جو قائم ہوسکتی تھی، ہوگئی -

اگر میر جان صاحب سے کہا گیا تھا کہ ہم مقدمہ چلائیں گے تو کونسی قیامت آگئی تھی؟ اسمیں عاجزی کرنے اور گڑگڑانے کی کونسی بات تھی؟ صاف کہدیتے کہ مقدمہ قائم کیجیے اور قانون کے مطابق کارروائی کیجیے - پھر یا تو باقاعدہ کارروائی ہوتی اور وہ ہر حال میں موجودہ حالت سے ہزار درجہ بہتر تھی، اور یا پھر سر دست ملتوی رکھی جاتی اور بحالت موجودہ یہی اغلب بھی تھا جیسا کہ خود میر صاحب کو معلوم ہے -

لیکن وہ دھمکی سے ڈر گئے اور بغیر کسی زحمت و مشقت کے وہ سب کچھ کردیا، جس کا کرنا پریس کے حریفوں کے لیے آسان

اخبار بند کرنے کی بڑی وجہ یہ بتلائی گئی ہے کہ اگر اخبار جاری رکھا جائے تو حکام کی سختی سے اب اسمیں اصلی روح حریت باقی نہیں رہیگی - اور ایسی حالت میں بہتر ہے کہ بند ھی کردیا جائے -

اسمیں کچھ شبہ نہیں کہ اگر ایک شخص اپنے ضمیر و ایمان کے ساتھہ کام کرنے کا موقعہ نہیں پاتا تو اسکے لیے یہی بہتر ہے کہ دم ترک کردے - اپنے تئیں استبداد حکام سے محصور پاکر اگر میر صاحب نے مسلم گزٹ کو بند کردیا تو یہ بہت اچھا کیا - لیکن افسوس ہے کہ اگر یہی کارروائی چند ہفتے پیشتر کی جاتی تو یہ تمام واقعات پیش ھی کیوں آتے، جنکی بدولت ایک بد ترین مثال حکام کے سامنے آگئی ہے؟

جب میر صاحب کو بار بار مجبور کیا گیا تھا کہ وہ معافی مانگیں اور ایڈیٹر کو علحدہ کردیں ورنہ اُنپر مقدمہ چلایا جائیگا، تو فی الحقیقت اس "جنازہ" کے اٹھانے کا اصلی وقت وھی تھا، نہ کہ اسکے بعد -

انکو سونچنا چاھیے تھا کہ میری حالت اس طرح کی زندگی کیلیے موزوں نہیں ہے جو اخباروں کیلیے مقدمات و عتاب حکام و فشار عدالت میں صرف ہو - پس معافی نامہ لکھنے، ایڈیٹر کو فوراً علحدہ کرنے، حکام کی غیر باقاعدہ و قانون مداخلت کی ایک مثال قائم کرنے کی جگہ، بہتر ہے کہ مسلم گزٹ ھی بند کردیا جائے -

اگر وہ ایسا کرتے تو ضرور ہم سب کی ہمدردی کے مستحق ہوتے - بعض لوگ کہتے کہ ڈر گئے اور پرچہ بند کردیا، مگر صاحبان عقل سمجھتے کہ بحالت موجودہ نکلنے سے اسکا نہ نکلنا ھی بہتر تھا اور کیا ضرور ہے کہ ہر شخص اپنے تئیں مخمصوں میں گرفتار کرائے؟

اصل یہ ہے کہ وہ گھبرا گئے - اب اسکے سوا چارہ نہیں کہ ہم سب انہیں معاف کردیں - لیکن افسوس کہ انکی قائم کردہ مثال کے نتائج کبھی قوم کو معاف نہ کرینگے!

اعلانات

انجمن ہدایت الاسلام دہلی کا چوتھا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ ہجری مطابق ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ ع یوم شنبہ - یکشنبہ - دوشنبہ بمقام دہلی باڑہ ہندوراؤ منعقد ہوگا - معزز علماء کرام اور واعظین دور دور سے مدعو کیے گئے ھیں - (از جانب):

ابو محمد عبد الحق حقانی سرپرست - حاجی محمد اسحق سوداگر ناظم و حاجی عبد الصمد نائب ناظم - پیرزادہ محمد حسین جج پنشنر نائب سرپرست - محمد حسن خان عرف نواب خضر پنشنر تحصیلدار نائب ناظم - نظام الدین احمد سفید و مہتمم انجمن -

(جہنم سے تیسرا خط) اس سلسلے کے متعلق الہلال میں ریویو کیا جا چکا ہے - اب اسکا تیسرا تذکرہ بھی شائع ہوگیا ہے - مولوی شرف الدین احمد صاحب ریاست رامپور کے پتے سے ملسکتا ہے -

آریہ سماج کے بانی مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی کی یادگار میں حسب معمول اخبار پرکاش لاہور کا رشی نمبر دیوالی کے موقعہ پر ۲۴ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ ع کو بڑی آب و تاب سے شائع ہوگا - جس میں بلا لحاظ مذہب و ملت ہندوستان کے برگزیدہ اصحاب اور مشہور و معروف اہل قلم کے زبردست مضامین (نظم و نثر) رشی جیون اور اُن کے کام کے متعلق درج ہونگے - پرچہ کو ہر پہلو سے مفید اور دلچسپ بنانے کی غرض سے اس سال پانچ انعام مشتہر کیے گئے ھیں - پندرہ روپیہ اس شخص کو دیا جاویگا - جو رشی دیانند کے متعلق معلوم و اقفیت بہم پہنچائیگا - پندرہ اور دس روپیہ کے دو انعام دو عمدہ نظموں کے لیے دیے جائیں گے - چوتھا انعام پندرہ روپیہ کا اُس شخص کی نذر ہوگا - جو رشی جیون کے متعلق نہایت اعلی ڈراما یا کہانی لکھکر بھیجیگا - پانچواں انعام پندرہ روپیہ کا نقد یا تمغہ کی صورت میں اس شخص کو دیا جائیگا - جو رشی نمبر کے ایک ہفتہ بعد تک سب سے زیادہ پرکاش کے خریدار بنائیگا - (خریداروں کی تعداد بیس سے کم نہیں ہونی چاھیے) قیمت ڈیڑھ آنہ (۱۰) ہوگی - فی سیکڑہ ۹ روپیہ ۸ آنہ

آپ کا داس

کرشن بی - اے - ایڈیٹر پرکاش - لاہور

فلا تدعوا مع الله احدا - (۷۲ : ۱۸)

پس مسجدوں میں الله کے سوا اور کسی کی بندگی نہ کروا

اس جملے نے اُن تمام اعمال کی نہی عام کردی' جو خدا کے سوا کسی اور کیلیے انجام دیے جائیں' خواہ وہ لسانی ہوں یا بدنی - امام (طبری) نے حضرۃ ابن عباس سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ:

اي افردوا المساجد بذکر الله تعالی ولا تجعلوا لغیر الله فیها نصیبا - (تفسیر: ۱۹ : ۷۱)

یعنی مسجدوں کو صرف الله کے ذکر کیلیے مخصوص کردو! الله کے سوا غیروں کیلیے وہاں کے ذکر و عبادت میں کوئی حصہ نہو -

امام طبری' امام رازی' حافظ ابن کثیر وغیرہم اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں :

قال قتادہ : کانت الیهود و النصاری' اذا دخلوا کنا ئسهم اشرکوا بالله' فامر الله نبیه ان یوحدوہ وحدہ -

" قتادہ نے اس آیۃ کے شان نزول میں کہا : یہودیوں اور عیسائیوں کا قاعدہ تھا کہ جب اپنے گرجوں میں جاتے تھے تو الله کے ساتھہ اسکے ذکر میں بندوں کو بھی شریک کرتے تھے - پس الله نے اپنے نبی کریم کو حکم دیا کہ مسجد کو صرف الله ہی کیلیے مخصوص' اور صرف اُسی کے ذکر کیلیے معدود کردیں "

ان اقتباسات سے مندرجۂ ذیل نتائج مقصد مساجد کے متعلق حاصل ہوتے ہیں :

(۱) مساجد کی تعمیر اور اُنکا قیام صرف اسلیے ہے تاکہ وہ عمارتیں الله کے نام سے مخصوص کردی جائیں - انکا مقصد صرف یہ ہونا چاہیے کہ الله کے لیے ہوں اور اسی کے ذکر و عبادت کیلیے وہاں لوگ جمع ہوں -

(۲) یہود و نصاری کا قاعدہ ہے کہ وہ اپنے گرجوں میں خدا کے ساتھہ انسانوں کا بھی ذکر کرتے ہیں اور اس عقیدت و طاعت اور ذوق عبادت کے ساتھہ' جو صرف الله ہی کیلیے مخصوص ہے - اس آیۃ میں اس سے روکا گیا اور فرمایا کہ مسجدیں الله کیلیے ہیں' نہ کہ انسانوں کے ذکر کیلیے -

(۳) پس آجکل جو لوگ پادشاہوں کیلیے بعض مسجدوں میں دعائیں مانگتے ہیں اور شاہی تاج پوشیوں کی تہنیت میں شور و غل مچاتے ہیں' اس آیت اور اسکے شان نزول سے بالکل ممنوع ثابت ہوگیا اور ایسا کرنا " لا تجعلوا لغیر الله تعالی فیها نصیبا " میں داخل -

[۲]

سورۂ (جن) کی اسی آیۃ کے ساتھہ کا ٹکڑا ہے :

و انما لما قام عبد الله یدعوہ' کادوا یکونون علیه لبدا - (۷۲ : ۱۸)

" اور جب خدا کا بندۂ مخلص (یعنی حضرۃ داعی اسلام) الله کی عبادت کیلیے کھڑا ہوتا ہے تو لوگ اسکے گردا گرد جمع ہو جاتے ہیں اور اسطرح نزدیک آ آکر دیکھتے ہیں گویا قریب ہے کہ لپٹ پڑیں گے "

اس آیۃ کے شان نزول میں متعدد اقوال ہیں - حضرۃ (ابن عباس) سے مروی ہے کہ جب انحضرۃ نماز پڑھنے کیلیے کھڑے ہوتے یا قران پڑھتے' تو حرص استماع میں لوگ ہجوم کرکے ایک دوسرے پر گرنے لگتے اور نہایت قریب آجاتے - الله نے اسکی ممانعت کی - امام (ابن جریر) نے تفسیر میں بروایت (سعید بن جبیر) دوسرا قول نقل کیا ہے :

لما راوہ یصلی و اصحابه یرکعون برکوعه و یسجدون بسجودہ؛ قال : عجبوا من طواعیة اصحابه له -

" جب انحضرۃ صلی الله علیه وسلم اور آپکے اصحاب کو نماز میں اسطرح دیکھتے کہ سب کے سب انکے جھک جانے کے ساتھہ ہی جھک جاتے ہیں اور انکے سجدہ کرنے کے ساتھہ ہی سجدہ میں گرجاتے ہیں تو انکی اس عجیب اطاعت و فرماں برداری پر انکو نہایت تعجب ہوتا اور متحیر ہو ہوکر دیکھنے لگتے "

حافظ عماد الدین (ابن کثیر) نے اپنی تفسیر میں بروایۃ حسن نقل کیا ہے :

قال الحسن : لما قام رسول الله صلعم یقول لا اله الا الله ویدعو الناس الی ربهم' کادت العرب تلبد علیه جمیعا (حاشیه فتح البیان جلد : ۱۰ - صفحه : ۹۵)

جب انحضرت (صلعم) کھڑے ہوتے' لا اله الا الله کہتے' اور لوگوں کو الله کے طرف دعوۃ دیتے' تو اہل عرب ہجوم کرکے پہنچتے اور ایک دوسرے پر چڑھہ آتے -

اصل یہ ہے کہ اس آیت میں خدا تعالے نے اُس حالت کی طرف اشارہ کیا ہے جو آغاز اسلام میں انحضرۃ اور آپکے ساتھیوں کی تھی - جب آپ نماز پڑھنے کیلیے قیام فرما ہوتے' ایک جماعت آپکے جاں نثاروں کی آپکے پیچھے صف بستہ کھڑی ہوجاتی' اور خشوع و خضوع اور انقطاع و قنوت کے ساتھہ یہ مقدس گروہ ایک ان دیکھی ہستی کے تصور میں بیخودانہ مصروف رکوع و سجود و مشغول تسبیح و تکبیر ہوتا' تو یہ منظر کفار عرب کیلیے نہایت تعجب انگیز ہوتا اور وہ اس عجیب طریق قیام و رکوع اور صفوف و متابعت امام کی عظمت و رعب سے مبہوت ہوجاتے - پھر انہوں نے اپنی شوخی و سرکشی سے اس منظر عبادت کو ایک تماشہ سا بنا لیا اور نماز کے وقت جمع ہو ہوکر ہجوم کرنے لگے اور دیکھنے کے شوق میں ایک دوسرے پر ٹوٹنے لگے - وہ اکثر تماشہ دیکھنے والوں کی طرح بڑھتے بڑھتے اس قدر قریب آجاتے' گویا لپٹ پڑنے کے ارادے سے بڑھ رہے ہیں - پس یہی اصل حقیقت ہے' جسکی طرف امام ابن (جریر) نے ایک روایت نقل کرکے اشارہ کیا ہے اور اسکا اقتباس اوپر گزر چکا ہے -

اب غور کیجیے کہ اس آیۃ کریمہ سے مساجد کے متعلق کیا بات نکلتی ہے ؟ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اپنے ضعف و مرعوبیت اور اطاعت احکام غیر الله کی عبودیت سے اجکل مسجدوں کے متولیوں اور انجمنوں کے سکریٹریوں نے جو روش اختیار کر رکھی ہے' اُس نے مساجد اسلامیہ کی عظمت کو اسی طرح تاراج ضلالت کردیا ہے جیسا کہ ظہور (مسیح) کے وقت یروشلیم کے ہیکل کا حال ہوگیا تھا -

اس آیت میں آغاز اسلام کی جس حالت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے' بد بختی سے آج ہم اپنی تمام عظیم الشان مساجد میں وہی حال دیکھہ رہے ہیں - دہلی و آگرہ کی جامع مسجد اور لاہور کی تاریخی مساجد ہمیشہ یورپین حکام اور یورپ کے سیاحوں کا تماشہ گاہ رہتی ہیں - وہ اکثر عین نماز کے اوقات میں آتے ہیں اور بالکل اسی طرح' جسطرح اہل عرب تعجب سے بطور تماشے کے مسلمانوں کو مصروف نماز دیکھتے تھے' قریب آ آکر ہماری صفوں کا تماشہ کرتے ہیں اور کوی نہیں ہوتا جو اس تضحیک شعائر الله سے انہیں باز رکھے اور روکے !!

اسلام اپنے اعمال و احکام دینیہ کے اندر اقوام وثنیه کے مندروں اور رومن کیتھولک عیسائیوں کے خانقاہوں کی طرح کوی راز نہیں رکھتا - اُس نے بکمال کشادہ دلی اجازت دی ہے کہ غیر قوم و

ہے جسپر انہیں ناز ہے ؟ بیشک ' اچھا کپڑا اور شاندار مکان ایک انسان کو سوسائٹی میں ممتاز کرسکتا ہے - اگر ایک شخص کے پاس کوئی گراں معاوضہ نوکری ہے ' کوئی قیمتی جائداد ہے ' یا کوئی سرکاری خطاب ہے ' تو کچھہ حرج نہیں اگر وہ ان چیزوں سے اپنے دل و دماغ کو خوش کرے ' لیکن اسکے یہ معنے تو نہیں ہوسکتے کہ اُسے دنیا سے ناجائز مطالبات کرنے کا حق بھی حاصل ہوگیا ہے ' اور جہل و علم کے جو قدرتی حدود ہمیشہ سے یکساں طور پر موجود ہیں وہ اسکی خاطر توڑ دیے جائیں ؟

(حکم اقفال مساجد و منع خطبات سیاسیہ)

ملۃ مرحومہ کی مصیبتوں کی مثالیں ہمیشہ پیش آتی رہتی ہیں - آجکل پنجاب میں یہ مسئلہ چھڑ گیا ہے کہ مساجد میں پولٹیکل امور پر تقریر کرنا جائز ہے یا نہیں ؟ اسکی ابتدا (انجمن اسلامیہ لاہور) کے ایک اعلان سے ہوئی ' جس میں اپنے زیر انتظام (شاہی مسجد لاہور) کی نسبت حکم دیا گیا ہے کہ اسمیں پولیٹیکل تقریریں نہ کی جائیں - ثبوت میں یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ مسجد ذکر الہی اور عبادت و طاعت کیلیے ہے ' نہ کہ پولیٹیکل ہنگاموں کیلیے -

میں نے انجمن اسلامیہ لاہور کا وہ رزولیوشن نہیں دیکھا - معلوم نہیں اسکے اصلی الفاظ کیا ہیں ؟ لیکن اخبارات میں مندرجۂ صدر الفاظ کو بار بار دہرایا گیا ہے - اسکی مخالفت میں مجلسیں منعقد ہو رہی ہیں اور تجاویز پاس کی جا رہی ہیں - لیکن افسوس کہ اسلام کے احکام مذہبی اور مومنین اولین کے اسوۂ حسنہ کی بنا پر ابتک کسی نے اسپر نظر نہیں ڈالی -

(انجمن اسلامیہ لاہور) کے سکریٹری خان صاحب مسٹر بشیر علی خلف الصدق خان بہادر مولوی برکت علی مرحوم ہیں - مجھے جہاں تک معلوم ہے ' نہ تو انہوں نے دینی تعلیم پائی ہے اور نہ ان امور و مباحث کی نسبت کوئی واقفیت رکھتے ہیں - رزولیوشن انہوں نے تنہا پاس نہ کیا ہوگا بلکہ ارکان انجمن کے مشورے سے ہوا ہوگا ' لیکن ارکان انجمن کی نسبت بھی جہاں تک مجھے معلوم ہے ' ان میں کوئی شخص ایسا نہیں جو ان چیزوں کا اہل ہو -

پھر وہ کونسا حق امر دینی انہیں حاصل تھا ' جسکی بنا پر یہ اعلان انکے قلم سے نکلا ؟

اس سے بھی قطع نظر کیجیے - اسکے بعد کا سوال اس سے بھی زیادہ اہم ہے - یہ تسلیم بھی کر لیا جاے کہ انجمن اسلامیہ علماء دینیہ ' رؤساء روحانیہ ' اور مجتہدین ملت کی ایک انجمن ہے ' لیکن پھر بھی اسکی حیثیت اس سے زیادہ نہیں ہوتی کہ محض لاہور نامی ایک شہر کی انجمن ' جسکے سپرد شاہی مسجد کا انتظام کردیا گیا ہے تاکہ وہ اسکی خدمت انجام دے اور بس - پھر کیا مساجد اسلامیہ کے متعلق اوامر و نواہی کے اعلان کا حق صرف مسلمانوں کی ایک انجمن کو شرعاً حاصل ہوسکتا ہے ؟ اور کیا وہ مجاز قرار دی جا سکتی ہے کہ جس کام کو چاہے مسجد میں ہونے دے اور جس کو چاہے روک دے ؟

اسلام میں حق امر و حکم کسی کو نہیں - وہ دنیوی انتظام و حکومت میں جب کسی ایک فرد کے استبداد کو تسلیم نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ " ان الحکم الا للہ " تو اسکے احکام دینیہ کیونکر تابع ارادۂ اشخاص و جماعات مخصوصہ ہوسکتے ہیں ؟ اس نے یہ حق صرف قرآن کو دیا ہے ' یا پھر دنیوی امور میں اُس اجماع کو ' جو تمام مسلمانوں کی اکثریۃ راے سے عبارت ہے -

(خطـۃ الهـلال)

میں نے اپنے کاموں کیلیے ایک راہ اپنے سامنے دیکھلی ہے اور صرف اسی پر چلنا چاہتا ہوں - میں خاص خاص اشخاص و جماعات کی باہمی نزاعات و معاملات میں وقت صرف کرنا پسند نہیں کرتا - (الهـلال) کو نکلے ایک سال سے زیادہ عرصہ گذر گیا ' لیکن نہ تو کبھی میں نے لاہور کی مختلف جماعتوں کے منافسات شخصیہ کی نسبت کچھہ لکھا اور نہ (زمیندار) اور اسکے مخالف گروہوں کے جھگڑوں کی نسبت کوئی راے دی - اصول کے ماتحت کام کرنے والوں کو اپنی نظر بلند رکھنی چاہیے اور انکا وقت بہت قیمتی ہے -

تاہم میں دیکھتا ہوں کہ (انجمن اسلامیہ) کے اس اعلان نے ایک سخت افساد دینی اور فتنۂ ملی کا دروازہ کھول دیا ہے اور وہ اسلام کے احکام کے متعلق سخت غلط فہمی پیدا کرتا ہے - مسلمانوں کے لیے سب سے بڑا وسیلۂ فوز و فلاح مساجد کے مجامع ہیں ' اور انکا رشتہ جس قدر مساجد سے بڑھیگا ' اتنا ہی وہ اپنے تمام دینی و دنیوی محاسن سے بہرہ اندوز ہونگے - انکے تمام درد دکھہ کا علاج ہمیشہ یہیں سے ملا ہے اور اب بھی یہیں سے ملے گا - لیکن یہ اعلان چاہتا ہے کہ اس دور تنزل و اسلام فراموشی میں ' جبکہ اسلام کی قدیمی سنتوں کے احیاء کی ضرورت ہے ' اس سنۃ حقیقیۂ اسلامیہ کی بچی بچائی ہستی بھی ضائع کردے -

پس میں مجبور ہوں کہ تمام اعراض و اطراف شخصیہ سے بکلی غض بصر کرکے ' اور پنجاب کے مقامی مناقشات احزابیہ (پارٹی فیلنگ) سے بے خبر ہوکر ' محض ایک اسلامی مسئلہ کی حیثیت سے اسپر نظر ڈالوں -

(موضوع بحث)

ہمارے سامنے یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ مساجد اسلامیہ صرف پانچ وقت کی نماز اور جمعہ ہی کیلیے ہیں یا کسی اور کام کے لیے بھی ؟ اگر اور کاموں کیلیے بھی ہیں تو باصطلاح حال پولیٹکل مجالس ان میں منعقد ہوسکتی ہیں یا نہیں ؟

میں مساجد اسلامیہ کے متعلق بعض دیگر اہم مطالب کو بھی ضمناً عرض کرونگا کہ کسی نہ کسی پیرایۂ و تقریب پر ضروری خیالات لوگوں کے سامنے آجائیں -

(القـرآن الحکیـم)

(مفردات) میں ہے :

" المسجد بکسر الجیم : موضع السجود "

اگرچہ " مسجد " کے مفہوم کے متعلق مفسرین نے طرح طرح کے اقوال نقل کیے ہیں مگر صاف بات یہی ہے جو امام (راغب) نے لکھی ہے - یعنی مسجد بکسر جیم ہے اور اس سے وہ مقام مراد ہے جہاں فاطر السماوات و الارض کے آگے جبین نیاز زمین پر رکھی جاے - اسی کی جمع ہے " مساجد " -

پس " مسجد " کا مقصود اسکے نام سے ظاہر ہے - سورۂ (جن) میں اللہ تعالی نے اسکے مقصد کی تحدید کی :

وان المساجد للہ ! مسجدیں صرف اللہ ہی کیلیے ہیں -
(۷۲ : ۱۸)

اس سے ظاہر ہوا کہ مساجد کے متعلق پہلا حکم الہی یہ ہے کہ وہ صرف اللہ ہی کیلیے ہیں - یعنی انکے اندر صرف وہی اعمال انجام دیے جا سکتے ہیں جو مخصوص اللہ کیلیے ہوں -

اسکے بعد فرمایا :

مقالات

ی التقوی ہے - نہ گویا اس مسجد کا احق ہونا بہ حیثیت اسکے
دل کے تہا - اسکے بعد وہاں کے لوگوں کي صفائي پسندی کا ذکر
ہے' یعني محل کي طرح بہ حیثیت حال کے بھي وہ اقدم
افضل ہے - چونکہ مسجد نبوی میں آنے والے زیادہ تر مومنین
خاصدن تھے' اسلیے وہ صاف و پاکیزہ رہتے تھے اور صفائي کو کہ
ب اسلام و ایمان ہے پسند کرتے تھے - برخلاف مسجد ضرار کے
یوں کے' کہ بوجہ نفاق وکفر پسندی کے علائم اسلام اُن میں
مفقود نہیں' اسلیے عموماً نجاست اورگندگي کي حالت اور میلے
بلے رہنے میں کوئي ہرج نہیں سمجھتے تھے - خدانے فرمایا کہ
فرق اللہ کي نظر میں بہت اہم اور وقیع ہے کیونکہ وہ صاف
تھرا رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے -

افسوس کہ آج مسلمانوں کي یہي سب سے بڑي خصوصیت جو
منافقین و کافرین سے ممتاز کرتي تھي' غیروں کے حصے میں
ني ہے اور انکو صفائي اور پاکیزگي سے محروم سمجھا جاتا ہے -
ت آج جسماني صفائي اور پاکیزگي کا خواہ کیسا ہے نمونہ ہو'
ن اسکي یہ حالت اسکے تمدن و ترقي معاشرت کا نتیجہ ہے نہ کہ
یدہب کا - گزشتہ صدیوں میں عیسائیوں کے یہاں ضرب المثل
یہ صفائي کافروں (مسلمانوں) کا شعار ہے' اور پکا عیسائی وہ
جسکے جسم پر برسوں کا میل جما ہوا ہو! حروب صلیبیہ (کروسیڈ)
ی تاریخوں سے اسکا پتہ چل سکتا ہے -

برخلاف اسکے مسلمان مذہباً مجبور ہیں کہ صاف رہیں -
ے جسم کي روزانہ بلکہ دن میں پانچ بار صفائي کریں - صاف
ڑے پہنیں - بد بودار چیزیں نہ کھائیں - مساجد میں جائیں تو
ے اچھا کپڑا پہنکر اور لطیف سے لطیف عطر لگاکر - یہ مشہور
یت سب کو معلوم ہے کہ " خذوا زینتکم عند المساجد "

ممکن ہے کہ اس آیت میں طہارت و تطہیر سے طہارت معنوي
ي طہارت من الذنوب و المعاصي مراد لیا جاے اور کہا جاے کہ
ری طہارت و صفائي مقصود نہیں - لیکن اول تو قران کریم کے
ظ اس طرح کي توجیہ کیلیے کوئي قرینۂ بینہ نہیں رکھتے - پھر
رت احادیث صحیحہ اسکي موید ہیں' جنکو تفاسیر میں دیکھا
اہیے - اس سے بھي بڑھکر یہ کہ مفسرین صحابہ و تابعین نے اس
ت میں طہارت سے طہارت ظاہري ہي مراد لیا ہے اور امام
رازي) نے اس تفسیر کے بعد تصریح کردي ہے کہ " وھذا قول
ثر المفسرین " یہ قول (یعني طہارت ظاہري) اکثر مفسرین
ہے

الهلال کی ایجنسي

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتي' اور مرہٹي ہفتہ وار
سالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے'
نہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ
ـدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو اپنے شہر کے لیے
اسکی ایجنسي بن جائیں -

دعوۃ و تبلیغ اسلام

ایڈیٹر الهلال اور اشغال سیاسیہ

غفلت عموم مسلمین و علماء دین از اہم ترین فریضۂ اسلامي

(۲)

(از جناب نواب حاجي محمد اسماعیل صاحب رئیس دتاولي)

مخدومي حضرت مولانا ابو الکلام صاحب آزاد زاد مجدھم !

غالباً اسوجہ سے کہ میں نے جدید درخواست خریداري نہیں
بھیجي' کئي مہینے سے میں اخبار (الہلال) کے پڑھنے سے محروم
رہا - آج اتفاق سے ایک دوست کے ہات میں میں نے ۱۷ - ستمبر
کا پرچہ دیکھا - میں اوسکو اولٹ پلٹ کر پڑہ رہا تھا کہ اوسکے صفحہ
۲۶ ۸۷ - میں میرا ایک پرانا خط دیکھنے میں آیا جو چند مہینے
پیشتر میں نے جناب والا کي خدمت مبارک میں بھیجا تھا - کئي
مہینے کے توقف کے بعد مجکو اوس پرچہ کے دیکھنے کے اتفاق ہونے
سے جس میں آپ نے مجکو یاد فرمایا' اپني یا آپ کي
کرامت کي طرف خیال گیا - جسکا آخري فیصلہ یہي کیا گیا کہ
مجھہ سے گناھگار کا کرامت کو اپنے ساتھہ منسوب کرنے سے بہتر یہي
ہے کہ جناب ہي کي کرامت اسکو قرار دیا جاے کہ اوسي پرچہ میں
یہ خط چھاپا گیا جسکو میں ایک مدت کے بعد پڑھنے والا تھا - بہر
حال بوجہ اون فقروں کے جو " الہلال " کي طرف سے آخر میں درج
ہیں اور نیز بوجہ اوس عنوان کے جو اس نیاز نامہ کا جناب کي
طرف سے عطا ہوا ہے' میں نے اپنے تئیں خوش نصیب کہا اور میرے
دلکو اس سے اطمینان ہوا کہ میں ایک بڑے شخص کو اس ضروري
سوال کي طرف مزید متوجہ کرسکا -

مخدومي حضرت مولانا ! یہ کہنا کہ پالیٹکس سر سے پاؤں تک
مسلمانوں کي قومي حیات کے واسطے ایک جزو لا ینفک نہیں ہے'
صریح غلطي ہوگي - مسلمانوں پر کیا موقوف ہے؟ ہر ایک قوم کے
وجود کي برقراري یا اوسکي ترقي کے واسطے ملکی معاملات و حالات
پر بحث کرنا اور کرتے رہنا لازمۂ انسانیت خصوصاً اس زمانہ میں
ہے' اور نہایت خوشي کي بات ہے کہ اب ضرورت کو ہم مسلمانان
ہند بھي ایک مستقل' با رعب' اور فیاض گورنمنٹ کي تعلیم
دہي اور برکات کے سبب سے سمجھنے لگے ہیں اور اپنے حقوق کي
حفاظت پر آمادہ نظر آتے ہیں اور انشاء اللہ تعالی اسکا انجام (گو کہ
اسوقت غلطیوں کے غبار میں اسلامي پالیٹکس آلودہ ہو رہا ہے)
اچھا ہي ہوگا - مسلمانوں کا شیرازۂ قومي جو بکھرا ہوا ہے' یک جا
ہو جائیگا - اور وہ یہ کہہ سکیں گے کہ وہ بھي ایک زندہ قوم دنیا
میں ہیں -

لیکن جسطرح یہ کہنا کہ زندگي کے واسطے صرف غلہ ہي کي
ضرورت ہے' غلط ہے' کیونکہ حیات کے واسطے پاني اور میوا وغیرہ کا

مذهب کے لوگ اسکي مسجدوں میں آسکتے هیں ' اور مسلمانوں کي تمام طاعات و عبادات کا مطالعہ کرسکتے هیں - لیکن تاهم وہ اپنے تمام دینی میں موجودہ مسیحیت کي فرضي بے تعصبي کي طرح اسدرجہ فیاض نہیں هے کہ اپني عبادت گاهوں کو تماشہ گاہ بنا دے ' اور لوگ بطور تماشہ دیکھنے کے وهاں جمع هو هوکر نظارہ کریں !

(جامع مسجد) دهلي نے بد بختي سے اس بارے میں لیلي جو روایات قائم کر دي هیں ' وہ اس آیۃ کي پوري تفسیر ' اور هتک ابنیۂ مقدسۂ اسلامیہ کي امثال مشئومہ میں خاص طور پر یاد گار هیں -

اس بارے میں دوسري مفید مانحن فیه آیۃ سورہ (توبہ) کي متعلق (مسجد ضرار) هے - لیکن اس سے پہلے " مسجد ضرار " کا مختصر حال سن لینا چاهیے -

(مسجد ضرار)

حضرۃ (ابن عباس) اور دیگر صحابہ کرام سے شیخین و ترمذي و نسائي و احمد و ابو یعلي و حاتم و ابن خزیمہ وغیرهم کبار محدثین رحمهم اللہ نے روایت کي هے کہ جب آنحضرۃ (صلعم) نے مکہ معظمہ سے هجرت کي اور مدینے تشریف لے تو سب سے پہلے بني عمر و بن عوف کے محلے میں شہر کي اصلي آبادي سے باهر اترے - اسکے بعد شہر میں قیام فرمایا اور مسجد نبوي کي بنا پڑي - لیکن اوکے اولین قیام گاہ میں بھي لوگوں نے ایک مسجد بنا لي اور آنحضرۃ بھي اکثر وهاں تشریف لیجا کر نماز پڑهنے لگے - یہ مسجد " مسجد قبا " کے نام سے ابتک مدینے میں موجود هے - یہ مسجد بن چکي تو بعض رؤساء منافقین نے مسلمانوں میں تفریق ڈالنے اور ضعفاء قلوب کو اپني نیات فاسدہ و مضلہ کا آلہ بنانے کیلیے کہا کہ تم اپنے لیے ایک دوسري مسجد بناؤ اور اپني علحدہ جماعت قائم کرو - حضرۃ ابن عباس نے ایک دوسري روایت میں (ابو عامر الراهب) کا نام لیا هے کہ وہ اس شرارت و دسیسۂ نفاق کا محرک اصلي تھا - بہر حال لوگ آنحضرۃ کے پاس آے اور اپني مسجد میں چلنے اور نماز پڑهنے کي خواهش کي - اللہ تعالے کو انکا ارادۂ نفاق و افساد في الملۃ معلوم تھا - اس نے آپکو جانے سے روکا اور اس مسجد کو " مسجد ضرار " کے لقب سے یاد کیا - نیز فرمایا کہ : " لا تقم فیه ابدا " اس مسجد میں هرگز هرگز جا کر قیام نہ کرنا !

یہ هم نے بروایت مشہور لکھا - ورنہ صحاح و مسانید میں وہ روایتیں بھي موجود هیں ' جن میں مسجد ضرار کو مسجد قبا کي جگہ ' مسجد نبوي کے مقابلے میں بنانا ظاهر کیا هے - امام ابو الحسن (واحدي) نے اسباب النزول میں یہ تمام روایتیں جمع کر دي هیں (کتاب مذکور صفحہ : ١٩٥)

چنانچہ سورۂ (توبہ) میں اسکا ذکر فرمایا هے :

والذین اتخذوا مسجداً ضراراً و کفراً و تفریقاً بین المؤمنین و ارصاداً لمن حارب اللہ و رسولہ من قبل و لیحلفن ان اردنا الا الحسنی ' واللہ یشهد انهم لکاذبون - لا تقم فیه ابداً - لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیه ' فیه رجال یحبون ان یتطهروا ' واللہ یحب المتطهرین - (٩ : ١٠٨)

" اور جن منافقوں نے اس غرض سے ایک مسجد بنا کھڑي کي کہ مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں ' خدا و رسول کے ساتھہ کفر کریں ' مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں ' اور اُن لوگوں کو پناہ دیں جو اللہ اور رسول کے ساتھہ قتال کر چکے هیں ' تو اللہ گواهي دیتا هے کہ یہ بالکل جھوٹے هیں اگرچہ قسمیں کھا کر کہتے هیں کہ همارا ارادہ اس کام سے سواے نیکي کے اور کچھہ نہیں - اے پیغمبر ! تم کبھي بھي اس مسجد میں جا کر کھڑے نہونا ! هاں وہ مسجد مقدس ' جس کي بنیاد روز اول هي سے اتقا و پرهیزگاري پر رکھي گئي هے ' یقیناً اسکي مستحق هے کہ تم اسمیں نماز کیلیے کھڑے هو - کیونکہ اسمیں ایسے لوگ هیں جو صاف اور ستھرا رهنے کو پسند کرتے هیں اور اللہ بھي صاف رهنے والوں کو دوست رکھتا هے "

اس آیت سے چند امور واضح هوے :

(١) مساجد کي تعمیر سے ایک بڑا مقصود اتحاد و اتفاق بین المسلمین اور جمع کلمۂ ملت و دفع تشتت و تفریق هے - یہي مصلحت وجوب جماعت اور قیام جمعہ و عیدین میں بھي مضمر هے - پس اللہ باهمي پھوٹ اور تفرقہ کو پسند نہیں کرتا - مسجد کي تعمیر و قیام نیز اسکي جماعت و اجتماع اور ذکر و عبادت بلکہ جمیع اعمال متعلقۂ مساجد میں کوئي بات ایسي نہ هوني چاهیے ' جس سے مسلمانوں میں باهمي نا اتفاقي پیدا هو اور الگ الگ دھڑے بندي کي جاے - اگر بد بختي سے مختلف جماعتیں هوگئي هیں اور دل صاف نہیں ' تو کم از کم اسکے اثرات کو مسجد تک متعدي نہ هونا چاهیے اور وهاں کے اعمال کو بالکل نا اتفاقي سے پاک رکھنا چاهیے -

(٢) آجکل مسجدوں کي تولیت ' نئي مساجد کي تعمیر ' اور قدیم مساجد کے انتظام و اهتمام کي جماعتوں کے حالات پر نظر ڈالیے تو سدها مثالیں ایسي ملیں گي ' جن کے اندر صرف جذبۂ خبیثۂ افتراق اور نیت فاسدۂ نفاق کام کر رهي هے ' اور اس طرح جس هواے نفساني سے هم نے خود اپنے گھروں کو نجس کیا هے ' اسي سے خدا کے گھر کو بھي آلودہ کرنا چاهتے هیں - پھر کتني مسجدیں هیں جو اتحاد و جمع کلمۂ مسلمین کي جگہ اور افتراق و تشتت کلمۂ اسلام کا موجب هوتي هیں ؟ اور کتنے اسلام کي عبادت گاهیں هیں جنکے ایوان و صحن اتحاد و اتفاق کي جگہ فتنۂ و فساد بل قتال و جدال بین المسلمین کا گھر بنادیے گئے هیں ؟ ولا تکونوا کالذین تفرقوا من بعد ما جاء هم البینات ' اولئک لهم عذاب عظیم (٣ : ١٠٢)

(٣) اسي طرح هر ایسي تحریک جو مساجد کے متعلق تفریق و نا اتفاقي کا موجب هو ' جائز نہیں کہ خدا نے اس آیت میں ایسي صداؤں کو علامت نفاق و خصوصیت منافقین خاسرین قرار دیا هے -

(حکم طہارت ظاهري)

(٤) اگرچہ موضوع بحث کے خلاف هے لیکن بطور جملۂ معترضہ اس آیۃ کریمہ کے متعلق ایک فائدۂ جلیلہ کي طرف اشارہ کرنا ضروري -

مسجد ضرار کے مقابلے میں جس مسجد کي اللہ تعالے نے تعریف و توصیف کي هے ' خواہ وہ مسجد قبا هو یا مسجد نبوي ' لیکن ایک بہت بڑا وصف یہ فرمایا کہ :

فیه رجال یحبون ان یتطهروا ' واللہ یحب المتطهرین -

" اس مسجد میں ایسے لوگ هیں جو صفائي اور ستھرائي کو پسند کرتے هیں اور اللہ بھي صفائي پسند کرنے والوں کو دوست رکھتا هے "

اس سے ثابت هوتا هے کہ اسلام کي نظر میں صفائي اور پاکیزگي کا درجہ کیسا بلند هے ' اور اس نے صاف و پاک رهنے پر کس درجہ زور دیا هے ؟ اولین وصف اس مسجد کا یہ بیان کیا کہ وہ موسس

اسـلام

الحريـة فی الاسـلام

نظـام حكـومـة اسـلاميه

و امرهم شوریٰ بينهم (۴۲ : ۳٦)

(٦)

توطیۂ مبـاحث آتیه
اور مباحث گذشته پر ایک اجمالي نظر

بقیه مقالۂ سابقه

(۱)

" انقلاب فرانس " یورپ کي موجودہ جمهوریت و حریت کا سرچشمه تسلیم کیا جاتا هے - هم نے مختصر طور پر اسکے اعلانات و اساسات کي تشریح کي تاکه اینده مباحث کے سمجھنے میں آساني هو - گزشته نمبر میں فرانس کا جو " منشور حریت " نقل کیا هے اور جس میں مبادي حریة و مساوات بیان کیے گئے هیں ' اس سے اگر تشریح قوانین و تکرار مقاصد و اعادہ مطالب کو الگ کر دیا جاے تو اصل اصول نظام جمهوریت کے رهي چند دفعات رهجاتے هیں جنکو اس مضمون کي اولین قسط میں هم نے بیان کیا تها اور پهر ابهي تهوڑا هي عرصه گزرا هے که مکرر دهرا چکے هیں - یعنے بصورت تقسیم مواد ' منع حکم ذاتي ' مساوات عمومي ' انتخاب رئیس ' اور اصول شوریٰ : یهي چار دفعات اصل اصول قرار دیے جا سکتے هیں - اگر ان عناصر مرکبه کي بهي تفرید کي جاے تو پهر صرف ایک هی اصل الاصول آخر میں باقي رهجائیگا یعني " منع حکم مطلق و ذاتي " یا " السلطة للشعب وحده " : حق تسلط صرف قوم هي کو حاصل هے -

(احکام اسلامیه و نظام خلافة راشدہ)

انهي دفعات اربعۂ نظام جمهوریة کو پیش نظر رکھکر هم نے احکام اسلامیه و اعمال مسلمین اولین کا تفحص کیا تها ' اور ایک ایک دفعه پر ترتیب وار بحث کي تهي - گو بحث اجمالي ' اور نظر سرسري تهي ' تاهم حسب ذیل نتائج تک پهنچنے میں ضرور رهنما هوئي هوگي ·

(۱) اسلام هر قسم کے ذاتي و شخصي تسلط کي نفي مطلق کرتا هے - اس نے روز اول هي سے جو نظام حکومت قائم کیا ' وہ خالص جمهوري اور شائبۂ شخصیت سے پاک تها - تصریحات کلام الله اور سنت مسلمین اولین نے بغیر کسي توجیه و تاویل کے ثابت هوتا هے که " حکومت جمهور کي ملک هے - ذات اور خاندان کو اسمیں دخل نهیں " یهي اصول خلاصۂ نظام جمهوریة حاضرہ هے -

(۲) نفي حکم ذاتي کا پهلا نتیجه مساوات عمومي افراد بشر هے - یعنے خانداني ' ملکي ' قومي ' اور مالي امتیازات کوئي شے نهیں - اسلام نے پہلے هي دن اعلان کر دیا : " لیس لاحد علی احد فضل ' الا بدین و تقوی " یعني کسي ایک انسان کو دوسرے انسان پر کوئي فضیلت نهیں هو سکتي ' الا اسکي دیني فضیلت اور حسن عمل -

(۳) نظام جمهوریه کا تیسرا رکن رئیس جمهوریه ' اور اسکا دور بذریعۂ انتخاب هے - رئیس جمهوریة کو اسلام خلیفه کهتا هے اور " اجماع " سے مقصود قوة اکثریة انتخاب هے -

(۴) اسي ضمن میں تکمیل جمهوریة صحیحه کیلیے ضرورت تهي که خود " رئیس جمهور " کو عام افراد ملک کے مقابلے میں کوئي امتیاز خاص حاصل نهو - مساوات حقیقي کے یه معني هیں که جس شخص کو رئیس جمهوریة منتخب کیا گیا هے ' وہ اپنے تمام حقوق قانون و مال میں بهي مثل ایک عام باشندۂ شهر کے نظر آے - پس اس حیثیت سے بهي تفصیلي نظر ڈالي گئي تو اسلام کا خلیفه اس شان میں سامنے آیا که پهٹي هوئي چادر اور دو وقت کي غذا کے سوا اسکے پاس اور کچهه نه تها !

(۲)

ان مباحث کے ضمن میں هم پر اس سے بهي زیادہ خصائص الهیۂ اسلامیه کا انکشاف هوا - هم نے صرف یهي نهیں دیکها که جو کچهه آج جمهوریة و حریة ' اور مساوات و آئین کے نام سے دکهلایا جارها هے ' وہ سب کچهه اسلام کے پاس موجود هے ' بلکه یه بهي نظر آیا که موجودہ عصر تمدن کے یه تمام مناظر فریبنده ابتک اس حقیقت عظمیٰ و اصلیت کبریٰ سے خالي هیں ' جسکو تیرہ سو برس پہلے وہ ظاهر کر چکا هے -

(یورپ کي ناکامیاب جستجوے مقصد)
(اور انقـلاب فرانس کي ناکامي)

حریة صحیحه اور اسلام کے تعلق پر بحث کرتے هوے دو پہلو پیدا هوجاتے هیں - ایک پهلو بحث کا یه هے که آج یورپ کے بازار حریت میں بہتر سے بہتر جو متاع دکهلائي جاسکتي هے ' وہ همارے امانت خانوں میں تیرہ سو برس سے موجود هے -

دوسرا حصه وہ هے جهاں نظر آتا هے که صرف وہ متاع ناقص هي نهیں ' بلکه اس سے بهي اعلی و اشرف اشیا همارے پاس موجود هیں -

هم نے گزشته مباحث میں اس دوسرے حصۂ بحث پر ابهي کہیں کہیں نظر ڈالي هے اور اسکا خلاصه حسب ذیل هے :

(۱) اسلام نے اپنے نظام حکومت سے بکلی پادشاه کے وجود کو خارج کردیا اور ایک کامل جمهوریت قائم کي جسمیں صرف ایک پریسیڈنٹ بنام خلیفه رکها گیا هے - برخلاف اسکے یورپ میں جمهوریت کي تحریک اب تک پوري طرح کامیاب نهو سکی -

اسکا بڑا حصه اب تک تاج و تخت موروثی روایات کے آگے عاجزی کرنے پر مجبور هے - امریکه اور فرانس ' صرف یهی دو بڑي جمهوریتیں انقـلاب فرانس کا کامیاب نتیجه هیں - انکے علاوہ چند چهوٹي چهوٹي جمهوریتیں هیں مگر انکا شمار بڑے ملکوں میں نهیں

بھي لزوم ہے - اسي طرح یه خیال کرلینا که ھندوستان کے اندر مسلمانوں کي قومي حالت کا بنانا فقط پالٹیکس پر زور دینے ھي میں ہے ' غلط ہے - اوس طرز حکومت کي بنا پر جو انگریزوں کي ھندوستان میں ہے ' میري ایک راے ابتداء عمر سے رھي ہے اوس سے انحراف کرنے کي ضرورت اسوقت تک ثابت نہیں ھوئي - اور وہ یه ہے که " جس شے کي ھم کو سب سے کم ضرورت ہے وہ پالیٹکس پر توجه ہے " ان وجوہ سے ' که اول تو انگریزي طریق ملک داري ھندوستان کي کسي قوم کو جس میں مسلمان بھي شامل ھیں ' پامال نہیں ھونے دیگا - دوم اس سے بھي زیادہ ضروري اور مفید کام مسلمانوں کي توجه کا محتاج ہے یعني (اشاعت اسلام) - مگر شاید مجھه سے زیادہ کسي دوسرے کو اس کا ملال نه ھوگا ' جبکه میں دیکھتا ھوں که میرے ھم مذھب اولٹي چال چل رہے ھیں اور روز بروز اونکي توجه پولیٹکل مسایل پر بحث کرنے پر بڑھتي جاتي ہے اور وہ کام جس سے زیادہ دنیا اور دین دونوں کا فایدہ ہے ' کس مپرسي میں پڑتا اور دور بڑھتا جاتا ہے - ھمارے علما اور پیشوایان دین (جسطرح که جناب والا خود ھیں یا شمس العلما مولانا شبلي ھیں) افسوس که اپنے فرایض کو بھول چکے ھیں اور ایسي تو - تو - میں - میں میں جس سے اونھیں الگ رھنا زیادہ مستحسن تھا ' پڑگئے ھیں - میں پھر عرض کرونگا که میں معاملات ملکي میں توجه کرنا غیرضروري نہیں جانتا لیکن بلا شبه یه قطعاً غلطي ہے که سب گروھوں کا فقط یہي کام رھجاے که وہ حکام پر نکته چیني میں منہمک ھو جائیں اور اپنے تمام دوسرے کام بھول جائیں - اگر ھندوستان کے امن و عافیت اور حکومت ھند کے برکات کو قدرشناسي سے دیکھا جاے تو سب سے زیادہ اوسي میں صلاحیت اسکي ہے که ھندوستان کے اندر مسلمانوں کا ایک ذیعلم اور محب اسلام گروہ ایسا بننا چاھیے جو اشاعت اور برقراري اسلام کا کام اپنے ذمه لے - میں جناب کي علمي قابلیت اور وسعت معلومات کے ساتھه آپکے اخلاق کے اوپر بھروسه کرکے اس عرض کرنے کي جرات کرونگا که اگر جناب کو پالیٹکس پر بھي توجه کرنے کا شوق ہے تو اسکو آپ کیوں بھولے پڑے ھیں که اشاعت اسلام بہترین پالٹیکس اور ازدیاد نفوس اعلی ترین قومي قوت اس زمانه میں ہے - شمس العلما مولانا شبلي معاف فرمالینگے اگر عرض کیا جاے که اونھوں نے ندوہ کو چھوڑ کر پولٹیکل نظموں کو مسلمانوں کے حق میں مفید یا اپنے واسطے موجب نام آوري قرار دیا ہے - اگر آپ حضرات ان فضولیات کو چھوڑ دیں ' اور ایسے علما کے پیدا کرنے میں ' جو یورپ کا علمي مقابله کرتے ھوے اونکے واسطے روحي فضیلت کا اور تلقین اسلام کا باعث ھوں ' اپنے آپ کو مصروف کردیں ' تو بلا شبه عند الناس اور عند الله دونوں جگه زیادہ مقبول ھونگے - اشاعت مذھب جیسي ضروري تحریک سے جسطرح مسلمانان عالم (یعنے اندرون ھند اور بیرون ھند) غافل ھیں وہ ھر طرح نہایت افسوس ' ملامت ' اور مواخذہ کے لائق ہے اور یه سب الزام علما کے سر سب سے اول ہے -

یورپ کا کوئي حصه ایسا نہیں ہے جہانکے علما اپنے عقاید اور دین کي تلقین کے واسطے دور و دراز ملکوں میں صدیوں سے مارے مارے پھرتے ' مرتے ' اور کٹتے نه ھوں - مگر ھمارے ھم مذھبوں کا کون ایسا ملک یا سلطنت ہے ' جسکے مسلمان گھر سے اس کام کے لیے باھر بھي نکلے ھوں ؟ بلکه سچ تو یه ہے که انھوں نے اسکا اقبال بھي بطور ایک ضروري خیال کے نہیں کیا ہے - مگر ھم ھندوستان کے مسلمان دوسرے ملک کے مسلمانوں پر اسوقت تک الزام نہیں لگا سکتے جب تک که خود کچھه کر نه دکھالیں ' اور کوئي معقول جواب اس الزام کا ھمارے علما کے پاس ایک ایسے ملک [illegible] میں نہیں ہے جبکه ازادي اور علم کي نہریں بہه رھي ھیں - ھندو جیسي کنسرویٹو قوم تک تو اپنے دین کي اشاعت کرنے لگي ' مسلمان جیسے لبرل مذھب والے کچھه نه کریں ؟

الغرض میں نہایت ادب اور عاجزي سے معافي مانگ جناب سے عرض کرنے کي جرات کرونگا که پالٹیکس کے اس حصه سے جس میں فضول گوئي اور دشنام دھي کے سوا کچھه نه ھو محترز رھکر اپني تمام قابلیت و لیاقت اور الله کي بخشي ھوئي قوت اصلاح و خدمت پالیٹکس کے اوس حصه پر صرف کیجیے جس سے مسلمانوں کي تعداد دنیا میں بڑھے - مسلمان علما ملکوں ملکوں جائیں ' اپني نیکیوں اور علمي قوت اونپر نمودار کریں ' اور ھندوستان میں بھي کم علم مسلمانوں کو مرتد ھونے سے بچائیں مگر یه جب ھي ھوگا جب که جھوٹي واہ وا سے آپ حضرات خوش ھونگے اور دنیا کے بہت سے کاموں میں سے یه ایک ھي کام (یعني اشاعت اسلام) اپنا مرکز نظر اور منتہاے خیال نه بنا لیں گے -

جناب کا ادنی ترین خادم :

(اسمعیل)

(الھلال)

اس مکرر توجه فرمائي کا مکرر شکریه - جناب مولانا شبلي نعماني آجکل سیرۃ نبوي کي تدوین میں مصروف ھیں نه که پولیٹکل نظموں کا دیوان ترتیب دینے میں - رھا مسئلۂ تبلیغ و دعوت اسلام ' ضرورت ہے که اس موضوع اھم و اقدم پر پوري تفصیل کے ساتھه اپنے معروضات پیش کروں ' اور انشاء الله پہلي فرصت میں [illegible] لکھونگا -

---

شیعه کانفرنس بمقام جونپور

قلعۂ جونپور کا میدان اجلاس کیلیے تجویز ھوا ہے اس سے زیادہ ھوا دار اور پرفضا کوئي اور جگه اس نواح میں نہیں - قلعه سے اسٹیشن ریلوے تقریباً پون میل کي دوري پر ہے بالکل سیدھي سڑک وھانسے یہانتک آئي ہے - قلعه کے [illegible] پر کوتوالي شہر ہے اور اندر شاھي زمانه کي عمدہ مسجد [illegible] مختصر سا خوشنما باغ بھي ہے جو شام کو تفریح کیلیے دلچسپ جگه ہے - ھم نے اپنے سرفراز کنندہ مہمانوں کیلیے اس چھوٹے شہر میں سواري کا بھي اھتمام کیا ہے جو گاڑیوں کے آمد کے [illegible] پر ریلوے اسٹیشن پر موجود رھینگي - استقبال حضرات تشریف آوران کیلیے والنٹیرس موجود اور ھر طرح کي مدد دینے کي کوشش کرینگے - نرخ کرایه گاڑي اور قلي والنٹیرس سے معلوم ھو [illegible]

معزز مہمانان اضلاع غیر کیلیے قلعه کي مسطح زمین پر خیمے ڈالے جا رہے ھیں جنمیں ھمارے کرم فرما قیام فرمائینگے - [illegible] لیے غریب جونپور نے اپنے اوقات کے مطابق تین دن کے کچھه نان و نمک کا بھي سامان کیا ہے جسے امید ہے که [illegible] بندہ نواز قبول فرما کر عزت بخشینگے - اسکے علاوہ کھانے پینے اور [illegible] کي مختلف دکانیں بھي خاص نگراني میں مہیا رھینگي که کسي صاحب کو کوئي تکلیف نہو - اقسام شیریني و [illegible] و پان و دیگر مفرحات مثل لیمونیڈ وغیرہ کي بھي کافي [illegible] ھونگي که جمله ضروریات عند الموقع پوري ھوتي رھیں - [illegible] کے مشہور تیل و عطر و تمباکو نوشیدني کي دکانیں بھي موجود ھونگي - جہانتک ممکن ھوگا ہے خاص سواریاں یکجا رھینگي بشرطیکه قبل سے وروہ کي اطلاع ملے -

شیخ محمد قاسم وکیل - سکریٹري انتظامیه کمیٹي اجلاس شیعه کانفرنس مقام [illegible]

مراسلات

تاریخ حیات اسلامیہ

الہلال اور پریس ایکٹ

(دعوة دینیة الہلال)

ایک مشہور بزرگ ملت تحریر فرماتے ہیں :

الہلال آغاز اشاعت سے میری نظر سے گذرتا ہے - اور کم از کم کوئی تحریر جناب کے قلم سے اسمیں ایسی نہیں نکلی ہے جس کو میں نے اول سے آخر تک بغور و فکر نہ پڑھا ہو - میرا یہ عقیدہ ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان میں ' بلکہ ممالک اسلامیہ میں بھی کوئی رسالہ ایسا موجود نہیں ہے جو مثل الہلال کے اسلام کی اصلی اور حقیقی دعوت کا احیاء کرتا ہو -

آپکی تحریرات سے واضح ہوتا ہے کہ آپکا نقطۂ نظر صرف مذہب اور قران ہے اور اللہ تعالی نے آپکو یہ ایک مخصوص قابلیت عطا فرمائی ہے کہ ہر معاملے اور مسئلہ پر مذہب ہی کے لحاظ سے نظر ڈالتے ہیں ' اور آپ سے بہتر آجتک کسی نے اس دعوے کا ثبوت پیش نہیں کیا ہے کہ قران مسلمانوں کی تمام ضروریات ترقی پر جامع ہے - اس بنا پر گو الہلال کا انداز بحث بے باک اور اظہار صداقت و حق گوئی تلخ تھی ' تاہم وہ تبلیغ اسلام کا ایک ارگن تھا ' اور مجھکو کبھی یہ خطرہ نہیں گذرا تھا کہ گورنمنٹ اسکی نسبت بھی ضمانت کا سوال اٹھائیگی -

اس خیال کا ثبوت پچھلے پندرہ مہینوں میں برابر ملتا رہا - الہلال نے ہر موقعہ اور ہر معاملہ پر اسقدر بے لاگ اور بے پردہ حق گوئی کی کہ آجتک اسکی مثال میری نظر میں تو کوئی نہیں - آجکل کی ازادی کے جوش و خروش میں بھی کسی کو اسکی جرات نہیں ہو سکتی - لیکن وہ حق گوئی نہ حیثیت پولیٹکل لیڈر جینی کے نہ تھی بلکہ بہ حیثیت ایک دینی داعی کے تھی اور ہم نے ہمیشہ گورنمنٹ کی خاموشی کو اسی دانشمندی پر محمول کیا کہ وہ حقیقت سے واقف اور اسکی حیثیت سے با خبر ہے اور اسی لیے الہلال کے کاموں میں مداخلت کرکے تمام پیروان اسلام کی اصلاح و دعوت کے سب سے بڑے کام کو نقصان پہنچانا پسند نہیں کرتی -

جناب کو معلوم ہے کہ بعض امور و مسائل کے متعلق خاکسار کو الہلال سے اختلاف رہا ہے اور دو تین مرتبہ اسکی نسبت بالمشافہ اور بذریعہ مراسلات اپنی معروضات پیش بھی کرچکا ہوں - مثلاً جناب نے اشاعت الہلال کے ساتھہ ہی اس بحث کو چھیڑا کہ مسلمانوں کیلیے سلف گورنمنٹ کی خواہش ضروری ہے ' حالانکہ میں اپنے عقیدے میں اب تک اسے قبل از وقت سمجھتا ہوں اور سر دست ان معاملات کو ہندو مسلمانوں کی متحدہ جد و جہد کا مستحق سمجھتا ہوں جنکے نتائج کے حصول پر سلف گورنمنٹ کا ملنا موقوف ہے - با ایں ہمہ آپنے اس مبحث کو مثل تمام لوگوں کے محض اجکل کے لبرل خیالات یا ہندو بھائیوں کی دیکھا دیکھی اور یورپ کی ازادی کے اتباع کی بنا پر نہیں لکھا ' بلکہ اسکو مذہبی حیثیت سے ثابت کیا اور ظاہر فرمایا کہ ہر مسلمان کا بحیثیت مسلمان ہونے کے فرض ہے کہ وہ ایسا چاہے - جب یہ صورت پیش آئی تو میں نے آپ کو لکھدیا کہ گو میری رائے میں ابتک کچھہ تزلزل نہیں ہوا تاہم آپنے جس خوبی اور دلنشیں طریقہ سے اسکا مذہبی و اسلامی پہلو بیان کیا ہے اس نے میرے دل کو نہایت متاثر کیا اور میں اب اسکو مذہباً مسلمانوں کا ایک دینی مطالبہ یقین کرتا ہوں مگر اسکی جد و جہد کا وقت بہ نہیں سمجھتا -

آپنے گو اپنی اس تحریک میں کامیابی حاصل کی اور آل انڈیا مسلم لیگ کو انقلاب پر مجبور کردیا تاہم واقعات سے آپ پر منکشف ہوگیا ہوگا یا آئندہ ہو جائیگا کہ صرف سلف گورنمنٹ کے تصور سے کچھہ نہیں ہوسکتا -

بہرحال الہلال ہمارا ایک دینی مصلح ہے - وہ مسلمانوں کو عمل بالقران و السنة کی کامل و اکمل دعوت دیتا ہے - اللہ نے اسکے ساتھہ جو اسباب اثر و حسن قبول کے جمع کردیے ہیں ' وہ آجتک کسی اہل قلم کو ہندوستان میں نصیب نہیں ہوے - پس اسکے وجود کے قیام سے بڑھکر کوئی اہم مسئلہ آج در پیش نہیں - مدت کے عرصے کے بعد یہی ایک حقیقی اور مفید تخم ہے جو ہم اپنی زمین میں بو سکے ہیں -

ہماری تمام مفید تحریکوں اور کاموں کے قیام کا یہی وسیلہ ہے اور خدا نخواستہ اگر اسکی حفاظت نہ کرسکے تو پھر تمام مسلمان اپنی سب سے بڑی دینی و قومی دولت کھو دینگے - الہلال جیسے رسائل بمنزلۂ جڑ کے ہوتے ہیں اور دوسری تمام توقعات مثل شاخوں کے - سب سے پہلے جڑ کی حفاظت چاہیے ' پھر شاخوں کی -

. . . .

. . . .

معلوم ہوتا ہے کہ بد قسمتی سے جو غلط پالیسی اس وقت ہمارے صوبے نے اختیار کر رکھی ہے اور جس کی پیروی دوسروں نے بھی کی ہے ' اسکا اثر آپکی گورنمنٹ بنگال تک پہنچ گیا ہے - اور وہ دانشمندی اور پر مصلحت پالیسی جو اب تک اس نے الہلال کے متعلق اختیار کر رکھی تھی ' افسوس کہ طریقہ سے بدل دی گئی ہے - اسی کا نتیجہ ہے کہ الہلال کا ایک پرچہ ضبط کرلیا گیا اور پھر ضمانت طلب کی گئی - جس مضمون کی بنا پر یہ ضبطی عمل میں آئی ہے ' اسمیں اول سے لیکر آخر تک ایک سطر بھی ایسی نہیں ہے جس سے تاج برطانیہ کی وفاداری پر حرف آتا ہو - البتہ صوبجات متحدہ کے حکام پر نکتہ چینی کی ہے اور اگر حکام کی شکایت بھی تاج کی وفاداری کے خلاف ہے تو پھر واقعی ہندوستان میں زندگی بسر کرنا ہمارے لیے دشوار ہوگیا - گورنمنٹ اخبارات کے معاملے میں سخت غلطی کررہی ہے - اسکے

(٢) انقلاب کي اصلي روح مساوات ہے - اور صرف شاہي اقتدار و تسلط کے روک دينے ہي سے جمہوريۃ صحيحہ قائم نہيں ہوسکتي - تا وقتيکہ نوع بشر ميں مساوات حقيقي قائم نہو - اس بنا پر کو فرانس کے انقلاب نے شاہي اقتدار کي مطلق العناني سے دنيا کو نجات دلا دي' تا ہم وہ " مساوات حقيقي " کے قيام ميں کامياب نہوسکا - مختلف درجات و طبقات امت کا اختلاف بدستور باقي ہے - دولت کے اقتدار کي لعنت سے ابتک دنيا نے نجات نہيں پائي' اور تميز ادني و اعلی کے عذاب اليم کي زنجير اب تک اسکے پانؤں ميں پڑي ہے -

(٣) يہ کيا ہے کہ اب تک پادشاہ ہے جو ملکي خزانے سے کروروں روپيہ ليتا اور با وجود ايک عام باشندۂ شہر ہونے کے عام باشندوں سے ارفع و اعلی رہتا ہے ؟

اب تک وہ عظمت و جبروت کے اس عرش مقدس پر متمکن ہے' جہاں تک زمين کے عام باشندوں کي رسائي نہيں ؟

شاہ انگلستان ستر لاکھہ پچاس ہزار روپيہ ہر سال تن تنہا اپنے اوپر صرف کرتا ہے اور جرمني کا حکمراں نوے لاکھہ - پھر کيا با اين ہمہ يورپ کو مساوات انساني کے ادعاء کا حق حاصل ہے ؟

اسکي آبادي ابتک اُن اميروں کے ايوانوں سے رکي ہوئي ہے جو چاندي سونے کے گھمنڈ ميں اپنے ہم جنسوں کے ساتھہ سب کچھہ کرسکتے ہيں - پھر وہ مساوات کہاں ہے جسکے فرشتے نے تمام اکناف يورپ کو اپنے پروں ميں چھپا ليا ہے ؟

ليکن اسلام نے روز اول ہي مساوات کي حقيقي تصوير دنيا کو دکھلا دي - اسکا اولين قدوس پادشاہ جس طرح زندگي بسر کرتا تھا تم پڑھ چکے ہو - اسکے خلفا نے صاف کہديا کہ " حلتان و قوتي و قوت اہلي " يعني مجکو صرف دو جوڑے کپڑے کے اور اپني اور اپنے اہل و عيال کي ما يحتاج غذا چاہيے اور بس !

حضرۃ ختم المرسلين نے قبيلۂ مخزوم کي ايک عورت کي نسبت رؤساء قريش سے' حضرۃ (ابوبکر) نے اپني خلافۃ کي اولين مجلس ميں' حضرۃ (معاذ) نے سردار رومي کے آگے' (مغيرہ بن شعبہ) نے ايراني سپہ سالار کے سامنے' اور واقعۂ اجنادين ميں رومي سپہ سالار کے آگے اسکے مخبر نے' جو تقريريں کي تھيں' انکو تمام گذشتہ نمبروں ميں پڑھو' اور پھر مساوات يورپ کا مساوات اسلامي سے مقابلہ کرو !

(٣) ليکن مساوات کے بھي مختلف درجے' اور اسکي مختلف قسميں ہيں - يہ سچ ہے کہ انقلاب فرانس نے اپنے اعلان حريت ميں تمام ابناء وطن کو مساوي قرار ديا' ليکن کيا تمام ابناء آدم کو بھي درجۂ و حقوق ميں مساوي قرار ديسکا ؟ وہ عدم مساوات جو ايک محدود رقبۂ زمين ميں ہو' زيادہ مستحق نفرين ہے' يا وہ' جو تمام دنيا اور دنيا کي تمام قوموں ميں پھيلا ہوا ہو ؟ اگر تم ايک سرزمين کے رہنے والوں کو ايک درجے ميں رکھنا چاہتے ہو تو يہ دنيا کے دکھہ کا اصلي علاج تو نہوا - دنيا اُس مساوات کيليے تشنہ ہے جو ابناء وطن کي طرح مختلف وطنوں اور قوموں کا امتياز بھي مٹادے اور اسود و ابيض' مغرب و مشرق' متمدن و غير متمدن' غرضکہ خدا کے تمام بندوں کو ايک درجے ميں لاکر کھڑا کردے - تم ابھي ابھي انقلاب فرانس کي سرگذشت سے فارغ ہوے ہو - تم نے وہ اعلان حريۃ پڑھا ہے' جس کو تاريخ عظمت کے ساتھہ اپنے سينے سے لگاے رکھتي ہے' ليکن کيا اسميں اول سے ليکر آخر تک کسي جگہ بھي اس مساوات کا ذکر ہے جو کسي خاص سرزمين کو نہيں بلکہ تمام عالم کو اپنا پيغام نجات سناتا ہو ؟ اسکي ہر دفعہ کو مکرر پڑھہ لو - تم ہر جگہ " وطن " ہي کا نام پاؤگے' اور انقلاب فرانس کا بلند سے بلند مساوات کا تخيل اس سے زيادہ نہوگا کہ " فرانس " کا باشندہ ايک دوسرے کے برابر ہوجاے -

ليکن خدا کي زمين جو صرف فرانس اور يورپ ہي کي آباد نہيں ہے' اپنے اس زخم کيليے کہاں مرہم ڈھونڈھے' جسر ايک قوم اور وطن کو دوسري قوم اور وطن پر فضيلت ديدي يورپ سے اسکو تسکين نہيں مل سکتي' ليکن اس ہاتھہ' اسکو مرہم بخش سکتا ہے - اُس نے صرف اپنے وطن سرزمين ہي کو مساوات باہمي کا حقدار نہيں سمجھا' بلکہ اسکا ايک عالمگير مساوات کا فرمان تھا - جبکہ اُس نے کہا

يا ايہا الناس ! انا خلقناکم من ذکر و انثی وجعلناکم شعوباً و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ! (٤٩ : ١٣)

" اے لوگو ! ہم نے تم کو مرد و [illegible] کے اتحاد سے پيدا کيا' اور [illegible] مختلف قوموں اور خاندانوں تقسيم کرديا - ليکن اس اختلاف قوم و نسل سے کوئي امتياز و شرف نہيں ہوسکتا' کيونکہ اس سے مقصود صرف يہ ہے کہ تم باہم دوسرے سے شناخت کيے جاو - ورنہ تم ميں سب سے زيادہ اللہ کے افضل وہي ہے جو سب سے زيادہ متقي اور نيک اعمال ہے !

تو اسکا اعلان مساوات صرف مکہ اور حجاز ہي کيليے نہ تھ تمام عالم کيليے تھا !!

اسلام صرف وطن ہي کي محبت ليکر نہيں آيا - [illegible] پاس تمام عالم کے عشق کا پيغام ہے - اس نے جو کچھہ تمام عالم کيليے کيا' اور صرف وہي تھا جو يہ کرسکا : وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشيرا ونذيرا (٣٤ : ٢٣) دنيا کا خدا " رب العالمين " تھا' جسکي ربوبيت عامہ ميں کوئي خصوصيت وطن و مقام نہ پس اسکا پيغام امن و نجات بھي " رحمۃ للعالمين " ہوکر آ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمين (٢٢ : ١٠٧) -

(٤) اگر يورپ مساوات انساني کے اصلي راز کو پاليتا تو (سوشيا لوزم) کي بنياد نہ پڑتي - امرا کے اقتدار' دولت کي تقسيم' طبقات عامہ کي تذليل و تحقير' ارباب اقتدار کا اسد جماعات و افراد کا قانوني امتياز' يہ اور اسي طرح کے اسباب ہيں جنکي وجہ سے اشتراکيۃ کي بنياد پڑي اور روز بروز بڑھتي جا ہے - يورپ کے ادعاء مساوات کي سماعت کرتے ہوے کوئي نہيں کہ ہم اشتراکيۃ کي شہادت سے کان بند کرليں - ابھي لوگوں دو سال پيشتر کا وہ موقعہ بھلايا نہوگا جب مسٹر (لائڈ جارج) امراء انگلستان کے ٹيکس سے بري ہونے کے خلاف سعي کي اور اسکي وجہ سے طبقۂ خواص ميں ايک سخت جوش گيا تھا -

(رجوع بہ مباحث بقيۃ)

پس ان مباحث کے بعد اب ہمارے ايسے صرف منزليں اور باقي رہگئي ہيں :

(١) حکم " مشورہ " اور " اصول شوراء اسلاميہ " - [illegible] ضمن ميں اُن آيات کريمہ پر ايک منفرداً نظر ڈالني چاہيے ميں حکم شوری ديا گيا ہے -

(٢) بعض شکوک و اعتراضات کي تحقيق جو اس بارے پيدا ہوتے ہيں - ازانجملہ وہ شبہات جو انقلاب عثماني ميں بعض جرائد و مجلات ميں شائع ہوے تھے' اور ايک تحرير کے ذريعہ انکا اعادہ بھي کيا گيا ہے - يہ تحرير روز (پيسہ اخبار) لاہور ميں شائع ہوئي ہے -

ايندہ نمبر سے ہم اِن دونوں بحثوں کے طرف مدر والله الہادي' و عليہ اعتمادي -

البتہ یہ بھی سمجھہ لینا چاہیے کہ اسلام نے ہم کو آزادی بخشنے اور آزادی کے حاصل کرنے ' دونوں کی تعلیم دی ہے - ہم جب حاکم تھے تو ہم نے آزادی دی بھی ' اور اب ہم محکوم ہیں تو یہی چیز طلب کرتے ہیں - ہم خدا کی مرضی ایسی ہی یقین کرتے ہیں کہ قوموں اور ملکوں کو اپنے اوپر حکومت کرنے کیلیے طیار کیا جاے - یورپ خود اسی اصول پر کاربند ہوکر آزادی حاصل کرچکا ہے - پس ہم انگلستان سے آج اسی شے کے طلبگار ہیں جس کیلیے کل تک وہ خود بھی بیقرار تھا -

بیشک ' اگر اسلام کے ماتحت پالیٹکس کی راہ ہمارے سامنے ہوگی تو ہم ایک طاقتور گروہ ہونگے - بے خوف ہونگے اور اظہار حق ... ہونگے - ہوگا ہم مسلمان خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ' دین اسلام ہی سے ہمارے تمام اصولوں کی زندگی ... اور ... حکومت بھی ہماری طرف سے ... کے خطر ہوگا - ... ہماری ... اور ... ہوگی ' ... ہماری ... ایک ہوگی - ہم جو کچھ ... لیں ہمارا جوش قانون اور ضبط امن کے اندر ہوگا - کیونکہ خدا نے ہم سے کہا ہے کہ زمین پر فساد نہ کرو -

اب تک مسلمانوں کے جو لیڈر قوم کو دبا اور غافل رکھنے کی کوشش کرتے رہے ' وہ اندر ہی اندر پھوڑے کو پکاتا اور راکھ کے اندر چنگاریوں کو دبانا چاہتے تھے ' لیکن اگر ہم اس راہ پر آگئے تو ہمارے زخم

ادبیات

احرار قوم

اور طفل سیاست

یہ اعتراض آپ کا بیشک صحیح ہے: * احرار قوم میں ہیں بہت خام دل ابھی
چلتے ہیں تھوڑی دور ہر ایک راہرو کے ساتھ * گم گشتۂ طریق ہے یہ کارواں ابھی
زود اعتقادیاں ہیں ' تلون ہے ' وہم ہے * ہوجاتے ہیں ہر ایک سے یہ بدگماں ابھی
دل میں نہ عزم ہے نہ ارادوں میں ہے ثبات * کھیلے نہیں ہیں معرکہ امتحاں ابھی
بے اعتدالیاں ہیں اداے کلام میں * باہر ہے اختیار سے ان کے زباں ابھی
ہر دم ہیں گو مسایل ملکی زبان پر * ان میں سے ایک بھی تو نہیں نکتہ داں ابھی
* * *
یہ سب بجا درست ' مگر سچ جو پوچھیے * جو کچھ کہ ہے ' یہ ہے اثر رفتگاں ابھی
یہ ہے اسی سیاست پارینہ کا اثر * گو شمع بجھ چکی ہے مگر ہے دھواں ابھی
موزوں نہیں ہے جنبش اعضا تو کیا عجب * شب کے خمار کی ہیں یہ انگڑائیاں ابھی
چلنے میں لڑکھڑاتے ہیں اک اک قدم پہ پاؤں * چھوٹے ہیں قید سخت سے یہ خستہ جاں ابھی
بیکار کردیے تھے جو خود بازوے عمل * گو کھلچکے ہیں ' پر نہیں کھلچکی رگ جاں ابھی
آئے کہاں سے قوت رفتار پاؤں میں * کچھ بیڑیاں ہیں پاؤں کی بند گراں ابھی
غوں غاں ہے ' کچھ مباحث ملکی نہیں ہیں یہ * اک طفل ہے سیاست ہندوستاں ابھی

(شبلی نعمانی)

دل میں پوشیدہ نہیں ' بلکہ کھلے ہوئے ظاہر ہونگے - ہماری شکایتوں کے پھوڑے اندر ہی اندر پک کر جسم امن و قانون کو نقصان نہیں پونچائیں گے ' بلکہ ٹوٹ کر بہہ جائیں گے - ہم شور ضرور مچائیں گے مگر دل میں پھر کچھ باقی نہ رہیگا - فریاد ضرور کرینگے مگر اپنے اندر شکایتوں کی آگ نہیں پالیں گے -

پس گورنمنٹ کیلیے مصلحت اسی میں ہے کہ ہمکو سچا مسلمان بننے کیلیے چھوڑ دے ' کیونکہ مسلمان ہونے کے بعد ہم اپنے نفس کیلیے اور نیز تمام عالم کیلیے یکساں طور پر ایک مفید ہستی بن سکتے ہیں - "

(الہلال جلد اول نمبر : ۹ - صفحہ : ۸ -)

لیکن اصل یہ ہے کہ اب ہمارے حکام کا معیار وفاداری اس قدیمی اور قدرتی معیار وفا و بے وفائی سے بالکل مختلف اور ناممکن الفہم ہے ' جو دنیا نے ہمیشہ سمجھا ہے ' اور ہم بھی بوجہ عقل و ادراک رکھنے کے سمجھتے ہیں - بس اب اس کو رد کرنا ہی نہیں چاہیے - حق اور صداقت انسان کی غلط فہمیوں کے حد ضرور سے بہت اونچی ہے - جو لوگ کام کرنا چاہتے ہیں وہ صرف اپنے کام ہی کو دیکھیں اور ہر طرف سے آنکھیں بند کرلیں :

وعسى ان تكرهوا شيئاً و هو خير لكم ' و عسى ان تحبوا شيئاً و هو شر لكم و الله يعلم و انتم لا تعلمون ' (۲ : ۱۲۲)

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے

مشیر اسکے خیر خواہ نہیں اور سچے خیر خواہوں سے وہ بد ظن ہے - اب تک آس نے پنجاب کے اخبارات کو پریس ایکٹ کا نشانہ بنایا تھا لیکن اب الہلال کی جانب متوجہ ہوکر اپنی غلطی کو انتہائي درجہ تک پہنچا دیا ہے - اسکا نتیجہ یہی نکلے گا کہ مسلمانوں کي بے چیني لا علاج هوجائیگي - انکو اس وقت الہلال سے بڑھکر کوئي شے محبوب نہیں - میں آن علماء و صوفیاء سے واقف ہوں جو الہلال کي جلدیں بنوا کر اس احتیاط سے اپنے حجروں میں رکھتے ہیں' جیسے مقدس کتابیں یا اپنا عمر بھر کا اندوختہ کوئي رکھتا - ہے جس دن الہلال خاکسار کے یہاں آتا ہے' یقین فرمائیے کہ اس دن کم از کم پچاس ساٹھ آدمي اسکي زیارت کیلیے آتے ہیں اور برخوردار .... اسکو چھپائے پھرتا ہے کہ کہیں لوگ لے نہ لیں ! ہفتہ بھر تک ہر شخص کي درخواست ہوتي ہے کہ سب سے پہلے اسي کو دیکھنے کا موقعہ دیا جاے - پچھلے دنوں ایک عزیز دوست مصر اس سے آئے تھے - انہوں نے اس سے بہی بڑھکر عجیب و غریب شوق و عشق کے واقعات چشم دید بتلاے تھے -

ایسي حالت میں اس کارروائي سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں ہر درجے کے لوگوں میں گورنمنٹ کي طرف سے کیسی افسوس ناک بدظني پیدا هوجائیگي ؟ لوگ سمجھیں گے کہ گورنمنٹ اب اسکو بھي پسند نہیں کرتي کہ اسلام کا کوي دیني ارکن اپنے قوم و ملة کي اصلاح کرے -

مسلمانوں کي وفاداري کي طرف سے خواہ نخواہ گورنمنٹ متردد هوتي ہے - گورنمنٹ کے ارکان و مشیروں کو معلوم نہیں کہ الہلال نے دنیا میں آتے هي اپني تعلیم کے متعلق کیا کہا تھا ؟ الہلال کي جلد اول کي کسي اشاعت میں آپنے کسي بزرگ کے خط کے جواب میں ایک لیڈنگ ارٹیکل لکھا تھا - اسمیں لکھا تھا کہ " گورنمنٹ کو چاھیے کہ وہ ھمیں اسلامي تعلیم کي نشر و اشاعت کرنے دے کیونکہ اسکے لیے بھي سب سے زیادہ بہتري اسي میں ہے - اسکو معلوم هونا چاھیے کہ جس شخص کا ھاتھ قران کریم سے وکا ہوا هوگا وہ بغاوت کا بم نہیں پکڑ سکتا "

مجکو اصلي الفاظ یاد نہیں مگر قریب قریب یہي الفاظ تھے - پس کتني صحیح اور سچي بات تھي جو الہلال نے پہلے هي ظاہر کردي ہے - اسلام ایک دعوت امن ہے اور الہلال اسکي طرف داعي ہے - پھر ظاہر ہے کہ اس سے بڑھکر سچي اور مستحکم وفاداري کا داعي کون هوسکتا ہے ؟

تمام دنیا اگر ہزار مرتبہ وفاداري کا وعظ کرے تو ھم پر اتنا اثر نہیں پڑسکتا ' جس قدر الہلال کے اس ایک جملہ سے هوتا ہے - کیونکہ مسلمان ہر چیز کو مذہب کي راہ سے قبول کرتے ہیں اور چونکہ الہلال کو مذہبي عقیدت سے دیکھتے ہیں اسلیے اسکے ہر حکم کو ماننا فرض سمجھتے ہیں - پھر یہ کیسي شدید غلطي ہے کہ گورنمنٹ اپني اصلي وفاداري (نہ کہ غلامانہ و خوشامدانہ) کي تعلیم کے تنہا ذریعہ سے' احسانمند هونے کي جگہ الٹا مخالف هو رهي ہے ؟

میرا یہ عریضہ بہت بڑھگیا - اپنے خیالات سے مجبور تھا - الہلال کے متعلق اگر عرض کرنا چاهوں تو ایک دفتر طیار هوجاے کیونکہ صدها خیالات اسکي نسبت میرے دماغ میں گزرتے هیں -

خیر جناب نے تو روپیہ داخل کردیا اور آیندہ کیلیے بھي انشاء اللہ رهي ذات اپکے مقدس دهوں کي حافظ و ناصر ہے" جسکي تعلیم کو پہیلانا آپ اپني زندگي کا مقصد سمجھتے ہیں اور جسکي راہ میں آپنے اپني جان و مال تک کو لگا دیا ہے - خدا گورنمنٹ کے حکام کو نیک سمجھ دے - در اصل یہ ھماري شامت اعمال ہے کہ بعض حکام کي سمجھ الٹي هوگئي ایک الہلال کي وجہ سے کروروں مسلمان دلوں کو صدمہ پہ چاھتے هیں -

میں نے یہ واقعہ سنتے هي تار دیا تھا کہ اعانتي فنڈ جاے لیکن جناب نے اسکو غیر ضروري بتلایا - لیکن الحمد ! اب انجمن دفاع حقوق مطابع کے قیام کا اپنے اعلان فرمایا ہے ! وہ تحریک ہے جو خود خاکسار کے پیش نظر تھي اور عنقریب متعلق ایک چٹھي اخبار ہمدرد دهلي کو لکھنا چاھتا تھا - بہر ۱۵ - روپیہ کي حقیر رقم اس مد میں قبول کیجیے - ایندہ اس مذکور کي نسبت بعض ضروري امور عرض کرونگا و السلام

(الہلال)

اگرچہ اس گرامي نامہ میں اعلان فنڈ کي نسبت ممانعت نہ تھي ' مگر بعض وجوہ سے یہ فقیر خود مناسب سمجھتا تھا کہ اسکا اعلان کیا جاے - اصل شے خیالات هیں جنکي اشا کي نسبت آنکا ارشاد تھا ' اور بعض مقامات کے حذف کے بعد ' تعمیل کر دي گئي - آغاز اشاعت (الہلال) سے ابتک ھ مکاتبات و رسائل آ چکے ہیں ' جن میں از راہ لطف و کرم الہ اور اسکے کاموں کے متعلق اظہار حسن ظن کیا گیا ہے ' غیر معـ توصیف و تمدیح کا مستحق قرار دیا ہے' اور آس شوق و ذوق کا ت کیا ہے ' جو الہلال کے ساتھہ آن بزرگوں کو ہے - لیکن ھـ انکي اشاعت کو فقیر نے غیر ضروري سمجھا ' اور همیشہ شکر ساتھہ معذرت کر دي کہ انکي اشاعت سے مجبور ہوں -

لیکن اب واقعہ ضمانت کے ضمن میں اسطرح کے جو خیالات کیے جاتے ہیں ' انکو ایک حد تک حذف کر دینے کے بعد کر دیتا ہوں کہ بزرگوں کے اظہار لطف و کرم کے مقابلے میں اس انکار ' فی الحقیقت کفران نعمت و نا شکرگزاري میں داخل

(۱) " سلف گورنمنٹ " کے متعلق جناب نے بحث فرمایا ہے - گذارش ہے کہ میں تو اپني راے پر بحمد للہ کہ بد قائم ہوں کیونکہ وہ راے میري نہیں ہے بلکہ تعلیم اسلامي سے ما ہے - رہا مصالح وقت اور مسلم لیگ کي حالت - تو یہ تو میر کبھي بھي عرض نہیں کیا تھا کہ مسلم لیگ صرف اپنے مقاص صفحات پر چند سطریں سوٹ ابل سیلف گورنمنٹ کي بھي بڑھ اور اسکے بعد پھر کنج بے عملي و تعطل میں معتکف هو جا اصل شے کام اور کارکن افراد کا اجتماع ' نیز ایک اصول و نصب العین کے ماتحت تمام معاملات ملکي میں ازادي و سرگرمي حصہ لینا ہے - لیگ اب تک ان امور سے ویسي هي محرو جیسي کہ ھمیشہ سے تھي ' اور جب تک اسکے عناصر و اجزاء مسئلہ صاف نہوگا یہي حالت رهیگي -

(۲) جناب نے الہلال کی جلد اول کی جس اشاع حوالہ دیا ہے وہ نمبر (۹) اشاعت ۸ - ستمبر سنہ ۱۹۱۲ ع ہے - موقعہ کے اصلي الفاظ یہ ہیں :

" گورنمنٹ کو بھي یاد رکھنا چاھیے کہ اگر ھم مسلمان مسلمان هو جائیں تو جس قدر اپنے نفس کیلیے مفید هوں هي گورنمنٹ کیلیے ' اور اسي قدر اپنے همسایوں کیلیے - بھولنا نہیں چاهیے کہ اگر ھم سچے مسلمان هونگے تو ھمارے میں قران هوگا اور جو ھاتھہ قران سے رکا هو' وہ بم کا گولا یا نہیں پکڑ سکتا -

زیدہ دیکر قومي همدردي کا ثبوت دیا ہے' لیکن امید ہے کہ با همت حضرات اس موقعه پر بهي اپني غیرت دیلي کا ثبوت دینگے - فدوي قبل ازیں اپني بساط کے موافق هر ایک فنڈ میں جو کچهه هوسکا شرکت کرچکا ہے - آج پانچروپیه کا منی آڈر ارسال خدمت گرامي ہے اور امیدوار که یه ناچیز رقم الهلال ضمانت فنڈ میں داخل کرکے ممنون و مشکور فرمائینگے -

(محمد عبد الواحد - سوداگر سکندرا باد - دکن)

حضرت مولانا! رساله الهلال نمبر ۱۳ - میں شذرن داخلیه کے زیرعنوان بمجرد قرأة (الهلال پریس کي ضمانت) سخت افسوس هوا' اور معاً دل میں یه خدشه پیدا هوا که اب الهلال جیسے زنده اور مصلح مسلمین رساله کے بهي نشانۂ حکومت هو جانے کے بعد اخوان دیني پهر اسي فلاکت و ادبار کے تاریک گڑهے میں جا پڑینگے' اور پهر انکي غفلت سابق صدر لاحق پر چها جائیگي' کیونکه اب الهلال کي غفلة شکن تحریریں اور زلزله خیز اور حیات افزا الهامي اثر کے مقالات بعض عمال سلطنت کے جبر سے مسلمانوں کے گوش زد نه هوسکیں گے اور چار ناچار الهلال کو طرز بیان اور پیرایۂ زبان بدلدینا پڑے گا - اس خدشه کے پیدا هوتے هي میں نے افسردگي کے ساتهه پرچه رکهدیا اور دل بیٹهه گیا - وکفي بالله شهیدا که هم اور نه صرف هم بلکه حضرت والد صاحب مدظله بهي آبدیده هوگئے اور مشار الیه نے عرصه تک افسوس فرمانیکے بعد دعا فرمائي که خداوندا! اپني نصرت غیبي الهلال کے شامل حال رکهه کیونکه وه خلوص دل سے تیرے دین کا مددکار اور تیري مرضات کا طالب ہے -

خاکسار کي نظر دیرتک الهلال پرگڑي رهي - لیکن پهر الهلال کي دلاویزي مجبور کن هوئي که کم از کم ایک نظر تو ڈال لو - با دل ناخواسته اٹهایا اور اسي ضمانت ستاني کے مضمون پر نظر پڑي - لیکن چند الفاظ کے پڑهتے هي اپ کے صبر و شکر' همة و استقلال' عزم مصمم' و ثبات اراده نے میرے پژ مرده دل کو شاداب کردیا اور میں ایک بے اختیارانه جوش کے ساتهه اٹهه بیٹها - پهر تو وهي میں تها اور وهي الهلال - وهي نگاه شوق تهي اور وهي اسکا محبوب و مطلوب - دل بڑهه گیا' همة بلند هوگئي' اول سے آخر تک پڑهه گیا' باغ امید کو سرسبز پایا اور سابق کي طرح آج بهي نخل مراد کو بارور دیکها' فالحمد الله علي ذلک -

ابو تراب عبد الرحمن گیلانوي
گیلاني - مونگیر

" الهلال " سے ضمانت طلب هوئي - مجهکو آپکي وه درد انگیز دعا یاد ہے جو الهلال کے صفحوں پر همیشه مانگي گئي ہے که " خدا تعالی آزمایشوں میں مجهے ڈالے' تاکه میرے دائمي استقامت کا اندازہ هو" یه اسکي استجابت کا آغاز ہے اگرچه في الحقیقت آزمائشین تو بهت سي هوچکی هیں اور دنیا دیکهه چکي ہے - یقین کیجیے که آج کروروں قلوب اسلام آپکے ساتهه هیں' اور آپنے جو بیج بویا تها' وه بار آور هوچکا -

(محمد مکرم از کیرانه)

(الهلال)

میري دعائیں جن آزمائیشو کیلیے هیں وه دوسري هي هیں' اور [illegible] اب دور نہیں - ان چهوٹے چهوٹے واقعات کو اُنسے کیا نسبت؟ انتظار کیجئے - اني معکم من المنتظرین!

جناب مولانا و بالفضل اولینا دام مجدکم - السلام علیکم ورحمة الله و برکاته - بلا شبه ضمانت جو آپ سے طلب هوئي ہے تمام قوم و ملت کو نہایت هي شاق ہے اور ایسے هر ایک اهل دل کو اسکا رنج ہے' لیکن " عسی ان تکرهو شیا وهو خیرلکم " خدا کا کلام ہے اور امید ہے که اسي میں کچهه بهتري هوگي - مجهکو سخت افسوس ہے که کارکنان سلطنت کیا ایسي موٹي سي بات کو بهي نہیں سمجهتے که اس ضمانت کے لیے جانے سے الهلال کے ارادت مندوں کو جو هزاروں لاکهوں کي تعداد میں هیں کیا رنج نهوگا؟ اور اگر وه اسباب کے قائل هیں تو کیا یه امر سلطنت کے لئے کسي علاج کا باعث هوسکتا ہے که صرف دو هزار روپیه کي خاطر اسقدر افراد کے دل میں سلطنت کي طرف سے رنج کا بیج بودیں جو برگ و بار لا کر ایک درخت تناور بن جاوے اور پهر اس سے طرح طرح کے دل خون نتائج پیدا هوں؟ زمیندار کي ضمانت ضبط هونے سے کسقدر افراد کو رنج پهونچا ہے اور کیا اسقدر ناراض شخصوں کي تعداد میں هر روز اضافه هونا سلطنت کے لئے مفید نتائج کا مثمر هوسکتا ہے؟ هرگز نہیں لیکن اب انکو کون سمجهاوے؟ خدا هي انکو عقل سلیم عطا فرمائے - که ان کارروائیوں سے هرگز گریز کریں اور بدستور مسلمانوں کو وفادار رہنے دیں جو خود انکے حق میں مفید ہے اور مسلمانوں کے اس اعتقاد کے متزلزل نهونے میں بهي' که برٹش گورنمنٹ انکے حق میں رحمت ہے -

خاکسار عطا محمد عفي عنه (امرتسر)

السلام علیک - قبل ازیں ایک نیاز نامه جس میں ایک روپیه کے ٹکٹ براے ضمانت فنڈ همدرد و زمیندار تهے ارسال خدمت کرچکا هوں امید که مشرف خدمت اقدس هوا هو - قدرت حق ہے که اگلا زخم بهرا نه تها که ایک اس سے بهي گہرا زخم اور موجود هوا!

بهرحال جاے شکر ہے که یه آزمائش هماري استقامت ایماني سے بڑهکر نہیں هوسکتي - باري تعالی اپنے فضل و کرم سے الهلال اور جمله اهل اسلام کو خیر و برکت' فتح و ظفر' عزت و ایمان عطا فرماے - آمین یا رب العالمین -

ایک روپیه بذریعه ٹکٹ ضمانت فنڈ ارسال خدمت ہے

محمد افضل - کوئٹه - بلوچستان

انڈین پریس ایسوسي ایشن

زر اعانۂ ضمانت الهلال

جو مجلس دفاع مطابع و جرائد هند کے خزانه میں منتقل کر دیا جا ئگا

(۱)

جناب حاجي مصلح الدین صاحب

ایک محترم بزرگ ملت

جناب محکم الدین محمد امین صاحب

ایک بزرگ از علي گڈه

ایک خاتون اسلام پرست از حیدراباد دکن -

جناب امداد حسین خان صاحب اسٹیشن ماسٹر فاضلکا

جناب ایچ محمد یوسف صاحب اینڈ کو - مدراس

جناب عبد الواحد صاحب سوداگر سکندر آباد دکن

جناب احمد حسین صاحب

(دعوة الهيه الهلال)

طبائع جز کشش کارے ندانند
حکیماں ایں کشش را عشق خوانند

جناب فاضل اجل، مصلح امت، طبیب ملت، حکیم اخلاق، فخر اسلام، مولانا ابوالکلام - السلام علیک و رحمة الله و برکاته -

میں ادھر سفر کی کشاکش میں مبتلا رہا ہوں - اخباروں کے دیکھنے کا موقع نہیں مل سکا -

آج " الهلال پریس کی ضمانت " کا حال الهلال میں پڑھکر ایک عجیب حالت کا مورد ہوا - متضاد کیفیتوں کا اجتماع ایک وقت میں ممتنع الوقوع سمجھا جاتا ہے لیکن طرفہ یہ ہے کہ میرے دل و دماغ میں دو متضاد کیفیتوں کا اجتماع ہوگیا : حزن و ملال بھی اور فرح و سرور بھی !!

حزن اسلیے کہ ایک طائر سدرہ پرواز کو (جسکی صفیر پر طائران سفلی بھی پر افشانی کو طیار ہیں) دام میں لانے اور قفس میں بند رکھنے کی کوشش کی گئی -

فرح و سرور اسلیے کہ جناب اوس منزل تک پہونچ گئے جس منزل سے انبیا و صدیقین، و شہدا کو سابقہ پڑتا رہا ہے - اگر خدا کو منظور ہے تو آگے کامیابی ہی کامیابی ہے :

در پس ہر گریہ آخر خندۂ ایست

ان دونوں کیفیتوں کی حالت میں متحیر تھا کہ جناب کو لکھوں تو کیا لکھوں ؟ ہمدردی کا عریضہ یا مسرت کی مبارکباد ؟

بڑی سونچ اور غور کے بعد مبارکباد عرض کرتا ہوں - اگر تاریکی ضلالت قوم کو قطبةً نہ گھیرے، تو طلوع آفتاب ہدایت کی امید اور روشنی پھیلنے کی توقع کیونکر ہوسکتی ہے ؟ اگر کانٹوں کا لحاظ رکھا جاے تو پھولوں تک کب ہاتھہ پہونچ سکتا ہے ؟ جس کام میں ہاتھہ ڈالا جاے بشرطیکہ طلب صادق ہو، تکالیف کی منازل طے کرتے ہوے گوہر مقصود کو حاصل کر لینا لازمی ہے - بہر حال ضمانت ایک نیک خیال ہے - خدا مبارک کرے -

ابراہیم خلیل الله علیہ السلام ہدایت کے لیے اوٹھہ کھڑے ہوے تو کیا کیا مصائب نہ پیش آئے ؟ آگ میں ڈالے گئے، وطن سے نکالے گئے، سب کچھہ ہوا، مگر خدا نے ساتھہ نہ چھوڑا - خدا کی یاوری اور یاوری سے غالب و منصور ہوکر رہے -

اس واقعہ کی مشاکلت و مماثلت حضرت پیغمبر آخر الزمان روحی فداہ وصلی الله علیہ و آلہ و صحبہ و سلم سے ہے کہ جب آپ نے ہدایت کی آواز بلند کی تو ایذا رسانی کے لیے قوم اوٹھہ کھڑی ہوئی - باقاعدہ اور مکمل کمیٹی بنائی گئی جسکا میر مجلس ابو لہب تھا، اور مکہ کے سردار اسکے ممبر تھے - ریزولیوشن یہ پاس ہوا کہ محمد (صلعم) کو ہر طرح سے دق کیا جائے - بات بات میں اسکی ہنسی اوڑائی جائے - تمسخر اور ایذا سے اسے سخت تکلیف دیجائے - انہیں سچا سمجھنے والوں کو بھی انتہا درجہ کی تکالیف میں مبتلا کیا جائے - اس تجویز پر جسقدر عمل ہوا، ماہرین فن تاریخ و سیر سے پوشیدہ نہیں - بسا اوقات نبی کے راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تا کہ رات کی اندھیاری میں آپ کے پاؤں زخمی ہوں - گھر کے دروازے پر کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا تاکہ صحت و جمعیت خاطر میں خلل پیدا ہو - لیکن تاہم خدا نے تو ساتھہ نہ چھوڑا - آپ غالب اور منصور رہے - بلکہ: تبت یدا ابی لہب و تب، ما اغنی عنه ماله وما کسب، سیصلی ناراً ذات لہب و امراته، حمالة الحطب فی جیدها حبل من مسد -

اگر الهلال کی حالت کو ان واقعات سے تطبیق دیجائے تو پوری مطابقت ہوتی ہے - الهلال کی پہلی آواز ہدایت نے کلوخ در خانۂ زنبور کا کام کیا - سر برآوردگان قوم بگڑے، تخریب کے لیے اوٹھہ کھڑے ہوے - مگر خدا نے ساتھہ نہ چھوڑا - مجھے لکھنو کا گمنام خط (جو الهلال کی پہلی جلد کے کسی پرچہ میں شائع ہوا تھا) نہیں بھولتا جس سے ابو لہب کی یاد تازہ ہوجاتی ہے - با ایں ہمہ الهلال کی روش میں کوئی فرق نہ آیا اور وہ اپنا کام کیے چلا جاتا ہے :

زعشق آفاق را پر دود کردہ
خرد را چشم خواب آلود کردہ

اگر اب ضمانت لی جاتی ہے تو لی جاے، تاہم الهلال سے امید ہے کہ وہ ہدایت عامہ سے باز نہیں رہیگا -

امام محمد ابن اسمعیل بخاری رحمة الله علیہ کو امیر بخارا نے کہلا بھیجا کہ حدیث اور تاریخ نبوی محل شاہی میں سنا جایا کریں - آپ نے جواب دیا کہ میں علم کی ذلت گوارا کرنا نہیں چاہتا - مسجد میں آکر سنا کریں - امیر نے کہا کہ جب تک میں اور میرے شاہزادے مسجد میں رہا کریں مجلس عام نہو - امام نے فرمایا کہ میں ہدایت نبوی کو محدود نہیں کرسکتا - اگر مجلس کی بندش کا حکم دے دیں تو یہ دوسری بات ہے - مجھکو بھی خدا کے نزدیک عذر کا موقع ملجائیگا - امیر نے امام کو خارج البلد کردیا، وہ تکلیف سفر کو مرحبا اور آسائش وطن کو خیر باد کہتے ہوئے چلدیے مگر کلمۂ حق نہ بیچا - لیکن پھر کیا ہوا ؟ ہر طرف سے نزول تجلیات و برکات الہی تھا !!

تم مرے پاس ہوتے ہو گویا * جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

گورمنٹ اظہار عقائد مذہبی اور تبلیغ ہدایت دینی میں دخیل نہیں ہوتی - یہ جو کچھہ ہو رہا ہے ہمارے ہی بیران طریقت کی کوشش کا نتیجہ ہے -

البصائر کا سخت انتظار ہے اور اب بے تابی کی حد تک پہونچ گیا ہے -

تیغ ہندی و خنجر رومی * نکند آنچہ انتظار کند

(حکیم غلام غوث طبیب ریاست بہاولپور)

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - اخباروں کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ الہلال کے لیے دو ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے - اس خبر کے دیکھنے سے نہایت سخت صدمہ گزرا - قبل ازیں اخبار ہمدرد و کامریڈ سے بھی طلب کی گئی تھی - افسوس ہے کہ ایسے نامی گرامی رسائل جو نہ صرف اخباری حیثیت ہی سے اعلی درجہ کے ہیں، بلکہ ہم مسلمانوں کے لیے باعث ترقی و بہبودی ہیں، ہر طرف سے بحر الم میں گرے ہوے نظر آتے ہیں - خدا اس کشیدگی کو دور کرے اور حاکم و محکوم میں اخلاص و اتحاد پیدا ہو - الہلال کے متعلق ہم لوگوں کا افسوس اسلیے بھی شدید ہے کہ ہم اسے محض ایک اخبار کی حیثیت سے نہیں دیکھتے بلکہ فی الحقیقت وہ ہمارا ایک دینی مصلح اور مذہبی معلم ہے، اور خدا نخواستہ اگر ہم اس سے محروم ہوگئے تو یہ ہماری انتہائی بد قسمتی ہوگی - دو ہزار کا فراہم ہوجانا با ہمت لوگوں کے لیے کوئی بڑی بات نہیں - اگر ہر خریدار صرف ایک ہی روپیہ اس فنڈ میں دیدے تو بھی مطلوبہ رقم سے زیادہ رقم جمع ہو جا سکتی ہے :

قطرہ قطرہ بہم شود دریا

اگرچہ تقریباً دو سال سے ہم مسلمانوں نے مختلف چندوں مثلاً طرابلس، ترکی مہاجرین، و کانپور فنڈ میں اپنی ہمت سے

بقیہ مضمون صفحہ ۴ ۲ کا

ومایضلون الا انفسہم ومایضرونک من شي' (۴ :) (۱)

راہ حق سے بہکا دینے کا ارادہ کر ہي چکا تہا - حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ یہ لوگ تمہیں تو کیا گمراہ کرینگے ؟ خود اپنے ہي کو گمراهي میں ڈال رہے ہیں - یقین رکھو کہ وہ تم کو کچھہ نقصان پہنچا نہ سکیں گے "

پھر اگر ہم لوگوں کے ارادوں اور خیالوں کا بھي مراقبہ کریں تو اعمال تک پہنچنے کي کبھي مہلت ھي نہیں ملے -

ہم بالفعل چند کلمات اس جلسے کي نسبت کہنا چاہتے ہیں جو ہزهائنس نواب صاحب رامپور کي زیر صدارت ۲- اکتوبر کو حسب اعلان یک هفتہ ' دهلي میں منعقد ہوا تہا - لیکن مندرجۂ صدر خیالات کي بنا پر ہم اُن تمام اخبار و معلومات سے بالکل چشم پوشي کرلینگے' جنکي اس جلسے کے انعقاد سے پیشتر ہمیں خبر مل چکي ہے - نہ تو اس مخفي اور طلسمانہ طریق عمل پر بحث کرینگے' جو اس جلسے کے انعقاد کیلیے اختیار کیا گیا تہا - نہ اس پر اسرار طریق دعوت شرکت پر نظر ڈالیں گے' جسکے ذریعہ ایک خاص طبقہ کے لوگوں کوشش کرکے جمع کیا گیا - نہ (حاجي نادر علي وکیل) نامي کسي شخص کو تلاش کرینگے جو مفید اغراض شرکاء عمل کي تلاش میں بھیجا گیا تہا ' اور نہ جلسے کي اصلي غرض و غایت ' اسکي تحریک کے اسباب ' قافلۂ رفتہ کي وصیت اور کاروان موجودہ کے پیام' اور ان سب کے شان نزول کو روشني میں لائیں گے جس کے اندر مسلمانوں کے موجودہ عہد بیداري و حرکت کیلیے بہت سي یاد گار بصیرتیں مضمر ہیں' اور جو انساني عصیان و تمرد کے نتائج کا نہایت ھي دلچسپ افسانہ ہے -

ان امور پر اگر نظر ڈالني ہے تو اسکا بہتر وقت دوسرا ہے - اور شاید دور نہیں - سر دست ہم صرف اُسي چیز کو دیکھیں گے ' جو ۲ - اکتوبر کو ہمیں دکھلائي گئي' اور بالاخر بانیان مجلس جس صورت میں اپنے تئیں پیش کرنے پر مجبور ہوگئے اور انہوں نے پیش کیا ' اُسي کو بہ کمال تجاہل و تغافل عارفانہ' تسلیم کر لینگے :

یہ کہکے رخنے ڈالیے انکي نقاب میں
اچھے برے کا حال کھلے کیا حجاب میں

جن لوگوں کو تاریکي پسند ہے اور اپنے کاموں کو چوری چھپے کرنے پر مجبور ہیں ' بہتر ہے کہ انہیں روشني میں لا کر پریشان نہ کیا جاے - جس کے چہرے پر داغ ہوتے ہیں' اُسي کو برقعہ ڈالنے کي ضرورت ہوتي ہے - چور رات کي اندھیري پہر میں دیواروں کي آڑ سے اپنے تئیں چھپاتے ہوے نکلتے ہیں' مگر شریف آدمي ہمیشہ دو پہر کي روشني میں سڑکوں پر دیکھے جاتے ہیں - چھپنے والوں کیلیے یہي عذاب الیم کیا کم ہے کہ وہ خود بھي اپنے کاموں کو علانیہ کرنے کے قابل نہیں پاتے ؟ انساني ضمیر کے اسي عذاب کي طرف جا بجا قران کریم نے اشارہ کیا ہے : ترى الظالمین مشفقین مماکسبوا' وهو واقع بہم (۴۳ : ۲۱)

البتہ انسان کي اس غلطي پر' جو شاید اسکي فطرۃ میں داخل ہے' ہمیشہ ماتم کیا گیا ہے اور کیا جائیگا کہ وہ اپنے رازوں کو اُنسے چھپاتا ہے ' جنکے ہاتھہ میں اسکي جزا و سزا نہیں' پر اُس کي بالکل پروا نہیں کرتا جو اسکے جزا و سزا پر تنہا قادر ہے ' اور اسکے تمام چھپے ہوے کاموں پر سے عاقبت کار پردہ اٹھا دینے والا ہے ؟

(۱) اس آیۂ کریمہ میں در اصل انحضرۃ (روحي فداہ) سے خاص تخاطب ہے - لیکن حالت تمام مومنوں کیلیے عام - اسي لیے اس وقت یاد آگئي تو حوالۂ قلم کي - (منہ)

وہ نادان لوگوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں ' حالانکہ انکے نفس خادع نے خود انکو دھوکے میں ڈال رکھا ہے :

ولا تجادل عن الذین یختانون انفسہم ان اللہ لا یحب من کان خواناً اثیما - (۴ : ۱۰۷)

جو لوگ دوسروں کو دھوکا دیکر حقیقت میں خود اپنے تئیں دھوکا دے رہے ہیں ایسوں کي طرف ہوکر رد و کد نہ کرو - کیونکہ اللہ تعالے دھوکا دینے والوں اور معصیت شعار انسانوں کو پسند نہیں کرتا -

افسوس تم قران پڑھتے نہیں - جو لوگ راز داریوں کے ساتھہ پوشیدہ پوشیدہ اپنے کاموں کو انجام دینا چاہتے ہیں اور اپنے ارادوں اور مشوروں کو تاریکي میں رکھتے ہیں' خدا نے انکي حالت کیسے صاف اور منطق لفظوں میں بتا دي ہے ؟ کاش یہ سوچیں اور دل عبرت پکڑیں !

یستخفون من الناس ولا یستخفون من اللہ وهو معہم اذ یبیتون ما لا یرضى من القول و کان اللہ بما یعملون محیطا ! (۴ :)

" یہ لوگ کیسے احمق ہیں ! انسانوں سے تو پردہ کرتے ہیں مگر خدا سے پردہ نہیں کرتے ! حالانکہ جب وہ راتوں کو (مثلاً رات کے گیارہ بجے بریلي کے اسٹیشن پر -) اُن باتوں کیلیے مشورہ کرتے ہیں جو اللہ کي خوشنودي کے خلاف ہیں ' تو خدا تو اُنکے ساتھہ موجود ہوتا ہے - جو کچھہ یہ کرتے ہیں' سب اسکے احاطۂ علم میں داخل ہے !

الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون المومنین ' ایبتغون عندہم العزۃ ؟ و ان العزۃ عند اللہ جمیعا و نزل علیکم فی الکتاب ان اذا سمعتم ایات اللہ یکفر بہا و یستہزء بہا ' فلا تقعدوا معہم حتى یخوضوا فی حدیث غیرہ (۴ :)

یہ لوگ مسلمانوں کو چھوڑکر کافروں کو اپنا دوست بناتے ہیں - کیا اسلیے کہ انکے دربار میں اپني عزت بڑھاني چاہتے ہیں ؟ اگر یہي بات ہے تو جان رکھیں کہ ہر طرح عزتیں تو اللہ هي کے اختیار میں ہیں - اسکو چھوڑ کر یہ کیوں غیروں کي چوکھٹوں پر [illegible] ہیں ؟

حالانکہ مسلمانوں پر اللہ قران [illegible] میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ [illegible] سے وہسے ملنے جلنے میں تو کوئي حرج نہیں' البتہ جب تم [illegible] سن لو کہ آیات الہي سے انکار کیا جارہا ہے' شعائر الہیہ کي توہین ہو رہي ہے ' احکام دینیہ کي ہنسي اڑائي جا رہي ہے ' تو پھر ایسے لوگوں کے ساتھہ اُس وقت تک نہ بیٹھو' جب تک کہ وہ کسي دوسري بات کي طرف متوجہ نہو جائیں "

ہم نے کسي دوسري جگہ اس جلسے کے مختصر حالات لکھ دیے ہیں' نیتوں کا خدا علیم ہے - ہماري دعا ہے کہ اگر ان بزرگوں کا مقصود اصلاح حالت اور دفع فساد ہے ' تو اللہ انہیں جزاء خیر دے اور انکي سعي کو قبول کرے - اور اگر ایسا نہیں ہے ' تو پھر اُن دلوں پر حسرت' جنکے لیے گزشتہ عبرت بخش نہیں' اور ان دماغوں پر افسوس ' جو ابندہ کیلیے متنبہ نہیں - کوئي سال ایسا نہیں گزرتا ' جس میں نیات فاسدہ کي نامرادي اور اعمال مفسدہ کي ناکامي اپنے اندر ایک سبق عبرت و موعظۃ نہ رکھتي ہو - راز دارانہ اعمال اور قوم سے علحدگي و مستبدانہ خود رائي کے نا کام نتائج اس کثرت سے سامنے آچکے ہیں کہ اندھوں کے سامنے رکھے جائیں تو دیکھنے لگیں اور گونگوں کو سنایا جاے تو بے اختیار چیخ اٹھیں - پھر یہ کیوں ہے کہ آنکھیں بند ہیں' دل بے پردہ ہو چکے ہیں'

جناب مجید حسن صاحب بی اے ۰ ۰ ۲
جناب احمد علی صاحب بی اے ۰ ۰ ۱
جناب احمد بہائی صالح جی رنگون ۰ ۰ ۵
جناب احمد حسین صاحب طالبعلم ازبمبی ۰ ۸ ۰
جناب برکت الله صاحب از مدراس ۰ ۰ ۳
جناب احمد حسین خاں صاحب وکیل ۰ ۰ ۲
جناب ضیاء الدین خاں صاحب وکیل ۰ ۰ ۲
جناب مولانا قطب عالم شاہ صاحب ۰ ۰ ۱
جناب شاہ نظیر عالم صاحب ۰ ۰ ۱
جناب مولانا سعادت علی صاحب مدرسہ عالیہ
رامپور ۰ ۰ ۱
جناب سید حسن صاحب محلہ قلعہ - ٹونک ۰ ۰ ۵
جناب حسن مرتضی صاحب، امروہہ ۰ ۰ ۸
جناب شمش الدین احمد صاحب
ڈسٹرکٹ ہسپتال علیگڈہ ۰ ۰ ۱
ایک بزرگ رامپور ۰ ۰ ۱۰
جناب رب نواز خاں صاحب دہلی ۰ ۰ ۱
جناب ایڈیٹر صاحب افغان پشاور ۰ ۶ ۶

(باقی آیندہ)

زراعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

جناب عبد الحی خانصاحب -
حیدر اباد دکن ۷ ۰
جناب غلام مصطفی صاحب صیغہ دار خزانہ
صرف خاص حضور نظام حیدر آباد دکن ۰ ۰ ۲۵
جناب منشی خان محمد صاحب - درگئی ۰ ۰ ۵
جناب منشی اسمعیل صاحب درگئی ۰ ۰ ۳
جناب منشی چراغدین صاحب درگئی ۰ ۰ ۲
جناب منشی محمد شریف صاحب ۰ ۱۲ ۰
جناب محمد عبد السلیم صاحب حیدرآباد دکن ۰ ۰ ۰
جناب سید شفقت حسین صاحب - افضل
گنج - حیدر اباد دکن ۰ ۰ ۲
جناب سید حسن صاحب رضوی - ٹونک
راجپوتانہ ۰ ۰ ۵
غیور مسلمانا مانگرول بذریعہ
جناب محمد نظام الحق صاحب عباسی ۰ ۰ ۱۵
جوبلی اسکول بہاگلپور کے لڑکوں کی ہمدردی
کا نتیجہ ۰ ۴ ۷
جناب حافظ چراغ الدین صاحب قریشی
- اٹک ۰ ۰ ۲
جناب محمد نظام الحق صاحب عباسی
مانگرول ۰ ۰ ۵
بذریعہ طفیل احمد خانصاحب -
گوجر ٹولہ - رامپور ۰ ۰ ۴۳
جناب مرزا حبیب احمد صاحب -
کتل منڈی - حیدر آباد دکن ۰ ۱۰ ۳
جناب علاؤ الدین صاحب فرخ - بوریال ۰ ۲ ۱۰
جناب احمد حسن صاحب ۰ ۰ ۹
جناب محمد عبد العزیز صاحب ہمدوزی
بروز عیدالفطر بمقام سرالہ ضلع امراوتی عیدگاہ مسجد کانپور کیلئے

چندہ جمع کیا گیا جو بذریعہ منی آرڈر مبلغ ۵۲
روپیہ ۷ آنہ ارسال خدمت ہے چندہ دہندگان کی تفصیل حسب
ذیل ہے -
جناب محمد نظام الدین صاحب ۰ ۰ ۵
جناب شیخ نبو صاحب ۰ ۰ ۰
جناب محمد غنی الدین صاحب ۰ ۰ ۶
جناب محمد وزیر الدین صاحب ۰ ۰ ۱
جناب سید محبوب صاحب ۰ ۰ ۱
جناب وفادار خانصاحب ۰ ۰ ۱
جناب عظمت الله صاحب ۰ ۰ ۱
جناب شیخ سبحان صاحب ۰ ۰ ۱
جناب شیخ بہرلو صاحب ۰ ۰ ۱
جناب یسین خانصاحب ۰ ۰ ۱
متفرق ۰ ۰ ۱۶
پردہ نشین خاتونان اسلام پرست ۰ ۰ ۸
جسمیں سے ۹ آنہ منی آرڈر کمیشن منہا کیا اور بقیہ باون روپیہ
ارسال خدمت ہے -
جناب مولوی دوست محمد خانصاحب - پیش امام
سورتی مسجد - منگیل بازار - برہما ۰ ۴ ۹
مسلمانان ٹھکری والہ ضلع لائل پور - ۶ ۲ ۳۶
بذریعہ ایس - اے - رحمان صاحب
بہاری - حال مقیم بلوچستان ۰ ۰ ۲۵
مسماۃ بوبو بذریعہ ایچ - ای - ایس -
محمد عبد الصمد صاحب - ۰ ۰ ۹
جناب ڈاکٹر عبد الواحد جترو ۰ ۰ ۱۰
بذریعہ جناب بابو سلامت
و رمضان خانصاحب ۰ ۵ ۱
جناب غلام مصطفی صاحب - صیغہ دا
صرف خاص حضور نظام دکن ۰ ۰ ۲۵

بقیہ چندہ شاہجہانپور

جناب نتھے خانصاحب ۰ ۱ ۰
جناب الن خان صاحب ۰ ۱ ۰
جناب ننھے خاں صاحب ۰ ۱ ۰
جناب نیاز احمد صاحب ۰ ۱ ۰
جناب نتھے خاں صاحب ۰ ۱ ۰
جناب ننھے خاں صاحب ۰ ۱ ۰
جناب عبد الرزاق صاحب ۰ ۱ ۰
جناب طفیل صاحب ۰ ۱ ۰
جناب سدن صاحب ۰ ۱ ۰
جناب شرافت صاحب ۰ ۱ ۰
جناب نبی جان خاں صاحب ۰ ۱ ۰
جناب فضل صاحب ۰ ۱ ۰
جناب احمد علی صاحب ۰ ۱ ۱
جناب عبد الغفار صاحب ۰ ۱ ۰
جناب عزیز احمد صاحب ۰ ۱ ۰
جناب رفایت خاں صاحب ۰ ۱ ۰
جناب پہندن خاں صاحب ۰ ۱ ۰
جناب موتی خاں صاحب ۰ ۱ ۰
ایک مستورہ ۰ ۱ ۰

کان پنبۂ غفلت سے بہرے ' اور سب نے خدا کے خوف سے گردنیں موڑلی ہیں ؟ وجعلنا علی قلوبہم اکنۃ ان یفقہوہ وفی اذا نہم وقرا ! (۱۷ : ۴۸)

شاید ہی کوئی اور آیت اسقدر میری زبان پر ہمیشہ جاری رہتی ہے ' جیسی یہ آیۃ کریمہ، کہ فی الحقیقت ہماری موجودہ غفلتوں کا ایک مرقع عبرۃ ہے :

اولا یرون انہم یفتنون فی کل عام مرتہ او مرتین ' ثم لایتوبون ولا ہم یذکرون (۹ : ۱۲۷)	کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ کوئی برس ایسا نہیں گذرتا جس میں ایک یا دو مرتبہ یہ لوگ آزمایشوں میں نہ ڈالے جاتے ہوں مگر باوجود اسکے نہ تو وہ اپنی بد اعمالیوں سے توبہ کرتے ہیں اور نہ ان تنبیہوں سے عبرت پکڑتے ہیں !

رفتار سیاست

دولت عثمانیہ اور یونان

اشرار بلقان نے پرکار شمشیر اور رنگ خونیں سے صفحۂ بلقان میں اپنی اپنی حدود کا نقشہ کہینچا ' لیکن افسوس کہ تقاطع خطوط نے صفحہ کو پہلے سے آور زیادہ تاریک اور مبہم الحدود کردیا !

دیدی غاچ اس نقشہ کے اندر حدود بلغاریا میں داخل کیا گیا ' لیکن اوس پر یونانی قابض تھے ' صلح بخارست کے بعد قرار پایا کہ یونان اوس کو بلغاریا کے لیے خالی کردے گا ' دول کی اس عنایت میں شک نہیں ' لیکن اس کو کیا کیا جاے کہ نیم مردہ بلغاریا اب اس حرکت کے بھی لائق نہیں ؟ اور یونان اس خوف سے اب تک آے خالی نہیں کرتا کہ ترک اس پر قابض ہو جاینگے !

صلح ترکی و بلغاریا نے تاریخ بلقان کا نیا دور شروع کیا - بلغاریا نے مطیعانہ و دوستانہ اپنے قدیم آقا اور جدید دوست کے ہاتھہ میں ہاتھہ ڈالدیا ہے - یونان کو خطرہ ہے کہ یہ دونوں اس طرح بڑھتے ہوے کہیں میری طرف نہ بڑہ آئیں -

اس خطرہ کے آثار اولین تو یہ ہیں کہ شاہ یونان خطابات و اعزازات کے بارگراں کو لندن میں چھوڑتا ہوا - یونان روانہ ہوگیا محکمۂ جنگ اپنے افسروں کو رخصتوں پرسے طلب کررہا ہے ' جہاز حرکت میں آرہا ہے ہیں ' ان سب کے بعد پہلا عمل اضطرابی یہہ بھی ظاہر ہوگیا کہ " بنظر عہد نامہ ترکی و بلغاریا یونان نے دیدی غاچ کے تخلیہ کیلیے اپنے افسروں کو حکم دیدیا ہے "

ایک دوسرا خطرناک مسئلہ جزائر ایجین کا ہے ' یہہ جزائر چونکہ یورپ اور ایشیا کے اتصالی نقطے ہیں اس لئے ترکوں کی نظر میں ان کی بڑی اہمیت ہے ' اور اسی لیے وہ ان جزائر کی ایک معقول تعداد اپنے ہاتھہ میں رکھنا چاہتے ہیں - یونان اس کے لیے بمشکل آمادہ ہوگا ' وہ مقامات متنازعہ کی نسبت ترکوں سے مکاتبت و مصالحت کیلیے طیار ہے لیکن مسئلۂ جزائر کو ہاتھہ لگانے سے قطعی انکار کرتا ہے -

لیکن اس مشکل نے یونان کو ایک اور خطرہ میں مبتلا کردیا یعنی اپنے جہازات کے تحفظ و سلامتی کی فکر میں ' بحر اسود میں سے یونان کے جو تجارتی جہاز آمدورفت کرتے ہیں ' انکا بیمہ کرنے سے بیمہ کمپنیوں نے انکار کردیا ہے کیونکہ جنگ کے خطرات قوی ہیں ایسی حالت میں یونانی جہازات کی زندگی یقیناً خطرے میں پڑگئی ہے ' خصوصاً جبکہ " رشادیہ " بھی پانی میں اتر چکا ہے اور رؤف بے قائد حمیدیہ (حسب اطلاع ریوٹر ۶ اکتوبر) روم اور لندن جنگی جہازات کی خریداری اور بحری افسروں کے انتخاب کے لیے پہونچ چکا ہے -

یونان کو ترکوں کی تبدیلی کی بھی شکایت ہے کہ صلح بلغاریا سے پیشتر کی سی حالت نہیں رہی مگر یہ شکایت بالکل بے فائدہ ہے - اس عصر جدید میں یونانیوں کا " پہلا فلسفہ " بیکار ہوچکا ہے !

(البانیا)

آسٹریا کی مداخلت و تشجیع نے مسئلہ البانیا کو اہم بنا دیا ہے عجیب تر یہ کہ بلغاریا ' اس فرصت سے وہی کام لینا چاہتا ہے جو سرویا نے رومانی پیش قدمی کے موقع پرلیا تھا -

۲ - اکتوبر کا تار ہے ' کہ سرویا کی فوج دیبرا اور اوخردا میں داخل ہوگئی -

ریوٹر کہتا ہے کہ اگر یہ صحیح ہے تو ایک تیسری جنگ کے لئے ' بلقان کا میدان پھر صاف ہورہا ہے -

لندن سے ۳ - اکتوبر کو تلغراف آیا کہ آسٹریا نے سرویا کو بزور کہا ہے کہ البانیا کے متعلق لندن کانفرنس کے فیصلے پر قائم رہے مگر سرویا کا جواب ہے کہ وہ صرف مدافعانہ کوششوں میں مصروف ہے ' حدود البانیا پر قبضہ کرنے کی نیت نہیں -

۶ اکتوبر کو بلگریڈ کی اطلاع ہے کہ سرویا نے البانیوں کو پریزرند میں شکست دی ' اور ان کا تعاقب سرحد تک کیا ' لیکن یہ خود سرویا کے اپنے گھر کا تار ہے ' اسلئے محتاج تحقیق ہے '

سلسلۂ واقعات سے ظاہر ہوتا ہے ' کہ شاید اب جنگ شروع ہوجاے ریوٹر ' ۳ ستمبر کے تلغراف میں اطلاع دیتا ہے کہ دول نے ہالینڈ سے استدعا کی تھی کہ وہ ڈچ سپاہیوں کا ایک جندرمہ (فوجی پولیس) البانیا کے لئے مرتب کرے ہالینڈ نے یہ درخواست منظور کرلی ہے ' اور چند ڈچ افسروں کو اس غرض سے البانیا روانہ کیا ہے کہ وہ تحقیق حال کے بعد اطلاع دیں کہ کتنے افسروں کی ضرورت ہوگی -

وزیر سرویا جو ابروق سے واپس آگیا ہے اوسنے بھی ایک تقریر میں ظاہر کیا ہے کہ ممالک بلقان لڑتے لڑتے اس قدر تھک گئے ہیں جدید مقابلے کے لئے اب طیار نہیں ' دوسری ریاستوں کے متعلق تو موصوف کا بیان صحیح ہو یا نہو ذاتی واقفیت کی بنا پر اپنے متعلق تو اون کی راے عینی شہادت سے کم نہیں !!

آخر الانباء

لندن ' ۸ اکتوبر - ترکی نے ۹ ڈویژن کے اون کل افسرون کو جو اس وقت رخصت پر تہے حکم دیا ہے کہ ۲۴ - گھنٹہ کے اندر وہ دیمو طیقا پہنچ جائیں -

قسطنطنیہ ' ۸ اکتوبر - طلعت بے اوس مجلس کے صدر ہونگے جو آج وزارت خارجہ میں منعقد ہوگی ' جو اس امر پر غور کریگی کہ ترکی اور بلغاریا کے درمیان ۲۰ ماہ رواں کو ایک تجارتی معاہدہ کے لئے گفتگو شروع کی جاے -

لندن ' ۸ اکتوبر حکومت عثمانیہ نے فتحی بے کو بلغاریا میں اپنا سفیر متعین کرنا چاہا ہے - اس نے منظوری بلغاریا سے دریافت کیا ہے -

لندن ' ۸ اکتوبر - ترکوں اور یونانیوں کی گفتگوے صلح تھوڑی دیر میں ختم ہوگی ' ترکی اپنے مطالبات کو اپنی قدیم رعایا کے مذہبی و عمومی حقوق کی حمایت پر مبنی کرتی ہے جن کو بلغاریا نے تسلیم کرلیا ہے ' لیکن یونان اس کے لیے طیار نہیں ' گفتگو میں ایجین کا ذکر متروک ہوگا اور اوسکا فیصلہ یورپ پر موقوف

لیکن ہر حال میں ترکی نے بعض جزائر کے متعلق اپنی پر عزیمت ظاہر کرنے کا ارادہ کرلیا ہے -

هذا بصائر للناس ، و هدی و رحمة لقوم يوقنون !

(۴۵ : ۱۹)

البصائر

ایک ماهوار دیني و علمي مجله

جس کا

اعلان پہلے " البیان " کے نام سے کیا گیا تھا -

ماہ شوال سے شائع هونا شروع هوجائیگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحه - قیمت سالانه چار روپیه مع محصول -

خریداران الهلال سے : ۳ - روپیه

اسکا اصلی موضوع یه هوگا که قران حکیم اور اُس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقیقات کا ایک نیا ذخیره فراهم کرے - اور اُن موانع و مشکلات کو دور کرنے کي کوشش کرے ' جن کي وجه سے موجوده طبقه روز بروز تعلیمات قرانیه سے نا آشنا هوتا جاتا ہے -

اسی کے ذیل میں علوم اسلامیه کا احیاء ' تاریخ نبوۃ و صحابۂ و تابعین کي ترویج ' آثار سلف کي تدوین ' اور اردو زبان میں علوم مفیدۂ حدیثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات یورپ و مصر پر نقد و اقتباس بهي هوگا - تا هم یه امور ضمني هونگے ' اور اصل سعي یه هوگي که رسالے کے هر باب میں قران حکیم کے علوم و معارف کا ذخیره فراهم کرے - مثلاً تفسیر کے باب میں تفسیر هوگي ' حدیث کے باب میں احادیث متعلق تفسیر پر بحث کي جائیگي - آثار صحابه کے تحت میں تفسیر صحابه کي تحقیق ' تاریخ کے ذیل میں قران کریم کي تنزیل و ترتیب و اشاعت کي تاریخ ' علوم کے نیچے علوم قرانیه کے مباحث اور اسی طرح دیگر ابواب میں بهي وهي موضوع وحید پیش نظر رهیگا -

اس سے مقصود یه ہے که مسلمانوں کے سامنے بدفعۃ واحد قرآن کریم کو مختلف اشکال و مباحث میں اس طرح پیش کیا جاے که عظمت کلام الہی کا وہ اندازہ کر سکیں - و ما توفیقي الا بالله - علیه توکلت و الیه انیب - پته : نمبر (۱۴) مکلاؤڈ اسٹریٹ کلکته

لغات جدیدہ

مولفہ

مولانا السید سلیمان الندوي

یعني : عربي زبان کے چار هزار جدید ' علمي ' سیاسي ' تجارتي ' اخباري اور ادبي الفاظ اصطلاحات کي محقق و مشرح ڈکشنري ' جسکي اعانت سے مصر و شام کي جدید علمي تصنیفات و رسائل نہایت آساني سے سمجهه میں آسکتے هیں ' اور نیز الهلال جن جدید عربي اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبهي کبهي کرتا ہے ' وہ بهي اس لغت میں مع تشریح و اصل ماخذ موجود هیں - قیمت طبع اعلی ۱ - روپیه ۴ آنه - طبع عام ۱ - روپیه - درخواست خریداري اس پته سے کي جاے :

منیجر المعین ندوہ ' لکهنو -

مسیحا مکسچر

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجا یا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بهي ہے که اُن مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے ' طبي مشورہ کے میسر آسکتي ہے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت ہے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کہه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑھ جاتي ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي ہے ' نیز اُسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي ہے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو ' کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه

" چهوٹي بوتل بارہ - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي ہے

المشتهر ویورپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۴۲ و ۷۳

کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

خضاب سیه تاب

همارا دعوی ہے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں ' اُن سب سے خضاب سیه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جائیگا هم قبول کرینگے - دوسرے خضابوں سے بال بهورے یا سرخي مائل هوتے هیں - خضاب سیه تاب بالوں کو سیاہ بهونرا کردیتا ہے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں - خضاب سیه تاب اُسي قیمت میں اسقدر دیا جاتا ہے که عرصه دراز تک چل سکتا ہے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتي ہے - خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو ہے - دوسرے خضابوں کي اکثر شیشیاں دیکهنے میں آتي هیں ' اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا ہے - خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي ' اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پهیکا پڑجاتا ہے ' اور قیام کم کرتا ہے - خضاب سیه تاب رنگ روز بڑهتا جاتا ہے ' اور دو چند قیام کرتا ہے - بلکه پهیکا پڑتا هي نہیں - کهونٹیاں بهي زیادہ دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت هوجاتے هیں - خضاب سیه تاب سے بال نرم اور گنجان هوجاتے هیں - بعد استعمال انصاف آپ سے خود کہلائیگا که اسوقت تک ایسا خضاب نہیں ایجاد هوا - یه خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا ہے - نه باندهنے کي ضرورت نه دهونیکي حاجت - لگانے کے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت في شیشي ایک روپیه زیادہ کے خریداروں سے رعایت هوگي - محصول ڈاک بذمۂ خریدار - ملنے کا پته :

کارخانه خضاب سیه تاب کٹرا دل سنگه - امرتسر

۱۲ ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو پیاس زیادہ لگتی ہو۔ منہ کا ذائقہ خراب رہتا ہو۔ رات کو کم خوابی ستاتی ہو۔ اعضاء شکنی اور جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو۔ سر میں درد اور طبیعت میں سستی آجاتا ہو۔ تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو۔ ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجاے اور ٹھنڈے پانی کو ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں - ....

.... تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجہ بالا آثار کے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - اکثر لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں ہزار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور [illegible] میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث [illegible] منکرات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ .... ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر [illegible] ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پائے جاتے ہیں - کبھی ابتداے عمر میں شروع ہوتا ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کرو - [illegible] درستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض نمی قواہ اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا [illegible] کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہوجاتے ہیں۔

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں - تالپٹر والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد [illegible] - زمیندار موضع چنہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - [illegible] میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے۔

عبدالقادر خاں - محلہ عرقاب شاہجہانپور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبدالوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹ ماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھے کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں -
۲ تولہ - دو روپے -

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و [illegible] بند کرتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ کلاں تین روپے -

---

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور -
۲ درجن - ایک روپیہ -

حب قائمقام افیون

انکے کھانے سے افیم چاندو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

---

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور، بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۶ تولہ دو روپے -

---

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - [illegible] دو ہفتہ دو روپے -

---

برء الساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - [illegible] مریض کے ایک روپے -

---

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایک روپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی زخمی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

---

سرمہ ممیرہ کرامات

مقوی [illegible] روشنی - دافع جالا - دھند - [illegible] - نزول الماء [illegible] ضعف بصر وغیرہ [illegible] روپے -

---

پتہ - حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

بچہن یہ کہہ رہا ہے کہ "ہم بے قصور ہیں"!

۳ اگست کو جو ۴۰ بچے گرفتاری کے بعد رہا کیے گئے۔

مسجد کانپور اور اے بی روڈ

اس تصویر میں مسجد اور مندر دونوں دکھلائے گئے ہیں۔

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

Al-Hilal.

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad,

7-1, Macleod Street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs 8.

Half-yearly „ „ 4 12

الهلال

ایک هفته وار مصور رساله

مسئول و مدیر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ۴ روپیه ۱۲

نمبر ۱۶ — کلکته : چهار شنبه ۱۴ - ذیقعده ۱۳۳۱ هجری — جلد ۳

Calcutta: Wednesday, October 15, 1913

ایک اجتماع عظیم !!

۱۲ - اکتوبر کا عام جلسهٔ کلکته

۱۲ - اکتوبر کو جو عظیم الشان عام جلسه کلکته میں منعقد هوا وه بهی همیشه یادگار رهیگا ' مثل ان چند جلسوں کے ' جو پچھلے دنوں جنگ طرابلس و بلقان کے موقعه پر کلکته میں منعقد هوے تھے ' اور جو صرف کلکته هی کی خصوصیات میں سے هیں -

افسوس هے که اسکی تفصیلی روداد مسئلهٔ کانپور کی وجه سے همیں نکالدینی پڑی اور قلت وقت سے مزید صفحات کی گنجایش نہیں -

جلسه کا وقت دو بجے کا قرار دیا گیا تھا - هالیڈی اسکوائر کا نهایت وسیع میدان ایسی عظیم الشان مجالس کیلیے شہر بھر میں ایک هی جگه هے - دس بجتے بجتے تمام شہر میں جلسے کا اثر محسوس هونے لگا اور دور دور سے جوق جوق شرکاء جلسه کے گروه آنے لگے - دکانیں بھی بند کردی گئی تھیں اور بعض مشہور اسلامی آبادیوں سے باقاعده جلوس کی صورت میں لوگ آئے جنکے هاتھوں میں جھنڈیاں تھیں اور پرجوش قومی نظموں کے ترانے زبانوں پر - دو بجے تک میدان بھر گیا اور تلاوت کلام مجید کے بعد تحریک صدارت سے کارروائی شروع هوئی -

جلسے کے صدر پرنس غلام محمد شریف آف کلکته تھے جو میسور کے مشہور خاندان شاهی کی یادگار هیں - مسلمانوں کے علاوه هندو معززین نے بھی باوجود پوجا کی تقریب کے جلسے میں شرکت کی تھی اور بعض نے کارروائی میں حصه بھی لیا -

جلسے میں ۸ - تحریکیں پیش هوکر بالاتفاق منظور هوئیں - جو کسی جگه درج هیں - آخر میں ایڈیٹر الهلال نے موجوده حالات پر ایک مبسوط تقریر کی اور دعاء استقامت و توفیق عمل پر جلسه ختم هوا -

فهرست

تصاویر

عرق پودینہ

ھندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتیوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ھضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ٥ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ —— ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[١]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہولی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ٣٠ برس سے تمام ھندوستان میں جاری ہے' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ٤ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ٥ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ٥ و ٦ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

[١٩]

مسیحا کا

موہنی کسم تیل

سر کے بالوں کے لیے

نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب کھلے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ١٠ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

مسیحا مکسچر

ھندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہملے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' لہذ اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ویو ویرالقر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ٢٢ و

کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

مولانا ابو الکلام ایڈیٹر الہلال

کی لکھی ہوئی اردو زبان میں سرمد شہید کی پہلی سوانحعمری جسکی نسبت خواجہ حسن نظامی صاحب کی راے ہے کہ باعتبار ظاہر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئی جمع نہیں کرسکتا اور باعتبار معانی یہ سرمد کی زندگی و موت کی بحث ہی نہیں معلوم ہوتی بلکہ مقامات درویش ایک مسئلہ اور البیلا خطبہ نظر آتا ہے - قیمت صرف ڈھائی آنے -

انیوالے انقلابات

کے معلوم کرنیکا شوق ہو تو حکیم جاماسپ کی نایاب کتاب جاماسپ نامہ کا ترجمہ منگا کر دیکھیے جو ملا محمد الواحدی ایڈیٹر نظام المشائخ نے نہایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا ہے - پانچہزار برس پہلے اسمیں بحساب نجوم و جفر آجتک کی بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکھی گئی تھیں وہ سب ہو بہو پوری اتریں مثلاً بعثت آنحضرت صلعم - معرکہ کربلا - خاندان تیموریہ کا عروج و زوال وغیرہ وغیرہ قیمت ڈھائی آنے -

المشتہر

منیجر رسالہ نظام المشائخ و درویش پریس دہلی

غبطۃ الناظر

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر - نایاب قلمی نسخہ سے چھپی ہے - کاغذ ولایتی صفحہ ٥٦ - قیمت ٨ آنہ علاوہ محصول ڈاک - ملنے کا پتہ سپرنٹنڈنٹ بیکر ہوسٹل - دھرمتلہ - کلکتہ -

اندازي کي جاے - يه خيال کرنا فضول هے که يه زمين جسکے اوپر دالان تعمير هوگا کس کي ملکيت هوگي ؟ ليکن يه ضرور هے که اوس زمين کو به حيثيت گذرگاه استعمال کرنے کي عام پبلک بھي اسي طرح مستحق هوگي جس طرح وہ لوگ جو مسجد ميں نماز پڑھنے کيليے آئيں گے - اب متوليوں کو چاهيے که اوپر کي چھت اور نيچے کي پختہ سطح ميونسپلٹي کے نقشه کے مطابق بناليں -

اب ميں ان لوگوں کي نسبت چند الفاظ کہنا چاهتا هوں جن پر ۳ - اگست کے بلوے کا الزام قائم کيا گيا هے :

ميں تمهارا باپ هوں اور تم ميرے بچے هو - بچے جب کوئي بيجا حرکت کرتے هيں تو باپ کا فرض هے که ان پر رحم کرکے ان کو سرزنش کرے تا که وہ عقل سيکھيں اور آينده غلطي نه کريں - ميں يه باتيں آپ لوگوں سے بالذات نهيں کہتا بلکه ان لوگوں سے کہتا هوں جن پر بلوے کا الزام هے اور جو ۱۰ - هفتے سے قيد هيں -

يه لوگ اگر جبرو ظلم کے مجرم هيں تو انهوں نے نه صرف قانون حکومت کے خلاف کيا ' بلکه اس عظيم الشان مذهب اسلام کے نهايت مشهور ' عالم گير ' اور مسلمه اصول کے بھي خلاف کيا جسکے يه پيرو هيں -

گورنمنٹ کا فرض هے که قانوني طاقت کو برقرار رکھے ' اور ميں بحيثيت اعلی افسر حکومت هند هونے کے کہتا هوں که وہ هر حالت ميں قائم رکھي جائيگي - عام حالات کي رو سے گورنمنٹ کا يه فرض تھا که وہ ان کو عدالت کے سپرد کرکے سزا دلاے ' ليکن گذشته ايام قيد ميں وہ کافي تکليف اٹھا چکے هيں اور ميں پہلے هي کہه چکا هوں که ميں کانپور ميں امن ليکر آيا هوں ' پس ميں اپنا رحم دکھانا چاهتا هوں -

جو لوگ که اس فتنه کے باني هيں ' اور جنکي ترغيب سے يه نقصان پہونچا هے ان کا بھي کچھه خيال نه کرنا چاهيے -

چونکه مسئله مسجد کے حل هونے کي ايک صورت نکل آئي هے ' اسليے ميں چاهتا هوں که جن معاملات مسجد سے لوگوں کے جذبات کو اشتعال هوا هے ' اسکو وہ بالکل بھول جائيں -

ميں يقين کرتا هوں که اگر اس فتنه کي تعريص و ترغيب دلانے والوں کو بھي معاف کيا جاے تو ان لوگوں کي بے اعتدالانه تقريروں اور ناجائز صرف جوش و فصاحت سے جو حسرتناک واقعات ظهور پذير هوے ' وہ آينده اونکے ليے باعث تنبه هونگے ' تاکه آينده اس قسم کي بے اعتدالانه تقريروں سے احتراز کريں -

ميري خواهش هے که ملزمين بلوی جن مصائب ميں مبتلا هيں اب ان سے انهيں نجات دي جاے - ميں نے اسي وجه سے سر جيمس مسٹن اور مسٹر بيلي کے ساتهه متفق هوکر لوکل گورنمنٹ کو فهمايش کي هے که تعزيرات هند کي دفعه ۴۹ - کي رو سے جن لوگوں پر مقدمه سشن ميں پيش تها ' واپس لے ليا جاے -

ميں اميد کرتا هوں که معاملات مسجد اور مقدمۂ بلوی کے متعلق يه تصفيه نه صرف کانپور ميں بلکه تمام هندوستان کے مسلمانوں ميں امن و سکون پيدا کردے گا ' اور پھر کسي خاص شهر ميں يا اور کہيں ايسا نه کيا جاے جس سے يه خاص واقعه هميشه کے ليے يادگار رہ جاے ' نيز مجھے اميد هے که تمام مسلمان شهنشاه کي وفاداري ميں متحد هوں گے ' اور اخلاص کے ساتهه قانوني حکام کے ساتهه ملکر قانون و انتظام کے استقرار اور اس وسيع و خوبصورت سرزمين مين ' جسميں هم رهتے هيں ' صلح و خوشي اور ترقي ميں کوشاں رهينگے "

عدالت کے ايک غير معمولي اجلاس ميں جسميں ايک کثير مجمع موجود تھا ' سرکاري وکيل نے کہا : " لوکل گورنمنٹ نے مجھکو هدايت کي هے که تينوں مقدمات ميں جو اشخاص ماخوذ تھے ان پر سے مقدمات اٹھا ليے جائيں اور اونکو رها کرديا جاے "

مسٹر مظهر الحق نے جواب ميں کہا که ميں بخوشي اسکو قبول کرتا هوں -

ماخوذين اوسي وقت گاڑيوں ميں بيٹھکر جو پہلے سے طيار تھيں ايک بهت بڑے اجتماع کے ساتهه جسکو باترتيب رکھنے ميں پوليس کو بڑي زحمت هوئي اپنے اپنے گھروں کو واپس آے -

(الهـلال)

پرچه بالکل مرتب تھا که کانپور کا يه واقعه شائع هوا ' اسليے ديگر مضامين نکالکر اسے درج کرديا گيا - ميں اپني مفصل راے آينده اشاعت ميں دونگا که اب گنجايش بالکل نهيں رهي - اميد هے که مسلمان هر موقعه پر سمجهه اور غور و فکر سے کام ليں گے اور جلدي کے نتائج وخيمه سے بچيں گے ' جو کچھه وہ اس وقت کو بيٹھيں گے پھر واپس نهيں مليگا ' اور نه وقت هي واپس آيگا -

اجتمـــاع عظيـم : ۱۲ - اکتـوبر

کي منظـور شـده تجـاويـز

(۱) مسلمانوں کا يه عظيم الشان عام جلسه جس ميں هزاروں مسلمان هر درجه اور هر طبقه کے موجود هيں ' اس واقعه پر اپنے منتهی درجه افسوس اور دلي رنج کو ظاهر کرتا هے که اردو هفته وار جرنل " الهلال " سے گورنمنٹ بنگال نے ضمانت طلب کي اور اسکي ايک اشاعت کو قابل ضبطي قرار ديا - يه عظيم الشان مجمع الهلال کو مسلمانوں کا ايک ديني مصلح اور قومي آرگن تسليم کرتا هے اور پوري صداقت اور کامل وثوق کے ساتهه ظاهر کرتا هے که الهلال سے ضمانت کا ليا گويا تمام پيروان توحيد سے ضمانت طلب کرني هے -

(۲) مسلمانوں کا يه عظيم الشان مجمع مسجد کانپور کے مسئله کو تمام موجوده اسلامي مسائل ميں سب سے زياده اهم يقين کرتا هے ' اور مسلمانوں کا فرض ديني سمجهتا هے که آخر تک اپني هر طرح کي ائيني جد و جهد کو جاري رکھيں -

(۳) يه جلسه پورے استقلال اور استقامت کے ساتهه مسجد کانپور کے متعلق اسلامي مطالبات کي تشريح کرتا هے جو حسب ذيل هيں : (الف) مسجد مچهلي بازار کانپور کے مغصوبه حصے کي واپسي (ب) تمام ماخوذين کانپور کي بلا استثنا و بعزت و توقير رهائي - (ج) ايک مخلوط کميشن کا تقرر جو حادثۂ ۳ - اگست کي تحقيق کرے اور اسکے فيصلے کا سرکاري اعتراف -

(۴) يه جلسه ۱ - اکتوبر کے اوس جلسے کي تمام کارروائيوں کي مخالفت کرتا هے جو دهلي ميں قابل اعتراض " مخفي " اور پر اسرار طريقه سے منعقد هوا تها - نيز اس امر کا اعلان کرتا هے که مسلمانوں کے ديني و قومي معاملات ميں وہ کسي والي رياست کو اپنا رهنما تسليم کرنے سے مجبور هے ' اور مسجد کانپور جيسے ديني معاملات ميں صرف اپنے علماے ديده هي کے احکام کو قابل قبول سمجهتا هے -

(۵) بعض غير قائم مقام حلقوں سے يه صدائيں بلند کرائي گئي هيں که اسلامي اخبارات کا موجوده رويه بے اعتدالانه اور قابل اصلاح هے - ليکن يه جلسه اسطرح کي تمام آوازوں کو صرف ايک محدود طبقه کے خود غرضانه اظهارات سے زياده وقعت نهيں ديتا - اور ان اسلامي اخبارات پر اپنا پورا اعتماد ظاهر کرتا هے جنهوں نے

شذرات

"گمشدہ صلح" کي "واپسی"

هزایکسلنسي لارڈ هارڈنگ کي دانشمندی اور مزید دانشمندی کي ضرورت

(خلاصۂ تلغرافات عمومي و خصوصي)

کل ۱۴ - اکتوبر کو ۹ - بجکے ۳۵ - منٹ پر هزایکسلنسي وائسراے اسپشیل ٹرین سے کانپور پہونچے - اسٹیشن پر آنریبل مسٹر ڈي - سي - بیلي قائم مقام لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ ' آنریبل سید علی امام ' اور دیگر سرکاري ارکان نے هزایکسلنسي کا استقبال کیا -

اسٹیشن سے وایسراے نے مع سرکاري رفقا کے مسجد مچھلي بازار کا رخ کیا ۔ وهاں آنریبل سر راجه محمود آباد - مسٹر مظہر الحق - مولانا عبد الباري فرنگي محلي - اور دیگر معززین موجود تے' جنہوں نے استقبال کیا - هزا کسیلنسي مسجد کے اندر داخل هوے ۔ انہوں نے جوتا نہیں آتارا مگر ایک خاص قالین بچھادیا گیا تھا جس پر قدم رکھا - وہ تقریباً ۲۰ - منٹ تک اندرون مسجد کا معائنہ کرتے رهے - اس اثنا میں مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محلي سے نہایت بے تکلفي سے گفتگو فرمائي اور اونکي وساطت سے مسلمانوں کو یہ پیغام دیا کہ " اب اس واقعہ کو وہ بالکل بھول جائیں "

اسکے بعد ویسراے مع جماعت سرکٹ هوس تشریف لاے ' جہاں لوکل مسلمان روساء اور معززین خارجہ کا ایک وفد منتظر ورود تھا - مسٹر سید فضل الرحمان وکیل کانپور نے حسب ذیل اڈریس پڑھا ' اور نواب سید علي خاں صاحب نے ویسراے کے سامنے پیش کیا :

" هم مسلمانان کانپور نہایت فخر و مسرت کے ساتھ یاد کرتے هیں کہ حضور کي آخري تشریف آوري کانپور میں اس وقت هوئي تهي ' جبکہ همارے هردلعزیز و محبوب بادشاہ سابق یعني کنگ اڈورڈ سابع کي یادگار کي بنیاد رکھي گئي هے ' جو نہایت صلح جو اور صلح پسند تھے -

هم نہایت متاسف هیں کہ همارے شہر کا امن ۳ - اگست کے واقعۂ مچھلي بازار کي وجہ سے متزلزل هو گیا هے -

هم نہایت زور سے آن لوگوں پر نفریں کرتے هیں ' جنسے یہ غیر قانوني کام ظہور میں آیا کہ انہوں نے خلاف قانون پتھر پھینکے یا کسي دوسرے غیر قانوني طریق سے پیش آے - هم لوگ حضور کو یقین دلاتے هیں کہ هم مسلمانان کانپور اپنے شہنشاہ کے مطیع قانون اور وفادار رعایا هیں -

هم لوگ اس مشہور همدردي سے اچھي طرح واقف اور اسکے لیے ممنون هیں جو بد قسمت و مصیبت زدہ انسانوں کے ساتھ حضور کے دل میں جاگزیں هے - هم حضور کي اس فیاضانہ اعانت مالي کے لیے نہایت شکرگذار هیں جو ان بیواؤں اور یتیموں کیلیے کي گئي هے جنہوں نے موجودہ مہلک حادثے میں نقصان اٹھایا هے ۔

هم لوگ حضور کو یقین دلاتے هیں کہ حضور کے انصاف و همدردي پر همیں کامل اعتماد هے - اور اسي جوش سے هم لوگ طیار هیں کہ واقعات موجودہ کي بنا پر جو جدید سوالات در پیش هیں اون کا تصفیہ حضور کے هاتھ میں دیدیں - حضور دل سے هماري قوم کے بہترین فوائد کو ملحوظ رکھتے هیں "

هز اکسلنسي وایسراے نے اسکا مفصل ذیل جواب دیا :

" حضرات !

اسوقت جو اڈریس آپ نے پڑھا هے ' میرے لیے نہایت تشفي بخش هے - کیونکہ اوس میں نہ صرف میري همدردي و انصاف پر اعتماد ظاهر کیا گیا هے بلکہ اوس چیز کو ظاهر کیا هے جس کو میں نہایت قیمتي سمجھتا هوں یعني شہنشاہ کي وفا داري' اور جسکي نسبت میں یہ خیال کرکے بہت خوش هوتا هوں کہ اس ملک کے مسلمانوں کي وہ خاص خصوصیت هے -

اگر مجھے کامل طور سے آپکي قوم کي وفاداري کا یقین نہوتا ' تو آج میں شملہ سے کانپور نہ آتا - مجھے ضروري معلوم هوتا هے کہ میں اس تیقن کا اعادہ کروں جسکا اظہار میں نے ابھي ابھي کونسل میں کیا تھا ' کہ گورنمنٹ کي پالیسي میں رعایا کے مذهبي جذبات و امور کي نسبت کوئي تغیر نہیں هوا ' اور آپ جانتے هیں کہ یہ کہنا بالکل صحیح هے -

ترقي و تمدن کي رفتار کے ساتھ همیشہ یہ ممکن هے کہ سڑکوں ' ریلوے لائنوں ' اور نہروں کے بنانے وقت موجودہ عمارات مقدسہ و غیر مقدسہ سامنے آجائیں' لیکن میں یقین دلاتا هوں کہ گورنمنٹ نہایت غور و فکر کے ساتھ اون لوگوں کے حقوق و فوائد کا لحاظ کریگي جن کو اس سے نقصان پہونچنے کا اندیشہ هے اور همیشہ کوشش کریگي کہ اس قسم کے مسائل کو ایسے طریق سے حل کرے ' جس سے سب کو اطمینان هو -

یہ جانکر کہ آپکے لفٹننٹ گورنر کے اخلاق رحیمانہ اور فیاضانہ هیں' میں محسوس کرتا هوں کہ اگر آپ اس مسئلہ کے حل کرنے کي اسي قدر فکر کرتے جسقدر کہ میں نے کي هے ' تو آپ مسئلۂ مسجد کے حل میں اور نیز سر جیمس مسٹن کي خواهشوں کے پورا کرنے میں کامیاب هوتے - اگر ایسا هوتا تو ۳ - اگست کا وہ غمناک و حسرت انگیز واقعہ پیش نہ آتا اور بیوہ عورتوں اور یتیموں کو اپنے شوهروں اور سرپرستوں کا غم نہ کرنا پڑتا -

یہ واقعات اب ایک تاریخ ماضي هے جس کو میں امید کرتا هوں کہ بھلا دیا جائیگا ۔ میں شملہ سے صرف آپ لوگوں میں امن پھیلانے کے خیال سے آیا هوں - آپ نے اپنے اڈریس میں یہ یقین کرکے کہ میں دل سے آپکي قوم کي بہتري کا خواهاں هوں ' کہا هے کہ واقعات موجودہ کي بنا پر جو مسائل پیدا هوگئے هیں انکا فیصلہ آپکے هاتھ میں چھوڑ دیتے هیں - یہ بالکل سچ هے اور میرے دل میں آپکي قوم کي بہتري ملحوظ هے -

میں نے اس مسئلہ پر نہایت غور کیا هے ' اور اس مشکل کے حل کرنے کي ایک شکل پیدا کي هے -

میں نہایت غور و فکر کے بعد اس فیصلہ پر پہونچا هوں کہ محلہ مچھلي بازار میں ۸ - فیٹ بلند ایک چھت بنائي جاے جسپر دالان اوسي طرح بنا دیا جاے جسطرح پہلے تھا لیکن اوس سے کسي قدر بلندي پر' اور نیچے کي زمین گذرگاہ کے لیے چھوڑ دي جاے بغیر اس کے کہ مسجد کے دالان کي هئیت میں کوئي دست

الهلال

۱٤ ذيقعده سنه ۱۳۳۱ هجری

مساجد اسلاميه اور خطبات سياسيه

اسلام میں مساجد کي حيثيت ديني

انجمن اسلاميه لاهور کا رزوليوشن

(۲)

(منع ذکر الهي و سعي تخريب مساجد)

ایک اور آية کريمه جس میں مساجد کا ذکر هے ' سوره بقر میں هے :

و من اظلم ممن منع مساجد الله ان يذكر فيها اسمه و سعى فى خرابها ' اولئك ما كان لهم ان يدخلوها الا خائفين - (۲:۱۰۸)

" اور اُس سے زیاده ظالم کون هوگا جو الله کي مسجدوں میں خدا کے ذکر و دعوه کو منع کرے اور (اس طرح) اسکي خرابي کے درپے رهے ؟ ایسے لوگ تو خود اس لائق نهیں کہ مسجدوں میں آئے پائیں مگر (باداش عمل کے خوف سے) ڈرتے ڈرتے "

اس آیت میں اُس شخص یا اُس جماعت کو سب سے زیاده اظلم قرار دیا هے ' جو مساجد میں ذکر الهي کو روکے اور اسکي خرابي کیلیے سعي کرے - مفسرین کرام نے مختلف روایات جمع کي هیں کہ اس سے کونسي جماعت خاص طور پر مقصود تهي اگرچه حکم عام هے ؟

امام (طبري) نے اسکے متعلق دو قول نقل کیے هیں -

پهلا قول اُن رواة کا هے جو اسے نصارى کے طرف نسبت دیتے هیں :

فقال بعضهم الذين منعوا مساجد الله ان يذكر فيها اسمه ' هم النصارى و المسجد بيت المقدس .... و قال اخرون بل عنى الله عزوجل بهذ الاية مشركي قريش اذ منعوا رسول الله (صلعم) من المسجد الحرام (تفسير طبري - ۱ : ۳۹۷)

پس بعض نے کہا کہ جو لوگ مساجد میں الله کے ذکر سے مانع هوے ' وه نصارى هیں اور مسجد سے یہاں مقصود مسجد بیت المقدس هے - اور بعضوں نے کہا نه نهیں ' بلکه اس آیه میں الله تعالى نے مشرکین قریش کا ذکر کیا هے ' جنکه انهوں نے انحضرة صلی الله علیه وسلم کو مسجد حرام یعنے خانۂ کعبه میں جانے سے روکا اور الله کي عبادت سے مانع هوے -

امام موصوف نے دونوں قولوں کے متعلق روایات و آثار نقل کیے هیں اور پهر آخر میں خود قول اول کو ترجیح دي هے - کیونکه :

ان مشركي قريش لم يسعوا قط في تخريب المسجد و ان كانوا قد منعوا في بعض الاوقات رسول الله و اصحابه من الصلاة فيه ' فصح ان الذين وصفهم الله بالسعي في خراب مساجده غير الذين وصفهم الله بعمارتها (۱ : ۳۹۸)

مشرکین مکہ نے کبھي مسجد حرام کي تخریب کي کوشش نہیں کي اگرچه بعض اوقات آنحضرت اور صحابه کو اسمیں نماز پڑهنے سے روکا هو - پس اس سے ثابت هوا که جن لوگوں کي نسبت الله تعالى نے اس آیت میں بیان کیا هے که وه مساجد کي خرابي کے درپے هوتے هیں ' وه ان لوگوں کے سوا کوئي دوسري هي جماعت هے - کیونکه مشرکین قریش تو مسجد حرام کے آباد رکھنے والوں میں سے هیں ' نه که خراب کرنے والے ' اور اس حیثیت سے الله انکا وصف کر چکا هے "

لیکن نهایت تعجب هے اس مفسر جلیل اور امام نحریر پر ' که اس آیت کي صحیح ترین تفسیر سے کیوں کر اُس نے چشم پوشي کي ' حالانکه مشرکین عرب کے سوا اور کوئي جماعت یہاں مراد لي هي نهیں جا سکتي ' اور جس قدر دلائل اسکے خلاف بیان کیے گئے هیں ' اُن میں سے ایک بهي قابل اعتنا نهیں -

تفصیل کا موقعه نهیں - باختصار وجوه ذیل اسکے لیے موجود هیں :

(۱) قول اول کے متعلق جس قدر روایات امام موصوف نے نقل کي هیں ' عموماً اُن راویوں سے مروي هیں ' جو ضعیف ' غیر معتبر ' اور ائمۂ فن کے آگے مجروح هیں -

(۲) اِن روایات کا ما حصل یه هے که نصارى بیت المقدس کي تخریب کے درپے هوے - مثني ' بشر بن معاذ ' حسن بن یحیى ' اور موسى وغیره نے مجاهد ' قتاده ' اور سدي سے روایت کي هے که :

اولئك النصارى حملهم بعض اليهود على ان اعانوا بخت نصر البابلي المجوسي على تخريب بيت المقدس - (تفسير ابن جرير ۱:۳۹۷)

اس آیت میں اشاره نصارى کي طرف هے - انکو بعض یهودیوں نے اُبهارا تها که بیت المقدس کي تخریب میں بخت نصر بابلي اور مجوسي کي اعانت کریں -

ایک دوسري روایت میں رومیوں کا بهي ذکر هے :

حدثني موسي قال : الروم كانوا ظاهروا بخت نصر على خراب بيت المقدس ...... من اجل ان بني اسرائيل قتلوا يحيى بن زكريا (ايضاً)

موسى نے مجھسے سدي کا قول نقل کیا که یهاں مقصود رومي هیں ' اُنهوں نے بخت نصر سے بیت المقدس کو خراب کرایا - اور یه اسلیے کیا که بني اسرائیل نے حضرة یحیى بن زکریا کو قتل کر دیا تها -

همنے یه دو روایتیں اسلیے نقل کیں تاکه همارے علما کرام اندازه کرسکیں که هماري تفاسیر کي عام روایات و آثار کا کیا حال هے اور کس طرح رطب و یابس اور غث و ثمین کا انهیں مجموعه بنا دیا گیا هے ؟ امام ابن جریر اس جلالة و عظمت کے شخص هیں که نه صرف اپنے دور و زمان میں بلکه تاریخ اسلام میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے هیں - وه صرف مفسر هي نهیں بلکه محدث بهي هیں اور مورخ بهي - با این همه بلا ادنى نقد و بحث کے ' اُن روایات کو نقل کرکے ترجمه دے رهے هیں ' جنکو ایک معمولي بچه بهي ' جس نے انهي کي تاریخ کے سوانح و سنین یاد کرلیے هوں ' بے اختیار موضوع کهدے گا - جب تفسیر طبري کا یه حال هے تو پهر اُن متداول تفاسیر کي احادیث و آثار کا کیا پوچهنا جنکے اقتباسات بغیر نقد و بحث کے علماے حال کي زبان پر هوتے هیں اور جو اسي سے ماخوذ هیں ؟

افکار و حوادث

طبائع و اخلاق انساني كي بو قلموني درحقيقت ايک حيرت انگيز چيز هے - بساط ارض کا هر گوشه نقش و نگار کي ايک ممتاز نوعيت رکهتا هے' ليکن چشم جمال پسند اچهے کو اچها اور برے کو برا کہنے پر مجبور' اور سلطان حق کي طرف سے اسکے ليے مامور -

هم نے اسپين اور هندوستان ميں طبائع و اخلاق گونا گون کے دو مرقع ديکهيے - شاه اسپين نے اپنے قاتل کو جسنے اوسکي جان لينے کيليے اوسپر حمله کيا تها ' معاف کرديا ' ليکن هندوستان کے ايک چهوٹے سے صوبه کا امير اون مقتولين کو بهي معاف نهيں کرتا ' جنکي جانيں اوسکے سپاهيوں نے بالکل غير آئيني طور سے لي تهيں ! !

هم نے اخبارات ميں پڑها که مسٹر ٹائلر نے مقتولين و مجروحين کے ورثه کو تقريباً تين تين چار چار روپے حوالے کيے - اے افسوس اسلام کے فرزندوں پر' جنکے لهو کي قيمت صرف تين چار نقرئي سکے هيں !! اور اے خوش قسمتي اوس ايک گورے سپاهي کي ' جنکي جان کل ملک امرا سے زياده قيمتي هے ! !

دنيا ميں کوئي شر' شر محض نهيں - مصائب و بلا يا شر هيں مگر يه بهي منافع و فوائد سے خالي نهيں - (غزوۂ احد) ميں مسلمانوں پر جن مصيبتوں کا نزول هوا ' خداے پاک نے اون کا ايک فائدۂ جليله و منفعت عظيمه يه بتايا تها :

وليبتلــي الله ما في صدورکـم' وليمحـص ما في قلوبکـم' و الله عليـم بذات الصـدور - (۳ — ۱۴۸)

" تاکه تمهارے سينوں ميں جو منافقانه اسرار پوشيده اور تمهارے دلوں ميں جو خيانت کارانه ضمائر مخفي هيں' خدا اون کو علی الاعلان ظاهر کردے' اور وه تو سينوں اور دلوں کے اسرار و ضمائر سے خود بهي واقف هے "

پس آج بهي هم جن مصائب ميں گرفتار هيں گو وه بدترين احوال عالم هيں تاهم همارے ليے منفعتوں اور فائدوں سے خالي نهيں - هم ميں اس سے پہلے مومنين مخلصين اور منافقين خائنين ميں کوئي افتراق و امتياز نه تها - ان مصائب عظمی نے بحمد الله که دونوں جماعتيں الگ کرديں - تاهم هم کو هندوستان کے هر شهر او رشهر کے هر محلے اور کوچے ميں سراغ رساني کے ليے نکلنا پڑتا ' ليکن مسلمان ممنون هيں اپنے اُن پرستاران اهرمن و مدعيان يزداں پرستي کے' جنهوں نے اس زحمت سے اُنهيں بچاليا اور اپني زبان اعمال سے خود آکر کهديا که " تم جنکے متلاشي هو وه هم هيں "

[بقيه مضمون صفحه ۳ - ۴]

مسجد کانپور کے معامله ميں قوم کے اصلي جذبات کي ترجماني کي هے -

(۶) يه جلسه اپنے اُن قابل احترام برادران هنود کي همدردي کا نهايت شکرگذار هے ' جنهوں نے واقعۂ کانپور کے متعلق بلا روؤ رعايت حق کا ساتهه ديا - نيز تمام هندو مسلمانوں سے التجا کرتا هے که وه ملک کے عام مصائب سے عبرت پکڑيں اور متحد هوکر اپنے حقوق کي حفاظت کريں

(۷) يه عام مجمع هنديان افريقه کے مصائب و جد و جهد کے ساتهه اپني پوري همدردي کا اظهار کرتا هے ' اور عدالت افريقه کے اوس وحشيانه فيصله کو جو طريقۂ نکاح اسلامي کو غير قانوني قرار ديتا هے ' نهايت غيظ و نفرت کي نظر سے ديکهتا هے اور برٹش گورنمنٹ سے مطالبه کرتا هے که وه اپني وسيع حدود حکومت ميں ماتحت رياستوں کو مسلمانوں کے مذهبي امور ميں مداخلت سے باز رکهے -

پريس ايکٹ کا هاتهه جسکي نسبت سالهاے گذشته کي امپيريل کونسل ميں همکو يقين دلايا گيا تها که شورش بنگاله کا کام ختم کرنے مشلول هوگيا هے اور اب کبهي اوسميں جنبش نهوگي ' حکام اضلاع و صوبه هاے هند کے اعجاز مسيحانه و عمل مسيحيانه سے اوسميں وه قوت پيدا هوگئي هے جو پہلے بهي نه تهي - اس ايک سال کے اندر جن اعمال شديده و مستبدّه کا ظهور هوا ' وه اوسکي اظهار قوت کيليے کافي هيں - ليکن قاهم کيا کيا جاے که همارے اوپر ايک هاتهه اس سے بهي زياده پر زور و قوي هے ' جسکے " بطش شديد " سے هم ڈرتے هيں اور با ايں همه حق کهتے هيں - يه اميد بالکل فضول هے که کبهي بهي وه لوگ هم سے خوش هونگے جنکے ليے همارے پاس خوشي نهيں هے - هم اگر انکي خواهشوں کي پيروي کريں تو وه هم سے خوش هوں ' ليکن سوال يه هے که هم انسان کي پرستش کرکے خوشي حاصل کريں يا خدا کي راه ميں غم اُٹهائيں ؟ هم خاص کر اپنے معاملے کو سونچتے هيں تو وه فيصلۂ اسماني ياد آجاتا هے جو تيره سو برس پہلے خداے اسلام کرچکا هے :

و لن ترضي عنک اليهود ولا النصاری حتی تتبع ملتهم ' قل ان هدی الله هو الهـدی' ولئن اتبعت اهـواء هم بعـد الذي جاءک من العلم' مالـک من الله مـن ولـي ولا نصيـر - (۲ : ۱۱۴)

اور تم سے يهـود و نصاری کبهي راضي نهونگے جب تک که تم انهي کا طريق و ملت اختيار نه کرلو - پس ان لوگوں سے کهدو که الله کي هدايت تو وهي هدايت هے جس پر هم چل رهے هيں - اور اگر تم نے اسکے بعد که تمهارے پاس الله کے طرف سے علم صحيح آچکا هے ' انکي خواهشوں کي پيروي کي تو پهر جان لو که تم کو الله کے غضب سے بچانے والا نه تو کوي دوست هوگا اور نه کوي مددگار !

هم سے ضمانتيں لي جاتي هيں که هم حکام کا دل دکهاتے هيں' ليکن اون حکام سے کون ضمانت لے جو رعايا کا دل دکهاتے هيں ؟ هم کو تهديد کي جاتي هے که هم جهوٹ بولتے هيں ' ليکن اونکو کون تهديد کرسکتا هے جو ايسا کرتے هيں ؟ همکو سزا دي جاتي هے که هم آئين حکومت کے خلاف کرتے هيں' ليکن اونکو کون سزا دے جو آئين رحم و انسانيت کے خلاف کرتے هيں ؟ فسيعلموا الذين ظلموا ' اى منقلب ينقلبون ؟

همکو شرم دلائي جاتي هے که معاملۂ مسجد مقدس کانپور کو صرف سياسي اغراض سے مذهبي اهميت ديتے هيں ' حالانکه يه يکسر غلط هے " و الله يعلم انهم لکاذبون " ليکن پهر بهي انگلينڈ ' آيرلينڈ ' اور السٹر ميں اس وقت جو کچهه هو رها هے ' کيا اس کو مذهبي اغراض سے سياسي اهميت نهيں دي جاتي ؟ پهر کيا هے جو شرم دلانے والے خود نهيں شرماتے ؟ ويل للمطففين ! !

پريس ايکٹ کا مطابع اسلاميه کے ساتهه اس وقت جو برتاؤ هے اوس سے متاثر هوکر بعض مسلمان جرائد لکهتے هيں که " هم نے پريس ايکٹ کي تنقيذ کے وقت صرف اسليے اوس کي تائيد کي تهي که يه هندوں کے ساتهه مخصوص رهيگا ' هميں کيا خبر تهي نه خود مسلمانوں کے ساتهه بهي کبهي يهي هوگا ؟ " هم معاصرين موصوف کي آخر بيني ' عاقبت انديشي ' همدردي وطني ' اور سب سے آخر مصائب مطابع اسلاميه کيليے ترحم و تاثر قلب پر بے اختيارانه داد ديتے هيں ' مگر پوچهتے هيں که کيا غلامي و تعبد کا ايک خاصه بے حيائي اور ديده دليري بهي هے ؟ بدبختي کي يه حد هوگئي که اپنے هم وطنوں کو عمداً نقصان پهنچانے کا اقرار کرتے هوے بهي هميں شرم نهيں آتي ! قتّل الله امثالهم -

انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الاخر و اقام الصلوۃ واتی الزکوۃ ولم یخش الا اللہ (۹ : ۱۹)

درحقیقت اللہ کي مسجدوں کو تو وھي شخص آباد رکھتا ھے' جو اللہ اور آخرت پر سچا ایمان لاتا' نماز قائم کي' زکواۃ ادا کي' اور نیز جس نے اللہ کے سوا اور کسي ھستي اور قوت کا ڈر نہ مانا !

یہ آیت ھمارے سلسلۂ آیات متعلقۂ مساجد میں آئیگي کہ نہایت اھم اور تشریح طلب ھے' لیکن یہاں صرف یہ دکھلانا مقصود ھے کہ اللہ نے مساجد کي تعمیر و آبادي اور خدمت و تولیت کیلیے ایمان واسلام کو شرط بتلا یا اور بعدہ اعمال کفریہ کے ساتھہ یہ شرف جمع نہیں ھوسکتا -

اسي طرح ایک اور آیت بھي ھے :

ھم الذین کفروا وصدوکم عن المسجد الحرام - (۴۸ : ۵۲)

یہ اھل مکہ وھي تو ھیں جنھوں نے اللہ اور اوسکے ساتھہ کفر کیا اور تم کو مسجد حرام جانے سے روکا -

ان تمام آیات کریمہ کے مطالعہ سے بغیر کسي دوسري طرف رجوع کرنے کے واضح ھو جاتا ھے کہ :

(۱) قرآن کریم مشرکین مکہ کي نسبت ھر جگہ کہتا ھے کہ انھوں نے مسلمانوں کو مسجد حرام میں جانے سے روکا -

(۲) قرآن کریم تعمیر مساجد کیلیے ایمان باللہ و عمل صالح کو شرط قرار دیتا ھے اور کہتا ھے کہ جو اعمال کفریہ و شرکیہ میں مبتلا ھیں' وہ مسجد کے آباد کرنے والے کیسے ھو سکتے ھیں ؟

پس اس سے ثابت ھوگیا کہ آیۂ زیر بحث میں بھي منع و تخریب مساجد سے یقیناً مشرکین مکہ ھي مراد ھیں' اور جو انکے اعمال تھے' وھي اعمال ھیں جنکو قرآن کریم نے " اظلم " یعنے کمال ظلم و عدوان سے تعبیر فرمایا ھے - رھا امام (طبري) کا اعتراض تو وہ ان آیات سے خود بخود رفع ھو جاتا ھے - کیونکہ قریش مکہ اپنے تئیں مسجد حرام کے آباد رکھنے والوں اور متولیوں میں سے سمجھتے تھے' مگر خدا نے صاف صاف کہدیا ھے کہ انکا ایسا سمجھنا غلط ھے - وہ آباد کرنے والے نہیں بلکہ في الحقیقت اسکي تخریب کے درپے ھیں - کیونکہ وہ ذکر الہي کو روکنے اور مومنوں کو اسمیں داخل ھونے نہیں دیتے -

(حکم آیۂ کریمہ عام ھے)

اصل یہ ھے کہ اس آیت میں کسي مسجد کا ذکر ھو - وہ مسجد ایلیا ھو یا مسجد حرام - مشرکین مکہ مقصود ھوں یا رومي بت پرست' لیکن اسمیں شک نہیں کہ مساجد الہي کے متعلق ایک حکم عام ھے جو قرآن نے دیا ھے' اور جو جماعت' جو قوم' جو فرد' ایسا کریگي' اسکا مصداق ھوگي :

وھذا حکم عام لجنس مساجد اللہ و ان مانعھا من ذکر اللہ مفرط في الظلم' ولا باس ان یعني الحکم عاماً و ان کان السبب خاصاً (نیشا پوري حاشیۂ طبري - ۱ : ۳۷۴) (۱)

اور یہ حکم عام ھے تمام مسجدوں کیلیے' جو کوئي کسي مسجد میں ذکر الہي کو روکے وہ سخت ظالم ھے' اور اسمیں کوئي حرج نہیں کہ کسي آیت کا حکم عام قرار دیا جاے اگرچہ سبب نزول آیت خاص ھو -

صاحب (احکام القرآن) بھي اس سے متفق ھیں :

انہ کل مسجد' لان اللفظ عام ورد بصیغة الجمع وتخصیصہ ببعض المساجد او ببعض الازمنة محال (مفاتح از رازي)

اس سے مقصود ھر مسجد ھے - کیونکہ لفظ عام بصیغۂ جمع وارد ھوا ھے' پس بعض مساجد یا بعض زمانوں کي خصوصیت کرنا بالکل محال ھے -

(نتائج بحث)

(۱) قریش مکہ اپنے تئیں باني کعبہ قرار دیکر فخر کرتے تھے - اسکي خدمت و عزت انکے لیے موجب شرف و افتخار تھي - مگر انھوں نے مسلمانوں کو مسجد میں جانے اور ذکر الہي سے روکا اور اپنے بتوں کا اسکو پرستش گاہ بنایا - اسپر اللہ نے کہا کہ تم سے بڑھکر دنیا میں اور کون ظالم ھوسکتا ھے کہ خدا کے گھر میں آنے سے روکتے ھو ؟

پس جو لوگ مسلمانوں کو مسجدوں میں آنے سے روکیں وہ گو مدعي اسلام اور تولیت مساجد ھوں مگر في الحقیقت انکي حالت بھی مثل مشرکین مکہ کے ھوگي اور سب سے بڑے ظلم کرنے والے ھونگے -

پھر آج کتني ھي مسجدیں ھیں' جن میں مسلمانوں کو جانے سے روکا جاتا ھے اور کہا جاتا ھے کہ یہاں آکر اپنے خدا کا ذکر نہ کرو ؟ ھر فرقہ دوسرے فرقے کے ساتھہ ایسا ھي سلوک کرتا ھے اور محض چند اختلافات و نزاعات کي بنا پر مسجد کے دروازے مسلمانوں پر بند کردیے جاتے ھیں - کتنے مقدمات ھیں جو صرف اسي بنا پر ھندوستان کي عدالتوں میں ھو چکے ھیں' اور کتني خونریزیاں ھیں جو مساجد کے صحن میں صرف اسلیے کي گئیں کہ جنکو مساجد میں آنے سے روکا گیا تھا' وہ بد بختي سے مسجد میں چلے آئے تھے ؟

ابھي تھوڑي دیر کے بعد آپ پر واضح ھوجائیگا کہ جس شے کو لوگ آج سیاست یا سیاسي مباحث سے موسوم کرکے خوف زدہ ھوتے ھیں' یعنے حفظ حقوق دینیہ و اسلامیہ و رد استبداد و جبر حکومت' وہ بھي في الحقیقت ذکر الہي ھي میں داخل ھے کیونکہ وہ امر بالمعروف اور نہي عن المنکر اور اسلام کا جہاد مقدس لساني ھے - پھر اگر ایسا ثابت ھوگیا تو کیا ان مباحث و مذاکرہ سے روکنے والے اس آیۂ کریمہ کے مصداق نہونگے ؟ اعاذنا اللہ تعالی !

(۲) یہ عجیب بلاغۃ قرآني ھے کہ ھر موقع و مطلب کو اچھے لیے بہترین لفظ ملتا ھے اور اگر اسکو الگ کر دیا جاے تو پھر اسکي جگہ دوسرے لفظ سے نہیں بھر سکتي - اس آیت میں " اظلم " کا لفظ فرمایا کہ " ظلم " کا افعل التفضیل ھے - " ظلم " کي تعریف یہ ھے کہ " وضع الشي في غیر موضعہ والتصرف في حق الغیر " (مفردات) یعني کسي شے کا اُسکي اصلي جگہ کے خلاف کام میں لانا یا بنانا اور دوسرے کے حق میں تصرف کرنا -

پس یہاں منع مساجد کو ظلم سے تعبیر کیا کہ مسجدیں جس غرض سے بنائي گئي ھیں' مانعین مساجد چاھتے ھیں کہ اسکے خلاف کاموں میں لائي جائیں - وہ اللہ کے نام سے پکار دي گئي ھیں پس انساني ملکیت اُن میں باقي نہیں رھي - اب انسانوں کے ذکر و ستایش کا انکو گھر بنانا (حسب تعریف ظلم) دوسرے کے حق میں تصرف کرنا ھے -

---

(۱) تفسیر نیشا پوري در اصل تفسیر کبیر امام رازي کا اختصار ھے اور اختصار بھي بعنسہ - پس یہ عبارت امام رازي ھي کي سمجھیے - تفسیر کبیر کي جلدوں کي الماري نظروں کے سامنے ھے اور میں انھیں دیکھہ رھا ھوں' مگر رات کے دو بج چکے ھیں - سر میں سخت درد ھے - نفس آسودگي پسند اُٹھنے نہیں دیتا - اسلیے نیشا پوري ھي کے حوالے پر اکتفا کرتا ھوں - یہ تفسیر طبري کے حاشیے پر چھپي ھے

اصل یه هے که همارے یہاں ایک کام جمع روایات تها اور ایک نقد و انتخاب ' پہلا کام پہلوں کا تها اور دوسرا پچھلوں کا - پہلوں نے اپنا فرض ادا کیا مگر پچھلوں نے غفلت کي -

تاهم اگر وسعت نظر و تحقیق و تفتیش سے کام لیا جاے تو محققین کي بهي کسي فن اور کسي دور میں کمي نہیں رهي - بغیر کسي اجتہاد جدید کے ' هم صحیح ترین روایات و تاویلات کا مجموعه مرتب کرسکتے هیں ' اور یہي ایک اصولي فرق هے جو آجکل کے مدعیان اجتہاد کو صاحبان علم و فن سے الگ کردیتا هے -

ان روایات کا موضوع هونا ظاهر هے - اول تو (بخت نصر) کو عیسائي تخریب بیت المقدس پر آماده کرتے هیں' حالانکه عیسائیت کا ظہور بهي (بخت نصر) کے زمانے میں نہیں هوا تها - پهر بعض یہود کا عیسائیوں کو آماده کرنا ظاهر کیا هے اور دوسرے رازي اپني تحقیق کا یه قیمتي اضافه فرماتے هیں که عیسائیوں سے مقصود روم کے عیسائي هیں - اور پهر یه که انکو حضرة یوحنا کے قتل کا بدله لینا تها ! !

ان غریبوں کو معلوم نہیں که عیسائیت روم میں کب پہنچي ' اور بخت نصر کا مذهب کیا تها ؟ اسکو بابلي بهي لکهتے هیں اور مجوسي بهي ' اور پهر یوحنا کے قتل کا انتقام اسکي وجه قرار دیتے هیں ' حالانکه یوحنا کا واقعه تو خود رومیوں کے عہد تسلط شام میں هوا هے ' اور اس وقت بخت نصر کي ہڈیوں کي ہڈي بهي اسکي قبر میں گل سڑ گئي هوگي !!

چنانچه (امام رازي) اور (نیشاپوري) نے اس خبط تاریخي کو بالاخر محسوس کیا اور (ابوبکر رازي) کا یه قول نقل کیا هے که : " لا خلاف بین اهل العلم بالسیر ان عهد بخت نصر کان قبل مولد المسیح بزمان " (تفسیر کبیر - ۱ : ۴۷۵)

(۲) امام موصوف ایک بہت بڑي وجه قول اول کے ترجیح کي یه بیان کرتے هیں که اس آیت میں منع ذکر الهي کے ساتهه تخریب مسجد کا بهي ذکر کیا گیا هے اور اگر مشرکین مکه اسکا مورد قرار دیے جائیں تو یه اسلیے غلط هوگا که انهوں نے کبهي بهي تخریب مسجد حرام کي سعي نہیں کي - وہ تو اوسکو آباد رکهنے والے هیں -

لیکن امام موصوف کي اس بے توجهي پر تعجب هے - حافظ (ابن کثیر) نے اپني تفسیر میں اسکا نہایت عمده جواب دیا هے - اسکا نقل کر دینا کافي هوگا :

و اما اعتماده علي ان قریشا لم تسع في خراب الکعبة ' فاي خراب اعظم مما فعلوا ؟ اخرجوا عنها رسول الله و اصحابه و استحوذوا علیها با صنامهم (حاشیه فتح البیان - ۱ : ۳۷۰)

" اور امام طبري کا اس پر زور دینا که قریش مکه نے تو کبهي خانۂ کعبه کے خرابي کي سعي نہیں کي ' تو اسکا جواب یه هے که جو کچهه انهوں نے کیا اس سے بڑهکر اور کیا تخریب کعبه هوسکتي تهي ؟ انهوں نے الله کے رسول اور انکے ساتهیوں کو مسجد سے نکلنے پر مجبور کیا اور اسکو اپنے بتوں سے بهر دیا ' یہي تو سب سے بڑي اسکے لیے خرابي تهي "

(۳) پهر روایات پر اگر نظر ڈالي جاے تو حضرة ابن عباس اور ابن زید کي روایات اسي تفسیر کي موید هیں جو عکرمه ' سعید بن جبیر ' اور عطاء کي روایت سے خود امام موصوف نے نقل کي هیں -

(۴) البته حضرة ابن عباس کي جو روایت هے ' اگر اس سے اتنا ٹکڑا نکالدیا جاے که " رومي عیسائي تهے " تو اس آیة کا اشاره بیت المقدس کي آخري تباهي کي طرف بهي به تکلف قرار دیا جاسکتا هے ' جس میں رومیوں نے بیت المقدس کي مسجد کي دیواریں ڈهادي تهیں اور وہ اسي طرح منهدم رهیں تا آنکه فتح بیت المقدس کے بعد حضرة عمر نے انکو تعمیر کیا :

الاية نزلت في ططلوس الرومي و اصحابه من النصارى و ذلك انهم غزوا بني اسرائيل فقتلوا مقاتلهم و سبوا ذراريهم و حرقوا التوراة و خربوا بيت المقدس و هذا قــول ابـن عبــاس (اسباب النـــزول واحـــدي صفحه : ۲۴)

یه آیت شاه ٹیٹس رومي اور اسکي فوج کے حق میں نازل هوي هے "جو عیسائیوں میں سے تها " اسلیے که انهوں نے یہودیوں پر حمله کیا ' اور انکو قتل کرڈالا نیز توراة کے نسخے جلا دیے اور بیت المقدس کي عمارت خراب کردي - یه قول ابن عباس کا هے -

" من النصارى " نے اس روایت کا اعتبار کهو دیا ' ورنه باقي بیانات صحیح تهے - رومیوں نے آخري حملۂ بیت المقدس میں یه سب باتیں هوي هیں - البته آیت کا سیاق و سباق اور محل و موقعه رومیوں کے ذکر کے بالکل خلاف هے -

امام (رازي) نے ایک اور توجیهه کي هے - وہ اس کا محمل یہود کو قرار دیتے هیں - بعد کي آیتوں میں تحویل قبله کا ذکر هے - اسلیے وہ کہتے هیں که تحویل قبله (یعني بیت المقدس کي جگه کعبه کي طرف منهه کرکے نماز پڑهنے) کے بعد یہودي لوگوں کو کعبے کي طرف متوجه هونے سے مانع هوتے تهے " " و لعلهم سعوا ایضا في تخریب الکعبة " پس خدا نے انکو اظلم فرمایا ' لیکن ارباب فہم کو یه دکهلانا ضروري نہیں که یه توجیهه بهي کوئي وزن نہیں رکهتي - (تفسیر کبیر - ۱ : ۴۷۵)

(تحقیق منع مساجد و سعي تخریب)

اصل یه هے که اس آیت میں مشرکین مکه هي کا ذکر هے -

قرآن کریم کي تفسیر کا اصول یه هونا چاهیے که سب سے پہلے قرآن کے مبہمات و غرائب اور محذوفات و ضمائر کي تفسیر خود قرآن هي سے پوچهي جاے - یه قرآن کریم کا ایک خاص امتیاز هے که اسکا ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے کیلیے مفسر و مشرح هوتا هے -

اب دیکهیے که قرآن کریم نے دوسرے مواقع کس طرح اس کي تفسیر کرتے هیں ؟ سوره (انفال) میں مشرکین مکه کا ذکر کرتے هوے فرمایا :

و ما لهم الا يعذبهم الله و هــم يصــدون عن المسجد الحرام و ما كانوا اوليـــاءه ' ان اوليـــاؤه الا المتقــون و لكـــن اكثر هـــم لا يعلمـــون (۸ : ۳۴)

" اور اب کونسي وجه هے که مشرکین مکه تو مسلمانوں کو مسجد حرام میں جانے سے روکیں اور خدا انکو عذاب میں گرفتار نه کرے ؟ حالانکه یه تو اسکے متولي هونے کے مدعي هیں . مگر في الحقیقت اسکے اهل نہیں - اسکے مستحق تو صرف الله سے ڈرنے والے یعني مسلمان هیں "

اس آیت میں صریح طور پر مشرکین مکه کي نسبت فرمایا که وه مسلمانوں کو مسجد میں جانے سے روکتے هیں - خواه یه ترک صلح (حدیبیه) کے بعد کي هو خواه آغاز اسلام کي -

دوسري جگه فرمایا :

ما كان للمشركيـــن ان يعمروا مساجـــد اللــه شاهدين على انفسهــم بالكفر - اولئك حبطت اعمالهم و في النــار هم خالـــدون (۹ : ۱۸)

مشرکوں کو کوئي حق نہیں که الله کي مسجدوں کو آباد بهي رکهیں اور اپنے اعمال سے اپنے اوپر کفر کي شہادت بهي دیتے جائیں - یہي لوگ هیں جنکے تمام کام برباد و ضائع هیں اور یہي هیں که دائمي عذاب انکا رفیق هے -

اس آیت میں شرک و کفر کو تعمیر و خدمت مساجد کے منافي فرمایا که دونوں چیزیں جمع نہیں هوسکتیں - پهر اسکے بعد والي آیة میں زیاده تصریح کي :

خدا نے عمارت مساجد کا مقصد حقیقي جسکے لیے وہ موضوع هیں، خود هي بار بار بتلا دیا ہے - مثلاً سورۂ (نور) میں مشہور تمثیل مصباح و زجاج کے بعد فرمایا :

في بیوت اذن الله ان ترفع و یذکر فیها اسمه ، یسبح له فیها بالغدو و الاصال - (۲۴ : ۳۶)

"یہ چراغ ایسے گھروں میں روشن کیا جاتا ہے ، جنکي نسبت خدا نے حکم دیا ہے کہ انکي عظمت کي جاے ، اور اُن میں اللہ کا ذکر اور اسکے نام کي تقدیس هو - ان میں اللہ کے بندگان مخلص و مومن صبح و شام تسبیح و تقدیس میں مصروف رہتے هیں"

مسجد جب اس کام کیلیے وضع هوئي ، تو مانعین مساجد ظاہر ہے کہ اسکے موضوع سے اُسے محروم رکھنا چاهتے هیں اور یہي معني هیں ظلم کے - شرک کو بھی خدا نے اسي لفظ سے تعبیر کیا ہے : " ان الشرك لظلم عظیم (۳۱ : ۱۳) " شرک سب سے بڑا ظلم ہے ، کیونکہ انسان کا سر جو صرف اللہ کے آگے جھکنے کیلیے ہے ، اسکي زبان ، جو طرف اسي کي تسبیح و تقدیس کیلیے ہے ، اسکے قدم ، جو صرف اسي کے طرف بیتابي اور بیقراري سے دوڑنے کیلیے هیں ، جب کسي دوسرے کیلیے اپنے تئیں وقف کردیں تو یہ ظلم هوگا کیونکہ ظلم " وضع الشي في غیر موضعه " کو کہتے هیں -

اگر یہ سچ ہے تو پھر وہ خبیث روحیں کیوں اپنے اوپر ماتم نہیں کرتیں ، جو اس ظلم اعظم کي مرتکب ، اور اس وعید الہي کي مصداق هیں ؟ کیا جنہوں نے آج خدا کي مقدس مسجدوں کو ، جو صرف اسي کے لیے تھیں اور اسي کے نام کي عظمت کیلیے ، غیروں کیلیے بنا دیا ہے ، جہاں انساني حکمراني کے فرمان چلتے اور دنیوي استبداد و تسلط کے احکام نافذ هوتے هیں ، اس حکم الہي کے ماتحت " اظلم " نہیں هیں ؟ وہ اشرار و ارذال ، جو آج خدا کے گھروں کو شیاطین کي پرستش و غلامي کا مندر بنانا چاهتے هیں ، جنکي ابلیسانہ آرزو یہ ہے کہ مساجد الہي کا صحن مقدس جو ملائکۂ سماویہ کے نزول علوي کا رحمت کدہ تھا ، زمین کي ارواح خبیثہ کي نا پاک قوتوں کا شیطان کدہ بن جاے ، کیا اپنے مورث اعلی قریش مکہ سے کچھہ زیادہ مختلف هیں ، جنہوں نے مسجد حرام کے طاقوں میں پتھر کے بت رکھدیے تھے ؟

کیا تم نے بارہا نہیں دیکھا کہ عین اُس منبر محترم کے پہلو میں ، جو صرف اللہ هي کے احکام مقدسہ کے اعلان کیلیے تھا ، اور عین اس محراب معظم کے نیچے ، جو صرف اُسي کے آگے جھکنے کیلیے خمیدہ هوا تھا ، غیروں کے نام کي تقدیس و تسبیح کي گئي ، اور جو جگہ کہ اللہ کي غلامي کیلیے بنائي گئي تھي ، اسکو دوسروں کي غلامي سے ناپاک کیا گیا ؟ قریش مکہ کو خدا نے " اظلم " کہا - اسلیے کہ انہوں نے خدا کے ذکر کو روکا اور مسجد کي طاقوں میں پتھر کي مورتوں کو سجایا ، پر وہ ، جو آج مسجدوں میں اسکے حکموں کو روک کر غیروں کے حکموں کي منادي کرتے اور پتھر کي بیجان مورتوں کي جگہ زندہ بتوں کے آگے گردنوں کو جھکاتے هیں ، کیا اُنسے زیادہ " اظلم " اور ان سے زیادہ خدا کے بے اماں غصے اور اسکے جلال و غیرت کے هیجان کے سزاوار نہیں هیں ؟

مسجد خدا کیلیے بنائي گئي ہے تاکہ صبح و شام اسکے نام کي وهاں پکار بلند هو : یسبح له فیها بالغدو و الاصال ! - پس اُسے خدا هي کیلیے چھوڑ دو - اسکے دشمنوں کو دعوت نہ دو کہ وہ تمہارے گھروں کي طرح خدا کے گھر پر بھي قبضہ کریں ، اور اسکو اپني انساني پرستش و تعبد کا مندر بنائیں - تم جو اپنے تاج و تخت کي حفاظت نہ کر سکے ، ایسا نہ کرو کہ خدا کے تخت معبودیت تقدیس کو بھي غیروں کي بدولت بٹہ لگادو - اُس نے تم اپني عبادت کیلیے ایک مقدس عمارت دي ہے ، پس ا[illegible] آگے جھکو اور اسي کو پیار کرو - وهاں اسکے دشمنوں کیلیے د[illegible] نہ مانگو اور نہ پاد شاهتوں کي پوجا کیلیے هاتھ اُ[illegible] اسکے گھر میں صرف اُسي کو مانو کہ خدا کے گھر میں ان[illegible] کي تسبیح و تقدیس تمہارے لیے زیبا نہیں -

(۳) ایک صاف اور عام فہم نتیجہ جو اس آیت سے نکل[illegible] وہ اسکے حکم کي عمومیت اور هر زمانے اور هر دور کیلیے [illegible] الہي کي صداقت ہے - اللہ تعالے نے اس آیت میں دو [illegible] کا ذکر کیا ہے - منع ذکر الہي اور سعي تخریب مساجد - [illegible] صورت تفسیر یہ ہے کہ دونوں کا مفہوم ایک هي شے قرار دیا [illegible] اور تخریب مساجد کي سعي کو منع ذکر الہي کا نتیجہ [illegible] جاے ، جیسا کہ (ابو مسلم) کا خیال ہے اور جیسا کہ ([illegible] المہائمي) نے اپني تفسیر میں لکھا ہے :

" و یذکر فیها اسمه و " اذا منع لم یهتم لعمارتها فکانما " سعي في خرابها " (تفسیر مہائمي صفحہ : ۵۷)

" و یذکر فیها اسمه " یعني جب کہ [illegible] نے لوگوں کو ذکر الہي سے روکا تو [illegible] کي آبادي کا اهتمام نہیں کیا - [illegible] گویا یہ معني زائد ہے کہ گویا [illegible] مساجد کي خرابي کي سعي کي [illegible]

پس اس تفسیر کي بنا پر سعي تخریب کے معني بھی " [illegible] ذکر الہی " کے هوے -

لیکن اگر عطف کي بنا پر دونوں میں فصل [illegible] (امام رازي) نے اسکی تشریح یوں کی ہے :

السعي في تخریب المسجد قد یکون لوجهین : احدهما منع المصلین و المتعبدین و المتعهدین له ، فیکون ذالك تخریباً - والثاني بالهدم والتخریب (تفسیر کبیر - ۱ : ۴۷۶)

" تخریب مسجد کي کوشش د[illegible] سے هوئي - ایک صورت تو یہ [illegible] نماز پڑھنے والوں ، عبادت گذارو[illegible] وابستگان مساجد کو مانع هو[illegible] ایسا کرنا بھي فی الحقیقت م[illegible] کي تخریب هوگي - دوسري [illegible] یہ ہے کہ اسکي عمارت کو منهد[illegible] جاے اور حقیقي معنوں میں تخریب هو"

اس سے ظاهر هوا کہ " سعي في خرابها " میں دونوں [illegible] داخل هیں اور آیت کا حکم عام -

پس جب کبھي کوئي شخص یا گروہ کسی مسجد میں [illegible] یا ارضي ، تھوڑي دیر کیلیے یا زیادہ عرصے کیلیے ، [illegible] جانے سے روکے ، جن لوگوں نے خدا کے گھر میں پناہ [illegible] حملہ آور هو ، اور وهاں کے عبادت گذاروں کا خون بہاے ، تو وہ همارے نظروں میں اُنہیں مشرکین مکہ کي سي جماعت [illegible] جنہوں نے مسجد حرام میں جانے سے مسلمانوں کو روکا [illegible] سلوک هم نے انکے ساتھہ کیا تھا ، اسي کي وہ بھي مستحق [illegible] نیز اس سے بڑھکر کوئي " اظلم " نہیں اور نص صریح اس پر [illegible]

تخریب کی یہ پہلی صورت ہے - دوسري صورت [illegible] میں تخریب ہے ، یعنے مسجد یا اسکے کسی حصے کو منهدم کر[illegible] ظاهر ہے کہ یہ صورت بھی جس شخص یا جس گروہ سے س[illegible] وہ اس آیت کریمہ کی بنا پر " اولئک ما کان لهم ان یدخ[illegible] خائفین - لهم فی الدنیا خزي و لهم فی الاخرة عذاب عظیم " وعید کا مستحق هوگا -

(ی[illegible]

بڑا بادشاہ گزرا ہے) ایسے موقع پر اپنی غلطی کے تسلیم کرنے میں ذرا بھی پس و پیش نہ ہوتا تھا ' بلکہ نہایت متانت اور سنجیدگی سے اپنی رعایا کے بھڑکے ہوئے جوش کو ٹھنڈا کر دیتا تھا -

اس موقع پر بہت سے لوگ اکبر کے پہلے اورنگ زیب کی مثال پیش کرینگے مگر کیا وہ اسکے اس طریق سیاست کے مہلک نتائج کو جو اسکے مرنے کے بعد ظہور میں آئے ' بھول گئے ؟ ایک طرف تو مرہٹوں نے سیواجی کی ماتحتی میں زور پکڑا اور اسکے مرنے کے بعد ہی خود مختاری کا اعلان کرکے ایک علحدہ حکومت قائم کرلی - دوسری طرف تمام صوبے ماتحتی سے نکل گئے - محمد شاہ میں اُن ڈاڑھیوں کی بدولت جو اورنگ زیب کے زمانۂ حیات میں ہوئی تھیں ' کہاں طاقت رہی تھی کہ انپر چڑھائی کرتا ؟ وہ صرف برائے نام دہلی و آگرہ کا بادشاہ تھا - بالآخر مسلمانوں کی اس عظیم الشان حکومت کا شیرازہ جسکو اکبر کی پالیسی نے مجتمع کیا تھا اس جابرانہ پالیسی کی بدولت آسانی سے بکھر گیا -

ٹھیک ایسے وقت میں جبکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کا خون مسیحیت کے خلاف جوش میں ہے ' یہ واقعہ نہیں ان بھڑکتے ہوئے شعلوں پر ہوا کا کام نہ دے ' جسکا نتیجہ آیندہ چلکر خطرناک نکلے گا - واقعۂ تقسیم بنگال اسکی ایک بین مثال ہے - تقسیم کے موقع پر کس کو خیال تھا کہ اسکا نتیجہ " انارکی " کی صورت میں ظاہر ہوگا - گو اب اسکا الحاق کیا جا چکا ہے مگر کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ اس سے اہل بنگال کے اس جوش میں فرق آگیا جو الحاق سے پیشتر تھا ؟

اپنی غلطی کا اعتراف اسوقت کرنا جبکہ وقت ہاتھ سے جا چکا ہو ' بے فائدہ ہے - مقتضائے حکمت یہی ہے کہ ظہور نتیجہ سے پہلے ہی انسداد کر دیا جائے - بہر حال ابھی وقت ہے کہ سر جیمس مسٹن اس پر غور کریں - ہمارے خیال میں اپنی غلطی کے اعتراف میں پس و پیش نہ کرنا چاہیے ' ورنہ ان کو اس وقت زیادہ محسوس ہوگا جبکہ وہ اپنی اس غلطی کے نتائج کو واقعات کی صورت میں دیکھینگے -

اختراعات حربیہ اور مصائب اسلامیہ

فن طیارہ کی حربی خدمت کی آزمائش

دنیا میں جب کوئی نیا آلۂ سفاکی و خونریزی ایجاد ہوتا ہے تو ہمارا دل کانپ اٹھتا ہے کہ دیکھیے کون سی اسلامی آبادی اس کی آزمائشگاہ قرار پاتی ہے ؟

ڈاکٹر اپنے اختبارات تشریحیہ کے لیے مردہ جسم کی تلاش کرتے ہیں - پس یورپ کو بھی حق ہے کہ وہ اپنے اختبارات حربیہ کے لیے کسی مردہ قوم کے اجسام میتہ کو تلاش کرے ' جس سے معلوم ہو کہ یہ آلۂ مخترعہ اون کے مقصد سفک و قتل میں کہاں تک معین ہوسکتا ہے ؟

مہلک ترین آلۂ حرب جس کا نام " میکسم توپ " ہے اسکی سرعت سیر و اتلاف جان کی آزمایش کے لیے سیاہستان افریقہ میں سب سے پہلے ہمارے ہی اجسام میتہ کی نمایش ہوئی ' غرقاب کشتیوں نے جو جنگی جہازوں کی موت کے لیے سب سے زیادہ کارگر آلہ ہیں ' اپنے فوائد لاتحصی کا ثبوت سب سے پہلے معرکۂ دولت علیہ و روس ہی میں دیا تھا -

تلاش مقصود کا قصور ہوتا اگر طیاروں کے جنگی فوائد و منافع کی اہمیت کے لیے بھی جلد سے جلد کسی اسلامی آبادی کا انتخاب نہ کر لیا جاتا ' چنانچہ " امن کے شاہزادوں " نے اپنے سفاکانہ و خونخوارانہ اختبار و امتحان کے لیے بہت جلد طرابلس کے ریگستانوں اور بلقان کی پہاڑوں کو منتخب کرلیا ' آخر مناظر خونین کی نمائش اور اس جدید مخترعۂ حربیہ کی آزمائش ہوئی - اس آزمایش و اختبار مشئوم کے نتائج اب نہایت خوشی و مسرت کے ساتھہ ہمارے خونناک ممتحن و مختبر شایع کر رہے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ ان معرکوں نے اس علمیہ کو کہاں تک ترقی دی ! !

امریکہ کا مشہور علمی رسالہ " سائنٹیفک امریکن " ۱۳ - ستمبر سنہ ۱۳ - کے نمبر میں نتائج مذکورہ کی طرف حسب ذیل اشارہ کرتا ہے :

" موجودہ معرکے کی نمائش و نقل و حرکت سے جو سبق سیکھا گیا اسکی مزید ترمیم و تصحیح میدان جنگ طرابلس و بلقان سے ہوگئی - فرانس اور جرمنی ہوائی جنگ کے لیے طیار رہیں ' ایک کی بری طیاری مکمل ہے اور دوسرے کی بحری - آسٹریا اور انگلستان کی جنگی نمائش سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دونوں حکومتیں بھی ایک حد تک اس جنگ کے لیے مستعد ہیں -

سنگستان بلقان سے زیادہ ریگستان طرابلس کے معرکوں سے آلات ہوائیہ کی کامیابی کا امکان ظاہر ہوتا ہے - طرابلس کی آب و ہوا اور جغرافی حالات طیارہ کے لیے موافق تھے - گو اطالی طیار تربیت یافتہ نہ تھے ' تاہم وہ کامیاب ہوے ' لیکن بلقان میں اوس کی آب و ہوا اور اندرونی اور جغرافی حالات کی بنا پر بہت سی مشکلات کا سامنا پڑا ' جس کے لیے ترتیب و تنظیم کی سخت ضرورت محسوس ہوئی ' جو یہاں مفقود تھی ' اور جو صرف فرانس میں کاملاً اور جرمنی میں کسی قدر موجود ہے -

طرابلس میں اطالیہ کے مقابل فقط بے قاعدہ عرب اور چند باقاعدہ ترکی فوج تھی - بلقان میں اسکے برخلاف دونوں طرف باقاعدہ و آراستہ فوجیں تھیں ' توپیں کثرت سے ہر موقع پر موجود تھیں ' اور حصار کا انتظام نہایت عمدہ تھا - طرابلس میں طیارے نہایت آسانی سے گردش کرکے محفوظ مرکز پر پہونچ جاتے تھے -

پھر طرابلس ایک ریگستانی ملک ہے جو صرف کہیں کہیں شاداب ہے ' اصل لڑائی ایک قلیل حصہ میں محدود تھی اور کثرت سے طیاروں کی ضرورت نہ تھی نہ فوج کی ہر نقل و حرکت کے موقع پر موجود رہیں - ملک قابل زراعت نہیں ' صرف چند نخلستان اور شاداب مقامات ہیں - صحرا نشین عرب ہمیشہ حسب موقع ایک نخلستان سے دوسرے نخلستان میں منتقل ہوتے رہتے ہیں ' اس لیے دشمن قدرتی طور پر ایک جگہہ سے دوسری جگہہ نہایت آسانی سے بہ لطائف الحیل نکل جا سکتا ہے - عرب کی بے قاعدہ فوج ابھی مصروف پیکار ہے اور پھر اپنے ہتیار کھول کر امور معاش میں مشغول ' اس لیے طیاروں کے ذریعہ دشمن کا پتہ لگانا بہت مشکل ہے ' اگرچہ ملک کا صاف منظر اور عجیب و غریب نیلگون فضا تلاش مقصود کے لیے نہایت موافق تھی -

ان وجوہ سے صحیح طور پر طیاروں کی [illegible] حیثیت نہ بلقان میں تھی اور نہ طرابلس میں [illegible] حقیقی طور سے طیاروں کو فوج کا پانچواں حصہ بنایا گیا [illegible] اب فوجی تعریز ہے - اطالیہ نے لڑائی کے آخر زمانہ میں چند جرمنی طیاروں کو نوکر رکھہ لیا تھا ' لیکن بلقان میں [illegible] بلقانی اور کچھہ اجنبی طیار ہے

خود عربي کے لیے بھی بار ھاں ' پھر دوسري فروعي زبانوں کا کیا سوال -

(۲) الفاظ مصطلحه حتی الوسع مختصر اور چھوٹے ھوں که زبانوں پر بآساني رواں ھوسکیں ' بڑے بڑے فقروں کو الفاظ مصطلحه قرار دینا خلاف آئین وضع اصطلاح ہے -

(۳) اکثر حضرات وضع اصطلاح میں اس بات کی کوشش کرتے ھیں که دوسري زبان میں اوس اصطلاح کا جس قدر مفہوم ہے وہ بتمامه اردو میں منتقل کردیا جاے - اس سے دو نتیجے پیدا ھوتے ھیں - یا تو اونکو اردو کي قلت ثروت و تنگ داماني کي شکایت ھوتي ہے که اوسمیں اداے مفہوم کي قدرت نہیں ' جیسا که اکثر احباب اسکے شاکي ھیں ' اور یا پھر حسب وسعت مفہوم ' الفاظ کثیرہ میں اپنا مفہوم ادا کرنا پڑتا ہے -

سب سے پہلے اس پر غور کرنا چاھیے که " اصطلاح " کي حقیقت کیا ہے ؟ اصلاح کی تعریف صحیح یہ ہے که " ایک جماعت کا کسي خاص وسیع مفہوم کے بار بار ادا کرنے کے لیے ایک مختصر و مناسب لفظ فرض کرلینا ' جسکے بولنے سے حسب فرض و وضع ' وہ مفہوم ذھن میں آسکے " پس اگر اس اصطلاح مفروض کے لیے ضروري ہے که وہ اپنے الفاظ سے اپنے مفہوم کے تمام معاني و مطالب ادا کردے تو پھر وہ اصطلاح کہاں ھوئي ؟ وہ تو عام گفتگو کا ایک ٹکڑا ہے -

خود انگریزي اصطلاحات پر غور کیجیے - وہ جن معاني کي طرف اشارہ ھیں ' اونکے الفاظ تب ان سب کو محیط و جامع ھیں ؟ اس کي مثالیں آپکو تمام اصطلاحات میں موجود ملیں گی ' پس در حقیقت الفاظ اصطلاحات ھمکو مفہوم لغوي نہیں سمجھاتے ' بلکه محض فرض اور وضع و تسلیم عام سے عبارت ھیں -

(۴) - سب سے آخریه که جن السنۂ اصولیه سے آپ الفاظ مستعار لے رہے ھیں ' اون کے قواعد و قوانین لسانیه کي رو سے وہ صحیح ھوں -

ان وجوہ متذکرہ کي بنا پر آپ کی مصطلحات موضوعه کي نسبت " الہلال " کے حسب ذیل ملاحظات ھیں :

۱ - Embryology کا ترجمه " علم الجنین والشکیر " کیا گیا ہے - دفعۂ اول کي رو سے " شکیر (۱) مغلق اور نادر الاستعمال لفظ ہے لیکن اس سے چارہ بھي نہیں - انتظار کیجیے که استعمال سے علم ھوجائے -

۲ - Histology کے لیے " علم ترکیب ابدان الحیوانات " بڑا لفظ ہے - " علم ترکیب الاجسام " کافي ہے -

۳ - Photography کے لیے " فن تصویر " کافي نہیں " فن تصویر شمسي " چاھیے که عموم میں خصوص ھوجاے -

۴ - Osteology " علم ماھیة العظام " کي جگہه صرف " علم العظام " کافي ہے ' ماھیت کي تخصیص کی ضرورت نہیں اور نه خود اصل اصطلاح میں کوئي لفظ ایسا ہے -

۵ - Neurology " علم باحوال الاعصاب " میں " احوال " بے کار ہے که یه خود سمجھا جاتا ہے - پس " علم الاعصاب " جیسا که خود انگریزي میں ہے ' کافي ہے -

۶ - Odantology " علم علاج داء الاسنان " ثقیل الترکیب اور غیر ضروري الفاظ پر مشتمل ہے - " علم علاج الاسنان " صحیح مفہوم ادا کرتا ہے اور کافی -

---

(۱) گھاس نو ' کونپل ' نباتات کي ابتدائي خلقت جو ابھي حیز نمو میں ھو - (منه)

برید فرنگ

حادثۂ فاجعۂ کانپور

مشہور اخبار ٹروتھه (Truth) اپني تازہ اشاعت میں حادثۂ کانپور پر بحث کرتے ھوے لکھتا ہے :

" سر جیمس مسٹن جن سے ھمیں بہت کچھه امیدیں تھیں گذشته واقعۂ کانپور میں بمشکل انسے کوئي مدبري کي علامت ظاھر ھوئي ہے ' ھر ایک آدمي جانتا ہے اور جو نہیں جانتا اسکو جاننا چاھیے که مشرق میں صرف مذھب اور مذھب ھي ایک ایسي چیز ہے جس کو جس قدر اھمیت دي جاے کم ہے - خصوصاً ایسے وقت میں (جبکه مسلمان جنگ بلقان کي وجه سے سخت مشتعل ھورہے ھیں) صرف ایک سڑک کو چوڑا کرنے کي غرض سے انکے جوش کو بھڑکانا درحقیقت اپني ناقابل بیان بے وقوفي کي نمایش کرنا ہے -

گلي کے موڑ کي درستگي کچھه زیادہ ضروري نہیں ہے جبکه وہ ھر ایک حصه کو جسکا تعلق انکي کسي مقدس عمارت سے ھو ' ویسا ھي مقدس سمجھتے ھیں جیسا که اصل عمارت کو - ھمکو یه دیکھکر تعجب ھوتا ہے که سر جیمس مسٹن جیسے تجربه کار افسر نے اسکو محسوس نه کیا جو في الحقیقت اینگلو سکسن قوم کے دامن عقل پر حماقت کا ایک افسوس ناک داغ ہے -

خیر ' یه سب کچھه تو ھوا - یہاں تک بھي حرج نه تھا ' مگر ایسے موقع پر جب که سر جیمس کو اپني غلطي کا اعتراف کرنا چاھیے تھا ' یوں صاف انکار کردینا که گویا انھوں نے اچھه کیا ھي نہیں اور اس حصۂ مسجد کو تعمیر نه کرانا ' انکي نادانی کي ایک اور بیّن دلیل ہے - مجھکو تمام حالات کا علم ہے - گورنمنٹ کے اس خیال سے بھي بے خبر نہیں ھوں که مشرق میں کسي گورنمنٹ کو اپني رعایا کي کوئي بات آساني سے کبھي بھي ماننی نه چاھیے ' لیکن میں یه کہے بغیر نہیں رہ سکتا که اکبر اعظم کو (جو مشرق میں بہت

پچھلے کالم کا بقیه مضمون

۷ - Organology کے لیے " علم اعضاء البشر و الحیوانات و النباتات " ایک نہایت طویل ترکیب ہے - " علم الاعضاء " کفایت کرتا ہے اور " اعضا " میں اعضاے انسان و حیوانات و نباتات داخل ھیں -

۸ - Ouranography " علم تعریف ھیئة السماء " کي جگہه " علم اشکال الفلک " زیادہ مناسب ہے ' " تعریف " اصل میں موجود نہیں - لفظ " ھیئة " Astronamy کے مقابل مستعمل ھوچکا ہے ' اور " سماء " سے زیادہ (علم ھئیت) میں لفظ " فلک " بولا جاتا ہے - ھاں " اجرام سماویه " البته مصطلح ہے -

۹ - Optholmotology " علم اصول معالجة العیون " بھي بہت طویل ہے ' " علم معالجة العیون " کہیے -

۱۰ - Metronomy " علم وزن الاوقات " صحیح نہیں ' وزن اشیاء ثقیله کا ھوتا ہے ' وقت کا نہیں البته " تقدیر " کہه سکتے ھیں - یعني " علم تقدیر الاوقات " مگر عربي میں پہلے سے اسکے لیے " علم المواقیت " کا لفظ موجود ہے -

سامی خاندان روز بروز ضعیف ہوتا گیا یعنی عاقبة الامر جیسا کہ ہمیشہ اہل ملک بیرونی قوم پر غالب آتے ہیں ' سامی خاندان جو مصر قدیم کا باشندہ تھا ' غالب آگیا اور سامیوں کو مصر سے نکالدیا صرف بنی اسرائیل جو در اصل دوسرا سامی خاندان تھا اور عہد یوسف (ع) سے مصر کے ایک سرسبز و شاداب قطعۂ ارض پر قابض تھا ' ملک میں باقی رہ گیا -

" اسرائیل کی اولاد برومند اور فراواں ہوئی ' اُس نے نہایت زور پیدا کیا ' اور زمین اُن سے معمور ہوگئی ' تب مصر میں ایک نیا بادشاہ (یعنی نئی بادشاہی) جو یوسف کو نہ جانتا تھا ' پیدا ہوا اور اوسنے اپنے لوگوں سے کہا :

دیکھو ! بنی اسرائیل ہم سے زیادہ قوی تر ہیں ' آؤ ہم اونکے ساتھہ ایک دانشمندانہ چال چلیں ' تا نہو کہ جب وہ اور زیادہ ہوجائیں اور جنگ پڑجائے تو ہمارے دشمنوں سے مل جائیں ' ہم سے لڑیں اور ملک سے نکل جائیں -

اسلیے مصریوں نے ان پر خراج کے لیے محصل بٹھائے تاکہ وہ سخت کاموں کے بوجھہ سے اون کو ستائیں - ان محصلوں نے فرعون کے لیے شہر (نیثوم) اور (رعمیس) میں خزانے بنوائے "
(خروج باب ۱ : ۱۴)

لیکن سنن الہیہ کا یہ قاعدہ جاری ہے کہ قوت حاکمہ ملت محکومہ کو جسقدر دباتی ہے اوسیقدر وہ اور اُبھرتی ہے ' اور جسقدر اوسکے مظالم میں اشتداد ہوتا ہے ' انتہائی خیال انتقام ' ملت محکومہ کے بازوؤں میں زور اور ارادوں میں عزیمت پیدا کردیتا ہے -

مصریوں نے اسرائیل کی اولاد کو جتنا دکھہ دیا وہ اور زیادہ بڑھی کہ ایسا ہونا سنن الہی کا اقتضا تھا -

* * *

تم نے دیکھا ہوگا کہ ربڑ کے ایک گیند کو جب ایک بچے نے تمہارے سامنے زمین پر پٹکا تھا تو رد عمل کیلیے جس قوت دفع سے وہ پٹکا گیا تھا ' اوسی قوت دفاع کے ساتھہ وہ زمین سے بلند ہوا - زخم کے مواد فاسد کو اگر نکلنے کا راستہ نہ دوگے تو کیا وہ آخر کار ناسور بنکر باہر نہ بہہ جائیگا جسکا اندمال موت کے سوا ممکن نہیں ؟

کوہ آتش فشاں کی حقیقت کیا ہے ؟ اوس حرارت و جوش کی ایک لہر ہے جسکو زمین سے نکلنے کی راہ نہ دی گئی - آخر الامر طبقات زمین کی دیواروں کو توڑکر قلۂ کوہ کو ہلاتی ہوئی باہر نکلی ' اور دور دور تک آبادیوں کو بے نشان کردیا !

لوگ مکانوں میں پانی نکلنے کیلیے راستے بناتے ہیں کہ اگر ایسا نہو تو ایک ہی برسات میں مکانوں کی بنیادیں ہل جائیں -

* * *

مصری اب بنی اسرائیل کی کثرت و قوت سے خوف زدہ ہوے انہوں نے بنی اسرائیل سے کام لینے میں سختی کی - ذلیل ' سافلانہ ' اور نیچے درجہ کی ہر قسم کی خدمت اون سے لیکر اونکی زندگی تلخ کردی " کیونکہ اونکی وہ ساری خدمتیں جو وہ کرتے تھے مشقت اور ذلت کی تھیں " (خروج ۱ : ۱۵)

(۳)

فطرت اپنی ضرورتوں کو آپ پورا کرتی ہے - ایک صحرائی حیوان اگر کسی کوہستان میں پہونچ جائے تو چند نسلوں کے بعد کوہستانی زندگی کے لائق اوسکے ناخن ' پنجے ' جبڑے ' اور روئیں خود بخود ہو جا لینگے - اگر کسی گرم ملک کے حیوان کو برفستان میں پرورش کرو تو چند انقلابات نسلیہ کے بعد شدید برودت و برف کے تحمل کے لائق وہ خود اپنا جسم طیار کرلیگا -

جب زمین میں گرمی ' ہوا میں تپش ' اور موسم میں امس ہوتی ہے تو دست نصرت الہیہ بارش کیلیے ابر کی چادر خود ہوا میں پھیلا دیتا ہے - اگر ایسا نہو تو مدبر عالم کی شان تدبیر و تہیۂ اسباب کی تحقیر ہو - وہ ہر ضرورت کو پیدا کرتا ہے اور پھر خود ہی اوسکے لیے تہیۂ سامان و اسباب کرتا ہے ' وما ذالک علیه بعزیز -

پس جب کوئی قوم مضطر و مضطرب ' شدائد و خطرات سے محاط ' آلام و مصائب کا مرجع ' قہر و جبر و اکراہ کا نشانہ ' انواع تشدید و تعذیب کا ہدف ہو ' تو یقین کرو کہ خداے مدبر عالم کا دست تدبیر مصروف کار ہے ' اور سد ضرورت کیلیے وہ خود ہی سامان پیدا کررہا ہے ' کیونکہ خود اسی نے تو پہلے ضرورت بھی پیدا کی -

بنی اسرائیل مصر کی سر زمین میں انواع قہر و تعذیب میں گرفتار تھے ' ضرورت پیدا تھی ' پس خدا نے نظر التفات کی ' اور اوسنے موسی کو " وادی طوی " میں " جبل طور " کے پیچھے نظر آ دیکھا ' وہ پکارا :

ادهب الی فرعون انه طغی (۲۰ : ۲۵)

موسی ! فرعون کے پاس جاؤ ' اب اوسکا طغیان حد کو پہونچ چکا -

موسی (ع) تنہا لیکن حق و صداقت کی جمعیت غیر مرئیہ کے ساتھہ ساتھہ ' جبل طور سے اُترا ' اور دربار شاہی کا رخ کیا - اُس نے فرعون کو خطاب ربانی سنایا :

فارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبهم قد جئناک بآیة من ربک ' والسلام علی من اتبع الهدی ' ان قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب و تولی - (۲۰ : ۴۹)

بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھہ جانے دے ' انہیں دکھہ نہ دے ' ہم خدا کی نشانی تیرے پاس لائے ہیں ' اگر اس نشانی کی اطاعت کریگا ' تو سلامت رہیگا ' ورنہ خدا نے ہمکو بتایا ہے کہ جو اس نشانی کو تسلیم نہ کریگا وہ آخر الامر گرفتار عذاب ہوگا -

(۴)

وہ ' جو دنیاوی ساز و سامان پر مغرور ' حکومت قاہرہ کے نشہ سے چور ' اور اپنی قوت و استیلا اور قہر و جبر پر متکبر ہیں ' وہ ہر صداے اصلاح ' اور ہر نداے موعظت کو اپنے لیے صاعقۂ موت اور صیحۂ قیامت سمجھتے ہیں : یحسبون کل صیحة علیهم (۶۳ : ۴) وہ صداے اخلاص و موعظت کے استماع کی قوت نہیں رکھتے کہ اون کا دل اون سے کہتا ہے : " یہ صداے اخلاص و موعظت نہیں ' ہماری حکومت قائمہ کیلیے دراے رحیل ہے "

وہ اعمال تنبیہ و اصلاح کے دیکھنے کی قوت نہیں رکھتے کہ اونکا نفس اونکو کہتا ہے : " یہ اعمال تنبیہ و اصلاح نہیں ' ہماری عزت و قوت کے غیر فانی جسم کیلیے سازش قتل و سامان موت ہے "

کبھی وہ داعی و منادی حق کو خطاب کرتا ہے :

" میں تمہاری آواز سے ڈرتا ہوں کہ اوس سے میرے کنگرۂ حکومت کو لرزش ہوتی ہے "

کبھی وہ خود اپنی قوم کے افراد صالحہ کو آواز دیتا ہے :

" ہاں ! اسکی صداے جاذب اور نداے دل ربا سے متاثر نہ ہونا ! یہ تم کو اپنی آواز مقناطیسی سے معمول کرکے حکم دیگا کہ ان میٹھے چشموں ' ان سرسبز میدانوں ' اور ان بلند خیموں سے نکل جاؤ کیونکہ اب ان کا مالک آتا ہے اور تم ان پر بغیر حق کے قابض تھے "

فرعون نے موسی کو کہا جو اُس عہد کا داعی اور حق کا منادی تھا : اجئتنا لتخرجنا ' من … اے موسی ! کیا اس لیے تو ہمارے

مقالات

باب التفسیر

قصص القرآن

(۲)

قصص بني اسرائیل

بصائر و مواعظ ، نتائج و عبر

(توطیۀ تاریخیه)

اس سے پہلے که اصل مضمون شروع کیا جاے همکو پندرهویں صدي (ق م) میں مصر کے سیاسی حالات پر ایک نظر ڈالنی چاهئے -

تقریباً دو هزار قبل مسیح حدود عرب سے ایک سامي قوم جو مختلف قبائل کا مجموعه تهي ' مصر پر حمله آور هوئي ' اور اسکو فتح کیا - عرب اسکو عاد ' ثمود ' اور معین وغیره قبائل کا مجموعه سمجهتے هیں ' اسرائیلي اسکو " عمالیق " کہتے هیں ' اهل بابل و عراق کے هاں اسکا نام " عریبي " اور " عمرانـي " هے ' اور خود مصري اسکو بنظر تحقیر " شاشو " اور " هیک شاش " یعني " شاهاں بادیه " اور " شاهـاں چرپان " کہتے هیں ' کیونکه عرب کے سامي بادیه نشین در حقیقت اونٹوں کے چرواهے تهے -

مصر ' عهد قدیم سے دو حصوں پر منقسم هے : مصر بالا اور مصر زیریں - زیریں بالکل بحر احمر کے کنارے حدود عرب کے مقابل واقع هے ' نهر سویز کے کهودنے سے پہلے بحر روم اور بحر احمر کے مابین ' ایک چهوٹا سا خشک قطعه حاجز تها ' جو مصر کو حدود عرب و جزیره نماے سینا سے ملاتا تها - نهر سویز اسي خشک قطعۀ ارض کو کاٹکر اور ان دونوں دریاؤں کو باهم ملاکر بنالي گئي هے ' در حقیقت اس نهر نے اوس دیوار کو جو مشرق و مغرب یا یورپ و ایشیا کے درمیان حائل تهي ' منهدم کردیا ' جس سے سیلاب فتنۀ و بلاکو مغرب سے مشرق میں داخل هونے کے لیے نهایت آسان راسته مل گیا -

شاشو یا عمالیق اسي خشک راسته سے ' جزیره نماے سینا هوکر مصر زیریں میں چلے آئے - مصر کے خاص باشندے جو سام کے بهائي " حام " کي اولاد تهے ' شکست کهاکر مصر بالا میں چلے گئے - ان سامي فاتحین نے یہاں ایک عظیم الشان حکومت قائم کي ' جو تقریباً تین چار سو برس تک عمالیق کیلئے نشان فخر و امتیـاز رهي - عام سامي قبائل مختلف اوقات و حالات میں اپنے هم نسب و خاندان قوم کے پاس بغرض استمداد و استعانت آتے جاتے رهتے تهے -

یهي سبب هے که بیسویں صدي (ق م) میں سر خیل قبائل سامیه حضرة ابراهیم خلیل کو بابل و عراق یعني کلدان سے حدود مصر و شام کي طرف آتے هوئے دیکهتے هیں ' اور پهر جب اس ملک میں قحط نمودار هوتا هے ' تو حضرت مع اپني بیوي ساره کے یہاں سے مصر کا رخ کرتے هیں - مصر زیریں کا سامي بادشاه جب ایک سامي خاندان کي آمد کي خبر پاتا هے ' اور اوسکے ساتهه ایک خاتون کا هونا بهي سنتا هے ' تو اوسکو اپنے قدیم خاندان سے اتصال کے شوق میں نکاح کا پیغام دیتا هے ' لیکن یهه سنکر که وه شوهر دار خاتون هے ' سوء قسمت پر افسوس کرتا هے ' اور بالاخر سعادت اتصال خاندان اسطرح حاصل کرتا هے که اپني بیٹي " هاجره " کو حضرت کي خدمت میں دیتا هے ' جس سے اسماعیلي عربوں کي نسل پیدا هوتي هے - (۱) حضرت ابراهیم اپني دونوں بیویوں کے ساتهه بیل ' گدها ' خچر اور اونٹ وغیره بہت سامان جهیز میں لیکر کنعان واپس آتے هیں -

حضرة ابراهیم کے دو بیٹے اسماعیل و اسحاق هوئے - اسماعیل ملک عرب میں آباد هوئے اور اسحاق (ع) کنعان میں اپنے باپ کے جانشین هوئے اسحاق سے یعقوب پیدا هوئے - جنکا دوسرا نام " اسرائیل " تها - انکي اولاد " بني اسرائیل " یعني فرزندان اسرائیل کهلائي ' اور خدا نے خود اپني زبان سے آنهیں برکت دي -

حضرت یعقوب کے باره بیٹوں میں سے جنکي نسل سے بني اسرائیل کے باره گهرانے قائم هوئے ' ایک بیٹے حضرت یوسف تهے - بهائیوں کے اوسي تحاسد برادرانه سے مغلوب هوکر ' جس نے اس سے پہلے اسي گهرانے کے دو اور بهائیوں یعني " اسماعیل و اسحاق " میں افتراق کردیا تها ' اپنے بهائي یوسف کو ایک اسماعیلي قافله کے هاتهه جو عرب سے مصر کو جا رها تها ' بیچ ڈالا - عجائب ایام دیکهو که آخرالامر بني اسحاق اور بني اسماعیل کا اس عجیب طریقے سے اتصال هوا -

مصر پہنچکر اسماعیلي قافله نے حضرت یوسف کو ایک مصري سردار کے هاتهه فروخت کرڈالا ' جہاں " عزیز " کي بیوي اور حضرت یوسف کا واقعه پیش آیا اور انهیں قید خانے جانا پڑا ' بالاخر تعبیر خواب کي تقریب سے شاه مصر کے دربار میں پہونچے - بادشاه کو جب یه معلوم هوا که یه ایک سامي النسل نوجوان هے ' تو وه نهایت مسرور هوا که وه فرزند سے محروم تها ' اور رفته رفته اوسنے زمام حکومت حضرت یوسف کے هاتهه میں دیدي -

حضرت یوسف نے اب مناسب سمجها که اپنے خاندان کو کنعان سے جہاں وه مبتلاے قحط تها ' مصر بلالیں ' کیونکه یہاں اب اوس کے لیے حکومت کا سامان تها - حضرت یعقوب مع اپنے خاندان کے مصر آگئے - شاه مصر نے بزرگ خاندان سام کا استقبال کیا اور جاگیر و مناصب انکو عطا کیے - حضرت یعقوب نے اتحاد نسل کے اظهار کے لیے کہا که " هم بهي اے پادشاه چرواهے هیں "

(۲)

اس واقعه سے تقریباً تین سو برس بعد تک اسرائیل کي اولاد ملک مصر میں بڑهتي اور پهیلتي گئي ' لیکن خود اصل حکمران

(۱) یہودیوں نے اس قصه کي که " شاه مصر نے زبردستي حضرت ساره کو اپنے تصرف میں لانا چاها تها اور بالاخر حضرت ساره کي کرامت دیکهکر اور یهه سنکر که اسکا شوهر موجود هے ' اپنے اراده سے باز رها " صرف یهي حقیقت اصلي هے جو همنے بیان کي - مزید تفصیل البصائر کے باب التفسیر میں هوگی

حضرت هاجره ام اسماعیل کو لونڈي کہنا بهي یہودیوں کي حاسدانه جہالت هے ' اور افسوس هے که مسلمان بهي غلطي سے اسکا یقین کرتے هیں - حالانکه خود یہودیوں کي تاریخ سے اسکي پوری تردید هوتي هے - منه

ارضنا بسحرک یموسی؟ (۲۰ - ۵۹)

پاس آیا ہے کہ اپنے زور سحر سے ہم کو ہماری حکومت سے بے دخل کردے ؟

پھر اپنی قوم کے اُن رجال صالحین کی طرف مخاطب ہوا جن کا قلب حق کا مستقر ' جن کے کان استماع صداقت کے لیے مستعد ' اور جنکے ہاتھ اعانت ضعفا کیلیے بلند رہتے ہیں اور جنکی حسب تدبیر الہی کسی عہد و ملک میں کمی نہیں ' اور کہا :

ان هـذان لسحـرن یریدان ان یخرجاکم من ارضکم بسحرهما و یذهبا بطـریقتکـم المثلی ' فا جمعوا کیدکم ثم ائتو صفا ' وقد افلح الیوم من استعلی - (۲۰ : ٦۷)

یہہ ساحر ہیں جو چاہتے ہیں کہ تمکو تمہارے ملک و حکومت سے بے دخل کردیں ' اور تمہارے بہترین طریقۂ و تہذیب کو برباد کردیں ' کوئی تدبیر متفقاً سوچو ' اور پھر صف بہ صف مقابلہ کیلیے آجاؤ - آج جو بلند رہا ' وہی دل کو کامیاب ہوگا -

جب کوئی ضعیف و کمزور قوم آمادۂ اعانت حق ہوتی ہے ' تو اعتداے حق و صداقت اپنی قوت و طاقت کے عجیب و غریب کرشموں سے اوسکو مرعوب کرنا چاہتے ہیں ' اونکے فرمان سزا اور فرد تعزیری تحریریں زہرناک سانپوں کی طرح ادھر ادھر دوڑتی نظر آتی ہیں ' حالانکہ وہ بے جان ہوتی ہیں -

فا ذا حبـا لهم وعصیهـم یخیل الیه من سحرهم انها تسعی (۲۰ - ٦۹)

جادوگروں فرعون کی رسیاں اور ڈنڈے اونکے زور سحر سے ' ایسا خیال ہوتا تھا کہ (گویا) سانپ بن بن کر دوڑ رہے ہیں !!

ناصر حق اور داعی صداقت چند لمحوں کے لیے خوف سے کانپ جاتا ہے کہ آخر وہ بھی انسان ہے -

فاوجس فی نفسه خیفة موسی - (۲۰ : ۷۰)

حضرۃ موسی نے اپنے دل میں ڈر محسوس کیا -

مگر پھر معا خداے مجیب الدعوات کی آواز غیر مسموع دل کو تسلی بخشتی اور روح کو اطمینان دیتی ہوئی سنائی دیتی ہے :

لا تخف انک انت الا علی ! (۲۰ : ۷۱)

اے ناصر حق و صداقت ! ! خوف نہ کر کہ غلبہ تیرے ہی لیے ہے -

ہاں ! تیرے پاس شمشیر آهنی نہیں لیکن تیرے دہنے ہاتھہ میں لکڑی کا ایک خشک آلہ ہے - اس " آلۂ معجزنما " سے دشمنوں پر حملہ آور ہو کہ یہ اون کی شہرت کا چراغ گل ' اُن کے سازو سامان کی نمائشی چمک کو دھندھلا ' اور اونکے سفاکانہ امن اور جابرانہ عدل کے ایوان کو متزلزل کردیگا :

القا ما فی یمینـک تلقف ما صنعوا ' انما صنعوا کیـد سحر ' ولا یفلـح الساحر حیث اتی - (۲۰ - ۷۲)

موسی ! اپنے دہنے ہاتھہ کی لکڑی ڈال دے - انہوں نے اپنے تصنع و فریب سے جوکچھہ بنایا ہے اسکو نگل جائیگی ' یہ صرف ساحرانہ فریب و تدبیر ہے ' جو کسی طرح آخرا کامیاب نہیں ہوسکتی -

(٦)

صداقت ایک معجزہ ہے جو اپنی تاثیر کے لیے شرمندۂ اسباب نہیں - وہ جو دشمن ہیں ' وہ جو عداوت رکھتے ہیں ' وہ جو اپنی قوت و استیلا پر مغرور ہیں ' صداقت کا جب ظہور ہوتا ہے تو منہہ کے بل گر پڑتے ہیں کہ ہم نے صداقت آسمانی کو بادلوں سے اُترتے دیکھا اور قبول کیا :

فالقی السحرۃ سجـدا قـالـوا : آمنـا بـرب هـرون و مـوسـی (۲۰ : ۷۳)

" ساحر جو اپنی قوت سحر کے زور پر موسی کے مقابلہ کو نکلے تھے ' حق کا نشان دیکھہ کر اطاعت کے لیے سجدہ میں گر پڑے ' اور پکار اٹھے : ہم نے خداے ہارون و موسی کا نشان دیکھا اور قبول کیا "

مگر یہ فرعونیوں کی آنکھیں روشن ' لیکن دل اندھے ہوتے ہیں ' اسلیے کہ وہ اپنی قوت پر مغرور اور نشۂ حکومت سے مخمور ہیں - لوگ جب روشنی کو چشمۂ خورشید سے طلوع ہوتے ہوے دیکھتے ہیں ' تو کہتے ہیں کہ روشنی طلوع ہوئی اور ہم نے دیکھا - وہ جو کہتے ہیں کہ " روشنی طلوع ہوئی اور ہم نے دیکھا " دل کے سچے ہیں اور آنکھہ کے بھی ' لیکن فرعونی اُن سے کہتے ہیں کہ جب ہم نے نہیں کہا کہ دیکھا ' تو تم نے کس کو دیکھا اور قبول کیا ؟

فرعون نے کہا : کیا تم میری ہیبت سے نہ ڈرے ؟ کیا تم میرے زور حکومت سے مرعوب نہوے ؟ کیا تم میری قوت تعزیر سے خوف زدہ ہوکر نہ کانپے ؟ تم کس کی صدا کو قبول کرتے ' اور کس کی روشنی کو نور کہتے ہو ؟ تم کہو کہ نہ ہم سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں ' ورنہ تم دیکھتے ہو کہ جلاد کی تلوار تمہارے سامنے ہے اور سولی کا درخت تمہارے پیچھے -

قال ! آمنتم قبل ان آذن لکم ' انه لکبیرکم الـذی علمکم السحر ' فلا قطعن ایدیکم و ارجلکم من خلاف و لا صلبنکـم فی جذوع النخل ' و لتعلمن اینا اشد عذابا و ابقی (۲۰ : ۷۴)

فرعون بولا ! بغیر میرے کہے تم نے قبول کرلیا ' موسی تم سب کا سحر میں استاذ ہے - اس قبول سے فوراً انکار کرو ' ورنہ تمہارے ہاتھہ پاؤں کٹوا دیں گے ' اور تم کو کسی درخت کے تنہ میں لٹکا کر سولی دیدیں گے ' دیکھو تو کسکا عذاب سخت اور دائمی ہے ؟

لیکن جو سنتے ہیں وہ کیونکر کہیں کہ نہیں سنتے ؟ اور جو دیکھتے ہیں وہ کیونکر کہیں کہ نہیں دیکھتے ؟ پھر اے قہر و ظلم کے تخت پر بیٹھنے والو ! اے حکومت فانیہ کا تاج سر پر رکھنے والو ! اے قوانین ظالمہ و قواعد جائرہ کی تلواریں چمکانے والو ! اور اے جلا وطنی اور سولی سے ڈرانے والو ! ہم تمہاری قوت جانتے ہیں لیکن مانتے نہیں - ہم تمہاری طاقت سے بے خبر نہیں ' لیکن ہم کو اوس کا ڈر بھی نہیں - تمہاری قوت و طاقت سے بھی بڑے ہم ایک اور قوت و طاقت کو دیکھتے ہیں - جسم تمہارے ہاتھہ میں ہے لیکن دل تمہارے ہاتھہ میں نہیں - پس جو کچھہ کرنا ہو کر گذرو کہ دل نے جسکو دیکھا ہے اوسکے قبول و دعوت سے آسمان کے نیچے آے کوئی شی روک نہیں سکتی - کیا یہی جواب نہ تھا ' جو موسی پر ایمان لانے والوں نے فرعون کو دیا تھا ؟

لن نو ثرک علی ما جاءنا مـن البینت و الـذی فطـرنا ' فاقض ما انت قاض ' انما تقضی هـذه الحیـوۃ ' انا آمنا بربنـا لیغفـر لنا خطـا یانا وما اکرهتنا علیه من السحر ' والله خیر و ابقی ' ان من یات ربـه مجرما فان له جهنم لا یموت ولا یحی ' و من یاته مومنـا قـد عمل الصلحـت فاولئک لهـم الـدرجـت العلی ' جنـت عدن تجری من تحتها الا نهـار خـلـدین فیها ' ذلـک جـزاء مـن تـزکـی -

" اے فرعون ! ہم کو خدا کی جو نشانیاں پہونچ چکی ہیں جس نے ہم کو پیدا کیا ' اوس کو چھوڑ کر تیری اطاعت نہیں کرسکتے ' تجھکو جوکچھہ کرنا ہے کر گذر ! تیرا حکم صرف ہماری اس دنیاوی زندگی ہی تک ہے اور بس ' ہم اپنے خدا کے احکام کو قبول کر چکے ' تا وہ ہماری خطاؤں سے درگذرے اور جن برائیوں کے کرنے پر تونے مجبور کیا اوسکو بھلا دے - ہمارا خدا نیک اور دائم ہے - خدا کے احکام کا جو مجرم ہوگا ' اوسکے لیے جہنم ہے ' جسمیں نہ تو زندگی ہے نہ اوسمیں مسرت نہیں ' اور نہ موت ہے کہ تکلیف سے نجات نہیں ' اور جو خدا کے احکام کو مانے گا اور اوسکے بتاے ہوے نیک کاموں کو کریگا ' اوسکے لیے درجات عالیہ ہیں ' نیز باغ جاوید جسکے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ' اور دراصل یہ پاک لوگوں کے ایمان و ایقان کا پاک اجر اور پاک جزا ہے ! "

ادبیات

شرایط صلح

لوگ کہتے ہیں کہ حکام ہیں آمادۂ صلح * نہ اگر صلح ہے تو جز خونریزی تدبیر نہیں
لیکن انعام گراں قدر و تعریف کی صلح * یہ حقیقت میں کوئی صلح کی تدبیر نہیں
مایۂ بحث اگر ہے تو فقط مسجد ہے، * بحث قتل شہیدان جواں مد نظر نہیں
داد خواہ حق مسجد ہیں اسیران جفا * ورنہ ان کو گلۂ سختی تعذیر نہیں
ہم نے خود ذوق اسیری سے یہ کانوں میں کہا * کہ "ہم طرۂ محبوب ہے، زنجیر نہیں"

* * *

جزو مسجد کو اگر آپ سمجھتے ہیں حقیر * آپ کے ذہن میں اسلام کی تصویر نہیں
آپ کہتے "وضوخانہ تھا، مسجد تو نہ تھی" * یہ نیا مسئلۂ فقہ کی تعبیر نہیں
آپ اس بحث کی تکلیف نہ فرمائیں کہ آپ * حامل فقہ نہیں، واقف تفسیر نہیں

* * *

بند کرتے ہیں جو یہ آپ جراید کی زبان * یہ بھی کچھ منع آزادی تحریر نہیں
اور بھی برہمی طبع کا ساماں ہے یہ * فتنۂ عام کے دبنے کی یہ تدبیر نہیں
فتح اسطرح کیا کرتے ہیں اقلیم قلوب: * تیر ترکش میں نہیں، ہات میں شمشیر نہیں
اور ہی کچھ ہے گرفتاری دل کی تدبیر * سختی طوق و گراں باری زنجیر نہیں
حشر تک برہمی عام کا رکنا ہے محال * یعنی اس خواب پریشاں کی یہ تعبیر نہیں

* * *

داد خواہوں نے ہر اک سر سے جو ارشاد سنے * یہ "یہ حکم ازلی قابل تغییر نہیں"
حسن ظن نے جو کہا کہ تو یہ بول اٹھے * اس مرقع میں بھی انصاف کی تصویر نہیں!
ہم اسیران محبت نے بھی ہے جو سلوک * پھر یہ کہیے گا کہ فتراک میں نخچیر نہیں

(شبلی نعمانی)

فکاہات

گناہ نفع بخش

مپرس حال شہیدان کانپور زمن * کہ بیدریغ حریفاں زدند تیغ ہلاک
پولیس را صلۂ خدمتش عطا کردند * "از آں گناہ کہ نفعے رسد بہ غیر، چہ باک؟"

(اشعری)

کل رعایا برگشتہ ہوکر دشمنوں سے جا ملی ' جدید قرق قلعہ سبی اور لولو برغاس کے موقع پر عیسائی سپاہیوں نے ترکوں کا ساتھہ چھوڑ دیا تھا - سید نادر صرف اپنے پچاس ہمراہیوں کے ساتھہ رہگئے تھے - اس موقف حرج کو دیکھکر انہوں نے قلعہ بند ہونا مناسب سمجھا ' اور ایک مہینہ تک اپنے چند ساتھیوں کے ساتھہ ہزاروں محاصرین کا مقابلہ کرتے رہے ' اور عبد اللہ کے اس گولی بند لگنے والے طلسم کو توڑ ڈالا ' انکے صرف دو آدمی کام آئے اور دشمنوں کو اپنی لاشوں کے لیے نیا قبرستان آباد کرنا پڑا -

آخر میں جسوقت قلعہ کی رسد میں کمی واقع ہونے لگی تو سید نادر نے ایک عارضی صلح کی تحریک کی جسکو فوراً امام نے منظور کر لیا ' اس ترکیب سے سید نادر اپنے رفقا کے ساتھہ بعزو احتشام قلعہ سے نکل کر مسقط آپہونچے ' چونکہ التوا کی میعاد پندرہ روز کی مقرر تھی اسلیے اسکے ختم ہونے پر امام نے قلعہ کو اپنے قبضہ میں لے لیا -

اس ہفتہ کی ڈاک سے معلوم ہوا ہے کہ امام کے مریدوں میں اختلاف واقع ہو رہا ہے ' حمیر اور عیسے بن صالح اپنے اپنے وطن کو چلے گئے ہیں ' عبد اللہ اور امام (سمائل) میں مقیم ہیں ' (سمائل) کے بعض عربوں نے جو بنی رواحہ کہلاتے ہیں سلطان کی خدمت میں ایک درخواست پیش کی ہے جسمیں مالی اور سلاحی امداد کا مطالبہ کیا ہے - سلطان نے اس درخواست کو نامنظور کردیا - برٹش گورمنٹ کو مسقط سے خاص دوستانہ تعلق ہے - اس بناپر اوس نے سلطان کی امداد کے لیے کافی استعداد بہم پہونچائی ہے ' اور مسقط سے کچھہ دور پر چھاؤنی ڈال رکھی ہے ' تاکہ اگر بدویوں نے ہجوم کیا تو باہر ہی باہر روک دیے جائیں -

خاتمہ پرمیں بھی آپکی طرح یہی کہونگا کہ " الفتنہ نائمۃ لعن اللہ موقظها " و قال اللہ تعالی : ضرب اللہ مثلا ' قریۃ کانت آمنۃ مطمئنۃ یاتیها رزقها رغداً من کل مکان ' فکفرت با نعم اللہ ' فاذا قها اللہ لباس الخوف والجوع بما کانوا یصنعون - بقلم : ابوالحارث ۲۰ شوال سنہ ۱۳۳۱

(الهلال)

مسلمان آج جن مصائب میں مبتلا ہیں ' ان کی بنا پر اب یہ سوال باقی نہیں رہا ہے کہ زید حق پر ہے یا عمر؟ سوال یہ ہے کہ فوائد اسلامیہ کی کس کی ذات سے امید ہے ؟ عمان بقیہ ارض مقدس اسلامی کا ایک ٹکڑا ہے ' اس لیے بہرحال اوس کو مقدس رہنا چاہیے - لیکن یہہ دیکھکر ہر مسلم قلب کیوں نہ دو نیم ہو کہ مسلمان ابھی تک زید و عمر ہی کا سوال کر رہے ہیں -

سرزمین عرب کا ایک ایک گوشہ تقدیس و تمجید کی ایک ایک اقلیم ہے ' پس جو اجنبی ہاتھہ اوس کے ایک گوشے کو ناپاک کرتا ہے ' وہ تقدس و مجد اسلامی کی ایک پوری اقلیم کو تباہ کر رہا ہے ' اس لئے ہمکو صرف اوس تیغ آزمائے مقدس کا انتظار ہے ' جو اپنے ایک وار سے دست نجس اجنبی کی جنبش کو باطل کردے کہ دامان قدس و مجد اسلامی مصئون رہے ' فہل من رجل یصون ثوب الاسلام ؟

میں نے آپکی تمام تحریر میں صرف اس سطر کو ڈرتے ڈرتے پڑھا ہے کہ " برٹش گورنمنٹ کو مسقط سے خاص دوستانہ تعلق ہے اس بنا پر اوس نے سلطان کی امداد کے لیے کافی استعداد بہم پہونچائی ہے " ہم یورپ کی محبت ہی سے ڈرتے ہیں کہ وہ عداوت کی پہلی منزل ہے - المودۃ تتبعه التجارۃ و التجارۃ تتبعه الرایه ' اس لیے ہم مسلمانان عالم یہ نہیں پوچھتے کہ سلطان کے ساتھہ کیا خیانت ہوئی ؟ ہم یہ پوچھتے ہیں کہ عمان کے ساتھہ کیا خیانت ہوئی ؟ ہم اس خبر کے طالب نہیں کہ سلطان کی امداد و اعانت کے کیا اسباب بہم پہونچائے جا رہے ہیں ؟ بلکہ یہہ جاننا چاہتے ہیں کہ عمان کی امداد و اعانت کے کیا اسباب بہم پہونچ رہے ہیں ؟ فہل من مجیب ؟

تاریخ حیات اسلامیہ

الهلال اور پریس ایکٹ

زان دل شوریدہ را بر نارک خود می نہم
کا شیان مرغ مجنوں شد دل شیدائے من

اس عہد مذلت و مصیبت میں کہ ہر مسلم ہستی کیلیے جینا ننگ و عار ہے ' ہمیں اپنے دل و جان ' دونوں اسلیے پیارے ہیں کہ ایک تو الهلال کے سوز عشق سے داغدار ' اور دوسرا درد محبت سے بیقرار ہے - الهلال کی محبت کو ہم تو سچے دل سے گویا خدا اور رسول کی محبت سمجھتے ہیں - ہمیں وہ بھولی ہوئی تعلیم یاد دلائی گئی ہے جسے فراموش کر کے ہم خسر الدنیا والاخرہ کے پورے مصداق بنچکے تھے - ہم اپنے اعتقاد میں ایسے شخص کو مسلمان جانتے ہیں جو الهلال کا سچے دل سے والہ و شیدا ہو - وہ جسد بے روح جنھیں کل تک دنیا و ما فیها کی خبر تک نہ تھی ' آج متعرف ہی نہیں ہیں بلکہ میدان عمل میں اہل فوت سے بھی آگے نکل جانے کا قصد کرتے ہیں - اہل بصیرت دیکھیں کہ یہ الهلال ہی کی صدائے حق انتما کا معجزۂ مبین ہے - کسے خبر تھی کہ یہ عروس حق و صداقت بے نقاب ہوتے ہی اپنے جمال باطل سوز سے دلوں کو مسحور کرنے اک تازہ روح پہونکدیگا ؟ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء -

ضمانت الهلال کی یکا یک خبر سنکر دل کو بہت قلق ہوا - طبیعت دیر تک بیچین رہی ' لیکن جب اس واقعہ کی حقیقت پر غور کیا تو چپکے چپکے اک خیال نے تسکین دیدی ' اور دل خون گشتہ اس نو عروس غم سے یہ کہکر ہم پہلو ہو گیا :

کام جاں را تازہ کردی ای غم لذت سرشت !
نے غلط گفتم ' چہ غم ای من و ائے سلوائے من !
من کہ مستی کردن از خون جگر آموختم
ننگ ہوشم باد گر جز خوں بود صہبائے من

بجائے شکوہ کے گورنمنٹ بنگال کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ اسنے پنی خوشی یا کسی کے ایما سے الهلال کی ضمانت لیکر اسمیں اور چار چاند لگا دیے - لیکن اسکے ساتھہ ہی اسے یاد رکھنا چاہیے کہ تنکوں سے دریا کا سیلاب نہیں رک سکتا - دو ہزار اور دس ہزار کی ضمانت تو کیا بلا ہے ؟ اس دریائے رحمت الہی کی روانی کو انشاء اللہ پھانسی کی سختی بھی نہیں روک سکتی - ہزاروں کیا بلکہ لاکھوں جانفروش اپنا زور ناتوانی دکھانے کیلیے ایک اشارۂ چشم کے منتظر ہیں - گورنمنٹ ہند کو خوب معلوم ہے کہ الهلال اک اسلامی مذہبی رسالہ ہے - اس کے مٹانے کی تمسخر انگیز سعی کرنا گویا مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو پامال کرنا ہے - تمام مسلمان باستثنائے چند ملت فروش منافقین کے ' گورنمنٹ کی ایسی کارروائیوں کو نہایت غیظ و اضطراب کی نظر سے دیکھہ رہے ہیں - کبتک اس جور بیجا اور ستم ناروا کے ہم مورد رہیں گے ؟ اور کہانتک ہم اپنے دلی جذبات اور مذہبی تقدیس کو پامال ہوتے دیکھیں گے ؟ کاش وہ گردنیں جو ان جبر و استبداد کی رسیوں کے حلقوں کو زینت گلو سمجھتی ہیں ' کٹ جائیں ' تا کہ قوم کے جسم کو اس وبال دوش سروں کے بارے نجات حاصل ہو - اب تو مسلمان مسلمان ہوکر زندہ رہنا چاہتے ہیں - آخر اس بت پرستی کی کوئی حد بھی ہے ؟

شہداء کانپور اعلي الله مقامهم

بخدمت جمیع محررین جرائد اسلامیه و بزرگان ملت

واقعات حادثۂ هائله کانپور پر میں نے غور کیا هے' اوس بنا پر میں بلا خوف تردید که سکتا هوں که همارے بزرگان قوم نے اسوقت تک بجز پیروي مقدمه کے کوئي سبیل ایسي نهیں نکالي' نه کوئي ایسي راے قایم کي هے' جسکے ذریعه موجوده ما خودین کانپور اور معرور شهداے کانپور کي بیواؤں اور یتیموں اور پس ماندگان کے گذاره کي صورت دائمي طور پر هو سکے' اوسوقت تک که اونمیں کے چند نفوس اپني مدد آپ کرنیکے قابل هوجائیں یا اپنے پیروں پر آپ کهڑے هو سکیں -

جو چنده که ابتک وصول کیا جا رها هے اور آینده وصول کیا جائیگا ' اوسکي نسبت میں یه دیکهه رها هوں که صرف مقدمه اور صرفۂ وفد ولایت کے لیے هے - لیکن کسي صاحب نے اسوقت تک اس معامله میں که (آینده مجروحین اور شهدا کے ورثا کا کیا حشر هوگا ؟) کوئي تجویز پیش نهیں کي میرے خیال میں یا تو موجوده چنده مسجد مچهلي بازار کانپور میں سے ایک مستقل رقم تجارت میں لگا کر اسکا حافظ احمد الله صاحب ' محمد هاشم صاحب اینڈسنس تاجران کانپور کو منیجر مقرر کردیا جاے که اوسکے منافع سے بیوگان و یتیمان کانپور کي اخیر وقت تک (جیسا که میں اوپر عرض کر چکا هوں) خبر گیري هوتي رهے - اور یا جو اور تجویز سب صاحبوں کے نزدیک مناسب هو عمل میں لائي جاوے - اگر اسوقت اسطرف توجه نهولي تو اینده بعد برآمدگي نتیجه مقدمات عجب نهیں که ان مصیبت زدوں کي حالت نهایت نازک هو جاے - تمام جرائد اسلامیه سے امید هے که میري اس تحریک کو اپنے اپنے جرائد میں درج فرما کر بتائینگے که ورثاء و پس ماندگان شهداے کانپور کا آینده مستقبل کیا هوگا ؟

محمد علي' افسوس' زکیل -

داستانِ فاجعۂ کانپور

حادثۂ کانپور کے معصوم زخمي ! !

ایک اٹهه برس کي لڑکي' جسکا شانه چهروں سے زخمي هوگیا تها !

زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

فهرست زر اعانۂ مصیبت زدگان کانپور معرفت جناب احمد حسین صاحب ڈرافس مین' دهورلا سالاملي ریلوے' پونا - به تفصیل ذیل :

جناب احمد حسین دروس مین ۴ روپیه - جناب امر[illegible] صاحب تهدابدار ۱ روپیه - جناب مسرور[illegible] صاحب ۸ آنه - جناب جعفر صاحب [illegible] روپیه جناب میر احمد علي بیگ صاحب ۱ روپیه - جناب [illegible] نهالي صاحب ۴ آنه - جناب گلزار خان صاحب ۴ آنه - جناب [illegible] علیخان صاحب ۱ روپیه - جناب محمد خان صاحب ۵ روپیه جناب احمد علي [illegible] جي - آئي - پي ریلوے ۱ روپیه - جناب [illegible] عبد الرحمن صاحب ۱ روپیه جناب احمد [illegible] صاحب ۴ آنه جناب [illegible] صاحب [illegible] ۸ آنه جناب [illegible] صاحب ۱ آنه - جناب عبد الرحمن صاحب ۲ آنه جناب سید محبوب صاحب ۱ آنه جناب مصطفى صاحب ۱ آنه - جناب امیر صاحب ۱ آنه جناب راجو صاحب ۱ آنه جناب عثمان صاحب [illegible] والے ۸ آنه جناب مقبول صاحب [illegible] ۸ آنه - جناب عبد الرزاق صاحب هیڈ سگنلر ۱ روپیه -

جناب اقدس بعد [illegible] علیکم کے عرض پرداز هوں که مسلمانان [illegible] جو چنده پس ماندگان شهداے کانپور کے لیے وصول هوا اوس میں سے [illegible] روپیه بذریعه مني آرڈر ارسال خدمت کیا جاتا هے فهرست چنده دهندگان بعرض اشاعت عقب سے روانه خدمت کیجاویگي -

یهه چنده ممبران مسلم کلب اودے پور که اور خصوصا سیکریٹري صاحب المس مذکور کي سعي سے هوا هے - اور کوشش جاري هے

ترجمه اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مهاجرین عثمانیه میں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیه - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے -

در بازوے قدرت تو مضمر صد زور نفس آفرینش
برخیزکه شورکفربرخاست اے فتده نشان آفرینش

پانچ روپیه کي حقیر رقم ضمانت الهلال کے مد میں داخل کیجاتي هے ۔ قبول فرمائیں - اور اس مضمون کو اخبار میں تهوڑي سي جگه دیں

داعي بالخیر ' سید عبد الحکیم سیف ' (رئیس شاهجهاں پور)

الله تعالي اپکي سعي بلیغ کوبار آور دے اور آپکے متعدین کو استقامت دائمي عنایت فرمائے - جس نهج و قرینے سے آپ اپنے اراده پر مستقیم هیں خداوند اسلام سب مسلمانوں کو جلد اسي روش پر لائے -

گورنمنٹ نے اگر ضمانت لي هے ' تو لیا همارے جانوں کو بهي اسنے لے لیا هے ؟ نهیں همارے جانیں تو اوس قادر ذوالجلال کي ملک هیں - جسنے همیشه راستبازوں ' حق گوؤں ' اور صادقوں کي مدد کي هے -

پہلے میرا دل مضطرب تها ' بلکه دوسرے معنوں میں نا امید تها مگر الحمد لله که اپکي تحریروں نے مطمئن کر دیا ' بلکه مسلمان بنا دیا - میرے پاس کیا هے جو میں آپکي نذر کروں ؟ هاں اوس خداے کریم کي دي هوئي جان حزیں هے جو نیز الله کے آگے کسي قسم کا بهي عجز کرنیکو کفر تصور کرتي هے ' یا پهر اس جان کا جمع شده عرق - جو بصورت روپیه پیسه کے ملتا هے - علاوہ قیمت الهلال اور البصائر میں ایک روپیه ماهوار همیشه ایلیے نذر کرونگا اگر قبول فرمائیں تو جواب آنے پر انشاء الله تین ماه کي تین قسطیں بذریعه مني آڈر بهیجدونگا -

گر قبول افتد زهے عزو شرف -

آپکا ادني خادم - جان محمد

حضرت مولانا - السلام علیکم - هم یه کهنے سے باز نهیں رهسکتے که وه مصلح و معلم جرائد اسلامي جنکو آج هم اپني جان و مال سے بهي زیاده عزیز رکهتے هیں ' حکام کے جبر و تشدد سے ان شاء الله کچهه بهي نقصان نهیں اٹهالیں گے ' بلکه یه انکي تحریک صداقت کو اور قوي و محکم کریگا - ۳ - اگست کے اندوهناک واقعهٔ کانپور سے ابتک کتنے اخبارونکا گلہ گهونٹا جا چکا لیکن پهر اس سے کیا هوا ؟ کیا مسلمانوں کا جوش سرد هوگیا ؟

" الهلال " کا ابتک بچ جانا تعجب انگیز تها اسلیے که یه تو اور بهي هر ایسے معاملے میں جو گورنمنٹ اور مسلمانوں کے درمیان غلط فهمي پیدا کرتے هیں ' آزادانه ' مگر از روے مذهب ' نکته چیني کرتا تها - تاکه گورنمنٹ اور رعایا کي کشیدگي اندر هي اندر نشو و نما پا کر خطرناک نه هونے پائے - هاں یه ضرور تها که اس امر سے بعض حکام کے جور و ظلم البته آشکارا هو جاتے تهے - با ایں همه " الهلال " سے دو هزار کي ضمانت طلب کي گئي هے - یه ضمانت " الهلال " سے نهیں بلکه مسلمانان هندوستان سے لي گئي هے -

دو هزار روپیه کي کیا حقیقت ؟ اگر دس دس هزار کي بهي ضمانت لي جاتي تو قوم اپني جان بیچکر گورنمنٹ کے خزانے میں داخل کر دیتي - گو مسلمان مفلس ' غریب اور فاقه مست هیں مگر اسلام کي محبت سے ابتک انکے دل خالي نهیں اور اپني جان تک اسپر سے نثار و قربان کر دینے کیلیے سر بکف هیں ' میں یه حقیر رقم الهلال ضمانت فنڈ کے لئے بذریعه مني آڈر ارسال خدمت کرتا هوں - امید هے که انجناب اس حقیر و ناچیز هدیه کو قبول فرمائینگے -

خـــادم المسلمــیــن
خواجه سید منظور احمد - آره

بحضرت مولانا المکرم ' ذي المجد و الکرم -

الهلال کے خبر ضمانت اور اسکے ۲۷ - اگست کے نمبر ۹ کي ضبطي نے قارئین الهلال کے نهیں ' بلکه عموماً مسلمانان هندوستان کے دل هلا دیے - یه ایک استبداد عظیم هے جو مسلمانان هند کو احاطه کیے هوے هے ' تحریري آزادي سلب هو رهي هے - آزادي تقریر کا جنازه اٹهه چکا تعجب نهیں آگے چلکر مسلم هستي سے کها جاے که " وجودک ذنب لا یقاس به ذنب - الهلال کي نور افشاني ماخوذ هے انوار قرآنیه سے - جب تک قرآن دل و زبان پر هے اجکل کي عدالت میں الهلال کیا اهل قران هونا هي بڑا نا قابل عفو جرم هوگا - کیوں نهیں قرآن کریم کا همسے مطالبه کیا جاتا که حق و باطل متصادم هوں اور ان دونوں میں سے اولی ایک هستي باقي رهجاے ' اور تنازع بقا کا مسئله همیشه کے لئے منفصل هو جاے - خدا آپ کے ارادونمیں برکت عنایت فرمائے ' اور اشاعة حق کے اراده میں جس قدر مانع و مزاحم هیں انکو دور فرما کر اس دور استبداد میں ان الباطل کان زهوقا کي تفسیر دکهلا دے - مجروحین کانپور کي اعانه کے لیے بهي چنده فراهم کر رها هوں عنقریب مرسل خدمت هوگا -

محمد سعد الله - کرت پور ' بجنور

حضرت من دامت برکاتہم -

الهلال قومي اور مذهبي رساله هے اوسکي ضمانت کا واقعه اسلام کي ضمانت کا مسئله هے جس پر تمام مسلمانوں کو پوري توجه کرني چاهیے ورنه کیا عجب هے که اسطرح احساس مذهبي هي معدوم کر دیا جاے -

ضمانت فنڈ میں في الحال (۵ روپیه) بذریعه مني آڈر روانه کرتا هوں جو میرے لیے موجب برکت هوگا -

حافظ حقیقي سے یهي دعا هے که وه حضرت کو اپني حفاظت میں رکهے اور اوسکي نصرت همیشه حضرت کي رفیق رهے ' آمین ثم آمین -

خادم - خریدار نمبر (۱۹۲۵)

جناب احمد حسین صاحب هیڈ راؤسمیں
دهند - پوڈ • - ١٩
بکوشش وسعی منتظمین مسلم کلب اردیپور بذریعه جناب
شیخ ولي محمد صاحب ٹرن ارر اردیے پور
میراز • - ١٠٠
مسلمانان غیور موضع بین ضلع پٹنه
بذریعه احمد رضا صاحب • ١٥
جناب محمد یعقوب صاحب - جمرلی مونگیر - • ٣٥
جناب حافظ درست محمد صاحب
پیش امام - سورتي مسجد - نگیان بازار • . ٩ ١٠
جناب اکبر خانصاحب - موضع حمد اله
... ل پور • • -
جناب مولوي قطب الدین ...
ایک ... رگ ...
ا ... • • ؟

زر اعانۂ مہاجرین عثمانیه

جناب محمد اسمٰعیل صاحب زاج ... - • ١
جناب غلام حیدر صاحب - محله سید نتریاں
گوجرا نواله • ٧
جناب حکیم محمد عبد المجید صاحب -
روڑي - جالندهر • • ١
بذریعه جناب مبارک حسین صاحب - کلکته • • ٢٤

جناب من ! چار پانچ ماه قبل سے براے امداد ترکي ومصیبت زدگان جنگ بلقان کچهه چنده جمع هوکر پڑاتها - لیکن چند وجوه مانع ارسال تیے - کل مبلغ ١٢٥ روپیه روانه خدمت هے -
یہاں اسلام براے نام هے - بڑے جد و جهد کي یه رقم نتیجه هے۔

ش - ع - ر - بهاري مقیم لاهري ' بلوچستان

(تفصیل ١٢٥ -)

جناب میر بلوچ خانصاحب ڈومکي • • ١٠
جناب میر تاج محمد خانصاحب ڈومکي متعلم • • ٣٧
جناب محمد رجب صاحب • ٨ •
جناب سبهاگه گوله صاحب • ١ •
جناب بشیکه صاحب ٩ • •
مسمات سهیني بیوه • ٢ •
مسمات بختاور بیوه • ٢ •
جناب الله رایه گوله • ٢ •
جناب ضمیر صاحب گوله • ١ •
جناب بگوحت صاحب • ٢ •
جناب مزار صاحب نجار • ٨ •
جناب محمد شریف صاحب زرگر • • ٢
جناب شهر محمد • • ٢
جناب اِفلو صاحب • ٣ ١
جناب محمد شفیع صاحب • • ١
جناب گوڑا صاحب • • ١
جناب مراد خانصاحب ڈمکی • ٨ •
مسماة مرادي بیوه • ٢ •
جناب الهي بخش صاحب • • ٢
جناب دهني بخش صاحب • • ٣
جناب محمد عظیم وحاجی زرگر • • ١

جناب ارباب دایه • - ١
جناب سید حسن شاه شمس صاحب - ٩ ٢
جناب عبد الحکیم صاحب • ١
جناب کلاقي صاحب - ١٣
جناب بهنمور - ٢
جناب کابر صاحب • ٢ -
جناب زربهو صاحب - -
جناب میر مهر الله خاں صاحب - • ١
جناب حجراني صاحب • ٨ -
جناب ملاقائم الدین صاحب - ١
جناب موسی خاں صاحب • ٨ •
جناب فقیر گل شاه - •
جناب پیر بخش صاحب ! -
چ ... رن میراسي ... ..
باجهی دتا صاحب ٨ -
جناب اله بخش صاحب •
جناب اله دتا صاحب •
جناب عبد الغفور صاحب - !
جناب مرزاخانصاحب • ٢ •
جناب صالم محمد صاحب • ٦ •
مسمات حلیما - - ١
جناب نالب نوه هاں صاحب - - ٣
جناب شیخ محمد صاحب - - ٢
جناب گل حسن خانصاحب - • ١
جناب سهر صاحب • • ١
جناب دوست محمد صاحب - : ٥
جناب راجه بخش صاحب • ٨ •
جناب سفر صاحب • • ١
جناب پانڈهي ... ب - ٨ -
جناب حامد صاحب . .
جناب حاجی صاحب ٢
جناب سالنداد صاحب - ٢ ٩
جناب قاضي عبد الحق صاحب - • !
جناب عمر صاحب • • !
جناب ملا تاج الدین . - ١
جناب بري صاحب • ٨ -
جناب بدگر تجار صاحب - ٨ ١
جناب عبد الرحیم • . ١
جناب حمزه خانصاحب . • ١
مسمات عزي بیوه • ٢ .
جناب سلطان صاحب • ٨ •
جناب گگزاي صاحب • ٣ ٢
جنناب گپس خرات صاحب • . ١
جناب سر براه تمنکر صاحب • • ٨.
جناب گپس خیرات • ٣ •
جناب محمد صاحب • • ١
جناب نوداني صاحب • ٣ ١
جناب ولي محمد صاحب • ٢ •
جناب اسلم بخش صاحب • ٢ •

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بڑے تک کو ایکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہو جانا، کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ہضمی اور متلی بھوک کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے

[۱۹]

مسیحا کا

سر کے بالوں کے لیے

نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوری کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے ہم نے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ہیڈ کوارٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۲۳

کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[۱]

اصل عرق کافور

ان گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے بہت سبب پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہو جاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے، اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ، ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

غبطۃ الناظر

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر - نایاب قلمی نسخہ سے چھپی ہے - کاغذ ولایتی صفحہ ۵۶ - قیمت ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک - ملنے کا پتہ سنٹرل بک ڈپو ہکرز ہوسٹل - دھرمتلہ - کلکتہ

لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین — القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, McLeod Street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکلف بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲

نمبر ۱۷ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, October 22, 1913.

مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور

۱۹ - اکتوبر کو انجمن کی جانب سے ٹون ہال کلکتہ میں ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا ' تا کہ مسئلہ مسجد کانپور کے تازہ تغیرات کی نسبت غور و فکر اور اظہار راے کیا جاے - باوجودیکہ صرف ایک دن پیشتر ہی اسکا اعلان کیا گیا تھا ' لیکن جلسہ عظیم الشان اور مجمع نہایت کثیر تھا -

مجملاً اسکی روئداد اخبارات میں چھپ چکی ہے - تفصیلی حالات شاید آئندہ نمبر میں شائع کیے جاسکیں - جس اعتدال اور حزم و احتیاط کے ساتھہ اس معاملے کی نسبت اس جلسے میں تجاویز منظور کی گئی ہیں ' ارباب فہم نے انکی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ کر لیا ہوگا -

سب سے آخری تجویز یہ تھی کہ :

" نظر بہ حالات گذشتہ ' عمارات و اوقاف دینیہ کے حفظ حقوق و دفاع کیلیے نہایت ضروری ہے کہ مسلمان اپنی بہترین کوششوں سے با قاعدہ کام لیں - اسلیے یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ " انجمن دفاع مسجد مقدس کانپور کلکتہ " کو آیندہ " حفظ حقوق و دفاع عمارات دینیہ " کے نام سے بدستور قائم و جاری رکھا جاے "

یہ کہنا ضروری نہیں کہ گذشتہ تجربے آیندہ کیلیے کس قدر موثر اور عبرت انگیز سبق دیچکے ہیں - یہ مسئلہ ہمیشہ سے اہم تھا لیکن اب تو اسکی اہمیت انتہائی درجے تک پہنچ گئی ہے - امید ہے کہ اخوان ملت اس کام میں انجمن کی اعانت فرمائیں گے

ابو الکلام (صدر) (آنریبل) فضل الحق (سکریٹری)

فہرس

تصاویر

لیکن هر واقعه کی مختلف حیثیتیں هوتي هیں اور ان تمام جذبات مسرت و امتنان کے هجوم میں' اسپر افسوس کیے بغیر میں نہیں رهسکتا که بہت سے لوگ اس واقعـه کو مختلف نظـروں سے دیکھنے میں ایسي غلطي کر رهے هیں ' جس پر شاید انکو کسي وقت تاسف هو' حالانکه کام وهي سچا اور پر صداقت هے ' جس کیلیے امتداد زمانه کے ساتھه ساتھه مسرت اور خوشیاں بھي بڑھتي جائیں' اور جسکے لیے کبھي بھي تاسف نهو-

۱۴ - اکتوبر کا واقعه چند چیزوں کا مجموعه هے - مسئلۂ مسجد کانپور نے مختلف صورتیں اختیار کرلي تھیں - ایـک مسئلـه هے مسجد کے متنـازع فیه زمین کا - اور ایـک مسئله هے متهمین کي رهائي کا -

ایـک شے هے کانپور کے وفد کا اڈریس' اور پھـر سب سے آخـر سامنے آنے والي جبز هے هز ایکسلنسي کي تقریر' جسمیں اِن تمام امور کا اعلان کیا گیا -

کیا مجھے وہ حضرات جو ۱۴ - اکتوبر کي شـام سے مصروف کار هیں ' بتلا سکیں گے که انکے اظهارات کس چیز کے متعلق هیں ' اور تقلید و اتباع کے سوا انھوں نے کیا خود بھي اسپر کچھه غور کیا هے ؟

(دالان)

اولین مسئله مسجد کے دالان کا تھا ' لیکن اگر میں یه کهنے سے خـاموش رهوں تو یه میرے ایمان کا انتهـائي ضعف هوگا که اسـکا مسئله اب تک منفصل نہیں هوا هے- نه صرف مسلمانوں کیلیے' بلکه حضور ویسراے کي اُس قیمتي اور یاد گار انصاف فرمائي کے دائمي اور محکم هونے کیلیے بھي نهایت ضروري تھا که وہ مسلمانوں کے مـذهبي اظهارات اور علماء کرام کي شرعي تصریحات کے مطابق هوتا - وہ انتهائي مقصد جو حضور ویسراے کي اس مداخلت کے اندر مضمر هے ' کس درجه شریفانه ' اور کس درجه محبوب القلوب هے ؟ یعنے انھوں نے مسلمانوں کے غم و الم کو دور کرنا چاها ' اور انـکي خواهشوں کو پورا کرکے برٹش انصاف کے سب سے بڑے قیمتي اصول " عدم مداخلت مذهبي " کے احترام کو همیشه کیلیے محفوظ کر دیا - پھر کیا یه کوئي خوشي کي بات هوگي اگر ایک ایسي اعلیٰ نیت اور بهترین عمل کو هم ایسی حالت میں چھوڑ دیں ' جو مسلمانوں کو کامل تسکین دینے ' اور انـکي تمام شکایتوں کے دور کرنے میں کسي طـرح ' اور کبھي بھی ناکام ثابت هو؟ اگر ایسا کیا جاے تو در حقیقت یه ویسراے کي محنت فرمائیوں کا همارے طرف سے کوئي اچھا معاوضـه نهوگا-

حضور ویسراے نے ٹوٹے هوے دلوں کو جوڑنا چاها تھا ' پس ضرور تھا که هم انھیں مدد دیتے ' تاکه اسطرح یه ٹـکرے باهم اِیسے جوڑ دیے جاتے که پھر دیکھنے والوں کو یه بھي بتلانا مشکل هوتا که ٹوٹا بھي هے تو کهاں سے ؟

دل شکسته دراں کوچه مي کنند درست
چنانکه خود نشناسي که ازکجا بشکست ؟

لیکن اگر بال رهگیا تو وہ دیکھنے والوں سے گذشته کي مخبري کریـگا اور بھولنے والے پچھلي یاد کو نه بھلاسکیں گے !

یه جو آوازیں بعض اطراف سے اُٹھه رهي هیں - یه جو مراسلات کانپور سے آ رهي هیں ' یه جو خود ۱۴ - اور ۱۵ - اکتوبر کے بعض حالات و واقعات کانپور هیں - کیا اسي بات کا نتیجه نہیں هیں ؟ اگرچه :

ملـگیا شیوں مبارک باد میں !

اصل مسئله زمین کي ملکیت کا مسئله هے اور افسوس که هز ایکسلنسي نے اس کو صاف کرنا غیر ضروري بتلایا -

ممکن هے که اسمیں کچھه مصلحتیں هوں ' تاهم بہت آساني سے ممکن تھا که زیاده صبر و انتظار کے ساتھه معاملے کے هر پہلو کو صاف کر لیا جاتا - اوروں کو جلدي هو تو هو ' لیکن الحمد لله که خود مسلـمانوں کو اس معاملے میں جلدي کرنے کي کوئي وجه نه تھي -

ایک صورت یه هے که زمین کا وہ ٹـکڑہ بعینسه واپس کر دیا گیا - اب متولي اُس زمین کو اس طرح استعمال کرینگے که اُس جانب ایک دروازہ بنائیں گے - چھت کیلیے دو کھمبے کھڑے کریں گے - نیچے کا حصه انکي ملکیت هوگي قانوناً و عملاً ' اور اس طرح یه اصول شرعي برابر قائم رهیگا که " کسي مسجد کا کوئي حصه مصالح مسجد کے سوا اور کسي کام میں نہیں لگایا جا سکتا "

دوسري صورت یه هے که مسجد کا جسقدر حصه حکام کانپور نے لینا چاها تھا ' وہ بعینسه سڑک کو دیدیا گیا - البته مسجد کے اوپر صحن کے ساتھه ۸ - فیٹ کا برامدہ سا نکال لینے کي اجازت دیدي گئي هے' جس کي اجازت هر شهر کي منیوسپلٹي هر مکان کو خاص شرائط کے ماتحت دیدیا کرتي هے -

وہ نیچے کي زمین که اصل معامله هے ' سڑک میں بدستور شامل رهیگي - البته یه ایک خاص بے اصولي جائز رکھي گئي هے که اتنے حصے کو متولیان مسجد اپنے صرف سے طیار کرا دیں -

پس اسکو اچھي طرح صاف هو جانا چاهیے که کونسي صورت قرار پائي هے ؟ یه کوئي عقل مندي کي بات نہیں که " زمین ملگئي ' زمین ملگئي " کا شور مچا کر لوگوں کو واقعه کے سمجھنے کي مهلت نه دے جاے اور وهي معامله مشتبه اور پیچیدہ هو کر رهجاے ' جسکي بدولت مسلمانوں کو اس درجه نا قابل تلافي نقصان عزت و جان گوارا کرنے پڑا ' اور جسکي وجه سے خود حکومت کو بھي اس درجه پریشاني اور حیراني سے اُٹھاني پڑي -

حضور ویسراے کے فیاضانه اراده کي صحیح تکمیل اور اسکي سچي قدر داني جب هي هوسکتي هے ' جب که انکے فیصلے اور اعلان کو اسطرح معلق چھوڑ دینے کي جگه اسکو اس حالت تک پہنچانے کي سعي کي جاے ' (حالانکه پہلے هي هوني تھي) که وہ اپنے اصلي مقصد کو حاصل کر سکے -

میں سمجھتا هوں که اگر یه معامله اچھي طرح صاف کر دیا جاتا تو کانپور کے عام مسلمان بھي بالکل مطمئن اور شاد کام هوجاتے اور باهر بھي هر طرف طمانینه هوتي -

میں هرگز یه راے نه دونگا که مسلمان اس معاملے میں کوئي نیا ایجي ٹیشن شروع کریں ' اسکي کوئي ضرورت نہیں - البته یه ضرور هے که اس معاملے کو کارکن ذرائع سے صاف هو جانا چاهیے که اب بھي وقت باقي هے - اور مجھے امید هے که شاید ادسا باساني هو سکے گا -

(باقي آینده)

شذرات

گم شدہ امن کي واپسی

لارڈ هارڈنگ کي يادگار دانشمندي

۲ - جولائی اور ۱۴ - اکتوبر

الا ' ان حزب اللہ هم الغالبون !

فوقع الحق و بطل ما کانوا يعملون - فغلبوا هنالك و انقلبوا صاغرين ! (۷ : ۱۱۵)

جو حق بات تهي وہ سب پر ثابت هوگئي ' او رجو کچهہ باطل پرستون نے کيا تها ' سب ملیا میٹ هوگیا - پس فرعون او ر اوسکے ساتهیون نے شکست کهائي اور حکم الهي سے ذلیل و خوار هوگئے -

ہے ایک خلق کا خوں اشک خونفشاں پہ میرے
سکهائي طرز آے دامن اُٹها کے آنے کي !

" مسئلہ مسجد کانپور " کي تاريخ میں هر واقعہ يادگار ہے : اُس کا آغاز بهي يادگار تها اور اُس کا اتمام بهي - اُسکي ابتدا بهي نا قابل فراموش ہے اور اُسکي انتها بهي - اُسکے وہ ايام وسطی جو درد و غم ' آہ و فغاں ' حق طلبي ' و داد خواهي میں بسر هوے - وہ بهي يادگار رهیں گے ' اور وہ آيام آخرين ' جو جوش و خروش ' جهد و جهاد ' سعي و تلاش ' اتحاد و اجتماع ' اور بالاخر فتح و انهزام کي صورت میں نمایاں هوے ' وہ بهي کبهي نہ بهلاے جا سکیں گے :

والله يؤيد بنصرہ من يشاء ' ان فی ذالك لعبرة لاولی الابصار ! (۳ : ۱۲) -

البتہ هر شے کي ياد يکساں نہیں هوتي ' اور هر ياد اپنے ساتهہ ایک خاص اثر رکهتي ہے - زخم بهي ياد رهتے هیں اور دست مرهم بهي - لیکن پهلي ياد کے ساتهہ همیشہ دل میں ٹیس اٹهتي ہے ' اور دوسري ياد همیشہ تسکین دیتي ہے - خوں ریزي کو ياد کرکے همیشہ دنیا نے نفرت کي ہے ' مگر امن کي کوششوں کو همیشہ تعریف ملي ہے کہ يہ انکا قدرتي حق ہے -

(۲ - جولائي) اور (۳ - اگست) کي طرح (۱۴ - اکتوبر) بهي يادگار رهیگي ' مگر وہ يادگار ' ظلم و نا انصافي ' نفسانیت و ناداني ' مغرورانہ هٹ اور حاکمانہ گهمنڈ ' سفاکانہ اقدام اور جابرانہ خوں ریزي کي يادگار تهي ' پر ۱۴ - اکتوبر اُس عقل و تدبر اور دانشمندي و دانائي کي يادگار ہے ' جس نے همیشہ حق و صداقت کا ساتهہ دیا ہے ' اور جو اگر دنیا سے روٹهہ جاے ' تو پهر ظلم و نا انصافي کے بے امان دیو زمین کے بسنے والوں کو کبهي پناہ نہ دیں -

هندوستان کا انصاف گم هوگیا تها - برطانیہ کے خزانے کا سب سے زیادہ قیمتي موتي کهو گیا تها - لیکن مبارک هو لارڈ هارڈنگ کو کہ انهوں نے اُسے واپس بلانا چاها !

* * *

يہ ياد گار صرف عقل و ناداني هي کے ایک ایسے معرکے کو ياد نہیں دلاتي ' جسمیں بالاخر دانائی کو فتح هوئي اور ناداني کو شکست کا اعتراف کرنا پڑا ' بلکہ اس سے بهي زیادہ موثر عبرة اسکے اندر حق و باطل کي کشمکش اور بالاخر حق کي فتح يابي کی ہے - وہ صداقت جس نے همیشہ فتح پائي ہے ' اس واقعہ کے اندر ایک صداے غفلت شکن رکهتي ہے کہ اُسکي قوت سے لوگ مایوس نہوں - اس نے اپني مثالوں کو همیشہ دهرایا ہے ' اور وہ اب بهي اپني مثالیں تازہ کرسکتي ہے - متهمین هنگامۂ کانپور کا مسئلہ في الحقیقت حق و باطل کا ایک مقابلہ تها - باطل کي قوتیں حکومت کے گهمنڈ اور تسلط کے غرور میں پوشیدہ تهیں مگر حق کي بے سروساماني کے اندر بهي اسکا قديمي معجزہ موجود تها - گو اس کي آواز سے بار بار غفلت کي گئي ' اُسکي صداؤں کي بارها تحقیر هوئي ' داد خواهي کي فریادوں کو بار بار ٹهکرايا گیا ' تاهم اسکي قوت نا قابل زوال اور اسکا جلال بے امان تها - پس آخر اُس نے اپني طاقت کا اعتراف کرايا جیسا کہ همیشہ کروايا ہے اور جیسا کہ همیشہ هوگا : وقل جاء الحق و زهق الباطل ' ان الباطل کان زهوقا !

اس فتح و شکست کو اُس فیصلے میں ڈهونڈهنے کي ضرورت نہیں ' جو مسجد کانپور کے متنازع فیہ حصے کا کیا گیا ' اور نہ تو اُسے هز ایکسلنسي کي تقریر میں تلاش کرنا چاهیے - اس فتح و نصرت کیلیے صرف اسقدر کافي ہے کہ جو لوگ اس مسئلے کو اغماض و بے دردي سے طے کرنا چاهتے تهے ' اُنهوں نے اپني محبت کے اظهار کو ضروري سمجها ' اور جن لوگوں کو صرف زخم هي کا مستحق سمجها گیا تها ' انکے لیے بالاخر ایک مرهم بهي طيار کیا گیا ! !

* * *

جو کام جس غرض سے کیا جاے ' اگر وہ غرض حاصل هوجاے تو يقیناً خوش هونا چاهیے - مجکو اس امر سے نہایت خوشي ہے کہ اس دانشمندانہ عمل نے لاکهوں مسلمانوں کے غمگین اور مایوس دلوں کو یکایک مسرور کردیا اور جس درجہ نادان اور بے درد (نہ کہ فیاض و رحم دل) سر جیمس مسٹن کے متمردانہ رویہ نے غلطي کي تهي ' اتني هي لارڈ هارڈنگ نے تدبر و انصاف فرمائي سے کام لیا - انهوں نے مقدمات اٹها لیے اور مسجد کي زمین میں مداخلت کرنے کي اصلاح کرني چاهي - هر وہ انکهہ جو ایک سر چهہ بے جرموں کے هاتهوں میں سر جیمس مسٹن کو هتکڑیاں ڈلواتے دیکهہ چکي ہے ' ۱۴ - اکتوبر کے اس منظر کو محبت و تشکر کي نگاهوں سے دیکهے بغیر نہیں رهسکتي کہ لارڈ هارڈنگ کے هاتهہ پدرانہ محبت کے اظهار کے بعد ' انکو بلا استثنا رها کر دینے میں مصروف هیں !

[۲]

الهلال

۲۱ ذیقعدہ : ۱۳۳۱ ہجری

مساجد اسلامیہ اور خطبات سیاسیہ

اسلام میں مساجد کی حیثیت دینی

انجمن اسلامیہ لاہور کا رزولیوشن

(۳)

(حقیقت تعبد و پرستش)

ممکن ہے کہ تم کہو: مساجد میں انسانی حکومتوں کے احکام و اعلان' اور انسانوں کی تعریف و تمجید پرستش و تعبد میں داخل نہیں - پرستش تو صرف اُسی کی کرتے ہیں جسکے لیے مسجدیں بنائی گئی ہیں - اُسی کے آگے عبادت کیلیے کھڑے ہوتے' اور اُسی کی حمد و ثنا خطبوں میں بیان کرتے ہیں - البتہ انسانوں میں جو لوگ بڑے ہیں' جنکا دربار عزت بخش اور جنکا حکم و اقتدار بہت وسیع ہے' انکی تعریف کرتے ہیں اور انکے لیے دعا مانگتے ہیں -

اگر میں اسکا جواب دوں - اگر میں اسلام کی توحید اور اسکے قرار دادہ شرک کی تشریح کروں - تو میں اپنے موضوع بحث سے بہت دور جا پڑونگا اور اب بھی اتنا نزدیک نہیں جتنا کہ ہمیشہ رہنا چاہیے - مگر میں کہونگا کہ میں نے جو آجکل کے مشرکین ہوا پرست کو قریش مکہ کے مشرکین اصنام پرست سے تشبیہ دی تو دانائو! وہ تو تمہارے اس کہنے میں بھی موجود ہے - در اصل توحید اسلامی کے متعلق یہ ایک عالمگیر ضلالت ہے جس میں آج مختلف صورتوں کے اندر عالم اسلامی گرفتار ہے - لوگ بھول گئے ہیں کہ اسلام کا مایۂ شرف محض اعتقاد توحید نہیں بلکہ تکمیل توحید ہے - اور تکمیل توحید کی اصل و اساس " توحید فی الصفات " ہے -

(توحید فی الصفات)

مشرکین مکہ کبھی بھی خدا کے منکر نہ تھے - وہ کبھی یہ نہیں کہتے تھے کہ جن بتوں کی ہم پوجا کرتے ہیں یہی خالق ارض و سماوات ہیں :

ولئن سالتهم من خلق السمٰوات والارض و سخر الشمس والقمر؟ ليقولن الله ! فانى يؤفكون ؟ (۲۹ : ۶۱)

" اور اگر ان مشرکین عرب سے تم پوچھو کہ وہ کون ہے جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا' اور سورج اور چاند کو اس ترتیب و نظام عجیب پر مسخر کردیا ؟ تو بے اختیار بول اٹھیں گے کہ کوئی نہیں' صرف اللہ ! جب حالت یہ ہے تو پھر یہ گمراہ کہاں بھٹکتے چلے جا رہے ہیں ؟ "

پھر سورۂ (زمر) میں فرمایا :

ولئن سالتهم من خلق السماوات والارض' ليقولن الله قل افرءيتم ما تدعون من دون الله ان ارادنى الله بضر' هل هن كاشفات ضره ؟ او ارادنى برحمة' هل هن ممسكات رحمته ؟ قل حسبى الله' عليه يتوكل المتوكلون ! ! (۳۹ : ۳۹)

اور اے پیغمبر! اگر تم ان مشرکین مکہ سے پوچھو کہ کون ہے جس نے ان آسمانوں اور اس زمین کو پیدا کیا ؟ تو ضرور اسکے جواب میں یہی کہیں گے کہ " اللہ نے "! پھر تم انسے کہو کہ اگر اللہ مجھکو تکلیف پہنچانا چاہے تو وہ تمہارے معبود' جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو' میری تکلیف کو دور کرسکتے ہیں ؟ یا اگر اللہ مجھہ پر اپنا فضل و کرم کرنا چاہے تو کیا وہ اسے روک سکتے ہیں ؟ اے پیغمبر! اسے کہدو کہ میرے لیے تو بس (وہی) خدا بس کرتا ہے (جس کے وجود سے تم بھی انکار نہیں کرسکتے) اور بھروسہ کرنے والے اُسی پر بھروسہ کرتے ہیں ! !

پس اگر اپنے اعمال مشرکانہ کے ساتھہ تم بھی خدا کا اقرار کرتے اور اسکو عبادت صفوف و محراب کا مستحق سمجھتے ہو' تو تمہارے مورث اعلی بھی ایسا ہی سمجھتے تھے - انکو اللہ کے وجود سے انکار نہ تھا - جب ان سے پوچھا جاتا تھا کہ باوجود اس اقرار کے بتوں کو اپنا قبلۂ عبادت کیوں بناتے ہو؟ تو جواب میں کہتے تھے :

ما نعبدهم الا ليقربونا الى الله زلفى (۳۹ : ۴)

ہم انکی پرستش صرف اسلیے کرتے ہیں کہ یہ ہمارے لیے وسیلۂ شفاعت ہیں - اور تاکہ ہمیں اللہ کا مقرب بنا دیں -

سورۂ (یونس) میں بھی انکا قول نقل کیا ہے :

ويعبدون من دون الله ما لا يضرهم ولا ينفعهم ويقولون هؤلاء شفعاؤنا عند الله (۱۰ : ۱۹)

" اور اللہ کے سوا وہ اُن چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو فی الحقیقت نہ تو انہیں نقصان پہنچانے کی قدرت رکھتی ہیں اور نہ نفع پہنچانے کی - اور جب پوچھو تو کہتے ہیں کہ یہ ہمارے بت خدا تو نہیں مگر ہمارے لیے شفیع و وسیلۂ تقرب ضرور ہیں - "

پھر کیا یہی جواب نہیں ہے جو آج تمہاری زبانوں سے بھی نکل رہا ہے ؟

تم بھی مدعی اسلام ہو' خدا کو ماننے اور اسکے آگے عبادت کیلیے کھڑے ہونے سے منکر نہیں' لیکن با ایں ہمہ تم نے دنیوی قوت و طاقت اور عز و جاہ کے انسان صورت بتوں کو اپنی تعبدانہ عاجزی و تذلل کا مستحق سمجھہ لیا ہے -

قریش مکہ نے اپنے بزرگوں کی مورتیں بنا رکھی تھیں - تم نے دنیوی تاج و تخت اور حکام و امرا کو انکی جگہ دیدی ہے - تم اُن سے اسطرح ڈرتے اور انکے نام سے کانپتے ہو' جو صرف خدا ہی کے ساتھہ سزاوار تھا - تم انکا ذکر اس احترام و عظمت سے کرتے ہو' جو صرف خدا ہی کا حق خالص تھا - تم انکے آگے اس عاجزی و ذلت سے جھکتے ہو' جو صرف خدا ہی کے سامنے زیب دیتی تھی - تم انکے احکام جائرہ اور اوامر مستبدہ کی اس طرح بلا چون و چرا تعمیل کرتے ہو' جس کا حق خدا کے سوا اور کسی ہستی کو نہ تھا - تم خدا کے گھر کے اندر انکا ذکر کرتے اور انکی تعریف و تہنیت میں گیت گاتے ہو' اور انکے حکموں اور فرمانوں کا منبروں پر چڑھ چڑھکر اعلان کرتے ہو - پھر اگر یہ شرک فی الصفات نہیں ہے تو کیا ہے ؟ کیا شرک و بت پرستی بغیر پتھر کی مورت اور بغیر قربانی کے بچھڑے کے ممکن نہیں ؟ کیا بت پرستی کا گھر دل اور ارادہ نہیں ' مندر کا کلس اور پوجا کا چبوترہ ہے ؟

رفتار سیاست

(دولت عثمانیه اور معاهدات دول)

گذشته هفته غم اور مسرت ' دونوں قسم کي خبروں سے خالي رها - مدت هوئي ' اطلاع ملي تهي که ترکي اونهیں شرائط و معاهدات پر یونان سے صلح کریگي ' جن کو بلگیریا نے قبول کرلیا هے - یونان کو اس سے انکار تها - پهر خبر آئي که ترکي وکیل صلح اتهنز گفتگو کے لیے پهونچ گیا - اسکے بعد چند روز تک رویٹر کي زبان خاموش رهي ۱۲ - اکتوبر کو سب سے پہلا فقره جو اوسکي زبان سے نکلا وه یه تها که شاه یونان نے فوجي جائزه لیتے هوے گیارهویں پلٹن کے افسروں کو خطاب کرکے کہا :

" اگر یونان اس وقت بلقان کے حالات سیاسیه کا مالک هے تو یه صرف تمهارے هي زور و استقلال کا نتیجه هے - میں مطمئن هوں که اب کوئي جنگ نه هوگي اسلیے که هم کامل طور سے طیار هیں ' اور کامل اطمینان نه هونے تک هم مضبوط و مستقل رهینگے "

۳ - دن کے کامل سکوت کے بعد ۱۵ - اکتوبر کو قسطنطنیه سے تار آیا که حکومت نے یونانیوں کے ایک ناگهاني حمله سے متنبه هوکر یه فیصله کرلیا هے که دردانیال بند کردیا جاے - صرف دن بهر دو گهنٹے کے لیے کهولا جاے گا - دوسرا تار اس کے ساتهه یه تها که یوناني رعایا کے قسطنطنیه سے اخراج کا مسئله یوناني اخبارات اور حکومت کے گذشته واقعهٔ غیظ و اشتعال کي بنا پر گورنمنٹ کے زیر غور هے -

اسي تاریخ کو وائنا سے بحوالهٔ تلغراف سالونیکا ' ایک آسٹرین پریس کي اطلاع تهي که " کانبي " کے قریب یوناني اور ترک سواروں میں دو گهنٹے تک ایک خون ریز جنگ هوئي ' یونانیوں نے ترکوں کو پیچهے هٹاکر " قاسم کوئي " پر قبضه کرلیا هے - لیکن افسوس هے که اس فتحمندانه اور مسرت انگیز خبر کي پهر کوئي تصدیق اتهنز سے موصول نه هوئي ' اس لیے اسکي صحت مشتبه هے -

اسکے بعد کي آخري خبر یه هے که گفتگوے صلح شروع هوگئي هے -

(مشکلات مالیه)

گذشته جنگ کے غیر متوقع مصارف نے هر شریک جنگ حکومت کو مشکلات مالیه میں مبتلا کردیا هے - بلغاریا کا حال تو بہت دنوں پہلے هي کهل چکا ' رومانیا جسکي جنگي تاریخ صرف پیش قدمي هي پر ختم هوگئي ' اوسکو بهي (حسب تلغراف ۱۹ - اکتوبر) ایک هزار اسٹرلنگ بحساب ساڑهے چار فیصدي سود قرض لینا پڑا - (جاوید بے) وزیر مالیه عثمانیه ایک مدت سے فرانس سے قرض لینے کے لیے کوشاں تهے - آخر ۵ - فیصدي پر اونکو ایک معتد به رقم شام کي فرنچ ریلوے لائن کي بعض شرائط پر مل گئي - ۱۳ - کا تار هے که مجلس وزراے عثماني نے ان شرائط کو تسلیم کرلیا هے - کوشش هے که اسي قسم کے شرائط پر جرمني سے بهي ایک قرض لیا جاے اور وه اسکے لیے طیار هے - اللهم وفق العثمانیین لخیر بلادهم ' و ارزقهم سداد الراي و حسن النیه -

(البانیا)

سرویا کي فوج بدستور البانیا کے حدود پر مجتمع هے اور به نگاه حرص اپنے شکار کو دیکهه رهي هے - لیکن اسٹریا نے ' اور اب جرمني نے بهي سرویا کو سخت تهدید کردي هے که نا عاقبت اندیشي نه کرے - اسد پاشا نے ایک اور هنگامه بپا کیا تها لیکن نا کامیاب رها -

افکار و حوادث

مسئله کانپور کے متعلق سر جیمس مسٹن نے بار بار کہا که میں نے جواز انهدام حصهٔ مسجد کے متعلق بعض علما سے بهي پوچهه لیا هے - گذشته هفتے خان بہادر شاه ابو الخیر غازیپوري کانپور گئے تهے - مسٹر مظهر الحق نے باصرار اون سے لکهوا لیا که " میں نے نه تو بالمشافه اور نه تحریراً ' کسي طرح بهي هز آنر کو جواز انهدام کا فتوی نہیں دیا هے "

لیکن هم اپنے محترم دوست سے پوچهتے هیں که تمام علماے هندوستان میں سے صرف شاه ابو الخیر هي اونکو کیوں مشتبه نظر آئے ؟ اور پهر هم اپنے دوست کو اونکي اس غلطي پر بهي متنبه کرنا چاهتے هیں که سر جیمس نے علما کا حواله دیا تها ' نه که خان بہادروں کا - ایسي حالت میں ایک خان بہادر سے مشتبه هونے کي کوئي وجه نه تهي - بہتر هوگا اگر خان بہادر اپني تحریر پریس سے واپس لے لیں -

سنا هے که دهلي کے بهي کسي صاحب سے لوگوں نے اسي قسم کي تحریر کا مطالبه کیا هے ' لیکن هم پهر اپنے دوستوں کو سر جیمس کے خاص لفظ " علما " کي طرف توجه دلاتے هیں که وه علما سے مطالبه کریں ' نه که دوسروں سے - ان صاحب نے اس شور و غل میں خاموشي کو بہتر سمجها هے - هم ان کو خان بہادر سے دانشمند تر اور عاقل تر سمجهتے هیں ' یه دوسري بات هے که " السکوت نصف النطق " بہت سے لوگوں کو یاد هو -

لیکن کیا شاه ابو الخیر نے اس مسئله میں حدیث " المستشار موتمن " (جس سے مشوره لیا جاے اوسکو مشورهٔ نیک دینا چاهیے ' اور نیز اخفاے راز میں امانت داري کرني چاهیے) پر تو عمل نہیں فرمایا هے ؟

حضور وایسراے کے فیصلهٔ کانپور کے متعلق بعض ایسے اشخاص ' جماعات ' مقامات ' اور مجالس کي طرف سے بهي تشکر و امتنان کے رزولیوشن عجیب و غریب سرعت کے ساتهه پاس هو رهے هیں ' جن کا نام مسجد کانپور کے مسئلے کي پوري تاریخ میں کہیں نظر نہیں آتا - اس سے ظاهر هوتا هے نه مسجد کانپور کي مصیبت اونکے لیے اسقدر اهم اور قابل اظهار نه تهي ' جسقدر که کانپور کي مسرت !

لیکن اگر یه سچ هے که جو رویا هے اوسي کو هنسنا بهي چاهیے ' تو هم حیرت سے پوچهتے هیں که جو روئے نہیں ' وه آج هنستے کیوں هیں ؟ جنهوں نے یه نہیں کہا که هم " شکایت کرتے هیں " وه یه کیوں کہتے هیں که " هم شکریه ادا کرتے هیں " ؟ جن کو کسي چیز کے گم هوجانے کا غم نه تها ' وه آج کس چیز کے ملنے کي خوشي کررهے هیں ! اور پهر وه ' جو " باغیوں " کے " فتنه " میں شریک نه تهے ' آج اون کي " مسرت " میں شامل هوکر زبان حال سے یه کیوں کہتے هیں که " هم بهي قلباً باغي تهے تو منافقت مانع اظهار تهي " ؟ قیامت کي نسبت بعض روایتوں میں آیا هے که منافقوں کي پیشانیوں پر ایسي نشانیاں نمایاں هوجائیں گي ' جنسے وه تمام صفوف محشر میں پہچان لیے جائیں گے - سچ یه هے که ۳ - اگست کو مسلمانوں پر قیامت آگئي اور مومنوں اور منافقوں میں همیشه کیلیے امتیاز هوگیا !!

بشارت کی صداقت صرف فتح مکہ هي کے وقت ظاهر نہیں هوئی ' بلکہ تاریخ اسلام کے هر دور اور هر عهد میں اپنا معجزہ دکھلا تی رهی هے - تمام واقعات سے قطع نظر کر کے " مسجد کانپور " هي کے معاملے پر نظر ڈالیے - ایک جماعت اسکے لیے بد قسمتی سے مانع و مخرب هوی اور غلط فہمیوں نے ضد اور نفسا نیت کے ساتهه ملکر اس آیت کا پورا منظر همیں دکھلا دیا - لیکن تاهم اسی آیت میں خدا نے آخر کی فتح و کامیابی اور مانعین کی شکست و ذلت کی بهی خبر دی هے - پس ضرور هے کہ وہ حرف حرف پورا هو - ضرور هے کہ جو نکالنے والے تهے ' وہ خود هی نکالے جائیں - اور یقینی هے کہ جنهوں نے مسلمانوں کو شکست دینی چاهی تهی ' وہ خود هی شکست کها ئیں - چنانچہ بحمد اللہ کہ اس بشارت کی تصدیق ۱۴ - اکتوبر سے شروع هوگئی هے - کسے معلوم کہ اس آغاز کا انجام کیا هوگا ؟ تا هم فتح و شکست کا فیصلہ تو هوگیا -

(٥) سب سے آخري نتیجہ یہ هے کہ منع مساجد سے بڑهکر اللہ کي نظر میں کوئي فسق وکفر نہیں ' اور اسي طرح اُن لوگوں سے بڑهکر آسے کوئی محبوب نہیں جو اسکي مسجد کي آبادي کیلیے سعي و کوشش کریں کہ یہ عظیم ترین عبادات و عمل ایماني هے :

وظاهرها یقتضي ان یکون الساعي في تخریب المساجد اسوء حالا من المشرک' لان قوله " و من اظلم " یتناول المشرک لانه تعالی قال : ان الشرک لظلم عظیم ! فاذا کان الساعي في تخریبه في اعظم درجات الفسق ' وجب ان یکون الساعي في عمارته في اعظم درجات الایمان (تفسیر کبیر - ۲ : ۴۷۷)	اور اس آیت کا ظاهر اس مطلب کیلیے مقتضي هے کہ مساجد کي تخریب کي سعي کرنے والا مشرک سے بهي بڑهکر بد تر هو - اسلیے کہ اللہ تعالی نے اس فعل کو سب سے بڑا ظلم فرمایا اور شرک بهي ظلم هے - پس یہ شرک سے بهي زیادہ عظیم کفر هوا - اور پهر اسي طرح اس سے یہ بهي ثابت هوتا هے کہ جب مساجد کی تخریب کیلیے سعي کرنے والا سب سے بڑے فسق کے درجوں میں هے ' تو یقیناً مساجد کي آبادي و تعمیر کا ساعي ایمان کے اعظم و اعلی درجات کا رکهنے والا هوگا -

پس جن مومنین مخلصین نے مسجد کانپور کي تعمیر و آبادي کیلیے سعي کي ' انہیں اللہ تعالی کا شکر گذار هونا چاهیے کہ یہ بہت بڑي توفیق تهي ' جو اُس نے عطا فرمائي - اور پهر ضرورت استقامت و استقلال ' اور ثبات کار و عزائم امور کي هر حال میں هے - وما النصر الا من اللہ تعالی -

(تیسري آیت)

انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ و الیوم الاخر و اقام الصلوة وآتی الزکاة ولم یخش الا اللہ - فعسی اولائک ان یکونوا من المهتدین (۹ : ۱۹)	اللہ کي مسجدیں آباد کرنے والا تو وہ شخص هوسکتا هے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا ' نماز قایم کي ' زکات ادا کي ' اور پهر یہ کہ وہ کسي سے نہ ڈرا مگر صرف اللہ سے - تو بیشک ایسا شخص قریب هے کہ هدایت یافتہ اور فوز و فلاح سے کامیاب هو -

یہ آیت اس سے پہلے بهي ایک جگہ لکهي جا چکي هے ' مگر اسکے نتائج نہایت اهم اور غور طلب هیں -

(۸) اس آیت کا شان نزول عام طور پر یہ بیان کیا گیا هے کہ مشرکین مکہ تعمیر و تولیت کعبہ کے فخر پر بہت نازاں تهے اور کہتے تهے کہ اس بزرگي اور سعادت کے بعد اور کیا چاهیے ؟ خدا تعالے نے اسکا رد کیا اور فرمایا کہ شرف تعمیر و تولیت مسجد کے مفید هونے کیلیے چند شرطوں کا هونا بهي ضروري هے - بغیر انکے ادعاء شرف مفید کسب سعادت نہیں -

چنانچہ امام (طبري) نے ایک روایت نقل کي هے کہ :

حدثنا ابن حمید عن ابن اسحاق قال : ثم ذکر قول قریش انا اهل الحرم و سقاة الحاج و عمار هذا البیت ولا احد افضل منا ' فقال " انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الاخر " ای ان عمارتکم لیست علی ذلک - (۱۰ : ۹۷)	ابن اسحاق سے ابن حمید نے روایت کي هے کہ قریش مکہ کہتے تهے کہ هم اهل حرم هیں - حجاج کو پاني پلانے والے هیں اور مسجد حرام کو آباد رکهنے والے هیں - کوئي شخص هم سے افضل نہیں هو سکتا - خدا تعالے نے انکا رد کیا کہ " اللہ کي مسجدوں کو آباد رکهنے والا وهي شخص هو سکتا هے جو اللہ پر ایمان رکهے " یعنے تمهارا متولي کعبہ هونا اسکے لیے کیا مفید هے ؟

بعض مفسرین تابعین نے اسکے شان نزول میں خاص طور پر حضرة (عباس) کا بهي ذکر کیا هے :

لما اسر العباس یوم بدر ' اقبل علیه المسلمون فعیروه بکفره باللہ و قطیعة الرحم و اغلظ علی له القول ' قال له : الکم محاسن ؟ قال : نعم ' انا لنعمر المسجد ونحجب الکعبة و نسقی الحاج ' فانزل اللہ عز وجل رداً علی العباس (اسباب النزول للواحدي صفحہ : ۱۸۱)	جب حضرة عباس بدر میں قید هو کر آئے تو مسلمان اُسسے ملے اور انکو کفر پر اور قطع رحم پر ملامت کي - حضرة علی علیہ السلام نے کہا کہ " کیا ان اعمال کفر و شرک کے ساتهہ کوئي خوبي و نیکي بهي تمهارے پاس هے ؟ " عباس نے کہا کہ " کیوں نہیں ' هم هي هیں کہ مسجد کو آباد رکهنے والے ' کعبہ کے پاسبان ' اور حاجیوں کو پانی پلانے هیں - اس سے بڑهکر اور محاسن کیا هونگے ؟ " اسپر اللہ تعالے نے یہ آیہ نازل فرمائی

ان تصریحات سے ثابت هوا کہ مشرکین مکہ با وجود اعمال کفریہ و شرکیہ ' خدمت و تولیت مسجد پر بہت فخر کرتے تهے اور کہتے تهے کہ جب یہ خدمات همیں حاصل هیں تو پهر اور اعمال حسنہ کی همیں کیا ضرورت ؟ ان چیزوں کے مقابلے میں اور کونسي عبادت و سعادت بڑي هو سکتي هے ؟ مگر اللہ نے فرمایا کہ یہ تمهارا خیال باطل هے - محض خدمت و تولیت کعبہ کوئي شرف نہیں - ایک عمارت کے خادم و پاسبان هو جانے سے روح اور قلب کو کیا نفع هو سکتا هے جو سعادتوں کا گهر اور شرف و عزت کي اصلي جگہ هے ؟ اصلي چیزیں کچهہ اور هي هیں - اور جب تک وہ نہوں ' اُس وقت تک اِن باتوں سے کچهہ حاصل نہیں هو سکتا -

پهر انکي تفصیل بالترتیب بیان کي کہ وہ تعداد میں چار هیں :

(۱) ایمان باللہ اور روز اخرت کا یقین

(۲) صلواة الهي کو قائم کرنا -

(۳) اداء زکات -

(۴) اللہ کے سوا اور کسي هستي اور صحت سے نہ ڈرنا -

گویا یہ چار شرطیں هیں ' جنکو تعمیر و تولیت مسجد کیلیے اللہ نے ضروري فرما یا هے -

مسجد اللہ کي عبادت کیلیے هے ' پهر ظاهر هے کہ جو شخص اسلام کے اعتقاد و عمل سے محروم هے ' وہ کیونکر اُسکا آباد کرنے والا اور اُسکا متولي هو سکتا هے ؟

پھر تم بھي تو يہي کہتے ہو کہ " ما نعبد هم الا ليقربونا الي الله زلفی " ؟ تم بھي تو يہي جواب ديتے ہو ' جبکہ تم پر توحيد کي لعنت اور ايمان بالله کي پھٹکار پڑتي ہے کہ " هـا اولاء شفعاؤنا " ؟ يعني يہ حکام ' يہ ارباب اقتدار ' يہ امراؤ رؤسا ' گو مالک حقيقي نہيں مگر ہمارے ليے وسيلۂ تقرب ' ذريعۂ شفاعت ' و موجب ترفع درجات و ازدياد اعزاز ہيں ؟

مگر ياد رکھو کہ وہ زندگي جسکے اعزاز و ترفع کي نفساني خوشيوں کيليے تم يہ سب کچھہ کر رہے ہو ' دائمي نہيں - وہ وقت بھي آنے والا ہے جبکہ مالک الملک حقيقي کا تخت جلال و جبروت بچھايا جائيگا اور پوچھا جائيگا :

اين شرکاؤکم الذين کنتم تزعمون ؟ (۶ : ۲۲)

" آج کے دن کہاں ہيں وہ تمہارے ٹھہراے ہوے معبودان باطل ' جنکو تم خدائي ميں شريک سمجھتے اور اسليے انکے آگے جھکتے تھے ؟ "

اور پھر جبکہ تم اپنے ان حکام و امرا کو ڈھونڈھوگے کہ :

هل لنا من شفعاء فيشفعوا لنا او نرد فنعمل غير الذي کنا نعمل ! (۷ : ۵۱)

" آج کے دن ہمارے دنيا کے شفاعت کرنے والوں اور وسيلۂ ہاے تقرب ميں سے ہے کوئي سفارشي کہ يہاں بھي ہماري سفارش کرے ' يا ہميں پھر دوبارہ دنيا ميں لوٹا ديا جاے تا کہ جيسے عمل ہم پہلے کرتے تھے ' انکے خلاف ايمان دارانہ عمل کريں ! "

ليکن اُس دن کيليے اُن سب پر افسوس اور اُن سب کيليے حسرت ' جنھوں نے آج زمين پر الله کو بھلا ديا ہے - کيونکہ وہ بھي اُس دن بھلا دیے جائينگے اور جس طرح انھوں نے آج خدا کے دين مقدس کو اپنے اعمال سخريہ سے هنسي کھيل بنا ديا ہے ' اُسي طرح اُس دن بھي اُنسے تمسخر کيا جائيگا کہ :

الذين اتخذوا دينهم لهوا و لعبا و غرتهم الحيواة الدنيا ' فاليوم ننساهم کما نسوا لقاء يومهم هذا ' و ما کانوا بآياتنا يجحدون !! (۷ : ۴۹)

" ان لوگوں نے دين الہي کو هنسي کھيل بنا رکھا تھا ' اور دنيا کي زندگي اور جاہ و عزت کي ہوس نے انھيں دھوکے ميں ڈالديا تھا - پس آج کے دن ہم بھي اُنھيں اُسي طرح بھلا ديں گے ' جس طرح کہ يہ لوگ دنيا ميں آج کے دن کو بھلا بيٹھے اور ہماري آيتوں کا انکار کرتے رہے !! "

(بقيہ نتائج بحث)

گذشتہ سے ملحق

(۴) اس جملۂ معترضہ نے گزشتہ نمبر کي بہت سي جگہ ليلي تھي کہ اس آيت سے مقصود بيت المقدس کي تخريب کا کوئي واقعہ ہے يا مشرکين مکہ کا تمرد اور سرکشي ؟ ليکن يہ اطناب مصالح سے خالي نہ تھا -

اس امر کے ثابت ہوجانے کے بعد کہ اس آيت ميں مشرکين مکہ کي طرف اشارہ ہے ' بغير کسي تکلف کے ہم اس نتيجہ تک پہنچ جاتے ہيں کہ خدانے مشرکين مکہ کو اسلام و پيروان اسلام کي طرف سے جس سلوک کا مستحق قرار ديا تھا ' ہر زمانے اور ہر دور ميں مانعين مساجد اسي سلوک کے مستحق ہونگے - مشرکين مکہ کا سب سے بڑا جرم سورۂ توبہ کے نزول کے ساتھہ يہي بتلايا گيا تھا کہ " و هم يصدون عن المسجد الحرام " وہ مسجد سے مسلمانوں کو روکتے ہيں - پس جب کبھي کوي شخص ' کوي گروہ ' کوي قوم ' کوي طاقت ' ہمارے ساتھہ ايسا کريگي ' تو ہم مجبور ہونگے کہ اُسے بھي سورۂ (توبہ) کے احکام کا مستحق سمجھيں -

اسلام و مسلمين کے حقوق دينيہ کا حفظ و احترام ايک معاهدۂ صلح تھا جو مسلمانوں اور قريش مکہ ميں قرار پايا تھا - پر مکہ والوں نے اُسے توڑ ديا اور خدا کو اعلان کرنا پڑا کہ :

براة من الله و رسوله الي الذين عاهدتم من المشرکين ' فسيحوا في الارض اربعة اشهر ' واعلموا انکم غير معجزي الله ' و ان الله مخزي الکافرين - (۹ : ۲)

" جن کے ساتھہ تم مسلمانوں نے صلح و امن کا عہد و پيمان کر رکھا تھا ' اب الله اور اُسکے رسول کي طرف سے انکو صاف جواب ہے - پس اے اہل مکہ ! امن کے اب چار مہينے ہي باقي رهگئے ہيں ' جنميں خوب چل پھر لو - اور اچھي طرح جان لو کہ تم خدا کو کسي طرح بھي نہ ہرا سکوگے نيز يقين رکھو کہ الله آخر کار کافروں کو مسلمانوں کے ہاتھوں رسوا کرنے والا ہے "

ليکن يہ واقعہ اُسي زمانے سے مخصوص نہيں - ہر زمانے ميں امن و صلح کے ايسے ہي معاهدے مسلمانوں اور غيروں ميں ہوے ہيں ' اور اب بھي دنيا کے متعدد وسيع ٹکڑوں کا امن ايسے ہي معاهدوں پر موقوف ہے - پس آج بھي جو گروہ اس معاهدہ کو توڑيگا ' وہ ذمہ دار ہوگا اُن تمام نتائج امن شکن اور عدم صلح و آشتي کا ' جنکا پيدا ہونا اس فسخ عہد سے لازمي اور ناگزير ہے -

(۵) ايک اور بھي عبرت انگيز اور بصيرة افزاے ايقان و ايمان نتيجہ اس آيۂ کريمہ سے نکلتا ہے -

جو دشمنان حق و الہ کہ مسجد سے مانع اور اسکے مخرب ہوں انکي نسبت اس آيت ميں فرمايا کہ :

اولئک ما کان لهم ان يدخلوها الا خائفين (۲ : ۱۰۸)

ايسے لوگ اس لائق نہيں کہ مسجدوں ميں آنے پائيں مگر اس حالت ميں کہ ڈرتے ڈرتے -

يعني جن لوگوں نے ايسا کيا انھيں دخول مسجد کا حق نہيں -

امام (رازي) نے تفسير ميں حسب عادت متعدد وجوہ تفسير پيش کيے ہيں - وجہ ثاني ميں لکھتے ہيں :

ان هذا بشارة من الله للمسلمين بانه سيظهرهم علي المسجد الحرام و علي سائر المساجد و انه يذل المشرکين لهم حتی لا يدخل المسجد الحرام واحد منهم الا خائفا يخاف ان يوخذ فيعاقب او يقتل ' و قد انجز الله صدق هذا الوعد (جلد اول : ۴۷۶)

" يہ في الحقيقت الله کے طرف سے مسلمانوں کے ليے ايک بشارت ہے کہ عنقريب الله تعالی انھيں مسجد حرام اور تمام مسجدوں پر قابض کرديگا ' اور نيز وہ مشرکين کو انکے آگے عاجز و ذليل بنا ديگا ' يہاں تک کہ اُن ميں کوئي شخص مسجد حرام ميں داخل نہ ہوسکيگا مگر اس حالت ميں کہ اپنے مظالم کے انتقام سے ڈرتے ہوے اور قتل و ہلاکت کے تصور سے کانپتے ہوے - اور اگر غور کيا جاے تو الله تعالی نے بہت جلد ہي اپني اس بشارت کو پورا کر دکھايا ' اور جيسا کہا تھا ' ويسي ہي حالت مومنوں کو نظر آگئي "

اس سے امام موصوف کا مقصود يہ ہے کہ اس آيت کا يہ ٹکڑا دراصل ايک بشارت کے رنگ ميں ہے - اور خدا تعالی مسلمانوں کو مانعين و مخربين مساجد پر جو فتح و نصرت دينے والا تھا ' اُسکي ان لفظوں ميں خبر دي گئي ہے -

آسمان کي صداقت زمين کے دور و زمان سے مقيد نہيں - اس

مقالات

ان في ذالک لایات لقوم یوقنون !

آیرلینڈ ہوم رول بل

(۱)

اجمال تاریخي

دنیا میں بصیرت کي کمي نہیں ' دیدۂ عبرت نگاہ کی کمي ہے - ہر واقعہ جو مرسم (۱) عالم پر ظاہر ہوتا ہے ' ہمارے لیے خزینۂ نتائج و عبر' و گنجینۂ مواعظ و نظر ہے' لیکن مصیبت یہ ہے کہ ہم واقعات کو داستان کي طرح پڑھتے ہیں ' اور حقائق کو نغمۂ و ترانہ کي طرح سنتے ہیں ' پر افسوس کہ صحیفۂ عبرت کي طرح پڑھتے نہیں !

وکاین من آیۃ في السموات والارض' یمرون علیها' وهم عنها معرضون ! (۱۲ : ۱۰۵)

اسمان و زمین میں عبرت کے لیے کتني هي نشانیاں ہیں' جن پر سے لوگ سرسري گذر جاتے ہیں اور اپني غفلت سے اون کي حقیقت تک نہیں پہونچتے !

ایک عرصے سے آیرلینڈ کے ہوم رول بل کا مسئلہ انگلینڈ میں درپیش ہے اور روزانہ تار برقیوں میں برابر انکا ذکر ہوتا ہے' مگر بہت سے لوگ ہونگے جنہوں نے اسپر اس لحاظ سے نظر نہ ڈالي ہوگي کہ خود ہمارے لیے اس واقعہ میں کس درجہ موثر مواعظ و بصائر موجود ہیں ؟

آیرلینڈ انگلینڈ کے قریب ایک وسیع جزیرہ ہے جو نسل ' مذہب ' اور زبان میں انگلینڈ سے بالکل مختلف ہے - سنہ ۱۱۲۹ میں امراء آیرلینڈ کي داخلي مخاصمات و منازعات کا نتیجہ انگلینڈ کے استیلا کي صورت میں ظاہر ہوا جیسا کہ ہر جگہ اور ہمیشہ ہوا ہے ' اور بارہویں صدي سے (جبکہ اس قبضہ کي ابتدا تھي) یہہ غیور و شجیع قوم اس وقت تک کہ بیسویں صدي کا آغاز ہے ' برابر اپني آزادي و استقلال کے لیے کوشاں و جانفشاں رہي ہے - آخري تدبیر ہوم رول بل یعني قانون استقلال داخلي و اداري کي صورت میں نمودار ہوئي تھي جو بارہا ابھري اور پھر دبا دي گئي - اخر الامر لبرل پارٹي کے آخري اقتدار نے اسکو موجودہ حالت تک پہنچایا جسکي مخالفت و موافقت کي صداؤں اور ہنگاموں نے آج انگلینڈ کے ایوان حکومت کو متزلزل کر دیا ہے -

چونکہ یہ واقعات ہمارے لیے موجب کمال موعظت و بصیرت اور باعث تنبیہ کار ہونگے' اسلیے ان سے واقفیت حاصل کرنا ان تمام فرزندان ملک کے لیے نہایت ضروري ہے ' جو کام کرنے کے لیے راستوں کے متلاشي ہیں' اور اگر راہ دیکھتے ہیں تو دست رہنمائي نہیں پاتے -

(جغرافي حالات)

برٹش امپائر کي یوروپین مقبوضات میں (جو چند چھوٹے بڑے جزیروں کا مجموعہ ہے) آئرلینڈ ' انگلینڈ کے بعد اہمیت میں دوسرا جزیرہ ہے - اس کي وسعت انگلینڈ کے تین چوتھائي حصے کے برابر ہے - اس کا پایۂ تخت شہر ڈبلن ہے جو لندن کے بعد برٹش امپائر میں دوسرا شہر ہے -

آئرلینڈ بلحاظ آبادي انگلینڈ سے بہت پیچھے ہے - اس کي آبادي انگلینڈ کے صرف پانچویں حصے کے برابر ہے - کل آبادي ۵۹ ' ۷ ' ۴۲ ' ۵ ہے ' جس میں ۳'۹۰'۱۴'۴ کیتھولک ہیں ' ۵۲'۲ یہودي اور باقي پروٹسٹنٹ مذہب کے مختلف فرقے -

جزیرہ چار صوبوں پر منقسم ہے :

السٹر ' لینسٹر ' مونسٹر ' کانوٹ -

(السٹر) کي زیادہ آبادي نو باشندگان اسکاٹ لینڈ کي ہے ' اور یہي ٹکڑا آیرلینڈ کا صنعت و کارخانہ جات میں سب سے آگے بڑھا ہوا ہے -

(لینسٹر) قدیم انگریزوں کي نو آبادي ہے -

(مونسٹر) آیرلینڈ کا گرم ترین صوبہ ہے ' اور یہي اس جزیرہ کے قدیم باشندوں کا ' جن کو " کیلٹک" Keltic کہتے ہیں ' مسکن و موطن ہے -

(کانوٹ) آیرلینڈ کا سب سے کم تعلیم یافتہ اور سب سے کم زرخیز حصہ ہے -

ہم نے آیرلینڈ کے قدیم باشندوں کا نام " کیلٹک " بتایا ہے - کیلٹک قبیلہ ' گیلک (Galic) قوم کي ایک شاخ ہے جو اہل اسکاٹ لینڈ و انگلینڈ سے بالکل مختلف ہے ' لیکن آیرلینڈ میں ان کا نام ملیشین (Milesians) ہے - ہنري دوم کے عہد میں یہ جزیرہ فتح ہوا تو السٹر میں ایک بڑي تعداد انگریزوں کي بھي آباد ہوگئي - رفتہ رفتہ اسمیں اضافہ ہوتا گیا یہاں تک کہ اب ایک بڑي آبادي ہوگئي ہے -

آیرلینڈ کي معلومات تاریخ قدیم' نویں صدي (ق م) سے شروع ہوتي ہے - اس زمانے میں آیرلینڈ پر " مجلس ملي " ایک منتخب بادشاہ کے ماتحت حکمراں ہوتي تھي ' جو رؤساء قبائل سے مرکب تھي -

یہ نظام حکومت سنہ ۳۰۰ (ق م) تک قائم رہا - اس عہد میں " ہوگوني " نامي ایک اولو العزم بادشاہ تخت نشین ہوا ' جسنے بہت سے مغربي جزائر کا حکومت آیرلینڈ میں اضافہ کیا ' بعض ممالک سے خراج بھي وصول کیے' اور ترتیب و تنسیق کے لیے ملک کو ۲۵ - صوبوں پر منقسم کر دیا -

تاریخ نے ہمیشہ بتایا ہے کہ بحالت ضعف حکومت عمومیہ ' تخت حکومت پر اتفاقات عصر نے جب کبھي کسي قوي الارادہ ' واسع العزم ' اور شجیع القلب سلطان کو بٹھا دیا ہے ' تو حکومت اپنے عام ضعف کو کھوکر مجبور ہوگئي ہے کہ آیندہ نسل سلطاني کے لیے اپنے تخت کو خالي کر دے - چنانچہ اس قدیم عہد تاریخ میں بھي یہي ہوا' اور آئرلینڈ کا تاج جانشینان " ہوگوني " کے سروں کے لیے مخصوص ہوگیا -

اس وقت سے تیسري صدي مسیحي تک جو ان ممالک کي نصرانیت کا آغاز عہد ہے ' اس خاندان کے مختلف اجزا بر سر

[۱] موسم یعني اسٹیج -

ان چار شرطوں میں آخري شرط سب سے زیادہ اهم ' اور اسلیے سب سے آخر میں ظاهر کي گئي هے کہ در اصل خلاصۂ ایمان باللہ اور اصل حقیقت اسلامیه هے - اللہ پر ایمان رکھنے والے قلب کي حقیقي علامت یہ هے کہ " لم یخش الا اللہ " - وہ کسی سے نہ ڈرے مگر صرف اللہ سے - نہ تو ما فوق الفطرۃ قوتوں کا اعتقاد اسکو ڈرا سکے ' نہ دشمنوں کي هیبت وجبروت کا خوف - نہ کفر کا ساز وسامان ' اور نہ ضلالت کي قوت و احاطہ - تاج و تخت کي سطوت اسکو مرعوب نہ کرسکے ' اور دنیوي سزا و جزا کي وعید اسپر بالکل غیر موثر هو - وہ جس قدر اللہ سے ڈرے ' والا هو ' اتنا هي اللہ کے سوا دوسري قوتوں سے بے خوف اور نڈر هو -

(۳) اس ایۃ کریمہ کو پیش نظر رکھکر موجودہ حالت پر نظر ڈالیے تو حالات کیسے درد انگیز ' اور مشاهدات کس درجہ گریہ آور هیں ؟ وہ مذهب الهي جس نے اپنے دشمنوں کے غرور باطل کا رد کیا تھا ' آج خود اپنے پیرؤں کو اسي غرور ضلالت اور فخر کفر آمیز میں مبتلا پاتا ہے ' اور وقت آگیا هے کہ جس طرح کلام الهي نے مشرکین مکہ کے دعوئے تولیت کعبہ و تعمیر مساجد کو اس آیۃ کریمہ کے نزول سے جھٹلا یا تھا ' اسي طرح آج خود مدعیان اسلام و ایمان میں سے انکي معنوي ذریت اور غیر جسماني نسل کے ادعائے باطل کو بھي جھٹلاے اور اسي ایۃ کا انھیں مخاطب قرار دے -

یہ آیت همیں بتلاتي هے کہ مساجد کے متولی اور پاسبان وهي هوسکتے هیں جو ایمان باللہ و یوم الاخرۃ کا اپنے اعمال سے ثبوت دیں ' جو صلوۃ الهي کو قائم کریں اور زکواۃ ادا کریں - جنکا سب سے بڑا نمایاں وصف ایماني یہ هو کہ وہ اپنے تمام اعمال و افعال میں نڈر اور بے خوف هوں ' اور اللہ کے سوا کوئي نھو جو انھیں ڈرا سکے اور اپني قوت و عظمت سے مرعوب کر سکے - پھر ان لوگوں ' ان انجمنوں ' ان اماموں ' ان منتظموں کو ' جو اپنے اعمال کے اندر ان خصائص ایماني کا کوئي ثبوت نہیں رکھتے ' کیا حق حاصل هے کہ اللہ کي مساجد کے متولي اور اسکے گھر کے پاسبان هوں ؟ یہ آجکل کے مغرور و سرکش متولي ' جو ٹھیک ٹھیک مشرکین مکہ کي طرح مساجد کي تعمیر و تولیت پر کافرانہ ناز کرتے هیں ' کیا ٹھیک ٹھیک اس آیت کے مخاطب و مصداق بھي نہیں هیں ؟ کتنے هیں جو مساجد کے اوقاف کو اپنے ابلیسانہ اغراض دنیویہ کا وسیلہ ' اور اپنے شیطاني عیش و آرام کا ذریعہ بنانے کیلیے مسجدوں پر قابض اور اسکے لیے هر موقعہ پر اپنے استحقاق کے اظہار کیلیے مستعد رهتے هیں ؟ حالانکہ جن مسجدوں کي تولیت کا اپنے تئیں مستحق سمجھتے هیں ' ان میں ان بندگان نفس کو پانچ وقت کي نماز پڑھنے کي بھي توفیق نہیں ملتي ' اور عین اس وقت کہ انکے زیر انتظام مساجد میں بندگان الهي کي صفوف اللہ کے آگے سر نیاز جھکاتي اور اسکي تسبیح و تقدیس میں مصروف رهتي هے ' وہ اپنے دار الخبائث کے اندر مصروف فسق و معاصي ' و مشغول نفس پرستي هوتے هیں !!

کتنے متولي هیں ' جو قیام صلواۃ و اداء زکواۃ کے حکم کو اپنے لیے بھي قابل عمل سمجھتے هیں حالانکہ وہ اسي خدا کا حکم هے ' جسکي عبادت کے گھر کي پاسباني کا انھیں غرور هے ؟

پھر ان سب سے زیادہ ان بندگان شیاطین و عبدۃ الاصنام کي حالت محتاج نظر هے ' جنھوں نے مساجد کے انتظام و تولیت میں تصغل حاصل کرکے انھیں غیروں کے احکام کفریہ اور حکومتوں کے فرامین جائرہ کے ماتحت کردیا هے ' اور هر وقت دنیا کي شیطاني قوتوں کے خوف سے لرزتے اور دنیوي حکام کے ڈر سے ڈرتے رهتے هیں - هر وہ شخص جو قران کو کلام الهي ' اور اسکے احکام کو واجب التعمیل سمجھتا هے ' بتلاے کہ کیا انھیں مساجد کے متولي اور منتظم هونے کا حق حاصل هے ؟ مسجدوں کا خدا تو کہتا هے کہ صرف وهي مومن مخلص اور مسلم قانت مسجد کا متولي هوسکتا هے ' جسکا وصف نمایاں " لم یخش الا اللہ " هو ' پھر وہ ' جو خدا کے سوا دوسروں سے ڈرتے اور اسکو چھوڑکر غیروں کے سامنے جھکتے هیں ' کیونکر اسکي مساجد کے محافظ اور پاسبان هوسکتے هیں ؟ وہ خداء غیور جس طرح خود اپني صفات میں کسي کي شرکت گوارا نہیں کرسکتا ' اپني مسجد کي مقدس عمارتوں کے اندر بھي اپنے سوا کسي دوسرے کے خوف اور هیبت کو نہیں دیکھہ سکتا " و الغیرۃ من صفات حضرۃ الربوبیۃ " - اسکے گھر کا وهي خادم هوسکتا هے جو صرف اس گھر کے مالک هي کا غلام هو ' اور اس ایک آقا کي غلامي کیلیے اور تمام آقاؤں سے کٹ چکا هو - (مسیح) نے کہا کہ ایک غلام دو آقا کو خوش نہیں کرسکتا - لیکن قران نے بھي اس سے زیادہ بلیغ و موثر مثال دي هے جبکہ اس نے کہا کہ :

ما کان لرجل من قلبین في جوفه (۳۳ : ۴)	اللہ نے کسي انسان کے پہلو میں دو دل نہیں رکھے هیں - دل ایک هي هوتا هے -

پس اگر تمھارے پاس دل ایک هے ' تو تمھارا سر بھي دو چوکھٹوں پر جھک نہیں سکتا اور تمھاري غلامي کیلیے دو آقا بھي نہیں هوسکتے - یا تو تم خدا کیلیے هوگے ' یا پھر اسکے سوا دوسروں کیلیے - اگر تم اسکے لیے هو تو پھر غیروں سے کیوں ڈرتے اور انکے حکموں کے آگے کیوں جھکتے هو ؟ پھر اگر ایسا نہیں هے تو یاد رکھو کہ نا فرماني گناہ هے مگر شرخي کفر هے - تم غیروں سے ڈرکر انکي غلامي کرتے هو تو کرو ' مگر یہ کیا هے کہ پھر خدا کے گھر کي غلامي و خدمت کا بھي دعوا کرتے هو ؟

(۴) پس اس آیۃ کریمہ نے صاف صاف یہ امر بتلا دیا هے کہ اللہ کي مساجد کے متولي صرف وهي لوگ هوسکتے هیں جو ایمان باللہ ' قیام صلوۃ ' ایتاء زکواۃ ' اور " لم یخش الا اللہ " کي ایماني علائم اپنے اندر رکھتے هوں - اور جو ایسا نھو ' وہ کسي طرح اسکا مستحق نہیں کہ خدا کے گھر کي عزت کو اسکي تولیت و تعلق سے بٹہ لگایا جاے - اسلیے هر مسلمان کا فرض دیني هے کہ وہ اپنے جہاد في سبیل الحق اور امر بالمعروف میں اس چیز کو بھي داخل کرلے ' اور جہاں جہاں ایسے لوگ مساجد پر قابض هوں ' انکے هاتھہ سے مساجد کا انتظام لیلیا جاے ' اور ایسے لوگوں کے سپرد کیا جاے ' جو سچے مومن هوں ' اعمال حسنہ و صالحہ انکا شعار هو - لم یخش الا اللہ کے مصداق ' اور جمیع اوصاف و خصائل ایمانیہ سے بہرہ اندوز هوں -

مگر اسکے لیے ضرور هے کہ لوگ حالت کو محسوس کریں اور اپني قوت سے کام لیں - مسلمانوں کي غفلت اور عدم احتساب نے مساجد کے منتظمیں کو بے پروا اور اپنے کاموں کي طرف سے بالکل بے غم کردیا هے - جو استبداد و خود رائي آج ادنی و اعلی کا رکنوں میں پیدا هوگئي هے ' وہ بھي اسي کا ایک نمونہ هیں - مساجد کے اوقاف پر جس طرح وہ چاهیں تصرف کریں - مسجدوں کے اندر جس طرح کے احکام چاهیں ' نافذ کریں - اسکے دروازے جب چاهیں کھولیں اور جس پر چاهیں بند کردیں - پس جب تک کہ مسلمان احتساب کیلیے آمادہ نہونگے اور اپني اجماعي قوت سے کام لینا نہ سیکھیں گے ' اس حالت کا انسداد محال هے - (یتبع)

فن مکالمۃ

(از مراسلہ نگار ادیب ، صاحبزادہ مولوی طاہر حسن صاحب)

نہ بستان رو کہ از بلبل طریق عشق گیری یاد
بہ مجلس آے کہ حافظ سخن گفتن بیاموزی

(۱) قل لہم فی انفسہم قولا بلیغـــا	(لوگوں سے ایسی بات کہو کہ انکے دل میں اتر جاے)
(۲) قولوا قولا سدیـــدا	(پختہ بات کہو !)
(۳) (قولالہ) قولا لینـــہ	(نرمی سے بولو !
(۴) قولوا قولا معروفـــا	(نیک اور اچھی بات کہو !)

امتحاں سراے عالم میں انسانی کامرانی و فائز المرامی ، مقصد پذیری و قسمت وری ، فیروز مندی و کامیابی ، غرضکہ تمام دنیاوی مرز و فلاح ، فی صدی ننانوے حصہ زبان کے ہاتھہ ہے - اس مضغۂ گوشت نے ، جس پر بتیس دانتوں کا پہرہ ہے ، با ایں ہمہ تقید و پابندی ، آہنی قلعے تسخیر کیے ہیں ، ممالک فتح کیے ہیں ، فوجوں کو شکستیں دی ہیں ، گداگروں کو پادشاہ بنایا ہے ، خاک آلود و ژولیدہ مو سروں پر تاج مرصع کار رکھا ہے ، اور بوریائے مسکنت کو اورنگ جہانبانی پر جا بچھایا ہے - اور پھر اس ظلمت کدۂ ہستی میں اگر کسی نے کفر و ضلالت کی اقلیموں کو فتح کیا ہے ، اور وہم پرستی و خام اندیشی کی تاریکی کا پردہ چاک کیا ہے ، تو وہ یہی شمشیر عالمگیر ، اور وہ اسی تلوار آبدار کی چمک ہے - اسی نے انسانی دلوں میں تثلیث کی جگہ توحید کو ، آتش پرستی کی جگہ یزداں پرستی کو ، اور اصنام ساکت و صامت کی جگہ خداے حی و قیوم کو دلوائی ، کفر اندیشی و باطل پرستی کی گھٹا دور کی ، اور نور ایمان و ایقان سے صفحۂ عالم کو جگمگا دیا !!

اسلام نے اپنی حقانیت کی حجت زبان کو قرار دیا ہے - (۱) اسلام کے ہاتھہ میں اگر کوئی ایسا عصا ہے جو چشم زدن میں اژدھا بنجائے اور طرفۃ العین میں زمین کے اندر سے چشمۂ شیریں نکالدے ، تو وہ یہی عصاے زبان ہے ! اسکے پاس اگر کوئی ایسا ساز نغمہ ہے جسکی آواز جن و انس ، پرند چرند ، اور شجر و حجر کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لے ، تو وہ بربط زبان ہی ہے ، اور پھر اسلام کو اگر کوئی جمال عالمگیر و حسن جہاں تسخیر حاصل ہے ، تو وہ یہی حسن گفتار ہی ہے :

آنچہ خوباں ہمہ دارند ، تو تنہا داری !

تاریخ کامیابی و فرخحالی کا ہر صفحہ سلطان زباں کا ثنا سنج و مدح طراز ہے - اسکی ہر سطر ایک ترانۂ توصیف ، اور اسکا ہر لفظ ایک زمزمۂ تحمید ہے - اسکی صاف صاف شہادت ہے کہ اس تیرہ خاکدان ارضی میں زبان ہی نے آدم زاد پر فردوس فلاح و گلشن صلاح کے دروازے کھولے ، وہ آلۂ وحید زبان ہی ہے جسنے انسان کے لیے قصر کامرانی تعمیر کیا ، سامان عیش و نشاط ترتیب دیا ، اور زمین پر سلسبیل و کوثر کی نہریں جاری کردیں ، تاکہ وہ ان سے بہرہ مند و حظ اندوز ہو ، اور دنیا میں باغ ہاے جنت کی لذتیں لوٹے - پھر وہ مضراب زبان ہی تھی ، جسنے ساز ہستی کے نغمہ ہاے مخفی آشکار اور سرود فطرت کے ترانہ ہاے مضمر کو سر بازار کردیا ، اور انسان کو اس کے ترنم لطیف و تغنی سحر تاثیر سے لطف اندوزی و فیضیابی کا موقع دیا - اور پھر زبان ہی وہ کلید خاص ہے ، جس نے گنجینہ ہاے مقفل و در بستہ کو ایک لمحہ کے اندر صرف دست و نظر کردیا !

خاصہ کلیدے کہ در گنج راست
زیر زباں مرد سخن سنج راست

پھر زبان ہی وہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ایک صراط امتحان ہے ، جسکے نیچے حسرت و یاس کا جہنم شعلہ زن ہے ، اور جسکی سرحد بہشت مسرت و کامرانی کے اندر ختم ہوتی ہے - اگر پاے گفتار کو لغزش ہوئی تو طعمۂ رنج و تعب ہوگئی ، ورنہ عیش دائمی و انبساط سرمدی سے ہم آغوشی ہے - اگر اسکا حسن استعمال اوج مراد و معراج نشاط تک پہونچا دیسکتا ہے ، تو اسکا سوء استعمال حضیض نامرادی و تحت الثراے ناکامی پر پٹک بھی دیتا ہے ، اور جسطرح زبان کے حسن استعمال نے غریب کو امیر ، فقیر کو بادشاہ ، محتاج کو غنی ، مغلوب کو غالب ، مفتوح کو فاتح ، بزدل کو شجاع ، ظالم کو رحمدل ، اور کافر کو مومن بنا دیا ہے ، اسیطرح اسکے سوء استعمال نے بادشاہوں سے بھیک منگوا دی ہے - شہزادوں کے ہاتھہ میں کاسۂ احتیاج دیدیا ہے ، ایک عالم کو دشمن بنا لیا ہے اور لا تعد و لا تحصی مصائب و آلام کے پہاڑ انسان کے سر پر لا توڑے ہیں -

* * *

تاریخ انگلستان شاہد ہے کہ چارلس اول نے درشت کلامی کے دیوتا کو اپنا سر نذر کیا ، ہنری دوم کے الفاظ طامس اے بیکٹ کی ہلاکت کا باعث ہوے ، فریڈرک اعظم کے زہر آلود فقرات جنگ ، جنگ ہفت سالہ (Seven years war) کا موجب بنے ، اور پھر کون نہیں جانتا کہ جب انگلستان کی حالت بہت نازک تھی ، برطانی فوج دل شکستہ ہو رہی تھی ، فرانس کے رعب سے تمام برطانیہ کے جسم میں رعشہ تھا ، تو (نیلسن) کے الفاظ ہی تھے ، جسنے بحری فوج کے ٹوٹے ہوے دل پھر جوڑ دیے ، ہاری ہوے ہمتوں کو پھر چاق چوبند کر دیا ، بزدلوں کے اندر روح شجاعت از سر نو پھونک دی ، اور پیچھے ہٹنے والے قدموں کو سب سے آگے بڑھا دیا !!

زمانہ جانتا ہے کہ (نپولین) کی کامیابی کا راز ہاتھہ نہ تھا بلکہ زبان تھی - اسکی زبان کی مٹھی میں فرانس کا دل تھا - یہی زبان تھی جسکی دستگیری نے اسے سپاہیوں کی ادنی صف سے نکالکر فرانس کے تخت پر جا بٹھایا - پس نپولین کو بادشاہ بنا دیا اسکے اقوال نے ، نہ کہ اسکے افعال نے - یعنی اسنے ، جو اسنے کہا تھا - نہ اسنے ، جو اسنے کیا تھا !!

* * *

جون کا مہینہ ہے ، اٹھارویں صدی عیسوی کا آفتاب قریب غروب ہے - برٹش پارلیمنٹ کے روبرو وارن ہسٹنگس (ہندوستان کے ایک گورنر جنرل) کا مقدمہ پیش ہے ، رچرڈ برنسلے شیریڈن اٹھتا ہے - مخالفت میں کامل ساڑھے پانچ گھنٹہ تقریر کرتا ہے - لیکن سامعین کا کیا رنگ ہے ؟ کیا اسکے طولانی خطبہ سے گھبرا رہے ہیں ؟ اسکی طویل تقریر سے اکتا گئے ہیں ؟ نہیں ، بلکہ اسکے برخلاف ہر شخص سرتا بقدم گوش ہے ، حیرت ہے ، جو جس پہلو بیٹھا ہے ، اسی پہلو بیٹھا رہگیا ہے - گویا پتھر کے بت جا بجا کرسیوں پر نصب کردیے گئے ہیں - تنفس میں ابتری ہے ، آنکھیں گو کھلی ہیں لیکن خطابت کے مسمریزم سے ہر شخص معمول و مدہوش ہے - فریقین اسطرح محو سماعت ہیں کہ ما بہ النزاع قطعاً فراموش ہے - ہسٹنگس کی موافقت و مخالفت کا کسی کو خیال نہیں - ہر قلب (غـالب) کی اس فلسفہ سنجی کا مصداق حامد ہے :

(۱) فاتوا بسورۃ من مثلہ (منہ)

حکومت رہے - روساء قبائل ہمیشہ ایک دوسرے پر حملے کیلیے فرصت اور موقع کي تلاش میں رہتے تھے - سنہ ۹۵ ق م میں دو مدعیان سلطنت پیدا ہوے ' اور جزیرہ شمالاً و جنوباً دو حصوں میں منقسم ہوگیا ' لیکن ایک هي سال کے بعد پھر بدستور ایک متحدہ حکومت قائم ہوگئي -

اس ملک کا آخري بت پرست تاجدار ایک نہایت اولوالعزم بادشاہ تھا جس نے نہ صرف ملک کي ترتیب و تنظیم هي میں سعي بلیغ کي ' بلکہ آئرلینڈ سے نکل کر فرانس ' اسکاٹلینڈ ' اور انگلینڈ پر بھي حملہ آور ہوا ' اور آخر نہر " لوار " کے ساحل پر ایک تیر اجل پیغام کا نشانہ ہوکر ' اپني اولوالعز مانہ امیدوں کے ساتھہ رخصت ہوگیا -

یہ تیسري صدي مسیحي تھي - پوپ کے نائب ان دور دراز ممالک میں نشر مسیحیت کیلیے مصروف کار تھے - اس وقت سے پانچ صدي تک برابر کوششیں مصروف رہیں ' تا آنکہ پانچویں صدي کے اختتام پر تمام آئرلینڈ نے بپتسمہ پاکر " آدم کے موروثي گناہ " سے نجات حاصل کي اور مسیحیت میں داخل ہوگیا -

تاریخ نصرانیت کا ایک ایک صفحہ شاهد هے کہ جب کوئي قوم " باپ اور بیٹے کے جلال " پر ایمان لائي هے ' تو سب سے پہلے اس سے مسیح کے اس حکم کي تعمیل کرائي گئي هے کہ :

" یہ مت سمجھو کہ میں زمین پر صلح پھیلانے آیا ہوں ' صلح پھیلانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں ' کیونکہ میں آیا ہوں تا کہ بیٹے کو باپ سے ' بیٹي کو ماں سے ' اور بہو کو ساس سے جدا کروں " (متي ۱۰ : ۳۴)

انھوں نے همیشہ اپنے غیر نصراني بھائیوں کو نہایت تعذیب و تکلیف کے ساتھہ قبول نصرانیت پر مجبور کیا یا پھر انکے خون سے زمین کو رنگین کیا -

آئرلینڈ میں غیر نصراني قبائل کے ساتھہ جو کچھہ ہوا ' اسکے انتقام کے لیے ۱۰۰ برس کے صبر و تحمل کے بعد نارتھہ مین لینڈ اور ڈنمارک کے روساء نے آئرلینڈ پر حملہ کردیا اور فتح کیا - پھر اس عہد میں بھي وہ سب کچھہ ہوا ' جو نصرانیوں نے ۱۰۰ برس پہلے اس سرزمین پر کیا تھا - کنیسے لوٹے گئے ' " فرزندان پدر آسماني " جلا وطن کیے گئے ' مدارس نصرانیہ بند ہوگئے ' مذهبي کتابیں جلا کر خاکستر کا ڈھیر کردي گئیں - اور " آنکھہ کے بدلے آنکھہ " موسی کي شریعت کا قانون هے -

آخر الامر نیال سوم شاہ آیرلینڈ کے زیر علم اهل آیرلینڈ کي ایک فوجي طاقت مجتمع ہوئي ' جو اگرچہ حملہ آور کو ملک سے نکال نہ سکي ' تا هم ان کو نہایت کمزور کردیا ' اور با ایں همہ ضعف ' وہ روساء قبائل کو باهم لڑا لڑا کر دو صدي بعد تک سواحل پر جمے رہے -

سنہ ۱۰۰۲ ع منسٹر کے ایک بادشاہ نے ڈنمارک والوں کو سواحل سے بھي نکال دیا اور اسطرح جزیرہ کا کامل الاقتدار بادشاہ ہوگیا لیکن کون نہیں جانتا کہ حکومت وطنیہ کے زوال و فنا کا صرف ایک هي سبب ہوتا هے ' یعني ملک کے امرا و روساء کي باهمي نا اتفاقي و خیانت وطني - امیر لینسٹر کي دعوت و ترغیب سے ' جو امیر منسٹر کي اس غیر معمولي کامیابي سے دل گرفتہ تھا ' ڈنمارک نے سنہ ۱۰۱۴ - میں پھر حملہ کردیا لیکن ناکام رہا -

بیروني دشمن کو ناکام رہا اور یہ اکثر ہوتا هے لیکن خود اندروني دشمن جب ملک میں پیدا ہوجاتا هے تو وہ کبھي نہیں مرتا ' جب تک کہ خود ملک کي رونق و سلامتي نہ مرجاے - چنانچہ ملک کے چاروں صوبے باهم معرکہ آرا ہوگئے -

انگریز قوم اپني قومي خصوصیات و امتیازات اور حیل سیاسیہ میں نہ صرف آج هي نامور هے ' بلکہ آج سے ۸ - سو برس پہلے بھي وہ اسي طرح تھي - آج مصر اور دیگر اقوام میں وہ جو اداکر رهي هے ' لیکن اسکي مشق ۸ - سو برس ادھر سے کر رهي تھي ' تب کہیں جا کر اس دور جدید میں اس سبکدستي اور صفائي سے اپنا پولیٹکل ڈراما حسب موقع دکھلا سکي هے ' جسے وقتاً فوقتاً ممالک شرقیہ کے اسٹیج پر شروع کرتي هے اور ختم کرتي هے -

لینسٹر بادشاہ ' سنہ ۱۱۶۹ ع میں هنري دوم شاہ انگلینڈ سے طالب اعانت و نصرت ہوا ' اور اسطرح آیرلینڈ کے دستر خوان تاجداري پر خود اوسنے انگلینڈ کو دعوت دي - سنہ ۱۱۶۹ ع میں جو برطاني فوج آیرلینڈ میں داخل ہوئي تھي ' آج سنہ ۱۹۱۳ ع تک کہ ۷۳۵ برس ہوچکے هیں واپس نہیں آئي هے ' پھر مصر و زنجبار اور مسقط کے لیے لوگوں کو کیا جلدي پڑي هے ؟

هنري شاہ انگلینڈ کا قبض و استیلا کے جواز کے متعلق یہ استدلال هے کہ پوپ نے سنہ ۱۱۷۷ ع میں اهل آیرلینڈ کي گردنیں اسکو بخش دي هیں ' اور اسکي ایک سند بھي لکھکر حوالے کردي هے -

(آئرلینڈ کا جہاد آزادي)

لیکن جو قوم کہ اپني گردن کي خود اپنے تئیں بھي مالک نہ سمجھتي ہو ' وہ پوپ مفروض کي اس سند مجعول کو دیکھکر کیونکر اپني گردن دوسري قوم کے آگے ڈال دیتي ؟ اس کشمکش کا نتیجہ ظاهر تھا -

انگلینڈ کا اس دعوے پر برابر حملہ آورانہ اصرار رها ' اور آیرلینڈ کا همیشہ مدافعانہ انکار بھي قائم رها - لیکن اس هنگامۂ خارجي میں آیرلینڈ کي داخلي شورش بھي کم نہ ہوئي ' نارمن جو اس جزیرے کے دوسرے باشندے تھے ' همیشہ قدیم آیرش باشندوں سے برسر پرخاش رہے اور اکثر حالتوں میں غالب رہے -

ان احزاب کي تسکین کے لیے ایک تجویز یہ عمل میں لائي گئي کہ جزیرہ کا حاکم خرد شاهزادہ جان بنایا گیا - وہ سنہ ۱۱۸۵ ع میں ۶۰ - جہازوں کا ایک بیڑہ لیکر ' آیرلینڈ کي طرف روانہ ہوا ' لیکن هزیمت ہوئي اور واپس آکر خود سابق انگریز گورنر شاهزادہ کے خلاف سازش میں شریک ہوگیا - سنہ ۱۲۱۰ ع میں شاهزادہ پھر واپس آیا - اور انگلو نارمن روساء کو ' جنھوں نے اس وقت بڑي قوت پیدا کرلي تھي ' کمزور کردیا -

اس سے فراغت پاکر جان نے محکمے قائم کیے ' عدالت جاري کي ' سکے ضرب کیے ' ڈبلن میں ایک مجلس انتظامي کي بنیاد ڈالي - پھر سنہ ۱۲۱۶ ع میں هنري ثالث نے تمام آیرلینڈ کو معافي دیدي ' اور اونکو شخصي آزادي بخشي ' لیکن تاهم ان میں سے کوئي چیز بھي تشنہ کامان حریت و استقلال کو تسکین نہ دے سکي -

انگلینڈ ابھي اسي طرح باهم دست و گریباں تھے کہ اسکاٹ لینڈ کي سرزمین نے (اڈورڈ بروس) نامي ایک نیا مدعي پیدا کیا ' جسکي سعي و کوشش نے اسکاٹلینڈ کو بھي آیرلینڈ کي طرح انگلینڈ کے لئے مصیبت کدہ بنا دیا - اتحاد مصائب مصیبت زدوں کو متحد کر دیتا هے - آیرلینڈ کے اکثر امرا نے اڈورڈ بروس کو اسکاٹلینڈ کي طرح آیرلینڈ کي حمایت کي دعوت دي ' اوسنے قبول کیا اور انگلو نارمن قبائل کو شکست دے کر اکثر حصوں پر قبضہ کرلیا ' اور اس طرح آیرلینڈ کا بادشاہ منتخب ہوا -

(لها بقیة صالحة)

شئون عثمانیه

کرتے هیں ' اور مجردات کے اصول خالص کي تعلیم دیتے هیں - مگر فنون کا کام بس اسي قدر ہے که ان کلیات و مجردات و حقائق متعلقه و مکتشفه سے بهره اندوز هوں ' اور اعمال انساني کے لئے علوم سے اسباق مفیده حاصل کرکے سہل وآسان اور موصل الی المقاصد راهیں کهولدیں -

مثال کے لیے علم تشریح (Anatomy) اور فن جراحي (Surgery) کو لیجیے - علم تشریح جسم انساني کے اعضا وجوارح کے حالات و تعلقات باهمي کو ظاهر کرتا هے - مگر فن جراحي صرف ان مباحث و کلیات سے فائدہ اُٹهاتا هے ' اور اپنے اصول و قوانین کو علم تشریح کي نظریات و حقائق سے اخذ کرتا اور اسطرح عمل جراحي کے لیے ایک ذخیرۂ هدایات و تنبیهات فراهم کر دیتا هے -

اگر ناظرین کرام دوران تعریف " فن مکالمة " میں اجازت دیں ' تو بطور جملۂ معترضه کے کهه سکتا هوں که جسطرح فن جراحي یکسر علم تشریح پر مبني هے ' اسي طرح بعینه " فن مکالمه " بهي تمام تر علم النفس سے ماخوذ هے - فن مکالمة بتاتا هے اور علم النفس اصول کو ثابت کرتا هے - پس حو جسکا مطلوب هو ' وه اسي طرف متوجه هو:

به بستان رو که از بلبل طریق عشق گیري یاد
به مجلس آے کز حافظ سخن گفتن بیاموزي

اب جبکه فن کي ماهیت و حقیقت ظاهر هوگئي ' تو سوال یه هے که مکالمة کے معني کیا هیں ؟

الهـــلال :

(۱) یه مضمون کئي نمبروں میں ختم هوگا - ابهي صرف تمهید هي هے - آپنے عنوان " فن مکالمة " رکها هے - جب تک که اصل مبحث شروع نهو ' نهیں کها جا سکتا که آپکا مقصود اصلي کیا هے ؟ لیکن مثالوں سے معلوم هوتا هے که آپ تقریر و خطبات کے متعلق لکهنا چاهتے هیں - اگر یهي مقصود هو تو اسکے لیے تو " فن خطابت " پیشتر سے ایک عمده لفظ موجود هے ' اور " مکالمة " کي ضرورت نهیں -

(۲) آغاز مضمون میں آپنے " فاتو بسورة من مثله " کي طرف اشارہ کیا هے اور فصاحت بیان کو اسلام کا سب سے بڑا حربۂ اثر و تسخیر قرار دیا هے - میں سمجهتا هوں که اس سے آپکا مقصود یه هوگا که مذهب نے بهي اس وسیلۂ تاثیر سے کام لیا - ورنه اس آیت میں محض فصاحت و بلاغت بیان هي کي تحدي نهیں هے - و لقصة بطولها - اسلام کے اسلحۂ اثر ایک دو هي نهیں بلکه بهت سے هیں ' اور اسکي بڑي تلوار فطرۃ انساني کي مطابقت اور تعلیم صحیح و ارشاد الهي هے - یهي معني هیں اس آیت کے که " ذلک الدین القیم "

(۳) خطابت کے عجیب و غریب اثرات کي مثالیں تاریخ عرب سے بهي بکثرت ملسکتي هیں اور وه نهایت موثر اور دلچسپ هیں - علی الخصوص دور جاهلیة -

برید فرنگ

برطانیه از روے معاهده ' دولت عثمانیه کي اعانت پر مجبور هے

اثر: کاتب شہیر و انصاف دوست ' مسٹر بلنٹ

مشهور اسلام دوست انگریز اهل قلم اور سیاسي مصنف ' مسٹر " بلنٹ " نے حسب ذیل خط " ویسٹ منسٹر گزٹ " کے اڈیٹر کے نام شائع کرایا هے :

" جناب من ! ممنون هوں که آپ نے میرا پہلا خط شائع کردیا - آپ نے اپنے ایک مقالۂ افتتاحیه (لیڈنگ آرٹیکل) میں ان فقروں کو لکهتے هوے که " هم دولت عثمانیه کي زندگي کے ضامن نهیں هیں " (میں اس اظهار سے باز نهیں رہ سکتا که) ایک نهایت افسوس ناک غلطي کي هے -

معلوم هونا چاهیے که حکومت برطانیه ' از روے معاهدۂ دفاعیۂ ۴ - جولائي سنه ۱۸۷۸ ع (دیکهو کتاب ازرق Blue Book عدد ۳۸ - سنه ۱۸۷۸ ع) روسیوں سے عثماني ایشیا کي محافظت و مدافعت پر مجبور هے -

برطانیه کي وزارت خارجیه اس معاهدے کي پابند هے ' جیسا که ابهي ابهي گذشته سال وزیر خارجیه نے خود اپني زبان سے اس کا اعتراف کیا هے -

انگلستان نے اس معاهدے میں دولت عثمانیه سے وعده کیا هے که اگر روس کبهي عثماني ایشیا کے کسي حصه پر حمله آور هوگا تو وه همیشه اپني جنگي قوت سے دولت عثمانیه کي اعانت کرے گا ' اس کے معاوضه میں دولت عثمانیه نے اصلاحات کے جاري کرنے اور مسیحي رعایا کے حقوق کي حفاظت کا وعده کیا ' اور جزیرۂ قبرص کے انتظامات انگریزوں کے سپرد کردیے که وه عثماني ایشیا کي حفاظت کے لیے اس اهم جنگي موقع سے کام لیں -

ان تصریحات کے بعد در حقیقت اوس وقت تک کے لیے ' جب تک که یه معاهده فسخ نهو ' اور قبرص دولت عثمانیه کو واپس نه دیا جاے ' انگلستان مجبور هے که قانوناً اور اخلاقاً اس معاهدے کي عزت کرے ' خواه اوسکي جنگي قوت بحر متوسط میں کسي حد تک متغیر کیوں نه هوجاے -

اس بنا پر اس وقت دول عظمي کے مقابلے میں روس کي خواه کسي حد تک بهي بے چارگي هو ' لیکن اس معاهده کي تصحیح و تعمیل سے وه کسي طرح عذر نهیں کرسکتا - اسکي مثال بعینه اوس معاهده کي سي هے ' جو ایک انسان کي حفاظت و مدافعت کے لیے دوسرا شریف انسان کرتا هے -

پس انگلستان کو اوس روس کے مقابلے میں اس معاهدے کي

بذوق بیخبر از در در آمدم ، معـرم
بوعده ام چه نیاز وز انتظار چه حظ !

لوگی جیسا وارن ہسٹنگس کا طرفدار ، دوران تقریر میں ایک گھنٹه بعد اپنے هم نشین سے کہتا ہے : " بس یہ تمام لفاظي هي لفاظي ہے ، دلیل اور ثبوت کا نام نہیں " دوسرا گھنٹه گذرنے پر کہتا ہے : " کیسي عجیب و غریب خطابت ہے ؟ " تیسرے گھنٹے کے بعد کہتا ہے : " واقعي مسٹر هسٹنگس نے کچھه انصاف نہیں کیا " مگر قبل اسکے کہ تقریر ختم هو زور سے چیخ اٹھتا ہے : " درحقیقت هیسٹنگس ظلم و انصاف کشي کا ایک شیطان عظیم ہے " !!

هاؤس آف کامنس کا ایک ممبر التوائے اجلاس کي تحریک پیش کرتا ہے اور اس امر کا اظہار و اعتراف کرتا ہے کہ به حالت موجودہ ' اسکا دل و دماغ صحیح و رت دینے کے قابل نہیں -

یه ہے زبان کا اثر ، اور یہ ہے الفاظ کي تاثیر !!

* * *

خیر ، یه تو تاریخي واقعات هیں - همارے انفرادي زندگي میں شب و روز اس قبیل کي باتیں پیش آتي رهتي هیں - اس رساله کے هر پڑھنے والے کو تجربه هوگا که کسطرح ایک محب عزیز کي بات نے نشتر کا کام کیا ، اور کسطرح ایک لفظ نے دشمن کا دل صاف کر دیا ؟ اور پھر ذرا سي دیر میں دشمن دوست ، اور دوست دشمن هوگیا ؟

یه نه سمجھنا چاهیے که الفاظ کا اثر وقت کے ساتھه ختم هو جاتا ہے ، نہیں ، بلکه وقت کے گذر جانے اور مہینوں ، سالوں اور صدیوں کے بعد بھي دیکھا گیا ہے که امتداد زمانه نے شراب تاثیر کو اور تیز کر دیا ہے اور الفاظ اپنے اندر وهي کھٹک ، وهي اثر ، وهي درد ، اور وهي طپش رکھتے هوے نظر آئے هیں - اعمال انساني پر انکي حکومت برقرار رهي ہے اور اکثر بزرگان دین و قوم اور کبار خاندان و قبیله کے اقوال نے اس پیکر معصیت و عصیاں یعنے انسان کو برے کاموں سے بچا یا ہے اور هر مرقعه پر سامنے آکر ایک قاهر و جابر مانع کا کام دیا ہے !

انسان کا دل کچھه عجیب طلسم زار تاثیر و تاثر ہے - کبھي اس سینۂ نازک میں هوا کي ٹھیس سے بال پڑ جاتا ہے ، اور کبھي اس آئینه عجیب کا غایظ و دیرینه زنگ آن واحد میں دور هو جاتا ہے -

مگر ایسا کیوں ہے ؟

ماهرین علم النفس جانتے هیں که لفظ میں کیا تاثیر ہے ، لبونکي حرکت میں کیسا سحر ہے ، اور زبان کو دل کے اندر کیسا کچھه دخل عظیم حاصل ہے ؟ اس رسالے کا مقصد وحید ، اسي مسئله کي علم النفس کي روشني میں تعلیل ، چند اهم نتائج علمیه کا انتزاع ، اور فن مکالمة کي سرسري تدوین ہے -

پس سب سے پہلے هم " فن مکالمة " کي تعریف کیطرف رجوع هوتے هیں که " فن مکالمة کہتے کسکو هیں ؟ " لیکن اس سوال میں که " فن مکالمت " سے کیا مراد ہے ؟ دراصل دو سوال پوشیدہ هیں ، یا یوں کہیے که یہ سوال دو سوالوں سے مرکب ہے - پہلا سوال یہ ہے که " فن " کیا چیز ہے ؟ اور دوسرا یہ که " مکالمة کیا شے ہے " ؟

" علم " و " فن " کي بحث و تفریق ، علم منطق کا ابتدائي مبحث ہے - اکثر رسائل اسي بحث سے شروع کیے جاتے هیں ، اور عجیب عجیب موشگافیاں کیجاتي هیں ، مگر " علم " و " فن " کا مسئله ارباب منطق کے هاتھه میں جاکر ، نہایت خشک اور غیر دلچسپ بحث بنجاتا ہے - برخلاف اسکے همارا قلم " فن مکالمة " کے مباحث دلچسپ و مفید لکھنے کے لئے مضطرب ہے - لیکن کیا کریں که قارئین کرام کو ان مباحث سے فائدہ تام حاصل نہوگا - تاوقتیکه مسئله " علم " و " فن " پر ایک گونه انهیں عبور حاصل نہو جاے که یہي فن مکالمة کا اساس اولین و بنیاد مباحث ہے -

پس هم اس مسئلۂ اهم کے طرف خاص طور پر متوجه هوتے هیں که اگر عمارت کا سنگ و بنیاد هي درست و راست نہیں تو نقش و نگار کي خوبي و حسن کو ایکو کوئي کیا کریگا ؟ حسن فضول و مفاد مجرد ، دونوں فن نفیس کي نظر میں قبیح و قبیح تر هیں - کمال هر صنعت حسن و افادہ دونوں کے انضمام پر منحصر ہے ، اور کمال هر کار ، حسن آرائي و کارمندي ، دونوں کي آمیزش لطیف کا نام ہے - دیکھو ، چشم و ابرو کي یکجائي کا کیا اشارہ ہے ؟ آنکھه جو که بذات خود ایک آلۂ مفید ہے ، محراب ابرو کے بغیر ایک روزن دیوار سے زیادہ نہیں ، اور ابرو جو اپني جگه پر مظهر حسن ، و جلوہ گاہ جمال مجرد ہے ، آنکھه کے بغیر ایک دیوار شکسته کي محراب کے سوا اور کیا ہے ؟

بهر پاس آنکهه قبله حاجات چاهئے

سب سے پہلے هم " علم " اور " فن " کے متعلق ایک تمہید مختصر پیش کرینگے ، جو یوں بھي بجاے خود نفع و دلچسپي سے خالي نہوگي - اسکے بعد " مکالمة " کے مباحث کي طرف متوجه هونگے اور وہ طریقے بتائے جائینگے ، جن پر عمل کرنے سے انسان اپني زبان سے ایک عالم کو تسخیر کر لے سکتا ہے ، اور ساري دنیا کو اپني مٹھي میں لیلے سکتا ہے که جسطرف چاهے اسے پھیر دے !!

(علم و فن)

علم عبارت ہے مجموعۂ کلیات و مجردات و نظریات سے - وہ مظاهر فطرت کي توضیح و تشریح کرتا اور موجودات عالم کے وجود و ظهور کے شرایط و قوانین بتلاتا ہے - علم اس بات کو ثابت کرتا ہے که کسي شے کے وجود پذیر هونیکے کیا اسباب هیں ، کسي چیز کے معرض شہود میں آنیکے کیا علل هیں ، اور مناظر و مظاهر کائنات کے بواعث تخلیق کیا کیا هیں ، اور نیز کیا طریق وقوع ہے ؟ علم بتلاتا ہے که کیوں سمندر سے ابخرات اٹھے ، کسطرح بادل بنے ، کیوں پہاڑوں سے ٹکرا کر برسے ، هوا نے کسطرح هاتھوں هاتھه انکو هر جگهه پہونچایا ، کسطرح برگ خشک لب کو سیراب کیا ، مرجھاے هوئے پودے سرسبز و شاداب هو گئے ، اور سوکھي کھیتیوں کو هرا بھرا کر دیا ؟ علم هي ہے جو اس مشاطۂ اعجاز کار سے تعارف کراتا ہے ، جسکے هاتھوں شاید فطرت کے انزائش حسن و جمال کا کام انجام پاتا ہے ، جسکا دست آرائشگر عروس هستي کي چہرہ پردازي و حسن افروزي کا آلۂ وحید ہے ، جسکي انگلیاں معشوق قدرت کے بالوں کا شانۂ حسن افزا هیں - جس سے کائنات عالم کے شباب حسن کا نکھار قائم و برقرار رهتا ہے : ربنا ما خلقت هذا باطلا !!

غرضکه علم کا موضوع بحث ، موجودات هستي کے درمیان جو علاقه هاے سببیت وجود گزیں هیں ، انکا اکتشاف اور مظاهر فطرت کے انداز ظهور کي تعین و تحدید ہے اور بس -

برخلاف اسکے " فن " نام ہے آن اصول و هدایات کے مجموعه کا ، جو کسي علم کي نظریات پر مبني هوتے هیں اور اسطرح اس علم میں ثابت و مبرهن هوکر ، شمع راہ عمل ، اور رهنمائے بصیرت و عبرت هوتے هیں ، یعني " فن " کو ان اصول و قوانین کي حقیقت و ماهیت سے کچھه بحث نہیں هوتي اسلیے وہ یه تو علم کا موضوع خاص ہے - فن کا کام ، محض ان اصول متحققه و قوانین مکتشفه کو عمل کے سانچے میں ڈھالنا ، اور انسے استفادہ حاصل کرنا ہے - علوم نظریات و کلیات کا اثبات اور حقائق و مظاهر فطرت کا انکشاف

مراسلات

ان سلطنتوں میں جو جہاز بنتے ہیں ان میں ۲۰ - ۲۰ بلکہ ان سے بھی زیادہ توپیں ہوتی ہیں، جن میں سے ہر ایک کا قطر ۵ ۰ - ۱۳ - ۳ انچ کا ہوتا ہے -

"رشادیہ" کی ترتیب و تنظیم اور سلاح بندی ایک کمیٹی کی زیر مراقبہ ہوئی ہے جسکے رئیس کمانڈر حقی بک ہیں -

لندن کے سفیر عثمانی توفیق پاشا نے اپنی تقریر میں رشادیہ کی تقریب کرتے ہوے فرمایا:

"رشادیہ امید ہے کہ ملک و حکومت کی حفاظت و حمایت نہایت شجاعت و بہادری سے کرے گا اور اسے سعادت و ترقی راہ میں آگے بڑھاتا رہیگا"

آگے چلکر سفیر موصوف نے کہا:

"دولت عثمانیہ کی آرزو صرف یہ ہے کہ وہ سکون و امن کے ساتھہ تمدنی ترقی اور اپنی وسیع حدود فرمانروائی کی اندرونی و مادی ترقی میں کوشاں اور جانفشاں رہے، اور اس فوز و کامیابی کے حصول میں دولت عثمانیہ حکومت برطانیہ کی اعانت پر اعتماد کرتی ہے"

(سر ویسمت لارڈ) کارخانہ (وکرز) کے ایک مینیجر نے سفیر موصوف کے جواب میں ایک فصیح تقریر کی جسکے آخری فقرے یہ تھے:

"رشادیہ کی حسن قسمت و نیک دل ہونے کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ یہ عین عید کے روز پانی میں اتارا گیا، جو مسلمانوں کے نزدیک سب سے زیادہ مبارک دن ہے"

سابق متولی مسجد کانپور

گزارش ہے کہ جناب کو بخوبی معلوم ہوگیا ہوگا کہ میں مسجد مچھلی بازار کے معاملہ میں بے قصور ہوں - مگر برخلاف اسکے جو [illegible] جناب کو مجبور سے [illegible] پہلا قبل بھی عرض کر چکا ہوں - اب بھی گزارش ہے کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو [illegible] شائع فرماویں [illegible] ہر طرح [illegible] ہوں - مگر [illegible] خدا شاہد ہے - [illegible] مجبوری [illegible] نہیں دی - فقط -

(مولوی ابراہیم احمد - مچھلی بازار کانپور)

(الہلال)

مسجد کے کانپور میں کئی مرتبہ آپنے زبانی کہدیا تھا کہ مجھے اس بارے میں کوئی خاص کاوش تو ہے نہیں - ایک دینی معاملہ تھا - آپکے خلاف سرکاری و غیر سرکاری معلومات پہنچیں تو بے اختیار قلم سے مخالفانہ خیالات ظاہر ہوگئے - الحب فی اللہ والبغض فی اللہ اصل و اساس ایمان ہے - ہر شخص کا معاملہ اللہ کے ساتھہ ہے - وہ دلوں کا علیم ہے - اگر واقعی آپ بے قصور ہیں تو اس سے زیادہ اور خوشی کی کیا بات ہوسکتی ہے؟ اللہ تعالی ہم سب کو توفیق دے کہ صبر و ثبات کے ساتھہ راہ اسلام پرستی پر قائم رہیں -

ایک اقتصادی تجویز

(ایک خاتون غیور و صاحب ثروت کے قلم سے)

مجلس خدام کعبہ کے قیام پر تمام مسلمانوں کو اسکا خیر مقدم کرنا چاہیے - میں نے سرمایہ مجلس کے مصارف کو بغور پڑھا لیکن ذیل کے خیالات نے جو ہر وقت میرے لیے کاهش جان ہیں، بے اختیار مجبور کیا کہ جو تجویز عقل ناقص میں آئی ہے، اسکی طرف ارکان مجلس خدام کو ضرور توجہ دلاؤں -

جب جنگ ترکی و اٹلی شروع ہوئی تو برادران اسلام اپنے مظلوم بھائی بہنوں کے مصائب سے بیتاب ہوگئے اور اطالوی مال کو بائیکاٹ کردیا - لیکن چند ہی دنوں کے بعد وہ بیتابی ایسی غائب ہوگئی، جیسے کسی کی آنکھ میں چوٹ لگ جاے اور وہ کچھہ اضطراب کے بعد اسے بھول جاے - اگرچہ بفضل خدا جنگ بلقان نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تمام مسلمانوں کے دلوں میں پھر غیرت قومی کی ایک لہر سی پیدا کردی، لیکن افسوس جتنی کوشش ہم نے اطالی ثروت کو اقتصادی نقصان پہونچانے کی کی تھی، اسکے عشر عشیر سعی بھی ان طاقتوں کی اشیاء تجارت کو (جو اس شرمناک اسلامی خوں ریزی کی موجب تھیں) بائیکاٹ کرنے کے لیے نہیں کی، اور کسیکو اتنا بھی احساس نہوا -

حقیقت یہ ہے کہ لوگ مجبور بھی ہیں - کریں تو کیا کریں؟ جو چیزیں ملتی ہیں وہ سب یورپ کی مصنوعات ہیں، اور اس طرح اہل یورپ ہمارا خون طرح طرح سے چوس رہے ہیں لیکن اب تو خون بھی باقی نہیں رہا -

حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنی تلوار سے خود ہی اپنا گلا کاٹ رہے ہیں اور دشمنوں پر اپنی خونریزی کا الزام قائم کرتے ہیں - کیا یہ تلوار ان کے ہاتھہ میں خود ہم نے، انکی تجارت کو ترقی دیکر نہیں دیدی ہے؟

اب ذرا غور فرمایئے کہ ادھر تو ہم جنگ بلقان کے مجروحین کے لیے چند روپے بطور اکراہ چندے میں دیتے ہیں اور ادھر اہل یورپ ہم سے بصد ترغیب لاکھوں روپے روزانہ وصول کرتے ہیں - ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد سات کروڑ بتائی جاتی ہے - ان میں بہت سے رؤسا و امرا ہیں جو روزانہ سیکڑوں روپے کا مال خریدتے ہیں، اور جو غریب و مفلس ہیں، وہ بھی کم از کم یورپ کی چند چیزیں تو ضرور خریدتے ہیں - اور یہ تمام چیزیں یورپ کی مصنوعات تجارتی ہوتی ہیں - اس سے آپ لوگ خیال فرماسکتے ہیں کہ ہم کسقدر روپیہ روزانہ دشمن کی نذر کرتے ہیں، اور یہ وہی ہمارا روپیہ ہے جس سے ہمارے ملکوں پر گولہ باری کی جاتی ہے اور ہمارے بھائیوں کی جانیں تلف کیجاتی ہیں - اسی کی بدولت آج ہم اپنی سلطنتوں کو غارت کر بیٹھے اور نوبت باینجا رسید کہ خانۂ کعبہ بھی معرض خطر میں ہے -

عزت بہولني نه چاهيے تهي ' جسکے خوف سے متاثر هوکر سر اڈورڈ گرے نے ایام گذشته میں دولت عثمانیه کو یه نصیحت کي تهي :

" ادرنه کي حوالگي میں دولة علیه اب تاخیر نه کرے ' ورنه ممکن هے که روس ایشیائي صوبوں کي طرف پیش قدمي کردے گا "

اس وقت عثماني رجال سیاست اڈورڈ گرے کي روشين کے ساتهه قلبي میلان و انعطاف سے نا واقف نه تهے ' اور نه اس پر اسرار نصیحت کي اس حقیقت سے نا آشنا تهے که اس سے جلتي ترکوں کے ساتهه خیر اندیشي ظاهر هوتي هے ' اوس سے کهیں زیاده سلافي اقوام کے ساتهه همدردي و طرفداري ظاهر هوتي هے ' اور یه روس کے مصالح کا عین مقتضي هے -

یه نا معلوم امر نهیں هے که ادرنه یورپ میں ایک مستحکم اور قلعه دار شہر هے - اسلیے ظاهر هے که انگلستان کیلیے اوسکي حفاظت کوئي اهم چیز نهیں ' اور اسي لیے معاهدۀ قبرص میں یورپین عثماني صوبوں کے اندر اصلاحات و نظمیات کي دفعه نهیں بڑهائي گئي پس یه بالکل صاف هوگیا که سر اڈ ورڈ گرے نے جن همدردانه الفاظ سے ترکوں کو خطاب کیا ' اون کا مقصود یہي تها که ترک ادرنه چهوڑ کر خط امینوس و میڈیا تک هٹ آئیں اور حق هے که ترک سر اڈ ورڈ گرے پر یه الزام قائم کریں که وه بهي یورپ کے اوس طریق سیاست میں شریک هیں جس کا مقصود عثماني صوبوں کي غارتگري هے - اس کا کیا مطلب هے که ایک حریف کو تو آگے بڑهایا جاے ' اور دوسرا ترکوں سے خطاب کرے که مقابله کي حاجت نهیں ' تم یہاں اور پیچهے هٹ آؤ ' جیسا که طرابلس میں آخر هوچکا هے ؟

سر اڈورڈ گرے کے ان چند مختصر فقروں سے بظاهر ترکوں کو کوئي نقصان نهیں هوا ' لیکن حقیقت میں اونکو متعدد نقصانات پہونچائے گئے - سلافي اقوام کي اسکے ذریعه تشجیع کي گئي که تم نه ڈرو ' روسي اور انگریز تمهارے ساتهه هیں ' اور ترکوں کو ایشیا کي حفاظت کے لیے ادرنه سے فوج کا ایک ٹکڑا ایشیا میں منتقل کردینا پڑا -

بهر حال معلوم هوتا هے که آپ معاهدۀ قبرص کو نا قابل التفات اور گویا معدوم سمجهتے هیں ' لیکن مجهے شک هے که وزارت خارجیه آپ سے متفق نه هوگي ' کیونکه سر اڈورڈ گرے نے گذشته سال نہایت صریح الفاظ میں اٹلي کے قبضۀ جزیرۀ رودس کے وقت اس کا حواله دیا تها ' گو وه ترکوں کے لئے مفید نه تها - وزارت خارجیه نے کہا تها که " انگلستان نے روس سے عثماني ایشیا کي محافظت کا عہد کیا هے ' نه که تمام دول عالم سے "

ان وجوه سے میں اوس وقت تک ' جب تک که انگلستان قبرص پر قابض هے ' اس امر کیلیے اوسے مجبور پاتا هوں که وه روسیوں سے ایشیاے عثماني کي حفاظت کرے .... "

میں آج بغرض دیکهنے مسجد مچهلي بازار کانپور کے آیا - مجهے چند معزز دوستوں سے معلوم هوا که میري نسبت یه غلط فهمي عام هو رهي هے که میں نے کوئي فتوی اپنا مهري یا دستخطي بحضور هز آنر بالقابه پیش کیا هے جسکا مضمون یه هے که منہدمه حصه مچهلي بازار کانپور کا جزو مسجد نهیں هے حالانکه یه افواه محض غلط هے میں نے کوئي فتوی یا کوئي تحریر مسجد مذکور کے متعلق نه لکهی هے اور نه جناب لفٹنٹ گورنر بهادر کو دي هے - نه کوئي گفتگو اسکے متعلق هز آنر یا کسي دوسرے حاکم سے کي هے - لہذا آپ میري دستخطي تحریر هذا اپنے معزز اخبار میں شائع فرما کر مجهکو قوم کي بدگماني سے بري فرمائیے فقط -

دستخط فقیر محمد ابو الخیر غازي پوري ۸ - اکتوبر ۱۹۱۳

عالم اسلامی

رشادیه

عثماني زره پوش جهاز

حمیدیه کے بعد ' جسکي تاریخ بنا سنه ۱۸۸۰ هے ' ۳ - ستمبر سنه ۱۹۱۳ - پہلا موقع هے جب حکومت عثمانیه ایک زره پوش جنگي جهاز کي مالک هوئي هے -

سلطان کے نام سے اس جدید مدرعه (آهني جنگي جهاز) کا نام " رشادیه " رکها گیا هے - رشادیه کي طیاري کے لیے مئي سنه ۱۹۱۱ ع میں انگلستان کے کارخانه (ویکرز برو) کو حکم دیا گیا ' اور اسکے تین مهینے بعد دولت علیه اور کارخانه داروں کا باهمي معاهده طے هوا - ۶ - دسمبر سنه ۱۱ ۱۹ ع رشادیه کي طیاري کا روز افتتاح ' اور ۳ - ستمبر سنه ۱۹۱۳ تاریخ تکمیل هے -

رشادیه تاریخ مذکور سے بہت پہلے طیار هوچکا تها ' لیکن اس اثنا میں دولت علیه جن حوادث و انقلابات میں مبتلا رهي ' نیز وقتاً فوقتاً مدرعۀ مذکوره میں جن نئي نئي اصلاحات و اضافات کي فرمائشیں هوتي رهیں ' ان کي بنا پر کام بدیر ختم هوا ' لیکن تاخیر کا نتیجه بہت بہتر هوا -

رشادیه کا طرز بنا اوس جدید انگریزي جهاز کي طرز کا هے ' جسکا نام " جارج پنجم " هے - رشادیه وزن ' قوت آلات ' سرعت سیر ' استحکام و سلاح بندي اور اپني بڑي بڑي توپوں کے لحاظ سے بالکل " جارج " کے مساوي و مقابل هے ' بلکه " رشادیه " کي سکنڈ باٹري قوت و شدت میں " جارج " سے کهیں زیاده مضبوط و مستحکم هے -

" رشادیه " کا بار ۲۳ - هزار ٹن ' طول ۵۲۵ - فیٹ ' عرض ۹۱ - فیٹ ' عمق ۲۸ - فیٹ هے ' اور اوسکے انجن کي طاقت ۳۱ - هزار گهوڑوں کے برابر هے - اسکي متوسط رفتار ۲۱ - میل هے ' اور سطح فوقاني ۱۲ - انچ کي فولادي چادر سے چهپي هے - اس میں چار فوقاني طبقے هیں جو ۱۲ ' ۹ ' ۸ ' اور ۶ - انچ کي مختلف الضخامة چادروں میں لپٹے هوے هیں - سب سے آخري اور داخلي طبقه جو بالکل سطح آب کے برابر هے ' نہایت محفوظ و محکم هے -

سلاح بندي کے لحاظ سے " رشادیه " تمام انگریزي جهازوں سے ممتاز هے - اسکي پہلي باٹري جو دس توپوں سے مرکب هے اور جن میں سے هر ایک کا قطر ۵ - ۱۳ - انچ هے جهاز " جارج " سے مشابه هے - اسي طرح دوسري اور چوتهي صف کي توپیں بهي بالکل " جارج " کي طرح هیں - چوتهي صف کی توپوں میں سے جهاز کے مقدم و موخر حصه میں بغرض حفاظت چار حرکت کرنے والي توپیں بهي موجود هیں - دوسري باٹري ۱۶ - توپوں سے مرکب هے - هر توپ کا قطر ۶ انچ هے ' نیز بالکل محفوظ اور سامنے سے کهلي هوئي هیں - ضرورت کے موقع پر آٹهه آٹهه توپیں دهنے بائیں ' اور چهه چهه آگے پیچهے چلائي جا سکتي هیں - طرز " جارج " کے اور جهاز جو موجود هیں ' ان کي دوسري باٹري میں چهه چهه توپیں هیں جن میں سے هر ایک کا قطر صرف ۱۴ - انچ هے -

" رشادیه " بحریۀ عثمانیه کي ترقي کا دوسرا زینه هے اگر هم " حمیدیه " کو پہلا زینه سمجهیں - البته یه بهي جو کچهه هوا ' امریکا فرانس ' روس ' اور اٹلي کي قوت بحریه کے مقابله میں هیچ هے -

المسئلة والمناظرة

چند اور نئے الفاظ ! !

" اکاذیب " اور " شرمناک "

بسلسلۂ حظ و کرب

از مسٹر عبد الماجد بی - اے - لکھنو

۱۷ - ستمبر کے الہلال میں صفحہ ۲۲۱ - سے لیکر صفحہ ۲۲۳ - تک انشا پردازي و خطابت کے پردہ میں جن پیہم " مغالطات " کا طومار لکھا کردیا گیا ہے ' انکی داد " منطق " کے طلبا دینگے ۔ میں اگر انکی " پردہ دری " کرنا چاہوں بھی ' تو شاید اپنے دوسرے مشاغل کو کافی صدمہ پہنچائے بغیر نہیں کرسکتا - البتہ اُن متعدد " بیباکانہ اکاذیب " میں سے ' جو اس مضمون کی زیب و زینت کا باعث ہورہے ہیں ' ایک بات کا صاف کردینا میں ہر حال میں ضروري سمجھتا ہوں - یہ قطعاً غلط ہے ' کہ میں اس معاملہ میں " واقف کاروں " سے مشورہ طلب کرلینے ' یا انکے مشوروں کے تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہوں ' میں خود ' بلا الہلال کے دربار سے کوئی ہدایت پائے ہوے ' ملک کے اُن متعدد تعلیم یافتہ حضرات سے مشورہ طلب کر چکا ہوں ' جو میرے نزدیک مشورہ دینے کے اہل ' یا بہ قول آپکے ' " واقف کار " ہیں - میں نے اس مسئلہ میں مشورہ حاصل کیا ہے مسٹر سید کرامت حسین (سابق جج (ہائي کورٹ) سے جو علوم عربیہ میں کمال رکھنے کے علاوہ فلسفۂ جدید (خصوصاً فلسفۂ اسپنسر) کے بھی عالم ہیں - میں نے استفادہ کیا ہے ' مولانا حمید الدین بی - اے (پروفیسر میور کالج الہ آباد) سے جنکي جامعیت علوم مغربیہ و مشرقیہ سے شاید آپکو بھی انکار کي جرأت نہ ہو - میں نے استشارہ کیا ہے مولوي عبد الحق بی - اے (صدر مہتمم تعلیمات حیدرآباد) سے ' جو علاوہ علوم مغربي سے واقفیت کے عربي میں بھي کافي دستگاہ رکھتے ہیں ' میں نے مشورہ حاصل کیا ہے خان بہادر میر اکبر حسین (الہ آبادي) سے ' جو علاوہ اردو زبان میں سند (Authority) ہونے کے فلسفہ جدید کا خاصہ مذاق رکھتے ہیں - اور میں نے مشورہ طلب کیا ہے اپنے شہر کے پروفیسر مرزا محمد ہادي بی - اے (کرسچن کالج) سے جو علوم قدیمہ و جدیدہ دونوں میں مشہور قابلیت رکھتے ہیں - حضرات موصوف کے علاوہ میں نے اور بھی اُن متعدد تعلیم یافتہ لوگوں سے استصواب راے کیا ہے ' جنکي علمي و ادبي قابلیت کي شہرت ابھي غالباً اُس فضا میں نہیں پہنچي ہے ' جس میں الہلال کا نشو و نما ہورہا ہے -

اور پھر میں نے بعض اُن سنجیدہ مذاق اصحاب سے بھي تبادلۂ خیالات میں کبھي تامل نہیں کیا ' جو چند دنوں سے آپکے اسٹاف میں ہیں - بعض حضرات سے ان مسائل پر کئي کئي گھنٹے گفتگو رہي ہے - میرے لایق دوست مولوي سید سلیمان نے جس معنے سے وضع اصطلاحات علمیہ پر ایک تحریر شایع فرمائي ہے ' نیز میرے ایک دوسرے دوست (" خدا بندہ " از جونپور) نے اسي مسئلہ لذت و الم پر مضمون تحریر فرمایا تھا ' میں اسکا اعتراف کرتا ہوں -

ہاں یہ جرم مجھ سے بلا شبہ سرزد ہوا ہے (اور شاید آپکے ضابطۂ تعزیرات میں یہ جرم ناقابل معافي ہو) کہ میں نے اُس شخص سے دستگیري کي التجا نہیں کي ' جس نے گو اپني خطیبانہ سحر بیانیوں سے ایک بہت بڑي جماعت کو مرعوب و مسحور کر رکھا ہے ' مگر جسکے " خالص کمالات علمي " کا ثبوت مجھے ابتک باوجود " سعي و تلاش " کے نہیں مل سکا ہے -

رہا آپکا یہ دعوی ' کہ عربي میں فلسفہ کي بہتر سے بہتر اصطلاحات موجود ہیں بہ شرطیکہ تلاش کي جائیں ' تو اسکے متعلق میں نے اپنے پچھلے خط میں جو سوال کیا تھا ' وہ بدستور قائم ہے - مجھے بتائیے کہ میں سایکا لوجي ' اپیسٹما لوجي ' ایتھکس ' (اپنے جدید معنے میں) اور منطق استقراء کي مصطلحات کس کتبخانہ میں تلاش کروں ؟ کس کتاب میں ڈھونڈھوں ؟ مصر کے نامور فضلا ' مشہور مستشرقین یورپ ' اور خود ہندوستان کے مستند ترین فضلا (مثلاً شمس العلما مولانا شبلي نعماني) تو اپني لاعلمي کا اظہار کرتے ہیں ' لیکن الہلال کو اپنے دعوے پر اصرار ہے ' اور چونکہ یہ دعوی الہلال نے کیا ہے ' اسلیے کسي دلیل کي بھي حاجت نہیں ' محض اسکا اعادہ و تکرار کافي ہے - لیکن یاد رکھیے کہ یہ خطیبانہ حربے ' بعوام فریب تقریروں و تحریروں میں خواہ کتنے ہي کارگر ہوتے ہوں ' لیکن علمي مباحث میں انکا استعمال قطعاً بے محل و غیر موثر ہونے کے ساتھہ " بیحد شرمناک " ہے - سیاست اور مذہب مدت سے آپکي تیغ خطابیات کے زخم خوردہ ہورہے ہیں ' اب مہرباني کرکے علمي مسایل کي جان پر تو رحم فرمائیے -

الهلال :

سخت شرمائے وہ ' اتنا نہ سمجھتا تھا انہیں
چھیڑ نا تھا تو کوئي شکوہ بیجا کرتا !

اب تک تو صرف " حظ و کرب " کے متعلق بحث تھي ' لیکن اب میں سمجھتا ہوں کہ آپکي لغات و مصطلحات جدیدہ و مخترعہ میں اور چند الفاظ و اصطلاحات کا بھي اضافہ ہوگیا ہے - اگر وضع و اختراع کي رفتار ایسي ہي تیز رہي تو مجھے ہمت ہاردینے کا علانیہ اعتراف ہے :

بیا کہ ما سپر انداختیم اگر جنگ ست !

اب تک تو صرف یہي مصیبت تھي کہ آپ " حظ و کرب " کا مطلب وہ نہیں سمجھتے جو سمجھنا چاہیے ' لیکن یہ تو بڑي مصیبت ہوئي کہ اب مغالطات ' منطق ' پردہ دري ' بیباکانہ اکاذیب ' کمالات علمیہ ' اور بے حد شرمناک کے متعلق بھي مجھے خوف پیدا ہوگیا ہے کہ آپ انکے معاني سے بے خبر ہیں ' اور نہیں جانتے کہ ان الفاظ کو کن موقعوں پر بولنا چاہیے ؟ میں نے اسي لیے آپکي تحریر میں اسطرح کے الفاظ کو ان ورٹڈ کاما سے ممتاز کر دیا ہے -

اگر میں چاہوں تو بغیر " اپنے مشاغل کو صدمہ پہنچائے " ان الفاظ کے معاني بھي عرض کرسکتا ہوں جو افسوس ہے کہ مثل " حظ و کرب " کے آپ کو معلوم نہیں - لیکن چونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ غصہ میں آگئے ہیں ' اور آدمي غصہ میں اکثر گالیوں پر اتر ہي آتا ہے ' اسلیے آپکو معذور سمجھتا ہوں اور آپکے غصہ پر ہنستا ہوں - کاش آپکو یاد رہا ہوتا کہ مسائل علمیہ کا فیصلہ گالیوں اور محض ادعائي الزام سے نہیں ہوتا - (اکاذیب) اور (شرمناک) کے استعمال کیلیے محض ان دو لفظوں کو مثل حظ و کرب کے سن لینا ہي کافي نہیں ہے بلکہ انکے مواقع استعمال کو بھي مثل " حظ و کرب " کے معلوم کرنا چاہیے -

اب سوال یہ ہے کہ یورپ کی ترقی کا راز اور مسلمانوں کی تباہی کا باعث کیا ہے ؟

سبب یہ ہے کہ ہم محنت ' مزدوری ' اور تجارت کو ننگ و عار جانتے ' اور ملازمت کو باعث افتخار و امتیاز سمجھتے ہیں -

آپ اور قوموں پر نظر ڈالیے - ہر طرف تجارت کی گرم بازاری ہے - ہمیں اپنے ہندو بھائیوں کی ترقیے تجارت پر نہایت ہی مسرت ہوتی ہے کہ وہ بفضلہ تعالی ہم لوگوں جتنے غیر ملک کے محتاج نہیں - کپڑا بنتا ہے ' صابون تیار ہوتا ہے ' دیا سلائی بسکٹ تمام ضروری چیزیں طیار کرکے غیر ملکی مصنوعات سے مستغنی ہو سکتے ہیں ' مگر حیف ہے مسلمانوں پر ' جنہوں نے غلامی اور حلقہ بگوشی کے سوا اب تک کچھہ نہ جانا - تمام قومیں ترقی کے مدارج طے کرچکیں ' لیکن ہم جہاں سے چلے تھے ' وہیں موجود ہیں :

شکست رنگ شباب و ہنوز رعنائی
دران دیار کہ زادی ' ہنوز آنجائی

جب سے اٹلی کی جنگ شروع ہوئی ہے ' میں نے بذات خود بیلیں ' فیتے ' کنارہ ' خرید نا بند کر دیا - بلکہ کپڑا اور عام چیزیں بھی بہت دیکھکر خرید تی ہوں - میں نے اپنی تمام بہنوں سے عہد لیئے ہیں اور بزرگوں سے استدعا کی ہے کہ وہ ہرگز کنارہ بیلیں نہ خریدیں اور جہانتک ممکن ہو ان اعداء اسلام ممالک کی اشیاء کی خریداری سے پرہیز کریں (جو ہمارے اسلامی ممالک کے درپے آزار ہیں) مجھے اپنی اس کوشش میں بفضل خدا بہت کامیابی ہوئی -

مجھسے ایسا سوال کیا جاتا ہے ' کہ کپڑا بھی تو یورپ ہی کا بنا ہوا ہوتا ہے - اسکا سوائے اسکے اور کیا جواب ہوسکتا ہے کہ جتنا ہم گناہ کم کریں بہتر ہے - یہ گناہ ہم بدرجہ مجبوری کرتے ہیں اور وہ اپنی زیبائش کے لیے ' اسکے متعلق میں رسالہ " خاتون " کے ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۲ کے پرچے میں ایک مفصل مضمون لکھہ چکی ہوں -

جسوقت کپڑا خریدا جاتا ہے تو دل دکھتا ہے کہ افسوس یہہ ہمارا روپیہ ہمارا ہی خون بہائیگا ' مگر کچھہ چارۂ کار نظر نہ آتا تھا ' الحمد للہ کہ انجمن خدام کعبہ قائم ہوگئی - یہہ انجمن نہ صرف ہمارے مصائب ہی کو دور کریگی بلکہ اگر چاہے تو تمام قوم میں ایک روح حیات پھونک دے سکتی ہے - یتیم خانوں کی حفاظت اور توسیع ' جہازوں کی فراہمی ' یہ وہ کام ہیں کہ اگر فضل خدا شامل حال ہے تو مسلمانوں کی زندگی میں ہو جائینگے -

لیکن پھر اسکا ایک پہلو تاریک بھی نظر آتا ہے اور وہ دیمک جو عرصہ سے مسلمانوں کو کہا رہا ہے ' کام کیے ہی جایگا ' یعنی غیر ملکی مصنوعات کی خریداری ' جسکی بدولت رہی کوللہ بارود بنکر ہمارے لیے آئیگی - اگر ترکی کو آپ پانچ چار لاکھہ روپیہ سالانہ بھیجدیا کرینگے تو اس رقم قلیل سے خانہ کعبہ کی کیا حفاظت ہوسکتی ہے ؟

ان وجوہ سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس ایک ثلث رقم سے جو حفاظت کعبہ کیلیے حکومت حافظ حرمین کو بھیجنے کی تجویز ہے ' ایک کپڑے کا کارخانہ کھولا جاے ' اور اسکے منافع سے ایک مناسب رقم حفاظت کعبہ کیلیے جمع کی جاے ' یا بھیجی جاے ' اور باقی کل منافع کارخانہ کی توسیع کیلیے اور رفتہ رفتہ کارخانوں کی تاسیس میں صرف ہو ' اور ان ہندوستانی مصنوعات کیطرف بھی خاص توجہ کی جاے جن کے بنانے والے اگرچہ مسلمان ہوتے ہیں مگر ہمارے افلاس و کم مایگی کے باعث اغیار اوس سے فائدے اٹھاتے ہیں - اگر انکو ترقی دیجائے ' اور ان سے خود مسلمان فائدہ اٹھائیں تو اسلامی تجارت میں عجیب خوش حالی پیدا ہوجاے -

میں یہ ضرور کہونگی کہ اگر انجمن نے اسطرف توجہ نہ کی تو ان چندوں سے مسلمانوں کی ازدیاد غربت کے سوا کوئی اور فائدہ حاصل نہوگا - اگر کوئی خدمت و امداد کعبہ کا دعوی بھی کرے تو غلط ہے ' بلکہ وہ حقیقت میں دشمنوں کی خدمت و امداد کررہا ہے ' اسلیے وہ بجاے خادم و ناصر کعبہ ہونے کے ' دشمن و برباد کن کعبہ ہے -

دوسری تجویز یہ ہے کہ ترکی میں بھی انجمن خدام کعبہ کی شاخ قائم کیجائے اور انجمن کے بیت المال کا بھی یہی مصرف وہاں قرار دیا جائے -

حج کے موقعہ پر لاکھوں جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے ' اگر ان کی کہالیں جمع کی جائیں اور اس سے عرب میں چمڑے کے کارخانے قائم کیے جائیں تو وہاں کی ساختہ مصنوعات اسلامی دنیا میں نہایت فروغ بخش ثابت ہونگی - یقین ہے کہ ہمارے ترک و عرب بھائی عرب و ترکی میں اس مفید تجویز کو پسند کرینگے اور یہ نیک تجویز ترکوں ' عربوں ' اور ہندی مسلمانوں کے اس رشتۂ اخوت کو جو کبھی کبھی دشمنوں کے جانے سے قائم کیا جاتا ہے ' زیادہ مستحکم و مضبوط کر دیگی - داعیہ

عاجزہ مکرم جہاں ' از شملہ

سیاہ نپولین

حریت دل ڈھونڈھتی ہے ' رنگ نہیں

" ڈبلن ریویو " میں مسٹر گریہم Graham نے توسینٹ (Toussaint) کے حالات شائع کئے ہیں - اس عجیب و غریب آدمی کو مضمون نگار نے " سیاہ نپولین " کے نام سے تعبیر کیا ہے -

مسٹر گریہم کہتے ہیں کہ یہ شخص سان ڈامنگو San Domingo میں بہ حالت غلامی سنہ ۱۷۴۳ ع میں پیدا ہوا تھا - پچاس برس تک جزائر غرب الہند میں زراعت کی مزدوری کرتا رہا مگر اس طویل زمانۂ غلامی میں اسکے دل سے آزادی کا خیال ایک لمحہ کے لیے بھی جدا نہ ہوا - یہ پاک چنگاری برابر اسکے سینے میں سلگتی رہی - بالاخر اس چنگاری نے اس روغن آتشیں میں آگ لگادی جو تمام امریکہ میں چھڑک دیا گیا تھا - آخر کو انٹیلس (Antilles) سے یہ آگ نمودار ہوکر تمام براعظم امریکہ میں بھڑک گئی ' اور بالاخر اس میں اس ملک کی غلامی جلکر خاکستر ہوگئی -

اس نے اپنے ملک میں دائمی فتنۂ و فساد اور مصیبت و فلاکت کو دیکھا جسکی وجہ سے اس مظہر غیرت حق کو جوش آگیا اور اس نے انسان کو وہ حقوق دلاے جو اسکے ہم نوع انسانوں نے صرف اختلاف رنگ کی وجہ سے اس سے چھین لیے تھے ' اور جس نے سیاہ انسانوں کو وحوش اور بہائم بنا رکھا تھا - اگرچہ اسکی کوششیں زیادہ روز تک سرسبز نہ رہنے پائیں - اور اسکے ملک کے غدار ' اور نمکحرام گروہ نے ' جو غلامی کو حریت پر ترجیح دیتا تھا اور جو ہر جگہہ موجود ہے اور ترجیح دیتا ہے ' اسے گرفتار کرادیا ' مگر تاہم اس ہمت کے بادشاہ نے کبھی نا امیدی اور خوف کو اپنے پاس آنے نہ دیا - اس نے اپنی بلند ہمتی اور اولوالعزمی سے تاریخ عالم میں کام کرنے اور کوشش کرنے کا ایک نیا باب کھول دیا ہے -

Toussaint توسینٹ کی صرف فوجی قابلیت نے اسے سیاہ نپولین کا خطاب خود اہل یوروپ کے زبان سے دلایا ہے - جن کا وہ دشمن شدید تھا ' اور جس پر اسکو فخر تھا - (بقیہ برید فرنگ)

البته اُن لوگوں کو شرمانا چاهیے جو آج چالیس سال سے علمي توقعات کا مرکز هیں ' جنهوں نے یورپ کي علمي زبانوں کي تحصیل کي هے ' اور جو فی الحقیقت خدمت علم انجام دینے کیلیے تمام ملک میں صرف ایک هي گروه هے - وه اگر اپنے علمي کمالات کا ثبوت دینے میں مقصر رهے هیں تو انکے لیے افسوس ناک هے - نه که میرے لیے -

اپنے " تلاش " کا بهي لفظ لکها هے که " با وجود سعي و تلاش ' علمي کمالات کا کوئي ثبوت نهیں ملا " لیکن یه تلاش ویسي هي تلاش تو نه تهي ' جیسي آپنے " حظ " کي تحقیق و جستجو میں حضرت غیاث اللغات اور علامه پامر کي رهنمائي میں کي تهي ؟ اگر ایسا هے تو پهر صورت حال دوسرے هي هوجاتي هے -

آخر میں آپسے پهر کهونگا که محض دوسرے کو ادعائي الزام دیدینے ' غصے میں آکر روٹهه جانے ' مخاطب کو جاهل کهدینے اور گالیوں کے دینے سے کسي بحث کا فیصله نهیں هوسکتا - آپ لکهنے پڑهنے کا کام کرنا چاهتے هیں تو اپني طبیعت کو بدلیے - اس مضمون کو آپنے غیظ و غضب کے عالم میں لکها هے ' اسلیے قابل معافي هے - لیکن ایک علمي مذاق رکهنے والے شخص کو اسدرجه غصه زیب نهیں دیتا - آپنے میري تحریر کے متعلق نهایت افسوس ناک طریقه سے بلا قصد غلط بیانیاں کي هیں - اگر میں چاهوں تو زیاده سخت الفاظ لغت میں مل سکتے هیں - لیکن پهر اس سے کیا حاصل ؟ بحث و مباحثه سے مقصود کسي لفظ کي تحقیق و صحت کا کشف هے نه که اور کچهه - میں نے اپني تمام تحریر میں کوئي لفظ سخت نهیں لکها اور بهتر تها که آپ اسکا جواب دیتے - جواب کي جگه آپنے جو طریقه اختیار کیا ' وه میرے لیے بهت مایوسي پیدا کرتا هے - تا هم میں هنستا هوں ' اور ایسي نا دانیوں کو هنسکر ٹالدینا هي بهتر هے -

رها مسئلۂ اصطلاحات علمیه ' تو اپکي یاد دهاني کي ضرورت نه تهي - میں خود اب اس بحث کو آخر تک پهنچاے بغیر کب چهوڑ نے والا هوں خواه آپ اس سے بهي زیاده غصے میں آ آکر بگڑتے رهیں - میں لکهتا رهونگا ' تا انکه اصطلاحات علمیه کا مسئله ایک حد تک صاف نه هوجاے -

میں بهت خوش: هوں که گو آپنے اپنا مضمون بازار کے کسي چبوترے پر سے شروع کیا ' لیکن خاتمه ناصحانه انداز میں هوا هے - آپ نے محبت علم و عشق فن سے بیقرار هو کر نصیحت کي هے که " مذهب اور سیاست تو تبع خطابیات سے زخمي هوچکے هیں ' اب علم پر رحم کیجیے "

الله الله ! آپ کو بهي مذهب کے زخمي هونے کا درد هے ! !

ایدکه مي بیدم ' ده بیدار یست ' یا رب یا بخواب ؟

یه ایک نهایت مسرت انگیز خبر هے - تا هم مذهب و سیاست کي تو آپ چنداں فکر کریں نهیں - اُسکي تو آپ حضرات کي خدمات حیات افزا سے تلافي هو هي گئي هے اور هو رهیگي - رها علم ' تو الله اسکے زخموں کو اپکے دست مسیحائي سے مرهم پٹي مبارک کرے - البته اس تقسیم سے غریب " زبان " رهگئي سو کوئي مضائقه نهیں - " خوش قسمتي " سے فرهنگ اصفیه اور غیاث اللغات اپکي " میز " پر موجود هي هیں - خدا اس " خوش قسمتي " سے همیشه علم و ملت کو بهره ور اور شاد کام فرماے ! !

این دعا از من و از جمله جهاں امین باد !

حیران هوں که " مذهب و سیاست " کا لفظ کس آساني سے اب لوگ بول اٹهتے هیں ! ویحسبونه هنیاً وهو عند الله عظیم :

هر بو الهوس نے حسن پرستي شعار کي
اب آبروے شیوۂ اهل نظر گئي !

تاریخ حیات اسلامیه

الهلال اور پریس ایکت

حافظ صبور باش که در راه عاشقي
هرکس که جاں نداد بجانان نمیرسد

آخر کار جس شهید حریت کو اپني آزادي کا سچا ادعا تها ' جس مجنوں صداقت کے رگ رگ سے وارفتگي ٹپکتي تهي ' اسکے پاؤں میں بهي عارضي بیڑیاں پڑ هي گئیں !

الله الله ! جس محو توحید نے زمانه کا عیش حیات خود پر حرام کیا که گمراهان وادي عشق کي رهنمائي کرے ' جس شمع حریت نے گم کردگان راه مقصود اور سرگشتگان کوچۂ غفلت و ضلالت کے لیے اپني متاع زندگي تک نذر کردي ' تاکه ضیاء حق و صداقت سے ظلمت کدۂ ملت کو منور کردے - وه علم بر دار حرب الهي ' جو جاں بکف هم سر شاران غفلت کي نادانیوں پر بیچین هوکر آیا ' اور بیقرار هوکر مد هوشان بادۂ غلامي کے بازو جهنجهوڑے ' هم کو چونکایا ' پرانے درد محبت کو تازه کیا ' جسکو رقیبوں کي صحبت هوسناکي نے هم سے چهین لیا تها ' بهولے هوے عهد اسیري و پیماں وفا کیطرف اشاره کیا ' اور آه وه ' که هم نے اوسکو نادانوں کي طرح الزام فریب کاري دیا ' اور کیونکر نه دیتے که کفار کا سحر شرارت پوري طرح کارگر هو چکا تها - لیکن اسپر بهي وه ملول نهوا ' بار بار غمخوارانه ' غمگسارانه ' اور شفقت فرمایانه شان تحمل سے نیم مضطرب آواز میں یهي سوال کرتا رها :

زکدام شهر آئي که بدوستاں نه پرسي
مگر اندراں ولایت که توئي وفا نباشد ؟

هاں اے استبداد پرستو ! آخر اسکے لئے بهي وه دن آهي گیا که جرم عشق میں مبتلاے مشکلات هوا ' اور ابهي کیا هوا هے ؟

ازیں فزوں نتواني بمن جفا ' ورنه
تو آں نئي ' که جفاے تواني و نکني

اے کافر نعمتو ! یه کیسا شرف نفس هے که جس ذات گرامي نے اپني جان کو اسیر آلام و مصائب کیا ' تاکه تمهیں اس صهباے حریت کے جام پلادے ' جس سے که وه خود بهي خود رفته تها ' آخر اُسي کو خود عاشق صفت بهي بننا پڑا که تم کو مانوس عشق [illegible] ؟

[illegible] اسقدر بے پروائي اور بے توجهي ؟ یه کیا بهالم مستي هے نه ایسے جاں نثار ملت کو دشمنوں کے حوالے کر دیا جاے ' جو نهیں چاهتے که تم میں حس بیداري پیدا هو اور جو تمهارے متاع درد کے یقیناً غارتگر هیں ؟ آه یه کیوں هے که تم خاموش هو ؟

الهلال ' یه پشیمان محبت ' آه اب کیوں نه مجبور کیا جاے که وه جنکي طرف بے انتها توقع اور امید سے ملتفت هوا تها ' وه لوس سے یوں دامن کش رهیں ! اسکے لیے سخت اذیت هے که تمکو تباه هوتا دیکهے اور ساکت رهے ' دیکهتا رهے که اغیار کا زهر رگ و پے میں ساري هو رها هے اور پهر خاموش رهے - کاش که اس فدا کار جانسوز کي قدر کي گئي هوتي اور اس کو اعدا کے حملوں سے محفوظ رکهنے کي کوشش کي گئي هوتي - نادانو ! کیا اتنا نهیں سمجهتے که تمهارا حریف اگر آج قلعه کي پهلی منزل پر هے تو کل چوٹي

غصے میں آنکو کچھہ نہ رہا تن بدن کا ہوش
کیا لطف ہم نے شب کو اُٹھائے عتاب میں !

اب آپ اور بگڑیں گے اور کہیں گے کہ مسائل علمیہ میں ایسے عاشقانہ شعروں کا پڑھنا " اکاذیب " ہے - " بہتان " ہے - " بے حد شرمناک " ہے - لیکن خیر ' " بیحد شرمناک " اقدامات تو پہلے ھي کرچکا ہوں ' اب کیا ہے کہ دو گھڑي کیلیے آپکے عشوہ طرازانہ غیظ و غضب سے جي بھي نہ بہلاؤں ؟

گالي سے کون خوش ہو مگر حسن اتفاق
جو تیري خو تھي ' وہ ھي مرا مدعا ہوا

البتہ یہ ضرور کہونگا کہ آپ کو تحریر و تالیف کا شوق ہے - آپ علمي مباحث میں مشغول رہنا چاہتے ہیں - بہتر ہے کہ طبیعت میں صبر و سکون پیدا کیجیے اور نکتہ چیني سے گھبرا نہ اٹھیے - آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اصلاح و مذہب کے کاموں میں جس قدر سختي ضروري اور بعض حالتوں میں سخت سے سخت الفاظ کا استعمال تک بھي عین عدل و انصاف ہے' اتنا ھي علمي مباحث میں اس سے احتراز کرنا چاہیے - اپني راے پر نہایت سختي سے قائم رہیے ' مخالف کا سخت سے سخت پیرایۂ نقد میں جواب دیجیے ' مگر دشنام آمیز الفاظ کا استعمال اور غلط الزام دھي کسي طرح جائز نہیں - ذرا سي بات پر بگڑ اٹھنا ' اور مخاطب پر بغیر کسي ثبوت کے کذب و افترا اور اعمال سخریہ کا الزام لگانا ' لوگوں کي نظر میں آپکے وقار کو کھودیگا ' اور جن کاموں میں آپ رہنا چاہتے ہیں انکے لیے نہایت مضر ہوگا - سب سے زیادہ یہ کہ اسطرح کي طفلانہ برہمي آپکي اس حیثیت کو صدمہ پہنچا دیگي ' جسکے آپ خواہشمند ہیں ' یعني علمي زندگي نے اختیار کرنے میں حارج ہوگي - اور پھر ویسے بھي آپ جانتے ہیں کہ کسي راہ چلتے بھلے آدمي کو گالي دیدینا اس خیال سے ' کہ شریف آدمي ہے ماریگا نہیں ' کوئي اچھي بات نہیں ہے -

اگر میں آپ سے پوچھہ بیٹھوں کہ " اکاذیب ' بہتان ' بیحد شرمناک اور مغالطات " میري تحریرات میں سے نکالیے تو آپکے لیے کیسي مشکل ہو ؟

" بہتان " اور " شرمناک " کا یہ حال ہے کہ میں نے چند سطروں میں آپکو ابتداً توجہ دلائي اور مجبوراً ' کیونکہ مضمون کے عنوان میں تبدیلي نہیں کرسکتا تھا - اپنے اپنے وجوہ لکھے - میں نے اسکے متعلق پھر چند سطریں لکھیں - آپ کو چاہیے تھا کہ اسپر غور کرتے اور سمجھکر کچھہ کہتے ' لیکن آپ نے فرہنگ اصفیہ ' غیاث اللغات ' پامر ' ویکنس ' اور اسٹین گاس کي سندات کا پشتارہ اٹھا یا اور بلا تامل پٹک دیا - اسپر میں نے دیکھا کہ اصل موضوع کے علاوہ چند در چند غلطیاں ایسي پیدا ہوگئي ہیں جنکي وجہ سے زبان اور وضع اصطلاحات و استناد و استشہاد کتب کي نسبت لوگوں کو سخت غلط فہمیاں ہونگي اور ایک فتنۂ لغویہ کا دروازہ کھل جائیگا - پس میں نے تفصیل سے اپنے خیالات ظاہر کیے - تاہم بحث سے پہلے آپکے شوق علمي کي تعریف کي - آپکو علم تعلیم یافتہ طبقہ کي چہل سالہ خیرہ ذوقي سے الگ پاتا ہوں اور خوش ہوتا ہوں - اسکا اظہار کیا ' اور پورے مضمون میں کہیں بھي کوئي سخت لفظ یا " شرمناک " الزام آپ پر نہ لگا یا کہ ایسے مباحث میں ان باتوں کا موقعہ ھي کیا تھا -

میں نے اول سے آخر تک اصولاً بحث کي اور پھر آخر میں دفعہ وار نتائج بحث پیش کر دیے - ان تمام دفعات میں سے ایک دفعہ کي نسبت بھي آپنے کچھہ نہیں لکھا اور نہ کوئي جواب دیا - ابکو " اپنے اشغال " کے مضروب و مجروح ہونے کا خوف ہے ' لیکن افسوس کہ آپ کو ایک کالم سے زیادہ لاحاصل دشنام دھي اور ادعائي الزام کي فرصت ملگئي ' مگر میرے سوالوں کے جواب دینے کا موقعہ نہ ملا ؟ میں نے استعمال اصطلاحات ' علم بول چال اور اصطلاحات علمیہ کے اختلاف ' الفاظ مہندہ و دخیلہ کي حقیقت ' غیاث اللغات اور فرہنگ اصفیہ کے حوالے ' انگریزي لغات سے استشہاد ' اور متعدد امور کي نسبت جو کچھہ لکھا ' اسکا کیا علاج ہے کہ آپکو اسمیں صرف " اتہام " - " بیحد شرمناک " " مغالطات " اور " اکاذیب " ھي نظر آیا ؟ اور اسپر ستم جا نکاہ یہ کہ اپنے اشغال عظیمہ اور اعمال علمیہ کو ٹھیس لگنے کے خوف سے ثبوت و دلیل کي فرصت بھي نہیں !

کیا خوبیاں ہیں میرے تغافل شعار میں !

" انشا پردازي " اور " خطابت " جس سے کام لینے کي اپنے اس تحریر میں نہایت غیر مخفي سعي کي ہے' بار بار آپکي زبان پر آتا ہے - خطابت فن تقریر کو کہتے ہیں - غالباً خطابت کو آپ خطابیات کے معنوں میں بول گئے ہیں - اگر ایسا ھي ہے تو اسکے لیے بھي آپکو صبر و انتظار کے ساتھہ سمجھنے کي کوشش کرني چاہیے - اگر آپ یا آپکے ساتھہ اور لوگ بھي اس ناداني میں مبتلا ہوں کہ مباحث علمیہ کے لیے ضروري ہے کہ انکا طرز تحریر قصداً نہایت روکھا پھیکا ' اور غیر انشا پردازانہ رکھا جاے - اگر ایسا نہیں ہے تو وہ کوئي علمي بحث ھي نہیں ' تو یہ نہایت سخت غلطي ہے - یہ ضرور ہے کہ علمي مباحث کو علم ادبیات سے مختلف ہونا چاہیے - لیکن اس اختلاف کي بنا طرز تحریر نہیں بلکہ مطالب کا اختلاف ہے -

یہ اسکي تفصیل کا موقعہ نہیں - لیکن حظ و کرب کے متعلق میري تحریر کوئي علم و فن کا مقالہ نہ تھا بلکہ آپکے مضمون پر ایک سرسري نقد تھا - اگر انشا پردازي سے آپکا مقصد یہ ہے کہ اس کي عبارت اچھي اور اسکے الفاظ اور جملے بلیغانہ تھے تو کوئي شخص آپکي اس تعریض کا مطلب نہ سمجھہ سکے گا کہ کسي مضمون کا خوش عبارت و بلیغ الفاظ ہونا اسکے پیش کردہ مطالب کے غلط ہونے کیلیے کیونکر مستلزم ہے ؟ اگر ایک شخص اپنے ہر طرح کے مطالب کو اچھي عبارت میں لکھہ سکتا ہے تو یہ اللہ کا ایک فضل ہے اور یقیناً خوشي کي بات ہے - پھر آپ اسکے لیے غمگیں کیوں ہیں ؟ کیا آپ کے جواب دینے کیلیے یہ بھي ایک شرط ہے کہ مضمون " غیر انشا پردازانہ ہو " ؟

آپ نے تمام مضمون میں صرف ایک ھي بات موضوع بحث کے متعلق لکھي ہے - یعني یہ کہ اپنے اس بارے میں ارباب علم سے مشورہ کیا ہے - لیکن آپنے کچھہ نہیں بتلا یا کہ کس بارے میں مشورہ کیا ہے ؟ لذت و الم کے غیر کافي ہونے میں یا حظ و کرب کي صحت میں ؟ تاہم اگر یہ سچ ہے کہ ان حضرات نے حظ و کرب کو صحیح بتلایا ہے تو مجھے یہ کہنے میں ذرا بھي تامل نہیں ہوسکتا کہ ان سب نے غلطي کي ہے' جس طرح میں خود بھي اپنے خیال میں غلطي پر ہوسکتا ہوں - آپ کم از کم اس امر کو صاف کردیں کہ آپکا یہ استفتا کس سوال پر مشتمل تھا ؟ تاکہ اس سے جواب کا تعلق و مفہوم متعین ہوسکے -

آپنے بے فائدہ یہ لکھکر اپني طبیعت کو خوش کرنا چاہا کہ میرے علمي کمالات کا کوئي ثبوت نہیں - بہالي ' معلوم نہیں کہ علم سے آپکا مقصود کیا ہے ؟ کہیں حظ و کرب اور اتہام و شرمناک کي طرح اس بارے میں بھي کوئي اختراع خاص نہو کیونکہ اب آپکے ہر لفظ کے متعلق شبہات پیدا ہونے لگتے ہیں - خیر' کچھہ بھي مقصود ہو' لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آپنے اپنے ترکش طنز و تشنیع کا سب سے زیادہ قیمتي تیر ایک ایسے نشانے کي فکر میں ضائع کیا ' جہاں اسکے صرف کي بالکل ضرورت نہ تھي - میں نے آجتک کبھي بھي یہ دعوا نہیں کیا کہ علم و فن کا میں ماہر ہوں -

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجاے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہو جائیں اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں- .... تو سمجھ لوکہ مرض ذیابیطس ہے -

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار پاے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی پیکارات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ .... کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پاے جاتے ہیں - کبھی ابتداے عمر میں شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء از جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلیے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارہا بتجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - انکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - تظلم عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی وسب شکایت دور ہوجاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں - تالپور والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کے دیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چنہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبدالقادر خاں - محلہ غرقاب شاہ جہاں پور — جو گولیاں ذیابیطس آپنے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو ریعنی پیشاب کے تقیطر کیلئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کر رہا ہوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹما سٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت بیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ - دو روپے -

---

سیاہ خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا تازہ رکھتا ہے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھ آنہ کلاں تین روپے -

---

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت بافراغت اگر قبض ہو دور - ۲ درجن - ایک روپیہ -

---

حب قائم مقام افیون

انکے کھانے سے افیم چاندو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فی تولہ پانچ روپے -

---

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے -

---

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بد بر زالل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۶ تولہ دو روپے -

---

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے -

---

برء الساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایک روپے -

---

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایک روپے -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی پرانی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے -

---

سرمہ جوہر کرامات

مقوی بصر - محافظ بینائی دافع جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ - فی تولہ [illegible] سنگ یشب دو روپے -

---

پتہ

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاہور

پر پہنچ سکتا ہے ' جسکے بعد قلعہ میں ہر طرح کا تغیر و تبدل ایک ذرا سي چیز هوگي ؟ کہاں ہے وہ دعواے آزادي و استحقاق داد حریت طلبي ؟ غم نصیب ترکوں اور بد قسمت ایرانیوں پر بیجا دباؤ اور انکي حق تلفي گوارا نہیں ' چالیس کرور فرزندان اسلام کي رهنمائي پر فخر ' قولاً اور فعلاً اسلام کے سچے فرزند هونیکا ادعا ' سلف گورنمنٹ کي اهلیت کا اظہار ' جوش و خروش حق پرستي ' هنگامۂ حق طلبي ' اور حریت کے نام پر قرباني کا دعوی ؟ ؟

هم چلے هیں کہ معترضوں کي ' مسلمانوں کو ایک مردہ قوم کہنے والوں کي ' تکذیب کریں ' هم اٹھے هیں کہ انکو اپني حیات کا زندہ ثبوت دیں ' هم بڑھے هیں کہ ثابت کردکھالیں کہ مسلمان وهي مسلمان هیں جیسا کہ کبھي تھے ' مگر ابھي ایک هي قدم رکھا تھا ' رکھا بھي نہیں ' رکھنے کے لیے اٹھایا هي تھا ' اور اٹھانے میں بھي انتظار امداد غیبي ' مصلحت اندیشي ' اور دور بیني مانع اقدام تھي ' کہ با ایں همہ دعوے ضبط و استقلال و صبر و استقامت ' نگار حریت کي پہلي هي نگاہ امتحان و قہر نے بتا دیا کہ هماري پغلہ مغزي تاب مقاومت نہیں رکھتي !

میں ابتدا سے دیکھہ رها تھا کہ یہ نیا دور ولولۂ حریت اور یہ مجسمۂ ایثار و آزادي کتني عمر پاتا ہے ؟ افسوس کہ ان اولوالعزم دعوؤں کي حقیقت گذشتہ هفتوں میں صاف ظاهر هوگئي کہ ابھي سب سودائے خام هي ہے - اے مدعیان سوداے عشق ! جب عدو کي پہلي هي نگاہ قہر تمہارے لئے عافیت سوز و همت ربا ہے ' جب حریف حیلہ جو کے روکنے اور دور باش کہنے کي همت اور طاقت تم میں نہیں ہے ' تو پھر اپنے دعوؤں کو واپس کیوں نہیں لے لیتے ؟ جب تمہارا شیوۂ مردانگي اس قابل نہیں تو پھر تمہارا قلب ' تمہاري جان ' تمہارا سر ' تمہاري هستي کس جھوٹے وعدۂ وفاداري عشق کیلیے ہے ؟ هوسناک مدعیوںکي ضرورت نہیں ' بہتر ہے کہ تم اسلام اور اسکے داعي (الهلال) کي پرستاري دوسرے اهل ظرف کیلیے چھوڑ دو - ضبطي اور ضمانت تمہید ہے اس امر کي ' کہ رفتہ رفتہ الهلال کو هم اغوش گمنامي (خدانخواستہ) کردیا جاے ' اور هم اسیطرح خاموش بیٹھے رهیں جسطرح ابتک ضیاع حیات ملي پر همیشہ خاموش رهے هیں - آہ اغیار خندہ زن هیں کہ هم هي وہ خام کاران راہ عمل هیں جو دعوے اهلیت ملک راني کرتے هیں ' هم هي وہ رسوا کن اسلام هیں جو ترکي و ایران کي حفاظت کرنے چلے تھے ' میں پوچھتا هوں کہ کیا تم میں روح غیرت و تاثر باقي ہے ؟ اگر ہے تو اسکا ثبوت ؟

در دهر کسے بگل عذارے نرسید
تا بر دلش از زمانہ خارے نرسید
در شانہ نگر کہ تا بصد شاخ نشد
دستش بسر زلف نگارے نرسید

سید محمد عبد المهیمن موهاني - بی - اے

الهلال

جناب کے اس فدا کارانہ جوش ملي اور مخلصانہ محبت فرمائي کیلیے کمال متشکر و دعا گو هوں : زاد نا اللہ سبحانہ و ایاکم حمیۃ الاسلام ! لیکن چند امور کي نسبت گذارش ضروري ہے :

(۱) اپنے جوش محبت میں معاونین الهلال کو الزام دیا ہے کہ واقعۂ ضمانت میں امتحان استقامت نہ دیسکے - پھر کہیں " ناقدر داني " کہیں " ناداني " کہیں " پھلر تھی " کے الفاظ لکھے هیں - لیکن یہ فقیر اپکو یقین دلاتا ہے کہ اگر رجوع خلق اللہ و محبوبیت قلوب عباد اللہ نعمائے الہیہ میں سے کوئي قیمتي نعمت قرار دي جاسکتي ہے ' تو میں نہیں عرض کر سکتا کہ اس کریم ذرہ نواز نے اپني یہ نعمۃ عظیمہ کس درجہ مجھہ پر مبذول فرمائي ہے ؟ الحمد اللہ کہ الهلال کو اپنے احباب و اخوان کرام سے ابداً شکایت نہیں - وہ اپنے هر طرف محبت و خلوص کے ایسے مظاهر پاتا ہے ' جنکا حاصل هونا اس دنیا میں کسي انسان کیلیے سب سے بڑي فیروز مندي ہے : فیا لیت قومي یعلمون بما غفرلي ربي وجعلني من المکرمین !

نہ صرف اپنے مقامي اخوان طریقت هي میں ' بلکہ هر جگہ ایسے لوگوں کو پاتا هوں جو مجھے اپنے حسن ظن سے داعي حق سمجھکر صرف جان و مال تک سے دریغ نہیں رکھتے - میں ایسے مخلصین مومنین کو دیکھتا هوں جو میري محبت میں مضطرب اور میري الفت میں استقامت شعار هیں - میں ایسے محبین صادقین کي صدا هاے خدمت نواز اور ندا هاے الفت شعار کو سنتا هوں جو مجھسے گو دور هیں ' لیکن میرے قرب کے خواهاں اور میرے رشتے کے متلاشي هیں - پھر ان سب کے بعد میرا نفس کثیف اور قلب عصیاں کار ہے ' جسکو غرق ندامت و خجالت هوکر دیکھتا هوں اور اس کرشمہ ساز قدرت کي نیرنگ آرائیوں پر محو حیرت هوکر رهجاتا هوں - یہ کیا بوالعجبي ہے کہ سنگ ریزے کو اپنے بندوں کي نظروں میں لعل و جواهر دکھلا دیا ہے ' اور جو کہ خود اپني نظروں میں حقیر ہے ' اسکو دوسروں کي نظروں میں عزیز بنا دیا ہے ؟ آہ ! وہ جو گناهوں اور بدیوں میں ڈوبا ہے ' کہاں جاے کہ اسکو خدا کے نیک بندے پیار کرتے هیں ؟ وہ جو اپني محرومي کا ماتمي اور اپني نارسائي پر فریادي ہے ' اس کرشمہ سازي پر کس کے آگے روے کہ جسکو اپني محبت کامل سے محروم رکھا اسي کي محبت اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالدي ؟ و و اللہ لو ان ذنوبي قسمت علی جمیع اهل الارض ' لوسعتهم ' و استحقوا بها الخسف و الهلاک ' فکیف بمن یحملها وحدہ ؟ ولکن سبحان من سبقت رحمتہ غضبہ !!

زبندگي بنشیني بہ تخت سلطاني
اگر تو خدمت محمود چوں ایاز کني
زناز کي نبرد پے بمنزل مقصود
مگر طریق روش از سر نیاز کني
اگر بناز براند ' مرو ' کہ آخر کار
بصد نیاز بخواند ترا و ناز کني !

آپ جوش محبت میں بیخودانہ لکھہ گئے ' لیکن آپنے میري نظروں سے میرے دوستوں کو نہ دیکھا - جو کچھہ ہے ' اسکے لیے اللہ کا شکرگذار اور اخوان ملت کے ثبات محبت کا رهین منت هوں - شکایت نہ کیجیے کہ الحمد اللہ هر طرف سامان تشکر وافر ہے ! فالحمد للہ رب العالمین -

(۲) باقي الهلال کی دعوت کے قیام اور اعداؤ معاندین صداقت کے ارادوں کي نسبت جو چند اشارات آپنے کیے هیں ' تو یہ تو هر حالت میں ناگزیر ہے - تاهم یاد رکھیے کہ جو لوگ روز اول هي سے آخري امتحان و قرباني کیلیے سر بکف هوچکے هیں ' انکے لیے جادۂ ملت پرستی کي یہ ابتدائی منزلیں کیا کٹھن هوسکتي هیں ؟ الحمد اللہ کہ الهلال کے کاموں کي نسبت مطمئن اور شاد کام هوں - حق اور هدایت صادقہ کا ظهور گو انسانوں کي هستي کے اندر سے هو ' لیکن في الحقیقت وہ کارو بار الهي هیں ' جنکو خود هي وہ شروع کرتا ہے ' خود هي اسکی حفاظت کرتا ہے ' اور پھر خود هی انجام تک پہنچا دیتا ہے : و مما انعم اللہ سبحانہ بہ علي ' تعویلي في الشدائد والمصائب کلها علی اللہ تعالی ' فان بیدہ ملکوت کل شي وهو علی کل شي قدیر ! !

مکن تغافل ازیں بیشتر کہ مي ترسم
گماں برند کہ ایں بندہ بے خداوند ست

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک لگی چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے ۔ تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہوجانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری خالص فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ - یہ ہر جگہ میں اعتبار یا مشہور دوافروشوں کے یہاں ملتا ہے ۔

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہولی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے ' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

[۱۹]

مسیحا کا

موہنی کسم تیل

سر کے بالوں کے لیے

نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوری کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید ... دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے ' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ویرپرائٹر
ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲۰ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

غبطۃ الناظر

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر - نایاب قلمی نسخہ سے چھپی ہے - کاغذ ولایتی صفحہ ۵۶ - قیمت ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک - ملنے کا پتہ - سپرنٹنڈنٹ بیکر ہوسٹل - دھرمتلہ - کلکتہ -

اعلان

نمایش مندرجہ عنوان جو جنوری سنہ ۱۹۱۳ع میں قرار دیگئی تھی وہ اب ۱۲ سے ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۱۳ع تک ہوگی بغرض آگہی ہر خاص و عام اطلاع دیجاتی ہے -

حسب الحکم
ارد ہندالن بسریا
چیف سکریٹری بھوپال دربار

لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, MacLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs: 8.

Half-yearly „ „ 4-12

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢

نمبر ۱۸ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲۸ - ذیقعدہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta: Wednesday, October 29, 1913.

فہرس

تصاویر

شذرات

گم شدہ امن کي واپسي

(٢)

مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور

اجتماع ٹون ہال کلکتہ - ١٩ - اکتوبر

اس سلسلے میں بہتر ہوگا کہ پہلے ١٩ - اکتوبر کو مسلمانان کلکتہ کا جو جلسہ " مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور " کے زیر اہتمام ٹون ہال میں منعقد ہوا تھا ' اسکي روئداد شائع کردي جاے کہ اسکے ضمن میں بعض ضروري مطالب آ جائینگے - باہر کے لوگ اسکے تفصیلي حالات دریافت کر رہے ہیں -

(صبر و شکر)

اگر دنیا میں انساني غلطیوں کي کوئي فہرست مرتب کي جاے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس تعجیل طینت حیوان کي اکثر غلطیاں جلد بازي اور عدم فکر و صبر کا نتیجہ ہونگي - قرآن کریم نے اسي فطرۃ انساني کی طرف اشارہ کیا ہے ' جبکہ فرمایا کہ :

خلق الانسان من عجل !

۲۳۴

ایڈیٹر الہلال کی تقریر

جلسۂ ۱۹ - اکتوبر میں

دوسری تقریر کے متعلق

(نور و ظلمت)

برادران ملت ! مسئلۂ اسلامیۂ کانپور کو شروع ہوئے چھہ ماہ اور انہدام حصۂ متنازع فیہ کو تین ماہ سے زائد زمانہ گذرگیا - یہ زمانہ اس عصر مظلمہ کا ایک تاریک ترین حصہ تھا ' جو آج تین سال سے زمین کے بہت بڑے حصے پر چھایا ہوا ہے - اور جو منجملہ تاریخ کی اُن یادگار قرون ظلمت کے ہے ' جبکہ روشنی مظلوم اور تاریکی فتح یاب ہوتی ہے -

یہ مسجد مقدس کانپور کا مسئلۂ خونین تھا ' جس کے ماتم میں ہم نے یہ پورا زمانہ بسر کر دیا ہے

آج اس وسیع اور تاریخی ہال کے اندر جو لوگ موجود ہیں ' انہوں نے اس گذشتہ سہ ماہی کے اندر بارہا مجھے اپنے سامنے پایا ہے - انکو یاد ہوگا کہ میری فریادیں کس قدر پر از غموم ' اور میرا ماتم کس درجہ شدید تھا ؟ میں نے ہمیشہ کہا کہ یہ ایک خالص دینی اور اسلامی مسئلہ ہے اور اسکے لیے ہر طرح کی سعی و کوشش داخل جہاد فی سبیل اللہ - میں نے ہمیشہ اُن متہمین حرم بے جرمی کی تقدیس کی ' جنکے ایک سو چھہ مقدس ہاتھوں میں بیڑیاں ڈالی گئیں - اور میں ہمیشہ اُس مقدس خون کے احترام میں رویا ' جو ۳ - اگست کو مشہد مقدس مچھلی بازار میں حافظین مسجد الٰہی ' اور ناصرین حرمت شعائر اللہ کا بہایا گیا - وہ ایک ظلم صریح تھا اور میں نے اُس ظلم کے اعلان میں کمی نہیں کی - وہ جبر و قہر کی ایک مذموم [illegible] مشئوم مثال تھی ' اور میں نے انسانی مسخ و معصد [illegible] کرنے کی توفیق پائی - یہ انصاف کی ایک پا[illegible] تھی جس کیلیے حکومت کے عصیان و غرور نے چھری تیز کی - اور ظلم کے خونخوار عفریت کی پرستش تھی ' جس [illegible] عدل الٰہی کا جسم پارہ پارہ کیا - پس میں نے انصاف اور انسانیت کے جنازے پر ماتم کیا ' میں نے حق کی شہادت پر آنسو بہا [illegible] میں نے عدل کی مظلومیت پر انسانوں کو دعوت [illegible]

لیکن اے اخوان غیور ! یہ حالت تھی ' کہ یکایک حالات میں تغیر ہوا اور اوراق حوادث نے اپنا ایک نیا صفحہ الٹ دیا - یہ ماتم و فغاں سنجی در اصل ایک معرکہ آرائی تھی ' جس نے حق و باطل ' ظلم و انصاف ' اور نادانی و دانشمندی کو باہمدگر صف آرا کر دیا تھا - حق بے سر و سامان تھا ' جیسا کہ ہمیشہ رہا ہے ' اور انصاف مظلوم و مقہور تھا ' جیسا کہ ہمیشہ اسکو پیش آیا ہے -

تاہم وہ حکیم و قدیر ' جسکی قدرت کے کرشمے مخفی ' اور جسکی حکمت کی تلوار ہمیشہ نیام میں رہتی ہے ' غافل نہ تھا - و ما اللہ بغافل عما تعملون - ہر چند حق سے اعراض کیا گیا ' اور صداقت کو بار بار ٹھکرایا گیا ' مگر اُس حق کی دنیا میں تحقیر کی جا سکتی ہے جو انسانوں کی فغاں سنج زبانوں سے نکلتا ہے ' پر اسکی تو تحقیر کرنے پر کوئی قادر نہیں ' جو حق کے پیچھے رہکر اسکو لڑاتا ' اور پھر آخر میں فتح یاب کرتا ہے ؟ و کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ - بالآخر حق ظاہر ہوا ' اور باطل نے شکست کھائی - ان الباطل کان زہوقا - جن لوگوں کو بار بار کہا گیا تھا کہ تم صرف زخموں ہی کے مستحق ہو ' انکے لیے ۱۴ - اکتوبر کو اُسی کانپور کے اندر ' جسمیں مچھلی بازار کی مسجد ۳ - اگست کے حادثہ کی افسانہ خوانی کر رہی ہے ' ایک مرہم بھی طیار کیا گیا !!

حضرات ! میں ان زخموں کیلیے ہمیشہ رو تا ہوں ' آج اس دست مرہم نخش کے شکریہ کیلیے کھڑا ہوا ہوں (چیرز)

(علاج کا اصلی وقت)

حضرات ! زخموں کیلیے مرہم کا شاید اصلی وقت وہ ہے ' جبکہ زخم لگتا ہے ' اور دیر ہونے میں ہمیشہ ڈاکٹروں نے خوف ظاہر کیا ہے کہ زخم نا قابل اندمال نہو جاے - تاہم میں بالکل پسند نہیں کرتا کہ وقت کا سوال چھیڑوں - میں صرف مرہم کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں - یہ مرہم سمتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگرچہ زخموں سے خون بہت بہہ چکا ہے ' تاہم مرہم مجرب ہو تو وہ ہر حال میں مفید ہو سکتا ہے - ہم سب کی یقیناً آرزو ہوگی کہ یہ علاج سریع الاثر اور قوی النفع ثابت ہو (چیرز)

(موضوع تقریر)

لیکن اے حضرات ! ہر واقعہ کی مختلف حیثیتیں ہوتی ہیں اور ہر حیثیت مخصوص نظر و بحث کی طالب - میں سمجھتا ہوں کہ آپ رزولیوشنوں کی ترتیب اور انکے محرکین و مویدین کے منقسم فرائض کے بارے میں غلطی نہ کرینگے - ۱۴ - اکتوبر کا واقعہ کئی چیزوں کا مجموعہ ہے - لیکن میں دوسرے رزولیوشن کی نسبت عرض کر رہا ہوں - میرا موضوع اس وقت محدود ہے -

(عزیز گم گشتہ)

حضرات ! ہندوستان کا انصاف گم ہوگیا تھا - ہم اسکی تلاش میں نکلے - ہم نے اسے کانپور میں بار بار تلاش کیا ' مگر جس قدر تلاش کیا ' اتنا ہی وہ اور زیادہ گم ہوتا گیا - ہم نے کانپور کی سرکاری عمارتوں اور کانپور کی عدالت ' دونوں جگہ ڈھونڈھا اور دونوں جگہ ناکام رہے - پھر ہم لکھنؤ آے اور ہم نے گورنمنٹ ہاؤس کی دیواروں کے نیچے اس یوسف عزیز کو ڈھونڈھا ' مگر اُس کی صداے وجود کہیں سے نہ اٹھی - ہم نے نینی تال کی خوش فضا چٹانوں اور اسکی جمیل و حسین گھاٹیوں میں آوارہ گردی کی ' مگر ہم منزل کی جستجو میں جسقدر نکلے ' اتنا ہی وہ ہم سے دور ہوتی گئی - ہمارے دل گو نہیں تھکے تھے ' مگر ہمارے پاؤں تھک گئے تھے - ہمارے ارادوں نے گو جواب نہیں دیا تھا ' مگر ہماری ہمت نے جواب دیدیا تھا

تاہم ہم نے پاے تلاش کو تیز ' اور صداے جستجو کو بلند تر کیا ' اور بالآخر جو گم گشتہ انصاف ہمیں زمین پر نہیں ملا تھا ' وہ زمین سے بلند تر ' یعنی (شملہ) کی چوٹیوں پر سے خود بخود نمودار ہوگیا (چیرز)

(شملہ اور نینی تال)

حضرات ! ہندوستان کے جغرافیے میں ہمیشہ یہ پڑھایا جاتا ہے کہ (نینی تال) کا پہاڑ (شملہ) سے بہت چھوٹا ہے - وسعت میں بھی تنگ ہے ' اور بلندی میں بھی کوتاہ ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اگر جغرافیہ اب اس مساحت کی تعلیم دینا چھوڑ دے ' جب بھی ہمالہ کی شاخوں کے متعلق ہماری معلومات غلط نہونگی - کیونکہ اب ہمیں بغیر جغرافیہ کی منت پذیری کے یقین ہوگیا ہے کہ واقعی شملہ نینی تال سے بہت زیادہ وسیع ' اور اس کی چوٹیاں اُس سے بہت زیادہ ارفع و اعلی ہیں ! (چیرز - مسلسل اور دیر تک)

صبر ناگوار ہے مگر جلد ہي خطرناک ہے - نہ وہ شکایت مستحق توجہ ہے جو صبر و فکر کے عنصر سے خالي ہو ' اور نہ وہ شکر قیمتي ہے ' جو صبر و فکر کے بغیر ظہور میں آیا ہو -

۱۴ - اکتوبر کو کانپور میں جو کچھہ ہوا ' اسپر کسي کو زیبا نہیں کہ چپ رہے - جن زبانوں نے ناداني کي شکایت کي ہے ' اُنہیں دانائي کي تعریف بھي ضرور کرني چاهیے - لیکن دماغ کا کام زبان سے پہلے نہیں بلکہ اُسکے بعد ہے - اور یہ کبھي نہیں بھولنا چاهیے کہ وقت اپنے ساتھہ هماري زبان سے نکلي هوئي باتوں کو بھي لیجاتا ہے ' اور پھر نہ وہ خود آتا ہے اور نہ هماري زبان کو واپس کرتا ہے -

۱۴ - اکتوبر کے تلغراف کے ساتھہ هي لوگوں نے اپنا کام شروع کردیا - میں اس سے خوش هوں اور اللہ کا شکر گذار هوں کہ اس نے حالات میں مسرت انگیز تبدیلي کي اور تین ماہ کے اندر هي مسلمانوں کے جوش و خروش کو اصولاً فتح مند کیا ' لیکن تاهم یہ بات میري سمجھہ میں نہیں آتي کہ جو جلسے تمام اطراف هند میں اُسي دن شام کو یا اسکے دوسرے دن منعقد هوے (کیونکہ بدھہ هي کے دن سے کارروائیاں چھپنا شروع هوگئي تھیں) انھوں نے اس واقعہ کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے ' اور شکر و حزم ' دونوں کے ملحوظ رکھنے پر کتنے دقیقے اور کتنے لمحے صرف کیے ؟

پھر کتنے لوگ هیں ' جنھوں نے عواقب پر بھي نظر کي ' اسکو بھي سونچا کہ آج ' کل کیلیے کیا نظیر پیش کریگا ؟

کلکتہ میں تفصیلي اطلاعات اُسي دن دو گھنٹے کے [illegible] پہنچ گئي تھیں مگر یہ مناسب نہیں سمجھا گیا کہ اظہار راے میں جلدي کي جاے - صرف اصل واقعہ کي اطلاع کافي نہ تھي اور دیگر معلومات کے بھي حاصل کرنے کي ضرورت تھي - پس جب کافي طور پر غور کیا جاچکا ' تو " مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور " کي جانب سے اعلان شائع کیا گیا کہ اتوار کے دن ٹون هال میں جلسہ ہے -

(افتتاح مجلس)

جلسہ کا افتتاح تلاوت کلام اللہ سے هوا ' اور قاري عبد الرحمن صاحب نے سورۂ حشر کا آخري رکوع تلاوت کیا : یا ایہا الناس ! اتقوا اللہ ' و لتنظر نفس ما قدمت لغد ' و اتقوا اللہ ' ان اللہ خبیر بما تعملون !

جلسے کے صدر پرنس غلام محمد منتخب هوے جو جنوبي هند کے مشہور شاهي خاندان میسور کي یادگار اور کلکتہ کے شریف هیں - انکي تقریر رپورٹروں کیلیے انگریزي میں موجود تھي لیکن عام سامعین کے خیال سے انھوں نے اُسکا ترجمہ اردو میں سنایا ' جسکا خلاصہ بعد اظہار تشکر یہ تھا :

" ایک هفتہ سے زیادہ زمانہ نہیں گذرا ہے کہ هم سب هالیڈے اسٹریٹ کے میدان میں جمع هوے تھے - جبکہ همارے دل غمگین ' اور همارے جذبات مجروح تھے - هم نے مسجد کانپور کے متعلق اپنے دیني مطالبے کو دهرایا تھا اور گورنمنٹ سے التجاے انصاف اور پبلک سے درخواست همت کي تھي - آپکو یاد هوگا کہ اس موقعہ پر میں نے آپکو توجہ دلائي تھي کہ اعتدال کے ساتھہ اپني جائز کوششوں کو جاري رکھیے ' اور برٹش انصاف سے مایوس نہ هوجیے -

کس کو معلوم تھا کہ ایک هفتے کے اندر هي واقعات متغیر اور صورت حال مبدل هوجاے گي ' اور پھر همیں اسقدر جلد جمع هونا پڑیگا ؟ الحمد للہ کہ هماري سعي ضائع نہ گئي اور همارا سچا جوش اثر کیے بغیر نہ رہا - هزایکسیلنسي لارڈ هارڈنگ نے بالآخر اس معاملے میں مداخلت کي اور اس طرح تمام مسلمانوں کے دلوں کو اپني جانب کھینچ لیا "

آخر میں انھوں نے کہا :

" آپکو یاد هوگا کہ اس جلسے میں مولانا ابو [illegible] نے مسجد کانپور کے متعلق تین مطالبات اپني تقریر میں پیش کیے تھے الحمد للہ کہ انکا ایک حصہ پورا هوگیا ہے ' اور جز نا باقي رهگیا ہے ' اسکے لیے بھي همیں مایوس نہ هونا چاهیے اور پورے اعتماد کے ساتھہ امید رکھني چاهیے کہ هماري خواهشوں کا پورا لحاظ کیا جائیگا - "

(زمین کا فیصلہ)

اسکے بعد مولوي ابوالقاسم نے پہلي تجویز پیش کي :

" یہ جلسہ پورے استقلال و ثبات کے ساتھہ شریعت اسلامي کے اس مسلم قانون کا اعلان کرتا ہے کہ کسي مسجد کي زمین کا کوئي حصہ کسي صورت ' اور کسي هیئت میں ' مصالح مسجد کے سوا اور کسي کام میں نہیں لایا جاسکتا ' اگرچہ اسکے اوپر چھت ڈالکر مسجد سے آے ملا دیا گیا هو "

مولوي ابوالقاسم صاحب نے نہایت تفصیل سے اس تجویز کي ضرورت بیان کي - انھوں نے کہا کہ کسي جماعت کي خواهش میں تبدیلي هوسکتي ہے ' کوئي گروہ اپني آرزؤں میں کمي بیشي کر سکتا ہے ' لیکن کسي مذهبي اصول اور قانون شریعت میں تبدیلي نہیں هوسکتي - اسلامي مساجد کي زمین کا کوئي ٹکڑہ همارے اصول شریعت کي بنا پر مسجد کے مصالح کے دوسرے کاموں میں نہیں لیا جا سکتا - اسکے دلائل واضح اور روایات ناقابل تاویل هیں - پس همارا فرض ہے کہ اس موقعہ پر بھي اپنے اصول دیني کا صاف صاف اعلان کردیں - کیونکہ بعض اوقات خاموشي سے بڑھکر اور کوئي شے مضر نہیں هوتي -

مولوي محمد اکرم صاحب ایڈیٹر اخبار محمدي نے اسکي تائید کرتے هوے دلائل شرعیہ کي تشریح کي اور بالاتفاق پاس هوا -

(شکریہ)

اسکے بعد انریبل مولوي فضل الحق ایم - اے نے دوسري تجویز پیش کي :

" یہ جلسہ هزایکسلنسي لارڈ هارڈنگ بالقابہ کي اِس یادگار انصاف فرمائي کا نہایت مسرت و انبساط کے ساتھہ شکریہ ادا کرتا ہے کہ انھوں نے اس معاملہ میں مداخلت فرمائي اور تمام متهمین حادثہ ۳ - اگست کو رها کردیا "

قابل محرک نے اُن درد انگیز اور جگر شگاف واقعات کو دهرایا جو آغاز مسئلۂ مسجد سے اب تک واقع هو چکے هیں ' اور اُس افسوس ناک تغافل و قساوت کي طرف اشارہ کیا جو اس معاملہ کي نسبت ۱۵ - اکتوبر سے پہلے تمام حکام کا رہا ہے - انھوں نے سرجیمس مسٹن کا ذکر کیا اور وہ جواب یاد دلایا جو انھوں نے لکھنو کے ڈیپوٹیشن کو دیا تھا ' اور پھر کہا کہ حضور ویسراے نے اُن باتوں کي عین وقت پر تلافي کي اور هماري نا قابل فراموش شکر گذاري انکے ساتھہ ہے -

اس تجویز کي تائید میں اڈیٹر الہلال نے تقریر کي - یہ تقریر بہت تفصیلي تھي - اسکا کچھہ حصہ مرتب کرکے یہاں درج کردیا جاتا ہے

افکار و حوادث

یورپ کو فخر ہے کہ اوس نے غلامي کا قانوناً اور عملاً ابطال کیا ' اور انگلینڈ مدعي ہے کہ اس شرکت فخر و مباهات میں انگریز سرمایه داروں کا حصه زیاده ہے - هم بهي اس کو تسلیم کرتے هیں که افراد کی غلامي یورپ نے اور علی الاخص انگلینڈ نے دنیا سے مٹا دي ' لیکن اس حقیقت سے بهي انکار نہیں کیا جا سکتا که اقوام اور مملکتوں کي غلامي اسي نسبت سے اور زیاده مستحکم اور شدید بهي کردي - پہلے نخاس کے میدانوں میں غلام افراد کي بیع و فروخت هوتي تهي - اب وزارت خارجیه کے ایوانوں میں اقوام و ممالک کي بیع و فروخت هوني ہے !!

هم نے ۲۳ - اکتوبر کا تار پڑھا : " افواہ ہے که اسي دوسرے افریقي علاقے کے معاوضے میں زنجبار جرمني کے حوالے کردیا جاے گا جو اس وقت تک برٹش نفوذ کے تحت میں تها " - کیا یه قوموں اور مملکتوں کي غلامي اور اونکي برده فروشانه بیع و فروخت نہیں ہے ؟ پهر یورپ کو کس چیز پر ناز اور انگلینڈ کو کس چیز کا ادعا ہے ؟ ما لکم کیف تحکمون ؟

بعد کي خبر ہے که " زنجبار کے متعلق گذشته خبر بالکل بے بنیاد ہے " لیکن اس تغلیط سے کیا حاصل که بولي ' بولي جاچکي ہے اور غلام میدان برده فروشي میں کهڑے کیے جا چکے - اب اگر خریداروں سے معامله صاف نه هوسکا اور بیع فسخ هوگئي ' تو بد بخت غلاموں کو اسکي کیا خوشي که کل پهر کوئي دوسرا خریدار آ موجود هوگا !

بنارس ' ... ' اور مدراس کي بعض مجالس اسلامیه نے اپني تجویزیں ... هیں که جناب نواب حاجي محمد اسحاق خاں سے درخواست کي جاے که وہ کالج کي سکرٹري شپ سے علحده هوجائیں ' لیکن جس طریقه سے یه کارروائي کي جا رهي ہے ' هم اسے پسندیدگي کي نظر سے نہیں دیکهتے ' اور موقعه ملا تو کبهي اس بارے میں بهي لکهیں گے - مگر همیں تعجب ہے که یه لوگ جدید ناظم صاحب ندوۃ العلما کو کیوں بهول گئے ؟ انسے درخواست کیوں نہیں کي جاتي که از راہ کرم اس مسند کو خالي کردیں ؟

کالج کے سکریٹري سے ان لوگوں کو شکایت ہے که وہ انتظامي اور سیاسي پہلوؤں کو محفوظ نه رکهه سکیں گے ' اور یه که وہ قوم کي ارادانه تحریکوں کے مخالف هیں ' لیکن ندوے کا ناظم تو ندوے کے مذهبي و علمي ستونوں کو توڑ رها ہے ' جن پر ندوے کي عمارت قائم کي گئي تهي - وہ نه ندوے کے اغراض سے آشنا ہے اور نه مقتضیات عصریه سے واقف ' اسکے پاس نه تو تجربه ہے اور نه علم - پهر کس امید پر کہا جاے که اسي عهد پر ابلهي میں ندوہ ' ندوہ نه رہے گا ؟ هم کو بہ تحقیق معلوم هوا که اب ندوے کا مقصد عملاً ایک انگریزي اسکول اور پنجاب کے مولوي فاضل کا اور یتیم مدرسه ہے اور بس - فیا للبلاهة و یا للهلاکة !

مدراس و بمبئي کے تعلیمي صیغوں سے ایک " اقرار نامهٔ وفاداري " شائع هوا ہے ' جس پر سرکاري ' نیم سرکاري ' اور نیز امدادي مدرسوں کے معلمین سے اس امر پر " صدق قلب " سے اقرار لیا جاتا ہے که وہ همیشه شہنشاہ کے وفادار و مطیع ' اور هر قسم کي سیاسي جد و جہد اور طلب حقوق سیاسي سے محترز رهینگے - نیز اپنے شاگردوں میں شہنشاہ کي وفاداري و جاں نثاري کے جذبات پیدا کرینگے -

تعجب نہیں که لوگ اس اقرار نامے کو بهي بیسویں صدي کے عجائب میں شمار کریں - اولاً اس کي تخصیص ان صوبوں میں کیا ہے ؟ ثانیاً هر هستي جو هندوستان میں وجود پذیر هوتي ہے وہ پہلے هي سے " الست بربکم " کے جواب میں " بلی ! " کہکر پیدا هوتي ہے اس لیے جب تک برطانیه هندوستان پر قابض ہے ' اطاعت شعاري اوسکا جوهر ہے ' پهر اس خارجي ایجاب و قبول کي ضرورت کیا ہے ؟ کیا مدراس و بمبئي کے تعلیمي افسر لوگوں کے ایسي اطاعت پر قانع نہیں جو قلم اور زبان کي اطاعت چاهتے هیں

رفتار سیاست

(دولت علیه و یونان)

وائنا سے ۱۵ - اکتوبر کو یونان و ٹرکي کے درمیان جس جنگ کي خبر آئي تهي ' آخر اتهنز اور قسطنطنیه ' کہیں سے اوس کي تائید نه هوئي - اس لیے یقیناً وہ غلط تهي

۲۴ - اکتوبر کا اتهنز سے تار ہے که " یونان اور ٹرکي کے درمیان گفتگو بصلح و آشتي آگے بڑهه رهي ہے اور عن قریب ختم هونیوالي ہے "

شروط و معاهدات کي طرف اب تک تاروں میں کوئي اشاره نہیں ' اسلیے حقیقت حال مخفي ہے -

(البانیا و سرویا)

گذشته هفتے تک سرویا ' البانیا کے دروازے پر تهی ' مکان کے اندر جهانک رهي تهي که اهل مکان کي غفلت اُسے نصیب هو ' لیکن مشکل یه هوئي که ایک طرف تو خود مکان والے جاگ اٹهے - دوسري طرف وائنا کي پولیس نے ڈانٹ کر پوچها که دروازے پر کون کهڑا ہے ؟ ناچار مایوس واپس آنا پڑا !!

۲۰ - اکتوبر کا لندن سے تلغراف ہے که سرویا نے دول کو اطلاع دي ہے که اوس نے اپني فوج کو البانیا سے واپسي کا حکم دیدیا - لیکن تنها مدعا علیه کا بیان کافي نه تها - اب وائنا سرکاري طور پر بیان کرتا ہے که " حقیقتاً سرویا نے البانیه سے فوج هٹا لي اور یه که اس طرح مصالح یورپ اور نیز امن عام کي اس نے بڑي خدمت کي ہے "

(بلغاریا)

تهریس کے بعض علاقے جو از روے صلح بلغاریا کو ملے تهے ' بلغاریا نے صرف اس لیے اب تک ان پر قبضه نہیں کیا تها که اگر یونان و ٹرکي میں جنگ منتظر چهڑ جاے تو ترک آساني سے یوناني علاقوں میں داخل هوسکیں - اب چونکه یونان و ٹرکي کي صلح تقریباً مختتم ہے ' اس لیے آهسته آهسته بلغاریا کي فوج قبضه کے لیے آگے بڑهه رهي ہے -

اس سے پہلے یهه خبر آچکي ہے که اس علاقے کے مسلمانوں نے اپني خود مختاري کا اعلان کردیا ہے - اب ۲۳ - کا لندن سے تلغراف ہے که بلغاریا کي فوج تهریس میں آهسته آهسته آگے بڑهه رهي ہے ' لیکن مسلمان جو گذشته تجارب کے تلخ نتائج حاصل کرچکے هیں پوري طرح مزاحم هیں - (مصطفی پاشا) اور (ملکو تیرنو) کو بلغاریا نے برباد پایا - مرہاے (آرڈا) کے جنوبي گاؤں اب تک جل رهے هیں جن میں ترک باشي بزوقوں نے آگ لگا دي تهي !

جمال بے قسطنطنیه کے ٹرکي گورنر مسلمانوں کو جو بلغاریا سے نہایت برافروخته هیں ' تفهیم و نصیحت کرنے کے لیے گمولجینا پهونچ گئے هیں ' تا که وہ بلغاري حکام کي اطاعت بلا مزاحمت قبول کرلیں اور شرائط صلح کي خلاف ورزي نه هو - والمستقبل بید الله تعالی - یفعل ما یشاء و یختار -

(وفاداري کي بنياد اميد هے)

حضرات ! آپکو ياد هوگا که ميں نے گذشته اتوار کے عظيم الشان مجمع ميں کيا کها تها ؟ اجازت ديجيے که ميں آج پهر ايک مرتبه دهراؤں اور ميں خيال کرتا هوں که برٹش انڈيا کے هر باشندے کو هميشه دهرانا پڑيگا - ميں نے آپسے کها تها که گو هم زخمي هيں اور همارے زخم بهت گهرے هوگئے هيں' تاهم مايوس نهيں هيں - هم اگر مايوس هو جاتے تو هماري حالت موجوده حالت سے بالکل مختلف هوتي - هماري زندگي اس عقيدے پر هے که برٹش حکومت ايک کانسٹي ٹيوشنل گورنمنٹ هے - اس نے هميشه دعوا کيا هے که اسکي بنياد قانون اور حقوق پر هے نه که شخصي استيلا اور جبر و تحکم پر- پهر هم بهي مسلمان هيں اور همارے مذهب نے هم کو سکها يا هے که حکم کسي طاقت کے ليے نهيں' اور کوئي انسان انسانوں پر محض اپنے تخت و تسلط کے زور سے حکومت کرنے کا حق نهيں رکهتا که ان الحکم الا الله - پس جبکه همارے سامنے يه شاندار مگر اتنا هي موثر دعوی موجود هے' تو کوئي وجه نهيں که هم مايوس هو جائيں -

(جاهدوا في سبيل الله)

همیں حق کي راه ميں جهاد کرنا چاهيے که جهاد سعي و کوشش کو کهتے هيں' اور پوري قوت' پورے اتحاد' پورے استقلال' اور کامل ترتيبات و عزم کے ساتهه اپنے مطالبات حقه کو پيش کرتے اور دهراتے رهنا چاهيے - اگر انصاف اس سر زمين ميں گم هو جاے تو همیں اسکي گم گشتگي پر ماتم کرنا چاهيے' پر مايوس هونا نه چاهيے - بهت ممکن هے که اسکا سراغ حکام کے بنگلوں کے اُن برامدوں ميں نه ملے' جهاں حاکم و محکومي کے فرق کو نماياں کرنے کيليے سائلوں کو بهت دير تک ٹهلنا پڑتا هے - بهت ممکن هے که اسکا سراغ اُن عدالتوں کي شاندار عمارتوں کے اندر نه ملے' جهاں قانون کا غلط استعمال' اور انساني غلطي و غلط فهمي' اور تعصب و نفسانيت مر نهيں گئي هے - بهت ممکن هے که اسکا پته صوبوں کے فرماں رواؤں اور گورنريوں کے گورنمنٹ هاوسوں ميں بهي نه چلے' جهاں با اقتدار و حاکم انسانوں کے ساتهه "رعب حکومت" کے عفريت کو بهي بسنے کي بسا اوقات اجازت ديدي جاتي هے - بلکه ميں کهتا هوں که بهت ممکن هے که دهلي اور شمله ميں بهي آپ اسکي صدا نه سنيں جهاں بهرحال انسان هي رهتے هيں' اور آدم کي اولاد بلا استثنا اپنے اندر نيکي اور بدي کي وه تمام قوتيں رکهتي هے جو خدا نے اسکو وديعت کي هيں -

ليکن تاهم اے حضرات ! هماري زندگي اور هماري وفاداري صرف اس ايک هي اميد پر هے که برٹش حکومت کا انصاف هر جگه گم هو سکتا هے' ليکن "تاج" کے سايے ميں اسکو گم هونے کي جگه نهيں مل سکتي' کيونکه وه جگه صرف اُسکے نماياں هي هونے کيليے هے - (چيرز)

(نـذارت و بشـارت)

يه واقعه اس عقيدے کي ايک تازه نظير هے - وه حق مانگنے والوں کيليے ايک پيام مراد' اور چپ رهنے والوں کيليے ايک تازيانۀ تنبيه و غيرت هے - اب وه لوگ کهاں هيں' جو کهتے هيں که نه مانگو' اسليے که مانگنا گناه هے ؟ اب وه منافقين و خائفين کيوں همارے ساتهه بهي شريک شکر گذاري هو رهے هيں' جو کهتے تهے که شکايت نه کرو' کيونکه شکايت کرنا بغاوت هے ؟ اگر يه بيج جو بويا گيا تها' بغاوت کا تها' تو آج وفاداري کے جس پهل کو لينے کيليے وه بهي دوڑ رهے هيں' وه کهانسے آيا ؟ کيا يه سب کچهه اُسي چيز کا نتيجه نهيں هے' جس سے روکا جاتا تها اور جس سے ڈرايا جاتا تها ؟ (چيرز)

(انـگلو انـڈين پـريس)

حضرات ! اس واقعه کو ابهي چار پانچ دن هي گذرے هيں مگر اتنے عرصے کے اندر هي اُس تعصب اور حاکمانه غرور کے پتلے نے زهر کي قي کرنا شروع کرديا هے' جس کا دماغ نشۀ باطل سے معطل' اور جسکے جذبات هيجان خود پرستي سے مجنونانه هيں - ميرا مقصد اُس اينگلو انڈين طبقه سے هے' جو بد قسمتي سے هميشه اسکا مخالف رها هے که هندوستان پر حق و انصاف کے ساتهه حکومت کي جاے - اسکے خيال ميں حضور ويسراے نے اس مدبرانه انصاف کے ذريعه حکومت کے رعب کو زخمي کر ديا اور اسکے مزعومه حريف بغاوت کو تلوار پکڑا دي - مگر کاش وه سمجهتا که " رعب حکومت " کے مرضي ديوتا کو زخمي کرنا بهت بهتر هے اس سے' که دس کروڑ مخلوقات الهي کے دلوں کو زخمي کيا جاے - (چيرز)

وه کسي انقلاب آفريں جماعت سے بهت ڈرتا هے' جو اسکے وهم و خيال کے خواب ميں بهت مهيب' اور اسکے تصور باطل انديش ميں کسي پيدا هونے والي بغاوت کا مقدمة الجيش هے - ليکن اگر (بائبل) کے اس جمله کي صداقت اب تک باقي هے که "جو بويا جاتا هے' وهي کاٹا بهي جاتا هے" تو همیں تعجب هے که جن لوگوں نے خوف اور ڈر کا بيج بويا نهيں' وه خوف کے پهل سے کيوں کانپ رهے هيں ؟ (چيرز)

(ويل للمطففيـن)

حضرات ! ميں سمجهتا هوں که انساني خود غرضي کي مثال اس سے بڑهکر اور کوئي نهيں هو سکتي - يه کيسي عجيب بات هے که انسان خود اپنے ليے جس چيز کو جائز نهيں رکهتا' دوسرے کيليے اُسي کا خواهشمند هوتا هے ؟ انگلستان کي سرزمين انصاف و حقـوق کا مامن سمجهي جاتي هے - اسکے بسنے والوں نے صديوں کي جد و جهد سے اپنے حقوق حاصل کيے هيں اور حکومتوں کو شکستيں دي هيں - پس هم بهي آج انگلستان سے وهي چاهتے هيں جو خود اس نے چاها (چيرز) - پهر اسکے فرزندوں کا يه نمونه کيسا وحشيانه هے که وه انصاف کے نام سے چڑتے اور حاکمانه جبر کي پوجا کرتے هيں ؟ (چيرز)

سچ يه هے که (مسيـح) کو اسکي زندگي ميں بهي اسکے ساتهيوں نے نه سمجهـا' اور اسکے بعد بهي اسکے ماننے والے اس سے دور هيں - کيا يه اينگلو انڈين مسيحي خدا کے فرزند کو کبهي بهي جواب نه دينگے' جبکه وه پکارتا هے که " تو دوسرونکے ساتهه بهي وهي سلوک کر' جو تو چاهتا هے که دوسرے تيرے ساتهه کريں " ؟ (چيرز)

يهي انساني کمزوري هے جسکي طرف قرآن کريم نے اشاره کيا هے اور اسکو "تطفف" سے تعبير کيا هے که: ويل لـلمطففين الذين اذا اکتالوا على الناس يستوفون و اذا کالوهـم او وزنوهـم يخسرون ! لين دين ميں کم دينے والوں کيليے کيا هي تباهي اور هلاکت هے ! جب وه دوسروں سے ليتے هيں تو وزن ميں ٹهيک ٹهيک ليتے هيں' پر دوسرے کو دينے کا وقت آتا هے تو گهٹا گهٹا کے اور بچا بچا کے ديتے هيں !!

(باقي آينده)

البصـائـر

معافي خواه هوں که نئے پريس کي تکميل ميں غير متوقع تاخير کے اسباب پيدا هو رهے هيں - اسليے اس وقت تک پرچه شائع نهو سکا -

منيجر البصـاير

الهلال

۲۸ ذیقعدہ : ۱۳۳۱ ہجری

مساجد اسلامیہ اور خطبات سیاسیہ

اسلام میں مساجد کی حیثیت دینی

انجمن اسلامیہ لاهور کا رزولیوشن

(٤)

(چوتھی آیت)

گذشتہ نمبر میں جس آیت کی بحث پر ختم مقالہ ہوا تھا' اسکے بعد ہی سورہ (توبہ) میں فرمایا :

اجعلتم سقایة الحاج و عمارة المسجد الحرام کمن آمن با اللہ و الیوم الاخر و جاهد فی سبیل اللہ ؟ لا یستون عند اللہ ' واللہ لا یهدی القوم الظالمین (۹ : ۱۹)

کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد کے آباد رکھنے کے کام کو اُس شخص کے اعمال عظیمہ جیسا سمجھ رکھا ہے' جو اللہ اور روز آخرت پر سچا ایمان لایا ' اور اُسکی راہ میں جہاد کرتا ہے ؟ اللہ کے نزدیک تو یہ دونوں برابر نہیں ہوسکتے اور وہ ظلم کرنے والوں کو کبھی راہ راست نہیں دکھلاتا "

یہ آیۃ کریمہ موجودہ حالات کے انطباق و تصدیق کے لحاظ سے ایک عجیب و غریب آیت ہے' اور اسی لیے اسکو مضمون کے پہلے نمبر میں زیر عنوان رکھا گیا تھا -

اصل میں یہ آیت بھی متعلق ہے تیسری آیۃ کے ' جس پر گذشتہ نمبر میں بحث کی گئی تھی یعنی :

انما یعمر مساجد اللہ من آمن با للہ و الیوم الاخر و اقام الصلواۃ و آتی الزکواۃ و لم یخش الا اللہ ' فعسی اولائک ان یکونوا من المهتدین (۹ : ۱۹)

اللہ کی مسجدیں آباد کرنے والا تو وہ شخص ہوسکتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا ' نماز قائم کی ' زکات ادا کی ' اور پھر یہ کہ وہ کسی سے نہ ڈرا مگر صرف اللہ سے - تو بیشک ایسا شخص قریب ہے کہ ہدایت یافتہ اور مورد فلاح سے کامیاب ہو -

اسی کا بقیہ تکرہ متذکرۂ صدر آیت ہے - لیکن نظر بہ اہمیت مطلب ضروری ہے کہ اسپر مستقل اور علحدہ نظر ڈالی جاے -

(تشریح و تفسیر)

گذشتہ نمبر میں شان نزول بیان کیا جا چکا ہے - مشرکین مکہ کو اپنی تعمیر و تولیت مسجد پر نہایت غرور تھا ' اور موسم حج میں حجاج کی خدمت اور انکو پانی پلانے کے کام پر نہایت نازاں تھے - انکا یہ غرور باطل اور افسانہ فخر یہاں تک بڑھگیا تھا کہ ان باتوں کے مقابلے میں اور کسی عمل صالح اور عبادت الہی کو وقعت نہیں دیتے تھے ' اور باطلم کے ایسے دانوں سے تیل نکالنا چاہتے تھے' جن میں چھلکے کے سوا اور کچھہ نہ تھا - حضرۃ عباس ایمان لانے سے پہلے جب اسراء بدر میں آئے ہیں اور حضرۃ امیر علیہ السلام اور اُن میں گفتگو ہوئی ہے' تو گذشتہ نمبر میں تم پڑھچکے ہو کہ اُنھوں نے قریش مکہ کے اس فخر و غرور باطلانہ کو کیسے ادعا اور تعدی کے لہجے میں ظاہر کیا تھا ؟

پس پہلی آیت میں خدا تعالی نے اسکا رد کرتے ہوے شرایط اربعۂ ایمانیہ کو بیان کیا ' جنکے بغیر تعمیر و تولیت مساجد کچھہ مفید نہیں - اسکی تشریح ہو چکی ہے - اسکے بعد اس آیت میں زیادہ صراحت کے ساتھہ اُن دو کاموں کا ذکر کیا جن کا اُنھیں متمردانہ و سرکشانہ غرور تھا ' یعنی سقایۃ حاج اور خدمت و تولیت مسجد - اسکے بعد نہایت موثر اور مسکت پیرایہ میں اسکی نسبت سوال کیا اور اصلی و حقیقی اعمال صحیحۂ و وسیلۂ محبوبیۃ الہی کو پیش کیا - پھر خود ہی اپنے انداز مخصوص ربانی میں اسکا جواب دیا ' تا دماغ ضلالت اندیش سونچیں' اور قلوب غفلت شعار متنبہ ہوں !

هذا توبیخ من اللہ تعالی لقوم' افتخروا بالسقایة و سدانة البیت ' فاعلمهم جل ثناوہ ان الفخر فی الایمان با للہ والیوم الاخر والجهاد فی سبیله' لا فی الذی افتخروا من السدانة و السقایة - (تفسیر امام طبری - ۱۰ : ۶۷)

یہ آیت اللہ کی طرف سے اُن لوگوں کیلیے زجر و توبیخ ہے جو حجاج کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی پاسبانی پر فخر کرتے تھے - پس اللہ نے انکو خبر دی کہ یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے - اصلی فخر تو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والوں ' اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے ہے "

امام (طبری) نے اسکے متعلق متعدد آثار صحابۂ و تابعین رضوان اللہ علیہم نقل کیے ہیں -

تیسری آیت کے ضمن میں جو کچھہ لکھا جاچکا ہے ' اسکی اس آیت سے تائید و تشریح مزید ہوتی ہے - خدا تعالی نے دو شخصوں یا دو جماعتوں کو پیش کیا ہے - ایک شخص حاجیوں کو پانی پلاتا ہے اور مسجد کا متولی ہے - دوسرا شخص اللہ اور روز آخرت پر ایمان لایا ہے اور اسکی راہ میں جہاد کرتا ہے -

پھر فرمایا کہ اللہ کے نزدیک تو دونوں درجے میں برابر نہیں ہوسکتے - کہاں محض تولیت مساجد و سقایہ حاج ' اور کہاں مرتبۂ مومنین مخلصین و مجاهدین صادقین ؟ کہاں خدمتگذار مکان اور کہاں پرستار مکین ؟ کہاں وہ ' جو اسکے گھر کی پاسبانی کا مدعی مگر خود اپنے دل کی پاسبانی سے غافل ہے ' اور کہاں وہ جس نے اپنے مسجد قلب کو عصیان نفس کی آلودگی سے پاک کیا اور اپنی قوتوں کو صرف اسکے گھر ہی کیلیے نہیں' بلکہ خود اسکی راہ میں قربان کردیا ؟ و هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ؟

(حقیقۃ جہاد)

" جہاد " جہد سے نکلا ہے ' جسکے معنی سعی ' تعب ' کوشش ' اور کسی کام کے کرنے میں بمقابلۂ دشمن صعوبات کے اُٹھانے کے ہیں :

استفراغ الوسع فی مدافعة العدو ظاهراً و باطناً - (مفردات راغب اصفهانی)

دشمن کے حملے کے دفاع میں اپنی پوری طاقت سے کوشش کرنا ' خواہ وہ دشمن ظاہری حملہ آور ہو جیسے اعداء حق و صداقت و حکام ظالم و جابر' یا باطنی جیسے نفس و ہوا و شیطان

پس اللہ کی صداقت اور عدل کی راہ میں تکالیف و صعوبات کا اُٹھانا ' انتہائی سعی و کوشش کرنا ' اور ایثار و قربانی سے کام لینا ' ظاہراً بھی اور باطناً بھی ' " جہاد مقدس و اقدس " ہے -

[بقیه مضمون صفحه ۱۶ - کا]

پس یه تو میں گوارا نہیں کرسکتا که ان بزرگوں کو مجھے اطلاع نه دینے اور اخفاء محض کا الزام دیا جاے کیونکه یه واقعه کے خلاف ہے - البته واقعي حالت جو پیش آئی ' وہ میں نے بیان کردي اور هر شخص کو اسکا حق ملنا چاهیے که وہ اپني حالت ظاهر کرے -

(۵) ایڈیٹر صاحب زمیندار کے متعلق مجهکو اسقدر معلوم ہے که مولوي ظفر علي خاں صاحب کو اسکي اطلاع تھي اور انھوں نے بالکل پسند کرلیا تھا -

اصل پوچهیے تو اشخاص کي اطلاع و مشورہ اصل شے نہیں ہے ' بلکه پہلي چیز اصولاً مسئله کي صحت و عدم صحت کا سوال ہے -

(۶) " کانپور کي پبلک سے واقعات مخفي رکھے گئے " اسمیں مجھے شک ہے - سید فضل الرحمن صاحب ' حافظ احمدالله صاحب ' شیخ محمد هاشم صاحب ' شیخ نثار الدین صاحب ' حاجي عبد القیوم صاحب ' حافظ محمد حلیم صاحب ' نیز تمام متولیان مسجد غالباً مشورہ میں شریک اور اس مسئله میں پوري طرح متفق تھے ' اور هیں - تاهم میں یقین کے ساتھه عرض نہیں کرسکتا -

(۷) میں نے ۱۲ - اکتوبر کے جلسے میں تیسرا رزولیوشن پیش کرتے هوے جو شرائط پیش کیے تھے ' یه فیصله اسکے مطابق نہیں اور یه کوئي پوچھنے کي بات نه تھي - بالکل ظاهر ہے -

(۸) مسٹر مظہر الحق ڈیپوٹیشن میں تو شریک نه هوے - ڈیپوٹیشن صرف کانپور کے مقامي معززین کا تھا اور میں سمجھتا هوں که اپکا یه سوال بے موقعه ہے - شاید هي کسي مسلمان شخص کا ایثار آج تمام هندوستان میں اسقدر واضع اور غیر محتاج دلیل و بحث ہے ' جس قدر مسٹر مظہر الحق کا - حضور ویسراے کي ملاقات اور انکے شیک هینڈ کرنے کا اگر انھیں شوق هو تو اسکے لیے تو شاید مسجد کانپور کے معاملے میں پڑنے کي جگه ' زیاده کم قیمت اور آسان وسائل رکھتے هیں

یه جناب کے سوالات کے اصلي جوابات نہیں هیں اور نه میں اسکا تشفي بخش جواب دیسکتا هوں - البته جتنا حصه میرے متعلق ' یا میري معلومات میں تھا ' میں نے عرض کردیا - آخر میں چند الفاظ اور بھي کھونگا :

(۱) مسٹر مظہر الحق کي حیثیت اس معاملے میں لیڈر یا مفتي کي نه تھي ' بلکه ایک مشیر قانوني کي - وہ ۳ - اگست کے متهمین کے دفاع کیلیے آے تھے نه که مسجد کے متعلق شرعي فیصله کرنے - انھوں نے اپنا فرض کامل طریقه سے انجام دیا - انکے تمام موکل رها هوگئے - اور انکي خدمت بے داغ اور انکا احسان نا قابل فراموش ہے -

(۲) رها فیصلۂ مسجد ' تو پچھلے نمبر میں جناب میري راے پڑھچکے هیں - نیز ٹون هال کے جلسه میں بھي - شاید تمام اردو جرائد میں یهي ایک اواز ہے جس نے اتفاق کلي سے انکار کردیا - میں علانیه کہتا هوں که اس بارے میں فیصله کنندوں نے غلطي کي اور بہتر تھا که وہ جلدي نه کرتے - ساڑھے تین مہینے کے شرعي ماتم کو چند لمحوں کے اندر طے کردینا بہتر نه تھا -

(۳) شکوک ظاهر کرنے چاهئیں اور اعتراض صحیح کو روکنا رهي جبر و شخصیت اور استبداد ہے جسکے صنم خانوں پر دو سال سے مسلمان پتھر پھینک رہے هیں - تاهم عدل و انصاف و عدم افراط و تفریط همارے تمام کاموں کا بنیادي اصول هونا چاهیے - مهراجه صاحب محمود آباد اور جناب مولانا عبد الباري نے اس معاملے میں جو کچھه کیا ' نہایت خوش نیتي سے کیا - پس مسلمانوں کو انکي شکرگذاري سے اس درجه اغماض نه کرنا چاهیے ' جو اینده کیلیے هر حال میں ناشکري کي ایک مثال مشئوم بن جاے - یه کوئي اچھي بات نہیں که انسان صرف نکته چیں اور شاکي هي هو ' اور شکر و امتنان کو بھول جاے - جو اچھي نیتوں سے کوشش کرتے هیں ' انکو انکا قدرتي حق دینے میں بخل نه کرو -

البته اتباع اور پیروي هر حال میں صرف اصول اور شریعت کي ہے ' نه که اشخاص کي - اور غیر مسئول الله اور اسکي وحي کے سوا اس سطح ارضي پر کوئي نہیں - اگر کسي سے سعي و کوشش میں غلطي هوگئي ہے تو اسکو پوري ازادي سے ظاهر کیجیے - اور اسمیں کسي شخص کي پروا نه کیجیے - هم مسلمانوں نے صاحب وحي (روحي فداہ) کے حضور میں اپنے شکوک و اعتراض ظاهر کیے هیں - هم نے ائمه پر اعتراض کیے هیں اور غزالي و رازي کي غلطیاں ظاهر کرتے هیں - جب اسلام کي تعلیم حریت کا یه حال ہے تو " تا بدیگراں چه رسد ؟ "

حقہ اور نشر و اعلان حق و صداقت جو بذریعۂ تقریروں ' علم جلسوں ' اور مجالس مواعظ و خطب کے عمل میں آئے -

میں نے اس جہاد کو اشرف و اعظم جہاد اسلیے کہا کہ فی الحقیقت جہاد لسانی ھی تمام مجاھدات کی بنیاد اور ھر طرح کے جہاد کیلیے وسیلہ و ذریعہ ہے - تم اپنے نفس شیطان کے مقابلے کیلیے اٹھو ' یا شیطان ضلالت و ظلم و جبر کیلیے - تم کو راہ صداقت میں مال و متاع کی ضرورت ہو ' یا جان و زندگی کی - تم کو انسانی حکومتوں سے نکلے ہوے غرور استبداد و استعباد کو وادی سینا کے مجاھد کی طرح توڑنا ہو ' یا بد اخلاقی و نفسانی ضلالت کو دور کرنے کیلیے ناصرہ کے واعظ کی طرح اپنی مظلومانہ قربانی اور اپنے خون شہادت کی تلاش ہو - تم موسی کی طرح دشمن کو شکست دینا چاھو ' یا مسیح کی طرح دشمن سے شکست کھا کر فتح حاصل کرنا چاھو غرضکہ کسی قسم کے جہاد کیلیے مستعد ہو ' مگر سب سے پہلے تمھیں اُن زبانوں ھی کی تلاش ہوگی جو جہاد لسانی کے ذریعہ بندگان الہی کی غفلت دور کریں ' اُنکو خدا کا پیغام پہنچائیں ' انکے دلوں کے اندر محبت صداقت کی افسردہ انگیٹھی کی آگ کو بھڑکا دیں ' انکو تفکر و تدبر کی دعوت دیں ' انکو غفلت و اعراض کے نتائج سے ڈرائیں ' اور بالاخر خدا کی بخشی ہوئی قوۃ تاثر اور معجزات حقانیت کی پیدا کی ہوئی طاقت گویائی سے ایسی جانفروش جماعتیں پیدا کر دیں ' جو حق و صداقت کے عشق سے مضطرب اور جہاد فی سبیل اللہ کے جوش سے دیوانہ وار ہوں ! !

دنیا میں اصلاح کے بیج نے ھمیشہ سب سے پہلے " جہاد لسانی " ھی کی شاخ پیدا کی ہے - اور یہی پہلی اینٹ ہے ' جس پر بڑی بڑی عمارتیں بنی ھیں اور بڑے بڑے شہر بسائے گئے ھیں - تمام انبیاء کرام اور رسل عظام جو اصلاح کی دعوۃ لیکر آئے ' انھوں نے اپنے الہی کار و بار کو وعظ ھی سے شروع کیا ' ھمیشہ وعظ ھی کرتے رہے ' اور دنیا سے رخصت بھی ہوے تو وعظ ھی کرتے ہوے - گویا اصلاح و دعوۃ ایک درخت ہے ' جسکا بیج بھی وعظ ہے ' جسکے لیے پانی بھی وعظ ہے ' اور اخر میں جسکا پھل بھی وعظ ھی ہوتا ہے !

(حضرۃ نوح) نے پتھروں کی بارش میں وعظ کہا - (خلیل اللہ) نے کالڈیا کے بت خانے کے پجاریوں کے سامنے تقریر کی - (بنی اسرائیل) کے نجات دھندے کو بھی اپنا کام اسی سے شروع کرنا پڑا اور اس نے فرعون کے تخت کے آگے اور فرعونیوں کی بھیڑ کے سامنے ' دونوں جگہ وعظ ھی کے حربۂ الہی سے کام لیا -

وہ (آفتاب کنعانی) جس سے مصر کے قید خانے میں اُجالا ہوا ' وہ بھی زندان مصائب کے اندر گویا ہوا تو وعظ ھی تھا ' جو اُسکی زبان پر جاری ہوا -

وہ ' جو (ناصرہ) میں پیدا ہوا ' (کفر نحوم) میں بسا ' اور جس نے (گلیل) کی گلیوں سے اپنی مقدس منادی شروع کی - اُس نے بھی اپنا کام وعظ ھی سے شروع کیا اور وعظ ھی پر ختم کیا -

جب (یہودیہ) کی آبادی اور (یردن) پار کی بھیڑ اسکے پیچھے ہو لی ' تو اُس نے کوہ (زیتون) کی ایک چٹان پر سے اپنی صدا بلند کی - اور پھر جب وہ عید (فطیر) کے آخری دن اپنے شاگردوں کے ساتھ (فسح) کی روٹی توڑ رہا تھا ' جو اُسکے جہاد فی سبیل اللہ کی آخری رات تھی ' تو اُس وقت بھی وہ وعظ ھی میں مصروف تھا ! !

پھر سب سے آخر (اسلام) کی تحریک الہی کی ابتدائی تاریخ پر نظر ڈالو ' جو وعظ سے شروع ہوئی اور وعظ ھی پر ختم ہوئی -

وہ اصلاح انسانیت کا آخری ظہور اکبر ' جس نے موسی کی طرح حملہ نہیں کیا ' اور مسیح سے زیادہ عرصے تک صبر کیا ' گو بدر کے کنارے اور اُحد کے دامن میں تلوار کا جواب تلوار سے دینے پر مجبور ہوا ' تاہم اسکا اصلی حربہ وعظ ھی تھا - اس نے تورات کے حامل کی طرح قتال خونین نہیں کیا بلکہ ھمیشہ جہاد لسانی ھی کو ھر جہاد پر مقدم رکھا - نوح کی طرح اسپر پتھر پھینکے گئے ' پر اُس نے نوح کی طرح بد دعا نہیں کی اور یہ نہیں کہا کہ :

رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا !	اے پروردگار ! اِن کافروں میں سے کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑ کہ روے زمین پر آباد نظر آے !
(۷۱ : ۲۵)	

بلکہ کہا تو یہ کہا کہ : " رب اھد قومی ' فانھم لا یعلمون " خدایا ! میری قوم کی ھدایت کر ' کیونکہ وہ نہیں جانتے !

خدا نے بھی اسکا سب سے بڑا وصف بتایا تو یہی بتایا کہ وہ اسکی آیتیں پڑھتا اور اسکے طرف سے اُسکے بندوں کو تعلیم دیتا ہے :

ھو الذی بعث فی الامیئن رسولاً منھم ' یتلو علیھم آیاتہ و یزکیھم و یعلمھم الکتاب و الحکمہ ' و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ! (۶۲ : ۲)

پس زبان ھی کا جہاد وہ اشرف و اکمل جہاد ہے ' جو حکم الہی کے ماتحت ' اُسکے برگزیدہ رسولوں کی اصلی سنت ' تمام مجاھدات حقہ کا بنیاد اولین و وسیلہ وحید ' اور انسانی نیکی و ھدایت کا اصلی سرچشمہ و منبع ہے !

(عود الی المقصود)

پس فرمایا کہ : " اجعلتم سقایۃ الحاج و عمارۃ المسجد الحرام کمن آمن باللہ و الیوم الاخر و جاھد فی سبیل اللہ ؟ "

آیا تم نے حاجیوں کے پانی پلانے اور مسجد کی تعمیر و تولیت کے کام کو اُس شخص کے کاموں جیسا سمجھہ رکھا ہے ' جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا اور اسکی راہ میں جہاد کرتا ہے ؟

مشرکین مکہ کو تولیت مسجد پر ناز تھا ' مگر اللہ کا رسول اور اسکے ساتھی ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف تھے - خدا نے کہا کہ دونوں ہرگز ہرگز برابر نہیں ہوسکتے -

اس آیت میں پہلے ایمان باللہ و الیوم الاخر کو فرمایا کہ فی الحقیقت تمام انسانی نیکیوں کی جڑ ہے ' اور کوئی انسانی شرف ایسا نہیں جسکی شاخ اسی جڑ سے نہ نکلتی ہو - اسکے بعد جہاد کا تذکرہ کیا اور جہاد میں ھر قسم کا جہاد داخل ہے -

یہ بالکل ایک واضح بات تھی - اسی لیے انسان کی قدرتی دانائی کے اعتماد پر اسکے لیے صرف سوال کا کر دینا ہے کافی تھا دلیل کی حاجت نہ تھی ' اور یہ قرآن کریم کا انداز مخصوص ہے - ھر شخص جانتا ہے کہ مکان کی محبت مکین کی وجہ سے ہوتی ہے اور اینٹ چونے کے اندر کوئی پر اسرار تقدیس نہیں ہے اگر ایک شخص خدا کی راہ میں اپنی قوتوں کو قربان کر رہا ہے ' تو اسکے مقابلے میں اُس شخص کی کیا حیثیت ہوسکتی ہے جو صرف اسکے گھر کی پاسبانی کا مدعی ہے ؟

ان اشارات کے بعد ضروری ہے کہ اس آیت کے بعض نتائج مہمہ کی طرف متوجہ ہوں -

(نتائج بحث)

(۱) اب تم ذرا اجکل کے متولیوں ' پیش اماموں ' اور اُن انجمنوں کو دیکھو جنکے زیر انتظام کوئی مسجد ہے یا مسجد کے اوقاف ھیں - انکے اُس فخر و غرور باطل کو دیکھو ' جس کا نشہ ھمیشہ

پھر یہ خواہ وطن کیلیے ہو ' خواہ قوم کیلیے - علم کی راہ میں ہو یا خدمت انسانیت کیلیے - زمین کے کسی خاص محدود حصے کی بھلائی کیلیے ہو ' یا تمام دنیا کیلیے - ہر حالت میں وہ جہاد ہے ' اور جس بخت بیدار کو اسکی توفیق ملے ' وہ مجاہد فی سبیل اللہ -

افسوس کہ " جہاد " کی حقیقت کی تشریح کا یہ موقعہ نہیں - متعدد مقالات (الہلال) میں نکل چکے ہیں ' جن میں حقیقت جہاد کے بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے ' اور کیا اچھا ہو اگر اس وقت قارین کرام کے پیش نظر رہیں - علی الخصوص وہ مقالات جو (الہلال) کی گذشتہ جلدوں میں " عید اضحی ' اسوۂ ابراہیمی ' فاتحۂ جلد دوم ' امر بالمعروف " وغیرہ کے عنوانوں سے شائع ہوچکے ہیں -

ان مضامین میں پوری تفصیل کے ساتھ یہ امر واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ " جہاد " کو محض " قتال " کے معنوں میں لینا ہمارے بعض متاخرین مصنفین کی غلطی اور یورپ کے معترضین کی سخت نادانی ہے - " جہاد " ایک لفظ عام ہے اور خود قرآن کریم نے " جہاد " و " قتال " کے عموم و خصوص کے فرق کو بار بار نمایاں کیا ہے - نیز احادیث و آثار اس بارے میں بکثرت مروی - ہر وہ سعی و کوشش ' ہر وہ انتہائی جہد ' ہر راہ عمل کی سختی کی برداشت اور تلاش مقصود کے ابتلا و مصائب کا تحمل ' جو حق کیلیے ہو ' عدل کیلیے ہو ' انسانیت کیلیے ہو ' صداقت و حقیقت کی خاطر ہو ' نیکی کے قیام اور بدیوں کے استیصال کی راہ میں ہو ' جو اللہ کی مرضی کے تابع ' اور جو شیطان رجیم کی آرزؤں کے مخالف ہو ' در اصل جہاد فی سبیل اللہ ہے ' پھر خواہ وہ سیاسی ہو یا اخلاقی ' اور تمہاری اصطلاح میں دینی ہو یا تمدنی -

(اسوۂ نبوت)

حضرة (نوح) علیہ السلام نے اس راہ میں پتھر کھاے اور کفر و عصیاں سے بندگان الہی کو روکا - یہ اصلاح اعتقادات و اعمال دینیہ کا جہاد تھا - حضرة (ابراہیم) نے کالدیا کے صنم کدوں سے ارض الہی کو پاک کیا اور کواکب پرستوں کو دعوۃ توحید دی - انہوں نے انکے جلانے کیلیے آگ سلگائی اور انکی ہلاکت کے مشورے کیے - یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ تھا - حضرة (موسی) علیہ السلام فراعنۂ مصر کی شخصی حکومت اور جابرانہ غلامی کے قلع و قمع کیلیے آئے اور اپنی قوم کو غیروں کی غلامی و محکومی سے نجات دلائی - یہ ایک پورا پولٹیکل اور سیاسی جہاد تھا - مگر یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ تھا !

حضرة (مسیح) بنی اسرائیل کے گم شدہ اخلاق کی سراغ میں آے - ظالم یہودیوں نے انکے منھہ پر تھوکا اور (پلا طوس) کے بے رحم سپاہیوں نے انکے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا ' تا وہ صلیب پر لٹاے جائیں اور جو کچھ ہے ' وہ پورا ہو -

یہ ایک اخلاقی جہاد تھا ' اور اس اخلاقی مجاہد نے اس راہ میں اپنی عظیم قربانی کرکے فی الحقیقت اسکی پوری تکمیل کی ' پس یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ تھا -

حضرت (ختم المرسلین) علیہ الصلوۃ و السلام نے تمام عالم کی مصیبتوں اور تاریکیوں کو دور کرنا چاہا اور اپنی اور اپنی جماعت مقدس کی زندگی اس راہ میں صرف کردی - یہ محض اصلاح اقوام و ملل کا کوئی خاص شعبہ نہ تھا ' جسکو تم نے پالیٹکس ' تمدن و اخلاق ' اور مذہب کے نام سے تقسیم کردیا ہے ' بلکہ انکی دعوۃ عام ' اور انکی اصلاح عالمگیر تھی - اس دنیا کے سب سے بڑے خدا نما انسان کا جہاد ' ہر اصلاح انسانی اور دفع ہر فساد ارضی کیلیے تھا - صلی اللہ علیہ و علی جمیع الانبیاء و المرسلین ' و علی الہم و صحبہم اجمعین !

(والذین معہم)

یہ تو اسوہ ہاے جلیلۂ نبویہ ہیں ' جنکو جہاد فی سبیل اللہ کا نمونہ بناکر بھیجا گیا - لیکن پھر ان سب کے ماتحت اور زیر ظل ' صدیقین و شہدا ' اور صالحین و قانتین امت کے اعمال مجاہدانہ ' و عزائم حق پرستانہ ہیں ' جنکے ان گنت اور بے شمار نمونے ہمارے سامنے موجود ہیں -

انبیاء عظام کے اعمال دنیا میں کشت زار اصلاح کیلیے بمنزلہ تخم کے ہوتے ہیں اور انکے متبعین و مومنین کے اعمال الہیہ بمنزلۂ اشجار و اثمار کے :

کزرع اخرج شطاہ فازرہ ' فاستغلظ ' فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع ' لیغیظ بہم الکفار - (۴۸ : ۲۹)	" مثل اس کھیتی کے کہ اس نے پہلے زمین سے اپنی پہلی کونپل نکالی ' پھر اس نے غذاء نباتی کو ہوا اور مٹی سے جذب کرکے اس کونپل کو قوی کیا ' پس وہ بتدریج بڑھتی اور موٹی ہوتی گئی - یہاں تک کہ کھیتی اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہوگئی ' اور اپنی سرسبزی و شادابی سے کسانوں کو خوشی بخشنے لگی - خدا نے یہ ترقی انہیں اسلیے عطا کی ' تا کہ کفار اس کو دیکھکر غصے میں جلیں "

پس جو مومنین مخلصین اپنے اعمال کی روشنی آفتاب نبوت سے کسب کرتے ہیں ' اور اپنی قوتوں کو کسی نہ کسی صورت میں حق و صداقت اور دفع فساد و ظلم کی راہ میں وقف جہاد فی سبیل اللہ کردینے کی توفیق پاتے ہیں ' وہ اس تخم دعوۃ کے برگ و بار ہیں خدا انکو انبیاء و صدیقین کی معیت کا شرف عطا فرماتا ہے اور انکے کاموں کو بھی اعمال نبوت کی طرح اپنی مقبولیت کیلیے چن لیتا ہے : و من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبین و الصدیقین و الشہداء و الصالحین ' و حسن اولائک رفیقا (۴ : ۷۱)

(جہاد لسانی)

حقیقت جہاد کی طرح جہاد فی سبیل اللہ کے وسائل و ذرائع بھی عام ہیں اور ان کو صرف تلوار ہی کے قبضہ کے اندر سمجھنا غلطی ہے جہاد حق کی راہ میں سعی و کوشش ہے - خواہ وہ زبان سے ہو ' خواہ مال سے - خواہ تلوار فاتحانہ سے ہو ' خواہ خون مظلومیت سے - خدا کی سچائی اور انسانی ظلم کے انسداد کی راہ میں اپنی قوی کا صرف کرنا ' کسی صورت اور کسی شکل میں ہو ' داخل معنی و حقیقت جہاد ہے -

قرآن کریم میں ہر جگہ " جاہدوا باموالکم و انفسکم " آیا ہے - یعنی جہاد اپنے نفوس اور اپنے اموال کے ذریعہ کرو - نفوس کے جہاد میں ہر طرح کا ذریعۂ جہاد آ گیا - امام احمد ' ابو داؤد ' نسائی ' اور ابن حیان و غیرہم نے حضرة (انس) سے روایت کی ہے کہ :

جاہدوا المشرکین باموالکم و انفسکم و السنتکم !	جہاد کرو اپنے مال سے ' اپنی جان سے ' اور بذریعہ اپنی زبان کے !

اس سے ثابت ہوا کہ جہاد نہ صرف جان و مال ' بلکہ زبان سے بھی ہوتا ہے -

فی الحقیقت " جہاد لسانی " اشرف ترین جہاد ہے - اس سے مقصود ہے بذریعہ مواعظ و خطب ' اور بوسیلۂ تقریر و کلام کے لوگوں کو دعوۃ الہیہ دینا ' ظلم و جبر شخصیت و استبداد کا رد اور قلع و قمع کرنا ' امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ' اور وہ تمام اشاعت تعالیم

انهیں سرگراں رکھتا ہے ' اور انکے اُن اعمال مشرکانه و عصیاں شعارانه کا احتساب کرو ' جنکو وہ با وجود کوشش کے خدا کی طرح اُسکے بندوں سے بھی نہیں چھپا سکتے -

دیکھو ! وہ کیسے شریر اور کیسے سرکش ہیں ؟ انکا غرور کس درجه مغروران قریش کے کافرانہ غرور سے اشبہ ہے ' جنکے حق میں یه آیت نازل ہوئی تھی ؟ ٹھیک ٹھیک مثل انکے یه بھی مساجد کی تولیت اور اسکے ممبروں کے موروثی قبضے پر نازاں ہیں' اور کہتے ہیں که یه تو ہمارے گھر ہیں ' جنکے اندر سب کچھه کرنے کا ہمیں اختیار حاصل ہے - خواہ ہم اُسے مشرکین مکه کی طرح بتوں کی پوجا کا گھر بنا دیں' خواہ غیروں کی تعظیم و تعبد کیلیے اسکے صحن میں فرش و قالین بچھائیں - خواہ اُس محراب عبادت کے نیچے ' جہاں الله کے آگے جبین نیاز جھکائی جاتی ہے ' غیروں کی تعریف و ثنا اور تسبیح و تہلیل کی صدائیں بلند کریں - خواہ اُس ممبر پر چڑھکر' جو صرف ذکر و تحمید الہی و امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیلیے ہے ' غیروں کے حکموں کا اعلان کریں ; قاتلهم الله ' انی یوفکون !

(۲) وہ اُن بندگان الہی کے دشمن ہیں ' جنھوں نے الله اور یوم آخرت پر ایمان و یقین کرکے ' خدا کے سوا دوسروں کا خوف اپنے دل سے نکال دیا ہے ' اور جنکو خدا تعالی نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر' اور وعظ و ہدایت مومنین و قلع و قمع فساد و عدوان کافرین کی توفیق دی ہے ' اور جو اسکی راہ میں " جہاد مقدس لسانی " کی سنت انبیا و صدیقین کو زندہ کرنا چاہتے ہیں - حالانکه جن مسجدوں کی تولیت و امامت کا انہیں غرور ہے ' انکا خدا تو کہتا ہے که سب سے بڑی نیکی ایمان بالله ' اور سب سے بڑا عمل جہاد فی سبیل الله ہے - مسجدوں کی تولیت کا فخر باطل ' اور اسکا ادعاء القاء شیطانی سے زیادہ نہیں - پھر انہیں کیا ہوگیا ہے که جس چیز کو خدا باطل کہتا ہے ' اسکا غرور کرتے ہیں' اور جنکو خدا پیار کرتا ہے ' انکے دشمن ہوگئے ہیں ؟

(۳) جہاد کی حقیقت سے تم پر واضح ہوگیا ہوگا که اشرف و اعلی جہاد ' جہاد لسان و قلم ہے که بنیاد جمیع مجاہدات مقدسه کی یہی ہے - اور ظلم و جبر کا استیصال ' اور حقوق انسانیت و مسلمین کا مطالبه جہاد فی سبیل الله میں داخل - پس یه جو کہتے ہیں که مسجدوں میں وعظ و خطبات کو روکدو ' کیونکه وہ " سیاسی " ہیں ' تو اسکا صاف مطلب یه ہے که وہ جہاد فی سبیل الله کو روکنا چاہتے ہیں' اور سیاست کے نام سے حفظ حقوق مسلمین و دفع ظلم و جبر کی سعی مراد لیتے ہیں - پھر مجھے ان لوگوں کو یاد کرنے کیلیے کوئی موزوں لقب بتلاؤ جو جہاد فی سبیل الله والحق کے مانع اور احکام قرانیه پر اپنے آراء شیطانیه کو ترجیح دینے والے ہیں ؟ میں اگر انکو کفر پرست کہوں تو تم کہوگے که یه ایمان و کفر کی بحث ہے - میں اگر انکو مشرک کہوں تو تم پکاروگے که یه بہت ہی بڑی جسارت ہے - ہاں یه جسارت ہے' لیکن جن ظالموں نے الله کے آگے جسارت کی ہے ' کیوں نه ہم بھی انکے لیے جسارت کریں ؟ وہ نه مومن ہیں نه مسلم . انکا حال یه ہے جو کہا گیا : نومن ببعض و نکفر ببعض ' و یریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا -

ان لوگوں کی اصطلاح میں جس چیز کو سیاست او ر پالیٹکس کہتے ہیں ' اسلام کے نزدیک عین دین و مذہب ہے ' او ر جہاد فی سبیل الله میں داخل - کما سیاتی انشاء الله - پس جہاد فی سبیل الله کیلیے مساجد سے بڑھکر اور کونسی جگه بہتر ہوسکتی ہے ؟

اقتراعیات

(سفر جست عورتیں)

عورت یورپ میں بہت دنوں تک مظلوم رہی ہے اور اب بھی ہے - وہ شادی سے پہلے باپ کی اور شادی کے بعد شوہر کی ملک ہے - وہ نام کا بھی حق نہیں رکھتی که شادی سے پہلے وہ باپ کے نام میں اور شادی کے بعد شوہر کے نام میں مدغم ہوجاتی ہے' وہ مالی معامله اپنے نام سے نہیں کرسکتی ' وہ کوئی جائداد اپنے نام سے نہیں خرید سکتی ' وہ موروثی جائداد میں بھی کوئی مداخلت شوہر کے سامنے نہیں کرسکتی -

نصرانیت جو یورپ کا اسمی مذہب ہے' افسوس که وہ بھی ان معاملات میں اس طبقۂ ضعیف کی دست گیری نہیں کرتا' کیونکه اسکے صحیفۂ الہیه میں " لہن مثل الذی علیہن " (قرآن حکیم) کی آیت نہیں ہے -

اب جبکه ہر طبقه اپنی حریت و آزادی کے لیے سرگرم راہ سعی و طلب ہے ' انگلینڈ کی نصرانی عورتیں بھی اٹھی ہیں که مردوں سے اپنے حقوق مغصوبه واپس لیں ' جس طرح ان کی بعض بہنیں امریکا وغیرہ بعض ممالک میں کچھه حقوق واپس لے چکی ہیں - ان کے دعاوی و مطالب حسب ذیل ہیں :

(۱) مساوات سیاسی Political Eguality یعنی پارلیمنٹ ' مینو سپلٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈ میں عورتوں کی نامزدگی و انتخاب -

(۲) حریت مالی و شخصی Economic & Persanal یعنی وہ اپنے مال و جائداد میں اپنی زندگی کی جس روش کے لیے جس قسم کا تصرف چاہیں' کرسکیں -

(۳) حریت دماغی Intellecheal مرد جس طرح اپنی ترقی و ارتقا کے لیے مختلف دماغی راستے تلاش کرتے ہیں اور اسکے لیے جو وسائل و تدابیر اختیار کرتے ہیں ' حق ہے که عورتیں بھی ان سے محروم نہوں -

ان مطالب کے حصول کے لیے انگلینڈ کی عورتیں ایک مدت سے جانفشاں ہیں ' اور سعی مقصد میں کسی خطرے کی پرواہ نہیں کرتیں - کامیابی کی راہ انگلینڈ کی عورتیں وہ سمجھگئی ہیں جنکو ہندوستان کے مرد اب تک نہیں سمجھتے -

مسز پنکھرسٹ حقوق طلب عورتوں کی لیڈر یعنی " سیدۃ الاقتراعیات " ہیں - ۳۰ - اپریل سنه ۱۹۱۳ع کو اونھوں نے اولڈبیلی کے اجلاس میں بکمال حریت و استقلال کہا:

" خواہ کتنے ہی دنوں کی سزا ملے ' مجھے اس کی پروا نہیں' میں اپنے ارادے سے کبھی باز نه آؤنگی ' میں جس وقت یہاں سے قید خانے جاؤنگی ' اوس وقت سے کھانا چھوڑ دونگی - اس حالت حبس اگر مرگئی تو بہتر ہے ' ورنه اگر بچ کر نکلی تو اپنے حقوق کے لیے پھر مصروف پیکار ہو جاؤنگی " -

آجکی اشاعت کے ساتھه ایک مرقع شائع کیا جاتا ہے . جس سے اقتراعی تحریک کی زور و قوت کا اندازہ ہوگا - وزراء انگلستان علی الخصوص مسٹر ایسکولتھه کے ساتھه اس تحریک کا جو سلوک رہا ہے ' اسکو اخباروں میں آپ پڑھچکے ہیں - اس مرقع میں پہلی تصویر اس اقتراعیه کی ہے جس نے پچھلے دنوں ملکۂ معظم کے گھوڑے کو گھوڑ دوڑ میں پکڑ لیا تھا - اسکے بعد دو تصویریں ہیں دو مشہور عمارتوں کی ہیں ' جنکو آگ لگا کر عورتوں نے جلا دیا اور کئی لاکھه پونڈ کا نقصان عظیم ہوا !

مقالات

ان في ذالک لایات لقوم یوقنون !

آیرلینڈ ہوم رول بل

(۲)

لیکن آیر اینڈ کے لیے یہ اطمینان دیر پا نہ رہا - سنہ ۱۳۱۸ میں انگلینڈ کي فوج نے اڈورڈ بروس کو سخت ہزیمت دي ' اور آخر اسي معرکہ میں وہ کام آیا - لیکن اس فتح سے جو انگلینڈ کو میدان جنگ میں ہوئي ' ایوان صلح کے اندر کوئي کامیابي نہ ہوئي - آیرلینڈ بدستور مرجع اضطراب و مسکن شورش و التہاب رہا -

بلکہ انگلینڈ کے مصائب و مشکلات کي گرہ پہلے سے زیادہ سخت ہوگئي' یعني نارمن اور آیرش اجناس باهمي مصالحت و مزاوجت سے ایک متحد النسل' متحد اللسان' اور متحد الارادہ قوم بن گئي' جس نے اپني متفرق قوت کو وطن عزیز کي محافظت و مدافعت کے لیے مجتمع کر لیا -

سنہ ۱۳۴۱ - میں اس عقدہ کے حل کے لیے انگلینڈ نے ایک اور تدبیر کي جو اس کے ترکش سیاست کا اب بہي آخري تیر ہے' یعني اڈورڈ ثالث نے ایک فرمان جاري کیا جس کا مضمون یہ تھا :

" آیرلینڈ کے تمام مناصب اور عہدے صرف اہل ملک اور ان انگریزوں کے لیے مخصوص رهینگے جنہوں نے آیرش قومیت بذریعہ مزاوجت قبول کرلي ہے "

اس فرمان عطاے حقوق نے ملک میں ایک سیاسي سکون پیدا کر دیا ' لیکن دوسري طرف اجتماعي و اقتصادي حالات کي سطح مطمئن میں ایک دوسري جنبش بہي نمودار ہوگئي ' یعني انگریز کسب حقوق ملکي کے لیے نہایت کثرت سے آیرش قومیت میں داخل ہونے لگے - اس تحریک سے آیرلینڈ اور انگلینڈ' دونوں کو نقصان پہونچا - اول کو اقتصادي و اجتماعي' اور دوسرے کو سیاسي' اس لیے دونوں گھبرا اٹھے' یہاں تک کہ سنہ ۱۳٦۸ میں شہزادہ (لائنل) کي زیر نظارت اس کو ملک کے لیے خیانت کبری قرار دیا گیا -

اسي چودھویں صدي کے اواخر میں (رچرڈ ثاني) شاہ انگلینڈ نے آهستگي' سکون ' اور اطمینان کي جگہ' زور اور قوت سے ملک میں سکون و اطمینان پیدا کرنا چاہا ' لیکن کون نہیں جانتا کہ جو پاني پر حکومت کرنا چاهتا ہے' وہ آهستگي و سکون سے اوسکي سطح متحرک کي جنبش باطل کرسکتا ہے ' پر زور آزمائي و قوت نمائي دریا کي لہروں کو اور زیادہ شدید الحرکۃ اور خوفناک بنا دیگي !

(رچرڈ) اور اوسکا جانشین ' دونوں لڑے لیکن نا کامیاب رہے - (اڈورڈ رابع) نے ایک قاعدہ جاري کیا کہ بغیر کسي معزز انگریز کي معیت کے جو شخص آیر لینڈ میں جانے یا وہاں سے آنے کي کوشش کریگا ' مقتول ہوگا - هنري سابع نے تسکین قانون کے ایسے بندش استبداد کو اور زیادہ سخت کیا - اوسنے قرار دیا کہ نہ تو کوئي ملکي مجلس بغیر اذن حکومت انگلینڈ منعقد ہوگي ' اور نہ اوسکا کوئي قانون بغیر تصدیق انگلینڈ نافذ ہوگا - سنہ ۱۴۹۵ میں سر اڈورڈ (بوینگس) نے جو انگلینڈ کي طرف سے آیرلینڈ کا گورنر جنرل تھا ' آیرلینڈ کي مجلس وطني کے اختیارات و احکام کو لغو قرار دیا تا آنکہ انگلینڈ کي پارلیمنٹ اونکي تصدیق نہ کردے -

(اصلاح مسیحیت کي تاسیس)

اب تک ان دونوں ممالک کے درمیان صرف قومي اور سیاسي اختلافات تہے ' اب وہ زمانہ آگیا جب (لیوتھر) نے نائب سینٹ پطرس کے اس اختیار کا انکار کیا کہ " جو تم زمین پر باندہ ہوگے وهي آسمان پر باندھا جائے گا ' اور جو زمین پر کھول گے' وهي آسمان پر کھول جائے گا " اور ایک جدید فرقہ کي بنیاد ڈالي' جو اب " پروٹسٹنٹ " کے نام سے مشہور ہے اور موجودہ مسیحیت و تمدن کي تاریخ کا ایک نہایت اہم مگر نہایت تفصیل طلب حصہ ہے -

(انگلینڈ و آئرلینڈ میں مذہبي اختلافات)

(بعض ضمني مباحث نصرانیت)

اس وقت یورپ کي اکثر حکومتیں بحالت تغیر و انقلاب تہیں - ترک مسلمانوں کي سیاسي قوت ' دین اسلام کي سادگي ' اور تعلیم توحید کي حقیقت سے روز بروز یورپ متاثر ہوتا رہا - بالاخر (لیوتھر) نے ان اثرات کو قبول کیا اور اوسکي عام دعوت دي' سلاطین و ملوک یورپ ' پوپ کي مداخلت سے گھبرا اٹھے تہے ' انہوں نے لیوتھر کي کے سایۂ پناہ کو غنیمت سمجھا -

(لیوتھر) کي اصلاح کي تاریخ میں یہ یاد رکھنا چاهیے کہ اسکو سب سے بڑا الزام مسلمان ہونے کا دیا گیا تھا - نیز کہا جاتا تھا کہ اس نے قران کریم کا ایک قدیمي لاطیني ترجمہ کسي محفوظ خانقاہ کے مخفي حجروں میں رهکر پڑھا ہے اور اسي کا اثر تھا ' جو اسکي دعوت کي صورت میں ظاهر ہوا - (چمبرس انسائیکلو پیڈیا) میں اسکي پوري تفصیل ہے اور (برٹانیکا) میں اسکي طرف اشارہ کیا ہے - انشاء اللہ ایک مستقل مضمون لیوتھر کي اصلاح کے متعلق لکھا جائیگا ' جس سے معلوم ہوگا کہ اسلام کي دعوت بالاخر کن کن صورتوں اور بھیسوں میں اپنا کام کرتي رهي ' اور جن لوگوں نے اسے قبول نہیں کیا تھا' انہیں پھر دوسري صورت میں اسے قبول کرنا پڑا -

انگلینڈ میں اس وقت (هنري ثامن) بادشاہ تھا ' جس کو متعدد امور میں پوپ سے مخالفت ہوگئي تھي ان میں سے ایک امر یہ بہي تھا کہ اسکي متعدد بیویاں تہیں -

(تعدد ازدواج) گو اصول نصرانیہ کي رو سے صحیح ہے ' لیکن رومن کیتھولک مذہب میں قدیم ملکي و قومي رسوم کي بنا پر ناجائز تھا ' پوپ نے (هنري) کے اس فعل کو ناجائز قرار دیا ' لیکن وہ باز نہ آیا ' اور لیوتھر کے دامن میں آکر پناہ لي ' جہاں اسکو تعدد ازدواج پر کوئي تنبیہہ نہیں کي گئي -

ان واقعات سے متعدد نتائج ضمناً ظاهر ہوتے هیں :

تمام اهل ملک میں ایک عام اتحاد قائم هوگیا' جس کا نام تاریخ قرون اخیرۂ انگلستان میں اتحاد کیل کینی Kil Kenuy (۱) ہے -

ایک مجلس انتظامی منتخب هوئی جس نے زمام حکومت اپنے هاتهوں میں لے لیا - مجلس کے ۲۴ - ممبر تھے ' جنمیں پانچ مذهبی عهده دار اور باقی عام ملکی اشخاص تھے -

مجلس نے استقلال آیرلینڈ کا اعلان کیا' ایک حکومت موقته کی بنیاد ڈالی' محکمے قائم کیے ' سکے مضروب هوے ' اعلی عهده دار متعین کیے گئے ؟ اور اسطرح آیرلینڈ کو وہ گم شدہ آزادی مل گئی' جس کا ایک مدت سے وہ متلاشی تها -

(اغتشاش و قتل و سلب)

انگلینڈ جو اس وقت خود دستوری و استبدادی حکومتوں کی کش مکش میں مبتلا تها' کسی فوجی عمل کے بالکل نا قابل تها' اس لیے اوس نے اُس بے امان هتیارسے کام لیا' جو آج بهی ایک یورپین حکومت کا بهترین اور محفوظ ترین حربہ ہے - یعنی سیاست تفریق' و نشر عداوت' و ترغیب خائنین' و تالیف منافقین وطن -

آیرلینڈ کا نظام عمل پراگنده اور شیرازۂ حکومت منتشر هوگیا

سنه ۱۶۴۹ - میں وہ عهد آگیا جب مشهور (کرامویل) نامی ایک سپاهی حمایت حریت کے نام سے تخت انگلینڈ کا مالک هوا' اور ملک ایک موروثی بادشاہ کے پنجے سے چهوٹ کر ایک ذاتی بادشاہ کے پنجے میں آگیا - (کرامویل) ایک شجاع' اور راسخ العزم انسان تها - اوس نے آیرلینڈ کے موجودہ ضعف سے فائدہ اُٹهایا' ایک ایک کرکے روس آیرلینڈ کے تمام قلعہ مسخر کرلیے ' اور تمام جزیرہ میں ایک عام سیاسی سکون پیدا هوگیا - آیرلینڈ کی تاریخ میں یہ پهلا دن تها ' جب انگلینڈ ' تمام جزیرہ کا کاملاً بلا اشتراک اپنے کو مالک کہہ سکتا تها -

لیکن اب بهی مشکلات کا خاتمہ نہ هوا ' اور نہ درحقیقت کبهی کسی غیر وطنی حکومت کی مشکلات کا خاتمہ هو سکتا ہے -

سنه ۱۶۸۸ - میں ایک نئی شورش آیرلینڈ میں رو نما هوئی - (جیمس دوم) ـ جو انگلستان کے تخت کے لیے کوشاں تها' انگلینڈ سے نا کامیاب هوکر آیرلینڈ کی طرف رخ کیا - آیرش قوم نے جوش و خروش اور عزو احتشام کے ساتهہ اوس کا استقبال کیا' اور ایک جرار سپاہ آیرش اور فرنچ افسروں کے تحت قیادت اوس کی اعانت و حمایت کے لیے آمادہ هوگئی - در اصل اس پردے میں خود آیرلینڈ کی اعانت و حمایت ملحوظ تهی -

لیکن (ولیم آف اورنگ) جو برطانی سپاہ کا قائد تها ' اوس نے سنه ۱۶۹۰ - میں اس حسن تدبیر سے جنگ شروع کی کہ آیر لینڈ کی استقلال طلب فوج بالکل ناکام رهی - اور ۱۲ - جولائی سنه ۱۶۹۱ - میں نہایت سخت هزیمت اُٹها کر' بالاخر ۳ اکتوبر سنه ۱۶۹۲ میں سوا برس کی مدافعت کے بعد ' چند شرائط پر سب نے هتیار ڈال دیے -

انگریزی قوم نے فتح کے بعد اپنے اخلاق کی کوئی عمدہ مثال نهیں پیش کی - شرائط صلح جو یوروپ کی رسم و عمل کے مطابق توڑنے هی کی چیز ہے ' توڑ دیے گیے ' نا فرمانی و سرکشی کا آیرلینڈ سے پورا معاوضہ لیا گیا ' لوگوں کی جائدادیں ضبط کرلی گئیں ' مظالم کا ایک سلسلۂ مهیب شروع هوگیا ' تمام خاندان تباہ هوگئے ' لوگ بهاگ کر دوسرے ملکوں میں چلے گئے - جن کے پاس پاے رفتار نہ تهے ' وہ ظلم و ستم کی زنجیریں پہننے پر مجبور کیے گئے - غرضکہ متصل و مسلسل ۱۰۰ - برس تک' مظلوم و مفلوک انسان ' منهدم ایوان و عمارات ' اور خشک و بے رونق میدانوں کے سوا آئرلینڈ میں اور کچهہ باقی نہ رها تها ' آئرش اور کیتهولک هونا ' اس قطعۂ ارض میں سب سے بڑا جرم انسانی تها -

اٹهارهویں صدی کے قوانین سیاست میں اس جرم کے مرتکب کے لیے هر قسم کی سزا جائز تهی - اوسے خود اپنے ملک و وطن میں کوئی حق حاصل نہ تها ' وہ اعلی عهدوں کا مستحق نہ تها ' وہ فوج میں بهی نوکر نهیں هوسکتا تها ' وہ کوئی هتیار اپنے پاس نهیں رکهہ سکتا تها' وہ عام حقوق ملکی سے متمتع هونے کا بهی حقدار نہ تها ' عجب نهیں کہ ان میں سے اکثر باتوں کو پڑهکر ایک هند نژاد متعجب نہ هو' کیونکہ وہ ایک مدت سے ان تمام باتوں کا عادی هوگیا ہے ' اور اسلیے اسے شکایت نهیں' لیکن اس شدت درد محرومی کی تکلیف اس دل سے پوچهو' جسکا احساس ابهی مفقود نهیں هوا' اور جسکی قومیت ابهی جسم میت نهیں هوگئی ہے !!

اعانۂ مسجد کانپور

کا ایک مصرف

میں ایک اهم قومی مسئلہ کے طرف آپکی توجہ مبذول کراتا هوں - اِمسال حج میں مسلمانوں کو اسوقت تک جن دقتوں کا سامنا کرنا پڑا ہے - اور سال آیندہ سے جو مصیبتیں آنیوالی هیں' انکا خیال کرتے هوے' اور نیز حجاج کو جن مصائب اور تکالیف کا سامنا ایام حج میں کرنا پڑتا ہے ' انکا لحاظ رکهتے هوے مناسب ہے کہ هم ایک کمپنی قومی سرمایہ سے قایم کریں جو حاجیوں کے لیے جهاز بہم پہنچا دے ' اور اُنکی هر طرحکی عافیت کا خیال رکهے - اسوقت موقع حاصل ہے اور وقت ہے کہ هم اس اهم کام کو کرلیں - روپیہ کی بهی معقول رقم اسوقت مسلمان جمع کر سکتے هیں - عید اضحی کا زمانہ قریب ہے اور موقع ہے کہ اِس اجتماع سے فائدہ اُٹهایا جاے -

کانپور کے فنڈ میں ایک لاکهہ روپیہ تقریبا محفوظ هوگا:- (اُن چندوں کو ملا کر جو اسوقت متفرق شهروں میں لوگوں کے پاس جمع ہے) میرے خیال میں مناسب هوگا کہ اس رقم کو بهی اسی نیک مصرف میں لگا دیا جاوے -

اِس کمپنی سے جو منافع هو' اسکا ایک حصہ پس ماندگان شہداے کانپور پر صرف کیا جاوے - اسوقت میں علیل هوں اور ان چند سطور کو ضروری سمجهہ کر بهیج رہا هوں - امید ہے کہ آپ انکو نہ صرف شایع فرماد یںگے ' بلکہ اپنی قیمتی راے بهی اس بارہ میں دینگے - حضرت نواب وقار الملک بهی اگر اِس بارہ میں اپنی راے مبارک سے عوام کو شرف مخاطبت بخشیں تو بہت مناسب هو -

(خاکسار سید احمد حسین)

---

(۱) کلکنی در اصل آئرلینڈ کے ایک شهر کا نام ہے جو برطانی انگریزوں نے جاکر بعهد استرانگ بو Strong-Bow آباد کیا تها - اُس عهد سے اڈورڈ رابع تک انکو فرامین متعلق آبادی وغیرہ ملتے رہے - ملکہ الزبتهہ کے عهد میں اسکے اطراف کے قصبات کو ملاکر ایک چهوٹے سے صوبے کی حیثیت دیدی گئی - جیمس اول نے اسکی توسیع کی - پارلیمنٹیں بدفعات اسمیں قائم هوئیں - کرامویل نے پهر دوبارہ اسے فتح کیا - اسی شهر میں یہ اتحاد واقع هوا تها - اور اُسی کی نسبت سے اسکا نام " اتحاد کلکنی " هوگیا - (انسا یکلو پیڈیا برٹانیکا حرف کاف)

(ا) مذهب پروٹسٹنٹ اپنے وجود میں اسلام کا ممنون هے -

(ب) مذهب پروٹسٹنٹ کے نشر و ظهور کے وجوه و اسباب سیاسیه و اجتماعیه هیں -

(ج) تعدد ازدواج اصول نصرانیة کي رو سے جائز هے کیونکه تورات میں یه اجازت موجود ' انجیل میں اسکا ذکر متروک ' ایک بادشاه نصراني کا اسپر عمل ' اور مدعي اصلاح جدید و رئیس و موسس فرقه پراٹسٹنٹ کا سکوت !! پھر اسکے بعد اور کیا ثبوت چاهیے ؟

بهرحال یه اسباب تھے جن کي بنا پر هنري شاه انگلینڈ پروٹسٹنٹ فرقه کي حمایت پر آماده هوگیا - انگریزي قوم جو آزادي کي فطري طالب اور حریت کي طبعي طلبگار تھي ' اس جدید مذهب کي تقلید و قبول کے لیے اپني هر شے نثار کرنے لگي -

(هنري اور الزبیتهه)

اس تغیر و انقلاب دیني نے اوس خلیج کو جو انگلینڈ و آیرلینڈ کي دو قوموں کے درمیان حائل تھي ' اور زیاده عمیق و وسیع کردیا ' سنه ۱۵۳۷ میں ڈبلن پایه تخت آیرلینڈ میں ایک انگریزي دربار منعقد هوا جس نے یه فرمان سنایا که آج سے بابائے روما (پوپ) کي جگه شاه انگلینڈ خود ملک کے کلیسا کا مالک هے - آیرلینڈ کو آج کوئي حق نهیں که وه پوپ سے کسي امر میں بھي مکاتبت و مراسلت کرے - نیز آج جو شخص شاه انگلینڈ کي اطاعت کا حلف نهیں اٹھائیگا ' خیانت کا مجرم اور باغي قرار دیا جائے گا -

اس کے بعد هنري نے شاه آیرلینڈ کا لقب اختیار کیا ' حالانکه باقاعده اور منظم حکومت اوسکي اب تک صرف جزیرے کے ایک چھوٹے سے حصے هي میں محصور تھي !

یه احکام زمین کے ایسے قطعے میں جو وطن ' قومیت ' زبان ' اور اب مذهب میں بھي بالکل مختلف تھا ' هر شخص سمجھه سکتا هے که کتنے حوادث مختلفه اور کیسے کیسے مصائب گوناگوں کے باعث هوئے هونگے ؟ تاهم هنري چونکه ایک قسي القلب ' ظلم پیشه ' اور جابر الحکم بادشاه تھا ' اسلیے فتنے نے زیاده سر اٹھانے کي فوري مهلت نه پائي -

ملکه (الزبیتهه) کے عهد حکومت میں جبکه زمام حکومت ایک عیش پسند ' ناز آفریں ' لیکن مغرور و متکبر ملکه کے هاتھه میں تھا ' جو استیلائے ممالک پر بھي اوسي قدر قدرت رکھتي تھي ' جس قدر فتح قلوب پر ' جسکا دربار بهادروں سے بھي اوسي قدر پر رهتا تھا ' جس قدر عشاق سے ؛ کیتھولک فرقے نے پروٹسٹنٹ پر نهایت خوں ریز ' وحشیانه ' اور خوفناک مظالم کیے ' لیکن جو محبت کے عنصر سے بني تھي وه عداوت کیونکر کرسکتي تھي ؟ بالاخر نتیجه یه هوا که مظالم میں اشتداد اور عداوت و انتقام میں ازدیاد هوتا رها -

الزبیتهه هندوستان کے (اکبر اعظم) ایران کے (عباس صفوي) اور ترکي کے (سلیمان قانوني) کي همعصر تھي - اور ترقي ممالک و امن و نظم میں بھي اپنے ان مشرقي معاصرین کي طرح اسکا عهد شاندار اور ممتاز تھا -

الزبیتهه نے آیرلینڈ کي تسکین و تامین کے لیے دو تدبیریں کیں ' ایک طرف تو ایک جنرل کو آیرلینڈ کي تسخیر کامل کے لیے روانه کیا - دوسري طرف برطاني انگریزوں کي تعداد کثیر کو آیرلینڈ میں مستقل اقامت کا حکم دیا - انهوں نے " السٹر " کا صوبه اپنے لیے منتخب کیا ' تاکه ملک کے اندر انگلینڈ کي طرف سے ایک شدید و باسل قوت همیشه موجود رهے -

یهي " السٹر " هے جو آج (هوم رول بل) کي وجه سے معرکه گاه محشر خیز بنا هوا هے -

لیکن با وجود کثرت فتوحات و کثرت تعداد ' اهل برطانیه اور نسل آیرلینڈ اپنے جهد وجهاد سے باز نه آئي - الزبیتهه کے آخریں پندره سالوںکے اندر آیرلینڈ و برطانیه کي تلواریں همیشه نیام سے باهر رهیں ' لیکن دونوں کے مقاصد ایک دوسرے سے متضاد تھے - ایک اپني حریت و استقلال کے لیے سر فروش تھا ' دوسرا غلبۂ و استیلا اور جبرو قهر کے لیے بے قرار - دیو باطل فرشتۂ حق سے دست و گریباں تھا ' اور طوق غلامي حریت و استقلال کي گردن میں زبر دستي حلقۂ گلو بننا چاهتي تھي -

شرارۂ جنگ خوفناک حد تک مشتعل هوگیا - طرفین کے خسائر و نقصانات کا اندازه ۳۰ - لاکهه پونڈ ' اور ۲ - لاکهه جانوں سے کیا جاتا هے !!

سنه ۱۵۸۰ - میں سرجان (بیروٹ) نے جو انگلینڈ کي طرف سے آیرلینڈ کا حاکم تھا ' ایک دربار منعقد کیا ' جس میں رؤساے آیرلینڈ و برطانیه شریک تھے -

(جیمس) اول نے بھي الزبیتهه کي روش سیاست کو ملحوظ رکھا اور بدستور آیرلینڈ کے صوبه السٹر میں آباد هونے کیلیے پروٹسٹنٹ برطاني خاندان مسلسل آتے رهے -

(قرون خونین)

سنه ۱۶۴۱ ع میں جبکه انگلینڈ دستوري حکومت کي کوششوں اور مصیبتوں میں مبتلا تھا ' اور امرا کے سلب قدرت ' جمهور کي حریة و احترام حقوق ' اور نائبین ملک کے توسیع اختیارات کے لیے بادشاه اور امرا سے لڑ رها تھا ' تو آئرلینڈ نے بھي عزم کیا که جس چیز کو انگلینڈ اپنے بادشاه اور امرا سے مانگ رها هے ' وه انگلینڈ سے اپنے لیے بھي طلب کرے -

صلح و آشتي سے کبھي بھي یه متاع نهیں ملي جیسا که دنیا کي تاریخ بتلا رهي هے ' پس دونوں نے اپنے اپنے حریفوں کے مقابلے میں تلوار کھینچ لي - انگلینڈ نے نائب شاه کا سر اتار لیا ' او ر آیرلینڈ نے لاکھوں برطاني انگریزوں کو جسم بے سر کردیا - آیرلینڈ کا صوبه " السٹر " جو پروٹسٹنٹ اور برطاني انگریزوں کا مسکن تھا ' رومن یعني اهل آیرلینڈ کے غیظ و غضب اور انتقام و قهر کي بجلي وهاں گري ' اور برطاني آبادي کا خرمن خاکستر هوکر رهگیا - صرف چند دنوں کے اندر پچاس هزار انگریز اس شورش میں طعمۂ اجل هوے تھے !!

بچوں اور عورتوں پر کوئي رحم نهیں کیا گیا ' مردوں کو صرف تلوار اور گولي هي سے نهیں ' بلکه آگ ' پاني ' بھوک ' اور سردي سے هلاک کیا گیا - شوهر بیبیوں کے رو برو ' اور بچے ماؤں کے سامنے قتل هوے - لڑکیاں اور تمام عورتیں بے حرمت کي گئیں - غرض که وحشت و سبعیت ' درندگي و سفاکي کا کوئي ایسا حربۂ جهنمي نه تھا ' جو استعمال نه هوا هو -

(اتحاد و استقلال)

اس جوش انتقام سے فارغ هوکر آیرلینڈ نے جو زیاده تر کیتھولک تھا ' حلف اٹھایا که عقائد و مقاصد فرقۂ کیتھولک کي محافظت ومدافعت کے لیے اپنے خون کا آخریں قطره تک نثار کرنے کیلیے طیار هے -

ایک سال کي شورش کے بعد سنه ۱۶۴۲ - میں آیرلینڈ کي ایک مجلس ملکي مجتمع هوئي - سن مذکوره کي ۲۳ - اکتوبر کو

پس مکالم کا فرض اولیں یہ ہے کہ اگر وہ سامع کو اپنے کلام سے مسحور و متاثر کرنا چاہتا ہے ' تو اسکی توجہ کو اپنی طرف مائل کرے ' اور جب تک سلسلۂ مکالمت جاری ہے ' " جلب توجہ " کے اصول کا دامن نہ چھوڑے ' اور نیز ان تمام باتوں کا لحاظ رکھے ' جو سامع کے لیے باعث دلچسپی و دلپسندی ہوں -

(مکالمۃ کے ابتدائی اصول)

اب سوال یہ ہے کہ وہ باتیں کیا ہیں ' وہ کونسے امور اور وہ کون سے وسائل ہیں ' جنکے اختیار کرنے سے مخاطب ہمہ تن متوجہ رہتا ہے - اسکا خیال بھٹکنے نہیں پاتا ' دلچسپی قائم رہتی ہے ' اور جو بات مکالم کے منہہ سے نکلتی ہی ' دل میں اتر جاتی ہے ؟

یہ وہ وسائل و ذرائع ہیں ' جو علم النفس کی کلیات و نظریات سے مستنبط ہوتے ہیں ' اور دوران مکالمت میں ہمارو تنبیہ و ہدایت کرتے اور بصیرت بخشتے ہیں -

سب سے پہلے ' یعنے کلام کرنے اور اصول مکالمت کے استعمال باقاعدہ سے پہلے ' مکالم کو چاہیے ' اس امر کا اندازہ صحیح کرلے کہ مخاطب کون ہے ؟ اسکی قومیت کیا ہے ؟ مذہب کیا ہے ؟ عمر کیا ہے ؟ مذاق کیا ہے ؟ کن باتوں کو پسند اور کن باتوں کو ناپسند کرتا ہے ؟ استعداد علمی کا کیا حال ہے ؟ اور عادات و اطوار کیسے ہیں ؟ یعنی دوران مکالمت میں اس کا برابر لحاظ رکھنا چاہئے کہ مخاطب ہندوستانی ہے یا انگریز ؟ مسلمانوں میں سے ہے یا ہندو ؟ جوان ہے یا بوڑھا ؟ مرد ہے یا عورت ؟ شاعر ہے یا فلسفی ؟ سخن طرازی و دانش آموزی مقبول ہے یا محض نالۂ حزیں ؟ (۱) انمیں سے اکثر امور تو مذہب و ملت کے معلوم ہونے ہی منکشف ہو جاتے ہیں ' اور تعین مذاق و عادات شخصی اور استعداد علمی کا بہت بڑا حصہ وضع و قطع اور لباس و گفتگو سے معلوم ہوجاتا ہے - باقی امور تواتر و تکرار ملاقات سے واضح ہوجاتے ہیں - بہر کیف انسان کو چاہیے کہ جسقدر معلومات اسے حاصل ہوں ' ان سے فائدہ اٹھانے میں غفلت نہ کرے -

اثرات و نتائج ' غلطی کی اصلاح کردینگے - پسندیدگی و ناپسندیدگی کلام اس معاملہ میں ایک عمدہ مشیر ہے - پس جیسا کچھہ مزاج مخاطب کا اندازہ ہو ' اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے ' اور اس تخمین و اندازہ پر جو امور موثرہ متفرع ہوتے ہیں ' انکو اختیار کرنے میں پس و پیش نکرنا چاہیے - بات بات پر عادات شخصی ' استعداد علمی ' و مذاق مخاطب سے رہنمائی طلب کرنا چاہیے - لفظ لفظ پر مخاطب کی حالت و سیرت خاص سے مشورہ کرنا چاہیے - بلکہ حرف حرف پر جذبات حالیہ و کیفیات لاحقہ کا خیال رکھنا چاہیے -

یعنے شاعر سے طرز مکالمت اور ہو ' فلسفی سے اور - رند سے انداز مخاطبت اور ہو ' اور زاہد سے اور :

ما مرد زهد و توبۂ و طامات نیستم
با ما بجام بادۂ صافی خطاب کن

پہلے دیکھہ لو کہ مزاج کا رخ کسطرف ہے ؟ پھر روئے سخن مطابق حالت کرو - پہلے اندازہ کرلو کہ ہوا کسطرف چل رہی ہے ؟ پھر کشتی کو اسی جانب چھوڑ دو کہ ساحل مقصود تک پہونچنے کی یہی راہ ہے - تاثیر کلام کا بیشتر حصہ طبیعت شناسی و جذبات پروری کے اندر مضمر ہوتا ہے -

مخاطب کی حالت نفس ' و کیفیت قلب ' و روش مزاج کے تعین امکانی کے بعد ' جن امور کا دوران مکالمت میں لحاظ رکھنا فرض مکالم ہے ' وہ ذیل میں ابھی مجملاً تحریر کیے جاتے ہیں - انہیں کو ہم " قوانین مکالمت " کی اصطلاح سے تعبیر کرتے ہیں - کلام موثر و سخن دلپذیر کیلیے لازمی ہے کہ ان " قوانین " کے تابع ہو - یہی قوانین فن مکالمت کا اساس بحث ہیں -

آیندہ فرداً فرداً ہر قانون کی اصل و حقیقت اور طریق استعمال و اصول مشق پر مفصل بحث کیجائیگی -

" قوانین مکالمت " حسب ذیل ہیں :

(۱) تلفظ -
(۲) لہجہ -
(۳) حرکت و اشارہ
(۴) قدرت بیان یعنی مہارت بیان و استعمال صنائع و بدائع -
(۵) تحریک و لحاظ جذبات ' ضرب الامثال و ایراد اشعار و مقولات ' و تطبیق واقعات ' و لطائف و ظرائف - (باقی آئندہ) :

بعد ازیں نور بآفاق دہیم از دل خویش
کہ بخورشید رسیدیم و غبار آخر شد

(۱) سخن طرازی و دانش هلر نظیری نیست
قبول دوست مگر نالہ حزیں کردہ

علامۂ شبلی کی قدر دانی

حضور نظام حال کی علم پروری '

ایشیاء میں علوم و فنون نے ہمیشہ سلطنت کی آغوش میں تربیت پائی ہے . اور یہ خصوصیت بقاے علوم کے ساتھہ خود سلطنت کی بھی شہرت ' وسعت تمدن ' اور بقاے دوام کا ذریعہ ہے - ہندوستان میں ریاست حیدر اباد نے ایشیا کی اس خصوصیت کو سب سے زیادہ نمایاں کیا ہے - چنانچہ اسوقت ہندوستان میں جس قدر ستون علم ہیں ' ان سب کو اسی ریاست نے قائم کر رکھا ہے - مولانا حالی اسی خرمن فیض کے خوشہ چیں ہیں ' علامہ شبلی نعمانی کی تصنیفات کا سلسلہ اسی ریاست کے دامن عاطفت کے ساتھہ وابستہ ہے - حال میں حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے اس سلسلہ کو اور بھی مستحکم ' اور اپنے دامن فیض کو اور بھی وسیع تر کردیا ہے - یعنی مولانا شبلی نعمانی کے ماہوار وظیفے میں دو سو روپیہ ماہوار کا اضافہ فرمایا ہے - یقین ہے کہ ہندوستان کے گوشے گوشے میں حضور نظام کی اس علمی فیاضی کی قدر کی جائیگی ' کیونکہ ابھی تک ہندوستان میں علم سے اشخاص پیدا نہیں ہوتے ' بلکہ اشخاص سے علم پیدا ہوتا ہے ' اور ریاست حیدر آباد ان کائنات علمیہ کی آدم اول ہے !

(عبد السلام ندوی)

الهلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الهلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

فن مکالمة

(از مراسلة نگار ادیب ، صاحبزادہ مولوي ظفر حسن صاحب)

(۲)

(خطابت)

" مکالمت " کا ضد و مقابل " خطابت " ہے جو عبارت ہے ایک مجمع سے خطاب کرنے ، اور تقریر مسلسل و غیر منقطع کرنے سے - خطبۂ تقریر کا نام ہے جو شخص واحد کرتا ہے ، متعدد اشخاص سنتے ہیں ، اور خاموش رہتے ہیں ، کچھہ دخل نہیں دیتے - یعني مفہوم خطابت کے اجزاے ترکیبي تین ہیں :

(۱) تسلسل بیان (۲) تعدد مخاطبین (۳) سکوت سامعین - [یہ صحیح نہیں - بغیر انکے بھي خطابت کي تکمیل ہوسکتي ہے - عام گفتگو اور خطابت کا فرق معنوی بھي ہے - الہلال]

" خطابت " کے برخلاف " مکالمت " کوئي تقریر مستقل و غیر منقطع نہیں ہوتي ، بلکہ اسکے عین معنی یہ ہیں کہ مخاطبین موضوع گفتگو میں حصہ لیں - ایک شخص سوال کرے ، دوسرا جواب دے - ایک اظہار شک کرے ، دوسرا رفع شک کرے - ایک شخص کوئي واقعہ بیان کرے ، دوسرا شخص اسکے مثل کوئي دوسرا واقعہ نقل کرے -

اسکے علاوہ مکالمت کي تکمیل مفہوم کے لیے صرف ایک مخاطب کافي ہے ، بشرطیکہ بات چیت میں حصہ لے ، یا کم سے کم ہاں ہوں کرتا رہے ، زبان نہیں تو حرکات و سکنات ہي سے جواب دیتا رہے - لبوں کو جنبش چاہے نہ دے ، مگر گردن ضرور ہلاتا رہے ، اگرچہ یہ حرکت بھي متکلم کے ہر قول کي تائید و تسلیم ہي میں کیوں نہو -

غرضکہ بز اخفش ہي کیوں نہو ، مگر بت جامد نہو -

برخلاف اسکے خطابت کا مفہوم اسوقت تک پورا نہیں ہوتا ، جب تک کہ متعدد مخاطبین جمع نہوں ، پھر اگرچہ ایک سے زیادہ اشخاص جمع ہوجائیں ، لیکن ہر شخص بول سکتا ہو ، تو یہ ایک " صحبت مکالمة " ہوگي ، مجلس خطابت نہوگي - ہاں البتہ اگر ایک شخص تقریر کرے ، باقي سب اسکي تقریر سنتے رہیں ، تو یہ مکالمة نرہیگي بلکہ خطابت ہوجایگي -

پس فن مکالمة اس سے زیادہ نہیں ہے کہ ایک ذخیرۂ اصول گفتگو ، و فرد قوانین گفتار ، و فہرست ضوابط گفت و شنود ہے - اور بس - وہ چند ہدایات اور اشارات و تنبیہات پیش کرتا ہے جن پر عمل کرنے سے انسان اپني زبان میں تاثیر ، اپنے کلام میں جاذبیت ، اور اپنے الفاظ میں سحر پیدا کر سکتا ہے - اُس فن میں چند ایسے گر بتاے گئے ہیں کہ دوران گفتگو میں انکا لحاظ رکھا جاے تو مقصد تقریر حاصل ہوگا - یعني مخاطب متاثر ہوگا ، زبان سے نکلے ہوے الفاظ دل میں جاکر ٹہرینگے ، اور منہہ سے نکلي ہوئي آواز کي صداے بازگشت سامع کے اعماق قلب سے بلند ہوگي !!

یہي فن مکالمت کا مقصد اور غایة الغایات ہے کہ سامعین و مخاطبین متاثر ہوں ، الفاظ دل پر نقش ہوجائیں ، فقرات دل کے اندر اُتر جائیں ، جملے دل کے اوپر کہد جائیں ، جو سنے متکلم کي جانب متوجہ ہوجاے - الفاظ گویا ایک پارہ مقناطیسي ہوں کہ تقریر کا ہر لفظ دامن دل کو مضبوط پکڑ لے :

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مي نگرم
کرشمہ دامن دل مي کشد کہ جا اینجا ست

یعني اگر موضوع گفتگو کوئي منظر ہو تو اسطرح بیان کیا جاے کہ اسکا سماں بندھجاے ، اور کوئي مسئلۂ علمیہ ہو تو اسطرح سمجھایا جاے کہ کوئي دقت و مشکل باقي نہ رہے اور ذہن سامع فوراً قبول کرلے -

بہر حال مکالمت کا مقصد اعلی و غایة اولی یہي ہے کہ جو لفظ زبان پر جاري ہو ، اُس میں اثر ہو ، اور جس میں اثر ہو ، وہي زبان پر جاري بھي ہو -

(مکالمة اور علم النفس)

جو شخص علم النفس کي ابجد سے بھي واقف ہے ، وہ جانتا ہے کہ تاثر و تحسس نفس کا سبب وحید و علت فرید ، نفس کا موثر و عامل شے کي طرف متوجہ ہونا ہے - باغ میں گلہاے رنگ رنگ کھلے ہوے ہیں - لالہ و گل ، نسرین و نسترن ، سوسن و نرگس ، جوش بہار سے متوالے ہو رہے ہیں - نسیم عطر بیز کے ملائم جہونکے چل رہے ہیں - غبار صحن چمن کیمیاے عیش و نشاط ہے - در و دیوار کي صفائي و آئینہ وشي کا یہ عالم ہے کہ ایک باغ کے ہزار باغ نظر آ رہے ہیں - ایک فضاے مسرت و انبساط ہے جو ہر چہار طرف محیط ہے -

ہر پتہ جالب نظر ، ہر ذرہ مقناطیس قلب ، اور ہر برگ سیاہ کہرباے نفس و دل ہے - کیا ممکن ہے کوئي داخل باغ ہو ، اور جوشش بہار سے متاثر نہو -

لیکن تاہم ایسے مجنوں قلب و فرہاد دل بھي اس وحشت زار عالم میں بستے ہیں ، جو بادۂ عشق و الفت میں اسدرجہ سرشار و مدہوش ، اور خمار ہجر و فراق سے اسقدر افسردہ دل و تاریک قلب ہیں کہ بہار و باغ کا عکس تک اُنکے قلب محزوں پر نہیں پڑتا - طراوت سبزہ و رنگ آمیزي گل نشاط انگیز سہي ، لیکن اُنہیں اُس سے کیا سروکار ؟

خوشست کوثر و پاک است بادہ کہ دروست
ازاں رحیق مقدس دریں خمار چہ حظ ؟

اس عالم محویت و مجذوبي میں اگر آثار خارجیہ کا انسان کے نفس پر کچھہ اثر ہوتا ہے تو وہ کوئي مستقل اور بالذات اثر نہیں ہوتا ، بلکہ محض تصور موجود في الذہن ہي میں کہل مل کر (عرفي) کے اس شعر کي تصدیق کر دیتا ہے :

در دل ما غم دنیا غم معشوق شود
بادہ گر خام بود پختہ کند شیشۂ ما

دہلي کي خاک اسي شعر کا ترجمہ کر رہي ہے :

میں وہ کیفي ہوں کہ پاني ہو تو بن جاے شراب
جوش کیفیت سے میرے خاک کے پیمانے میں

خیر ، یہ تو علم النفس کے مسائل ہیں ، فن مکالمت کو براہ راست اُن سے کچھہ زیادہ علاقہ نہیں - فن مکالمت کو علم النفس کے محض اس کلیہ سے سروکار ہے کہ :

" جب تک نفس انساني متوجہ نہو ، کیسي ہي دلفریب صورت ہو ، کیسا ہي دلکش نغمہ ہو ، کیسي ہي مشام نواز خوشبو ہو ، کچھہ اثر نہوگا - اسلیے کہ اثر وابستۂ توجہ ہے ، اور توجہ ہي اثر ہے - توجہ نہیں تو اثر بھي نہیں "

پس کیسي ہي مفید تقریر ہو ، کیسي ہي دلچسپ گفتگو ہو ، اور کیسا ہي دلاویز کلام ہو ، لیکن اگر مخاطب کي توجہ دوسری جانب مشغول ہے ، تو تمام سعي گفتار و کوشش تکلم ، حرکت لب و زبان ، اور ایک صوت مہمل و آواز بے معنی کے اخراج سے زیادہ ثابت نہوگي -

مصالحۃ مسجد کانپور کے متعلق چند شکوک

(از جناب مولانا محمد رشید صاحب کانپوري مدرس مدرسۂ عالیه کلکته)

کانپور کي مسجد کے متعلق ١٤ - اکتوبر کو حضور وایسرائے بالقابه نے جو مصالحۃ کي هے ' اوسمیں تمام گرفتاران بلا کي رهائي ایسا واقعۂ یادگار هے ' جسکے متعلق حضور وایسرائے ' مسٹر مظهر الحق ' راجه صاحب محمود آباد ' مولانا عبد الباري صاحب و دیگر حضرات کا جسقدر شکریه ادا کیا جاوے کم هے -

لیکن اصل مسجد کے متعلق جو سمجهوته هوا هے ' اوسمیں مجهکو اور نیز پبلک کو چند شکوک هیں ' اگر اوسکو جلد رفع نهیں کیا گیا تو بهت کچهه غلط فهمي پهیلنے کا خوف هے - اسلیے جهاں تک هوسکے جلد رفع کرنیکي کوشش بیحد ضروري هے - قبل اظهار شکوک اتنا ظاهر کردینا ضروري سمجهتا هوں که میرے متعلق کوئي صاحب یه خیال نه کریں که میں کسي مخالف پارٹي کا آدمي هوں - بلکه میں نے اس مقدمه میں اپنی امکان بهر کوشش کي هے اور جسطرح ممکن هوا ' تائید کرتا رها هوں - میں نے همیشه موجوده جماعت کي ثنا و تعریف هر کس و نا کس کے آگے کرنے میں کبهي دریغ نهیں کیا -

شکوک یه هیں :

(١) گذشته مارچ میں جب میونسپل بورڈ کي جانب سے یه تجویز پیش هوئي تهي که وضو خانه وغیره چهوڑ دیکر دبایا جاوے اور دیچے کي زمین آمد و رفت کے لیے خالي رکهي جاوے ' تو اوسوقت متولیان مسجد و دیگر لیڈران کانپور نے نامنظور دیا - اب تقریباً ویسے هي فیصله کو کن وجوه سے منظور کیا گیا هے ؟

(٢) نواب صاحب رامپور اور دیگر معزز مسلمانوں نے جو جلسه دهلي میں کیا تها ' اوسپر یه الزام لگایا جاتا هے که وہ قوم کے منشا کے خلاف تها - پبلک کے لیڈروں کو مدعو نهیں کیا گیا ' نه اوسکے مقاصد کو شائع کیا گیا - اب سوال یه هے که یه سمجهوته جو کیا گیا هے اوسکي پبلک کو کهاں تک اطلاع تهي ؟ کن کن پیشوایان قوم سے مشوره لیا گیا تها ؟ اخبار زمیندار جسنے تیس هزار سے زائد رقم جمع کرکے بهیجي ' مسجد هي کے معامله کے متعلق اوسکي سابقه ضمانت ضبط هوگئي ' دس هزار روپیه کی بیش قرار رقم ضمانت میں پهر جمع کرنا پڑي ' باغلب اوسکو بهي اس فیصله کي اطلاع پیشتر نهیں کي گئي - زمیندار نے اپني طرف سے جو شرائط صلح چهاپے وہ ان سے علحده تهے ' جو اس امر کي صاف دلیل هے که اوسکو اس مصالحۃ کے شرائط معلوم نه تهے - جناب (مولانا ابو الکلام آزاد) نے ابتدا سے لیکر آخر تک اس معامله میں جس بے نظیر خلوص اور دلسوزي سے کام لیا هے وہ کسي شخص کي نظر سے مخفي نهیں ' لیکن اخري فیصله کي کچهه خبر انهیں بهي نهیں کي گئي - گنتي کے چند آدمیوں نے جو چاها طے کرلیا ' تو پهر اس فیصله اور نواب صاحب کے فیصله میں کیا فرق هے ؟

(٣) ١٤ - اکتوبر کو نواب وایسرائے نے جو فیصله فرمایا تها اوسکے صحیح حالات بعد فیصله کردینے کے بهي کانپور کي پبلک سے کیوں مخفي رکهنے کي سعي بلیغ کیگئي ؟ مسٹر مظهر الحق یا سید رضا علي صاحب وغیره سے بعد فیصله جب کسي نے دریافت کیا تو یهي جواب دیا که زمین مسجد کي واپس ملگئي - صحیح حالات کیوں بیان نهیں کیے گئے ؟ حتے که بعض لوگ چراغاں کرنے پر مستعد هوگئے تهے ' لیکن جب اونکو صحیح حالات بتلائے گئے تو اونهوں نے چراغ گل کردیے - مجهے ذاتي طور پر واقفیت هے که مول گنج میں ایک صاحب نے وسیع پیمانه پر روشني کا انتظام کرلیا تها - بیعانه بهي دے چکے تهے ' لیکن جب اونکو یه اصلي حال معلوم هوا تو بیعانه ضبط کرانا غنیمت سمجها مگر روشني نهیں کي !!

(٤) سب سے ضروري سوال یه هے که بار بار اسکي تصریح کي جاچکي هے که اوس دالان کے مسجد هونیکي متعلق علما کي کمیٹي نے فیصله کیا هے جو ناقابل ترمیم هے اور اس لیے مسلمان اوسکے حواله کرنے سے مجبور هیں - پس اب جب که یه سمجهوته هوگیا هے تو آیا اون علما سے بهي اسکی نسبت استفسار کرلیا گیا تها ؟ اور اونهوں نے بهي اجازت دیدي تهي که اسطرح دالان مسجد کا رهنا کافي هے که نیچے راسته هو ' جسپر جنبی ' حائضه اور بلا تفریق هر شخص گذر سکے اور بالائی حصه پر مسجد ؟ اگر اون علما سے نهیں پوچها گیا تو کیا وجه ؟ اور آیا هندوستان بهر میں صرف مولانا عبد الباري صاحب کو اس مشوره میں شریک کرنا اور کسي دوسرے سے کچهه نه پوچهنا کیا معني رکهتا هے ' حالانکه اونکو پهلي مجلس علما میں طلب بهي نهیں کیا گیا تها ؟ آیا اس فیصله کا لازمي ' لیکن خوفناک نتیجه یه نهوگا که گورنمنٹ یقین کرلے گي که تمام علما کا متفقه فیصله کوئي چیز نهیں ' اور اوسکو ایک ادنے اشاره سے منسوخ کیا جاسکتا هے ؟ نیز اس فیصله سے کیا یه خوف نهیں هے که آینده دیگر مقدس عمارتوں کے ساتهه بهي گورنمنٹ ایسا هي فیصله کرے که اوسکے نیچے یا اوسکو پاٹ کر اوپر سڑک بنا لے اور نظیر میں اس فیصله کو پیش دے ؟

(٥) بار بار ظاهر کیا گیا هے که یه کانپور کا مقامي مسئله نهیں هے ' تمام هندوستان کا مسئله هے - پهر کیا وجه هے که تمام هندوستان کے اکابرین سے اسکے متعلق رائے نهیں لیگئي ؟

(٦) الهلال سے خاص طور پر یه سوال هے - انهوں نے بارها جو شرائط صلح ظاهر کیے هیں ' علي الخصوص ١٢ - اکتوبر کو کلکته میں جو عظیم الشان جلسه انجمن دفاع مسجد کانپور کا منعقد هوا تها ' اسمیں مولانا ابو الکلام نے جو شرائط اپني تقریر میں پیش کیے تهے آیا یه فیصله اون کے پیش کرده شرائط کے موافق هے ؟

(٧) اخبار زمیندار لاهور سے سوال هے که اس نے جو شرائط صلح بار بار ظاهر کیے هیں اور همیشه جن امور پر زور دیا هے کیا وہ پورے هوگئے ؟

اگر اس کا جواب نفي میں هے تو پهر نواب صاحب رامپور کي مصالحۃ پر اظهار نفرت اور اس فیصله پر اظهار مسرت کي کیا وجه هے ؟ کیوں زمیندار میں نواب صاحب رامپور والے جلسے کو گالیاں دي گئیں مگر اس فیصلے پر مٹهائي تقسیم هوئي ؟

(٨) مسٹر مظهر الحق نے کانپور میں بارها فرمایا که ڈیپوٹیشن ایک بے معني چیز هے - میں همیشه سے ڈیپوٹیشن کے خلاف هوں " اسقدر تصریحات کے بعد وہ ١٤ - اکتوبر کے ڈیپوٹیشن میں کیوں شریک هوے - اور کن مجبوریوں سے ایسا کیا ؟

(٩) آخر میں اس کثیر چنده کے متعلق سوال هے که وہ کیا هوگا - شهدا جنکے خاندان کي اعانت کي ضرورت هے ' اونکي تعداد اب تک پانچ چهه سے متجاوز نهیں هوئي ' اونکے متعلقین کے لیے پچاس روپیه ماهوار کي اعانت اگر ضروري هو تو مستقبل سرمایه کے واسطے بهي دس باره هزار کي رقم کافي هے - شهدا کي یادگار کا

مراسلات

مجلس دفاع مطابع و جرائد هند

دفاع مطابع و اتحاد ملکی

(از مسٹر مشیر حسین قدوائي بیرسٹر ایٹ لا - لکھنؤ)

مجھے ازحد مسرت هوئي که آپ نے پریس ایسوسي ایشن کي بنیاد ڈالي - یه کام انگریزي خوانوں کا تھا ' مگر اسکا بھي مرد میدان هوا تو وهي اولوالعزم شخص ' جو زمانۂ حال کی تعلیم سے نا واقف مگر اصلي آزادي اور سچي حریت کي تعلیم کا معلم ہے !

اگر کوئي مذهب ' کوئي قانون حریت کا حامي ہے تو وہ اسلام هي ہے - اگر کوئي قانون حریت کا دشمن ہے تو وہ هندوستان کا پریس ایکٹ ہے ' جسکو میرے اعتقاد و راے میں قانون کہنا هي نا روا ہے - بلکه لفظ قانون کي توهین کرنا ہے - میں اس قانون کا اول دن سے مخالف تھا - میں نے اپنے معزز انگریز دوستوں سے بھي کہا تھا کہ اس سے زیادہ کوئي چیز هندوستان کے لیے مضر ' هندوستان کے ان لوگوں کیلیے مضر ' جن میں اب اخلاقي جرات نہیں رهي ' اور در اصل خود حکومت کے لیے بھي مضر نہیں هوسکتي که لوگوں کي زبان بند کردی جاے - وہ مجبور کیے جائیں که مخفي سوسائٹیاں بناویں - وہ مجبور ایسے جائیں که دغا بازي اور خفیه سازشوں کے طریقوں کو اختیار کرکے اپنے کیرکٹر کو خراب کریں - میں اکثر مذاق سے کہا کرتا تھا که اس قانون مطابع سے اور سڈیشن سے کوئي بات باهر نہیں هوسکتي - حتی که میں اپنے بھائي کو گورنمنٹ کا عطا کردہ خطاب "خاں بہادر" نہیں لکھتا اور اسے لکھنا ذلیل سمجھتا هوں - یه بھي جرم ہے - اسلیے که اس سے حکومت کي توهین کا پہلو نکلتا ہے !

میں کوئي مہذب ملک نہیں جانتا ' جہاں ایسا قانون هو جو پبلک کو بالکل حاکم ضلع کے انگوٹھے کے نیچے رکھدے - ترکي میں ایک وقت میں تھا - مگر وهاں بھي اب نه رها -

اور ملکوں میں تو سخت قانون پر بھي نرم نظر اسوجه سے جائز هوسکتي ہے که وهاں قانون کے عامل احتیاط عمل میں لاتے هیں ' لیکن برخلاف اسکے یہاں تو اچھے سے اچھے قانون کا بھي خراب استعمال پولیس اور مجسٹریٹ ' دونوں کرتے هیں -

اب تو هندوستان کي سب سے بڑي عدالت نے اسکے خلاف فیصله کردیا ہے - اور اس فیصلے سے زیادہ سنگین الفاظ میں قانون مطابع کي مذمت هو نہیں سکتي تھي - اگر اب بھي هندوستان کے لوگ اس قانون کو تسلیم کریں تو انکي حریت کا خدا حافظ - انکو انسان کہنا بھي روا نه هوگا -

مبارک هو آپ کو ایک سچا اسلامي دل اور اولوالعزم همت ' که آپنے اس وبال کا احساس کیا ' اور مبارک هو آپ کي انجمن ' جسنے اسکا بیڑا اوٹھایا ہے که وہ اس آفت کو هندوستان کے سر سے ٹالنے کي کوشش کریگي - میں نے بہت خوشي سے دیکھا ہے کہ اب بنگال کے اندر تو هندوستان میں تفریق کی چال بازیاں نہیں چل سکتیں - انشاء الله اس صوبه میں تو (مولانا ابو الکلام) اور (بابو سریندر و ناتھه) دست بدست چلینگے ! مبارک هو یه اتفاق - اور اس اتحاد پر الله کي رحمت نازل هو !!

آپ نه صرف اسوسي ایشن قائم هي کیجئے بلکه اوسکے خزانه کو اسقدر وسعت دیجیے که گورنمنٹ اگر هندوستان کے هر اخبار سے دس دس هزار کي ضمانت دس دس بار بھي مانگے ' تب بھي وہ بلا تکلف پیش کي جاسکے - اگر گورنمنٹ چاهتي ہے که وہ قوم کو اعلان جنگ دیدے تو قوم کو بھي ضرور اسکے لیے تیار هو جانا چاهیے - اسطرف گورنمنٹ کے بعض حکام کے دماغ ایسے چکر کھا گئے هیں که پرچوں کي ضبطي انکے لیے ایک دل لگي سي هوگئي ہے -

افسوس که اپنا برا بھلا بھي ان نا دانوں کي سمجھه میں نہیں آتا - وہ یه نہیں جانتے که خلق خدا کے عزم بالجزم کا مقابله توپ اور تلوار سے تو هو نہیں سکتا ' پھر ان مہمل ترکیبوں سے کیا هوگا ؟ وہ یه نہیں جانتے که ان لوگوں کو بھي اپنے سے خلاف کرا رهے هیں جو یه تسلیم کرتے هیں که ابھي انگریزي حکومت هندوستان پر بہت ضروري ہے - وہ نہیں جانتے که ایسي کارروائیوں سے حکام بالکل باغیوں کے هاتھوں میں اپنے تئیں دے رهے هیں - بلکه در اصل خود ان لوگوں کا کام کر رهے هیں جو فتنه و فساد کے خواهاں هیں !!

کتنے مسلمانوں کے دلونکو اس زمانه میں انھوں نے اپني طرف سے زبردستي پھیر دیا - اور محض حماقت سے - افسوس ! افسوس بھي ہے اور خوشي بھي - اگر مسلمانوں کے دل اپنے کارکن هندو بھائیوں کي طرف هوجاویں تو خوشي کي بات ہے -

آپ تو اپني سي کرتے هي رهیے - الله آپ کو کامیابي دیگا - اتفاق بین الاقوام هندوستان کي بہتري کے لیے اور خود مسلمانوں کي بہتري کے لیے لازمي ہے ' اور وہ شخص تو کسي طرح مسلمان نہیں جسمیں حریت کا جذبه نه هو -

. کاش خدا هر هند کے مسلمان کو مسلمان کردے !

هاں ' اس کوشش کے مقابله کیلیے تیار رهیے ' جو هندو مسلمانوں میں نفاق ڈالنے کي کي جاویگي - اسکا وقت عین یہي ہے - کسي نواب .... کي تلاش هو رهي ہے - قوم چونکه اب زیاده هوشیار ہے اسلیے اسمیں آساني تو نه هوگي ' تاهم اور بہت سے طریقوں سے مطلب حاصل هوسکتا ہے - وہ دشمن نہایت خطرناک هوتا ہے جو دوستي کے پردے میں دشمني کرے - میونسپل بورڈ وغیرہ میں جداگانه انتخاب کا حق بھي ایک دام تذویر هوسکتا ہے - اسي طرح اور بہت سے دام هیں - بنگال کے مسلمانوں کو خبر کرتے رهیے - اور صوبوں کا تو خدا حافظ ہے - مسلمانوں کے موجودہ آزاد اخبارات اس معامله میں کچھه بہت قابل اعتماد نہیں - وہ آساني سے پھسل سکتے هیں - مگر آپ تو انشا الله مضبوط هي رهینگے -

افسوس ' کرانچي دور ہے ' ورنه اس مرتبه کانگرس میں مسلمانوں کي تعداد بہت هوتي -

اَدبیات

اسوۂ حسنہ

ایثار کی اعلی ترین نظیر

عشق رسول کا معیار

کافروں نے یہ کیا جنگ احد میں مشہور * کہ پیمبر بھی ہوئے کشتۂ شمشیر دو دم
ہوئے مشہور مدینہ میں جو پہنچی یہ خبر * ہر گلی کوچہ تھا ماتم کدۂ حسرت و غم
ہو کے بیتاب گھروں سے نکل آئے باہر * کودک و پیر و جوان و خدم و اہل و حشم
وہ بھی نکلیں کہ جو تھیں پردہ نشینان عفاف * جن میں تھیں سیدۂ پاک بھی با دیدۂ نم

* * *

ایک خاتون کہ انصار [illegible] تھیں * سخت مضطر تھیں، نہ تھے ہوش و حواس ان کے بہم
موقع جنگ پہ پہنچیں تو یہ لوگوں [illegible]
تیرے بھائی نے لڑائی میں شہادت پائی * تیرے والد بھی ہوئے کشتۂ شمشیر ستم
سب سے بڑھ کر یہ کہ شوہر بھی ہوا تیرا شہید * گھر کا گھر صاف ہوا، ٹوٹ پڑا کوہ الم"

* * *

اس عفیفہ نے یہ سب سن کے کہا تو یہ کہا: * "یہ تو بتلاؤ کہ کیسے ہیں شہنشاہ امم؟"
سب نے دی اس کو بشارت کہ سلامت ہیں حضور * گرچہ زخمی ہیں سر و سینہ و پہلو و شکم
بڑھ کے اسنے رخ اقدس کو جو دیکھا تو کہا: * "تو سلامت ہے تو پھر ہیچ ہے سب رنج و الم!
میں بھی، اور باپ بھی، شوہر بھی، برادر بھی فدا * اے شہ دیں! ترے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم؟"

(شبلی نعمانی)

فکاہات

لیگ سے خطاب

کہا کل لیگ سے میں نے کہ "اے بزم دل آرائی * حقیقت میں تمہارا کچھ عجب دل کش سراپا ہے
تمہاری ذات سے ہندوستاں میں آج رونق ہے * تمہارے دم سے وابستہ ہر اک ادنی و اعلی ہے
تمہارے کارنامے آج گھر گھر ہیں زبانوں پر * تمہارے حسن ملت سوز کا عالم میں چرچا ہے
مٹا جاتا ہے کوئی آپ کے طرز تکلم پر * کوئی رنگ تبسم دیکھ کر والہ و شیدا ہے
کوئی قومی ترانہ آپ کا سنکر ہے گرویدہ * کوئی مجلس کی زینت دیکھ کر محو تماشا ہے
نتیجہ العرض دیکھا یہ ہم نے حسن ظاہر کا * کہ ساری قوم پروانہ کی صورت دم پہ شیدا ہے
مگر ہم دیکھتے ہیں آپ کو الفت ہے غیروں سے * وفاؤں پر ہماری کچھ توجہ ہے نہ پروا ہے
سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ ہم سے کیوں ہوئی نفرت؟ * خدا کے واسطے کچھ تو کہو اسکا سبب کیا ہے؟

* * *

ہوا ارشاد: "نفرت تو نہیں ہے آپ سے مجھکو * مگر مجبور ہوں، سنئے کسی کا قول سچا ہے:
"محبت ایک سے نبھتی ہے، دو دو سے نہیں نبھتی * تمھیں کس دل سے چاہوں جب کسیکا دل پہ قبضہ ہے"؟

(نظم نصیر آبادی)

قائم کرنا جیسا کہ مسٹر مظہر الحق نے کئی بار اثناے تقریر میں کہا ہے "کیا اسکا اب انتظام ہوگا؟ مسجد کا دالان اگر طے شدہ طریقہ سے بنانا منظور ہو تو اوسکے لیے بھی ہزار دو ہزار کی رقم ضرورت سے زاید ہے - باقی روپیہ کیا ہوگا؟ ایمان اور انصاف کا مقتضی تو یہ ہے کہ اوسکو بقدر ضرورت رکھکر بقیہ پبلک کو بجنسہ واپس کردیا جاوے - اس کا بڑا نفع یہ ہوگا کہ پبلک کا اعتماد قائم ہوجاویگا - کیونکہ وہ یقین کریگی کہ تحویلدار ضرورت نہو تو واپس بھی کردیتے ہیں" اگر اور زائد وسیع النظری سے کام لیا جاے تو یہ ہوسکتا ہے کہ جن اخباروں کو ضمانتیں صرف کانپور کے معاملہ کی بدولت داخل کرنا پڑیں ہیں" انکی اُن رقوم کو اس چندے سے پورا کیا جاوے بلکہ بہتر ہوگا کہ اوسکے پر امیسری نوٹ اخباروں کی طرف سے داخل ہوں اور اسکا منافع ورثہ اور شہدا میں تقسیم کیا جاوے -

امید ہے کہ کوئی صاحب انصاف ان امور کا جواب اپنی پہلی فرصت میں دیکر نہ صرف راقم کو بلکہ پبلک کو' جو سخت کشمکش میں مبتلا ہے' مطمئن فرما دیں گے -

الهلال:

جناب نے اس مضمون کی اشاعت یا عدم اشاعت کو الهلال کی حق گوئی و آزادی کیلیے اپنے خط میں معیار قرار دیا تھا - لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اسکے لیے کوئی زیادہ بلند تر معیار ڈھونڈھنا چاہیے -

مسئلۂ اسلامیۂ کانپور کی نسبت آپنے جو شکوک ظاہر کیے ہیں' انکی اشاعت اور انکا تصفیہ یقیناً بہتر ہے' کیونکہ ہر طرح کے خیالات کو سچائی اور واقعیت کے ساتھہ ظاہر ہونا چاہیے اور کسی شک کے اندر ہی اندر نشو و نما پانے سے بہتر ہے کہ وہ دنیا کے سامنے آجاے -

ان سوالات کا جواب تو انکے مخاطبین بہتر دے سکیں گے مگر چند دفعات کے متعلق مجھکو بھی کچھہ عرض کرنا ہے :

(۱) یہ خیال اور بھی بعض حضرات نے ظاہر کیا ہے کہ جب مسجد مچھلی بازار کا قضیہ شروع ہوا تو میونسپل بورڈ صحن کا چھجہ بڑھا لینے کی اجازت دینے پر راضی تھا - لیکن مجھکو ذاتی طور پر علم نہیں' اور کانپور کے بعض دیگر اشخاص کو اسکے خلاف بھی کہتے سنا ہے - بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ ہر موقعہ پر اصولاً بحث کرنا بہتر ہوتا ہے - اگر یہ طریقہ جائز نہیں تو جس طرح کل جائز نہ تھا آج بھی نہیں ہے' اور اگر جائز ہے تو کل ہم نے نہ مانا تھا' آج مان لیا - پس سب سے پہلے اصولاً نظر ڈالیے اور وہ آپ ڈال چکے ہیں -

(۲) ہزہائنس نواب صاحب رامپور کے جلسے سے جن لوگوں نے مخالفت کی ہے' وہ صرف ایک ہی واقعہ کا نتیجہ نہیں ہے' بلکہ بہت سے واقعات کا مجموعہ ہے - سب سے پہلی بات مسلمانوں کو وفاداری کی دعوۃ دینی تھی' جسکے صاف معنی یہ ہیں کہ جلسہ انہیں رو بہ بغاوت قرار دیتا تھا - مسلمان وفاداری و بغاوت کے بارے میں بہت غیور واقع ہوے ہیں اور وہ اپنے تئیں باغی کہلانا پسند نہیں کرتے -

پھر یہ بھی ہے کہ اسمیں کسی فیصلہ کو پیش نہیں کیا گیا تھا' بلکہ صرف حکام پر اعتماد کی دعوت تھی جسکے منظور کرلینے کے یہ معنی تھے کہ جنس کے دیکھنے اور ملنے سے پہلے مسلمان قیمت دیدیتے پس دونوں چیزوں میں فرق ضرور ہے -

تاہم میں تو کوئی وجہ نہیں پاتا کہ نواب صاحب رامپور کی مخالفت کی جاے - جو لوگ انہیں دہلی لاے' اگر انکی نیت دفع فساد و اصلاح حال تھی تو اللہ انہیں جزاے خیر دے -

(۳) آپنے دو موقعوں پر فقیر کا بھی تذکرہ کیا ہے' اسلیے چند لفظ اس بارے میں بھی عرض کرونگا -

• یہ تو درست نہیں ہے کہ اس بارے میں مجھسے مشورہ نہیں کیا گیا - مشورہ ضرور لیا گیا اور اسی غرض سے مسٹر مظہرالحق کلکتہ تشریف لائے - البتہ جسطرح یہ یقینی ہے کہ مجھسے مشورہ لیا گیا اور اطلاع دی گئی' اسی طرح یہ بھی یقینی ہے کہ آخری تبدیلیوں سے میں بالکل بے خبر رہا اور ایک لمحہ کیلیے بھی مجھکو اسکا علم نہیں ہوا کہ قطعی و اخری فیصلہ ہونے والا ہے - ورنہ میں ضرور کہتا کہ صبر جلدی سے بہتر ہے' اور مزید و وسیع مشورہ مطلوب - واللہ علی ما اقول شہید !

مجھکو سب سے پہلے اسکی اطلاع وسط ستمبر میں بعض خاص ذرائع و مکاتیب سے ہوی - اسکے بعد غالباً ۲۸ - یا ۲۹ - ستمبر کو مسٹر مظہرالحق تشریف لائے اور اس بارے میں مشورہ لیا -

مشورہ کس بارے میں تھا؟ فیصلے کی کیا صورت پیش کی گئی تھی؟ بہتر سمجھتا ہوں کہ اسکو جناب مولانا عبدالباری صاحب کے الفاظ میں نقل کردوں جو انہوں نے مجھے اپنے ایک گرامی نامہ مورخہ ۳ - اکتوبر میں تحریر فرمائے تھے' اور جو بجنسہ وہی صورت تھی' جو مسٹر مظہرالحق نے انکی جانب سے ظاہر کی تھی -

(اس خط کا وہ حصہ آیندہ نمبر میں شایع کرونگا کیونکہ اس نمبر میں گنجایش بالکل نہیں رہی -)

اسی صورت کی نسبت میں نے مسٹر مظہرالحق سے عرض کیا تھا کہ اگر ایسا ہو' اور اسکے ساتھہ ہی کوئی امر مسلمانوں کیلیے رنجدہ پیش نہ آئے تو میری جانب سے کوئی مخالفت نہوگی - کیونکہ نظر بہ حالات و اطراف مسئلہ و مصالح غنیمت ہے -

تاہم یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ :

(۱) یہ مشورہ قطعی اور آخری نہ تھا -

(۲) مجھسے یہ نہیں کہا گیا تھا کہ تم اپنی آخری راے دو -

(۳) گفتگو اس عنوان پر تھی کہ آخری مشورہ و اطلاع کا صاف صاف موقع تھا اور بصراحت تمام یہ گفتگو میں آچکا تھا -

(۴) میں نے بار بار (یعنی کم از کم چھہ سات بار) باصرار یہ کہدیا تھا کہ کمال حزم و احتیاط کی ضرورت' اور اپنے مطالبات کا استحکام و ثبات' اصول و اساس کار ہونا چاہیے -

اسکے بعد جناب مولانا عبد الباری صاحب سے مراسلت ہوی - پھر بعض اسباب و مصالح ایسے پیش آئے کہ ۸ - اکتوبر کو بانکی پور گیا اور مسٹر مظہر الحق سے اس بارے میں گفتگو ہوئی - لیکن اس وقت بھی نئے تغیرات کی بالکل اطلاع نہیں ملی' البتہ ایڈریس کے متعلق بعض امور درمیان میں آئے تھے -

۱۱ - کی صبح کو میں کلکتہ واپس آیا کہ ۱۲ - کو جلسہ تھا - میں منتظر تھا کہ اب آخری گفتگو کا موقعہ آیگا اور ہزایکسلنسی ویسراے کی آخری راے معلوم ہوگی مگر پیر کے دن تار آیا کہ ویسراے کانپور تشریف لیجا رہے ہیں !

منگل کو میں نے انکی اسپیچ پڑھی تو حالات اس صورت سے مختلف تھے' جنکی مجھکو اطلاع دی گئی تھی' اور جنکی نسبت مشورہ کیا گیا تھا -

(بقیہ مضمون کے واسطے صفحہ ۴ ب ملاحظہ ہو)

دعوۃ الهیۃ الہلال

واقعۂ ضمانت

(۱) الہلال کے اکثر پرچوں کے دیکھنے کا اتفاق ہوا - اسمیں شک نہیں کہ زمانۂ حال کی روش میں کہ علوم اسلامیۃ کا مذاق جاتا رہا ہے اور علوم جدیدہ کی ادعائی روشنی نے ہر چہار طرف تاریکی پھیلا دی ہے ' آپکے الہلال نے ساون بھادوں کی گھنگور گھٹا چھائے ہوئے بادلوں کے تاریکی میں چمک کر ' صاعقۂ ہدایت کا کام دیا - فالحمد اللہ علی لطفہ و رحمتہ -

(۲) نئے تعلیم یافتوں کو مادہ پرستی کے ولولوں نے اندھوں کی طرح بھٹکتا ہوا گمراہ چھوڑ رکھا تھا جسکی الہلال نے رہنمائی کی ہے -

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے ارشاد کو کہ کلام باری کو مضبوط پکڑنا چاہیے' بھول جانے ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج مسلمان دین و دنیا سے تباہ حال ہیں اور اب بھی اگر بیدار نہ ہوے تو یہودیوں سے بھی بدتر حال میں مبتلا ہوجانے کا خطرہ عظیم در پیش ہے -

(۴) بعض جدید طرز کے روشن خیالوں کا یہہ خیال خام ہے کہ کلام الہی نے محض مذہب ہی کی تعلیم دی ہے' دیگر امور معاش و تمدن و سیاست سے غافل ہے یا مقصر ہے - حالانکہ کلام پاک (تبیان لکل شی) تمام ہدایت دینی و دنیاوی کا مخزن ہے اور علوم دینیہ ہی علوم سیاسیہ کا بھی منبع ہیں -

اس امر کو الحمد للہ کہ سب سے پہلے الہلال نے واضح و مبرہن کر دیا -

(۶) لیکن کلام پاک کو راہ ہدایت تعبیر کرنے اور ضلالت سے بچنے کیلیے صحیح عقل کی ضرورت ہے - اسکے لیے ہر زمانہ کی روش کے مطابق ایسے علماء حق مطلوب ہیں ' جو ضروریات زمانہ کے مطابق کلام پاک کی ہدایت کو دکھا دیں ' لہذا رب العزت کی امۃ مرحومہ پر یہ خاص رحمت ہے کہ وہ ہمیشہ زمانہ کی روش کے مطابق ایک ایسا عالم الہی پیدا کر دیتا ہے ' جو کلام پاک کی صحیح تفسیر بموافقت زمانہ و ضروریات عصریہ ' امت کے آگے پیش کرتا ہے -

(۷) اسمیں شک نہیں ہے کہ یہہ کام پروردگار عالم نے اپکے اور آپکے ایسے علماء حق کو تفویض کیا ہے' جسکو متزلزل الجبال وجود بھی روک نہیں سکتے - کیونکہ یہ اللہ کے کاروبار ہیں' جو اپنی امت کی ہدایت کیلیے اپنے بندوں کو چنتا اور انکے پیچھے اپنی نصرت و اعانت کی ملائکہ کو متعین کر دیتا ہے -

(۸) پس واقعۂ ضمانت الہلال سے گو دل پر صدمہ اور سخت قلق ہے' تاہم اطمینان کلی ہے کہ جس ظہور صداقت و ہدایت الہیہ کیلیے ملکوں اور قوموں کی مخالفت موثر نہیں' اسکو انشاء اللہ یہ معاندانہ مساعی کیا ضرر پہونچا سکینگے ؟

(۹) البصائر نے بھی جس کام کا بیڑا اٹھایا ہے' بلا شک نہایت اہم اور اس زمانہ کی رفتار کے لحاظ سے بہت ضروری ہے - اور خوب ہے کہ مختلف حصص زندگانی اور آخرت پر کم بیش کی لیے مختلف بصائر ہوں -

(۱۰) دونوں اقسام کی جلدیں اس قابل ہیں کہ لوگ مجلد کرکے اپنے کتب خانوں میں رکھیں اور روز مرہ تلاوت کیا کریں - کیونکہ تراجم قران پاک ایسے عام فہم طریقہ سے کہ جس سے محض ترجمہ ہی کے پڑھنے سے مطالب واضح ہوجاویں' بالکل معدوم ہیں - اور جسکو آپ اس خوبی سے ادا فرماتے ہیں کہ محتاج بیان نہیں -

خادم محمد عبد اللطیف (علیگ)

سابق منصف - ممالک متحدہ

اخباروں کے دیکھنے سے و نیز آپکی تحریر سے معلوم ہوا کہ الہلال سے بھی دو ہزار کی ضمانت طلب کی گئی ہے - جس روز میں نے پہلے پہل اس خبر کو سنا' جیسا صدمہ دل پر گزرا "خدا ہی جانتا ہے - غیرت نے قبول نہ کیا کہ میں سنوں اور خاموش بیٹھا رہوں - چنانچہ اوسی روز سے ادھیڑ بن میں تھا کہ جو کچھہ اس غریب سے ہوسکے' الہلال کے حفظ و بقا کے لیے نثار کردے - کبھی اپنی مفلسی پر افسوس کرتا تھا اور کبھی محرومی پر - چنانچہ اسی فکر میں تعطیل کا زمانہ بھی قریب آگیا - تعطیل میں مکان گیا اور کسی صورت سے ایک رقم فراہم کی - یہ رقم حقیر آج الہلال پر سے نثار کرتا ہوں - امید ہے کہ قبول کیجیگا -

میں ایک معمولی حیثیت کا آدمی ہوں - جیسا کہ حضور پر بھی ظاہر ہے - اپنی بے مائیگی ہی کی وجہ سے مبلغ ۸ - روپیہ ایک وقت میں چندہ نہ دیسکا اور مجبوراً اپسے معافی چاہی کہ مبلغ ۴ - روپیہ کا ربی - ہی عنایت فرمایا جاے - بقیہ ۴ - روپیہ عقب سے ارسال خدمت کرونگا -

حضرت مولانا ! میں سچ کہتا ہوں کہ جیسا صدمہ عام مسلمانوں کو سقوط ادرنہ و مرحوم شوکت پاشا کے انتقال سے ہوا تھا' ویسا ہی میں نے اس واقعہ سے بھی پایا - جا بجا الہلال کی ضمانت کے بارے میں گفت و شنید سنی - سبھی افسوس کے ساتھہ کہتے تھے کہ اب گورنمنٹ کو کیا ہوگیا ہے کہ ایسے لوگوں کے طرف مخاطب ہو رہی ہے جن کے ایک اشارہ کے لاکھوں لوگ منتظر ہیں ؟ اکثر لوگونکی زبان سے بے تحاشہ یہ لفظ نکل گیا کہ جس طرح سقوط ادرنہ و مرحوم شوکت پاشا کی ہلاکت میں بالاخر کامیابی و خوش حالی بھی پوشیدہ تھی (جسکا ظہور پیچھے ہوا) اسی طرح اس واقعہ کی تہہ میں بھی اصلی خوشی و کامیابی چھپی ہو -

حضرت مولانا ! میں کہہ نہیں سکتا کہ آپکے بیان و تحریر میں کونسا جادو اور طلسم ہے یا مسمریزم کا اثر ہے کہ جو شخص ایک بار بھی اپکی تحریر دیکھہ لیتا ہے ' ممکن نہیں کہ الہلال کا عاشق نہ ہو جاے اور اوسکا دل آپ اپنے قبضہ میں نہ کرلیں - جہانتک میرا خیال و عقیدہ ہے' نہ تو آپکی تحریر میں طلسم و مسمریزم ہے ' نہ آپ جادوگر ہیں - اصلی چیز کچھہ اور ہی ہے - یعنے آپنے ایک ایسی چیز کی مضبوط گرفت کرلی ہے اور اسکا لب و لہجہ اختیار کیا ہے جسکو کبھی فنا نہیں' اور جس کا اثر قطعی اور ابدی ہے - یعنے کلام پاک الہی - اور یہی باعث ہے اپکے الہلال کی تسخیر قلوب و کشش کا - ہر جگہ اوسکی مثال ' اوسکی شہادت ' اوسکا حکم ' غرضکہ تمام محور بحث صرف کلام الہی ہی ہوتا ہے -

محمد عبد الجلیل از آرہ

نہایت ادب کیساتھہ عرض خدمت ہے کہ الہلال کی ضمانت کی خبر سنکر جو صدمہ ہوا ' حیطۂ بیان سے باہر ہے - خیر' مرضی مولی از ہمہ اولی :

صبر تلخ است و لیکن بر شیریں دارد

امید ہے کہ اس خاکسار کی ایک ادنی رقم فنڈ میں جمع فرمالیگے ' اور خاکسار کو ممنون و متشکر -

(نیاز مند ہاشم علی - بمبئی)

تاریخ حیات اسلامیہ

الہلال اور پریس ایکٹ

روح و روان اسلام مولانا ابوالکلام

الہلال کي پیہم اشاعت نے فدایان قوم و ملت کے اضطراب کو سکوں سے بدلدیا اور ایمان والوں کے بیتاب قلوب تسکین روحاني سے فرح اندوز ہوگئے : فالحمد لله الذي انزل السکینة في قلوب المومنین لیزدادوا ایماناً مع ایمانهم ' و لله جنود السماوات والارض وکان الله عزیزا حکیما - اس نزول سکینہ کے اداے شکرانہ میں آسکے مخلص مفلس جو کچھہ ہدیہ پیشکش کریں ' آپ کا قبول فرمالینا بھي شکریے کا مستحق ہے -

کاش مجھہ سے تہي مایہ برادران اسلام کي بھي توفیق رفیق ہو کہ سبقت کرنیوالوں کے اتباع کا فخر حاصل کریں : و ذالک فضل الله یوتیه من یشاء -

چند ابیات تضمین بیت حضرت حافظ کے دوسرے صفحے پر پیشکش خدمت والا ہیں - کہیں جگہہ خالي ہو تو درج فرما کر شرف بخشیں -

" گداے گوشہ نشیني تو حافظا مخروش "

کہاں وہ دل ہے ' کہاں اب وہ همتیں دل کي ؟
لہو رگوں میں ہے لیکن کہاں وہ باقي جوش ؟
گلے میں طوق غلامي ہے زیور ناموس
گئے وہ دن کہ پھرا کرتے تے علم بر دوش
نہیں ہے گو " بعمل کوش " پر عمل اپنا
مگر یہ کہتا ہے نیشن کہ " هرچه خواهي پوش "
خطاب و خلعت و اعزاز مول لینے کو
کوئي ہے ملک فروش اور کوئي قوم فروش
نیا یہ پاس ادب ہے ' کہ بدلے سجدوں کے
ہوئي ہیں مسجدیں پامال صدمۂ پاپوش
" رموز مملکت خویش خسروان دانند
گداے گوشہ نشیني تو حافظا مخروش "

(مرتضی حسن شفق از گیا)

ممبران مسلم لائبریري کیطرف سے ایک رقم حقیر بذریعہ منی آرڈر جہت اعانت ضمانت الہلال مقدس ارسال خدمت شریف ہے ' کل ممبروں نے خواہش ظاہر کي ہے کہ اس رقم کو بجاے کسي دوسرے کار خیر میں خرچ کرنے کے اپني دو ہزار رقم مدخلہ ضمانت کا ایک جزو بنا لیویں - یہ همارے لئے با لخصوص باعث فخر و عزت ہوگا - هم سے یہ ہوسکتا تھا کہ الہلال کي اعانت میں ایک خاص کثیر رقم دیتے - مگر ساتھہ هي یہ بھي خواہش ہے کہ کلام الہي کي پیروي اور مقاصد اسلامي کي تکمیل جملہ افراد اسلام سے عمل میں آئے تو زیادہ بہتر ہے تا کہ ہر ایک فرد اپنے فرائض دیني و ملي کو سمجھنے لگ جائے -

(۲) نہایت افسوس ہے کہ همارے مسلمانونکا ایک بہت بڑا حصہ انقلاب کي خدمات دیني و قومي سے اسوقت تک آشنا نہیں ہوسکتا ' جب تک کہ وہ اپنے اندر درد اسلام نہ پیدا کرلے ' اور نہ تب تک آپکے هم آواز و هم خیال هی ہوسکتا ہے - اسکے لیے ضرور ہے کہ ایک سال یا دو سال کامل اُس کا هر فرد اسرار کلام رباني سے ذوق آشنا ہو ' اور اسي کي اسوقت اشد ضرورت ہے - جب سے آپکا اخبار اسجگہ پڑھا جانے لگا ہے ' تب سے هر ایک متنفس کے دلمیں قران شریف کي حقیقي محبت جاگزیں ہوگئي ہے اور دل سے خواہش کرنے لگ گئے ہیں کہ اگر ۴۰ - روپیہ ماہوار تک کوئي عالم دین قران شریف سے بخوبي واقف ملجائے تو اُنکا وجود اپنے لئے باعث سعادت سمجھیں اور آنکي خدمت میں رهکر درس قران لیں -

سکریٹري مسلم لائبریري از پرشنار (مدراس)

میں ابھي سفر هي میں تھا کہ الہلال نمبر (۱۳) پہونچا - سب سے پہلے عنوان شذرات داخلیہ پر نظر پڑي - جس کے تحت میں الہلال پریس کي ضمانت دلسوز و جانگداز مرثیہ پڑھہ رهي تھي - گو اس سطر کے دیکھنے سے جسقدر افسوس اور کرب واقع ہوا ' اُسکا بیان اسوقت عبث ہے ' مگر ساتھہ هي ادخال ضمانت سے بغایت درجہ خوشي بھي ہوئي - خدا آپکو اور آپکي عزت ملي و جوش و خلوص دیني کو قائم رہے اور نظر بد سے بچاے -

اب قوم اور معاونین الہلال کو آپکا ممنون ہونا چاهیے - اور حتی المقدور دامے - درمے - اعانت کرنے میں سعي جمیل - میں اسوقت سفر میں ہوں - ریر بار ہوں - تاهم مکان پہونچکر حسب مقدور ارسال خدمت عالي کرونگا ' مگر کیا هم اور کیا هماري اعانت - هاں البتہ دعا شامل حال ہے :

از دست گداے بینوا ناید ہیچ - جز آنکہ ز صدق دل دعاے بکند

(سید شیر الدین شاہ قادري - بالا پور - حیدر آباد دکن)

مبلغ دس روپیہ کا منی آرڈر روانہ خدمت ہے - اِس میں سے مبلغ سات روپیہ الہلال ضمانت فنڈ کے لئے قبول فرمایئے - اور مبلغ تین روپیہ البصائر (اردو) کا چندہ ہے - الہلال کي ضمانت کا کیا اثر هوا ہے ؟ اِسکو کیا لکھوں ؟ تفسیر القران کي ضبطي کا اثر جو ایک مسلمان پر ہوسکتا ہے ' وہ یہاں سب پر هوا - خدا سے دعا ہے کہ وہ ذمہ دار حکام کو سمجھہ عطا فرمارے ! والسلام -

(قاضي سید احمد حسین رئیس ترهت ضلع گیا)

افتخار المسلمین - حضرت مولانا زاد مجدهم -

عرصے سے الہلال کی ضمانت کا حال پڑھا تھا مگر ایک واقعہ سن چکا تھا - جسوقت کہ پہلے پہل آپ نے اخبار الہلال شایع کیا ہے تو ایک والي ریاست نے کچھہ رقم بطور امداد پیش کي تھي اور آپ نے انکار کیا تھا - اسوجہ سے جرأت نہوئي کہ شاید همارا بھي ویسا هي حال هو - یہي سبب ہے کہ اپنے طرف سے کچھہ ثبوت اس صدمہ کا جو میرے قلب معزوں پر هوا ہے ' نہ دیسکا ' لیکن اب چونکہ کسي ایک پرچوں میں قیام خزینۂ دفاع جرائد کا حال پڑھا ' اسلئے جرأت ہوئي - اور خدا کا شکر بجا لایا کہ مجھے بھي موقعہ اس کام کا جو دل میں ابھور رہا تھا ' مل گیا -

اِسلئے ایک نہایت هي قلیل سي رقم مبلغ ۱۰۰ - روپیہ کي پیش کش ہے - امید ہے کہ جناب شرف قبولیت عطا فرماکر مجھے ممنون فرمائینگے -

آپکا خادم دیني و نیاز مند
محمد اکبر

از جانب انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب (الہلال)

ہندرستانی اخبارات میں جو فہرست چندہ مرسلہ مسلمانان ہند بنام انجمن ہلال احمر عثمانی شائع ہوچکی ہے ' اسمیں متعلق ان رقومات کے جو مسلمانان رامپور ممالک متحدہ ہند کیجانب سے میر قمر شاہخان صاحب نے ارسال کی ہیں ' غلطی واقع ہوگئی ہے -

صحیح فہرست حسب ذیل ہے :

تاریخ	رقم		کیفیت
۲۴ مارس سنہ ۱۳۲۸	۱۱۳۴۷	پیاسٹر	جنگ طرابلس
	۱۴۷۵	"	"
۱۲ ایلول سنہ ۲۳۲۸		"	"
۲۴ مئی سنہ ۱۳۲۸		"	"
۲۹ تشرین ثانی ۱۳۲۸	۱۷۹۲	"	جنگ بلقان
۵ "	۵۰۱۰۰		"
۲۱ "	۳۵۵۹۵	"	"
"	۵۹۰۱۵	"	"
۱۱ کانون اول سنہ ۱۳۲۸	۱۲۱۱۹۱	"	"
۱۲ ضباط سنہ ۱۳۲۸	۵۲۴۴۹	"	"

فہرست رقوم چندہ مسلمانان رامپور بخدمت صدر اعظم ترکی بامداد مجروحین و یتامی جنگ طرابلس و بلقان -

اول قسط بوساطت عالیجناب ہز ہائنس نواب صاحب رامپور تاریخ ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۱۲   ۳۰۱۰۰   ۰   ۰

(۲) قسط دوم بوساطت مسٹر قمر شاہ خان سکریٹری انجمن ہلال احمر رامپور تاریخ ۴ مارچ سنہ ۱۴۱۳   ۴۹۳۶   ۸   ۰

(۳) قسط سوم بوساطت مسٹر قمر شاہ خان تاریخ ۲۶ مارچ ۱۹۱۳   ۱۷۰۱   ۳   ۰

(۴) قسط چہارم بوساطت مسٹر قمر شاہخان تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۱۳   ۱۷۰۱   ۳   ۱

(۵) قسط پنجم معرفت مسٹر قمر شاہخان تاریخ ۲۶ جولائی ۱۹۱۳   ۳۰۷۵   ۹   ۳

نیاز مند قمر شاہخان از رامپور

فہرست زر اعانۂ دفاع مسجد کانپور

بذریعہ مولانا ابو تراب عبد الرحمن صاحب کیلانی ۲۲ - روپیہ ساڑھے دس آنہ -

(فہرست اسامی حضرات اعانہ دہندگان)

مولوی عبد اللہ صاحب وکیل - ۲ - روپیہ - شیخ ولایت حسین صاحب - ۲ - روپیہ - منجملہ قیمتہ چرم عقیقہ عزیزان مولوی عبد الشکور صاحب مختار موضع گروھیاری - ۲ - روپیہ - اہلیہ مولوی عبداللہ صاحب وکیل قیمت بازو - ۲ - روپیہ - اہلیہ مولوی عبدالشکور صاحب مختار گروھیاری قیمت پہونچی - ۳ - روپیہ مولوی عبدالشکور صاحب مختار مزکور - ۱ - روپیہ - شیخ شجاعت حسین صاحب مختار - ۱ - روپیہ مولوی یسین صاحب - ۱ - روپیہ شیخ عبدالعزیز صاحب مختار ڈیہ صلعم نگر - ۱ - روپیہ - منجھلی ہمشیرہ مولوی عبداللہ صاحب وکیل - ۱ روپیہ - اہلیہ مولوی شرف الدین صاحب - ۱ روپیہ - مولوی عبدالشکور صاحب مختار - ۱ - روپیہ - اہلیہ مولوی شمش الہدی صاحب - ۱ - روپیہ - والدہ عبدالعلیم صاحب مختار - ۸ - آنہ - اہلیہ منشی شجاعتحسین صاحب - ۸ - آنہ - وزن موے عقیقہ مذکور الصدر - ۷ - آنہ - شیخ تبارک حسین صاحب - ۲ - آنہ - اہلیہ شیخ رضی احمد صاحب - ۴ آنہ - شیخ نورالحسن صاحب - ۲ - آنہ - اہلیہ شیخ عبدالرحمان صاحب - ۲ - آنہ - والدہ مولوی یسین صاحب - ۲ - آنہ - ملنشی عبداللطیف صاحب - ۲ - آنہ - شیخ محب علی صاحب - ۱ آنہ - اہلیہ قادر علی صاحب - ۱ - آنہ - اہلیہ اولاد علی صاحب - ۱ - آنہ - مسماۃ پھولیا کنیز - ۱ - آنہ - بلاتی پاسی قوم ہندو - ۱ - آنہ شیخ صدیق صاحب مرمن چک ۶ پائی -

(ایضاً بذریعہ مولانا صاحب چندہ موضع ڈیہ - ۱۰ - روپیہ)

مولوی عبدالعزیز صاحب مختار - ۱ - روپیہ - مولوی ابوالحسن صاحب - ۱ - روپیہ - متفرقات مبلغ - ۶ - روپیہ - جملہ - ۸ - روپیہ -

جملہ رقم متعلقہ چندہ مبلغ - ۳۰ - روپیہ - ۱۰ - آنہ - ۶ - پائی ہوئی ' جسمیں - ۶ - آنہ فیس منی ارڈر اور - ۶ - پائی ٹکٹ پر صرف ہوا اور بذریعہ منی آرڈر - ۳۰ - روپیہ - ۳ - آنہ - بروز جمعہ ۱۹ ذیقعد بھیجا گیا - باقی ۱ - آنہ کا ٹکٹ عقب سے جائے گا -

---

بذریعہ جناب محمد ضیا الحق صاحب از بھونگیر ضلع تل گنڈہ (دکن) ۱۷۱ - ۹ -

(بہ تفصیل ذیل)

جناب علی بخش خانصاحب گتہ دار ابپاشی ۵۰ - روپیہ جناب سلیمان خانصاحب گتہ دار ۴۲ - روپیہ ۷ - آنہ ۹ - پائی جناب سید نعمت شاہ صاحب زمیدار ۱۲ - روپیہ ۱۲ - آنہ جناب نور محمد خانصاحب پسر سلیمان خانصاحب گتہ دار ۸ - روپیہ ۸ - آنہ جناب محمد خانصاحب گتہ دار آبپاشی ۸ - روپیہ ۷ - آنہ جناب رام راؤ صاحب پٹواری ۸ - روپیہ ۸ - آنہ جناب عظیم احمد صاحب گتہ دار ۵ - روپیہ ۱ - آنہ جناب محمد کلیم صاحب گتہ دار ۵ - روپیہ جناب محمد افضل علی صاحب گتہ دار ۱۳ آنہ - ۶ - پائی جناب محمد سلامت اللہ صاحب فورمین آبپاشی ۵ - روپیہ ۱ - آنہ جناب حسام الحق صاحب گتہ دار ۴ - روپیہ ۲ - آنہ جناب عبد الرحمن صاحب گتہ دار ۴ - روپیہ ۴ - آنہ جناب عبدالغفور صاحب گتہ دار آبپاشی ۱ - روپیہ ۱۱ - آنہ جناب حکیم غلام محمد خانصاحب رامپوری گتہ دار آبپاشی ۴ - روپیہ ۱۱ - آنہ ۶ - پائی خاکسار محمد ضیاء الحق سپروایزر آبپاشی ۱۰ - روپیہ -

۱۷۱ - روپیہ ۹ - آنہ ۹ - پائی - فیس منی آرڈر اپنی جیب سے ادا کی گئی (جزاک اللہ - الہلال)

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, Macleod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲

نمبر ۱۹ — جلد ۳

کلکتہ : چہار شنبہ ۵ - ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری

Calcutta: Wednesday, November 5, 1913.

فہرس

تصاویر

شذرات

گم شدہ امن کي واپسي

(۳)

مجلس دفاع مسجد کانپور

اجتماع ٹون ہال کلکتہ - ۱۹ اکتوبر

اسکے بعد مولانا سید سلیمان صاحب دسنوي نے تیسرا رزولیوشن پیش کیا :

” جو ڈیپوٹیشن ۱۴ - اکتوبر کو کانپور میں حضور ویسراے کي خدمت میں مسلمانان کانپور کي جانب سے پیش ہوا تھا ، یہ جلسہ نہایت افسوس اور کمال تاسف کے ساتھہ اُس کي اس کارروائي کو دیکھتا ہے کہ اپنے ایڈریس میں اُن سفاکانہ مظالم کا کچھہ ذکر نہیں کیا ، جو ۳ - اگست کو مقامي حکام اور پولیس نے ایک بے ضرر اور غیر مسلح جماعت پر کیے تھے “

اس تجویز کو پیش کرتے ہوے محرک نے تفصیل کے ساتھہ تجویز کے مقصد کي تشریح کي ، جس کا خلاصہ میں اپنے لفظوں میں لکھتا ہوں :

” حضرات ! حضور ویسراے نے کانپور میں بار بار اس موثر خواہش کو دہرایا ہے کہ مسلمان گذشتہ واقعات بھلا دیں - ہم اس امن فرمایانہ اور صلح جویانہ خواہش کي پوري قدر و قیمت محسوس کرتے ہیں ، تاہم حضور ویسراے کي نظر سے یہ بات مخفي نہوگي کہ دنیا میں دنیا کا ہر واقعہ جلد سے جلد بھلا دیا جا سکتا ہے ، لیکن ” خون “ کے دھبے جلد محو نہیں ہوتے -

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -
(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماه سے زیاده عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -
(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -
(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -
(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں -
(۶) منی آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -
نوٹ ـــ مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکا ذمه دار نه هوگا (منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

— * —

میعاد مرتبه	في صفحه روپیه	في کالم روپیه	نصف کالم روپیه	چوتھائي کالم روپیه	چوتھائي کالم سے کم في مربع انچ روپیه آنه
ایک	۱۵	۱۰	۷	۵	۰ ۸
۴	۵۰	۳۰	۲۰	۱۵	۱ - ۸
۱۳	۱۲۵	۷۵	۴۵	۳۰	۴ - ۸
۲۶	۲۰۰	۱۲۵	۷۵	۵۰	۶ - ۸
۵۲	۳۰۰	۲۰۰	۱۲۵	۸۰	۹ - ۸

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحه کے لیے کوئي اشتهار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوه ۳ صفحوں پر اشتهارات کو جگهه دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتهارات اگر رساله کے اندر جگهه نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتهارات سے پچاس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه میں بلاک بهي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد وہ بلاک پهر صاحب اشتهار کو واپس کردیا جایگا اور همیشه انکے لئے کارآمد هو گا -

شرائـــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں که آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگهه دیں ' البته حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتهار دینے والوں کو زیاده سے زیاده ۴ اقساط میں ' چهه ماه کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشه لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پهر واپس نهوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا که وہ جب چاهے کسي اشتهار کی اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیه اجرت کا روپیه واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو ' تمام منشي مشروبات کا ' فحش امراض کي دواؤنکا اور هر وہ اشتهار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنیٰ شبهه بهی دفتر کو پیدا هو ' کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ ـــ کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن

ساکن و جامد پڑے رهتے هیں - نه زبان حرکت کرتي هے اور نه دماغ کام کرتا هے - لیکن جب اپني هي غفلتوں اور اپني هي ضلالت کاریوں کے نتائج کسي مهیب و مہلک صورت میں ظهور کرتے هیں ' تو اُس وقت شور مچاتے هیں اور آه و فغاں کرتے هیں - مگر جب صداؤ حرکت ه دور ختم ' اور سفر همت کسي منزل نا تمام تک پهنچ جا تا هے ' تو پهر:

مست خسپند بغفلت کده تا سال دگر!

عمارات دینیه و اوقاف خیریه کا مسئله برسوں سے فغاں سنج اعانت هے - کوئي سال ایسا نهیں جاتا که کوئي نه کوئي درد انگیز واقعه اسکي فریادوں کو همارے غفلت پیشه کانوں تک نه پهنچاتا هو ' لیکن اب تک کوئي انجمن ' کوئي با قاعده جماعت ' کوئي مستقل فنڈ ' ایسا قائم نهوا جو سرزمین هند میں اسلام کے احترام اور اسکے پیرؤں کے کرورها روپیے کي موقوفه املاک کے حفظ و دفاع کے کام کو دائمي طور پر اپنے هاتهوں میں لے لیے -

کاش اگر کانپور کے واقعه سے یهي ایک نتیجه همیں حاصل هو جاے که عمارات دینیه و اوقاف خیریه کے تحفظ کا با قاعده کام شروع کر دیں ' تو سمجهیں که جو خون ۳ - اگست کو همارا بها تها ' اور نهیں تو کم از کم اسکے معاوضے میں همیں یهي سبق عبرت و وسیلهٔ عمل هاتهه آ گیا !

مجلس " دفاع مسجد مقدس کانپور " کلکته نے قائم هو کر الحمد لله که اپنے فرائض سے غفلت نه کي - مقامي تحریک جس قوت و وسعت سے جاري کي گئي ' وه همارے انجمنوں کیلیے ایک عمده مثال هے - باهر کا کام بهي پوري توجه سے شروع کیا گیا تها ' ابتدائي اعلان شائع هو گیا تها - خاص مقامات میں شاخیں قائم هو رهي تهیں - دوره کیلیے خود صدر مجلس اور سکریٹري آماده تهے ' مگر اسي اثنا میں واقعات متغیر هو گئے -

تاهم کام باقي ' اور فی الحقیقت اصلي کام تو بالکل هي باقي هے ' اسلیے ۱۴ - اکتوبر کے بعد انجمن کو اپنا کام ملتوي کر دینے کي جگه ' ضرورت تهي که زیاده وسیع و دائمي صورت میں جد و جهد شروع کي جاتي

اس تجویز کے الفاظ یه تهے :

" یه جلسه تجویز کرتا هے که " انجمن دفاع مسجد کانپور " کلکته کو آینده " حفظ و دفاع عمارات دینیه و اوقاف خیریه " کے نام سے بدستور قائم رکها جاے - اور وه زیاده وسیع و دائمي صورت میں اپنا کام جاري رکهے "

(شکریهٔ معاونین کرام)

آخري تجویز مرزا احمد علي صاحب نے پیش کي :

" یه جلسه اُن تمام بیرسٹرز ' وکلا ' مجالس ' اور جرائد اسلامیه کا نهایت خلوص و احترام سے شکریه ادا کرتا هے ' جنهوں نے مسئله " مسجد کانپور " کي نسبت یادگار خدمات انجام دیں ' اور جو فی الحقیقت قوم کي دیني و ملي خدمات کا ایک پر فخر کارنامه هے - علی الخصوص مسٹر مظهر الحق بیرسٹر اٹ لا بانکي پور کا ' جنهوں نے اس حادثے میں اپنے عدیم النظیر ایثار نفس اور جوش حق پرستي کا نا قابل فراموش ثبوت دیا ' اور نیز سید فضل الرحمن صاحب وکیل کانپور کا ' جنهوں نے مقدمات حادثه ۳ - اگست میں نهایت سخت صعوبات اور محنتیں برداشت کي هیں "

مسٹر مظهر الحق کا نام جونهي رزو لیوشن میں اول بار آیا ' هال چیرز کي آواز سے گونج اٹها :

اجرش دهد خداے که کر دست یاوري
با آں کساں که یاور و ناصر نه داشتند

و من الناس من یشري نفسه ابتغاء مرضات الله ' والله رؤف بالعباد

حقیقت یه هے که مسٹر مظهر الحق نے ایثار و فدویت کي جو مثال اس حادثے میں پیش کي هے ' وه انجمنوں اور جلسوں کي تعریف و ثنا سے ارفع و اعلی هے - تاریکي جتني زیاده سخت هوتي هے ' اتني هي روشني کي قدر بهي بڑهجاتي هے - شب ماه میں چراغ سے بے نیازي کي جاے ' مگر محاق کي آخري راتوں میں ٹمٹما تا هوا دیا بهي کم از درخشندگي آفتاب نهیں هوتا - هماري خود غرضي و نفس پرستي کي انتها هو گئي هے - عشق حق و صداقت ' محبت و ملک ملت ' اور لقاء وجه رب کے شوق کو هم بهول گئے هیں - اغراض کے تعبد اور طلب نفع کي بندگي همارے ایمان و خدا پرستي تک پر غالب آگئي هے - کتنے مقدمے هیں جو همیشه پیش آتے هیں ' جن میں مسلمانوں کي کوئي نه کوئي دیني و قومي مصیبت مضمر هوتي هے ' لیکن همنے وکیلوں کو آزمایا هے ' هم نے بیرسٹروں کا امتحان لیا هے - کم از کم مجهے تو اس وقت استثنی کیلیے ایک واقعه بهي یاد نهیں آتا ' جس میں بغیر فیس لیے هوے کسي مسلمان قانون پیشه شخص نے اپنا تهوڑا سا وقت بهي صرف کیا هو - کلکته کے متعدد واقعات میرے سامنے هیں - بنگالي وکلا نے اسلامي معاملات کے لیے ایثار کیا هے ' مگر مسلمانوں نے ذرا بهي دلچسپی ظاهر نه کی ! علی گڈه میں ایک عیدگاه کا مقدمه در پیش تها ' وهاں کے بعض مشهور " قوم پیشه " وکلا و بیرسٹرز کے پاس لوگ گئے اور روے دهوے ' مگر اُن مدعیان خدا پرستي کو همیشه " لکشمی " کی پوجا پاٹ هی میں مصروف پایا ! !

میرے سامنے کي بات هے که لکهنو میں اسي معامله کانپور کیلیے ایک صاحب لکهنو میں نکلے ' اور ایک مشهور مسلمان بیرسٹر کے پاس فیس لیکر گئے که کانپور چلیے - مگر انهوں نے معذرت کي که " یه معامله اب اور طرح کا هو گیا هے ' میں کس طرح جاؤں ؟ "

وه شخص عند الاستفسار تفصیلي حالات بیان کر سکتا هے - جبکه اغراض پرستي کي تاریکي اس درجه شدید هو ' تو جو روشني همیں مسٹر مظهر الحق کے جهاد في سبیل الله میں نظر آئي ' وه کیوں نه همارے لیے ایک آفتاب عز و کمال هو ؟

کونسل کي ممبري کي وجه سے مجهے معلوم هے که مسٹر مظهر الحق کي پریکٹس کو ایک گونه نقصان پهنچا تها ' کیونکه یه پیشه کمال درجه صرف وقت اور مسلسل توجه کامل کا طالب هے - اختتام میعاد ممبري کے بعد وه متوجه هوے ' اور اپني گذشته مصروفیت کے ساتهه کام کرنے لگے - ایسي حالت میں ضرور تها که پهر درمیان میں دو باره انقطاع نهوتا - کیونکه یه انقطاع موکلوں کو مایوس کرنے والا هوتا هے ' اور مایوسي کي اشاعت اس کام کیلیے سخت مضر هے -

جس وقت وه کانپور گئے ' مجهے معلوم هے که ایک بهت بڑا کیس لے چکے تهے - یه کیس بیس پچیس هزار روپیه سے کم کا نه تها ' لیکن جب کانپور کے متعلق انکو تار ملا تو انهوں نے مقدمه کي بریف واپس کردي اور کانپور چلے گئے -

بهر حال مسٹر مظهر الحق نے انسانوں سے اپنا کاروبار چهوڑ کر خدا سے یه معامله کیا هے : الیه یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعه - اور وه یقیناً مطمئن هونگے که خدا اپنے معامله داروں کو کبهي

هم مسجد کانپور کي تاريخ کے هر واقعه کو بهلانے کي کوشش کرينگے ليکن شايد ۱۴ - اگست کو جلد بهول جانے ميں تعميل حکم سے مجبور هوں - يه هماري طاقت سے باهر هے که هم معصوم بچوں کي چيخوں ' اور بے دست و پا مظلوموں کي آخري فريادوں کو بهلا سکيں -

ليکن اے حضرات ! يه امن جويانه خواهش حضور ويسراے کيليے ضرور موزوں تهي جو پيام صلح ليکر آئے تهے ' مگر هندوستان کا هر مسلمان اس واقعه پر اپنے نفرت آميز تعجب کو ظاهر کيے بغير نهيں رهسکتا که جو ايڈريس کانپور کے وفد نے حضور ويسراے کي خدمت ميں پيش کيا ' اسميں بهي اُس نا قابل فراموش واقعه کو بهلا نے کي کوشش کي گئي تهي - حالانکه هم " بهولنے " کي تعليم لارڈ هارڈنگ سے ليے سکتے هيں مگر کانپور کے چند افراد اور متوليان مسجد سے لينے کيليے طيار نهيں -

حضرات ! يه وفد واقعات کا خاتمة الباب تها اور اسليے پيش هوا تها که حضور ويسراے سے انصاف حاصل کرے - پس اگر اسکو ۳ - اگست کے بعض قانون شکنانه افعال پر اظهار نفرت کرنا آتا تها ' تو اُس سفا کانه خوں ريزي اور ظالمانه استعمال قوت اسلحه کے متعلق بهي اسکي زبان نے کيوں ياري نه دي ' اور کيوں اُس چيز کو اُس نے ياد رکها ' جس کو بصورت ثبوت دنيا بهلا ديسکتي هے ' اور اُس چيز کو بهول گيا ' جسکو خدا بهي کبهي نهيں بهلائيگا ؟

حضرات ! هم نے اس معاملے ميں سب کچهه کهو يا - هم نے اپنے مقدس خانۂ الهي کي بے حرمتي ديکهي ' هم نے اسکے صحن کے اندر اپنے بهائيوں کي لاشوں کو ديکها ' هم نے زخمي بچوں کو تڑپتے اور جانکني ميں ايڑياں رگڑتے ديکها - هم نے وہ تمام سختياں جهيليں ' جو کانپور سے باهر بهي همارے ساتهه کي گئيں - اخبارات سے ضمانتيں لي گئيں ' پريسوں کو بند کيا گيا - رسائل ضبط کيے گئے -

ان تمام حوادث ظلم و جبر کے بعد بهي هم طيار هوے که اگر هم کو امن و صلح کا پيام ديا جاے ' اور انصاف و راستي کي ايک نظر بهي ميسر آ جاے ' تو تمام معاملے کو ختم کرديں ' اور صلح کے علم کو جنگ کے هتياروں پر ترجيح ديں - پهر کيا ايسي حالت ميں ' جبکه سب کچهه کهو دينے کے بعد انصاف کي عدالت ميں پورا پورا همارا حق بهي نهيں ملتا ' هم اسکا بهي حق ' نهيں رکهتے تهے که ايک لمحه کيليے ظلم و خونريزي کي زباني شکايت کرکے ' اپنے زخمي دلوں کو تسکين ديسکيں ؟

اگر صلح کے موقعه پر گذشته کي ياد بهتر نه تهي ' اور واقعي ماضي کو بهلا هي دينا چاهيے ' تو پهر ڈيپوٹيشن کو کيا حق حاصل تها که اُس نے اُن واقعات پر اظهار نفرت کيا ' جنکا اشاره مشکوک جنکے الفاظ مبهم ' اور جنکي نسبت اس وقت تک عدالت کا کوئي فيصله موجود نهيں ؟

يه صرف کانپور کا مقامي مسئله نه تها ' يه ايک عام اسلامي مسئله اور تمام مسلمانان عالم کے حق ديني و ملي کا سوال تها - اسليے کانپور کا وفد يقيناً مسلمانوں کے سامنے جوابدهي کي پوري ذمه داري رکهتا هے "

ديگر متعدد اصحاب نے اسکي تائيد ميں تقريريں کيں اور بالاتفاق پاس هوا -

(قانون حفظ عمارات دنييه)

اسکے بعد چوتها رزوليوشن پيش هوا :

" يه جلسه نظر به حالات گذشته اسکي سخت ضرورت ديکهتا هے که آئنده عمارات دينيه اور اوقاف خيريه کي حفاظت کيليے ايک مستقل اور علحده قانون نافذ کيا جاے - کيونکه تازه حالات نے ثابت کر ديا هے که موجوده قوانين و اعلانات کے ابهام و تاويل سے هر وقت معابد دينيه کي حفاظت خطرے ميں هے "

(ايڈيٹر الهلال) نے اس تجويز کو پيش کيا اور پيش کرتے هوے مصالحة کانپور کي نسبت دوسري تقرير کي - يه تقرير پهلي تقرير سے زياده مبسوط اور مفصل تهي - مضمون کے آخر ميں درج کي جائيگي -

(جرائد و مطابع اسلاميه)

پانچويں تجويز جرائد اسلاميه کي ضمانت کے متعلق تهي :

" يه جلسه هز ايکسلنسي کي اس موثر خواهش کو پيش نظر رکهتے هوے که " گذشته واقعات بهلا ديے جائيں " گذشته کے بهلانے کيليے ضروري سمجهتا هے که جن اسلامي جرائد و مطابع سے محض اس بنا پر ضمانتيں طلب کي گئيں که انهوں نے مسئلۂ مسجد کانپور کي نسبت مسلمانوں کے حقيقي جذبات و خيالات کي ترجماني کي تهي ' انکي ضمانتيں واپس کردي جائيں ' ورنه يه واقعه بهي منجمله اُن نا قابل فراموش ياد گاروں کے هوگا ' جو هميشه حادثۂ کانپور کو تازه کرتي رهيں گي "

(ايک غلط فهمي)

اس موقعه پر يه ظاهر کر دينا ضروري هے که بعض اصحاب کو اس تجويز کي نسبت چند غلط فهمياں پيدا هوگئي هيں - انکا خيال هے که اس تذکره کو مسئلۂ کانپور کے ضمن ميں ظاهر کرنا ضروري نهيں - يه پريس ايکٹ کا نتيجه هے اور اُسي حيثيت سے اسکا مطالبه بهي کرنا چاهيے -

ليکن شايد وہ بهول گئے که اگر يه خلط مبحث کي غلطي هے ' تو اسکي ابتدا خود گورنمنٹ هي نے کي هے - پس کچهه هرج نهيں اگر غلطي کا مقابله غلطي هي سے کيا جاے - کيا خود پريس ايکٹ کا استعمال مسجد کانپور هي کے ضمن ميں نهيں کيا گيا ؟ اور کيا يه واقعه نهيں هے که زميندار لا هور سے صرف انهي مضامين کي بنا پر دس هزار کي ضمانت طلب کي گئي ' جو مسجد کانپور کے متعلق شائع هوے تهے ؟

جسقدر ضمانتيں لي گئي هيں ' انکے سرکاري اعلانات کو گزٹ ميں تلاش کيجيے - هر ضمانت کے ساتهه جو سبب بيان کيا گيا هے وہ کسي نه کسي حيثيت سے مسجد کانپور هي کے متعلق هے - پهر کونسي وجه هے که اس واقعه کو بهي منجملۂ اُن شدائد کے نه قرار ديا جاے ' جو مسئله کانپور کي بدولت عمل ميں آے ' اور کيوں نه اسي معامله کے ذيل ميں اسکا مطالبه بهي کيا جاے ؟

علي الخصوص " زميندار " سے دس هزار روپيه کي ضمانت لينا ' ايک ايسا اهم واقعه هے ' جس کو کبهي بهي بهولنا نهيں چاهيے - يه قانون کے احترام کا علانيه خون هے ' اور ايک آئيني گورنمنٹ کے ليے ناقابل تاويل استبداد

(مجلس حفظ و دفاع عمارات دينيه و خيريه)

چهٹا رزوليوشن ايک نهايت هي اهم اور اقدم ترين تجويز تهي - در اصل موجوده حالات کا اصلي علاج اسي ميں پوشيده هے ' بشرطيکه ارادے کے ساتهه عمل کي بهي توفيق رفيق کار هو -

هماري غفلت پيشگيوں کا علم حال يه هے که هميشه خواب و سرشاري ميں ايک جسم بے روح اور ايک نعش سرد کي طرح

۲۹ اکتوبر کو ریوٹر نے لندن سے تار دیا کہ " مسٹر وزیر حسن ' مسٹر امیر علي ' اور سر آغا خان میں ایک پولیٹکل ڈنر کے متعلق اختلاف راے اس حد تک ہوا کہ بالاخر مسٹر امیر علي .اور سر آغا خان نے لیگ کي صدارات سے استعفا دیدیا "

سب سے پہلے ٹائمز نے مختلط اور غیر محتاط اطلاعات کي آواز بلند کي جسکے صداے بازگشت ریوٹر کے ذریعہ ۳۱ اکتوبر کو تمام انگلو انڈین جرائد میں پهیل گئي

ریوٹر کا بیان هے :

"مسٹر وزیر حسن اور مسٹر محمد علي نے مسٹر امیر علي سے چا ها تها که وہ ان کو ایک پولیٹیکل ڈنر دیں' مسٹر امیر علي نے بمشورۂ لارڈ چانسلر بدین سبب اس سے انکار کیا که کہیں فتح کانپور کي یه خوشي نه سمجھي جاے ' اسپر مسٹر وزیر حسن نے مسٹر امیر علي کو ایک سخت خط لکھا جس میں ایک فقرہ یه بهي تها که " یا تو آپ مستقل اور قوي دل هوکر کام کیجیے یا دیگر ضعیف اور کمزور لوگوں کي طرح قوم کو چهوڑ دیجیے " اس خط سے متاثر هوکر مسٹر امیر علي نے استعفا دیدیا - آغا خان بهي مستعفي هوگئے هیں "

ریوٹر نے شام کے تار میں یه تسلیم کیا هے که سر آغا خان کے استعفے کو مسٹر امیر علي کے استعفے سے کوئي تعلق نہیں ' آغا خان کا استعفا اس بنا پر هے که وہ لائف پریسیڈنٹ شپ کے اصول کو اب جبکه قوم میں جمہوریت پیدا هوگئي هے ' مناسب نہیں سمجھتے ' اور اب وہ چاهتے هیں که اس عہدے کا انتخاب صرف ایک هی سال کے لیے هوا کرے -

---

مگر پرسوں مسٹر محمد علي کا ایک خاص تار لندن سے آیا هے جس سے واقعات زیادہ واضح اور منکشف هوجاتے هیں بشرطیکه یه بیان مکمل هو ' اون کا بیان هے که : -

مراسلۂ نگار ٹائمز نے مسلمانان هند کے موجودہ اضطراب سیاسي کے متعلق جو خیالات ظاهر کیے تهے ' انکي تردید کے لیے آغا خان کي راے تهي که ایک سیاسي ڈنر آغا خاں اور مسٹر امیر علي کي طرف سے انگلینڈ کے ارباب اعزاز و ارکان سیاست کو دیا جاے ' جسمیں موجودہ انتہا مات کي تکذیب کي جاے ' اور اسي کے ضمن میں دیگر خیالات بهي ظاهر کیے جائیں ' مسٹر امیر علي نے اس قسم کے ڈنر میں شرکت سے انکار کیا - یهه ایک واقعه مستقل هے ' جس سے استعفا کو کوئي تعلق نہیں

دوسرا واقعه یهه هے که مسٹر امیر علي نے مسٹر وزیر حسن کے نام ایک خط میں حسب ذیل امور کا مطالبه کیا :

(۱) - لندن مسلم لیگ ' آل انڈیا مسلم لیگ سے بالکل الگ اور مستقل ایک شے هے ' وہ اوس کي پالیسي کے اتباع پر مجبور نہیں -

(۲) آل انڈیا مسلم لیگ کو ۱۸۰۰ پونڈ سالانه لندن مسلم لیگ کے مصارف کے لیے بلا قید و شرط دینا چاهیے -

(۳) آل انڈیا مسلم لیگ صداقت اور خلوص نیت کے ساتهه گورنمنٹ کا ساتهه نہیں دیتي -

مسٹر وزیر حسن نے اس کے جواب میں لکھا که ان امور کے فیصلے کا حق مسلم لیگ کو هے ' اور بهي کچهه باتیں جواباً لکھي تهیں ' مسٹر امیر علي کو ان جوابات سے تسلي نہیں هوئي ' اور استعفا دے دیا -

بهر حال خواہ کچهه هي سبب هو ' مگر همارے جهگڑوں کي یه تشهیر افسوس ناک هے - ممکن هے که اس هفتے مزید اطلاعات حاصل هوں اور اسکے بعد زیادہ محتاط راے دي جاسکے ٭

نقصان نہیں پہنچاتا - دنیا کی کوئی بھی تجارت نقصان سے خالی نہیں ' لیکن خدا کے ساتھہ لین دین کی تجارت ہی وہ تجارت ہے ' جس میں اصل اور نفع ' دونوں محفوظ رہتے ہیں :

ان الذین یتلون کتاب اللہ و اقاموا الصلوۃ و انفقوا مما رزقنا ہم سرا و علانیۃ ' یرجون تجارۃ لن تبور - لیو فیہم اجورہم و یزیدہم من فضلہ ' انہ غفور شکور (۳۵ : ۲۸)	"جو لوگ اللہ کی کتاب کو پڑھتے ہیں اور صلوۃ الہی کو قائم کرتے ہیں ' اور جو چیزیں ہم نے انہیں دے رکھی ہیں ' اُن میں سے ظاہراً اور باطناً ' کسی نہ کسی صورت میں اللہ کیلیے خرچ کرتے ہیں ' تو بیشک وہ ایک ایسے کاروبار کے نتائج کی امید رکھتے ہیں ' جس میں کبھی گھاٹا ہو ہی نہیں سکتا - کیونکہ اللہ انکا اجر انہیں پورا پورا دیگا و

اور انکے اجر کے علاوہ (کہ بمنزلۂ اصل کے ہے) اپنے فضل و کرم سے نفع مزید بھی عطا کریگا (کہ ارباب کرم کا یہی شیوہ ہے) اور وہ بڑا ہی صاحب فضل اور اعمال حسنہ کی قدر کرنے والا ہے"

یہ اللہ کا وعدہ ہے اور دنیا اسکی ہر آن و ہر لمحہ تصدیق کرتی ہے - انہوں نے اپنے مال و وقت کا یقیناً بہت ہی نقصان کیا ' اور ایسے وقت میں ' جبکہ بڑے بڑے مدعیان جرأت و صداقت قریب آتے ڈرتے اور لرزتے تھے - لیکن اسکا بدلہ بھی دور نہیں :

و من یتق اللہ ' یجعل لہ مخرجاً ' و یرزقہ ' من حیث لا یحتسب ' و من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ (۶۴ : ۳)	جو شخص راہ تقوی اختیار کریگا ' خدا اسکے لیے نجات کی راہ نکال دیگا ' اور اسکو وہاں سے رزق پہنچائیگا ' جدھر کا اُسے وہم و گمان بھی نہوگا - اور جو شخص اللہ پر بھروسہ رکھے گا ' تو خدا اسکے لیے بس کرتا ہے -

میں اس تذکرے کو بار بار چھیڑتا ہوں تو معذور ہوں - من احب شیأ اکثر ذکرہ - جو کلم جس کو محبوب ہوتا ہے ' اس کا اکثر ذکر کرتا ہے - مجکو آج قربانی و ایثار سے بڑھکر اور کسی چیز کی تلاش نہیں - اور خاک برسرم - میں کیا شے ہوں؟ خود اسلام بھی آج اسی متاع کا متلاشی ہے - میں جب ایثار و قربانی کی ایک مثال سامنے دیکھتا ہوں ' تو جی چاہتا ہے کہ بار بار اُسکا تذکرہ کروں - بار بار اسکی تعریف کروں - بار بار لوگوں کو اسکی تقلید و اتباع کی دعوت دوں : لعلہم یتذکرون و لعلہم یتفکرون !!

مسٹر مظہر الحق کا ساتھہ ایک جماعت نے بھی دیا اور اُن سب کی خدمات کا احترام بھی ہم پر فرض ہے - علی الخصوص سید فضل الرحمن صاحب وکیل کانپور کا ' جو آغاز مقدمے سے اسکے روح رواں رہے ہیں -

(تشکر رئیس مجلس و حاضرین)

آخر میں ایڈیٹر الہلال نے بہ حیثیت صدر (انجمن دفاع مسجد کانپور) رئیس مجلس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ووٹ اف تھینکس کی تحریک ' اور مولوی ابو القاسم نے تائید کی - رئیس مجلس نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اختتام مجلس کا اعلان کیا -

افکار و حوادث

اسلام و علوم اسلامیہ کی واقفیت و اطلاع میں انگریز دیگر اقوام یورپ سے ہمیشہ پیچھے رہے ہیں - انگلینڈ میں مستشرقین کبھی پیدا بھی ہوئے ہیں ' تو وہ بھی عموماً اور علی الاکثر نسلاً انگریز نہ تھے ' بلکہ فرنچ ' جرمن ' یونانی ' اور یہودی ہیں - یہ قوم بغیر فوائد تجاریہ و منافع سیاسیہ کسی کام میں ہاتھہ نہیں ڈالتی کہ نفع عاجل اوسکے قانون سیاست کی پہلی دفعہ ہے - یہی سبب ہے کہ نپولین ہمیشہ انگریزوں کو ایک دکاندار قوم کہا کرتا تھا -

لیکن انقلابات حاضرہ نے اب انگلستان کی بھی آنکھیں کھولدی ہیں اور سیاست کا اشارہ ہے کہ اسلام و علوم اسلامیہ سے اطلاع حاصل کی جائے -

انگلستان میں پچھلے ہفتے یہ تحریک پیدا ہوئی ہے کہ :

" اسلام کو سمجھنے کے لیے علوم اسلامیہ کی ایک درسگاہ قائم کرنی چاہیے - جس کا اساس گاہ قاہرہ ہو ' اور جسمیں انگریز علوم اسلامیہ کی تعلیم حاصل کریں "

اسکے محرک کو جن کا نام مسٹر (جیمس برائس) ہے ' اس کی ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ :

" اسلام کی وسعت کا ' جہاں تک کہ اوس کا تعلق مغربی تہذیب و تمدن سے ہے ' سمجھنا نہایت ضروری ہے "

وہ یہ بھی آمید رکھتے ہیں کہ :

" یہ درسگاہ عالم اسلامی کے لیے اوسی قدر مفید و نافع ہوگی جس قدر روما کی درسگاہ اٹلی کے لیے "

ہم ممنون ہیں اپنے دوستوں کے جو ہم کو سمجھنا چاہتے ہیں لیکن ہم کو خود ہم سے نہیں سمجھنا چاہتے ' بلکہ خود اپنے سے - کیونکہ ظاہر ہے کہ اس قسم کی درسگاہوں کے اساتذہ ہمیشہ یورپین ہونگے - اس لیے ہم نہیں سمجھتے کہ آیا وہ اس کے نظام تعلیم سے ہم کو سمجھینگے یا کہ خود اپنے کو؟

مسٹر (برائس) کے خیال میں اس زیر تجویز درسگاہ کا مطمح (آئیڈیا) نہایت درجہ بلند ہے - وہ یقین کرتے ہیں کہ تمام دنیاے اسلام کے لیے ایک مفید نمونہ اور عجیب و غریب مثال اسکے ذریعہ پیش کی جاسکے گی - حالانکہ یورپ اور علی الاخص انگلینڈ اطلاعات اسلامیہ میں جو درجہ رکھتا ہے ' اوسکے لحاظ سے وہ سر دست ایک ابتدائی مکتب کا محتاج ہے ' جس میں اسلام کی ابجد کی تعلیم دی جاے ' نہ کہ کسی " تعجب انگیز درسگاہ " کا !

مسٹر برائس کو یہ بھی یقین ہے کہ " مصر و ہندوستان کے لوگ اس حسن خدمت و حسن نیت کا نہایت تپاک سے استقبال کرینگے اور ان دونوں مقامات سے تجویز مذکور کے لیے مالی اعانتیں بھی حاصل ہونگی "

انگلینڈ کا اصول کار ہمیشہ یہ رہا ہے کہ وہ اپنے ذاتی فوائد و منافع کی تصویر اس طرح کھینچتا ہے کہ نادان دیکھنے والے کو اسمیں اپنے فوائد کے خال و خط نظر آنے لگتے ہیں مستشرقین یورپ کے حسن نقد و نیت کا اب تک جو تجربہ ہم کو ہوا ہے ' اوسکی تلخی جسد تک مسلمانوں کو یاد رہیگی ' وہ کبھی اس قسم کے ارادوں کا استقبال نہیں کرسکتے - پس نہایت افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ مصر و ہندوستان کو اس قدر فہمی کے حسن ظن سے ابھی معاف ہی رکھا جاے -

تاریخ حیات اسلامیہ

الہلال اور پریس ایکٹ

" الہلال " جو ازسرتاپا ایک مجموعۂ ہدایت الہي ہے ' علاوہ اپنے مقصد اصلي کے بجاے خود بھي ایک ایسي نعمت گراں قدر ہے ' جو ہر مسلم ہستي کو اپني جان سے زیادہ عزیز ہونا چاہیے ' مجھے بھی کہ بالطبع خصائص پسند ہوں ' وہ ابتدا سے بے حد عزیز رہا ہے - اسکي اداے خود داری تو آور بھي میرے لئے دیوانہ کن اور مجنوں فرما شے ہے -

ایک سب سے بڑي بات الہلال مین یہ ہے کہ اُس کي ہر بات اپنے رنگ میں خاص ' اور اُس کي ہر ادا اپنے انداز میں بے نظیر ہوتي ہے - کوئي بات ہو' لیکن وہ عام رنگ سے الگ اپني راہ پیدا کرتا ہے اور مطالب وارآ ' بحث و مباحثہ ' الفاظ و اصطلاحات ' عنوانات و ترتیبات ' طرز تحریر و طریق بیان ' کس شے میں بھي اوروں کي تقلید نہیں کرتا بلکہ خود اوروں کیلیے مجتہد ہے -

" الہلال " سے ضمانت طلب ہوئي ' اچھا ہوا - اور اگر ایسا نہ ہوتا تو خود ہمارا ہي نقصان مقدر تھا - لیکن " چندہ ضمانت " ؟ اسمیں کچھہ ایسي عمومیت تھي جو اُس کي شان یکتائي سے گري ہوئي تھي - نیز اسکي خود داري بھي اس سے بہت ارفع و اعلی تھي - پھر یہ بھي سوچنا تھا کہ بھلا یہ ضمانت فنڈ کہانتک جاري ہونگے ؟ بقول جناب کے کہ " یہ وبا تو عالمگیر ہے " پھر بھلا ایک کے علاج سے کہیں شہر اور ملک صحت پاسکتے ہیں ؟

میں نے نہایت جوش و مسرت سے وہ مضامین پڑھے ' جن میں " دفاع جرائد " کي تاسیس کا اعلان کیا گیا ہے - صاف نظر آگیا کہ ضمانت فنڈ کے بارے میں بھي الہلال کا ایثار عام حالت سے کس درجہ مختلف ہے ؟

الحمدالله کہ اگرچہ مسلمانان ہند ایک مدت تک نا آشناے سیاسیات رہے ' تاہم اُنہوں نے گذشتہ دو سال کے اندر اپني مخصوص قومي اور ملکي مصلحتوں کے سمجھنے میں اپني ہونہاري کا پورا ثبوت دیدیا ہے -

کیا کوئي صاحب الراے انکار کر سکتا ہے کہ " الہلال " کي تحریک " دفاع مطابع ہند " ایک اہم ترین سیاسي تحریک نہیں ہے ؟

کاش مشیران و مصلحان قوم اس باریک نکتہ تک پہنچے ہوتے کہ اتحاد قومي کي اتحاد مطابع کے حاصل ہوے بغیر سعي بالکل فضول ہے !

مفصلۂ ذیل رقوم بہ مد " ضمانت الہلال " اسي اہم ملکي خدمت کے لیے جمع ہوئي ہیں جو ارسال خدمت ہیں ' اور خداے برتر و قادر سے اُمید ہے کہ وہ آیندہ بھي اس سلسلے کو جاري رکھنے کي توفیق دیگا - نیز مجھے یقین ہے کہ تعلیم یافتہ مسلمان اپني حاصل کردہ عزت کو کھو دینے کے بجاے اُسکو با عظمت بنانے میں کوشاں ہونگے ' اور دفاع مطابع کے فنڈ کو فوراً مکمل کر دیں گے -

تفصیل چندہ حسب ذیل ہے :

ایس محمد بخش صاحب ۲۵ - روپیہ - منشي رفیع الدین صاحب - ۵ روپیہ - غفور خانصاحب - ۲ - روپیہ - حافظ مہتاب صاحب - ۲ روپیہ - جمعدار داود صاحب - ۱ - روپیہ - عبدالرزاق صاحب - ۸ آنہ - شہاب الدین احمد صاحب - ۸ - آنہ - محمد ہاشمي احمد صاحب - محمد یوسف صاحب - ۸ - آنہ - لطیف الدین صاحب - ۵ - روپیہ -

اپکا ادنی ترین نیاز مند : لطیف الدین از دھاراوہ بمبئي

بخدمت اقدس حضرت مولانا صاحب دام مجدکم - یہ مژدہ سن کر کہ جناب نے سرچشمۂ ہدایۃ و ارشاد یعني الہلال کیلیے ضمانت کا روپیہ قوم سے لینا منظور فرما لیا ہے ' جو دفاع مطابع کے فنڈ میں جمع ہو گا ' بڑي خوشي حاصل ہوئي - ایک ناچیز رقم پیش خدمت ہے - امید کہ اس خیال سے واپس نکرینگے کہ یہ ایک غریب طالب العلم کا روپیہ ہے - کیونکہ احقر کا دل ہرگز قبول نہیں کرتا کہ اسوقت کي اس سب سے بڑي دیني خدمت سے بالکل محروم رہوں -

نجم الحسین چودھري - کلکتہ مدرسۃ کا ایک طالب علم -

جناب سے دو ہزار کي ضمانت طلب ہوئی ہے - عرض نہیں کرسکتا کہ اس سے کس قدر صدمہ ہوا ؟ آپ جیسے اسلام کے دوست اس دنیا میں خال خال پائے جاتے ہیں - میں نے حضور کي خدمت با برکت میں ایک اچکن سلک کي روانہ خدمت کي ہے - امید ہے کہ اس اچکن کو نیلام کرکے جو قیمت وصول ہو ' اسے فنڈ میں جمع کر دیں - یہ اچکن ابھي سلکر آئي تھي مگر چونکہ میرے پاس دوسري اچکن بھي ہے ' اسلیے میں نے اسي نئي کو بھیجنا مناسب سمجھا - امید ہے کہ جب نیلام فرمائیں تو یہ بھي فرما دیں کہ یہ ایک عاشق اسلام و رسول اسلام کي اچکن ہے !!

اور بھي کئي چیزیں اور تھوڑا سا روپیہ میرے پاس اسي کے متعلق موجود ہے اسکو بھي روانہ کرونگا

شیخ محمود حسن خان - ضلع پٹنہ

(اعانۂ شہداے کانپور)

جناب مولانا - ہم دونوں بھائي طالب علم ہونے کي حیثیت سے یہ حقیر رقم اُن معصوموں کي مدد کے واسطے دیتے ہیں جنکے باپوں نے شربت شہادت پیا اور اُنپر کسي کا سایہ سواے اللہ کے نچھوڑا - اُن بڈھے ماں باپوں کي مدد کے واسطے ہم یہ ناچیز رقم پیش کرتے ہیں ' جنکے جوان لڑکوں نے شہادت کا مرتبہ حاصل کرکے اپنے ماں باپ کو بے یار و مدد گار چھوڑ دیا !

اسکا اظہار فضول ہے کہ ہم نے یہ ناچیز رقم کیونکر جمع کي ؟

محمد منیر الزمان و متین الزمان صفوي - اسیون ضلع اوناؤ - اودھہ

ادبیات

همارا طرز حکومت

کبھي هم نے بھي کي تھي حکمراني ' اِن ممالک پر * مگر وہ حکمراني' جسکا سکہ جان و دل پر تھا

* * *

قرابت راجگان هند سے (اکبر) نے جب چاهي * که یه رشتہ عروس کشور آرائي کا زیور تھا
تو خود فرماندہ (جے پور) نے نسبت کي خواهش کي * اگرچہ آپ بھي وہ صاحب دیہیم و افسر تھا
ولي عهد حکومت اور خود شاهنشہ اکبر * گئے انبیر تک ' جو تخت گاہ ملک و کشور تھا
اُدھر راجہ کي نور دیدہ گھر میں حجلہ آرا تھي * اِدھر شہزادے پر چتر عروسي سایہ گستر تھا
دلھن کو گھر سے منزل گاہ تک اس شان سے لائے * که کوسوں تک زمیں پر فرش دیباے مشجر تھا
دلھن کي پالکي خود اپنے کاندھوں پر جو لائے تھے * وہ شاهنشاہ اکبر اور جہانگیر ابن اکبر تھا (۱)

* * *

یهي هیں وہ شمیم انگیزیاں عطر محبت کي * که جن سے بوستان هند برسوں تک معطر تھا
تمھیں لے دیکے ساري داستاں میں یاد ہے اتنا * که " عالمگیر هندو کش تھا ' ظالم تھا ' ستمگر تھا " !!

(شبلي نعماني)

(۱) مآثر الامرا میں یه واقعه تفصیل سے منقول ہے -

فکاهات

کان پور مینونسپلٹی کا خطاب

مسجد مچھلي بازار کان پور سے

اے مسجد شکستہ ! کنوں دل گراں مدار * کا مادہ گشت چارۂ درد نہان تو
تا دور چرخ و قاعدۂ آسمان بجا ست * پاینده باد نام تو و هم نشان تو
هرگز (به جان تو) که گوارا نه کرده ام * اندیشۂ که سود من است و زیان تو
اکنوں برادرانه بها ' قسمتے کنیم * تا بانگ مرحبا شنوم از زبان تو
هیچم دریغ نیست که برجاے اولین * برپا کنند بام و در و سایه بان تو
اما بشرط آں ' که گذارند بهر من * از خاک ' تا بلندي سقف مکان تو
" از صحن خانه تا به لب بام ازان من * و از بام خانه تا به ثریا ازان تو "

(وصاف)

فریب لطف

بسملوں کي اس تنک ظرفي کو دیکھا چاهیے * اک ذرا سے لطف میں ' ممنون قاتل هوگئے
یا تو وہ وسعت طلب کي ' یا پھر اتنا اختصار ! * اس قناعت پیشگي کے هم تو قایل هوگئے
منحرف تھے کسقدر عشاق ' لیکن پیش دوست * پھر اُسي شان تغافل زا په مایل هوگئے
رنج بیکاري اُٹھائے دست سعي ناخدا * ولولے موجوں کے پھر پا بوس ساحل هوگئے
کر دیا مجبور کتنا اُن کي پرسش نے (نیاز) * چھٹکے هم تو اور پابند سلاسل هوگئے

(نیاز فتح پوري)

الهلال

۵ ذي الحجه : ۱۳۳۱ هجري

مساجد اسلامیه اور خطبات سیاسیه

اسلام میں مساجد کي حیثیت دیني

انجمن اسلامیه لاهور کا رزولیوشن

(۵)

(پانچویں آیت)

مساجد کے متعلق ایک اور آیت قابل غور هے - لیکن قبل اسکے که اُس آیت کو پیش کیا جاے ' اس سے پہلے کي ایک آیة پڑهه لیني چاهیے :

ان الله يدافع عن الذين آمنوا ' ان الله لا يحب كل خوان كفور - اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا ' و ان الله على نصرهم لقدير - الذين اخرجوا من ديارهم بغير حق الا ان يقولوا ربنا الله ! (۳۹ : ۲۲)

" خدا مسلمانوں کے دشمنوں کو اُنسے هٹاتا رهتا هے - وه کسي خائن و نا شکرگذار کو کبهي پسند نہیں کرتا - جن مسلمانوں پر کافروں نے قاتلانه حملے کیے ' اب مسلمانوں کو بهي اُن سے لڑنے کي اجازت هے ' اس لیے که اُن پر ظلم هو رها هے اور کچهه شبه نہیں که الله انکي مدد کرنے پر قادر هے - یه وه مظلوم لوگ هیں که انکا کوئي قصور نه تها - صرف اس اقرار پر که همارا پروردگار الله هے ' وه ناحق اپنے گهروں سے نکال دیے گئے اور اپنے وطن سے اُنکو هجرت کرني پڑي"

اسکے بعد مساجد و عمارات مقدسه کا ذکر هے :

و لولا دفع الله الناس بعضهم ببعض ' لهدمت صوامع و بيع و صلوات و مساجد يذكر فيها اسم الله كثيرا ' و لينصرن الله من ينصره ' ان الله لقوي عزيز - (۴۰ : ۲۲)

" اور اگر الله لوگوں کو ایک دوسرے کے هاتهه سے دفع کرتا نه رهتا ' تو انساني ظلم و تعصب سے دنیا کا امن و سکون کبهي کا غارت هوگیا هوتا - تمام مسیحي صومعے اور گرجے ڈها دیے جاتے ' یهودیوں کے عبادت خانے منهدم هو جاتے ' اور مسلمانوں کي وه مسجدیں بهي ' جن میں کثرت سے خدا کا ذکر کیا جاتا هے - جو الله کي مدد کریگا ' یقیناً الله بهي اُس کي مدد کریگا - کچهه شبهه نہیں که الله صاحب قوت و احاطه هے اور وهي عزیز هے "

پهر اسکے بعد زیاده تشریح و تفصیل فرماتي هے :

الذين ان مكناهم في الارض اقاموا الصلواة و اتو الزكواة و امروا بالمعروف و نهوا عن المنكر ' و لله عاقبة الامور ! (۴۱ : ۲۲)

"یه وه لوگ هیں که اگر انکي حکومت و فتح یابي کو زمین پر قایم کردیا جاے تو انکا کام یه هوگا که صلواة الهي کو قایم کرینگے ' زکواة ادا کرینگے ' امر بالمعروف انکا شعار هوگا اور نهي عن المنکر میں ساعي و مجاهد رهیں گے ' اور تمام باتوں کا انجام کار الله هي کے هاتهه میں هے "

(تشریح و تفسیر)

یه آیات کریمه سورة (حج) کي هیں ' جس کو باستثناء بعض آیات ' اکثروں نے مکي اور بعض نے مدني کہا هے - یه آیتیں اُس زمانے کے حالات کي خبر دیتي هیں ' جو اسلام کے ابتدائي دور غربت و مظلومي کا زمانه تها ' اور اسکا تخم ظهور و عروج ابهي خاک پامالي میں مدفون تها - جو لوگ اسلام لا چکے تهے ' اُن پر طرح طرح کے مظالم و شدائد کیے جاتے تهے ' حالانکه انکا جرم اسکے سوا کچهه نه تها که الله کو اپنا پروردگار سمجهتے ' اور اسکي توحید پر یقین رکهتے تهے - یہاں تک که شدت مظالم و شدائد سے ترک وطن پر مجبور هوے - خود حضرة داعي علیه الصلواة و السلام نے هجرت فرمائي - اور رفته رفته مسلمانوں کے اکثر خاندان مدینة منورة میں آکر پناه گزیں هوگئے - تمام مفسرین صحابة و تابعین کا بالاتفاق بیان هے که یه آیات اُسي موقعه پر نازل هوئیں - امام (طبري) نے تمام روایات جمع کردي هیں : (۱۷ : ۱۲۴) -

پہلي آیت میں فرمایا که اپني غربت و مظلومیت کو دیکهکر مسلمان دل شکسته نهوں اور اپنے عظیم الشان مستقبل کی طرف سے مایوس نهو جائیں - یه قانون الهي هے که الله تعالى هر دور و هر عهد میں اپني صداقت و حق پرستي کو ظالموں کے حملوں سے بچاتا هے ' اور وه مومنوں کے لیے ایسے اسباب دفاع و حفظ فراهم کرتا رهتا هے ' جن سے دشمن انکي دعوت کو ضرر پہنچانے میں ناکام و نامراد رهتے هیں -

خود مكة معظمه کے قیام میں باوجود کمال غربت و مظلومیت ' و قلت انصار ' و عدم وسائل حفظ و دفاع مادیه ' الله تعالى نے مومنوں کے لیے جو اسباب دفاع فراهم فرمائے ' وه تاریخ اسلام کے ناظرین سے پوشیده نہیں هیں -

اسکے بعد فرمایا که : " اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا (الخ) " جن لوگوں نے مسلمانوں پر ظلم کیے ' انسے قتال و جهاد کي مسلمانوں کو بهي اب اجازت هے -

تمام مفسرین صحابة و تابعین و عموم ارباب تفسیر و تاویل کا اتفاق هے که یه آیة اولین آیت جهاد هے - اس سے پہلے جس قدر احکام نازل هوے ' صبر و استقامت اور انتظار نصرت پر مبني تهے - سب سے پہلي بار اسي آیت کے ذریعه مسلمانوں کو اجازت دي گئي که ظالموں کے حملوں کے جواب میں وه بهي قتال و جهاد جاري کردیں -

بعضوں نے اُن آیات کو شمار کیا هے جو اس سے پہلے صبر و سکوت اور تحمل و منع قتال کے بارے میں نازل هوئي تهیں اور انکي تعداد ستر سے زیاده بتلائي هے ' اس سے اندازه کیا جا سکتا هے که اسلام نے کیسي شدید مجبوري کے عالم میں تلوار کے فساد کا علاج تلوار کي دواء آخري سے کرنا گوارا کیا ؟

امام (طبري) نے قتاده کا قول نقل کیا هے :

قال هي اول آية انزلت في القتال ' فاذن لهم ان يقاتلوا (۱۷ : ۱۲۳)

" یه پہلي آیت هے جو قتال و جهاد کیلیے نازل هوئي - اس آیت کے ذریعه الله نے مسلمانوں کو حکم دیا که وه بهي اپنے حمله آوروں کو قتل کریں "

پیش لفظ

انجمن "اتحاد و ترقی" کا اجلاس

فرانس کا مشہور افسانہ نویس: پیر لوتی
جو ترکوں کی حمایت میں بارہا مشہور ہو چکا ہے -
جس نے موجودہ جنگ کے زمانے میں متعدد
مضامین مسیحی مظالم کے خلاف لکھے - اور
جسکا حال میں ترکوں نے نہایت شاندار
استقبال اپنے دار الخلافۃ میں کیا -

وہ تمام مقدس عمارتیں خاک کا ڈھیر ہو جاتیں ' جنکے اندر اسکے نام کي پرستش ' اور اسکے ذکر کي پاک صدائیں بلند ہوتي ہیں !

پس فرمایا کہ مسلمانوں کو قتال و جدال کي جو اجازت دي گئي ہے ' تو یہ اسلیے نہیں ہے کہ خون کي ندیاں اور زیادہ تیزي سے بہیں ' بلکہ صرف اسلیے ہے کہ قانون دفاع مذاہب و معابد' و ظہور امنیت و قیام عدل کے ماتحت ' اللہ تعالی نے اُن کو اقوام عالم میں سے چن لیا ہے ' اور انکے قتال و فدویت کے ذریعہ وہ اپني مساجد و معابد کو محفوظ ' اور اقوام کے باہمي ظلم و عدوان کا انسداد کرنا چاہتا ہے - انکو صرف اسلیے دنیا میں بھیجا گیا ہے کہ ظلم کے تخت کو الٹ دیں ' عدل الہي کي قدوس بادشاہت کا اعلان کریں ' اور خدا کي مساجد و معابد کو ہتک و انہدام سے بچائیں -

پس وہ گو ابھي مظلوم نظر آ رہے ہیں ' سامان دفاع و قتال سے محروم ہیں ' تاہم وہ ' جو ہمیشہ اپنے اس قانون کے معجزات دکھاتا آیا ہے ' جس نے زمین کے ہر دور طغیان و فساد میں اپني نصرت کي تلوار چمکائي ہے ' اور اپني حکمۃ کے صحائف کا ورق الٹا ہے : ضرور ہے کہ انکي مدد کریگا اور انکے قتال و جہاد سے اس اعظم ترین خدمت عالم اور اس اشرف ترین دفاع انسانیت کا کام لیگا ' کیوں کہ وہ قوي و عزیز ہے : و لینصرن اللہ من ینصرہ ' ان اللہ لقوي عزیز ! !

چنانچہ اسکے بعد کي آیت میں اچھي طرح اسکي تشریح کر دي ' اور یہ وہ آیۃ عظیمہ و جلیلہ ہے جو مسلمانوں کے مقصد ظہور اور انکے نصب العین کے تعین کیلیے ایک عجیب و غریب تصریح الہي ہے :

الـذین ان مکنا ہم في الارض اقاموا الصلواۃ و اتـو الزکواۃ و امـروا بالمعـروف و نہوا عن المنکر' وللہ عاقبۃ الامور!

" یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم نے انکي قوت و خلافت کو دنیا میں قایم کر دیا ' تو انکا کام یہ ہوگا کہ صلواۃ الہي کو قایم کرینگے ' اپنے مال کو اللہ کي راہ میں نوع انساني کي اعانت کیلیے خرچ کرینگے ' نیک کاموں کا حکم دینگے ' اور برائیوں سے روکیں گے - اور انجام کار تمام امور کا اللہ ہي کے ہاتھہ ہے "

یہ آیت گذشتہ آیات سے متصل اور انکي تشریح کرتي ہے - امام (طبري) نے تقدیر عبارت یوں کي ہے کہ :

اذن للذین یقاتلون با نہم ظلموا ' الذین ان مکنا ہم في الارض - (۱۷ : ۱۲۶)

"جن لوگوں سے کافروں نے قتال کیا ہے ' انکو بھي قتال کرنے کي اجازت ہے - اسلیے کہ وہ مظلوم ہیں - اور یہ مظلوم وہ مسلمان ہیں کہ اگر اللہ انکو دنیا میں قائم کردے تو وہ صلواۃ الہي کو قائم کریں گے " (الخ)

(نتائج بحث)

بظاہر آیات متعلقۂ مساجد کے ذکر میں قارئین کرام کو بہت سي تفصیلات ' غیر متعلق اور خلاف موضوع بحث نظر آتي ہونگي ' لیکن اگر وہ غور فرمائیں گے تو معلوم ہوگا کہ یہ اطناب مصالح سے خالي نہیں -

پھر اس قسم کے جرائد و مجلات کے مباحث و مقالات میں یہ خیال بھي پیش نظر رکھنا چاہیے کہ ضمناً جس قدر مفید بیانات آجائیں ' بہتر ہے - نہیں معلوم پھر فرصت اور مہلت نظر و تحریر ملے یا نہیں ؟

یہ خیال الہلال کے اکثر مقالات و مباحث میں فقیر کے پیش نظر رہتا ہے کہ ارادے وسیع ہیں اور مہلت قلیل -

اب غور فرمائیے کہ ان آیات سے کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں ؟

(۱) سب سے پہلا نتیجہ و حاصل بحث جو سامنے آتا ہے ' وہ اُس قانون الہي اور حکمۃ ربانیہ کا ظہور ہے ' جسپر ماتحت دنیا کي امنیت ملل و مذاہب کا نظام و قیام ہے ' اور جو اگر نہوتا تو نہیں معلوم دنیا کا کیا حال ہوتا ؟ یہ دنیا ' جسمیں طرح طرح کے رنگ و اشکال کي قومیں بستي ' اور مختلف صورتوں کي آباد و پر رونق عمارتیں کھڑي ہیں ' جس کي سطح پر زندگي پرورش پاتي ' اور انسانیت سکھہ اور چین کي راحت سے شاد کام ہے ' جسکے اوپر عظیم الشان گرجے ہیں ' اور انکي قربان گاہوں پر خدا کو پکارا جاتا ہے ' جو اپني آبادیوں کي عمارتوں کے سلسلوں کو مندروں کے کلس اور مسجدوں کے میناروں سے رونق دیتي ہے ' اور انکے اندر اپني اپني زبانوں اور اپنے اپنے طریقوں سے انسان اپنے خالق سے عشق و محبت کا تذکرہ کرتا ' اور اسکے سامنے اپنے تئیں عجز و بندگي سے گراتا ہے ' غرضکہ وہ حسین و جمیل دنیا ایک ایسي ماوراء تصور ہلاکت و بربادي کا منظر ہو جاتي ' جس کي سطح پر خونریز انسانوں کي بوسیدہ ہڈیوں ' اور منہدم عمارتوں کي اڑتي ہوئي خاک کے سوا اور کچھہ نہ ہوتا !!

یہ انقلابات جو قوموں اور ملکوں میں ہوتے رہتے ہیں ' یہ جو پراني قومیں مرتي اور نئي قومیں اُنکي جگہ لیتي ہیں ' یہ جو قوي کمزور ہوجاتے ہیں اور ضعیفوں کو با وجود ضعف ' غلبہ کے سامان میسر آجاتے ہیں ؛ یہ تمام حوادث اسي حکمۃ و قانون الہي کا نتیجہ ہیں -

وہ ایک ملک کے ظلم و استیلا کو دوسرے ملک کي اعانت سے دفع کراتا ' اور ایک قوم کي زیادتي کا دوسري قوم کے ہاتھوں انتقام لیتا ہے - اسي کا نتیجہ ہے کہ انسانوں کو زمین پر بسنے کي مہلت حاصل ' اور مذاہب کو زندگي و امنیت نصیب ہے -

(۲) نیز اس آیت نے صاف صاف بتلا دیا کہ دنیا میں مسلمانوں کے ظہور و قیام کي علۃ اصلي کیا ہے ؟ اور وہ کونسا کام ہے ' جسکے انجام دینے کیلیے خدا نے انھیں دنیا میں فتح و نصرت کا علم دیکر بھیجا ؟

یہ سب سے پہلي آیت ہے جس میں قتال کا مسلمانوں کو حکم دیا گیا - چونکہ پہلا حکم تھا ' اسلیے ضرور تھا کہ ساتھہ ہي حکم کي علت بھي بتلا دي جاتي - پس فرمایا کہ صداقت اور خدا پرستي مظلوم ہوگئي ہے اور ظلم و ضلالت کي قوت کا غلبہ و استیلا بڑھ گیا ہے - وہ زمین جو اسلیے بنائي گئي تھي کہ خدا کي پرستش کا معبد ہو ' اب خدا پرستوں پر ایسي تنگ ہوگئي ہے کہ اللہ کو پکارنا اور " ربنا اللہ ! " کہنا سب سے بڑا انساني جرم ہوگیا ہے اور ایک قوم اپني قوت کے گھمنڈ سے مغرور ہوکر دوسري قوم کے مذہب اور اسکي عبادت کو روکنا چاہتي ہے -

ایسي حالت میں ضرور ہے کہ حسب قانون الہي ' خدا ایک نئي قوم کو بھیجے ' تا وہ قوموں اور مذہبوں کو امن کا پیغام پہنچاے ' اور ظالموں سے قتال کرکے ' مظلوموں کو انکے دست تظلم سے نجات دلاے - ایسا ہونا نظم عالم کیلیے ضروري ہے - کیونکہ اگر اللہ ایک قوم کے ہاتھوں دوسري جابر قوم کو ہٹاتا نہ رہتا تو :

" لہدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیہا اسم اللہ کثیرا " !

عبادت کدے منہدم ہو جاتے اور وہ مسجدیں گرا دي جاتیں جنکے اندر نہایت کثرت سے خدا کي عبادت ' اور اسکے نام کي تقدیس کی جاتی ہے !

یہی قول دیگر اجلۂ صحابۂ و تابعین مفسرین رضوان اللہ علیہم کا بھی ہے ' جیسا کہ حافظ (ابن کثیر) نے لکھا ہے :

قال غیر واحد من السلف کابن عباس و مجاهد و عروة بن الزبیر و زید بن اسلم و مقاتل ابن حیان و قتادة وغیرهم : هذه اول آیة نزلت في القتال - و استدل بهذه الایة بعضهم علی ان السورة مدنية (حاشیه فتح البیان - ۷ : ۳۴۵)

" سلف میں سے ایک سے زیادہ مفسرین کا قول ہے مثل ابن عباس و مجاهد ' عروہ بن زبیر ' زید بن اسلم ' مقاتل ابن حیان ' اور قتادہ وغیرهم کے' کہ یہ پہلی آیت ہے جو لڑائی کے بارے میں اتری ہے - چنانچہ اسی آیت کی بنا پر بعض نے استدلال کیا ہے کہ سورۂ حج مکی نہیں ہے ' مدنی ہے "

چنانچہ حضرۃ ابن عباس نے روایت کی ہے کہ جب انحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے ھجرت کی اور مکہ سے نکلے' تو حضرۃ ابوبکر نے کہا : " انا للہ و انا الیہ راجعون - لیہلکن جمیعاً ! " یعنی جب آنحضرۃ یہاں سے تشریف لیے جا رہے ہیں تو پھر مکہ کا خدا حافظ ! یقیناً اب مشرکین مکہ ھلاک ہونگے - پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ سمجھہ گئے کہ اب قتال و جہاد شروع ہوگا - (طبری ۱۷ : ۱۲۳) بہر حال مقصود یہ ہے کہ یہ آیت اولین آیت حکم قتال ہے -

اسکے بعد اس حکم و اجازت کی توضیح کی کہ " الذین اخرجوا من دیارهم (الخ) " یعنی یہ مسلمان جنکو اب قتال و دفاع کی اجازت دی جاتی ہے ' وہ لوگ ہیں ' جنکو بغیر کسی جرم و حق کے ' محض خدا پرستی کی وجہ سے دشمنوں نے گھروں سے نکال دیا اور ھجرت پر مجبور کیا - ایسے ظلم و عدوان کے مقابلے میں اب حکم قتال ناگزیر ہے - اور گو انکی حالت بیکسانہ اور مظلومانہ ہے ' لیکن یقین رکھو کہ اللہ انکو فتح و نصرۃ دینے پر قادر ہے -

ان تمام تصریحات کے بعد پھر مسلمانوں کے ظہور کی علت غائی ' حکم قتال کی ضرورت و مصلحت ' اور اسکے آئندہ ظاہر ہونے والے نتائج عظیمہ کی طرف اشارہ کیا کہ : و لولا دفع اللہ الناس بعضهم ببعض ' لهدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیها اسم اللہ کثیرا - اگر اللہ تعالی لوگوں کی ایک دوسرے کے ہاتھہ سے مدافعت نہ کراتا رہتا ' تو تمام عبادت کدے منہدم ہو جاتے اور اللہ کے گھروں کا کوئی محافظ نہ رہتا !

اس آیت میں معابد دینیہ کیلیے متعدد نام آے ہیں اور آخر میں " مسجد " کا لفظ بھی ہے - مفسرین کرام نے اسپر غور کیا ہے کہ ان الفاظ سے مقصود کیا ہے ؟ اور کیا وہ مختلف مذاهب کے معابد کے اسماء ہیں' یا مقصود صرف مساجد ہی ہیں ؟ اکثر مفسرین نے " صوامع " اور " بیع " کو عیسائیوں کا گرجا بتلایا ہے - پہلا خانقاہ کے معنی میں جو شہر سے باہر راهبوں اور عزلت گزینوں کیلیے ہوتا ہے - اور دوسرا کنیسہ اور چرچ کے معنوں میں' جو شہروں میں روزانہ اور ہفتہ وار نماز کیلیے بنائے جاتے ہیں - " صلوۃ " کو یہودیوں کا گرجا بتلاتے ہیں اور (امام طبری) نے ضحاک کا ایک قول نقل کیا ہے کہ " صلوات یہودیوں کا معبد ہے - وہ اپنے معبد کو " صلوتا " کہتے ہیں " (؟)

بعضوں نے صلوات کو (صابیین) کی نماز قرار دیا ہے - لیکن ایک جماعۃ قلیلہ کی راے ہے کہ صلوات سے مقصود خود مسلمانوں ہی کی نماز ہے اور ھدم سے مراد اسکے قیام کا ممنوع ہونا ہے - امام (رازی) نے ایک وجہ اس قول کی یہ بھی قرار دی ہے اور متعدد اقوال نقل کیے ہیں : (تفسیر کبیر : ۶ - ۵۶۳)

بہر حال یہ آیت نہایت اہم ہے' اور ہم کو الفاظ کی جگہ اسکے مطلب پر تدبر و تفکر کرنا چاہیے -

(حاصل تفسیر)

اس سے پیشتر خدا تعالی نے مسلمانوں کی ابتدائی مظلومی و بیکسی کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اللہ انکی حفاظت کیلیے دفاع کرتا رہتا ہے -

اسکے بعد قتال و جہاد کی اجازت دی اور فرمایا کہ مسلمانوں کا کوئی جرم بجز اسکے نہ تھا کہ وہ اللہ کے پرستار ہیں اور غیروں کی پوجا سے انکار کرتے ہیں - لیکن انپر ظلم کیا گیا اور انکو گھروں سے نکالا گیا - جب حالت ایسی ہو تو کیوں نہ اب انہیں بھی لڑنے کی اجازت دی جاے ؟

لیکن اس حکم قتال میں بھی مصالح الہیہ ' اور اس جنگ و دفاع میں بھی ایک حکمۃ عظیمہ پوشیدہ ہے - یہ اجازت اُس قانون الہی کے ما تحت ہے' جس کا ہمیشہ ظہور ہوا ہے' اور اُس عظیم ترین مصلحت و حکمت کا ظہور ہے' جس کو حفظ امنیت ' و دفع فساد و طغیان ' و قیام عدل و انسانیۃ' و ثبات مدنیۃ صحیحہ ' و نظام و قوام عالم کیلیے قدرۃ الہیہ نے ہمیشہ ظاهر کیا ہے -

(علۃ ظہور امۃ مرحومہ)

وہ مصلحت کونسی ہے' اور وہ حکمت کیا ہے ؟ وہ کونسا قانون الہی ہے جسکے ما تحت اس اجازت کا نزول ہوا ؟

اسی کا جواب ہے جو ان لفظوں میں دیا گیا کہ " لولا دفع اللہ الناس بعضهم ببعض " یعنے وہ مصلحت و حکمت یہ ہے کہ دنیا کی مختلف اقوام' مختلف جماعتیں' مختلف مذاهب و ملل' اللہ کو یاد کرتے اور اسکی عبادت کیلیے گھر بناتے ہیں' لیکن تاهم ظالمانہ تعصب میں سرشار' اور ایک دوسرے کے قتل و ھلاکت' اور اسکی دینی عمارات و معابد کے ھتک و انہدام کیلیے مستعد رہتے ہیں - پھر جس کو قوت اور ساز و سامان دنیوی حاصل ہو جاتا ہے ' وہ ظلم و خونریزی کے شیطان کا حکم لیکر اپنے سے ضعیف و کمزور پر غالب آجاتا ہے اور اسکی دینی عمارتوں کی ھتک کرتا ' مذهبی اعمال میں مانع ہوتا ' بلکہ اسکے معابد کو یکسر منہدم کر دیتا ہے -

یہ ظلم آباد ارضی کی سب سے بڑی مصیبت ' انسانیت کی مظلومیت' اور سلطان عدل کی ھزیمت کا سب سے بڑا ماتم ہے ! !

پس حکمۃ الہیہ اسکی مقتضی ہوئی کہ زمین کی امنیت پھر ظلم و طغیان کے انسداد کیلیے وہ ہمیشہ اپنے بندوں کو چنے' اور انکی قوموں کو بھیجے جو دنیا میں اسکی قوت و نصرت کی فوج لیکر ظہور کریں ' تاکہ مذاهب کیلیے امن اور معابد کیلیے حفاظت ہو- وہ اُن ظالموں سے عدل و حقوق کی راہ میں لڑیں ' جو اپنی شیطانی قوتوں سے مغرور ہوکر اللہ کے گھروں کی بے حرمتی کرتے اور خدا کی عبادت گاہوں کو ڈھاتے ہیں - اور انسانوں کو چین و آرام کے ساتھہ ' بے خوف و بے خطر ' اپنے خدا کی یاد کرنے اور اپنے اپنے معابد میں اسکو پکارنے کا موقع ملے -

اگر وہ ایسا نہ کرتا' اگر وہ ایک قوم کے دست تظلم سے دوسری قوم مظلوم کو نجات نہ دلاتا ' اگر وہ ضعیف کو نصرت نہ بخشتا ' تا وہ قوی کے طغیان و فساد سے محفوظ ہو جاے ' تو دنیا کا چین اور سکھہ ہمیشہ کیلیے غارت ہو جاتا - قوموں کی راحت ہمیشہ کیلیے اُنسے روٹھہ جاتی ' اللہ کی سرزمین پر وہ تمام بلند منارے گرا دیے جاتے جو اسکے گھر کی عظمت کا اعلان کرتے ہیں ' اور

مصالحۂ مسئلۂ اسلامیۂ کانپور

(۲)

اس حال کو پہنچے ہیں قصے سے کہ اب هم
راضي هیں گر اعدا بھي کریں فیصله اپنا

معلوم هوتا ہے کہ فیصلۂ مسئلۂ اسلامیه کانپور کي نسبت مجھے بہت کچھه لکھنا پڑیگا ' علاوہ اسکے جو میں لکھنا چاھتا تھا -

میں نے گذشته اشاعت میں مولانا محمد رشید صاحب کي تحریر کے ضمن میں اس صورت فیصله کا ذکر کیا تھا ' جسکي مجھے اطلاع دي گئي تھي - یه زباني گفتگو تھي - تحریر کي صورت میں بعینه وهي صورت جناب مولانا عبد الباري صاحب نے بھي اپنے خط مورخه ۳ - اکتوبر میں تحریر فرمائي تھي - مسٹر مظہر الحق سے ملاقات غالباً ۲۸ یا ۲۹ - کو هوي ' اور یه خط ۳ - اکتوبر کو لکھا گیا تھا -

یه خط در اصل ایک پرایویٹ تحریر ہے مگر اسلیے شائع کر دیتا هوں که :

(۱) خود مولانا موصوف نے حال میں جو ایک تحریر شائع کرائي ہے ' اسمیں بھي قریب قریب یہي امور درج هیں -

(۲) اس خط میں انہوں نے لکھا تھا که " تا افشاي معامله یه تحریر بصیغۂ راز رکھي جاے " اب چونکه معامله هوچکا - اسلیے اسکي اشاعت میں کوي هرج نہیں -

(۳) میري نسبت مشہور کیا گیا ہے اور بار بار مجھے خطوط و تلغرافات میں یاد دلایا گیا ہے که تم سے مشورہ کرلیا گیا تھا ' اب کیوں مسئلۂ زمین مسجد میں اختلاف کرتے هو؟ ایسي حالت میں اپني بریت اور کشف حقیقت کیلیے جائز وسائل کے استعمال کا حق ضرور مجھے حاصل هونا چاهیے -

(نقل خط)

" میں نے اس راے کو تسلیم کرلیا ہے که حصه متنازعه فیه جزو مسجد ہے - وہ کسي حالت میں سوائے مسجد کے کسي دوسرے کام میں صرف نہیں هوسکتا ہے ' اس پر بھي اگر مسلمانان کانپور اور علماے کرام صلح کو پسند کریں ' تو میں اس مجمعے سے جھگڑے کي بہترین صورت یه تجویز کرتا هوں که مسجد بہت مستحکم و مضبوط بنائي جائے - اور اوسکي کرسي اقلا ۸ - فٹ بلند هو ' مگر زمین حصۂ منہدمه کي ابھي موجودہ حالت پر رہے -

اس زمین کے تین حصے هیں : ایک حصه مہري کا ' دوسرے پر دیوار مکان متصل کي تھي ' تیسرا حصه مسجد کا دالان ہے - جو حصه دالان مسجد کا ہے ' وہ ایک چبوترے کي صورت پر قائم کردیا جائے -

جو پیدل چلنے کا راسته ہے ' اوسکي بلندي سے اس چبوترے کي بلندي کم ازکم ایک فٹ هو - اور اوس مہري کے حصه پر تین در کا برامدہ قائم کیا جائے - یه برآمدہ سڑک کي طرف هوگا - اوسکے اور سڑک کے درمیان میں دیوار کي زمین اور کچھه مقدار پیدل راسته کي بھي هوگي ' اوسکي بلندي پیدل راسته کے برابر هو ؛ اور یه برامدہ اسقدر بلند هو که مجاس صحن سے اوسکي چھت مساوي هوجاوے ' اور درمیان اس برآمدے کے بلکه بیچ میں دروازہ مسجد کا هو - جو دوسرا دروازہ هو - تا جو اسوقت موجود ہے وهي رہے -

پھر جو زینه اس برامدہ کا سڑک کي طرف هو ' وہ جانب سے بند کردیا جاے - یه جانب نوچے کي هو خوہ بھر دي - اس برامدہ کے دونوں دروازونکے در کھلے رهیں یا اوسکے دروازے اوسمیں لگا دیے جائیں - پیدل راہ جسوقت بند هو تو مسجد کے آنے والونکے لیے اصالة ' اور دوسرے لوگونکے لیے صرف اسقدر اجازت هوگي که بازونکے دروازوں سے مسجد میں داخل هوں تا ایک طرف سے دوسري طرف نکل جائیں - یه برآمدہ همیشه مسجد کي ملک رهیگا ' اور اوسکے اندر خرید و فروخت کے معاملات کسي طرح نہیں هوسکتے - کوئي سواري یا جانور نہیں گذر سکتا - مسلمانوں کو حالت نا پاکي میں جانا شرعاً ممنوع ہے -

اس صورت کي مسجد بنانے کا هم نے ارادہ کیا ہے اور اسکو هم ظاهر کرتے هیں - مگر هم مسجد کے مغصوبه زمین کو بلا شرط حاصل کرنا چاهتے هیں -

یه مصالحت اوسوقت کر سکتے هیں جب گورنمنٹ بلا توسط مقامي حکام همارے تمام مطالبات قبول کرے :

اولاً همارے زمین جو که جزو مسجد ہے همکو واپس کردي جائے -

ثانیا همارے جمله ماخوذین متعلق مسجد بري کردیے جائیں -

ثالثا ایک عام قاعدہ تحفظ مقامات متبرکه کا اجرا کردیا جائے -

علاوہ انکے حسب ذیل امور بھی هماري خواهشات سے هیں :

(۱) جہانتک هو گورنر جنرل خود آکے همارے قیدي رہا کردیں اور هماري مسجد همکو واپس دیدیں -

(۲) جسقدر ضمانتیں اخبارات سے اس بارہ میں لیگئي هیں وہ منسوخ کردي جائیں -

(۳) جن حکام نے ظلم کیا ہے اونکي معقول تنبیه هو تا که آیندہ ایسے مظالم کا سد باب هو جائے -

اور اعانت مصیبت زدگان کي تائید گورنمنٹ خود بھي کرے که اکثر حضرات اسکي شرکت کو ناراضگي گورنمنٹ کا باعث سمجھتے هیں - اوسکي صورت یه ہے که جسقدر چندہ اس فنڈ کا موجود ہے وہ گورنر جنرل کی آمد کانپور کے وقت پیش کردیا جاے - اور اونسے خواهش کیجائے که خود بھي اوسکي شرکت کریں اور گورنمنٹ سے بھي شرکت کرائیں تاکه مستقل امداد اس طور پر هوسکے "

الهلال :

اس خط میں مولانا نے جو صورت بیان کی ہے ' قریب قریب یہي صورت انہوں نے اپنے اس مضمون میں بھي بیان کي ہے جو انجمن موید الاسلام میں پیش کیا گیا - مسٹر مظہر الحق جب مشورہ کیلیے تشریف لاے تو انہوں نے اسي کا خلاصه بیان فرمایا - البته آخر میں جو تین مطالبات اور مزید کیے هیں ' ان میں سے دفعه (۱) کے علاوہ اور کسي دفعه کو انہوں نے شرایط فیصله میں شامل نہیں کیا تھا ' اور در اصل اصلي مسئله زمین مسجد اور انہدام حادثه هي کا تھا - یه امور اسکے علاوہ هیں -

میں نے جب اس صورت مجوزہ کو سنا ' تو معلوم هوا که جناب راجه صاحب محمود اباد کا بیان ہے که هز ایکسلنسي کسي ایسي صورت کو منظور کرلینے کیلیے طیار هیں ' تو گو آخري مشورہ اور قطعي راے کي صورت میں گفتگو نه تھي ' تا هم میں نے کہا که

پھر فرمایا کہ گو مسلمان مظلوم ھیں مگر ھم انکو نصرت بخشیں گے کیونکہ یہ اللہ کي سلطنت کو قائم کرانا ' اور اسکي پرستش و عدالت کو نصرت دلانا چاھتے ھیں - اسکے بعد مسلمانوں کے ظہور کے نتایج بتلاے کہ یہ مظلوم مسلمان جنکو جہاد کي اجازت دي جا رھي ھے' وہ قوم ھے کہ فتح و نصرت اور قیام و تمکن کے بعد اسکا کام عیش و عشرت ' ملک گیري ' اور محض تخت فرمائي نہوگا ' بلکہ وہ دنیا میں صفات الہیہ کا مظہر اور اسکے عدل و صداقت کي نعمت کی حامل ھوگي - وہ ضلالتوں اورگمرہیوں سے دنیا کو روکیگي - اعمال حسنہ کا حکم دیگي - عبادت مالي و بدني اسکا شعار ھوگا !

ان ترتیبات سے کیا نتیجہ نکلتا ھے ؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مطالب مضطرِفہم اور نتائج منتظر درس و بصیرت ھیں ؟

اس سے ثابت ھوا کہ مسلمان دنیا میں صرف اسلیے آے کہ اللہ کے عبادت خانوں کي حفاظت کریں ' اور انکو انساني ظلم و سرکشي کي شرارتوں سے بچائیں - انکو ستر مرتبہ کہا گیا کہ صبر کرو - اکہترویں مرتبہ تلوار کے مقابلے میں تلوار اٹھانے کي اجازت دي تو بتلا دیا کہ یہ اجازت صرف اسلیے ھے کہ ایسا نہوتا تو اللہ کي عبادت کے گھر ڈھا دیے جاتے اور مسجدیں منہدم کر دي جاتیں ' جنکے اندر نہایت کثرت سے اسکا ذکر ھوتا ھے -

یہ سرسري مطالعہ کا نہیں بلکہ نہایت غور و تدبر کا موقعہ ھے - مسلمانوں نے جب سب سے پہلي مرتبہ تلوار کے قبضے پر ھاتھہ رکھا تو انکے سامنے مساجد کي حفاظت اور اسکے انہدام ھي کا مسئلہ تھا - انھوں نے اس دنیا میں قتال و دفاع کا پہلا قدم اٹھایا تو وہ اپنے گھروں کي حفاظت کیلیے نہیں بلکہ خدا کے گھر کي حفاظت کي راہ میں تھا - وہ صبر و ضبط کے ساتھہ مدت تک بیٹھے رھے ' پر اٹھے تو مسجد کیلیے اٹھے ' اور بڑھے تو مسجد ھي کي راہ میں !

(۳) خدا نے بھي انکا سب سے بڑا شرف یہي بتلایا کہ انکے ذریعہ اپنے معابد کي حفاظت کا کام لے گا ' اور اگر انکو نہ ظاھر کرتا ' اور اپني نصرت و فتح کي بخشش کیلیے نہ چن لیتا تو اسکي زمین پر اسکے مقدس معابد منہدم ھوجاتے -

(۴) صرف اسلام ھی کي مساجد کیلیے نہیں ' بلکہ تمام عبادت خانوں کي بلا استثنا حفاظت انکا مقصد بتلایا کہ وہ مذاھب کو امن دینے والے اور اقوام کو ظلم و تعصب سے بچانے والے ھونگے - یہ در اصل ایک طرح کي پیشین گوئي تھي ' لیکن ایک چوتھائی صدي کے اندر ھي واقعات نے اسکي تصدیق کردي !

جبکہ ایک مذھب دوسرے مذھب کو برباد کرنا چاھتا تھا ' جب کہ ھر قوم چاھتي تھي کہ خدا کي زمین صرف ھمارے ھي لیے ھوجاے اور کسي دوسري قوم کے مذھب اور مذھبي عمارات کو اسپر جگہ نہ ملے ' تو مسلمانوں ھي کي تلوار تھي جس نے انکو ظلم و استیلا سے بچایا اور بربادي و ھلاکت سے نجات دلائي - جزیرۂ عرب و یمن کے اندر مسلمانوں کي وجہ سے عیسائیوں کو بمجرد ظہور جو نفع عظیم پہنچا ' اسکا تذکرہ طولاني اور محتاج تمہید ھے ' لیکن یہ کون نہیں جانتا کہ مصر میں قبطیوں کو جس قوم نے عیسائیوں کے مذھبي ظلم سے نجات دلائي اور قبطي معابد کو ازادي بخشي وہ مسلمان ھي تھے ؟ خود عیسائیوں ھي کے اندر چھٹي صدي عیسوي میں انتہا درجہ کي مذھبي تفریق اور تعصب و جنگ و جدال تھا - ایک چرچ دوسرے چرچ کے پیرو کي تکفیر کرتا ' جلا وطني کي سزا دیتا ۔ بسا اوقات زندہ جلا دیتا تھا - علی الخصوص گریک و روماني چرچ ۔۔۔ مشہور یعقوبي فرقے کو کیسي کیسي درد انگیز مصیبتیں جھیلني پڑیں ؟ لیکن صرف مسلمان ھي تھے جنھوں نے مصر و اسکندریہ میں اس فرقے کو پناہ دي ' اسکے معابد محفوظ ھوگئے ' اور بکمال آزادي اپنے گرجوں کے اندر اقرار توحید کے ساتھہ ' خداے مسیح کي پرستش کرنے لگا !

پھر اسلامي حکومتیں قائم ھوئیں اور گو اسلام کي شرعي خلافت کا یہ دور نہ تھا ' تاھم امویہ و عباسیہ کے عہد پر نظر ڈالو اور اس پیشین گوئي کي صداقت کو یاد کرو - کس طرح تمام مذاھب و ملل کو اسلامي حکومتوں میں آزادي دیدي گئي اور علی الخصوص عیسائیوں کے فرقے کس طرح مسلمانوں کي بدولت بربادي سے بچ گئے ؟

مسلمانوں کي حکومت میں خود مختلف اسلامي مذاھب کو آزادي حاصل نہ تھي - شوافع حنابلہ کے دشمن تھے - اور حنابلہ شوافع کو ھلاک کرنا چاھتے تھے - اشاعرہ نے ایوبیہ کي قوت پاکر معتزلہ کے ساتھہ جو کچھہ کیا ' سب کو معلوم ھے - سنیوں اور شیعوں کا باھمي قتال بجاے خود ایک داستان خونین ھے - خوارج و قرامطہ کے حالات تاریخ میں تلاش کرو - ھمیشہ ایک فرقے نے دوسرے فرقے کو تباہ کیا ھے ' اور دوسرے نے انتقام کا موقع پایا ھے تو کسي طرح بي کمي نہیں کی ھے - تاھم یہ کیسي عجیب بات ھے کہ مسلمان خود تو باھم ایک دوسرے کو برباد کرتے تھے ' لیکن غیروں کو انھوں نے ھمیشہ پناہ دي اور ذمیوں کے حقوق دینیہ کي کبھي بے احترامي نہ کي - شوافع نے حنابلہ کا محلہ بغداد میں لوٹ لیا ' لیکن عیسائیوں کے گرجوں کي برابر حفاظت ھوتي رھي !

صلاح الدین عیسائیوں کے خوني جہاد کا میدان میں جواب دیتا تھا ' جبکہ وہ بیت المقدس کي مسجد عمر کو ڈھا چکے تھے ' لیکن خود اسکي حکومت کے اندر عیسائیوں کو پوري آزادي تھي اور مسجد عمر کي طرح مسیحي گرجا نہیں ڈھایا جاتا تھا ! !

حضرۃ عمر (رض) کے دنیا میں آخري الفاظ یہ تھے کہ غیر مذھب رعایا کے حقوق کي حفاظت کرنا - انھوں نے اپني آخري وصیت میں کہا تو یہي کہا کہ انکو دشمنوں کے حملے سے بچایا جاے اور انکے معابد محفوظ رھیں ! (طبري وغیرہ)

جب کوئی فوج حرکت کرتی تھی تو اسکے تمام افسروں کو نصیحت کی جاتی تھی کہ پادریوں کو قتل اور گرجوں کو منہدم نہ کرنا !

کیا یہ سب کچھہ اسي کا ظہور نہ تھا کہ : " ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض ' لھدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیراً " ؟ فھل من مدکر ؟

(۵) پس اگر آج مسلمان اپنی وسیع زمینوں کی حفاظت نہیں کرسکتے جس پر انکے تخت حکومت بچھے ھوے اور انکا علم فرمان روائی نصب ھے ' تو کچھہ افسوس نہیں ' لیکن اگر وہ زمین کے اس چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑے کی بھي حفاظت نہ کرسکیں ' جو خدا کی عظمت و جلال کا تخت ھے ' اور جسکے منارے اسکی قدوسیت کے علم ھیں ' تو انکے لیے افسوس ھے !

کیونکہ یہ انکا مقصد ظہور ھے اور اگر وہ اپنے مقصد حقیقي کو بھول جائیں تو یہ مقصد کي موت ھے جس کے بعد زندگي ممکن نہیں !

(۶) مسجد مقدس کانپور کا معاملہ ایک تازیانہ تھا ' جس نے مسلمانان ھند کو انکا مقصد عظمی یاد دلانا چاھا - پس مبارک ھیں وہ جو اس تنبہ سے عبرت پکڑیں ' اور آیندہ اپني قوتوں کو اس راہ میں وقف کر دیں ! !

[۸]

مولانا عبدالباري نے اس صورت مجوزه کے واضح کرنے کیلیے مجوزه نوتعمیر مسجد کا ایک نقشه بهي قلم سے کهینچ کر بهیجا تها - بهتر هے که آیے بهي نقل کردیا جاے ' تاکه صورت مجوزه اچهي طرح سمجهه میں آجاے - نیز معلوم هوسکے که میرا اتفاق کس صورت میں تها ؟

(نقشهٔ نو تعمیر حصهٔ متنازعه فیه)

جو پہلي صورت مجوزه اي حالت میں هوتا

از دیوار مکان متصل

پیدال راسته - بلندي ۱۰ فٹ

(ایک ضروري مکالمه)

یه گفتگو محض ایک ابتدائي مشوره تها - آخري مشوره اور قطعي و اختتامي راے کا موقعه بعد کیلیے چهوڑ دیا گیا تها . تاهم الله تعالى کي کچهه عجیب حکمت هے که چند خیالات اس وقت مجهے پیدا هوے ' اور میں نے مسٹر مظهرالحق پر ظاهر کیے - بالاخر وهي صورت پیش آئي -

میں نے کہا " کسي امر کے نیک و بد اثر کیلیے بڑي چیز اسکے ساتهه کے اور حالات و حوادث بهي هوتے هیں - اثر مجموعي طور پر پڑتا هے اور بعض حالتوں میں ضمني باتیں اسطرح غالب آجاتي هیں که نفس مسئله مغلوب هوجاتا هے -

حضور ویسراے کہتے هیں که میں خود آؤنگا - مسجد دیکهونگا اور خود اپني زبان سے تمام امور کا اعلان کرونگا ' لیکن ایک اهم سوال یه هے که وه کس عالم میں آئیں گے ؟ اور کیسے خیالات ظاهر کرینگے ؟ .

فیصله اور مضی ما مضى کي تجویز هو رهي هے ' لیکن کهیں ایسا نهو که مسلمانوں کي دل شکني یا رنجیدگي کي کوئي بات هوجاے - کهیں گذشته واقعات کا جانب دارانه تذکره نه نکل آے - کهیں جرم و بے جرمي کا سوال نه چهڑ جاے - اگر ایسا هوا تو پهر اصل مسئله کا اثر ان باتوں کے ساتهه شامل هوکر پبلک کے سامنے آیگا اور فیصله کنندوں کي حالت نازک هوجا یگي -

جب ویسراے فیصلے کي غرض سے آئیں گے تو کانپور میں جوش و محبت کے ساتهه خیر مقدم هوگا ' لیکن اگر انکي تقریر میں کوئي بات ایسي هوگئي ' تو جن لوگوں نے ایسا کرایا هے ' انکو ملامت کیجائیگي "

لیکن مسٹر مظهرالحق نے کہا که " ایسا کیوں هونے لگا ؟ حالات وایسراے کي نظر سے پوشیده نهیں " سچ یه هے که مسٹر مظهرالحق کے هاتهه میں فیصله نه تها ' اور نه وه اسکے باني تهے - وه اسکي نسبت کہتے تو کیا کہتے ؟

لیکن اب میں دیکهه رها هوں که میرا خیال بالکل غلط نه نکلا - حضور وایسراے . اگر سر جیمس مسٹن کي بے موقع تعریف نه کرتے ' اگر جرم و بے جرمي کا سوال نه چهیڑتے ' اگر زمین کي ملکیت کو ایک غیر ضروري سوال قرار نه دیتے ' اور اگر ان لفظوں کے ساتهه رهائي کا حکم نه دیتے ' جن کے ساتهه دیا گیا ' تو شاید عام مسلمانوں کے دلوں میں زیاده طمانیة اور شکر گزاري هوتي - علم اس سے که اصل مسئله کي حالت کیسي هي کیوں نه هوتي !

هر شے کا حکم اسکے گرد و پیش اور حوالي کے تغیرات کے بعد بدل جاتا هے . - کیونکه جماعت پر اثر مجموعي حالات کا هوتا هے - عام نظریں ایک کیمسٹ کي طرح تفرید کیمیاوي کے بعد حوادث پر نظر نهیں ڈالتیں -

یه ایک نهایت اهم نکتهٔ سیاست اور صرف اعلى حکام کے سمجهنے هي کي بات هے - تعجب هے که حضور وایسراے نے اسپر غور نه فرمایا :

ربط نهان غیر کا پرده هے ' ورنه آپ
دشمن کے ساتهه صرفه کریں رسم و راه میں ؟

(تغیر اور تنسیخ و ترمیم)

گفتگو کا آغاز اسی صورت سے هوا - جبکه شمله اور لکهنو میں نامهٔ و پیام اور گفت و شنید هو رهی تهی ' تو یقیناً یهی صورت سب کے پیش نظر تهي - خود مسٹر مظهرالحق کو بهی یهی معلوم تها ' اور مولانا عبدالباري بهی اسی خیال میں هونگے ' لیکن (جیسا که خود مولانا نے اپني تحریر میں لکها هے) جب معامله زیاده وقیع حد تک پهنچا اور سرکاري حلقه میں آخري راے کسي نه کسي طرح قرار پاگئي ' تو لکهنو میں ایک صحبت شورى قرار پائي - منگل کے دن ویسراے آئے هیں - جمعرات کو یه صحبت منعقد هوئي تهي

یهی صحبت شورى هے ' جس نے معاملات کی صورت یکا یک متغیر کر دي - مولانا عبدالباري اپنی تحریر میں لکهتے هیں که تمام مطالبات میں سے صرف مسجد اور متهمین کی رهائی کے مسائل فیصلے کیلیے لیے گئے - معلوم هوتا هے که اسی مجلس میں کهدیا گیا تها که ویسراے اس سے زیاده اور کچهه نهیں کر سکتے که چهجه نکال لینے کی اجازت دیدیں ' اور ایک طرح کا مبهم قبضه زمین کی مسجد پر هو جاے - قیاس کہتا هے که عدم ملکیت کے سوال پر

ویسرائے اسے منظور کرلیں تو پھر تمام معاملہ کا خاتمہ ہے - کیونکہ اصولاً اس صورت میں اور زمین پر مثل سابق دالان تعمیر کردینے میں کچھہ بھی فرق نہیں ہے -

(اصـلـی ســوال)

تمام معاملے کي بنیاد یہ امر ہے کہ مسجد کي زمین کا ایک حصہ مسجد کي ملکیت اور قبضے (باصطلاح قانون) ' اور تصرف (باصطلاح فقہ) سے نکالکر سڑک میں شامل کردیا گیا ہے - مسلمان کہتے ہیں کہ یہ جزو مسجد ہے ' اسلیے سڑک میں شامل نہیں کیا جا سکتا -

پس قانون اور فقہ ' دونوں کے لحاظ سے یہ سوال (ملـکیت) اور (تصرف) کا ہے - نہ کہ کسي هئیت و شکل عمارت کا -

(مجوزہ صورت)

مولانا نے فیصلے کي صورت یہ تجویز کي کہ :

" گورنمنٹ بلا کسي شرط کے زمین مغصوبہ واپس کردے اور جس طرح مسجد کي ملکیت میں تھي' اسي طرح دیدي جاے"

اس دفعہ نے (ملکیت) کا مسئلہ صاف کردیا اور مسجد کي زمین اسے بجنسہ واپس ملگئي -

یہ اصول ٹھیک ٹھیک قائم رہا کہ " مسجد کي زمین کا ہر حصہ مقدس ' اور وہ کسي حال میں مصالح مسجد کے سوا کسي دوسرے کام میں نہیں آسکتا "

اب دوسرا مسئلہ (تصرف) کا رہا - کیونکہ قانوناً بھي ملکیت بغیر حق تصرف کے مفید دعوی نہیں -

اسکا فیصلہ اس طرح ہوا کہ حق تصرف بھي مسجد اور اسکے متولیوں یاعام جماعت کو ملیگا - لیکن اب چونکہ اُس جانب سڑک نکلي ہے جو پہلے نہ تھي' اور مسجد کي نئي تعمیر درپیش ' لہذا اس تعمیر کا نقشہ . متولیان مسجد اپنے جدید مصالح اور فوائد کے لحاظ سے یہ تجویز کرتے ہیں کہ اُس جانب مسجد کا صدر دروازہ بنا یا جاے - صدر دروازے کیلیے برامدہ ضروري ہے - اسلیے اوپر تو صحن مسجد کي وسعت اور اسکا دالان بدستور رهیگا ' لیکن اسکے نیچے دروازہ کي وجہ سے ایک سہ درہ بنایا جایگا' اور وہ بالکل اسي طرح زمین کي مسجد پر ہوگا ' جیساکہ صدہا مساجد میں مثل مکانات کے کچھہ جگہ چھوڑ دي جاتي ہے' اور اسپر یا تو سیڑھیاں ہوتي ہیں ' یا بطور برامدے کے جگہ خالي رہتي ہے - بمبئي اور کلکتہ کي مساجد میں یہ صورت بکثرت ہے -

یہ جو جگہ خالي چھوڑ دي جاتي ہے تو مسجد هي کي زمین هوتي ہے ' لیکن مصالح مسجد کیلیے اسکو الگ سا کردیا جاتا ہے -

(ســڑک اور زمین مسجـد)

ایک اهم سوال جو اب فیصلہ کے اثر کیلیے مہلک ہو رہا ہے ' اُس حالت میں بھي پیدا ہوسکتا تھا ' یعنے یہ برامدہ یا سہ درہ سڑک میں شامل ہوگا - اور گو مسجد کے دروازے کے سامنے کي زمین کو دھوپ اور بارش سے بچانے اور آنے جانے والے نماز- یوں کے خیال سے اسکي تعمیر عمل میں آئي ہو' لیکن اسکا کیا علاج کہ عام راهگیر بھي ہر حالت میں اسپر سے گذ ریں گے ' اور اسکا احترام مثل مسجد کے محفوظ نہ رہیگا ؟

یہي سوال ہے جو موجودہ صورت میں ہر شخص کے دل میں پیدا ہوتا ہے -

لیکن اسکا علاج بھي اس صورت میں موجود تھا - مولانا نے صاف صاف لفظوں میں لکھدیا تھا کہ دروازے کے سامنے کا حصہ فٹ پاتھ سے ایک فٹ اونچا بنا یا جایگا ' اور جو رخ اسکا سڑک کي جانب ہوگا ' اسے جالي سے بند کر دیا جایگا - دونوں جانب کے در لوہے کے دروازے سے بند ہوسکیں گے - - - - - - - - -

اسکے اندر خرید فروخت نہوسکے گي ' کوئي سواري یا جانور وہاں سے نہیں گذر سکتا ' مسلمانوں کو حالت نا پاکي میں وہاں جانا مثل مسجد کے شرعاً ممنوع ہے "

(گورنمنٹ کي خاطـر نہیں بلکہ مسجد کیلیے)

رهي یہ بات کہ ہم دروازہ کیوں بنائیں ؟ کونسي وجہ ہے کہ پہلي سي حالت باقي نـہ رهي. جاے ؟ تو اسکے لیے نہایت معقول وجوہ ہیں :

(۱) مسجد از سر نو تعمیر کرینگے تا کہ زیادہ خوش قطع ' زیادہ مستحکم ' اور زیادہ آرام دہ ہو - مسجد کو از سر نو تعمیر کرتے ہوے بحفظ رقبۂ زمین' ہمیں اختیار حاصل ہے کہ بر بناے مصالح و فوائد ' نقشۂ عمارت میں تبدیلي کـریں - اس تبدیلي سے اُس اصول پـر کوئي اثر نہیں پڑتا ' جسکا تعلق مساجد اور گورنمنٹ سے ہے -

(۲) پہلے حالت اور تھي - اب اُس جانب سے ایک بڑي سڑک نکل رهي ہے - لہذا ضـرور ہے کہ اب مسجد کا صدر دروازہ سڑک کي جانب ہو - اگر یہ قضیہ نہ بھي پیش آتا' جب بھي نئي سڑک کي صورت میں اُس جانب صدر دروازے کا رکھنا ضروري تھا -

(۳) دروازہ کے آگے برآمدے کا هـونا علاوہ عمارت کي حسن و خوشنمائي کے ' نمازیوں کیلیے بھي آرام دہ ہوگا - کیونکہ بارش کے وقت دروازہ کي پاني سے حفاظت ہوگي - دھوپ میں سایہ ہوگا - یہي مصالح ہیں جنکي وجہ سے بڑے بڑے مکانوں میں بـر آمدے نکالے جاتے ہیں اور مساجد میں بھي موجود ہیں -

" مسجد کي از سر نو تعمیر " - " ایک فٹ کي بلندي " - " سہ درہ " - " لوہے یا پتھـر کي جالي " - " زمین کي بلا شرط واپسي " وغیرہ وغیرہ' مولانا کي تحریر کے اهم الفاظ ہیں - ان پـر دوبارہ نظر ڈال لیجیے -

(مجوزہ فیصلہ بالکل کامیابي تھي)

اب آپ انصاف فرمائیں کـہ اس صورت اور مسجد کو بحالت اولی چھوڑ دینے میں اصولاً ' شرعاً ' قانوناً ' کیا فرق ہے ؟ بلکـہ في الحقیقت پہلي صورت سے بھي زیادہ بہتر و انفع -

اس معاملہ کي اصلي روح حفظ زمین مساجد کا اصول تھا - اور وہ بمجرد اعتراف ملکیت حاصل . پـھر تصرف میں مینوسپلٹي کو کوئي دخل نہیں !

یقیناً میں نے اس صورت کو سنکر ایک ابتدائي گفت و شنود کي طرح اتفاق ظاهر کیا ' اور کچھہ عرصہ تک مختلف پہلوؤں پر گفتگو کرنے کے بعد کہا تھا کہ " اگر ایسا ہوا تو میں مخالفت نہیں کرونگا "

مگر اب کہتا ہوں کہ اس صورت سے تو کوئي بھي مخالفت نہیں کـرسکتا - کیونکـہ یہ تو بالـکل سر جیمس مسٹن کے حکم کو خاک میں ملانا اور مطالبۂ مسلمین کي بہ کلي فتح تھي .

مسٹر مظہـر الحق نے خود بار بار کہا : میري سمجھہ میں یہ بات نہیں آتي کہ اِس صورت کے منظور کرلینے کے بعـد سـر جیمس مسٹن کیلیے کیا باقي رهجایگا ؟ انکو تعجب تھا اور مینے بھي اس تعجب میں شرکت کي -

مسئلۂ عمان

مرحوم سلطان فیصل ' امیر عمان -

عمان ' بحرین کے بعد قریب خلیج فارس' سواحل عرب پر ایک قدیمی عربی ریاست ہے - اسکے مشرق میں بحر عمان ' مغرب میں بحرین - اور شمال میں اضلاع حضر موت ہیں - ساحلی مقامات نہایت آباد و سرسبز ہیں ' پہاڑوں میں معدنیات بھی پاے جاتے ہیں -

یہ ملک ایک مستقل ریاست ہے ' جس کا پایہ تخت شہر " مسقط " ہے ' ملک کا رقبہ تخمیناً ۸۰ ہزار میل ہے اور آبادی ۱۰ لاکھہ - تمام رعایا جو قبائل پر منقسم ہے' فوج میں داخل ہے ' باشندے زیادہ تر اباضی طریقے کے خارجی مسلمان ہیں -

دیگر غیر محفوظ سواحل عرب کی طرح ایک مدت سے یہ بھی یورپین پالیسی کا شکار ہے' ایک برٹش کونسل یہاں تمام امور میں دخیل کا رہے ' گو اب تک اغراض صرف تجارتی اور حفظ طرق ہند بتلاے گئے ہیں -

ہندوستان کی حفاظت کا عفریت بھی ایک بلاے بے درمان ہے ' جس سے کسی ملک کو پناہ نہیں !

گذشتہ دنوں جس فرمانرواے عمان کے ابتلاے آفات اور پھر وفات کی اطلاع آئی' اوس کا نام " فیصل بن ترکی بن سعید " تھا ' سلطان سعید نہایت دلیر' شجاع اور بلند حوصلہ امیر تھا ' اس نے نہ صرف عمان ہی کو اپنے قبضۂ حکومت میں رکھا ' بلکہ سواحل کی دوسری جانب' افریقہ میں زنجبار' اور ایشیا میں گوادر (بندر بلوچستان) پر بھی قابض ہوگیا !

سلطان سعید کے مرنے پر اوس کا ایک بیٹا (سلطان برغاش) زنجبار کی' اور سلطان (ترکی) عمان کی مسند امارت پر بیٹھا - (ترکی) کو مسند نشینی کے تھوڑے ہی دنوں بعد اپنے بھائی عبد المجید سے برسر پیکار ہونا پڑا ' اور نا کامیاب ہوکر ناچار انگریزی جہاز کے سامنے اطاعت قبول کرلی ' اب ترکی کہ بجاے عبد المجید سلطان عمان مشتہر ہوا ' اور ترکی انگریزی جہاز میں قید ہوکر بمبئی لایا گیا ' یہاں وہ ایک مدت تک نظر بند رہا تھا - یہیں سابق سلطان فیصل پیدا ہوا - عبد المجید سے عرب خوش نہ تھے ' اسلیے سر برآوردگان عمان کی مخفی دعوت پر ایک عورت کے بھیس میں (ترکی) بمبئی سے عمان پہونچ گیا !

خوش قسمتی سے عبد المجید اس وقت عمان سے باہر شکار میں مشغول تھا ' اس لیے ارکان و عمائد عمان کی تائید سے وہ بلا مزاحمت تخت نشین ہوگیا اور شہر کے دروازوں کے گارڈ کو حکم دیدیا کہ عبد المجید جب واپس آئے تو سنجیدگی سے اوس کو کہدو کہ " تم اب سلطان عمان نہیں ہو " -

عبد المجید مجبوراً ملک کے اندرونی علاقے میں چلا گیا ' اور فراہمی جمعیت کے بعد لڑنے کو نکلا ' بالاخر ٦۰ ہزار ڈالر کے معارضے میں اپنے دعوئیے تخت نشینی سے باز آیا ' جس کو برٹش گورنمنٹ نے ترکی کی طرف سے فوراً ادا کردیا ' اور ترکی اپنے حریف کے حملوں سے محفوظ ہوگیا -

وفات سے کچھہ دن پہلے سلطان " ترکی " کو راس الحد کے قریب ایک اور ملکی شورش کا مقابلہ کرنا پڑا جسکے فرو کرنے کے لیے اوسنے اپنے محبوب فرزند امیر فیصل کو روانہ کیا ' امیر فیصل نے جو بعد کو سلطان فیصل ہوا ' باغیوں کو شکست دی ' اور ایک انگریزی جہاز کی اعانت کی بدولت شدائد سفر بحری سے نجات پاکر عمان واپس آیا -

(ترکی) کے بعد " فیصل " ہندوستانی تجار اور اہل ملک کے انتخاب اور برٹش گورنمنٹ کی رضا سے امیر عمان منتخب ہوا ' فیصل اپنے باپ ہی کے زمانہ سے امور مہمہ سر انجام دے چکا تھا ' اس لیے اپنے بھائی " محمد " کے مقابلہ میں کامیاب رہا -

فیصل کو ملک کی متعدد بغاوتوں سے سابقہ پڑا ' پہلے اپنے چچا " عبد المجید " سے جو آخر قید ہوکر بمبئی آیا ' پھر ابن صالح سے جسکو ۱۰ - ہزار ڈالر دیکر راضی کیا گیا ' لیکن ایک شب کو اوس نے ناگہانی حملہ کردیا اور محل میں گھس پڑا ' سلطان بہ مشکل جان بچا کر ایک دوسرے قلعے میں چلا گیا ' پھر ایک اور سردار نے شورش کی ' جس پر انگریزی جہاز نے گولہ باری کی - آخر الامر اس موجودہ بغاوت سے سابقہ پڑا ' جسکے فرو کرنے میں وہ بالکل نا کامیاب رہا تھا ' اور کیا عجب کہ اوسکی موت ' شدت غم و حزن اور اندیشہ و فکر کا نتیجہ ہو -

فیصل کی وفات پر اب اوس کا بیٹا سلطان " تیمور " امیر عمان ہے ' ریاست کا استقلال خانمہ پذیر ' اور جدید حالات کمال درجہ رو باغتشاش ' و لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا !

انگلستان کی جوع ارضی کو حفاظت ہند کا ایک ایسا بے امان بہانہ مل گیا ہے ' کہ اسکے صیاد طمع کیلیے عرب و افریقہ کے تمام گوشے شکار گاہ بن گئے ہیں - نہر سویز پر اسکی کیلیے قبضہ ضروری ہے - مصر اسی بہانے کا قتیل ہے - خلیج فارس اور اسکی ریاستیں اسی کی بدولت دم توڑ چکی ہیں - کویت اور محمرہ کا خاتمہ ہوچکا ہے - تبت پر بھی اسی کیلیے پنجۂ آز بڑھا تھا - یہ سب کچھہ لعل ہند کی حفاظت کیلیے ہے ' لیکن کسے معلوم کہ یہ لعل درخشاں ہمیشہ ایک ہی خزانے میں رہیگا ؟ و تلک الایام نداولہا بین الناس ! !

مرحوم (امیر فیصل) سابق والی عمان

اس صحبت میں زور نہ دیا گیا ہوگا ' اور جناب راجہ صاحب اور مولانا عبد الباري نے اپنی جگہ یہی سمجھا ہوگا کہ زمین کی ملکیت بھی مسجد کو دیدي جا رهي ہے -

میرا اختلاف یہیں سے شروع ہوتا ہے کہ زمین کي ملکیت اور تصرف ' دونوں کي وہ صورت قائم نہ رهي جو پہلے پیش کي گئي تهي - اور حفظ زمین مسجد کا اصل الاصول خطرہ میں پڑگیا جسکے لیے یہ تمام حوادث خونین پیش آئے تھے -

(اختلاف کا مبدء)

(۱) اول تو اس تغیر صورت کی اُن لوگوں کو بالکل اطلاع نہیں دي گئی' جنکو پہلی صورت کی اطلاع دي گئی تھی - مجھے معاف رکھا جاے اگر میں کہوں کہ یہ وهی شخصیت ہے ' جس پر ہمیشہ لوگوں کو ملامت کی گئی ہے - مسئلہ کی اهمیت اور اسکا علم اسلامی مسئلہ ہونا اخر کچھہ بھی وقعت ضرور رکھتا تھا ' اور ویسراے سے یہ کہنے کا موقعہ پورا پورا حاصل تھا کہ " اب همیں اس آخري صورت کي نسبت مسلمانوں سے اخري مشورہ کر لینے کي مہلت ملني چاهیے - هم ثالث بالغیر هیں ' لیکن اصلي فیصلہ کنندہ قوت نہیں هیں "

(۲) پھر سب سے بڑھکر اصولي سوال یہ ہے کہ پہلا مشورہ بھي آخري اور قطعي نہ تھا - خود مجھسے جس طرح گفتگو هوئي تهي ' میں سمجھتا هوں کہ اوروں سے بھي اسي طرح هوئي هوگي - ایک منٹ اور ایک نصف لمحہ کیلیے بھي میرے ذهن میں یہ خیال نہیں آیا کہ صرف اسي ابتدائي مشورے کي بنا پر خاتمۂ کار هوجائیگا - میرے محترم دوست مسٹر مظہر الحق اس سے اچھي طرح واقف هیں میں نے مولانا عبد الباري صاحب کو تار دیا تھا کہ " معاملہ اهم و نازک ' کمال حزم مطلوب ' پس اپني ذمہ داري کي نزاکت کو محسوس کرکے قدم بڑھانا چاهیے " اور انھوں نے اطمینان دلایا تھا - خدا بہتر جانتا ہے کہ آغاز گفتگو سے میں مضطرب اور نتیجہ کي طرف سے مشوش خاطر تھا - مشورہ میں رازداري کي شرط لگا دي تهی ' اور ابتدائی گفتگو کا عام اعلان کسی طرح مناسب بھی نہ تھا - کسے معلوم تھا کہ فیصلہ هوگا بھي یا نہیں ؟ اسي لیے میں نے راجہ صاحب سے بالمشافہ گفتگو کرنا چاهي لیکن اتوار کے دن روانہ هوکے صرف پیر هي کے دن میں لکھنو پہنچ سکتا تھا ' اور انھوں نے تار دیا کہ اُس دن میں لکھنو میں نہونگا - پھر بارجود اپني مستھلک مصروفیت اور نا قابل بیان انہماک اشغال کے ' مسٹر مظہر الحق سے ملا - لیکن انکو خود بھي یہ کب معلوم تھا کہ منگل تک معاملات کا خاتمہ ہے ؟

پس ضرور تھا کہ آخري مشورہ بھي کرلیا جاتا اور جیساکہ خیال تھا' صحیح معنوں میں ایک وسیع تر مشورہ اس معاملہ کو اپنے هاتھوں میں لیتا - اس صورت میں مولانا عبد الباري کي ذمہ داري بھي نہ رهتي اور شاید موجودہ حالت سے زیادہ بہتر حالت میں تمام معاملات نظر آتے -

(مشکلات کار)

میں مشکلات سے بھي بے خبر نہیں ' اگرچہ عام معترضین بے خبر هوں - یہ بالکل سچ ہے کہ حضور ویسراے کسي وجہ سے اس معاملہ کو جلد سے جلد ختم کردینا چاهتے تھے ' اور اس کي علت پر غور کرنے کیلیے همیں زیادہ دماغ سوزي کي ضرورت نہیں - هر شخص اُسے سمجھہ سکتا ہے' اور اسی کی بنا پر مسلمان اس فیصلے کو اصولاً اپنے حق طلبانہ ایجی تیشن کی کامیابی اور حضور ویسراے کی یادگار دانشمندي اور مصلحت شناسی سے تعبیر کرتے هیں - تاهم همارے لیے کوي مجبوري نہ تھی کہ چند دنوں کی اور تاخیر گوارا کرلیتے ' اور کہدیتے کہ جب تک اس اخري صورت کي نسبت مشورہ نہ کرلیا جاے ' اُس وقت تک کچھہ نہیں کیا جاسکتا - حضور ویسراے چاهتے هیں تو بغیر انتظار نتائج جو فیصلہ چاهیں کر دیں - لیکن اگر مسلمانوں کی دلجوئی اور امنیت عامہ مقصود ہے تو صرف ایک شخص اپنی ذمہ داري پر کیونکر اتنے بڑے خونین معاملہ کے فیصلۂ آخري کو لیلیے سکتا ہے ؟

میں سمجھتا هوں کہ سنیچر اور اتوار کے دن شملہ میں ایسا کہنا کچھہ بھي مشکل نہ تھا - جیساکہ دنیا کے هر حصے اور هر آبادي میں کہا جا سکتا ہے -

جمعرات سے پیشتر تک جسقدر گفتگو هوئي تهي ' غالباً جناب راجہ صاحب اور حضور ویسراے میں هولي تهي - جمعرات کے دن یا جمعہ کے دن آخري راے کا مراسلہ دیکر انریبل سید رضا علي کو شملہ بھیجا گیا اور اسکے ساتھہ هي هز ایکسلنسي کي حرکت ظہور میں آئي - یہي آخري وقت مہلت لینے اور حزم و احتیاط کا تھا -

* * *

یہ واقعات تھے جو میرے علم میں هیں ' اور یہ راے ہے جس کا اظہار میں نے اپنا فرض سمجھا - یہي سبب ہے کہ میں نے فیصلہ هي کے دن اپني راے سے حضرات متعلقین فیصلہ کو اطلاع دیدي ' اور اسي بناپر (ٹون هال) کلکتہ کے جلسہ میں بھي سب سے پہلا رزولیوشن زمین مسجد کے متعلق رکھا گیا کہ اس سے حفظ مساجد کا بنیادي اصول خطرہ میں ' اور آئندہ کے لیے نظیر هونے کا خوف سامنے تھا -

(گذشتۂ و آیندہ)

یہ قطعي اور نا قابل تاویل ہے کہ مسلمانوں کي حق طلبي نے تعجب انگیز صورت میں فتح مندي حاصل کي - کسي حق طلبانہ ایجی تیشن کي کامیابي کي یہ صورت پوري تاریخ هند میں یادگار اور آیندہ کیلیے سبق عبرت رهیگي - لیکن یہ فتح مندي زمین کے فیصلہ میں نہیں ہے بلکہ اس اصولي صورت معاملہ میں ہے کہ بالاخر اغماض و بے دردي کي جگہ حکومت کو اعتراف کرنا پڑا ' اور جبکہ تمام عرضداشتیں اور درخواستیں رد کر دي گئي تهیں ' تو خود ویسراے آئے اور اس معاملہ میں مداخلت کے سوا چارۂ کار نظر نہ آیا : فوقع الحق و بطل ما کانوا یعملون ! !

اب آیندہ کیا کرنا چاهیے ؟ اسپر میں پانچ چھہ دن اور غور کرنے کي مہلت چاهتا هوں اور ۱۴ - اکتوبر سے متصل غور کر رها هوں - آیندہ نمبر میں اپنا خیال شاید ظاهر کرسکوں : و ما تشاؤن الا ان یشاء اللہ ' ان اللہ کان علیماً حکیماً !

بڑی مصیبت یہ ہے کہ مساجد کی امامت عموما جہلا کے ہاتھوں میں ہے اور یہ کام ایک ذریعۂ معاش بن گیا ہے - وہ بیچارے کہاں سے ایسی قابلیت لائیں کہ برجستہ خطبہ دیں اور اسکے تمام شرائط کو پورا کریں !

خطبہ کے معنی تو یہ ہیں کہ نہ صرف عام حالت کی اسمیں رعایت کی جاے ' بلکہ گذشتہ جمعہ کے بعد جو نئے حالات و حوادث دنیا میں گذرے ہیں اور انکی بنا پر مسلمانوں کو جو کچھہ تعلیم کرنا ضروری ہے ' اسکے بھی رعایت اسمیں ملحوظ رہے - ضرورت اسکی تھی کہ جنگ بلقان و طرابلس کا ذکر خطبوں میں ہوتا - مسجد کانپور کا جب حادثہ پیش آیا ' تو اسکے بعد کے جمعہ میں ہر جگہہ خطباء اس واقعہ کے متعلق بیان کرتے - مسلمانوں کی تعلیم ' انکی سیاسی حالت ' انکے اخلاق و اعمال ' انکی ضروریات حالیہ ' اگر مساجد کی تعلیم سے درست نہونگی تو کیا وای - ایم - سی کے پریچنگ ہالوں میں انکو ڈھونڈھا جاے ؟ اگر یہ سلسلہ درست ہوجاے تو پھر نہ انجمنوں کی ضرورت ہے ' نہ کسی مرکزی کانفرنس کی لوکل کمیٹیوں کی ' اور نہ مسلم لیگ کی شاخوں کی -

میں نے ایک بار کہا تھا کہ میرے فکر و نظر اور آجکل کے ارباب عمل کے کاموں میں ایک بہت بڑا اصولی فرق یہ ہے کہ وہ راہ تاسیس اختیار کرتے ہیں ' اور میں صرف تجدید و احیاء کی ضرورت سمجھتا ہوں - یہ بحث بھی اسی کی ایک مثال ہے -

اس کام کیلیے ضرورت ہے علماء حق کی بیداری اور اداء فرض کی ' ضرورت ہے تمام ائمۂ مساجد ہند کے حالات کی تفتیش و تحقیق کیلیے ایک باقاعدہ صیغہ کی ' ضرورت ہے ایک مدرسہ کی اور ایک خاص نصاب تعلیم کی جس میں سے مساجد کے پیش امام و خطباء طیار ہوکر نکلیں ' لیکن :

تن ہمہ داغدار شد ' پنبہ کجا کجا نہی ؟

لوگ مسجد کانپور کے جمع شدہ روپیہ کے مصارف ڈھونڈھتے ہیں ' مجھے ایک مرتبہ خیال ہوا کہ اعانت ورثاء شہداء و ایتام کے بعد اس سے کانپور میں ایک مدرسہ کیوں نہ طیار کیا جاے جس میں مساجد کے پیش امام اور خطباء کو تعلیم دی جاے ؟ روپیہ مسجد کیلیے تھا اور مساجد کے احیاء ہی میں اسے صرف بھی کرنا چاہیے -

جس رسالہ کا عنوان میں ذکر کیا ہے ' اصلاح خطبات کے سلسلے میں قابل ذکر ہے - مولوی صاحب نے اسمیں جمعہ کے چند خطبات اردو میں لکھکر جمع کیے ہیں - اور دیباچہ میں علما و ارباب فکر سے خواہش کی ہے کہ وہ اس بارے میں انہیں مشورہ دیں ' تاکہ دیگر حصص بھی شائع ہوں -

میں اس نیک و مفید خیال پر انہیں مبارک باد دیتا ہوں ' اس قسم کے حقیقی کاموں کو آج کون سونچتا اور کون کرتا ہے - البتہ جو طریق تحریر و عبارت انہوں نے اختیار کیا ہے وہ قابل اصلاح ہے - لکھنے پڑھنے میں قدیم طرز کی پابندی سے کیا حاصل ؟ خطبہ کی عبارت نہایت موثر ہونی چاہیے تاکہ دلوں کو کھینچ لے اور سامع کو اسکا ذوق دوسری طرف متوجہ نہ ہونے دے - مطالب بھی جو خطبات میں بیان کیے گئے ہیں ' وہی ہیں جو عموماً پرانے خطبوں میں پائے جاتے ہیں - یہ طریق اصلاح نہیں - اور نہ اس سے کوئی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے - اصل شے تو مطالب ہی کی تبدیلی ہے - اسمیں مسلمانوں کے تمام موجودہ امراض ملی واجتماعی کو پیش نظر رکھنا چاہیے اور اُن چیزوں اور شریعت

[پہلے کالم کا بقیہ مضمون]

کے اُن حکموں پر زور دینا چاہیے ' جنکے ترک نے مسلمانوں کو فلاح کونین سے آج محروم کردیا ہے -

مولوی صاحب اپنے فکر کو وسیع تر کریں ' میں انکے حسن ضرورت و اصلاح کا معترف ہوں ' مگر مجھے سخت تعجب ہے کہ انہوں نے نفس مطالب میں کیا تبدیلی کی اور کیونکر اِن مضامین پر مطمئن ہوگئے ؟

رسالہ غالباً مصنف سے مفت ملیگا -

مطبوعات جدیدہ

غبطة الناظر

قیمت ۸ - آنہ : سپرنٹنڈنٹ بیکر ہوسٹل - دھرمتلہ - کلکتہ

عرصہ ہوا ' ڈاکٹر اڈورڈ ڈینسن راس سابق پرنسپل مدرسہ کالج کلکتہ نے اسے بعد تہذیب (ایڈٹ) شائع کیا تھا - ایک روپیہ قیمت تھی - اب نصف کردی -

یہ عربی میں حضرة شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی ایک مختصر سوانح عمری ہے ' جسکا قلمی نسخہ بانکی پور کے کتب خانہ سے ہاتھہ آیا - ڈاکٹر راس دیباچہ میں لکھتے ہیں :

" یہ ایک نادر کتاب ہے - اصل نسخہ میں مصنف کا نام نہ تھا - لیکن پہلے صفحہ پر " تالیف المرحوم قاضی القضاۃ الشافعی شیخ الاسلام ابن حجر " کاتب کے ہاتھہ سے مسطور ہے - اس سے خیال ہوتا ہے کہ ابن حجر عسقلانی کی تصنیف ہے - لیکن ابن حجر کی تصنیفات میں اسکا ذکر نہیں - تاہم چونکہ کتاب نادر ہے اور میرے اکثر مسلمان احباب حنفی و قادری ہیں ' میں نے چاہا کہ اسے شائع کردوں "

جس زمانے میں یہ رسالہ چھپ رہا تھا ' اسی زمانے میں میں نے کہدیا تھا کہ اسکی اشاعت مفید نہیں اور نہ اسمیں کوئی خاص بات ہے - شیخ کے حالات میں مبسوط کتابیں مثل (بہجة الاسرار) وغیرہ کے موجود ہیں اور جابجا انہیں کے حوالے سے اسمیں بھی مطالب نقل کیے گئے ہیں - پھر طرز جمع و تحریر نہایت عامیانہ اور معمولی ہے - حافظ عسقلانی کی تو قطعی نہیں ہو سکتی - ابن حجر مکی کی ہوگی کہ آنکی تمام زندگی ایسی ہی تصنیفات میں بسر ہوی ہے !

افسوس کہ نا واقفیت کی وجہ سے ڈاکٹر موصوف نے لاحاصل وقت اور روپیہ ضائع کیا -

حدائق البیان فی معارف القران

۳ - روپیہ - دفتر اخبار مشرق - گورکھپور

۴۳۳ - صفحہ کی ضخیم کتاب ہے - مصنفہ مولانا محمد عبد الغفور صاحب فاروقی ریٹائرڈ سب جج محمد آباد اعظم گڈہ -

حافظ سیوطی کی ایک نہایت مفید کتاب (اتقان) ہے جسمیں قران کریم کے جمع و ترتیب ' قرأت و رسم الخط ' علوم متعلق تفسیر ' اور طبقات علوم القران وغیرہ کے متعلق مصنفات قدما کا عمدہ انتخاب کیا ہے - اس سے قران کریم کے متعلق متعدد

انتقاد

مسئلۂ خطبات جمعۂ و عیدین

به تقریب رسالہ خطبات الاسلام

مصلفه مولوي محمد یونس صاحب رئیس دتاولي - علي گڈھ

مولوي صاحب نے اسمیں جمعه کیلیے بطور نمونے کے چند اردو خطبے مرتب کرکے جمع کیے هیں - مقصد یه ہے که لوگوں کو مفید وقت و حال خطبات کي طرف مائل کیا جاے - اس رسالے کو دیکھکر مجھے اصل مسئلۂ خطبات مساجد جمعه کا خیال آگیا جسے مدت سے لکھنا چاهتا هوں اور انشاء الله لکھونگا -

جمعه کا اجتماع اور حکم خطبه مسلمانوں کے فلاح دازین کا وسیلۂ عظمی تھا - اس سے مقصود یه تھا که هفتے میں ایک بار لوگوں کو انکي حالت اور ضرورت کے مطابق هدایت و ارشاد کي دعوت دي جاے اور امر بالمعروف و نهي عن المنکر کا ایک دائمي ذریعه هو-

خطبه در اصل ایک وعظ تھا جیسا که وعظ هوتا ہے - آنحضرۃ (صلعم) کے بعد خلفاء راشدین اور صحابه کا بھي یهي حال رها اور تمام عربي حکومتیں جو اسکے بعد قائم هوئیں انمیں بھي خلفا و سلاطین کو مساجد کے ممبروں پر وعظ کرتے هوے تاریخ میں دیکھا جا سکتا ہے - حقیقت خطبه کے لیے کتب صحاح کے ابواب متعلق جمعه و خطبه کی احادیث دیکھني چاهیئں -

لیکن هماري اصلي مصیبت همارے حالات میں نہیں ہے که وہ نتائج هیں - اسکا اصلي منبع همارے اعمال کے تحریف و نسخ میں ہے که وهي علل و اسباب هیں - شخصي حکومتوں کے قیام ' عجمي سلاطین کي کثرت ' سنت خلفاء راشدین کے ضیاع ' اور جهل و غفلت کے استیلا نے هر اسلامي عمل کو ایک لباس ظاهر دیکر اسکي روح حقیقت سلب کرلي ہے ' خطبۂ جمعه اور عیدین و نکاح کا بھي یهي حال ہے -

اب خطبے کے معني یه رهگئے هیں که عربي زبان میں ایک چھپي هوئي کتاب ' جو بازار سے خرید لي جاے ' اور الف لیلہ کي طرح اسمیں سے ایک خطبه غلط سلط پڑھکر سنا دیا جاے - آواز بشدت کریهه هو ' اور لب و لهجه میں عربیت پیدا کرنے کیلیے هرجگهه تفخیم و ثقالة سے کام لیا جاے - بعض لوگ قران شریف کي حاصل کردہ قرات کو اسمیں بھي صرف کرتے هیں ' اور پھر جو شخص هر لفظ کے آخري حرف کو پوري سانس میں کھینچ کر پڑھے وہ سب سے بڑا قاري ہے !!

بسا اوقات غریب پڑھنے والا بھي نہیں جانتا که میں کیا پڑھ رها هوں ؟ الف لیلہ کي ایک رات کا افسانه ہے ' قلیوبي کي کوئي حکایت ہے ' یا ارشاد و هدایت امت کا وہ عظیم و جلیل عمل اقدس ' جو رسول الله صلی الله علیه و سلم کے ممبر پر کھڑے هوکر مجکو انجام دینا پڑتا ہے ؟ پھر سننے والوں کي مصیبت کا کیا پوچھنا ؟ کوئي اونگھتا ہے ' کوئي اپنے ساتھیوں سے صبح کے بازار کا بھاؤ پوچھتا ہے !

یه تمسخر انگیز تذلیل و تحقیر ہے اس مذهب عظیم کے اعمال دینیه کي ' جس کے داعي اول نے اپنے خطبات و مواعظ سے ایک بادیه نشین قوم کو روم و ایران کے تمدن کا مالک بنا دیا تھا !

و ما کان الله لیظلمهم ' و لکن کانوا أنفسهم یظلمون !!

یقین کرو که جب حضرۃ (مسیح) نے بني اسرائیل کي ذلت و هلاکت پر ماتم کیا تو شریعت موسوي کے احکام و اعمال کا بعینه یهي حال تھا جو آج تم نے خدا کي شریعت کا بنا رکھا ہے - مسیح اگر ان فروسیوں اور صدوقیوں پر روتا تھا ' جو کو بڑي بڑي آستینوں کے جبے پهنتے ' هر وقت دعائیں مانگتے ' اور بڑي بڑي مهیب تسبیحیں اپنے هاتھوں میں رکھتے تھے ' پر شریعت کے حکموں کو انهوں نے مسخ اور اعمال صالحه کو بے اثر کردیا تھا ' تو همیں بھي اپنے عالموں اور صوفیوں پر ماتم کرنا چاهیے جو انکي طرح یه سب کچھه کرتے هیں پر اُنهي کي طرح حقیقت سے بھي خالي هیں !!

میں سرے سے اس امر هي کا اعد عدو دشمن هوں که خطبے لکھے هوے پڑھے جائیں - یه ایک بدعت ہے جسکا نه تو قرون مشهود لها بالخیر میں ثبوت ملتا ہے اور نه علت حکم اسکا موید - خطبه ایک وعظ ہے - پس مسجدوں میں ایسے خطیب هونا چاهییں جنکو یه قابلیت حاصل هو که جمعه کے خطبے کیلیے طیار هوکر آئیں ' اور زباني مثل عام مواعظ کے وعظ کهیں - ضرور ہے که قوم کي موجودہ حالت انکے پیش نظر هو - جو بیماریاں آج همیں لاحق هیں ' انهي کا علاج بتلائیں ' نه که اُنکا ' جو اب سے پانچ سو برس پہلے تھیں ؟

جو خطبات عربیه آجکل رائج هیں ' میں نے سب کو پڑھا ہے - وہ تو اُس وقت کیلیے بھي موزوں نه تھے ' جس وقت کیلیے لکھے گئے تھے - پھر آجکل کي حالت کا کیا ذکر ؟

خطبه کا یه مطلب کس نے بتلایا ہے که صرف جمعه و عیدین کے چند مسائل بیان کردیے جائیں اور کهدیا جاے که ایک دن مرنا ہے پس ڈرو اور موت کو یاد کرو ؟ بیشک ' موت کو یاد کرنے سے بڑھکر انسان کیلیے دنیا میں کوئي نصیحت نهیں هوسکتي - کفاک بالموت واعظاً یا عمرا - لیکن صرف یه کهدینا لوگوں کو ڈرانے کیلیے کافي نهیں ہے - موت کي یاد کے ساتھه انکو اُس زندگي کا طریقه بھي بتلانا چاهیے جو تذکرۂ آخرۃ کے ساتھه ملکر ' انسانوں کو دونوں جهانوں میں نجات دلا سکتي ہے -

بڑا مسئله زبان کا ہے - اور ضرور ہے که ایک مختصر سے خطبۂ ماثورۂ عربیه کے بعد ' وعظ اُسي زبان میں هو ' جو سامعین کي زبان ہے ' ورنه سمجهه میں نهیں آتا که سے حاصل کیا ؟

شریعت نے کیسي عمدہ مصلحت اس میں رکھي که جمعه کے خطبے کو نماز فرض کا قائم مقام قرار دیا اور اسکي سماعت کو فرض بتلایا - امام ابو حنیفه (رح) کے نزدیک دونوں خطبوں کا سماع واجب ہے ' اور امام شافعي (رح) کے نزدیک صرف پہلے کا - اُس وقت نماز پڑھنا جائز نهیں -

اس سے مقصود یهي تھا که لوگ عمل عبادت کي طرح نصائح و هدایت کو بھي سنیں - پھر اُن نصائح کو ایسا اهم هونا چاهیے که مصروفیت نماز سے بھي اقدم و انفع هوں - کیا یه خطبات جو آجکل دیے نهیں بلکه اٹک اٹک کر پڑھے جاتے هیں اور لوگ بیٹھے هوے اونگھتے هیں ' یهي وہ مواعظ هیں ' جنکي سماعت فرض ' اور اُنکي موجودگي میں نماز تک ممنوع ہے ؟ فاین تذهبون ؟

عقل و شریعت کیلیے ماتم ہے که موجودہ علما خود اس طریق کے عامل اور اس پر پوري طرح قانع هیں ! فما لها اولاء القوم ' لا یکادون یفقهون حدیثاً ؟

شؤن عثمانیه

عالم اسلامی

شروط صلح دولت علیه و بلغاریا

تفصیلي بیان عربي ڈاک سے

ستمبر میں دولت علیه عثمانیه اور حکومت بلغاریا کے مابین معاهدہ صلح ختم هوگیا ' اور طرفین کے دستخط ثبت هوگئے - لیکن اب تک سواے بعض دفعات ' شروط صلح کا کامل مسودہ شایع نهیں هوا تها - اس هفتے کي ڈاک کے جرائد آستانه و قاهرہ میں اسکي تفصیل آگئي هے - کل ۲۰ - دفعات هیں جن میں سے ضروري مواد کا خلاصه حسب ذیل هے :

(۱) دونوں حکومتوں کي سرحد کي ابتدا نهر (روز رایا) سے شروع هوکر ساحل بحر ایجیین پر ختم هوگي - دهانه نهر (روز رایا) کا خط حدود مجمع انهار (بیسرگو) و نهر (ڈیلیوا) سے ملتا هوا جنوب غربي اور شمال غربي کو قطع کریگا - اس مجمع النهرین سے گزر کر (نهر ڈیلیوا) کے ساتهه ساتهه آگے بڑهکر ' نهر (گولیما) سے مل جاے کا ' پهر نهر (گولیما) کي دهني شاخ سے ملکر اوس نهر سے متصل هو گا ' جو (ترک خلطي) کي طرف سے آتي هے ' یهاں قدیم و جدید حدود متحد هوجائینگے ' اور یهاں سے قدیم حدود کے ساتهه ساتهه (بالا بان باشی) تک جدید خط سرحد متحد رهے گا ' اسکے بعد سے جدید خط براہ راست (نهر طاحون) تک آے کا ' اور نهر (طاحون) سے جانب شمال نهر (مریم) تک ' جو مصطفی پاشا کے مشرق میں بهتي هے -

نهر (مریم) کے مغربی رخ سے بخط مستقیم اوس ریلوے پل تک یه خط آئے کا ' جو نهر (جرمن) پر واقع هے ' اور دهانۂ نهر (جرمن) کے شمال سے اوس جنگل تک ' جس کا نام (تازي) هے اور جس کا نمبر (۶۱۳) هے - یهاں سے خط تحدید قریه (یا بلاحق) اور قریه (عرلجق) سے جو عثمانی حدود میں هیں ' نخل زار (نمبر ۴۴۱) اور (نمبر ۳۶۷) سے گذرتا هوا ' نهر (اردا) تک اے کا ' نهر (اردا) کے ساتهه ساتهه مشرق کي جانب نهر (غاجو حور) - نهر (اتون) - دهانه نهر (الکالن) - دهانۂ نهر (مانقها) اور نهر (ماریقا) سے پیچ و خم کے ساتهه گزرتا هوا ' ساحل نهر (ایجین) پر پهنچ کر ختم هو جاے کا -

(۲) دستخط سے (۱۰) دن کے بعد ایک دوسرے کے حدود سے دونوں حکومتوں کي فوجیں هٹ جائینگي - اور اسکے بعد (۱۵) روز کے اندر هر حکومت کے عهدہ دار حسب قوانین و رسوم جاریه ایک دوسرے کو اسکي ملکیت پر قبضه دیدینگے اور (۳) هفته کے اندر دونوں حکومتیں ایک دوسرے کے اسیران جنگ کو رها کردیں گي -

(۳) بمجرد ثبت دستخط ' فریقین میں ڈاک ' تلغراف ' اور ریلوے کے تعلقات شروع هوجائینگے -

(۴) ایک سال کے اندر فریقین میں تجارت اور جهاز راني کا وہ معاهدہ جو ۱۹ جنوري سنه ۱۹۱۱ ع میں طے هوچکا هے ' از سر نو شروع هوجائیگا ' اور چنگي کا محصول جو عموماً حسب قواعد رائج هے ' اور مصنوعات کا ورود و صدور جائز هوگا - اور نیز تعیین سفرا کے متعلق ۲ - دسمبر سنه ۱۹۰۹ ع میں جو فرامین صادر هوچکے هیں ' وہ بدستور قائم رهینگے -

(۵) دستخط سے ایک مهینے کے اندر دونوں طرف کے اسیران جنگ رها هو جائینگے ' ان کے مصارف وهي حکومت قبول کرے گي جن کے پاس وہ قید تهے ' البته تنخواهیں هر حکومت اپنے اپنے اسیروں کے لیے آپ ادا کریگي -

(۶) طرفین کے وہ تمام اشخاص جنهوں نے اس جنگ میں کسي طرح کا مخالفانه حصه لیا اور وہ ایک دوسرے کے قبضه میں آگئے هیں ' ان سب کے لیے حکم عفو عام صادر هوتا هے -

(۷) وہ زمینیں جو دولت عثمانیه کي طرف سے حکومت بلغاریا کو ملي هیں ' وهاں کے باشندے بلغاري رعایا هوجائیں گے ' لیکن چار سال کے اندر تک ان کو حق حاصل هے که بلغاري رعایت سے نکل کر رعایت عثمانیه میں داخل هو جائیں ' اس کے لیے حکومت بلغاریا اور ترکش کونسل کو پہلے اطلاع دیني چاهیے ' اور جو ابهي بچے هیں وہ سن رشد و بلوغ کے چار سال بعد تک اس اختیار سے مستفید هو سکیں گے -

ان اطراف و جهات کے مسلمان باشندے ' جو اب بلغاري رعایا هو جائیں گے ' چار سال تک فوجي خدمت اور فوجي محصول سے بالکل مستثنی رهینگے -

اگر یه مسلمان عثماني رعیت هونے کو ترجیح دیں گے تو چار سال کے اندر بلغاري علاقے سے مع اپنے سامان و اسباب کے نکل جائینگے ' اور اسکے لیے ان کو چنگي کا کوئي محصول ادا کرنا نه پڑے کا ' نیز یه بهي ان کے لیے جائز هوگا نه اپني زمین و زراعت و جائداد اپني ملکیت میں باقي رکهیں اور اپنے طرف سے کسي دوسرے کو ان کا اهتمام و انتظام سپرد کردیں -

(۹) بلغاري مسلمانوں کو وهي حقوق عطا هونگے جو خود بلغاریوں کو حاصل هوں گے ' اور ان کو عقائد و عبادات و رسوم دینیه کے قیام و ادا میں کامل حریت هوگي - رسوم و عوائد اسلامیه کا احترام هوگا - سلطان کا نام بحیثیت خلافت دیني خطبوں میں پڑها جاے کا -

اوقاف اور مجالس دینیۂ اسلامیه جو اس وقت موجود هیں یا آیندہ کبهي قائم هوں ' اپنے قواعد و نظام عمل کے ساتهه حکومت بلغاریا میں بلا قید و شرط اور بغیر مداخلت ' محترم و معتبر هوں گے ' اور بلا قید و شرط ' اونمیں مداخلت صرف علما اور پیشوایان مذهبي کے ساتهه مخصوص رهے گي -

اوقاف و مجالس بلغاریه جو دولت عثمانیه میں موجود هیں ان کو بهي وهي حقوق عطا هوں گے ' جو دیگر مسیحي اوقاف و مجالس کو حاصل هیں -

(۱۰) وہ اوقاف جو اب بلغار حکومت میں داخل هوگئے هیں ' ان میں بهی وهي قوانین جاري رهینگے جو اس وقت دولت عثمانیه میں جاري هیں - اور ان کے انتظام و اهتمام کے لیے خاص عهدہ دار متعین هونگے - ان میں کسي طرح کا اوس وقت تک تغیر

مباحث و مطالب میں نہایت قیمتی مدد ملتی ہے - غالبا اردو کی یہ جدید کتاب اسی سے ماخوذ ہے - اور نام میں " معارف " کا جو لفظ ہے ' تو اس سے مقصود قرآن کریم کے متعلق مفید معلومات کا التقاط و انتخاب ہوگا ' نہ کہ معارف و اسرار و علوم قرآنیہ -

فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ ضمنی مطالب بھی بہت سے درج کردیے ہیں - مثلاً بحث جہر تسمیہ و قراۃ فاتحہ خلف الامام و مناقب امام ابو حنیفہ و رد مخالفین احناف وغیرہ وغیرہ - لیکن اسکی کیا ضرورت تھی ؟

کتاب اسقدر عمدہ چھپی ہے کہ لیتھو کی چھپائی کا بہترین نمونہ ہے - ایسی عمدہ طباعت پر ہم مشرق پریس گورکھپور کو مبارکباد دیتے ہیں - کتاب کے کاغذ اور چھپائی کے مقابلے میں قیمت کچھہ بھی گراں نہیں -

ریاض القرا

ناصر الدین محمد مدرس مدرسۂ محمدی - والی بگینہ - مدراس

مولانا حاجی معصوم صاحب نے یہ اردو رسالہ فن قرات میں مرتب کیا ہے - مسلمانوں نے اپنی الہامی کتاب کی جسقدر خدمت کی ہے ' دنیا کی کسی قوم نے نہیں کی ' لیکن افسوس کہ آج انکی غفلت بھی اور قوموں سے زیادہ ہے !

از انجملہ فن قرات کی تدوین ہے - اسلام جب عجمی اقوام میں پہیلا جو قدرتی طور پر عربی زبان کے مخارج و تلفظ سے نا واقف اور غیر مستعد تھے ' تو ضرور ہوا کہ انکی تعلیم کیلیے کوئی فن ایسا وضع کیا جاے ' جس کے ذریعہ وہ حروف عربیہ کا صحیح مخرج ادا کرسکیں - پھر طریق قرات و مباحث وقف وغیرہ بھی اسمیں داخل ہوگئے - اگرچہ (بقول حضرۃ شاہ ولی اللہ) اس طرح کے فنون میں انہماک کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ معانی کلام اللہ پر تدبر کرنے کی جگہ حرفوں کے مخارج پر تمام قوت تلاوت صرف ہونے لگتی ہے ' اور آجکل کے زمانے میں اصلی ضرورت فہم قرآن کی ہے نہ کہ رعایت قرات کی ' تاہم ہر شے کا صحت سے پڑھنا ایک ضروری چیز ہے اور علی الخصوص حفاظ کیلیے تو نہایت ضروری -

اردو میں پیشتر سے بھی متعدد رسائل موجود ہیں مگر اس رسالے میں یہ بات مزید ہے کہ اصول قرات کے بعد قرا کے حالات بھی درج کیے ہیں -

حقیقت اسلام

۲ - آنہ : منشی نور الحسن - کوٹھی مشرف منزل - علی گڈہ

جناب حاجی محمد موسی خاں صاحب رئیس دتاولی نے اپنے وہ مضامین اسمیں جمع کیے ہیں جو انہوں نے " عقائد و احکام اسلامیہ کے عقلی فوائد و مصالح پر مختلف اخبارات میں لکھے تھے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کو مذہبی پابندی کی دعوت دی جاے "

مذہب کی ضرورت ' توحید و رسالت ' احکام خمسۂ اسلامیہ ' علم اوامر و نواہی ' اور اسی طرح کے اکثر ضروری عنوانات پر مضامین ہیں - اس قسم کے رسائل کی آجکل جس قدر اشاعت ہو ' انفع ہے - اسلامی احکام کو غیروں کے سامنے پیش کرنے کی آج اسقدر ضرورت نہیں ہے ' جس قدر خود مسلمانوں کے آگے -

کرشمۂ قدرت

۱۲ - آنہ مولوی نور محمد - پیر لوہاٹ - جھنگ

مختلف امراض کیلیے مختلف نسخوں کا ایک مجموعہ ہے ' جسمیں سب سے پہلے ایک نسخہ تریاق الامراض نامی درج کیا ہے اور اسکے متعلق دعوا کیا ہے کہ تمام بیماریوں یکساں کیلیے مفید ہے ! پھر بعض دیگر امراض کیلیے نسخے ہیں - اخر میں عرق خضاب وغیرہ کی ترکیبیں -

معلم البنات (اردو ریڈر نمبر ۱)

خواجہ فیاض حسن - مدرسۂ شاہی - آگرہ

لڑکیوں کی ابتدائی تعلیم کے ایک سلسلے کا پہلا نمبر ہے ' جسمیں مفرد حروف سے مرکبات بناے ہیں - ارقام و اعداد کے نقشے ہیں - نصیحت کے جملے اور چھوٹے چھوٹے خط عزیزوں کے نام دیے ہیں - ابتدائی تعلیم کیلیے یقیناً مفید ہوگی -

عقائد عثمانی

۲ - آنہ : مہتمم کتب خانہ عثمانیہ حیدر آباد - دکن

ابتدائی تعلیم کا ایک مفید رسالہ ہے - اسلامی عقائد ضروریہ ' اور اوامر و نواہی کو صاف اور سلیس عبارت میں درج کیا ہے - خوشخط اور جلی قلم -

لکھنـو میں جلسہ

فیصلۂ مسجد کانپور

عام راے کی فتح !

دو روز سے لکھنؤ میں چرچا تھا کہ وایسراے کا شکریہ ادا کرنے کے لیے ایک عام جلسہ ہوگا چنانچہ حسب اعلان آج یکشنبہ کو تین بجے جلسہ قرار پایا - قیصر باغ کی بارہ دری میں غیر معمولی اجتماع کے ساتھہ جلسہ منعقد ہوا ' مسٹر نبی اللہ پریسیڈنٹ جلسہ نے جلسہ کا مقصد بیان کیا - جلسہ نہایت سکون اور خموشی کی حالت میں شروع ہوا ' اور غالباً اسیطرح ختم بھی ہو جاتا ' مگر یکا یک لوگوں میں ایک بے چینی پیدا ہوئی جس نے رفتہ رفتہ اسقدر ترقی کی کہ آخر کار جلسہ میں ایک انقلاب عظیم ہوگیا ' بعض اشخاص نے نہایت پر تاثیر تقریریں کیں جن سے عام جلسہ کا رنگ بالکل بدل گیا - شکریہ والا ریزولیوشن تو پاس ہوا لیکن ایک دوسرا ریزولیوشن بھی پیش کیا گیا ' جسکا مطلب یہ تھا کہ " مسجد کا کوئی حصہ کسی حالت میں ' کسی دوسرے کام میں نہیں لایا جاسکتا ' لہذا موجودہ صورت کسیطرح تسلی بخش نہیں ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہماری مسجد بعینہ پہلی حالت میں تبدیل دی جاے "

یہ ریزولیوشن جسوقت پیش کیا گیا تو اس زور و شور سے اسکی تائید کی گئی کہ در و دیوار سے صداے باز گشت آتی تھی ' آخر کار تمام ارباب حل و عقد کو بھی بلا اختلاف اس ریزولیوشن کو منظور کرنا پڑا - آخر میں ان لوگوں پر اظہار افسوس بھی کیا گیا جن لوگوں نے احکام اسلام کے خلاف فتوی دیکر حضور وایسراے بالقابہ کو دھوکا دیا ' اور مسلمانوں کو نا قابل تلافی نقصان پہونچایا -

اگرچہ اپ کو اسکی خبر ہوجائیگی ' مگر میں نے اپنا فرض سمجھا کہ آپ ایسے محسن قوم کو اسکی اطلاع من و عن پہونچا دوں -

(" معین " از لکھنؤ)

شذرات

لیے ضروري هیں ' یونان کے طرف سے شد و مد کے ساتهه مطالبه کرنا ' هر ایک صحیح العقل انسان کو یقین دلانے کے لیے کافي هے که اسمیں کوئي آور غرض بعید آسکے پیش نظر هے ' اور یه غرض ایسي هے که وہ کسي طرح اس توازن کو قائم رکھنے میں ممد نہیں هوسکتي ' جو هر یوروبین سیاست داں کے دماغ میں موجود هے - اور نیز یه کسي طرح اس امن کو واپس نہیں لاسکتا جسکے لیے سر اڈورڈ گرے کي زیر هدایت یه کام کر رهے هیں -

قاریین اب خیال کرسکتے هیں که یونان ان جزائر کا کیا مصرف لیگا ؟ اور پهر وہ کسطرح ترکوں کے ایک دائمي خطرہ کا باعث هونگے ؟

هم سب اُس حوصله سے بے خبر نہیں هیں ' جو یونانیوں کو قسطنطنیه کے متعلق هے -

اس کي تشریح کے لیے میں صرف اتنا کہنا کافي سمجهتا هوں که ابهي گذشته شب کو ایک انگریز نے ایک خط یونان سے پایا هے جسمیں بیان کیا گیا هے که وهاں ایک تیسري لڑائي اور قسطنطنیه پر حمله کرنیکا چرچا چهڑا هوا هے - شاہ یونان کا حوصله صرف اتني سي بات سے نه مٹیگا که اُسے بلغاریا کا سزا دهنده کہا جائے - اسنے قسطنطین دوازدهم کا خطاب اختیار کیا هے ' تا اپنے آپ کو اُس قسطنطین کا خلیفۂ بلا فصل ظاهر کرے جس نے بازنطیني Byzantine سلطنت کو اپنے هاتهه سے کهویا تها - جب هم اس بیجا حوصله کو سمجهتے هیں اور اس امر کو بهي بخوبي جانتے هیں که اسمیں کیا کیا خطرات یورپ کے امن عام کے لیے پوشیدہ هیں ؟ تو همیں یقین هوجاتا هے که بڑي طاقتیں ایک منٹ کے لیے بهي نه تو یونان کے مطالبات کا ساتهه دیںگي اور نه اُسکے مخفي کید و مکر کو نظر استحسان سے دیکهیں گي -

یونان اِن جزیروں سے جو کام لیگا ' هم نہایت صفائي کے ساتهه دیکهه رهے هیں - اس کے پاس وہ جزیرے سیاسي مفسدہ پردازیوں کا سرچشمه هوجائینگے اور تمام قسم کي ممنوعات قانوني کے ایشیائي ممالک عثمانیه میں جانیکا ذریعه بن جایگا - یه حالت نہایت هي نا قابل برداشت هوگي - اِسکا انجام جنگ اور هلاکت کے سوا اور کچهه نہیں هوسکتا -

---

الهلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پہلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو اپنے شهر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

عید کی خوشی

از جناب سید غوث محي الدین صاحب منیجر ایجوکیشنل پبلیشنگ هاؤس ریاست میسور -

همارے هاں هر سال بہت سي عیدیں آتي هیں ' اِن موقعوں پر هم کیا کرتے هیں ؟ نئے کپڑے پہنتے هیں ' لذیذ کهانے کهاتے اور کهلاتے هیں اور پهر خوشیاں منانے لگتے هیں -

مہذب ممالک کے لوگ بهي یه سب کچهه کرتے هیں مگر وہ چند اور سبق آموز کام بهي کرتے هیں جو هم نہیں کرتے - ان ممالک کے ارباب فکر نے سونچا که عید کے دن خوشي منانے کے ذریعے ایسے ایجاد کیے جائیں جن سے ظاهري اور باطني ' دونوں مسرتیں حاصل هوسکیں ' اِن لوگوں نے اِس سوال کو بڑي عمدگي کے ساتهه حل کرلیا - عید کے دن ایک دوست دوسرے دوست کو " عید کارڈ " روانه کرتا هے جس سے ظاهري خوشي بهي حاصل هوتي هے اور اسکے مضامین سے فائدہ بهي پہنچتا هے - اس سے بهي بڑهکر یه که اِس موقع پر کتابیں دوستوں کو بطور تحفه بهیجتے هیں جو خاص طور پر مهیا کي جاتي هیں - آجکل هندوستان میں بهي مہذب ممالک کے لوگوں کي طرح عید کارڈ رائج هوگیا هے لیکن افسوس که اس سے بجز نمایش و تفریح کے آور کوئي فائدہ نہیں - اِس سے کاتب اور مکتوب الیه کو کیا خوشي میسر آتي هوگي ! میرے دوستو ! خوشي تو وهي سچي اور اصلي هے جبکه هم بحیثیت ایک مسلمان هونے کے عید کے کل احکام بهي باقاعدہ ادا کریں ' اُس دن اپنے ارادوں اور همتوں کو مستقل اور وسیع کریں ' اپني اور اپني قوم کي سچي ترقي کے وسایل پر غور کریں ' اور کوئي تدبیر اپني بگڑي کے بنانے کي نکالیں ' صرف کارڈوں کي بهر مار سے یه ساري باتیں حاصل نہیں هو جاتیں -

دیکهتے هو که کرسمس میں کئي لاکهه کتابیں چهپتي هیں ' بچوں کیلیے چهپتي هیں ' لڑکوں کیلیے چهپتي هیں ' لڑکیوں کیلیے چهپتي هیں - اور عام مذاق کے لوگوں کیلیے چهپتي هیں - اور پهر کیسي چهپتی هیں ؟ که حقیقۃً تحفه میں دیجا سکیں - قیمتي کاغذ پر خوشنما حروف ایسے معلوم هوتے هیں ' گویا موتي جڑ دیے هیں - سنهري کنارے کتاب کو سچ مچ سونے کي اینٹ بنا دیتے هیں - اِن تمام خوبیوں پر جلد کي دل فریبي مستزاد هوتی هے - ایک ایک شخص درجنوں کتابیں خریدتا هے ' اپنے بچوں اور اپنے دوستوں کے بچوں کو دیتا هے - یهي کتابیں هیں جو اِن لوگوں میں اعلی خوشي پیدا کرکے اُنکو مستقل مزاج ' اولوالعزم ' اور همدرد قوم بنا دیتي هیں !

ایک عرصه سے هم دیکهتے هیں که عید کے دن هماري خوشیوں کا پیمانه صرف ایک عید کارڈ کے ملنے هي سے چهلکنے لگتا هے - هم اب تک عید کي اصلي خوشیوں سے محروم هیں - ریاست

و تبدل نہ ہوگا ' جب تک کہ اون کا کافی معاوضہ ادا نہ کردیا جاے - اور ان اوقاف کی رقمیں جن ضرورتوں میں پہلے صرف ہوتی تھیں ' اونہیں ضرورتوں میں اب بھی صرف کی جائیں گی -

(۱۱) خاص سلطانی اور ارکان خاندان سلطانی کی جاگیر جو اب بلغاری علاقے میں واقع ہوگئی ہیں ' اپنے قدیم مالکوں کے قبضے میں علی حالہ باقی رہیں گی - اگر ان کا فروخت کرنا منظور ہوگا تو ہر حال میں بلغاری رعایا کو دوسروں پر ترجیح دی جائیگی -

(۱۲) بلغاری حکومت میں ایک رئیس المفتیین کا عہدہ قائم کیا جائیگا جو مسلمانان بلغاریا کے انتخاب ' شیخ الاسلام قسطنطنیہ کی منظوری ' اور حکومت بلغاریا کے قبول سے نامزد ہوگا ' اوس کے ماتحت ہر صوبہ میں مفتی رہینگے ' جو مسلمانوں کے تمام مذہبی و دینی احکام و فتاوی کو جاری و نافذ کرینگے ' ان تمام مذہبی عہدہ داروں اور اونکے ماتحت نظارت معروین و وکلا کے وظائف اور تنخواہیں حکومت بلغاریا ادا کریگی - ان کی تغییر و تبدیل کا حق صرف رئیس المفتیین کو ہوگا -

(۱۳) حکومت بلغاریا رئیس المفتیین کی ہدایت و مشورہ سے مسلمانوں کے لیے خاص مدارس قائم کریگی - مدارس کی زبان ترکی ہوگی ' اور بلغاری زبان بھی اوس میں پڑھائی جاے گی - رئیس مدارس مسلمانوں کے تعلیمی امور و مسائل کے متعلق حکومت بلغاریا سے براہ راست گفتگو کرے گا -

(۱۴) ہر صوبہ میں جہاں مسلمان ہوں ' اوقاف و مدارس و مجالس اسلامیہ کی نگرانی و انتظام کے لیے ایک مجلس ہوگی ' جس کے ممبر صرف مسلمان ہوں گے - اس قسم کی مجلسوں کا حکومت پورا احترام و اعتبار کرے گی -

فیصلۂ مسجد کانپور

از جناب مولوی محمد وحید الدین صاحب (علی گڈھ)

۲ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۱ ہجری روز چہار شنبہ کا "الہلال" میں نے دیکھا ' اوس میں مسجد کانپور کے مضمون کو دیکھکر مجھکو بہت حیرت ہوئی - اب تک تو یہ سنا تھا کہ مسجد کانپور کی زمین گورنمنٹ نے چھوڑ کر مسجد کو دیدی مگر آپ کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد کو زمین متنازعہ فیہ واپس نہیں دی گئی ' بلکہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ اوس زمین میں آٹھہ فٹ کی محراب قایم کرکے اوسپر مسجد کے متعلق سہ درہ تعمیر کرلیا جاے - اگر یہ خبر صحیح ہے اور غالباً صحیح ہوگی جب تو رسالۂ "الہلال" اور نیز اخبار "وکیل امرتسر" میں درج ہوئی ہے - تو اس بنا پر یہ بالکل صاف بات ہے کہ یہ زمین ہرگز ابھی تک مسجد کو نہیں ملی کیونکہ کتب فقہ کے دیکھنے سے ظاہر ہو جاے گا کہ جو زمین کہ اوسمیں مسجد کا سامان رکھا جاے ' یا وہ زمین جو مسجد کی ضروریات کے واسطے ہو ' قطعاً مسجد میں داخل ہے ' غسل خانہ وغیرہ جو مسجد کی ضروریات میں سے ہے اوسکی زمین بھی مسجد ہی میں داخل ہوگی -

پس زمین متنازعہ فیہ میں جب ایک محراب اس غرض سے بنائی گئی کہ لوگوں کی امد و رفت کے واسطے راستہ ہو اور اوس محراب پر سہ دری بناکر مسجد کے متعلق کردی گئی ' تو کیا اس زمین کو یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ زمین مسجد کے متعلق ہے ؟

میں نے جو عرض کیا ہے وہ موافق تصریحات اخبارات ہے اگر تصریحات اخبارات غلط ہیں تو میری عرضی بھی بناء الفاسد علی الفاسد کی صورت اختیار کرکے غلط ہوگی ' ورنہ نہیں -

برید فرنگ

دولۂ علیہ کا مستقبل

(نیرابست) کی تازہ اشاعت میں ایک نہایت باخبر شخص کی مراسلۃ شائع ہوئی ہے ' جو لکھتا ہے :

"نہایت عیارانہ مخفی تدبیریں یونان کے ایجنٹوں کے ذریعہ عمل میں آرہی ہیں - انکی غرض یہ ہے کہ اسطرح عام خیال کو ترکی و یونان کی موجودہ گفت و شنید کی طرف متوجہ کیا جاے اور اصلی امور سے جو اس میں پوشیدہ ہیں ' پھیرکر ' کسی اور طرف مائل کیا جاے - یہ لوگ ترکوں کے مظالم کی قدیم فرضی اور مصنوع داستانیں سرزمین برطانیہ میں شائع کررہے ہیں - حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ سب سے مخفی رازہاے سربستہ جنکا انکشاف اب ہوا ہے ' ملک کو ایسی باتوں کے قبول کرنے کا کبھی موقع نہ دینگے - اگر اب کوئی تیسری جنگ بلقان میں چھڑ جاے تو ترک اپنے دشمنوں کے ساتھہ اسی انصاف پژوہی کے ساتھہ پیش آئیں گے جو انھوں نے سنہ ۱۸۹۶ ع کے جنگ میں دکھلائی تھی - اور ہمیں یقین ہے کہ وہ ایسا نکرینگے جیسا کہ یونان نے اپنے حلیف بلغاریا کے ساتھہ کیا -

ترکوں کے طرز عمل کے متعلق دو ابتدائی باتیں بطور اصول کے قابل لحاظ ہیں -

(۱) ترکوں کو ضرورت ہے کہ بیرونی حملوں کے خوف سے بالکل مامون ہوجائیں اور

(۲) ملک کی اندرونی ترقی و ترفہ کے متعلق تدابیر عمل میں لائیں -

یہ دو امور ایسے ہیں جن پر برطانیہ عظمی بلکہ تمام یورپ کا مفاد منحصر ہے - ترکوں نے جو جنگی صدمات پہلی جنگ بلقان میں اٹھاے وہ یورپ کے لیے بڑا موثر سبق ہونا چاہیے - اس جنگ کی وجہ سے اسٹریا کو اکیس ملین پونڈ صرف اپنی فوج کی گرد آوری پر خرچ کرنا پڑا ' اسی کی وجہ سے جرمنی کو ایک خاطرخواہ تعداد کا اضافہ اپنی فوج میں کرنا پڑا ' اسی طرح کی کوشش کسی قدر فرانس کو بھی کرنی پڑی ' غرضکہ اس جنگ کی وجہ سے ایک عالمگیر مالی بے اطمینانی اور اقتصادی تنگی ملک میں پھیل گئی - یہ جنگ اپنے ساتھہ نا متناہی مصائب لائی اور سب سے ادنی تخمینہ ان جانوں کا جو اس کی قربانگاہ پر چڑھائی گئیں ' سات لاکھہ پچاس ہزار ہے !!

نہ صرف برطانیہ بلکہ تمام یورپ کے لیے نہایت ضروری ہے کہ ترکوں کو بلا خوف و خطر نہایت کامیابی کے ساتھہ مذکورہ بالا مقاصد کے حصول کے واسطے کام کرنیکی مہلت دیدی جاے - ترکی اگر خطرہ میں پڑجاے تو اسکے یہ معنی ہیں کہ تمام یورپ کا امن خطرہ میں پڑجاے گا -

چوس Chios اور میٹلی لین Mitylene ان دونوں ' اور انکے علاوہ ان جزیروں پر جن سے در دانیال پر زد آسکتی ہے ' قبضہ کرلینا سلطنت عثمانیہ کے لیے نہایت اہم ہے - ترکی کا ان جزیروں پر قبضہ نہ رکھنا ویسا ہی ہے ' جیسا کہ برطانیہ کا جزیرۂ سکیلی Scilly اور وٹیگٹ Wight سے دست بردار ہو کر جرمنی کے حوالہ کر دینا - ان جزیروں کا جو ترکوں کے ایشیائی مقبوضات کے تحفظ کے

[۱]

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بڑے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہو جانا' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوافروش کے یہاں ملتا ہے -

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

[۱۹]

مسیحا کا موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کیلئے
نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی لفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہم نے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ کھانسی

بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار اٹھ ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو. کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر وہرویرا ڈاکٹر

ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

مرد' عورتیں' بڑے لڑکے' فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کر سکتے ہیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک روپیہ سے ۳۰ - تک روزانہ - بخرچ' براے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں - نہ سب باتیں ہمارا رسالہ بآسانی بغیر اعانت استاد اپنا دیتا ہے !!

تھوڑا سا روپیہ یعنی ۱۲ بٹلی نٹ کٹینگ مشین پر لگائیے - پھر اس سے روپیہ روزانہ حاصل کر سکتے ہیں - اور اگر کہیں آپ اڈارشا کی خود باف مشین ۱۰۵ - کو منگالیں تو ۳ - روپے اور اس سے بھی کچھہ زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاہیے تو چھہ سو کی ایک مشین منگائیں اور ۳۰ - روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں

یہ مشین جوڑے اور ہر طرح کی بنیائین وغیرہ بنتی ہے -

ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتے ہیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

ہر قسم کے کاتے ہوئے اون' جو بننے میں ضروری ہوں' ہم مہیا کردیتے ہیں - محض تاجرانہ نرخ پر - تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار ہی کرنا نہ پڑے - کام ختم ہوا' آپ نے روانہ کیا' اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں ! -

اڈھرشا نیٹنگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ

(میسور) سارے هندوستان میں " ماڈل اسٹیٹ " مشهور هے - مجکو نهایت خوشي هوئي جب میں نے دیکها که یهاں کے زنده دل اهل اسلام نے گذشته عید الفطر کے موقع پر عید کارڈوں کے علاوه سبق آموز و دلچسپ کتابیں بهي دوستوں کو بطور تحفه بهیجیں اوراس طرح ایک عمده رسم کي بنیاد ڈالي -

هندوستان میں (ٹائمز آف انڈیا) کرسمس کے موقع پر اس قسم کے متعدد تحائف تیار کرتا هے اور اس اخبار کا کرسمس نمبر بهي بڑي آن بان سے شائع هوتا هے - اردو میں ٹائمز آف انڈیا کے مقابله میں اگر کوئي جرنل پیش کیا جا سکتا هے تو وه صرف (الهلال) هي هے ' اور هماري خوش قسمتي سے اس کے فاضل ایڈیٹر کے کلام میں وه تاثیر اور شیریني هے که کیا بچے کیا بڑے ' سبهي مزے لے لے کر پڑهتے هیں - اگر دفتر الهلال سے عید کے موقعوں پر عید اور خاص اسي وقت تحفه میں دیے جانے کے قابل کتابیں طبع هونے کا انتظام هو ' تو کل اهل اسلام کو بے حد فائده پهنچ سکتا هے -

امید هے که فاضل ایڈیٹر الهلال اور دیگر خیر خواهان قوم اس ضروري التماس پر خاص توجه مبذول فرما کے اس رسم کي اجراء کے متعلق اپني اپني آراء ظاهر فرمائیں گے - کم از کم اتنا تو هو که الهلال کا ایک خاص عید نمبر مرتب هوکر شائع هو - اگر آپکے اس کا انتظام کیا جاے تو چار هزار کاپیوں کا میں اسي وقت آرڈر دیتا هوں -

الهلال :

آپکي تجویز اور برادران میسور کي عملي تحریک نهایت مبارک هے - لیس العید لمن لبس الجدید ' انما لعید لمن خاف یوم الوعید ! افسوس که آپنے دیر میں اطلاع دي - اسلیے اس عید کے موقع پر تو تعمیل سے مجبور هوں - البته بشرط زندگي آینده انتظام کیا جائگا -

اعانهٔ مسجد کانپور کا ایک مصرف

از جناب مولانا نجم الدین احمد صاحب - ریٹائرڈ ڈپٹي کلکٹر - کلکته

مولانا ! السلام علیکم - آپ مجهے اجازت دیں که آپکے بیش بها رسالے کے ذریعه سرمایهٔ مسجد کانپور کي ایک عمده ضرورت مصرف پیش کروں اور آپ از راه نوازش اپني راے سے بهي مطلع فرمائیں - یه کهنے کي ضرورت نهیں که کانپور کي مسجد کے معامله میں جو آواز آٹهي ' وه بهت کچهه آپکے ذات بابرکات کي مساعي کا نتیجه تهي اور اس ایجي ٹیشن میں الهلال کي خدمت یاد گار رهیگي - هندوستان کے لیے آپ کي ذات غنیمت هے اور قوم کي مذهبي تعلیم کے لیے الهلال - یه تحریک اگر الهلال کے ذریعه مقبول طبع عام هو تو قوم کو کیا عذر هوگا -

میں یه تجویز پیش کرتا هوں که اس سرمایه کا ایک حصه جنوبي افریقه کے مصیبت زده مسلمان بهائیوں کي امداد کے لیے دیا جائے جو اپنے ملک اور مذهب کي عزت کے لیے جیل خانه جا رهے هیں اور هر طرح کي تکالیف برداشت کر رهے هیں - جناب کو معلوم هے که عدالت جنوبي افریقه نے حکومت کے اشاره سے مسلمانوں کے تعداد از دواج کے قانون کو جایز نهیں قرار دیا ' یعني ' ایک سے زاید بي بي نا جایز هوگي اور انکے بچے ناجائز مانے جائینگے - ایسي عورت کو اپنے شوهر کے ساتهه رهنے کا بهي حکم نهیں - یه صریحاً همارے مذهب کي توهین عظیم هے اور همارا فرض هے که هم اپنے مذهب کي حفاظت کے لیے هر طرح کي کوشش کریں اور جس طریقه سے جهاں تک هوسکے ' اسمیں مدد کریں - برٹش حکومت کي انصاف پسندي ضرب المثل هے - اگر ٹرانسوال کي عدالت سے کوئي زیادتي هوگئي تو آسکے خلاف کارروائي کرنا برٹش گورنمنٹ کے انصاف کو برقرار رکهنا هے - همارے هندي بهائي اپنے ملک اور مذهب کي آبرو رکهنے کے لیے کیسا ایثار نفس کر رهے هیں ؟ پهر کیا همارا فرض نهیں که هم دامے ' درمے ' انکے کام آئیں ؟ یه ایک ایسي تحریک هے که هندو مسلمانوں کے رشته اتحاد کو اور زیاده مستحکم کر دیگي -

مجلس دفاع مطابع و جرائد هند

به تقریب ضمانت الهلال

(۲)

	پائي	آنه	روپیه
ایک فیاض و غیور فرد ملت بذریعه جناب حاجي مصلح الدین صاحب کلکته	۰	۰	۱۰۰
ایم - ایچ - ایس - مال رنگون	۰	۴	۵
بذریعه جناب لطف الدین صاحب دهاراوار بمبئي - بعد وضع مني آڈر فیس	۰	۸	۴۶
جناب ایس محمد بخش صاحب	۰	۰	۲۵
جناب منشي رفیع الدین صاحب	۰	۰	۵
جناب غفور خان صاحب	۰	۰	۵
جناب عبد الوهاب صاحب	۰	۰	۲
جناب حافظ مهتاب صاحب	۰	۰	۲
جناب لطیف الدین صاحب	۰	۰	۵
جناب جمعدار داؤد صاحب	۰	۰	۱
جناب عبد الرزاق صاحب	۰	۸	۰
جناب شهاب الدین احمد صاحب	۰	۸	۰
جناب محمد احمد صاحب هاشمي	۰	۸	۰
جناب محمد یوسف صاحب	۰	۸	۰
جناب محمد اسمعیل سیٹ صاحب سمبوداس اسٹریٹ مدراس	۰	۰	۵
جناب رئیس احمد صاحب لاهر پور - سیتا پور	۰	۰	۱۰
ایس - ایم - اے - جلیل چوک مسجد - آره	۰	۰	۵
جناب حافظ عبد الوهاب صاحب کوه ندا پولي - اعظم گڈه	۰	۰	۵
جناب محمد الدین صاحب سائنس ماسٹر هوشیار پور	۰	۰	۲
جناب خدا دوست صاحب هوشیار پور	۰	۰	۲
ایک بندهٔ خدا "	۰	۰	۱
جناب سید احمد حسین صاحب گیا	۰	۰	۴
جناب عبد الحي خان صاحب حیدرآباد - دکن	۰	۰	۱
جناب کبیر احمد صاحب بهاگلپور	۰	۰	۳
جناب محمد بیگ صاحب اورنگ آباد	۰	۰	۵
جناب مسعود احمد صاحب لاهر پور سیتاپور	۰	۰	۵
ایک بزرگ شاهجهانپور	۰	۰	۲
جناب محمد ابراهیم دارجلنگ	۰	۰	۱
جناب مولوي عبد السلام ندوي لکهنو	۰	۸	۰
" جناب اکرام الله خانصاحب ندوي "	۰	۸	۰
" جناب محمد سعید خانصاحب ندوي "	۰	۸	۰
جناب دین محمد ماسٹر دار العلوم ندوه	۰	۴	۰
" جناب فضل الرحمن مدرس "	۰	۴	۰
" جناب اشفاق حسین صاحب ندوي "	۰	۴	۰
" جناب محمد سعید - متعلم ندوه "	۰	۲	۰
جناب خواجه سید منظور احمد صاحب آره	۰	۰	۱

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

ایک نئي قسم کا کار و بار

یعنی

ہرقسم از ر ھزمیل کامال ، یک مشت اور متفرق دونوں طرح ، کلکتہ کے بازار بھاؤ پر ، مال عمدہ اور فرمایش کے مطابق ، ورنہ واپس ، محصول آمد و رفت ھمارے ذمہ ، ان ذمہ داریوں اور محنتوں کا معاوضہ نہایت ھی کم ۵ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ایک آنہ فی روپیہ ۱۵- روپیہ تک کی فرمایش کے لیے ، پون آنہ فی روپیہ ۵۰ روپیہ تک کی فرمایش کے لیے آدھہ آنہ فی روپیہ ، اس سے زائد کےلیے دریافت فرما لیں ، تاجروں کے لیے قیمت اور حق محنت دونوں تاجرانہ تفصیل کےلیے مراسلت فرمائیے

منیجر ھلال ایجنسی ۵۷ اسمعیل اسٹریٹ انٹالی - کلکتہ

THE MANAGER, THE "HILAL" AGENCY,
57, Moulvie Ismail Street, P. O. Entally, (Calcutta)

بکفایت اصلی پتھر کی عینک لے لیجیے

حضرات اگر آپ قابل اعتماد عمدہ و اصلی پتھر کی عینک کم قیمت پر چاھتے ھیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں - ھمارے ڈاکٹروں کی تجویز میں جو عینک ٹھیک ھوگی وہ بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کیجائیگی یا اگر ممکن ھو تو کسی ڈاکٹر سے اپنی آنکھیں امتحان کرا کر صرف نمبر بھیجدیں - پھر بھی اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل دیجائیگی -

مسرز ایس - اے - احمد اینڈ سنس

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ -

لغات جدیدہ

مؤلفہ

مولانا السید سلیمان الزیدی

یعنی : عربی زبان کے چار ھزار جدید ، علمی ، سیاسی تجارتی ، اخباری اور ادبی الفاظ اصطلاحات کی محقق و مشرح ڈکشنری ، جسکی اعانت سے مصر و شام کی جدید علمی تصنیفات و رسائل نہایت آسانی سے سمجھہ میں آسکتے ھیں ، اور نیز الہلال جن جدید عربی اصطلاحات و الفاظ کا استعمال کبھی کبھی کرتا ہے ، وہ بھی اس لغت میں مع تشریح و اصل ماخذ موجود ھیں - قیمت ۱ روپیہ - درخواست خریداری اس پتہ سے کی جاے :

مینیجر المعین ، ندوہ ، لکھنو -

تجارت گاہ کلکتہ

یہاں ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسے ھیں جنکی ساخت اور تیاری کے لیے کلکتے ھی کی آب و ھوا موزوں ہے ، اسلیے وہ یہاں سے تیار ھو کر تمام ھندوستان میں روانہ کیے جاتے ھیں - ھمارے کارخانے میں ھرقسم کے چمڑے مثلاً روغنی ، چھیلا ، مرد ، ... ، زرد ، نیلی ، کاف ، بکری اور بھیڑی کے ، گاے کے سر کا چمڑا ، رشین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار ھوتے ھیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے ساز شالکا گاے و بھینس کا سفید اور کالے رنگ کا مال بھی تیار ھوتا ہے - یہی سبب ہے کہ ھم دوسروں کی نسبت ارزان نرخ پر مہیا کرسکتے ھیں - جس قسم کے چمڑے کی آپکو ضرورت ھو منگا کر دیکھیں ، اگر مال خراب ھو تو خرچ آمد و رفت ھمارے ذمہ ، ورنہ مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنری نمبر ۲۲ - کنٹوفر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

THE MANAGER, STANDARD TANNERY.
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

---

۱ - ۱۵ سالز سلنڈر واچ مڈل چاندی ڈبل کیس گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچ روپیہ -
۲ - ۱۵ سالز سلنڈ واچ خاص چاندی ڈبل کیس گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -
۳ - ۱۵ سالز ھنٹنگ واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا مضبوط ملمع جسکے دیکھنے پر پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتی گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -
۴ - ۱۸ سالز نکل سلنڈ واچ گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچ روپیہ -
۵ - ۱۹ سالز گارنٹی لیور واچ اسکی مضبوطی سچا ٹایم برابر چلنے کا ثبوت صاحب نکٹری نے گارنٹی دس سال گھڑیکے ڈائل پر لکھا ہے جلد منگا لیجے معہ محصول چھہ روپیہ -
۶ - ۱۶ سالز سسٹم پیٹنٹ لیور واچ گارنٹی ۲ سال معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ -

ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلا کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street Calcutta.

غبطۃ الناظر

سوانح عمری شیخ عبد القادر جیلانی (رض) عربی زبان میں تالیف ابن حجر - نایاب قلمی نسخہ سے چھپی ہے - کاغذ ولایتی صفحہ ۹۶ - قیمت ۸ آنہ علاوہ محصول ڈاک - ملنے کا پتہ - سپرنٹنڈنٹ ایکر ھوسٹل - دھرمتلہ - کلکتہ -

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7 / 1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4 - 12

الهلال

میر مسئول و محرر خصوصی

ابوالکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۱ - ۷ مکلاؤڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

نمبر ۲۰-۲۱ — کلکتہ : چہار شنبہ ۱۲ ۹ ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, November 12 & 19 1913.

فہرست

تصـــاویـــر

[بقیہ مضمون صفحہ ۴ کا]

جتنے ہڑتال کرنے والے گرفتار کیے گئے تے‘ سب کانوں میں بہیجدیے گئے ہیں - ہندوستاني ابھي تک اپنے ارادے پر ثابت قدم ہیں اور کام کے لیے حاضري دینے سے انکار کرتے ہیں - ان پر غیر حاضري کا جرم قائم کرکے قید سخت کي سزا دیجا رہي ہے اور اسطرح ان سے کانوں میں کام لیا جا رہا ہے - ڈنڈي کے مجسٹریٹ مسٹر جے - ڈبلو کروس اور نیو کیسل کے مجسٹریٹ ڈي - جي - جیلیس نے اعلان کیا ہے کہ جو ہندوستاني کام کرنے سے انکار کرینگے‘ وہ بھوکے مارے جائینگے اور جیل کے قواعد کي رو سے انکو کوڑوں سے کام کرنے پر مجبور کیا جائیگا - بیلنگھم نیوي گیشن اور کیمبرین کي کانوں میں ہزاروں ہندوستاني باقاعدہ کوڑوں سے مارے گئے - کوڑوں کے علاوہ گولیاں بھي چلائي گئین جن سے دو آدمي سخت زخمي ہوے - ان مصیبت زدوں کو پناہ دینے سے مجسٹر یٹوں نے صاف انکار کر دیا ہے اور اعلان کر دیا ہے کہ جو شخص مجسٹریٹ کے پاس داد رسي کے لیے کان چھوڑ کر آئیگا‘ اس پر بھاگنے والے قیدي کي حیثیت سے فائر کیا جائیگا - فوج جو لکڑیوں سے مسلح ہے‘ ان مقاومت مجہول کرنے والوں پر نہایت وحشیانہ طریقہ سے حملے کر رہي ہے‘ جو ساحلي ضلعوں میں ہیں “

مسٹر گوکھلے کو ایک دوسرے تار سے معلوم ہوا ہے کہ والکسریست کے ہڑتالیوں پر نہایت وحشیانہ طریقے سے حملے ہو رہے ہیں - کام لینے والے راشن دینلے سے انکار کرتے ہیں اور باہر سے ہر قسم کي خبر رساني اور رسد رساني بھي روکدي گئي ہے - مگر تمام ہڑتالی جنکي تعداد دو ہزار ہے‘ ابتک ثابت قدم ہیں -

(آخـــر الانبـــاء)

مسٹر گاندھي نے ولکرسٹ کي عدالت میں بیان کیا کہ انہوں نے اپنے ارادے کي اطلاع وزیر داخلیہ کو کردي تھی اور ولکرسٹ کے دفتر کے مہاجرین کو اپنے عبور کي تاریخ سے بھي مطلع کردیا تھا - انہوں نے عدالت کو یقین دلایا کہ ٹرانسوال میں قیام کي غرض سے ایک ہندوستاني کا غیر قانوني داخلہ موجودہ تحریک سے کوئي تعلق نہیں رکھتا -

وہ جانتے ہیں کہ جو کارروائي انہوں نے شروع کي ہے وہ انکے متبعین کے لیے بڑے سے بڑے خطروں اور سخت شخصي مصائب سے بھري ہوئي ہے‘ لیکن انکو یقین ہے کہ سخت مصائب کے علاوہ اور کوئي شے نہیں جو یونین گورنمنٹ اور اسکے رہنے والوں کے ضمیر کو جنبش میں لا سکے -

مسٹر کیلین بیچ کو تین ماہ کي سزا ہوگئي - مسٹر پولک ابھي تک حوالات میں ہیں -

اطـــلاع

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں ' ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -

(۲) اگر کسی صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کی تبدیلی کی ضرورت ہو تو مقامی ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں یا پانچ آنے کے وی - پی کی اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداری کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

(۶) منی آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پتہ ' رقم ' اور نمبر خریداری (اگر کوئی ہو) ضرور درج کریں -

نوٹ ـــ مندرجہ بالا شرائط کی عدم تعمیل کی حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئی پرچہ یا پرچے ضائع ہوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ ہوگا

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

میعاد مرتبہ	فی صفحہ روپیہ	فی کالم روپیہ	نصف کالم روپیہ	چوتھائی کالم روپیہ	چوتھائی کالم سے کم فی مربع انچ روپیہ آنہ
ایک	۱۵	۱۰	۷	۵	۰ ۸
۴	۵۰	۳۰	۲۰	۱۵	۱ - ۸
۱۳	۱۲۵	۷۵	۴۵	۳۰	۴ - ۸
۲۶	۲۰۰	۱۲۵	۷۵	۵۰	۶ - ۸
۵۲	۳۰۰	۲۰۰	۱۲۵	۸۰	۹ - ۸

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

شرائـــط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکی فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہہ دیں ' البتہ حتی الامکان کوشش کی جاے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ' چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سہ ماہی کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنی ہوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگی ہمیشہ لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ہو ' تمام منشی مشروبات کا ' فحش امراض کی دواؤنکا اور ہر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا ہو کسی حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ ـــ کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن

مفقود ' اور استعداد طبع و آمادگي قلب بہمہ وجوہ مضطرب کار ہے - اور جو جمال مقصود نظارۂ یک نفس دکھلا کر مستور و محجوب ہوگیا تھا ' اب پھر با ہزاراں دلفریبي و رعنائي ' و با یک شہر دلنوازي و زیبائي ' پردہ بر افگن نظارۂ امید ' و چہرہ بر افروز آرزوے دید ہے !

بازم از نو خم ابروے کسي در نظر ست
سلخ ماہ دگر و غرۂ ماہ دگرست !!

اس ماہ مقدس ' اس یوم مبارک ' اس آوان سعید میں ' جبکہ دشت حجاز کے ایک ایک ذرہ سے " لبیک ! لبیک ! اللھم لبیک !! " کي صدائیں اٹھہ رہی ہونگی ' جبکہ لاکھوں انسان کسی کی تلاش میں مجنون وار دشت پیما ' اور کسی کے شوق میں والہانہ و مصطربانہ ' سرو پا برہنہ ' جسم پر کفنی لپیٹے ہوے " موتوا قبل ان تموتوا " کی یکسر تصویر ہونگے ! جبکہ اس مسلم اول ' اس مومن قانت ' اس پیکر خلت ' اس کشتۂ عبودیت ' اس جاندادۂ محبت ' یعني اس (خلیل اکبر) کی صدائے عشق فرما ابراهیم کدۂ حجاز کی ہر ہستي مضطر کے اندر سے " انا لحي بالحي الذي لا یموت " کے معني حیات کو اشکارا کررهي ہوگي کہ :

کشتگان خنجر تسلیم را
ہر زمان از غیب جانے دیگرست

غرضکہ ایسے یوم عظیم و وقت سعید میں کیونکر ممکن تھا کہ طالع کار خفتۂ غفلت رهتا ' اور طلیعۂ مقصود پردۂ فراموشي سے طالع نہ ہوتا ؟ پس فیضان الہي نے عین وقت پر دستگیري کي ' اور جبکہ موانع راہ و عدم تہیۂ اسباب سے میں یکسر انتظار تھا ' تو نوید فتح باب ' اور بشارۂ آغاز کار توقیع قبولیت لیکر اس طرح امید نواز قلب مشتاق هوي کہ چشم حیران نظارہ نے مقام ابراهیم کي صلوۃ طواف ' ما بین الصفا و المروہ کے سعي ' یوم الترویہ کي صدا ہاے تہلیل ' قربانگاہ منی کے سیلاب خونین ' عرفہ کے قیام ' جبل عرفات کے اجتماع ' مزدلفہ کے وقوف ' اور طواف الوداع کے هجوم میں عروس مقصود کو بے حجاب دیکھہ لیا !

وو اللہ لولا خشیۃ الناس والحیا
لعا نقتها بین المقام و زمزما

لبیک لبیک ' اللھم لبیک ' لا شریک لک لبیک ' ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ! اللھم انک دعوت عبادک الی بیتک الحرام وقد جئت طالعا لامرک ' فاغفرلی و ارحمنی یا ارحم الراحمین ! اللھم یا رب ھذ البیت العتیق ! اعتق رقابنا و رقاب ابائنا و امھاتنا و اخواننا و اولادنا من النار فی الدنیا والاخرۃ ! اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا ' واجرنا من خزی الدنیا و عذاب الاخرۃ ! !

* * *

پس اب آغاز عمل ہے اور شورش کار ' امتحان راہ در پیش ہے اور مشکلات امور سامنے ' تحریراً جو کچھہ کرنا ہے وہ خاتمۂ سخن در نمبر ہیں ' جن میں سے ایک آجکي اشاعت میں اور دوسرا اشاعت آیندہ میں شائع ہوگا کہ دلوں کي افسردگي و خموشي ذرا دور ہولے - اسکے بعد جو کچھہ ہے اصل کار کا آغاز ہے : وتلک الدار الاخرۃ نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا ' والعاقبۃ للمتقین -

آج کے مقالۂ افتتاحیہ کا کچھہ حصہ کسي گذشتہ اشاعت میں بھي شائع ہوچکا ہے لیکن بقیہ مضمون کي اشاعت اس وقت روک دي تھي - چونکہ سلسلۂ بیان کیلیے وہ تکرا ضروري تھا اسلیے آج اتنا حصہ مکرر شائع کیا جاتا ہے تاکہ بلا زحمت رجوع پیش نظر آجاے :

یارب دل پاک و جان آگاهم دہ !
آہ شب و گریۂ سحر گاهم دہ !

در راہ خود اول ز خودم بیخود کن '
و انگہ بیخود زخود بخود راهم دہ '

مسئلۂ اسلامیۂ کانپور

اس هفتے مسئلۂ اسلامیۂ کانپور کي مصالحت کے متعلق صیغۂ مراسلات میں متعدد مکاتیب و مضامین بالا عداس درج کیے گئے هیں - یہ انکے علاوہ هیں جنکي اشاعت کسي وجہ سے غیر ضروري تھي - صرف ایک اهم مراسلۃ باقي رهگئي ہے - نیز جناب مولانا عبد انباري کے ایک تازہ گرامي نامہ کا کچھہ حصہ ' یہ دونوں آیندہ اشعت میں درج ہونگے -

میں اسے کبھي پسند نہیں کرسکتا کہ خیالات کے اعلان کو روکا جاے اور شکایتوں کا علاج یہ تجویز کیا جاے کہ شکایتوں کے وجود سے انکار ہو !

موافقت جیسي کچھہ اور جتني کچھہ ہے ' عام اور آشکارا ہے - پس مقدم امر یہ ہے کہ جو مخالفانہ آرا ہوں ' وہ بھي ایک مرتبہ پوري طرح سامنے آ جائیں - اسکے بعد فہم و تفہیم کي کوشش کرني چاهیے -

میں نے گذشتہ اشاعت میں عرض کیا تھا کہ فکر مستقبل کي نسبت اپنے خیالات ظاهر کرونگا - لیکن افسوس کہ بعض امور جنکا علم و تصفیہ قبل از اظہار راے ضروري ہے ' اب تک صاف نہیں ہوے - اسلیے اس هفتے تمام مراسلات متعلق مسئلہ کانپور شائع کردیتا ہوں - آیندہ هفتے جو کچھہ اختتامي طور پر عرض کرنا ہے عرض کرونگا -

---

النباء الالیم !

جنوبي افریقہ میں بد بختان هند کے مصائب اب اس حد تک پہنچ گئے هیں کہ انسانیت کیلیے ماتم کبری اور عدل و انصاف کیلیے مصیبۃ عظمی ہے ! کیا عجیب انقلاب حالت ہے کہ جن لوگوں کے حقوق کے تحفظ کے بہانے انگلستان نے ٹرانسوال کے لاکھوں نفوس جنگ بوئر میں قتل کیے تھے ' آج انہي سے جیل خانے آباد هیں اور کوي نہیں جو انکي فریادوں پر کان دھرے ! دس برس سے زیادہ زمانہ گذر گیا کہ یہ آوارگان غربت مورد مصائب و الم ہو رہے هیں - نہ تو انگلستان کي شہنشاهي کچھہ اپنے اثر سے کام لے سکتي ہے ' اور نہ حکومت هند کے پاس انکے زخموں کیلیے کوئي مرهم ہے :

فریاد کہ هر کس باسیري فتد ' او را
شرط ست کہ از خویش و وطن دور فرو شند !

کسي دوسري جگہ بعض ضروري تلغرافات کا خلاصہ درج کیا گیا ہے اور تفصیلي حالات سے تو آجکل روزانہ اخبارات کے صفحوں کے صفحے رنگے ہوئے هیں - مجھے اپنے اخوان ملت سے صرف یہ عرض کرنا ہے کہ اس موقعہ پر اپنے هم وطنان دور و مہجور کي خبر لیں - آج تک جو ضلالت و غفلت مسلمانوں کے سیاسي مذاق پر چھائي ہوئي تھي ' اسکا سب سے بڑا درد انگیز نتیجہ یہ تھا کہ ملک کي فلاح و بہبود کي طرف سے انہوں نے بالکل انکھیں بند کرلي تھیں ' اور اس اصلي شرف خدمت ملک و وطن کو صرف هندؤں کے لیے چھوڑ دیا تھا - انکو سمجھایا گیا تھا کہ " مسلمانوں کا پالیٹکس صرف هندؤں سے لڑنا اور اپني علحدہ قومیت کو قائم کرنا ہے اور بس " اسلیے وہ همیشہ سمجھتے رہے کہ ملک و اهل ملک کي خدمت سے انہیں کوئي واسطہ نہیں -

لیکن الحمد للہ کہ اب حالت پلٹي ہے اور مسلمانوں نے بھي ملکي سیاست کے مفہوم کو سمجھنا شروع کیا ہے - ضرور ہے کہ وہ اپني تغیر حالت کا اب قدم قدم پر ثبوت دیں اور ملک و اهل

شذرات

یوم الحج اور " حزب اللہ "

نوید فتح و مژدۂ قبول !!

مژدۂ صبح درین تیرہ شبانم دادند * شمع کشتند وزخورشید نشانم دادند !
رخ کشودند و لب هرزہ سرایم بستند * دل ربودند و دو چشم نگرانم دادند !

پہلے سال عید الفطر اور عید اضحی کے موقعہ پر مناسب وقت مقالات افتتاحیہ لکھنے کی توفیق ملی تھی - اس سال عید الفطر بھی خالی گئی اور افسوس کہ عید اضحی کے موقعہ پر بھی طبیعت کی افسردگی نے کروٹ نہ لی ' حالانکہ دل شوریدہ کے ماتم و شیون کا اصلی موسم یہی تھا -

ادھر کچھہ عرصے سے طبیعت گم ہے ' اور سراغ راہ نا پید - گم گشتگی پہلے بھی تھی مگر کبھی کبھی خبر بھی آجاتی تھی - اب یہ بھی نہیں :

باز اے دل با کہ می باشی کہ با ما نیستی ؟
در کجائی ' چند روزے شد کہ پیدا نیستی !

مضامین باعتبار مواد و اصول نگارش دو طرح کے ہوتے ہیں - ایک صورت تو یہ ہے کہ عام واقعات و حوادث کے متعلق افکار و آرا کا اظہار کیجیے ' یا کسی علمی و دینی موضوع پر بحث کیجیے - اسکے لیے تلاش و رجوع کتب کی ضرورت ہوتی ہے - یا پھر اپنی یاد داشت اور حافظہ کی معلومات کی - اکثر لوگ تو اسکے لیے بھی فراغ خاطر اور جمعیت و سکون طبع کے محتاج ہوتے ہیں کہ دماغ ٹھکانے نہیں تو قلم و مداد کی صحبت کسے گوارا ہو؟ مگر سچ یہ ہے کہ اگر دماغ مناسب ہو اور توفیق مبدء فیاض رفیق ' تو اسکے لیے نہ تو فرصت کی ضرورت ہے نہ صحت کی - نہ دن کی شورش اسکے لیے مخل ' نہ رات کی سرگرانی اسمیں حائل - نہ تو پریشانی خاطر اسکو روک سکتی ہے اور نہ شورش طبع مانع ہوتی ہے - ہر وقت کسی نہ کسی طرح کام کیا جاسکتا ہے اور میرا تجربۂ و عمل یہی ہے -

الحمد اللہ کہ پریشانی و غموم و ہموم کے سخت سے سخت مواقع میں بھی مجھے قلم جواب نہیں دیتا - وقت کی کمی کو کبھی بھی میں نے عدم تحریر و تالیف کیلیے عذر نہ سمجھا ' اور جمعیۃ خاطر کا اس بارے میں ابداً قائل نہیں - یہ ایک فضل و کرم ربانی ہے ' ورنہ اگر اپنے کاموں میں جمعیۃ خاطر اور فرصت و سکون کا محتاج ہوتا ' تو شاید چھہ مہینے کے بعد بھی ایک سطر لکھنے کی بمشکل امید ہوتی - کیونکہ میری زندگی بہ حسب اصطلاح زمانہ ' دلجمعی و فراغ خاطر کے اسباب سے بکلی محروم ہے - میرے لیے سرور و انبساط دائمی طور پر مفقود ہیں - میں ایک نا آشنائے مسرت اور دائم الحزن زندگی رکھتا ہوں ' اور اپنے فیصلۂ حیات پر شاکر اور اپنی حالت پر قانع ہوں - اس نے اس حیات مستعار میں جو کچھہ دے رکھا ہے ' یہ بھی اسکا فضل ہے - جتنا کچھہ نہیں ہے ' اسکا حق بھی کسے تھا کہ گلہ و شکوہ ہو؟ دنیا میں آتے ہوے ہم سے کچھہ معاہدہ نہیں کیا گیا تھا کہ تمہاری ہر امید اور ہر خواہش پوری کر دی جائگی ؟

کلید بستگی تست غم ' بجوش اے دل !
تو گر چنین نہ گدازی ' گرہ کشائے تو کیست ؟

لیکن دوسری قسم اُن مضامین کی ہے جو باصطلاح قدیم و محبوب ' دماغ سے نہیں بلکہ دل سے تعلق رکھتے ہیں - جنکے لیے دماغ کی کاوش نہیں بلکہ دل کا جوش مطلوب ہے - جو حواس کی جگہ جذبات و عواطف کے تابع ہیں - جنکے لکھنے کیلیے بہترین وقت وہی ہوتا ہے جب دماغ لا یعقل مگر دل ہوشیار ہوتا ہے - اور جنکے لیے شرط اولین یہ ہے کہ ادراک و حواس کو بالکل معطل کر دیجیے اور از سر تا پا پیکر جذبات مخفیہ و مجسمۂ حسیات قلبیہ بن جائیے کہ دل کے کار و بار کی رونق کیلیے بازار خرد و ہوش کی ویرانی ضرور ہے !

اس قسم کی چیزیں البتہ وقت اور حالات پر موقوف ہیں - ضرورت سے متاثر نہیں - جب تک چولہے میں آگ نہو ' دیگ سے دھواں نہیں اٹھہ سکتا - یہ آگ اپنے اختیار میں نہیں - کبھی خود بخود بھڑک اٹھتی ہے اور کبھی ہزار ہوا دیجیے ' ایک چنگاری بھی میسر نہیں آتی -

اسکی مثال یوں سمجھیے کہ کبھی موسم خزاں میں دل کا کوئی مخفی جوشش بہار اسطرح آپکو مترنم کر دیتا ہے کہ خود بخود گنگنانے لگتے ہیں ' اور کبھی طبیعت اسطرح افسردہ ہوتی ہے کہ عروس بہار کو با ہمہ عشوہ ہائے تمکین ربا سامنے دیکھکر بھی شگفتہ نہیں ہوتی - اسکے بھی اسباب و محرکات ہیں ' مگر وہ نہیں جنسے دماغ و ادراک قوت و استعداد جلب کرتا ہے - وہ کچھہ دوسرے ہی محرکات ہیں ' اور جب تک انکا اشارہ نہو ' دل کی موسیقی کا تار مترنم نہیں ہوسکتا :

چاک مت کر جیب بے ایام گل
کچھہ ادھر کا بھی اشارہ چاہیے !

میری حالت اس بارے میں بالکل بے اختیارانہ ہے - ضرورت ہر طرح کا کام اپنے وقت پر کرا لیتی ہے ' مگر اپنی پسند اور خواہش جس شے کو ڈھونڈھتی ہے ' وہ دوسرے ہی کے قبضہ میں ہے :

زمام حسن ما بستۂ تصرف تست
اگر یقین نداری بامتحان برخیز !

ارادہ تھا کہ اس موقعہ پر کچھہ لکھونگا مگر نہ لکھہ سکا - البتہ اسکی جگہ توفیق الہی نے اس سے اہم تر بلکہ اصل مقصود کی طرف اقدام عمل کا سامان بہم پہنچا دیا ' یعنی یوم الحج اور عید اضحی کی مقدس یاد کے ساتھہ جماعۃ " حزب اللہ " کی تکمیل تاسیس متشکل و متمثل ہوکر نمودار ہوئی ' اور میں نے دیکھا کہ الحمد للہ اب اسباب سکوت بکلی مرتفع ' موانع اقدام یکسر

یوم الحج

اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، و للہ الحمد !!

قافلۂ حجاج منی سے عرفہ جاتے ہوے !

ذلک یوعظ به ، من کان منکم یومن باللہ والیوم الاخر

الا ، ان حزب اللہ هم الغالبون

(۱) ۱۳۳۱ ہجری

خاتمۂ سخن و اغاز عمل

]*[

انما ولیکم اللہ و رسولہ و الذین امنوا ، الذین یقیمون الصلوۃ و یوتون الزکوۃ و ہم راکعون - و من یتول اللہ و رسولہ و الذین امنوا ، " فان حزب اللہ ہم الغالبون " (۵ : ۲۶)

اے مسلمانو! تمہارا دوست اللہ ہے ، اسکا رسول ، اور وہ لوگ جو اللہ اور رسول پر ایمان لاچکے ہیں ، جو صلوۃ الہی کو دنیا میں قائم کرتے ، اسکی راہ میں اپنے مال کو صرف کرتے ، او سب سے زیادہ یہ کہ ہروقت اللہ اور اسکے حکموں کے آگے جھکے رہتے ہیں - پس جو شخص اللہ ، اللہ کے رسول ، اور صاحبان ایمان کا ساتھی ہوکر رہیگا ، تو یقین کرو کہ وہ " حزب اللہ " میں سے ہے ، اور " حزب الشیاطین " کے مقابلے میں حزب اللہ ہی کا بول بالا ہونے والا ہے !!

ز شرح قصۂ ما رفت خواب از چشم خاصان را
شب آخر گشتہ و افسانہ از افسانہ میخیزد !

— : * : —

و العصر ، إن الانسان لفي خسر ، الا الذین آمنوا و عملوا الصالحات ، و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر - قسم ہے اس عصر انقلاب اور دور تغیرات کی ، جو پچھلے دور کو ختم کرتا ، اور نئے دور کی بنیاد رکھتا ہے ، کہ نوع انسانی کیلیے دنیا میں نقصان و ہلاکت کے سوا کچھہ نہیں - مگر ہاں وہ نفوس قدسیہ ، جو قوانین الہیہ پر ایمان لائے ، اعمال صالحہ اختیار کیے ، ایک دوسرے کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ذریعہ دین حق کی وصیت کرتے رہے ، اور نیز صبر و استقامت کی بھی انہوں نے تعلیم دی (۱۰۳ : ۴) اولئک علی ھدی من ربہم ، و اولئک ہم المفلحون (۲ : ۴)

یہ ہے جماعت " حزب اللہ " کا مقصد وحید ، جسے غالباً ہر شخص دن میں ایک دو مرتبہ نماز کے اندر ضرور پڑھتا ہے ، اور یہ ہے خلاصہ اسکے پیش نظر اغراض کا ، جو سورۂ " والعصر " کی صورت میں ہر مسلمان کے آگے موجود ہے - فمن شاء تخذ الی ربہ سبیلا !

گذشتہ تمہید کی چار صحبتوں میں جو کچھہ عرض کر چکا ہوں ، اس سے بہت زیادہ عرض کرنا تھا ، مگر مناسب یہ نظر آیا کہ مختصراً اصل اغراض و مقاصد بیان کردیے جائیں ، اور اسکے بعد انکی ہر دفعہ پر ایک مستقل مضمون شائع کیا جاے :

مخاطب اند کہ نازک مزاج ہست
سخن کم گو ، کہ کم گفتن رواج ست

(۱) یہ ایک عجیب حسن اتفاق ہے کہ جس آیۃ کریمہ کی بنا پر اس جماعت کا نام " حزب اللہ " رکھا گیا ہے ، اس آیۃ کریمہ کے عدد بقاعدۂ جمل ۱۳۳۲ ہیں اور یہی ہجری سنہ اس جماعت کی تاسیس کا ہے !!

ملک کي هر خدمت میں ابناے وطن سے بڑهکر حصه لینے اور سب سے اگے رهنے کي کوشش کریں - تاکه اس طرح انکي پچهلي غفلت و معصیت ملکي کا کفارہ هو -

جنوبی افریقہ کے هندوستانیوں کا سوال تمام اهل ملک کیلیے پیام ماتم ہے - اسلام انسانیت اور اسکے حقوق کے احترام کا سب سے بڑا معلم ہے ' اسلیے اج مسلمانوں کے دلوں میں بهی اس مصیبت کی ٹیس سب سے زیادہ هونی چاهیے - مصیبت زدگان افریقه میں بکثرت مسلمان هیں مگر میں نہیں چاهتا که اسطرف زور دوں - بہر حال وہ انسان هیں ' مظلوم هیں ' از رپهر خاک هند کے فرزند ' پس هر شخص کو جو هندوستان میں بستا ہے ' اس ماتم میں حصه لینا چاهیے -

وقت ہے که مسلمانان هند بزرگ ملک مسٹر (گوکهلے) کی اپیل کا دل کهولکر استقبال کریں - جہاں تک جلد ممکن هو ' هر شهر اور هر مقام پر اعانتي فهرستیں کهل جاني چاهئیں - ادارۂ الہلال بهي وجه اعانت کو وصول کرنے کیلیے طیار ہے -

فتنۂ اجودهیا

امسال عید قرباني الحمد لله که بغیر کس انسانی قربانی کے بغیر و خوبی گذر گئی - اور خدا وہ دن جلد لاے که ملک کی تمام قومیں با همی نزاعات کی جگه ' صرف اپنے ملک کی صلاح و فلاح هی کو اپنی قوتوں کا مصرف بنائیں -

(اجودهیا) میں ابکے قربانی حکماً روک دي گئی - میں نے یه سنا اور اسپر چنداں افسوس نہوا ' کیونکه بہت سے مسلمان خود بهی ارادہ کر رہے تے که برضا و رغبت اس حق سے دست بردار هوجائیں - لیکن کہه نہیں سکتا که شدت غم و غصه سے میرے دماغ کا کیا حال هوا ' جب میں نے پڑها که مسلمانان اجودهیا قربانی کے ماتم میں نماز عید سے بهی دست بردار هوگئے که اگر قربانی کو مجسٹریٹ روک سکتا ہے تو نماز کو هم بهی روک دیسکتے هیں :

همارا بهی تو آخر زور چلتا ہے گریباں پر!

مجهے معلوم نہیں که اجودهیا کے مسلمانوں میں پڑهے لکهے لوگ بهي هیں یا نہیں ' اور انہیں اپنے دین و مذهب کي بهي کچهه خبر ہے یا نہیں ؟ بظاهر اس واقعه سے تو یهي معلوم هوتا ہے که انکي مسلماني گوشت کهانے هي تک ہے اور بس -

اِن جاهلوں سے کوئي پوچهے که عید کے دن قرباني کرنا امام ابو حنیفه (رح) کے نزدیک راجب ہے ' اور ائمۂ ثلاثہ کے نزدیک سنت - احادیث کا تدبر بهي دوسرے هي مذهب کا موید ہے - پس اگر قرباني روکدي گئي تهي تو ایک عمل سنت یا زیادہ سے زیادہ واجب کے ادا کرنے سے وہ محروم رهگئے تے ' اور اسکي بهي انکے سر کوئی پرسش نه تهی ' کیونکه حاکم کے حکم سے مجبور تے - لیکن نماز تو خدا کا ایک مقرر کردہ فرض اور اعظم ترین شعائر اسلام بلکه عمود دین و ملت ہے :- پهر ایک عمل سنت کے اجباري ترک سے انهوں نے ایک عظیم ترین او داخل قدرت و اختیار فرض کو کیوں چهوڑ دیا ' اور عین عید کے دن الله کے آگے سر عبودیت جهکانے سے دیدۂ و دانسته کیوں باز رہے ؟

یه کونسی عقل مندي ہے که اگر جیب سے ایک دهیلا گر جاے تو هاتهه کی اشرفی بهی پهینک دي جاے ؟

رفتار سیاست

بالاخر دولت علیه اور یونان میں بهي صلح هوگئي - صلح نامہ پر دستخط نصف شب کے بعد هوے - نزاع انگیز امور طے نه هوسکے اور یه اس صلحنامه کا ایک ما به الامتیاز ضعف ہے که اهم امور کا تصفیه ثالثي کے هاتهه دیدیا گیا ہے -

یورپ کے سوا اور کون ہے جو پنچ بنسکتا ہے ؟ اسلیے ابهي اس داستان المناک کو ختم نه سمجهنا چاهیے بلکه اسکے تتمے یا یورپ کي نصفت پروري کي حکایت سننے کے لیے طیار رهنا چاهیے -

الباني حدود کا مسئله هنوز غیر منحل ہے - یوناني و الباني حدود کی تعین کے لیے جو کمیشن بیٹها تها ' اسکے برطانی ممبر نے چند تجاویز پیش کي تهیں - ریوٹر کو معلوم هوا ہے که دول میں اسکے متعلق باهم مبادلۂ ارا هو رها ہے - امید ہے که یه تجاویز جلد اختیار کرلي جائیں گي ' کیونکه آسٹریا اور اطالیا نے ان سے اتفاق کرلیا ہے -

حدود کے متعلق ایران و ترکی میں چند اختلافات تے جنکے فیصله کے لیے قسطنطنیۂ میں ایرانی عثمانی وکلاء کی ایک مجلس بیٹهی تهی - اب اس نے ایک عهد نامه ترتیب دیا ہے - اس کی رو سے جنوبی سرحد شط العرب کے ساحل یسار کے پیچهے پیچهے جائیگی لیکن اس دریا میں ایران کے جهاز راني کے حقوق پر کوئي اثر نہیں پڑیگا -

حکومت ایران نے ۱۷ - نومبر کو برطاني اور روسي سفارتخانوں کو اطلاع دي ہے که اس عهد نامه کي با قاعدہ تصدیق کرنا چاهتي ہے - اسکو امید ہے که اس باب میں ایراني فوائد و مصالح محفوظ رهینگے -

جنوبي افریقه

بجرم عشق تو ام می کشند غوغائیست
تو نیز بر سر بام آ که خوش تماشائیست!

۸ - نومبر یوم شنبه کو تیسري مرتبه مسٹر گاندهي قانون عهد نامہ نٹال کي خلاف ورزي کے جرم میں گرفتار هوے - گرفتاري کے بعد ڈنڈي بهیجدیے گئے - ڈنڈي کي عدالت میں مسٹر موصوف کے وکیل نے انتهائي سزا کي درخواست کي - عدالت نے ۱۱ - نومبر کو ساٹهه پونڈ جرمانه کیا اور در صورت عدم اداے جرمانه ۹ - ماہ کي قید - انهوں نے قید کو جرمانه پر ترجیح دي !!

مسٹر گاندهي کے ساتهه جسقدر اور اشخاص تے ' وہ سب نٹال واپس بهجدیے گئے جہاں گرفتار کرکے ڈان هاسر جلا وطن کر دیے گئے هیں -

مسٹر پولک اور مسٹر کیلین بیچ مسٹر گاندي کے دست و بازو تے - یه دونوں بهي بجرم اعانت و اغوا گرفتار کرکے والکسرسٹ کے حوالات میں بهیجدیے گئے - ضمانت کي درخواست کي گئي مگر اس بنا پر نا منظور هوئي که دونوں صاف صاف آئندہ مدافعت میں حصه نه لینے کا وعدہ نہیں کرتے تے -

نٹال انڈین ایسو سي ایشن سے مسٹر گوکهلے کو حسب ذیل تار موصول هوا ہے :

" مقاومت مجهول کے تمام لیڈر جیل بهیجدیے گئے هیں - گورنمنٹ نے کا نوزخ کے احاطوں کو هنگامي قید خانے قرار دیا ہے -

[بقیه مضمون کے لیے صفحه اول ملاحظه هو]

بها من سلطان ان الحكم الا لله امر الا تعبدوا الا اياه - ذالك الدين القيم و لكن اكثر الناس لا يعلمون (۱۲ : ۴۱)

نام هيں جو تم نے اور تمهارے پيش رؤں نے گهڑ ليے هيں ؟ حالانكه خدا نے تو اسكے ليے كوئي سند بهيجي نهيں - اے گمرا هوا ! يقين كرو كه تمام جهان ميں حكومت صرف اُسي خدا كيليے هے ! اس نے حكم ديا هے كه صرف اُسي كے آگے جهكو ! يهي اسلام كا سيدها راسته هے ليكن افسوس كه اكثر لوگ نهيں سمجهتے ! "

تو اسكي نظر بهي اسي كے طرف تهي ' اور اسي كي تلاش تهي ' جسكا وه سراغ دے رها تها !

(۴)

وه " شاطي وادي ايمن " اور " بقعۂ مباركه " كا مقدس چرواها ' جبكه كوه سينا كے كنارے " اني انا الله رب العالمين " كي نداء محبت سے مخاطب هوا تها ' اور جبكه ايک ظالم و جابر حكومت كي غلامي سے نجات دلانے كيليے اُس نے يكه و تنها ' فرمان رواے عهد كے سامنے حريفانه كهڑے هوكر پيشين گوئي كي تهي كه :

ربي اعلم بمن جاء بالهدى من عنده ' و من تكون له عاقبة الدار ' انه لا يفلح الظالمون - (۲۸ : ۳۸)

يعني اے لوگو ! مجهكو جهٹلانے ميں جلدي نه كرو ! خدا خوب جانتا هے كه كون شخص اُسكي طرف سے سچائي ليكر آيا هے ' اور آخر كار كس كے هاتهه نتيجه كي كاميابي آنے والي هے ؟

يقين كرو كه خدا كبهي اُن لوگوں كو فلاح نهيں ديتا ' جو بر سر ناحق هيں ! "

تو وه بهي اسي تلاش كا اعلان كر رها تها ' اور يهي تلاش تهي جسنے اُسے منزل مقصود تک پهنچايا تها -

(۵)

وه " ناصره " كا نوجوان اسرائيلي ' جو پچهلي كتابوں كي پيشين گوئي كے مطابق آيا تها ' تا كه عهد اسرائيلي كے خاتمے اور دور اسماعيلي كے آغاز كا اعلان كرے ' اور جبكه اس نے چلنے سے پيشتر ايک باغ كے گوشے ميں اپنے نادان اور نا سمجه ساتهيوں سے كها تها كه :

اني رسول الله اليكم مصدقا لما بين يدي من التوراة و مبشراً برسول ياتي من بعدي ' اسمه " احمد " - (۶۱ : ۷)

ميں الله كے طرف سے تمهاري طرف بهيجا هوا آيا هوں - ميں كوئي نئي شريعت نهيں لايا ' بلكه ميرا كام صرف يه هے كه كتاب تورات كي ' جو مجهسے پہلے آچكي هے ' تصديق كرتا هوں ' اور ايک آنے والے رسول كي خوشخبري ديتا هوں جو ميرے بعد آئيگا اور جسكا نام " احمد " هوگا ! "

و اد جعلنا البيت مثابة للناس و امنا ' و اتخذوا من مقام ابراهيم مصلى و عهدنا الى ابراهيم و اسمعيل ان طهرا بيتي للطائفين و العاكفين و الركع السجود (۲:۱۹)

تو وه بهي اسي وادي جستجو كا ايک كامياب قدم شوق تها ' اور يهي گوهر مقصود تها ' جسكے ليے اُس نے اپنے بے عقل ساتهيوں كے جيب و دامن كو بيقرار ديكهنا چاها تها -

(۶)

اور پهر وه ظهور انسانيۂ كبرى ' وه مجسمۂ نعمۂ الهيۂ عظمى ' وه معلم كتاب و حكمت ' وه مزكي نفوس و انسانيت ' وه " هادي الى صراط مستقيم " وه مخاطب " انک لعلي خلق عظيم " وه تاجدار كشورستان يزداں پرستي ' وه فتح ياب اقليم قلوب انساني ' وه علم آموز درسگاه " ادبني ربي فاحسن تاديبي " وه خلوت نشين شبستان " ابيت عند ربي هو يطعمني و يسقيني " يعني وه وجود اعظم و اقدس ' جسكے ليے دشت حجاز ميں ابراهيم خليل (ع) نے اپنے خدا كو پكارا : (ربنا و ابعث فيهم رسولاً منهم ' يتلو عليهم اياتك و يعلمهم الكتاب و الحكمة ' و يزكيهم - ۲ : ۱۲۱) جسكے نور مبين كي تجلي فاران كي چوٹيوں پر موسى (ع) نے ديكهي ' جسكے عشق ميں داؤد (ع) نے نغمه سرائي كي ' جسكے جمال الهي كي تقديس ميں سليمان (ع) اپنے تخت جلال پر جهک گيا جسكے طرف يوحنا (ع) نے پوچهنے والوں كے بيقرارانه اشاره كيا ' اور جسكے ليے ناصره كے اسرائيلي نبي نے اپنا جانا هي بهتر سمجها ' وناه اپنے باپ سے جو آسمان پر هے سفارش كرے ' اور اُسكو " جو آنے والا هے " جلد بهيجدے (يوحنا : ۱۶ : ۸) - تا كه جب وه " آنے والا " آيا ' اور خدا كي زمين آخري مرتبه سنواري گئي ' تا اسكي ابدي حكومت و جلال كا تخت بچهے ' اور پهر اسكے فرمان آخري كا اعلان هوا :

و من [illegible] غير الاسلام دينا فلن يقبل منه و هو في الاخرة من الخاسرين - (۳ : ۷۹)

" اب سے جو انسان احكام اسلامي كي جگهه كسي دوسري تعليم كو تلاش كريگا ' تو يقين كرو كه اسكي تلاش كبهي مقبول نهوگي ' اور اُسكے تمام كاموں كا آخري نتيجه نا مرادي هي هوگا ! ! "

تو وه بهي اُسي كي جستجو ميں نكلا تها ' جسكي جستجو ميں سب نكلے ' اور قبل اسكے كه وه اُسكے ليے بيقرار هو ' خود اُس نے بيقرار هوكر اُسكا هاتهه پكڑ ليا تها :

و وجدك ضالاً فهدى (۹۳ : ۷)

اور اے پيغمبر ! هم نے تم كو ديكها كه هماري تلاش ميں سرگرداں هو پس هم نے (خود هي) تم كو اپني راه دكهلا دي !

(۷)

دنيا كي خوشي مرجها گئي تهي - اسكا جمال صداقت پژمرده ' اور اسكا چهرۂ هدايت زخمي هوگيا تها - وه پيمان و مواثيق ' جو

(تلاش مقصود)

لیکن کم ازکم آج پہلے مقصد کے متعلق تو چند کلمات ضرور عرض کرونگا اور معافي خواہ هوں اگر اُن احباب کرام کو شاق گذرے جو اب صرف اصل دفعات طریق عمل هي کے مشتاق هیں-

گذشتہ مطالب و بیانات سے آپ نے اندازہ کرلیا هوگا کہ اس عاجز کا مقصد کیا ہے ؟ آخري نمبر کے خاتمے کي سطور میں عرض کرچکا هوں کہ همکو آج سب سے پہلے کس چیز کا متلاشي هونا چاهیے ؟

دنیا کي بیماریاں همیشہ یکساں رهي هیں اسلیے انکا علاج بھي اصولاً ایک هي هونا چاهیے - وہ جب کبھي متلاشي هوي ہے ' تو اسکي تلاش اُس جستجو سے کبھي بھي مختلف نہ تھي ' جو جستجو کہ آج همیں درپیش ہے -

ایک هي چیز تھي ' جسکي همیشہ تلاش رهي - هم بھي آج اُسي کو ڈھونڈھیں گے -

جبکہ اسي زمین پر ایسے هزاروں برس پہلے خدا کے ایک مخلص بندے نے اسکو درد اور تڑپ کي آواز میں پکارا تھا اور کہا تھا کہ :

رب انی دعوت قومی لیلاً و نہارا ' فلم یزدهم دعاءی الا فرارا ' و انی کلما دعوتهم لتغفر لهم ' جعلوا اصابعهم في اذانهم واستغشوا ثیابهم و اصروا و استکبروا استکبارا - ثم انی دعوتهم جهارا ' ثم انی اعلنت لهم و اسررت لهم اسرارا - (۷۱ : ۹) قال نوح : رب انهم عصوني واتبعوا من لم یزده ماله وولده الا خسارا (۷۱ : ۲۱)

خدایا ! میں نے اپني قوم کو رات دن حق و هدایت کي دعوت دي ' لیکن افسوس کہ میري دعوت کا نتیجہ بجز اسکے اور کچھہ نہ نکلا کہ وہ اور مجھسے بھاگنے لگي - میں نے جب کبھي انکو پکارا تاکہ وہ تیري طرف رجوع هوں ' تو انھوں نے اپنے کانوں میں اُنگلیاں ٹھونس لیں کہ کہیں میري آواز نہ سن لیں ' اور اپنے اوپر سے کپڑے اوڑہ لیے کہ کہیں میرے چہرے پر نظر نہ پڑجاے اور ضد اور شیخي میں آکر اکڑ بیٹھے ! اس پر بھي میں باز نہ آیا ' پھر انھیں پکار پکار کر تیرا پیغام پہنچایا ' اور اسکے بعد بھي ظاهر و پوشیدہ ' هر طرح سمجھایا ' لیکن خدایا ! با ایں همہ سعي و دعوت و اصلاح ' ان سرکشوں نے میرا کہا نہ مانا اور انھي معبودان باطل کي غلامي کرتے رهے جنھوں نے انکے مال اور انکي اولاد کو فائدہ کي جگہ الٹا نقصان هي پہنچایا "

تو وہ بھي اپني قوم کو اُسي کي تلاش کا پتہ دے رها تھا -

(۲)

جبکہ کالڈیا کے بت خانے میں ایک برگزیدہ نو جوان نے امر بالمعروف و نہي عن المنکر کا فرض ادا کیا ' جبکہ اس نے اپنے هاتھہ میں چھري لي ' اور اپنے فرزند عزیز کو محبت الهي کي بیخودي میں دشمنوں کي طرح زمین پر دے پٹکا ' جبکہ اُس نے دنیا سے رخصت هوتے هوے اپنے خاندان کو دین الهي کي پیروي کي وصیت کي اور کہا :

یا بني ! ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا و انتم مسلمون ! (۲ :)

دیکھو ! اللہ نے تمھارے اس دین اسلام کو تمھارے لیے پسند فرمایا ہے ' پس همیشہ اسي پر قائم رهنا ' اور دنیا سے نہ جانا مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان هو ! !

تو اُس نے بھي اُسي کو ڈھونڈھا اور پایا تھا -

ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ' ربنا لیقیموا الصلوة ' فاجعل افئدة من الناس تهوی الیهم و ارزقهم من الثمرات لعلهم یشکرون (۱۴ : ۴۰)

"وادی غیر ذی زرع" ایام حج میں !

(۳)

جبکہ تخت گاہ فراعنہ کے ایک قید خانہ میں کنعان کے قیدي نے دین الهی کا وعظ کہا ' اور جبکہ اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ :

یا صاحبي السجن ! ارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القهار؟ ما تعبدون من دونه الا اسماء سمیتموها انتم و اباؤکم ما انزل اللہ

" اے یاران محبس ! بہت سے مالک اور آقا بنا لینا اچھا ہے یا ایک هي خداے قهار کے آگے جھکنا ؟ تم جو اللہ کو چھوڑ کر دوسرے معبودوں کي پرستش کر رهے هو ' تو یہ اسکے سوا کیا ہے کہ چند

سنبھال لیتی ہے ' جو انبیاء کرام لیکر دنیا میں آتے ہیں -

حضرۃ نوح جب کشتی میں سوار ہوے تو سفر آدمی انکے ساتھہ تھے - حضرۃ (موسی) کا ساتھہ ابتدا میں خود بنی اسرائیل میں سے بھی ایک نعداد قلیل نے دیا ' حضرۃ مسیح نے اپنی تمام حیات دعوۃ میں بارہ آدمی پیدا کیے ' لیکن فی الحقیقت یہی جماعتیں تھیں ' جنھوں نے لاکھوں اور کروڑوں دلوں کو مسخر کیا ' اور زمین کے بڑے بڑے حصوں کو اپنی اصلاح و دعوت کے آگے سر بسجود پایا -

کیونکہ وہ دعوت و اصلاح کی جماعتیں تھیں ' جو اُن تعلیمات کا اپنے اعمال و افعال کے اندر نمونہ رکھتی تھیں - اور زبان کی پکار ضائع جاسکتی ہے ' پر اعمال کی صدا کبھی جواب لیے بغیر نہیں رہتی !

پس اصلاح عالم کا یہ آخری ظہور جس نے دین الہی کو اسکے قدیمی نام " اسلام " کے ساتھہ پیش کیا ' یہ بھی دنیا میں اسی لیے آیا ' تا ایک جماعت پیدا کرے ' اور اُس نے " جماعت " پیدا کی - یہی جماعت تھی جس کو خدا نے اپنے کاموں کیلیے چن لیا ' اور اسکے دلوں کو اپنے جمال و صفات الہیہ کا مسکن بنایا - عشق الہی کی وہ آتش مقدس ' جسکے لیے (نوح) نے لکڑیاں چُنیں ' جس کو (ابراهیم) خلیل نے اپنے دامن قربانی سے ہوا دی ' جسکی چنگاریاں وادی ایمن کی تاریکی میں چمکیں ' جسکے شعلوں کیلیے (مسیح) کی قربانی کے خون نے تیل کا کام دیا ' اور جو بالاخر جبل (برفیس) کے غاروں میں " سراجاً منیرا " بن کر بھڑکی ' اسکے شعلوں سے اس جماعت الہی نے اپنے دلوں کی انگیٹھیوں کو روشن کرلیا تھا ' اور یہ انگیٹھیاں گو تعداد میں قلیل ' اور دنیا کی تاریکی وسیع و عالمگیر تھی ' لیکن الہی نے دعوۃ و اصلاح کے وہ لا تعد و لا تحصی چراغ روشن ہوے ' جن میں سے ایک ایک چراغ زمین کے بڑے بڑے رقبوں اور انسانوں کی بڑی بڑی آبادیوں میں آفتاب جہانتاب بنکر ظلمت ربائے عالم ہوا !

یہی وہ خدا کی روشنی تھی ' جو اسکی جماعت میں سے ہو کر چمکی ' اور جس کو خدا نے " نور اللہ " کے لقب سے یاد کیا :

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواههم و اللہ متم نورہ و لو کرہ الکافرون !

(آسمان کی بادشاہت !)

میرا مقصود تاریخ دعوۃ اسلامیہ کی اُس اولین جماعۃ سے ہے ' جس نے حضرۃ ابراهیم خلیل کے ساتھیوں کی طرح ' محمد رسول اللہ (علیهما الصلوۃ و السلام) کا ساتھہ دیا ' اور اتباع اعمال نبوت کے ذریعہ ' خود اپنے اندر خصائص و برکات نبوت پیدا کرلیے :

محمد رسول اللہ و الذین معہ اشداء علی الکفار ' رحماء بینهم ' تراهم رکعاً سجداً ' یبتغون فضلاً من اللہ و رضواناً ' سیماهم فی وجوههم من اثر السجود ! (۴۸ : ۲۹)

محمد رسول اللہ ' اور وہ لوگ جو اُسکے ساتھہ ہیں - دشمنان حق کے مقابلے میں نہایت سخت مگر آپسمیں نہایت رحم دل ' انکو تم ہمیشہ اللہ کے آگے عالم رکوع و سجود میں دیکھو گے کہ اللہ کے فضل اور اسکی خوشنودی کے طالب ہیں - انکی پیشانیوں پر کثرت سجود کی وجہ سے نشان بنگئے ہیں !

یہی جماعت نبی ' جسکے الہی کاروبار کو حضرۃ (مسیح) نے " آسمان کی بادشاہت " سے تعبیر کیا ' کیونکہ فی الحقیقت وہ دنیا کو قواے شیطانیہ کے تسلط سے نکالنے والی تھی ' اور اسی کے اعمال حقہ کے ذریعہ دنیا میں خدا کا تخت عدل و صلاح بچھنے والا تھا - وہ ایک بیج تھا ' جو بوتے وقت گو حقیر اور بہت چھوٹا تھا ' پر بار آور ہونے کے بعد ایک درخت وسیع و تناور بننے والا تھا - اسی لیے (مسیح) نے اسکو اس تمثیل میں بیان کیا کہ :

" آسمان کی بادشاہت رائی کے دانے کے مانند ہے ' جسے ایک شخص نے لیکے اپنے کھیت میں بویا - وہ سب بیجوں سے چھوٹا ہے پر جب اُگتا ہے ' تب سب ترکاریوں سے بڑا ہوتا ہے ' اور ایسا درخت ہوتا ہے کہ ہوا کے پرندے اسکے ڈالیوں پر بسیرا لیتے ہیں !! " (متی ۱۳ : ۳)

چنانچہ پچھلی آیہ میں اسی تمثیل کی طرف قرآن کریم نے بھی اشارہ کیا :

ذلک مثلهم فی التوراۃ و مثلهم فی الانجیل (الخ)

یہی جماعت ہے ' جسکو تورات اور انجیل میں ایک کھیتی سے تمثیل دی ہے (الخ)

دیکھو ! آسمان کی بادشاہت کا یہ بیج جو بویا گیا ' فی الحقیقت کیسا حقیر تھا ؟ ایک جماعۃ قلیل و حقیر ' جس کو نہ ساز و سامان دنیوی حاصل تھا ' اور نہ کسی طرح کی دنیوی ریاست و عزت - نہ اُسکے پاس آلات جنگ تھے ' نہ کوئی مسلح فوج - چند فقرا و صعالیک تھے ' جنھوں نے دعوۃ الہی کا ساتھہ دیا ' اللہ کی پکار کو سنکر اسکی تلاش میں نکلے ' اور آسمان کیلیے زمین والوں سے اپنا رشتہ قطع کر دیا - انکے پاس پرهیبت جسم نہ تھے اور نہ خونخوار اسلحہ ' مگر انکے سینوں میں صداقت شعار دل تھے ' اور انکے آنکھوں میں سچائی کے آنسو - انھوں نے تعلیم الہی کو اپنا دستور العمل بنایا - انھوں نے ہر اُس لفظ کو جو خدا کے مقدس پیغامبر کی زبان سے نکلا ' اپنے اعمال و افعال کے اندر محفوظ کر لیا - انکی زبانیں خاموش تھیں مگر انکے اعمال گویا تھے - انھوں نے اُس " اُسوۂ حسنہ " کی زندگی کو اپنا نصب العین بنایا تھا ' جو گو انسان تھا ' مگر اپنے ہر فعل کے اندر ایک خدا نما جلوۂ الہی رکھتا تھا - وہ نہ صرف تعلیم بلکہ ایک عملی نمونہ لیکر دنیا میں بڑھے ' اور آسمان کی بادشاہت کا وہ مقدس تخم ' جسکی منادی شام کے مرغزاروں میں ہوئی تھی ' حجاز کے ریگستانوں میں نشو و نما پانے لگا - تھوڑا ہی زمانہ گذرا تھا کہ ایک سرسبز و تناور درخت نے اپنی ڈالیوں سے کرۂ ارضی کو چھپا لیا - ہوا کے پرندوں نے اسکی شاخوں میں نشیمن بنائے ' اور زمین کی مخلوقات نے اسکے سائے میں پناہ لی :

ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك ' فاستغفروا الله و استغفر لهم الرسول ' لوجدوا الله توابا رحيما (۴ : ۶۷)

حرم نبوی (مدینہ) کا ایک منظر عمومی داخل صحن سے
صلی اللہ علیہ و علی الہ و صحبہ و سلم

اولاد آدم نے مقدس رسولوں کے سامنے ' انکے پاک پیغاموں کو سنکر خدا سے باندھے تھے ' ایک ایک کرکے عصیان و تمرد سے توڑ دیے گئے تھے ' اور خداکي رحمت و رافت زمین کے بسنے والوں سے روٹھه گئي تھي - اُسکا وہ جمال ازلي و ابدي ' جس سے پردے اٹھادیے گئے تھے تا اسکے ڈھونڈھنے والوں کو محرومي نہو ' اب پھر مستور و محجوب ہوگیا تھا - اور اُسمیں اور اسکے بندوں میں کوئي رشتہ باقي نہ تھا -

ہاں ' کوئي نہ تھا ' جو اسکو ڈھونڈھے - کوئي قدم نہ تھا ' جو اسکي طرف دوڑے - کوئي آنکھه نہ تھي ' جو اسکے لیے اشکبار ہو - کوئي دل نہ تھا ' جو اُسکي یاد میں مضطرب ہو - کوئي روح نہ تھي ' جو اُسے پیار کرے - اُسکي دنیا اُس سے بے خبر تھي - اُسکے بندے اُس سے غافل تھے - انسان کا ضمیر مرچکا تھا ' فطرۃ کا حسن حقیقي عصیان عالم کي تاریکي میں چھپ گیا تھا - طغیان و سرکشي کے سیلاب تھے ' جو خشکي و تري ' دونوں میں اُمنڈ آے تھے ' اور جنکے اندر خدا کے رسولوں کي بنائي ہوئي عمارتیں بہه رہي تھیں :

ظهر الفساد في البر والبحر بما کسبت ایدي الناس (۳۰ : ۴۰)

خشکي اور تري ' دونوں میں انسان کے عصیان و سرکشي سے فتنۂ و فساد پھیل گیا !

جبکہ یہ حالت تھي تو دنیا بگڑکر پھر سنوري ' انسانیۃ مرکر پھر زندہ ہوئي ' اور خدا نے اپنے چہرے کو پھر بے نقاب کر دیا - وہ جو شام کے مرغزاروں اور یرو شلیم کے ہیکل کے ستونوں سے روٹھه گیا تھا ' اب پھر آگیا ' تا کہ دشت حجاز کے ریگستانوں کو پیار کرے ' اور اپنے راز و نیاز محبت کیلیے ایک نئي قوم کو چن لے - دنیا جو صدیوں سے اسکو بھلا چکي تھي ' پھر اُسکي تلاش میں نکلي ' اور انسان نے اپنے مقصود و مطلوب کو کھوکر پھر دوبارہ پالیا :

قد جاءکم من الله نور و کتاب مبین ' یهدي به الله من اتبع رضوانه سبل السلام ' و یخرجهم من الظلمات الی النور ' و یهدیهم الی صراط مستقیم (۴ : ۱۸) -

بیشک تمہارے پاس اللہ کے طرف سے ایک نور ہدایت ' اور ایک کتاب مبین آئي ' اللہ اُسکے ذریعہ سلامتي کے راستوں پر ہدایت کرتا ہے اُس کي ' جو اُسکي رضا چاہتا ہے ' اور اُسکو ہر آج کي گمراہي کي تاریکي سے نکال کر ہدایت کي روشني میں لاتا ' اور صراط مستقیم پر چلاتا ہے !

(۸)

غرضکہ دنیا کي حیات ہدایت و سعادت کي تاریخ یکسر تلاش و جستجو ہے - اس نے اپنے ہر دور میں کھویا ' اور پھر ہر دور میں اسکي تلاش کیلیے نکلي - وہ جب کبھي گري تو اُسي کو کھو کر گري ' اور جب کبھي اُٹھي ' تو اسي کي تلاش کا ولولہ لیکر اُٹھي - اسکے ہادیوں نے جب کبھي اسکو جگایا تو اسي کیلیے جگایا ' اور جب کبھي اُسکا ہاتھه پکڑا ' تو اسي جستجو میں نکلنے کیلیے

ان الوسائل للملوک ببابهم
و وسیلتي العظمی بهذا الباب !

مدینہ منورۃ کا دروازہ : باب العنبریہ
(جس کو باب الرشادیہ بھي کہتے ہیں)

پکڑا - اُس کي یہ تلاش ہمیشہ کامیاب ہوئي اور اس نے جب کبھي پکارا ' اُسے جواب ملا - پاني کے ملنے میں کبھي بھي دیر نہ ہوئي ' البتہ تشنگي کا ثبوت ہمیشہ مانگا گیا :

جمال حال شود ترجمان استحقاق
دلیل آب جگر تفتگي و تشنہ لبي ست !

(جماعۃ)

لیکن یہ انقلاب عظیم جو ہئیۃ انسانیۃ میں ہوا ' جس نے دنیا کو یکسر بدل دیا ' اور جس عزیز گم گشتہ کو وہ بھول بیٹھي تھي ' اسکي تلاش و جستجو میں گم ہوکر ' پھر نمودار ہوئي ؛ کس چیز کا نتیجہ تھا ؟

یقیناً وہ ایک صدائے الہي تھي ' لیکن کن کے اندر سے اُٹھي ؟ کچھه شک نہیں کہ وہ جمال رباني کي ایک بے نقاب بخشش نظارہ تھي ' لیکن اس جلوہ ریزي کا آفتاب ' کن کے سیماء وجوہ پر چمکا ؟

اُنکے ' جنکي نسبت کہا گیا کہ " سیما هم في وجوههم من اثر السجود " !!

اصل یہ ہے کہ وہ ایک جماعت تھي ' اور تاریخ اصلاح عالم میں یاد رکھنا چاهیے کہ ہر دعوت و انقلاب اصلاح نے سب سے پہلے جماعت ہي کو پیدا کیا ہے - دعوت الہي اگر کوئي بیج ہے تو اسکے درخت کي پہلي شاخ جماعت ہي ہے - دنیا میں جب کبھي کوئي اصلاحي تغیر ہوا ہے ' تو محض تعلیمات سے نہیں ہوا ہے بلکہ اُس جماعت کے اعمال سے ہوا ہے ' جو اُن تعلیمات کی حامل و محافظ تھي - وہ صدائیں جو محض زبانوں سے اٹھتي ہیں ' ہوا کي منجمد سطح میں تموج پیدا کرسکتي ہیں مگر دلوں کے سمندر میں لہریں پیدا نہیں کرسکتیں - کان انکو سنتے ہیں ' پر دل انکے آگے مسجود نہیں ہوتے -

یہي سبب ہے کہ دنیا میں جب کبھي مصلحین حق کا ظہور ہوا ' خواہ وہ ظہور انبیا و رسل کرام کا تھا جو بمنزلۂ اصل ہیں ' یا انکے متبعین و مجدد دین کا جو بمنزلۂ فرع و ظل کے ہیں ' مگر ہمیشہ انکا پہلا کام یہي رہا کہ انہوں نے اپني تعلیم و دعوۃ کا نمونہ ایک جماعت کي صورت میں پیش کیا - اور پھر یہ بنیاد جتني محکم بن سکي ' اتنا ہی استحکام بعد کي تعمیرات کو بھي حاصل ہوا ہے - حضرۃ ابراہیم کي نسبت قران کریم نے تصریح کي ہے کہ !

لقد کان لکم اسوۃ حسنة في ابراهیم " والذین معه " (۶۰ : ۴)

" بیشک تمہارے واسطے اتباع و پیروي کیلیے ایک بہترین نمونہ اور نصب العین ہے حضرۃ ابراہیم کي زندگي میں - نیز " انکے ساتھیوں " کی زندگي میں "

فرمایا کہ " والذین معه " اور وہ لوگ جو انکے ساتھي ہیں - یہي " معیت " ہے جو اعمال اصلاح و نبوت کي حامل و محافظ ہوتي ہے ' اور اُس امانت اصلاح و دعوت کو دنیا میں پھیلانے کیلیے

بے شمار انسانوں کي قربانیاں تڑپتي ' اور خون کي ندیاں بہتي هیں ' عورتیں بیوہ ' بچے یتیم ' والدین زندہ درگور هوجاتے هیں - یہ سب کچھہ هورهتا ہے ' جب کہیں جاکر ایک چھوٹا سا ملکي نقلاب تکمیل کو پہنچتا ہے !!

پھر وہ بھي یقیني نہیں کہ هزارها کوششیں رائگاں اور صدیوں کي امیدیں پامال بھي هو جاتي هیں -

جب دنیا کے اُن مادي انقلابات کا یہ حال ہے جو صرف انساني حکومت کے تخت ' اور انساني نسلوں کي آبادیوں کو متغیر کرنا چاهتے هیں ' تو پھر اس روحاني اور قلبي انقلاب کو سونچو ' جو زمین کي سطح اور انسان کے جسموں کو نہیں بلکہ روحوں اور دلوں کي اقلیموں کو پلٹ دینا چاهتے هیں ' اور کروڑوں انسانوں کے اعمال و خصائل کے اندر تبدیلي کے خواهشمند هوتے هیں - اِن انقلابات کیلیے کیا محض انساني قوت و تدبیر ' اور محض اخلاق و مذهب کے چند رسمي اصولوں کو پکار دینا هي کافي هوسکتا ہے ؟

تم ایک مرتبہ خود اپنے هي نفس کو آزما دیکھو' جسپر تمهارے ارادے کو پوري قدرت ہے - کیا ایک چھوٹي سے چھوٹي تبدیلي بھي اپنے نفس و اعمال کے اندر بآساني پیدا کرسکتے هو ؟

پھر جب تم ایک نفس کي تبدیلي پر' جو خود تمهارے اختیار میں ہے ' قادر نہیں ' تو اُن کروڑوں دلوں کو کیونکر بدل دیسکتے هو ' جن پر تمهارا نہیں ' بلکہ صدیوں کے پرورش یافتہ و محکم اعتقادات و اعمال کي حکومت قاهرہ ' اور نفس کا تسلط جابرہ قائم ہے ؟

اصل یہ ہے کہ انسان جسم کو پارہ پارہ کر دیسکتا ہے پر دلوں کو نہیں بدل سکتا - زمین کي خشکي و تري کا نقشہ ممکن ہے کہ وہ بدل دے ' لیکن قلب و روح کا ایک گوشہ بھي اسکے پھیرے سے نہیں پھرسکتا - وہ تعلیم دیسکتا ہے اور اصلاح ! اصلاح ! پکار بھي سکتا ہے' لیکن نہ تو فتح مندي کا بیج اسکے دامن میں ہے ' اور نہ بار آور کرنے والي نشوؤ نما اسکے قبضے میں - یہ صرف اُسي قدیر و حکیم کے دست قدرت کا کام ہے ' جو مقلب القلوب اور محول الاحوال ہے ' اور جو همیشہ اپنے کارو بار قدرت کي نیرنگیاں دکھلاتا اور اپني عجائب فرمائي پر حیراني و تعیر کي بخشش کرتا ہے !

پس اگر تم کہ انسان هو' انسانوں کو بدلنا ' اور ارواح و قلوب کے عوالم روحانیۃ کو منقلب کردینا چاهتے هو' تو یاد رکھو کہ جب تک تم انسان هو' ایسا نہیں کرسکتے ' کیونکہ انسانوں کو اسکي قدرت نہیں دي گئي - البتہ اگر تم اپنے اندر قوت الهي پیدا کر لو ' اگر اپني جماعت کے اندر اس کار فرماے حقیقي کا ایک گھر بنا لو - تمهاري صداؤں کي جگہہ تمهارے اندر سے اُسکي آواز نکلنے لگے - تمهاري آنکھوں کے حلقوں سے تمهاري نظروں کي جگہ اُسکي نگاهیں کام کرنے لگیں ' تمهارے اعمال و افعال ' یکسر اُسکے صفات و افعال هوجائیں - یعني از فرق تا بقدم اپنے تمام اعمال و خصائل میں ایک پیکر اخلاق الهي بن جاؤ ' تو پھر تمهارے کام ' خود تمهارے کام نہونگے ' جنکے لیے انتظار ' حسرت ' اور ناکامي هو' بلکہ یکسر اُس قادر و مقتدر کے کارو بار هونگے ' جسکا دامن عز و کبریائي اس سے بہت اقدس و منزہ ہے کہ آلودۂ ناکامي و ملوث حسرت و افسوس هو-

پھر جب وہ ' کہ سب کا مالک ہے ' تم میں هوگا ' تو تم کو بھي اُسکے ملک کي هر شے پر قدرت هوجائیگي - کیونکہ تمهاري قدرت درحقیقت اسي کي قدرت هوگي - تمهاري صداء دعوۃ ایک سیلاب انقلاب هوگي جس کو دنیا کي کوئي طاقت نہ روک سکے گي - تمهاري زبانوں سے جو کچھہ نکلے گا ' وہ دلوں اور روحوں پر نقش هوجائیگا اور پھر نہ زمین کا پاني اُسے دھوسکے گا اور نہ آسمان کي بارش اُسے محو کرسکیگي - تمهاري تعلیم بیج اور پھل ' دونوں اپنے ساتھہ لائیگي ' اور تم گو چپ رهو گے' لیکن تمہاري خاموشي کي ایک ایک صداء عمل پر کروڑوں هستیاں اپنے دلوں کو هتھیلیوں پر رکھکر پیش کش کرینگي - تمهاري آنکھوں سے شعلہ الهي کے جب شرارے نکلیں گے تو دنیا میں کس کي آنکھہ هوگي ' جو اس سے دو چار هوسکے ؟ تمهاري زبانوں سے جب لسان الهي کي صداء دعوۃ اٹھیگي ' تو خدا کي آواز کو سنکر اسکي کون مخلوق ہے جو لبیک نہ کہیگي ؟

تم جس طرف سر اٹھاؤگے ' دلوں کو سربسجود اور روحوں کو معترف عجز و نیاز پاؤگے ' اور خدا کا قاهر و مقتدر هاتھہ تم میں سے ظاهر هوکر ملکوں اور قوموں کو منقلب کردیگا !

تم ایک عالم کو بدلنا چاهتے هو - تمهارے سامنے صدیوں کي ایک محکم عمارت ہے - تم چاهتے هو کہ اُسے یک سر ڈھا دو اور اُسکي جگہ ایک نیا محل تعمیر کرو - لیکن اسکے لیے تمهارے دست و بازو کي قوت تو کافي نہیں - جب تک تمهارے هاتھہ کے اندر سے الله کا هاتھہ نمایاں نہوگا ' اس رد و قبول اور هدم و بنا سے عہدہ برا نہو سکوگے .

(تشریح مزید)

حکیم و جاهل اور فرزانہ و هشیار میں مرئیات و مشاهدات کا فرق نہیں ہے بلکہ صرف چشم نظارہ اور دل فکر فرما کا - تم نے کبھي اس پر بھي غور کیا ہے کہ یہ کیا بوالعجبي ہے کہ پاک تعلیمات کا اثر اور مقدس صداؤں کي تاثیر هم میں سے مفقود هوگئي ہے ؟ یہ کیوں ہے کہ بہتر سے بہتر ارادے همارے ذهنوں میں ' اعلي سے اعلي خیالات هماری فکروں میں ' اور پاک سے پاک تعلیمات هماري زبانوں پر هیں ' مگر نہ تو ارادوں میں قبولیت ہے ' نہ خیالات میں فعالیت ' اور نہ تعلیمات میں اثر - جس دنیا کے بڑے بڑے وسیع ٹکڑوں کو صرف ایک زبان کي دعوۃ نے مضطر و سیماب وار کردیا تھا ' آج اسي دنیا میں بڑي بڑي جماعتوں کي صدها صدائیں ایک نفس واحد کي غفلت جامد و ساکن میں حرکت پیدا نہیں کرسکتیں - یہي اسلام کي صدائے دعوۃ اور یہي اسکي کتاب هدایت کي صداء اصلاح اُس وقت بھي تھي ' جبکہ اسکے ایک ایک داعي نے ایک ایک اقلیم کو مسخر اثر کرلیا تھا ' اور یہي اب بھي ہے کہ خود اپنے دلوں هي میں تپش محسوس نہیں هوتي ' دوسروں کي انگیٹھیاں اُس سے خاک روشن هونگي !

ایک هي علۃ سے دو مختلف نتیجے پیدا نہیں هوسکتے -

اصل یہ ہے کہ دنیا کا سر انقلاب و تغیر همیشہ صداے عمل کے آگے جھکا ہے ' نہ کہ صداے قول کے سامنے - حقیقي سے هر تعلیم کیلیے " نمونہ " ہے ' اور جب تک مصلح اپنے اندر اپني اصلاح کا نمونہ نہیں رکھے گا ' اسکي تعلیم دلوں کي قبولیت اور روحوں کي اطاعت سے محروم رهیگي - آگ جب جلتي ہے تو سب سے پہلے جلانے والے کو گرم کرتي ہے - اگر تمهارے پاس آگ موجود ہے تو سب سے پہلے اپنے آپ کو سوز و تپش میں دکھلاؤ - پھر دوسروں کو گرمي و حرارت کي دعوت دینا - اگر خود تمهارے اندر آگ موجود ہے تو اس مجمر سوزاں کو جہاں کہیں بھي رکھوگے ' خود بخود هر طرف گرمي پھیل جائیگي ' کیونکہ گرمي آگ کے شعلوں سے نکلتي ہے ' برف کي سل سے پیدا نہیں هوسکتي !

اسلام نے ایک جماعت صحابۂ کرام کي پیدا کردي تھي ' جو اس تعلیم کا ایک صحیح ترین عملي نمونہ اپنے اندر رکھتي تھي ' اور ان میں کا هر فرد اُس اسوۂ حسنہ کي قوۃ سے ایک ایک اقلیم کي تسخیر اپنے قبضۂ اقتدار میں رکھتا تھا - انکے اعمال کے اندر تعلیمات الهیہ کي مقدس انگیٹھي شعلہ فروز تھي ' اسلیے وہ جہاں جاتے تھے ' ایک آتش کدۂ اثر اپنے ساتھہ لیجا تے تھے -

[ک]

اصلها ثابت و فرعها في السماء ' تؤتي اكلها كل حين باذن ربها ' و يضرب الله الا مثال للناس لعلهم يتذكرون (۱۴ :)	وہ درخت کہ جڑ اسکي زمین کے اندر مضبوط اور بلند ٹہنیاں آسمان تک پہنچي ہوئیں ہیں - قوۃ الہیہ کي نشو و نمائي سے وہ ہر وقت کامیابي کا پھل لاتا رہتا ہے ' اور یہ ایک مثال ہے جو اللہ بیان کرتا ہے ' تا کہ لوگ سونچیں اور غور کریں ! !

(تلاش مکان یا تلاش مکین ؟)

یاد رکھو ' وہ خدا جو مکان و زمان سے منزہ ہے ' جب دنیا میں آتا ہے' تو اپنے بسنے کیلیے گھر چاھتا ہے - زمین کي شاندار آبادیاں' پہاڑوں کي سر بفلک چوٹیاں ' سمندروں کي ناپیدا کنار موجیں ' صحراؤں کے وسیع میدان ؛ یہ سب اسکے لیے بیکار ہیں - پادشاہوں کے تخت ہیبت و اجلال' لعل و جواہر سے لبریز خزانے ' بڑے بڑے گنبدوں اور ستونوں کے عظیم الهئیۃ ایوان و محل ' اسکا گھر نہیں بن سکتے - تم اُسکے لیے ایک گھر پیدا کرو جو اسکے جمال قدس کا نشمین ' اور اسکے حسن ازلي کا کاشانہ بن سکے - تم جو اُسکي جستجو میں نکلنا چاھتے ہو' بہتر ہے کہ پہلي اپني جستجو میں نکلو - تم ' کہ اُسکے نہ ملنے کے شاکي ہو' چاھیے کہ پہلے اپني گم گشتگي پر ماتم کرو ! اسکے حریم محبت کا دروازہ ہمیشہ سے بے حجاب ہے - اسکے کاشانۂ وصال کے باب عشق نواز پر کوئي پاسبان نہیں - وہ تو ہر آن و ہر لمحہ اپنے متلاشیوں کا منتظر ہے ' لیکن ساري محرومي اسمیں ہے کہ تمارے پاس کوئي مکان ہی نہیں' جو اسکے قدوم محبت کا مکین بن سکے !

ہرچہ ہست از قامت ناساز و بے اندام ماست
ورنہ تشریف تو بر بالاے کس دشوار نیست !

اسکے بسنے کے لیے چاندي اور سونے کا محل ' اور صندل و آبنوس کا تخت مطلوب نہیں ہے جس میں لعل و الماس کے ٹکڑے جڑے ہوں - وہ اُن دلوں کا طالب ہے ' جن میں اسکے درد محبت کے زخموں سے خون کے قطرے ٹپک رہے ہوں - اسکے لیے فقیروں اور خاک نشینوں کي ایک ایسي جماعت چاھیے ' جنکے دل ٹوٹے ہوے' جنکے جگر چلے ہوے' جنکي آنکھیں خونبار ہوں - یہي ٹوٹے پھوٹے کھنڈر اسکے رہنے کیلیے ایوان و محل ہیں' اور یہي اجڑي ہوئي بستیاں ہیں' جنکو اُس نے اپني آبادي کیلیے چن لیا ہے - وہ کہ آبادیوں کی رونق' صحراؤں کی فضا ' پہاڑونکی بلندي' ملکوت السماوات کی بو قلمونی' اُسے اپنی طرف متوجہ نہ کرسکی ' دلوں کی اُجڑي ہوئی بستیوں اور ٹوٹی پھوٹی دیواروں کو اپنا کاشانۂ وصال بناتا ہے اور اس گھر کے سوا اور کوئی جگہ اُسے پسند نہیں :

لا وسعني ارضي و لا سمائی ' و لکن یسعنی قلب عبدي المومن - و ایضاً قال : انا عند المنکسرۃ قلوبهم ! !

انا عرضنا الامانۃ علی السماوات و الارض و الجبال ' فا بین ان یحملنها ' و اشفقن منها ' فحملها الانسان' انه کان ظلوماً جهولا ! !	" ہم نے اپني امانت اسمانوں اور زمینوں اور پہاڑوں کے سامنے پیش کي ' لیکن سب نے اسکے اٹھانے سے انکار کردیا اور اُس بار گراں کے متحمل نہو سکے -

لیکن انسان آگے بڑھا اور اُسے بلا تامل اٹھا لیا - کچھہ شک نہیں کہ وہ اپنے اوپر سخت ظلم کرنے والا اور سرگشتۂ ناداني ہے "

و قال مولی الجامی' قدسی اللہ سرہ السامی :

غیر انساں کسش نکرہ قبول
زانکہ انساں ظلوم بود و جہول

ظلم او انکہ ہستی خود را
ساخت فاني بقاے سرمد را
جہل او انکہ ہرچہ جز حق بود
صورت آں ز لوح دل بر بود
نیک ظلمے' کہ عین معدلت ست !
نغز جہلے' کہ مغز معرفت ست !

فلولم یکن للانسان قوۃ هذہ الظلومیۃ و الجهولیۃ ' لما حمل تلک الامانۃ العظیمۃ الا لهیۃ ! !

* * *

پس اُس قدوس و قدیم کا دنیا میں کوئی گھر ہو سکتا ہے ' تو وہ صرف اُن انسانوں کے دلوں ہی کا آشیانۂ محبت ہے ' جنہوں نے اس گھر کو اسکے بسنے کیلیے پہلے ہی سے سنوار رکھا ہے ' اور اسکی آرایش و تزئین سے کبھي غافل نہیں ہوتے - دنیا کے گھروں کي طرح اس گھر کي آرائش کیلیے نہ تو حریر و اطلس کے پردوں کي ضرورت ہے' نہ دیباؤ قاقم کے فرش و قالین کي - اُسکي آرائش کیلیے صرف ایک ہي چیز مطلوب ہے ' یعنے زخم محبت کي خونبانہ فشاني ' جسکے چھاپوں سے اسکي دیواریں ہمیشہ گلزار رہیں :

جز محبت ہرچہ بردم ' سود در محشر نداشت
دین و دانش عرضہ کردم ' کس بہ چیزے برنداشت

* * *

(شبلي) را در خواب دیدند و پرسیدند : کیف وجدت سوق الاخرۃ ؟ بازار آخرت را چہ طور یافتي ؟ گفت : بازار یست کہ رونق ندارد دریں بازار مگر جگر ہاے سوختہ ' و دلہاے شکستہ ' آہ ہاے سوزاں' و چشم ہاے خوں افشاں ! سوختہ را مرہم نہند ' شکستہ را باز بند ند ' و چشم ہاے خونچکاں را از سرمۂ نظارہ مجلي و منور سازند !

دل شکستہ دراں کوے مي کنند درست
چنانکہ خود نشناسي کہ از کجا بشکست

* * *

پس اگر تم اسکے طالب ہو تو ایک جماعت پیدا کرد ' تا اسکي جلال و قدوسیت کا وہ آشیانہ بنے - اگر تمہارے پاس گھر نہیں ہے ' تو بسنے والے کي تلاش میں کیوں سرگرداں ہو؟ مکین سے پہلے چاھیے کہ مکان کي فکر کرلو !

(اعمال الہیہ)

دنیا کے اندر تبدیلي پیدا کرنا آسان نہیں ہے - تم کسي گھر کي ایک دیوار یا کھڑکي بدلني چاھتے ہو تو اسکے لیے کیا کیا سروسامان کرنے پڑتے ہیں ؟ پھر جو لوگ سطح ارضي کے بڑے بڑے رقبوں اور انسانوں کي عظیم الشان آبادیوں کے اعمال و معتقدات کو بدلدینا چاھتے ہیں' انکو سوچنا چاھیے کہ انکا مقصد کس درجہ مشکل اور کٹھن ہے ؟

دنیا میں مادي انقلابات ہمیشہ سلطنتوں کے تغیرات اور خونریز جنگوں کے ظہور سے ہوتے رہتے ہیں ' لیکن غور کرو کہ اُن میں کا ہر چھوٹا سے چھوٹا انقلاب بھي کیسي گرانقدر قیمت رکھتا ہے ؟ قرنوں کي قرنیں فکر و تدابیر میں گذر جاتي ہیں - خزانوں کے خزانے لٹا دیے جاتے ہیں - کروڑوں گینیوں کے قرض لیے جاتے ہیں - پھر فوجوں کے سمندر طوفاں میں آتے ہیں ' قیمتي سے قیمتی آلات و اسلحہ کروڑوں کي تعداد میں تقسیم کیے جاتے ہیں '

مطبوعات جدیدہ

دی کانپور موسک

THE CWANPORE MOSQUE.

مسجد کانپور

مسٹر بي - کے - داس - گپتا - سب ایڈیٹر " بنگالي " کلکتہ - قیمت - ۱ روپیہ

حادثۂ مسجد کانپور اپنے اندر جو عبرتیں اور بصیرتیں رکھتا ھے ' اسکے لحاظ سے ضرور تھا کہ اسکے واقعات کو محض اخبارات کے صفحوں اور زبانی روایتوں ھی پر ضائع ھو جانے کیلیے نہ چھوڑ دیا جاے ' بلکہ وہ کسي زیادہ پائدار اور محفوظ صورت میں آجاے -

خود مجکو بھی خیال ہوا تھا کہ بعد اختتام مقدمہ اسکے تمام حالات انگریزي اور اردو میں جمع کرکے شائع کیے جائیں -

لیکن ہم سب کو ایک انصاف دوست بنگالی اہل قلم کا ممنون ہونا چاھیے ' جس نے سب سے پہلے اس ضرورت کو پورا کردیا -

جن حضرات نے حادثۂ فاجعۂ کانپور کے زمانے میں ھندوستان کے معزز ترین روز انہ لسان حال " " بنگالي " " کو پڑھا ھے ' اونھوں نے ابھي اُن سخیدہ و بلیغ اور پر از واقعات و حوادث مضامین کو نہیں بھلایا ھوگا ' جو عرصے تک بنگالي میں اُسکے مراسلہ نگار خصوصي (اسپیشیل کار سپانڈنٹ) کے دستخط سے نکلتے رھے ھیں ' اور جنھوں نے فی الحقیقت اس حادثہ کے مظالم و خفایا کي تشھیر و اعلان اور حقیقت و اصلیت مستورہ کے کشف میں سب سے زیادہ حصہ لیا ھے -

یہ مکا تیب در اصل مسٹر بي - کے - داس گپتا - سب ایڈیٹر بنگالي کے رقمزدہ تھے ' جنکو ادارۂ بنگالي نے مخصوص طور پر وقائع نگاري کیلیے کانپور بھیجا تھا -

مسٹر موصوف نے کانپور سے آکر تمام حالات و وقائع جمع کیے - اور بعض بعض ضروري چیزوں کي تلاش میں تکلیف و زحمت بھي برداشت کي - چنانچہ اسکا پہلا حصہ مرتب ھو کر شائع ھوگیا ھے اور دوسرا بھي آجکل میں نکل جائیگا - مجموعي قیمت دونوں حصوںکي ایک روپیہ کچھہ زائد نہیں ھے ' کیونکہ پہلے ھي حصے کي ضخامت ۱۰۸ صفحے کي ھے - نیز متعدد ھاف ٹون تصویریں بھي دي گئي ھیں -

مسٹر بي - کے - گپتا نے زباني مجھسے کہدیا ھے کہ انکا مقصود اس کتاب سے جلب زر نہیں ھے - وہ اسکي آمدني کا ایک حصہ زر اعانۂ کانپور کے فنڈ میں دینے کیلیے طیار ھیں -

میں نہایت متاثر ھوا ' جب میں نے سرورق الٹا ' اور کتاب کے تھدیہ و تعنون (ڈیڈیکشن) کا صفحہ نظر آیا - مسٹر گپتا نے مندرجۂ ذیل لفظوں میں ' شہداء کانپور رضي اللہ عنھم و اعلي اللہ مقامھم کي مقدس یاد کے ساتھہ اپني کتاب کي تقدیس کي ھے :

To

The Memory of my Mussalman Country-men who lost their lives in the riot at Cawnpore, on the 3rd day of August 1913.

پہلا حصہ کانپور امپرومنٹ اسکیم سے شروع ھوکر ایڈیٹر الہلال کے ورود کانپور کے ذکر پر ختم ھوگیا ھے - دوسرے حصے میں مقدمے کي مفصل روئداد ' نیز وہ تمام وقائع و حالات ھیں ' جن پر اس افسانۂ خونیں کا خاتمہ ھوا -

کانپور امپرور منٹ اسکیم مشرح درج کي ھے - مسجد کي مطلوبہ زمین کیلیے جیسي کچھہ مضحکہ انگیز قانوني کارروائي کي گئي ' وہ قابل مطالعہ ھے ' اور قانوني طور پر زمین کے متعلق اصل مسئلہ وھي ھے - اسکے بعد اُن مراسلات کي نقل دي ھے جو اس بارے میں ھز انر سر جیمس مسٹن اور مسٹر محمد علي میں ھوئیں - پھر ۱ - جولائي کے حادثۂ انہدام اور ۳ - اگست کے قتل عام کي مشرح کیفیت درج کي ھے اور انکي سرگذشت سرکاري و غیرہ سرکاري ' دونوں ذرائع سے لي ھے - اسکے بعد " بنگالي " میں جو مبسوط مکاتیب انکے شائع ھوتے رھے ' اور کانپور میں رھکر جو کچھہ انھوں نے واقعہ کے تمام اجزا کي تحقیقات کی ' ان کو بجنسہ درج کیا ھے اور یہ کتاب کا اھم ترین حصہ ھے -

اسکے بعد اس حادثہ کے متعلق انگریزي اخبارات کي رائیں نقل کي ھیں اور اس باب کو انگلستان کے اخبار The out look اور The Pall Mall Gazette کے مضامین سے شروع کیا ھے -

لکھنو کے ڈپوٹیشن کا ایڈرس اور اسکا جواب بھي اسی حصے میں آگیا ھے -

ھر حیثیت سے یہ ایک اھم مجموعہ ھے - مجھے یقین ھے کہ ھر شخص اسکا ایک ایک نسخہ ضرور اپنے پاس رکھے گا - یہ مسلمانوں کي موجودہ بیداري اور حسیات دینیہ و ملیہ کي ایک یاد گار داستان ھے ' اور اسکا ایک ایک لفظ ھمارے پاس محفوظ رھنا چاھیے -

مسٹر گپتا نے اس معاملے میں اپنے قلم و دماغ سے جو بہترین خدمت حق و انصاف کي انجام دي ھے ' وہ ایک ایسا واقعہ ھے جسکے تشکر و امتنان سے ھم کبھي غفلت نہیں کر سکتے - اور اگر مسلمان بکثرت اس دلچسپ و نافع کتاب کو خریدینگے ' تو یہ انکے قیمتي جذبات و عواطف کي ایک نہایت ھي ادنی قسم کي شکر گذاري ھوگي -

درخواستیں " دفتر بنگالي - کلکتہ " کے پتہ سے آني چاھئیں -

تاریخ دربار دھلی

سید ظہور الحسن مالک کارخانۂ احسن التجارت کوچہ نظام الملک دھلي -
قیمت - ۱ - روپیہ - ۸ - آنہ -

آخري دربار دھلي منعقدۂ ۱۲ - دسمبر سنہ ۱۹۱۱ - کے حالات جمع کیے ھیں - دربار کے موقعہ پر جسقدر مراسم ادا ھوے اور جسقدر مجالس و محافل منعقد' اُن سب کے حالات کو الگ الگ عنوان سے مرتب کیا ھے - سب سے پہلے جلوس شاھي کي مشرح کیفیت دي ھے اور آخر میں تمام رؤسا و شرفاء دربار کي فہرست - کاغذ اور چھپائي پر تکلف ھے -

فصول مسعودیہ

" مصنفہ حضرۃ شاہ مسعود علي قلندر " حسب فرمایش " جناب سید شاہ ولایت احمد صاحب قلندر سجادہ نشین خانقاہ لاھرپور "

فارسي کا ایک ضخیم رسالہ ھے ' سلسلۂ قلندریہ کے تمام شیوخ و اکابر کے حالات و ملفوظات اسمیں جمع کیے گئے ھیں - ابتدا میں ایک مقدمہ " فیوض مسعودیہ " کے نام سے ھے ' جسمیں مصنف اور انکے خاندان کے حالات عنوان وار ترتیب دیے ھیں - قیمت اور مقام اشاعت لوح پر درج نہیں - آسي پریس لکھنو میں چھپي ھے -

افکار و حوادث

همارې انجمنوں کے سالانه جلسے کیا هیں ؟ قومي میلے هیں سال میں ایک مرتبه تمام اطراف هند سے کسي ایک شهر میں مسلمان جمع هو جاتے هیں ' تین چار روز چهل پهل رهتي هے ' هر طرف ایک حرکت اور جنبش نمودار هوجاتي هے ' اسٹیج کے پاس کچهه لوگ محو نمائش ' اور اسٹیج کے نیچے تمام لوگ محو تماشا نظر آتے هیں - تیسرے روز یه بهیڑ چهٹني شروع هوتي هے اور چوتهے روز سکون پیدا هو جاتا هے - پهر جلسوں کے هال اور کانفرنسوں کے پنڈال ایک کف دست میدان نظر آتے هیں جهاں سے میله اٹهه چکا هے اور اب جا بجا قافلۂ عرب کي طرح اوس نے اپني اقامت کے چند آثار چهوڑ دیے هیں !

فا سئلوا حالنا عن الاثار

امسال همارے میلے شهر آگره میں لگینگے ' جهاں هم کبهي اپني عظمت و اقتدار کے بهي میلے لگا چکے هیں !

اسي گهر میں جلایا هے چراغ ارزو برسوں !

جس آگره میں " همایوں " نے عروس علم و انکشاف کے عشق و محبت میں جان دي ' اسي اگره میں اب هم مشوره کرینگے که اس روٹهے هوے محبوب کو کیونکر منا کر گهر لائیں ؟

جس خاک پر اکبر و جهانگیر نے دوسروں کي قسمتوں کا فیصله کیا تها ' اب هم وهاں جمع هوں گے تا که خود اپني قسمت کا فیصله کریں !

جهاں کبهي تخت حکومت و اجلال پر بیٹهکر غیروں کو اپنے سامنے سربسجود دیکهه چکے هیں ' وهاں اب گرد فلاکت و ادبار پر لوٹ کر سونچیں گے که محکومي کي زندگي میں عافیت کیونکر پائیں !

فتادم دام بر کنجشک و شادم ' یاد ان همت
که گر سیمرغ مي آید بدلم ازاد مي کردم !

و بلونا هم بالحسنات والسیئات ' لعلهم یرجعون !

یعني حسب معمول اواخر دسمبر میں کانفرنس اور مسلم لیگ ' دونوں کے اجلاس آگره میں هونگے - کانفرنس کے پریسیڈنٹ آنریبل مسٹر شاهدین (لاهور) اور مسلم لیگ کے انریبل سر رحمته الله (بمبئي) منتخب هوے هیں - آنریبل شاهدین چیف کورٹ کے جج هیں - امید هے که همارې قسمت کا بهتر فیصله کرسکیں !

افریقه کي سرزمین آج سے نهیں بلکه تقریباً ۱۲۰۵ برس سے همارے لیے مصائب و حوادث کا گهر هے - اسي براعظم میں مصر ' حبش ' طرابلس ' تیونس ' الجزائر ' اور مراکش واقع هیں ' جن کا ایک ایک ذره همارے عروج و زوال رفته کي تاریخ ' اور همارے ایام سرور و حزن کي پر درد داستان هے - پس اگر هم پر چند برسوں سے اوس کے ایک چهوٹے سے ٹکڑے (جنوبي افریقه) میں ظلم و ستم کي چند حکایتیں پیدا هوگئي هیں تو اسپر تعجب کیا هے ؟

لیکن افسوس تو یه هے که هم محرومان قسمت کے ساتهه همارے بهت سے هندو ' سکهه ' اور پارسي هم وطن بهي مورد آلام و مصائب هیں !

کها جاتا هے که مسلمان اوس وقت تک خاموش رهتے هیں جب تک که ان کے مذهب کو نه چهیڑا جاے - کس قدر جهوٹ هے ! برٹش جنوبي افریقه میں مسلمانوں کے مذهب کو چهیڑا گیا ' لیکن کب ان کے جوش و حمیت کے تار سے کوئي آواز نکلی ؟ اسلامی نکاح کو یه کهکر وهاں کی عدالت نے رد کردیا که یه اوس ملک کا نکاح هے جهاں تعدد ازواج جائز هے ! پهر کیا یه مسلمانوں کی دیني تحقیر نهیں هے ؟ کیا یه صریح احکام اسلامیه میں مداخلت نهیں هے ؟

اهل هند جنوبي افریقه میں خاموشي اور سکون کے ساتهه کام کر رهے هیں - اونهوں نے کارخانوں سے تعلق منقطع کردیا هے ' اپنے حقوق کا مطالبۂ صبر و استقلال کے ساتهه کر رهے هیں - آج کي خبر هے که چار هزار هندوستانیوں نے جن میں عورتیں اور بچے بهي شامل هیں ' رئیس الاحرار مسٹر گاندهي کي زیر ریاست کوچ کردیا هے -

---

تمام لوگ زیاده تر کارخانوں کے ملازم اور مزدور هیں ' جنکي معیشت کا مدار زیاده تر روزانه یا هفته وار اجرت پر هے ' ایسي حالت میں ترک اشغال سے وه جس مصیبۃ عظیمه میں مبتلا هوگئے هیں ' اوس کا اندازه هر شخص به آساني کرسکتا هے - یه سب کچهه صرف اسلیے هے که هندوستان کے حقوق غیر ممالک میں محفوظ رهیں ! پس هزار حیف سرزمین هند پر ' اگر وه اپنے ان محترم فرزندوں کي خبر نه لے !

هم هندوستانیوں کے ساتهه یه طرز عمل نه صرف جنوبي افریقه میں بلکه امریکا ' اسٹریا ' اور دیگر نو آبادیوں میں بهي هے - هم اپني گورنمنٹ سے صرف یه درخواست کرتے هیں که اگر فرزندان هند کو برطاني نو آبادیاں قبول نهیں کرتیں ' تو هندوستان کو بهي کیوں نهیں اختیار دیا جاتا که وه اپنے ثمرات و فوائد کا باب وسیع ' باشندگان نو آبادیهاے برطانیه کے لیے بند کردے ؟ و لکم في القصاص حیوة یا اولی الالباب -

---

اصل یه هے که جو درخت اپني جگهه پر قوي و توانا نهیں ' اسکي لکڑیوں کو کهیں بهي اچهي قیمت نهیں ملسکتي - عمده درخت کي لکڑي جهاں جایگي ' شانۂ زلف بنکر دست حسن میں جگهه پائیگي - پر جس درخت کي جڑهي میں نشو و نما نه هوئي ' وه جهاں کهیں بهي لیجایا جائگا ' آگ اور شعلوں هي کي نذر هوگا :

تو نخل میوه فشاں باش در حدیقۂ دهر
که کم درخت قوي خشک شد که بشکستند

سرزمین هند کے فرزند جب خود اپنے والدین هي کي گود میں مستحق عزت نهیں ' تو گهر سے باهر جاکر انهیں مطالبۂ عزت کا کیا حق هے ؟ اصل شے قومي عزت هے اور یه مرکز و ملت سے هے ' نه که شاخوں اور افراد سے - آج ایک انگریز یا جاپاني دنیا کے کسي گوشے میں بهي جا کهڑا هو ' وه خواه کیسا هي هیچ کاره اور تکلیف ده هو ' لیکن اسکي نسبت قومي و وطني زمین کے ذروں اور هوا میں اوڑنے والے پرندوں سے اپني عزت و عظمت کرالیگي !

لیکن آه ' وه بدبختان هند ' جنکے لیے انکے وطن کي نسبت مایۂ فخر نهیں بلکه آله تحقیر هے ' جب خود اپني سرزمین هي میں آرام پانے کے مستحق نهیں سمجهے گئے تو دوسرے ملکوں میں کیوں نه ذلت و حقارت سے ٹهکرائے جائیں ؟ اور پهر کیوں کوئي حکومت انکا ساتهه دے ؟

جرم منست پیش تو گر قدر من کم ست
خود کرده ام پسند خریدار خویش را

مرضوع كي بلندي خود مستحق رفعت هے - ليكن دوسرے ميں تاريخ كي جگه اصلاح و دعوۃ كا مقصد پوشيده اور مخاطب عامة الناس ' اسليے نه تو اسلوب بيان مورخانه و فلسفيانه هو اور نه بلند و عالمانه ' بلكه نهايت علم فهم و سليس اور محض سادہ و سهل ' با ايں همه ' سادگي بيان كے ساتهه ضرور هے كه بغير كسي انشا پردازانه پيچ و خم كے ' اپنے اندر ايك ايسي بے امان تاثير بهي ركهتا هو كه سننے والے اسكے هر لفظ پر بے اختيار دل و جاں سپرد كر ديں ! و ان من البيان لسحرا -

جس بات كو ميں نے يهاں چند سطروں ميں لكها هے ' غور كيجيے تو يه ايك نهايت نازك او ر دقيق نكتۂ بلاغت هے ' او ر افسوس كه اقلام عصر كو اس كا حس نهيں -

بڑي مشكل يه هے كه ايك عرصے سے علم لوگ ذكر ميلاد كی مجالس ميں ٹهمري ٹهپه كے عادي هوگئے هيں - مجهكو بهت سي ايسي صحبتيں ياد هيں ' جهاں غزلوں كے مطالب اور صراحت خطاب و ضمير سے اگر قطع نظر كرلی جاتي ' تو يه بتلانا محال هوجاتا كه ايك مقدس ذكر ديني كي صحبت ميں بيٹهے هيں ' يا كسي نو امروز مگر صحيح معنوں ميں خوش گلو مغنيه كے سامنے - ميں يه كهنے سے نهيں شرماتا كه موسيقي كو نهايت محبوب ركهتا هوں اور چونكه دل ركهتا هوں ' اسليے اُس شے سے قطع تعلق نهيں كر سكتا ' جس كا تعلق دل كے ساتهه ' جسم اور روح كا تعلق هے ' ليكن تاهم يه تو كوئي شخص بهي پسند نهيں كر سكتا كه مجالس دعوت مقدسه و مذاكرت دينيه كو موسيقي كے مشتبه جذبات سے آلوده كيا جاے -

ميرے خيال ميں اس ذكر مقدس كيليے يقيناً يه ايك نا قابل تحمل گستاخي هے -

پهر ظاهر هے كه يه نئے خطبات سيرۃ تو اس عنصر دلكش سے بالكل خالی هونگے - انكے پڑهنے كا انداز بهي روضه خواني كي طرح نهيں بلكه ايك وعظ كي طرح بالكل تحت اللفظ هوگا - اصلاح كے كاموں ميں لوگوں كی دلچسپي كے قيام اور توجه كے بقاء سے كسي طرح چشم پوشي نهيں كي جا سكتي ' ورنه اصل مقصود فوت هوجاے - پس نهايت ضروري اور اساسی امر يه هے كه انكے اسلوب بيان و طرز تحرير ميں كچهه ايسي باتيں بهي جمع كي جائيں ' جنكا اثر و كشش ' تمام عوام پسند اجزائے ميلاد كي پوري پوري تلافي كردے ' اور طريق و اداب خطبات ' و رسم مواعظ و دعوۃ بهي هاتهه سے نه جاے -

(ادارۂ سيرۃ نبـوي)

ان خطبات كي ضرورت تو مجالس ذكر مولد كے خيال سے هے - ليكن انكے علاوه بهي مختلف انداز بيان و ترتيب ' اور تلخيص مطالب و مسائل كے ساتهه سيرۃ نبوي كو مرتب كرنے كي ضرورت هے ' جو طرح طرح كي اشكال دعوت و اثر ميں اس اسوۂ حسنۂ الهيه كو اهل اسلام وغير اهل اسلام كے سامنے پيش كرے -

ضرورت تهی كه ايك خاص اداره " سيرۃ نبوي " كي غرض سے قائم كيا جاتا ' جس كا كام مسلسل اور دائمي هوتا ' اور جو اس بارے ميں تحقيقات و انكشافات فن كي مصروفيت كے ساتهه ' سيرۃ كے چهوٹے بڑے ' مختلف اشكال و مقاصد كے ايڈيشن بهي شائع كرتا رهتا -

كاش موجوده ادارۂ سيرۃ جو شمس العلما مولانا شبلي نعماني كے زير ادارۃ قائم هے ' تكميل سيرۃ كبير كے بعد بهي اپنے كام كو جاري ركهے ' اور ايك با قاعده جماعت اس مقصد اعظم و اقدم كو اپنے هاتهوں ميں لے لے ' جو اصلاح و بقاے ملت و دعوۃ ديانة حقۂ اسلاميه كيليے بمنزلۂ اساس كار و بنياد جميع مساعي و مباني هے

(احتفـال مـولـد نبـوي)

مجهكو كئي بار خيال هوا كه ايك دو رسائل سيرۃ نبوي پر متذكرۂ صدر اصولوں كو پيش نظر ركهكر لكهوں ' اور آج اس مبحث كو زياده تفصيل كے ساتهه لكها بهي اسي ليے تا كه ارباب قلم و نظر كو اس طرف توجه هو اور ايك ابتدائي مشوره انكے سامنے آجاے - اگر ماه ربيع الاول قائم تك كسي بزرگ نے اسكي طرف توجه نه كی تو چند خطباۃ سيرۃ پر لكهونگا - نيز كوشش كرونگا كه كسي بڑے شهر ميں ايك احتفال عظيم اس مقصد سے منعقد هو او ر اُس ميں صرف سيرۃ مبارك پر مختلف ارباب علم و خبرۃ خطبات ديں - يه خيال بهي مجهے عرصے سے هے - امسال لاهور يا لكهنو ميں بماه ربيع الاول ايك مركزي مجلس ضرور منعقد كرنا چاهيے - و ما توفيقی الا بالله -

الجميل

۱ - رونيه : سيد سبط الحسن - ڈاكخانه حسين آ باد - ضلع مونگير

اس مسئله كي طرف اس وقت انتقال ذهني اسليے هوا كه ريويو كيليے مدت كي پڑي هوئي كتابيں نكلوائيں تو ايك رساله " الجميل " نامي اسي موضوع پر نظر آگيا -

آنحضرۃ صلی الله عليه وسلم كي سيرۃ ميں يه ايك نيا رساله لكها گيا هے جسميں اختصار كے ساتهه قبل از ولادت و حالات خانداني سے ليكر وفات تك كے حالات ' صاف اور علم فهم اردو ميں جمع كرنے كي كوشش كي هے - مرتبه مولوي سيد محمد نور صاحب بهاري -

كتاب ۱۲۸ - صفحه كی هے اور فهرست سے معلوم هوتا هے كه تقريباً تمام حالات زندگي جمع كيے گئے هيں - ديباچه ميں لكها هے كه سيرۃ نبوی كو بچوں كی تعليم ميں داخل هونا چاهيے اور اسي خيال سے اردو ميں يه رساله مرتب كيا جاتا هے -

پوري كتاب نهيں ديكهه سكتا - بعض مقامات پڑهے تو عبارت صاف اور سليس نظر آئي اور طرز ترتيب آجكل كے مذاق كے مطابق - به حيثيت مجموعي يه رساله بهت غنيمت معلوم هوتا هے اور آجكل كے رائج و معروف ذخيرۂ سيرۃ كي جگه بهت بهتر هے كه لوگ اُس كتاب كو پڑهيں - البته چند باتوں كا مولوي صاحب خيال ركهتے تو بهتر تها :

(۱) اگر مقصود بچوں اور عورتوں كا بهي مطالعه هے تو اتني ضخامت مناسب نهيں اور نه هر طرح كے حالات كي ضرورت - هر تصنيف ميں مقدم شے قارئين و مخاطبين كي ضروريات و حالت كا صحيح اندازه كرنا هے -

(۲) جن كتابوں سے حالات ليے هيں اور ديباچه ميں انكا تذكره كيا هے ' وه بغير نقد و تحقيق كسي طرح معتبر و مستند نهيں - ديباچه ميں لكهتے هيں :

" عربي ميں بڑي بڑي ضخيم كتابيں تاليف هوئيں جن ميں سواے موضوع ' ضعيف ' سقيم ' مرسل ' منقطع ' مفصل كا اضافه بهي شامل تها - ان ميں صحيح تر سيرۃ حافظ ابو الفتح ' ابن هشام ' سيرۃ شامي ' سيرۃ حلبيه هے ليكن انقلاب زمانه سے جب دوسري زبانوں ميں ترجمه يا ملخص هونے لگا تو ضعاف اور موضوع كے علاوه نفس واقعات اور حوالے ميں بهي تصرف كيا گيا "

ليكن يه صحيح نهيں - اول تو " سواے موضوع ' صحيح و سقيم " كا مطلب معلوم نهيں كيا هے ؟ پهر جن كتابوں كو " صحيح تر " كها

انتقاد

مجـالس ذکـر مولـد (صلعم)

سیـرۃ نبوی (صلی الله علیه و صلعم)

ادارۂ سیـرۃ نـبوی

فقیـر کا ایک مـدت سے خیال ہے کہ سیـرۃ نبوي میں ایـک محققانہ و مفصل کتاب کي تدوین کے عـلاوہ (جیسي سیرۃ کبیر کہ مولانا شبـلي نعماني مـرتب فرما رہے ھیں) اور بھي بہت سي صورتیں ترتیب و اشاعت کي مطلوب و ضروري ھیں -

ازانجملہ سخت ضرورت ہے ایسے مختصر رسائل کي ' جن میں مباحث و مناظرات متعلق سیرۃ سے بکلي چشم پوشي کي جاے - صرف حالات زندگي صحت و تحقیق کے بعد درج کیے جائیں - اختصار ہر جگہ ملحوظ رہے ' اور صرف وہي مواقع مفصل ھوں جنکي تفصیل ہماري موجودہ عملي زندگي کیلیے اسوۂ حسنہ کي دعوت رکھتے ھیں اور جنکي نسبت ایک الہامي فکر نقاد کے ساتھہ کہا گیا تھا کہ " خلـقه الـقران " (آنحضرۃ کا خلق تعلیم قراني کي تصویر ہے) -

ان رسائل سے علم مطالعۂ و واقفیت اور اثر و اصـلاح کے علاوہ مخصوص طور پر مقصود یہ ہے کہ مجالس ذکر ولادۃ نبوي کي اصلاح ہو - اور یہ جو ایک نہایت قوي رسم اجتماع و احتفال موجود ہے ' اس قوت سے اصلي و حقیقي فائدہ اٹھایا جاے -

میں ایک بار اسکي نسبت لکھہ چکا ھوں - میرے اعتقاد میں قران کریم جو ایک کتاب مسطور ' في رق منشور ہے ' اسکي لوح محفوظ حامل قرآن کي زندگي تھي ' اور میں " لقد جاءکم من الله نور و کتاب مبین " میں " نور " کو " کتاب " کا وصف نہیں سمجھتا ' بلکہ اس وجود انسان کامل کي زنـدگي کو سمجھتا ھوں ' جسکي نسبت دوسري جگہ کہا گیا کہ " داعیا الی الله باذنه و سراجاً منیرا "

وللناس فیما یعشقون مذاھب !

پس اگر ھمیں مسلمان بننے کیلیے قران کـریم کي تلاوت کي ضرورت ہے ' تو یقین کیجیے کہ اسکو ایک عملي زندگي کي صورت میں دیکھنے کیلیے اس " اسوۂ حسنہ " کے مطالعہ کي بھي ضرورت ہے : لقد کان لکم في رسول الله اسوۃ حسنه - اور یہ پچھلي ضرورت پہلي ضرورت ھي جتني ہے - پہلي سے کم نہیں :

في مذھبي ' یا نعم ھذ المذھب !

(مجالس ذکر مولد)

اسکا بہترین ذریعہ مجالس ذکر مولد نبوي ھیں ' بشرطیکہ ان میں عـلم رسائل مولد کي جگہ ' جو بالعموم موضوعات و قصص اور غیر مفید و لا حاصل صرف عبارت و انشا کا مجموعہ ھیں ' پیش نظر طریقہ سے صحیح و محقق حالات حیات نبوي بیان کیے جائیں -

اس قسم کي چیزیں در اصل لکھنے اور پڑھنے کي نہیں ھیں - اسکے لیے ایسے لوگوں کي ضرورت تھي ' جـو " سیرۃ نبوي " کے خطیب (لکچرر) ھوں - جنھوں نے اس موضوع خاص کا مطالعہ (یعني اسٹیڈي) کي ھو - جنکو اسمیں صاحب فن (اکسپرٹ) کا درجہ حاصل ھو - اور وہ ھر مجلس اور ھر جماعت کے سامنے ' اس مجمع کي حالت ' ضـرورت ' گرد و پیش ' اور مخصوص داعیات و احتیاجات کے مطابق ' سیرۃ نبوي پر خطبہ (لکچر) دیسکیں - کیونکہ ھر شہـر ' ھر محلے ' ھر خانـدان ' ھر جماعت ' اور ھر مجلس کي ضـروریات یکساں نہیں - کسي جماعت کیلیے سیرۃ نبوي کا کوئي خاص حصہ زیادہ تفصیل چاھتا ہے ' کسي کے مخصوص و وقتي حالات کسي خاص موقع کے اطناب کے طالب ھیں - کسي کو (بدر) کي فتح کا واقـعـہ سنانا چاھیے اور کسي کو (احـد) کي ھزیمت کے مصالح کے ذریعہ عزم و استـقامت کي وصیت کرني چاھیے - کسي کیلیے مجاھدات و غزوات کے عزائم ضروري ھیں ' اور کسي کیلیے فتح مکہ کا عفو و صفح اور درگذر و کرم !

پھر ایک جماعت کے واقعات و حالات کے لحاظ سے ' اخلاق و خصائـل نبوت میں سے کسي خـاص خلق عظیم پر زور دینے کي ضرورت ہے ' اور دوسري کیلیے کسي دوسري حالت کي -

اگرچہ اس حیات طیبۂ مقدسـہ کا کوئي فعل ایسا نـہ تھا جو محبوب و محمود نہو - و کل ما یفعله المحبوب ' محبوب :

زفـرق تا قـدمش ھرکجا کہ مي نـگرم
کرشمہ دامن دل مي کشد کہ جا اینجا ست !

لیکن تا ھم وہ انساني زندگي کے ھر شعبے اور ھر حصے کیلیے اسوۂ حسنہ ہے ' اور زندگي اور زنـدگي کے متعلقات کي صدھا صورتیں ھیں - کون ہے جو اس صحیفۂ نبوت کا اول سے آخر تـک حق مطالعہ ادا کرسکتا ہے ؟ پس بجز اسکے چارہ نہیں کہ اپنے چہـرۂ اعمال کے حسن و آرایش کا جـو حصہ سب سے زیادہ بگڑ گیا ھو ' سب سے پہلے اسي کو اس آئینہ میں دیکھکر سنوار لیں -

(رسائل خطبات سیرۃ)

لیکن مشکل یہ ہے کہ ایسے لوگ کہاں سے آئیں ' اور اپنے جہل و بے مایگیوں پر کہاں تـک ما تم کریں ؟ اگر یہ نہیں تو کم از کم اتـنا تو ھو کہ سیرۃ نبوي پر مختلف مقاصد اور مختلف پیرایۂ و ترتیب سے چھوٹے چھوٹے رسـائـل لکھے جائیں ' اور انھي کو لوگ مجالس میں پڑھدیا کریں - یا یاد کرکے مثل خطبہ کے سنا دیں -

ایک مجموعۂ خطبات سیرۃ کا ھو ' جو صـرف تعلیم یافتہ مجامع کیلیے مخصوص ھو - ایک مجموعہ صرف عام مجا لس کیلیے - اور ایک بطور درس و مطا لعہ کے بچوں اور عورتوں کي تعلیم کیلیے -

سب سے پہلے کم از کم ان تین قسموں کي سیرتیں علاوہ سیرۃ کبیر کے ضرور ھي لکھني چاھیئں -

(اسلوب و زبان)

لیکن نہایت مشکل اور اھم مسئلہ اسکي زبان اور طرز تحریر کا ہے - علي الخصوص ایک ایسے عہد خیرۃ مذاقي میں ' جب کہ لوگ فن بیان و انشا پردازي کا شوق تو پیـدا کرلیتے ھیں ' لیکن اسکے مواقع استعمال اور صحیح مفہوم بلاغت سے بے خبر ھیں -

جو مجموعہ خطبـات کا مجالس و محـافل ارباب علم و فکر کیلیے ھو ' اسکا انداز تحریـر اور ھونا چاھیے ' اور مجالس عامۂ کیلیے اور -

ایک میں تاریخ و سیرۃ (بائیوگرافي) کے اسلوب (اسٹایل) کے ساتھہ اگر با عتدال و بلا اغراق و تغلیب ' طرز بیان میں انشا پردازانہ علو و رفعت بھي پیدا کي جاے تو مضائقہ نہیں ' کیوں کہ

مذاکرۂ علمیۃ

تقدم علوم و معارف

سنہ ۱۹۱۲ میں

(۱)

کیا عجیب اختلاف احوال ہے !

ایک طرف تو یہ حال ہے کہ ہمارے اسلاف پیشین ہم کو جو ذخیرۂ معارف سپرد کرگئے ہیں ' اوس میں ایک ذرہ کا اضافہ بھی ناممکن یقین کیا جاتا ہے' اور علوم قدیمہ کا بھی یہ حال ہے کہ جب ہماری مجلس کا کوئی گراں پایہ ممبر اٹھہ جاتا ہے تو پھر اوس کا کوئی جا نشین پیدا نہیں ہوتا -

دوسری طرف اسی آسمان کی نیچے ایک دوسری آبادی ہے ' جہاں کی نسل ہمیشہ اپنے اسلاف کی متروکات علمیہ کو نعجب انگیز ترقی دے رہی ہے ' اور جب اوس آبادی کا کوئی فرد اپنی جگہ خالی کرتا ہے تو اپنے سے ایک بہتر شخص کو اپنا جانشین بنا جاتا ہے !

یورپ کی تمام شاخہاے زندگی کی طرح اسکی علمی زندگی بھی شغف ' حوصلہ مندی ' سرگرمی ' اور استقلال کی روح سے لبریز ہے ' یورپ میں علمی زندگی کی ہر دلعزیزی و محبوبیت کا اندازہ علماء علوم وفنون کی اس تعداد سے ہوسکتا ہے جو سنہ ۱۳ ع کی دلیل انگلستان (کالج بک) مطبوعہ لندن میں شائع ہوئی ہے اور جو با لتفصیل درج ذیل ہے -

امریکا	۱۹۷۸
انگلستان	۱۴۷۲
جرمنی	۱۲۸۰
فرانس	۱۴۲۳
آسٹریا	۳۴۸
اٹلی	۲۱۵
سویزرلینڈ	۲۱۴
کنیڈا	۱۴۶
سویڈن	۱۰۹
روس	۹۷
ڈنمارک	۹۳
بیلجیم	۹۰
ناروے	۸۸

کالج بک میں صرف آنہیں چیزوں کا ذکر ہوتا ہے جو کوئی خاص اہمیت و عظمت رکھتی ہیں' اسلیے یقیناً اسمیں ہر سند یافتہ یا ہر اسکول کا ٹیچر اور کالج کا پروفیسر شامل نہ ہوگا ' بلکہ یہ جماعت ہوگی صرف ان اشخاص کی ' جو صحیح معنی میں اہل علم ہیں' اور علمی زندگی بسر کر رہے ہیں -

یورپ میں علم کی سرعت رفتار کا یہ عالم ہے کہ اسکی ترقی و انقلاب کی ہر سال ایک سالانہ روداد شائع کی جاتی ہے - چنانچہ ایک مشہور مجلۂ علمیہ نے گزشتہ سال کی روداد بھی ایک مضمون کی صورت میں شائع کی ہے - اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ ربع قرن میں علم نے یورپ میں کہاں تک ترقی کی ؟ ہم اسکے بعض حصص کا خلاصہ شائع کرتے ہیں - یہ ایک اجمالی بیان ہوگا جس میں صرف چند اصناف علم اور انکے متعلق بھی چند مخصوص ترین اکتشافات و اضافات کا ذکر ہے - و علی کل حال' فیہ تبصرۃ لمن القی السمع و ہو شہید -

(علم الحیاۃ)

اس علم میں اہم ترین اضافہ' وہ مشہور خطبۂ رئیسیہ (پریسڈنشل ایڈریس) ہے جو پروفسر شیفر نے مجمع تقدم العلوم البرطانی (برٹش اکاڈیمی) کے جلسہ منعقدہ (ڈنڈی) میں پڑھا تھا - اس خطبہ کے شائع ہوتے ہی بحث وانتقاد کا دروازہ کھلا اور اعتراضات وجوابات نے مجلات علمیہ کے صفحات پر ایک قلمی جنگ برپا کردی (۱) -

جیسا کہ پرو فیسر شیفر نے اپنے خطبۂ رئیسیہ میں بیان کیا ہے' (حیات) کی تعریف ایک ایسی گرہ ہے ' جسکے کھولنے سے اساطین فن ہمیشہ عاجز رہے ہیں -

(اسپنسر) کا شمار ائمہ فن میں ہے اور مبادی علم الحیات پر اسکی کتاب لٹریچر کی اس شاخ میں ایک عدیم النظیر اضافہ ہے - (اسپنسر) نے اس کتاب کے دو باب تعریف حیات کے لیے وقف کیے مگر اس سعی طویل کا ماحصل صرف یہ نکلا کہ وہ کچھہ تعریف نہ کرسکا اور بالاخر اپنے عجز قصور کا اوس نے اعلان کیا -

یہی وجہ تھی کہ پروفیسر شیفر اپنے خطبہ میں مسئلہ تعریف کو غیر منحل چھوڑ کے آگے بڑھگئے ' اور ایک ایسے رسمی و غیر متوقع الحصول مقصد کے پیچھے اپنا وقت ثمین ضائع نہیں کیا ' جسکا حصول (اگر ہوتا) تو فن کو کوئی مخصوص مفاد اساسی نہ پہنچا سکتا -

مگر با ایں ہمہ حیات کی تفسیر و تشریح ناگزیر ہے اور پروفیسر شیفر اس جماعت کے ساتھہ ہیں جو اسکو " عمل آلی " قرار دیتا ہے -

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ (حیات) کے متعلق دو مذہب ہیں - ایک گروہ کا خیال یہ ہے کہ حیات ایک مستقل بالذات شے ہے اور جسم و حیات کی نسبت ظرف و مظروف کی ہے -

اسکو یوں سمجھیے کہ ایک غبارہ گرم پرواز ہے - اسمیں دو چیزیں ہیں - غبارہ اور وہ دہواں یا گیس' جو اسمیں بھرا ہوا ہے - گو پرواز غبارہ کا فعل ہے مگر ہے اثر گیس کا ' اور گیس بجاے خود کوئی ایسی چیز نہیں' جسے کسی عمل کیمیاوی نے غبارہ کے اجزا سے پیدا کیا ہو' بلکہ ایک مستقل شے ہے جو اسمیں داخل کی گئی ہے -

قریباً یہی حالت جسم و حیات کی بھی ہے - اسی جماعت میں وہ گروہ ہے جو کہتا ہے کہ حیات کرۂ ارض میں پیدا نہیں ہوئی

---

(۱) یہ خطبہ الہلال جلد ۲ - نمبر ۱۳ - و ۱۴ - میں ملخصاً شائع ہوچکا ہے - منہ

ہے ' اُن میں سواے " ابن ہشام " کے کوئي بهي " صحیح تر " نہیں - حافظ ابو الفتح سے نہیں معلوم کونسي کتاب مراد ہے ؟

سیرۃ شامي محمد بن یوسف صالحي (المتوفي سنه ٩٤٢ھ) کي تصنیف ہے ' یعنے دسویں صدي ہجري کي - مصنف وسیع النظر ضرور تها - چنانچه دیباچه میں لکها ہے که "میں نے سیرۃ کي تین سو سے زائد کتابیں دیکهیں " تاہم طریق جمع و انتخاب و نقد و تحقیق سے خالي اور رطب و یا بس سے مملو ہے - نیز متاخرین کے عام انداز کے مطابق محدثانه روش سے بهي خالي -

اسي کتاب کا خلاصه " سیرۃ الحلبیه " ہے ' جسے علي برہان الدین حلبي (المتوفي : ١٠٤٤) نے سیرۃ شامي سے اخذ کرکے مع اضافۂ بعض الزیادات مرتب کیا ' مگر یه بهي سیرۃ کي عام کتابوں کي طرح معمولي انداز جمع و ترتیب سے لکهي گئي ہے ' اور به نسبت دیگر کتابوں کے " صحیح تر " کے لقب کي مستحق نہیں -

کچهه شک نہیں که یه تمام کتابیں جامع ترین مواد سیرۃ ہیں جنسے محدثانه نقد و تحقیق و نظر درایت کے بعد سیرۃ کي کتابیں مرتب کي جا سکتي ہیں ' لیکن اسکي تو کسي طرح مستحق نہیں که " سیرۃ ابن ہشام " کي صف میں اُنہیں جگه دي جاے اور اسکي طرح " صحیح تر " سمجها جاے ' جو فن سیرۃ میں اقدم و اول ' اور بمنزلۂ اُم الکتب ہے -

یه بهي صحیح نہیں که غلط و موضوع واقعات کي شہرت ' ان کتابوں کے غلط حوالوں کا نتیجه ہے - مجهے اُردو یا فارسي کي کوئي کتاب معلوم نہیں جس نے غلط ترجمه کیا ہو - اصلي سبب نقد و تحقیق کا نہونا ' اور محض عقیدۃ و حسن ظن کو بنیاد تاریخ و سیرۃ قرار دینا ' اور کتب دلائل و خصائص مثل دلائل ابو نعیم و خصائص سیوطي وغیرہ کي عام اشاعت و مقبولیت ' اور سب سے زیادہ جماعۃ قصاص و وعاظ کا گرمي مجلس و عوام فریبي کیلیے اس قسم کي چیزوں کو بسعي و جہد شائع کرنا ہے -

مولوي صاحب نے اپنا ماخذ اصلي سیرۃ حلبیه اور سیرۃ سید احمد بن دحلان کو بتلایا ہے - حالانکه وہ بغیر کسي واسطه کے خود ابن ہشام سے فائدہ اٹها سکتے تهے جو اب مصر میں بهي (زاد المعاد) کے حاشیه پر چهپ گئي ہے - اور خود حجۃ السلام علامۂ ابن قیم کي کتاب (زاد المعاد) اس باب میں سب سے زیادہ نافع تهي جس کا اُنہوں نے مطالعه نہیں کیا -

(سید احمد بن دحلان) زمانۂ حال کے مصنف ہیں - مکه معظمه میں شوافع کے مفتي تهے - اُنہوں نے متعدد کتابیں لکهي ہیں اور اس دور کے مصنفین میں کئي حیثیتوں سے بہت غنیمت ہیں - انکي سیرۃ بهي نسبۃً اختصار و ترتیب کے لحاظ سے بہت اچهي ہے ' تاہم اعتماد کیلیے کافي نہیں -

ضمني طور پر جن کتابوں کا نام لکها ہے ' ان میں تاریخ الخلفا ' تفسیر خازن ' مدارک ' اور احیاء العلوم بهي ہے - لیکن ایک سیرۃ کي کتاب کو جسکا اصل ' فن حدیث ہے ' ان کتابوں سے کیا واسطه ؟

ایک کتاب " اسماء الرجال " نامي بهي لکهي ہے - لیکن اس نام کي کوئي کتاب دنیا میں نہیں ہے -

(٣) آغاز کتاب کے دو تین صفحه دیکهه سکا - جاہلیت عرب کا حال لکهتے ہوے سودہ بنت زہرہ کا واقعه لکها ہے جو بے اصل ہے - کہانة کے بارے میں جو جملۂ معترضه آگیا ہے ' وہ بهي صحیح نہیں اور بالکل بے موقعه ہے - واقعۂ ولادت کے تذکرہ میں حضرۃ عباس کي روایت سے جو حدیث درج کي ہے ' قابل احتجاج نہیں اور خود حافظ سیوطي خصائص کبریٰ میں اسکو نا قابل اندراج و استدلال تسلیم کرچکے ہیں - حضرۃ عیسیٰ اور حضرۃ موسیٰ وغیرہم علیٰ نبینا وعلیہم السلام کي نسبت لکهدیا ہے که وہ سب کے سب مختون پیدا ہوے تهے مگر اسکا بهي کوئي ثبوت نہیں - محض بے اصل ہے -

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عدم تحقیق و نقد ' و عدم حصول کتب معتبرہ ' و قلت اعتناء فن کي وجه سے تمام کتاب میں اور بهي بہت سي باتیں اسي طرح رطب و یابس ہونگي -

(٤) عبارت میں بهي شگفتگي کي کمي ' اور عدم سلاست جا بجا ہے - ایسي کتابوں میں جنسے مقصود عورتوں ' بچوں ' اور عام اردو خواں طبقه سے تخاطب ہو ' عبارت کے مسئله کو بهي کم ضروري و اہم نہیں سمجهنا چاہیے -

امید ہے که مولوي صاحب دوسرے ایڈیشن میں ان امور کا خیال رکهیں گے - کچه شک نہیں که انکا ارادہ اور انکي مبارک سعي یقیناً مستحق تعریف و تشکر ہے

وثائق و حقائق

باب التفسیر

سلسلۂ قصص بنی اسرائیل

(۳)

قتل نفس

— : * : —

حقوق و فرائض عباد میں سے سب سے اول و افضل فرض یہ ہے کہ ہر انسان دوسرے انسان کی زندگی کی حرمت اور اُس کی جان کی عزت کرے - جب تک حرمت زندگی و عزت جان نہیں ' اُس وقت تک دنیا میں راحت و اطمینان بھی نہیں -

(قابیل و ہابیل)

کتب الہیہ نے بتایا ہے کہ اس بدترین فعل شیطانی کا مبتدع اول وہ گنہگار انسان (قابیل) تھا ' جسکے سوء نیت اور خباثت قلب کو دیکھکر خدا نے قربانگاہ میں اوسکی قربانی قبول نہ کی ' لیکن اوسکے بھائی (ہابیل) کی قربانی قبول ہوئی کہ وہ نیت کا خالص اور دل کا نیک تھا - یہیں سے قربانی کی حقیقت بھی سمجھہ میں آسکتی ہے کہ وہ جانور کی گردن سے خون گرانے کا نام نہیں ' بلکہ نیکی اور پاکی کے چند قطرات خونین سے عبارت ہے' جو خدا کے نام پر دل سے کہ مستقر خیالات ہے ' ٹپکیں :

لن ینال اللہ لحومہا و لا دماء ہا و لکن ینالہ التقوی منکم (۲۲ : ۳۸)	خدا کو قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا ' بلکہ صرف تمہاری نیکی ہی خدا تک پہنچتی ہے -

(قابیل) نے دیکھا کہ خدا نے اوسکے بھائی (ہابیل) کی قربانی کو قبول کی عزت بخشی لیکن اوسکی قربانی کو عزت نہ دی ' وہ رنجیدہ ہوا ' اور اپنے بھائی کے خون سے اپنا ہاتھہ رنگین کیا - (توراۃ - پیدائش ۴ : ۴) -

قرآن مجید نے اسی قصہ کو ان الفاظ میں دہرایا ہے :

واتل علیہم نبأ ابنی آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدہما و لم یتقبل من الاخر ' قال لاقتلنك ' قال انما یتقبل اللہ من المتقین ' لئن بسطت الی یدك لتقتلنی ما انا بباسط یدی الیك لاقتلك ' انی اخاف اللہ رب العالمین ' انی ارید ان تبوء باثمی و اثمك فتکون من اصحاب النار ' و ذلك جزاء الظالمین ' فطوعت لہ نفسہ قتل اخیہ فاصبح من الخاسرین (۳۰ : ۳۳)	پیغمبر! ان لوگوں کو آدم کے دو بیٹوں کا سچا قصہ سنا دے - جب دونوں نے خدا کے حضور اپنی اپنی قربانیاں پیش کیں تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی - جس کی قبول نہ ہوئی اوس نے اپنے بھائی سے کہا کہ میں تجھکو قتل کروں گا - بھائی نے کہا: قربانی خدا نیکوں کی قبول کرتا ہے اور تم اگر میرے قتل کے لیے ہاتھہ بڑھاتے ہو تو بڑھاؤ' لیکن میں تو نہیں بڑھاتا - میں اپنے خدا سے ڈرتا ہوں - میں چاہتا ہوں کہ میرا اور اپنا' دونوں کا گناہ تم ہی اٹھاؤ اور دوزخ کے سزاوار بنو کہ ظالموں کی یہی جزا ہے - بہلا بھائی اپنے نفس کا مطیع بنکر اپنے بھائی کا قاتل ہوا - اور مبتلاے خسران !

یہ پہلی خونریزی تھی جو دنیا میں ہوئی ' اور خون بے گناہی کا پہلا قطرہ تھا جو زمین پر گرا - دنیا میں جب کبھی اس کی مثال ظاہر ہوگی ' تو آدم کا قاتل فرزند ہی اوس کا ذمہ دار ہوگا کہ اس شرارت کا تخم زمین میں سب سے پہلے اوسی نے بویا-

حدیث صحیح ہے :

لا تقتل نفس الا کان لابن ادم الاول کفل منہا (بخاری) -	دنیا میں جب کوئی مظلوم قتل کیا جاتا ہے تو آدم کے فرزند اول کو بھی اوس میں سے حصہ ملتا ہے -

(نیکی اور بدی کا بیج)

اسی طرح ہر نیکی کا مبتدع اور فاعل اول' جب تک وہ نیکی دنیا میں باقی ہے ' اوسکے ثواب عمل سے بہرہ ور ہوگا ' کیوں کہ سب سے پہلے اُسی نے دنیا کو یہ نیکی سکھائی - یہی مطلب ہے اس حدیث مشہور کا :

من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا و اجر من عمل بہا (ص ح)	جو کوئی نیک طریقہ جاری کرے گا' اُسکو بھی اوس نیکی کرنے والے کی طرح ہمیشہ ثواب ملے گا -

پس جو وجود دنیا میں کوئی بدی لایا ' وہ تمام دنیا کا دشمن ہے کہ وہ بدی ہر ایک کے ساتھہ ہو سکتی ہے - اور جو دنیا کو کوئی نیکی سکھاتا ہے ' وہ تمام دنیا کا محسن ہے ' کیوں کہ اُس سے دنیا کی ہر زندگی متمتع ہوگی - اسی لیے خداے پاک نے آدم کے ان دونوں بیٹوں کے قصے کے بعد فرمایا :

من اجل ذلك کتبنا علی بنی اسرائیل انہ من قتل نفس بغیر نفس او فساداً فی الارض' فکانما قتل النفس جمیعا ' و من احیاہا فکانما احیا الناس جمیعا (۵ - ۳۵)	اسی لیے ہم نے بنی اسرائیل کو لکھدیا کہ جو کسی کو بغیر اسکے کہ اُسنے کسی کو قتل کیا ہو یا زمین میں اُسنے کوئی فتنہ برپا کیا ہو' قتل کرتا ہے وہ گویا تمام بنی نوع انسانی کو قتل کرتا ہے' اور جو کسی کو اپنی مہربانی سے زندہ کرتا ہے' وہ گویا تمام نوع انسان کو زندہ کرتا ہے -

(حفظ نفس)

اس معجزانہ ' پر اثر ' اور مخفی طرز ادا کے علاوہ خدا نے کئی بار اعلاناً خوں ریزی سے منع فرمایا - سورۂ انعام میں ہے :

ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ' ذلکم وصکم بہ لعلکم تعقلون - (۶ - ۱۵۸)	جان جسکا قتل خدا نے حرام کیا' حق کے سوا ' کسی اور سبب سے اوس کو ہلاک نہ کرو' خدا تمہارے سمجھنے کے لیے تم کو یہ نصیحت کرتا ہے -

اور پھر سورۂ بنی اسرائیل میں فرماتا ہے :

ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ' و من قتل مظلوماً فقد جعلنا لولیہ سلطانا ' فلا یسرف فی القتل انہ کان منصورا - (۱۷ : ۳۵)	"جان جسکا قتل خدا نے حرام کیا ' حق کے سوا کسی اور سبب سے اوس کو ہلاک نہ کرو - جو مظلوم ہوکر مارا جاے اوسکے وارث کو ہم نے قصاص اور بدلے کا اختیار دیا ہے مگر وہ اس انتقام میں تعدی اور زیادتی کسی طرح نہ کرے - اِس طرح یقیناً وہ مظفر و منصور ہوگا"

ہے بلکہ کسی اور سیارے سے آئی ہے - (۱)

دوسرے گروہ کا یہ خیال ہے کہ حیات کوئی مستقل بالذات شے نہیں بلکہ یہ وہ عمل کیمیاوی ہے جو زندہ جسم کے عناصر میں ہوتا رہتا ہے -

یعنی جسطرح شیشے کی سختی ' سونے کی لچک ' پانی کا سیلان ' کوئی مستقل بالذات شے نہیں ' بلکہ مادہ کے مختلف طبیعی یا کیمیاوی خواص ہیں - اسیطرح حیات بھی زندہ اجسام کا کیمیاوی خاصہ ہے - اسی لیے اصطلاح میں اس عمل کو " عمل آلی " کہتے ہیں ' اور اس مذہب کو " مذہب آلی -

" مذہب آلی " کے مویدین میں پروفیسر (جاک لوی) بھی ہیں - یہی وہ شخص ہیں جنہوں نے دریا کے پانی میں بعض مادے ملائے تھے اور اس آمیزش کے بعد بعض بحری حیوانات کے انڈوں میں سے تلقیح کے بغیر اسی قسم کے بچے نکلے تھے -

(حیات منفصل)

کیا کوئی عضو کسی جسم حیوانی سے علحدہ ہونے کے بعد زندہ رہ سکتا ہے ؟ یہ سوال سال گذشتہ سے پہلے مستبعد و نا قابل پرسش تھا ' مگر اب ایک ثابت شدہ مسئلہ ہے - موسیو (کارل) نے عملیات جراحیہ کے اثنا میں اپنے تجربات سے ثابت کردیا ہے کہ بعض کیمیاوی تدابیر سے عضو مقطوع ۱۶ - سے ۲۰ - دن تک زندہ رہ سکتا ہے -

یہ مسئلہ دلچسپ اور تفصیل طلب ہے مگر افسوس کہ یہ موقع نہیں - اسلیے تفصیل قلم انداز کرتے ہیں - ان شاء اللہ مضمون کے آخر میں اس موضوع پر مفصل لکھینگے -

(علم الجغرافیہ)

سال گذشتہ جغرافی تحقیقات کے لیے مختلف مہمیں روانہ ہوئی تھیں ' انمیں سے جاپانی مہم جو لفٹننٹ (شیراسی) کی سرکردگی میں تھی ' قطب تک پہنچنے سے پہلے ناکام واپس آئی - (امنڈسن) اور (اسکاٹ) کی مہمیں قطب تک پہنچیں - انکے حالات (الہلال) جلد دوم میں مفصل شائع ہوچکے ہیں ' اس لیے قلم انداز کیے جاتے ہیں -

(ستیفن) اور (انڈرسن) نے خلیج کاتویج کے جزائر میں کچھ ایسے لوگ دریافت کیے ہیں جنکے بال سرخ ' آنکھیں کرنجی ' اور رنگ سفید ہیں - خیال کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ سویڈن اور ناروے کے رہنے والے ہیں جو بہت عرصہ ہوا ' اسطرف نکل آئے تھے -

(علم الارض)

زلزلوں کے سبب کے متعلق علما میں شروع سے سخت اختلاف چلا آتا ہے - حکماء متقدمین میں سے ارسطو اور فیثاغورس وغیرہ کا یہ خیال ہے کہ اسکا سبب ہوائیں ہیں - طالیس اور سنیکس وغیرہ اسکا سبب پانی کو قرار دیتے ہیں - کلدانی منجم اجرام سماویہ کو اس کا باعث بیان کرتے تھے -

متقدمین کی طرح متاخرین کی آراء بھی اس باب میں متعدد اور سخت متعارض ہیں - ان آراء کے استقصا کا یہ موقع نہیں - انمیں سے سب سے آخری اور فی الحال معتمد علیہ یہ راے تھی کہ جوف زمین میں اس عہد کی آگ کا ایک حصہ باقی ہے ' جبکہ یہ ایک کرے آتشیں ہو رہا تھا - اس آگ میں جب کسی وجہ سے ہیجان پیدا ہوجاتا ہے تو زمین کانپنے لگتی ہے - یہی لرزہ ہے جسکو ہم زلزلہ کہتے ہیں -

مگر اب یہ ثابت ہوا ہے کہ زلزلے زمین کے بعض طبقات کے دھسنے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں -

خیال یہ تھا کہ ان سنگیں طبقات کا دل جو دھستے ہیں ' ۱۲ - میل سے زیادہ نہیں ہوتا - اس کے بعد کے طبقات ضغط و فشار کی وجہ سے پھٹتے نہیں بلکہ سیال مواد کی طرح ہلنے لگتے ہیں -

بعض لوگوں نے یہ تجویز کی تھی کہ ایک کواں کھودا جاے ' اس کویں کی کھدائی اسوقت تک جاری رہے ' جب تک کہ وہ سنگین طبقات سے گذر کے نرم حصے تک نہ پہنچ جاے - مگر اس تجویز پر اسوقت یہ اعتراض کیا گیا تھا کہ اس نرم حصے تک پہنچنا نا ممکن ہے کیونکہ اس حد تک پہنچنے سے پہلے زمین کا فشار اسقدر بڑھجائیگا کہ بالاخر کنویں کے دونوں پہلو مل جائینگے -

اسوقت یہ خیال بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ کانیں زیادہ عمق میں نہیں ہوتیں - مگر تازہ تجارب نے یہ ثابت کیا ہے کہ کانیں بہت زیادہ عمق میں بھی پائی جاتی ہیں - ۱۷ - سے ۲۰ - میل عمق تک قشر زمین کا (زمین کے چھلکے کا) معمولی فشار خندق کے دونوں پہلوؤں کو نہیں ملاتا ' پس ۲۰ - میل عمیق خندق میں انسان جا سکتا ہے -

ساحل ترندالی کے قریب زمین پھٹی - اسکے بعد نیچے مٹی اور پتھر نکلے اور انہیں پتھروں اور مٹی کے ڈھیر سے ایک جزیرہ بنگیا - اسوقت سطح آب سے اس جزیرہ کی بلندی ۱۴ - قدم (فیٹ) ہے -

(الطب و الجراحہ)

(سرطان) کے اسباب ابھی تک دریافت نہیں ہوے ' اسی سے اسکا کوئی کامیاب علاج بھی ایجاد نہ ہوسکا - لیکن اگر سرطان آغاز ظہور میں تشخیص کرلیا گیا ' اور نکال بھی لیا گیا تو پھر شفا یابی کا پہلو غالب ہوجاتا ہے - شعاعہاے (رنتجن) اور (ریڈیم) صرف اس حصہ کے لیے مفید ہیں ' جو عمل جراحی کے بعد رہجاتا ہے ' مگر ڈاکٹر اکثر اپنا تجربہ اسکے خلاف بیان کرتے ہیں - انکا بیان ہے کہ انھوں نے ریڈیم کے ذریعہ عمل جراحی کے بغیر چار ایسے مریضوں کو اچھا کیا ' جنکے چہرے میں سرطان تھا ' اور چھہ ایسے مریضوں کو بھی جنکے جبڑے میں سرطان تھا - ان کے علاوہ بعض ایسی عورتوں کو بھی اچھا کیا جنکے رحم میں سرطان ہوگیا تھا - ان تمام شفا یاب مریضوں میں سے کسی کو بھی پھر سرطان نہیں ہوا - یہ ان شعاعوں کی ایک عجیب و غریب خاصیت بیان کی جاتی ہے کہ وہ صرف انہیں انسجہ میں اثر کرتی ہیں ' جنمیں مادۂ سرطانی ہوتا ہے -

ان شعاعوں کا قاعدہ یہ ہے کہ جب دو ہفتہ تک مسلسل استعمال ہوتا رہتا ہے تو ان سرطانی خلایا میں ایک قسم کی تجویف پیدا ہوجاتی ہے - یہی تجویف بڑھتے بڑھتے اسقدر بڑھتی ہے کہ سرطان بالکل جاتا رہتا ہے -

(البقیۃ یتلی)

---

(۱) ہمارے ہاں علماے متکلمین اسلام کا بھی یہی مذہب ہے اور اس سے حسب اصول مذہب و ادیان ' یہ ثابت ہوتا ہے کہ جسم کے فنا کے بعد بھی نفس زندہ رہتا ہے ' کیونکہ وہ جسم سے علحدہ اپنا مستقل وجود رکھتا ہے - کئی بار ارادہ ہوا کہ ایک مضمون صرف اس موضوع پر لکھا جاے کہ متکلمین اسلام نے فلسفۂ و مباحث علوم میں ضمناً پڑکر جو بعض اصول قایم کیے تھے ' تحقیقات جدیدہ اب انکو تسلیم کرتی جاتی ہے -

ہے - پھر جب وہ تمام مجتمع انساني کا گناہ ہے تو ایک شخص خاص کو کیا حق ہے کہ وہ اوس گناہ کو معاف کرے ' اور اگر کرتا ہے تو وہ خود تمام مجتمع انساني کا گناہ کر رہا ہے -

زید ' خالد کے گھر میں سرقہ کا مرتکب ہوتا ہے ' اب خالد کو کوئي حق نہیں کہ وہ زید کے گناہ کو معاف کرے - اور اگر کرتا ہے تو گویا اوس کو اعادۂ جرائم ومعاصي کي تعلیم دیتا ہے -

عمر' بکر کے قتل کا مرتکب ہوتا ہے ' بکر کا باپ اب حق نہیں رکھتا کہ اوس کے اس جرم کو معاف کرے ' اگر وہ معاف کرتا ہے تو اوس کا عفو جرات آموز جرائم قتل ہے ' اس لیے اب عمر' صرف بکر کے موالي و اعزہ هي کا گناهگار نہیں بلکہ خود مجتمع انساني کا' امن و عدل عالم کا' اور حکومت کا گنہ گار ہے - اسي نکتہ کي طرف کتاب حکیم نے منافع قصاص پر بحث کرتے ہوے اشارہ کیا ہے :

من قتل نفساً بغیر نفس او فسادا فی الأرض فكأنما قتل النفس جمیعا ' ومن احیاها فکانما احیي الناس جمیعا (۵ : ۳۶)

جس نے کسي کو بغیر اس کے کہ وہ مرتکب قتل ہوا هو یا اوس نے زمین میں فساد برپا کیا هو' قتل کر دیا ' تو اوس نے گویا تمام دنیا کو قتل کر دیا ' اور جس نے ایک کو زندہ بچایا تو اوس نے گویا تمام دنیا کو زندگي بخشي -

یہ وہ موقع ہے جہاں اسلام نے موسی کي اس شریعت کا حکم دیا ہے کہ " جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ "

قران مجید نے ان دونوں مواقع کي تفریق و تمیز سے تورات و انجیل کي شریعت عفو وانتقام کي جو ناقص تھي ' تکمیل کي ' اور اس طرح وہ پورا ہوا جو (مسیح) نے کہا تھا کہ " میرے بعد آنے والا میري ادھوري باتوں کو پورا کردیگا "

(اخلاق اور قانون)

مسئلۂ عفو و انتقام کي نسبت ایک اور نکتہ بھي قابل لحاظ ہے -

دنیا میں دو چیزیں ھیں : اخلاق اور قانون - اخلاق کا تعلق انسان کي ذات سے اور قانون کا تعلق حکومت اور مجتمع انساني سے ہے - عفو و درگذر اور صفح و مغفرۃ ایک انسان کا بہترین وصف ہے ' لیکن اگر اوس سے تجاوز کرکے وہ حکومت اور جیمعۃ انساني تک پہونچ گیا تو وہ قانون کي سرحد میں آ گیا ' جہاں مغفرت گناہ عظیم ' اور صفح و عفو جریمۂ کبیرہ ہے - یہ جرات آموز جرائم ہوتا ہے اور برهم زن امن انساني -

اسي لیے اُس ارحم الراحمین نے فرمایا ' جہاں اپنے معجزانہ انداز کلام میں فرمایا کہ :

ولكم في القصاص حيوة يا اولي الالباب (۲ - ۱۷۹)

اے دانشمندو ! نوع انساني کي بقا و حفاظت ' قصاص اور بدلے هي میں ہے -

گذشتہ آیت کو پھر پڑھو :

من قتل نفساً بغیر نفس او فسادا في الارض فکانما قتل الناس جمیعاً ' و من احیاها فكانما احي الناس جمیعا (۵ : ۳۳) .

جس نے کسي کو بغیر اس کے کہ وہ مرتکب قتل ہوا هو ' یا اوس نے زمین میں فساد برپا کیا هو قتل کردیا ' تو اوس نے گویا تمام دنیا کو قتل کیا ' اور جس نے ایک کو زندہ بچایا ' اوس نے گویا تمام دنیا کو زند گي بخشي !

اس موقعہ پر اگر قارئین کرام اُس سلسلۂ مقالات پر بھي ایک نظر ڈال لیں ' جو (الہلال) جلد اول میں " امر بالمعروف " کے عنوان سے شائع ہوا ہے ' تو مطالب زیادہ و ضاحت کے ساتھ ذہن نشین ہوں -

(اسلام دونوں کا جامع ہے)

مسیح (ع) کي تعلیم صرف اخلاق ہے اور موسی (ع) کي شریعت صرف قانون ' لیکن وہ ' جس نے کہا کہ " میں خانۂ نبوت کي آخري اینٹ ھوں " (۱) وہ جس طرح ایک معلم اخلاق تھا ' اُسي طرح ایک مقنن آئین و قانون بھي تھا - اوس نے کہا :

والذین اذا اصابهم البغي هم ینتصرون ' و جزاء سیئة سیئة مثلها ' فمن عفا و اصلح ' فاجره علي الله ' انه لا یحب الظالمین ' و لمن انتصر بعد ظلمه ' فاولئک ما علیهم من سبیل - انما السبیل علی الذین یظلمون الناس و یبغون في الارض بغیر الحق ' اولئک لهم عذاب الیم ' و لمن صبر و غفر ان ذلك لمن عزم الامور (۴۲ : ۴۰)

خدا کے پاس کي وہ اجرت جو سراسر خیر اور دائمي ہے ' ان لوگوں کے لیے ہے جو اوس سرکشي و بغاوت کا ' جو ان کے ساتھ کي جائے ' انتقام لیتے هیں کہ بدي کا بدلہ ویسي هي بدي ہے - البتہ جو معاف کردے اور صلح کرلے تو اسکا اجر خدا پر ہے ' وہ ظالموں کو پیار نہیں کرتا - جو اپني مظلومی کے بعد اپنے ظلم کا انتقام لے تو اوس پر بھي کوئي الزام نہیں - الزام تو انہیں پر ہے جو خود لوگوں پر ظلم کرتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ھیں - یہي لوگ ھیں جن کے لیے درد ناک عذاب ہے - مگر جو صبر کرے اور دوسروں کی خطا بخش دے تو یہ' بڑي هي عالي حوصلگی کے کام ھیں "

اسلام اور شرائع سابقہ کا یہ فرق ایک نہایت اہم اور اصولي نکتہ دقیق ہے ' اور افسوس کہ اسکی تشریح ضمناً ممکن نہیں ' اور مصیبت یہ ہے کہ ایک موضوع پر لکھتے ہوے کتنے هي ضمني مطالب کي طرف اشارہ کرنا پڑتا ہے -

(حاصل مبحث)

ان تمام آیات میں بار بار اعادہ ہوا ہے کہ شریعت حقۂ الہیہ نے خون ریزي کو اکبر الجرائم اور قتل نفس کو معصیۃ کبری قرار دیا ہے - تاهم بقاے حفظ سلم عالم ' و امنیت انساني ' و قیام عدل و نظام کے لیے دو وصف کے لوگوں کا خون بہانا نہ صرف جائز بلکہ ضروري و الزم بھي بتلایا ہے :

(۱) ایک وہ جس نے کسي مظلوم انسان کا ناحق خون دیا - اوس سے قصاص لیا جائے تا کہ اسکے عمل بد سے دنیا محفوظ رہے اور اسکا اقدام خونیں متعدي نہو -

(۲) دوسرا وہ ' جو زمین کے امن و سلامتي کو برباد' اور قوموں کے سکون و راحت کو غارت کرتا ہے ' جو انسانوں کے خون کي عزت نہیں کرتا ' جس کا وجود دنیا کے لیے باعث مصائب و حوادث اور موجب برهمي صلح و سلام ہے ' اور جو انسانوں کے قدرتي حقوق اور خدا کی بخشے ہوئی ازادي و خود مختاري کو غارت کرنا چاھتا ہے - وہ بھي قتل کیا جاے کہ في الحقیقت اسکي موت دنیا کي زندگي ہے :

(۱) آنحضرت (ع) نے ایک تمثیل میں اپنے آپ کو (کہ تکمیل دین کے لیے تشریف لاے تھے) مکان کي آخري اینٹ سے تشبیہ دي ہے جسکے بعد مکان کی عمارت کامل ہو جاتي ہے -

یه حکم امن عالم اور حفظ انسانیت سے متعلق ہے' اسي لیے جب کسي دور و عصـر میں امن عالم کامحافظ رباني اور حفظ انسانیت کا واعظ روحاني دنیا میں آیا ' تو اوس نے اس حکم کا اعادہ کیا -

تم نے اوس فرمان کو سنا ہے,' جو امن عالم کے ایک " محافظ اکبر " نے مقدس جماعات انساني کے روبرو اور " بیت خلیل " کے سامنے دنیا کو سنایا تھا ؟

الا ان دماءکم واموالکم معرمـة علیکم کحرمـة یومکم هذا' في بلدکم هذا ' في شهرکم هذا !

آگاہ ہو کہ تمہارا خون ' تمہارا مال' ایک دوسرے کیلیے محترم ہے ' جسطرح آج روز حج اس شہر مکـہ میں' اس ماہ ذیحجـہ میں محتـرم ہے -

اسي طرح وہ جو "کوہ طور " سے آیا ' اور اسکے بھي جو " کوہ زیتون " پر نمودار ہوا ' یہي کہا تھا کہ " تو خون مت کر "

(حفظ نفس کیلیے قتل نفس)

لیکن جس طرح قیام امن و احترام روح انسانیت کے لیے سفک دم و قتل نفس ممنوع ہے ' اسي طرح کبھي کبھي انہیں عزیز ترین متاع عالم کي حفاظت و عزت کے لیے سفـک دم و قتل نفس ضروري بھي ہو جاتا ہے - ایک جماعت انساني کا مجرم ' ایک نفس زکیہ کا قاتل ' ایک حکومت صالحہ کا باغي ' اور ایک برہم زن امن عالم کا قتل' عین عدل و نفس انصاف ہے' تا کہ دنیا کي صلح و سلام واپس آئے ' اور انسانیت و روح کی عزت و احترام باقی رہے -

(عـفـو و انتـقام)

اسـلام سے پہلے دنیا نے صرف دو اصولوں پر عمل کیا ہے - عفو اور انتقام - ہم نے موسیٰ (ع) کي شـریعت میں " جان کے بدلے جان' آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت " پڑھا ہے ' لیکن یہ نہیں پڑھا کہ " اے اسرائیل ! برے بندوں کو معاف کردے "

ہم نے مسیح (ع) کو سنا کہ اوسنے (گلیل) کي سرزمین میں ایک پہاڑ کے نیچے کہا :

" تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھـا ' آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت ' پر میں تم سے کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا ' بلـکہ جو تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے ' تو دوسرا گال بھي اوس کي طرف پھیر دے ' جو تیرا کرتہ لے ' اوس کو چوغہ بھي لے لینے دے ' جو کوئي تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے ' اوسکے ساتھہ دو کوس چلا جا " (۱)

ہم نے یہ سنـا ' لیکن یہ تو نہیں سنـا کہ اوسنے کہا ہو : " شریروں اور بدکاروں کو اون کے اعمال کي سزا دو کہ آسمان کي بادشـاہت کي طـرح زمین کي بادشـاہت میں بھي امن و سلامتي ہو "

لیکن ہم نے مسیح کے بعد (بطحاء) کي سرزمین میں ' جبل حراء کے دامن میں ' ایک اور بولنے والے کا کلام سنـا ' جس نے گلیل کے منادي کي طرح پہلے کہا :

ادفع بالتی ھی احسن السیئة - (۲۳ - ۹۷) -

برائي کا معارضـہ ہمیشہ نیکـي سے دو-

و یـدرؤن بالحسنـة السیئـة اولـئـک لهـم عقبی الـدار- (۱۳ - ۲۲) -

آنے والے گھر کا انجام اون کے لیے ہے جو بـرائي کو نیکي سے دفع کرتے ہیں -

لیکن ساتھہ ھي اوس نے سلطان عدل کے جلال ' امنیت عالم کے احترام ' نظام مدنیة کے قوام ' اور قانون و عدالت کي ہیبت کے ساتھہ کہا ' جیسا کہ موسیٰ (ع) نے بادل کي گـرج ' بجلي کي چمک ' اور قرنا کي آواز میں سنا تھا:

فمن اعتـدیٰ علیکم فاعـتدوا علیه بمثل ما اعتـدیٰ علیکم واتقوالله واعلموا ان الله یحب المتقین - (۲ : ۱۹۴) -

" جو تم پر تعدي کرے تم بھي اوسي طـرح اور اوسي قدر اوس پر تعـدي کرو' خـدا سے ڈرو اور یقین کـرو کہ خـدا اپنے سے ڈرنے والوں کو پیار کرتا ہے "

پھر اوس نے موسیٰ (ع) کے قانون کا اعادہ کیا :

وکتبنا علیهم فیها ان النفس بـالنـفس والـعین بالعین والانف بالانـف والاذن بالاذن والسن بالسـن و الجـروح قصاص - (۵ : ۴۸)

" ہم نے تورات میں لکھدیا ہے کہ جان کے بدلے جان' آنکھ کے بـدلے آنـکھہ ' ناک کے بدلے ناک ' کان کے بدلے کان ' دانت کے بدلے دانت' اور زخـم کے بدلے زخم ہے "

وہ ادھوري باتوں کو جیسا کہ (مسیح) نے کہا تھا' پورا کرنے کے لیے آیا تھا - وہ آیا اور اون کو پورا کیا - اوس نے کہا کہ " تم دشمنوں سے در گذر کرو ' اور بـرائي کو نیکي کے ذریعہ دور کرو " اوس نے صرف یہي نہیں کہا کہ دشمنوں کے شدائد جبر کے ساتھہ تحمل کرو بلکہ یہ بھي کہا کہ تحمل کرو اور احسان کرو ' برائي کو انگیز کـرو اور اُسکي جزا نیکي کے ساتھہ دو کـہ یہ حصول امن کا ذریعہ اور سبب صلح وسلم کی تدبیر ہے :

ولا تستوي الحسنة ولا السیئة ' ادفع بالتي ھی احسن السیئة' فاذا لذي بینـک و بینـه عداوة کانـه ولي حمیـم ' وما یلقاهـا الا لذیـن صبـروا ' ومـا یلقـاهـا الا ذو حـظ عظیـم (۴۱ ۳۳)

" نیکي اور بدي برابـر نہیں - نیکي سے بدي کو دور کرو کہ اس سلوک سے وہ' جس کو تم سے عداوت ہے' تمہـارا دوست ہو جائے گا - یہ وہ طریقۂ اخلاق ہے جس پر صرف صابر اور خوش قسمت انسان ہي عمل کرتے ہیں "

(قانون حفظ و قتل)

لیکن یہ عفو و حلم یہ صفح و درگذر' یہ تحمل و انگیز' کب تک ؟ اوس وقت تک ' جب تک کہ اوس شر اور بدي کا اثر شخص واحد تک محدود ' اور صرف ایک ذات خاص ہي کے منافع خصوصیہ میں محصور ہو کہ یہ جرم ایک شخص واحد اور ذات خاص کا ہے جس کے معاملات و حوادث خصوصیہ کو ہئیة اجتماعیہ اور سوسائٹي سے تعلق نہیں -

وہ پاني کا ایک بلبلہ ہے جو ایک ٹھوکر سے پیدا ہوا اور مٹ گیا - اس جـرم کو معاف کرو کہ اشخاص کي ذاتي محبت و مودت اور شخصي لطف و رحم کو ترقي ہو اور دنیا امن و صلح سے بھر جائے - یہي وہ موقع ہے جہاں (مسیح) کے حکم پر عمل کرنا عین اسلام کی تعلیم ہے -

لیکن دنیا میں ایسي بھي بدیاں ہیں جو گو ایک شخص خاص کے ساتھہ ظاہر ہوتي ہیں ' لیکن وہ سمندر کي لہریں ہیں ' جو ہوا کے جھونـکوں سے پیدا ہوتي ہیں اور دور تـک پاني کي سطح کو متزلزل کردیتي ہیں - وہ گو ایک ذات واحد کا گناہ ہے لیکن اپني وسعت اثر و قوة نفوذ کے لحاظ سے تمام مجتمع انساني کا گناہ

(۱) توراۃ - سفر خروج - ۲۵ : ۲ اور متي ۵ - ۳۸ - (منه)

شئون عثمانیه

دولۃ عثمانیہ کا مستقبل

لوگ کہتے ہیں کہ ترک حکمرانی کے اہل نہیں اسلیے کہ انہوں نے ایشیا ' افریقہ ' یورپ ' غرض کہ دنیا کے بیشتر حصہ پر حکومت کی مگر افریقہ بالکل کھو بیٹھے ' یورپ کی صرف ایک چپہ پر قابض رہسکے ' وہ بھی دول یورپ کی منازعۂ داخلیہ اور مطامع شخصیہ کے سبب سے - ایشیا میں اسکی مقبوضات کی تعداد کچھہ نہ کچھہ موجود ہے مگر اسکا بھی حشر معلوم -

لیکن کاش یہ معترضین اپنے آپ کو تعصب کے ہاتھہ میں نہ دیدیتے اور انصاف کو ذرا بھی کام فرماتے !

ترکوں کو حکومت کرتے ہوے آج سو دو سو نہیں بلکہ چھہ سو سال ہوگئے - یہ طول عمر اور امتداد بقاء اس شدید اختلاف و تنوع کے باوجود ہمارے سامنے ہے ' جو اسکی رعایا کی زبان ' قومیت ' مذہب ' اور رسوم و عادات میں ابتدا سے پایا جاتا ہے -

پھر کیا کوئی سلطنت جو اتنی مختلف اقوام پر حکمراں ہو ' اسقدر طویل عرصہ تک زندہ رہی ہے ؟

کیا صرف یہ طول عمر ہی ترکوں کی اہلیت حکمرانی کے لیے ایک دلیل قاطع نہیں ؟

" دولت عثمانیہ بر سر سقوط ہے "

یہ ایک ایسا فقرہ ہے جو آج سے نہیں بلکہ صدیوں سے کہا جا رہا ہے - یاد ہوگا کہ آج سے چار سو برس پہلے ایک انگریزی سفیر نے انگلستان کو دولت عثمانیہ کے متعلق یہی خبر دی تھی - اسکے بعد سے اس قول کا اعادہ برابر ہوتا رہا ' مگر پھر کیا ہوا ؟ ان گونہ گوں صدمات حوادث و لطمات مصائب و نوائب کے باوجود ' جنکا اس سفیر کو وہم بھی نہ ہوگا ' دولت عثمانیہ آج تک قائم ہے ' اور جس ہلال کے متعلق میں آٹھ مردہ جانتا ' صدیوں سے نصرانی دنیا کوستا جا رہا ہے ' وہ بفضلہ و منہ آج تک باسفورس پر نور افشاں و درخشندہ ہے : یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواههم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون -

لیکن ہم ایسے نفس کو فریب دینگے اگر اس ضعف و اختلال سے بھی اپنی آنکھیں بند کر لینگے ' جو اسوقت دولت علیہ میں موجود ہے -

اس ضعف و اختلال کا آغاز سلطان محمود کے عہد سے شروع ہوتا ہے - سلطان محمود وہ شخص ہے ' جس نے سلطنت عثمانیہ میں اصلاح کا سنگ بنیاد رکھا - اس نے چاہا تھا کہ ترکوں میں تمدن و علوم جدیدہ ضروری ترمیم کے بعد رائج کرے -

جبکہ وہ اصلاح داخلی میں مصروف تھا ' تو یونان نے علم استقلال بلند کیا - روس نے دریاے ڈینوب کی طرف پیشقدمی کی - محمد علی مصر پر قابض ہوگیا - فرانسیسی جزائر میں اتر آئے -

یہ اختلال عبد المجید کے عہد میں اور بڑھگیا - یونان نے تھسلی لے لیا ' اور روس نے مشرقی آنا طولیا ' باطوم ' اور قارص - فرانس نے تیونس کے الحاق کا اعلان کردیا - یونان کی طرح رومانیہ ' سرویا ' بلغاریا ' اور جبل اسود نے بھی علم استقلال بلند کیا - آسٹریا ' بوسنہ ' اور ہرزیگوینا میں اتر آیا ' اور انگلستان مصر و قبرص میں -

اٹالیہ کا غصب طرابلس اور ریاستہاے بلقان کا غصب ولایات رومیلی اسی داستان کا تتمہ تھا -

یہ ایک حیرت انگیز بوالعجبی ہے کہ انقسام دولت عثمانیہ کا آغاز اسوقت ہوا ' جبکہ اسکا دانشمند و بیدار مغز تاجدار اصلاح داخلی کی داغ بیل ڈال رہا تھا ' اور اسکا انجام بھی اسوقت ہوا جبکہ قوم عثمانیہ شخصی حکومت کے پنجے سے نکل چکی تھی اور حریت کے ہاتھہ میں دستور کا علم لہرا رہا تھا !!

اس انقسام کی رفتار جسقدر تیز تھی ' اسکی نظیر تاریخ میں بمشکل ملسکتی ہے ' اور سچ یہ ہے کہ اس " سخت جان مریض " (حماہ اللہ الی یوم القیامہ) کی جگہ اگر کوئی دوسری سلطنت ہوتی تو کب کی ختم ہوگئی ہوتی -

اسقدر قطع و برید کے بعد بھی دولت عثمانیہ کے بعض مقبوضات کچھہ کم وسیع نہیں - رقبہ میں اسکے ابتدائی مقبوضات انگریزی ممالک سے بدرجہا زیادہ ہیں - صرف جزیرہ نماے عرب ہندوستان سے ' کہ مقبوضات برطانیہ کا درۃ التاج ہے ' کم نہیں -

ترکوں نے جتنی توجہ کہ اپنی یورپین مقبوضات پر کی ' اگر اسکا ایک عشر بھی وہ ایشیائی مقبوضات پر کرتے ' تو بلا مبالغہ آج دنیا کی قوی اور دولتمند سلطنتوں کی صف میں کسی بلند و ممتاز نشست پر نظر آتے -

ترکوں نے اس تغافل و اہمال کا خمیازہ ہمیشہ کی طرح اس جنگ میں بھی کھینچا - خزانہ خالی ' تنخواہیں واجب الادا ' قرض کے شرائط خطرناک ' بالآخر دار السلطنت کی زمین فروخت کرنی پڑی - کیا یہ حوصلہ شکن و زہرہ گداز مصائب نازل ہوتے اگر ایشیائی مقبوضات کے ان " کنوز مخفیہ " سے فائدہ اٹھایا گیا ہوتا جو عرصہ سے مقفول ہیں مگر اب تک بیکار پڑے ہیں ؟

مرض مزمن اور اسکے ساتھہ مہلک بھی ہے مگر ہنوز لا علاج نہیں - علاج ایک اور صرف ایک ہی ہے ' یعنی اقتصادی حالت کی اصلاح ' اور ابتدائی مقبوضات سے استفادۂ صحیح -

اگر روٹر اور جرائد عربیہ کی اطلاعات صحیح ہیں تو بعد از خرابی بسیار اب ترک اسطرف متوجہ ہو چلے ہیں : فرزقهم اللہ الھدایت و السداد ' لئلا تکون کالمستجیر من الرمضاء بالنار !

بیشک ترکوں کے لیے تریاق امراض ابتدائی مقبوضات میں ہے ' مگر اس تریاق تک راستہ مجموعۂ نشیب و فراز ' و کج و پیچ و خار و سنگ سے معمور ہے اور اصلی کام راستے کا طے کرنا ہے -

اگر کسی ملک میں ایک ہی قوم آباد ہو اور تو حکمراں جماعت سے اسکی قومیت مختلف نہ ہو ' یا اگر مختلف ہو تو حکمراں جماعت اپنی گذشتہ بد اعمالیوں کیوجہ سے اسکی نظروں میں مبغوض و ممقوت نہ ہو ' تو اسکا انتظام آسان ہے ' لیکن اگر حاکم محکوم سے جنسیت میں مختلف ہے اور با ایں ہمہ اسکی نظروں میں مبغوض ' تو پھر انتظام کی راہ میں مشکلات کی ایک دیوار حائل ہوجاتی ہے -

ولكم في القصاص حيوة يا اولي الالباب دانشمندو ! قصاص و انتقام کے خون هي میں تمہاري زندگي کا سرچشمہ ہے - (۲ : ۱۷۹)

اور اسلام کا یہ قانون کس کو معلوم نہیں ؟

و جزاء سيئة سيئة مثلها اور بدي کا بدلہ ويسي هي بدي ہے جيسي کہ کي گئي - (۴۲ : ۴۰)

یہي اصل الاصول دنیا کے مادي قوانین اور عدالت کو بھي قرار دینا پڑا ہے ' اور سیاسۃ اخلاقي بھي اپني تعلیم رحم و درگذر کو یہاں پہنچکر یک سر بھلا دیتي ہے - وهي عدالت جو خوں ریزي کو جرم بتلاتي ہے ' جب خونریزي کي جاے ' تو اسکا انصاف خونریزي هي سے کرتي ہے ' اور جس نے تلوار سے خون بہایا ہے ' اسکو عدالت کے جلاد کے آگے سر جھکانا پڑتا ہے ' یا سولي کے تختے پر کھڑا کیا جاتا ہے !!

اخلاق سے بھي اگر فتوی طلب کیا جاے تو وہ عدالت کا ساتھہ دیگا -

کیونکہ اس بارے میں اصل الاصول یہ ہے کہ " انساني زندگي اور اسکے فطري حقوق کي حفاظت کي جاے " رحم بھي اسي لیے ہے تا کہ کسي پر سختي کرکے اسکي حیات و حقوق طبیعیہ کو گزند نہ پہنچایا جاے - درگذر اور عفو بھي اسي لیے ہے تا کہ انساني زندگي کا احترام ' اور انساني حقوق حیات کا اعتراف کیا جاے - لیکن اگر اس عفو و درگذر ' اس تعلیم حفظ نفس ' اور عدم قتل و خوں ریزي سے خود وهي اصل الاصول خطرے میں پڑ جاے ' جس کي بنا پر یہ تمام اصول قائم کیے گئے تھے ' تو پھر اسکے سوا چارہ نہیں کہ جس طرح انساني زندگي و حقوق کي حفاظت کیلیے منع قتل کي تعلیم دي جاتي تھي ' ٹھیک ٹھیک اُسي طرح انساني زندگي اور حقوق کي حفاظت هي کیلیے قتل و خوں ریزي کي بھي اجازت دي جاے -

اخلاق کا واعظ کہتا ہے کہ " قتل مت کرو " اور عدالت فیصلہ کرتي ہے کہ " قاتل کو پھانسي پر چڑھاؤ " دونوں کا مقصد ایک هي ہے ' اور ٹھیک ٹھیک ایک هي درجے میں دونوں انساني زندگي اور حقوق طبیعي کے محافظ هیں - پہلا خون کے روکنے کیلیے ایسا کہتا ہے تو دوسرے کا بھي فیصلہ خون هي کي حفاظت کیلیے ہے -

البتہ اس عالم کي هر راہ پل صراط ہے - اور صراط مستقیم عدل و اعتدال کا نام ہے ' پس اگر اخلاق کے وعظ نے تفریط کي ' اور قانون وسیاست نے افراط ' تو دونوں کی تعلیم نظام امن و عدل کو درهم برهم کردیگی -

(کوہ سینا) کے اعتکاف نشیں نے مقدس تختیوں پر جو کچھہ لکھا ' اور (گلیل) کي گلیوں میں جس اخلاق کي منادي کي گئي ' وہ دونوں نظام و قوام کے دو علحدہ عنصر ضرور تھے ' پر الگ الگ دنیا کیلیے بیکار تھے - ایک یکسر قانون تھا ' جو بقول یہودي انشاپرداز (پولوس) کے " صرف سزا هي دیسکتا تھا پر بچا نہیں سکتا تھا " ! (۱) دوسرا اخلاق محض تھا ' جو حسن و جمال میں تو دلفریب تھا پر عمل و نظام کیلیے بالکل بیکار تھا - یہ دونوں عنصر الگ الگ دنیا کے دکھہ کیلیے نہ صرف بیکار هي تھے ' بلکہ اسکي بیماري کو اور زیادہ کرنے والے تھے -

لیکن جب وہ دنیا سے گیا " جسکا جانا هي بہتر تھا تا کہ آنے والے کو جلد بھیجنے کیلیے اپنے آسماني باپ سے سفارش کرے " (۲) اور خداوند نے (طور) اور (زیتون) کے پہاڑوں کي جگہ (فاران) کي چوٹیوں سے اپني ندا بلند کي ' تو وہ آ گیا ' جو موسی کے قانون اور مسیح کے وعظ کو " پورا کرنے والا تھا " اس نے ناقص کو کامل ' اور ادھورے کو پورا کیا ' اور اُن دونوں عنصروں کو ' جو الگ الگ تھے ' تسویۃ و اعتدال کے ساتھہ اسطرح ترکیب دیا کہ قانون کا عدل اور اخلاق کا رحم ' دونوں باهم مل گئے ' اور امنیت و نظام انساني کا ایک مرکب صحیح و صالح پیدا هوگیا -

اس مرکب میں " جزاء سیئۃ سیئۃ مثلها " اور " ولمن صبر وغفر ' ان ذلك لمن عزم الامور " دونوں عنصر موجود هیں -

یہي شریعۃ حقۂ الهیہ ہے ' یہي ناموس طبیعي و سنۃ رباني ہے ' یہي فطرۃ اللہ ' التي فطر الناس علیها ہے ' اور اگر ایک لمحہ ' ایک دقیقہ کیلیے بھي اسکي حکومت دنیا سے اُٹھہ جاے اور صرف (توراۃ) کي قساوت یا صرف (انجیل) کي محبت دنیا پر مسلط هو جاے ' تو دونوں حالتوں میں دنیا امن و مدنیۃ کی جگہ ' قتل و خونریزي ' نہب و سلب ' وحشت و سبعیت ' اور جرائم و معاصي ' کا ایک شیطان کدہ بن جاے !!

(آخري نتیجہ)

آخري نتیجہ جو اِن مواد و ترتیبات کے بعد سامنے آتا ہے ' یہ ہے کہ شریعۃ الهیہ نفس انساني کي محافظ ہے ' اور اسي لیے وہ دو صورتوں میں (حسب تصریح بالا) قتل نفس کو فرض و الـزم قرار دیتي ہے - ان صورتوں میں انسانوں کا قاتل ' مجرم و عاصي نہیں هوتا ' بلکہ ایک نہایت مقدس فرض انسانیت و عد اللہ حقہ انجام دینے والا هوتا ہے ' وہ ویسا هي محب انسانیت اور نوع خواہ و امن پرست ہے ' جیسا کہ خود قانون اور عدالت کي قوت - اسکا اخلاقي عمل نہایت اقدس و محترم ہے ' کیونکہ وہ اس قتل نفس کے ذریعہ تمام جمعیۃ انساني اور عدل و نظام امنیت کي خدمت انجام دیتا ہے -

دنیا کا قانون اور اخلاق ' دونوں شریعۃ الهیہ کے اس اصول و حکم کے قولاً و عملاً ' دونوں طرح پیرو هیں ' گو بعض اوقات اپنے قول و عمل کو بھول جائیں -

(عود الی المقصود)

پس اسي لیے تھا کہ حضرۃ (موسی) علیہ السلام نے مصر کے بازار میں ایک قبطي پر هاتھہ اُٹھایا ' اور وہ مرگیا - اسکا قصہ " قصص بني اسرائیل " کے سلسلے میں قران کریم نے بیان کیا ہے ' اور یہ آج کي تمہید طویل اسلیے تھي تا کہ کل اُس واقعہ پر ایک غائر نظر ڈال سکیں ' اور پہلے ایک اصول قانون و نیصلۂ اخلاق و شریعت ذهن نشین هوجاے -

ایجوکیشنل کانفرنس آگرہ

چونکہ سالانہ جلسہ آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا امسال آگرہ میں بتاریخ ۲۶ و ۲۸ دسمبر ۱۹۱۳ عیسوي منعقد هوگا لہٰذا التماس ہے کہ جو اصحاب تشریف لاویں وہ اپنے وقت اور تاریخ آمد سے فوراً مطلع فرماویں تاکہ انتظام میں دقت نہو ساتھہ هي اسکے یہ بھي رقم فرماویں کہ کھانا پینا رهنا یوروپین طریقہ سے پسند فرماوینگے یا انڈین -

انڈین طریقہ کا یومیہ	۱ - روپیہ ۸ - آنہ
یوروپین طریقہ کا یومیہ	۳ - روپیہ

نرخ مقرر ہے - یہ بھي تحریر فرماویں کہ همراہ کسقدر آدمي هونگے یا جناب تنہا هونگے - اور کس اسٹیشن پر آگرہ میں وارد هونگے -

خواجہ فیاض حسن آنریري جائنٹ سکریٹري ریسپشن کمیٹي
آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس گلاب خانہ آگرہ -

بريد فرنگ

شورش و اضطراب هند

مرض كي تشخيص

مسٹر ايچ فيلڈنگ هال (Mr. H. Fikling Hall) ايک مشهور اهل قلم هيں اور آجكل برطاني مستعمرات (برٹش كالونيز) ے متعلق اکثر مشهور رسائل و جرائد میں خامه فرسائي كرتے رهتے

هندوستان کے جذبات اب هم سے متعلق نهيں هيں - اصلي جذبات كو هم كهوچكے هيں - هندوستان اب همارى حكومت برداشت نهيں كر سكتا - يه حكومت اسكو اب تلخ معلوم هونے لگي هے اور وه اس كے خلاف صداے احتجاج بلند كرنے لگا هے - وه اپنے وقت كا منتظر هے - جسوقت اسكو موقع ملا وه هم سے هميشه كے ليے جدا هو جائيگا اور همارا ساتهه چهوڑ ديگا - خواه همكو يه گوارا هو يا نهو -

مگر يه بات هم دونوں هي كي تباهي كا باعث هوگي - جو لوگ كه واقعات كو ديكهتے رهتے هيں' وه اس نتيجه ميں شک و شبه نهيں كر سكتے - همكو لازم هے كه وقت سے پہلے هم اپنا انتظام كرليں اور سيلاب كے آنے سے پہلے پل باندھ ليں -

ديكهنا يه هے كه وه كيا بات هے جسكي وجه سے هندوستان هم سے اسقدر متنفر هوگيا هے ؟ پہلے تو ايسا نه تها - هم نے هندوستان فتح نهيں كيا • • • وه خود اپني مرضى سے همارى حكومت كے زيرسايه خود بخود آگيا - انگريزي فوج نے هندوستان كو فتح نهيں

انجمن هلال احمر رنگون

اور اسكے والنٹيرز

هيں - پچهلي ولايت كي ڈاک میں انكے متعدد مضامين هندوستان كے موجوده اضطراب كے متعلق آئے هيں جنكا اقتباس دلچسپ اور مفيد هوگا :

انهوں نے رساله " انيسوي صدي " ميں ايک مضمون عنوان بالا سے شائع كيا هے - مضمون ميں تحرير كرتے هيں كه " سب سے زياده اهم اور پيچيده سوال جو انگريزوں كے زير مطالعه هے ' وه هندوستان كا سوال هے "

" جو بے چيني هندوستان ميں اسوقت هو رهي هے ' نه وه كم هوتي هے اور نه كم هونے والي هے -

يه بے چيني كچهه مخصوص مقامات يا مخصوص اقوام هي ميں نهيں هے ' بلكه عام طور سے هر حصهٔ ملک اور هر قوم ميں پائي جاتي هے - اگرچه اسكي موجوں ميں بلندي اور پستي بهي هے مگر يه موجيں گهٹنے والي نهيں هيں - اُن ميں مد نهيں هے ' هميشه جزر هي چلا جاتا هے !

كيا - نه انگريزي فوج نے غدر كے زمانه ميں كچهه مدد كي - وه بيشک ضروري اور بمنزل بيخ و بن كے تهي ' مگر تنها كچهه بهي نهيں كر سكتي تهي - اسكي تعداد بهت كم تهي - آب و هوا اور موسم كي وجه سے انگريز چل پهر تک نهيں سكتے تهے - وه فتوحات كيا كرتے ؟ انگريزي فوج هندوستان ميں صرف چل سكتي هے مگر كسي قسم كي فتوحات هرگز نهيں كر سكتي "

(اصلي مرض)

اس عنوان كے تحت ميں مسٹر فيلڈنگ هال نے اٹلانٹک منتهلي ميں ايک دوسرا مضمون شائع كيا هے اور اس بات كي كوشش كي هے كه هندوستان كي بے چيني اور انگريزوں كي تاليف قلوب كي ناكاميابي كي تشريح كريں -

مسٹر فيلڈنگ كو يقين هے كه سول سروس كے ملازمين هندوستان بهت زياده دير ميں بهيجے جاتے هيں اور اس سے قبل انكي رائيں نهايت درجه متعصبانه قائم هوچكي هوتي هيں جو

[۱۲ الف]

اور کچھہ نہ پوچھیے اس صورت کو ' جبکہ اختلاف جنسیت ' اور مبغوضیت کے ساتھہ خود رعایا بھی مختلف اقوام کا مجموعہ ہو - حسن تدبیر و سیاست کی اصلی امتحانگاہ یہی ہے ' کیوں کہ یہی وہ راہ ہے جسمیں قدم قدم پر لغزشیں استقبال کرتی ہیں اور ایک ایک لغزش پا اپنے اندر مساعی کے لیے صدہا تباہیاں اور بربادیاں رکھتی ہے - ایشیا کی عثمانی مقبوضات مختلف اقوام و ملل سے آباد ہیں ' انا طولیا میں تین قومیں یعنی مسلمان ' عیسائی ' اور یہودی آباد ہیں -

مسلمانوں کی تعداد ۴۰ - لاکھہ اور عسائیوں کی تعداد ۵۰ - لاکھہ ' اور یہودیوں کی تعداد ۵ لاکھہ ہے - ارمینا اور کردستان میں مسلمانوں کی تعداد ۱۶ - لاکھہ ' عیسائیوں کی تعداد ۹ - لاکھہ ہے - شام و عراق میں مسلمانوں کی تعداد ۳۵ - لاکھہ ' اور عسائیوں اور یہودیوں کی تعداد ۱۲ - لاکھہ ہے - عرب کا ۸ حصہ جو عملاً دولت عثمانیہ کے زیر حکومت ہے ' صرف مسلمانوں ہی سے آباد ہے جنکی تعداد ۱۱ - لاکھہ ہے -

ان صوبوں میں عرب ' ارمن ' چرکس ' کرد ' ترکمان ' یونانی ' اور یہود ؛ اس طرح مختلط و ممزوج ہیں ' جسطرح کہ جزیرنماے بلقان میں بلقانی اقوام ہیں - لیکن ان دونوں صورتوں میں فرق یہ ہے کہ بلقانی اقوام میں سے ہر قوم کوئی نہ کوئی ایسا مرکز ضرور رکھتی ہے ' جسکی طرف وہ کھنچتی ہے - مثلاً بلغاری بلغاریا کی طرف کھنچتا ہے - سروی سرویا کی طرف ' وہلم جرا - مگر ان ایشیائی اقوام میں عرب کے علاوہ کوئی قوم بھی اپنے لیے کوئی ایسا مرکز کشش نہیں رکھتی جسکی وجہ سے اسمیں ترکوں سے نفرت اور قومی غرور جاگزیں ہوسکے ' اور یہی دو چیزیں حریت طلبی و استقلال خواہی کا مبدء ہوتی ہیں -

ارمنی مدعی ہیں کہ انکا وطن اصلی "ارمنییا" محفوظ ہے مگر واقعہ یہ نہیں ' بلکہ اسوقت تو انکی حالت یہود کی سی ہے - جسطرح یہودیوں کے وطن اصلی کو تجزیہ و تقسیم نے مٹا دیا ' اسیطرح آرمینیوں کے وطن اصلی "آرمینیا" کو بھی فاتحوں کے تخت و تاراج نے فنا کر دیا ' اور اسکے قدیم حدود روس ' ترکی ' اور ایران میں تقسیم ہوگئے ' بلکہ برا نا طولیا میں تو لوگ لفظ ارمن ہی بھولگئے ہیں ' اور ارمن کے بدلے اپنے آپ کو ہایک اور اپنے ملک کو ہایکستان کہنے لگے ہیں -

آرمینیا کی طرح اب کردستان بھی غیر محدود شہروں کے مجموعہ کا نام ہے اور اس لیے وہ بھی اپنے باشندوں میں کوئی صحیح قومی یا وطنی غرور پیدا نہیں کرسکتا -

باقی تمام ولایات عثمانیہ بحر روم سے لیکے خلیج فارس تک غرباً و شرقاً ' اور بحر اسود سے لیکے بحر احمر تک شمالاً و جنوباً ' پھیلے ہوے ہیں - یہ ولایات مشتمل ہیں اناطولیا پر ' جو کثیر السکان اور سیر حاصل ملک ہے - عراق پر ' جسکی زمین دجلہ و فرات کیوجہ سے سرسبزی میں مشہور و معروف ہے - شام پر ' جو ابناء بنی اسرائیل کا مہبط ہے ' اور جو ساحل بحر روم پر کوہ طور سے جزیرہ نماے سینا تک ہے - اور حجاز و یمن پر ' جو عرب کے دو بہت بڑے ٹکڑے ہیں -

ان ولایات میں سے اناطولیا ترکوں کا وطن ہے گو اصلی نہیں بلکہ ثانی - یہاں ترکوں نے اپنی قومیت کو اسطرح محفوظ رکھا ہے کہ انمیں اور دیگر اقوام کرد ' ارمن ' چرکس ' وغیرہ میں تمیز با لکل آسان ہے -

یہاں انکا مشغلہ زراعت ہے مگر زراعت سے انکے جنگی اوصاف میں شمہ برابر بھی فرق نہیں آیا - وہ آج بھی میدان جنگ میں اپنی بے ہراسی ' جانبازی ' اور پا مردی کے محیر العقول جوہر اسیطرح دکھاتے ہیں ' جسطرح کہ اسوقت دکھاتے تھے جبکہ اقبال مندی انکو صحراء تاتار سے لیکے نکلی تھی - سلاطین عثمانیہ کی طرف سے جب کبھی انکو جنگ کی دعوت دیجاتی ہے تو وہ فوج در فوج میدان جنگ پہنچتے ہیں ' اور آج بھی عثمانی قوت کا اصلی سرچشمہ یہی اناطولیا ہے -

جنگی اوصاف کے علاوہ انکے دیگر فضائل اخلاق و خصائص ' قومی راستبازی ' پیماں نگہداری ' پاکدامنی وغیرہ بھی محفوظ ہیں - اور جو مسافر انکی طرف سے گزرا ہے ' انکی مدارات و ضیافت کی تعریف میں ہمیشہ رطب اللسان آیا ہے -

ان ترکوں کا حلیہ عموماً یہ ہوتا ہے : قد بلند ' جسم بھرے ہوے ' سر بڑے ' چہرے گول ' استخوان و عضلات قوی و استوار - انکے چہروں پر ایک گونہ خمول و ضعف بھی نظر آتا ہے ' مگر یہ درحقیقت ضعف نہیں بلکہ انکسار آمیز وقار ہے جو انکا قومی خاصہ ہے -

ترک سبک روح نہیں کہ شادمانی اسکو سرمست یا غم پریشان خاطر کرسکے ' بلکہ وہ ایک کوہ وقار و حلم ہے ' جو نہ مسرت سے از خود رفتہ ہوتا ہے اور نہ مصائب و محن کے آگے عاجز و درماندہ - وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ وہ کسی کو اپنے آپ سے برتر نہیں سمجھتا -

ریلوے لائن نے انکے ملک میں عجیب و غریب کرشمہ سازیاں کی ہیں اور خصوصاً رہاں کی آمدنی تو بہت ہی بڑھگئی ہے -

انا طولیا کی طرح عراق کسی خاص قوم کا وطن نہیں کہا جاسکتا بلکہ وہ خدا کی زمین ہے جسمیں اسکی ہر قسم کی مخلوق آ رہتی ہے - اسکے شہروں میں عرب ' کرد ' چرکس ' ارمن ' یہودی ' کلدانی ' یونانی ' وغیرہ مختلف الجنس لوگ آباد ہیں ' اور اسکے صحراء بادیہ نشین عربوں سے جو اونٹ چراتے اور قتل و غارت اور تاخت تاراج کرتے پھرتے ہیں ' معمور ہیں - خلیج فارس کے قریب چند چھوٹی چھوٹی ریاستیں بھی ہیں جو براے نام دولت عثمانیہ کے تابع ہیں -

یہ حال ہے آج اس سرزمین کا ' جہاں کبھی بغداد ' بابل ' اور نینوا آباد تھے !

(نائنتینتھ سنچری) کا ایک مقالہ نگار لکھتا ہے :

" تھوڑے دن ہوے ' جب میں خلیج فارس سے قسطنطنیہ اُس راستہ سے ہوتا ہوا گیا تھا ' جس سے بغداد ریلوے نکالنے کا ارادہ ہے - میں بھی اور لوگوں کی طرح ششدر رہگیا ' جب میں نے دیکھا کہ زمین کی یہ پیداوار ہے ' آئندہ یہ پیدا ہوسکتا ہے ' اور جرمنی کے لیے یہ کچھہ گنج وافر یہاں مدفون ہے ! !

ان شہروں کی زمین کسقدر سرسبز اور یہاں کی نہریں کسقدر پراز آب ہیں ! یہ مقامات جنت تھے مگر آہ اب ویران و خراب ہیں ! !

جس طرف نظر اٹھاؤ ' شہروں کے کھنڈر ہیں ! آبپاشی کے عظیم الشان سامان ' بڑے بڑے حوض اور پل وغیرہ اور عمارتوں کے آثار و انقاض نظر آتے ہیں ! آج یہ شکستہ و افتادہ ہیں مگر کل یہی تھے ' جن سے یہ ویرانہ فردوس ارضی بنا ہوا تھا ! ! !

دجلہ و فرات کے مماثل اگر کوئی نہر ہے تو صرف دریاے نیل ہے - سرسبزی میں بھی اور اوسے پانی کے بے مصرف رہنے میں بھی - صدیاں گزر گئیں کہ یہ دونوں نہریں زمین اور اسکی پیداوار کو چھینتی ہیں اور دریا میں ڈالدیتی ہیں - دجلہ ہنوز اتنے زور کے ساتھہ بہتا ہے کہ بڑے بڑے حوضوں کو بھر دیتا ہے ' مگر فرات کثرت اسراف سے کمزور ہوگیا ہے - با ایں ہمہ دونوں بہت فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور اگر ولیم ککس بند باندھسکے تو کرد و پیش کی بہت سی بے برگ و گیاہ اور افتادہ زمینیں ایک دوسرا عظیم الشان مصر بن جائینگی "

اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ همیں ایسا علاج اختیار کرنا چاهیے جس سے قومي تعلیم سے بهترین اخلاقي اور علمي نمونے کے آدمي طیار هوں ' جس سے زمین اور سرمایہ برابر برابر سب پر تقسیم هو کوئي زبردست کسي زیردست کو نہ دبا جاے ' تقسیم دولت برابر بہ حصۂ رسد سب کیلیے هوجاے -

رسکن (Ruskin) کا قول ہے :

" وهي قوم سب سے زیادہ دولتمند ہے ' جو سب سے زیادہ بڑي تعداد انسان کي پرورش کرسکے اور انکو خوش رکھہ سکے "

هندوستان کي فوضویت (Anarchism) کو بھي هم اسي زمرہ میں لیتے هیں - هندوستاني اخبارات جو همارے قابل تحسین ڈاکخانے اور محکمۂ تار سے فائدہ اٹھاتے هیں' همیشہ ایسے مواد جمع کرتے رهتے هیں جو یورپ اور امریکہ کے جنگجویانہ لٹریچر سے حاصل هوسکتا ہے - تعلیم یافتہ جماعت میں انگریزي ایک قسم کي لنگوا فرینکا (عام زبان) هوگئي ہے اور اسکے ذریعہ ایک حصۂ قوم میں ایسي بیداري پیدا هوگئي ہے جو خود اختیاري حکومت (سلف گورنمنٹ) کے عشق سے معمور ہے ! "

مسئلۂ عمان

مسقط ' ایجین ' اور سیاست برطانیہ

گریفک اپني تازہ ترین اشاعت میں رقم طراز ہے :

" جب سے نپولین مصر میں آیا ہے اسوقت سے برطانیہ کي سیاست خارجیہ کا محور هندوستان کا راستہ ہے -

یهي واقعہ ہے جسکي روشني میں همیں مشرق اوسط ' مشرق ادنی ' اور بحر اسود کے شرر بار مسائل کا مطالعہ اور انکا فیصلہ کرنا چاهیے - کیونکہ یہ ایسے مسائل نہیں هیں جنکا فیصلہ بند کمروں میں بیٹھکے ایک انسانیت دوست شخص کے نقطۂ نظر سے کیا جاسکے -

مسقط اور ایجین ' جو اسوقت حل طلب مسائل کي صف میں سب سے زیادہ ممتاز و نمایاں نظر آتے هیں ' همارے محور سیاست سے گہرا تعلق رکھتے هیں ' کیونکہ دونوں نہایت هي قریب سے مسئلۂ مدافعت هند کو مس کرتے هیں -

مسقط تو اسلیے کہ وہ هندوستان کے خلاف بحري کار روائیوں کا مرکز هوسکتا ہے ' اور ایجین اسلیے کہ مغرب کي طرف سے هندوستان کي مدافعت کي اسکیم میں ایشیائي ترکي کا بطور سپر کے رهنا جزائر ایجین کي قسمت کے ساتھہ وابستہ ہے -

ان دونوں امور کا پیش نظر رهنا نہایت اهم ہے - خصوصاً اسلیے کہ ایک صورت میں تو لوگوں کا میلان اسطرف ہے کہ معاملات مسقط کو محض گولہ باري کے ایک مقامي اور نا قابل اعتناء واقعہ کي حیثیت سے دیکھا جاے - دوسري صورت میں میلان طبائع اسطرف هے کہ ان جزائر کے متعلق اس طرح بحث کیجاے ' گویا انکي قسمت کا فیصلہ صرف اصول قومیت هي کي بنا پر هوسکتا هے -

یہ صحیح هے اور مجھے اسکا یقین هے کہ فرانس کے ساتھہ جدید معاهدہ کا تعلق صرف تجارت اسلحہ هي کي بنا پر ہے - اسکے علاوہ سلطنت میں فرانس کے تمام دیگر حقوق بدستور محفوظ هیں مگر میں اس معاهدہ کو ایک دوسري طویل گفتگو کے طرف کلام اولین سمجھتا هوں -

همیں جو کچھہ چاهیے وہ یہ ہے کہ مسقط میں هماري بالادستي بے سهیم و عدیل هو - یہ ایک عقل سوز بو العجبي هوگي کہ هم ایک طرف تو خلیج فارس کے دوسرے حصوں میں اپنے پوزیشن کو مستحکم و منتظم بنانے کیلیے ترکي سے معاهدہ کریں ' اور دوسري طرف اس ضرورت کي تکمیل کیلیے ذرا بھی کوشش نکریں !

مسقط پر برطاني حمایت کے آغاز سے مانع وہ انگریزي و فرانسیسي معاهدہ ہے ' جو ۱۰ - مارچ سنہ ۱۸۸۲ ع میں هوا تھا اور جسمیں مسقط کي اور زنجبار کي آزادي کے احترام کا عهد کیا گیا تھا - اس عهد کا جسقدر حصہ زنجبار کے متعلق تھا ' وہ تو هم نے اگست سنہ ۱۹۰ ع میں خرید لیا - مگر اس کا وہ حصہ ' جو مسقط کے متعلق ہے ' ابھی نا خریدہ پڑا ہے اور هنوز بالکل صحیح و سالم ہے - بارها کوشش کي جا چکي ہے کہ اس حصہ کا فیصلہ ایک ایسے وسیع عهد نامہ کے ذریعہ سے هو جائے جسمیں اسکے علاوہ گیمبیا اور فرانسیسي مقبوضات هند کا بھی تصفیہ هو جائے - گیمبیا فرانس کو دیدیا جائے اور یہ مقبوضات برطانیہ کو - مگر هر بار قومي جوش کے استعمال نے تمام عمدہ مساعی کو شکست دي اور یہ گرہ اسی طرح نا کشودہ پڑي رهگئی -

سنہ ۹۸۸۲ ع میں جرمنی بھی اس اعلان سنہ ۱۸۴۳ ع میں شریک هوگیا - اس کي شرکت نے اس مسئلہ کو اور بھی پیچیدہ کر دیا ہے -

اسوقت آخري فیصلہ کے واسطے - ر بارہ سلسلہ جنباني کرنے کے لیے تمام حالات موافق و ساز گار هیں - انگریزي و فرانسیسی اور انگریزي و جرمن تعلقات کا مطلع ابر و غبار سے اسطرح صاف ہے کہ اس مبادلۂ مقبوضات پر کوئی اعتراض نہ هوگا ' جو چند سال هوے تجویز کیا گیا تھا -

حضرة الامیر سلطان تیمور
بن فیصل والي عمان

بهر نوع خلیج فارس میں همارے مصالح و فوائد کے منتظم اور با قاعدہ هونے کے لیے مسئلۂ مسقط کا حل نا گزیر ہے - اور یہ راے تو کسي طرح لائق قبول نہیں کہ خطرات و مشکلات کے اس کھلے هوے دروازے کو ایک طویل مدت تک یونہیں کھلا پڑا رهنے دیا جائے -

رہے جزائر ایجین ' تو اس علم نے جو آج قبرص پر لہرا رها ہے ' بلکہ خود سنہ ۱۸۷۸ ع کے اس معاهدہ نے جسکي بدولت یہ علم لہراتا ہے ' انکے متعلق هماري پالسي کي داغ بیل ڈالدي تھي ' یہ عهد نہ اعتناء و التفات سے محروم اور عرصہ دراز تک حقیر سمجھا جاتا تھا مگر آج عثماني شاهنشاهي اور بحر اسود کے موجودہ حالات کو دیکھتے هوے متعصب سے متعصب مخالف بھي اسکي اهمیت سے انکار نہیں کرسکتا -

حقیقي سیاست ایک ایسا میدان ہے ' جہاں تورات مقدس کے " احکام عشرہ " نہیں چلتے - اسلیے هم نہیں چاهتے کہ خیال پرستوں کے اوهام و آراء کے بشتاروں کو لاد کے اپنے بار کو اور بڑھائیں -

محض قومي تعصب ' حاکمانه گهمنڈ ' جہل رسوم و عادات هند ' اغلاط فکر و راے ' اور نا قابل اعتبار وسائل علم و اخبار کا نتیجه هوتي هیں - یه لوگ همیشه انہیں رائیوں پر جمے رهتے هیں ' جس کي وجه سے اکثر نا قابل تلافی غلطیاں ظهور میں آتي رهتي هیں -

چنانچه مسٹر موصوف لکھتے هیں :

" اس زمانه کي تعلیم پچھلے زمانے کي تعلیم سے بالکل مختلف هوتي هے -

قدیم زمانه کے تعلیم یافته لوگ کبھي ایسے متعصب نہیں هوا کرتے تھے - انهوں نے نه کبھي لفظ " قلوب مشرقي " سنا تھا اور نه انکو کبھي بغیر تجربه کے یه تعلیم دي گئي تھي که " مشرقي لوگ جھوٹے اور چور هوتے هیں " بلکه وہ هر شخص کو جو هر انساني سے متصف سمجھتے تھے ' آنکے دل فیاض اور آنکے دماغ وسیع تھے - آنکي طبیعت اس بات پر همیشه مائل رهتي تھي که وہ هر نئي بات کو سیکھیں - آنکے قلوب قبل از وقت اصولونکي چار دیواري میں اسطرح مقید نہیں هو جاتے تھے که اس محصور دل تک مشرقي لوگونکي همدردي کبھي پهونچ هي نه سکے - یهي وجه تھي که وہ مشرقي لوگونسے اچھي طرح ملتے اور انکے قلبي احساسات کو معلوم کرکے انسے همدردي رکھتے تھے "

مسٹر موصوف نے هر بات کو نہایت واضح مثال سے اراسته و مدلل کرکے ظاهر کیا هے - آنکي تجویز اصلاحات نہایت اعلی هیں اور اس جمله پر ختم هوئي هیں :

" اگر رعایا کي حسیات کو ملحوظ رکھا جاے ' انسے همدردي کی جاے ' اور ایسے حکام و عمال مقرر کیے جائیں جو انتظام کے ساتھ اِن ضروري امور کا بھی خیال رکھیں ' تو رعایا حکومت سے بہت قریب هوتي جائگي - پھر جب آنکي قابلیت سلف گورنمنٹ کے لائق هو جاے ' اوسوقت وہ تمام حکومت اپنے هاتھ میں آهسته لے لیں گے - وہ ابھي سوراج کے قابل نہیں هیں - اگر وہ کسي طرح حکومت کي اس مشین پر اپنا قبضه کر لیں تو بجاے چلانے کے آسے پرزے پرزے کردینگے - پس انکو انکے مقصد تک پهنچنے میں خود همیں هي مدد کرني چاهیے ' نه که غصه اور انتقام "

(انڈین سول سروس)

یهي اهل قلم ایک دوسرے مضمون میں هندوستان کے انگریز حکام کي نسبت زیادہ صراحت سے بحث کرتے هوے لکھتا هے :

" گورنمنٹ طرز زندگي اور واقعات سے ایک گونه الگ تھلگ هے - پچاس برس هوے که روز بروز رعایا اور واقعات ملکي دور جا رهے هیں - ابتدا میں گورنمنٹ اُس اعلی مجموعۂ انساني کا نام تھا جو لوگوں کي طرز زندگي سے واقف تھي - وہ جانتے تھے که حکومت کیونکر کرني چاهیے ؟ انساني طبیعت و فطرت کا انہیں علم تھا - ان لوگوں کي آنکھیں کھلي تھیں - وہ دیکھنے کي کوشش کرتے تھے اور وهي کام کرتے تھے ' جسکي انصاف اور راستي اجازت دیتي تھي - وہ محض اسلیے کوئي کام نہیں کرتے تھے که قانون اسکا حکم کرتا هے - وہ نظائر کي تلاش میں بھي پڑتے تھے مگر حق پرستي هي آن سے کام لیتي تھي - انهوں نے قانون کو انساني جامه پہنایا تھا - ان کي رعایا عزت کرتي تھي - وہ آدمي تھے ' نه که فیصلۂ قانوني کي کوئي مشین -

حکومت اب محض ایک مدرسه کا نام هے جہاں لوگ صرف خیالات میں زندگي بسر کرتے هیں اور اپنے آپ کو عیبوں سے مبری خیال کرتے هیں - صم ' بکم ' عمي ! خیال اگر هے تو خشک اور بے معني قانون کا - اس دائرے سے باهر انکا قدم نہیں اٹھ سکتا - عجیب تر یه که حکومت اپني تکالیف و مصائب کا باعث دوسروں کو قرار دیتي هے اور ملزم ٹهراتي هے !!

Ebersely نے ٹھیک کہا که هندوستاني سول سروس چند مدرسین کے مجموعے کا نام هے اور بس - بہت قریب هے که آسکي پیشین گوئي اس کے کام کے انجام کے متعلق پوري هو -

غرضکه سول سروس کي ناکامي کا احساس روز بروز بڑھتا جاتا هے - یه بات نه صرف هندوستانیوں اور چند انگریزوں هي پر منکشف هوي هے بلکه گورنمنٹ پر بھي ظاهر هوگئي هے - اسکي خرابیاں چند در چند هیں ' اور قریب هے که هندوستان هم کھو بیٹھیں - اسکا الزام بھي موجودہ سول سروس هي کے محکمے پر هوگا "

هندوستان میں انارکزم

اسي طرح رساله ایسٹ اینڈ ویسٹ (East & West) میں " مسٹر ریس " هندوستان کي بے چیني پر رقمطراز هیں - وہ لکھتے هیں :

" جو شخص اپنے متعلق کچھ سوچ بچار کرسکتا هے ' وہ ضرور یه خیال کرتا هے که دنیا کي سیاسي اور اقتصادي مشین پراني هوکر ٹوٹ پھوٹ گئي هے - محب انسانیة اشخاص (Humanitarian) اسوجه سے بے چین هیں که دولت برابر سے تقسیم نہیں هوتي - ایک امیر هے تو دوسرا محتاج - ایک آزاد هے تو دوسرا غلام - وہ دنیا کو ایک اکھاڑے یا تماشگاہ سے تعبیر کرتے هیں ' اور کہتے هیں که اسمیں مزدور زندگي اور موت کے لیے جھگڑتے هیں ' اور آقا یا روپیه ادا کرنے والے آنپر ایک سخت بھاري ٹیکس لگا دیتے هیں - وہ تمدني حیثیت سے مؤثر کار کو اسیقدر مضر سمجھتے هیں ' جسقدر فرانس میں شکار کي وہ اجازتیں ' جو امرا کو سنه ۱۷۸۹ سے قبل حاصل تھیں !!

غرض که اسطرح ایک فریق دوسرے فریق کا همیشه سے مخالف چلا آرها هے - اسي عالم میں یکایک طوائف الملوکي اور قانون شکني کا ظهور هوتا هے - کچھ عرصے خود ساخته قوانین سے هر طرح کي سختي غریبوں اور کمزوروں پر روا رکھي جاتي هے - جس کي وجه سے لاکھوں آدمیوں کے دلوں میں ظلم اور بے انصافي کا خیال پیدا هوجاتا هے -

شهزاده عمر فاروق افندي
بن شهزاده عبدالمجید افندي - حفید سلطان المعظم ' جو وائنا کے دارالفنون میں مشغول تعلیم هیں -

مقالات

ان في ذلک لآيات لقوم يوقنون !

آیرلینڈ ہوم رول بل

(۳)

اب اٹھارویں صدی نمودار ہوئی ' جو انگلنڈ کے نشو و نمو کا عہد ہے - جب کہ ظلم و ستم کی تاریکی میں رحم انسانی اور حب انسانیت اور نظام و قانون کی برق کبھی کبھی چمک جاتی تھی' اور جب کہ درندوں کے جھنڈ میں کچھہ انسان بھی پیدا ہو چلے تھے -

یہ انسان کون تھے ؟ مولینکس ' ڈین سافت ' اور ڈاکٹر لوکس وغیرہ تھے - یہ اشخاص انگریز پرو ٹسٹنٹ اہل قلم تھے ' جو آیرلینڈ کے کیتھولک فرقے کی فریاد رسی اور اعانت کے لیے اٹھے تھے - ہم نے کہا کہ بجلی چمکی - یہ سچ ہے ' پر تاریکی بھی تھی - مولینکس کا رسالہ جس کا عنوان " توضیح دعواے آیرلینڈ " تھا ' آگ کے دیوتا کو نذر کیا گیا ' تاکہ موسی کی شریعت کے مطابق قربان گاہ ظلم وستم کے لیے " سوختنی قربانی " ہو -

یہ ہے عملی اقرار اوس گناہ کا ' جو اسکندریہ کے کتبخانے میں کیا گیا ' اور جس کو چالاکی سے ہمارے سر تھوپا جاتا ہے -

ڈین سافت کے رسالے کے لیے العام مشتہر ہوا کہ یہ اوس شخص کو دیا جاے گا جو پتہ لگاے کہ یہ کہاں کہاں فروخت ہوتا ہے ؟ عجب نہیں کہ ہندوستان کا پریس ایکٹ اسی قدیم قانون کے تجربہ و عمل کی نقل ہو !

ڈاکٹر لوکس کو ان قوانین کی بنا پر جو آیرلینڈ کے جبر و قہر اور انگریزی حقوق کی محافظت کے لیے وضع ہوئے ' آیرلینڈ سے بھاگ کر انگلینڈ آنا پڑا ' جہاں اب حریت عامہ کا سپیدۂ صبح نمودار ہو رہا تھا -

سنہ ۱۷۸۲ - میں ایک طرف تو یہاں ایک شخص ہنری گراٹن پیدا ہوا ' اور دوسری طرف ایک اور مفید تحریک کا موقع مل گیا - افواہ تھی کہ فرانسیسی فوج آیرلینڈ پر حملہ آور ہوگی ' اس بنا پر آیرلینڈ کے وطن پرست نوجوانوں نے ملک و وطن کی محافظت کے لیے خود والنٹیر بن بن کر آیرلینڈ کے لیے ایک فوج طیار کرلی - فرانسیسی تو نہ آئے اور اس لیے نوجوانان آیرلینڈ کو میدان معرکہ میں کامیابی کا موقع بھی نہ ملا ' لیکن اس جوش و خروش اور کثرت و ہجوم کے ذریعہ انہوں نے انگلینڈ سے میدان سیاست جیت لیا ' یعنی آیرلینڈ کی مجلس ملکی مستقل اور خود مختار ہوگئی - جارج اول کے فرمان کا چھٹا حکم جو نہایت ظالمانہ تھا ' منسوخ ہوا - بوئینگس وغیرہ کے نام سے اور جو قابل اعتراض اور غیر سنجیدہ قوانین و نظامات انگلینڈ کی طرف سے آیرلینڈ میں جاری تھے ' باطل النفاذ قرار پائے -

ابھی ایک سب سے زیادہ شدید اور دیر طلب مرحلہ باقی تھا ' جس کو اہل آیرلینڈ اپنی اصطلاح میں " آزادی " کہتے تھے ' یعنی " مساوات حقوق و قوانین " اور " ابطال تفرقۂ و امتیاز حاکم و محکوم " یہ وہی شے ہے جس کے الفاظ و تعبیرات سنہ ۱۸۵۷ میں ہم ہندوستانیوں کو بھی مل گئے ہیں ' لیکن جن کے مفہوم و مصداق کی تلاش میں ہم ۵۷ - برس سے سرگردان و پریشان ہیں !!

ابھی یہ واقعات تازہ تھے کہ اٹھارویں صدی کے اواخر میں ثورۂ فرانس نے دنیاے سپید میں مطالبۂ حریت و استقلال کی ایک نئی امنگ پیدا کردی - تلخی نتائج اور ناکامی سعی نے آیرلینڈ کے کیتھولک اور پروٹسٹنٹ ' دونوں فرقوں کو متحد کردیا کہ :

عند المصائب تذهب الاحقاد

" اوقات مصائب میں عداوتیں بھلا دی جاتی ہیں " ۱۲ اکتوبر سنہ ۱۷۹۱ کو ایک سیاسی مجلس کی بنیاد ڈالی گئی جسکا نام (جمعیتہ متحدۂ آیرلینڈ) رکھا گیا ' اور جس کا مقصد " تمام آیرلینڈ کا بلا تفریق و امتیاز نسل و مذہب ' متحداً و متفقاً آیرلینڈ کے استقلال و آزادی کی طلب و سعی " قرار پایا - انگلینڈ نے شدت اور سختی کے ساتھہ اس شورش کو فرو کرنا چاہا ' عدالت عالیہ کا قانون اوس نے اٹھا دیا ' اور فوجی قوت کی اعانت سے جلسوں اور جمعیتوں کو منتشر کر دیا ' مختلف محلوں میں پبلک کی نگرانی و مراقبت کے لیے فوجی پہرے بٹھاے گئے -

لیکن دنیا میں ایک چراغ ہے جو روشن ہوکر پھر نہیں بجھتا - وہ حریت صحیحہ کا چراغ ہے - اہل آیرلینڈ نے پہلے مخفی اور سری جمعیتیں قایم کرلیں ' اور پھر فرانس سے اعانت طلب کی ' اب یہ بالکل قریب تھا کہ انگلینڈ کے خلاف فوجی مظاہرہ شروع ہوجاے - مگر بد بختی سے گورنمنٹ نے اپنی سختی اور تشدد کا ہاتھہ اور زیادہ مضبوط کردیا ' یعنی ۳۰ مارچ سنہ ۱۷۹۸ کو آیرلینڈ میں کورٹ مارشل جاری ہوگیا -

بہانہ طلب حکام اس موقع پر اپنا جہنمی ہاتھہ پھیلانے کے لیے حکومت کے صرف گوشۂ چشم کے منتظر رہتے ہیں ' انہوں نے وہ دست درازی اور تعدی کی کہ ہوا اور زیادہ تند ' اور شعلے اور زیادہ مشتعل ہوگئے - ایک بغاوت عام شروع ہوگئی - پانچ مہینے تک پانی کا جزیرہ آگ کا آتشدان بن گیا تھا - متعدد مشہور معرکوں میں آیرلینڈ بڑھا کہ انگلینڈ کی مٹھی سے اپنی " متاع مغصوب " چھین لے ' لیکن ہر مرتبہ گرفت مضبوط پائی اور ناکام واپس لوٹ آیا -

ان معرکوں میں ایک لاکھہ ۳۷ - ہزار انگریزی فوج مشغول رہی ' اور مصارف کی تخمین ۳ - کرور پونڈ سے ۵ - کرور پونڈ تک کی گئی ہے ' مقتولین کی تعداد ۲۰ - ہزار انگریز اور ۵ - ہزار آیرش تھی - اختتام جنگ کے بعد بھی بہت سے وطن پرست اسیر قتل کیے گئے کہ ان کے جرم حق طلبی کی یہی سزا تھی !

سکون فتنہ کے بعد لارڈ کارنلس آیرلینڈ کا گورنر جنرل مقرر کیا گیا - اسے ان اسباق نتائج کی تعلیم دی گئی ' جو انگلینڈ کو صدیوں

آیرلینڈ ہوم رول بل

اور اس کی تاریخ خونیں کے بعض مشہور اشخاص

ملکہ الیزبیتھ، جس کے عہد میں آیرلینڈ نے نسبتاً آرام پایا (۱۵۵۸ ع)

شاہ ہنری چہارم (۱۵۸۹)
جس نے سب سے پہلے پروٹسٹنٹ مذہب کی آزادی کا اعلان کیا

یہ تصاویر مضمون "ائرلینڈ ہوم رول بل" نمبر (۲) کے متعلق ہیں، جو ۲۸ ذی قعدہ کی اشاعت میں نکلا ہے - الیزبیتھ اور ہنری چہارم اس سلسلے کے خاص اشخاص ہیں - غلطی سے یہ تصویریں گذشتہ اشاعت میں اندراج سے رہگئیں -

جہاد اور سعی و طلب کا سلسلہ سنہ ۱۸۴۷ تک قائم رہا جو اسکی وفات کی تاریخ ہے -

(جمعیۃ کا ثولیکیہ)

ڈینیل اوکونل کی اعانت و مساعدت کے لیے تمام امراے سیاسی اور رؤساے دینی طیار ہوگئے ' ملک کے اقطاع و اطراف میں کیتھولک فرقے کی حمایت و نصرت کے نام سے سیکڑوں انجمنیں ترتیب پاگئیں ' جن میں سب سے معروف " جمعیۃ کا ثولیکیہ " ہے - جمعیت کا اقتدار و نفوذ تمام ملک پر چھا گیا ' اور ہر طرف سے جمعیت کے مصارف و مخارج کے لیے قطعات نقرئی و طلائی برسنے لگے - بالاخر یہ بے پناہ حربہ کارگر ہوا - ۱۳ - اپریل کو شاہ انگلینڈ نے آیرلینڈ کے رومن کیتھولک فرقے کے فرمان آزادی و استقلال دینی پر دستخط کردیے -

(امم نصرانیہ میں تعصب مذہبی)

نصاراے مغرب نے ہمیشہ کہا ہے کہ تعصب مذہبی صرف جنسیت اسلام کا خاصہ ہے ' آیرلینڈ و انگلینڈ کا ہفت صد سالہ مرقع تاریخ قارئین کے سامنے ہے ' اوس میں جو کچھہ نظر آیا وہ مذہبی تعدی ' ظلم ' سخت گیری ' اور تعصب کے لائق نفرین کارناموں کے سوا اور کیا ہے ؟ اور ہاں ' یورپ اگر سچا ہے جیسا کہ اوسکا معصوم چہرہ اکثر ظاہر کرتا ہے ' تو آیرلینڈ کے کیتھولک فرقے کی کوشش و سعی ' جد و جہد ' اور اضطراب و اضطرار کس چیز کی طلب کے لیے تھا ؟ اور یہ کیا چیز تھی جو ۱۳ - اپرل سنہ ۱۸۲۹ کو انگلینڈ کے " حامی دین (۱) پادشاہ " کے دستخط سے مزین ہوئی ؟ اور یہ کیا چیز ہے جس کا نام تاریخ میں " فرمان آزادی و استقلال دینی " مشہور ہوا ہے !

(امم نصرانیہ میں جزیۂ مذہبی)

مسلمان اپنے عہد حکومت میں غیر قوموں سے ایک قسم کا محصول لیتے تھے جس کا نام " جزیہ " تھا - ہم نے اپنی تاریخ سے ' احکام مذہبی سے ' بقایاے حکومۃ ہاے اسلامیہ کے طرز عمل سے بارہا ثبوت دیا ہے کہ وہ ایک فوجی محصول ہے جو ان لوگوں سے لیا جاتا ہے جو خدمات جنگ سے مستثنی ہیں ' تاکہ وہ ملک کے امن پر صرف ہو ' لیکن یورپ کا بار بار جاہلانہ اصرار ہے کہ وہ ایک " مذہبی ٹیکس " ہے - بہر حال جو کچھہ ہو اوس سے عورتیں ' بچے ' بوڑھے اور نادار مستثنی تھے - صرف جوانوں سے حسب مقدار ثروت ' لیا جاتا تھا - متوسطین سے چند درہم اور امرا سے چند دینار -

آیرلینڈ کی کل آبادی میں پروٹسٹنٹ صرف - ۱/۱۰ - تھے ' لیکن تمام رومن کیتھولک سے پروٹسٹنٹ کلیسا کے مصارف کے لیے آمدنی کا دسواں حصہ یعنی ایک عشر Tenth Tithe وصول کیا جاتا تھا - کیا یہ وہی مکروہ جزیہ نہیں ؟ کیا یہ وہی مبغوض مذہبی ٹیکس نہیں ' جس کا اسلامی تاریخ میں ذکر کرتے ہوے ایک یوروپین مورخ غصے سے کانپنے لگتا ہے اور نفرت سے بھر جاتا ہے ؟ پھر کیا یورپ کو " اپنی آنکھہ کا شہتیر نظر نہیں آتا جو اپنے بھائی کی آنکھہ سے تنکا نکالنے کے لیے بے قرار ہے " ؟

یہ ایسی مذہبی عصبیت نہ تھی جس کو کیتھولک جماعت بآسانی انگیز کرلیتی - ایک خوفناک جنگ برپا ہوئی جس کا نام " حرب عشر " ہے اور جس میں قساوت و بے رحمی کی وہ صنعتیں ظاہر ہوئیں ' جن میں دیگر صنائع و حرف کی طرح یورپ ایشیا سے بہت آگے ہے - سنہ ۱۸۳۱ ع کی نمائش اعمال میں انگلینڈ کو نظر آیا کہ عجب نہیں ' بازار تہذیب و تمدن میں ان قسیانہ و بے رحمانہ صنائع کا بھدا پن اور قبح عمل موجب کساد شہرت ہو - اس لیے اوس نے قانون عشر کو منسوخ کردیا اور صرف زمینداروں تک محدود رہا -

(۱) من جملہ شاہ انگلینڈ کے خطابات شاہانہ کے لفظ " حامی دین " بھی ہے - مفہ -

---

مسئلۂ صلح کانپور اور الہلال

مسٹر مظہر الحق

الہلال کا اختلاف

حضرت مولانا ' السلام علیکم ورحمۃ اللہ - تصفیہ کانپور کے متعلق جناب نے جو راے ظاہر فرمائی ہے ' اگرچہ وہ عام راے سے مختلف ہے تاہم اس بنا پر اگر چند کلمات عرض کروں تو معاف فرمائیں -

میرے نزدیک تصفیہ مسلمانوں کے نقطۂ خیال کے بالکل خلاف ہوا ہے ' اسلیے کہ اصل مسئلہ ملزمین کی رہائی نہیں ' بلکہ مسجد کی تعمیر ہے ' اسکو اسطرح طے کرلینا کہ زمین سے آٹھہ فٹ بلند چھجہ بنا کر وضو خانہ تعمیر کرلیا جاے اور نیچے زمین تمام گذرگاہ کردیجاے ' گویا عملاً اسکا ثبوت دینا ہے کہ اگر آیندہ کوئی مسجد سڑک میں آتی ہو تو پوری مسجد آٹھہ فٹ بلندی پر بنا دیجائیگی اور نیچے کا حصہ سڑک کردیا جائیگا ' تمام اخبارات اس فیصلہ کو بہ نظر استحسان دیکھتے اور اطمینان ظاہر کرتے ہیں مگر الہلال کی حالت تمام لیڈروں اور اسلامی اخبارات سے بالکل مختلف ہے -

یہ تو میں کبھی نہیں کہہ سکتا کہ جناب نے اپنی ضمیر کے خلاف اظہار خیال کیا ہے ' لیکن معاف فرمائینگے آپ ' اگر میں کہوں کہ شاید اس خیال سے کہ اس صلح میں مسٹر حق بھی شریک تھے ' سفر مقصود کے طے کرنے میں خلاف امید اور خلاف عادت ایک سریع السیر راستہ چھوڑ کر دور دراز راستہ اختیار کیا گیا ہے - حالانکہ میں نے کانپور میں سنا تھا کہ ایک سخت تار مسٹر مظہر الحق کے نام آپکا آیا ہے کہ آپ کو اس صلح سے اختلاف ہے - اور آپ اختلاف کرینگے -

جناب مولانا ' شاید آپکو اپنی قوت کا علم نہیں ہے ' اگر آپ ایک لیڈر ' ایجی ٹیشن قایم رکھنے کے متعلق لکھتے تو آپ باور کریں کہ جوش برابر قایم رہتا ' گو مسجد کے متعلق یہ ایجی ٹیشن مفید بھی ثابت نہ ہوتا تو بھی آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ اور حیثیتوں سے کسقدر مفید ہوتا - والسلام -

ایک مسلمان - از ہنسوہ ضلع فتحپور -

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ -

ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

كي مصلحت و تكاليف كے بعد ياد هو چلے تيے ' يعني يهه كه كس صلح و آشتي اور نرمي كے ساتهه كسي غير ملك و قوم پر حكومت كرني چاهيے ؟ سنه ١٧٩٥ ميں جب اٹهارهويں صدي اپنے واقعات بوقلموں و حوادث گونا گوں كي تاريخ ماضي كے پردے ميں روپوش هو رهي تهي ' ايرلينڈ كے تمام مجرمين سياسي كے نام عفو عام كا حكم صادر هوگيا ' اور حالات ملكي كي ظاهري سطح ساكن اور مطمئن نظر آنے لگي -

(اتحاد حكومت انگلينڈ و آيرلينڈ)

سنه ١٨٠١ ع

نئي صدي كے شروع سے آيرلينڈ كے موسم سياست پر ايک نيا كهيل شروع هوا ' جس كا آخري پرده جب اٹها ' تو هم نے ديكها كه انگلينڈ و آيرلينڈ كي ايک متحده حكومت قائم هے ' اور اب برٹش حكومت كا نام تنها ' " انگلينڈ كي حكومت " نهيں هے ' بلكه " انگلينڈ و آيرلينڈ كي متحده حكومت " هے - ليكن كيا يهه بهي انيسويں صدي كے اعاجيب و معجزات ميں سے كوئي اعجوبه اور معجزه تها كه دو حريف دشمنوں كے وه هاتهه جو صرف تطاول اور حملے هي ليے اٹهتے تيے ' اب مصافحے كے ليے بڑهنے لگے ؟

لوگ كہتے هيں كه لوهے كے تيز اور آبدار آلے ميں بڑي قوت هے ' ليكن ميں كہتا هوں كه چاندي اور سونے كے سكوں ميں بڑي قوت هے ! ٦٠٠ سو برس كا سلسله فتنه و حرب ' جدل و قتال ' محاربه و مقاتله ' جس كو بازوے زور آزما اپنے متواتر حملوں سے كبهي كاٹ نه سكا ' اوس كو كمزور هتيليوں نے نقرئي و طلائي سنگريزوں سے بالكل چور چور كرديا !

هم نے بار بار كہا هے اور پهر كہتے هيں كه قوموں كے سقوط و زوال كا صرف ايک هي سبب هے ' يعني " خيانت قومي " جو صرف طمع زر و جاه كا نتيجه هے - وه اپنے دشمنوں كے پاس اپنے دوستوں كے پاس سے زياده روپے كے ڈهير اور جاه و عزت كي فراواني ديكهتا هے تو مجنون هو جاتا هے ' اور اپنے دوستوں سے هٹ كر اپنے دشمنوں كے پاؤں پر يه پكارتے هوے سر ركهه ديتا هے ' كه " قوم و وطن كي عظمت تمهارے پاؤں كے نيچے ڈالتا هوں ' ليكن لله اپني جيب كے چمكتے هوئے روپے هاتهه ميں ركهنے كو اور اپنے پہلو كا بلند چبوتره بيٹهنے كو دو "

تاريخ نے اكثر تو يه بتايا هے كه دشمن " بچهٔ افعي " اور " اخگر آتش " سمجهكر اس فرصت سے فائده اٹهاتا هے ' اور گرے هوے سر كو پاؤں سے ٹهكرا ٹهكرا كر كچل ڈالتا هے ' ليكن كبهي مصالح مستقبل كي حفاظت كے ليے اوس كے حرص و آز كو خوف ريزوں كے ڈهير پر بهي كر ديتا هے ' اور اوس كو آس پاس كے كسي بلند چبوترے پر بٹها بهي ديتا هے - فتح مند فرجوان اس عجيب الخلقة انسان كو ديكهتے هيں اور هنستے هيں ' اور مفتوح و خراب خورده قوم اوس پر نظر كرتي هے اور نفرت و تاسف سے روتي هے !!

ايسے ملک ميں جو ٦٠٠ برس سے نيم غلامي كي زندگي بسر كر رها تها ' ايسے اشخاص كي كچهه كمي نه تهي - چنانچه لارڈ كار نوالس اس معاملے كے ليے آيرلينڈ بهيجا گيا - اس نے اس فرض كو نهايت خوبي سے انجام ديا - اس نے بعضوں سے آيرلينڈ كے خطاب امارت (لارڈ شپ) كا ' بعضوں سے قديم نوابي كے عهدے كا ' اور ديگر اشخاص سے برٹش اقطاع حكومت كے مناصب جليله كا وعده كيا - اكثر امرا و اركان حكومت و مجلس آيرلينڈ كا منهه روپيوں سے بند كرديا گيا ' بالاخر ١٣ - لاكهه قرض سے جو كام نهيں هوسكتا تها ' وه ١٣ - لاكهه پونڈ ميں بحسن و خوبي تمام انجام كو پهونچ گيا - آيرلينڈ كي مجلس حكومت بعض شرائط متفقه پر ٹوٹ كر انگلينڈ كي پارليمنٹ ميں مدغم هوگئي ' انگلينڈ و آيرلينڈ كي حكومت متحده كي بنياد ڈالي گئي ' اور انگلش پارليمنٹ ميں حسب حصۂ مشروطه ' آيرش ممبروں كا بهي انتخاب هونے لگا -

اس ادغام و اتحاد سے فرزندان آيرلينڈ كے مناصب و اعزاز ميں كہاں تک ازدياد هوا ؟ اور فتح مند لارڈ نے خود اپنے اس عمل مبارک كو كس نظر سے ديكها ؟ اس كا جواب خود لارڈ موصوف كي ايک تقرير كے حسب ذيل فقروں سے ملے گا :

" اس وقت ميں ايک نهايت نا گوار خدمت انجام دے رها هوں ! مجهے ايسے لوگوں سے معامله كرنا هے جو اس آسمان كے نيچے سب سے زياده بد معامله هيں !! ميں اس ساعت مشئوم كو ياد كر كے جب ميں نے اس كام ميں هاتهه ڈالا ' خود كو ملامت و نفرين كرتا هوں ! اگر مجهے كچهه تسكين هے تو صرف اس خيال سے كه اگر يه اتحاد نه هوتا تو حكومت برطانيه كے اجزا يقيناً منتشر هو جاتے "

(امم نصرانيه ميں كليسا)

اتحاد حكومت كے ساتهه اتحاد كليسا كي بهي دفعه تهي يعني آج سے انگلينڈ اور آيرلينڈ ايک هي كليسا كے ماتحت هونگے امم نصرانيه ميں كليسا كي متابعت كے وهي معني هيں جو مسلمانوں ميں كسي خاص امام يا مجتهد كي متابعت كے - پس آيرلينڈ كي كليساے انگلينڈ كي متابعت ' ويسي هي حيثيت ركهتي هے جيسي مسلمانوں ميں احناف و شوافع كا ' اصحاب حديث كي تقليد و اتباع كرنا ' يا اشاعره كا ارباب اعتزال كي پيروي و انقياد -

اهل آيرلينڈ نے اگر حماقت سے اتحاد كليسا كي دفعه منظور كرلي تهي تو ظاهر هے كه اس نشۂ بلاهت و سفاهت كا خمار زياده دير تک قائم نهيں رہ سكتا تها - نئے مذهب نے گمراهان راه سياست كو اكثر صحيح پوليٹكل راستے كي هدايت كي هے - اهل آيرلينڈ كو دو برس سے زياده مذهب نے گمراه نه چهوڑا ' (رابرٹ ايمٹ) كي زير سيادت ايک سياسي حركت نمودار هوئي ' ليكن سوء تدبير نے جو سوء استعمال اور نا آخر بيني كا نتيجه هے ' نا كام ركها ' اور بالاخر اس سرخيل قافلۂ حركت سياسي نے " يهوديوں كے بادشاه " يعني يسوع كي طرح سولي پر جان دي -

رابرٹ ايمٹ مرگيا ' ليكن جو جنبش و حركت وه پيدا كر گيا تها وه نه مري - چند برسوں تک رومن كيتهولک فرقے كي آزادي و حريت كا مسئله فريقين ميں موجب اضطراب و فتن رها ' پارليمنٹ ميں اكثر اس پر پُر جوش اور طويل مباحثے هوے ليكن بے سود ' آخر ٢٠ - برس طرفين كے اس مجاهدۂ لساني ميں بسر هوگئے - ان حوادث و مصائب ميں آيرلينڈ روز بروز زياده تباه كار اور ضعيف هوا گيا ' زمين كے " خدا " كي طرح آسمان كا خدا بهي غضبناک تها ' روپيوں كي قلت هوگئي ' سرمايۂ ملكي مرتبۂ صفر كو پهونچ گيا ' غلے كا نرخ ٥٠ في صدي كم هوتا گيا !!

(ڈينيل اوركونسل)

آسمان كا خدا غضبناک هوتا هے كه اپنے نزول رحمت كے ليے اسباب پيدا كرے ' هوا زور زور سے چلتي هے كه بادل كے منتشر ٹكڑے يكجا هو جائيں اور رحمت كا پاني كهل كر برسے - پاني برسا اور آيرلينڈ كي خاک نے (ڈينيل اوكونل) نام ايک عجيب و غريب انسان پيدا كيا جو كوششوں كا پتلا اور همتوں كا مجسمه تها - اوسكي جهد و

ہیں" اثناے تقریر میں انہوں نے کہا کہ " دالان مسجد گویا واپس مل گیا " لفظ (گویا) دونوں جماعتوں کے لیے سب سے زیادہ دلچسپ اور قابل گرفت تھا - اس کے بعد انہوں نے تجویز شکریہ کے الفاظ پڑھکر سنائے -

بعض اصحاب نے - اسباب معلومہ کی بنا پر غیر معمولی اختلاف کی آواریں بلند کیں - جناب صدر و منشی احتشام علی صاحب و غیرہم نے یہ فرماکر اس اختلاف کو رفع کیا کہ " والسرائے کا یہ فیصلہ جہاں تک کہ اون کی خود ذات کا دخل و اثر ہے ' ضرور قابل شکریہ ہے کیونکہ حضور والسرائے مسائل نہیں جانتے اور جب ہمارا ہی ایک مستند عالم ایک صورت شرعی جو اسنے اپنے نزدیک جائز سمجھی ' پیش کردی ' تواس سے والسرائے کی ہمدردی میں سر مو فرق نہیں آتا اور وہ ضرور قابل شکریہ ہیں " مگر باوجود اس کے جوش اسقدر غالب تھا کہ بحالت موجودہ رزولیوشن کو پاس کرنے سے انکار کردیا گیا ' اور اس رزولیوشن میں ترمیم چاہی گئی ' مگر چونکہ پلیٹ فارم پر اور کرسی صدارت کے ارد گرد اکثر ارباب ثروت اور ارباب جاہ اشخاص ہوا کرتے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسے لوگ اس رزولیوشن سے باوجہ یا بے وجہ مخالفت بھی نہیں کیا کرتے ' اسلیے پاس پاس کا شور بلند کر دیا گیا - میں ایک غیر جانب دار پردیسی ہونے کی حیثیت سے اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ یہ رزولیوشن ہرگز جائز طریقہ سے پاس نہیں ہوا اور میری راے میں موافق اور مخالف راؤں میں دو اور چار کا تناسب تھا -

اب مخالف پارٹی کے لیے سواے اسکے اور کچھہ چارہ نہ تھا ' کہ اسکے بعد ایک نیا رزولیوشن پیش کرے - چنانچہ ایک نیا رزولیوشن پیش کیا گیا جسکے صحیح الفاظ مجھے یاد نہیں ' لیکن مفہوم یہ تھا کہ " حضور والسرائے سے درخواست کی جاے کہ وہ مسجد کو مثل پیشتر کے تعمیر کرنے کی اجازت دیں ' اور ہم کسی مسجد کا ہر حصہ خواہ کیسی ہی صورت ہو مگر غیر مصالح مسجد میں استعمال ناجائز سمجھتے ہیں "

سب سے زیادہ ملامت کی بوچھاڑ اس عالم پر کی گئی جسنے کسی وجہ سے اس فیصلہ کو جائز بتایا - اسکے بعد اون لوگوں کی ہمدردی اور کوششوں کے شکریہ کا رزولیوشن پیش کیا گیا جنہوں نے معاملات مسجد میں حصہ لیا تھا ' مگر پبلک نے بیک زبان آوار بلند کی کہ ہم اس کو واضح کرنا اور سب کے نام مفصل جاننا چاہتے ہیں ' جسکا مفہوم سواے اسکے اور کچھہ نہ تھا کہ جناب مولوی عبد الباری صاحب کو اس میں شریک نہ کرنا چاہیے -

جلسہ میں ایک عجیب قسم کی حرکت اور جنبش تھی ' اور لوگوں میں غیر معمولی جوش تھا - پبلک شکریہ کا کوئی رزولیوشن بلا شرط پاس کرنے پر آمادہ نہ تھی -

راقم - ایک مہمان فرنگی محل

مصالحۃ کانپور

مسلمانان سندھ

ہم مسلمانان اہل سندھ آپکی جلیلۃ القدر خدمات اسلامیہ کا اعتراف کرنا اور ان خدمات دینیہ ملیہ کے سبب جو تکالیف و صعوبات آپکو پہونچی ہیں ' انمیں آپکے ساتھہ ہمدردی کرنا فرض دینی سمجھتے ہیں - بعد ازاں عرض پرداز ہیں کہ واقعۂ جانگداز اور حادثہ ہائلۂ کانپور نے جو مہیب اثر اور سنسنی سی دنیا بھر کے نہ فقط مقدس مدائن بلکہ چھوٹے چھوٹے قریوں تک میں بھی پیدا کردی تھی ' وہ ہر ایک کو معلوم ہے - اسنے تاریخی تعدی اور جبر مذہبی و استبداد کی یاد کو از سر نو مسلمانوں کے دلوں میں تازہ کردیا تھا - اور عام طور پر برٹش گورنمنٹ کی طرف سے مذہبی آزادی کا جو خیال تھا ' وہ ایک خواب پریشان یا اضغاث احلام معلوم ہونے لگا تھا - اس حالت میں ہندوستان کے مسلمانوں کی امیدیں بجز حضور والسراے بہادر کے اور کسی سے بندھی نہ تھیں - کہ وہ اپنے ایام حکمرانی کو اس تاریخی داغ سیاہ سے بچالینگے - ہم متشکر ہیں حضور والسراے بہادر کے ' جنکے دل میں ہماری ان امیدوں کا عکس منعکس ہوا - مگر اے واے ہماری شوربختی ! اور اے واے ہماری شومی قسمت ! کہ جو کچھہ حضور ممدوح کے دل میں ہمارے لیے انصاف فرمائی کا جذبہ پیدا ہوا ' وہ بھی اجتہادی غلطی کی آمیزش سے نہ بچ سکا ' جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ تو شریعت کا احترام کیا ' نہ ہمارے بیگناہ مقتول بھائیوں کے بہے ہوے خون کا خیال کیا - یعنی وہ حصہ مسجد کا جسکے بچانے کے واسطے ہمارے غیرت مند بھائیوں نے اپنا خون بہایا اور عزیز جانیں قربان کیں ' حکومت کی طرف سے انتہی شفقت اور دریا دلی دکھانے کے باوجود بھی نہ بچ سکا - اور اس قطعۂ زمین پر رہی سہی تشدد اور ظالمی استبداد کے نشان و آثار قائم رہے -

ہم حضور والسراے کے اس نیک خیال کا دل سے خیر مقدم کرتے ہیں کہ اس واقعہ کو بالکلیہ بھلا دینا چاہئے - مگر کیا یہ عرض کرنا داخل گستاخی نہ ہوگا کہ جب حضور ہی نے اس واقعہ کو ہمیشہ کے واسطے نہیں بھلایا اور گذشتہ علائم و آثار کو نہیں مٹایا تو پھر ہم اسطرح باوجود دیکھنے ان آثار و علائم کے اس واقعہ کو دل سے بھلا سکتے ہیں ؟

اگر حضور سچ مچ چاہتے ہیں کہ یہ واقعہ لوگوں کے دلوں سے محو ہوجاوے تو بجز اعادۂ صورت اصلیۂ حصۂ منہدمہ اور کوئی حیلہ نہیں - ہم حیران ہیں کہ بعض مسلمان اصحاب بے سوچے سمجھے اناپ شناپ خوشنودی و شکر کے رزولیوشن پاس کر کے حضور والسراے کو دھوکا دے رہے ہیں - یہ سچ ہے کہ جو کچھہ حضور والسراے نے اس معاملہ کے طے فرمانے کی غرض سے قدم رنجہ فرمانے کی تکلیف گوارا فرمائی ' اور جو کچھہ مسلمانوں کے جذبات کا لحاظ کر کے زبان مبارک سے ہمدردی دکھائی ' لاریب قابل شکریہ و سزاوار ستایش ہے - مگر اسکے سوا جو کچھہ حصہ منہدمہ کے بارہ میں حضور نے فیصلہ صادر فرمایا ہے ' وہ ہرگز ہرگز ازروے احکام اسلام صادر کرنے کے قابل نہیں -

یہ جو مولانا عبد الباری صاحب دام برکاتہ نے اظہار فرمایا ہے کہ ہز آنر جان بیلی قائم مقام لفٹنٹ گورنر کو حضور والسراے نے تاکید کی ہے کہ احکام اسلام کا ضرور لحاظ رکھیں - معلوم نہیں اس لحاظ رکھنے کا وقت کب آئیگا ؟ اگر اس تاکید کا جلوہ ظاہر ہونے والا ہے تو جلد ہونا چاہیے - ورنہ ہم یہ سب کچھہ زبانی جمع خرچ اور طفل تسلی سمجھینگے -

کیا منہدمہ حصہ بقول مولانا عبد الباری صاحب جزء مسجد نہیں تھا ؟ تھا اور یقیناً تھا - پھر کیا وجہ ہے جو اسکو عام گذرگاہ بنایا جاتا ہے ؟ کیوں فقط اسکی ہوا پر ہمکو قبضہ دلایا جاتا ہے ؟ خبر نہیں وہ کونسی بات ہے جسکی بنا پر ہمارے بعض مسلمان اصحاب اس فیصلہ کو اطمینان بخش قرار دیتے ہیں ؟

ہمارے سچے جذبات پر تہمتیں لگائی گئیں ' ہماری اسلامی غیرت کو بد نام کیا گیا ' اور اس سچی غیرت کو جو لازمۂ مذہب پرستی ہے ' شور و شر ' فتنہ و فساد سے تعبیر کیا گیا - ہماری زبانوں

مراسلا

مصالحۂ مسئلۂ اسلامیۂ کانپور

اقتباس بعض مکاتیب و رسائل

جناب مولانا و بالفضل اولینا دام مجدکم - السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - الهلال نمبر ۱۶ جلد ۳ - مطبوعه ۱۵ - اکتوبر سنه ۱۹۱۳ میں عنوان " گم شدہ صلح کی واپسی " کے ذیل میں اپ نے اس ایڈریس کی نقل دی ہے جو ۱۴ اکتوبر کو مسلمانان کانپور کی ایک جماعت نے پیش کیا تھا اور لارڈ ممدوح نے جو جواب ایڈریس مذکور کا دیا اسکو بھی میں نے بغور مطالعه کیا - میں نہیں سمجھہ سکا کہ یه ایڈریس کل مسلمانان هند کے قائمقاموں یا ملزموں کی تجویز اور منظوری سے مرتب ہوا یا فوری طور پر کانپور کے سربر آوردہ اصحاب نے اپنی ذمہ داری پر مرتب کیا تھا - بهر نوع جب ایڈریس میں یه امر درج ہے که " هم نهایت زور سے ان لوگوں پر نفریں کرتے هیں جنسے غیر قانونی کام ظهور میں آیا نیز یه که " انهوں نے خلاف قانون پتھر پھینکے یا کسی دوسری غیر قانونی طریق سے پیش آلے " تو اب اس بات کے ماننے میں کیا عذر هوسکتا ہے که ۳ - اگست کا مجمع خلاف قانون تھا ' اور یه اندراج اقبال جرم کے مساوی بلکه صریح اقبال جرم ہے ' پس لارڈ هارڈنگ بالقابه کا اپنے جواب میں یه فرمانا که " بچے جب کوی بھی حرکت کرتے هیں تو باپ کا فرض ہے که ان پر رحم کرکے انکو سرزنش کرے تاکه وہ عقل سیکھیں اور اینده غلطی نکریں " اور بقول لارڈ موصوف " عام حالات کی رو سے گورنمنٹ کا یه فرض ہے که وہ انکو عدالت کے سپرد کرکے سزا دلاے " -

لیکن گذشته ایام قید میں ملزم کافی تکلیف اٹھا چکے هیں ' پس لارڈ ممدوح نے اپنا رحم دکھلایا اور ۱۰۶ ملزموں کے برخلاف جو مقدمات بلوی عدالت میں دایر تھے انکو اوٹھا لیا اور ملزموں کو بعزت رہا فرمادیا ! !

پس اس انجام کو دیکھه کر جسکا اعتراف ایڈریس میں کیا گیا ہے هر شخص یه کہنے کا حق رکھتا ہے که اخر جب جرم کا اقبال هی کرنا تھا تو اسقدر شور و شغب اور آہ و فغاں کرنا محض بے نتیجه تھا ' اور کوہ کندن و کاہ برآوردن کا مصداق -

میرے خیال میں اقبال جرم کی صورت میں گورنمنٹ اور اسکے کارکن افسروں کا ذرہ بھر بھی قصور نہیں ہے ' اور بلا شبه لارڈ هارڈنگ بالقابه کا یه رحم کا برتاؤ که ۱۰۶ ملزموں کو صرف چند اشخاص کے اقبال جرم کرنے کی صورت میں رہا کردیا ' قابل هزار ستایش اور مستحق شکریه ہے ' اور اسیواسطے هندوستان کے هر ایک حصے میں مسلمانوں نے ایسے جلسے کیے -

مسجد کے منهدمه حصه کا یه فیصله که جس قدر مسجد کی زمین سڑک میں ملادی گئی ہے ' پبلک کی گزرگاہ کے لئے بدستور چھوڑ دی جاوے اور اسپر ۸ فیٹ کی بلندی چھت ڈالکر متولی اسیطرح کا دالان بنالیں جسطرح پر که وہ پہلے موجود تھا ' اور نیز لارڈ ممدوح کا یهه خیال که اس کی ملکیت کا خیال فضول ہے ' میں نہیں سمجھتا که کس قانون کے مطابق ہے ؟ شرع محمدی کے رو سے تو یقیناً یه فیصله درست نہیں ہے ' لیکن اگر کسی انگلش قانون کے مطابق هو تو اسکا مجھکو علم نہیں -

بموجب شرع محمدی کے جائداد موقوفه کا کوئی مصرف سواے اس غرض کے ' جسکے لئے کوی جائداد وقف هوئی ہے ' کوئی اور نہیں ' اور نه اسکا عارضی یا دائمی انتقال هوسکتا ہے اور نه اسکا کوی حصه وقف سے خارج هوسکتا ہے ' اسلیے لارڈ ممدوح کو چاهئے تھا که جہاں ملزموں پر اسقدر رحم فرمایا ہے که بعد جوڈیشل ثبوت کے محض ایڈریس دینے والوں کے اقبال پر ملزموں کے برخلاف جسقدر مقدمات بلوی کے عدالت سیشن میں تھے اپنے شاهانه اختیار سے عدالت سے اٹھا کر انکو بعزت رہا فرما دیا ہے ' وهاں اسقدر اضافه فرما دیتے که جسقدر حصه زمین کا سڑک میں ملادیا گیا ہے وہ واگزار کیا جاتا ہے ' که مسلمانوں کے مذهبی قانون میں مداخلت هوتی ہے ' یا کم سے کم هندوستان کے علماء و فقهاء سے استفتا فرما لیتے که اس قسم کا فیصله مسلمانوں کی شرع میں کیا حیثیت رکھتا ہے ' لیکن افسوس شاید تنگی وقت نے لارڈ ممدوح کو ایسا کرنے نہیں دیا - لیکن اسکی اصلاح کے واسطے هنوز وقت موجود ہے ابھی تک نه تو سڑک تیار هوچکی ہے اور نه دالان مسجد هی بن چکا ہے -

خاکسار عطا محمد امرتسری

جلسۂ لکھنؤ

۲۶ اکتوبر کو ایک عظیم الشان عام جلسه قیصر باغ میں بغرض ادا ے شکریۂ حضور والسرا ے منعقد هوا - انعقاد جلسه کی خبر بذریعه اشتهارات ایک روز قبل کر دی گئی تھی - ۳ بجے تو اجتماع کافی هوگیا تھا مگر بعض رزولیوشن جو جلسے میں پیش هونے والے تھے ' اب تک زیر بحث تھے ' اور جلسے کی کارروائی کے قبل هی اختلاف ارا کے جوش نے اسقدر چپقلش برپا کردی تھی که جلسے کی نمایاں اور سر بر آوردہ صورتیں رزولیوشن کی مسودے هاتھه میں لئے هوئے بغرض افہام و تفہیم ۲۰ ' ۲۰ - ۲۵ ' ۲۵ حاضرین کو اپنی طرف مخاطب کرکے بعض کو حصول راے کی غرض سے اور بعض کو مصالح سیاسی کی تفہیم کی بنا پر ' اپنے گرد و پیش جمع کر رہے تھے !

طرفین کی پرجوش جماعتیں اپنا اپنا کام کر رهی تھیں ' اور یه سلسله تقریباً ۴ تک جاری رہا - اسکے بعد مسٹر نبی الله کی زیر صدارت کارروائی شروع هوئی ' صدر نے ۳ - اگست کے واقعه کا اور پھر اس اجتماع کا ذکر کرتے هوئے کہا " نهایت مسرت قلبی کا باعث ہے که هم لوگ آج اس خون ریز واقعه کے ناگوار معاملات کو مختتم دیکھکر حضور والسرا ے کا شکریه ادا کرنیکے لیے مجتمع هوئے

کتنے هي فرزندان توحید کي خشک زبانوں سے نکلي هونگي ؟ جانے دیجیے - اپنے کاموں میں مصروف رهیے - دنیا عقلمندی میں بہت بڑھگئي ہے اور میں دیوانہ هوں !

در بادیہ تشنگاں بمردند
وز دجلہ بہ مکہ می رود آب !

آرڈر انگریزی کارڈس کے اختلاف مضمون کا حال سب سے پہلے مجھے مسٹر مظہر الحق سے معلوم هوا - انکے پاس بھی آرڈر هی کا کارڈ آیا تھا - عین پارٹي میں انکو انگریزی کارڈ کے مضمون کي خبر هوئي - اسمیں اِن تینوں بزرگوں کا بالکل ذکر نہ تھا ' بلکہ صرف یہ تھا کہ حضور ویسراے کی تشریف آوری کی خوشي میں یہ پارٹی دي گئی ہے !

مجھے ذاتي طور پر معلوم ہے کہ مسٹر مظہر الحق نے بعض اشخاص کانپور کو پارٹي سے پہلے لکھدیا تھا کہ اُن حکام کو جلسے میں بلا نے کي کوشش بہتر نہ هوگي ' جو مسلمانوں کیلیے اپنے نظارے میں ایک درد انگیز داستان کي یاد رکھتے هیں -

میں نے یہ بھي سنا ہے کہ جلسے میں شاید کسي شخص سے بعض حکام نے یہ بھي کہا کہ " همکو آرڈر کارڈ کا حال معلوم نہ تھا - اگر معلوم هوتا کہ یہ پارٹي اِن لوگوں کے اعزاز میں دي گئی ہے تو هم کبھي نہ آتے "

حضرات کانپور کي یہ ستم ظریفي بھي قابل داد ہے کہ ایک طرف تو حکام کو آرڈر کارڈ کے مضمون سے بے خبري کي شکایت ہے ' دوسري طرف آپ کو انگریزي کارڈ کي بے خبری پر افسوس - شاکی دونوں هیں اور دونوں کي شکایت تھي یک ساں ! صحبت تو هوگئي - اب دونوں فریق اپھي اپني شکایتوں کا موازنہ کر لیں :

کہتے هیں کہ وہ بھي بھي کہتے هیں ' کروں کیا
کہتے هو کہ دلجو لیے اعدا نہ کرو تم !

اپکو جن امور کي شکایت ہے اب اُسکي نسبت کیا کہوں ؟ اپني اپني طبیعت اور اپنا اپنا اصول ہے - لیکن معاف فرمایئے گا - جناب راجہ صاحب محمود آباد ' مسٹر مظہر الحق ' اور مولانا عبدالباری تو مجبور تھے کہ اِنھي کیلیے دعوت کا دینا ظاھر کیا گیا تھا ' اور نہ جاتے تو لوگوں کي دلشکني هوتي ' مگر آپ کو اور جناب حکیم صاحب کو کونسي مجبوري پیش آئي تھي کہ با وجود ان حالات کے حس و تاثر کے' شریک صحبت رہے اور اب بعد اختتام صحبت اسکي شکایت ہے ؟ یکے بعد دیگرے آپنے تین درد انگیز او رضبط ربا مناظر دیکھے ' جنکي آپنے تفصیل کي ہے ' لیکن بالا خر ان تینوں مرحلوں سے آپ بھي علي اپّي حال گذر ھي گئے اور کوئی منزل بھي آپکو مجلس کي رنگینیوں سے الگ نہ کرسکي !

این گناهیست کہ در شہر شما نیز شود !

اگر آپکي جگہہ میں هوتا اور یہ تکلیف دہ مناظر سامنے هوتے ' تو بلا ادنی تامل وهاں سے اُٹھکر چلدیتا اور چلتے چلاتے جتنے شخص مل جاتے ' انکو بھي پہنچ کر اپنے ساتھ لیجاتا :

همرہ غیري رمي گرئي بیا عرفي ترهم ؟
لطف فرمودي ' برو ' کیں پاے را رفتار نیست !

کن یدأ ' لا تکن لسانا - سچي شکایت عمل سے هوني چاهیے نہ کہ زبان سے - آپ بالاخر ڈنر میں بھي شریک هوے اور متهمین حادثہ ۳ - اگست کے شکریے کي تحریک کي - بقول آپکے مناظر ثلاثہ سہ پہر او پیش آئے تھے - رات تک آپنے ضبط ایونکر کیا اور کیا مجبوري تھی ؟

میں نے سنا ہے کہ ایک سو چھہ آدمیوں میں سے بھی جو لوگ پارٹی اور ڈنر میں شریک کیے جاسکتے تھے ' انکو شریک کیا گیا تھا - مولوی عبد القادر صاحب آزاد سبحانی پارٹی اور ڈنر ' دونوں میں شریک کیے گئے تھے - البتہ ان میں سے عام لوگوں کو نہیں شریک کیا تھا عذر یہ ہے کہ یہ دونوں صحبتیں آداب و رسوم صحبت کي متقاضی ' اور انکے لیے وہ موزوں نہ تھے - رات کو مجلس میلاد میں سب کو شرکت کیا گیا تھا -

مصالحۂ مسئلۂ اسلامیۂ کانپور

از جناب مولوي حکیم محمد رضوان صاحب

محمود الالسنة و الافواہ - محسود الاقران و الاشباہ - محترمي جناب مولانا زید مجدکم - سلام مسنون - فیصلۂ کانپور کے متعلق میں نے موافق اور مخالف دونو قسم کي رائیں غور اور اطمینان سے پڑھیں - عرصہ سے اس خیال میں هوں کہ اپنی با چیز رائے سے اهل ملک کو آگاہ کروں لیکن کثرت کار او رهجوم افکار سے اسقدر عدیم الفرصت رہا کہ کچھہ نہ لکھہ سکا - اگرچہ مهري مشغولي کا ابتک وهي عالم ہے لیکن زیادہ تاخیر میں وقت کے گذر جانے کا اندیشہ ہے اسلیے چند سطریں لکھکر حاضر خدمت کرتا هوں - اگر جناب مناسب خیال فرمائیں تو الهلال کے کسي کالم میں درج کردیں -

اس میں کچھہ شک نہیں کہ ۱۴ - اکتوبر کا مبارک دن انگریزي عہد حکومت میں یاد گار روز ہے جس کي مسرت خیز یاد کا مسلمانوں کے دل و دماغ سے مٹنا دشوار ہے - اس یوم سعید میں حضور ویسراے بہادر نے مسلمانوں کے ساتھہ جو شریفانہ سلوک کیے ' جس سیر چشمي سے اپني عنایت و کرم گستري کا ثبوت دیا ' اور جس مردانگي سے ایک سو چھہ گرفتاران بلا کو قید غم سے آزاد فرمایا ' اُنکي شکر گزاري سے همارى زبانیں عاجز هیں اور جسطرح اسوقت تمام قومیں حضور ممدوح کي ثنا خواں هیں اسي طرح اُنکي آنیوالي نسلیں بھي جناب موصوف کي نیکي انسانیت ' انصاف پسندي ' اور صلح جوئي کي همیشہ توصیف کرینگی - اگرچہ اینگلو انڈین اخبارات اپنے تعصب سے اس مدبرانہ انصاف کي غلط تعبیر کررہے هیں اور حضور نائب السلطنت هند کی مربیانہ فیاضي اور عنایت کو کمزوري اور بزدلي بتا رہے هیں لیکن سچ یہ ہے کہ :

رموز مملکت خویش خسروان دانند

حضور ویسراے نے رحم و عدالت کي سب سے زبردست طاقت سے جسقدر قلوب کو مسخر کرلیا ہے اور جتنے دلوں پر نقش رعب و جلال کا سکہ جما دیا ہے ' اگر اسکي جگہ اپني ساري بحري و بري قوت کو صرف کردیتے تو بھي اس محبت اور خلوص کا حصول نا ممکن تھا -

حضور ویسراے کے علاوہ اور جن جن حضرات نے مسلمانوں کي دستگیري اور غمگساري فرمائي ' وہ سب کے سب صد عزت و تشکر کے لائق هیں - میں اس موقع پر مسلمانوں کے عدیم النظیر مربي و سرپرست جناب مسٹر مظہر الحق و جناب مسٹر ... الرحمن کے نام نامي کے لیے بغیر نہیں رهسکتا جنھوں نے اسیران مذهب کي اعانت کیلئے اسوقت ہاتھہ دراز کیا ' جب ان کي عزت و حرمت کا بجز رحمت الهي کے کوئي محافظ نہ تھا - جب مسلمانوں کي اندھا

کو آہ و بکا کرنے سے روکا گیا - ہمارے واقعات نویس اقلام کو ہم سے چھینا گیا ' ہمارے معزز و موقر اخبارات کو سخت سے سخت صدمے پہونچائے گئے ' ہمارے دلی جذبات کے ترجمانوں کو ترجمانی جذبات سے روکا گیا ' ہمارے بعض قومی آرگنوں کو موت کے گھاٹ پہونچایا گیا ' باوجود اتنے شدائد و مصائب کے اس حصۂ مسجد سے بھی ہمکو محروم رکھا جاتا ہے ' اور فقط اس حصۂ ہوا پر ہمکو قبضہ دینا کافی سمجھا گیا ہے - فیا حسرتی و یا لہفی ! ہم نے اپنی جماعت کے اجلاس منعقدہ ۲۳ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ ع میں یہ رزولیوشن پاس کیا ہے کہ " ہم مسلمانان اہل سندھ حضور وایسرائے کی توجہات بندہ پرورانہ و الطاف شاہانہ کے شکرگذار ہیں ' مگر فیصلہ دربارہ حصہ مسجد کو غیر اطمینان بخش سمجھکر مستدعی ہیں کہ وہ بجنسہ ہمارے حوالے کیا جاوے تاکہ ہم اسکو صورت اصلی پر تعمیر کرا کے اس واقعہ کی یاد دل سے بھلا دیں "-

راقم: میرزا شرافت حسین سکریٹری انجمن اتفاق
کراچی ' سندھ

کانپور کی ایک یاد گار رات

۲۹ - اکتوبر کی گارڈن پارٹی اور جشن نشاط

یوں تو انسان دن کی روشنی اور رات کے اندھیری سے ہمیشہ ہی متاثر ہوا کرتا ہے مگر بعض دن اور بعض راتیں ایسی بھی گذر جاتی ہیں ' جو باعتبار اپنے واقعات و نوعیت کے انسان کو مدتوں تک اپنی یاد سے خالی الذہن ہونے نہیں دیتیں -

۳۰ - اکتوبر کی رات بھی ایک ایسی ہی رات ہے جو کانپور کی تاریخ میں لکھے جانے کے قابل ہے -

البتہ طلائی حرفوں میں نہیں بلکہ واقعی سیاہ حرفوں میں !

رات کو بمقام ایسو سی ایشن گراونڈ ایک نہایت شاندار گارڈن پارٹی اور دعوت کا انتظام سوداگران چرم کانپور کی طرف سے کیا گیا تھا - دو قسم کے کارڈ انگریزی اور اردو میں لکھے ہوے تقسیم کیے گئے - میرے پاس اور برادر معظم جناب حکیم عبدالولی صاحب قبلہ کے پاس اردو لکھے ہوئے کارڈ آئے تھے ' جنکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جناب مولانا عبدالباری صاحب قبلہ - مسٹر مظہرالحق اور راجہ صاحب محمود آباد کی دعوت کے سلسلے میں مختلف شہروں کے مسلمان بھی مدعو کیے گئے ہیں -

لیکن انگریزی کارڈ میں جو اتفاق سے پارٹی میں پہونچکر میری نظر سے گذرا ' صرف گارڈن پارٹی کا بلاوا تھا - دعوت کا ذکر نہ تھا اور نہ یہی لکھا گیا تھا کہ یہ گارڈن پارٹی کس کے آنر میں دیگئی ہے ؟ پارٹی کے احاطے میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلی غیر معمولی بات اُن یورپین حکام کی موجودگی نظر آئی ' جنکی جابرانہ اور غیر انصافانہ طرز حکومت پر تھوڑی ہی روز پیشتر صدائے احتجاج بلند کیجا رہی تھی !

دوسری چیز جو ایک اسلامی قلب کو ہلا دینے والی ثابت ہوئی ' وہ پولیس کے اُن مسلمان عہدہ داروں کی شرکت تھی جو قبل اسکے بہت سے بے قصور مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھہ رنگ چکے تھے !!

تیسرا منظر جو ایک مسلمان کو اُس پارٹی سے نفرت دلانے والا تھا ' وہ اُن حضرات والا شان اور خطاب یافتگان عالی مقام کی رونق افروزی تھی ' جو مسلمانوں کی مصیبت کیوقت کانپور سے ایسے غائب رہے تھے ' جیسے غدر کیوقت واجد علی شاہ لکھنؤ سے ' اور آج اِس پارٹی میں شریک ہوکر گویا زبان حال سے فرما رہے تھے کہ " ہم لوگ تو صرف خوشی ہی کے ساتھی ہیں - غم اُٹھائیں بد بخت مسلمان "

لیکن باوجود اِن تمام غیر مستحق اشخاص کی موجودگی کے جو پارٹی اور ڈائیننگ ہال میں اہلے گہلے پھر رہے تھے ' ہم مطمئن ہوجاتے اگر وہ بے قصور ایک سو چھہ کلمہ گو بھی (جو تین مہینہ کی قید کی مصیبت جھیلکر حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر وایسرائے ہند کے انصاف اور رحم دلی کی داد دیتے ہوے اپنے بچھڑے ہوئے عزیزوں سے ملے) اس دعوت میں شریک کر لیے جاتے لیکن صدمہ اور افسوس ہے تو اس بات کا ہے کہ ہمارے اُن ہر دلعزیز بھائیوں کو دعوت میں بلانا تو درکنار اُن بیچاروں کے ساتھہ ایسی سختی برتی گئی کہ اُنہیں میں کے چند مسلمانوں کو جو صرف مسٹر مظہر الحق کو دیکھکر اُنکا شکریہ ادا کرنا اور اپنا دل خوش کرنا چاہتے تھے ' پھاٹک کے اندر تک آنے کی اجازت بھی نہ دیگئی اور نہایت بیجا طریقہ سے اُن لوگوں کو باہر نکال دیا گیا !!

خدا سے دعا ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں غیرت ' حمیت ' سچائی ' اور ایثار نفسی پیدا ہو - یہی اسلام کے سچے اصول ہیں اور انہیں اصولوں کو جو قوم مد نظر رکھیگی ' وہی میدان ہستی میں قدم بڑھاتی ہوئی کامیاب نظر آئیگی !!

راقم حکیم عبد القوی (لکھنو)

اُردو کا سرخ کارڈ میرے نام بھی آیا تھا ' اسمیں مسٹر مظہر الحق ' سر راجہ صاحب محمود آباد ' اور جناب مولانا عبد الباری کے اعزاز میں پارٹی اور ڈنر کا دینا ظاہر کیا تھا - مگر میں نے اسکے پشت پر یہ شعر لکھکر واپس بھیجدیا :

ما خانہ رمیدگان ظلمیم
پیغام خوش از دیار ما نیست !

شاید ایسا کرنا رسم و راہ تہذیب کے خلاف تھا مگر آپ جانتے ہیں کہ میں اپنے مجنونانہ جذبات سے مجبور ہوں ' اور کیا کروں کہ نغموں کا نہیں بلکہ ماتم کی فریادوں کا عادی رہا ہوں - کوئی صحبت آہ و بکا ہوتی تو جاتا - عیش و نشاط کی کم جوئوں کے لائق نہیں :

دماغ عطر پیراہن نہیں ہے * غم آوارگی ہاے صبا کیا

جس شہادت آباد کانپور میں خون کے دھبے اب بھی تلاش کرنے سے ملسکتے ہیں ' وہاں اسقدر جلد " بھولنے " کی تعلیم پر عمل کرنے کی قدرت نہیں رکھتا :

هنيئاً لارباب النعيم نعيمها
وللعاشق المسكين ما يتجرع

میں صبر کیے خاموش تھا - آپنے یہ خط لکھکر میرے خیالات میں ایسی جنبش پیدا کردی ہے کہ اگر ضبط نہ کروں تو نہیں معلوم کیا کیا لکھہ جاؤں ؟ جبکہ گارڈن پارٹی میں بینڈ کے نشاط انگیز نغمات بلند ہو رہے تھے ' تو اُس وقت کتنے انسان تھے ' جنکے کانوں میں موت اور احتضار کی اُن چیخوں کی بھی صدا آتی تھی ' جو ۳ - اگست کو مچھلی بازار میں بے بسی کی ایڑیاں رگڑتے ہوے

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیئے ۔ تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے ۔ رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے ۔ اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے ۔ مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہوجانا ۔ کھٹا ڈکار آنا ۔ درد شکم ۔ بدہضمی اورمتلی ۔ اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے ۔

قیمت فی شیشی ۸ ۔ آنہ محصول ڈاک ۵ ۔ آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے ۔

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوافروش کے یہاں ملتا ہے ۔

اصل عرق کافور

[۱۱]

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں ۔ اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے ۔ بیماری ہو جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے ۔ اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو ۔ ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے ' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے ۔ مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے ۔ قیمت فی شیشی ۴ ۔ آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ ۔ آنہ ۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ ۔ کلکتہ

[۱۹]

مسیحا کا موہنی کسم تیل

سر کے بالوں کے لیے

نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل ۔ چربی ۔ مسکہ ۔ گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مسالوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے ۔ لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے ۔ اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا ۔ یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے ۔ اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں ۔ جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر ' نزلہ ؛ چکر ' اور دماغی کمزوری کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے ۔

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک ۔

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے ۔ ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں بمفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے ۔ مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار ۔ موسمی بخار ۔ باری کا بخار ۔ پھرکر آنے والا بخار ۔ اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو ۔ سردی سے ہو یا گرمی سے ۔ جنگلی بخار ہو ۔ یا بخار میں درد سر بھی ہو ۔ کالا بخار ۔ یا آسامی ہو ۔ زرد بخار ہو ۔ بخار کے ساتھہ گلٹیاں

بھی ہو بلی ہوں ۔ اور اعصا کی کمزوری کی وجہ سے بخار اگر ہو ۔ ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے ' نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے ۔ اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو ۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو ۔ کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو ۔ تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں ۔ اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں ۔

قیمت بڑی بوتل ۔ ایک روپیہ ۔ چار آنہ

چھوٹی بوتل بارہ ۔ آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ۔ ۔ ۔

ایم ۔ ایس ۔ عبد الغنی کیمسٹ ۲۲۰ و ۲/۷

اولڈ ٹونہ اسٹریٹ ۔ کلکتہ

47 گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

مرد ' عورتیں ' لڑکے ' فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کر سکتے ہیں ۔ تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت ۔ ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ ۔ خرچ ' براے نام ۔ چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں ۔ یہ سب دیں ہمارا رسالہ تعلیم اعانت اسقدر آسانی سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھہ بھیجا جاتا ہے ۔ پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے ۔

تھوڑے سے یعنی ۱۲ روپیہ بذل نٹ کنٹگ (یعنے سپاری برش) مشین پر لگائیے ۔ پھر اس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرسکتے ہیں ۔ اور اگر کہیں آپ آدرشہ کی خود باف موزے کی مشین ۱۵۵ ۔ کو منگائیں تو ۳ روپے ۔ اور اس سے بھی اچھا روپیہ حاصل کرسکتے ہیں ۔ اگر اس سے بھی زیادہ چاہیئے تو چھہ سوت ایک مشین منگائیں جس سے موزہ اور گنجی دونوں بنائی جاتی ہے اور ۳۰ ۔ ۴۰ ۔ روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے ۔

ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتے ہیں ۔ نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

ہر قسم کے کاٹے ہوئے اون ' جو ضروری ہوں ' ہم معمولی تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ہیں ۔ تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار ہی کرنا نہ پڑے ۔ کام ختم ہوا ' آپ نے روانہ کیا ' اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۔ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ ۔ کلکتہ

سب ایجنٹ شاہنشاہ اینڈ کمپنی ۔ نمبر ۸۰ نذیرر بازار ۔ ڈھاکہ

دھند گرفتاریاں ہو رہی تھیں ' جب وارنٹ بے تکان مجرموں کے نام نکل رہے تھے ' جب مجروحین کے کاری زخموں سے خون کے فوارے جاری تھے ' جب ننھے معصوم بچے بستر مرگ پر دم توڑ رہے تھے ' اسوقت سب سے پہلے غیرت و حمیت کا شعلہ انہی کے مبارک سینوں میں مشتعل ہوا اور بعدہ ان کے شراروں سے ہر شخص نے اپنی قابلیت و استعداد اور قوت کے موافق حصہ حاصل کیا - اس نازک اور اہم موقع پر معزز اڈیٹر الہلال ' ہمدرد ' زمیندار ' اور مرحوم مسلم گزٹ نے جو مذہبی اور قومی خدمت انجام دی ' اسکی یاد بھی ہنوز مسلمانوں کے دلوں میں تازہ ہے اور اس کی سپاسگزاری سے مسلمان کبھی سبکدوش نہیں ہوسکتے -

ان تمامتر واقعات میں سب سے زیادہ فخر و شکر کے لائق یہ بات ہے کہ ہماری کوششیں بیکار نہیں ثابت ہوئیں ' ہماری پراگندہ طاقتیں ایک مرکز پر جمع ہوگئیں ' ہماری مجموعی قوت کا آخر الامر دنیا نے اعتراف کیا ' ہماری تقریروں نے نہ صرف ظاہری عمارتوں کو بلکہ دلوں کے کنگروں کو ہلادیا ' اور ہماری تحریروں نے نئے دور کا سنگ بنیاد رکھا - فللہ الحمد و الکبریاء - کون جانتا تھا کہ آج کے بعد کل کیا ہونیوالا ہے ' اور کسکو علم تھا کہ مستقبل ایام ماضیہ کی تاریکی اور ظلم کو دور کر دینیوالا ہے ؟

یہانتک جو کچھہ عرض کیا گیا وہ بطور تمہید کے تھا - اصل مقصد کے متعلق یہ گذارش ہے کہ فیصلہ کانپور کی نسبت خود مسلمانوں کے مختلف خیالات ہیں - زمیندار ' ہمدرد ' و دیگر اسلامی اخبارات کے اڈیٹر فیصلہ کے ہر جزو کو قابل اطمینان بتاتے ہیں - آنریبل سید رضا علی نے اس پر ایک مجمع کے سامنے اظہار مسرت کیا ہے - مسٹر مظہر الحق کے مطمئن ہونے کی خبر زمیندار نے کسی اشاعت میں درج کی گئی ہے - فرنگی محل کے آستانہ سے جو صدا بلند ہوئی ہے اس میں گو یہ فیصلہ قابل تعریف نہیں بتایا گیا ' تاہم سر نیاز خم کردینے کی ہدایت کیگئی ہے -

لیکن بہت سے مسلمان فیصلہ کے اس جزء سے جس کا تعلق مسجد کے ساتھہ ہے ' مختلف نظر آتے ہیں - ان تمام مسلمانوں میں معزز اڈیٹر (الہلال) خصوصیت سے قابل الذکر ہیں جنہوں نے حق کے اعلان میں ذرا کوتاہی نفرمائی اور شریعت اسلامی کے زبردست قانون کا کمال آزادی سے اظہار کرتے ہوئے زمین مسجد کے مطالبہ کو قائم رکھا -

اڈیٹر (الہلال) کی یہی وہ فضیلت ہے جو ہزاروں ' لاکھوں قلوب کو بجلی کی سرعت سے اپنی طرف کھینچ رہی ہے !!

فیصلہ مسجد کی صحت کے متعلق سب سے زیادہ قابل غور یہ مسئلہ ہے کہ یہ مذہبی قضیہ کس اعتبار سے طے ہوا ہے اور مبادی صلح میں کن پہلوؤں پر خیال کیا گیا ہے ؟ اگر اسکی بنیاد سیاسی حکمت عملی یا اپنے ضعف و ناتوانی و ناکامی اور نامرادی کے خیال پر قائم کیگئی ہے تو شاید ہم بھی یہ کہنے کیلیے طیار ہوجائیں کہ بہت خوب ' بجا اور درست ہے - لیکن اگر ان تمام خیالات کے ساتھہ مذہب کا بھی جوڑ لگایا گیا ہے تو بجز اپنی اور مسلمانوں کی بد قسمتی کے اور کیا کہا جاسکتا ہے - کیونکہ مذہب اسلام میں مسجد کا کوئی حصہ مصالح مسجد کے سوا عام راستہ یا دوسرے کسی مقصد میں نہیں لایا جاسکتا -

میں سخت متحیر ہوں کہ جن مسلمانوں نے مسجد کے اس فیصلہ کو بہ طیب خاطر منظور فرمایا ہے انہوں نے جناب مسٹن صاحب بہادر کے فیصلۂ معارضہ کو کیوں نا منظور کردیا تھا - حالانکہ اس فیصلہ میں دو تین باتیں ایسی موجود تھیں جو اس میں ہرگز نہیں پائی جاتیں -

(١) مسجد کے شمالی طرف ایک معتد بہ حصۂ زمین کا ملنا -

(٢) گورنمنٹ عالیہ کا اس پر اپنی طرف سے عمارت بنانا -

(٣) اس حصہ کا من کل الوجوہ مسلمانوں کے قبضہ میں آجانا -

اور اس فیصلہ کی نوعیت جہانتک اخبارات سے معلوم ہوسکی یہ ہے کہ اصل نزاعی حصہ رہگذر عام میں اسی طرح شامل ہے صرف اسکے اوپر آٹھہ فٹ بلند ایک چھجہ بنا کر وضو خانہ یا دالان بنانے کی اجازت دیگئی ہے - اس عمارت کو متولی اپنے صرف اور اپنے روپیہ سے طیار کرائینگے اور زمین کی ملکیت کا مسئلہ نہایت اجمال اور ابہام میں رکہا گیا ہے جس سے کسی نتیجہ پر پہنچنا بہت دشوار ہے - بہرحال اب ان باتوں کا وقت نہیں - شریک معاملہ حضرات نے جن امور کو مناسب سمجھا ان پر عمل فرمایا اور اپنی بے لوث مخلصانہ خدمتوں سے مسلمانوں کو رہین منت کیا - جو لوگ ان کا شکوہ کرتے ہیں میرے نزدیک سخت غلطی پر ہیں - البتہ قابل غور یہ سوال ہے کہ مسلمانوں کو اب کیا کرنا چاہئیے اور کونسے جائز اور مناسب طریقے اختیار کرنے چاہئیں جن میں مسلمانوں کی حقیقی اور اصلی کامیابی کا راز مضمر ہو ؟

امید ہے کہ معزز و محترم اڈیٹر الہلال اور دیگر بزرگان قوم اسطرف خاص توجہ فرماکر مسئلہ مذکورہ پر روشنی ڈالینگے -

عید اضحی اور انجمن خدام کعبہ

ہر مسلمان کی دینی جوش کی امتحان کا وقت ہے

(١)

ہم بارہا بصراحت ' دہرا چکے ہیں کہ یہہ تحریک محض مذہبی ہے ' اسکو کسی سیاسی قضایا سے کوئی سروکار نہیں ' مگر سچ ہے کہ حیلہ جو اور بزدل اور عقبی فراموش و دین فروش بد نصیبوں کے لئے آخر کوئی بہانا تو ضرور چاہیے - اللہ انکو توفیق عمل عنایت فرمائے - جو اخوان ملت اس آواز کے منتظر ہیں ' ہم انکو یاد دلاتے ہیں کہ انکی امتحان اور انکی ایفاے عہد کا وقت آ گیا - آج یوم الحج ہے اور عید الضحی (اضحی) ہے - سنت ابراہیمی کی ساتھہ حرمین شریفین کے لئے بھی تھوڑی سی قربانی آج چاہیے -

اگر آپ انجمن کی سلسلہ میں داخل ہوگئے ہیں تو جزاک اللہ - اس عہد کو یاد فرمائیے جو داخلہ کے وقت حلفاً آپنے لیا تھا - جو حضرات ہنوز کسی نہ کسی وجہ سے داخل سلسلہ نہیں ہوے انکو دعوت دیجئے - عید الضحی (اضحی) کی دن ہر ایک خادم کا فرض ہونا چاہیے کہ وہ اپنی جوش ایمانی کو بجائے خود آزماے اور تجربہ کرے کہ وہ کچھہ کر سکتا ہے یا نہیں ؟ اسکی اندر شوق مذہبی پیدا ہوا یا نہیں ؟ اسکی غیرت کو کچھہ حرکت پیدا ہوئی یا نہیں ؟

خاکساران

محمد عبد الباری فرنگی محلی خادم الخدام جمعیت اصلیہ انجمن خدام کعبہ دہلی

شوکت علی بی اے معتمد خادم الخدام

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs 8

Half-yearly „ „ 4-12

الهلال

مدیر مسئول و خصوصی
ابو الکلام الدہلوی

مقـام اشاعت
۷ ـ ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

نمبر ۲۲ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲٦ ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, November 26 1913.

فہرست

جنـــوبي افـريقـــہ

اخـــر الانبــــاء

جب کوہ آتش فشاں پھٹجاتا ہے تو پھر چند سوراخوں کے بند کرنے سے آتش و سنگ کی بارش موقوف نہیں ہوتي - مسٹر گاندھي ، کیلبن بیچ ، پولک ، اگر یا برنجبر ہو گئے تو کیا اس سے وہ عالمگیر آگ بھی بجھ جائیگي جسکے آتشکدے ان اسیروں کے دہن و زبان میں نہیں بلکہ ان ہزارہا ہندوستانیوں کے دلوں میں ہیں ، جو جنوبي افریقہ میں پھیلے ہوے ہیں ؟

انسانی فطرت کی ایک عجیب و غریب کمزوری یہ ہے کہ وہ جرم سے انکار کرنے کے وقت دنیا کو محروم الوجدان اور مسلوب العقل سمجھہ لیتا ہے حالانکہ ناداں یہ نہیں جانتا کہ جرم نے خود اسکي خرد و ہوش پر پردے ڈالدیے ہیں -

کسي بد نصیب کے قتل سے انکار ممکن ہے مگر جب آستین و دامن پر خون کے دھبے ہوں اور ہاتھہ میں خنجر ، تو کون ہے جو اس انکار کو صحیح تسلیم کریگا ؟

دفتر مستعمرات کے نام لارڈ گلیڈ اسٹون نے اس بارے میں ایک مراسلہ بھیجا ہے جسمیں لکھا ہے کہ ظلم و جبر کي خبریں مبالغہ سے پر ہیں - انکو اپنے وزرا کي عدل پرستي پر کامل اعتماد ہے - وزرا کا مقصد صرف اعادۂ امن ہے اور کچھہ نہیں - تازیانے اور گولیوں کي خبر صحیح نہیں -

[illegible] تمام ہندوستان میں [illegible] بہ سلسلہ [illegible] اور جو [illegible] کے ملنے میں سزا دی گئی ہے [illegible] مقدار ایک ہفتہ اور ۱۰ شلنگ سے لیکر [illegible] پونڈ اور [illegible] ہے - قیدی میں ۱۰ - اتنا ہی [illegible] [illegible] میں [illegible] گئے ہیں اور سزا صرف ۳ - او دی گئی ہے - وغیرہ وغیرہ

ہم نہیں سمجھتے کہ اس سعی سے لارڈ گلیڈ سٹون [illegible] [illegible] کہ وہ اس غرض سے [illegible] ہیں [illegible] ہونے کے ان پر [illegible] ہوتا ہے ، تو [illegible] [illegible] اپنے ضمیر و فیصلہ کو [illegible] [illegible] ساتھہ ہیں [illegible]

وہ ہندوستانیوں کی تسلی کرنا چاہتے ہیں مگر نہیں [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] اپنے وزراء پر اعتماد ہے مگر انکے اعتماد کي وجہ سے ہندوستاني ان وزراء پر [illegible] اعتماد [illegible] ہیں ، جنکے طرز عمل نے یہ [illegible] دیا گیا ہے ؟

[illegible] اور [illegible] کے استعمال سے وہ اسلیے انکار کرے ہیں [illegible] اعتراف نہیں [illegible] ، مگر ہم پوچھتے ہیں کہ اگر ہندوستان میں انکی [illegible] کے ساتھہ یہی واقعہ ہوا ہوتا تو یہ دلیل انکی تسلي کے لیے کافی ہوتی ؟

وہ کہتے ہیں کہ وہ قلی جو غالباً مارجاتا تھا ، مرض سے مرگیا مگر ہم ہندوستاني [illegible] [illegible] کی ٹھوکر کھانے والے ہمیشہ [illegible] کی وجہ سے مرے ہیں -

[illegible] پیمانہ لبریز ہوے چھلک گیا ہے ، ہماری [illegible] ہند کے بھی اپنی [illegible] خاموشی توڑی ہے -

۱۱ - نومبر کو وائسرے نے وزیر ہند کے نام ایک تار اس مضمون کا بھیجا کہ نظر بر [illegible] [illegible] ، ایک [illegible] اور کامل [illegible] ہونی چاہیے

اگر مظالم ثابت ہو جائیں تو ان [illegible] کے خلاف [illegible] سختي کے ساتھہ اعتراض کیا جائے - [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کي درخواست کیجائے - اسکے جواب میں وزیر ہند نے [illegible] [illegible] [illegible] مستعمرات میں موصول ہوا تھا مگر [illegible] ہے کہ حکومت ہند نے اس پر اکتفا نہیں کیا اور [illegible] تار لکھا ہے کہ جلد سے جلد کے لاگ اور کامل تحقیقات ایک ایسی کمیٹی کے ذریعہ ہونی چاہیے جسمیں ہندوستانیوں کی بھی نیابت ہو -

[illegible] و صداقت کی راہ میں انگریزونکی جماعت جہاں [illegible] ہے [illegible] و احبات [illegible] ساتھہ ہمدردي سے [illegible] نہیں رہسکتے - معاملات ہند کے ساتھہ انگریزي پریس کی [illegible] پر ہمیشہ [illegible] [illegible] مگر سچ یہ ہے کہ ہم نے یک دل ہوکر [illegible] کام کے لیے کوشش بھی کب کي ؟ آج جبکہ ہم جنوبي افریقہ میں متحدہ و متفقہ طور پر وطن عزیز کی عزت و حقوق کے لیے جد و جہد کر رہے ہیں ، تو انگلستان کے آزاد اخبارات سے لیکر شدید ترین کنسرویٹو اخبارات تک ، سب کے لب خود بخود کھل گئے ہیں -

ٹائمز ، مارننگ پوسٹ ، ڈیلي نیوز ، پال مال گزٹ وغیرہ ، سب نے بالاتفاق ہندوستانیوں کي حمایت میں صدائیں بلند کي ہیں -

اطـــلاع

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -

(۲) اگر کسی صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کی تبدیلی کی ضرورت ہو تو مقامی ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداری کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

(۶) منی آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پتہ، رقم، اور نمبر خریداری (اگر کوئی ہو) ضرور درج کریں -

نوٹ ــــ مندرجہ بالا شرائط کی عدم تعمیلی کی حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئی پرچہ یا پرچے ضائع ہوجائیں تو دفتر اسکا ذمہ دار نہ ہوگا

(مدیر)

شـــرح اجـــرت اشتـــہـــارات

—*—

میعاد مرتبہ	فی صفحہ روپیہ	فی کالم روپیہ	نصف کالم روپیہ	چوتھائی کالم روپیہ	چوتھائی کالم سے کم فی مربع انچ روپیہ آنہ
ایک	۱۵	[illegible]	۷	۵	۰ ۸
۴	۵۰	۳۰	۲۰	۱۵	۱ - ۸
۱۳	۱۲۵	۷۵	۴۵	۳۰	۳ - ۸
۲۶	۲۰۰	۱۲۵	۷۵	۵۰	۶ - ۸
۵۲	۳۰۰	۲۰۰	۱۲۵	۸۰	۹ - ۸

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہو گا -

شرائـــط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکی فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہہ دیں، البتہ حتی الامکان کوشش کی جائے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں، چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں، اور ۳ ماہ کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنی ہوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگی ہمیشہ لی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جائے گا -

(۴) ہر اس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ہو، تمام منشی مشروبات کا، فحش امراض کی دواؤں کا نیز ہر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا ہو، کسی حالت میں شائع نہیں کیا جائے گا -

نوٹ ــــ کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن

الهلال

۲۶ ذی الحجه ۱۳۳۱

الـنـبـاء الاسـيـم

بجـرم عشق توهم مي كشـد و غوغا ئيست * تو نيـز بر سر بام آ ده خوش تمـاشـا ئيست

(۲)

سر زمين محتـرم هـنـد كا فرزندان اسـلام سے مطالبـه

و لو انا كتبنـا عليهم ان اقتلوا انفسكـم او خرجوا من ديا ركم ما فعلوه الا قليل منهم ' و لو انهم فعلوا ما يوعظون به ' لكان خيراً لهم و اشد تثبيتا (۴:۶۹)

اور اگر هم ان مدعيان خدا پرستي كو حكم ديتے كه حق و صداقت كي راه ميں اپني جانوں كي قرباني كرو يا اپنـا گهر بار چهوڑ كر نكل جاؤ ' تو ان ميں سے چند آدميوں كے سوا كوئي بهي ايسا نه كرتا - حالانكه جو كچهه انكو سمجها يا گيا هے اگر وه اسكي تعميل كرتے تو انكے حق ميں بهتر هوتا اور اسكي وجه سے وه اپنے حق و مقصد پر مضبوطي كے ساتهه جمے رهتے -

وه آنكهيں جو ايک سال پہلے طرابلس اور برقه كے مناظر مظلوميت پر خونبانه فشاني كر رهي تهيں ' وه دل جو چند ماه پيشتر مقدونيا كے حوادث خونين كي ياد ميں دو نيم تهے ' وه زبانيں جو كل تک شهداء مقدسين كانپور كيليے فغاں سنج تهيں' ابهي اسوده خاطر اور فارغ البال نهيں كه انكي مشغوليت كا سامان باقي هے !

سه چيزست آنـكه پا يان نـدارد:
شبے من' درد من' افسانۂ من!

پهر وه انكهيں جنهوں نے كل تـک حق و انسانيت كے ان عالمگير ماتموں ميں حصه ليا هے ' كيا آج عدل و انصاف كي ايک مصيبة كبرى اور ماتم عظمى كيليے چند آنسوؤں سے بهي بخل كرينگي ؟

اگر كل تـک طرابلس و بلقان كے ماتم گداز انسانوں كي مظلوميت پر رو رهے تهے ' تو تعجب هے اگر آج وهي انساني مظلوميت انكي انكهوں كو اشكبار نه كرے ! اگر انكا جوش و خروش اور جد وجهد اسليے تها كه حق و انسانيت كي حمايت اور ظلم و عدوان سے نفرت كريں' تو حيف هے اگر آج اسي مظلوم انسانيت كي جيخيں انكے دلوں كي محبت اور همت كي همدردي حاصل نه كرسكيں !

انسانيت اور حق و عدل كے پرستاروں كے ليے امتياز اين و آں نهيں هے - وه جو وطن كي قيد سے آزاد' زمين و آسمان كي تمييز سے پاک هيں' انكے ليے خدا كي زمين كا هر گوشه مقدس' اور اسكے بندوں كا هر گـروه محترم هے - وه انسانيت كے خادم هيں انكي محبت نوعي كا شرف' وطن و قوم كي ادني تفريق تقسيموں سے آلوده نهيں هوتا - انكے كانوں ميں جهاں كهيں سے بهي انسانيت كي فرياد الغياث آتي هے ' انكهوں كے آنسو' اور دل كے زخموں كو اپنے استقبال كيليے مهيا پاتي هے - مشرق و مغرب انكے ليے يكساں هے ' عزيز و بيگانه كي تفريق ميں انكے ليے آزمايش نهيں - طرابلس و مقدونيا كي تڑپتي هوئي لاشوں پر اگـر وه ماتم كرتے هيں ' تو جنـوبي افريقه كے ان قتيلان حق و انصاف كے خوں چكاں زخموں كو بهي ديكهكر چيخ اٹهے هيں' جنهيں گوروں كي وحشيانه عقوبت نے خاک و خون پر لٹا ديا هے - و ليس الحر ان يحب الوطن ' انما الحر ان يحب العالم !

عارف هم از اسلام خرابست و هم از كفر
پروانـه چـراغ حـرم و ديـر نـدانـد

اسـلام اسي عالم پرستي كي دعوت ليكر آيا - وه اپنے پيرووں كو وطن پرست نهيں بلكه انسانية پرست ديكهنا چاهتا هے -

(خدمت عالم و خدمت وطن)

ليكن اگر تمام عالم همارا وطن اور اسليے محترم هے' تو وه خاک تو بدرجۂ اولى همارے احترام محبت كي مستحق هے ' جسكي آب و هوا ميں هم صديوں سے پرورش پا رهے هيں؟ اگر تمام فرزندان انسانيت همارے بهائي هيں' تو وه انسان تو بدرجۂ اولى همارے احترام اخوت كے مستحق هيں ' جو اسي خاک كے فرزند اور مثل همارے اسي كي سطح پر بهنے والے پاني كے پينے والے ' اور اسي كي فضاء محبوب كو پيار كرنے والے هيں -

پس آج جنوبي افريقه ميں جو قيامت كبرى قائم هے - مظلوميت كي جو انتها اور ايثار و قرباني كي جو مهم درپيش هے ' ميں نهيں سمجهتا كه دنيا ميں پيروان اسلام سے بڑهكر اور كون گـروه هوسكتا هے ' جس كے ليے سب سے زياده جهـاد جذبات و مال كي اسكے اندر دعوت هو؟

وه' جو دنيا ميں حق كي نصرت كيليے آئے هيں- وه' جو عالم كو اس ظلم و سفاكي سے نجات دينے كيليے آے هيں جو حكومتوں كے غرور اور قوموں كے جنسي تعصب و وحشت سے پيدا هوتا هے - وه' جو عدل كے علم بردار' اور اسليے خلافة الهي كے مدعي هيں - وه' جو دنيا ميں اپنے تئيں اس ارحم الراحمين كا نائب سمجهتے هيں جو ظلم پر غضب ناک مگر انصاف سے خوش هوتا هے - اور پهر سب سے آخـر مگر سب سے مقـدم يه كه جو مسلم هيں' اور اسليے تمام

مسئلۂ اسلامیۂ کانپور

میں چاھتا ھوں کہ چند الفاظ اسکے متعلق آور عرض کروں - ۵ - ذي الحجہ کي اشاعت میں جو مضمون مفصل شائع ھوا ھے ' وہ قارئین کرام کے پیش نظر ھوگا - اس مضمون میں پوري شرح و بسط کے ساتھہ فیصلے کي اُس صورت کو عرض کرچکا ھوں جو پہلے قرار پائي تھي' اور جسکي مبھم اطلاع دي گئي تھي

سب سے پہلے اسپر نظر ڈالني چاھیے کہ موجودہ صورت اُس صورت سے کن کن امور میں مختلف ھے ؟

(۱) سب سے پہلا سوال زمین متنازعہ فیہ کي ملکیت کا ھے حضور ویسراے نے نہ صرف یہ کہ اسے مبھم ھي چھوڑ دیا ھے ' بلکہ اس کو غیر ضروري بھي قرار دیا ھے -

مسٹر مظہر الحق کہتے ھیں کہ ملکیت کا اعتراف کرا لینا کچھہ بھي مشکل نہ تھا ' لیکن قانوناً یہ ایک لا حاصل بات ھوتي زمین مرقوفہ کسي کي ملک نہیں - البتہ گورنمنٹ نے اسپر قبضہ کر لیا تھا جو ھم کو واپس ملگیا - عدالت دیواني میں نالش بھي کي جاتي تو قبضہ کي کي جاتي ' نہ کہ ملکیت کي

جناب مولانا عبد الباري صاحب کے ایک خط کا کچھہ حصہ آج کي اشاعت میں کہیں درج کیا گیا ھے ' اُس میں بھي انھوں نے اسي پر زور دیا ھے -

میں نے اسپر غور کیا لیکن میں اسے سمجھہ نہ سکا - یہ سچ ھے کہ وقف کي ملکیت کسي کو نہیں پہنچتي مگر پھر یہ کیا تھا کہ میونسپلٹي اُس زمین کي قیمت دے رھي تھي ؟ وہ قیمت دیکر صرف قبضہ لینا چاھتي تھي یا وہ حق بھي ' جسے حق تملک کہتے ھیں ؟

خرید و فروخت کس شے کي ھوتي ھے ؟

" زمین مرقوفہ " کسي کي ملکیت نہیں - یہ آپکا خیال ھے نہ کہ عملاً گورنمنٹ کا - وہ ضرورت کے وقت بقیمت اسکو خرید تي اور اسکي ملکیت کو منتقل کر لیتي ھے - پس یہ بات کہ زمین کسي کي ملکیت کا سوال نہ تھا بلکہ قبضہ کا ' خود آپکا ایک دعوا ھے اور جب آپ یہ کہتے ھیں تو کوئي دلیل پیش نہیں کرتے بلکہ محض اپنے دعوے کا اعادہ کرتے ھیں -

یہ کوئي مسلم مقدمۂ قانوني نہیں جو آپ میں اور آپکے مدعا علیہ میں مشترک ھو - اور اسکا اعتراف کرانا غیر ضروري ھو - مسجد سے وہ زمین علحدہ کرکے سڑک میں شامل کرا لي گئي - اسمیں اور مسجد میں ایک دیوار حائل ھوگئي - اسکے معارضہ میں دوسري زمین دي جاتي تھي یا نقد روپیہ -

یہ تمام باتیں صرف قبضہ ھي کے متعلق نہ تھیں -

میں قانون سے واقف نہیں ھوں لیکن قانون کو سمجھنا چاھتا ھوں - میرا خیال یہ ھے کہ اصلي سوال ملکیت ھي کا ھوگیا تھا - وہ پہلي صورت میں اصولي طور پر ملحوظ تھا مگر اس صورت میں نظر انداز کر دیا گیا -

(۲) اسکے بعد سوال حق قبض و تصرف کا ھے - پہلي صورت میں قبضہ بالکل مسجد کو مل جانا چاھیے تھا لیکن اب اشتراک حق مرور سے پورا قبضہ بھي باقي نہ رھا -

(۳) ھئیۃ مجموعي اُس صورت کي ایسي تھي جس سے یہ تغیر گویا خود مصالح مسجد کیلیے ھوتا ' اور یہ نظیر قائم نہ ھوتي کہ سڑک کي توسیع کیلیے مسجد کي زمین کسي راضي نامہ کے بعد لیلي جاسکتي ھے -

پس في الحقیقت موجودہ فیصلہ میں عدم ملکیت ' عدم تکمیلِ قبضہ ' اور آیندہ نظیر' تین نقص شدید پائے جاتے ھیں - قبضہ کي عدم تکمیل کا مبني حق اشتراک مرور ھے -

مولانا عبد الباري کي تحریر جو آج شائع کي جاتي ھے ' صاف صاف لفظوں میں بتلاتي ھے کہ

(۱) انھوں نے جواز کا فتوی نہیں دیا - انکي خواھش یہ تھي کہ حضور ویسراے زمین ھمارے سپرد کردیں اور ھم میں اور میونسپلٹي میں معاملہ رھجاے -

(۲) وہ اس خیال کو لفظ " بہتان " سے تعبیر کرتے ھیں کہ " انھوں نے موجودہ صورت کو جائز سمجھا "

(۳) جیسا کہ انھوں نے انریبل سید علي امام سے کہا ' انکو اعتراف ھے کہ " اس فیصلے سے نہ تو مسلمانوں کي تشفي ھوئي اور نہ بے چیني دور ھوگي "

میں سمجھتا ھوں کہ اسکے بعد اصل معاملے کي نسبت مولانا میں اور ھم میں کچھہ بھي اختلاف باقي نہیں رھتا ' سوا اُس طریق کار کے جو اختیار کیا گیا ' اور وہ واقعہ ماضي ھے نہ کہ اس مسئلہ کا مستقبل - وقت ایک بار جاکے پھر آنے کا عادي نہیں :

نکل گیا ھے وہ کوسوں دیار حرماں سے !

پس في الحقیقت یہ کہنا کسي طرح غلط نہوگا کہ " موجودہ تصفیۂ زمین پر بے اطمیناني ظاھر کرنے میں کوئي اختلاف نہیں ھے - در اصل ایک ھي خیال ھے اور ایک ھي گروہ "

اس تصفیہ کے دو جزو ابھي باقي ھیں :

(۱) کونسل کي آیندہ نشست میں حفظ عمارات دینیہ کے قانون کا پیش ھونا اور پاس ھونا ' جس کا ذمہ بر نباے وعدہ ھز ایکسلنسي و انریبل مسٹر امام ' جناب راجہ صاحب نے لیا ھے -

(۲) دالان کي تعمیر کے وقت میونسپلٹي سے بہ نہج احسن تصفیہ -

اگر پہلا جزو پورا ھوجاے تو موجودہ تصفیہ کے تین نقائص میں سے ایک نقص شدید خود بخود دور ھو جایگا ' یعنے اس نظیر کا آیندہ کیلیے متعدي ھونا -

دوسرے جزو پر اگرچہ مولانا عبد الباري بار بار وثوق کے ساتھہ زور دیتے ھیں' اور اس خط کے آخر میں بھي انھوں نے دھرایا ھے ' لیکن میں چند دنوں کي امید خوش سے زیادہ اسے نہیں سمجھتا - ویسراے نے اپني تقریر میں جن امور کو واضح کر دیا ھے اس سے زیادہ اب کچھہ نہ ھو سکے گا - البتہ یہ ممکن ھے کہ شاید میونسپلٹي سے تعمیر کے وقت کچھہ رعایات دیگر صورتوں میں حاصل ھوجائیں - کیونکہ کہا جاتا ھے کہ اسکي نسبت حضور ویسراے نے اطمینان دلا یا ھے اور ایک طرح کا غیر سرکاري وعدہ ھوچکا ھے -

پس ان حالات کے ساتھہ اگر کام کرنا ھو تو صرف دو ھي کام اس بارے میں ھمارے سامنے ھیں -

(۱) فوراً ایک منتخب کمیٹي قائم کي جاے جسمیں باھر کے لوگ بھي شامل ھوں اور جو تعمیر دالان وغیرہ کے مسئلہ کو اپنے ھاتھہ میں لے اور صرف کانپور کي مقامي حالت پر نہ چھوڑ دیا جاے - اسمیں کانپور کے معززین بھي [illegible] ھوں - بحالت موجودہ اصلي ضرورت ایک با قاعدہ جماعت کي ھے -

(۲) مجوزہ قانون کا انتظار و مطالبہ

(۳) بصورت عدم نفاذ قانون دیواني نالش -

افسوس کہ اس سے بھي اھم تر سوال ۳ - اگست کے خونین مظالم کا تھا ' اور وہ عین زندگي کي حالت میں دفن کردیا گیا : انا للہ وانا الیہ راجعون - اس جہان میں کوئي ھستي ایک مرتبہ مر کر پھر واپس نہیں آ سکتي - میرے پرجوش دوستوں کو سمجھنا اور غور کرنا چاھیے :

مقصد پذیر نیست دریغا ' وگرنہ من
در ھر قدم ھزار قدم پیش رفتہ ایم !

مسٹر گاندھي هیں جنهوں نے جنگ کے چھڑتے هي امپیریل گورنمنٹ کو اطلاع دي تهي که وه مع اپني تمام جماعت کے برٹش گورنمنٹ کي خدمت کیلیے طیار هیں -

جنگ کے کچھه عرصے بعد وهي امپیریل گورنمنٹ ' جسکي نظروں میں هندوستان کبھي بهی سلف گورنمنٹ کیلیے عملاً موزوں نهوگا ' مجبور هوئي که جنوبي افریقه کو اداري خود مختاري دیدے - چنانچه کیپ ' ناٹال ' اور ٹرنسوال کے چار صوبے جو باهم ملکر ایک متحد حکومت بنائے گئے تھے ' برٹش گورنمنٹ نے انکی اداري خود مختاري کا اعلان کردیا -

اسکے بعد هي مصائب کا اصلي دور شروع هوتا هے - اس سے پیشتر جنوبي افریقه کو گورنمنٹ هند کا بهي کچھه نه کچھه خوف تها - اب وه بهي جاتا رها -

(سنه ٦ - سے ١٠ - تک)

چنانچه سنه ١٩٠٦ میں قانون رجسٹریشن نافذ کیا گیا جسکا ذکر اوپر هوچکا هے - اسمیں یه شرط قرار دي گئي که هر مرد و عورت خواه خوانده هو خواه ناخوانده ' دستخط کي جگهه اپنے انگوٹھے کا نشان مثل وحشیوں اور مشتبه لوگوں کے چھاپے !

هندوستانیوں نے اس حکم کو اپنے محترم و محبوب ملک کي توهین سمجھا اور اسکے خلاف ایک خاموش مقابله شروع کردیا - یه مقابله متصل سنه ١٠ تک جاري رها - اس اثنا میں ڈیڑهه سو آدمي قید هوے - ایک سو دو جلا وطن کیا گیا ٧٨ ' لاکهه روپیه سے زیاده کي هندوستاني جائدادیں ضائع هوئیں ' کتنے هی خاندان برباد هوگئے: - کتنوں کے عزیز بچے اس دار و گیر میں گم گئے جنکا سراغ اب تک نهیں ملا !

اس اثنا میں بد بخت هندوستان بهی چیختا رها اور جنوبي افریقه سے بهي کئي وفد انگلستان پهنچے - کچھه دنوں کے بعد هي کینگ جارج پنجم کي تاجپوشي کي تقریب تهي - اس تقریب نشاط میں مظلوموں کي فریادوں کا بلند هونا موزوں نه تها ' اسلیے امپیریل گورنمنٹ نے بهي زور ڈالا - نتیجه یه نکلا که عارضي طور پر ظلم و وحشت کي اس بے امان شمشیر زني میں ایک سکون سا پیدا هوگیا اور یونین گورنمنٹ نے بالفعل راضي نامه کرلیا -

گو بظاهر معلوم هوتا تها که یه سکون هے ' مگر در اصل ایک مهلت جنگ تهي اور اسلیے تهي تاکه آئنده زیاده تیار هوکر حمله کیا جاے - چنانچه باوجود گورنمنٹ کے متعدد مواعید و اعلانات کے اب پوري قوت اور آمادگي کے ساتهه وحشیانه قوانین کا عمل در آمد شروع کردیا گیا هے -

(مقابله)

لیکن ظلم و سفاکي کا جس قوت سے حمله هوا هے ' معلوم هوتا هے که صبر و استقامت کي بهي اتني هي طاقت کے ساتهه فرزندان هند مقاومت کیلیے طیار هوگئے هیں - تمام جنوبي افریقه میں هندوستانیوں کي آبادي ڈیڑهه لاکهه کے قریب هے ' جسمیں ایک لاکهه بیس هزار مزدور هیں - سب سے پہلے چار هزار هندوستانیوں کی ایک جماعت نے مسٹر (گاندهي) کے ماتحت عزت کي قرباني کیلیے اپنے تئیں پیش کیا - انهوں نے کار و بار بند کردیے اور ٹرانسوال سے ناٹال روانه هوگئے - یه اسلیے کیا که هندوستانیوں کیلیے ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں جانا بهي جرم هے - پس انهوں نے چاها که اس قانون کي عملاً خلاف ورزي کر کے اپنے تئیں سزا دلائیں اور اسطرح ظلم کے مقابلے میں بظاهر جسماني شکست کها کر حقیقتاً اخلاقي فتح حاصل کریں -

اس جماعت میں صرف مرد هي نهیں بلکه عورتیں بهی اور انکے ساتهه معصوم بچے بهی هیں !

بالآخر مسٹر گاندهي گرفتار کر لیے گئے اور انهوں نے جرمانے کی جگه قید خانے میں جانا پسند کیا -

(مقدس قرباني)

مسٹر گاندهي اس خاموش مقابلے کا سپه سالار هے - وه ایک کامیاب بیرسٹر تها جسکي آمدني ایک لاکهه روپیه سالانه کے قریب تهي لیکن مدت سے اس جانفروش راه حریت نے پریکٹس چهوڑ دی هے اپني تمام دولت اسي راه میں لٹا دي اور صرف ٣ - پاونڈ ماهوار پر گذاره کرتا رها - یه وه مقدس ایثار هے جس کے لیے هندوستان میں هم ترس رهے هیں لیکن هندوستان کا ایک فرزند هندوستان سے باهر اسکا نا قابل فراموش نمونه پیش کر رها هے !!

(جهاد في سبیل الله)

هر جد و جهد جو ظلم ' جبر ' تعدي ' اور استبداد دشمني کے مقابلے میں کي جاے ' في الحقیقت جهاد في سبیل الله هے - کیونکه خدا انسان نهیں هے جسکے کاموں کیلیے هم اپنے جان و مال کو نثار کرینگے ' بلکه صداقت اور حق و عدالت هي اسکا کام اور ظلم کی مقاومت هي آسکي راه هے - بس زمین پر جو شخص حق کي خدمت کرتا هے ' یقیناً وه آسمان پر خدا کے خدمت گذاروں میں پکارا جاتا هے - مسٹر گاندهي نے اس راه میں اپني جان اور مال ' دونوں اڈا دیا ' بس وه بالحقیقت مجاهد في سبیل الله هیں ' اور " بانفسهم و باموالهم " کے هر دو مراحل جهاد مقدس سے گذر چکے هیں -

یه حق و عدالت کا سپه سالار عجیب هے - جبکه بندوقوں کے فیر اور کوڑوں کي ضرب سے اسپر حمله کیا گیا هے ' تو نه تو اس کے پاس مسلح فوج هے اور نه خود اسکے هاتهه هي میں لوهے کا کوئي تیز آله هے ' تاهم هم کو یقین هے که اسکي فوج بے شمار ' اور اسکے آلات جنگ کي کاٹ کاري هوئي - وه اس معرکے میں گو تنها هے لیکن حق و صداقت کے فرشتے اسکے یمین و یسار هیں ' اور اسکے ساتهي گو نهتے هیں ' لیکن مظلومیت خود هي ایک تلوار هے ' جسکي موجودگي میں اور کسي اسلحه کي ضرورت نهیں هوتی - وه وقت دور نهیں جب اس جنگ کا خاتمه هوگا ' اور دنیا کے لیے صابر و اولوالعزم مظلوموں نے اخلاقي فتح کي ایک عظیم الشان مثال یادگار چهوڑي هوگي !

بلی ' ان تصبروا و تتقوا و یاتوکم من فورهم هذا ' یمددکم ربکم بخمسة آلاف من الملائکة مسومین - (٣ : ١)

هاں بیشک ' اگر تم صبر کروگے اور حق و صداقت کي نافرماني سے بچوگے تو پهر تمهیں کوئی قوت شکست نه دیسکے گی - اگر تم پر دشمن اسي آن حمله کردیں تو خدا اپنے هزاروں ملائکۂ نصرت سے تمهاري مدد کریگا -

(موجوده حالت)

گذشته اشاعت میں تازه حالات کا خلاصه دیچکے هیں ' تمام هندوستاني لیڈر گرفتار کر لیے گئے هیں - کانوں کے احاطوں کو بهي جیل خانه بنا دیا گیا هے - جبر و ظلم ' خوں ریزي و سفاکي ' تعذیب و عقوبت کي انتها هوگئي - جن مزدوروں نے کام چهوڑ دیا هے انکے لیے پستول اور کوڑے اپني جلادي کیلیے مستعد هیں - عدالت حکم دیتي هے که جو مزدور کام نهیں کریگا اسکو بهوکا رکهکر مارا جائیگا - دو هندوستاني زخمي هوچکے هیں اور کوڑوں کي سزائیں جاري هیں -

عالم کي امنيت و عدالة کي نگراني کے اولين مستحق هيں ؛ اگر وہ اپني انسانيت دوستي اور مظلوم پروري کو صرف ايک هي قوم و ملک کے ساتهه وابستہ کرديںگے اور اس ظلم آباد ارضي کے هر ماتم ميں يک ساں جوش و خروش اور غير متغير عزم و همت سے حصہ نہ ليں گے ' تو کيا پهر اسمانوں سے فرشتے آترينگے جو زمين کي بيکسي پر ماتم کرينگے ؟ يا درياؤں کي مچهلياں اور هوا کے پرند جمع هونگے ' تا انسان کي مظلومي پر مرثيہ خواني کريں ؟

ميں تم سے سچ سچ کہتا هوں کہ اگر ميرا بس چلتا تو ميں اس دنيا کے تمام ماتموں کو صرف مسلمانوں هي کيليے مخصوص کر ديتا اور کسي دوسرے کي شرکت اسميں کبهي گوارہ نہ کرتا - کيونکہ زمين پر جہاں کہيں بهي همدردي کے آنسوؤں اور دل کے پيام محبت کي ضرورت هو ' وہ صرف پيروان اسلام هي کا حصہ هے ' اور صرف کلمۂ توحيد هي کے ٹهرانے کا ورثہ هے - کيونکہ سب اسليے آئے تا نہ اپنے تئيں بچائيں مگر مسلمان صرف اسليے آئے تا کہ تمام انسانوں کو بچائيں :

وکذلک جعلنا کم امة وسطا ' لتکونوا شهداء على الناس ويکون الرسول عليکم شهيدا -

(افسانۂ غربت)

ميرا مقصود جنوبي افريقہ هندوستانيوں کے تازہ مصائب هيں -

هندوستانيوں کا کوئي جرم بجز اسکے نہيں هے کہ وہ وہاں بس گئے هيں ' کاروبار کرتے هيں ' اور چونکہ محنتي اور کفايت شعار هيں اسليے روپيہ پيدا کرليتے هيں - انکي مرفہ الحالي وهاں کي گوري آبادي کو کهٹکتي هے اور پسند نہيں کرتي کہ انکي سرزمين ميں باهر کا کوئي انسان روپيہ کمائے - بوجہ کم خرچ اور کفايت شعار هونے کے هندوستاني دکاندار کم نفع پر مال فروخت کرتے هيں - بعض بازاروں ميں گورے دکانداروں کو اس سے بهي نقصان هوتا هے - يہ انکي مزيد برهمي کا سبب هے - انهوں نے اپني گورنمنٹ کو آمادہ کيا کہ کسي نہ کسي طرح هندوستانيوں کو يہاں کے قيام سے روک ديا جائے -

يونين گورنمنٹ انسانوں کو يکا يک قتل نہيں کرسکتي ' وہ مسيحي هے اور يقيناً اسکے سامنے قرون مظلمہ کي وہ تمام وحشيانہ خوں ريزياں موجود هيں ' جنکي وجہ سے يہ دور دنيا کے امن و حريت کيليے ايک جہنمي لعنت رها هے - اسے وہ طريقہ بهي معلوم هے جسکے ذريعہ رومي عيسائي مصر و شام کے ملحدوں کو سزائيں ديتے تهے ' اور پهر اسے زندہ انسانوں کو چٹائي ميں لپيٹ کر جلا دينا بهي ضرور آتا هوگا جيسا کہ اسپين کي مجلس عدالت ديني (انکويزيشن) هزارها خدا کے پيدہ کردہ انسانوں کے ساتهہ کرچکي هے - تاهم اب وہ ايسا نہيں کرسکتي اور زمانے کے انقلاب نے تعذيب و هلاکت کے وہ تمام پرانے نسخے بيکار کرديے هيں -

پس اس نے قوانين وضع کرنا شروع کيے ' اور جابرانہ قوانين کي لعنت بهي اس لعنت سے کم نہيں هے ' جو آگ اور تيز کيے هوے لوهے کي هلاکتوں سے نکلتي هے - بلکہ في الحقيقت وہ اس سے بهي شديد تر هے - ايک غيور انسان تلوار کي دهار اور آتشکدے کے شعلوں سے نہيں ڈرتا مگر اس جبر سے ضرور ڈرتا هے جو اسکے احترام و شرف کي تحقير کرے -

يہ قوانين عجيب و غريب هيں ' اور گويا ايک ايسي جماعت کيليے هيں جو سرے سے انسان هي نہيں هے - سب سے پہلے قانون رجسٹريشن نافذ کيا گيا جس کو غالباً سات آٹهہ سال کا زمانہ هوگيا هے - اسکا منشا يہ تها کہ هر هندوستاني جو جنوبي افريقہ ميں رهنا چاهے ' اپنے تئيں رجسٹري کرائے ' ۳ - پاونڈ يعنے ۴۵ - روپيہ ٹيکس دے ' اور رجسٹري کے فارم پر دستخط کي جگهہ انگوٹهے کا نشان بنائے - پچهلوں دنوں جب بزرگ و محترم ملک ' انريبل مسٹر گوکهلے جنوبي افريقہ تشريف لے گئے تهے ' تو ارکان حکومت نے وعدہ کيا تها کہ ٹيکس فوراً موقوف کرديںگے چنانچہ انهوں نے اسي وقت اسکي اطلاع بذريعہ تار انگلستان و هند کے پريس کو ديدي تهي - ليکن اب جنرل بوتها کہتا هے کہ اس طرح کا کوئي وعدہ نہيں کيا گيا تها !

اسکے بعد " قانون آبادي اهل هند " نافذ کيا گيا جو کسي وحشي سے وحشي گروہ کيليے بهي نا قابل تحمل هے - اس قانون کي رو سے هندوستانيوں کے تمام حقوق مدني و شہري غصب کرليے گيے اور خدا کے هزارها زندہ بندوں کو يکا يک حکم ديا گيا کہ وہ موت سے بهي بدتر زندگي کيليے طيار هو جائيں :

(۱) هندوستاني کسي شہر کي آبادي کے اندر نہيں رهسکتے
(۲) انکي دکانيں شہر سے پورے دو ميل کے فاصلے پر هوں -
(۳) شہر کي کسي شاهراہ پر سے وہ گذر نہيں سکتے -
(۴) جنوبي افريقہ کے اندر کسي ريل کے بہتر درجہ ميں سفر نہيں کر سکتے -
(۵) کسي شہر کے کسي هوٹل ميں قيام نہيں کر سکتے -
(۶) کسي رستوراں (قہوہ خانے) ميں بيٹهہ نہيں سکتے -
(۷) ۳ - پاونڈ جزيہ عمر ۱۳ برس سے زيادہ عمر کا هندوستاني مرد اور عورت ادا کرے -

(مذهبي توهين)

اس سے بهي بڑهکر يہ کہ ايک قانون کي رو سے هندؤں اور مسلمانوں کے نکاح کو قانوناً نا جائز قرار ديا ' اسليے کہ " يہ اس ملک کا طريق ازدواج هے جہاں ايک سے زيادہ بيوياں کي جاتي هيں "

اس کا نتيجہ يہ هے کہ جسقدر هندوستاني وهاں موجود هيں ' سب کي بيوياں حقوق زوجيت سے محروم هوگئيں اور انکي اولاد ناجائز قرار پائيں - اس سے بڑهکر کسي قوم کيليے ظالمانہ سلوک کيا هو سکتا هے کہ اسکے مذهبي طريق کي علانيہ توهين کي جائے ' قانوناً اسکے طريق نکاح کو نا جائز بتلايا جائے ' اور اسکي جائز بيويوں کو داشتہ عورت قرار ديا جائے ؟

(اجمال تاريخي)

يہ سلوک ان لوگوں سے کيا جاتا هے جو ابسے نصف صدي پہلے امپيريل گورنمنٹ کے حکم سے افريقہ بهيجے گئے تهے اور تقريباً سب کے سب مزدوري پيشہ لوگ تهے - اس وقت جنوبي افريقہ آج کا جنوبي افريقہ نہ تها - وہ ايک وحشت زار ويراني تها ' جہاں بڑے بڑے شہروں اور متمدن آباديوں کي جگہ درندوں کے بهٹ ' اور صحرائي جانوروں کے مساکن تهے - ان لوگوں نے اپني جانوں کي قربانياں کرکے شہر آباد کيے - عمارتيں تعمير کيں ' کارخانوں ميں مشين کے پرزوں اور پهرکيوں کي طرح کام کيا ' اور اس طرح يہ " عظيم الشان جنوبي افريقہ " طيار هوگيا جسکے متمدن بازاروں سے اب ان وحشيوں کو گذرنے کي اجازت نہيں !

ابتدائي تيس سالوں کے اندر هندوستانيوں سے سلوک برا نہ تها ليکن گذشتہ ۲۰ - ۲۵ - سال سے موجودہ مظالم کي ابتدا هوئي - مشہور جنگ ٹرانسوال کے اصلي اسباب و بواعث خواہ کچهہ هي هوں ' ليکن بظاهر ايک سبب گورنمنٹ هند کي يہ شکايت بهي تهي کہ هندوستانيوں کے ساتهہ اچها سلوک نہيں کيا جاتا - يهي

مقالات

تاریخ اسلام اور بحریات

بہ تذکرۂ جہاز " رشادیہ "

پچھلی ڈاک میں ترکی سے جسقدر مصور رسالے آئے ہیں ' نئے عثمانی جہاز (رشادیہ) کی تصویر اور تذکرہ سے پر ہیں - انکو دیکھکر بے اختیار گذشتہ عہد اسلامی کے بحری کارنامے یاد آگئے :

گذر چکی ہے یہ فصل بہار ہم پر بھی !

خیال گذرا کہ اللہ اکبر ! کیا انقلاب زمانہ ہے ! آج ایک اہن پوش جہاز کسی دوسرے ملک کے کارخانے کی غلامی کرکے حاصل کیا گیا ہے تو اسپر تمام ملک میں غلغلہ ہے - کبھی یہ عالم تھا کہ بحر اسود و اقیانوس پر صرف اسلامی بیڑوں ہی کا قبضہ تھا ' اور سلطان نور الدین کے کارخانۂ جہاز سازی میں مہاوں تک آلات جہاز سازی پھیلے ہوے تھے !

یہ قصہ ہے جب کا کہ آتش جواں تھا !

جی میں آیا کہ اس تقریب پر اپنی پچھلی داستانوں کی کچھہ ورق گردانی کرلیجیے کہ اگر بستر مرگ پر ایام صحت کو جی بھر کر یاد کرلینے ہی کی مہلت مل جاے تو بھی بہت ہے ورنہ بہتوں کو تو یہ بھی میسر نہیں :

گاہے گاہے باز خواں ایں دفتر پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغہاے سینہ را

مسلمانوں کے گذشتہ تمدن کی تاریخ میں بحری ترقیات پر اب تک بہت کم لکھا گیا ہے مگر تفحص و تجسس سے کام لیا جاے تو بکثرت مواد عام تاریخوں ہی میں موجود ہے - سب سے زیادہ اس بارے میں علامۂ (مقریزی) کا ممنون ہونا پڑیگا ' جس نے اپنی بے نظیر تاریخ مصر (الخطط والآثار) کی تیسری اور چوتھی جلد میں مصر کے چند کارخانوں کے نہایت تفصیلی حالات دیے ہیں -

سب سے پہلے اُن جنگی اور غیر جنگی کشتیوں کے اقسام پر نظر ڈالنی چاہیے جو عربوں نے عام طور پر استعمال کی تھیں اور انکے نام لغۃ عربی میں داخل ہوگئے ہیں - اسکے بعد اسپین اور افریقہ کے جنگی جہازوں کا ایک پورا دور ہے اور پھر عثمانی و ممالیک مصر کے عہد کے بعض خاص بحری حوادث و ترقیات ہیں - یکے بعد دیگرے ہم سب پر نظر ڈالیں گے -

اس سلسلے میں بعض مرقعات بھی ہیں جنکا معائنہ موضوع کی دلچسپی کو بڑھا دیگا - آج ایک صفحۂ مرقعات پیشکش ہے ' جس میں عہد اسلامی کی ایک جنگی کشتی اور سلطان محمد خامس کی بعض کشتیوں کی تصویریں آپ ملاحظہ فرمائیں گے

(تحقیق کلمۂ اسطول)

سب سے پہلے اُس عام لفظ کے مفہوم کو متعین کرلیں جو عربی تاریخوں میں بحری جنگوں کے تذکرہ میں بار بار آتا ہے اور آجکل بھی عام طور پر مستعمل ہے - یعنے کلمۂ " اسطول " -

اسطول ایک یونانی نژاد لفظ ہے - اسکے معنی ہیں " چند جہازوں یا کشتیوں کا مجموعہ " جسکو آجکل اردو میں " بیڑا " کہتے ہیں - مشہور شاعر (بحتری) کہتا ہے :

یسو قرن اسطول کان سفینۃ　　" وہ ایسے بیڑے چلاتے ہیں جنکی
سحائب صیف من جہام و ممطر　　کشتیاں کیا ہیں ' گرمی کے بادل ہیں کہ بعض تو خالی ہیں - اسلیے جلد گزر جاتے ہیں - اور بعض پانی سے لدے ہوے ہیں - اسلیے دیر میں چلتے ہیں "

لیکن " اسطول " کا اطلاق بیڑے کے علاوہ جہاز پر بھی ہوتا ہے - (خفاجی) شفاء العلیل فی المعرب و الدخیل میں لکھتے ہیں :

الا سطول مرکب تہیاء للقتال و نحوہ　　اسطول وہ جہاز ہے جو جنگ یا تجارت وغیرہ کے لیے تیار کیا جاے -

(سفن و توابع اساطیل اسلامیہ)

اسلامی اسطول مختلف انواع کی کشتیوں سے مرکب ہوتے تھے جنمیں اہم انواع یہ ہیں :

(بطس)

(بطس) بطسۃ کی جمع ہے - کبھی اسی کو بطشہ یا بسطہ بھی کہتے ہیں مگر یہ دونوں نام مستقل الفاظ نہیں - اسی لفظ بطسہ کی تحریف ہیں -

یہ ایک بہت بڑی جنگی کشتی تھی - اسکے حجم کی طرح اسمیں باد بان بھی بکثرت ہوتے تھے - مقریزی کی عبارت آگے آئیگی جس سے معلوم ہوگا کہ ہر ایک میں ۴۰ باد بان ہوتے تھے - اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ عظمت حجم اور کثرت باد بان نے اسکے منظر کو کسقدر ہائل و مہیب بنا دیا ہوگا ؟

کشتی کی یہ قسم صلیبی لڑائیوں میں خاص طور پر مشہور ہوئی - کیونکہ یہ ان تمام کشتی کی انواع میں مشہور ترین نوع ہے جو اس زمانہ میں سب سے بڑے ہونے کی وجہ سے بحری جنگ میں استعمال کیجاتی تھی -

بطسہ کا استعمال جنگ کے علاوہ سامان کے نقل و حرکت اور بار برداری میں بھی ہوتا تھا - چنانچہ جنگ کے وقت کشتی میں فوج ' اسلحہ ' رسد ' میگزین ' سامان محاصرہ ' وغیرہ کے تمام لوازم و ضروریات جنگ اسمیں بھر دیتے تھے - غرض کہ کشتی کیا ہوتی تھی - پورا جہاز تھا -

یہ نہ تھا کہ بطس کا اسطرح استعمال ہنگامی اور فوری ضرورتوں ہی کے وقت ہوتا تھا ' بلکہ وہ اسی لیے بنائی بھی جاتی تھیں - چنانچہ انکی ساخت میں یہ امور ملحوظ رہتے تھے - ذخائر جنگ کے لیے اونچی اونچی چھتیں بنائی جاتی تھیں - اندر مختلف درجے ہوتے تھے جن میں فوج کے مختلف طبقے علحدہ علحدہ بیٹھتے تھے -

یوروپین مورخین لکھتے ہیں کہ شاہ جرمنی نے جنگ کے لیے جو بطس بنوائے تھے ' وہ اتنے بڑے تھے کہ اسکو لوگ " آدھی دنیا " کہتے تھے ! (موسیو سیدیو کا مضمون تمدن اسلامی پر ' مترجمۂ رفاعہ بک طہطاوی)

(گورنمنٹ هند)

یه بالکل سچ هے که جنوبي افریقه کي گورنمنٹ اندروني خود مختاري رکهتي هے اور وه کچهه هندوستان نهیں هے جهاں سب کچهه کیا جاسکتا هے ' تاهم قابل غور امر یه هے که انگلستان کي وه انساني همدردي ' مظلوم پروري ' نوع خواهي ' جو کبهي ساحل باسفورس پر جنگي نمایش کرنا چاهتي هے ' کبهي مقدونیا میں اپنے کمشنر مقرر کرتي هے ' کبهي جنگي بیڑوں کو دردانیال کے قریب پهنچ جانے کا حکم دیتي هے ' کیا اس انتهائي وحشت و سفا کي پر بهي کچهه نه کر سکیگي ؟

امپیریل گورنمنٹ یقیناً اندروني معاملات میں دخل نهیں دیسکتي لیکن کیا یه حیثیت ایک متمدن حکومت هونے کے اس ظلم و جبر پر مواخذه بهي نهیں کرسکتي ' جس کا ایک ادنی سا شبه بهي ترکي اور ایران کو تخت حکومت اولٹ دینے کي دهمکي دینے لگتا هے ؟ کیا اگر چین کے کسي کهیت میں ' شام کے کسي دامن کوه میں ' قسطنطینیه کي کسي گلي میں ' مصري فلاحوں کي کسي آبادي میں ' ایک گورے جسم کے ساتهه کسي غیر مسیحي هاتهه کا کوڑا مس کر جاتا ' تو انگلستان کي بے حسي کا یهي حال هوتا جو آج کامل پندره سال سے نظر آرها هے ؟

گورنمنٹ هند نهیں معلوم کب کروٹ لیگي ؟ جو زخم مظلوموں کے جسموں پر لگ رهے هیں ' وه شاید اس مراسله کے نتیجه کا انتظار نه کریں جو لارڈ هارڈنگ کي گورنمنٹ انڈیا آفس میں بهیجے گي -

(همارا فرض)

لیکن بهر حال انساني فرض ان فکروں سے بالا تر هے - خود هم کو که اپنے عزیز بهائیوں کي فریادوں کو سن رهے ' اور انکي داستان غربت و مصیبت کو پڑهرهے هیں ' صرف اپنا فرض هی سونچنا چاهیے -

اس وقت سب سے زیاده مقدم کام روپیه کي فراهمي هے جس کے لیے هندوستان کے بزرگ ترین فرزند ' یعني انریبل مسٹر گوکهلے نے دوره شروع کردیا هے - اس حق و ظلم کي معرکه آرائي کي فتح صبر و استقامت پر موقوف هے اور وه بغیر اعانت مالي کے ممکن نهیں - پنجاب نے اس بارے میں قابل تقلید مثال قائم کي هے ' جهاں ایک دن کے اندر ۲۵ - هزار روپیه هوگیا اور مسٹر لاجپت راے نے کها که " میں اپني تمام پونجي فنڈ میں دیدینے کیلیے طیار هوں "

افسوس که یه سب کچهه هو رها هے مگر مسلمان غافل هیں ' اور جس صف میں انهیں سب سے آگے انکے خدا نے رکها تها ' اپني بدبختي سے اسمیں سب سے پیچهے بهي نهیں -

آج مسٹر گوکهلے روپیه کي فراهمي کیلیے دوره کر رهے هیں ' مگر کهیں سے بهي یه صدا نهیں آتي که فلاں مسلمان لیڈر بهي اس کام میں تهوڑا سا وقت دینے کیلیے نکلا هے ! افسوس و صد افسوس !

کامل اس فرقهٔ زهاد سے اٹها نه کوئي
کچهه هوے تو یهي رندان قدح خوار هوے !

میں اپني حالت کس کو سناؤں که علائق نے کیسا کچهه مجبور کردیا هے ' تاهم هاتهه پاؤں هلا رها هوں که کسي طرح بند توڑوں اور کلکته سے نکلوں - مسلمانوں کو یاد رکهنا چاهیے که آج ان کي نئي زندگي کي آزمایش هے - آجتک انهوں نے ملک کي تمام خدمتیں صرف هندؤں هي کیلیے چهوڑ دي تهیں ' اور خود اپنے لیے هندؤں کو باغي کهنے کا شریفانه مشغله منتخب کرلیا تها -

ملک کي بهتري و فلاح کي فکر هو تو صرف هندؤں هي کو ' جابرانه قوانین کے خلاف احتجاج کریں تو صرف هندو ' جنوبي افریقه کے هندوستانیوں کیلیے روئیں تو صرف هندو - اگر ایسا هي هے تو خدارا اپنے دلوں میں سونچو که بدبخت مسلمان آخر کس مرض کي دوا هیں ؟ اگر وه هندوستان میں بستے هیں تو کیا هندوستان کي خدمت بهي انکا فرض دیني نهیں ؟ اگر تمام عالم انکا وطن هے تو کیا هندوستان بهي نهیں هے ؟

گلگونهٔ عارض هے نه هے رنگ حنا تو
اے خون شده دل ' تو تو کسي کام نه آیا

مگر اب حالت پلٹتي هے اور کها جاتا هے که هم بیدار هوے هیں - اگر یه سچ هے تو اسکا ثبوت کهاں هے ؟

(آیهٔ کریمهٔ عنوان مقاله)

عنوان مضمون کي آیت پر غور کرو - یه آیت سورهٔ نساء کے کے اس حصے کي هے ' جهاں خدا تعالی نے ضعفا و منافقین کي حالت بیان کي هے - فرمایا که اگر الله تعالی حکم دیتا که اسکي صداقت و عدالت کي راه میں جهاد کرو - اپنے وطنوں کو چهوڑ دو ' اپني جانوں کي قربانیاں کرو ' تو کتنے راستباز انسان هوتے جو اس حکم کے آگے سر جهکا تے ؟

حالانکه اصل راه آزمایش یهي هے

آج هر شخص کو چاهیے که اپنے دل پر هاتهه رکهکر سونچے - جنوبي افریقه میں همارے عزیز و محبوب بهائي جو صدمات عزت وطن محترم کي راه میں برداشت کر رهے هیں ' اگر انکي جگهه هم هوتے اور هم سے ایسا کها جاتا تو هماري حالت کیا هوتي ؟ هم میں کتنے هیں جو اپني لاکهوں روپیه کي جائداد اپنے هاتهوں تاراج کرنے کیلیے مستعد هیں ؟ کتنے هیں جو مسٹر گاندهي کي طرح ایک لاکهه سالانه کي آمدني چهوڑ کر ۴۵ - روپیه ماهوار پر اپني پوري زندگي دیسکتے هیں ؟ پهر کتنے هیں جو جلا وطن هونے کیلیے ' قید میں جانے کیلیے ' اپنے بیوي بچوں کو دشت غربت میں مبتلاے آلام و مصائب کرنے کیلیے پستولوں کا نشانه اور کوڑوں کا تختهٔ ظلم بننے کیلیے طیار هیں ؟

هندوستان میں ازادي کے غلغلوں سے پورا بر اعظم لرز رها هے - حریت اور قرباني کے دعوؤں سے کوئي زبان نهیں جو نا آشنا هو ' مگر عزیزان ملک و ملت ! میں تم سے سچ سچ کهتا هوں که آج جنوبي افریقه میں جو کچهه هو رها هے ' اگر اسکا دسواں حصه بهي یهاں پیش آے تو هندوستان کے شاندار دعوؤں اور عظیم الشان اعلانات کے هجوم میں بهت کم سچي روحیں ایسي نکلیں گي جو آزمایش میں ثابت قدم بهي رهیں گي :

در مدرسه کس را نه رسد دعوي توحید
منزل که مردان موحد سر دار ست

و لو انا کتبنا علیهم ان اقتلوا انفسکم او اخرجوا من دیارکم ' ما فعلوه الا قلیلا منهم !

اب بهي وقت هے که مسلمان خواب غفلت سے چونکیں اور جس جوش و ایثار سے انهوں نے جنگ طرابلس و بلقان اور مسجد کانپور کے معامله میں حصه لیا تها ' اس معامله میں بهي حصه لیں - و السلام علي الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه ' اولئک الذین هدا هم الله و اولئک هم الو الالباب !

تاریخ ترقیات بحریہ

سپین کا اسلامی بیڑہ

[illegible]

سلطان فاتح کا کارخانہ اور خاص سلطانی کشتی

[illegible]

جہاز ٹائٹینک کے بعد دنیا کا سب سے بڑا جہاز جو حال میں طیار ہوا ہے

(معرکۂ برج دباب)

بطس کے ساتھہ جنگ آرائی کے مختلف طریقوں میں مشہور ترین طریقہ وہ تھا' جو فرنگیوں نے برج دباب کے لیتے وقت صلیبی لڑائیوں میں اختیار کیا تھا -

برج ذباب وسط دریا میں قائم تھا - فرنگی اسکو لینا چاھتے تھے- اسکے لیے انھوں نے بطسہ کی سطح بالائی پر ایک برج بنوایا تاکہ اسے لکڑی سے بھر کے کھینچتے ھوے برج ذباب کے قریب لیجائیں اور پھر اس برج میں آگ لگا کے برج ذباب کے اندر پھینکدیں - وہاں جو لوگ ھونگے جلکے مرجائینگے اور پھر برج پر قبضہ کرلیں گے

اس کشتی کو جسمیں برج بنوایا تھا لکڑی سے خوب بھرا گیا تا کہ اگر مزید لکڑی کی ضرورت ھو تو کوئی دقت پیش نہ آ ئے - اسکے علاوہ ایک دوسری کشتی کو بھی لکڑی سے بھرا گیا - پھر ایک تیسری کشتی میں چند ایسی کمینگاھیں بنائی گئیں جہاں تک اسلحہ ' تیر' پتھر' وغیرہ کا گزر نہ ھو سکے - یہ اسلیے کہ جب لوگ پہلی دو کشتیوں میں آگ لگا لیں تو اسمیں آ پناہ لیں -

جب تیاری مکمل ھوگئی تو یہ اسطول صلیبی مرشتۂ مرگ بنکے چلا - جب برج ذباب کے قریب پہنچا تو اس کشتی میں آگ لگائی جسمیں برج بنایا گیا تھا اگ سلگائی اور اسمیں روغن نفت ڈالا - لیکن اتفاق سے ھوا کا رخ برج ذباب کی طرف سے خود انکے طرف ھی پلٹ گیا نتیجہ یہ نکلا کہ خود حملہ آوروں کی کشتی میں آگ لگ گئی بجھانے کی لاکھہ کوشش کی مگر کچھہ نہ ھوا - تمام لوگ جلکے خاکستر ھوگئے -

مگر فرنگی اس حادثہ کے بعد بھی اپنے ارادے سے باز نہ آئے اور پھر اسکے لینے کے لیے تیاریاں شروع کیں - ابکی اس برج میں ایک سونڈھ اسطرح کی لگائی کہ جب چاھیں وہ شہر پناہ کی طرف پھر کے ایک راستہ سا بنجاتی اور سپاہ آسانی سے وہاں تک جا سکے - لیکن اسمیں کامیابی نہوئی

(البوارج)

(بوارج) بارجہ کی جمع ھے - اسطول کی طرح یہ لفظ بھی دخیل ھے- اسکی اصل سنسکرت ھے- اصل میں یہ " بیڑا " تھا - عرب بارجہ اس عظیم الشان جنگی کشتی کو کہتے تھے جو" شرنہ" نامی کشتی سے بڑی ھوتی تھی' یا بالفاظ دیگر بڑی شرنہ کا نام بارجہ تھا - یہ لفظ گو دخیل ھے مگر بعد کو عربوں نے اسکا اسطرح استعمال کیا گویا یہ عربی الاصل تھا - چنانچہ اسکو صفت کے طور پر بھی استعمال کرتے ھیں اور کہتے ھیں : سفینۃ بارجۃ - ای سفینۃ مکشوفۃ -

کشتی کی یہ نوع عربوں نے ھندوستان سے اسلام کے بعد سیکھی - ھندوستان سے وہ جنگ اسی کشتی پر کیا کرتے تھے - معتصم باللہ عباسی کے زمانہ میں جب ھندوستان نے فارس کے جنوبی ساحلوں اور اسکے قرب و جوار کے مقامات پر حملہ کیا ھے تو اسوقت معتصم نے انکے بیڑوں کو گرفتار کرلیا - (مسعودی) کتاب التنبیہ والاشراف میں معتصم کی فتوحات کے ذیل میں لکھتا ھے :

و اسر البوارج' وھی مراکب الھند وکان فیھا منھم عسکر عظیم قد غلبوا علی ساحل عمان و فارس و نا حیۃ البصـــرہ

اور بوارج کو جو کہ ھندوستان کے جہاز ھیں گرفتار کرلیا - انمیں بہت فوج تھی جو عمان و فارس کے ساحل اور بصرہ کے ایک گوشہ پر قابض ھوگئی تھی -

بوارج کا ذکر (طبری) نے بھی سنہ ۲۵۱ - ۸۶۵ م کے واقعات میں کیا ھے - اسکے الفاظ یہ ھیں :

ولخمس بقین من صفر دخل من البصرہ الی بغداد عشرۃ سفائن بحریہ تسمی بوارج' فی کل سفینہ اشتیام و ثلثہ نفاطین و نجار و خباز و تسعۃ و ثلاثون رجلاً من الجـذافین و المقاتلـہ فذالک فی کل سفینۃ خمسۃ و اربعون رجلاً (طبری مطبوعۂ مصر جلد ۱۱ - صفحہ ۱۱۲) -

۲۵ صفر کو بصرہ سے بغداد میں بیس کشتیاں داخل ھوئیں جو بوارج کہلاتی ھیں - ھر کشتی میں ایک افسر اعلی تھا - تین نفت انداز - نیز بڑھئی اور باورچی انتالیس کھینے والے اور لڑنے والے بھی تھے غرض ہر کشتی میں کل ۴۵ آدمی تھے -

غرض کہ عربوں نے بوارج کا استعمال اسوقت سے شروع کیا جب وہ فتح سندھ کے بعد ھندوں سے ملے - چنانچہ مسلمان والیان سندھ ھندوں کے مقابلہ میں ھمیشہ بوارج ھی استعمال کیا کرتے تھے - علامۂ بلاذری نے فتوح البلدان میں اسکا تفصیلی ذکر کیا ھے (دیکھو ذکر فتح سندھ)

(المسطحات)

یہ مسطح کی جمع ھے - یہ بھی ایک نہایت عظیم و جسیم جنگی کشتی تھی - پرتگالی زبان میں اسکا نام (Misties) اور فرنچ لفظ (Mistech) اسی لفظ مسطح سے نکلے ھیں - یہ اور بطس' دونوں اسلامی جنگی کشتیوں میں سب سے بڑی کشتیاں سمجھی جاتی تھیں

(الشذوات و السمیـریات)

شذوات یا شزات جمع کے صیغے ھیں - اسکا واحد شذاۃ ھے - اور سمیریات بھی جمع ھے - اسکا واحد سمریۃ ھے - یہ بھی ایک قسم کی کشتی تھی جو دولت عباسیہ کے عہد میں بحری جنگوں کیلیے استعمال کیجاتی تھی - جسطرح بطس حروب صلیبیہ میں مشہور ھوئیں' اسیطرح یہ کشتیاں ان جنگوں میں مشہور ھوئیں جو زنگیوں سے تیسری صدی کے نصف آخر میں ھوئی تھیں - اسمیں سپاھی تیر انداز' اور مسلح ملاحوں کے علاوہ' اسلحہ و علم آلات جنگ اور ذخائر بھی لاد لیتے تھے - مورخ طبری سنہ ۲۶۷ ھجری کے واقعات میں لکھتا ھے :

ذکر ان صاحب الزنج کان امر باتخاذ شذوات ' فعملت لہ' فضمھا الی ما کان یحارب بہ' و قسم شذواتہ ثلاثۃ اقسام بین بھبوذ و نصر الرومی و احمد بن الزرنجی - (جلد ۱۱ - صفحہ ۲۸۲) -

صاحب زنجبار نے حکم دیا کہ شذوات درست کی جائیں چنانچہ طیار کی گئیں' پھر انکے ذریعہ سے لڑنے کیلیے جن چیزوں کی ضرورت تھی' وہ بھی مہیا کی گئیں - اور اس نے تمام شذوات کو تین قسموں میں بھبوذ' نصر رومی اور احمد بن زرنجی کے سامنے تقسیم کردیا -

پھر اسی سلسلے میں (سمیریات) کا بھی ذکر کیا ھے :

کتب سلیمان الی صاحب الزنج یسئلہ امدادہ بسمریات لکل منھن اربعون مجذافا فوافا اربعون سمیریہ ' فی کل مقاتلان و مع ملاحیھا السیوف والرماح والتراس

" سلیمان نے ملک زنگ کو لکھا کہ اسکی مدد کے لیے ایسی سمیریات بھیجے جنمیں سے ھرایک میں ۴۰ مجداف ھوں چنانچہ ایسی چالیس کشتیاں آئیں - ھر کشتی میں دو سپاھی تھے - نیز ان کشتیوں کے ملاحوں کے ساتھہ تلواریں' نیزے' ڈھالیں بھی تھیں "

دشمن کے شذوات و سمیریات میں سے جب کوئی کشتی پناہ مانگنا چاھتی تھی تو ایک سفید علم کو جو اسکے ھمراہ ھوتا تھا سر نگوں کردیتی تھی -

دولت عباسیہ کے آخر عہد میں ان کشتیوں کا استعمال جنگ میں موقوف ھوگیا اور پھر صرف باربرداری کے کام میں آنے لگیں-

انتقاد

زهـــره

سکریٹریٹ - ریاست بھوپال - ۳ - روپیہ

اردو کي یه ایک نئي حسین و جمیل کتاب هے ' جو مفید عام پریس آگرہ میں چھپکر ریاست بھوپال سے شائع هوئي هے -

" زهره " غالباً حیدرآباد کي کسي خاتون اهل قلم کا تصنیف کردہ ناول تھا ' جو انگریزي میں اس خیال سے لکھا گیا تھا که مذهب اسلام کي تعلیمات صحیحه ضمناً ظاهر کي جائیں اور هندوستاني رسم و رواج کے حسن و قبح نمایاں هوں - مصنفه نے اپنا نام پوشیدہ رکھا هے اور صرف " تاج " کے لقب سے کتاب شائع کي هے -

اسي ناول کا یه اردو ترجمه هے - مترجم نے بھی مصنفه کي تقلید میں اپنا نام ظاهر نہیں کیا :

هرکه خواهد میل دیدن ' در سخن بیند مرا

ایک دو صفحے ابتدا کے اور ایک دو صفحے درمیان و اخیر سے میں نے دیکھے - ترجمه بہت صاف ' سلیس ' بامحاورہ هے اور غالباً بالقصد انگریزي طرز تحریر کي خصوصیات کو نمایاں هونے نہیں دیا هے تاکه ترجمه کي جگه عبارت میں مصنفانه شگفتگي پیدا هوجائے - گو میں اس طریق کو پسند نہیں کرتا اور اُن تمام کتابوں کیلیے جو انگریزي سے ترجمه کي جائیں ' اولین شرط یه سمجھتا هوں که انگریزي انشا پردازي و بلاغت کو اُردو میں گوارا کرکے باصرار اسکي سعی قائم رکھا جائے ' تاهم چونکه یه ناول ' ناول نہیں هے بلکه محض ایک سرگذشت اور چند اشخاص کا مکالمه ' جس سے مقصود زیادہ تر تعلیم یافته مسلمان خواتین کا مطالعه هے ' اسلیے عبارت میں اردو سلاست و روانی جس قدر بھی پیدا کي گئي مستحق تعریف هے نه که مورد تنقیض -

پلاٹ بالکل سادہ هے - ایک صحیح المذاق ' حق پسند ' اور مشرق دوست انگریز ایک مقدس مسلمان بزرگ سے ملتا هے اور اسلام کي تعلیمات و احکام کي نسبت گفتگو هوتي هے - مقدس معلم اسلام کے دین الفطرة هونے ' اسکي بے تعصبی و مسامحت ' اسکي علم پروري اور انسانیت خواهي ' اسلامي قانون ازدواج و طلاق وغیرہ پر مختلف صحبتوں میں لکچر دیتا هے اور حق پسند انگریز هر موقعه پر اعتراف کرتا هے -

اس ضمن میں داستان کي روح رواں " زهره " بھي پرورش پا رهي هے - یه ایک غیر معمولي جذبات و افکار کي هندوستاني لڑکي هے ' جسکو وہ مقدس معلم اپني تعلیم و تربیت سے آراسته کررها هے - وہ بڑي هوتي هے اور مقدس معلم کے انتقال کے بعد ایک انگریزي اسکول میں داخل هوجاتي هے وهاں کي تعلیم اسکي قدیمي تعلیم سے ملکر اُسے ایک حیات تازہ بخشتي هے -

نواب نوبت علي خاں ' انکي شادي اور ایک طوائف سے وابستگي کي چند فصلیں درمیان میں شروع هوکر پھر زهره کے افسانے سے ملا دي گئي

جس طرح زهره کي سرگذشت کو اسلامي تعلیم کے درس و بیان کا ذریعه بنایا تھا ' اسي طرح نواب کے خاندان و واقعات کو هندوستاني رسم و رواج ' غیر تعلیم یافته ازواج کي نادانیوں ' اور هندوستاني طوائف کے جذبات و تعلقات کے بیان کا پیرایه قرار دیا هے - اخر میں نوبت علیخان زهره سے عقد کرنا چاهتے هیں مگر وہ اپنے افکار عالیه میں ایک معصوم انہماک کے ساتھه ' انساني زندگي کے علائق سے ملوث هوے بغیر ' عالم جاوداني کي طرف توجه کردیتي هے

افسوس که میں ان کتابوں کے بالاستیعاب دیکھنے کي مہلت نہیں رکھتا - ایک خاص اصرار کي بنا پر اسکے چند صفحات دیکھے ہیں مترجم کو اس دلچسپ کتاب کي ترتیب پر مبارکباد دیتا هوں لیکن متمني هوں که دوسرے ایڈیشن میں نظر ثاني کرتے هوے چند امور کا خیال ضرور رکھیں -

عبارت میں یکساني اور مواقع و مناظر کا اقتضا ملحوظ رکھنا نہایت ضروري هے اور افسانه و قصص میں تو لازم و الزم ' لیکن زهره میں جابجا مذهب و فلسفه کي باتیں چھڑ جاتي هیں اور اشخاص افسانه کے حالات سے موزوں بھي نہیں عام محاورات اور عامیانه الفاظ ایک مقام پر بھی هوں تو پوري کتاب کي وقعت ادبی گرا دیتے هیں - اگر مقصود تعلیم یافته خواتین کا مطالعه هے ' تو شادي جان طوائف سے ناظرین کي تقریب کراتے هوے یه بھولنا نه تھا که اس صحبت میں خواتین بھی موجود هیں نہیں تو کم از کم ایک لڑکي بھی موجود هو تو پوري صحبت اور گفتگو کا موضوع و پیرایه بدل جاتا هے ' پھر ایک کتاب کو مواقع محاطبات و ناظرات کا لحاظ رکھنا نہایت هي ضروري هے

شادي جان کي رباني عشق و محبت کے جو بے پردہ حالات ظاهر کیے هیں ' شاید ابھی وہ وقت نہیں آیا که مسلمان گھروں تک پہنچائے جائیں -

ابوطالب شاہ کي بیوي کا تذکرہ بہت هي مختلف الفاظ میں هے اور مذاق سلیم پر شاق گذرتا هے شاہ صاحب کو تو امور کي عادت تھي تو ضرور نه تھا که اسکي بازیچه کیا ' و شوق ان لفظوں میں بیان کي جاتي که :

" بدقسمتي سے اُنھیں کچھه شکایات دیرینه تھیں ' لہذا بیوي صاحبه نے خیال کیا که انکے لیے بہترین دوا افیون هے "

ایک خاتون مطالعه کننده کو " شکایات دیرینه " کي تحقیق کي زحمت دینا اور اس اخلاق سوز کاوش میں ڈالنا کسي طرح مناسب نہیں -

پھر شادي جان طوائف کے طرف سے جس استقامت عشق ' و ثبات عهد ' و وفاے دل کو ظاهر کیا گیا هے ' وہ بھي ان کے پیرزن حسن سے بہت بعید هے - چنانکه امید و دانی -

اگر خال خال اسکي مثالیں پائي بھي جائیں تو بھي اس کتاب کو که مقصود محاسن اخلاق و معاشرت هیں ' شادي جان سے اسقدر همدردي رکھنے اور پڑھنے والوں کے دلوں میں بھي اسکا عکس نمایاں کرنے کي کیا ضرورت تھي ؟

کتاب کي اصل تصنیف ریاست حیدرآباد دکن میں هوئي هے ' اسلیے ریاست کي مقامي تعریف و توصیف کو ایک دو فصلوں میں اس کثرت و غلو سے جگهه دي هے که پڑھنے والا جو اس سے کوئی خاص دلچسپي نہیں رکھتا ' بے اختیار گھبرا اٹھتا هے مترجم کو چاهیے تھا که اس حصے کو نکال دیتے - یا کم از کم مختصر و گوارا کردیتے -

مطبوعات جدیدہ

بزم فرید

ایڈیٹر نظام المشائخ دھلی ۱۰ آنہ

حضرة خواجہ فرید الدین گنج شکر کی ملفوظات حضرة خواجہ نظام الدین دھلوی نے فارسی میں جمع کی تھی جس کا نام راحة القلوب ہے - یہ اسی کا اردو ترجمہ ہے - مرتبۂ مولوی محمد واحدی ایڈیٹر نظام المشائخ - ترجمہ بہت صاف اور سلیس ہے لکھائی چھپائی بھی بہت اچھی ہے -

تذکرۂ بہادران اسلام

مولوی عبد الرحیم تاجر کتب مسجد چینیاں - لاہور ۲ روپیہ ۸ - آنہ

صوفی کرم الہی صاحب ڈنگوی نے یہ کتاب دو حصوں میں لکھی ہے - مقصود یہ ہے کہ تاریخ اسلام کے مشہور فاتحین و ملوک اور ابطال و امجاد کے حالات اردو میں یک جا جمع کیے جائیں -

یہ پہلا حصہ ہے - ضخامت ۵۲۰ صفحہ کی ہے - فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ اسلام کے آغاز سے دولت عثمانیہ کے موجودہ عہد تک کے نامور ان جنگ کو منتخب کیا ہے اور الگ الگ عنوان سے انکے حالات لکھے ہیں - وہ تمام عنوانات جو فہرست میں ہیں اگر شمار کیے جائیں تو دو تین سو سے کم نہونگے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تقریباً تمام اسلامی حکومتوں کی فتوحات کے حالات لیے ہیں اور اور ہر عہد فرماں روائی کے نامور ان جنگ کو چنا ہے -

ہر زبان میں تصنیفات کے مختلف مراتب ہوتے ہیں اور اردو میں بھی ہونے چاہئیں - ایک درجہ محققانہ مصنفات کا ہوتا ہے جنکا لفظ لفظ نقد و نظر کی دعوت دیتا ہے - دوسرا درجہ عام تصنیفات کا ہوتا ہے جس سے صرف مفید اور ضروری معلومات کی فراہمی مقصود ہوتی ہے اور بس - عام مطالعہ کیلیے لائٹ لٹریچر میں بھی تاریخ و علوم کو لینا چاہیے -

یہ کتاب اسی قسم کی ہے - تاریخی تحقیقات کے لحاظ سے نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ اس نظر سے کہ محض تفریح طبع کیلیے قصص و خرافات کا مطالعہ کیا جاتا ہے ' اسکی جگہہ اپنی تاریخ ہی کی ایک مفید و دلچسپ داستان کیوں نہ پڑھی جائے ؟ البتہ افسوس ہے کہ کتاب کی عبارت شگفتہ نہیں اور یہ اسلیے ضروری تھا کہ کتاب کی اصلی حیثیت عام مطالعہ کی ہے ' نہ کہ تاریخی تحقیقات و ترتیبات کی - پھر اگر عبارت بھی شگفتہ نہو تو اس سے کیا حاصل ؟

جہنم سے دوسرا خط

مولوی شرف الدین احمد خان صاحب - رامپور ۲ - آنہ

خان بہادر سید اکبر حسین صاحب الہ آبادی نے یہ ریویو اشاعت کیلیے بھیجا ہے :

یوروپ اور جہنم

ایک علم دوست اور شائق تحقیق یوروپین صاحب عالم خیال میں بہ حالت مرض یا تندرستی جہنم میں پہنچے اور وہاں بہت کچھہ دیکھا اور اپنے اعمال کی سزا کو پہنچے - انہوں نے چند خطوط میں تمام حالات لکھے ہیں - بہت سی روایات مذہبی کی تصدیق کرتے ہیں - نہ صرف انکے ملک والوں نے بلکہ انگلستان اور دوسرے یوروپین ملکوں نے بھی اس کتاب کا ترجمہ اپنی زبان میں کیا ہے ' ہمارے لائق دوست منشی شرف الدین احمد صاحب ملازم سرشتۂ تعلیم ریاست رام پور نے بھی ان خطوں کا ترجمہ بہت خوبی اور صفائی سے کیا ہے - ایسی حالت میں کہ مذہبی تعلیم کم ہوگئی ہے ' کون ایسا ہے کہ ان خطوں کو دلچسپ یا مفید نہ پاے - شاید چار آنوں سے زیادہ قیمت نہیں ہے -

رسالہ ذیا بطیس

حکیم غلام نبی صاحب زبدة الحکما لاہور : ۱ - روپیہ

مرض ذیا بطیس کی تحقیقات و تشخیص و علاج میں یہ اردو رسالہ حکیم صاحب نے مرتب کیا ہے - دیباچہ میں طب و ڈاکٹری کی ۲۲ - کتابوں کی فہرست دی ہے ' جن سے اسکی ترتیب میں مدد لی گئی ہے - ایک دو نام سنسکرت کتابوں کے بھی ہیں - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب مستند مواد سے مرتب کرنے کی کوشش کی ہے -

یہ مرض مہلک و جاں ستاں اکثر ایسی حالتوں میں ہوتا ہے کہ عرصے تک مریض کو اسکی طرف چنداں توجہ نہیں ہوتی اور بالآخر لا علاج صورت اختیار کرلیتا ہے - ہمارے ملک میں صحیح معلومات کی طبی کتب بہت کم پڑھی جاتی ہیں اور اردو میں لکھی بھی نہیں گئی ہیں - حالانکہ (بقول اسپنسر) ان علوم و فنون کے مطالعہ و انہماک سے ' جو زندگی اور صحت میں کم آتے ہیں ' زیادہ مقدم وہ علوم ہیں ' جن سے زندگی اور صحت حاصل ہوتی ہے -

تعلیم التسوید

مرتبۂ مولوی مسلم صاحب عظیم آبادی ۱۰ - آنہ -

تحریر و انشا کی ایسی کتابیں جو صحت مذاق کے ساتھہ لکھی گئی ہوں ' اردو میں بلکل نہیں ہیں یا شاید ایک دو ہیں مگر النادر کالمعدوم -

یہ چھوٹا سا رسالہ اس بارے میں اپنی لحاظ سے غنیمت ہے - اسکا مقصد یہ ہے کہ طلبہ کو ابتدائی تعلیم کے بعد اردو مضمون نگاری و علم تحریر و تسوید کی تعلیم میں مدد دے - سب سے پہلے آداب تحریر کی سرخی سے لکھا ہے کہ کاغذ عمدہ ہو ' سیاہی روشن ' حاشیہ لکثرت چھوڑ دیا جائے ' بین السطور ایک سطر کی جگہہ خالی رہے ' علامت وقف (پنکچوایشن) کا خیال رہے - ہاے مخلوط و غیر مخلوط اور یاے معروف و مجہول کے امتیاز کو نہ بھولو ' وغیرہ وغیرہ -

میں یہ پڑھکر بہت خوش ہوا کہ کتاب کا باقی حصہ تو طلبا کیلیے چھوڑ دیا جاے مگر ابتدا حصہ کم از کم وہ حضرات اہل قلم ضرور ملاحظہ فرمالیں جو آجکل اخبارات و رسائل میں مضامین لکھکر بھیجتے ہیں یا طول طویل خط و کتابت کرتے ہیں - سب سے زیادہ اس تعلیم کا حق تخاطب انہی بزرگوں کو حاصل ہے - وہ نہیں جانتے کہ کاغذ و سیاہی ' اور فکر و توجہ کا تھوڑا سا بھی بخل ان عزیزوں کے لیے کیسی اشد شدید مصیبت ہوتا ہے ' جنسے خط کے مفصل جواب مانگنے یا مضامین کی فوری اشاعت کا مطالبہ کیا جاتا ہے -

کتاب کا طرز تعلیم بہت اچھا ہے اور عبارت آجکل کے مذاق کے مطابق - البتہ زبان کی غلطیاں تھوڑی بہت ہیں جو اہم نہیں - ہر درجہ کے لوگوں کے خطوط اور مختلف طرح کے مضامین کے ابتدائی نمونے بھی دیے ہیں -

کتاب میں شادی بیاہ کے رسوم اور جاہل عورتوں کے اوہام و خرافات و اعمال سحریہ و باطلہ نہایت توضیح سے دکھلائے ہیں - ضرور تھا کہ اسکے ساتھہ یہ بھی ظاہر کردیا جاتا کہ اسلام ان تمام خرافات کا اعد عدو دشمن اور انکو کسی حالت میں جائز نہیں رکھتا بلکہ ان چیزوں سے عقول و اذہان کو نجات دینے کیلیے آیا ہے - تا کہ پڑھنے والے پر مسلمانوں کے حالات سے اسلام کی تعلیم مشتبہ نہو جاتی جیسا کہ صدیوں سے ہو رہا ہے -

مصنفہ نے یہ کتاب انگریزی میں لکھی تھی جس سے مقصود یہی ہوگا کہ اہل انگلستان ہماری حالت کو زیادہ صحت سے سمجھیں - پھر کیا وہ انہیں ایک طرف اسلام کی خوبیوں پر حیدر شاہ کا لکچر سنانا چاہتی ہیں ' اور دوسری طرف ساچق اور چوتھی کی مشرکانہ رحیا سوز رسمیں اور شادی جان کا عمل حب ؟

بہر حال بہ حیثیت مجموعی کتاب کی دلچسپی اور اُسکے نفع و فوائد میں کلام نہیں - انگریزی ناولوں کی طرح درمیان میں دو چار عمدہ چھپی ہوی ہاف ٹون تصویریں بھی دی گئی ہیں - بڑی بات یہ ہے کہ کتاب مجلد ہے اور سنہری حرفوں میں نام منقش - خدا کرے کہ اردو کتابیں اسی طرح فروخت کی جانے لگیں -

مترجم اعلان کرتے ہیں کہ اس کتاب کی تمام امدنی اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں دی دے جائگی - جزاهم الله تعالی - میں بزور سفارش کرونگا کہ ہر شخص ایک ایک نسخہ اسکا ضرور خرید کہ موجب ازدیاد معلومات و ذریعۂ سعادۃ و داخل اعانت خلافۃ اسلامیہ و مہاجرین مسلمین ہے -

کوکبۂ مملوکی و ملوکی

سید معین الامام صاحب - ڈاک خانہ مراد پور - بانکی پور - ۱ - روپیہ

مرتبہ مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس پٹنہ -

ہندوستان کے عہد اسلامی کا عہد خلجی کئی حیثیتوں سے ایک عظیم الشان اور دلچسپ عہد فرمانروائی رہا ہے -

یہ شمالی فاتحین کے ترکتاز اور اسلامی فتوحات ہند کے ابتدائی اوراق تھے - دجلۂ و فرات کا تمدن ' جیحون و ہلمند سے ہوکر نیا نیا گنگا اور جمنا کے کنارے پہنچا تھا - مسلمانوں کے روز اقبال کی جو روشنی آریا ورت میں پھیلنے والی تھی ' اُسکی ابھی صبح ختم نہ ہوئی تھی -

غور اور غزنین کے نبرد آزما ہندوستان میں بس گئے تھے ' لیکن ابھی ہندوستان کی سحر کارانہ کشش سے مسحور نہیں ہوے تھے ' جس نے آگے چلکر اخلاق عرب و فارس کو رسم و رواج ہند کی آمیزش سے بالکل متغیر کردیا -

اس دور کا آغاز سلطان محمود بن سبکتگین کے حملوں سے شروع ہوتا ہے اور پھر عہد مملوکی و خلجی کے اواخر تک قائم رہتا ہے - یہ کتاب اسی عہد کی ایک تاریخی داستان ہے اور قطب الدین خلجی تک کے حالات نہایت سلیس اور شگفتہ عبارت میں ترتیب دیے ہیں -

اسلام نے حقیقی مساوات نوع بشر میں قائم کی - اگر دنیا کو رسم غلامی کی شکایت ہے کہ شریعت موسوی کی قائم کردہ بنیاد ' تمدن یونان و روم کی پرورش کردہ رسم ' اور (مسیح) کے پسند کردہ انسانی استرقاق کو مسلمانوں نے بالکل نیست و نابود نہیں کردیا ' تو اسمیں شک نہیں کہ ہمارا عمل ایسا ہی رہا ہے ' لیکن ساتھہ ہی ہماری تاریخ کا ایک اخلاقی معجزۂ وحید بھی دنیا کبھی نہ بھلا سکے گی - اگر ہم نے خاص خاص شرطوں کے ساتھہ اسیران جنگ کو غلام بنایا بھی تو اسطرح بنایا ' کہ انکو تخت حکومت پر چتر شاہی کے نیچے جگہ دی ' اور خود انکے آگے دست بستہ کھڑے رہے ! !

کان مملوکی فاضحی مالکی
ان هذا من اعاجیب الزمن !

تاریخ اسلام کے مختلف حصوں میں غلام و مملوک تخت حکومت پر فرماں روا نظر آئیں گے ایک دو غلام تو اکثر حکومتوں میں فرماں روائی تک پہنچے - (متنبی) کے بد قسمت ممدوح (کافور) کو کون نہیں جانتا ؟ مصر میں فاطمی خلافت دراصل چرکس غلاموں ہی کے ہاتھہ میں تھی جو ممالیک کے نام سے حکمرانی کرتے رہے ' تا انکہ سلطان سلیم عثمانی نے مصر فتح کیا -

اصل یہ ہے کہ اسلام نے جو روح حریت اپنے پیروؤں میں پھونک دی تھی ' وہ صرف انسانیۃ اور اسکے خصائل کو ڈھونڈھتی تھی - لوگ غلاموں کو رکھتے تھے مگر انہیں غلام نہیں سمجھتے تھے - بادشاہوں نے اپنے ولی عہدوں کی طرح انکو پرورش کیا اور جب کبھی کسی نے اپنے خصائل و فضائل کا ثبوت دیا تو اسپر ایک کامل حر کی طرح ترقی کی وہ تمام راہیں کشادہ ہوگئیں جو شہزادوں اور ارکان سلطنت کیلیے ہوسکتی تھیں -

یہ تو تاریخ کا عالم ہے - حسن و عشق کی دنیا میں آئیے تو ایک دلچسپ تذکرہ چھیڑ دوں - غلاموں ہی میں وہ ایاز بھی تھا کہ بندگی و مملوکی سے گذر کر آقائی و بندہ پروری تک پہنچ گیا تھا - اور دل کی غلامی کے آگے سلطنتوں کی غلامی ہیچ ہے !

دست مجنوں و دامن لیلی
روے محمود و خاک پاے ایاز

ہندوستان میں بھی ایک شاندار عہد حکومت غلاموں کا گذر چکا ہے - یہ کتاب اسی کی تاریخ ہے -

کتاب کی عبارت شگفتہ و رواں ہے - دربار اکبری کے طرز تحریر کی تقلید کی جا بجا کوشش کی ہے - البتہ یہ بات سمجھہ میں نہیں آتی کہ تمام کتاب کو محض ایک مسلسل سرگذشت کی صورت میں کیوں لکھا گیا ؟ پوری کتاب میں ابواب و فصول یا عہد و سنین کی کوی تقسیم نہیں - علاوہ اسکے کہ تاریخی تصنیفات کیلیے یہ طریق موزوں نہیں ' پڑھنے والے کو بھی اس سے الجھن ہوتی ہے اور وہ ایک ایسی سڑک میں گھر جاتا ہے جو بغیر کسی موڑ کے میلوں چلی گئی ہو !

برید فرنگ

جنگ بلقان کي سبک انجامي

یورپ کے مقصد وحید کي نا کامي

گریفک کي تازہ ترین اشاعت میں مسٹر لیوسیون Lucien wolf لکھتے ہیں :

" اب کہ میدان جنگ کا افق آتشین اسلحہ کے دھوں سے صاف ہوگیا ہے اور نتائج و عواقب نقشوں اور فہرستوں کي صورت میں وضاحت و یقین کے ساتھہ بیان کیے جا سکتے ہیں ' ہر دو جنگہاے بلقان کي بے حقیقتي از خود نظروں کے سامنے آ رہي ہے -

جن مسائل کے حل کے واسطے یہ دونوں جنگیں چھیڑي گئي نہیں ' وہ بالکل حل نہ ہوے ' بلکہ انکا نتیجہ یہ ہوا کہ ان دروازوں کا کھلنا اب ایک پر جوش ترکبچی پر موقوف ہوگیا - اصل یہ ہے کہ اگر ترک اپني آخري یورپین کمینگاہوں تک ہٹا بھی دے جاتے ' جب بھي کچھہ نہ ہوتا - نہ تو بلقان کو دوہ بہر آزادي و امن نصیب ہوتا اور نہ یورپ کو اپنے وساوس و خطرات سے نجات ملتي -

بیگ اینڈ بیگیج اسکول (گلیڈسٹون اور اسکے اتباع و معتقدین) کے خواب بیک لفظ خواب پریشاں نکلے - مسئلہ مشرقیہ جو ہمیشہ سے یورپ کے لیے ایک جانکاہ و دماغ سوز محور افکار رہا ہے ' آج پہلے سے بدتر حالت میں ہے - کیونکہ اضطراب و بد امني کے اصلي عناصر یعنے بلقاني قومیں تو قوی سے قوی تر ہوگئیں ہیں مگر محافظ امن ' یعنے ترکوں کا کوئي ایسا جانشین پیدا نہ ہوا ' جو انکے جبرہ دست کار فرما ہو - سچ یہ ہے کہ یورپ نے اپنے ہاتھہ سے اپنے اقتدار و احترام پر تیشہ چلایا - اب ریاستہاے بلقان کہ از فرق تا بقدم آہن پوش ہیں ' خونریزي کے مواقع تازہ اور انتقام و غارتگری کی نئی فصل کاٹنے کي فکر میں مشغول ہیں -

دونوں لڑائیوں کے مقاصد عین وقت پر صاف طور سے بیان کردیے گئے تھے -

پہلي جنگ کا مقصد مقدونیہ کي آزادی و خود مختاری تھا جیسا کہ اتحاد نامہ سرویا و بلغاریا میں لکھا گیا تھا ' اور دوسری جنگ کا مقصد بلقان میں حفظ توازن ' جیسا کہ رومانیا اعلان جنگ میں ظاہر کیا گیا -

مگران دونوں مقاصد میں سے ایک بھي حاصل نہ ہوا -

آزادی کے بدلے مقدونیہ کي گردن میں غلامي کا ایک نیا طوق پڑا اور خود مختاري کے بجاے نہایت بے رحمي کے ساتھہ اسکي قطع برید کي گئي -

یہ نام نہاد توازن اسطرح حاصل ہوا ہے کہ یونان کا رقبہ قریباً دوگونہ کر دیا گیا ہے - سرویا کے رقبے میں ۷۵ - فیصدی کا اضافہ ہوا ہے اور بد بخت بلغار کو صرف ۱۰ في صدی ملا ہے -

ان انتظامات سے اگر مصالحت بلقان کي وہ دور اندیشانہ پالیسي پوري ہوتي ہو ' جو ترکوں کے ظالمانہ حکومت و سیاست کي سبق آموزیوں پر بنی تھي ' تو انکے خلاف ایک حرف بھي کہنے کو نہ ہونا چاہیے - مگر کیا کیجیے کہ ایسا نہیں ہے - بلقانیوں کا بھي مقصد صرف امن نہیں بلکہ وحشیانہ قبضہ ھي ہے جسطرح کہ سلطنت عثمانیہ کا مقصد بیان کیا جاتا ہے - اسکي تمام پراني برائیاں برقرار رہگئي ہیں بلکہ اور بڑھگئي ہیں -

جنوب مقدونیہ میں ڈھائي لاکھہ بلغاری اور ڈیڑہ لاکھہ یہودي و یوناني قتل ہوے ہیں - نئے سروي مقبوضات میں ایک روسي ایڈیٹر ایم میلیوف کے تخمینہ کے بموجب ' ۴۰ - ہزار سروي اور انکے مقابلہ میں ۴ - لاکھہ ۶۷ - ہزار بلغاري ہیں - مغربي مقبوضات سرویا میں ۴ - لاکھہ یہودي باغراد کي اجنبي حکومت کے رحم کے حوالے کیے گئے -

ڈیبروجا میں جہاں ۷ - ہزار ۵ - سو روماني ہیں ' ۳ - لاکھہ ترک اور بلغاري شاہ کیرل کي رعایا بنائے گئے -

جبل اسود کي سرحد کو لیجیے تو وہاں بھي یہي حالت ہے - دول یورپ البانی مالیسوریوں کو اس سیاہ پہاڑ کي مکروہ و مبغوض حکومت کي طرف منتقل کر رہي ہیں -

یہ امر نہایت درد ناک ہے کہ قوموں کي یہ بے ترتیبي جسکے لیے جوع الارض کے علاوہ اور کوئي عذر صحیح نہیں ' مذہبي تعصب اور گرجوں کي رقابت میں الجھي ہوئي ہے - اور اگر دول عظمی نے مقامي بلغاریوں کي حفاظت نہ کی تو وہ رومہ نہ چلے گئے ' تو انکو ایم پاسچش (M. Paschitch) کی سر اسلیم کے خلاف جانکاہ جد و جہد کرنا پڑیگي ' جسکا مقصد یہ ہے کہ کسي نہ کسي طرح اغیار کو اپنے اندر جذب کرلیا جائے - نتیجہ یہي ہوگا کہ اس سے بلغاریا کے لیے یونانیوں سے انتقام لینے کي تحریک پیدا ہوگي -

سالونیکا ' ڈبروجا ' اور جنوبي مقدونیہ کے یہودي دفعتاً بے مدرسے اور خوف و ہراس کے عالم میں ہوگئے !

یہ خلش غیر معقول خیال کا موضوع فکر نہیں ہے بلکہ خالص حقیقت ہے -

یہاں تک تو اس حیثیت سے بحث تھي کہ اب کہ ترک نکالے جا چکے ہیں ' امن بلقان کي کیا حالت ہے ؟ مگر اسکے بعد یہ سوال ہے کہ خود امن یورپ کے ساتھہ اسکي کیا حالت ہے ؟

یہاں بھی وہي حالت ہے ' بلکہ بد سے بدتر -

فتوحات بلقاني کا پہلا اثر یہ تھا کہ اس نے دول یورپ کے توازن قوی کو درہم برہم کرکے دول عظمی میں نئے اسلحہ کي ایک خوفناک تحریک پیدا کردي - آخري ترقیوں نے بین القومي میدان میں جدید اور سنگین پیچیدگیاں بھی پیدا کردیں - اتحاد ثلاثي کو زیر و زبر کیا ' جرمني کو آسٹریا سے ' آسٹریا کو رومانیا سے ' جرمني کو اطالیہ سے ' اور اطالیا کو آسٹریا سے ' فرانس کو اطالیا سے ' اور آسٹریا کو روس سے ملا دیا - اس پر مستزاد یہ ہے کہ اس جنگ سے ایشیائی ترکي میں بلقان کے پرانے مسائل مقامی پیچیدگی اور قومی رقابت ' دونوں شکلوں میں دوبارہ رونما ہونیکي دھمکي دے رہے ہیں - یہ مسائل برطاني شاہنشاہي کے اہم ترین مصالح سے نہایت قریب کا تعلق رکھتے ہیں - یقیناً ہمکو وہ روز بد دیکھنا پڑیگا جبکہ یہ جنگ یورپ کے لیے ایک حقیقي مصیبت ثابت ہوگي -

---

شئون عثمانیه

جبـــل اسود بعـــد از جنـــگ

موازنه خسائر و فوائد

یاس و اندوه شدید - خاندان شاهي سے بیزاري - عام قحط المال و الرجال

ایک سیاح جو کیترو سے جبلي سرحد کو جانے والے راستے سے آتا ہے اور اس دو ساله جنگ کے بعد پهلي دفعه اس سیاه پهاڑ میں داخل هوتا ہے، اسے اس امر کے محسوس کرنے میں زیاده دیر نہیں لگتي که یهاں کي تمام چیزوں میں ایک انقلاب عظیم هوگیا ہے -

شاید اس تغیر و انقلاب میں ایک حصه ان جبلي مهاجرین کا بهي ہے جو امریکه سے وطن واپس آئے هیں - کیونکه نیم تهذیب و مدنیت یهاں رینگنے لگي ہے - کچهه هو بهرحال جدید (ماڈرن) بننے کي خواهش تو یهاں یقینا پیدا هوگئي ہے -

چنانچه اب وه ڈهیلي ڈهالي اور بهاري بهرکم قومي پوشاک جو پہلے هر جبلي پهنتا تها، متروک هو رهي ہے اور اسکي جگه وه نئي چست اور هلکي پهلکي پوشاک استعمال کیجاتي ہے جو امریکه سے لائي جاتي ہے یا خود ستنجي هي میں خرید لیجاتي ہے - طلائي کارچوبي کام کي مغرق صدریوں کي جمال آرائیاں اب فوج میں متروک الاستعمال خاکي جاکٹوں اور ان یوروپین اوور کوٹوں کي وجه سے درهم برهم هو رهي هیں، جو کهنگي و دیرینه سالي کي وجه سے بالکل ردي هوگئے هیں -

جبلیین میں انقلاب کا رخ صرف یهي ایک نهیں - پہلے شاه نکولس کي هر رعیت کا سر اس نشهٔ غرور سے سرشار هوتا تها که وه اس ملک کا رهنے والا ہے جس نے همیشه کارزار میں داد جنگ آرائي دي ہے - مگر اب اس غرور کے بدلے چهروں پر مایوسي و افسرده دلي کا دهواں اڑتا ہے اور ملک کي هر چیز سے اضطراب و آشفته خاطري ٹپکرهي ہے - مثل سابق اب بهي لوگ دارالسلطنت کي سڑکوں سے آتے جاتے هیں، اور ان کثیر التعداد قهوه خانوں میں، جنکي کهڑکیاں سڑک کي طرف کهلتي هیں، سگریٹ کے کش اور شراب ناب کے جرعے اڑاتے هیں، مگر ماضي و حال میں ایک عظیم الشان فرق هوگیا ہے - انکي زبانوں پر اپنے وطن کي شاندار تاریخ اور کامیاب جنگ کي امیدوں کا زمزمه اب نهیں رها - غالباً وه اپنے دل میں اس معرکه آرائي کے نقصانات اور فوائد کے موازنه میں مشغول رهتے هیں جنکے متعلق هر شخص جانتا ہے که کامیابي سے کوسوں دور رهي ہے !

یه صحیح ہے که اس جنگ کي وجه سے جبل اسود کي آبادي اور رقبه قریباً دوچند هوگیا هوگا مگر اسکي ۳۰ - هزار مجموعي جنگي طاقت میں سے مقتول و مجروح، دونوں ملا کے ۱۰ - هزار آدمي ضائع بهي هوگئے ! پهر اگرچه جبلي شجاع تهے اور اب بهي هیں مگر ایک فاتح جنگي قوم کي حیثیت سے تو انکا اقتدار اب نهیں رها -

اقتصادي نقطه نظر سے بهي حالت کچهه کم خراب نهیں - جنگ نے ملک کو جس درجه پر پهنچا دیا ہے وه دیوالے سے بهت هي قریب ہے - دول نے ۳ - کرور فرنک کا جو وعده کیا ہے - اگر اسکے ایفا کي راه کے پتهر نه هٹائے گئے تو ریاست کي خود مختارانه هستي قریباً نا ممکن هو جائیگي

لیکن اسوقت جبل اسود میں لوگوں کو جس سوال سے عالمگیر دلچسپي ہے وه یه ہے که جنگ کا اثر شاه نکولس اور اسکے خاندان پر کیا هوگا ؟ اور کیا سرویا سے اتحاد ممکن ہے ؟

اگرچه عرصه سے ایک جماعت ایسي موجود ہے جو شاهي حکومت کو بهت مستبد خیال کرتي ہے مگر میں پہلے جب کبهي ستنجي آیا تو کسي کو شاه نکولس اور اسکے خاندان کي پالیسي پر علانیه تنقید کرتے هوے نهیں سنا، مگر اب حالت بالکل دگرگوں هوگئي ہے اور اسکے اسباب ظاهر هیں، تمام ملک اس غلطي کو محسوس کر رها ہے که یه سالها سال کي طلائي فرصت ضائع کي گئي حالانکه اس جنگ کے لیے کامل طیاري کرني تهي جو هر جبلي کي زندگي کا مقصد اور اسکي آرزؤں کا مرکز تهي - بالفاظ دیگر آج هر شخص کي نظر میں وه سر حکومت مبغوض هوگیا ہے جو ایک ایسي فوج لیکے میدان جنگ میں اتر پڑا، جسکے پاس کافي افسر نه تهے، محکمهٔ کمسریٹ بالکل نه تها، طبي انتظامات عملاً نابود تهے، اسکے علاوه هر شخص یه بهي محسوس کر رها ہے که خود جنگ کا طرز عمل بهي طمانیت بخشي سے دور رها -

اس اضاعت فرصت کے اسباب لوگ مختلف بیان کرتے هیں - بعض اس امر پر زور دیتے هیں که اس نقشهٔ عمل کے نه اختیار کرنے کي وجه یه تهي که شاه نکولس اپني فوج کي نا قابلیت سے واقف تها - بعض یه کهتے هیں که ولیعهد نے یه حکم دے دیا تها که جس فوج میں وه خود موجود نه هو، وه کسي حالت میں بهي شمالي البانیا کا دار السلطنت تسخیر نه کرے !

اثناء جنگ میں ولیعهد کے طرز عمل سے لوگ سخت بیزار رهے هیں - خود بدولت کبهي فوج کے ساتهه هوتے تهے کبهي ستینجي میں جلوه افروز، اور کبهي دریاے ریویریا پر نظاره فرماے آب رواں، مجملاً یه که شاهي خاندان کے اعضاء جو کچهه تهوڑا بهت اقتدار رکهتے تهے، شهزاده پیٹر (شاه نکولس کے سب سے چهوٹے لڑکے) کے علاوه اور سب وه بهي کهو بیٹهے -

موجوده جنگوں نے سرویي تخت پر شاه پیٹر کے قدم جس قدر جما دیے هیں، اسیقدر شاه نکولس کا قبضه اپنے "بچوں" پر (آغاز میں شاه نکولس نے اپني رعایا کو اپنے بچوں کا خطاب دیا تها) کمزور کردیا ہے - اسکي وجه یه ہے که دونوں فوجیں کئي بار باهم ملیں - اور جبلي سرویوں سے متاثر هوے - آج سرویي شاهي خاندان کي شهرت جبل اسود میں گفتگو کا ایک عام موضوع ہے -

یه واقعه که بلغاریا کے خلاف دوسري جنگ میں سرویوں نے کپڑوں، سامان جنگ، اور غذا سے جبلي فوج کي خوب مدد کي، ایک ایسے ملک کے باشندوں پر اثر کیے بغیر نه رها، جهاں ضروریات زندگي قریباً ناپید تهیں - (مراسله نگار ٹائمس - یکم نومبر)

المراسلة والمناظرة

لا تنازعوا فتفشلوا و تذهب ریحکم !!

اتفاق کي ضرورت

اهل تسنن و تشیع میں

(از مولوي خادم حسین صاحب بهروي)

عنوان مندرجهٔ صدر کے متعلق ایک مفصل تحریر شیخ فدا حسین صاحب معلم دینیات مدرسه العلوم علیگڈه کي طرف سے الہلال مورخه ۳ ستمبر سنه ۱۹۱۳ میں معزز ناظرین ملاحظه فرما چکے هیں - شیخ صاحب موصوف نے بیخ بنیاد اختلاف مسئله خلافت کو قرار دیا هے - آگے چلکر شیعه بهائیوں کو تلقین کي هے که خلافت کے متعلق بحث و مباحثه ترک کردیں بلکه خلفاء راشدین کو تبرا سے بهي مستثنی رکها جائے' کیونکه تبرے کے مستحق در اصل بني امیه هیں - پهر سنیوں کو هدایت کي هے که چونکه شیعه آپ کے اسلاف کے هاتهوں تختهٔ مشق ستم بنے رهے' اور اُن کو آینده کے لیے بهي اندیشه هے که موجوده آزادي برٹش انڈیا کے زیر سایهٔ حاصل هے - انقلاب زمانه سے اگر پهر آپ برسر اقتدار هو جائیں تو مبادا یه بهي هم سے چهین جاے اور هم بدستور اسیر پنجه ظلم و ستم هوجائیں - اسي واسطے وه آپ صاحبان سے اتفاق کرنے کي جرات نہیں کرسکتے - اور یه که اتحاد یوں هو سکتا هے که خلفاے راشدین کے سوا باقي جس کسي سے شیعه ناراض هوں اور اُس پر تبرا کہیں' اُنکو معذور رکها جاے' بلکه تبرے میں شیعوں کا ساتهه دیا جاے - اور علاوه ازیں عشرهٔ محرم میں تعزیه داري امام حسین علیه السلام میں هندو بهي شریک هوتے هیں' پس سني تو ضرور هي شامل هوا کریں "

آخر میں لکها هے که سني صاحبان ناصبیوں کو اپنے میں سے جدا کردیں - و غیره و غیره ملخصاً -

قبل اس کے که اصل مطالب کے متعلق کچهه لکها جاے چند جملے تمهیداً عرض کیے جاتے هیں !

(۱) اتفاق دو قسم پر مبني هے - ایک دیني اتفاق ' دوسرا ملي - پهر دیني اتفاق کي بهي دو صورتیں هیں - ایک اصولي ' دوسرا فروعي -

(۲) دیني اتفاق میں سے اصولي اتفاق اگرچه عملاً براے نام هے' تا هم اعتقاداً خدا کے فضل سے فریقین میں موجود هے - دوسرا فروعي اتفاق هے سو وه عسیر الحصول معلوم هوتا هے - کیونکه صدر اسلام سے لیکر آجتک نه صرف سنیوں هي کے اندر' بلکه شیعوں کے هاں بهي ناممکن الحصول رها هے - با وجود علماء فریقین کي جانفشان مساعي جمیله کے یه سیلاب ابتک نه رک سکا - اور نه آینده رکنے کي بظاهر اُمید لگائي جاسکتي هے ' لیکن اس اختلاف کا نتیجه افتراق ملت و شق عصاے امت تک پهنچتا هوا دیکهکر ضرور رونا آتا هے -

(۳) اب رها ملي و سیاسي اتفاق' سو اسکي تمام مسلمانوں کو خواه وه کسي فرقه کے هوں' بغرض حفاظت بیضهٔ شریعت و بپاس ناموس شعائر الله هر وقت ضرورت هے - بڑا هي اچها هو اگر هم فروعي اختلافات کو اسي حد تک محدود رکهیں که بوقت ضرورت وه همارے عالمگیر اتحاد میں سد راه نه هوں -

(۴) ابهي زیاده عرصه نہیں گذرا که تبریز و مشهد مقدس کے واقعات حسرت آیات پر مجتهدان نجف اشرف و کربلاے معلی کي طرف سے ایک فرمان واجب الاذعان شیعه و سني کے اتفاق کي تاکید پر شائع هوچکا هے - مگر کوئي بتلائے که ان فرامین کي تعمیل کہاں تک هوئي اور متخاصمین نے اپنے طرز عمل میں کیا تبدیلي دکهلائي ؟

اب شیخ صاحب موصوف کي طرف سے اپیل شائع هوئي هے که فریقین آپسمیں صلح کا هاتهه بڑهائیں اور سابقه طرز عمل کو بهول جائیں -

چونکه صلح "بحکم و الصلح خیر" ایک طرح سے خاصهٔ مسلماني و شان ایمان هے ' اس لیے نفس مصالحت میں تو هم کو کچهه تامل نہیں - البته شرائط صلح مجوزه میں کسي قدر کلام هے

بهر حال شیخ صاحب نے جہاں تک حسن نیت سے کام لیا هے' هم انکي دعوت کو بنظر استحسان دیکهتے هیں ' اور بلا خوف لومة لائم حس قابل تعریف دلیري سے انهوں نے خلفاے راشدین کے معاملات و حالات کو حواله تحقیق کرکے اور اُن کے طرز عمل کو شیعوں کے لیے قابل تقلید جتلا کے اور بعض اتهامات سے انکو بري الذمه قرار دیتے هوے اپنے هم مشربوں کو حسن ظن رکهنے کي تلقین فرمائي هے' اُس کا شکریه ادا کرتے هیں - خدا کرے که اُن کے هم مشرب تعمیل ارشاد میں اهلسنت کا یا کم ازکم شیخ صاحب کا هي اطمینان کرادیں -

اس کے بعد اُن بعض مطالب پر روشني ڈالي جاتي هے جن کا شیخ صاحب نے اپنے مشرح مضمون میں ذکر فرمایا هے - و بالله التوفیق :

(۱) مسئله خلافت یعني امام معصوم یا غیر معصوم اور انتخاب امام منجانب الله یا من جانب رعیت هونے اور عقیده امامت معصوم کے امامیه کے هاں داخل اصول دین هونے کے متعلق -

شیخ صاحب نے مسئله خلافت کو بنیاد اختلاف ظاهر کیا هے - بے شک بناے اختلاف یهي مسئله هے - مگر نیت بخیر هو تو اسمیں بهي اتفاق رائے ممکن هے - جیسے صدر اسلام اور از منهٔ ما بعد کے بزرگوں سے ثابت هے - ملاحظ هوں شواهد ذیل :-

(۱) زیدیه کے هاں امام کے لیے عصمت کي شرط نہیں - اور خود اثناعشر یوں میں بهي بعض رواة و مشائخ احادیث عصمت ائمه کے قایل نه تهے - بلکه انکو علماے نیکو کار جانتے تهے - باوجود اس کے ائمه کرام انکو عادل ظاهر کرتے تهے -

(دیکهو کتاب حق الیقین فصل ۱۹ - مقصد دوم از ملا باقر' مجلسي -)

(۲) تبریه' سلیمانیه' اور صالحیه فرقے زیدیه کے' امامت شیخین رضی الله عنهما کے قائل هیں - تبریه اور جارودیه کي نسبت بحواله مجمع البحرین لکها هے که وه جناب علي علیه السلام کے حق میں امامت بالنص کے قائل نہیں اور فاضل پر مفضول کو ترجیح دنیا جائز جانتے هیں - (توضیح المقال في علم الرجال مطبوعه ایران : ۴۴)

(۳) جناب علي علیه السلام کا ارشاد قول فیصل هے که شوري کا حق مهاجرین و انصار کو حاصل هے - اگر وه کسي شخص پر اجماع کرکے اُس کو امام سے موسوم کردیں تو یه خدا کے نزدیک بهي پسندیده هے - (نهج البلاغه جلد ۲ - ۷)

ترکي اور انگلستان

نیر ایسٹ کي ۲۴ - اکتوبر کي شاعت میں ترکي اور انگلستان کے مسئلہ پر ایک انگریز خاتون کی مراسلۃ شائع هوي هے - وہ لکھتي هے :

" جناب من !

جنگ بلقان میں آپکے رسالے کي جوروش رهي' اسکے لیے آپ ان تمام لوگوں کے شکریہ کے مستحق هیں جو انگریزي شہرت کي قدر کرتے هیں -

ترکوں کے هاتھوں جن مظالم کے هونے کا دعوي کیا جاتا هے' اب وہ یقیناً ایک ایسا مغالطہ هے' جس کي حقیقت سے پردہ اٹھچکا هے سر مارک سکس' مسٹر مارما ڈیوک پکتھل' اوبریل اوبرے اپم پي پیر لوتي' وغیرہ' نیز وہ مشہور ارباب قلم جو اس ملک کي اور ترکوں کي دونوں کي حالت سے خوب واقف هیں' دنیا کو علي الاعلان بتا چکے هیں کہ ترک جتنے ظالم هیں اس سے کہیں زیادہ مظلوم هیں -

ترکوں کو ان فتنہ پردازوں کي وجہ سے کبھي امن و اطمینان نصیب نہ هوا' جو اپنے ناپاک مقاصد کیلیے منازعات و مناقشات کے پیدا کرنے میں همیشہ سرگرم رهتے هیں -

مگر اب کیا حالت هے؟ یہ کہ ترکي حکومت کے رخصت هونے هي ان جنگجو قوموں نے باهم ایک برباد کن جنگ شروع کردي اور مقدونیہ اور تھریس پر اسقدر مظالم کیے کہ وهاں کے باشندے آج سلطاني حمایت کي التجا کررهے هیں - دنیا میں برطانیہ هي اکیلي سلطنت نہیں جو اپنے گھر کو اپنا قلعہ سمجھتي هے - ترکي کو بھي اس بات کا حق هے کہ وہ اپنے ان ممالک پر قبضہ باقي رکھے جہاں تمام باشندوں کو پوري آزادي دیجاتي هے - سالها سال هوے جب ترکي توسیع ملک کے لیے نئي زمینیں تلاش کرتي تھي - پھر اب کیا سبب هے کہ دنیا کي دو بڑي اسلامي سلطنتوں یعنے ترکي اور انگلستان (؟) میں اسدرجہ بیگانگي هے؟ هاں یہ اثر هے ان پُرجوش طرفداران روس و انجمن بلقان کا' جو اسي خدمت پر معمور تھے -

یہ واقعہ آساني سے یاد آ سکتا هے کہ آغاز جنگ سے پہلے قریبا جولائي سنہ ۱۹۱۲ع میں روسي وزیر خارجیہ سر ایڈورڈ گرے سے ملنے انگلستان آیا تھا - اتنا هم خود سمجھ سکتے هیں کہ ضرور اسوقت مشرق ادنی کے تمام مسائل پر پوري بحث هوئي هوگي - اسکے بعد یہ امر بالکل صاف هے کہ برطانیہ بھي اس فریب میں شریک تھي جو ترکي کو ستمبر سنہ ۱۲ ع میں اسوقت دیا گیا تھا جبکہ اسکي ایک لاکھ بیس هزار فوج تھریس میں نمایشي جنگ کررهي تھي -

اتحاد یورپ نے ترکي کو اطلاع دي کہ چونکہ اسکي همسایہ سلطنتوں میں سے کسي کا بھي یہ ارادہ نہیں کہ وہ ترکي پر حملہ کرے' اسلیے اس نمایشي جنگ کي یہ تعبیر کیجا سکیگي کہ ترکي بلغاریا پر حملہ کرنے کي فکر میں هے - اور کامل پھر دو چند بیچھالي و بے ایماني کے ساتھ اسکو مشورہ دیا گیا کہ اس اجتماع کو توڑ دے -

ترکي نے یورپ کے کہنے پر اعتماد کیا - حالانکہ وہ اس اعتماد کا خمیازہ بارها کھینچ چکي تھي - اس نے فوجي جمیعت منتشر کردي اور سپاهیوں کو سلطنت کے دور دراز حصوں میں بھیج دیا -

مشکل سے سپاهي گھر پہنچے هونگے' کہ بلغاریا نے جنگ کا اعلان کردیا اور یہ خونخوار درندے ترکي ممالک کو تاراج کرنے لگے -

یہ امر بالکل بعید از فہم هے کہ انگریزي مدبروں کو روسي پالیسي کي هدایات کي پیروي کي اجازت دیجائیگے - کون روس؟ وہ جو فن لینڈ' پولینڈ' اور خود اپني غیر مسیحي رعایا پر ستمران هے -

ایران' ترکي' اور چین کے معاملات میں روس کي همارے ساتھ شرکت همارے لیے سخت مضرت رساں ثابت هوئي هے - یہ پالیسي خود غرضي اور تنگ نظري کي پالیسي هے جس پر هر حقیقي آزاد خیال انگریز متاسف و متحسر هوگا

یورپ کي آج جو حالت هے' روس اسکا بالکل پرتو هے - روس امن و صلح کي راہ میں ایک سنگ گراں هے

یہ انگلستان نہیں بلکہ روس هے' جسکے لیے جرمني فوجي تیاریاں کر رها هے -

مجھے امید هے کہ وہ دن دور نہیں جب جرمني اور انگلستان جنگي علي العموم یہ حالت هے' باهم نہایت پختہ حلیف و همساز هونگے - اگر اس اتحاد کي اهمیت کو ڈپلومیٹ نہیں سمجھتے تو نہ سمجھیں' اور لوگ خوب سمجھتے هیں - مجھے جرمني اور اسکے صلح جو حکام پر پورا اعتماد هے

مراکش' جو اپنے ساحلي خط کي وجہ سے بحر اسود کا بحري مرکز بن سکتا هے - اور مور (عرب اندلس) اگر یہ دونوں چیزیں هم نے فرانس کو ایک خیالي شے یعني " مصر میں آزاد هاتھ " اور مفاهمت دلي (Entente cordiale) کے بدلے میں نہ دیدي هوتیں' تو مجھے یقین هے کہ آج همیں افسوس نہ کرنا پڑتا -

یہ " خیال " گو بجاے خود عمدہ تھا مگر ان اعلی فوائد کي قرباني کے قابل نہ تھا جو برطانیہ کو مراکش میں حاصل تھے -

راقم مارگریٹ روابنسن -

خضاب سیہ تاب

مراسلات

" مصالحة " مسئلة اسلامیة کانپور

از جناب مولانا محمد رشید صاحب مدرس مدرسه عالیه کلکته

(۲)

مولانا المحترم ! الهلال نمبر ۱۸ میں بنده کے اپنا مضمون مطبوعه دیکها - اس ناچیز مضمون کو ایسے معزز مجله میں جگه دینے پر آپ کي خدمت میں دلي تشکر پیش هے -

مینے اسي مضمون کو کسیقدر تغیر سے اخبار زمیندار و همدرد جیسے آزاد اور مدعیان حریت کیخدمت میں بهیجکر اونکے انصاف اور آزادي سے اپیل کي تهي که اسکو درج اخبار فرما دیں لیکن میري درخواست نا منظور هوي اور لطف یه که مجکو نامنظوري کي اطلاع دینا بهي مناسب نه سمجها گیا - جب مدعیان حریت نے اوسکو قابل توجه نه سمجها تو مجهے بدگماني هوي که الهلال بهي اسپر توجه نه فرمائیگا ' لیکن " ان بعض الظن اثم " تجربه نے اوسکے خلاف ثابت کیا : و لیس الخبر کالمعاینه - بهر حال اگر اوس مضمون کے درج کرنیکو الهلال کي حق گوئي کے لیے معیار قرار دیا تها ' تو مجکو پہلے تجربه هونے کي وجه سے امید هے که آپ نه صرف معذور هي رکهیں گے بلکه میري اس جرات کو معاف فرمائیں گے -

جناب والا نے میرے ناچیز مضمون پر جو ریمارک لکھے مینے اونکو غور سے پڑھا هے ' اونکی نسبت بهی چند الفاظ لکھنے کي جرات کرتا هوں -

(۱) ۳ - اگست کو جسدن حادثهٔ فاجعهٔ کانپور پیش آیا ' اوسکے دوسرے روز هز آنر کانپور پہونچے - تمام مسلمان سخت سراسیمه هو رهے تهے - اوسوقت میرا اور چند دیگر حضرات کا خیال هوا که مسلمانان کانپور کا ایک ڈیپوٹیشن هز آنر سے ملکر یہاں کے حالات بیان کرے تا که کسي طرح سکون هو - مگر اسمیں کامیابي بعض وجوہ سے نه هوسکي - بهر حال اس کے لیے ایک معزز مسلمان جو میونسپل کمشنر بهي هیں' بلائے گئے - انهوں نے اثنائے گفتگو میں بیان کیا که میونسپل کي طرف سے یه تجویز پیش کي گئي تهي که دالان کے نیچے کے حصه پر گذرگاه رهے اور بالائي حصه شامل مسجد' لیکن متولیان مسجد و دیگر مسلمانوں نے اسکو منظور نهیں کیا - ایک معزز مسلمان میونسپل کمشنر کے کہنے کی تغلیط مشکل هے - اس سے صاف معلوم هوتا هے که پہلے موجوده حالت پیش کي گئي تهي جسکو مسلمانوں نے نا منظور کیا - مهینه کی تعین البته اونهوں نے نهیں کی تهی - اسکو بعض دیگر ذرائع سے مینے دریافت کیا هے - اخبار زمیندار کے کسي پرچے میں بهی ایسے الفاظ درج هیں جنسے میرے اس مضمون کی تائید هوتی هے - اسوقت فائل میں سے نکال کر اوسکا حواله دینا ذرا وقت طلب هے - اگر قراء کرام کا اصرار هو تو اسکو نکالا جاسکتا هے -

(۲) هز هائنس نواب صاحب رامپور کے جلسه کا کوئي پروگرام شائع نهیں هوا جس سے یه جانا جاتا که اصل مقصود کیا تها ؟ اونکے اسپیچ اڈریس کے متعلق البته بعض جملے اخبارون میں چهپے هیں لیکن پورا اندازه لگانا دشوار هے - تاهم جناب کا خیال صحیح هو گا لیکن اخبار زمیندار اور همدرد کے سب سے بڑا اعتراض یہی پیش کیا گیا تها که نه تو پبلک کو اوسکي اطلاع دیگئی اور نه مسلمه لیڈر اوس میں طلب کیے گئے ' نه اوسکا کوئي پروگرام شائع هوا -

(۳) جناب والا کي نسبت مینے کہیں نہیں لکها که " آپ کو مطلق خبر نہیں تهی " میرے الفاظ یه هیں : " اخیر فیصله کي کچهه خبر اونکو بهی نہیں دیگئی " اور آپ کے نہایت و صحت سچائی اور حق گوئی سے اسکو [illegible] ملی هے بلکه اسکے متعلق نہایت مفید اسناد [illegible] هے -

(۴) ایڈیٹر صاحب زمیندار کو اگر اطلاع تهی اور انہوں نے سکوت اختیار کیا تها تو سخت تعجب هے که اعلان مصالحت کے دن تک وه اپنے پیش کرده شرائط کیوں اس سے علحده رکهتے رهے ؟ قطع نظر مجهے معاف رکهیے اگر میں یه کہوں که اخبار (زمیندار) بهی ایک عجیب اخبار هے جو عوام کے مذاق کے مطابق هونے کے سبب سے بہت کثیر الاشاعت هے لیکن اوسکي کوئي مستقل پالیسی نہیں - اگر کسیکو مستقل پالیسی قرار دیا جاسکتا هے تو وه [illegible] گالیاں دینا هے جس سے سابقه هی اسکا کوئي نمبر [illegible] هو وه پہلے نہایت سختي سے جو شرائط صلح پیش کر رها هے' اونمیں سب سے اهم مسجد کو بعینه اصلی حالت پر لوٹا دینا قرار دیتا هے ' پهر اس مصالحت پر بے حد خوشی ظاهر کرتا هے' مٹهائیاں دیتا هے' پهر گهبرا کر مسجد کے فیصله کو علما کے حواله کرتا هے' آخر میں خود مجتهد بنکر هز ایکسلنسي کے وعدهٔ عطیه شاهانه اور زمین کے مل جانے پر لکهتا هے :

" هم تهوڑا کهو کر بہت زیاده حاصل کرینگے " (زمیندار ۲۳ - ذیقعده)

اور کچهه عجب نهیں که عنقریب ارباب حق کے کشف حقیقت اور پبلک کي بے چیني کو دیکهکر پهر اپنی تمام سابقه رایوں کو یه کهکر واپس لے لے که " اگر لوگ اس فیصلے سے خوش نهیں هیں تو خیر هم بهي خوش نهیں ! ! "

اگر اس فاضل اڈیٹر کے اجتهاد پر پہلے سے حضرات کانپور عمل کرتے تو ۳ - اگست کا ناگوار واقعه پیش هي نه آیا ' کیونکه پہلے هي معقول معاوضه نقدي اور زمین کي صورت میں مسلمانوں کیخدمت میں پیش کیا گیا تها - جسکو اونهوں نے اپنی بد قسمتي سے نامنظور کیا -

(۵) جن حضرات کانپور کے نام آپ نے درج فرما کر تحریر کیا هے که اونکو واقعات معلوم تهے ' اگر یه صحیح هے تو اون کوکوئي غلط بیاني پر تعجب هے - اسمیں سے بعض بعض حضرات کي نسبت مجهے ذاتي واقفیت هے که جب اون سے استفسار کیا گیا تو اونهوں نے قطعي لا علمي ظاهر کي - پهر آنریبل سید رضا علي نے مراد آباد

(مزید تحقیق کے لئے ملاحظه هو شرح ابن میسم بحرانی جزر ۳۱)

(۴) خلافت فروع دین هے - جناب علي علیه السلام ایک خطبه میں ابتداے خلافت ابوبکر صدیق رضي الله عنه کا ذکر کرتے هوے فرماتے هیں که لوگ مرتد هو رهے تیے - اسواسطے هم نے اسلام کے برباد هو جانے کے اندیشه سے اپنی خلافت کے لیے کوشش نه کي - کیونکه اُس وقت ایسا کرنے سے هم کو چند روزہ سرداري کے مقابله میں ایک بڑي مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا - اسکي شرح میں فاضل ابن میسم فرماتے هیں :

فیکون المصیبة علیه في هدم اصل الدین اعظم من فوت الولایة القصیرة الامد التي غایتها اصلاح فروع الدین ومتمماته الخ (ابن میسم جزو ۳۰)

پس اُن کیلیے (جناب علي) کیلیے اصل دین کے گر جانے میں زیادہ تر مصیبت تهي به نسبت چند روزہ سرداري کے جسکي غایت فروع دین کي اصلاح اور اسکا تتمه هے نه که اصل دین -

اسي خطبه پر علامه ابن ابي الحدید بول اٹهے هیں :

وهذا الکلام یدل علی بطلان دعوی الامامیة النص و خصوصاً الجلي (شرح نهج البلاغة ابن الحدید ج ۴ صفحه ۱۹۵ مطبوعه مصر)

اور یه کلام امامیه کے دعوی نص اور خاصکر نص جلي کے بطلان پر دلالت کرتا هے -

(۲) شکوۂ جور و ستم اسلاف :

اصل یه هے که ظالموں کے ظلم سے نه تو اهلبیت بچے هیں نه شیعه بعض موقعوں پر دونوں گروهوں پر جور و ستم هوئے هیں - مثلاً واقعه کربلا کے بعد هي مکه معظمه میں عبد الله بن زبیر بیرحمي سے شهید کیے گئے تو مدینه والوں کو واقعه حره میں مظلومان کربلا کي مصیبت میں بهي حصه لینا پڑا ' جسمیں بقول علامه مجلسي سات سو کے قریب حافظان قران مجید شهید کیے گئے - یه بني امیه کا زمانه تها - (حیات القلوب جلد - ۲ باب ۲۲ صفحه ۲۴۸)

دوسرے نمبر پر بني عباس هیں - انکو بهي اسلاف اهل سنت کہا جاتا هے ' حالانکه یه بني هاشم تیے اور ایک وقت میں شیعوں کے مایۂ فخر اسلاف ' خصوصاً جبکه سادات کي همدردي میں سفاح نے تمام بني امیه کو گهر میں بلاکر ایک هي وقت کے اندر ته تیغ کردیا تها اور تڑپتي هوئي لاشوں پر دسترخوان چنا گیا تها ' اور بني عباس اور بني هاشم اُن پر مزے سے بیٹهکر کهانا نوش جاں کرتے رهے (واز سرآں نطعها بر نخواستند تا جمله بمردند - مجالس المومنین م ۸ صفحه ۳۲۵)

انهي میں سے دو ظالم ترین خلیفوں کي نسبت فاضل مجلسي کي راے ملاحظه هو :

" با وجودیکه منصور و هارون شیعه بودند و اقرار بامامت ثلاثه نه داشتند ' اما از کافر و بت پرست بدتر بودند - بعد از مامون خلفا سني شدند و مذهب مالکي را اختیار کردند (تذکوة الائمه : ۱۱۵ مطبوعه ایران)

یعني اگرچه منصور اور هارون شیعه تیے اور حضرات ثلاثه رضي الله تعالی عنهم کي امامت کے قایل نه تیے لیکن پهر بهي کافر اور بت پرستوں سے بهي بدتر تیے ' بعد مامون رشید کے یه خلیفے سني هوگئے اور امام مالک کي پیروي اختیار کرلي -

مانا که بني عباس نے بهي شیعوں پر بڑے بڑے ستم کیے لیکن شیعوں کے هاتهوں علاوہ معتصم عباس کے بے رحمانه و وحشیانه قتل کے ' مدینة السلام بغداد کي عالمگیر تباهي اور اسکے ساتهه تمدن اسلامي کي بربادي بهي غیر معمولي انتقام تها - (ملاحظ هو مجالس المومنین مجلس دهم : ۴۳۶ ترجمه ابو طالب علقمي) -

اور در اصل اهل سنت کے اسلاف تو خلفائے راشدین اور ایمۂ اربعه وغیرہ هیں جنکا قول و فعل بعد از کتاب و سنت اُن پر حجت هو سکتا هے و بس - خلفائے راشدین رضي الله عنهم کے طرز عمل کي جو بوقت خلافت اُن کا تها ' آپ تعریف فرما هي چکے - باقي ایمۂ اربعه میں سے امام شافعي کي نسبت مشهور هے که وہ بباعث محبت اهلبیت کرام بعض اوقات رفض تک سے متهم هوے -

امام مالک بن انس کي بابت لکها هے که جب منصور عباسي کے برخلاف محمد ملقب به نفس زکیه نے خروج کیا تو آپ فقیه مدینه تیے تاهم بلا خوف لوگوں کو انکي نصرت و امداد کا فتوی دیتے تیے - نه صرف امام مالک بلکه لکها هے که سادات عظام کے همرکاب تمام اهل مکه و مدینه نے بهی که مذهباً اهلسنت تیے حضرت نفس زکیه کی بیعت کرلی تهی -

اسي طرح امام ابو حنیفه کي نسبت لکها هے که جب نفس زکیه کے بهائي ابراهیم نے منصور کے خلاف خروج فرمایا تو اکابر ملت میں سے امام اعمش اور عمار بن منصور نے انکے هاتهه پر بیعت کي - اور پهر یه که " بصحت پیوسته که ابو حنیفه نیز در بیعت او بود " یعنے بتحقیق معلوم هوا هے که ابو حنیفه کوفي بهي انکي بیعت میں داخل تیے ' اُن کے ساتهه خروج کرنے اور امداد دینے کے فتوے دیتے تیے - نیز اپنے بیٹے حماد کو چار هزار درهم دیکر انکي خدمت میں روانه کیا تها اور معذرت خواهي کي تهي که لوگوں کي امانتیں میرے پاس هیں ورنه خود بهي حاضر خدمت هوتا - اور آپکي امداد کرتا - آخر میں لکها هے " واین نامه بدست منصور دانیقی افتاد - بر ابو حنیفه متغیر شد و اورا ایذا کرد که سبب وفات وے گشت (مجالس المومنین مجلس هشتم مطبوعه ایران سنه ۳۶۴) یعني یه خط منصور کے هاتهه پڑ گیا ابو حنیفه پر وہ خفا هوا - اور انکو ایسي تکلیف دي که وهي انکي وفات کا باعث هوئي -

لیکن دنیا دو یه معلوم کرکے نهایت مایوسي هوگي جب سنے گي که اس محبت اهلبیت کا اجر امام موصوف کو دیا ملا ؟ قاضي نور الله شوستري فرماتے هیں :

" شاہ اسمعیل قبر ابو حنیفه کوفي را که در بغداد بود کند و عظام اورا بسوخت ' و سگے را بجائے او دفن نمود - آں موضع را مزبله اهل بغداد ساخت (مجالس المومنین صفحه ۳۸۱)

با ایں همه بهتر یهي هے که اسلاف کے اعمالنامے تو اب بهلا هي دیے جائیں - گڑے مردوں کي هڈیاں اکهاڑنا ٹهیک نهیں - موجود نسل کیلیے پیش آمد حالات و تعلق کو مد نظر رکهه کر ایک دوسرے سے همدردي کرنا ضروري هے اور رابطۂ الفت و اتحاد کو حسن سلوک اور حسن اخلاق سے مضبوط کرنا چاهیے - (باقي آینده)

ترجمه اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مهاجرین عثمانیه میں شامل کي جائیگي - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیه -

ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے -

مؤکل کے نزدیک کامیاب ہوا ہوں - مجھے کسي دوسرے سے غرض بھي نہيں ہے کیونکہ : ان اجري الا علي رب العلمين - میں اپنے مؤکل سے اجر کا طالب ہوں نہ شکریہ کا شوق ہے - نہ نصرت و ملامت و شکایت کا اندیشہ ہے - و الحمد الله علي ذالـك ·

• • • • • • • • •

• • • • • • • • •

یہ امر اب مجھے صاف کرنا ہے کہ میںنے اپنے موکل کا جو منشاء سمجھا ' اسکے موافق کیا - امید کہ اسکو بغور ملاحظہ فرمائیگا - میںنے اپنے امکان بھر شریعت کي پابندي کي مگر اسي حکم کي حسکو میں شریعت کا سمجھتا تھا - ساتھہ ھي اسکے اپني راے پر عجب نہیں کیا اور جمہور علماء کے خلاف کسي وقت اظہار خیال نہیں ہوا اور آخر تـک انکے منافي کوئي بات نہیں کہي - اسوقت مجھپر یہ اتہام ہے کہ میںنے صورت موجودہ کے جواز کا فتوي دیدیا یہ بالکل غلط ہے - البتہ یہ صحیح ہے کہ اس امر سے کہ مرور میں اشتراک ہو ' قطع مصالحت کي کوئي وجـہ میرے دھن میں نہ آئي ' جبکہ ہر وقت اسکے مطالبہ کا حق جسکے ہم مکلف ہیں ہمکو پہونچتا ہے اور مقدمات دیـواني وغیرہ کا حق کسي طـرح ساقط نہیں ہـوا ہے - میںنے اسـوقت صـرف قـیدیونکي رہائي اور اصولي طور پر مسلمانونکا قبضہ حاصـل کرلینا کافي سمجھا - اس سے یہ نہیں لازم آتا ہے کہ اس صورت کو میں نے جائز بھي کردیا " بلـکہ کتنے امور ہیں کہ نا جائز ہیں اور ہم اسکو اپني محکـومیت کے باعث انگیز کیے ہوئے ہیں ' اور ہر موقع پر انکا مطالبہ کرتے ہیں - انہیں میں اسکو بھي میںنے شمار کرلیا - مجھے جن امور کے باعث مصالحت کرنا ضروري تھا وہ میرے نزدیک ازروے شریعت حفظ اسلامیہ اہم تھے ' بہ نسبت اس اشتراک مرور کے - اسکي وجہہ سے وہ امور نظرانداز نہیں کیے جاسکتے - میںنے اسمیں جو کچھہ کیا ' خدا کي طرف سے جو ذمہ داري ہے اسکو [illegible] رکھہ کے کیا ہے - و الله علي ما اقول وکیل -

• • • • • • • •

جب مصالحت ضروري سمجھي گئي جسکے [illegible] میں اسوقت نہیں عرض کرونگا اور آپکو بھي معلوم ہیں ' تو [illegible] حیلۂ شرعي نکالا اور کہا کہ اسکے بارہ میں مشورہ کر [illegible] علماء سے استفتاء دریافت کیا جاے تو مجھے اخذ [illegible] نزدیک یہ صورت جائز تھي اور اون لوگوں [illegible] اس [illegible] ساعي تھے ' جتنا فرض تھا وہ ادا کر چکے کہ ایک [illegible] جس وہ [illegible] سمجھتے تھے اس شورہ میں شریک کیا اور [illegible] کے قول کو حکم خدا سمجھا - اگر مجھے اشتباہ ہوتا [illegible] کو توثیق میں کچھہ شبہ ہوتا تو اُنکو اور مجھکو دونوں [illegible] ان علما سے جو جمع کیے گئے تھے دریافت کرنا تھا [illegible] پر یہ فرض نہیں ہے کہ جس امر کو میں خدا کا حکم سمجھتا ہوں ' اسمیں اپنے سوا غیر کا اتباع کروں (۱) بلکہ میں خود اپنے علم [illegible] کا مکلف ہوں اور عام لوگوں کو ایک عالم کے قول پر عمل کرنا جائز ہے - شرعي قباحت اسمیں مجھے نہیں معلوم ہوئي - اسپر بھي مشورہ لیا گیا اور جو کارکن لوگ تھے ' اون سے اسکي تشریح کردي گئي - جہاںتک مجھے علم ہے اوس صورت مجوزہ میں کسیکو اختلاف نہ تھا کہ ان حالات کے لحاظ سے یہ مخلص ہو سکتا ہے -

(۱) الحمد لله کہ جناب مولانا کا یہ اعتقاد ہے اور في الحقیقت یہي وہ اصول اسا[illegible] اگر تسلیم کرلیا جاے تو آج مسلمانوں کے تمام دیني مصائب کا خاتمہ ہوجاے - امید ہے کہ مولانا ہر موقعہ پر اس اصول کو ملحوظ رکھیں گے کہ " جس امر کو حکم خدا یقین کرلیا جاے اسمیں غیر کا اتباع نہ چاہیے اگرچہ ایک عالم اسکي پرستش کرتا ہو " (الهـلال)

• • • • • • • • •

• • • • • • • • •

وقف کي ملک کسي کے لیے نہیں ہو سکتي ہے - قبضہ زمین مسلمانوں کو دلا دیا گیا - اب صرف گذرنے میں پیدل چلنے والونکي مشارکت ہے - اس امر کو نہ خیال کیجیے کہ ہماري خواہش کیا ہے ؟ اس امر کو دیکھیے کہ ہمکو جو کچھہ ملا وہ کسي نہ کسي طرح ہم شرعي مسئلہ میں لا سکتے ہیں یا نہیں ؟ ممر میں کافر و مشرک سبکا گذرنا شرعاً جائز ہے - جنب و نفساء و حائض کے گذرنے کي ممانعت اگر ہوسکتي ہے تو مسلمانوں کو انکی شریعت کي طرف سے - گورنر جنرل کو کیا حق ہے کہ اسکي تصریح کریں ؟ جانور روکنے کذریکي خود گورنر جنرل نے اجازت نہیں دي ہے - جو لفظ انہوں نے استعمال کیا ہے وہ اس امر پر زیادہ واضح ہے کہ تعزیزیندي کیے اصالتاً حق مرور ہے -

• • • • • • • • •

• • • • • • • • •

تاہم میں اسکو نا کافي سمجھتا ہوں - اسیدن کانپور میں مسجد سے نکل کے قبل اسکے کہ گورنر جنرل اسکو ظاہر کریں ایک بساطي کي دوکان پر بڑے مجمع کے سامنے میںنے صاف صاف کہا کہ مسجد کي زمین پر اگر ہمکو قبضہ بھي ملا ہے تو براے نام ہے - پھر مولوي غلام حسین صاحب سے جا کے پوري حالت ذکر کي - پھر مولوي عبد القادر صاحب آزاد سے - پھر ایک مسجد جو کہ مولوي ابو سعید صاحب کے مکان کے قریب ہے ' اوسمیں مولوي محمد رشید صاحب سے از ابتداء تا انتہا کل امور کا ذکر کیا اور کہا کہ ابتـک یہ نقصان باقي ہے اور ہمکو چارہ جوئي کا حق حاصل ہے - اوسکے بعد جب مسٹر علي امام صاحب نے مجکو مبارک باد دي تو میں نے اون سے بھي اسکے متعلق صاف صاف کہا کہ نہ تو اس سے بے چیني دفع ہوئي نہ یہ شریعت حقہ کے موافق ہے کیونکہ میں اسکو بالجبر سمجھتا ہوں - لیکن مجھے پورا اطمینان دلایا گیا کہ اسکے بننے کے وقت ہر طرح سے آپ مطمئن کر دیے جائیں گے - (انتہی ملخصاً)

بشـــارۃ عظمـــیٰ

لارڈ ھڈلے بالقابہ کا اعلان اسلام

از داعی اسلام خواجہ کمال الدین صاحب بي - اے - شکر الله مساعیہ

حبي في الله - السلام علیکم و رحمتہ الله و برکاتہ ·

مبارک ہو - الله تعالی نے آجتک ابتلاوں میں ثابت قدم رکھا اور آیندہ رکھے - میںنے آجتک کوئي خط نہیں لکھا - آپ کي مصروفیت اہم نے جرات نہیں دلائي کہ آپکي توجہ کسي دوسري طرف منعطف کروں -

میں آپکي قلمي اور درمي امداد کا ہر طرح ممنون ہوں - جزاکم الله احسن الجزا -

بالمقابل ایک ایسي عظیم الشان نصرت الہي کی خوشخبري اور مبارک باد دیتا ہوں ' جسکي نظیر گذشتہ پچاس سال میں ہندوستان کي دنیا کے کسي مذہب نے نہ دیکھي ہوگي - و الحمد الله علی ذالك -

نومبر کے اسلامک ریویو کا پرچہ جو اسکے ہمراہ پہونچتا ہے ' ملاحظہ فرماویں - اسکے آخري صفحہ (ٹیٹل پیج) پر ایک اشتہار ایک زیر تصنیف کتاب کا ملاحظہ فرماویں جو رائٹ آنریبل لارڈ ھیڈلے اسوقت لکھہ رہے ہیں -

میں جو تقریر کی ' اوسمیں بھی صرف یہی کہا کہ مسجد کی زمین واپس ملگئی ہے - کانپور میں اون سے ملکر جب دریافت کیا گیا تو بھی اصلیت ظاہر نہیں کی - لطف یہ کہ انھیں اب بھی آزادی وحریت کے ادعا کے اعادے میں تامل نہیں ہے اور فرماتے ہیں کہ " میں اصول رازداری کے خلاف ہوں " فیا للعجب ! - آپ کو شاید تعجب ہوگا جب آپ یہ دریافت کرینگے کہ اس معاملہ میں نہ صرف غلط فہمی ہی ہوی بلکہ تغلیظ سے بھی کام لیا گیا - لکھنؤ سے میرے ایک دوست مجھے لکھتے ہیں " مسجد کے معاملہ میں غلط فہمی ہوی - اب نہایت افسوس ہے - اللہ تعالی مدد فرمائے -" لکھنؤ میں جو جناب راجہ صاحب اور جناب مولانا عبد الباری صاحب کا موطن ہے ' یہ غلط فہمی جب ہی ہوسکتی ہے کہ اصل بیان کرنے والے مغالطہ دینا چاہیں - جناب کو اور بھی زاید تعجب ہوگا اگر آپ میرے ایک کانپوری دوست کے اس جملہ کو پڑھیں گے جو اونھوں نے مجھے ۲۲ - اکتوبر کے خط میں لکھا ہے "گو باطن میں یہاں بھی فیصلہ مسجد کو لوگ پسند نہیں کرتے تاھم بظاہر کوئی مخالفت نہیں ہے " بطریق جملہ معترضہ مجھے اسوقت حافظ احمد اللہ کی وہ چٹھی یاد آتی ہے جو انھوں نے ۲۲ - ذیقعدہ کے زمیندار میں چھپوائی ہے - اور اس غلط افواہ کی تردید کی ہے کہ " وہ فیصلہ مسجد کو قابل اطمینان نہیں سمجھتے " جب مجھے حافظ صاحب کی پہلی اخلاقی جرات یاد آتی ہے تو اس چٹھی کے چھپوانے پر تعجب ہوتا ہے - اگر یہ افواہ غلط بھی تھی تو اس اھتمام اور شد و مد سے تردید کرنیکی کیا ضرورت تھی ؟ سب سے زاید لطف یہ ہے کہ اڈیٹر صاحب زمیندار نے اس پر ایک لنبا نوٹ لکھکر یہ ثابت کرنیکی کوشش فرمائی ہے کہ "حافظ صاحب برٹش گورنمنٹ کے ویسے ہی خیر خواہ ہیں جیسے اور لوگ ! " میرا دماغ کام نہیں کرتا کہ اگر وہ اس فیصلہ کو قابل اطمینان نہیں سمجھتے تو اسلیے اونکی خیر خواہی میں کیا فرق آتا ہے ؟ فرض کیجیے کہ مولانا ابو الکلام اس فیصلہ پر مطمئن نہیں یا کلکتہ کی تمام پبلک غیر مطمئن ہے - یا میں خود غیر مطمئن ہوں ' تو کیا میری وفاداری اور خیر خواہی پر حرف آگیا ؟ اور کیا وفاداری کیلیے ضروری ہے کہ گورنمنٹ کے ہر فیصلہ پر اطمینان بھی کیا جاوے ؟ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا -

(۶) مینے جس وقت مضمون لکھا تھا اوسوقت تک جناب کی مخالفت کا مجھے صحیح طور پر علم نہ تھا - اسلیے مینے پوچھا تھا کہ یہ فیصلہ جب کہ آپ کے پیش کردہ شرائط کے خلاف ہے تو آپ صدائے مخالفت کیوں بلند نہیں کرتے ؟ اب جب کہ الہلال نیز ٹون ہال کی تقریر مینے دیکھہ سن لی ہے تو اب اوس سوال کا کوئی موقعہ نہیں اور اب میں اوس جملہ کو واپس لیکر ببانگ دھل اقرار و اعلان کرتا ہوں کہ اس معاملہ میں تمام ہندوستان کی پبلک نے جس جلدی سے کام لیا ہے ' اوس سے کلکتہ کی پبلک مستثنی ہے ' جس نے نہایت حزم و احتیاط اور غور و فکر سے کام لیکر جو امر قابل شکریہ تھا اوسپر دل و جان سے شکریہ ادا کیا - اور باقی سوال کو باقی رکھا ' ایسے نازک وقت میں کہ تمام انجمنیں ' تمام اخبار ' ساری پبلک ' ایک طرف ہو اور بلا سمجھے بوجھے ایک دوسرے کی تقلید کرتا جاتا ہو ' حق گوئی پر ثابت قدم رھنا اور بلا خوف لومۃ لائم اور بلا انتظار نتیجہ حق ظاہر کرنا ' معمولی دماغ کا کام نہیں - یہ مولانا ابوالکلام آزاد ہی کا کام ہے اور صرف اونکا !

ایں سعادت بزور بازو نیست * تا نبخشد خداے بخشندہ

فجزاھم اللہ تعالی عن جمیع المسلمین خیرا - مدعیان حریت و حق کے لیے یہ طرز عمل نہ صرف قابل تقلید ہے بلکہ تازیانہ عبرت ہے و شتان بین مدعی العربۃ و الحر -

(۷) یہ صحیح ہے کہ مسٹر مظہر الحق ڈیپوٹیشن کے ممبر نہ تھے کیونکہ ڈیپوٹیشن مقامی تھا - لیکن انھوں ہی نے اس معاملہ کو طے کیا ' انھوں نے ہی اڈریس لکھا ' خود وہ ڈیپوٹیشن کے ھمراہ گئے ' اسلیے اون سے سوال کرنیکا حق ضرور ہے - ھاں یہ بالکل سچ ہے کہ " شیک ھنڈ کا اگر اونھیں شوق ہو تو اسکے لیے وہ زیادہ کم قیمت اور آسان وسائل رکھتے ہیں "

(۸) میں اس جملہ کے ساتھہ پورے طور پر متفق ہوں کہ " مسٹر مظہر الحق کی حیثیت اس معاملہ میں بدرجۂ مفتی کی نہ تھی بلکہ ایک مشیر قانونی کی " اور در حقیقت یہی اونپر سب سے بڑا اعتراض ہے کہ اونھوں نے اپنی حیثیت سے قدم باھر کیوں رکھا ؟

توضیح مزید

(از جناب مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محل)

مولانا موصوف اپنے ایک تازہ ترین گرامی نامہ میں تحریر فرماتے ہیں :

(۱) مجھے مثل دیگر علماء اھل اسلام اس امر کا تحفظ ہے کہ معابد و مساجد کے احترام کو کسی قسم کا گزند نہ پہونچے - خصوصاً اس معاملہ کو ایسی صورت میں طے ہونا چاھیے کہ جو غرض اصلی ہے یعنی اس مسجد کے علاوہ بھی تمام مقامات متبرکہ کی حفاظت ' وہ حاصل ہوجائے - کل ملک کا انہماک اس مسئلہ سے اسی غرض سے ہوگیا ہے - میری طرف سے اسکا خیال نہ کیا جائے کہ میں نے دیدہ و دانستہ اس فیصلہ میں اس مقصد کو نظر انداز کردیا ہے - اگر کسی پہلو سے اس کا شبہ ہوتا ہو تو غلطی رائے پر محمول فرمایا جاے -

(۲) میں کسی طرح اس امر کو جائز نہیں سمجھتا ہوں کہ مسجد کا کوئی حصہ بلا حکم شرعی علحدہ کیا جاے ' یا کسی اور کام میں لایا جاے - البتہ جو صورتیں شرع میں جائز ہیں اونکو اگر کوئی اختیار کرے تو میں قابل ملامت نہیں تصور کرتا ہوں -

(۳) میرا منصب دیگر علماء سے جدا گانہ ہے - وہ ایک پہلو پر نظر کرتے ہیں کہ اس جزء کا کسی نہ کسی طرح تحفظ ہو اور جو مطالبہ ہے وہ ثابت کردیا جاے - مگر میں ایک مصالحت کرنیوالا ہوں جسکے لیے ضروری ہے کہ موافق اور مخالف ' دونوں پہلوؤں کا لحاظ رکھا جاے - جو جزئیات علماء پیش کررہے ہیں ' انکی حقیقت آپکو معلوم ہے - جو میں پیش کررہا ہوں انکو ایک جگہہ جمع کردیا جاے تاکہ مخصوص اھل علم اسکو ملاحظہ کریں - میری غلطی سے مجھکو مطلع کریں کیونکہ اس فیصلہ میں جو بظاہر سقم ہے اسکا ذمہ دار صرف میں ہی ہوں - راجہ صاحب محمود آباد یوں تو جملہ امور کے متکفل تھے مگر مخصوص ذمہ دار وہ آئندہ تحفظ کے اور قانون بنوانیکی ہیں - اور مسٹر مظہر الحق بقول جناب کے قیدیونکو چھڑوانے آئے تھے - وہ کامیاب ہوگئے - رھا میں ' تو مجھے علم نظروں میں کامیابی نہیں ہوئی اور میرا منصب بہت مقید ہے - میں ایک غائبانہ مدعی کا وکیل تھا - مجھے اپنے مؤکل کے منشاء کے خلاف ایک چاول بھی نہ ھٹنا چاھیے تھا - میں ازروے دیانت عرض کرتا ہوں کہ مینے ایسا ہی کیا ہے - اسواسطے میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ اپنے

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازي ولايتي پودینہ کي ہري پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھي تازي پتیوں کي سي ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ہضمي - اور متلي - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوري حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالي کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکي حفاظت نہیں ہوئي تو ہیضہ ہو جاتا ہے - بیماري بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاري ہے' اور ہیضہ کي اس سے زیادہ مفید کوئي دوسري دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھي ہے - قیمت في شیشي ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵و۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موہني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہي کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکہ - گھي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مسالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسي ظاہري تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقي نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھي جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موہني کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو ہي سے مدد لي ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتي ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردي سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے

قیمت في شیشي ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھي ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتي ہے - ہمنے خلق اللہ کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طورپر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردي ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلي اور قے بھي آتي ہو - سردي سے ہو یا گرمي سے - جنگلي بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھي ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں

بھي ہوگئي ہوں - اور عصبي کمزوري کي وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتي ہے' اور تمام اعضا میں خون تازہ پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتی ہے' جو آسکي مضبوطي اور تندرستي کا ثبوت ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتي ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - یا ذرا دیر میں غصہ ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتي ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹي بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ویو ٹہرا لٹر

ایم - ایس - عبد العلي کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

مرد' عورتیں' لڑکے' فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کر سکتے ہیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل معاوضہ کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ ہرج' بڑے دم خزانہ دور تک پہنچی جاسکتی ہیں - یہ سب باتیں ہمارا رسالہ بغیر اعانت استاد بآساني سکھا دیتا ہے !! خرچ ڈاک کے لیے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر رسالہ طلب فرمالیجیے -

تھوڑے سے دنوں ۱۲ روپیہ بذل نٹ کٹنگ (یعنی سپاري برش) مشین پر لگائیے - پھر آپ سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کر سکتے ہیں - اور اگر کہیں آپ ادرشہ کی خود باف موزے کی مشین ۱۵۵ - کو منگائیں تو ۳ روپے - اور اس سے بھي کچھہ زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھي زیادہ چاہیے تو چھہ سوکی ایک مشین منگائیں جس سے موزہ اور گنجي روزانہ تیار کي جاتي ہے اور ۳۰ روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیاین (گنجي) وغیرہ بنتي ہے

ہم آپ کی بنائي ہوئي چیزوں کے خرید نے کي ذمہ داري لیتے ہیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدي جائیگی !

ہرقسم کے کاتے ہوئے اون' جو ضروري ہوں' ہم محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ہیں - تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار ہي کرنا نہ پڑے - کام ختم ہوا' آپ نے روانہ کیا' اور کسي دن روپے بھي مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہي بننے کے لیے اور چیزیں بھي بھیج دي گئیں !

ادرشہ نیٹنگ کمپني - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ

پھر نومبر نمبر میں دو اور مضامیں لارڈ موصوف کی قلم سے ملاحظہ ہوں

آیندہ کا مذہب ... ... The Religion of the Fusure

مذہب کی سلاست ... The Semplicity of Roligion

غرض یہ کہ یہ عالیؒ نژاد اور نیک نہاد انسان بچپن سے عیسائي شرک سے متنفر' اور اندر ھي اندر توحید کا قائل اور قدم بقدم بلا علم و ارادہ اسلام کي طرف کھنچ رہا تھا - گذشتہ پانچ چار سال سے قرآن شریف کا مطالعہ کیا - آخري سعادت آپ کے خادم کے لیے قضاؤ قدر نے رکھ چھوڑي تھي - وہ آگ جو اندر ھي اندر دھک رھي تھي' اوسمیں اسلامک ریویو نے چنگاري کا کام کیا - آگ مشتعل ھوگئي اور چند ملاقاتوں نے کل حجابوں کے خش و خاشاک کو خاکستر کردیا - وہ انسان جو آج سے صرف دو ھفتے پہلے اس اعلان میں تامل کرتا تھا' آج اس خاکسار کے ایما پر کتاب لکھنے لگا ھے !!

یہ کتاب میں خود چھپوا رنگا اور اسکا اُردو ترجمہ ساتھہ ھي شائع کردونگا - میں چاھتا ھوں کہ یہ کتاب ھزار دو ھزار کاپیوں میں مفت یا براے نام قیمت پر تقسیم ھو -

آپ کو اچھي طرح میري پہلي حالت کا علم ھے - ایک دردنے مجھے ھندوستان میں پھرایا اور وھي اضطراب مجھے یہاں بھي لایا - میںنے اپني چلتي ھولي دولت پر لات ماري' اور مجھے حاشا و کلا اسکا کوئي رنج نہیں - فرانس کي مذھبي کانفرنس میں میری تقریر نے ھوا کا رخ بدل دیا اور یورپ کے فضلانے حیرت ظاھر کي - ستمبر نمبر اسلامک ریویو میں وہ تقریر چھپ گئي ھے - اسوقت یورپ اور امریکہ کے فضلا نہایت خوشي اور دلچسپي سے اسلامک ریویو پڑھتے ھیں لیکن عین ایسي حالت میں مجھے مالي دقتوں نے تنگ کیا ھے - ایک سال تو میںنے پرچہ اپني جیب سے چلا دیا اور قوم پر ثابت کردیا کہ یہ امر بیہودہ نہ تھا - اب وقت امداد ھے - آپ کوشش کریں - میں آپ سے درمي نہیں بلکہ قلمي امداد اور سخني اعانت چاھتا ھوں -

ھاں' خدا کے اس فضل پر میںنے چند شعر جلدی میں موزوں کیے بغرض اندراج الہلال بھیجتا ھوں

ترانہ حمد بجناب احدیت مآب

بر اسلام رائٹ اونریبل لارڈ ھیڈ لے بالقابہ

خود بخود کردي در افضال باز
حیف باشد گر کنم بر خویش ناز
من کہ سرگرداں پئے مرغاں شدم
تو عطا کردی مرا یک شاھباز
آنچہ بنمودي بہ پیر ما بخواب
روز روشن دیدہ ام ما چشم باز
لارڈ پیدا شد پئے نصرت مرا
کردہ چوں بیچارگي زھرم گداز
آں خجستہ تا چھل در خوض و فکر
آخرش کردی برار افشاء راز
نعرہ الحمد مستانہ زنم
میکنم سجدات با عجز و نیاز
اے عجب بینم ز قرب آفتاب
چشم بر الطاف تو اے چارہ ساز

تاریخ حیات اسلامیہ

الہلال اور پریس یکٹ

حضرت مولانا - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - جو خدمات آنجناب آج ملۃ مرحومہ کي اصلاح و ترقي کیلیے انجام دے رھے ھیں' وہ روز روشن کیطرح آشکارا ھیں - اسکا بد یہي ثبوت یہ ھے کہ ھم تمام اعلی اور ادنی طبقات میں آپ ھي کا ذکر خیر پاتے ھیں' اور ڈیڑہ سال کے اندر ھي ایک عالم آپکا شیفتہ و گرویدہ ھوگیا ھے - گو یہ ایک مسلم امر ھے کہ جنکي طبائع خود ساختہ لیڈروںکي طرح تعریف پسند نہیں' وہ ھرگز اپني تعریف بنظر تحسین نہیں دیکھتے' تاھم ھم غلامان اسلام میں جناب کي بدولت اور امداد غیبي کي مساعدت سے جو عجیب و غریب احساس ملي و دیني پیدا ھو چلا ھے' وہ ھمیں مجبور کرتا ھے کہ جناب کے اس احسان عظیم کا اعتراف کریں :

ھمیں بام ترقي کے یہي رستے دکھائینگے
نہاں حضرت کے دل میں آتش اسلام پاتے ھیں

الہلال کي ایک ھي سال کي اشاعتوں نے کافہ مسلمین کے دلوں پر وہ سکہ جما دیا ھے' جسکي نظیر شاید ھي ملسکے - میں نے کثیر التعداد ناظرین الہلال کو دیکھا ھے کہ اسکي اشاعت کے دن گنتے رھتے ھیں اور جبتک انہیں جدید پرچہ مل نہیں لیتا' ایک بیچیني سي لگي رھتي ھے اور پرچۂ سابق ھي کو پڑہ پڑھکر اپنے دلہاے ناصبور کو ڈھارس دیتے ھیں - ایک قلیل عرصہ میں الہلال نے ثابت کردیا ھے کہ وہ ھمارے سیاسي حقوق کا محافظ - ھمارے اخلاقي' ادبي' تمدني و معاشرتي حالت کا مصلح - ھمارے قومي جذبات پر تنقیدي نظر ڈالنے والا اور سب سے بڑھکر یہ کہ ھمیں اسلام کي سچي تعلیم دینے والا ایک ھي رسالہ ھے -

الہلال کي ضمانت کي روح فرسا خبر اخباروں میں پڑھکر ایکطرح کي نا امیدي پیدا ھوچلي تھي - لیکن الہلال کي حق گوئي کے باوجود اپني ضمانت اور سرکار کي نو اختیار کردہ پولیسي کے' تن مردہ میں ایک زندہ روح پھونک دي - الہلال ھمارا اسلامي معلم ھے - اسکي ضمانت الہلال کی نہیں بلکہ اسلام کي ضمانت ھے - مسلمان خوابندۂ غفلت تھے لیکن موجودہ مظالم اونکے جاگ اوٹھنے کے لیے کافي تازیانہ ھیں - اب اونکے دل سرور وحدت سے مخمور - اُنکے دماغ حب قومي سے معمور' اور انکي طبیعتیں نور ایمان سے منور ھیں - یعنے اونمیں اسلامی خو بو آگئي ھے - پھر روے زمین پر کونسي قوت ایسي ھو سکتي ھے جو محض ضمانتوںکي دھمکیاں دیدیکر ھماري صداقت پرست زبانوں کو بند کردے ؟ یہ تو فقط دو ھزار کي ضمانت تھي - اگر ایسي پچاس ھزار اور بھي ضمانتیں طلب کي جاتیں' تو بھي موجودہ حالت میں اُنکا جمع کرنا آن واحد کا کام تھا - انشا اللہ جبتک مسلمانوں کي جانیں باقي ھیں' الہلال کا حفظ انکا فرض ایماني ھوگا !

محمد طیب کراتھہ ضلع شاہ آباد

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor,
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ـ ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۳ — کلکتہ : چہارشنبہ ٤ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۳
Calcutta Wednesday, December 3, 1913.

فہرس

تصاویر

اخر الانباء

جنوبي افریقہ

ہندوستان کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں ہمدردي کے جلسے منعقد ہوچکے ہیں اور زر اعانت کي فہرستیں کھل گئي ہیں - کلکتہ میں کل سہ پہر کو ہندو مسلمانوں کا مشترک جلسہ ٹون ہال میں منعقد ہوگا -

۲۹ - نومبر کو بمبئي میں ہندوستاني خواتین کا ایک قائم مقام جلسہ ٹون ہال میں منعقد ہوا - مشہور پیٹیٹ خاندان کي لیڈي ڈنشا صدر مجلس تھیں - جلسے نے وسراے اور سکریٹري اف اسٹیٹ کي مداخلت پر زور دیا اور نہایت سخت اور پر زور الفاظ میں تجاویز منظور کي گئیں -

یہ کیسي عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو جنوبي افریقہ سے آے ہوے مراسلے دفتر مستعمرات کو یقین دلاتے ہیں کہ سختي اور جبر کي شکایتیں صحیح نہیں - دوسري طرف واقعات و روایات کا سلسلہ بغیر کسي توقف کے اپني ابتدائي سرعت کے ساتھہ جاري ہے -

۳۰ - نومبر کي تار برقیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سزاے تازیانہ کے متعلق لوگ حلفیہ گواہي دے رہے ہیں - ایک ہندوستاني شخص نے حلفیہ بیان لکھوایا ہے کہ سات آٹھہ ہندوستانیوں کو کام چھوڑ دینے کي وجہ سے انتہاے سختي کے ساتھہ مارا گیا - مارنے میں لٹھیاں استعمال کي گئي تھیں - پانچ ہندوستاني اس صدمہ سے بے ہوش ہوگئے - اس عالم میں بھي انہیں قید کرلیا گیا !

گرفتاریاں بھي برابر جاري ہیں - پولیس نے ۳۶۵ املونٹي وادي میں اور ۱۰۰ - رولو لینڈ میں ہندوستاني گرفتار کیے ہیں - کیپ ٹاؤن میں بھی ہندوستانیوں نے ہڑتال کردي ہے -

ہز اکسلنسي وسراے کے پرائیوٹ سکریٹري نادي پور سے مندرجہ ذیل تار برقي بھیجتے ہیں

" رائٹ آنریبل مارکوئس اف کرؤ (وزیر ہند) آج برور شدہ نکم دسمبر ہندوستانیوں کے ایک وفد کو بار یابي دے رہے ہیں - وفد میں سر مان چرجي بھاؤ نگري اور مسٹر امیر علي ہونگے - اسکا مقصد یہ ہے کہ ہندوستانیان افریقہ کے متعلق اپني معروضات پیش کرے "

اس سے پہلے آل انڈیا ساؤتھہ افریقہ لیگ نے اطلاع دي تھي کہ لندن میں ایک وفد لارڈ کریو کے سامنے اس مسئلہ کو پیش کرنا چاہتا ہے اور انھوں نے منظور بھي کرلیا ہے - اب اس تار برقي سے معلوم ہوا کہ یکم دسمبر کو وہ وفد پیش ہوگیا -

لارڈ کریو نے ہندوستاني وفد کا جواب دیتے ہوے نہایت ہمدردي ظاہر کي - ٹیکس کو قابل اعتراض قرار دیا اور بلاواسطہ تحقیقات پر زور دیا - انھوں نے اس معاملہ کي اہمیت کا اعتراف کرتے ہوے کہا کہ انڈیا آفس اور دفتر مستعمرات ' دونوں کامل غور و فکر میں مشغول ہیں -

تعدد ازدواج کے متعلق کہا کہ ہندوستانیوں نے ہرگز یہ خواہش نہیں کي تھي کہ اس طریقۂ نکاح کو مروج کیا جاے بلکہ اس کا منشا صرف یہ تھا کہ وہ قومیں جن میں یہ مروج ہے ' گورنمنٹ جنوبي افریقہ کي توجہ سے محروم نہ رہیں - وہ تعجب کرتے ہیں کہ کیوں غلط فہمیاں پیدا ہوگئیں - مسٹر اسمٹ بذات خود تحقیقات کي غرض سے نکال گئے ہیں -

ڈیلي گرافک نے سر منچور جي رئیس الوفد کے اس راے کي زور سے تائید کي ہے کہ ہندوستانیوں کے حقوق بحیثیت سلطنت برطانیہ کي رعایا ہونے کے قابل لحاظ ہیں اور یہ مسئلہ ایک خارجي آبادي سے تعلق نہیں رکھتا ' بلکہ امپیریل گورنمنٹ پر اسکا اثر پڑتا ہے -

دیگر اخبارات نے بھي کم و بیش تائید کي ہے -

معلوم ہوتا ہے کہ جنوبي افریقہ کے حکام کم از کم اب اتنا تو سمجھہ گئے ہیں کہ ہندوستانیوں پر بھي ظلم و سختي کرنا قابل پرسش ہوسکتا ہے اور یہ کوئي ایسي نیکي نہیں ہے جسکا اعلان کیا جاے' بلکہ اس کا چھپانا ظاہر کرنے سے بہتر ہے -

چنانچہ ۳۰ نومبر کي تار برقي کے آخر میں یہ خبر بھي دي گئي ہے کہ وحشیانہ سزاؤں کے خلاف شہادتیں طیار کي گئي ہیں -

رئیس الاحرار مسٹر گاندھي

جو جنوبي افریقہ کے ہندوستانیوں کے حقوق کي ۲۰ - برس سے قیادت کررہے ہیں !

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس دلِگداز کا پرچہ نہ پہنچے تو تاريخ اشاعت سے دو هفتہ کے اندر اطلاع ديں، ورنہ بعد کو في پرچہ چار آنے کے حساب سے قيمت لي جائيگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ايک يا دو ماہ کے لئے پتہ کي تبديلي کي ضرورت ہو تو مقامي ڈاکخانہ سے بندوبست کرليں، اور اگر تين يا تين ماہ سے زيادہ عرصہ کے لئے تبديل کرانا ہو تو دفتر کو ايک هفتہ پيشتر اطلاع ديں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهيں يا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام هميشہ خوش خط لکھيے -

(۵) خط و کتابت ميں خريداري کے نمبر اور نيز خط کے نمبر کا حوالہ ضرور ديں -

(۶) منی آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پتہ، رقم، اور نمبر خريداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کريں -

نوٹ — مندرجہ بالا شرائط کي عدم تعميل کي حالت ميں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئي پرچہ يا پرچے ضائع هوجائيں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ هوگا (منيجر)

تعجب ہے کہ آپ نے بلااتفاق وجوب کیونکر لکھا ؟

بہر حال اس نوٹ میں مقصود قربانی کا مسئلہ نہ تھا بلکہ ترک نماز عید کی بحث تھی ' اور اگر قربانی سنت بھی ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ چھوڑ دی جائے -

(۲) نماز عید کے متعلق بھی آپنے یہ صحیح نہیں لکھا کہ " ائمۂ ثلاثہ کے نزدیک سنت ہے " بہتر ہے کہ اسے تحقیق کرکے لکھتے - نماز عیدین حضرة امام ابو حنیفہ کے اجتہاد میں واجب ہے - امام احمد (رح) کے نزدیک فرض کفایہ ہے کہ ایک جماعت مقیم نے ادا کر لیا تو فرض ادا ہو گیا مگر ہے فرض' اور یہی مذہب قوی ہے -

البتہ امام مالک و شافعی کہتے ہیں کہ سنت ہے -

بہر حال میرے کہنے کا مقصد آپ نہ سمجھے - میرا مقصود یہ تھا کہ عید کے دن کے دو عمل مسلمانان اجودھیا کے سامنے تھے - قربانی اور نماز - پہلی چیز کو جبراً مجسٹریٹ نے روک دیا - پھر اسکا یہ علاج تو نہ تھا کہ ایک سنت یا واجب (اصطلاحی) کے اجباری ترک سے اس عمل عظیم کو بھی عمداً ترک کر دیا جائے جسکی اصل صلوۃ الہی ہے ' اور جو اعظم ترین فرائض اسلامی اور ارکان و اساس شریعۃ حقہ میں سے ہے ؟ فرض سے مقصود خاص نماز عید نہ تھی بلکہ اصل نماز - قربانی کا اصل سنت یا واجب سے زیادہ نہیں - پھر اسکا ترک بھی عالم مجبوری میں ہے نہ کہ عمداً - اسکے مقابلے میں نماز و جماعت کو ترک کرنا کہ اصلاً ایک عظیم ترین فرض اسلامی ہے ' کسی طرح عند اللہ جوابدہی سے محفوظ نہیں رہسکتا -

تعجب ہے کہ اپنے عبارت پر غور نہیں فرمایا جو پوری طرح اس مطلب کو واضح کرتی ہے ؟ میں یہاں اُن سطور کو پھر نقل کر دیتا ہوں تا کہ آپکو زحمت رجوع نہو :

" پس اگر قربانی روک دی گئی تھی تو ایک عمل سنت یا زیادہ سے زیادہ واجب کے ادا کرنے سے وہ محروم رہگئے تھے اور اسکی بھی انکے سر کوئی پرسش نہ تھی کیونکہ حاکم کے حکم سے مجبور تھے - لیکن نماز تو خدا کا ایک مقرر کردہ فرض اور اعظم ترین شعائر اسلام بلکہ عمود دین و ملت ہے - پھر ایک عمل سنت کے اجباری ترک سے انہوں نے ایک عظیم ترین او ر داخل قدرت و اختیار فرض کو کیوں چھوڑ دیا اور عین عید کے دن اللہ کے آگے سر عبودیت جھکانے سے کیوں باز رہے ؟ "

(۳) یا سبحان اللہ ! اظہار ناراضگی کا لے دیکے یہی ایک طریقہ رہگیا تھا کہ اگر مجسٹریٹ نے قربانی روک دی ہے تو چلو ہم نماز بھی نہیں پڑھتے ؟

نہ لڑ ناصح سے غالب کیا ہوا گر اُس نے شدت کی ؟
ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریباں پر ؟
مگر گریبان کس کا تار تار ہوا ؟

پھر یہ کس شریعت کا حکم اور کس مذہب کی تعمیل ہے ؟ کیا اُس اسلام کی ' جسکے ایک عمل یعنی قربانی کے ترک کا یہ کچھہ ماتم ہے ؟ یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو اسلام کے احکام و اوامر کے حفظ کا یہ جوش کہ ترک قربانی پر ماتم کیا جاتا ہے اور دوسری طرف اُسی اسلام کے دوسرے اقدم ترین حکم کی یہ صریح تذلیل و تحقیر بلکہ انکار و تمرد ' کہ اظہار ناراضگی کیلیے نماز عید کی جماعت ترک کر دی ؟ یہی طریقہ حفظ احکام اسلامیہ و حمایت شعائر ملت کا ہے ؟ فہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین !

نوجو النجاۃ و لم تسلک مسالکہا
ان السفینۃ لم تجری علی الیبس !

اگر قربانی کے روک دینے پر ہمیں اسلیے افسوس ہے کہ اسطرح ہمارے دینی اعمال کی بندش و مداخلت کا راستہ کھل جائیگا اور ایک نظیر قائم ہو جائیگی ' تو ہزار ویل و صد ہزار افسوس اُن مسلمانان اجودھیا کی جہالت پر' جنھوں نے اس سے بھی بڑھکر ایک مثال مشئوم قائم کردی کہ نماز عید مسلمانوں کیلیے کوئی ضروری اور لازمی چیز نہیں ہے - اور وہ کسی سال ترک بھی کر دی جا سکتی ہے - نیز بہت سے مسلمان اس ترک پر ملامت کرنے اور امر بالمعروف کا فرض انجام دینے کی جگہ ترک کرنے والوں کی پیٹھہ ٹھونکتے ہیں اور ہر طرف سے اس عمل زشت و بد پر انہیں صداء تعریف و احسنت کا غلغلہ سنائی دیتا ہے !

بہت ممکن ہے کہ کل کو کسی مصلحت سیاسی کی بنا پر کسی شہر میں اجتماع نماز عید روک دیا جائے ' اور اگر اسکی نسبت کہا جائے کہ یہ مسلمانوں کا ایک فرض دینی ہے تو حکام مسلمانان اجودھیا کی نظیر اور تمام مسلمانان ہند کا اتفاق سامنے کرکے سبکدوش ہوجائیں ! !

فویل لہم ثم ویل لہم

افسوس ہے کہ نہ تو خود زمانے کے پاس دماغ ہے اور نہ کسی کے پاس دماغ دیکھنا پسند کرتے ہیں - ان نادانوں کو کون سمجھائے کہ لکھنے پڑھنے کیلیے قلم دوات کے علاوہ اور بھی چند چیزوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے' اور عقل و دانائی ایک شے ہے جس کا ثبوت مانگنے کا ہمیں ہر مدعی انسانیت سے حق حاصل ہے -

یہ کیسی بد بختی ہے کہ اجودھیا کے مسلمانوں نے یہ نادانی کی اور پھر فیض آباد کے لوگوں نے بکمال فخر و بہ لہجۂ تحسین خواہ تار برقیاں بھیجکر خود ہی اسکی تشہیر بھی کرائی' لیکن تمام ہندوستان میں ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک کسی مدعی اسلام کی زبان سے صدا نہ اٹھی کہ قربانی کے روک دینے سے نماز عید کو ترک کرنا ایک بد ترین مثال ہے اور شرعاً مستوجب نفریں' اور پھر اگر ایک شخص سے صبر نہوسکا تو اسکو ترک نماز پر ناراض ہونے کے جرم میں ملامت کی جاتی ہے ؟

سچ یہ ہے کہ نماز کی ان لوگوں کی نظروں میں وقعت ہی کب باقی رہی ہے کہ اسکے ترک کرنے پر کسی کو رنج و ملال ہو - عملاً تو ترک ہی ہے - عیدین کی نماز ایک میلہ کی صورت میں ضرور لوگوں کو جمع کر لیا کرتی تھی - آج سے اسکا بھی خاتمہ ہوگیا کیونکہ اجودھیا میں مجسٹریٹ نے قربانی روک دی ہے ! انا للہ و انا الیہ راجعون -

حال میں نواب حاجی محمد اسحاق خاں صاحب نے ایک خط نواب وقار الملک کے نام شائع کیا ہے - اُس خط کے علم مطالب اور لا حاصل ماؤ شما سے تو مجھے کوئی تعلق نہیں - البتہ انکا ایک جملہ مجھے بہت ہی پسند آیا اور میں اُسے پڑھکر نہایت خوش ہوا - انھوں نے لکھا ہے کہ آجکل اگر کوئی شخص علم خیالات کے خلاف کوئی بات کہدیتا ہے تو لوگ اسکے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قوم فروش ہے - لیکن ہزارہا مسلمان ہیں جو صریح احکام اسلامیہ کی عملاً توہین کر رہے ہیں مگر نہ تو کوئی اُنہیں ملامت کرتا ہے اور نہ اسپر کسی طرح کی نکتہ چینی کی جاتی ہے -

خدا تعالی جزاے خیر دے جناب نواب صاحب کو کہ انھوں نے یہ لکھکر میرے دل کو نہایت مسرور کیا - میں کہتا ہوں کہ اسمیں

شذرات

صدا بہ صحرا

(۱) آپنے کبھي اس پر بھي غور کیا ہے کہ الہلال کي ضخامت ابتدا میں صرف ۱۶ صفحہ کي تھي - احباب کرام نے بار ھا اصرار کیا تھا کہ قیمت ڈیوڑھي کردي جاے لیکن ضخامت میں ضرور اضافہ ہو -

لیکن اسکے بعد بغیر اعلان؛ و بغیر طلب مزد و خواھش تحسین خود ھي چار صفحے باالتزام بڑھا دیے گیے اور ضخامت ۱۶ -کي جگہ ۲۰ صفحہ کي ہوگئي -

(۲) اسپر بھي اکتفا نہ کي گئي ' کیونکہ مضامین کي قلت کا صدمہ معاونین الہلال کو شاید ھي اسقدر ہو سکتا ہے ' جسقدر کہ خود اس عاجز کو ہوتا ہے - پس اکثر ایسا ہوتا ہے کہ چار صفحے یا آٹھہ صفحے آور بڑھا دیے جاتے میں اور اس طرح اوسط نکالا جاے تو عملاً الہلال ۲۰ - صفحہ سے بھي زیادہ کي ضخامت میں نکلتا ہے -

(۳) ابتدا میں صرف ایک مرتبہ غازي انور بے کي تصویر علحدہ آرٹ پیپر پر نکلي تھي اور لوگوں نے خواھش کي تھي کہ قیمت بڑھا دي جاے لیکن علحدہ صفحات پر تصاویر ضرور نکلیں - کیونکہ کہ تصویروں کي خوبي زیادہ بہتر کاغذ اور زیادہ قیمتي سیاھي نیز ھاف ٹون مشینوں کي چھپائي پر منحصر-

لیکن بغیر قیمت کے اضافہ کے خود ھي اسکا سلسلہ شروع کیا گیا - یہاں تک کہ اکثر پرچوں میں دو دو اور چار چار صفحوں کي تصویریں نکلیں اور بہت کم نمبر ایسے نکلے ھیں - جنمیں صفحات خاص نہیں ھیں -

(۴) کاغذ اور سیاھي بھي پہلي اور دوسري ششماھي سے زیادہ قیمت کي استعمال کي جاتي ہے - اور چونکہ اسدرجہ صاف اور درخشاں سیاھي ھر وقت یہاں میسر نہیں آسکتي - بڑي بڑي دکانیں عین وقت پر انکار کردیتي ھیں ' اسلیے خاص آرڈر دیکر اسکا انتظام کیا گیا ہے -

(۵) ٹائپ کي چھپائي مین سب سے زیادہ مقدم اور اھم مسئلہ ٹائپ کي حداثت و قدامت کا ہے - یعني ٹائپ کي عمر بہت تھوڑي ہوتي ہے اور نئے ٹائپ کي اب و تاب ' خوش سوادي ' جوڑوں کا اتصال ' دوائر کي خوبصورتي ' زیادہ عرصے تک قائم نہیں رھتي -

اگر خوبي و خوش نمائي سے درگذر کرلیا جاے جیسا کہ بڑے بڑے انگریزي پریسوں مین بھي ہوتا ہے تو جب تک ٹائپ علي گڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ کا سا ٹائپ نہو جاے' بلا تکلف کام دیسکتا ہے - اور اگر درمیان مین زیادہ گھسے ہوے حروف بدلتے جائیں تو ایک عرصے تک صاف اور ما یقرء بھي رھسکتا ہے -

الہلال کا ٹائپ عمدہ ٹائپ ہے - اگر وہ دو تین سال تک بھي نہ بدلا جاے ' جب بھي کم از کم علي گڈہ گزٹ کا سا تو نہوگا-

تاھم دو چار حرفوں اور دائروں کو بھي گھسا ہوا پاتا ہوں تو میري آنکھیں دکھنے لگتي ھیں اور دل ملامت کرتا ہے کہ قارئین الہلال کے ساتھہ انصاف نہیں کرتا - اسي کا نتیجہ ہے کہ آغاز اشاعت سے ابتک کہ ڈیڑہ سال کا بھي زمانہ نہیں ہوا ' دو مرتبہ ٹائپ بدلا جا چکا ہے اور ادھر کئي ھفتوں سے پورا الہلال بالکل نئے ٹائپ میں نکل رھا ہے -

اس تبدیلي میں جسقدر نیا خرچ یک مشت گوارا کرنا پڑتا ہے' اُسکي آپکو کچھہ خبر ہے ؟

کیا آپ اسے محسوس نہیں کرتے کہ اب الہلال کے صفحے صفائي و رونق اور درخشندگي و تابانی میں کس درجہ پچھلي حالت سے مختلف ھیں ؟

میں نے الہلال کي پہلي اشاعت میں یہ شعر پڑھا تھا ' اور ھمیشہ پڑھتا رھونگا :

گل فشانند بہ بستر ھمہ چوں عرفي و من
مشت خس چینم و بر بستر خواب اندازم

فتنۂ اجودھیا

۱۹ - ذي الحجہ کي اشاعت میں برادران اجودھیا کے ترک نماز عید کے متعلق چند کلمات لکھے تھے - انکي نسبت دو تحریریں پہنچي ہیں -

ایک صاحب نے فیض اباد سے خط لکھا ہے اور اسپر بہت برھم ھیں کہ ترک نماز عید پر میں نے کیوں ملامت کي ؟

لیکن افسوس ہے کہ خط گمنام ہے اور میں شاید ایسا خیال کرنے میں ضرور حق بجانب ہوں کہ جو شخص کسي ایسے شخص کو جو بہ حیثیت ایک آزاد شہري ہونے کے اپنے نام کے ساتھہ کام کر رھا ہو ' گمنام خط لکھے ' وہ ایسا کرکے خود ھي بتلا دیتا ہے کہ اُسکے ساتھہ کیا سلوک کرنا چاھیے ؟

گمنام خطوں کیلیے ردي کے ٹوکرے سے بہتر شاید اور کوئي جگہ نہیں' باستثناء اُس حالت کے کہ اُن میں کوئي مفید بات لکھي ہو-

لیکن ایک دوسرے صاحب جو گو اپنا نام تو لکھتے ھیں لیکن کسي نا معلوم خوف کي وجہ سے اسپر راضي نہیں کہ الہلال میں ظاھر کیا جائے ' چند سوالات کرنے میں ضرور حق بجانب ھیں - اگرچہ اخفاء نام کي خواھش سے بلا وجہ اپنے تئیں ذلیل بھي کر رہے ھیں -

وہ لکھتے ھیں کہ " آپنے قرباني کي نسبت لکھدیا کہ ائمۂ ثلاثہ کے نزدیک سنت ہے - حالانکہ یہ صحیح نہیں - قرباني بالاتفاق اسلام میں واجب ہے "

پھر لکھتے ھیں کہ " البتہ نماز عید ائمۂ ثلاثہ کے نزدیک سنت ہے اور امام اعظم کے مذھب میں واجب - آپنے اسے فرض لکھدیا " -

نیز یہ کہ " عید کي نماز کے ترک سے مسلمانان اجودھیا کا مقصود اظہار ناراضگي تھا جو ضروري تھا - لکھنو میں سنیوں پر سختي ہوئي تو انھوں نے تعزیہ نکالنا بند کردیا - یہاں تک کہ صوبے کے حاکم کو کوششیں کرني پڑیں - کانپور کے لوگوں نے بھي غم و ملال میں عید کي نماز نہیں پڑھي - اُنکو تو آپنے برا بھلا نہیں کہا اور غم و غصہ طاري نہ ہوا - جب آپ جیسا عالم دین و مصلح دیني ایسي ٹھوکریں کھائیگا تو پھر اوروں سے کیا توقع ؟ " وغیرہ وغیرہ

میں ترتیب وار عرض کرونگا :

(۱) قرباني کي نسبت میں نے جو کچھہ لکھا وھي حقیقت ہے - براہ عنایت آپ کتب فقہہ کي طرف رجوع کریں - میں نے اُس مضمون میں تو صرف یہ لکھا تھا کہ " امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک واجب اور ائمۂ ثلاثہ کے نزدیک سنت ہے " مگر اب آپ اور متعجب ہونگے جب سنیں گے کہ نہ صرف ائمۂ ثلاثہ ھي کے نزدیک بلکہ صاحبینؒ کے نزدیک بھي قرباني سنت ہے -

الهلال

۴ محرم الحرام

ذلک یوعظ بہ ' من کان منکم یومن باللہ والیوم الاخر !

" الا ' ان حزب اللہ ھم الغالبون ! "

۱۳۳۰ ھجری

خاتمۂ سخن و آغاز عمل

(۲)

التائبون العابدون الحامدون السائحون الراکعون الساجدون الامرون بالمعروف و النا ھون عن المنکر و الحافظون لحدود اللہ ' و بشر المومنین (۹ : ۱۱۳)

وہ ' جو توبہ کرنے والے ھیں ' اللہ کے عبادت گذار ھیں ' اس کی حمد و ثنا ھمیشہ ورد زباں رکھتے ھیں ' اسکی راہ میں اپنے گھروں کو چھوڑ کر سفر کرتے ھیں ' اسکے آگے رکوع و سجود میں مشغول رھتے ھیں ' نیک کاموں کا حکم دیتے ھیں ' برائیوں سے روکنے والے ھیں ' اور سب سے آخر یہ کہ اللہ نے جو حدود قائم کردیے ھیں ' ان سب کے محافظ ھیں ' تو ایسے مومنوں کو دین و دنیا کی فتح یابیوں کی خوشخبری سنا دو ! !

غیر من درپس این پردہ سخن سازے ھست * راز در دل نتوان داشت کہ غمازے ھست
زخم کا ریست ' صراحی و قدح بر چینید * نیم بسمل شدۂ بر سر پروازے ھست
بلبلان رو زگلستان بہ شبستان آرند * کہ دریں کنج قفس زمزمہ پردازے ھست
عشق بازیم بہ معشوق مزاجی انداخت * زان نیازیم کہ با اوست ' بخود نازے ھست
گو کہ این صف شکنان قصد ضعیفان نکنند * کہ دریں قافلہ گاھے قدر اندازے ھست
تو مپندار کہ ایں قصہ بخود می گویم * گوش نزدیک لبم آر کہ آوازے ھست

بی نظیری نرسید ست کہ امروز رود
صحبتے را بود انجام کہ آغازے ھست !

(ظہر الفساد فی البر و البحر)

آج دنیا پھر تاریک ھے - وہ روشنی کیلیے پھر تشنہ ھے - وہ پھر سوگئی ھے جس سے بار بار آسے جگایا گیا تھا ' اور پھر اسے بھول گئی ھے جس کی تلاش میں بار بار نکلی تھی - اسکا وہ پرانا دکھہ جسکے علاج کیلیے خدا کے رسولوں نے آہ وزاری کی ' اور جس کو چھٹی صدی عیسوی میں اللہ کے ھاتھوں سے آخری مرھم نصیب ھوا ' آج پھر تازہ ھوگیا ھے -

جو تاریکی چھٹی صدی عیسوی میں جہالت نے پھیلائی تھی جبکہ اسلام کا ظہور ھوا تھا ' ویسی ھی تاریکی آج تہذیب و تمدن کے نام سے پھیل رھی ھے جبکہ اسلام اپنی غربۃ اولی میں مبتلا ھے - اگر اس زمانے میں دنیا کی سب سے بڑی تاریکی بت پرستی تھی تو اس کی جگہ آج ھر طرف نفس پرستی چھاگئی ھے - پہلے انسان پتھر کے بتوں کو پوجتا تھا - اب خود اپنے تئیں پوجتا ھے ' خدا کی پرستش اس وقت بھی نہ تھی اور اس کے پوجنے والے آج بھی نہیں ھیں !

دنیا کی وہ کونسی پرانی بیماری ھے جو آج پھر عود نہیں کرآئی ھے ؟ جبکہ وہ بیمار تھی تو کیا اس کی حالت ایسی ھی نہ تھی جیسی کہ آج ھے ؟ پہلے وہ پتھر کی چٹان پر بیماری کی کروٹیں بدلتی ھوگی ' اب چاندی اور سونے کے پلنگ پر لیٹ کر کراھتی ھے ' لیکن بیمار کے بستر کے بدل جانے سے بیمار کی حالت نہیں بدل سکتی -

جنسی اور نسلی تعصبات کمزوروں طاقتور انسانوں کو اپنا اسلحہ بنائے ھوے ھیں - ضعف اور کمزوری سے بڑھکر قوموں اور ملکوں کیلیے کوئی جرم نہیں - ھر قوم جو طاقت رکھتی ھے ' خدا کی تمام دنیا کو صرف اپنے ھی لیے سمجھتی ھے اور اسکے کمزور بندوں کیلیے عدالت کے ایک جج کی طرح موت کا فتوی صادر کرنے میں بالکل بے باک ھے - حق اور عدالۃ کے الفاظ لفظاً جسقدر زیادہ دھرائے جا رھے ھیں ' معناً اتنے ھی متروک ھوگئے ھیں اور نوع انسانی کی مساوات و امینت کی حقیقت ' قوت کے زور اور طاقت کے ادعا سے پامال ھے !

کچھہ شک نہیں کہ حفظ مصالح ملت و حریت قوم و جماعت از روے احکام شریعت فرض دینی ہے اور خدا تعالی نے الہلال کو سب سے پہلے اس امر کے اعلان و اشاعت کی توفیق دی ' لیکن اسکے کیا معنی ہیں کہ چند سیاسی مسائل کی نسبت تو اسقدر ہنگامہ و غلغلہ بپا کیا جاتا ہے ' مگر فرائض و ارکان دینی کی صریح توہین و تحقیر اور عمداً تساہل و تغافل پر (کہ فی الحقیقت عملی الحاد ہے) کسی کی غیرت ملی اور رگ جہاد حقوق قومی متحرک نہیں ہوتی' اور کوی بھی خدا کی بخشی ہوی زبان سے اسکی شریعت کے عمل و پابندی کی راہ میں کام لینا نہیں چاہتا ؟

اسکا ایک نہایت درد انگیز ثبوت یہی اجودھیا کا معاملہ ہے - یہ ایسی رونے کی بات ہے کہ تقریباً تمام مسلمان اخبارات نے اس واقعہ پر بحث کی مگر کسی کو بھی خدا سے شرم نہ آئی کہ ترک نماز عید پر بھی دو ایک لفظ لکھدے - سچ یہ ہے کہ کسی کو اسکا حس بھی نہ ہوا ہوگا !

(۵) آپنے کانپور کے مسلمانوں کی نسبت لکھا ہے' مگر جہاں تک میں سمجھتا ہوں' نماز عید کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل پر مبنی ہے - کانپور کے مسلمانوں پر نہیں - ممکن ہے کہ ایسا سمجھنے میں میں غلطی پر ہوں - رہا یہ کہ میں نے مسلمانان کانپور کو ترک نماز عید پر ملامت نہ کی تو جس فعل کا مجھے علم نہو' اسپر پیشگی ملامت کرنے کی قدرت کہانسے لاؤں ؟

اگر کانپور کے مسلمانوں نے ایسا کیا تو اسی طرح انپر بھی ہزار افسوس' جس طرح اجودھیا کے مسلمانوں پر' لیکن جہاں تک میرا حافظہ اور علم کام دیتا ہے ' میں آپکی روایت کو تسلیم نہیں کرسکتا - مسلمانان کانپور نے بیشک عید الفطر کی نماز عید گاہ میں نہیں پڑھی تھی کیونکہ نہایت شرارت کے ساتھہ مشہور کیا گیا تھا کہ ہندو مسلمانوں میں فساد ہوگا - لیکن اُسکی جگہ مسجدوں میں پڑھی تھی' اور عذر کی بنا پر مسجد میں نماز عید پڑھنا بالاتفاق جائز ہے - بلکہ شوافع کے نزدیک تو بصورت وسعت مسجد' افضل و اولی' جیسا کہ کتب قوم میں بہ تصریح ظاہر کیا گیا ہے -

پس کجا نماز عید کو بالکل ترک کر دینا ' اور کجا عید گاہ کی جگہ مسجد میں پڑھنا ؟ افسوس ہے کہ آجکل غلط بیانی روایات میں اسقدر بڑھگئی ہے ' گویا نعوذ باللہ شریعت اسلامیہ نے جھوٹ کو جائز کر دیا -

آپ نے لکھنو کے تعزیہ دار سنیوں کی مثال پیش کی ہے - اب اسکا جواب کیا دوں سوا اسکے کہ مسلمانوں کی حالت پر روؤں کہ کیوں انکا خدا اُنسے روٹھہ گیا ہے ؟ اور کیوں انکی عقلوں پر اسکے غضب نے قفل چڑھا دیے ہیں ؟ آپنے نماز عید کے ذکر میں لکھنؤ کی یہ مثال دیدی' لیکن آپکو کیا معلوم کہ اسے پڑھکر میرے دل کا کیا حال ہوا ؟ کاش خدا آپکو اتنی دیر کیلیے پتھر کی صورت میں بدل دیتا جس وقت آپنے نماز عید کے ترک پر ترک تعزیہ داری سے حجت لائی تھی ' تاکہ یہ سطریں آپکے قلم سے نہ نکلتیں -

رہا اصل واقعہ تو افسوس کہ لوگ حریف شاطر کی چالوں کو نہیں سمجھتے اور اگر سمجھتے تو صورت حال مختلف ہوتی - یہ کیا بات ہے کہ جس جگہ پچھلے سال حکام نے مسلمانوں کا ساتھہ دیکر قربانی کرائی تھی ' آج وہیں حکماً بند کرا دی جاتی ہے ' اور کانپور کا معاملہ ہمارے سامنے ہے ؟

کیا اسکے سوا اور بھی کچھہ مقصود ہوسکتا ہے کہ دو قوموں کے اتحاد کی چند صدائیں جو اُٹھنے لگی ہیں ' خود اپنا ہاتھہ درمیان میں رکھکر اُنے اس طرح روک دیا جاے کہ پھر از سر نو پوری قوت سے یہ مسئلہ چھڑ جاے ؟

ہندو مسلمانوں کی نا اتفاقی کی شاخیں گو ہر پھیلی ہوئی ہیں ' لیکن اسکا بیج کسی دوسری ہی جگہہ ہے ' اور قربانی کا مسئلہ اسکے لیے ایک بہترین آلہ حکام کے ہاتھہ آگیا ہے -

شاعر ہند

مسٹر ربندرو ناتھہ ٹگور

جنہیں حال میں ایک لاکھہ بیس ہزار روپیہ کا نوبل پرائز دیا گیا ہے - مسٹر موصوف کی اصل شاعری بنگلہ زبان میں ہے جس کا ترجمہ خود انہوں نے انگریزی میں شائع کیا اور تمام ارباب کمال کو مسخر کر لیا -

زر اعانۂ " شہداء کانپور "

اعلی اللہ مقامہم

اخباروں میں یہ بحث چھڑ گئی تھی کہ جو روپیہ مسئلۂ مسجد کانپور کے متعلق جمع ہوا ہے ' اب کہ مقدمات باقی نہ رہے ' انکا مصرف کیا ہوگا ؟

لیکن مجھے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ حادثۂ ۳ - اگست کے متعلق جن عورتوں اور بچوں کی اعانت ضروری ہے جو اس روپیہ کا اصل مقصود تھا ' انکی تعداد اور ضروریات کے لحاظ سے دو سو روپیہ ماہوار کی مستقل آمدنی درکار ہے - پس جسقدر روپیہ جمع ہوا ہے ' اُسے ایک ملی بیت المال کی صورت میں محفوظ رکھنا چاہیے اور کوئی عمدہ طریقہ ایسا اختیار کرنا چاہیے کہ صرف اُسکی آمدنی سے یتیموں اور بیوہ عورتوں کی مدد ہوتی رہے -

الہلال کی فہرست میں ابتک جس قدر روپیہ جمع ہوا ہے ' اسکا میزان کل مع بقیہ فہرست شرکاء اعانت آئندہ اشاعت میں درج کر دیا جائگا - اب یہ فہرست الہلال میں بند کی جاتی ہے -

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو درخواست بھیجیے۔

محبت میں ویراں هوچکے هیں مگر محبت کا اولین ثبوت محبوب کي اطاعت اور خود فروشانہ بندگي هے :

ان المحب لمن یحب یطیع !

(حـزب اللـه)

پس آن تمام راستباز روحوں کیلیے جو دین الهي کي غربت پر کڑهتي اور روتي هیں ' آن تمام مومن و مسلم دلوں کیلیے جو حق کي مظلومي اور امنیت و عدالت کي بے بسي کو دیکھہ کر غمگین هیں ' اور آن تمام خدا پرست انسانوں کیلیے جو اپنے خدا کو چھوڑنا اور آس سے اپنا رشتہ منقطع کرنا نہیں چاهتے ؛ " حزب الله " کي دعوة ایک پیـام الهي هے ' جو خدا کے برگذیدہ رسولوں اور انکے متبعین و رفقا کے سلسلوں کے ماثلت چـاهتي هے کہ راستبازي اور صادق العملي کے ساتھہ ' مومنین مخلصین اور مسلمین قانتین کي ایک جماعت پیدا هو ' جو اپنے تئیں " حزب الله " یعنے مومنین صادقین کہلانے کي اهل و مستحق ثابت کرے - اگر ایسا هوا تو پھر خدا آسے اپنے کاموں کیلیے اسي طرح چن لیگا ' جیسا کہ همیشہ آس نے چنا هے ' اور آسے وہ نسبت نبوت و صدیقیت حاصل هو جائیگي جو ماموریں الهي کے متبعین کو فنـاء اتباع و اطاعت کے وسیلہ سے حاصل هوتي هے ' اور جس کو لسان الهي نے مقـام " معیت " سے تعبیر کیا هے - جیسا کہ قرآن میں جا بجا کہا گیا :

(۱) محمد رسول الله ' و الذین " معهم "

(۲) قد کانت لکم اسوة حسنة في ابراهیم والذین " معه "

(۳) من یطع الله و الرسول ' فاولئک " مع " الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین ' وحسن اولئک رفیقـا -

(۴) کونوا " مع " الصادقین (۱)

پس جیسا کہ تیسري آیت سے ظاهر هے ' جو لوگ جماعـة (التي انعم الله علیها) کي اطاعت و متابعت کے ذریعہ انبیا و شہدا ' اور صدیقین و صالحین کے مقامات الہیہ سے نسبت " معیت " حاصل کرلیں گے ' وہ آن تمام انوار الهیہ اور برکات ربانیہ کا مورد و مهبط هونگے ' جو انبیاؤ صدیقین کیلیے مخصوص تهیں ' اور من جملہ آن برکات نبوت کے ایک بہت بڑي برکت ' دعوة و اصلاح کي فتح مقدسي اور تغیرات ممـالک و امم هے -

امتوں کي اصلاح کرنا ' خدا سے اسکے غافل بندوں کو ملا دینا ' اعتقاد و اعمال کے عالم کو [illegible] ' نئي قوموں اور نئي جماعتوں کو پیدا کر دینا ' پھر [illegible] ناکامي سے بے خطر ' اور تمام قواء مادیۂ و دنیویہ کے حملوں سے بے پروا رهنا ' اور اسي طرح کي وہ تمام باتیں جو دلوں اور روحوں کي سر زمینوں میں انقلاب و تغیر پیدا کردیتي هیں ' وہ سب کے سب صرف خدا کے رسولوں اور اسکے بھیجے هوے رباني مصلحین هي کے کام هیں - محض انساني دماغ سے اٹھے هوے جوش اور انسانوں کے گڑھے هوے چند جماعتي کہلونے خدا کے ان کاموں کو انجام نہیں دیسکتے - اگر ایسا نہو تو دنیا سے امان اٹھہ جاے اور هر انسان دلوں کا مالک اور هر ارادہ قوموں کا تسخیر کنندہ بن جاے -

(شـروط کار)

لیکن ایسا هـونے کیلیے ضـرور هے کـہ کامل خلوص اور سچي قرباني کے ساتھہ خدا کے چند مخلص بندے اسکے نام پر اپنے تئیں عام لوگوں سے الـگ کرلیں ' اور خدا اور اسکے سچے مومنوں میں عهد و میثاق اسلام کي ایک مرتبہ پھر تجدید هو جاے - وہ گو ابھي عمل میں ناقص هوں لیکن ضرور هے کہ تلاش و تشنگي میں پکے هوں ' اور گو اسکي راہ میں غم نہ اٹھا سکے هوں پر اسکي یاد میں ضرور غمگین هوں - کچھہ ضرور نہیں کہ انکي تعداد زیادہ هو - کیونکہ دنیا میں تعداد نہیں بلکہ همیشہ تنہا صداقت کام کرتي هے ' اور ایک هي سچے موتي کا هار میں هونا اس سے بہتر هے کہ کانچ کے چمکیلے ٹکڑوں کا پورا هار بنایا جاے - یہ بھي ضرور نہیں کہ وہ جاہ و حشمت کے مالک اور بڑے بڑے مکانوں میں رهنے والے اور قیمتي پوشاکوں سے حسین و شاندار هوں - کیونکہ صداقت کا گھر همیشہ سے خاک و گرد هي میں رها هے اور جہاں ویران دل مطلوب هوں ' وهاں آباد و پر رونق جسموں کي ضرورت نہیں -

هاں ' وہ جماعت خواہ تعداد میں کتني هي قلیل و اقل ' اور عزت و شوکت دنیوي کے اعتبار سے کیسي هي ذلیل و اذل هو ' پر ضرور هے کہ اسکا ظاهر جتنا حقیر هو ' اتنا هي اسکا باطن عزیز و جلیل هو - اسکے چهرے گرد ملاکت سے سیاہ ' پر دل نور صـداقت و حق پرستي سے تابندہ و درخشاں هوں - اسکے جسم پر پھٹے هوے کپڑے هوں مگر دوش همت پر تاج و تخت حکومت کي مکلل چادروں سے بھي بڑھکر قیمتي ردائیں پڑي هوں - وہ پہاڑوں کي چٹانوں سے بڑھکر محکم ارادہ ' اور لوهے کے ستونوں سے زیادہ مضبوط همت لیکر آئے ' اور بہ یک دفعہ و بہ یک دم ' محسوس کرے کہ اسکے پلس زندگي کي قوتوں میں سے جو کچھہ تها ' وہ اب اسکا نہ رها بلکہ اسلام اور خداے اسلام کے سپرد هوگیا - اسکي جان جو اسے اتني محبوب هے کہ اگر ایک هزار برس تک بھي چھوڑ دي جاے جب بھي اسکا جي نہ بھرے ' وہ سمجھے کہ اب ایک لمحہ اور ایک لمحہ کے دسویں حصے کیلیے بھي اسے محبوب نہ رهي - وہ مال و دولت جس کے ایک حقیر سے حقیر حصے کي حفاظت کیلیے وہ بسا اوقات اپني جان جیسي محبوب شے کي بھي پروا نہیں کرتا ' خود اپني آنکھوں سے دیکھہ لے کہ اگر راہ حق میں اسے لٹانے کي ضرورت پیش آجاے تو خاک کے ڈهیر اور ٹوٹا کرکٹ کے انبار میں اور اس میں کوئي فرق نہیں هے - وہ اهل و عیال ' عزیز و اقارب ' جنکي محبت کي زنجیریں اسکي رگ جاں سے بندھي هوئي هیں ' خود اسکا دل اندر سے پکار اٹھے کہ راہ حق میں انکي بندش کچے تاگے کي قوت سے بھي کمزور هے - اگر خدا تک پہنچنے کیلیے انکو توڑنا ضروري هو تو ایک هي جھٹکے میں پارہ پارہ هو سکتي هیں :

آنکس کہ ترا بخواست ' جاں را چہ کند ؟
فرزند و عیال و خان و ماں را چہ کند ؟
دیوانہ کني هر دو جہانش بخشي
دیوانۂ تو هر دو جہاں را چہ کند ؟

قل ان کان آباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال اقترفتموها و تجارة تخشون کسادها ' و مساکن ترضونها ؛ احب الیکم من الله و رسوله ' فتربصوا حتى یاتي الله بامره و الله لا یهدي القوم الفاسقین (۹ : ۲۴) .

" اگر تمہارے باپ ' تمہارے فرزند ' تمہارے بھائي ' تمہاري بیویاں ' تمہارا خاندان ' تمہاري وہ دولت جو تم نے کمائي هے ' وہ کاروبار دنیوي جسکے نقصان کا تمہیں هر وقت اندیشہ لگا رهتا هے ' وہ مکان و جائداد جو تمہیں نہایت محبوب هیں ' غرضکہ یہ تمام چیزیں اگر تمہیں اللہ اور اسکے رسول اور اسکي راہ میں صرف قوت کرنے سے زیادہ محبوب و عزیز هوں تو پھر خدا کي راہ سے هٹ جاؤ - یہاں تک کہ آسے جو کچھہ کرنا هے کر گذرے ' وہ اپنے کاموں کیلیے تمہارا محتاج نہیں هے -

انسان لہو و لعب حیات اور غرور زخارف دنیوی کے نشے سے شاید ہی کبھی اس درجہ بد مست ہوا ہوگا ' جیسا کہ اس وقت ہو رہا ہے - اسکی معصیۃ پرستی قدیمی ہے اور شیطان اسی وقت سے موجود ہے جس وقت سے کہ انسان ہے ' تاہم معصیت کی حکومت اتنی جابر و قاہر کبھی بھی نہ ہوئی تھی ' اور شیطان کا تخت اس عظمت و دبدبے سے کبھی بھی زمین کی سطح پر نہیں بچھایا گیا تھا جیسا کہ اب قائم و مسلط ہے -

یہ سب کچھہ جہالت کے سایے میں نہیں ہو رہا بلکہ علم و مدنیۃ کے گھمنڈ میں - بیماری وہی ہے جس نے خاک وگرد پر دنیا کو لوٹایا تھا ' البتہ اب وہ سنہری پلنگ پر لیٹ گئی ہے اور موتیوں کی مسہری کے پردے چار طرف گرا دیے گئے ہیں -

ایسا ہونا ضرور ہے - کیونکہ چشمہ خشک ہوگیا ہے اور وہ نالیاں مٹی سے بھر گئی ہیں جنکی آب پاشی سے خدا پرستی کا چمن شاداب رہتا تھا - دنیا کی ہر چیز نمک سے نمکین بنائی جاتی ہے ' پر اگر نمک کا مزہ پھیکا ہو جاے تو وہ کس چیز سے نمکین کیا جائیگا ؟ (متی - ۵ : ۱۳)

جو قوم تمام دنیا کی اصلاح کیلیے آئی تھی ' اگر وہ خود ہی اصلاح کی محتاج ہو جاے تو پھر کون ہے جو دنیا کی اصلاح کریگا ؟ خدا ہمیشہ اس کام کیلیے اپنی جماعت دنیا میں بھیجتا ہے اور خدا نے مسلمانوں ہی کو حزب اللہ یعنی اپنی جماعت قرار دیا تھا - پھر اگر وہی حزب الشیاطین کا ساتھہ دینے لگیں تو اللہ کے پاس جانے والے کن کو ڈھونڈھیں ؟

پس آج وقت آگیا ہے کہ اسلام پھر ایک مرتبہ اپنے اس فرض کو دہرالے جو وہ ایک بار انجام دیچکا ہے ' اور مسلمان اپنی اصلاح خود اپنے لیے نہیں ' بلکہ دوسروں کیلیے کریں ' تاکہ انکی درستگی سے تمام عالم درست ہو ' اور چشمے کی روانی سے تمام کھیت سرسبز ہو جاے -

اسلام کا مشن ابھی ختم نہیں ہوا ہے - دنیا جسقدر اسکی تعلیم کی اس وقت محتاج تھی ' جبکہ چھٹی صدی عیسوی میں اس نے جزیرہ نماے عرب سے اپنی صورت دکھلائی تھی ' اس سے کہیں زیادہ آج بھی اسکے کاموں کی محتاج ہے - اسکو اپنے امن و نظام کیلیے ' اپنی عدالۃ و صداقت کے قیام کیلیے ' اپنی سفاکیوں اور بے رحمیوں کے ازالے کیلیے ' اپنی صلح عام اور امنیت عمومی کے ظہور کیلیے ' اصلاح انسانیۃ اور استیصال سبعیت و ہمجیت کیلیے ' اور سب سے آخر یہ کہ خدا کے ٹوٹے ہوے رشتے کو پھر جوڑنے کیلیے صرف اسلام ہی کی ضرورت ہے اور صرف اسلام کی - اسلام کے فرزند خود اسلام سے بے نیاز ہوگئے ہوں مگر دنیا ابھی بے نیاز نہیں ہوسکتی !

(امۃ وسطاً)

لیکن جو آتشدان خود آگ سے خالی ہوگا ' وہ کمرے کو گرم نہیں کرسکتا - اسکے لیے ضروری ہے کہ مسلمان سب سے پہلے خود اپنے اندر تبدیلی کریں - کیونکہ انکی تبدیلی پر تمام عالم کی تبدیلی موقوف ہے -

اسکے لیے رسمی انجمنوں کا قائم کرنا بیکار ہوگا اور روپیہ کی فراہمی سے دلوں کی جمعیت ممکن نہیں - اسکے لیے وہ تمام طریقے بھی بیکار ہونگے ' جنکا بلند سے بلند نمونہ آجکل کے کام پیش کرسکتے ہیں - عمدہ مقاصد کے اعلان سے عمدہ نتائج نہیں حاصل ہو جاتے - اگر صرف مفید تعلیمات و مواعظ کا دہرا دینا ہی کسی قوم میں تبدیلی پیدا کرسکتا ہے تو یہ پیشتر ہی سے اسقدر موجود ہے کہ اب اسکے لیے کسی نئی جماعت کی ضرورت نہیں - اصول معلوم ہیں اور تعلیمات چھپے ہوے راز نہیں ہیں - ضرورت صرف اسکی ہے کہ انہی اصولوں اور تعلیموں کے ماتحت اعمال و افعال کے اندر تبدیلی پیدا ہو -

(اذ ھبوا فتحسسوا !)

اسکا وسیلہ ایک ہی ہے جیسا کہ ہمیشہ رہا ہے - یعنے ضرورت ہے کہ جس کو دنیا نے ہمیشہ ڈھونڈھا ہے ' اسی کی تلاش و جستجو میں آج پھر نکلے ' جس پانی کے لیے وہ ہمیشہ پیاسی ہوی ہے اسی کے لیے پھر آوارہ گردی کرے ' جس مقصود کی تڑپ میں ہمیشہ مضطر رہی ہے ' اسی کو پھر پکارے - یعنی عشاق الہی کی ایک ایسی جماعت اکٹھی ہو ' جو صرف خدا کیلیے ہو اور انسانوں میں رہکر اپنے تئیں انسانوں سے الگ کرلے کہ :

ترک ہمہ گیر و آشناے ہمہ باش !

باوجود اعلان ختم سخن ' ۱۹ - ذی الحجہ کی اشاعت میں میں نے پچھلی صحبتوں کی بہت سی باتیں دہرائیں اور بہت سی نئی باتیں بھی کہیں - یہ اسلیے تھا ' تاکہ اس نقطۂ کار کو تمہارے ذہن نشین کرسکوں کہ جب تک اصلاح عالم کے ان الہی سلسلوں کے ماتحت ہم ایک جماعت پیدا نہ کرینگے ' جو دنیا میں ہمیشہ تاریکیوں اور گمراہیوں کے انتہائی دوروں میں ظاہر ہوے ہیں ' اور جب تک ہماری کوششیں انسانی جماعتوں اور انجمن آرائیوں کی جگہ خدا کے رسولوں اور نبیوں کے اعمال سے نسبت پیدا نہ کرینگی ' اس وقت تک ہم کچھہ نہیں کرسکتے - نہ ہمارا وجود خود اپنے لیے مفید ہوسکتا ہے ' نہ دنیا کیلیے -

اب غور کرو کہ پچھلی صحبتوں میں میں کن کن امور کی طرف اشارہ کرچکا ہوں ؟ میں نے کہا کہ دنیا نے اپنے ہر اصلاح و دعوت کے دور میں ایک ہی مقصود کو ڈھونڈھا ہے ' پس میں کہتا ہوں کہ آج بھی اسی کو ڈھونڈھو - میں نے کہا کہ اس تلاش و جستجو کی آخری پکار وہ تھی جو داعی اسلام (علیہ الصلوۃ والسلام) نے دنیا کی آخری فراموشی و غفلت کے وقت بلند کی ' پس میں کہتا ہوں کہ آج بھی اسی صدا کو بلند کرو - میں نے کہا کہ اصلاح ودعوۃ کی پہلی بنیاد جماعت اور اسکا عملی نمونہ ہے ' پس میں کہتا ہوں کہ آج بھی " جماعت " اور " نمونہ " کے سوا کوئی شے مطلوب نہیں - میں نے کہا کہ اسلام نے صحابۂ کرام کی ایک جماعت پیدا کی جنکا ہر فرد اپنے اندر دعوۃ اسلامی کا ایک عملی نمونہ رکھتا تھا اور وہی نمونہ تھا جس کا ایک ہی نظارہ ملکوں اور اقلیموں کی فتح و تسخیر کیلیے کافی تھا ' پس میں آج بھی ان سب سے جو دل اور آنکھہ رکھتے ہیں اور جنکی آنکھیں اشکبار ہونا اور جنکے دل خونچکاں ہونا جانتے ہیں ' عاجزی کرکے اور گڑگڑا کے یہی کہتا ہوں کہ اپنے اندر نمونہ پیدا کرو -

ہاں ' میں نے کہا تھا کہ انسانی دلوں کی تبدیلی ' انسانی صداؤں سے نہیں ہوسکتی ' اسکے لیے ضرورت ہے کہ اپنی زبان کے اندر سے خدا کی آواز بلند کرو - لیکن خدا کو تم کیوں کر پاؤگے جب کہ اس قدوس و قدیم کیلیے تمہارے پاس گھر ہی نہیں ہے ؟ اس محبوب و مطلوب کو کہاں بٹھاوگے ' جبکہ تمہارے پہلو میں اسکے بسنے کیلیے کوئی اجڑا ہوا دل ہی نہیں ہے ؟

معمورۂ دلے اگرت ہست ' باز کوے
کین جا بپچھن بہ ملک فریدوں نمی رود

اسکے قدوم حسن سے صرف وہی دل رونق پاسکتے ہیں جو اسکی

ایسی بوجھل زنجیر ڈالدی جاے کہ پھرکبھی بھی اسکے پانوں اس چوکھٹ سے باہر نہ نکل سکیں :

خلاص حافظ ازاں زلف تا بدار مباد
کہ بستگان کمند تو رستگارانند !!

الحمد اللہ کہ اللہ کی توفیق رفیق نے مجھے نہ چھوڑا اور جنکو وہ چھوڑدے تو اسکی دنیا میں پھرکون ہے جو انہیں پناہ دیسکتا ہے ؟

تو گر برہم زنی سوداے دل ' بارے زیاں داری
مرا سرمایۂ دنیاؤ دیں نابود می گردد !

میں اب بہمہ وجوہ مستعد سفر ہوں اور همرهان سفرکیلیے صلاے عام ہے :

مردانہ قمارے کن ' دستے بدر عالم زن !
فصلے کہ نہی برنہ ' نقشے کہ زنی کم زن !
ہر دم چرخ فلک لعبت ' از پردہ بروں آرد
ایں شعبدہ یکسر نہ ' ویں معرکہ برہم زن !
گر مہر نہی بر دل ' از شوق پیا پے نہ
ور قفل زنی برلب ' از رطل دما دم زن !
تو بہرچہ خاموشی ؟ کز عقل نیندیشی ؟
من پاس گہر دارم ' غواص نۂ ' دم زن !
ایماں زیقیں خیزد ' وز ہرچہ بشک یابی
در آتش حرماں بیں ' یا بر محک غم زن !
بینا ئیے جاں خواہی ' شمشیر بتارک زن
آگاہی دل جوئی ' الماس بہ مرہم زن !
مومن نتواں گفتن ' عاشق کہ مجاہد نیست
رو بوسہ چو سربازاں ' بر طرۂ پرخم زن !

طریق کار و اغاز عمل

رب ادخلنی مدخل صدقاً و اخرجنی مخرج صدقا ' واجعل لی من لدنك سلطاناً نصیرا !

یہ جماعۃ "حزب اللہ" کے نام سے موسوم ہوگی کہ خدا تعالی نے مومنین مخلصین کو اسی لقب سے ملقب فرمایا ہے : الا ان حزب اللہ ہم الغالبون -

(مقصد [illegible])

اتباع اسوۂ حسنۂ ابراہیمی و محمدی علیہما الصلوۃ والسلام.

بحکم

(۱) لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ
(۲) قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراہیم والذین معہ

(دستور العمل)

التائبون العابدون الحامدون السائحون
الراکعون الساجدون الآمرون بالمعروف
والناہون عن المنکر والحافظون لحدود اللہ
و بشر المومنین (۹ : ۱۹۳)

خدا تعالی نے اس آیۃ کریمہ میں آٹھہ وصفوں کو بیان کیا ہے جو مومنوں میں ہونی چاہئیں ' یا آٹھہ قسم کے درجوں کو بیان کیا ہے جن میں سے ہر درجہ پچھلے سے اعلی و اکمل ہے اور یہی اس جماعت کا دستور العمل اور طریق کار ہوگا :

(۱) " التائبون " اصلاح و تزکیۂ نفس کا اولین مرتبہ توبہ و انابت ہے ' یعنے بندے کا اپنے اعتقاد و اعمال کی تمام گمراہیوں اور غفلتوں سے کفارہ کشی کرنا اور اللہ کے حضور عہد واثق کرنا کہ وہ آئندہ اسکی مرضات کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائیگا -

(۲) " العابدون " وہ جو مقام انابت کے بعد مقام عبادت تک مرتفع ہوے - مقام توبہ و انابت گذشتہ کا ترک تھا ' عبادت حال و مستقبل کا عمل ہے -

(۳) " الحامدون " : وہ لوگ جو دنیا میں انسانی اعمال کی مدح و ثنا ' اور اغراض و مقاصد نفسانیہ کے غلغلے ' کی جگہ ' خداے قدوس کی حمد و ثنا کی پکار بلند کریں ' اور جو توفیق الہی سے اس انقلاب کا وسیلہ بنیں کہ دنیا مادہ پرستی کے شور سے نجات پاکر حمد الہی کے ترانوں سے معمور ہوجاے -

(۴) " السائحون " - یعنے وہ لوگ جو حق اور صداقت کی راہ میں اپنے گھر اور وطن کے قیام کو ترک کرکے ' فرزند و عیال اور دوست و احباب کی الفت سے بے پروا ہوکے ' اور سفر کی تمام تکلیفوں اور مصیبتوں کو خوشی خوشی جھیل کر نکلیں ' اور خدا اور اسکی صداقت کے عشق میں شہر بشہر ' کوچہ بکوچہ گشت لگائیں - خدا کی دعوت کی صدا انکی زبانوں پر ہو ' اور ہدایت الہی کی امانت دلوں میں - وہ ان دیوانوں کی طرح جو فراق محبوب میں جنگلوں کی خاک چھانتا ' اور آبادیوں اور انکی سڑکوں پر مارا مارا پھرتا ہے ' ہر جگہہ پھریں ' اور اس بھکاری فقیر کی طرح جو ایک ایک دروازے پر صدا لگاتا ' اور ہر شخص کے سامنے ہاتھہ پھیلاتا ہے ' دنیا کے ہر گوشے میں پہنچیں - کہیں ہدایت کی صدا لگائیں تو کہیں سچے دلوں کا سوال کریں - جس شخص کی جیب کو وزنی اور دل کو فیاض پائیں ' اسکے دروازے کا پتھر بنکر جم جائیں - اگر وہ دعاؤں سے خوش ہو تو دعائیں دیں ' اگر دل کا نرم ہو تو فقیرانہ صدائیں سنائیں ' اگر دردمند ہو تو عاجزی کی صورت بناکر منتیں کریں - غرضکہ جب تک اپنے شکار کو قابو میں نہ کرلیں ' اسکے دروازے سے نہ ٹلیں -

پھر سفر کی مختلف صورتیں اور مختلف مراتب ہیں اور لسان الہی نے " سائح " کا لفظ استعمال فرمایا کہ سب پر حاوی ہے - میں کہتا ہوں کہ نیک نیتی کے ساتھہ جو تاجر غیر ممالک کا سفر تجارت کیلیے کرے ' جس کو قران کریم نے اللہ کے فضل سے جا بجا تعبیر کیا ہے ' یا علوم مفیدہ و فنون نافعہ کی تحصیل کیلیے اپنا گھر چھوڑے ' جس کو خدا نے خیر کثیر بتلایا ہے ' یا اسی طرح کوئی دوسرا مقصد ان اغراض میں سے ہو ' جنکو دوسری قومیں سیاست و تمدن وغیرہ کے ناموں سے یاد کرتی ہیں ' تو وہ تمام صورتیں بھی اس وصف ایمانی و اسلامی میں داخل ہیں ' اور اس طرح کا سفر کرنے والا بھی مرتبۂ " سائحون " سے فائز ' نیز اسکے تمام برکات سے بہرہ اندوز ہے - انشاء اللہ . جب اس آیۃ کریمۂ و عظیمۂ کی تشریح بہ ضمن مقاصد "حزب اللہ" کرونگا ' تو یہ تمام باتیں اپنے ادلہ و براہین کے ساتھہ بصیرت افروز

اوز اُس کي هـدايت انکے ليے نہيں ھے جنکے اندر ايمان کے ايثار و قرباني کي جگھه ' فسق کي نفس پرستي بهري هوئي ھے "

پس اگر يه سب کچهه تم کرسکے اور خـدا کي راہ ميں قرباني کے اُس جانور کي طـرح زمين پر گرگئے ' جسکے ليے چهري تيـزکي جا رهي هو ' تو ميں تم سے سچ سچ کہـتا هوں که اس اسمان کے نيچے کوئي چيز بهي ايسي نہيں ھے جو خدا کي راہ ميں قربان هونے والوں کے حکم سے باهر هو - جن چيزوں کي آرزو ميں تم کڑهتے هو مگر تمهيں نہيں مليں ' جس عنقاے حويت کي تـلاش ميں تم سرگرداں هو مگر هاتهه نہيں آتا ' جن مصائب قومي اور فلاکت ملي کے دور کرنے کيليے آہ و واويلا مچاتے هو مگر جسقدر اسکي گرهيں کهولنا چاهتے هو ' اُتني هي وہ اور سخت هوتي جاتي هيں ' يه سب چيزيں خود بخود تمهارے پاس آ جائيں گي ' بلکه حقيقت يه ھے که اِن ذخارف کي کيا هستي ھے ؟ وہ مقصود و مطلوب اعلى ' جز تمهاري هستي کا اصلي نصب العين ھے مگر جسے تم بهولے هوے هو ' وہ بهي تمهيں خود ڈهونڈھے گا ' تا تمهارے سامنے نماياں هو ' اور تمهاري امانت تمهارے سپرد کردے -

پهر تمهاري دعوت ايک تير هوگي جو دلوں کو نخچير کيے بغير نه رهيگي - تمهاري ايک گردش چشم هزاروں دلوں کو منقلب کرديگي - تمهارے ايک اشارهٔ ابرو پر لاکهوں روحيں زمين پر لوٹتي اور خاک پر تڑپتي هوئي تمهارے پيچهے روانـه هوجائيں گي - تمهاري زبان سے جو کچهه نکلے گا ' الله کے فرشتے اُسے اپنے نوراني پروں پر اٹهاليں گے اور تم جب کبهي پکاروگے تو اثر و قبول کي ارواح سماويه تمهاري صداؤں کو اپني اغوش ميں لے ليں گي تا دلوں کي جگه زمين پر گرکر ضائع نهوں - اگر زمين کے بسنے والے تمهارا ساتهه دينے سے انکار کرديںگے تو يقين کرو که خدا اپنے ملائکۂ مسومين اور کروبيان مقربين کو اُتاريگا ' تا وہ تمهارے پيچهے پيچهے چليں - اور اگر انسانوں کے دل تمهاري صداقت اور حقانيت سے انکار کرينگے تو وہ هوا کے پرندوں ' درياؤں کي موجوں ' پہاڑوں کي چوٹيوں ' اور درختوں کي ڈاليوں کو حکم ديـگا که تمهاري سچائي اور راستبازي پر گواهي ديں - اوز ميں تم سے سچ سچ ' آسمانوں اور زمينوں کے مالـک کي قسم کهاکر کہتا هوں که جس طرح مجهے اپنے وجود کا يقين ھے ' بالکل اسي طرح اسکا بهي يقين ھے که حق اور راست بـازي ميں وہ قوت ھے که اگر وہ چاھے تو پہاڑوں کو اپني جگه سے هلا دے اور سمندروں کي موجوں پر اپنا تخت بچها دے -

عزيزان ملت ! جبکه تمهارے اعمال کے اندر قرآن کي روح جاري و ساري هوجائيگي ' تو پهر تم خدا کے کلام کے حامل هوگے اور خدا کا کلام بہت سے انساني دلوں کو جو گوشت کے ريشوں سے بنے هيں ' نـرم نه کرسکے ' مگر پہاڑوں کي چٹانوں کو تو اپني جگهه سے هـلا ديتا ھے !

لو انزلنا هذا القرآن على جبل ' لـرأيته خاشعاً متصدعـا من خشيـــة اللـــه ' و تلـــک الا مثـــال نضـــرب هـــا للنـــاس لعلهـم يتفکـرون !! (٥٩ : ٢١)	" اگر هـم نے قـرآن کـو کـسي عظيم الشان پہاڑ پر نازل کيا هوتا ' تو تم ديکهتے که يه پتهر کا وجود بهي خوف الهي سے الله کے آگے جهک جاتا اور اسکا سينه شق هوگيا هوتا (پر افسوس که انسان

سنتا ھے مگر سرکشي سے باز نہيں آتا) اور يه تمثيليں هم لوگوں کيليے بيان کـرتے هيں تا که سوچيں اور غفلت سے باز آئيں !! "

اسميں شـک نہيں که ميري تمهيد طويل ' اور انتظار کار ناوصاله منتظروں پر شديد تها ' تا هم ميري طبعيت کسي طرح راضي نہيں هوتي تهي که اپنے دل کي تمام آرزؤں کو ظاهر کيے بغير کسي کو اپنے ساتهه چلنے کي دعوت دوں - پهر يه بهي تها که اسي ضمن ميں ارادوں کا استقلال اور طلب کي صداقت کيليے بهي ايک ابتدائي آزمايش تهي که جو لوگ چند دنوں تک سماع مطلب کا انتظار نہيں کرسکتے ' وہ آگے چلکر خطرات سفر کيليے کيونکر مستعد هوسکتے هيں ؟

ليکن اب که ميں اپني تمهيد ختم کرچکا هوں اور ميري آرزوئيں بے نقاب اور ميري خواهش غير مستور ھے ' تو هر شخص کو موقعه حاصل ھے که اپنے دل سے پوري طرح سوال و جواب کرلے اور کل کيليے کوئي بات سوںچنے اور سمجهنے کي اٹها نه رکهے - اس سفر کا اراده خدا نے ميرے دل ميں ڈالديا ھے اور اگر پاني ميرے پاس نہيں ھے تو الحمد الله که اپني پياس کي طرف سے تو مطمئن هوگيا هوں - ميں اٹها هوں اور اب چلونگا - ميرا چلنا اٹل ھے اور ميں سمجهتا هوں که حرکت مقدر هوچکي ھے - ميرے پاؤں ميں سب سے زياده بوجهل زنجير اپنے نفس اور اسکي هوا پرستي کي ھے جسکے ولولوں اور چهپي هوئي معصية پرستيوں کے طوفانوں ميں هميشه موجيں اُٹهتي رهتي هيں ' اور ميرے ارادے کو تہه و بالا کر دينا چاهتي هيں :

صد ديده باں اگر چه بهر سو گماشتيم

اسکے بعد اپنے وجود سے باهر نفس انساني کے فتنه هاے ابليسي کے بند و علائق هيں ' جو گو بہت سے ٹوٹ چکے هيں ليکن جتنے باقي هيں ' وہ بهي کم نہيں اور ايسے سخت هيں که بعض اوقات اُنهيں توڑنے کي کوشش کرتے کرتے تهک جاتا هوں اور قريب هوتا ھے که ميري انگليوں سے خون بہنے لگے :

هزار رخنه بدام و مرا به ساده لي
تمام عمر در انديشهٔ رهائي رفت

انما اموا لکم و اولادکم فتنة وان الله عنده اجر عظيم (٨ : ٢٩)

ميں اس راہ کي سختيوں سے بے خبر نہيں هوں ' ليکن انکي سختيوں هي کے اندر اپنے نام کي پکار بهي پاتا هوں - بارها ايسا هوا که نفس کي شرارتوں نے کانوں ميں انگلياں ڈاليں اور دل کي غفلت نے خوب شور مچايا ' تا که اُس آواز کو نه سن سکوں اور اسکي طرف سے غافل هو جاؤں - ايسا بهي هوا که دن پر دن اور راتوں پر راتيں اسي کشمکش ميں گذر گئيں اور مدت کے افسرده ولوله هاے معصيت يکايک زنده هوکر اٹهه بيٹهے ' تاهم يه وقت بهي گذر گيا اور کان لگا کر غور کيا تو بند هونے پر بهي ايک صدا تهي ' جو اسکے اندر گونج رهي تهي :

تو مپندار که اين زمزمه بے چيزے هست !
گـوش نزديـک لبم آر کـه اوازے هست !

ميں درميان ميں اپني پکار بلند کرکے پهر چپ هوگيا تها ' کيونکه جب ميں نے اپني جانب ديکها تو معلوم هوا که ابهي چند دنوں اور اپني آزمايش کي ضرورت باقي ھے - اس راہ ميں دعوت دينے کيليے مقدم شرط يه تهي که ميں خود بهي اس طرح طيار اور آماده هو بيٹهوں که جس دن آغاز سفر کا اعلان کروں اُس دن سب سے پہلے خود اپنے پاؤں کو تمام زنجيروں سے خالي ديکهوں - پس ميں اپني فکروں ميں غرق هوگيا اور جس قدر زمانه توقف کا خ کو منظور تها ' اس عالم ميں بسر هوگيا -

ليکن مجهے نظر آيا که ايسا هونا ممکن نہيں - پاني اتنے اونچے تک پہنچ گيا ھے که اب دريا سے بهاگنا محال ھے ' اور قريب ھے که مدت کے بهاگے هوے غلام کے پاؤں ميں آخري مرتبه ايک

کیا ہے - خدا تعالی ہمیشہ اس خدمت کیلیے اپنی جماعتوں کو چنتا اور آنہیں اپنا خلیفہ بنا تا ہے ' پس وہ دنیا کو صفات الہیہ کا تجلي گاہ بنا نا چاہتے ہیں نہ کہ تخت ابلیس کے احکام خبیثہ کا جہنم کدہ - وہ ہر اس چیز سے خوش ہوتے ہیں جنسے رب العالمین خوش ہے ' اور ہر اس درخت کي جڑ کاٹنا چاہتے ہیں جو صفات شیطانیہ کے بیج کا پھل ہے - پھر وہ اپني تمام قوتوں کو " حدود الله " کي حفاظت کي راہ میں وقف کر دیتے ہیں ' اور دنیا کي جو جو قوتیں اِن حدود کو توڑ نے والي اور انسانیة کو اُسکے فطري حقوق سے محروم کرنے والي ہیں ' اُن سب کے تسلط سے عالم کو نجات دلاتے ہیں - یہ گویا قوۃ الہیہ اور قوائے شیطانیہ کي ایک جنگ ہوتي ہے ' پر جیسا کہ اُس نے ہمیشہ کیا ہے ' وہ اپني جنود قاہرہ کو فتح دلاتا اور ابلیس کے لشکر کو نا مراد و خاسر کرتا ہے : و لقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین ' انہم لہم المنصورون ' و ان جندنا لہم الغالبون !

(۳۸ : ۱۷۱)

یہ درجہ آخري درجہ ہے ' اور اس لیے " حزب الله " کا مقصد حقیقي ہے - کیونکہ خدا تعالے نے حزب الله یعني اپني جماعت کو جا بجا " حزب الشیاطین " یعني شیطان کي جماعتوں کے مقابلے میں فرمایا ہے - سورۂ مجادلہ میں جہاں منافقین و کفر پرست لوگوں کا تذکرہ کیا وہاں پہلے " حزب الشیطان " کي طرف اشارہ کیا :

استحوذ علیہم الشیطان ' فانسا ہم ذکر الله ' اولائک حزب الشیطان ' الا ' ان حزب الشیطان ہم الخاسرون (۵۸ : ۱۸)

شیطان (اور اسکي قوتیں) اِن پر مسلط ہوگئي ہیں ' پس انہوں نے خدا کے ذکر اور اسکے رشتے کو فراموش کردیا ہے - " یہ حزب الشیطان " یعني شیطان کي جماعت ہے اور یقین کرو کہ اخر کار حزب الشیطان برباد و تباہ ہي ہوگا "

پھر اسي سورۃ میں اس آیۃ کریمہ کے بعد سچے اور راستباز مومنوں کا ذکر کیا ہے ' اور کہا ہے کہ انکي علامت یہ ہوني چاہیے کہ الله اور اسکي صداقت و عدالت کے آگے دنیا کي تمام قوتوں اور بندشوں کو ہیچ سمجھیں ' و لو کانوا اباء ہم ' او ابناء ہم ' او اخوانہم ' او عشیر تہم - اگر چہ انکے ماں باپ ' اہل و عیال ' برادر و قریب ' اور خاندان اور کنبے ہي کے لوگ کیوں نہوں ' لیکن خدا کي راہ میں وہ کسي کي پروا نہ کریں -

پھر انکي تعریف اِن لفظوں میں کي ہے کہ:

اولائك کتب في قلوبہم الایمان و اید ہم بروح منہ ' و یدخلہم جنات تجري من تحتہا الانہار خالدین فیہا ' رضي الله عنہم و رضوا عنہ ' (۵۸ : ۲۱)

یہي وہ سچے مومن ہیں جنکے دلوں کے اندر خدا نے ایمان نقش کردیا ہے اور اپني روح سے انکي نصرت فرمائي ہے ' نیز وہ اُنہیں کامیابي و فتحمندي کے ایسے باغوں میں داخل کریگا جنکے نیچے نہریں بہہ رہي ہونگي ' اور وہ ہمیشہ اسکا عیش ابدي حاصل کرینگے - یہي وہ خدا کے خاص بندے ہیں جنسے وہ راضي ہے اور وہ خدا سے راضي ہیں "

ان اوصاف و خصائص کے بیان کرنے کے بعد ' پھر اس جماعت کا نام بتلایا کہ :

اولـئـك " حزب الله " ' الا ' ان حزب الله ہم المفلحون ! ! (۵۸ : ۲۲)

یہي " حزب الله " یعنے خاص الله کي جماعت ہے اور یقین کرو کہ خواہ حزب الشیطان کي شان و شوکت کیسي ہي دلفریب ہو ' مگر آخر کار یہي لوگ فلاح پائیں گے -

اِن ایات سے عجیب و غریب نکات و معارف سامنے آتے ہیں مگر وقت تشریح نہیں و معلول بہ وقت توضیح مقاصد حزب الله ' تا ہم مختصراً اتنا اشارہ کر دینا ضروري ہے کہ اِن آیات نے بعض مخصوص علامتوں اور نتائج کو سامنے کر دیا ہے - مثلاً انسے واضح ہو گیا کہ :

(۱) خدا نے دنیا میں دو جماعتوں کا ذکر کیا - حزب الشیطان اور حزب الله -

(۲) حزب الشیطان کا کام یہ ہے کہ وہ چونکہ اپنے نفْس قواء شیطانیہ کا مرکب بنا دیتا ہے اسلیے شیطان ذکر الہي سے اُسے محروم کر دیتا ہے اور خدا کي صداقت و حقانیت بالکل فراموش ہو جاتي ہے - لیکن " حزب الله " ذکر الہي کو زندہ کرنے والا ' اور اسکے غلغلے سے تمام عالم کو معمور بنا دینے والا ہے -

(۳) حزب الله کي اصلي علامت یہ ہے کہ وہ الله کي وفاداري میں آور تمام شیطاني قوتوں سے بکلي باغي ہو جاتا ہے اور اسکي راہ میں کسي دنیوي اثر و قوت سے متاثر نہیں ہوتا -

(۴) " حزب الشیطان " کا نتیجہ نا مرادي و خسران ہے ' اور " حزب الله " اخر کار فلاح و نصرت پانے والا ہے -

(۵) کیونکہ خدا انکے لوح دل پر نقش ایمان کندہ کر دیتا اور اپني " روح " سے انکي مدد کرتا ہے -

(۶) دائمي نشاط کار و سرور فتح مندي انکا صلہ ہے -

(۷) بارگاہ الہي میں انکا درجہ یہ ہے کہ " وہ خدا سے خوش اور راضي ہیں اور خدا انسے راضي و خوش ہے " اور یہ انتہاء مراتب عباد الله ہے - کیونکہ انکي رضا اور اپني رضا ' دونوں کا خدا نے ایک ساتھہ ذکر کیا -

حاصل سخن یہ کہ " حافظین لحدود الله " کا مقام جماعت " حزب الله " کا مرتبۂ آخري ہے اور ان مراتب ثمانیہ کے طے کرنے کے بعد اس جماعت کا فرض ختم ہو جاتا ہے -

پس یہي ہیں کہ فرمایا " و بشر المومنین " کہ انکو فلاح دارین کي بشارت پہنچا دي جائے ' اور یہي قران حکیم کے مقرر کردہ مراتب عمل ہیں ' جنکو حلقۂ حزب الله اختیار کریگا -

جماعۃ ثلاثہ

ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا ' فمن ہم ظالم لنفسہ ' و من ہم مقتصد ' و من ہم سابق بالخیرات باذن الله - ذلک ہو الفضل الکبیر ! -

(۳۵ : ۲۹)

(ترجمہ)

پھر پچھلي قوموں کے بعد ہم نے اپنے بندوں میں سے اُن لوگوں کو کتاب الہي (قران) کا وارث ٹھہرایا ' جنکو ہم نے اپني خدمت کیلیے اختیار کرلیا (یعني مسلمانوں کو) - پس اُن میں سے ایک گروہ تو اُنکا ہے ' جو اپنے نفوس پر (ترک اعمال اور ارتکاب معاصي سے) ظلم کر رہے ہیں - دوسرا انکا ' جنہوں نے معاصي کو ترک اور اعمال کو اختیار کیا ہے پر

ہونگي - نیز بعض ایسے معارف و حکم قرآنیہ بھي سامنے آئیں گے جن پر ابتک بہت کم تدبر و تفکر کیا گیا ہے

(۵) " الراکعون " - بظاہر " الراکعون " اور اسکے بعد کا وصف " الساجدون " ایک ھي چیز یعنے نماز کي طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں پہلے رکوع ہے اور پھر سجود - لیکن در اصل یہ دو علحدہ علحدہ وصف یا دو علحدہ علحدہ مرتبوں کي جماعتوں کا بیان ہے ' جن میں پہلا وصف مرتبۂ رکوع ہے ' دوسرا سجود -

مقصود دونوں سے وہ مقام ہے ' جبکہ انسان اپني روح و دل اور اپني تمام قوتوں اور اپنے تمام جذبات اور تمام خواھشوں کے ساتھہ اللہ تعالی کے آگے جھک جاتا ہے ' اور وہ سر جسے اسنے بلند کیا ہے ' اسکي ہر مخلوق کے آگے بلنـد ہوکر بالاخر اسکے آگے گـرا دیا جاتا ہے - في الحقیقت لفظ " اسلام " کي حقیقت اور مقام " تسلیم " کا مقصود اصلي بھي یہي مقام ہے - و قال في ھذا المقام :

ایں جملـہ کتا بہـا کـہ در بـر داري
سودے نـہ کند چو نفس کافـر داري
سر را بہ زمیں نہي تو در وقت نماز
آں را بہ زمیں بنہہ ' کہ در سر داري !

لیکن اس حالات کے دو درجے ھیں : ایک مرتبۂ رکوع ہے اور ایک مرتبـۂ سجود - نماز میں مصلي پہلے رکوع میں جاتا ہے - اسکے بعد سجدے میں گرتا ہے - پس " الراکعون " سے مقصود وہ لوگ ھیں جو اس حالت کے پہلے درجے تک پہنچ گئے ھیں ' اور اس بے نیاز و کبریاء کے سامنے انھوں نے اپني روح و دل کو یکسر جھکا دیا ہے -

(۶) " الساجدون " - یہ دوسرا مرتبہ ہے - رکوع صرف جھکنا تھا مگر سجود جھکتے جھکتے اس قدر جھک جانا کہ بے اختیار و مضطر ہوکر زمین پر گر پڑنا اور پیشاني کو گرد و خاک مذلت سے آلودہ کردینا - یہ انکسار عبودیت کا انتہائي مرتبہ ہے ' اور اس طرف اشارہ ہے کہ بندہ اپنے سر کو نہ صرف اللہ کے آگے جھکا ھي دے ' بلکہ دائمي طور پر اسکے سامنے زمین پر رکھدے اور اسے سپرد کر دے - سید الطائفۂ بغدادي سے کسي نے پوچھا تھا : نماز میں سجدے کے شرائط کیا کیا ھیں ؟ فرمایا کہ تمھارے لیے تو یہ کہ پیشاني اور ناک زمین سے مس ہو ' اور ھمارے لیے یہ کہ جب ایک بار سجدے میں سر گر جاے تو پھر دوبارہ زمین سے نہ اٹھے ! و للہ در ما قال :

در سجدۂ کہ تن نہ ز سر مي شود جدا
در کشـور وفـا گنہش نـام کـردہ اند
یا رب ز سیـل حـادثہ طوفاں رسیدہ باد
بت خـانۂ کہ خانقہش نـام کردہ اند !

پھر نظر حقیقت شناس کو بلند تر کیجیے تو اسي مقام سے وہ مرتبۂ فناء نفس انساني مراد ہے ' جسکو صوفیاء کرام اپني اصطلاح میں مقام " استہلاک کلي " اور " جمع الجمع " سے تعبیر کرتے ھیں ' اور اگر زبان اھل محبت میں کہیے تو وجود انساني کا یہي سجدہ ہے ' جسکي پیشاني زمین پر گرنے سے پہلے تو طلب عشق ہوتي ہے ' پر جب اٹھتي ہے تو عشق کي جگہ خود حسن کي جلوہ گاہ بن جاتي ہے :

بیروں عشق و عاشق و معشوق ھیچ نیست
وین ہر دو اسم مشتق ازاں مصدر آمدہ !

(۷) " الامرون بالمعروف والنـاھون عن المنکر " اللہ اکبر! امر بالمعروف اور نہي عن المنکر کا درجۂ عالیہ کہ ان تمام اوصاف عظیمہ کے بعد اسکا ذکر کیا گیا اور فـرمایا کہ وہ لوگ جو حق کا اعـلان کرتے ' صداقت کا حکم دیتے ' اور راستبازي و عدالة کي طرف بلاتے ھیں - اور چونکہ نیکي کي دعوت ' بـدي کي ممانعت کے بغـیر ممکن نہیں ' اسلیے ساتھہ ھي اسکا بھي ذکر کیا اور کہا کہ نیز وہ فرزندان حق جو برائیوں سے روکتے اور خـدا کي زمین کو نفس و شیطان کي پھیلائي ہوئي ضلالت سے بچاتے ھیں -

في الحقیقت یہ مرتبہ اسلام و ایمان کا اعلی ترین درجۂ اختصاص اور مخصوص ترین اعمال نبوت و صدیقیت میں سے ہے - اس سے بـڑھکر کوئي وصف نہیں جو اسلام کي پوري حقیقت اپنے اندر رکھتا ہو - یہي وہ عمل الہي ہے جسکا انجام دینے والا زمینوں اور آسمانوں میں خدا کا دوست پکارا جاتا ہے اور اسکے اعمال کے اندر نبیوں اور رسولوں کي نسبت متحقق ہوجاتي ہے - جو گروہ یا جو فرد آمر بالمعـروف و ناھي عن المنکر ہوگا ' وہ گویا آدم و نوح اور ابـراھیم و موسی (علی نبـینا و علیہم الصلوۃ و السلام) کا دنیا میں جانشین ہوگا -

الحمد للہ کہ اس مقام کي تصـریح و تفصیل اور اعلان و دعوت کي توفیق مقدس اس فقیر کو خصوصیت کے ساتھہ بکرات و مرات مرحمت ہوئي ' اور اسکے فضل ذرہ نوازسے امید ہے کہ باب توفیق ھمیشہ باز و مفتوح رھیگا -

(۸) " والحافظون لحدود اللہ " - یہ ان اوصـاف الہیہ کا آخـري مرتبہ اور اس زنجیر صفات ایمانیہ کي آخري کڑي ہے - یہ انتہائي وصف ہے جو ان صفـات سبعۂ ربانیہ کے بعد مومنوں کو حاصل ہوتـا ہے - یا مومنین مخلصین کي وہ منـتہا درجـہ رفیع و جلیل جماعت ہے جو ارتقاء ایماني کي آخري منزل تـک پہنچ جاتي ہے ' اور پھر خدا تعالے سچ مچ اس دنیا میں اسے اپنا قائم مقام اور خلیفہ بنا دیتا ہے - فہو لا یسمع الا بسمعـہ ' ولا ینـظر الا بنـورہ ' ولا یـتکلم الا بلسانہ :

چشم و گوش دست و پـایـم او گـرفت
من بـدر رفـتـم ' سـرایـم او گـرفت !

" حافظین لحدود اللہ " سے مقصود وہ جماعت ہے جو دنیا میں شریعۃ حقۂ الہیہ کے قیام اور عدل و امنیت کے نظام کي ذمہ دار ہوتي ہے ' اور جو حدود و قوانین خدا تعالے نے قوام عالم ' و امن انسانیۃ ' و نظام مدنیۃ صالحہ ' و حفظ حقوق اقوام و ملل کیلیے قائم کر دیے ھیں ' ایک با اختیار سلطان اور ایک مسئول والي ملک کي طرح انکي محافظت کرتي ہے - یہي حدود اللہ فی الحقیقت تمام شرائع الہیہ کا مقصود حقیقي اور تمام مامورین و مرسلین اور مصلحین متبعین کي دعوت کا ماحصل ھیں ' اور یہي حدود ھیں جنکو لسان اللہ نے کہیں دین قیم ' کہیں دین حنیف ' کہیں صراط مستقیم ' کہیں فطرۃ اللہ ' کہیں سنۃ اللہ ' اور پھر کہیں " اسلام " کے نام سے تعبیر

مذاكرهٔ علمية

تقدم علوم و معارف

سنه ۱۲ - ۱۳ میں

(۲)

علم الانسان

جیسا که خود نام سے معلوم هوتا هے ' اس علم کا موضوع انسان اور تاریخ انسان هے - انسان کے متعلق گونه گون سوالات پیدا هوتے هیں - منجمله انکے ایک سوال یه هے که انسان کب پیدا هوا ؟ اسکے جواب کا سمجھنا چند دیگر مسا ئل کے سمجھنے پر موقوف هے اسلیے پہلے ان مسا ئل کو سمجھه لینا چاهیے -

کرهٔ زمین اصل میں کیا تھا ؟ کہاں سے آیا ؟ کیا کیا تغیرات هوے ؟

یه مبادي هیں جنکي تفصیل کے بغیر طبقات زمین کي بحث لا حاصل هوگي - لیکن اگر ان پر قلم اٹھایا جائے تو یه مضمون تقدم العلوم کي روداد کے بدلے علم الارض کا ایک رساله هوجاےگا ' اسلیے مختصراً جدید تحقیقات کے تذکرہ پر قناعت کی جاتي هے -

علماء ارض (جیولوا جست) نے زمین کے چار طبقات قرار دیے هیں :

طبقهٔ اول

یه وہ طبقه هے جو حرارت زمین کي تدریجي تبرید کے بعد سب سے پہلے بنا - اسکا مایهٔ قوام سنگہاے آتشین هیں - اسکو عهد اولین کي زمین بھي کہتے هیں -

طبقهٔ ثانیه

علما کا خیال هے که جب طبقهٔ اول تیار هوگیا تو اندرون زمین کي حرارت سے بخارات بلند هوے - یه بخارات اوپر جا کے ابر بنے اور بارش هوئي - بارش سے دریا اور نہرین جاري هوئیں - پاني کے ساتھه آور صدها قسم کے اجزاء اسوقت سطح زمین پر موجود تھے - یهي اجزا قانون ثقل کي وجه سے پاني کے نیچے بیٹھے اور بالاخر ان رواسب سے طبقهٔ ثانیه تیار هوگیا -

اس طبقه میں حیواني اجسام کے پس مانده اجزا ' پتھرکے کوئلے ' پراني سرخ بالو ' بالوکھریا ' سنگہاے جیري شکرین ' خالص جیري شکرین ' جیري قوقعي ' جیري کوچک ' سنگ رنگین و سبز وغیرہ وغیرہ اجزا پا ئے جاتے هیں - اسے عهد ثاني کي زمین بھي کہتے هیں -

طبقهٔ ثالثه

یه طبقه طبقه ثانیه کي تکمیل کے بعد شروع هوا - اسمیں سنگ جیري جسکا مایهٔ خمیر آب شیرین هے ' سنگ جیري مارني قوقعي ' سنگ جیري سلیسي ' وغیرہ انواع سنگ و دیگر صدها اصناف کے معادن و نباتات و حیوانات پا ئے جاتے هیں - اسکو عهد ثالث کي زمین کہتے هیں -

عهد ثالث کي زمین کو حداثت و قدامت کے اعتبار سے علما نے پھر تین طبقات پر تقسیم کیا هے - ایک کو ایوسکین ' یعني جدید کہتے هیں - دوسرے کو میوسین یعني جدید تر - اور تیسرے کو بلیوسین یعني جدید ترین -

طبقهٔ رابعه

یه وہ طبقه هے جس پر هم لوگ اسوقت آباد هیں - اسکي تکوین مختلف اصناف سنگ ' ریگ ' زمین لائق کاشت وغیرہ اجزا سے هوئي هے -

یه هیں وہ چار طبقات جو علماء ارض نے قرار دیے هیں - انکے بیان میں انتہائي ایجاز سے کام لیا گیا - کیونکه اگر تفصیل سے کام لیا جاتا تو صرف اس ایک هي نقطهٔ بحث کے لیے مضمون کي موجودہ ضخامت بھي نا کافي هوتي -

طبقات ارض کو اجمالاً سمجھه لینے کے بعد یه سمجھه لینا چاهیے که حیات کا وجود کس طبقه سے شروع هوتا هے ؟

طبقهٔ اولی میں غالباً حیات کا وجود نه تھا کیونکه اسوقت تک حیوانات ایک طرف ' نباتات کي بھي کوئي یادگار نہیں ملي - جسقدر پتھر اسوقت تک نکلے هیں ' ان سے بھي کسي ذي حیات وجود کا پته نہیں چلتا - پھر اسوقت زمین کي حرارت بیحد شدید هوگي - سطح زمین ایک فرش آتشین کي طرح دهک رهي هوگي ' معود بخارات کي وجهه سے جو ابر هاے کثیفه سے مشحون هوگا ' آفتاب کي شعاعیں بھي زمین تک نه پہنچتي هونگي ' اور بخارات کي چادریں درمیان میں حائل هوگئي هونگي - ظاهر هے که ایسي حالت میں ذي حیات کا وجود اگر هو تو بقا کہاں تک ممکن هے ؟

لیکن جب زمین کي اندروني حرارت في الجمله کم هوئي اور انجماد و تبرد بڑھا ' تو اسوقت ذي حیات اجسام وجود میں آئے - چنانچه طبقهٔ ثانیه میں آثار حیوانیه (یعنے پس مانده اجزاے جسم حیواني) ملتے هیں -

مگر یه حیوانات سادہ ترین ساخت کے تھے -

اسکے بعد وہ وقت آیا که تیسرے طبقه کا آغاز هوا - اس طبقه میں حیوانات ذوات الثدي پیدا هوے - (ذوات الثدي اُن حیوانات کو کہتے هیں جو بچوں کو دودھ پلاکر پرورش کرتے هیں)

انسان کب پیدا هوا ؟ اسکے جواب میں اب تک تمام علما بیک زبان کہتے تھے که چوتھے طبقے میں ' اور وہ بھي طوفان کے بعد -

مگر گذشته سال ایست انگلي (انگلینڈ) میں جو آثار انساني (یعنے جسم انساني کے پس مانده اجزا) پائے گئے هیں ' اس نے اس اعتقاد میں یک گونه رخنه ڈالدیا - بعض ارباب نظر علما کا خیال هے که یه آثار انساني طوفان کے بعد کے نہیں بلکه طبقهٔ بیلوسین کے هیں - پس اگر یه صحیح هے تو انساني پیدایش کے آغاز کو طبقهٔ رابعه سے هٹکے طبقهٔ ثالثه میں آنا پڑیگا -

یه راے صحیح هو یا نه هو ' مگر یه آثار انساني علم الانسان کے سرمایه میں ایک قابل اعتناء اضافه هیں -

خدا پرستی اور ترک نفسانیت میں انکا درجه درمیانه اور متوسطین کا هے - تیسرے وہ ' جو اذن الہي سے تمام اعمال حسنۂ و صالحه میں اوروں سے آگے بڑھے هوے هیں اور یه خدا کا بهت هي بڑا فضل هے !

اس آیۂ کریمہ میں خدا تعالی نے مسلمانوں کو تین طبقوں میں منقسم کر دیا هے :

(۱) وہ جو اپنے نفوس پر ظلم کر رهے هیں کیونکه خدا سے غافل اور اسکے رشتے کي عزت کو بهولے هوے هیں - یه طبقه تمام اُن مسلمانوں کا هے جو اپنے دلوں میں اعتقاد اور حس ایماني تو ضرور رکهتے هیں پر ایماني قوت میں ضعف بهي بدرجۂ کمال هے اور عمل مفقود -

(۲) درمیاني طبقه جو غفلت سے متنبه هوا ' اعمال حسنه اختیار کیے ' اوامر الهیه کے آگے سر اطاعت خم کیا -

(۳) اعلی ترین طبقه جو نه صرف خیرات و محاسن کا انجام دینے والا ' بلکه اُن میں اوروں سے پیش رو بهي هے اور نیکي کي صفوں میں سب سے آگے بڑهجانے والا هے -

قوم کے مختلف طبقات و مدارج کي یه ایک قدرتي تقسیم هے اور هر قوم میں یهي تین جماعتیں هوتي هیں - پهر جن میں پهلي کم ' دوسري بکثرت ' اور تیسري کافي هوتي هے ' وہ تمام قوموں میں سرفراز و ممتاز هوجاتي هے ' اور جس میں صرف پهلي کي کثرت ' دوسرے بهت کم ' اور تیسرا گروہ کالعدم هوتا هے ' وہ دنیا میں اپنے زندہ رهنے کا حق کهو دیتي هے -

(" حزب الله " کے تین درجے)

پس اس تقسیم قرآني کي بنا پر اس جماعت کے بهي تین درجے قرار پائے هیں :

(۱)

هر مسلمان جو راست بازي کا متلاشي ' اصلاح حال کا متمني ' اور اسلام کے اس دور غربت میں خدمت و جهاد في سبیل الله کي اپنے دل میں سوزش و تپش رکهتا هے ' نیت صالح ' ارادۂ محکم ' اور اقرار واثق کے ساتهه دین الهي کے اس میثاق مقدس کو دهرائے :

ان صلاتي و نسکي و محیاي و مماتي لله رب العالمین - لا شریک له ' بذالک امرت و انا اول المسلمین !

میري عبادت ' میري قرباني ' میرا جینا ' میرا مرنا ' غرضکه میري هر چیز صرف الله رب العالمین کیلیے هے - اسي قرباني کا مجهے حکم دیا گیا هے اور میں مسلمانوں میں پهلا " مسلم " هوں !

اور اپني تمام قوتوں اور خواهشوں کے ساتهه خدا کي قرباني کیلیے طیار هو کر اقرار کرے که وہ الله کے رشتے میں منسلک هونا ' اور اس کي جماعت کے فرائض ادا کرنا چاهتا هے ' پس وہ طبقۂ " ظالم لنفسه " میں سے طبقۂ " مقتصد " کیلیے منتخب هو جائگا ' اور اسکے بعد اسکي آزمایش شروع هو جائگي - یه آزمایش اُس وقت تک جاري رهیگي جس وقت تک که وہ دوسرے درجے میں شامل هونے کا اهل ثابت نهو -

(۲)

اُن لوگوں میں سے جو پهلي جماعت میں منتخب هوے هیں ' جو لوگ اپنے اعمال و افعال سے عهد الهي کے ایفا اور دین حنیفي کے میثاق کي تعظیم کا ثبوت دیدینگے ' ایک دوسري جماعت چهانٹي جائیگي اور اسمیں شامل هونا گویا ارباب اقتصاد کے طبقه میں شامل هونا هوگا -

لیکن اسکے لیے اولین شرط یه هوگي که داخل هونے والا امور ذیل کي پابندي کا مومنانه و مخلصانه عهد کرے ' نیز جسقدر زمانه پهلي جماعت میں بسر کرچکا هے ' اسکے نتائج اسکے عهد کي صداقت کا یقین دلائیں :

(۱) تمام احکام شریعت کي ' انکي تمام شرائط و ارکان کے ساتهه سچي پابندي کرنا اور از سر تا پا اپنے تمام اعمال و افعال حیات ' اور تعلقات و لوازم زندگي میں یکسر پیکر شریعت اور مجسمۂ اسلامیت هونا -

(۲) صداقت الهي کي راہ میں سیاحت و سفر اور سیر في الارض -

(۳) امر بالمعروف و نهي عن المنکر سے کسي حال میں غافل نهونا ' الحب في الله و البغض في الله کو اپنے تمام اعمال کا دستور العمل قرار دینا ' اُن تمام رشتوں کے توڑنے میں جلدي کرنا جو خدا کي رضا سے خالي هوں ' اور هر اُس رشتے کو ماں باپ اور زن و فرزند کے رشتے سے بهي زیادہ قوي سمجهنا جو الله کي راہ میں باندها جائے - خواہ کسي قسم کي مشغولیت اور کیسے هي کاموں کا انهماک هو ' مگر همه وقت اسي دهن میں لگے رهنا که بندگان الهي کو معروف و حق کي دعوت دي جائے ' منکرات و منهیات سے روکا جائے ' اور دین الهي کي ایک بهي فوت شدہ سنت همارے هاتهوں زندہ هو جائے - اور پهر اپنے دل کے اندر کچهه اس طرح اسکي چبهن اور ٹیس پیدا کرلینا که جس طرح سانپ کا کاٹا یا بچهو کا ڈسا هوا مریض درد اور تڑپ سے لوٹتا اور کراهتا هے ' ٹهیک ٹهیک اُسي طرح حق و عدل کي مظلومیت اور دین الهي کي بیکسي و غربت پر از سر تا پا پیکر اضطراب اور تصویر التهاب بن جائے !!

(۴) حکم اسلام و شریعۂ اسلامیه کي اطاعت کا بتدریج وہ مرتبه حاصل کرنا اور اس طرح اسکے احکام کي عظمت و سطوۃ اپنے اوپر طاري کرلینا که اُسکا هر حکم فرمان قضا ' اور اُسکا هر اشارہ فیصله کن جسم و جاں هو - اور قلب هر حال میں اسکے احکام کا منتظر اور اسکے اوامر کیلیے بهوکا پیاسا رهے -

(۳)

اس دوسري جماعت میں سے جو فرزندان حق اپنے اعمال و افعال سے درجۂ مسابقت و مرتبۂ علو و رفعت حاصل کرینگے ' انهي سے یه آخري جماعت منتخب هوگي اور یهي جماعت " حزب الله " کا خلاصۂ مساعي و جهاد ' اور اسکي اصلي حکمراں جماعت هوگي - یه لوگ " سابق بالخیرات " اور " حافظین لحدود الله " هونگے - خدا تعالی جو کام اُنسے لینا چاهے گا ' خود لے لیگا ' اور جس مقصد کي طرف انهیں کهینچے گا ' وہ اُس طرف کهنچ جائیں گے - انکے مقصد آخري کو نه اس وقت بتلایا جا سکتا هے اور نه متعین کیا جا سکتا هے - جو سالک که ابتدائي دو جماعتوں سے ترقي کرکے اُس درجه تک پهنچے گا ' وہ خود وهاں کے اسرار و رموز سے آشنا هو جائیگا - اس سے پہلے وهاں کے حالات کسي پر منکشف نهو سکیں گے - کسي عضو جماعت کیلیے جائز نهوگا که انکے انکشاف کے درپے هو - اور وقت سے پہلے اُنهیں معلوم کرنا چاهے -

مقالات

یه مکان ملوک اور رؤساء کے لیے ہوتا ہے - اسمیں , س با بادشاہ اسطرح بیٹھتا ہے کہ وہ خود تو اپني مسند پر ہوتا ہے اور اسکے گرد و پیش غلمان و موالي آلات و اسلحه سے آراسته کهڑے ہوتے هیں - کهانے وغیرہ کي چیزیں قعر کشتي میں رهتي هیں - ملاح سطح کے نیچے تمام کشتي کے اندر پهیلے ہوتے هیں اور کهیتے ہوے چلے جاتے هیں - ایک سوار کو دوسرے سوار کي کچهه خبر نهیں ہوتی' هر شخص اپنے اپنے کام میں مصروف و مشغول رهتا ہے -

رئیس جب تنهائي چاهتا ہے تو خلوتخانه میں چلا جاتا ہے -

مصر میں ملاح پیچهے کي طرف کهینتے هیں - کهیتے وقت انکي حرکات رسي والوں کي حرکت قهقري کے بہت مشابه ہوتي ہے اور کشتي کو اسطرح هلاتے هیں' جیسے کوئي اپنے آگے کے بوجهه کو کهینچتا هو اور اسکے پیچهے لے چلتا هو -

لیکن عراق کے ملاحوں کي حالت اس سے مختلف ہے - انکي حالت ایسي ہوتي ہے جیسے کوئي بوجهه کو آگے دهکیل رها هو - بس جسطرف وہ گهومتے هیں' اسي طرف انکي کشتیاں بهی گهوم جاتي هیں - مصر میں کشتي ملاح کے رخ کے بالکل برعکس جاتي ہے" (الافادہ و الاعتبار - مطبوعۂ مصر - صفحه: ۴۱)

(الشیارۃ)

یه ایک قسم کي عراقی کشتي ہے جو نهر فرات و دجله میں چلا کرتي تهي - پروفیسر (دوزي) اپنے مشهور لغت الاضافه میں لکهتا ہے :

" اسکو مصري " حراقه " کهتے تهے مگر اب عراق میں بهي یهي لفظ مستعمل ہے - بیرن دي سلان نے ابن خلکان کے حالات میں اسکا ذکر کیا ہے - ارسلان شاہ کا انتقال اسي کشتي میں ہوا تها جبکه وہ موصل کے سامنے نهر سے گذر رها تها - اسکا صحیح تلفظ بفتح شین و تشدید یا ہے " مورخین نے مامون الرشید کے حالات میں لکها ہے که فوجي کشتیوں کے علاوہ خاصه کي کشتیاں چهوٹي بڑي ملا کر' چار هزار شیارہ تهیں !

(بحري جنگ)

دولت ممالیک کے آخري زمانے تک بحري جنگ کا قاعدہ یه تها که جب شواني اور بطس و مسطحات میں جنگ ہوتي تهي تو بطس اور مسطحات کے پیچهے چهوٹي چهوٹي کشتیوں کو نهیں لاتے تهے که مبادا اسکی وادي میں غرق هوجائیں - نیز پهلو کی طرف سے بهي نهیں لاتے تهے کیونکه دونوں کا ملنا ناممکن هوجاتا' اسلیے سامنے سے لڑتے ایک عظیم الوزن هتوڑے سے ٹکر مارتے' جسکو اصطلاح میں " لجام " کهتے تهے - یه هتوڑا اس لکڑي میں جسکو " اسطام " کهتے تهے' داخل هوجاتا - اور جب مهلت ملتي تو پیچهے هٹکے اس زور سے ایک سخت ٹکر مارتا که کشتي معاً پیچهے هٹجاتي اور اسمیں پاني بهر جاتا - اگر فریقین کي طرف شواني هي ہوتي تهیں تو شیني سے سیني کو ملاکے' ایک پل سا تیار کر لیتے - اس پر سے ہوکے سپاهي دشمن کي کشتي میں دهمکتے اور دست بدست لڑتے -

جب هوا رک جاتي تهي تو بڑي کشتیوں کو شواني کهینچ کر مقام جنگ تک لیجاتي تهیں -

اس زمانه میں بحري جنگ کا اصلي کام هواؤں کا پہچاننا تها - ملاح کشتیوں کو پدرے اسطرح حرکت دیتے که اپني کشتي کو دشمن کي کشتي سے آگے بڑها دیتے تهے یا هوا کے رخ پر قابض هو جاتے تهے پهر اگر اس رخ پر دشمن آنا چاهتا تو انکی زد میں ہوتا تها - بحري جنگ کے کمانڈر کا فرض ہوتا تها که جب جنگ کے لیے نکلنے لگے تو پہلے جهازوں اور کشتیوں کا انتخاب کرے - انکي تقویت و استحکام کا پورا انتظام کرلے - کشتیوں کا جو حصه پاني میں رهتا ہے اس پر از سر نو قیر (تارکول) کا روغن کرالے - آلات و واردات کا جائزہ لیلے - جو موجود نه هوں انهیں منگوا لے - ایسے رؤساء و قواد (چلانے والے) مقرر کرے جو مد و جزر' تغیرات موسم' علامات هوا' اور لنگر گاهوں اور دریائي راستوں سے پوري طرح با خبر هوں -

عهد اسلامی اور بحریات

سلطان محمد فاتح کي زرنگار کشتي

جو بروسه کے سلطاني کارخانے میں طیار کي گئي تهی -

جنگ کے وقت اسکا یه بهي فرض ہوتا تها که لنگر گاهوں میں یکا یک داخل نهو کیونکه ممکن ہے که وهاں دشمن چهپا بیٹها هو - جب تک اچهي طرح معلوم نه هو جائے خشکي کي طرف بهي بڑهنے کي ممانعت تهي - ایسے مقامات کے متعلق هوشیار رهنے کي سخت تاکید تهي جهاں کشتیاں ٹوٹ جاتي هیں - حکم تها که جس قدر زیادہ پاني اور غذا لے سکو' ساتهه لیلو تا که اگر کبهي محاصرہ طول کهینچے تو کسي طرح کي تکلیف نه هو - اگر جنگ خشکي کے قریب ہوتي تهي تو پهاڑوں پر دیدبان بٹها دیے جاتے تهے -

نمایشي جنگ

اعیاد و مواسم یا جنگ کے لیے روانه ہوتے ہوے یا سفر سے واپسي کے وقت خلفاء و ملوک کے سامنے جنگي بیڑوں کي

انگلستان میں ایک انسان کا تهانچه پایاگیا هے - یه تهانچه ایک ایسے مرد کا هے جسکي عمر ۳۰ اور چالیس کے درمیان میں هوگي - اسکا قد پانچ فٹ دس انچ هے - اسکي هڈیاں آجکل کے انسانوں کي هڈیوں سے ملتي جلتي هیں - البته پنڈلي کي هڈي کسیقدر مختلف هے - اسکے کاسهٔ سر کے ایک جانب سے دوسري جانب کے امتداد ' اور آگے سے پیچهے تک کے طول میں ' ۷۵ - اور ۱۰۰ - کي نسبت هے - بهت سي باریک هڈیوں کے تفحص سے یه بهي معلوم هوا هے که سولهویں صدي میں سیکسن قوم کے قد متوسط درجه کے هوتے تهے - اور هڈیاں باریک هوتي تهیں - انکے مردوں اور عورتوں کے جسموں میں آجکل کے مردوں اور عورتوں کے جسموں سے زیادہ تشابه هوتا تها -

نیو گینیا ایک بهت بڑا جزیرہ هے جو آسٹریلیا سے شمال کي طرف واقع هے - وهاں متعدد جماعتیں تحقیقات کے لیے گئیں - ان جماعتوں میں ایک جماعت علماے طیور کي تهي - اس جماعت نے بونوں کي ایک قسم دیکهي جو آج تک غیر معلوم تهي - ان کا نام تبرو هے - مردوں کے قد کا اوسط چار فٹ نو گرہ هے - کاسهٔ سر کے طول و عرض کا تناسب ' ساڑهے ۹۷ اور ۱۰ کا تناسب هے - انکے بال سیاہ هوتے هیں - انکے اسلحه ' نیزے اور هڈي کے خنجر اور لمبي لمبي کمانیں هیں -

اس موضوع پر ڈاکٹر اسمتهه کا خطبهٔ رئیسیه جو انهوں نے مجمع تقدم العلوم کے جلسه علم الانسان میں دیا تها ' نهایت بیش بها هے اور نهایت تفصیل کے ساتهه جدید آثار ارضیه متعلق علم الانسان کي تشریح کي هے -

---

ترجمه اردو تفسیر کبیر

جسکي نصف قیمت اعانهٔ مهاجرین عثمانیه میں شامل کي جائیگي - قیمت حصهٔ اول ۲ - روپیه -

ادارهٔ الهلال سے طلب کیجیے -

تاریخ اسلام اور بحریات

به تذکرۂ جهاز " رشادیه "

(۲)

(العکیري)

(ابن بطوطه) نے اپنے سفر نامه میں اس لفظ کي تحقیق لکهي هے - وہ لکهتا هے :

" یه کلمه بضم العین و فتح الکاف و سکون الیا هے - یه غراب نامي کشتي کي طرح هوتي هے مگر اس سے کسیقدر وسیع تر - اسمیں کهینے کے ساتهه ڈنڈے هوتے هیں - جنگ کے وقت چهت پاٹ دي جاتي هے تاکه کهینے والوں تک تیر وغیرہ نه پهنچ سکیں - ان کشتیوں کا استعمال نهر سندھ میں بهت هوتا هے " (سفر نامه جلد دوم صفحه ۱۱۳) -

(العشیري)

یه لفظ عشیري اور عشاري ' دونوں طرح آیا هے - اسکي جمع عشاریات آتي هے - چهٹي صدي هجري کا مشهور مورخ (عبد اللطیف بغدادي) اپنے سفر مصر کے حالات میں لکهتا هے :

" انکي (یعني مصریوں کي) کشتیاں مختلف انواع و اشکال کي هوتي هیں - لیکن ان سب میں عجیب ترین کشتي جو میں نے دیکهي ' وہ تهي جسکو عشیري کهتے هیں - یه اندر سے " شیارہ " کي طرح هوتي هے - لیکن اس سے بهت زیادہ وسیع و طویل اور خوش شکل - اسمیں موٹے موٹے لکڑي کے تختے جڑے هوتے هیں - ان تختوں سے کوئي دو دو هاتهه کے مچان سے نکلے هوتے هیں - اس پر ایک لکڑي کا مکان هوتا هے - مکان کي چهت پر ایک قبه هوتا هے - قبے میں درنما طاق اور روزن هوتے هیں - اس مکان میں ایک گودام بنایا جاتا هے تاکه تمام سامان رکها جاے - یه مکان مختلف قسم کے رنگوں ' سونے کے پتر ' اور بهترین روغنوں سے رنگا جاتا هے -

[۲ ، ٦]

سنه ۱۹۱۲ - کي ایک مفید ترین ایجاد

انسان نے دنیا کي هر طاقت کا مقابله کیا - لیکن ان تمام مقابلوں میں شاید وہ جنگ سب سے زیادہ شدید هے - جو سمندر اور اسکي مهلک افواج سے کررها هے -

اسکي سطح اور اسکي موجیں میدان میں آئیں لیکن انسان نے هوا کي رفاقت اور پهر آگ اور دهویں کا اسلحه لیکر انهیں مسخر کرلیا - دوسرا مقابله اسکے عمق ' اور اس کے اندر کي آبي دنیا سے تها - انسان کي اولو العزمانه طماعي نے چاها که اسکے اندر اتر جاے اور بحري پیداوار کے ان خزانوں کو تاخت و تاراج کرے ' جنکو نهیں معلوم کتنے عرصے سے سمندر کي چادریں چهپاے هوئي هیں ؟

موتیوں اور مرواريد کے نکالنے کیلیے غواصي اور غوطه زني هزارها سال سے جاري هے - پچهلے سال ایک طرح کي دریائي موٹرکار کي ایجاد نے اس جنگ کي آخري فتح یابي کا بهي فیصله کردیا -

اطلانطیک کے مختلف حصوں میں اسکے ذریعه غواصي کي جا رهي هے - اسکے اندر به یک وقت کئي آدمي بیٹهه سکتے هیں جنکو خاص طرح کا ایک چار آئینه پهننا پڑتا هے - هوا کیلیے نالي سي سامنے هوتي هے - ایک نهایت طاقتور موٹر اسکو حرکت میں لاتا هے - نه صرف دریائي پیداوار کے حصول میں ' بلکه بهت سے ایسے کاموں میں بهي اس سے مدد ملیگي ' جن کیلیے پاني کے اندر جانا اور عرصے تک ٹهرنا ضروري هے -

اسئلة و اجوبتها

(طریق تذکرہ و تسمیۂ خواتین)

از جناب ح - الف - بیگم صاحبہ (حیدراباد دکن)

گو مجھے اچھي طرح معلوم ہے کہ جناب جن عظیم الشان کاموں میں مشغول رہتے ہیں ' ان میں ایسي چھوٹي چھوٹي باتوں کي دریافت و تحقیق کي گنجایش نہوگي جیسی کہ میں عرض کرنا چاهتي هوں - لیکن مشکل یہ ہے کہ اس معاملے کی نسبت کوئی بھي مجھے تشفي بخش جواب نہ دیسکا اور یہ ایک ایسي اصول کي بات ہے جسکا فیصلہ کر لینا اور ایک هي طریقہ پر کار بند هونا بہت ضروري ہے -

میں یہ پوچھتي هوں کہ مسلمان عورتیں اپنے نام کو خط و کتابت اور اخبارات وغیرہ میں کیونکر لکھیں ؟ انگریزي قاعدہ مس اور مسز کا ہے بعض لوگ اسي پر عمل کرتے هیں اور بعض لوگ بیگم کا لفظ بڑھا دیتے هیں - عورتوں کا نام ظاهر کرنا هم مسلمانوں میں معیوب سمجھا جاتا ہے - اب معلوم نہیں کہ یہ خالي رسم ہے یا شرعي حکم ہے ؟ بهر حال جناب الهلال میں ایک راے اس بارے میں ضرور شائع کردیں جو اسلامي تعلیم کے مطابق هو اور اسي پر سب کوئی کار بند هوں -

الهلال :

آپکا سوال بھي " عظیم الشان " ہے - یہ چھوٹي باتیں نہیں هیں - کسي شائستہ اور ترقي یافتہ قوم کیلیے ضروري ہے کہ ان تمام جزئیات معاشرت اور اداب و رسوم میں اپني ایک خاص تہذیب رکھتي هو -

انگریزي طریقہ یہ ہے کہ لڑکي اپنے باپ کے نام کي نسبت سے مشہور هوتي ہے اور عورت شوهر کے - یعني في الحقیقت انکے یہاں عورتوں کے عیسائي نام (اصلي نام) کا کوئي وجود نہیں صرف شوهر یا امید وار ازدواج اصلي نام لیکر پکارتا ہے کہ ایک رسم محبت ہے - اگر گرجے کا رجسٹر اور والدین و شوهر کا حافظہ ساتھ نہ دے تو دنیا کسي طرح معلوم نہیں کرسکتي کہ مسز فلاں کا اصلي نام کیا ہے ؟

یہ حالت گو بظاهر ایک خوشنما رسم و تہذیب معلوم هوتي ہے مگر في الحقیقت دنیا کے بدترین دور جہل و ظلمت کے بقیہ آثار میں سے ہے ' اور آجکل کے مقلدین یورپ اور فرنگي مآبوں کو اس کي خبر نہیں - یورپ میں ایک نہایت سخت دور اُس جہالت کي تاریکي کا رهچکا ہے جو مسیحي مذهب کے مطلع ظلمت سے نکل کر پھیلي تھي اور جس کو تاریخ میں قرون مظلمہ (Middle Agse) یعنے تاریک صدیوں سے یاد کیا جاتا ہے - تورات مین ہے کہ عورت کا وجود آدم کے گناہ کا پھل ہے اور مسیح نے اس کي تصدیق کي ہے - پس یورپ نے اپنے مسیحي دور میں عورتوں کو ایسي اشد شدید غلامي کي حالت میں رکھا ' اور اس جنس اشرف و اقدس کي اس درجہ عملاً و اعتقاداً تحقیر کي ' کہ گذشتہ دنیا کے تمام انساني معاصي و جرائم اسکے سامنے هیچ هیں ' اور اسکے تذکرہ سے انسانیت کے جسم پر لرزہ آجاتا ہے

مسیحي مذهب نے عورت کے وجود کو مثل مرد کے ایک مستقل وجود تسلیم کرنے سے انکار کردیا - پادریوں کا عقیدہ یہ تھا کہ عورت کے جسم میں سرے سے وہ روح هي نہیں ہے جو مردوں کے اندر سے اثبات شرف و عظمت انسانیۃ کرتي ہے - اُس کو حق نہیں کہ اپنے نام سے خرید و فروخت کرے - قانون اسکے وجود شخصي کو تسلیم نہیں کرتا - وہ کوئي جائداد اپنے نام سے الگ نہیں رکھہ سکتي اور نہ کوئي مالي معاملہ شوهر کي موجودگي میں اپنے نام سے کرسکتي ہے - یہ مختصر اشارے هیں ورنہ یہ داستان معصیت بہت دراز ہے !

گذشتہ تین چار صدیوں کے اندر یورپ میں تمدني و اجتماعي انقلاب هوا اور مسیحي مذهب کي غلامي کي لعنت سے علم و مدنیۃ نے نجات دلائي ' تو عورت کي حالت اور حقوق پر بھي توجہ هوئي - رفتہ رفتہ اسکے احترام و شرف کا اعتقاد راسخ هوگیا - تاهم اسکي غلامي کے بہت سے طوق ابتک باقي هیں ' یہ دوسري بات ہے کہ اسکي حسین و جمیل گردنوں میں انھیں سنہري زیور بنا کر خوشنما بنا دیا گیا هو کہ یہاں آکر هر چیز خوشنما بن جاتي ہے :

یک قبا نیست کہ شائستۂ اندام تو نیست !

ازانجملہ اس محترم جنس کي غلامي کا ایک نفرت انگیز بقیہ یہ ہے کہ با ایں همہ ادعاء حریت نسواں و تسویۂ حقوق جنسین' عورت کو سوسائٹي یہ حق دینے سے انکار کرتی ہے کہ اپنا نام ظاهر کرے - جب تک وہ لڑکي ہے ' اُسکا وجود باپ کے نام میں مدغم ہے - اور عورت هوکر اپنے شوهر کے نام میں - گویا اسکا کوئي وجود هي نہیں ' نہ اُسے حق تسمیۂ و اعلان ذاتي حاصل !

آپنے انگریزي حکام کو کسي ایڈریس کے جواب میں اپني بیوي کے طرف سے بھي اظہار خیالات کرتے هوے اخبارات میں پڑھا هوگا - مثلاً ویسراے کو ایڈریس دیا جاتا ہے اور اسمیں انکي لیڈي کي بھي تعریف کي جاتي ہے - چاهیے کہ وہ خود اپني تعریف کا شکریہ ادا کریں - لیکن ایسا کبھی نہ هوگا - ویسراے اپني جوابي تقریر کے اخر میں انکي طرف سے بھي خود هي جواب دینگے ' اور کہیں گے کہ وہ آپکے اظہارات محبت و عقیدت کي نہایت شکر گذار هیں -

یہ عام قاعدہ ہے اور یورپ کے اُسي دور گذشتہ کا بقیہ ' جس میں عورت کے وجود کو مثل ایک مرد کے انسان مستقل نہیں تسلیم کیا جاتا تھا - پس وہ مرد کي موجودگي میں خود لا شے اور کالعدم ہے - اسکي جانب سے بھي شوهر هي اثبات وجود کرتا ہے -

میں متعجب تھا کہ سفر یجٹ عورتیں اس مسئلہ پر کیوں متوجہ نہیں ؟ لیکن حال میں مس ایڈ رسن نامي ایک سفریجٹ عورت نے اپنے مطالبات کا اظہار کیا ہے - وہ نہایت حقارت کے ساتھہ اس رسم تسمیہ کي طرف بھي اشارہ کرتي ہے -

آجکل کے متفرنجین مارقین جو یورپ کي هر رسم و وضع کي کورانہ تقلید کو اپنا اجتہادي دین و مذهب سمجھتے هیں ' اور هندوستان بلکہ تمام مشرق کو اُسکي قدیمي وحشت و جہالت سے نجات دلانے کے تمسخر انگیز وهم میں بد بختانہ مبتلا هیں' لفظ " ازادي " کے رسم الخط (اسپیلنگ) سے تو واقف هوگئے هیں ' مگر ابھي اسکي حقیقت کا سمجھنا انکے لیے باقي ہے - یہ نادان سمجھتے هیں کہ اعتقادات و اعمال میں انگریزي سوسائٹي کي چند مصطلحات کا رٹ لینا ' اور چند رسوم و اوضاع کو نہایت جد و جہد سے هر موقعہ پر اپني بیروني زندگي سے نمایاں کرتے رهنا ' یہي مدني و معاشرتي ترقي کي معراج ہے - حالانکہ ان فقراء علم و تمدن کے پاس تائي جس قدر خوش رنگ اور کالر جس درجہ چمکیلا ہے ' افسوس کہ

کوئـن وکـٹـوریه

یعنی انگلستان کا سب سے بڑا آهن پوش جہاز ' جو حال میں اسي کارخانے نے طیار کیا ہے ' جس کارخـانے میں دولة علیه کا جہاز " رشادیــه " طـیار هوا ہے - وسعت اور استحکام میں رشادیه اور یه ' دونوں یکساں هیں -

نمایش بھي کیجاتي تھي جسکو آجکل کي اصطـلاح میں مینور یا نمایشي جنگ کہتے هیں - ان مواقع میں بہت بڑا جلسه هوتا تها جسمیں خلفاء و ملوک کے علاوہ امراے دولت ' اعیان سلطنت ' اور نیزعـام لوگ بھي آتے تھے - جہاز اپنے تمام ساز و سامان سے آراستــه هوکے آتے اور حالت جنگ میں اپنے آپ کو فرض کرکے حمله و هجوم اور دفاع و مقابله کے حیرت انگز کار نامے دکھاتے -

نمایشي جنگ میں جہاز اپنے تمام آلات جنگ استعمال کرتے - ایک پوري لـڑائي هوتي جیسي که آجکل هوتي ہے - بڑي بڑي منجنیقیں جو اُس عہد کي توپیں تھیں' چڑھا دي جاتیں' آتش افشاني کے تمام منارے اور شعله انگیز روغنوں کي بڑي بڑي پچکاریاں مصروف کار هوتیں - بحري فوج جہازوں کے بالائي تختوں پر اپنے افسروں سے دمبدم احـکام لیتي - مـلاح کبھي کشتي کو چکر دیتے ' کبھي آگے بڑھاتے ' کبھي یکایک رجعت کرتے' اور اس طرح دریا پر اپني حکومت کے تمام سحر آگیں کرتب دکھا کر لوگوں کو مسحور و خود رفته کر دیتے -

چنانچه نوروز کے دن جـزیرۂ میورقــه میں ایک اسطول کي نمائشي جنگ کي سرگذشت (ابو بکر محمد بن عیسی) نے اپنے ایک قصیده میں نظم بھي کي ہے' جسکے چند اشعار هم محي الدین مراکشي کي کتاب (المعجب) سے نقل کرتے هیں: (۱)

بشـری بیـوم المهـرجان فانــه * یوم علیه من احتفائـک رونق
طارت بنـات المـاء فیــه و ریشها * ریش الغراب وغیر ذلک شوذق
و علی الخلیـج کتیبــة جــرارة * مثل الخلیج کلا همـا یتـدفق
وبنو الحروب علی الجواري التي * تجري کما تجري الجیاد السبق
مـلاء الکمـاة ظهـورها و بطـونها * فاتت کما یأتي السحاب المغدق
خاضت غـدیر المـاء سابحة بــه * فکانمـا هي في سـراب اینق
عجبـاً لها ما خلت قبـل عیانها * ان یحمل الاسد الضواري زورق
هـــزت مجـادیفـاً الیـک کانها * اهـداب عین للرقیب تحـدق
و کانهـــا اقـــلام کاتب دولـــة * في عرض قرطاس تخط و تمشق

(افتتاحي مراسم)

مصر میں یه قاعـدہ تھا که جب کوئي اسطول طیار هوکر روانه هونے لـگتا تو اسکي تیاري کے وقت خلیفه یا سلطـان خود موجود هوتا - جب تیاري مکمل هوجاتي تو منظرة المقس (۲) میں ایک عظیم الشان جلوس کے ساتھہ اسکو رخصت کرنے جاتا تھا -

مورخ مقریزي لکھتا ہے :

" سنه ۶۹۲ - میں سلطـان صلاح الدین شواني کي تیاري کي طرف متوجــه هوا - اس نے رئیس کو بلوایا اور وہ تمـام چیزیں مہیا کیں جو شواني کے لیے درکار هوتي هیں - یہاں تـک که ساتھه شواني بهمه وجوہ تیـار هوگئیں - پھر انمیں آلات و سامان جنـگ لادا گیا - اور هر ایک پر سلطاني غلام مامور کیے گئے -

ان شواني کے دیکھنے کے لیے هر طرف سے لوگ جوق در جوق آنے لـگے -

تمام شہر و اطراف میں غلغله بپا تھا که جہازوں کے افتتاح کي رسم خود سلطان ادا کرینـگے - لوگ نہایت اضطراب سے اُس دن کا انتظار کرنے لـگے اور ساحلي مقامات میں اس تقریب کے نظارے کیلیے عارضي مکانات کي طیاریاں شروع هوگئیں -

شہر مصر کے باهر ساحل نیل اور روضه میں لوگوں نے اپنے لیے پھونس اور لـکڑي کے گھر بنائے اور دروازوں کے آگے جتنے میدان یا چبوترے تھے ' وہ سب کـرایه پر لیلیے - هر چبوترے کا کرایه دو سو درهم یا اس سے کم ' حسب حیثیت و موقع دیا گیا - مختصراً یه که قاهرہ میں کوئي گھر ایسا نه تھا که پورا گھر کا گھر یا اسمیں سے کچھه لوگ دیکھنے نه آئے هوں - سلطان صلاح الدین قلعه جبل سے صبح کو چلا - مقام مقیاس سے لیکے بستان الخشاب اور بولاق تـک لوگ بھرے تھے - سلطان ' اسکا نائب ' امیر بیدر' اور بقیه امراء دارالنحاس نے آگے بڑھے - حجاب کو منع کردیا گیا که وہ عام لوگوں کو گزرنے سے نه روکیں - اور هر شخص اچھي طرح جي بھرکر یه منظر دیکھه لے - شواني یکے بعد دیگرے نکلنا شروع هوئیں - هر شونه پر ایک برج اور ایک قلعه تھا جو محاصـرے کیلیے بنایا جاتا تھا اور جس سے آتشین روغن محصورین پر پھینکا جاتا تھا - اسپر نمک اور روغن نفت کے مرکب کي پالش کي گئي تھي - اسکے عـلاوہ چند نقابیں تھیں جنمیں سے هـر ایک نے اپنے عجیب و غریب کمالات دکھا کے اپنے همچشموں سے بڑھجانے کی کوشش کي " (الخطط و الاثار جلد چهارم صفحه ۲۴۸) -

(۱) المعجب في تلخیص اخبار المغرب طبع لیڈن صفحه ۱۱۳ -

(۲) منـظرة المقس قاهرہ کي ایک عظیم الشان ساحلي تفریح گاہ تھي ' اور مقوقس قبطي کے نـام سے منسوب - آجکـل " جامـع اولاد عنـان " نامي مسجد سے مشہور ہے -

مشہـور جہـــاز والٹــرنو

جو حال میں تـباہ هوا - ایک جـرمن مسافر ترنڈي جو بچ گیا تھا ' اسکي آخري ساعات حیات کي سرگذشت یوں بیان کرتا ہے :

" صبح چھه بجے یقین هوگیا که اب جہاز نہیں بچ سکتا کیونکه انجن پھٹ گیا اور آگ لـگ گئي ہے - مسافـروں میں زیـادہ تعداد عورتوں اور بچوں کي تھي - دس بجے کشتیوں پر انھیں سوار کیا گیا اور رسے باندھکر سمندر میں اتارا لیکن رسے ٹوٹ گئے اور تمام عورتیں مع بچوں کے دریا میں غرق هوگئیں ' اسکے بعد اور کشتیاں اتاری گئیں مگر سب کا یہي حشر هوا - یہاں تـک که آگ اوپر تک آگئي - جـلنے والوں کا مایوسانه شور تھا اور هوا کے زور سے پہاڑ کي چوٹیوں کي طرح شعلوں کي لپٹ بلند هو رهي تھي که میں دیوانه وار سمندر میں کود پڑا "

لیکن یه جو کچھه هے ' محض یورپ کے بعض سطحي مناظر کي نقالي کا شوق اور اسکي هرباتکي غلامانه تقلید کا ولوله هے - خود انکے دماغ کے اجتهاد و فهم کو اسمیں دخل نهیں - ثبوت اس کا یه هے که اگر کوئي چیز اسلام کے پاس ان لوگوں کے آزادانه مذاق کي موجود بهي هوتي هے ' تو بهي یه لوگ اسے بالکل چهوڑ دیتے هیں اور یورپ کي اسي شان و رسم کي تقلید کرنا چاهتے هیں ' جو سرے سے آزادي و حریت هي سے خالي هے - مثال میں اسي مسئله کو لیجیے - یه لوگ عورتوں کو آزادي دلانا چاهتے هیں اور انکے حقوق کي بلا معاوضه وکالت کرنے سے کبهي نهیں تهکتے - اسکا نتیجه تو یه هونا تها که عورتوں کو خود انکے اصلي نام سے ظاهر هونے دیتے که شخصي آزادي اور استقلال کي یهي شان هوني چاهیے' اور یه بات هے بهي عین انکے مذاق کي - لیکن وه اس سے بالکل بے خبر هیں اور " مس " اور " مسز " کي ترکیب پر فغارانه فریفته هو رهے هیں - حالانکه اس سے بڑهکر عورتوں کے عدم استقلال و حریة کي کوئي مثال نهیں هو سکتي -

چونکه یه لوگ محض مقلد هیں ' اسلیے انکي نظر صرف اسپر پڑتي هے که همارے ائمهٔ فرنگ کي سنت قولي و فعلي و تقریري کیا هے ؟ اگر انکے مذاق آزادي کي کوئي بهتر سے بهتر چیز خود انکے پاس پیشتر سے موجود بهي هوتي هے ' تو بهي طوفان و ظلمت تقلید میں آسے دیکهه نهیں سکتے -

ازادي نسواں کا لفظ بهي یورپ سے سن لیا هے اور اسپر سر دهنتے هیں ' لیکن نه تو عورتوں کي ازادي کا مطلب کسي نے سمجها هے اور نه خود یورپ کے طرز عمل کي حقیقت هي پر غور کیا هے : اولئک کالا نعام بل هم اضل !

مجهے ان لوگوں سے بالکل شکایت نه هوتي اگر میں انهیں سر سے پانوں تک فرنگي دیکهتا مگر اجتهاد فکر و دماغ کے بعد - محض شیوهٔ تقلید اختیار کرکے کوئي قوم قوم نهیں بني هے اور نه بن سکتي هے - سب سے پہلے دماغ کو بند تقلید سے آزادي ملني چاهیے' پهر رسم و عمل کو - یه لوگ چند رسوم و اوضاع کي غلامي سے قوم کو نجات دلانا چاهتے هیں مگر خود اپنے دماغ کو یورپ کا غلام بنا رکها هے - قرآن کریم اسي تقلید کو کفر کا مبدء بتلاتا هے :

ان شر الدواب عند الله ' الصم البکم الذین لا یعقلون -

میرے ایک دوست نے ایک انگریز کا قول نقل کیا جو کالون اسکول لکهنو کا پرنسپل تها - وه کہا کرتا تها که اگر هندوستانیوں نے انگریزي لباس تقلیداً نهیں بلکه اسکے فوائد کو سمجهکر اختیار کیا هوتا ' تو میں دیکهتا که پانوں کي جگه سر سے اس وضع کو اختیار کرنا شروع کرتے ' حالانکه حالت برعکس هے - هر شخص جو نئي تهذیب کے اسکول میں نیا نیا بیٹهتا هے ' سب سے پہلے بوٹ پهنتا هے ' اسکے بعد انتهائي منزل هیٹ کي هوتي هے - حالانکه تمام انگریزي لباس میں سب سے زیاده انفع شے ٹوپي هي هے که دهوپ سے آنکهوں کي حفاظت کرتي هے نه که جوتا ' جو سفر کے علاوه هر حال میں سخت موذي و تکلیف ده هے -

الهلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتی ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں' الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو درخواست بهیجیے

جلسهٔ کانپور ۳۰ - اکتوبر

اور طوائفوں کی شرکت

جناب کفیل الدین صاحب عالی - بدایوني - از بدایوں

جناب مولانا دام مجدهم - چونکه آپ شرع شریف سے با خبر اور عالم متبحر هیں ' اسلیے امید هے که ذیل کے سوالات کا جواب الهلال کے ذریعه دیکر عام مسلمانوں کا شکریه حاصل کرینگے -

(۱) ۳۰ - اکتوبر سنه ۱۳ ع کو جو جلسه کانپور میں هوا اور جسکے چشم دید حالات اخبار زمیندار کے ایڈیٹر نے اپنی ۱۶ - نومبر کے هفته وار اخبار زمیندار میں چهاپے هیں ' کیا اسکو آپ بهي زمیندار کے هم زبان هوکر " اسلامي روایات کو زنده کر دینے والا جلسه " کهه سکتے هیں ' جب که اس جلسه میں رنڈیاں بهي بلائي گئیں اور انهوں نے گا بجا کر حاضرین جلسه کو جسمیں ایڈیٹر زمیندار اور مولانا عبد الباري صاحب بهي شامل تهے ' محظوظ کیا ؟

(۲) کیا رنڈیوں کي کمائي مسجد میں لگانا جائز هے ؟ اگر نهیں هے تو انریبل مظهر الحق صاحب نے وه چار گینیاں جو رنڈیوں نے اونکي خدمت میں نذر گذراني تهیں ' مسجد کو دینے کي کیوں جرأت کی ؟ کیا مولانا عبد الباري صاحب نے اسکے لیے بهي کوئي حیلهٔ شرعی نکالکر اونکو بتا دیا تها ؟ اگر نهیں بتایا تها اور صرف خاموشی اختیار کي تهي تو آپکی راے میں ایک عالم کے ایسے موقعه پر خاموشي اختیار کرنے سے اوسکي نسبت شرع شریف کیا حکم دیے گي ؟

(۳) کیا آتشبازی چهوڑنا اور اوسپر مسلمانوں کا روپیه صرف هونا شرعاً کسي اسلامي جلسه میں مستحسن امر هے ' جسپر زمیندار نے بهت کچهه اظهار مسرت کیا هے ؟

(۴) اخبار زمیندار نے رنڈیوں کے گانے بجانے کے واقعه قصداً چهپایا هے ' کیا ایسا اخبار دیانت دار کها جاسکتا هے ؟

الهلال :

(۱) جس جلسے میں رنڈیاں بلائي جائیں وه میرے اعتقاد میں اسلامي روایات کا زنده کرنا ایک طرف ' سرے سے اسلامي جلسه هی نهیں - آپ کهاں هیں اور مجهسے کیا سوال کر رهے هیں ؟

رها کانپور کا معامله تو آپنے کئي چیزوں کو ملا دیا هے - مجهے جو حالات معلوم هوے وه یه هیں که ۳۰ - اکتوبر کو ایک تو گارڈن پارٹي تهي جو سه پهر کو هوئي - اسمیں سب لوگ شریک تهے - اسکے بعد شب کو ڈنر هوا ' اسمیں شاید راجه صاحب اور مولانا عبدالباري نه تهے - رات کو میلاد شریف کا جلسه هوا -

جهاں تک مجهے معلوم هے ان تینوں صحبتوں کي فضا اس فرقے کي رونق فرمائي سے محروم رهی - آپنے غالباً بوجه عدم واقفیت ان جلسوں کو مورد الزام قرار دیا -

اسکے علاوه ایک اور صحبت بهي هوئي جو پبلک حیثیت سے نهیں بلکه شخصي طور پر کسي شخص نے منعقد کي تهي اور مسٹر مظهر الحق کو مدعو کیا تها - نهیں معلوم یه اسي دن هوي یا دوسرے دن - اسکي نسبت پہلے اخبارات سے اور بعد کو بعض اشخاص سے معلوم هوا که اسمیں شهر کي تین مشهور طوائفیں بهي آئیں اور لوگوں نے مسٹر مظهر الحق سے کها که وه بهي چاهتي هیں که ان

اسقدر فکر راسخ نہیں - وہ جنکی تقلید کو اجتہاد سمجھتے ہیں' خود انکو بھی سمجھنے کی آنھیں تمیز نہیں - انھوں نے یورپ کو دیکھا ہے مگر پڑھا نہیں - اور پڑھنے کیلیے دماغ چاہیے جو اپنے گھر میں سونچتا ہو' نہ کہ وہ آنکھیں جو لندن کی شاہراہوں کی رونق میں گم ہوگئی ہوں: مثلہم کمثل الذی استوقد نارا ' فلما اضاءت ما حولہ ' ذہب اللہ بنورہم و ترکہم فی ظلمات لا یبصرون (٢ : ١٦)

اسی کورانہ و تعبدانہ تقلید کا نتیجہ ہے کہ لوگوں نے نہایت ذوق و تفاخر سے " مس " اور " مسز " کی ترکیب بھی شروع کردی ہے اور جو لوگ اس طبقہ میں زیادہ مشرق دوست ہیں' وہ اپنے قومی آداب و رسوم کے تحفظ کا یوں ثبوت دیتے ہیں کہ " مسز " کا ترجمہ " بیگم " کے لفظ سے کرتے ہیں اور اسکو بغیر اضافت بہ ترکیب ہندی استعمال کرتے ہیں - مثلاً " بیگم صاحب مسٹر محمود"

بعض لوگوں نے اسکو اضافۂ مقلوبی میں بدلدیا ہے - یعنی وہ " بیگم صاحبہ محمود" کی جگہ " محمود بیگم" لکھتے اور بولتے ہیں - مگر اصل یہ ہے کہ اس سے بڑھکر کورانہ تقلید کی کوئی مثال نہیں ہوسکتی ' اور مجھے مسز کی ترکیب سے زیادہ بیگم کی ترکیب پر ہنسی آتی ہے -

اگر آپ میری راے پوچھتے ہیں تو میری راے تو اسلامی تعلیم کے ماتحت ہے اور بس - خواہ کوئی بات ہو' میں سب سے پہلے اسلام ہی کا منہ دیکھتا ہوں - بہت سے لوگ اسپر ہنستے ہیں مگر میرا بکاؤ ماتم بھی انکی حالت پر غیر مختم ہے -

یورپ عورت کو اسکے قدرتی حقوق ابتک نہ دے سکا - اسلام دنیا میں آیا تا کہ ہر طرح کی انسانی غلامیوں کو مٹاے اور ایک بہت بڑی غلامی عورتوں کی غلامی بھی تھی - پس اس نے عورتوں کو انکی چھنی ہوئی عزت واپس دلائی' انکے وجود کو ایک مستقل وجود تسلیم کیا ' او ر مرد اور عورت کے حقوق مساوی قرار دیے - اسلام عورت کو حق دیتا ہے کہ باپ اور شوہر سے الگ اپنی شخصیت قائم رکھے - وہ اپنی ملکیت اور اپنی جائداد خالص اپنے نام سے رکھہ سکتی اور اپنے نام سے ہر طرح کا قانونی معاملہ کر سکتی ہے - وہ یورپ کی عورت کی طرح نہ تو باپ کے نام میں مدغم ہے اور نہ شوہر کے -

پس کوئی ضرورت نہیں کہ ہم یورپ کے اس بقیۂ وحشت ' اس اثر جہالت ' اور اس یادگار تعبد نسوانی کی تقلید کریں اور " مسز " یا " بیگم " کی ترکیب سے اپنی عورتوں کو اپنے ناموں کے ساتھہ شہرت دیں - یہ مسیحیت کی بخشی ہوئی غلامی ہے مگر اسلام اس سے بہت ارفع و اعلی ہے کہ عورتوں کے ساتھہ ایسا غلامانہ سلوک جائز رکھے - اس نے ہر عورت کو بالکل مرد کی طرح ایک مستقل وجود بخشا ہے - پس ہر مسلمان عورت کو اپنا وہی اصلی نام ظاہر کرنا چاہیے ' جو پیدائش کے وقت اسکا رکھا گیا ' اور جس نام سے اس نے جلسۂ نکاح میں اپنے شوہر کی رفاقت دائمی کا اقرار کیا ' اسی نام سے وہ پکاری جاے اور وہی نام وہ خود بھی اپنا پیش کرے - اگر ہر زندہ انسان کا یہ حق طبیعی ہے کہ اسکو اسکا اصلی نام دیا جاے ' تو کونسی وجہ ہے کہ عورت اس سے محروم رہے ؟ یورپ جو راستوں اور تفریح گاہوں میں عورت کو بکمال عزت و احترام اپنے بازو کا سہارا دیکر اسکی خود غرضانہ پرستش کرتا ہے' عقل و فکر کے عالم میں کیوں ابتک اسکی غلامی کا حامی ہے ؟

عورت مثل مرد کے ایک انسان ہے جو ماں باپ کے گھر میں مثل مرد کے پرورش پاتی ہے ' پس جسطرح ایک لڑکا اپنا نام رکھتا ہے' اسی طرح لڑکی کا بھی نام ہونا چاہیے - پھر وہ ایک مستقل وجود ہے اور مثل مرد کے السانیۃ کا نصف ثانی ہے - وہ مرد کے ساتھہ رفاقت مدنی کا اقرار کرتی اور اسکے دل کے معاوضہ میں اپنا دل دیتی ہے - پس اسکے گھر میں آکر اسکے وجود کی شریک ضرور ہو جاتی ہے ' پر اپنے وجود سے محروم نہیں ہوجاتی -

وہ تعلیم جو " فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا " ہے' اس طبعی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں چاہتی -

اور یہ جو آپنے فرمایا کہ عورتوں کا نام ظاہر کرنا شاید خلاف شرع ہے ' تو یہ اس لحاظ سے تو ضرور صحیح ہے کہ بد قسمتی سے آجکل مسلمانوں کی شریعت رسم و رواج ہی کا نام ہے : انا وجدنا ابائنا علی امۃ و انا علی اثارہم مہتدون - ورنہ شریعۃ فطریۂ اسلامیہ نے تو کوئی حکم اسکی نسبت نہیں دیا ہے - ہمارے سامنے حضرۃ ختم المرسلین کی ازواج مقدسہ اور اہلبیت نبوت کا اسوۂ حسنہ ہے - جبکہ ہم حضرۃ خدیجہ ' حضرۃ عایشہ ' حضرۃ زینب ' حضرۃ فاطمہ وغیرہما (رضی اللہ تعالی عنہما) کا نام لے سکتے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ کون صاحب غیرت مسلمان ہے جو رسول اللہ کی بیویوں اور صاحبزادیوں کا نام تو بلا تامل خود لے لیتا ہے مگر اپنی بیوی یا لڑکی کے نام کے اعلان سے شرماتا ہے ؟

بہر حال میرا طرز عمل تو یہی ہے - جب کبھی کوئی خاتون میری بیوی کا نام لفافے پر مسز یا بیگم کی ترکیب سے لکھہ دیتی ہیں اور میری نظر پڑجاتی ہے تو مجھے نہایت سخت تکلیف ہوتی ہے اور میں لکھوا دیتا ہوں کہ از راہ کرم آیندہ ایسا نہ کریں -

رہا اسلام میں عورتوں کے حقوق کی عظمت اور مرد و عورت کے حقوق کا مسئلہ ' تو اسکی طرف محض سرسری اشارے کو کافی سمجھا کہ بارہا یہ امور لکھے جا چکے ہیں اور احادیث صحیحہ اور اعمال نبوت و صحابۂ کرام کے علاوہ خود نصوص قرآنیہ اس بارے میں بکثرت و بوضاحت وارد ہیں - سب سے بڑھکر یہ کہ سورۂ بقر میں احکام طلاق بیان کرتے ہوے ایک ہی جامع و مانع جملے قرآن حکیم نے اس بحث کا خاتمہ کردیا :

و لہن مثل الذی علیہن بالمعروف و للرجال علیہن درجۃ ' و اللہ عزیز حکیم (٢ : ٢٢٨)	اور جس طرح مردوں کا حق عورتوں پر ہے ' اسی طرح عورتوں کے حقوق مردوں پر ہیں - ہاں مردوں کو قیام مصالح معیشت کی فوقیت ضرور ہے -

یہ آیۃ فی الحقیقت ایک کلمۂ جلیل و عظیم ہے ' جس نے بدفعۃً واحدۃً عورتوں کو وہ تمام حقوق معاشرت و مدنیۃ دلا دیے ' جن سے دنیا کے جہل و ظلمت نے انہیں محروم کر دیا تھا - نیز صاف صاف بتلا دیا کہ دونوں کے حقوق بالکل مساوی ہیں' باستثناء اس طبیعی فوقیت کے ' جو " الرجال قوامون علی النساء " کے لحاظ سے مردوں کو حاصل ہے -

اسی کا نتیجہ ہے کہ تمام عبادات و معاملات میں مرد اور عورت اسلام میں یکساں حقوق رکھتے ہیں -

جب حالت یہ ہو تو کونسی وجہ ہے کہ عورت اپنے نام سے ظاہر ہونے اور پکارے جانے کی مستحق نہ سمجھی جاے ؟

اس مسئلہ پر غور کرتے ہوے ایک عجیب لطیفہ ذہن میں آیا - آجکل کے نئے تعلیم یافتہ اصحاب مذہب و معاشرت میں ازادی و حریت کے پرستار ہیں اور اپنے تئیں پوری کاوش و جہد سے ازاد کہلوانا چاہتے ہیں - چنانچہ عورتوں کی ازادی و حقوق کا بھی اسی ضمن میں مطالبہ کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ہندوستانیوں نے عورتوں کو غلام بنا رکھا ہے -

المسئلة و المناظرة

لا تنازعوا فتفشلوا و تذهب ريحكم !!

اتفاق كي ضرورت

اهل تسنن و تشيع ميں

(از جناب مولوي خادم حسن صاحب بهروي)

(۲)

(۳) "بني اميه كے مظالم كے ذمه دار خلفاء راشدين هيں كيونكه انهوں نے هي انكو اقتدار بخشا - اور اسي واسطے حضرات شيعه خلفاء هي كو باني جفا خيال كرنے پر مجبور هوگئے - يہاں تک كه كہا گيا : قتل الحسين يوم السقيفه"

آپ نے بجا فرمايا هے - بے شک حضرات شيعه نے بقول آپ كے ايسا خيال كرلينے ميں افراط سے كام ليا هے - اس طرح كا خيال ركهنے والوں كو ٹهنڈے دل سے سوچنا چاهيے كه خود بني اميه بهي قريش تهے - شيخين رضي الله عنهما سے بهت زياده رسول (صلعم) كے قريبي تهے - آل سفيان كے ساتهه سب سے پہلے بعد از بعثت جناب رسالت مآب صلى الله عليه و آله و سلم نے قرابت كي درخواست فرما كر ام حبيبه سے شادي كي - بتوسط نجاشي جب كه وه حبشه ميں تهيں - (تفسير عمدة البيان عمار على ۳۲۶ - و تفسير صافي ۳۱۰ سوره ممتحنه) امير معاويه آنحضرت كا رسائل نويس و كاتب تها (تذكرة الائمه مجلسى ۲۴) بے شک خلفاء راشدين نے سفيان كو شام كا حاكم بنايا ' مگر اُن كو كيا علم تها كه آئنده كيا هوگا ؟

وه نه معصوم تهے نه عالم ما كان و ما سيكون - نه انكو اسم اعظم كے پورے بهتر حروف كا علم تها - نه اُن كے پاس انگشتري سليمان تهي نه عصاے موسى وغيره آثار و بركات انبياء - تعجب تو جناب علي و امام حسن و ديگر ائمه عليهم السلام كے طرز عمل پر هے كه باوجود ان سب كمالات پر حاوى هونے كے ' امير معاويه وغيره كے مقابله ميں عاجز رهے اور كما حقه اُسكي سركوبي نه كرسكے - پهر زياد جيسے شخص كا هلاكو كهنا چاهيے ' اُسے جناب علي نے كوفه و بصره كا گورنر مقرر فرما ديا تها - (ناسخ التواريخ جلد ششم كتاب دوم مطبوعه ايران ۴۲) اسى كا بيٹا ابن زياد تها -

يه بهي ياد ركهنا چاهيے كه خلفاے راشدين اگر بني اُميه كي حكومت و اقتدار كا باعث هوے هيں تو خود شيعيان كوفه وغيره بهي بني عباس كي خلافت كے باني تهے - جن كے مظالم سادات پر بقول مجلسي بنى اُميه سے بهي بڑهه كر هيں :

" نكتهٔ عجيبے دارم از بني عباس كه قرابت ايشان نسبت باهلبيت رسالت از بني اُميه بيشتر بود و اذيت و آزار و عداوت ايشان بائمهٔ معصومين هم زياده تر بود" (تذكرة الائمه - ۱۱۸)

يعني بني عباس كي نسبت ايک عجيب نكته كهوں كه بني اُميه كي نسبت وه اهلبيت رسالت سے زياده تر قريبي تهے ليكن ساتهه هي ائمهٔ معصومين كے ساتهه انكي عداوت اور جور و جفا بهي اُن سے بڑهكر تهي -

(۴) انقلاب زمانة كا انديشه -

آپ نے لكها هے كه " شيعه ڈرتے هيں - كهيں پهر اهلسنت بر سر حكومت نه هو جائيں اور هم بدستور اسير پنجهٔ ظلم و ستم ' خدا خدا كركے گورنمنٹ انگريزي كي حكومت ميں جو آزادي پائي هے اس سے پهر محروم هو جائيں گے "

ايسے حرف كهانے والوں كو آپ مهرباني كركے ذهن نشين فرما ديں كه عزيزان من ! كوئى واقعه ايسا نهيں هے جس ميں كم و بيش مبالغه نه هوا هو ' اور پهر جس كا كه حسب دلخواه انتقام بهي نه لے ليا گيا هو - اگر كچهه كسر ره گئي هے تو اُسے بهي حضرت صاحب الزمان عليه السلام ضرور زمانه رجعت ميں پورا كرديں گے جبكه تمام روئے زمين پر صرف شيعوں هي كي حكومت هوگي - اُس وقت جيسي كچهه سنيوں كي حالت هوني هے وه محتاج بيان نهيں - ملا باقر مجلسي فرماتے هيں كه كفار سے بهي پيشتر سنيوں كا صفايا كيا جاے گا !!

" وقتيكه قائم ظاهر مي شود ' پيش از كفار ابتدا به سنيان خواهد كرد با علمائے ايشان ' و ايشان را خواهد كشت (حق اليقين فصل ۱۸)

پس شيعوں كي طرح اگر سني بهي انديشه اور آينده كے حالات پر قياس كركے موجوده نسل كے ساتهه اتفاق و اتحاد ميں تساهل و تامل كرنے لگ جائيں تو جمعيت اسلام كا كيا حشر هو؟

اس قسم كے دور از قياس اوهام كسي طرح بهي قابل توجه اور همارے باهمي اتحاد ميں سد راه نهيں هوسكتے -

(۵) " خلفائے راشدين كو چهوڑ كر جس كسي پر شيعه تبرا كريں - اهلسنت بهي كريں "

جناب شيخ صاحب ! آپ نے خود صاف الفاظ ميں ظاهر فرما ديا هے كه اس منحوس رسم كے باني بني اميه هوئے - اور اگر وه ابتدا نه كرتے تو دنيا ميں تبرے كا وجود هي نه هوتا - پس گذارش هے كه اس وقت نه تو بني اميه موجود هيں نه جناب على عليه السلام اور نه انكي اولاد امجاد پر كوئي تبرا كهتا هے - پهر آپ تبرے كے بدستور جاري ركهنے پر كس كي تقليد كررهے هيں ؟ جناب علي كي يا بني اميه كي ؟

پهر خلفاے راشدين كے سوا حضرات شيعه بعض ازواج مطهرات سے بهي ناراض هيں اور انكو خطاب هائے نا صواب سے ياد كرتے هيں حالانكه خداوند كريم نے بلا تفريق احدے ' سب كو امهات المومنين فرمايا (و ازواجه امهاتهم : ۲۱ - ۱۷) اور پهر والدين كے بر خلاف اُف تک كرنيكي ممانعت هے (فلا تقل لهما اُف : ۱۵ - ۳)

پهر بهت سے مهاجرين و انصار سے بهي حضرات شيعه ناراض هيں اور اُن كے معائب و مطاعن كو ورد زباں ركهتے هيں ' حالانكه خداوند كريم جمله مهاجرين و انصار كو مومن برحق فرماتا هے (اولئک هم المومنون حقاً : ۱۰ - ۶)

اب مشكل يه هے كه اهلسنت خدا كی رضا مندي كو مقدم ركهيں يا برادران شيعه كي ؟ يهي رسم تبرا هے جو ابتک فريقين كے اتحاد ميں حائل هے اور اسی كے باعث شيعه مطعون بنے هوے هيں - ورنه دوسرے خاص معتقدات شيعه اس قدر موجب منافرت نهيں هوسكتے -

چندہ آپ قبول کرلیں - مسٹر مظہرالحق نے منظور کیا - وہیں انہوں نے گایا بھی ہوگا اور چندہ بھی دیا ہوگا -

مجھے جہاں تک علم ہے ' میں کہہ سکتا ہوں کہ مولانا عبد الباری اس صحبت میں نہ تھے - پس آپکو مناسب نہ تھا کہ اس جرأت کے ساتھہ مولوی صاحب کو اسمیں شریک قرار دیتے اور پھر اسی بناء فاسد پر اعتراض فاسد کرتے - مومن کی شان یہ ہونی چاھیے کہ جسقدر اعلان حق اور امر بالمعروف میں نڈر اور شدید و اشد ہو ' اتنا ھی سوء ظن کرنے میں محتاط اور غیر عاجل بھی ہو - آپنے ایک مسلمان کو اُسکی غیبت میں متہم کیا ' اور اُس کام کو اُسکی طرف نسبت دی ' جس سے وہ بری ہے :

ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتۃ فکرھتموہ ؟

ہاں ' اگر واقعی یہ سچ ہو کہ مولوی صاحب ممدوح بھی اسمیں شریک تھے اور وہ آپکے الفاظ میں "گا بجا کر محظوظ کرنے والیوں" سے محظوظ ہوے تو پھر مولانا مجبور ہیں کہ ہر اُس شدید سے شدید سختی کو جو اُنسے پرسش و احتساب میں کی جاے ' گوارا کریں اور جواب دیں کہ کیوں ایسی صحبت میں شریک ہوے ؟

بہر حال جن جلسوں کا آپ ذکر کر رہے ہیں ' جہاں تک مجھے معلوم ہے ' اُن میں تو قوم کے دیگر طبقات کے قائم مقاموں کے ساتھہ اس طائفۂ مجلس آرا کے قائم مقام نہ تھے :

وہ آے انجمن میں تو پھر انجمن کہاں ؟

لیکن میں تو پھر بھی اُس جلسے کو " اسلامی روایات " کا زندہ کرنے والا جلسہ نہیں قرار دیسکتا - میری جو راے ہے ' وہ میری عدم شرکت ' نیز ۱۹ - ذی الحجۃ کی اشاعت کے نوٹ سے آپ پر واضع ہوگئی ہوگی ' جو حکیم عبد القوی صاحب کی مراسلۃ کے ساتھہ شائع ہوا ہے - " اسلامی روایات " وغیرہ کی ترکیبیں آجکل لوگ بکثرت بولتے ہیں - اور یہ معمولی جملے ہوگئے ہیں جن سے ہر موقعہ پر انشا پردازی اور عبارت آرائی کا کام لیا جاتا ہے گو اصلیت کچھہ ھی کیوں نہو - آجکل ہر جلسہ عظیم الشان ہے - ہر صحبت دلربا - اور مسلمانوں کا ہر اجتماع " اسلامی روایات " کو زندہ کرنے والا ! اس عہد میں زاغ و بلبل کو ایک ھی قفس کی تیلیاں نصیب ہوتی ہیں :

صداے بلبل اگر نیست صوت زاغ شنو !

ایک صحبت عیش و نشاط تھی جو بعض مصالح خاص سے کی گئی - جو لوگ شاید کئی ماہ سے آہ و فغاں سنتے سنتے اکتا گئے تھے ' ہر طرف سے ہجوم کرکے جمع ہوے کہ اب چند گھڑیاں عیش و سرور میں بھی بسر ہو جائیں :

بادہ پیش آر کہ اسباب جہاں ایں ہمہ نیست !

چلے پھرے ' کھایا پیا ' مولوی آزاد سبحانی سے بھی ملے اور مسٹر ٹالر سے بھی - اسکے بعد سب نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی - اب معلوم نہیں کہ اِن اشغال میں غریب اسلام کی " روایات " کہاں سے آگئیں ' اور اس مجمع کے کون سے فضائل و مناقب دقیقۂ و مخفیہ ہیں ' جنھوں نے اسلام کی کسی فراموش شدہ سنت کا احیاء کیا ہے ؟ اسلام کا نام بھی ایک آلۂ لہو و لعب بن گیا ہے - جو کچھہ جی میں آے کیجیے ' مگر رونق سخن و تالیف قلوب کیلیے یہ ضرور کہدیا کیجیے کہ اسلامی روایات کی تازگی و تجدید مقصود ہے - کیونکہ جو کچھہ آپ کرتے ہیں صرف بیچارے اسلام ھی کیلیے کرتے ہیں ' ورنہ آپ کو اِن ہنگاموں سے کیا تعلق ؟

دریغا آبروے دیر گر غالب مسلماں شد !

(۲) اس سوال کو میں نہ سمجھا اور جواب سوال کی صورت پر موقوف ہے - کانپور میں کوئی مسجد تو بن نہیں رہی ہے ' جسکی تعمیر کیلیے رنڈیوں نے چندہ دیا ہو - آپ اپنا مقصد صاف صاف ظاہر کریں تو جواب عرض کروں -

(۳) ہرگز نہیں - اسلام ہر ایسے فعل کو جو لغو و لا حاصل ہو اور انسانی محنت و مال کو بغیر کسی نتیجہ کے ضائع کرے ' معصیت قرار دیتا ہے - پس آتشبازی کا بنانا اور چھوڑنا ' دونوں نا جائز ہے - جلسے منعقد کیجیے ' مگر " اسلامی جلسہ " کا لقب صرف اُسی کو دیجیے ' جو اپنے اندر اسلامی احکام و تعالیم کا نمونہ رکھتا ہو -

(۴) " قصداً چھپایا ہے " اسکا آپکو علم ہے - مجھے نہیں - نہ میں نے زمیندار کے مضامین پڑھے ہیں کہ قیاس سے کام لے سکوں - اگر اُس جلسے کا حال بھی ایڈیٹر صاحب زمیندار نے لکھا ہے جس میں طوائفوں نے نغمہ سرائی کی تھی ' اور اسمیں اس واقعہ کو قصداً نظر انداز کر دیا ہے ' تو یقیناً یہ دیانت کے خلاف ہے -

آخر میں اتنا اور کہونگا کہ آپ نے ان سوالات میں غلط واقعات کو جس وثوق سے لکھا ہے ' خواہ کیسے ھی فریقانہ غصہ اور ہیجان غضب کے عالم میں لکھا ہو ' لیکن مسلمان کی شان سے بعید ہے -

مغرب سے طلوع افتاب کا پیش خیمہ

اسلام کی طرف مغرب کی بیداری

مصنفہ دی رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈ لی بی - اے - ایم - آئی - سی - آئی - ایف - ایس - ای - وغیرہ وغیرہ -

یہ قابل دید کتاب اس وقت لارڈ موصوف کے زیر تصنیف ہے - اور انشاء اللہ تعالی دسمبر سنہ ۱۹۱۳ عیسوی کے اخیر تک شائع ہو جائیگی - اس کتاب میں ہمارے مکرم و محترم بھائی لارڈ موصوف ان امور کو مفصل بیان کرینگے جنکی بنا پر آپ نے چالیس سال کے غور و خوض کے بعد اسلام کو مروجہ عیسائیت پر ترجیح دی اور اسلام قبول کیا - اس کتاب میں مدلل طور پر دکھایا جائیگا کہ اہالیے بلاد غربیہ کے مناسب حال اسلام اور صرف اسلام ھی ہے - یہ یقیناً اس قابل ہوگی کہ ہر ایک انگریزی خواں کے ہاتھہ میں اسکا ایک ایک نسخہ ہو اور اس کثرت سے بلاد غربیہ میں تقسیم کی جاے کہ کوئی ملک اور شہر اس سے خالی نہ رہے - یہ جہاد اکبر ہے - موجودہ زمانہ میں اشاعت اسلام کے کام میں مدد دینے سے بڑھکر اور کوئی دینی خدمت نہیں ہو سکتی - اس لیے ہمارے مسلمان بھائی اس کو خود بھی خریدیں اور اس کی زائد کا پیان خرید کر اپنے احباب میں اور بلاد غربیہ میں براہ راست یا ہماری معرفت مفت تقسیم کریں - با وجود ظاہری اور باطنی خوبیوں کے اس کتاب کی قیمت محض کثرت اشاعت کی خاطر صرف ۱۲ - آنہ مقرر کی گئی ہے - یکم دسمبر سنہ ۱۹۱۳ عیسوی تک خریداری کی درخواستیں بنام شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویر ہوس لاہور روانہ کردیں - تاکہ شیخ صاحب دسمبر کے اول ہفتہ میں مجھے اطلاع دے سکیں کہ اندازاً کتاب کا پہلا ایڈیشن تعداد میں کس قدر چھاپا جاوے ؟

نوٹ : اس کتاب کا اُردو ترجمہ بھی میری طرف سے شائع ہوگا - جس کی قیمت ۱۲ - آنہ ہوگی - اس کے لیے بھی درخواستیں بھیجیے -

برادران ! یہ وقت ہے کہ آپ چند پیسوں کے بدلے ہزارہا بنی نوع انسان کو صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرکے ثواب دارین حاصل کرسکتے ہیں - اللہ تعالی نے آپکو خدمت اسلام کا موقعہ دیا ہے -

الراقم - خواجہ کمال الدین ایڈیٹر اسلامک ریویو امام مسجد ورکنگ از (انگلینڈ)

مراسلات

" مصالحۂ " مسئلۂ اسلامیه کانپور

ار جناب مولانا محمد رشید صاحب مدرس مدرسۂ عالیه کلکته

(۳)

(۱۰) مولانا عبدالباري اور راجه صاحب محمود آباد کے مساعي جمیله کا همیں انکار نہیں - جو کچهه اونہوں نے اس بارے میں اپنے اوقات عزیز کو صرف کیا هے اوسکے لیے وہ بیشک شکریه کے مستحق هیں - معامله مسجد میں تسلیم کرتا هوں که اونکي نیک نیتي پر شبهه کرنا کسي طرح جائز نہیں - لیکن گفتگو نیت پر نہیں هے بلکه اوسکے نتیجه پر هے - اور اس لیے اوس نتیجه پر گفتگو کرنیکا هر شخص کو حق هونا چاهیے - راجه صاحب سے صرف یه استفسار کا حق هے که اونہوں نے تمام علما میں سے صرف مولانا عبد الباري هي کو کیوں منتخب فرمایا ' جب که اس سے پہلے وہ مسجد کے معامله میں بالکل یکسو رهے تهے ؟ بلکه خود مولانا هي کي تحریر کے موافق اونکو پہلے اوس دالان کے جزو مسجد هونے میں بهي شبهه تها - مولاناے مخدوم سے یه سوال هے که ایسے نازک مسئله میں انهوں نے صرف اپنے اوپر کیوں اعتماد کیا ؟ پہلي راے سے بعض کو خبر بهي دیگئي لیکن اخري صورت میں تو کسي سے کچهه بهي نه پوچها گیا بلکه اول صورت میں بهي جس طرح مشورہ هونا تها ' نه هوا -

(۱۱) آخر میں چاهتا هوں که نفس مسئله کي نسبت بهي کچهه عرض کرکے یه بتلانیکي کوشش کروں که مولانا کو کن وجوہ سے شبهه هوا هے اور وہ دلائل کہاں تک زور دار هیں ؟ مولانا کو جس عبارت نے مغالطه دیا ' غالباً وہ یه عبارت هے جو در مختار کے کتاب الوقف میں موجود هے :

جعل شئ اي جعل الباني شيئا من الطريق مسجداً لضيقه و لم يضر بالمارين ' جاز ' لانهما للمسلمين كعكسه ' اي جواز عكسه ' و هو ما اذا جعل في المسجد ممر لتعارف اهل الامصار في الجوامع (در مختار جلد - ۳ : ۴۱۹)

" باني مسجد اگر کچهه حصه راہ سے لیکر شامل مسجد کردے اسلیے که مسجد تنگ هے اور راسته چلنے کیلیے کچهه مضر نه هو ' تو یه جائز هے ' کیونکه دونوں هي چیزیں مسلمانوں کي هیں اور اسکا عکس بهي جائز هے یعني مسجد کو گذرگاہ بنا دیا جاے جیسا که شہروں کي جامع مسجدوں میں رواج هے "

مولانا نے اگر اسي سے استدلال فرمایا هے جیسا ظاهراً معلوم هوتا هے ' تو اسمیں چند امور غور طلب هیں :

(الف) اسیکے آگے یه عبارت بهي هے :

كما جاز جعل الامام الطريق مسجداً لا عكسه لجواز الصلوة في الطريق لا المرور فى المسجد

" جیسے یه جائز هے که پادشاہ و حاکم راسته کو مسجد میں شامل کردے لیکن حاکم کو اسکے خلاف کرنا یعنی مسجد کے حصه کو راسته میں شامل کرنا درست نہیں هے - اسکي وجه یه هے که راسته میں نماز ادا هوسکتي هے اور مسجد میں گزرنا کسیطرح درست نہیں هے "

اب مولانا فرمائیں که موجودہ صورت مسجد میں اول عبارت سے استدلال کرنا مناسب هے یا آخر عبارت سے ؟ میري حیرت کي انتہا نہیں رهتي جب میں دیکهتا هوں که یہاں اول عبارت پر لحاظ کر کے اخر عبارت سے اغماض کیا جاتا هے ! یہاں پادشاہ وقت سڑک میں حصه مسجد کو شامل کرتا هے یا باني مسجد ؟

(ب) در حقیقت یه مسئله بهي متفق علیه نہیں هے بلکه مسجد کے حصه کو سڑک میں شامل کر دینے کي نسبت فقہا نے اختلاف کیا هے :

قلت ان المصنف قد تابع صاحب الدرر مع انه في جامع الفصولين نقل اولا جعل شيئا من المسجد طريقا و من الطريق مسجدا جاز ' ثم رمز لكتاب اخر لو جعل الطريق مسجدا يجوز لا اجعل المسجد طريقا لانه لا يجوز الصلاة في الطريق فجاز جعله مسجدا و لا يجوز المرور في المسجد فلم يجز جعله طريقا - ولا يخفى ان المتبادر انهما قولان في جعل المسجد طريقا بقرينة التعليل المذكور - و يؤيده ما في التتار خانية عن فتاوى ابي الليث و ان اراد اهل المحلة ان يجعلوا شيئا من المسجد طريقا للمسلمين فقد قيل ليس لهم ذلك و انه صحيح ثم نقل عن العتابية عن خواهر زاده اذا كان الطريق ضيقا و المسجد واسعا ' لا يحتاجون الى بعضه تجوز الزيادة في الطريق من المسجد لان كلها للعامة (در المختار مجلد ۳ صفحه ۴۲۰)

" میں کہتا هوں که یہاں مصنف نے صاحب درر کے اتباع سے ایسا کہدیا باقي جامع الفصولین میں اسطرح نقل کیا هے که پہلے تو مسجد کے حصه کو راسته میں شامل کرنا اور راسته کو مسجد میں شامل کرنا دونوں درست بتلائے هیں - پهر دوسري کتاب کا حواله دیکر لکها هے که راسته کو مسجد میں شامل کردیا جاوے تو درست هے اور مسجد کو راسته میں شامل کرنا درست نہیں اسلیے که راسته کو راسته رکهکر نماز پڑهنا درست نہیں تو اسکو مسجد میں شامل کرنیکے بغیر چارہ نہیں - اور چونکه مسجد میں گذرنا درست نہیں هے تو اگر راسته میں شامل کر دیا جاوے تب بهي درست نه هوگا - اس سے صاف متبادر هوتا هے که مسجد کو راسته بنانے کے دو قولوں میں جو علت بیان کي گئي هے اوس سے بهي اسیکي تائید هوتي هے - تتار خانیه میں فتاوای ابي اللیث سے جو کچهه نقل کیا هے اوس سے بهي اسکي تائید هوتي هے - اوسمیں لکها هے که اگر اهل محله مسجد کے کسي حصه کو مسلمانوں کے گذرنے کے لیے راسته بنا دیں تو اوسمیں اختلاف هے - بعض فقہا نے کہا هے که نا جائز هے اور یہي صحیح هے - پهر عتابیه کي عبارت نقل کي هے جہاں خواهر زادہ سے منقول هے که اگر راسته تنگ هو اور مسجد ایسي وسیع هو که ایک حصه کي ضرورت هي نه پڑتي هو تو ایسي صورت میں راہ میں کچهه حصه مسجد کا شامل کرنا درست هے کیونکه دونوں چیزوں میں سب کا حق هے "

مثلاً ارسال الیدین که مالکي بھي کرتے ھیں ' اور غسل رجلین کے بجائے مسح رجلین - یا جناب علي علیه السلام کا بعض خصوصیتوں کي وجه سے افضل الصحابه ھونا وغیرہ وغیرہ -

پس اگر آپ سچے ھمدرد قوم و ملت ھیں تو برائے خدا اس یاد گار بني امیه اور رسم منحوس تبرا کو قطعاً موقوف کرا دیں - ھاں اس وقت ایک عملي تبرے کي سخت ضرورت ھے نه که زباني تبرے کي ' اور وہ بھي بر خلاف اُن غیر مسلم اقوام کے ' جن کے مظالم ھمارے مشاھدہ میں آچکے ھیں اور جنکي ساري ھمت اسلام کي تخریب کیلیے وقف ھو چکي ھے -

(۶) " شمول تعزیه داري امام مظلوم علیه السلام - شیعوں کے دل میں ھندؤں کي محبت جا گزیں ھو رھي ھے - کیونکه راجے مہاراجے اور ادني و اعلی اھل ھنود تعزیه داري میں شیعوں کے ساتھه حد درجه کي دلچسپي لے رھے ھیں "

جناب شیخ صاحب ! اھلسنت اگر شیعوں کے ساتھه تعزیه داري امام میں شامل نہیں ھوتے تو ضرور اس کے کئي بواعث ھیں جو آپ جیسے محققین سے مخفي نہیں ھونے چاھییں - مثلاً یه که مذھباً وہ اسکو بدعت اور خلاف اصول اسلام سمجھتے ھیں - لیکن اس عدم شمول کا نتیجه یه نکالنا که اھلسنت کو اس غم کا کوئي احساس نہیں ' کمال بے انصافي ھے -

اھلسنت کے مشہور و معروف علما و واعظین اور شعرا کي کتابیں نہایت موثر پیرایے میں واقعات کربلا پر تقریباً ھر زمانه میں لکھي گئي ھیں - روضة الشہداء ملا حسین واعظ کاشفي ھي کو دیکھیے - یه اسي کتاب کے قبول عام کا نتیجه ھے که تمام ایران و افغانستان میں عام طور پر مرثیه خوانوں کو " روضه " خواں اور مرثیه خواني کو " روضه خواني " کہتے ھیں - دوسري کتاب سر الشہادتین شاہ عبد العزیز صاحب رحمة الله علیه دھلوي کي ھے - حال میں ایک کتاب یاد گار حسین تالیف خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب شائع ھوئي ھے - جو بڑے استحسان کے ساتھه اکتوبر اور نومبر کے رساله البرھان میں در بارہ چھپي ھے -

پھر جہلاء اھلسنت بعض شہروں میں شیعوں سے بھي بڑھکر تعزیے بناتے اور سبیلیں لگاتے ھیں - علم اھلسنت کے عدم شمول کا باعث زیادہ تر تبرے کي بھي رسم ھے - تعزیه داري کے پردہ میں بھي اکثر تبرا بازي ھوتي ھے - شروع مجلس میں نہیں تو آخر مجلس میں - پہلي محرم کو نہیں تو ساتویں کو حاضري عباس کے موقعه پر -

آپ نے ھندؤں کي دلچسپي کا ذکر بکمال مبالغه فرمایا ھے - ھمیں تو معلوم نہیں که وہ راجے مہاراجے اور عام ھندو کہاں رھتے ھیں جو تعزیه داري میں شیعوں کا ساتھه دیتے ھیں - کیا یه وھي قوم نہیں ھے جنکو حضرات شیعه مشرک کي بنا پر نجس جانکر ان کے ھاتھه کي بنائي ھوئي کوئي چیز بھي نہیں کھاتے ؟

اصل یه ھے که اس وقت تو خود اسلام کي تعزیه داري درپیش ھے - اعتقاد اسلام و توحید معرض خطر میں ھے - امام حسین علیه السلام کي نسبت کہا جاتا ھے که صرف اسلام کے بچانے کي خاطر جان دي تھي - اب پھر وھي بلکه اس سے زیادہ خطرہ عظیم درپیش ھے - بہتر ھو که سب ملکر امام حسین کے اصل مقصد کو پورا کریں -

(۷) " ناصبیوں کو نکال دینا "

آخر مضمون میں شیخ صاحب نے ھدایت کي ھے که اھلسنت اپنے میں سے ناصبیوں کو نکال دیں - کاش وہ ناصبي کے معنے خود ھي بتلا دیتے تا که اھلسنت کو تعمیل ارشاد میں آساني ھوتي - یه اس لیے عرض کیا گیا ھے که حضرات شیعه کے ھاں ناصبي کے معنوں میں بھي اختلاف ھے -

مثلاً بعض کے نزدیک کل مخالفین تشیع ناصبي ھیں - بعض کہتے ھیں که دشمن اھلبیت ناصبي ھے - بعض نے کہا ھے که جو مذھب شیعه کا مخالف ھو وھي ناصبي ھے - اس آخري معني کو ترجیح دي گئي ھے - (ملاحظه ھو اساس الاصول سید دلدار علي صاحب ۲۲۴ مطبوعه لکھنؤ سنه ۱۲۹۴ ھ) -

لیکن اس کا کیا علاج که جس خرابي کو آپ اھلسنت سے دور کرنا چاھتے ھیں ' حضرات شیعه اُس میں زیادہ تر مبتلا ھیں - ائمۂ اھلبیت علیہم السلام کي چند احادیث ملاحظه ھوں :

(۱) ان من الشیعة بعد نا منہم شر من النصاب (کتاب رجال کشي مطبوعه بمبئي : ۲۸۶)	یعني ھمارے شیعوں میں ناصبیوں سے بھي بد تر ھیں -
(۲) و ما احد اعدي لنا من من ینتحل مودتنا (رجال کشي : ۱۹۸)	جو لوگ جھوٹ موٹ ھماري محبت کے مدعي ھیں اُن سے بڑھکر ھمارا کوئي دشمن نہیں -
(۳) ما انزل الله سبحانه آیة في المنافقین الا وھي في ما ینتحل التشیع (رجال کشي : ۱۹۳)	خدا نے کوئي آیت منافقین کے حق میں نازل نہیں فرمائي مگر وہ عائد ھوتي ھے ھر اُس شخص پر جو جھوٹ شیعه ھونے کا دعوی کرے -

ان سے بھي بڑھکر ایک قول ملاحظه ھو :

" ان المومنین لقلیل و ان اھل الکفر کثیر - بدرستیکه مومن حقیقي ھر آئینه کم است و بدرستیکه اھل کفر که اظہار تشیع مي کنند ' ھر آئینه بسیار است (صافي شرح کافي باب قلت عدد المومنین - ۵۸ مطبوعه لکھنو) یعني در حقیقت مومن تھوڑے ھیں اور برائے نام مومن که اظہار تشیع کرتے ھیں زیادہ ھیں -

(خاتمه)

ان معروضات سے واضح ھوگیا ھوگا که اتحاد فریقین کیلیے در اصل کن مساعي کي ضرورت ھے اور اگر راہ حق و عدالة اختیار کي جاے اور اسلام کے موجودہ مصائب کا صحیح احساس ھو ' تو تمام غلط فہمیاں دور ھوسکتي ھیں اور کلمۂ توحید کے پیرو حفظ کلمۂ اسلام کیلیے متحد و متفق ھوسکتے ھیں -

ساتھه ھي اخوان اھلسنت کي خدمت میں بھي گذارش ھے که برادران شیعه کے ساتھه محض بر بناے اختلاف مذھب ' بد سلوکي یا دل آزاري روا نه رکھیں - ایسا کرنا نه صرف شان اھلسنت کے بر خلاف بلکه تعلیم اسلام کے بھي مخالف ھے - جہاں تک ممکن ھو اُن سے حسن سلوک قائم رکھو - بعض باتوں میں اُنسے اختلاف رکھتے ھو تو لازم ھے که عقلمندي اور فراخ حوصلگي سے اختلاف کو برداشت کرو - کیا اھل سنت کے اندر بیسیوں بلکه سیکڑوں مسائل مختلف فیه نہیں ھیں ؟

ھمیں انکي امداد و خبر گیري میں بھي سرد مہري نہیں دکھلا نا چاھیے که بہر حال وہ ھم ھي میں سے اور ھمارے ھي ھیں - بہت سے قومي کاموں میں ان کے متمول رؤسا کافي حصه لیتے ھیں اور تمیز سني و شیعه نہیں کرتے - اگر وہ نماز پڑھنا چاھیں اور پانوں پر مسح کریں تو کرنے دو - ھاتھه چھوڑ کر نماز پڑھیں تو تعجب نه کرو - یه اختلافات وحدة کلمه کیلیے موجب تفریق و تشتت نہیں ھوسکتے - و العاقبة للمتقین -

عرق پودینه

هندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بڑے تک کو یکساں فائده کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے تازي ولایتي پودینه کي ہري پتیوں سے یه عرق بنا ہے - رنگ بھي پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھي تازي پتیوں کي سي ہے - مندرجه ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہوجانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ہضمي اور متلي - اشتہا کم ہونا ریاح کي علامت وغیره کو فوراً [illegible] ہے -

قیمت في شیشي ۸ - آنه محصول ڈاک ۵ - آنه

پوري حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظه کیجئے -

نوٹ — ہر جگه میر ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالي کیوجه سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکي حفاظت نہیں ہوئي تو ہیضه ہوجاتا ہے - بیماري بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے که ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشه اپنے ساتھه رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاري ہے ' اور ہیضه کي اس سے زیاده مفید کوئي دوسري دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یه ساتھي ہے - قیمت في شیشي ۴ - آنه ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

[۱۹]

مسیحا کا

موہنی کسم تیل

سر کے بالوں کے لیے

نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موہني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہي کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکه - گھي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاہري تکلف کے دلداده رہے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھه فائدے کا بھي جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کي کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موہني کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نه صرف خوشبو سازي ہي سے مدد لي ہے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتي ہیں اور قبل ازوقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتي ہے نه تو سردي سے جمتا ہے اور نه عرصه تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یه بھي ہے که ان مقامات میں نه تو دواخانے ہیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي ہے - ہمنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتہارات عام طورپر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردي ہیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه ہوجاے - مقام مسرت ہے که خدا کے فضل سے ہزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي ہیں اور ہم دعوے کے ساتھه کہه سکتے ہیں که ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي ملحق ہو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بھي آتي ہو - سردي سے ہو یا گرمي سے - جنگلي بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھي ہو - کالا بخار - یا آسامي ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھه کلتیاں بھي ہو گئي ہوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار [illegible] ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي ہے' نیز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي ہے - اگر بخار نه آتا ہو اور ہاتھه پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاہلي رہتي ہو - کام کرنے کو جي نه چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یه تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتي ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه

چھوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے ہمراه ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتي ہے

المشتہر وہول سیل ڈیلر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳

کولوٹوله اسٹریٹ - کلکته

47

گھر بیٹھے روپیه پیدا کرنا !!!!

مرد' عورتیں' لڑکے' فرصت کے اوقات میں روپیه پیدا کرسکتے ہیں - تلاش ملازمت کي حاجت نہیں اور نه قلیل تنخواه کي ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیه تک روزانه - خرچ' براے نام - چیزیں دور تک بھیجي جاسکتي ہیں - یه سب باتیں ہمارا رساله بغیر اعانت استاد بآساني سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھه بھیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنه کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے -

تھوڑے سے یعني ۱۲ روپیه بٹل نٹ کٹنگ (یعني سپاري تراش) مشین پر لگائیے - پھر آپ [illegible] ایک روپیه روزانه حاصل کرسکتے ہیں - اور اگر نہیں آپ اندرشه کي خود باف موزے کي مشین ۱۵۵ - کو منگالیں تو ۳ روپے - اور اس سے بھي کچھه زیاده حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھي زیاده چاہیے تو چھه سو کي ایک مشین منگائیں جس سے موزه اور گنجي دونو تیار کي جاتي ہے اور ۳۰ روپیه روزانه بلا تکلف حاصل کرلیں یه مشین موزے اور ہر طرح کي بنیاین (گنجي) وغیره بنتي ہے -

ہم آپ کي بنائي ہوئي چیزوں کے خریدنے کي ذمه داري لیتے ہیں - نیز اس بات کي که قیمت بلا کم و کاست دیدي جائیگي !

ہرقسم کے کاتے ہوئے اون' جو ضروري ہوں' ہم محض تاجرانه نرخ پر مہیا کردیتے ہیں - تاکه روپیوں کا آپ کو انتظار ہي کرنا نه پڑے - کام ختم ہوا' آپ نے روانه کیا' اور اسي دن روپے بھي مل گئے ! پھر لطف یه که ساتھه ہي بننے کے لیے اور چیزیں بھي بھیج دي گئیں !

اندرشه نیٹنیگ کمپني - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکته

سب ایجنٹ شاہنشاه اینڈ کمپني - نمبر ۸۰ نذیر بازار - ڈھاکه

جب که مسئله مختلف فیه تها تو دونوں قولوں پر غور کرنا چاهیے تها - اور یه دیکهنا تها که کسکي دلیل قوي هے ؟ کون قول صحیح هے ؟ بغیر غور و مشوره کے ایسے اهم مسئله میں فتوی دینے کي جرات نا مناسب تهي -

اگر مجهے اجازت دیجاوے تو میں بلا خوف تردید اس کهنے کي جرات کرتا هوں که مسجد کے حصه کو سڑک میں شامل کرنیکا جن فقها نے فتوی دیا هے' وه دلائل کے لحاظ سے کمزور هے کیونکه اسکے لیے فقها نے صرف دو دلیلیں بیان کي هیں :

(۱) دونوں چیزیں پبلک کي هیں اسلیے ایک کو دوسرے میں شامل کرنا درست هے -

(۲) صاحب در مختار نے اسکے علاوه اس دلیل کا اور اضافه کیا هے که شهروں کي جامع مسجدوں میں اسکا دستور اور رواج هے ' پهلي دلیل کي کمزوري ظاهر هے' اسلیے که پبلک کي دونوں چیزیں هونے سے یه لازم نهیں آتا که ایک کو دوسرے میں شامل کر دینا بهي درست هو- اوقاف کے مسائل پر جسکو ادنے اطلاع بهي هوگي ' اسکو معلوم هوگا که جو چیزیں جس کام کے لیے وقف هوں' اونکا دوسري طرح سے استعمال کرنا کسیطرح درست نهیں هے - ایک مسجد کے ملبه کو دوسري مسجد کي تعمیر کے لیے منتقل کرنا ممنوع هے اور سیکروں اسکے نظائر موجود هیں - یهاں تک که لکها هے که شرائط الواقف کنص الشارع - یعنے واقف کي شرائط تبدیل و تغیر قبول نه کرنے میں نصوص شرعیه کے مشابه هیں - علامه شامي لکهتے هیں :

لا نعلم ذلك في جوامعنا - نعم تعارف الناس المرور في مسجد له بابان ... نعم یوجد في اطراف صحن الجوامع رواقات مسقوفة للمشي في وقت المطر ونحوه لاجل الصلواة وللخروج من الجامع لا لمرور المارین مطلقا کالطریق العام ' فمن کان له حاجة الي المرور في المسجد یمر في ذلك الموضع فقط لیکون بعیداً عن المصلین ولیکون اعظم حرمة لمحل الصلاة - ا هه

" همکو تو اپنے جامع مسجدوں میں کهیں اسکا پته نهیں لگتا - لوگوں نے اون مسجدوں میں جنکے دو دروازے هوتے هیں' گذرنے کا رواج قائم کرلیا هے .... هاں جامع مسجدوں کے صحن کے کناروں میں مسقف رواق بنا دیے هیں تاکه بارش وغیره کے وقت اوسمیں سے گذر سکیں لیکن صرف اسلیے که نماز پڑهنے آویں یا مسجد سے باهر جاویں' نه که هرکس و ناکس کے گذرنے کے لیے عام راسته کیطرح هیں - جسکو مسجد میں چلنے کي ضرورت پیش آتي هے وه اس جگه سے هوکر گذر جاتا هے - اس سے یه فائده هے که نماز پڑهنے والوں سے گذرنے والا دور رهتا هے نیز خاص نماز کي جگه کي حرمت بهي برقرار رهتي هے "

جب که دلائل ایسے کمزور تهے تو فقها کے اس قاعده پر عمل کرنا چاهیے تها که : لا یجوز العدول عن الدرایة اذا وافقتها روایة (دلیل سے عدول کرنا درست نهیں بشرطیکه کوئي روایت بهي اسکے موافق هو)

(ج) فتاوي ابي اللیث تتار خانیه میں جو اختلاف نقل کیا هے' اوسمیں عدم جواز کے قول کو صحیح کها هے - پس اوسکے خلاف فتوي دینا کهاں تک مناسب تها ؟

(د) فتح القدیر میں جواز کے ساتهه یه قید بڑهائي هے : وهذا عند الاحتیاج کما قیده في الفتح - شامي کي پہلے عبارت سے بهي معلوم هوگیا هے که جسنے فتوے دیا هے وه صرف اسوقت کیلیے که راسته تنگ هو- مسجد کا حصه فاضل پڑا هو - آیا یهاں بهي وهي صورت تهي ؟ صرف اسي پر غور کرلینا کافي تها !

(ه) اسیکے ساتهه در مختار میں لکها هے :

و جاذ لکل احد ان یمر فیه حتی الکافر' الا الجنب والحائض والدواب (زیلعي)

هر ایک کو اوس زمین میں گذرنا جائز هے حتی که کافر تک گذر سکتا هے' لیکن جنبي' حائض' اور چارپاے نهیں گذر سکتے -

معلوم نهیں مولانا نے اسکي نسبت کیا انتظام سونچا ؟

(و) جن لوگوں نے گذر گاه بنانیکي اجازت دي هے' اونکا مقصد جوکچهه میں سمجها هوں' عرض کرتا هوں - ممکن هے که بعض علما اوسکے ساتهه اتفاق نه کریں - پہلے بطور تمهید یه سمجهه لینا چاهیے نه تمام فقها نے مسجدوں میں راسته چلنے کے لیے گذرنیکي ممانعت کي هے اور اسکو مسجد کے احترام کے خلاف سمجها هے - اوسکے بعد دیکها گیا که بعض بعض مسجدیں بهت بڑي هیں' اگر اونمیں سے گذرنے کي ممانعت کیجاویگي تو هرج هوگا - اسلیے بعض فقها نے آساني کے لیے حکم دیا که مسجد نے صحن کے کنارے ایک مختصر راسته لوگوں کے گذرنے کے لیے بنا دیا جاوے تاکه نمازي اور غیر نمازي دونوں اوسپر سے گذر سکیں اور لوگوں کو آسانے رهے - یه مطلب نه تها که مسجد کے کسي حصه کو منهدم کرکے اوسکو راسته میں شامل کردیا جاوے -

اس مطلب کے لیے میرے پاس متعدد وجوه و قرائن هیں :

(۱) جهاں مسجد میں گذرنے کو منع کیا هے وهاں کے الفاظ یه هیں : یکره ان یتخذ المسجد طریقا (بحر) و اتخاذه طریقا - جهاں راسته بنانیکي اجازت دي وهاں کے الفاظ یه هیں : جعل المسجد طریقا -

عربي زبان میں جعل اور اتخاذ کے لفظ میں کوئي فرق هے یا نهیں ؟

(۲) در مختار میں " نعکسه " کي شرح میں یه الفاظ هیں : اذا جعل في المسجد ممراً - ممر کا ترجمه گذر گاه هے نه که سڑک یا پبلک روڈ - اسلیے میرے معنی کي تائید صاف هے -

(۳) علامه شامي نے "لتعارف اهل الا مصار" پر جو حاشیه لکها هے : نعم تعارف الناس المرور - الخ - اوسکو غور سے پڑهیے - یه بالکل وهي صورت هے جو میں سمجها هوں -

(۴) اوسکي حرمت مثل مسجد کے هے - حائضه اور جنبي کا گذرنا ناجائز هے - دواب کا لیجانا نا درست هے - اگر مسجد کے کسي حصه کو بالکل پبلک روڈ کر دیا جاوے تو اسمیں اسکي احتیاط کسطرح ممکن هوگي ؟ اسلیے یهي مطلب معلوم هوتا هے که ظاهري معنے مراد نهیں -

(۵) سب سے بڑهکر یه که دلائل سے اسي معنی کي تائید هوتي هے نه که ظاهري معنے کي - اور اوسوقت فقها کا اختلاف بهي ختم هو جاتا هے که جسنے ممانعت کي هے تو اوسي وقت کي هے ' جب اوسکو بالکل سڑک میں شامل کردیا جاوے اور مسجد کي حیثیت باقي نه رهے - گذرنیکي شدید ضرورت کے وقت زمین لینے کي اجازت دیدي جائے تو مسجد میں شامل رکهکر البته گنجائش هے -

سر دست مسئله کے متعلق اسي قدر عرض مطلب پر اکتفا کیجاتي هے :

اند کے پیش تو گفتم غم دل ' ترسیدم
که تو آزرده شوي ورنه سخن بسیارست

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBIG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

نمائش دستکاری خواتین ہند

اعلان

نمائش مندرجہ عنوان جو جنوری سنہ ۱۹۱۴ع میں قرار دیگئی
تھی - وہ اب ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۱۴ع سے ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۱۴ع تک
ہوگی - بغرض آگاہی ہر خاص و عام اطلاع دیجاتی ہے -

حسب الحکم

اودہ نراین بسریا چیف سکریٹری بھوپال دربار

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor,
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod Street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

میرسئول و مرتب خصوصی
مسلمانوں کی سیاسی و اسلامی اخبار هفته وار

مقـام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۲٤ — کلکته : چهارشنبه ۱۱ محرم الحرام ۱۳۳۲ هجری — جلد ۳
Calcutta: Wednesday, December 10, 1913.

فہرست

تصــاویـــر

اخـــر الانبـــاء

جنــوبی افــریقــه

هندوستاني وفد کے جواب میں لارڈ کریو کي تقریر پر لندن پریس میں نقد و بحث شروع هوگئي هے - ڈیلي نیوز شاهنشاهي حکومت کي مداخلت پر زور دیتے هوے لکهتا هے که " تحقیقات پورے طور پر شاهنشاهي حکومت کي طرف سے هوني چاهیے " کیونکه اسکے نزدیک جنوبي افریقه کي گوري آبادي کي راے کو نظر انداز کرنا نا ممکن هے اور اسلیے ملکداري کا جو ممکن طریقه باقي رہ گیا هے ، وہ صرف دوستانه تفهیم هے !

آخـر میں وہ تجویز کـرتا هے : " اس یقین کے سـاتهه که یونین گـورنمنٹ اس معامي اثر سے متاثر نه هوگي جس سے یه تمام دشواریاں پیدا هوئي هیں ، اس مقدمه کا فیصله خود یونین گورنمنٹ هي کے هاتهه میں دیدیا جائے " !

ڈیلي میـل لارڈ کریو کي تقـریر کے تهدیـد و انذار کي تصویب و تائیـد کرتا هے اور یونین گورنمنٹ سے امید کرتا هے که وہ هنـدوستان میں انگریزوں کے پوزیشن کے لحاظ سے اس " غیر منصفانه احساس کو دور کردیگي جو اسوقت وهاں پهیلا هوا هے "

ڈیلي گرافـک سر مانچرجي بهاو نگري کے اس مطالبه کو " نا قابـل رد " سمجهتـا هے که هندوستانیوں کو بهي برطـاني حقوق شهریت حاصـل هونا چاهییں - وہ مستعمرات کے استقلال داخلي کے متعلق لکهتا هے که یه کسي حالت میں بهي " حدود سے خالي نہیں " - موجودہ مسئله کي اهمیت پر بحث کرتے هوے وہ اسکو خود شاهنشاهي حکومت سے وابسته بتاتا هے اور آخر میں کهتا هے :

" یونین گورنمنٹ کو آبـادي کے ایک طبـقه کے تعصبات پـر پوري شاهنشاهي کے فوائد و اغراض کي قرباني کرنا نه چاهیے "

ڈیلي ٹیلیگـراف کے نزدیـک تصفیه کے لیے یونین گورنمنٹ پر زور نہیں ڈالا جا سکتا کیونکه یه بالکل نا ممکن هے که " ایک اجنبي قوم کے خلاف کسي قسم کا دباؤ استعمال کیا جاسکے " مگر کیا یه صحیح هے که جنوبي افریقه کي گوري آبادي اجنبي قوم هے ؟ کیا جنوبي افریقه برطاني شاهنشاهي کا جزو نہیں ؟ اور بالفرض اگر یه مان بهي لیا جاے تو کیا یہي اصول هے جو عموماً ایشیائي اور خصوصاً اسلامي سلطنتوں کے مقابله میں ملحوظ رها هے اور آیندہ رهیگا ؟

اخبار مذکور اس امر پر بہت مسرور هے که لارڈ کریو نے مجوزہ تحقیقات پر زور دیا هے اور اُسے یقین کامل هے که جنرل بوتها اور انکے رفقاء اس تحقیقات کي اهمیت پورے طور پر تسلیم کرینگے جو محض سرکاري نه هوگي -

جنوبي افریقه کے متعلق کتاب ازرق (بلوبک) شایع هوگئي هے - اسمیں صرف پانچ ماہ یعني ۳ - جولائي سے لیکے ۲۹ - نومبر تک کے حالات درج هیں - کتاب کا اصلي مایۂ خمیر یونین گورنمنٹ اور دفتر مستعمرات کي باهمي مراسلات هیں ، مگر اسکے علاوہ اسمیں وہ طویل مراسلت بهي شامل کردي گئي هے جو رئیس الاحرار مسٹر گاندهي اور وزیر داخلیه مسٹر جارج میں هوئي تهي اور جسمیں طمانیت بخش فیصله کي آخري کوشش کي گئي تهي - لیکن اس کتاب میں نه تو حکومت هند اور وزیر هند کي باهمي مراسلات شامل هیں اور نه وہ تار جو لارڈ کریو کو غیر سرکاري طور پر موصول هوے اور لارڈ کریو نے مسٹر هار کورٹ کو بهیجدیے تهے -

ان مراسلات میں ترمیم قانون ازدواج ، مسٹر فشر کا وعدہ ، اسکے ایفاء کے متعلق لارڈ گلیڈ سٹون کي توثیق و توکید مع شرائط ، مقدمه مسماۃ کلثوم بي‌بي ، وغیرہ و غیرہ مواضیع پر بحث کی هے - مسٹر هار کورٹ نے اپنے خطوط میں جا بجا حکومت هند کي تشویش کا بهي ذکر کیا هے - ایک خط میں لکها هے که هندوستاني صرف وزراء کے پخته وعدہ پر اعتماد کر سکتے هیں -

اگرچه جنوبي افریقه میں اسوقت یکسر ظلم و عدوان کي حکمراني هے مگر با این همه جو هندوستاني ابهي تک قید و بند کي گرفت سے آزاد هیں ، وہ جرات خدا داد سے اپنے اسیر و محبوس برادران وطن کي همدردي و تائید میں برابر پر جوش جلسے کر رہے هیں - نٹال انڈین ایسو سي ایشن نے ۷ دسمبر کو مسٹر گوکهلے کے نام تار دیتي هے که یہاں پے در پے جلسے هو رهے هیں - ان جلسوں میں لیڈروں کے سـاتهه وفاداري کا اظهار ، تمام مظالم کي ایک ایسے کمیشن کے ذریعه تحقیقات کا مطالبه ، جسمیں هندوستان کي کافي نیابت هو ، اور تین پونڈ ٹیکس کے قانون کي منسوخي پر اصرار کیا جا رها هے - اسي تـاریخ کو جو هانسبرگ سے مسٹر رچ نے اطلاع دي هے که یہاں ایک عظیم الشان جلسه هوا ، جسمیں خاموش مقابلے کے ساتهه کامـل همدردي و محبت ، وائسراے هـند کا شکریه ، ارباب مقاومت کے مظالم کے خـلاف اظـهار ناراضي ، مسٹـر گاندهي کے ساتهه وفاداري ، انکے معاونین اور ان تمام عورتوں کے احترام کے اظهار ، جنهوں نے اس شریفانه معرکه میں مردوں کے دوش بدوش حصه لیا هے ، آزادانه تحقیقات کے مطالبه ، اور هندوستانیوں کی امداد کے لیے شکریه کے رزولیوشن پاس کیے گئے -

۵ - دسمبر کے تار میں بیان کیا گیا تها که ڈربن کے قید خـانوں میں هندوستاني یک شنبه سے فاقه کشي کر رهے هیں - اسکي وجه وہ یه بیان کرتے هیں که گهي نا قابل اکل ، کمل نا کافی ، اور کپڑے غبار آلود هیں ، کهانا کافـر پکاتے هیں - ان شکایات کے انسداد کے متعلق قید خانے کے حـکام سے ملاقات کي گئي تو انہوں نے وزیر داخلیه کے پاس تار بهیجا - وزیر داخلیه نے جواب میں کہا که جن لوگوں نے فاقه کشي شروع کي هے ، انہوں نے اپني مرضي سے کی هے ، اور یه حکم دیا که آئندہ تمام شکایات مجسٹریٹ سے کي جائیں !!

وزیر موصوف کي هدایت کے بموجب جنـرل لـوکس نے انجمن کو غـذا وغیرہ کے انتـظام سے روکدیا هے اور تمام هندوستانیوں کو داروغاؤں کے رحم پر چهوڑ دیا هے - یه اس سابق توثیق کے بالکل خلاف هے جسمیں بیان کیا گیا تها که قید کي سزاؤں سے حکومت کا مقصد صـرف اسقدر هے که وہ هڑتال کرنے والوں کو اطاعت پر مجبور کرے - مگر ۷ دسمبر کو مسٹر وسٹ نے مسٹر گوکهلے کو ڈربن سے اطلاع دی هے که حکومت نے جنرل لوکس کو هدایت کردي هے که انجمن کے زیر نگراني پولیس کے ذریعه تقسیم غذا کی اجازت دیدیں -

اطـــلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو ہفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت ہو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصه کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهئیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں -

(۶) منی آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي ہو) ضرور درج کریں -

نوٹ ـــ مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع ہوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه ہوگا - (منیجر)

52

ضرورت ھے

ایک ایف اے مسلمان کی ضرورت ہے جو انگریزي اور حساب میں خاص مہارت رکھتا ہو - عمر تیس اور چالیس سال کے درمیان ہو - خوش اخلاق اور مذهبي تعلیم سے بھي واقفیت رکھتا ہو - تنخواہ چالیس روپیه ماہوار مع جاے آسایش و خوراک - انکي زیر نگراني شب و روز دو انٹرنس کے طلبا رہے جائنگے - نگہداشت پر آینده کی ترقی کا وعده -

تمام خط و کتابت میر اسلم خان جنرل انفارمر - بریڈ لے - سول لائن ناگپور - کے پته سے ہونی چاهئیے

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں که آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں ' تو اس کی صرف ایک هي صورت هے - یعني یه که آپ " الهلال کلکته " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یه سچ هے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بھي نہین هیں - لیکن ساتھه هي اس امر کي واقعیت سے بھی آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نہوگا که وہ پچاس هزار سے زائد انسانوں کي نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابلہ قائم کیا جاے که آجکل چھپي هوئي چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ' اور یه قطعي هے که اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراري ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتي هے اور پھر پرچے کے آتے هي جس طرح تمام محله اور قصبه خریدار کے گھر ٹوٹ پڑتا هے ' اسکو آپ اپنے هي شہر کے اندر خود اپني آنکھوں سے دیکھه لیں -

اس کي وقعت ' ان اشتہارات کو بھی وقیع بنا دیتي هے ' جو اسکے اندر شائع هوتے هیں -

با تصویر اشتہارات ' یورپ کے جدید فن اشتہار نویسي کے اصول پر صرف اسي میں چھپ سکتے هیں -

سابق اجرت اشتہار کے نرخ میں تخفیف کردي گئي هے -

منیجر الهلال الکٹریکل پرنٹنگ هاوس -

۷/۱ - مکلاؤڈ اسٹریٹ - کلکته -

لکھنــؤ کے مشهــور ســرمائي تحفـے

موسم سرما میں رضائي لحاف کي ضرورت ضرور هوتي هے - لیجئے هم سے مندرجه ذیل قسم کے فردهائے رضائي و لحاف منگوا لیجئے - جو طرح طرح کے بیل بوٹوں سے مزین هوں گي جامع دار دو شاله نما طرز بغدادي چھینٹ وغیرہ عرض و طول موافق رواج -

فرد رضائي قسم اول ۵ - روپیه - ۴ - روپیه اور ۳ - روپیه -

فرد لحاف " ۶ - روپیه - ۵ - روپیه اور ۴ - روپیه -

فرد پلنگ پوش قسم اول ۵ - روپیه - ۴ - روپیه اور ۳ - روپیه

حلوہ سوهن مقوي في سیر ۲ - روپیه - تمباکو خوردني ۶ - روپیه - و ۴ - روپیه في سیر - تمباکو کشیدني في سیر ۵ آنه تعمیل نصف قیمت پیشگي -

نوٹ ـــ سودیشي طرز کے سوتي مشروع قابل پوشاک جسکے نمونه مفت -

المشـــــتهـــر

حیدر حسین خاں منیجر سلینگ ایجنسي ملیح آباد ضلع لکھنؤ

خضـــاب سیـــه تاب

هم اس خضاب کي بابت لن ترانی کی لینا پسند نہیں کرتے لیکن جو سچي بات هے اسکے کہنے میں توقف بھي نہیں ' خواہ کوئي سچا کہے یا جھوٹا حق تو یه هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں ان سب سے خضاب سیه تاب بڑھکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاوے گا هم قبول کرینگے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں خضاب سیه تاب اسي قیمت میں اسي قدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتی هے خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکھنے میں آتي هیں اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابونکا رنگ دو ایک روز میں پھیکا پڑجاتا هے اور قیام کم کرتا هے - خضاب سیۂ تاب کا رنگ روز بروز بڑھتا جاتا هے اور دو چند قیام کرتا هے بلکه پھیکا پڑتا هي نہیں - کھونٹیاں بھي زیادہ دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال سخت اور کم هوتے هیں خضاب سیه تاب سے نرم اور گنجان هوجاتے هیں مختصر یه که همارا کہنا تو بیکار هے بعد استعمال انصاف آپ سے خود کہلائیگا که اس وقت تک ایسا خضاب نه ایجاد هوا اور نه هوگا خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے نه باندھنے کي ضرورت نه دھونے کي حاجت لگانے کے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت في شیشي ۱ روپیه محصول ڈاک بذمه خریدار - زیادہ کے خریداروں سے رعایت خاص هوگي -

ملنے کا پته کارخانه خضاب سیه تاب کٹرہ دلسنگه امرت سر

تنہا ست حسین ابن علي در صف اعدا

اکبر تو کجا رفتي و عباس کجائي ؟

سچ یہ ہے کہ جن مردہ دلوں کو زندگي کیلیے سوز و تپش کي ضرورت ہو' جن ارباب درد کو روح کي راحت کیلیے جسم کے ماتم کي تلاش ہو' جنکي زبانیں آہ و فغاں کو محبوب' اور جنکي آنکھیں خونبانہ فشاني کو اپنا مطلوب و مقصود سمجھتي ہوں ' انکي صحبت ماتم و الم کي رونق کیلیے یہي افسانہ اتنا کچھہ سامان غم اپنے اندر رکھتا ہے کہ اگر خون کے بڑے بڑے سیلاب سمندروں کي رواني سے بہہ جائیں' اور بے شمار لاشوں کي تڑپ سے زمین کے بڑے بڑے قطعات یکسر جنبش میں آجائیں' جب بھي انکي نداء حال اس الہام سرائي سے قاصر رهیگي ' جو اسکے ایک ایک لفظ کے اندر سے توصیہ فرماے عبرت و بصیرۃ ہے -

لیکن آہ ! کتنے دل ہیں جنھوں نے اس واقعہ کو اسکے حقیقي بصائر و معارف کے اندر دیکھا ہے ؟ اور کتني آنکھیں ہیں' جو حسین ابن علي شہید پر گریہ و بکا کرتے ہوے اس اسوۂ حسنہ کو بھي سامنے رکھتے ہیں ' جو اس حادثۂ عظمی کے اندر موجود ہے ؟

في الحقیقت یہ حق و صداقت ' آزادي و حریت ' امر بالمعروف اور نہي عن المنکر کي ایک عظیم الشان انساني قرباني تھي جو صرف اس لیے ہوئي تاکہ پیروان اسلام کیلیے ایک اسوۂ حسنہ پیش کرے' اور اس طرح جہاد حق و عدالۃ اور اس کے ثبات و استقامت کي ہمیشہ کیلیے ایک کامل ترین مثال قائم کردے - پس جو بے خبر ہیں انکو رونا چاہیے - ان لم تبکوا فتباکوا ! اور جو روتے ہیں انکو صرف رونے ہي پر اکتفا نہ کرنا چاہیے - انکے سامنے سید الشہدا نے اپني قرباني کا ایک اسوۂ حسنہ پیش کردیا ہے ' اور کسي روح کیلیے ہرگز جائز نہیں کہ محبت حسین کي مدعي ہو' جب تک کہ اسوۂ حسیني کي متابعت کا اپنے اعمال کے اندر سے ثبوت نہ دے -

ضرورت تھي کہ ایک مبسوط مقالہ افتتاحیہ " اسوۂ حضرۃ سید الشہدا " کے عنوان سے کئي نمبروں میں لکھا جاتا اور نہایت تفصیل کے ساتھہ اس حادثہ ہائلۂ شہادت پر نظر ڈالي جاتي - سب سے پہلے اسکي تاریخي حیثیت نمایاں کي جاتي اور اسکے بعد ان تمام مواعظ و نتائج عظیمہ کو ایک ایک کرکے بیان کیا جاتا جو اس ذبح عظیم کے اندر پوشیدہ ہیں ' اور جنکي لسان حیات آج بھي اسي طرح صدا دے رہي ہے' جس طرح کنار فرات کي' ریتلي سرزمین پر ابسے بارہ سو برس پہلے زخم و خون کے اندر سے وعظ فرماے حقیقت و صداقت تھي !!

دنیا میں ہر چیز مرجاتي ہے کہ فاني ہے - مگر خون شہادت کے ان قطرونکے لیے جو اپنے اندر حیات الہیہ کي روح رکھتے ہیں! کبھي بھي فنا نہیں :

کشتگان خنجر تسلیم را

ہر زماں از غیب جانے دیگرست

لیکن افسوس کہ شرح و بسط کیلیے اس وقت مستعد نہیں - صرف چند مجمل اشارات پر اکتفا کرونگا :

تو خود حدیث مفصل بخواں ازیں مجمل

(۱) سب سے پہلا نمونہ جو یہ حادثۂ عظیمہ ہمارے سامنے پیش کرتا ہے ' دعوۃ الی الحق ' اور حق و حریت کي راہ میں اپنے تئیں قربان کرنا ہے -

بني امیہ کي حکومت ایک غیر شرعي حکومت تھي کوئي حکومت جسکي بنیاد جبر و شخصیت پر ہو' کبھي بھي اسلامي حکومت نہیں ہوسکتي - انھوں نے اسلام کي روح حریت و جمہوریت کو غارت کیا ' اور مشورۃ و اجماع امۃ کي جگہ محض غلبۂ جابرانہ اور مکر و خدع پر اپني شخصي حکومت کي بنیاد رکھي - انکا نظام حکومت شریعۃ الہیہ نہ تھا ' بلکہ محض اغراض نفسانیہ و مقاصد سیاسیہ ' ایسي حالت میں ضرور تھا کہ ظلم و جبر کے مقابلہ کي ایک مثال قائم کي جاتي اور حق و حریت کي راہ میں جہاد کیا جاتا -

حضرۃ سید الشہدا نے اپني قرباني کي مثال قائم کرکے مظالم بني امیہ کے خلاف جہاد حق کي بنیاد رکھي ' اور جس حکومت کي بنیاد ظلم و جبر پر تھي' اسکي اطاعت و وفاداري سے انکار کردیا -

پس یہ نمونہ تعلیم کرتا ہے کہ ہر ظالمانہ و جابرانہ حکومت کا علانیہ مقابلہ کرو اور کسي ایسي حکومت سے اطاعت و وفاداري کي بیعت نہ کرو جو خدا کي بخشي ہوئي انساني حریت و حقوق کي غارتگر ہو اور جسکے احکام مستبدہ و جائرہ کي بنیاد صداقت و عدالۃ کي جگہ جبر و ظلم پر ہو -

(۲) مقابلہ کیلیے یہ ضرور نہیں کہ تمھارے پاس قوت و شوکت مادي کا وہ تمام ساز و سامان بھي موجود ہو جو ظالموں کے پاس ہے - کیونکہ حسین ابن علي کے ساتھہ چند ضعفاء و مساکین کي جمیعت قلیلہ کے سوا اور کچھہ نہ تھا - حق و صداقت کي راہ نتائج کے فکر سے بے پروا ہے - نتائج کا مرتب کرنا تمھارا کام نہیں - یہ اس قوۃ قاہرۂ عادلۂ الہیہ کا کام ہے' جو حق کو با وجود ضعف و فقدان انصار کے کامیاب و فتح مند کرتي' اور ظلم کو با وجود جمیعۃ و عظمت دنیوي کے نا مراد و نگونسار کرتي ہے : وکم من فئۃ قلیلۃ' غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ -

ایسے موقعوں پر ہمیشہ مصلحت اندیشیوں کا خیال دامنگیر ہوتا ہے جو في نفسہ اگرچہ عقل و دانائي کا ایک فرشتہ ہے ' لیکن کبھي کبھي شیطان رجیم بھي اسکے بھیس میں آکر کام کرنے لگتا ہے - نفس خادع حیلہ طراشیاں کرتا ہے کہ صرف اپنے تئیں کٹوادینے اور چند انسانوں کا خون بہا دینے سے کیا حاصل ؟ توپ و تفنگ اور تخت و سلطنت کا مقابلہ کس نے کیا ہے کہ ہم کریں؟

آخري سوال کا جواب میں دیسکتا ہوں - تاریخ عالم کي صدہا امثال مقدسۂ و محترمۂ جہاد سے قطع نظر' تمھارے سامنے خود مظلوم کربلا کي مثال موجود ہے - تم کہتے ہو کہ چند انسانوں نے حکومتوں کي قوتوں اور ساز و سامان کا مقابلہ کب کیا ہے کہ کبھي بھي کیا جاے ؟ میں کہتا ہوں کہ حسین ابن علي نے صرف بہتر یا باسٹھہ بھوکے پیاسے انسانوں کے ساتھہ اس عظیم الشان حکومت قاہر و جابر کا مقابلہ کیا' جسکے حدود سلطنت ملتان اور سرحد فرانس تک پھیلنے والے تھے - اور گو یہ سچ ہے کہ اس نے اپني آنکھوں کے سامنے اپنے دل کے ٹکڑوں کو بھوک اور پیاس کي شدت سے تڑپتے دیکھا' اور پھر ایک ایک کرکے ان میں سے ہر وجود مقدس خاک و خون میں تڑپا اور جاں بحق تسلیم ہوا ' اور یہ بھي سچ ہے کہ وہ دشمنوں سے نہ تو پینے کیلیے پاني چھین سکا' اور نہ زندہ رہنے کیلیے اپني غذا حاصل کرسکا ' اور اسمیں بھي شک نہیں کہ بالآخر سر سے لیکر پیر تک وہ زخموں سے چور ہوا' اور اس خلعت شہادت لالہ گوں سے آراستہ ہوکر طیار ہوا' تا اس کرشمہ ساز عجائب کے حریم وصال میں پہنچے ' جو دوستوں کو خاک و خون میں تڑپاتا اور دشمنوں کو مہلت دیتا ہے :

ارید وصالہ ' و یرید قتلي !

تاہم فتح اسکي تھي ' اور فیروز مندي و کامراني کا تاج صرف اسي کے زخم خوردہ سر پر رکھا جا چکا تھا - وہ تڑپا اور خاک و خون

شذرات

بعض مسایل مهمه

شاید هي کوئي شے اسقدر میرے لیے تکلیف ده ہے جسقدر الهلال کي قلت ضخامت اور ضیق ابواب و فصول - هر نیا هفته جب شروع هوتا ہے تو امیدوں اور ولولوں سے لبریز دماغ لیکر آتا هوں - که ابکي صحبت میں تو جي بهر کے باتیں کرونگے ' لیکن جب جاتا هوں تو وهي حسرت پیشین زبان پر هوتي ہے که:

ابکے بهي دن بہار کے یونهي گذر گئے !

کثرت انکار و تردات نه انتخاب کا موقع دیتے هیں ' نه فکر و مطالعه کا - نه حسن ترتیب کا خیال رهسکتا ہے ' نه تقدیم و تاخیر مضامین کا - کئي آدمیوں کا کام ایک هي آدمي سے لیجیے گا تو اسکي معذوریاں سنني هي پڑینگي - ایسی حالت میں ضرورت ہے که ایک میدان وسیع اسکے سپرد کردیا جاے - اور خواہ ترتیب و انتخاب ' اور تقدیم و تاخیر مطالب میں کتنی هي آس سے مجبورانه غلطیاں سرزد هوجائیں ' تاهم وہ کسی طرح مقید نه هو ' اور جو کچهه کہنا چاهتا ہے ' کم و بیش کسي نه کسي موقعه پر کہه سناے:

کوں ہے جسے اپنا دماغ چیر کر دکهلاؤں که کیا کچهه لکهنا چاهتا هوں ' اور جو کچهه الهلال میں لکهتا هوں ' وہ اسکے مقابله میں کتنا ہے ؟ اور پهر کس سے کہوں که میرے پاس دماغ نہیں ہے - ایک مدفن اموات ہے ' جسمیں لفظ و معني کے احیاء و ارواح پیدا هوتي هیں اور سیر حیات کي راہ مسدود دیکهکر اپنے مولد هي کو اپنا مدفن بهی بنا لیتي هیں ! کما قلت:

هر موج معاني که زجیحون دلم خاست
تا ساحل لب آمده بر تافت عناں را

اگرچه اردو پریس میں تنوع و تعدد مطالب و مضامین کے اعتبار سے اسکي موجوده ضخامت بهی اتنی ہے جو هفته وار اخبارات ایک طرف ' ملک کے بہت سے ماهوار رسائل میں بهي مفقود ہے ' اور علي الخصوص ایسي حالت میں که ایک هي شخص کو اس کارخانے کا هر کیل پرزہ درست کرنا پڑتا ہے ' بیجا نہیں ' اگر الهلال اپني هفته وار ضخامت پر نادم هونے کي جگه شادماں هو ' تاهم کیا کیجیے که اپني نظر نے جو معیار اور نمونے اپنے سامنے رکھے هیں ' اور دل کي آرزوؤں کي جو شورش ہے ' اسکے لیے یه سب کچهه هیچ ہے - یه سچ ہے که توفیق الهي نے جو کچهه مرحمت فرمایا ' وہ بهي اپني حیثیت سے کہیں ارفع و اعلی ہے ' لیکن سوال یه ہے که سائل کو جو کچهه ملے ' وہ آس کے کچکول تقر هي کے لائق کیوں هو ؟ دست کریم کو تو اپنے جیب و دامن کي عزت پر نظر رکهني چاهیے :

رهبت علي مقدار کفي زماننا
و نفسی علي مقدار کفک یطلب

کئي هفتوں سے چاهتا هوں که چند اهم معاملات هیں ' مختصراً هي سهي ' مگر انکے متعلق چند تسلمات ضرور یه عرض کروں - هر هفتے خیال هوتا ہے که لکهونگا ' لیکن جب آخري صفحات کي نوبت آتي ہے تو گنجائش صاف جواب دیدیتي ہے :

که ابتو کچهه نہیں باقي جناب شیشے میں !!

آج ارادہ کرلیا ہے که اس هفتے مقالۂ افتتاحیه سرے سے لکها هي نه جاے اور اسکي جگهه صرف شذرات هوں - کم از کم چند ضروري معاملات تو بحث میں آجائیں گے -

طبعیتیں مختلف اور ذوق هر شخص کا الگ ہے - ممکن ہے که بعض احباب کرام کو مقالۂ افتتاحیه کا نهونا شاق گذرے - لیکن انکي خدمت میں عرض ہے که جن صفحوں پر همیشه اپنے ایک سالم دل کي خونچکانیاں دیکهي هیں ' وهاں گاہ گاہ اسکے چهوٹے چهوٹے ٹکڑوں کو بهي بکهرا هوا دیکهه لیجیے کا تو کیا هوگا ؟ کبهي خندۂ زخم سے ارباب درد کا جي بہلتا ہے تو کبهي دل صد پارہ کے نالۂ شکستگي سے بهي :

لختے برد از دل ' گذرد هر که ز پیشم
من قاش فروش دل صد پارۂ خویشم !!

عشرۂ محرم الحرام (۱)

شمع ها بردہ ام از صدق بخاک شهدا
تا دل و دیدۂ خونبانه فشانم دادند

آگئے ' سب سے پہلے آج ایک بهولي هوئي صحبت ماتم کو پهر تازہ کریں - کتنے دن گذر گئے که راہ و رسم ماتم و شیون سے نا آشنا هیں - نه صداے ماتم کي فغاں سنجي ہے اور نه چشم خونبار کي اشک افشاني - کار و بار غم کي رونق افسردہ هو چلي ہے اور روز بازار درد کي چهل پہل مدت سے موقوف ہے :

نه داغ تازہ مي خارد ' نه زخم کهنه مي کارد !
بده یا رب دلے کیں صورت بے جاں نمي خواهم !

طرابلس کے خون آلود ریگستان کو اگر لوگوں نے بهلا دیا ' مشهد مقدس اور تبریز کا قصۂ الم اگر ذهنوں سے محو هوگیا ' مقدونیا اور البانیا کے تازہ ترین افسانه هاے خونیں اگر فکروں سے فراموش هوگئے ' تو کچهه مضائقه نہیں - ارباب درد و غم کیلیے ایک ایسي داستان الم صدیوں سے موجود ہے ' جو کبهي بهلائي نہیں جا سکتي ' اور اگر لوگ اسے بهلا بهي دیں تو بهي هر سال چند ایسے ماتم آلود دن تازگي زخم کہن کیلیے آ موجود هوتے هیں جو از سر نو ایک هزار ڈهائي سو برس پیشتر کے ایک حادثۂ عظیمه کي یاد پهر سے تازہ کردیتے هیں !

ابکے کچهه ایسا اتفاق هوا ہے که الهلال کي اشاعت ٹهیک عشرۂ محرم الحرام کے دن واقع هوري ہے - پس میرا اشارہ حادثۂ هائلۂ کبری یعني شهادت حضرۃ سید الشهدا علیه و علی اجدادہ الصلوۃ والسلام کي طرف ہے - عظم الله اجورنا بمصائبنا !

وقتست که در پیچ و خم نوحه سرائي
سوزد نفس نوحه گر از تلخ نوائي
وقتست که آں پردگیاں ' کز رہ تعظیم
بر درگه شاں کردہ فلک ناصیه سائي
از خیمۂ آتش زدہ عریاں بدر آیند
چوں شعلۂ دخاں بر سر شاں کردہ ردائي
جانها همه فرسودۂ تشریش اسیري
دلها همه خوں گشتۂ اندوہ رهائي

(۱) یه نوٹ اگرچه اسقدر بڑهگیا ہے که شذرات کي جگه ایک پورا افتتاحیه ہے - تاهم چونکه بالکل سرسري طور پر لکها گیا ہے اسلیے اسے الهلال کا لیڈنگ ارٹکل قرار نہیں دیتا که اسکے لیے اپنے ذهن بعض خاص شرائط ٹهرا رکهے هیں -

ان المحب لمن یحب یطیع

حضرت امام علي بن الحسین الشهیر به زین العابدین کہتے هیں :

" اني لجالس في العشیة التي قتل ابي الحسین في صبیحتها و عمتي زینب تمرضني اذ دخل ابي و هو یقول :

یا دهر اف لک من خلیل
کم لک في الاشراف و الاصیل
من طالب و صاحب قتیل
و الدهر لا یقنع بالبدیل
و انما الامر الی الجلیل
و کل حی سالک السبیل

ففهمت ما قال ، و عرفت ما اراد ، و خنقتني عبرتي ، و رددت دمعي ، و عرفت ان البلاء قد نزل بنا - و اما عمتي زینب ، فانها لما سمعت ما سمعت ، والنساء من شا نهن الرقة والجزع ، فلم تملک ان وثبت تجر ثوبها حاسرة وهي تقول و اثکلاه ! لیت الموت اعدمني الحیاة ، الیوم ماتت فاطمة و علی و الحسن بن علی اخی ، فنظر الیها فردد غصته ثم قال : یا اختی ! اتقي الله ! فان الموت نازل لا محاله - فلطمت وجهها ، و شقت جیبها ، وخرت مغشیاً علیها ، و صاحت و ویلاه ! و اثکلاه ! ! فتقدم الیها فصب علی وجهها الماء ، و قال لها یا اختاه ! تعزي بعزاء الله ، فان لی و لکل مسلم اسوة برسول الله صلی الله علیه و سلم " (تاریخ یعقوبی مطبوعه لیڈن - جلد دوم صفحه ۲۹۰ -)

اسکا خلاصه یه هے که حضرة امام علي بن حسین زین العابدین علیه السلام کہتے هیں :

" جس رات کي صبح کو میدان شهادت گرم هونے والا تها ، عین اسي شب کا واقعه هے که میں بیمار پڑا تها - میري پهپي زینب میري تیمار داري میں مصروف تهیں - اتنے میں حضرة امام حسین داخل هوے - وہ چند اشعار پڑهرهے تے جنهیں سنکر میں سمجهه گیا که انکا اراده کیا هے ؟ میري آنکهوں سے بے اختیار آنسو جاري هوگئے اور مجهے یقین هوگیا که هم پر ابتلاء الہي نازل هوگئي هے اور اب اس سے چارہ نہیں -

مگر حضرة زینب ضبط نه کرسکیں کیونکه قدرتي طور پر عورتیں زیاده رقیق القلب هوتي هیں - وہ ماتم کناں چلا اٹهیں که وا حسرتا وا مصیبتا ! الیوم ماتت فاطمة و علي و الحسن بن علي !

لیکن جب حضرة حسین نے یه حالت دیکهي تو انکي جانب متوجه هوے اور کہا که اے بہن ! یه کیا بے صبري اور کیسا جزع و فزع هے ؟ الله سے ڈرکه موت یقیناً ایک آنے والي چیز هے اور اس سے کوئي بچ نہیں سکتا -

لیکن حضرة زینب شدة غم و حزن سے مضطر تهیں - وہ دیکهه رهي تهیں که آنے والي صبح کن واقعات خونین کے ساتهه طلوع هوگي - فرط غم میں انهوں نے اپنا چهره پیٹ لیا ، گریباں پهاڑ ڈالا اور وا ویلا ! وا حسرتا ! پکارتي هوئي بے هوش اپنے بهائي پر گر پڑیں - حضرة حسین نے یه حالت دیکهکر انکے منه پر پاني ڈالا اور جب هوش میں آئیں تو فرمایا : اے بہن ! یه کیسا غم و حزن هے جو تم کر رهي هو ؟ تمہیں چاهیے که الله کے حکم و فرمان کے مطابق جو طریق عزا و حزن و غم هے ، اسے اختیار کرو ، کیونکه میرے لیے اور هر ایک مسلم کیلیے رسول الله صلي الله علیه وسلم کي زندگي اور انکے اعمال و افعال میں اتباع اور پیروي کیلیے بهترین نمونه هے ! ! "

الله اکبر ! خاندان نبوت کے اس مرتبۂ رفیع اور اس درجۂ عظیم کو دیکهیے که رسول الله صلی الله علیه وسلم کا اسوۂ احسنه کس طرح انکے سامنے تها ، اور ؟ " لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة " کے حکم کے آگے کس طرح انهوں نے اپنے جذبات اور خواهشوں کو قربان کردیا تها ؟ ایسے سخت اور زهره گداز موقعه پر بهي اپني بہن کا جزع و فزع انہیں گوارا نہوا ، اور بجاے غم الفاظ صبر و تشفی کہنے کے فرمایا تو یه فرمایا که " فان لي و لکل مسلم اسوة في رسول الله صلی الله علیه و سلم " ! !

پهر آج کدهر هیں مدعیان محبت اهل بیت کرام هیں ، جو اس اسوۂ حسنه کے اتباع کا اپنے اعمال سے ثبوت دیسکتے هیں ؟

انڈین نیشنل کانگریس (کراچي)

یادش بخیر ، مسلمانوں کا ایک سیاسي دور چند سال پیشتر تک تها جو گذر چکا هے :

خواب خوش بودم و از یاد حریفاں رفتم

کہتے هیں که اس گذشته عهد میں ایک خونخوار عفریت کسي آبادي کے عین وسط میں رهتا تها جسکا نام " مسلمانوں کي مسلمه قومي پالیسي " تها - اسکي طاقت عجیب اور اسکا خونخوارانه حمله بے امان تها - خواہ انسان کہیں هو اور کسي فکر میں ، لیکن اسکے هاتهه سے محفوظ نه تها - تمام ملک اسکے دست تظلم سے عاجز آگیا تها اور اس شیطان لعین کے حملوں سے پناہ مانگتا تها - چنانچه بالاخر خدا نے دعاؤں کو سنا اور اپنے بعض بندوں کو بهیجدیا جنهوں نے روایات یهود کے بلعم باعور کي طرح اس عفریت سیاہ کو ایک هي وار میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا : فانظر کیف کان عاقبة الظالمین ؟ (۴۱ : ۲۸)

اذا جاء موسی و القی العصا
فقد بطل السحر و الساحر !

جسطرح پراني روایتیں جاڑے کي بڑي بڑي راتوں میں بیٹهکر لوگ سنا کرتے هیں ، اسي طرح اس دور گذشته کے قصص و حکایات بهي عنقریب قصۂ پیشین بکر زبانوں پر هونگے -

پس جو عهد گذر چکا ، اب اسکا تذکره فضول هے - مسلمانوں کي " مسلمه قومي پالیسي " اگر کوئي تهي بهي تو اب اسکا عفریت مرچکا هے اور خدا نے چاها تو وہ اپني سوگوار ذریت کي خاطر اب پهر واپس نه آئیگا -

وہ زمانه گیا جب انڈین نیشنل کانگریس کي شرکت کے تصور سے مسلمان کانپ اٹهتے تے اور ڈرتے تے که کہیں علي گڈه کي برادري حقه پاني بند نه کر دے ، اور " قومي اصطلاحات " کي فرهنگ میں کسي مسلمان کیلیے سب سے بڑي گالي یه تهي که اسے " کانگریسي " کہدیا جاے - ابتو وہ کلمۂ " حق " جو حسین ابن منصور کي زبان سے نکلا تها ، خود علي گڈه کي در و دیوار سے اثبات وجود کر رها هے :

اندک اندک عشق در کار آورد بیگانه را

اب مسلمان کانگریس میں شریک هوں یا نهوں ، مگر ملک کي ایک هي سچي اور صادق العمل جماعت نے اپني استقامت اور راست بازي سے انکي ضد اور هٹ پر فتح تو ضرور پا لي هے ، اور " مسلمه قومي پالیسي " کے سوگوار گو اب شرم و حیا سے اپني ضلالت چهل ساله کا علانیه اقرار نه کریں ، لیکن انکے دل اور ضمیر کا جو کچهه انکے ساتهه سلوک هوگا ، اسے کوئي انهیں سے پوچهے تو معلوم هو - جن لوگوں نے ضمیر کي ملامت کے عذاب الیم کا مزہ نہیں چکها هے ، وہ ان گرفتاران عذاب قلبي کي مصیبتوں کو کیا جانیں ؟

نوا گراں نخورندہ گزند را چه خبر ؟

اگرچه بعض ایسے استقامت فرمایاں راہ ضلالت اب بهي موجود

میں لوٹا ' پر اپنے اس خون کے ایک ایک قطرہ سے جو عالم اضطراب میں اسکے زخموں سے ریگ و سنگ پر بہتا تھا ' انقلاب و تغیرات کے وہ سیلاب ہاے آتشیں پیدا کر دیے ' جنکو نہ تو مسلم بن عقبہ کی خون آشامی روک سکی ' نہ حجاج کی بے امان خونخواری ' اور نہ عبد الملک کی تدبیر و سیاست - وہ بڑھتے اور بھڑکتے ہی رہے - ظلم و جبر کا پانی تیل بنکر انکے شعلوں کی پرورش کرتا رہا ' اور حکومت و تسلط کا غرور ہوا بنکر انکی ایک ایک چنگاری کو آتشکدۂ سوزاں بناتا رہا - یہاں تک کہ آخری وقت آگیا ' اور جو کچھہ سنہ ۶۱ - میں کربلا کے اندر ہوا تھا ' وہ سب کچھہ سنہ ۱۳۲ میں نہ صرف دمشق ' بلکہ تمام عالم اسلامی کے اندر ہوا - صاحبان تاج و تخت خاک و خون میں تڑپے ' انکی لاشیں گھوڑوں کے سموں سے پامال کی گئیں ' فتح مندوں نے قبریں تک اکھاڑ ڈالیں ' اور مردوں کی ہڈیوں تک کو ذلت و حقارت سے محفوظ نہ چھوڑا - اور اسطرح : وسیعلم الذین ظلموا ' ای منقلب ینقلبون ! کا پورا پورا ظہور ہوا !!

پھر کیا یہ سب کچھہ جو ہوا ' وہ محض ابراہیم عباسی کی دعوت اور ابو مسلم خراسانی کی خفیہ ریشہ دوانیوں ہی کا نتیجہ تھا ؟ کیا یہ اسی خون کا اعجاز نہ تھا جو فرات کے کنارے بہایا گیا تھا ؟ پھر یہ فتح مندی تو بہ حسب ظاہر ہے جسکے نتائج کیلیے ایک صدی کا انتظار کرنا پڑا ' ورنہ فی الحقیقت مظلومیت کا خون جس وقت بہتا ہے ' اسی وقت اپنی معنوی فتح مندی حاصل کر لیتا ہے -

(۳) بہرحال یہ تو حق و صداقت کی قربانیوں کے نتائج ہیں جو کبھی ظاہر ہوے بغیر نہیں رہتے ' لیکن حضرۃ سید الشہدا کا اسوۂ حسنہ بتلا تا ہے کہ تم ان نتائج کی ذرا بھی پروا نہ کرو - اگر ظلم اور جابرانہ حکومت کا وجود ہے ' تو اسکے لیے حق کی قربانی ناگزیر ہے اور اسے ہونا ہی چاہیے - تعداد کی قلت و کثرت یا سامان و وسائل کا فقدان اسپر موثر نہیں ہو سکتا - اور ظلم کا صاحب شوکت و عظمت ہونا اسکے لیے کوئی الہی سند نہیں ہے کہ اسکی اطاعت ہی کر لی جاے - ظلم خواہ ضعیف ہو خواہ قوی ' ہر حال میں اسکا مقابلہ کرنا چاہیے کیونکہ وہ ظلم ہے ' اور حق اور صداقت ہر حال میں یکساں اور غیر متزلزل ہے -

(۴) حق و عدالۃ کی رفاقت کی آزمائشیں زہرہ گداز اور شکیب ربا ہیں - قدم قدم پر حفظ جان و ناموس اور محبت فرزند و عیال کے کانٹے دامن کھینچتے ہیں - لیکن یہ اسوۂ حسنہ مومنین مخلصین کو درس دیتا ہے کہ اس راہ میں قدم رکھنے سے پہلے اپنی طلب و ہمت کو اچھی طرح آزما لیں - نہ کہ چند قدموں کے بعد ہی ٹھوکر لگے :

جرم را ایں جا عقوبت ہست و استغفار نیست !

اس قتیل جادۂ حق و صداقت کے چاروں طرف جو کچھہ تھا ' اسکا اعادہ ضروری نہیں کہ سب کو معلوم ہے - خدا تعالے نے اپنی آزمایشوں کے متعدد درجے بیان کیے ہیں :

ولنبلونکم بشی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات ' وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبة ' قالوا : انا للہ و انا الیہ راجعون (۲ : ۱۵۲)

" اللہ تعالی تمہیں آزمایشوں میں ڈالیگا - وہ حالت خوف و ہراس ' بھوکھہ اور پیاس ' نقصان مال و جان اور ہلاکت اولاد و اقارب میں مبتلا کرکے ' تمہارے صبر و استقامت کو آزمایگا ' پس اللہ کی طرف سے بشارت ہے انکے لیے ' جنکے ثبات و استقامت کا یہ حال ہے کہ جب مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں تو اپنے تمام معاملات کو یہ کہکر اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں کہ : انا للہ و انا الیہ راجعون "

خوف و ہراس ' بھوک اور پیاس ' نقصان اموال و متاع ' قتل نفس و اولاد ' یہی چیزیں انسان کیلیے اس دنیا میں انتہائی مصیبتیں ہو سکتی ہیں ' اسلیے انہی چیزوں کو راہ الہی کیلیے آزمایش قرار دیا گیا -

لیکن مظلوم کربلا کے سامنے یہ تمام مرحلے ایک ایک کرکے موجود تھے - وہ ان تمام مصائب سے ایک لمحہ کے اندر نجات پاکر آرام و راحت اور شوکت و عظمت حاصل کر سکتا تھا اگر حکومۃ ظالمہ کی وفا داری و اطاعت کا عہد کرلیتا ' اور حق و صداقت سے روگردانی کیلیے مصلحت وقت کی تاویل پر عمل کرتا ' پر اس نے خدا کی مرضی کو اپنے نفس کی مرضی پر ترجیح دی ' اور حق کا عشق ' زندگی اور زندگی کی محبتوں پر غالب آگیا - اس نے اپنا سر دیدیا کہ انسان کے پاس حق کیلیے یہی ایک آخری متاع ہے ' پر اطاعت و اقرار وفاداری کا ہاتھہ ندیا جو صرف حق و عدالۃ ہی کے آگے بڑھسکتا تھا : و من الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات اللہ ' واللہ رؤف بالعباد -

(۶) سب سے بڑا اسوۂ حسنہ کہ اس حادثۂ عظیمہ کی لسان حال اسکی ترجمانی کرتی ہے ' راہ مصائب و جہاد حق میں صبر و استقامت اور عزم و ثبات ہے کہ : ان الذین قالوا ربنا اللہ ' ثم استقاموا - دوسری جگہہ کہا : فاستقم کما امرت ! و للہ در ما قال :

روے کشادہ باید و پیشانی فراخ
آں جا کہ لطمہ ہاے ید اللہ می زنند

فی الحقیقت اس شہادۂ عظیمہ کی سب سے بڑی مزیت و خصوصیت یہ ہے کہ اپنے تمام عزیز و اقارب ' اہل و عیال ' اور فرزند و احباب کے ساتھہ دشت غربت و مصائب میں محصور اعدا ہونا ' اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے جگرگوشوں کو شدت عطش و جوع سے آہ و فغاں کرتے ہوے دیکھنا ' پھر ان میں سے ایک ایک کی خون آلود لاش کو اپنے ہاتھوں سے اٹھانا ' حتی کہ اپنے طفل شیر خوار کو بھی تیر ظلم و بربریت سے نخچیر پانا ' مگر با ایں ہمہ راہ عشق صداقت میں جو پیمان صبر و استقامت باندھا تھا ' اسکا ایک لمحہ بلکہ ایک عشر دقیقہ کیلیے بھی متزلزل نہونا ' اور حق کی راہ میں جسقدر مصائب و اندوہ پیش آئیں ' سب کو شکر و منت کے ساتھہ برداشت کرنا کہ : رضینا بقضاء اللہ و صبرنا علی بلائه :

پیکاں ترا بجاں خریدار   من مرہم دیگراں نخواہم

دوست کے ہاتھہ سے جام زہر بھی ملتا ہے تو تشنہ کامان زلال محبت اسے غیروں کے جام شہد و شکر پر ترجیح دیتے ہیں :

اے جفا ہاے تو خوشتر ز وفاے دگراں !

آج بھی اگر گوش حقیقت نیوش باز ہو تو خاک کربلا کا ایک ایک ذرہ توصیہ فرماے صبر و استقامت ہے :

شدیم خاک و لیکن ببوے تربت ما
تواں شناخت کزیں خاک مردمی خیزد !

افسوس کہ تفصیل مطالب کا ارادہ نہیں اور وقت و گنجائش مقتضی اجمال و ایجاز - اگر اس صبر و استقامت کے اسوۂ حسنہ کو دیکھنا چاہتے ہو تو خدا را اسفار تاریخ کی طرف توجہ کرو - صرف ایک روایت یہاں لکھونگا ' تا کہ جو لوگ خاندان نبوت اور عترۃ حضرت رسالت کی محبت کا دعوا رکھتے ہیں ' وہ غور کریں کہ ادعاء محبت بغیر متابعت بیکار ہے :

غرضکه کانفرنس اپنے پہلے دور میں ایک حد تک ' علمي مذاکرات کي دلچسپیاں رکھتی تھي اور ایک ایسي صحبت تھي جو صرف اجتماع محض ' یا رزولیوشنوں کے گھڑنے کا کوئي آله هي نه تها -

سید صاحب کے بعد ایک نیا دور شروع هوا - زمانه بہت آگے نکل گیا تھا ' اور تعلیم یافته جماعت بھي اس وقت سے دوگني چوگني هوگئي جو کانفرنس کے آغاز عہد میں تھي - اسکا نتیجه یه هونا تھا که کانفرنس ایک علمي مجلس هونے کے لحاظ سے بھي ترقي کرتي ' لیکن افسوس که روز بروز اسکے اجلاس بے مزہ هوتے گئے - چند پرانے لوگ جو بولنے والے تھے ' وہ کب تک کام دیتے ؟ نئي جماعت کوئي پیدا نه هوئي - کہا گیا که تقریریں وغیرہ بالکل فضول هیں - اب عملي کام هونا چاهیے - اصل شے مسئلۂ تعلیم ہے - عملي کام تو جو کچھه هونا تها هوچکا ' نتیجه یه نکلا که کانفرنس کے جلسے محض رزولیوشنوں کي مصنوعي جنگ کا ایک تماشا گاہ بن گئے ' یا علي گڈہ کالج کیلیے وسیلۂ جمع مال -

اصل یه ہے که خدا انسانوں کي فطرت کو آپکي خاطر بدل نہیں سکتا - دو هي چیزیں هیں جو قوموں اور جماعتوں کیلیے اپنے اندر کشش رکھتي هیں : مذهب یا سیاست - یہاں دونوں میں سے ایک شے بھي نہیں - صرف ایک مسئلۂ تعلیم کو کب تک لوگ سنیں ' اور خواہ وہ کتنا هي ضروري هو ' لیکن ضرورت اور کشش کا فرق بھي آخر کوئي چیز ہے یا نہیں ؟

خدا بخشے - نواب محسن الملک مرحوم اپنے آخري زمانے میں جب کبھي لیکچر دیا کرتے تھے تو اسقدر مجھے تکلیف هوتي تھي که اٹھکر اپنے قیام گاہ میں چلا آتا اور لحاف اوڑھکر سو رهتا که یه اس سے هزار درجه زیادہ پر لطف و لذت بخش ہے -

یه اسلیے نه تها که مجھے انکي بلند اور یکساں آواز سے دلچسپي نه تھي - یا مجھے انکي قوۃ بیانیه کے اعتراف سے انکار تھا - بلکه صرف اسلیے که وہ جب کبھي کھڑے هوتے تو تعلیم کے متعلق تقریر کرتے یا مسلمانوں کے تنزل و بربادي کا افسانه چھیڑ دیتے - دونوں قسم کي تقریروں کے نه صرف مطالب بلکه الفاظ تک ایسے تھے ' جو ایک قرن سے انکي زبان و قلم پر جاري تھے اور اتني مرتبه دهرائے جا چکے تھے که اب انکے سننے کیلیے صبر و ضبط کے غیر معمولي مجاهده کي ضرورت تھي - آخري علي گڈہ کانفرنس میں وہ تقریر کیلیے کھڑے هوے اور علي گڈہ کالج کے لڑکوں کو طاعون کے چوهوں سے (سومرتبه کي دهرائي هوئي) تشبیه لطیف دیکر " الاسلام دین الفطرۃ و الفطرۃ هي الاسلام " شروع کیا هي تها که میں وهاں سے نکلکر بے اختیار بھاگا اور ڈیوٹي کي دکان میں آکر چاء پینے لگا -

اسمیں شک نہیں که ادھر چھه سات سال سے صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے کانفرنس کے کاروبار کو نہایت ترقي دي ہے - اور علي گڈہ کي اندروني پارٹیوں میں سے آنکي مخالف پارٹي بھي اس امر کے اعتراف سے کبھي انکار نه کریگي که یه صرف انھي کي محنت اور جانکا هي کا نتیجه ہے که آج کانفرنس ایک مستقل ماهوار مالي حیثیت اپنے ساتھه رکھتي ہے اور اسکے ممبروں کي تعداد دوگني چوگني هوگئي ہے - چند سالوں سے انھوں نے مختلف صوبوں اور شہروں کے مسلمانوں کے تعلیمي حالات کے جمع و بحث کا جو سلسله شروع کیا ہے ' وہ بھي نہایت مفید و نافع ہے اور ایک ایسا مقدم کام ہے جس کو زیادہ وسعت کے ساتھه کرنا چاهیے ' تاهم صرف صاحبزادہ آفتاب احمد اکیلے کیا کرسکتے هیں جب تک که کانفرنس کو مفید و دلچسپ بنانے والے تمام اسباب و وسائل فراهم نہوں -

جس وقت سے لیگ قائم هوئی ہے ' کانفرنس اور زیادہ بے رونق هوگئي - اگر اب کانفرنس کے اجلاس لیگ کے ساتھه نہوں تو جلسے کا وهی حال هو جو رنگون اور دهلي میں هوا تها -

صدها آدمي اپنے وقت اور روپیه کو صرف کرتے هیں ' کتنے افسوس کي بات ہے که انکے اس صرف مال و وقت کا معاوضه همارے پاس صرف ایک چوبین اسٹیج هو ' جسپر سرخ کپڑے کا فرش کردیا گیا هو ' یا چند مرتب کرسیوں کي قطاریں ' جن پر رنگ برنگ کي پگڑیاں اور مختلف پیمانے کے قالبوں کي ترکي ٹوپیاں نظر آ رهي هوں اور بس !

ضروري رزولیوشنوں کو پیش کرنا چاهیے - رزولیوشن في نفسه بیکار چیز نہیں - کالج اور اسکے مختلف صیغوں کیلیے روپیه بھي جمع کیجیے - اسمیں کیا هرج ہے - لیکن اسکے ساتھه هي " آل انڈیا کانفرنس " کے ادعا کو ملحوظ رکھکر عام قومي ضروریات اور مقامي حالات کو بھی پیش نظر رکھنا چاهیے اور کچھه ایسا سامان بھي مہیا کرنا چاهیے جس سے قوم کي علمي معلومات ' اخلاق و تربیت ' اور مذاق تقریر و تحریر کو بھي نفع پہنچے -

بڑا سوال مجمع کي فراهمي ہے - یه کیا ہے که ایک مجمع موجود ہے اور اس سے کام نہیں لیا جاتا ؟ ضرورت تھي که یه قوم میں فن خطابت (اریٹري) کي ایک درسگاہ هوتا ' اهم علمي و دیني مطالب پر مبسوط لیکچر دیے جاتے - اسلامي علوم و اداب کي تحقیق و تحفظ اسکا ایک اهم ترین مقصد هوتا - اسکے اعضا آثار اسلامیۂ هند کي تحقیق و تفتیش کرتے ' اور هندوستان کے عہد اسلامي کے متعلق ایک محققانه سرمایۂ تاریخي فراهم کیا جاتا - اسکے ساتھه هر سال ایک علمي نمایش هوتي ' جسمیں مسلمانوں کے گذشته تمدن کے آثار و بقایا جمع کیے جاتے اور اسکے مختلف صیغوں پر متعدد لیکچر طیار کیے جاتے -

اصلاح رسوم ایک نہایت ضروري کام تها مگر خواجه غلام الثقلین اس سے مستعفي هي هوگئے -

میں چاهتا هوں که اس سال کانفرنس میں کچھه وقت صرف اسي موضوع پر صرف کیا جاے که " وہ کیا وسائل و ذرائع هیں جنکے اختیار کرنے سے کانفرنس کا مجمع زیادہ مفید و انفع هو سکتا ہے "

مجھے امید ہے که جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب اسپر توجه فرمائیں گے -

مسلم لیگ

اس سال مسلم لیگ کے جلسے میں غالباً بعض ایسے مسائل مہمه پیش هوں ' جنکے فیصلے کے بعد همیں یه سمجھنے کا آخري موقعه ملجائیگا که لیگ کوئي ضروري شے ہے یا نہیں ؟

غور کرتا هوں تو مسلمانوں کے موجودہ سیاسي تغیرات میں قدرت الهیه کے عجیب عجیب کرشمے نظر آتے هیں ! فسبحان من لا یتغیر !!

کل کي بات ہے که لیگ کي فرهنگ مصطلحات میں سیاست کے معني غلامی کے لکھے تھے ' اور سیاسي جد و جهد کا نظام عمل یه تها که چند بڑے آدمیوں کے احکام کي بلا چوں و چرا تعمیل کي جاے - اسلیے که انکے پاس روپیه ہے ' اور اسلیے که لیگ کو بھي روپیه دیتے هیں یا کم از کم دیسکتے هیں -

اس اثنا میں چرخ حوادث نے ورق الٹا اور سلطان وقت نے حکم دیا که آنکھیں کھولو ! چند بندگان خدا نے لیگ کے چہرے سے نقاب الٹي اور چند مہینے کے جہاد لسان و قلم کے بعد هي قوم کو نظر

هيں جو کانگریس کي شرکت کو مسلمانوں کيليے مضر بتلانے سے نہيں شرماتے؛ اور " مسلمہ قومي پاليسي " آنجهاني کا ذکر خير بهي گاہ گاہ چهيڑ ديا کرتے هيں ' تاهم مجهے يقين هے کہ سلطان وقت کے فرمان کے آگے يہ تمام مذبوحي مساعي بيکار هيں ' کيونکہ جو حق تها وہ ظاهر هوگيا ' اور جو باطـــل تها آسے اپني جگہ خالي کرني پڑي : ان الباطل کان ذهوقا -

خود نتائج هي نے فيصلہ کر ديا کہ جو لوگ قوم کو ملک کے پاليٹکس سے علحدہ رکهنا چاهتے تهے ' اور غـلامي کا بيج بو کر اسکے نتائج کے منتظر تهے ' با وجود کامل ايک قرن کي نگهداشت کے جو خود انهوں نے کي ' اور با وجود اُس ساحرانـہ آبپاشي کے جو قوة ابليسيہ انکے پس پشت سے آکر کرتي رهي ' بالاخر ناکام و نا مراد هوے اور غلامي کا " شجرة الزقوم " کو برگ و بار لايا ' پر کاميابي کا پهل آسے نصيب نہ هوا : اولائـک حـزب الشيـطان ' الا ان حـزب الشيـطان هم الخاسـرون - (۱۸ : ۵۸)

مجهے پورا يقين هے کہ اگر امسال کانگريس کا جلسہ کراچي کي جگہ شمالي هند کے کسي شہر ميں هوتا تو نہايت کثرت سے مسلمان شريک هوتے : و لوکرہ المنافقون المفسدون الدجالون -
ليکن افسوس کہ کراچي ان اطراف سے بہت دور هے اور ابهي ملکي سياست سے پوري طرح دلچسپي لينے کيليے مسلمانوں کا مذاق ايک دو سال اور طلب کرتا هے -

مدتوں تک جو بيڑياں پانوں ميں رهي هيں ' وہ اب کهل کر گر گئي هيں ' مگر اسکو کيا کيجيے کہ بيڑياں بہت بوجهل تهيں - خود انسے تو نجات ملـگئي مگر انکے اثر سے هنوز نجات نہيں ملي هے - پانوں اسطرح سوجهہ گئے هيں کہ ايک زمانہ تـک بغير کسي بند کے بهي بند هے رهيں گے !

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

کانفـــرنس (آگـرہ)

محمڈن ايجوکيشنل کانفرنس علي گڈہ کا جلسہ آگرہ ميں هے -
افســوس کہ مجهے مہلت نہ ملي ورنہ کانفرنس کے متعلق بعض ضروري امور تهے جنکـو ايک دو ماہ پيشتــر لکهکر صاحبزادہ صاحب کے پاس بهيجنا چاهتا تها - يہ مسلمانوں کا تمام ملک ميں ايک هي عظيم الشان مجمع هے جو هر سال منعقد هوتا هے ' اور ظلم هے اگر اسکو مفيـد تر بنـانے اور اس اجتمـاع سے حقيقي علمي و تعليمي فوائد حاصل کرنے کي کوشش نہ کي جاے -

ميں اس وقت بالکل پسند نہ کرونگا کہ علي گڈہ کانفرنس کي تاسيس و تشکيل کي تاريخ کا تجسس کروں - نہ ميں اسکي ضرورت سمجهتا هوں کہ لوگوں کو ياد دلاؤں کہ سيد صاحب مرحوم نے کانفــرنس صرف اس خيـال سے قائم کي تهي ' تاکہ انڈين نيشنل کانگريس کے مقابلے ميں ايک ايسا مجمع مہيا کـرديا جاے جو انهي تاريخوں ميں منعقد هو ' جن تاريخوں ميں کانگريس کا اجلاس منعقد هوتا هے ' اور اس طـرح مسلمانوں کو کانگريس کي شرکت سے روکا جاے !

آپ آتے تهے مگر کوئي عنانگير بهي تها !

يہ لا حاصل هے - مقصـد تاسيس کچهـہ هو ' بهـر حال يہ مسلمانوں کا اولين تعليمي مجمع ثابت هوا - کيونکہ جہاں تـک مجهے معلوم هے ' کانفرنس سے پہلے مجلس مذاکرۂ علميہ کلکتہ کے سوا (جس ميں سيد صاحب مرحوم نے فارسي لکچر ديا تها اور جو اب سنٹرل محمڈن ايسو سي ايشن کلکتہ کے نام سے محض اسماً باقي هے) تمام ملک ميں کوئي مجلس موجود نہ تهي - وہ بهي محض مقامي تهي اور حکومت کے بعض اغراض سياسيہ کيليے ايک آلۂ کاربن کر رهگئي تهي -

سيد صاحب کے زمانے هي ميں اسکي دلچسپياں بہت بڑهگئيں - ابتدائي ايک دو جلسوں کے سوا ' بالعموم جلسے شاندار هوے ' اور رفتہ رفتہ قومي خطابت کا يہ ايک ايسا اسٹيج بن گيا ' جہاں تـک پہنچنے اور تقرير کرنے کي لوگوں کو خواهش هونے لگي

اُسکے ساتهہ هي علي گڈہ کي تحريک کي اشاعت اور فراهمي مال اعانت ميں بهي اس سے مدد ملنے لگي - رزوليوشن کا مشغلہ ابهي پوري طرح شروع نہيں هوا تها -

اگر آج يہ سوال کيا جاے کہ کانفرنس کے وجود سے قوم کو کسقدر فوائد حاصل هوے اور کس قدر نقصان ؟ تو ميں اسکا جواب دينا پسند کرونگا - کانفرنس سے ايک اشد شديد نقصان تو يہ پہنچا کہ اسکا وجود بهي منجملہ اُن موانع کے تها ' جنکے ذريعہ مسلمانوں کو سياست کے درس و ذوق سے روکا جاتا تها اور پاليٹکس باغ عدن کا شجر ممنوعہ بن گيا تها کہ : لا تقربا هذہ الشجرة فتکونا من الظالمين (۲ : ۳۳)

در حقيقت اس سعي نے مسلمانوں کو اس درجہ سخت نقصان پہنچايا هے کہ نہيں معلوم اسکي تلافي کبهي بهي هوسکيگي يا نہيں - اور ميں ايک لمحہ کيليے بهي آجکل کے اُن مدعيان حريت کا سا نفاق جائز نہيں رکهہ سکتا ' جو ايک طرف تو بتکدے سے بهي رسم و راہ رکهنا چاهتے هيں اور دوسري طرفِ راہ حرم ميں بهي دوڑتے هيں ' اور پهر يہ تاويل کرکے اپنے جي کو خوش کر ليتے هيں کہ جس وقت مسلمانوں کو پوليٹکل اعمال سے روکا گيا تها ' اُسوقت کيليے ايسا هي موزوں تها - يعني جو کچهہ هم نے پہلے کيا وہ بهي ٹهيک تها - اور جو کچهہ اب کر رهے هيں يہ بهي ٹهيک هے - دونوں راهوں ميں سے ايک راہ کے اختيار کرنے کي ضرورت نہيں : مذبذبين بين ذلک ' لا الى هؤلاء و لا الى هؤلاء !

يہ تو اسکا " عيب " تها :

عيب مي جملہ بگفتي هنرش نيز بگو !

" هنر " کا يہ حال هے کہ علاوہ اُن ضمني فوائد کے جو کسي ايسے سالانہ اجتماع سے اتحاد و ملاقات ' و مبادلہ خيالات ' و جلب روابط کي صورت ميں حاصل هوتے هيں ' ايک بڑا فائدہ خطبات علميہ کا بهي تها ' جو گو زيادہ اهم و وسيع صورت حاصل نہ کر سکا ' تاهم اردو ادبيات ميں کئي مفيد و نافع چيزوں کا اسکي بدولت اضافہ هوگيا - نواب محسن الملک کے دو ليکچر مسلمانوں کي تهذيب پر گو محققانہ نہيں هيں اور زيادہ تر سرسري تراجم و اقتباسات کا مجموعہ هيں ' تاهم مفيد و دلچسپ هيں - مولوي سيد علي بلگرامي کا ليکچر کليلہ دمنہ کي تاريخ پر بہت مفيد هے - مولانا شبلي نعماني کے متعدد اهم رسائل کانفرنس هي کي تقريب سے لکهے گئے - مولانا حالي کي کئي موثر نظميں اسي کے جلسوں ميں سنائي گئيں -

تاريخ علوم کا يہ ايک اهم مسئلہ هے کہ مسلمانوں نے اپنے عهد علمي ميں صرف يهي کيا کہ قدما کے علوم عربي زبان ميں منتقل کر ليے ' يا اسپر کچهہ اضافہ بهي کيا ؟ علي الخصوص فلسفہ ميں (بقول بعض بے خبر مستشرقين فرنگ کے) وہ صرف " ارسطو کي گاڑي کے قلي " هي تهے يا انهوں نے ارسطو سے الگ هو کر خود بهي اپني حکميات کا کوئي دور شروع کيا تها ؟

الہ آباد کانفرنس ميں مولانا شبلي نے ايک تقرير کي تهي اور چاها تها کہ کانفرنس هي کے سلسلے ميں اس موضوع پر ايک ذخيرۂ مباحث مرتب کيا جاے -
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

دار العلـــــوم کالج قسطنطنیـــــہ کا جلسہ ادرنـــہ کي واپسي کیلیے

خواتیـــن قسطنطنیه کا جلسہ اعانت هـــلال احمر کیلیے

"عالیه زینب" ایک مشهور ترک خاتون مظالم بلقان پر لکچر دے رهي هے -

گیا که جس کهلونے کو سنهري دیکهکر والہ و شیفته تهي ' اسکا رنگ تو ضرور سونے کا هے ' پر قیمت سونے کي نہیں - پس وہ بیزار هوئي و ان کانوا من قبل لفي ضلال مبین !

اسکے بعد ایک جماعت پیدا هوئي جنمیں بعض لوگ تو وہ تهے جنکو هدایت الہي نے روز اول هي سے چن لیا تها : و ذالک فضل الله یوتیه من یشاء - اور کچهه وہ تهے جو کو ابتدا میں اس دعوۃ کے مخالفین و منکرین میں شامل رهے اور حتی الوسع انہوں نے اپني قوتوں کو وقف مخالفت بهي کیا : استکبارا فی الارض و مکر السئي - لیکن : ولا یحیق مکر السئي الا باهله - بالا خر یا تو ناکامي نے سبق عبرت و مو عظمت دیا ' یا بعض اغراض و مقاصد نے مصلحت وقت کي سرگوشي کي - بہرحال انہوں نے روش بدلي اور ازادي وحریت کي راہ کا اعلان کیا - نیتوں کا خدا علیم هے ' مگر میري دعا هے که خدا انہیں استقامت و صداقت عطا فرما کے و آخرین منهم لما یلحقوا بهم - کے مقام سے بہرہ اندوز فرماے -

موجودہ حالت یه هے که لیگ نے چند قدم آگے بڑهاے هیں اور ایک بہت بڑے بند فکر کے توڑنے کا اعلان کیا هے - خیالات کي تبدیلي نے قوت پیدا کرلي هے ' اور جو خیالات کل تک چند " دشمنان علي گـڈه " کے تهے ' آج بہت سے پرستاران علي گـڈه کے هوگئے هیں - حتی که حال میں هز هائنس سر آغا خان کي جو چٹهي انکے استعفے کي نسبت موسوم به سید وزیر حسن شائع هوئي هے ' وہ خود سرسے لیکر پیر تک انہیں خیالات سے لبریز هے - في الحقیقت یه ایک بہت بڑي حق و صداقت کي فتح مندي اور الہي کارو بار کے محیر العقول اور سریع الظہور نتائج هیں ' جن سے صاحبان بصیرۃ ' عبرۃ و موعظۃ حاصل کرسکتے هیں : ان في ذالک لذکری ' لمن کان له قلب او القي السمع وهو شهید !

پس اب قوم کے سامنے اسکي سیاسي زندگي کا آخري سوال درپیش هے - پچهلے دو تین مہینوں کے اندر جو واقعات انگلستان میں گذرے ' انہوں نے في الحقیقت قوم کیلیے وہ منزل گذشته پهر از سر نو سامنے کردي هے ' جس سے پچهلے دنوں وہ سمجهتي تهي که گـذر گئي - یه مناقشه گو سید وزیر حسن اور سید امیر علي کے درمیان شروع هوا مگر اب بالکل جماعت اور اشخاص کا سوال بن گیا هے ' اور اگر یه یہاں تک بڑهگیا هے که لیگ میں اسکا فیصله کیا جاے تو همیں چاهیے که ٹهیک ٹهیک فیصله هي کردیں -

شخصاً میں سید امیر علي کي عزت کرتا هوں اور ان ایرادات و شخصي اعتراضات سے اس بحث کو آلودہ کرنا پسند نہیں کرتا جو بعض معاصرین فریقانه اثر میں کر رهے هیں - لیکن هماري قوم کے چند بڑے افراد کے سوا شاید دنیا کا هر صاحب عقل انسان اسکي تصدیق کریگا که کسي آدمي کا بڑا یا نیک هونا اس امر کیلیے مستلزم نہیں هے که اسکي هر خواهش کي تعمیل بهي کي جاے

سید وزیر حسن کا اس سے زیادہ کوئي قصور نہیں که ڈنر کي شرکت سے انکار کو انہوں نے گوارا نہیں کیا اور اسکے بیان کردہ وجوہ کے اعتراف و احترام سے انکار کردیا - نیز بے لاگ اور بے پردہ ازادي کے ساتهه گرم لب و لہجه میں اپنے خیالات ظاهر کیے -

مگر سید امیر علي نے لندن مسلم لیگ کا قصه بهي چهیڑ دیا - وہ تنخواہ بهي مانگتے هیں اور مالک و آقا بهي خود هي بننا چاهتے هیں !

لندن مسلم لیگ ابتدا سے ال انڈیا لیگ کي شاخ هے مگر ایک ایسے تمسخر انگیز طریقه سے جو کسي پڑهے لکهے آدمي کیلیے زیبا نہیں ' وہ کہتے هیں که باوجود اسکي شاخ هونے اور هندوستان سے روپیه لینے کے ' وهي لیگ کي پالیسي کي مالک بهي هوگي !

کان مملوکي فاضحی مالکي

ان هذا من اعا جیب الزمن !

قوم کو اس موقع پر یاد رکهنا چاهیے که تمام کاموں کا اصل مبدء جماعت اور اشخاص کا سوال هے ' اور آزادي و غلامي کا اصل مرکز بحث صرف یہي هے جو اسکے سامنے آگیا هے - جب تک تقلید کي بندشیں گردن میں پڑي رهتي هیں ' جب تک دماغ غلامي کیلیے نه که فکر و اجتہاد کیلیے هوتا هے ' جب تک قوم کے افراد اپنے دماغ سے خود کام نہیں لیتے بلکه اسکي باگ چند اشخاص کے هاتهوں میں دیدیتے هیں ' اور جب تک که دولت و علم ' عزو جاہ ' رسوخ و حکومت ' اور قدامت و عمر کي پرستش کي جاتي هے اور حق و صداقت کا معیار صرف بڑے لوگوں کي شرکت هوتي هے نه که کسي شے کي حقیقت و حقانیت ' تو اس وقت تک یقیناً هر شخص اس خیال کے تصور سے کانپتا اور لرزتا هے که فلاں بڑا آدمي هم سے روٹهه نه جاے ' اور فلاں اونچي کرسیوں پر بیٹهنے والا هم سے الگ نه هوجاے ' لیکن اگر یه سچ هے که اشخاص پرستي کا بت کدہ ٹوٹ چکا هے اور قوم اپني زندگي کو خود اپنے زندگي سے ثابت کرنا چاهتي هے نه که زید و عمر کے سامنے هاتهه باندهکر ' تو آخري وقت آگیا هے که وہ اس مسئله میں اصول و صداقت کا ساتهه دیکر اسکا ثبوت دے -

خود سر آغا خان نے اپني چٹهي میں اس مسئله کي صداقت کا نہایت سنجیدگي سے اعتراف کرلیا هے - اصول و آزادي ایک شے هے جو ایک هزار سید امیر علي کے امثال و اعمال سے بهي زیادہ قیمتي اور محبوب هوني چاهیے - هذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربه سبیلا -

سید امیر علي کیلیے قومي خدمت کے بہت سے میدان موجود هیں اگر وہ کام کرنا چاهیں - بہتر هے که مسلمان اب انہیں پالیٹکس سے علحدہ هي رهنے دیں - آخر کب تک بدبخت مسلمانوں کا پالیٹکس سر آغا خاں یا سید امیر علي کے بت کدے کا نام هوگا ؟

صفحۂ خاص

اس هفتے " دار الفنون " قسطنطنیه کا مرقع شائع کیا جاتا هے جو عہد دستور کے بہترین اعمال علمیه میں سے هے - اس مرقع میں ابتدا کي صفوف اساتذہ و معلمین کي هے جنکو موجودہ نہضۂ علمیۂ عثمانیه کا خلاصه کہنا چاهیے - اثناء جنگ بلقان میں اس درسگاہ کے معلمین و متعلمین نے متعدد موقعوں پر ایثار و جاں نثاري کي امثال نمایاں پیش کیں ' جنکا تذکرہ بارها اردو جرائد میں هوچکا هے -

دوسري تصویر ایک مرقع عبرت اور لوحۂ انتباہ و موعظۃ هے - یه خواتین قسطنطنیه کے اس عظیم الشان اجتماع کا مرقع هے جو سقوط ادرنه کے وقت منعقد هوا تها ' اور جس میں عثماني خواتین غیور و ملت پرست نے اپنے تمام زیور اتار کے دیدیے تهے - یه تصویر الہلال میں ایک مرتبه نکل چکي هے جبکه میں مسوري میں تها مگر میري عدم موجودگي کي وجه سے ایک سخت غلطي هوگئي ' یعنی تصویر کے نیچے اصل موقعه و موضوع مجلس کي تشریح نه کي گئي - اسلیے مکرر شائع کرکے تصحیح کردي جاتي هے -

شئون عثمانیه

مسئلۂ شرقیه

ریاست هاے بلقان بعد از جنگ

آسٹریا اور روس

جو لوگ سیاست کے غوامض و دقایق سے واقف هیں انکا متفقه طور پر بیان هے که بلقان کي پهلي اور دوسري جنگ میں شکست کا اثر صرف دولت عثمانیه تک محدود نهیں رها بلکه اس کا اثر اسٹریا تک بهي پهنچا هے - اس شکست نے مقدونیه اور سلانیک کے متعلق ان تمام خوشگوار اور دیرینه امیدوں کو یکسر ذبح کر دیا جو آسٹروي سیاست کے سینوں میں همیشه آباد رهتي آئي هیں - وہ سینے جو کل تک ان امیدوں کا کاشانه تھے آج انکا سنسان مدفن هیں ' ایسا مدفن جنهیں دوباره بعث و حشر کي امید نهیں !

آسٹریا نے جلد ان گونا گوں خطرات اور مشکلات کو محسوس کرلیا جو اس کو هر طرف سے گھیرے هوے تھے اور اسکي پالیسي کي نا کامي کي صورت میں اسکو هلاکت و بربادي کي دهمکي دیتے تھے - اسنے دیکھا که اپني غلطي یا مجبوري سے اس نے ان سلافیوں کو اپنے حوالي میں پھیلنے اور بڑھنے کا موقعه دیدیا - اب یه یهاں تک بڑھگئے هیں که خود اسکے هر طرف سے گھیر رهے هیں اور اسکے اصلي باشندوں پر زندگي کے دروازے بند کررهے هیں - پس اگر اسي طرح یه بڑھتے هي رهے تو یقیناً ایک دن اسقدر بڑھجائینگے که پھر کسیطرح روکے نه رکینگے ' اور اگر اسوقت انهوں نے ان هزارها سلافي دلوں میں سلافیت کا خوابیده غرور بیدار کردیا ' تو پھر یقیناً سلطنت آسٹریا کي بنیادیں هلجائینگي اور یه عظیم الشان قصر حکومت زمین کے برابر هوجائگا -

یه خطرات جب اسکے سامنے آئے تو اسکو کھٹکا پیدا هوا - اس نے فوراً اسکے تدارک کي کوشش کي - البانیا کو اپنا آلۂ عمل بنایا اور اسکو دول کے سامنے اسلیے پیش کیا تا که وہ معاملات بلقان میں مداخلت کا ایک وسیله اور بحر اسود کي طرف امنڈ نے والے سروي سیلاب کي راہ میں ایک سد آهنین بن جائے -

اس نے اپني تجویز کي سفارش اس قاعدۂ مزعومه سے کرائي جو دول عظمي همیشه سلطنت عثمانیه کے مقابله میں دهرایا کرتي هیں گو اُن سے بڑھکر کوئي انساني گروہ اسکا مخالف نهیں - یعني " ملک صرف اهل ملک کے لیے هے " -

نیز اسکي تائید ان عظیم الشان افواج سے کي جو اس نے سروي اور روسي حدود پر جمع کرنا شروع کردیں - اسکے دونوں حلیف یعني اطالیا اور جرمني بهي اسکي تائید میں سرگرم تھے

پس اسکا نتیجه یه هوا که مسئلۂ بلقان سے ایک اور مسئله پیدا هوگیا جو اس سے کهیں زیاده پیچیده اور زیاده خطرناک تها - بلکه روس اور آسٹریا اور بالاخر اتحاد ثلاثي اور مفاهمت ثلاثیه میں ایک ایسے اختلاف کا محور تها جو ممکن تها که جنگ تک منجر هوجاتا -

هم کو غالباً اس رد و کد اور بحث و مباحثه کے ذکر کرنے کي ضرورت نهیں جو اشقودره وغیره یعني مسئله البانیا کي شاخوں کے متعلق هوا - بلکه اسقدر کهدینا کافي هے که آسٹریا اپنے مقصد میں کامیاب هوئي اور اس نے اساطین سیاست یورپ کو مشغول رکھا -

یورپ کے ارباب سیاست جنمیں انگلستان کا وزیر خارجیه سب سے آگے آگے تها ' اسوقت کے تصور سے کانپنے لگے جب که روس اور آسٹریا میں جنگ چھڑ جائیگي اور پھر رفته رفته تمام یورپ میں پھیل جائیگي - اسلیے انهوں نے اس مسئله کو سب سے زیاده اهمیت دي - لندن میں سفرا کي مجلس کے جلسوں میں تمام دوسرے مواضع پر اس معاملے کو مقدم رکھا گیا اور بالاخر یه فیصله کیا که البانیا دول عظمی کي زیر نگراني رهے -

لیکن سچ یه هے که اس مسئله کا جو حل انهوں نے تجویز کیا هے محض لغو اور بے معني هے اور اپني زندگي کے لیے بهت تھوڑي عمر رکھتا هے -

روس جو اپني ساخته پرداخته ریاست سرویا کي تائید کر رها تها ' اگر ذرا بهي تفکر و تامل سے کام لیتا اور ماضي سے مستقبل کے لیے عبرت حاصل کرتا ' یعني سرویا کو ترغیب دیتا که وہ ان شهروں کے الحاق سے باز رهے جو خاص الباني هیں تو بهت اچھا هوتا ' کیونکه اس صورت میں سرویا اس عنصر کو قبضۂ اقتدار میں رکھنے کي تکلیف سے بچ جاتي جس سے اب هر وقت شورش و بغاوت کا اُسے خطره رهیگا - اسکے علاوہ اسے البانیا کي دوستي بهي حاصل هوجاتي ' مگر روس سروي مطامع کے ساتھه ساتھه چلا ' اور سرویا نے اس طلائي اصول کے بالکل برعکس ' پر زرین ' دیره ' اور چند ایسے شهر ملا لیے جو البانیا کا جزو سمجھے جاتے هیں -

اس حرکت سے اس نے بیکار البانیوں کو چھیڑ دیا اور انمیں وہ قومي غرور پیدا کردیا جو همیشه انهیں اپنے مغصوبه شهروں کي واپسي کے لیے بر انگیخته کرتا رهیگا -

جسطرح که جرمني سے الزاس اور لورین کي واپسي کے لیے فرانسیسي ' اور آسٹریا سے اسکے مغصوبه شهروں کي واپسي کے لیے اطالي بیچین رهے هیں -

اسکي ایک روشن دلیل یه هے که جونهي البانیون کو سروي فوج کے منتشر هوے کي خبر معلوم هوئي ' فوراً آسٹریا کے اغواء و تحریض سے اُٹھے تا که ان شهروں کو واپس لے لیں جو سرویا نے ملا لیے هیں اور اسطرح اس نقصان کي تلافي کریں جو سفرا کي کانفرنس کے فیصله سے انهیں پهنچا هے -

وہ بغیر ذرا بهي غور و فکر کیے هوے اسطرح سروي فوج پر ٹوٹ پڑے ' گویا اب تک گذشته انقلابات اور دولت عثمانیه سے بغاوتوں میں جسقدر خون بها هے ' یا آخري جنگوں میں جو کچھه مصائب و شدائد ان پر نازل هوے هیں ' وہ کچھه بهي نه تھے - سروي فوج منظم اور باقاعده تهي - اسکي مدافعانه آتشباریوں کے آگے یه نه ٹھهر سکے اور بالاخر پسپا هوگئے -

بريد فرنگ

بلغـــراد بعـــد از جنـــگ

عام افسردگي اور اداسي - آسٹريا کے خلاف جنگي جوش - ايم پشچ اور انکے رفقاء سے ناراضي

(کربغف ۱۲ - نومبر)

ايک سياح جو خود بلغراد يا بلغراد سے شاهنشاه فرانسس جوزف کي سلطنت (آسٹريا) ميں جانا چاهتا هے' وه اب اپنے آپ کو جنگ و خراب کے معمولي امتحان سے مسخ تر حالات ميں گهرا هوا پائيگا -

اسے زموني ميں اس آرامدہ ٹرين سے اترنا پڑيگا جو اسے بدا پسٹ سے لا رهي هوگي - وه اتر کے ان تيسرے درجه کي گاڑيوں ميں سوار هوگا جنميں ازدحـام کثير' روشني کم ' اور کاربولـک کي بو بسي هوئي هوگي - يه گاڑياں اس ٹرين کے متعلق هيں ' جسکو عوام "کولرا ٹرين " کهتے هيں اور جو اب زموني اور بلغـراد کے ما بين سفر کرتي رهتي هيں - اس پر بيٹهکے وه بالاخر سرويا کے دار السلطنت ميں پهنچ جائيگا -

مجهے سب سے آخري بار آے هوے تقريباً دو سال هوے هونگے - به نسبت اوسوقت کے اسوقت شهر کي ظاهري شکل سے کهيں زياده لوگوں کے خيالات و حسيات ميں انقـلاب عظيم هوگيـا هے - گو يه صحيح هے که ان سڑکوں کي حالت ميں معقول ترقي هوي هے جو پلے بهت هي بري حالت ميں رها کرتي تهيں ' اور يه بهي صحيح هے که بڑي رقم ان مخصـوص شاهرا هوں کي سطح کی درستگي ميں صرف کيجا رهي هے ' جن پر سے گاڑي کي آمد و رفت آجکل اسي وجه سے موقوف هے - تاهم سڑکوں کي ظاهري سطح جس درجه صاف هوگئي هے ' اتني هي معذوري رونق و شان سے محروم هے !

عموما سڑکوں اور قهوه خانوں ميں زنده دلي کي کمي نظر آتي هے - بهت سے افسر دار السلطنت سے باهر هيں اور بهت سے زخمي يا بيمار - چست اور درخشاں ورديوں کي کمي ' مشوه الوجوه اور مقطوع الاعضاء مردوں کي ايک تعداد عظيم ' هزارها ماتمي لباسوں کا طبعي منظر جو ابهي تـک گم شده عزيزوں کے سوگ ميں پهنے جا رهے هيں ' اور ان تمام چيزوں کے ملے جلے اثر نے ايک علم افسرده دلي اور اداسي پيدا کردي هے ' جهاں جنگ سے پہلے هر وقت چهل پهل اور شادي و خرمي رهتي تهي !

قيام بلغراد کے اثناء ميں مجهے هر قسم اور هر درجه کے لوگوں سے گفتگو کا موقع ملا - انميں ميرے وه دوست بهي تهے' جنکو ميں برسوں سے جانتا هوں - وه لوگ بهي تهے جن سے ميں پهلي بار ملا - مگر شادماني و خرمي کے بدلے' جسکي ايک ايسي قوم ميں موجودگي کي توقع هر شخص کو هوگي جو کامياب جنگيں لڑ چکي هے اور اسکي شهنشاهي ميں ايک وسيع قطعه زمين کا اضافه هوچکا هے ؛ مجهے يه نظر آيا که ايک قسم کي پر اسرار اداسي هے جس نے اس پوري آبادي کا احاطه کر ليا هے !!

يه ايک ايسا واقعه هے که نه تو کوئي سروي اس سے انکار کرسکتا هے اور نه اسکي کوئي وجه بيان کرسکتا هے - اگر اسکا ذکر آئيگا تو بعض تم سے کهينگے که اس غير مشکوک افسردگي کي وجه يه هے که الباني انقلاب کي وجه سے بازار سرد پڑگئے هيں - بعض کهينگے که اسکا سبب يه هے که سرويا کے ليے يوناني و عثماني پيچيدگي کے سنگين خطره هونے کا احتمال هے - بعض اسکا باعث يه بيان کرينگے که جو لوگ ان دو جنگوں ميں شريک رهے هيں' وه ابهي تک جنگ کے فظائع و اهوال بهولے نهيں هيں -

بجاے خود يه تمام اسباب و وجوه خواه صحيح هوں يا غلط ' مگر اس غمناک حالت کي اصلي وجه يه معلوم هوتي هے که هر تعليم يافته سروي جانتا هے که سرويا کے سب سے زياده خطرناک اور سب سے زياده قوي دشمن يعني آسٹريا سے ايک سنگين مقابله هوے بغير' نا ممکن هے که ملـک کي قومي پاليسي کي پيروي کي جاے يا اسکو ترقي ديجاے - خصوصاً البانيه کي طرف پيشقدمي جو فوجي جماعت چاهتي هے -

سرويوں ميں اگرچه بهت سے عمده صفات هيں مگر تاهم وه کم و بيش مغرور اور خود اعتماد هوتے هيں - اسليے موجوده حالت ميں کوئي شے ايسي نهيں جسکے متعلق وه يه خيال کريں که وه نهيں کرسکتے ' مگر جبکه ميں ايک طرف يه ديکهکے متعجب هوا که بلغاريوں کي طرف سے سروي فوج تـک کے دل ميں نسبتاً کسيقدر کم غبـار هے ' تو ان خيالات کو معلوم کرکے نقش حيرت بهي هوگيا جو آسٹريا کے متعلق سرويوں ميں پهيلے هوے هيں -

سرويوں نے هميشه اپنے اس بڑے همسايه کو نفرت و بغض کي نظر سے ديکها، مگر اس زمانه کو چهوڑ کے جبکه الحاق بوسينيا سے پيچيدگياں پيدا هوگئي تهيں ' کبهي بهي انکو ايک ايسي جنگ کا علانيه ذکر کرتے هوے نهيں سنا گيا جسميں اگر وه تنها چهوڑ ديے جائيں تو يقيناً انکو شکست هو -

در حقيقت اسوقت فوجي جماعت کے حسيات کي ايک خاص حالت هو رهي هے - مجهسے مشوره کے طور پر يه بيان کيا گيا که ممکن هے که سرويا اطاليا سے اس شرط پر معاهده اتحاد کرلے که اطاليا سرويا کو آسٹريا کے مقابله ميں مدد ديگي اور سرويا اطاليا کو ساحل بحر اسود کا ايـک حصه ديديگي - وه حصه جسکي اطاليا کو اسقدر حرص و هوس تهي !

مجهے ايسے لوگوں سے ' جنهيں ميں قابل اعتماد سمجهتا هوں' يـه معلوم هـوا هے که سـروي فوج ميں فيصدي نوے اس خيال کے طرفدار هيں که آسٹريا سے ايک غير بعيد مستقبل ميں جنگ هوني چاهيے - ان خيالات کي بهترين تمثيل اس قصے سے هوتي هے جو آجکل بلغراد ميں مشهور هے -

" ايک خاتون جسکا تعلق سفارتخانه آسٹريا و هنگري سے هے' حال ميں دار السلطنت کے ايک ترقي يافته شفاخانے ميں زخميوں کي تيمار داري کرتي تهي - اس محسنه نے ايک زخمي سپاهي سے ' جو يه نهيں جانتا تها که يه کون هے ' کها : " اچها ' خير اب تو تم تمام لڑائياں کاميابي کے ساتهه ختم کرچکے " اسکے جواب ميں اس سپاهي نے بيساخته کها: " نهيں ' ابهي هميں آسٹريا سے لڑنا اور اسے شکست دينا باقي هے !! "

اسوقت حکومت آسٹريا اور فوجي حکام ' دونوں البانيا اور بلغاريا کے آئنده پيش آنے والے ناگوار واقعات کے ليے تياري کي انتهائي کوشش کر رهے هيں - سرکاري طور پر تو يه بيان کيا جاتا هے که صرف دو ڈويزن دوباره جمع کرکے البانيا بهيجے گئے هيں -

آسٹریا سے یہ نہوسکا کہ انکو ورطۂ ھلاکت میں ڈالکے خود بالکل علحدہ ھوجاتي - اس نے اپنے بلغراد کے معتمد سیاسي کو حکم دیا کہ وہ سرویا کو البانی حدود میں بڑھنے سے روکے اور استقلال البانیا کے متعلق مجلس سفرا کي قرار داد کا خیال کرے - چنانچہ ۲۶ - اکتوبر کو آسٹریا کے معتمد نے سرویا سے البانی شہروں میں رھنے کے ناگوار نتائج دوستانہ طور پر بیان کیے اور اسکي تائید جرمني اور اطالیا کے معتمدوں نے بھي کي -

حکومت سرویا نے اس دوستانہ بلاغ و تحریر کي کچھہ پروا نہ کي بلکہ اسکا جواب ایک ابہام آمیز نفي میں دیدیا -

سیاست یورپ کا ایک قدیم اور آزمودہ اصول ' قاعدۂ مماطلت و تسویف ھے یعني بعض نازک موقعوں پر اھم مسائل کو خواہ مخواہ تاخیر میں ڈالدینا اور اسطرح اس سے شاخ در شاخ مسائل پیدا کر لینے کہ فریق ضعیف اتنے عرصے تک کي دقتوں کا مقابلہ نہ کرسکے اور محض امتداد وقت بھي سے شکست کھا جاے - یہي اصول ھے جس سے یورپ نے ھمیشہ ایشیائي قوموں کو شکست دي اور انکي عزیز ترین متاع یعنے استقلال و خود مختاري نہایت آساني سے چھین لي - اسکا استعمال اس کثرت سے ھوتا ھے کہ مثال کے لیے ھمیں تاریخ کي ورق گرداني کي ضرورت نہیں - ھمارے سامنے اسکي تازہ ترین مثال بد قسمت ایران موجود ھے -

سرویا نے چاھا کہ وہ بھي اسي اصول سے کام لے - اس نے البانی حدود سے فوج کي واپسي میں ٹالم ٹول شروع کي - اور کہا کہ وہ البانی حدود سے اپني فوج اسوقت تک واپس نہیں بلا سکتي جب تک کہ پوري طرح امن قائم ' اور تعین حدود کي بابت دول کي تمام کمیٹیاں اپنے اپنے کام سے فارغ نہ ھوجائیں ' کیونکہ اگر وہ ابھي اپني فوج ھٹالیگا تو اسے خوف ھے کہ کہیں البانی دوبارہ یورش نہ کردیں -

ظاھر ھے کہ یہ جواب حکومت آسٹریا کو کیونکر پسند آسکتا تھا ؟ اس نے اس جواب کو از قبیل مغالطہ خیال کیا ' اور بجا خیال کیا - کیونکہ شمالي سروي البانی حدود مجلس سفرا میں متعین ھوچکے تھے - انکے تعین کا سوال باقي نہ تھا - البتہ جنوبي حدود ھنوز غیر منفصل تھے -

آسٹریا کے اس دوستانہ بلاغ پر دو دن بھي نہ گذرے ھونگے کہ حکومت آسٹریا نے بلاغ نہائي (الٹیمیٹم) بھي دیدیا - حکومت آسٹریا نے سرویا کو اطلاع دي کہ اگر آٹھہ دن کے اندر وہ البانی حدود سے نہ نکلیگي تو نہایت سخت تدابیر اختیار کریگي -

اسکے جواب میں سرویا نے روباہ بازي شروع کي اور کہنے لگي کہ موجودہ حدود نے اسے البانی یورشوں کا ایک دائمي نشانہ بنا دیا ھے ' اسلیے وھاں فوج کا رھنا نہایت ضروري ھے - اسکے جواب میں رتشپوٹ اخبار نے جو ولیعہد آسٹریا کي زبان ھے ' لکھا کہ " اگر موجودہ حدود نے سرویا کو ھمیشہ کے لیے حملوں اور یورشوں کا نشانہ بنا دیا ھے تو اسکي بہترین تدبیر یہ ھے کہ ان شہروں سے دست بردار ھوجاے جنھوں نے اسے اس مصیبت میں ڈالدیا ھے "

لیکن اس تہدید و تحذیر میں حکومت آسٹریا کے تنہا رھجا نے نے یورپ کے اکثر سیاسي حلقوں پر نہایت برا اثر ڈالا ' اور عام طور پر یہ خدشہ پیدا ھوگیا کہ کہیں یہ گرہ اور زیادہ نہ الجھہ جاے ' یعنے روس اپنے ساختہ و پرداختہ کي مساعدت و تائید کے لیے نہ اٹھہ کھڑا ھو -

روسي اور فرانسیسي حلقہ ھاے سیاست آسٹریا پر سخت ناراض تھے اور اس متفردانہ اصرار کو دول عظمی کے حقوق پر ایک قسم کي دست درازي خیال کرتے تھے - قریب تھا کہ یہ معاملہ بڑھکے قطع علائق کي حد تک پہنچ جاتا مگر آسٹریا اپنے ارادہ و عمل کي اطلاع دول عظمی کو برابر کرتي رھي تھي ' اسلیے اس حد تک نہ پہنچنے پایا -

لیکن اس تدارک و حفظ ما تقدم کے باوجود فرانسیسي اخبارات اعتراضات کي بارش سے باز نہ آئے - انھوں نے حکومت سرویا کے خلاف اپنے دل کے بخارات خوب نکالے - ان معترضین کا سر خیل اخبار طان تھا - اس نے دو افتتاحیہ مقالات لکھے - ایک ۲۰ اکتوبر کو زیر عنوان " آسٹریا بلاغ نہائي " شائع ھوا - اسمیں آسٹریا کے اس فعل پر اظہار تعجب کرتے ھوے نہایت سختي کے ساتھہ دار و گیر کي تھي - اس نے لکھا کہ اگر وہ اس تہدید میں تنہا نہ رھتي بلکہ دول عظمی سے بھي شرکت و مساعدت کي خواستگار ھوتي تو دول عظمی کي طرف سے یقیناً اسکو مدد ملتي - اپنے اس قول کي تائید میں اس نے ان مختلف مواقع مثلاً اشقودرہ کے حدود' اور ساحل جبل اسود پر مظاھرۂ بحریہ وغیرہ کي طرف اشارہ کیا ' جنمیں دول نے آسٹریا کي مدد کي تھي - دوسرا افتتاحیہ ۲۱ - اکتوبر کو زیر عنوان " سیاست خرقاء " لکھا - اسمیں ان غلطیون کو بیان کیا تھا جو آسٹریا نے مسئلہ البانیا میں کي ھیں - اس نے لکھا کہ آسٹریا کي فرمایش سے دول عظمی نے مسئلۂ البانیا کو ایک بین الدولي مسئلہ قرار دیا - اب کوئي ایسي وجہ باقي نہیں رھي جو آسٹریا کي تنہا تہدید کو جائز قرار دے - اس مہم کا بار اب دول عظمی کے کاندھے پر ھے ' اسلیے جو کچھہ ھونا چاھیے مجموعي طور پر ھونا چاھیے - آخر مقالہ میں لکھا تھا کہ حکومت البانیا کے حفظ و بقاء کي کفیل وھي ھیں جو اسکو عالم وجود میں لائي ھیں -

انگریزي پریس نے آسٹریا کے اس انفراد و تنہا عملي کو چنداں اھمیت نہ دي - کیونکہ برطاني پبلک مسائل بلقان میں دماغ سوزي سے ایک حد تک اکتا سي گئي ھے - اب وہ صرف ان مسائل کو نظر اعتناء و اھتمام سے دیکھتي ھے جن سے امن عام کے مختل و برھم ھونے کا خوف ھوتا ھے - اسکے علاوہ اپنے داخلي مسائل میں وہ اسیطرح مشغول ھے کہ خارجي مسائل کي طرف توجہ کرنا مشکل ھے - البتہ انگریزي حلقۂ سیاست نے آسٹریا کے اس فعل کو ناپسند ضرور کیا - وہ یہ چاھتے تھے کہ وائنا کي حکومت پھر اسي پالیسي کو اختیار کرتي جس پر وہ چند ماہ پہلے تھي یعنے سرویا کي خواھشوں کو روکنے کے لیے وہ دول عظمی کے ساتھہ ملکے تدابیر اختیار کرتي -

آسٹروي اخبارات نے اس فرصت کو ضائع نہیں کیا جو انھیں اسوقت حاصل ھوئي - انھوں نے اپني حکومت کي پالیسي کي تصویب و تحسین شروع کر دي - " فرنسد ن بلاٹ " جو ایک نیم سرکاري اخبار ھے ' آگے بڑھا ' اور ان تمام اعتراضات کے جواب دینے شروع کیے جو طان نے حکومت آسٹریا پر کیے تھے - اس نے لکھا کہ آسٹریا نے اپني اس آخري کارروائي سے دول یورپ کي ایک خدمت جلیل انجام دي - کیونکہ اس نے اپني فوري مداخلت اور اپنے حلیفوں کي مساعدت سے اس پیچیدگي کي بیخکني کردي جو مماطلت و تسویف اور رد و قبول کي طرف سے ... اور اسکے بعد مشکلات تازہ کا دروازہ کھلجاتا -

بھر حال حکومت سرویا نے جب یہ دیکھا کہ ایک طرف تو آسٹریا اپنے ارادے میں پختہ و راسخ ھے اور دوسري طرف روس اسکي تائید سے خاموش ' تو مجبوراً اس نے سپر ڈالدي اور دول یورپ کے معتمدین کے ذریعہ سب کو آسٹریا کے درخواست کي تسلیم کي خبر بھیجدي - یہ خبر نہایت مسرت و طمانیت کے ساتھہ سني گئي اور افق سیاست پر اوھام و وساوس کے جو ابر ھاے کثیف چھائے ھوے تھے ' سب کے سب چھٹ گئے -

معلوم نہیں لکھنو میں جو طریقہ مرتب هوا ' وہ اس رسالے سے زیادہ جامع و بہتر ہے یا نہیں ؟

اس رسالے میں حروف تہجي کي مفرد علامتیں قرار دیکر پھر انکي ترکیب کے مختلف اشکال و طرق متعددہ اسباق میں لکھے ھیں اور مشق کیلیے جا بجا عبارتیں دي ھیں -

انگریزي کي علامتیں موجود ھیں اور حروف مشترک ' اسلیے اردو مختصر نویسي کي ایجاد و ترتیب سے مقصود صرف یہ ہے کہ خاص عربي و فارسي حروف کي علامتیں اس طرح وضع کردي جائیں کہ مختصر نویسي کے اداب و شروط ھاتھہ سے نہ جائیں - چنانچہ سید صاحب نے تمام حروف عربیہ و عجمیہ کیلیے نئي علامتیں قرار دي ھیں اور انکے لیے خاص قواعد وضع کرکے مثالوں سے جا بجا واضع کیا ہے -

گورنمنٹ صوبجات متعددہ اس ایجاد سے صرف پولیس کے صیغے میں مدد لے رھي ہے تاکہ پولیٹکل جلسوں وغیرہ کي تقریریں ضبط هوسکیں - مگر ضرورت ہے عام طور پر اس سے فائدہ اٹھانے کي - سید صاحب دھلي میں اگر اپنے ایجاد کردہ قواعد کي تعلیم سے ایک دو شخص طیار کریں تو اشاعت رسائل سے یہ زیادہ بہتر ھو -

گلزار

ادب فارسي کے درس کیلیے یہ نیا مجموعہ بہت مفید هوگا ' جسے اقا محمد کاظم شیرازي بي - اے - معلم فارسي بورڈ آف اگز امنرس کلکتہ اور میرزا ابو جعفر صاحب بي - اے - مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ نے خان لنگراں ' سفر نامہ شاہ ناصر الدین ' تاریخ سلاطین ساساني ' حاجي ابراھیم بیگ ' انوار سہیلي وغیرہ سے مختلف دلچسپ ابواب منتخب کرکے مرتب کیا ہے - قیمت درج نہیں -

مولوي غلام علي آزاد بلگرامي کي
دو نایاب کتابیں

(از مولانا شبلي نعماني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ھیں کہ ان کے ھات کي دو سطریں ھات آجاتي ھیں تو اهل نظر آنکھوں سے لگاتے ھیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ هوگیا - اهل ملک کي خوش قسمتي ہے کہ مولوي عبد اللہ خان صاحب (کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شایع هوي ھیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام سرو آزاد خاص شعرائے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ھیں ' اعلي درجہ کے ھیں ' ورنہ ازاد کے متعلق بہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانۂ عامرہ اور ید بیضا میں انھوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے ' اکثر ادنی درجہ کے اشعار ھیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ھیں جو ابتدائے عہد اسلام سے اخیر زمانہ تک ھندوستان میں پیدا هوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ھیں جو ھزاروں اوراق کے آلٹنے سے بھي ھات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ هوں کہ علالت اور ضعف کي وجہ سے اُن کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا اور صرف چند اشتہاري جملوں پر اکتفا کرتا هوں ' لیکن مجھے امید ہے کہ شایقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر ان کي روح سے شرمندہ نہ هونگے - ملنے کا پتہ یہ ہے : عبد اللہ خاں صاحب - کتب خانہ آصفیہ - حیدر آباد - دکن -

ادبیات

خلق عظیم

ایک خاتون کي آزادانہ گستاخي

اور

رسول اللہ کا حلم و عفو

صلي اللہ علیہ و سلم

" هند " تھي پردہ نشین حرم بو سفیان
لقب " هند جگر خوار " سے جو ہے مشہور
بار گاہ نبوي میں وہ هوئي جب حاضر
اس ارادہ سے کہ هو داخل ارباب حضور
عرض کي خدمت اقدس میں کہ " اے ختم رسل
دین اسلام ہے مجھکو بہ دل و جاں منظور
آپ هم پردہ نشینوں سے جو بیعت لیں گے
کونسے کام ھیں جن کا کہ برتنا ہے ضرور " ؟

* * *

آپ نے لطف و عنایت سے یہ ارشاد کیا :
" پہلي یہ بات کہ هو شائبہ شرک سے دور
دوسري یہ کہ نبوت کا ہے لازم اقرار "
بولی : " ان باتوں سے انکار نہیں مجکو حضور "
پھر یہ ارشاد هوا : " منع ہے اولاد کا قتل
اس شقاوت سے ھر اک شخص کو بچنا ہے ضرور "
عرض کي اسنے کہ " اے شمع شبستان رسل !
یہ وہ موقع ہے کہ عاجز ہے یہاں فہم و شعور
میں نے اولاد کو پالا تھا بڑي محنت سے
میں آنھیں آنکھہ میں رکھتي تھي کہ تھے آنکھہ کا نور
بدر میں قتل اُنھیں حضرت والا نے کیا
هم سے کیا عہد اب اسبات کا لیتے ھیں حضور " ؟

* * *

گرچہ یہ سوء ادب تھا غلطي پر مبني '
گرچہ یہ بات تھي خود شیوۂ انصاف سے دور
اسکي اولاد نے خود جنگ میں کي تھي سبقت
لڑکے مارا کوئي جائے تو یہ کسکا ہے قصور ؟
لیکن آزادي افکار تھي از بسکہ پسند
آپ نے فرط کرم سے اسے رکھا معذور !

(ماخوذ از تاریخ طبري کبیر - غزوۂ بدر میں ھند کے دو لڑکے کفر کي حالت میں لڑکر مارے گئے تھے -)

(شبلي نعماني)

مگر جن لوگوں کو حالات کا اچھي طرح علم ہے ' انکو یقین ہے کہ مستحفظ فوج کے پانچوں عمدہ ڈیوزنوں کے اول درجہ کے سپاهي بلا لیے گئے هیں اور اسطرح اک گونہ تمام کارکن فوج بلغاریا یا البانیا کے خلاف خدمت کے لیے تیار ہے -

کچهہ هو ' بہر حال فوجي حلقوں پر بڑي سرگرمي چهائي هوئي ہے - ابهي ابهي جب مستحفظ فوج کے سپاهي تین هفتے کے لیے غیر حاضر تهے ' تو چشم زدن میں پیادوں کي چهٹي پلٹن جمع کرلي گئي تهي - اگرچہ اس پلٹن کے افسروں میں سے تین ثلث یعني ٥٠ میں ٣٦ - اور ٥ هزار میں سے ١٥ - سو سپاهي معرکہ پریگلنٹزا میں کام آچکے هیں مگر لوگ کہتے هیں کہ با ایں همہ افسروں اور سپاهیوں نے جو بہت هي خوش و خرم معلوم هوتے تهے ' فرض (ڈیوٹي) کي دعوت کے جواب میں بے تکلف لبیک کہا اور بٹالینوں نے اسي طاقت و زور کے ساتهہ کوچ کیا جسکي امید تهي -

رهي ان ممالک کي داخلي سیاسي حالت ' تو اسکي تفصیل یہاں چهیڑنا ناممکن ہے - اسقدر کہدینا کافي ہے کہ اگرچہ ایک طرف موجودہ جنگ کي وجہ سے معمولي سیاسي مقابلے هنگامي طور پر موقوف هوگئے هیں مگر دوسري طرف ایم - پشچ (M. Pashitch) اور انکے رفقاء کي طرف سے اسلیے ناراضي پهیلي هوئي ہے کہ انہوں نے مستحفظ فوج کے منتشر کرنے کے بعد البانی حدود پر فوج امن کي معقول تعداد نہیں رکهي بلکہ عملاً اسکو غیر محفوظ رکها اور گویا باعتبار نتیجہ کے البانی حملہ کے لیے ایک راستہ کهول دیا ' جس سے نو مفتوح ممالک میں سروي اقتدار کو نہایت سخت صدمہ پہنچا ہے -

مخالف پارٹي غلط یا صحیح طور پر یہ بهي محسوس کرتي ہے کہ دوسري جنگ غیر ضروري هوتي اگر ایم - پیشچ نے مارچ سنہ ١٩١٢ ع کے معاهدے کي (جو اب معاهدۂ سرویا و بلغاریا کے نام سے مشہور ہے) تنسیخ یا موجودہ حالات کے مناسب ترمیم کي شرط پر مطلوبہ فوج دیدي هوتي -

سرویا کا مستقبل اب اس طرز عمل پر موقوف ہے جو وزراء ان صدها مسائل کے متعلق اختیار کرینگے جو سیاست عملي کے مسائل هیں - اگر انہوں نے اعتدال اور ان فوجي خیالات کي قوت شکني کي پالیسي اختیار کي جنکي طرف میں اشارہ کرچکا هوں اور نو مفتوح ممالک میں سرکاري عمال و کار پرداز ایسے اشخاص مقرر کیے جو بہترین هوں ' اور ساتهہ هي سیاسي منازعات سے بے تعلق ' تو اس صورت میں شاہ پیٹر اور اسکي قوم ان مختلف اور باهم دگر جنگ آرا قومي عناصر کو هنگامي طور پر متحد کرسکیگي جن سے اب سرویا کي آبادي مرکب هوگي -

---

الہلال کي ایجنسي

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

مطبوعات جدیدہ

ظل السلطان

مولوي محمد امین صاحب زبیري - سالانہ مع محصول ٣ - روپیہ

اردو کا ایک حدیث الاشاعت ماهوار رسالہ ہے جس کے ابتک شاید پانچ چهہ نمبر نکل چکے هونگے -

پہلے نمبر میں ظاهر کیا گیا ہے کہ سرکار عالیۂ بهوپال اور بعض ارکان خاندان شاهي نے اسکي سرپرستي منظور فرمائي ہے - اس سے ظاهر هوتا ہے کہ رسالے کي بنیاد محکم اور امید افزا ہے -

رسالہ کا مقصد " هندوستاني خواتین میں اشاعت تعلیم ' اور انکے لیے مفید معلومات بہم پہچانا " ہے - میں نے ایک دو نمبر دیکهے اور رسالہ کے مقصد اور مخاطبات کي حالت کے لحاظ سے انکو بہتر پایا - اکثر مضامین خواتین بهوپال اور مدارس نسوانیۂ ریاست کي معلمات وغیرہ کے قلم سے نکلتے هیں اور ایک ایسے پرچے کیلیے یہ ضرور موزوں ہے کہ اسکا زیادہ تر مواد خود خواتین کا مہیا کردہ هو -

لیکن تاهم کام بلند سے بلند تر هونا چاهیے - صرف چند مضامین کا اکٹها کردینا ایسي بات نہین کہ کسي رسالہ کیلیے خصوصیت هو - یہ بات پیشتر سے اور رسالوں میں بهي موجود ہے - ایک رسالہ جو ایک خاتون فرماں روا کے دار الحکومت سے نکلتا ہے ' ضرور ہے کہ کوئي امتیاز بهي رکهے - ایڈیٹر صاحب کو چاهیے کہ انگریزي رسائل پر نظر ڈالیں - تعلیم و تربیت نسواں کے صیغہ میں ابتک هم نے کچهہ بهي نہیں کیا اور لٹریچر کی یہ شاخ بالکل خالي ہے - نہایت آساني کے ساتهہ هر ماہ ایسا مواد بہم پہنچایا جا سکتا ہے جو خاص طور پر تعلیم یافتہ عورتوں کے مذاق و اخلاق کي اصلاح کرے اور انکے لیے بلند درجہ کي مگر آسان اور سہل زبان میں توسیع معلومات کا ذریعہ هو -

اصلاح رسوم ' تعلیم مذهبي ' تصحیح اعتقاد ' تربیت اخلاق ' مبادیات علوم ' نتیجہ خیز قصص و حکایۃ ' اور اس طرح کي صدها چیزیں هیں جو بغیر کسي کاوش و جہد تصنیفي کے لکهي جا سکتي هیں - بڑي ضرورت یہ ہے کہ تعلیم یافتہ عورتوں کي سطح ترقي اهستہ اهستہ بہ نہج صحیح و بہ تحفظ اداب و اخلاق ' بلند کي جاے - محض چند مضامین کي اشاعت اسکے لیے کافي نہیں - خود ایڈیٹوریل حصے میں رسالے کے نصف سے زیادہ صفحات صرف هونا چاهئیں -

نقل کل

سید ابوالحسن مرجد - هملٹن روڈ - دهلي - ١٠ - آنہ

سید صاحب نے اس رسالے میں اردو مختصر نویسي (شارٹ هینڈ رائٹینگ) کے قواعد مرتب کرکے لکهے هیں -

اردو میں مختصر نویسي کي ایجاد و ترتیب کي اس سے پہلے متعدد اشخاص کوشش کرچکے هیں لیکن پچهلے دنوں لکهنؤ میں یہ ایجاد نہ صرف تکمیل هي تک پہنچي ' بلکہ گورنمنٹ کي اعانت سے عملي طور پر اسکا درس بهي شروع هوگیا اور اس وقت متعدد اشخاص سي - آئي - ڈي میں ملازم هیں - البتہ سخت ضرورت ہے کہ اسکا رواج عام طور پر هو -

بالکل نیا کالر استعمال کرنا ' کوٹ کے کالر کے نیچے کا ایک تکٹ ' جو کسی اونچے درجہ کی دکان کا حوالہ دیتا هو ' اور مذهبی اعمال کی تحقیر اور تعلیمات مقدسه کے استخفاف میں بشدت سرگرمی - اس سے بهی بلند تر معیار یه که چند حکماء حال کے نام اور چند علوم و مذاهب علوم کی اصطلاحات کا اس طرح ذهن میں محفوظ رکهنا که جب کبهی مل اور اسپنسر کے بروز هونے کے ادعا کی ضرورت پیش آجاے تو بلا انتظار و تامل دهرا دی جاسکیں !

ذلك مبلغهم من العلم -

یهی علم اور ماهر علم هونے کے شرائط و ارکان ضروری یه هیں ' جنکے حصول کے بعد هر شخص کو حق حاصل هو جاتا هے که مذهب و علم کے معرکے میں آخر الذکر کا لواء قیادت اپنے کاندهوں پر رکهه لے اور ساتهه هی مذهب کے شکست و فرار کا بلا تامل اعلان عام بهی کردے ! کذالك یجعل الله الرجس علی الذین لا یومنون !

یه کیسی عجیب بات هے که آجکل بعض تعلیم یافته اهل قلم تصنیف و تالیف کے میدان میں آتے بهی هیں تو اُن چیزوں پر قلم اُتهاتے هیں جنهیں اگر وه رحم کرکے اوروں کیلیے چهوڑ هی دیں تو بهتر هے - میرے سامنے ایسی تمسخر انگیز مثالیں بهت سی هیں - ایک صاحب بی - اے هیں اور کهتے هیں که آجکل تفسیر القرآن لکهنے میں مصروف هوں ! ایک دوسرے صاحب هیں - وه سیرة نبوی لکهه رهے هیں ! ایک اور بزرگ هیں - وه اسلام کے مناقب و فضائل کی فکر میں شب و روز سر بزانوے تفکر و تفحص رهتے هیں ! ایک اور تعلیم یافته حضرت هیں - انهوں نے جدید علم کلام کی تدوین کی فکر میں راتوں کا سونا اور دن کا آرام ترک کر دیا هے !

حالانکه اگر یه نادان اپنے وقت کو ان چیزوں میں صرف کرنے کی جگه جنهیں وه نهیں جانتے ' اپنے دائرۂ علم و کار کی چیزوں میں صرف کریں تو ایک طرف زبان و ملت بهی علم سے بهره یاب هو ' اور دوسری طرف اُن نقصانات سے بهی ملک محفوظ رهے ' جو اس مداخلت بے جا سے بد بختانه آے پهنچ رهے هیں -

علوم جدیده کا تمام سرمایه یکسر محتاج نقل و تراجم هے - کیا همارے تعلیم یافته احباب انکے مطالعۂ و تصنیف سے فارغ هو گئے که اب اُنهیں موضوع کی تلاش میں حیرانی هے اور مجبوراً با وجود جهل مطلق کے ' علوم اسلامیه کی طرف متوجه هونا پڑتا هے ؟

جب حالت ایسی هو تو پهر اسکے سوا کیا چاره هے که جو لوگ اِن کاموں کے اصلی اهل اور حقیقی ذمه دار نهیں هیں ' وهی بقدر اپنی سعی و جهد کے اسکے لیے کوشش کریں - ممکن هے که ان لوگوں کی غفلتوں کیلیے انکی یه سعی موجب انتباه و احساس غیرت هو ' اور ملک و زبان کی اس درد انگیز حالت میں کوئی مفید تغیر پیدا هو جاے -

میں آجکل مذهب نشو و ارتقا کا مطالعه کر رها هوں - میرے ذرائع محدود اور بهترین و سائل مفقود هیں - تاهم بعض تصنیفات سے مجهے بهت نفع هوا - میں عنقریب الهلال کے باب " مذاکرۂ علمیه " کو کچهه عرصه کیلیے اس موضوع کے ساتهه مخصوص کردونگا - و ما توفیقی الا بالله - اصل یه هے که کن کن کاموں کو انسان کرے اور کهاں جاے ؟ مرحوم طالب نے میری زبانی کها هے :

اکنوں هجوم کار بود مانع وصال
گل پر شد آنجناں که در بوستاں گرفت !

(مذهب ڈارون)

مذهب ڈارون (Darvinism) سے مقصود خلقت عالم کا وه نظریه هے ' جو ڈاکٹر چارلس ڈارون (متوفی سنه ۱۸۸۲) کی طرف منسوب هے اور جس کو مذهب تحول (Metamor Phosis) اور مذهب نشؤ و ارتقا (Progress and Developmint) بهی کهتے هیں -

اس نظریه کا مقصد یه هے که دنیا کی هر شے اور علی الخصوص تمام احیاء ارضیه ایک هی اصل یا معدودے چند اصلوں سے پیدا هوئیں اور پهر مختلف قوانین طبیعیه کے ماتحت اُن میں تغیرات و تحولات هوتے رهے - یهاں تک که جسم حیوانی بتدریج ترقی کرتے کرتے انسان تک پهنچ گیا -

جسم حیوانی گویا نشو و ترقی کی ایک زنجیر هے ' جسکی آخری کڑی انسان کا وجود هے :

هفصد و هفتاد قالب دیده ام

پس موجودات ارضیه میں جسقدر انواع و اقسام نظر آ رهے هیں یه سب در اصل ایک هی اصل سے مبدل و متغیر هوے -

مسئلۂ تخلیق میں دوسرا مذهب " مذهب انواع " هے جو کهتا هے که هر حیوان کی نوع ابتدا هی سے مستقل هے اور هر نوع اول مرتبه جب مخلوق هوئی ' تو وه ویسی هی تهی ' جیسی که آج پائی جاتی هے -

احیاء ارضیه کی هم نے تخصیص اسلیے کی که سب سے پہلے ڈارون نے حیوانات کی انواع پر بحث کی تهی ' ورنه در اصل اس مذهب کا موضوع عام هے اور جو لوگ اسکے قائل هیں ' وه قانون ارتقاء کو تمام موجودات عالم پر حاوی تسلیم کرتے هیں -

اصلاً یه نظریه نیا نهیں هے - حکماء یونان کے بعض غیر معروف مذاهب میں اسکے اشارے پائے جاتے هیں - حکماے اسلام میں بهی متعدد مصنفین نے اسپر زور دیا ' علی الخصوص ابن مسکویه اور مصنفین رسائل اخوان الصفا نے - خود یورپ میں بهی ڈارون سے بهت پہلے بعض فرانسیسی اساتذۂ علم اس نظریه پر کتابیں لکهه چکے تهے - لا مارک ' ریتین ' هلیر وغیره نے نهایت صاف لفظوں میں نشو و ارتقا کو بیان کیا هے -

لیکن ڈارون کی مزیت اور شرف اصلی یه هے که وهی پهلا شخص هے ' جس نے اس نظریه کو قواعد علمیه پر منطبق کیا اور اس طرح ترتیب و تدوین کی که علم تشریح ' علم الحیوانات ' علم وظائف الاعضا ' علم آثار قدیمه ' علم طبقات الارض وغیره کے ستونوں پر اسکی چهتیں محکم و استوار هو گئیں - حالانکه اس سے پہلے صرف هوا پر معلق تهیں -

البته اس حقیقت سے خود ڈارون اور اسکے مخصوص حامیوں کو بهی انکار نه تها که اس مذهب کی تصنیف و تدوین کے شرف میں ڈارون کے ساتهه بعض دیگر اساتذۂ علم بهی حظ مساوی رکهتے هیں - اور انکی تحقیقات بهی اس بارے میں اس درجه قیمتی هیں که اگر انکو الگ کر دیا جاے تو اس مذهب کی تکمیل کا موجوده شیرازه بالکل درهم برهم هو جاے - ازانجمله ایک ڈاکٹر رسل ویلیس بهی هے ' جس کے انتقال نے آج یورپ کے تمام علمی حلقوں کو سوگوار بنا دیا هے -

(نوامیس اربعه)

مذهب نشؤ ارتقا کا اصل اساس یه چار قوانین طبیعیه هیں :

(۱) تنازع البقاء - یعنی اسٹرگل فار اکزیزٹنس
Struggle for Existence

(۲) انتخاب طبیعی - یعنی نیچرل سلیکشن
Natural Selection

مذاکرۂ علمیہ

تراجم احوال

مذهب نشوؤ ارتقا کا ایک صفحه

ڈاکٹر رسل ویلس

موجوده عهد کا ایک طبیعي کبیر ' جو روحاني بھي تها

پچھلے دنوں ڈاکٹر رسل ویلیس کے انتقال کي خبر ریوٹر ایجنسي کے ذریعه تمام عالم میں پھیلي اور یورپ کے تمام علمي حلقوں میں ماتم کیا گیا کہ طبعییات کي موجوده مجلس علم ' اپنے ایک بہت بڑے رکن رکین سے خالي هوگئي -

پچھلي ڈاک میں جس قدر رسائل انگلستان اور امریکه سے آئے هیں ' اس ماتم علم سے کوئي خالي نہیں - هفته وار رسائل نے اسکے سوانح و حالات جمع کیے هیں ' علمي مجلات نے اسکے علمي کارناموں پر نقد و تبصره کیا هے - مصور رسائل نے مختلف عهد و حالت کي چھوٹي بڑي تصاویر شائع کي هیں - کوئي رساله اور کوئي اخبار نہیں جو اس تذکرے سے خالي هو - فطوبی لرجل ' یعیش و یموت في قوم ' یعرف اقدار الرجال !!

ڈاکٹر رسل ویلیس موجوده عهد کے صنادید علم میں سے تها - اسکي زندگي کے حالات عهد رواں کي متعدد شاندار علمي فتح مندیوں کي سرگذشت هے - ضرور هے که اردو پریس کا حلقه بھي اس سے بے خبر نه رهے ' اور گو بالاختصار ' لیکن اسکے حالات زندگي شائع کیے جائیں -

لیکن قبل اسکے که ڈاکٹر ویلس کے حالات لکھے جائیں ' ایک مختصر تمہید سے بعض پیش آنے والي اصطلاحات کو صاف کردینا چاهیے تاکه فہم مطالب میں عام قارئین کو دقت نہو -

ڈاکٹر رسل ویلس کي اصلي حیثیت یه هے که وه مذهب نشو و ارتقا کے کشف و ترتیب میں مشہور ڈارون کا ایک شریک و هم پایه هے -

وه علم الحیات (بیولوجي Biology) کا بھي ایک محقق ماهر تها - اسکي شہرت میں همیشه یه حیثیت بھي نمایاں رهي - تاهم جس چیز نے اسے موجوده عهد علمي کے ایک رکن اعلی کي صورت میں عالم سے روشناس کیا هے ' وه مذهب ارتقا کي تائید و نصرت ' اور اسکے بعض اهم حصوں کي تدوین میں مساویانه شرکت هي هے -

اسلیے ضروري هے که مذهب ارتقا کا خلاصه پہلے بیان کردیا جاے -

(مذهب ارتقاء اور ادبیات اردو)

افسوس هے که اب تک اردو زبان میں اس مذهب کے متعلق کچھه بھي نہیں لکھا گیا - زیاده افسوس اسپر که تعلیم یافته اصحاب کو اسکا حس بھي نہیں - تمام قوم میں شاید گنتي کے چند اشخاص نکلیں گے ' جنھوں نے ان چیزوں کا غور و فہم سے ساتھه مطالعه بھي کیا هوگا - جو لوگ اپنے الحاد اور ماده پرستي کو مغرورانه و فخارانه علوم مغربیه کي طرف نسبت دیتے هیں ' اور مذهب کے تذکره میں حکماء حال کا نام اس دعوے اور تعلق خاطر کے ساتھه لیتے هیں گویا انکے شجرۂ ملعونۂ الحاد کي طرح انکا شجرۂ نسب بھي آگے جاکر انہیں سے جا ملا هے ' درحقیقت یه انہي کا فرض تها که مذهبي تعلیمات کي تحقیر سے پہلے کم ازکم اس چیز سے تو همیں روشناس کردیتے ' جس کي بنا پر وه ایسا کررهے هیں ' اور جسکے غرور نے انکي نگاهوں کو خیره ' انکے قلب کو غیر مطمئن ' اور انکي زبانوں کو بے لگام کردیا هے ؟

وه مجبور تھے که همیں سب سے پہلے مذهب نشوؤ ارتقا سے واقف کرتے جو آج تخلیق عالم کا سب سے بڑا نظریه هے ' اور جو اب اسدرجه وسیع و رقیع هوگیا هے که بہت جلد اپني تمام مخالف نظریات پر فتح پانے والا هے -

ان لوگوں کا مایۂ ناز انہي علوم کا ادعا هے - وه همیں یقین دلانا چاهتے هیں که علوم کے مطالعۂ و استغراق نے انہیں مذهب سے بے پروا هونے کیلیے مجبور کردیا هے - اگر یه سچ هے تو نیوں اس استغراق و انہماک کے نتائج سے ملک و ملت محروم هے ؟

اصل یه هے که جہل او ر ادعاء کي یک جائي کي کامل ترین مثال شاید هي کوئي ایسي هوسکتي هے ' جیسي که یه برخود غلط گروه اپنے اندر رکھتا هے - وه دنیا کي هر شے سے واقف هے حالانکه اسکا اسے دعوی نہیں ' پر وه صرف اسي چیز کو نہیں جانتا جسکے جاننے کا اسے دعوی هے ' اور جسکے ادعاء کے پیدا کرده کبر و غرور سے اسکا دماغ دائم المرض هوگیا هے ! في قلوبهم مرض فزاد هم الله مرضا ' و لهم عذاب عظیم بما کانوا یکذبون (۲ : ۹)

اس گروه نے علم و علم پرستي کي ایک نئي تعریف وضع کرلي هے اور اپنے اوپر اسے پوري کوشش و جهد سے طاري کرکے بالکل فارغ البال هوجاتا هے -

انگریزي زبان کو رواني کے ساتھه بول لینا ' انگریزي طرز معاشرت کي تقلید اور اسکے رسوم کي مداحي سے کبھي نه تھکنا ' روزانه پایونیر یا اسٹیٹسمین کو خریدنا گو نه پڑھنا ' هر روز

پھر تھوڑي دير کيليے فرض کرو کہ اُس شير کو کوئي ايسي جگه معيشت کيليے ملي ھوتي ' جهاں زمين هر طرح کي غذاؤں سے خالي ھوتي اور اُسے نا چار اپني غـذا کيليے پاني ميں اُترنا پڑتا يا کسي نهر ميں سے گذرنا پڑتا ' تو اس صورت ميں ايک عرصے کے بعد يقيـناً شير کي ايک ايسي نسل طـيار هو جاتي ' جسکے پاس تيز دانتوں اور خونخوار پنجوں کي جگه پيرنے کے کيليے مناسب اعضا هوتے -

گرم و سرد اور خشک و تر ممالک کے اختلافات مزر بوم نے ايسے هزارها انقلابات حيوانيه پيش کيے هيں جو قانون مطابقة کي تائيد کرتے هيں - برفستاني ملـکوں کے جانور منطقۂ حارہ کے قرب ميں آکر اپنے اُن تمام بڑے بڑے بالوں سے محروم هوگئے جو فطرۃ نے اُس سرد ملک کی برف سے محفوظ رهنے کيليے انهيں عطا کيے تھے -

(الوراثـة)

يه قانون طبيعي عام اور اسکا مقصود اسکے نام سے واضح هے -

هر شخص جانتا هے کہ وہ تمام صفات عرضيه جو والدين ميں اختلاف احوال وسط (گرد و پيش) اور اثر معيشت و مرز و بوم سے پيدا هوتے هيں' وہ انکي اولاد ميں منتقل هوتے هيں ' اور اسکا مشاهدہ هر روز هر شخص کرتا هے -

ليکن مذهب نشو و ارتقا نے اسپر دوسري نظر ڈالي هے - يه اثرات جو آبا ؤ امهات سے اولاد ميں منتقل هوتے هيں' ان ميں ايک دور و تسلسل قائم هوگيا هے - يکے بعد ديگرے هر والدين اپنے والدين کے اثر کو قبول کرتے ' ساتھه هي نئے نئے اثرات خاص حاصل کرتے' اور پھر اس مرکب و مجموعي اثر کو اپني اولاد کيليے چھوڑ جاتے هيں - يه سلسله برابر بڑھتا جاتا هے اور اپنے نتائج تدريجي جمع کرتا جاتا هے - يهاں تک کہ ايک زمانۂ ممتد کے بعد وہ تمام اختلافات عرضيه ' اختلافات جوهريه بن جاتے هيں ' اور ايک نئي نوع و قسم پيدا هو جاتي هے :

مثلاً کسي خاص نوع کو اپنے سامنے رکھو - اسکے ايک گروہ نے چند خاص اثرات حاصل کيے اور وہ انکے بعد انکي اولاد ميں بھي بر بنـاے قانون وراثت منتقل هوے - يه نسل اُن اثرات کے ساتھه اپني خاص خاص حالتوں ميں رهي اور اس طرح اور چند نئے اثرات بھي اُس نے قبول کرليے - اب انکي اولاد جو پيدا هوئي ' اُسے نه صرف اپنے اجداد هي کا اثـر ورثے ميں ملا ' بلکه وہ مجموعي اور مرکب اثر ملا ' جسميں ايک عنصر اثرات قديم اجداد کا ' اور ايک عنصر اثرات حديثۂ والدين کا تھا -

يه نسل بھي پھيل گئي اور اپنے مخصوص حالات معيشت سے خاص خاص اثـرات قبول کرتي رهي - اب اسکا ورثـه اسکے والدين و اجداد کے اثرات وراثة کے ساتھه' اسکے مختص اثرات سے ملکر مرکب هوا' اور اس سے جو نئي نسل پيدا هوئي ' اسکے ورثے ميں يه جديد مرکب اور مجموعۂ اثـرات آيا -

اسي طرح نسلاً بعد نسل قانون وراثت کا دور قائم رهتا هے اور اثرات معيشت و زندگي طرح طرح کے امتزاج و آميزش سے مرکب هوتے اور قسم قسـم کي صورتوں اور حالتـوں ميں منتقل هوتے رهتے هيں -

اب ديکھو کہ هزاروں اور لاکھوں برسوں کے اندر يه اثر وراثت نئے نئے اثرات کے اضافہ و ترکيب کے بعد کس درجه مختلف اور متغير هو جاتا هوگا ؟ اور وہ پهلا اثر وراثت جو کسي نوع کي اولين نسل نے اپنے آبا ؤ اُمهات سے پايا تھا' اُس حالت سے کس درجه مختلف و متضاد هوگا' جو قرون مديدہ اور سنين متواليه کے جلب و تاثر کے بعد آج اُسکي نسل ميں پائے جاتے هيں ؟

مـذهب نشو و ارتـقا کے حمـاۃ کهتے هيں کہ يهي حـالت همارے نظريه کي تصديق کرتي هے - تم آج حيوانات کي جن اشکال کو مختلف نوعوں ميں ديکھتے اور تعبـير کرتے هو' انـکا اختـلاف نوعي در اصل اُنهي اثرات طبيعيه کا نتيجه هے جو بر بنـاے انفعال و استجلاب طبيعة حيواني ' اُس پر موثر هوے' اور پھر نسلاً بعد نسل نئے نئے اثرات سے مرکب هو هو کر قانون وراثت کي بنا پر منتقل هوتے رهے - يهاں تـک کہ ايک زمانۂ ممتد کے تغيرات سے اختلاف عرضي نے اختلاف جوهري کي سي صورت اختيار کرلي ' اور يه اختلافات بڑھتے بڑھتے اسقدر بڑھے کہ ايک هي نوع سے مختلف انواع و اقسام پيدا هوگئے -

يه ضرور هے کہ قانون وراثت کي بنا پر جو اختلافات پيدا هوتے هيں' وہ ابتـدا ميں محض بسيط هوتے هيں'. ليکن يـه ياد رکھنـا چاهيے کہ مذهب ارتقاء ميں هر تغير کيليے ايک عظيم الشان امتداد وقت شرط هے - اور هـزاروں لاکھوں برسوں کے بعد اُن اختـلافات بسيطه کو اختلاف نوعي کا موجب بيان کيا جاتا هے -

اس تمهيدي توضيح و تشريح کے بعد اب هم ڈاکٹر ويلس کے حالات کي طرف متوجه هوتے هيں -

(نـام ' نسب ' ولادت ' تعليم)

ڈاکـٹر ويلس کا پورا نام الفريـڈر رسل ويلس هے - نسب کے متعلق اسقدر يقيني هے کہ انکا باپ اسکاچ خاندان سے تھا -

الفريڈ رسل اسکا ساتواں بيٹا هے - سـنه ۱۸۲۳ ع ميں اسک واقـع مان ماؤتھه شاسٹر ميں پيدا هوا - ايام طفوليت يهيں گذارے' اور يهيں اس ذوق تاريخ طبيعي کا آغاز هوا جس نے آگے چلکے الفـريڈ رسل کو ايک بهت بڑا طبيعي بنا ديا -

۴ - برس کي عمر ميں وہ اپنے گھر والوں کے ساتھه هـر ٹفورڈ چلا گيا اور ايک مدرسه ميں داخل هوگيا -

هر ٹفورڈ ميں اسکي تعليم کے متعلق اهـم ترين واقعه يه هوا کہ اسـکا باپ شهر کے کتـبخانه کا ناظـم هوگيا - تم سن ويلس اپنے فرصت کے گھنٹے اس کتبخانه کے ايک گوشه ميں بيٹھکے يوں بسر کرتا کہ اٹھارويں صدي کے اعلی ذخيرۂ ادب کے ساتھه طبع آزمائي کرتا -

۱۶ - برس کي عمر ميں اس نے اسکول چھوڑ ديا اور اپنے بھائي جان کے ساتھه رهنے کے ليے لنـدن بھـيجا گيا - جان هيمپسٹيڈ روڈ ميں ايک بلڈر (جهاز ساز ' عمارت ساز' معمار وغيرہ) کے يهاں کام سيکھتا تھا -

اگرچه اسکے صرف چند ماہ وهاں بسر هوے تا هم اُسکے خصائل پر اِسکا بهت بڑا اثر پڑا - اسکا بھائي جان شام کو زيادہ تر ايوان علم (هال آف سائنس) ميں رهتا تھا - يه هال ٹـاٹين همکورٹ روڈ ميں تھا اور ايک اولين علمي کلب کي حيثيت رکھتا تھا - اسکے بعد ميکنکس انسٹيٹيوٹ قايم هوا جو گويا ترقي يافتـه دستکاروں کا ايک عمدہ مجمع تھا - يهاں کی معمولي نشستگاهوں کي فضائيں بھي رابرٹ ڈيل اوين کے اثر سے لبريز تھيں جو راہ اشتراکيت و اتحاد عمال (سوشيا ليزم) کے مشهور هموار کرنے والوں ميں سے تھا - يهي زمانه تھا جب ويلس نے اختصاص قوميت و ارض (لينڈ نيشليزيشن) اور اسي قسم کي ديگر تحريکوں ميں دلچسپي ليدا شروع کی -

(آغاز شهـرت)

ڈاکٹر ويلس کي اصلي شهرت سب سے زيادہ ايک عالم الحيات اور مويد اصول ارتقا کي حيثيت سے هے - اسکي زندگي کا مرکزي واقعه اور اسکي شهرت کي سب سے زيادہ ديرپا بنياد يه هے کہ اُس نے مسئلۂ ارتقا کے اس عهد کے متعلق اپني اکتشافات سے راہ

اسي کا نتيجه قانون " بقاء اصلح " ہے - يعني " سروائي ول اف دي فيٹسٹ " (Survival of the fittest)

(۳) قانون وراثت - يعني لا آف ان هيري ٹنس
Law of In heritance

(۴) قانون مطابقة - يعني ٹيل يوا لوجي Teleology

(تشريح نواميس اربعۂ اساسيه)

ليکن ڈاکٹر رسل وپلس کے مختصر حالات لکھتے ہوے ضرورت ہے که کم ازکم قارئين کرام اُن نواميس اساسيه پر ايک سرسري نظر ڈال ليں جو اس مذهب کا اصل اصول هيں کيونکه آگے چلکر وہ پڑھيں گے که ڈاکٹر رسل کا بڑا کار نامه انهيں قوانين ميں سے ايک قانون کا کشف و مطالعه ہے -

(تنازع البقاء)

" تنازع البقا " سے مقصود يه ہے که تمام حيوانات ارضيه زنده رهنے اور زندگي کو قوي و صحيح کرنے کيليے باهم ايک دوسرے سے متنازع هيں - ان ميں سے هر وجود کوشش کرتا ہے که اپنے تئيں باقي رکھے اور اپني تعداد اور قوت کو زياده کرے - اگر اسميں کوي دوسرا وجود مزاحم هو تو اُسے پامال کردے -

" حيوانات " کي خصوصيت اس بنا پر کي گئي که سردست اس مسئله کو اصليت انواع حيوانيه کي حيثيت سے پيش کرنا ہے ورنه در اصل يه ناموس فطرة عام ہے اور " حيوانات ارضيه " کي جگه بهتر ہے که " موجودات ارضيه " کا لفظ بولا جاے - سمندر کي موجيں جب کناروں سے ٹکراتي هيں اور واپس هوتے هوے اُسکي هستي خاکي کا ايک بڑا حصه اپنے ساتهه ليجاتي هيں ' تو کيا يه بهي اسي تنازع بقاء کي ايک مثال نهيں هوتي ؟

فطرة الهيه نے هستي اور وجود کے بقاء کي طلب هر شے ميں وديعت کي ہے اور وہ جب سے جهدگاه عالم ميں موجود ہے ' صرف يهي کرتي آئي ہے که اپنے تئيں باقي رکهنے کيليے هاتهه پانوں مارے اور خود کو هلاک و ضائع هونے سے بچاے - چونکه يه جد و جهد هر وجود ميں ہے ' اسليے دنيا مجاهدات حيات اور طلب بقا کا ايک ميدان جنگ بن گئي ہے ' جسميں ان گنت اور لا تحصی حريف باهم ايک دوسرے سے لڑ رہے هيں ' اور هر حريف دوسروں کو پامال کرنا اور صرف اپنے هي وجود کو باقي رکهنا چاهتا ہے - يه تنازع ' وجود وحيات کي ابتدائي اور کم ترقي يافته صورتوں سے ليکر خلقت حيواني کي انتهائي صورتوں تک ميں موجود ہے ' اور انسان ميں خاندانوں ' جماعتوں ' آباديوں ' قوموں اور ملکوں کي باهمي کشاکش بهي اسي ميں داخل ہے -

پهر عالم اجسام سے باهر بهي يهي قانون کارفرما ہے - اور جسطرح جسم اسکا ميدان کارزار ہے ' اُسي طرح دماغ بهي معرکه گاه ہے - اعتقادات و خيالات ' علوم و فنون ' اخلاق و عادات ' رسوم و اوضاع ' يه تمام چيزيں بهي اسي تنازع بقاء کے زير اثر اپني اپني هستي کے قيام کيليے ايک دوسرے سے لڑ رهي هيں اور چاهتي هيں که انکے سوا اور کوئي شے زنده و باقي نه رہے -

(الانتخاب الطبيعي يا بقاء الاصلح)

دوسرا قانون " انتخاب طبيعي " ہے - اور اسي کا عمل " بقاء اصلح " ہے -

زندگي اور بقا کا يه تنازع ' اور جد و جهد حيات کا يه تصادم و تسابق ' جو تمام سطح ارضي ميں جاري ہے ' بالاخر اس نتيجه تک پهنچتا ہے که قوة قاهرۂ فطرة اُن ميں سے ارفق و اصلح کو منتخب کر ليتي اور اضعف و ادنی کو چهانٹ ديتي ہے - يعني اس باهمي جنگ کا نتيجه يه نکلتا ہے که ايک عرصے کے باهمي مقابلے اور جد و جهد کے بعد وهي زنده اور باقي رهتا ہے ' جو اوروں سے زياده قوي ' زياده صحيح ' زياده صالح و سالم ' اور اسليے زندگي و بقا کا زياده مستحق ہے - جنکے اندر ضعف و نقص هوتا ہے اور صحت و صلاح سے محروم هوتے هيں ' وہ رفته رفته اس جنگ و تنازع کي مقاومت سے عاجز آکر ضائع و هلاک اور نا بود و مفقود هو جاتے هيں -

يه قانون بهي عالمگير ہے اور هر شے پر حاوي - جمادات و نباتات اور حيوانات ادنی و اعلی ' کوئی بهي اس سے خالي نهيں - جسمانيات و ذهنيات کے کسي عالم ميں نکل جائيے - هر جگه آپکو اُن رفتگان پيشين کے قبور و اموات نظر آئيں گي ' جو اپني جهد حيات ميں ناکام رہے ' اور ضعف نے قوت سے اور نقص نے صحت و صلاحيت سے بالاخر شکست کهائي -

" زندگي قوت اور موت ضعف ہے "

(المطابقة)

وجود حيواني بيروني اثرات سے موثر ہے - وہ غذا جو وہ کهاتا ہے ' وہ وسائل و ذرايع جنکے ذريعه اُسے غذا ميسر آتي ہے ' وہ آب و هوا جسميں وہ نشو و نما پاتا ہے ' وہ تمام طرق معيشت و حيات جو اُسے حاصل هوتے هيں ؛ ان سب کے تاثر کيليے وہ يکسر انفعال ہے ' اور اِن ميں سے هر شے اسکے جسم و اعضا پر اثر ڈالتي ہے -

قانون مطابقة سے مقصود يه ہے که يه اثرات جب بدلتے هيں اور ايک مدت مديد ان ميں گذر جاتي ہے تو انکي وجه سے بهي وہ اختلافات جسم و صورت و فعل پيدا هوجاتے هيں ' جنکي بنا پر هم ايک نوع حيواني کو دوسري نوع انساني سے الگ کرتے هيں -

مثلاً شير کے متعلق تم کو معلوم ہے که وہ ايک گوشت خور جانور ہے - اسکا معده نهايت قوي و حار ہے تاکه هر طرح کے گوشت کو هضم کرسکے - اسکے دانت بڑے اور تيز هيں تاکه پوري قوت سے سخت سے سخت حيوان کا گوشت چبا سکيں - انکے پنجے بڑے بڑے هيں تاکه اپنے شکار کو ايک هي وار ميں پهاڑ سکيں -

ليکن اگر يهی شير کسي ايسے ملک ميں نشو و نما پاتا جهاں گوشت ميسر نه آتا که دانتوں سے چبايا جاے - جهاں وہ نرم و خون آلود غذائيں نه ملتيں ' جنهيں قوي تر آلات هضم کے ذريعه هضم کيا جاے ' اور جهاں ايسے حيواني شکار نه ملتے ' جنکو خونخوار پنجوں سے پکڑ کے ٹکڑے ٹکڑے کيا جاے - ايک جنگل هوتا جسميں صرف اغذيۂ نباتاتي هوتيں ' سبز پتوں اور گهانس کي شاخوں کے سوا اور کوئي شے ميسر نه آتي ' اور شير کو ايک ايسے زمانۂ ممتد تک جو اس انقلاب طبيعي کيليے ضروري ہے ' وهاں رهنا پڑتا تو اسکي کيا حالت هوتي ؟ چند قرون انقلابيه کے بعد اُسکا معده اور اسکے آلات هضم بالکل بدل جاتے ' اُسکي نسل سے بڑے بڑے تيز دانت لے ليے جاتے ' اور خونخوار پنجوں کي جگهه نرم و دراز تلوے اور ملائم هتيلياں پيدا هوجاتيں !

کيوں ؟ اسليے که يه تمام آلات جسم صرف اسليے تهے که جس طرح کي غذا اُسے ميسر آتي تهي ' اسکے حصول کيليے اُن کي ضرورت تهي ' ليکن گهانس اور پتوں کے توڑنے ' چبانے ' اور هضم کرنے کيليے اب انکي ضرورت باقي نه رهي -

اُس صورت ميں شير کي موجوده شکل و هيئت سے بالکل ايک مختلف چيز همارے سامنے هوتي ' اور قياس سطحي کهتا که يه کوئي نوع خاص ہے -

سوال پر غور کر رہا تھا ' ٹھیک اسي زمانے میں ویلس بھي اپني تنہا سیر و سیاحت کے اثنا میں اسي سوال پر سر بزانوے تفکر و تفحص تھا - ڈارون نے اپنے مخصوص صبر و تحمل کے ساتھہ ۲۰ - سال ایک نظریه کي ترتیب میں صرف کیے جو اس سوال پر غور و فکر کا نتیجه تھا - یه نظریه اسکے دل کے تاریک تجسس کدے میں بجلي کي سي روشني اور بجلي هي کي سي سرعت کے ساتھہ نمودار ہوا تھا ' جبکه وہ مشہور مالتھس کا مقاله " آبادي " کے عنوان پر سنه ۱۸۵۸ میں پڑھ رہا تھا - ایسا هي حال ویلس کا بھي ہوا جبکه وہ بخار کي شدت میں مبتلا تھا ' اور اسکي وجه سے اپنے تمام اعمال علمیه کے ترک کر دینے پر مجبور ہو گیا تھا - بیکاري اور علالت کي تکلیف دہ تاریکي میں یکایک علم کي مسرت اور خوشي کي ایک روشني نظر آئی ' اور کسي چیز نے خود بخود " مالتھس " کے مقالات کي یاد پیدا کر دي - وہ گو انہیں بارہا پڑھ چکا تھا لیکن اس نے ایک تازہ ترین ذوق کے ساتھہ انکے صفحات پر نظر ڈالي اور اسي وقت اسکے قلب پر القاء علمي کا نزول شروع ہوگیا -

(یہاں یه بتلا دینا ضروري هے که مالتھس نے انساني آبادي و عمران پر بحث کي هے اور خاص طور پر اپنے مضمون میں ان اسباب و علل پر نظر ڈالي هے جو انسان کي ابتدائي اقوام کي آبادي کو افزائش و ترقي سے روک دیتے هیں - مثلاً جنگ ' متعدي امراض ' حوادث طبیعیه ' قحط سالي ' وغیرہ وغیرہ)

(بقاء اصلح)

ویلس خود لکھتا هے ' اور اس سے زیادہ بہتر کیا ہو اگر آتے دیکھنے کیلیے خود اسکي زبان آنکھہ کا کام دے ؟

" جبکه میں مالتھس کا مطالعه کر رہا تھا ' تو مجھے خیال ہوا که یہي اسباب عام حیوانات میں بھي موثر و کار فرما هیں - چونکه حیوانات کی پیدایش انسان کي پیدایش سے زیادہ هے اسلیے اِن مہلک اسباب کي وجه سے انکي بربادي بھي زیادہ وسیع و عظیم ہوني چاهیے تاکه ہر نوع کي صرف مناسب اور ضروري تعداد هي قدرت محفوظ رکھے -

حیوانات میں سلسلۂ توالد و تناسل برابر جاري هے - اکثر جانوروں م دیکھتے هیں که وہ ایک هي وقت میں پانچ پانچ چھہ چھہ بچے تے هیں - انسے آگے بڑھتے هیں تو ایک هي وقت میں بیس بیس ا ، کو سیکتي ہوئی مرغیاں نظر آتي هیں - اور ترقي کیجیے تو ایک هي وقت میں سیکڑوں تک کی تعداد روح حیواني کے ضعیف و کم اعضا مظاہر میں ملیگي -

یه سلسله ایک ان گنت اور ما فوق التخمین زمانۂ ماضي سے جاري هے پس اس کا نتیجه تو یه ہونا چاهیے تھا که اس وقت تک ان حیوانات کي کثرت سے تمام کرۂ ارضي چھپ گیا ہوتا اور انسان کو بسنے کیلیے جگه نه ملتي ؟

مگر ایسا نہیں هے اور دیکھنے میں بھي سال بسال انکي افزایش نسل کا کوئي تدریجي ثبوت نظر نہیں آتا -

اسکا سبب یہي هے که قدرت نے ہر طرح کے حیوانات کي ایک خاص تعداد ضروري سمجھي هے اور اس سے زیادہ ہونے نہیں دیتي - اسباب موانع افزایش تعداد ہر موقعه پر اپنا کام کرتے رہتے هیں -

اسي طرح میں اپنے سلسلۂ غور و فکر میں منہمک ' قدم بڑھاے آگے بڑھتا گیا - یہاں تک که میں ایک دوسري منزل تک پہنچا - میرے دل میں یه سوال پیدا ہوا که اچھا ' بعض کیوں مرجاتے هیں اور بعض کیوں زندہ رہتے هیں ؟

کیا صرف موانع افزایش و ترقي نسل هي کي وجه سے ؟

لیکن وہ تو ہر وقت موجود نہیں ' اور پھر یه بھي هے که ایک هي وقت میں زندگي اور موت ' دونوں برابر کام کرتے رہتے هیں ؟

کیا ایسا تو نہیں که زندگي و موت بھي کسي با قاعدہ اصول انتخاب کے ماتحت هیں اور اچھے چن لیے جاتے هیں اور ناقص کو ردي کرکے پھینکدیا جاتا هے ؟

معاً یه برق حقیقت میرے دماغ میں بجلي کي طرح کوندي که قدرت جو کچھہ کرتي هے ' نسل اور اجسام کي ترقي و افزایش هي کیلیے کرتي هے ' وہ کوئي ایسا قانون وضع نہیں کرسکتي جس سے موانع افزایش نسل اسباب فراہم ہوں -

البته وہ نسل حیواني کو بڑھانے کیلیے اور اسکي طاقت اور قواء نشو کي صحت و سلامتي کیلیے ' ایک اصول انتخاب نافذ کرچکي هے تاکه ہر نسل میں ادنی مرجائیں اور صرف اعلي و اصلح هي زندہ رہیں -

جو صحیح و صالح ہوگا ' وهي زندہ رہیگا - جو ضعف و نقص سے غیر صالح هے ' اسکو ضائع هي ہوجانا چاهیے تاکه نسل اور حیات کي صحت و ترقي کو نقصان نه پہنچاے -

اگر فطرۃ ایسا کر رهي هے ' تو یه ترقي و افزایش کو روکنا نہیں هے ' بلکه عین اسکي افزایش و ترقي کي حفاظت هے

جراح سڑے گلے ہوے عضو کو جسم سے الگ کر دیتا هے - یه جسم کا ایک شدید نقصان هے - لیکن ایسا نقصان هے که اگر یه نقصان نہو تو پورے جسم کے نقصان سے ہمیں دو چار ہونا پڑے -

اس نظریه کے کشف و حصول نے میري آنکھیں کھولدیں مبں جو ابسے پہلے اپنے تمام مشاہدات حیوانیه میں صرف سوال تھا اب دیکھنے لگا تو ہر طرف میرے سامنے جواب و تشفي کي صدائیں موجود تھیں !

ایک مرتب سلسله میرے سامنے تھا جس کا مواد اگرچه علم معلومات میں سے تھا ' لیکن نتائج بالکل نئے تھے !

دنیا میں تغیرات پیدا کرنے والی مختلف چیزیں هیں - زمین اور اسکے اثرات هیں ' سمندر اور اسکي موجیں هیں - غذا اور اسکے انواع و اقسام هیں ' موسم اور اسکے عجیب و غریب سرعت کے ساتھہ کام کرنے والے اثرات هیں - جب یه تمام تغیرات طاري ہوے جیسا که همیشه ہوتے رہتے هیں ' تو مختلف انواع حیات میں بھي وہ تبدیلیاں ہوئیں جو تغیر شدہ حالات کے قبول کرنے کیلیے ضروري هیں - پھر چونکه محیط (۱) کے تغیرات همیشه سست رفتار ہوتے هیں - انکي مثال گھڑي کي بڑي سوئي کي سي ہوتي هے جسکے رفتار کو امتداد وقت کے بعد معلوم کرسکتے هیں مگر دیکھہ نہیں سکتے ' اسلیے ضرور هے که ہر نسل حیواني ان تغیرات سے متاثر ہونے کیلیے بہت وقت لیتي ہوگي جو قانون " بقاء اصلح " کے نفاذ میں موثر هیں -

تغیرات کي اس بطي السیر حالت سے قدرت پورا کام لے رهي هے - اس طرح نظام حیواني کے ہر حصے میں ٹھیک اسي طرح ترمیم و تخفیف ہو جاتي ہوگي جس طرح کي اسے مطلوب هے - اور جن میں ترمیم نہوتي ہوگي ' وہ اثناء ترمیم هي میں مرجاتے ہونگے - اور اگر یه سچ هے تو بجاے " ہونگے " کے " ہو جاتے هیں " کہنا چاهیے -

اسمیں یه حکمت بھي مضمر هے که اس طریق حفظ و ضیاع سے انواع جدیدہ میں ہر ایک نوع کے محدود خصائل ' اور دیگر انواع سے امتیازات ' واضح اور نمایاں ہو جاتے هیں -

اسکے بعد میں نے اپنے تمام مطالعۂ حیوانات و اجسام حیه میں اسي قانون " بقاء اصلح " کي عینک انکھوں پر چڑھا لي - اب میري مرئیات بالکل صاف اور غیر مشتبه تھیں "

تحقیق کھولی ' جو اصول انتخاب طبیعي کي بنا پر انوا ع طبیعیه کے آغاز اور انکے ارتقا کا عہد ہے -

انیسویں صدي کے نصف اول تک انگلستان میں طبعیات نہایت کس میرسي کے عالم میں تھے ' اور تاریخ طبیعي کے لیے مقبول علم تعلیم میں کوئي جگه نه تھي - اسلیے کم سن ویلس کیلیے ضرور ہوا که ان تحقیقات کے لیے اپنے آپ کو تیار کرے جو اسکو شہرت اور دولت کا ایک معتدل حصه دلوا نے والي تھیں - اس نے اس میدان میں سب سے پہلا قدم سنه ۱۸۳۷ کے موسم گرما میں رکھا ' جبکه اسکا بڑا بھائي ویلیم اسے اپنے ساتھه لے گیا تھا تاکه زمین کي پیمایش کے کام میں مدد لے -

ویلیم اسوقت بیڈ فورڈ شائر میں پیمایش کا کام کرتا تھا - وهیں اس چودہ برس کے لڑکے کو بھي لیگیا - آئندہ سات برس تک یه دونوں بھائي پیمایش کي تقریب سے جنوب انگلستان اور ویلز کے بڑے بڑے حصوں میں پھرتے رہے - اس گشت و سیاحت کي وجه سے انکو زیادہ تر میدانوں میں رهنا پڑا اور اسطرح انہوں نے زمین کي مختلف سطحوں کا خوب مطالعه کیا -

ایک دوست کے اتفاقیه ریمارک سے ویلس کو جنگلي پھولوں کے متعلق بعض امور کے سمجھنے کي ترغیب ہوئي - اور وہ ایک حد تک اس ایک شلنگ کي کتاب کے لے لینے سے پوري ہو گئي جو انجمن اشاعت علوم مفیدہ نے شائع کي تھي - اس سے پته چلتا ہے که اسکي طبیعت آغاز عمر هي سے اس قسم کے مطالعه کے لیے پوري طرح طیار تھي -

(امیزن پر سفر)

۲۱ - برس کي عمر میں ویلس نے پیمایش کا کام چھوڑ دیا کیونکه اسمیں زیادہ کامیابي کي امید نه تھي اور لیسٹر کے ایک اسکول میں ملازم ہو گیا - اس نے پہلے پہل یہاں تحقیقات علم النفس میں دلچسپي لي اور یہیں اسے اسپریچولیزم (روحانیات و استحضار ارواح) کي صحت کا یقین آ گیا جو اسکي زندگي کا بہت بڑا واقعه ہے - یہاں تک که وہ ایک پکا اسپریچولیسٹ (روحاني) ہو گیا -

یہیں اسے اور مشہور طبیعي اور سحر نگار ' ڈاکٹر بیٹس هنري والٹیر سے شناسائي ہوي جو بعد میں ایک ایسے سفر نامه کا مصنف ہوا ' جو انگریزي زبان میں آجکل بہترین سفر نامه مانا جاتا ہے -

بیٹس ایک بہت بڑا عالم علم الریاح (Entomologist) تھا - ویلس ابھي تک صرف علم النباتات هي پر قانع تھا مگر بیٹس کي مثال اور اسکے نشاط و شغف کار کو دیکھکے تتلي اور بھونروں (Beetles) کو جمع کرنا شروع کیا -

لیکن تھوڑے هي عرصے کے بعد دونوں دوستوں کو معلوم ہو گیا که قدرت کے دریافت کرنے کے لیے انگلستان میں کافي میدان نہیں هیں - پس ان دونوں نے اس امید پر که مصارف سفر ان اشیاء کي قیمت سے نکل آئینگے جو وہ جمع کرکے لائینگے ' گرم ممالک میں سفر کرنے اور اسي کے ساتھه گرم ممالک کي زندگي کے متعلق علمي معلومات حاصل کرنے کا فیصله کر لیا -

سنه ۱۸۲۸ ع میں وہ اس غرض سے پیرا گئے که وادي امیزن کي تفتیش کریں - وادي امیزن وهي مقام ہے ' جسکي طرف " وایج آف دي امیزن " کي اشاعت نے لوگوں کي توجه مبذول کردي تھي -

یه دونوں چار برس تک باہر رہے - انکے تجارب و مشاهدات نے دو اول درجه کي اہم کتابیں تیار کیں :

ایک " دریاے امیزن " مولفه بیٹس مطبوعه سنه ۱۸۶۳ ع اور دوسري " سفرنامه امیزن و ریو نیگرو " مولفه ویلس مطبوعه سنه ۱۸۵۳ ع -

اگرچه موخر الذکر کتاب کي صرف پانچسو کاپیاں چھپوائي گئي تھیں مگر با این همه کل کاپیاں کہیں دس برس میں جاکر فروخت ہوئیں !

تاهم انہوں نے اپنے مصنف کو طبیعیین کي مجلس میں روشناس کردیا ' اور ان مقامات کي تاریخ طبیعي میں ایک گراں بہا اضافه تسلیم کي گئیں جن مقامات سے انمیں بحث کي گئي تھي -

اسکے بعد بیٹس اور ویلس علحدہ ہوگئے اور دونوں نے اپنے لیے مختلف میدان عمل انتخاب کیے -

ویلس نے جو اندوختہ اشیاء بھیجي تھیں وہ بہت تھیں اور کو ایک چالان جسمیں بہت سا سامان تھا ' راسته هي میں جہاز پر جلگیا مگر با این همه ان اشیاء کي قیمت سے اسکے مصارف کي ادائگي کے بعد ایک معتدل رقم پس انداز بھي ہوگئي -

لندن میں مختصر قیام کے بعد جسکے اثناء میں اس نے علم الحیات کے متعلق اپني معلومات کو وسیع کیا اور ڈارون اور هکسلے کے حلقے کے اثرات قبول کیے ' وہ مشرق کي طرف روانه ہوا - اس مرتبه اس نے عزم کر لیا که وہ ملایا کے مجمع الجزائر کي ضرور تفتیش کریگا جو ایک طبیعي کیلیے بہت سے غیر پامال میدان تفتیش اپنے اندر رکھتے هیں - یه دوسرا سفر تھا جسکے اثنا میں اسے اپنے زندگي کے سب سے بڑے اکتشاف کا سراغ ملا -

(ملایا میں آغاز عمل)

سنه ۱۸۵۴ ع کے آغاز میں ویلس سنگاپور روانه ہوا - اور پورے آٹھه برس اس نے ملایا کے مجمع الجزائر میں گشت لگایا - وہ ان مختلف اور عجیب و غریب اشکال حیات کا مطالعه کرتا رہا جو اسے وہاں ملیں ' اور ان مسائل پر غور و خوض کرنے میں مصروف رہا جو ان اشکال حیات کي وجه سے پیدا ہوئے تھے - اسکے مصارف ان اندوختہ اشیاء کي قیمت سے نکلتے رہتے تھے جو وہ وقتاً فوقتاً گھر بھیجتا رہتا تھا - اس نے ایک وافر سرمایه معلومات کا جمع کر لیا اور اسکے بعد هي بیش بہا اور اہم کتابوں کا ایک سلسله شروع ہوگیا -

اس سلسلے کا آغاز سنه ۱۸۶۹ ع میں " سفر نامه مجمع جزائر ملایا " سے ہوا تھا اور پھر " طبیعت ممالک حارہ " (مطبوعه سنه ۱۸۷۸ ع) " تقسیم حیوانات جغرافي " (مطبوعه سنه ۱۸۷۶ ع) کے بعد " حیات جزیرہ " (مطبوعه سنه ۱۸۸۰ ع) پر ختم ہو گیا -

ادھر علم الحیات کے متعلق یه تمام کتابیں شائع ہوئیں ادھر اسکا وہ اکتشاف عظیم جسکا ذکر آگے آئیگا ' اسکي غیر حاضري میں انگلستان کے علمي حلقوں کے آگے رو نما ہوا - ان تازہ حالات نے یکایک اسکے آنے والے کارناموں اور چھپے ہوے کمالات کے چہرے سے نقاب الٹ دي - یہاں تک که جب سنه ۱۸۶۲ میں وہ لندن واپس آیا ہے تو بزرگتر ڈارون کے علاوہ اپنے نام کو علمي دنیا کے اس گوشے سے اس گوشے تک مشہور پایا !!

ملایا کے مجمع الجزائر اور امیزن ویلي کي عجیب و غریب اشکال حیات میں کوئي شخص یه غور کیے بغیر نہیں رہسکتا که یه گونا گوں و بو قلموں انواع حیات کیونکر وجود میں آئیں ' اور انہوں نے اپنے یه عجیب و غریب خواص کیونکر حاصل کیے ؟ سنه ۱۸۳۶ ع میں بیگل سے واپسي کے بعد جسوقت ڈارون میں

عرق پودینہ

هندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائده کرتا ہے ہر ایک اهل عیال والے کو گھر میں رکھنا چاهیے۔ تازي ولایتي پودینہ کي هري پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھي پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھي تازي پتیوں کي سي ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ هو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد هضمي اور متلي - اشتها کم هونا ریاح کي علامت وغیره کو فوراً د ہے۔

قیمت في شیشي ۸ - آنہ محصول - آنہ

پوري حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — هر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے۔

[۱۹]

مسیحا کا موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موهني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکہ - گھي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رہے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھي جویاں ہے بنابریں هم نے سالہا سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي ہے بلکہ موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپني لطافت اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتي ہے نہ تو سردي سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا ہے قیمت في شیشي ۱۰ آنہ علاوه محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھي ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے هیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشوره کے سر آسکتي ہے - هم نے خلق اللہ کي ضروریات کا خیال کرکے عرق کو سالہا سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کرچکے هیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق هو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلي اور قے بھي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں تمره بسر بھي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھ گلٹیاں

اصل عرق کافور

[۱۱]

اس گرمي کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالي کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکي حفاظت نہیں هوئي تو هیضہ هو جاتا ہے - بیماري بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل هوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاري ہے ' اور هیضہ کي اس سے زیاده مفید کوئي دوسري دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھي ہے - قیمت في شیشي ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

بھي هو بلي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجہ سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتي ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي ہے ' نیز اسکي سابق تندرستي از سرنو آجاتي ہے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتھ پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نہ چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹي بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي ہے

المشتهر رہبر الشر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

47

گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

مرد ' عورتیں ' لڑکے ' فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کر سکتے هیں - تلاش ملازمت کي حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواه کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ - خرچ ' براے نام - چیزیں دور تک بھیجي جاسکتی هیں - یہ سب باتیں همارا رسالہ بغیر اعانت استاد بآساني سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھ بھیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے -

تھوڑے سے یعني ۱۲ روپیہ بذل نٹ کٹنگ (یعنے سپاري ترش) مشین پر لگائیے - پھر اس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کر سکتے هیں - اور اگر کہیں آپ آدرشہ کي خود باف موزے کي مشین ۱۵۵ - کو منگائیں تو ۳ روپے - اور اس سے بھي کچھ زیاده حاصل کرسکتے هیں - اگر اس سے بھي زیاده چاهیے تو چھ سو کي ایک مشین منگالیں جس سے موزه اور گنجي درزن تیار کي جاتي ہے اور ۳۰ روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور هر طرح کي بنیاین (گنجي) وغیره بنتي ہے -

هم آپ کي بنائي هوئي چیزوں کے خریدنے کي ذمہ داري لیتے هیں - نیز اس بات کي کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

هر قسم کے کاتے هوئے اون ' جو ضروري هوں ' هم محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے هیں - تاکہ روزانہ کا آپ کو انتظار هي کرنا نہ پڑے - کام ختم هوا ' آپ نے روانہ کیا ' اور اسي دن روپے بھي مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھ هي بننے کے لیے اور چیزیں بھي بھیج دي گئیں !

آدرشہ نیٹنگ کمپني - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ
سب ایجنٹ شاهنشاه اینڈ کمپني - نمبر ۸۰ نذیر بازار - ڈھاکہ

مراسلات

مسئلۂ مصر

میرا پہلا مضمون دوبارہ مسئلہ مصر (مندرجہ الہلال نمبر ۶ جلد - ۳) اگرچہ قوم کي دلچسپي کا باعث نہوا اور ابتک کسي هم اهنگ نے اپني صدا بلند نہ کي ' لیکن اس خیال سے کہ هندوستان سے اسکا کوئي خاص تعلق نہیں اور نیز وہ افکار و حوادث جو گذشتہ دنوں میں پیش آے ' قوم کو ایسے مسئلوں کے طرف توجہ دلانے کے لیے قدرتاً مانع تھے ' میں دل گرفتہ نہیں هوں اور سمجھتا هوں کہ مسلمانان هند ضرور مسئلۂ مصر سے دلچسپي لینگے -

مصر و شام اسلامي تاریخ میں همیشہ ساتھہ ساتھہ رہے - اور انشا اللہ هم اپني آنکھوں سے پھر مصر و شام کو ساتھہ دیکھینگے - مصر کیونکر جدا هوا ؟ ایک البانی سپاهي کي شوریدہ سري سے - مصر کي یہ حالت کیوں هوئي ؟ اسکي اولاد کي نا قابلیت اور فضول خرچیوں سے - لیکن کیا ان دو غلطیوں کي تلافي ممکن نہیں ؟ مصر کا تعلق کیا اب دولت عثمانیہ سے نہیں ہے ؟ کیا انگریزوں نے واقعي اسے اپنے قبضے میں کر رکھا ہے ' اور اپني قومي شرافت کے خلاف کیا وہ ایک ذلیل ترین دغا بازي کے مرتکب هونگے ؟ میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے - هم میں سے بعضوں کو یہ ایک وهم ہے کہ انگریز مصر کے مالک بنے بیٹھے هیں - لیکن اگر نظر تحقیق سے دیکھا جاے تو انگریزوں کي حیثیت ابتک بالکل ایک مشیر کي سي ہے - کوئي معاهدہ ' کوئي فتح ' کوئي انصاف ' اور خود انکا کوئي قول مصر پر قابض هونے کے حقوق نہیں دلاتا - لیکن جو لا پروائي حکومت عثمانیہ نے اس بارے میں دکھلائي ہے اور وہ آزردہ کرنے والے خیالات جن سے مصر خود اپني ڈیرہ اینٹ کي مسجد جدا بنانا چاهتا ہے ' البتہ انگریزوں کے لیے ایک انگریزي مصر کي تیاري کا همیں خوف دلاتے هیں - میں نے خود اکثر مصریوں اور ترکوں کے اقوال پڑھے هیں جنمیں خوشامد اور خوف کے ساتھہ اس امر کا اعتراف کیا جاتا ہے کہ هندوستان و مصر انگریزي حکومت میں نہایت خوش و خرم هیں -

هندوستان ضرور هوگا - لیکن مصر کے متعلق تو ایسي راے رکھنا برٹش گورنمنٹ کے کونسل جنرل مصر کو گورنر جنرل مصر بنا دینا ہے -

مصر کے متعلق جو کچھہ میں پہلے لکھہ چکا هوں ' اسکا دهرانا یہاں ضروري نہیں سمجھتا - میں اس مضمون میں صرف وہ پہلو دکھانا چاهتا هوں جس کي رو سے مصر کا ترکي حکومت سے ملنا بلا کسي دقت کے هوسکتا ہے -

انگریزوں کے مصر کے متعلق کیا خیالات هیں ؟ لارڈ کرومر اور لارڈ پامرسٹون کے الفاظ میں بیان کرنا چاهتا هوں جو کہتے هیں :

" انگلستان کي یہ خواهش نہیں کہ وہ مصر پر قبضہ رکھے لیکن انگریزي فوائد کے لیے یہ بہت ضروري ہے کہ یہ ملک کسي دوسري یوروپین طاقت کے قبضے میں بھي نہ آجاے - انگریزي پالیسي مصر میں همیشہ اسی اصول کي پابند رهي - سنہ ۱۸۵۷ میں نپولین ثالث شاهنشاہ فرانس نے انگریزي حکومت کے آگے اپنا یہ ارادہ ظاهر کیا کہ شمالي افریقہ منقسم هوکر مراکو فرانس کے قبضے میں آیا ہے - تیونس روڈینا کے ماتحت اور مصر انگریزوں کے ماتحت - تو اسپر لارڈ پامرسٹون نے اپنے خیالات کا اظہار لارڈ کلیرنڈون کے خط میں بدیں الفاظ کیا تھا : " هماري بالکل خواهش نہیں کہ مصر انگریزي مقبوضات میں داخل هو - گو اسمیں شک نہیں کہ دنیا کے اکثر حصے فرانس اور انگلستان کے ماتحت رهکر بہتر اقتصادي حالت حاصل کرسکتے هیں ' مگر انگلستان کي جو خواهش مصر کے بارے میں ہے ' وہ یہ ہے کہ مصر ترکي حکومت میں شامل رہے ' تاکہ کسي دوسري یوروپین طاقت کو مصر پر قبضہ پانے کا خیال نہ هونے پاے - هماري صرف یہي خواهش ہے کہ مصر میں هماري تجارت کو ترقي هو - وهاں همارے سفر میں آسانیاں پیدا هوں - لیکن هم اس بوجھہ کو اٹھانا گوارا نہیں کرسکتے جو مصر کو اپنے حصے میں لانے اور اسپر حکومت کرنے میں پوشیدہ ہے - غیر ممالک کي ترقي صرف اپنے تجارتي اثر هي سے کرنا چاهیے - همکو فتوحات کے جہاد صلیبي سے بچنا چاهیے تاکہ هم مہذب ممالک میں بد نام نہ هوں " (ماڈرن ایجپٹ مصنفۂ لارڈ کرومر)

اگر لارڈ پامرسٹون کي حیثیت وزیر انگلستان کي سي ہے اور انکي آواز کو هم انگریزي حکومت کي آواز کہہ سکتے هیں ' تو مصر کے طرف سے همکو نا امید نہونا چاهیے - یہي قول مسٹر گلیڈاسٹون و دیگر وزارے انگلستان کا تھا - البتہ جو بات سب سے زیادہ نا امید کرنیوالي ہے ' وہ ترکونکا خود اپنا رویہ ہے - میري دعا ہے کہ انکي موجودہ کمزوري سے انگریز فائدہ نہ اٹھاویں ' اور اپنے اقوال کي سچائي کو نظر انداز کرکے ترکونکو مجبور نکریں کہ کسي ایسے معاهدہ پر دستخط کردیں ' جسکي رو سے مصر کا حال بھي قبرس کا سا هو جاے - ترکونکو اپني قوت حاصل کرنیکا موقع دو ' جسمیں خود انگلستان هي کا فائدہ ہے اور پھر مصر انکے حوالہ کردو - هماري قوم ذمہ دار رهیگي کہ تمہارا هندوستان غیروں کے حملوں اور اندروني بغاوتوں سے محفوظ رہے -

س - م - ا -

خطوط جہنم سے

اصل مصنف ان خطوں کا ایک جرمن فاضل ہے - جس نے قلم سے جہنم کے ایسے حیرت انگیز اور پر تاثیر نقشے کھینچے کہ یورپ کي تمام زبانوں نے اسے اپني آغوش میں جگہ دي -

یورپ کے بعض اعلیٰ تعلیم یافتہ نے مجھے اس ترجمے کي داد دي اور هندوستان کے بعض مشہور انشا پردازوں نے اس پر صاد کیا - بہر صورت کتاب قابل ملاحظہ ہے -

کل خطوط تیس هیں جو سلسلہ وار شایع هو رہے هیں - پورے مجموعے کي قیمت معہ محصول ڈاک مبلغ ۴ - روپیہ - ۱ - آنہ ہے - هر خط کي جدا گانہ قیمت ۲ - آنہ - محصول ڈاک کا اس کے علاوہ ہے -

شرف الدین احمد
محلہ کہاري کنواں - رام پور اسٹیٹ - یو - پي

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

45

تجارت گاہ کلکتہ

ے یوں تو ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسی ہیں جنکی ساخت اور تیاری کے لیے کلکتے هي کي آب و ہوا موزوں ہے - اسلیے وہ یہاں سے تیار ہو کر تمام ہندوستان میں روانہ کي جاتي ہیں - ہمارے کارخانے میں ہر قسم کي وارنش مثلاً روغني بچھیا ، ہوۃ ؛ براؤن ، زرد ، کتلي ، کاف ، بکري اور بھیڑي کے کالے بے سر کا چمڑا ، رشین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار ہوتے ہیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے ساز بنانیکا کالے اور بھینس کا سفید اور کئي رنگ کا وارنش بھي تیار ہوتا ہے - یہي سبب ہے کہ ہم دوسروں کي نسبت ارزاں نرخ پر مہیا کرسکتے ہیں - جس قسم کے چمڑے کي آپکو ضرورت ہو منگا کر دیکھیں ؛ اگر مال خراب ہو تو خرچ آمد و رفت ہمارے ذمہ ، اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنیري نمبر ۲۲ - کنٹوفر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

THE MANAGER, STANDARD TANNERY.
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

منقی الات تنفس

نزلہ کھانسي اور دمہ کا خرش ذائقہ اکسیر معجون قیمت في شیشي ۱۲ آنہ جسمیں سات روز کي دوا ہے - محصولڈاک ۳ آنہ منیجر دار الشفاء بھیونڈي ضلع تھانہ سے طلب کیجیے -

میرے پاس

رسالہ زمانہ - مخزن - عصمت - تمدن - شمس بنگالہ - نظام المشایخ - صوفي - عصرجدید - کشمیري میگزین - الناظر - دکن ریویو - پنجاب ریویو وغیرہ وغیرہ ماہواري - پرچوں کي مکمل و نا مکمل جلدیں معہ تصاویر قسم اعلی کے موجود ہیں - اور میں نصف قیمت پر دینے کیلیے طیار ہوں - جن صاحبوں کو ضرورت ہو وہ مجھ سے خط وکتابت کریں - بڑا هي نایاب ذخیرہ ہے - متفرق پرچہ جات بھي بہت ہیں - جلد فرمایشیں بھیجدیجیے/ - تاکہ آیندہ افسوس کرنا نہ پڑے - کیونکہ اکثر گذشتہ پرچے دوگني قیمت دینے سے بھي نہیں ملتے

المشتہر

ماسٹر محمد حمزہ خان مقام ملکہ پور ضلع بلڈانہ برار

P. O. Malkapur G. I. P. R.

53

خیالات ازاد

جو اودھ پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد علی بہادر - آئي - ایس - او - (جنکا فرضي نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پر زور قلم ظرافت رقم کا نتیجہ اور اپنی علم شہرت اور خاص دل چسپي سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ هي نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولو الابصار ہے - ذیل کے پتے سے بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی جادو بیاني اور معجز کلامي سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانعمري آزاد ۱۲ آنہ علاوہ محصول -

المشتہر

سید علی اکبر نمبر ۹۲ ڈالتلا لین کلکتہ -

23

اکسیر اعظم

ایجاد کردہ جناب حکیم حافظ ابو الفضل محمد شمس الدین صاحب

ایک سریع الاثر اور مجرب مرکب

ضعف دماغ و جگر کیلیے یہ ایک مجرب اور موثر دوا ہے - ضعف مثانہ کیلیے بھي اسکي تاثیر بے خطا اور آزمودہ ہے - ان تمام افسوس ناک اور مایوس کن امراض ضعف کیلیے اس سے بہتر زود اثر اور تعجب انگیز نتائج بخشنے والا اور کوئي نسخہ نہیں ہوسکتا ، جنکي وجہ سے آج نئي نسل کا بڑا حصہ نا امیدي کي زندگي بسر کر رہا ہے اور اپنے فرائض حیات کے ادا کرنے سے عاجز ہے یہ اس طرح کي تمام نا امیدیوں کو جلد سے جلد مبدل بہ امید و نشاط کردیتا ، اور ایک نہایت صحیح و سالم اور ہر طرح تندرست شخص کي طاقت و صحت سے مایوس مریضوں کو شاد کام و کامیاب بنا دیتا ہے - صحت کي حالت میں اگر اسے استعمال کیا جائے تو اس سے بہتر اور کوئي شے قوت کو محفوظ رکھنے والي نہوگي -

قیمت في ڈبیہ مبلغ ۳ روپیہ (تین روپیہ) محصول ڈاک ۶ آنہ

منیجر - دي یوناني مڈیکل اسٹورس

نمبر ۱ - ۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلي کلکتہ

The Manager, The Unani Medical Stores,
15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندي - ڈبل و خوبصورت کیس مضبوط و سچا ٹائم - گارنٹي ایک سال معہ محصول پانچروپیہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندي ڈبل منقش کیس سچا ٹائم بڈانیواني گارنٹي ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سائز ہنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پالدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتي - پرزے پالدار - سچا ٹائم - گارنٹي ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فاینٹ (پتلي) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منہ) کبھي حرات سے بند نہ ہوگي - گارنٹي ایکسال معہ محصول پانچروپیہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹي لیور لنڈن واچ معہ محصول چھہ روپیہ -

۶ - ۱۶ سائز - سسٹم - راسکوف - پٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹي ایک سال معہ محصول تین روپیہ اٹھہ آنہ -

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والي - گارنٹي ایکسال معہ محصول دو روپیہ اٹھہ آنہ -

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ -

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

رجسٹری شدہ

نوٹ

الهلال

ہفتہ وار مصور رسالہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

7-1 McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs 8
Half-yearly ,, ,, 4 - 12.

نمبر ۲۵ — کلکتہ : چہار شنبہ ۱۸ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, December 17, 1913.

فہرست

تصاویر

مہمان محترم

لارڈ ہڈلی بالقابہ ' جنہوں نے حال میں قبول اسلام کا اعلان کیا ہے - اور جسکے متعلق آئندہ اتوار کو مسلمانان کلکتہ کا ایک عظیم الشان جلسہ ٹون ہال میں منعقد ہونے والا ہے -

اخر الانبـاء

جنوبي افريقه

... سے اطلاع ملی تھی کہ حکومت نے مسٹر ... دی ہے کہ انجمن کی زیر نگرانی پولیس کے ذریعہ تقسیم غذا کی ... اس تار سے یہ امید ہوئی تھی کہ غذا کے متعلق ہندوستانی اسیران ... مصائب و شدائد میں کچھہ نہ کچھہ تخفیف ہوجائیگی ' مگر اس ہفتہ مسٹر ... تار ... ایسوسی ایشن سے موصول ہوا ہے ' اس نے اس امید کی ... تار کا مفاد یہ ہے -

... موجودگی کی اجازت نہیں - ... گفتگو ... جو کچھہ باتیں ہوتی ہیں ' پولیس کے ... کی وساطت سے - ... کو لوگوں سے اسقدر علحدہ رکھا جاتا ہے ... معلوم نہ ہو کہ وہ بھوکے مر رہے ہیں - ... نہیں ہوا ہے ' مگر وہ بھی عملاً بند جانہ ہیں -

... کچھہ نہ کچھہ معنی ضرور ہیں - تلاش ... کیا گیا ' ... کی خانہ تلاشی ہوئی ' کاغذات لے لیے گئے - ... ظالم ترین حکومت عالم یعنی روس کا طریقہ یہاں بھی ... اب ... کو اپنے وطن سے بھی ملنے کی اجازت نہیں "

ڈیلی ٹیلیگراف کے مراسلہ نگار نے ' جو یونین گورنمنٹ کی برأت کی چشمدید شہادت دینے کے لیے دورہ کر رہا ہے ' اپنے مراسلہ میں یہ ظاہر کیا تھا کہ تین پونڈ ٹیکس کی تجویز خود حکومت ہند کی تھی -

اب ایسوسیاٹڈ پریس کو اطلاع ملی ہے کہ سنہ ۱۹۰۳ع میں ہندوستانی مزدوروں کی واپسی کے متعلق اپنی ... تحریر میں بھی حکومت ہند نے یہ تجویز نہیں کیا ہے کہ جو مزدور واپس نہ آسکیں ان پر فی کس تین پونڈ ٹیکس لگایا جائے - یہ محض غلط ہے !

بالآخر یونین گورنمنٹ نے عملاً وہ تدبیر شروع کر دی ' جو وہ آزاد تحقیقات سے بچنے کے لیے کرنا چاہتی تھی -

ایک کمیشن اسلیے مقرر کیا گیا ہے کہ وہ نٹال میں اسٹرائک کے متعلق ہنگاموں کی پبلک طور پر تحقیقات کرے جلد سے جلد رپورٹ پیش کرے -

یہ کمیشن امور ذیل کی تحقیقات کریگا .

وہ کیا اسباب و حالات ہیں جو اسٹرائک اور ہنگامے تک رہنما ہوے ؟

ان ہنگاموں میں کتنی طاقت استعمال کی گئی ؟

کیا اتنی طاقت اور ان اعمال شدیدہ کے استعمال کی ضرورت تھی ' جنکے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اسٹرائک کے سزا شدہ قیدیوں کے ساتھہ کیے گئے ؟

امور مذکورہ کے متعلق سفارشیں جو کمیشن کرنا چاہے -

کمیشن ان اشخاص سے مرکب ہے :

سر ولیم سالومن کے - سي - ایم - جي - رئیس کمیشن ' ایولڈ ایسلین کے - سي - لفٹنٹ کرنل جے - ایس - وي - اي - کے - سي - وي - او -

لیکن سوال یہ ہے کہ اس کمیشن سے ہندوستانیوں کے زخموں کے لیے مرہم کا سامان ہوگا یا مزید نیش زنی و نمک پاشی کا ؟ ٹائمز کو اطلاع ملی ہے کہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانی اس کمیشن کو بالکل ناپسند کرتے ہیں ' اور اس فکر میں ہیں کہ مختلف مقامات میں جلسے کریں اور اس مضمون کے رزولیوشن پاس کیے جائیں کہ اس امر پر اظہار افسوس و نا امیدی کیا جاتا ہے کہ تحقیقات کے حدود میں جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی عام حالت اور آئندہ پالیسی شامل نہیں ' بلکہ وہ صرف اسٹرائک ہی تک محدود ہے - اور نیز یہ کہ کمیشن کی ترکیب صحیح نہیں ' کیونکہ اسکے ممبروں میں سے ایک شخص بھی خالي الذہن نہیں ہے ' بلکہ کوئی نہ کوئی مخالفانہ خاص راے ضرور رکھتا ہے -

تصحیح

گذشتہ اشاعت کے صفحہ ۴۴۸ سطر ۴ میں بجاے Law of heredity کے Law of Inheritance پڑھنا چاہیے -

اطلاع

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں ' ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -

(۲) اگر کسی صاحب کو پتہ کی تبدیلی کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لیے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہییں یا پانچ آنے کے وی - پی کی اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداری کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرمائیں -

(۶) منی آرڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پتہ ' رقم ' اور نمبر خریداری (اگر کوئی ہو) ضرور درج کریں

52

ضرورت ہے

ایک ایف اے مسلمان کی ضرورت ہے جو انگریزی اور حساب میں خاص مہارت رکھتا ہو - عمر تیس اور چالیس سال کے درمیان ہو - خوش اخلاق اور مذہبی تعلیم سے بھی واقفیت رکھتا ہو - تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار معہ جاے آسایش و خوراک - انکی زیر نگرانی شب و روز دو انٹرنس کے طلبا رکھے جائنگے - نگہداشت پر آیندہ کی ترقی کا وعدہ -

تمام خط و کتابت میر اسلم خان جنرل کنٹرکٹر - برینڈ لاج - سول لائن - ناگپور - کے پتہ سے ہونی چاہئیے -

---

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس ہزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس ہزار " یعنی اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس ہزار آدمیوں کی نظر سے گذر جاے ' جس میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ ہوں ' تو اُس کی صرف ایک ہی صورت ہے - یعنی یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ ہے کہ الہلال کے خریدار پچاس ہزار کیا معنی پچیس ہزار بھی نہیں ہیں - لیکن ساتھہ ہی اس امر کی واقعیت سے بھی آجکل کسی با خبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس ہزار سے زائد انسانوں کی نظر سے ہر ہفتے گذرتا ہے -

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپی ہوئی چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتی ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے ' اور یہ قطعی ہے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراری ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتی ہے اور پھر پرچے کے آتے ہی جس طرح تمام محلہ اور قصبہ خریدار کے گھر ٹوٹ پڑتا ہے ' اسکو آپ اپنے ہی شہر کے اندر خود اپنی آنکھوں سے دیکھہ لیں -

اُس کی وقعت ' اُن اشتہارات کو بھی رفیع بنا دیتی ہے ' جو اسکے اندر شائع ہوتے ہیں -

با تصویر اشتہارات ' یورپ کے جدید فن اشتہار نویسی کے اصول پر صرف اُسی میں چھپ سکتے ہیں -

سابق اجرت اشتہار کے نرخ میں تخفیف کردی گئی ہے -

منیجر الہلال الکٹریکل پرنٹنگ ہاوس -

۷/۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکتہ -

36

خضاب سیہ تاب

ہم اس خضاب کی بابت کچھ [illegible] کی نیا پسند نہیں کرتے لیکن یہ سچی بات ہے اسکے کہنے میں وقت کوئی نہیں ' خواہ کوئی سچا کہے یا جھوٹا [illegible] یہ ہے کہ جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد ہوے ہیں ان سب سے [illegible] سیہ تاب بڑھکر نہ نکلے تو جو جرمانہ ہم پر کیا جاوے گا ہم قبول [illegible] خضاب مقدار میں کم ہوتے ہیں خضاب سیہ تاب اسی قیمت [illegible] دیا جاتا ہے کہ عرصہ دراز تک چل سکتا ہے - دوسرے خضابوں کی [illegible] ہے خضاب سیہ تاب میں دلپسند خوشبو ہے دوسرے خضابوں کی [illegible] شیشیاں دیکھنے میں آتی ہیں اور دونوں میں سے [illegible] خضاب سیہ تاب کی ایک شیشی ہوگی اور صرف ایک مرتبہ لگانا [illegible] خضابونکا رنگ دو ایک روز میں پھیکا پڑجاتا ہے اور قیام کم ہوتا ہے - [illegible] سیہ تاب کا رنگ روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور دو چند قیام کرتا ہے بلکہ پھیکا [illegible] نہیں - کھونٹیاں بھی زیادہ دنوں میں ظاہر ہوتی ہیں - دوسرے [illegible] بال سخت اور کم ہوتے ہیں خضاب سیہ تاب سے نرم اور [illegible] مختصر یہ کہ [illegible] بعد استعمال [illegible] اس وقت تک ایسا خضاب نہ ایجاد ہوا اور نہ ہوگا خضاب [illegible] یا کسی اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا ہے نہ باندھنے کی ضرورت [illegible] حاجت لگانیکے بعد بال خشک ہوتے ہی رنگ آیا - قیمت [illegible] محصول ڈاک بذمہ خریدار - زیادہ کے خریداروں سے رعایت [illegible]

ملنے کا پتہ کارخانہ خضاب سیہ تاب [illegible] امرت [illegible]

S. C. MITRA & Co.

بہترین طریقہ اور عمدہ تیاری

ہندوستان میں

کارخانہ

ہاف ٹون - لائن اور رنگین بلاک کے واسطے

[illegible] روپیہ صرف کرکے یہ کارخانہ شروع کیا گیا ہے [illegible]

[illegible]

کارخانے کی خصوصیات

(۱) وقت مقررہ پر ہر چیز کو تیار کرنا (۲) کم قیمت

(۳) ہر قسم اور ہر طرح کی فرمایش کی پوری طرح تعمیل کرنا -

[illegible]

[illegible]

المشتہر - ایس سی مترا اینڈ کو نمبر [illegible] بکان [illegible]

NAR AL BAGAA LANE

CALCUTTA.

کے ساتھہ ہے اور ضلالت کا بیج کن کي زمینوں میں تھا ؟ و ان في ذلک لآیات لکم ان کنتم مومنین (۵۰ : ۲)

اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ قوم نے اُن اشخاص و افراد کي غلامي سے نکلنے کیلیے ایک نئی جد و جہد شروع کردي ' جو خود بھي کسی شیطان کدۂ مخفي کی چوکھٹوں کے غلام تھے - اور ہر شخص کو نظر آگیا کہ لیڈر کے معني رہنما کے ہیں ' نہ کہ آقا اور اربابا من دون اللہ کے ! اصل قوۃ کار و ارادہ ' جماعت اور مشورہ کي ہے نہ کہ افراد کي ' اور پالیٹکس کے معني یہ نہیں ہیں کہ ہندوستان یا انگلستان کے حکومت کدوں کے احکام و مرضات کي پرستش کي جاے ' بلکہ وہ صداقت اور خدمت ملک و ملت کا ایک فرض مقدس ہے جو قرباني و ایثار ' اور حق پرستي و اجتہاد فکري کے بغیر انجام نہیں دیا جا سکتا - اور نہ جو چند بڑے آدمیوں کا ایک مجمع ہے ' جو بلند نام و نمود اور زنجیر عزت و زخارف دنیوي میں گرفتار ہیں ' یہ صرف اغراض شخصیہ اور منافع ذاتیہ کا ایک کھیل ہے اور بس ! بل ہی فتنۃ و لکن اکثر الناس لا یعلمون (۴۹ : ۳۹)

جماعت اگر اپنے تئیں سمجھے اور اپني قوت سے کام لے تو تاج و تخت اسکے آگے ٹھہر نہیں سکتے - پھر چند افراد یا ایک شرذمۂ قلیلہ کي کیا حقیقت ہے ؟ مسلمانوں میں جماعت کي اصلي قوت کا ظہور تو نہ ہوا اور اسکے لیے ایک کافي مدت مطلوب ' تاہم بیداري ضرور ہوئی اور اپني قوت کا احساس عام طور پر پیدا ہوچلا - یہ دیکھکر وہ تمام لوگ جو کل تک اپني قوت پر نازاں اور اپنے مستبدانہ احکام پر مغرور تھے ' اپنے تئیں زندہ رکھنے کیلیے مجبور ہوے کہ نئي روش کے ساتھہ دینے کا اعلان کریں - یہاں تک کہ مسلم لیگ کے جلسوں کي صدارت کیلیے لوگوں کو اعلان کرنا پڑا کہ وہ نئے مذہب کو قبول کرکے اسکي کرسي پر متمکن ہونگے - مسلمان مخالفت کا ارادہ نہ کریں !

پس نئي تحریک ایسے گروہ پر مشتمل ہوگئي ' جسمیں ایک جماعت تو مومنین مخلصین کي تھي ' دوسري منافقین مفسدین کی ' تیسري مولفۃ القلوب کي : ومنہم من یومن بہ ومنہم من لا یومن بہ ' و ربک اعلم بالمفسدین (۴۰ : ۱۰)

(بعد از جنگ)

جبکہ توفیق الہی کي نصرت فرمائي سے ایسا ہوا تو ضلالت کا گھرانا اجڑ گیا ' اور غلامي کے مورث اعلی یعنے شیطان کي ذریۃ ماتم کرنے لگی - اُس نے دیکھا کہ وہي لیگ جس کي پیدایش حکومت پرستي کے خمیر کي کثافت سے ہوئي تھي ' اب اُسکے آگے صرف دو ہی راستے کھلے رہگئے ہیں - یا تو قوم سے الگ ہوکر اور صرف دو تین شخصوں کا ایک سازش کدہ بنکر رہجاے ' اور اس طرح اپني موت کا اعلان کردے ' اور یا پھر زندہ رہے تو اپني باگ حکومت غیر مسلم کي جگہ امۃ مرحومہ کے ہاتھوں میں دیدے -

یہ گروہ انقلاب رفت کے اس اثر سے مبہوت ہوگیا کہ لیگ وہي دائم مقام سکرٹري ' جو آغاز تحریک میں نئي تحریک کا اشد شدید مخالف تھا ' وہي لوگ جنکي ازادي و حریت صرف مسلم یونیورسٹي کے مسئلہ الحاق و عدم الحاق ہی تک محدود تھي ' وہي عام دعلم دادہ طائفہ جو اس تحریک کے داعیوں کو " علي گڈہ کا دشمن " سمجھکر آزردہ دل ہو جاتا تھا ' اب حریت کے دعوؤں سے خوش حال ہے اور ایک عام ہوا ایسي چل گئي ہے ' جس نے ہر شخص کو جام جدید کے نشہ سے سرمست کردیا ہے اور جس طرف کان لگا دیے ' نئے نغمے ہی کی صدائیں آرہي ہیں :

عالم تمام مذہب اشراقیاں گرفت !!

وہ دم بخود سا ہوگیا کیونکہ کوئي حیلۂ گفتگو اُسکے لیے باقي نہیں رہا تھا ' پر اندر ہي اندر آتش نفاق کو سلگاتا اور حکومت کی وادیوں سے چلي ہوئي ہواؤں سے اسکے شعلوں کو بھڑکاتا رہا ' یہاں تک کہ مسٹر محمد علي اور سید وزیر حسن انگلستان گئے ' اور رائٹ انریبل سید امیر علي سے مناقشہ پیدا ہوگیا - وہ کہ وقت کے منتظر تھے اور چاہتے تھے کہ کوئي فرصت ایسي ہاتھہ آجاے کہ پھر مسلمانوں کي غلامي کي " مسلمہ قومي پالیسي " کا پتلہ زندہ کرکے کھڑا کیا جاسکے ' اور پھر لیگ گورنمنٹ کے ہاتھہ میں دیدي جاے ' معاً اپنے اپنے ماتم کدوں سے نکلے اور چھپي ہوئي ڈوریوں میں مقناطیسي سرعت کے ساتھہ حرکت پیدا ہوگئي - سید امیر علي چونکہ جنگ طرابلس وغیرہ کے موقعوں پر بہت سے تار بھیج چکے تھے (جو اظہار ازادي کا سب سے زیادہ ارزاں میدان تھا ' کیونکہ اصلي امتحان ہندوستان کے سیاسي معاملات ہیں جن میں لب کشائي کرنے سے براہ راست برٹش گورنمنٹ پر چوٹ پڑتي ہے نہ کہ اٹلي اور بلقان کے معاملات) اسلیے انکي وقعت شخصي کو اور زیادہ نمایاں کرکے ' ایک ایسا آلہ بنایا گیا ' جسکے ذریعہ جماعت کي قوت کو پھر اشخاص کے ہاتھوں شکست دلائی جاے -

(حرکت ارتجاعیہ)

یہ ایک خالص ارتجاعي تحریک ہے جو تاریکي کي طالب اور روشني سے نفور ہے ' اور جو صرف اسلیے ہے تا خدا کي خوشنودي کي راہ سے اُسکے بندوں کو باز رکھے ' اور حکومت پرستي کے شیاطین الانس کے خونخوار پنجے پھر تیز ہو جائیں - غلامی اور حکام پرستی کا وہ شجرۂ ملعونہ و خبیثہ ' جس کي شاخیں خشک اور جسکي جڑ کھوکھلي ہو رہي ہے ' اسکو یہ دیکھتے تھے ' اور جب اسکے ہر جھڑنے والے زرد پتے پر ابلیس لعین روتا تھا ' تو یہ بھی اپني صداے شیون اسکے ماتم میں ملا دیتے تھے : لیجعل اللہ ذالک حسرۃ في قلوبہم - پس اب چاہتے ہیں کہ اپنے خبث نفاق کے آب نجس سے کفر پرستي کے اس تخم جہنمي کي دوبارہ آبیاري کریں ' اور دجال افساد کي ذریت اسکي سایہ دار شاخوں کے نیچے آکر پناہ لے : یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواہہم ' و اللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون -

(فریب کار)

میں شخصیات سے بکلي نفور و گریزاں ہوں ' اور دنیا جانتي ہے کہ حضرۃ ایزد سبحانہ و تعالی نے میرے قلم و زبان کي حرکت صرف اُسي وقت کیلیے مقدر فرما دي ہے (و الحمد للہ علی لطفہ و احسانہ) جبتک کوئي حقیقي جماعتي و ملي مشکل درپیش ہوتي ہے - کتنے ہي مخاصمات و منافسات شخصیہ ہیں جو ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں لیکن الحمد للہ کہ وہ قلم کبھي بھي انکے تذکرہ سے آلودہ نہیں ہوتا ' جو صرف دعوۃ الہیہ کا داعي ' اور محض دل کے حقیقي جوش کا ترجمان ہے -

رائٹ انریبل سید امیر علي اور مسلم لیگ کا قصہ کئي ماہ سے درپیش ہے - میں نے اسپر اول روز ہي غور کیا لیکن مجھے زیادہ تر شخصي حیثیت نظر آئي اور اسلیے سوا اُس مختصر راے کے جو ایسو سیا ئٹڈ پریس کے ذریعہ مشتہر ہوئي ' اور اسکي نسبت کچھہ نہ لکھا - میري خاموشي پر لوگوں نے اعتراض کیے ' بے شمار خطوط لکھے ' لیکن میرے کار و بار کا رشتہ اُن صداؤں کے ہاتھہ نہیں ہے ' جو میرے وجود سے باہر اٹھتي ہیں -

پس میں چپ تھا اور گو قرائن و حالات حقیقت مخفیہ کي ترجماني کر رہے تھے ' تاہم سمجھتا تھا کہ اصول کا وعظ اس سے بہت ارفع و اعلی ہے کہ خاص خاص جھگڑوں میں اپنے اُس وقت کو ضائع کروں ' جو خدا ہي جانتا ہے کہ کن کن مصائب و مشکلات سے مجھے میسر آتا ہے - مجھے یہي چاہیے کہ صرف اپنے کام اور دعوت ہي میں سرگرم رہوں - بہت سے اخبارات اس راہ میں قدم رکھنے کے شائق ہیں ' ان معاملات کو بکلي انہي کیلیے چھوڑ دوں -

شذرات

اخري هفته

سال کا آخري هفته آگیا - آج نصف سے زیادہ دسمبر گذر چکا ہے' اور عنقریب جنوري سے نیا سال شروع هوجائیگا -

لیکن واقعات و حوادث کو دیکھتا هوں تو صرف سنه ۱۳ - کے دور ماہ و ایام هي کا آخري هفته در پیش نہیں ہے' بلکه مسلمانوں کے نئے دور تنبه و بیداري کیلیے بهي ایک آخري اسبوع عمل سامنے آنے والا ہے' جسکے بعد بالکل ایک نیا دور شروع هوگا - کون کہه سکتا ہے که وہ زندگي کي امیدوں اور ولولوں کا دور هوگا' یا بیداري کے بعد غفلت' اور حرکت حیات کے بعد جمود ممات کا : والله یحیي و یمیت' والله بعما تعملون بصیر (۳ : ۱۵۰).

(حیات بعد الممات)

کم و بیش ڈیڑھ دو سال کا زمانه گذرا ہے که ایک نئي حرکت مسلمانوں میں پیدا هوئي - وہ جو سو رہے تھے' انھوں نے آنکھیں کھولیں - وہ جو کروٹیں بدل رہے تھے' اپنے اپنے بستروں پر اٹھکر بیٹھے' اور وہ چند نفوس مهتدین جن کو دست هدایت الهي مدتوں سے اٹھا کر کھڑا کرچکا تھا' بلا تامل چل کھڑے هوے : فمنهم ظالم لنفسه' و منهم مقتصد' و منهم سابق بالخیرات باذن الله - ذلك هوالفضل الکبیر (۳۲ : ۳۱) یه غفلت و بیداري کا ایک مقابله تھا - اور جیسا که همیشه هوا ہے اٹھانے والے کم اور ضعیف' مگر سلانے والے بہت اور قوي تھے - پر خداے توانا کا فیصله هوچکا تھا' اور شیطان کا گھرانا غمگین تھا - اگرچه ان صداؤں کي پہلے تحقیر کي گئي' اور پھر مقابله' لیکن دونوں کا نتیجه وهی نکلا جو همیشه نکلا ہے - یعنے رات کي تاریکي نے بالاخر شکست کھائي' سپیدۂ صبح کي نورانیت یکایک چمک اٹھي' اور آفتاب هشیاري و ولولۂ عمل' مشرق حق و صداقت سے با هزاران جلوہ تابي و درخشندگي طلوع هوا : فسبحان الله حین تمسون وحین تصبحون ! (۳۰ : ۴۴)

یه خیالات و اعتقادات کا وہ انقلاب تھا' جسکا گذشته سال کے وسط میں ظہور هوا' اور پھر اسی سال روان و مختتم کے آغاز میں مخالف امیدوں کو متالم اور موافق توقعات کو متحیر کرتا هوا دنیا کے سامنے نمایاں هوگیا - حق و باطل کي معرکه آرائي میں وہ عصاے موسی کا ایک ظہور ثعباني تھا' جس نے اگرچه اپنے سامنے سحر و تخیل باطل کے هزاروں خوفناک اژدهے دیکھے' پر وہ نه جھجکا' اور تمام جادوگران سحر پرست حق کي عظمت سے لرزتے هوے اور صداقت کے اعجاز سے کانپتے هوے زمین پر گر گئے : فالقي السحرة سجدا' قالوا امنا برب هارون و موسی ! (۲۰ : ۷۳)

میرا مقصود اس تغیر سے قوم کا نیا دور حسیات و تنبهات ہے جو اصولاً قومي افکار و اعمال کي هر شاخ میں ظاهر هوا' اور جس کا ایک سب سے بڑا مظهر' قوم کے سیاسي معتقدات کا تغیر ہے - میں اس تغیر کو کچھه وقعت نہیں دیتا جو مسلم لیگ کے نظام کار اور تعین نصب العین میں هوا' کیونکه وہ صرف کاغذ پر لکھنے کي چیز ہے - میں اس انقلاب کو دیکھتا هوں جس نے چہل ساله غفلت و ضلالت کے بعد اس چیز سے قوم کو آشنا کیا' جو اصل الاصول اعمال اور حقیقة الحقائق سیاست ہے' اور جو في الحقیقت ایک اشرف و اعلی اساس شرعي و اسلامي ہے' جس پر دیانۃ حقۂ الهیه نے اپنے تمام احکم و اعمال کي بنیاد مقدس محکم و استوار کي ہے - یعنے استبداد و تقلید اشخاص کے شجرۂ ملعونه و خبیثه کي جگه' قوۃ جمهوریۃ امۃ کے شجرۂ زیتون مبارک کي تخم ریزي' و ید الله علی الجماعه !

(المرشدون المفسدون)

اب تک مسلمانوں کي رهنمائي و دلالت کي باگ محض چند انسانوں کے هاتھوں میں تھي' اور انھوں نے اپنا هاتھه اس دست مخفي و بالا کے آگے بیعت کیلیے بڑھا دیا تھا' جس کو میں اپني زبان میں قوۃ شیطانیه کا سب سے بڑا مظهر کہتا هوں' کیونکه حکومت و فرماں روائي جب استبداد اور غلامي کے ساتھه جمع هوجاتي ہے' تو اس سے بڑھکر دنیا میں شیطان لعین و رجیم کا کوئي تخت نہیں هوتا - پس همارے تمام کام خواہ تعلیمي هوں' خواہ سیاسي' کالجوں کے احاطوں کے اندر هوں' خواہ مجالس کے اسٹیجوں کے اوپر' محض تماشے کي چند پتلیاں تھیں' جنکي ڈور پردہ کے اندر بیٹھنے والے تماشا گر کے هاتھوں میں تھي' اور جس طرح وہ چاهتا تھا' اپنا کھیل دکھلاتا تھا - یه پتلیاں مختلف قسم کي اور مختلف قسم کي پٹاریوں میں رهنے والي تھیں - کوئي چاندي سونے کي تھي' اور کوئي فیشن کي خوبصورت ڈبیا کے اندر رهنے والي - کوئي چپ کھڑي رهکر اپنے سحر سکوت سے دیکھنے والوں کو محو حیرت بناتي تھي' اور کسي کي حرکت لب اپنے شان تکلم سے سحرکار و فریب نظارہ تھي - کسي کا رقص برق تمکین و شکیب تھا' تو کسي کا نغمه رہ داع عقل و تقوی - نظارہ گیان محو تماشا یه سب کچھه دیکھتے تھے اور زبان حال سے کہتے تھے :

به تبسم' به خموشي' به تکلم' به نگاہ'
مي تواں برد بهر شیوہ دل آساں از من !

قوم صرف اسلیے تھي تا که حکموں کے آگے جھکے' جلوؤں کے سامنے سر بسجود هو' حرف سوال کا جواب جیب زر و سیم سے دے' اور صرف لیڈروں کي گاڑیاں هي کھینچتي رهے - عقل و فهم' تدبر و تفکر' فکر و راے' اور امتیاز و اجتهاد' وہ جرائم تھے' جنکے کرنے کي کوئي شخص جرات نہیں کرسکتا تھا - اعتراض گناہ تھا اور انکار احرام - دولت اور خطاب کي حکومت تھي' اور اطاعت محض کے سوا هر خیال و هر قول بغاوت - هر بڑا آدمي لیڈر تھا' اور هر چمکتي هوئي چیز سونا - هر لیڈر مستعفي هونے کي دهمکي دیکر تمام قوم کو آہ و فغاں میں مبتلا کر دیسکتا تھا' اور هر استعفا اپنے پیچھے رزولیوشنوں اور تلغرافات کا ایک پشتارہ رکھتا تھا - غرضکه وہ امۃ مرحومه اور ملۃ قویمۂ بیضاء' جو توحید الهي کي محافظ' انسان پرستي کیلیے پیام هلاکت' اور " ان الحکم الا لله " کي پیغام بر تھي' یکسر گرفتار تعبد' و از فرق تا بقدم مبتلاے پرستش زید و عمر هوگئي تھي : و یعبدون من دون الله ما لا یضرهم ولا ینفعهم' و یقولون ها ولاء شفعاؤ نا عند الله' قل اتنبؤن الله بما لا یعلم فی السماوات و الارض' سبحانه و تعالی عما یشرکون - (۱۰ : ۱۹)

(دور جدید)

لیکن اس طلسم سراے بوقلموں میں نه تو بیداري کو قیام ہے اور نه غفلت کیلیے استمرار - هر شے کو کسي دوسري شے کیلیے جگه خالي کرني ہے - البته یه توفیق الهي ہے که ضلالت کي عمر کم اور هدایت کا دور ممتد هو - پس توفیق الهي کی نسیم مقدس ایک طوفان هلاکت بنکر چلي' جس نے هنگامے سے سروں کو جگا دیا' هشیاروں کو دوڑا دیا - غلامي کا درخت بهي اپني جگه سے هلا' اور تماشے کی پتلیاں بهي کاغذ کے پرزوں کي طرح ادھر ادھر اڑنے لگیں' تا آنکه حق اور باطل میں فیصله هوگیا' اور دنیا نے دیکھه لیا که صداقت کن

الهلال

۱۸ محرم الحرام

صلح نامه دولت عليه و يونان

يا ايها الذين آمنوا ! ان تطيعوا الـذين كفـروا يـردوكم الى اعقابكـم فتنقلبـوا خاسرين - بل اللـه مولى كـم و هو خيـر الناصرين ! (۹۸ : ۳)

جزيرہ نماے بلقان ميں جنگ کے هتـيار رکھنے کے بعد صلح کے لیے معادثات و مفاوضات کا جو سلسله شـروع هوا تها ' اب انميں سے هر ايـک گفتـگو کاميابي کے ساتهه ختـم هوچکي هے ' اور اس مسيحي انسانيت کشي کے تماشے پر آخري پردہ گرا ديا گيا هے ' جو پورے جوش کے ساتهه بلقان ميں کهيلا جا رها تها -

مگر تمام مفاوضـات مصالحت ميں اپنے انجام اور درمياني حالات کے لحاظ سے دولت عـليه اور يونان کي گفتـگو سب سے زيادہ ممتاز هے - دولت عليه کے جائز مطالبات مگر يونان کا انکار ' انکار پر اصرار ' اور فوجي تياري ' پھر انقطاع مفاوضت کا خدشه ' بيم و اميد اور ياس و رجاء کي جلد جلد تبديلياں ' اور بالاخر دفعةً نصف شب کے بعد صلح نامه پر دستخط ' يه امور ايسے نه تھے جو اس گفتگوے صلح ميں خاص دلچسپي و جلب انظار و افکار پيدا نه کرتے - مگر يه عجيب بات هے که جسقدر يه گفتـگو دلچسپ و جالب انتظار تهي ' اسي قدر اسکي تفصيل مستور و مخفي هے -

ريوٹر ايجنسي نے جو خبر دي تهي ' وہ چند سطروں سے زيادہ نه تهي ' اور اسکے بعد سے اسکے لب پر اسوقت تک مهر خاموشي لگ گئی هے - يورپ کي ڈاک کے جرائد ايسے مواقع پر تفصيل کے عادي هيں ' مگر جتنے اخبارات آئے کسي ميں بهي خبر مصالحت اور چند نوٹوں سے زيادہ نه تها - تعجب تو يه هے که منچسٹر گارجين جسکو مشرق قريب کے معاملات سے خاص دلچسپي هے ' اور جسکے مراسله نگار نے اثناء جنگ ميں نهايت طويل طويل تار بهيجے تھے ' اور نير ايسٹ جسکا مقصد وجود هي معاملات مشرق هيں ' ان دونوں کے صفحات بهي مصالحت کي تفصيل سے خالي هيں - ايسے مواقع پر اميد کي نظريں عربي ڈاک کي طرف اٹهتي هيں ' مگر يهاں بهي تفصيل کا قحط هے ' سب سے زيادہ حيرت تو يه هے که انهوں نے جو کچهه لکها بهي هے ' وہ جرائد عثماني کي وساطت سے نهيں ' بلکه فرانسيسي اخبارات کے حوالے سے !

بين الدول معاهدات و اتفاقات نقد و بحث کے ليے اپنے اندر ايک وسيع ميدان رکھتے هيں ' اور جو جرائد و مجلدات سياسيه اپنا منتهاے عمـل صرف جمع اخبار و حوادث نهيں سمجهتے ' بلکه اپنے پيش نظر ايک مقصد بلند يعني قوم کي تربيت سياسي بهي رکهتے هيں ' انکا يه فرض هے که اتفاق يا معاهدہ کے تمام پهلوں پر پوري تفصيل کے ساتهه بحث کريں - کيونکه سلطنتوں کے باهمي تعلقات ' انکے حقوق و مراعات ' انکے مطالبات ' اور انکے مستقبل کے متعلق راے قايم کرنے کيليے ان معاهدات و اتفاقات کا سامنے هونا ضروري هے - خصوصاً ايسي قوم ميں جسکي قومي زبان کا خزانه سياسيات سے خالي هو ' اور جسکے لغات اجنبيه جاننے والے افـراد کا دائرہ مطالعه روايات و قصص تک محدود هو -

اس معاهدہ پر هم نے الهـلال ميں اب تـک کوئي تفصيلي بحث نهيں دي ' کيونکه ريوٹر ايجنسي نے جو کلمات معدودات زبان برق سے کهے تھے ' اسميں اسدرجه اختصار کي کوشش کي گئي تهي که وہ کسي تفصيلي بحث کي بنيـاد نهيں بن سکتے تھے - مـزيـد معلومات کے ليے عربي اور انگريزي ڈاک کا انتظار تها ' ليکن چار هفتوں سے زايد گذرنے کے بعد جو کچهه آيا هے وہ تشنه کامان تفصيل کے ليے محض نا کافي هے -

سوانح و حوادث پر جتنا زمانه گزرتا جاتا هے ' اتنے هي وہ جرائد نـگاري کے دائرہ سے نکلتے جاتے هيں پس بهتر هے که واقعات کے اتنے پرانے هونے سے پہلے که ان پر بحث تاريخ نگاري ميں شمار کي جاے ' جو کچهه لکهنا هو لکهديا جاے -

هم نے " فتار سياست " ميں خبر مصالحت ان الفاظ ميں دي تهي :

" بالاخر دولت عليه اور يونان ميں صـلح هوگئي - صلحنامـه پر دستخط نصف شب کے بعد هوے - نزاع انگيز امور طے نه هو سکے - اور يه اس صلحنامه کا مابه الامتياز ضعف هے که اهم امور کا تصفيه ثالثي کے هاتهه ميں ديديا گيا "

يه ايک اجمال تها جسکا مبني و اساس ريوٹر ايجنسي ... اسکي تفصيل اس تار کو سمجهنا چاهيے جو فرانس کے مشهور و مقتدر اخبار ماتان کے مراسله نگار نے اسکو بهيجا تها - يه مراسله نگار تار ديتا هے :

" ترکي اور يونان ميں صلح هوگئي - صلحنامه پر نصف شب کے بعد دستخط هوے اسکا خلاصه يه هے :

(۱) جنگ سے پهلے جسقدر معاهدات و اتفاقات دولت عليه اور يونان ميں تھے ' وہ تمام پهر اپني حالت سابقه پر واپس آگئے -

(۲) گذشته حوادث جنگ اور انکے متعلقات و ضمنيات ميں جن لوگوں کا هاتهه تها ' انکو معاف کيا گيا -

(۳) جو شهر که دولت عثمانيه نے چهوڑ ديے هيں ' انکے باشندے يوناني رعايا سمجهے جائينگے ' ليکن اگر تين برس کے بعد انهوں نے جنسيت عثمانيه ميں شامل هونا چاها ' اور ان شهروں سے چلے گئے تو وہ اس صورت ميں يوناني رعايا نه سمجهے جائينگے -

(۴) مذکورہ بالا شهروں کے باشندوں کي جائداد انکے پاس محفوظ رهيگي - انکے حقوق کا احترام کيا جائيگا ' اور کوئي شخص اپنے حق سے اسوقت تک محروم نه کيا جائيگا ' جب تک که رفاہ عام کو اسکي ضرورت نه هوگي - اس صورت ميں حکومت مالک کو اسکا معاوضه ديديگي -

(۵) حکومت يونان جلالت مآب سلطان المعظم اور خاندان شاهي کي تمام جائدادوں کے احترام و رعايت کا وعدہ کرتي هے - املاک سرکاري کا مسئله جو علحدہ فهرست ميں بتفصيل مذکور هيں ' محکمه ثالثي کے سامنے پيش کيا جائيگا -

(۶) عثماني قيديوں کے مصارف کا مسئله بهي ثالثي کے سامنے پيش هوگا - عثماني افسروں کي تنخواهيں خود دولت عثمانيه ديگي -

(۷) دخاني جهاز جو دولت عثمانيه نے روک ليے تھے اور انکا تاوان جو انکے مالک مانگتے هيں يه دونوں امور ثالثي کے سامنے پيش هونگے -

(۸) حکومت يونان اوقاف کا پورا احترام کريگي - يعني وہ جائدادیں جو کسي ديني درسگاہ ' خانقاہ ' يا مسجد وغيرہ کے ليے موقوف هيں - مگر انکے عشر بعنے دہ يکي کو موقوف کرديگی

لیکن اب دیکھتا ہوں تو خاموشي سے غلط فائدہ آٹھایا جا رہا ہے اور اس مسئلہ کو ارتجاعیۃ اور تقہقر کار کا ایک پورا آلہ بنا لیا گیا ہے - سازشیں ہو رہي ہیں ' راز دارانہ خطوط تقسیم کیے جا رہے ہیں - لیگ کے دفتروں میں نئے ممبروں کي درخواستیں بھجوائي جا رہي ہیں ' اور گویا شیاطین کي ایک پوري فوج ہے جو مسلح ہو رہي ہے - یہ حالت دیکھکر غیرت حقانیت و حریت ' اور جوش مقدس و مبارک حق و صداقت کا خون میري رگوں کے اندر کھولنے لگا ہے ' اور اسي کا نتیجہ ہے کہ اس مضمون کا لب و لہجہ اور انداز تحریر یقینا زیادہ سخت اور گرم ہوگیا ہے جو ایک عرصے سے الہلال کي تحریرات میں تقریباً مفقود تھا -

میں اُن لوگوں سے ' جنکا گو میں نے تعین کے ساتھہ ذکر نہیں کیا ہے مگر جنکا ضمیر خود اندر سے شہادت دیگا کہ جہاں کہیں کفر پرستي و نفاق کا ذکر ہو ' اس ضمیر کا مرجع حقیقي اور اُس اشارے کے مشار الیہ رہي ہیں ' معذرت خواہ ہوں کہ اس مضمون کي سخت و اتشین انداز تحریر کیلیے مجھے معذور تصور کریں - میں انھیں یقین دلاتا ہوں کہ میں بہت صابر ' بہت متحمل ' اور بہت ضابط ہوں ' الا دو موقعہ ایسے ہیں ' جنکو دیکھکر میرے لیے محال قطعي ہوجاتا ہے کہ اپنے غیظ و غضب ایماني کو ضبط کرسکوں -

ایک وہ موقعہ جب کسي امر دیني و شرعي کي توہین دیکھتا ہوں یا کوئي متفرنج و فرنگي مآب باوجود کمال جہل و ناداني سرگرم اجتہاد و تفقہ ہوتا ہے -

دوسرا وہ ' جب غلامي و اشخاص پرستي کے مناظر کثیفۂ و خبیثہ میرے سامنے آتے ہیں' اور اس وقت میرے دماغ کا جو کچھہ حال ہوتا ہے وہ حیطۂ تحریر سے باہر ہے -

میں ادھر چند دنوں سے نئے حالات سن رہا ہوں اور خود بعض مقامي ریشہ دوانیاں میرے سامنے ہیں میں اب ضبط نہیں کرسکتا ' نہ تو تحریراً اور نہ قولاً - انشاء اللہ تعالی -

(اصل معاملہ)

اصل معاملہ یہ تھا کہ سید امیر علي بالقابہ مستعفي ہوگئے قصہ ایک دفتر سے شروع ہوا جس کے مجوز ہر ہائنس سر آغا خاں تھے - اُسکے ساتھہ ہي انھوں نے چند مطالبات کیے - جنکا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کي سیاسي ہستي صرف انھي کے ہاتھہ میں دیدي جاے - لندن کي شاخ مسلم لیگ بالکل خود مختار ہو - اور مسلمانوں کي پالیسي وہ مرتب کرے ! !

استعفا تو اب خود ہي انھوں نے واپس لے لیا ہے ' اور نہ لیتے تو جاتے کہاں ؟ مگر ہاں مطالبات کا مسئلہ لیگ کیلیے چھوڑ دیا ہے -

جو لوگ سید صاحب بالقابہ کے بعض مخصوص خصائص عالیہ سے واقف ہیں ' وہ اس لطیفہ سے خوب لطف اٹھائیں گے کہ خود مختاري او رعلحدگي کے اِن مطالبات میں حضرۃ عالي ' روپیہ کو نہ بھولے اور با ایں ہمہ اسکي بھي خواہش ہے کہ اٹھارہ سو پاونڈ لندن لیگ کے حوالے کیے جائیں !

لیکن میں ہر اُس شخص سے جو خدا کو نہیں بھولا ہے ' اور جو ایک یوم عدالت پر ایمان رکھتا ہے جہاں اُس سے پوچھا جائیگا کہ اس نے امۃ مرحومہ کے ساتھہ کیسا سلوک کیا ہے ' اور جہاں یقیناً پریوي کونسل کے کسي عضو کي سفارش مقبول نہ ہوگي ' انصاف کا طالب ہوں کہ خدارا اِن مطالبات پر غور کرے - مانا کہ سید امیر علي بڑے آدمي ہیں - تسلیم کیا کہ وہ اسپرٹ اف اسلام کے مصنف ہیں - یہ بھي سچ ہے کہ انھوں نے جنگ طرابلس میں بہت سے تلغرافات بھیجے اور مظالم بلقان کے خلاف احتجاج کیا ' لیکن کیا اِن امور سے اُنھیں اس امر کا بھي حق حاصل ہو گیا ہے کہ وہ تن تنہا تمام قوم کي قسمت کے مالک ہو جائیں ' خود مسلمانوں کي راے ' اُنکا مشورہ ' انکا اجتہاد فکر ' کوئي چیز نہو - آل انڈیا مسلم لیگ ایک عضو معطل بنکر رہجاے ' اسکے اجلاس ' اسکي کونسل ' اُسکے اعضاے خصوصي ' چند ناچنے والي پتلیاں ہوں ' اور ایک شخص انگلستان میں بیٹھکر (جو بغیر کسي کي اجازت کے کسي دفتر میں شریک نہیں ہو سکتا) جو پالیسي انکي مرتب کردے ' اسي کے آگے سمعنا واطعنا کہکر سر بسجود ہو جائیں ؟

کون ؟ وہ مسلمان جنکو انکا پیغمبر برحق ' صاحب وحي ' مورد خطاب ما ینطق عن الھوی بھي یہ کہتا ہے کہ " انتم اعلم بامور دنیاکم "

یا للعجب ! پیغمبر اسلام (روحي فداہ) کو تو یہ حکم ہو کہ " و شاور ہم في الامر " یعنی مسلمانوں سے مہمات امور میں مشورہ کرو ' لیکن سید امیر علي تن تنہا مسلمانوں کي قسمت کے مالک کر دیے جائیں ! فیا للبلاھۃ و یا للسفاھۃ ! ع

مدار روزگار سفلہ پرور را تماشا کن !

حال میں سید امیر علي کي بالقابہ ایک راز دارانہ گشتي خط شائع ہوا ہے جسمیں وہ " لنڈن ٹائمس " کي مدح و ستائش سے استدلال کرتے ہیں - انکا مقصود یہ ہے کہ جو شخص لنڈن " ٹائمس " کي بارگاہ قلم میں اس درجہ مقبول ہو ' ضرور ہے نہ انکو مسلمان بھي رو پیٹ کر منائیں اور ہاتھہ جوڑ کے کہیں کہ اپنا استعفا واپس لیلے -

میں نہیں سمجھتا کہ اس بارے میں کیا لکھوں اور اس شخص کو کیا کہوں جو لنڈن ٹائمس کي تعریف کو اپني فضیلت قرار دیتا ہے - ابوجہل زندہ ہوتا تو میں " ہسٹري آف دي سارا سین " کے مصنف سے پوچھتا کہ جس شخص کي ابوجہل تعریف کرے ' اسکے ایمان کي نسبت حضرت کي کیا راے ہے ؟

حقیقت یہ ہے کہ سید امیر علي بالقابہ نے خود ہي ایک بہترین نقطۂ فیصلہ ہمارے حوالے کردیا - ارباب فکر اب خود فیصلہ کرلیں کہ لنڈن ٹائمس جس شخص کا مداح اور حامي ہو ' اسکا وجود بد بخت مسلمانوں کے پالیٹکس کیلیے شہد ہے یا سم قاتل ؟

(آخري فیصلہ)

بہر حال جو کچھہ تمہارے جي میں آئے کرو - اگر تمہاري آنکھیں کھلي ہوتیں تو پچھلي تنبیہیں تمہارے لیے کافي تھیں ' مگر معلوم ہوتا ہے کہ پشت غفلت ایک اور ضرب محکم کي طلبگار ہے - اگر ایسا ہي ہے تو بسم اللہ ' مگر یاد رکھو کہ خداے قادر و توانا بھي اپنے کام سے غافل نہیں : و ما اللہ بغافل عما تعملون -

اگر حق نے فتح پائي تو لیگ کا وجود مستحق حیات ہوگا ' اور اگر مشیت الہي اسکے خلاف ہوئي تو جس لیگ کو مسٹر امیر علي کے فرق استبداد پر نثار کر رہے ہو ' یہاں اسي کي ہستي کس احمق نے اہم و عظیم سمجھي ہے ؟ کل فاتحہ خیر نہ پڑھا تھا ' آج پڑھلیں گے - انشاء اللہ مسلمانوں کیلیے دوسري بہتر راہیں کھلي ہوئي ہیں اور وہ اور زیادہ انفع اور اصلح ہیں -

طلب اعانت

کچھہ عرصے سے کلکتہ میں ایک ترک خاندان مقیم ہے - میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں سے اسکي خبرگیري و خدمت گذاري کي درخواست ناموزوں نہوگي -

جناب (حمدي بے) ایک مسن ترک ہیں' جنکا بیان ہے کہ وہ سلانیک سے اُس وقت ہجرت پر مجبور ہوے جب ملاعنۂ صلیب نے اسپر قبضہ کیا - حکومت عثمانیہ لاکھوں مہاجرین کي اعانت کر رہي ہے مگر بہت سے مصیبت زدہ مصر اور ہندوستان چلے گئے کہ شاید ارباب غیرت و ہمت انکي تائید کریں - جناب ممدوح عربي اور فارسي سے بھي اچھي طرح واقف ہیں - شام میں عرصے تک رہچکے ہیں - انکے ساتھہ انکي حرم اور دو لڑکیا بھي ہیں -

لاکھوں مسلمانان ہند کي ہمت و غیرت سے کچھہ بعید نہیں کہ وہ ایک شریف عثماني خاندان کي خدمت گذاري کا سامان کردیں

ائر لینڈ ہوم رول بل

السٹر کي طیاریاں

ایک خدا ، ایک بادشاہ ، اور ایک ہي پارلیمنٹ !!

" فدا کاران السٹر "

انگلستان ، یعنے وہي انگلستان ، جو ہندوستان میں اُن قوانین کا نافذ کنندہ ہے ، جنکے ذریعہ زبانوں کو اعلان حق سے اور قلم کو طلب حقوق سے روکا جاتا ہے ، جو چاہتا ہے کہ انسان اسکي حکومت میں خاموش رہیں ، اور قلم معطل ہوجائیں جسکي عدالت میں سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ سختي کو بغیر خاموشي کے جھیلا جاے ، اور تشدد کو اعتراض کے بعد قبول کیا جاے ، وہي انگلستان آجکل باشندگان ہند کیلیے ایک دوسري صورت میں بھي نظارہ فرما ہے ، جسکے خال و خط اس ہیئت سے بالکل مختلف ہیں ، جو ہندوستان کے آئینہ کے خانۂ سیاست میں نظر آتے ہیں -

" آئر لینڈ ہوم رول بل " کي تاریخ الهلال کي گذشتہ اشاعات میں نکلتي رہي ہے - صدیوں کي جد و جہد اور ظلم و خونریزي کے بعد اب وقت آیا کہ لبرل وزارت کے موجودہ اقتدار سے وہ متمتع ہو تو رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ نغروں کا خوابیدہ فتنہ جاگ اٹھا ہے ، اور السٹر کا صوبہ نہیں چاہتا کہ اُن انسانوں کو جو گو انھیں کي طرح انسان ہیں ، مگر انکي طرح پروٹسٹنٹ نہیں ، ادارئ خود مختاري ملے -

لیکن وہاں کي تمام پبلک نے اپنے مطالبہ کے اظہار و اعلان کیلیے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ ہندوستان کے اُن سیاسي حقوق طلبوں کیلیے ایک عجیب عبرت و بصیرت کا صحیفہ ہے ، جنکي زبانوں پر جرم بغاوت کا قفل چڑھا دیا جاتا ہے -

تحریک السٹر بتدریج اپني سیاسي شکل چھوڑ کے نیم فوجي شکل اختیار کر رہي ہے - سر ایڈورڈ کرسن جو اس تحریک کا مشہور قائد ہے ، قومي فدا کاروں کي فوج کي تفتیش کیلیے متصل دورے میں ہے اس امر کا آخري اعلان کر دیا گیا ہے کہ اگر ڈبلن پارلیمنٹ بجبر دي گئي تو وہ اسکے روکنے کیلیے ہر ممکن تدبیر حتی کہ توپ تفنگ تک استعمال کرینگے - السٹر میں اب یہ خیال عالمگیر ہو رہا ہے کہ تقریروں کا وقت گیا اب صرف عمل کا وقت ہے -

صوبہ کے بڑے بڑے تاجر جنمیں سے اکثر السٹر یونیانسٹ کي کونسلوں کے ممبر بھي ہیں ، بلووں اور خانہ جنگي کے خطرات کے لیے لوئڈ کمپني سے اپني جائدادوں وغیرہ کا بیمہ کر رہے ہیں - کیونکہ انکو یقین ہے کہ اگر گورنمنٹ نے السٹر کو ہوم رول پر مجبور کیا تو نہایت سنگین نتائج پیدا ہونگے - بیمہ کے علاوہ ان خطرات کے لیے معمولي کار و باري احتیاطیں بھي کر رہے ہیں -

سنگین نتائج کا خیال اب اسقدر یقین سے قریب ہو رہا ہے کہ متوسط درجہ کے کار و باري لوگ بھي اپني فکر میں ہیں ، اور دریافت کرتے پھرتے ہیں کہ انکي املاک کے لیے اسی قسم کے بیمہ کي شرح فیس کیا ہوگي ؟

۲۸ - ستمبر کو " یوم السٹر " اور " دستخط معاہدہ " کي برسي السٹر کے تمام پروٹیسٹنٹ گرجوں میں مذہبي عبادات کے ذریعہ منائي گئي ہے جس سے السٹر کي پروٹیسٹنٹ آبادي میں ہوم رول کي مقاومت کي روح تازہ پیدا کر دي ہے -

" السٹر کي قومي حکومت کا علم "

السٹر میں یونیانسٹ طاقتوں کي فوجي تنظیم (ارگنائزیشن) نہایت سرگرمي و استقلال کے ساتھہ جاري ہے - وہ تمام ممبر جنھوں نے " معاہدۂ السٹر " پر دستخط کیے تھے ، جوق در جوق " لشکر فدا کاران السٹر " میں داخل ہونے کے لیے آ رہے ہیں - یہ حالت صرف بیلفسٹ ہي میں نہیں بلکہ تمام السٹر میں ہے -

" لشکر فداکاران " سے مقصود قومي والنٹیروں کي وہ فوج ہے جو اسلیے قائم کي گئي ہے تاکہ حکومت کا مقابلہ کرے - اسکا انتظام ایک موقت گورنمنٹ کے ہاتھہ میں ہے جو آجکل السٹر میں حکومت کر رہي ہے -

" لشکر فدکاران السٹر " کے لیے ایک جمعیت ارباب شوري (Advisery Board) قائم ہوگئي ہے - اسکا مرکز بیلفسٹ کے قدم ٹون ہال میں ہے - السٹر کے فداکاروں کي جتني جمعیتیں ہیں ، ان سے اس مرکز کے نہایت قریبي اور دائمي تعلقات رہینگے ، اور ان جمعیتوں اور مرکز میں تمام مراسلت بشرط ضرورت " السٹر ڈسپیچ رائڈنگ اور سگنلنگ کور " لے جائیگي تا کہ اہم و مخصوص مراسلات میں ڈاکخانہ کي وساطت ہي نہ رہے -

" فدا کاران السٹر " کي تنظیم عملاً مکمل ہو چکي ہے ، گو ابھي اسمیں داخل ہونے کے لیے لوگ برابر جوق در جوق چلے آ رہے ہیں - عام اسٹاف یا جمعیت ارباب شوری جسکے بعض ممبروں کے نام ظاہر نہیں کیے گئے ہیں ، اشخاص ذیل سے مرکب ہے :

جنرل افسر کمانڈنگ السٹر والنٹیر فورس ، چیف اسٹاف افیسر ، اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل ، کرنل آر - جي . شارمین کرافورڈ ، کرنل آر - ایچ - ویلس سي - بي - ڈي - ایل ، کیپٹن جیمس کریگ ایم - پي ، کیپٹن اے - ریکرڈ ڈي - سي - او ، کرنل ٹي - ري پي - ایم - کیمن -

انتظام کے افسر ان چارج کیپٹن ایف - ہال ہیں فوجي سکریٹري مسرس بي - ڈبلو - ڈي مانٹگومیري ، مرٹ کیمبل ، اور ایڈورڈ سکلیٹر جے پي - ڈي یں - یہ اس جمعیت کے صدر رہچکے ہیں جو " جمعیت ارباب شوری " اور فدا کاروں کي مختلف جمعیتوں کے درمیان پیغامبري کے لیے مقرر کي گئي تھي -

کیپٹن فرنک ہال نے اعلان کیا ہے کہ " لشکر فدا کاران السٹر " کي تنظیم کے متعلق جو شخص کچھہ دریافت کرنا چاہیگا یہ " جمعیت ارباب شوري " نہایت مسرت کے ساتھہ اسکا جواب دیگي - جو شخص پرانے ٹون ہال کے فوجي سکریٹري سے مراسلت کرنا چاہیگا اسکا جواب اسکے صوبہ کے سکریٹري یا اسکے ضلع کے وکیل کے متعلق کر دیا جائیگا -

آجکي اشاعت کے ٹائٹل پیج پر جو تصویر دي گئي ہے ، اسکو اس موقعہ پر دیکھہ لیجیے - لشکر فداکاران السٹر قواعد جنگ میں مصروف ہے -

مساجد و مدارس دینیه وغیرہ کے لیے اگر مصارف کي دقت هوگي تو خود حکومت یونان انکي مساعدت کریگي - مسئله اوقاف اس معاهده کے ساتهه ملحق کردیا گیا هے ' جو سب کمیٹي نے ترتیب دیا هے -

سب سے اهم مسئله نومفتوحه مقامات کے عثمانیوں کي قومیت کا تها ' اور اسکا جو کچهه فیصله هوا هے وہ کسي طرح بهي تشفي بخش نہیں کہا جا سکتا - یونان نے انکو تین سال کي مہلت دي هے - اس عرصه میں وہ فیصله کرسکتے هیں که آیا وہ یوناني هوجائیں یا عثماني رهیں ؟ اگر عثماني جنسیت انکو عزیز و محبوب هے تو انکو اپنے وطن محبوب ' اپني جائداد اور اپني زمین ' سب کو خیرباد کہکے کوچ کردینا چاهیے ' اور اگر انکو وطن اور اپني املاک و جائداد عزیز و محبوب هیں ' تو عثماني قومیت سے دست بردار هوجانا چاهیے - غرض یه تین سال کي مہلت نہیں بلکه ایک ابتلاء شدید هے جسمیں وہ ڈالے گئے هیں -

بالفاظ دیگر خود یوناني اگرچه صدیوں تک عثماني علم کے نیچے یوناني بنکے رهے ' مگر وہ اپنے اندلسي برادران دیني کے نقش قدم پر چلنا چاهتے هیں ' اور اس هجرت یا اختیار نصرانیت کي پالیسي پر عمل کرنا چاهتے هیں جسکي تعریف تمام پرجوش نصراني مورخین اندلس کرتے آئے هیں - وہ نہیں چاهتے که انکے نومفتوحه مقامات میں ایک مسلمان بهي رهے - مدنیة حدیثه کي شرم سے وہ یه تو نہیں کہتے که جسکو همارے ملک میں رهنا هو عیسائي بنکے رهے ' بلکه یه کہتے هیں که جسکو رهنا هو وہ یوناني بنکے رهے - کیونکه وہ جانتے هیں که یونانیت اور عیسائیت دو چیزیں نہیں هیں - اور اگر بالفرض یونانیت قبول کرنے کے بعد کوئي شخص اپنا مذهب نه بدلیگا ' تو اسکا یهي نتیجه هوگا که ملکي و قومي فرائض و واجبات تو سب کي طرح اس پر بهي عائد هونگے ' اور اسے بجالانا پڑینگے ' مگر وہ قومي حقوق سے عملاً همیشه محروم رهیگا -

اسکے بعد اوقاف کا نمبر هے مگر نه معلوم انکا کیا حشر هوا ؟ کیونکه وہ اس معاهده کے ساتهه ملحق کر دیے گئے هیں جو سب کمیٹي نے ترتیب دیا هے ' اور اس معاهده کي نه تفصیل آئي هے اور نه اجمال -

معاهد و معابد دینیه اور انکے متعلق جائداد کے احترام اور بوقت ضرورت مساعدة کا وعدہ بهي کیا گیا هے ' مگر جو لوگ ترنس ' الجزائر ' بالعموم ' قازان ' اودہ ' اور برابر کے وعدوں کے حالات سے واقف هیں ' وہ جانتے هیں که اس قسم کے تمام عهد و پیمان مواعید عرقوب سے زیادہ نہیں !

مالي نقطه نظر سے یه صلحنامه صلحنامه نہیں ' بلکه ثالثي نامه هے - کیونکه املاک سرکاري ' عثماني قیدوں کے مصارف ' دخاني جهازوں کے معارضے وغیرہ وغیرہ تمام امور کے متعلق صرف اتنا هي طے هوا هے که هیگ کي مجلس ثالثي کے هاتهه میں دیدیا جائے -

غرضکه جیسا که ریوٹر ایجنسي نے اطلاع دي تهي ' تمام نزاع انگیز امور غیر منفصل هي رهے ' اور تمام اهم امور ثالثي کے هاتهه هي میں دیدیے گئے - پس اب سوال یه هے که باایں همه حالات دولت عثمانیه نے کیوں صلح کي ؟ حالانکه اثناء گفتگو میں جس استقامت و استقلال کا اظهار اس نے کیا تها تو اس سے ' یه امید تهی که وہ آخر وقت تک اپنے مطالبات پر مصر رهیگي -

نیرایسٹ اپني ۱۴ نومبر کي اشاعت میں لکهتا هے :

" دونوں سلطنتوں کي باهمي گفتگوے مصالحت میں اس فوري تغیر کي وجه روماني وزیر داخلیه کي مداخلت هے - ایم تیک جونیسکیو (M. Take Jonescu) گذشته هفته میں اتهینس پہنچے - وہ قسطنطنیه میں ترکي وزیر داخلیه طلعت بے سے ملکے آے تهے ' اور یه بیان کیا جاتا هے که انهوں نے اس امر پر زور دیا که مناسب یه هے که بغیر کسي تاخیر کے صلح کرلیجاے -

۱۰ نومبر کو گفتگوے صلح پهر شروع هوئي اور دوسرے دن ایک عهدنامه مفاهمت کے اصول پر ترتیب دیا گیا ' جسکو روماني وزیر داخلیه نے تجویز یا پسند کیا ' نیز دونوں حکومتوں کے سامنے پیش کرنے کے لیے اس پر باقاعدہ دستخط بهي هوے "

جو لوگ جنگ کي حالت سے ذرا بهي واقف هیں وہ جانتے هیں که آج کوئي بڑي سي بڑي سلطنت بهي دو تین ماہ تک جنگ بغیر مالي مشکلات کے جاري نہیں رکهسکتي ' پهر چه جائیکه دولت عثمانیه جسکو همیشه داخلي یا خارجي جنگوں سے سابقه رهتا هے اور جو دو سال سے مصروف جنگ هے ' اور جسکے خزانه کي رونق اجنبي سرمایه داروں کي بدولت هے ؟

پهر اگر جنگ چهڑتي تو اغلب یه هے که اقامت امن کے نام سے رومانیه اپني تازہ دم فوج لیکے میدان میں آجاتي ' اور اس صورت میں دولت عثمانیه کو دو ایسے دشمنوں کا مقابله کرنا پڑتا جنمیں سے ایک تو بالکل تازہ دم هوتا ' اور دوسرا گو ماندہ هوتا مگر بهرحال دولت عثمانیه سے کم - ظاهر هے که ایسا مقابله کہاں تک صلاح اقدام هے -

ایک اهم سوال ثالثي کے متعلق

کیا ثالثي میں دولت عثمانیه کو کامیابي کي امید هے ؟

اسکے جواب سے پہلے تعلقات دول کو سمجهه لینا چاهیے - برطانیه کے ساتهه یونان کے جو تعلقات هیں ' اسکا اندازہ اس واقعه سے هوسکتا هے که جب جزیرہ کریٹ بین القومي حکومت میں تها ' اسوقت برطاني جهاز نے اپنے سامنے اس پر یوناني علم بلند کرایا - فرانس سے یونان کے تعلقات یه هیں که فرانسیسي افسر یوناني فوج کي تنظیم و تربیت کے لیے آئے تهے ' اور اگر ادهر جرمني سے تعلقات کي وجه سے اسمیں کوئي فرق بهي آگیا هوگا تاهم اسکي رخنه بندي شاہ یونان کي آمد فرانس سے هوگئي هوگي - روس سے گو خاص تعلقات نہیں ' مگر اسکے دو حلیفوں سے تو خاص تعلقات هیں ' اور اسکے علاوہ کم از کم دولت عثمانیه سے تو بهرحال زیادہ تعلقات هونگے - یه تو مفاهمت ثلاثیه کي حالت تهي ' اب رها تحالف ثلاثي تو اسکے رکن اعظم یعني جرمني کے تعلقات کا اندازہ اس سے هوسکتا هے که شاهنشاہ جرمني نے شاہ یونان کو عقاب سراغ کا تمغه اور فیلڈ مارشل کا خطاب دیا - آسٹریا اور اطالیا سے بظاهر خاص تعلقات نہیں هیں بلکه عجب نہیں که البانیه کي وجه سے کچهه چشمک بهي هو ' کیونکه یونان البانیه کے متعلق اپنے مطامع سے ابهي تک بالکل دست بردار نہیں هوا - مگر اس سے زیادہ یه ممکن هے که یهي البانیا تینوں سلطنتوں میں اتحاد کا باعث بهي هو جاے اور دولت عثمانیه کے مقابله میں اطالیا اور آسٹریا کي همدردي یونان کے ساتهه هو -

غرض که یورپ سے انصاف کي امید معلوم - البته اغراض و مصالح سے کچهه توقع هوسکتي هے ' مگر انمیں بهي بظاهر کوئي سامان امید آفریني و طمانیت بخشي کا نہیں ' اور اسلیے اس سوال کے جواب میں هم انہیں الفاظ کا اعادہ کرنا چاهتے هیں ' جو هم نے خبر ثالثي پر لکهے تهے یعنے " هرچند که جنگ اور گفتگوے صلح دونوں ختم هوگئي هیں ' مگر ابهي اس داستان المناک کو ختم نه سمجهنا چاهیے ' بلکه یورپ کي نصفت پروري کي حکایت سننے کے لیے تیار رهنا چاهیے - "

میں تمام زمینوں کے سلطنت کی ملکیت ہونے کی بابت اس نے نہایت پر زور دعوی کیا ہے -

اس نے چیچک کے ٹیکے کے خلاف بھی لکھا اور خواہ مخواہ اپنے آپکو ان بے اندازہ اشخاص کے ساتھہ بحث میں الجھا دیا جو زمین کو اب تک چوڑا یا مسطح کہتے ہیں - "تعجب انگیز صدی" (مطبوعہ سنہ ۱۸۹۹ ع) - میں اس نے معلومات طبیعیہ میں انیسویں صدی کے تقدمات اور طبیعی قوتوں پر اقتدار کی تفصیلات دیں - "طبیعت میں انسان کی جگہ" (مطبوعہ سنہ ۱۹۰۳ ع) میں اس نے ایک دبریدہ خیال کی تائید کرتے ہوے علمی دلائل قائم کیے ہیں - یعنی یہ کہ زمین ہی تمام کائنات کا مرکز ہے -

سنہ ۱۹۰۵ ع - میں اس نے اپنی دلچسپ اور خود نوشتہ سوانح عمری شائع کی -

(جشن پنجاہ سالہ)

زندہ شخص کا صرف دماغ ہی زندہ نہیں ہوتا - زندگی اسکے ہر عضو میں ہوتی ہے -

یہی حال زندہ اقوام کا بھی ہے - ہر قوم میں امجاد و ابطال اور رجال علم و فضل بمنزلۂ دماغ کے ہیں ' لیکن اگر وہ زندہ ہوتے ہیں تو انکے ساتھہ تمام اعضاء جسم ملت ' یعنی عام افراد ملت بھی اپنے فرض حیات سے غافل نہیں ہوتے -

سنہ ۱۸۹۰ میں انگلستان کی مجلس شاہی نے ڈارون اور ویلس کو باعتراف اکشف نظریۂ ارتقا ' در اول درجہ کے تمغے دیے ' جو فی الحقیقت سب سے بڑا اعتراف علم و خدمت علم تھا -

ڈارون اور ویلس میں جو مراسلات اقسام و انواع کے دوام و تغیرات کی نسبت ہوئی تھیں ' در اصل وہی بنیاد تھی جس سے مسئلۂ ارتقا کا اصلی حل آگے چلکر منکشف ہوا - سنہ ۱۹۰۸ میں اس مراسلۂ پر پورے پچاس سال گذر گئے تھے - لینین سوسائٹی لندن نے ان مراسلات کی پنجاہ سالہ سالگرہ کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا اور اسمیں ویلس کو تمغہ پہنایا گیا -

اس جلسے میں ڈاکٹر جورف ہوکر بھی شریک تھا - یہ وہی شخص ہے جس نے ڈارون کو مجبور کیا تھا کہ قانون بقاء اصلح کے متعلق اپنی تحریر ضائع نہ کرے - اس نے اپنی تقریر میں اس نظریہ کی دریافت کشف و تدوین پر روشنی ڈالتے ہوے بیان کیا کہ کس طرح ڈاکٹر ویلس نے بالکل علحدہ و مستقل ڈارون کے اس نظریہ تک رسائی حاصل کی تھی ' اور پھر کس طرح دونوں میں اسکے متعلق مراسلت ہوئی تھی ؟ نیز یہ کہ ڈارون نے اس انکشاف کے ترک دعوی کا قطعی ارادہ کر لیا تھا ' مگر کن کن دقتوں اور مجبوریوں کے بعد آخر اشاعت کیلیے مجبور کیا گیا ؟

اس جلسے میں ڈاکٹر ویلیس نے نہایت انکسار کے ساتھہ ظاہر کیا کہ اس نظریہ کے کشف میں آسے جو کچھہ حصہ ملا ہے ' وہ محض اسکی خوش قسمتی کا اتفاقی نتیجہ ہے جو ہر طرح عجیب و غریب تھا ورنہ در اصل ڈارون بیس سال پہلے اسکا دروازہ کھٹکٹا چکا ہے - اس نے نہایت فیاضانہ جوش کے ساتھہ اعتراف کیا کہ اصل مصنف " اصلیت نوع انسانی " کے مصنف ہی کیلیے ہے - اور وہ بالکل غیر مشترک ہے -

اصل یہ ہے کہ ڈارون نظریۂ ارتقا تک تو اپنے اوائل سیر و سیاحت ہی میں پہنچ گیا تھا ' لیکن دلائل و مشاہدات کی تکمیل کا انتظار تھا - بیس برس سے زیادہ زمانہ اسمیں بسر ہو گیا - اسی اثنا میں ڈاکٹر ویلس بھی اپنے سفر میں مستعدانہ کام فرما رہا - ڈارون نے جب دیکھا کہ اب اسقدر مواد جمع ہو گیا ہے جو اسکی پشت پناہی کے لیے کافی ہے تو وہ طیار ہوا کہ علمی دنیا کے سامنے سے پردہ ہٹا دے -

ڈاکٹر ویلس نے اپنے لیکچر میں لکھا ہے کہ اصل نظریۂ انتخاب طبیعی کے کشف کی پیدائش ایک گھنٹے سے زیادہ عمر کی نہیں ہے - ایک ہفتہ کے اندر اُس نے مرتب کیا اور اُسکے دوسرے ہی دن ایک مراسلے کی صورت میں ڈارون کے پاس بھیجدیا -

(روحـانیـات)

ڈاکٹر ویلس کی زندگی کا ایک نہایت اہم واقعہ اسپریچولیزم (مذہب روحانیات) کا بھی مسئلہ ہے - وہ نہ صرف اسکا معتقد ہی تھا ' بلکہ اپنی تمام زندگی میں روحانیات کا ایک حامی کبیر اور مرید شہیر رہا -

یورپ اور امریکہ کے موجودہ مذہب روحانیات ' اسکی صحت و عدم صحت ' اسکے دلائل و براہین ' مشاہدات و واردات ' نتائج و حوادث ' وغیرہ وغیرہ ' ایک موضوع مستقل ہے ' جسکو نہایت تفصیل سے قلمبند کرنا چاہیے - ویسی تفصیل تو سردست مشکل ہے کہ وقت نہیں ' البتہ آئندہ اشاعات میں بسلسلۂ ڈاکٹر ویلس ایک اجمالی تذکرہ ضرور درج الہلال ہوگا - ڈاکٹر ویلس کے حالات بغیر اس تذکرہ کے مکمل نہیں ہوسکتے -

---

مذاکرۂ علمیہ

مذهب نشوؤ ارتقا کا ایک صفحه

ڈاکٹر رسل ویلس

ایک طبیعي کبیر ' جو روحاني بھي تھا

غرضکه اس طرح " بقاء اصلح " کا قانون ڈاکٹر ویلس پر منکشف ہوا اور وہ جوں جوں اسپر غور کرتا گیا ' اتني ھي اُسکي صحت و حقیقت کا اذعان بڑھتا گیا - یه انتخاب طبیعي کي بنا پر آغاز انواع کا ایک ایسا نظریه تھا جسکے تسلیم کیے بغیر چارہ نہ تھا - یہاں تک که اس نے اپنے تئیں تیار پایا که اس بارے میں علمي حلقوں سے خط و کتابت شروع کرے -

(ڈارون اور ویلس)

ڈاکٹر ویلس نے ایک مبسوط تحریر میں اس نظریه کي تفصیل و تشریح کي اور چارلس ڈارون کے پاس بھیج دي -

ٹھیک اُسي زمانے میں ڈارون بھي اسي نظریه کا مطالعه کررھا تھا اور اس نقطه تک پہنچ چکا تھا - اُس نے جب ڈاکٹر ویلس کي تحریر دیکھي تو اسکي فیاض طبعي اور دریا دلي نے گوارا نه کیا که اب اس نظریه کي دریافت کو اپني جانب منسوب کرے - اُس نے دیکھا که اگر سرچشمۂ علم کے الہام میں ایک اور دماغ اس سے بازي لے گیا ھے تو بہتر یہي ھے که یه میدان اُسي کے لیے چھوڑ دیا جاے -

یہاں تک که اُس نے پورا ارادہ کرلیا که اس بارے میں صرف ڈاکٹر ویلس کي تحریر ملک میں شائع ہونے دے اور اپني تحریر ہمیشه کیلیے نذر گمنامي کردے -

کچھه شک نہیں که یه واقعه تاریخ علم و ارباب علم کے فضائل و محاسن کا ایک نہایت پر اثر واقعه ھے - ابھي کل کي بات ھے که قطب شمالي کے انکشاف کے متعلق ایک ھي وقت میں دو شخصوں کے اندر کس درجه ادب سوز مناقشۂ و مجادله ہوا تھا ' حتي که ٹرائل کے ذریعه فیصله کرنے کي خواهش کي گئي تھي ' اسکے مقابلے میں ڈارون کي یه فیاض طبعي کس درجه محترم ھے که خلقت انساني کے ایک عظیم ترین نظریه کے انکشاف کي دوامي عزت و شہرت سے وہ خود بخود دست بردار ہونے کیلیے طیار ہوگیا تھا !

لیکن ڈارون کے دوستوں نے اس ارادہ کي خبر پاتے ھي اسکا محاصرہ کرلیا اور سخت اصرار کیا که ایسا نه کرے - علي الخصوص ھکر اور لائل نے اُسے سمجھایا که ایسا کرنا انصاف اور حق کي دانسته توھین کرنا ھے - اگر ایک ھي وقت میں دو شخص یکساں طور پر کسي اصول کي تحقیق تک پہنچے ھیں ' تو دنیا اتني تنگ نہیں ھے که اسمیں دو محققوں کي مساویانه تعظیم کي گنجائش نہو -

بالاخر یہي قرار پایا که ڈارون اور ویلس ' دونوں کے رسائل ایک ھي وقت میں شائع کیے جائیں -

چنانچه مشہور مجمع علمي ' لینین سوسائٹي کا جلسه منعقد ہوا اور دونوں شخصوں کي تحریریں به یک وقت اسمیں پڑھکر سنائي گئیں -

لیکن ڈارون کي اخلاقي فیاضي کے تذکرہ میں ویلس کو بھي نہیں بھلایا جاسکتا - اسکے دل کي نیکي اور صداقت نے بھي اپنا بے نظیر جوہر ہر موقعه پر ظاہر کیا - گو اُسے حق حاصل تھا که وہ اس نظریه کے کشف و تکمیل میں کم ازکم اپنے حق مساوي کا ادعا کرتا ' مگر اس نے پوري کشادہ دلي کے ساتھه ہمیشه اعتراف کیا که تقدم فضیلت کشف اسکے معاصر ڈارون ھي کو حاصل ھے کیونکه "اصلیت انساني" کا وهي مصنف ھے -

با ایں همه دنیا حقیقت کو نہیں بھلا سکتي - اگر ڈارون اپنے سفر میں ویلس کي دلالت کے احسان مند نہیں ' تو ویلس بھي اپني جادہ پیمائي علم میں اسکي منت پذیري سے آزاد ھے - یه یقیني ھے که موجودہ عہد کي غلغله انداز تحقیقات میں ہمیشه اُسکا نام ڈارون کے نام کے ساتھه زبانوں پر رهیگا -

وہ اپنے آخریں سالوں میں نظریۂ ڈارون سے کسي قدر ھٹ گیا تھا - اُس نے " مذهب ڈارون " (مطبوعۂ : ١٨٨٩) میں ارتقاء آلیه کي تشریح کرتے ہوے اپنے تئیں گذشته شاهراہ سے بہت زیادہ بلندي پر الگ کرلیا ھے -

(بعض دیگر اشغال علمیه)

ویلس کي زندگي کے آخري ایام اعمال ادبیه میں صرف ہوے جسکي تفصیل کي یہاں چنداں ضرورت نہیں - اس نے ریاستہاے متحدہ امریکه میں کئي کامیاب سفر دیے جہاں مذهب ڈارون اور اسکے همساز مواضیع کے متعلق اسکے خطبات نے وقعت و احترام حاصل کیا -

مذکورہ بالا کتابوں میں اس نے ممالک حارہ کے ایام سفر کے نتائج جمع کیے ھیں ' اور اسطرح علم الحیات اور خصوصاً حیوانات کي تقسیم اور محاکات (جو حیوانات یا نباتات گرد و پیش کے اشیاء کي نقل کرتے ھیں اور جسکو اصطلاح میں Mimicry کہتے ھیں) کے متعلق گذشته معلومات میں گرانقدر اضافے کیے ھیں -

ان میدانوں کے علاوہ اس نے بعض دوسرے میدانوں میں بھي قدم رکھنا چاھا مگر بمشکل انمیں قابلیت دکھا سکا ' اور سچ یه ھے که جامعیت فن قدرت کي ایک بخشش ضرور ھے مگر اسکا کوئي قانون نہیں ھے - چونکه اسمیں تبلیغ و اشاعت کي ایک حقیقي روح تھي ' اسلیے ایک غیر مقبول قاعدہ کي تائید میں جسقدر وہ [illegible] ہوتا تھا ' اس سے زیادہ وہ کسي حالت میں خوش نه ہوتا - اسکي کتاب " معجزات اور روحانیت حدیثه " (مطبوعه سنه ١٨٧۴ع و ایضاً مع ملحقات سنه ١٩٠١ع) نے اعلان کیا که وہ بہت سے ترقي یافته راستیوں کے دعوں کو صحیح مانتا ھے اور ایک طبیعي کا روحاني ہونا خلاف عقل نہیں ھے - "لینڈ نیشنلیزیشن" (مطبوعه سنه ١٩٨٢ع)

مراسلات

البصائر

ادارۂ سیرۃ نبوی

از جناب حکیم غلام غوث صاحب طبیب خانپور - ریاست بہاولپور

ریا کو ارباب صفا شدید ترین شرک سے شمار کرتے هیں اور ریا اوس حالت کو کهتے هیں جبکہ انسان خدا کی مرضات کیلیے نہیں بلکہ انسانوں کو دکهانے کیلیے کام کرنے لگتا ہے - فی الحقیقت یہ شرک اعظم ہے کہ خدا سے زیادہ لوگوں کو عزیز تر سمجهنا لازمی هو جاتا ہے اور خدا سے رو گردانی کرکے لوگوں کی طرف دل کو رجوع کرنا پڑتا ہے - اسیطرح رسوخ پیدا کرنے یا کسی کو کسی بات سے خوش کرکے کام نکالنے میں تصنع یا مدح سرائی بهی ایک نوع کا شرک ہے ' کیونکہ اسکے لیے بهی ممدوح کو بڑهانا اور اوسکے اندر اپنی عظمت و جبروت کا خیال پیدا کرانا اور اپنے وجود میں عبودیت دنیا کا اثر ڈالنا پڑتا ہے - لہذا حدیث شریف میں ہے : احثوا التراب فی وجوہ المداحین -

بوقت صبح شود همچو روز معلومت
کہ باکہ باختۂ عشق در شب دیجور ؟

یہ سب کچهہ صحیح ہے مگر ساتهہ هی اسکے کسی کے احسان کا شکر ادا نکرنا بهی ویسا هی گناہ ہے - کیونکہ محسن کا مادۂ جود و احسان صورت حاصل کرنے سے بیکار هوجاتا ہے - یعنی حوصلہ پست اور همت ٹوٹ جاتی ہے - حقیقت میں محسن کا شکریہ خدا هی کا شکرہ ہے - اگر خدا محسن کو نعمت ندیتا' اگر نعمت دیتا مگر توفیق ندیتا تو احسان کہاں سے وقوع پذیر هوتا ؟ من لم یحمد الناس لم یحمد اللہ -

حمد را با تو نسبتے ست درست
بر در هر کہ رفت' بر در تست !

میں مدت سے (الهلال) کے مطالعہ سے مستفیض و مستفید هوں - بے مبالغہ و تکلف اور بغیر تصنع و ریو و ریا ' مگر بطریق شکر و تشکر عرض کرتا هوں کہ اسلامی قلوب کی زنگ خوردہ حالت کے لیے اگر کوئی صیقل ہے تو یہی الهلال ' اور حرارت افسردۂ مذهبی کے واسطے اگر کوئی آلہ نفس و دمیدنی ہے تو یہی الهلال ! !

صاحب الهلال کی وسعت ارادہ و قوت عملی کو دیکهکر حیرت طاری هوتی ہے - جب اس نفس نفیس سے هدایت کی نسیم مقدس آتی ہے تو زمانۂ صحابۂ کرام یاد آجاتا ہے - جسوقت اصلاح امور شرعی کیلیے کهڑا دیکهتے هیں تو ائمۂ سلف کا نمونہ آنکهوں کے آگے پهر جاتا ہے - جب اس وجود با وجود کو آہ و بکا میں پاتے هیں تو صوفیۂ صافیہ کی خوش بو آنے لگتی ہے - پهر لطف یہ کہ با اینهمہ کمالات و فضائل معنویہ ' طرز بیان کی بہار گل هائے رنگا رنگ ہے - انشاء بلاغت سحر کار اور اعجاز بیان عین اعجاز ہے - و للہ در ما قال :

لیس للہ بمستنکر
ان یجمع العالم فی واحد !

صاحب الهلال کی مشکلات کا صحیح اندازہ تو کون کر سکتا ہے ؟ تاهم جانتا هوں کہ انکو تدبیر امور اسلامیہ و تفکر اصلاح ملیہ نے گهیر لیا ہے اور هر طرف سے مجبور و نعل در آتش کر رکها ہے - لیکن کاش اونهیں یہ بهی معلوم هوتا کہ ان کے کارهائے نمایاں بہت کچهہ کام کر گذرے اور بہت کچهہ کر رہے هیں - جناب مولانا کی محبت اب خدا و رسول اور اسلام کی محبت سمجهی جاتی ہے - صحیفۂ الهلال کی محبت قرآن و حدیث و آثار صحابہ کی محبت خیال کیجاتی ہے - سچ ہے :

حمد را با تو نسبتے ست درست
بر در هر کہ رفت ' بر در تست

حضرت مولانا ! روے سخن آپکی طرف ہے - آپکو یاد هوگا کہ جس زمانہ میں جناب نے البیان کا اعلان شائع فرمایا تها ' تو سب سے پہلے بندہ هی نے لبیک و سعدیک پکارکر عرض کیا تها کہ نہایت مبارک ارادہ ہے - خدا مبارک کرے اور برکت دے - ارادے کے پورا کرنے میں جلدی کیجیے :

نمامش کن چو بنیادش نہادی

نیز مشورہ کے طور پر لکها تها کہ الهلال سیاسی معاملات کیلیے کافی ہے - البیان کو (جسکا اب نام نامی البصائر ہے) مذهبی امور کیلیے رکها جائے - مجهے یاد ہے کہ جناب نے میری التماس کو منظور فرمایا تها -

آج الهلال میں ذکر مجالس مولد اور ادارۂ سیرۃ نبوی کا ارادہ و مضمون بصارت افروز و بصیرت اندوز هوا - خون محبت کا دوران اور شوق کا هیجان یہاں تک پہونچا کہ کچهہ عرض کرنے کیلیے پهر مجبور هوگیا - امید کہ اگر جوش جنون کار میں خلاف منشا و مصلحت کچهہ سرزد هو ' تو معذور سمجها جاؤنگا

شوق نشناسد همی هنگام را

میری راے میں اس مضمون کے لیے الهلال سے "بصائر" زیادہ موزوں ہے - دنیا کے قیام و قوام کیلیے تقسیم عمل ضروری ہے -

جیسا کہ رات اور دن - تدبیر معاشرت و تفکر آخرت - سکون و حرکت دن کے لیے ' چراغ و مکان رات کے لیے - معاشرت کے لیے ساز و سامان ' آخرت کے لیے سوز و محبت - سکون کے لیے فرش ' حرکت کے لیے میدان - پس اسی بنا پر الهلال و البصائر کو بهی الگ الگ حصہ دیا جاے - سیاسی معاملات کے لیے الهلال اور دینی امور کیواسطے البصائر خاص هونے چاهییں - گویا وہ دنیا میں موجب صلاح ' اور یہ آخرۃ میں سبب فلاح : ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ ! !

بلکہ میرے نزدیک تو تبرکا و تیمنا افتتاح البصائر کا خطبات مجالس مولد هی کے بنا پر سیرۃ نبوی سے کیا جاے ' تا کہ موجب نزول رحمت و باعث برکت هو -

اصطلاحات علمیہ

اسماء علوم

(از جناب مولوی ابوالمکارم فضل الرهاب صاحب سپرنٹنڈنٹ بیکر ہوسٹل - کلکتہ)

اصطلاحات علمیہ کے سلسلے میں مولوي صاحب ممدوح نے اسماء علوم کي ایک اور فہرست مدون فرمائي ہے ' اور غالباً اس سے انکا مقصود یہ ہے کہ تمام غیر معروف و فرعي علوم کے اسماء بھي مرتب ہو جائیں -

جناب ممدوح کا ذوق علمي و شوق خدمت لغة و علم مستحق صد تحسین ہے - اور امید ہے کہ وہ اس سلسلے کو جاري رکھیں گے -

البتہ بعض اسماء علوم جو انھوں نے وضع کیے ہیں ' انکي نسبت مجھے چند امور عرض کرنا ہے - بالفعل بجنسہ انکي فہرست کا پہلا نمبر درج کر دیتا ہوں - دوسرے نمبر کے آخر میں جو کچھہ عرض کرنا ہے ' عرض کرونگا -

1	Acoustics	علم الاصوات
2	Aerology	علم الهواء
3	Aeronautics	علم السفر في الهواء
4	Agriculture	علم الفلاحة
5	Amphibology	اشتباه الكلام
6	Analytics	علم البيان
7	Biography	تذكرہ
8	Caligraphy	علم الكتابة
9	Cardiology	علم القلب
10	Casuistry	علم الفقه
11	Chirography	علم الخط
12	Chirology	علم التكلم بالاشارات
13	Chirurgery	علم الجراحة
14	Chorography	علم آثار البلاد
15	Chromatics	علم الالوان
16	Chronology	علم تقويم التواريخ
17	Comparative Anatomy	علم التطبيق الاعضاء
18	Conchology	علم الاصداف
19	Craniology	علم الجمجمة
20	Divinity	علم اللاهوت
21	Demonology	علم الشياطين و الجن
22	Demology }	
23	Demography }	
24	Diplomacy	علم اصطلاحات الممالک
25	Doxology	سجلة
26	Ecclesiology	علم بناء الكنائس
27	Eclectics	علم اصول التفضيل
28	Economics	علم الادارة
29	Education	التعليم
30	Erpetology	علم الهوام
31	Etymology	علم الصرف
32	Political Geography	جغرافية الملكيه
33	Physical Geography	جغرافية الطبيعيه
34	Glossology	علم الشرح الكلمات
35	Harmonics	علم القواعد الالحان
36	Heliography	علم ضوء الشمس
37	Hieroglyphics	علم قلم المصريين القديم
38	Homœpathy	علم تطبيب المثل بالمثل
39	Homiletics	فن الوعظ
40	Horticulture	علم فلاحة الجنينات
41	House-keeping	تدبير البيت
42	Hydraulics	فن رفع الماء
43	Hydrodynamics	
44	Hydrometry	فن وزن المياه
45	Hydropathy	علم مداواة بالماء
46	Hygrometry	علم رطوبة الهواء
47	Ichnograph	رسم قاعدہ بناء
48	Iconography } Iconology }	علم الرسم و التصوير
49	Ideology	علم التصديقات
50	Jurisprudence	علم الفقه
51	Lexicography	علم اللغة
52	Lithography	علم الطبع بواسطة الحجر
53	Lithology	علم الطبع بالاحجار
54	Logarithm	علم نسبة الاعداد
55	Martyrology	تاريخ الشهداء
56	Mesmerism	علم المغناطيسة في الحيوانات
57	Mnemonics	علم الحافظة
58	Moral Philosophy	فلسفہ اخلاقیہ
59	Mysticism	تصوف
60	Mythology	اساطير الجاهليه
61	Natural Theology	علم الكلام الطبيعي
62	Naiigation	الملاحة
63	Necromancy	السحر
64	Neology }	
65	Rationalism }	القول بالعقل بدون الوحي
66	Numismatics	فن تشخيص المسكوكات
67	Obstetric	فن القبالہ
68	Oneiromancy	علم التعبير
69	Oratory	بلاغة
70	Osteogeny	علم تكون العظام
71	Ourology } Ouroscopy }	تفسرہ
72	Paleography }	
73	Paleology }	علم الخط القديم
74	Paleontology	فن المتحجرات
75	Palilogy	ترجيع الكلمة
76	Palmistry	علم الكف
77	Philology	علم الالفاظ
78	Photometry	علم درجات النور
79	Phraseology	عبارة - اصطلاح
80	Phonetics	علم الاصوات
81	Physic	علم الطب
82	Polemics	مباحثہ
83	Politics	علم السياسة
84	Pomology	فن تربية النبات
85	Pyrotechnics	علم صناعة العاب البارود
86	Sarcology	علم اللحوم
87	Sculpture	فن النقش
88	Statics	علم الاثقال
89	Statistics	فن وضع القوائم
90	Stenography	خط الاشارات
91	Symbology	فن التشبيه
92	Tautology	تكرير الالفاظ
93	Theosophy	الصوفيه
94	Therapeutics	علم الطب
95	Topography	علم البلدان
96	Toxicology	علم السموم
97	Tradition	الحديث

اظل ذ ريع العقل ما اطعم الكرى
و للقلب مني رنة و خفوق !
بري حبها جسمي وقلبي و مهجتي
فلم يبق الا اعظم و عروق !

پھر ان تمام موانع و علائق کے ساتھہ اور تمام باتوں سے قطع نظر کیجیے - صرف ایک الہلال ہی کی تحریر و ترتیب ' و فکر تدوین ' و فراہمی جمیع جزئیات و متعلقات پر نظر ڈالیے کہ کس قدر محتاج اعانت و رفاقت ہوں اور پھر اس سے بکلی محروم ؟ اگر الہلال سے مقصود اردو پریس کی موجودہ نظیر کی کوئی چیز ہوتی تو شاید میں روز شام کو ایک مرتب و مدون الہلال پیش کردیتا - ایک لیڈنگ ارٹیکل اور چند نوٹ کسی نہ کسی طرح لکھہ ڈالے اور باقی کیلیے خبریں اور مراسلات کاتب کے حوالہ کیں - پورا اخبار مرتب ہوگیا -

یہاں تقریباً ہر سطر ایڈیٹوریل ہے اور تقسیم ابواب و فصول مضامین ایک وقت میں متعدد افکار و اقلام کے محتاج - یورپ میں اس طرح کے رسائل جو نکلتے ہیں ' تو کم ازکم انکے ادارۂ قلم تحریر (ایڈیٹوریل اسٹاف) میں ایک ایک باب کیلیے ایک ایک شخص مستقل ضرور ہوتا ہے ' جسے ہفتہ بھر سوا اپنے موضوع کے اور کسی چیز کی فکر نہیں ہوتی - مجھے ایک شخص بھی ابتک ایسا میسر نہوا ' جس کے سپرد کوئی ایک باب کردوں اور پھر بالکل مطمئن ہو جاؤں کہ میری شرکت وقت کی اس میں کسی طرح احتیاج نہ ہوگی -

کہتے ہیں کہ محبت ' روپیہ ' اور تلاش ' ایسے اجزا ہیں جو اگر جمع ہو جائیں تو پھر کوئی شے نہیں جو میسر نہ آئے - مگر میرا تجربہ تو اس بارے میں اس سے بالکل مختلف ہے - معاوضۂ مالی کے لحاظ سے قصور نہیں کرتا ' اور شاید اردو پریس کے انتہائی پیمانۂ مالی سے بھی بلند ترکیلیے ہر وقت طیار ہوں - تلاش ابتدا سے جاری ہے ' اور محبت و خدمت و سلوک کی نسبت کیا کہوں ؟ یقین کیجیے کہ اگر کوئی خریدار ایک ادائی سی حظ التفات کی زیبے تو میرا دل میرے پہلو میں نہیں بلکہ ہتیلی پر ہے :

گوہر دل دار نبدش را می افتد قبول
ورنہ من صد بار در راہ نثارش داشتم !

(۲) اس حالت کا نتیجہ یہ ہونا تھا کہ اسباب کو مہیا نہ پا کر ارادوں کو بھی خبر باد کہوں : لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا - لیکن مشکل یہ ہے کہ اسباب ظاہری دماغ کے ارادے کو ضعیف کرسکتے ہیں ' مگر دل کے اٹھے ہوے جوش کو تو نہیں روک سکتے ؟ ناہمواریاں جس قدر بڑھتی جاتی ہیں ' یقین فرمائیے کہ دل کا جوش بھی اتنا ہی زیادہ ہوتا جاتا ہے :

اذا ہی زادت في الجوي ' زاد في الهوى
فلا هي تسلو ولا هي ترحم !

تمام مجبوریوں کو دیکھتا ہوں لیکن ساتھہ ہی یہ بھی جانتا ہوں کہ سمندر کی طغیانیاں ہمیشہ سے ایسی ہی رہی ہیں جیسی کہ اب ہیں - جو ڈوب گئے ' انکے ساتھہ سمندر کو کوئی خاص دشمنی نہ تھی ' اور جو بیڑے کنارے تک پہنچ گئے ' انکے لیے سمندر نے اپنے خواص بدل نہیں دیے تھے - جو بیڑے والے تھے وہ ہاتھہ پاؤں ہلاتے کسی نہ کسی طرح کنارے تک پہنچ ہی گئے ' اور جن کی ہمت نے جواب دیدیا وہ بالاخر نہنگ و ماہی کی غذا بنے ' اسکے اندر ہی رہگئے - کام کرنے والوں کیلیے مصائب علائق و حجبات زنجیر پا نہیں ہو سکتے -

(۳) کسے معلوم ہے کہ کتنے ولولے ہیں جو آتھتے ہیں اور انہیں دل سے زبان تک پہنچنے کی مہلت بھی نہیں دی جاتی کہ وقت دوسرا ' اور موسم موافق نہیں :

کہ اہل شوق عوام اند و گفتگو عربی ست

لیکن ایک مخصوص دینی رسالہ کے خیال کو ضبط نہ کرسکا کہ ضرورت اشد شدید نظر آئی - الہلال میں جب کبھی کسی دینی و علمی موضوع پر کچھہ لکھتا ہوں تو قلت ضخامت و تنوع مطالب کے خیال سے قدم قدم پر دامن قلم الجھتا ہے اور مجبوراً ارادوں کو ملتوی کردینا پڑتا ہے - سب سے بڑی مقدم شے یہ ہے کہ قران حکیم کے متعلق بے اختیار جی چاہتا ہے کہ نہایت کثرت سے ہر پہلو پر بحث کیجاے ' اور صدہا مباحث و معارف ہیں جو اسکے متعلق پیش نظر ہیں ' بلکہ بہت سے بصورت تحریر مدون بھی ہو چکے ہیں ' مگر انکی اشاعت کا کوئی ذریعہ نہیں -

ضرورت ہے کہ ایک ہی وقت میں قران حکیم کو مختلف اشکال بحث و معارف میں اس طرح پیش کیا جاے کہ اسکے جمال عظمت کا نظارہ عام ہو جاے -

غرضکہ انہیں خیالات کی بنا پر پہلے باسم البیان اور پھر البصائر اسکا اعلان کیا گیا -

ارباب تجربہ و کار جانتے ہیں کہ اس قسم کے کاموں کیلیے تحریر مقالات و تالیف مضامین سے زیادہ صرف وقت کی چیز محض ترتیب اور اسکی ذمہ داری ہوتی ہے - میں نے البصائر کا اعلان تو کردیا کہ کسی نہ کسی طرح اسکے لیے بھی وقت نکال لونگا - لیکن پھر اپنی حالت کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ موجودہ اشغال نے جو حالت مصروفیت و انہماک کی کر رکھی ہے ' اب وہ اس آخری درجہ تک پہنچ گئی ہے کہ اگر تھوڑا سا بھی کام اپنے ذمہ اور لے لیا تو کام تو کسی نہ کسی طرح ہو رہیگا لیکن ساتھہ ہی رات کے چند گھنٹے جو آرام کے بمشکل میسر آجاتے ہیں ' انسے بھی محروم ہو جاؤنگا - و قال اللہ سبحانہ : ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ

پس کسی قدر متوقف ہوا کہ اگر الہلال کیلیے نہیں تو کم ازکم البصائر ہی کیلیے اتنی اعانت میسر آجاے کہ کم ازکم اسکی ترتیب اور ذمہ داری ہی سے سبکدوش ہو جاؤں - اسی فکر و انتظار میں ادھر کئی مہینے صرف ہو گئے ' لیکن بالاخر نتیجہ یہی نکلا کہ اپنے سوا نہ کسی اور کا انتظار کیجیے ' اور نہ کسی بندہ کا ممنون ہو کر اپنے دل کو مدفون کیجیے !

(۴) یہی سبب ہے کہ البصائر کا اعلان الہلال میں روک دیا گیا کہ اس بارے میں احباب کرام سے میری شرمندگی حد تحمل سے گذر چکی تھی -

(۵) موجودہ حالت یہ ہے کہ سب سے پہلے احباب کرام سے بکمال اسف و ندامت خواستگار معافی ہوں کہ اشاعت البصائر کا اعلان کرکے ایفاء عہد سے مقصر رہا - اسکے بعد جو کچھہ عرض کرسکتا ہوں وہ یہ ہے کہ جن کاموں کا اس مسبب الاسباب نے اس عاجز کی زبانی اعلان کرا دیا ہے ' یقین ہے کہ انکی تکمیل کی بھی توفیق مرحمت فرمائیگا ' اور مجھے اپنے بندوں کی نظروں میں شرمندہ و رسوا نہ کریگا - میں الحمد للہ کہ خود ہی اپنے کاموں کو انجام دے رہا ہوں اور دونگا - اسکے فضل و کرم کے جو کرشمے دیکھہ رہا ہوں ' اسکی دوسروں کو خبر نہو ' مگر دیکھنے والا تو منکر نہیں ہوسکتا - میں نے البصائر کا اعلان کیا ہے تو انشاء اللہ یہ اعلان کبھی ذلیل و شرمندہ نہوگا - بغیر تعیین وقت کے کہتا ہوں کہ جلد سے جلد البصائر کو جسکا اعلان ہوچکا ہے ' اور وہ بھی

اگر اس تجویز سے جناب کا اتفاق ہوجائے تو نیک تفاول ہے - اس سے یہ غرض نہیں کہ الہلال کو دینی مضامین سے بالکل خالی کردیا جائے - بلکہ مقصود یہ ہے کہ الہلال میں اکثر مضامین سیاسی اور قلیل مذہبی ہوں - البصائر میں قاطبۃ امور دینیۃ کی بحث ہو تاکہ :

در کفے جام شریعت در کفے سندان عشق

کی مثل صادق آجائے -

البصائر کو پرتو افگنی کے لیے جلد کھڑا کیا جائے - کہ در انتظار مطالعہ طلوع البصائر چشم جہاں رو بتاریکی می آرد - و السلام -

الہلال :

شیخ عبد الوہاب شعرانی المصری نے اپنی ایک کتاب میں اُن احسانات و نعائم الہیہ کو جمع کیا ہے' جو انپر حضرۃ حق سبحانہ نے مبذول فرمائیں - اسکا نام کتاب المنن ہے اور معروف و عام ہے - ملاحظہ فرمائی ہوگی - وہ لکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑا احسان اللہ تعالی کا کسی بندے پر یہ ہے کہ اُسے ایسے احباب و رفقا میسر آئیں' جو اُسکے کاموں کو سمجھیں' اسکی جانفشانیوں اور محنتوں کی قدر کریں ' وہ جس جام کیفیت و ذوق سے سرشار ہو' اسکا ایک ایک جرعہ اُسکی طرح' اسکے دوستوں کو بھی نصیب ہو' تا وہ اُس عالم سے بیخبر نہ رہیں' جسکی خبر یابی کیلیے کیف و حال شرط ہے' نہ کہ قیل و قال :

قدر ایں بادہ ندانی بخدا تا نچشی

میں کہتا ہوں کہ اگر علم و عمل' فضل و کمال' اور اہلیت و صلاحیت کے ساتھہ ارباب ذوق اور قدر شناسان کار کا میسر آنا ایک مخصوص احسان الہی ہے' تو پھر اُس شخص کیلیے آپ کیا کہتے ہیں جسے بغیر ہیچ گونہ اہلیت و صلاحیت' و بغیر حصول مقام علم و عمل' و خدمت حق و ملت ' اس مقام رفیع و مرتبۂ جلیل سے حظ وافر نصیب ہو؟ غیر ازیں کہ ایں جا کار بہ فضل ست نہ باستحقاق :

بر من منگر' بر کرم خویش نگر !

اگر شیخ شعرانی پر اللہ تعالی کا یہ احسان تھا کہ انہیں ایسے احباب و رفقا ملے ' جو انکے علم و فضل کے قدر فرما اور انکے عمل و تقوی کے مرتبہ شناس تھے' تو الحمد للہ کہ یہ عاجز اپنے ساتھہ اس سے بھی بڑھکر فضل الہی کی ایک بوالعجبی رکھتا ہے - یعنی با وجود جہل و بے مایگی ' بندگان الہی مدحت طراز ہیں ' اور با وجود بے عملی و سیہ کاری ' مومنین مخلصین ذرہ نواز !

نصیب ماست بہشت اے خدا شناس برو

کہ مستحق کرامت گنا ہگارانند !

جناب کے رسائل و مکاتیب ہمیشہ جس حسن ظن کریمانہ سے لبریز ہوتے ہیں' اسکو بھی اسی عالم کا نتیجہ سمجھتا ہوں - مگر حقیقت یہ ہے کہ اگر مالک کی نظر صرف اپنے کرم و فضل پر ہو تو غلام کو بھی چاہیے کہ ہمیشہ اپنے قصور و خطا پر نظر رکھے - الہلال کا تذکرہ فرماتے ہوے جن خدمات اور انکے نتائج کی طرف جناب نے اشارہ فرمایا ہے' اصل مقصد کو سامنے رکھکر دیکھیے تو وہ کیا حقیقت رکھتے ہیں ؟ جس منزل کیلیے شبانہ روز پیہم سفر کی ضرورت ہو'. وہاں اگر دو چار قدم آہستگی سے اٹھے بھی تو مستحق التفات نہیں - پس میری داستان اگر خود میری زبانی سننا چاہتے ہیں تو سن لیجیے - نہ تو علم و کمال میسر ہے اور نہ عمل و خدمت' نہ جامعیت ہے اور نہ فردیت ' نہ تو ادعا ہے اور نہ انتظار مزد و تحسین - اپنی اصلیت و حالت سے باخبر اور اپنی بے مایگیوں سے نا واقف نہیں ہوں.

ہاں صرف ایک چیز ہے کہ اُس کا ادعا ضرور ہے ' اور صرف وہی ہے کہ اسکی استقامت و قرار کیلیے ہمہ وقت مضطر و بیقرار ہوں - یعنی اگر میرے ہاتھہ جام لبریز سے خالی ہیں تو دل تنگ نہیں ہوں' کیونکہ حلق دولت تشنگی سے بھی مالا مال ہے' اور اگر صداے سیرابی نہیں رکھتا تو غمگین نہیں ' کیونکہ الحمد للہ نہ فغان و شیون' تشنگی کی صداقت سے خالی نہیں' اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جہاں آگ نہیں جلتی وہاں دھواں بھی نہیں ہوتا ' اور اگر دھواں اُٹھہ رہا ہے تو یقین کیجیے کہ آگ بھی ضرور موجود ہے :

در خرا باتم ندیدستی خراب

بادہ پنداری کہ پنہاں می زنم

(۱) آپنے البصائر کا تذکرہ کرکے ایک ایسے تار کو چھیڑ دیا ہے جو اگر اپنا نوحۂ غم شروع کردے تو عجیب نہیں کہ تمام رات اسی ایک ہی حرف ماتم میں ختم ہو جاے :

قدرے گرید و ہم بر سر افسانہ رود !

میرا موجودہ اعتقاد یہ ہے کہ زندگی صرف کام کرنے کیلیے ہے' یہاں تک کہ قلم و کاغذ ہی کی رفاقت میں پیام اجل کا بھی استقبال کرے - لیکن آپ جانتے ہیں کہ انسان اپنے دماغ اور ارادے کو تو سب کچھہ بنا دے سکتا ہے' پر اپنے جسم کو کیا کرے ؟ بار بار اپنی حالت کا دکھڑا رونا ٹھیک نہیں' مگر البصائر کی اشاعت کا با وجود اعلان عام ' اب تک وجود میں نہ آنا ' ایک ایسا داغ خجالت ہے ' جو مجبور کرتا ہے کہ کچھہ نہ کچھہ حق معذرت خواہی میں عرض حال کی اجازت پاؤں - میں فطرۃ کمزور جسم و قوی رکھتا ہوں - اسپر خود بھی صحت سے محروم اور نیز ایک ایسے دائم المرض بستر کا دائمی تیمار دار' جسکی تکلیفوں نے معائنہ کی طاقت کا رشتہ با وجود پیمان صبر و شکر' بسا اوقات ہاتھہ سے چھوٹ جاتا ہے اور علم اللہ ' کہ اپنے دل میں اسکی ایک ایک صداے کرب کیلیے کئی کئی خونچکاں زخم رکھتا ہوں - لیکن انسان کہ بندۂ علائق و محبت ما سوی اللہ ہے ' رونا جانتا ہے مگر کسی کے دکھہ کو دور نہیں کرسکتا - پھر بے شمار دیگر صدمات و مصائب مستمرہ ہیں جنکی تشریح لا حاصل ہے' اسپر مستزاد یہ کہ اپنے کاموں میں رفقا کی اعانت سے بکلی محروم اور اپنے سفر میں یکہ و تنہا چھوڑ دیا گیا ہوں - جو لوگ باہر سے میرے اچھے برے کاموں کو دیکھہ رہے ہیں ' کاش میں انہیں دعوت دے سکتا کہ کبھی میرے بیت الحزن کی طرف بھی ایک مرتبہ قدم رنجہ فرمائیں ' اور ایک شبانہ روز یہاں بسر کرکے دیکھیں کہ یہ سب کچھہ جو ہو رہا ہے' کیسی کیسی عزم شکن اور زہرہ گداز گرفتاریوں میں ہو رہا ہے ؟ اور پھر اُس حسن و جمال کی بخشش تعبیر کو بھی دیکھیں کہ کیسی کچھہ سحر کار و عقل فراموش ہے جو اپنے ایک نگہ غلط انداز سے محو و بیخود کرکے جو کچھہ چاہتی ہے ' جاندادگان نظارۂ جمال سے کرا لیتی ہے !

انما اشکو بثي و حزني الی اللہ و اعلم من اللہ ما لا تعلمون !

الی اللہ اشکو ا ما ألاقی من الہوی

بلیلی ' ففی قلبي جوی و حریق !

لان فوادي فیہ صور بقادح

و فیہ لہیب ساطع و بروق !

اذا ذکرتہا النفس ' حانت صبابۃ

لہا زفرۃ قتالۃ و شہیق !

و قد صرت مجذوناً من الحب ہائماً

کانی عان في القیود وثیق !

یتیمونکی فـــریاد

حسینی یتیموں کی دل ہلا دینی والی فریادیں اگرچہ مومنین کے گوش دلمیں برابر آیا کرتی ہیں اور کوئی وقت اُن آوازوں کے لیے معین نہیں لیکن محرم کا زمانہ جیسی خصوصیت کے ساتھہ ان آہوں کی یاد تازہ ہونے کے لیے مخصوص ہے ' اسکو مومنین کے قلوب ہی خوب جانتے ہیں - ہر ایک دل میں اُن کی اعانت و جاں نثاری کا ولولہ ' اور ہر زبان پر یالیتنی کنت معہم فافوز فوزاً عظیماً کا نعرہ بلند ہے ' اور ہر آنکھہ اُن کربلائی مصیبت زدہ یتیموں کے لیے خون کے آنسو رو رہی ہے اور ہر مومن اُن کی ہمدردی و جاں نثاری کا موقع نہ پانے سے مثل اپنے امام عصر عجل اللہ ظہورہ کے اس حسرت و افسوس میں ہزاروں حسرتوں کے ساتھہ ان الفاظ کو اپنی زبان پر جاری کررہا ہے کہ " گو ہمکو زمانے نے موخر کردیا اور ہم ان بیکسوں کی امداد اپنی جان و مال سے نکرسکے لیکن جبتک زندہ رہیں گے اُسوقت تک اس حسرت میں رویا کرینگے " اور سچ بھی یہی ہے کہ اب کوئی موقع بجز اس حسرت و افسوس کے باقی ہی نہیں رہا - مگر آئیے - ہم آپ کو ایک ایسی صورت بتلائیں کہ جس سے فی الجملہ آنسو پونچھہ سکیں اور کسیقدر اُس حسرت و افسوس کی تلافی ہوسکے - آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے دار الیتامی میں مصائب یتیمان حسین مظلوم پر رونیوالوں کے (۷۷) یتیم ایسے لاوارث و بیکس اور بے پدر و بے بس جمع ہیں جو بے تامل ایتام آل محمد سے تعبیر کیے جا سکتے ہیں - حسین مظلوم کے یتیموں پر روئیے اور انہیں کی یاد میں انکی اعانت کرکے آنسو پونچھیے -

جاڑے کا زمانہ آگیا ہے اُنکی بے سروسامانی پر رحم کیجیے !
یتیموں کی تعداد یوماً فیوماً بڑھتی جاتی ہے اور یہاں آمدنی کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی - اگر آپ حضرات زکواۃ ' فطرہ ' اور محرم قربانی اور چٹکی فنڈ اور امام ضامن اور محرم کے منتی زیور اور فی مجلس ایک حصہ کی قیمت اور ایسی ہی ایسی سہل تدبیروں سے باقاعدہ اور مستقل اعانت فرماتے رہیں تو بہت کچھہ امداد حاصل ہوسکتی ہے -

خداوند عالم آپکو اپنے بچونکے سروںپر سلامت رکھے - آپ اس زمانے میں مجلسیں بھی منعقد کرینگے - اسیری یتیمان حسین کی یاد میں اپنے بچوں کو بیڑیاں اور زنجیریں اور طوق اور علی بند اور چھلے پہناوینگے ' اور اُنھیں دیکھکر یتیمان حسین کی حالت زار کو یاد کرکے خون کے آنسو رلائینگے - میں عرض کروں گا کہ ان چیزوں کا صحیح اور بہترین مصرف اس دار الیتامی کی اعانت اور دستگیری ہے -

ہیں یتیمان حسینی کے ہم ادنی خادم
دم گریہ تمھیں بھی اہل عزا یاد رہے

الداعـــــــــــی الی الــخیــر
خادم ایتام السید علی غضنفر عفی عنہ

آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا دار الیتامی
جسکی اعانت بلا تفریق تمام مسلمانان شیعہ و سنی کو کرنی چاہیے

خطـــوط جہنـــم سے

اصل مصنف ان خطوں کا ایک جرمن فاضل ہے - جس نے قلم سے جہنم کے ایسے حیرت انگیز اور پر تاثیر نقشے کھینچے کہ یورپ کی تمام زبانوں نے اسے اپنی آغوش میں جگہ دی -

یورپ کے بعض اعلے تعلیم یافتہ نے مجھے اس ترجمے کی داد دی اور ہندوستان کے بعض مشہور انشا پردازوں نے اس پر صاد کیا - بہر صورت کتاب قابل ملاحظہ ہے -

کل خطوط تیس ہیں جو سلسلہ وار شایع ہو رہے ہیں - پورے مجموعے کی قیمت معہ محصول ڈاک مبلغ ۴ - روپیہ - ۱ - آنہ ہے - ہر خط کی جدا گانہ قیمت ۲ - آنہ - محصول ڈاک کا اس کے علاوہ ہے -

شرف الدین احمد
محلہ کہاری کنواں - رام پور اسٹیٹ - یو - پی

جس کا اعلان نہیں ہوا ہے ' پیشکش ارباب ذوق و بصیرۃ کرونگا - یه سچ ہے که به حسب ظاہر میري حالت مزید محنت و صرف دماغ کي امید نہیں دلاتي ' لیکن اگر دنیا کي نظر میرے ضعف و بے سروسامانی پر ہے ' تو میري نظر بھي کسي کي بخشش بے ساماں پر ہے - میري حالت کے دیکھنے والے مایوس ہوں ' پر میں جسے دیکھتا ہوں وہ اپنے دیکھنے والوں کو کبھي بھي مایوس نہیں کرتا ! و لله در ما قال :

گرچه خوردیم نسبتیست بزرگ
ذرۂ آفتاب تابانیم !

اگر اُس رب کریم نے چاہا تو دنیا کے صفحۂ اعمال میں ایک نئي نظیر کا اضافه ہوگا اور خدا دکھلا دیگا که اگر اسکي مدد شامل حال ہو' تو ایک گرفتار مصائب و الودۂ علائق ہستي تن تنہا به یک وقت کتنے کام کرسکتي ہے ' اور پھر کس طرح اُن میں سے ہر کام کو به جلوۂ خاص و به حسن اختصاص انجام دیتي ہے ؟

مبین حقیر گدایان عشق را ' کین قوم
شہان بے کمر و خسروان بے کله اند !

(٦) " ادارۂ سیرۃ نبوي " کي نسبت غالبا جناب نے یه خیال فرمایا ہے که اس عاجز نے قائم کرنے کا ارادہ کیا ہے ' مگر اُس مضمون سے یه مقصود نه تھا - " ادارۂ سیرۃ " تو کئي سال سے تحت ادارۃ جناب مولانا شبلي قائم ہے اور سیرۃ کبیر کي تدوین میں مصروف ' میرا مقصود صرف یه تھا که عام رسائل و خطبات سیرۃ کے کام پر بھي توجه کي جاے -

خود اس عاجز نے اپني نسبت صرف اسقدر وعدہ کیا ہے که اگر ربیع الاول قادم تک کسي بزرگ نے توجه نه فرمائي تو انشاء الله چند مقالات بطور خطبات سیرۃ لکھنے کي کوشش کرونگا - یه خیال نہایت بہتر ہے که البصائر کا آغاز اسي سے ہو - و الا مر بیدہ سبحانه -

(٧) آخر میں جناب کے اظہار حسن ظن و لطف و کرم کیلیے مکرر شکرگذار ہوں - نیز معافي خواہ که اس تقریب میں اپني داستان غم چھیڑني پڑي اور کئي کالم اسمیں ضائع کیے :

ہفت آسمان بگردش و ما درمیانه ایم
غالب دگر مپرس که بر ما چه مي رود ؟

و افوض امري الی الله - ان الله بصیر بالعباد !

اعانۂ مہاجرین عثمانیه

اسعد پاشا پریسیڈنٹ سوسائٹي نوآبادي مہاجرین اناطولیه کا ایک تار ٣ - دسمبر سنه ١٩١٣ کو موصول ہوا ' جس میں صاحب موصوف نے با حوصله مسلمانان ہند کے حوصله و ہمت کا واسطه دلاکر قوم سے اپیل امداد مالي کي بابت فرمائي ہے -

جناب کو یاد ہوگا که عند الملاقات آپ سے یه طے پایا تھا که بلاد ہند کے دورہ میں جناب اور ہم' سب مہاجرین کے امداد کیلیے چندہ کي تحریک کما ینبغي ملکر کرینگے -

مگر جو وقت اسکے لیے موضوع تھا وہ وقف پریشاني ہي رہا - اور ابتک حوادث زمانه نے اسکي مہلت ندي که مسلمانان ہند کسي اور طرف اپنے خیالات کو منعطف کریں -

اس انتظار نے بہت وقت ضایع کردیا ' اور اب وہ وقت آگیا که صدہا خاندان ترک مہاجرین کے مسلمانان ہند کے امداد و اعانت کے بھروسه پر ردائي خیموں میں بے سروسامانی سے موسمي شدت سرما کا مقابله کررہے ہیں - ابتک انکو صرف شدت سرما ہي کا مقابله ہے - آیندہ جو وقت آنیوالا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ سخت مشکل ہوگا - تقریباً اگلے مہینه اوائل جنوري میں برف انکو اس قابل بھي نچھوڑیگي که کسي اعانت و امداد کے مستحق ہوں ' یا کسي کو انکے ساتھه سلوک و اعانت کا موقع ملے -

تعمیرات شروع ہوگئي اور تقریباً نصف تک انجام بھي ہوچکي ہے -

اب اگر اسوقت انکو مالي امداد نه پہنچي ' تو نصیب دشمنان انکو وہي روز بد دیکھنا ہوگا ' جو انسے پہلے برف باري کے نذر ہوجانے والے خاندانوں کو دیکھنا پڑا تھا -

مسلمانان ہند کي حمیت سے ہرگز اسکي امید نہیں که وہ اس الزام کو !

نازت بکشم که نازنیني

کہکر اپنے سر لینے کے لیے تیار ہوں که انکے دلاے ہوے حوصله اور بڑھائي ہوئي ہمت پر بڑھکر خاندان ہاے ترک برف اور سرما کي بھینٹ چڑھجائیں - وہ تار یه ہے :

Constantinople.

Dr. ANSARI

Comrade, Delhi.

Colony needs money badly send funds quickly.

ESSAD

خاکسار مختار احمد - انصاري - دہلي

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانه اجلاس

اس سال آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانه اجلاس آگرہ میں بتاریخ ٢٩ - ٣٠ دسمبر سنه ١٩١٣ع منعقد ہوگا - پہلا اجلاس گیارہ بجے دن سے شروع ہوگا -

دسمبر میں آگرہ کي آب و ہوا نہایت سرد ہوگي اسلیے چاہیے که موسم سرما کے کافي لباس و بستر کے ساتھه تشریف لائیں -

ممبروں کے قیام و طعام کا انتظام میٹرو پول ہوٹل آگرہ میں کیا گیا ہے - ممبروں کي خوراک کي قیمت حسب ذیل ہوگي :—

انگریزي کھانا	٣ روپیه	یومیه
ہندوستاني کھانا	٢ روپیه ٨ آنه	یومیه
ملازموں کا کھانا	٨ آنه	یومیه

لیکن اُنہیں ممبروں کے قیام وطعام کا انتظام ہمارے ذمه ہوگا ' جو اپني تشریف آوري سے ٢٠ دسمبر سنه ١٩١٣ ع تک ہمیں مطلع فرماویں -

کمیٹي نے ممبروں کے استقبال کا انتظام آگرہ فورٹ اور آگرہ سٹي اسٹیشنوں پر کیا ہے لہذا مناسب ہوگا که جناب اِنہیں دونوں اسٹیشنوں پر تشریف لائیں جہاں آپکو سواري اور والنٹیر ہر وقت مل سکینگے ' انکے علاوہ اگر کسي اور اسٹیشن پر آپ اُترنا چاہیں تو ١٥ دسمبر سنه ١٩١٣ ع سے قبل اپنے ارادہ سے مطلع فرماویں -

وزیٹروں سے حسب ذیل فیس داخله لیجائیگي :—

درجه خاص	١٠ روپیه	دونوں دن کیلیے
درجه اول	٥ روپیه	دونوں دن کیلیے
درجه دوم	[illegible] روپیه	دونوں دن کیلیے
درجه سوم	[illegible] روپیه	دونوں دن کیلیے

سید نظام الدین شاہ

آنریري سکریٹري ریسپشن کمیٹي آل انڈیا مسلم لیگ

اطلاع جدید

چند صوبوں کے مسلمانوں کي خواہش سے اجلاس کي تاریخیں بدل دي گئیں اب ٢٩ - ٣٠ - کي جگهه ٣٠ - ٣١ - دسمبر کو منعقد ہونگي -

المسئلة و المناظرة

اهل سنت و شیعه

و اعتصموا بحبل الله جمیعاً ولا تفرقوا و اذکروا نعمة الله علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمة اخوانا

جناب مولوی شیخ فدا حسین صاحب پروفیسر دینیات شیعه علیگڈه کالج کا ایک مبسوط اور فاضلانه مضمون یکم شوال مکرم کے الهلال میں شائع ہوا ہے جس کا مقصد اسقدر محمود و مسعود ہے که میں اوسپر جتنا بھی اظہار مسرت کروں بجا ہے - یہه تمنا میرے دلمیں مدتوں جوش مارتی رہی ہے - شیخ صاحب کا اس مقصد پر قلم اٹھانا میرے مافی الضمیر سے توارد ہے - فالحمد لله علی ذالک -

لیکن اس اتحاد کے تحصیل کے مختلف طریقے ہیں -

یہه اتفاق کیونکر ہو ؟ اس سوال کے جواب میں افسوس که میں شیخ صاحب سے متفق الرای نہیں ہوں اور میری نیک نیتی اصرار کر رہی ہے که میں اونہیں مفید مشوروں سے مدد دوں - اونکا یہه احسان نظر انداز کردینے کے قابل نہیں ہے که انہوں نے اس مسئله کو معرض بحث میں لاکر اہل خرد کو اوس پر راے زنی کا موقعه دیا اور اسی کا مقتضی ہے که ہر شخص سچائی کے ساتھه اسپر بحث کرکے اصل مقصود حاصل کرے -

اول یہه سمجه لینا ضروری ہے که اتفاق سے کونسا اتفاق مراد ہے ؟ آیا دنیوی اتفاق - یعنی شیعه اور سنی دونوں اپنی اپنی مذہبی حالت پر قائم رہکر اون اختلافات کو جو محض مذہبی ہیں' مذہب ہی کے دائرہ میں محدود رکھیں' اور تمدن و معاشرت کی راہ کو منازعت و جدال کی قزاقانه دست درازیوں سے بچائیں -

یہه اتفاق تو نہایت ضروری ہے که بغیر اس کے کسی متمدن قوم کو چارۂ کار نہیں - ظاہر ہے که جب ایک کشتی میں مختلف اقوام کے افراد جمع ہوں اور وہ تباہی میں آجاے تو اوس وقت کشتی کی حالت سے بےخبر رہکر مذہبی مباحثات شروع کردینا کسی طرح دانائی کا فعل نہوگا - بلکه اوس حالت میں وہ سارے قصے جھگڑے اونکو بالاے طاق رکھکر صرف اوس مصیبت کے دور کرنیمیں متفقه مساعی سے کام لینگے جو اون سب پر یکساں وارد ہوئی ہے -

یا مجلس مناظرہ - فرض کیجیے که وہ خاص مذہبی بحث کی مجلس ہے جس میں مناظر اپنے حریف سے سرگرم گفتگو ہے؟ اس حالت میں اگر ایک شیر درندہ مجلس میں آ پہنچے تو پہلے اس نئی بلا کا دور کرنا ضروری ہوگا اور یہه لحاظ نه کیا جائیگا که صرف ایک ہی طرف کے لوگ مدافعت کریں !

یه اتفاق تو وہ ہے جو مدنیت و معاشرت نے ہمارے لیے لازم قرار دیا ہے لیکن جہاں تک خیال ہے' شیخ صاحب اس اتفاق کے درپے نہیں ہیں - بلکه وہ مذہبی اختلافات کو نابود کرنا چاہتے ہیں' اور اسمیں شک نہیں که یہ اتفاق کا فرد اکمل ہے' اگر میسر آجاے تو منتشرہ قوت مجتمعه ہوسکتی ہے' اور جس دن ہم اس اتفاق کی مبارک صورت دیکھیں گے' وہ ہمارے عروج حقیقی کے صبح کا یوم طلوع ہوگا -

میں نہایت خوشی کے ساتھه مرحبا کہتا ہوں اوس شخص کو' جس نے اس اتفاق کی آواز سنائی - صرف اس وجه سے که مولوی شیخ فدا حسین صاحب اس اتفاق کی خواہش رکھتے ہیں' میں اونکو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں - اور چونکه میں اونکا شریک ہوں اسلیے مجھپر فرض ہے که میں اونہیں مطلع کردوں که انہوں نے اس اتفاق کے طرق تحصیل میں لغزش کی ہے' اور شیخ صاحب ایسے فاضل کی شان سے بعید ہے که وہ ایسے اعلیٰ مقصد پر بحث کرنیکی حالت میں اختلاف مسائل کا اس طرح ذکر کریں' جس سے اپنے ہم مذہبوں کی کھلی طرفداری اور دوسرے گروہ کی قوت ادله سے چشم پوشی ظاہر ہوتی ہو - نیز اتفاق کے حامی کو ایسے الفاظ کا استعمال بھی روا نہیں جو کسی سینه پر تیر دلدوز کیطرح زخم کرنے والے یا کسی قوم کو اشتعال دلانے والے ہوں' علیٰ ہذا اونکو یه بھی مناسب نہیں که وہ سنیونکو ہر طرح مجبور کریں' بلکه اونکی اس روش سے خیال ہوسکتا ہے که نہیں وہ اتفاق کے پردہ میں اپنے مذہب کی ترویج تو نہیں چاہتے ؟ کیونکه اونکے طرز اتفاق کا ماحصل یه ہے که شیعه تو اپنے حال پر شیعه رہیں مگر سنی شیعه ہوجاویں' تبرا کہیں' عزا داری کریں' حتی که شیعوں کی ایک ایک رسم کی تقلید ہو' اور معہذا آپس میں جنگ و جدل بھی کریں' جب تو اتفاق ممکن ہے ورنه نہیں !

اس موقعه پر مناسب ہے که میں مولوی فدا حسین صاحب کے الفاظ بعینها نقل کردوں - ملاحظه ہو - فرماتے ہیں :

" میرا مطلب یه نہیں که شیعه اپنے اصول مذہبی سے دست بردار ہو جاویں (یعنی شیعه تو اپنے حال پر شیعه ہی رہیں' اسلیے که) ظاہر ہے که وہ مسئلۂ خلافت کو جزو دین و مناط ایمان سمجھتے ہیں (پس اونکا اپنے مقام سے سرمو تجاوز کرنا ممکن نہیں) مگر اہل سنت مسئلۂ خلافت کو ایک امر دنیوی سے زیادہ وقعت نہیں دیتے (مطلب شیخ صاحب کا یه ہوا که اہل سنت اپنے اصول مذہبی سے دست بردار ہو جاویں) میری راے یه ہے که سنیونکو باستثناے خلفاء راشدین شیعوں کے ساتھه ہر اوس شخص کے برا کہنے میں ہمدردی کرنا چاہیے جس سے شیعه ناراض ہوں اور اپنی ناراضی اپنے طرز عمل سے شیعوں پر ظاہر کردیں (یعنی خلفاء راشدین کے سوا اور تمام صحابه کرام رضوان الله تعالیٰ علیہم اجمعین اور ازواج مطہرات اور اولیاء کرام اور ائمه دین جس جس سے بھی شیعه ناراض ہوں' سنی سب بر علی الاعلان تبرا کہکر شیعوں کو راضی کریں غرض اپنے بزرگان دین و پیشوایان مذہب سنی کو سنی گالیاں دیں مگر شیعوں کو ضرور رضامند کریں) لہذا سنیوں کو لازم ہے که قطعاً ان حرکات سے پرہیز کریں - اور شیعوں کے ساتھه عزا داری اور ہمدردی کیا کریں نه صرف یہی بلکه اس میں حصه بھی لیا کریں "

- مجھے تعجب ہے که الهلال کے فاضل مدیر نے کیوں نه اس مضمون کے ہر پہلو پر نظر ڈالی - اور کسلیے اسپر پوری بحث نه کی ؟

رہا یه ارشاد که سنی عزا داری میں شرکت و ہمدردی کریں تو خدا سنیوں کو ایسی عزا داری سے محفوظ ہی رکھے - امام مظلوم علیه السلام کی شہادت کی تاریخ اور غم غلط سامان دیکھئے تو شادی رچی ہوئی ہے - باجے بج رہے ہیں' چراغاں ہو رہا ہے' دھوم مچی ہوئی ہے' سارے عیش کے سامان جمع ہیں' میلے لگائے جاتے ہیں' آکھاڑے جماے جاتے ہیں' تعزیونمیں صنعتونکا مقابله ہے' عزا داری تھوڑی ہی ہے - ایک اچھی خاصی نمائش ہے - جشن ہے - تماشه ہے - فتح یزید کی تصویر کھینچی جاتی ہے -

عالم اسلامی

عراق

مسئلۂ آبپاشي

معاصر عربي " النهضه " نے جو بغداد سے نکلتا هے ' اس سب سے بڑي تجويز کے متعلق بحث چهيڑي هے جو دولت عثمانيه عراق بلکه تمام سلطنت ميں جاري کرنا چاهتي هے -

تجويز يه هے که (العله) کو پهر اسي حالت پر لے آيا جائے جو بابلي اور عربي تمدن کے زمانے ميں تهي ' اور اس سے تمام ساحلوں اور ان ساحلوں سے قرب و جوار کي زمينوں کو سيراب کيا جائے تاکه ان شهروں ميں آسکي ديرينه سرسبزي و آسودگي پهر واپس آجائے ' وهاں کے باشندے دولتمند هوجائيں ' اور اپني دولتمندي کي مساعدت سے جهل و فلاکت کو دفع کرسکيں -

" دولت عثمانيه آج سے نهيں بلکه اسوقت سے جب که مرحوم ابر الحرار مدحت پاشا بغداد کا والي تها ' اس مفيد و نافع تجويز کے اجرا کي فکر ميں هے - مگر وه برابر فکر هي ميں رهي يهاں تک که دستور کا اعلان هوا - اسوقت نظريں پهر ان طلائي نعمتوں اور الهي خيرات و برکات کي طرف متوجه هوئيں جو يه عظيم الشان نهر (جس پر حکومت بابل اور دولت عباسيه نے اپنے اپنے تمدنوں کي بنياد رکهي تهي) بيکار بها ليجاتي هے - دولت عثمانيه کے نقشوں کي تياري کا کام سر وليم کاکس ايک مشهور انگريز انجنير کے متعلق کيا - وليم کاکس عراق کي پست و بلند اور آباد و ويران زمينوں ميں پهرا - مختلف سطحوں اور آينده قابل زراعت زمين کي پيمايش کي - اور اسکے بعد ايک رپورٹ پيش کي جسميں تفصيل کے ساتهه ان اعمال هندسه (انجنيرنگ ورکس) کا ذکر ديا تها جنکي ان برباد شده نهروں کے دو باره اجراء ميں ضرورت هوئي -

اس رپورٹ سے معلوم هوا که اس قسم کي زمينيں عراق ميں مصر سے بهي بهت زياده هيں -

وليم کاکس نے تجويز کيا تها که ايک بند اسطرح باندها جائے که نهر فرات کا پاني بلند هوکے نهر العله ميں گرے - اس سے نهر العله بآساني جاري هوجائيگي -

ان اعمال نظريه اور مباحث و تحقيقات فنيه کے بعد جب وه عراق سے واپس آيا تو بند کي فکر دامنگير هوئي -

ناظم پاشا نے جو اسوقت بغداد کے والي اور نيز قائد تهے ' باب عالي سے اس تجويز کي تکميل کے واسطے مراسلت کي ' اور سر جيکسن اور دولت عثمانيه ميں ايسے شرائط کے ساتهه معاهده کراديا جو دولت عثمانيه کے خزانه کے ليے سخت مضر تهے - باب عالي نے اس معاهده کو اس عذر کي بنا پر فسخ کرنا چاها که يه معاهده سر جيکسن اور ناظم پاشا ميں تها نه که باب عالي کے ساتهه ' مگر يه کوشش کامياب نه هوئي ' کيونکه ناظم پاشا کو ايسے اختيارات ديديے گئے تهے جنکي بنا پر انهيں معاهده پر دستخط کا حق حاصل تها - اسکے علاوه يه بهي ظاهر هے که اس قسم کا معاهده بغير باب عالي کي موافقت کے پايه تکميل تک نهيں پهنچ سکتا تها -

اس معاهده سے خزانه کو جسقدر نقصان پهنچيگا اسکا تخمينه ڈهائي لاکهه پونڈ کيا جاتا هے يعني ساڑهے ۳۷ لاکهه روپيه - کيونکه خزانه کو اس معاهده کي رو سے سر جيکسن کو ساڑهے چار لاکهه پونڈ دينا پڑيگا - حالانکه واقف کاروں کا بيان هے که موجوده حالت ميں اسکے ليے دو لاکهه پونڈ سے زياده کي ضرورت نهيں "

اسکے بعد اخبار مذکور لکهتا هے :

" ماضي پر تاسف و تحسر بيکار هے - البته اسکا يه فائده هے که اس سے مستقبل کے ليے عبرت و بصيرت حاصل کيجائے - اس معامله کے متعلق ميں نے جو کچهه لکها هے وه اسليے هے که مجهے معلوم هوا هے ' دولت عثمانيه اسي سر جيکسن سے ايک اور معاهده بهي مبانيه تک نهر ليجانے کے ليے کرنے والي هے - اس نهر کا مقصد يه هے که جب فرات ميں طغياني هو تو اسميں پاني آکے جمع هو جائے ' اور جب فرات ميں پاني کم هو جائے تو اس جمع شده پاني سے فائده اٹهايا جائے - غالباً يه معاهده بهي اسيطرح هوگا جسطرح که پهلا معاهده هوا تها - پس ممکن هے که حکومت سونچے اور تحرير شرائط کي خدمت ايسے اشخاص کے متعلق کرے ' جو قابل اور مخلص هوں ' تاکه دانسته يا نا دانسته خزانه خلافة اسلاميه کو نقصان نه پهنچے "

بذریعہ جناب رصي احمد صاحب - از موضع پیوار
ڈاکخانہ پن پن ضلع پٹنہ • ۸۳ ۱۳
بذریعہ مہدي حسن صاحب -
معتمد " دي مسلم فرینڈس " هزاري باغ • ۳۰ •
جناب عبد الغفار صاحب - بسین برهما • ۲ •
جناب شیخ امیر صاحب - ٹھیکہ دار
دهوند یرنا • ۱ •
ایک همدرد قوم • • ۱
جناب محمد عبد الغفار خانصاحب - چھبڑہ • • ۵۰
جناب محمد زاهد علي صاحب -
سرائے بهاگلپور • ۴ ۹
جناب ضیا الحق صاحب - بهونگر نلگنڈہ • ۹ ۱۷۱
جناب محمد ادریس صاحاحب - پھریڈا • • ۱۰
جناب امتیاز علي صاحب - هیڈ ماسٹر
ملیح آباد لکھنئو • • ۳
جناب حافظ عبد الواحد صاحب -
کرہ ندا _ اعظم گڈہ • • ۳۰
خاتون وزیر النسا بیگم صاحبہ - مانگرول کاٹھیاار • • ۵
جناب ولي محمد مومن صاحب - مانا بدر -
کاٹھیاوار • • ۲
جناب منشی محمد شریف صاحب - درگئي • • ۹
جناب چودهري اشتیاق احمد صاحب بریلي ٦ ۱۲ ۴۴
جناب ڈاکٹر محمد حسن شاهجهانپور • • ۴
ایک بزرگ از شاهجهاں پور • • ۲
بذریعہ مولوي عبد الکریم صاحب ندوي - نگرنهسہ • • ۱۳

مولوي محمد شهاب الدین صاحب - مانک تلہ
کلکتہ • • ۱۰
(اسکي تفصیل پہلے نمبر (۱) میں گذر چکي ہے)
بذریعہ عبد الهدی خانصاحب - رائچپور • • ۱۰۵
مرزا حبیب احمد صاحب - حیدر اباد • • ۱
محمد قمر الدین صاحب - علیگڈهہ • ۷ ۱
عبد الصمد صاحب - گورکهپور • ۱۲ ۲۳
ع - م بذریعہ ٹکٹ ڈاک ٦ ۱ ۱
محمد عبد اللہ صاحب - اعظم گڈهہ • • ۳
حاجی محمد سردار خانصاحب محمد خانصاحب
سوداگر - مدراس • • ۳۵
جناب ارمان صاحب بریلوي - از شاہ جهانپور • ٦ ۲۰
" " " " • ۱۴ ۷
جناب ابرهیم عبد الماجد صاحب - فینی بازار -
مولوک برهما - • ۲ ۱۹۸
به تفصیل نمبر (۲)
مہر غلام محي الدین صاحب نلگنڈہ • • ۳
محمد طیب صاحب - نصیر گنج • • ۸
محمد اطهر صاحب - جهانسی • • ۳
محمد ولایت احمد صاحب - لاهرپور • • ۱۰

فهرس زر اعانۂ مهاجرین عثمانیہ

جناب محمد انور علي صاحب فاروقي
پربهني دکن • • ۱۱
مولوي مشتاق حسین خانصاحب پیشکار -
رامپور • • ۸
ایک بزرگ از رامپور جو نام ظاهر کرنا نهیں چاهتے • • ۸
جناب سید هاشم صاحب خضر پور • • ۵۰
ایک بزرگ از عیسی گڈہ براہ گونا • • ۵
جناب عزیز محمد خانصاحب - پربهني دکن • • ۴
جناب عبد اللہ شاہ صاحب - پٹیالہ • • ۵۰
جناب سلطان احمد خانصاحب - سیتاپور - • • ۱
بزرگان نرونڈا ضلع بهرائچ بذریعہ جناب شیخ
محمد حسین صاحب • ۷ ۴۰
بذریعہ حکیم محمد اوصاف حسین صاحب -
مونڈیا جاگیر - بریلي • • ۲۰
جناب سید احمد علي صاحب - ویلور - • ۴ ۹
(نارتھ ارکاٹ)

ایس - مہر بخش صاحب - دهاراري -
بمبئي • • ۸
امیر الدین صاحب • ۴ ۲
لطیف الدین احمد صاحب • ۴ ۱
محمد یوسف رحان محمد صاحب -
اعظم گڈہ • ۱۱ ٦
بذریعہ عبدالخالق صاحب - گل امام -
ڈیرہ اسمعیل خاں • • ۳
نصیر الرحمن صاحب - بهرنگ گڈہ - • • ۵
عزیز محمد خانصاحب پرلهنبي • • ۵
عبید اللہ خانصاحب - ٹونک • • ۱۹
حافظ احمد حسین صاحب قدوائي سیتاپور • • ۳
عبد القادر صاحب ٹکٹ کلکٹر - بڑودہ • • ۱
عبدالرزاق صاحب - نوادہ - گیا • • ۲
محمد اختر حسن خانصاحب - فتح گڈہ • ۱۲ ۲
سید محمد علی صاحب محرر - بهوپال - • • ۲

مندرجۂ ذیل
شیخ کرامت سردار سیٹھ بگان قیمت کهال قربانی • • ۱
شیخ دین محمد میاں بگان قیمت کهال قرباني • • ۲
شیخ بهکاري مستري میاں بگان قیمت کهال قربانی • • ۴
حاجي شیر علي صاحب میاں بگان زکوۃ • ۸ ۲
شیخ دولت مستري کانجہ گلي مانک تلہ • ۸ •
محمد ابراهیم درزي • •
نور الدین • • ۱
عبد القادر صاحب جوهري • • ۱۰
غلام دستگیر صاحب جوهري • • ۱۰
بقیہ مرزا • • ۲

ہم اس عزا داری کے روا دار نہیں - برا دران شیعہ اور ان کے ساتھ بعض جاہل سنی بھی ان حرکات میں شریک ہوں' تو اونکی ان حرکات کو بھی ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ یہ یزید اور یزیدیوں کی فتح کی نقل ہے جسکی صورت دیکھنا تک ہمیں کبھی گوارا نہیں - اگر حضرات شیعہ انصاف کریں تو اونہیں بھی اس کا اعتراف کرنا پڑیگا -

البتہ امامین علیہما السلام کی شہادت کی مجلس خود ہم بھی کرتے ہیں - اونکی ارواح طیبہ کے لیے ایصال ثواب' سبیلیں لگانا' بھوکھوں کو کھلانا' صدقہ کرنا' خیرات دینا' مغموم ہوکر آنکھوں سے آنسو بہانا' ہماری سعادتمندی ہے - پان چھوڑ دینا اور اوس سے نفیس تر دھنیا یا گوٹہ کھانا مفت کرم داشتن اور ایک فضول بات ہے - نہ کہیں سے منقول نہ ماثور - نہ سنت نہ مستحب -

شیخ صاحب نے سنیونکو مشورہ دیا ہے کہ وہ شیعوں سے اتفاق کرنیکے لیے آپس میں جنگ و جدل کریں - ملاحظہ ہوں شیخ صاحب کے الفاظ :

" اور بڑی مصیبت عظمی یہ ہے کہ ہمیشہ سے ہو یا نہ ہو' مگر اس زمانہ میں تو ضرور ناصبی سنیوں کے پردہ میں ہیں (غالباً ناصبی کا لقب اون سنیوں کو عطا ہوا ہے جو تعزیے نہیں بناتے)

بیچارے سنیوں نے اپنی سادگی (یعنی حماقت) سے بہت سے لوگوں کو جو در حقیقت ناصبی ہیں' سنی سمجھا- ان لوگوں کو سنی بھی اپنے میں سے نکال ڈالیں اور مثل شیعوں کے انکی برائی کا اعلان کر دیں (تا کہ آپس میں خوب جوتی پیزار ہو اور ان سے بیزاری ظاہر کر دیں) پھر دیکھیے شیعہ ان کے ساتھ کیسی محبت کا برتاؤ کرتے ہیں "

سبحان اللہ - کیا عمدہ مشورہ ہے ؟ اون سے جنگ کراو اس امید موہوم پر کہ شیعوں سے اپنا مذہب چھوڑ دینے کے بعد اتفاق ہو جائگا !!

اسی اتفاق کی حمایت میں مسئلۂ خلافت کی بھی بحث چھیڑدی ہے جسمیں سنیوں کا پہلو کمزور دکھلایا ہے - یہانتک کہ فرمایا ہے کہ :

" اہل سنت مسئلۂ خلافت کو ضروریات دینیہ اور اصول دین سے نہیں مانتے بلکہ ایک امامت دنیویہ سے زائد اسکی وقعت نہیں کرتے "

جس مقصد سے یہ کہا گیا ہے' اوس کے لحاظ سے سنیوں کے مذہب و معتقدات پر ایک حد تک حملہ ہے'، خاصکر جبکے اسکے مقابل شیعوں کے جانب سے یہانتک زور دیا گیا ہو کہ :

" ایک امام معصوم کا منتخب ہونا ضروری تھا جسے خود پروردگار عالم انتخاب فرمائے - وہ ایسا نہ کرتا تو لازم آتا کہ اوس نے ترک اصلح کیا - ان خیالات کیوجہ سے شیعہ انتخاب خدا وند کی ضرورت کو بضرورت عقل پسند کرنے پر مجبور ہوگئے "

گذارش ہے کہ آپ کے نزدیک پروردگار عالم خاطی اور تارک اصلح ہوا اور ضرور ہوا - کیونکہ اوس نے کسی امام معصوم کا انتخاب نہیں فرمایا - اگر فرمایا ہو تو آپ کوئی آیت پیش کیجیے - مجھے اس وقت کسی مسئلہ میں خواہ مخواہ بحث چھیڑنا مقصود نہیں ہے - بلکہ صرف یہہ دکھلانا مد نظر ہے کہ شیخ صاحب غلط راہ چلے :

این رہ کہ تو میروی بہ ترکستان ست -

یہہ موقع اختلافی مسائل کی بحث چھیڑنے یا دل آزاری کرنے والے فقرے لکھنے کا نہیں تھا- نہ اس صورت سے اتفاق ممکن ہے کہ سنیوں کو شیعہ ہونے پر مجبور کیا جائے - اون کے مجبور ہونے کی کوئی وجہ ؟ ہاں اتفاق کی یہہ صورت تھی کہ آپ شیعوں کیطرف متوجہ ہوتے اور اون کو اون عقائد سے رجوع کرنے پر آمادہ کرتے جو سنی شیعوں کے اتفاق کی راہ میں سخت حجاب واقع ہوگئے ہیں - زور دیتے کہ شیعہ تبرا سے مطلقا پرہیز کریں اور اوس کو حرام سمجھیں - بتلاتے کہ بد گوئی و سب و شتم خود انکے اصول و اخلاق کے بھی خلاف ہے -

محمد نعیم الدین عفی عنہ ناظم انجمن اہلسنت و جماعت - مرادآباد

بقیہ فہرست زر اعانۂ مسجد کانپور

جناب حکیم عبد الغفور صاحب ۳ روپیہ - ۵ آنہ - جناب عبد الکریم صاحب ۵ روپیہ - جناب ڈاکٹر عبد القدوس صاحب ۲ روپیہ - جناب منشی عزیز الحکیم صاحب ۱ روپیہ - جناب منشی صدیق صاحب ۹ آنہ - جناب شاہ مبین الحق صاحب ۹ آنہ -

مولانا - السلام علیکم -

مبلغ ۵۰ - ۵ - ۹ بقیہ مصیبت زدگان کانپور فنڈ کے تھے جو مسلمانان بریلی (جنکے اسمای گرامی درج ذیل ہیں) سے وصول ہوے تھے لہذا تار اور منی آرڈر فیس کے اخرجات کی وضع کرنے کے بعد مبلغ ۴۴ ساڑھے ۱۲ آنہ روانہ خدمت ہیں - امید کہ بمد مصیبت زدگان کانپور درج الہلال معہ فہرست کے فرمائیں -

بقیہ سابقہ ۳ روپیہ ۱ آنہ - معرفت مولوی محمد خدا یار خان صاحب شہر کہنہ ۶ روپیہ - ۱۰ آنہ - معلوم الاسم ۱ روپیہ - معرفت جناب عبد الشہید بیگ و محمد نبی و عبد الشافی صاحبان طفلان خوردہ سال شہر کہنہ - ۱۲ روپیہ - اہلیہ مولوی عبد الرحمان صاحب ۸ آنہ - جناب [illegible] صاحب ۶ روپیہ - جناب بہاء الدین صاحب ۱۲ آنہ - جناب حافظ محمد شفیق صاحب ۱۰ روپیہ - جناب سودا گر چودھری عبد الکریم صاحب ۱ روپیہ ۷ آنہ - تہور حسین خانصاحب ۴ روپیہ ۱۰ آنہ - جناب نعیم الدین خانصاحب ۵ روپیہ - جناب عبد السلام صاحب ۱ روپیہ - جناب [illegible] صاحب ۳ آنہ - منشی عبد العزیز صاحب ڈاکٹر ۳ روپیہ - نہال الدین صاحب ۵ آنہ - مفتی محمود الحسن صاحب ۸ آنہ -

دینے والوں نے پیسہ' چوڑ' برتن اور غلہ تک دیا - اسلئے تفصیلی فہرست تیار نکر سکا- مگر اجمالی فہرست دینا بہت ضرور ہے تاکہ چندہ دینے میں اسیکو اغماض نہو -

نام موضع	زر اعانت آنہ	زر اعانت روپیہ	صدقہ فطر آنہ	صدقہ فطر روپیہ	قیمت ظروف آنہ	قیمت ظروف روپیہ	میزان آنہ	میزان روپیہ
پیوار	۱۴	۵۰	۱۵	۹	۹	۳	۶	۶۴
نہورہ	۶	۱	۰	۰	۰	۰	۶	۱
ادھپا	۰	۰	۰	۱۳	۰	۰	۱۳	۰
بازید پور	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲
کسیھورہ	۰	۳	۰	۰	۰	۰	۰	۳
بہرالوان	۵	۱۳	۰	۰	۰	۰	۵	۱۳
میزان							۱۴	۸۴

عرق پودینہ

ھندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے:
نفخ ہو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدھضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

مسیحا کا موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موھنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موھنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

ھندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ھمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرمی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال یعنی لحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ کلتھان

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کی بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑہ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ھندوستان میں جاری ہے' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

بھی سر میں ہو - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑہ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ھضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چلہ روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر وہولسیل ڈپو
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

47

مرد' عورتیں ' لڑکے ' فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کر سکتے ہیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ - خرچ ' براے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں - یہ سب باتیں ہمارا رسالہ بغیر اعانت استاد بآسانی سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھہ بھیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے -

تھوڑے سے یعنی ۱۲ روپیہ بٹل نٹ کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین پر لگائیے - پھر اس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کر سکتے ہیں - اور اگر کہیں آپ آدرشہ کی خود باف موزے کی مشین ۱۰۰ - کو منگالیں تو ۳ روپے - اور اس سے بھی کچھہ زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاہیے تو چھہ سو کی ایک مشین منگائیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ہے اور ۳۰ روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے -

ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتے ہیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

ہر قسم کے کاتے ہوئے اون ' جو ضروری ہوں ' ہم محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ہیں - تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار ہی کرنا نہ پڑے - کام ختم ہوا ' آپ نے روانہ کیا ' اور اسی دم روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

آدرشہ نٹنگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ
سب ایجنٹ شاہنشاہ اینڈ کمپنی نمبر ۸۰ نذیرر بازار - ڈھاکہ

نام	روپیہ	آنہ	پائی
الہ الدین	٣	٠	٠
رحیم بخش	١	٠	٠
جهنگے خاں دربان	٠	٨	٠
صاحب الدین درزی	٠	٨	٠
مولا بخش روٹی والے	٢	٠	٠
احسانو دفتری	١	٠	٠
نتھو محمد	١	٠	٠
موکہن زہر بادی	٠	٨	٠
رزاق	١	٠	٠
محمد الدین	١	٠	٠
عبد الله	١	٠	٠
پیر بهائی و مصاحب علی	٥	٠	٠
محمد صالح	١	٠	٠
یوسف	١	٠	٠
کرچھون زہر بادی	١	٠	٠
غلام حسین	٠	٨	٠
ابراهیم دوکاندار	١	٠	٠
عمر قاسم	٢	٠	٠
سید عبد الغفور	١	٠	٠
کولاجی زہر بادی	٢	٠	٠
ایک کوتی ساز	٠	٨	٠
لے حاجی	٠	٧	٠
کونگو ابن	٢	٠	٠
مونکهن	١	٠	٠
حاجی ماصن چبن	٥	٠	٠
محمد ابراهیم	١	٠	٠
محمد یحیی	٠	٨	٣
عبد القاهر	٠	٨	٠
عبد الرحمان	٠	٨	٠
عبد الحمید	١	٠	٠
محمد موسی	٠	٨	٠
محمود علی	٢	٠	٠
حاجی کوکوجب	٣	٠	٠
حاجی نور الدین	١	٠	٠
حاجی داؤد ما ارکھوالی کنٹراکٹر	٥	٠	٠
عبد الغفور لیبنبن	١	٠	٠
عبد الرحیم و سلیمان وغیرہ چهه آدمی	٦	٠	٠
محمد جرجیس صاحب جوهری	٢	٠	٠
نبی بخش الہ بخش	١	٠	٠
امیر جی جوهری	١	٠	٠
منشی اسحاق صاحب	١	٠	٠
دلدار خاں صاحب جوهری	١	٠	٠
جرات درزی	١	٠	٠
بہادر خاں	١	٠	٠
حسین بخشی قصاب	١	٠	٠
دوسری جگہہ کا چندہ وصول ہوا	٦	١٢	٠
الہ دین خاں	١	٠	٠
انتظام الدین	١	٣	٠
کریم الدین	١	٠	٠
منشی محمد اسحاق	٥	٠	٠
حیدر خاں	١	٠	٠
مرحو الدین	٤	٠	٠
اکبر خاں	١	٠	
دادا بهائی	١	٠	٠
مراد علی	١	٠	٠
صاحب علی	١	٨	٠
محمد یسین	١	٠	٠
مظہر علی	٠	٨	٠
بادشاہ میاں	٢	٠	٠
علی امام	٠	٤	٠
ایک خاتون	٢	٠	٠
قادر بخش مستری	٥	٠	٠
حاجی مہتاب الدین	١	٠	٠
سلطان بخش مستری	٢	٠	٠
جهنگے خاں حجام	١	٠	٠
حسینی	٠	٤	٠
بوٹا خاں	٠	٤	٠
خواجہ خاں	١	٠	٠
مرزا نظیر بیگ	١	٠	٠
برکھو	١	٠	٠
کللن خاں	٢	٠	٠
محمد بخش درزی	١	٠	٠
محمد ابراهیم صاحب جوهری	٥	٠	٠
موسا بهائی	٠	٤	٠
منسی علی محمد دوکاندار	١	٠	٠
سید اخلاق حسین صاحب جوهری	٥	٠	٠
مرزا دلاور علی صاحب جوهری	١	٠	٠
محمد امین صاحب جوهری	٢	٠	٠
بشیر خاں جوهری	٠	٨	٠
ڈاکٹر عبد العزیز صاحب	١	٠	٠
عبد الغفور صاحب سوداگر	١	٠	٠
مولوی غلام مرتضی صاحب	١	٠	٠
محمد بخش خانسامہ	١	٠	٠
شیخ قربان علی	١	٠	٠
ربودی	١	٠	٠
حاذق علی	١	٠	٠
کرامت خاں	١	٠	٠
رحمت الله	١	٠	٠
علیم الله	١	٠	٠
عبد اللطیف	١	٠	٠
عبد المجید	٢	٠	٠
یعقوب علی دربان	١	٠	٠
فدا حسین	١	٠	٠
ناصر علی	١	٠	٠
محمد الله صاحب	١	٠	٠
عطا محمد	١	٠	٠

نوٹ — یہ فہرست عرصے سے کمپوز کی ہوئی پڑی تھی لیکن عدم گنجایش کی وجہ سے نکل نہ سکی اس ہفتے درج کردی جاتی ہے - آیندہ اشاعت میں مجموعی حساب کے بعد ہر مد کا میزان کل وغیرہ درج کر دیا جائیگا -

Printed & Published by A. K. AZAD, at The HILALA Electrical Prtg. & Publg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8
Half-yearly .. 4-12.

الہلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ ـ ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۶ — کلکتہ : چہارشنبہ ۲۵ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۳
Calcutta: Wednesday, December 24, 1913.

فہرس

تصاویر

جنوبي افريقہ

مجلس تفتیش کی ترکیب عمداً جسقدر ناقص رکھی گئی ہے اسکا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ اسکے ایک ممبر مسٹر ویلی بھی ہیں جو ان افواج کے لفٹنٹ کرنل تھے جنکے طرز عمل کی تحقیقات یہ مجلس کریگی' نیز حال میں تین پونڈ ٹیکس کی علانیہ تائید بھی کرچکے ہیں - ظاہر ہے کہ ایسی مجلس پرجسمیں ایک طرف تو ایک فریق کی نیابت کا نام تک نہ ہو' دوسری طرف ایک فریق کا افسر بالا عضو مجلس ہو' عدم طمانیت ایک متوقع ملکہ ناگزیر امر تھا - گذشتہ ہفتہ اس مجلس کے خلاف کیپ ٹاؤن' جو ہانسبرگ ' کمبرلی ' پوچف اسٹروم ' وغیرہ وغیرہ تمام ہندوستانیوں کے مرکزوں میں احتجاجی جلسے ہوے - ڈربن کے جلسے میں صدر نے مسٹر ویلی کی ممبر عضویت مجلس پر سخت اعتراض کیا - کھیتوں اور کانوں میں ہندوستانیوں کے مصائب و مشکلات کی تعمق اور مجلس تفتیش میں انکی کافی نیابت کے متعلق رزولیوشن پاس ہوے -

مگر جیسا کہ مسٹر گوکھلے کے نام نٹال انڈین اسوسی ایشن کے تار سے معلوم ہوتا ہے ' کہ حکومت جنوبی افریقہ ان تمام احتجاجات و مطالبات کے جواب میں مہر بلب ہے - جسکے معنی یہ ہیں وہ اس صوصاء و عوغا اور شور و فغاں کو ایک موج بے بال و پر کی فغاں سنجی سمجھتی ہے اور اسلیے انکو کوئی وزن دینا نہیں چاہتی !

اگرچہ بظاہر ریوٹر ایجنسی محض ناقل و خبر رساں ہے ' لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ ترویج کذب و خدع کا بھی کبھی کبھی آلہ بن جاتی ہے - اگر آپ وہ تار بھولگئے ہیں جو اس نے جنگ طرابلس و بلقان کے اثناء میں بھیجے تھے ' تو یقیناً ابھی وہ تار تو نہ بھولے ہونگے جو اس نے جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی بغاوت و سرکشی' اور حملہ و قانون شکنی ' حکومت کے ناگزیر تدابیر حفظ امن و نظام ' اور مراسلہ نگار ڈیلی ٹیلیگراف کی شہادت برأت حکومت کے متعلق دیے تھے -

۱۷ - دسمبر کو اس نے ایک نیا شگوفہ کھلایا - جنوبی افریقہ میں دوبارہ اسٹرائک کے احتمال اور شرط وقوع اسکی وسعت و حسن تنظیم کا ذکر کرتے ہوے اپنی لسان تلغرافی سے مسٹر گوکھلے کے تار اور اسکی غلط تفسیر کا اسطرح ذکر کیا ' جس سے پڑھنے والے پر یہ اثر پڑتا تھا کہ اگر ایسی اسٹرائک ہوئی تو اسکا باعث مسٹر گوکھلے کا تار ہوگا -

مسٹر گوکھلے نے اسکی تردید شائع کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ ان تاروں کے علاوہ جو بغرض استفسار حال بھیجے گئے ہیں ' ۱۹ کی صبح سے میں نے کوئی تار اس موضوع پر نہیں بھیجا - ۱۹ کو جو تار بھیجا ہے وہ نٹال انڈین اسوسی ایشن کے تار کا جواب ہے - یہ تار بھی مسٹر گوکھلے نے شائع کردیا ہے - اسمیں انھوں نے آیندہ پالیسی کے متعلق اظہار تردد' سخت حزم و تحوط کی تاکید ' اور سر فیروز شاہ مہتا سے ملنے کے بعد تار دینے کا وعدہ کیا ہے -

۱۸ - دسمبر کو مجلس تفتیش نے نشست شروع کی - جج سالومن نے کہا کہ " تحقیقات کو حتی الامکان مکمل بنانے کے لیے مجلس نے حکومت سے سفارش کی ہے کہ وہ مسز گاندھی ' پولک ' کیلن بیچ ' اور ان تمام اسٹرائک کرنے والوں کو چھوڑ دے ' جو اسوقت جیل میں ہیں - اگر یونین گورنمنٹ ' نٹال انڈین ایسوسی ایشن ' اور وہ تمام لوگ ' جنکو اس معاملہ سے دلچسپی ہے ' کونسل کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کریں ' تو اس سے کام بہت آسان ہوجائے - اگر حکومت ہند اپنا وکیل بھیجنا چاہتی ہے تو اس کو حق حاصل ہے " -

مجلس کا آیندہ اجلاس ۱۲ - جنوری کو ڈربن میں ہوگا -

غالباً یہ مجلس کی سفارش ہی تھی جسکی بناء پر مسٹر گاندھی ' پولک ' کیلن بیچ وغیرہ کو ربانی وعدہ پر چھوڑ دیا گیا ہے - اسٹیشن پر ان اسیران راہ شرف و انسانیت کے استقبال میں وہ تمام جوش و خروش دکھایا گیا ' جو ہمارے ہم ہندوستان کے مسلمانوں میں ہر مدعی لیڈری کے استقبال میں دیکھتے ہیں - اس موقعہ پر جو امر قابل خصوصیت و قابل ذکر ہے وہ مسٹر گاندھی کا ثبات و استقلال ہے -

یہ مجسمہ شرف و فضل جب اپنے وطن عزیز کی مظلومیت کے ماتم اور اپنے اخوان وطن کے ساتھہ مساوات و ہمسری کے اظہار کے لیے مزدوروں کا لباس پہنے ہوے ڈربن کے جلسے میں آیا ' تو مجمع جسکی تعداد پانچ ہزار تھی' یکسر جوش و خروش ہوگیا - مسٹر گاندھی' پولک' اور کیلن بیچ نے نہایت آتشیں تقریریں کی - ایک رزولیوشن مجلس تفتیش میں ہندوستانیوں کی عدم شرکت کے خلاف پاس ہوا - دوسرے رزولیوشن میں حکومت پر زور ڈالا گیا کہ وہ کمیشن میں ایسے یوروپین اشخاص مقرر کرے ' جنہیں ہندوستانی بھی مانتے ہوں - آخر میں یہ طے ہوا ' کہ اگر یہ مطالبات پورے نہ کیے جائیں ' تو مقاومت مجہول تا فیصلہ مجلس تفتیش ملتوی رکھی جائے ' ورنہ از سر نو زور و شور کے ساتھہ شروع کی جائے -

مسٹر گاندھی نے یہی خیالات ریوٹر کے وکیل سے بھی ظاہر کیے ہیں -

اگر آپ ذوق آشناے درد ہیں اور اس لذت کو ضائع کرنا نہیں چاہتے تو ضرور ہے کہ ناخن زخم کی خبر گیری کرتے رہیں ' ورنہ اگر زخم خشک ہوگیا تو نہ پھر وہ لذت درد ہوگی ' نہ وہ شورش جنوں -

مسٹر گاندھی کہ جامع شرائط و صفات قیادت ہیں ' اس نکتہ سے غافل نہیں - انھوں نے طے کرلیا ہے کہ اپنے وطن عزیز و محبوب کے ماتم میں مزدوروں کے لباس میں رہنے کے علاوہ ۲۴ گھنٹہ میں صرف ایک بار کھانا کھائینگے ثبت اللہ اقدامہ و عظم اجورہ و رزقنا من امثالہ -

تیسری ششماہی
کا
اختتام

الہلال کی تیسری جلد کا یہ آخری نمبر ہے - سال تمام کی تعطیل میں آیندہ نمبر نہیں نکلے گا - جن مشترکین کرام کا نیا سال اشتراک آیندہ جنوری سے شروع ہوگا ' براہ کرم وہ دفتر کو مطلع فرمائیں کہ آیندہ انکی خدمت میں وي - پي روانہ کیا جاے یا نہیں ؟ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین -

اطــــلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنہ بعد کو في پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -
(۲) اگر کسي صاحب کو پته کي تبدیلي کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -
(۳) نمونے کے پرچه کے لیے چار آنه کے تکت آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -
(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوشخط لکھیے -
(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں ورنه عدم تعمیل حکم کي شکایت نه فرمایں -
(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

---

52

ضرورت هے

ایک ایف اے مسلمان کی ضرورت ہے جو انگریزي اور حساب میں خاص مہارت رکھتا هو - عمر تیس اور چالیس سال کے درمیان هو - خوش اخلاق اور مذهبي تعلیم سے بهی واقفیت رکھتا هو - تنخواه چالیس روپیه ماهوار معه جاے آسایش و خوراک - انکي زیر نگراني شب و روز دو انٹرنس کے طلبا رکھے جائنگے - نگهداشت پر آینده کی ترقی کا وعده -
تمام خط و کتابت میر اسلم خاں جنرل انسپکٹر - بریڈ لیچ - سول لائن - ناگپور - کے پته سے هوني چاهئیے -

اشتهارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں که آپکا اشتهار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں ' تو اس کی صرف ایک هي صورت هے - یعني یه که آپ " الهلال کلکته " میں اپنا اشتهار چهپوا دیجیے -

یه سچ هے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بهي نہیں هیں - لیکن ساتهه هی اس امر کي واقعیت سے بهي آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نهوگا که وه پچاس هزار سے زائد انسانوں کي نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابله قائم کیا جاے که آجکل چهپي هوي چیزوں میں سب سے زیاده مقبولیت اور سب سے زیاده پڑهنے والوں کی جماعت کون رکهتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ' اور یه قطعي هے که اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراري ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتي هے اور پهر پرچے کے آتے هي جس طرح تمام محله اور قصبه خریدار کے گهر ٹوٹ پڑتا هے ' اسکو آپ اپنے هي شهر کے اندر خود اپني آنکهوں سے دیکهه لیں -

اس کی وقعت ' اُن اشتهارات کو بهی رفیع بنا دیتي هے ' جو اسکے اندر شائع هوتے هیں -

با تصویر اشتهارات ' یورپ کے جدید فن اشتهار نویسي کے اصول پر صرف اسي میں چهپ سکتے هیں -

سابق اجرت اشتهار کے نرخ میں تخفیف کردي گئي هے -

منیجر الهلال الکٹریکل پرنٹنگ هاوس -
۷/۱ - مکلاوڈ اسٹریت - کلکته -

36

خضــاب سیـــه تاب

هم اس خضاب کي بابت لن‌ترانی کي لینا پسند نہیں کرتے لیکن جو سچي بات هے اسکے کہنے میں توقف بهي نہیں ' خواه کوئي سچا کہے یا جهوٹا حق تو یه هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں ان سب سے خضاب سیه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاوے گا هم قبول کرینگے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں خضاب سیه تاب اسي قیمت میں اسي قدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتی هے خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکھنے میں آتي هیں اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پهیکا پڑجاتا هے اور قیام کم کرتا هے - خضاب سیه تاب کا رنگ روز بروز بڑهتا جاتا هے اور دو چند قیام کرتا هے بلکه پهیکا پڑتا هي نہیں - کهونٹیاں بهي زیاده دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال سخت اور کم هوتے هیں خضاب سیه تاب سے نرم اور گنجان هوجاتے هیں مختصر یه که همارا کہنا جو بیکار ہے بعد استعمال انصاف آپ سے خود کہلائیگا نه اس وقت تک ایسا خضاب نه ایجاد هوا اور نه هوگا خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے نه باندهنے کي ضرورت نه دهونے کی حاجت لگانیکے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت في شیشي ۱ روپیه محصول ڈاک بذمه خریدار - زیاده کے خریداروں سے رعایت خاص هوگي -

ملنے کا پته کارخانه خضاب سیه تاب کٹره دلسنگه امرت سر

جسکي رفاقت اس جنگ عظیم میں انکے لیے معین و مددگار هو ' جو صداقت اور بد رسم و رواج و تقلید ابا و اجداد میں انکے سامنے برپا تهي - پس خواجه کمال الدین کے مشن کو خدا نے عین موقعه پر بهیجدیا تا که وه اس خدمت کو انجام دے -

حضرات ! همارا مقدم فرض هے که اس موقعه پر هم سب خواجه صاحب کي اعانت کیلیے اٹهه کهڑے هوں ' اور آنهیں اس مقدس راه میں تنها نه چهوڑ دیں ' جو في الحقیقت هم سب کي راه هے "

اسکے بعد پہلا رزولیوشن پیش کیا گیا :

" مسلمانان کلکته کا یه جلسه خواجه کمال الدین بي - اے - کا دلي شکریه ادا کرتا هے که وه اسلام کو اقوام یورپ کے سامنے اسکي اصلي روشني میں پیش کر رهے هیں ' اور جو غلط فهمیاں اور توهمات یورپ میں صدیوں سے قائم هیں ' اسکے استیصال کیلیے کوشش کر رهے هیں - نیز یه جلسه آنهیں مبارک باد دیتا هے که انکي ابتدائي کوششوں کے نتائج نهایت امید افزا هیں "

ایڈیٹر الهلال نے اس رزولیوشن کو پیش کرتے هوے مسئلۂ اشاعت و تبلیغ اسلام کے موضوع پر کامل ایک گهنٹے تک تقریر کي ' اور بالتفصیل اُن تمام موانع کار کو بیان کیا ' جنکي وجه سے یه مسئلۂ بارجود ایک تسلیم کرده اور ضروري العمل مسئله هوے کے ' اب تک هندوستان میں عملي نمونے پیش نه کرسکا -

تقریر کے آغاز میں انهوں نے کہا که :

" کاموں کیلیے وقت محدود ' لیکن ضرورتیں نهایت وسیع هوتي هیں - میں اگر مسئلۂ دعوت اسلام کي ضرورت و اهمیت کے متعلق کچهه عرض کرنا چاهوں تو یه خود ایک موضوع مستقل هے - اگر میں کہوں که اسلام کا اصل اساس اعلان حق اور امر بالمعروف هے تو اسکي تشریح و توضیح کیلیے کئي مبسوط تقریروں کا مجموعي وقت مطلوب هے - اگر آپکو یاد دلانا چاهوں که دنیا کي هر قوم اسلیے آئي که اپني هستي قائم کرے ' لیکن مسلمانوں کا ظهور صرف اسلیے هوا تا که دنیا کے تمام انسانوں کو حق و صداقت کے لیے ایک قوم بنا دیا جاے ' تو اس افسانے کیلیے بهي شب هاے طویل و روز هاے دراز چاهئیں :

فرصت دیدن گل آه نه بسیار کم است
آرزوے دل مرغان چمن بسیار است

پس میں وقت کي ضرورت پر نظر رکهکر صرف ایک هي پہلو پر چند کلمات عرض کرنا چاهتا هوں ' یعنے " مسئلۂ تبلیغ اسلام کے وسائل عمل و موانع کار "

آج تقریباً ایک قرن سے هندوستان کے اندر بار بار اسکا غلغله بلند هوچکا هے - بکثرت انجمنیں اس غرض سے قائم هوئیں ' اور متعدد اشخاص نے نهایت عظیم الشان اعلانات کے ساتهه انظار و قلوب کو اپني طرف متوجه کیا - با ایں همه اس مسئله کے ابتدائي عقدے بهي اب تک لاینحل هیں ' اور اجتماعي و مشترکه اعمال ملت کے اس عصر پر شور میں ایک انجمن ' ایک مدرسه ' ایک کانفرنس ' اور ایک مختصر سي جماعت بهي ایسي نهیں هے ' جسکي نسبت بغیر کسي شرمندگي کے دعوا کیا جاسکے که اُس نے اس مسئله کي حقیقت عملیه کو پا لیا هے -

دنیا میں عمده افکار اور نیک ارادوں کي کبهي بهي کمي نهیں رهي - اصلي سوال عمل اور کار فرمائي کا هے - مسئلۂ اشاعت اسلام کي ضرورت مسلم و معروف هے - هر مسلمان کو اسکا اعتراف هے ' اور هر شخص چاهتا هے که اسکے بهترین نتائج اُسکے سامنے موجود هوں - لیکن دیکهنا یه هے که با ایں همه اعتراف و اذعان ' وه کیا موانع کار هیں ' جنکي وجه سے اب تک سررشتۂ عمل تک همارے هاتهه نه پهنچ سکے "

اسکے بعد نهایت تفصیل کے ساتهه اُن تمام موانع کو ایک ایک کرکے بیان کیا ' اور چونکه مسئلۂ اشاعت اسلام پر ایک مبسوط مقالۂ افتتاحیه عنقریب الهلال میں لکهنا هے ' اسلیے اسکا اعاده یہاں ضروري نهیں -

آخر میں مقرر نے کہا :

" یهي اسباب و موانع هیں ' جنکي وجه سے آج تک میں نے اس مسئلۂ کے متعلق کسي اعلان میں حصه نه لیا ' اور همیشه اسي پر نظر رکهي که جو لوگ گرمي کے متلاشی هیں ' آنهیں پہلے ایندهن کي تلاش میں نکلنا چاهیے -

لوگوں نے مجهپر اعتراضات کیے ' اور کبهي غفلت ' اور کبهي اعراض کے الزام کا مورد قرار دیا - بعض نے کہا که میں سیاست کو مذهب پر ترجیح دیتا هوں ' اور بعض نے الزام کو اس حسن ظن کیساته کي آمیزش سے ممزوج کیا که حسن عمل کیلیے موزوں هوں ' آسے نهیں کرتا ' مگر جس کام کیلیے مضر هوں ' اسکے انهماک سے باز نهیں آتا -

لیکن اے حضرات ! ما لهم بذالک من علم ان یتبعون الا الظن ' و ان الظن لا یغني من الحق شیئا - وه جس سیاست کو مذهب پر ترجیح دینے کا سؤظن رکهتے هیں ' میں اُسے عین مذهب سمجهتا هوں ' پهر میں نهیں جانتا که میں جو کچهه کر رها هوں یه مذهب هے یا سیاست ' اور وه که مجهے پالیٹکس میں دیکهکر متاسف هیں ' اور چاهتے هیں که اس معرکه زار میں عدو کے حملوں سے امان پائیں ' اور اس لیے میري دیني غافلیتوں کے اعتراف میں نهایت مباحث هیں - افسوس که انکے لیے میرے پاس کوئي تشفي نهیں ' کیونکه میں جو کچهه کر رها هوں ' اسکے لیے میرے پاس بصیرت موجود هے ' اور معترضین کو صرف یهي چاهیے که صبر کریں ' تا خدا کا هاتهه آنهیں وه دکهلا دے ' جو آج میں آنهیں سمجها نهیں سکتا : و لو انهم صبروا ' حتی تخرج الیهم ' لکان خیراً لهم -

یه میرے اختیار میں تها که میں اشاعت اسلام کي اُن صداؤں میں حصه لیتا ' جو نهایت غلغله انداز اور موثر هیں ' لیکن اس سے زیاده انکے اندر اور کچهه نهیں هے - بهت آساني سے ممکن تها که میں فورا ایک انجمن کے قائم کردینیکا اعلان کر دیتا ' اور ایک مشن امریکه کو ' ایک انگلینڈ کو ' اور ایک جاپان کو روانه کرنے کے خواب سے هر شخص مسرور هو جاتا لیکن میں نے اِن دنوں میں سے ایک بات بهي نهیں کي بلکه - کبهي اشاعت اسلام کا تذکره تک نهیں کیا - نه صرف اسي لیے تها که اس مسئله کي حقیقت مجهپر منکشف تهي ' نه تمام موانع نظروں کے سامنے تهے ' اور میں جانتا تها که اس کام کیلیے علم اور ایثار ' یا دماغ اور دل ' دونوں کي ضرورت هے ' اور بدبختي یه هے که ان دونوں میں سے ایک سے بهي همارے پاس نهیں

لیکن برادران ملت ! با وجود ان تمام حالات کے میں اب بالکل تیار هوں که اشاعت اسلام کي صدا بلند کروں ' اسلیے که اس تاریکي میں مجهے ایک روشني نظر آئي هے ' اور تاریکي شدید هو ' تاهم هي روشني کا چهره بهي زیاده حسین و محبوب هوتا هے - میں اهلیت اور صلاحیت کو بهي اپنے سامنے دیکهتا هوں ' اور ایثار و خلوص بهي که شرط اولین راه تهي ' میرے سامنے موجود هے - یعني میں خواجه کمال الدین بي - اے - مقیم انگلستان کي نسبت کچهه کہنا چاهتا هوں "

اسکے بعد مقرر نے خواجه صاحب کے ضروري حالات مفصل بیان کیے ' اور کہا که سب سے بڑي توقع جسکو اس جهد حق کے

اجتمـــاع عظیـــم

دعـوۃ و تبلیـــغ اســـلام

اجتماع - ۲۱ - دسمبر - ٹون ھال - کلکتہ

کنتم خیر امۃ أخرجت للناس' تـامـرون بالمعروف و تنھون عن المنکـر وتومنون باللہ ' ولـو امن اھل الکـتاب لکان خیراً لھـم ' و منھـم المومنون و اکثـر ھـم الفـاسقـون - (۳ : ۱۰۶)

تـم دنیـا کي تمام اُمتوں سے بہترین امت ھو کہ نیک کاموں کا حکم دیتے ھو' بـرائیوں سے روکتے ھو' اور اللہ پر ایمان رکھتے ھو' اور اگر اسي طرح یہود اور نصـاری بھي سب کے سب ایمان لے آتے تو یہ اُنکے حق میں بہتـر تھا ' مگر اُن میں سے بعض ایمان لے آئے اور افسوس کہ اکثر مبتلاے ضلالت ھیں !

گذشتہ اشاعت میں دعوۃ و تبلیغ اسلام کے متعلق جس جلسے کے انعقاد کي خبـر دي گئي تھي ' وہ ۲۱ - دسمبر کو بعد ظہـر ٹون ھال میں منعقد ھوا -

اعلان میں دو بجے کا وقت مقرر کیا گیا تھا ' مگر قبل اسکے کہ دو بجیں ' تمام ھال حاضرین سے رک چکا تھا ' اور ایک کرسي بھي خالي نہ تھي جو تازہ واردین کي منتظر ھو -

تلاوت مقدسۂ قرآن کریم سے جلسہ کا افتتـاح ھوا ' اور مسٹر سید محمد شریف بیرسٹر اٹ لا کي تحریک اور مسٹر محمد محسن سپرنٹنڈنٹ فشریز کي تائید سے جناب مولوي نجم الدین احمد صاحب ریٹائر ڈپٹي کلکٹر کلکتہ صدارت کیلیے منتخب ھوے -

جناب مولوي صاحب کي افتتاحي تقریر مختصر ' مگر جامع تھي - انھوں نے سب سے پہلے مسئلۂ اشاعت و تبلیغ اسلام کي اھمیت کي طرف حاضرین کو توجہ دلائي ' پھر اسـلام کي اُس تبلیغي قوۃ الہیہ کي طرف اشارہ کیا جو خود بخود بغیر کسي خارجي سعي و کوشش کے اسکي صداقت کو مختلف شکـلوں اور ھیئتوں میں پھیلاتي ' اور دنیا کے دور دراز حصوں سے اپني حقانیت کا اعتراف کراتي ہے - انھوں نے کہا کہ اسـلام انسانیت کي جسماني و معنوي اصلاح و فلاح کا ایک ایسا سادہ و فطري دستور العمل ہے جسکے اعتقاد و اعتراف کیلیے کبھي بھي تلوار اور جبر کي ضرورت نہیں ھوئي بلـکہ طبیعت بشري نے ھمیشہ خود بخود اسکا استقبال کیا ہے ' اور انسان خواہ تمدن و علوم میں کتنا ھي ترقي کر جاے ' لیکن اسکي احتیـاجات حیات جسماني و روحاني اسے مجبور کرتي ھیں کہ مذھبي صداقت کو تـلاش کرے اور وہ ایک ھي ہے : و ان الدین عند اللہ الاسلام !

اسکے بعد انھوں نے اُس غفلت و سرشاري کي طرف توجہ دلائي جو صدیوں سے عالم اسلامي پر طاري ہے اور جسکا حسرت انگیز نتیجہ یہ ہے کہ جو قوم اصـلاح عالم کیلیے دنیا میں آئي تھي ' وہ خود اصلاح کي محتاج ھو گئي ہے ' اور جو ھاتھ بلند کیے گئے تھے تا کہ تمام دنیا کیلیے اشارۂ ہدایت کا کام دیں ' وہ

خواجہ کمال الدین

بد بختانـہ خود دوسـروں کے دست ھدایت کا انتظار کر رھے ھیں !

انھوں نے کہا کہ " غفلت انتہائي اور تاریکي شدید ہے ' مرض بھلادیا گیا اور مقصد گم ہے ' ایسي حالت میں انگلستان کے طبقۂ امرا میں سے ایک صاحب فکر و فضل شخص کا ' یعنے لارڈ ھیڈلي بالقابہ کا مشرف بہ اسلام ھونا ' یقینـاً ایک ایسي خبر ہے جو نہ صرف اسلام کي تاثیر صداقت و حقانیت ھي کي ایک تازہ ترین مثال ہے بلکہ صداقت کے اس قدیمي اور دائمي معجزے کو بھي واضح کرتي ہے کہ جس درجہ حق کي معیت کیلیے انسان مجبور ہے ' اتنا ھي حق اپنے کاروبار صداقت میں اُسکي اعانت سے بے پروا ہے ' اور وہ اپنے اندر ایک ایسي قوت رکھتا ہے جو خود ھي نشوؤ نما پاتي ہے -

" میں اُس پامال اور فرسودہ اعتراض کي طرف متوجہ نہونگا ' جس کا بار بار جواب دیا جا چکا ہے ' اور جواب ھر صاحب فکر و علم کي نظر میں اپنـا اثر بھي کر چکا ہے - یعني اسلام کي اشاعت بزور شمشیر ' لیکن کم از کم اُن معترضین کو سر دست یہ یاد دلا دینا بہتر ھوگا کہ لارڈ ھیڈلے کو مجبور کرنے کیلیے کوئي خوں ریز تلوار نہیں چمکي تھي !

لارڈ موصوف انگلستان کے امراء میں ایک صاحب قدر شخص ھیں ' جو متصل تیس چالیس سال سے اسلام کا مطالعہ کر رہے تھے انھوں نے اعلان اسلام کے بعد جو تصریحات اپنے بارے میں کي ھیں اس سے انکے اس مقدس اجتہاد فکر کا اندازہ کیا جا سکتا ہے پس ھماري موجودہ مسرت صرف اس بنا پر نہیں ہے کہ حلقہ بگوشان اسلام میں ایک یوروپین امیر کا اضافہ ھوگیـا ' بلکہ صرف اسلیے کہ ایک متلاشي روح بغیر کسي خارجي تحریک و سعي کے محض اپنے طلب صادق اور جستجوے حقیقت سے منزل ھدایت تک پہنچي ' اور اُن تمام بیڑیوں کے توڑنے میں کامیاب ھوئي جو سوسائٹي اور رسم و رواج کے تعبد کي انسان نے اپنے پاؤں میں پہن لي ہے -

حضرات ! ھمارا فرض ہے کہ ھم اپنے مہمان کا خیر مقدم بجا لائیں اور ساتھہ ھي جہـاد حق اور ایثار و فدویت کي اُس مثالي عظیم کي وقعت کے اعتراف میں بخل نہ کریں جو جناب خواجہ کمال الدین بي - اے - مقیم لندن نے اس بارے میں ھمارے سامنے پیش کي ہے - جیسا کہ آپ تمام لوگوں پر واضح ہے ' خواجہ صاحب بغیر کسي جماعتي اور قومي اعانت کے محض اپنے ذاتي ولولہ و شوق سے انگلستان گئے ' اور اشاعت اسلام کا کام شروع کردیا یہي وہ جو اپنے اندر سچائي رکھتا ھو' کبھي بھي ضائع نہیں جاتا - چند ماہ کے قیام کے بعد ھي انھوں نے ثابت کر دیا ہے کہ اُنکا مشن کس درجہ بہترین توقعات کا مستحق ہے - کچھہ شبہ نہیں کہ لارڈ ھیڈلي جو عرصے سے اپنے اندر اسلام کي صداقت کا اعتراف رکھتے تھے ' ایک ایسے رفیق کے منتظر تھے جو انکے بعض شکوک کا ازالہ کرتے ' اور

الهلال

۲۰ محرالحرام

مستقبل بلاد عثمانیہ

حسنات و سئیات !

مسئلۂ عراق

عراق ایک سرسبز اور شاداب ملک ہے - اسکا چپہ چپہ بلکہ ذرہ ذرہ اپنے اندر قوت نمو کا ایک مخفی خزانہ رکھتا ہے - بہار کے زمانے میں اسکی شادابی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ ایک انچ زمین بھی سبزے سے خالی نہیں ہوتی - اسکی پیداوار صدہا قسم کے اجناس پر مشتمل ہے' اور استعداد کی یہ حالت ہے کہ بہت سی گراں بہا و کم قیمت اجناس تھوڑی سی کوشش سے پیدا ہوسکتی ہیں - مختصراً یہ کہ عراق کی سرزمین میں دولت و ثروت کا ایک گنج بیکران مدفون ہے -

اور اگر آج آبپاشی کا عمدہ انتظام ہوجائے تو یہ یہی سرزمین بلا مبالغہ و اغراق سیم و زر اگلنے لگے -

یہ بھی شومی قسمت یا جہل و غفلت کا ایک کرشمہ ہے کہ اس خزینہ مدفون کے باوجود دولت عثمانیہ ہمیشہ تہیدست اور فارغ الجیب رہتی ہے' اور ایک ایسے سوال کے لیے فرنگی بنکوں کے آگے ہاتھ پھیلاتی ہے' جو اگر پورا بھی ہوگا تو اسطرح کہ علاوہ کا کوئی نہ کوئی حلقہ تازہ زیب گوش ہوگا -

ترکوں کی خوش قسمتی سے انکی ایشیائی مقبوضات کا بیشتر حصہ سبز حاصل و کثیر الغلات ہے' اسکی موجودہ پیداوار دنیا کے بازاروں میں بکسکتی ہیں' اور انمیں بہت ایسی چیزوں کا اضافہ ہوسکتا ہے جنکی آج ہر جگہ مانگ ہے -

مگر باشندے جاہل اور تہیدست' حکمراں بے توجہ ہیں' غیر ملکی سرمایہدار وسائل سفر و نقل کی عدم موجودگی کیوجہ سے وہاں اپنا روپیہ نہیں لگاسکتے - نتیجہ یہ ہے کہ تمام دفینے سربستہ پڑے ہیں - اگر آج ان ممالک کی مدفون پیداوار منڈی میں آنے لگے تو یقیناً انکی اقتصادی حالت میں ایک انقلاب عظیم ہوجائے -

اس کا علاج وحید ریل اور اسکے وسیع خطوط ہیں -

آبپاشی عراق اور بغداد ریلوے ان تمام اعمال ہندسیہ (انجنیرنگ) میں سب سے زیادہ کامیاب اور نفع خیز ثابت ہونگے' جو کبھی ایشیائی ترکی میں انجام دیے جائیں -

مگر دونوں کاموں کے لیے واقف کار اشخاص اور سرمایہ کی ضرورت ہے' اور افسوس ہے کہ آج دولت عثمانیہ دونوں سے خالی ہے - پھر اگر اول الذکر نقص کی تلافی اس طرح کیجائے کہ اجنبی انجینیروں کی خدمات حاصل کرلی جائیں تو سرمایہ کا سوال باقی رہجاتا ہے - روپیہ کا قرض ملنا آسان نہیں اور خصوصاً ایسی حالت میں کہ دولت عثمانیہ جنگ کے زخموں سے چور ہورہی ہو اور اسکی مقبوضات کا ایک معقول حصہ نکل چکا ہو -

غالباً بغداد ریلوے تو نہ رکیگی کیونکہ اسکی تیاری ترکوں پر موقوف نہیں - وہ اب جرمن ہاتھوں میں ہے اور انکے لیے روپیہ کی فراہمی کچھہ بھی مشکل نہیں' لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ترکوں کے حق میں یہ بغداد ریلوے واقعی بغداد ریلوے رہیگی ؟

البتہ عجب نہیں کہ عراق کا بخت ابھی عرصہ تک بونہیں سوتا رہے کیونکہ آبپاشی کے لیے روپیہ لگانے والا کوئی بھی نظر نہیں آتا - ممکن ہے کہ کوئی انگریزی سرمایہ دار اسکے لیے بڑھے تو یقیناً حکومت برطانیہ اسکو مدد دیگی' کیونکہ عراق عرصہ سے اسکی نظروں میں ہے اور برابر اپنے دسائس و مکائد میں مشغول ہے' مگر اسکے لیے دولت عثمانیہ کے ساتھہ جرمنی کا راضی ہونا بھی ضروری ہے اور یہ ابھی یقینی نہیں -

(شام و حجاز)

شام کی سرسبزی کے متعلق کچھہ کہنا فضول ہے - یہ وہ سرزمین ہے جسکو خدائے قدیر و کریم نے ان امکنۂ الہیہ مخصوصہ میں شمار کیا ہے' جو اس نے بنی اسرائیل کو عطا کیں نہیں : بارکنا حولہ -

حجاز بیشک ایک ریگزار اور بے برگ و گیاہ ہے' وہاں خام پیداوار کے یہ خیرات و حواصل نہیں - لیکن کیا ہر ملک کی دولتمندی اسکی خام پیداوار ہی پر موقوف ہے ؟ دولت و ثروت کا سرچشمہ خام پیداوار نہیں ہوتیں بلکہ مصنوعات ہیں' اور یورپ کے موجودہ تمول و اثراء کا یہی راز ہے - پس اگر حجاز کی سرزمین کے اندر روپیہ نہیں نکلسکتا' تو کون امر مانع ہے کہ اسکی سطح پر روپیہ تیار بھی نہ کیا جائے ؟

اشخاص کی کثرت اور مشاغل کی قلت قدرتاً مزدوریوں کی ارزانی کا باعث ہوگی' اور اجرت کی کمی صنعت کی کامیابی کے لیے اولین فال نیک ہے - لیکن اگر یہ بھی فرض کرلیا جائے تو دولت عثمانیہ کی ضرورتوں کا انحصار روپیہ ہی میں نہیں ہے - وہ ایسے ہوسناک و آزمند اعداء میں گھری ہوئی ہے جو بھوکے بھیڑیوں کی طرح شکار پر ٹوٹ پڑنے کے لیے اولین فرصت کے منتظر ہیں - ظاہر ہے کہ انکے حملوں کو روپیہ نہیں توڑ سکتا بلکہ تلوار کے وار روکسکتے ہیں' پھر کون ہوگا جو سر بکف بڑھیگا ؟

حجاز اگر چاندی اور سونے کے ٹکڑوں سے خلافت اسلامیہ کی مدد نہیں کرسکتا تو کچھہ غم نہیں کہ وہ اپنے فرزندوں کے قوی و شدید بازؤں اور بے خوف و ہراس دلوں سے تو مدد کرسکتا ہے - اور یہ خدمت جلالت و شرف میں تمام خدمات سے کہیں زیادہ ہے -

لا یستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر و المجاهدین فی سبیل اللہ باموالهم و انفسهم' فضل اللہ المجاهدین باموالهم و انفسهم علی القاعدین درجہ (۹۷ : ۴)

شام و عراق اگر دو ایسے چشمے ہیں جہاں سے دولت عثمانیہ کے لیے سیم و زر کے فوارے نکلینگے' تو حجاز ایک آتشکدہ ہے جسکے شعلے تمام یورپ کو خاکستر کرنے کے لیے کافی ہیں' اور اگر دولت عثمانیہ نے انکو اپنے قبضہ اقتدار میں کرلیا تو اسکے ہاتھہ میں ضرورت اعداء خلافت کے لیے ایک خانماں سوز ہتھیار رہیگا -

واقعہ نے پیدا کردی ہے ' وہ یہ ہے کہ بغیر کسی اعلان و اظہار کے ' بغیر کسی ادعاؤ مواعید کے ' اور بغیر کسی قومی اعانت کی طلب کے ' وہ خود بخود انگلستان چلے گئے - اپنا روپیہ صرف کیا اور مقیم ہوگئے ' اور حقیقت یہ ہے کہ یہ راہ بغیر ذاتی قربانی کے طے نہیں ہوسکتی ' اور محض انجمنوں کے غلغلے وہ کام نہیں کرسکتے ' جسکے لیے جاں نثار دلوں کے خاموش اضطراب کی ضرورت ہے :

کاں را کہ خبر شد ' خبرش باز نیامد

اسکے بعد لارڈ ہیڈلے کا ذکر کرتے ہوے کہا کہ " صدر مجلس نے اپنی تقریر میں ایک اہم امر کی طرف اشارہ کیا ہے ' اور میں مزید توضیح کرونگا - اسلام اس سے بہت ارفع و اعلی ہے کہ وہ انسانوں کے اعتراف و انقیاد سے متاثر ہو - اگر ایک لارڈ ہیڈلے کی جگہ تمام یورپ اور امریکہ کے امرا اور صاحبان تاج و سریر اسکے آگے جھک جائیں ' تو اسکی عظمت و جبروت میں ایک ذرہ بھر اضافہ نہیں کرسکتے ' اور اگر تمام دنیا اس سے منحرف ہو جاے ' جب بھی اسکی صداقت کی عزت نقص و زوال سے مبرا و منزہ ہے - خدا کی صداقت انسانوں کی اعانت کی محتاج نہیں - اگر انسانوں کی زبانیں اسکا اعتراف نہ کریں ' تو وہ سمندر کے ہر قطرے اور خاک ارضی کے ایک ایک ذرہ سے گواہی دلا سکتا ہے :

گر من آلودہ دامنم ' چہ عجب ؟
همہ عالم گواہ عصمت اوست !

مسلمان خواب غفلت میں سرشار ہیں تو کیا دین حق کی اشاعت رک گئی ہے ؟ کون سا مشن ہے جو افریقہ کی وحشی آبادیوں میں کام کررہا ہے ' اور کونسی تبلیغی مہم ہے جس نے اقصاے سوڈان اور شمالی نائجیریا کے تمام باشندوں کو اسلام کا حلقہ بگوش بنا دیا ہے ؟ کیا یہ صداقت کا اصلی معجزہ ' اور خدا کے ہاتھہ کی ایک قدوس نمایش نہیں ہے ؟

پس اگر لارڈ ہیڈلے یا بعض دیگر امراے مغرب اسلام قبول کرتے ہیں تو فی نفسہ پیروان اسلام میں چند افراد کا اضافہ کوئی ایسا واقعہ نہیں جو ہمارے لیے عجیب ہو - اس کاروبار کی تاریخ تو ابتدا ہی سے عجیب رہی ہے ' اور تاریخ اسلام کا پڑھنے والا ایسے ایسے عجیب منظروں کا خوگر ہے کہ اب دنیا میں اسکے لیے کوئی شے عجیب نہیں !

البتہ ہم لارڈ موصوف کو مبارک باد دیتے ہیں کہ وہ تلاش حق میں کامیاب ہوے ' جو روح انسانی کا ایک مقدس فرض ہے ' اور نہایت مسرت و ابتہاج سے ایک ایسے برادر دینی کا خیر مقدم بجا لاتے ہیں ' جس کی تلاش یکسر مجتہدانہ تھی ' اور جس نے بغیر کسی خارجی تحریک و اثر کے منزل ہدایت کو پا لیا ! '

تقریر کا اختتام ان کلمات پر تھا کہ :

" وقت آگیا ہے کہ مسلمانان ہند وقت کی مساعدت ' موسم کی موافقت ' اسباب کی فراہمی ' اور توفیق الہی کی بخشش کے اس بہترین وقت کو سمجھیں ' اور خواجہ کمال الدین کو اس راہ میں تنہا نہ چھوڑیں - خدا کے کارو بار ہماری اعانت کے محتاج نہیں - انتم الفقراء الی اللہ ' و اللہ ہو الغنی الحمید - اور ایثار و خلوص ایک طاقت ہے ' جسکی عزت کو خدا کبھی بھی شرمندۂ ناکامی نہیں کرتا ' اسکا وعدہ ہے کہ : انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر و انثی - پس آج مسلمانان ہند خواہ اس مشن کی مدد کریں ' خواہ اُسے تنہا چھوڑ دیں - اگر پیغام سچ ہے ' اور پیغام بر مخلص ' تو یاد رکھو کہ اسکی کامیابی بھی قطعی ہے - البتہ اگر تم نے اسکی اعانت و خدمت کی سعادت حاصل نہ کی ' تو یہ شرمندگی و رسوائی کا ایک داغ سیاہ ہوگا ' جو مسلمانان ہند کے چہروں پر ہمیشہ کیلیے لگ جائیگا - فبشر عبادی الذین یستمعون القول ' فیتبعون احسنہ ' اولائک الذین ہداہم اللہ ' و اولائک ہم اولوا الالباب -

(سید محمد توفیق بے)

اسی تجویز کے سلسلے میں حاضرین کے اصرار و اشتیاق سے جناب فاضل محترم ' سید محمد توفیق بے نے مسئلۂ اشاعت و تبلیغ اسلام پر فارسی میں تقریر کی -

سید موصوف ایک عثمانی اہل قلم ' اور انجمن اتحاد و ترقی کے فدا کار شرکا میں سے ہیں - سلطان عبدالحمید مخلوع کے زمانے میں بجرم حریت خواہی جلا وطن ہوے ' اور اُن مصائب و متاعب میں حصۂ کافی لیا ' جو راہ ملت پرستی کیلیے شرط کار ہیں - انقلاب دستوری کے بعد ایک عرصے تک مشہور ترکی اخبار (طنین) کے محررین میں شامل رہے ' اور آجکل (سبیل الرشاد) کے ایک ممتاز مقالہ نگار ہیں -

انکی تقریر نہایت مؤثر و دلنشیں تھیں - انہوں اس تاسف کا اعتراف کیا کہ دولۃ عثمانیہ کو جنگی اشتغال و استغراق نے ہمیشہ اس خدمت جلیل و اقدم سے باز رکھا ' حالانکہ ہمارا فرض تھا کہ تیغ کے سایے اور خون کے سیلاب میں بھی اپنے اس فرض حقیقی کو فراموش نہ کرتے - تاہم وقت آگیا ہے کہ پچھلی غفلتوں کا کفارہ ہو - اسلام کی اصلی فتوحات اخلاقی و قلبی ہیں - دنیا میں آج قرآن کے سوا کوئی زندہ الہامی کتاب نہیں ' اور نہ کوئی زندہ مذہب موجود ہے - تمام مذاہب کے الہامی کتب کی زبانیں السنۂ میتہ (ڈیڈ لنگویجز) میں شمار کی جاتی ہیں - صرف قرآن کریم ہی کو یہ شرف حاصل ہے کہ اب تک اُسکی زبان دنیا کے کروروں نفوس پر حاکم ' اور اُسکے بیانات لاکھوں صفحات صدور پر منقش ہیں -

انہوں نے کہا کہ آج یورپ تعلیم اسلامی کیلیے تشنہ ہے مگر پانی پلانے والے بے خبر ہیں - خواجہ کمال الدین کے رسائل و مضامین میں نے پڑھے ہیں ' انکے خلوص و ایثار کی میرے دل میں بڑی عظمت ہے - بلا شبہ تمام عالم اسلامی کا فرض ہے کہ انکی مادی و معنوی اعانت کیلیے آمادہ ہوجاے - میں انشاء اللہ بلاد عثمانیہ میں بھی عنقریب اس مسئلۂ عظیم کی تحریک کرونگا ' اسکے بعد حسب ذیل دو تجویزیں بالترتیب منظور ہوئیں :

(١)

" یہ جلسہ مبارکباد دیتا ہے لارڈ ہیڈلے کو کہ انہوں نے ایک عرصے کے مجتہدانہ غور و فکر کے بعد اسلام قبول کیا ' اور اسلام کے دائرۂ اخوت میں انکا خیر مقدم بجا لاتا ہے "

(٢)

" یہ جلسہ التجا کرتا ہے تمام مسلمانان ہند ' علی الاخص مسلمانان کلکتہ سے ' کہ خواجہ کمال الدین مقیم ووکنگ لندن کی مادی و معنوی اعانت کیلیے مستعد ہوجائیں ' اُس مقدس و اشرف کام میں ' جو انہوں نے کامل ایثار نفس اور خلوص و للہیت کے ساتھہ شروع کیا ہے "

آخر میں تجویز نمبر (٢) کی بنا پر ایک سب کمیٹی کی تحریک کی گئی ' جو ٢٥ ممبروں پر مشتمل ہو ' لیکن ممبروں کے انتخاب کو ایک دوسرے جلسے پر ملتوی رکھا گیا -

آخری تجویز یہ تھی کہ تمام تجاویز کی نقل خواجہ صاحب اور لارڈ ہیڈلے کیخدمت میں روانہ کردی جاے -

اِن تجویزوں کے متعلق ڈاکٹر عبد اللہ سہروردی ' مولوی محمد نسیم وکیل مونگیر ' مولوی واجد حسین بی - اے وکیل ہائی کورٹ کلکتہ ' نواب سلطان عالم صاحب اڈرنی ' مولوی مجیب الرحمن صاحب ایڈیٹر " مسلمان " ' مولوی محمد اکرم صاحب ایڈیٹر محمدی وغیرہ بزرگوں نے اُردو اور انگریزی میں تقریریں کیں -

(اقوام عثمانیه)

آج ترکوں اور انکي زیر نگیں اقوام کي بعینه یہي حالت ہے - گو یه صحیح ہے که کردوں کے متعلق یوروپین ارباب قلم جسقدر لکھتے هیں' اسمیں بڑا حصه متعصبانه اغراق کا بھي ہے' تاهم اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا که وہ ایک جنگجو اور خونریز قوم ضرور ہے - ان میں ان دونوں اوصاف کے علاوہ سرکشي و عدم انقیاد بھي ہے اور اسکے ساتھه هي جب یه بھي بیان کردیا جاے که بادیه نشیں عربوں کي طرح ان کا مشغله محض باهمي جنگ و جدل اور تاخت و تاراج ہے تو پھر انکي اصلي تصویر سامنے آجاتي ہے -

مگر یاد رکھنا چاهیے که ان صفات کے لیے تفریق مذهب و جنس کوئي شے نہیں - کرد جسطرح ارمنیوں کے حق میں خونریز و غارتگر هیں اسیطرح وہ ترک' عرب' بلکه خود کرد کے حق میں بھي هیں - جنگ کا هنگامه کارزار گرم هو تو اسکي نظر میں نصراني' ارمني' مسلم' ترک' اور امت نبي عرب' تینوں ایک هي سطح پر هیں' تینوں کے قتل کرنے کے لیے اسکي تیغ یکساں سرعت کے ساتھه نیام سے نکلتي ہے - پس یه یورپ کا جہل یا تجاهل ہے که وہ ارمنیوں پر کردوں کي دست درازي کو حرارت ملي اور جوش اسلامي کي طرف منسوب کرتا ہے -

خیر' یه جمله معترضه تھا - ان کردوں نے سلطان عبد الحمید کے عہد میں ایک دفعه علم بغاوت بلند کیا - اسٹیم کا قاعدہ ہے که اگر اسکا کوئي مخرج پیدا نہیں کیا جاتا تو وہ جس ظرف میں هوتي ہے اسي پر اپنا عمل شروع کردیتي ہے - عبد الحمید داهي وقت تھا - اس نے اس اسٹیم کو تلوار کي آب سے بجھانے کے بدلے اپنے هاتھوں میں لیا' اور بقول یورپ' اسکا رخ ارمنیوں کي طرف پھیر دیا - یورپ کا یه الزام صحیح هو یا نه هو' مگر یه واقعه ہے که پہلي بغاوت کے بعد پھر کردوں نے دوسري بغاوت نہیں کي -

اعلان دستور کے بعد انجمن اتحاد و ترقي نے بعض کارروائیاں محض یورپ کي خوشنودي و همدردي حاصل کرنے کے لیے کیں' حالانکه ولن ترضی عنک الیهود ولن النصاری' حتی تتبع ملتهم' قل ان هدی الله هو الهدی ! پس اسکے هر فعل کے متعلق یه نہیں کہا جاسکتا که یه محض دولت عثمانیه هي کي ضرورت سے تھا -

عہد دستور کا پہلا کارنامه کردوں کے سردار ابراهیم پاشا کي جلاوطني ہے - یورپ کا راضي هونا تو معلوم' مگر اس کارروائي سے انجمن اور کردوں کے جیسے کچھه تعلقات هوگئے' انکے نتائج قارئین جرائد سے مخفي نہیں - اگر انجمن اصلاح داخلي کي طرف متوجه هوئي تو صرف کردوں هي کي وجه سے اسکو سخت مصیبت کا سامنا هوگا - (لا قدر الله)

(عرب)

مذهبي ارادتمندیوں سے قطع نظر عربي سرشت کا خمیر بعض بہترین صفات سے ہے - اس کا خون ایک طرف تو اسقدر گراں بہا ہے که ایک شخص کي دیت میں قاتل کے سارے قبیلے کا خون ناکافي هوتا ہے' مگر دوسري طرف اس درجه ارزاں بھي ہے که میدان جنگ میں اسکے سیلاب بہه جاتے هیں' مگر اسکو اتني بھي پروا نہیں جتني پاني کے ایک مشکیزہ کي هوتي ہے ؟

اگر ایک گم کردہ راہ مسافر اسکے دروازہ پر آجاے تو اسکے لیے وہ اپني عزو جاہ' مال و منال' بلکه دیدہ و دل تک فرش راہ کردیتا ہے' اور اسطرح خدمت کرتا ہے گویا وہ صاحب خانه کا ایک غلام زرخرید ہے' لیکن ساتھه هي غیرت کا یه حال ہے که وہ اپنے همسروں سے ایک قدم بھي پیچھے چلنا گوارا نہیں کرتا -

وہ گلیم پشمیں بلکه بارها ریگ بے فرش پر بیٹھتا ہے' مگر اسکا دماغ همیشه عرش پر هوتا ہے' اور ایک سریر آراے سلطنت سے اپنے آپ کو کم نہیں سمجھتا -

مصائب و شدائد کے تحمل میں وہ نہایت بے جگر ہے - آفتاب کي تپش' باد گرم کے جھونکے' تشنگي کي شدت' فاقه کا ضعف' تیغ نیزہ کے وار' اور گولیوں کي بارش' غرضکه سخت سے سخت مصیبت وہ برداشت کرسکتا ہے' مگر ظلم و تعدي کے نام سے پھول کي ایک چھڑي بھي نہیں سہہ سکتا - اسوقت وہ غیظ و غضب سے ایک دیو آتشیں بنجاتا ہے' اور اسکي ایک اور صرف ایک هي خواهش یه هوتي ہے که اس هستي کو مٹا دے' جس نے ظلم کے لیے اپني انگلي کو بھي جنبش دي ہے !

قبیلے کے شیخ کے سامنے اسکي گردن همیشه جھکي رهتي ہے - اسکي ایک جنبش ابرو کسي کام کے هوجانے کے لیے کافي ہے' مگر یہي گردن جب کسي بڑے سے بڑے شاهنشاہ کے آگے آتي ہے' تو برابر بلند رهتي ہے' اور بڑے سے بڑا فرمان بھي واجب الامتثال نہیں هوتا -

" تاج " آگرہ کا ایک ستون
جہاں دسمبر کے آخري هفته میں مسلمانوں کا تعلیمي و سیاسي اجتماع هوگا

(اصلی مصیبت)

یہ دولت عثمانیہ کے مقبوضات پر ایک اجمالی نظر تھی اس سے اندازہ ہوگیا ہوگا کہ ترکوں کی مصیبت یہ نہیں کہ انکے پاس کام کرنے کے لیے کوئی امید افزاء میدان نہیں ہے ' بلکہ یہ ہے کہ انکے یہاں کام کرنے والے اشخاص نہیں ہیں ' اور یہ بدترین بد بختی ہے جو کسی قوم کیلیے ہوسکتی ہے -

لیکن اسکا علاج ترکوں سے باہر نہیں بلکہ خود انہی میں ہے ' اور اگر وہ آج غفلت و اہمال کے خواب نوشیں سے بیدار ہوجائیں اور حالات سازگار ہوں ' یعنی یورپ عوائق و موانع پیدا نہ کرے ' تو چند دنوں کے اندر دولت عثمانیہ ایک وسیع و قوی ' اور متمول سلطنت ہوسکتی ہے -

با ایں ہمہ اس راہ میں چند پتھر بھی ہیں ' جنکی ٹھوکر سے بچنا بہت ضروری ' مگر افسوس کہ بہت مشکل بھی ہے -

(شش صد سالہ غلطی)

ترک کا خمیر سپہگری ہے ' اور اسی لیے وہ سپاہیانہ اوصاف کا بہترین پیکر ہے - جب وہ اپنے وطن صحراء تاتار سے نکلا تھا تو ہوتیں انکو اسطرح کمزور کردیتا کہ ایک طرف تو انکی مستقل ہستی باقی نہ رہتی ' دوسری طرف اسکے ہاتھہ میں آلہ عمل بن جاتیں ' اور پھر جو قومیں اسوقت بے اعوان و انصار توحش میں غرق تھیں ' انکو یا تو مٹا دیتا یا انمیں اسطرح اپنا تمدن پھیلا دیتا کہ بالاخر اسی میں جذب ہوکر رہجاتیں -

مگر اس نے اپنی سپاہیانہ کم بینی و ترکانہ تغافل سے ان سانپوں کو اپنی آستین میں پلنے دیا - یہی ہیں جو آج اسکی موت کا باعث ہو رہے ہیں -

بہت سی ایسی قومیں تھیں جنکے حق میں یہ دونوں تدبیریں ناکام رہتیں - انکو اسطرح کمزور کرنا چاہئے تھا کہ ایک طرف تو انکی مستقل ہستی نہ رہتی اور دوسری طرف انکے ہاتھہ میں خود بخود آلۂ عمل بن جاتیں ' مگر انکو مطیع و منقاد رکھنے کے لیے تدبیر و سیاست کے بدلے ہمیشہ شمشیر سے کام لیا گیا -

جن ممالک میں ترک گئے ' انمیں کوئی ایسا مدنی و اجتماعی انقلاب پیدا نہیں کیا جس کی وجہ سے لوگ عہد ماضی کو بھول جاتے ' بلکہ اکثر کو بدستور رہنے دیا ' اور مسیحی آبادیاں تو ہمیشہ مسیحی گورنروں کے ماتحت رہیں ' جو گورنر نہ تھے ' خود مختار پادشاہ تھے -

شط " دجلہ " بغداد

ایک سپاہی کی حیثیت سے نکلا تھا ' اور آج چھہ سو برس گذرنے کے بعد بھی وہ " دنیا کا بہترین سپاہی ہے " یہ محض حوادث و انقلابات کی کرشمہ سازی تھی کہ تلوار کے قبضہ کے ساتھہ حکومت کی باگ بھی اسکے ہاتھہ آگئی - طینت اصلی کیونکر بدل سکتی ہے ؟ وہ اپنے مفتوحہ شہروں میں بھی رہا تو اسطرح رہا ' گویا ایک اسلحہ بند سپاہی ہے جو جرس رحیل کے انتظار میں پا برکاب کھڑا ہے ' اسلیے اس نے ایک مقیم کی طرح ملک اور اہل ملک میں انقلاب علم پیدا کرنے کی کبھی بھی کوشش نہ کی -

وہ سپاہی تھا اسلیے اس نے حیلہ و تدبیر اور دہاء و سیاست کے بدلے تلوار کی دھار پر اپنی حکومت کی بنیاد رکھی - اس نے اپنی رعایا کو اس طرح مطیع و منقاد رکھا کہ ہمیشہ انکے سر پر اپنی شمشیر علم کیے رہا - یہ نہیں کیا کہ انکو اسطرح ہر طرف سے گھیرتا کہ وہ بالاخر اپنے آپ کو اسکے ہاتھہ میں ڈالدیتے ' پھر ایک طرف تو انکو اتنا کمزور کردیتا کہ وہ اپنی مستقل ہستی قائم نہ کرسکتے ' اور دوسری طرف انکو اس طرح تیار کرتا کہ وہ اسکا آلۂ عمل بنکر رہتے -

صدہا قومیں اسکے زیر نگیں ہوئیں - انمیں سے بہت سی چھوٹی قوموں کو وہ اپنے اندر جذب کرسکتا تھا اور جو جذب نہ

غرض کہ وہ سپاہی تھے - تلوار کے زور سے حکومت لی تھی - اسی پر اسکی بنیاد رکھی اور جب تک انکی تلوار کا دور دورہ رہا ' اسوقت تک انکی حکومت میں بھی فرق نہ آیا -

ترکوں کی مفتوح قوموں میں سے اکثر قومیں جنگی قومیں تھیں اسلیے جنگی قومی خصوصیات یعنی درشتی ' تند خوئی ' عدم انقیاد وغیرہ انمیں موجود تھے - ممکن تھا کہ وہ اسطرح رام ہو جاتے کہ تعلیم و تمدن کے مختلف اشغال کے انہماک سے انکے خصائص قومی بدل دیے جاتے ' لیکن یہ موقع شمشیر کے بدلے سیاست و تدبیر کا تھا اور ' جس ہاتھہ کی انگلیاں آہنیں قبضہ کی گرفت کی عادی ہو جاتی ہیں ' وہ سیاست کے جال نہیں پھیلا سکتیں ترکوں نے انکی تخضیع و تسخیر کی ' تیغ استعمال کی جواب میں بھی تیغ نکلی ' مگر نتیجہ یہ ہوا کہ فاتح و مفتوح ہمیشہ برسر پیکار رہنے لگے -

اس قسم کی دست و گریبانی کا نتیجہ ہمیشہ حکمراں قوم کے حق میں برا ہوا ہے - مفتوح کے دل میں فاتح کی طرف سے نفرت ' جو قدرۃ پہلے سے موجود ہوتی ہے ' اسکی جنگی قوت کے ساتھہ ملکر برابر قائم رہتی ہے - جب فاتح قوم کمزور ہوجاتی ہے ' تو یہی دو چیزیں مفتوح قوم کو اسکے خلاف کھڑا کردیتی ہیں

مقالات

چه دیدم ؟

در هندوستان

اثر حضرة کاتب ادیب و خبیر محترم عثمانی ' السید محمد توفیق بے -
که از دو ماه بر سبیل سیاحت مشرف فرماے سواد هند اند -

(سیاست بریطانیه در هند)

اکثر بلاد اسلامیه که دور از هندوستان واقع اند ' باشندگان شان را از اوضاع و جریانهاے مختلفهٔ متعدده هند ' چنانکه باید و شاید ' خبر و اطلاع درستي درکار نیست - آنچه در خصوص هندوستان می شنوند و واقف مي گردند ' همهٔ منابع آن اطلاعات از جرائد و صحائف فرنگ ' او بالخاصه انگلستان مي باشد که مبني بر حقائق و صحت نیست -

علتهٔ این را اگر بخواهیم در یابیم ' همانا خواهیم دید که خبر نگار هاے روز نامه هاے ایشان در هندوستان بسبب ندانستن زبان و عرف و عادات ' و عدم اختلاط با بومیان و اهل کشور ' هیچ وقت واقف از حقائق و حسیات عناصر و اقوام نمي شوند -

(سوء تفاهم و عدم طمانیة)

بلکه بعقیدهٔ عاجزانه ام ' رؤ ساء و وزراے انگلستان که خود را مالک رقاب اهل هند و صاحب الامر و النهي در هندوستان مي شمرند ' آنان هم بخوبي و بدقت از حسیات و اخطار تبعه و رعایاے خود خبر ندارند - ازین جهت از روے عقل و بصیرة ' حکومت در هندوستان با رعایاے خود تطبیق سیاست و تعقیب معاملاتے که باعث امتنان و خوشنودي اهالي ملک باشد ' نمي کنند -

مسئلهٔ مسجد مقدس کانپور ' اضطراب هندیهاے جنوبي افریقه ' عدم ممنونیت سکان ایالهٔ بنگاله ' اضطرار صحف و مطبوعات ' و نتایج و اطراف امثال این مسائل مهمه ' دلیل و شاهد مدعا ست -

بعکس ' لوردها و ارباب سیاست انگلستان همیشه دربارهٔ هندوستان اهمیت و اعتنا به راپورت ها و آراء مامورین سفید پوست (Englo-Indian) خود داده ' و بر طبق آن اسفارات خارج از صحت ' با اهل هند معامله و توزیع سیاست مي نمایند که تمام عدم خوشنودي و طمانیة را سبب یگانه همین است - ازین جهت میان حکام و تبعه یک سوء تفاهم بسیار بدے جاري و حاصل شده است - حکام انگلیسي وطنیان را بعدم صداقت ' و بومیان ' حکومت را به نفهمیدن جریانها و عوامل و موثرات حقیقیه ' الزام مي دارند !

(از ماست که بر ماست)

گذشته ازان ' یکي از غلطي ها و خطا هاے مامورین و حکام انگلیس این ست که بواسطهٔ اعداد قلیلي که به لقب هائے متنوعه و به عناوین شتی معنون و ملقب اند ' و همیشه چاپلوسي و تملق

حضرة کاتب خبیر ' السید محمد توفیق بے ' نزیل هند

انگلسیان را داب و عادت دیرینهٔ مستمرهٔ خود قرار داده ' حسیات و افکار تبعه و رعایا را فهمیده و بقین کرده ' سیاست خود شان را بران محور غلط دائر نموده اند - و نمي دانند که حسیات وطنیان را از اشخاص ملقب و متملق فهمیدن و بر آراء غیر صحیحه و نیات غیر صادقهٔ آنها عمل کردن ' نتیجهٔ وخیم دارد - زیرا که این متملقین و مغرضین را با اهالي وطن مادةً و معناً هیچ گونه سروکارے و رابطهٔ نبوده و نیست - و هیچ وقت اهل کشور به آراء و افکار این عدهٔ قلیل معدود ' رفتار و حرکت نخواهند کرد -

(نهضهٔ علمیهٔ حاضرهٔ هند)

بحمد الله ' درین آوان سعد و مبارک تمام مسلمانان عالم - لا سیما مسلمانان هندوستان - همه از خواب غفلت دیرینه برخاسته ' و دامن همت بکمر بسته ' شاهراه تعالي و ترقي را پیش گرفته عقب مقصد مشروعي مي روند که نتیجه و ثمرهٔ آن عائد بصوالح و مصالح خود شان ست -

آن روزے که مسلمانان جاهل ' واقف سیاست و اوضاع حالیهٔ پولتیک نبودند ' گذشت - آن غیاهب و ظلمات ' و آن تیرگي و تاریکی '

وہ آزاد ہے - آزادی پر مرتا ہے - جان دیسکتا ہے ' مگر حریت معبوبہ کو اپنے ہاتھہ سے نہیں دیسکتا -

غرضکہ وہ بالطبع دستوری و جمہوری ہے - اسی لیے آج تک اس پر کوئی غیر قوم حکومت نہ کرسکی ' بلکہ ہم قوم سلاطین میں بھی جب استبداد و شخصیت شروع ہوگئی ' تو وہ بھی اس پر حکمرانی نہ کرسکے -

(ترک و عرب)

ایک طرف تو عربوں کا یہ قومی کیریکٹر ہے ' دوسری طرف ترکوں نے سیاست و حکمرانی کی نہایت غلط راہ اختیار کی - مثلاً تمام ملکی عہدوں پر فوجی افسر بھیجے - ظاہر ہے کہ فوجی افسروں میں عموماً درشتی ' عجلت ' اور نا انجـام اندیشی ہوتی ہے - وہ کسی کام کے لیے تدبیر و مصلحت فرمائی کے بدلے عموماً زور و طاقت کے استعمال کے عادی ہوتے ہیں - اس پر طرہ یہ کہ وہ سخت جابر اور رشوت ستان ہوتے تھے ' اور شاید اسکے لیے وہ مجبور تھے - جب سال سال بھر تنخواہ نہ ملے ' تو مصارف کہاں سے آئیں ؟

پھر حفظ امن ' انسداد جرائم ' انتظام محاصل ' فراہمی وسائل سفر و نقل و اخبار و اعلام ' آرایش و ترقی شہر ' غرضکہ نہ نظم و نسق کے متعلق کوئی ایسا کام کیا ' جس سے عربوں کے دلوں پر انکی انتظامی قابلیت کا نقش بیٹھتا ' اور نہ علم و فضل ہی کے اعلی و ارفع نمونے پیش کیے جس سے عرب انکے دماغی تفوق و برتری کو تسلیم کرتے -

پس عربوں کے آئینہ اعتقاد میں ترکوں کی جو تصویر اتری ' اسکے خط و خیال صرف جور و ظلم ' سفاکی و خونریزی ' اور حرص و طمع تھی - اسی لیے عربوں کی نظروں میں ترک نہایت درجہ ممقوت و مبغوض تھے -

(حجاز)

یہاں تک تمام تر بحث عربی قوم سے تھی ' جو جزیرہ نماے عرب کے علاوہ شام و عراق میں بھی آباد ہے ' مگر خود اس جزیرہ نما میں تو کچھہ اور ہی عالم ہے - ترکوں نے عرب پر استیلا کی بارہا کوشش کی ' اور قریباً ہمیشہ ناکام رہے - سب سے آخری سعی محمد علی پاشا موسس خاندان خدیو مصر نے کی - اسمیں اسقدر کامیابی ہوئی کہ یمن اور حجاز تابع ہوگئے ' مگر نجد پھر بھی خود مختار رہا -

یمن کے خضوع و تبعیت کا اندازہ ان لوگوں کو خوب ہوگا جنکی اخبار بینی کی تاریخ جنگ طرابلس سے پہلے شروع ہوتی ہے - رہا حجاز تو اسکے زیر نگیں ہونے کے یہ معنی ہیں کہ چند مقامات مکہ معظمہ ' مدینہ منورہ ' اور طائف میں محافظ فوج رہتی ہے ' اور دولت عثمانیہ کو جسقدر وصول ہوتا ہے اس سے کئی چند زیادہ اس پر صرف کرنا پڑتا ہے -

تمام عالم اسلامی کی طرح اب عرب بھی غفلت کے خواب نوشیں میں نہیں ' حوادث کے تازیانے انہیں جگا دیا ہے ' اور کروٹوں کے لینے سے صدیوں کے خوابیدہ ہاتھہ پیروں میں حرکت سی پیدا ہو چلی ہے -

(لیکن افسوس کہ با خبر رہـزن اس قافلہ کو لوٹنے کی تیاریاں کر رہے ہیں -

ترکوں کو صرف دعوی سلطنت ہی نہیں ہے بلکہ دعوی خلافت بھی ہے - اس شرف جلیل میں انکا رقیب اگر کوئی ہوسکتا ہے تو وہ عرب ہے - اور اگر عرب دعوی کریں تو یقیناً عالم اسلامی کا ایک حصہ انکے ساتھہ ہو -

پس اگر (خاکم بدہن) ایسا ہوا یہ آخری تیغ بھی دو نیم ہوجائیگی ' اور پھر ہمیشہ کے لیے اسلام کا ہاتھہ خالی ہوجائیگا -

کچھہ بعید نہیں ہے کہ نادان دوستوں کے مشورے یا دوست نما دشمنوں کے اغواء سے وہ قوم یہ سب کچھہ کرگزرے ' جو ابھی نو گرفتار سیاست ہے اور اس عالم کے کاروبار سے نا واقف -

(مسئلۂ ارامنہ)

ارمنی اگر نہتا ہوں تو ترکوں کے لیے کوئی خطرہ نہیں ' کیونکہ جسقدر بھی وہ ہیں ' اسکے لیے کرد کافی ہیں - مگر وہ اپنی پشت پر یورپ کی دو عظیم الشان طاقتیں روس و انگلستان و رکھتے ہیں - انگلستان کی ہمدردی کا یہ عالم ہے اگر کسی ارمنی کے پیر میں کانٹے کے چبھنے کی خبر آتی ہی تو ہر انگریز اپنے دل میں اسکی خلش محسوس کرتا ہے ' اور انکی مظلومیت کی داستان تو خواہ لغو ہی ناقابل اعتناء ہو ' مگر انگلستان بھر میں آگ لگا دینے کے لیے کافی ہے - ہر انگلشمین کی آنکھوں سے شرارے اور زبان سے شعلے نکلنے لگتے ہیں ' اور ظلم ! ظلم !! کی صداے بازگشت سے تمام ملک گونج اٹھتا ہے -

ایشیاء میں روس کے کیا عزائم و مقاصد ہیں ؟ اسکی تفصیل کا یہ موقع نہیں - بہر حال ایشیاء کوچک عرصے سے اسکی نظر میں ہے اور اپنی فوج اتارنے کے لیے وہ کسی ادنی حیلے کا منتظر ہے - روس کے زیر علم ارمنیوں کی ایک کثیر تعداد ہے ' اور گو خود انکی حالت زبوں عثمانی ارمنیوں کے لیے اسدرجہ عبرت بخش و سبق آموز ہے کہ وہ روس کی حمایت میں آنے کے لیے تیار نہیں ' مگر با ایں ہمہ روس نے ارمنیوں کی حمایت کے لیے ایشیاء کوچک کو تاراج کرنے کی دھمکی دی ہے - ارباب نظر کا بیان ہے کہ ایک دن روسی فوج کا سیلاب آئیگا ' اور اسی راہ سے آئیگا - پس اگرچہ ارمنی خود خطرہ نہیں مگر شدید ترین خطرات کا سرچشمہ ضرور ہیں -

سب سے آخری سوال یہ ہے کہ آیندہ نظام حکومت کیا ہو ؟ عرب اور ارمنی لامرکزیت کے خواستگار ہیں ' اور ترک مرکزیت پسند کرتے ہیں - مرکزیت کا تجربہ ہوچکا ہے ' اور لا مرکزیت کا تجربہ اگرچہ ابھی تک نہیں ہوا ' مگر قرائن و آثار سے اسکا انجام معلوم ہے

و نهب اموال و هتک اعراض مسلمین ' نتز آخر کار موجب سلب اطمینان قلوب و توجه انظار مسلمین گشته -

حتی سبب بیداری و تیقظ اسلامیان ' و گرد اتفاق و اتحاد گشتن ایشان ' همانا معاملات حاضره و سیاست سقیمهٔ سرادوارد گرائی می باشد -

با این حرکات مخالف عقل و حکمت ' دولت انگلیس هیچ وقت خود را در آینده از هجمات آلمان و روس ایمن و آسوده نخواهد داشت - از بیم استیلاے آلمان و روس وقتے انکلسیان آزاد و آرام خواهند شد که سینه ها و شمشیر هاے مسلمانان سپر آں گردد !

حسبت شیئاً و عابت عنک اشیاء !

(روابط اُخوۃ مسلمانان هند و عثمانیه)

دیگر آنچه بسیار اسباب ممنونیت و تاثر خاطر گشته ' همانا خرط ارتباط و تعلق مسلمانان هندوستان ' و معاونت و یاری ایشاں به مجاهدین و برادران عثمانی خود شان در انسامان ست - جداً این حسیات و عواطف و علاقات در آینده مایهٔ هزاران امید واری ' و فلاح عالم اسلامی ' و تمرکز مرکز حقیقیهٔ خلافهٔ اسلامی است -

درین شکی نیست که مسلمانان عثمانیه هم به همین حسیات و علائق قلبیه مربوط اند - دران سر زمین فردے و جریدهٔ نیست که همهٔ آن از احسانات عمیمه و همدردی اخوان عزیز و محترم هند متشکر و متحسس نباشد -

این حسیات خود شان را در هنگام مواصلت و معاودت وفود طبیهٔ هلال احمر از هندوستان ؛ به برادران اسلامی خود ' مادةً و معنا ابراز و اثبات نموده اند -

وفد هاے مذکوره را با اعلی حضرة سلطان المعظم ' و وزراے عظام ' رجال کبار ' جمیع طبقات ملت ' ملاقات حاصل شد - انواع عزت و اکرام و تعظیم و احترام ' در بارهٔ ایشان مجری و معمول گشت - از فداکاری و برادری ایشان تقدیم تشکرات بے غایات نمودند -

(ختم مقالہ)

الله الحمد ' همه پیر و یکتا کیش و آئین ' و همه باهم در دیانت مبجلهٔ اسلامیه برادریم - آیهٔ کریمهٔ " انما المومنون اخوة " و کلمهٔ جلیلهٔ " لا اله الا الله محمد رسول الله " تمام مسلمانان را زیر یک کلمه و یک لواء الحمد جمع کرده است !

پس باید در تائید و تقویت این اخوۃ و تاکید این روابط جلیله همهٔ مسلمین موحدین . بیش از بیش بکوشند ' تا از شر اعداء دین مقدسهٔ الہی بتوانیم ' در امان و محفظیت زندگانی بنمائیم -

این مدری جان نثار که بغیر از خیرخواهی و خدمت اخوان مسلمین تا اکنون مسلکے و پیشهٔ تعقیب نه کرده ' و سالیان دراز حبس و فقر و همه گونه متاعب و مصائب را در راه ملت پرستی و حریت خواهی متحمل گشته ' (و الحمد لله علی ذلک) بکمال سعی و جهد بتقویت این حسیات شریفه خواهم کوشید ' و حسیات و افکار محترمهٔ برادران هند خود را بذریعه قلم و مقالات خود به عثمانیان بخوبی خواهم فهمانید - همچنان افکار آن دیار را نیز بواسطهٔ صحائف معتبرهٔ اسلامیهٔ هند به مسلمانان هند معرفی خواهم نمود -

بدین مقالهٔ حقیرانهٔ خود در باره عرض تشکرات از اخوان دین خرم نموده ' سعادت و موفقیت ایشان را از درگاه ایزد متعال التماس می کنم -

و نیز کمال احترام و ثنا ' و بغایت ستایش وافر خود را ' با برادر با جان برابر محترم و غیور خودم (مولانا ابو الکلام آزاد) متع الله المسلمین بطول حیاته ' عرض و تقدیم نموده ' صحت و سلامتی حضرتش را از حضرۃ واهب العطایا مسئلت می نمایم !

" خذ ما صفا و دع ما کدر "

س - م - توفیق

نگارندهٔ و مراسله نگار جریدهٔ اسلامیه " سبیل الرشاد " آستانهٔ علیه - نزیل کلکته

برید فرنگ

مسئلۂ شام

مطامع فرانسہ در شام

سرزمین شام میں نئي ریلوے رعایت کے لیے فرانس کي موجودہ سرگرمیوں سے ان اعلانات کی پورے طور پر تائید هوتي ھے جو اس سرزمین میں فرانس کے اقتصادي مصالح کی اهمیت ' اور انکے حفظ و ترقي کے عزم کے متعلق چند ماہ هوے ' موسیو پوانکارے رئیس جمهوریت فرانس نے کیے تھے -

یہ واقعہ ھے کہ شام میں صرف فرانس هي کے مصالح غالب و بالا تر نہیں هیں بلکہ کہنا چاهیے کہ اب تک وهي ایک ایسي یورپین قوم ھے ' جس نے اسکے اقتصادي سرچشموں کو آشکارا کیا ھے !

حجاز ریلوے اور اسکي موجودہ و آیندہ پیش نظر توسیع سے قطع نظر ' شام کے تمام ریلوے خطوط فرانسیسي هیں - اسي طرح بیروت کا بندرگاہ ' کو اے کمپني اور گیس کمپني بھي فرانسیسی هیں ' اور غیر فرانسیسي کاموں میں بیروت کي آب رسان کمپني جو کبھي شام میں برطانیہ کے اقتصادي مصالح کي یادگار وحید تھي ' اب وہ بھی فرانسیسي هاتھوں میں آکے ختم هوگئي ھے -

تعلیم کے میدان میں بھي فرانسیسي پیش پیش هیں - اصلي مرکز یعني بیروت کا امریکن کالج امریکہ کے تزرر پتي دولتمندوں کی فیاضي اور صدر کي غیر معمولي سر گرمي کے باوجود ' اس یونیورسٹی سے پیچھے رها جاتا ھے ' جسکو گورنمنٹ سے مدد بھی ملتي ھے ' اور جزسوئٹ فرقہ کے پادري چلا رھے هیں - یہ فرانسیسي یونیورسٹي حال میں قانون اور انجینیري کا ایک ایک کالج کھول کے امریکن کالجوں سے اور آگے بڑھگئي ھے - فرانس سے آئے هوے مذهبي مناصب و مجالس کے سیلاب نے شام میں مزید فرانسیسي سرمایہ اور دماغوں کي آمد کا فیصلہ کردیا ھے - مگر حکومت فرانس کے لیے دماغوں اور سرمایہ کي یہ معقول [illegible] تسلي بخش نہیں ھے ' اور اسلیے وہ نہایت زور کے ساتھہ مشن لیک (Mission Lapue) کي تعلیمي سر گرمیوں کی مدد کررهي ھے -

فرانس کي اخلاقي سرگرمیاں صرف شام هی تک محدود نہیں ' بلکہ تمام مشرق ادنی کو اپنے آغوش میں لے رهي هیں - اقتصادي میدان میں تو یہ حالت ھے کہ اسکا دعوي برتري و تفوق جس درجہ بھي هو ' بالکل ظاهر و مدلل ھے -

شام کے ریلوے خطوط کا نقشہ درج ذیل ھے - اس سے فرانس کے اقتصادي مصالح کي اهمیت اور بالاتري و استحقاقي حقوق کے متعلق اسکے دعوے کي صحت کا اندازہ هوجائیگا :

نام	کیلومیٹر
بیروت و دمشق لائن	۱۴۹
دمشق و مزریب لائن	۱۰۳
رایق وا لیبور لائن	۳۳۱
حمص و طرابلس لائن	۱۰۲
بیت المقدس و یافا لائن	۸۷

از پرتو تحصیل علوم و فنون عصریه ' و اشتمال علوم دینیهٔ اسلامیه ' لا سیما از حس غفلت و بے خبری دیرینه ' و طلوع آفتاب جهان تاب ملت پرستی و اسلام خواهی حقیقیه ' مبدل به نورانیت و درخشانی گردیده :

آن سبو بشکست و آن پیمانه ریخت !

امروز صدها مسلمانان منور الفکر ' عالم بانواع علوم و سیاست ' و اراء افکار صحیحهٔ حریت و صداقت موجود اند - اکثرے ازینان در ممالک فرنگ و مشرق سیاحت کرده و به مقتضیات عصریه واقف گشته اند - غث را از سمین و صالح را از سقیم دریافته اند -

(صحیفهٔ الهـــلال)

مطبوعات اسلامیه و بیانات و مقالات شلی دلیل معروضات عاجزانهٔ این بنده است - از جملهٔ آنها جریدهٔ فریدهٔ (الهلال) غراء محترم ست که یکی از صحیفهٔ مزینه و مرصع و معتبرهٔ عالم اسلامیه بشمار ست ' و صاحب فاضلش یکی از علما و فضلاے عصر می باشد که فی الحقیقت نه محض مسلمانان هند را ' بلکه بوجودش تمام عالم اسلامی را افتخارست - و همچنـــان روز نامه هاے (زمیندار) و (همدرد) و (کومراد) وغیرها همهٔ ناصح حکومت و صـــادق ملت خود می باشند - تمام مقالات و بیانات این جـــرائـــد و مجـــلات اسلامیه مبنی بر صدق و راستی ' و مسلک شان راست و استوار ست -

ولے افســوس که حکومت محلیه را با ان جرائد اســـلامیـــه ارتباط و ائتــــلافی در میــــان نمی باشد - بجاے اینکه محتویات روزنامه هاے فوق را معبر حسیات و افکار تبعه دانسته ' و بموجب آن عمل کنند ' افسوس ست که روز بروز ' ساعت بساعت ' بر ضغط و تشدید ' و زجر و تهدید آن صحائف و مطبوعات همت گماشته اند - این تشدید و تضئیق از طرف دولت فخیمهٔ انگلیس که خودش را یگانه حر و ازاد و محافظ حریت و انسانیة ادعا می دارد ' خیلے عجیب ست !

(یک منظر بسیار مـدهش و محزن هند)

یکی دیگر انچه موجب تاسف و تاثر قلبی این مسافر عاجز گشته عدم رفق و رافت رؤساے مصادر ' و عدم استعمال رفاه و منفعت طبقهٔ فقرا و عامهٔ اناس است - هزارها مسلمانان در شهرها و قریه ها از بی نوائی و بے بضاعتی در کوچه و بازار خفته ' و روزانه بیک مشت نخود خام معدهٔ خود را سیر می کنند - گویا این بے چارگان از نسل بشر و از سلالهٔ انسان نبوده و نیستند ! فیا للاسف و یا للعار ! !

از کثرت خرائب مالیات و موارد ' اغلب مسلمانان هند محکوم بفقر و فاقه گشته و هیچ وقت آمل به بختیاری و سعادت نیستند ! اگرچه بد بختانه داغ فقر و آسر ' نشان ناصیهٔ ما مسلمانان عالم گشته ' اما در ممالک عثمانیه و سائر بلاد اسلامیه حالت فقرا باین درجه نیست - عجب ست که دولة فخیمهٔ انکلیس که خود را همیشه اعدل و آزاد ترین دول کرهٔ ارضی می شمرد ' و گاهے به حمایت غلامان ابیض و اسود در بحور و انهار مراقب ' و گاهے در ممالک مشرقیه در فکر اصلاح انسانیة و قیام امنیت و عدالت پیوسته مشغول سیاست بجلوه می آید ' خود از رعایاے هندوستان تا این درجه غافل ' و ازین هزار ها افراد انسانیت که بظاهر در کسوت حریت حیات ملبوس و بباطن در آسر فقر و فاقه مقید اند ' به هیچ وجه متوجه اصلاح حال شان نیست ؟ ان هذا لشی عجاب !

بر اولیـاء حکومت محلیه فرض و الزم ست که اندکے برفاه احوال فقراء هندوستان ساعد همت را بالا کنند - وگرنه با این اوضاع و اطوارے که دولة فخیمـــهٔ بریطـانیـه در هندوستـــان دارد ' بنـــام عـــدالت و حریت حق مداخلــه در شئون دول اسلامیه ندارد !

(بریطـانیـــهٔ عظمی و عالـــم اسلامی)

دولت انکلیس اگر جداً رجال با سیاست و آگاه و خبیر داشت ' البته با دولهٔ علیـهٔ عثمانیـهٔ و ایران ' و با کافهٔ مسلمین هند و ملحقاتش بخوبی و انسانیت معامله و رفتار می نمود - بدین وسیله جذب قلوب و جلب افکار مسلمین را نموده ' یوماً فیوماً بر قدرت و قوتش می افزود ' و هیچ وقت از هجوم المان (جرمنی) یا روسیه بر هند نمی ترسید - مسلمانان صداقت شعار سینهٔ خود شان را براے حفاظت و دفاع از و سپر می نمودند -

ولے هزاران افسوس ' بل صد هزار تاسف ' که دولهٔ بریطانیهٔ عظمی به بنـد بوسیـدهٔ سوء سیـاست ' و رهنمـائی جنـاب (سر ادوارد گراے وزیر خارجیـه) یومـاً فیومـاً نفوذ و جمعیت خود را درمیان تمام طبقات مسلمین ضائع و مفقود نموده است - اتفاق دولهٔ انکلیس با روس که دشمن قدیـم اوست ؛ دربارهٔ ایران ' و نیت تقسیم آن بلاد اسلامیه ' و با فرانسه و اسپین بر سر مراکش ' و با فرانسه و روس در معاضدت و معاونت ریاست هاے بالقان ' و ایجاد حروب بالقانیه ' و خونریزی بی جهت ' و قتل نفوس

السیـــد محمـــد توفیق بے بصری بے نائب قنصل عثمـــانیه بمبی - شمـــس العلمـــا مولانا شبلی نعمانی

مذاكرۀ علمية

طبقــــات الارض

استـــدراک بر " تقـــدم علوم "

الهلال نمبر ۲۳ میں بسلسلۀ تقدم علوم و معارف " علم الانسان کے عنوان سے ایک عجالۀ مختصرہ شائع ہوا تھا ' جسمیں بر بناے علم الارض (جیوا لوجیي) تکوین زمین کے مختلف طبقات و مراتب کي طرف اشارہ کیا تھا - چونکه مقصود اختصار تھا ' اسلیے پوري تشریح کے ساتھه یه موضوع بیان نه کیا جاسکا ' اور اختصار بیان سے مطلب میں ایک حد تـک خلط مبحث سا هوگیا -

زمین کے طبقات کي تقسیم کئي حیثیتوں سے کي جاتي ہے - ایک تقسیم بلحاظ مختلف ادوار و ازمنۀ تکوین کے ہے - ایک بلحاظ طبقات و مدارج کے ' اور پھر تیسري تقسیم بلحاظ آثار حیات و نشؤ حیات کے -

ان میں سے هر تقسیم مستقـل ہے ' اور هر قسم کے مختلف مدارج و ترتیبات هیں -

اس مضمون کا اصل موضوع چونکـه طبقـات الارض نه تھا ' اسلیے صرف مختلف تقسیمات ارض کا حاصل اور خلاصه بیان کردیا گیا - بہت ممکن ہے که بعض قارئین کرام پر معلومات ارض مشتبه هوجائیں ' اسلیے چاهتا هوں که ایک مختصر تحریر طبقات الارض کے متعلق بھي شائع کر دي جاے -

میں مولوي محمد قاسم صاحب عثماني کا ممنون هوں جنهوں نے چند مستند کتـابوں کا مطالعه کرکے اس تحریر کا مواد مہیا کردیا -

علماے ارض نے اب تـک تین قسم کي زمینیں دریافت کي هیں -

(۱) Igneons (اگنینس) یه زمین اگنینس اسوجهه سے کہلاتي ہے که حرارت زمین کي تدریجي تبرید کے بعد سب سے پہلے بني ہے - پس هـم اسکو " ارض آتشیں " یا " ارض ناریه " کہه سکتے هیں -

تشـــجـــرۀ طبقـــات الارض

- Molten Mass
  - Igneons
    - Sedimentry
      - Palaeozoic
        - Cambrian
        - Ordovician
        - Silurian
        - Devonian
        - Carbrniferon
        - Permian
      - Mesozoic
        - Triassic
        - Jmasic
        - Cretaceons
      - Cainozoic
        - Eocene
        - Oligocene
        - Miocene
        - Pliocene
        - Pleistocene

(۲) Sedimentry (سیڈیمنٹري) جو شي کسي سیـال چیز کے نیچے جم جاتي ہے ' اُسے سي ڈي منٹ (Sediment) کہتے هیں - چونکه یه زمین پاني کے نیچے صدها قسم کي مختلف چیزوں کے بیٹھه جانے سے بني ہے ' اسلیے اسکا نام (Sedimentry) رکھا گیا -

(۳) Metamorphic تحـول پذیر شے کو میٹـا مورفـک (Metomorphic) کہتے هیں - مگر اس لفظ کا اطلاق علم الارض میں زمین کي اُس تغیر شدہ صورت پر هوتا ہے جو زمین کي حرارت یا اسکے دباؤ کي وجه سے وقوع پذیر هوتي ہے -

قسم سوم کي زمین یعني میٹامورفک (Metomorphic) قسم اول (اگنینس Igneons) و قسم دوم (سي ڈي منٹري Sedimentry) سے بنا کرتي ہے -

قسم دوم (Sedimentry) کي تین قسمیں هیں اور پھر هر قسم کي تقسیم مختلف حیوانات کے وجود کے اعتبار سے مختلف طبقات یا ادوار میں کي گئي ہے -

بیروت ماملیتن لائن	۱۹
ما ملیتن و جبل لائن (جسکی تعمیر عنقریب دو ماہ میں شروع ہوگی)	۱۵
کل	۸۰۶

شام میں غیر فرانسیسی ریلوے خطوط صرف رهي هیں ' جو ریلوے کے متعلق هیں - اور وہ حسب ذیل هیں

کیفا و دمشق لائن	۲۸۵
کیفا و عکری لائن	۲۳
عفولی و بیت المقدس لائن (جو ابھی زیر تعمیر ہے اور جسمیں سے ۲۳ کیلومیٹر تیار ہوچکی ہے)	۱۲۰
	۲۵۸

ان دعوؤں کی برتری بالاخر جرمنی کو بھی ماننا پڑیگی - اس ابتدائی گفتگو سے قطع نظر جو شاہی عثمانی بنک اور ڈیچ اور نیشنل بنک میں بغداد ریلوے کے متعلق ہوئی ہے اور جسپر یورپ کے پریس نے اسقدر انتقاد کیا ہے - الیپو سے مسکینی تک توسیع خط آھن کی رعایت کی خبرے بھی اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ ایشیائی ترکی میں اپنے حلقہاے اثر کے تعین کے متعلق جرمنی اور فرانس میں مفاہمت کا سلسلہ جاری ہے -

فرنچ ریلوے بھی جو پی - ایچ - ڈی - کے نام سے مشہور ہے ' الیپو برجک تک توسیع کا حق رکھتی ہے - مسکینی برجک سے جنوب میں سو میل پر واقع ہے ' اور غالباً یہ فرض کرنا بیجا نہیں کہ برجک جو ایشیاے کوچک کا ایک جزو ہے اور جرمنی کے حلقہ اثر میں واقع ہے ' مسکینی کا قائم مقام بنایا گیا ہے -

بیان کیا جاتا ہے کہ برطانوی فریب سیاست توسیع خط مسکینی کے ساتھ غیر ہمدردانہ رہی ہے ' لیکن اس امر کے باور کرنے کے لیے کہ اس رعایت کی تصدیق ہوگئی ہے ' اسباب موجود ہیں -

اس امر کے فرض کرنے کے بھی وجوہ موجود ہیں کہ ہر ایک ریلوے کی اسکیم عالم خیال سے عالم حقیقت میں داخل ہوگئی ہے اور حکومت عثمانیہ کو بالاخر خط وادی جوردن Jordanvalley Trace کو منظور کرنا پڑا ہے -

مجھے کم و بیش مستند ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس طرح کی ریلوے بنانے والی کمپنی نے ایک انجنیر کو جو پہلے کمپنی میں ملازم تھا ' حال میں یہاں مامور کیا ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ اس زمانہ میں اسی قسم کی ایک تقرری پیرس میں بھی ہوئی ہے - یہ پیش بندانہ تقرریاں ضرور ایک خاص امر کی علامت قرار دیجا سکتی ہیں - کمپنی چاہتی ہے کہ جونہی ترکی اپنے بلقانی ہمسایوں کے ساتھ قطعی صلح کرلے ' فوراً ہی کام شروع کر دیا جائے -

خط وادی جردان کے متعلق سرکاری منظوری کے حصول کو اس طویل گفتگو کا خاتمہ فرض کیا جا سکتا ہے جو فرنچ کمپنی اور محکمۂ حجاز ریلوے کے درمیان اول الذکر شاخ کیفا و دیرا کے لینے کے متعلق ہو رہی تھی - واقعی فرنچ ریلوے کمپنی کے لیے شاخ کیفا و دیرا کے لینے کا سوال نہایت شدید اہمیت رکھتا ہے ' کیونکہ حجاز ریلوے کے شرح کرایہ کو معمولی کردینے سے دمشق و بیروت اور دمشق میزرب لائنیں لنگڑا رہی ہیں ' اور بالواسطہ بیروت کے پورٹ کمپنی کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے -

دندانہ دار پہیوں والی ریلوے (Cog Wheel Railway) اپنے ڈھالوں راستوں کے ناگزیر صرف عظیم ' اور اس شکست و فرسودگی کے ساتھ جو ریلوے کے منقولہ و غیر منقولہ ذخیرے میں پیدا ہوتی ہے ' ایک ایسی لائن ہے جو اقتصادی حیثیت سے بھی بالکل ناقص ہے ' اور ایک ایسی سرکاری لائن کے مقابلہ میں شاید ہی کسی نے ثبات و پا مردی کا فیصلہ کیا ہے ' جسے کوئی اپنا سرمایہ خطرہ میں ڈالنا نہو ' جیسے کہ حجاز ریلوے ہے -

اگر شاخ کیفا و دیرا بھی فرانس کے ہاتھ پہنچگئی تو پھر شام میں ریلوے کا موجودہ اور مجوزہ جال بتدریج عملاً بالکل فرانس کے ہاتھ میں چلا جائیگا - حجاز ریلوے کے مرکزی لائن کا وہ حصہ جو دمشق سے دیرا اور شام کے آگے مدینہ تک چلا گیا ہے ' شام میں معمولی تجارت کے بدلے زیادہ تر حاجیوں اور سپاہیوں کے لیجانے کے لیے ہوگا -

رہی شاخ افولی و بیت المقدس جو ہنوز زیر تعمیر ہے تو اسکی قسمت میں بھی بالاخر فرانس ہی کے ہاتھ جانا ہے - اور غالباً مع اسکے متعلقہ لائن کے ' جو کیفا و ایکر کے درمیان میں ہے اور جسکے آیندہ ترکوں کے ہاتھ میں رہنے کے لیے (اگر فوجی اقتدار کی خیالی وجہ نہ ہوئی تو) کوئی اور معقول سبب نہ ہوگا -

ابھی یہ کہنا محض جرأت ہوگا کہ شام میں فرانس کی سیاسی سرگرمیاں اسکی اقتصادی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ جائیگی - بمشکل یہ امید کی جاسکتی ہے کہ مراکش میں عمل استعماری کے ساتھ ' جو ہنوز غیر مختتم ہے ' وہ شام میں ایک دوسری مہم استعماری میں اپنے آپ کو پھنسائیگا - اور خصوصاً بالفعل - کیونکہ فرانس کے متعلق شامی مسلمانوں کی راے اچھی نہیں ' اور ممکن بغاوتوں کی پیش اندیشی کی ضرورت اور اپنے جرمن رقیب سے ' جو ایک موثر قرب میں یعنے الیگزنڈرنیا میں موجود ہے ' ممکن تصادم کے لیے تیاری ' ایک ایسی حالت ہے جو اسکی فوجی طاقت کے بیشتر حصہ کو اپنی طرف پھیر لیگی -

لیکن صورت معاملہ انگلستان کے حق میں اس سے بالکل مختلف ہے ' جسکو تمام آبادی کی ہمدردی حاصل ہے ' جسکے قدم مصر اور سینا میں کم و بیش استحکام کے ساتھ جمے ہوے ہیں ' اور جسکے ہاتھ میں مالٹہ ' قبرص ' اور اسکندریہ کی وجہ سے سمندر کی بھی کمان ہے - برطانی احتلال (Occupation) یا برطانی حمایت (Protection) شام کو سرسبزی کے اعلی درجہ پر پہنچا دیگا ' اور اقتصادی حیثیت سے فرانس فوائد اندوز ہوگا -

شام کے متعلق برطانی ارباب استعمار کی دلچسپیوں میں طویل جمود کے بعد اب ایک نمایاں حرکت ہوتی ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ شام کی ترقی کے لیے مالی مجالس حکام (سنڈیکیٹس) زیر ترتیب ہیں - شمال لبنان میں تقسیم آب و آبپاشی کی اسکیم ' جو مشہور فرم سرجان جیکس لیمیٹڈ نے اپنے ہاتھ میں لی ہے ' اور فلسطین میں تیل نکالنے کا کام جو ایک برطانی مجلس حکام (سنڈیکیٹ) لیگی اور جس نے تلاش مقامات کا کام نہایت حوصلہ افزا نتائج کے ساتھ شروع کر دیا ہے ' ان دونوں کاموں کو ایسا ابتدائی تجربہ خیال کیا جاسکتا ہے ' جو اسلیے ہیں کہ بالاخر شام میں فرانس کے پہلو بہ پہلو برطانیہ کے اقتصادی مصالح کے پیدا کرنے کی طرف رہنمائی کریں -

شام میں سرمایہ لگانے کے لیے وسیع میدان ہیں ' اور برطانیہ اور فرانس دونوں کے سرمایہ دار طرفین کے فوائد کے لیے ان میدانوں میں کام کر سکتے ہیں -

(مراسلہ نگار نیر ایسٹ)

المسئلة والمناظرة

طریق تسمیه و تذکره خواتین

(مسٹر عبدالوالي - بي - اے (علیگ) از بارہ بنکي)

الهلال کے پچھلے پرچہ میں ح - الف بیدم صاحبہ کے خط پر آپ کا طویل مگر دلچسپ نوٹ دیکھکر مجھے خوشي هوئي کہ آپ کي توجهہ مسئلۂ حقوق نسواں پر بھي هوئي - امید کہ یہ توجه قایم رهیگي اور اسکے متعلق دلچسپ اور مفید خیالات دیکھنے میں آئینگے -

اسمیں کوئي شبهه نہیں کہ یورپ کي تہذیب یا عیسائي مذهب نے جو درجه عورت کا سوسائٹي میں قایم کیا ہے وہ بہت کم ہے بہ نسبت اسکے ' جو اسلام نے عورت کو دیا ہے - اسنے خوش آیند الفاظ میں خوشامد کرکے اسکي اصلي آزادي چھین لي ہے - اور یہ سخت تعجب کي بات کہ باوجود اسقدر تعلیم اور روشن دماغي کے یورپ کي عورتوں نے اس زمانہ سے بہت پیشتر آزادي حاصل کرنے میں جدو جہد کیوں نہ کي -

یورپ اپني عورتوں کے ساتھہ پیار کي باتیں کرتا ہے ' انکو نفیس اور پیاري جنس کہتا ہے ' انکي عزت کرنیکا دعوی کرتا ہے ' لیکن اگر پوچھا جاے کہ انکو کچھہ بھي اقتصادي آزادي دینیکو طیار ہے ؟ تو صاف انکار کر جائیگا -

یورپ کي عورت واقعي اپنے شوهر کي غلام ہے - وہ اپني ملکیت کا حق کسي چیز پر بحیثیت زوجه هونیکے نہیں رکھہ سکتي ' لیکن مسلم عورت اپنے والدین کا حصہ پاتي ہے - اپنے شوهر سے مهر لیتي ہے ' اسلیے اقتصادي طور پر وہ بہت آزاد ہے -

یورپ کي وہ عورت جسکو کسي وجهہ سے شوهر نے طلاق دیدي هو ' اسکے اگر کوئي دوسرا شوهر نہ ملجاے تو سواے محتاج خانہ کے دوسرا سہارا نہیں رکھتي ' لیکن مسلمان عورت طلاق کے بعد بھي اپني گذر کرسکتي ہے -

دنیا میں اصلي آزادي اقتصادي آزادي ہے کہ انسان اپني گذر اوقات کا کوئي ذریعه قائم کرے ' جو کچھہ حقوق اور مطالبات هیں وہ اسکے بعد هیں - اگر یہ آزادي انسان سے لیلو اور دنیا بھر کے حقوق دیدو تو سب خاک هیں - وہ غلام کا غلام هي بنا رهیگا -

آپ نے " آجکل کے متفرنجین مارقین " کو یہ الزام دیا ہے کہ وہ یورپ کي کورانہ تقلید کرتے هیں - یہ الزام بالکل ٹھیک ہے ' مگر معاف فرمائیگا کہ اسي قسم کي تقلید کي جھلک " محترم جنس " کے الفاظ میں بھي نظر آتي ہے ' جو آپ نے استعمال فرمائے هیں - میري سمجھہ میں ابتک نہیں آتا کہ جنس اناث ' محترم جنس کیوں سمجھي جاے ؟ خاصکر ایسي حالت میں جبکہ دوسري جنس کي فوقیت کے بھی آپ قائل هیں -

الهلال :

حقوق نسواں کا غلغلہ گذشتہ بیس برس کے اندر بہت بلند هوچکا ہے ' اور گو تحقیق کے ساتھہ بہت کم لکھا گیا ہے مگر نفس موضوع سے سبھوں کو اتفاق ہے - با ایں همہ عمل و نتائج معدوم -

اگر آپ چاهیں تو میرے پاس ایک لمبي چوڑي فہرست ان تعلیم یافتہ لوگوں کي موجود ہے ' جو باوجود ادعاء روشن خیالي و منور الفکري ' و با همۂ لوازم تہذیب جدید و مدنیۃ فرنگ ' اپني زندگي کے اندر عورتوں کي غلامي و مملوکیۃ کے ایسے آثار مظلمہ و محزنہ رکھتے هیں کہ انسانیۃ کیلیے ماتم کبری اور اسلام کیلیے ننگ و عار ہے !!

آپ کیا پنجاب کے اس بد بخت بیرسٹر سے واقف نہیں هیں جسنے با ایں همہ مقالہ نگاري و صحافي ' و طنطنۂ سفر فرنگ و دبدبۂ لیڈري و رهنمائي ' اپني مظلوم بیوي اور بچوں کو طعمۂ هلاکت بننے کیلیے چھوڑ دیا ' اور خود ایک متمول بیوہ کي دولت حاصل کرکے پیوستہ مشغول شرب خمر ' و علی الدوام مشغوف بہ تعطل و عیش کاري ہے ؟

پھر وہ حر الفکر ' منور الخیال ' تعلیم یافتہ ' مدنیۃ پرست ' آزاد عمل ' ماتم گذار مظلومیت انسانیۃ ' اور ناصر حقوق نسوانیہ فرقہ کہاں ہے ' جو هندوستان کي عورتوں کو ظلم و جبر سے نجات دلانے کیلیے مبعوث هوا ہے ؟ اور کہاں ہے وہ نئي مهذب و آزاد سوسائٹي ' جو قدامت پرست طبقہ کے مظالم سے نفور ' مغربي خواتین کي جلوہ آرائیوں پر متحسر ' اور اسر و تقید اور حجاب نسواں پر همیشہ مرثیہ خواں ہے ؟ اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم ؟

آپ خوش هیں کہ میں مسئلۂ حقوق نسواں پر بھی متوجه هوا - گذارش ہے کہ آپ تو مجھے برسوں سے جانتے اور میرے خیالات سے واقف هیں - میں اگر اس مسئلہ پر متوجه نہ تھا ' تو یہ کسي غفلت و اغماض کا نتیجہ نہ تھا ' اور نہ اسکا کہ میرے دل میں اس جنس اشرف و اعلی کے مصائب کا کوئي درد نہیں - یہ کیونکر ممکن ہے ' جبکہ یورپ کے ادعا اور نمونے کي بنا پر نہیں بلکہ حضرۃ داعي اسلام کے اسوۂ حسنہ کي بنا پر اس قول کو اپنے سامنے پاتا هوں کہ " خیارکم ' خیارکم لنسائکم " البتہ اسکے کچھہ اور هي اسباب هیں - اصل یہ ہے کہ یہ تمام منزلیں جو آپ حضرات کے سامنے هیں ' مجھے بھي پیش آچکي هیں ' فرق صرف اتنا ہے کہ آپ اب تک انهي کو دیکھہ رہے هیں اور میں الحمد للہ انسے آگے بڑھچکا هوں :

راهے کہ خضر داشت ز سر چشمہ دور بود
لب تشنگي ز راہ دگر بردہ ایم ما !

اگر عورتیں مظلوم هیں تو انهیں ڈرایدگ روم کي ادعائي صحبتوں سے حقوق نہیں ملسکتے - بلکہ گھر کي عملي زندگي اور حسن معاشرت و سلوک کے نمونے پیش کیجیے - اسکا طریقہ یہ نہیں ہے کہ صرف مضامین لکھتے رهیے یا ایک اخبار عورتوں کیلیے جاري کردیجیے - یہ تو ابتدائي منزلیں تھیں - موجودہ منزل یہ ہے کہ همارے اندر نمونہ پیدا هو ' نیز ایک ایسي اخلاقي و ایماني قوت جو ان ظالموں کو کوئي معاشرتي سزا دیسکے ' جو باوجود ادعاء حریت جدیدہ ' عورتوں کیلیے درابرۂ و وحوش سے بھي بدتر هیں -

یهي ہے کہ توفیق الهي نے اصل منزل حقیقت دکھلا دي ' اور اس ایک هي سرچشمۂ مقصود تک پہنچا دیا جس سے اصلاح و فلاح ملت کي هر شاخ کي تشنگي دور هوسکتي ہے - میں یہ نہیں کہتا کہ تعلیم کیلیے کوشش کرو ' میں اسکا وعظ نہیں کرتا کہ محاسن اخلاقي حاصل کرو ' میري دعوت یہ نہیں ہے کہ پالیٹکس میں ترقي کرو ' اور یقیناً میں نے کبھي بھي بحث نہ کي کہ عورتوں کو انکے طبیعي اور عقل و شرع کے بخشے هوے حقوق واپس کر دو '

(قسم دوم Sedementry کے اقسام ثلاثہ)

(۱) Primory or Palaeozoic - یہ لفظ یونانی زبان کے دو الفاظ (Paleo) اور (Zoe) سے مرکب ہے Paleo بمعنی قدیم اور (Zoe) بمعنی زندگی - اس زمین کو Palaeozoic اسوجہ سے کہتے ہیں کہ اس میں سب سے پہلے جاندار چیزوں کے آثار پائے جاتے ہیں - اس زمین کو Primory Rock بھی کہتے ہیں یعنی ابتدائی زمین - ہم اپنی اصطلاح میں " حیات قدیم " یا " عہد اول " کہیں تو بہتر ہے -

(۲) Mesaziicor Secondory یہ لفظ بھی یونانی زبان کے دو لفظوں Meso اور Zoe سے مرکب ہے - Meso بمعنی اوسط اور Zoe بمعنی حیات - اس زمین کو Mesozoic اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس قسم کے زمین میں " حیات قدیم " کی ذی روح اشیاء سے نسبتاً زیادہ نشو پذیر جاندار آثار پائے جاتے ہیں - اس زمین کو Secondry یعنی دوسرے قسم کی میں بھی کہتے ہیں - اسکا لفظی ترجمہ " حیات اوسط " یا " عہد ثانی " ہے -

(۳) Cainozoic or Tertiary یہ لفظ بھی یونانی کے دو الفاظ Cano اور Zoe سے مرکب ہے - Cano بمعنی نو ساختہ یا جدید اور Zoe بمعنی حیات - اس زمین کو Canozoic اسلئے کہتے ہیں کہ اس زمین میں موجودہ ذی روح اشیاء کے آثار پائے جاتے ہیں - Tertiary بھی کہتے ہیں ' یعنی تیسرے قسم کی زمین -

(حیات قدیم یا عہد اول کے طبقات ستہ)

(۱) Cambarian اس طبقہ ارض کا نام ہے جس میں شل Shell والے جانوروں کے آثار پائے جاتے ہیں - شل سے مراد وہ جانور ہیں جسکے جسم پر خار دار اور سنگین جلد ہوتی ہے -

(وجہ تسمیہ) اس طبقۂ ارض کو Sedgwick نامی ایک عالم طبقات الارض نے ۱۸۳۶ میں دریافت کیا - ویلز کی زمین میں اس قسم کے جانوروں کے نشانات ملے - چونکہ ویلز کو Cambaria بھی کہتے ہیں' اسلیے اس نے اس طبقہ کا نام اسی سر زمین کے نام پر رکھا -

(۲) Ordovician اس طبقہ ارض میں Cylindrical یعنی وہ جانور جنکا جسم طول میں ہوتا ہے مثلاً مچھلی سانپ وغیرہ اور خار دار جانوروں کے نشانات ملتے ہیں -

(وجہ تسمیہ) Ordovices (اور تو ویسس) ایک فرقہ کا نام ہے - جس جگہ یہ فرقہ آباد تھا - اوسی جگہ مسٹر سی - لیپ ورتھ (C. Lapworh) نے اس طبقہ کو دریافت کیا ' اسلیے اس فرقہ کے نام پر اس طبقہ کا نام رکھا گیا -

(۳) Silurian اس طبقہ میں مچھلیوں کے آثار ملتے ہیں اس طبقۂ ارض کو Murchion نامی ایک ارضی نے سنہ ۱۸۳۵ع میں دریافت کیا - فرقہ سلورس Silures کے ملک Siluria میں اس طبقہ کے آثار پائے گئے تھے - پس اس محقق نے اسکا نام اسی ملک کے نام پر رکھدیا -

(۴) Devonian اس طبقہ میں سیپ وغیرہ پاے جاتے ہیں - اس طبقہ کے آثار Devonshire نامی برطانیہ کے ایک صوبہ میں پائے گئے تھے - پس اسکا نام بھی اسی صوبہ کے نام پر رکھا گیا -

(۵) Carboniferons اس طبقہ ارض میں رینگنے والے جانوروں کے نشانات ملتے ہیں -

چونکہ اس طبقہ میں کوئلہ Coal بہت پایا جاتا ہے اسلئے اسکو Carboniferons کہتے ہیں یعنی " کوئلہ کا طبقہ "

(٦) Permian یہ حیات قدیم یا عہد اول کے اس آخری طبقہ کا نام ہے جس میں رینگنے والے جانوروں کے نشانات ذات الثدی جانوروں کے مشابہ ملتے ہیں - چونکہ اس طبقہ کی زمین ایشیا کے صوبہ پرم میں پائی گئی اس لئے اس طبقہ کا نام Permian پرمین رکھا گیا -

(حیات اوسط یا عہد ثانی کے طبقات ثلاثہ)

(۱) Triassic اس طبقہ میں ذات الثدی جانوروں کے نشانات ملتے ہیں - یہ طبقہ پہلے تین الگ الگ طبقوں میں منقسم تھا - مگر جدید تحقیق کی بنا پر جرمنی کے علماے ارض نے اسکا نام Triasic رکھا - یعنی " اتفاق ثلاثہ " -

(۲) Jurassic - اس طبقہ میں اُن رینگنے والے جانوروں کے نشانات ملتے ہیں جو پرند کے مشابہ ہوتے تھے -

چونکہ اس طبقہ کی زمین کوہ جورہ میں پائی گئی - اس لیے اس طبقہ کا نام اسی پہاڑ کے نام پر رکھا گیا -

(۳) Cretaceons اس طبقہ میں سب سے پہلے پرند کا نشان پایا جاتا ہے - چونکہ اس طبقہ میں سفید مٹی زیادہ پائی جاتی ہے اس وجہ سے اسکے Cretaceons کہتے ہیں ' یعنی " خاک سفید کا طبقہ " -

(حیات جدیدہ یا عہد ثالثہ کے طبقات خمسہ)

(۱) Eocene یہ حیات جدیدہ یا عہد ثالث کا وہ قدیم ترین طبقہ ہے ' جس میں موجودہ عہد کے نباتات کے نشانات ملتے ہیں -

چونکہ موجودہ عہد کی ذی روح اشیاء کے آثار اسی طبقہ سے ملنا شروع ہوئے ' اس لیے اس طبقہ کو Eocene کے نام سے موسوم کیا - یہ لفظ یونانی زبان کے دو لفظوں سے مرکب ہے - اسکا لفظی ترجمہ " صبح جدید " ہے -

(۲) Oligocene اس طبقہ میں موجودہ پالتو جانوروں کی نسی ابتدائی نسل کے آثار پائے جاتے ہیں -

یہ لفظ بھی یونانی کے دو لفظوں : Oligo اور Cene سے مرکب ہے - جنکے معنی علی الترتیب کم اور جدید کے ہے -

(۳) Miocene اس طبقہ میں موجودہ ذات الثدی جانوروں کے آثار ملتے ہیں - یہ لفظ بھی یونانی کے دو الفاظ Mio اور Cene سے مرکب ہے - Cene کے معنی اوپر بیان ہوچکے ' Mio کے معنی کمتر یا مختصر تر کے ہیں -

(۴) Pliocene اس طبقہ میں خار دار اور ذات الثدی دونوں قسم کے جانوروں کے نشانات پائے جاتے ہیں -

Plio بمعنی بیش تر اور زیادہ کے ہیں -

(۵) Pleistocene یہی طبقہ ہے کہ جس طبقے میں انسان کے آثار پائے جاتے ہیں - Pleisto کے معنی بالکل نئے کے ہیں

شئون عثمانیہ

دولت اسلامیہ کے ایک عضو مقطوع کا انجام

تخت البانیا پر ایک نصرانی شہزادہ

آزادي کے لیے البانیوں کي قابلیت، یورپ کا اس سے مقصود، ایک بہترین انتظام کا ترک

انگلستان کي مایۂ ناز خدمت امن یعني لندن کي موتمرالسفراء کامیاب سمجھي جاتي ہے کو وہ جنگ کے اہوال و فظائع میں شمہ بھر بھي تخفیف نہ کر سکي - یہ کیوں ؟ اسلیے کہ اس نے طاقت کے عفریت یعني دول یورپ کو دست و گریباں ہونے نہ دیا ' اور مسئلہ البانیا کي گرہ کو تیغ کي نوک کے بدلے قلم کي نوک سے سلجھا دیا - مگر کیا یہ صحیح ہے ؟ کیا انگلستان نے امن کي کوئي حقیقي خدمت کي ؟ یا صرف ہنگامي و فوري ؟ کیا قواء دول کا توازن برہم نہیں ہوگیا ؟ اور ہر سلطنت کو اپني جنگي طاقت میں اضافہ کرنا پڑا ؟ اور کیا در حقیقت مسئلۂ البانیہ حسب دل خواہ حل ہوگیا ؟ ان سوالات کا جواب دینا اس شخص کے ذمے ہے جو موتمر السفراء (سفرا کي کانفرنس) پر ایک عام نظر ڈالنا چاہتا ہو -

مگر ہم اسوقت یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس موتمر نے اسلام اور البانیا کے لیے کیا کیا ' اور کیوں کیا ؟

اتحاد دول در حقیقت حکومت اسلامیہ کے لیے ایک پیغام مرگ تھا ' جو وقت کے آنے سے پہلے اسے پہنچا دیا گیا ہے - اس اتحاد نے یہ بتلا دیا کہ دول کي باہمي رقابت اور عداوت کا جو تنکا اس غریق بحر فنا کیلیے سہارا تھا ' وہ بھي اب بر سر زوال ہے ' اور وہ وقت دور نہیں جب اس جسم کي جگہ سطح آب کے بدلے قعر دریا ہو ' اور عرصہ کے منتظر حریفوں میں بصلح و آشتي تقسیم ہو جائے -

اگر (خاکم بدہن) حکومت اسلامیہ کي تقسیم کے لیے کبھي آخري اتحاد ہوا تو اسکي تاریخ کا آغاز اسي موتمر سے ہوگا ' اور اسکے مولد و منشا ہونے کا شرف انگلستان ہي کو حاصل ہوگا -

البانیا کے لیے اس موتمر نے کیا کیا ' اور کیوں کیا ؟ اسکا جواب ہم انگلستان کے ایک مشہور کاتب سیاسي لوئس ولف کي زبان سے دینا چاہتے ہیں - کاتب مذکور نے البانیا کي حکمراني پر ایک مضمون لکھا ہے جو گریفک کي تازہ اشاعت میں شایع ہوا ہے اس مضمون میں ان تمام نقطوں پر بحث کي گئي ہے ' جو ہم لکھنا چاہتے تھے - مضمون کے ترجمے کے بعد کسي ملاحظہ کي ضرورت نہ تھي ' مگر بد قسمتي سے ہمارے ملک میں مقالات و رسائل کو ایک غلط انداز نظر سے زیادہ توجہ نصیب نہیں ہوتي ' اور مقالات سیاسیہ تو شاید اس سے بھي محروم رہتے ہیں - اسلیے پہلے چند امور کي طرف قارئین کرام کي توجہ مبذول کر دینا ضروري ہے -

دنیا ہمیشہ یہ سمجھتي تھي کہ حقائق پر اقالیم و ملک کے تغیر کا اثر نہیں پڑتا ' مگر یورپ کي سیاست نے ثابت کردیا کہ ایام کي طرح حقائق کي دنیا بھي ان تغیرات سے متاثر ہوتي ہے - یعني اگر بلقان میں دو اور دو چار ہیں ' تو ممکن ہے کہ وہ ہندوستان میں دو اور دو پانچ ہوں -

" وطن صرف اہل وطن کے لیے ہے " یہ وہ اصول ہے جسکي تبلیغ ہمیشہ دولت عثمانیہ کي عیسائي رعایا میں یورپ نے کي ہے - عثماني مسیحي رعایا میں سے جب کبھي کسي فرقہ نے حریت و استقلال کا مطالبہ کیا ہے تو یورپ نے ہمیشہ اسکو مطالبۂ مشروع اور حق طبیعي کا سوال قرار دیا ہے ' لیکن اگر یہي سوال ہندوستان ' مصر ' یا مغرب اقصی کي سر زمین سے بلند ہوا تو وہ یکسر بغاوت اور جرم سمجھا گیا - یہ کیا ہے کہ جو شے ہندوستان میں بغاوت و سرکشي ہے ' وہي بلقان اور آرمنیہ میں مطالبۂ مشروع اور حیات قومي کا ایک ثبوت طبیعي ہے ؟

انگلستان کو چونکہ دہاء و سیاست سے نصیب وافر ملا ہے اسلیے اس نے ہمیشہ ایسے مواقع پر دو جماعتیں کردي ہیں ' کارکن اور سرگرم جماعت کو فوضوي (انارکسٹ) قرار دیکے انکے ابادت و استیصال کے لیے قانون کي تیغ بے پناہ سے کام لیا ہے ' اور دوسرے کو یہ کہکے سمجھا دیا ہے کہ ابھي تم تیار نہیں ہو ' جب وقت آئیگا تو ہم خود دیدینگے -

لیکن اگر البانیا کي خود مختاري کا وقت آگیا ہے جہانکي زندگي اب تک خانہ بدوشانہ اور قبیلہ وار ہے تو ہندوستان اور مصر میں کیوں خود مختاري کا وقت نہیں آیا ؟ حالانکہ یہ دونوں مقامات تہذیب و تمدن اور تعلیم و تربیت نیز ادارت و انتظام میں یقیناً البانیا سے بدرجہا بہتر ہیں -

یہ کیا اسلیے ہے کہ البانیا دولت عثمانیہ کا جزء ہے ' اور یہ دونوں مقامات دولۃ برطانیہ کے اجزاء ہیں ؟

یورپ کي سیاست کا قوام دو جزو سے ہے ' ایک خود کامي اور دوسرا نفاق - اسکے جس عمل سیاسي کو دیکھو گے ' اسمیں یہ دونوں چیزیں ضرور موجود پاؤ گے - کسي قوم کو غلامي کي بیڑیوں سے آزاد کرنا ایک نہایت مقدس کام ہے مگر یورپ جب اسے انجام دیتا ہے تو وہ بھي خود غرضي و نفاق سے آلودہ ہوتا ہے - البانیا کو آزاد کرایا گیا ' مگر اسلیے نہیں کہ وہ ایک کامیاب و قوي سلطنت ہو بلکہ اسلیے کہ وہ ایک برزخ ہو جو یونانیوں اور سلافیوں اور اسٹریا اور اطالیا میں حائل رہے اور انکو باہم ٹکرانے نہ دے !

گو یورپ کہتا ہے کہ اسکا دامن مذہبي تعصب کے کانٹوں میں الجھا ہوا نہیں ہے اور بعض سادہ لوح باور بھي کرلیتے ہیں ' مگر کیا کیجیے ' واقعات ہمیں عدم یقین پر مجبور کرتے ہیں - ہم جب کبھي یورپ کے اعمال سیاسیۂ کو دیکھتے ہیں تو صاف نظر آتا ہے کہ اسکا مقصد وحید محض اسلامي نفوذ و اقتدار کا مٹانا ' اور اسکي جگہ مسیحي مغربي اثر کو قائم کرنا ہے - یورپ نے ابتک عثماني رعایا میں سے جن جن اقوام کو مثلاً بلغاریا ' یونان ' رومانیا کو آزاد کیا ہے ' نہ انمیں تعلیم تھي نہ تمدن اور نہ اداري و سیاسي قابلیت ' مگر با ایں ہمہ یورپ نے انہیں آزاد کرایا اور انتظام کے لیے اپنے یہاں کے اشخاص اور

کیونکه یه میري وه چهوٹي هوئي منزلیں هیں ' جنکو الحمد لله میلوں اورکوسوں پیچهے چهوڑ آیا هوں -

میري دعوت اب صرف ایک هي هے یعنے امـر بالمعروف و النهي عن المنکر ' اور یقین کیجیے که آپ لوگوں کے پیش نظر کوئي بهي شے ایسي نہیں هے جو اسمیں نهو - البته اسمیں جو کچهه هے ' وه دوسري صداؤں کو میسر نہیں :

یک چراغ ست دریں خانه که از پر تو آں
هر کجـا مي نگري ' انجمنے ساختـه اند !

یه کیا هے که تعلیم کي ضرورت آشکارا هے ' اعمال حسنه کا جمال سب کو مرغوب هے - اخلاق کي خوبیوں سے کسي کو انکار نہیں - بد عملي و فسق و فجور کي کوئي بهی تعریف نہیں کریگا - عورتوں کے حقوق پر ایک هنگامۂ لسان و قلم برپا هو چکا هے - اصلاح اصلاح ! ترقي ترقي ! اور عمل عمل ! سب کي زبانوں پر هے ؛ تاهم جو گرفتار جہل و غفلت هیں ' انکي سرشاري جہالت بدستور ' جو مبتلاے فسق و فجور هیں ' انکي جسارت و جرأت علی حالها ' اور جو مبتلاے بد عملي و ترک اخلاق حسنه هیں ' انکي حالت بدسے بد ترین ' کیا یه اسي کا نتیجه نہیں هے که هم میں دباؤ اور طاقت نا پید هے ' اور کوئي قوت ایسي نہیں رهي جو همیں قول و عمل کي تطبیق پر مجبور کرے ؟

یه دباؤ اور طاقت آج یورپ میں اجتماعي اور معاشرتي صورت میں هے ' یعنے " سوسائٹي " اور اسکے اداب و رسوم (ایٹي کٹ) ایک ایسي طاقت رکهتے هیں که هر شخص خواه کیسا هي جري اور نـڈر هو ' لیکن اگـر سوسائٹي میں کوئي ادنی سي جگه بهي رکهتا هے تو اسکے تحفظ کیلیے مجبور هے که اپنے ظواهر اعمال میں کوئي بات ایسي نهونے دے جسکي بنا پر اپنے جگه ضائع کردے -

مسلمانوں میں یهي چیـز زیاده قوت و اثـر کے ساتهـه کار فرما تهي ' البته اسلام کي یه خصوصیت هے که وه هر انساني اثر و عمـل کو رشتۂ الهي سے وابسته کردیتـا هے - یهي قوت هے جس کو لسان شرع نے امر بالمعروف و نهي عن المنکر کے لفظ سے تعبیر کیا هے یعني هر مسلمان اسکے لیے مجبور تها کـه وه اعمال صحیحه و حسنه اختیار کرے ' اور اگر نه کرے تو مسلمانوں کي سوسائٹي میں کسي عزت و وقار کے حاصل کرنے کا مستحق نہیں هوتا تها - یه ایک احتساب عمومي کي قوت تهي جو هر فرد کو دوسرے فرد کیلیے ایک قوۃ محتسبه بنا دیتي تهي ' اور ممکن نه تها که اس احتساب عام سے کوئي بڑے سے بڑا فرد بهي بچ سکے -

پس آج اصلي ضرورت صرف اسکي هے که قوم میں ایک دیني احتساب کي قوت پیدا کي جاے ' جو هر عمل صالح و احسن کیلیے مقوم و مظهر ' اور هر فعل زشت و بد کیلیے اپنے اندر ایک سخت معاشرتي سزا رکهتي هو ' جب تـک که هماري سوسائٹي ایک ایسا قوي دباؤ پیدا نه کریگي ' اس وقت تک محض دعوت و غلغله بیکار هے -

ایک شخص جو اپني جانثار بیوي کیلیے خونخوار درنده هے ' ایک نا عاقبت اندیش جو اپنے ذاتي مصالح کیلیے یا اپنے بعض نادان اعزا کي پر معصیت خوشي کیلیے اپنے لڑکیوں کو ازدواج غیر مناسب کے ذریعه قتل کر رها هے ' ایک نفس پرست جو اپنے گهر سے باهر کي زندگي میں حسن و جمال کي زیاده بهتر نظیریں دیکهکر آماده هو گیا هے که اس عورت کي رفاقت ازدواجي سے اپنے تئیں آزاد کرالے ' جس بد بخت کے سامنے کوئي ایسي نظر فریب دنیا نہیں هے ' میں آپسے پوچهتا هوں که ایسا نه کرنے کیلیے اسکے نفس شریر کو کیا مجبوري هے ' جبکه سوسائٹي هر حـال میں اسکي پرستش کیلیے طیار هے ' اور اسکے لیے نور و ظلمت میں کوئي فرق نہیں ؟

جو لوگ که معصیت و بد اخلاقي اور ظلم و عدالت کشي کے مجسموں کو انکي سزا دینے کیلیے طیار نہیں ' انهیں کسي فرقے کي اعانت کرنے اور اسکے حقوق کي وکالت کا کیا حق هے ؟

قوم میں صحیح دیني حسیات پیدا کیجیے ' امر با لمعروف و نهي عن المنکر کي سنت رفته کو پهر زنده کیجیے - اپنے اعمال کي بنیاد کسي قوم کي تقلید پر نہیں ' بلکه خود اپني تعلیمات صحیحه پر رکهیے ' اور اپنے اندر اتني قوت پیدا کیجیے که هر تعلیم نمونے کے ساتهه هو اور هر اعلان عمل کے بعد - جب تـک کوئي ایسي تبدیلي پیدا نهوگي اس وقت تـک محض ادعائي مباحث و هنگامه آرائیوں سے کچهه حاصل نہیں هوسکتا -

آخر میں آپنے ظاهر کیا هے که متفرنجین هند کو ملزم قرار دینے میں آپ میرے ساتهه هیں ' مگر " محترم جنس " کي ترکیب میں خود یورپ کا اتباع موجود هے ' اور نیز یه که جنس أناث کے احترام و شرف کا سبب سمجهه میں بالکل نہیں آتا -

میں نے اگر جنس اناث کو " جنس محترم " لکها تو یقین کیجیے که اس فرض تعبد و پرستش سے مرعوب هوکر نہیں لکها ' جو یورپ اپني زندگي کے بیروني مناظر میں ظاهر کرتا هے - بلکه میرے سامنے اسلام و داعي اسلام (علیه الصلوۃ والسلام) کا اسوۂ حسنه موجود هے اور وهي مجبور کرتا هے که فطرۃ انساني کے اس اجمل ترین مظهر کے " احترام " کا اعتراف کروں -

" الرجال قوامون علی النسا " اسکے منافي نہیں ' بلکه اسي کا نتیجه هے - فطرۃ نے عورت کے ذمے حفظ و تکثیر نوع انساني کي خدمت اقدس و اعلی سپرد کي ' اور اسکا لازمي نتیجه یه تها که مردوں کو اسکے قیام حیات اور ضروریات معیشت کے فراهم کرنے پر مجبور کیا جاتا - اس اختلاف حالت سے مردوں کو جسماني قوت عورتوں کے مقابلے میں قدرتي طور پر زیاده حاصل هے : و للرجال علیهن درجة -

بهر حال اب اس مبحث نے جنسي مساوات و عدم مساوات کے موضوع بحث کي صورت اختیـار کرلي هے - بهتر هے که چنـد دیگر مکاتیب و رسائل جو اس بارے میں آچکے هیں ' پہلے شائع کر دیے جائیں ' اسکے بعد به تفصیل اپنے خیالات شائع کروں -

---

نجربه ہے - جب یونانیوں' بلغاریوں' اور رومانیوں کے لیے یہ تدبیر اختیار کي گئي تهي ' تو وہ پشتہا پشت سے ترکي پاشاوں کے هاتهوں پسج چکے تہے جنکے زیر حکومت انهوں نے ایک اجتماعي و سیاسي یک جنسي اور اجنبي محکومي کي عادت اختیار کرلي تهي' مگر البانیا میں انمیں سے ایک بات بهي نہیں هوئي ہے -

میں شاهزادہ رائد کے متعلق کوئي بري پیشینگوئي کرنا نہیں چاهتا ' مگر مجھے خوف ہے کہ البانیه میں اسکا طرز عمل اسي پامال راسته کو اختیار کریگا ' جو شاہ اوٹو نے یونان میں شاهزادہ کوزا نے مولڈو و ایشیا میں' اور بیٹنمبرگ کے شاهزادہ اسکندر نے بلغاریا میں اختیار کیا تها -

سچ یہ ہے کہ سریرهاے سلطنت پر نئے حکمرانوں کے جوڑنے کا طریقه بالکل نیم حکمي ہے ' اور کامیابي کي منزل تک پهنچنے کے لیے اسکو بہت سي ناکامیوں میں سے گزرکے جانا پڑتا ہے -

غالباً دول یورپ کا یہ خیال بیجا نہیں کہ البانیا بہت جلد یورپ کے ذریعه مهذب و منتظم بنایا جا سکتا ہے - لیکن جب انکي هر دلعزیز امیدیں ناکام هونگي تو بالکل ایک دوسرے نقشه عمل کي آزمایش کرنا پڑیگي -

اخلاقي اور اجتماعي لحاظ سے البانی ایک یوروپین قوم نہیں هیں - وہ بحیرہ ایڈریا تک (اسود) کے افغان هیں - سیاسي حیثیت سے بهی وہ افغان هیں ' کیونکہ انکے متعلق جو کچهه چاها جاتا ہے اسکا مقصد یهي ہے کہ وہ ایک درمیاني سلطنت کا کام دیں - یونانیوں اور سلافیوں کو اڈریا تک سے روکیں ' اور اطالیا اور سرویا کے رقیبانہ حوصلوں کو همیشه پس و پیش میں رکهیں - یہ نہیں کہ وہ خود ایک طاقتور اور آزاد قوم بنجائیں -

جبکہ یہ حالات هیں تو البانیا کي حکومت کا مسئله اس طرح بهتر طور پر حل هوتا کہ عبد الرحمن (امیر افغانستان) کي طرح کوئي وطني شخص تلاش کیا جاتا جو افغانستان کے عبد الرحمن کے پر از فراست خیال کے ساتهه حکمراني کرتا -

مجھے تو یہ نظر آتا ہے کہ مسئله البانیا کا یہ حل نهایت هي امید افزا هوتا - شاید عبد الرحمن کا طرز حکومت همارے انسانیت پرست اور خیال پرستوں دونا کوار معلوم هو' مگر جیسا کہ علي پاشا نے ایک فرانسیسي تارک الدین ابراهیم افندي سے کہا تها ' یهی ایک طریقه ہے جس سے البانیا میں امن رهسکتا ہے اور البانیوں کو بین القومي فتنه بننے سے بچایا جا سکتا ہے "

خطــــوط جهنـــم سے

اصل مصنف ان خطوں کا ایک جرمن فاضل ہے - جس نے قلم سے جهنم کے ایسے حیرت انگیز اور پر تاثیر نقشے کهینچے کہ یورپ کی تمام زبانوں نے اسے اپني آغوش میں جگهه دي -

یورپ کے بعض اعلے تعلیم یافته نے مجھے اس ترجمے کي داد دي اور هندوستان کے بعض مشہور انشا پردازوں نے اس پر صاد کیا - بہر صورت کتاب قابل ملاحظه ہے -

کل خطوط تیس هیں جو سلسله وار شائع هو رهے هیں - پورے مجموعے کي قیمت معه محصول ڈاک مبلغ ۴ - روپیه - ۱ - آنه ہے - هر خط کي جداگانه قیمت ۲ - آنه - محصول ڈاک کا اس کے علاوہ ہے -

شرف الدین احمد

محله کهاري کنواں - رام پور اسٹیٹ - یو - پي

محمڈن ایجـوکیشنـل کانفـرنس میں سـر تهیـو ڈرماریسـن

محمڈن کالج علیگڈهه کے سابق طلباء و دیگر بهي خواهان قوم اس خبر کو سنکر بہت خوش هونگے کہ همارے کالج کے سابق پرنسپل سر تهیو ڈر ماریسن - کے - سي - آئي - اي - جو بحیثیت ممبر شاهي کمیشن کے هندوستان تشریف لائے هوے هیں - محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی شرکت اور اپنے پرانے شاگردوں اور احباب سے ملنے کے واسطے کانفرنس کے زمانه میں آگرہ میں تشریف لائینگے - سر تهیو ڈر ماریسن کو محمڈن کالج اور اوس کے طلباء کے ساتهه جو دلچسپي اور همدردي ہے ' وہ ظاهر ہے - اون کا بڑے دن کے زمانه میں کلکته سے آگرہ کے سفر کي تکلیف گوارا کرنا هي اونکي دلچسپي کا بین ثبوت ہے - امید ہے کہ سر تهیو ڈر ماریسن کي موجود گي کانفرنس میں ایک خاص دلچسپي پیدا کردیگي -

برادران کالج سے پوشیدہ نہیں ہے کہ بد قسمتي سے کالج کے معاملات میں آجکل کچهه پیچیدگیاں واقع هوگئي هیں کے متعلق سابق طلبائے کالج کو باهم مشورہ کرنے کي سخت ضرورت ہے ' اور کانفرنس کا زمانه اس مشورہ کے واسطے بهترین موقعه ہے - خاصکر تهیو ڈر ماریسن کا اوس زمانه میں آگرہ تشریف رکهنا اور شریک مشورہ هونا ایک نعمت غیر مترقبه ہے - جس سے فائدہ حاصل کرنا همارا فرض ہے - اسواسطے برادران کالج سے نهایت التجا کے ساتهه یہ استدعا ہے کہ وہ ضرور بالضرور اس مرتبه آگرہ تشریف لاکر کانفرنس میں شریک هوں - اگر کالج کے سابق طلباء کثرت سے اس موقعه پر تشریف لے آئے ' اور اونکي یہ خواهش هوئي تو همارے خیال میں اس موقعه پر کالج کے معاملات پر بحث کرنے کے واسطے سابق طلبائے کالج کا ایک خاص جلسه کرنا نهایت مفید هوگا - باني کالج علیه الرحمة کي زیادہ تر امیدیں کالج کے هي طلبه سے وابسته تهیں - همکو امید ہے کہ همارے برادران کالج سر سید علیه الرحمة کي ان امیدوں کو حتی الامکان ضرور پورا کرینگے ' اور اس نازک موقعه پر اپنے پیارے کالج کو مشکلات سے بچانے کے واسطے پوري کوشش اور توجه فرمائینگے -

خاکســـاران

سید نبي الله - بیرسٹر ایٹ لا لکهنو' احسان الحق - بیرسٹر ایٹ لا جالندهر' شوکت علي - بي - اے - سکرٹري اولڈ بوائز ایسوسي ایشن دهلي ' ظهور احمد - بیرسٹر ایٹ لا - الہ آباد ' عامر مصطفی خاں - علیگڈه ' محمد فایق بي - اے - ایل - ایل - بي - وکیل فیض آباد ' ناظر الدین حسن - بیرسٹر ایٹ لا لکهنو ' محمد یعقوب - وکیل مراد آباد' رضا علي - وکیل مراد آباد -

---

باجلاس جناب قاضي عبد العزیز خانصاحب نائب تحصیلدار پشین ضلع کوئٹه بلوچستان -

بمقدمه اتن مل موهن مل بذریعه اتن مل دکاندار بازار سرانان تحصیل پشین ضلع کوئٹه ملک بلوچستان - مدعي بنام سلطان بخش ولد نا معلوم ذات درزي سکنه بازار سرانان مدعا علیه

دعوی مبلغ ۳۷ روپیه - ۳ آنه

مقدمه مندرجه صدر میں مدعا علیه رو پوش ہے اور باوجود تلاش کے کچهه پته مدعا علیه کا نہیں ملا اسلیے یہ اشتهار دیا جاتا هے کہ اگر مدعا علیه صدر بتاریخ ۲۰ جنوري سنه ۱۹۱۴ ع اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت هوکر پیروي مقدمه نہیں کریگا ؛ تو بموجب دفعه (۱۰۰) ضابطه دیواني تجویز مقدمه یکطرفه عمل میں آویگي "

دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۱ ماہ دسمبر سنه ۱۹۱۳ م جاري هوا ' (مہر عدالت)

حکمراني کے لیے اپنے یہاں کے خانداني شہزادے بھیجے اور اسطرح حکومت اسلامیہ کے اعضاء سے نئي مستقل عیسائي ریاستیں قائم کیں -

ہم یہ نہیں کہنا چاھتے کہ قرون مظلمہ کي طرح آج بھي یورپ اپنے اعمال میں نصرانیت پرست ہے' مگر یہ ہم جانتے ھیں کہ وہ اسلامي نفوذ کے مٹانے اور عیسائي نفوذ کي توسیع میں پوري طرح سرگرم ہے - پس یا تو یہ اسلیے ہے کہ یورپ آج بھي اسیطرح عیسائیت پرست ہے جسطرح کہ پہلے تھا مگر اپنے جوش ملي کو از راہ نفاق چھپاتا ہے' یا وہ خود تو مسیحیت کي حلقہ بگوشي سے آزاد ہے' مگر اسکي سیاست آزاد نہیں -

اسکي تازہ ترین مثال البانیا ہے - البانیا کے لیے بہترین انتظام یہ تھا کہ کوئي امیر عبد الرحمن تلاش کیا جاتا ' اور چاھا جاتا تو غالباً اسعد پاشا اس خدمت کو انجام دیسکتا ' مگر ایسا نہیں کیا گیا اور عیسائي شہزادہ یورپ سے بھیجا گیا ' تاکہ یہ زمین کا ٹکڑا جو ھلال کے نیچے سے نکل آیا ہے ' پوري طرح صلیب کے قبضے میں آجائے ' اور اسطرح عیسائي ریاستوں کي تعداد میں ایک اور اضافہ ھوجائے !

بہرحال مسٹر لوپس ولف لکھتے ھیں :

" تیز اور درخشاں واقعات کے اس عہد میں زندہ رھنا ھر انسان کا طبیعي حق ہے "

یہ وہ فقرہ ہے' جو " ڈسرا ایلي " نے مسز رجس ولیمس کو سنہ ۱۸۶۲ ع میں اسوقت لکھا تھا' جب یوناني لارڈ اسٹینلي کو اپنا بادشاہ بنانا چاھتے تھے -

اس عہد کو مطلب پرست کہنا کتنی سنگین غلطي ہے یہ ایک بے پایاں داستان ہے جسکے چھیڑنے کا یہ موقع نہیں - آجکل تو یہ حالت ہے کہ کہانیوں کي طرح دفعۃً تخت الٹتے اور تاج ملتے ھیں !

سر ایڈورڈ گرے اور وزارتہاے عظمی (چانسلرز) کے دوسرے بھیگے ھوے کملوں کے علی الرغم ' ابھي تک ھم اسي داستان بے پایاں کے عہد میں ھیں - اخبارات سریرھاے سلطنت کي سرنگوني اور تاجہاے شاھي کي دریوزہ گري کي خبروں کے علاوہ دوسري خبروں میں بہت ھي کم دلچسپي لیتے ھیں - مثال کے لیے ایک مختصر سے ہفتہ کي دو دھشت انگیز افواھیں ھیں - " بلغاري تخت کا انقلاب ' اور " پوسٹڈم " کي المن بارک سے ایک اھم خبر " یعني شاہ البانیا کا اعلان !

اگر مسکین دزي اسوقت زندہ ھوتا ' تو جسطرح وہ لارڈ اسٹینلي پر' جسکو اس کا باپ کتاب ارزق بر چیس Blue Book in breeches میں کہا کرتا تھا اور جس کے لیے تاج یونان کي خسرو کن مہم کوئي دلکشي پیدا نہ کرسکي ' رحم اور رشک کرتا تھا ' اسیطرح وہ شاھزادہ وائڈ پر رشک کرتا ' جسکے حصے میں البانیا کا تخت آیا ہے ' اور اس حکمراني البانیا کي طلائي فرصت پر پر جوش نظمیں لکھتا رھتا -

دزي سنہ ۱۸۳۰ ع میں رشید پاشا سے یا مینا میں ملا تھا جسطرح کہ چند سال پہلے بائرن اسي شہر داستان میں علي اعظم سے ملا تھا اور ایک لحظے کے لیے قیام البانیا کا خیال خام رکھتا تھا - " ممکن ہے کہ ھوچکا ھوتا " اسکي کتاب کا یہ باب بھي کیا باب ہے ! یہ وہ دن تھے کہ یہ " عجیب و غریب بچہ " مشرق درخشاں میں الزبي یا اسکندر کے طرز عمل کے دوبارہ جاري کرنے سے کہیں کم ' انگلستان کي وزارت عظمی کے خواب دیکھتا تھا !

وائڈ کا شاھزادۂ ولیم غالبا مدرسہ خیالیہ Romantic School کا متبع نہیں ' اور نہ پوسٹڈم میں اس قسم کے خیالات کي حوصلہ افزائي کي جاتي ہے -

پھر تخت البانیہ کي امید واري کے لیے کیا شرائط ھیں ؟ یہ ایک راز سربستہ ہے' ابھي اسي دن ٹیمس کے ایک ظریف مراسلہ نگار نے مشورہ دیا تھا کہ پرنسیس میوکل " ایٹ ھومس " کي کامیابي نے دول میں یہ خیال پیدا کیا ہے کہ اسکا شوھر ان باھم جنگ آرا البانیوں میں اتحاد و اتفاق کے روشناس کرنے کے لیے بخوبي موزوں ھوگا -

بہرنوع یہ تاریخ کي عجیب و غریب بازگشت ہے - کیونکہ البانیا کي روایات (Tradition) کا آغاز کیڈمس (Cadmns) اور ھارمونیا (Harmonia) کے قصے سے ھوتا ہے جنکے یہاں الیریا (Illyria) پیدا ھوا ' جو تمام البانیوں کا مورث اعلی ہے -

آیا ایک ایسے تجربہ کا اعادہ مناسب ہے جسکو خدا علم السیاسہ کے عہد طفلي میں کامیابي نہ دیسکے ؟ یہ ایک علحدہ سوال ہے -

در حقیقت سچ یہ ہے کہ شاھزادۂ وائڈ کا انتخاب نہیں ھوا ہے اور نہ وہ کسي خاص طریقہ پر البانیہ کي حکمراني کے لیے تیار کیا گیا ہے' بلکہ اسکا انتخاب محض اسلیے ھوا کہ یورپ کے طبقہ شاھزادگان میں وہ ایک ایسي ذات ہے جو یہ کوشش کرکے دیکھنا چاھتي ہے ' اور اسکے ساتھہ ھي نہ تو وائنا اور رومہ میں اسکے متعلق شکوک ھیں اور نہ وہ دول یورپ کي وسیع الاختلاف سرد مہریوں کیلیے اسمیں کوئي بر انگخیتگي رکھتا ہے - فہم و ھمت کا یہي ثبوت ھوسکتا ہے اور امید ہے کہ ایسا ہے - اخر رومانیا اور بلغاریا کے بادشاھوں کے متعلق بھي تو کچھہ زیادہ معلوم نہ تھا جو اسی منصب کے لیے انتخاب کیے گئے تھے' اور ابھي تک اپنے اپنے تاجوں کو برقرار رکھے ھوے ھیں ؟

تاھم البانیا کي قسمت کے متعلق پیشینگوئی کرنے میں ان گذشتہ مثالوں پر اعتماد مناسب نہیں - یہ ملک رومانیا اور بلغاریا بلکہ عثماني شاھنشاھي کي تمام سرحدي جاگیروں سے بالکل مختلف ہے - تقسیم اقوام اجتماعي' اور نیز تاریخي حیثیت سے یہ ایک دوسري ھي دنیا کا قلعہ ہے - نہ تو سلافیوں سے اسکو کوئي نسبي تعلق ہے اور نہ یونانیوں سے' اور نہ ترک ھي اسکو پوري طرح کبھي مطیع کرسکے - اجتماعي حیثیت سے یہ اب تک عہد قبائل میں ہے' البتہ یہ خیال کہ نہ کبھي وھاں ایک قوم ھوئي ہے اور نہ کبھي ھوگي' ضرور ایک مغالطہ ہے - ایک زمانے میں اسي طرح ایک قوم تھي جسطرح انگلستان انجیون بادشاھوں کے زمانے میں ایک تھا -

اسکے جاگیر دار نوابوں نے (Feudel Barons) بارھا بیروني دشمنوں کے مقابلہ میں اپنے وطن عزیز کي متعدد طور پر مدافعت کي' مثلا انکي جنگ زیر قیادت سکندر اعظم (یہ اسکندر مقدوني نہیں بلکہ اسکندر الباني ہے) - بارھا یہ بھي ھوا کہ خود انمیں سے کسي با شوکت و صولت شخص نے (جیسے محمد شوتي یا مشہور و معروف علي پاشا) بزور و جبر انمیں اتحاد قومي کي سي کیفیت پیدا کردي ' مگر یہ طریقہ اتحاد ھمیشہ داخلي رھا ' کبھي خارجي نہ ھوا ' یعني اس شبیہ اتحاد کا موسس کبھي بھي غیر الباني ھاتھہ نہ ھوا -

بیشک یہ ممکن ہے کہ البانیا کو فتح کرکے مثلاً آسٹریا کا ایک صوبہ بنا دیا جائے ' جیسا کہ وہ کسي زمانے میں رومي سلطنت کا ایک صوبہ تھا ' مگر ایک بین القومي معاھدہ اور ایک اجنبي شاھزادے کے زیر حکومت اسکو ایک قوم بنانا ' ایک مشکوک

53

خیـــالات آزاد

جو اردھـۃ پنچ کے مشہور اور مقبول نامـہ نگار عالیجناب نواب سید محمد علی بہادر آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے آرفو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پر زور قلم ظرافت رقم کا نتیجہ اور اپنی علم شہرت اور خاص دل چسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولا ابصار ہے - ذیل کے پتے سے بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی جادو بیانی اور معجز کلامی سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمری آزاد ۱۲ آنہ علاوہ محصول -

المشتـــــهر

سید علی اکبر نمبر ۹۲ ٹالتلا لین کلکتہ -

45

تجـــارت گاہ کلکـتـہ

یوں تو ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسی ہیں جنکی سلفسد اور تیاری کے لیے کلکتے ہی کی آب و ہوا موزوں ہے - اسلیے وہ یہاں سے تیار ہو کر تمام ہندوستان میں روانہ کی جاتی ہیں - ہمارے کارخانے میں ہر قسم کی وارنش مثلاً روغنی بچھیلا ، ہوۂ ، براوں ، زرد ، کتئی ، کاف ، بکری اور بھیڑی کے کالے بے سر کا چمڑا ، شین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار ہوتے ہیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے ساز بنانیکا کالا اور بھینس کا سفید اور کالے رنگ کا وارنش بھی تیار ہوتا ہے - یہی سبب ہے کہ ہم دوسروں کی نسبت ارزاں نرخ پر بہم پہنچا سکتے ہیں - جس قسم کے چمڑے کی آپکو ضرورت ہو منگا کر دیکھیں ، اگر مال خراب ہو تو خرچ آمد و رفت ہمارے ذمہ ، اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنیری نمبر ۲۲ - کنٹوفر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

THE MANAGER, STANDARD TANNERY.
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

23

اکسیــر اعـظــم

ایجاد کردہ جناب حکیم حافظ ابو الفضل محمد شمس الدین صاحب

ایک سریع الاثـر اور مجرب مرکب

ضعف دماغ و جگر کیلیے یہ ایک مجـرب اور موثر دوا ہے - ضعف مثانـہ کیلیے بھی اسکی تاثیر بے خطا اور آزمودہ ہے - ان تمام افسوس ناک اور مایوس کن امراض ضعف کیلیے اس سے بہتر زود اثـر اور تعجب انـگیز نـتائج بخشنے والا اور کوئی نسخہ نہیں ہو سکتا ، جنکی وجہ سے آج نئی نسل کا بڑا حصہ نا امیدی کی زندگی بسر کر رہا ہے اور اپنے فرائض حیات کے ادا کرنے سے عاجز ہے یہ اس طـرح کی تمام نا امیدیوں کو جلد سے جلد مبـدل بہ امید و نشاط کر دیتا ، اور ایک نہایت صحیح و سالم اور ہر طرح تندرست شخص کی طاقت و صحت سے مایوس مریضوں کو شاد کام و کامیاب بنا دیتا ہے - صحت کی حالت میں اگر اسے استعمال کیا جائے تو اس سے بہتر اور کوئی شے قوت کو محفوظ رکھنے والی نہوگی -

قیمت فی ڈبیہ مبلغ ۳ روپیہ (تین روپیہ) محصول ڈاک ۶ آنہ

منیجر - دی یونانی مڈیکل اسٹورس

نمبر ۱ - ۱۵ رپـن اسـٹریٹ ڈاکخـانـہ ویلسـلی کلکتـہ

The Manager, The Unani Medical Stores,
15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

منقــی الات تنفـــس

نزلہ کھانسی اور دمہ کا خرش ذائقہ اکسیر معجون قیمت فی شیشی ۱۲ آنہ جسمیں سات روز کی دوا ہے - محصول ڈاک ۳ آنہ منیجر دار الشفاء بھیونڈی ضلع تھانہ سے طلب کیجیے -

---

مـــیـرے پـــاس

رسالہ زمانہ - مخزن - عصمت - تمدن - شمس بنگالہ - نظام المشائخ - صوفی - عصر جدید - کشمیری میگزین - الناظر - دکن ریویو - پنجاب ریویو وغیرہ وغیرہ ماہواری پرچوں کی مکمل و نا مکمل جلدیں معہ تصاویر قسم اعلی کے موجود ہیں - اور میں نصف قیمت پر دینے کیلیے طیار ہوں - جن صاحبوں کو ضرورت ہو وہ مجھ سے خط و کتابت کریں - بڑا ہی نایاب ذخیرہ ہے - متفرق پرچہ جات بھی بہت ہیں - جلد فرمایشیں بھیجیے - تاکہ آیندہ افسوس کرنا نہ پڑے - کیونکہ اکثر گذشتہ پرچے دوگنی قیمت دینے سے بھی نہیں ملتے

المشتہـر

ماسٹر محمد حمزہ خاں مقام ملکہ پور ضلع بلڈانہ برار

P. O. Malkapur G. I. P. R.

---

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندی - ڈبل و خوبصورت کیس مضبوط و سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچ روپیہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندی ڈبل منقش کیس سچا ٹائم بتانیوالی گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سائز ہنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پالدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتی - پرزے پالدار - سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فائیت (پتلی) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منہ) کبھی حرکت سے بند نہ ہوگی - گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچ روپیہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹی لیور لنڈن واچ معہ محصول چھ روپیہ -

۶ - ۱۶ سائز - سستم - راسکوف - پٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول تین روپیہ آٹھ آنہ -

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والی - گارنٹی ایکسال معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ -

المشتہر :- ایم - اے - شکـور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

رجسٹری شدہ

نوٹ

الٰہی باس تیل

مراسلات

مکتوب مدینۂ منورہ

مدینہ یونیورسٹی

جناب مخدومي مکرمي مولانا مولوي ابوالکلام صاحب مالک وایڈیٹر اخبار الہلال کلکتہ - سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آج اوس امرکا ظہور ہوا جس کے لیے مدت سے قلوب مشتاق اور البصار بر سر انتظار تھے - یعني یونیورسٹي مدینہ منورہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا - یہ تقریب بڑے جلوس اور زیب و زینت اور آرایش کے ساتھہ آج ادا کي گئي - جناب حسن بصري پاشا والي مدینہ اور جناب زیور پاشا شیخ الحرم ' اور قاضي بلدہ ' اور مفتي احناف و شافعیہ ' اور تمام عمائد اور امراے مدینہ شریک جلسہ تھے - افواج ترکي مع بینڈ صف بستہ استادہ تھیں - تماشائیوں کي وہ کثرت تھي کہ تل رکھنے کي جگہ نہ تھي - جناب شیخ عبد العزیز صاحب جاوش نے منجانب اعلی حضرت سلطان المعظم ایک خطبہ فصیح و بلیغ بزبان عربي سنایا ' جس میں اس یونیورسٹي کے مقاصد اور اغراض اور منافع اور فوائد بتفصیل بیان فرمائے ' اوسکے سننے سے تمام حاضرین خوشي کے مارے جامہ میں پھولے نہیں سماتے تھے - آخر سنگ بنیاد بڑے اهتمام اور شادماني سے نصب کیا گیا جس کا مضمون یہ تھا کہ یہ مدرسۂ کلیہ اعلی حضرت سلطان محمد رشاد خان خامس نے سنہ ۱۳۳۲ هجري کے پہلے دن میں قائم کیا - تمام حاضرین نے حضرت سلطان المعظم کے طول عمر اور ازدیاد جاہ و اقبال کے لیے دعا کي - آمین کي آواز سے سارا میدان گونج گیا - منجملہ مسلمانان ہند جناب مولوي محبوب عالم صاحب مالک و اڈیٹر پیسہ اخبار لاهور شریک جلسہ تھے - اختتام جلسہ پر خاکسار نے اپني کل خدمات لایقہ بلا معاوضہ حسبۃ للہ اس یونیورسٹي کے نذر کیں - اللہ تعالی قبول فرمائے - (کثر اللہ امثالکم - الہلال)

اب آپ سے اور تمام اسلامي اخبارات ہند سے بادب یہ استدعا ہے کہ اس یونیورسٹي کي تائید کے لیے مہما امکن ہر ایک مسلمان باشندہ ہند کو تحریص اور ترغیب دلائیں - اسطرح تمام برادران اسلامي ساکنین ہند سے توقع ہے کہ وہ اس اسلامي یونیورسٹي کي دامے ' درمے ' سخنے و قدمے ہر طرح کي امداد سے دریغ نہ فرمائینگے - حق تعالي کي قدرت عجیب ہے کہ اسلام کے نشر کي ابتدا بھي اسي مدینہ مبارکہ سے ہوئي ' اور اس آخري زمانہ میں علوم و معارف کي اشاعت بھي یہیں سے شروع ہوئی فقط -

آپکا نیازمند

(نواب) وقار نواز جنگ - از مدینہ منورہ

شہادۃ اعداء

بقیہ برید فرنگ

سرویونکا رکیل ' ایم - مجا تورچ M. Majatovitch جو صلح کانفرنس لندن اور قسطنطنیہ کے اجلاس میں شامل تھا ' حسب ذیل خیالات کا ایک موقع پر اظہار کرتا ہے -

" سیاسي اغراض کیوجہ سے بلقاني ریاستوں نے ترکونکو رنگ آمیزي کرکے انتہا درجہ کا ایشیائي ظالم ظاہر کیا ہے ' انکو ہم نے اسطرح ظاہر کیا کہ یہ ظالم قوم کسي طرح یوروپین تہذیب کو قبول کرنیکي صلاحیت هي نہیں رکھتي - اگر غیر متعصبانہ نظروں سے تاریخ کا مطالعہ کیا جاے تو معلوم ہوگا کہ ترک یوروپین خصوصیات بمقابلہ ایشیائي خصوصیات کے زیادہ رکھتے ہیں - وہ ظالم ہرگز نہیں ہیں ' بلکہ برخلاف اسکے انصاف اور حق پسندي کے دلي طرفدار اور پسند کرنیوالے ہیں - اسکے علاوہ انمیں اکثر وہ خوبیاں بھي ہیں جو قابل تعظیم ہیں -

ترکونکي سلطنت کي فوجي شان و شوکت کا آفتاب حقیقت میں اس شکست بلقان سے غروب نہیں ہوا ہے ' بلکہ اس شکست میں ابھي قدرت کو ایک اہم تاریخي کام اس قوم سے لینا باقي ہے ترکونکي سلطنت ایک لڑي ہے جو یورپ اور ایشیا کو ملاتي ہے ' اور اسلام اور عیسائیت کو متحد کرتي ہے - اسي سلطنت کے ذریعہ سے مسیحیت اور اسلام ایک دوسرے سے مصافحہ کرینگے اور علحدہ علحدہ ترقي کرینگے ' اور اس علحدگي میں بھی ایک مشارکت و امداد ہوگي - "

مسٹر آرتھہ فیلڈ Mr. Arthw Field جو عثماني کمیٹي کے ایک رکن ہیں ' برطانوي اور ترکي اتحاد کیلیے اپیل کرتے ہوے کہتے ہیں :

" ترک ایک با مروت مخلص قوم ہے - ایسي قوم سے دول یوروپ کو اپنے قدیم معاہدہ توڑنے نہیں چاہئیں - بلکہ ان معاہدوں کو مضبوط رشتوں سے اور زیادہ مستحکم کرنا چاہیے - ان عہد شکنیوں میں جو یوروپ نے ہمیشہ کي ہیں ' ترکوں کے نقصان کا پہلو رکھا گیا ہے - برطانوي پالیسي کي بدل جانیسے جذبات اور نیک ارادونکو سلطنت برطانیہ نے کھو دیا - انکا حصول صرف اسي صورت میں ہوسکتا ہے کہ برطانوي ترکونکو اپنا دوست بنا لیں "

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILALA ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

الہلال

فہـرس المجـلـد الثـالـث

از
۲ - جـولائي سنـه ۱۹۱۴ ع
تـا
۲۴ - دسمبـر سنـه ۱۹۱۴ ع

القسـم المنثـور

نوٹ :- یہ فہرست الہلال کی مطبوعہ فہرست کا عکس ہے جس میں غلطی سے ۲ جولائی ۱۹۱۴ء تا ۲۴ دسمبر ۱۹۱۴ء چھپ گیا ہے۔ دراصل یہ فہرست الہلال جلد سوم (۲ جولائی ۱۹۱۳ء تا ۲۴ دسمبر ۱۹۱۳ء) سے متعلق ہے۔ (مرتب)

عرق پودینه

ہندوستان میں ایک ننھی جان بچے سے بوڑھے تک کو اکسلی نالفه کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینه کی ہری پتیوں سے یه عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتوں کی سی ہے - مندرجه ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - ورم شکم - بدہضمی اور متلی اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنه محصول ڈاک ۵ - آنه

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظه کیجئے -

نوٹ — ہر جگه میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضه ہو جاتا ہے - بیماری ہو جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے که ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشه اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے ' اور ہیضه کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یه ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنه ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکته

مسیحا کا موہنی کسم تیل

سر کے بالوں کے لیے

نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکه - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نه صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکه موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزله ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نه تو سردی سے جمتا ہے اور نه عرصه تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنه علاوہ محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نه معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یه بھی ہے که اُن مقامات میں نه تو دوا خانے ہیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق الله کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے که خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہه سکتے ہیں که ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - لرزہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی ملحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہو بلی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجه سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجئے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے ' نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نه آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نه چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یه تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چھوٹی بوتل بارہ - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر رہبروہبرا لثر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲۰ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

47

گھر بیٹھے روپیه پیدا کرنا !!!!

مرد ' عورتیں ' لڑکے ' فرصت کے اوقات میں روپیه پیدا کر سکتے ہیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نه قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیه تک روزانه - خرچ ' ہوائے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں - یه سب باتیں ہمارا رساله بغیر اعانت استاد بآسانی سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھ بھیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنه کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے -

تھوڑے سے یعنی ۱۲ روپیه بٹل نٹ کٹنگ (یعنے سپاری ترش) مشین پر لگائیے - پھر اس سے ایک روپیه روزانه حاصل کر سکتے ہیں - اور اگر کہیں آپ آدرشه کی خود باف موزے کی مشین ۱۵۵ - کو منگائیں تو ۳ روپے - اور اس سے بھی کچھه زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاہیے تو چھه سو کی ایک مشین منگائیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ہے اور ۳۰ روپیه - روزانه بلا تکلف حاصل کرلیں یه مشین موزے اور ہر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے -

ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمه داری لیتے ہیں - نیز اس بات کی که قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

ہر قسم کے کاتے ہوئے اون ' جو ضروری ہوں ' ہم محض تاجرانه نرخ پر مہیا کردیتے ہیں - تاکه روپیوں کا آپ کو انتظار ہی کرنا نه پڑے - کام ختم ہوا ' آپ نے روانه کیا ' اور اسی دن روپے بھی بھیج گئے ! پھر لطف یه که ساتھه ہی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

آدرشه نیٹنگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکته
سب ایجنٹ شاہنشاہ اینڈ کمپنی - نمبر ۸۰ نظیرو بازار - ڈھاکه

القسم المنظوم

جلد چہارم

الہلال

۷؍ جنوری تا ۲۴؍ جون ۱۹۱۴

ابوالکلام آزاد

اترپردیش اردو اکادمی
لکھنؤ

الرسوم و الصور

پیش لفظ

پیش لفظ

جون ۱۹۸۷ء میں جب اترپردیش اردو اکادمی کی تشکیل نو ہوئی اور میں کوئی چار سال کے وقفے کے بعد اس کی مجلس انتظامیہ کا ایک بار پھر چیرمین نامزد کیا گیا تو میرے ذہن نے اس کا جو ترجیحاتی منصوبہ مرتب کیا، اس میں مولانا ابوالکلام آزاد کی صدسالہ جشن ولادت کی تقریبات کو سرفہرست جگہ ملی، اور سچ بات تو یہ ہے کہ میں کسی طرح یہ عہدہ قبول کرنے کے لیے آمادہ نہیں تھا لیکن چھ ماہ کی طویل کشمکش کے بعد میرے انداز فکر میں تبدیلی رونما ہوئی اور اس جذبے نے میری انفعالی کیفیتوں کو شکست دے دی کہ مولانا کی شخصیت اور ان کی تعلیمات کو عام کرنا ہمارے واجبات میں ہے اور اردو اکادمی اس قومی کام میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

میں نے جب اکادمی کی مجلس انتظامیہ کے اراکین سے آزاد صدی کے مختلف پہلوؤں پر غیر رسمی گفتگو کی تو ان کے اندر اس منصوبے کی تکمیل کا ذوق مجھ سے کہیں زیادہ ملا اور آخر کار مجلس انتظامیہ نے اپنی پہلی نشست میں الہلال کی ؟ انھوں نے عکس کی طباعت واشاعت کا منصوبہ بڑے عزم وحوصلے کے ساتھ منظور کر لیا۔ مجلس انتظامیہ نے محسوس کیا کہ مولانا آزاد کو اس سے زیادہ مخلصانہ خراج عقیدت اور کیا ہوگا کہ الہلال کا عکس ملک کے کونے کونے میں پہنچا دیا جائے۔

اکادمی کا سالانہ بجٹ محدود اور متعین ہوتا ہے۔ اس کی مدیں مقرر ہیں اور ریاستی حکومت ان مدوں کے پیش نظر ہر سال گرانٹ دیتی ہے۔ آزاد صدی کا بجٹ الگ سے مرتب کیا گیا اور حکومت کو منظوری اور اضافی گرانٹ کے لیے بھیج دیا گیا۔

بجٹ، ضمنی بجٹ، گرانٹ، اضافی گرانٹ، متواتر اور غیر متواتر گرانٹ ——— یہ ایسے موضوعات ہیں جن کی جزئیات ہمیشہ میرے دائرہ فہم سے باہر رہی ہیں۔ ایک مدت تک جب اضافی گرانٹ کے سلسلے میں حکومت سے کوئی جواب نہیں ملا اور اکادمی کے افسروں نے اس کے مالہ وماعلیہ کی تفصیلات مجھے بتائیں تو میرے شب وروز کے معمولات متاثر ہوگئے اور سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ الہلال کے عکس کی اشاعت کیوں کر ممکن ہوگی۔ عوام وخواص سے کسی طرح کا چندہ وصول کرنا ہمیشہ اور ہر حال میں میرے معمولات سے خارج رہا ہے۔ جب کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو میں نے گرانٹ کی منظوری کی توقع پر کام کا آغاز کر دیا۔

اسی اثنا میں گورکھپور ایرپورٹ پر جناب ویر بہادر سنگھ (سابق وزیر اعلا) سے ملاقات ہوگئی اور میں نے آزاد صدی کا ذکر چھیڑ دیا۔ انھوں نے اس خیال سے اتفاق کیا کہ اترپردیش میں "آزاد صدی تقریبات" اس طرح منائی جائیں جو ہر لحاظ سے مولانا آزاد کے شایان شان ہوں۔ انھوں نے اضافی گرانٹ کے سلسلے میں کہا کہ اس کی فکر نہ کیجیے، لکھنؤ آجایے، گرانٹ مل جائے گی۔ میں نے ۲۲ مارچ ۱۹۸۸ء کو جب شری ویر بہادر سنگھ سے لکھنؤ میں ملاقات کی تو انھیں ایرپورٹ والی بات یاد آگئی۔ بجٹ کے جو کاغذات اکادمی سے بھجوائے گئے تھے، ابھی ان کی نظر سے نہیں گذرے تھے مگر انھوں نے بطیب خاطر ایک دوسرے کاغذ پر پانچ لاکھ کی رقم منظور کی اور کہا کہ جتنی مزید رقم کی ضرورت ہوگی، حکومت ادا کرے گی۔

جون ۱۹۸۸ء میں جناب نراین دت تیواری نے وزیر اعلا کا عہدہ سنبھالا۔ ۱۸ جولائی ۱۹۸۸ء کو اکادمی کی مجلس عام کا اجلاس منعقد ہوا جس میں تیواری جی نے بھی شرکت کی۔ اکادمی کی صدر بیگم حامدہ حبیب اللہ نے آزاد صدی تقریبات کے لیے مزید پانچ لاکھ کی رقم کا مطالبہ کیا۔ تیواری جی نے اسی اجلاس میں اس مطالبے کو منظور کر لیا اور اس طرح آزاد صدی تقریبات کے لیے ریاستی حکومت نے مجموعی طور پر دس لاکھ روپے کا عطیہ منظور کیا۔

الہلال کے عکس کی اشاعت کوئی اہمیت رکھتی ہے کہ نہیں، اس سوال کا جواب منفی تو ہرگز نہیں۔ ہمارے سامنے اس کے بہت سے مثبت پہلو ہیں۔ پہلی بات تو یہی ہے کہ مولانا آزاد پر کوئی تحقیقی اور تنقیدی کام اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک الہلال کے سارے شماروں کا بالاستیعاب مطالعہ نہ کر لیا جائے۔ مولانا آزاد کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں صرف اس لیے راہ پاگئی ہیں کہ الہلال کی فائلیں نایاب ہیں اور خواہش کے باوصف لوگوں کو اس کے مطالعے کا موقع نہیں ملتا۔ الہلال مولانا کی دینی، سیاسی، علمی اور ادبی شخصیت کا حرف آغاز بھی ہے اور حرف آخر بھی۔

پیش لفظ

اہم معروضات

- الہلال کے عکس کی اشاعت سات جلدوں میں کی جا رہی ہے جن کی تفصیل یہ ہے:

جلد	از		تک	تعداد
جلد اوّل	۱۳ جولائی ۱۹۱۲ء	تا	۱۵ دسمبر ۱۹۱۲ء	۲۳ شمارے
جلد دوم	۸ جنوری ۱۹۱۳ء	تا	۲۵ جون ۱۹۱۳ء	۲۴ شمارے
جلد سوم	۲ جولائی ۱۹۱۳ء	تا	۲۴ دسمبر ۱۹۱۳ء	۲۵ شمارے
جلد چہارم	۷ جنوری ۱۹۱۴ء	تا	۲۴ جون ۱۹۱۴ء	۲۱ شمارے
جلد پنجم	یکم جولائی ۱۹۱۴ء	تا	۱۸ نومبر ۱۹۱۴ء	۱۸ شمارے
جلد ششم	(البلاغ) ۱۲ نومبر ۱۹۱۵ء	تا	۳۱ مارچ ۱۹۱۶ء	۱۱ شمارے
جلد ہفتم	۱۰ جون ۱۹۲۷ء	تا	۹ دسمبر ۱۹۲۷ء	۱۴ شمارے

شماروں کی کل تعداد ۱۳۶

- البلاغ کو تسلسل قائم رکھنے کے لیے الہلال میں شامل کر لیا گیا ہے اور اکادمی نے اس کا ذکر جلد ششم کی حیثیت سے کیا ہے۔
- الہلال کی سات جلدوں کو تین مجلدات میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاکہ ان کی مجموعی قیمت کچھ کم ہو جائے۔ مجلدات کی تفصیل یہ ہے۔

  جلد اوّل اور جلد دوم ———— ایک ساتھ مجلد ہیں

  جلد سوم اور جلد چہارم ———— ایک ساتھ مجلد ہیں

  جلد پنجم، جلد ششم اور جلد ہفتم ———— ایک ساتھ مجلد ہیں

- الہلال کا متن لائن نیگیٹو سے طبع ہوا ہے، تصویریں ہاف ٹون نیگیٹو سے چھپی ہیں۔
- کوشش کی گئی ہے کہ الہلال میں شائع شدہ سارے اشتہارات کا عکس بھی شائع ہو جائے۔
- متن میں (اور صفحات کے تسلسل میں بھی) کئی جگہ غلطیاں نظر آئیں لیکن ان کی تصحیح صرف اس لیے نہیں کی گئی کہ ہم نقل مطابق اصل کے اصول سے انحراف نہیں کرنا چاہتے۔
- بعض جلدوں کی فہرست الہلال میں شائع ہوئی تھی۔ اسے متعلقہ جلدوں کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ جن جلدوں کی فہرست الہلال نے شائع نہیں کی تھی وہ اکادمی نے مرتب کر کے متعلقہ جلدوں میں شامل کر دی ہے۔
- یوں تو الہلال میں صفحہ نمبر کی صراحت ہوتی تھی لیکن اشتہارات صفحہ نمبر سے عاری ہوتے تھے۔ آسانی کے لیے اکادمی ایڈیشن کے صفحہ نمبر کا [illegible] اشتہارات اور تصاویر کو بھی [illegible] ہے۔ اکادمی ایڈیشن کا صفحہ نمبر نیچے نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔
- الہلال کی فروخت سے اکادمی اپنی آمدنی میں کوئی اضافہ نہیں کرنا چاہتی اس لیے لاگت سے کم قیمت پر [illegible] کیا جا رہا ہے۔

ان موضوعات کا کوئی سلا ایسا نکتہ ہے جس کی تشریح الہلال میں نہیں ہے۔ آزادی اور الہلال لازم و ملزوم ہیں اس لیے اگر آزاد صدی کے موقع پر بھی مولانا آزاد کا مطالعہ صحافت کے پہلو تو موجودہ نسل ہمیشہ مورد الزام رہے گی کہ وہ اپنے فرائض سے عہدہ برآ نہیں ہوئی۔ اترپردیش اردو اکادمی اس الزام سے اپنے معاصرین کو بری کر رہی ہے۔

الہلال کسی وقت ہماری داستان کے زمرے میں شامل ہوتا جارہا ہے اردو کے مختلف درجات کے نصاب میں مولانا آزاد کی تحریریں بطور پر شامل کی گئی ہیں اور جب اساتذہ ان تحریروں پر درس دیتے ہیں تو الہلال اور اس کی گوناں گوں خصوصیات کا ذکر اس طرح کرتے ہیں کہ طلبہ کے اندر الہلال کے دیدار کی خواہش بیدار ہو جاتی ہے مگر اساتذہ ان کی یہ خواہش پوری نہیں کر سکتے کہ الہلال ایک جنس نایاب ہے اگر کہیں کسی کے پاس کوئی شمارہ ہے بھی تو وہ اسے بہ اسرار طریقے سے اس کی جلوہ گری کا سامان بہم کرتا ہے کہ یہ جلوہ گری "ہر چند کہیں کہ ہے نہیں ہے" کے ذیل میں آجاتی ہے۔ الہلال کے عکس کی اشاعت سے نئی نسل کی شکایت دور ہو جائے گی کم از کم اساتذہ کی تو وہ دور کر سکتی ہے کہ اصل الہلال کو نہ سہی اس نے اس کا عکس تو دیکھا ہے۔ الہلال کی یہ نئی جامہ پوشی اس کے اندر تشنگی بہرحال فراہم کرے گی۔

اسلاف الہلال نے ہم اردو قدیم و جدید کے مابین جو امتیازی لکیر کھینچتے آئے ہیں، اس کی حقانیت کا بارہا تجربہ ہوا لیکن الہلال کی فائلوں کی تلاش نے اسے آئینہ کر دیا۔ اس کی اشاعت کے لیے ریاستی حکومت سے گرانٹ قبول گئی لیکن اس کے بعد سالم اوراق کی فراہمی مرحلۂ ہفت خواں ثابت ہوا۔ میں ۱۹۸۶ء میں گورکھپور آگیا تھا اور برابر یہاں کے ذاتی کتب خانوں کی تلاش اور ان سے استفادے میں مصروف رہا بعض ذاتی کتب خانوں کی فہرستیں بھی میں نے مرتب کر لی تھیں، مجھے یقین تھا کہ الہلال کے سارے شمارے مجھے گورکھپور میں مل جائیں گے اور اگر دو چار شماروں کی کمی ہوگی تو وہ باہر کے کتب خانوں سے پوری ہو جائے گی۔ میرے اس یقین نے دھوکا نہیں دیا، قریب قریب سارے شمارے یہاں مل گئے بلکہ بعض بعض شماروں کی تو چار چار کاپیاں ملیں لیکن دست برد زمانہ نے ان شماروں کی جو گت بنادی تھی، اس نے میرے عزم کو متاثر کر دیا۔ کسی کا سرورق غائب ہے، کسی کے بیچ کے صفحات غیر حاضر، بعض خائنین ناقص الاول، بعض ناقص الآخر اور بعض ناقص الطرفین نکلیں بعض شماروں سے تصویریں غائب تھیں ——— اور ان عجوبے کی حد یہ تھی کہ بعض شماروں کے ایک کالم کو دیمک چاٹ گئی تھی اور بعض کے دوسرے کالموں کو۔ غرض الہلال کی دستیابی کی جہاں خوشی تھی وہاں اس کا غم تھا کہ اس کا عکس کیوں کر لیا جائے گا۔

بہت سی تدبیریں اور ترکیبیں ذہن میں آئیں لیکن میں نے یہ کیا کہ سب سے پہلے سارے شماروں کے کوائف نامے اور اس کے اندراجات اس طور پر مکمل کیے کہ جو کمی بھی اشاعت کی نشاندہی ہو جائے اور عاریت دینے والوں کے نام اور شماروں کی ہیئت کذائی بھی واضح ہو جائے۔ اس کے بعد ایک ایک کر کے میں نے سارے شماروں کے ایکسروسٹیٹ عکس حاصل کر لیے کمال مرحلہ اس کے بعد پیش آیا جسے میں تنہا طے نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے اپنی بیوی کے سامنے مسائل رکھے اور اس سے کہا کہ میں ہفتے دو ہفتے کے لیے سارے گھر کو اس کام میں لگانا چاہتا ہوں تم ایسا کر دو کہ گھر کے معمولات میں فرق بھی نہ آئے اور اپنی بساط کے مطابق گھر کا ہر فرد اس کام میں میری مدد بھی کرے۔ اس کا حکم ہوا تو میرا بیٹا شہود اور بیٹیاں عذرا، بشریٰ، قدسیہ، فوزیہ اور نذیہ الہلال کے کام میں لگ گئیں۔ سارا گھر الہلال کی اصل فائلوں اور ان کی ایکسروسٹیٹ کاپیوں سے بھر گیا کرسیوں پر، میزوں پر، فرش پر ہر جگہ الہلال کے شمارے بکھرے ہوئے تھے اور اللہ کا نام لے کر ہم سب نے ہر شمارے کے ایک ایک ورق کو دیکھنا شروع کیا اور جہاں کوئی نقص نظر آتا اسے فوراً اسی شمارے کی دوسری کاپیوں کی مدد سے درست کر لیا جاتا۔ اس کی صحت پر اتنی احتیاط کی گئی کہ متاثرہ عبارت پر صاف عبارت والا ٹکڑا چپکا دیا جاتا اور پھر اس طرح کے اوراق کا دوبارہ ایکسروسٹیٹ کرالیا جاتا تاکہ اس کی تیکنیک پڑھنے میں دشواری نہ ہو۔ دن بھر بلیڈ سے کاٹ کاٹ کر زخمی اوراق پر پٹی مرہم رکھا جاتا اور شام کو ان کا ایکسروسٹیٹ کرالیا جاتا صبح کو تین چار بجے جب میں سو کر اٹھتا تو ان نئے اوراق کا حرفاً حرفاً مطالعہ کرتا اور اوریجنل سے موازنہ کرتا کہ کہیں کوئی نقطہ یا حرف متاثر تو نہیں ہو گیا ہے۔

ہر چند ہم نے کوشش کی ہے کہ الہلال کا ایک ایک لفظ اصل حالت میں قارئین کے سامنے آجائے لیکن ہم انسان ہیں، ہم سے ضرور غلطیاں سرزد ہوئی ہیں ہم خدا اور بندگان کے حق میں معذرت خواہ ہیں۔

جن لوگوں نے الہلال کی فراہمی اور اس کی ترتیب میں میری مدد کی ہے ان کا شکریہ ادا کرنا میرے واجبات میں داخل ہے۔ احسان کرنے والوں کی فہرست بہت طویل ہے لیکن جن لوگوں کے احسانات مجھے ہر موقع پر اور بہرحال میں یاد رہیں گے، ان میں سب سے پہلے جناب مصطفیٰ کمال، اسسٹنٹ لائبریرین گورکھپور کا نام آتا ہے۔ موصوف ایم۔ اے میں میرے شاگرد رہ چکے ہیں، انھوں نے الہلال کی فراہمی میں بڑی گرم جوشی کا مظاہرہ کیا۔ روزنامہ قومی آواز کے سب ایڈیٹر جناب قطب اللہ نے الہلال کے بعض شمارے صرف فراہم نہیں کیے بلکہ کوشش کر کے دوسروں سے بھی فوٹو کاپیاں دلائیں۔ دارالمصنفین اعظم گڑھ کے مولانا ضیاء الدین اصلاحی صاحب نے بھی بعض شماروں کی فراہمی میں بروقت مدد کی۔ ڈاکٹر رضیہ حامد نے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ الہلال کی ایک فائل میرے پاس بھجوا دی۔ میں ان سب کا اپنی طرف سے اور اکادمی کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ڈاکٹر ریاض الحق اور ڈاکٹر محمد کریم انجم نے فہرست سازی اور ترتیب میں غیر معمولی دلچسپی لی، ڈاکٹر محمد شعیب نے کتابت اور ترتیب کا بار سنبھالا، یہ تینوں میرے شاگرد رہ چکے ہیں بیٹا گو بھی اولاد کا درجہ رکھتے ہیں لیکن ان کا شکریہ ادا کیے بغیر میں اپنے فرض سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا۔

یہ کام مجلس انتظامیہ کے فیصلے سے انجام پذیر ہوا ہے۔ اس نے مجھے جو حکم دیا، میں نے اس کی تعمیل کی۔ میں مجلس انتظامیہ کے ہر رکن کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آزاد صدی تقریبات کے لیے مجلس انتظامیہ نے جس سب کمیٹی کی تشکیل کی تھی، اس میں ڈاکٹر عابد رضا بیدار، ڈائرکٹر خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ، جناب احمد سعید ملیح آبادی چیف ایڈیٹر آزاد ہند، کلکتہ اور پروفیسر ریاض الرحمن شیروانی، صدر شعبۂ اسلامیات، کشمیر یونیورسٹی، سری نگر خصوصی مدعوئین کی حیثیت سے شامل کیے گئے تھے۔ ان حضرات کے گرم تعاون کو اکادمی ہمیشہ یاد رکھے گی۔

اگر الہلال کے اس عکسی ایڈیشن کی پذیرائی ہوئی تو جناب سید ظفر مسعود رضوی، پرکاشن افسر اور جناب ... سکریٹری اکادمی کی بدولت ہوگی جن کی کاوش سے طباعت و اشاعت کا سارا بار انھوں نے اٹھایا تھا۔ اس میں جو خامیاں رہ گئی ہیں وہ صرف میری طرف سے ہیں ... میں نے اپنی علمی زندگی کی تشکیل میں مولانا آزاد کی تحریروں سے ہمیشہ کام لیا۔ میری خواہش رہی ہے کہ نئی نسل بھی ان تحریروں سے استفادہ کرے۔ الہلال کی اشاعت ذریعہ ہے مجھے اس خواہش کی تکمیل کے آثار نظر آتے ہیں!

اترپردیش اردو اکادمی
قیصر باغ، لکھنؤ
... اگست [illegible]

محمود الٰہی
چیئرمین، مجلس انتظامیہ

جلد چہارم

الہلال

۷؍جنوری تا ۲۴؍جون ۱۹۱۴

ابوالکلام آزاد

اترپردیش اردو اکادمی
لکھنؤ

الہلال

فہرس المجلد الرابع

از

جنوري سنہ ١٩١٤ ع

تا

جون سنہ ١٩١٤ ع

القسم المنثور

الف

ب

پ

ت

ن

القسم المنظوم

الرسوم و الصـــور

الف

ب

پ

ت

ث

ج

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor,

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod Street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs 8

Half-yearly „ „ 4 12

الہلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱ و ۲ کلکتہ : چہار شنبہ ۹ و ۱٦ صفر ۱۳۳۲ ہجری جلد

Calcutta: Wednesday, January 7 & 14, 1914

فہرست

تصاویر

افکار و حوادث

صحبت دوشین

بالعمات بیررم ، در آرزو چہ نزاع ؟

نشاط خاطر مفلس زکیمیا طلبی ست

بالآخر دسمبر کا آخری ہفتہ آیا اور متضاد امیدوں اور متخالف آرزؤں کے ہجوم میں آگرہ کی صحبتیں شروع ہوئیں - کامل چھہ دن تک کانفرنس اور لیگ کی مجلس آرائیوں نے تماشائیان کار کو مشغول نظارہ رکھا اور پھر بغیر کسی معرکۂ کار زار کے گرم ہوئے اور بغیر جدال و قتال کی صف بندیوں کے ، بالآخر یہ آغاز شورش ، اختتام سکون تک پہنچا :

همچو عیدے کہ در ایام بہار آمد و رفت !

ہنگامہ فرمایان کارکیلیے اب پھر سال بھر تک میدان سرمشقی و طباری بارہے :

میان غالب و واعظ نزاع ست ساقی

بدا نہ لادہ کہ ہنجان ... عصبی ست

اس فقیر کا ارادہ امسال آگرہ جانے کا نہ تھا ، بعض مصالح و ضروریات کی بنا پر انڈین نیشنل کانگریس کراچی کی شرکت کا مصمم ارادہ کر لیا تھا اور ۲۷ تک پہنچ جانے کی نسبت تار بھی دیدیا تھا :

اللہ رے گمرہی وہ بت خانہ چھوڑ کر

مومن چلا ہے کعبے کو ایک پارسا کے ساتھہ !

لیکن روانگی سے چند دن پہلے یکایک اشاعت اسلام کے مسئلہ کا خیال ہوا ، اور سوچا کہ اس اجتماع سے اگر اس تحریک کی تجدید و اشاعت کا کام نکل آئے تو بسا غنیمت ہے - نیز بہت سے خطوط بھی پہنچے کہ اب کے لیگ میں آخری میدان رزم گرم ہونے والا ہے - وہ حریفان قدیم جو نومشقان کار کی شورش طبعیوں سے گھبرا کر عزلت گزیں سے ہوگئے تھے ، اب باہر نکلیں گے ، اور اپنی قوت بازو کے کرشمے دکھلائیں گے !

بہانۂ بحود آغاز کردہ در جنگ ست !

انور پاشا جدید وزیر جنگ

نئے سال کا پہلا نمبر

... ہے جو آج شائع ہوتا ہے - دفعۃ بعض اسباب ایسے پیش آئے جنکی وجہ سے ۷ - جنوری کا پرچہ نہ نکل سکا - اب دونوں نمبر ایک جا شائع کیے جاتے ہیں -

جن حضرات کا سالانہ یا ششماہی چندہ دسمبر تک ختم ہوگیا ، انکی خدمت میں یہ آخری نمبر ہے جو روانہ کیا جائیگا - اس اثناء میں اگر انہوں نے آیندہ کیلیے وی - پی کی اجازت دیدی یا قیمت بھیج دی تو سلسلہ جاری رہیگا ، ورنہ رجسٹر سے نام خارج کر دیا جائیگا -

(مدیر)

اطــــلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں' ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -
(۲) اگر کسي صاحب کو پته کي تبدیلي کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -
(۳) نمونے کے پرچه کے لیے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهئیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -
(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکهیے -
(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں ورنه عدم تعمیل حکم کي شکایت نه فرمائیں
(۶) منی آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئی هو) ضرور درج کریں

52

ضرورت هے

ایک ایف اے مسلمان کی ضرورت هے جو انگریزي اور حساب میں خاص مہارت رکهتا هو - عمر تیس اور چالیس سال کے درمیان هو - خوش اخلاق اور مذهبي تعلیم سے بهي واقفیت رکهتا هو - تنخواه چالیس روپیه ماهوار معه جاے آسایش و خوراک - اسکي زیر نگراني شب و روز دو انٹرنس کے طلبا رہے جائینگے - نگهداشت پر آینده کی ترقی کا وعده -

تمام خط و کتابت میر اسلم خان جنرل کنٹراکٹر - برینڈ لیج - سول لائن - ناگپور - کے پته سے هوني چاهئیے -

اشتهارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں که آپکا اشتهار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں ' تو اس کی صرف ایک هي صورت هے - یعني یه که آپ " الهلال کلکته " میں اپنا اشتهار چهپوا دیجیے -

یه سچ هے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بهي نہیں هیں - لیکن ساتهه هي اس امر کی واقعیت سے بهي آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نہوگا که وه پچاس هزار سے زائد انسانوں کی نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابله قائم کیا جاے که آجکل چهپنے هوے جریدوں میں سب سے زیاده مقبولیت اور سب سے زیاده پڑهنے والوں کی جماعت کون رکهتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ' اور یه قطعي هے که اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراري ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتي هے اور پهر پرچے کے آتے هي جس طرح تمام معتقد اور دسته خریدار کے گهر ٹوٹ پڑتا هے ' اسکو آپ اپنے هي شہر کے اندر موجود [illegible] آنکهوں سے دیکهه لیں -

اُس کی وقعت [illegible] اشتهارات کو بهي وقیع بنا دیتي هے ' جو اُسکے اندر شائع هوتے هیں -

با تصویر اشتهارات ' یورپ کے جدید فن اشتهار نویسي کے اصول پر صرف اُسي میں چهپ سکتے هیں -

سابق اجرت اشتهار کے نرخ میں تخفیف کردي گئي هے

منیجر الهلال الکٹریکل پرنٹنگ هاؤس -

۷/۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکته -

36

خضـــاب سیـــه تاب

هم نے خضاب کي [illegible] بهت [illegible] بات هے اسکے کہنے میں [illegible] کوئی [illegible] به هے نه جتنے خضاب [illegible] تاب بڑهکر نه [illegible] خضاب مقدار میں [illegible] سیه تاب [illegible] دیا جاتا هے [illegible] هے خضاب سیه تاب [illegible] شیشیاں دیکهنے میں [illegible] خضاب سیه تاب کي [illegible] خضابونکا رنگ دو [illegible] سیه تاب کا رنگ روز بروز [illegible] نہیں - [illegible] بهي [illegible] بال سخت [illegible] مختصر یه [illegible] اس وقت [illegible] یا کسي اور چیز [illegible] حاجت لگانیکے بعد بال [illegible] محصول ڈاک بذمه خریدار [illegible]

ملنے کا پته کارخانه خضاب سیه تاب [illegible]

لیکن في الحقیقت ان باتوں سے کچھه بھي حاصل نہیں ' اور جو وقت اسمیں صرف ہوتا ہے بہتــر ہے کہ آے فکــر کار میں خرچ کریں -

احباب کــرام کو یاد ہوگا کہ مسلم یونیورسٹي فاونڈیشن کمیٹي کے دوسرے اجلاس علي گڈہ کے بعد اس عاجز نے ایک حرف بھي اسکے واقعات و نتائج یا اعلان فتح و شکست کي نسبت نہیں لــکھا حالانکہ اسکے پہلے اجلاس لکھنؤ کا جو حال رہا تھا ' اور پھر مجوزہ یونیورسٹي ڈیپوٹیشن کے شکست تک جو حالات پیش آئے تھے ' اور پھر باوجود سعي و جہد مخالفانہ ' علي گڈہ کے اجلاس میں جو کھلي کامیابي الہلال کي آواز کو ہوئي تھي ' اُن سب کي بنا پر صرف مجھي کو یہ حق حاصل تھا کہ اگر کچھه کہنا پسند کرتا تو کہتا -

تاهم میں نے ایک حرف بھي نہیں لکھا اور نہ جلسے میں کہا کہ نظر کام پر اور حکم حتی الامکان صرف ظواہر امور ھي پر لگانا چاھیے - اگر امن و صلح کے ساتھه هم سب ایک نتیجه تــک پہنچ گئے تو چاھیے کہ کھلے دل سے ایک دوسرے کو مبارک باد دیں -

لیگ کے گذشتــه اجــلاس کے متعلق بھي میرے آخرین کلمات یہی ہونگے - خواہ اسبــاب کچھه ھي ہوں لیکن جلسے کے متعلق طرح طرح کي افواهیــں تھیں اور الحمد لله کہ وہ سب غلــط نکلیں - ہر شخص نے خواہ وہ بعض اخــبــارات کي اصطــلاح میں (لیکن غیــر موجود في الخارج) حزب الاحــرار میں سے ہو یا مستبدین میں سے ' بد امني و اختلاف سے عموماً احترازکیا اور صلح و امن کي خواهش متصل ظاهر کي - اگر یہ اپنے ضعف کے علم کا نتیجه تھا تو دلوں کے رازوں کے جاننے کا ھمارے پاس کوئي ذریعه نہیں' اور اگر یہ واقعي حسن نیت و صداقت فکر کا نتیجه ہے تو اسپر جسقدر خوشي کي جاے کم ہے - شکایت کے ساتھه شکر بھي کرنا چاهیے ' اور ملامت کے ساتھه تحسین کي آمیزش عقلمندي کي علامت ہے - خدا ھماري نیتوں کو پاک کرے اور ارادوں میں صداقت دے ' ملک و ملت کي خدمت کو اپنے اغراض کا آلہ نہ بنائیں ' اور عزت دنیوي کے خواهشمند ہوں پر دین پر دنــیا کو ترجیح دیں - نیز شکوک کا خاتمه اور رنجشوں کا انسداد ہو ' والعاقبة للمتقین !

مسئلۂ البــانیـا کا دوسرا دور

۲ ماہ حال کي شب کو ایک جہاز ویلونا کے ساحل پر لنگر انداز ہوا ' جہاز میں دو سو عثماني سپاہ تھي جسمیں افسر بھي تھے - جہاز سے لوگوں نے اترنا چاہا مگر مقامي حکام نے تبع مسلح فوج کي مدد سے انھیں اترنے نہ دیا اور فوجي قانون (مارشل لا) کا اعلان کردیا ' مگر عزت پاشا نے جنکي سرکردگي میں یہ مہم تھي ' اترنے پر اصــرار بھی نہیں کیا - نیز انھوں نے اندروني معاملات سے اپنے تعلق کے متعلق نہایت سختي سے انکار کیا ہے ' یہ عثماني سپاہ اسوقت ٹریسٹ میں ہے -

مسافــــر تـــــرک

الہلال نمبر ۲۵ جلد گذشتہ میں هم نے طلب اعانت کے نام سے ایک غریب الدیار ترک مسافر کا ذکر کیا تھا جنکا نام حمدي بے ہے اور جو کچھه عرصے سے کلکتہ میں مقیم هیں - اُس نوٹ میں بوجہ اجمال کافي حالات شائع نہوسکے - اب انہوں نے عربي میں ایک مراسلة لکھکر دي ہے کہ درج کردي جاے اور اسمیں اپنے ضروري حالات بیان کیے هیں - وہ لکھتے هیں :

حضرت منشي الہلال المنیر -

تحیة و سلاماً و بعد فاشکرکم علی ما کتبتـم عني في العدد ۲۵ من جریدتــکم الغراء وادعوا الله بان یجزل لــکم العطاء علی ان عاونتم ابن سبیل معدم لا ولي لــه الا الله -

لکني اری ان ما کتبتم لا یشفي الغلة فهل تسمحون لی بان اردف بیانــکم بلخبر وجیز یکشف القناع عن امري ؟

انا التعس البائس تــرکي ابن خمس و خمسین سنــة ' مسقط راسي سلانیک ' وحرفتي خدمة الحکومة و لقد خدمت الدولیة العلیة فی الاستانه و بعض البــلاد العربیــة الی امد مدید -

لکن في سلانیک لمــا اشهــر الیونان الحرب علی الدولة العلیــة فلمــا دخل هولاء سلانیک ' و هم حینئـــذ اشــبــه بالوحوش الضاریة بل الکلاب العادیه منهم بالانسان - ســامــوا المسلمین بانــواع العذاب من السلب والنهب ممــا یطول شرحه ' مع انکم عارفوه بواسطة الجرائد العربیه و الترکیة و المکاتبین الافرنجین -

محل راجــه بیربل (فتــح پور) سیکري - آگرہ

فلما بلغ سیل الزبي و لم یبق ملجأ ' اضطررت الی المهاجــرة مع عائلتي فاتیت مصر حاسباً عسی ان نجد هنا ما نسد به رمقنا ونصون بــه اعراضنا - لکن انفق زائدي فلـم الف ما ینقذنا من هذا الفقر المدقع' فقصدت الهند املاً انه سیفتح علی باب هنا فاني کنت طالما سمعت من خصبه و ثروته و اتساع ابواب الارتزاق فیه لــکن یا للــه ! لــم یکن حظي ها هنا باحسن منه في مصر' فاني ها هنا منذ بضعة اشهر و لم ازل في اسر العدم و البطاله ' فلا عندي مال فا قوم به اود حیاتي و حیات عائلتي ' و لا شغل فاکتسب به المال !

ان مسلمی الهند الکرام ، یوثر منهم السماحة و السخاء و مواساة الفقراء و الغربا و انا ابن سبیل بعید عن الخوان و الخلان ' معدم المال ' صاحب العیال ' کاسف الحال ' کثیر البلبال ' فارفع الیهم سوالي بواسطة جریدتکم الغرا ' فیا ایها الاخوان الکرام ! هل فیکم من یواسیني بالنذر الیسیر مما رزقکم الله؟ و اعلموا ان المسلمین في اموالهم حق للسائل و المحروم ' و انکم لن تنالو البر حتی تنفقوا مما تحبون -

(سید محمد حمدي بے
مسافرخانه حاجی موسی سیٹھه - کلکته)

خیال هوا که جن لوگوں نے شکست ضعف کے نظارے سے همیشه عبرت حاصل کي هے ' اب چلیں اور انکے اعلان فتح کے نتائج کا بهي تماشا دیکهه لیں - اگر یه تمام شور و هنگامه صرف اسي لیے هے که لیگ پر قبضه کیا جاے' تو جنگ کي ضرورت کیا هے ؟ کم از کم میں تو بغیر جنگ کے بهي دینے کیلیے طیار هوں بشرطیکه فکر و دماغ کو چهوڑ دیں :

بملک هستي ما رو نهاده سلطانے
که ما به صلح دهیم ' او به جنگ مي طلبد !

بهر حال لیگ کے جلسے منعقد هوے ' اور بغیر کسي کرسي کے ٹوٹنے اور بغیر کسي شانے کے زخمي هوے' اسطرح ختم بهي هوگئے که واپسي کے وقت هر شخص اسي طرح صحیح و سالم نظر آتا تها ' جیسا که شرکت سے پہلے تها - نه تو رائٹ انریبل سید امیر علي کا قصه چهیڑا جاسکا ' نه لندن مسلم لیگ کے حقوق کي بحث نکلي ' نه " سیلف گورنمنٹ " کے نصب العین پر معرکه آرائي هوسکي - اگر ارادے تهے تو ناکام رهے' اگر امیدیں تهیں تو نا مراد هوئیں' اگر طیاریاں تهیں تو بے سود نکلیں - وہ تغیرات جنکي بنا حق اور سچائي پر هوتي هے' بغیر مقابلے کے جسطرح کامیاب هوتے هیں' ضرور هے که سعي و مقابلے کے بعد بهي کامیاب هوں - اب اسکا کون فیصله کرے که فتح کسے هوي اور شکست کسے ؟ اور جنگ کي طیاریاں کس نے کي تهیں اور صلح کا آرزومند کون تها ؟ نحن نحکم بالظواهر - بهر حال اس سے تو کوئي انکار نهیں کرسکتا که عاقبت کار حق کیلیے هے اور فتح یابي سعي باطل کو کبهي نهیں ملسکتي - وان الله لا یفلح الظالمون - پس اگر کسي گروہ کا مقصد باطل سے جنگ آرائي کا اراده تها تو یقیناً اسے شکست ملني تهي اور ملي ' اور اگر کسي کے ساتهه حق و صداقت تهي تو اسکے لیے فتح یابي تهي اور فتح یابي هي هوئي : فوقع الحق و بطل ما کانوا یعملون :

وانه لحسرة علی الکافرین وانه هوالحق الیقین' فسبح باسم ربک العظیم ! (۶۹ : ۸)

اور اسمیں کچهه شک نهیں که یه جو کچهه که هوا ' اسمیں اُن کافروں کیلیے حسرت هے (جو هماري ذلت و رسوائي کے دیکهنے کے منتظر تهے) اور اسمیں بهي کچهه شک نهیں که یه ایک یقیني صداقت کا ظهور هے - پس اپنے پروردگار کي حمد کرو جس نے معاندین و مفسدین کو ناکام رکها !

کچهه عرصے سے جو تغیرات قوم کے سیاسي معتقدات میں هوے هیں' ایک گروہ هے جو همیشه انهیں جهٹلاتا هے اور محض ایک فوري هیجان' چند اشخاص کي وقتي کامیابي ' اور بغیر کسي محکم اور واقعي عقیدے کے ایک شورش نا جائز و لا حاصل سے تعبیر کرتا هے' یعني اسطرح وہ چاهتا هے که حکومت مستبده کسي سچي ملکي تحریک کي پامالي کیلیے جو کچهه کیا کرتي هے' قبل اسکے که وہ کرے' خود هي اس خدمت کو اسکي جانب سے باحسن وجوه انجام دیدے : و اتخذوا من دون الله الهة لیکونوا لهم عزا - اور اسلیے وہ هر موقعه پر سعي کرتا هے که اس تغیر کي قوت کو اپنے افسانہ سیاسي سے شکست دے - کئي تجربے هوچکے هیں اور یه گویا آخري تجربه تها - مثل سابق کے اس تجربے نے بهي ثابت کردیا که یه تغیرات محض سطح کي لهریں نهیں هیں جنهیں هوا کي جنبش نے پیدا کردیا هو' بلکه تهه سے اٹهنے والا طوفان هے' اور گو اسکے استعمال اور کام لینے میں بهت سے ارباب غرض و نمایش (جو پچهلے گروہ سے صورت میں تو مختلف ' مگر معناً انهیں کي طرح اغراض شخصیه کے پرستار هیں) غلط کاریاں کررهے هوں' تاهم چونکه اصولاً یه تغیر حق اور وقت کي قوت پر مبني هے' اسلیے اس سے سر ٹکرانا لا حاصل هے - یه صرف حق هي کا معجزه هے که اس سے جو شے ٹکراتي هے' خود چور چور هو جاتي هے پر اسکي پیشاني کو زخمي نهیں کرسکتي - طعن و تشنیع لا حاصل کي جگه بهتر هوگا که اب هم دعا مانگیں که خدا تعالی اس تجربهٔ آخري کو لوگوں کیلیے موجب تنبه و عبرت بناے ' اور وہ سمجهه جائیں که دریا کے بہنے کے خلاف کشتي کهینے کا تجربه همیشه ناکام رها هے اور ناکام رهیگا : اولا یرون انهم یفتنون في کل عام مرة او مرتین ثم لا یتوبون و لا هم یذکرون ! (۹ : ۱۲۷)

اس بارے میں بعض حضرات کي حالت عجیب و غریب هے - وہ هر موقعه پر پہلے خود هي راز دارانه انتظامات میں مصروف هوتے هیں اور مخفي مشورے شروع هو جاتے هیں : انما النجوی من الشیطان لیحزن الذین آمنوا و لیس بضارهم شیئاً الا باذن الله (۵۸ : ۱۲) لیکن جب موقعه آتا هے اور جماعت و اکثریت کي علانیه اور غیر مشتبه قوت کے آگے انکے تمام " انتظامات مخفیه " ثابت هوتے هیں ' تو پهر بجاے اسکے که اپني سعي باطل سے نادم و شرمسار هوں' بلا تامل کهنا شروع کردیتے هیں که هماري مخالف جماعت نے بڑي بڑي سازشیں اور طیاریاں کي تهیں پر الحمد لله که انکي ایک نه چلي ' اور نهایت امن و صلح سے تمام کارروائیاں اختتام کو پهنچیں !

انکے مقابلے میں دوسرا گروہ هے جو اپني فتح یابي کا اعلان کرتا هے اور طرح طرح کے ذلت بخش طریقوں سے قدیم گروہ کو ناکامي و نامرادي کا طعنه دیتا هے -

مشهور عمارت سکندرہ (آگرہ) کا ایک نظارہ !

به تقریب اجتماع کانفرنس و لیگ آگرہ

مگو که نـکته سرایـان عشق خـاموش اند
که حرف نازک و اصحاب پنبه درگوش اند

الهلال ' یا دعوة الهیئة امر با لمعروف و نهي عن المنکر کي زندگی کے دوسرے سال کا یه عهد وسطی هے - تین ششماهی جلدیں مرتب هوچکي هیں اور یه چوتهي ششماهي جلد هے جس کا اولین نمبر شائع هورها هے : فالحمد لله في البداية و الانتها ' و الشکر له في السراء و الضراء ' و نسال الله ان یرزقنا ' کمال الحسنی ' و سعادة العقبی ' و خیر الخـرة و الاولی !

رب ادخلنـي مدخل صدق ' و اخرجنـي مخرج صدق ' واجعل لي من لدنك سلطاناً نصیـرا (۱۷ : ۷)

اے پروردگار ! اس سفر میں جو میں نے اختیار کیا هے ' ایک بہتر مقام تک پہنچائیو ' اور دشمنوں کے هجوم سے نکالیو تو فتح وکامیابي کے ساتهه نکالیو - اور گو میں ضعیف و ناتوان هوں ' پر تو مجهے کارزار حق و باطل میں فتح یابي کے ساتهه غلبه دیجیو !

فیضي حریف مجلس رندان بود مدام
هرگـز قدم ز دائرہ بیـروں نمـاندہ است

قارئین کرام کو یاد هوگا که جولائي سنه ۱۹۱۲کو جب الهلال کا پہلا نمبر شائع هوا هے ' تو اسکے مقالۂ افتتاحیه کا خاتمه ان دعائیه سطور پر هوا تها :

" اُس خـداے حي و قیوم سےجس کے کان فریادوں کے سننے کیلیے هر وقت مستعد ' اور نغمۂ " امـن یجیب المضطر اذا دعاه " سے عشق نواز هر قلب مشتاق هیں ' اور جسکي آنکهیں کسي حال میں بے خبر نهیں اور هر آن " ان ربـك لبا لمرصاد " کي ٹکٹکي لگائي هوئي هیں ' یه آخري التجا هے که اگر اُسکي ملة مرحومه اور اُس کے کلمۂ حق کي خدمت کي کوئي سچي تپش میرے دل میں موجود هے ' اور اگر واقعي اُسکي راہ میں فدویت اور خود فروشي کي ایک آگ هے ' جسمیں برسوں سے بغیر دهویں کے جل رها هوں ' تو اپنے فضل و لطف سے مجهے اتني مهلت عطا فرماے که اپنے بعض مقاصد کے نتائج اپنے سامنے دیکهه سکوں - لیکن اگر یه میرے تمام کام محض ایک تجارتي کاروبار اور ایک دکاندارانه مشغله هیں جنمیں قومي خدمت اور ملت پرستي کے نام سے گرم بازاري پیدا کرنا چاهتا هوں ' تو قبل اسکے که میں اپني جگه پر سنبهل سکوں ' وہ میري عمر کا خاتمه کردے ' اور میرے تمام کاموں کو ایک دن بلکه ایک لمحه کیلیے بهي کامیابي کي لذت ... نه دے - باغوں کے سرسبز و ثمردار درختوں کي ... کي جاتي هے ' مگر جنگل کے خشک درختوں کا ... بہتر هے - جس دل میں خلوص اور صداقت

مقبـرة اکبـر اعظـم - (اکبـرا باد)
به تقـریب اجتمـاع آگـ ،

صدق و کذب ' حق و باطل ' فتح و شکست ' کامیابي و نامرادي ' اور موت و حیات کا یه ایک فیصله تها جو الهلال نے خود هي علی الاعلان کردیا تها - اگر دل کا کهوٹ تها تو وہ بهي برسر بازار آگیا تها ' اور اگـر نیت کـي سچائي تهي تو وہ بهي راز مخفي نهیں رهي تهي - زندگي اگر ملنے والي تهي تو میں نے خود هي اسکا طریقه بتلا دیا تها ' اور موت اگر مقدر تهي تو خود هي اپني موت کا اعـلان بهي کر دیا تها ' پر وہ جو جسطرح قدیر و مقتدر هے ' اسي طرح حکیم و مدبر بهي هے ' جس طرح قهار و منتقم هے ' اسي طرح لطیف و کارساز بهي هے ' اور جو یقیناً اُن لوگوں کے ساتهه بد معامله نهیں جو هر طرف سے کٹکر صرف اُسي سے معامله کرنے والے هیں ' بالاخر اپني توفیق و نصرت کے ساتهه آیا ' اور اُس نے ظاهر هوکر بتلا دیا که اسکا دست اعانت فرما کس کے ساتهه هے ؟ اور یه که حق و باطل ' دونوں کے دعوے اور اعلانات یکساں نهیں هوسکتے - ایمـان و نفاق ' دونوں کو اسکي بارگاہ سے یکساں مقبولیت نهیں ملسکتي - سچائي اور جهوٹ ' دونوں اسکي سرپرستي کے مستحق نهیں هو سکتے :

افمن کان مومنـاً کمن کان فاسقـاً ؟ لا یستون - (۳۲ : ۱۹)

کیا وہ جو مومن و مخلص هے ' ایک فاسق و نافرمـان بندے کي طـرح هوسکتا هے ؟ کبهي نهیں !

اسلیے که اعمال کي کامیابي و نامـرادي اور نتائج کا حصول یا محرومي ' ضـرور هے که دونوں قسم کے کاموں کو ایک دوسرے سے الگ کردے که یه ایک قدرتي اور الهي مکافات عمل هے :

کو جگه نه ملي ' اُسے کامیابي کیلیے کیوں باقي رکها جاے ؟

ام حسب الذین اجترحوا السئیـات ان نجعلهـم کا لذین آمنوا و عملـوا الصالحات سواء محیاهم و ممـاتهـم ؟ سـاء ما یحکمون ! (۴۵ : ۲۹)

جو لوگ که اعمال بد کے مرتکب هوتے هیں ' کیا انهوں نے یه سمجهه رکها هے که هم اُنهیں اُن جیسا کردینگے جو صاحب ایمان و اعمال صالحه هیں ؟ اور یه که ان دونوں کي زندگي اور موت ایک هي طرح کي هوگي ؟ کبهي نهیں ' ایسا هونا ناممکن هے "

ڈیڑہ سال کا زمانه گذرا که یه دعاء ایک قلب مضطر سے اٹهي تهي :

و امن یجیب المضطر اذا دعـاه و یـکشـف السوء و یجعـله خلفاء الارض ؟ ءالـه مع الله ' قلیلا ما تذکرون ! (۲۷ : ۶۲) -

اور خدا کے سوا کون هے جو ایک مضطر قلب کي پکار کو سنے ' اُسکے دکهه کو دور کرے ' اور زمین پر اسے اپنے خـلافت بخشے ؟ تمهاري فطرة خود اسکي شهادت دے رهي هے پر افسوس که بہت کم هیں جو فکر و عبرت سے کام لیتے هوں !

دمے ز صـدق بر آور ' که آرزو بخشاں
هزارگنج اجابت بیک دعـا بخشند !

بسم الله الرحمن الرحيم

فاتحة السنة الثالثة

المجلد الرابع

الحمد لله الذي بعث النبيين - مبشرين و منذرين - و انزل معهم الكتاب بالحق ليحكم بين الناس في ما اختلفوا فيه ' وما اختلف فيه الا الذين اوتوه من بعد ما جاءتهم البينات بغياً بينهم ' فهدى الله الذين آمنوا لما اختلفوا فيه من الحق باذنه ' و الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم -

و الحمد لله الذي انزل الذكر تبياناً لكل شي و هدى و رحمة لقوم يو منون - و اختص هذه الامة بانه لا تزال فيها طائفة على الحق لا يضرهم من خذلهم و لا من خالفهم حتى ياتي امره و هم ظاهرون - يدعون من ضل الى الهدى ' و يبصرون بنور الله اهل العمى ' و يحيون بكتا به الموتى ' و يصبرون منهم على الاذى ' فهم اولياء الله حقاً ' لا خوف عليهم و لا هم يحزنون -

فكم من قتيل لا بليس قد احيوه ' وكم من ضال لا يعلم طريق رشده ' قد هدوه ' وكم من مبتدع في دين الله بشهب الحق قد رموه ' جهاداً في الله و ابتغاء مرضاته ' و بياناً لحججه على العالمين و بيناته ' و طلباً للزلفى لديه و نيل رضوانه ' فاولائك على هدى من ربهم و اولائك هم المفلحون !

فسبحان من له في كل شي على علمه و حكمته اعدل شاهد - و لولم يكن الا ان فاضل بين عباده في مراتب الكمال و الفضل حتى عدل آلا الف المولفة منهم بالرجل الواحد ' ذلك ليعلم عباده انه انزل التوفيق منازله ' و رضع الفضل مواضعه ' و انه يختص برحمته من يشاء ' و الله ذو الفضل العظيم !

و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له كلمة قامت بها الارض و السماوات ' وفطرالله عليها جميع المخلوقات ' وعليها اسست الملة ' و نصبت القبلة ' و لاجل حفظها جردت سيوف الجهاد ' و بها امر الله سبحانه جميع العباد ' فهي فطرة الله التي فطر الناس عليها ' و مفتاح عبوديته التي دعا الامم على السن رسله اليها ' و هي كلمة الاسلام ' و مفتاح دار السلام ' و اساس الفرض و السنة ' و من كان اخر كلامه " لا اله الا الله " دخل الجنة -

و اشهد ان الحلال ما حلله ' والحرام ما حرمه ' و الدين ما شرعه ' و ان الساعة آتية لا ريب فيهـا ' و ان الله يبعث من في القبور -

و اشهد ان محمداً عبده المصطفى و نبيه المرتضى - ورسوله الصادق المصدوق الذي لا ينطق عن الهوى - ان هو الا وحي يوحى - ارسله رحمة للعالمين - و قدوة للعالمين - و محجة للسالكين - و حجـة على المعاندين - و حسرة على الكافرين - بعثه لايمان مناديا - و الى دار السلام داعيا - و للخليقة هاديا - ولكتابه تاليا - وفي مرضاته ساعيا - و بالمعروف آمرا و عن المنكر نا هيا - ارسله بالهدى و دين الحق بين يدي الساعـة بشيرا و نذيرا - و داعيا الا الله باذنه وسراجاً منيـرا - و انزل عليه كتا به المبين - الفارق بين الهدى والضلال والغي والرشاد والشك و اليقين - فشرح له صدره - ووضع عنه وزره - و رفع له ذكره - و جعل الذلة و الصغار على من خالف امره - وافترض على العباد طاعته و محبته والقيام بحقوقه - و سد الطرق كلها اليه - فلم يفتح لا حد الا من طريقه - فدعا الى الله و دينه سرا و جهـارا - و اذن بذلك بين اظهر الامة ليلاً و نهـارا - الى ان طلع فجر الاسلام و اشرقت شمس الايمان - و علت كلمة الرحمان - و بطلت دعوة الشيطان - و اضاءت بنور رسالته الارض بعد ظلماتها - و تالفت به القلوب بعد تفرقها و شتاتهـا - و امتلاءت به الارض نوراً و ابتهاجا - و دخل النـاس في دين الله افواجا - فلمـا اكمل الله به الدين المبين - و اتم به النعمة على عباده المومنين - استاثر به و نقله الى الرفيق الا على - و المحل الاسنى - و قد ترك امته على الواضحة الغراء - والمحجة البيضاء - فسلك آله و اصحابه و اتباعه على آثره الى جنات النعيم - و عدل الراغبون عن هديه الى طرق الجحيم - ليهلك من هلك عن بينة - و يحيا من حي عن بينة - و ان الله لسميع عليم -

فصلى الله عليه و على آله الطيبين الطاهرين - و اصحابه و اتباعه المهتدين - صلوة دائمـة بدوام السماوات والارضين -

و استغفره من الذنوب التي تحول بين القلب و هداه - و اعوذ با لله من شر نفسي وسيئات عملي استعاذة عبد فار الى مولاه - بـذنوبه و خطاياه - و نسال الله تعالى ان يجعل لنا بجوده الذي هو سبب الوجود نورا ' يهدينا الاقبال عليه - و يميل بنا الى الاصغاء اليه - ويدلنا على حسن معاملة والقوة على النفاذ في طاعته - وان يجعلنا من جملة من ضمن ان يحرسهم من غائلة الشيطان - حيث قال : ان عبـادي ليس لـك عليهـم سلطان - و جعلهم الشيطان و ذريتـه مثنوية اليمين - حيث قال : فبعزتك لاغوينهم اجمعين - الا عبادك المخلصين -

و السلام على الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه اولائك الذين هداهم الله - اولائـك هم اولوا الالباب -

والنهار والفلك التي تجري في البحر مما ينفع الناس ' وما انزل الله من السماء من ماء فاحيا به الارض بعد موتها وبث فيها من كل دابة ' وتصريف الرياح والسحاب المسخر بين السماء والارض ؛ لايات لقوم يعقلون ! (۲ : ۲۱۲)

جهازوں کے آمد وشد میں جو سطح سمندر پر تیرتے هوے جاتے هیں اور جنمیں انسانوں کے نهایت قیمتي منافع و فوائد وابسته هیں ' بارش کے اُس پاني میں جو الله تعالی اوپر سے آتارتا هے اور جس سے زمین مرنے کے بعد پھر زنده هو کر لهلها آٹھتي هے ' ان هر طرح کے جانوروں میں جو سطح ارضي پر پھیل گئے هیں ' اور نیز هواونکے چلنے میں اور زمین و آسمان کے اندر گھرے هوے بادلوں کے ٹکڑوں میں ' غرضکه ان تمام تولیدات ارضیه اور انقلابات سماویه میں الله کي قدرت و حکمت اور عبرت و موعظة کي بڑي بڑي نشانیاں هیں اُن لوگوں کیلیے ' جو عقل و فکر سے کام لیتے هیں ! "

اگر زمین کي حیات نباتاتي کا ذکر کیا هے تو اس سے في الحقیقت دل کي زندگي مراد هے - اگر اختلاف ظلمت و نور پر توجه دلائي هے تو یه روح کي هدایت و ضلالت کے انقلاب کي تمثیل هے ' اگر انسان کے رزق و اغذیه کے پیداوار کي مثال بیان کي هے تو في الحقیقت اسکے اندر الله کي ربوبیت روحاني و معنوي چھپي هوئي هے اور سمجھانا مقصود هے که جو رب الارباب انسان کي غذاء جسماني کا یه سب کچھه سامان رکھتا هے ' کیونکر ممکن هے که اسکي روحاني غذا کا انتظام نه کرے ؟

مقبرۂ اعتماد الدوله - (آگره)

یه روحاني غذا کیا هے ؟ یه هدایت و سعادت انساني کي دعوة الهیه هے جس کے لیے في الحقیقت روح انساني بھوکي پیاسي هوتي هے ' اور جس طرح جسم حیواني مدتوں کي بھوک اور پیاس کے بعد بیقرار و مضطر هوکر غذا کو پکارتا هے ' اسي طرح ضلالت کي شدت اور هدایت کا فقدان بھي روح انساني کو ایک معنوي جوع و عطش میں مبتلا کردیتا هے اور وہ اپني زندگي کیلیے اپني غذا کو دیوانه وار پکارنے لگتي هے - پس وقت آتا هے که اُس حکیم علی الاطلاق ' اُس فاطر الارض و السماوات ' اُس مدبر الامر و الشیا ' اور اُس مسبب الاسباب حقیقي کي ربوبیت ظاهر هوتي هے جس نے انسان کي حیات جسماني کیلیے تمام دنیا کو طرح طرح کے اغذیه و ثمرات کي بخشش سے ایک خوان کرم بنادیا هے - اسکا دست مخفي غذاے روحاني کا بیج بوتا هے ' اور اپني نشو فرمائي سے اُسے یکایک سربلند و بالا قامت بنا دیتا هے - پھر اسکي سعادت و هدایت کي نعمتوں سے زمین کے بڑے بڑے ٹکڑے بھر جاتے هیں اور اس بخشش کي دعوت سے ارض الهي گونج آٹھتي هے :

امن خلق السماوات والارض و انزل لكم من السماء ماء فانبتنا به حدائق ذات بهجة ' ما كان لكم ان تنبتوا شجرها ' ء اله مع الله ؟ بل هم قوم يعدلون ! (۲۷ : ٦۱)

"کون هے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ؟ اور کون هے جس نے اوپر سے پاني برسایا ؟ اور پھر جب پاني برسا تو اسکي آبیاري سے نهایت حسین و شاداب باغ و چمن پیدا کیے ؟ (حالانکه) تمھارے بس کي یه بات نه تھي که تم اُن کے درختوں کو آگا سکو ؟ کیا خدا کے سوا ان کاموں کا کرنے والا اور بھي کوئي معبود هے ؟ هرگز نهیں مگر یه نا سمجھه لوگ هیں که نا حق گمراه هو رهے هیں ! "

یه انسان کي روحاني غذا کا وہ تخم صالح هے ' جس کي کاشت ارض قلب و معني میں انبیا و مرسلین کے هاتھوں هوتي هے ' اور پھر مختلف ازمنۂ ضلالت و ادوار مظلمه میں انکے متبعین و مطیعین آتے هیں ' جو اس سنت انبیا کي تجدید و احیا کرتے هیں ' اور چونکه اطاعت خدا و رسول کي راہ سے انکو شرف "معیت" و نسبت "متابعت" حاصل هوجاتي هے ' اسلیے وہ سب کچھه انکے هاتھوں ظاهر هوتا هے ' جو انکے مطاع و متبوع کے هاتھوں ظاهر هوا هے :

و من يطع الله والرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين و الصديقين و الشهداء و الصالحين ' وحسن اولئك رفيقا (۴ : ۷۱)

ترجمه :- اور جو لوگ هر طرف سے کٹکر صرف الله اور اُسکے رسول کے مطیع هوگئے تو بے شک وہ اُن لوگوں کے ساتھي هونگے جنکو الله نے اپني نعمتوں کے نزول کیلیے دنیا میں چن لیا هے - اور جنمیں پہلي جماعت انبیا کي ' پھر صدیقین کي ' پھر شهدا اور صالحین امت کي هے اور حق یه هے که اس معیت سے بڑھکر اور کونسي معیت هوسکتي هے ؟

(تمثیل اعمال انسانیه و دعوة الهیه)

انسان کي زندگي اور زندگي کے کاروبار کي بهترین مثال اُس پاني کي سي هے جو موسم برشکال میں آسمان سے گرتا هے ' اور یه دراصل قرآن کریم کے امثلۂ حکمیه میں سے ایک عجیب و غریب تمثیل هے ' جسپر میں آج ارباب فکر کو توجه دلاتا هوں کیونکه توجه دلانے کا وقت آگیا هے - فرمایا که :

انما مثل الحياة الدنيا كماء انزلناه من السماء (۱۰ : ۲۵)

درحقیقت دنیا اور دنیا کے کاروبار کي زندگي کي مثال اُس پاني کي سي هے جسے هم اوپر سے برساتے هیں -

اما الـذين امنوا وعملوا الصالحات فـلهـم جنت المارى نـزلاً بـمـا كانوا يعملون - واما الـذين فسقوا فماوا هم النار كلما ارادوا ان يخرجوا منـها أعيدوا فيها وقيل لهـم ذوقوا عذاب النار الذي كـنـتـم به تكـذبون - (۳۲ : ۱۹)

"(پس) جولوگ ایمان لائے اور اعمال صالحه اختیار کیے' تو انکے لیے کامیابي و فیروز مندي کي بهشت هے' جهاں وہ اپني حیات سرمدي بسرکرینگے - مگر جن لوگوں نے احکام الهي سے سرتابي کي تو انکے لیے ناکامي و خسران کي آگ کے سوا اور کچهه نہیں - وہ جب کبهي چاهیں گے که اس ذلت سے باهر نکلیں اور نکلنے کیلیے قدم بڑهائیں گے تو پهر اُسي میں دهکیل دیے جائینگے' اور اُنسے کہا جائیگا که اس آگ کا عـذاب اب اُسي طرح چکهو جسے تم جهٹلایا کرتے تے"

گذشته دو ششماهي جلدوں کے مقالات افتتاحیه میں اس عاجز نے دعوة رباني کے کاروبار الهي کي طرف مختلف پهلوؤں سے توجه دلائي هے' اور اُس فضل مخصوصۂ امۃ مرحومه کا تذکرہ کیا هے جسکي بنا پر همیشه حکمت الهیه نے تعلیم قراني کے احیاء و تجدید کیلیے گمراهي و تاریکي کے سخت سے سخت دور میں بهي امر بالمعروف و نهي عن المنکر کے چراغ هدایت روشن کیے هیں - لیکن تا هم الهـلال کے اولین نمبر کي اس دعا اور اسکے اُن عجیب و غریب نتائج کي طرف کبهي توجه نه دلائي گئي جسکي نیرنگیاں اپنـي موجودہ حیات عمل کے هر دن بلکه هر لمحه میں دیکهه رها هوں' اور بهت سي باتیں ایسي هوتي هیں جنکے لیے خاموشي گویائي سے زیادہ پر امن هے -

مدار صحبت ما بر حدیث زیر لبي ست
که اهل شرق عوام اند و گفتگو عربیست

مصلحت بهي یهي تهي - کیونکه وقت محض ابتدائي اور ارباب نظر کي بصیرت افزائي کیلیے بعض سخت ابتلا موجود تے - لیکن آج وقت آگیا هے که اس دعاء افتتاحي کو پهر دهراؤں' اور اسکي بنا پر جو حالات و مشاهدات ارباب ایمان و ایقان کے مطالعه کیلیے موجود هیں' انکو واضح و آشکارا کردوں - اسکے لیے ایک مختصر تمهید هوگي اور پهر اصل مطلب : وذکر' فان الـذکری تنفع المومنین (۵۱ : ۵۵)

گویند مگو سعدي چندیں سخن عشقش'
مي گویم و بعـد از من گویند بدستانها

(طریق تمثیل و امثال قرانیه)

تعلیمات الهامیه میں همیشه تمثیل کي زبان اختیار کي گئي هے کیونکه طبیعت انساني محسوسات و مرئیات کي تمثیل سے بهت جلد نتائج و مقاصد تک پهنچ جاتي هے اور مطالب الهیه و خفایاء حکمیه کے درس و تفهیم کیلیے تمثیل و تشبیه سے کام لینا ناگزیر هے - یهي سبب هے که تورات کے اکثر صحائف تمثیلوں کي زبان میں مرتب هوے هیں اور مسیح نے همیشه تمثیل هی کو اپنے مواعظ کا وسیله بنایا' اور اسي کا نتیجه هے که قران کریم کا بهي بڑا حصه تمثیلوں هي پر مشتمل هے بلکه في الحقیقت اسکے بلند ترین معارف و سرائر اُسکي تمثیلوں هي میں پوشیدہ هیں :

ولقد ضربنا في هذ القران من کل مثل لعلهم یتذکرون - (۳۹ : ۲۹)

اور هم نے اس قران مجید میں هر طرح کي مثالیں بیان کیں - تا که شاید لوگ نصیحت پکڑیں اور غور کریں -

قران کریم کو پڑهو تو کهیں اختلاف لیل و نهار کا ذکر هے' کهیں ملکوت السماوات والارض کي طرف اشارہ هے - کهیں آسمان کي تبدیلیوں' بارش کے آثار' برق و رعد کي گرج' اور طوفان آب و باد کي شورش کي طرف توجه دلائي هے' کهیں ان چار پایوں کا ذکر هے جنکے ذکر میں گو انسان کي طبع غفلت سرشت کوئي ندرت نہیں پاتي لیکن في الحقیقت وہ اپنے اعمال و خواص کے اندر قدرت الهي کے عجیب و غریب مظاهر رکهتے هیں'

مسجد تـاج آگرہ کا صحن
بتقریب اجتماع آگرہ

اور پهر کهیں اُن تولیدات ارضیه و بحریه کا بیان هے جن سے طرح طرح کے فوائد و منافع جمعیۃ بشریه حاصل کرتي هے - درختوں اور پهولوں کے اختلاف الوان و اشکال پر اُس نے زور دیا هے' تصریف ریاح' انبساط سحاب' نشر و نماء ارض' طلوع و غروب نجوم و سیارات کو اُس نے بار بار دهرایا هے' اور علی الخصوص باران رحمت اور اسکے نتائج عجیبه کو مختلف پیرایوں او ر مختلف موقعوں میں ارباب عقل و فکر کے آگے پیش کیا هے -

لیکن في الحقیقت یه سب کي سب تمثیلیں هیں جنکے نقاب صورت کے اندر ایک اور هي جمال حقیقت مستور هے' اور انکے الفاظ و ظواهر تمثیل سے کسي خاص مقصد و حکمت اور موعظة و بصیرت روحاني کا درس دینا مقصود هے یعني هر حقیقت روحانیة کیلیے اس سے اشبه و امثل ایک و[…] جسماني کو ممثل قرار دیا هے' اور هر انقلاب قلبي کیلیے ا[…] انقلاب مادي سے مثال کا کام لیا هے' ولکن : ما یعقلها الا العالمو[ن]

ان في خلق السموات والارض و اختلاف اللیل

"بے شک آسمان اور زمین کے پید[…] میں' رات اور دن کے اختلاف م[…]

مقالات

احتساب عمومي

غفلت و تساهل علماء حق

مولانا و مخدومنا !!

السلام عليكم - آپ کے مجلۂ مقبولۂ الہلال میں طریق تسمیہ و تذکرۂ خواتین کے زیر عنوان احتساب دینی کي نہایت اهم اور ضروري بحث چهڑ گئي ہے - میں اجازت چاهتا هوں کہ اس ضروري مسئلہ پر اپنے ناچیز خیالات کا اظہار کروں - آپ فرماتے هیں کہ " اسلامي سوسائٹي میں احتساب عمومي کي قوت ایک زمانے میں اپنے پورے اثر کے ساتهہ کار فرما تهي مگر اب وہ ناپید ہے ' اور یہي فقدان احتساب یعني سوسائٹي کے دباؤ کا باقي نہ رهنا بد عملي اور ترک اخلاق حسنہ کا اصلي سبب ہے " بالکل بجا اور درست - لیکن کیا میں یہ پوچهنے کي جرأت کرسکتا هوں کہ یہ احتساب عمومی یا احتساب انفرادي یعني ایک فرد قوم کا دباؤ دوسري فرد قوم پر جو زمانۂ سلف میں اسلامي سوسائٹي میں پوري قوت کے ساتهہ موجود تها اور اب نہیں ہے ' کیوں جاتا رہا ؟ اس قوت کے بے اثر اور زائل هوجانے کي آخر کوئي وجہ تو ضرور هوني چاهیے ؟ جدید تعلیم یافتہ اصحاب کي دیني احکام سے بے پروائي ایک بڑا سبب ہے ' مگر کیا خود اس بے پروائي کے بروے کار آنے کي بهي کوئي وجہ بتائي جا سکتي ہے ؟ میں جدید تعلیم یافتہ اصحاب کي طرف سے کوئي جواب اس الزام کا پیش کرنا نہیں چاهتا ' نہ اونکي بریت کي کوشش اس مضمون پر قلم اوٹهانے کا باعث ہے - یہ درحقیقت اونکي ایک سخت غلطي اور بد بختي ہے کہ اونهوں نے اوس مکمل اور وسیع نظام مذهبي کے احکام کے معاشرتي حصہ کو جو انساني زندگي کے هر شعبہ اور صیغہ میں یکساں طور پر کار آمد اور مفید تها ' یورپ کي کورانہ تقلید اور بیجا انقیاد پر قربان کردیا - لیکن یہ سوال پهر باقي رہ جاتا ہے کہ ایسا کیوں هوا ؟ یہ ایک کهلي هوئي بات ہے کہ انسان غالب اور فاتح قوم کي هر ادا پر شیفتہ هوتا ہے اور اوسکي نقل اوتارنے کي هر صورت سے کوشش کرتا ہے - لیکن نقل نقل هي هوتي ہے ' اور نقال ان تمام خوبیوں کو جنکي وہ نقل اوتارنا چاهتا ہے ' اپنے اندر پیدا کرنے سے مجبور هوا کرتا ہے - پس اس نقالي کي ابتدائي روک تهام اونهیں افراد کے ذمہ هوا کرتي ہے اور فطرتاً هوني چاهیے ' جو غالب اور فاتح قوم کي هر ادا میں دلفریبي اور محبوبي کي شان دیکهنے کے سحر سے مسحور نہیں هیں - ظاهر ہے کہ یہ فرقہ صرف علماے دین کا ہے جنهیں سچي اسلامي تربیت کي خوبیوں کا پورا احساس ہے اور هوسکتا ہے - پس اس قسم کي خرابیوں کا جو یورپ کي کورانہ تقلید سے پیدا هوتي هیں روکنا اسي برگذیدہ گروہ کے ذمہ بطور فرض کے عاید هوتا ہے -

کہا جاتا ہے کہ یہ مقدس اور برگزیدہ فرقہ اپنے فرائض کي ادائگي سے غافل نہیں ہے - مجهے اس بات سے انکار نہیں کہ یہ فرقہ جہاں تک امکان میں ہے ایسي کوشش ضرور کرتا ہے مگر یہ نوجوان تعلیم یافتہ طبقہ اسقدر ضدي اور متمرد ہے کہ وہ اونکي نصیحت کو سننے تک کے لیے تیار نہیں ہے ' عمل کرنا تو کجا ؟ لیکن میرا سوال اب تک حل نہیں هوا - کیا اس ضد اور تمرد کے پیدا هونے کي کوئي وجہ نہیں تلاش کي جا سکتي ؟ کیا انساني تمدن کي تاریخ همیشہ سے یہي سبق دیتي آئي ہے کہ عام طور پر لوگ نصیحتوں کے سننے اور گرہ میں باندہ لینے کے مشتاق رہے هیں ؟ اور کیا یہ صرف اسي زمانہ کي خصوصیت ہے کہ نصیحت کي طرف لوگ توجہ نہیں کرتے ؟ میرا خیال ہے کہ شاید همیشہ سے نوع انسان کا ایک حصہ اس امر کا عادي رہا ہے کہ اوسکو نصیحت کي جاے اور وہ نصیحت پر کاربند نہ هو - پهر کیا یہ بات تسلیم کي جائے کہ اگر وہ هادیان برحق جو الہام رباني کو دنیا میں پهیلانے آئے تهے باوجود اس کے کہ اونکي نصیحتوں پر اکثر عمل نہیں کیا گیا ' اپنے فرض سے سبکدوش سمجهے جاتے هیں محض اس بنا پر کہ انهوں نے دعوت حق کا کام انجام دیدیا ' تو اس زمانے کے مقتدایان مذهب بهي اپنے فرض سے سبکدوش تصور کیے جائیں ' جبکہ وہ اپنا فرض انجام دے چکے ؟

یعني کیا اگر لوگ اوامر و نواهي پر کاربند نہیں هیں یا هونا نہیں چاهتے ' تو اسمیں مقتدایان مذهب کا کوئي قصور نہیں ؟ میں اس نتیجے کو تسلیم کرنے کے لیے بالکل تیار هوں ۔ اگر صرف یہ ثابت کردیا جاے کہ مقتدایان مذهب نے اپنا فرض اوسي صورت سے انجام دیا جیسا کہ چاهیے تها - اگر در حقیقت وہ منشاء الہام رباني کے موافق تبلیغ احکام کررہے هیں ' تو واقعي نتیجے کا بار ان کے ذمہ باقي نہیں رهتا ' وہ خود اپنے فرض منصبي سے سبکدوش هوچکے ' کامیابي کے وہ ذمہ دار نہیں هیں -

لیکن میرا خیال ہے کہ ان لوگوں کو جنهیں یہ دعوی ہے کہ وہ اسلام کے پیرو هیں مگر وہ احکام اسلام کي پورا نہیں کرتے ' الزام دینے کے ساتهہ هي همیں یہ بهي ضرور خیال کرنا ضروري ہے کہ آیا مقتدایان مذهب نے جنکا فرض تبلیغ احکام اسلام تها ' اپنے فرائض کي ادائگي میں کوتاهي کي یا نہیں ؟ یہاں پر کوتاهي سے مراد صرف عدم تبلیغ هي نہیں ہے ' کیونکہ بظاهر اسکا ثبوت ذرا مشکل معلوم هوتا ہے اور میں اپنے مضمون کے مبحث سے دور جا پڑونگا اگر میں اس بحث کو اوٹهاؤں ' بلکہ میرا مقصد اس موقعہ پر یہ ظاهر کرنا ہے کہ تبلیغ کے عملي کام میں جن امور کے ملحوظ رکهنے کي ضرورت تهي ' وہ ملحوظ رکهے گئے یا نہیں ؟ بلا شبہ سوسائٹي خود ایک زبردست مصلح ہے ' بشرطیکہ ان اصول کا عملدرآمد اوس میں جاري هو جن پر عمل کرنا اوسکي ترقي کے لیے ضروري ہے - اگر ایسا عملدرآمد جاري نہیں ہے ' تو اصول في نفسہ اپني پابندي پر افراد کو مجبور نہیں کرسکتے - یہ ظاهر ہے کہ مسلمان اپنے سوشیل معاملات میں بهي مذهب هي کا منہ دیکهتے هیں ' اور اس حقیقت سے انکار کرنا کفر ہے کہ اسلام نے معاشرتي زندگي کے لیے ایک مکمل دستور العمل تیار کردیا ہے ' مگر في زماننا اصول کا عمل

پس یہ پانی ہے جو برستا ہے ' اور دھقان اپنی جھولیوں میں بیج لیکر آتا ہے تا کہ زمین کے سپرد کردے - پھر بیج بویا جاتا ہے اور پانی اسکو گلاکر اسکے اندر سے ایک شاخ حیات پیدا کرتا ہے - ابتدا میں وہ ایک نہایت ضعیف و حقیر وجود ہوتا ہے' جس کو ہوا کی حرکت ھلادیتی ہے اور پانی کا زور زمین پر جھکا دیتا ہے' مگر آفتاب اپنی شعاعوں سے اسے گرم کرتا ' اور زمین اپنی بخشش کو اسکے لیے کھولدیتی ہے - یہاں تک کہ وہ بڑھتا ہے اور پھیلتا ہے ' زمین کے اندر اسکے ریشے دور دور تک چلے جاتے ہیں ' بلندی پر اسکی شاخیں اور ڈالیاں قوت و استواری کے نشہ میں جھومنے لگتی ہیں' انسانوں کے قافلے اسکے سایے میں اترتے ہیں' اور طیور کے غول اسکی ڈالیوں پر اپنے آشیانے بناتے ہیں !

ان اللہ فالق الحب والنوی' یخرج الحي من المیت و یخرج المیت من الحي' ذلکم اللہ ' فانی یوفکون ؟ (۶ : ۹۵)

ترجمہ — بیشک خدا ہی ہے جو زمین کے اندر بیج کے دانے کو (جبکہ وہ محض امید و بیم کے عالم میں ہوتا ہے) پھاڑ کر امید و کامیابی کا ایک قوی درخت پیدا کر دیتا ہے - وہی زندگی کو موت سے اور موت سے زندگی کو نکالتا ہے - یہی عجائب کار و نیرنگ ساز تمہارا خدا ہے پھر تم کدھر بہکے جا رہے ہو؟

(موت اور حیات کے بیج)

پر ان میں بعض بیج ایسے ہوتے ہیں جو کو اپنے پھولنے اور پھلنے کیلیے وہ سب کچھہ پاتے ہیں جو اس کام کیلیے آسمان اور زمین دے سکتا ہے' لیکن خود انکی زندگی کے اندر ہی انکی موت چھپی ہوتی ہے' اور انکا اٹھنا ہی انکے گرنے کا پیام ہوتا ہے - دھقان ہل جوتتا ہے ' زمین کو درست کرتا ہے ' پھر اچھے وقت اور بہتر موسم میں بیج بوتا ہے' اور اسکی پرورش کیلیے رات اور دن طرح طرح کی محنتیں اور مشقتیں گوارا کرتا ہے - انکو ٹھیک ٹھیک پانی بھی ملتا ہے ' اور افتاب کی حرارت بھی انکے ساتھہ بخل نہیں کرتی - وہ کبھی کبھی پھوٹتے بھی ہیں اور چند کونپلیں بھی زمین سے باہر سر نکال لیتی ہیں -

تاہم امیدوں کی اس روشنی میں مایوسی کی ایک ایسی تاریکی چھپی ہوتی ہے جو یکایک ظاہر ہوکر پھیلتی ہے' اور کچھہ ایسے اسباب فراہم ہوجاتے ہیں ' جنکی وجہ سے دھقان مغرور کی تمام تخم پاشی ضائع' اور اسکی تمام محنت اکارت جاتی ہے !

اسی حالت کی طرف اشارہ کیا ہے جبکہ فرمایا کہ :

حتی اذا اخذت الارض زخرفھا و ازینت' و ظن اھلھا انھم قادرون علیھا ' اتاھا امرنا لیلاً او نہاراً ' فجعلناھا حصیدا کان لم تغن بالامس' کذلک نفصل الایات لقوم یتفکرون ! (۱۰ : ۲۵)

یہاں تک کہ جب زمین نے فصل سے اپنا سنگھا رکرلیا اور نشو و نما کی امیدوں سے اچھی طرح بن سنور گئی اور کھیت والوں نے سمجھا کہ اب وہ اسپر قابو پاگئے کہ جب چاھینگے اسے کاٹ لینگے ' تو ناگاہ یکا یک رات یا دن کے وقت ہمارا حکم عذاب اسپر آ نازل ہوا - پس ہم نے اسکا ایسا ستراؤ کردیا کہ گویا کل کے دن کھیت میں اسکا نام و نشان بھی نہ تھا !!

لیکن ایک قسم اس تخم پاشی کی ہوتی ہے جس کا ہر دانہ بار آور' جسکی ہر محنت نتیجہ خیز' جسکی ہر آرزو امید پرور' اور جس کی ہر چیز نشو و افزایش کی دولت سے مالا مال ہوتی ہے - وہ جب بویا جاتا ہے تو سرتا سر نقصان ہوتا ہے - قیمتی دانے ہوتے ہیں جو خاک کے ذروں میں چھپا دیے جاتے ہیں' اور زندہ انسانوں کی محنت و مشقت ہوتی ہے جو محض زمین اور مٹی پر لگا دی جاتی ہے - جو کچھہ صرف کیا جاتا ہے وہ نقد ہوتا ہے ' پر جس چیز کی امید ہوتی ہے' وہ بالکل موہوم ہوتی ہے - نشو و نما کیلیے بارش کی ضرورت ہے مگر اسپر قبضہ نہیں' عمدہ موسم کے تمام اسباب و وسائل مطلوب ہیں' لیکن انکا یقین نہیں - گویا قمار خانۂ عمل کی ایک بازی ہوتی ہے جو لگائی جاتی ہے اور تمام امور فلاح بکلی اپنے قبضۂ تصرف سے باہر اور محض مستقبل اور اتفاق و تصادف کے ہاتھہ میں ہوتے ہیں' تا ہم جب موسم گذرتا ہے او روقت ظاہر ہوتا ہے تو فطرۃ الہیہ اپنی نصرت و توفیق کے عجایب دکھلاتی ہے ' اور ہر طرف سے اسباب موافق اور وسائل مزید فراہم ہونا شروع ہوجاتے ہیں - آفتاب اپنی حرارت کا آتشکدہ وقف بخشش کردیتا ہے' آسمان اور اسکے بادل گویا دھقان خوش طالع کے تابع و مطیع ہوجاتے ہیں اور جب اور جتنی ضرورت پانی کی ہوتی ہے' اسکی زمین کو فوراً میسر آجاتا ہے - ہوا کے جھونکے آتے ہیں تو گویا نشو و نمو کے فرشتے ہوتے ہیں جو کھیت کے ذرہ ذرہ کو پیام زندگی پہنچا دیتے ہیں - زمین بھی اپنی تمام مخفی دولت نمو اگلنے لگتی ہے اور اس طرح اپنی فیاضی کا دروازہ کھول دیتی ہے گویا اسکے بعد کیلیے اور کچھہ باقی نہ رکھیگی - یہاں تک کہ ارادہ کیلیے ظہور کا ' سعی کیلیے نتیجہ کا ' امید کیلیے کامیابی کا ' دعا کیلیے قبولیت کا ' صداء نصرت کیلیے جواب اعانت کا ' تلاش کار کیلیے نظارۂ مقصود کا ' آغاز کیلیے اتمام کا ' اور دعوی و اعلان کیلیے ظہور حجت و براھین کا آخری وقت آجاتا ہے' اور وہی سرزمین خشک و وحشت زار ' جس پر ایک فصل پہلے دھقان مضطر کی محنتوں نے امید و بیم اور اضطرار دعا و انابت کے عالم میں ہل جوتا تھا' اور جو ایک کام کررہا تھا پر نہیں جانتا تھا کہ کل کو اسکی محنتیں شرمندۂ نامرادی ہونگی یا دولت مراد سے مالا مال؟ حیات نباتاتی کی ایک جنت النعیم بن جاتی ہے ' جس میں ہر طرف مکافات عمل اور نتائج اعمال کے مناظر جمیلہ و مشاہدات حسینہ ' سر سبز پتوں اور شاداب شاخوں کی صورت میں چشم و بصیرۃ کو دعوت تحیر دیتے ہیں : فتبارک اللہ احسن الخالقین !

البقیـــۃ تتلـــی

محلسراے شاہی قلعہ آگرہ
ثمن بــرج

انتقاد

اردو علم ادب اور ایک فرمانروا مصنف

علیا حضرة نواب سلطان جہاں بیگم بالقابہا فرنفرماے بھوپال

ذوق علم اور امارت و ریاست ' ایک وجود میں بہت کم جمع ہوے ہیں - اگر تمام دنیا کي تاریخ سے امثال علم و کمال یکجا جمع کیے جائیں تو معلوم ہوگا کہ علم کو فقر و افلاس سے ایک خاص مناسبت رہی ہے - اسکا جمال مقدس ہمیشہ جسم خاک آلود ' بوریاے شکستہ' اور گلیم صد پیوند کے ساتھہ جلوہ آرا ہوا ہے اور تخت حکومت اور ایوان عیش و راحت کو بہت کم اسکی ہم آغوشي نصیب ہوئي ہے ؛

نہ سوز عشق شاہاں را چہ کار ست؟
کہ سنگ لعل خالی از شرار ست !

اللہم احیني مسکیناً ' و امتني مسکیناً ' و احشرني فی زمرة المساکین -

تاہم مبدۂ فیاض کي بخشش و سخا کي کوئي حد نہیں - بعض ایسے شاندار مستثنیات بھي اس کلیہ میں موجود ہیں جنکا وجود دربار شاہي و اجلال اور مجلس علم و کمال' دونوں کیلیے موجب افتخار رہا ہے :

و ما احسن الدین والدنیا لو اجتمعا

خصوصیت کے ساتھہ تاریخ اسلام اس امتیاز خاص سے سرفراز رہي ہے - اسلام کي علم پروري نے جو روح علمي اپنے پیروؤں میں پیدا کردي تھي ' اُسکي کار فرمائیوں کو تخت حکومت کي مشغولیتیں نہ روک سکیں - وہ امراؤ شاہان اسلام جو صبح کو دربار شاہي میں نظم ممالک اور فتح بلدان کے احکام و اوامر نافذ کرتے تھے ' ایک وقت آتا تھا کہ تخت حکومت کي جگہ فرش مجلس پر' اور نیام شمشیر کي جگہ قلمدان تصنیف و تالیف کے سامنے' اوراق کتب اور اجزاء صحائف کي جمع و تدوین میں مصروف ہوجاتے تھے !

ابو ہاشم خالد بن یزید بن معاویہ نے فن کیمیا (کیمسٹري) اور طب میں کتابیں تصنیف کیں - قاضي ابن خلکان نے اسکا ترجمہ لکھا ہے اور ابن الندیم نے کتاب الحرارت اور کتاب الصحیفہ اسکي تصنیفات میں سے دیکھي تھی - خلیفہ المعتز عباسي ایک اول درجہ کا ادیب و مصنف تھا - نوح سامانی کي تصنیف کا ذکر کیا گیا ہے - صاحب ابن عباد کي شہرت اسقدر ہے کہ تذکرہ کي ضرورت نہیں - ابو الفداء کي تاریخ مشہور ہے - جمال الدین قفطي نے تاریخ الحکما ایوان امارت میں لکھي - سلطان محمد فاتح عثماني کي ایک تصنیف قسطنطنیہ میں ابتک موجود ہے - پادشاہوں کي خود نوشتہ سوانح عمریاں (آٹو بائیو گریفي) فارسي علم ادب کا ایک امتیاز خاص تسلیم کیا گیا ہے - تزک بابري اور جہانگیري ہمارے پاس موجود ہیں -

تصنیف و تالیف سے قطع نظر کرکے اگر محض علم و فن کے لحاظ سے دیکھا جاے' تو تاریخ اسلام سے صدہا خلفا و امرا کے نام چھانٹے جاسکتے ہیں اور بلا خوف تغلیط دعوا کیا جاسکتا ہے کہ علم و امارت کے اجتماع کي مثالیں جسقدر تاریخ اسلام پیش کر سکتي ہے' دنیا کی کوئي متمدن قوم نہیں پیش کرسکتي -

لیکن انقلاب کا یہ کیسا درد انگیز منظر ہے کہ جس قوم نے تلوار کے سائے اور تخت کي خود فراموشیوں میں بھي حیات علمی بسر کي ہو' آج اسکے مدارس و جوامع کے صحن اور علم و فن کي مجالس ذوق علمي سے خالي ہیں' اور ایوان و دربار نے کیا امید کیجیے کہ خود ہمارے مدرسے اور دار العلوم ہي اب مصنف پیدا کرنے سے عاجز ہوگئے ہیں :

آگ تھے ابتداے عشق میں ہم
ہوگئے خاک انتہا ہے یہ

و ما ظلمہم اللہ و لکن کانوا انفسہم یظلمون !

(فرمانرواے بھوپال)

لیکن الحمد للہ کہ ایک نظیر موجودہ عالم اسلامي میں ایسي موجود ہے ' جو ریاست و ملک راني کے ساتھہ شوق علم اور ذوق تصنیف و تالیف کو بھي جمع کرتی ہے' اور مزید براں یہ کہ وہ صنف رجال میں سے نہیں ہے جس کو اپنے تقدم کا ہمیشہ غرور بیجا رہا ہے' بلکہ اُس صنف اناث میں سے ہے جسکو دماغي و ذہني اشغال سے ہمیشہ معذور سمجھا گیا ہے ' اور فی الحقیقت اگر ایسي ہي چند مثالیں ہر دور میں ملتي رہیں تو بقول متنبي کے :

لفضلت النساء علی الرجال

فی الحقیقت یہ وجود گرامي آج نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام عالم اسلامي کے لیے موجب صد افتخار ہے - حضور عالیہ کي ذاتي قابلیت و لیاقت ' قوة تدبر و نظم ریاست ' سیاست داني و کار فرمائي' جوش ملي و اسلام خواہي' علم پروري و جود و سخا ' اعمال خیریہ و کارہاے حسنہ ' ایسے اوصاف جلیلہ و عظیمہ ہیں

اردو علم ادب کي - - مصنفۂ محترمہ :
علیا حضرة بیگم صاحبہ بھوپال بالقابہا

در آمد اس صورت سے هورها هے که وہ اکثر سوسائٹي میں جاري هو هي نهیں سکتے ' کیونکه جس صورت سے وہ عملدر آمد کے لیے پیش کئے جاتے هیں وہ صورت اکثر نا قابل العمل هوتي هے - میرا یه مطلب هرگز نهیں هے که هر شخص کي خواهش کے مطابق احکام مذهبي میں تنسیخ و ترمیم کردي جاے ' حاشا و کلا - مگر هر موقعه کي اهمیت کے لحاظ سے هر کام کا کم و بیش ضروري یا غیر ضروري هونا تو اسلام کے عملي نظام کا ایک بڑا خاصه هے - تعجب هے که جو لوگ اسلام کي خالص تعلیم کي ترویج کے مدعي هیں ' وہ سب سے زیادہ اس تناسب اور اعتدال کي طرف سے چشم پوشي کرتے هیں ' جسپر احکام اسلام کا قابل عمل هونا منحصر هے ' اور جسکي بنا پرخود اسلام محاسن و معائب کے مختلف مدارج اهمیت پر روشني ڈالتا هے -

دنیا میں قوانین کے عملدر آمد اور اونکو جزو زندگي بنانے کے لیے سب سے زیادہ ضروري اور اهم بات یه هے که چهوٹے اور بڑے جرائم کے لیے مختلف سزائیں مقرر کي جائیں ' تاکه جو طبیعتیں اسقدر بگڑي هوئي نهیں هیں که وہ بڑي سے بڑي سزا کو بهي بے پروائي سے دیکهیں ' اونپر بڑي سزاؤں کا خوف اور اثر قائم رهے - اسلام نے بهي صغائر اور کبائر کي تفصیل اسي اصول کو مد نظر رکهکر کي هے ' لیکن اس زمانے کے مقتدایان مذهب کا یه حساب هے که اون کے نزدیک چهوٹے سے چهوٹا جرم اور بڑے سے بڑا جرم مجرم کے دائرۂ اسلام سے خارج هوجانے کے معامله میں قریب قریب یکساں اثر رکهتا هے -

تهوڑي دیر کے لیے اوس سوسائٹي کا تصور باندهیے جهاں دفعه ۳۴ - پولیس ایکٹ کي خلاف ورزي کے ارتکاب پر بهي وهي سزا دي جاتي هے ' جو قتل عمد پر دي جاني چاهیے ' تو آپ کے سامنے اوس احتساب کي تصویر کهچ جائیگي ' جس کي اسوقت اسلامي سوسائٹي میں جاري رکهے جانے کي کوشش کي جا رهي هے -

نه صرف معمولي واعظ بلکه بعض ایسے علما بهي جن کا تبحر اور تفقه مسلم هے ' اس قسم کي باتیں کهنے میں ذرا تامل نهیں کرتے که کوٹ پتلون پهننا یا میز پر کهانا کهانا انسان کے کفر کي کافي سند هے -

پهر جب دائرۂ اسلام اسقدر تنگ هے ' جس سے انسان کا باهر هوجانا هر چهوٹي سے چهوٹي خلاف ورزي مسائل فروعي و نقهي پر لازم آتا هے ' اور جمهور عوام اپنے مقدس علما کي تقلید میں اسي بات کے قائل هیں ' تو احتساب عمومي کي وہ قوت کیونکر باقي رہ سکتي هے جو زمانۂ سلف میں موجود تهي ؟ جب ایسے صغائر کے ارتکاب پر بلکه ایسے افعال پر جنهیں بعض حالتوں میں صغائر میں شمار کرنا بهي مشکل هے بلکه محض بے ضرر اور گناہ و ثواب کے خیال سے بالکل بے تعلق هونے کي وجه سے مذهبي احتساب کے دائرے کے اندر بهي واقع نهیں هیں ' کوئي شخص مسلم سوسائٹي میں عزت کا مستحق نهیں رہ سکتا تا کم از کم جمهور عوام کي نظر میں مبغوض هوجاتا هے ' تو اوسے احتساب کا اندیشه کهاں تک باقي رہ سکتا هے ' اور اون افعال کے ارتکاب سے جو در حقیقت صغائر بلکه کبائر میں داخل هیں ' اوسے کون سي رکاوٹ اور کونسا دباؤ مانع آسکتا هے ؟

پس احتساب کي قوت کا زائل هوجانا در حقیقت نتیجه هے اس کے غلط استعمال کا ' یعني احتساب بیجا کي شدت کي وجه سے اون موقعوں پر جهاں اوسکا اثر في الواقع قوي هونا چاهیے تها ' وهاں بهي وہ مضمحل هوگیا هے - اور اون لوگوں کو جو آزادي عمل کو اپني خواهشات نفساني کے لیے ایک آڑ بنانا چاهتے هیں ' ایک حیله هاته آگیا هے که وہ یوں بهي اسلامي سوسائٹي میں عزت کي نظر سے نهیں دیکهے جاسکتے - پهر کیوں اپنے عیش و نفس پرستي میں خلل ڈالیں ؟ میرے نزدیک یه نتیجه اس امر کا هے که علماے دین نے تبلیغ و اشاعت کا عملي فرض بجا لانا ترک کردیا هے ورنه تناسب کا وہ احساس جو صرف عمل کا نتیجه هے اس صورت سے مفقود نه هو جاتا اور اون کے پیش نظر همیشه یه بات رهتي که اساسي اصول کو محفوظ رکهتے هوے اکثر فروعي معاملات میں رفق و مدارات سے وہ کام نکلتا هے جو شدت و غلظت سے کبهي نهیں نکل سکتا ' اور غالباً بهت زمانه نهیں گذریگا که علماے دین کو یه بات بجبر تسلیم کرني پڑیگي جسے وہ اب به خوشي تسلیم نهیں کرتے ' کیونکه اس وقت هم تاریخ اسلام کے ایک جدید دور میں داخل هو رهے هیں ' اور مستقبل امیدوں سے بهرا هوا هے - اشاعت اسلام کے عملي فرائض کا احساس پیدا هوتا جاتا هے ' اور اوس بات کي طرف اب توجه کو مبذول کرنے کے لیے ایک سامان غیب سے پیدا هوگیا هے جسپر اس عاجز نے رساله ید بیضا میں جو میري زیر نگرانی نکلنے والا ایک ماهوار رساله تها ' سنه ۱۹۰۹ ع میں پروفیسر فلت کي کتاب " تهي ازم " کے ترجمه کے مقدمه میں توجه دلائي تهي یعني یه که اسلام کے همه گیر اصول کي روشني کو بلاد مغرب تک پهونچانے کا وقت اب قریب آگیا هے - خداوند تعالی مدد کرے - آمین ؟

عبد الغفار - اختر - بي - اے (علیگ)

الهـــلال :

آپنے نهایت سنجیدگي سے ایک نهایت هي اهم اور اقدم مسئله پر بحث کي هے جزاکم الله - لیکن ساته هي متعجب هوں که آن تمام تحریرات سے کیوں آپ بے خبر رهے جو آغاز اشاعت الهلال سے اس بارے میں نکل چکي هیں اور جن میں نهایت واضح طور پر اس عاجز نے اپنے خیالات ظاهر کیے هیں - بهر حال آئندہ نمبر میں اسکي نسبت عرض کرونگا -

---

اهـل قلـــم کو مــــژدہ

باجلاس جناب قاضي عبد العزیز خانصاحب نائب تحصیلدار پشین ضلع کوئٹه بلوچستان -

بمقدمه اتن مل مرهن مل بذریعه اتن مل دکاندار بازار سرانان تحصیل پشین ضلع کوئٹه ملک بلوچستان - مدعي بنام سلطان بخش ولد نا معلوم ذات درزي سکنه بازار سرانان مدعا علیه

دعوی مبلغ ۳۷ روپیه - ۳ آنه

مقدمه مندرجه صدر میں مدعا علیه روپوش هے اور باوجود تلاش کے کچهه پته مدعا علیه کا نهیں ملا اسلیے یه اشتهار دیا جاتا هے که اگر مدعا علیه صدر بتاریخ ۲۰ جنوري سنه ۱۹۱۴ ع اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت هوکر پیروي مقدمه نهیں کریگا - تو بموجب دفعه (۱۰۰) ضابطه دیواني تجویز مقدمه یکطرفه عمل میں آئیگي - دستخط اور مهر عدالت سے آج بتاریخ ۱۱ ماہ دسمبر سنه ۱۹۱۳ ع جاري هوا ' (مهر عدالت)

مذاكرۂ علميه

غـــرائب الافـلاک

او ملكـــوت السمـاوات

صفحـة من علم الفلـک الحديث

او لم ينظروا في ملكوت السماوات والارض و ما خلق الله من شی ؟

گرمیوں کي راتوں میں جبکه آسمان ابر و غبار سے صاف اور چهوٹے بڑے ستاروں سے جگمگا رہا ہو ' تو کون ایسا بیدل ہے جسکي نظر ایک بار اس باصرہ نواز جمال طبیعي کي طرف نه اٹهه جائیگي ؟ ان دیکهنے والوں میں کتنے هي ایسے هونگے جو ایک بار تو ضرور اپنے دل سے پوچهه لیتے هونگے که :

چیست این گنبد طلسمین کار ؟

لیکن اگر آج جبکه فطرۃ کے نوامیس و اسرار کے کشف و ادراک میں انسان کو اسدرجه توغل و انهماک ہے ' همارے دلوں میں یه خیال پیدا هوتا ہے تو آج سے بہت پہلے اسوقت بهي لوگوں کے دلوں میں یه خیال پیدا هو چکا ہے ' جبکه نوامیس طبیعۃ سے انسان کے جہل اور عدم ارتقاء فکري کا یه حال تها که وہ هر اثر طبیعي کے لیے ایک علحدہ خدا مانتا تها ' اور اسطرح اسکے هزارها خود ساخته معبود تهے ' جنکے هیاکل و معابد میں اسکا سر نیاز خم اور دست دعا بلند هوتا تها !

* * *

حیوان اور انسان ' دونوں ایک هي شے کو دیکهتے هیں - وہ شے اگر حیوان کیلیے ضرورت کي هوتي ہے اور اسکو اسوقت اس شے کي حاجت بهي هوتی ہے تو وہ رکتا ہے اور اس سے متمتع هوتا ہے ' ورنه ایک غلط انداز نظر ڈالتا هوا گذر جاتا ہے -

لیکن انسان بهرحال رکتا ہے اور سونچتا ہے که یه کیا ہے ؟ کہاں سے آئي ؟ کیوں در آئی ؟ وغیرہ وغیرہ -

یهي شے ہے جسکو " تجسس و تفحص " کہتے هیں ' اور یهي انسان کے تمام علوم و معارف کا سرچشمه ' اور اسکے مساعی و مجاهدات کا محرک اصلي ہے اور اسی لیے قران کریم نے جا بجا تدبر و تفکر پر زور دیا ہے -

لیکن یه کیسي عجیب بات ہے که اس تجسس کے عمل کا آغاز زمین اور اسکے قرب و جوار کي اشیاء کے بدلے سب سے پہلے آسمان سے هوتا ہے !

تم نے دیکها هوگا که بچے جب پوري طرح بولنے لگتے هیں اور اپني ماں کي آغوش میں سب کو صحن میں بیٹهتے هیں ' تو کون و ما فی الکون کے متعلق انکے سوالات کا آغاز آسمان اور ستاروں هی سے هوتا ہے - وہ پوچهتے هیں که " آسمان کیا ہے " ؟ کیا ستارے اسمیں جڑے هوے هیں ؟ چاند بهي جڑا ہے ؟ چاند کیا چلتا ہے ؟ کیا اسکے بهي هماري طرح پانوں هیں ؟

اسکے مقابله میں آب و آتش ' خاک و باد ' اشجار و اثمار ' حیوانات و جمادات ' یعني جو چیزیں زمین کے متعلق هیں ' انکي نسبت سوال کي نوبت بمشکل سن شعور تک پہنچنے کے بعد آتي هوگي -

نوع کا دماغ بالکل افراد کے دماغ کے مشابه هوتا ہے - پس جسطرح که افراد کے دماغ پہلے سماء و ما في السماء کي تحقیق کي طرف متوجه هوتے هیں ' اسیطرح غالباً نوع کا دماغ بهي سب سے پہلے سماء و ما في السماء کي طرف متوجه هوا -

وجه تقدم خواہ صرف یهي هو ' یا اسکے علاوہ اور اسباب بهي هوں ' مگر تاریخ علوم کا یه ایک مسلمه مسئله ہے که انسان کا قدیم ترین سرمایۂ علمي آسمان هي کے متعلق ہے -

* * *

دنیا کے قدیم ترین لوا برداران علم هندوستاني ' مصري ' اور کلداني هیں اور تاریخ علوم کا یه ایک اهم مبحث رها ہے که انمیں سے شرف اولیت کا حقدار کون ہے ؟

اس بحث کا نه تو یه موقع ہے اور نه ضرورت ہے اسلیے هم اسکو قلم انداز کرتے هیں - شرف اولیت خواہ کسي کو حاصل هو مگر تینوں قوموں میں علوم فلکیه نهایت ترقي کر چکے تهے - انکے جانشین یوناني هوے - یونانیوں میں بهي علوم فلکیه کي گرم بازاري رهي -

ان تمام امم پیشین نے علوم فلکیه کي بیحد خدمت کي اور بعض مسائل تو ایسے دریافت کیے که اگر آج با ایں همه تقدم علوم و توسع ذرائع اکتشاف ' وہ مسائل دریافت هوتے ' تو علمي دنیا صداهاے تحسین و آفرین سے گونج اٹهتي -

ان اسلاف کے دریافت کردہ بعض قواعد ایسے هیں جن سے گو اسوقت کسي وجه خاص سے صحیح نتائج نه نکالے جاسکیں ' مگر وہ قواعد بجاے خود بالکل صحیح اور بہترین قواعد هیں ' اور آج همارے بہت سے مسائل کا مبني و اساس -

مثلاً زمین ' آفتاب ' اور ماهتاب کو لو - زمین سے یه دونوں ستارے بہت دور هیں مگر ان دونوں کے بعد میں کیا نسبت ہے ؟ ارسترافس نے آج سے دو هزار دو سو برس پہلے قیاس سے کہا تها که یه نسبت انیس اور ایک کي ہے - یعني چاند زمین سے جسقدر دور ہے ' سورج اس سے ۱۹ گونه زیادہ دور ہے - هرچند که ارسترفس کا یه قیاس صحیح نہیں ' آفتاب و ماهتاب کے بعد میں اس سے کہیں زیادہ نسبت ہے ' مگر با ایں همه جس قاعدہ کي بنا پر اس نے یه نتیجه نکالا تها ' وہ قاعدہ بالکل صحیح اور اسدرجه دقیق و غامض ہے که اس زمانه کے فلکیین میں سے عوام ایک طرف ' خواص کا ذهن بهي شاید وهاں تک نه پہنچتا -

* * *

تمام علوم کي طرح علم الفلک پر بهي تقدم و تاخر ' اور ترقي تنزل کے مختلف دور گزر رهے هیں - ایک زمانه وہ تها که اوج

جنمیں سے هر ایک وصف بجاے خود کسي انسان کے شرف و امتیاز کیلیے بہترین وسیلہ هو سکتا ہے - ان سب پر مستزاد یہ کہ وہ بہ حیثیت ایک مصنفہ و اهل قلم کے بھي جلوہ افروز هیں ' اور مسلسل تین مفید و دلچسپ کتابیں انکي تالیفات میں سے چھپ کر شایع هو چکي هیں -

هر کام کي قیمت اسکے عوارض و اضافي حالات کي نسبت سے قرار دي جاتي ہے - اگر ایک فقیر علم ' مدرسۂ و خانقاہ کے حجرے میں بیٹھکر ' دنیا کے تمام تفکرات و ترددات سے قطع تعلق کرکے ' تصنیف و تالیف میں مصروف ہے تو اسکے اشغال علمیہ کے نتائج جسقدر بھي اعلی و اکمل هوں ' هونے هي چاهئیں - و لکل فن رجال -

لیکن ایک فرماں رواے ریاست لاکھوں مخلوقات الہي کي نگراني و خدمت گذاري اور ایک پورے خطۂ ارضي کے نظم و ادارہ کے ساتھہ اگر ایک صفحہ بھي تالیف کرکے پیش کردے ' تو هزار درجہ اس سے کہیں زیادہ موجب استحسان و شرف و احترام ہے !

میں ریاست بھوپال کي خدمات دیني و قومي کا تذکرہ نہیں کرونگا ' کیونکہ یہ امر اب اس درجہ واضح و آشکارا ہے کہ محتاج تفصیل نہیں - هر شخص جو موجودہ قومي و دیني و علمي کاموں کے حالات سنتا رهتا ہے ' اس سے بے خبر نہیں ہے کہ اس ایک هي آفتاب جود و سخا کي روشني کس کس گوشے کو منور نہیں کر رهي ؟

زشک آیدم بہ روشني دیدہ هاے خلق
دانستہ ام کہ از اثر گرد راہ کیست ؟

حق یہ ہے کہ حق سبحانہ و تعالی کي یہ ایک بہت بڑي بخشش توفیق ہے جو فرمانرواے بھوپال کو مرحمت هوئي ہے - دولت و قوت ایک امانت الہي ہے ' جو صرف اسلیے ہے تاکہ ایک خادم و امانت دار کي طرح اسکي نگراني کي جاے ' اور اسکو بندگان الہي کي خدمت اور مرضات الہیہ کي راہ میں خرچ کیا جاے ' اور جس خوش طالع کو امارت و ریاست کے ساتھہ اسکے استعمال صحیح کي بھي قابلیت عطا هو ' اس سے بڑھکر اس آسمان کے نیچے کوئي خوش بخت نہیں - زاهدان شب زندہ دار جو صائم الدهر اور دائم نوافل گذار هوں ' مجاهدین في سبیل اللہ جو اپنے نفوس کو حفظ کلمۂ حق و صداقت کي راہ میں قربان کریں ' علماء شریعت او و صوفیاء طریقت ' جو اپني خدمات علم و تفقہ اور ارشاد و هدایت سے خلق اللہ کو سعادت اندوز فرمائیں ' یہ سب کے سب بھي اُن مدارج عالیہ اور فضائل الہیہ سے محروم هیں ' جو اُس خوش نصیب کو حاصل هونگے -

پس اصل یہ ہے کہ اگر حق تعالے نے سرکار عالیہ کو خدمت ملک و ملت کي توفیق مرحمت فرمائي ہے ' تو اسکے لیے قوم کو جتنا انکا شکرگذار هونا چاهیے ' اُس سے کہیں زیادہ خود انکو اللہ کا شکرگذار هونا چاهیے ' اور انسان کو چاهیے کہ انسانوں کي مدح کم کرے ' پر خداے قدوس کي حمد و ثنا زیادہ بجا لاے -

ولئن شکرتم لازیدنکم ' ولئن کفرتم ' ان عذابي لشدید -

تمام ملک انکي سچي مدح سے گونج رها ہے ' مگر میں مدح مزید کي جگہ یہ عرض کرونگا کہ وہ اور زیادہ شکر نعمت بجا لائیں ' اور سعي فرمائیں ' کہ اس سے بھي زیادہ کار هاے خیر انکي ذات شاهانہ سے تعمیر و رونق پائیں - وقت ہے کہ انکي توجہ عالي کسي عظیم الشان دیني خدمت کي طرف مبذول هو کہ ملت بیضاء اپني غربت اولی میں مبتلا هوگئي ہے ' اور ایسے افراد عالیہ کي از بس محتاج ہے -

بہرحال سر دست مقصود حضور عالیہ کي تصنیفات هیں ' جن میں سب سے پہلے ضخیم و مطول خود نوشتہ سوانح عمري یا تزک سلطاني ہے ' اور دو تازہ مطبوعات تربیت اطفال اور حفظان صحت کے متعلق هیں -

اردو علم ادب اپنے صف مصنفین میں ایک ایسے وجود گرامي کي موجودگي پر جسقدر شادماں و نشاط کار هو ' کم ہے - سوانح عمري کے مطالعہ کا ابتک مجھے موقعہ نہیں ملا - سر دست آخري رسائل کے متعلق آیندہ نمبر میں کچھہ عرض کرونگا :

ولو کان النساء کمن ذکرنا
لفضلت النساء علی الرجال !

بڑی جنتری سنہ ۱۹۱۴

قیمت ایک روپیہ نامي پریس - کانپور

جناب منشي رحمت اللہ صاحب رعد کے نامي پریس اور انکي خوشنما و دلچسپ تقویم نے اپني صوري و معنوي خوبیوں کے لحاظ سے جو شہرت تمام ملک بلکہ بیرون هند تک میں حاصل کرلي ہے ' وہ محتاج بیان نہیں -

هر سال ملک کو انکي تقویم کا انتظار هوتا ہے ' انہوں نے سنگي طباعۃ کے جو نمونے اپني مطبوعات علي الخصوص سالانہ تقویم کي رنگین تصاویر اور مطلا و مذهب مینا کاري میں دکھلاے هیں ' وہ انکي طبع صنیع اور کمال فن پر گواهي دیتے هیں -

نئے سال کي جنتري بھي مرتب هوکر شائع هوگئي ہے - افسوس ہے کہ باوجود خاموش اور پر سکون زندگي کے وہ مسجد کانپور کے الم ناک حوادث سے محفوظ نہ رهسکے ' اور اسکي پریشانیوں کي وجہ سے تقویم کي ترتیب و اشاعت میں دیر هوگئي -

سال تمام کا سب سے بڑا حادثہ مسجد مچھلي بازار کانپور کا واقعہ تھا اسلیے ابتدا میں اسکي تصویر دي ہے - معمولي تقویمي جداول و مطالب کے حسب معمول تاریخي حصہ علاوہ تاریخ افغانستان کا باتصویر ہے - مصوري و نقاشي کے متعلق ایک نہایت دلچسپ مضمون درج کیا ہے اور انگریزي کے با تصویر جغرافي نقشوں کے اصول پر تمام قطعات ارض کے نقشے بھي دیے هیں ' جنمیں اُن ممالک کي مشہور بحري و ارضي پیداوار ' عمارتیں ' بحور و انہار ' اور خصوصیات ملکي دکھلاے گئے هیں جو نہایت دلچسپ هیں -

نمایش دستکاري خواتین هند

اعـــلان

نمایش مندرجہ عنوان جسکا انعقاد ۱۶ مارچ سے ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع تک علیا حضرت دام اقبالها نے منظور فرمایا تھا - وہ اب بوجہ قربت زمانہ دور فصل بجاے تواریخ مذکورہ کے یکم مارچ سے دهم مارچ سنہ صدر تک منعقد هوگي بغرض آگاهي هر خاص و عام اس نظر سے کہ نمایش مذکورہ نمایش اسپان کے ساتھہ ساتھہ منعقد هو اطلاع دیجاتي ہے - فقط -

حسب الحکم فرمان رواے بھوپال

اودہ نراین - بسریا

چیف سیکریٹري فرمان رواے بھوپال

کے هر رخ کا عکس ان آلات تصویر پر پڑتا رهے ' اسطرح بغیر رصد گاهوں میں بیٹھنے کي زحمت گوارا کیے وہ تمام باتیں معلوم هو جاتي هیں جو کئي کئي دن تک بیٹھنے کے بعد معلوم هوتي تهیں - یه آلات تصویر ستاروں کي هر نقل و حرکت کي تصویر لیلیتے هیں - گویا اب یهی آلات تصویر ان علماء راصدین کي قائم مقامي کرتے هیں جو رصد گاهوں میں لیل و نہار مراقب رہا کرتے تھے !

اس طریقه سے علاوہ اقتصاد وقت و محنت کے ایک بڑا فائدہ یه هوا که ستارہ خواہ کتنی هي دور هو' اسکا نور چاهے جسقدر هي کم هو' اور حرکت و تغیر خواہ کتنی هي خفیف هو' مگر لوح تصویر پر هر نقل و حرکت پوري پوري آ جاتي هے اور وہ دقیق و تاریک چیزیں جو آنکھ کے دست رس سے باهر تهیں اور اسلیے رهجاتي تهیں ' اب کسي طرح نہیں رهسکتیں !

* * *

فن آلات سازي کي ترقي نے وہ محیر العقول کرشمے دکھاے هیں که اگر آج سے چند صدیاں پہلے یه آلات هوتے تو صاحب آلات ساحر یا شعبدہ باز سمجھا جاتا - اگر آج سو برس پہلے کے لوگ زندہ هو جائیں اور دنیا کے موجودہ حالات دیکھیں ' تو غالباً اپنے آپ کو عالم خواب یا کسي طلسم کدہ میں سمجھیں' کیونکہ آج اسرار و نوامیس طبیعت کے انکشاف اور آلات کي ترقي سے جو حیرت انگیز کام انجام پا رهے هیں ' ان تک اسلاف کا وہ مخیله بھي نه پہنچا تها ' جو ساحروں اور اجنه کي هوش ربا داستانیں تصنیف کیا کرتا تها -

ترقي آلات کي ایک مثال وہ آله هے ' جس کو رنگ نما (Spectrascope) (۱) کہتے هیں - اس آله سے نور کے مختلف رنگ جدا کیے جاتے اور ان رنگوں کے امتحان و اختبار سے اس جسم منور کے مادہ کا سراغ لگایا جاتا هے - مثلاً ایک جسم منور مسي هے ' تو اسکے نور کي تحلیل سے سبز خطوط پیدا هونگے ' یا اگر زنگ کا هے تو دوسري خطوط پیدا هونگے - و قس علي ذلک -

اس آله " رنگ نما " سے یه بھي معلوم هو جاتا هے که اس جسم منور کا قوام جامد هے یا کوئي گیس ؟ اور اگر وہ کسي گیس کے لفافه میں ملفوف هے یا نہیں ؟

* * *

جسطرح ترن کي سیٹي سے اسکے قرب و بعد اور سمت کا اندازہ هو جاتا هے ' اسیطرح اجرام سماویه کے نور سے انکي سمت و سرعت رفتار کا بھي علم هو جاتا هے - صرف شعاعوں یا انکے عکس کو دیکھکے علماء فلک معلوم کرلیتے هیں که وہ ستارہ آ رہا هے یا جا رہا هے ' اور نیز یه که اسکي رفتار سریع هے یا بطي ؟ غرضکه اجرام سماویه کے متعلق همارے معلومات کا ایک بڑا ذریعه انکا نور هے - صرف ایک نور سے هم انکے مادہ قوام' سمت رفتار' اور سرعت و بطي سیر کو معلوم کرلیتے هیں - لیکن اس آله " رنگ نما " سے استفادہ آسان نہیں ' کیونکه اس سے صرف خطوط نظر آتے هیں' اور ان خطوط سے عناصر کا اندازہ کیا جاتا هے - بعض عنصر مثلاً لوهے سے متعدد اور مختلف اللون خطوط پیدا هوتے هیں - مگر چاندي کے خطوط اس سے مختلف اور سونے کے ان دونوں سے متباین هوتے هیں - پس اصلي نقطه کار اس امر کي تمیز هے که کون خط کس عنصر کے سبب سے پیدا هوا هے ؟ اور آیا یه متعدد خطوط کسي ایک عنصر کا نتیجه هیں یا چند عناصر کے ' اور وہ عناصر کون کون هیں ؟

اسکے لیے ضرورت هے که راصد (رصد گاہ سے مطالعۂ فلک کرنے والا) تجربه کار' دقیق التمیز' اور صادق التخمین هو -

اس آله " رنگ نما " کے استعمال سے معلوم هوا هے که ستارہ شعري' جو هم سے کئي ملین پر هے' في ثانیه ۲۹ میل کے حساب سے هم سے دور هوتا هے' ڈیڑھ دن تک یهي حالت رهتي هے' اسکے بعد اسي شرح رفتار سے وہ قریب هونا شروع هوتا هے -

علماء فلک نے پچاس ملین تصویریں ایسے ستاروں کي لي هیں جو مختلف مجامع میں منقسم هیں ' خود مجامع کي بھي دو قسمیں هیں - آله " رنگ نما " سے معلوم هوتا هے که ان دونوں قسموں کي سمتیں بالکل مقابل و محاذي هیں -

* * *

یه بھي دریافت هوا هے که همارا نظام شمسي یعني آفتاب مع اپنے تمام سیاروں کے ۱۳ میل في ثانیه کے حساب سے سماک رامح کي طرف بڑھ رہا هے ' اور جسطرح همارا نظام سماک رامح سے ملنے کے لیے اسکي طرف جا رہا هے ' اسیطرح خود سماک رامح بھي همارے نظام شمسي کي طرف بسرعت تمام آ رہا هے -

قدیم علم الفلک میں صرف ایک آفتاب مانا جاتا تها ' مگر موجودہ علماء نے جدید آلات رصدیه کي مدد سے ایک هزار ملین آفتاب دریافت کیے هیں - یه تمام آفتاب مع اپنے سیارات کے اس فضاے بسیط میں گردش کرتے رهتے هیں - جب کبھي دو آفتابوں میں تجاذب هوتا هے اور وہ قریب آ جاتے هیں تو انکي رفتار ۴ سو میل في ثانیه هو جاتي هے - اس حساب سے وہ ایک گھنٹه سے کم میں مقابل بھي هو جاتے هیں اور جدا بھي هو جاتے هیں -

آفتابوں کي کثرت ' انکي گردش ' اور تجاذب و تقارب کے وقت انکي سرعت رفتار کي بنا پر علماء فلک کا خیال هے که دو آفتاب خواہ کتنے هي دور هوں' مگر انکا تصادم هر وقت ممکن هے - اور ظاهر هے که جسوقت دو ایسے آفتابوں میں جو ۴ سو میل في ثانیه کے حساب سے چل رهے هوں' تصادم هوگا تو کیسي قیامت برپا هوگي !

* * *

یه هیں ان صدها غرائب افلاک میں سے چند عجائب' جو جدید علم الفلک نے همیں بتائے - پس اگر علم الفلک اپنے قدیمي مرکز پر رهتا تو یه تمام حقایق اسیطرح همیشه مستور و مخفي رهتے جسطرح که اس دور جدید سے پہلے تک رهے -

هم نے جو کچھه لکھا هے در اصل جدید علم الفلک کے بحر ذخار میں ایک قطرہ سے بھي کم هے - انشاء الله آیندہ بشرط فرصت کسیقدر تفصیل سے لکھینگے اور " هیئۃ جدیدہ و قرآن " کا موضوع تو ابھي بالکل باقي هے -

---

(۱) یه نام دو لفظوں سے مرکب هے - ایک اسپیکٹرا اور دوسرا اسکوپ - اسپیکٹرا جمع هے اسپیکٹرم کي جو ایک لاطیني نژاد کلمه هے - اسپیکٹرم کے لغوي معني هیں وہ مختلف رنگ جو آنکھیں بند کرنے کے بعد نظر آتے هیں - مگر اصطلاح میں نور کے ان رنگوں کو کہتے هیں ' جو ایک مثلث آله کے ذریعه سے ' جسے (Priam) کہتے هیں جدا کرکے اس طرح دکھائے جاتے هیں' گویا وہ کسي جالي پر پھیلا دیے گئے هیں - اسکوپ کے معني هیں " نما " - پس اسپیکٹرا سکوپ کے لفظي معني هوے " الوان نور نما " اور یهي اس آله کي تعریف هے -

لیکن " الوان نور نما " کي ترکیب طویل و ثقیل تهي - اگر نور حذف کردیا جائے اور الوان کو رنگ سے بدلدیا جائے تو یه " رنگ نما " هوسکتا هے - یه ترکیب سبک و سهل هے اور بآساني زبانوں پر جاري هوسکتی هے - اسي لیے میں نے صرف رنگ نما کو اختیار کیا - البتہ اس صورت میں معنی لغوي معني اصطلاحي سے کسیقدر عام هونگے مگر تداول و استعمال سے اس نقص کي تلافي هو جائیگي اور تھوڑے عرصے کے بعد " رنگ نما " سے بھي اسیطرح خاص آله متبادر هونے لگیگا ' جسطرح که آج خورد بین ' دوربین' مرغ باد نما ' وغیرہ سے خاص خاص آلات هي متبادر هوتے هیں (تفصیل کے لیے دیکھو مقاله مصطلحات علوم مندرجه الهلال جلد ۲ - نمبر ۱۶) منه -

ترقي پر تھا - نئے ستاروں کے اکتشاف ' مقدار رفتار ' سمت رفتار ' ایام طلوع و غروب رغیرہ رغیرہ مسائل کي تحقیقات سے اسکے سرمایہ میں اضافـہ ہوتا رہتا تھا - پھر رہ زمانـہ آیاکـہ تنزل شروع ہوا ' یہاں تک کـہ بالآخر رفتار ترقي جمود و سکون سے بدلگئي - اسوقت کے علم الفلک کا سرمایہ صرف اسلاف کے آراء و افکار تھے -

یہي حالت رهي یہاں تک کہ گلیلیو ایطالي (Galilea) پیدا ہوا - گلیلیو نے اس جمود کو حرکت سے بدلا اور اس انقلاب عظیم کي داغ بیل ڈالي جو ہم اسوقت دیکھہ رہے ہیں -

* * *

در اصل اس انقلاب کا سبب وہ چھوٹي سي دوربین تھي جو اس نے سنہ ۱۹۰۶ ع میں بنائي تھي -

اس دوربین سے اس نے ستاروں کے دیکھنے میں مدد لي - اس تجربـہ میں جب اسکو کامیابي ہوئي تو اسي اصول پر اس نے ایک بڑي دوربین بنائي - اس بڑي دوربین کا پہلا کارنامہ یہ ہے کہ مشتري کے گرد گردش کرنے والے چاند نظر آگئے -

گلیلیو کي دوربین ایک خاص حد تـک بڑھائي جا سکتي تھي - پس اگر آلات رصدیہ کي ترقي اس دوربین تـک آکے رک جاتي ' تو یقیناً یہ انقـلاب اســقدر عظمت و وسعت اختیار نہ کر سکتا -

لیکن بند ٹوٹ چکا تھا اور عرصہ کے رکے ہوے پاني میں حرکت شروع ہوگئی تھي ' یہ قاعدہ ہے کہ جب کسي جمود طویل کے بعد حرکت شروع ہوتي ہے تو پھر بغیـر کسي شدید امتداد کے وہ نہیں رک سکتي - چند هي سال گزرے تھے کہ اسي اصول پر بلور سے دوربینیں بنائي گئیں جو بہت زیادہ بڑھائي جا سکتي تھیں ' چنانچہ اسي زمانہ میں ہرشل نے اتني بڑي دوربین بنائي ' جسکا چونگا ۴۰ قدم (فیت) لمبا تھا - اس دوربین سے اس نے وہ ستارے دیکھے ' جو گو حجم میں آفتاب سے بہت زیادہ بڑے ہیں مگر با ایں ہمہ بعد مسافت کي وجہ سے کروروں سال میں انکي روشني ہم تـک پہنچتي ہے - یہ یاد رکھنا چاهیے کہ نور کي رفتار في ثانیہ (سکنڈ) دو لاکھہ میل ہے - .

* * *

دوربین کي اس غیر معمولي ترقي نے انکشافات کا دروازہ کھولدیا ' اور ایسے ایسے عجیب و غریب حقائق هئیة بے نقاب ہوے ' جنکا وہم و گمان بھي قدما کو نہ تھا -

تم نے بارها تاروں بھري رات میں چھوٹے چھوٹے صدها ستارے بکھرے ہوے دیکھے ہونگے ' مگر شاید کبھي تمھیں انکي اصلي حقیقت کا وہم بھي نہ ہوا ہوگا ؟

یہ ترقي یافتہ دوربینیں بتاتي ہیں کہ یہ ستارے جو ہمیں اسقدر صغیر الحجم مثل نقطے کے نظر آتے ہیں ' در اصل ہمارے آفتاب کي طرح بڑے بڑے آفتاب ہیں - انمیں سے بعض ایک ہیں اور بعض دو کا مجموعہ - - انکے رنگ اور رنـگ کي طرح انکا مادہ قوام یا مایہ خمیر بھي مختلف ہے - بعض کا قوام گیس سے ہے اور بعض چھوٹے چھوٹے ذرات سے مرکب ہیں -

اسیطرح ایک ستارہ ہے جسے عرب " غول " کہتے ہیں - اس ستارہ کي یہ حالت ہے کہ کبھي کبھي اسقدر ماند پڑجاتا ہے کہ بمشکل نظر آتا ہے - عنترہ عبسي ایک مشہور شہسوار اور نبرد آزما عربي شاعر ہے - وہ کہتا ہے :

والغـول بین یدي یظهـر تـارة
زیکاد یخفي مثل ضوء المشعل

ترجمہ ــــ اور ستارہ غول کبھي تو اسقدر پر نور ہوتا ہے کہ خوب ظاہر و واضح نظر آتا ہے ' اور کبھي اسقدر ماند ہوجاتا ہے کہ مشعل کي روشني کي طرح معلوم ہوتا ہے کہ چھپ جانے کو ہے -

اس تغیر ظلمت و نور کے اسباب پہلے غیر معلوم تھے مگر اب تحقیق ہوگئے ہیں - اصل یہ ہے کہ جسطرح ہماري زمین کے گرد چاند گردش کرتا ہے ' اسي طرح اس ستارے کے گرد بھي ایک اور ستارہ گردش کرتا ہے - یہ دوسرا ستارہ خود روشن نہیں ہے بلکہ تاریک ہے - اسلیے جب وہ گردش کرتے کرتے غول کے اس حصے کے سامنے آجاتا ہے جو ہماري زمین کے بالمقابل ہے تو غول کا نور کم ہوجاتا ہے اور ہماري نظر سے قریباً مخفي و مستور ہوجاتا ہے - پھر یہ دوسرا ستارہ جسقدر ہٹتا جاتا ہے ' اتنا هي غول بھي نظر آتا جاتا ہے ' یہاں تـک کہ بالکل درخشاں اور جگمگاتا ہوا نمایاں ہوجاتا ہے -

ستارہ " قطب " در اصل چار ستاروں کا مجموعہ ہے ' انمیں سے تین تو نہایت درخشاں ہیں اور ایک کسیقدر کم روشن ہے -

" رجل الجبـار " در اصل دو آفتـاب ہیں - اسمیں سے ایک سفید اور ایک نیلگوں ہے -

* * *

تم نے دیکھا ہوگا کہ شب کو چھٹکے ہوے تاروں میں چند ستاروں کے گچھے یا جھرمٹ نظر آتے ہیں - موجودہ تحقیق یـہ ہے کہ اس قسم کے ستارے کم از کم ایک لاکھہ ۴۰ ہزار ہیں - بلکہ اغلب یہ ہے کہ تمام ستاروں میں سے ایک ثلث اسیطرح مزدوج ہیں :

جسطـرح ہمارا عالـم شمسي ہے ' اسیطـرح ان نجوم مزدوجہ کے بھي عوالم شمسیہ ہیں - بالفاظ واضح تر جسطرح ہمارے عالم میں ایک آفتاب ہے - وہ اپني جگہ پر ساکن ہے ' اسکے گرد تمام دوسرے سیارے گردش کر رہے ہیں ' اسیطرح ان نجوم مزدوجہ میں بھي ایک ستارہ مثل مرکز کے اپني جگہ پر قائم ہے اور باقي ستارے اسکے گرد پھر رہے ہیں - البتہ ہمارے عالم اور ان ستاروں کے عوالم میں فرق یہ ہے کہ ہمارے عالم کے ستاروں کے حجم میں باہم بہت فرق ہے - مثلاً ہمارا آفتاب مشتري سے ۱۰۴۷ گونہ بڑا ہے ' اور اپنے تمام سیارات و اقمار سے ۷۴۶ گونہ - مگر ان نجوم مزدوجہ کے عالموں میں شاید اسقدر تفاوت نہیں ' وہاں بڑے سے بڑا ستارہ چھوٹے سے چھوٹے ستارے سے چارگونہ بڑا ہے -

بعض علماء کہتے ہیں کہ اغلب یہ ہے کہ ان ستاروں میں سے ہر ستارہ ہمارے آفتاب کي مانند ہے ' یعني اتنا هي یا اس سے زیادہ بڑا ہے ' اور اسکے گرد دیگر سیارات گردش کرتے ہیں - اس خیال کا جزء اول یعني کبر حجم تو ایک غیر مختلف فیـہ مسئلہ ہے - البتہ دوسرا جزء یعني اسکے گرد ستاروں کي گردش البتہ ایک حد تک محل نظر ہے - کیونکہ اسکے ثبوت کي کوئي دلیل نہیں ' اور برعکس اسکي نفي کي تائید میں دلائل ملتے ہیں -

* * *

پہلے رصد کا قاعدہ یہ تھا کہ رصد گاہ میں بیٹھکے آسمان کي طرف دیکھتے رہتے تھے - ظاہر ہے کہ یہ طریقہ کسقدر وقت ضائع کرنے والا اور موجب تعب و دقت تھا ' مگر اختراعات کي کثرت اور آلات و ادوات کے توفر نے جہاں اور بہت سي انساني مصائب کو کم کیا ' وہاں اس علمي مصیبت کو بھي آسان کر دیا -

علماء نے رصد گاہوں میں بیٹھنا کم کر دیا ' اسکے بدلے دوربینوں کو اسطرح رکھا کہ وہ ستاروں کے ساتھہ ساتھہ گھومتي جائیں - پھر ان دوربینوں سے آلات تصویر کو اسطرح ملا دیا کہ وہ بھي دوربینوں کے ساتھہ ساتھہ گھومتے رہیں ' اور اجرام سماویہ

اور بے معني خيالات شيعيان اثنا عشري کے مقابل ميں حجت پکڑنا آپ هي ايسے عقلمند آدمي کا کام هوسکتا هے - آپ کو معلوم هے که شيعيان اثنا عشري دين کو عين عقل اور عقل کو عين دين سمجھتے هيں ' اور سوا عقل کے کسي دوسري شے کو اپنے اوپر حجت نهيں گردانتے ' با اين همه ان کي کثرت کا يه حال که ايک بڑا حصه معمورۂ ارض کا مجموع من حيث المجموع ان کے افراد سے آباد و معمور هے ' اور به افضل ايزدي يهي گروه صاحب ملک و قوت و سطوت و شوکت هيں - نه صرف ممالک اسلامي ميں بلکه هر بر اعظم ميں حتے که يورپ ميں بهي - کيا آپ کو خبر نهيں که قسطنطنيه اور اناطوليا ميں بالخصوص لوگ بيحد مائل به تشيع هيں (ملاحظه هو سفرنامه آنريبل خواجه غلام الثقلين) اور روز افزوں تعداد شيعه مذهب اختيار کر رهي هے ؟ کيا يه شيعه تبريه يا صالحيه يا سليمانيه هيں ؟ يه فرقے اب سے صدها سال پيشتر فنا هوچکے -

آگے چلکر نهج البلاغة جلد ۲ - ۷ کي عبارت کا حواله ديتے هيں - اس حواله کو ديکھکر مجھے سخت تعجب آميز هنسي آئي کيونکه بظاهر مجھے آپ ايک ايسے شخص معلوم هوتے هيں جو برخلاف علماے اهل خلاف کے بظاهر شيعوں کي کبھي کبھي کچھه مختصرات ديکھه ليا کرتے هيں - چونکه بعض اوقات اجلاء بديهيات کي طرف بهي توجه دلانے کي ضرورت هوتي هے اس غرض سے عرض کرتا هوں که مهربان من ! آپ کو معلوم هونا چاهيے که نهج البلاغة شيعوں کے کتب اربعه ميں داخل نهيں هے بلکه وه ايک ادب کي کتاب هے ' جو بطور بياض شريف رضي عليه الرحمة نے بلحاظ اپنے مذاق ادب و عربيت کے جناب امير عليه السلام کے چند خطب و خطوط و کلمات حکمت و سياسيات سے منتخب فرما کر جمع فرمائي تهي - يهي وجه هے که اکثر مقامات پر مبتدا محذوف هے ' صرف خبر سے انتخاب شروع هوا هے ' نيز يهي سبب هے که اسناد اس ميں محذوف هے ' کيونکه وه کوئي حديث کي کتاب نهيں هے بلکه علم ادب کي ' اسي وجه سے وه اکثر ان خطوط کو بهي نقل فرما ديتے هيں جو بطرق اهل سنت انهيں پهونچے تهے - اسي قبيل سے يه فقره معلومه بهي هے جسے آپنے به کمال فخر و مباهات نهج البلاغة سے نقل فرمايا هے - مکرم بنده ! يه فقرات ايک خط کے هيں جو جناب امير عليه السلام نے معاويه کو لکها تها ' اور اس ميں مسلمات قوم کے موافق الزامي حجت معاويه اور اسکے اتباع پر اپنے خليفه برحق هونے کي قائم فرمائي هے نه که تعقيدي - معاذ الله حضرت کي شان اول فلاسفه اسلام هونے کي حيثيت سے کهيں زياده اس سے اجل و ارفع تهي که وه اسے تعقيدي جواب خيال فرما سکيں - نعوذ بالله بفرض محال اگر ايسا هوتا تو سب سے پہلے ميں اُنکي امامت و خلافت سے دست بردار هوجاتا -

يه خيال صرف ميرا هي نهيں هے بلکه ابن ابي الحديد معتزلي جيسے مشهور فيلسوف و متکلم و مورخ شارح نهج البلاغة کا بهي هے - حسن اتفاق ديکھيے که يهي خط بعينه نصر ابن مزاحم منقري يتيمي نے کتاب القصص ميں اپني ذاتي سند سے نقل کيا هے جسکے رجال سب مشاهير محدثين اهل سنت هيں اور کوئي بهي شيعه نهيں هے ' نه خود نصر ابن مزاحم هي شيعه هے ' اور ابن حبان سا شديد النعت ' امام جرح و التعديل ' دشمن اهل بيت اطهار عليهم السلام نے اسے اپني کتاب الثقات ميں درج کر ديا هے -

آگے چل کر آپ خلافت کو فروع دين سے قرار دے کر اسکے فروعي ثابت کرنے کے بمقابل شيعوں کے درپے هوے هيں ' گويا که آپ شيعوں پر الزامي حجت قائم کرنا چاهتے هيں - اس مقام پر مجھے پيشتر سے زياده هنسي آئي - مقام انصاف هے - اگر اتفاقا خلافت آپکے نزديک فروع دين سے هے تو پهر آجتک يه نزاع شيعه و سني کي کيوں منجر به کشت و خون و تاخت و تاراج هورهي هے ؟ شيعوں سے قطع نظر فرمائيے کيونکه وه هرگز اسے فروع دين سے نهيں مانتے ' اور نه جب تک حجيت عقل کے قائل هيں هرگز مانينگے - وه اسے اصول دين بلکه دين کا جزو اهم و اقدم خيال کرتے هيں ' اور اسي بنياد پر ضرورت امام معصوم منصوص منصوب من الله کے قائل هيں اور اسي پر عقل نے انهيں مجبور کيا هے شيعوں کا عموما اور خاصة ميرا بضرورت عقل وهي خيال هے جو اقتساسي شاعر مجهه سے پيشتر مستنصر عباسي کے زمانه ميں فرما گيا هے :

ان کان احمد خير المرسلين فذا
خير الوصيين او کل الحديث هبا

اس مقام پر يه ذکر کر دينا خالي از لطافت نه هوگا که يه آخري شعر اقتساسي کي ايک نظم کا هے جو اس نے اس موقع پر في البديهه مستنصر عباسي کے سامنے پڑهي تهي ' جب وه حضرت سلمان فارسي رضي الله تعالى عنه کي زيارت کے واسطے مدائن ميں آيا تها ' اقتساسي شاعر اس کے همراه تها ' اسوقت مستنصر کو خيال جناب امير عليه السلام کے اس معجزه طي الارض کا گذرا جو نهايت مشهور هے که حضرت حسب خواهش حضرت سلمان فارسي رضي الله تعالى عنه بر وقت انتقال آں جناب کے في الفور بمعجزه طي الارض مدينه سے مدائن تشريف لائے ' جهاں حضرت سلمان حضرت عمر کي طرف سے گورنر مقرر تهے ' اور حضرت نے به نفس نفيس کل انتظام ان کي تجهيز و تکفين اپنے دست حق پرست سے فرمايا ' اور انهيں دفن فرما کر پهر اوسي شب کو قبل از نماز صبح مدينه ميں داخل هوگئے - يه خيال کرکے مستنصر نے طنزا اقتساسي سے کها که يه بالکل علامات شيعه کي تراش معلوم هوتي هے - في الفور اقتساسي کهڑا هوگيا اور کهنے لگا :

انکرت ليلة اذ صار الوصي الى
ارض المدائن لما ان لها طلبا
و غسل الطهر سلماناً و عاد الى
عراص يثرب والاصباح ما وجبا
و قلت ذالك من قول الغلاة وما
ذنب الغلاة اذا لم يوردوا کذبا
فآصف قبل رد الطرف من سبأ
بعرش بلقيس وافي يخرق الحجبا
فانت في آصف لم تغل فيه بلى
في حيدر انا غال ' ان ذا عجبا
ان کان احمد خير المرسلين فذا
خير الوصيين او کل الحديث هبا

خيريه تو ايک لطيفه بطور جمله معترضه درميان ميں آگيا - مقصود اس سے يه هے که امام منصوص منصوب من الله کا بعد نبي منصوب هونا اسي قدر بضرورت عقل معلوم هے جس قدر که نبي کا مبعوث برسالت هونا ' پس اگر نعوذ بالله تعالى آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم نے جناب امير عليه السلام پر نص جلي نهيں فرمائي هوتي تو هم کو قطعاً انکي نبوت سے انکار هوتا ' اور جس خدا نے انهيں منصوب و منصوص فرمانے کي پيغمبر عليه السلام کو تاکيدي هدايت نه فرمائي هوتي اسکي خدائي سے بضرورت عقل هم کو انکار کرنا پڑتا ' مگر يه سب فروض باطله هيں ' ورنه وهي عقل جس سے

المراسلة والمناظرة

اتحـــاد شيعـه و اهل سنت

از جناب مولانا شيخ فدا حسين صاحب پروفيسر دينيات محمڈن کالج علي گڈه

نصحت فلم افلح و غشوا فافلحوا
فـاوردنـي نصحي بـدار هـوان
فان عشت لم انصح و ان مت فالعنوا
ذوی النصح من بعدي لکل لسان

قطعه مذکوره بالا کا مصداق اتم ميري ذات هے اور بس - ميں نے اپنے مضمون منطبعه الهلال بابت ۳ ماه ستمبر سنه ۱۳ ميں کس قدر اهتمام بليغ مذهبي مناظرات کے انسداد ميں کيا تها ' اور سني اور شيعوں کي فيما بين اتفاق و اتحاد قلبي نه که ظاهري کي ضرورت ظاهـر کي ' اور مخصوص اپنے فـرقـه کو دعوت صلـح و مصالحت دي - پهر کيا اسکا يهي نتيجه تها جو مولوي خادم حسين صـاحب کے هاتهوں مجهے مـلا ؟ اگر مولوي خـادم حسين صاحب سنيوں کي آڑ پکڑ کر اور اپنے تئيں سني ظاهر کرکے ميرے مضمون کا جواب نه ديتے تو ميں هرگز انکي تحرير کا جواب نه ديتا - ميں نے شيعه سنيوں کے درميان اتفاق کي دعوت دي تهي - قاديانی اور شيعوں کے درميان نهيں ' مگر چونکه انهوں نے اپنے تئيں سنيوں کے لباس ميں جلوه ديا هے اس خيال سے که مبادا ساده مزاج سنيوں کو انکي اس تحرير سے مزيد نفرت و وحشت شيعوں کي طرف سے پيدا هوجاے ' لامحاله محض حسبة لله اعلاء کلمة الله و احقاق حق کيليے چند سطور لکهتا هوں ' ورنه بے نتيجه قيل و قال و سوال و جواب مقصود نهيں -

مولوي صاحب نے اول ميرے کل مضمون کا خلاصه نهايت هي قابليت کے ساتهـه تحريـر فرمايا هے - ازاں بعد اتفاق کو ديني و ملی ميں تقـيم کيا هے ' اور پهر ديني اتفاق کي تقسيم اصولي و فروعي ميں کي هے ' مگر حد و تعريف هر قسم کي بالکل محذوف اور پهر اصولي قسم اتفاق کو فريقين ميں موجود بتايا هے ' ليکن مجهے ان کي اس راے سے بالکل اختلاف هے ' مشکل يه هے که اصولي اتفاق کي کچهه تعريف نهيں لـکهي هے - المعني في بطن الشاعر کا حال هے - رجما بالغيب کيا کها جاے مگر تاهم اتنا ضرور عرض کرونگا که مولوي صاحب کے وسعت معرفت و اطلاع سے بهت بعيد هے که وه اصولي اتفاق کو بين الـفريقين موجود بتاتے هيں - توحيد ' نبوت ' صفات ثبوتيـه و سلبيه ' معاد و قرآن وغيره ' ديگر تفاصيل ميں ضرور اختـلاف اور سخت اختـلاف هے ' اگر مولوي صـاحب نهيں واقف هيں تو سخت مقام افسوس هے ' مگر با خبر حضرات علماء اهل سنت سے يه امر پوشيده نهيں هے -

رها فروعي اتفاق تو اسکا بهي يهي حـال هے کـه وه ايک مجهول المعني لفظ هے جس کي نه تعريف هے نه حد هے ' ليکن يه جمله سخت عجيب هے که:

" با وجود علماء فريقين کي جانفشاں کوششوں کے الخ "-

معلوم نهيں وه فروعي اتفاق کس شے کا نام هے جس کے ليے اتني کوششيں کي گئيں اور وه کون کون علماء فريقين تهے ' جنهوں نے معلوم نهيں اب يا کس زمانه ميں کيا کيا کوششيں فرمائي تهيں کـه باوجود ان کے پهر بهي بقول آپ کے سيلاب افتـراق نه رک سکا ؟

آگے چل کر ملي اور سياسي اتفاق کے ذيل ميں تحرير فرماتے هيں:

" کيا هی اچها هو اگر هم فروعي اختلافات الخ "

سبحان الله جب آپ ميري دعوت صلح بين الفريقين کي تحرير تک کو ٹهنڈے دل سے نه ديکهه سکے اور با وصف اس کے که اس ميں کوئی شائبه سخت کلامي يا دل آزاري يا مناظره مذهبي کا نه تها اس کے جواب ميں خواه مخواه ايک دور از کار سخت دل آزار مذهبي مناظره کي بنياد قائم کردي ' جس کا نتيجه يه هے که اگر صلح هوتي بهي هو تو نه هوسکے ' تو پهر يقولوں ما لا يفعلوں کا مصداق بننے سے کيا فائده ' اور اس قدر وقت عزيز فضول مذهبي چهيڑ چهاڑ ميں ضائع کرنے سے کيا حاصل ؟

آگے چل کر آپ مشهد مقدس و علماء تبريز کي شهادت کا ذکر فـرماتے هوے لکهتے هيں که " علمـاء نجف نے ايک فـرمان واجب الاذعان الخ "

از براے خدا انصافاً فرمائيے که اگر علماء نجف نے کوئي ايسا فـرمـان واجب الاذعان جاري فرمايا اور بفـرض محال اس کا کچهه اثر نه هوا تو انهوں نے کيا برا کيا ؟ ميں نے بهي دعوت اتحاد کي تهي - قبل اس کے که کسي شيعه کے طرف سے کوئي آواز اتفاق يا اختلاف کي بلند هو ' آپ هي نے سب سے پہلے دروازه افتراق و اختلاف کا مسلمانوں پر کهول ديا - حضرات اهل سنت کے علماء کرام سے تو اتنا بهي نه هوا که اپنے بهائيوں اور اتباع کو شيعوں کے ساتهه اتفاق و اتحاد کي هدايت تحريری و تقريري فرماتے اور سختي کے ساتهه دعوت دي هوتي ' پهر اگر علماء عراق نے ايسا کيا اور کچهه اثر نه هوا تو يه فرمائيے که شيعوں سے قطع نظر فرما کر اهل سنت کو کهاں تک معذور رکهيں گے ؟ اگر شيعوں نے بقول آپ کے تبديلي نهيں دکهلائي حالانکه يه خيال باطل هے جسکے شواهد بطلان سے علي گڈه کالج و مسلم يونيورسٹي و جنـگ بلقان و مقدمه کانپـور علي رؤس الاشهاد زبـان حال سے شهادت دے رهے هيں ' پهر بهي ميں آپ سے پوچهتا هوں که سني حضرات نے شيعوں کے ساتهه طرز عمل ميں کيا تبديلي دکهلائي ؟ اگر دکهلائي هو تو وه بتلائي جائے اور اگر نهيں دکهلائي هو تو آپ اپني ذات کو ملامت کيجيے -

آگے چلکر آپ ميرے مضمون کے بعض مطالب پر روشني ڈالنے کا دعوی فرماتے هيں - ازانجمله نمبر (۱) ميں تحرير فرماتے هيں -

" اگـر نيت بخيـر هـو تو اس ميں اتفاق راے الـخ "

اسي کے معني خواه مخواه مذهبي مناظره کو درميان ميں لانا هے ' جس سے ميرے نفس مضمون کو کچهه لگاؤ نهيں - آپ کا کيا ذکر هے - هندوستان کے ايک ايک بچه کو معلوم هے که هندوستان ميں لفظ شيعه سے مراد شيعيان اثنا عشري هيں - هندوستان ميں نه زيدي رهتے هيں ' جو بغداد ميں اثنا عشريوں کے کروڑويں حصه سے بهي کم هيں - نه تبري يا سليمـاني يا صالحـي جو حشرات الارض کي طرح باغواے شيطاني مثل برساتي بيڑوں کے ايک خاص فصل ميں پيدا هوئے اور برباد و فنا بهي هوگئے - همارے اصحاب اماميه اثنا عشريه هميشه انهيں کافر و نجس بدتر از سگ و خوک سمجها کيے ' اور کلاب ممطوره کے لقب سے ملقب کرتے رهے - فـرق بائده کے مهل

وہ مقصد حاصل نہوگا ' تو لا محالہ اس مقصد مشترک کي اہمیت و عظمت اور محبوبیت و کشش آپکو مجبور کریگي کہ باهمي جھگڑوں کو ختم کردیں' یعني اُس کے عشق کا جذبۂ قوي آپکے تمام جذبات نزاع و جدال پر غالب آجاے گا ' اور جمال مقصد کے نظارے کی محویت خود بخود ہر طرف سے ہٹا کر صرف اپنے ہي طرف کھینچ لیگي ! و لنعم ما قیل :

لـو یسمعون کمـا سمعت کـلامها
خـروا لـعـزة سجـدا و رکـوعـا !

اگر اسـلام کے تمام فرقوں کو نفس اسـلام عزیز ہے تو وہ اپنے تمام جھگڑوں کو یقینا اسکي حفاظت و اشاعت کي راہ میں ترک کردینگے' اور اگر اعلاء کلمۂ اسلام سے بڑھکر انکو خلافۃ شیخین اور امامت و وصیت علي و حسنین (رضي الله عنهم) و وجوب تقلید و عمل بالحدیث ' و امین بالجہر' و وضع الیدین علی الصدر او تحت السرہ کے مشاجرات محبوب و عزیز ہونگے تو یقینا وہ اُنکي پرستش میں سرشار رہیں گے' اور نفس اسلام کے بقا و حفظ پر اختلاف عقائد و تفریق باهمي کو ترجیح دینگے' فوا اسفا علی ما فرطتم في جنب الله !

و قال فرید الدین العطار :

ز نادانـي دل پر جہل و پر مکر
گرفتـار علي ماندي و بوبکـر
چو یکدم زین تخیل مي نرستي
ندانم تا خـدا را کے پرسـتي ؟

مجھے ذرا مہلت ملے تو چاهتا ہوں کہ ایک تاریخ مسلمانوں کے باهمي جنـگ و جدال کي مرتب کروں' جسمیں دکھلایا جاے کہ صدر اول سے لیکر اس وقت تـک مختلف فرقوں کے باهمي نزاع و جدل نے مختلف قرون و سنین میں اسلام کي اخلاقي و سیاسي قوت کو کیسے کیسے جاں گسل و پر از ہلاکت نقصانات سے دوچار کیا ہے ؟ شاید اسکا مطالعہ لوگوں کیلیے موجب عبرت ہو' اگر یہ تاریخ مرتب کي گئي' تو بہ صورت اجمال و ایجاز بھي دو تین جلدوں سے کم نہوگي کہ یہ داستان الم بہت طول طویل ہے :

سہ چیز ست آنکہ پایانے ندارد :
شب من' درد من' افسانۂ من !

ان الذین فرقوا دینهم و کانوا شیعاً لست منهم في شيء انما امرهم الی الله' ثم ینبئهم بما کانوا یفعلون (۶ : ۱۵۹)

مولانا فدا حسین صاحب کے مضمون کے متعلق چند امور کا عرض کرنا ضروري سمجھتا ہوں :

(۱) انہوں نے اپني تحریر میں اسپر زور دیا تھا کہ باستثناء خلفاء راشدین' جن لوگوں کو شیعہ برا سمجھتے ہیں' سني بھي برا سمجھیں - اس عالم تعمیم و اطلاق نے بحث کي صورت بدل دي' لیکن میں جہاں تـک سمجھتا ہوں اسمیں سوء نیت نہیں بلکہ سوء تعبیر کا قصور ہے - غالباً مولانا فدا حسین کا اس سے مقصد یہ ہرگز نہ تھا کہ ازواج مطہرات کو بھي اہل سنت برا کہنے لگیں - انکا اشارہ زیادہ تر بالعموم امراء بنو امیہ' و آل مروان کي طرف تھا کہ بہت سے سني انکي مدح سرائي کو بھي داخل مفہوم سنیت سمجھتے ہیں -

(۲) انہوں نے حضرات شیخین رضي الله عنهما کي تعریف کي ہے اور اپنے ہم مشربوں کو روکا ہے کہ اُنہیں برا نہ سمجھیں - یہ بے تعصبي و حقیقت شعاري نہایت مستحسن اور قابل صد تحسین ہے' اور میں سمجھتا ہوں کہ جن حضرات نے انکا رد لکھا ہے ' ضرور تھا کہ وہ جرح کے ساتھہ حق تعدیل بھي ادا کرتے -

(۳) انہوں نے اسپر بھي زور دیا تھا کہ اہل سنت خارجیوں کو اپنے سے علحدہ کردیں - جہاں تک میں سمجھتا ہوں ' خارجیوں سے انکا مقصد وہ لوگ ہیں جو باوجود ادعاء تسنن ' یزید و شمر اور ابن زیادہ کے فضائل و مناقب بیان کرتے ہیں' اور اُس گذشتہ فرقے کو زندہ کرنا چاهتے ہیں' جو بقول علامہ ابن تیمیہ ' یزید کي نبوت کا قائل تھا !

(۴) البتہ مولوي صاحب کا یہ فرمانا کہ تمام اہل سنت عزا داري کے وہ تمام طریقے اختیار کرلیں' جو برادران شیعہ اختیا کرتے ہیں' میري سمجھہ میں نہیں آتا - فرض کیجیے کہ ایک سنی اپنے علم و تحقیق کي بنا پر جانتا ہے کہ فلاں طریقہ سے عزا و ماتم کرنا شارع نے ممنوع فرمایا ہے - تو ایسي صورت میں وہ کیونکر اسمیں شرکت کرے ؟ البتہ مجالس ذکر شہادت کا منعقد کرنا ' کتب مقتل و سوانح کا پڑھنا ' گریہ و زاري کرنا ' وغیرہ و غیرہ ایسے امور ہیں جو خواص اہل سنت تک کرتے ہیں' اور صاحب تحفہ تـک کا اسپر عمل تھا -

(۵) نہج البلاغۃ کي نسبت میں سمجھتا ہوں کہ ایسے شواهد ملسکتے ہیں جن سے ثابت ہوگا کہ علمـاء شیعہ نے ہمیشہ اسے ایک ادبي و حکمي حیثیت سے بہت زیادہ درجہ دیا ہے اور اسکے اقوال کو حجت مانا ہے - اگر ضرورت ہوئي تو میں کتابوں کي طرف رجوع کرونگا - مقامات یاد ہیں - حوالے کي ضرورت ہے -

(۶) اصل یہ ہے کہ جو تحریریں اتحاد و اتفاق کي غرض سے لکھي جائیں ' اُن میں متنازعہ فیہ مسائـل کا تذکرہ ہونا ہي نہ چاهیے ' ورنہ پھر قال و اقـول شروع ہوجاتا ہے - خـلافت کے منصوص من الله ہونے کا اگر آپ ذکر نـہ چھیڑ دیتے تو سرے سے یہ بحث ہي شروع نہ ہوتي - میں اسے تسلیم کرتا ہوں کہ حضرات شیعہ کے اعتقاد میں خلافت اصول دین میں سے ہے نہ کہ فروع - نیز وجوب عدل و صفات باري تعالی میں بھي اہل سنت اشاعرہ ' شیعہ ومعتزلہ سے مختلف ہیں - اہل سنت سے اگر مقصود اشاعرہ ہوں تو انکي کتابیں موجود ہیں اور وہ خلافت کو خلافت من حیث النبوت یا اصلاً فی الدین تسلیم نہیں کرتیں - اصل یہ ہے کہ معاف فرمائیگا' یہ بحث ہي ساري کي ساري سیاسي تھي ' اب کیا ہوگیا ؟ میں تو اب ان کیا کہیے کہ کیا سے مناقشات کے موقع پر مرحوم غالب کے حکم پر عمل کرتا ہوں :

بحث وجـدل بجـاے ماں ' میکدہ جوے کانـدران
کس نفس از جمل نزد ' کس سخن از فدک نخواست

(۷) اس تحریر میں ایک موقع پر لکھا ہے کہ " آجکل بھی تمام دنیاے اسلام میں حتی کہ یورپ میں بھي شیعہ ہي صاحب شوکت و عظمت و داراء کثرت نفوس ہیں " یہ صحیح نہیں - البانیا میں نصیري فرقے کے قبائل ہیں' مگر انکو شیعہ اثنا عشري کہنا درست نہیں' قسطنطنیہ میں سوا اہل ایران کے شیعہ بہت کم ہیں - خواجہ غلام الثقلین صاحب کا تو یہ بیان ہے کہ ایران میں زیادہ تر بہائیت اندر ہي اندر کام کر رہي ہے -

(۸) اس راہ میں سب سے بڑھکر اقدم کام یہ ہے کہ رسم تبرہ کا استیصال کلي کردیا جاے اور مثل حضرۃ مغفور حجۃ الله خراساني کے (جنکي شہادت في الحقیقت موجودہ عہد کے عظیم ترین ضائعات اسلامیہ میں سے ہے) علماء شیعہ حرمت تبرہ کا اعلان کردیں - جب تـک یہ نہوگا ' اتحاد محال' خواب و خیال -

هم نے خدا کو جانا ' اسي عقل سے ضرورت نبي کي بهي پہچاني ' اور اسي عقل سے ضرورت امام معلوم منصوص من الله کي ماننا پڑي - اب آپ فرمائیے که جب آپ اسے فروع دین سے خیال کرتے هیں تو اصل دین نه هوئي ' پهر آپ حضرت خلفاء راشدین کي امامت کو کیوں زبردستي لوگوں سے منواتے هیں ' بعدیکه جو انکي امامت و خلافت کا منکر هو اسے کیا کیا کچهه کہا کرتے هیں ' اورکم ازکم ناجي نہیں سمجهتے ' یا کافر خیال کرتے هیں ' اور اگر انهیں برا کہا جاے تو العظمة لله - کیا یه سب هنگامه محض فروعي هونے کي بنا پر هے ؟ هرگز نہیں بقول غالب مرحوم:

پهر یه هنگامه اے خدا کیا هے ؟

آپ لوگ زباني طور پر مسئله خلافت کو فروعي قرار دیتے هیں ' مگر دل سے اصولي سے بڑه کر سمجهتے هیں ' اس زبردستي کا کیا علاج ؟

اس پر طره یه که اپني اظهار وسعت نظر کے خیال سے آپ نے جناب علامه ابن مثیم علیه الرحمة کي شرح نهج البلاغه سے ایک عبارت نقل کي هے - سبحان الله کیا شیعه جناب ابن مثیم کو بهي امام معصوم سمجهتے هیں ؟ یا اپ کا خیال هے که عقل کے مقابله میں ابن مثیم علیه الرحمة کے قول کے سامنے وه سر تسلیم خم کردیں گے ؟ حالانکه در اصل وه عبارت بهي ذره برابر آپ کو نافع نہیں هے ' کیونکه اس میں اسکے لیے کوئي نص نہیں هے جو خلافت مصطلح علیها بین الشیعه اور بضرورت عقل واجب علے الله و علي الرسول هے ' وه فروع دین سے هے ' بلکه لفظ خلافت بهي نہیں ' ولایت قصیرة الامد کا ذکر هے ' جو محض دنیاوي سلطنت تسلیم فرما کر ایسا ارشاد هوا هے ' اور همیں بهي اس ولایت کے جو خلفاء راشدین کو حاصل تهي دنیاوي هونے میں اور غیر دین هونے میں کچهه کلام نہیں هے بلکه اس کو دین سے کچهه علاقه هي نه تها اور نه اب هے - هماري مصطلح علیها خلافت کوئي اور هي شے هے ' جس پر هم جس قدر سختي کے ساتهه معتقد هیں زیبا هے ' مگر آپ کا اپني مصطلح علیها خلافت کے لیے اس درجه سخت و صلب هونا اور اس کي حمایت میں جان و مال و عرض و ناموس تک کو قربان کر دینا اور پهر زبان سے فروعي فروعي کہے جانا کس قدر عقلاً نازیبا هے -

جناب ابن مثیم علیه الرحمة سے گذر کر آپ نے ابن ابي الحدید معتزلي کي عبارت سے بهي استشهاد فرمایا هے - سبحان الله و بحمده ! کیوں جناب ' کیا ابن ابي الحدید بهي شیعوں کے امام هیں ' جن کے کلام سے هم پر حجت لائي جاتي هے ؟ البته وه ان شیعوں میں سے تهے جنکي بابت میں شیعه هوکر کہتا هوں که ایک آنکهه میري سني هے اور دوسري شیعه - ابن ابی الحدید اُن سنیوں میں سے هے جنکا محبت اهل بیت اظهار پر ایمان هے اور جو اس محبت میں شیعوں کو بهي محبت کي نگاه سے دیکهتے هیں ' وه خود اپنے ایک قصیده علویه میں فرماتے هیں:

و احب دین الاعتزال و انني
اهوی لاجلک کل من یتشیع

پهر اگر اس نے ایسا لکهه دیا تو هم سے کیا تعلق اور هم پر اس کا کلام کیونکر حجت هوسکتا هے ؟ اصل یه هے که هم پر بجز دلیل عقلي کسي کا کلام حجت نہیں -

---

الهلال :

بڑي مصیبت یه هے که مناظره بڑهتا جاتا هے اور صورت اتحاد ناپید تر هو جاتي هے -

بہت سے لوگ جو اتحاد کے یه معني سمجهتے هیں که مناظرات و مباحثات روک دیے جائیں ' میں اسکا قائل نہیں - اگر حسن نیت کے ساتهه مناظرات جاري رهیں تو اس سے کشف حقیقت و احقاق حق کي راه میں مدد ملتي هے - لیکن میں جس کام کو کر رها هوں ' اسمیں نه تو اسکي فرصت هے نه گنجایش اور نه ضرورت - اگر توفیق الهي اسکے اتمام میں موفق هو تو ضمناً یه تمام مقاصد اس ایک هي مقصد سے حاصل هو جائینگے -

الهلال میں میں نے جناب مولانا فدا حسین صاحب کي تحریر درج کردي گو اسکے بعض حصوں سے مجهے اختلاف تها - مقصود یه تها که شاید اتحاد فریقین کے مبحث پر کوئي مفید بحث شروع هوجاے - لیکن دیکهتا هوں تو اب وهي عام انداز کا مناظره شروع هوگیا هے ' اور وه مضیع وقت ' و مضر مصلحت ' و موجب ازدیاد نزاع و شقاق هے نه که وسیلۂ اتحاد -

چونکه مولانا فدا حسین صاحب کي تحریر شائع هوئي تهي اسلیے ضرور تها که اسکے مخالف جو تحریرات آئي هیں وه بهي شائع کي جائیں ' مضامین تو بہت سے آے لیکن صرف دو شائع کردیے گئے - اب ایک کا جواب الجواب بهي شائع کردیتا هوں اور یه آخري تحریر اس باب میں هے - آینده کوئي تحریر شائع نهوگي - اولین تحریر کي اشاعت کے بعد هي متعدد حضرات فریقین نے لکها که اس طرح کي تحریرات شائع نه کي جائیں که الهلال کا مقام دوسرا هے ' لیکن میں نے مناسب سمجها که بے طرفانه و بے تعصبانه دونوں طرح کے ایک دو مضمون شائع هوجائیں -

میرا اراده تها که بعد اندراج مراسلات و مکاتیب ' خود اپنے خیالات بهي به تفصیل اس موضوع پر ظاهر کرونگا ' لیکن حیران هوں که کس کس چیز کو لکهوں ؟ هر اهم موضوع بحث کافي توجه ه طالب اور وقت اپني قدرتي مقدار میں کمي و بیشي کرنے کا عادي نہیں -

کسي دوسري جگه چند سطریں اتحاد فرق اسلامیه پر لکهي هیں اُنهیں بغور ملاحظه فرمائیے - اسمیں شک نہیں که اگر باهم متضاد اعتقادات کا استیصال کلي هوجائے تو یه اتحاد اصلي و حقیقي هوگا - اسکا طریقه همیں بتلا دیا گیا هے : فان تنازعتم في شی فردوه الی الله والرسول - مگر بدبختانه بحالت موجوده ایسا هونا قریب قریب محال هے -

پس اتحاد کي صرف ایک هي ممکن صورت هے اور وه یهي هے که چند مقاصد کو مشترک قرار دیکر اسکے لیے سب کا متفق هو جانا ' اور پهر اپنے اپنے مخصوص اعتقادات پر بغیر تعصب جاهلانه قائم رهنا ' اگر شیعه اور سني کم از کم باهم ایک ایسا معاهده کرلیں اور سچے دل سے اسپر عمل بهي کریں تو اسلامي دنیا کي اولین مصیبت عظیمه کا خاتمه هے ' اور کچهه عجب نہیں که آگے چلکر خود بخود کسي دوسرے حقیقي اتحاد کي راه کهل جاے -

میں ایک نہایت هي اهم اور دقیق مطلب عرض کر رها هوں ' غور کیجیے - اگر آپ لوگ باهم ایک دوسرے سے لڑ رهے هوں ' مگر ساتهه هي ایک مشترک مقصد محبوب و عزیز بهي اپنے سامنے رکهتے هوں ' اور نیز آپ پر واضح هو جاے که جب تک آپ سب کے سب متفق هوکر اور اپني باهمي جنگ آرائي ترک کر کے اسکے لیے ساعي نہونگے '

حکومت یونان کو روانه کردو ' چنانچه گذشته پانچ دن سے اس فرقه کي هر عورت اس فراهمي ميں مصروف هے - اپنے هر يوناني آشنا سے بوقت رخصت اعانت ملي کے نام سے کچهه نه کچهه طلب کيا جاتا هے ' اور جمع شده رقم هر گهر سے دوسري صبح کو بلا خيانت مس اور نيسا اور ميڈام زلو رشتي نمبر ۷۲ و نمبر ۵۱۳ کو سپرد کرديجاتي هے - کل صبح تک اس کل رقم کي مقدار جو اور نيالي رالي کمپني غلطه کو تفويض کي هے ' ۱۴۸۰ غرش اور ايک طلائي گهڑي هے - ميڈم رالو نمبر ۵۱۳ بيمار هے - اسنے ابهي تک کوئي رقم جمع نهيں کرائي هے - بوقت داخله رقم عرض کيا جائيگا -

اضافۀ قيمت الهلال

الهلال کي اشاعت ۴ محرم الحرام سنه ۱۳۳۲ هجري اور ۱۱ ماه مذکور ميں ايڈيٹر صاحب کي جانب سے دو مضمون شذرات کے نيچے " صدا بصحرا " اور " بعض مسايل مهمه " کے عنوان سے شايع هوے هيں - ميں نے اس امر کي جانچ کي تهي که پبلک کي طرف سے ايڈيٹر الهلال کي آواز پر کسنے کيا خيال ظاهر کيا ' جسکو نهايت دبي زبان سے ايڈيٹر نے بهت هي قابليت کے ساتهه چاها هے يعني ضخامت الهلال اونکي جولاني طبع اور کثرت افکار کے مقابله ميں بهت کم هے ' اور هر هفته مضامين ايڈيٹر کے منشاء کے موافق درج هونے سے رهجاتے هيں -

اسکے علاوه کاغذ ' سياهي ' ٹايپ کي عمدگي ' اور کمپوزٹرس کي قلت ' ايڈيٹر کي محنت سے قطع نظر کرکے بهي ضرور عام توجه کے قابل مسئله بن گيا هے - ميري اس راے سے عام هندوستاني ناظرين يقيناً متفق هونگے که اسوقت هندوستان ميں جسقدر اردو جرائد شايع هو رهے هيں اونکے ديکهتے هوے الهلال هي ايک ايسا پرچه هے ' جسکا هر وقت شوق کے ساتهه انتظار رهتا هے - همارے ملکي بهائيوں کي سخت بد قسمتي هوگي که ايسے پرچه کو اپني نا قدرداني اور لا پرواهي سے با وصف اسکے که وه اوسکي خوبيوں کو تسليم کرچکے هيں ' مالي امداد نه ديکر کمزور يا قليل الاشاعت يا اوسکے موجوده طريق اشاعت ميں کمي پيدا کرديں - يه ميرے کورے الفاظ هي نهيں هيں بلکه ميں عملاً اپني هر تجويز کي پيروي اور اوسکے عمل در آمد پر تيار هوں - لهذا هر دو مضامين متذکرة الصدر کے ديکهنے کے بعد ميري راے يه قرار پائي هے که الهلال کي ضخامت موجوده اشاعت کے مقابله ميں ڈيوڑهي کرديجاے ' اور سالانه چنده ميں ۷ روپيه اضافه کرکے پندره روپيه سال قرار پاے اور ميں پيشگي ايک سال کا چنده جس روز سے يه انتظام عمل پذير هو انشاء الله تعالى هميشه دينے کيليے موجود هوں فقط -

سيد محمد علي ' انسپس - وکيل ٹونک از سرونج مالوه

حضرت مولانا دامت برکاتکم -

السلام عليکم و رحمة الله " صدا به صحرا " کے عنوان سے دو تين هفته قبل جو مضمون " الهلال " ميں طبع هوا تها ' اوسکے جواب ميں ايک انکسار نامه ارسال خدمت اقدس کيا تها اور عرض کيا تها که الهلال کا سالانه چنده دس اور باره روپيه هونا چاهيے - ممکن هے که وه عريضه ملاحظه ميں آيا هو - مجهے انتظار هے که پبلک اسکا تصفيه کسطرح کرتي هے ؟

ميرا چنده ختم هوچکا هے ' سال نو کا چنده بذريعه مني آڈر ارسال خدمت گرامي کيا گيا هے ' اور ميں نے دو روپے زياده بهيجے هيں يعني دس روپے روانه کئے هيں ' اميد هے که اضافه کرده چنده قبول فرمايا جائيگا کيونکه الهلال جس خاص اهتمام اور حسن و خوبي کے ساتهه اشاعت پاتا هے اس لحاظ سے اوسکا آٹهه روپيه چنده محض نا کافي هے - خريداران الهلال سے ضرور توقع هے که وه نهايت کشاده دلي کے ساتهه بلا کسي ترغيب انتظار کے بطور خود چنده کے اضافه ميں تقديم کرکے ايک بزرگ ترين فرض ديني و اخلاقي کو پورا کرينگے اور اپني ملي زندگي کا ثبوت دينگے -

ايزد متعال سے ميري هميشه يهي دعا رهتي هے که وه آپکي عمر اور صحت ميں ترقي دے ' اور اوسکي نصرت و حفاظت شامل حال رهے آميں -

خادم خريدار نمبر (۱۹۲۰)

قابل صد تکريم جناب مولانا صاحب دام فيضکم

السلام عليکم و رحمة الله و برکاته - اس بات کے ظاهر کرنے يا کهنے کي شايد کوئي ضرورت نه هوگي که جناب کس خوش اسلوبي اور اعلى قابليت سے اخبار الهلال نکال رهے هيں ' جو نه صرف همين بيروني صحيح خبر هي بهم پهونچاتا هے بلکه اگر سچ پوچهيے تو اس نے همارے اخلاق ' مذهبي حالت ' اور مذاق کي درستگي ميں بهت زياده اضافه کيا هے - خدا آپکے ارادوں ميں استقلال اور کاميابي عطا فرماے -

چونکه اب تيسري جلد ختم هونيوالي هے ' اور بهت سے اصحاب کا پچهلا چنده پورا هوکر نئے سرے سے اخبار جاري کرنيکا وقت هوگا اسليے اگر جناب اخبار کا چنده بجاے ۸ روپيه کے ۱۰ روپيه کرديں ' تو شايد نامناسب نه هوگا - بلکه ميں اميد کرتا هوں که شايقين بڑي خوشي سے قبول کرينگے ' کيونکه اب يه امر پبلک اور قارئين اخبار پر بخوبي روشن هوگيا هے که آپکو اس کام ميں جو جاليکه مالي منفعت هو الٹا نقصان هے - ميري تو يه خواهش هے که خواه آپ ۱۰ روپيه کا اعلان بهي نه کريں ' تب بهي شايقين کو چاهيے که جديد چنده خود بخود دس روپيه ارسال کرديں - فقط والسلام -

نعمت علي از لوديانه

حضرت مولانا دامت برکاتکم

السلام عليکم و رحمة الله - الهلال مورخه ۴ محرم الحرام نمبر ۲۳ ميں " صدا به صحرا " کے عنوان سے حضرت نے الهلال کے جن مصارف کے طرف اشاره فرمايا هے ' ضرور هے که خريداران الهلال بهت جلد اس طرف متوجه هوجائيں - الهلال جس غير معمولي اهتمام اور ظاهري و باطني حسن و خوبي کے ساتهه طبع هوا کرتا هے وه قارئين سے مخفي نهيں هے ' اور پهر الهلال کي همين جسقدر احتياج هے ' سب جانتے هيں - اسليے خريداران الهلال کا فرض اولين هے که وه چنده ميں اضافه کرديں -

اگرچه حضرت نے صراحت نهيں فرمائي که کسقدر اضافه هونا چاهيے ' تاهم يه همارا فرض ديني هے که جمله حالات پر غور کرکے کوئي مناسب شرح مقرر کرديں ' ميري راے تو يه هے که سالانه چنده اقل درجه باره روپيه هو ' تاکه حضرت کے ذاتي خساره ميں کچهه کمي هو ' اور گونه اطمينان کے ساتهه اپنے مهتم بالشان مقاصد کي اشاعت ميں مصروف رهيں -

جو اصحاب سردست اسقدر زيادتي کا بار نهيں اوٹها سکتے - اونهيں اقل درجه دس روپيه سالانه دينا چاهيے - بهرحال قوم پر لازم هے که وه الهلال کي مدد کرے اور اپني زندگي کا ثبوت دے ' ورنه بے حسي اور بهي ذليل کرائيگي - مجهے يقين هے که الهلال کي بے لاگ اور بے لوث قومي خدمات کسي مسلمان کو اوسکي معاونت سے محروم نه رکهينگے -

خريدار نمبر (۱۹۲۰) (از حيدرآباد دکن)

مراسلات

انگلستان میں تبلیغ اسلام

از داعي اسلام خواجه کمال الدین - ووکنگ

لارڈ هیڈلے بالقابه کا مشرف باسلام هونا نهایت با برکت ثابت ا - آپ کے علاوہ تین اور اعلی طبقه کے اراکین نے اسلام قبول کیا -

(۱) ایک نهایت اعلی طبقه کي لیڈي جو انگلستان کے ایک ڈیوک کي اقرب عزیزہ هیں نام کے اعلان کا ابهي وقت نهیں آیا -	زینب
(۲) راي کونٹ کک دي لونڈر فرانسیسي لراے کونٹ -	مراهب الرحمن شیخ صلاح الدین دي کونڈر -
(۳) مسٹر جر کوالب جو ایک روسي امیرزادہ هیں انکا اسلام بهت نتیجه خیز هے جسکے متعلق پهر لکهونگا -	عطاء الرحمن شیخ جلال الدین محمد -

اسکے علاوہ ذیل کے نومسلم و نومسلمه طبقۂ متوسطه سے تعلق رکهتے هیں -

(اصلی نام)	(اسلامي نام)
مسز کلفورڈ	عائشه
مسز والر لیٹ ابراهیم	فاطمه ابراهیم
مسز مي	امة الرحمن قمر النسا
کپتان اسٹینلي مسکرریڈ	عبد الرحمن
مس للي رینسم	امة لهیه حلیمه
مسز جسفورڈ	ابهي نام کوئي تجویز نهیں هوا صرف خط کے ذریعه اسلام قبول کیا هے ' ملاقات بهي نهیں هوئي -

انکے علاوہ سیف الرحمن شیخ رحمت الله فاروق المعروف لارڈ هیڈلے بالقابه کے چار فرزند جو ابهي کم عمر هیں ' اور باقي نو مسلموں کے سات بچے هیں ' جنمیں سے دو چار ۱۶ سال کے لگ بهگ هیں - اللهم زد فزد -

بات یه هے که اسلام کو بهیانک سے بهیانک صورت میں یهاں پیش کیا جا چکا هے - لارڈ هیڈلے کے اعلان اور اُنکے مضامین نے یک لخت لوگوں کو متوجه کردیا هے - یه لوگ عیسائیت سے تو سخت بیزار هیں لیکن ایسے مذهب کے بهي متلاشي هیں جو معقولیت اپنے اندر رکهتا هو - اُن اصحاب کي طرف سر دست توجه کرنا میں ضروري نهیں سمجهتا جو دهریت کے هاتهه بک گئے هیں هیئوتے نصب العین وہ هیں جو مذهب کي ضرورت کو تو مقدم سمجهتے هیں اور عیسائیت سے بیزار هیں ' اور اُن لوگوں کي تعداد لکهوکها تک هے - همت ' استقلال ' تواتر ' دعا ' اخلاص ' جان توڑ محنت اور ان سب کے بعد توکل اور نصر من الله و فتح قریب -

مکتوب آستانۂ علیه

از مراسله نگار خصوصي

گذشته هفته کے ترکي اخبارات کے مطالعه سے آپ کو معلوم هوا هوگا که حکومت یونان ایک ڈریڈ ناٹ موسومه قسطنطنیه انگلستان کے ایک کارخانه میں بنوا نے کا آڈر دیچکي هے - رقم کي ادائي کا اس صورت سے قرار داد هوا هے که مجموعي رقم کے تین حصوں میں سے ایک حصه تو خاص حکومت یونان ادا کریگي ' اور مابقی دو حصے وہ یوناني افراد ' جو حکومت عثمانیه کي رعایا هیں قسطنطنیه کي کسي بینک کے ذریعه ادا کریں گے ' رچپانچهقر کے علاقه جات میں نهایت احتیاط و سرگرمي اور بهت هي خفیه طریقوں سے یوناني قوم کے با اثر افراد سے لیکر ادنے طبقه تک کا هر شخص اس کام کے واسطے رقم جمع کر رها هے ' اور آثار سے ثابت هوتا هے ١٨ زیاده سے زیادہ دو ماہ کے اندر مطلوبه رقم جمع هو جائیگي - ترکي خفیه پولیس کے ایک افسر کي رپورٹ کا خلاصه درج ذیل هے - اس کے ملاحظه سے واضح هوگا که آج کل یوناني قوم ترکي حکومت کے مٹانے کي فکر کس انهماک کے ساتهه کر رهي هے ' اور اس سرگرمي کا کیا نتیجه نکلنے والا هے - جس کا اظهار اس قوم کے ذلیل سے ذلیل درجه اور پیشه کے لوگ کررهے هیں - عثماني جمعیة بحریه (دونا کا جمعیت) اور مدافعه ملیه جمعیة دو سال سے صرف اسلامبول هي میں نهیں بلکه ملک کے هر هر گوشه سے رقم جمع کررهي تهي ' مگر کچهه تو مسلمانوں کي ناعاقبت اندیشي اور کچهه افلاس کي بدولت اس وقت تک ایک رشادیه ڈریڈ ناٹ کے واسطے بهي کافي رقم جمع نهیں کر سکي -

اُدهر اس چهوٹي سي مخالف قوم کا یهه حال هے که دو ماہ کے اندر کافي سے زیادہ رقم کا جمع کر لینا بالکل یقیني هے - غافل مسلمانو ! بے پروا مسلمانو !! اگر هماري غفلت کا یهي حال هے تو وہ زمانه قریب هے که هماري مسجدوں پر صلیب چڑهائي جاے -

انسپکٹر خفیه پولیس غلطه کي رپورٹ مورخه ۷ محرم کا ایک حصه

سپاهي نمبر ۸۲ کي رپورٹ دیوزه کي بنیاد پر آج میں نے حلقه نمبر ۱۸ کا دورہ کیا انکشافات درج ذیل هیں :-

تبي مي تریس کمپني پیرا اور والي کمپني غلطه کے کارندوں کے ذریعه معوله بالا حلقه کي تمام یوناني رنڈیوں کو ایک هفته سے آمادہ کیا گیا هے که جس طرح اور یوناني تجار ' امیشن ایجنٹ ' کشتي بان ' اور مختلف صناع قسطنطین اعظم اسمي ڈریڈناٹ کے واسطے رقم فراهم کر رهے هیں ' تمهارا بهي ملي فریضه هے که تم بهي جسقدر ممکن هو ' رقم جمع کر کے مندرجه بالا کمپني کے ذریعه

خواہ محصنات هوں یا غیر محصنه ‘ اپنا اصلي نام ظاهر کریں اور اسي نام سے انکا بالاعلان تذکرہ بهي کیا جاے - اگر وہ مضامین لکهیں تو انکے نیچے خود انکے نام کو درج کرنا چاهیے ‘ نه که انکے شوهر اور والد کے نام کو - یهي اسلام کی سادہ و اصلي تعلیم ہے - یهي خاندان نبوت کا اسوۂ حسنه ہے - یهي صحابۂ کرام و تابعین و جمیع سلف صالحین کا طرز عمل ہے ‘ اور اسي پر آج تمام اسلامي ممالک میں مثل عرب و حجاز ‘ مصر و شام ‘ مراکش و مغرب ‘ اور جمیع بلاد عثمانیه میں عمل کیا جا رہا ہے - اور کوئي وجه نہیں که مسلمانان هند هندوستان کی رسم و رواج سے اس درجه مقید هوں که ان تمام نظائر و شواهد سے چشم پوشي کرلیں -

برادران هنود معاف فرمالیں اگر میں کہوں که اسلام هندوستان میں آکر اور تمام مقامات سے بہت زیادہ مسخ ہوا - عربی سادگي اور عجمي تکلف و تصنع ‘ ان دونوں عنصروں سے پہلے هي مرکب هوچکا تها ‘ اسیر هندوستان کي بت پرستي اور اقوام وثنیه کے رسم و رواج کے اضافه نے ایک ایسي صورت بنادي که آج اصلاح اعمال و جزئیات اعمال کا کام هندوستان میں اور تمام ممالک اسلامیه سے زیادہ تر مشکل هوگیا ہے اور چهوٹي چهوٹي باتوں کے اندر بهي هندوستان کي رسم و رواج کا کوئي نه کوئي عظیم الشان بت چهپا ہوا ہے - عورتوں کے ناموں کے مخفي رکهنے کا خیال بهي ایک ایسي هي رسم ہے - بہتر ہے که اس سے جلد کنارہ کشي کي جاے -

ابهي هندوستاني رسم و رواج کے بت سے نجات نہیں ملي تهي که تقلید فرنگ کا ایک نیا بتکدہ آباد کیا گیا ہے - ارباب توحید کو چاهیے که دونوں کي پرستش سے رهائی حاصل کریں:

هم کعبۂ و هم بتکدہ سنگ رہ ما بود
رفتیم و صنم بر سر محراب شکستیم

مسئلۂ تبلیغ اسلام

اور اختلاف فرق اسلامیه

خواجه کمال الدین بي - اے

بزرگ من و محسن قوم تسلیم - الهلال کے جدید نمبر میں آپنے " اجتماع عظیم " کي سرخي سے تبلیغ اسلام کے متعلق جو کارروائي درج کي ہے اور جسمیں آپکي تقریر بهی درج ہے اس سے یه پایا جاتا ہے که جناب محترم خواجه کمال الدین صاحب کو مالي مدد دیجاے - چنانچه فوراً اس پر غور کرنے کے بعد چند دوست اس بات کے لیے تیار هوگئے که لکهنؤ میں بهي چندہ جمع کیا جاوے ‘ اور اپنے خیال کو قائم کرکے چندہ وصول کرنیکے لیے روانه هوگئے - لیکن پبلک میں جو خیالات هیں آنکے سننے کے سوا اور کچهه هاتهه نه آیا - مجبوراً خاموش هوکر بیٹهه رہے ‘ اب خیال یه ہے که ایک مستقل اصول قرار دیکر اس کے لیے کوشاں هوں گے - لیکن جو سوالات هیں وہ درج کیے جاتے هیں:

(۱) کیا خواجه کمال الدین قادیاني نہیں هیں؟ اگر نہیں تو کیا لارڈ هیڈلے بالقابه قادیاني نہیں هوے ؟

(۲) کیا اشاعت و تبلیغ اسلام خواجه صاحب کے ذریعه سے کیجاریگي ؟

پس استدعا ہے که اپنے خیالات کا اظهار بذریعه اخبار فرمائیے که آپکے خیالات مرزا صاحب قادیاني کو مسیح موعود تسلیم کرنے میں کہاںتک وسعت رکهتے هیں ‘ اور احمدي گروہ کي شرکت اشاعت اسلام میں مضر ہے یا نہیں ؟ (مختار احمد خاں از لکهنؤ)

الهـــلال :

عزیز من ! آجتک اشاعت اسلام کو جس چیز نے روکا ہے ‘ یقین کیجیے که یهي تفرق و تشتت فرق اسلامیه اور عدم تشکیل وحدۃ اسلامیه ہے - اسلام نے پہلے هي دن اسکا سد باب کردینا چاها تها - حیث قال : ولا تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا من بعد ما جاءهم البینات ‘ اولئک لهم عذاب عظیم (۳ : ۱۰۵) اور اختلاف کا علاج بهي بتلا دیا تها : فان تنازعتم فی شي ‘ فردوہ الی الله و الرسول ان کنتم تومنون بالله و الیوم الاخر ‘ ذلک خیر و احسن تاویلا (۴ : ۵۹)

لیکن تفریق هوئي اور جو مصیبت مسلمانوں پر آنی تهي آئي ‘ ازانجمله یه که اسلام کي جو تبلیغي قوت صدر اول میں مشارق و مغارب کو مسخر کر رهي تهي ‘ وہ بالکل رک گئي اور مسلمانوں کي قوت بجاے اشاعت توحید کے ‘ باهمي جنگ و جدال میں صرف هونے لگي - اسي کا نتیجه بغداد کا قتل عام ‘ دولت عباسیه کا انقراض ‘ اور اسلامي تمدن و علوم کا خاتمه تها جو حملۂ تاتار سے وقوع میں آیا - تلک الحملة التي کانت اول صدمة صدعت بناء قوة المسلمین صدعاً ‘ لم یلتئم من بعدہ و بعد کما کان !

یقین کیجیے که اگر شهادت حضرۃ عثمان رضي الله عنه کے بعد سے باهمي نزاعات کا سلسله شروع نه هوا هوتا جو اب تک روبه ترقي ہے ‘ تو آج تمام آباد کرۂ ارضي پر صرف ایک هي قوم و ملت هوتي اور وہ صرف ملت اسلامي تهي ‘ کیونکه یه وعدۂ الهي تها ‘ و لن یخلف الله وعدہ و انما هم المخلفون : وما کان ربک لیهلک القری بظلم و اهلها مصلحون (۱۱ : ۱۱۷)

لیکن کیا اب بهي وقت نہیں آیا ہے که آنکهیں کهلیں اور دین الهي کي عزت کو اپنے اعمال مظلمه سے اور زیادہ ذلیل و رسوا نه کریں ؟ کیا گذشته غفلت انتها کیلیے کافي نہیں ہے که مزید سرشاري کیلیے لوگ بیقرار هیں ؟ پهر کیا ہے که موجودہ دور مصائب و فلاکت کے احساس کا ادعا بهي کیا جاتا ہے ‘ اور ساتهه هي اپني قدیمي خصوصیات جنگ و نزاع سے هٹنے کا ارادہ بهي نہیں ہے؟ افلم یدبروا القول ‘ ام جاءهم مالم یات آباءهم الاولین ؟ (۲۳ : ۶۸)

میں ایک لمحه کیلیے بهي اس اتفاق و اتحاد کا قائل نہیں که لوگ اپنے اپنے عقائد سے دست بردار هوجائیں جنکو وہ اپنے نزدیک حق و صحیح سمجهتے هیں - یه یا تو نفاق ہے یا مداهنت في الدین ‘ اور یا پهر " ردوہ الی الله والرسول " کا نتیجه ‘ لیکن بظاهر اسکي امید نہیں اور ویسے فضل الهي کوئي خارق عادت دکهلا دے تو یه دوسري بات ہے -

اب سوال یه ہے که حفظ شریعت و ملت اور اشاعت اسلام جیسے مشترک مقاصد کے کام کو اسي باهمي اختلافات کي نذر کردیا جاے یا کوئي صورت عمل بهي پیدا کي جاے ؟

اگر اشاعت اسلام کا کام هر فرقه اپنا فرض سمجهتا ہے ‘ تو کوئي وجه نہیں که هر فرقه اسمیں شریک نهو -

(اصول اتحاد فرق اسلامیه)

اسکي صورت صرف یه ہے که هم لوگ اپنے عقائد کي ایک اصولي تقسیم کردیں - چند اولیات کو مشترک قرار دیں اور باقي امور کو مخصوص -

اسئلة و اجوبتها

(۱)

طريق تسميۂ و تذكرۂ خواتين

(از جناب مرزا عرفان علي صاحب ريٹائرڈ ڈپٹي کلکٹر - آگرہ)

مکرم و معظم دام مجدکم - تسليم

مجھکو جناب سے نياز حاصل نہيں، مگر جناب کي عظمت و شان علمي هر دل ميں جاگزيں ہے -

يوں تو معمولاً الهلال بدر درخشاں کي طرح هر هفته چمکتا ہے، مگر ۳ دسمبر کا پرچه بعض ايسے دل چسپ مضامين کا مجموعه ہے جس سے غلامان اسلام کو خاص واسطه ہے -

سچ يه ہے که هم مسلمان هيں اور همارا مسلمان هونا هماري طرز معاشرت سے ظاهر هونا چاهيے، کيونکه سب سے پہلا ثبوت يہي ہے، يه نہيں که هم قسميں کھا کھا کر کسي کو باور کرادیں که هم پيرو اسلام هيں -

تقرير طويل هوئي جاتي ہے، مجھے صرف دو باتيں پرچه متذکرہ بالا کے متعلق عرض کرني هيں، ان کو اس نظر سے عرض کرتا هوں که جناب انکو کسي پرچه آينده ميں صاف کرديں تاکه کوئي شک باقي نه رهے -

اول يه که "طريق تذکرو تسميۂ خواتين" کي نسبت الهلال نے صفحه ۴۲۹ کے اول کالم ميں جهاں اپني راے ظاهر کي ہے، وهاں يه فقره بهي لکھا ہے که " اور جس نام سے اُسنے (عورت نے) جلسه نکاح ميں اپنے شوهر کي رفاقت دائمي کا اقرار کيا " اس ميں رفاقت دائمي کے اقرار کو اچھي طرح نہيں سمجھا - اس سے آپکي مراد کيا ہے؟ براہ عنايت صراحت مزيد فرما ديجيے - دوم مضمون کا جو لب لباب ہے، اور جو اُسکا ماحصل ہے، اُس سے مجھے پورا اتفاق ہے اور ميں تو اس خيال کا شخص هوں که اپنے نام کے ساتھ مسٹر کا لکھا جانا بهي گوارا نہيں کرتا، آپکو ياد هوگا که ميں نے جب آپکے مطبوعه ليبل کو درست کيا ہے تو مسٹر کا لفظ قلمزد کرکے مرزا لکھديا تھا، مگر شوهر کے نام کے ساتھ زوجه کو خطاب کرنا عقلي دلايل سے معيوب نہيں، اور شرعي بهي کوئي حکم نہيں، پس اعتراض کے قابل کيوں قرار ديا جاتا ہے؟ يه همنے مانا که مسز نه کہو تو اهليه، اهلخانه، زوجه، بيگم صاحبه، خاتون خانه وديگر خطابات سے مثلاً بهو بيگم، بڑي بهو، ممتاز محل وغيره کہنا کيا برا ہے، اور کيا اعتراض اسپر هوسکتا ہے؟ اسي سلسله ميں ميں اتنا اور بهي عرض کرونگا که تصغير و تصغير پر ايک نظر ڈالتے هوے ديکھيے که اگر ايک غريب کي لڑکي فاطمه نامي ايک امير کبير اهل علم کي زوجه هوجاے، تو کيا اُسکي عزت افزائي اسميں نہيں که وه اپنے شوهر کے نام کے ساتھ موسوم کيجاوے، اور بجاے فاطمه کہلانے کے نواب بيگم، بيگم صاحبه، يا اهليه محترمه ذيجاه کہلاوے؟

اب ميں زياده سمع خراشي نه کرونگا، اس تکليف دهي کو معاف فرمائيگا - غالباً آپ آل انڈيا محمڈن کانفرنس آگره ميں تشريف فرماهونگے، اسوقت زيارت سے مشرف هونگا - انشاء الله تعالی -

الهلال :

توجه فرمائي کا شکريه -

(۱) " جلسۂ نکاح ميں جس نام سے اُس نے الخ " اس کا مطلب تو صاف واضح تھا - يعنے وهي اصلي نام جو اُس وقت ليا گيا، اور جس نام کے ساتھ اُس نے اپنے شوهر کي دائمي رفاقت کا اقرار کيا - دائمي رفاقت سے نکاح مدني مراد ہے -

(۲) ميرا مقصود يه تھا که مسز وغيره کا خيال محض يورپ کي تقليد سے پيدا هوا ہے، اور عورت کے نام کو چھپانا اور اسکے اعلان کو موجب حيا سمجھنا ايک ايسي رسم ہے جسکي شريعت ميں کوئي اصليت نہيں، نيز خاندان نبوت و صحابۂ کرام کا طرز عمل بکلي اسکے خلاف - باقي باصطلاح فقه جواز و عدم جواز کي يهاں کوئي بحث نه تھي، اور جب ايک قدرتي طريقه اظهار نام حقيقي کا موجود ہے تو کونسي ضرورت ہے که مصنوعي طريقے ايجاد کيے جائيں؟ کيوں ايک مرد اپنے نام سے پکارا جاے، اور کيوں عورت نه پکاري جاے؟

اس مبحث ميں قابل غور امر يه ہے که "بيگم صاحبه فلاں، زوجۂ فلاں، اهليۂ فلاں، بهو بيگم، تاج دلهن" وغيره وغيره تراکيب سے اعلان و تسميه کا خيال کيوں پيدا هوتا ہے؟

دو حال سے خالي نہيں :

يا تو اسليے که عورتوں کا نام ظاهر کرنا بربناے رسم و رواج معيوب سمجھا جاتا ہے، اور گو هر مصنوعي نام بهي مثل علم کے هو جاتا ہے، ليکن رسم و رواج کي پرستش اجازت اعلان نہيں ديتي -

اور يا پھر بربناے تقليد فرنگ که "مسز" کي جگه "بيگم" وغيره کي جستجو ہے -

اول صورت ميں شرعي امتناع کا يه پہلو نکلتا ہے که جس چيز کے اظهار سے شارع نے نہيں روکا اور نه کوئي عملي نمونه دکھلايا، محض رسم کي وجه سے اسپر اصرار کيا جاے اور اسطرح رسم و رواج کو حقيقت شرعيه پر ترجيح دي جاے -

ياد رکھيے که جب کسي غيرشرعي امر پر رسماً سخت اصرار کيا جاے تو ضروري ہے که اسکو شدت و سختي کے ساتھ روکا جاے - کيونکه اسي طرح غير شرعي امور کا مثل احکام شرع کے واجب الانقياد هو جانا ممکن ہے، اور همارے اعمال ميں اسکي صدها مثاليں موجود هيں -

آپنے فقها کے اقوال پڑھے هونگے که اگر کسي فعل مباح کو اس اصرار کے ساتھ لوگ بجا لائيں که اسکے واجب و فرض سمجھے جانے کا خوف هو تو اس حالت ميں ايسے مباحات کا ترک واجب ہے، حفظاً لاحکام الشريعة و الحقيقة !

دوسري صورت کي نسبت اُس مضمون ميں تفصيلاً عرض کرچکا هوں - يورپ ميں يه حالت عورتوں کے گذشته مسيحي اسر و مملوکية کا بقيه ہے، اور اسکي تقليد کرنا يه معني رکھتا ہے که اسلام کي بخشي هوئي حريت کو تقليد مسيحيت پر قربان کرديا جاے - ضمناً اس سے يه نتيجه نکلتا ہے که آپ کسي نه کسي وجه سے عورت کو حق اعلان ذاتي دينا نہيں چاهتے - حالانکه اسلام نے ديا ہے - تمام عبادات و معاملات ميں مسلمان عورت مثل مرد کے حق ذاتي کے ساتھ ايک وجود مستقل تسليم کي گئي ہے - پھر ايسا کرنا کب درست هوسکتا ہے؟

يهي وجوه هيں جنکي بنا پر اس عاجز کي راے علم طرز عمل کے خلاف ہے، اور اسکو ضروري سمجھتا هوں که مسلمان خواتين

افئدة

الهـــلال :

جو عبارت آپنے نقل کي هے اُسکا مطلب صرف اسقدر هے که کهانڈ کے صاف کرنے کي چیزوں میں سے ایک شے سور کي هڈي بهي هے اور یه بالکل ٹهیک هے ' لیکن حلت و حرمت کیلیے علاوہ دیگر مباحث فقهیه کے ' یه سوال باقي رهجاتا هے که جو شکر هم استعمال کرتے هیں ' ایا وہ بهي اسي سے صاف کيَ جاتي هے یا نهیں ؟

ایک زمانے میں مجهے خود اسکا خیال هوا تها اور میں نے تحقیق کیا تها - مجهے معلوم هوا تها که بهت سے طریقے هیں ' منجمله انکے ایک یه چیز بهي هے ' لیکن ضروري نهیں که وهي استعمال میں لائي جاے -

بهر حال یورپ کي بنائي هوئي چیزوں کا بالعموم مشتبه هونا اور هر طرح کي حـــلال و حرام اشیا سے انکا ممزوج هوسکنا امر معلوم هے ' اور گو حضرات علما اسکو باصطلاح فقه متاخرین " عموم بلوی " سے تعبیر کرکے خاموش هو رهیں مگر میں اسے کافي نهیں سمجهتا ' اور اسکا اصل علاج یه هے که ملک میں اُن اشیا کا بدل مهیا کیا جاے -

آپ صرف ایک شکر هي پر کیوں زور دیتے هیں ؟ مجهسے پوچهیے تو ایک بڑي فهرست پیش نظر رکهتا هوں - لیکن پهر کیا فائدہ ؟ سلطان احتیاج کي قوت سب پر غالب هے ' کتنے هیں جو وسائل راحت و لذائذ کو موجود پا کر پهر اس سے بر بناے اتقا احتراز کریں گے ؟ اصل علاج کیلیے کوشش کیجیے - صاف اور عمدہ قند کا بنانا بهت آسان هے - یه اُن مصنوعات میں سے نهیں هے جنکے لیے ملک طیار نهو لیکن آجتک ایک کارخانه بهي نه بن سکا - پچهلے دنوں شیعه کانفرنس میں کوئي صاحب اسکے لیے کمپني بنا رهے تهے یا بنا چکے هیں ' لیکن معلوم نهیں که پهر کیا نتیجه نکلا ؟

میں اُن بزرگوں سے متفق نهیں هوں جو کهتے هیں که جب تک ملک میں هر طرح کي دیسي چیزیں نه ملیں اُس وقت تک سودیشي اور بائي کاٹ کا نام نه لو ' کیونکه جب تک اُسکا حس پیدا نهوگا ' کارخانوں اور مصنوعات وطنیه کا انتظام بهي نهوگا - تا هم یه تو ایک بدیهي امر هے که جب تک هر ولایتي چیز کا بدل ملک میں مهیا نه هوجائے ' اُس وقت تک کچهه بهي نهیں هوسکتا -

الحمد لله که حق سبحانه نے آپکو اور آپکے احباب مومنین کو توفیق دي که بر بناے اشتباہ اُسے ترک کر دیا - اور ترک بهر حال اولی و احوط هے -

---

بستر مرگ پر ایک نظر الوداعي !

چند ماہ میں نوجوان شاہ ایران احمد شاہ ' اپنے اسلاف کے تخت پر سریر آرا ' اور اسدن کي شام کو تاجپوش هونے والا هے جس دن ناظم سلطنت ناصر الملک ابو القاسم اوسکے هاتهه عنان حکومت دیدیگا - اسلیے ان حالات کا مطالعه ' جو اسوقت ایران میں پهیلے هوے هیں ' نیز اس صورت حال کا امتحان ' جس سے نوجون شـــاہ ایران کو دو چار هونا پڑیگا ' یقینــاً موجب عبرت و بصیرت هونگے - ایران کے بستر مرگ پر یه گویا ایک الوداعی نظر هے جسکا یقیناً وہ حقدار هے -

سنه ۱۹۰۶ کا انقلاب اور ۳۰ - اگست سنه ۱۹۰۷ کا معاهدۂ انگلستان و روس ' یه دونوں واقعات دو ایسے سیاسي کار فرما حالات پیدا کرتے هیں ' جنکے لیے کسي نه کسي حل کا دریافت هونا ضروري هے - یه دونوں واقعات ' جو وقوع میں قریباً متحد الوقت مگر در اصل ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ هیں ' ملک کي آیندہ قسمتوں میں اسقدر وسیع حصه رکهتے هیں که انکے مجموعي اثر کي وجهه سے انکو نهایت قریبي طور پر باهم وابسته سمجهنا پڑتا هے - اسلیے مناسب سمجهتا هوں که ان دونوں سوالات پر بحث حسب تفصیل ذیل علحدہ علحدہ اجزاء میں کیجائے :—

(۱) دستوري حکومت -

(۲) معاهدہ انگلستان و روس -

(۳) نتائج -

شاہ ایران جب تک اپني رعایا کي خواهش کے آگے سرنگوں هونے اور انکو آئیني حکومت کے متعلق فرمان دینے پر مجبور نهیں هوا ' اسوقت تک وہ برابر کسي طریقه ' کسي اصول ' یا کسي سیاسي فرد عمل کے بغیر حکومت کرتا رها - سچ یه هے که یه طریقۂ حکومت اسقدر برا نه تها که کوئي شخص اسکو نظام کے بالکل نهونے کا الزام دیسکے - (گو یکسر طوائف الملوکي اور ظلم راني تهي - الهلال)

جو کچهه هو ' نتـائج کے مضرت رساں استبداد کي حیثیت ' مالیات حکومت میں کامل ابتري کي حیثیت سے محسوس کي گئي -

ایراني قوم کے بهترین عنصر شاہ کي اس حالت کو بے پروائي کے ساتهه نهیں دیکهه سکتے تهے - امراء اور ارباب دماغ اسلیے متحد هوے که شاہ کو حکومت کي کسي منتظم شکل پر مجبور کریں -

ایراني ارباب فکر کو ' جنمیں سے اکثر نے یورپ میں تعلیم پائي تهي ' آئیني حکومت کے اس حیثیت سے ناگزیر هونے کا یقین تها که ملک کي نجات کي لیے یهي ایک آخري امید هے -

گو امراء نے اپنے حقوق کو خطرہ میں پڑتے هوے نفرت کے ساتهه دیکها ' مگر شاہ کي استبدادي حکومت کو هلا دینے کے لیے ارباب انقلاب کے ساتهه اس امید میں شریک هوگئے که بعد کو بوقت فرصت طاقت پر قبضه کرکے سلطنت کو اپنے حسب دلخواہ

اب دیکھیے کہ تمام مدعیان اسلام فرقوں کے مشترک عقائد و مقاصد کیا کیا ھین جن سے کسی کو انکار نہیں -

مثلاً کلمۂ توحید و اقرار رسالت ' اعلان و اشاعت قرآن ' حفظ بلاد و ثغور اسلامیۃ ' دفع کفار و اعداء اسلام ' یا اسی طرح کے بعض دیگر امور -

اسکے مقابلے میں اپنے مخصوص عقائد کو بھی اپنے ذہن میں رکھہ لیں - مثلاً خلافت و امامت اوصیاء ' وجوب و عدم وجوب عدل ' تکفیر و عدم تکفیر فساق ' صحت انعقاد خلافت راشدہ ' وجوب تقلید شخصی و عمل بالحدیث ' مہدویت و مسیحیت مرزا صاحب قادیانی و انکار ازاں ' وغیرہ وغیرہ -

اسکے بعد آئندہ کیلیے طرز عمل یہ ہو کہ جب کبھی موقعہ اُن مشترک عقائد و مقاصد کا آے تو ہر قائل کلمۂ توحید خدمت و شرکت کیلیے مستعد ہو جاے ' اور اپنے تمام باہمی نزاعات و مناقشات کو فراموش و نسیاً منسیا کرکے اسطرح تمام اہل قبلہ متحد و متفق ہو جائیں ' گویا ایک ہی خاندان کے فرزند ' اور ایک ہی شجرۂ محبت و اخوت کے برگ و بار ہیں -

لیکن اسکے بعد جب اپنے اپنے مخصوص عقائد و اعمال کے حدود میں آ جائیں تو بلا کسی مداہنت و نفاق کے اپنے اپنے عقائد پر نہایت مضبوطی و استواری کے ساتھہ قائم رہیں ' اور شوق سے ہر جماعت اپنے اُن عقائد کا احقاق کرے ' جسکو وہ حق سمجھتی ہے - مناظرہ کی مجلسیں منعقد کریں ' رسائل و کتب شائع کریں ' اپنی اپنی جانب لوگوں کو بلائیں ' کوئی اس سے نہیں روکتا اور نہ کسی کے روکے یہ باتیں رک سکتی ہیں -

اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حفظ ملت و مصلحت وقت کی بنا پر مدینہ کے یہودیوں سے معاہدۂ امن کرلیتے تھے ' تو ہزار تعجب ہے ہم پر کہ ہم حفظ اسلام یا تبلیغ توحید کیلیے اپنے مخالف فرقہ کو شرکت کار کا موقعہ نہ دیں اور متحد نہو سکیں !

یہ نہ مداہنت ہے اور نہ تمام مختلف عقائد کو ایک جگہ جمع کردینا ' بلکہ متعصب سے متعصب فرقے بھی اگر آنکھہ کھولکر دنیا کو دیکھیں ' اور وقت کی مصیبت کو سمجھیں تو اس طرح کے محدود و مشروط اتحاد کو ایک لمحہ کیلیے بھی اپنی فریقانہ ہستی کیلیے مضر نہ پائیں گے -

میں تو اب صرف اپنے ہی اتحاد کا متمنی ہوں ' نہ کہ اُس اتحاد عقائد کے خوش آیند خواب کا ' جسکی تعبیر آجتک نہ ملسکی -

(جواب سوالات)

یہاں تک تو میں نے اصولی طور پر اس مسئلہ کی نسبت اپنا خیال ظاہر کردیا کہ مستقل طور پر لکھنے کا موقع نہیں ملتا اور ضمنی مواقع ہی کو غنیمت سمجھکر اپنے خیالات قلمبند کردیا کرتا ہوں - اب اسکے بعد امور مسئولہ علیہا کا جواب سن لیجیے :

(۱) مجھے معلوم ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب احمدی ہیں -

(۲) لارڈ ہیڈلے کی نسبت مجھے معلوم نہیں - ابھی تو وہ غریب مسلمان ہی ہوا ہے ' اگر یہ جھگڑے اسکے آگے کیے گئے تو وہ حیران ہوکر پوچھیگا کہ کہاں جاؤں ؟ مسلمان ہونے کے بعد بھی نجات نہیں ملتی اور ہر فرقہ دوسرے فرقہ کی تکفیر کررہا ہے ؟

(۳) میں الحمد للہ اپنے اندر اتنی ایمانی قوت رکھتا ہوں کہ جس امر کو حق تسلیم کرلوں اسکا اُسی وقت اعلان بھی کردوں ' پس میری نسبت یہ سوال محض عبث ہے - نہ تو میں کسی شخص کو مہدی یقین کرتا ہوں نہ مسیح موعود ' میں اعتقاد توحید و رسالت ' اور عمل صالح کو نجات کیلیے کافی سمجھتا ہوں - اسکے سوا مجھے اور کچھہ معلوم نہیں - قرآن کریم مسلمانوں کا حقیقی امام ہے : وکل شي احصیناہ في امام مبین -

(۴) خواجہ کمال الدین یا کوئی شخص اگر اشاعت اسلام کی خدمت مقدس انجام دے ' تو تمام مسلمانوں کو اُن کا ساتھہ دینا چاہیے اور بس ' یہی میرا مقصد ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس سے زیادہ سمجھنے کا کسی کو کیا حق ہے ؟

(۵) خواجہ صاحب کی نسبت مجھے یقین ہے کہ وہ خلوص و ایثار کے ساتھہ اس خدمت میں مصروف ہیں ' اور بہترین وقت سمجھتا ہوں کہ اس وقت پوری قوت سے اس کام کو شروع کیا جاے ' اور ایک عظیم الشان تبلیغی مجلس قائم کی جاے - مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس اقدام سے متاثر ہو کر راہ کار اختیار کریں ' نہ کہ اس کام کو صرف ایک ہی فرقہ کے ہاتھہ میں چھوڑ دیں - وہ مسلمان جو باہمی نزاع کے قصہ کو چھیڑ کر اس کام کی مخالفت کرینگے ' نیز قادیان کے وہ متشددین جو عامۂ اہل اسلام کی تکفیر کرکے مخالف جذبات کو مشتعل کرینگے ' دونوں گروہ عند اللہ جوابدہ ہونگے اس نقصان عظیم کے ' جو خدا نخواستہ موجودہ تحریک کے قائم نہ رہنے کی صورت میں متصور ہے - و نسأل اللہ تعالی ان یوفقنا و سائر اخواننا المسلمین لما یحبہ و یرضاہ - و تلک الدار الآخرۃ نجعلها للذین لا یریدون في الارض علواً ولا فساداً ' والعاقبۃ للمتقین -

حکم استعمال قند انگریزی بصورت اشتباہ

ایک دن میں یہ کتاب پڑھہ رہا تھا :

The Geography of Commerce, by Spencer Trotter M. D.
Edited by Chusman, A. Harrick Ph. D.
Published 1909.

پڑھتے پڑھتے اسکے صفحہ ۱۱۵ - پر یہ فقرہ زیر سرخی :
Hog and Hog product (سور اور سور کی پیدا وار کے متعلق) میرے نظر سے گذرا - فقرہ یہ ہے :

"The fat is made in to beard; the bones are ground up for use as fertilizer; or when burnt to charcoal are used in the Sugar refining process."

مجملاً فقرہ کا مطلب یہ ہے کہ سور کی ہڈیوں کو کوئلہ بناکر مصری کے صاف کرنے میں استعمال کرتے ہیں -

جو خیال اس فقرہ کو پڑھکر ایک مسلمان کے دل میں پیدا ہوسکتا ہے ' اسکا آپ پورے طور پر اندازہ کرسکتے ہیں - میں نے اور میرے چند ایک دو اور ہم خیال دوستوں نے استعمال مصری تو یکدم ترک کردیا - گو اس سے تکلیف تو ہوتی ہے مگر ہم سب اس تکلیف کو برداشت کرنیکے لیے تیار ہیں بشرطیکہ ہمارے مذہب میں خلل نہ واقع ہو -

یہاں کے چند علما سے بھی دریافت کیا گیا ' مگر کوئی تشفی بخش جواب نہیں ملا - لہذا آپکی طرف رجوع کرنا پڑا کیونکہ آپکی علمی و دینی لیاقت اور قابلیت مسلمہ ہے اور نیز آپکا بیش قیمت رسالہ الہلال کا بہت سا حصہ انہی امور پر مشتمل ہوتا ہے - مہربانی کرکے آپ جلد اسکے متعلق ایک قیمتی راے اپنے اس بیش قیمت رسالہ میں شائع کرادیں تاکہ میرے اور میرے دیگر مسلمان برادران ملت کی تشفی ہوجاے -

عبد الصمد بی - اے سکینڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول کوئٹہ

میں سے بعض تو یہاں تک بڑھجاتے ھیں کہ اسکو ناقابل قرار دیتے ھیں اور کہتے ھیں کہ اس نے ان لوگوں کو دھوکا دیا ' جو اسکی نظامت کو امن و ترقی کی تمہید خیال کرتے تھے -

مگر یہ الزامات درحقیقت بہت بیجا ھیں -

هم کو یہ یاد رکھنا چاھیے کہ ناظم نے آکسفورڈ میں تربیت پائی ہے ' اور یہ کہ دستوری حکومت کے اصول کے متعلق اسکا تخیل ماخوذ ہے ان بہترین سرچشموں سے جو بیلیال کے کمروں میں ھیں ' اور ان مثالوں سے جو انگلستان کی سیاسی تاریخ پیش کرتی ہے -

اس کہنے کے بعد کوئی یقین کرسکتا ہے کہ ایک ایسا شخص جسمیں قوم کی قیمت کا یقین اسدرجہ سرایت کرگیا ہو ' خود اپنے آپ کو دھوکا دیگا ' اور ایسے رئیسوں اور جماعتوں سے اپنی خواهشوں کو بجبر منظور کرائیگا ' جن پر اسے براے نام اقتدار حاصل ہے ؟ همیں یہ واقعہ نظر انداز نہ کرنا چاهیے کہ ایرانی دستور ملک کی ضرورتوں کے لحاظ سے نہیں ' بلکہ اسوقت صرف اس حیثیت سے بنایا گیا تھا کہ وہ شاہ کی خود مختارانہ طاقت کے مقابلہ میں مدافعت کا ایک ذریعہ ہو - اسلیے یہ اساس حکومت ہی جھوٹی ہے ' اور دستوری کارروائیوں کو مفلوج بنا دیتی ہے -

ایک افسوسناک صداقت یہ ہے کہ اس فالج کے نتائج جو سابق حکومت کی وجہ سے نوجوان ایرانیوں کے دلوں پرگرا تھا ' ناقابلیت اور فلاح عام کے کاموں سے نفرت کی شکل میں منعکس ہو رہے ھیں -

بہر حال یہ ھیں وہ حالات جسمیں سلطان احمد شاہ کہ نوجوان و عجلت پسند ہے ' اپنے اسلاف کے ڈگمگاتے ہوے تخت پر بیٹھیگا -

الهـــلال :

یہ نیر ایسٹ کے مراسلہ نگار کا مضمون ہے - ایران کی موجودہ بد بختی کی اصلی علت یہ نہ تھی کہ دستوری حکومت آے راس نہ آئی - بلاشبہ ایران اسکے لیے تیار نہ تھا ' تاهم اصلی شے دستوری انقلاب کے بعد روس کا محمد علی کو آلۂ کار بنانا اور اسکے هاتھوں قوم کو تباہ کرانا ' پھر سر ایڈورڈ گرے کا اوس کے ساتھہ سازشی اتحاد اور بالاخر اسکی قسمت کی گذشتہ تقسیم ہے -

ایک یوروپین کے تازہ خط کا ترجمہ

برید فرنگ

اقتراعیات انگلستان

جد و جہد حریت - ایثار و جاں نثاری - ثبات و اقدام عمل !

تاریخ انگلستان میں اقتراعیات (سفریجزم) کی تحریک هندوستان کے لیے ایک بصیرت بخش و عبرت انگیز واقعہ ہے ' خصوصاً انکا ثبات و استقلال کہ یہ جنس گرانمایہ و اکسیر کامیابی یہاں کے مردوں میں بھی کم یاب بلکہ نایاب ہے -

کوئی هفتہ ایسا نہیں گزرتا کہ ولایتی ڈاک میں انکے تازہ واقعات نہ ہوتے ہوں بلکہ اب تو انگلستان کے اخبارات میں اور عنوانات کی طرح اقتراعیات بھی ایک مستقل عنوان ہوگیا ہے - حسب معمول گذشتہ هفتہ کی ڈاک میں بھی چند تازہ واقعات آئے ھیں -

* * *

مسز پانکھرسٹ کے نام سے تو قارئین کرام نا آشنا نہ ہونگے - یہ وھی خاتون ہے جو اقتراعیات میں سے فوجی جماعت کی سر خیل ہے - اسکی آتشیں تقریریں ' گرفتاری ' قید ' اور ترک خور و نوش کی عبرت پرور اور سبق آموز داستانیں بارها آپ سن چکے ھیں - یہ مجاهدۂ راہ حریت جو غالباً آیندہ تاریخ انگلستان کی ایک هیروئن اور کرامویل کی طرح عورتوں کی آزادی کے لیے ضرب المثل ہوگی ' آج اپنی نفاق و مداهنت سے غیر آلود آزادی کیوجہ سے ارباب حکومت کی نظروں میں پیکر بغاوت سمجھی جاتی ہے ' اور انگلستان میں جسکو اپنے حریت زار و احرار پرور ہونے پر اسقدر ناز ہے ' اسے چین سے رهنا نصیب نہیں ہوتا -

پیرس سے واپسی میں جب وہ وکٹوریا اسٹیشن پر پہنچی تو فوراً گرفتار کرلی گئی -

مگر وہ معمولی خاتون نہ تھی کہ اسکی گرفتاری کے لیے ایک وردی پوش کانسٹبل کا هاتھہ میں هتکڑی لیے ہوے موجود ہونا کافی ہوتا - وہ جہاد و حریت کی ایک دیوی ہے جسکی پرستش انگلستان کی تمام اقتراعیات کرتی ھیں ' اور جسکی قربانگاہ پر اپنا سر چڑھانا ہر سفریجسٹ عورت اپنی سعادت سمجھتی ہے - اسلیے اسکی گرفتاری کے واسطے مخصوص اور پر اسرار انتظامات کیے گئے تھے -

* * *

وکٹوریا اسٹیشن کا پلیٹ فارم ایک وسیع پلیٹ فارم ہے - اسکے ایک سرے پر جہاں بعد مسافت کی وجہ سے روشنی اور ایشخاص موجود کی کمی تھی ' یہ گرفتاری عمل میں آئی ' اسلیے گرفتاری کے وقت مظاهرہ کے نام سے ایک آواز بھی بلند نہیں ہوئی - حالانکہ اگر کوئی دوسرا موقعہ ہوتا تو ایک محشر و هنگامہ بپا ہوجاتا - ایک موٹر کار پوشیدہ طور پر تیار کھڑی تھی - مسز پانکھرسٹ کو اسمیں بٹھا کر پولیس فوراً اسٹیشن سے روانہ ہوگئی -

موٹر کار کی رفتار غیر معمولی طور پر تیز تھی -

گرفتاری کے وقت مسز پانکھرسٹ نے کسی قسم کا مقابلہ یا مقاومت نہ کی ' کیونکہ وہ ان آهنی هتکڑیوں کو اپنی کلائیوں کے لیے مرصع طلائی زیور سے زیادہ رونق بخش و عزت دہ سمجھتی ہے ' مگر

طوائف الملوكي (Oligarchy) یا کسي ایسي سلطنت کے قالب میں ڈھال لینگے) جسمیں چند امراء حکومت فرمانروائي کرتے ہوں (یہ صحیح نہیں - الہــلال)

قوم - یہاں خصوصیت کے ساتھہ اس سے مراد کاشتکار ہیں - آساني سے اس تحریک میں شریک ہوگئي کیونکہ اسکے بھولے اور سادے دلوں میں آزادي کے معني ' جسکے استعمال کے قابل وہ ابھي نہ تھے ' خاصکر ٹیکس کے بارے نجات تھي !

ان تینوں عناصر کو جو ھنگامي طور پر متحد تھے ' خلیق مگر مسرف مظفر الدین شاہ اور اسکے کم نظر اور حیلہ طراز وزراء سے اپني خواھشوں کے لکھوا لینے میں کچھہ بھي دقت نہ ہوئي - ۵ - اگست سنہ ۱۹۰۶ع کو شاہ نے مقبول علم دباؤ میں آکے ایران کیلیے پارلیمنٹ کي منظوري دیدي - ۹ ستمبر کو قوانین انتخاب شائع ہوے ' اور ۷ - اکتوبر کو مظفر الدین شاہ نے جبکہ وہ بستر مرگ پر تھا ' ایران کي پارلیمنٹ کا افتتاح کیا -

پہلا قومي مجمع فوراً شاھنشاھي کے دستوري قانون کے بنانے میں مشغول ہوگیا - امراء باہم منقسم تھے - اسلیے انہوں نے مجلس کي رہنمائي ارباب دماغ کے ہاتھوں میں چلے جانے دي -

گو یہ موخر الذکر اپني نیت میں مخلص تھے ' مگر انہوں نے ان اصول کو نامکمل طور پر جذب کیا تھا ' جو اس آزادي کي بنیاد تھے جس سے آج مغربي تمدني بہرہ اندوز ہو رہا ہے - نوآموزي کے جوش میں انہوں نے تاریخ کو فراموش کرنے کي سنگین غلطي کي ' اور اس فریب امید کي پرورش کي کہ ایک قوم ' جسکا بیشتر حصہ محض جاہل اور بالکل غیر تربیت یافتہ ہے ' وقت کي سست رفتار تدریجي ترقي کے بغیر کامل دنیاوي مجہولیت سے گزر کے منظم آزادي تک پہنچ سکتا ہے -

انہوں نے اس کا بھي خیال نہیں کیا کہ اگرچہ چند ضروري اصلاحات پر اصرار ناگزیر ہے مگر شاہ کي حکومت کي بیخکني ' اور ملک میں بجبر ایک ایسے اساسي اور جمہوري انقلاب کا پیدا کرنا کسقدر خطرناک ہوگا ' جو یورپ کي سب سے زیادہ تربیت یافتہ قوم کے لیے بھي لائق پذیرائي نہیں ' اور ایراني قوم کي سیاسي تعلیم کے مبلغ کے لحاظ سے تو بالکل خارج از تناسب ہے -

ایک " دستور " جو اس روح اور اس طریقہ پر ترتیب دیا گیا ہو ' اسکي زندگي کے اختتام کے متعلق کوئي شک باقي نہیں رہسکتا !

نئي حکومت کے آغاز ہي میں یہ ثابت ہوگیا - بغیر کسي متعین فرد عمل ' اور بغیر کسي طاقت یا دباو کے ' حکومت پر ایک ایسي غیر منظم مجلس چھا گئي ' جو ابتدائي دستوري حقوق سے ناواقفیت کے عالم میں طاقت کا دعوائے باطل کرنے لگي تھي -

سیاسي کلب صرف اسلیے قائم ہوے کہ اپني خواھشوں پر دوسروں کو مجبور کیا جاے - اخبارات جو مفید ہوتے اگر کم و بیش کم عمر ہوتے ' حریت کو فوضویت (انارکي) کے ساتھہ مدغم کرکے تباہ کن اصول کي تعلیم دینے لگے -

شاہ کہ نوجوان ' شتاب کار ' اور اس حقوق سے تمتع کے لیے بیچین تھا جو اسکے اباء و اجداد کو حاصل تھے ' نہ اپنے حقوق سے دست برداري کا ارادہ کرسکا ' اور نہ اس نے ایسا کرنا چاہا اس پر یہ مستزاد ہوا کہ اسکي خود رائي نے ان لوگوں کو بھي اس سے علحدہ کردیا جو اب تک نا طرفدار تھے - اسوقت سے اسکے لیے کوئي امید باقي نہ رہي تھي ' اور بالاخر اس خون تشنہ ' اور انقلابي حکومت کا خاتمہ جلا وطني نے کیا - اسوقت سے ایران پا بزنجیر ہوے بغیر اپني قسمت کي نگراني کرسکتا تھا -

خانہ جنگي کے حادثہ کے بعد - یہ معلوم ہوتا تھا کہ صلح و اتفاق کا دور پیش نظر ہے اور قوم کي دوبارہ زندگي کے آغاز نے ان تمام لوگوں کو مدد کي دعوت دي ہے جو دستوري حکومت کي واپسي کے لیے لڑے ہیں - مگر اس صلح کي عمر تھوڑي تھي - خود ارباب دستور میں اختلاف نمودار ہوا جو اپني خیالي خواھشوں کو بزور منظور کرانا چاھتے تھے -

ان بے انتظامیوں کے باوجود مجلس کا انتخاب ہوا اور وکلا نے مختلف جماعتیں ترتیب دیں -

یہ سیاسي سوالات نہ تھے جنکي وجہ سے بالاخر انکو غم سے دو چار ہونا پڑا - بلکہ یہ شخصي مصالح تھے - آخر کار معاملات ایسے نقطے تک پہنچگئے ' جہاں کثرت اپني خواھشوں کے منظور کرانے میں قلت پر کامیاب ہوئي اور وزراء بجاے اسکے کہ موزوں قومي پالیسي کي اشاعت ' یا ضروري اصلاحات کے نفاذ کي کوشش کرتے ' لہو پر جماعتیں حکمراني کرنے لگیں -

یہ حالت تھي جبکہ ناصر الملک نظامت کا بارگراں اٹھانے کے لیے بلایا گیا -

ناصر الملک ایک تربیت یافتہ ' اکسفورڈ کا ایم - اے ' قابل ' تجربہ کار ' ہوشیار ' اور ایماندار آدمي ہے - اسے ملک کي ضرورتیں اور زود فرد عمل معلوم تھي ' جو ترتیب پاني چاھیے - مگر جسطرح اسے یہ معلوم تھا ' اسیطرح وہ یہ بھي جانتا تھا کہ قانون دستور ' جسکي بنا پر وہ نگراني اپنے ذمے لینے والا تھا ' ایک ایسا ہتیار ہے ' جو صرف بادشاہ کي خود مختاري کو نیست و نابود کرنے کے لیے بنایا گیا ہے ' اور اسلیے وہ ایک ایسا قانون ہے ' جس نے خود اس سے بھي ہتیار لیکے اسکي یہ حالت کردي ہے کہ سامان مدافعت سے تو تہیدست مگر سازش و مجبوري سے روبرو ہے !

صرف فرض کا خیال اس پر غالب آیا ' گو وہ نظامت کے قبول کرنے میں تردد سے لبریز اور ان مشکلات کے متعلق دھوکے میں نہ تھا جو اسکو پیش آنے والے تھے -

دوسروں کو یہ دکھانے کے لیے کہ جو لوگ حکمراني کے لیے بلائے جائیں ' خواہ وہ حکمراني کسي درجہ کي ہو ' انہیں حکومت کے اصول کا علم ضروري ہے ' اس نے (ناصر الملک نے) مسلسل وزرا اور وکلا کے ساتھہ کام کیا -

انکو غیر سرکاري نوعیت کي صحبتوں میں جمع کیا اور کوشش کي کہ مختلف جماعتوں کے بالاشتراک کام کرنے کے لیے ایک بنیاد تیار کردے تاکہ آیندہ وہ متحدہ طور پر ایک ایسا نقشہ ترتیب دیں جو ضروري اور اہم اصلاحات کا کفیل ہو -

اس امر کي تصدیق کے لیے کہ ناصر الملک نے کس جوش اعتقاد اور ترک نفسانیت کے ساتھہ اس مشن کو اپنے ہاتھہ میں لیا ہے ' اسے کام کرتے ہوے دیکھنا چاھیے -

ایراني اپني ' اس خوش قسمتي پر کہ انکا سرگروہ ایک ایسا شخص ہے جو اس قدر روشن خیال اور اس درجہ بے لوثي کے ساتھہ ملک کي بہبودي میں منہمک ہے ' اپنے آپ کو آج تک کبھي زیادہ صحیح مبارکباد نہ دیسکے ' اور نہ کوئي اعتماد اس سے بہتر حالت میں کیا گیا ' تا ہم عدم مفاھمت اور باقاعدہ عداوت نے ناظم کي بہادرانہ کوششوں کو بیکار کردیا اور اسطرح اس آخري امید کو بھي مٹادیا جو دستوري حکومت کي قوت کے متعلق تھي -

اکثر سنتے ہیں کہ ناظم کو کمزوري اور اپنے اختیارات کے محسوس کرانے میں ناکامي کا الزام دیا جاتا ہے ' اور ان نقادوں

میــر مجلس آل انـڈیـا مسلم لیـگ کي افتتاحي تقـریـر

آنریبل سر ابراهیم رحمت الله نائٹ ممبر امپیریئل کونسل نے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانه اجلاس منعقد آگره میں ۳۰ - دسمبر کو جو پریسیڈنشل ایڈریس پڑها اس کا اردو ترجمه حسب ذیل هے :—

حضرات ! مسلم لیگ کے اس سالانه جلسه میں آپ نے مجهه کو بطور صدر دعوت دیکر میري جو عزت افزائي فرمائي هے ' اس کا میں ته دل سے شکریه ادا کرتا هوں - میں اس امر کا صاف صاف معترف هوں که ...... یه سب سے بڑي عزت هے ' اور اس وجه سے اسکي قدر میري نظر میں اور بهي زیاده بڑهه جاتي هے که یه عزت مجهه کو بلا تحریک غیرے ملي هے -

ایک ایسے وقت میں جیسا که یه هے ' جب که نهایت هي زوروں کے ساتهه اختلاف رائے واقع هوا هے ' اور یه خیال عام طور پر پهیلا هوا هے که مسلمانوں میں سیاسي نظر سے دیکهتے هوے دو راهیں قائم هوگئي هیں - ایسے وقت میں مجهکو یقین هے که آپ اس امر کا اچهي طرح احساس فرمائینگے که آپ کے صدر کي حالت کس قدر پیچیده هے ؟

حضرات آپ نے جس مشکل کام کے انجام دینے کے لیے مجهکو طلب فرمایا هے اسے میں نے بطور فرض منصبي منظور کیا ' اور میں نے یه خدمت اس لیے اپنے ذمه لي هے که مجهه کو اس امر کا یقین واثق هے که آپ میرے ان فرائض کے ادا کرنے میں پوري پوري مدد اور اعانت فرمائیں گے ' اور مسلمان هونے کي حیثیت سے هم سب پر جو ذمه داري عائد هے اس میں آپ حصه لیں گے - آج هندوستان کے مختلف مقامات سے مسلمانوں کے جو قائم مقام حضرات بهت بڑي تکلیف گوارا فرما کر یهاں اس جلسے میں تشریف فرما هوے هیں - یه امر میرے خیال میں اس بات کي حتمي دلیل هے که هماري قوم میں رفاه عام اور سیاسي زندگي کي قومي روح موجود هے - مجهے اطمینان هے که میں آپ لوگوں پر بے خطر بهروسه کر سکتا هوں ' اس باره میں که میں جو صمیم قلب سے ان مشکلات کو جو همارے در پیش هیں ' سلجهانے کي کوشش کرنا چاهتا هوں - اس میں آپ لوگ میرا هاتهه بٹائیں گے ' اور مائل بمصالح رهینگے تاکه نتیجه یه هو که بعوض پهوٹ کے هم پهر سے مستحکم هوجائیں ' اور هم میں ایسي توانائی پیدا هوجاے ' اور هم ایسا طریق عمل اختیار کریں جس سے همارے دلي مقاصد میں ترقي هوتي چلي جاے -

تمام ایسي انجمنوں میں جیسي هماري یه انجمن هے اختلاف رائے واقع هونا ضروري هے - مختلف ذهن کے لوگ جب متعدد مسائل پر اپني توجه مبذول کرتے هیں ' اور اس کے مختلف پهلوؤں پر کافي اور آزادانه بحث هوتي هے ' تو راسخ نتیجه برآمد هوتا هے ' اور عام دلچسپي کا باعث هوتا هے - چونکه میرے ایسے خیالات هیں ' اس لیے هماري بهبودي و ترقي کے مسائل پر جو کچهه معقول بحث هو میں دل سے خیر مقدم کرتا هوں

مگر اتنا لحاظ ضروري هے که جب کسي امر کا فیصله هوچکا ' تو سب کو به طیب خاطر منظور کرلینا چاهیے ' اور سب کو اسي کے مطابق سعي بلیغ سے عمل کرنا چاهیے -

اس دستور العمل کے لازمي طور پر یه معني نهیں هیں که جو فیصله ایک مرتبه هوگیا اسپر نظر ثاني نه کیجاے - کوئي دستور العمل اس جمهوري زمانه میں بنایا نهیں جاسکتا ' جو مثل قوانین میڈیي اور " ایران قدیم " اٹل اور دائمي هوں - میري مراد یه هے که جو فیصله کیا جاے وه دستور العمل هو جاے ' اس زمانه تک جب تک که عام اهل الراے تبدیل خیالات ' تقاضاے وقت ' مزید تجربه ' اظهار نقص و عیب ' جو پیشتر خیال میں نه آسکا یا اسي طرح کے اور وجوه کے لحاظ سے اس کو بدل نه دیں -

وجوه مذکورۀ بالا کے پاے جانے کے وقت سابق فیصلوں پر بهي نظر کي جاے - سب سے زیاده اور ضروري امر تو مجهے یه معلوم هوتا هے که تمام مباحثے غیر شخصي اور غیر جانبداري کے اصول پر هوا کریں ' اور جو لوگ مخالفت میں اپنے تئیں قلت الراے پائیں انکو چاهیے که کثرت الراے کے صاف اور غیر مبهم فیصلوں کو به طیب خاطر منظور کرلیں ' اور اخلاصمندي سے تقلید سلوک عسکري کرکے عام مقصود کے پیشرفت کي کوشش میں شریک رهیں ' اسي طریقه پر جیسا که فیصله هوچکا هو -

جب تک همارے قومي مقصود کے پیشرفت کے لیے اس طرح سے هم کاربند نه هوں ' تب تک مجهے اندیشه هے که هماري ترقي میں سخت رکاوٹ رهیگي ' اور بهت سخت مشکلوں کا پے در پے سامنا کرنا هوگا - لهذا اے حاضرین با تمکین ! میں آپ سے التماس کرتا هوں ' اور آپکے ذریعه تمام مسلمان قوم سے التماس کرتا هوں که هماري رفاه عام کے لیے عالي حوصلگي تحمل اور مخلصانه شرکت سے مشغول کار رهینگے -

اگر هم اسطرحپر تمام شخصي خیالات کو الگ رکهه کے کاربند رهیں گے ' اور همارے ذهن میں صرف قومي فائده کا خیال هوگا ' تو هماري ترقي نه فقط یقیني هوگی بلکه اتني رفتار سے هوگي جو هم میں سے عجلت پسند اصحاب کو بهي تشفي بخش هوگي -

کانپور کي مسجد

آپ سب صاحب اس امر سے واقف هیں که مسلمانان هند کے دلوں پر مسئله مسجد کانپور نے بهت بڑا اثر کیا ' اور آپکو یه معلوم کرکے نهایت هي اطمینان اور تشفی هوئی هوگي که همارے معزز اور هر دلعزیز وائسرائے اعلی حضرت لارڈ هارڈنگ بهادر نے دور اندیشانه سیاسي قابلیت سے اسکا فیصله باحسن الوجوه فرما دیا -

حضور وائسرائے نے اپنے جدید پایۀ تخت هند یعنی دهلي میں داخلۀ سرکاري کے موقع پر جن شریفانه خیالات کا اظهار کیا تها - وه میں آپ کو یاد دلانے کي اجازت چاهتا هوں - حضور موصوف اس وقت جدید لیجسلیٹو کونسل کے صدر تهے - جسکا اجلاس پهلي مرتبه دهلي میں هوا ' اس موقع پر آپ نے اپني یادگاري تقریر میں بیان فرمایا تها که :

بهر حال اصل قصور کے بارے میں میرا جو کچهه خیال هو - مگر میں صرف آپ کو اور تمام باشندگان هند کو یقین دلانا چاهتا هوں که یه واقعه کسي طور پر بهي میري رائے پر کسي قسم کا اثر نه ڈالیگا ' جس طرز پر میں نے گذشته دو سال میں کام کیا هے ' اسي طرح آینده بهي میں اپني طرز حکومت بدلے بغیر عمل کرونگا ' اور اس طریقه سے میں سر مو تجاوز نه کرونگا " -

کیا کوئي کهنے کي جرأت کرسکتا هے که حضور لارڈ هارڈنگ نے اس موقع پر اهل هند سے جو مدبرانه وعدے کیے تهے ' ان پر وه صداقت کے ساتهه قائم نهیں رهے ؟ اس پدرانه شفقت نے جو انهوں نے همارے هم وطنوں سے ظاهر کي هے - صحیح طور پر لوگوں کے دلوں پر فتح پالي هے - یه واقعه صرف اس ملک کا تاریخي

گرفتاري کے بعد اسنے پولیس سے پوچھا : "کیا تم بتا سکتے هو که میں کیوں گرفتار کي گئي هوں؟ ابهي تو میرا لائسنس ختم نہیں هوا ہے ؟" اسکے جواب میں پولیس نے کہا: "تم نے ان شرائط کو پورا نہیں کیا جنکي بنا پر چهوڑي گئي تهیں ٬ اسلیے پهر گرفتار کي گئي هو"

عدم ایفاء شرائط سے مراد غالباً مسز پانکهرسٹ کي وہ تقریر ہے جو اس نے پیرس میں کي تهي -

* * *

مگر همیشه کي طرح یه گرفتاري بهي زیاده عرصه تک نه رهسکي اور پولیس کو مجبوراً چهوڑنا پڑا -

مسز پانکهرسٹ چهار شنبه کو هالوے کے قید خانے سے چهوڑي گئي ٬ اور ابهي چند دنوں لندن میں رهکے پهر سوئٹرز لینڈ روانه هوگي -

* * *

جس خوش نصیب بچے نے آزادي و سر فروشي کي آغوش میں پرورش پائي هو ٬ اسکے متعلق یه کہنا فضول ہے که وہ کیسا هوگا ؟

مسز پانکهرسٹ کي طرح انکي صاحبزادیاں بهي اس جهاد حریت و حقوق میں اپني ماں کے دوش بدوش هیں -

مس سلویا پانکهرسٹ دسمبر کے دوسرے هفته میں سه شنبه کو شوریڈیچ ٹاؤن هال میں گرفتار هوئي تهي - گرفتاري کے بعد اپني ماں کي طرح اس نے بهي کهانا پینا چهوڑ دیا - اس سے اسکي حالت اسقدر نازک هوگئي که پولیس کو مجبوراً چهوڑ دینا پڑا - یه بهي هالوے کے قید خانے میں تهي اور وهاں سے دوشنبه کي شام کو چهوڑي گئي -

مسز پانکهرسٹ کي دوسري لڑکي مس کرائیٹبل پانکهرسٹ ہے - وہ بهي اپني ماں اور بہن کي طرح سرگرم جهاد ہے اور اسي جرم میں جلا وطن هوکے آجکل پیرس میں مقیم ہے -

* * *

لیکن یه تو اقتراعي لیڈروں کا ذکر تها جنکا کام یه ہے که قول اور عمل سے اپني جماعت کي اس روح کو تازہ رکهیں جسکي بدولت یه معرکه آرائیاں هو رهي هیں ٬ ورنه اصلي کام کرنے والے تو اور هي هیں - جیسا که تمام منتظم و کارکن جماعتوں کا قاعده ہے -

اقتراعیات نے استعمال قوت کي جو صورتیں اختیار کي هیں ٬ انمیں سے ایک صورت آگ لگانا بهي ہے - آج انگلستان میں کتنے هي مکان هیں جو ان اقتراعیات کے هاتهوں آتشزدگي کا لقمه هوچکے هیں -

لیکن اگر مرد با این همه ضرر رساني اپني جگهه پر قائم هیں تو ان خاتونوں نے بهي سر رشته استقلال اپنے هاتهه سے نہیں دیا ہے - وہ بهي اپنے کام میں لگي هوئي هیں اور برابر وہ حرکتیں کیے جاتي هیں جنکو اگرچه اب تک مرد برداشت کر رہے هیں مگر شاید همیشه برداشت نه کرسکینگے -

مسرس فونس ٬ ایلیٹ اینڈ کو دیونپورٹ کي ایک مشهور چوب فروش کمپني ہے - اسکے گودام کے احاطے کا رقبه ایک ایکڑ ہے - اس وسیع احاطے میں ایک هزار لکڑي جمع تهي - دوشنبه کي صبح کو دفعتہ آگ لگي اور تهوڑي هي دیر میں تمام احاطے کے اندر پهیل گئي - آگ کے بجهانے کي سخت کوشش کي گئي مگر ناکامي هوئي اور یه شعلے اس احاطے سے نکلکے قرب و جوار میں پهیلنے لگے - تهوڑي دور پر فینڈ رونڈ آبرٹس (ایک قسم کا پهیا ہے جس پر لڑکے چڑهتے هیں) اور چند کاروانس (ایک قسم کي گاڑي ہے) رکہے هوے تہے - ایک رونڈ آبرٹ میں جسکي قیمت ۴ هزار پونڈ تهي ٬ آگ لگ گئي - کل نقصان کا تخمینه ۱۰ هزار پونڈ هوا ہے -

اس آتشزدگي کے بعد گورنمنٹ کو ایک گمنام خط موصول هوا جسمیں لکها تها : " یه آگ هم اقتراعي عورتوں نے لگائي ہے اور یاد رکهو که جب تک تم همارے مطالبات پورے نه کروگے ٬ هم اسیطرح تمهاري راحت و آرام اور جان و مال میں آگ لگاتے رهینگے" -

* * *

مسز پانکهرسٹ کي گرفتاري ایسي بات نه تهي که اس سے اقتراعیات میں جنبش اور فدویت و اقدام کي کوئي مثال تازہ ظاهر نه هوتي -

دوشنبه کو رچمونڈ پولیس کورٹ میں مسز بولٹر پیش هوئیں - مسز موصوف پر یه الزام تها که انهوں نے رچمونڈ میٹرو پولیٹین پولیس اسٹیشن کي کهڑکیاں توڑ ڈالي هیں - انهوں نے اپنے اظهار میں الزام کا اعتراف کیا اور کہا :

" اسکے دو سبب هیں ٬ اول اور سب سے اهم وجه تو یه ہے که تم نے اس حریت کي دیوي مسز پانکهرسٹ کو گرفتار کیا ہے جو ترک خور و نوش کے واقعات سے نهایت نحیف و نزار هوگئي تهے -

اس خبر نے مجهه میں ایک غیر معمولي هیجان پیدا کردیا ٬ میري پهلي خواهش یه تهي که جسطرح ممکن هو میں انکو قید خانے سے نکال لوں ٬ مگر مجهے نظر آیا که میں اپني اس خواهش میں کامیاب نہیں هوسکتي ٬ پهر میں نے خیال کیا که اگر میں اس میں کامیاب نہیں هوسکتي تو مجهے بهي قید خانے کے باهر نه رهنا چاهیے - لیکن اگر میں تمهارے پاس آتي اور قید هونے کي خواهش ظاهر کرتي ٬ تو تم میري اس خواهش کو پورا نه کرتے اور مجنون سمجهکے پاگل خانے بهیجدیتے ٬ اسلیے میں نے سونچا که مجهے کوئي ایسا جرم کرنا چاهیے جسکي سزا قید هو ٬ چنانچه میں آئي اور آکے ان کهڑکیوں کو توڑا - دوسري وجه اسکي وہ مرض ہے جو مردوں میں پهیلا هوا ہے "

مسز بولٹر نے اس مرض کي تشریح نہیں کي -

عدالت نے ان پر ۴۰ شلنگ جرمانه اور در صورت عدم ادائیگي ۱۰ دن قید کي سزا دي - مسز بولٹر مصر تهیں که وہ قید خانے جائینگي ٬ کیونکه اسي غرض سے انهوں نے کهڑکیاں توڑي هیں مگر انکے شوهر نے انکي طرف سے جرمانه ادا کردیا اور عدالت نے اسکو قبول کرلیا - چلتے وقت مسز بولٹر نے عدالت کو مخاطب کرکے کہا : " میں نہیں سمجهتي که مجهے کیا سزا دي گئي ؟ کیونکه جرمانه تو میرے شوهر نے ادا کیا - میري سمجهه میں یه بهي نہیں آیا که ان سے کیوں یه جرمانه لیا گیا ؟ حالانکه وہ تو میرے همخیال نہیں - اگرچه ویسے نهایت اچهے شوهر هیں "

عدالت نے اسکا کچهه جواب نہیں دیا اور مسٹر بولٹر اپني بیوي کو اپنے گهر لے آئے -

---

الهـــلال کــي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ٬ بنگله ٬ گجراتي ٬ اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پهلا رساله ہے ٬ جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ہے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي درخواست بهیجیے -

دلوں سے اظہار امتنان اور وفاداري کا باعث ہوتا ہے ' جو سلطنت انگلستان کي بے بہا بضاعت ہے - آیا یہ رائے بلاشبہ پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچتي ہے کہ تمام ہندوستان کے اسلامي قوم کے جلسوں اور انجمنوں نے جو متعدد رزولیوشن پاس کئے ہیں ' اُن سے صاف ظاہر ہے کہ حضور وائسرائے بہادر کا عمل کس قدر عالمگیر تھا - کسي کي یہ خواہش نہیں ہے کہ گورنمنٹ فوراً ایک شورش کے سامنے اپنا سر جھکادے - بلکہ ہمارا منتہاے منشاء یہ ہے کہ ہماري عرضداشت پر منصفانہ توجہ مبذول کي جائے ' اور جب کسي سرکاري عہدہ دار کے حکم کي ترمیم و تنسیخ کي ضرورت ثابت ہو جائے تو ویسا عمل در آمد کرنے سے کسر شان کے خیالي خوف کي وجہ سے باز نہ رہا جاے ' کیا کوئي شخص یہ کہسکتا ہے کہ ہمارا مطالبہ کسي وجہ سے نا معقول ہے ؟ (باقي آیندہ)

مشاهیر اسلام رعایتي قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکرگنج ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ انہ رعایتي ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصري ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۴) حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتي ۱ انہ (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنہ رعایتي ۶ پیسہ (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انہ رعایتي ۱ انہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انہ (۲۳) رائٹ انریبل سید امیرعلي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انہ رعایتي ۲ انہ (۲۶) حضرت شبلي رحمۃ اللہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۷] کرشن معظم ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابونجیب سہروردي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انہ رعایتي ۲ انہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انہ رعایتي ۲۰ انہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انہ رعایتي ۶ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ انہ رعایتي ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتي ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنہ رعایتي ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتي ۵ - آنہ - رعایتي ۲ آنہ - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحہ کی قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ - انہ - (۴۰) یاد رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انہ رعایتي ۶ - انہ (۴۱) آئینہ خود شناسی تصوف کي مشہور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رہبر ۵ انہ - رعایتي ۳ - انہ - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ - رعایتي ۶ - انہ - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انہ - رعایتي ۳ انہ - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیہ ۸ انہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمہ ڈیڑھ هزار صفحہ کي تصوف کي لا جواب کتاب ۶ روپیہ ۷ انہ [۴۶] هشت بہشت اردو خواجگان چشت اهل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیہ ۸ انہ [۴۷] رموز الاطبا هندوستان بھر کے تمام مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معہ انکي سینہ بہ سینہ اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور جن خریداران کے جن نسخوں کي تصدیق کي ہے انکي نام بھي لکھدئے ہیں - علم طب کي لاجواب کتاب ہے اسکي اصلي قیمت چھہ روپیہ ہے اور رعایتي ۳ روپیہ ۸ انہ [۴۸] الجریان اس نا مراد مرض کي مفصل تشریح اور علاج ۲۰ انہ رعایتي ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازي کا رسالہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ -

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ صوفي پنڈي بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

زندہ درگور مریضوں کو خوشخبری

یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتي ہیں ' زمانۂ انحطاط میں جواني کي سي قوت پیدا کردیتي ہیں ' کیساهي ضعف شدید کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتي ہیں ' اور ہمارا دعوی ہے کہ چالیس روز حسب هدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم ہوگي جو بیان سے باہر ہے - ٹوٹے ہوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتي ' اور چہرے پر رونق لاتي ہے - علاوہ اسکے اشتہا کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بھي عدیم النظیر ہیں ' ہر خریدار کو دوائي کے همراہ بالکل مفت بعض ایسي هدایات بھي دیجاتي ہیں ' جو بجائے خود ایک وسیلۂ صحت ہے - قیمت في شیشي ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار چھہ شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ آنہ -

المشتہر

منیجر کارخانۂ حبوب کا یا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

اعــلان

جناب محمد صفا بک صاحب جریدۃ العدل نے [دلیل الاستانہ] نام ایک کتاب نہایت محنت و جانفشاني سے لکھي ہے ' جسمیں تمام سلاطین آل عثمان مع امیر المومنین و خلیفہ رسول رب العالمین مولانا سلطان محمد خاں پنجم و شہزادگان موجود الوقت و دیگر مشاهیر خدام ملت کي تصاویر مختصر حالات کے ساتھہ درج ہیں -

اسکے سوا محلات شاهي مشہور مساجد نظارت جنگ حربیہ یونیورسٹي اور دنیا میں لاثاني قدرتي مناظر حسن کي پریوں یعني استامبول کی پہاڑیونکے نقشے بھي دکھائے گئے ہیں - تصاویر و نقشجات کا مجموعہ ۳۰۰ سے زیادہ ہیں -

اس کتاب کے مطالعہ سے گویا آپ گھر بیٹھے ہوے مقام خلافت کے لوگوں کي زیارت اور قسطنطنیہ کي دلفریب خوبصورتي کو دیکھکر فتبارک اللہ احسن الخالقین کہینگے - مولف کا دعوی ہے کہ آجتک کسی نے خواہ ایشیائي ہو یا یورپین فرنگي ' ایسي جامع کتاب نہیں لکھی - باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف تین روپیہ چھہ آنہ مع محصول ڈاک رکھي گئي ہے ' جو ذیل کے پتہ پر مؤلف موصوف سے مل سکتي ہے -

محمد صفا بک مالک و اڈیٹر جریدۃ العدل - قسطنطنیہ

واقعہ ہونے کی غرض سے قابل قدر نہیں ہے ' مگر وہ سبق جو اس قسم کی طرز سلطنت سکھاتی ہے - ر برطانیہ عظمی اور ہندوستان دونوں کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے - حضور لارڈ ہارڈنگ نے اس امر کو ثابت کردیا ہے کہ پدرانہ ہمدردی صرف لفظوں ہی سے نہیں (جن کا ہم کو پہلے بہت سا تجربہ ہوچکا ہے) مفید ہوسکتی - بلکہ عملی طور پر کام لینے سے مطلب براری ہوتی ہے -

میرے لیے یہ امر ہمیشہ تعجب انگیز ہے کہ کیوں برطانوی اہل عملہ ہندوستان میں اس امر کی مدبرانہ کوشش نہیں کرتے جس کے ذریعہ وہ عملی طور پر ہمدردی اور غور کرکے اس ملک کے باشندوں کے دلوں پر فتح پالیں - کیا میں ان سے یہ کہنے کی جرأت کرسکتا ہوں کہ یہ طریقہ اختیار کرنا ان کے لیے کس قدر آسان ہے ؟ ہندوستانیوں کے نمایاں خصائص سے ایک یہ بھی ہے کہ ان میں احسان شناسی کا مادہ بہت ترقی کرگیا ہے - گذشتہ کشمکش کے زمانہ میں کتنی مرتبہ ہندوستانی انگریزوں کے بچاؤ کے لیے میدان میں آئے ہیں ' اور کتنے موقعوں پر انھوں نے انگریزوں کو بچانے کے لیے اپنی جانیں تک ان پر قربان نہیں کردی ہیں -

اگر ہند کے سرکاری اہل عملہ واقعی ایسی کوشش کریں کہ اپنا فرض منصبی سمجھکر ہندوستان کے متعلقہ مسائل پر ہندوستان ہی کے نقطۂ خیال سے غور کریں ' اور اگر وہ ہمیشہ یہ امر ملحوظ رکھیں تو وہ ہندوستانیوں کے وجدان کی ایسی تسخیر کرسکتے ہیں کہ جو کسی اور ذریعہ سے ہرگز نہیں ہوسکتی - ہم پھر وہ فریادیں نہ سنینگے ' جو ہمیشہ ہمارے کانوں میں اس ملک کی گورنمنٹ کی روز افزوں شکایتوں کے بارہ میں گونجا کرتی ہیں - یہی وہ طرز عمل ہے جو لارڈ ہارڈنگ نے اپنے پیش نظر رکھا ہے ' اور جسے وہ عمل میں لانا چاہتے ہیں ' اور جس نے انکو ہندوستانیوں میں اسقدر ہر دلعزیز بنادیا ہے -

کیا ہندوستان کے دیگر اہل عملہ اسپر تہ دل سے عمل پیرا ہونگے ؟ اگر ایسا ہوا تو صرف یہی نہ ہوگا کہ ان کا راستہ صاف ہوجائیگا ' بلکہ ہندوستانیوں کے ان خادمان ملک کا بھی راستہ صاف ہوجائیگا ' جو باوجود سخت رکاوٹوں کے اہل عملہ پر یہ امر ثابت کرنے کی کوشش کررہے ہیں کہ ہمدردی اور غور و خوض کا اثر کس قدر قوی ہے -

عذر کمزوری

ایک فرقہ ہرزہ سرا ایسا ہے جس نے پہلے بھی ایسا کہا ہے - اور پھر بھی ایسا کہیگا کہ خیر یہ سب باتیں رعایا کی تالیف قلوب کے لیے تو بہت خوب ہیں - لیکن سلطنت برطانیہ کی شان و اقتدار کا لحاظ کہاں ؟ اگر گورنمنٹ سرکاری انتظامات کے مخالف ہر ایک شورش کے آگے سر جھکایا کرے ' تو حکومت کا کام ناممکن ہو جائیگا - اور ایسی حالت میں تو یہ بہتر ہے کہ اہل برطانیہ اس ملک سے اپنا بوریا بدھنا باندھ کر چل دیں - برطانیہ قوم کی طرف موجودہ تنفر کا زیادہ تر باعث یہی فرقہ غیر ذمہ دار لوگوں کا ہے - اگرچہ اس کے افراد برطانیہ قوم سے ہی کیوں نہ ہوں ' یہی لوگ ہیں جو ایسا خیال کرتے ہیں کہ بہترین دستور العمل پنجۂ آهنین ہے ' اور جو باعث ہوئے اُن روز افزوں اشکالات کا جو سرکاری عملہ کو در پیش آتی ہیں -

ذرا ہم ٹھنڈے دل سے منصفانہ طور پر ان لوگوں کی پکار پر تو غور کریں کہ وہ کس نتیجہ تک پہونچتی ہے - اس کے معنی تو صرف یہ ہوسکتے ہیں کہ اگر کسی سرکاری عملہ نے ایک مرتبہ کوئی فیصلہ کردیا اور جیسا کہ اکثر ہوتا ہے ' بغیر ان ذمہ دار اصحاب سے مشورہ لیے جو ان لوگوں میں رہتے ہیں ' جنکو ان فیصلوں کا اثر بھگتنا پڑتا ہے ' اور اپنے فیصلہ پر یک طرفہ اظہارات پیش کرکے گورنمنٹ کی منظوری لے لی ' تو پھر وہ فیصلہ کبھی رد نہ کیا جائیگا - اگر وہ فیصلہ لوگوں کو منظور نہ ہو تو دو ہی باضابطہ طریقے ان کے لیے ہیں - ایک یہ کہ وہ گورنمنٹ کو عرضداشت پیش کریں ' اور اس میں یہ بتلائیں کہ وہ فیصلہ کس قدر ضرر رساں ہے ' اور نظر ثانی کی درخواست کریں ' اور دوسرا یہ ہے کہ مجلسیں کرکر کے اجلاس کونسل میں سوالات دائر کرکر کے اور اخبارات کے ذریعہ سے شورش جاری رکھیں -

اگر یہ آفت زدہ لوگ پہلے علاج کی طرف رجوع کریں ' تو اکثر یہ ہوتا ہے کہ سرکاری عملہ کا فیصلہ کے ساتھہ تعلق ہے - ان میں کوئی واقعی مخالفت فیصلہ سے نہیں پائی گئی - اور اگر دوسرے طریقے کے مطابق شورش جاری رکھی جائے ' تو یہ ادعا کیا جاتا ہے کہ یہ شورش چند غیر قانع لوگوں کی ساخت و پرداخت ہے ' اور وہ خواہ مخواہ بیچارے عوام الناس کو برانگیختہ کرتے پھرتے ہیں - حالانکہ وہ لوگ گورنمنٹ کے فیصلوں کو بہ طیب خاطر منظور کرنیکو تیار ہیں ' اور جب عذر لنگ ثابت ہوگیا ' اور سرکاری اہل عملہ مجبور ہوئے کہ اقبال کریں کہ ہاں شورش بے بنیاد نہ تھی ' اور داد رسی کرنا ضروری معلوم ہوا تو بھی بڑے زوروں سے یہ بات پیش کی جاتی ہے کہ فیصلہ کی تبدیلی نہ ہونا چاہیے - اس لیے کہ اگر ایسا کیا جائیگا تو گورنمنٹ کی کمزوری سمجھی جائیگی ' اور سرکاری عہدہ داروں کا اقتدار بالکل جاتا رہیگا - لہذا سخت کوشش کی جاتی ہے ' کہ فیصلۂ سابق برقرار رہے ' جس کے لازمی معنے یہ ہوتے ہیں کہ ایسا دستور العمل قائم کیا جائے کہ جب کبھی کوئی سرکاری عہدہ دار کوئی فیصلہ کرے ' تو وہ اٹل ہو - ایسی حالت میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ لوگ جو سرکاری عہدہ داروں کے احکام اور فیصلوں کی نظر ثانی اور ترمیم کرانا چاہتے ہیں ' کیا کریں ؟ خوش قسمتی سے یہاں بہت سے اعلی عہدہ دار ہیں ' جو اس قسم کا عذر پیش نہیں کرتے ' بلکہ نازک اور مشکل مسائل کو دانشمندانہ اور مدبرانہ طور پر سلجھاتے رہتے ہیں ' اور اس طرح برطانیہ اور ہندوستان کی نہایت قابل قدر خدمت کرتے ہیں

مجھے یقین ہے کہ آپ میری رائے سے متفق ہونگے کہ ایسے عہدہ داروں میں سب سے ممتاز آجکل ہندوستان میں حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر ہیں ' اور ان کا عمل نہ صرف اعتراض سے بری ہے ' بلکہ نہایت قابل تحسین ہے -

میں سخت حیران ہوں کہ وہ نکتہ چین حضرات جو وقتاً فوقتاً عذر کمزوری پیش کرتے ہیں ' آیا وہ اس کے مفہوم تک بھی پہونچے ہیں یا نہیں ؟ میری دانست میں تو اسکے صرف یہی معنی ہوسکتے ہیں کہ ہندوستان میں سلطنت برطانیہ ایسی ضعیف بنیاد پر قائم ہے کہ کسی عہدہ دار کے فیصلہ یا حکم کے خلاف لوگ اگر معقول داد خواہی کریں اور حکام بالا سے داد رسی کریں تو یہ فعل اس بنیاد کو ایسا صدمہ پہونچاتا ہے کہ چند ایسے صدمے اُسکو ڈھادینے کے لیے کافی ہیں - کیا کوئی حقیقت اور اس سے زیادہ دور از صداقت ہوسکتی ہے ؟ ہند میں سلطنت برطانیہ کی بنیاد ذاتی قوت ' نیک سلوک ' انصاف طبعی اور عدل گستری پر قائم ہے - ایک منصفانہ سلوک خواہ اسکو ترحم سے تعبیر کر لیجیے کسی حالت میں بنائے سلطنت برطانیہ کو مضر نہیں پڑ سکتا - بلکہ میری رائے میں مزید پشتی بان کا کام دیتا ہے ' اور لوگوں کے

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک ننھی چیز بچے سے بڑے تک کو ایکسل فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہو جاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

[۱۹۰]

مسیحا کا موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب کھلے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سوتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طورپر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرچکے ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی ملحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ کھانسی بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون سالم پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و پروپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

47 گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

مرد' عورتیں' لڑکے' فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کر سکتے ہیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ - خرچ' برائے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں - یہ سب باتیں ہمارا رسالہ بغیر اعانت استاد بآسانی سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھ بھیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے -

تھوڑے سے یعنی ۱۲ روپیہ بٹل نٹ کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین پر لگائیے - پھر اس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کر سکتے ہیں - اور اگر کہیں آپ آٹومیٹک خود باف موزے کی مشین ۱۰۵ - کو منگالیں تو ۳ روپے - اور اس سے بھی کچھ زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاہیے تو چھ سو کی ایک مشین منگالیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ہے اور ۳۰ روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے -

ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتے ہیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلاکم وکاست دیدی جائیگی!

ہر قسم کے کاتے ہوئے اون' جو ضروری ہوں' ہم محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ہیں - تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار ہی کرنا نہ پڑے - کام ختم ہوا' آپ نے روانہ کیا' اور اسی دن روپے بھی مل گئے! پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں!

آٹومیٹک نٹنگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ
سب ایجنٹ شافلشاہ اینڈ کمپنی - نمبر ۸ ڈنیرز بازار - ڈھاکہ

حُسنِ قبول

وہ پھول چُنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

کسی شئے کی مقبولیت کی معراج تو یہی ہے۔ کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں اور وہ قبولِ عام ہو۔ مطلب یہی قبول خاص و قبول عام کی انتہا ہے کی شناخت یہ ہے کہ کسی شئے کے معترف ملک کے مشاہیر اور نامور اخبارات اور جب وہ باہم بیجا یعنی انجمن افراد مختلف طبیعتیں شئے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہوں تو ایسی شئے یقیناً حُسنِ قبول کی حد سے آگے بھی بڑھ جائیگی۔ مندرجہ بالا عبارات کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اقتباسات سے ثابت کیا جاسکتا ہے۔

چند مشاہیرِ ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

جناب نواب **وقار الملک** بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ اپنے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں۔"

جناب **سید شرف الدین** صاحب بہادر چیف جسٹس ہائیکورٹ کلکتہ "تاج روغن گیسو دراز جو مجھے اپنی شفقت سے پیش کیا گیا تھا۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے اسکو دیکھا کہ بیحد خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرد اور صاف رکھنے والا اور بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا۔ میں اسکے استعمال کی سفارش کرونگا۔"

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین** صاحب اکبر الہ آبادی فرماتے ہیں۔ "زیتون۔ بادام و بنولہ وغیرہ کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں ملانا بڑی حکمت کی ہے۔ یہ ترکیب واقعی تعریف کے قابل ہے۔ بیحد دلکش خوشبو ہے۔ سرد ست بطور بیہقی کے لئے یہ شعر اچھا ہوگا۔

دماغ کیلئے خوشبو کا تیل اچھا ہے + ہوا بھی سست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے"

جناب شمس العلماء ابو محمد **عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی "تاج روغن گیسو دراز شافی جسم کے اندرونی اجزاء اعصاب و زیادات وغیرہ کو خشکی کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے اسلئے دماغ کو قوی اور پٹھوں کو طاقتور کرتا ہے۔ اس میں نمایاں خوبی یہ بھی ہے کہ ایک قسم کی عمدہ اور دلکش خوشبو بھی ہے۔ گو لطیف۔ اور عمدہ انے میں تو عجیب الاثر چیز ہے۔"

جناب پروفیسر ڈاکٹر **محمد اقبال** صاحب اقبال ایم اے بیرسٹر ایٹ لا لاہور "میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ تاج کے استعمال سے دماغ کو آرام اور قلب کو راحت ملتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ خوشرنگ روغن عنقریب ہندوستان کے دل و دماغ پر حکومت کریگا۔"

جناب مولانا **عبد الحلیم** صاحب شرر لکھنوی "ہر ایک تیل میں نفاست کے ساتھ شرقی مذاق کے پھولوں کی خوشبو پیدا کی گئی ہے۔ جو نہایت معطر۔ شیریں۔ اور مستقل ہے۔ کئی دن تک قائم رہتی ہے۔ ہمارے اکثر معتمد اور نفیس مزاج احباب نے ان تیلوں کو بہت پسند کیا۔"

جناب مولوی **محمد عبد الغفار** خانصاحب افتخاری ایم اے سکریٹری میونسپل بورڈ فتح آباد "ان تیلوں میں بعض ایسے عجیب اوصاف معلوم ہوتے ہیں جن سے عام طور پر بالکل کے موجودہ مشہور اور مستعمل روغن خالی نظر آتے ہیں۔ جو اہتمام پیکنگ انہوں نے تاج کی تکمیل میں کیا ہے۔ اس سے انکا غیر معمولی استقلال پایا جاتا ہے۔ اگر صرف پیکنگ ہی کی نفاست پر غور کیا جائے تو بیشک باور ہوگا کہ تاج مینوفیکچری نے ایسی ذہانت دکھائی ہے جو ہندوستان کے تاجر پیشہ اصحاب کیلئے قابل تقلید ہے۔"

چند مشہور اطبّاء کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا یہ تیل دماغ کو آرام پہونچانے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیر آئل کے تمام کارخانہ کو بھی دیکھا ہے۔"

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز مسکن اور مقوی دماغ ہے۔ بالوں کو نرم کرتا ہے اسکی نفیس خوشبو تو دماغ کو ایسی تسکین دیتی ہے جو نوم راحت کیلئے محرک کہنی بیجا نہیں۔"

جناب لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر زینیڈے **احمد** صاحب ایم ڈی۔ آئی ایم ایس فرماتے ہیں۔ "تاج روغن گیسو دراز قدرتی تخموں سے کشید کئے ہوئے تین مختلف تیل ہیں۔ جو نہایت عمدگی سے صاف کرکے ادویہ کی ترتیب سے تیار کئے گئے ہیں۔ ان تینوں روغنوں کی خاصیت ایک عجیب لفریب اختلاف پر مبنی ہے اور جو انسانی دماغ کیلئے بہترین ہیں مجھے یقین ہے ان تیلوں کا دائمی استعمال بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کو مفید ہوگا۔"

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی سکریٹری مدرسۂ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔ "یہ تاج ہیر آئل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہے۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے۔"

جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید سکریٹری آل انڈیا ویدک طبی یونانی کانفرنس دہلی فرماتے ہیں "روغن بادام و روغن زیتون کے اثرات اہل ہند کو خود معلوم ہیں انکی نسبت میرے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں آملہ کی نسبت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پچھلے اور ہمارے موروثی طریقہ علاج میں بالوں اور دماغ کیلئے بہترین چیز تصور کیا گیا ہے۔ اب کارخانہ تاج مینوفیکچری نے روح آملہ کو بنولے کے تیل میں شامل کرکے ایک نہایت لطیف و دلکش خوشبو میں بسا دیا ہے۔ جس کا ہم پایہ مرکب طب قدیم و جدید میں اب تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ میں تاج روغن گیسو دراز کی ہر سہ اقسام کو بہت پسند کرتا ہوں اور انکے مفید ہونے کا معترف ہوں۔"

چند مستند اخبارات ہند کا حُسنِ قبول

الہلال کلکتہ۔ جلد ۲ نمبر ۱۹ "اس میں شک نہیں کہ خوشبو شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام پھولوں کے تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اس طرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے۔"

روزنامہ زمیندار لاہور۔ جلد ۲۔ نمبر ۹۰۔ ۱۰ اپریل ۱۹۱۳ء "حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہئے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبائش کا خاص شوق رکھتے ہیں۔"

روزانہ وطن لاہور۔ جلد ۲ نمبر ۱۳۔ ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء "تاج ہیر آئل مشہور ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں سے اپنی عمدگی اور فائدہ کی تصدیق حاصل کر چکا ہے۔ ہم بھی اسکی خوشبو اور تیل کے اوصاف میں پورا ہونیکا اعتراف ہے۔"

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ۱۰ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ خوشرنگ دماغ کو ٹھنڈا رکھنے والا مفرح تیل ہے۔ جو کمپنی کے اعلیٰ سارٹیفکیٹ دیکھنے سے عام پسند معلوم ہوتا ہے۔"

روزانہ اودھ اخبار لکھنو۔ جلد ۵۵ نمبر ۹۲۔ ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تیل بالوں کو نرم کرتا ہے اور مفرطب مقوی دماغ ہے اسکی دلربا خوشبو مشام جان کو معطر کرتی ہے۔ ہم نے بھی اس تیل کو استعمال کیا اور حقیقت میں مفید پایا۔ جن صاحبان کو دماغی کام کرنے پڑتے ہیں انکے لئے یہ تیل نہایت نفع بخش ہوگا۔"

اردوئے معلّیٰ علی گڈھ۔ نمبر ۴ جلد ۵۔ اپریل ۱۹۱۳ء "تین مختلف قسم کے تیلوں کے نمونے ہیں جنہیں بالوں کو بڑھانیوالی انکو سیاہ و نرم رکھنے والی اور گرنے سے روکنے والی دیز نظر کو بڑھانیوالی دوائیں شامل ہیں اور جنہیں تازہ پھولوں کی تازہ خوشبو دی گئی ہے۔ ان تیلوں کی تعریف مشہور حکیموں نے کی ہے۔ خود ہم نے بھی انکو استعمال کیا اور ہر طرح سے قابل اطمینان پایا۔"

مندرجہ بالا خیالات کا اثر معلوم آپ پر کیا ہو۔ مگر ہم خوش ہیں کہ ہم نے ایک حد تک تاج روغن گیسو دراز کی مقبولیت کا ایک مختصر مگر اہم ترین خاکا آپکو دکھلانے میں کامیاب ہوئے ہیں بس ضرور ہے کہ آپکی توجہ کو بھی ادھر منعطف ہونا چاہئے۔ تاج مندرجہ ذیل تین مختلف اقسام و خوشبو کے مفید ترین روغن گیسو ہیں۔

THE TAJ HAIR OIL

TAJ ALMOND OIL.

TAJ AMLA & COTTON SEEDS OIL.

THE TAJ HAIR OIL THE CROWN OF HAIR OILS A POSITIVELY REFRESHING AND COOLING HAIR TONIC PERFUMED VERY RICHLY LIKE FRESH FLOWERS

PREPARED BY THE TAJ MANUFACTORY DELHI

تاج روغن بادام و بنفشہ۔ تاج روغن زیتون و یاسمن

فی شیشی عہ/ — فی شیشی عہ/

تاج روغن آملہ و بنولہ

فی شیشی ۱۲/

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ اور وی پی کے ہیں جو فی شیشی ہے۔ کارخانہ کو فرمائش بھیجنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن قریب قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دوکانوں پر ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ بھی جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت

تھوڑے مقامات میں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

المشتہر

مینیجر۔ دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر دہلی)

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

55

خیالات آزاد

جو بار نصف ملک کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئي - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۹ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پر زور قلم ظرافت رقم کا نتیجہ اور اپنی علم شہرت اور خاص دل چسپی سے ارضو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولوا بصار ہے - ذیل کے پتے سے بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی جادو بیانی اور معجز کلامی سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمری آزاد ۲ آنہ علاوہ محصول -

المشتہر

سید فضل الرحمن نمبر ۹۲ تالتلا لین کلکتہ

کانپور موسک (انگریزی ایڈیشن

مصنفۂ مسٹر بی - کے - داس - گپتا - سب ایڈیٹر بنگالی -

مچھلی بازار کانپور کے واقعہ کی نہایت مشرح و مفصل حالت ، میونسپلٹی کی کارروائی ، مسجد کا انہدام ، واقعہ ۳ - اگست ، عدالت کی کارروائی ، اور آخر معاملات کانپور پر حضور وایسرائے کا حکم - یہ تمام حالات نہایت تفصیل و تشریح سے جمع کیے ہیں -

مصنف بہ حیثیت نامہ نگار بنگالی خود کانپور میں موجود تھے اسمین بہت سے واقعات ایسے بھی ملینگے جن سے پبلک اب تک واقف نہیں - کتاب دو حصے میں شائع ہوئی ہے - اسکے نفع کا ایک حصہ مسلمانوں کے کسی قومی کام میں دیدیا جائیگا - درمیان میں جابجا متعدد فوٹو موجود ہے - تمام درخواستیں پتۂ ذیل پر آنی چاہئین - اور الہلال کا حوالہ دیا جاے - قیمت ایک روپیہ *

المشتہر

بی - کے - داس - گپتا - بنگالی آفس - بہو بازار اسٹریٹ - کلکتہ

55

ایک مسلمان ڈاکٹر

(پنشن یافتہ سب اسسٹنٹ سرجن) کسی اپنے مقام بود و باش کرنا چاہتا ہے جہاں وہ انگریزی دوا خانہ کھولکر علاج معالجہ سے اپنی گذران کر سکے - ابتدء اگر ڈاکٹری یا غیر ڈاکٹری خدمت کا برائے نام معاوضہ ملنےکو سہارے کو کافی ہوگا - بفضلہ تعالی اپنے کام میں ہوشیار ، بیس سال کا تجربہ محنتی ، دیانت دار ، ہر کام میں مستعد ، انگریزی کی لیاقت انٹرنس تک ، ڈاکٹری میں سوا سو روپیہ ماہوار تک تنخواہ پائی ہے - علاوہ ڈاکٹری کے ایک بڑی تجارتی کارخانہ کا عرصہ تک منتظم رہا - اگر کوئی صاحب مطلع کرینگے کہ آنکے یا کسی دوسرے قصبہ یا موضع میں ایک ڈاکٹر کے پریکٹس کی گنجایش ہے یا ضرورت ہے تو باعث شکر گذاری ہوگا -

پتہ

ڈاکٹر مولت - مقام آورن - براہ کرنا - ریاست گوالیار وسط ہند

۱ - ۱۵ سائز - اسلنڈر واچ مثال چاندی - ڈبل و خوبصورت کیس - و سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچ روپیہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندی ڈبل منقش کیس سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سائز ہنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پالدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتی - پرزے پالدار - سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فایت (پتلی) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منہ) کسی حرکت سے بند نہ ہوگی - گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچروپیہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹی لیور لنکن واچ معہ محصول چھہ روپیہ -

۶ - ۱۹ سائز - راسکوف - پیٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول تین روپیہ آٹھ آنہ

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والی - گارنٹی ایکسال معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ -

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co. No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

32

آثار ہند

تلک آثارنا تدل علینا
فاسئلوا بعدنا عن الآثار!

صاحب قران اعظم (شاهجہاں)
جس کي تعمیرات سے ہندوستان میں حسن و استحکام کا ایک نیا دور شروع ہوا

ارجمند بانو بیگم (ممتاز محل)
جسکي آرام گاہ " روضۂ تاج " ہے

جمال ہند یا حسن "تاج" کا ایک بیروني منظر!
جو شاہجہاں کي تمام تعمیرات میں ایک اول درجے کي یادگار ہے!

به تقریب اجتماع آگرہ ۲۶ دسمبر ۱۹۱۳

اطلاع

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس دلی پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے ہو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں، ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی۔

(۲) اگر کسی صاحب کو پتہ کی تبدیلی کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں۔

(۳) نمونے کے پرچہ کے لیے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں یا پانچ آنے کے وی۔ پی کی اجازت۔

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے۔

(۵) خط و کتابت میں خریداری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرماویں

(۶) منی آرڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پتہ، رقم، اور نمبر خریداری (اگر کوئی ہو) ضرور درج کریں۔

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs.8
Half-yearly " " 4 - 12

الہلال

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکلف بابی الکلام الدہلوی

مقـام اشاعت
۷ ـ ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلیفـون نمبـر ۶۳۸
قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماہی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۳ . کلکته : چہارشنبه ۲۳ صفر ۱۳۳۲ ہجری
Calcutta : Wednesday, January 21, 1914.

فہرس

اخــر الانــبــاء

اس هفتے جنوبي افریقه کے هندوستانیوں کے متعلق کوئي اهم خبر نہیں آئي - مقاومت مجہول بدستور موقوف هے اور گو بعض هندوستانیونکي راے هے که اس سلسله کے دوباره شروع کرنے کا وقت آگیا هے ' مگر ریورینڈ انڈریوز کا بیان هے که رئیس الاحرار مسٹر گاندھي کہتے هیں که وہ اپنے هموطنوں کو شخصي طور پر یه نصیحت کرینگے که ابھي مقاومت مجہول شروع کرکے یونین گورنمنٹ کے مشکلات میں اضافه نه کریں -

ایک طرف تو مسٹر گاندھي اسدرجه امن پسندي وصلح جوئي کا اظہار کر رهے هیں دوسري طرف جنرل بوتها نے اپني جوهانسبرگ کي اسپیچ میں هندوستانیوں کے مسئله کا ذکر کرتے هوے یه اعلان کیا که جنوبي افریقه میں تمام گورے اس موضوع پر یکدل اور یکخیال هیں که نه تو هندوستاني مطالبات کے آگے سر تسلیم خم کرینگے اور نه بیروني مداخلت هونے پائیگي -

جنوبي افریقه میں ریلوے ملازمین کا اسٹرائک اس طرح شروع هوا که اسٹاف کی تحقیق کے متعلق گورنمنٹ نے ملازمین ریلوے کا مطالبه منظور نہیں کیا ' اس پر انہوں نے اسٹرائک کردي هے - اسٹرائک کا آغاز اورنج کالوني سے هوا ' مگر بعد کو ٹرانسوال میں بھي پھیل گئي - اسٹرائک والوں نے وکٹوریا او رلپ انر دسرسلي کي درمیاني لائن اور ٹرانسوال میں ڈائنامیٹ سے ٹرینوں کے اڑانے کي کوشش کي - پہلي کوشش ناکام رهي ' کیونکه ریسٹ ٹرین کے آنے سے ڈاینامیٹ دیکھه لیا گیا - دوسري کوشش میں انکو کامیابي هوئي مگر صرف اسقدر که انجن اور لائن کو صدمه پہونچا - کوئي جان ضائع نہیں هوئي -

اسٹرائک کو فرو کرنے کے لیے گورنمنٹ نہایت سرگرمي سے کوشش کر رهي هے - مزدوري پیشه جماعت کے سات لیڈر گرفتار کرلیے گئے هیں ' جوهانسبرگ کي فیڈریشن آف ٹریڈ نے ان ماخوذین کي رهائي کا مطالبه کیا هے اور یه دھمکي دي هے که اگر انکو رها نه کیا گیا تو عام اسٹرائک هوجائیگي - لیکن جب ٹریڈ هال میں اسکے متعلق لوگوں کي راے معلوم کي گئي تو عام اسٹرائک کي تائید میں بہت کم هاتھه اٹھے اگرچه ماخوذین کي رهائي کي تائید میں اٹھنے والے هاتھه بہت تھے -

شذرات

زر اعانۂ مسجد کانپور

افسوس که کانپور فنڈ کے متعلق ابتک بعض لوگوں کا یه خیال هے که چونکه مقدمات ختم هوگئے' اسلیے اب روپیه کي ضرورت نہیں رهي' اور وہ جمع شده روپیه کے مصارف کے متعلق طرح طرح کے خیالات ظاهر کرتے هیں - چنانچه بعض مراسلات اس بارے میں دفتر الهلال تک پہنچي هیں -

لیکن هم سمجھتے هیں که یه خیال بہت محدود هے اور تقریباً تمام مسلمان جنہوں نے اس فنڈ کي فراهمي میں حصه وافر لیا هے' مسٹر مظہر الحق بیرسٹر ات لا کے اس خیال سے بالکل متفق هیں که یه روپیه بدستور مسجد کانپور کے نام سے جمع رهے' اور جس نیت سے دیا گیا هے' اسي میں خرچ هو - مستحقین حادثۂ ۱۱ - اگست کیلیے دو سو روپیه ماهوار اعانت کي ضرورت هے' اور بہت سے بچوں کي تعلیم و تربیت کے مصارف اسکے علاوه هیں - پس یہي مناسب طریق کار هے که اس روپیه کو بالکل محفوظ رکھا جاے اور صرف اسکي آمدني سے کانپور کے مصیبت زدگان کي ماهوار اعانت هو -

اسطرح ایک کافي رقم سے گویا قومي بیت المال کي بھي تاسیس هوجائیگي' اور روپیه همیشه جمع نہیں هوتا -

پس میں تو اس راے پر بالکل مطمئن هوں او ر چاهتا هوں که بعض متعمدین کانپور و لکھنو کي ایک کمیٹي بطور ٹرسٹیوں کے منتخب هوجاے تاکه صرف مسٹر مظہر الحق کي شخصي ذمه داري باقي نه رهے -

الهلال کي فہرست زراعانه کي کل رقم ۲۷۷۸ روپیه ۳ - آنه هے - مولوي شمس الهدی صاحب نے بانکي پور سے پندره روپیه بعد کو بھیجے تھے جو درج نہیں هوے تھے - اسکے اضافه کے بعد ۲۷۹۳ - تین آنه هوے -

ایک ریشمي اچکن جو پٹنه سے ایک بزرگ نے بھیجي تھي باقي هے - اسے فروخت کردیا جائیگا -

اس میزان میں پانچ سو روپیه مسجد مسروري کے جلسے کے شامل نہیں هیں جنکے اعلان سے فہرست کھولي گئي تھي - کیونکه وهاں جسقدر روپیه جمع هوا ' میرے آنے کے بعد براہ راست بھیجدیا گیا -

اب هم یه تمام روپیه مسٹر مظہر الحق کو بھیجدیتے هیں -

ضعف و مولفۃ القلوب ' اور بہت سے منافقین و مفسدین بھی شامل ہوگئے : واذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا ' واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم ' انما نحن مستہزؤن - اور بظاہر ایک ایسی حالت شروع ہوگئی جو خاموشی و افسردگی کا یقین دلانے لگی - بس اسی وقت کا انتظار کیا جا رہا تھا ' جونکہ وہ آگیا ' اسلیے اب اصلی ارادے اور منصوبے ظاہر ہونا شروع ہوگئے ہیں ' جنکے اولین نعرے کی قسط زمیندار پریس کا خاتمہ ہے اور آنے والے واقعات ابھی غفلت مزید کے منتظر ہیں : وما تخفی صدورہم اکبر ' قد بینا لکم الآیات ان کنتم تعقلون (۳ : ۱۱۴)

اصول کی محبت فروعات کے مناقشات سے بالا تر ہے ' اور حقیقت کے سوال کے سامنے اشخاص و مخصوص حالات کی بحث باقی نہیں رہتی - پس اس وقت ہمارے سامنے زمیندار نامی اخبار کی محض ضبطی کا سوال نہیں ہے جسکا مالک و ایڈیٹر ایک شخص خاص ہے اور جسمیں بہت سے لوگ مضامین لکھتے تھے ' بلکہ یہ ایک حق و قانون ' اور عدالۃ و حریت کا مسئلہ ہے ' اور اُن واقعات و حوادث کا جو اسکی تہہ میں پوشیدہ ہیں - میرے دوستوں کو معلوم ہے کہ میں شخصاً زمیندار کی بہت سی کمزوریوں سے نہ صرف شاکی بلکہ واقعی طور پر متالم و متاذی تھا - میں اسکے طرز تحریر و انشاء مضامین کو پسند نہیں کرتا تھا - مجھے اسمیں بہت زیادہ عامیت اور سوقیت نظر آتی تھی - اسمیں عوام کے مذاق کو بہت زیادہ دخل تھا اور حقیقت کبھی کبھی اسکے استیلاء سے دب بھی جاتی تھی - اشخاص کی بحث کے انہماک کو میں پسند نہیں کرتا ' اور چاہتا ہوں کہ ہر شخص نکتہ چینی و احتساب کی بنیاد صرف اصول کے وعظ پر رکھے ' اور اُسکے ضمن میں اگر اشخاص کی بحث ناگزیر ہو تو مضائقہ نہیں ' لیکن زمیندار میں اشخاص کا مسئلہ حد اعتدال سے گذر گیا تھا ' اور بسا اوقات جس عامیانہ و سوقیانہ انداز میں داد ظرافت دی جاتی تھی ' اس سے اخبار بیں پبلک کے مذاق کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا -

معہذا بعض اہم مسائل کے متعلق اسکی غلطیاں بھی شدید تھیں - مسئلۂ کانپور کے فیصلے پر جس طرح اُس نے خوشی ظاہر کی اور جو مضامین لکھے ' انہوں نے فیصلہ کی صورت اصلی کے خلاف ایک دوسری صورت لوگوں کے ذہن میں پیدا کردی -

اسکے مقامی اور معاصرانہ نزاعات بھی ہمیشہ مجھے دکھہ پہنچاتے رہے -

تاہم اس سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا کہ اسکی نیکیاں اُسکی غلطیوں سے زیادہ تھیں ' اور اسکا فائدہ اُن بعض نقصانات سے بہت عظام و اعم تھا ' جو اسکی غلطیوں اور کمزوریوں سے پیدا ہوسکتے تھے - اگر اسکی نسبت کہا جاے کہ : خلطوا عملاً صالحاً و اخر سیئاً - تو اسکے پاس اسقدر ذخیرۂ حسنات بھی موجود ہے جو اُسکے کفارے کیلیے کافی ہوسکتا ہے :

وانما الحسنات یذہبن السیئات ! اور نیکیاں برائیوں کو محو کر دیتی ہیں -

---

روزانہ زمیندار کی اشاعت سے پہلے اخبار بینی صرف طبقۂ خواص میں محدود تھی ' اور علم بیداری و احساس کے پیدا ہونے میں یہ ایک ایسا مانع عظیم تھا ' جسکی وجہ سے کوئی تحریک اور کوئی آواز عام قوت و اثر پیدا نہیں کرسکتی تھی - جنگ طرابلس نے قوم کے تمام طبقات کو خبروں کا شائق بنایا ' اور زمیندار کی عام مقبولیت شروع ہوگئی - اسکی اشاعت بیس بیس ہزار روزانہ تک پہنچی ' اور اسکی ارزانی اور عام فہم ہونے نے اُسے عام دکانداروں اور بازار کے بیٹھنے والوں تک پہنچادیا - ہر شخص جو اردو عبارت پڑھسکتا ہے ' علی الصباح اس طرح زمیندار کا خواہشمند ہوتا ہے ' گویا یورپ اور امریکہ کا ایک تعلیم یافتہ عادتاً صبح کے وقت مطالعہ اخبار کیلیے بیقرار ہے - اس نے گو ابتدا میں ہندوستان کے معاملات کے متعلق کچھہ نہ لکھا اور مسلمانوں کی سیاسی حالت پر بھی کوئی توجہ نہ دی ' تاہم اس نے جن جن معاملات کو لکھا ' آزادی اور جرأت کے ساتھہ لکھا ' اور اپنے پڑھنے والوں میں تقریباً زندگی کی ایک روح پیدا کردی -

اسکے بعد حالات میں مزید تغیرات ہوے اور زمیندار نے بیرون ہند کے اسلامی مسائل کے علاوہ ہندوستان کے سیاسی مسائل کے متعلق بھی لکھنا شروع کیا - گو اس سے بے اعتدالیاں ہوئی ہوں لیکن اسمیں شک نہیں کہ اصولاً اس نے ہمیشہ آزادی کے ساتھہ اظہار خیال کی سعی کی -

وہ روزانہ تھا اور متفرق فروخت ہوتا تھا - ایک پیسہ یا دو پیسہ دیکر ہر شخص اُسے خرید لے سکتا تھا - گذشتہ دو سال کے تغیرات و حالات نے خود بخود اُسے مقبول عام بنا دیا تھا ' قوم کے ہر طبقہ میں روزانہ پڑھا جاتا تھا - ان تمام اسباب کی وجہ سے وہ ایک بہت بڑی قوت تھی جو حسن اتفاق سے پیدا ہوگئی تھی ' اور ایک ایسا وسیلۂ وحید تھا جسکے ذریعہ ہر روز ہزاروں مسلمانوں کے اندر بیک وقت زندگی پیدا کی جاسکتی تھی - اس قسم کے وسائل ہر وقت حاصل نہیں ہوسکتے ' اور نہ تغیرات و حوادث کا موسم ہمیشہ رہا کرتا ہے -

پس " زمیندار " کا بند ہونا فی الحقیقت مسلمانان ہند کیلیے ایک عظیم ترین ضائعات ملیہ میں سے ہے ' اور تمام قوم عند اللہ اُس غفلت کیلیے جوابدہ ہے جس نے حریف قوی پنجہ کو ایسا کرنے کی فرصت دی ' اور پھر اسکے لیے بالکل خاموش اور مردوں کی سی بے حسی گوارا کرلی -

---

وقت نازک اور موسم مخالف ہے - غفلت کے جھونکے چلنے لگے ہیں ' اور جھنجھوڑنے والے ہاتھہ بے حرکت سے ہوگئے ہیں - حریف قوی و شاطر ' مقابل فریب خوردہ ' دسائس و مطامع دلفریب ' اور ایمان کی آزمایش امتحان طلب ہے - سفر صرف ابھی شروع ہی ہوا ہے ' اور تجربے کے زاد راہ سے مسافر تہی دست ہیں - نہو کہ قدرت کی بخشی ہوئی ایک ہی فرصت ہشیاری ضائع کردی جاے ' نہو کہ وہ ' جو برسوں کی جگہ مہینوں میں حاصل ہوا تھا ' پھر غفلت و سرشاری پر قربان کردیا جاے - فالحذر ! الحذر ! الحذر ایہا المسلمون الغافلون ! ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا وہم لا یسمعون ! !

همه اندرز من بتو اینست
که تو طفلی و خانه رنگین ست !

پھر کوئی ہے جو اس غفلت موت آور ' اس سرشاری مسموم ' اس سکون ممات ' اور اس عمل السحر باطل کے پردے کو چاک کردے ؟ فاین شرف الاسلام واین مجد المسلمین ؟ ہل فقد المسلمون کل ذالک ؟ ام علی قلوب اقفالہا ؟

بال بکشا و صفیر از شجر طوبی زن
حیف باشد چو تو مرغے که اسیر قفسی !

آج ڈیڑھہ سال کا زمانہ گذر گیا کہ میں تمہارے سامنے ہوں - میں نے ہمیشہ اپنی فریادیں بلند کی ہیں ' اور ہمیشہ وہ سب

انــا لله و انــا الیـــه راجعــون !!

اللـه اللـه ایہـا المسلمــون ! هل بعد هذ الذل تسکتــون ؟

ابلغکـم رسالـة ربي و انا لکم ناصـح امیـن!

اے لوگو ! میں تمہیں اپنے پروردگار کا حکم سناتا ہوں اور یقین کرو کہ میں تمہارے لیے ایک دیانت دار ناصح ہوں - میں کبھی اعلان حق میں خیانت نہ کرونگا - (۷۰ : ٦٥)

زمیـندار پریس لاهور سے دو هـزار روپیه کي ضمانت لي گئي تهي - اسکے بعد دس هزار کي طلب کي گئي - اب وہ دس هزار بهي ضبط کرلیے گئے اور پریس کا تمام سامان اور مشینیں بهي ' جنکي قیمت کا پندرہ هزار تک تخمینه کیا گیا ہے - بنیاد چند مضامین قرار دیے گئے هیں جو اجودهیا کے واقعۂ عید اضحی پر نکلے تھے ' اور ایک مضمون مسٹر ظفر علي خان کا جو انہوں نے لندن سے لکھکر بهیجا تها - هندوستان کي فیاض و عادل گورنمنٹوں کي یه انصاف پروري ہے که وہ پریس ایکٹ کے احکام نافذ کرتے هوئے کبهي کبهي جرم کي نوعیت سے بهي مجرموں کو مطلع کردیتي هیں ' ورنه سچ یه ہے که "حق و آزادي" کے دو قدرتي جرموں کي موجودگي کے بعد اور کسي جرم کے قرار دینے کي ضرورت هي کیا ہے ؟

وجودک ذنب ' لا یقاس به ذنب

پهر آج همالـه کے اس جانب بسنے والوں میں سے کون ہے جو مجرم نہیں ہے ؟

ملکوں اور قوموں کي تاریخوں میں ایک وقت آتا ہے جبکه انسانوں کیلیے زندگي کي خواهش معصیت هوجاتي ہے ' اور زنده رهنے سے بڑھکر اور کوئي جرم نہیں هوتا -

جبکه اونچي اونچي دیواروں اور آهني دروازوں کي آبادي بڑھجاتي ہے اور آهن گرکي صنعت کي سب سے زیاده مانگ هوتي ہے - جبکه درختوں کي ٹہنیوں میں رسیاں لٹکائي جاتي هیں ' اور جبکه لکڑي کے تختے بنائے جاتے هیں تا که اُن پر فرزندان آدم کهڑے هوں - یه وقت آتا ہے اور انقلاب امم کے ایک قدرتي قانون کے ماتحت گذر جاتا ہے ' اور پهر بربادي و هلاکت کا هر وہ بیج جو زمین میں ڈالا گیا تها ' نئے موسم کے شروع هوتے هي زندگي اور حیات قائم و دائم کا پهل پیدا کر دیتا ہے !

هندوستان بهي ایک ملک ہے جہاں قومیں بستي هیں اور وہ سب کچهه اپنے اندر رکهتي هیں ' جو انسانوں کے دلوں کے اندر هوتا ہے - یہاں بهي انسان هیں جنکو زندگي محبوب اور زندگي کي قوت مطلوب ہے - یہاں کے بسنے والوں کے پہلو میں بهي دل ہے ' جو عزت کا خواهاں اور ذلت سے نفور ہے - یہاں کے رهنے والے بهي اُس متاع عزیز ' اُس جنس گرامي ' اور اُس شاهد محبوب حق و حریت کے عشق کا حق رکهتے هیں ' جسکو اس آسمان کے نیچے هر آدم کے فرزند نے چاها ہے اور اسکے جمال مقدس کي هواداري میں اپني قیمتي سے قیمتي چیزوں کي بهي قرباني کردي ہے - پس کوئي وجه نہیں که جو کچهه هر جگه هوا ہے ' اور جسکو انسانوں کي جماعتوں نے هر جگه جهیلا ہے ' اُس سے هندوستان مستثنی کردیا جاے ؟ کیا سبب ہے که سفر حیات ملي و فلاح ملکي کي قدرتي منزلوں سے گذرے بغیر وہ وهاں پہنچ جاے جہاں پہنچنے کیلیے همیشه سے یکساں شرطیں قوموں کے سامنے پیش کي گئي هیں ؟

پهر اگر یه سب کچهه سچ ہے تو ابهي تو اُن باتوں کا وقت نہیں آیا - کیا ہے جو ابتک هوا ہے ' اور کونسي منزل ہے جہاں سے کاروان هند کو گذر جانے کا فخر حاصل ہے ؟ اگر نظر بلندي پر ہے تو سامنے کي گري هوئي چیزوں کو کیوں دیکهو ؟ میں نے همیشه تم سے سچ کہا ہے اور آج بهي میں تم سے سچ سچ کہتا هوں که یه جو کچهه که هوا اور هو رها ہے ' یقین کرو که اسکے مقابلے میں بہت هي حقیر و معمولي ہے جو کچهه که هونا چاهیے ' اور جو که اپنے وقت پر هوگا - لیکن : و ان ادري اقرب ام بعید ما توعدون !

تاریخ کي زبان کو کوئي بند نہیں کر سکتا ' اور وہ جو سبق دیتي ہے وہ صرف ایک هي قسم کا ہے - دنیا میں بہت سي حقیقتیں ایسي هیں جنکو انسان جانتا ہے اور اُن پر یقین رکهنے کیلیے مجبور هوتا ہے ' تاهم انکي صداؤں کو سننا پسند نہیں کرتا ' اور چاهتا ہے که لوگوں کي زبانوں سے نه نکلیں - لیکن وقت آتا ہے جب وہ سننے پر مجبور هوتا ہے ' اور زبان سے اٹهي هوئي صدائیں نہیں بلکه واقعات کے اجتماع و هجوم سے پیدا شده طاقتیں اسکے کانوں کو کهولکر بجلي کي کڑک اور بادل کي گرج کي طرح سب کچهه سنادیتي هیں : فهل ینظرون الا سنة الاولین ؟ فلن تجد لسنت الله تبدیلا ' و لن تجد لسنت الله تحویلا (۳۵ : ۴۱)

تعجب همیشه اُس واقعه پر هوتا ہے جو نادر و غریب هو ' اور شکایت همیشه اس سے هوتي ہے جس سے توقع هو - مجهکو نه تو اس واقعه پر تعجب هوا اور نه شکایت پیدا هوئي - میرے سامنے تاریخ ہے اور قوموں کي سرگذشتیں هیں - مجهے معلوم ہے که طاقت نے همیشه غرور کیا ہے ' اور حکومتوں نے همیشه حق و حیات کے سائلوں کو ایسا هي جواب دیا ہے - میں روز اول هي سے جانتا تها که یه سب کچهه یکے بعد دیگرے هونے والا ہے ' اور وقت اور موسم کے تغیر کا انتظام کیا جا رها ہے - جنگ طرابلس کے بعد هي بلقان کا ماتم شروع هوا ' اور وہ ابهي جاري هي تها که مسجد کانپور کے واقعه نے حیات ملي و حس غفلت کي بخشش سے تمام قوم کو مالا مال کردیا - پس ضرور تها که تغافل سے کام لیا جاے ' اور ایک شاطرانه حکمت تهي که رفق و مدارا سے وقت کي طاقت کو پہلے ضعیف کردیا جاے - پس اسکے لیے تمام سر و سامان مهیا کیا گیا اور کہا گیا که هم نرمي کرتے هیں ' همارے ساتهه بهي نرمي کي جاے : ودوا لو تدهن فیدهنون ! جبکه کوششیں کارگر هوگئیں تو بہت سے

الهلال

۲۳ صفر سنه ۱۳۳۲

فاتحة السنة الثالثة

المجلد الرابع

(۲)

انسان کي ساري مصيبت اس ميں ہے کہ وہ جن چيزوں کو تمام عمر ديکھتا اور جانتا ہے ' کبھي انپر غور و فکر نہيں کرتا ' پر هميشه اُن چيزوں کي تلاش ميں رهتا ہے جنهيں وہ نہيں جانتا ' حالانکه اگر وہ فکر زيادہ اور تلاش کم کرے تو يه بہتر ہے اس سے که تلاش لا حاصل هو اور حقيقت سے جہل - و للہ درالشاعر:

ہر کس نہ شناسندۂ راز ست و گرنہ
اينہا همه راز ست که معلوم عوام است !

قران کريم بهي يهي کہتا ہے :

وکاين من آية في السماوات و الارض يمرون عليها وهم عنها معرضون (۱۲ : ۱۰۵)

" آسمان و زمين ميں حکمت الهي کي کتني هي نشانياں هيں جن پر سے لوگ بے سونچے گزر جاتے هيں پر افسوس که غور نہيں کرتے ! "

قران کريم بار بار اسي ليے بارش اور زمين کي حيات نباتاتي پر توجه دلاتا ہے که گو يه سامنے کي باتيں هيں جنهيں هر انسان ديکهتا اور کرتا ہے ' ليکن انکے اندر حکمت الهيه کے جو عجائب و مواعظ پوشيدہ هيں ' انپر کوئي غور نہيں کرتا -

صرف اسي ايک بات پر غور کرو که قدرت الهي کي يه کيسي نصرت اور فيضان فطرة کي يه کيسي فياضي ہے ؟ کس بے چارگي اور بيکسي کے عالم ميں تم زمين سے اپنا معامله شروع کرتے هو اور کس طرح مجبور و بے بس هوتے هو جب اپني دولت تخم اسکے حوالے کر ديتے هو؟ کون کہه سکتا ہے که اسکا نتيجه کيا هوگا اور يه جو محنت کي جا رهي ہے ' کن نتائج سے دو چار هوگي ؟ ليکن جب نصرت الهي موفق هوتي ہے اور دانے بار آور هوکر اُٹهتے هيں ' تو نتائج اعمال کا کيسا عجيب منظر تمهارے سامنے هوتا ہے ؟ کس کي حکمت هوتي ہے جو ايک سياہ اور خشک دانے سے سرسبز و ثمر دار شاخيں پيدا کر ديتي ہے ؟ اور يه کس کا کارو بار ہے جو ايک خشک دانه ليتا ہے پر اسکے معاوضے ميں هزاروں ترو تازہ دانے واپس کرديتا ہے ؟ پهر کون ہے جو مضطر دلوں کي پکار کو سنتا ' اور مضطرب هاتهوں سے پهينکے هوے دانوں پر اپني قبوليت کي مخفي چادر ڈالديتا ہے ' اور اس طرح ان ميں سے هر چهوٹے سے چهوٹے دانے کي پرورش کرتا ہے که کل کو وهي بڑے سے بڑا درخت بنکر حيرت افزاے انظار و افکار هوجاتا ہے ؟

امن خلق السماوات و الارض و انزل لکم من السماء ماء فانبتنا به حدائق ذات بهجة ما کان لکم ان تنبتوا شجرها ' االه مع الله ؟ بل هم قوم يعدلون (۲۷ : ۶۱)

کون ہے جس نے آسمانوں اور زمين کو پيدا کيا اور آسمان سے تمهارے ليے پاني برسايا ' پهر اُس کي آبياري سے (کيسے کيسے) خوشنما و شاداب باغ و چمن پيدا هوگئے ' حالانکه تم انسانوں کي قوت سے بالکل باهر تها که اُن کے درختوں کو نشوو نما ديتے ؟ کيا الله کے سوا اور بهي کوئي ہے ؟ هرگز نہيں !

(قوت الهي اور عمل شيطاني کے دو بيج)

يهي تمثيل انسان کي زندگي اور اسکے کارو بار کي ہے کہ :

انما مثل الحيـاة الدنيا کماء انزلناه من السماء - حيات دنيوي کي مثال بارش کے پاني کي سي ہے جو زمين پر گرتا ہے - بهتو بهت سے بيج اس سے زندگي حاصل کرتے هيں اور بهت سے ضائع جاتے هيں - ايک مشهور حديث نبوي ہے که: الدنيا مزرعة الاخرة- دنيا آخرة کيليے مثل ايک کهيتي کے ہے ' جسميں آج دانے بوے جاتے هيں اور کل کو اسکي فصل کاٹي جائيگي - دراصل يه ايک اشارۂ لطيف ہے مکافات عمل کے قانون طبيعي کي طرف که: فطرة کے ساتهه جو کچهه کيا جاتا ہے ' ويسا هي جواب اسکي طرف سے ملتا ہے ! وقال في المثنوي المعنوي:

از مکافات عمل غافل مشو
گندم از گندم برويد جو ز جو

ياد رکهو که انساني کاروبار کے وہ تمام اعلانات جو حق و صداقت سے خالي هوں ' شيطان کے هاتهه سے ڈالے هوے بيج هيں ' جو اسليے انسانوں کے اندر سے کام کرتا ہے تاکه ضلالت اور گمراهي کا پهل پيدا کرے - ليکن دنيا ميں گمراهي کا پهل تو پيدا هوسکتا ہے پر اسکي جڑ کبهي بهي مستحکم نہيں هوسکتي ' اور يه يقيني ہے که شيطاني تخم ' باوجود قواء ابليسيه کي عظيم الشان مادي طاقتوں کے بالاخر نشوو نماء الهي سے محروم رہے :

ومن يتخذ الشيطان وليا من دون الله فقد خسر خسرانا مبينا - يعدهم و يمنيهم وما يعدهم الشيطان الا غرورا (۴ : ۱۱۹)

اور جو شخص صداقت الهي کو چهوڑ کر شيطان سے اپنا رشته پيدا کريگا تو ياد رکهو که وہ صريح نامرادي و ناکامي ميں آگيا - شيطان ان سے کاميابي کے وعدے کرتا اور اميديں دلاتا ہے ليکن شيطان کا وعدہ نرا دهوکا هي دهوکا ہے !

پس دنيا في الحقيقت ايک زراعت گاہ ہے ' اور انسان کے اعمال اور ارادے مثل اُس بيج کے هيں جو بار آور هونے کيليے اُسميں ڈالے جائيں - پهر ديکهو که ان ميں ايک بيج تو عمل باطل و ضلالت کا هوتا ہے جو صداقت الهي کي روح القدس سے خالي هوتا ہے - انسان بڑے بڑے ارادوں کے ساتهه اسے بوتا ہے ' اور تمام انساني تدبيريں عمل ميں لائي جاتي هيں تاکه کاميابي و فتح يابي کا پهل لاے - اسباب و وسائل دنيويه ميں سے هر چيز اسکے ليے مهيا هوتي ہے ' اور انسان اور انساني قوتيں جس قدر بهي انتہائي سعي و کوشش کرسکتي هيں ' اسکے ليے کرنے ميں قصور نہيں کرتيں- تاهم اسکي مثال اس بد نصيب دانے کي سي هوتي ہے جس کو دهقان مغرور نے بڑے بڑے دعووں کے ساتهه زمين ميں ڈالا ' پر نه تو زمين نے اُسے قبول کيا که اپني آغوش ميں ليے ' اور نه آسمان کی بخشش اُسپر مهربان هوئي که اُسکي آبياري کرے - هر کوشش جو اُسکے ليے کي گئي مردود هوئي ' اور هر محنت جو اُسکے ليے برداشت کی گئي بے نتيجه نکلی - کيونکه اُس نے چاها که وہ حق و ايمان کا کارو بار کرنے والوں کي طرح کارو بار کرے ' پر نهٔ تو اُس نے حق کو چاها اور نه حق هي نے اسکے رشتے کو قبول کيا - پهر وہ ' جو حق کو دوست رکهتا اور باطل کو پيار نہيں کرتا ' کيسے ممکن ہے که باطل

کچھہ تم کو بتلا دینا چاہتا ہے جو میرے دل نے مجھے بتلایا ہے - میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے کبھی بھی حق کے کہنے میں تامل نہیں کیا ' اور کبھی بھی میرا نفس اپنے فوائد اور اپنی ذاتی تحفظ کے مطامع دکھلا کر مجھے رام نہ کرسکا - میرے آگے دنیوی عزت کے حصول اور دولت و جاہ سے مالا مال ہونے کی بہت سی راہیں آئیں ' اور اگر میں صرف تھوڑی سی غیر محسوس تبدیلی بھی اپنی روش میں کردیتا ' تو حق پرستی کے دعوؤں کو باقی رکھکر بھی دنیا حاصل کرسکتا تھا - پر خدا نے میرے دل کو ہمیشہ اپنی قدوس انگلیوں میں اس طرح رکھا کہ چند لمحوں کے فانی تزلزل کو مستثنی کردینے کے بعد ' میں اسکے تحت جلال و عظمت کی قسم کہا سکتا ہوں کہ میں نے کبھی اپنے ذاتی فائدہ کیلیے اپنی روش سے ایک رائی برابر بھی اعراض کرنا پسند نہیں کیا - اور میرے دل کے سچے ناز اور جائز فخر کے لیے یہ بس کرتا ہے کہ مجھے حق کی راستبازانہ پرستش کی توفیق ملی -

میں نے کبھی نصیحت کرنے میں خیانت نہ کی اور آئندہ کی ماسی عقوبتوں کا تصور میرے لیے کبھی بھی مہیب نہیں ہوا - میں نے اکثر وقت سے پہلے غفلت کو دور کرنا چاہا ' اور اکثر عین وقت پر بیدار کرنے کی کوشش کی - آج بھی میں حالت کو دیکھہ رہا ہوں ' اور خاموشی کو گناہ اور اعراض کو کفر سمجھتا ہوں ' کیونکہ نتائج قریب اور آنے والا وقت موجودہ سے زیادہ آزمایش طلب ہے - میں آج پھر اپنی صدا بلند کرتا ہوں ' اور ہر شخص کو جو ملت کا درد ' زندگی کی خواہش ' اور حاصل کردہ متاع کے ضائع نہونے کا خواہشمند ہے ' اپنے دل کے درد اور دکھہ کی آواز میں دعوت دیتا ہوں کہ غفلت و سرشاری کا اور زیادہ یقین نہ دلائیں ' اور اس موقعہ پر " زمیندار " کے مسئلہ کو موجودہ تحریک کے قیام کے حقیقی مسائل میں سے سمجھیں - اس زبان وقوت سے جو خدا نے دی ہے حیف ہے اگر آج کام نہ لیا جاے - بعض لوگ جو خاموش ہیں اور افسردگی کو گہرا اور پائدار کرنے میں شریک ہو رہے ہیں ' انکی جانب نہ دیکھو کہ انکا ایمان اتنی ہی قیمت رکھتا تھا جو انہیں ملگئی ' اور وہ اسپر قانع ہیں - یہ کوئی وفاداری اور غیر وفاداری کا سوال نہیں ہے - یہ باغیانہ ایجی ٹیشن یا شورش مخفی کا مسئلہ نہیں ہے - یہ محض ایک قانونی مسئلہ ' ایک جابرانہ قانون کا نفاذ و عمل ' اور بعض گورنمنٹوں کے نا عاقبت اندیشانہ اقدامات کے خلاف قوت حق و عدل کے ساتھہ احتجاج کرنا ہے اور بس -

---

میں جانتا ہوں کہ وقت اور موسم میں ایک سطحی تبدیلی ہوئی ہے ' اور فتنۂ وقت نے بظاہر کامیابی سی حاصل کرلی ہے - اخبارات خاموش کیے گئے ہیں ' اور بعض مدعیان حریت کو بھی سمجھا دیا گیا ہے کہ انکے لیے خاموشی ہی میں امن ہے - پس ایسی حالت میں جو شخص عام پبلک کے اصلی خیالات کی ترجمانی کریگا ' اور حق و قانون کی عزت کیلیے قلم و زبان سے کام لیگا ' اسکی نسبت کہا جایگا کہ یہی ایک تنہا شخص ہے جو ایجی ٹیشن کے فرضی عفریت کو دوبارہ دعوت دے رہا ہے -

تاہم باوجود اس علم کے میں اپنے اندر باطل اندیشی کی ایسی قوت نہیں پاتا کہ دیکھوں اور چپ رہوں ' اور جو کچھہ کہ لاکھوں دلوں کے اندر ہے ' اسکو اپنی زبان و قلم پر جگہ نہ دوں - وہ سکون و امن جو مسئلۂ کانپور کے بعد شروع ہوگیا تھا ' اسی کا یہ غلط فائدہ ہے جو اٹھایا جا رہا ہے ' اور جو لوگ امن کے بعد پھر تشدد کا بیم بورہے ہیں ' اسکے پھل کی کڑواہٹ سے انہیں منہہ نہیں بنانا چاہیے - آج علی الاعلان میری پکار ہے کہ اگر مسلمان اپنی زندگی کے ولولوں سے ہاتھہ نہیں دھو چکے ' تو انہیں چاہیے کہ زمیندار کے مسئلہ کے متعلق پوری قوت ' پورے اتحاد ' سچے جوش ' مگر باقاعدہ و با امن طریقہ سے اپنی صدائیں بلند کریں ' اور اس وقت تک دم نہ لیں جب تک کہ اس ضبطی کے حکم پر نظر ثانی نہ کی جاے -

ساتھہ ہی پریس ایکٹ کے بے امان حملوں سے دفاع کیلیے بھی ہندو مسلمانوں کو متحدہ کوشش کرنی چاہیے ورنہ یاد رہے کہ ملک کی سیاسی ترقی کا مسئلہ سالہا سال کیلیے صرف اس ایک ایکٹ کے نتائج قاہرہ کی بدولت رہجائیگا -

---

آخر میں گورنمنٹ کے متعلق صرف اسقدر کہدینا کافی ہوگا کہ مسئلۂ کانپور کے بعد عام طور پر ایک خاموشی سی شروع ہوگئی تھی ' اور بعض الہام سرایان حکومت لوگوں کو نصیحتیں کرتے تھے کہ وہ گورنمنٹ کے ساتھہ نرمی کریں ' تاکہ وہ بھی نرمی کرسکے - لیکن زمیندار پریس کی ضبطی کا واقعہ وہ نیا قدم ہے جو سکون کے بعد بے چینی پیدا کرنے کیلیے اٹھایا گیا ہے : ولا تفسدو فی الارض بعد اصلاحہا - اگر پنجاب گورنمنٹ کو اس تشدد کیلیے چھوڑ دیا گیا اور اس میں مداخلت نہ کی گئی ' تو پھر پبلک کی بے چینی کی پوری ذمہ داری خود گورنمنٹ ہی پر ہوگی -

گورنمنٹ دنیا کی تاریخ اور قوموں اور ملکوں کے تغیرات کے قدرتی اصولوں سے کیوں غافل ہو رہی ہے ؟ کیا وہ نہیں جانتی کہ اس گیند کو جتنے زور سے پٹکا جائیگا ' اتنا ہی وہ اور قوت سے اچھلیگا ؟ چشمے کا پانی رکاوٹ پاکر اور ابلتا ہے ' اور آگ کے بجھانے کیلیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے نہ کہ تیل کی - دلوں کا طوفان صرف کسی اخبار کے دفتر ہی میں نہیں ہے جسکے بند کر دینے کے بعد فضا صاف ہو جائیگی - اگر حق اور حق کی پیدا کی ہوئی زندگی چند پریسوں کے بند کر دینے کے بعد مر جا سکتی ہے تو بہتر ہے کہ اسکا بھی تجربہ ہو جاے - میزینی کے چلے جانے کے بعد اٹلی چپ نہیں ہوگئی تھی :

اولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبة الذین من قبلہم و کانوا اشد منہم قوة ' و ما کان اللہ لیعجزہ من شی فی السماوات و لا فی الارض ' انہ کان علیما قدیرا - ولو یواخذ اللہ الناس بما کسبوا ما ترک علی ظہرہا من دابة ' و لکن یوخرہم الی اجل مسمی ' فاذا جاء اجلہم فان اللہ کان بصیرا (۳۵ : ۴۵)	پھر کیا یہ غافل زمین پر چلتے پھرتے نہیں کہ گذشتہ قوموں کے حالات و آثار کا مطالعہ کریں اور سونچیں کہ ان قوموں اور طاقتوں کو انکی غفلت و زیادتی کا کیسا نتیجہ بھگتنا پڑا ' حالانکہ وہ قوت و تعداد میں انسے بھی بڑھی ہوئی تھیں ؟ یاد رکھو کہ اللہ تعالی کو (جو حق کا حامی اور زیادتی کا انصاف کرنے والا ہے) دنیا کی کوئی بھی طاقت عاجز

نہیں کرسکتی - وہ سب کے حال سے واقف اور ہر بات کی قدرت رکھنے والا ہے - اگر وہ لوگوں کو انکے ظلم و زیادتی کے پاداش میں فوراً پکڑتا تو روے زمین پر کسی جاندار ہستی کو بھی باقی نہ چھوڑتا - لیکن یہ اسکا قانون ہے کہ وہ اپنے ہر کام کو اسباب و علل کی ترتیب و طبیعی تدریج کے ساتھہ انجام دیتا ہے ' اور اسی لیے وہ ایک وقت مقررہ تک ظالموں کو مہلت دیتا ہے - پھر جب انکا وہ وقت آ پہنچیگا تو خود بخود تم انقلاب حالت کو دیکھہ لوگے بیشک اللہ تعالی اپنے بندوں کے ہر عمل نیک و بد کو دیکھہ رہا ہے -

آخری آیت جو سورۂ توبہ کے اُس موقعہ کی ہے جہاں " مسجد ضرار " اور بعض رؤساء منافقین کی سعی باطل کا ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا چاہتے تھے' اور ایک مسجد بنا کر اسکے ذریعہ اپنے کفر مخفی کا کاروبار شروع کرنا چاہتے تھے - خدا نے آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں تشریف لیجانے سے روکا کہ " لا تقم فیہ ابدا " اُن لوگوں کے ساتھہ ہرگز شریک نہو جنھوں نے اپنے کاموں کی بنا دعوۃ باطلہ پر رکھی ہے !

پھر اسکے بعد یہ آیت ہے جسمیں ایک سوال کے طور پر اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ کامیابی و فتح مندی صرف اسی عمل و دعوۃ کیلیے ہوسکتی ہے جسکی بنا مرضات الہیہ پر رکھی گئی ہو - اسکی بنیاد ایسی محکم ہوگی ' گویا پہاڑ کی کسی چٹان پر رکھی گئی ہے' اور خدا اپنی نصرت کی مدد سے اس بنیاد کے اعاز کو تکمیل کی تعمیر و رونق تک پہنچادیگا - لیکن جو کام کہ رضاء الہی اور حق و صدق سے خالی ہے ' اُسکی مثال اُس بنیاد کی سی ہے جو کسی غار کے کنارے پر رکھی گئی ہو اور اسکی زمین بھی بالکل کھوکھلی ہو - خواہ معمار کتنی ہی محنت و جانفشانی اور صرف قوت و وقت کریگا ' لیکن کبھی بھی وہاں بنیاد قائم نہو گی ' اور اگر چند اینٹیں کھڑی ہو بھی گئیں تو معاً غار کے اندر گر پڑینگی اور اپنے ساتھہ بنانے والوں کو بھی لے جائینگی -

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مسجد ضرار کا فتنہ ذرا بھی کامیابی حاصل نہ کرسکا : لا یزال بنیانهم الذی بنوا ' ریبة فی قلوبهم ' الا ان تقطع قلوبهم ' و الله علیم حکیم (۹ : ۱۱۱)

ذلک بان الله مولی الذین آمنوا ' و ان الکافرین لا مولی لهم (۴۷ : ۱۱)

" ایسا ہونا اس قانون الہی کی بنا پر ہے کہ ارباب ایمان و حق کا سرپرست تو خدا تعالی ہے' اور وہ جو باطل پرستی و ضلالت کے داعی ہیں' انکا کوئی مدد گار نہیں جو انکے کاموں کی مدد کرے "

(کلمۂ خبیثہ و کلمۂ طیبہ)

پس درحقیقت حق و باطل کے دو بیج ہیں جو ہمیشہ اس دنیا میں بوئے جاتے ہیں - ان میں ایک بیج ضلالت عالم و فساد فی الارض کا ہوتا ہے ' اسلیے وہ شیطان کے ہاتھوں سے ڈالا ہوا بیج ہے' اور اُسیکا قائم کیا ہوا کلمۂ خبیثہ و باطلہ - وہ انسانوں کے اندر سے اپنا کار و بار زراعت شروع کرتا ہے' اور چاہتا ہے کہ بہت جلد گمراہی کے پھل سے عالم کو معمور کردے - پر اسکی پہچان یہ ہے کہ ہر ایسا تخم ابلیسی ضرور ہے کہ خدا کی مدد اور نصرت سے محروم رہے' اور اسکی توفیق فرمائی کی وہ غیبی رحمتیں (کہ ملائکۂ نصرت کا نزول اُنہی سے عبارت ہے) کبھی بھی اُسے میسر نہ آئیں - اسکا حال خدا نے خود ہی بتلا دیا ہے :

و مثل کلمة خبیثة کشجرة خبیثة اجتثت من فوق الارض ' ما لها من قرار (۱۴ : ۲۶)

" کلمۂ خبیثہ کی مثال ایک درخت خبیث کی سی ہے جو حق و صداقت کی قوت سے محروم ہے ' اور جسکی بے ثباتی کا یہ حال ہے کہ جب چاہا اُسے اکھاڑ کر پھینک دیا - اسمیں ذرا بھی استحکام و ثبات نہیں "

اسکا بیج بار آور ہوسکتا ہے' پر پھل نہیں لا سکتا ' اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ زمین کے اندر ہی اندر سڑ کر ضائع ہوجاتا ہے اور اُسے باہر نکلنے کی مہلت ہی نہیں دی جاتی - چنانچہ سورۂ بقر میں اعمال خیر و شر کی مثال دیتے ہوئے فرمایا :

فمثله کمثل صفوان علیه تراب ' فاصابه وابل ' فترکه صلدا ' لا یقدرون علی شی مما کسبوا ' والله لا یهدی القوم الکافرین ! (۲ : ۲۶۴)

" پس اُسکی مثال ایک سنگی چٹان کی سی ہے جسپر تھوڑی سی مٹی جم گئی ہے - زور سے پانی برسا اور اُسے بہا کر لے گیا - جو کچھہ انھوں نے کیا تھا ' اُس میں سے اُنہیں کچھہ بھی ہاتھہ نہ آیا اور اصل یہ ہے کہ جو لوگ فرمان الہی سے سرتابی کرکے کذب و فساد کا ساتھہ دیتے ہیں ' خدا انپر حق کی راہ نہیں کھولتا "

یعنے وہ ذرا سی مٹی کی تہہ جو کسی چٹان پر بیٹھہ گئی ہو' با ہستی اور ثبات رکھتی ہے ؟ پانی کا ایک ہلکا سا چھینٹا بھی اُسکی مرت کے لیے کافی ہوتا ہے جو اُسے معاً بہا کر لیجاتا ہے - بعینہ یہی حال دعوۃ شیطانی کے بیج کا بھی ہے جو اول تو زمین میں اپنے لیے کوئی جگہ پا ہی نہیں سکتا ' اور پا بھی جاے تو اسپر جم کر ٹھہر نہیں سکتا -

لیکن ایک اور بیج ہے جو گو اُسی طرح' اور اُنہی حالتوں میں بویا جاتا ہے جیسا کہ پہلا بیج' لیکن اسکی زندگی کا ہر دور پہلے بیج سے بالکل مختلف ہوتا ہے - یہ کلمۂ طیبہ کا تخم صالح ہے جسکو خدا کا دست قدوس بوتا ہے' تا کہ اُس سے حق و ارشاد اور ہدایت و سعادت انسانی کا شجرۂ طیبۂ مبارکہ پیدا ہو' اور پھر اپنی کامیابی و فتح مندی کے پھل سے اپنی زمین کی گود بھر دے - اس سے مقصود وہ تمام اعمال حقہ و صادقہ اور اعلانات ربانیہ و الہیہ ہیں جو خدا کی راستبازی اور عدالت کو قائم کرنے اور اعمال شیطانیہ کی تاریکی و ضلالت سے بندگان الہی کو نجات دلانے کیلیے' نیت صالح اور ارادۂ صادق کے ساتھہ ظہور میں آتی ہیں - جنکے اندر مرضات الہیہ کا عشق مخفی' اور لقاء وجہ رب کا شوق مستور ہوتا ہے - جنکو انسانی قوتوں کا اعتماد اور مادی ساز و سامان کا گھمنڈ ظہور میں نہیں لاتا ' بلکہ محض تحریک الہی کا ایک جذبۂ ملکوتی ہوتا ہے جو خود ہی آتا ہے' اور خود ہی اپنے چہرے سے نقاب اُٹھاتا ہے - پس وہ ایک درخت ہوتا ہے جسکا بیج بھی خدا ہی بوتا ہے ' جسکی آبپاشی بھی اُسی کے ہاتھوں سے ہوتی ہے' اور آخر میں اُسکا پھل بھی وہی اُتارتا ہے - چونکہ اُسکی زندگی خود اُسکے اندر پوشیدہ ہوتی ہے ' اسلیے وہ بغیر کسی باہر کی اعانت کے خود ہی بڑھتا اور خود ہی پھیلتا ہے - اسکی ابتدا بھی عجیب ہوتی ہے اور انتہا بھی - ابتدا اس لیے کہ وہ اس قوت سے اُٹھتا اور بڑھتا ہے کہ زمین کے اوپر اور آسمانوں نے آنے والی ' کوئی بھی قوت اُسکے اُٹھان کو روک نہیں سکتی - اور انتہا اسلیے کہ اُسکی جڑ ایسی مضبوط اور محکم ہوتی ہے ' گویا زمین کے آخر تک اسکے ریشے پہنچ گئے ہیں ' اور پہاڑ کی کسی چٹان کی طرح اسے زمین کی سطح سے جوڑ دیا گیا ہے :

الم تر کیف ضرب الله مثلاً ؟ کلمة طیبة کشجرة طیبة ' اصلها ثابت و فرعها فی السماء ' تؤتی اکلها کل حین باذن ربها ' و یضرب الله الامثال للناس لعلهم یتذکرون - (۱۴ : ۲۵)

" آیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا نے کلمۂ طیبہ کی کیسی عمدہ مثال دی ہے ؟ اسکی مثال ایسی ہے گویا ایک پاک و مقدس درخت - اُسکی جڑ تو زمین میں قائم و محکم اور ٹہنیاں آسمان میں پھیلی ہوئیں ! اپنے پروردگار کے قانون کے مطابق وہ ہر وقت پھل لاتا رہتا ہے' اور اللہ یہ مثالیں بیان کرتا ہے تا کہ لوگ سونچیں اور غور کریں "

دیکھو ! اس آیۂ کریمہ میں کلمۂ طیبۂ الہیہ کی مثال دیتے ہوے (کہ فی الحقیقت اس سے مقصود دعوۃ الی الحق ہے) ایک درخت کا ذکر کیا ' اور اسکا وصف یہ بیان کیا کہ اسکی جڑ ثابت و محکم اور ٹہنیاں بلندی پر پھیلی ہوئی ہیں - اس سے معلوم

پرستي کے دعوؤں کے ساتھہ بھي وهي سب کچھہ کرے ' جو حاملان حق اور حلقه بگوشان صدق کے ساتھہ کرتا ہے ؟ افنجعل المسلمين کالمجرمين ؟ ما لكم ايف تحكمون ؟

تم ميں سے کون ایسا ہے جو روشني اور تاريکي ميں تميز نه کرے ' اور کون ہے جو رات اور دن ' دونوں کو یکساں بتلاے ؟ هر شخص جو حواس رکھتا اور آنکھوں سے دیکھه سکتا ہے ' کبھي بھي روشني اور تاريکي کي تفريق ميں غلطي نہيں کر سکتا - پھر اگر ایسا هي ہے تو سمجھه لو که حق و باطل کا فيصله بھي هو گيا - جب تم که انسان هو ' روشني اور تاريکي ' دونوں کے ليے ایک هي راے نہيں رکھتے ' تو : جو خدا ' اور نيکيوں اور ربوبيتوں کا سرچشمه ہے ' کيونکر حق اور باطل ' دونوں کے دعووں اور اعلانوں کو ایک هي طرح پھولنے اور پھلنے دیسکتا ہے ؟ اگر ایسا هو تو دنيا سے امان اٹھه جاے ' اور انسان کي شرير روح کبھي بھي سچ کا ساتھه نه دے - دنيا جو خداے حق و صداقت کي ہے ' هميشه کے ليے شيطاني ضلالت کو نہيں بخشدي جا سکتي !

قل هل يستوي الاعمى والبصير؟ ام هل تستوي الظلمات والنور؟ (۱۳ : ۱۷)

کيا ایک اندھا اور ایک دیکھنے والا ' دونوں یکساں هيں ؟ اور کيا تاريکي اور روشني ' دونوں ایک هي طرح هو سکتے هيں ؟ کبھي نہيں !

(قانون نصرت حق و خذلان باطل)

قرآن کريم نے اس حقيقت الهي پر جس قدر زور دیا ہے ' وہ اور کسي بيان کو نصيب نہيں هوا - اُن ارباب نظر و فکر کو جو قرآن کريم کا تدبر و تفکر کے ساتھه مطالعه کرتے هيں ' ميں توجه دلاتا هوں که اس حقيقت کو زير نگاه رکھکر اُسپر نظر ڈاليں - وہ دیکھيں گے که یه حقيقت اسکي تمام موعظة و تذکير کيليے بجاے ایک اصل جليل و اساسي کے ہے ' جس پر اسکي اکثر تمثيليں اور تقريباً تمام قصص و حکايات متفرع هوتي هيں -

سورۂ ابراهيم ميں اُن لوگوں کے اعمال باطله کي مثال دي جنکے دل نور ایمان و صداقت سے محروم هيں :

اعمالهم كرماد اشتدت به الريح في يوم عاصف ' لا يقدرون مما كسبوا على شي ' ذلك هو الضلال البعيد ! (۱۴ : ۲۱)

انکے اعمال باطله کي مثال راکھه کے ڈھير کي سي ہے که آندھي کے دن آے هوا لے اُڑي - جو کچھه محنت و مشقت انھوں نے کي ہے ' اسميں سے کچھه بھي انکے هاتھه نہيں آئيگا - یہي وہ نامرادي ہے جو انتہا درجه کي نامرادي هوتي ہے !

اعمال باطله اور اراده هاے سيئۂ و مفسده کي ناکامي و نامرادي کي کيسي پر تاثير مثال ہے جو اس آیۃ کريمه ميں دي گئي ہے ؟ فرمایا که راکھه کے ایک ڈھير کا تصور کرو جو کسي جگه اکٹھي کي گئي هو ' پھر سونچو که آندھيوں کے چلنے کا دن آیا اور زور سے ایک آندھي اٹھي جو اسپر سے گذر گئي - ایسي حالت ميں اُسکا کيا حشر هوگا اور وہ قائم رهسکيگا یا نہيں ؟ هر شخص جانتا ہے که اُسے جواب ميں کيا کہنا چاهيے -

سورۂ نور کے پانچويں رکوع ميں جہاں هدايت الهي کي روشني و نورانيت کے ظهور و قيام کي مشهور مثال دي ہے ' اسکے بعد هي اعمال باطله و شيطانيه کي نسبت فرمایا :

اعمالهم كسراب بقيعة يحسبه الظمآن ماء ' حتى اذا جاءه لم يجده شيئا - (۲۴ : ۳۹)

انکے اعمال باطله کي مثال ایسي ہے جيسے کسي چٹيل ميدان ميں چمکتا هوا ریت که پياسا دیکھتا ہے تو اُسے پاني سمجھتا ہے ليکن جب اسکے پاس آیا تو کچھه بھي نه پایا !

سورۂ رعد کے آغاز ميں فرمایا که " له دعوة الحق " صرف الله هي کيليے حق کي دعوت ہے ' اور جو اُسے چھوڑ کر باطل پرستي کے طرف جاتے هيں ' انکي مثال یه ہے که :

كباسط كفيه الى الماء ليبلغ فاه وما هو ببالغه ' وما دعاء الكافرين الا في ضلال (۱۳ : ۱۵)

" جيسے ایک شخص اپنے دونوں هاتھه پاني کے طرف پھيلاے تاکه پاني آپ سے آپ اُسکے منه ميں اُڑ کر آ جاے حالانکه وہ اسطرح کبھي بھي آنے والا نہيں - اور یقين کرو که باطل پرستوں کي پکار بھٹکتي رهتي ہے - اسکي قبوليت کيليے کہيں بھي قرار نہيں "

اسليے که کون ہے جسے وہ پکاريں گے ؟ کون ہے جو انکي سنے گا ' کون ہے جو انکي نصرت و اعانت کيليے اپنا هاتھه بڑھائيگا ؟ جو خداے قدوس که فریادوں کو سنتا ' اضطرابوں کو تسکين دیتا ' نيک ارادوں کو شرمندگي سے بچاتا ' اعلان حق کو استيلاے باطل سے محفوظ رکھتا ' اور هر سچائي کے بيج کو اپنے هاتھوں سے پاني دے دے کر سرسبز کرتا ہے ' اسکے تعلق اور رشتے سے تو انکے کام خالي هيں ' اور اسکے دروازے کو چھوڑ کر انھوں نے شيطاني ضلالت کا دامن پکڑ ليا ہے - ممکن ہے که وہ زبان سے خدا پرستي کا دعوا کرتے هوں ' ليکن جبکه انکي دعوت ' حق کي جگه باطل کي ہے ' اور انکي کوشش سچائي کي جگه کذب و فساد کيليے ہے ' تو وہ اس پاک اور قدوس هستي سے رشته رکھنے والے نہيں هو سکتے ' جو صرف حق هي کا سر پرست اور صرف صداقت هي کا مدد گار ہے :

الله ولي الذين امنوا يخرجهم من الظلمات الى النور ' والذين كفروا اولياءهم الطاغوت يخرجونهم من النور الى الظلمات ' اولئك اصحاب النار هم فيها خالدون (۲ : ۲۵۸)

" الله ارباب حق و ایمان کا مددکار ہے - وہ اُنہيں تاريکيوں سے نکال کر روشني ميں لاتا ہے - مگر جو لوگ که حق سے روگرداني کرنے والے هيں ' اُنکے حمايتي شياطين هيں جو انہيں روشني سے نکالکر تاريکي ميں دھکيلتے هيں - یہي لوگ اصحاب النار هيں جو کبھي اصحاب الجنة کي سي کاميابي نہيں پا سکتے ' اور وہ هميشه عذاب الهي ميں گرفتار رهينگے "

اگر ميں ان تمثيلوں کو جمع کروں جن ميں حق و باطل کي اس اختلاف حالت کي طرف اشاره کيا گيا ہے ' اگر ميں ان تمام آیتوں کو یک جا کروں جن ميں " اصحاب الجنة " اور " اصحاب النار " کي اصطلاح الهي ميں کامياب و نامراد کاموں کي تقسيم کي گئي ہے ' اگر ميں اُن تمام مواعيد الهيه و تصريحات بينۂ قرانيه کو نقل کروں جن ميں حق کے بيج کو سرسبزي و شادابي کي ' اور ضلالت کے تخم شيطاني کو عاقبت کار ناکامي و نامرادي کي کھلے کھلے لفظوں ميں بشارت و نذارت دي گئي ہے ' تو الهلال کي ایک پوري ششماهي جلد صرف اسي بيان سے مرتب هو جاے - مختصر یه ہے که قران کريم نے اس قانون الهي کا بار بار اعلان کر دیا ہے که :

افمن اسس بنيانه على تقوى من الله و رضوان خير ' ام من اسس بنيانه على شفا جرف هار فانهار به في نار جهنم ؟ والله لا يهدى القوم الظالمين - (۹ : ۱۱۰)

" بھلا جو شخص خدا کے خوف اور اُس کي رضا جوئي پر اپنے کاموں کي بنياد رکھے ' وہ بہتر ہے یا وہ ' جو کسي گرنے والي گھاٹي کے کنارے اپنا مکان بنانا شروع کرے اور پھر وہ اُسے آتش جهنم ميں لے گرے ؟ یاد رکھو که الله ان لوگوں پر کاميابي کي راه نہيں کھولتا جنھوں نے حق و عدل سے روگرداني کي ہے "

زیاده نہيں تو صرف انہيں چند آیتوں پر غور کرو که قلوب صافيه کيليے ارشادات ربانيه کا ایک لفظ بھي بہت ہے - على الخصوص

مدارس اسلامیه

نـــدوة العـــلمـــا

اجمال تاریخي - عروج و زوال - انقلابات ماضیه -
حالت موجوده - و نظر به مستقبل

(۱)

بهت سي باتیں ایسي هیں جنهیں انسان سونچتا ہے تو کہتا ہے که انهوني اور ناممکن هیں ' اگر ایسا هوا ' تو نهیں معلوم کیا کچهه هو گذریگا ؟

لیکن جب انکا وقت آتا ہے اور اسباب فراهم هو جاتے هیں ' تو اس طرح ظهور میں آجاتے هیں گویا انکا ظهور دنیا میں کچهه بهي اثر نهیں رکهتا تها ' اور مثل تغیرات عادیه کے ایک قدرتي تغیر تها ' جو ظهور میں بهي آیا اور گذر بهي گیا ! حجر بن اوس نے ایک دوسرے پیرایه میں اسي کو لکها ہے که :

فان ما تحذرین ' قد وقع !

دار العلوم ندوة العلما کے متعلق برسوں سے بعض ایسے مناقشات و مدمسات موجود تهے جنکي وجه سے کسي نه کسي تغیر کي توقع همیشه کي جاتي تهي ' تاهم یه تو کسي کے وهم و گمان میں بهي نه تها که ندوه کے آخري تغیرات وقوع میں آئینگے ' اور تمام ملک اسدرجه بے توجهي برتیگا ' گویا آسے ندوه ' ندوے کے مقاصد ' اسکي بست ساله تاریخ ' اور اس معتد به رقم کي کچهه پروا هي نهیں ہے ' جو اسکي جیبوں سے نکلکر اسپر صرف هو چکي ہے !

پهر یه زمانه وه پچهلا عهد غفلت نه تها جبکه تمام قومي کام محض اشخاص کے اعتماد و حسن ظن پر چهوڑ دیے جاتے تهے ' اور نکته چیدي ناجائز ' اور احتساب جرم سمجها جاتا تها - بلکه یه وه عهد تغیر و انقلاب تها جسکو گذشته استبداد شخصي کے اختتام اور نئے دور جمهوریة کا باب افتتاح کہا جاتا ہے ' اور جبکه هر چهوٹے سے چهوٹے معاملے پر بهي اخبارات اسقدر هنگامه آرائي کرتے هیں گویا طاقت و حکومت کا سررشته بالکل انهي کے قبضهٔ تصرف میں ہے -

رازداري اب کسي معاملے میں گوارا نهیں - پرسش و احتساب کي شدت سے لوگ شاکي هیں ' اور ارباب کار اسکے تواتر و عدم انقطاع سے گهبرا آٹهے هیں - کالجوں کے سکریٹریوں سے پوچها جاتا ہے که کیوں وه ایسي راے رکهتے هیں جو جمهور کي راے نهیں ہے ؟ افسران مدارس کو مجبور کیا جاتا ہے که وه بتلائیں که کیوں انهوں نے فلاں حکم جاري کیا ' اور کیوں فلاں عقیدے کو بغیر کسي دلیل معقول کے وه رکهتے یا بقاے حکم قرار دیتے هیں ؟ اخبارات ایک دوسرے کو الزام دیتے هیں ' اور کهتے هیں که قومي حقوق کے تحفظ کیلیے یه محض ایک جمهوري فوائد کا کام ہے جو کر رہے هیں - رازدارانه مراسلات و مکاتیب کو کسي نه کسي طرح حاصل کر کے شائع کیا جاتا ہے ' اور کہا جاتا ہے که اگر یه سب کچهه قوم کے متعلق اور قوم کے مقرر کرده ارکان کار کے متعلق هیں تو کوئي وجه نهیں که قوم اس سے بے خبر رہے !

اگر في الحقیقت یه سب اچهه سچ ہے تو پهر ندوة العلما کے طرف سے یعنے مسلمانان هند کے قومي کاموں میں سے ایک عظیم الشان اور مایهٔ صد امید و امال کام کي طرف سے کیوں بکلي غفلت برتي جاے جبکه اسکي تعلیمي ' مالي ' اور انتظامي حالت علی الاعلان توجه کي طالب ' بحث و مذاکره کیلیے مضطر ' نقد و اختبار کي آرزو مند ' اور اعانت و توجه کیلیے فریادي و فغاں سنج ہے ؟ یه کیا ہے که هفتوں پر هفتے اور مهینوں پر مهینے گذرتے جاتے هیں اور نه تو کوئي کان اسکے لیے کهلتا ہے جو آسکی سنے ' اور نه کوئي آنکهه اسکي طرف اٹهتي ہے که آسکي حالت پر روے ' اور نه کوئي قلم آسکے لیے حرکت کرتا ہے که قوم کو آسپر توجه دلاے - یهاں تک که وقت جو اپني طبیعي رفتار میں کسي کیلیے رعایت نهیں رکهتا ' بے خبري میں گذرتا جاتا ہے ' اور قریب ہے که لوگ اس افسانے کو اس طرح بهلا دیں که کانه لم یکن شیئا مذکورا !!

غمت بشهر شبیخوں زناں به بنگـه خلق
عسس بخانهٔ و شه در حرمسرا خفتست

اس سے بهي بڑهکر یه که ندوة العلما ابتداے تاسیس سے تمام قوم میں ایک مشهور ترین موضوع بحث رها ہے - لوگوں نے موافق و مخالف ' جس درجه اسپر بحث کي ہے ' شاید علي گڈه کے کاموں کے سوا اور کسي پر نهیں کي - درمیان میں سر انٹوني میکڈانل کي مخالفت اور سیاسي سوء ظن نے آسے بالکل گمنام اور بے اثر کردیا تها ' لیکن اسکے بعد سعي و کوشش کا ایک نیا دور شروع هوا ' سب سے پہلے ریاست بهوپال سے پهر بهاولپور سے اعانت هوئي ' اسکے بعد گورنمنت بهي متوجه هوئي ' یهانتک که زمین ملي اور ماهوار گرانت کا اعلان هوا - ان تغیرات کے بعد قوم میں پهر از سر نو ایک عام توجه پیدا هوگئي اور دهلي و لکهنؤ کے جلسے بهي بهت شاندار اور پر اثر هوے - باوجود ان حالات کے یه کیا ہے که جس وجود کي پرورش میں ایسي کچهه دلچسپي لي جاتي تهي ' اب اسکے بستر مرگ کي طرف کوئي جهانک کر دیکهنا بهي پسند نهیں کرتا ؟ پهر کیا دنیا سو گئي ہے یا ندوه کي قسمت بیدار نهیں ؟

انـد کے اے ناله امشب بے اثر مي بـینمت
آنکه هر شب مي شنید از من مگر بیدار نیست ؟

اسمیں شک نهیں که اس غفلت اور بے توجهي کیلیے کچهه ایسے اسباب و وسائل یکے بعد دیگرے فراهم هوگئے جنکي وجه سے لوگ باوجود حس حالت کے اپنا وقت صرف نه کرسکے ' تاهم غفلت کیلیے کتنے هي معقول عذر کیوں نهوں ' پهر بهي غفلت غفلت هي ہے اور یقیناً مستحق ملامت و سرزنش :

سب سے پهلا سبب تو عام جذبات و قواے عمل کي وه مسلسل مشغولیت ہے ' جو گذشته دو سال سے متصل جاري ہے - جنگ طرابلس کے بعد هي جنگ بلقان شروع هوگئي ' اور مصائب اسلامي کے هجوم نے تمام قوم کو یکسر وقف ماتم و عزاداري بنا دیا - پهر عین اس وقت جبکه ندوے کے معاملات تـه و بالا هو رہے تهے ' مسجد کانپور کا حادثهٔ خونین وقوع میں آیا اور یه ایک ایسا فزع اکبر تها جس نے تمام اقلام و افکار کو بجا طور پر صرف اپنے هي نظارهٔ الم اور افسانه سرائي کي کئي ماه کیلیے دعوت دیدي - اس اثنا میں بعض مضامین لکهے گئے ' اور بعض اخبارات نے بحث و مذاکره کا دروازه بهي کهولنا چاها (جنمیں معاصر امرتسر سب سے زیاده مستحق تحسین و تشکر ہے) تاهم ۱۱ - اگست کے حادثهٔ مچهلي بازار کانپور کے مقدس مجروحوں کي چیخیں کچهه ایسي زهره گداز تهیں ' اور صحن مسجد کي خونچکاں لاشوں کا نظاره اس درجه المناک تها ' جس نے نه تو کسي کان کو مهلت دي که ندوه کي صدا کو سنے ' اور نه کسي آنکهه کو اجازت ملي که جاں فروشان کانپور کو چهوڑ کر لکهنؤ کے ان حیات نفساني کے جهگڑوں کا نظاره کرے -

هوا که کلمهٔ طیبه کا بیج جب اُگتا هے اور برگ و بار لاتا هے' تو ضرور هے که اسمیں دونوں باتیں پائي جائیں - اُسکي جڑ بهي مضبوط هو اور اُسکي شاخیں بهی پهیلي هوئي هوں - جڑ کي مضبوطي سے مقصود یه هے که اُس دعوة حق کي بنیاد ایسي محکم و ثابت هو جسے کوئي طاقت نه هلاسکے' اور " فرعها في السماء " سے مقصود یه هے که تهوڑے وقت کے اندر اُس دعوت کا اثر اور فیضان نهایت بلندي و رفعت تک پهنچے اور نهایت دور دور تک پهیل جاے - کیونکه ایک بڑے پهنا ور درخت کي شاخیں بلند بهي هوتي هیں اور دور دور تک بهي پهیل جاتي هیں -

یه خدا کا بویا هوا بیج هے جسے کوئي ضائع نهیں کرسکتا ' پس وه بڑهتا بهي هے اور پهیلتا بهي هے - انسان کي کوششیں سب کچهه کرسکتي هیں ' لیکن ایک حقیر و خشک دانے کو سرسبز کرنا صرف مدبرات ارضي و سماوي کے مالک هي کے هاتهه هے - پس وه اُسے سرسبز کرتا هے تاکه اسکي شاخوں کا سایه وسیع هو' اور اُسے کامیاب کرتا هے تاکه اس سے هدایت کا پهل پیدا هو - وه جبکه بویا جاتا هے تو نهایت حقیر و ذلیل هوتا هے' لیکن جب پیدا هوتا هے ' تو اسکي شاخیں قیمتي اور شاداب پهلوں کے بوجهه سے جهک جهک جاتي هیں - خـدا اور انسان کے کاموں میں یهي فرق هے که پہلے کي ابتدا همیشه غربت و حقارت سے' پر وسط و اختتام عظمت و کامیابي پر هوتا هے ' لیکن دوسرا شروع تو شوکت و عظمت کے اعلانات سے هوتا هے ' لیکن خاتمه همیشه ناکامي و نامرادي پر هوتا هے -

ایسے هي کاموں کے بیج هیں جنکي کشت کاري کا پیمانهٔ حصول قرآن کریم نے بتلادیا هے - حیث قال :

کمثل حبة انبتت سبع سنابل ' في کل سنبلـه مایـة حبة' و الله یضاعف من یشاء' و اللــه واســع علیــم - (۲ : ۲۶۱)	اُس کي مثال اُس دانے کي سي هے جو بویا گیا تو اُس سے ابتدا میں سات بالیں پیدا هوئیں ' پهر هر بال میں سے سو دانے پیدا هوے ' حالانکه وه جب بویا گیا تها تو ایک هي دانه تها ! الله جس کو چاهتا هے برکت دیتا هے اور اُسکا فضل نهایت وسیع اور اسکا علم کامل هے -

(دعوة الهیئة الهلال)

پس الهلال ' اور الهلال کي دعوت بهي ایک بیج تها ' جو ابسے ڈیڑهه برس پہلے بویا گیا - دین جلیل حنیف کے داعي اول ' حضرت ابراهیم خلیل علی نبینا و علیه الصلوة والسلام نے جب خانهٔ کعبه کي بنیاد رکهي هے تو دعا مانگي تهي :

ربنـا تقبل منا انك انت السمیع العلیم !	اے پروردگار! اس کام کو جو تیرے لیے کر رها هوں ' قبول کر لے - بیشک تو هي دعاؤں کا سننے والا اور نیتوں کا جاننے والا هے !

وه ذره جو آفتاب کي روشني میں اوڑتا هوا نظر آتا هے ' خواه کتنا هي حقیر هو' تاهم آفتاب کي نسبت کا حقدار ضرور هے - اسي طرح دعوت الهي کي یه تعمیر بهي اُسي آفتـاب درخشنده حقانیت کا ایک ذره ' اور اُسي کے قائم کیے هوے دین حنیف کي خدمت کا ایک عاجز اراده تها :

گرچه خوردیم نسبتے ست بزرگ
ذرهٔ آفتـــاب تـابـانیـم !

یه کاروبار قدرت کا کچهه عجیب کرشمه هے که خدا نے وه کلمات دعائیه اس عاجز کي زبان پر جاري کردیے جو الهلال کي پہلي اشاعت کے مقالهٔ افتتاحیه میں شائع هوے هیں اور جس کو اس مضمون کے آغاز میں بهي نقل کرچکا هوں اور یہاں پهر نقل کرونگا :

" اگر خدا مجهه میں سچائي اور خلوص کي کوئي سرگرمي دیکهتا هے' اگر اُسکي ملت مرحومه اور اُسکے کلمهٔ حق کي خدمت کي کوئي سچي تپش میرے دل میں موجود هے ' اور اگر واقعي اُس کي راه میں فدویت اور خود فروشي کي ایک آگ هے' جس میں برسوں سے بغیر دهویں کے جل رها هوں' تو اپنے فضل و لطف سے مجهے اتني مهلت عطا فرماے که اپنے بعض مقاصد کے نتائج اپنے سامنے دیکهه سکوں - لیکن اگر یه میرے تمام کام محض ایک تجارتي کاروبار اور ایک دوکاندارانه مشغله هے' جسمیں قومي خدمت کے نام سے گرم بازاري پیدا کرنا چاهتا هوں تو قبل اسکے که میں اپني جگه پر سنبهل سکوں ' وه میري عمر کا خاتمه کردے' اور میرے تمام کاموں کو ایک دن بلکه ایک لمحے کیلیے بهي کامیابي کي لذت چکهنے نه دے ! " الخ

اگر میرا کوئي اعتقاد آپکے دل میں جگه نهیں پاتا تو کم از کم مجهے تو اسکے اظهار سے نه روکیے - اس وقت میرے هاتهه میں قلم اور سامنے کاغذ کے اوراق هیں - اگر تمام دنیا کي طاقتیں اور تمام نوع انساني کا ادراک و تعقل ایک جگه جمع هو کر میرے سامنے آے اور چاهے که میں قلم و کاغذ کي موجودگي کا اعتقاد نه رکهوں - تو کیا میں اس شے کے اعتـقاد سے باز آجاؤنگا جو میرے هاتهه میں محسوس' اور میري آنکهوں کے آگے مرئي هے ؟

یقین کیجیے که ٹهیک ٹهیک اسي طرح میں اس دعا اور اسکے عجائب اعمال کو بهي اپنے سامنے دیکهه رها هوں - میرے لیے بالکل آسان هے که میں چاند اور سورج کي هستي سے انکار کردوں' مگر یه تو کسي طـرح بهي ممکن نهیں که اس دعـا کي هستي سے منـکر هو سکوں -

یه میري دعوت کي صداقت و غیر صداقت کا ایک بنیادي فیصله تها ' جو اسنے میري زبان پر اول هي روز جاري کیا تاکه اسکي صداقت کے اعلان کي ایک نشاني هو' اور پهر اسي کے مطابق فیصله بهي کردیا - باوجود اُن تمام انتهائي بے سروسامانیوں کے جو دنیا کے سامنے هیں ' باوجود اُن تمام موانع اور مزاحمتوں کے جن سے لوگ بے خبر نهیں هیں اور جن میں سے هر مزاحمت کو اگر ایک ایک سطر میں بهي لکهوں ' جب بهي کئي سو سطروں کي ایک کتاب بن جاے' اور پهر باوجود ایک قوي ترین گروه مخالفین منکرین و معاندین مفسدین کي موجودگي کے اور هر دم سرگرم مخالفت و تعاند رهنے کے ' الحمد لله که میں زنـده و سلامت مشغول کار هوں - میرے کار و بار دعوت کي کوئي سعي ضائع نه گئي ' میرے جهـد عمل کا کوئي قدم رائگاں نه اٹها - میري دعوت اپنا کام کرچکي هے - میں نے جو مانگا تها وه مجهے حاصل هوگیا هے - مجهے مهلت بهي دي گئي اور اسباب بهي مرحمت هوئے - میں نے اپنے بعض مقاصـد کے نتائج کو اپنے سامنے دیکهنا چاها اور وه پہلي ششماهي کے گذرنے کے بعد هي دکهـلا دیے گئے - مجهه میں اگر کوئي تپش تهي تو وه بغیر بهڑکے نه رهي ' اور اگر میرے دل میں کوئي ذرهٔ خلوص تها' تو میرے خدا نے اُسے ضائع نه کیا - اُس نے بتلادیا که یه اُسي کا بویا هوا بیج هے جسکو وه خود هي پرورش کرنا چاهتا هے - اور " کلمهٔ طیبهٔ " کا ایک " شجرهٔ مبارکه " هے جسے کوئي دنیوي طـاقت ضـائع نهیں کر سکتي - پس جیسا که اُسکے کاموں کا همیشه قاعده رها هے ' یه بیج برسوں کي جگه مهینوں میں بڑها' اور مهینوں کي جگهه دنوں کے اندر پهیلا - اسکي جڑ جس طرح زمین کے اندر پهیلي ' اُسي طرح اسکي ٹهنیاں آسمان میں مرتفع هوکر پهیل گئیں - اسکي هر شاخ نے پهل پایا ' اور اُسکا هر پهل اپني شیریني و حلاوت سے دلوں کو مرغوب هوا - میں بدیوں سے آلوده هوں مگر میري پکار بدي کي نه تهي - پس میري دعوت کے ساتهه وهي سلوک کیا گیا جو هر نیکي کے کلم کے ساتهه هونا چاهیے ! اصلها ثابت و فرعها في السماء ' توتي اکلها کل حین باذن ربه ' و یضرب الله الامثال للناس لعلهم یتذکرون -

مقالات

تحکم - جب ندوۃ العلما کے معاملات گذشتہ قصۂ مضمون جہاد کے بعد آگے بڑھے تو میں مسئلۂ کانپور میں بالکل غرق تھا' اور بالکل مہلت نہ تھي کہ کسي دوسري طرف متوجہ ہوں -

الہلال ایک ہفتہ وار رسالہ ہے - اُسکي گنجایش محدود اور ابواب و عناوین مختلفہ کا التزام ضروري - اسلیے جب کبھي کوئي ایک مسئلۂ اہم سامنے آجاتا ہے' تو ساري کي ساري گنجایش اسي میں صرف ہوجاتي ہے -

در اصل ہرطرح کي تحریک کے کاموں کیلیے سب سے زیادہ موزوں روزانہ اخبارات ہیں' جنکے لیے روز صبح کو ایک مبسوط لیڈنگ آرٹیکل کا میدان تازہ موجود ہوتا ہے' اور وہ گویا ہر ہفتہ چھہ بار وہ مہلت و گنجایش پاتے ہیں جو ہفتہ وار رسائل کو صرف ایک ہي بار ملتي ہے -

پس ضرور تھا کہ قوم میں جو بعض روزانہ اخبارات موجود ہیں اور جنکا بڑا حصہ محض فضول صفحات پري کي چیزوں بلکہ ہزلیات و خرافات تک میں ضائع جاتا ہے' اس مسئلہ پر توجہ کرتے اور اسکي اہمیت کو محسوس کرتے - لیکن افسوس ہے کہ ایسا نہیں ہوا -

تاہم میں معذرت و شرمساري کے ساتھہ اقرار کرتا ہوں کہ یہ غفلت ضرور تھي اور ہوئي - چونکہ میں جانتا تھا کہ اس مسئلہ کیلیے اب صرف چند نوٹوں یا ایک مضمون کا لکھدینا کافي نہیں ہے بلکہ ایک پورے سلسلے کي ضرورت ہے' اسلیے ہمشہ یہ خیال کرکے متوقف ہوجاتا تھا کہ بعض تحریکوں سے فراغت ہولے تو پھر سلسلہ شروع کروں' حتی کہ کئي ماہ گذر گئے - چونکہ اس مسئلہ کو میں اپنے عقیدے میں اہم سمجھتا ہوں - سوال ندوے کا نہیں بلکہ اسکے مقاصد کا ہے' اور بحث اصول کي شروع ہوگئي ہے نہ کہ اشخاص کي' لہذا اب مزید توقف کرنا عند اللہ خیانت و معصیت ہے' اور ضرور ہے کہ بقدر سعی اسکے لیے کوشش کي جاے -

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ جب الہلال شائع ہوا ہے تو اسکے تمام ابواب مضامین کي سرخیاں عرصے تک لوح کے چوتھے صفحے پر چھپتي رہي ہیں - ان میں ایک عنوان "مدارس اسلامیہ" کا بھي تھا' اور مقصود یہ تھا کہ اسکے نیچے چند کالموں کو اسلامي مدارس کے متعلق بحث و مذاکرہ کیلیے مخصوص کردیا جائیگا' لیکن عدم ترتیب کار و عدم حصول اعانت تحریر و فرصت سے ابتک اسکا سلسلہ شروع نہو سکا -

لیکن اب "مدارس اسلامیہ" کا باب بھي آغاز جلد چہارم سے شروع کیا جاتا ہے - سب سے پہلے "دار العلوم ندوۃ العلما لکھنو" کے متعلق ایک سلسلۂ مضامین شایع ہوگا - جعلہ اللہ نافعا للمسلمین' وما توفیقي الا بفضلہ و کرمہ !

ترجمـــہ اردو تفسیر کبیـــر

جسکي نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کي جائیگي - قیمت حصہ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

تاج انگلستان اور خزینۂ اسلام کا ایک گوہر

داستـــان مسقـــط

(اجمال تاریخي اور طبیعي حدود)

مسقط ایک سرحدي اور ساحلي شہر ہے جو دریاے عمان کے ساحل پر عرض میں ۲۳ درجہ اور ۳۷ دقیقہ جانب شمال' اور طول میں ۵۶ درجہ اور ۱۵ دقیقہ جانب مشرق واقع ہے - اسکي آبادي قریباً ۳۵ ہزار ہے - اسکي بندرگاہ نہایت عمدہ اور مستحکم ہے - اس بندرگاہ کي تحصین و قلعہ بندي عرصہ ہوا پرتگالیوں نے کي تھي - اسوقت اسکي تجارت بمبئي اور خلیج فارس سے ہے اور نہایت سرسبز و کامیاب ہے - اسکے قریب ایک دوسري بندرگاہ ہے جسکو مطرح کہتے ہیں - مطرح بھي اسي کے متعلق سمجھا جاتا ہے -

سنہ ۱۵۰۷ ع میں بوکرز نے مسقط کو فتح کیا' تو پرتگالي اس پر قابض ہوگئے - سنہ ۱۶۴۸ ع تک برابر پرتگالیوں کا قبضہ رہا - اسکے بعد مسقط انکے ہاتھوں سے نکلگیا - پرتگالیوں کے قبضے سے نکلنے کے بعد مسقط پر انقلاب و تغیر کے مختلف دور گذرتے رہے - آخر میں انگریزي نفوذ پھیلنا شروع ہوا' اور یہاں تک پھیلا کہ بالاخر انگریزوں نے اسکے متعلق احتلال (قبضۂ غیر قانوني : Occopation) کا اعلان کردیا' اور اب وہ بجاے ایک آزاد و خود مختار اسلامي ریاست ہونے کے' برطاني شاہنشاہي کا ایک جزو سمجھا جاتا ہے !

(عہـــد عـــروج)

سید سعید بن سلطان کے عہد میں مسقط کي حالت یادگار تھي - مسقط اسوقت ایک ایسي ریاست کا صدر مقام تھا' جو خلیج فارس پر قرب و جوار کے ساحلي مقامات سے لیکے جزیرہ بحرین تک پھیلي ہوئي تھي - قوت و شوکت کا یہ عالم تھا کہ گو اہل بحرین نے بارہا اسکے مقابلے میں علم جنگ بلند کیا' مگر کبھي فتحیاب و غالب نہ ہوے -

اس ریاست کي وسعت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ ایک طرف تو لنجہ اور بندر عباس' وغیرہ وہ ایراني مقامات' جو خلیج فارس پر واقع ہیں' اسکي قلمرو میں شامل تھے' دوسري طرف مشرقي افریقہ کے ساحلي مقامات مثل لامو' منباسہ' القزبعہ' بندر اسلام' ہنزوان' جزیرۂ خضراء' زنجبار وغیرہ وغیرہ -

اس عہد میں اس ریاست کے دو صدر مقام تھے' ایک مسقط' دوسرا زنجبار - مسقط دریاے عمان و خلیج فارس کے شہروں کا صدر مقام تھا' اور زنجبار افریقي شہروں کا مرکز -

سید سعید بن سلطان ایک عاقبت اندیش اور انجام بیں آدمي تھا - اس نے اپنے آپ کو متعدد با صولت و شوکت سلطنتوں میں محصور اور انکے نفوذ و اثر کو اپني قلمرو میں پھیلتے ہوے دیکھا تو والي بصرہ' فرانس' اور انگلستان سے اپني خود مختاري کي حفاظت کا معاہدہ کیا - فرانس نے اس معاہدہ کا یہاں تک خیال کیا کہ اسکو "سلطان العرب" کا خطاب دیا !

اسکے بعد هي جنوبي افریقه کے هندوستانیوں کا مسئله شروع هو گیا - پهر لیگ کے جهگڑے رهے - آنریبل سید امیر علي اور آل انڈیا مسلم لیگ کي معرکه آرائیوں کا لوگ انتظار کرنے لگے - غرضکه یکے بعد دیگرے ایک نه ایک ایسي چیز ضرور رهي جس نے لوگوں کي توجه کو اپني جانب مشغول رکها - ان میں بعض واقعي توجه طلب تهیں' مثلاً مسئله اسلامیه کانپور' اور بعض ترک بهي کي جا سکتي تهیں - مثلاً حکایت لیگ لندن و هند ' لیکن بهر حال ندوه سے تغافل و غفلت کیلیے سب نے حجاباً مستورا کا کام دیا !

بیچاره ان اسیر که امید وار تست !

اصل یه هے که اسمیں شک نہیں که قوم کے عام و متوسط طبقه کے اندر ایک اصولي اور حقیقي تغیر خیالات میں یقیني هوا هے اور نسبتاً ایک واقعي بیداري ضرور هے جو پیدا هوگئي هے -

لیکن مصیبت یه هے که اس بیداري سے کام لینے والے مفقود هیں' اور کوئي کارکن جماعت اب تک هم میں پیدا نہیں هوئي هے جو کاموں کو تقسیم کرکے هر وقت اور هر کام کیلیے مستعد رهے - صرف چند اشخاص هیں جو اگر هر کام کو اپنے هاتهوں میں لے لیں اور هر موقعه پر تحریک و دعوت کیلیے مستعد رهیں ؛ تو پبلک اپني قوت کا اظہار کر سکتي هے' اور اسکا مصرف اسے معلوم هو سکتا هے ' ورنه ایک عام خاموشي اور سناٹا چها جاتا هے - لیکن یه ظاهر هے که ایک ترقي خواه قوم کي صدها ضروریات و احتیاجات کیلیے صرف چند افراد هي کیونکر کافي هوسکتے هیں ' اور یه کس طرح ممکن هے که ایک هي شخص کانپور کے واقعه پر بهي صرف وقت کرے - اصلاح و ترقي کي صداؤں کو بهي جاري رکهے - قومي درسگاهوں کي بهي خبر لیتا رهے ' اور جلسوں اور انجمنوں کیلیے بهي ایک دائم نگران و محتسب هو ؟ پهر قلم بهي اسکے هاتهه سے نه چهوٹے ' زبان بهي خاموش نہو ' دماغ بهي مشغول فکر رهے ' اور قدم بهي تگ و پو سے نه تهکیں ؟

می خواهي و تند و ' تیز و ' و انگه بسیار !
این باده فروش هست ' ساقي کوثر نیست !

یه یقیني هے که اگر اس طرح حالات پیش نه آتے اور ندوه کا مسئله قوم کے سامنے آتا ' اور وقت پر لوگوں کو بحث و مذاکرات کا موقعه دیا جاتا ' تو ایک عام هلچل مچ جاتي ' اور قطعاً عام راے کي قوت ایسي شکل اختیار کرلیتي که یه معامله صرف اشخاص کے هاتهوں میں نه رهسکتا -

تاهم عذر تغافل کیلیے یه اسباب کیسے هي قوي هوں لیکن یه کوئي اچهي حالت نہیں هے ' اور غالباً موجوده تغیر حالت کے بعد اس وقت تک قدرتي طور پر رهیگي ' جب تک که عام راے میں اس هیجان انقلاب کے بعد نظم و باقاعدگي نه آجائیگي اور ایک مستعد اور وسیع کارکن جماعت هر موقعه و وقت پر کام کرنے کیلیے مستعد نه هوجائیگي - قوم میں اس وقت قوت راے اور استعداد اعلان قوت ' دونوں موجود هیں ' مگر کارکن آدمیوں کي کمي هے جو ان دونوں چیزوں سے کام لیں ' اور چونکه ملکي و قومي تغیرات حالات میں همیشه ایسا هوا هے ' اسلیے امید هے که آنے والا وقت خود اسکا علاج کردیگا -

هماري موجوده حالت ایسي هورهي هے که جماعتي کاروبار اور ترقي و اصلاح کي کوئي شاخ بهي ایسي نہیں جو مکمل هو ' اور اب تک تمام کاموں کا سر رشتۂ اختیار و تصرف صرف اشخاص هي کے هاتهوں میں رها هے - پس چاهیے که غفلت کیلیے کوئي عذر مقبول نہو که غفلت اب همارے لیے موت کے هم معني هے ' اور هجوم اشغال و تعدد امور کي بهي کبهي شکایت نہو ' کیونکه ابهي همیں نہیں معلوم کتنے وسیع زمانے تک کیلیے متصل کام کرنا هے ' اور حیات قومي کي تعمیر میں ایک لمحه کا توقف بهي حرام هے - هم پر کاموں کا همیشه هجوم رهیگا - همارے کانوں میں همیشه هر طرف سے صداے کار آگہي اور همیشه ایک هي وقت اور ایک هي موسم میں بہت سي زمینوں کو درست کرنا اور مختلف قسم کي تخم ریزیاں کرني پڑینگي - بہت ممکن بلکه ضروري هے که ایک هي وقت میں همیں بہت سي نئي عمارتیں بناني بهي پڑیں ' اور بہت سے غلط نقشوں کو مٹانا بهي پڑے - کچهه بعید نہیں که ایک هي وقت کے اندر همیں هندوستان سے باهر کے اسلامي مصائب کیلیے بهي ماتم کرنا پڑے ' اور خود هندوستان کے اندر کے بهي کاموں کي صدا هاے توجه و اعانت کو سننا پڑے - ایسا همیشه هوگا که ایک طرف کسي حق دیني و سیاسي کي پامالي کیلیے دوڑنا پڑیگا اور اسي وقت دوسري طرف کسي تعلیمي اور قومي کام کي درستگي و حفاظت کیلیے جانا پڑیگا - یه سچ هے که ایک هي وقت میں بہت سے کام نہیں هوسکتے ' اور انسانوں کا دماغ اس بارے میں نہایت نازک واقع هوا هے که اکثر گهبرا اٹهتا هے اور تهک کر کچهه دیر سو جانے کیلیے انگڑائیاں لینے لگتا هے - تا هم اگر زنده رهنا هے اور زندگي کي طلب هے ' تو ضرور هے که زندوں کي طرح یه سب کچهه کرنا پڑیگا اور موت و حیات کا قانون الهي کبهي بهي همارے عذروں کو نه سنیگا - خواه کتنا هي مشکل هو ' کیسي هي متاعب و مصائب سے دوچار هونا پڑے ' کتنا هي عسیر العمل اور ناممکن سا معلوم هو ' لیکن اگر هم هر وقت اپنے تمام معاملات کي خبر لینے اور هر کام کي فریاد اعانت کو جواب دینے کي اپنے اندر استعداد و قوت پیدا نه کرینگے ' اور ایک هي وقت کے اندر بہت سے کاموں کا هجوم دیکهکر ' یا یکے بعد دیگرے پیش آنے والے مسائل کا تسلسل و تواتر دیکهکر گهبرا اٹهیں گے ' تو پهر ان امیدوں کو اپنے دلوں میں جگه دینے کا همیں کیا حق هے جو ایک پوري گري هوئي عمارت کے هر حصے کو تعمیر کرکے ' خرابۂ موت کے بعد ' عمران و حیات کے قیام کي آرزومند هیں ؟ قومي حیات کا محل اس طرح تعمیر نہیں هوسکتا که پہلے دیواریں کهڑي هوجائیں ' پهر اسکي محرابیں اور اطراف و جوانب بهي طیار هوجائیں گے - کشاکش حیات و ممات اور تسابق اقوام کي کشمکش میں فرصت و مہلت کا سکون بغیر خواب ممات کے ممکن نہیں - یہاں تو هر دم اور هر لمحه کام کیے جایئے ' اور ایک هي وقت میں اس عمارت کے هر حصے کي خبر لیجیے - یه نہو که دروازه بن رها هے مگر پشت کي طیار کرده دیواریں گر رهي هیں ! اس عالم میں جو کهو گیا وه پهر نہیں ملتا ' اور جو وقت غفلت میں کٹا ' پهر اسکي تلافي کي مہلت نہیں دي جاتي :

هاں ره عشق ست و کج گشتن ندارد باز گشت
جرم را این جا عقوبت هست و استغفار نیست !

(الهلال اور مسئلۂ ندوه)

ضرور هے که خود الهلال بهي اس غفلت کیلیے جوابده هو که کیوں ندوة العلما کے متعلق برابر خاموش و غافل رها ؟

جیسا که ابهي کهه چکا هوں ' غفلت هر حال میں مستحق سرزنش هے اور عذر اسکي شدت کو کم کرسکتا هے پر سیاه کو سفید نہیں کرسکتا - تاهم غور کیجیے تو الهلال کس کس کام کو کرے اور صرف وهي ایک کیوں کرے ؟

میں اپنے حس و نظر کے هاتهوں سخت گرفتار الم هوں - هر شے منجمد نظر آتي هے ' اور هر ضرورت کو الحمد لله که محسوس کرتا هوں ' لیکن نه تو وقت پر تسلط هے اور نه طبیعي قوة عمل پر حق

انتقاد

تندرستي

دفتر ظل السلطان - بهوپال

مسئلہ حفظـان صحت و تربیت منـزل و تہـذیب معاشرت

يا ايها الذين امنوا ! قوا انفسكم و اهليكم نارا !

گذشتہ اشاعت میں ہم ہز هائینس بیگم صاحبہ بهوپال کے سلسلہ تصنیفات کا ذکر کرچکے ہیں - اس سلسلے میں سب سے پہلے انکي مفید ترین تصنیف " تندرستي " پر نظر ڈالتے ہیں -

کتاب کي لوح پر لکها ہے کہ " علیا حضرة بیگم صاحبہ بهوپال بالقابہا نے متعدد انگریزي کتب حفظـان صحت وغیرہ سے مطالب اخـذ کرکے اور اپني اعلی معلومات و مفید تجارب شـامل کرکے تالیف فرمایا "

کتاب عمدہ کاغذ اور عمدہ لکهائي کے ساتهہ چهپي ہے - ۱۵۲ صفحے اصل کتاب کے ہیں - عبارت نہایت صاف و سلیس ہے اور طبي ترتیب مطالب کے مطابق ابواب و فصول میں منقسم -

کتاب کا موضوع یہ ہے کہ اردو زبان میں علم طب کے اصول پر وہ مطالب جمع کیے جائیں ' جنکے مطالعہ سے ہر شخص اپني اور اپنے خاندان کي زندگي کیلیے صحت و تندرستي اور قوت و توانائي حاصل کرسکے ' اور فی الحقیقت کسي قوم کي حیات دماغي و ارتقاء ذهني کیلیے پہلي چیز صحت اور قوت جسماني ہے -

مصنفۂ عالیہ دیباچہ میں لکهتي ہیں :

" میں نے یورپ کے سفر میں وہاں کے لوگوں کو خواہ وہ کسي طبقہ کے ہوں اصول و قواعد حفظان صحت کا پابند پایا ' اور بارہا مجهکو اپنے هندوستان کي حالت پر افسوس آیا - ہمارے ملک میں عالیشان محلوں میں بهي وہ صفائي نہیں ہوتي ' جو وہاں کے ایک غریب مزدور کے چهوٹے سے مکان میں نظر آتي ہے -

وہاں عورتوں میں جن پر قدرت نے خانہ داري اور اولاد کي تربیت جسماني و روحاني کا فرض عائـد کیا ہے اس فرض کے ادا کرنے کي قابلیت بهي پیدا کرائي جاتي ہے ' اور تمام عورتیں بغیر امتیاز مراتب حفظان صحت ' تیمار داري ' او ر خانہ داري کي تعلیم حاصل کرتي ہیں اور اس کے فوائد سے مستفید ہوتي ہیں -

وہاں کے مصنف ' عالم ' ڈاکٹر ' ایسي تصنیفات و تالیفات کو اپنـا ضروري و قومي فرض تصور کرتے ہیں ' اور اپني قابلیت و محنت سے ملک کو فائدہ پہنچاتے ہیں -

ان هي اغراض کے لیے متعدد رسالے اور اخبارات شائع ہوتے ہیں اور یہ تعلیم یافتہ خواتین اُن کو نہایت دلچسپي کے ساتهہ مطالعہ کرتي ہیں - لیکن ہمارے ہاں بالکل برعکس حالت ہے - حالانکہ یہ مسئلہ علم طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ نرسري (تیمارداري) مڈ وائفري (دایہ گري) ڈاکٹري اور حفظان صحت کي تعلیم عورتوں کے لیے بدرجۂ اتم ضروري چیز ہے ' اور خواہ کیسے هي اعلی مرتبہ کي عورت کیوں نہ ہو ' اُس کو بهي زندگي میں متعدد مرتبہ ان باتوں کے جاننے کي ضرورت لاحق ہوتي ہے "

اسکے بعد ایک نہایت هي اهم مطلب کي طرف توجہ دلائي ہے جو تمام ملک کیلیے مستحق غور و فکر ہے :

" گورنمنٹ آف انڈیا ہر سال ایک معقول رقم حفظان صحت پر خرچ کرتي ہے ' لیکن اُس سے کس طرح اصلي فائدہ حاصل ہوسکتا ہے جبکہ عورتیں حفظان صحت کے اصول سے ناواقف ہیں ' او ر کیونکر ممکن ہے نہ جب تک مکان ' لباس ' غذا ' اور اسي طرح کے دوسرے امور میں اُن اصول کو نہ اختیار کیا جائے ' کسي گورنمنٹ یا حکومت کي تدابیر مفید ہوسکتي ہیں "

انہوں نے یہ بالکل صحیح لکها ہے کہ :

" کسي جگہہ کا هیلتهہ ڈپارٹمنٹ (محکمۂ حفظان صحت) سڑکوں کوچوں ' اور گلیوں کي صفائي تو کرا سکتا ہے ' کنوؤں ' چشموں وغیرہ کي نگراني رکهہ سکتا ہے ' اشیاء و اجناس خوردني کي اچهائي و برائي کو دیکهہ سکتا ہے ' لیکن مکان کے اندر کي غلاظت ' اور پاني کي حفاظت ' غذا کے پکانے ' اور رکهنے کا انتظام کیونکر کرسکتا ہے ؟ ہر ایک جگہ شفاخانے کهولے جاتے ہیں ' لائق ڈاکٹر مقرر ہوتے ہیں ' میڈیکل ڈپارٹمنٹ (محکمۂ طبي) عمدہ قسم کي ادویہ مہیا کرتا ہے ' لیکن یہ کس طرح ممکن ہے کہ گهروں میں تیمارداري کا بهي انتظـام کرے ؟ صدہا مریض شفقت کرنے والي ماؤں ' محبت کرنے والي بیٹیوں ' دلسوز بہنوں ' اور ہمدرد بیویوں کے هاتهوں محض تیمـارداري سے نابلد ہونے کے باعث سخت سے سخت تکالیف اٹهاتے اور لب گور پہنچ جاتے ہیں " الخ

یہ سچ ہے کہ هندوستان کا بجٹ ہمارے هاتهہ میں نہیں ہے اور گورنمنٹ سب سے زیادہ کم جس کام پر روپیہ خرچ کرتي ہے وہ تعلیم اور حفظان صحت ہے ' اور یہ بهي سچ ہے کہ هندوستان کي میونسپلٹیاں یورپین کوارٹرز کي صفائي کا جسقدر اهتمام کرتي ہیں ' دیسي آبادي کا نہیں کرتیں ' تاهم میں نے اکثر اس بات کو سوچا ہے کہ کیا یہ صرف گورنمنٹ هي کا قصور ہے یا آبادي کا بهي ؟

اصل یہ ہے کہ جو لوگ صاف اور تندرست رہنا چاہتے ہیں ' انہیں اُس سے کوئي شے نہیں روک سکتي - گورنمنٹ قوانین نافذ کردیگي اور میونسپلٹي راستوں کو صاف رکهیگي ' لیکن ہمارے دماغ میں صفائي کا حس کون پیدا کریگا ؟ یہ جزئیں وسائل و معاون ہیں لیکن اصل کار نہیں - جب تک ہم خود صفائي کیلیے ویسے هي مضطرب نہونگے جیسے کہ انگریز ہیں ' اُس وقت تک نہ تو ہماري سڑکیں صاف رہسکتي ہیں ' اور نہ ہمارے گهروں میں حفظ صحت و صفائي کے اصول پر عمل ہوسکتا ہے -

حقیقت یہ ہے کہ آج ملک میں اصلاح اور عمل کا جو هنگامہ بپا ہے ' اسکے شور و غل میں بہت سے حقیقي کاموں کي صدائیں دبي جارهي ہیں -

کسي قوم کے صحیح معنوں میں شایستہ ہونے کے لیے اسکي معاشرتي حالت اور تربیت منزلي کو جس درجہ دخل عظیم ہے ' اسکا ہر شخص اعتراف کرتا ہے ' لیکن کتنے ہیں جو اس راہ کے ابتدائي کاموں کو بهي واقعیت کے ساتهہ انجام دے رہے ہیں ؟ ہماري زندگي کا یہ حال ہے کہ ہم نے یورپ سے وہ لباس تو سیکهہ لیا ہے جو بہت قیمتي ' بہت خوش قطع ' اور بہت شاندار ہے - یقیناً ہم جب کبهي بازار میں سے گذرتے ہیں یا کسي جلسے میں نظر آتے ہیں ' تو از سرتا پا مجسمۂ تہذیب و مدنیة ہوتے ہیں ' لیکن اگر وهي شخص جو همیں کچهہ دیر پہلے اس شان تہذیب آرا میں دیکهہ چکا ہے ' ہمارا تعاقب کرے اور گهر کے اندر کي زندگي کو دیکهے ' تو بدنظمي و بد سلیقگي ' بد تہذیبي و بے ترتیبي ' کوڑے کرکٹ کے ڈهیر اور کثافت و غلاظت کے آثار کے ساتهہ ' منزلي وحشت و حیوانیت کا ایک پورا نمونہ دیکهکر متحیر رہجائیگا -

سید سعید بن سلطان کے ساتھہ ان فرنگي حلیفوں اور همسازوں کے علاوہ ' جنکے یہاں سب سے زیادہ آسان کام نقص عہد ہے' ایک اور حلیف بھي تھا جو کبھي بے وفائي یا بد عہدي نہیں کرتا - یعني قسمت -

اسوقت ریاست کے پاس ایک قوي و باشوکت بیڑا تھا جو بحر هند ' بحر عمان ' اور خلیج فارس میں گردش کرتا رهتا تھا - وسیع حدود اور جنگي طاقت کے علاوہ ملک کي اندروني حالت بھي عمدہ تھي - اس عہد میں رعایا کو اسقدر امن و امان اور عیش و آرام حاصل تھا کہ نہ تو کبھي اس سے پہلے انکو نصیب هوا اور نہ کبھي اسکے بعد -

(سید سعید کي وفات اور تقسیم)

سید سعید در حقیقت ملک کے حق میں ایک وجود سعادت و خوش نصیبي تھا - جب تک وہ زندہ رہا ' ملک میں سرسبزي اور ترقي کا دور دورہ رہا - مگر اس کے مرتے هي ریاست کا ستارہ گردش میں آگیا - اولین مصیبت تو یہ نازل هوئي کہ ملک کے دو ٹکڑے هوگئے - ایک حصہ عربي اور دوسرا حصہ افریقي - افریقي حصہ سید ماجد اور اسکے بعد سید برغش کو ملا - عربي حصہ سید ثویني کو ملا - سید ثویني کا بیٹا سید سالم تھا - سید سالم نے اپنے باپ کو قتل کرڈالا اور خود تخت حکومت پر بیٹھگیا -

(بد بخت سالم)

تاج و تخت کے لیے سید سالم نے اس جرم کا ارتکاب کیا جو اس دنیا میں قساوت و شقاوت کي انتہائي مثال هوسکتي ہے ! اس نے حکومت کي قیمت میں اپني عزیز ترین متاع یعني انسانیت بھي دیدي ' اور یہ گوارا کیا کہ وہ انسان کے بدلے ایک انسان صورت درندہ هو -

مگر اس بدبخت نادان کو یہ معلوم نہ تھا کہ جس مرغ زرین بال کو وہ اسقدر گراں قیمت خرید رہا ہے ' وہ اسکے پاس ٹھہرنے والا نہیں - وہ چاهتا تھا کہ اس کے سر پر تاج سلطاني هو' مگر کاش اسکو معلوم هوتا کہ کارساز قدرت نے اس سرکے لیے خاک مذلت و مسکنت مقدر فرمائي ہے !

سید سالم' پدر کش اور بدبخت سید سالم تخت حکومت پر بیٹھا' مگر اسکے بیٹھتے هي شومي و نحوست تمام ملک پر چھاگئي - هر طرف فتنہ کي آگ بھڑک اٹھي - امن و سکون ' طمانیت و خاطر جمعي' اور سرسبزي و خوش عیشي' سب رخصت هوگئے اور اسکے بدلے نہب و سلب اور جنگ و جدل نے ملک کو یکسر نمونۂ جہنم بنادیا :

وکم اهلکنا من قریة بطرت معیشتها ' فتلک مساکنهم لم تسکن من بعدهم الا قلیلا ' وکنا نحن الوارثین ! (۲۸ :)

سید سالم میں اتني جرأت ضرور تھي نہ وہ ایک شنیع ترین فعل کا مرتکب هوسکا ' پر افسوس کہ اس کے دماغ میں اسقدر تدبیر اور اسکے بازوں میں اسقدر قوت نہ تھي کہ اس آگ کو بجھا بھي سکتا جو ملک میں هر طرف پھیلي هوئي تھي - بالاخر اسے وہ تخت خالي کرنا پڑا ' جسکے لیے اس نے اپنے آپ کو جامۂ انسانیت سے عاري کیا تھا ! فذاقت وبال امرها ' وکان عاقبة امرها خسرا !

(سید ترکي و عبد الحمید)

سید سالم کا حقیقي بھائي سید ترکي اٹھا اور اس طرح اٹھا کہ تمام مملکت پر چھا گیا -

اس تسلط کے چند هي روز بعد سید ترکي کو اپنے دوسرے بھائي سید عبد الحمید سے برسر پیکار هونا پڑا -

یہ جنگ انگریزوں کي شہ سے هوئي تھي - انگریزوں نے اسمیں سید عبد المجید کو علانیہ مدد دي - اسلیے اب سید عبد المجید اور سید ترکي کا مقابلہ نہ تھا' بلکہ انگریزوں اور سید ترکي کا مقابلہ تھا - سید ترکي کو شکست هوئي ' اور وہ انگریزي جہاز میں قید هو کے بمبئي لایا گیا - یہاں ایک طویل عرصہ تک نظر بند رہا -

سید عبد المجید سے عرب خوش نہ تھے کیونکہ وہ محض گوشت و استخوان کا پیکر تھا جو محض اس ڈور کي جنبش پر حرکت کرتا تھا ' جسکا سرا انگریزوں کے هاتھہ میں تھا ' اور انگریز اس فرصت کو غنیمت سمجھکے اپنے قدم خوب جمار ہے تھے -

اسلیے سر برآوردگان عمان نے مخفي طور پر سید ترکي کو عمان آنے کي دعوت دي ' اور وعدہ کیا کہ وہ هر ممکن مدد دینگے - اس مخفي دعوت پر سید ترکي بمبئي سے ایک عورت کے بھیس میں پھر عمان پہنچا -

حسن اتفاق کہ جسوقت سید ترکي عمان پہنچا ' اسوقت سید عبد المجید عمان سے باهر شکار میں مشغول تھا - ارکان و عمائد سلطنت نے بالاتفاق اسکو تخت پر بٹھا دیا ' اور شہر کے ناکوں پر فوج متعین کرکے یہ حکم دیدیا کہ اگر سید عبد المجید اندر آنا چاهے تو آنے نہ دیا جائے -

سید عبد المجید جب شکار سے واپس آیا تو شہر کے ناکوں پر فوج دیکھي ' اندر داخل هونا چاها تو فوج نے مزاحمت کي ' آخر مجبوراً اندروني علاقوں میں چلاگیا ' اور جمعیت کے فراهم کرنے میں مصروف هو گیا -

جمعیت فراهم کرکے نکلا مگر اس نزاع کا فیصلہ تلوار کے بدلے ۹۰ هزار ڈالر نے کردیا ' جسکو لیکے وہ اپنے دعوي حکومت سے دست بردار هوگیا -

(انگریزي سیاست)

مگر یہ ۹۰ هزار ڈالر کہاں سے آئے ؟

اسکا جواب انگریزوں کے دهاء سیاسي کي ایک حیرت انگیز داستان ہے - یاد هوگا کہ سید عبد المجید کو لڑوانے والے انگریز هي تھے ' مگر جب انھوں نے یہ دیکھا کہ اهل ملک اس سے ناخوش هیں' اگر اسکے حکمراں رهنے پر اصرار کیا گیا ' اور باشندوں کے خلاف سید عبد المجید کو علانیہ مدد دي گئي ' تو انگریزي نفوذ کے قدم اکھڑ جائینگے ' تو وہ فوراً سانپ کي طرح پلٹ گئے ' اور یا تو سید ترکي کو بمبئي میں نظر بند کیا تھا ' یا پھر اسدرجہ اس پر مہربان هوگئے کہ اسکي طرف سے ۹۰ هزار ڈالر سید عبد المجید کو دیدیے ! !

سید ترکي کو یہ نوازش اسلیے منظور کرنا پڑي کہ خود اسکے پاس کیا تھا جو دیدیتا ؟ اور اهل ملک بھي اسقدر کثیر مالي فدیہ دینے کے لیے تیار نہ تھے -

بهر حال سید ترکي کو کسي نہ کسي طرح اپنے حریف سے نجات ملي -

وفات سے چند دن پہلے سید ترکي کو راس الحد کے قریب ایک اور ملکي شورش کا مقابلہ کرنا پڑا جسکے فرو کرنے کے لیے اس نے اپنے محبوب فرزند امیر فیصل کو روانہ کیا - امیر فیصل نے جو بعد کو سلطان فیصل هوا ' باغیوں کو شکست دي ' اور ایک انگریزي جہاز کي بدولت شدائد سفر بحري سے نجات پاکے عمان واپس آگیا -

(البقیة تتلی)

تمام ملک کو شکرگذار هونا چاهیے سرکار عالیۂ بهوپال ادامها الله بالعزو الاقبال کا ' جنهوں نے " تندرستي " نامي کتاب اسي مقصد کو پیش نظر رکهکر مرتب فرمائي ' اور گو اس موضوع پر اردو میں پہلے بهي بعض رسائل لکہے گئے هیں ' مگر جن مستند ذرائع ' کامل مطالب ' بهتر ترتیب ' اور عمدہ زبان و عبارت میں یه کتاب مرتب هوئي هے ' اسکے لحاظ سے بلا شبه اردو میں اولین کتاب هے -

کتاب تین بابوں میں منقسم هے - پهلا باب حفظان صحت کي ضروري هدایات پر مشتمل هے ' اور مختلف سرخیوں کے نیچے ضروریات سته ' اور مکان ' لباس ' غسل و حمام ' ورزش ' استراحت وغیرہ کے متعلق تمام ضروري معلومات جمع کي هیں -

دوسرا باب متعدي امراض اور انکے حفظ و دفع کے متعلق هے - اسمیں طاعون ' هیضه ' چیچک ' پیچش ' وغیرہ کو علحدہ علحدہ بیان کیا گیا هے -

تیسرا باب تیمارداري کے عنوان سے هے اور در اصل کتاب کا اهم حصه یهي هے - اسمیں متعدد عنوانات هیں ' اور هر عنوان کامل غور و فکر کے بعد لکها گیا هے - مریض کا کمرہ ' دوائیں ' لباس ' صفائي ' غسل ' تکور ' پلٹس ' پلستر ' جونکیں لگانا ' فصد ' مسهل ' مالش ' غـذا ' بعض انگریزي غذاوں کي ترکیب ' ڈس انفیکٹ کا طریقه ' غرضکه تمام ضروري امور به تفصیل تمام بیان کیے گئے هیں -

اس قسم کي کتابوں کیلیے جنکا مقصد علم مطالعه هو ' سب سے بڑا مسئله زبان اور طرز عبارت کا هوتا هے - طبي مسائل میں بعض مطالب پیچیدہ هوتے هیں ' اور جب تک انکو اسطرح نه بیان کیا جاے که بغیر کسي مدد کے خود بخود قاري سمجهه لے ' اس وقت تک کتاب کا نفع کامل و عام نهیں هوسکتا -

" تندرستي " اس اعتبار سے ایک عمدہ نمونه هے - اسکي عبارت نهایت سلیس اور صاف هے - عربي و انگریزي الفاظ سے معرا هے ' اور سهل و زود فهم طریق تفهیم و درس مطالب کیلیے ایک مثال سمجهي جا سکتي هے -

ضرور تها که انگریزي اسماء و اصطلاحات طبیه آئیں - بعض انگریزي غذاؤں اور دواؤں کا ذکر کرنا بهي ناگزیر تها ' مگر اسکے لیے تمام کتاب میں یه التزام کیا گیا هے که هر انگریزي لفظ کا ترجمه متن یا حاشیه میں دیدیا هے ' اور اگر نام و اصطلاحات هیں تو انهیں انگریزي حروف میں بهي لکهدیا هے تاکه صحیح تلفظ کے ساتهه بولی جائیں ' اور بر وقت اُن اشیا کے حصول میں غلط تلفظ سے اشتباہ نه پیدا هوجاے -

یه کتاب دفتر " ظل السلطان " بهوپال کو دیدي گئي هے تاکه اسکي قیمت سے تعلیم ڈاکٹري کے وظائف دیے جائیں اور یه نفع مزید هے - قیمت مجلد کي ۱۳ - آنه ورنه ۸ - آنه هے - هر اُس شخص کا جو اردو زبان میں لکهي هوئي عبارت پڑهه لے سکتا هے ' فرض هے که اس کتاب کو منگوائے ' پڑهے ' اور اپنے گهر میں رکهے - علی الخصوص لڑکیوں کے لیے تو اسکا درس و مطالعه مثل فرائض دینیه و شرعیه کے هے : یا ایها الذین آمنوا ! قوا انفسکم و اهلیکم نارا !!

شئون عثمانیه

حکـــومـۂ حالیـــۂ آستانـــه

(از مراسله نگار المؤید در آستانه) .

آجکل یهاں کي پبلک اور سیاسي حلقوں میں اس گفتگو کے علاوہ اور کوئي تذکرہ نهیں ' جسکا محور دول یورپ کے دو مجموعوں یعني انگلستان ' روس اور فرانس ' اور جرمني ' اطالیا ' اور آسٹریا کي باهمي منافست و رقابت ' اور چند ایسے امور کے متعلق مباحثه و گفتگو هے جنکا عکس آپکو یورپ اور یهاں کے اخبارات کے آئینه میں نظر آتا هوگا -

جرمني کے اخبارات کي طرف توجه کیجیے تو وہ یه کهه رهے هیں که " عثماني بیڑے پر انگریزوں کا اسقدر توجه دینا ایسي بات نهیں جس پر سکوت مناسب هو - آرمسٹرونگ کے کارخانے کے ساتهه دولت عثمانیه کے معاهدے نے آستانه سے بندرگاہ اور اسکي بحري تجارت کو خاص طور پر انگریزوں کے هاتهه میں دیدیا هے ' آستانه میں انگریزوں کي بحري تجارت تمام دوسري قوموں کي بحري تجارت پر فائق و غالب هے - ایسي حالت میں بحري معاملات میں انگریزي اثر ' اور وہ تمام معاملات ' جنکا تعلق عثماني بیڑے سے هے ' ایک خروش و هنگامه بپا کیے بغیر نهیں گزر سکتے "

ایک طرف تو جرمن اخبارات یه کهتے هیں ' دوسري طرف مفاهمت ثلاثي کے سفراء وزیر اعظم کے پاس آتے هیں ' اور سرکاري طور پر دریافت کرتے هیں که " یه جرمن جنرل ' جسکو اول عثماني آرمي کور کي کمان دیگئي هے ' اسکا پوزیشن کیا هوگا ؟ قوانین استثنائي اور قلعوں پر ' اور بالآخر خود قسطنطنیه کے استقلال پر ' اسکا اختیار کهاں تک هوگا ؟ "

باب عالي ان دونوں فریق کے مصالح میں توفیق و جمع کي کوشش کر رها هے - حق سبحانه و تعالی ارباب حکومت کو اس شے کي توفیق دے ' جسمیں خلافت اسلامیه کي بهبودي هو -

لیکن اس جرمن جنگي مشن کے واسطے سے لوگوں میں یه خبر گرم هے که عثماني فوج میں جرمن افسروں کي تعداد بتدریج ۴ سو تک پهنچ جائیگي - غالباً اس مشن کو یه اطلاع جرمن ذرائع سے ملي هوگي -

(جاوید بک اور محرر زایت کی گفتگو)

اخبار زایت (برلن) کا اڈیٹر جاوید بک سے برلن میں ملا تها - جاوید بک نے اس سے کها که " جرمن مشرقي بنک اور فرانسیسي وکلا میں عراق اور ما بین النهرین کي ریلوے لائن کے متعلق گفتگو هو رهي هے - اگر ان مسودات کي رفتار عمدہ رهي ' جب بهي ایک ماہ سے پهلے ختم نه هونگے - غالباً فرانسیسوں کو دیار بکر میں ریلوے کے امتیاز (لائسنس) کے علاوہ ارکنه میں بهي ریلوے لائن کا امتیاز ملیگا " اسکے بعد جاوید بک نے اپني گفتگو کا رخ عراق کي بابت انگریزي و عثمانی اتفاق کي طرف پهیر کے کها :

یه میں علم لوگوں کي حالت نہیں بیان کر رہا ہوں بلکه میرے سامنے اُن تعلیم یافته' تہذیب و تمدن فرما' اور از فرق تابقدم فرنگي مآب حضرات کي معشیت منزلي موجود ہے' جو همیشه ملک کے افلاس مدني پر نوحه و بکا کرتے رہتے ہیں - بے شک ان میں بہت سے ایسے خواص و رؤسا یا اعلی ملازمتوں پر پہنچے ہوے اشخاص بھي ہیں' جنہوں نے انگریزي طرز معاشرت اختیار کرلي ہے' اور انکے مکان کا ڈرایئنگ روم اور ڈاینینگ هال نہایت مکمل اور آراسته ہے - لیکن اس سے کیا حاصل ؟ کیونکه اگر آسي ڈرایئنگ روم کے خوش منظر سواد سے نکلکر انکے زنانخانے کي طرف قدم بڑھائیے تو پھر نظر آجاے که انکي معیشت منزلي کي اصلي تصویر کیسي ہے ؟

میں جو نئے تعلیم یافته حضرات کا همیشه شاکي رہتا ہوں تو اسکي بڑي وجه یه ہے که انکي ہر گذشته خوبي کو اُنسے دور پاتا ہوں' اور اُسکي جگهه کوئي نئي خوبي مجھے نظر نہیں آتي - ہماري گذشته مشرقي معاشرت' اوضاع و اطوار' اخلاق و عادات' طریق بود و ماند' یه سب کے سب انہوں نے ضائع کردیے - اخلاق و تمدن کے بعد مذہب کا نمبر آیا' اور جدید تعلیم و تہذیب کے مندر پر مذہب کي بھي قرباني چڑھائي گئي - خیر' مضائقه نہیں - خرید و فروخت کا معامله ہے اور متاع بے بہا ہاتھه آتي ہو تو دل وجاں تک کو اسکي قیمت میں لگا دیتے ہیں - لیکن سوال یه ہے که یه سب کچھه دیکر وہ کونسي چیز ہے جو ہاتھه آئي ؟

علم ؟ نہیں - اخلاق ؟ نہیں - تہذیب معاشرت ؟ نہیں - ایک پوري انگریزي زندگي ؟ نہیں - ایک اچھي مخلوط معاشرت ؟ یه بھي نہیں ! پھر یه کیا بد بختي ہے که جیب اور ہاتھه دونوں خالي ہیں ؟

آینده و گذشته تمنا و حسرت ست
یک " کاشکے" بود که بصد جا نوشته ایم !

انگریزي تمدن کي تقلید نے ایک معیشتي طوائف الملوکي پیدا کردي ہے لیکن ابتک کوئي زندگي پیدا نہیں ہوئي - انگریزي تہذیب کے معني صرف کالر کي چمک اور پتلون کا بے شکن ہونا ہي نہیں ہے - انکے گھر کي صفائي اور نظم و باقاعدگي' تقسیم ضروریات حیات و مکان اور ضبط اوقات' تہذیب ذاتي اور حسن معیشت منزلي وغیرہ وغیرہ' یه چیزیں ہیں' جنہوں نے انکے گھر کو ایک بہشت حیات بنا دیا ہے - اسکے لیے وہ چند ظاہر فریب چیزیں مطلوب نہیں ہیں جو تمہارے جسموں اور زبانوں پر نظر آتي ہیں' کیونکه یقین کرو که اُن میں کچھه بھي نہیں ہے - اصلي چیز گھر کي با قاعده زندگي ہے' اور بغیر اسکے ممکن نہیں که ہم میں محض تعلیم عمومي کي جگه حقیقي تربیت ذاتي اور تہذیب شخصي پیدا ہو' یعني ہر شخص اپني ذات سے اپني حسیات و داعیات میں صفائي کیلیے مضطر' با قاعدگي کا خوگر' نظم و سلیقه کا عادي' اور اپنے ہر کام میں جمال و حسن کار کا خواہشمند ہوجاے - اس راہ میں سب سے مقدم عورتوں کي تربیت نه که محض تعلیم ہے - عورت ہي گھر کي اقلیم حیات کي ملکه ہے' اور شہر کي خوشحالي و رونق شہریار کي قابلیت و لیاقت پر موقوف ہے :

ضائع آں کشور که سلطانیش نیست !

میں نے همیشه ہندوستان کي تمام اُن قوموں میں جو نئے تمدن کي راہ سے ترقي کرنا چاہتي ہیں' پارسیوں کي قوم کو سب سے زیادہ مستحق تعریف سمجھا ہے - انہوں نے صرف یہي نہیں کیا که کالجوں کي ڈگریوں کي سند جیب میں' اور ایک عمده سوٹ جسم پر ڈال لیا' بلکه اپني سوشیل لائف میں بھي یکسر تبدیلي کردي' اور فوراً تمام قوم ایک منظم و با قاعده طرز معیشت اختیار کرکے یک رنگ و یک حالت ہوگئي - ہندوستان میں اگر کوئي دوسري جماعت اس وصف کے لحاظ سے پارسیوں کے بعد قابل تذکرہ ہے تو وہ صرف بنگال کے برہمو خاندان ہیں' اور میں اپني ذاتي واقفیت کي بنا پر کہه سکتا ہوں که انکي معیشت منزلي اور قوموں کیلیے یقیناً موجب رشک ہے -

عورتوں کي تعلیم کیلیے بڑا ہنگامه مچایا جاتا ہے - کہتے ہیں که وقت آگیا که انہیں انگریزي زبان و علوم کي بھي تعلیم دي جاے - اسمیں شک نہیں که اسلام نے مردوں اور عورتوں' دونوں کیلیے یکساں طور پر تحصیل علوم و السنه کا دروازہ باز رکھا ہے' اور اصولاً میں کوئي وجه نہیں پاتا که عورتوں کیلیے کسي خاص زبان یا علم کي تحصیل ناجائز بتلائي جاے - لیکن اصول دوسري چیز ہے اور وقت و گرد و پیش کے حالات دوسري چیز ہیں - اگر عورت نے انگریزي زبان سیکھه لي تو کیا ہوا' اور نه سیکھي تو کیا ہوا ؟ اصلي چیز تربیت اور گھر کي معیشت کے نظم و اداره کي قابلیت ہے' اور وہ کسي خاص زبان کے جاننے پر موقوف نہیں - دیکھنا یه ہے که پچاس برس کي نئي ترقي و تعلیم نے جن لوگوں کو تہذیب و شائستگي کا ماتم گذار بنا دیا ہے' انہوں نے اس وقت تک اپني عورتوں کو گھر کي زندگي درست کرنے' حفظ صحت کے ضروري اصولوں پر عمل کرنے' اور تہذیب و صفائي اور نظم و سلیقه سے زندگي بسر کرنے کے لائق بنا دیا ہے که اب آنکے ساتھه کتب خانے کے کمرے میں بیٹھکر شیکسپیر اور گولڈ اسمتھه کے متعلق صحبت کرنے کے خواہشمند ہیں ؟

میں تو کہتا ہوں که چھوڑیے انگریزي زبان کي تعلیم اور علم و ادب کے کسي اعلی نصاب کو - خدا را اپني عورتوں کو ابھي اتنا ہي سمجھا دیجیے که پان کي پیک سے گھر کي دیواروں اور صحن کے گوشوں کو لاله زار نه بنائیں' اور ڈرایئنگ روم کي کرسیوں سے کتھه اور چونے کي انگلیاں نه پونچھیں' اور نیز یه که بچوں کا علاج کرنے دیں تاکه وہ ضائع ہونے سے بچ جائیں -

جو مہذب اور فرنگي مآب پیکران تہذیب اس عفریت پار کے خونریز حملوں سے اپنے گھر' اپنے لباس' اور اپنے سامان کي حفاظت نه کر سکیں' انکے لیے یه بحث چنداں ضروري نہیں ہے که عورتوں کو انگریزي پڑھائي جاے یا نه پڑھائي جاے !

اصل یه ہے که ابتدا سے ہماري تعلیم کي بنیاد ہي ٹیڑھي پڑگئي ہے اور اسي میں اب عورتوں کو بھي گرفتار کرنا چاہتے ہیں - محض یونیورسٹي کي تعلیم تربیت نفس و جسم کیلیے بیکار ہے' اور تہذیب و شائستگي دیکھا دیکھي اور محض تقلید کے ایک بہیمي ولوله سے حاصل نہیں ہوسکتي - میرا رونا اخلاق اور مذہب کے بلند و اعلی خصائل کیلیے نہیں ہے - میں تو تعلیم یافته لوگوں کو تہذیب و شائستگي کي چھوٹي چھوٹي باتوں سے بھي عاري پاتا ہوں - اگر انکا مایۂ ناز انگریزوں کي تقلید ہے تو خدا کیلیے پوري اور کامل تقلید کریں - ایک شخص نہایت قیمتي انگریزي لباس سے ملبوس ہے' چھري اور کانٹے سے کھانے کا شائق' لیکن کھانے کے ضروري اداب و تہذیب سے اسدرجه عاري که میز پر کے دوسرے لوگوں کو اسکي وجه سے شرمنده ہونا پڑتا ہے - گھر میں جائیے تو ایک گوشه بھي' صاف بیٹھنے کیلیے میسر نہیں - جب حالت یه ہے تو پھر انگریزي تقلید کو کیا کہیے اور اس سے حاصل کیا ؟

اب اسکا علاج ایک ہي ہے' یعني ملک کو تہذیب معاشرت اور حفظان صحت کي خاصة تعلیم دینا' اور علی الخصوص عورتوں کي تعلیم و مطالعه کیلیے اس قسم کي کتابوں کا مرتب کرنا -

ڈاکوؤں کا سا برتاو کریگي ' اور اسلیے جہاں کہیں گرفتار کریگي ' بغیر تحقیقات کے پھانسي دیدیگي - کیونکہ مقدونیہ کو اب با قاعدہ غارتگروں کي شکار گاہ نہ رهنا چاهیے -

چند نئي سڑکیں ابهي بني هیں اور ریلوے کا جال ' فوجوں کے بے امن و سکون رقبوں کے اندر جلد پہنچنے اور ملک کي تجارتي ترقي میں مدد دیگا - جب نئي یوناني ریلوے تیار هو جائیگي تو سرویا کو اڈریا تک اور نیز ایجین تک رسائي حاصل هو جائیگي ' اور ڈینوب پر ایک پل جو سروي اور یوناني ریلوے لائنوں کو ملادیگا ' روماني تجارت کے بهار کو سروي نهر میں لے آئیگا - اس سے سر سبزي کا ایک ایسا دور شـروع هوجائیگا جو " بلغاري ساخته " یا مسلمان اهـل مقدونیه کي بلغاري یا ترکي حکومت کي خون شده امیدوں کے افسوس کو زائل کردیگا -

اسوقت بلغاریا شکسته اور قریباً بے بس هے ' اور اگر وهي اکیلي یه چاهتي هوتي که یه تصفیه آخري نه هو تو سرویا کے متعلق خیال کیا جاسکتا تھا که وہ غیر متعین زمانے تک امن و امان میں رهسکتي هے ' کیونکه اس باب میں رومانیا اور یونان کے مصالح بعینه وهي هیں جو سرویا کے هیں -

مگر بد قسمتي سے یہاں یقین کیا جاتا هے که دول عظمي میں ایک طاقت یعني آسٹریا نہیں چاهتي که بلقان کي موجوده حالت استوار و مستحکم هو - گـذشته زمانه میں آسٹریا سرویا کي راه میں بارها مشکلات پیدا کرچکي هے ' اور یه معلوم هوتا هے که وہ اس پالیسي کو جاري رکهنا بلکه اس پر زور دینا چاهتي هے - یه تسلیم کیا جاتا هے که وائنا میں ایم - پیچش کي سفارت کا کوئي نتیجه نہیں نکلا ' اور آسٹریا تلي هوئي هے که وہ اپني جنوبي سرحد پر ایک خوش ساخت اور قوي تر سرویا کي بالیدگي کو روکیگي -

بلیک درنـگ کے جن مقامات پر سرویا نے قبضه کرلیا تھا ' ان کي واپسي کے متعلق اعلان آخرین (الٹیمیٹم) ابهي تک بلغراد کے ارباب سیاست کے کانوں میں گونج رها هے ' اور انهیں یقین هے که البانیا کے لیے آسٹریا نے رائفلیں اور روپیه بهم پہنچایا هے ' اور یه که اسي کے ایجینٹ نے سروي اور جبلي قلمروں میں یورشوں کي تحریک کي هے -

بلغراد سے سیو پار جانے والے مسافروں کے متعلق ابهي تـک یه فرض کیا جاتا هے که انهیں هیضه کي هوا لگي هے اور اسلیے وہ روکے جاتے هیں اور تکلیف دہ تـکلفات انکے ساتھ کیے جاتے هیں حالانکه اب عملاً بیماري کا استیصال هوگیا هے -

آسٹریا کا یه دعوی هے که اسے سالونیکا اپنے مال کے لیجانے کے ایک مخصوص ٹیرف (فهرست اشیا مع محصول در آمد یا برآمد) ملنا چاهیے اور غالباً سروي حکومت اسکو منظور کرلیگي - لیکن اگر آسٹریا نے سروي قلمرو میں رومن کیتھولک البانیوں کي حفاظت کا دعوی پیش کیا تو غالباً وہ نهایت سختي کے ساتھ نا منظور کیا جائیگا اور بهت ممکن هے که پیچیدگیاں پیدا هوجائیں -

(مراسله نگار خصوصي)

الهــــلال کـي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهـلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي درخواست بهیجیے -

رئیس مجلس آل انڈیـا مسلم لیـگ کي افتتاحي تقـریـر

(۲)

(شان و اقتـــدار)

دوسرے پامال شده لفظ " شان و اقتدار " کے بارے میں بحث کرنے میں میں آپ کا زیاده وقت نہیں لوں گا - گذشته ایام میں اس لفظ کے خیال پر کام لینے کي وجه سے عمده محسوسات کي کس قدر قرباني هوئي هے ؟ حتی که مسٹر ماینٹگو بهي اس پامال شده لفظ سے متاثر هوئے بغیر نه رہ سکے - چنانچه انهوں نے مندرجهٔ ذیل پر معني الفاظ میں اس مضمون پر مجلس عامهٔ انگلستان میں بحث فرمائي هے :-

" بلاریب ایـک وقت ایسا تھـا که اس امر پر غور کرنا اس مجلس کا نهایت هي اهم فرض تھا که هندوستان میں اپنا اقتدار قائم رکهنے کے لحاظ سے گورنمنٹ کي کارروائي حد سے تجـاوز نه کرجاے - شان قائم رکهنے کے خیال سے جو سلطنت کي جاتي هے اس کي انتهـائي درجه میں یه حالت هوتي هے که جو لوگ حکومت کرتے هیں وہ صرف اپنے بالا افسروں کے روبرو مسئول هوتے هیں ' اور به طور استحقاق کسي محکوم کو یه دعوی نہیں رهتا که کسي حـاکم کے افعال کے خلاف داد خواه هو - مـثلاً اگر حاکم قوم میں سے کوئي فرد کسي محکوم پر ظلـم کرے تو کوئي سوال اس قسم کا پیـدا نه هوگا که اُس ظلـم کي داد خواهي کے لیے حـاکم مستوجب سزا ٹهہرے - قابل غور امر صرف یهي رهیگا که آیا ظالم کو سزادینے اور اس طرح سے حاکم جماعت میں کوئي نقص قبول کرنے سے شان کو زیاده نقصان پهونچتا هے - یا اسے سزا نه دینے سے اور محکوم جس پناه کا مستحق هے - اور جو ایک کارگر حکومت کے لیے ضروري هے اس سے تغافل کرنے سے پهنچتا هے -

میں یه نہیں کهتا که اس طرح کي حکومت هندوستان میں جاري کي گئي - اسلیے که برطانیه کي خلق ' برطانیه کي عمومي راے اور برطانوي پارلیمنٹ نے اس کي مضرت کو دور رکها - خیر جس قسم کا اطمینان حکومت هندوستان پر تھا - اس کا قائم مقام وہ اطمینان هوتا جا تا تھا - جو همارے بے لاگ انصاف اور قوت اور حق شناس حکومتي کارروائي پر هوتا جاتا هے - لیکن اب بهي مجهے ایسا معلوم هوتا هے که شان حکومت کے بارے میں وافر لغویات کہے جاتے هیں - آپ خواه اسے ایک مفید ماحصل سے تعبیر کریں ' جو سلطنت برطانیه اور هندوستان کے تعلیم یافته افراد کے درمیان قائم هے - کہیں ایسا نه هو که آپ میرے مفهوم کے سمجهنے میں غلطي کریں ' اور میرا روے سخن خاصکر ان اصحاب کي طرف هے جو میرے کلام پر اس چار دیواري کے باهر نکته چیني کرینگے ' اقتدار سے میري مراد گورنمنٹ کا وہ اصول هے جس کا میں ابهي ذکر کرچکا هوں - جس سے سلب ذمه داري اور غرور پیدا هو ' میں اس سے وہ ناموري مراد نہیں لیتا جو مستحکم اور ذي شان حکومت کي وجه سے حاصل هوتي هے ' اور جسکو کوئي گورنمنٹ نظر انداز نہیں کرسکتي - "

یه تقریر هاؤس آف کامنس میں سـنه ۱۹۱۱ع میں کي گئي تهي - لیکن اس کے دو سال بعد جب حضور وایسراے بهادر نے اپني سیاسي قابلیت سے مسجد کانپور کا معقول فیصله کرکے مسلمانوں کے زخمي محسوسات پر مرهم رکهي تو انهي کے هموطنوں نے ان پر " مقتدر شان " پر ضرب شدید لگانے کا الزام عائد کیا -

" ہاں انگریز نہر دجلہ میں کچھہ جہاز چلائینگے' جسکے سرمایہ میں انکے سرمایہ داروں کا حصہ پچاس فیصدی ہوگا - عثمانیوں کا حصہ تیس فیصدی ہوگا - باقی بیس فیصدی جرمنی کا حصہ ہوگا -

یہ صحیح نہیں کہ شام' عراق' اور عرب میں مٹی کے تیل کے تمام چشموں کا امتیاز انگیریزوں نے لیلیا ہے' کیونکہ دولت عثمانیہ نے صرف انہی چشموں کا ٹھیکا دیا ہے' جو بغداد میں جرمن مشرقی بنک کے جوار میں واقع ہیں - دولت عثمانیہ اس امر سے بہت بچتی ہے کہ وہ یکایک کوئی بہت بڑا امتیاز کسی سلطنت کو دیدے" اسکے بعد انہوں نے عام قرضوں کے ریاستہاے بلقان پر تقسیم کرنے کا ذکر کیا اور کہا :

" یہ صحیح نہیں کہ تمام قرضوں کا اندازہ ۵۰ کرور ہوا ہے اسکی صحیح مقدار پیرس کی مالی کانفرنس کے بعد معلوم ہوگی - ریاستہاے بلقان پر تقسیم قرض کے متعلق جو خبریں شائع ہوئی ہیں وہ فی الجملہ صحیح ہیں - یونان ان شہروں کے بار میں سے ۶۰ فیصدی لیگا جو اس نے ہم سے لیے ہیں - بلغاریا ۱۸ فیصدی' سرویا ۱۷ فیصدی' البانیا ساڑھے چار فیصدی' اور جبل اسود $1\frac{1}{2}$ فیصدی لیگا - "

(جدیـــد قـــرض)

جنگ طرابلس سے لیکے اسوقت تک دولت عثمانیہ نے جسقدر قرض لیے ہیں' انکی مجموعی تعداد ۲ کرور ۸۰ لاکھہ ۳۰ ہزار پونڈ ہے - اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ ع کو عثمانی خزانہ سے مالی مصارف کے لیے جسقدر رقم مطلوب تھی' اسکی تعداد ۲ کرور ۴۹ لاکھہ ۶۰ ہزار پونڈ تھی - کیونکہ جن قرضوں کے وعدے پورے ہوچکے ہیں اور وہ دیے جاچکے ہیں' انکی تعداد کچھہ اوپر تین ملین پونڈ ہے -

فقط ان دو آخری سالوں میں دولت عثمانیہ نے ۳۳ قرض لیے - ان ۳۳ قرضوں میں سے ۶ قرض اس نے محکمہ قرض عام سے لیے' جنکی مقدار ۳ لاکھہ ۳۰ ہزار پونڈ ہے - اس میں ۳۰ ہزار پونڈ تو دیے جاچکے ہیں اور مابقی اس قرض میں سے دیا جائیگا جو سب سے پہلے دولت عثمانیہ کو ملیگا -

۵۸ لاکھہ پونڈ دولت عثمانیہ نے عثمانی بنک سے لیے ہیں جنمیں سے ۷ لاکھہ ۳۰ ہزار تو ادا ہوگئے ہیں' اور باقی ابھی واجب الاداء ہیں - عثمانی بنک کے بعض قرض بحساب ۷ فیصدی ہیں اور بعض بحساب نو فیصدی -

محکمہ منارہ ہاے روشنی دولت عثمانیہ سے اپنے قرضوں کی ادائگی چاہتا تھا جنکی مقدار ۴۰۶۹ و ۱۵۳ پونڈ تھی - مگر اپریل میں دولت عثمانیہ نے اس سے تجدید امتیاز کے مقابلہ میں بحساب ۷ فیصدی ۵ لاکھہ پونڈ اور قرض لے لیا -

مارچ سنہ ۱۹۱۳ ع میں دولت عثمانیہ نے مشرقی عثمانی بنک سے بحساب ساڑھے چھہ فیصدی ۲۹ لاکھہ ۳۰ ہزار پونڈ قرض لیے' جسمیں سے ۸۰ ہزار ادا ہوے ہیں - باقی ابھی واجب الاداء ہیں -

اواخر سنہ ۱۹۰۱۱ ع میں عثمانی اہلی بنک سے دولت عثمانیہ نے ۲۰ لاکھہ ۵۰ ہزار پونڈ جنگی جہازوں کی قیمت دینے کے لیے قرض لیے تھے' جنمیں سے ۶ لاکھہ ۹۹ ہزار دیچکی اور باقی ابھی دینا ہے -

اسکے بعد پھر فروری سنہ ۱۹۰۱۲ ع میں اس بنک اور سالنیک کے بنک سے ایک ساتھہ ۱۶ لاکھہ ۵۰ ہزار پونڈ بحساب ۹ فیصدی

(بقیہ پہلے کالم کا)

قرض لیے' جسمیں سے صرف ۸۰ ہزار پونڈ ابھی واپس دیے ہیں -

ریجی کی کمپنی سے دولت عثمانیہ نے ۱۷ لاکھہ پونڈ قرض لیے ہیں جنمیں سے صرف ۸۰ ہزار ادا کیے ہیں -

فرانسیسی بنک سے ۱۱ لاکھہ ۹۰ ہزار بحساب ۶ فیصدی اور ۴ لاکھہ ۲۸ ہزار بحساب ۷ فیصدی قرض لیے ہیں' اور سب ابھی واجب الاداء ہیں -

سوتیۃ ناسیونال اور انتر بریج کمپنی نے علاوہ اپنے واجب الاداء قرض کے ۷۵ لاکھہ کے عثمانی پرامیسری نوٹ بھی لیے ہیں -

قرضوں کی ان ہولناک فہرست کو پڑھو' اور انکے ساتھہ ان قرضونکو ملاؤ جو جنگ طرابلس کے آغاز سے پہلے لیے گئے تھے' اور پھر سونچو کہ اگر بلاد عثمانیہ میں تمہیں وہ مدنی و عمرانی ترقی نظر نہیں آتی جو فرانس اور انگلستان میں نظر آتی ہے' تو اسکے لیے دولت عثمانیہ کس درجہ معذور بھی ہے - اور جنگوں کی وجہ سے جو فقر مالی چھا گیا ہے' وہ کس درجہ لاعلاج ہے ؟

برید فرنگ

جـــدیـــد سرویا

[ٹائمز ۱۹ دسمبر]

تمام سروی امن و سکون کے لیے چیخ رہے ہیں' کیونکہ سرویا کی مسلسل فتوحات کے نتائج نے انکی قلمرو کو دو چند کر دیا ہے - اب سرویوں کو جس شے کی ضرورت ہے وہ امن و سکون ہے جس کی وجہ سے وہ نو الحاق ممالک کو اپنے اندر جذب کر سکیں -

سرویوں کو یقین ہے کہ اگر مقدونیہ کو انکے قبضہ میں اسطرح رہنے دیا جاے کہ کوئی انکا منازع و حریف نہ ہو' تو ۱۰ یا ۱۵ سال میں تمام مقدونیہ والے بخوشی سروی ہوجائیں گے - وہ مقدونیہ کے بلغاری عنصر کو اصلی بلغاری نہیں بلکہ " بلغاری ساختہ' مقدونی " خیال کرتے ہیں - انکا دعوی ہے کہ گذشتہ ۴۰ سال میں بلغاری مبلغین اپنے حریف یعنی غیر بلغاری مبلغین سے زیادہ سرگرم اور زیادہ کامیاب رہے ہیں -

گذشتہ زمانے میں مقدونیہ والوں کو اپنی قومیت کے انتخاب کا اسیطرح اختیار تھا' جسطرح کہ انگریزوں کو اسطرف محض میلان طبع کی وجہ سے اپنی سیاسی جماعت کے انتخاب کرنے کا اختیار ہوتا ہے - ظاہر ہے کہ انکے لیے مادی طور پر مفید ہوگا کہ وہ سروی قومیت اختیار کرلیں اور انتظامی عہدے تلاش کریں' لیکن ساتھہ ہی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ حکومت سرویا انکو پرانی سلطنت کے اشخاص سے معمور کرنے کے لیے کچھہ زیادہ بے چین نہیں ہے -

ضروری سکون کی راہ میں اصلی پتھر وہ بلغاری جرگے ہیں' جنکی یورشیں مقدونیہ میں البانیا اور الست بی راہ سے ہوتی رہتی ہیں' انکے متعلق یقین کیا جاتا ہے کہ دوسری جنگ کے زمانے میں بکثرت بلغاری بھاگنے والوں نے وہاں پناہ لی' اور اب بھی بلغاریہ سے روزانہ ڈینیوب اور ٹریست کی راہ سے آرہے ہیں - سروی حکومت اپنے اس ارادے کو پوشیدہ نہیں رکھتی کہ وہ ان کے ساتھہ

خواہ وہ کیسی ہی خفیف ہو کیوں جمع ہو گئے ہیں ' اور منتشر ہونے کے حکم کی نافرمانی کے مرتکب ہوئے ہیں ؟ جسکی وجہ بعض اوقات صرف یہ ہوتی ہے کہ وہ منتشر ہونے پر راضی ہونیکے باوجود بھی تعمیل حکم سے مجبور ہوتے ہیں - کیا یہ درخواست کچھہ بہت زیادہ ہے ؟ کہ ہر افسر خواہ وہ کتنا ہی بڑا ہو - اور گورنمنٹ کی ملازمت میں اسکی کتنی ہی وقعت ہو - ہمیشہ اس علم کو اپنی آنکھہ کے سامنے رکھے کہ ایسے معاملات میں اعلی حکام کی اندھا دھند تائید کے بجائے آ سے ایک آزاد عدالت کا اطمینان کرنا پڑیگا کہ غیر مسلح آدمیوں کی جان لینے میں ' وہ نظر بر واقعات حق بجانب تھا - جیسا کہ میں نے پہے جتا دیا ہے ' برطانوی حکومت کی نیک نامی اور ان افسروں کے فایدہ کے لیے جنرل ڈیر کا حکم دینے کی ذمہ داری قانوناً عاید ہے ' اور عوام الناس کی نفع رسانی کی غرض سے وہ پابندی جو میں نے بتائی ہے - عاید ہونی لازمی ہے - "

(ہندوستان کے سول عہدہ دار)

کانپور کے واقعہ کے فیصلہ میں جو معیار حکمرانی کا حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے وہ وزیر ہند لارڈ کریو کی تازہ ایجاد کی طرف ہماری توجہ مبذول کرتا ہے - میرا اشارہ انکی اس تجویز کی طرف ہے کہ تمام وہ نوجوان جو ہندوستان کے سرکاری عہدوں پر ملازمت اختیار کریں اُن سے لارڈ ممدوح " رھایت ھال " میں ملاقات کرکے چند کلمات پند و نصیحت اُن کے گوشگذار کریں - میرا خیال یہ ہے کہ یہ موقع زیادہ فایدہ رساں شکل اختیار کرتا - اگر لارڈ ممدوح سول سروس کے ایوان میں داخل ہونے والوں کو دهلیز ہی میں یہ حقیقت ذهن نشین کر دیا کریں کہ وہ ہندوستان میں حکومت کرنے کے لیے نہیں بلکہ خدمت کرنے کے لیے جاتے ہیں - آئی - سی - ایس کے جو تین حروف ان کے ساتھہ عمر بھر لگے رہیں گے - جسپر وہ جایز طور پر فخر کر سکتے ہیں وہ مخفف ہیں تین الفاظ کے جس کے معنی ہیں " خادمان ہند " اور جس میں کسی قسم کی حکومت کا شائبہ بھی نہیں پایا جاتا - اگر ممبران سول سروس ہر وقت اسکو پیش نظر رکھیں کہ وہ خادمان ہند ہیں اور خواہ عہدہ داری کے زمانہ میں خواہ ملازمت سے سبکدوش ہونیکے بعد ہندوستان کے نمک خوار ہیں ' اور جیسا کہ مانٹیگو نے پارلیمنٹ میں ان دنوں کہا ہے انہیں اس ملک کی بہبودی کے لیے ہندوستان کی رعایا کے ساتھہ شامل ہو کر کوشش کرنی چاہیے - نہ صرف ایسے طریق سے جو اُن کو بہتر معلوم ہوتے ہوں بلکہ ایسے طریق سے جو ان کی رعایا کی نظروں میں بھی انسب معلوم ہوں - اس صورت میں اس ملک کی حکمرانی کا کام نہایت آسان ہو جائیگا ' اور ہندوستان کی ترقی سرعت اور سکون سے ہوگی ' اور بے اطمینانی اور تنفر بین الاقوام کی بیخکنی ہو جائیگی - سالہا سال کے عرصہ میں میں نے اپنی زندگی کا معتدبہ حصہ علاقہ بمبئی کے رفاہ عام کے کاموں میں صرف کیا ہے ' مجھے متعدد سویلینوں سے ملاقات اور رفاقت کرنے کا موقع ملا ہے ' اور ان میں سے بہت سے میرے دوست ہیں - علم طور پر میں نے ان کی دیانتداری ' صداقت ' اعلی قابلیت اور فرایض کے انہماک کو قابل تسلیم پایا - آیا ان سے یہ امید رکھنا حد سے زیادہ ہوگا کہ وہ ان ہندوستانی خادمان ملک کا زیادہ لحاظ رکھیں ' جو اپنا بہت سا وقت ملک کی خدمت گذاری میں صرف کرتے ہیں ' اور جنکی اس خدمت گذاری سے کوئی شخصی غرض نہیں ہے ' اور ان پر خود غرضی کی تہمت لگانے سے باز رہیں ' اور ان کی آراء کو وقعت کی نظر سے دیکھیں ' اور اس امر کے قبول کرنے پر آمادہ رہیں کہ ممکن ہے کہ مسئلہ زیر بحث کا دوسرا پہلو ایسا ہے کہ جسکی وجہ سے کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنے کی ضرورت ہو -

میں کہہ چکا ہوں کہ سویلین جیسا کہ اُن کے نام سے ظاہر ہے خادمان ہند ہیں - جس طرح کہ ہم اپنے وطن کے خادم ہیں - فرق صرف یہ ہے کہ ان کو ان کی خدمت کا معاوضہ ملتا ہے ' اور ہم ان لوگوں میں سے ہیں جو ملک کی خدمت کے لیے مامور تو ہیں ' مگر تنخواہ دار نہیں -

مجھے حیرت ہے کہ عالیدماغ اور وہ افراد جو اپنی تجارت ' حرفت اور صنعت میں نہایت کامیابی کے ساتھہ مشغول ہیں - کثیر التعداد میں ایثار نفس کرنے اور سخت حوصلہ شکن موانع کا مقابلہ کرکے ملک کی خدمت گذاری کے لیے آمادہ رہتے ہیں - کیا اس سے بڑھکر کوئی ثبوت ایسے لوگوں کی استوار حب الوطنی کا مل سکتا ہے جو اپنے بے بہا وقت اور زر کو صرف کرکے حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ ہندوستان کی سلطنت بالحسن وجوہ قایم رہے - میری رائے میں ایسے آدمیوں کا فرقہ سلطنت کے لیے قابل قدر بضاعت ہے ' اور اس فرقہ نے اپنے ذمہ بذات خود جو خدمت لے لی ہے اس کے لیے وہ ہر طرح سے مستحق حوصلہ افزائی ہے ' اگر ان کی ذات پر کسی قسم کا شبہ یا بے اعتمادی ظاہر کی جائیگی تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ حالت موجودہ میں مشکلات کا اضافہ ہو جائے گا -

(البقیة تتلی)

حضور وایسراے پر جو نکته چیني هوتي هے اس پر اس سے بڑهکر تنقید نہیں هوسکتي که اس قسم کي نکته چیني کرنے والے "مقتدر شاں" کے ایسے آرزومند هیں که ان کا خیال هے که اسکي عمارت هندوستان میں "مس ماڈ ایلن" کے مجمع علم میں رقص سے بھي متزلزل هو جائیگي -

(گولـیـاں چـلانا)

اس دانشمندانه تجویزکي تعمیل کي گئي جو حضور وایسراے نے جب که وہ تشریف فرماے کانپور هوئے تے پیش کي گئي تھي ' اور جس کي وجه سے اس سوال کا تصفیه هوا هے - اس بارہ میں کچھه زیادہ عرض کرنا نہیں چاهتا ' بہر حال اس سوال کا ایک ایسا پہلو هے جسپر کچھه نه کچھه بحث کي ضرورت هے - اگر اس واقعه کا صرف مسجد کانپور هي سے تعلق هوتا تو میں اس کا ذکر بھي نه کرتا - مگر چونکه اس کا آیندہ واقعات سے ایک گہرا تعلق هے اس لیے میں اس کے بارہ میں کچھه کہنے بغیر بھي نہیں رہ سکتا -

میں آپ کي توجه اس بات کي طرف منعطف کراتا هوں که موجودہ قانون نے بعض حالتوں میں سرکاري افسروں کو رعایا پر فیر کرنیکے نہایت اختیارات دے رکھے هیں ' اور گذشته چند سال میں کئي ایسے واقعه هوچکے هیں که اس اختیار کے استعمال کا نتیجه نقصان جان کي صورت میں نمودار هوا هے - اس بات کے تسلیم کرنے میں تامل نہیں هونا چاهیے که امن و امان قائم کرنے کي غرض سے بعض حالتوں میں افسروں کو پرجوش مجمعوں پر فیر کرنے کا اختیار رهنا چاهیے - لیکن اس کے ساتھه هي جب نقصان جان کا سوال هے تو سخت سے سخت احتیاطي تدابیر بھي لازمي هیں - یقیناً کوئي معمولي حالت عام رعایا کے خلاف یاد رکھنا چاهیے که هندوستانیوں کا خواہ کتنا هي مجمع هو وہ غیر مسلح هوتا هے ' اور حقیقة اس میں پولیس یا دوسرے لوگوں کو نقصان پہنچانے کي انتہائي محدود قابلیت هوتي هے - اب یه بات فوراً مان لیني پڑیگي که یه اختیار صرف ایسے موقعوں کے لیے مخصوص هونا چاهیے که جہاں مجمع کو منتشر کرنے یا قابو میں لانے کي انتہائي کوششیں ناکام ثابت هوچکي هوں - اس مسئله پر بہت کچھه اختلاف رائے هوگا - اس لیے فیر کا حکم دینے والے افسر اور عام رعایا کے فایدہ کے لیے میري راے میں کسي ایسي شرط کا اضافه ضروري هے جس سے با وثوق طور پر صحیح واقعات کي تحقیقات کي جاسکے ' اس لیے میں اس بات پر زور دیتا هوں که گورنمنت هند ایک مستقل حکم جاري کرے که فیر هونے سے مناسب عرصه کے اندر ایک آزاد تحقیقاتي کمیشن معامله کي تفتیش کے لیے مقرر کیا جائیگا - جس میں هندوستاني عنصر بھي کافي طور پر موجود هوگا - اس کمیشن کو اختیار هوگا که شہادت لے اور ان وجوہ کي بابت رپورٹ کرے جنکي بنا پر فیر کرنے کا حکم دیا گیا - صرف یہي بات که هر ایسے موقع پر جہاں آتشباري سے کام لیا جائے ایک تحقیقاتي کمیشن مقرر کیا جائیگا ان افسروں پر امتناعي اثر ڈالیگا جن پر قانوناً نقصان جان کي ذمه داري عاید هوتي هوگي ' اور عام پبلک میں یه اعتماد پیدا هوجائیگا که ایسے اختیارات کے استعمال کے بعد آزادانه تحقیقاتي کمیشن کے ذریعه تحقیقات هوگي - اس لیے حکام اور رعایا دونوں کے فایدہ کي غرض سے اس قاعدہ کا جاري هونا ضروري هے - ایسي تحقیقات حکام کو سخت مخالفانه نکته چیني سے بچالے گي جس کے هدف ملامت وہ نقصان جان کي صورت میں ضرور هونگے - برطانیه عظمی میں جمہوري اصول کي زیادہ ترقي کے باعث فایر کرنے پر سخت پابندیاں عاید هیں - پچھلے دنوں ڈبلن میں جو فسادات هوگئے ان میں پولیس نے کئي شخصوں کو ایسا سخت صدمه پہنچا که هسپتال جانے پر مجبور هوئے - یہاں یه بات قابل لحاظ هے که عام برطانوي هندسي قانون اسلحه کي سخت پابندیوں میں جکڑے هوئے نہیں هین ' اور برطانوي مجمعوں میں بہت سے آدمیوں کے پاس هتھیار هوا کرتے هیں - لیکن تاهم فیر اسي وقت کیا جاتا هے جبکه دوسري تمام تدابیر بیکار ثابت هوچکتي هیں - ریوٹر کے تاروں میں سے حسب ذیل اقتباسات صاف ظاهر کردینگے که جب برطانیه کلاں میں: یہاں سے بھي زیادہ نازک حالت هوجاتي هے تو کیا هوتا هے ؟

" لندن ۳۱ - اگست - کل شب کو جو فساد هوا ' اس میں دو سو شہري اور تیس پولیس والے زخمي هوئے - ایک هسپتال میں مرچکا هے -

" لندن یکم ستمبر - کل ڈبلن میں فساد جاري رها اور دو سو مجروح هسپتال میں پڑے هیں - بیان کیا جاتا هے که پولیس کے حمله کے وقت جو لارکن کي گرفتاري کے موقع پر واقع هوا بہت سے بوڑھے ' مرد ' عورتیں اور بچے جو گرجا سے واپس آرهے تے پولیس کے ڈنڈوں سے مضروب هوئے - لارڈ میر نے اپنے اس ارادہ کا اعلان کیا هے که وہ پولیس کے چال چلن کي تحقیقات کي تحریک کرینگے -

" لندن ۲۲ - ستمبر - کل شام ڈبلن میں هڑتالیوں کے جلوس کے سلسله میں سخت فساد هوا - مجمع نے حمله کرکے ٹرام گاڑیوں کو توڑ پھوڑ دیا ' اور پولیس سے خوب جم کر مقابله هونے لگا ' جس میں ڈنڈے ' پتھر اور بوتلوں کا نہایت آزادي سے استعمال کیا گیا ' بہت سے فسادي هسپتال میں پہنچائے گئے ' اور کئي پولیس والے زخمي هوئے هیں - "

یه سب کچھه هوا مگر مجمع پر کوئي فیر نہیں کیا گیا - لیکن هندوستان میں حالت اس سے بالکل مختلف هے - ایک پرجوش مجمع کے پاس اینٹوں اور لاٹھیوں کے سوا حمله آوري کا اور کوئي مہلک اسلحه نہیں هوتا ' اور ویسے بھي عام طور پر هندوستان کے آدمي امن و امان کي ضرورت کو خصوصیت سے سمجھنے والے واقع هوئے هیں - ایسے ملک میں مجمع پر فیر کرکے کسي کي جان لینا انگلستان کے مقابله میں نہایت هي سنگین معامله هے - لہذا یہاں اتلاف جان کے معاملات میں آزادانه تحقیقات کے قاعدہ کا اجراء از بس ضروري هے - میں اهل برطانیه اور گورنمنٹ برطانیه سے اعتماد تائید کے ساتھه اپیل کرتا هوں که وہ اس مشورہ پر جو میں نے هر ایک کے بھلے کے لیے دیا هے عمل کریں ' اور میرے اعتماد کي خاص وجه یه هے که برطانوي پالیسي رجحان همدردي انساني کي طرف هے - گورنمنٹ نے حفاظت جان کي بہترین تدابیر اختیار کرنے میں کبھي تامل نہیں کیا هے ' خواہ وہ تدابیر کیسي غیر هر دلعزیز کیوں نه هوں - قحط کے زمانه میں قحط زدوں کي جانیں بچانے کے لیے بڑے بڑے کیمپ قایم کرنے کي سرکاري پالیسي احاطه ستایش سے بالاتر هے - گورنمنٹ نے باوجود مخالفت کے ملک کے طول و عرض میں حفظ صحت کي تدابیر نہایت سرگرمي سے جاري کي هیں ' اور ان کا مقصد بھي تندرستي اور حفاظت جان هے - بلکه جان کي حفاظت کے لیے گورنمنٹ نے هندي رعایا کے مذهب ' حقوق اور آزادي میں مداخلت نه کرنے کا اصول بھي چھوڑ دیا هے - میرا مطلب رسم ستي کي موقوفي سے هے ' حالانکه ستي کي رسم بہت مقدس هے - مگر برٹش گورنمنٹ نے لوگوں کي جان بچانے کے لیے اس قسم کي قرباني کے خلاف قانون بنانے سے دریغ نہیں کیا - کیا ایسي گورنمنٹ سے یه درخواست کرنا کچھه بہت زیادہ هے که وہ ان لوگوں کي جان بچانے کے لیے کافي اور مناسب انتظام کرے ' جو کسي جوش انگیز وجه سے

عرق پودینہ

ھندوستان میں ایک نئی چیز ہے جو بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے۔ تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہوجانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدھضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ہیضہ کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجیے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

مسیحا کا موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کیلیے
نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مسالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

ھندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طورپر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ھندوستان میں جاری ہے ' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ

ڈاکٹر ایس کے برمن منبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

بھی ہوگئی ہیں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے ' نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ھضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ہیڈ کوارٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت
ایک دن میں پچاس ہزار !!!

" ایک دن میں پچاس ہزار " یعنی اگر آپ چاہتے ہیں نہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس ہزار آدمیوں کی نظر سے گذر جاے ' جس میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ ہوں ' تو اس کی بصرف ایک ہی صورت ہے - یعنی یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ ہے کہ الہلال کے خریدار پچاس ہزار کیا معنی پچیس ہزار بھی نہیں ہیں - لیکن ساتھہ ہی اس امر کی واقعیت سے بھی آجکل کسی باخبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس ہزار سے زائد انسانوں کی نظر سے ہر ہفتے گذرتا ہے -

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپی ہوی چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتی ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف ھندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے ' اور یہ قطعی ہے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراری ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتی ہے اور پھر پرچے کے آتے ہی جس طرح تمام محلہ اور قصبہ خریدار کے گھر ٹوٹ پڑتا ہے ' اسکو آپ اپنے ہی شہر کے اندر خود اپنی آنکھوں سے دیکھہ لیں -

اس کی وقعت ' اُن اشتہارات کو بھی رفیع بنا دیتی ہے ' جو اسکے اندر شائع ہوتے ہیں -

با تصویر اشتہارات ' یورپ کے جدید فن اشتہار نویسی کے اصول پر صرف اسی میں چھپ سکتے ہیں -

سابق اجرت اشتہار کے نرخ میں تخفیف کردی گئی ہے -

منیجر الہلال ۱/۷ مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکتہ -

حُسنِ قبول

وہ پھول چنے ہیں جو گلستان میں نہیں ہیں

کسی شئے کی قبولیت کی صورت یہی ہے کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکسان طور پر پسند کریں اور اسطرح گویا قبول عام ہو گئی ہے۔ قبول خاص و قبول عام کی شناخت یہ ہے کہ کسی شئے کے معترف مستند طبیب مشاہیر اور اڈیٹران اخبارات ہوں۔ جب یہ باہم دیکھیں یعنی انجمن افراد مختلف ایک شئے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہوں تو ایسی شئے یقیناً حسنِ قبول کی حد سے آگے بھی بڑھ جائیگی مندرجہ بالا عبارت کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اتفاق سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

جناب نواب **وقار الملک** بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہو گئے۔ خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں۔"

جناب آنریبل **سید شرف الدین** صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔ "تاج روغن گیسو ساز کو جیسے اتنی شفقت سے پیش کیا گیا تھا استعمال کیا ہے میں نے اسکو صرف بہتر ہی نہیں خوشبودار پایا بلکہ دماغ کو سرد رکھنے والا اور بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا ہے میں اسکے استعمال کی سفارش کرتا ہوں۔"

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین** صاحب **اکبر** الٰہ آبادی فرماتے ہیں۔
"زیتون (بادام وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں بسا دینا عمدہ حکمت کی ہے۔ یہ ترکیب لائق تعریف ہے کیا مسرت کی دلکش خوشبو ہے مسرور دستِ کیل پر لکھنے کیلئے یہ شعر اچھا ہوگا ؎
ہے دماغ کیلئے تو خوشبو کا تیل اچھا ہے ✦ وہ بھی مست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے"

جناب شمس العلما ابو محمد **عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی "تاج روغن گیسو ساز مختلف جسم کے اندر ہے اعصاب و نباتات وغیرہ کو خشکی کے نقص سے محفوظ رکھتا ہے اسلئے دماغ کو قوی اور پٹھوں کو طاقتور کرتا ہے۔ اس پر زیادہ خوبی یہ بھی ہے کہ ایک قسم کی عمدہ اور دلکش خوشبو بھی ہے۔ گویا لطیف اور فرحت لانے میں تو عجیب لا اثر چیز ہے۔"

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد **اقبال** صاحب اقبال ایم اے بیرسٹر ایٹ لا لاہور "یہ کہہ سکتا ہوں کہ تاج کے استعمال سے دماغ کو آرام اور قلب کو راحت ملتی ہے مجھے یقین ہے کہ یہ خوشبو اور مفید تیل ہندوستان کے دل و دماغ پر حکومت کریگا۔"

جناب مولانا **عبد الحلیم** صاحب **شرر** لکھنوی "ہر ایک تیل میں نفاست کے ساتھ مشرقی مذاق کے پھولوں کی خوشبو پیدا کی گئی ہے جو نہایت مفرح فرحت بخش اور مستقل ہے۔ کئی دن تک قائم رہتی ہے۔ ہمارے اکثر شعرا اور نفیس مزاج احباب نے ان تیلوں کو بہت پسند کیا۔"

جناب مولوی محمد **عبد الغفار** صاحب اختر بی اے سکرٹری میونسپل بورڈ فانی آباد "ہر تیل میں بعض ایسے عجیب اوصاف معلوم ہوتے ہیں جن سے عام طور پر بازار کے مروجہ مشہور اور مستعمل روغن خالی نظر آتے ہیں۔ جو اہتمام ملیح نمونوں نے تاج کی تکمیل میں کیا ہے۔ اس سے انکا نہ صرف استقلال پایا جاتا ہے اگر صرف پیکنگ ہی کی نفاست پر غور کیا جائے تو یہ ظاہر ہوگا کہ تاج مینوفیکچری نے کلاسی ذہانت دکھائی ہے جو ہندوستان کے تاجر پیشہ اصحاب کیلئے قابل تقلید ہے۔"

چند مشہور اطباء کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا یہ تیل دماغ کو آرام پہنچانے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیر آئل کے شو روم اور کارخانہ کو بھی دیکھا ہے۔"

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز مسکن اور مقوی دماغ ہے۔ بالوں کو نرم کرتا ہے اسکی نفیس خوشبو تر دماغ کو ایسی تسکین دیتی ہے جو نرم بات کیلئے محرک کہنی بیجا نہیں۔"

جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر زینت **احمد** صاحب ایم ڈی۔ آئی ایم ایس فرماتے ہیں۔
"تاج روغن گیسو دراز قدرتی تخموں سے کشید کئے ہوئے تین مختلف تیل ہیں۔ جو نہایت عمدگی سے صاف کرکے ادویہ کی ترتیب سے تیار کئے گئے ہیں۔ ان تینوں روغنوں کی خاصیت ادویہ کے عجیب و غریب اختلاف پر مبنی ہے اور جوانی دماغ کیلئے بہترین ہیں مجھے یقین ہے ان کا دائمی استعمال بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کو مفید ہوگا۔"

جناب حکیم حافظ محمد **عبد الولی** صاحب لکھنوی سکرٹری مدرسہ طبیہ لکھنؤ فرماتے ہیں۔
"تاج ہیر آئل کو میں نے اکثر مریضوں کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہے۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے۔"

جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید سکرٹری آل انڈیا ویدک طبی یونانی کانفرنس دہلی فرماتے ہیں "روغن بادام و روغن زیتون کے اثرات اہل ہند کو خود معلوم ہیں انکی نسبت میرے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں آملہ کی نسبت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پچھلے اور ہمارے موروثی طریقہ علاج میں بالوں اور دماغ کیلئے بہترین چیز تصور کیا گیا ہے۔ اب کارخانہ تاج مینوفیکچری نے روح آملہ کو بنولہ کے تیل میں شامل کرکے ایک نہایت لطیف و دلکش خوشبو میں بسا دیا ہے جس کا ہم پایہ مرکب طب قدیم و جدید میں اب تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ میں تاج روغن گیسو دراز کی ہر سہ اقسام کو بہت پسند کرتا ہوں اور انکے مفید ہونے کا معترف ہوں۔"

چند مستند اخبارات ہند کا حسنِ قبول

الہلال کلکتہ۔ جلد ۲ نمبر ۱۹ "اس میں شک نہیں کہ خوشبو ہر شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام پھولوں کو تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ پورے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے۔"

روزانہ زمیندار لاہور۔ جلد ۳۔ نمبر ۹۰۔ ۳۰ اپریل ۱۹۱۳ء "حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے ہم کو یقین ہے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبایش کا خاص شوق رکھتے ہیں۔"

روزانہ وطن لاہور۔ جلد ۲ نمبر ۳۰۔ ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء "تاج ہیر آئل مشہور ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں سے اپنی عمدگی اور فائدہ کی تصدیق حاصل کر چکا ہے۔ ہمیں بھی اسکی خوشبو اور تیل کے اوصاف میں پورا ہونے کا اعتراف ہے۔"

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ۱۰ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ خوشرنگ دماغ کو ٹھنڈا رکھنے والا مفرح تیل ہے۔ جو کمپنی کے اعلیٰ سارٹیفکٹ دیکھنے سے عام پسند معلوم ہوتا ہے۔"

روزانہ اودھ اخبار لکھنؤ۔ جلد ۵۵ نمبر ۹۳۔ ۱۹ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تیل بالوں کو نرم کرتا بڑا اور مرطب مقوی دماغ ہے اسکی دلربا خوشبو مشام جان کو معطر کرتی ہے۔ ہم نے بھی اس تیل کو استعمال کیا اور حقیقت میں مفید پایا۔ جن صاحبان کو دماغی کام کرنے پڑتے ہیں انکے لئے یہ تیل نہایت نفع بخش ہوگا۔"

اردوئے معلیٰ علی گڈھ۔ نمبر ۴ جلد ۵۔ اپریل ۱۹۱۳ء "تین مختلف قسم کے تیلوں کے نمونے ملے ہیں جنہیں بالوں کو بڑھانے والی۔ انکو سیاہ و نرم رکھنے والی اور گرنے سے روکنے والی و نیز نظر کو بڑھانے والی دوائیں شامل ہیں اور جنہیں تازہ پھولوں کی تازہ خوشبو دی گئی ہے۔ ان تیلوں کی تعریف مشہور حکیموں نے کی ہے۔ خود ہم نے بھی انکو استعمال کیا اور ہر طرح سے قابل اطمینان پایا۔"

مندرجہ بالا خیالات کا اثر معلوم آپ پر کیا ہو۔ مگر ہم خوش ہیں کہ ہم نے ایک حد تک تاج روغن گیسو ساز کی مقبولیت کا ایک مختصر مگر اہم ترین خاکہ آپکو دکھلانے میں کامیاب ہوئے ہیں بس ضرور ہے کہ آپکی توجہ کو بھی ادھر منعطف ہونا چاہیئے۔ تاج مندرجہ ذیل تین مختلف اقسام ذوخوشبو کے مفید ترین روغن گیسو ہیں۔

THE TAJ HAIR OIL

TAJ ALMOND OIL

TAJ AMLA & COTTON SEEDS OIL

TAJ OLIVE OIL

PREPARED BY THE TAJ MANUFACTORY DELHI

تاج روغن بادام و بنفشہ۔ فی شیشی ۱۲ر
تاج روغن زیتون و یاسمن فی شیشی ۱۲ر
تاج روغن آملہ و بنولہ فی شیشی ۱۲ر

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ اور وی پی کے ہیں جو فی شیشی ہے۔ کارخانہ کو فرمایش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن قریب قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دوکانوں پر ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب سے گزارش ہے کہ وہ بھی جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت **تھوڑے مقامات ہیں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے**

المشتہر

مینیجر۔ دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر دہلی)

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUB. G. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8

Half-yearly „ „ 4-12

الهلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی

ابوالکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۳۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ٤ — کلکتہ : چہارشنبہ یکم ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, January 28, 1914.

شذرات

اسلامیہ اسکول بریلی

اسلامیہ اسکول بریلی کی حالت چند در چند وجوہ سے ردی ہو رہی تھی - سب سے پہلے اسکے مکان کا مسئلہ پیدا ہوگیا تھا ' پھر اسکے افلاس مالی کی مصیبت بھی نہایت شدید تھی - پچھلے دنوں بعض احباب بریلی سے اسکے حالات ہمیں معلوم ہوے تھے اور ارادہ تھا کہ اسکی نسبت الہلال میں لکھا جاے -

لیکن اب ایک خط سے یہ معلوم کرکے نہایت مسرت ہوئی کہ ہز ہائینس نواب صاحب رامپور نے اسکی حالت پر توجہ فرمائی اور دس ہزار روپیہ کے عطیہ سے مسلمانان بریلی کی تعلیم کو زندہ کردیا - فجزاہم اللہ عن الاسلام والمسلمین خیرالجزاء -

دولت و ریاست ایک سب سے بڑا عطیۂ الہی ہے بشرطیکہ وہ اسی کی راہ میں صرف ہو ' اور اسکی راہ اسکے بندوں کی خدمت کی راہ میں پوشیدہ ہے - آج ملک میں ہر طرف سے خبر یہ ایلیے دولت کی اتنی کمی نہیں ہے جتنی ان دست ہاے کرم کی کمی ہے جو اسکا اصلی مصرف سمجھیں ' اور اسکا صحیح استعمال کریں - ایسی حالت میں ہمارا فرض ہونا چاہیے کہ جب کہیں سے دولت کے صحیح استعمال ' اور خدمت خلق اللہ کی سچی مثال کی صدا آے تو فوراً اسکا استقبال کریں ' اور عزت و مدح کی وہ بڑی سے بڑی جگہہ دیں ' جو اسکا اصلی حق ہے -

ہم کو بریلی کے اسکول کا حال معلوم ہے ' نیز مسلمانان بریلی کی تعلیمی ضروریات کا - ہم سمجھتے ہیں کہ ہز ہائینس کا یہ عطیہ ایک نہایت قیمتی اور بر وقت فیاضی ہے جسکے لیے قوم کو انکا شکر گذار ہونا چاہیے -

---

متوجہ ہوے ہیں - غیر اسلامی دکانوں کے بائیکاٹ کی جو تحریک شروع ہوئی تھی وہ ابھی جاری ہے - ۲۰ ماہ حال کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک یونانی حلوائی کی دکان کی کھڑکیاں توڑ ڈالی گئیں ' اور غیر مسلم دوکانوں سے خریدنے والوں کو سخت ملامت کی گئی -

عثمانی بیڑے میں جو اضافے ہوے ہیں ' ان حالات تو آپ پڑھ چکے ہیں - اسکے جواب میں یونانیوں نے بھی چند جہاز خریدنا چاہے تھے مگر اس خیال میں کامیابی نہیں ہوئی ' لیکن اگر یونانی بیڑے میں جہازوں کا اضافہ نہیں ہوسکا تو تارپیڈو کشتیوں کا اضافہ تو ہو گیا - ۲۳ کا تار ہے کہ کیل سے ٦ تارپیڈو کشتیاں یونان روانہ ہو گئیں -

اسماعیل کمال نے ایک قدیم و مشہور علمبردار الحاد ہے - اسکی کوشش تھی جنہیں نے یورپ کو اپنے ارادے میں کامیاب کیا اور گو البانیا میں مسلمانوں کی آبادی ۸۰ فیصدی ہے مگر با ایں ہمہ وہ ہلال کے سایہ سے محروم کیا گیا -

اسماعیل کی یہ اسلام سوز کوششیں صرف البانیا کا حکمراں بننے کے لیے تھیں - یورپ نے چاہا تھا کہ وہ چند روز تک اپنی اس دیرینہ تمنا کا لطف اٹھالے لیکن حالات نے ساتھہ نہ دیا - ۲۲ کا تار ہے کہ اسماعیل نے البانیا کی صدارت سے استعفا دیدیا - کمیشن نے فیضی بے وزیر داخلیہ کو انکی جگہ مقرر کیا ہے ' اور اسکی اطلاع تار کے ذریعہ الیکسن اور بیوت میں دیدی ہے -

اسی تاریخ کے دوسرے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ البانی جرگوں نے ایپرس اور البانیا کے ان دیہاتوں کو تاراج کرنا شروع کردیا ہے ' جو یونان نے خالی کیے ہیں - کمیشن نے مسلم پولیس کے ایک بٹالین کو ان خوفزدہ مقامات پر جانے کا حکم دیا ہے ؛

فہرس

تصاویر

الاسبوع

مسٹر گاندھی اور یونین گورنمنٹ کی مراسلت شائع ہو گئی ہے - ماحصل یہ ہے کہ معاہدہ مجہول کمیشن کی رپورٹ تک ملتوی رہیگی - ماخوذین چھوڑ دیے جائینگے - نہ ہندوستانیوں کی طرف سے نہ سلوکی پر زور دیا جائیگا اور نہ گورنمنٹ اپنی صفائی کے گواہ پیش کریگی -

مسٹر گاندھی خود تو گواہی نہیں دینگے تاہم وہ سربنجمین کو مدد دینگے -

ڈبلو - جی - آر - مسٹر دنک ایک مشہور کاشتکار نیشکر ہے - اس پر بتن کی ہندوستانیوں کی طرف سے وولم میں یہ دعوی دائر کیا گیا ہے کہ موجودہ اسٹرائک میں اس نے جسمانی نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا تھا - ملزم اقرار کرتا ہے کہ اس نے کیا تھا مگر اسکے بعد اتنا اور بھی اضافہ کرتا ہے کہ میں نے ازراہ مدافعت کیا تھا ! سچ ہے - حکمراں قوم کے افراد کے حملے ہمیشہ مدافعت ہی کے لیے ہوتے ہیں !

روز انہ اخبارات میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ مزدوری پیشہ جماعت کے لیڈروں میں مسٹر کریسویل بھی گرفتار ہوے تھے - مسٹر کریسویل نے ایک پمفلٹ شائع کیا تھا جسمیں انہوں نے اسٹرائک کرنے والوں کو ثبات و استقامت کی دعوت دی تھی - عدالت نے یہ تسلیم کیا کہ اس پمفلٹ کا مقصد اس سے زیادہ نہ تھا - مگر با ایں ہمہ انکو ایک ماہ قید محض کی سزا دیگئی !

جوہانسبرگ کے ایک تار سے معلوم ہوتا ہے موجودہ اسٹرائک سے فی ہفتہ ایک لاکھہ پونڈ کا نقصان ہو رہا ہے - یہ نقصان فوجی قانون کے مصارف کے علاوہ ہے جسکی تعداد ڈیڑھ لاکھہ ہفتہ وار ہے -

ترکوں کے موجودہ افلاس مالی کی اصلی دوا اقتصادی اصلاح ہے ' مگر بد قسمتی سے وہ ہمیشہ اس سے غافل رہنے پر مجبور ہوے - لیکن اب معلوم ہوتا ہے وہ اسطرف

اطلاع

(۱) اگرکسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگرکسي صاحب کو پته کي تبدیلي کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئیے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر کا حواله ضرور دیں ورنه عدم تعمیل حکم کی شکایت نه فرماویں

(۶) مني آدر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگرکوئي هو) ضرور درج کریں -

---

خیـــالات آزاد

جو اودهــه پنچ کے مشهور اور مقبول نامــه نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بهادر - آئي - ایس - او - (جنکا فرضي نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رها هے) کے پر زور قلم ظرافت رقم کا نتیجه اور اپني عام شهرت اور خاص دل چسپي سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ هي نظیر هے بار دیگر نهایت آب و تاب سے چهپکر سرمه کش دیدۂ اولالابصار هے - ذیل کے پتے سے بذریعه ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کي جادو بیاني اور معجز کلامي سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیه ۴ آنه - سوانحعمري آزاد ۱۲ آنه علاوہ محصول -

المشـــــتـــــهر

سید فضل الرحمن نمبر ۹۲ تالتلا لین - کلکته

مسلمــان مستورات کیوں اپني بیش قیمت وقت کو ضائـع کرتي هیں ؟

گهــر بیٹھے روپیـه پیـدا کـریں !!!!

ایک یوروپین خاتون جو مسلمان هوگئي هیں شریف خاندان میں جاکر سکها سکتي هیں - یه انتظام کمپني کے طرفسے هے -

ایک سے تیس روپیه تک روزانه

پراسپکٹس ایک آنه کا ٹکٹ بهیجکر طلب فرمائیے

مرد ' عورتیں ' لڑکے ' فرصت کے اوقات میں روپیه پیدا کرسکتے هیں - تلاش ملازمت کي حاجت نهیں اور نه قلیل تنخواہ کي ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیه تک روزانه - خرچ ' براے نام - چیزیں دور تک بهیجي جاسکتي هیں - یه سب باتیں همارا رساله بغیر اعانت استاد بآساني سکها دیتا هے جو مشین کے ساتهه بهیجا جائیگا -

تهوڑے سے یعني ۱۲ روپیه بٹل نٹ کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین پر لگائیے - پهر اس سے ایک روپیه روزانه حاصل کرسکتے هیں - اور اگرکهیں آپ آدرشه کي خود باف موزے کي مشین ۱۵۵ - کو منگالیں تو ۳ روپے - اور اس سے بهي کچهه زیادہ حاصل کرسکتے هیں - اگر اس سے بهي زیادہ چاهیے تو چهه سو کي ایک مشین منگالیں جس سے موزہ اور گنجي دونو تیار کي جاتي هے اور ۳۰ روپیه - روزانه بلا تکلف حاصل کرلیں یه مشین موزے اور هر طرح کي بنیاین (گنجي) وغیرہ بنتي هے -

هم آپ کي بنائي هوئي چیزوں کے خریدنے کي ذمه داري لیتے هیں - نیز اس بات کي که قیمت بلا کم و کاست دیدي جائیگي !

هر قسم کے کاتے هوئے اون ' جو ضروري هوں ' هم محض تاجرانه نرخ پر مهیا کردیتے هیں - تاکه روپیوں کا آپ کو انتظار هي کرنا نه پڑے - کام ختم هوا ' آپ نے روانه کیا ' اور اسي دن روپے بهي مل گئے ! پهر لطف یه که ساتهه هي بننے کے لیے اور چیزیں بهي بهیج دي گئیں !

آدرشه نیٹنیگ کمپني - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکته

سب ایجنٹ شاهنشاہ اینڈ کمپني - نمبر ۸۰ نذیرو بازار - ڈهاکه

بنگالیوں کي تحریک جب شروع هوئي تو بهتر تها که تقسیم بنــگال کا آسے بهانه نه دیا جاتا اور غیر مدبر لارڈ کرزن کي جگه مدبر و دانا لارڈ هارڈنگ کي پالیسي اختیارکي جاتي - لیکن ایسا نهیں کیا گیا - سختي اور قوۃ سے هر آواز کو بند کر دینا چاها ' اور قانون کے جا و بیجا استعمال کي غلط و نا کام قدرت نے یه غلط مشورہ دیا که درخت جهوٹے - اکهاڑ کر پهینک دیا جاسکتا ہے - پس اخبارات بند هوے ' پریس ضبط کیے گئے ' جلسوں کو روکا گیا ' شهر کے اندر انعقاد مجالس کا قانون نافذ کیا گیا ' اور هر مجسٹریٹ اور هر حاکم ضلع کو اپنے انتهائي اختیارات کي نمایش کیلیے چهوڑ دیا گیا -

لیکن اسکا کیا نتیجه نــکلا ؟ اگر مقصد حاصل هو جاتا تو یه اچها تها ' مگرکیا مقصد حاصل هوا؟ کیا پهوڑے کو دبانے کي کوشش سے یه نهیں هوا که جو مادہ باهر نکلکر بهتا وہ اندر هي اندر پکنے لگا ؟ مانا که پیشاني اور منهه بے داغ هوگیا ' مگر کپڑے کے اندر کي چهپي هوئي پیٹهه پهوڑوں سے بهر بهي تو گئي ؟

وہ آگ جو شکوہ و شکایت کا دهواں بنکر دهیمي پڑجاتي ' جب دبا دي گئي تو گندهک کے آتش فشاں مادے کي طرح اندر هي اندر کهولنے لگي - پهر ایسا هوا که یکایک بهونچال آے ' اور زلزلوں نے دیواروں کو ٹکرا دیا اور بنیادوں کو هلا هلا کر گرا دیا - آج دس برس سے طاقت اور هشیاري اپني انتهائي قوتوں کو صرف کرچکي ہے ' لیکن نه تو اس اندروني اتش افشاني کا سراغ لگتا ہے ' اور نه کوئی پاني ایسا میسر آتا ہے جس سے پورے طور پر وہ آگ بجهائي جاسکے - ملک کي تمام امن خواہ عقول یکسر مضطرب اور عاجز هیں -

~~~

همــدرد و غمگسار پادشاہ آیا ' مگــر افسوس که مــرض کے مهلک هو جانے کے بعد اسکا علاج کیا گیا - تقسیم بنگال کی منسوخي گویا اس آگ پر بعد از وقت پاني کا ڈالنا تها - مگر کل تک کے واقعات سے پوچها جاسکتا ہے که وہ بجهه گئی ہے یا ابهي باقی ہے ؟

~~~

کیونکه اگر آگ زمین کے اوپر هوگي تو بجهائي جا سکیگی ' پر اگر تم نے غلطي سے اسے نیچے جانے دیا تو پهر وہ چلی جائیگي ' اور نه تو تمهارا هاتهه وهاں تــک پهنچ سکے گا که خاک ڈال سکو ' اور نه تم اسے دیکهه سکوگے که اسپر پاني چهڑکو !

~~~

برخلاف اسکے موجودہ اسلامي تحریک ایک پر امن اور عافیت خواہ حرکت تهي ' جو ابتدا میں تو عام مصائب اسلامیه کي وجه سے نمایاں هوئي ' اور پهر اندرون هند کے بعض حوادث کے متعلق قومي بیداري و اتحاد کي صورت میں ظاهر هونے لگي - چونکه اسکے کاموں کو بند کرنے کي کوشش نهیں کي گئی ' اور اس طرح کي سختي اور تشدد کا سلوک ابتدا میں نهیں هوا جیسا که اس سے پہلے هوچکا ہے - اسکا نتیجه یه نکلا که باوجود انتهاء جوش و خروش اور مذهبي درد و الم کے ' تمام هندوستان میں ایک واقعه بهي اب تــک ایسا نهیں هوا ' جسکي نسبت کها جاسکے که یه امن اور وفاداري حکومت کے منافي ہے !

مثلاً هلال احمر کے جلسے هر جگه هوتے تهے ' اور لوگ هندوستان کے باهر کے اسلامي مصائب پر ماتم کرتے تهے - انهوں نے ماتم کیا ' رزولیوشن پاس کیے ' اور رو دهو کے متفــرق هوگئے - لیکن اگر حکومت کی طرف سے کهلي رکاوٹیں پیدا کي جاتیں ' جلسے روکے جاتے ' اخبارات کو بند کردیا جاتا ' تو دنیا دیکهه لیتي که کیا نتائج نکلتے ' اور یهي جوش جو صرف اجتماع و انعقاد مجالس کي صورت اختیار کرکے ختم هو جاتا تها ' کیسي خطرناک حالت پیدا کرلیتا ؟

کیونکه جوش خواہ کسي قسم کا جوش هو ' لیکن دبانے سے پرورش پاتا ' اندر هی اندر کهولتا ' اور پهر کبهی نه کبهي پهوٹتا ہے -

~~~

پس گورنمنٹ کیلیے بهترین حکمت عملي یهي تهی نه وہ اسلامي تحریک کے ساتهه بندش اور رکاوٹ کي پالیسي کا نهیں بلکه تسامح اور فیاضي کي دانشمندي کا سلوک کرتي - کیونکه نه تو اسمیں غیر وفاداري کي آمیزش ہے اور نه بغاوت کا پیچ - وہ صرف اپني اصلاح کرنا چاهتي ہے ' اور اپني حکومت کو ایک کانسٹی ٹیوشنل گورنمنٹ یقین کرکے بعض حکام کی بیجا سختیوں کیلیے فریادي ہے -

اسي کانپور کے واقعه کو دیکهو ! کیا وہ بهتر تها جو سر جیمس مسٹن نے کیا ' یا وہ ' جو لارڈ هارڈنــگ نے ؟ پہلے نے بهڑکایا اور دوسرے کي دانشمندي نے بهڑکتے هوے کو یکایک بجها دیا -

اب هر طرف سکوت تها اور خاموشي ' لیکن زمیندار پریس کا واقعه وہ نیا قدم ہے جو خود گورنمنٹ پنجاب نے بڑهایا ہے -

~~~

تاهم اس غفلت آباد حکومت میں ایک آنکهه ہے جو تدبیر و دانش کي سچي روشني سے منور ' اور حکمت و عاقبت بیني کي بصیرت سے مجلی ہے - وہ ' جس نے دهلي میں زخم و خون کا جواب صبر و تحمل سے ' اور دشمني کے پیغام کو محبت کے جواب سے سنا - جو ۱۴ - اگست کو کانپور آیا تا که زندانیان بے جرمي کو امن کا پیغام سناے اور اس نے کها که میں پدرانه محبت کے لہجے میں تم سے کهتا اور تمهارے پانؤں کي بیڑیاں کهولتا هوں -

وہ کون ؟

دانشمند لارڈ هارڈنــگ !

وقت ہے که وہ اپنے زمانۂ حکومت کي سب سے آخري مگر حکومت کیلیے سب سے بڑي نیکي انجام دے -

~~~

لیکن اگر ایسا هوا تو یه گورنمنٹ کیلیے عافیت اور بهتري هوگی ' اور اسکي خیر خواهي اگر منظور هو تو صرف اسي مشورے میں سچائي ہے جو دیا جاتا ہے - ورنه جیسا که لکهه چکا هوں ' موجودہ تحریک کي علی الرغم حکومت پرورش ' کیلیے نو واقعات کا نیا سلسله مهلک هونے کي جگهه یقیناً حیات بخش ہے -

مجهے همیشه حیرت هــوتي ہے که دنیا کے بعض مسلم اور معلوم حقائق کے اعلان و تذکرہ سے باوجود علم و واقفیت کے لوگ کیوں گهبراتے هیں ؟ یه جو کچهه که میں کهه رها هوں یه بهي ایک ایسي هی تلخ مگر غیر متزلزل حقیقت ہے - دنیا کی تمام قوموں کي تاریخوں کو پڑهو - یورپ کے متمدن ترین ممالــک کي گذشته چار پانچ صدیوں پر نظر ڈالو - اگر ان سب کے لیے وقت و مہلت کا عذر هو تو مشرق کے تازیبي حوادث و تغیرات کو دیکهو ' کیا هر جگهه اور هر مرتبه ایسا هي نهیں هوا ہے که زندگي کي گرمي کو بربادي کي آگ سمجهه کر جبر و تشدد کا پاني ڈالا گیا ہے اور وهي پاني تیل کا سا اثر پیدا کرکے بجهانے کي جگهه اور مشتعل کرتا رها ہے ؟ یه سچ ہے که هوا چراغ کي لو کو بجها دیتي ہے مگر کیا یه بهي سچ نهیں ہے که انگیٹهي کے شعلوں کو بهڑکا بهي دیتي ہے ؟

پهــر وہ لوگ جو وہ کچهه کرتے هیں جس سے بهــڑک پیدا هو ' گورنمنٹ کے خیرخواہ هیں ' یا وہ جو ایسا مشورہ دیتے هیں جس سے شعله افروزي کي جگهه سکون و امن پیدا هو ؟ فاي فریق احق بالامن ان کنتم تعلمون ؟

حادثۂ " زمینـدار پریس " لاهـور

شـکست صلـح

وهـم بـدؤکـم اول مـرة !

اتخشونهـم ؟ فاللـه احق ان تخشوہ ان کنتـم موصنین !

تاثیـر آہ و نالہ مسلـم ' ولے مخـرس
مارا هنوز عربدہ باخویشتن بسے ست !

واقعۂ " زمیندار پریس " لاهور میں فی الحقیقت ارباب بصیرة کیلیے بہت سي عبرتیں پوشیدہ هیں جنهیں یکے بعد دیگرے بیان کرونگا ' گو انکا بیان کرنا بعض لوگوں کیلیے کتنا هی موجب غیظ و غضب هو: قل موتوا بغیظکم ' ان اللہ علیم بـذات الصـدور (۳ . ۱۱۵) میں اُن لوگوں کو کبھي بھي اپنے سے خوش نہیں رکھہ سکتا جنکي نسبت مجھے یقین ہے کہ انکي خوشي خدا کي خوشي کے خلاف ہے - پھر یہ مغرور نادان کیوں ایسا چاهتے هیں ؟ مسیح اپنے پیروؤں سے یقیناً زیادہ حکیم تھا جبکہ اُس نے کہا کہ ایک نوکر دو آقاؤں کو خوش نہیں کرسکتا - پس ایک راہ کا اختیار کرنا ناگزیر ہے !

و لن ترضی عنک الیهود و لا النصاری حتی تتبع ملتهم ' قل ان هـدی اللـه هو الهدی ' و لئن اتبعت اهـواءهم بعـد الذي جاءک من العلم ' مالک من اللہ من ولي و لا نصیـر (۲ : ۱۱۴)

اور تم سے یہود اور نصاری کبھي بھي خوش نہونگے جب تـک کہ اُنهي کا طریقہ اختیار نہ کرلو - پس اُن لوگوں سے کہدو کہ اللہ کي هدایت تو وهي هدایت ہے جس پر هم چل رہے هیں - اور اگر تم نے بعد اسکے کہ تمهارے پاس علم صحیح موجود ہے ' اُنکي خواهشوں کي پیروي کي تو پھر جان لو کہ تم کو اللہ کے غضب سے بچانے والا نہ تو کوئي دوست هوگا اور نہ کوئي مددگار !

سب سے پہلے تو میں اس واقعہ کے اندر ایک عظیم الشان احسان الهي کي بشارت دیکھتا هوں ' اور سچ یہ ہے کہ اُس حق نواز قدوس کا کوئي کام ارباب حق کیلیے مصلحت و حکمت سے خالي نہیں هوتا - قوموں اور جماعتوں کے حس و غیرت اور جوش حیات کي پرورش کیلیے جبر و تشدد مثل اُس پاني کے ہے جو کسي خشک و افسردہ درخت کي جڑ پر ڈالا جاے - یہ پاني جس مقدار میں اُسے میسر آتا ہے ' ٹھیک ٹھیک اُسي کے مطابق اُسکي نشوونما بھي هوتي ہے -

خدا کي یهي مرضي معلوم هوتي ہے کہ اب هندوستان کے مسلمان جاگیں ' اور اس طرح جاگیں کہ پھر اُنهیں کوئي نہ سلا سکے - خدا کي آواز اسکے کاموں سے نکلتي ہے اور اُسکي مشیت کي زبان تغیرات و حوادث عالم کي زبان ہے - اگر ایسا نہوتا تو اسباب و بواعث مسلسل نہ هوتے ' اور تنبیہ و غفلت شکني کے تازیانے اس طرح یکے بعد دیگرے نہ پڑتے -

---

جنگ طرابلس نے زمین طیار کي اور تقسیم بنگالہ کي منسوخي نے اسمیں بیج ڈالا - اب پاني کي ضرورت تھي جو برسے ' اور آفتاب کي ضرورت تھي جو گرمي پہنچاے - پس جنگ بلقان نے بارش خونین سے سیراب کیا ' اور اسکے بعد هي مچھلي بازار کانپور کے افق پر آفتاب مظالم نے سرخ نقاب اوڑھکر اپنا چہرا لالہ گوں دکھلادیا - یہ سب کچھہ اس بیج کي پرورش کیلیے کافي تھا ' لیکن کیا کیجیے کہ دهقان کي غفلت بھي شدید تھي اور دزدان زراعت سے کمین گاهیں بھي خالي نہ تھیں - پس ضرور تھا کہ خود قدرت الهي هي اسکا سامان کرتي ' اور جس پاني کے برسے بغیر یہ بیج بارآور نہیں هوسکتا ' اسکي آبپاشي نہ رکتي -

چنانچہ ایسا هي هوا اور زمینـدار پریس کي ضبطي سے اس بارش نشو نما کي ابتدا هوگئي ہے - جیسا کہ برستا رها ہے ' ویسا هي اب بھي برسیگا ' اور جیسا کہ همیشہ هوا ہے ' اب بھي وہ سب کچھہ هوگا - عقلمند کیلیے دانائي ہے ' پر نادان کیلیے غفلت لکھي جا چکي ہے ' اور روشني دیکھتي ہے ' مگر تاریکي کیلیے کچھہ بھي نہیں :

پس اگر آنکھیں هیں تو دیکھیں ' اگر کان هیں تو سنیں ' اور اگر دل هیں ، تو سمجھیں : وهو الذي جعل لکم السمع والابصار والافئدہ ' قلیلا ما تـذکرون !

حادثۂ مسجد کانپور کے بعد غفلت کے سرد جھونکے چلنے لگے تھے ' خدا نے چاها کہ ایسا نہو ' کیونکہ اسکي مرضي یهي معلوم هوتي ہے کہ اب ایسا نہوگا - پس اس نے تمهاري پشت غفلت پر ایک اور تازیانہ لگایا ' اور تمهارے دل غفلت سرشت کو ایک آور مہلت بیداري دیني چاهي - اسکي هر بخشي هوئي فرصت کو تم نے ضائع کیا ہے ' اسکي هر دي هوئي قوۃ عمل کو جو ادھر تین سال کے اندر تمهیں عطا هوئي ' نذر غفلت و ناداني کیا گیا ہے ' اور وقت کي هر صدائے کار جواب عمل سے محروم واپس کردي گئي ہے - لیکن کچھہ ضرور نہیں کہ همیشہ ایسا هي هو - اگر تمهاري غفلت شدید ہے تو خدا کا تازیانۂ بیداري بھي کچھہ کم شدید نہیں - یہ تمهاري غفلت اور وقت کي هشیاري کا مقابلہ ہے - آخر میں تمهیں هارنا هي پڑیگا - کب تک ایسا هوگا کہ اٹھوگے اور پھر لیٹوگے ؟ کھڑے هوگے اور پھر گرو گے ؟ اگر اٹھانے والا هاتھہ قوي ہے تو وہ تمهیں بستر پر لوٹنے کي جگہ زمین پر دوڑا هي کر چھوڑیگا !

لیکن افسوس ہے کہ اس حقیقت کے سمجھنے کي هم سے زیادہ ضرورت هماري گورنمنٹ کو تھي ' مگر تاریخ عالم بتلاتي ہے کہ جب هونے والا هوتا ہے ' اور آنے والا وقت آتا ہے تو جاننے والے ناسمجھہ ' اور دیکھنے والے کور هوجاتے هیں - افسوس کہ گورنمنٹ میں صوبوں اور شہروں کے حکام کا عنصر اصلي قوام حکومت ہے ' اور حکومت کي اعلی قوتیں وقت کي اصلي حالت اور ملک کے حقیقي دکھہ سے بے خبر رکھي جاتي هیں -

هندوستان میں آج دو تحریکیں موجود هیں : ایک وطني تحریک ہے جو هندوستان کي سب سے بڑي کثیر التعداد قوم میں پیدا هوئي ' اور اسکا مرکز بنگال ہے - دوسري اسلامي تحریک مسلمانان هند کي بیداري کي ہے ' جو اب اپني غفلت کي ضائع کردہ جگہ جلد جلد چلکر کسي طرح حاصل کرنا چاهتي ہے - کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ پچھلے کیلیے پہلے سے عبرت پکڑي جاے ؟

الهلال

یکم ربیع الاول ۱۳۳۲ ھجری

مدارس اسلامیہ

نـــدوۃ العلـــمـــا

(اور مسئلۂ اصلاح و احیاء ملت)

(۲)

(الهـــلال اور مسئلـــۂ نـــدوہ)

میں ندوہ کے مسئلہ پر کئي نمبروں میں ایک مفصل تحریر لکھنا چاھتا ھوں - میرا مقصود اصلي اُسکي موجودہ حالت ھي نہیں ھے اور نہ اشخاص کا کوئي سوال - ضرورت اسکي ھے کہ ندوہ کي ھستي' اسکي ضرورت و عدم ضرورت ' اور اسکے بقا کے طریق و وسائل پر ایک آخري نظر ڈالي جاے -

میں یہ بھي ظاھر کردینا چاھتا ھوں کہ ندوہ کے موجودہ مسائل نے اگرچہ زیر نظر موضوع کو بحث و اختبار کی آخري منزل تک پہنچا دیا ھے' لیکن في الحقیقت میرے لیے اُن میں کوئي نئي تحریک نہیں ھے - اگر یہ گذشتہ حالات ظاھر نہ ھوتے' جب بھي میں اس موضوع کو اُسي طرح بحث و فیصلہ طلب سمجھتا ' جیسا کہ اب سمجھتا ھوں - البتہ یہ ضرور ھے کہ بستر مرض کا ھر عہد یکساں نہیں ھوتا ' اور اِسي لیے علاج کا فرض و عمل بھي ھمیشہ بدلتا رھتا ھے - کبھي نبض پر ھاتھہ رکھنے اور نسخہ لکھدینے ھي پر معالج کا کام ختم ھوجاتا ھے' لیکن کبھي ضرورت ھوتي ھے کہ آلات جراحي کا کیس بھي کھولا جاے' کیونکہ جو مواد اندر پیدا ھوگیا ھے وہ نہ تو اب خشک ھوسکتا ھے اور نہ اپنے عمل مہلک سے باز آسکتا ھے -

پس اگر گذشتہ تغیرات پیش نہ آتے جب بھي میں کسي نہ کسي رفت ندوہ پر لکھتا ' اور ٹھیک ٹھیک وھي سب کچھہ کہتا جو آج کہونگا - اگر گواھي کی ضرورت ھو تو میں متعدد ناموں کو پیش کرسکتا ھوں جو اس امر کي شہادت دینگے کہ ابسے چار پانچ برس پہلے ندوہ و دارالعلـوم کے متعلق کیا رائے رکھتـا تھا' اور کس طرح بار بار چاھتا اور کہتا تھا کہ خاموشي مہلک اور دفع وقت و تسامح مرض پروري ھے - چاھیے کہ ایک مرتبہ اوپر کے دبیز کپڑے اُتار کر ندوہ کے سینۂ و پشت کي ھڈیاں دکھلا دي جـائیں - لیکن ھمیشہ مجھے اس سے روکا گیا اور کہا گیا کہ اس سے اصل کار کا نقصان متصور ' اور اصلاح و فلاح بصورت دیگر متوقع ھے - میں نہایت رنج کے ساتھہ کہتا ھوں کہ روکنے والے جناب مولانا شبلی نعماني تھے ' جو سمجھتے تھے کہ بغیر کسي مخالفانہ رویہ کے اختیار کیے مقصد اصلي حاصل کیا جاسکتا ھے - حالانکہ یہ ایک کبھي نہ پورا ھونے والا حسن ظن تھا -

دھلي میں جب نـدوۃ العلما کا جلسہ ھوا تو میں موجود تھا - میں سچ کہتا ھوں کہ آج جس نظـر سے ندوہ کو دیکھہ رھا ھوں ' بعیـنہ اسی نظـر سے اس وقت بھي دیکھتا تھا - مجھکو پورا یقین تھا کہ جب تـک ایک مرتبہ فیصلہ کن وقت نہ آئیگا ' اس وقت تـک ندوے کي زندگي ھمیشہ خطرے میں رھیگي - مولانا کو یاد ھوگا کہ میں نے مولوي عبدالاحد مالـک مجتبائي پریس اور متعدد اشخاص کي موجودگي میں کہا تھا کہ دستخط و التوا کی بنا پر کب تـک بنیاد اور اُصول کے سوال سے غفلت کي جائیگي ؟ ایک پیمفلٹ لکھنا چاھیے اور اسمیں شـرح و بسط کے ساتھہ ندوہ کی زندگي کے مسئلہ کو صاف کردینا چاھیے تاکہ ایک مرتبہ یاس و امید کا فیصلہ ھوجائے -

میري یہي رائے بغیر کسي تزلزل کے اُسکے بعد بھي رھي لیکن کہا گیا کہ نئے انتخابات ھونگے' اراکین کے تعداد اور قائم مقامي کا سوال چھیڑ جائیگا اور اس طرح خود بخود یہ حالت بغیر کسي ھنگامے کے درست ھوجائیگي -

(" دفع الوقتـي " اور " التـوا ")

دنیا میں تمام کام کسي حقیقت اور اصول کے ماتحت ھوتے ھیں' لیکن ندوہ کي حالت ابتدا سے عجیب رھی ھے - مقصد کي رفعت و علو کا تو یہ حال کہ آج تمام عالم اسلامی میں اصلاح و ترقي کي جتني تحریکیں ھیں ' اُن سب میں کوئی مقصد بھي اس درجہ صحیح و حقیقي اور صدیقین الفلاح نہیں جیسا کہ ندوہ کا - لیکن طریق کار کا یہ عالم کہ نہ تو اپنے کوئي متفق عقیدہ حاصل اور نہ کوئي متحد اصول موجود - صرف " دفع الوقتي " اور " التوا " کے دو نو ایجاد طریق عمل تھے' جن پر اسکے تمام کام چل رھے تھے - یعني ھمیشہ اسکي زندگي کے اساسی سوال کو آیندہ کیلیے ملتوي کردینا' اور اس التوا سے فرصت حاصل کرکے تھوڑا بہت کام کر لینا !

گویا شاہ عالم کے اس بہت مشہور شعر کا مطلب صرف ندوہ ھي نے سمجھا تھا :

ابتـــو آرام سے گـــذرتـــي ھے
عاقبت کي خبر خـــدا جانے

اُسکي حالت بالکل اُس غفلت سرشت مریض کي سي تھي جو فرصت حاصل کو فکر آیندہ پر ترجیح دے ' اور محض اس لیے کہ مرض اپنا عمل ھـلاکت بتدریج انجام دینا چاھتا ھے ' ھمیشہ عمل جراحي کو کل پر ٹالتا رھے - یہ ضرور ھے کہ تھوڑا آنے مہلت دیگا کیونکہ ھڈي کے گلنے کا عمل ایک دن میں انجام نہیں پاتا ' لیکن ساتھہ ھي وہ وقت بھي ضرور آئیگا جبکہ حالت لا علاج اور نشتر کا عمل بھي بے سود ھوجائیگا !

چنانچہ وہ وقت آگیا اور نہیں آیا تو صرف چند دنوں ھي کي دیر ھے : فاني وجدتہا قریباً ان انتم تجدونہا بعیدا !

جب الھلال شائع ھوا تو میں نے ارادہ کیا کہ ندوے کے مسئلے پر بھي ایک سلسلۂ مضامین شروع کروں حالانکہ اس وقت تک موجودہ قصے شروع بھي نہیں ھوے تھے ' لیکن کچھہ مشیت الہي ایسي ھي تھي کہ لکھنے کي مہلت نہ ملي ' حتی کہ مدارس اسلامیہ کا باب بھي شروع نہو سکا -

پس ایسا سمجھنا بالکل غلط ھوگا کہ موجودہ حالات کي بنا پر میں نے ندوہ کے متعلق بعض رائیں قائم کی ھیں اور انھیں شائع کرنا چاھتا ھوں ' بلـکہ سچ یہ ھے کہ اگر یہ تغیرات پیش نہ بھي آتے جب بھي میں اپنے پیش نظر کاموں میں سے ایک ضروري کام

مســاجد اسلامیــه و مجــالس سیاسیــه

روزانه معاصر دهلی سے معلوم هوتا هے که مساجد میں انعقاد مجالس کا مسئله پهر چهڑ گیا هے -

شاید کوئی کمیٹی قائم هوئی هے جسکا مقصد یه هے که دهلی میں ایک مسلم هال تعمیر کیا جاے - یه مقصد بهت اچها هے اور هر جگه ایسا هی هونا چاهیے - لیکن ساتهه هی یه تو کچهه ضرور نہیں که هر عمل صواب کے ساتهه ایک غلطی بهی ضرور کی جاے ؟

مسلم هال کی ضرورت کے اعلان کیلیے جو اشتهار شائع هوا هے ' اسمیں لکها هے که چونکه مساجد میں هر طرح کی سیاسی و تعلیمی مجلسیں منعقد نہیں هوسکتیں ' اور وهاں عبادت کے سوا اور کسی کام کی شرعاً اجازت نہیں ' اسلیے مسلم هال بنانا چاهیے -

مسلم هال بنانے کی تجویز ایک صحیح تجویز هے ' مگر افسوس که جو اسکی وجه بتلائی گئی هے وه غلط هے ' اور بغیر اس غلطی کے بهی مسلم هال بن سکتا تها -

دهلی میں مسلم هال اگر بن جاے تو اسکا نفع اُس نقصان عظیم کے مقابلے میں بهت کم هوگا جو اس غلط فهمی کے خدا نخواسته قائم هوجانے سے مسلمانوں کو متصور هے -

مسلم هال اگر نہیں بنتا تو جانے دیجیے ' مگر خدا کیلیے اسلامی تعلیم و احکام کے متعلق غلط فهمیاں تو پیدا نه کیجیے -

میں اس امر کی علت سمجهنے سے همیشه عاجز رهتا هوں که جو لوگ مذهب اور مذهب کے احکام سے بے خبر هیں ' انکو کونسی ایسی شدید مجبوری پیش آتی هے که مذهبی فتوا دیں ؟

میں نے اس مسئله پر الهلال میں چار پانچ مقالات افتتاحیه مسلسل لکهے تهے مگر وه صرف تصریحات قرانیه پر مبنی تهے - آج پهر چند سطریں لکهونگا -

" ان لوگوں کا بیان هے که مساجد صرف عبادت الهی کیلیے هیں - یه بالکل ٹهیک هے : ان المساجد لله - لیکن اس سے یه نتیجه کہاں نکلتا هے که مساجد میں اغراض صادقه و حقه کیلیے اجتماع مسلمین جائز نہیں ؟ بلکه حقیقت یه هے که جب تم نے یه تسلیم کر لیا که مسجد الله کی عبادت کیلیے هے ' تو ضمناً یه بهی مان لیا که مسلمانوں کے حقوق دینی و سیاسی و فوائد تعلیمی و اخلاقی کیلیے سعی و اجتماع بهی وهیں هوسکتا هے - کیونکه اسلام صرف جسم کے رکوع و سجود هی کو عبادت نہیں کهتا ' بلکه راستبازی و صداقت ' اور حق پرستی و عدالة کا هر کام اسکے نزدیک مفهوم عبادت میں شامل هے - "

بهتر هے که اس بارے میں آنحضرة صلی الله علیه وسلم اور خلفاء راشدین کا اُسوۂ حسنه تلاش کریں - عصر نبوت میں مسجد نبوی ایک عام اجتماع گاه اسلام و مسلمین تهی جس میں هر طرح کے معاملات انجام پاتے تهے - میں شواهد کتب سے اسکے نظائر بکثرت پیش کرسکتا هوں که آنحضرة صلی الله علیه وسلم نے مسجد هی میں تمام سیاسی مجامع منعقد کیے ' مسجد هی میں جنگ کی طیاریوں کے خطبے دیے ' مسجد هی ایک عدالت کده تهی جهاں مقدمات فیصل هوتے تهے ' اور اسی کا صحن دار الشوری تها جسمیں مهاجرین و انصار سے مهمات امور سیاسیه پر مشورے لیے جاتے تهے - کتب سیر و حدیث ابهی دنیا سے نابود نہیں هوئی هیں اور علم ابهی مسلمانوں میں باقی هے - تعجب هے که لوگ غلط دعوؤں کے کرنے میں کیوں اس درجه بے باک هیں ؟

کم از کم لوگ زاد المعاد اور طبری هی کو پڑهلیں - نه صرف یه که انحضرة نے مسجد میں سیاسی اجتماعات کیے بلکه یه که اسلام کے بڑے بڑے مهمات امور مسجد نبوی هی کی مجالس میں طے پائے - فدیۂ اسیران بدر ' جنگ احد میں مدینه سے نکلنا ' غزوۂ خندق کی محصوری ' حمله آوروں سے مدینه کی ایک ثلث پیداوار پر صلح کرلینے کا مسئله ' مسئلۂ حدیبیه ' یه اور اسی طرح کے بے شمار مسائل هیں جو مسجد نبوی هی میں طے پاے تهے -

خلفاء راشدین کا زمانه اسلام کی ایک کامل ترین عملی تصویر تهی ' اور اُس زمانه میں مسجد نبوی ٹهیک ٹهیک مدینه کا ایک " مسلم هال " تهی - عام قاعده یه تها که جب کبهی کوئی اهم واقعه پیش آتا تو موذن نکلتا اور پکارتا " الصلوة جامعه " یه سنکر تمام لوگ گهروں سے نکلتے اور مسجد نبوی میں جمع هوجاتے - پهر خلیفۂ وقت کهڑے هوکر خطبه دیتا اور اس معامله کو بیان کرتا - ملکوں پر حمله و دفاع کے مشورے یهیں هوئے ' فتح کی خوشخبری یهیں سنائی گئی ' ذمیوں کے حقوق پر یهیں بحث هوئی ' جزیه کا مسئله یهیں طے پایا ' مختلف مسائل دینیه پر یهیں بحثیں هوئیں ' احادیث کی تحقیق و تنقیح یهیں کی گئی ' والیان ولایت سے باز پرس کی گئی تو مسجد هی میں ' حقوق و دعاوی کا فیصله هوا تو اسی مسجد میں ' حکومت سے ناراضگی و رضا کے اظهار کی مجلسیں بهی یهیں هوئیں ' اور حکام و عمال کا تقرر اور انکی رپورٹیں بهی یهیں پیش هوئیں -

اتنا هی نہیں بلکه مسجد نبوی فی الحقیقت ایک دائمی انجمن تهی - علامۂ بلاذری لکهتے هیں :

کان للمها جرین مجلس فی المسجد ' فکان عمر یجلس معهم و یحدثهم عما ینتهی الیه من امر الافاق (فتوح البلدان صفحه : ۳۱)	مسجد نبوی میں مهاجرین کی ایک مجلس تهی - حضرت عمر انکے پاس بیٹهتے تهے اور ملک کے جو واقعات اُن تک پهنچتے تهے ' انکو بیان کرتے تهے -

مورخ طبری بلکه جمیع مورخین نے لکها هے که جب حضرة عمر رضی الله عنه نے مسجد نبوی کو وسیع کیا تو ایک خاص چبوتره اسلیے بنایا تاکه لوگ وهاں بیٹهکر صحبت کرسکیں -

اگر مسجد کا عبادت کیلیے مخصوص هونا یه معنی رکهتا هے که نماز و اعتکاف کے سوا وهاں اور کچهه نهو ' تو علاوه ان تمام شواهد معتبرۂ تاریخ و حدیث و سیر و اعمال صحابۂ کرام کے ' صحیح ترمذی کی اُس حدیث کا لوگ کیا جواب دینگے جسمیں حضرة عائشه فرماتی هیں که " کان رسول الله ینصب لحسان (بن ثابت) منبراً فی المسجد فیقوم علیه یهجو الکفار " یعنی انحضرة صلی الله علیه و سلم مسجد میں منبر نصب کرتے تهے اور اسپر حسان بن ثابت کهڑے هوکر اپنے وه قصائد سناتے تهے جنمیں کفار کی هجو اور برائیاں هوتی تهیں !

اگر مسجد میں کفار و اعداء اسلام کی هجو نظم میں جائز تهی تو کیا آج نثر میں حرام هوگئی ؟ فاین تذهبون ؟

معلوم نہیں لوگوں کا " سیاست " سے کیا مقصود هے ؟ کیا قتال مرتدین ' مسئلۂ جزیه ' عمال و حکام کا تقرر ' امراے فوج کا انتخاب ' تقسیم غنیمت ' سنۂ هجری کا تعین ' ترتیب دیوان و دفاتر ' تجارت غیر قومی کا محصول ' وغیره وغیره ملکی مسائل نہیں هیں ؟ اگر هیں تو میں اسکا ثبوت دینے کیلیے موجود هوں که یه مسجد کی هی مجالس میں طے پاتے تهے -

مسجد هی مسلمانوں کے هر طرح کے اجتماعات دینیه و سیاسیه کی اصلی جگه هے اور یه نا ممکن هے که هم مسلمان اسکو فراموش کرسکیں - مسلمانوں کیلیے اسوۂ حسنه آنحضرة اور صحابۂ کرام هیں ' نه که کسی مسجد کی کمیٹی ' یا کسی شهر کے چند بڑے آدمیوں کے ترهات و اباطیل -

شیخ عبد اللہ الشرقاوي نے اپني تاریخ " تحفة الناظرین " اور شیخ عبد الرحمن جبرتي نے " عجـائب الآثار في التراجم و الاخبار " میں نہایت تفصیل سے یہ حالات بیان کیے هیں - یہ دونوں شخص ازھر کے شیوخ میں سے تھے - فرانسیسوں نے مصر کیلیے جو پارلیمنٹ باسم " دیوان " بنائي تھي ' اسکے ممبر بھی تھے " اور ھمیشہ انکے اکابر و علماء سے ملتے رھتے تھے - " عجائب الآثار پہلے تاریخ ابن اثیر کے حاشیہ پر چھپي تھي - اب مصر میں علحدہ بھي چھپ گئي ہے -

(مصـــر میں نئي تحـــریک)

- اسي عجائب الآثار سے معلوم ھوتا ہے کہ فرانسیسیوں کے اس سہ سالہ قیام اور غیر حاکمانہ و غیر متعصبانہ رفق و مدارا سے علماء مصر و شام کو موقعہ ملا کہ وہ یورپ کی تمدني و علمي ترقیات کا اندازہ کریں اور آن میں سے بعض نے اندازہ کیا - شیخ جبرتي بار بار لکھتا ہے کہ فرانسیسي لوگ عجیب و غریب هیں " انھوں نے نئے علوم ایجاد کیے هیں اور اسمیں کوئي شک نہیں کہ علوم عقلیہ میں وہ ہم سے بہت بڑھگئے هیں - انھـوں نے عجیب عجیب آلات ایجاد کیے هیں جنسے بہت سي کار آمد باتیں لمحوں میں معلوم ھوجاتي ھیں - میں ایک دن انکي رصدگاہ میں گیا ' جہاں علم هیئت اور زمین کي کرویت و حرکت کے متعلق انکے بعض علما نے تقریریں کیں اور علم ریاضی کے متعلق بہت سی نئی باتیں بتلائیں " وغیرہ وغیرہ - و من شاء التفصیل فلیرجع الیہ -

ڈھائي تین سال کے بعد انگلستان نے ترکي کے ساتھہ ملکر ایک جنگي بیڑہ اسکندریہ بھیج دیا - فرانس میں نپولین کا پہلا دور بھي ختم ھوگیا تھا - بالاخر فرانسیسي مصر سے چلے گئے لیکن مصر و شام میں نئے تمدن و انقلاب کي تحریک کي بنیادیں پڑگئیں -

اسکے بعد ترکي میں سلطان عبد المجید نے ایک قدم آگے بڑھایا اور گل خانہ کا مشہور اصلاحي " فرمان شریف " نافذ ھوا - مصر میں علي پاشا نے گذشتہ فرانسیسي اثر کو اور زیادہ قوي کیا اور " ارسالیات " کا سلسلہ شروع کیا - ارسالیات کا مقصد یہ تھا کہ مصر سے تعلیم یافتہ اشخـاص یورپ کے بڑے بڑے شہروں میں درس و تعلیم کي غرض سے بھیجے جائیں - رفاعہ بک رافع طہطاوي اور فتح اللہ مراش اسي زمانے میں فرانس اور آسٹریا گئے - یہ دونوں علماء مصر میں سے تھے -

(وسط ایشیا و ترکستـان)

ادھر روس کا اقتدار وسط ایشیا میں ساعت بساعت عروج پر تھا ' اور ترکستان کا بڑا حصہ جو چھوٹي چھوٹي اسلامی ریاستوں میں منقسم ھوگیا تھا ' آپس کے نزاع اور خانہ جنگیوں کي وجہ سے خود بخود روسي امپائر میں جذب ھوتا جاتا تھا -

روسیوں کے اختلاط و معاشرت نے وھاں کے لوگوں میں سے بھي بعض ذکي الحس طبیعتوں کے اندر مقابلۂ حالت کي تحریک کي اور کچھہ لوگ اصلاح و تغیر کي دعوت میں مصروف ھوگئے -

(مغـرب اقصی)

افریقہ میں مصر کے علاوہ ایک اور حصہ بھي تھا جہاں فرانس کي ھمسایگي کام کررھي تھي ' اور آسکے سیاسي نفوذ نے مغربي تمدن کے مطالعۂ و تاثر کے ذرائع پیدا کردیے تھے - یہ اندلس کے جلا وطن مسلمانوں کا گوشۂ پناہ اور عربي حکمراني کا آخري نفشقدم ' یعنی مراکش تھا - اور اسکے ساتھہ ھي الجزائر اور ٹیونس کي خود مختار عثماني ولایات بھی تھیں - ان تمام مقامـات میں فرانسیسیوں کے سیـاسي دسائس پیہم کامیابیاں حاصل کر رھے تھے اور انکا سلسلہ اٹھارھویں صدي کي ابتدا ھي سے قائم تھا - ضرور تھا کہ یہاں بھي کچھہ لوگ نو عروج اقوام کي ترقیات سے متاثر ھوکر اصلاح حالت کا خیال پیدا کرتے ' چنانچہ ایسا ھي ھوا -

(ھندوستـان)

ان تمام ممالک میں سب سے زیادہ انقلاب و تغیر کے اسباب (باستثنائے مصر) ھندوستان میں فراھم ھوے ' جہاں یورپ کي زیادہ آمد و رفت پندرھویں صدي عیسوي سے شروع ھوگئي تھي ' اور پھر سترھویں کے اختتام سے انگریزي تسلط نے علانیہ کام کرنا شروع کردیا تھا - واقعۂ پلاسي کو اگر انگریزي حکومت کا پہلا دن قرار دیا جاے تو اس صورت میں بھي پوري اٹھارھویں صدي انقلاب حکومت میں گذر جاتي ہے -

اس اعتبار سے ھندوستان کو تمام دیگر اسلامي ممالک میں ایک خاص خصوصیت حاصل تھي - جن جن ملکوں میں یورپ کا تمدن پہنچا ' وھاں اسلامي حکومتیں قائم تھیں ' اور گو آن میں سے بعض برائے نام رھگئي تھیں تاھم ملک کا نشۂ حکومت ابھي باقي تھا - اسلیے بہت مشکل تھا کہ اس عالم میں اپنے تنزل اور نئي قوموں کے عروج کا حس پیدا ھوتا - بر خلاف ھندوستان کے کہ یہاں خود یورپ کي ایک عظیم الشان قوم کي حکومت قائم ھوگئي تھي '

شیخ العصر و استاد الامام - الشیخ محمد عبدة المصري
(جو دعوت و اصلاح دیني کے ایک مشہور رکن تھے -)

مسئلۂ ندوہ کو بھي سمجھتا تھا ' اور کسي نہ کسي وقت ضرور اسکو لکھتا - البتہ جیسا کہ کہہ چکا ھوں ' بستر مرض اور بستر نزع ' دونوں کے ساتھہ علاج کا یکساں سلوک نہیں ھوسکتا -

نـدوہ کي تعمیرھي میں خرابي مضمر تھي ' لیکن وہ وقت گذر گیا اور کئي دوروںکے گذرنے کے بعد مولانا شبلي کي معتمدي سے نیا دور شروع ھوا - اسوقت جوکچھہ کیا جاتا وہ نسخہ نویسي و پرھیز میں داخل تھا - پھر کچھہ زمانہ گذرا اور ایک وقت آیا کہ نشتر کي ضرورت ھوئي - وہ وقت بھي گذر گیا - اب معلوم نہیں کہ کیا کرنا چاھیے ؟ بہرحال مایوسي کیسي ھي اپني آخرین منزل میں کیوں نہو ' لیکن پھر بھي سعي غفلت سے بہتر ھے :

چوں دمبدم عنایت توفیق ممکن ست
در تنگ نائے نزع نہ کوشد کسے چــرا ؟

(مسئلۂ اصلاح اور قــرون اخیرۂ اسلامیــہ)

ندوۃ العلما کي حقیقت یہ ھے کہ گـذشتـہ قرون اخیــرہ میــں مسلمانوں کے امراض تنزل کے دفع و علاج کیلیے جو بے شمار نسخے لکھے گئے ' منجملہ انکے ایک نسخہ ندوۃ العلما کي تحریک بھي ھے -

اسلیے ضروري تھا کہ سب سے پہلے ایک نظر اُن تمام نسخوں پر ڈالي جاتي ' یعنے قرون اخیرہ میں جس قدر مشہور تحریکیں اصلاح و تغیر کي پیدا ھوئیں ' اُن سب پر بحث کي جاتي ' اور دیکھا جاتا کہ ندوہ کو اُن سب میں کونسا درجہ حاصل ھے ؟ لیکن وہ ایک موضوع مستقل ھے اور اگر بالتفصیل اسے چھیڑا گیا تو اصلي مبحث رھجائیگا - پس صرف ایک تمہیـدي اشارہ کرکے نـدوہ کي جانب متــوجــہ ھوجاؤنگا -

گذشتہ نصف صدي تمام مشرقي ممالک میں اصلاح و تغیرات کي تاسیس و تحریک کا ایک دور گذارا ھے ' جو یکســر اسي مشغلہ میں بسر ھوا - نئي عمارت گو کوئي نہیں بني لیکن نقشے صدھا کھینچے گئے ' اور کام گو بہت کم ھوا لیکن کام کرنے کا شور و غل ھر جگہ رھا -

اس صدي کے آغاز ھي میں یورپ کا سیاسي و تمدني عروج اور مشرق کا تنزل پوري طرح نمایاں ھوگیا تھا - یورپ کي متمدن قومیں اپني جدید ترقیات کے ذخائر لیکر تقریباً تمام بڑے بڑے مشرقي ممالک میں پہنچ گئي تھیں ' اور اکثر مقامات میں تو انکا سیاسي اقتدار ھي انکے تمدن کي نمایش کر رھا تھا -

قوموں اور ملکوں کے عروج و زوال کے ھر ایسے موسم میں ھمیشہ کچھہ لوگ وقت سے پہلے بیدار ھو جاتے ھیں ' اور جبکہ تمام ملک خواب غفلت میں سرشار ھوتا ھے تو ھشیاري و بیداري کي صدائیں انکے اندر سے اٹھنے لگتي ھیں -

المصلح العظیم ' والمرشد الحکیم ' السید جمال الدین اسد ابادي - طاب اللہ مضجعہ -
(جو دعوت و اصلاح کي قسم سیاسي کا ایک بزرگ ترین داعي تھا)

(مبــدء تحــریک و دعــوت)

اسلامي ممالک کے تمام حصے اگرچہ یکساں غفلت و بے خبري میں آنے والے مہالک و مصائب کا انتظار کررھے تھے ' اور اس انقلاب عظیم کي طاقت سے بے خبر تھے جو یکایک یورپ کے تمدني اقتدار سے نکلکر تمام عالم کو مغلوب کر دینے والا تھا - تاھم چونکہ یوروپین اقوام سے اختلاط و تعارف شروع ھوگیا تھا ' اسلیے قدرتي طور پر بعض ذکي الحس اور صاحب فکر طبائع ونت کے اثرات سے متاثر ھوئیں اور اپني حالت کا انکے عروج و اقتدار سے مقابلہ کرنے لگیں - اس طرح تغیر و اصلاح کي تحریکوں کا ایک سلسلہ شروع ھوگیا ' جس کا محرک اصلي تو مغربي تمدن کے اقتدار کا انفعالي اثر تھا لیکن اس اثرنے مایوسي کي جگہ سعي و کوشش کے جذبات پیدا کردیے تھے ' اور ترقي کا مطالعہ ' تنزل کے اسباب و بواعث کے کشف و حس کا ذریعہ بنگیا تھا -

میں سمجھتا ھوں کہ اسکي ابتدا اٹھارھویں صدي عیسوي کے پہلے عشرہ سے ھوئي جبکہ سلطان محمود خاں مصلح نے بعض جدید اصلاحات حکماً جاري کیں ' پھر سنہ ۱۸۰۵ میں نپولین بونا پارٹ نے مصر پر قبضہ کیا اور تین برس تک فرانسیسي فوج مصر میں مقیم رھي - فرانس نے دو علمي مہمیں فوج کے ھمراہ روانہ کي تھیں ' اور ایک جماعت علماء ھیئت و ھندسہ کي بھي اس غرض سے آئي تھي تاکہ دریاے نیل کا منبع دریافت کرے - نیز بولاق میں ایک رصدگاہ بھي طیار ھوئي تھي - مصر پہنچکر فرانسیسیوں نے غلبۂ و تسلط کی جگہ نفاق و مدارا کي ایک عجیب پالیسي اختیار کي - مصر میں داخل ھوتے ھي انھوں نے معلوم کرلیا کہ ممالیک و چرکس امرا کے ظلم اور فسق و فجور سے لوگ عاجز آگئے ھیں ' اور ترکي والیوں کي غفلت نے انھیں خودمختار کردیا ھے - پس انھوں نے عربي میں اعلانات شائع کیے ' جنمیں حمد و نعت کے بعد سلطان قسطنطنیہ کي خلافۃ کا اعتراف اور بقاے خلافۃ عثمانیہ کیلیے دعا تھي ' اور اسکے بعد لکھا تھا کہ ھم اسلیے آئے ھیں تاکہ ان غلام امرا کے ظلم سے لوگوں کو نجات دلائیں ' اور سلطان المعظم کي زیر خلافت و حکومت اھل مصر کي خدمت کریں -

نپولین جامع ازھر میں آیا اور مسلمان ھوکر نماز پڑھي - اسکے جانے کے بعد فرانسیسیوں نے ایک عارضي فوجي حکومت قائم کي جسکا نائب السلطنت سلومن جاک تھا - یہ بھي مسلمان ھوگیا اور عبد اللہ جاک کے لقب سے اپنے تئیں مشہور کیا اسنے - ایک مصریہ مسلمہ سے نکاح کرلیا تھا جس سے دو لڑکے بھي پیدا ھوے - انکے نام اسلامي رکھے گئے ' اور شیخ عبد اللہ شرقاوي اور دیگر شیوخ ازھر نے عقیقہ وغیرہ کي تقریب میں شرکت کي !

مقالات

تاج انگلستان اور خزینۂ اسلام کا ایک گوهر

داستـان مسـقط

(۲)

(سیـــد فیصـــل)

سید ترکي کے بعد سید فیصل هندوستاني تجار کے انتخاب اور حکومت برطانیه کي رضا سے امیر عمان هوا - اس کے زمانے میں ریاست عمان کي بد قسمتي کا ایک نیا دور شروع هوا -

معاملات عمان میں پہلے تو دول یورپ میں سے صرف دو سلطنتیں فرانس اور انگلستان حصه لیتي تهیں ' مگر سنه ۱۸۸٦ ع میں ایک تیسري سلطنت بهي شریک هوگئي جو پہلي دونوں سلطنتوں کي حریف قدیم هے ' یعني عظیم الشان جرمني -

جرمني کی شرکت سے (ایک انگریز کاتب سیاسي کي زبان میں) " معامله پیچیده سے پیچیده تر هوگیا " - اب عمان ایک هڈي تهي جو انگلستان کے گلے میں پهنسگئی تهي - نه تو اسکا اوگلنا ممکن تها ' کیونکه وه ایک بحري اسٹیشن هے ' اگر حریف لے اڑے تو هندوستان دریا کی طرف سے خطره میں پڑجائیگا اور جزیره نماے عرب پر قبضه کي اسکیم درهم هوجائیگي ' اور نه نگلنا هي ممکن تها ' کیونکه جرمني کا پنجۂ فولادي هر وقت گلا دبانے کے لیے مستعد تها -

لیکن یهاں بهي انگریزوں کے دهاۓ سیاسي نے مدد کي - جرمني سے گفتگو کرکے یه طے کیا که ریاست کے دو حصے کر دیے جائیں - ایک حصه انگریزي حمایت میں هو ' دوسرا حصه جرمني کي حمایت میں -

چنانچه انگریزي حمایت میں محمره ' بحرین ' کویت ' مسقط وغیره آئے - اس تصفیه کي پختگي سنه ۱۸۹۰ ع میں ایک معاهده کے ذریعه سے هوگئي -

اس معاهده کے بعد انگریزي سیاست کے لیے میدان صاف تها - اس نے اپني پوري قوت و سرگرمي کے ساتهه کام شروع کیا ' جسکا نتیجه یه نکلا که آج ۲۴ سال کے بعد ان تمام مقامات کے شیوخ و امراء ایک باجگذار والي ریاست سے زیاده نہیں !

(اباحت و تنـفر)

فرنگیوں کا قاعده هے که جهاں جاتے هیں ' وهاں کے باشندوں کے لیے سب سے پہلے آزادي کا تحفه لیکے جاتے هیں - لیکن اس آزادي کے معني کیا هیں ؟ اخـلاق و آداب اور مذهب و هیئت اجتماعي کي بندشوں سے آزادي ' یعني بالفاظ واضح تر فسق و فجور ' رندي و مستي ' اور تنصر و تفرنج کي اجازت - جب اس آزادي کي بدولت باشندوں کي اخـلاقي اور مـذهبي حالت خراب هوجاتي هے تو پهر بتدریج فنا قوائے عمل کی اعانت سے اس ملک پر قابض هوجاتے هیں -

لیکن انگریز عمان میں اس آزادي کے بدلے چند بند شوں کا تحفه لیکر گئے -

اگرچه یه فرنگي خود ایشیا والوں کے ساتهه غلاموں سے بهي بدتر سلوک کر رهے هیں ' مگر تاهم وه جهاں جاتے هیں ' انکي کوشش هوتي هے که وهاں انسانیت کو غلامي کے عذاب سے نجات دلائیں - کیونکه یه کوشش ایسي هے که اگر کوئي فرنگي سلطنت کسي ایشیائي سلطنت کو اسکے لیے مجبور کرے تو دوسري فرنگي سلطنت اس سے بازپرس نہیں کرسکتي -

انگریزوں کو یه معلوم هوچکا تها که امیر مسقط کمزور هوگیا هے ' مگر وه یه بهي دیکهنا چاهتے تهے که امتحان میں یه ضعف کہاں تک مفید مطلب ثابت هوتا هے ؟

عرب عمان میں ابهی تـک مغربي خیالات کي هوا نہیں چلي تهي - وه برده فروشي کو جائز سمجهتے تهے ' اسکی ممانعت کے معني یه تهے که انهیں امیر مسلم اس تجارت سے بجبر روکتا هے ' جس سے خود خدا نے نہیں روکا - جو لوگ عربوں کے مزاج سے واقف هیں وه جانتے هیں که انکے لیے اس قسم کا استبداد کسقدر هیجان انگیز هے ؟ پس انسداد برده فروشي کا مطالبه امیر مسقط کے ضعف و انقیاد کي ایک عمده آزمایش تهي -

(انسداد برده فروشي)

انگریزوں نے امیر سے فرمایش کي که آینده اسکي قلمرو میں برده فروشي نه هو - امیر کے لیے سواے تسلیم کے چـاره کار کیا تها ؟ کیا وه انگریزوں کا مقابله کرسکتا تها ؟ شاید ' اگر تمام قبائل اسکے ساتهه هوتے ' مگر جنگي دخاني جهازوں کے جواب میں اسکے پاس کیا تها ؟ وهي پراني وضع کي باد باني اور ڈانڈوں والی کشتیاں ! اسے دهمکایا گیا که اگر اس نے ذرا بهي انـکار کیا تو معاً انگریزي جهاز گولا باري شروع کردینگے جو ساحل سے تهوڑے هي فاصله پر پهریرے اڑا رهے تهے - بهر حال یه فرمایش مجبوراً اسے منظور کرنا پڑي -

اس مطالبه میں کامیابي آینده کیلیے گونا گوں و اشد شدید مطالبات کا باعث هوئي -

(مـزید مـطالبات)

قوموں کي خود مختاري اور آزادي انکے جنـگي قوی کے ساتهه وابسته هے ' اور جنگي قوی کا وجود اسلحه کے وجود تـک هے - پس کسي قوم سے هتیار لے لینے کے معني یه هیں که اس سے اسکي آزادي اور خود مختاري لیجا رهي هے جسکے بعد صرف غلامانه زندگي هي رهجاتي هے جو فی الحقیقت موت سے بهي بدتر هے -

مگر اس اولین کوشش میں کامیابي سے انگریزوں کا حوصله اتنا بڑهگیا که انهوں نے امیر مسقط سے انسداد اسلحه فروشي کا بهي مطالبه کیا - امیر انـگریزوں کي بحري طاقت سے مرعوب هو چکا تها اسلیے اس مطالبه کے آگے بهي که ملـک کے استقلال و حریت کے لیے پیغام فنا تها ' اسکي گردن فوراً جهک گئي !

پهر تو انگریزوں نے خوب پیر پهیلائے ' اور اس خـالص عربي و اسلامي ریاست میں اپني حریت ملي و اخلاقي کا مطالبه کیا جو ظاهر هے که نا منظور نہیں هوسکتا تها - اس آزادي کے ملتے هی تمام مسقط جو انگریزي نفوذ کا مرکز هے ' میخانوں ' عفت فروشي کے ذلتکدوں ' اور مبشرین و مبلغین نصرانیت کي خانقاهوں سے اسطرح معمور هوگیا ' گویا ایک اسـلامي سلطنت کے بدلے ایـک پوري فرنگي سلطنت کا صدر مقام هے !

(عـــام شورش)

اس سے قبائل عرب میں ایک عام برهمي پهیل گئي -

شیخ عبد الله سالمي (۱) پہلا شخص هے جس نے اس حالت سے فائده اٹهانا چاها - شیخ عبد الله کا وطن ضبیه هے مگر وه رهتا قابله میں هے - قابله کے شیخ کا نام عیسی بن

(۱) شیخ سالم کے متعلق جو کچهه کہا گیا هے وه اس تحریر سے ماخوذ هے جو معاصر قاهره ' المنار نے سلیمان آفندي صاحب الریاض کي روایت سے شائع کي هے -

اور وہ مجبور ہوگئے تھے کہ انکے آگے جھکیں ' انسے ربط و اختلاط پیدا کریں ' انکي ملازمتوں کو قبول کریں ' انکے ساتھہ سیر و سیاحت کریں ' اور اس طرح جبراً انکي تمام خوبیوں اور تمام برائیوں کو دیکھیں -

اسي کا نتیجہ تھا کہ بہ نسبت دیگر ممالک اسلامیہ و مشرقیہ کے هندوستان میں اصلاح و تغیر کا حس زیادہ قوي اور زیادہ عام ہوا -

(دعوت تغیر و اصلاح کي اصولي تقسیم)

غرضکہ گذشتہ ایک صدي کے اندر بالعموم اور نصف صدي کے اندر خاصتاً بیک وقت و بیک هیئت ' تقریباً تمام اسلامي ممالک میں اصلاح و تغیر کي تحریکیں پیدا ہوئیں - ان سب کا سرچشمہ اقوام یورپ کے عروج کا انفعالی اثر ' اور اسي کي تحریک سے اپني روبہ تسفل و تدني حالت کا احساس تھا ' اور اسي بنا پر یہ تمام تحریکیں اصلاح ملت کي اُس دعوت سے بالکل مختلف تھیں ' جو بغیر یورپ کے اثر و تقلید کے ' محض حس حقیقت و جذبۂ صحیحۂ احیاء و تجدید کي تحریک سے قرون اخیرۂ اسلامیہ میں پیدا ہوئیں - میرے اعتقاد میں انقلاب حالت کا حقیقي اور اصلي سر چشمہ صرف وهي تحریکیں تھیں لیکن انکا ذکر میں اس جگہہ کرنا نہیں چاهتا -

بنیاد اگرچہ ان سب کي ایک هي تھي اور مقصد بھي ایک هي ' یعنے مسلمانوں کے اندر اُن تمام وسائل ارتقاء ذهني و مادي کو پیدا کرنا جنکي وجہ سے وہ دوبارہ اپني کھوئي هوئي عزت حاصل کریں - لیکن چونکہ هر دعوت تغیر اپنے مخصوص حالات و اطراف سے متاثر هوکر اٹھتي تھي اسلیے ضروري تھا کہ طرق اصلاح و عمل میں اختلاف ہوتا -

(طرق ثلاثۂ دعوت و اصلاح)

میں اصولاً انکو تین قسموں میں تقسیم کرتا ہوں :

(ا)

وہ تحریکیں جنکي بنیاد سیاست پر رکھي گئي - یعنے سب سے پہلے مسلمانوں میں ایک سیاسي تغیر پیدا کیا جاے ' بقیہ اسلامي حکومتوں کو متحد و باهمدگر مربوط بنا یا جاے ' اُن تمام نزاعات باهمي کو دور کیا جاے جنکي وجہ سے اسلام کسي سیاسي مرکز وحید سے محروم ہے ' یہ وغیرہ وغیرہ ' اصلاحات سیاسیہ انکے مقاصد مہمہ میں داخل هیں -

مشہور امیر نظام (ایران) کا بھي مسلک تھا - مدحت پاشا ابوالاحرار قسطنطنیہ اور اسکے هم مشرب معاصرین ' مثلاً مصطفی فاضل پاشا ' رشید پاشا ' ضیا پاشا ' علي سعاوي آفندي ' سید امین عالی پاشا ' فواد پاشا ' اور عمر پاشا وغیرہ کي تحریکیں اسي اصول پر مبني تھیں - ان سب کے بعد سید جمال الدین اسد آبادي کا ظہور ہوا ' جس نے اس طریق اصلاح کو اپنے پیشرؤں سے بھي زیادہ قوي اور سریع العمل بنادینا چاها - في الحقیقت اسکا وجود اس دور آخر میں قوۃ انقلاب و تغیر کي ایک بخشش فوق العادہ اور آیۃ من ایات اللہ تھا ! طاب اللہ مضجعہ وجعل الجنۃ مثواہ -

(۲)

دوسري قسم ان تحریکوں کي ہے جنکي بنیاد تمدن جدیدۂ فرنگ کي تحصیل و اتباع پر ہے - اس اصول اصلاح کا محرک و مبدء اگرچہ محض تقلید ہے لیکن تقلید نے ایک مقلدانہ اجتہاد کي صورت اختیار کرلی ہے - انسان کا قاعدہ ہے کہ جب کسي شخص کو اپنے سے بہتر حالت میں پاتا ہے تو اپني بہتري کیلیے آتے پہلا خیال یہي ہوتا ہے کہ اُسکي سي باتیں اختیار کرکے اپنے تئیں بھي بہتر بنا لے - جذبۂ فطریۂ محاکات کا یہي منشا ہے - پس اصلاح کا یہ اصول بہت سادہ و قدرتي تھا جسے بغیر کسي کاوش فکر و اجتہاد کے هر شخص اختیار کرلے سکتا تھا - یہ ایک کھلي هوئي بات تھي کہ اقوام مشرقیہ کي غفلت اور نو عروج اقوام کي بیداري نے پہلي قوموں کو علوم و فنون اور تمام ارکان ضروریۂ مدنیۃ سے محروم کردیا ' اور اخرالذکر اقوام قوۃ تمدن و علوم ' وکثرت صناعۃ و فنون سے تمام عالم پر مسلط ہوگئیں - پس ان مصلحین کیلیے یہ راہ اصلاح اختیار کرني بالکل آسان اور سہل الاعتقاد تھي کہ اپني اصلاح کي بنیاد تمامتر یورپ کے اخذ و حصول پر رکھیں اور اُن تمام چیزوں کو دور کریں جو اس مقصد کي تکمیل میں حائل هیں -

اس تحریک کے لیے شیخ محمد عبدہ مصري نے ایک مرتبہ بہت اچھا نام وضع کیا تھا - میں بھي اسي اصطلاح سے اسے تعبیر کرونگا یعنے " الاصلاح الافرنجي "

شیخ محمد بیرم التونسي صاحب الافادۃ و الاعتبار اسي اصول کا داعي تھا مگر یہاں کے لوگ انکے نام سے بہت کم واقف هیں - اس نے گیارہ جلدوں میں اپنا سفر نامہ لکھا تھا جو چھپ گیا ہے - اسمیں بہت تفصیل سے ان امور پر بحث کي ہے ' اور اپني وزارت تیونس کے زمانے میں عملي طور پر بھي اسي بنیاد پر تعلیم و تاسیس مدارس و مجامع کي کوشش کي - جامع زیتوني جو في الحقیقت آج ازهر کے بعد عالم اسلامي میں علوم اسلامیہ کي سب سے بڑي یونیورسٹي اور طریق تعلیم و نتائج میں اس سے بہتر و انفع ہے ' اسمیں شیخ موصوف نے فرانسیسي زبان اور علوم جدیدہ کي کتابیں داخل کیں ' اور تمام اعلی ملازمتوں کیلیے شرط قرار دي کہ فرانسیسي زبان و علوم سے واقفیت هو -

سید خیرالدین پاشا صاحب اقوم المسالک جو باني تیونس کا وزیر تھا ' اور پھر سلطان عبد الحمید نے بھي کچھہ دنوں کیلیے آسے ترکي کا صدر اعظم بنا یا تھا ' اسي اصول پر اصلاح کرنا چاهتا تھا - تیونس میں اس نے بڑے بڑے کام اسي اصول پر انجام دیے -

ابراهیم پاشا دوم خدیو مصر کو بھي کہہ سکتے هیں کہ اس صنف کے معتدل و محتاط مصلحین میں شامل تھا " ارسالیات خارجہ " کا (یعني ممالک یورپ میں اخذ علوم کیلیے لوگوں کو بھیجنے کا) سلسلہ اُس نے نہایت فیاضي کے ساتھہ وسیع کیا ' اور مختلف مجالس تراجم و نقل علوم حدیثہ کي قائم کیں - مدارس امیرۂ مصریہ کي بھي اولین بنیاد اُسي نے ڈالي تھي جو آج تمام بلاد مصریہ میں تعلیم انگریزي کا وسیلۂ وحید هیں -

اسي طرح تمام مصلحین مصریہ مثلاً علي پاشا مبارک ' رفاعہ بک رافع طہطاوي ' محمود پاشا فلکي ' فتح اللہ مراش ' وغیرہ اسي اصول کے واعظ تھے - اسماعیل پاشا خدیو مصر کو بھي اسي اصول کا ایک نا سمجھہ اور مسرف واعظ سمجھنا چاهیے -

هندوستان میں سر سید احمد خان مرحوم کي تحریک بھي اسي قسم میں داخل ہے اور اس اصول نے تیونس کے بعد سب سے زیادہ کامیاب صورت هندوستان هي میں حاصل کي -

(البقیۃ تتلی)

مکتــوبِ آستــانۂ علیــه

هرکه فیکتري همایوني (قسطنطنیه) کے حضرت شاکر افندي آپ کے اخبار کے مضامین کا ترجمه مجهه سے سنتے رهتے هیں' اوریهی تو جسقدر آپ کي ذات سے انس و محبت اور عقیدت هوگئي هے اسکا اظہار ناممکن هے - آج انهوں نے ایک مضمون آپ کے اخبار میں روانه کرنے کے واسطے بزبان ترکي مجهے دیا تها جسکا ترجمه کرکے روانه کرتا هوں - یه ظاهر کردینا ضروري هے که جو کیفیت اصل مضمون میں هے میں اسکا ویسا ترجمه نہیں کرسکا هوں - سات آٹهه مهینے میں اس سے بهتر ترجمه کرنا مجهه جیسے جاهل آدمي سے ناممکن هے - زیاده نیاز -

خادم عبد القیوم بیگ

الهــلال !!

اسلام کے عاشق ! حریت کے پرستار ! میں تسلیم کرتا هوں که تو اپني ملت مظلوم کي خدمت کر رها هے - جسم هي سے نہیں بلکه روح و دل سے کر رها هے - اپنے آرام کي فکر نہیں ' مگر اپنے اهل وطن کي راحت کا تو خواهاں هے ! پیروان اسلام کو اُن کي ابتدائي حریت و مساوات کي حالت میں دیکهنے کیلیے تیري آنکهوں میں اضطرار کي چمک هے اگرچه شب بیداري کي بدولت تیري آنکهیں بے نور هوگئي هیں ! تو فقیروں کي همدردي کرتا هے کیونکه تو دولت فقر سے مالامال هے - تو ملت فروش امیروں کی پروا نہیں کرتا ' اسلیے که تجهے استغنا کے خزانے دیدیے گئے هیں -

تو سنیگا ؟ میں تجهسے خواهش کروں ؟ تجهسے تمنا کروں ؟ تجهکو بار بار کراؤں ؟ تجهسے منت کروں ؟ گو عالم اسلامي کا هر گوشه تجهه جیسے خادمان ملت کیلیے بیقرار و منتظر هے ' مگر سب سے زیاده میرا وطن ' آه میرا وطن عزیز و محبوب ' تجهه جیسے شیدائي ' تجهه جیسے جانفروش کا زیاده حقدار هے - بسملوں کے ساتهه تڑپ اور دل زخم خورده رکهتا هے تو زخمیوں کی بستي ڈهونڈهه ! قبرستان میں تیري آواز کون سنیگا ؟ مردوں کے مرگهٹ سے زندے کي پکار کب جواب پائیگي ؟ آ ! ادهر آ ! - دریا کي رواني کي طرح به سرعت آ ! - بجلي کی کڑک کي طرح هوش افگن آ ! - برسنے والے بادل کي طرح سرگرم رفتار هو ! زمین خشک اور پیاسي هے ' اور دهقان کیلیے مهلت کا ضائع کرنا معصیت هے -

تو آئیگا - هاں تو آئیگا - تو ایک دن ضرور آئیگا اور شاید خود بخود آئیگا - کیونکه تیرے اهل وطن تجهے نہیں پهچانتے' اور کیونکه حلقه بگوشان اسلام کا کوئي وطن نہیں - دشمنان حریت ' اعداء حقانیت ' تیري مقدس تعلیمات سے لرزاں هیں - هاں یاد رکهه که تو آئیگا ' اور ایک جلا هوا دل اپنے ساتهه لائیگا - تیري خوں فشان آنکهیں اشکبار هونگي جب که تو آئیگا !

قلم کی برچهي تیرے هاتهه میں هے - سیف زباني کے جوهر دکها رها هے اور میدان کارزار عمل گرم هے - کهاں ؟ ترکي میں ' میرے وطن محبوب و مقدس میں - قریب ترین زمانه میں' میں ایسا دیکهه رها هوں -

درد ملت کي تصویر ابوالکلام ! مرثیه خوان ملت ابوالکلام ! تو آئیگا هماري پراني روایات همکو یاد دلائیگا ' کیونکه یه تیري عین فطرت هے اور تو اسیواسطے پیدا کیا گیا هے - پس چمک اور چمکا ! گرج اور دهلا دے ! پهر تو وه سب کچهه دیکهیگا جیسا که تو دیکهنا چاهتا هے' کیونکه بارش کیلیے موسم اور ارض صالح' دونوں کي ضرورت هے - تیرے علم صداقت ' تیرے لواے حریت ' تیرے برق انتقام کے سایے میں اناطولیه کے وه جوان هونگے جنکے رنگ گلاب کو شرماتے هیں ' چوڑے چوڑے سینے هیں' اور ان سینوں میں اسلامیت کا مقدس خون بهرا هوا دل هے -

یه قوي اور لمبے لمبے هاتهوں والے بے خوف اناطولي جنکی مائیں اُن کي جسارت و تهوري پر نازکرتي هیں اور جنکي سب سے بڑي آرزو دنیا میں یه هے که وه راه اسلام میں شهید هوں' لا تعد و لا تحصی تیرے ساتهه هونگے - یهي هیں جو فطرتاً صرف تجهه ایسے پرستاران ملت هي کے فدائي هوسکتے هیں - یه وه فدائي هونگے جنکے لب مدت سے دریاے طونه کے سرد اور شیریں پاني پینے کے خواهشمند هیں - جو اب بهي ویانا کا محاصره کرسکتے هیں اگر انکي الهی قوتوں کا کوئي محاصره نه کرے - جو اب بهي فرانس کے سواحل کو پهر تکبیر کي آوازوں سے لرزا دینا چاهتے هیں' بشرطیکه کوئی مقدس صداے لاهوتي انکے دلوں کو بهي ایک لرزش اسلامیت سے لرزا دے -

پهر کیا تو ان کي ایسي حسین' ایسي جمیل آرزؤں کي قدر نہیں کریگا ؟ یه ایک رهبر کے طالب هیں - ان کو راسته بتادے اور راستے پر لگادے - کیا تو ایسا نہیں کریگا ؟

بلقان کی زمین پر ' طرابلس کے ریگستان پر ' شهدا کا خون سوکهنے سے پہلے ' معصوم بچوں کي هڈیاں گلنے سے پہلے ' بیوه عورتوں کے هلاک گریه هوجانے سے پہلے ' آ ' اے اپني دولت سعي کو ضائع کرنے والے آ ! ! !

میری آنکهیں تیري فرش راه هونگي ! میرے لب قدمبوسی کا شرف حاصل کرنیکے آرزو مند هیں -

شــاکر

فابریقه هماني - هرکه (قسطنطنیه)

(بقیه صفحه ۱۰ کا)

انگریز تو موقع کے منتظر هي تھے - انهوں نے فوراً چهه هولناک جنگي جهاز اور ایک سو سپاه بهیج دي اور آینده هر قسم کی مدد کا وعده بهي کیا ' نیز هدایت کي که خشکي میں ایک گهنٹه کي مسافت سے آگے نه بڑهنا -

انگریزي فوج نے چند قلعوں میں بیٹهکے امام کي فوج کا مقابله کیا اور بالاخر اسکو شکست دیکے خود سیاه و سفید کي مالک بن بیٹهي - جب انگریزوں کے قدم اچهي طرح جمگئے اور معاملات پوري طرح انکے هاتهوں میں آگئے تو انهوں نے دوباره امن و نظام قائم کیا -

اسوقت اگرچه سید فیصل امیر هے مگر درحقیقت تمام معاملات انگریزوں کے هاتهه میں هیں - وهي یہاں کے سیاه و سفید کے مالک هیں - سید فیصل ایک تنخواه دار ملازم هے جسکي مرضي وهي هے جو انگریزوں کي مرضي هے - وه نه اپني راے سے کوئي حکم دیسکتا هے اور نه کسي حکم کو روک سکتا هے -

یه هے وه عمان ' جسکي آزادي حفاظت کا عهد سنه ۱۸۴۳ ع میں اور پهر دوباره سنه ۱۸۸۶ میں کیا گیا تها ! یا ایها الذین آمنوا ان تطیعوا الذین کفروا ' یردوکم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین ' بل الله مولاکم و هو خیر الناصرین (۳ : ۹۵)

صالح هے - اس نے شرقیه کے لوگوں کو بیعت کی دعوت دی - اس بیعت کا مقصد یه تها که سید فیصل امام شرعي هو بادشاه نه هو' یعني اگر اسکا کوئي حکم یا معاهده خلاف شریعت هو تو وه رعایا پر واجب العمل نه هوگا بلکه اسکي پاداش میں وه خود مسند خلافت سے اتار دیا جائیگا - لا طاعة لمخلوق في معصیة الخالق -

سب سے پہلے قابله کے شیخ نے اسکے هاتهه پر بیعت کي -

شیخ سالم نے اپنے اس ارادے کي اطلاع سید فیصل کو دي - سید فیصل نے جواب دیا که وه امام بهي هے اور بادشاه بهي هے - وه اپني قلمرو میں بالکل آزاد هے یعمل ما یشا و یفعل ما یرید !

شیخ سالم اور شیخ عیسی کو جب یه جواب موصول هوا تو سخت غصه آیا - ان دونوں شیخوں اور انکے ساتهه انکے همخیالوں نے باهم ملکر تمام میخانوں' عفت فروشوں' مبلغین وغیره وغیره کے متعلق چند مطالبات سید فیصل کے سامنے پیش کیے - اسکے جواب میں سید فیصل نے کہا که انسان آزاد پیدا کیا گیا هے' پس میں اسکو مقید نہیں کرسکتا -

(دعــوت و بیعـــت)

اس خشک و قطعي جــواب کے بعد سمائم میں شیخ عبد الله سالمي' شیخ عیسی بن صالح' اور شیخ عبد الله بن سعید نے پوشیده طور پر ایک مجلس شوری منعقد کي' اور یه طے کیا که شیخ عبد الله بن حمید کو بهیجا جائے - وه تمام عمان میں گشت کرکے سید فیصل سے جنگ کے لیے بیعت لیں -

حسب قرار داد شیخ بن حمید گئے' اور تمام قبائل میں صلح کرا کے انمیں دوستانه تعلقات مستحکم کیے اور عہد لیا که وه سید فیصل سے بیک جسم و جان هو کے لڑینگے - اس مهم سے فارغ هوکے شیخ بن حمید تنوف آئے - تنوف ایک چهوٹا سا شہر هے جو نزوه کے قریب واقع هے - تنوف میں یہاں کے شیخ حمیر امامي سے ملے - شیخ حمیر امامي کے حکم سے تمام علماء اباضیه (خوارج) جمع هوے اور اس باب میں مشوره هوا - مشوره میں طے پایا که ایک امام مقرر کرکے اسکے هاتهوں پر بیعت کیجائے - چنانچه شیخ سالم بن راشد خروصي کے هاتهه پر بیعت کي گئي - بیعت کے بعد یه لوگ پوشیده طور پر نزوه آئے - اور وهاں کے باشندونکو امام کے هاتهه پر بیعت کي دعوت دي - اسکے دعوت کے جواب میں بہت سے لوگوں نے امام کے هاتهه پر بیعت کي - ان بیعت کرنیوالوں میں بنویام اور بنو کنود پیش پیش تے -

(مقابلـــه اور جنـــگ)

سید سیف بن احمد کو جو نزوه کے امیر اور خاندان بن سعید کے ممبر تے' یه خبر پہنچي تو وه ان لوگوں کو روکنے کے لیے حمله آور هوے - سخت جنگ هوئي - بہت لوگ کام آئے - خاص بنو سعید میں سے ۲۵ زیاده آدمي ضائع هوے - خود والي زخمي هوا اور بالاخر نزوه تسخیر هوگیا - یا یوں کہو که اپنے باشندوں کے ضعف اور حمله آوروں کي قوت کي وجه سے نزوه نے اپنے آپ کو حمله آوروں کے حواله کردیا - قلعه حصینه سے والي کي فوج نکلگئي اور انکي جگهه امام کي فوج وهاں قیام پذیر هوئي -

یه حالت دیکهکے والي ایک مسجد میں پناه گزیں هوا - لوگ وهاں پہنچے اور اس سے کہا که امام کي اطاعت قبول کرے ورنه آپ گرفتار کرلیے جائینگے اور پهر اسکے ساتهه ایک اسیر جنگ کا سا برتاؤ کیا جائیگا - والي نے ایک گهنٹے کي مہلت مانگي - مہلت دیگئي اور اس نے خود کشي کرلي -

نزوه میں امام نے زمام حکومت اپنے هاتهه میں لي' اور جب قدم جمگئے' تو بیت سلیط والوں سے کہلا بهیجا که "اطاعت کرو ورنه جنگ" انہوں نے اطاعت قبول کي - امام اپني فوج کے دو حصے کرکے آگے بڑها - ایک حصه نے بڑهکے اطوز اور دوسرے حصه نے رستاق کا رخ کیا -

فوج جونہي رستاق پہنچي' فوراً لوگوں نے بلا معارضت و مقاومت اطاعت قبول کرلي - یہاں سے فوج بلاد حزم کي طرف بڑهي - یہاں والوں نے بهي اطاعت قبول کرلي - بلاد حزم سے ولایت عوبي آئي' یہاں بهي کسي نے مقاومت نه کي -

برکة الموز والي فوج وهاں سے کامیاب هوکے ولایت ترکي میں آئي اور یہاں کے والي سے کہا که " اگر تم هم سے ملجاؤگے تو هم تم کو امام بنا دینگے " اس سبز باغ کو دیکهکر اس نے قلعه کي کنجیاں حواله کردیں - لوگوں نے فوراً اسکے سر پر ایک عمامه باندهکے کہا: "لو! مستعد هو جاؤ! همارے امام کے بعد اسکے جانشیں بننا!"

(سیــد فیصـــل اور امـــام)

سید فیصل کو جب یه حال معلوم هوا تو اس نے ایک هزار فوج جمع کي اور اپنے بیٹے نادر کو اس پر سپه سالار بنا کے امام کے مقابله کے لیے روانه کیا - نادر یه جمعیت لیکے چلا - جب امام کے جدید مرکز سمائم کے قریب پہنچا تو فوج کا بیشتر حصه امام کي فوج سے جا ملا - نادر کے ساتهه بلوص اور بنو سعید میں سے کچهه لوگ رهگئے جنکي مجموعه تعداد ۷۰ آدمیوں سے زیاده نه تهي - یه حالت دیکهکر وه مجبوراً سمائم کے قلعه میں پناه گزیں هوگیا اور محصور هوکے اس قلعه کي توپوں سے فائده اٹهاتا رها -

یہاں کے قبائل سے نادر کو ذرا بهي مدد نه ملي کیونکه قریباً سب کے سب امام سے ملگئے تے - مگر امام کو اس محاصره سے کوئي فائده نه هوا - نادر قلعه میں بیٹها شدید گوله باري سے امام کي فوج کو پامال کرتا رها - امام نے جب یه رنگ دیکها تو اسکو علی حاله چهوڑ کے شہر کا نہایت سخت محاصره کرلیا تاکه سید نادر قلعه سے نکلکے بهاگ نه جائے -

امام کے ساتهه جو شیوخ تے' وه فوجیں لیکے مختلف اطراف و جوانب ملک میں پهیلگئے - شیخ حمیر فوج لیکے سمائم سفلي کے طرف گئے - شیخ عیسی شہر سرور رکئے - سرور والوں نے اطاعت قبول کرلي - خود امام شیخ عبد الله کو لیکے سمائم علیا گیا اور نادر کو گهیرے پڑا رها' مگر جب دیکها که اس محاصره کا کوئي نتیجه نہیں نکلتا تو قلعه سے پندره منٹ کے فاصلے پر ایک سرنگ کهودي اور اسمیں آگ لگادي - اس سے قلعه کا ایک حصه تو اڑ گیا مگر کسي کو کوئي نقصان نہیں پہنچا - دوباره پهر بارود بهر کے آگ لگائي تو بارود کا اثر خود امام کي جماعت کي طرف پلٹ پڑا اور بہت سي جانیں کام آئیں -

شیخ عیسی اپني فوج کو لیے اندرون ملک میں بڑهتا گیا - جہاں جہاں سے گزرتا تها' وهاں کے لوگوں سے بیعت لیتا جاتا تها - یہاں تک که شہر نفتکا پہنچا - اتنے میں سید فیصل نے اسکے مقابله کے لیے ایک لشکر گراں بهیجا - یه لشکر جب خوشا تک پہنچا' تو شیخ عیسی اسکو دیکھے بغیر صرف اسکي آمد کي خبر سنکے سیب چلا آیا -

رستاق پر جو فوج قابض هوگئي تهي' وه بڑهتي هوئي عوابي آئي - یہاں سید فیصل کے لڑکے سید حمود اور سید حمد اور انکے ساتهه سید هلال والي برکه تها - جب فوج کو آتے دیکها تو یه لوگ بهاگے - امام نے شہر پر قبضه کرلیا' سرکاري فوج کو نکال دیا' اور ذخائر و اسلحه جسقدر موجود تے وه سب کے سب قبائل کے هاتهه فروخت کردیے -

(فتـــح اور موجـــوده حالت)

چالیس دن تک جنگ جاري رهي - جب سید فیصل نے دیکها که اب تاب مقابله نہیں تو اس نے انگریزوں سے مدد مانگي -

مراسلات

نـــدوة اور قوم کي سرد مهـــري

یه واقعه بهي عجائبـات عـالم میں سے ہے که جس قوم نے ندوة العلما کا خیر مقدم مرحبـا اور بارک الله کے پرجوش نعروں سے کیا هو' آج اسیکي جانب سے ایسي سرد مهریونکا ثبوت مل رها هو جسکي کچهه انتها نهیں - کیا وہ نعرہ هائے مبارکباد و شادماني اسلیے تیے که قوم نے ندوہ کو ایک بهت ضروري اور امید افزا شے خیال کیا تها ؟ اور کیا یه افسردگي اور بے اعتنائي اب اسلیے ہے که قوم کے نزدیک ندوہ اب وہ ندوہ نهیں رها' یا قوم کي وہ تمـام ضرورتیں جو ندوہ سے وابسته تهیں پوري هوچکیں ؟ یا یه که اس تبدیل نظامت سے قوم کچهه بد دل سي هوگئي ہے ؟ بهر حال قوم کي سرد مهریونکے وجوہ چاهے جو کچهه بهي هوں' میں یه ضرور عرض کرنے کي جرات کرونگا که قوم نـدوہ کي جانب سے غافل ہے' اور اگر اسي طـرح غفلت شعاري سے کام لیا گیا تو قوم کو اپني جگهه پر یه یقین کرلینا چاهیے که اب تک جو کچهه بهي اسنے ندوہ کیلیے کیا' اسمیں مطلقاً کسي خلوص و همدردي کا شـائبه نه تها - قوم نے نـدوہ کو صـرف ایک طلسمي کهیل سمجها تها جسکے تماشـه بینوں کي تعداد میں اضافه کیا گیا' اس سے زیادہ اور کچهه نهیں - ورنه یه غفلت نهیں تو اور کیا ہے که آج نـدوہ میں ایک انقلاب عظیم پیدا هوگیا ہے اور قوم ٹس سے مس تک نهیں ؟ اگر چنـد انجمنوں نے مولانـا شبلي صاحب کے قطع تعلق پر اظهار ناراضي کا رزو لیوشن پاس کرکے اراکین نـدوة العـلما کے پاس بهیجدیا تو کیا یـه کها جـاسکتا ہے که قومي دلچسپي کیلیے یه کافي تها' اور اسکو قومي دلچسپي کهه سکتے هیں؟ هرگز نهیں' میں قوم سے پوچهتا هوں که کیا اسیقدر همدردي ندوہ کے بقا اور بهبود کیلیے کافي ہے؟ اور پهر ندوہ کے حق میں اسکا کیا اثر مرتب هوا؟ یه تو صرف ایک رسمي طریقه تها جسکو چند افراد قوم نے ادا کردیا - اس میں کونسي همدردي اور کون سا مبارک خلوص پایا گیا؟

قوم کي اصلي همدردي اور اسکا سچا خلوص اس وقت هوتا جبکه بهي خواهاں ندوہ کسي مقام پر مجتمع هوتے' اسکي نا کامیوں کے اسباب پر غور فرماتے' اسکے فلاح اور بهبودي کے وسائل کي تلاش کرتے' اور ایک کامیاب اور امید افزا روش اختیار کرکے نـدوہ کو اسکے اصلي مقاصد و اغراض میں فایز المرام بنانے کي کوشش کرتے -

یه ایک حد تک ممکن ہے که صحیح هو که اگر بعد علحدگي علامۂ شبلي اراکین ندوة العلما نے انکي جگهه پر ایک ناظم کو منتخب کرلیا ہے تو کیا ضـرور ہے که قوم اسپر اعتماد نکرے؟ میں کهتا هوں که قوم ضرور اعتماد کرے' لیکن یه اعتماد یوهنوں بالغیب نهو' کیونکه وہ ملک مقرب نهیں' کوئي وحي منزل نهیں' کوئي رسول نهیں' بلکه کچهه بهي نهیں - کم از کم اتنا تو ضرور هو که قوم اسکے حالات سے واقف هو - اسکے فضائـل علمیه و دینیه سے آشنا هو - یه کسقدر حیرت انگیز اور افسوسناک امر ہے که ایک ایسي مجلس کا جسکے مقاصد عظیم الشان هوں اور جسکي کامیابي بهي یقیني هو' اور جسکا عزم وحید یه هو که قوم کي تمام وہ ضرورتیں جو ایک مدت سے مدفون اور قحط الرجال سے قریب الفنا هو چکي هیں' دوبارہ زندہ اور بار آور کیجائیں' اسکا میر مجلس ایک ایسا شخص کیا جاتا ہے جس کے نام سے قوم کے کان بهي آشنا نهیں - لیکن ایسا کیوں هوا ؟ صرف اسلیے هوا که قوم کي آنکهیں ندوہ کیطرف سے بند هیں' اور اسلیے هوا که اب وہ دل نهیں رهے جن میں همدردي اور خلوص کے جذبات تهے اور وہ هاتهه نهیں رهے جو همیشه بڑهنے کیلیے طیار اور مستعد رهتے تهے' اور وہ دماغ نهیں رهے جن میں قومي ضروریات پوشیدہ رهتي تهیں اور انکے تمام حقوق کي نگهداشت کي جاتي تهي - یـه کسقدر تعجب بالاے تعجب ہے که ناظم کا انتخاب صرف چند اشخاص کے هاتهوں سے هو جاتا ہے' اور قوم سے پوچها تک نهیں جاتا ؟ ناظم کو کیا پڑي ہے که قوم کے حصول آرا کا لحاظ کرے' اسکو ایک مغتنم موقع ملتا ہے اور ایک غیر معمولي قدر و قدرت چنـد منٹوں میں هاتهه آجـاتي ہے' وہ خوش خوش مسند نظامت پر جلوہ آرا هو جاتا ہے' اور پهر اسکا جو کچهه بهي جي چاهے کر گذرتا ہے -

میں حیران هوں که کس منه اور کس زبان سے کها جاتا ہے که هم میں بیداري اور قومیت کا احساس ہے ؟ اگر یهي بیداري اور احساس ہے تو میں سچ عرض کرتا هوں که یهه ایک نوم الحیات ہے جسکو غلط فهمي سے آپ بیـداري تصور کیے بیٹهے هیں - خـدارا سونچیے اور اپني ضروریات پر ایک گهري نظر ڈالکر ندوہ کے فلاح اور بهبودي کے اسبـاب فراهم کرنے میں سرگـرم هو جائیے ! و ما علینا الا البلاغ - والسلام

ایـم - احمد - از بارہ بنـکي

زندہ در گور مریضوں کو خوشخبري

یه گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکهتي هیں' زمانۂ انحطاط میں جواني کي سي قوت پیدا کردیتي هیں' کیساهي ضعف شدید کیوں نهو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتي هیں' اور همارا دعوی ہے که چالیس روز حسب هدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم هوگي جو بیان سے باهر ہے - ٹوٹتے هوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتي' اور چهرے پر رونق لاتي ہے - علاوہ اسکے اشتها کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بهي عدیم النظیر هیں' هر خریدار کو دوا کے همراہ بالکل مفت بعض ایسي هدایات بهي دیجاتي هیں' جو بجائے خود ایک وسیلۂ صحت ہے - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول بذمه خریدار چهه شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیه ۸ آنه

المشـــــتهر

منیجر کارخانۂ حبوب کا یا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکته

مطبوعات جديده

افـــادہ

قيمت سالانه ۲ - روپيه مع محصول - سول لائن - آگره

يه اردو کا ايک جديد ماهوار رساله هے جو نهايت نفيس کاغذ اور عمده چهپائي کے ساتهه گذشته نومبر سے نکلنا شروع هوا هے - جناب نواب حاجي محمد اسمعيل خان صاحب اسکے مدير اور ايڈيٹر هيں - غالباً مقصد اشاعت يه هے که ملک ميں جو تعليمي اور سياسي کام هو رهے هيں انپر ماهوار بحث کي جاے ' اور اوسکے علاوه " دوسرے قسم کي بهي سوشيل' مارل ' اور تاريخي مضامين " شائع کيے جائيں -

نـواب صاحب اردو کے قـديمي اهـل قلم هيں جبکه اردو کے لکهنے والے بهت کم تهے اور نه اسقدر رسائل و اخبار نکلتے تهے - علي گڈه انسٹيٹيوٹ گزٹ ميں عرصے تک انکے مضامين نکلے هيں اور مشهور رساله " معارف " کے بهي وه نه صرف مالک تهے بلکه ايڈيٹري ميں بهي شريک تهے - اميد هے که انکي ايڈيٹري ميں يه نيا رساله ترقي کريگا ' اور ديگر اهل قلم بهي انکي اعانت کرينگے -

نومبر کا نمبر بطور نمونے کے شائع کيا گيا هے اسليے اسميں صرف وه مضامين جمع کرديے هيں جو بعض اخبارات ميں شائع هوے تهے ' مگر دسمبر کے نمبر ميں متعـدد مستقل مضامين هيں اور پهلا مضمون جو ايجوکيشنل کانفرنس کے متعلق هے ' نهايت مفيد نقد و مشوره پر مشتمل هے اور ارباب کار کيليے قابـل توجه ' بشرطيکه وه توجه کرنا چاهيں -

نواب صـاحب کے سياسي افکار و آرا سے آجکل بڑا طبقه قوم کا مخالف هے ' اور يه امر بهي آشکارا هے که وه الهـلال کے کاموں سے خوش نهيں هيں ' تاهم ميں يه کهنے سے کسي طرح باز نهيں رهسکتا که نواب صاحب جس استقلال اور يک رنگي سے اپنے سياسي عقائد پر قائـم هيں ' اور جس غير متزلزل لب و لهجـه ميں هميشه اپنے خيالات ظاهر کرتے رهتے هيں ' ميں اپنے عقيدے ميں اُسے نهايت قابل تعريف و تحسين سمجهتا هوں -

زمانے کے خيالات يکسر پلٹ گئے هيں اور وقت کے طوفان نے بڑے بڑے محکم ستونوں کو بهي اپني جگه سے هلا ديا هے - جو لوگ پچهلي صحبتوں کے مشهور رکن سمجهے جاتے تهے اور کل تـک اپنے گذشته اصولوں کا وعظ کررهے تهے ' انهوں نے بهي زمانے کا رنـگ ديکهکر بالاخر اپني جگه چهوڑدي ' اور زياده نهيں تو نئے خيالات و عقائد کي طرف دو چار قدم تو ضرورر بڑهه آئے ' مگر تاهم لوگ ديکهه رهے هيں که نواب صاحب ممدوح اپنے خيالات پر اُسي استحکام و استواري سے قائم هيں جس طرح گذشته عهد ميں تهے ' اور هر موقعه پر بلا تامل اور بلا خوف تحقير و تضحيک اپني قديمي راے ظاهر کرتے رهتے هيں -

لوگ هميشه انکے خيالات کي مخالفت کرتے هيں اور شايد هي کسي شخص کے سياسي خيالات کو اسدرجه عام طور پر مذموم سمجها گيا هو ' جس قدر نواب صاحب کي تحريرات کو - عموماً انکي تحريرات کو حکام کي خوشامد اور انتها درجه کي خوشامد سے تعبير کيا جاتا هے ' تاهم وه اسکي کچهه پروا نهيں کرتے اور اپنے خيالات برابر ظاهر کرتے رهتے هيں -

ميں نے کسي قدر تفصيل سے اس امر کو اسليے لکها که ميں انکے استقلال ميں آجکل کے لوگوں کيليے ايک بڑي عبرت پاتا هوں - انکو خوشامد اور غلامي کا الزام ديا جاتا هے - ميں چاهتا هوں که کاش آجکل کے مدعيان حريت کي آزادي ميں بهي ويسا هي استقلال غير متغير اور استقامت محکم پيدا هو جاے ' جسقدر ثبات و يک رنگي نواب صاحب کي خوشامد اور غلامي ميں هے !

اگر ايسا هو تو پهر مصيبتوں کا خاتمه هے - ياد رکهو که کفر هو يا ايمان ' پهلي چيز استقامت هے ' اور ايمان نفاق آلود سے ثبات کفر بهر حال بهتر هے :

در دل بودن درين ره سخت تر عيبيست سالک را
خجل هستم زکفر خود که دارد بوے ايماں هم !

اُس حريت کے ادعا کو ليکر کيا کيجيے جسميں ايک ادنی سی آزمايش کي بهي تاب نه هو ؟ و لله در الشاعر :

وفـاداري بشـرط استـواري اصـل ايمـاں هے
مرے بتخانے ميں تو کعبے ميں گاڑو برهمن کو

ميں جانتا هوں که جمود فکر اور استقامت راے ' دو مختلف چيزيں هيں ' اور جس طرح ثبات راے ايک عمده جوهر اخلاقي هے ' اُسي طرح طلب حق اور اعتراف گمرهي بهي بنياد هدايت و سعادت هے - ليکن اگر ايک شخص کو اپني غلطي محسوس نهيں هوتي اور اسليے اپني غلط راے پر صداقت سے قائم هے ' تو اُسکي راے کي تو پوري سختي سے تغليـط کيجيے ' مگر ساتهه هي اُسکي استقامت کي پوري فياضي سے تعريف بهي کيجيے ' اور بن پڑے تو اپنے حق کے قيام کيليے اُسکے باطل کے ثبات سے سبق ليجيے !

اگر افاده کو تمام اردو اخبار و رسائل اور قومي کاموں پر انتقاد و بحث کيليے مخصوص کرديا جاے تو يه بهت بهتر هوگا ' کيونکه اُس قسم کا کوئي اردو رساله ملـک ميں نهيں هے -

چهپائي لکهائي اور ضخامت کے اعتبار سے قيمت نهايت کم هے اور اميد هے که لوگ اسکي قدرداني ميں بخل نه کرينگے کيونکه ملک ميں سنجيده رسائل کي ضرورت شديد هے ' اور گو انکے سياسي آرا سے هم لوگوں کو اختلاف هو تاهم رسالے کے ديگر حصص کے فوائد ميں تو کلام نهيں -

جــزائــر فـلـي پـائـن

شیخ الاسلام کا تقرر اور دعوۃ دینیہ کي تحریک

الشيخ محمد وجيهه النـابلسي

(جزائر فلي پائن ے باغات کا ایک منظر ۱)

(جزيرہ مورو (فلي پائن) کا ایک مکان)

الهلال كي کسي گذشته اشاعت میں جزائر فلپي پائن کے مسلمانوں کا تذکرہ به تفصیل هوچکا هے - قارئین کرام کو یاد هوگا که مسلمانان جزائر مذکورہ نے اپنے امریکن گورنر میجر فنلي کو اپنـا وکیل بنا کر قسطنطنیه بهیجا تها ' اور اُس نے پیشگاہ خلافۃ علیه میں انکي جـانب سے مندرجۂ ذیل مواد عرض کیے تھے :

" مسلمانان فلي پائن نے مجهے بهیجا هے تاکه میں ان کي جانب سے سلطان المعظم کے رئیس دیني اور خلیفـۃ المسلمین هونے کي حیثیت کا اعتراف کروں ' اور اطمینان دلاؤں که ریاست هاے متحدہ امریکه ان کے مذهبي امور میں کسي طرح کي مداخلت کرنا نہیں چاهتي بلکه انکي دیني حالت کي اصلاح و ترقي کي خواهشمند هے -

نیز وہ چاهتے هیں که پیشگاہ خلافت سے انکے لیے ایک شیخ الاسلام مقرر کرکے بهیجا جاے جو انکے مذهبي اعمال و اعتقاد کي اصلاح کرے ' اور اُسکي نگراني میں وہ ایک سچے مسلمان هونے کا درجه حاصل کرسکیں - حکومت امریکه نے انکي اس خواهش کو معقول قرار دیا هے اور وہ اپنے صرف و تنخواہ سے ایک ایسے رئیس دیني کے تقرر کي بدل خواهشمند هے "

سلـطان المعظم نے انکي درخواست کو منظور فرمایا اور جزائر فیلي پائن کیلیے " شیخ الاسلام " کا ایک عہدہ قرار دیا گیا جسکے مصارف حکومۃ امریکه دیگي ' اور جو اپني ریاست دیني میں بکلي آزاد و خود مختار هوگا -

چنانچه اس عہدۂ جلیله پر سب سے پہلے جو بزرگ مامور هوے ' وہ حضرۃ الشیخ ' السید محمد وجیه افندي النـابلسي امین الفتـاوئ مشیخت اسلامیه هیں -

تمامؑ امور ضروریه کے طے پا جانے کے بعد وہ آستانے سے بعزم جزائر روانه هوگئے - ۱۴ - دسمبر کو بمبئی پہنچے - وهاں سے دهلي آئے - دهلي سے علیگڈہ ' علي گـڈہ سے دیو بنـد گئے - پھر چند دنوں به تقریب اجتماع اسلامي آگرہ میں تشریف فرما رهے - وهاں سے کلکته اور رنگون هوتے هوے غالباً فلي پائن روانه هوگئے هیں -

السيد محمد وجيهه افندي ' شيخ الاسلام جزائر فلي پائن

آگرہ میں مجهے سید موصوف سے شرف نیاز حاصل هوا ' اور دو تین مفصـل صحبتیں مختلف شئون و مسائل اسلامیه و سیاسیه پر هوئیں - وہ ایک نوجوان فاضل هیں جنکا اصل وطن نابلس (اطراف شـام) هے ' مگر پرورش قسطنطنیه میں پائي هے ' اور علوم دینیـه کي تحصیل و تکمیـل کے ساتھ فرانسیسي اور (غالباً) جرمن زبان کو بهي حاصل کیا هے - ترکي کے توطن کي وجه سے ترکي زبان مثل مادري زبان کے بولتے هیں ' اور عربي بطور زبان ثاني کے مگر صحیح و فصیح -

میں نے انهیں ایک فاضل ' وسیع المعلومات ' اور ایک عالم منور الفکر و روشن خیال پایا - انکے خیالات میں جمود نہیں هے ' مگر ساتھ هي غیر معتدل آزادي بهي نہیں هے - عہد حمیدي کا ذکر آیا تو انهوں نے اسکے استبداد و جبر کو مخالف کتاب و سنت بتلایا ' لیکن نئے عہد عثماني کي بے اعتدالیاں بیان کي گئیں تو انکو بهي انهوں نے تسلیم کیا -

دعوۃ و اصلاح کے مسئله میں وہ بالکل الهلال کے مشرب سے متفق

اقتــراعيات عثمانيـــه

ايـک عثـماني طيـارة

شوکت بلقيس خانم

انـگلستان کي نئي ڈاک کے اخـبارات ميں مس فـريهوک (Miss Frehauke) کا تـذکرہ نهـايت فخر و مبـاهات کے ساتهه کيا گيا ہے جس نے ايک هوائي جهاز ميں کچهه دور تک سفر کيا -

يورپ ميں ايسا هونا کچهه بهي عجيب نهيں ' بلکه ايک ايسي معمولي بات ہے جسکا تذکرہ بهي ضرروري نه تها - البته حال ميں ايک نوجوان ترک خاتون شوکت بلقيس خانم کا هوائي جهاز ميں اوڑنا اور ادرنه سے قسطنطنيه تـک آنا ' يقينـاً ايسا واقعه تها جسپر فرانس کے تمام اخبارات و رسائل نے بجا طور پر تعجب کيا -

خانم موصوفه ايک نوجوان تـعليم يافته خاتون اور فتحي بک کي بيوي هيں - پچهلے دنوں جو مشهور انجمن خواتين عثمانيه کي اعانة حکومت کيليے قائم هوئي تهي ' اُسکي تاسيس ميں سب سے زيادہ حصــه انهوں نے ليا تها - انـقلاب دستوري کے بعد باعانـة احمد رضا بک جو جمعية طلب حقوق نسواں کيليے قائم هوئي تهي ' جسکے دو عـظيم الشان جلسے منعـقد هوکر تمام يورپ ميں مشهور هوگئے تهے ' اور جسکي اعانت کا سلطان المعظم نے به نفس نفيس وعـدہ کيا تها ' اسکے ارکان مشهورہ ميں سے ايک رکن رکين يهي بلقيس خانم تهيں -

انکے اس مردانه وار طيّـران هوا نے تمام ترکي ميں شهرت حاصل کرلي ہے ' اور متعدد مقامات سے عورتوں کي انجمنوں نے انکے ليے تحائف بهيجے هيں - اوڑنے سے پہلے اور بعد ' خواتين عثمانيه کے دو جلسے منعقـد هوے ' جسميں بڑے بڑے اعيـان و مشاهير کي خواتين شريک تهيں - بلقيس خانم نے ايک فصيح و بليغ تقرير کي اور کها :

" وقت آگيا ہے که اپني ملت کے زوال و ادبار کے ماتم ميں هم عورتيں بهي مساويانه حصه ليں ' کيونکه هر بات ميں هم اپنا مساويانه حق مردوں سے طلب کرتي هيں "

انهوں نے کها که :

" هوائي جهاز ميں بيٹهکر کچهه دور تـک جانا اب متمدن عالم کي ايک نهايت هي معمولي اور عامة الورود بات هوگئي ہے - اسميں کوئي ندرت نهيں پس ميں نے جو يه ارادہ کيا تو اسليے نهيں که يه کوئي عجيب اور نادر واقعه هوگا ' بلـکه صرف اس غـرض سے که

بلقيس خانم هوائي جهاز ميں

همت اور اقـدام عملي کي ايک نظير قائم کروں - وہ ميري ملت محبوب و محترم کيليے اولوالعـزمانه اعمال کا محرک ' اور بـلند نظرانه مقاصد کيليے داعي هو "

خـانم موصوفه کي اس دليري نے تمام خواتين عثـمانيه ميں ايک تازہ روح عمل پهونک دي ہے - صرف عورتيں هي نهيں بلکه مردوں پر بهي اسکا همت افزا اثر پڑا ہے - انهوں نے اپنے ساتهه بهت سے چهپے هوئے اوراق رکهه ليے تهے جو هر آبادي پرسے گذرتے هوئے پهينکتي جـاتي تهيں - اُن ميں سے بعض پر طلب غيرت و حميت کے جملے تهے ' بعض پر دعائيه فقرے ' اور اکثر اوراق پر تو يه لکها تهـا که " ملـة نجيبة عثمـانيه کے نام ' غيرت ' حميت ' صـداقت ' اور عمل کا پيام مقدس !! "

يه گويا دارالخلافـة عثمانيـه کا ايک اقتراعي واقعه ہے - ليکن جو باقاعدہ اور منظم آزادي بوجه اپني حکومت هونے کے وهاں جديد نسل کي عورتوں کو ملي ہے ' اميـد ہے که وہ ابهي عرصے تـک اُنهيں بے اعتدالانه آزادي کے نقائـص سے محفوظ و مصئون رکهيگي -

گذشته ڈاک کے تمام عثماني جرائد و رسائل نے اس واقعه کي تشهير و تعظيم ميں حصه ليا ہے ' اور مصور رسائل نے اس دليرانـه سفر فضائي کے مختلف حصونکي تصويريں شائع کي هيں - على الخصوص معاصر محترم آستانه " شهبال " اور " رسملي " جنکي اشـاعـات کا بـڑا حصه اسي واقعـه کے رسوم و صـور سے پـر ہے - هم بهي تين مختلف تصـويريں معـاصرين آستـانه سے نقل کرتے هيں -

دو تصويريں تو خود خانم موصوفه اور هوائي جهاز کي هيں ' اور ايک تصـوير اُس مجلس خـواتين کي جو اُس موقعه پر منعقد هوئي تهي -

بلقيس خانم هوائي جهاز کے لباس ميں

مذاكرۂ علميه

اثــار عـــرب

مصر کے موجودہ تعلیم یافتہ اشخاص سے مجھے ہمیشہ بے اعتقادی رهي ہے ' الا دو شخص ' ایک قاسم امین بک مرحوم صاحب تحریر المراۃ ' اور دوسرے احمد زکي بک صاحب السفر الي المؤتمر و الدنیا في باریس وغیرہ -

پچھلے دنوں احمد زکي بک نے جامعہ مصریہ میں اثار عرب پر تقریروں کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا ' جسمیں مختلف مواضیع ادب و تاریخ و علوم و علم اللسان پر نہایت وسعت نظر و دقت رائے سے بحث کي تھي - اب ان سب کا مجموعہ شائع ہو گیا ہے - آج انکي ایک تقریر کا تھوڑا سا حصہ درج کیا جاتا ہے جو زیادہ خشک اور علمي نہیں ہے تاکہ عام طور پر دلچسپي سے پڑھا جاے (ایڈیٹر) -

حضرات !

سب سے پہلے میں عربي طریقہ پر سلام کرتا ہوں اور ہر شخص سے فرداً فرداً کہتا ہوں کہ " سلام علیک " اسکے بعد میں اسلامي طریقہ پر سلام کرتا ہوں اور کہتا ہوں " السلام علیکم " -

اس سلام مزدوج کے بعد میں وہ لفظ استعمال کرتا ہوں جو اهل فرنگ نے عربوں سے لیا ہے اور جسے بلحاظ معني اصلي کے میں آپ سے کہتا ہوں ' یعني " Salamlek " -

حضرات ! اهل یورپ تو اس تیسرے لفظ کو تملق و تذلل اور انتہاء خضوع و خشوع کے لیے استعمال کرتے ہیں ' مگر در حقیقت یہ لفظ اس اثر کا ہمیں پتہ دیتا ہے جو اسلامي تمدن نے یورپ کي مغربي قوموں پر ایک زمانے میں ڈالا تھا -

کیا اس عالم کي یہ سنت جاریہ نہیں ' کیا تمدن کا یہ قاعدہ نہیں کہ جب مختلف و متبائن قومیں باہم ملتي ہیں اور ایک کو دوسرے سے سابقہ پڑتا ہے ' تو ضرور اس سے ایک کا اثر دوسرے پر پڑتا ہے ' اور یہ اثر اسقدر قوي ہوتا ہے کہ بالاخر عام اور خاص ' دونوں قسم کے حالات میں ظاہر ہوتا ہے ؟ اس تاثیر کا سر چشمہ تمدن کي قوت ہے - غالب و چیرہ دست قوم معراج تمدن کے جسقدر بلند زینے پر ہوگي ' اور مغلوب قوم پر اسکو جسقدر تسلط و اقتدار حاصل ہوگا ' اسي نسبت سے یہ اثر بھي کمزور و ضعیف اور قوي و استوار ہوگا -

کسي قوم میں جب تمدن پھیلتا ہے ' تو ضرور اسکے افراد بھي اس بسیط زمین پر پھیلتے ہیں اور دوسري قوموں پر غالب ہوجاتے ہیں - وہ قبائل جو اسکے جوار میں یا اسکے ساتھہ رہتے ہیں ' اسکا کہنا مانتے ہیں ' ان پر فوراً اس قوم کو یک گونہ حکومت حاصل ہوجاتي ہے گو یہ حکومت ظاہري نہ ہو بلکہ معنوي ہو - جو لوگ تفکر و تامل کو کام فرماتے ہیں انہیں اس حکومت معنوي کے آثار تجارت ' زراعت ' صنعت ' اخلاق و عادات ' علوم و معارف ' بلکہ لہو و لعب ' ظرافت و مزاح ' وقار و رندي ' غرضکہ زندگي و تمدن کے ہر شاخ و مظہر میں اسطرح نظر آجاتے ہیں ' جسطرح صبح کي پیشاني یا دن کي روشني نصف النہار میں !

اجتماع و تمدن کے اس بدیہي قانون کے ثبوت کے لیے میں آپ کو دور نہیں لیجاتا - صرف اتنا کہتا ہوں کہ آپ ذرا اپنے گرد و پیش پر ایک نظر ڈالیں - کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم میں سے ایک شخص جو اپني مادري زبان بھي اچھي طرح بول نہیں سکتا اور (اسکے نزدیک) اسکي بدقسمتي سے خدا نے اسکو کسي عجمي زبان میں استعمال و انہماک کا موقع بھي نہیں دیا ' مگر با ایں ہمہ جب وہ اپنے کسي دوست اور ہم چشم سے ملتا ہے تو فوراً کہتا ہے : " بونجور موں شیر بوں سیوار " (یہ ایک فرانسیسي کلمۂ مزاج پرسي و تعارف ہے جو اب فرنگي ماب مصریوں میں بجاے کیف حالک کے جاري ہوگیا ہے ' اور انکي تقلید سے اسکا استعمال اسقدر بڑھگیا ہے کہ عام طور پر ہر شخص بولنے لگا ہے حتی کہ سلام علیک تک متروک ہے ! - الہلال) کیا یہ امر اب قطعي نہیں کہ عنقریب وہ دن آنے والا ہے جبکہ ہمارے لڑکے گھروں میں بھي گوڈ مارننگ گوڈ نائٹ مائي ڈیر ' کہا کرینگے -

نہیں ' وہ دن تو آگیا - اب تو گھروں میں بھي ہمارے لڑکوں کي زبان سے یہي نکلتا ہے -

لعمري (اپني عمر کي قسم) ' یہ نفوس کا ضعف ' مزاج کي کمزوري ' اور اخلاق کي پستی ہے - یہ حرکت علما کے نزدیک تنگ ظرفي ہے اور نیم علما کے نزدیک خود نمائي - رہے جاہل تو انکے لیے اسقدر کہدینا کافي ہے کہ وہ جاہل ہیں !

میرے نزدیک اس تنگ ظرفي اور خود نمائي ' دونوں کے خلاف اخلاقي جنگ کرنا چاہیے تاکہ ہم اپني قومیت اور زبان کو محفوظ رکھہ سکیں ' اور اپنے ملک کے زندہ کرنے کے متعلق ہماري کوششیں کامیاب ہوں -

لیکن آج شب کي صحبت کا میرا موضوع مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں بہت سے مقامات پر عربي الفاظ کے بدلے غیر عربي الفاظ استعمال کروں ' یہ اسلیے تاکہ ان پس ماندہ آثار اور لازوال ماثر کو بیان کرسکوں جو ہمارے آباء و اجداد یورپ کي قوموں میں اپنے بعد چھوڑ آئے ہیں - (اسکے بعد خطیب نے فرانسیسي زبان کا ایک فقرہ لکھا ہے مگر وہ ہم نے اسلیے حذف کردیا کہ قارئین الہلال میں بمشکل کچھہ لوگ ایسے ہونگے جنکے لیے وہ چند اصوات مرتبہ سے زیادہ ہو - الہلال)

آپ نقش حیرت بنجائینگے جب میں آپ سے کہونگا کہ (Ebahi) اور (Ahuri) یہ دونوں فرانسیسي لفظ خالص عربي اصل سے مشتق ہیں - پہلا لفظ (Ebahi) جسکے معني پریشان و حیران کے ہیں ' اور اسي طرح اطالي زبان کا یہ فعل (baire) جو اسکے ہم معني ہے ' دونوں عرب کے اس قول سے نکلا ہے کہ " فلان مائر بائر " یعني حیران و پریشان ہیں - دوسرا لفظ یعني (Ahuri) جسکے معني مبہوت و مرعوب ہونیکے ہیں ' وہ بھي اس جملے سے نکلا ہے کہ " بہرت فلاناً فانبہرا " کیا اب بھي کسیکو حیرت و تعجب ہے ؟ حالانکہ جب سبب ظاہر ہو جاے تو تعجب دفع ہو تا جاتا ہے ' اور اشتقاق جسقدر واضح ہے وہ تو ظاہر ہي ہے -

اس فرانسیسي فقرہ میں میں نے ایک لفظ (Sauche) استعمال کیا تھا - یہ لفظ بھي عربي نژاد ہے - اگر اطالي لہجہ میں اسکا تلفظ کریں تو " سوکي " ہوگا ' اور اگر ہم اطالي زبان میں اسکے ہم معني لفظ تلاش کریں تو ہمیں دو لفظ (Zicca) اور (Zocco) ملینگے ' اور اگر اب ہم اسکے بعد یہ آیت تلاوت کریں : کزرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوي علی (سوقہ) یعجب الزراع تو اسکا مشتق منہ واضح ہو جائیگا (یعني لفظ سوق) -

هیں مجهے پوري امید ہے کہ انشاء الله العزیز انکا قیام جزائر فلي پائن میں ایک قوي حرکت دیني پیدا کر دیگا - مسئلۂ تبلیغ اسلام کے متعلق میں نے بہت سے مطالب ضروریہ انکي خدمت میں عرض کیے هیں -

ایک ایسے دور دراز مقام کے قیام کو منظور کرنا هي انکے ایثار نفس کي دلیل بین ہے - انهوں نے اس دیني خدمت کیلیے تنخواہ لینا بهي گوارا نہیں کیا - صرف پچاس پونڈ ماهانه اپنے مصارف کیلیے لینگے ' اور قسطنطنیہ میں انکے اهل و عیال کیلیے ٣٠ پاؤنڈ ماهانه پہنچتے رهینگے -

انهوں نے کرنل فنلے سے یہ طے کر لیا ہے کہ وہ تبلیغ اسلام کے بارے میں بالکل آزاد و خود مختار هونگے - عربي تعلیم کے نشر و اشاعت میں حکومت معلیه انهیں مدد دیگي - خطبہ میں سلطان المعظم کا نام لیا جایگا ' اور انکے تمام احکام و اوامر دربار خلافة کے احکام تصور کیے جائینگے -

جزائر فیلي پاین میں مسلمانوں کي آبادي پانچ لاکهہ سے زیادہ ہے - انکے علاوہ قدیمي بت پرستي بهي باقي ہے جو بہت تهوڑي سعي سے مبدل به اسلام هو سکتي ہے -

هندوستان کے مسلمانوں کے لیے یہ سمجهنا مشکل هوگا کہ دولة برطانیه جو کچهه اپنے سات سے دس کروڑ مسلمان رعایا کیلیے نہیں کرسکتي ' اس سے کہیں زیادہ ریاست هاے متحدۂ امریکہ صرف پانچ لاکهہ نفوس اسلامیہ کیلیے کر رهي ہے - وہ خود اپني معرفت سے انکے لیے ایک شیخ الاسلام مقرر کراتي ہے اور سلطان المعظم کے تحت ریاست دیني انهیں سپرد کردیتي ہے - انگلستان کیلیے (بقول ٹائمس) ایک وحشي گھوڑے کے خون کے آگے تمام مسلمان رعایاے هند کا اضطراب اور ایک عظیم الشان اسلامي حکومت کي تباهی کوئي شے نہیں ' مگر غنیمت ہے کہ امریکہ ایسا نہیں سمجهتي !

حال میں سر ولیم ویڈر برن کي ایک چٹهي اخبار نیشن میں شائع هوئي ہے جسمیں انهي جزائر فلي پائن کا ذکر ہے اور امریکہ کے طرز حکومت سے گورنمنٹ هند کا مقابلہ کیا ہے - وہ لکهتے هیں :

" امریکہ کے پریسیڈنٹ ولسن کا رویہ اهل برطانیه کیلیے قابل غور و عبرت ہے - جب هندوستان کي کونسل میں مسٹر گوکهلے کا بل جبري تعلیم کے متعلق نامنظور هوا تو اسي وقت بیان کیا گیا تها کہ جزائر فلي پائن میں امریکن گورنمنٹ نے میونسپلٹیوں کے ذریعہ جبري تعلیم رائج کردي ہے ' اور اسکا نتیجہ یہ ہے کہ برٹش انڈیا کے مقابلہ میں وهاں طلبا کي تعداد دس حصہ زیادہ نظر آتي ہے !

پریسیڈنٹ ولسن نے علانیه وعدہ کیا ہے کہ امریکن گورنمنٹ بہت جلد ان جزائر کو آزادي عطا کر دیگي ' مگر هندوستان کو ابتک کوئي ایسي امید نہیں دلائي گئي ! ! "

زمینـــدار ریلیف فنڈ ڈیپوٹیشن

بسرپرستي علامہ عبد الله عمادي ایڈیٹر زمیندار بغرض فراهمي چندہ ٢١ جنوري کو لاهور سے روانہ هوگا - همیں اپنے مسلمان بهائیوں سے پوري توقع ہے کہ حتی الامکان اس ڈیپوٹیشن کي حوصلہ افزائي سے اپنے قومي اخبـار (زمیـنـدار) کے ساتهہ سچي همدردي اور محبت کا عملي ثبوت دینے سے دریغ نہیں فرمائیں گے -

منیجر زمیـنـدار

مشاهیر اســلام رعایتي قیمت پر

(١) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ٣ آنہ رعایتي ١ آنہ (٢) حضرت بابا فرید شکر گنج ٣ آنہ رعایتي ١ آنہ (٣) حضرت محبوب الهي رحمة الله علیه ٢ آنہ رعایتي ٣ پیسہ (٤) حضرت خواجہ حافظ شیرازي ٢ آنہ رعایتي ٣ پیسہ (٥) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوي ٣ آنہ رعایتي ١ آنہ (٦) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ٣ آنہ رعایتي ١ آنہ (٧) حضرت امیر خسرو ٢ آنہ رعایتي ٣ پیسہ (٨) حضرت سرمد شهید ٣ آنہ رعایتي ١ آنہ (٩) حضرت غوث الاعظم جیلاني ٣ انہ رعایتي ١ انہ (١٠) حضرت عبد الله بن عمر ٣ انہ رعایتي ١ آنہ [١١] حضرت سلمان فارسي ٢ آنہ رعایتي ٣ پیسہ [١٢] حضرت خواجہ حسن بصري ٣ آنہ رعایتي ١ آنہ [١٣] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ٢ آنہ رعایتي ٣ پیسہ (١٤) حضرت شیخ بهاالدین ذکریا ملتاني ٢ آنہ رعایتي ٣ پیسہ (١٥) حضرت شیخ سنوسي ٣ آنہ رعایتي ١ آنہ (١٦) حضرت عمر خیام ٣ آنہ رعایتي ١ انہ (١٧) حضرت امام بخاري ٥ آنہ رعایتي ٢ آنہ (١٨) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ٤ آنہ رعایتي ٦ پیسہ (١٩) شمس العلما ازاد دهلوي ٣ انہ رعایتي ١ انہ (٢٠) نواب محسن الملک مرحوم ٣ انہ رعایتي ١ انہ (٢١) شمس العلما مولوي نذیر احمد ٣ انہ رعایتي ١ انہ (٢٢) آنریبل سر سید مرحوم ٥ رعایتي ٢ انہ (٢٣) رائٹ انریبل سید امیر علي ٢ انہ رعایتي ٣ پیسہ (٢٤) حضرت شهباز رحمة الله علیه ٥ آنہ رعایتي ٢ آنہ (٢٥) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ٥ انہ رعایتي ٢ نہ (٢٦) حضرت شبلي رحمة الله ٢ انہ رعایتي ٣ پیسہ [٢٧] کرشن معظم ٢ آنہ رعایتي ٣ پیسہ [٢٨] حضرت ابو سعید ابو الخیر ٢ انہ رعایتي ٣ پیسہ [٢٩] حضرت مخدوم صابر کلیری ٢ انہ رعایتي ٣ پیسہ [٣٠] حضرت ابونجیب سهروردي ٢ انہ رعایتي ٣ پیسہ [٣١] حضرت خالد بن ولید ٥ انہ رعایتي ٢ انہ [٣٢] حضرت امام غزالي ٦ انہ رعایتي ٢ انہ ٢ پیسہ [٣٣] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ٥ انہ رعایتي ٢ انہ [٣٤] حضرت امام حنبل ٤ انہ رعایتي ٦ پیسہ [٣٥] حضرت امام شافعي ٦ انہ رعایتي ١٠ پیسہ [٣٦] حضرت امام جنید ٢ انہ رعایتي ٣ پیسہ (٣٧) حضرت عمر بن عبد العزیز ٥ - آنہ - رعایتي ٢ - آنہ (٣٨) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکي ٣ - آنہ رعایتي ١ - آنہ (٣٩) حضرت خواجہ معین الدین چشتي ٥ - آنہ - رعایتي ٢ آنہ - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحہ کي قیمت یک جا خرید کرلیجیے صرف ٢ روپیہ ٨ - انہ - (٤٠) یاد رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ١٢ - انہ رعایتي ٦ - انہ (٤١) آئینہ خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ٥ انہ - رعایتي ٣ - انہ - [٤٢] حالات حضرت مولانا روم ١٢ - آنہ - رعایتي ٦ - انہ - [٤٣] حالات حضرت شمس تبریز ٦ - انہ - رعایتي ٣ انہ - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [٤٤] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ١ روپیہ ٨ انہ [٤٥] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمہ ڈیڑهہ هزار صفحہ کي تصوف کي لا جواب کتاب ٦ روپیہ ٧ انہ [٤٦] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے حالات اور ارشادات ٢ روپیہ ٨ انہ [٤٧] رموز الاطبا هندوستان بهر کے تمام مشهور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي مع انکي سینہ به سینہ اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کیے گئے هیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع هوا ہے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي ہے انکے نام بهي لکهدئے هیں - علم طب کي لاجواب کتاب ہے اسکي اصلي قیمت چهہ روپیہ ہے اور رعایتي ٣ روپیہ ٨ انہ [٤٨] الجریان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ٢ انہ رعایتي ٣ پیسہ [٤٩] صابون سازي کا رسالہ ٢ انہ رعایتي ٣ پیسہ -

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ صوفي پنڈي بهاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

بریدِ فرنگ

سنـــہ ۱۳ - اور هــــلال

قديم و جديد مسئله شرقيه

(از کریفک ۲۷ دسمبر)

انيس سو بارہ نے همیں پرانے " مسئلــہ شرقيــہ " کا خاتمه دکھایا اور انيس سو تيرہ نے اپني طنز آمیز فیاضي سے ایک نیا مسئله ' شرقيه " ایجاد کردیا - یهي شے اس سال کي اصلي مزيت اور دیرپا خصوصیت هے جسکي وجه سے یه سال یورپ کي تاریخ میں همیشه مشهور و معروف رهیگا -

اس لحاظ سے یه سال نه صرف برا تها ' بلکه بلا ادنی مبالغه کے ایک مضرت رساں سال تها - بلقان میں یورپ کي بزدلي اور شدید بربریت کي کامیابي سے جو کچهه هوا ' ارباب سیاست کے لیے امید کي برباد شده صورت هے ' اور اصحاب خیال (Idealist) کے لیے اس فریب کا انکشاف جسمیں وہ اب تک مبتلا تھے - مگر یه اسکي اکیلي برائي نهيں کیونکه یه اپنے اندر اور بهي برائیاں رکهتا هے -

اس نے آینده کے بے گناه لوگوں کے لیے ایک ایسا بوجهه ترکه میں چهوڑا هے ' جسکا فیصله وہ همیشه کے لیے کرسکتا تها اور صرف اسیقدر نهیں بلکه اس بوجهه کے ساتهه مزید پیچیدگیاں بهي - سر ایڈ ورڈ گرے ' همیں حکم دیتے هیں که هم شکر کریں که جنگ یورپ سے بچگئے - سر ایڈورڈ گرے کا یه قول تو بالکل غیر فاني ڈک کے انداز میں هے ' بلکه اسکے اس دائمي تسلي کي دوسري شکل که " جب تک خوش طبعي کي شمع میں روح کي آگ روشن هے اور دوستي کا با زو پر نهیں جهاڑتا ' اسوقت تک مهر و عنایت میں تفریق کي کیا پروا ؟ "

بدقسمتي سے اس صورت خاص میں زندگي کي شمع بڑي حد تک بے حیائي کي شمع هے -

اور رها " بین القومي دوستي کا با زو " تو اسکي اصلي فکر یه هے که ان غیر " زنده دل " جنگي تیاریوں کي عظیم الشان وسعت کو پوشیده رکها جائے جو هر سلطنت دوسرے کے لیے کررهي هے !

بیشک هم اس سال جنگ سے بچگئے هیں اور شاید آینده سال بهي بچے رهیں ' مگر نو حلقه بگوش قوموں کا آہ و زاري کرنا ' دول کي نا جائز خواهشوں کے لیے نئے رقیبوں کا پیدا هونا ' اور اسلحه بندي میں دول کي منافست کا وسیع اور تیز هونا ' یه چیزیں اس صلح کي داستان سنائیگي جس پر سر ایڈ ورڈ گرے کو اسقدر ناز هے !

آؤ ذرا اور زیاده قریب سے ۱۹۱۳ کے ترکه کو دیکهیں ! گذشته سال تو معقول امیدواري میں ختم هوا تها - بلغاري قسطنطنیه کے دروازہ پر تھے - ترک اپنے آخري یورپي خندقوں میں چهپے هوے تھے - سرویا اور بلغاریا کا عهد نامه اتحاد اپنے ان دفعات کے ساتهه ابهي تک صحیح و سالم تها جو مفتوحه زمینوں کي قومیت کے اصول پر تقسیم کے متعلق تهیں - یورپ کي سیاست کا یه شعار تها که بلقان بلقانیوں کے لیے هے ' اور اس شعار کي پیروي بلکه اسکے معني کي تصویر کشي کے لیے دول نے البانیه کے آزاد کرنے کا فیصله کرلیا تها - ایشیا میں ایک مستحکم اور دوباره پیدا هونے والي ترکي کے مستقبل نے بظاهر وزیر اعظموں کي تمام قیمتي اور تازگي بخش فیاضي کو مشغول کر لیا تها ' اور انهوں نے ترکي کي اس نئی قلمرو کي حفاظت کے لیے جزائر ایجین کي قسمت کا فیصله اپنے هاتهوں میں لیلیا تها - ان تمام باتوں سے ایک لبھانے والي امید پیدا هوئي ' اور اس توقع کي پوري پوري تصدیق هوگئی که بالاخر یورپ کے وجدان (کانشنس ؟) سے مسئله شرقیه کا اثر اتر جائیگا -

یه صحیح هے که اس زرد هلال کا گردش کرتا هوا آسمان ' ابر سے صاف نه تها -

لیکن یه بهي تو معلوم هوتا تها که صبح طوفان کي علامتیں اگر درحقیقت غفلت و بے پرواهي کے قابل نهیں ' تو انکا انتظام هوسکتا هے -

افسوس ! یورپ کي فیاضي اور اسکي همت ' دونوں فریب ثابت هوئیں - اسکا مصنوعي اتحاد ضروري تصفیه کے بجبر نفاذ کرنے کے قابل نه نکلا ' اور اسلیے سنه ۱۹۱۲ ع کي درخشاں امیدیں خون کے سمندر میں حل هوگئیں ' اور انکي یه گم گشتگي عهدنامه بخارست کي بے شرم خشک مزاجي کي صورت میں قلمبند کي گئي !!

غرض سال گذشته کے تمام نتائج کي فهرست اسطرح بنائي جاسکتي هے :

(۱) مسئلۂ مقدونیه ایک ایسي صورت میں دوباره زنده هوا هے جو " عثماني مظالم " کے زمانے سے بے انتها زیاده خطرناک هے -

(۲) ایک نیا مسئله البانیا پیدا هوا هے جس نے بلقان کي معمولا پریشان سیاست کے لیے بے چیني کے نئے عناصر فراهم کردیے اور یورپ کے توازن دول کے خوشگوار میدان میں زلزله ڈالدیا -

(۳) ڈنیوب کے جنوب پر ایک بلغاري (Alsace) تخت نشیں هوا هے -

(۴) اور آخر میں یه که دول عظمی کي جوع الارض نے اپنے کو کمزور باب عالي کے ایشیائي ممالک پر محدود کرلیا هے ' جن

اصل یه هے که اهل یورپ نے زراعت کے متعلق بہت سي چیزیں عربوں سے سیکھیں جیساکه هم آگے بیان کرینگے - ان امور کے ساتھه انکے اسماء بھي اپني زبان میں داخل کرلیے ' لیکن یه اسماء کبھي بحالت مفرد لیے اور کبھي بحالت جمع - Sonche جو اسوقت زیر بحث هے ' انہوں نے لفظ (سوق) سے لیا هے جو جمع هے ساق کي - اسکے بعد اسمیں تعریف کي اور اسکو سطح زمین سے زیر زمین لیگئے اور بیخ و بن کے معني میں استعمال کرنے لگے - پھر اس تصرف و تعریف کا دائرہ اور وسیع کیا اور اسکو ان تمام معاني میں استعمال کرنے لگے جن میں که لفظ جرثومه استعمال کیا جاتا هے -

هزارها الفاظ هیں جو همیں یه بتاتے هیں که عربوں نے اهل یورپ پر اپنے اثر کا جو نقش بٹھایا تھا وہ اسقدر پائدار تھا که آج تک باقي هے - هاں یه صحیح هے که قصر تمدن کو زمانے اور حوادث کے هاتھوں نے مسمار کردیا ' مگر اسکے کھنڈر ابتک قائم هیں جو اپني خاموش آواز میں شاعر سے باتیں کرتے هیں ' مسافر کا دامن دل کھینچتے هیں ' اور دلوں میں گزرنے والے خیالات سے سرگوشیاں کرتے هوے عربوں کے ان ماثر و مفاخر کي داستانیں بیان کرتے هیں جو کل تک تھے مگر آج نہیں هیں !

آج میں آپکے سامنے ایسے الفاظ کے متعلق اپني معلومات کا ایک حصه بیان کرونگا ' جو فرانسیسي (اور اسکے مختلف لہجوں یعنے ڈائلیکٹ میں جو فرانس کے بعض حصوں میں رایج هیں) اطالي (اور اسکے ان مختلف لہجوں میں جو جزیرہ نماے اطالیه اور اس سے ملحق جزائر میں پیدا هوے) اسپیني اور پرتگالي میں (اور ان دونوں کے ان لہجوں میں جو اندلس میں پیدا هوے اور حسب قانون نشو و ارتقاء اب نیست و نابود هوگئے) موجود هیں -

میں نے ابھي آپ سے کہا که ساغترف (خطیب نے اس مضمون کے لیے که " میں اپني معلومات کا تھوڑا سا حصه بیان کرونگا " یه الفاظ استعمال کیے هیں : " ساغترف لکم " ولکن ما اعلم انه ماخوذ عن العربیه - الهلال)

مگر اس لفظ سے اسوقت تک آگے نه بڑھونگا جب تک که آپ کو یه نه بتالوں که اهل یورپ نے (Carafe) اسي لفظ سے نکالا هے - (Carafe) تو فرانسیسي هے ' مگر یہي لفظ بتغیر بعض حروف اطالي میں (Caraff) صقلیه میں (Carabba) اور اسپیني میں (Carrafa) هے - گو ان تمام قوموں کے تلفظ میں اختلاف هے مگر یه امر ان سب میں مشترک هے - ان سب نے مصدر کا استعمال اسم کے معني میں کیا هے - چنانچه انکے یہاں اسکے معني هیں ایک شیشے کا برتن جسمیں پاني یا شراب رکھي جاتي هے (یعني وائن گلاس - - الهلال) -

میں ایک ایسے میدان میں اترنا نہیں چاهتا جسکا میں مرد نہیں - انگریزي کے متعلق میري واقفیت محدود ' جرمني کے متعلق اسکا عدم وجود برابر ' یوناني کے متعلق اس صفر کے برابر جو رقم کے دهني طرف لکھا جاتا هے ' علی هذا وہ تمام زبانیں جنھوں نے ٹھیک اسیطرح علوم اور روزانه زندگي کے متعلق الفاظ کا ایک کثیر ذخیرہ عربي سے لیا ' جسطرح که آج هم بے سوچے سمجھے انکے هزارها الفاظ استعمال کررهے هیں ' اور هماري اس بے پرواهي کا یه عالم هے که بہت سے ایسے الفاظ کیلیے بھي انکے دست نگر هیں جنکے هم معني الفاظ هماري زبان میں موجود هیں - یہاں ان الفاظ کا ذکر نہیں جنسکو ارباب علم و فضل مخصوص اغراض یا ایسي نو ایجاد اشیاء کے لیے وضع کرتے هیں ' جو پہلے غیر معروف و معلوم تھیں - یه الفاظ تو تمام بني نوع انسان کي ملک هیں ' هر شخص انکے استعمال کا حق رکھتا هے - اس عالم میں یہي سنت الهیه هے - البته کبھي انکا سر چشمه هم تھے ' آج دوسرے هیں : و تلک الایام نداولها بین الناس -

مجھے امید هے (استغفر الله میں کیا کہه رها هوں) نہیں ' همارا فرض هے که هم تمام عربي بولنے والے سب ملکے ایک هوجائیں ' اور اسباب ترقي پیدا کرنے کے لیے اپنے علوم کي تجدید اور اپني زبان کے زندہ کرنے کي پیهم کوشش کریں - علوم کي تجدید اور احیاء لغت کا صرف وهي طریق وحید هے جس پر چلکر هم اپنے نامور آباء و اجداد کي طرح لوگوں میں بلند مرتبه حاصل کرسکتے هیں -

اے حضرات ! یه عاجز جو اسوقت آپکے سامنے بول رها هے ' یه ایک بار افتتاح جامعۂ مصریه کي تقریب میں اعلی حضرت عباس حلمي (خدیو مصر) کے سامنے تقریر کرچکا هے - اس تقریر میں میں نے بیان کیا تھا که مسلمان جو اوج ترقي پر پہنچے تو صرف اسلیے که انہوں نے اس امر الهي کے بموجب بحري اور بري سفر کیے جو ان پر فرض کرتا هے که وہ طلب رزق کے لیے کوشش کریں اور اس وسیع کرہ زمین میں سفر کریں - یه معلوم هے که رزق دو قسم کے هیں - ایک مادي اور دوسرا اخلاقي - (غالباً یه اِس آیت کریمه کي طرف اشارہ هے : فانتشروا في الارض و ابتغوا من فضل الله - الهلال)

اس حکیمانه آیت پر همارے اسلاف نے عمل کیا ' اور وہ اس درجه پر پہنچے - هم نے اس آیت کے بر عکس کیا ' هماري یه حالت هوگئي !

حضرات ! هم سب نے همیشه دیکھا هے که گرمي آئي اور مصریوں نے کہنا شروع کیا : چلو ' گرمي کا موسم بسر کرنے یورپ چلیں - یه گرمي کا سفر ائلاف قریش کے لیے تھا ! (یه اشارہ هے واقعۂ نزول سورۂ لائیلاف کي طرف - الهلال) مگر وہ یه بھولگئے که گرمیوں میں قریش کا سفر تجارت سے مال و دولت حاصل کرنے اور سفر کے فوائد و نتائج سے متمتع هونے کے لیے تھا - آہ ! هماري قوم کا بیشتر حصه جس غرض کے لیے یورپ بھاگتا هے ' اور جو کچھه وهاں کرتا هے ' اسکو تو تم خوب جانتے هو - یه لوگ خفافاً یا ثقالاً (هلکے یا بوجھه سے بھاري) کس عالم میں هیں ؟ افسوس ' همیشه خفافاً جاتے هیں ' مگر جیب میں وہ شے هوتي هے جسکا وزن تو هلکا مگر قیمت گراں هوتي هے ' یعني نوٹ ' اور اسطرح اس شاعر کي گویا تکذیب کرتے هیں جس نے اپنے ممدوح سے کہا تھا :

اهـدیتني ورقـاً لم تهدني ورقـا
قـل لي بلا ورق ما ینفع الـورق ؟

(یعني تم نے مجھے کاغذ بھیجا مگر چاندي نه بھیجي - بتاؤ ' بے چاندي کے کاغذ کس کام کا ؟)

اگر یه شاعر اسوقت زندہ هوتا تو کبھي اپنے ممدوح کو اسطرح نه لکھتا ' بلکه اس سے کسي هنڈي پر دستخط کرا لیتا یا جس بنک میں اسکے ممدوح کا روپیه هوتا اسکے نام ایک چک لیلیتا -

یادش بخیر - چک (چ کو عربي میں شین سے بدلدیتے هیں اسلیے خطیب نے چک کو شک کہا هے - الهلال) بھي عربي لفظ هے جو فارسي سے عربي میں آیا هے - یه دراصل صک هے اور اسکي جمع هے صکوک - اهل یورپ نے ان هزارها تجارتي اور زراعتي الفاظ کے ساتھه جو انہوں نے عربي زبان سے لیے هیں ' لفظ صک کو بھي لیا - اور Cheque کہنے لگے (غالباً فرنچ میں " س " کو " Ch " لکھتے هیں - انگریزي میں بھي چک کا املاء یہي هے - حالانکه " ص " کے لیے انگریزي میں " Ch " نہیں استعمال کیا جاتا - مگر یه یاد رکھنا چاهیے که انگریزي میں یه لفظ فرنچ کے واسطه سے آیا هے - الهـلال -) .

شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - ڈي لیٹ بیرسٹـر ایٹ لا کی

میـڈیکل جیـورس پـروڈنس

یعنی طب متعلقـه مقـدمـات عـدالت پـر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے که کتاب مذکور کي نسبت کچهه لکها جاے یه بتا دینا مناسب معلوم هوتا هے که میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز هے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجه تالیف بیان کرتے هوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے هیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام هے جس میں قانون اور طب کے باهمي تعلقات سے بحث کي جاتي هے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي هیں جو عدالتي انصاف سے متعلق هیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکهتے هیں غرض مختصر طور پر یه کہا جاسکتا هے که میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم هے جس کے ذریعه سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا هے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي هے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق هوتي هے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زهر خوراني وغیرہ کے مقدمات هیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شهادت کا هونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري هے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک هیں - مثلاً :

حکام عدالت - عهده داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نه هو تو اس کا نتیجه یه هوتا هے نه کسي بے گناہ کو سزا هوجاتي هے اصل مجرم رها کردیا جاتا هے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماهر نهیں هے تو شهادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان هوتے هیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نهیں کرسکتا اور اس امر سے همیشه مقدمات کے خراب هوجانیکا اندیشه لگا رهتا هے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نه صرف واقعات سے آگاهي حاصل هوتي هے بلکه ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پهر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا هوجاتي هے جنپر

عـدل و انصاف کا انحصار هے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک هیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تها - پهر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمه کیا اور اصل کتاب پر بهت کار آمـد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے هیں ' جسکي وجه سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي هے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے هیں جو فوجداري مقدمات میں همیشه در پیش رهتے هیں مثلاً

مقـدمات قـتـل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) هلاکت کي جوابـدهي (۳) شهادت قرینه (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا هونا (۸) پهانسي یا گـلا کهونٹنا وغیرہ -

عـورتـوں کے مـتـعـلـق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچه کشي (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاهر هوتے هیں ان کا بیان -

امـــور مختلفـــه کے متعلـــق

(۱) زندگي کا بیمه (۲) جنون (۳) زهر خوالي وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتهه قانوني نظائر بهي مندرج هیں جن کي وجه سے هر مسئله کے سمجهنے میں بیحد سهولت پیدا هوگئي هے ' اور ساتهه هي ساتهه اس کا بهي پته چل جاتا هے که ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے هیں -

اس کتاب کے دیکهنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاهر هوتي هے - مشکل سے مشکل مسئله کو بهي اس طرح بیان کیا هے که وہ نهایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے هر انسان کي سمجهه میں آتا هے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں هیں که بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذهن نشین هو جاتے هیں -

مدت هوئي که اردو میں ایک چهوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع هوئي تهي ' جو نهایت نا مکمل اور ناقص تهي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت هے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے هر طرح جامع و مکمل هو -

خدا کا شکر هے که یه کمي پوري هوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري هوئي جو بنظر علمي قابلیت اور همه داني کے اعتبار سے تمام هندوستان میں اپنا نظیر نهیں رکهتا -

امید هے که قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ هدایت اور خضر رهنما سمجهه کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یه کتاب نهایت اعلی اهتمام کے ساتهه مطبع مفید عام آگرہ میں چهپي هے اور (۳۸۰) صفحے هیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیه مقرر تهي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیه علاوہ محصول ڈاک کردي گئي هے - اور مولوي عبد الله خاں صاحب کتب خانهٔ آصفیه حیدرآباد دکن سے مل سکتي هے -

مـولوی غلام علي آزاد بلگرامي کي دو نایاب کتـابیں

(از مـولانا شبلـي نعمـاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے هیں که ان کے هاتهه کي دو سطریں هات آجاتي هیں تو اهل نظر آنکهوں سے لگاتے هیں که ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافه هوگیا - اهل ملـک کي خـوش قسمتي هے که مـولوي عبـد الله خاں صاحب (کتب خانهٔ آصفیه حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نهایت اعلی درجه کي تصنیفیں آج کل شائع هوئي هیں - سرو آزاد - اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ هے - یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت بهي رکهتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں ' اعلی درجه کے هیں ' ورنه آزاد کے متعلق یه عام شکایت هے که ان کا مذاق شاعري صحیح نهیں اور خزانه عامرہ اور ید بیضا میں انهوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا هے - اکثر ادنی درجه کے اشعار هیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانهٔ مصنف تـک هندوستان میں پیدا هوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات هیں جو هـزاروں اوراق کے اُلٹنے سے بهي هات نهیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ هوں که علالت اور ضعف کي وجه سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نه کرسکا ' اور صرف چند اشتهاري جملوں پر اکتفا کرتا هوں - لیکن مجهے امید هے که شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نه هونگے - قیمت هر دو حصه حسب ذیل رکهي گئي هے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیه علاوہ محصولڈاک

سـرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیه علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پته یه :—

عبد الله خاں صاحب - کتب خانهٔ آصفیه حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کي مشهور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیه - قیمت حال ۳۰ روپیه

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیه

ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعه مصر مجلد ۳۰ روپیه

مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیه.

المشتهر عبد الله خاں بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانه آصفیه حیـدر آباد دکن

وہ رقابتیں ' جنکي بے ترتیب تماشگاہ ایک زمانے میں بلقان تھا ' اپني بازگشت اور افزایش کي عمدہ علامتیں ظاہر کر رهي هیں -

* * *

الکیلي مقدونیہ کي حالت نہ صرف تدبر کے غلط استعمال کي حیثیت سے قابل افسوس هے بلکہ دراصل وہ ایک مشہور شرمناک واقعہ هے - همعصر ترکي مدبروں میں ایک قابل ترین شخص یعني حسین حلمي پاشا نے ' جو یورپین ترکی میں مصلحین کي امیدگاہ تھے اور اب وائنا میں عثماني سفیر هیں ' نومبر سنه ۱۹۱۲ع میں اعلان کیا کہ " جہاں تک مسئلہ مقدونیہ کے حل کا تعلق هے ترکونکا مقدونیہ سے نکلنا اسکو اور پیچیدہ کردیگا "

انکي پیشینگوئي بہت زیادہ پوري هوئي - چند هفتے هوے کہ مقدونی وکلا مجھے ملے جو اسوقت یورپ کے دفتر هاے خارجیہ سے ملنے کے لیے بیکار دورہ کر رهے هیں - انکي دعاؤں میں ٹیپ کا مصرعہ یہ تھا :

" همیں همارے نئے عیسائي مالکوں سے نجات دو ! همکو خود مختاري دو ! ! لیکن اگر یہ ناممکن هو تو پھر جسطرح ممکن هو ' همارے پیچھے ظالم آقا یعني ترکوں کو همیں واپس دیدو ! ! ! "

یہي صدا نئے سروي اور یوناني مقبوضات کے بلغاریوں ' یہودیوں ' اور البانیوں ' اور نئے سرویا کے یونانیوں ' اور نئے یونان کے سرویوں کي طرف سے بھي آ رهي هے -

اس واقعہ کي تردید نا ممکن هے کہ نہ صرف ان لوگوں کے ساتھہ ترکوں کے زمانے سے بدتر سلوک کیا جا رها هے ' بلکہ یہ عہد نامہ کے شرائط کي ایک سونچي سمجھي هوئي خلاف ورزي هے - اپنے اندر جذب کرنے کے متعلق سرویا کي اسکیم یہ هے کہ پہلے فن کنفرمسنٹ گرجوں اور اسکول کو دبایا جاے ' اور سچ یہ هے کہ اسوقت یونانیوں نے بھي اپنے کو زیادہ روا دار ثابت نہیں کیا -

سر ایڈورڈ گرے نے مداخلت کا وعدہ کیا هے ! !

لیکن کیا ایک کارگر علاج کے استعمال میں وہ اپنے ساتھہ اتحاد یورپ کو بھي شریک رکھہ سکینگے ؟ یہ ابھي مشکوک هے -

---

[بقیہ مراسلات]

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

کي مخالفانہ روش

غالباً جناب میري اس جرأت کو معاف فرمالینگے اگر میں کہوں کہ " محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس " تمام مسلمانوں کي کانفرنس نہیں هے ' کیونکہ اگر یہ مسلمانوں کي کانفرنس هوتي تو اسکے لیڈر (انما المومنون اخوۃ) کے خلاف معاندانہ کارروائي کا اظہار نکرتے اور اپني یعني مسلمانوں کي قوم میں سے ایک کثیر التعداد فرقہ (قصاب) پر اظہار نفرت نکرتے ' اور اس فرقے کو اپنے سے جدا نہ سمجھتے ' اور عام جلسہ میں اسکے کہنے کي ضرورت محسوس نکرتے کہ " اگر تم قصابوں کے پاس بیٹھنے سے نفرت کرتے هو تو کرو ' لیکن تم انکو چندہ لینے کي غرض سے اپنے جلسے میں شریک کرلو " کیا اسکے لیڈر (انما المومنون اخوۃ) کے پیرو هو سکتے هیں ؟ کیا کانفرنس کا نصب العین مسلمانوں میں فرقہ بندي کرنے کا هے ؟ کیا اتفاق اسي کا نام هے اور کیا آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس) کے یہي معني هیں ؟

مولانا ! میري حیرت کي انتہا نہیں رهتي ' جبکہ مقرر لیڈر کے مذکورۂ بالا فقرہ پر نظر ڈالتا هوں ' افسوس کہ مقرر کي نظر اس نطقۂ خیال تک نہ پہنچ سکي ' اور اسنے اس بیدلي کے اسباب پر غور نہیں کیا جو قصابوں کے دلوں میں پیدا هوجانے والي تھي - غالباً اسپر کوئي صاحب خیال کرینگے کہ اگر قصاب بد دل هوں تو هو جائیں ' کیا انکي وجہ سے کانفرنس کا کام نہیں چلیگا ؟ مگر میں پوچھتا هوں کہ اگر کوئي شخص جسم کے تمام اعضا میں سے صرف ایک عضو کاٹ کر پھینک دے تو کیا اسکو آرام مل سکتا هے ؟

حافظ امام الدین اکبر آبادي

الهـــلال :

معاف کیجیگا - آپنے بغیر خبر کے مبتدا شروع کردیا - معلوم نہیں یہ جملہ کس نے کہا اور کب کہا ؟ بہتر تھا کہ اسکي تشریح کي جاتي - پھر اگر ایک شخص نے کہا تو کانفرنس اسکي ذمہ دار نہیں هوسکتي - اسلام میں پیشہ اور خاندان کوئي چیز نہیں - یہ هماري بنائي هوئي حدود هیں جنھیں همارا خدا منظور نہیں کرتا - تمام مسلمان باهم بھائي بھائي اور یک درجہ هیں ' الا وہ جسکے اعمال بہتر هوں : ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم -

---

حضرت مولانا ! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ -

اس قریزن میں ایک نہایت شریف هندو دیسي اگزکیوٹو انجنیر هیں - اردو انکي مادري زبان هے ' اور برخلاف همارے نو تعلیم یافتوں کے اردو کي قدر بھي کرتے هیں -

مجھہ سے انھوں نے شکایت کي کہ مسلمان اخبار جنوبي افریقہ کے هندوستانیوں کے متعلق لکھتے هي نہیں یا بہت کم لکھتے هیں - آپ الہلال کو لکھیں کہ وہ اس بارہ میں قلم اٹھاے - انجنیر صاحب کے جس فقرہ نے مجھے اس تحریر پر آمادہ کیا هے وہ یہ هے کہ " کانپور کے معاملہ میں میں نے الہلال کي تحریریں دیکھي هیں - بے اختیار دل چاهتا هے کہ جاکر قلم چوم لوں " - آپ کے قلم کا غیروں پر یہ اثر هے تو اپنے کیونکر اسکي مدح سے عہدہ برا هو سکتے هیں ؟

جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کے دل سے مذهب کي گرفت جسقدر ڈھیلي هوتي جاتي هے آپ مجھہ سے زیادہ جانتے هیں - خواہ علي گڈہ کے تعلیم یافتہ هوں یا کہیں کے - کیا کوئي ایسي تصنیف و تالیف اردو یا انگریزي میں موجود هے (کیونکہ یہ لوگ عربي سے بالکل نا اشنا هوتے هیں) جس سے اصل اسلام کا نقشہ انکي دلوں میں جم سکے ؟

وہ لوگ مروجہ اسلام کو اسلام سمجھتے هیں ' اور اسلیے رسماً یہي مانتے بھي هیں -

ایک ایسے تعلیم یافتہ سے میرا بھي تعلق هوگیا هے ' اور میں چاهتا هوں کہ کسیطرح اسکے دین کے متعلق خیالات میں اصلاح هوجاے -

امید هے کہ آپ اس بارہ میں امداد فرمائینگے - انسانوں کي ممنونیت و تشکر سے تو آپ مستغني هیں ' آپ نے اپنا وقت ' قلم ' اور زبان اصلاح قوم کے لیے وقف فرما دي هے - خدا آپ کي مدد کریگا اور اجر دیگا -

گل پھینکے هے غیروں کي طرف بلکہ ثمر بھي
اے ابر کرم بحر سخا کچھہ تو ادھر بھي

- سید عبد الوحید ڈپٹي کلکٹر -

الهـــلال :

کرم فرمائي کا شکریہ - یہ تو صحیح نہیں کہ الہلال نے جنوبي افریقہ کے مسئلہ میں حصہ نہیں لیا - آپ الہلال کے گذشتہ پرچے ملاحظہ فرمائیں - علي الخصوص جلد ۳ نمبر ۲۱ - اور نمبر ۲۲ - نمبر ۲۲ کا لیڈنگ آرٹیکل " النذاء الا لیم " کي سرخي سے اسي موضوع پر تھا - اسکے پڑھنے سے ان جذبات کا اندازہ هوسکیگا جو اسکے متعلق میرے اندر هیں -

جن کتابوں کي نسبت آپنے دریافت کیا هے ' سچ یہ هے کہ اسکے متعلق همارے پاس کچھہ سامان نہیں - اسبارے میں آپکو خط لکھونگا -

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک لگی چاہز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیئے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنتا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہوجانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا وبائی کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئیے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱۹]

مسیحا کا
زنانی خوشبو تیل
سر کے بالونکے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی لطافت اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طورپر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلتھیاں

[۱۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری ہو جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جانی ہے ' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی موسمی دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - منیجر تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

ہی ہو گئی ہیں - اور اعصا کی کمزوری کی وجہ سے بھرا ہوا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے ' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ -

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر ریورپرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت ' ایک دن میں پچاس ہزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس ہزار " یعنی اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس ہزار آدمیوں کی نظر سے گذر جاے ' جس میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ ہوں ' تو اس کی صرف ایک ہی صورت ہے - یعنی یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ ہے کہ الہلال کے خریدار پچاس ہزار کیا معنی پچیس ہزار بھی نہیں ہیں - لیکن ساتھہ ہی اس امر کی واقفیت سے بھی آجکل کسی باخبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس ہزار سے زائد انسانوں کی نظر سے ہر ہفتے گذرتا ہے -

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپی ہوئی چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتی ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے ' اور یہ قطعی ہے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراری ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتی ہے اور ہر پرچے کے آتے ہی جس طرح تمام محلہ اور قصبہ خریدار کے گھر ٹوٹ پڑتا ہے ' اسکو آپ اپنے ہی شہر کے اندر خود اپنی آنکھوں سے دیکھہ لیں -

اس کی وقعت ' ان اشتہارات کو بھی رفیع بنا دیتی ہے ' جو اسکے اندر شائع ہوتے ہیں -

با تصویر اشتہارات ' یورپ کے جدید فن اشتہار نویسی کے اصول پر صرف اسی میں چھپ سکتے ہیں -

سابق اجرت اشتہار کے نرخ میں تخفیف کردی گئی ہے -

منیجر الہلال ۱/۷ - مکلوڈ اسٹریٹ - کلکتہ -

ایک یوروپین کے تازہ خط کا ترجمہ

آٹھ نمبر (ع - بی - بی - ک) بہ جیم بریجی نے بجمیع الوجوہ قابل تشفی ہے مجھ کو مسرت ہوئی - میں یہ تامل کہتا ہوں کہ مسرز ایم - این - احمد اینڈ سنز سوداگران عینک نہایت معتبر اور باعتبار ہیں - آپ لوگوں کی خصوصیت یہ ہے کہ چیز بکفایت اور عمدہ ملتی ہے -

ٹی - چرولتی - سروے جنرل آف انڈیا آفس کلکتہ -

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک ہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائے تاکہ ہمارے تجربہ کار ڈاکٹروں کی منظم سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بکفایت بذریعہ وی - پی کے ارسال خدمت کیجائے - اسپر بھی اگر آپ کے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجائیگی -

مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز
منتخب چشم سوداگران عینک و گھڑی وغیرہ
نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

اهل قلم کو مژدہ

کیا آپ ملک برهما میں اپنی کتاب میرے ذریعہ فروخت کرنا چاهتے هیں؟ اگر منظور هو تو شرائط و کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے فرمالیے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسی
نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریٹ - رنگون

The Universal Book Agency
32 Brooking street
Rangoon

مکمل فہرست مفت طلب فرماوین

دی کشمیر کوآپریٹو
سوسائٹی
سری نگر - کشمیر

شال | چادرین | تافتہ | الوان | دھسہ | اونی پارچات | اونی پارچات | ابریشمی

لوئیان | گلوبند | ٹوپیان | ریشمی تھان | پوستین | نمدے | گبھے | نقاشی

مشک نافہ | زعفران | جدوار | ممیرہ | سلاجیت | زیرہ

کانپور موسک (انگریزی ایڈیشن

مصنفۂ مسٹر بی - کے - داس - گپتا - سب ایڈیٹر بنگالی -

مچھلی بازار کانپور کے واقعہ کی نہایت مشرح و مفصل حالت ' میونسپلٹی کی کارروائی ' مسجد کا انہدام ' واقعہ جانکاہ ۳ - اگست ' عدالت کی کارروائی ' اور آخر معاملات کانپور پر حضور وایسرائے کا حکم - یہ تمام حالات نہایت تفصیل و تشریح سے جمع کیے هیں -

مصنف بہ حیثیت نامہ نگار بنگالی خود کانپور میں موجود تھے اسمیں بہت سے واقعات ایسے بھی ملینگے جن سے پبلک اب تک واقف نہیں - کتاب دو حصے میں شایع ہوئی ہے اسکے نفع کا ایک حصہ مسلمانوں کے کسی قومی کام میں دیدیا جائیگا - درمیان میں جابجا متعدد فوٹو موجود هے - تمام درخواستیں پتۂ ذیل پر آنی چاهئیں - اور الهلال کا حواله دیا جاے - قیمت ایک روپیه *

المشتهر
بی - کے - داس - گپتا - بنگالی آفس - بہو بازار اسٹریٹ - کلکتہ

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندی - قبل و خوبصورت کیس - و سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچ روپیہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندی قبل منقش کیس سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سائز هنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر ہے ایسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پالدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتی - پرزے پالدار - سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - قایت (پتلی) - نکل - کیس اوپن فیس (کہلا منہ) کبھی حرکت سے بند نہ ہوگی - گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچ روپیہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹی لیور لنکن واچ معہ محصول چھہ روپیہ -

۶ - ۱۶ سائز - رابسکوف - پیٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول تین روپیہ آٹھ آنہ

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والی - گارنٹی ایکسال معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ -

المشتهر :- ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دهرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly „ „ 4-2

الهلال

مدير مسئول و محرر خصوصي
ابوالكلام الدهلوي

مقـام اشاعت
٧ - ١ مكلاؤڈ اسٹریٹ
كلكته
ٹیلیفون نمبر ٦٤٨

قيمت
سالانه ٨ روپيه
ششماهي ٤ روپيه ١٢ آنه

نمبر ٥ — كلكته : چهارشنبه ٨ ربيع الاول ١٣٣٢ هجرى — جلد ٤
Calcutta : Wednesday, February 4, 1914.

فہرست

تصاوير

الاسبوع

معلوم هوتا هے كه بدقسمت ايران كي بربادیوں كا اب تک خاتمه نهيں هوا هے - طن كش محمد علي سابق شاه كي يورش كے پهر آثار معلوم هوتے هيں - سركاري حلقوں ميں سخت اضطراب و پريشاني پهيلي هوئي هے -

عنقريب ايک اور امريكن افسر بلايا جانے والا هے تا كه وه گورنر جنرل فارس كي فوج كي تنظيم ميں كرنل سيرل كي مدد كرے -

ريوٹر كو معلوم هوا هے كه انگلستان نے جو اب تک قريباً ٹركي كي هر مخالفانه كارروائي ميں پيش پيش رها هے، ايک مراسلت كا مسوده تيار كيا هے جو دول كي طرف سے اتهينس (دار الحكومة يونان) اور قسطنطنيه بهيجا جائيگا -

اس مراسلت ميں يه واضح كرديا گيا هے كه دول كے متفقه فيصله كا لحاظ ناگزير هے -

ريوٹر كو يه بهي معلوم هوا هے كه تخليۂ البانيا و ايپرس كے ليے كوئي نئي تاريخ مقرر نهيں كي گئي هے بلكه هدايت كي گئي هے كه جلد سے جلد دونوں مقامات خالي كردیے جائيں -

البانيا كے قرض كے متعلق بعض دول نے سب كے اتفاق، اور مصارف كے متعلق بعض مخصوص شرائط كے ساتهه، اپني اپني منظوري ديدي هے -

انقلاب البانيا كے سلسله ميں جو ترک گرفتار تهے، انكے متعلق فيصله صادر هوگيا - ميجر باقر بے كو سزاے موت ديگئي اور دس افسروں كو سزاے قيد جسكي ميعاد باختلاف حال ايک سال سے پندره سال تک هے -

جنوبي افريقه كے كميشن نے ٢٧ جنوري كو دوباره پهلا اجلاس كيا - هندوستانيوں كے طرف سے كارروائي ميں كوئي شريک نهيں هوا - سر بنجمن شروع سے آخر تک بيٹهے رهے مگر وه حكومت هند كي طرف سے صرف ايک سامع تهے -

جج سالومن نے اس حالت كو غير تشفي بخش بتايا - ان سے اور مسٹر دي ويلر سے هندوستانيوں كي نيابت پر سوال و جواب هوے - بالآخر مارٹن ايجكوب كي شهادت كے بعد اجلاس ملتوي هوگيا -

بالآخر سر زمين افريقه ميں بهي هماري وه اصلي بدبختي ظاهر هوگئي جس نے همیں هندوستان ميں قدم قدم پر شكست دي هے !

نٹال انڈين كانگرس نے ايک جلسه كيا جسميں كميشن كے سامنے هندوستانيوں كي شهادت كي تائيد اور سرخيل احرار مسٹر گاندهی سے اپني برات كي - حاضرين كي تعداد سو سے زياده نه تهي اور ان ميں بهي باهم سخت اختلاف راے تها - اكثريت [مجازي] شهادت كے خلاف تهي - مگر باايں همه صدر مجلس نے ووٹ لينے سے انكار كيا اور خود اپنا ووٹ موئديں شهادت كو ديكے قرار داد طے كردي !

اسوقت تک صرف تين هندوستاني شهادت كے ليے عدالت كے سامنے پيش هوے هيں - پهلا شخص ليمري اسٹيٹ كا هے - اس نے بيان كيا كه جو هندوستاني اسٹرائک كے جلسے سے واپس آ رهے تهے، ان پر دیسي سپاهيوں نے حمله كيا - كرنل كلارک نے كها : " ميرے نزديک فريقين قابل الزام هيں - ميں نے چاها تها كه ايک كميشن كے ذريعه اسيوقت اسكي تحقيقات هو جاے مگر هندوستانيوں نے منظور نهيں كيا "

مينچسٹر گارجين كے مراسله نگار كو معلوم هوا هے كه حكومت هند نے حكومت جنوبي افريقه كے غور كرنے كے ليے چند تجويزيں انگلستان بهيجي هيں - ان تجاويز كا مفاد يه هے كه (١) مهاجرين كي تعداد محدود هو جو شاهي حكومت اور حكومت جنوبي افريقه كے باهمي مشوره سے طے هوگي (٢) پيدائش كي وجه سے جو اضافه هو اس پر كوئي اعتراض نه هو - (٣) مهاجرين كو وهي حقوق حاصل هوں جو يورپين آبادي كو حاصل هيں - (٤) جن انگريزي تعليم يافته هندوستانيوں نے اس پيمانے كي زندگي اختيار كرلي هے جو جنوبي افريقه كي يورپين آبادي كي هے، انكو اسوقت تک آزادي قيام كي اجازت ديجاے جب تک كه مقرره تعداد پوري نه هو - (٥) جنوبي افريقه كے قانون ازدواج ميں اسطرح ترميم كي جائے كه ان هندوستاني اقوام كي شاديان بهي جائز قرار پائيں جو تعدد ازدواج كے قائل هيں -

ان حقوق كے معاوضے ميں حسن سلوک كے حفظ ماتقدم كے بعد جنوبي افريقه كے ليے مزدوروں كے ليجانے كي اجازت ديجائيگي - جب معاهده كي مدت پوري هو جائيگي تو هر معاهده كرنے والے كو واپس آنا پڑيگا -

الهلال كي ششماهي مجلدات

قيمت ميں تخفيف

الهلال كي شش ماهي جلديں مرتب و مجلد هونے كے بعد آٹهه روپيه ميں فروخت هوتي تهيں ليكن اب اس خيال سے كه نفع عام هو، اسكي قيمت صرف پانچ روپيه كردي گئي هے -

دوسري اور تيسري جلديں مكمل موجود هيں - جلد نهايت خوبصورت ولايتي كپڑے كي - پشته پر سنهري حرفوں ميں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زياده كي ايک ضخيم كتاب، جسميں سو سے زياده هاف ٹون تصويريں بهي هيں - كاغذ اور چهپائي كي خوبي محتاج بيان نهيں اور مطالب كے متعلق ملک كا عام فيصله بس كرتا هے - ان سب خوبيوں پر پانچ روپيه كچهه ايسي زياده قيمت نهيں هے - بهت كم جلديں باقي رهگئي هيں -

(منيجر)

اطلاع

خط و کتابت میں خریداری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرماویں

خیالات آزاد

جزاوده پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پر زور قلم ظرافت رقم کا نتیجہ اور اپنی عام شہرت اور خاص دل چسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولو الابصار ہے - ذیل کے پتے سے بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی جادو بیانی اور معجز کلامی سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سرانجمیری آزاد ۱۲ آنہ علاوہ محصول -

المشتہر

سید فضل الرحمن نمبر ۹۲ تالتلا لین - کلکتہ

کارخانہ

12 N. KELBAGAN LANE

CALCUTTA

اندرشہ نیٹنگ کمپنی

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں پتلی کانگ (یعنی سوئی تراش) مشین دیگی، جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی، جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی درنوں تیار کیا جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خرید نے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روانہ کیا اور آپ دس روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھ ہی بننے کے لئے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہے -

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں حال میں اندرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں اور مجھے اُن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

لی - گرونڈ راؤ پلیڈر - (بالاری) میں گنز ویلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکے نٹینگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

—:*:—

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے - پرابلم - سوادیشی - ملکی صنعت و حرفت - قارف ریفارم - پروٹکشن یہ سب مسئلہ کا حل کن ہم ہیں یعنی

اندرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

کیلیے پاسبانوں کي ضرورت ہے تو آپ اسکي فکر کو اپني راحت حولئیوں کیلیے حیلہ نہ بنائیں - اگر آپ نہونگے تو آپکي جگہہ خود بخود ایسے لوگ اٹھہ کھڑے ہونگے جو آپسے کام میں بہتر اور تعداد میں زیادہ ہونگے :

کماں مبرکہ تو چوں نگذري جہاں بگذشت
ہزار شمع بکشتند و انجمن باقیست !

او ر غور کیجیے تو جس چیز کو آپ سچائي کي موت سمجھتے ہیں ' وہي تو اسکے لیے زندگي کا آبحیات ہے - اگر حق کا بیج آپکے دامن میں ہے تو زمین کے سپرد کردیجیے اور ہو سکے تو اپنے خون کے دو چار قطرے بھي اسپر چھڑک دیجیے کہ یہي اسکے لیے آب پاشي ہے - اسکے بعد آپکا فرض ختم ہوگیا - اب وہ حق نواز اور صداقت پرور اپنے کہیت کي خود نگراني کریگا جو اب بھي ویسا ھي نگراني کرنے والا ہے جیسا کہ ہمیشہ رہا ہے : قل ھو الرحمن آمنا بہ و علیہ توکلنا ' فستعلمون من ھو في ضلال مبین ؟ (۶۷ : ۳۰)

یہ " مصالحت " اور " نرمي " کي خواہش نہیں ہے بلکہ ایمان سے ارتداد اور حق سے انحراف کي دعوت ہے - فنعوذ باللہ من شرھا و شر اعداء الحق و ائمۃ الکفر !

ابسے تیرہ سو بتیس برس پہلے جب ایسي " مصالحت " کو ائمۃ کفر و ذئبین شیاطین نے پیش کیا تھا تو اسلام کے داعي اول نے حق اور صداقت پرستي کے ایک شہنشاہانہ استغنا کے ساتھہ یہ کہکر بےباکانہ رد کردیا تھا کہ :

لو جعلتموني بالشمس	اگر تم میں ایسي قدرت و طاقت پیدا
حتي تضع في یدي '	ہوجاے کہ تم آسمان سے سورج اُتار کر
ما سالتکم غیرھا !!	میري ہتیلي پر رکہدو ' جب بھي طلب

حق کے سوا تم سے اور کچھہ نہ چاہونگا اور وهي کہونگا جو کہہ رہا ہوں !!

پھر آج بھي اُس مقدس داعي حق کا کوئي سچا فرزند ہے جسکو حق کا پاک اور مبارک عشق اسلام کے ورثہ میں ملا ہو' اور جو ویسے ھي ابر صداقت ' ویسے ھي عظمت حقاني ' ویسے ھي شان صمدانی ' اور بالکل اُسي طرح شہنشاہوں کے سے استغنا اور تاجداروں کي سے ہیبت و جبروت کے ساتھہ بلا خوف و تزلزل ' اس مصالحت کفر خواہ اور اس اتحاد باطل اندیش کو علانیہ ٹھکرا دے اور اپني صولت الہي اور دبدبۂ ملکوتي سے ارواح و ملائکۂ حقانیت اور ملاء علیین صداقت کو غلغلۂ حمد و ثنا سے جنبش میں لے آئے ؟

زمین کے حق پرست انسان اور آسمان کے فرشتے ' دونوں اسکے منتظر ہیں !

خیز و در کاسۂ زر آب طربناک انداز
پیش از اں کہ شود کاسۂ سر خاک ' انداز
عاقبت منزل ما وادي خاموشانست
حالیا غلغلہ در گنبد افلاک انداز !

دیکھو ! خدا اخبار " زمیندار " کو بہت جلد قوت مزید اور شوکت تازہ کے ساتھہ جاري کراے ! اس نے اپني آخري ضمانت کے بعد بہت کچھہ اپني روش اور طریق طلب حقوق میں تبدیلي کردي اور مسئلۂ " اسلامیۂ کانپور " کے فیصلے کو اُسکي اصلیت سے بہت زیادہ وقعت دیکر ظاہر کیا - نیز اُسپر خوشي کا مسرفانہ اظہار کیا اور کہا کہ سب کچھہ ملگیا ہے بلکہ پہلے سے بھي زیادہ ملگیا ہے - یہ اسي خیالي " مصالحۃ " کا نتیجہ تھا - اسنے چاہا کہ اب کچھہ دنوں چپ رہکر اور ملکر کام کیجیے اور فرصت کو ہاتھہ سے نہ دیجیے -

مگر بالاخر کیا نتیجہ نکلا ؟ کیا " مصالحۃ " کرنے والوں نے فرصت دیدي ؟ کیا " پریس ایکٹ " کے بے امان دیوتا نے قصور معاف کردیا ؟ آہ نادانو ! تمہیں تو فرصت نہیں ملي ' لیکن اسکي جگہ دوسروں کو تمہارے لیے فرصت ملگئي !

اسمیں سمجھنے والوں کیلیے بڑي ھي عبرت ہے - یہ واقعہ باواز بلند نصیحت کر رہا ہے کہ جن لوگوں کے پاس تمہارے لیے بہتري نہیں ' تم انکے ساتھہ " مصالحۃ " کرو یا نہ کرو ' جب تک کہ تم حق کے ساتھي رہوگے ' انکا سلوک تمہارے ساتھہ یکساں ھي رہیگا -

رہا " پریس ایکٹ " تو اسکا بھي یہي حال ہے - قرآن حکیم نے کتني اچھي مثال دي ہے : مثلہ کمثل الکلب - ان تحمل علیہ یلہث او تترکہ یلہث ! (۷ : ۱۵۷)

پھر کیا ہے جسکے بچانے کیلیے حق کے ثبات و استقامت کو بھي ضائع کرتے ہو ؟ کم از کم ایک کے تو ہو رہو کیونکہ دونوں ہاتھہ نہیں آسکتے !

وہ اپني خو نہ چھوڑینگے ' ہم اپني وضع کیوں بدلیں ؟
سبک سر بنکے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو ؟

یا ایھا الذین آمنوا ! ان تطیعو الذین کفروا ' یردوا کم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین - بل اللہ مولا کم و ھو خیر الناصرین !

الحمد للہ کہ ارباب " مصالحۃ " کي مساعي بیکار گئیں اور حادثۂ زمیندار پریس لاہور کا جو سچا اثر دلوں پر پڑا تھا وہ ہر جگہہ نمایاں ہو رہا ہے - اگر مسلمانوں میں اسقدر قوت موجود ہے کہ انہوں نے دوبارہ زمیندار کو جاري کر دیا تو یہ انکي اُس زندگي کا آخري ثبوت ہوگا جسے برابر جھٹلایا جارہا ہے -

میرا خیال اس بارے میں یہ تھا کہ چندہ جمع کرنے کي جگہہ اگر ایک کمپني قائم کي جاتي تو دس دس روپیہ کا حصہ ہر شخص لے لیتا اور یہ بہت بہتر تھا -

لیکن چونکہ کار پردازان زمیندار فراہمي اعانت کا کام شروع کرچکے ہیں ' امید ہے کہ اسي طریقہ سے مقصد حاصل ہو جائیگا - قوم کو زمیندار عزیز ہے اور وہ اپنے جوش کو ہر صورت میں ظاہر کرسکتي ہے -

حادثۂ " پیسہ اخبار " لاہور

یہ حادثہ اس ہفتے کا ایک نہایت افسوس ناک اور رنجدہ واقعہ ہے -

اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ محبوب عالم صاحب مالک پیسہ اخبار کے رہنے کے مکان میں جو کارخانہ سے بالکل متصل تھا ' شب کو یکایک آگ لگ گئي ' اور اُس حصۂ مکان تک پہنچ گئي جہاں ہزاروں روپیہ کي تجارتي اور پرائیوٹ کتابوں کا ذخیرہ تھا - بجھانے کا سامان کرتے کرتے تمام کتابیں اور عمارت جل گئي اور جو کتابیں بچیں وہ بھي پاني کے پڑنے کي وجہ سے ضائع ہو گئیں -

آگ کے یکایک لگنے کا سبب غالباً ابتک معلوم نہیں ہوا - ایک اخبار نے یہ عجیب بات لکھي ہے کہ جس وقت یہاں آگ لگي ' اُسي وقت بعض نا معلوم الحال آدمیوں نے ایک دوسري آتشزدگي کي فرضي افواہ اڑا دي - نتیجہ یہ ہوا کہ آگ بجھانے کے انجن سب کے سب پہلے وہاں چلے گئے ' اور اتني دیر میں آگ کے شعلوں نے عمارت کا خاتمہ کردیا !

افسوس ہے کہ یہ جانکاہ حادثہ ایسے وقت میں ہوا ' جبکہ شیخ محبوب عالم صاحب اپنے سفر یورپ اور مصر و حجاز سے مع الخیر واپس آرہے ہیں ' اور اپنے وطن اور گھر بار کو خیر و عافیت میں دیکھنے کي قدرتي طور پر توقع کررہے ہونگے - ناگہاني حوادث کا کوئي علاج نہیں ' اور مشیت الہي کا جواب صبر و رضا کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے ؟ ہمیں دفتر پیسہ اخبار اور شیخ محبوب عالم صاحب اور شیخ عبد العزیز صاحب سے اس حادثے میں دلي ہمدردي ہے اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالی انہیں اس نقصان کے برداشت کي قوت دے اور تلافي مافات کا سامان بہم پہنچا دے !

افکار و حوادث

سرگذشت " مصالحۃ "

ودوا لو تدھن فیدھنون

خیز و در کاسۂ زر آب طربناک انداز!

آج میں قرآن حکیم کي بعض آیات اور آغاز اسلام کے ایک واقعہ کي نسبت کچھہ کہنا چاھتا ھوں -

اسلام نے حق پرستي کي جو تعلیم دي ھے' وہ دنیا کے موجودہ اخلاق کي مدعیانہ حق پرستي سے بہت ارفع و اعلی ھے - قرآن حکیم اور اسوۂ حضرۃ رسول کریم علیہ الصلوۃ و التسلیم نے ھمیں حق کا اصول بتلا دیا ھے - ایک طرف تو یہ تعلیم دي: فما رحمۃ من اللہ لنت لھم و لو کنت فظا غلیظ القلب لا نفضوا من حولک یہ اللہ کي رحمت ھے کہ اس نے تمھیں مخالفوں کے ساتھہ نرم دل بنا دیا ھے کہ باوجود اسکي سختي و قساوت کے تم حسن اخلاق و صبر و تحمل سے پیش آتے ھو - اگر ایسا نہ ھوتا تو کوئي بھي پاس نہ آتا -

دوسري جگہ حکم دیا: و اغلظ علیھم! باطل پرستوں کے ساتھہ نہایت سختي کرو کہ وہ نرمي کے مستحق نہیں!

پہلا موقعہ تو عام طور پر حسن خلق' کشادہ روئي' صبر و تحمل' نرمي طبیعت' تہذیب لسان' و لہجۂ سخن کا تھا' اسلیے داعي اسلام کے ان اوصاف کو رحمت الھي قرار دیا' لیکن دوسرا موقعہ حق و باطل' صدق و کذب' اور ایمان و کفر کے مقابلے کا تھا - فرمایا کہ جسقدر سختي کرسکتے ھو کرو کہ عین عدل و اخلاق ھے -

چنانچہ سورۂ قلم میں ایسي نرمي کو جو حق و صداقت کے خلاف ھو اور راہ عدالت سے منحرف کردے' "مداھنت" کے لفظ سے تعبیر فرمایا: ودوا لو تدھن فیدھنون -

بعض کفار انحضرۃ (صلعم) کے پاس جمع ھوکر آے اور کہا کہ بہتر ھے کہ ھم میں اور آپ میں ایک راضي نامہ ھو جاے - آپ جو کچھہ تعلیم دینا چاھتے ھیں دیجیے - لیکن صرف اتنا کیجیے کہ ھمارے بتوں کو اور ھماري بت پرستي کو برا نہ کہیے - اسکے بدلے میں ھم آپکو مال و دولت سے مالا مال کردیتے ھیں بلکہ حجاز کا بادشاہ تسلیم کر لینے کیلیے بھي طیار ھیں -

لیکن اس نے جو نہ صرف ریگستان عرب کا بلکہ تمام بر و بحر عالم کي ھدایت کا شہنشاہ ھونے والا تھا' بے ساختہ جواب دیا:

لو جعلتمونی بالشمس	عرب کي بادشاھت تو کیا شے ھے؟
حتی تضع في یدي'	اگر تم سورج کو بھي آسمان سے اتار کر
ماسالتکم غیرھا (بخاري)	میري مٹھي میں رکھدو' جب بھي

میں سواے کلمۂ حق کے دوسري بات منظور نہ کرونگا -

خدا تعالی نے اسي مصالحت اور نرمي کي خواھش کي نسبت فرمایا: ودوا لو تدھن فیدھنون - یہ باطل پرست چاھتے ھیں کہ تو انکے ساتھہ اعلان حق میں نرمي کرے تو وہ بھي تیرے ساتھہ نرمي کرینگے' حالانکہ کفر کو راضي رکھکے ایمان کي دعوت کبھي نہیں دي جاسکتي! فلا تطع المکذبین! پس ان لوگوں کي خواھشوں کي اطاعت نہ کرو جو حق و عدالۃ کو جھٹلا نے والے ھیں!

رؤساء قریش مکہ کي طرح آج ھمارے سامنے بھي ایک قوي و طاقتور گروہ موجود ھے جو چاھتا ھے کہ حق کے اعلان' جبر کي فریاد' اور عدل کي طلب میں ھم اسکي نرمي کریں' اور پھر وعدہ کرتا ھے کہ اگر ایسا کیا گیا تو وہ بھي ھمارے ساتھہ نرمي کریگا - حضرۃ ابو طالب کے مکان میں رؤساء قریش نے داعي اسلام سے کہا تھا کہ وہ سب کچھہ کہیں مگر انکے بتوں کو برا نہ کہیں - یہي شرط مصالحت ھے - ٹھیک اسي طرح ھم سے بھي کہا جاتا ھے کہ تم سب کچھہ کہو مگر ان بتوں کو برا نہ کہو جو خدا پرستوں کو اپنا غلام بنا رھے ھیں - یہي صلح کا طریقہ ھے - لیکن اگر یہي طریقہ ھے تو سوال یہ ھے کہ اسکے چھوڑ دینے کے بعد ھمارے پاس اور کیا باقي رھجاتا ھے جو کہیں گے؟ حق تو وھي تھا جو تم چاھتے ھو کہ تم سے صلح کرکے دیدیں - جب وہ دیدیا گیا تو اسکے بعد باطل و کفر کے سوا اور کچھہ نہیں ھے: فما ذا بعد الحق الا الضلال!

ابو طالب کے دل میں آنحضرۃ (صلی اللہ علیہ وسلم) کي محبت تھي مگر قوۃ ایماني نہ تھي - صحیح بخاري کي اسي حدیث میں ھے کہ وہ بول اٹھے: "اسمیں کیا ھرج ھے اگر آپ انکے بتوں کو برا کہنا چھوڑ دیں"؟

آجکل بھي میں دیکھتا ھوں کہ میرے بعض احباب ھیں جنکے دل میں سچائي کا ایک ولولہ تو ضرور ھے' لیکن ایمان کي وہ قوت نہیں ھے جو سچائي کي راہ میں دکھہ اٹھانے کي ھمت بخش سکے - شاید اسکي وجہ یہ ھے کہ انکے اندر آزادي کا ولولہ خدا پرستي اور تعلیم اسلامي کی راہ سے نہیں آیا ھے بلکہ محض دوسروں کي دیکھا دیکھي اور حریت خواہ قوموں کے تقلیدي جذبہ کي بنا پر -

بہر حال "اس مصالحت" کي خواھش نے انھیں ڈگمگا دیا - وہ یا تو کفر کي دلفریبي سے مرعوب ھوگئے' یا مصیبتوں اور آزمائشوں کے تصور سے ڈرا دیے گئے - نفس خادع جو ھمیشہ ایسے موقعوں کي تاک میں رھتا ھے' اب بولنے لگا ھے' اور ضعف ایماني دھوکا دیتا ھے کہ اسمیں ھرج ھي کیا ھے؟ آخر وقت و مصلحت بھي تو کوئي چیز ھے؟ پولیٹیکل کاموں میں نرمي و گرمي' دونوں ھوتي ھے - کام کیلیے پہلي شے فرصت ھے - اگر ھم نہ رھے تو ھماري تمام باتیں بھي نہ رھینگي - بہتر ھے کہ سر دست اس "مصالحت" کو مانلیں اور نرمي کریں تاکہ ھمارے ساتھہ بھي نرمي کی جاے: ودوا لو تدھن فیدھنون!

لیکن افسوس کہ میرے نادان دوست نہیں سمجھتے کہ "مصالحت" بقاے حق کے ساتھہ ھوتي ھے نہ کہ فناے حق کے بعد - نرمي کے یہ معني ھیں کہ کسي کام کو سختي سے نہ کیجیے' نہ یہ کہ سرے سے کیجیے ھي نہیں؟ سچائي کے ساتھہ اگر کچھہ ھے تو دیدیجیے پر سچائي کے اندر جو کچھہ ھے وہ کیونکر دیا جاسکتا ھے؟ کسي شے کا غلاف آپ بدل دے سکتے ھیں' لیکن جب تک اسکي محبت آپکے اندر ھے' خود اسے دوسري شے سے نہیں بدل سکتے - پھر حق کي راہ میں مرعوبیت اور سوف ایسا ھي ھے' جیسے دریا میں کپڑوں کے بھیگنے سے گریز - آپ سے کس نے منت کي تھي کہ آگ سے کھیلیے؟ انگاروں کو مٹھي میں لینے کا دعوا ھے تو آبلہ پڑنے کي شکایت کیوں کي جاتي ھے؟ راحت پرستوں کو چاھیے کہ کانٹوں پر چلکر پاؤں چھلنے کي شکایت نہ کریں' بلکہ اس خار زار میں سرے سے قدم ھي نہ رکھیں:

غافل مرو کہ تا در بیت الحرام عشق
صد منزل ست و منزل اول قیامت ست

یہ سمجھنا کہ "کام کیلیے عافیت و فرصت ضروري ھے" سچ ھے' مگر اس آلۂ راحت پرستي کے استعمال کا یہ موقع نہیں - اگر آپ حق اور عدالت کا کام کر رھے ھیں تو صرف کام کیجیے - اسکي فکر نہ کیجیے کہ ھمارے بعد کیا ھوگا؟ سچائي اور راستبازي کل کي فکر سے بے پروا ھے - اسکا بیج کبھي بھي شرمندۂ دھقان و کاشت کار نہیں ھوا - وہ خود ھي پھوٹتا ھے اور اپني پرورش کیلیے خود اپنے اندر آب حیات رکھتا ھے - بالفرض اگر اسے اپني [illegible] نما

الهلال

۷ ربیع الاول ۱۳۳۲ هجری

فاتحة السنة الثالثة

(۳۰)

دعوة الى الحق و داعي الى الحق

موعظة و ذكرى

فاتحۂ جلید یهیدید کی تقریب سے جن خیالات کا اظہار ضروري سمجها تها ' افسوس که وه نا تمام رهگئے - کیونکه پچهلے هفتے طبیعت اس قسم کی تحریرات کیلیے حاضر نه هوئي ' اور مجبوراً مدارس اسلامیه کا باب مقالۂ افتتاحیه کے صفحات میں دیدیا گیا - اسلیے چاهتا هوں که آج اس سلسلے کي تکمیل کردوں :

وابیري عجیب وقد زاد حیلي !

گذشته دو نمبروں میں میں نے اپنے اطمینان قلبي اور ایقان روحي کے ساتهه اس احسان الهی کو پیش کیا هے که الهلال کي اشاعت جس دعوة کے اعلان و قیام کیلیے وجود میں آئي تهی ' توفیق الهي نے روز اول هي سے اسکے لیے غیبي سامان فتح و نصرت بهم پهنچا دیے ' اور الحمد لله که اسکي کوئي سعي و کوشش ضائع نه گئي ' اور تهوڑے وقت کے اندر هي اسکا بیج آبیاري توفیق مقدس حضرة مسبب الاسباب سے سرسبز و بار آور هو گیا -

اسی سلسلے میں اس عاجز نے اپني وه دعا بهي یاد دلائی هے جو اشاعت الهلال کے وقت دل کے اضطراب و شورش سے بے اختیار زبان پر جاري هوئي تهي ' اور جسمیں خدا سے چاها گیا تها که " اگر یه پکار حق و صداقت سے خالي نهیں تو اس کے بعض نتائج مهمه مجهے بهت جلد دکهلا دے " چنانچه باوجود وقت کي نزاکت اور حکومة قاهره و مسلطه کي مخالفت کے جو هردم اور هر آن متزاید و متضاعف رهي ' ایسا هي هونا تها اور ایسا هي هوا ' اور اسکے نتائج کے ظهور کو کوئي قوت معانده روک نه سکي -

لیکن میں چاهتا هوں که ساتهه هي اسکے یه بهي تشریح کردوں که " دعوة الهلال " سے میرا مقصود کس چیز کي طرف اشاره هے ؟ نصرة الهي نے کس کا ساتهه دیا ؟ کون تها جو اسکي اعانت کا مستحق هوا اور کونسي چیز تهي جسکے ظهور کو کوئي قوت روک نه سکی ؟ کیا الهلال جو ایک هفته وار شائع هونے والا رساله هے ؟ کیا ایک پریس جو بعض آلات و ادوات کو جمع کرکے قائم کیا جاتا هے ؟ کیا چهپے هوے اوراق اور لکهي هوئي سطریں جو شیرازه بندي کے بعد ڈاک میں ڈالدي جاتی هیں ؟ یا پهر کسي خاص شخص کي مقبولیت جسکو اچهے لفظوں کا جمع کردینا آتا هو ' اور ادهر ادهر سے بعض معلومات اس نے حاصل کرلي هوں ؟

یعنی جب کبهي میري زبان و قلم پر " دعوة الهلال " کا لفظ جاري هوتا هے تو اس سے مقصود في الذهن کیا شے هوتی هے ؟ خود میرا وجود ' الهلال کي مقبولیت ' پریس کا قیام و استحکام ' یا پهر ان سب سے مافوق و بالا تر کوئي اصول اور حقیقت ؟ چاهتا هوں که اسے واضح کردوں - فاقول و بالله التوفیق -

(دعوت الهلال کي حقیقت)

آغاز اشاعت الهلال سے " دعوة " کا لفظ میري زبان پر هے اور اس کثرت سے بار بار اس لفظ کو دهراتا هوں که شاید بعض لوگ سنتے سنتے اکتا سے گئے هوں - میں نے کبهي کسي اخبار کا ذکر نهیں کیا جو اچهے سروسامان کے ساتهه نکالا گیا هو ' اور نه میں نے کبهي تصنیف و تالیف اور انشاء مقالات و رسائل کا تذکره کیا جسکے لیے غیر معمولي محنت و مشقت برداشت کي جاتي هو ' بلکه میں نے همیشه ایک " دعوت " کا اعلان کیا جو ایک مقصود خاص کو اپنے سامنے رکهتي هے ' اور ساتهه هي چند مقاصد پیش کیے جو همیشه سے انسانوں کي جماعتوں اور آبادیوں کے سامنے پیش هوتے آے هیں - ان مقاصد میں ندرت و جدت نه تهي مگر صداقت ضرور تهي ' اور جس بیان میں صداقت هو ' ضرور هے که وه نئي نهو ' کیونکه دنیا کي سب سے زیاده پراني چیز صداقت هي هے -

پس میں آج صاف صاف کهدیتا هوں که " الهلال کي دعوت " سے کوئي مادي یا شخصي یا موجود فی الخارج شے مراد نهیں هے اور نه کسي دعوت سے ایسا مقصود هو سکتا هے - [illegible] وجود سے تعلق رکهتي هے نه الهلال نامي ایک موقت [illegible] سے ' اور نه هي ان مضامین و مدشات سے جو اسمیں شائع هوتے هیں ؟ - ان میں سے کوئي چیز بهي ایسي نهیں هے جسکي [illegible] کها جاسکے که وه " دعوت " هے یا اسے حقیقت دعوة میں کسي طرح کا [illegible] حاصل هے - بلکه اس سے مقصود حقیقي صرف وه بعض مقاصد اور تعلیمات هیں ' جنکے اعلان و اظهار اور فتح و نصرت کا سامان حکمت الهي نے مهیا کیا ' اور پهر من جمله اور بهت سے اسباب و وسائل کے ایک سبب و وسیله الهلال کي اشاعت اور اسکي کوششوں کو بهي بنادیا - وه جو انساني غذا کے پیدا کرنے کیلیے موسم کو بدلتا ' هواؤں کو چلاتا ' پاني کو برساتا ' اور دهقان کے هاتهوں سے تخم ریزي کراتا هے ' جب چاهتا هے که اپنے بندوں میں سے کسي جماعت کیلیے ارشاد و هدایت کي روحاني غذا مهیا فرمادے تو بالکل اسي طرح دلوں کي اقلیم اور فکروں کي فضا میں بهي تبدیلي پیدا کردیتا هے ' اور خود بخود ایک قدرتي تغیر کي طرح تمام اسباب موافق فراهم هونا شروع هو جاتے هیں - اس وقت پاني بهي برستا هے ' عمده هوائیں بهي چلتي هیں ' اور کاشت کاروں کي محنتیں بهي اپنے اپنے وقت و ضرورت کے مطابق کام دینے لگتي هیں - پس جب کهیت سرسبز هوتا هے تو گو بهت سے کهنے والے موجود هوتے هیں که یه سب کچهه همارے هي سعي کا نتیجه هے ' مگر در اصل اسکا حق کسي کو بهي نهیں پهنچتا - کیونکه بیج کے بار آور هونے کیلیے جن اسباب و ذرائع کي ضرورت هے وه بے شمار هیں ' اور جب تک وه سب جمع نهو جائیں ' صرف ایک علت کچهه بهي مفید نهیں هو سکتي -

اگر پاني کهے که یه میري کار فرمائی هے ' تو آفتاب بهي چمک سکتا هے که یه اسی کي حرارت کا معجزه هے - اگر دهقان مدعي هو که اس نے بیج ڈالا تو موسم اسے جهٹلا سکتا هے که بغیر میرے آے هوے محض تخم ریزي کیا کرسکتي تهي ؟ مزدوروں نے هل جوتا ' کاشتکار نے بیج ڈالا ' نگهبانوں نے رکهوالي کي ' اور موسم نے آبپاشي ' ان میں سے هر فریق دعوا کرسکتا هے که میں هي اس لهلهاتے هوے کهیت کي وجود پذیري کي علت هوں ' مگر وه جو ان سب سے بالا تر قوت هے ' کهتي هے که تم سب هیچ هو - اگر قدرة الهي تعلم

آنریبل سر ابراهیم رحمت الله

اور مسلمانوں کے لیے ایک بہتر و مناسب سیاسي تعلیم

آنریبل سر ابراهیم رحمت الله کي صدارت لیگ اور خطبۂ افتتاحي سال جدید کا وہ بہترین اور شاندار واقعہ ہے، جسکے اندر مسلمانوں کیلیے ایک نہایت هي قیمتي اور پائدار یاد پائي جاتي ہے !

آنریبل موصوف جب لیگ کي صدارت کیلیے منتخب هوے تو جو لوگ مسلمانوں کے موجودہ حالات کي نزاکتوں کو دیکھہ رہے تھے، وہ شمالي هند یا پنجاب کے کسي مشہور آدمي کي جگہ ایک دور دراز اور تقریباً اسلامي مسائل کے مراکز سے الگ تھلگ صوبے کا نام دیکھکر امید و بیم میں پڑگئے، مگر میں نے اسي وقت اپنے بعض دوستوں سے کہا کہ سر ابراهیم رحمت الله انڈین نیشنل کانگریس میں شریک رهچکے هیں، اور میں سمجھتا هوں کہ جو صاحب فکر ملک کي اس ایک هي درسگاہ سیاست میں رهچکا ہے، اس سے کسي آزادانہ مگر پر دانش و حکمت سیاسي خدمت کي توقع کبھي ناکام نہیں هو سکتي -

میں شخصاً سر ابراهیم رحمت الله کے کاموں کو اس وقت سے جانتا هوں جبکہ اب سے چھہ برس پہلے بمبئي میں تھا -

تاهم یہ سوال میرے لیے بھي فیصلہ طلب تھا کہ ایک خاص صوبے کے اندر جو کارکن قابلیت سر بلند ہے، وہ کسي ایسے پلیٹ فارم پر بھي بہترین توقعات کو پورا کر دکھائیگي، جہاں صوبوں اور شہروں کے تعلقات سے بالاتر تمام هندوستان کے مسلمانوں کیلیے ایک سیاسي درس و تعلیم کي ضرورت ہے ؟

لیکن لیگ کي اولین نشست کے بعد هي هر منصف اور اهل الراے شخص کا فیصلہ یہي تھا کہ توقعات پوري هوگئیں، اور مسلمانوں کي موجودہ سیاسي زندگي کیلیے سر ابراهیم رحمت الله کي تقریر حقیقت اور اعتدال کا ایک بہترین مرکب ہے جو نہایت اچھي صورت میں پیش کیا گیا ہے -

میں سمجھتا هوں کہ جب سے مسلمانوں نے پولیٹکل مقاصد کے نام سے کام شروع کیا ہے، انکے پولیٹکل لٹریچر میں یہ پہلي تقریر ہے جو اس جامعیت اور عمدہ قوام بحث کے ساتھہ مرتب هوئي ہے -

حتی کہ کانگرس کے بعض ارکان نے میرے سامنے اسکا اعتراف کیا کہ خود کانگریس کے لٹریچر میں بھي یہ تقریر کامل امتیاز پانے کي مستحق ہے - وکفي بہ فخرا -

پریزیڈنشیل ایڈریس هر مجلس کیلیے اسکي حقیقي کار روائي ہے، اور اسکي وقعت و اهمیت کا پیمانہ بھي اسي کے اندر هوتا ہے، مگر بد قسمتي سے همارے اندر ایسے لوگ نا پید هیں جو دولت و شہرت کے ساتھہ قابلیت بھي رکھتے هوں اور صرف قابلیت کي عزت کرنا ابھي هم نے نہیں سیکھا ہے، اسلیے همیشہ هماري بڑي بڑي کانفرنسوں کي افتتاحي تقریریں نہایت کم وقعت و بے اثر رهتي هیں، اور محنت و قابلیت اور اصابت راے و حسن بیان کا اسمیں کوئي بلند و ممتاز حصہ نہیں هوتا -

برخلاف اسکے انڈین نیشنل کانگریس نے اپني افتتاحي تقریروں کا ایک ایسا وقیع لٹریچر جمع کردیا ہے جو ادب و انشا پردازي، قوۃ تحریر و بیان، خوبي بحث و استدلال، کثرت مواد و معلومات، حق گوئي و صدق لہجہ، تعلیم و درس سیاست، غرضکہ هر حیثیت سے هندوستان کے موجودہ علم ادب کا ایک ممتاز ترین حصہ ہے -

لیکن آنریبل سر ابراهیم رحمت الله کے ایڈریس کے بعد کم از کم ایک تحریر تو لیگ کے پاس بھي ایسي موجود هوگئي ہے جسے امتیاز کے ساتھہ پیش کیا جاسکتا ہے -

جیسا کہ انھوں نے خود کہا ہے، اس عہدے کیلیے انکا انتخاب ایک ایسے وقت میں هوا جبکہ مسلمانوں کي سیاسي حالت چند در چند پیچیدگیوں کي وجہ سے نہایت درجہ غیر مطمئن تھي، اور بحث کرنے والے کیلیے صرف ایک سال کے معمولي واقعات هي نہیں بلکہ یکے بعد دیگرے ظاهر هونے والے متعدد اهم اور دشوار بحث مسائل جمع هوگئے تھے - ان سب پر مستزاد لیگ کا وہ اندروني مناقشہ تھا جو گو في الحقیقت کچھہ بھي نہ تھا لیکن بعض مخفي اغراض سے اسے اسقدر اهمیت دیدي گئي تھي گویا جماعتي تفریق کا وقت آگیا -

ایسي حالت میں انھوں نے اپني مشکلات کے بیان کرنے میں ذرہ بھي مبالغہ نہیں کیا ہے - انکے سامنے مشکلات کا گرد و غبار یقیناً موجود تھا، لیکن بجاے اسکے کہ انکي قوت فیصلہ اسکے اندر گم هو جاتي، وہ قابل تحسین جرأت کے ساتھہ اسکے هٹانے میں کامیاب هوے، اور اعتدال و متانت کو واقعیت اور حق بیاني کے ساتھہ آمیزش دینے کا ایک نہایت هي نازک اور مشکل کام انھوں نے ایسي روشني میں انجام دیا جو تذبذب اور طرفداري کے غبار سے بالکل صاف تھي !

اعتدال اور حقیقت دو ایسے عنصر هیں، جنکي باهمي آمیزش کا کام همیشہ سے نازک اور مشکل رہا ہے - یا تو پہلے کا غلبہ دوسرے کو بالکل نابود کردیتا ہے، یا دوسرے کي بر اتني تیز هو جاتي ہے کہ اپنے ساتھي کے وجود کو بالکل دبا دیتي ہے - لوگوں نے عموماً اس راہ میں افراط و تفریط کي ٹھوکریں کھائي هیں، اور جس شے کو "اعتدال" سمجھا ہے در اصل اسکا زیادہ صحیح نام حقیقت کا عدم ہے !

لیکن با وجود بے اعتدالي کے اس سوء ظن کے جو میري نسبت بعض لوگوں کو ہے، میں تسلیم کرتا هوں کہ سر ابراهیم رحمت الله کا "اعتدال" اعتدال ہے، نہ کہ اصلیت کا عدم اور فقدان !

بس یه اور اسي کے هم معني و هم اصول مقاصد تھے جنکي طرف الهلال نے ابناء ملت کو دعوت دي' اور اگرچه ان میں سے کوئي چیز بھي نئي نه تھي' تاهم غفلت و جهالت اور استیلاے ضلالت و فتنه نے اس تعلیم کے هر لفظ کو لوگوں کیلیے ایک صداے نا آشنا بنادیا تھا ـ پس جیساکه همیشه هوا هے' ضرور تھا که اس اعلان و دعوت کا آغاز بھي تعجب و انکار' تحقیر و تذلیل' غیظ و غضب' اور تعاند و تنفر سے هوتا مگر خاتمه اعتراف و اقرار' تعظیم و تشهیر' رجوع و انقیاد' اور تسلیم و اطاعت پر هوتا' اور الحمد لله که ایسا هي هوا' اور جسقدر هونا باقي هے وہ بھي عنقریب هوکر رهیگا : و تمت کلمة ربک صدقا و عدلا - لا تبدیل لکلمات الله :

(ما قـــال و من قـــال)

پس جب کبھي اس عاجز کي زبان سے " دعوة الهلال " کا لفظ نکلتا هے' اور اسکي نصرت و فتح یابي کا دلي اذعان و روحي ایقان کے ساتھه اعلان کرتا هوں' تو اس سے مقصود نه تو رسالة الهلال کا وجود هوتا هے' اور نه خود اپنا وجود اور اپنا کاروبار' بلکه یهي صداقتیں اور حقیقتیں هوتي هیں جنکے اعلان و دعوت کي حضرة الهي نے الهلال کو توفیق دي' اور اس عظیم الشان اور انقلابي تبدیلي کیلیے جو مسلمانان هند میں هونے والي هے' منجمله اور صدها اسباب و بواعث کے ایک سبب الهـلال کو بھي بنا دیا - اس بنا پر جس قدر کامیابیاں هیں وہ اسي کیلیے هیں' اور جس قدر اعلان قوت' رفع ذکر' و اعلاء کلمه هے' وہ سب کا سب اسي کو پهنچتا هے :

هر جا کنیـــم سجـــده بداں آستاں رسد !

میں سچ سچ کهتا هوں که خود میرا اسمیں کوئي حصه نهیں - اور نه رائي برابر مجھے حق پهنچتا هے که اسکي کامیابي کي عزت کو اپني طرف نسبت دوں - سچائي جهاں کهیں سے نکلیگي' استقلال اور عزت کو اپنا منتظر پائیگي - اور حق جس زبان سے بلند هوگا' کامیابي و نصرت اسکا قدرتي حصه هے جو کبھي اس سے چھن نهیں سکتا - یه خدا کا محض فضل هے که وہ کسي زبان کو اسکا آله' کسي قلم کو اسکا ذریعه' اور کسي سعي کو اسکا وسیله بنالے' اور پھر اس وسیلے کے خاطر نهیں بلکه صرف اپني سچائي کي خاطر اسے کامیابي عطا فرماے -

لیکن یه کامیابي نه تو اس شخص کي هوگي جس نے ایسا کیا' اور نه تو حق کي عزت کو وہ اپني عزت سمجھنے کا حقدار هوگا - اگر وہ ایک لمحه یا ایک منٹ کیلیے بھي اس غرور باطل اور کبر ابلیسي میں گرفتار هوگا تو خدا اس سے اپنا رشته کاٹ لیگا' اور اسے ذلت و رسوائي کیلیے چھوڑ دیگا - کیونکه وہ اپني صداقت کا محافظ اور اپنے کلمۂ حق کے اعلان کیلیے قادر و مقتدر هے - وہ اگر چاهے تو درخت کي خشک ٹهنیوں کو حق کیلیے گویا کردے' اور پهاڑوں کي چوٹیوں کي اندر سے انسانوں کو سچائي کي تعلیم ملنے لگے - وہ نه تو انسانوں کا محتاج هے که وہ اسکي خاطر بولیں' اور نه انکے کاموں کیلیے درمانده هے که اسکي راہ میں اٹھیں - اسکے کاروبار حق کا عجیب و غریب حال هے - وہ جب کبھي چاهتا هے تو اپنے بندوں کو کسي کار حق کیلیے توفیق دیدیتا هے' اور پھر جب وہ مغرور هو جاتے هیں اور سمجھتے هیں که یه همارې شخصي کامیابي هے تو پتھر کے ٹکڑوں اور سوکھي هوئي لکڑیوں کي طرح انهیں اپني راہ سے هٹا کر پھینک دیتا هے !

نه زیبد مرد خود بیں پادشا را
انیں المذنبیں باید خدا را

(ایک مثـــال)

اسکي مثال بالکل ایسي هے جیسے کوئي شخص کسي پتھر کي سل سے کوئي عمده کام لیلے' اور پھر جب چاهے اسے اٹھا کر راستے میں پھینک دے - یه سچ هے که وہ پتھر ایک عمده کام کا ذریعه بن گیا تھا' لیکن یه بھي تو سچ هے که جو اراده اس سے کام لیتا تھا' وہ اسے ٹھوکریں کھانے کیلیے راستے میں پھینک بھي دیسکتا تھا ؟

پھر اگر اس پتھـر کیلیے تمهارے عقیـدے میں کوئي فخر نهیں هوسکتا حالانکه وہ کسي بڑے عمده اور مفید کام کا ذریعه تھا' تو ٹھیک اسي طـرح حق و صـداقت کے کاروبار میں خاص اس انسان کے وجود کیلیے بھي کوئي فخر و ناز نهیں جسکو حکمة رباني نے کسي مصلحت مخفي کي بنا پر خدمت دیني کیلیے ایک آله اور واسطه بنا دیا هو - الا یه که اسکو ضائع نه کیا گیا اور اپنے لطف و کرم سے وسیله و ذریعه هونے کي توفیق بخشي -

(تنبیــه ضـــروري)

البته یه یاد رکھنا چاهیے که اس بیان سے وہ مقربان الهي اور خواص عالم انسانیت مستثنی هیں جنکا وجود صداقت الهي کے اظهار کا صرف وسیله هي نهیں هوتا بلکه خود ان کے اندر نور حقیقت کي شمع روشن هوجاتي هے' اور اسکي نورانیت انکے اعمال مقدسه اور انفاس زکیه سے چھن کر عالم انسانیة کي تیرگیوں پر پرتو افگن هوتي هے - یعني الله تعالی انکے وجود کو اظهار حق کا واسطه هي نهیں بلکه خود حق کا مسکن و مشرق بنا دیتا هے' وہ حق کے مخاطب نهیں بلکه حق کا پیکر و مجسمه هوتے هیں - لیکن :

یه رتبــۂ بلنـد مـلا جس کو ملگیـا
هر مدعي کے واسطے دار و رسن کهاں ؟

یه اور لوگ هیں اور انکا عالم دوسرا هے - میں یهاں اس مقام کا تذکره نهیں کرتا جسکي مجھے حسرت هے' بلکه اسکا حال بیان کررها هوں جسمیں اپنے تئیں پاتا هوں' اور نهیں پسند کرتا که اسکا تذکره نه کروں :

عالم همه افسانۂ ما دارد و ما هیچ !

میں سچ سچ بلا شائبۂ انکسار کے اعلان کرتا هوں که اس بارے میں میرے مناظر و مشاهدات نهایت عجیب و غریب و عبرت انگیز هیں - میں جب کبھي ان نتائج عظیمة کو دیکھتا هوں جو فضل الهي نے الهـلال کي دعوت کو عطا فرماے' اور اس رفعت ذکر' تاثیر و نفوذ' رجوع خلائق' انـقلاب خیالات' و حس و تنبـه دیني و روحاني کي عام تبدیلي پر نظر ڈالتا هوں جو اس انیس ماہ کي دعوت سے هر طرف پیدا هوگئي هے' اور پھر اسکے بعد خود اپنے تئیں دیکھتا هوں اور اپنے اعمال پر نظر ڈالتـا هوں' تو مجھے حکمة الهیه کي ایک عجیب و غریب نیرنـگي نظر آتي هے اور یقین هو جاتا هے که یه جو کچھه نتائج حسنه میرے سامنے هیں' وہ محض اصل دعوة کي صداقت و حقیقت کے برکات و انوار هیں' ورنه خود میں اور میري گناهوں میں ڈوبي هوئي زندگي تو اس لائق بھي نه تھي که ان نتائج عظیمه کو کبھي خـواب میں بھي دیکھتي -

یه اسکا قاعده هے که جب وہ اپني امة مرحومه کیلیے کوئي کام کرنا چاهتـا هے تو مثل اس کامل کاریگـر کے جو ٹوٹے هوے اور ناقص اوزاروں سے ایسا عمده کام نکال لیتا هے جو دوسرے کاریگر عمده اور قیمتي آلات سے بھي نهیں کرسکتے' جس بندے کو چاهتا هے

اسباب و وسائل مہیا نہ کرتی تو نہ تو ایک بیج بار آور ہوتا اور نہ ایک سبز پتہ زمین پر نظر آتا !:

امن خلق السماوات والارض و انزل لکم من السماء ماء فانبتنا بہ حدائق ذات بہجۃ ما کان لکم ان تنبتوا شجرھا ء الہ مع اللہ ؟ بل ھم قوم یعدلون - (۲۷ : ۶۱)

"کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ؟ اور کس نے آسمان سے تمہارے لیے پانی برسایا ؟ پھر اس کی آبیاری سے کیسے کیسے حسین و شاداب باغ و چمن پیدا ہو گئے ' حالانکہ تم انسانوں کی قوت سے باہر تھا کہ ان کے درختوں کو پیدا کر سکتے ؟ کیا اللہ کے سوا اور بھی کوئی ہے ؟"

(مقصود حقیقی)

اب دیکھو کہ الہلال کی دعوت کا مقصد حقیقی کیا تھا ؟ اس نے روز اول ہی سے اعلان کر دیا کہ احیاء و تجدید ملت کیلیے جس قدر تحریکیں ملک میں موجود ہیں ' وہ ان میں کسی کو بھی تنزل و انحطاط کے اصلی مرض کا کامل علاج نہیں سمجھتا ' بلکہ ان میں سے اکثر اسطرح کا علاج ہیں جنکے اندر خود نئی بیماریوں کے پیدا کرنے کی ہلاکت موجود ہے - پس وہ ان تمام راستوں سے بالکل الگ ہو گیا جو کار و بار اصلاح و ترقی کے پیشتر سے موجود تھے ' اور پھر [illegible] تعلیم کو اپنا کعبۂ مقصد بنایا ' نہ سیاسیہ کو قبلۂ آمال [illegible] قبول کی ' نہ تہذیب و تمدن سے دستگیری [illegible] یہی ایک صدا بلند کی کہ :

یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و رسولہ و لا تولوا عنہ و انتم تسمعون (۸ : ۲۰)

مسلمانو ! اللہ کی اطاعت کرو اور اسکے رسول کے لائے ہوئے حکموں پر عمل کرو - اور اسکی طرف سے گردن نہ موڑو اور تم اسکی بھیجی ہوئی آیتیں سن رہے ہو !

کیونکہ اسکو یقین ہو گیا کہ جب تک مسلمانوں کے اعتقادات و اعمال مذہبی کی اصلاح و درستگی نہو گی ' اس وقت تک کوئی سعی اصلاح مفید مقصد نہیں ہو سکتی -

پس اس نے اپنے مقصد کو ایک ہی مختصر جملے میں بار بار دہرایا یعنی " دعوۃ الی القرآن " یا " امر بالمعروف و النہی عن المنکر " اور پھر اعمال قومی کی ہر شاخ میں اسی اصل الاصول کو پیش نظر رکھکر دعوت شروع کی -

(تشریح مقصد)

یہ تو اسکے مقصد کا اصل الاصول ہے - لیکن اگر اسکی تشریح و تفسیر کی جائے اور آج موجودہ حالات سے تطبیق دی جائے تو حسب ذیل مواد اسکی تحت میں قرار دیے جا سکتے ہیں :

(۱) مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے تمام کاموں کی بنیاد تعلیم الہی پر رکھیں نہ کہ محض کسی ترقی یافتہ قوم کی تقلید و اتباع اور نقالی پر - یا محض اخذ تحصیل تمدن و سیاست و وطنیت پر -

(۲) اسلام کی اصلی مزیت و فضیلت یہ ہے کہ اس نے ہر طرح کی صداقتوں اور حقیقتوں کو خدا کے رشتہ سے منسلک کر دیا ہے اور ہر عمل صحیح و حق جو اس آسمان کے نیچے کیا جائے ' اسکے نزدیک خدا کا کام اور اسکی عبادت ہے - پس ہر مسلمان کو صداقت کا عاشق ' حقانیت کیلیے مضطر ' عدالت کا نگراں ' اور حریت کا پرستار ہونا چاہیے - کیونکہ وہ مسلمان ہے ' اور مسلمان وہی ہے جو اللہ کی رضا کیلیے ہر طرح کا دکھہ اٹھائے ' اور اللہ کی رضا اسکی راستبازی اور حق و عدل کی معیت میں ہے -

(۳) اور اسلیے کہ خدا نے مسلمانوں کو جہاد فی سبیل اللہ کا منصب رفیع عطا فرمایا - پس جو مسلم اسکی راہ میں مجاہد نہو ' وہ اسکے اس بخشے ہوے لقب کا مستحق بھی نہیں - جہاد فی سبیل اللہ کے معنی یہ ہیں کہ ہر طرح کے ظلم و تشدد ' معاصی و ذنوب ' اور شیطانی ضلالت و افساد کے پیدا کیے ہوے غرور باطل [illegible] انسانیت کو نجات دلانے کیلیے اپنی تمام قوتوں سے کام لینا ' اور اس راہ میں ہر طرح کا جسمانی اور قلبی دکھہ اٹھانا - حتی کہ [illegible] رجالہ کی تیغ کی برش کو بھی اسکی خاطر گوارا کر لینا -

(۴) پس اگر ظلم ہو [illegible] معصیت و فساد کی گرم بازاری ہو ' اگر انسانوں کے حقوق [illegible] پامال غرور باطل کیا جائے ' اگر روشنی کی جگہہ تاریکی ' اور راست بازی کی جگہہ کذب پرستی کا اعلان ہو ' تو اسلیے نہیں کہ ظلم و فساد کو انسانوں نے برا اور اخلاق عامہ نے قابل نفرت بتلایا ہے ' پس تم بھی برا سمجھو ' بلکہ اسلیے کہ تم مسلمان ہو اور مسلمان [illegible] صرف حق کی خدمت ہی کیلیے ہے ' اور نیز اسلیے کہ یہ سب کچھہ خدا کی مرضی کے خلاف ہے ' اور مسلمانوں کی مرضی وہی ہونی چاہیے جو انکے خدا کی مرضی ہے : تخلقوا باخلاق اللہ -

(۵) مسلم و مومن وہ ہے جو اللہ [illegible] کو دنیا کے تمام رشتوں پر ترجیح دے - پس کسی ہستی کیلیے یہ جائز نہیں کہ وہ اسلام کی مدعی ہو ' اور ساتھہ ہی خدا کو چھوڑ کر دوسرے رشتوں کی گرویدہ ہو جائے - خدا کا رشتہ اسکی سچائی اور عدالت کی محبت میں ہے - جو حق کو پیار کرتا ہے ' وہی خدا کو بھی پیار کرنے والا ہے : و الذین آمنوا اشد حبا للہ -

(۶) اسلام نے توحید کا سبق سکھلایا - توحید کی تکمیل کے معنی یہ ہیں کہ انسان تمام انتہائی قوتوں اور اطاعتوں اور فرماں برداریوں کو صرف اللہ کیلیے مخصوص کر دے اور ان میں کسی کو شریک نہ کرے - پس چند انسانوں کو اپنا لیڈر بنا کر انکے ہر حکم کی بلا چون و چرا تعمیل کرنا ' یا گورنمنٹ اور حکام کی ہر خواہش کے آگے (اگرچہ وہ حق و عدالت اور صداقت و حریت کے منافی ہو) سر جھکا دینا ' ایک ایسا شرک جلی ہے جو توحید کے ساتھہ جمع نہیں ہو سکتا -

(۷) اسلام کا عقیدۂ توحید انسانی حریت و آزادی کا سر چشمۂ حقیقی ہے - کیونکہ جو سر صرف خدا ہی کے آگے جھکے گا ' ممکن نہیں کہ وہ انسان اور انسانوں کے غرور پادشاہت و حکومت کے آگے ذلت عبودیت سے سر بسجود ہو - ان الحکم الا للہ - پس مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے اندر عبودیت الہی کی اصلی حقیقت پیدا کریں ' اور کوئی روح خدا کے آگے وفادار نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ ان تمام قوتوں سے یکسر باغی نہو جائے ' جو خدا کی صداقت اور اسکی مقدس مرضات کے خلاف ہیں -

(۸) ملک و انسانیت کی خدمت ' آزادانہ حیات سیاسی و ملکی کا حصول ' جد و جہد حریت ' اور خود مختارانہ حکومت کے حاصل کرنے کیلیے باقاعدہ مساعی ' یہ تمام مقاصد صالحہ اگر دوسری قوموں کو بر بناء جذبۂ قومیت و وطنیۃ عزیز ہیں ' تو ہر قائل کلمۂ توحید کو مذہباً و دیناً محبوب ہونا چاہئیں - پس عزت و مجد اسلامی کا مقتضی یہ ہے کہ ان تمام میدانوں میں مسلمان سب سے آگے ہوں ' نہ کہ سب کے پیچھے اور غیروں کے مقلد و خوشہ چین : و ان العزۃ للہ و لرسولہ و للمومنین -

ہاں ' ایک اصل الاصول ہے جو اس دعوت کو عام ہنگامہ ہاے سیاسی و تمدنی سے الگ کرتا ہے - یعنی ان تمام چیزوں کو صرف اللہ کے رشتے اور اسکی مرضات کی متابعت کے تعلق سے حاصل کیا جائے نہ کہ محض تقلید اقوام و جماعت سے - اور اسلیے سب سے پہلے عمل بالاسلام کے حبل اللہ المتین کو پکڑو تاکہ اسکے تمام نتائج حقیقیہ سے ہم کنار ہو - و العاقبۃ للمتقین -

مدارس اسلامیه

نـــدوة العـلـمـــاء

(اور مسئله اصلاح و احیاء ملت)

(۳)

گذشته نمبر میں اصلاح کي دو قسموں کا مختصر ذکر کیا جاچکا هے' یعنی اصلاح سیاسيٰ اور اصلاح افرنجي' اب تیسري قسم کے طرف توجه کرني چاهیے -

(۳)

تیسريٰ قسم اُن تحریکوں کي هے جنکي بنیاد اگرچه مثل گذشته دو تحریکوں کے مناسب وقت تمدني و تعلیمي انقلاب کي خواهش پر تهي ' لیکن چونکه اُن مصلحین نے زیادہ غور و کاوش اور اجتهاد فکر و تفحص صحیح سے کام لیا اسلیے وہ سمجهه گئے که اصلاح و تغیر کیلیے ظواهر و فروعات سے متاثر هونے کي جگهه کسي اصول حقیقي اور مبدء اصلي کي تلاش میں نکلنا چاهیے' اور اُس ایک هي علت اساسي کو پہچاننا چاهیے جسکے لیے ایک هي اساسي دفعیۂ و علاج بهي هو -

انهوں نے دیکها که تعلیم و تحصیل تمدن حالیه کے لیے سعي کرنا قبل اسکے که کوئي اساسي و اصوليٰ اصلاح هو جاے ' محض بیکار بلکه مضر هے -

اول تو یه تمام امور اصل مرض میں داخل نہیں هیں بلکه کسی حقیقي مرض کے نتائج و عوارض هیں - اگر مسلمانوں کي تمدني حالت درست نہیں هے تو اسکا نتیجه غفلت هے که انهوں نے دنیا کي تمدني ترقي کا ساتهه نه دیا - لیکن غفلت کیوں هے ؟ سواء عمل کیوں معطل' اور ذهن و دماغ کیوں بیکار هوگئے؟ پس ضرور هے که پہلے اس سبب کو دور کیا جاے جسکي وجه سے بیداري کے بعد نه غفلت طاري هوئي - اور یــه ظاهر هے که غفلت کي علت غفلت نہیں هوسکتي' کوئي اور هي علت هے جس سے یه معلول پیدا هــوا هے -

یا مثلاً مسلمانوں میں آجکل کے علوم و فنون نافعه ناپید هیں' اور وہ انکي جانب سے غافل هیں - پس سب سے پہلے اُس شے کو دور کرنا چاهیے جس کي وجه سے اُن میں علم کا فقدان هوا اور اسکے حصول کا ولوله اور اسکے عشق کي بیتابي باقي نه رهي' نیز اُس شے یا اُن اشیا کو حاصل کرنا چاهیے جنکيٰ وجه سے دیگر اقوام میں یه موجود هے ' نه که سب سے پہلے علم علم پکارنا -

ثانیاً ' اگر ابتدا سے تلاش اصل و حقیقت کي جگه انهیں چیزوں کو بنیاد کار قرار دیا گیا تو یاتو پوري کامیابي حاصل نه هوگي کیونکه یه آنکهوں کي جلن' سرکے درد' اور اعضا شکني کا علاج هوگا حالانکه ان سب کا باعث اصلي یعني بخار باقي هے - اور اگر کامیابي هوي اور پیشاني پر کوئي ایسي سرد شے لگا دي گئي جسکي برودت سے بخار کي حدت و حرارت کم محسوس هونے لگي' تو پهر اسکا نتیجه یه هوگا که تمدن و تعلیم راس نه آئیگي اور اور طرح طرح کي ایسي خرابیاں پیدا هو جائینگي جنکي وجه سے نه تو مقصد اصلي حاصل هوگا' اور نه کوئي دوسري کامل و احسن حالت هي پیدا هوسکے گي -

تب انهوں نے مسلمانوں کے موجودہ اعمال و اطوار حیات کا مطالعه کیا تو انهیں نظر آیا که ان میں سے اکثر ایسے هیں جنکي موجودگي میں محال هے که حسب سنن طبیعیه کوئي قوم زندہ وقائم رهسکے - وہ تمام اعمال صحیحه و صالحه جو حیات اجتماعي و ملي کیلیے بمنزلۂ روح و حرارت غریزي کے هیں' ان میں سے مفقود هوگئے هیں' اور هر عمل یا تو منحرف هے یا مسخ شده -

پهر انهوں نے اُس قوة روحانیۂ الهیه کو دیکها جو ابتک مسلمانوں کے دلوں پر حکمراں هے ' یعنے دیانة مبجلۂ اسلامیه اور اُسکے تمام احکام و تعلیمات صادقه ' تو اُنهیں بدفعة واحدة نظر آیا که مسلمانوں کے تمام موجودہ اعمال و اطوار یکسر اُسکي تعلیمات حقه کے خلاف هیں' اور اسکي تعلیم میں وہ تمام ارکان و اصول باکمل حال' و اجمل صورة موجود هیں جنکا عمل و انقیاد کسي قوم کي حیات اجتماعي و سیاسي اور قیام مدني و عمراني کیلیے ضروري هے : الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتي و رضیت لکم الاسلام دینا !

پس انکي حالت مثل اُس طبیب کے هوئي جو اپنے سامنے کسي کثیر العوارض مریض کو دیکهکر گهبرا گیا هو' لیکن یکایک القاء طبي اصل مرض کي تشخیص اور علة حقیقیه کے کشف تک اُسے نائل کردے' اور وہ پهر اُن تمام ظاهري مظاهر مرض سے یک قلم بے پروا هوکر صرف اندرون بدن کے نقص مخفي کے انسداد پر اپني تمام همت و سعي خرچ کرنے لگے -

انهوں نے سمجهه لیا که عروج و زوال امم في الحقیقت ایک قانون الهي کے عمل و نفاذ کا نتیجه هے جسے لسان الله الاقدس نے بتلا دیا هے :

واذا اردنا ان نهلک قریة ' امرنـــا مترفیها ' ففسقوا فیها فحق علیها القول فـدمرناها تـدمیـرا - وکم اهلکنا من القرون من بعد نوح' و کفی بربک بذنوب عباده خبیراً بصیرا ! (۱۷ : ۱۷)

اور جب همکو کسي آبادي کا برباد کرنا منظور هوتا هے تو هم اس آبادي کے خوشحال لوگوں پر اپنا حکم بهیجتے هیں - پهر وہ نا فرمانیاں کرنے لگتے هیں' جب ایسا هوتا هے تو وہ آبادي مستحق عذاب هو جاتي هے - پس هم اسے تباہ و برباد کر دیتے هیں - اور دیکهو ! طوفان نوح کے بعد اسي قانون کي بنا پر کتني هي قوموں کو هم نے تباہ و هلاک کردیا ' ! ! یقین کرو که تمهارا پروردگار اپنے بندوںکے گناهوں کو جانتا اور دیکهتا هے -

اور سورۂ طلاق میں فرمایا :

و کایــن من قریــة عتت عن امـــر ربها ورسلـــه فحاسبناها حساباً شدیداً و عذبناها عذاباً نکرا ؟ فذاقت وبال امرها وکان عاقبة امرها خسرا - اعد الله عذاباً ' فاتقو الله یا اولی الالبـــاب الذیـــن آمنوا ! ! (۶۵ : ۸)

اور کتني هي آبادیاں هیں جنکے رهنے والوں نے اپنے رب اور اسکے رسولوں کے احکام سے سرتابي کي ' اور هم نے بڑي هي سختيٰ سے انکے کاموں کا حســاب لیــا اور سخت عــذابوں میں مبتلا کیا ' پس انهوں نے اپنے کیے کا مزہ چکها اور اسکا انجام کار صرف نقصــان و هلاکت هي هوا - قیامت کا عذاب ابهي انکے لیے باقي هے -

پس اے عقل و فهم رکهنے والو که الله پر ایمان لاچکے هو ! اُسکے غضب سے ڈرتے رهو ! !

اور پهر یه کیسي صاف تصریح اور کهلي کهلي تعلیم هے که اسي آیة کریمه کے بعد فرمایا :

قد انزل الله الیکم ذکراً رسولاً یتلوا علیکم آیات الله مبینات لیخرج الــذین امنوا و عملو الصالحات

اے مسلمانوں خدانے تمهیں آگاہ کرنے کیلیے اپنا ایک رسول تمهاري طرف بهیجدیا هے جو خدا کي آیتیں کهلے کهلے احکام کے ساتهه سناتا هے تا که جو

اپنے کام کا ایک ذریعہ بنا لیتا ہے ' اور پھر وہ خود خواہ کیسا ہی برا ہو ' لیکن اسکا کام نیکو کاروں اور صالح انسانوں کا سا ہو جاتا ہے ' و این جا کار بــہ فضل ست نہ باستحقاق !

نصیب ماست بہشت اے خدا شناس برو
کــہ مستحق کـــرامت گنـــاہ کارانـــد ! !

(داعیـــان حق کي تین قسمیں)

البتہ یہ ضرور ہے کہ جب اسکا فضل ذرہ نواز اپنے کسي عاجز و درماندہ بندے پر مبذول ہوتا ہے ' اور وہ اسکي راہ کي طرف لوگوں کو بلا تا اور اسکے کلمۂ حق و عدالۃ کي دنیا کو تلقین کرتا ہے تو اسکا حال تین صورتوں سے خالي نہیں ہوتا :

(۱) یا تو خدا تعالی اسکے نفس کا تزکیۂ کامل کردیتا ہے اور اسکے وجود کو حق کا پیکر اور نمونہ بنا دیتا ہے - و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۲) اور یا یہ درجہ عالیــہ تو اُس محروم تشنہ کام کو حاصل نہیں ہوتا ' لیکن چونکہ اسکے اندر حق و صداقت کا سچا درد اور خدا پرستي کي ایک نہ بجھنے والي پیاس ہوتي ہے ' اسلیے با وجود اپنے طرح طرح کے قصوروں کے وہ وسیلۂ خیر و صداقت بننے کا شرف حاصل کرلیتا ہے ' اور اسکے انـــدر کچھہ اسطرح کي عجز و انابت اور استغفار و اعتراف کي سوز و سوزش پیدا ہو جاتي ہے جو اُسے استیلاء شیطاني سے بچاــے رکھتي ہے ' اور پھر یا تو بالاخر منزل اخري تک پہنچا دیتي ہے یا راہ کي ٹھوکروں ہي سے گر کے رہجاتا ہے -

(۳) اور یا پھر وہ خباثت ابلیسي اور شرارت نفساني کا ایک مظہر لعین ہوتا ہے جو محض اپني اغراض نفساني کیلیے ءاریتـاً کسي امر حق کا اعلان کرنے لگتا ہے ' اور اس سے مقصود حق نہیں ہوتا بلــکہ ایک تـــاریک باطـــل جو اسکے پیچھے چھپا دیا جاتا ہے - في الحقیقت نفاق کي یہ ایک سب سے زیادہ مہلـــک و خبیث قسم ہے -

پس پہلي قسم کي جماعت کیلیے تو کچھہ کہنے کي ضرورت نہیں - لا خوف علیہم و لا ہم یحزنون - تیسرے گروہ کو بھي نتائج حق کي بحث سے مستثنی کر دینا چاہیے ' کیونکہ گو وہ مدعي حق ہو مگر در اصل اسکا حکم بھي باطل و فساد ہي کا ہے - او ر خـــدا کبھي باطـــل کے ساتھہ وہ سلـــوک نہیں کـــر سکتا جو اس نے حق و ایمان کیلیے مخصوص کردیا ہے : ام نجعل الذین آمنوا و عملو الصالحات کالمفسدین فی الارض ؟ ام نجعل المتقیـــن کالفجـــار ؟ (۳۸ : ۲۷)

البتہ دوسري قسم کے لوگوں کي نسبت میں کہنا چاہتا ہوں - یہي وہ لوگ ہیں کہ خدا انکي نیتوں کو قبول کرلیتا اور سعي حق اور خدمت صداقت کي برکت سے انکو اپنے لطف و کرم کا مورد بنا دیتا ہے - وہ خود خواہ کیسے ہي گرفتار قصور و مبتلاــے ذنوب ہوں ' لیکن چونکہ اُسکے کلمۂ حق کے خادم ' اُسکي سچائي کے پرستار ' اور اُسکے دین حق کے عزت و عظمت کے لیے اپنے اندر ایک بیقراري رکھتے ہیں - اسلیے اُسکي شان کریمي و رحیمي انہیں اپنوں میں سے سمجھنے لــگتي ہے ' اُنکے کاموں کے نقص و فتور کو اپني توفیق رفیق کي بخشش سے کامل کردیتي ہے ' اور انہیں کبھي غیروں کے آگے ذلیل و رسوا ہونے نہیں دیتي - کیونکہ اگر انکا قصور اسکے کرم کا سزاوار نہیں تو اُسکي صداقت کي عزت تو مستحق لطف و نوازش ضرور ہے !

اگر نہ بہـــر مـن از بہر خود عزیزم دار
کہ بندہ خوبي او خوبي خداوند ست

اسکي مثال بالکل ایسي ہے ' جیسے کوئی پادشاہ اپنے کسي اہم اور معزز کام کے انجام دینے کي عزت اپنے کسي غلام کو دیدے ' تو گو وہ کیسا ہي ادنے اور حقیر ہوگا اور کیسے ہي قصور اُس سے اپني خدمتوں اور پرستاریوں میں سرزد ہونگے ' لیکن تاہم پادشاہ کا کرم شاہانہ اسکي سفارش کریگا اور کہیگا کہ مانا کہ یہ ہر طرح نالائق اور سزاوار عتاب ہے لیکن اب تو اسکي عزت میري عزت ہوگئي ہے اور دنیا اسے میري نسبت سے پہچانتي اور میرا خدمت گزار سمجھتي ہے - پھر کیونکر گوارا کروں کہ دشمن ہنسیں کہ میرے دربار عز و جـــلال کے نام لیواؤں کیلیے عزت و سرخروئي نہیں ہے - پس شان عفو و کرم یہي ہے کہ جسے ایک بار سر بلندي دي ' پھر اُسے نگونسار نہ کیا جاــے !

و للہ در ما قال :

عرض غـــہ لیے میرے جـــرم و گناہ بے حد کا
الهي تجھکو غفور الـــرحیـــم کہتے ہیں !
کہیں کہیں نـــہ عـــدو دیکھکر مجھے محتاج
یہ انکے بندے ہیں جنکو کریم کہتے ہیں !

(یوسف اور رب یوسف)

آیا نہیں دیکھتے کہ جب برادران یوسف علیہ السلام دوسري بار مصر آــے تاکہ دربار مصر کي بخشش و فیاضي سے مالا مال ہوں اور قحط سالي کي مصیبتوں سے نجات پالیں ' تو انہوں نے عزیز مصر سے کہ في الحقیقت حضرۃ یوسف علیہ السلام تھے ' عرض کیا :

مسنا و اهلنـــا الضـــر
و جئنـــا ببضاعۃ مزجاۃ
فاوف لنـــا الکیـــل !
(۱۲ : ۸۸)

اــے عزیز مصر ! ہم کو اور ہمارے بال بچوں کو قحط کي وجہ سے بڑي تکلیفیں پہنچ رہي ہیں ' پس ہم یہ تھوڑي سی پونجي لیکر آــے ہیں تا کہ آپ اسے قبول کریں ' اور اُسکے معاوضے میں ہمیں پورا پورا غلہ دلوادیں !

لیکر تو آــے تھے ناقص اور تھوڑي سي پونجي ' مگر معاوضے میں طلب کرتے تھے کامل اور بھر پور غلہ ! یہ کارو بار اور معاوضۂ بالمثل کے قدرتي اصول کے تو خلاف تھا ' پر ارباب کرم کے شیوۂ بخشش کے عین مطابق تھا کہ پادشاہوں کا دربار تاجروں کي منڈي نہیں ہوتي - بھائیوں نے کہا : " بدریوزہ گري آمدہ ایم نہ بہ تجارت " -

مارا تو بہشت اگر بہ طاعت بخشي
آں بیع بود ' لطف و عطاــے تو کجاست ؟

و تصـــدق علینـــا '
ان اللہ یجـــزي
المتصـــدقیـــن !

یہ جو مانگتے ہیں تو کچھہ اپني قیمت کا بدلہ نہیں مانگتے کہ وہ تو کچھہ بھي نہیں ہے - بلکہ اپني فیاضي سے بطور بخشش کے عطا کیجیے ' اور اللہ ارباب بخشش و سخا کو اچھا بدلہ دیتا ہے ! !

پھر اگر یوسف کنعاني یہ کر سکتا تھا کہ ناقص پونجي لیکر کامل متاع بخشدے ' تو کیا خداــے یوسف کي کریمي سے یہ بعید ہے کہ اپنے پرستاروں کے ناقص کاموں کو قبول کرکے انکو اپني کامل و اکمل توفیق کي بخشش سے مالا مال فـــرما دے ؟ لقد کان في یوسف و اخوتہ ایات للسائلین کا مطلب میں تو یہي سمجھتا ہوں :

من وفاــے دوست را در بیوفائی یافتم

قل لو انتم تملکون خزائن
رحمـــۃ ربي اذاً لامسکتم
خشیـــۃ الا نفـــاق -
(۱۷ : ۱۰۱)

" ان لوگوں سے جو خدا کے فضل و کرم کو بھولے ہوے ہیں ' کہدو کہ اگر میرے پروردگار کي رحمت کے خزانے تمہارے اختیار میں ہوتے تو خرچ ہو جانے کے ڈر سے تم ضرور اُنہیں بند رکھتے مگر خدا ایسا نہیں کرتا -

البتہ یہ ضرور ہے کہ قصور اور سرکشي میں فرق ہے ' اور جرم اور بغاوت ' دو الگ چیزیں ہیں - خدا اپنے قصور مندوں کو معاف کردیتا ہے پر اپنے سے باغیوں کو معاف نہیں کرسکتا ' اور یہي معني ہیں اس آیۂ کریمۂ مشہورہ کے کہ : ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء -

دوسري قسم آن لوگوں کي ہے جنهوں نے غفلت و ظلمت کے بعد يکا يک يورپ کو ديکها ' اسکي حالت سے اپني حالت کا مقابله کيا ' اور اس مقابلے کے بعد ايک حرکت اصلاح و تغير کي انکے اندر پيدا هو گئي - يه تينوں قسميں جو اوپر بيان کرچکا هوں يعني اصلاح سياسي و افرنجي و ديني ' يه سب کي سب اسي دوسري قسم ميں داخل هيں -

چونکه اصول اصلاح و دعوت پر ايک مستقل مقاله کسي نه کسي وقت لکهنا ہے ' اسليے ميں نے اولين قسم پر بحث نه کي - البته يهاں اسقدر اشاره کر دينا ضروري ہے که يه تيسري قسم کي دعوت يعني " اصلاح ديني " گو يورپ کے اثر هي کا نتيجه تهي ' ليکن تاهم اپنے اصول و طريق کار ميں آس اولين جماعة مصلحين مجددين کي دعوت سے نسبتاً اقرب ' اور بهت سے بنيادي مسائل ميں تقريباً هم آهنگ تهي -

(اصلاح ديني کے بعض مصلحين)

مشهور و معروف شيخ محمد عبده مصري کی دعوت اسي قسم اصلاح ميں داخل ہے - شيخ موصوف کا ابتدائي عهد خالص سياسي انقلابات کے افکار ميں گذرا تها ' کيونکه انکے استاذ طريقت و معلم ارشاد ' سيد جمال الدين کي دعوت ميں سياسي عنصر غالب تها - اگر مسٹر بلنٹ کي روايت تسليم کرلي جاے ' تو شيخ محمد عبده عربي پاشا کي تحريک سے پہلے بالکل طيار هو گئے تهے که توفيق پاشا خديو مصر کو قتل کر ڈاليں ' کيونکه اسنے ولي عهدي ميں اصلاح و تغير کے جو وعدے سيد جمال الدين مغفور سے کيے تهے ' تخت نشيني کے بعد پورے نه کيے -

ليکن اسکے بعد هي سنه ۱۸۷۷ ميں عربي پاشا کا واقعه پيش آگيا جسميں خود شيخ محمد عبده بهي شريک قرار دیے گئے - انگريزي مصري کميشن نے شيخ کو بهي جلا وطني کي سزا دي ' اور يه بيروت ميں کچهه عرصه ٹهہر کر سيد جمال الدين کے پاس پيرس چلے گئے - وهانسے ۱۳ - مارچ سنه ۱۸۸۴ کو ايک عربي اخبار " العروة الوثقى " نکالا - جسکی ايڈيٹري ميں سيد اور شيخ ' دونوں شريک تهے - في الحقيقت يهي تاريخ شيخ کي اصلاح ديني کي اولين بنياد ہے -

عروة الوثقى کے تيسرے نمبر ميں انکا ايک مبسوط مضمون " ماضي الامة و حاضرها و علاج عللها " کے عنوان سے نکلا تها - اسميں مسلمانوں کي گذشته حيات اجتماعي کے اسباب بتلاے هيں ' پهر موجوده تنزل پر بحث کي ہے - آخر ميں لکها ہے که اب عروج بعد از تنزل کا کوئي ذريعه بجز اسکے نهيں ہے که مسلمانوں کو مذهب کي صحيح اور حقيقي تعليم دي جاے -

پانچويں نمبر کے مقالهٔ افتتاحيه کا عنوان يه تها : " انحطاط المسلمين و سکونهم و سبب ذالك " اسميں بتلايا ہے که اسکي علة اصلي اسلامي اعتقادات و اعمال کے ضعف و نسخ کے سوا اور کچهه نهيں ہے -

گيارهويں اور سترهويں نمبر ميں دو مضمون " اسباب حفظ الملک " اور " سنن الله في الامم " کے عنوان سے نکلے تهے - انکے مطالعه سے پورا اندازه هوسکتا ہے که شيخ کي دعوة ايک خالص اصلاح ديني کي دعوت تهي ' جو مسلمانوں کو سب سے پہلے اعتقادات و اعمال دينيه کي درستگي کي طرف بلاتي تهي -

(الکـــواکبـــي)

علماے مصر و شام ميں شيخ محمد عبده مصري کے علاوه ايک اور فکر صالح و مصلح بهي تحريک اصلاح ديني ميں شريک رها ہے ' جسکو افسوس ہے که سلطان عبد الحميد و اشرار يلدز کے استبداد سياسي نے اعلان و قوت کے ساتهه کام کرنے کا موقعه نه ديا - يعني مرحوم شيخ عبد الرحمن الکواکبي -

الکواکبي کي دو کتابيں " طبائع الاستبداد " اور " جمعية ام القرى " موجود هيں - جمعية ام القرى ايک فرضي کانفرنس کي رپورٹ ہے جو گويا ايام حج ميں منعقد هوئي اور تمام علماء عالم اسلامي نے اسميں شريک هو کر مسلمانوں کے تنزل کے اسباب پر بحث کي - نتيجه تمام مباحث کا يه ہے که اصلاح ديني کے بغير اميد نجاح و فلاح ملت اميد باطل ہے : و قال الرسول يا رب ان قومي اتخذوا هذا القرآن مهجورا -

سلطان عبد الحميد نے ان دونوں کتابوں کو مملکة عثمانيه ميں ممنوع الاشاعة قرار ديديا تها ! !

(شيخ صـدرالدين تـرکستاني)

شيخ محمد عبده المصري کا نام هندوستان ميں مشهور هوچکا ہے ' ليکن بهت کم لوگوں کو يه معلوم هوگا که مسلمانان ترکستان (روس) ميں اصلاح و تغير کي جو حرکت گذشته نصف صدي کے اندر شروع هوئي ' اسکا رجحان بهي زياده تر " اصلاح ديني " هي کي طرف رها ہے ' اور ابتدائي دو قسموں يعني سياسي و افرنجي کا عنصر وهاں بهت مغلوب ہے -

اگر مصر و عثمانيه نے اصلاح ديني کي دعوت کيليے ايک محمد عبده کو پيدا کيا تو ميں نے هميشه تعجب کيا ہے که بلاد روسيهٔ ترکستان و وسط ايشيا ابتک کئي محمد عبده پيدا کر چکے هيں !

پروفيسر ويمبري نے اپني کتاب : Western light and Eastern lands کے دوسرے حصے ميں بعض ترکستاني مصنفين کا ذکر کيا ہے جنهوں نے تاتاري زبان ميں کتابيں تصنيف کي هيں اور آن ميں اصلاح اعمال دينيهٔ ملت دو حصول ترقي و ترفع کا اصلي ذريعه بتلايا ہے ' ليکن في الحقيقت جو مصلحين و مرشدين حقيقي که ترکستان ميں داعي اصلاح و انقلاب رهے هيں ' ويمبري کو انکي خبر نه تهي - ميں يهاں صرف ايک مصلح بزرگ تاتاري کا ذکر کرونگا ' يعني حضرة الشيخ صدر الدين قاضي القضاة بلاد ترکيهٔ روسيه -

اصلاح و دعوت تجديد کے مسئله ميں اس عالم خبير و محترم کا مسلک وهي تها جو شيخ محمد عبده نے اختيار کيا - وه علاوه عالم ديني هونے کے به حيثيت قاضي القضات کے ايک عهدهٔ جليلهٔ شرعيه بهي رکهتے تهے ' اسليے انکي صداء اصلاح ايک ايسی مزيت و تاثير خصوصي رکهتي تهي جو افسوس که ديگر بلاد اسلاميه کے مصلحين کو حاصل نه هوئي ورنه نهيں معلوم کتني مشکليں اور رکاوٹيں انکي راه سے هٹ جاتيں - سنه ۱۳۰۹ هجري ميں انهوں نے ايک نهايت ضخيم اور مبسوط کتاب مسئلهٔ اصلاح اور اسکے طرق و وسائل پر عربي ميں لکهي اور قازان کے ايک روسي مطبع ميں چهپوا کر شائع کيا - اس موضوع پر يه بهترين و جامع کتاب ہے جو ابتک لکهي گئي ہے - کتاب کے تين حصے هيں - پہلے ميں آن تمام اسباب کو بيان کيا ہے جنکي وجه سے مسلمانوں ميں ضعف اجتماعي و تمدني کي بنياد پڑي ' اور پهر انکو تعليمات اسلاميه پر منطبق کيا ہے - دوسرے حصے ميں علوم دينيه کے تنزل و انحطاط اور طريق درس و تعليم کے نقائص پر بحث کي ہے ، اور صاف لکهديا ہے که موجوده طريق تعليم کي موجودگي ميں کسي طرح آميد نهيں کي جاسکتي که مسلمانوں کے اندر کوئي صحيح ديني تحريک نشو و نما پاسکے ' کيونکه يه کام صرف علما کا ہے اور علما کو کامل و مفيد تعليم

من الظلمات الي النــور (۹۵ : ۱۰) — لوگ انپر ایمان لائیں اور اعمال صالحه اختیار کریں انکو نا کامي و ضلالت کي تاریکي سے نکال کر فوز و فلاح کي روشني میں پہنچا دے !

اس سے واضح ہوا کہ در حقیقت قومي عروج و حیات اسکے افراد کے اُن تمام اعمال و اطوار پر موقوف ہے جنکو قرآن کریم ایمان باللہ کے بعد "عمل صالح" کي جامع و مانع اصطلاح میں تعبیر کرتا ہے' اور جس کے اندر تمام سیاسي و تمدني' اخلاقي و معاشرتي' علمیه و فنیه' غرضکه ہر قسم کے اعمال صالحۂ بشریه کے طرف اشارہ موجود ہے - تعلیم الہي اُن اعمال کي طرف انسانوں کو دعوت دیتي ہے اور وہ اُسے قبول کرتے ہیں' پس دنیا کي زندگي اُنکے لیے ایک جنۃ حیات اور بہشت ارتقا و عروج بن جاتي ہے' اور اُنکا وجود ارض الہي کیلیے زینت و حسن ہو جاتا ہے :

تلك الجنة التي نورث من عبادنا من كان تقيـــا (۱۹ : ۶۴) — یہ ہے وہ جنت جسکا مبارک ورثہ ہم اپنے بندوں میں سے اُن لوگوں کو بخشتے ہیں' جو عمل صالح اور تقوی کي راہ اختیار کرتے ہیں !

لیکن جب تعلیم الہي کے نزول و ارشاد سے بعد ہوجاتا ہے اور غفلت و ضلالت دلوں پر چھا جاتي ہے' تو اُس قوم کے قوۃ اعتقاد میں ضعف پیدا ہوتا ہے' اور عملي حالت بگڑنا شروع ہوجاتي ہے - پھر ایک ایک کرکے ہر عمل بگڑتا ہے اور یکے بعد دیگرے اس عمارت کي ایک ایک اینٹ گرنے لگتي ہے - اسي حالت کو اصطلاح قراني میں "عمل شیطاني" سے تعبیر کیا گیا ہے' کیونکه اُسکي زبان میں ہر عمل ضـلالت شیطان ہے اور یہ موقعہ اُسکي تشریح کا نہیں :

و من یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فہو له قرین - وانہم لیصدونہم عن السبیل یحسبون انہم مہتدون ! (۴۳ : ۳۵) — اور جو شخص خدا کے رحمان کي یاد سے اِغماض کـرتا ہے' ہم اسپـر ایک شیطانِ ضلالت مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اسکے ساتھ رہتا ہے - پھر یہ کیسي عجیب بات ہے که شیاطین تو اُن گمراہوں کو راہ الہي سے روکتے ہیں مگر وہ اپنے زعم باطل میں سمجھتے ہیں کہ ہم راہ راست پر ہیں !

یہاں تک که تمام قواۓ عمل بکلي ضلالت و ظلمت کے ہاتھ چلے جاتے ہیں اور ایک کامل معصیت و ذنوب کي عملي زندگي ہر فرد کي ہو جاتي ہے - یہي اعمال ضلالۃ وہ جرائیم مہلکه ہیں جو گھن کي طرح شجر حیات ملت میں لگ جاتے ہیں' اور پھر ایک وقت آتا ہے جب ہلاکت کي "اجل مقدر" اور "کتاب معلوم" اپنا کام انجام دیتي ہے' اور کوئي انساني تدبیر اور مادي سعي اس تقدیر الہي کو دور نہیں کر سکتي - یہي معني حقیقي ہیں اس آیۃ جلیله کے کہ : وما اهلكنا من قرية الا ولها كتاب معلوم' ما تسبق من امة اجلها وما يستاخرون ! (۱۵ : ۴)

تمام اقوام عالم کے عروج و زوال اور حیات و ہلاکت کیلیے یہي ایک قانون وحید' و مبدء حقیقي' و تقدیر اعمال ہے' اور خداے حکیم و لطیف کبھي کسي بہتر حالت کو بدتر حالت سے نہیں بدلتا' جب تـک که وہ خود بہتري سے اعراض کرکے برائي کو اپنے لیے اختیار نہ کرلے - و ہو سبحانه و تعالی شانه یقول في کتابه المیمون :

وما كان ربك ليهلـك القـرى بظلـم و اهلها مصلحون (۱۱ : ۱۱۷) — اور تمہارا پروردگار کبھي کسي ایسي آبادي کو ناحق برباد نہیں کرتا جسکے بسنے والے اعماله صالحه و صحیحه رکھتے ہوں -

پس اس جماعت کے دلوں کو اللہ تعالے نے اس فہم حقیقت کیلیے کھول دیا کہ مسلمانوں کے موجودہ امراض تنزل و تسفل کي اصلي علت اسي قانون عروج و زوال کا نفاذ ہے - انکے اعتقادات ضعیف و مسخ' اور اعمال معرف و باطـل ہوگئے ہیں اور قانون الہي کي "اجل مقدر" اور "تقدیر نتائج" اپنا کام کر رہي ہے -

انکو یقین ہوگیا که اصلاح و تجدید کا کار و بار شروع کرنے سے پہلے کوئي بنیاد و اساس عمل قرار دیني چاہیے - محض کسي سیاسي اتحاد سے آغاز عمل کرنا یا ترقي یافتہ اقوام کے علوم و تمدن کي تحصیل و نقالي پر اصلاح کي بنیاد رکھنا' کچھ بھي مفید نہوگا - یہ تمام امور کسي جڑ کي شاخیں' کسي بنیاد باطن کے آثار و ظواہر' یا کسي روح حیات بخش کي پیدا کي ہوئي حرکت ہیں' مگر خود نہ تو بنیاد ہوسکتے ہیں اور نہ کسي شجر انقلاب کا بیج' اور نہ ہي کسي جسم کیلیے روح -

مراتب مندرجۂ صدر کے بعد اس جماعـۃ دعاۃ و مصلحین کو یقین ہوگیا که جب تک مذہبي ارشاد و ہدایت کی کوئي سچي حرکت مسلمانوں میں پیدا نہوگي' اُس وقت تـک تمام مساعي اصلاح بے نتیجہ ہیں -

(اصـل اصـول دعـوۃ دیـني)

ہر قوم کي حیات اجتماعي اُسکے اعتقادات اور اعمال کا مجموعه ہوتي ہے' اور مـدنیۃ صالحه کے معني یہ ہیں کہ وہ اپنے تمام اعتقادات و اعمال میں بہتر و اکمل ہو - مسلمانوں کے اعتقادات کا یہ حال ہے کہ سد باب اجتہاد و منع نظر و استدلال نے تمام راہیں اصلاح کي مسدود کردي ہیں' رہے اعـمال تو وہ بدعات و زوائد' نسخ و اضافه' اور تحریف و تغییر سے اکثـر صورتوں میں اصلیت کي ایک مسخ شدہ صورت ہے -

---

پس اصلاح کي پہلي ضرب نتائج پر نہیں بلکه علت پر پڑني چاہیے - جس دن یہ علت دور ہوگئي' اُس وقت خود بخود اخذ علوم نافعه و کسب صنائـع مفیدہ و جلب تمدن و عمـران کي تمام راہیں کھل جائیں گي - فـلا اصـلاح الا بـدعـوۃ' ولا دعـوۃ الا بحجۃ' ولا حجۃ مع بقاء التقلید' فاغـلاق باب التقلید الاعمي و فتح باب النظر والاستدلال' ہو مبدء کل اصلاح' و مفتاح النجاح والفلاح !

(ایک فـرو گـذاشت)

یہ ہے مختصر سرگذشت اصلاح و تغیر کي اُس تیسري قسم کي جسے "دعوۃ دیني" سے موسوم کرنا چاہیے' اور جو اپنے بنیاد اصلاح و طریق دعوت میں "اصلاح سیاسي" اور "اصلاح افرنجي" دونوں سے بالکل مختلف ہے -

میں یہ کہنا بھول گیا تھا کہ قرون اخیرہ و حالیه کي اصلاح و دعوت کے کاموں کو سب سے پہلے دو قسموں میں منقسم کرنا چاہیے - ایک وہ دعاۃ و مصلحین جو سلسلۂ احیاء و تجدید امۃ مرحومه کي بنا پر گذشتہ دو صدیوں کے اندر پیدا ہوے' اور اُن میں سے بعض متاخرین مصلحین نے موجودہ اصلاحات کیلیے بھي زمین درست کردي - ان بزرگوں کا شرف الہي و فضل خصوصي یہ ہے که انہوں نے جو کچھ سمجھا اور کیا' وہ محض جـذبۂ صادقۂ اصلاح' اور قوۃ مجتہدۂ حقیقي کا نتیجہ تھا' نہ کہ کسي قوم کے عروج کا مطالعه اور اُسکي تقلید و اتباع کا ولولہ - فہـم المصلحون المجـددون' الذین یصلحون في الارض ولا یفسدون - " اولائـک علی ہدی من ربہم و اولائـک ہـم المفلحـون "

رکھتي ہے ' اور آیندہ اسکي یہ حیثیت اس سے بھي زیادہ قوي تر ہوگي -

اسلیے چاہیے کہ جن ممالک میں جمہوري (ڈیموا کریٹک) اور اشتراکي (سوشیالسٹ) فرقوں کو حکومت میں کوئي مستقل یا غیر مستقل جگہ حاصل ہے ' وہ اسکے لیے انتہائي کوشش کریں کہ انکا ایک عضو اپني سلطنت کي مخصوص کمیٹي کا بھي ضرور ہي عضو ہو اور یہ کہ آئندہ خود موتمر ہیگ میں بھي اسکو نشست ملے -

انگلستان میں حزب العمال (لیبر پارٹي) جسکے ساتھہ عمال کي اور بہت سي انجمنیں ہیں ' اتني طاقتور ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنا یہ مطالبہ (یعني انکا بھي ایک عضو کمیٹي اور موتمر ہیگ میں ہو) حکومت کو نامنظور کرنے نہ دے - حکومت کي مخصوص کمیٹي اور آیندہ موتمر ہیگ میں وکالت کا حق ہمارے ان ما وراء بحر مستعمرات (نو آبادیوں) کو بھي حاصل ہے جنکي جنگ کے وقت فوج اور جہازوں سے مدد پر انگلستان کو کامل مسرت کے ساتھہ اعتماد ہے -

لیکن ڈر یہ ہے کہ ہمارے ارباب سیاست کھڑے ہو جائینگے اور عمال و نیز مستعمرات کي خود مختار حکومتوں کو اس مخصوص کمیٹي اور ان وکلاء میں شرکت سے محروم کرنیکي ہر ممکن تدبیر اختیار کرینگے ' ہاں اگر یہ خود مختار سلطنتیں اور عمال کي انجمنیں اپني مشہور و معروف صاف گوئي اور مطالبات میں خوش بیاني کے ساتھہ اپني وکالت پر اصرار کرینگي تو حکومت کو لامحالہ منظور کرنا پڑیگا -

ہم کو امید ہے کہ سر ایڈ ورڈ گرے ان رفعت پسندوں پر غالب آئینگے جنکو اس قسم کي باتیں پسند نہیں آتیں' اور اس طرح عام راے کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا فخر حاصل کرینگے جسکے فیصلوں کو رد کرنا درحقیقت نا ممکن ہے - پس اسلیے سنہ ۱۵ ع میں جو موتمر السلام منعقد ہو' اسمیں انگریزي قوم کي حیثیت یادگار ہونا چاہیے -

اگر موضوع موتمر سے ہٹکر اسکے فرد عمل کي طرف آنا چاہیں ' اور نیز یہ اندازہ کرنا چاہیں کہ موتمر کي فرد عمل میں کیا کیا ہوسکتا ہے ؟ یا غالباً کیا کیا ہو گا ؟ تو ہمیں ایک مرتبہ پیچھے لوٹنا پڑیگا اور ان فردہاے عمل کي دفعات کو دیکھنا پڑیگا جن کے مطابق پہلي دونوں موتمروں نے کام کیا ہے -

یہ فراموش نہ ہونا چاہیے کہ پہلي موتمر زار روس کے طلب کرنے پر وجود میں آئي تھي - اس نے یہ موتمر صرف اسلیے طلب کي تھي کہ وہ اسپر غور کرے کہ آیا دول کي یہ برباد کن و خانہ برانداز اسلحہ بندي کس حد پر روکي جاسکتي ہے ؟ موتمر نے فیصلہ کیا کہ تھوڑے دنوں میں اس آرزو کا پورا ہونا نا ممکن ہے -

جو سلطنتیں اس موتمر میں شریک تھیں' انھیں اپنے اندر جس کام کي قدرت و استطاعت نظر آئي' وہ امن پسندي کي نیت اور ایسے مقصد کا اظہار تھا ' جسکي کمان تقوی اور ایمان باللہ کے ہاتھہ میں ہو - چنانچہ اس اولین موتمر نے بالاتفاق یہ پاس کردیا :

" اس موتمر کي خواہش تمامتر ان مصارف جنگ کے محدود کرنے کي طرف متوجہ ہے' جو اس دنیا کي پشت پر ایک بار گراں ہوگئے ہیں ' اور یہ کہ یہ تحدید و تعین صرف نوع انساني کي مادي اور اخلاقي فائدے کے لیے ہے "

اسکے بعد دوسري موتمر منعقد ہوئي - اس نے اس قرار داد کے مضمون میں کسیقدر توسیع کي اور اسمیں ایک ایسي بات شامل کرلي جو دعوت امن کے بالکل برعکس ہے - چنانچہ اس نے یہ طے کیا :

" ہیگ کي یہ دوسري موتمر اس قرار داد یعني تحدید مصارف جنگ کي تائید کرتي ہے جو اولین موتمر منعقدۂ سنہ ۱۸۹۹ ع نے طے کي تھي ' اور چونکہ اس سال سے تقریباً تمام سلطنتوں کے مصارف جنگ بہت بڑھگئے ہیں ' اسلیے یہ موتمر اپني اس شدید خواہش کا اعلان کرتي ہے کہ تمام سلطنتیں اس مسئلہ پر نہایت سنجیدگي اور اہتمام کے ساتھہ دوبارہ غور کریں - "

یہ وہ قرار داد ہے جو دوسري موتمر نے مصارف جنگ کے باب میں طے کي تھي -

لیکن یہ کوئي ایسا اعجوبۂ امر نہیں جسکا مضحکہ اڑایا جائے - عالم انساني کي سلطنتوں کا اعتراف جرم اپني لغویت و بیکاري میں کلیسا کے ان نمازیوں کے اقرار گناہ سے کم نہیں ہے جو کہا کرتے ہیں کہ " اے خداوند ! ہم نے غلطي کی اور بھٹکي ہوئي بکریوں کی طرح تیري راہ سے ہٹگئے " ! !

عقل و نقل اور شئون و حالات سے یہي معلوم ہوتا ہے کہ یہ تیسري موتمر بھي اپني کار روائي کا آغاز اسي اعتراف اور خواہش اصلاح سے کریگي - ماضي پر تحسر و پیشماني کا وقت ابھي تک نہیں گیا ہے - تمام سلطنتوں میں مصارف جنگ ہولناک حد تک بڑھگئے ہیں - انگریزي پارلیمنٹ کي ایک آخري اشاعت میں بیان کیا گیا ہے کہ دوسري موتمر کے وقت سے اسوقت تک تمام دول کے بحري مصارف میں خوفناک اضافہ ہوگیا ہے - روس نے اپنے بحري مصارف ساڑھے پندرہ ملین پونڈ کردیے ' جسکے معني یہ ہیں کہ چھہ سال قبل اسکے بحري مصارف جتنے تھے' اس سے چھہ گونہ زیادہ کردیے گئے - اسکے بعد انگلستان کا نمبر ہے - انگلستان کے بھي پندرہ ملین پونڈ ہوگئے' یعني اس نے بھي مصارف میں ۴۸ في صدي کا اضافہ کردیا - انگلستان کے بعد جرمني کا نمبر ہے اس نے اپنے مصارف میں ۶۱ فیصدي کا اضافہ کیا ہے -

سنہ ۱۹۰۷ ع میں فرانس کے جسقدر بحري مصارف رہے ' اس نے ان سب سے پنج گونہ زیادہ کام کیا - اطالیا اور آسٹریا و ہنگري نے بھي اپنے اپنے بحري مصارف دو چند کردیے - خلاصہ یہ کہ آٹھوں بحري سلطنتوں نے اپنے اپنے مصارف بڑھا دیے جنکا سالانہ اوسط گیارہ ملین پونڈ پڑتا ہے ! !

بحري مصارف کي طرح بري مصارف کے متعلق اسوقت ہمارے پاس شمار و اعداد نہیں ہیں ' لیکن یہ امر یقیني ہے کہ فرانس ' جرمني' روس' اور انکے علاوہ چھوٹي چھوٹي سلطنتوں نے اپنے اپنے بري مصارف میں بھي بہت اضافہ کیا ہے ' اور اسلیے ہم غلطي نہ کرینگے اگر یہ کہیں کہ گذشتہ چھہ سال کے اندر آٹھوں بڑي سلطنتوں کے مصارف کي میزان قریباً چالیس ملین پونڈ ہوگي - اور اگر ہم محافظین (کنسرویٹو) کي زبان میں کہیں تو یہ زیادتي سو ملین سے بھي زیادہ ہوگي ! !

ایک دفعہ نیک نام مسٹر اسٹیڈ نے سنہ ۱۸۹۹ ع سے لیکے سنہ ۱۹۰۷ تک کے اضافہ ہاے جنگي کا شمار کیا تھا - یہ اضافہ ۱۲۰ ملین ہوتا تھا - پس اس بنا پر تمام سلطنتوں نے اولین موتمر سے لیکے اسوقت تک دو سو پونڈ اس رقم سے زیادہ صرف کیے جو زار روس کے اس اعلان سے پہلے (کہ مصارف جنگ ہولناک حد تک بڑھگئے ہیں) وہ صرف کیا کرتي تھیں ! !

شاید کوئي یہ کہے کہ تیسري موتمر کے انعقاد سے کیا فائدہ جبکہ دو کے انعقاد اور تیسري کي تیاري کے باوجود چودہ سال کے اندر مصارف جنگ اس قدر ہولناک ہوگئے ہیں ؟

ہم ان جناب ناصح کو یہ جواب دینگے کہ وہ شاید یہ بھول گئے کہ صبح سے پہلے شب کي تاریکي ہمیشہ نہایت شدید ہوتي ہے -

نہیں ملتي - پھر تیسرے حصے میں خود تعلیم دیني کا ایک پروگرام پیش کیا ہے جو بہت مفصـل ہے' لیکن زیادہ تر اسمیں آنھي کتابوں سے بحث کي ہے جو ترکستان و تاتار کے مدارس دینیه میں پڑھائي جاتي ہیں -

شیخ موصوف نے یه کتاب قسطنطنیه میں شیخ السلام کے پاس بھیجي ' علماء مصر و شام اور الجزائر و تیونس سے مکاتبات کیے ' شیخ ازہر و جامع زیتوني کو توجه دلائي مگر:

او خویشتن گم ست کرا رهبري کند ؟

انکا مقصد یه تھا نه اصلاح کیلیے اول ایک مرکزي تحریک قسطنطنیه سے شروع ہو' مگر سلطان عبد الحمید کیلیے لفظ " اصلاح " اسقدر خوفناک و مہیب تھا که وہ ایک لمحه کیلیے بھي اسکي سماعت کا متحمل نہیں ہوسکتا تھا - جب اس طرف سے مایوس ہوگئے تو خود عملي کام شروع کیا اور قازان میں ایک دارالعلوم کي بنیاد ڈالي اور اسکے ساتھه ایک مجلس اصلاح و مراقب تعلیم دیني بھي قائم کي - مگر افسوس که عمر نے زیادہ مہلت نه دي اور قبل از تـکمیل مشروع' سنه ۱۳۲۱ میں انتقال کرگئے - رحمة الله علیه و شکر الله مساعیه -

(نـــدوة العـــلـــما)

سلسلۂ اصلاح و دعوت کی اسي تیسري قسم یعنی اصلاح دیني کا سب سے آخري' مگر سب سے زیادہ صحیح العمل مشروع ' ندوة العلما کي تاسیس اور اسکے مقاصـد کا پروگرام تھا ' جو سنه ۱۳۱۱ هجري میں ظاہر ہوا' اور جسکي موت و حیات کا مسئله اس وقت ہمارے سامنے ہے -

(البقیة تتلي)

اعـــلان

جلسه مذاکره علمیۂ آره

اس سال جناب حافـظ مـولا بخش صاحب ساکن مظفـر پور محله بھگوان پور نے جلسه مذاکرہ علمیه آرہ کو مدعو کیا ہے - چنانچه حسب استدعا انکے اس سال یـه جلسه خـاص شهـر مظفرپور میں (جہاں مدرسه احمدیه کي ایک شاخ بھي ہے) تاریخ ۱۸ - ۱۹ - ماہ ربیع الاول سنه ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۴ - ۱۵ - ماہ فروري سنه ۱۹۱۴ع روز شنبه و یکشنبه کو مـذاکـرہ علمیه آرہ کا چوبیسواں سالانه اجلاس منعقد ہوگا - تھوڑي تکلیف گوارہ فرما کر دو روز کے لیے مظفر پور میں ضرور تشریف لائیں ' اور شریک جلسه ہوکر جمعیت علماء اور مدرسه احمدیه آرہ کے لائق اور ہونہار طلبه کي حیرت انگیز تعلیم جسکو وہ سنا کرتے ہیں آنکھوں سے مشاہدہ فرمائیں اور آنکي دلپسند تقریروں سے محظوظ ہوں اور اسلامي محبت اور دیني اخوت کا لطف اُٹھائیں -

جو صاحب جلسه میں شرکت کا قصد فرمائیں آنکي خدمت میں عرض ہے که تاریخ جلسه سے ایک هفته قبل دفتر مذاکرہ علمیه آرہ کو اپنے ارادہ کي اطـلاع دیں تا که طعام و جاے قیام کا انتظام پہلے سے درست رہے ' اور کسیطرح کي تـکلیف نـه ہو - موسم سرما ہے جاڑے کا کپڑہ و بستر اپنے ساتھه لا ئیے -

نــوت

جلسه کے متعلق تمام کار روائیوں میں جنـتري کي تاریخوں کا اعتبار ہوگا -

المـــلتمس

ابو زبیر محمد یوسف جالوي دربھنگوي ناظم مدرسه احمدیه و معیـن مہتمـم جلســه مـــذاکـــرہ علمیـــه آرہ -

---

برید فرنگ

سـنـه 1915 کي موتمـر الســـلام

(یعنے صلح کانفرنس)

(از ریویو آف ریویوز - لندن)

سنه ۱۹۱۵ع کي موتمر السلام (پیس کانفرنس) میں چھوٹي سلطنتوں کي حیثیت ایک خاص اهمیت رکھتي ہے -

ہاں بڑي سلطنتوں کي طرح چھوٹي سلطنتیں بھی رهي کرتي ہیں جسکي وحي انکے مصالح کی طرف سے آتي ہے' مگر اپنے مصالح کي رعایت اور انکی نقصان رساني سے اجتناب کے لیے دوسري سلطنتوں کو مستعد کرنے کي کامیاب ترین تدبیر یه ہے نه وہ اس مقررہ زمانے میں جسمیں موتمر ہیگ (ہیگ کانفرنس) منعقد ہوگي اب یه ثابت کردیں که ' جس شے کا علم بلند ہونا چاهیے وہ حق ہے نه نه وقت -

همیں بوثوق معلوم ہوا ہے که چھوٹي سلطنتیں سنه ۱۹۱۵ع میں موتمر ہیگ کا انعقاد چاهتي ہیں' کیونکه انکي مصلحت یه ہے که موانع ایک ایسي شے کو نه روکیں جسکي ضرورت دول کو پڑتي رهتي ہے' یعنی دنیا کو یه بتانا که وہ (یعنی دول) ایک ایسي مجموعي طاقت ہیں جسکے عناصر و اجزاء میں باهم ائتلاف واتحاد ہے -

اسلیے اسے چاهیے که اپنے مقررہ اوقات پر اپنے فرائض کو انجام دے' انہیں کسي ایک ' دو' تین' یا اس سے زیادہ سلطنتوں کي وجه سے نه چھوڑ دے جو لشکرکشي اور کشورکشائي کے عاشق ہیں -

غرض کوئي جماعت جو دنیا میں امن پھیلانے کے لیے ترتیب دیجائے ' اسکا اولین مقصد یه ہونا چاهیے که امن و سلم کي تیسري موتمر منعقد ہو -

اس مقصد کي تکمیل کے لیے اگر کمیٹیاں نہیں بني ہیں تو فوراً بننا چاهئیں - لیکن اس نقطه پر پہنچکر هم باصرار کہینگے که جو کمیٹي جس قوم کي قائمقام ہو وہ اسکي صحیح قائمقام ہو - مگر بین القومي سیـاست میں وزراء خارجیه کا ایسي احتیاطي کارروائیوں کي طرف میلان جو انکے ساتھه مخصوص ہوں ' اس راہ میں ضرور حائل ہوگا - کیونکه خواہ کوئي تجویز یا گفتگو ہو' اسمیں ان تمام گروهوں کي وکالت ہوني چاهیے جن سے قوم مرکب ہے ' نه که خاص اس گروہ کي جس سے اس وزیر کا تعلق ہے !

مگر انکے نزدیک اس تجویز کے معني اپنے اختصاص و امتیاز سے محرومي اور اپنے حقوق پر دست درازي ہونگے - چنانچـه انمیں سے ایک بزرگ نے اس رسالے کے نیکنام بانی سے کہا تھا : " تم قوم کا کیوں ذکر کرتے ہو ؟ سیاست کے باب میں قوم کا کیا اعتبار ہے ؟ " . .

یه وہ مقوله ہے جسکو سیاسي حلقوں کي راے کا ترجمان سمجھنا چاهیے -

اس وقت قوم کو یه موقعه حاصل ہے که وہ ان ارباب سیاست کو بتادیں که سیاست میں قوم بھي قابل ذکر و لحاظ حیثیت

تشریف نہیں لائینگے - گمان یہ تھا کہ اس اعلان کے
جمعہ کے لیے
دوسرے یا تیسرے دن تک جلالتماب کا مزاج درست ہو جالیگا مگر
واقعہ اسکے برعکس ہوا او ر اس خط کے لکھنے تک جلالتماب بدستور
صاحب فراش ہیں - شہر کے عماید و اعیان او ر سفراء اپنے بڑے
عہدہ داروں کو روزانہ مزاج پرسي کے لیے مابین بھیجتے رہتے ہیں -

(مسئلۂ جزائر)

جزائر ایجین کا مسئلہ منجملہ ان مسائل کے ہے جس نے دول
کے دو مجموعوں یعني اتحاد ثلاثي اور مفاہمت ثلاثي کو مشغول
کررکھا ہے -

قارئین کرام کو انگلستان کي راے تو معلوم ہوچکي ہوگي جو
اس نے دول کے پاس بھیجي ہے ' اور جس کے متعلق اسکا خیال
ہے کہ اس گرہ کے سلجھا نے کیلیے کافي ہے - لیکن انگلستان کي
اس تجویز نے اطالي اور یوناني مصالح میں بحري توازن کا سوال
پیدا کردیا - اسلیے اتحاد ثلاثي کے جواب میں تاخیر ہولي -

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اتحاد ثلاثي نے طے کرلیا ہے کہ
انگلستان کی تجویز کے اس حصہ کے بارے میں خاموش
رہے جسکا تعلق جزائر کے مستقبل سے ہے - اسیکا نتیجہ ہے کہ
دول کي دو جماعتیں ہوگئي ہیں - ایک جماعت میں مفاہمت
ثلاثي او ر اسکے ساتھہ یونان ہے - یہ جماعت چاہتي ہے کہ جزائر
او ر حدود البانیہ ' دونوں مسئلے باہم وابستہ و متحد ہوں -
دوسري جماعت میں اتحاد ثلاثي ہے جسکا ایک عضر اطالیا ہے -
یہ جماعت چاہتی ہے کہ یہ دونوں مسئلے علحدہ رکھے جالیں -

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یونان چاہتا ہے کہ مسئلہ البانیہ
ایک مسئلہ عنصریہ کي شکل اختیار کرلے ' اور جزائر میں سے جو
کچھہ اس کے ہاتھہ سے جاے' وہ اسکا فدیہ ہو جو اسے البانیا میں
ملے - یونان اس شش و پنج میں پڑا ہے کہ صرف مفاہمت ثلاثي
کے ساتھہ رہے تاکہ اسے اپنے مقاصد کے حصول میں مدد ملے' یا انکے
ساتھہ تو محض دوستي قائم رکھے اور اطالیا کے یہاں تقرب حاصل
کر کے بہت زیادہ فائدہ اٹھالے ؟

گمان غالب یہ ہے کہ یونان کوئي ایسي تدبیر اختیار کریگا جس
سے وہ اپنے قدیمي مرکز نظر یعني اتحاد یوناني کي توسیع سے
قریب تر ہوسکے -

(عثماني بیڑا)

اعلان دستور کے وقت سے عثماني قوم نے اپنے بیڑے کي تقویت
کي ضرورت کو محسوس کیا - چنانچہ اسکے لیے مختلف اطراف
ملک میں کمیٹیاں قائم کیں کہ وہ چندہ جمع کریں اور ہر شخص
کو چندہ کي ترغیب دیں - اسطرح سے جو رقم عثماني بجٹ میں بیڑے
کے لیے مخصوص تھي او ر جو رقم یورپ سے بیڑے کي تقویت کے
نام سے قرض لی گئي تھي ' ان دونوں کے علاوہ ایک اور کثیر رقم
بھي فراہم ہوگئي تھي -

اس سے پانچ بارکش اور دو آہن پوش جہاز خریدے گئے جن
سے جرمني کا بیڑا بے نیاز ہوگیا تھا - انھي دونوں کا نام " طورغود
رئیس " او ر " بار بروس خیر الدین " رکھا گیا -

جس دولي حالت میں ہمارے ساحل اور شہر داخل ہوگئے
ہیں' اسکے علی الرغم جنگ بلقان اور اس سے پہلے جنگ
طرابلس نے عثماني بیڑے کي تقویت کي ضرورت پر ذہنوں کو
متنبہ کیا ہے -

اسي بیداري کا نتیجہ ہے کہ پہلے رشادیہ کي خریداري کي
گئي ' اور پھر اسکے بعد آہن پوش برازیل کي خریداري سے اسکي
تقویت و تائید ہولي ' اسکے متعلق طلعت بے نے والیوں کے نام
جو تار بھیجا ہے اسکا ترجمہ یہ ہے :

" حکومت سنیہ ایک دریڈ ناٹ قسم کے آہن پوش جہاز کي
خریداري کي فکر میں تھي ' کیونکہ ملک کي حفاظت کے لیے
اسکي سخت ضرورت تھي - ہم آپکو مژدہ سناتے ہیں کہ بالآخر
حکومت کو ایک دریڈ ناٹ کي خریداري کا موقع ملگیا جو ایک
انگریزي کارخانے میں حکومت برازیل کے نام سے بنا ہے - اسکا وزن
۲۸ - ہزار ٹن ہے - اسکا نام سلطان عثمان اول رکھا ہے - اور نام
کا مسئلہ سلطان المعظم کیخدمت میں عرض کردیا ہے - بیشک
یہ مژدہ تمام اطراف و حصص ملک میں مسرت و ابتہاج کے ساتھہ
سنا جالیگا - چونکہ اسکي قیمت میں ابھي نصف ملین پونڈ
باقي ہے' اسلیے ہم چاہتے ہیں کہ آپ چندے کي فراہمي میں
ہمت و سعي صرف کریں' اور جو کچھہ جمع ہو اسکو فوراً آستانہ
بھیجدیں "

(طلعت)

مجھے معلوم ہوا ہے کہ بیعنامہ پر ۲۷ دسمبر کو دستخط ہوگئے -
لوگ کہتے ہیں کہ رؤف بک اسي لیے لندن گئے تھے تاکہ ارمسٹرونگ
کے کارخانہ سے ملکر اس بارے میں گفتگو کریں -

اس آہن پوش کے اسلحہ یہ ہیں: ۱۴ توپیں ہیں جنکے گولے
ساڑھے اکتیس سنٹي میٹر کے ہونگے - ۲۰ توپیں وہ ہیں جنکے گولے
۱۵ سنٹي میٹر ہونگے اور انکي رفتار ۲۳ عقدہ في گھنٹہ ہوگي -
اسکي قیمت میں سے حکومت برازیل کو ۲ لاکھہ پونڈ دیے گئے
ہیں - یہ رقم حکومت نے بنک بیریہ اینڈ کو سے لي ہے -
حکومت نے اس آہن پوش کے لیے بیس ہزار کا سامان جنگ بھي
خریدا ہے -

اس آہن پوش کي خریداري کے اثر کے متعلق جو کچھہ معلوم
ہوا ہے وہ یہ ہے کہ یونان سمجھا ہے کہ اس خریداري سے مقصود
اصلي میں ہي ہوں؟ - یونان کي خواہش ہے کہ اسکي اور عثماني
بیڑے کي نسبت وہي رہے جو پہلے تھي -

مگر جو لوگ یہ جانتے ہیں کہ اس آہن پوش برازیل کي خریداري
کے لیے کوشش کي ابتداء یونان ہي نے کي تھي مگر روپیہ نہ ہونے
کي وجہ سے نہ لے سکا ' انکو معلوم ہے کہ یونان جب
تک جدید قرض سے ' مدد نہ لیگا ' اسوقت تک اپنے بیڑے کي
تقویت کے ارادے میں کامیاب نہیں ہوسکتا -

شئون عثمانیه

اور یه که آگسٹس کے عهد سے پہلے روما میں جسقدر بتخانے تھے ' اس سے زیادہ خود آگسٹس کے عهد میں بنائے گئے تھے جبکه مسیحیت کا بانی و موسس اس عالم میں آیا تھا !

هم اسوقت اپنے قارئین کے سامنے وہ تفصیلی اور دقیق اعداد و شمار نہیں پیش کرسکتے جن سے یه معلوم هوسکے که اس خوف و هیجان کی وجه سے مصارف جنگ میں کتنا اضافه هوا ' جنهیں اسلحه کی کمپنی والے اپنے حصص کی مصلحت سے پیدا کیا کرتے هیں ؟ مگر تاهم هم نے جو اعداد و شمار ابھی پیش کیے هیں ان سے بہت سے ارباب سیاست اور اپنے هاتھوں میں عام حالات کی عنان رکھنے والے یہاں تک متاثر هوے هیں که انهوں نے اس اضافه پر کمال اظہار افسوس و نا امیدی کا کیا ہے - اگر یه اعداد و شمار صحیح هیں اور اگر یه زیادتی ثابت هوگئی تو انهیں نہایت حزن و ملال کے ساتھه اسوقت کا انتظار کرنا چاهیے جبکه ان طبقوں کے جذبات کا کوہ آتش فشاں پھٹیگا جنکی هڈیوں کو فاقے کے کیڑوں نے کھوکھلا کر دیا ہے ' اور اب وہ جنون کی حد تک پہنچگئے هیں !

موتمر هیگ کا یه کام ہے که وہ اپنے پیہم جلسوں میں ان ارباب سیاست کے لیے ایسے وقائع مہیا کردے ' جنمیں وہ غم و تحسر کے ان شعلوں کو جو انکی پسلیوں میں بھڑک رہے هیں ' اور یاس و نا امیدی کے اسباب کی کشاکش کو جو انکے سینوں کے اندر بپا ہے ' ظاهر کرسکیں - اور نیز ایسی فرصتیں بھی پیدا کردے ' جنمیں کرپ کے کارخانے کے شرمناک واقعات ' وہ خطرات جنکو ان شرمناک واقعات کے افشا نے بے نقاب کیا ' اور جنکے ذریعه جنگی مصارف کی وہ زیادتی نیز تخریب و بربادی کے آلات بنانے والی کمپنیوں کے مبلغ عمل کا اعلان کرسکیں -

اگر ان انگریزی وکلا میں حزب العمال کا بھی کوئی عضو هو جو اس موتمر هیگ میں شرکت کے لیے جائینگے ' تو عمال کی انجمنوں کیلیے حالت کی خطرناکی و نحوست کے اعلان کا ایک اچھا موقع ہے - همیں قوی امید ہے که حزب العمال کے بعض سرگروہ وکلاء انگلستان میں هونگے ' اور انکو یه موقع دیا جائیگا -

---

نالۂ شبلی

عالی جناب شمس العلماء علامۂ شبلی نعمانی مد ظله العالی کی ان (۱۵) نظموں کا مجموعه جن میں حضرة علامۂ ممدوح نے بزرگان سلف کے سبق آموز حالات ' تاریخی واقعات اور زمانۂ حال کی اندوهناک مصائب و آلام اسلامی کو اپنی مشهور جادو بیانی کے ساتھه بغایت موثر پیرایه میں نظم فرمایا ہے اور جو حقیقتاً اس قابل ہے که اسلامی اخلاق ' اخوة ' مساواة ' اور حریة جیسی صفات عالیه کے اعلی معیار اور مکمل نمونوں اور مثالوں کو پیش نظر رکھه کے هر فرد ملت اسکو خریدے - اور ان پاک جذبات کے پیدا کرنے کے لیے اپنے بچوں اور بچیوں کو بطور گیتوں کے یاد کرائے -

سفید چکنے کاغذ پر نہایت خوشخط طبع هوا ہے - اور علاوہ علامۂ موصوف کے شبیه مبارک کے ڈاکٹر انصاری ' ڈائرکٹر اسلامی میڈیکل مشن ' مسٹر محمد علی ' ایڈیٹر کامریڈ و همدرد ' مسٹر ظفر علی خان ' ایڈیٹر زمیندار کے فوٹو بھی نہایت عمده آرٹ پیپر پر دیے گئے هیں ' قیمت علاوہ محصول ڈاک کے صرف ۸ - آنه

انوار احمد - کانفرنس آفس ' محمڈن کالج علیگڈہ

اخبار و حوادث

از مراسله نگار المؤید

تازہ واقعات - عثمانی فوج - عثمانی بیڑا

(عثمانی طلبا کا جلوس)

اسوقت میں آپکو یه خط لکھه رها هوں اور اس سے پہلے یه منظر دیکھه چکا هوں که ایک خیال جو اس سال اولین مرتبۂ عمل میں ہے ' بیزنطینی قیصروں کے اس دار السلطنت میں عثمانی نوجوانوں کو ایا صوفیا ' میدان سلطان احمد ' دیوان یولی ' نور عثمانیه ' باب عالی ' اور ان تمام راستوں سے جوق در جوق کھینچے لا رها ہے جو مدرسۂ دار الفنون کو جاتے هیں -

خیال یه ہے که عثمانیوں کے استقلال و دستور کی یادگار قائم کیجائے !

آج جتنے پرچے نکلے هیں سب سلطان عثمان بانی دولت عثمانیه اور انکے مدفن کی تصویروں سے آراسته اور تاسیس دولت عثمانیه کے متعلق طول طویل تاریخی مضامین سے لبریز هیں - ترکوں کی سلطنت کا آغاز سلجوقی ترکوں کے انجام سے هوا ' جب که علاء الدین ثانی کی وفات سے آل سلجوق کا خاتمه هوگیا تھا -

آج صبح جب گھڑی نے ۹ بجائے تو مدرسۂ دار الفنون کی شاخہاے ادبیات ' دینیات ' ریاضیات ' مدرسۂ حقوق (لا کالج) مدرسه طب ' مدرسه زراعه ' مدرسه تجارت ' مدرسه هندسه (انجینیرنگ) اور انکے علاوہ دوسرے مدارس عالیه (کالجوں) کے طلبه دار الفنون کے لیکچر هال میں جمع هوے ' اور ایک طالب علم نے استقلال عثمانی پر تقریر کی -

جب تقریر ختم هوچکی تو یه مجمع دیوان یولی سے میدان بایزید اور وهاں سے دفتر جنگ آیا - دفتر جنگ نے عثمانی استقلال و دستور کا علم بلند کیا - ایک طالب علم نے بڑھکے تمام مجمع کی طرف سے عثمانی فوج کے لیے " زندہ باد " کے نعرے لگائے - یہاں سے یه مجمع " امانت مدنیت آستانه " آیا ' یہاں بھی ایک طالب علم نے اس عید کے آنے پر اهالی آستانه کی طرف سے مبارکباد دی -

پھر یه مجمع امانت مدنیت آستانه سے باب عالی چلا اور یہاں بھی اس موضوع پر تقریریں هوئیں - پھر مجمع پل کی طرف روانه هوا اور وهاں سے هوتا هوا بک اوغلی ' تبه باشی ' تقسیم ' اور تقسیم سے قصر سلطانی کے سامنے آیا اور سلطان المعظم کے حضور میں واجبات تهنیت و تبریک بجا لایا -

قصر سلطانی سے واپسی میں ٹرام کے راستے سے هوتے هوے مجلس المبعوثان (عثمانی پارلیمنٹ) کے ایوان تک آئے ' اور قوم کو اس عید دستور و استقلال پر مبارکباد دیکر پھر مدرسه دار الفنون کو واپس گئے -

(سلطان المعظم کی صحت)

گذشته جمعه کو صیغۂ تحریر نے اطلاع دی تھی که نصیب اعدا سلطان المعظم کا مزاج ناساز ہے - سردی لگ گئی ہے اسلیے آپ نماز

(اولين مسلم اميرال كون هے ؟)

صحابي جليل القدر علاء بن حضرمي رحمة الله عليه ! آپ اولين مسلمان هيں جو بحري غزوے كے ليے نكلے - يه غزوہ مشرق كي طرف سے خليج فارس ميں براہ عمان و بحرين هوا تها -

اور اولين مسلم اميرال جس نے جنگ كے ليے بحر روم كا سفر كيا ' معاويه بن سفيان هيں - يه غزوہ انهوں نے اسوقت كيا تها جبكه حضرت عثمان بن عفان (رض) كے عهد ميں شام كے عامل تهے -

پهر تو مسلمانوں كو بحري جهاد سے ايک شغف هوگيا اور اس سلسلے ميں بعض جزائر كے بهي وہ مالک هوگئے -

بحيثيت مصري هونے كے همكو يه جاننا چاهيے كه بحري دار الصناعه سب سے پہلے سنه ۵۴ هجري ميں جزيرہ مصر يعني فسطاط هي ميں قائم هوا ' نيز يه كه اسطول (بيڑا) اپنے حقيقي معني ميں سب سے پہلے مصر هي ميں بزمانۂ عنبسه بن اسحاق بنايا گيا جو متوكل بالله عباسي (جسكا ذكر عنقريب منجنيق كي تقريب سے آئيگا) كے طرف سے مصر كا والي تها - يه سنه ۲۳۸ ع كا واقعه هے -

مصر اپنے بيڑوں سے روميوں اور انكے علاوہ يورپ كي اور قوموں كے حملے روكا كرتا تها ' اور بعض ان خاص صورتوں كے جبكه اس پر تعدي اور دست درازي كيجاے ' اسكا كام يه نه تها كه وہ خود بهي حمله كرے - يه اسليے كه وسعت مملكت اور استعمار كے لحاظ سے اسكا مطمع نظر رودس اور قبرص كے علاوہ اوركوئي جزيرہ نه تها - كيونكه اس نے باقي جزيروں كو ان اسلامي ممالک كے ليے چهوڑ ديا تها جو ان جزائر سے قريب تر تهے -

چنانچه تونس كي بحري همت هميشه صقليه اور سردانيه كي طرف متوجه رهتي تهي ' اور مغرب اقصى جزائر ميورقه ' منورقه يا (Ibiga) يا (Iviga) يا (Ivica) اور سواحل اندلس و فرانس كا كفيل تها -

ليكن تونس مصر سے گوے سبقت ليگيا ' چنانچه سنه ۷۹ ھ ميں ايک اموي تاجدار عبد الملک بن مروان كے حكم سے تونس كے عامل (گورنر) حسان بن نعمان نے بيڑے بنوائے -

اسلامي بيڑوں كي عظمت اسدرجه تک پهنچگئي تهي كه بقول امام مقريزي " اسميں كوئي بے پروا يا امور جنگ سے ناواقف داخل نهيں كيا جاتا تها " انكے ملازموں كي خاص وقعت و عزت تهي - هر شخص كي يه كوشش هوتي كه اسكا شمار بيڑے كے ملازموں ميں هو اور اسكے ليے برابر كوشش كرتا رهتا تها ' يهاں تک كه وہ كامياب هو جاے - امام موصوف هم كو يه بهي بتاتے هيں كه مصر ميں بيڑوں كيليے سعي و توجه المعز لدين الله كے آنے سے قوي تر هوگئي - امراء و اعيان سلطنت ميں سے جو شخص سب سے بڑا اور سب سے زياده قوي النفس هوتا تها وهي بيڑے كا سردار (اميرال) هوتا تها - المعز كے زمانے ميں بيڑوں كي تعداد آٹهه سو سے زياده تهي مگر پهر گهٹنا شروع هوگئي ' تاهم سو سے كبهي بهي كم نه هوئي - بيڑے كي تياري اور تنخواهوں كي تقسيم كے وقت خليفه خود موجود رهتا تها - بيڑا جب بر سر روانگي هوتا تو خليفۂ وقت اسكے رخصت كرنے كيليے منظرة القدس ميں (جهاں اب جامع اولاد عنان هے) ايک شاندار جلوس كے ساتهه چلتا تها - وہ ايک جشن كا دن هوتا جسكي رونق و خوبي كو بيڑے كي وہ نقل و حركت ' جسكو اب بحري نمايش (Navil Manoer) كهتے هيں ' اور بهي دو بالا كرديتي تهي - اسطرف اسدرجه توجه تهي كه دار الصناعه ميں خليفه كے علاوہ كوئي شخص سوار نهيں جاسكتا تها ' اور وہ بهي صرف افتتاح نيل كے جلسه كے دن - يعني اس خليج كے بند كرنے كے ليے جو اب پٹ گئي هے اور اس پر سے ٹريموے نكلتي هے !

صلاح الدين كے زمانے ميں بيڑے كيليے ايک خاص صيغه تها جسكو ديوان الاسطول كهتے تهے - يه صيغه اس نے اپنے بهائي شاہ عادل كے متعلق كرديا تها - يه صيغه اس صيغه سے ملتا هوا تها جو محمد علي كے زمانے ميں ديوان البحريه كهلاتا تها اور آج يورپ ميں وزارت بحريه كے نام سے موسوم هے - مگر آہ ' اب تو وہ مصر ميں صفر هے - لا عين و لا اثر (نه اصل هي باقي هے اور نه اسكے نشان !)

مصر ميں دمياط اور اسكندريه جنگي بندرگاہ تهے ' اور بعد كو انكے ساتهه تنيس بهي ملحق كرديا گيا تها جو اب ويران پڑا هے - فسطاط (قديم مصر) اور قوص (جو صعيد كا ايک قصبه هے) يه دونوں نيل كے بڑے بندرگاهوں ميں سے تهے - يهاں بهي جهاز بنتے تهے جو انهي سرحدوں ميں رهتے تهے اور بحري جنگوں پر اسليے جاتے تهے تاكه مصر كا بول بالا هو اور اسكا پرچم هر طرف لهرائے -

اسلامي سلطنتوں ميں بيڑا كتنے قطعوں سے مركب هوتا تها ؟

اعواديات ' اغربه ' بركوشات ' حراريق يا حراقات ' ثلثديات ' اور مسطحات سے (يه سب كشتيوں كے نام هيں - ديكهو مضمون اسلامي بحريات مندرجۂ الهلال) انكے بعد اور كشتياں هيں جو اهميت ميں دوسرے درجه پر هيں گو انكي بهي سخت ضرورت پڑتي هے - ان پر هم عنقريب بحث كرينگے -

" بسم الله مجراها و مرساها " پڑهتے هوے اسلامي بيڑے روانه هوئے ' اور جزائر و سواحل يورپ پر جا كر ٹهہرے - انهوں نے اپنے مراسي (جمع مرسي يعني لنگر) ڈالے جسے انجر بهي كهتے هيں - انجر ايک يوناني لفظ هے ' جسكو عربوں نے معرب انجر كيا اور ان سے فرانسيسي نے ليا تو (Anore) كرديا اور پهر اس سے (Anorer) مصدر بنا ليا -

جب يهاں عرب پهنچے تو انهوں نے اپنے جهازوں كو موٹے موٹے رسوں سے باندها ' جنكو وہ امراس (جمع مرس) اور امراز (جمع مر) كهتے تهے - اطاليوں نے ان رسوں كا نام (Amarra) ركها - فرانسيسي نے اسميں كسيقدر اور وسعت پيدا كي اور (Amarrer) يا (Amarrage) دو لفظ مشتق كيے جنكے معنے " ان رسوں سے كشتيوں كو باندها " هيں ' بالكل اسيطرح جيسے كه عرب كهتے تهے : امرس الشي يعني كشتي يا كسي شے كو اس موٹے اور مضبوط رسے سے باندها -

حبل (رسي) كے ذكر پر ميں يه بهي بيان كيے ديتا هوں كه وہ عربي ميں اور (Cabbe) فرانسيسي ميں ' دونوں ايک هي معنے كے ليے هيں ' اور دوسرا لفظ اسي پہلے عربي لفظ سے ماخوذ هے -

نوٹس متعلق اولڈ بوائز ڈنر

امسال حسب معمول تعطيلات ايسٹر ميں بتاريخ ۱۰ - لغايت ۱۲ - اپريل سنه ۱۹۱۳ - از جمعه تا اتوار جلسه سالانه اولڈ بوائز ايسوسي ايشن كے اجلاس بمقام عليگڈه كالج منعقد هونگے -

جمله اولڈ بوائز كي خدمت ميں درخواست هے كه حتى المقدور اجلاس هاے مذكور ميں آكر ضرور شريک هوں ' اور اپنے پيارے كالج كي زيارت كريں اور اپنے چهوٹے بهائيوں اور اسٹاف سے مليں اور كالج ميں جو اضافه هوا هے اوسكا بهي ملاحظه كريں -

همارى درخواست ان بهائيوں سے جو ابهي تک كسي وجه سے ايسوسي ايشن كے ممبر نهيں هوسكے خاص طور پر هے كه ضرور تشريف لاكر شريک جلسه هوں -

خاكسار شوكت علي

آنريري سكريٹري اولڈ بوائز ايسوسي ايشن

مذاکرۂ علمیه

آثار عرب

(۲)

میں تو اصل موضوع بیان کرنے لگا' حالانکه مجھے پہلے یه بتانا چاهیے که هم مسلمان یورپ پہنچے کیسے ؟

حضرات ! اس دریا کو عبور کرکے جو هم میں اور یورپ میں حد فاصل ہے -

اس دریا کو اب هم بحر ابیض کہتے هیں - ترکوں کے یہاں یه بحر سفید کے نام سے مشہور ہے جو ایک فارسي لفظ سفید سے مرکب ہے جسکے معنے ابیض کے هیں - اسکو پہلے بحر متوسط کہتے تھے - کیونکه یه افریقه' ایشیاء' اور یورپ کے درمیان واقع ہے - همارے اسلاف کے یہاں اسکا نام بحر روم و بحر شام تھا - میرے نزدیک اگر وہ اسکو بحریه اسلامیه کہتے تو بالکل سچ کہتے اور ایک حقیقي صداقت کو ظاهر کرتے - کیونکه مسلمان اس دریا اور اسکے جزائر جیسے میورقه اور منورقه کے (جو اب جزائر بالیار کہلاتے هیں) پورے مالک تھے -

اهل اندلس ان جزیروں کو انهي دونوں ناموں سے یاد کرتے تھے اور جزائر شرقیه بھي کہتے تھے - کبھي خالي الجزائر بھي کہدیتے - مگر یاد رکھنا چاهیے که الجزائر جو الجیریا کے نام سے مشہور ہے' اسکا نام اسکے دارالسلطنت الجیر سے ماخوذ ہے جسمیں جزائر بني مزغنه یا مزغونه' صقلیه' قورسقه' اور اقریطش (جو اب کریٹ کے نام سے مشہور ہے) شامل تھے - ان جزائر میں اسلامي تمدن پورے عروج کے عالم میں رهچکا ہے - یه تو بڑے جزیرے تھے' رهے چھوٹے چھوٹے جزیرے جیسے قبرس' مالطه' رودس' تو انمیں بھي تمدن اسلام کي یهي حالت تھي - ان مقامات میں اب بھي اسلام کے آثار باقي هیں -

غالباً آپ یه سنکے خوش هونگے که مالطه میں عربي علم ادب کا بازار گرم تھا - والي مالطه جسکا نام قائد بھي تھا' اسکے لیے ایک مهندس (انجینیر) نے ایک ایسا بت بنایا تھا جس سے مجیروں کي مدد سے دن کو وقت معلوم هوجاتا تھا - ابو القاسم بن رمضان مالطي نے عبد الله بن سمط مالطي سے کہا که اس پر کچھه کہو' چنانچه اس نے برجسته کہا :

جاریه ترمي الصبنج	ایک لڑکي ہے جو مجیرے بجا رهي ہے
بها النفوس تبتهج	جسکي آواز سے دل خوش هوتے هیں
کان من احکمها	گویا که اسکے حکم سے
الی السماء قد عرج	آسمان کي طرف چڑهگئے
مطالع الافلاک عن	اور اس نے افلاک کے برجوں اور
سر البروج و الدرج	درجوں کے اسرار تک کا مطالعه کرلیا !

خیر یه تو ایک لطیفۂ ادبي تھا - اب میں پھر اصل مبحث کي طرف لوٹتا هوں - بحر ارخبیل (ایجین) اور اسکے جزائر درحقیقت مسلمانوں کے زیر نگیں کبھي بھي نہیں هوے - البته ان پر مسلمانوں کي یورشیں هوتي رهتي تھیں جو رومیوں اور مسلمانوں کے تعلقات کي یعني جنگ و صلح هنگامي کے تابع هوتي تھیں جیسے تعلقات هوتے' ویسي هي ان حملوں کي رفتار بھي هوتي تھي -

مسلمانوں نے اس دریا کو عبور کرکے ان جزائر پر قبضه کیا اور انکو اپني آینده فتوحات کا مرکز قرار دیا جسطرح که تمام دول عظمی آجکل کیا کرتي هیں -

انهي جزائر کي راہ سے مسلمان یورپ پہنچے - جس شہر کو لیسکے لیا' جن میں فوجیں اتار سکے اتاریں' اور جن کو تاراج کرنا چاها تاراج کیا -

---

مسلمان بیڑے لیکے گئے جو الجواري المنشا في البحر کالاعلام سے مرکب تھے - یهي وہ بیڑے هیں جنکي تعریف میں شعراء اندلس نغمه سرا هوے هیں' مگر یہاں ان نغموں کے ذکر کرنے کي ضرورت نہیں که مبادا بات دوسري طرف نکلجائے اور مقتضاے مقام سے خارج هوجائے -

میں صرف اس امر کي طرف متوجه کرنا چاهتا هوں که هر سلطنت اپني حفاظت اور سربلندي چاهتي ہے اسکے لیے بحري اقتدار ناگزیر ہے' کیونکه قوموں کي شان و شوکت اور ایک کي دوسرے پر بجا یا بیجا حکومت میں دریا کو بہت بڑا دخل ہے - اسکے لیے کسي مزید دلیل کي ضرورت نہیں بلکه بحر ابیض متوسط' بحر ارخبیل' بحر احمر (جو عربي جغرافیه کي کتابوں میں بحر قلزم کے نام سے مشہور ہے اور یه نام شہر قلزم کي مناسبت سے ہے جس کي اصلي جگهه اور اسکے پاس کي زمین پر شہر سویس آباد هوا) کے متعلق جو کچھه آپ سنتے اور دیکھتے هیں وہ کافي ہے -

عربوں نے کشتیوں یا جہازوں کے ایسے مجموعه کے لیے جو جنگ میں کام آتا هو' یونانیوں سے لفظ "اسطول" لیا - اسیطرح جسطرح که هم آج اهل یورپ سے انکي صدها بحري اصطلاحات لے رهے هیں - آپ لوگوں میں سے کون ایسا شخص ہے جس نے دریا کا سفر کیا هو اور دخاني جہاز کے " قمرہ " میں لوگوں کے ساتھه نه بیٹھا هو ؟

یه قمرہ اطالي نژاد لفظ (Camera) ہے جسکے معني غرفه یا حجرہ کے هیں - یه صرف معارضه اور مکافات ہے - جسطرح که دریا جب ایک طرف کم هوجاتا ہے تو سامنے کے ساحل پر بڑھجاتا ہے - یا ایک عام قانون ہے' جسکے مظاهر انسان کے تمام افعال اور تمدن کے تمام حالات میں جلوہ گر هوتے هیں - (اردو میں بھي لفظ " کمرہ " حجرے کے معني میں اسي اطالي لفظ سے آیا ہے - الهلال)

صدیوں سے خود اهل یورپ کي یهي حالت تھي - انکي زبانوں میں بہت سے عربي نام باقي رهگئے - اب ان ناموں کے بدلنے کي انکے پاس کوئي تدبیر نہیں - مثلاً ایک نام کا ذکر کرتا هوں که وہ بنیاد اور بمنزله سر کے ہے -

لفظ "امیرال" عربي الاصل ہے - همارے یہاں یه "امیر الماء" ہے جیسا که آپ نے موسوعات نویري میں دیکھا هوگا - تخفیف کے لیے ان لوگوں نے ایک حصه حذف کر دیا جیسا که هم بھي عجمي الفاظ کي تعریب میں کیا کرتے هیں - اب جو هم آئے تو هم بھي اس تعبیر کو اسي ترکیب اور انهي حروف کے ساتھه استعمال کرنے لگے جسطرح که وہ کرتے هیں' اور کہنے لگے امیرال کنتر' امیرال دیس' امیرال فلاں -

شیر کا مجسمہ جو قصر بابل سے نکلا

رہا ' اور ہر ملک اور ہر قوم کے محققان آثار یہاں آکر کچھہ نہ کچھہ انکشافات کرگئے -

سو برس کا زمانہ گزرا کہ ان آثار میں بےشمار اینٹیں خط میخي میں لکھي ہوئي ملي تھیں - ان پر نبچھدنیزر کا نام کندہ تھا - ان اینٹونکي بدولت قبایل عرب کو اکثر تھوڑي بہت رقم یوروپین اقوام سے ملتي رہتي تھي -

حلہ جو تقریباً دس ہزار آدمیوں کي آبادي کا ایک قصبہ ہے ' انھي اینٹوں سے تعمیر کیا گیا - ان اینٹوں سے اسکے تمام محلوں کي زمین پختہ کي گئي ' اور دریاے فرات کي روک کے واسطے ایک پشتہ بھي باندھا گیا -

بابل کے کھنڈر تین بڑے تودوں اور چند چھوٹے تودوں پر مشتمل ہیں - ان تودوں کے گرد مٹي کي ایک دیوار کے آثار پائے جاتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر پناہ تھي -

ہیرو ڈوٹس مشہور یوناني مورخ کا بیان ہے کہ یہ شہر پناہ ۳۳۵ - فیٹ بلند اور ۸۵ فیٹ عریض تھي - دیگر مورخین بیان کرتے ہیں کہ یہ دیوار ۴۲ سے ۵۶ میل تک مدور تھي - اس دیوار میں ڈھائي سو دروازے تھے جنپر پیتل کے کیواڑ چڑھے ہوے تھے !!

ان تودوں میں شمال کے تودے کا نام اسوقت بھي بابل ہے - اسکي شکل مربع ہے اور سو فیٹ بلند ہے - عرب اس تودے کے کھنڈر کو اینٹونکے لیے برابر کھودتے رہے ہیں - ڈاکٹر کولڈیوي کا خیال ہے کہ اسي کے نیچے وہ منارہ ہے جسکا نام توریت میں منارۂ بابل آیا ہے - عربوں نے کھود کھود کر ان کے نیچے سے بڑي بڑي محرابیں نکالي ہیں - خیال کیا جاتا ہے کہ بابل کے مشہور عالم معلق باغونکي محرابیں یہي ہیں -

ان تودوں کي وسط میں ایک بڑا تودہ ہے جسکو عرب قصر کہتے ہیں عربونکا خیال ہے کہ بابل کا اصلي قلعہ یہي تھا - اسکي مضبوط دیواریں بھي کہیں کہیں سے ابھري ہوئي نظر آتي ہیں -

قصر سے جو اشیا برآمد ہوئي ہیں ' وہ اسقدر زمانۂ قدیم کي نہیں ہیں جسکي امید علماء جرمني نے کي تھي - یہ قصر نسبتاً زیادہ قریب تر زمانے کا تعمیر شدہ ہے ' کیونکہ اسیریا کا بادشاہ سناشرب جو ۷۰ سے ۶۸۱ قبل مسیح تک حکمراں رہا ' یہ دعوا کرتا ہے کہ اسنے بابل کو بالکل برباد کر دیا تھا - پس ضرور ہے کہ یہ آثار تعمیر مابعد کے ہوں -

یہ درحقیقت صحیح ہے کہ سناشرب سے قبل کي کوئي چیز یہاں دستیاب نہیں ہوئي - بابل جسکے کھنڈر ملتے ہیں نیبچند نیزر کا شہر ہے - جسقدر محل اور ہیکل علماء جرمني نے کھود کر نکالے ہیں سب کے سب اسي پادشاہ کے بنواے ہوے ہیں -

قصر کے متعلق جرمني سے پہلے عربوں نے ایک دلچسپ چیز حاصل کي تھي - یہ ایک شیر کا مجسمہ ہے جو ایک گرے ہوے آدمي پر سوار ہے - یہ مجسمہ اور آدمي کي تصویر سنگ خارا کي ہے مگر ناتمام چھوڑ دي گئي ہے - شیر کے مجسمے میں عربوں نے بہت سے سوراخ کھود دیے کہ شاید کوئي خزانہ اندر سے ہاتھہ آئے -

اس مجسمہ پر کسي قسم کا کتبہ وغیرہ نہیں ہے - ڈاکٹر کولڈیوي نے اینٹونکے ایک چبوترہ پر اسے قائم کردیا ہے ' گویا یہ شہر تمام آثار بابل کي حفاظت کر رہا ہے !

پہلي چیز جو تاریخي حیثیت سے نہایت دلچسپ ہے ' جرمنیونکي دریافت میں ایک سیاہ ستون ہے - اس قسم کے ستونونسے بابل کي ایسے ہي زینت تھي ' جسطرح نیویارک اور یوروپ کے دیگر شہرونکي زینت آجکل مصر کے ستونوں سے ہے - اسکے ایک طرف کے چپٹے حصے پر جنگجوؤں کي تصویریں کندہ ہیں جو اپنے حربي آلے ہوا میں بلند کیے ہوے ہیں - دوسري جانب مدور حصہ ہے - اس پر بعض نقوش لکے ہوے ہیں جو ابتک پڑھے نہیں گئے -

(نیبچند نیزر کا محل)

ڈاکٹر کولڈیوي کے کارہاے نمایاں میں سب سے زیادہ اہم کام نیبچندنیزر کے محل کي دریافت ہے -

یہ محل اندرون قصر میں واقع ہے - اب صرف اسکي بنیاد ہي بنیاد باقي رہگئي ہے جو مربع اینٹوں کي بني ہوئي ہے - نیچے کے رخ کي ہر اینٹ پر اس جلیل القدر بادشاہ کا لقب اور نام کندہ ہے -

کئي سو حجرے اور کمرے بھي ہیں - بعض کمرے عرض و طول میں صرف ایک چارپائي کے برابر ہیں - خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کمرہ جو سب میں بڑا ہے اور جسمیں ایک مرتفع چبوترہ اینٹونکا موجود ہے ' اس بادشاہ کے دربار کا کمرہ ہوگا - اس محل اور ہیکل کے درمیان ایک گذرگاہ بھي تھي جو نہایت متبرک سمجھي جاتي تھي - اس گذرگاہ میں مقدس دیوتاؤں کي تصویریں بنی ہوئي ہیں - اس دروازہ کا نام جو اس متبرک گذرگاہ کي طرف محل کو جاتا تھا " اِشتر " تھا -

یہ دروازہ اہل بابل کي طرز تعمیر کا پورا پورا پتہ دیتا ہے - اس دروازہ کي اصلي بلندي کا حال تو معلوم نہیں مگر اسوقت بھي راستے کي سطح سے چالیس فیٹ بلند ہے ! اسکي پختہ اینٹوں کي

نیبچند نیزر کا محل

آثار عتیقہ

حفریات بابل

میسوپوٹیمیا یعنی دو آبہ دجلہ و فرات کی وادیونمیں جرمنی کے علماء آثار نے سنہ ۱۸۹۹ سے اعمال حفریۃ کا سلسلہ (یعنے پرانے کھنڈرونکا کھودنا) شروع کیا ہے - ان آثار سے وہ قدیم بابل کی ایک تاریخ مرتب کر رہے ہیں -

سلطنت بابل کے چند شہر مثلاً ابوحبہ ' فارا ' بابل ' اور اسیریا کے دار الحکومت اسیر کی نہایت باقاعدہ تنقیب کرکے اصول سائنس کے مطابق معلومات مرتب کیے ہیں -

اس تمام کام کے نگراں ڈاکٹر رابرٹ کولڈ لوئی ہیں - ڈاکٹر موصوف فن عمارت کے ماہر ہیں اور آثار قدیمۂ مشرق کے ایک کامل متبحر عالم سمجھے جاتے ہیں - انکے ساتھہ اور چند اشخاص بھی کام کر رہے ہیں - ڈاکٹر مارش نے جو آثار قدیمۂ اسیریا کے ماہر ہیں ' اسیریا کے کھنڈرونکو نہایت کامیابی کے ساتھہ کھود کر انکے نتائج باقاعدہ مرتب کیے ہیں -

ان تحقیقات کے واسطے جرمنی میں ایک انجمن قائم ہوئی ہے جسکی اعانت شہنشاہ جرمنی نے ایک بہت بڑے عطیے سے کی ہے - وہی انجمن اس جماعت کو روپیہ سے امداد دیتی ہے - حکومت جرمنی کا اس طرف اسقدر متوجہ ہونا ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنا اثر دو آبۂ فرات و دجلہ میں بڑھانے کیلیے کیسے کیسے طریقوں سے کام لے رہی ہے ؟ اسکا مقصد یہ ہے کہ جب بغداد ریلوے جاری ہوجائے تو یہ حصۂ ملک جو معدنیات کے لحاظ سے نہایت ہی دولتمند ہے ' اسکے قبضہ میں آسکے -

(پہلی تنقیب کا نتیجہ)

" ابوحبہ " وسط صوبۂ بابل کے آثار میں ایک چھوٹا سا مجموعہ کھنڈروں کا ہے اور " قارا " کے جنوب میں چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے - ان مقامات کی تنقیب سے کچھہ زیادہ نتائج مرتب نہیں ہوے - ابوحبہ میں جو مقامات کھودے گئے ' انسے بابل کے عہد وسطی کے چند آثار ہی دریافت ہوسکے اور اسوجہ سے وہانکا کام چھوڑ دیا گیا -

قارا میں ایک تودہ جو نصف میل لمبا اور چوتھائی میل چوڑا تھا ' نو ماہ کی متواتر محنت اور کوشش کے بعد کھودا گیا - اس تودے پر برابر دس فیٹ لمبی اور پانچ فیٹ چوڑی خندقیں کھودی گئیں ' اور جب کوئی دیوار نمودار ہوئی تو اسکو اسوقت تک کھودتے ہی رہے جبتک کہ اصلی تعمیر کا طرز و نمونہ دریافت نہ ہوگیا -

بہت سے مٹی کے برتن ' کچھہ سنگ مرمر کی صراحیاں ' اور اینٹونکے ڈھیر بھی برآمد ہوے ہیں - آخر میں ایک نہایت قدیم زمانہ کا محل نکلا - اس محل سے خط میخی میں لکھی ہوئی تختیاں نکلیں ' جن پر اس شہر کا نام شوروباک کندہ تھا ' اور بابل کی اُن روایات کا بھی تذکرہ تھا ' جو کتاب جلگمیس میں طوفان کے متعلق موجود ہیں -

اتفاق سے اُسی زمانے میں وہانکے عربوں میں باہم کچھہ لڑائی سی ہوگئی جسمیں ایک عرب مارا گیا اور دولۃ عثمانیہ نے اس کام کو بند کردیا -

قارا میں ایک بدرو کا محرابی حصہ نکلا - اگرچہ تاریخ یہی بیان کرتی ہے کہ محراب کی طرز تعمیر اہل روما کی ایجاد ہے ' مگر یہ محراب عین اصول ریاضی کے مطابق اور نہایت اعلے درجہ کی بنی ہوئی ہے - تاریخ تعمیر کے لحاظ سے قبل مسیح ساڑھے چار ہزار پیشتر کی معلوم ہوتی ہے - غالباً یہ اُسی زمانہ کی ہے جبکہ شامیوں سے قبل کی اقوام یہاں آباد اور حکمراں تھیں - جو اینٹیں اس محراب میں لگائی گئی ہیں ' وہ ایک جانب سے مسطح ہیں اور دوسری جانب سے مقعر ' اور چھوٹے کلچے کے برابر گول ہیں - یہ اینٹیں پختہ اور سرخ ہیں - ان سے پیشتر کے زمانہ کے کوئی پختہ سرخ اینٹ ابتک دریافت نہیں ہوئی -

قلعۂ بابل کے بقیہ آثار

اگر یہ سلسلہ تحقیقات جاری رہتا تو امید تھی کہ کچھہ اور مفید انکشافات بھی ہوتے ' مگر جب یہاں کی تحقیقات بند کردی گئی تو مجبوراً خاص شہر بابل کے آثار کو کھودنا شروع کیا -

(خاص شہر بابل)

یہ کھنڈر دریاے فرات کے بائیں کنارے بغداد سے ستر میل کے فاصلہ پر واقع ہیں - اسکے متعلق تحقیقات کا سلسلہ عرصہ تک

تے وہ یہی تھا کہ انگلستان اپني کروڑوں کي تعداد میں مسلمان رعایا کا لحاظ کرکے اور اُن کے خیالات پر غور کرکے اس امر کي کوشش کرے کہ ترکي سے یورپ کي کونسلوں میں منصفانہ سلوک کیا جائے -

میں نہیں جانتا کہ کوئي شخص بھي یہ بیان کرنے کي جرأت کرسکتا ہے کہ یہ درخواست بلکہ یوں کہیے کہ یہ مطالبہ کہ انگلستان وزارت ہاے یورپ میں ترکي سے حتی الامکان معقول مساویانہ اور منصفانہ سلوک کي کوشش کرے کسي طور پر بھي غیر معقول متصور ہونے کے قابل ہے ' اور چونکہ وزرائے برطانیہ کي تقریروں سے مسلمانوں پر یہ ظاہر ہوا کہ انگلستان کي ہمدردي ترکي کے خلاف ہے ' لہذا مسلمانان ہند کے احساس کو صدمہ پہنچا ' اور وہ کبیدہ خاطر ہوگئے - نظر برین امور کیا ان کو کسي طرح بھي کوئي خطاوار کہہ سکتا ہے ؟ جس وقت ترکي اور ریاست ہاے متحدہ بلقان میں جنگ شروع ہوئي اُسوقت سر ایڈورڈ گرے نے دیوان عام میں فرمایا کہ " نقض امن کے انسداد کے ایسے دول عظام جد و جہد کررہي ہیں کل متحدہ طور پر بالفاظ صریح یہ تجویز پیش کي گئي کہ دول عظام کي طرف سے ان مشکلات کو دور کرنے کے لیے متحدہ طور پر ریاستہاے بلقان اور ترکي کو یاد داشت روانہ ہو ' اور ہم سب نے اس پر اتفاق رائے کیا " سر ایڈورڈ گرے نے جن تدابیر کا ذکر کیا وہ یہ اعلان تھا " اگر باوجود اس کے ترکي اور ریاست ہاے متحدہ میں جنگ جاري ہوئي - تو ہم اس جنگ کے نتیجہ کے طور پر یوروپین ترکي کي حالت موجودہ میں کسي تغیر و تبدل کو منظور نہ کریں گے "

یہ اعلان ابتدائے جنگ میں ہوا تھا - اس اعلان سے ہم معقول طور پر یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ اگر ترکي کو اس جنگ میں فتح میسر ہوتي ' تو اسکو ممالک مفتوحہ کے کسي حصہ کو اپنے قبضہ میں رکھنے کي اجازت نہ ملتي - جس وقت جنگ شروع ہوئي علم طور پر وزارت ہاے یورپ میں اس امر کا احساس ہوا کہ ترکي سپاہي اپنے اطراف کے ان ممالک پر قبضہ کرلیں گے جو ریاست ہاے متحدہ کے قبضے میں ہیں ' اور اگر یہ توقعات پوري ہوتیں تو تمام یوروپین طاقتیں مع انگلستان اسي امر پر زور دیتیں کہ ترکي اپني کامیابي کے نتیجہ کے طور پر اپني سلطنت میں توسیع نہ کرنے پائے -

مگر موج ظفر دوسري طرف رواں ہوئي ' اور جنگ در حقیقت شروع ہوتے ہي ریاست ہائے متحدہ کو کامیابي ہوئي - اس سے وزارت ہاے یورپ کے خیالات سابقہ بالکل بدل گئے ' اور ان کو اس امر کا احساس ہوا کہ یوروپین ترکي کو اپني حالت سابقہ پر قایم رکھنا ریاست ہاے متحدہ کے لیے ضرر رساں ہوگا - اسوقت وزیر اعظم برطانیہ عظمی نے سب سے پہلے اس اعلان کرنے کا موقع نکالا کہ جنگ کا خواہ کچھہ ہي نتیجہ کیوں نہ بر آمد ہو ' متحدہ یورپ فاتح کو انکي فتح کے ثمرے محروم نہیں رکھہ سکتا - اس صورت میں اگر مسلمانان ہند کو اس امر کا احساس ہو تو ان کو کون مورد الزام ٹھہرا سکتا ہے کہ اگر ترک جنگ میں فتحیاب ہوتے تو انگلستان دیگر دول یورپ کے ساتھہ اس سابقہ پالیسي کا نفاذ کرتا اور اُسے جبراً عمل میں لاتا - اور ریاست ہاے متحدہ کے کسي مقبوضہ حصے پر ترکي کو قابض ہونے کي اجازت نہ دیجاتي - لیکن اب اگر ریاست ہاے متحدہ کو کامیابي ہوئي تو اُن کو اجازت دیجاتي ہے کہ وہ یوروپین ترکي کے قیمتي مقبوضات کو اپنے ساتھہ ملحق کرلیں - کیا مسلمانان ہندوستان کا یہ احساس دور از عقل ہے کہ ان کے ماوراء البحر برادران دیني کے ساتھہ منصفانہ اور عادلانہ سلوک نہیں کیا گیا ؟ اور ایسے سلوک کے وجوہ و علل میں انگلستان کي بہت بڑي شمولیت تھي !

(مسٹر اسکولتھہ اور معاہدہ لندن)

خیر تو جیسا کہ آپ کو معلوم ہے لندن کے معاہدہ صلح پر دستخط ہونے کے بعد بلقاني آپس میں جنگ و جدل کرنے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ممالک مفتوحہ کي پھر تقسیم ہوئي - ترکي نے اس موقع سے فایدہ اُٹھا کر جو خوش قسمتي سے اُسے حاصل ہوا تھا شہر ادرنہ اور اسکے اطراف کي سرزمین پر جس کے ساتھہ مسلمانوں کا وجداني تعلق تھا ' دوبارہ قبضہ کرلیا - اس حالت میں کیا مسٹر ایسکولتھہ کا یہ اعلان دانشمندانہ اور مدبرانہ تھا کہ جہاں تک ترکي کا تعلق ہے وہ انہیں حدود میں رہے ' جو صلح لندن کے رو سے مقرر ہوئي ہیں ؟ جب والا مرتبت وزراے برطانیہ کي طرف سے ایسے اور اس قسم کے اعلان ہوں تو اگر مسلمانان ہندوستان یہ نتیجہ نکالیں کہ انگلستان ترکي کے لیے بجاے عادل اور منصف بننے کے عمداً خلافت اسلام پر تلا ہوا ' اور ان دول یورپ کے ہمنوا ہے ' جو ترکي کے علانیہ طور پر دشمن ہیں ' تو اُن کو کوئي برسر خطا نہیں کہہ سکتا - ان تمام اشتعالکوں پر بھي کیا مسلمانوں نے کوئي ایسي کارروائي کي جس سے ان پر کوئي الزام وارد ہوسکے ؟ کیا برطانیہ عظمی کي طرف سے ان کے سچے اور وفادارانہ احساس میں ذرہ برابر بھي فرق آیا ہے ؟ اس وقت صورت واقعہ کیسي ہي الم آفریں کیوں نہ ہو ' مگر انہوں نے نہایت ہي برداشت اور تحمل سے کام لیا ہے ' اور ان کا چال چلن بجاے مورد الزام ہونے کے قابل تحسین ہے -

(مسئلہ جنوبي افریقہ)

میں آپ سے اس امر کي درخواست کررہا ہوں کہ آپ اپني نکتہ چینیوں میں تحمل اور برداشت سے کام لیں ' مگر اس قسم کي صلاح دیتے وقت اس امر کے احساس سے محروم نہیں ہوں کہ ایسے وقتوں میں ان صفات پر عملدر آمد کرنا کس قدر سخت مشکل ہے - اہل ہند کے ہموطن مردوں اور عورتوں کے ساتھہ جنوبي افریقہ میں جو کچھہ سلوک ہوتا ہے - اُس نے ہندوستان میں ناراضي اور رنج پھیلادیا ہے ' اور اسي وجہ سے ایسے الفاظ کے استعمال ہونے لگے ہیں - جسپر ایسي حالتوں میں مشکل سے قابو ہوسکتا ہے - مگر اس صورت میں جب ہندوستانیوں میں خوفناک اشتعال پھیلا ہوا ہے ' اور ہندي خیالات مشتعل ہیں اس تقریر کے بارہ میں اپنا نہایت اطمینان ظاہر کیے بغیر نہیں رہ سکتے ' جو حضور والیسراے بہادر نے مدراس میں فرمائي تھي - اس کي وجہ سے ان پر بعضوں کي طرف سے نکتہ چیني ہورہي ہے -

یہ عجیب تناقض ہے کہ وہي نکتہ چیں جو ہم ہندوستانیوں کو یہ اصول تلقین کرنے سے کبھي نہیں چوکتے کہ مقامي حاکم کي آراء کو منظور کرنا چاہیے ' اور جو پارلیمنٹ میں اس کے متعلق نکتہ چیني اور سوالات پر خفا ہوے بغیر نہیں رہتے - اور اسکي وجہ یہ بتلاتے ہیں کہ مقامي حاکم وہاں کے حالات خوب سمجھتا ہے ' اور جو ہندوستاني عہدہ داروں کے خلاف اہل انگلستان کي پابندیوں کو اس لیے قابل حقارت قرار دیتے ہیں کہ واقعات سے نا واقفیت اور لا علمي پر مبني ہیں ' وہي لوگ اب اس ملک کے اعلی ترین حاکم کي تجویز اور خیالات کي مخالفت کرنے پر آمادہ ہوگئے ہیں -

حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر کي مدراس والي تقریر کہاں تک عمدہ اثر پیدا کرنے کا سبب ہوئي ہے - اس کا اندازہ صرف اہل ہند ہي کر ہوسکتا ہے ' حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر کي بڑي خوبي یہ ہے کہ اس ملک کے لوگوں کے حالات سے شخصي واقفیت رکھنا چاہتے ہیں - اور اس ملک کي رعایا کي خفگي اور نفرت کے وجدان کے متعلق قابل وثوق اطلاعات بہم پہنچاتے ہیں - انہوں نے اس تقریر سے تاج انگلستان کي سب سے بڑي خدمت کي ہے !

ديواروںپر جو بارہ فيٹ طويل و عريض هيں ' بيل ' شير ' اژدہے اور عجيب و غريب جانوروںکي شکليں آبهري هوئي بني هيں - يه آبهري هوئي تصويريں چيني کي قلعي کي هوئي اينٹونکي هيں - انکے مختلف رنگ مثلاً زرد ' نيلے ' اور سفيد کہليے هر هر اينٹ عليحدہ عليحدہ رنگ کي بني هوئي هے ' مگر هر اينٹ کو دوسري اينٹ سے اس طرح وصل کيا هے که پوري تصوير ايک هي اينٹ کي معلوم هوتي هے !

انکا رنگ اسوقت تک نہايت پاکيزہ اور روشن هے - معلوم هوتا هے که گويا ابهي طيار هوئي هيں - يه فن اُس وقت اپنے کمال تک پہنچ گيا تها مگر اب بالکل معدوم هے -

(عمران کے آثار)

جرمنيوں نے اس سے بهي زيادہ عظيم الشان کام عمران ميں کيا هے - يه ترده جنوب کے طرف هے ' اور سطح اصلي سے چاليس فيٹ نيچے هے - اس شہر کے کهنڈر پر عربوں ' عبرانيوں ' پارتهيوں ' اور ايرانيوں نے اپنے اپنے زمانے ميں شہر تعمير کيے تهے جو سب غارت هوگئے - اس ترده کے نيچے وہ هيکل جو اسافيل کے نام سے معروف تها ' معلق هے - جرمنيوں کي محنت اور استقلال کا پته اس امر سے چلتا هے که ايک ايکڑ زمين کو چاليس فيٹ گہرا صرف مثلث نما پهاوڑوں سے کهودا گيا هے - اسي هيکل کي طرف اسکي بنياد ملي هے جس سے تمام حجروں اور راستونکا پته لگتا هے -

بابل ميں جرمنيوں کو تختياں بہت کم ملي هيں - پارتهين زمانه کے کچهه سکے ' مٹي کے برتن ' اوزان کے بٹ کهرے ' پتهر کے اوزار ' مجسمے ' زيورات ' کچهه پوتهه ' اور اسي قسم کي بہت سي چيزيں البته هاتهه لگي هيں -

(جمجمه)

جمجمه ايک چهه وتے سے ڈهير کا نام هے - اسميں سے عربوں کو مٹي کي چند تختياں ملي هيں جنميں زيادہ تر عجيبي خاندان کے متعلق حالات مرقوم هيں - عجيبي اهل بابل کي زبان ميں حضرت يعقوبؑ کا نام تها - ان تختيوں سے ثابت هوتا هے که عرصهٔ دراز تک بابل ميں بني اسرائيل کام کرتے رهے هيں -

ايک نلکي سي بهي نکلي هے جسپر سائرس شاہ فارس کے بابل پر حمله کرنے کا حال لکها هے - يه چيزيں اکثر چاليس اور پچاس فيٹ زمين کے نيچے پائي جاتي هيں -

(اسيريا کي تنقيب)

اسيريا کے کهنڈر جنکو اسوقت شرغات کہتے هيں ' دريائے دجله کے ساحل پر نينوا اور بغداد سے نصف مسافت پر واقع هيں - سنه ۱۹۰۴ ع ميں ان کهنڈرونکي تنقيب شروع هوئي -

سنه ۶۰۶ قبل مسيح تک يعني جبتک که نينوا کا سقوط نہيں هوا تها ' يه شہر نہايت متبرک سمجها جاتا تها -

ڈاکٹر کوانڈري اور ڈاکٹر ماريشر نے اس شہر کي ديوار اور کهائي کو بالکل صاف کرليا هے - شہر کے اصلي دروازونکا پته بهي لگا ليا هے - بعض جگهه برج بدستور قائم هيں ' اور اُنميں وہ سوراخ بهي موجود هيں جنميں سے تير انداز تير لگايا کرتے تهے - شہر کے اندروني حصے ميں اسيريا کے محلات اور هيکل هيں - عہدہ داروںکے مکانات سے پاني پہنچنے کے پيچ در پيچ راستے ' ناليان ' اور بدر روئيں هيں - بازار کا کچهه حصه بهي نکلا هے جسکي سڑکوںپر سنگ مرمر کي سليں بچهي هوئي هيں - اميرونکے مکانات کا سلسله اور غريبونکي گنجان آبادي ' اميرونکے مقابر اور وسيع اور بلند دروازے ' جنپر کواڑ اسوقت تک اپني سنگي چولونپر متحرک هيں ' اور انکے علاوہ اور بہت سے اوزار ' هتيار اور سونے چاندي اور پتهرونکي آرايشي چيزيں بهي دستياب هوئي هيں -

اس شہر کے جنوبي حصے ميں پتهرونکے مجسمے اور ايک لاٹ هے - ايک پتهر کا ستون جو چهار فيٹ سے آٹهه فيٹ تک لمبا هے ' برآمد هوا هے - ان يادگاروں اور ستونکے بالائي حصے پر اُس بادشاہ يا امير کا نام اسيرين زبان ميں کندہ هے جسکے ليے وہ قائم کيے گئے تهے - ان ميں سے ايک پر شمورامت کا نام کندہ هے جسکے متعلق يه روايت مشہور هے که اسکا نام شمورميس تها اور فاختے کي صورت ميں مسخ هوگيا تها !

گذشته تين ماہ سے علماء آثار جرمني بابل کے جنوب کي جانب ورقه نامي کهنڈر کيليے گئے هيں - اگر جرمنيوں نے اس مقام کو بهي اسيطرح کهودا جسطرح ديگر مقامات کو کهود چکے هيں ' تو يقيناً تاريخ قديم ميں ايک معقول اضافه اور هوجائيگا -

(مقتبس از سائنٹفک امريکن)

رئيس مجلس آل انڈيا مسلم ليگ کي افتتاحي تقرير

(۳)

(جنگ بلقان)

آپ کے ليے يه امر موجب انبساط هے که جنگ بلقان کا خاتمه هوگيا - ترکي اپنا بوريا بستر سنبهال کر يورپ سے نه نکالا جا سکا - اگرچه اس کے يورپين مقبوضات ميں کمي هوگئي هے تاهم بر اعظم يورپ ميں وہ اب تک مضبوطي سے پاؤں جمائے هوئے هے -

ايڈريا نوپل پر جو مسلمانان عالم کا مرجع وجدان بن گيا تها ترکي پهريرا لہرا رها هے - ترکوں کے مصائب ميں ايک پہلو يه اچها نظر آتا هے که انهوں نے اس حقيقت کو ظاهر کرديا هے که مسلمانوں ميں آپس ميں خواہ کتناهي اختلاف کيوں نه هو ' ليکن اسلامي اخوت کا مذهبي جذبه تمام دنيائے اسلام ميں ايک پر اثر قوت هے - ترکوں کي مصيبت اور آزمايش کے وقت مسلمانان عالم نے ايثار اور محبت کے ساتهه بڑهکر اپني مستعدي کا ثبوت ديا - يه اسلام کا ايک زندہ معجزہ هے که اسلامي اخوت کے خيالات همارے نبي کے پيروؤں کے دلوں ميں اچهي طرح جاگزيں هيں ' اور صدها سال گذر جانے پر بهي اس نبي شان تبليغ ميں کسي قسم کا فرق نہيں آيا -

(مسلمان هندوستان اور برطانيه عظمى کي خارجه پاليسي)

اس سختي اور آزمايش کے زمانه ميں مسلمانوں کے خلاف يه الزام عايد کيے گئے که وہ برطانيه کي خارجه پاليسي کو اپني مرضي کے مطابق چلانا چاهتے هيں اور يه که ان کي يه خواهش هے که يورپ ميں اسلامي سلطنتوں کي حفاظت کي خاطر برطانيه عظمى جنگ کرنے کو تيار هوجائے گا - اس سے بهي زيادہ اور کوئي بات دور از صداقت هوسکتي هے ؟ انگلستان کے جو مفاد تمام دنيا ميں پهيلے هوئے هيں انهيں مسلمانان هند بخوبي محسوس کررهے هيں ' ان کي رو سے وہ اس امر سے بخوبي واقف هيں که انگلستان کو يه تحريک دينا که وہ بغير سوچے سمجهے ايک خونريز جنگ کر بيٹهے کيسا خوفناک هوگا - يه کہنا که مسلمان انگلستان کو خارجه پاليسي کے استعمال کا راسته سکهانے کا ذرا سا بهي ارادہ رکهتے هيں ' مسلمانوں کے ساتهه انتہائي بے انصافي سے کام لينا هے ' اور في الحقيقت مسلمانوں کو ايسا کرنے کا کبهي خواب ميں بهي خيال نہيں آيا ' جس امر پر انهوں نے زور ديا اور ميرے خيال سے وہ ايسا کرنے ميں بالکل حق بجانب

شمس العلما ڈاکٹر سید علی صاحب بلگرامي ایم - اے - ڈي لیٹ بیرسٹر ایٹ لا کی میڈیکل جیورس پروڈنس

یعنی طب متعلقۂ مقدمات عدالت پر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھه لکھا جاے یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باہمي تعلقات سے بحث کي جاتي ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي ہیں جو عدالتي انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے ہیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کی جاتی ہے جن کی ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق ہوتي ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خوراني وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري ہے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسي بے گناہ کو سزا ہوجاتي ہے اصل مجرم رہا کردیا جاتا ہے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے ہمیشہ مقدمات کے خراب ہوجانیکا اندیشہ لگا رہتا ہے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاہي حاصل ہوتي ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا ہوجاتي ہے جنپر

عدل و انصاف کا انحصار ہے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک ہیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے ہیں ' جسکي وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداري مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً

مقدمات قتل کے متعلق

(۱) زخم - جرث (۲) ہلاکت کي جوابدہي (۳) شہادت وریدہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسي یا گلا گھونٹنا وغیرہ -

عورتوں کے متعلق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشي (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان -

امور مختلفہ کے متعلق

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانوني نظائر بھي مندرج ہیں جن کي وجہ سے ہر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ہوگئي ہے ' اور ساتھہ ہي ساتھہ اس کا بھي پتہ چل جاتا ہے کہ ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاہر ہوتي ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھي اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے ہر انسان کي سمجھہ میں آتا ہے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذہن نشیں ہو جاتے ہیں -

مدت ہوئی کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع ہوئي تھي ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمي پوري ہوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري ہوئي جو بنظر علمي قابلیت اور ہمہ داني کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھہ کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي ہے اور (۳۸۰) صفحے ہیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ہے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد دکن سے مل سکتي ہے -

مولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتابیں

(از مولانا شبلي نعماني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے ہاتھہ کي دو سطریں ہاتھ آجاتي ہیں تو اہل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا اہل ملک کي خوش قسمتي ہے کہ مولوي عبد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدر آباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شائع ہوگئي ہیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو ہزاروں اوراق کے الٹنے سے بھی ہاتھ نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کي وجہ سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' اور صرف چند اشتہاري جملوں پر اکتفا کرتا ہوں - لیکن مجھے امید ہے کہ شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر آن کي روح سے شرمندہ نہ ہونگے - قیمت ہر دو حصہ حسب ذیل رکھي گئي ہے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک

سرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ :—

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر آباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کي مشہور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیہ - قیمت حال ۳۰ روپیہ

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیہ

ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعہ مصر - مجلد ۳۰ روپیہ

مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیہ

المشتہر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلشر

کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

حسن قبول

وہ پھول چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

کسی شئے کا تقبولیت کی معراج یہی ہے کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں ساداویہ کہ قبول عام ہوئی۔ اب یہی قبول خاص و قبول عام کی انتہا ہو سکی شناخت یہ ہے کہ اس شئے کے معترف مستند طبیب۔ مشاہیر، امرا و شیران اخبارات اهل ہوں جب یہ باہم و بیب یعنی ابحس افراد مختلف یکساں نے مخصوص کیسے رطب اللسان ہو تو اسی شئے یقیناً حسن قبول کی حد سے آگے بھی جا چکی مندرجہ بالا عبارت کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اتفاق سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجیے

جناب نواب وقار الملک بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں"

جناب سید شرف الدین صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔ تاج ہمر روغن گیسو و روغن آملہ جو مجھکو نہایت شفقت سے پیش کیا گیا تبلہ استعمال کیا ہے۔ میں نے اسکو معطر بہترین خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرور اور سر کے بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا۔ میں اسکے استعمال کا سفارش کرتا ہوں۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب اکبر الہ آبادی فرماتے ہیں۔

"زیتون (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص بھی کتابوں میں مندرج ہیں اور ان چیزوں کو خوشبو بنایا اور بڑی محنت کی ہے یہ ترکیب لائق تعریف ہے کیا بہتر کوئی دلکش خوشبو عمدہ تیل پر لگا یک نے یہ شعر اچھا ہوگا

دماغ کیلئے خوشبو کا کیسی چاہئے ۔ وہ بھی سب سے بہتر ہے کہ تیل اچھا ہے"

چند مشہور اطبا ہند کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو و دماغ میں نے خود بھی استعمال کیا یہ تیل دماغ کو آرام پہنچانے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیرآئل کے کارخانہ کو بھی دیکھا ہے"

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی سکریٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔ "تاج ہیرآئل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہے۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے"

چند مستند اخبارات ہند کا حسن قبول

الہلال کلکتہ۔ جلد ۲ نمبر ۱۰: "اس میں شک نہیں کہ خوشبو اور شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام چیزوں کو تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یہ زنگ موجود و اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے"

روزانہ زمیندار لاہور۔ جلد ۳۔ نمبر ۹۰۔ ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۱۲ء "حاذق الملک حکیم اجمل خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو کے مداح اس میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے ہم کہنا چاہتے ہیں کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبائش کا خاص شوق رکھتے ہیں"

تاج روغن بادام و بنفشہ۔ تاج روغن زیتون و یاسمن

فی شیشی ۱۲ عہ

فی شیشی عہ

تاج روغن آملہ و بنولہ

فی شیشی ۱۲ ار

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ اور وی پی کے ہیں جو مرفی شیشی ہے۔ کارخانہ کو فرمایش بھیجنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں اسکو تلاش کیجیے اسلئے کہ یہ روغن قریب قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دوکانوں پر ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب سے گذارش ہے کہ بہت جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت

تھوڑے مقامات ہیں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

المشتہر

منیجر دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر دہلی)

مشاہیر اسلام رعایتی قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلی قیمت ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکرگنج ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان ترنسوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بوعلی قلندر پانی پتی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلانی ۳ انہ رعایتی ۱ انہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ انہ رعایتی ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصری ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۴) حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتی ۱ انہ (۱۷) حضرت امام بخاری ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی ۴ آنہ رعایتی ۶ پیسہ (۱۹) شمس العلما ازاد دہلوی ۳ انہ رعایتی ۱ انہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انہ رعایتی ۱ انہ (۲۱) شمس العلما مولوی نذیر احمد ۳ انہ رعایتی ۱ انہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتی ۲ انہ (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علی ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازی ۵ انہ رعایتی ۲ انہ (۲۶) حضرت شبلی رحمۃ اللہ ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۷] کرشن معظم ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیری ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابونجیب سہروردی ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالد بن ولید ۵ انہ رعایتی ۲ انہ [۳۲] حضرت امام غزالی ۶ انہ رعایتی ۲ انہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انہ رعایتی ۲ انہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انہ رعایتی ۶ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعی ۲ انہ رعایتی ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتی ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ۳ - آنہ رعایتی ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتی ۵ - آنہ - رعایتی ۲ آنہ - سب مشاہیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کی قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ - انہ - (۴۰) یاد رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انہ رعایتی ۶ - انہ (۴۱) آئینہ خود شناسی تصوف کی مشہور اور لاجواب کتاب خدا بینی کا رہبر ۵ انہ - رعایتی ۳ - انہ - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ - رعایتی ۶ - انہ - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انہ - رعایتی ۳ انہ - کتب ذیل کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاودانی مکمل حالات حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی ۱ روپیہ ۸ انہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اردو ترجمہ ڈیڑھ ہزار صفحہ کی تصوف کی لا جواب کتاب ۶ روپیہ ۷ انہ [۴۶] ہشت بہشت اردو خواجگان چشت اهل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیہ ۸ انہ [۴۷] رموز الاطبا ہندوستان بھر کے تمام مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگی معہ انکی سینہ بہ سینہ اور صدری مجربات کے جو کئی سال کی محنت کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور جن خریداروں نے جن نسخوں کی تصدیق کی ہے انکے نام بھی لکھدئے ہیں - علم طب کی لاجواب کتاب ہے اسکی اصلی قیمت چھہ روپیہ ہے اور رعایتی ۳ روپیہ ۸ انہ [۴۸] الجریان اس نا مراد مرض کی تفصیل تشریح اور علاج ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازی کا رسالہ ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ -

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

ہندوستانی دواخانہ دہلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اس کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار، صفائی، ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ:

- ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت (خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ - دہلی

جام جہــان نمــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہــزار روپیــہ نقد انعــام

ایسی کارآمد ایسی ملفــریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی ســستی ہے - یہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیجے - دنیا کے تمام سربستہ راز حاصل کر لیجے صرف اس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری للبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لئے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اہل اسلام کے حلال و حــرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا ہو بصارت کی آنکھیں وا ہوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور انکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' انکی قیمتیں ' مقام اشاعت وغیرہ بھی - کھانے کے قواعد طرز تحریر اشیا بورے انشاپردازی طب انسانی و جسمی علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ' شتر ' کالے بھینس ' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانورونکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہــر شخص کو عموماً کام پــڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹــری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملــک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسی معلومات آجتــک کہیں دیکھی نــہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگــہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے اسکے بعد ملــک برھما کا سفر اور اس ملــک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برھما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواھــرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ہی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکایتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصــر - افــریقہ - جاپان - استریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاہیں دخانی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفــر کا مجمل احوال کرایہ وغیــرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویزکہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ باغ ہو جاــے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ

بغیر مدد اُستاد انگریزی سھکلانیوالی کتاب حجم ۲۷۵ صفحے

لنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر حجم ۲۷۵ صفحے

ویسے تو آجتک بیسیوں انگلش ٹیچر چھپ چکے ہیں - مگر لنڈن صاحب کے انگلش ٹیچر کا ایک بھی مقابلہ نہیں کرسکتا - اس میں انگریزی سکھینے کے ایسے آسان طریقے اور نادر اصول بتلائے گئے ہیں جنکو پڑھکر ایک معمولی لیاقت کا آدمی بھی بغیر مدد استاد کے انگریزی میں بات چیت کرنے اور خط و کتابت کرنے کی لیاقت حاصل کرسکتا ہے - ہر طرح کی بول چال کے فقرے ہر محکمے کے اصطلاحی الفاظ ہر زبان محاورے جو کسی دوسری کتاب میں نہ ملینگے - انٹرنس پاس کے برابر خاصی لیاقت ہو جاویگی - اور جلدی ہی آسانی سے انگریزی میں گفتگو کرنیکے قابل ہو جاؤ گے - مجلد کتاب کی قیمت مع محصول صرف ایک روپیہ ۳ تین آنہ در جلد ۴ روپیہ ۴ چارآنہ چار جلد ۴ روپیہ -

مفت — کتاب انگلش گریمر ہر ایک خریدار کو مفت ملیگی -

تصویر دار گھڑی

گارنــٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے - جو ہر وقت آنکھہ مٹکاتی رہتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا ' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

---

آٹھہ روزہ واچ

گارنــٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگــڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر باندھی جاتی ہے مع تسمہ چمڑی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کارآمد ' ابھی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئی ہیں - نہ دیا سلائی کی ضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ انکو اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرے سے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوئے ایکدم کسیوجہ سے اٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم ہوگی - قیمت معہ محصول صرف دو روپے -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گھڑیاں ' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی ہیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں انکا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجے -

تمام کتب کے ملنے کا پتہ - منیجر کارخانہ چندر گپت اوشدھالیہ نمبر ۵۱۳ - تھانہ

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod Street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8

Half-yearly „ „ 14-2

الہلال

مدیر مسئول و خصوصی
احمد ابو الکلام الدہلوی

مقـام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۶ کلکتہ : چہارشنبہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری جلد ۴

Calcutta : Wednesday, February 11, 1914.

فہرس

تصـاویـر

الاسبـوع

ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ جزائر ایجین کے متعلق دولت علیہ اور حکومت اطالیا میں براہ راست گفتگو شروع ہوگئي ہے - حکومت اطالیا چاہتي ہے' کہ تخلیہ جزائر کے معاوضے میں اسے اڈیلیا (ایشیاے کوچک) میں مراعات دیے جائیں - لیکن خوف یہ ہے کہ کہیں برطاني مصالح سے تعارض نہ ہو' اور توسیع ریلوے کي تجویز کو صدمہ نہ پہنچے - حکومت اطالیا اس معاملہ کے متعلق برطاني کمپني سے دوستانہ طور پر گفتگو کر رہي ہے -

---

البانیا کے اس حصہ میں جو موتمر السفراء (ایمبیسڈرس کانفرنس) نے البانیوں کو واپس دلوایا ہے مگر ابھي تک یوناني اس پر قابض ہیں یوناني فوج اور الباني جرگوں میں برابر تصادم ہو رہے ہیں - یہ حالت روز بروز بد سے بدتر ہوتي جاتي ہے - اتھینس کے تار بموجب ۵ کے معرکے میں ۶۴ الباني کام آے اور ۲۲ یوناني -

---

اتحاد ثلاثی کے سفـراء نے سرحـد البانیا و اپیرس اور جـزائر ایجین کے متعـلق سرایڈورڈ گرے کي یاد داشت کا جواب زباني دیدیا -

یہ معلوم ہوا ہے کہ برطاني تجاویز سے اصولاً سب کو اتفاق ہے - یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ سر ایڈورڈ گرے کا مجوزہ تخلیہ کو یکم مارچ سے لیکے ۳۱ مارچ کے اندر عمل میں آ جانا چاہیے -

---

دولت علیہ اور یونان کے سفارتي تعلقات یکم فروري سے پھر با قاعدہ شروع ہوگئے - گفتگو کا آغاز جزائر ایجین سے ہوا -

---

شکر ہے کہ نیٹال انڈین کانگرس نے خیانت وطن اور عصیان ضمیر کي جو ناپاک مثال قائم کي تھي اسکي تقبیح و تشنیع میں ہندوستانیوں نے تساہل نہیں کیا -

کانگرس کي اس حرکت مذموم سے اپني بیزاري و برات کے اعلان کے باوجود جب وہ سر ریںڈ انڈریوز کے استقبال کے لیے جمع ہوے' تو انہوں نے پھر نہایت بلند آہنگي سے یہ طے کیا کہ کانگرس جو مٹھي بھر اشخاص سے عبارت ہے ہرگز یہ حق نہیں رکھتي کہ کمیشن کے سامنے تمام ہندوستانیوں کي طرف سے شہادت دے' اور مسٹر گاندھي کي تردید کرے -

---

کمیشن کے سامنے نیٹال کے ایک افسر امتیازات [لائسنسنگ آفیسر] نے یہ بیان کیا کہ " تجارتي امتیازات کے متعلق ہندوستانیوں کو یوروپین آبادي کے برابر حقوق حاصل ہیں - اگر ہندوستانیوں کو حصول امتیاز میں کامیابي نہیں ہوتي تو اسکي وجہ یہ ہے کہ قانون کے شرائط پورے نہیں ہونے " !

لیکن اس مغالطہ کي پردہ دري اس درویش نے کردي جو نیٹال انڈین کانگرس کے وفد شہادت میں شریک تھا -

اس درویش نے کہا کہ جب کوئي یوروپین مخالف ہوتا ہے تو ہندوستاني کو امتیاز نہیں ملتا - سنہ ۱۹۰۳ میں ہندوستانیوں کے پاس ۷ سو تجارتي امتیازات تھے مگر اب ۳ سو سے زیادہ نہیں !

قانون ازدواج کے متعلق اس درویش نے کہا کہ اگر ہم وحدت ازدواج کو منظور کرلیں تو ہزارہا مسلمان کہینگے کہ ہم نے انکے حق پیدائش کو فروخت کرڈالا -

---

جنرل اسمٹس نے جنوبي افریقہ کے ایوان مجلس میں ڈھائي گھنٹے تک تقریر کي - اثناء تقریر میں انہوں نے اس پیچیدگي کي سنگیني' ضرورت' اور مخصوص نوعیت کو واضح کیا - انہوں نے جلا وطن اشخاص کي تقریر کے فقرے نقل کیے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ انکا مقصد انقلاب اور خانہ جنگي ہے - انہوں نے بتلایا کہ سنہ ۱۹۱۰ع کے قانون حفظ امن نیٹال نے خطرناک اشخاص کے جلا وطن کرنے کا اختیار نہیں دیدیا ہے - اگر ان اشخاص کو معمولي عدالت کے حوالہ کیا جاتا تو حکومت کو ایک شخص کے متعلق بھي کامیابي نہ ہوتي -

انگلستان میں حزب المحافظین کے شام کے اخبارات نے اس تقریر کي تصدیق کي ہے -

---

جلاوطن اشخاص میں سے مسٹر کریسویل' لوکس' اور لینڈال نے بھاگنے کي کوشش کي' دو اول الذکر تو کامیاب نہ ہوے' مگر مسٹر لینڈال عین وقت پر نکلگئے -

---

اطلاع

خط و کتابت میں خریداری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرماویں

همتي سے یه کیوں سمجھتے هیں که اس سرزمین میں بھی نه هوگي جسے انگلستان کہتے هیں اور جہاں حق اور مظلوم کے دستگیر معدوم نہیں -

آپ جب تک اٹلیکي حکومت کے ماتحت هیں اسوقت تک آپکو فریاد رسي سے مایوسي کي کوئي وجه نہیں - البته شرط یه ہے که آپکي صداے فغاں سنیے و دادخواہ اگر شمله کي چوٹیوں سے ناکام واپس آئے تو سمندر کو عبور کرکے ایوان پارلیمنٹ میں غلغله انداز هو -

---

مسٹر ظفر علیخاں حادثۂ کانپور کے زمانه میں لندن گئے تھے - ابھی تک وهیں مقیم هیں - قیام کے جو نتائج زمیندار پریس کے حادثے کے بعد ظاهر هوے هیں انمیں همارے لیے بہت بڑي بصیرت و عبرت موجود ہے -

زمیندار پریس کي ضبطي کے تار پہنچنے کے بعد انگلستان کے دو مشہور و مقتدر اخبار یعني " ڈیلي نیوز اینڈ لیڈر " اور منچسٹر گارجین کے نامه نگار مسٹر ظفر علي خاں سے ملے ' اور دونوں اخباروں نے اپنے اپنے کالموں میں اس واقعه پر نوٹ لکھے -

لیکن اس سے زیاده اهم یه واقعه ہے که پارلیمنٹ کے ممبروں سے مسرس جان ڈیلن ' کیر هارڈي ' جوسیا ویجوڈ ' هربرٹ بروز (ایک مشہور سوشیالسٹ) اور فلپ سنوڈن نے خطوط کے ذریعه سے اظہار تاسف و همدردي کے علاوه یه وعده کیا ہے که اگر وه پارلیمنٹ میں کوئي خدمت انجام دیسکتے هیں تو وه اسکے لیے تیار هیں -

آخر میں میں پھر کہتا هوں که اس واقعه کو سرسري نظر کے حوالے نه کیجیے که اس میں همارے لیے عبرتوں اور بصیرتوں کا ایک دفتر موجود ہے ' اور سعي و عمل کي صداے دعوت آرهي ہے -

سنـه ۱۹۱۴ کي موتمر امن

انساني طبائع بھي کسدرجه بو قلموں هیں !

ایک طرف تو علم و دانش ' اور مدنیت و تہذیب ' کي اس حیرت انگیز ترقي کے باوجود انسانوں کي ایک کثیر جماعت ان عادات کے ترک کے لیے مستعد نہیں ' جو اسکے دور همجیت و سبعیت کي یادگار سمجھي جاتي هیں - بلکه علم جسقدر نوامیس فطرت کو بے نقاب کرتا جاتا ہے اور وسائل و حالات جسقدر وسیع هوتے جاتے هیں ' اسیقدر اسکا تاهب و استعداد ' اور ساز و سامان بھي بڑھتا جاتا ہے -

مگر دوسري طرف اسي آسمان کے نیچے ایک اور جماعت ہے ' جو جمال امید کے فریب میں گرفتار ہے ' اور تجربه و اختیار کے علي الرغم ان عادات کا استیصال چاهتي ہے ' جو انسان کے آب و گل کے ساتھه خمیر هوے هیں -

حال میں دول یورپ نے اپني بري و بحر فوجوں کي ترقي میں جو سرگرمیاں دکھائي هیں وه تو آپ تلغرافات کے سلسله میں پڑھچکے هونگے ' اور غالبا آپ نے یه بھي پڑھا هوگا که انگلستان میں چونکه فوجي زندگي کي طرف لڑکونکي رغبت کم هوتي جاتي ہے ' اسلیے قوم کو متحرک تصاویر کے ذریعه سے فوجي زندگي کے مختلف مناظر دکھاے جائینگے تاکه اسکا جنگي جوش اور فوجي زندگي قائم رهے -

اب ایک خبر اسکے بالکل متضاد و متناقض سنیے -

ڈاکٹر ولسن رئیس جمہوریت امریکه نے تیسري موتمر امن کے لیے دعوت نامے بھیجدیے هیں ' جو اس سال حسب معمول هیگ میں منعقد هوگي -

لیکن اس اجتماع کا کیا حاصل ہے ؟

ریویو آف ریویوز کے مضمون " سنه ۱۴ ع کي موتمر السلم " (نمبر ۵ جلد ۲ الهلال) میں آپ نے پڑھا هوگا ' که موتمر امن کے هر اجتماع کے بعد دول کے جنگي مصارف میں حیرت انگیز و امید سوز اضافه هوا ہے - کیا یہي موتمر کے اجتماعات کا نتیجه ہے ؟

پھر صحراء لیبیا اور جزیرہ نماے بلقان میں جو انسانیت سوز واقعات پیش آئے - انمیں اس موتمر نے کیا کیا ؟ کیا یه موتمر انھي قوموں میں امن قائم کرنا چاهتي ہے جنمیں پہلے سے امن موجود ہے ؟

بہتر ہے که اس سلسله میں ایک مغالطه کي حقیقت سے پرده اٹھا دیا جائے -

یه صحیح نہیں که آج یورپ میں قیام امن کي وجه اسکي امن پرستي ہے - اگر یورپ بر حقیقت امن پرست اور انسانیت دوست هوتا ' تو اسکے گرجوں کے ممبر ' جلسوں کے اسٹیج ' اور اخبارات کے صفحات پر بلقان کے دشمنان انسانیت کا اس گرمجوشي سے استقبال نه کیا جاتا ' اور وه خود اپني آبادي اور خزانے کے ایک کثیر حصه کو سبعیت و درندگي کي طیاري کے لیے وقف نه کردیتا -

في الحقیقت یورپ میں موجوده قیام امن کا سبب آور ہے - یورپ کي هر سلطنت مسلم ہے ' اور اسطرح مستعد که گویا میدان جنگ میں جانے کے لیے آخري بگل کي منتظر ہے - اسلیے دوسرے کو جرات دست درازي نہیں هوتي که جواب ترکي بترکي ملیگا - اسکے ساتھه مشغله کے لیے ایشیاء اور افریقه موجود ہے اسوجه سے یه نہیں هوتا که قوت پیدا هو ' اور تعطل و بیکاري کي وجه بالاخر اندر هي اندر کام کرنے لگے -

پس قیام امن کا اصلي راز یه ہے - جب یه مشغله ختم هوجائیگا اور تعطل و بیکاري کا دور شروع هوگا تو وه وقت هوگا که قلم کي جگهه تیغ ' ڈپلومیسي کي جگه سپه سالاري ' انسانیت و اخلاق کي جگه بربریت و درندگي ' اور صلح کي جگه جنگ لیگي ' اور یورپ کے تمدن زار میں وهي نظر آئیگا جو ایشیاء کے وحشتکده میں نظر آرها ہے - سنة الله التي قد خلت من قبل ولن تجد لسنة الله تبدیلا -

تقریب تخت نشیني و مسلم قرباني

اس کرہ ارض پر هم اکیلے نہیں جن پر سے مصائب و محن اور شومي و بدبختي کا سیلاب گزر رها ہے - بلکه دنیا کي بہت سي قومیں هماري شریک حال هیں - لیکن آه ! یه هماري مزیت ہے که جب دنیا کو خون کي ضرورت هوتي ہے تو هماري هي رگیں کھولي جاتي هیں -

سنه باره اور تیره انسانیت کي تاریخ میں دو خونیں سال تھے ' مگر یه کسکا خون تھا ' جس نے انھیں رنگین کیا ؟ اس کا جواب میں کیا دوں که طرابلس کے ریگستان ' بلقان کے دشت و جبل ' ایران کے میدان لاله زار ' اور کانپور کي سرزمین کا ایک ایک ذره جواب دیرها ہے - ذلك لمن كان له قلب او القى السمع وهو شهيد -

ان دو سالوں میں مسلمانوں کا جسقدر خون بہا ہے وه پوري ایک دهائي کے لیے کافي ہے ' مگر جو شے بلا معارضه هاتھه آئے اسکے استعمال میں کیوں دریغ کیا جائے -

گذشته نمبر کے " الاسبوع " میں آپ یه خبر دیکھه چکے هیں که انقلاب البانیا کے سلسله میں کئي عثماني افسروں کو پھانسي کا حکم دیا گیا ہے - اس هفته کي یه خبر ہے نه اس حکم کا نفاذ پرنس وائڈ کے آنے تک ملتوي رکھا گیا ہے تا که اس خوشي کے شکریه میں که خداوند نے ایک ۹۵ - فیصدي مسلم آبادي والے ملک کے تخت پر ایک مسیحي شہزاده کو بٹھایا ہے ' وه خود ان مسلمانوں کو قربانگاه مسیحیت پر چڑھا سکیں !

افکار و حوادث

زمیندار پریس اور اعضاء پرلمان انگلستان

و اتوا البیوت من ابوابها

موعظة و ذکری

اس کارساز قدیر و حکیم کي ایک بہت بڑي رحمت یه هے ' که اس نے ظلوم و جہول انسان کي رهنمائي کے لیے خود اسمیں ایک ایسي قوت ودیعت کي هے ' جسکو وہ اگر استعمال کرے تو اس کاروبار عالم کا ایک ایک ذرہ اسکے لیے درس دہ حقیقت و سبق آموز معرفت هے -

انسان حقیقت آگہی اور راز آشنائي کا تشنه لب هے ' وہ اسکے لیے کتب و سفار کي ورق گرداني کرتا هے ' مگر اپني ساده لوحي سے یه نہیں جانتا که جس شے کو وہ اپنے باهر ڈهونڈهتا هے ' وہ اسکے اندر هے - وہ معرفت حقائق و اسرار کا طالب هے - اس گوهر مقصود کو وہ کاغذ کے نقش و نگار میں ڈهونڈهتا هے ' مگر نادان یه نہیں جانتا ' که یه تو ان واقعات میں موجود هے جو روز مرہ اسکي نظر سے گذرتے هیں -

اینها همه راز ست که معلوم عوام است

اگر قرآن حکیم کو آپ پڑهتے هیں تو آپ نے محسوس کیا هوگا که حق سبحانه تعالی نے گونه گوں طریقوں سے تفکر و تدبر اور استبصار و اعتبار کي تاکید فرمائي هے - بعض آیات میں صاف صاف تفکروا و تدبروا فرمایا هے ' بعض میں بصیغه ترجي و امید لعلکم تتفکرون ارشاد هوا هے - کسی جگه افلا تتفکرون سے اظهار تعجب و حیرت کیا هے ' اور کسی مقام پر لهم قلوب لا یفقهون بها ولهم اعین لا یبصرون بهم ولهم آذان لا یسمعون بها ' اولئک کالانعام بل هم اضل سے عدم تفکر کي مذمت و نکوهش کي هے -

یه عبارات شتي اور اسالیب متنوعه صرف اسلیے اختیار کیے گئے هیں که انسان قوت تفکر و اعتبار کي اهمیت کو محسوس کرے - اور اس دلیل راہ و مرشد طریقت کی پیروي کرے جو هروقت اور هر حالت میں اسکے ساتهه رهتا هے ' اور شب و روز کے ۲۴ گهنٹوں میں ایک منٹ کے لیے بهي اس سے جدا نہیں هوتا -

لوگ همیشه تفکر و اعتبار کے لیے کسي اهم اور عظیم الشان واقعات کے منتظر رهتے هیں ' گویا وہ اپنے قوی کو اس سے ارفع و اعلی سمجهتے هیں که وہ معمولی چیزوں میں مشغول هوں ' یا معمولي واقعات کو اس قابل نہیں سمجهتے که اسمیں عبرت و بصیرت ملے - مگر یه ایک دوسری نادانی هے -

جیسا که میں ابهي کہچکا هوں اس عالم کا ایک ایک ذرہ اپنے اندر عبرت و بصیرت کا ایک دفتر رکهتا هے - اگر تم نہیں دیکهتے تو یه تمهارا قصور هے - بقول مرحوم غالب :

محرم نہیں هے توهي نواهاے راز کا
یہاں ورنه جو حجاب هے پردہ هے ساز کا

اگر ایک واقعه معمولي هے تو یه نه طے کرلو که اسمیں تمهارے لیے عبرت آموزي کا سامان نہیں - کیا نہیں دیکهتے که خداے تعالی نے انسانوں کي هدایت و ارشاد کے لیے جن چیزوں کو تمثیلاً ذکر فرمایا هے ان میں مچهر ' مکهي ' اور اونٹ بهي هیں ؟

عبرت و بصیرت اگر چاهتے هو تو یه علو و ترفع کیوں ؟ روشني کے طالب هو تو جہاں ملے لو ' یه نه دیکهو که چراغ شمع کافوري هے یا مٹي کا دیا ؟

پهر جواهر کي جگه تو زمین کے نیچے هي هے - اور جس لعل شب تاب کو تم آج تاج شاهي میں چمکتے دیکهتے هو کل یهي زمین کے نیچے سنگریزوں میں ملا تها -

زمیندار پریس کے واقعه کو اگر صرف واقعے کي حیثیت سے دیکهیے تو وہ اس سے زیادہ کا مستحق نہیں که چند سطروں میں لکهکے اس کے ساتهه معاصرانه تاسف و همدردي کا اظهار کردیا جائے - لیکن اگر بصیرت کي آنکهوں سے دیکهیے تو وہ همارے ماضي و مستقبل کا آئینه اور عبر و بصائر کا ایک دفتر هے - جنمیں سے بعض کي طرف گذشته نمبر میں اشارہ کرچکا هوں اور بعض کي طرف اس نمبر میں توجه دلانا چاهتا هوں -

بعض امور ایسے هیں جنکو میں بارها کہچکا هوں مگر پهر کہتا هوں اور اسوقت تک کہتا رهونگا جب تک زبان میں قوت نطق اور قلم میں قوت تحریر هے - ممکن هے که انکے اعادہ و تکرار میں آپ کو لطف نه آئے ' لیکن اگر آپ لذت جو اور جدت پسند هیں تو میں مجبور نہیں کرتا که آپ سنیں -

میں افسانه گو نہیں که هر بار نیا قصه سناوں ' میں تو حق و صداقت کا داعي هوں ' جو همیشه یکساں رهتے هیں - اسکے علاوہ حق و صداقت کي دعوت تو لطف و لذت کے لیے نہیں بلکه اصلاح و ارشاد کے لیے هے - پس اگر آپ اصلاح چاهتے هیں تو آئیے اور اگر دوا تلخ هے تو منه نه بنائیے که :

داروے تلخ ست دافع مرض

حق و صداقت کا ایک مسکت و قاطع معجزہ یه هے که وہ جب اپني آواز بلند کرتا هے تو وہ بے اعوان و انصار اور بے سازو برگ هوتا هے - مگر زیادہ عرصه نہیں گزرتا که باطل کي جماعت میں سے ایک گروہ نکلکے ان کے ساتهه هوجاتا هے ' اور یه گروہ بڑهتے بڑهتے اسقدر بڑهجاتا هے که بالاخر حق کو اپني ابتدائي بے نوائي و کس مپرسي کے با وجود فتح اور باطل کو اپني ابتدائي سرو سامان اور کثرت سواد و جماعت کے باوجود شکست هوتي هے -

بالفاظ دیگر اگر آپ حق کے داعي هیں تو آپ کو اپني کوششوں میں مصروف رهنا چاهیے ' اور ظلم و عدوان کي زور آزمائیوں سے مرعوب یا شکسته دل نه هونا چاهیے ' کیونکه اگر حق آپکے ساتهه هے تو نا ممکن هے که دنیا آپ کے اعوان و انصار سے خالي هو - وہ وقت ضرور آئیگا جب آپکے گرد پرستاران حق کي فوج جمع هوگي اور آپ کو ظلم و عدوان کے پنجے سے نجات دلائینگے - اس خداے توانا و قدیر کا وعدہ هے که والعاقبة للمتقین -

هماري ایک عقل سوز بوالعجبي یه هے که همیں انگلستان کے زیر حکومت آئے هوے نصف صدي سے زیادہ عرصه هوا مگر آج تک هم اسکے طرز حکومت سے نا واقف هیں -

هماري حق طلبي اور داد خواهي کا سدرة المنتهی شمله هے - حالانکه شمله کو تو آسمان اول سمجهیے جہاں نفاذ کے لیے احکام اترتے هیں ' ورنه خود احکام کا مصدر تو اس بر اعظم کے پار هے -

پهر جب آپ شان عبودیت کو هاتهه سے دیتے هیں اور رضا و تسلیم کو چهوڑ کے طلب و سوال کے میدان میں آتے هیں - تو کیوں نه آواز کو اسقدر بلند کیجیے که خود عرش تک پہنچے اور وساط کي ترجماني سے بے نیاز هوجاے ؟ آپ اس سے کیوں سوال کرتے هیں جو آپ کو دینے کے لیے خود دوسرے کا محتاج هے ؟ اگر سوال کرنا هے تو خود اس دوسرے سے کیوں نه کیجیے -

آپ مظلوم هیں اور انصاف چاهتے هیں ' بسم الله فریاد کیجیے اگر یہاں آپکي فریاد رسي نه هوگي تو اپني کوته نظري اور پست

و مصلحین و مرشدین کو پیدا کرنا جنکے ذریعہ سے تمام قوم کي اصلاح هوسکے -

اصلاح دیني کي ضرورت جن جن مصلحین نے محسوس کي انھوں نے دعوت و ارشاد اور تنبہ افکار کیلیے صدائیں بلند کیں ' درس و وعظ کا سلسلہ شروع کیا ' مقالات و رسائل تحریر کیے ' اخبارات و مجلات شائع کیے ' اور انکي کوششیں بیکار بھي نہ گئیں ' لیکن تاهم کوئي انقلاب خیز نظام عمل هاتھہ نہ آیا ' جس سے اُس قوم کے اندر تبدیلي پیدا هوسکتی جسکي غفلت صدیوں سے اور جسکي تعداد تیس کرور سے متجاوز ہے -

مصلحین همیشہ مظلوم و قلیل رہے هیں کیونکہ اصلاح جب کبھي آٹھتي ہے تو اُسکا کوئي ساتھي نہیں هوتا - البتہ وہ خود هي اپني فوج ترتیب دیتي ہے - پس اصلاح کا اولین کام یہ هونا چاهیے کہ مصلحین کي تعداد بڑھائي جاے اور سب سے پہلے ایسے لوگ پیدا کیے جائیں جو اصلاح کے کاموں کو انجام دیسکیں - ورنہ محض راہ دعوت و مواعظ بیداري تو پیدا کردیگي لیکن قوم کو بدل نہیں سکتي -

اس سے بھي زیادہ یہ کہ اصلاح دیني کي بنیاد مذهبي اعمال کے انقلاب پر ہے ' اور قدرتي طور پر اسکا ذریعہ صرف علما هي هوسکتے هیں - پس جب تک علوم دینیہ کي تعلیم اس نہج پر نہوگي ' جس سے علماء کاملین پیدا هو سکیں ' اس وقت تک صرف چند مصلحین کا وجود کوئي بڑي تبدیلي پیدا نہیں کرسکتا -

چنانچہ ندوۃ العلما سے پیشتر جن جن مصلحین نے صداء اصلاح بلند کي ' انکا بھي منتہاے فکر یہي تھا کہ علوم دینیہ کي ایک نئي درسگاہ قائم کي جاے ' اور علماء کے اندر اصلاح و تغیر کے افکار پیدا کیے جائیں -

(شیخ محمد عبدہ کي اسکیم)

مرحوم شیخ محمد عبدہ جو اس طریق اصلاح کے ایک بہت بڑے داعي تھے ' اور جنھوں نے تمام عمر اسي کي دعوت میں بسر کر دي ' انکا منتہاء آمال و کعبۂ مقاصد بھي همیشہ یہي رہا کہ ایک دارالعلوم اصلاح طریق تعلیم و نصاب کے بعد قائم کیا جاے -

گذشتہ نمبر میں انکے مشہور اخبار " العروۃ الوثقی " کا ذکر کرچکا هوں - اسکے پانچویں نمبر میں انھوں نے علماء اسلام کو اس طرف توجہ دلائي تھي - چنانچہ اپنے مقالۂ افتتاحیہ کے آخر میں لکھتے هیں :

" لو تدبرنا آیات القرآن و اعتبرنا بالحوادث التي ألمت بالممالك الاسلامیۃ لعلمنا أن فینا من حاد عن أوامر اللہ وضل عن هدیہ ومنا من مال عن الصراط المستقیم الذي ضربہ اللہ لنا و ارشدنا الیہ و بیننا من اتبع أهواء الانفس وخطوات الشیطان (ذلك بان اللہ لم یك مغیرا نعمۃ أنعمها علی قوم حتی یغیروا مابانفسهم و ان اللہ سمیع علیم) فعلی العلماء الراسخین وهم روح الامۃ وقواد الملۃ المحمدیۃ أن یهتموا بتنبیہ الغافلین عن ما أوجب اللہ و ایقاظ النائمۃ قلوبهم عما فرض الدین و یعلموا الجاهل ویزعجوا نفس الذاهل ویذکروا الجمیع بما أنعم اللہ بہ علی آبائهم ویستلفتوهم الی ما أعد اللہ لهم لو استقاموا ویحذروهم سوء العاقبۃ لو لم یتدارکوا أمرهم بالرجوع الي ما کان علیہ النبي (صلي اللہ علیہ وسلم) و اصحابہ (رضي اللہ عنهم) ورفض کل بدعۃ والخروج عن کل عادۃ سیئۃ لا تنطبق علی نصوص الکتاب العزیز ویقصوا علیهم أحوال الامم الماضیۃ وما نزل بها من قضاء اللہ عند ما حادت عن شرائعہ و نبذت أوامرہ فأذاقهم اللہ الخزي في الحیاۃ الدنیا (ولعذاب الآخرۃ أکبر لو کانوا یعلمون) "

یعني اگر هم قرآن کریم کا تدبر و تفکر کے ساتھہ مطالعہ کریں اور پھر اُن تمام حوادث و انقلاب پر نظر ڈالیں جنکي وجہ سے آج تمام عالم اسلامي مبتلاے مصائب و آلام ہے ' تو هم پر واضح هوجائیگا کہ یہ سب کچھہ نتیجہ صرف اس امر کا ہے کہ خدا کے حکموں سے هم نے روگرداني کي ' هدایت قرآني کي راہ سے هٹ گئے ' اور صراط مستقیم کو چھوڑ کر تابع هواء نفس و خطوات شیطانیہ هوگئے - اور قرآن کہتا ہے کہ خدا کسي قوم کو کوئي نعمت دیکر پھر واپس نہیں لیتا جب تک کہ وہ خود اپني صلاحیت کو ضائع نہ کردے !

پس علماء راسخین پر کہ في الحقیقت جسم ملت کیلیے روح اور امۃ مرحومہ کے قدرتي پیشوا هیں ' فرض ہے کہ سب سے پہلے بیدار هوں اور غافلوں کو بیدار کریں - اللہ نے یہ خدمت هدایت انکے ذمہ واجب کردي ہے اور اپنا فرض حقیقي ادا کرنا چاهیے -

اگر انھوں نے قوم کو بیدار نہ کیا اور اُس گذري هوئي حالت تک نہ لوٹایا ' جو عصر نبوت و صحابۂ کرام کے وقت تھي ' اور نیز تمام بدعات و زوائد اور اعمال سئیۂ خلاف قرآن و سنت کي ظلمت سے مسلمانوں کو باهر نہ نکالا ' تو یہ یقیني ہے کہ وہ وقت آخر اس قوم کیلیے بھي آنے والا ہے ' جو امم ماضیہ پر آچکا ہے : فاذا قهم اللہ الخزي في الحیاۃ الدنیا ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون -

اس سے ظاهر ہے کہ شیخ محمد عبدہ کے پیش نظر اصلاح و دعوت کے مسئلے میں یہي دو مقاصد مهمہ و اساسي تھے :

(۱) مسلمانوں کي موجودہ حالت ترک کتاب و سنت کا نتیجہ ہے -

(۲) علماء کو کہ روح امۃ اور قواد ملت هیں ' بیدار هونا اور قوم کو شریعت کي اصلي و حقیقي تعلیم کي طرف بلانا چاهیے -

عروۃ الوثقی کے صرف ۱۹ - نمبر نکلے اور تمام عالم اسلامي جنبش میں آگیا - مجبوراً انگلستان اور فرانس نے متعدد سازش کرکے اُسے بند کرایا او و سلطان عبد الحمید نے بھي اسمیں شرکت کي مگر وہ اپنا کام کرچکا تھا -

اس سے بھي بڑھکر یہ کہ سنہ ۱۳۰۴ هجري میں جبکہ شیخ موصوف بیروت میں تھے ' تو انھوں نے احیاء تعلیم علوم دینیۂ اسلامیہ کي ایک مبسوط اور مفصل اسکیم لکھي اور " لائحۃ الاصلاح والتعلیم الدیني " کے نام سے بذریعہ شیخ الاسلام سلطان عبد الحمید کے حضور میں پیش کي - اسمیں نہایت تفصیل سے اس حقیقت کو واضح کیا تھا کہ دولت عثمانیہ آخري اسلامي حکومت ہے اسلیے وہ تمام مسلمانان عالم کي اصلاح حالت کیلیے ذمہ دار ہے اس اصلاح کے حصول کا ذریعہ صرف یہي ہے کہ مسلمانوں میں اسلام کي صحیح و حقیقي دعوت و اصلاح کے وسائل پیدا کیے جائیں ' اور وہ ممکن نہیں - جب تک تعلیم دیني کي اصلاح و تجدید نہو -

تمہید کے بعد اسمیں تعلیم دیني کے تین درجہ قرار دیے تھے : الابتدائي ' الاوسط ' العالي -

ابتدائي تعلیم عامۂ مسلمین کیلیے هوني چاهیے ' اور اسکے لیے ایک جامع و سهل الفهم نصاب عقائد و فقہ اور تاریخ اسلام و سیرۃ نبوت و صحابہ کا هونا چاهیے ' جو یکسر تعلیم قرآني سے ماخوذ اور لا حاصل مباحث خلاف و جدال سے معرا هو -

تعلیم درمیاني اس طبقۂ خواص و متوسطین کیلیے هوني چاهیے جو مختلف السنۂ ملکي و اجنبي اور علوم و فنون جدیدہ کو حاصل کرکے مختلف مشاغل معاش و ملازمت میں مشغول هوں -

انکے لیے ایک دوسرا نصاب هونا چاهیے جو پہلے سے وسیع تر هو مگر تمام تر کتاب وسنت سے ماخوذ ' اور صرف عقائد ' فقہ سادۂ و سهل ' اور تاریخ دیني و مدني اسلام پر مشتمل هو - البتہ ایک کتاب اسمیں ایسي بھي هوني چاهیے جو علوم اسلامیہ و مذاهب اسلام کي تاریخ سے پوري واقفیت پیدا کرادے -

آخري درجۂ عالي صرف اُن لوگوں کیلیے ہے جو بحکم : ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر ' قوم کیلیے مرشد و معلم اور داعي و رهبر هوں - انکے لیے ایک نہایت اعلی درجہ کے جامع و اصلاح یافتہ نصاب تعلیم کي ضرورت ہے - جسمیں مندرجہ ذیل علوم داخل هوں :

الهلال

١٥ ربيع الاول ١٣٣٢ هجري

مدارس اسلامیه

ندوة العلما

اور مسئلۂ احیاء اصلاح

(۴)

گذشته تمهید سے مقصود یه تها که ندوة العلما کے مقاصد کي اصلي حیثیت سب سے پہلے صاف هو جاے ' اسلیے که اعجوبه زار ندوه کے عجائب و غرائب میں سے ایک بوالعجبي یه بهي هے که آسے نه صرف باهر کے تماشائیوں هي نے بلکه خود اندر کے کارفرماؤں نے بهي بہت کم سمجها هے ' اور بعض حالتوں میں تو بالکل سمجها هي نہیں !

ندوه کي حالت پر فطرة نگار نیشا پوري کا یه مقطع ٹهیک ٹهیک صادق آتا هے :

تو نظیري ز فلک آمده بودي چو مسیح
باز پس رفتي و کس قدر تو نشناخت دریغ !

ندوه کي بنیاد کچهه عجیب طرح سے پڑي - ایک عمارت بنگئي ' مگر اسطرح که معماروں کي نیت اور ارادے کو اسمیں بہت کم دخل تها ' اور بہت سے تو سمجهتے هي نه تهے که یه جو کچهه بن رها هے اس سے کیا کام لیا جائیگا ؟ اسکي سرگذشت اگر تفصیل سے بیان کي جاے تو اس امر کي ایک نہایت موثر اور قریبي مثال هوگي که دنیا میں بہت سي نیکیاں خود بخود ظہور میں آجاتي هیں ' اور وہ اپنے ظہور میں کام کرنے والوں کے علم و ارادہ کي بالکل محتاج نہیں -

بہر حال گذشته بیانات سے مندرجۂ ذیل امور آپ پر واضح هو گئے :

(١) قرون اخیرۂ اسلامیه میں اصلاح و تغیر کي جسقدر تحریکیں پیدا هوئیں ' انکي تین قسمیں تهیں ' جنهیں میں نے اصلاح سیاسي ' اصلاح افرنجي ' اور اصلاح دیني کے لقب سے یاد کیا هے -

(٢) ان سب میں صحیح اور متقین الفوز راہ " اصلاح دیني " هي کي هے - کیونکه دونوں ابتدائي قسمیں نتائج میں انقلاب پیدا کرنا چاهتي هیں ' اور یه علل و اسباب کو فراهم کرنا چاهتي هے - اس کي بنیاد ایک راسخ و محکم اعتقاد اور وحي الہي کے پیدا کیے هوے یقین پر هے ' اور ان دونوں کي بنیاد محض تقلید پر -

(٣) اسي " اصلاح دیني " کي قسم میں " ندوة العلما " کي تحریک بهي شامل هے -

ندوة العلما نے اگرچه دعوت و ارشاد کا کوئي اهم کام انجام نہیں دیا ' مگر اسکي مزیت و خصوصیت یه هے که وہ بہت جلد اس اصلي کام کي طرف متوجه هوگیا ' جو اصلاح دیني کي راہ کے تمام موانع و مشکلات کو دور کرنے والي هے ' یعنے علوم اسلامیه و عربیه کے طریق تعلیم کي اصلاح اور ایک نئي درسگاہ کي تاسیس -

یه واضح رهے که میري بحث صرف مقاصد اور اصول تک محدود هے ' طریق عمل اور جزئیات کار کے متعلق ابهي کچهه نہیں کہتا - بہت ممکن هے که بہت سي باتوں سے مجهے اختلاف هو - مثلاً یه که اس درسگاہ نے جو طریق تعلیم اختیار کیا ' یا اصلاح نصاب کے اهم اور بنیادي مسئلے کو جس طرح طے کیا گیا ' یا تکمیل علوم کي جو جماعتیں قرار دي گئیں ' یا تکمیل کے بعد جو مقصد پیش نظر رکها گیا - لیکن یه تمام چیزیں اصول اصلاح میں داخل نہیں هیں -

میرا ذاتي خیال ان امور کے متعلق جو کچهه هے وہ پیش نظر حالات سے مختلف هے اور اس وقت تک انکا بیان کچهه مفید نهوگا جب تک خاص مسئلۂ اصلاح پر ایک مستقل مضمون لکهکر به تفصیل اپنے خیالات ظاهر نه کروں -

یہاں صرف اس اصول عمل اور اساس کار سے بحث هے که ندوه نے اصلاح دیني کا طریق اختیار کیا ' اور اس طریقه کے سب سے بڑے اهم اور بنیادي مسئلے کو پوري صحت کے ساتهه سمجها ' یعنے سب سے پہلے موجودہ طریق تعلیم کي اصلاح کرني چاهیے اور اسکے لیے ایسي درسگاہ قائم کرني چاهیے جس سے علماء مصلحین اور مرشدین مهتدین پیدا هو سکیں -

پس مندرجۂ ذیل اصول زیر بحث هیں ' جن میں جزئیات عمل اور اسلوب و طریق عمل کو کوئي دخل نہیں :

(١) اصلاح دیني کا کام انجام نہیں پا سکتا ' جب تک قوم کو اسلام کي صحیح تعلیم نه دي جاے ' اور تمام طبقات امت کا جہل دیني دور نهو -

(٢) اسکا ذریعه صرف علماء کاملین و حق هیں ' جو روز بروز هم میں قلیل و مفقود هوتے جاتے هیں ' اور جنکي قلت هي کا یه نتیجه هے که قوم میں حیات دیني کے نتائج و ثمرات مفقود هیں -

(٣) انقلاب حالات نے بعض اور ایسي ضرورتیں بهي پیدا کردي هیں ' جو کل تک نه تهیں - مثلاً علوم حدیثه و السنۂ اقوام متمدنه ' ضرور هے که علماء حال انسے بهي واقف هوں -

(۴) اسکا وسیله یه هے که علوم دینیۂ و عربیه کي تعلیم و طرز تعلیم کي اصلاح و تهذیب و تسهیل کي جاے ' اور ایک نئي درسگاہ قائم هو -

في الحقیقت اصلاح دیني کا اصلي اور صحیح راسته انهي اصولوں میں هے - اسکے سوا اور کوئي طریقه نہیں هوسکتا - ندوه کو گو وہ اسباب نه ملے جنکي وجه سے وہ صحیح و اقرب طریق عمل اختیار کرتا ' اور نیز میرے خیال میں ایک بڑي غلطي یه بهي هوئي که علماء راسخین و حق کي جگهه " موجودہ ضروریات کے مطابق علما " پیدا کرنے پر زیادہ زور دیا گیا ' جو در اصل اهمیت کے لحاظ سے دوسرے درجه کي ضرورت تهي نه که اصل ضرورت تاهم اسنے حقیقت کو سمجها اور اصولاً جو راہ اختیار کي ' وهي اصلي و حقیقي راہ عمل و وسیلۂ اصلاح دیني هے -

میں کسي قدر اسکي تشریح کرونگا -

(اصلاح دیني اور اساس عمل)

گذشته نمبر میں میں " اصلاح دیني " کي تحریک ' اور اسکے بعد مصلحین کا مختصراً ذکر کرچکا هوں ' لیکن اصلي سوال وہ هے جو اسکے بعد سامنے آتا هے یعنے اصلاح کے عمل و نفاذ کا ذریعه کیا هو ' اور کیونکر مسلمانوں کے اندر تعلیم اسلامي کي صحیح و حقیقي زندگي پیدا کي جاے ؟

اس اصلاح کے حماة و دعاة متبعین فرنگ اور متلاشیان تمدن و علوم سے کہتے هیں که تم جس متاع گم گشته کیلیے سرگرداں هو ' اسکا سراغ بهي اسي راہ سے لگے گا ' پهر وہ وسائل عمل کیا هیں جنکے ذریعه سے دین الہي کي صحیح رهنمائي ' اخلاق و تربیت ' علوم و فنون ' صنائع و حرف ' معاشرت و تهذیب ' غرضکه حیات اجتماعي کے تمام اجزاء صالحه تک پہنچا دے ؟

درحقیقت اسکا جواب ایک هي هے - یعنے قوم کو مذهب کي صحیح و حقیقي تعلیم دینا ' اور ایسے علماء راسخین و حق '

مقالات

علــوم القرآن

از جناب مولانـا سليمان صاحب دسنوي

مسلمانوں کے حریف اگر انکے تمام ابواب فضائل و مناقب کي صحت روایت سے انکار کردیں تو بھي ایک باب یقیناً ایسا رهجائیگا جسکے انکار کي وہ کبھي جرات نکر سکینگے - همارا اشارہ اس سے مسلمانوں کے اس شدید جدو جهد و سعي و محنت کیطرف ہے' جو انهوں نے " اپني کتـاب الهي " کي تشریح و توضیح ' تحقیق وتدقیق' اور فهم و تفهیم میں صرف کي - دنیا میں متعدد قومیں هیں ' جنکے پاس حسب ادعا و زعم کتب الهي محفوظ هیں ' لیکن مسلمانوں نے اپني کتاب الهي کے لئے جو خدمتیں انجام دیں اور اوسکے متعلق جو ذخیرہ علوم و تصنیفات فراهم کردیا ' کیا اسکا ایک حصہ بھي دوسري قومیں پیش کر سکتي هیں ؟ بلاشبهہ بحیثیت ترجمہ ' مسیحي قوم کا کوئي قوم مقابلہ نهیں کر سکتي ' لیکن اون تراجم سے کیا فائدہ جنهوں نے خود اصل کو گم کردیا هو ؟

مسلمانوں نے قرآن مجید کے ساتھ جو اعتنا کي اور اوسکے متعلق جو خدمتیں انجام دیں' انکي هم حسب ذیل جلي تقسیم کرسکتے هیں :—

(۱) تشریح مسائل عامہ متعلقۂ قرآن ' مثلا کیفیت نزول ' کتابت قرآن ' قراءت وتجوید قرآن -

(۲) تدوین علوم متعلقۂ قرآن ' مثلا علم الامثال ' علم الاعراب علم المجاز -

(۳) تفسیر معاني و الفاظ قرآن ' مثلا کتب تفاسیر عامہ -

ان امور ثلاثہ میں سے هر ایک اس لائق ہے کہ اگر اوسکي تفصیل کي جاے تو خود اوسکے متعدد شعبے نکل سکتے هیں ' لیکن بخوف تطویـل هم صرف ضروري اور مایحتـاج امور پر اکتفا کرینگے -

(مسائل متعلقۂ قرآن)

ان سے وہ مسائل مراد هیں ' جو اختصار مبـاحث کي بنا پر مستقل فن نهیں بن سکتے ' اور اسلیے أنکے متعلق مستقل کتابیں نهیں لکھي گئیں - اس عنوان کے تحت میں حسب ذیل مسائل علما نے بیان کیے هیں :—

(۱) معرفت کیفیت نزول قرآن و بدء و انتهاے نزول قرآن' (قرآن آنحضرت صلعم پر کسطرح نازل هوتا تھا ' اور سب سے اول اور سب سے آخر کون سي آیت یا سورت نازل هوئي)

(۲) معرفت آیات و سور مکیہ و مدنیہ - (مکہ میں کون کون آیتیں اور سورتیں نازل هوئیں' اور مدینے میں کون ؟)

(۳) معرفت اوقات و ازمنۂ نزول - (یہ آیتیں اور سورتیں کس وقت نازل هوئیں ؟)

(۴) معرفت مقامات و اماکن نزول - (کهاں اور کس مقام پر نازل هوئیں ؟)

(۵) معرفت جمع و ترتیب قرآن - (قرآن کسطرح جمع و مرتب هوا ؟)

(۶) معرفت تعداد سور و آیات و کلمات قرآن - (قرآن میں کتني سورتیں' کتني آیتیں اور کتنے حروف هیں ؟)

(۷) معرفت مجمل' و مبین' و مفید و مطلق' و عام و خاص' و منطوق و مفهوم' و محکم و متشابہ قرآن -

(۸) معرفت اقسام دلائل قرآن -

(۹) معرفت طرق مخاطبات قرآن -

(۱۰) معرفت حصر و تخصیص و ایجاز و اطناب قرآن - وقس علی ذلـک -

(علوم متعلقۂ قرآن)

علمـاے اسلام نے قرآن مجید کے متعلق جو خدمات انجام دیے هیں اوسکي عملي دلیل یہ ہے کہ اونهوں نے قرآن مجید کے هر شعبہ کے متعلق اتنے علوم مدون اور اسقدر کتابیں تصنیف کرسي هیں ، کہ اونکا حصر بھي مشکل ہے - کشف الظنون اور فهرست ابن ندیم میں سینکڑوں علوم و تصنیفات متعلقۂ قرآن کا ذکر ہے' جو آج بالکل ناپید هیں ' تاهم تلاش و جستجو سے جن علوم وتصنیفات کا پتہ ملتا ہے' وہ حسب ذیل هیں :—

رسوم القرآن ' تجوید القرآن ' اعراب القرآن ' مصادر القرآن ' افراد القرآن و جمعہ ' مفردات القرآن ' غرائب القرآن ' معاني القرآن ' اعجاز القرآن ' مجاز القرآن ' تشبیہ القـرآن ' امثال القـرآن ' امثلۃ القـرآن ' بدائع القـرآن ' اسباب النـزول ' مبهمات القـرآن ' متشابہ القـرآن ' اقسام القرآن ' مناسبـۃ الایات و السور ' مطالـع القـرآن و مقاطعـہ و فواتح السور ' اعلام القرآن ' ناسخ القرآن و منسوخہ ' مشکلات القـرآن ' حجج القرآن ' احکام القرآن ' جوهر القرآن ' نجوم القرآن -

ان تمـام علوم کے متعلق دو قسم کي تصنیفـات هیں ' ایک وہ جن میں ان تمام علوم و مسائل سے ایک هي کتاب کے مختلف ابواب میں بحث کي گئي ہے ' اور باختصـار وہ ان تمام مباحث پـر مشتمـل هیں - اس صنف تصنیفات کو هم نے " جوامع علوم قرآن " دوسري قسم اون تصنیفات کي ہے جن میں ایک ایک علم اور ایک ایک مبحث سے مستقلاً بحث ہے اور وہ صرف ایک هي علم یا مبحث کے مختلف انواع مسائل نکات اور فوائد کو جامع هیں -

(جوامع علوم القرآن)

دنیا میں هر شے اپني بسیط اور سادہ حالت سے شروع هوتي ہے اور پھر رفتہ رفتہ ایک شاندار ترکیبي حالت تک پهنچ جاتي ہے - علوم قرآن کے متعلق بھي ابتدائي کوششیں انفرادي علوم و مسائل سے شروع هوئیں' اور ایک مدت کے بعد وہ تکمیل کو پهونچیں - یهي سبب ہے کہ علوم قرآن کے متعلق منفردہ تصانیف دوسري صدي میں موجود هوگئي تھیں ' لیکن جوامع تصنیفات کا سراغ همکو سب سے پہلے پانچویں صدي میں ملتا ہے - هم جوامع علوم قرآن کا پهلا مصنف علي بن ابراهیم الحوفي المتوفي سنہ ۴۳۰ کو جانتے هیں ' جنکي تصنیف کا نام علوم القرآن ہے' اسکے بعد شیخ مکي بن

(۱) فن تفسیر القرآن اور اسکے تمام متعلقات - لیکن اس سے مقصود جلالین یا بیضاوی نہیں ہے بلکہ وہ شے ' جو قرآن حکیم کے معارف و حقائق ' علوم و اخلاق ' و اسرار ربانی و حکمة الہامی کے فہم و درس سے طالب کو قریب کرے ' اور اسکی شرح و تفسیر سے اسپر واضح ہو جاے کہ تمام عالم انسانیة کے نجاح و فلاح کا تنہا وسیلہ صرف یہی کتاب اور اسکی تعلیمات حقہ ہیں !

(۲) وہ تمام علوم جو فہم و درس قرآن کیلیے ضروری ہیں -

(۳) فنون متعلق لغة عربیہ -

(۴) حدیث وہاں تک کہ قرآن حکیم کی تفسیر میں اس سے مدد لے اور اخلاق و حکمت اور سیرۂ نبوت کے متعلق معلومات حاصل ہوں مع فنون روایت و درایت -

(۵) فن اخلاق و اداب دینی اس اسلوب پر جو امام غزالی نے احیاء العلوم میں اختیار کیا ہے ' مگر قواعد ادبیۂ شرعیہ سے منطبق کرنے کے بعد -

(۶) اصول فقہ مگر نہ اس معنی میں جس معنی میں اب سمجھا جا تا ہے بلکہ ایسی کتابیں جنکے پڑھنے سے صحت استدلال بالنص اور کلیات احکام ' اور قواعد اساسیۂ حلال و حرام معلوم ہوسکیں -

(۷) تاریخ قدیم و حدیث - سیرۂ حضرۂ خاتم النبیین و صحابۂ کرام اسکا جزو اصلی ہے - اسکے علاوہ اسلام کے تمام انقلابات سیاسی و اجتماعی و مدنی کی تاریخ ' قرون وسطی کے حوادث اور حروب صلیبیہ کے انقلابات ' اور تمام ممالک و اقوام اسلامیہ کے تفصیلی حالات ماضیۂ و حالیہ کی کتابیں بھی اسمیں ہونی چاہئیں ' اور ہر موقعہ پر ان علل و اسباب طبیعیہ کو حسب اصول فلسفۂ تاریخ حال واضح کرنا چاہیے ' جو اقوام کے عروج و تنزل و ارتفاع و انقراض کا موجب ہوتے ہیں ' نیز احکام الہیہ سے انہیں توفیق و تطبیق دینی چاہیے -

(۸) بقدر ضرورت فن منطق و خطابة و اصول مناظرہ -

(۹) فن کلام و عقائد و ملل و نحل و تاریخ عقائد و فرق اسلامیہ ' لیکن اس اسلوب پر جس سے مباحث توحید و عقائد پر حسب ادلۂ عقلیہ و مباحث حکمیہ عبور ہو جاے ' اور اسرار معارف حکمیۂ شریعۂ میں بصیرة حاصل ہو - نہ کہ فلسفۂ ارسطو کا ایک شکل دیگر میں مطالعہ -

اسکے بعد انہوں نے لکھا تھا کہ سب سے پہلے ان تمام اقسام و مدارج کی تعلیم کیلیے ایک نصاب تعلیم کو مدون کرنا چاہیے کیونکہ جوامع آستانہ اور ازہر قاہرہ اس بارے میں کچھہ مفید نہیں ہے ' اور اسکے لیے بہت سی کتابوں کی تہذیب و تلخیص و تعلیق کرنی پڑیگی ' اور بہت سی کتابیں از سرنو مدون ہونگی -

نیز انہوں نے لکھا تھا کہ مشکلات شدید اور کام اہم و نازک ہے - لیکن ساتھہ ہی نتیجہ فوز و فلاح اور اسکے سوا تمام ابواب عمل مسدود - پس ناگزیر ہے کہ تعلیم دینی کے نظام میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کیا جاے -

طریق تعلیم بھی ہمارا بہت کچھہ محتاج اصلاح ہے - اساتذہ کو تلامذہ سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے - ہمارا قدیم املاء جو ٹھیک ٹھیک آج کل کی یونیورسٹیوں کا طریق تدریس ہے ' پھر جاری کیا جاے -

آخر میں انہوں نے تجویز پیش کی تھی کہ سب سے پہلے ایک مرکزی جامعۂ اسلامیہ (یونیورسٹی) قسطنطنیہ میں قائم کی جاے اور شیخ الاسلام کے زیر ادارت ہو - اور اسکے بعد تمام ممالک عثمانیہ و خارجہ بلکہ بلاد بعیدۂ اسلامیہ مثل ہندوستان ' جاوا ' اور چین تک میں اسکی شاخیں قائم کی جائیں ' اور وہ تمام مکاتب و مدارس اور جامعۂ عالیہ اپنے مرکز سے ملحق ہوں -

اگر سلطان عبد الحمید اور اولیاء یلدز نے اس مصلح خبیر و مقدس کی تجویز پر عمل کیا ہوتا اور کوئی ایسی یونیورسٹی قسطنطنیہ میں قائم کی جاتی تو آج عالم اسلامی کا نقشہ بدل گیا ہوتا -

سلطان عبد الحمید کا عقیدہ یہ تھا کہ اصلاح خواہ کسی قسم کی ہو اور خالص دینی ہی کیوں نہو ' لیکن اُسکے بعد موجودہ سیاست قائم نہیں رہسکتی - صیغۂ معارف کو حاکم دیدیا گیا تھا کہ جس کتاب میں لفظ " انقلاب " یا " اصلاح " یا " تجدید " ہو' اُس کی اشاعت روک دی جاے !

شیخ جب اسطرف سے مایوس ہوگئے تو انہیں جامع ازہر کا خیال ہوا جو آج سب سے بڑی درسگاہ علوم دینیۂ اسلامیہ کی ہے ' اور جسمیں بہ یک وقت آٹھہ ہزار تک طلبا دنیا کے مختلف حصوں کے موجود رہتے ہیں -

انہوں نے درس قرآن شروع کیا ' حکومت کو توجہ دلائی ' اصلاح کیلیے کمیٹی قائم کی ' ریاض پاشا کو اسکا صدر بنایا ' دس برس سعی و کوشش کرتے رہے لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا حتی کہ ازہر سے مستعفی ہوگئے -

اسکے بعد " مدرسۂ دار العلوم " کی اسکیم بنائی - اور محکمۂ اوقاف کو اسکے مصارف کیلیے آمادہ کیا - گورنمنٹ خدیوی نے مدرسہ قائم کردیا ' مگر جو مقصود تھا وہ حاصل نہ ہوا - البتہ اتنا ہوا کہ علوم عربیہ کے ساتھہ بعض علوم و السنۂ حدیثہ کی تعلیم کی ایک راہ کھل گئی -

اس تفصیل سے مقصود یہ تھا کہ شیخ محمد عبدہ کی تمام حیات اصلاحی کا اصلی نصب العین یہی تھا کہ تعلیم دینی کی اصلاح و تجدید ہو اور علماء و مرشدین مصلحین پیدا کیے جائیں - وہ مصر کے مفتی ' حکام اعلی میں داخل ' صاحب اثر و رسوخ متعدد محاکم و مجالس رسمیہ کے ممبر ' خدیو مصر اور وزراء کے ہم جلیس و ہم سفر اور بالاخر ایک بہت بڑے مسلمان لیڈر کی حیثیت سے تمام عالم اسلامی میں تسلیم کیے جاتے تھے ' تاہم وہ کسی ایسے مدرسے کی تاسیس میں کامیاب نہوسکے - انتقال کے وقت یہ اشعار انکی آخری صدا تھی :

و لست ابالی ان یقال محمد
ابل او اکتظت الیہ الماتم
و لکن دینا قد اردت صلاحہ
احاذر ان تقضی علیہ العمائم !

(شیخ صدر الدین ترکستانی)

گذشتہ نمبر میں بسلسلۂ مصلحین و دعاۃ اصلاح دینی شیخ صدر الدین قاضی القضاۃ بلاد ترکیۂ روسیہ کا ذکر ہوچکا ہوں - میں نے انکی کتاب پڑھی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ انکا وجود موجودہ عہد کے بزرگ ترین مصلحین امۃ میں سے تھا -

انکی کتاب کا جو صرف موضوع اصلاح پر ہے اور جسکے تین حصے ہیں ' اگر ایک سطر میں خلاصہ پوچھا جاے تو اسکے سوا کچھہ نہیں ہے کہ ہم میں علماء مصلحین اور دعاۃ مرشدین پیدا ہونے چاہئیں اور یہ ہو نہیں سکتا جب تک کہ تعلیم دینی و عربی کی اصلاح نہو' اور ایک نئی درسگاہ قائم نہ کی جاے -

انہوں نے آخر عمر میں ایک اور مختصر رسالہ اس موضوع پر لکھا تھا اور وہ رسالۂ المنار مصر کی کسی ابتدائی جلد میں شائع ہوا ہے - اسمیں تمام علوم اسلامیہ کے کتب تدریس و طریق تعلیم پر فرداً فرداً بحث کی ہے ' اور آخر میں لکھا ہے کہ یہ کام نہایت اہم اور اساسی ہے - کاش حکومۂ عثمانیہ اسکی طرف متوجہ ہو اور جہاں سب کچھہ کر رہی ہے ' وہاں ایک چھوٹی سی درسگاہ جدید بھی آستانے میں کھولدے -

انکی اور بعض دیگر ارباب علم و فکر کی سعی سے ترکستان میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی تاکہ مسئلہ تعلیم دینی پر غور کرے - چھہ دن تک اُسکے اجلاس ہوتے تھے اور اسکی مفصل رپورٹ اخبار ترجمان سے المرید نے نقل کی تھی - تمام مباحث کا خلاصہ یہی تھا کہ ایک نئی درگاہ قائم ہو - اسکے سوا اصلاح کا اور کوئی طریقہ نہیں -

مذاکرۂ علمیہ

آثار عرب

موجودہ ترقیات بحریہ اور تمدن اسلامی

(۳)

مجھہ سے یہ نہیں ھوسکتا کہ ساحل کو چھوڑ کے عرب کے ساتھہ ھولوں اور پہلے یہ بیان نہ کردوں کہ جب انکے قدم ان سواحل میں جمگئے تو انہوں نے دار الصناعہ (کارخانہاے جہاز سازی) بناے جیسا کہ میں نے ابھی تونس اور مصر کے متعلق بیان کیا ہے -

اسی دار الصناعہ کے لفظ کو اطالیوں نے Darsena بنایا - اسوقت تو وہ مثل اہل اسپین اور اہل پرتگال کے یہی کہتے تھے مگر بعد کو عجب عجب رنگ بدلے - Darsena کو Tarzana کیا ' پھر Arzana بنایا ' پھر Arsenale بولنے لگے - چنانچہ اسوقت سے آج تک یہ آخری لفظ ھی استعمال کرتے ھیں -

فرانسیسیوں کا لفظ Arsenal اسی اطالی لفظ سے ماخوذ ہے -

اھل عرب کے اسلحۂ ناریہ چھٹی صدی ھجری میں

پیرس کے کتب خانے میں یہ مرقع محفوظ ہے - اس میں دکھلایا ہے - کہ فوج جنگ کیلیے جارھی ہے

جب محمد علی اول خدیو مصر نے مصر کی عنان حکومت اپنے ھاتھوں میں لی ' تو اسے نظر آیا کہ مصر کی سیاسی زندگی ایک عمدہ بیڑے کے بغیر نا ممکن ہے - اس نے اسکندریہ میں ایک کارخانہ قائم کیا اور اسمیں بہت سے ترک ' اطالی ' اور انکے علاوہ دیگر بنی الاصفر ارباب صناعة کو ملازم رکھا - یہ گویا یورپ کا ایک مقابلہ تھا جو مثل اسلاف بعید اولوالعزم کے ھمارے یہ قریبی اسلاف کرنا چاھتے تھے ' اور اس طرح انھوں نے وہ عربی لفظ جو یورپ کو دیا تھا ' پھر واپس لے لیا - لیکن افسوس کہ یہ واپسی خالص اور اصلی حالت میں نہوئی - اسکے اصلی خط و خال ضائع ھوچکے تھے - چنانچہ وھی لفظ اب " ترسانہ " کی صورت میں ترکوں کے ذریعہ آیا ' اور ترسانہ کے بدلے پھر " ترسخانہ " ھوگیا جو در حقیقت ایک قسم کا مبالغہ ہے - مگر سامع کو گمراہ کرنے یا حقیقت کے مٹانے کیلیے !

یہ دونوں لفظ اب عام طور پر عوام و خواص بولنے لگے ھیں ' اور انکی تصحیح بہت مشکل ھوگئی ہے ' حالانکہ اطالی آج تک اور (یقیناً آج کے بعد بھی) Darsena کہتے ھیں - اگرچہ کارخانۂ جہاز سازی کے لیے نہیں بلکہ جوف بندرگاہ کے اس حصے کے لیے جسمیں مرمت طلب جہاز آلات و اسلحہ سے خالی کرنے کے بعد باندھ جاتے ھیں - تاھم لفظ کا تلفظ نسبتاً صحیح ہے -

* * *

دار الصناعة کا اصلی فرض کیا ہے ؟

جہازوں کا بنانا اور انمیں جو " عوار " یعنی نقص پیدا ھو ' اسکی مرمت کرنا -

یورپ نے اس دوسرے لفظ " عوار " کو بھی لیا ' اور Auarit بنا لیا ' پھر اسکا اطلاق نقصان کی تمام قسموں پر کرنے لگے ' خواہ وہ جہاز میں ھو یا سامان تجارت میں یا کسی اور شے میں !

یہ معلوم ہے کہ جہازوں کے بنانے میں قلفا کے لیے اس شے کی بھی ضرورت ھوتی ہے جسکو ھم " قلفطہ " کہتے ھیں - اس لفظ کا بھی وھی حال ھوا جو " دار الصناعہ " کا ھوا تھا -

اھل یورپ کے اسلاف نے دار الصناعہ میں مسلمان کاریگروں کو دیکھا کہ " قلافہ " میں مشغول ھیں تو کہا : Calfa (جو عربی لفظ قلف سے ماخوذ ہے) -

پھر اسمیں اپنے یہاں کی علامت مصدر اور علامت مصدر سے پہلے تاء لگادی تاکہ دونوں ساکنوں میں ایک ذریعۂ نطق پیدا ھو جائے ' جسطرح کہ وہ حالت استفہام میں کہتے ھیں : A-t-il

تاج العروس میں ہے : " قلف السفینۃ قلفا " یعنی اسکے تختوں میں سوراخ کرکے انہیں کھجور کی چھال سے سیا اور انکی درازوں میں روغن رفت بھردیا - حاصل مصدر " قلافت " بکسر القاف ہے -

* * *

ھر بیڑے کے لیے ایسی کشتیاں ناگزیر ھیں جو مال و اسباب وغیرہ اٹھائیں - ان میں سے بعض وہ ھیں جنکو ھم " نقالات " (Transports) کہتے ھیں لیکن اسلامی بیڑوں میں یہ خدمت " قراقیرا " انجام دیتی تھیں - " قراقیرا " قرقور کی جمع ہے - اطالیوں نے اس لفظ کو لیا اور کہا : (Carraca) فرانسیسیوں نے اسی کو لیا اور (Carraque) کہا - اصل و فرع میں جو بعد نظر آتا ہے اس پر آپ تعجب نہ کریں کہ ایک لفظ جب ایک زبان سے دوسری زبان میں جاتا ہے تو اکثر نہایت بعید و ابعد اصوات و معانی پیدا ھوجاتے ھیں - و لتعلمن نبأہ بعد حین -

آپ جب یہ معلوم کرینگے کہ پرتگالی اسی کشتی کا نام Carcara رکھتے ھیں تو آپکے نزدیک میری صداقت ثابت ھوجائیگی -

ھم نے آجکل یہ لفظ ان سے واپس لیلیا ہے ' مگر ایک فرنگی مآب شکل میں - ھم " کرالۃ " کہتے ھیں جو اطالیوں کے Carraca

ابي طالب المتوفی سنه ۴۳۷ کي " الهداية الی بلوغ النهايـة " کا نام لينا چاهيـے ' مصنف نے يه کتاب ۷۰ جزو ميں معاني و انواع علوم قران پر لکهي هے اس باب ميں تيسري تصنيف مؤسس فن بلاغت امـام عبد القاهر جرجاني المتوفي سنه ۴۷۵ کے تلميذ رشيد ابو عامر فضل بن اسمٰعيل جرجاني کي البيان في علوم القران هے ' اسکے بعد ابو موسی محمد بن ابي بکر اصفهاني المتوفي سنه ۵۸۱ کي مجموع المغيث في علم القران و الحديث ۔ يه پهلا شخص هے ' جسنے علوم قران و حديث پر يکجا کتاب لکهي - علامه ابن جوزي المتوفي سنه ۵۹۷ کي " فنـون الافنان في علوم القران " بهي اس فن کي ايک مبسوط تصنيـف هے - بديع الدين احمد بن بکر بن عبـد الـوهاب القزويني المـوجود سنه ۹۲۵ کي الجامع الوجيز الحاوي معلوم کتاب الله العزيز اپني دلالت عنوان کے لحاظ سے ايک قابل قدر کتاب معلوم هوتي هے ' اسي موضوع پر جمال القراء و کمال الاقراء علم الدين ابوالحسن علي بن محمد سخـاوي المتـوفي سنه ۶۴۳ کي بهي تصنيـف هے جـو قراءت وقف و ابتداء . ناسخ و منسوخ وغيره مباحث قران پر مشتمل هے - محمد بن عبد الرحمان بن شامه المتـوفي سنه ۷۰۸ کي المرشـد الوجيز في علوم متعلق بالقران العزيز بهي اس فن ميں ايک کتاب هے ' ليکن ان تمـام تصنيفـات سے بهتـر بدر الدين محمد بن بهادر زرکشي الـمتوفي سنه ۷۹۴ کي " البرهان في عـلوم القران " جس ميں ۴۷ مختلف حيثيات سے قران مجيد کے متعلق مباحث هيں ' اسکے بعد قاضي جلال الدين بلقيني المتوفي سنه ۸۲۴ کي مواقع العلوم من مواقع النجوم هے - اس کتاب ميں چهه فصول کے تحت ميں قران مجيد کے مختلف پچـاس مبـاحث و فنون هيں - سنه ۸۵۶ ميں محي الدين محمـد بن سليمـان کافيجي نے " التيسير في علم التفسير " کے نام سے ايـک چهوٹا سا رساله لکهـا جسپر کو کافيجي کو فخر تها مگر اسـلام کو فخر نه تهـا - سب سے آخر ليکن سب سے جامع اور بهتر اس باب ميں جلال الدين سيوطي المتوفي سنه ۹۱۰ کي " اتقان في علـوم القران هے " جسميں ۸۰ ابواب کے تحت ميں علوم قران کے متعلق ۳۰۰ سے زائد مباحث هيں اور حقيقت يه هے که اگر حسب عـادت سيوطي نے موضوع و ضعيف احاديث و روايات کو اسميں جگهه ندي هوتي تو کتبخانهٔ اسلام کي يه ايک بے نظير تصنيف هوتي -

يه تصانيف مذکوره جيسا هم نے پہلے لکها هے جوامع علوم قران پر مشتمل هے - آينـده سطـور ميں هم ايک ايک فن کا ذکر کرتے هيں ' جسميں به ترتيب (۱) کتابت و قراءت قران . (۲) الفاظ قران (۳) معاني قران (۴) مقدمات مقاصد قران اور (۵) مقاصد قران پر گفتگو هوگي -

(رســوم القـران)

نزول قران کے بعد قران کے متعلق سـب سے پهلا کام يه تها که قلم سے اوسکو لکها جاسے ' اور زبان سے ادا کيا جاسے - نوع اول کا نام "رسوم القران" هے جسميں قران مجيد کے اصول کتابت اور طريقهٔ تحرير سے بحث هوتي هے - يه ممکن تها که جسطرح عربي زبان کي تمام کتابيں لکهي جاتي هيں اوسيطرح قران بهي لکها جاتا ' اور عهد بعهد اصول خط عربي ميں جو تبديلياں هوئيں اون سے کتابت قرآن ميں بهي کام ليا جاتا ' ليکن مسلمانوں نے بسلسلهٔ حفظ قران ضروري سمجها که جو لفظ عهد قديم نبوي ميں جسطرح لکهديا گيا هے اوسيطرح باقي رکها جاسے ' تاکه مسلمان نه صرف يه دعوی کرسکيں که الفاظ قران محفوظ هيں ' بلکه يه بهي دعوی کرسکيں که خط و رسوم قران بهي محفوظ هيں -

عملاً مسلمانوں نے اس فن کو عهد نبوت سے اسوقت تـک باقي رکها هے ' کيونکه قران کو باوجود کثرت نسخ هميشه اوسي رسم خط ميں لکها جسميں صحابه نے قران عام مسلمانوں کو سپرد کيا - تدوين فن کے لحاظ سے اس باب ميں سب سے پهلي تصنيف حسب معلومات موجوده ' ابو عمرو عثمان بن سعيد الداني المتوفي سنه ۴۴۴ کي تصنيف " الاقتصاد في رسم المصحف " اور " المقنع في رسم المصحـف " هے ' المقنع ميں باختصار مصاحف بلاد اسلاميه کے مختلف و متفق خطوط کا اور قران ميں زير و زبر اور نقطے لگانيکي کيفيت کا بيان هے - علمـاے اسلام نے اس تصنيف کي بڑي قدر کي - ابو محمد قاسم بن فيره شاطبي المتوفي سنـه ۵۹۰ نے بنظر تسهيل حفظ اسکو ايک قصيدهٔ رائيه ميں نظم کر ديا - اس رساله کا نام " عقيلة اتراب القصائد " هے - برهان الدين ابراهيم بن عمر جعبري المتوفی سنه ۷۲۳ نے اس قصيده کي بنام " جميلة ارباب المراصد " علم الدين علی بن محمد سخاوي المتوفي سنه ۶۴۳ نے بنام " الوسيله الی کشف العقيله " شهاب الدين احمد بن محمد بن جبارة المرداوي المقدسی المتوفي سنـه ۷۲۸ محمد بن قفال شاطبي تلميذ سخاوي اور احمد بن محمد بن شيرازي کازروني نے سنه ۷۹۸ ميں اور ابو البقا علي بن القاصح المقري المتوفي سنه ۸۰۱ نے بنام " تلخيص الفوائد " اور نيـز نور الدين علي بن سلطان هروي المتوفي سنه ۱۰۱۴ نے بنام " الهبات السنية العليه علی ابيات الشاطبية الرائيه فی الرسم " مبسوط و مختصر شرحيں لکهيں -

متاخرين ميں خطيب الروم سنه ۹۵۹ کي " رسوخ اللسان في حروف القرآن " اور ابو العباس مـراکشي کي " عنوان الدليل في مرسوم خط التنزيل " کار آمد رسائل هيں ' هندوستان ميں مولانا بحر العلوم المتوفی سنه ۱۲۲۶ هجري کا مختصر فارسي رساله " رسم مصحف " اکثر قرآن کے حاشيوں پر چهپا هے -

(تجويد القرآن)

يعني قران مجيد کا صحيح مخـارج حروف و تلفظ سے حسن ترتيل کے ساتهه ادا کرنا - تجويدکو قران کے ساتهه وهي نسبت هے جو نشيد و غنا کو زبور کے ساتهه ' تاهم يهود و مسيحي اسکو کوئي فن نه بنا سکے ' اور مسلمانوں نے اسکو بهي ايک فن بنا ديا هے - سيکڑوں ماهر اور اهل اس فن کے ازمنهٔ مختلفه ميں ممالک اسلام ميں پيدا هوسے ' اور اب تـک موجود هيں ' ممالـک عربيه ميں عموماً اور هندوستان ميں کهيں کهيں باقاعده اسکي درسگاهيں هيں ' جهاں بواسطهٔ اساتذهٔ فن و مدونه قواعد و اصول تجويد کي اب تـک خلفاً عن سلف تعليم هوتي چلي آئي هے -

تدوين فن کي حيثيت سے اس فن کے سب سے پہلے مصنف موسی بن عبيد الله خاقاني بغدادي المتوفي سنه ۳۲۵ هيں ' اسکے بعد مکي بن ابی طالب قيسي المتوفي سنه ۴۳۷ کي کتاب رعايه لتجويد القراءة تصنيف هوئي - اس فن کي مقبول ترين تصنيف محمد بن محمد جزري المتوفي سنه ۸۳۳ کي مقدمهٔ جزريه منظومه هے -

بڑے بڑے علما نے اسکي شرحيں لکهي هيں ' مثلاً زين الدين ازهري المتوفي سنه ۸۷۰ خالد بن عبد الله ازهري المتوفي سنه ۹۰۵ ' ابو العباس احمد بن محمد قسطلاني المتوفي سنـه ۹۲۳ شيخ السلام زکريا انصاري المتوفي سنـه ۹۲۶ ' شمس الدين دلجي شارح شفـا المتوفی سنـه ۹۴۷ ' مولی عصام الدين طاشکبري زاده المتوفي سنه ۹۶۸ ' رضي الدين ابن الحنبلي الحلبي المتوفي سنه ۹۷۱ ' برهان الدين جعبري المتوفي سنه ۶۶۳ کي " عقود الجمان في تجويد القران بهي اسي فن کي تصنيف هے -

(البقية تتلی)

بریدِ فرنگ

ارضِ مقدس

صلیبی امیدوں کا عود !

هراے ون کرچنہیم Her Von Kirchenheim نے جرمني کے ایک مقتدر رسالے ڈیوش ریویو Deutzhe Revue میں ایک مضمون شائع کیا ہے جسکا عنوان " ارض مقدس " ہے -

اس مضمون میں اس سوال پر بحث کي ہے کہ بیت المقدس کس کے پاس رهنا چاهیے ؟

پهر خود هي اس سوال کا جواب دیا ہے کہ تمام نہاد مشرقي سوال میں سب سے زیادہ اهم سوال ارض مقدس هي کا ہے -

اسکے بعد مقالہ نگار لکھتا ہے :

" قسطنطنیہ ایک ایسا درخشندہ گوهر بے بہا ہے جسکے قبضے سے فوجي ' سیاسي ' اور اقتصادي اهمیت حاصل هوسکتي ہے - لیکن بیت المقدس بهي وہ دوسرا لعل جہاں قیمت ہے جسکے حاصل کرنے کے واسطے جنگہاے صلیبي کے خونریز کارنامے اور رچرڈ شیر دل اور عدیم المثال صلاح الدین کے معرکے صفحۂ تاریخ پر خوني حروف میں اب تک ماتم سرا هیں ' اور گذشتہ ستر سال سے بهي یهي خاک مقدس جنگ و فسادات کا سبب اصلي بني هوئي ہے -

بیت المقدس اور فلسطین کے مستقبل کا سوال اگرچہ بہت طوفان خیز نہ هوگا مگر یہ ضرور هوگا کہ ماهرین سیاست اسکے حل کي طرف بہت جلد متوجہ هونگے -

---

[بقیہ صفحہ ۱۰ کا]

کا رخ کریں ' اور ایک با امن و امان ' شہر امن ' مدینۃ السلام ' شہر ابي جعفر منصور ' یعني بغداد میں داخل هوں ؟

ابو جعفر منصور کا یہ شہر هارون اور مامون خصوصاً متوکل کے زمانے میں ایک دنیاوي جنت تها - یہاں ایک شاعر ابو العبر نامي رهتا تها - اسکے عجیب و غریب حالات هیں - بلکہ وہ تو ان دیوانوں میں سے ہے جنکي مثالیں دنیا میں بہت کم هوتي هیں - تاریخ و ادب کي کتابوں نے اسکے حالات کي تشریح کي کفالت کي ہے -

یہ شاعر هر سال اپنے نام کے ساتهہ ایک حرف بڑها لیتا تها ' یہاں تک کہ اسکا نام اتنا بڑا هوگیا : " ابو العبر طرد طیل طلیري بک بک بک " متوکل اسکو حریر کا کرتہ پہناتا تها اور منجنیق میں بٹها کے دجلہ کے اندر پهینکدیتا تها - جب منجنیق اسکو هوا میں پهینکتي تو وہ چلاتا : الطریق الطریق (راستہ دو راستہ دو جیسے اردو میں کہتے هیں هٹو بچو - الهلال) اور اسي طرح چلاتا هوا پاني میں گر پڑتا تها - پهر غواص آتے تهے اور اسکو نکال لیتے تهے -

خلیفۂ متوکل کے محل میں ایک " زلاقہ " تهي (وہ جگہ جہاں سے آدمي پهسل پڑے) یہ " زلاقہ " توبوجان (Tobogan) سے کسي قدر مشابہ تهي جو اسوقت مصر جدید میں موجود ہے - خلیفہ کے حکم سے اس پر لوگ چڑهتے تهے ' پهسلتے تهے - اور پهسلتے پهسلتے جب حوض میں گر پڑتے تهے تو خلیفہ جال ڈالکے انہیں نکالتا تها - جیسے مچهلیاں پکڑي جاتي هیں !!

اسي کے متعلق شاعر کہتا ہے :

یامر بي الملك - فیطرحني في البرک
بادشاہ اپنے حکم سے مجھے حوض میں ڈلوا دیتا ہے
ثم یصطادني - کانني من السمک
پهر مجھے شکار کرتا ہے گویا میں بهي مچهلي هوں !

(البقیۃ تتلي)

سلطان صلاح الدین فاتح حروب صلیبیہ
نور اللہ مرقدہ

یہ تصویر ایک قدیم ترین مرقع کي ہے جو آثار عتیقۂ قسطنطنیہ میں محفوظ ہے -

سنہ ۱۸۴۱ ع میں مولٹک (۱) نے ایک مفصل تجویز شائع کي تهي - اسمیں بحث کي گئي تهي کہ ارض مقدس کو ایک جرمن ریاست اور بیت المقدس کو ایک جرمن شہر بنا لیا جاے - اس تجویز کي رو سے ایک قلعہ ' کچهہ فوج ' اور سمندر تک بے خدشہ جانے کیلیے ایک راستہ قائم کرلینا حصول مقصد کے اهم امور تهے - اسکے بعد اندروني انتظام سلطنت کا مسئلہ تها جسکو آجکل مغربي یورپ کا ساختہ و پرداختہ سمجها جاتا ہے "

صاحب مضمون کي راے میں دول یورپ کو اس سے زیادہ بہتر مفید ' اور عمدہ راے نہیں مل سکتي کہ وہ ' جرمني کے حقوق کو ارض مقدس میں تسلیم کرلیں - لیکن پهر یہ سوال هوتا ہے کہ دول بهي اسکو منظور کرلینگي کہ جرمني کو اس ملک پر قبضہ دلاے ؟ اسوقت ایک نہایت عمدہ موقع ہے خصوصاً انگلستان کے لیے کہ وهاں جرمني کي خواهشونکو پورا کرے "

پهر وہ تجویز پیش کرتے هیں :

" اول اس امر کي کوشش کرني چاهیے کہ اس حصۂ ملک کو غیر جانب دار مشہور کیا جاے - اسطرح ارض مقدس کے تمام مسائل صرف حل هي نہیں هو جائنگے بلکہ جنگ کے خطرات بهي جاتے رهینگے - هیکل مقدس اور زیارت گاهوں کے متعلق جنگ پیچیدہ ضرور هوگي ' مگر جرمني کے دوسرے اهم ترین سوالات کا انتظام هوجائیگا "

صاحب مضمون بیت المقدس کو ایک ضلع تجویز کرتا ہے جسکے حدود یہ مقرر کیے گئے هیں :

" مشرق میں جردان تک اور جهیل جیتي سارت و بحر لوط تک ' مغرب میں ساحل تک ' شمال میں عکہ ' اور جنوب میں بیر شعیب ' اور موجودہ ضلع کے جو حدود هیں -

ایک ایسا ضلع بنادیا جاے جس سے کسیکو کوئي تعلق نہو - خواہ اسطرح آزاد کردیا جاے جسطرح پورپ کا محل اور اسکي ملحقہ جائداد سلطنت اٹلي کے اقتدار سے باهر ہے - ایسے انتظام سے موجودہ انتظام میں کچهہ زیادہ فرق نہیں پڑیگا - لبنان اسکےلیے اسکا ایک نمونہ هوسکتا ہے - یہاں ایک خود مختار سلطنت هو - اسکے آئین بالکل جدا هوں - ایک عیسائي گورنر حکومت کرے جسکو باب عالي منتخب کرے اور جسکي منظوري دول یورپ دے - اس قسم کي سلطنت بہت آساني سے قائم هوسکتي ہے - یقیناً اسکے مرید ترک بهي هونگے - اس قسم کي تحریک نہایت درجہ مفید هوگي - اس سے صرف ملک کے دفاع هي کا انتظام نہیں هوگا بلکہ انتظام سلطنت کے بدلنے کے بعد اقتصادي حیثیت سے بهي اس ملک میں بہت سي اصلاحیں هوجائنگی کیوں جاتا ہے

---

(۱) مولٹک سنہ ۱۸ ع سے سنہ ۱۸۹۱ ع تک زندہ رها - جرمني کی فوج کي تنظیم اسي نے کي تهي وہ فن جنگ کے ماهرین میں سمجها جاتا ہے - [الهلال]

سے ماخوذ ہے مگر ایک دوسري قسم کي کشتیوں کے لیے جو نہر ' تالاب ' خلیج ' اور بندرگاھوں کے اندر سے مٹي اور ریت نکالنے کے لیے استعمال کیجاتي ھیں ' اور جو اس کشتي کي طرح ھیں جنکو فرانسیسي (Pargue) کہتے ھیں -

* * *

ھر بیڑے کے لیے ایسي کشتیاں بھي ضروري ھیں جو گھوڑوں کے لیے مخصوص ھوں - یہي کشتیاں ھیں جنکو " طرائد " (جمع طریدہ) کہتے تھے - یورپ نے یہ نام بھي لے لیا - اطالیوں نے کہا (Tarida) - پھر (Tareta) کردیا - فرانسیسیوں نے اسکو (Tartane) کہا مگر ان مخصوص بادباني کشتیوں کے لیے جو بحر ابیض متوسط میں عرب کے طرف چلتي ھوں -

بیڑے کے متعلقات میں " فلالک " (جمع فلوکہ) بھي ھیں - اسي لفظ کو اطالیوں نے (Felucca) بنایا اور فرانسیسیوں نے (Filauque)

اسیطرح " شباک " بھي بیڑے کے متعلقات میں سے ہے - اطالیوں نے اسکو (Scibecco) کہا اور فرانسیسیوں نے (Chebec) -

بیڑے کي متعلقہ کشتیوں میں " قوارب " بھي ھیں (قوارب جمع ہے قارب کي) اسکو انھوں نے (Corvette) کہا جو انکے واحد قارب کي ایک متغیر شکل ہے -

مجھے ابھي " ثلمندیات " کے متعلق کہنا باقي ہے جسکا ذکر بیڑے کے جہازوں میں کرچکا ھوں - اسکا واحد " ثلندي " ہے - لاطیني زبان میں اسکو (Chalandime) بنایا گیا ' روس نے اسکو Schelanda) کہا - اطالیوں نے (Scialanco) اور فرانسیسیوں نے (Chaland) -

یہ لفظ بھي ھم نے اب ان سے واپس لے لیا ہے اور ازراہ تعریب و تقریب اسکو " صندلي " کہتے ھیں - یہ نام اب مع اپني ان تمام تعربفات کے جو انکے یہاں اور ھمارے یہاں ھوئیں ' ان خاص قسم کي کشتیوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو مال لاتي اور لیجاتي ھیں ' جیسے " مواعین " جو جمع ہے ماعون کي کہ اسکو بھي فرانسیسی (Mahann) اطالي (Maona Mahona) اور (Maganne) کہتے ھیں -

* * *

آئیے ' ذرا پھر دریا کي طرف لوٹیں - کبھي ایسي ھوائیں چلتي ھیں جنھیں بیڑے پسند نہیں کرتے ' اور موجیں اس طرح انھیں الٹ دیتي ھیں کہ نوتیہ یا نو اتیہ (Nauronniet) (یعني ملاح) کو سخت مصیبت کا سامنا ھو جاتا ہے -

ان موجوں کے سخت تلاطم کو " ھول " یا " ھولہ " کہتے ھیں - فرانسیسي اسے houle بنا کر موج کیلیے کہنے لگے جو پہاڑ کي طرح بلند ھو - کبھي اسکو وہ ھوا الٹ دیتي ہے جو " مشرق " کي طرف سے چلتي ہے - یہ دوسرا نام (یعني مشرقي) فرنگیوں کے حافظے میں رھگیا - پس اطالیوں نے کہا : Scerocco - پھر بنایا : Sirrcco - پھر اسکے بعد Scilocco مشہور ھوا - فرانسیسیوں نے اسے پہلے Sicocco کیا پھر Sicoc -

یہ تمام نام در حقیقت لفظ " شرق " اور " شروق " ھي سے ماخوذ ھیں -

اب لفظ " موسم " پر غور کرو ! اھل فرانس و انگلستان نے اسے Mausson اور اطالیوں نے Mansone بنایا -

اسپر تعجب نہ کیجیے کہ آخر لفظ میں انھوں نے میم کي جگہہ نون رکھا ہے - ایسي تبدیلیاں اختلاف لب و لہجہ کا نتیجہ ھیں - کیا آپکو معلوم نہیں کہ شہر " سواکن " کو وہ Sauakim کہتے ھیں حالانکہ سواکن کے آخر میں نون ہے ؟

* * *

اب ھم پھر بیڑے کي طرف عود کرتے ھیں ' اور کہتے ھیں کہ دریا میں بیڑے پر جو کچھہ گزرنا تھي وہ گزرا - اسکے بعد وہ بندرگاہ میں داخل ھوا ' اور بہ سبب کپتان کي ناواقفیت کے ایک شعب سے ٹکرا گیا - اس پر اھل یورپ نے اسے پکي سڑکوں کے ساتھہ تشبیہ دیکر Recif کہا (کیونکہ مولدین عرب پختہ راستوں کو رصیف کہتے ھیں - اسي رصیف سے Recif بنایا گیا ہے - الہلال)

اب بیڑا اس جگہہ پہنچ گیا جہاں وہ ھواؤں کي پریشاني اور موجوں کي طوفان خیزي سے مامون و محفوظ تھا - اس جگہہ کو اھل اسپین و پرتگال نے Cala کہا ' اور فرانسیسیوں نے اسي لفظ کو جوف کشتي کے لیے استعمال کیا - اسکي اصل ایک عربي لفظ " کلا " سے مشتق ہے جسکے معني حفاظت و حراست کے ھیں - و ھذا کما تری -

* * *

بیڑے نے کیا کیا ؟

جنگ کے لیے صف بندي کي اور منجنیق نصب کي - " منجنیق " ایک یوناني لفظ ہے جسکو عربوں نے ملحق کرلیا اور اسمیں نون داخل کردیا تاکہ انکے اوزان کے تحت میں آجاے -

ابو عبد اللہ محمد بن علي صاحب غرناطہ کي تلوار (٨٩٧ ھجري) جو اندلس کا آخري عرب فرمانروا تھا -
یہ پیرس کے قومي کتب خانے میں اب تک محفوظ ہے -

ھل مغرب کي عادت یہ تھي کہ فاء اور قاف کے اوپر اور یاء کے نیچے جبکہ وہ مفرد ھوں یا کسي لفظ کے آخر میں ھوں ' نقطے نہیں دیتے تھے ' کیونکہ ان صورتوں میں التباس و تشابہ کا خوف نہ تھا - پس اگر ھم یہ سونچیں کہ بعض اشخاص نے اس آلے کا نام بغیر نقطوں کے لکھا ھوگا اور فرض کریں کہ آخري حرف کا نچلا حصہ کسی وجہ سے مٹ گیا اور وہ " منجنو " ھوگیا تو اسکے بعد صاف واضح ھوجاتا ہے کہ رومن حرفوں میں Mangannoan دراصل منجنیق ھي کي ناتمام صورت ہے اور وہ یوناني سے نہیں بلکہ اندلس کے عربوں کے واسطے سے آیا ہے - کیونکہ اگر ایسا نہ ھوتا تو اسکي موجودہ صورت عربي سے زیادہ اصل یوناني سے قریب ھوتي - وہ لوگ " منجنو " یعني نون کو غیر مشدد پڑھتے ھیں اگرچہ لکھتے دو مرتبہ ھیں - یہي وہ نام ہے جو فرانسیسیوں کے یہاں منجنیق کے لیے ہے -

* * *

میں نے دریا اور جنگ کا اسقدر ذکر کیا کہ آپ لوگ تھک گئے ھونگے ' حالانکہ آپکو جنگ سے کیا دلچسپي ؟ آپ تو امن پسند اور اھل امن ھیں اور جنگ و جدال کے میدان تو اب دوسروں کے سپرد کردیے گئے ھیں - اچھا تو کیا یہ بہتر نہیں کہ سر زمین عراق

مراسلات

قرار داده اند ؟ ایا تقسیم اقتصادي مملکت اسلامي عثماني بهمین ملاحظات نیست ؟ ایا کشیدن خط آهن در ایران و عثماني براے همین جهالت و خود پسندي و اختلافات نیست ؟ اگر بخواهیم بهمین عقیده و خیالات باطله بمانیم ' بسا خانقاه و مدارس درین راهاے خطوط ایران و عثماني پیش مي آید ' بلکه مساجد و مقامات متبرکه نیز' ازینها هم گذشته مکه شریف و مدینه منوره دوچار خواهد شد- هرچند بکنار باشد بمیانش میاورند - اگرچه مسلمانان حس شان زیاد است و این طور امتحانات مذهبي : : : : : : : : : : بسیار داده اند و تماماً پاس کرده اند - ازانجمله است قضیه فجیعه بمباردمان گنبد مطهر حضرت ثامن الائمه و واقعه ناگوار مسجد کانپور و دعوت مستورات مسلمانان با غیرت صحیح الاعتقاد شمله در روز دوازدهم ماه رمضان المبارک و تعبیر عادات و سکنات بخصوص لباس و کلاه قومي -

گر نویسم شرح این بیعد شود

چیزے که دیگر علےالنقد باقي ست' همیں تجدید اختلاف میاں شیعه و سني ست - آن هم بذریعه اخبارات که فوري گوش زد تمام عالم گردد ' تاهرکس هرکجا که هست ' دریں فیض عظماء خود شان شریک و سهیم نماید و بواسطه جهالت و تعصب دوچار ننگ و بے شرفي و ذلت و خواري دنیا و عذاب اخرت شود: خسر الدنیا و الاخرة' ذلــك هو الخسران المبین !

لکن ایں مطلب دیگر هم لازم است که جسارتاً عرض شود' و آن ایں ست که دیه بر عاقله است' زیرا که حضرت عالي الحمد لله بهتر از همه واقف بمواقف امروزه و سیاسیات مسلمانان کنوني هستید' و خود را مرکز توجه عامه و خاصه' و پیشواے عموم مسلمانان ' و طریق نجات و فلاح قرار داده اید - چرا ایں جور مطالبات نفاق آور و کدورت انگیز در جریدۂ مقدسه الهــلال درج میفرمائید که بــاعث خیالات برضی ' و رنجش بعضی' و خشنودي دشمنان گردد ؟

اوقات عزیزگراں بهاے معتبر خود را باید صرف ایں طور کارها نه نمایند زیاده جسارت است امید عفو و اغماض را دارم -

(العبد سید مرتضی ایراني - سنٹرل انڈیا هارس اگر مالوا)

مدبر روشن ضمیر جریدۂ فریدۂ الهلال دامت ایام افاضاته

امشب در کلب نشسته مشغول خواندن صفحۂ ۱۹ مورخۂ ۹ و ۱۶ ماه رواں الهــلال بودم که چشمم بدیں جملۂ آتش فشاں افتاد- (خواجه غلام الثقلین صاحب کا تو یه بیان هے که ایران میں زیاده تر بهائیت اندر هي اندر کام کررهي هے) و چوں ایں یک الزام ناقابل برداشت بر ملت نجیبۂ اثنا عشریۂ خودم است با کمال ادب انرا تردید کرده نمیگویم که خواجه صاحب دیده و دانسته بهتان میگویند بلکه عرض میکنم که ایشان آگاهي ندارند و سزاوار نبود که بگفتۂ یک و دو تن باور نموده آشکارا یک ملت بایں بزرگي را بد نام فرمایند - امید وارم' بدرج ایں مختصر رفع اشتباه فرمائید - اگرچه بنده در بعضي از مطــالب ایں مقالۂ شما اختلاف کلي دارم' ولی چوں آوردن نام شیعه و سني را درمیان مسلمــانان گناه کبیره میدانم چیزے

معــــارف قـــرانیـــه

یـک چـراغیست دریںخانـه کـه از پـرتو آں
هـرکجـا مي نـگري انجمنے ساختـه انـد

از جناب حکیم غلام غوث صاحب طبیب یوناني - خانپور - ریاست بهاولپور

کلوا و اشربوا ولاتسرفوا ان الله لا یحب المسرفین

همارا ایمان هے که قران مجید کا لفظ لفظ رب العالمین کا کلام هے اور صوري و معنوي صلاح و فلاح کے اسباب اسي میں موجود هیں :

جمیع العلم في القران لکن * تـقاصر عنه افهام الرجال

قران حکیم کي تعلیم ایسي زبردست و صداقت لئے هوے هے که جن قوموں اور مذهبوں نے اسے علی الاعلان نهیں مانا ' انهوں نے بهي اپني کتابوں میں جو سیکڑوں سال اس سے پہلے لی هیں یا سیکڑوں سال بعد کي هیں' اسي تعلیم کے موجود هونے کا دعوی کیا هے' اور جو علوم عالم وجود میں نهیں آئے اور آگے آئینگے وہ قران حکیم میں موجود هیں :

رخـش خطے کشیـده در نـکوئي
کـه بیـروں نیست از ما خوبروي

جس آیة شریفه کو میں نے عنوان میں لکها هے' ایک وسیع المعاني اور جامع المعارف هے - میں اسکي تفسیر صرف تفصیلات طب کے ساتهه کرنا چاهتا هوں -

کلوا واشربوا ولا تسرفوا ان الله یحب المسرفین - یعنے کهاؤ پیو مگر حد سے مت بڑهو' کیونکه خدا حد سے بڑهنے والوں کو دوست نهیں رکهتا- یعنے ابهي اشتها باقي هو که غذا سے هاتهه کهینچ لو- مانا که غذا

[بقیه پہلے کالم کا]

نمي نویسم - گذشت آن زمان که دو برادر اسلامي فریب دشمنانرا خورده بآزار یکدیگر کمر مي بستند - اکنوں چوں شیر و شکر بهم آمیخته بنواے دلکش مي سرایند :

من تو شدم تو من شدي من تن شدم تو جاں شدي
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگري

خاکسار حاجي میرزا ابوالـقاسم ایراني - پروفیسر فارسی مدرسة العلوم علیگڈه-

الهـــلال :

حقیقة الامر نه آنهنا نست که حضرة عــالي تصور فرمودید- مسئلۂ اشاعة بهائیت در ایران را محض نقلاً و روایتاً عرض کردم نه بطور حقیقت الامر - مولانا فدا حسین صاحب در مقالۂ شیعه و سني احتجاج از سفرنامۂ خواجه غلام الثقلین صاحب کردند و نوشتند که در قسطنطنیه مذهب شیعه روبه اشاعت و نفوذ ' و جالب قلوب اقوام عثمانیه و اتراک ست - عرض کردم که صحیح نیست ' بحالیکه روایت جناب خواجه صاحب برعکس ایں معامله است ولو هر دو را اصلاً صحت نه باشد -

یعنی اس غریب ملک کے سواحل اور بازار دونوں براعظمونکي دولت سے ایک روز مالا مال ہو جائینگے ؟"

اسي رسالے میں سنیورٹی گیلمبرٹي (Signor T. Galimbarti) نامي ایک ممبر پارلیمنٹ اٹلي تحریر کرتا ہے :

لکو سیڈ نے (Lacaussade) جو اسوقت ریویو یورپین کا اڈیٹر تھا ' لکھا تھا کہ یورپ کي تمام جائداد بیت المقدس میں شامل کردي جاے - اور خلیفۂ مسیح کي حفاظت پچاس ہزار سپاہیوں سے کي جاے ' جو تمام کیتھو لک اقوام سے جمع کي جائیگي - ترکي بالکل غیر جانب دار رہے - مصر کي آزادي کا اعلان کر دیا جاے - پھر نہ مسئلۂ روم رھیگا اور نہ مسئلۂ مشرق ادنی -

اسلام اور سلطنت

وہ کمزور دل کے لوگ جو پان اسلامز (عالمگیر اسلامي اخوت) کے نام سے چونک پڑتے ہیں' راونڈ ٹیبل (Round Table) کے ایک مضمون " اسلام اور سلطنت " کو پڑھیں ' جس میں نہایت واضح اور روشن طریقے سے مسلمانونکي سیاسي بے چیني کا خاکہ کھینچا گیا ہے - کاتب مذکور لکھتا ہے :

" ترکونکي ہزیمت سے جو عالمگیر بے چیني اسوقت دنیاے اسلام میں پیدا ہوگئي ہے وہ مقتضاے فطرت ہے - مگر یہ امر کہ ہمیشہ سے باہم جنگ کرنے والے یعني شیعہ و سني اپني جنگ کو اسوجہ روک لینگے کہ وہ مغرب پر حملہ کردیں ' بالکل بعید از قیاس ہے - اگر اٹلي کے سپرد طرابلس کردیا جاوے تو بہت کم اُمید اور قرائن ایسے ہیں کہ ایک علم جہاد کا اعلان ہو جو روس کو ایران سے' اور انگریزونکو ہندوستان اور مصر سے نکالکر ترکونکي سلطنت نئے سرے سے قائم کرے -

عالمگیر اخوت اسلامي ایک محض دھوکہ ہے ' اس سے انسان کے جذبات کو کسی قسم کي تحریک نہیں ہوتي ' اسمیں کوئي ایسي مقناطیسی جاذبیت نہیں کہ وہ تمام منتشر اجزاے اسلام کو جمع کرکے ایک جگہ پھر جمع کرسکے "

یہ بیان کرکے کہ " ہندوستان میں اب کوئي بغاوت یا غدر اسوقت تک نہیں ہوگا جبتک کہ مسلمان عمدہ حکومت کے زیر سایہ ہیں اور مذہبي رواداري قائم رکھي جاتي ہے" صاحب مضمون کہتے ہیں :

" مسلمان انگلستان کو سب سے بڑي اسلامي طاقت سمجھتے ہیں - اسلام کے متعلق کونسل کے کمروں میں یہ گفتگو کرنا کہ سب سے پیچھے رہنے والي قوم مسلمانوني ہے ' خود مسلمانونکے واسطے مفید ہوگا - وہ اپني پست حالت دیکھکر چونک جائینگے اور اپني نجات کا راستہ آخر کار نکال لینگے - مسلمانونکو سخت صدمہ اسوقت ہوتا ہے جبکہ وہ یہ سنتے ہیں کہ گورنمنٹ اُنکے جائز حقوق کي طلب کو نظر انداز کردیتي ہے ' یا ملک معظم کے وزرا سیاسي معاملات میں گفتگو کرتے ہوے اپنے مذہبي خیالات کي جھلک کو نہیں چھپا سکتے ہیں - مگر اب مسلمان اس بات کو بخوبي سمجھہ سکتے ہیں کہ اُنکو جو کچھہ حاصل کرنا ہے ' مناسب اور ایمانداري کے وسائل اختیار کرکے حاصل کریں ' او رکسي قسم کي بے جا رعایت یا فائدہ نہ اُٹھائیں -

یہ خیال عام ہوتا جاتا ہے کہ یورپین اقوام ملک گیري کي طمع دولت یا حکومت کے واسطے کرتے ہیں' بلکہ حقیقت میں انکا منشا یہ ہوتا ہے کہ علوم و فنون کي مشعل لیکر تحقیقات علم و مدنیت کو از سر نو تازہ کریں اور مشرقي اقوام کے مردہ جسموں میں تہذیب کي روح پھونک دیں "

افسوس کہ اس خیال کي اشاعت کے متعلق نیک خیال مضمون نگار کا حسن ظن صحیح نہیں - ایک عرصے تک اقوام یورپ کي نسبت مشرق میں یہ خیال تھا ' مگر اب برقعہ اُلٹ چکا ہے اور جو صورت نظر آتي ہے وہ بہت نفرت انگیز ہے -

المراسلة والمناظرة

اتحاد فیمابین شیعہ و سني

قربانت شوم - امیدوارم کہ پیوستہ آقات بر مسند نوع پروري و وطن خواهي و اسلام پرستي متکي و برقرار باشید -

بعد جسارة عرض مي شود کہ این بندہ ضعیف قریب دو ماہ ست کہ بتوسط دوست عزیزے از قرائت جریدہ فریدہ الهلال مشرف میشدم ولي اکنون یک دو نمرہ است کہ بعکس باعث غم و اندوہ گردیدہ ' و اینهم بواسطہ درج فرمودن معاجہ و مناظرات یا اتحاد شیعہ و سني است -

چہ قدر جاے افسوس است ' زیرا کہ علما و پیشوایان ملل سائرہ از تکو ساختن کار زمین بکلي فارغ شدہ و اکنون بہ آسمان و سیارات پرداخته و مشغول اند ' لکن ازانطرف ما مسلمانان هم بہ بینید کہ از صقلیہ و قبرس و قرناطہ و اندلس و و' ; ' و' - و از طرف دیگر مصر و اسکندریہ و مراکش بلکہ تمام افریقہ ' و از طرف دیگر تمام هند و بخارا و خیوہ و شیروان و قیران تا برسد بدیوار چین ' و از طرف دیگر بلغار و سرویا و البانیا ...... باز هم اکتفا نکردیم و در مرتبہ مشغول شدیم تا طرابلس و سلانیک !

اکنون پرداختہ ایم بہ بقیة السیف یعني دولت عثماني و ایران و افغانستان - باوجودیکہ همہ چیز مي بینیم و میشنویم ' باز دست غرض بر نداشتہ - اگر در واقع معني اتحاد و برادري همین است کہ آقایان محترم فهمیدہ و میدانند جاے افسوس است :

حاجي بره کعبہ روان کین رہ دین ست
خوش میرود اما رہ مقصود نہ این ست

خوب است ' بہ اقایان محترم بفرمائید کہ این سیل اسلام کن و این مرض مهلک در عرب و عجم برد - باوجود آنها بکلي دست کشدند ' لکن در هندوستان هنوز تا درجة قوت دارد - یا این است کہ عرب و عجم بهتر فهمیدہ و دانستہ و مصلحت وقت را ملاحظہ مینمایند یا آنکہ اقایان عظام کہ تربیت یافتہ بلکہ تربیت کنندگان کالج ها و مدرسة العلوم ها هستند اشتباہ فرمودہ اند ؟

خوب است ' حضرت عالي در جواب آقایان بفرمائید کہ امروزہ مثال ما مسلمانان مثل چند برادر است کہ اموالے بہ ارث از پدر بچنگال شان افتادہ و اکنون بواسطۂ تقسیم آن باهم میجنگند - ناگاہ در بین زد و خورد جماعتے هم از دزدان براے بردن اموال حاضر و مصمم گشتہ - دران حال چہ کنند ؟ ایا اول دزدان را از خانہ بیرون و مغلوب و متفرق سازند و متفقاً حفظ اموال و ناموس نمایند یا ' انکہ همین طور مشغول جنگ و جدال باشند ؟ تاوقتیکہ معلوم شود کہ از یک طرف تمام اموال شان از کف رفتہ و طرف دیگر خود شانرا تمام و نابود کردہ اند - اگر ما اکنون شق ثاني را اختیار نمائیم خیلے زود خواهیم فهمید' و انوقت هم پشیماني سودے ندارد و نخواهد داشت -

بخداے لا یزال قسم است کہ بر حسب این اختلافات ننگ آوري کہ این اوقات دارد روز بروز افزون میشود - مثلاً همین اختلاف شیعہ و سني و اختلافات فیما بین قاید و پیشوایان هندوستان و جلسۂ دهلي و اختلافات داخلي و خارجي ایران و عثماني - روزے خواهد آمد کہ زبانم از گفتنش لال و الکن است ! !

اگر بواسطۂ این طور اختلافات نبود ' چہ طوري میتوانستند با تن زندہ تشریح و پارہ پارہ بنمایند ؟ ایا نہ بهمین سبب ها ست کہ منطقہ هاے نفوذ همسایگان جنوب و شمال ایران براے خود شان

شـان عثمانیه

شـاخ زرین کا ایک نظـارہ !
قسطنطنیه کا مشہور پل

اخبـــار و حـــوادث

از مراسلـه نـگار المویـد

(۲)

(جرمني جنگي مشن)

جرمني کے جنگي مشن نے همارے فوجي حلقوں کي تفتیش شروع کردي ہے - کمانڈر وان سانڈرس ' جنکو هماري اول فیلق (آرمي کور) کي کمان ملي ہے ' آستانه اور اسکے گرد و نواح کي عثماني فوج کي حالت سے واقف ہونے کے لیے نہایت سعي و سرگرمي سے کام کر رہے هیں -

پرسوں (یعني ۲۷ دسمبر کو) دو جرمـن آفیسر لواء وان و یبرو اور لواء برسلت اور انکے ساتھہ بکباشي ارکان حرب عاصم بـک اور ملازم محمد ضداء آفندي مدرسه توپخانه کے ایڈیکانگ ' ادرنه ' قرق کلیسا ' دیمو تقه اور شتّلجا اسلیے روانه ہوے هیں که وهاں کے فوجي اور جنگي حالات کي تفتیش کریں - اور عنقریب وان سانـدرس بهي وهیں جائینگے -

یہاں تـک تو جرمني جنگي مشن کے اندروني کاموں کا تذکرہ تھا ' رها وہ بین الدولي مسئله جو اس جرمن کمانڈر کو همارے پہلے فیلق کي کمان پر ملنے پر پیدا ہوا ' تو اسکے متعلق سب سے آخري خبر جو مشہور ہوئي ہے ' یـه ہے که شـاهنشاہ جرمني ' شاہ انگلستان ' اور زار روس میں اس سیاسي فوقیت کي تلافي کے لیے گفتگو ہو رهي ہے ' جو جرمني کو دولت عثمانیه میں اس عظیم الشان برتري و تفوق کے حاصل ہونے سے دول کے مصالح میں پیدا ہوا ہے -

ان معاملات میں جن لوگوں کي نظر نظري پر اعتماد کیا جاتا ہے ' انکا قول ہے که دوسري سلطنتوں کو جرمني کے امتیاز کے مقابله میں جو امتیازات ملنے والے هیں ' انکے بعد وہ اس معامله میں خاموش هو جائیگي ' بشرطیکه اس امر کي ذمه داري کیجائے که عثماني فوج میں جرمني کے اثر سے دوسري سلطنتوں کو کوئي نقصان نه پہنچیگا - اغلب ہے که امور ذیل کے ذریعه یه بات حل هو سکتي ہے :

(۱) دولت عثمانیه وعدہ کرے که باسفورس اور دردانیال سے تجارتي جہازوں کے گزرنے کے نظام میں کوئي تغیر نه هوگا ' نیز ان دونوں آبناؤں میں کبهي حتی که زمانۂ جنـگ میں بهی تارپیڈو کشتیاں نه لگائي جائینگي -

(۲) دولت عثمانیه سرکاري طور پر وعدہ کرے که اگر اسمیں یا اور کسي دول عظمی میں سے کسي میں جنگ چهڑیگي ' تو اسوقت اس مشن کے ممبر جرمني واپس چلے آئینگے -

(۳) یه که اس جرمني کمانڈر کو ان آبناؤں کے قلعوں سے باقاعدہ یا عملي طور پر کسي قسم کا تعلق نه هو ' اور نه اسکو عثمادي پولیس ' دفتر عرفیت ' اور قوانین استثنائیه پر اختیار حاصل هو -

پهر بهي بعض اخبارات کے خود غلط سمجهنے یا غلط سمجهانے کي کوشش کے علی الرغم یه مسئله ابهي غیر منفصل ہے ' اور جب اسکا فیصلہ هوگا تو ایک دانشمندانه فرض هوگا که وہ ان ذرائع و وسائل پر سنجیدہ بحث کرے ' جن سے یه مسئله ' جسے یہاں منحوس مسئله کہتے هیں ' حل هوا ہے -

(عثماني فوج)

عثماني فوج عرب ' ترک ' الباني ' کرد ' اور چـرکس کے متعلق قدیم زمانے سے یه مشہور ہے که وہ ایک ایسي مشہور ' پامرد اور شجاع فوج ہے که تقریباً دنیا کی کوئي فوج اسکي همسري نہیں کر سکتي - اور اگر ابهی اسکو شکست هوئي ہے تو یه ناممکن ہے که اسکا سبب اسکي بزدلي ' یا اسکي شجاعت کي کمي یا اسکي

ما يتصل ہے اور قوام معجون بدن اسی سے ہے، اور یہ بھی سچ ہے کہ انتعاش حرارت غریزی کا موجب یہی ہے جیسا کہ شعلۂ آتش کے لیے ہیزم - لیکن واقعہ یہ ہے کہ افراط بجائے انتعاش کے بجھانے کا کام دیتی ہے - جیسا کہ آگ کے ہلکے شعلے پر لکڑیوں کا انبار اور بجھتے ہوئے چراغ پر بہت سا تیل۔

قانون بوعلی سینا میں ہے کہ غذا اگر زیادہ از قدر حاجت وارد بدن ہو تو وہ زیادتی موجب فساد ہوجاتی ہے - اولاً احداث تخمہ کرتی ہے، بعد ازاں احداث سدہ، سدہ سے عفونت حادث ہوتی ہے، اور اس کمیت سے ایک کیفیت غریبہ کا پیدا ہونا لازمی ہے- جب ہضم تک نوبت پہنچتی ہے تو زیادتی رطوبت سے (کہ غذا سے حاصل ہوئی) احداث برودت بھی ہو جاتا ہے اور یہی برودت جمود و خمود ہے -

چونکہ ارواح و قویٰ کے روشن رکھنے کا ذریعہ حرارت غریزی ہی ہے اور وہ ضعیف ہے، تو ارواح و قویٰ کی تازگی و لطافت قائم نہیں رہ سکتی - یہی تو وجہ ہے کہ شکم سیری میں نزول تجلیات حکمت کا نہیں ہوتا- صدق ما قال رسول اللہ روحی فداہ و صلی اللہ علیہ وسلم : من اکل الطعام بشھوۃ حرم اللہ تعالیٰ الحکمۃ علی قلبہ-

عبادت آخر اللیل کی فضیلت اسی حکمت پر مبنی ہے کہ معدہ غذا سے خالی اور ارواح دخان طبخ ہاضمہ سے پاک- دعاے سحری، مناجات نیم شبی، و ذکر صبحی مشہور اصطلاحیں ہیں - فی الجملہ طب فرنگ و یونان و ویدک میں زائد از اشتہا کھانا ممنوع ہے-

حکیم بختیشوع نصرانی ہارون رشید کے زمانہ میں دربار کا طبیب نامی تھا- علی بن حسین بن واقد سے کہا کہ تمہاری کتاب (قرآن) میں کوئی چیز طب سے نہیں - حالانکہ علم دو ہیں: علم الابدان اور علم الادیان - اسنے کہا کہ حق تعالیٰ نے تمام طب کو اس آدھی آیۃ میں جمع فرمادیا ہے: کلوا واشربوا ولا تسرفوا - اسنے کہا کہ آپ کے رسول سے کوئی چیز طب میں منقول نہیں - علی بن حسین نے جواب دیا کہ ہمارے رسول نے طب کو تھوڑے سے الفاظ میں جمع کرکے فرمادیا ہے: المعدۃ کل داء والحمیۃ راس کل دواء - یعنی معدہ سب بیماریوں کا گھر ہے اور پرہیز ہر دوا کا سر ہے -

بختیشوع نے کہا کہ سچ ہے - تمہاری کتاب اور تمہارے پیغمبر نے جالینوس کے لیے کچھ بھی نہ چھوڑا - اس تسلیم اور اعتراف کو دیکھکر بے ساختہ متنبی کا یہ مصرع یاد آجاتا ہے :

الفضل ما شہدت بہ الاعداء

یعنی بزرگی وہ ہے جسکی دشمن بھی شہادت دیں !

عارف شیراز نے گلستاں میں لکھا ہے کہ بعض ملوک نے ایک طبیب کو پیغمبر آخر الزماں کی خدمت میں ارسال کیا، وہ مدت تک ٹھہرا رہا مگر کسی نے اسکی طرف رجوع نہ کیا اور نہ دوا پوچھی تنگ آکر حضرت کی خدمت میں شکایت کی - ارشاد ہوا کہ یہ لوگ موقت غذا کرتے ہیں جب اشتہا صادق ہوتی ہے، اور چھوڑ دیتے ہیں جبکہ اشتہا باقی رہتی ہے - پس یہ مریض نہیں ہوتے - یہ روایت کتب حدیث میں ہماری نظر سے نہیں گذری لیکن اسمیں ایک نکتہ نہایت جید ہے -

بعض تاریخوں میں دیکھا ہے کہ نوشیرواں کے پاس چار طبیب عراقی، رومی، ہندی اور حبشی جمع ہوے - اوسنے پوچھا کہ کونسی دوا ہے جسکے استعمال سے مرض نہونے پائے ؟ عراقی نے کہا کہ تین جرعہ پانی گرم کا علی الصباح پینا - رومی نے کہا کہ ہر روز حب الرشاد بقدر کف دست کھانا - ہندی نے کہا کہ تین ہلیلہ سیاہ کا روزانہ استعمال -

حبشی نے کہا کہ پانی گرم معدہ کو ڈھیلا کرتا ہے اور گردہ کی چربی کو پگھلاتا ہے - حب الرشاد مہیج صفرا اور ہلیلۂ سیاہ مہیج سودا ہے، پس وہ دوا کہ جس سے دوسری دوا کی حاجت نہیں پڑتی یہ ہے کہ غذا بعد بھوک کے کھائی جائے، اور سیر ہونے کے قبل چھوڑدی جائے- سب نے کہا سچ ہے:

ثلاثۃ مہلکات للانام * وداعیۃ الصحاح الی السقام
دوام مدامۃ ودوام وطی * وادخال الطعام علی الطعام

حاصل کلام یہ کہ فیصلہ وہی ہوا جو قرآن مجید نے کیا ہے کہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین - اب دیکھنا یہ ہے کہ حد سے تجاوز کرنا اور اندازے آگے بڑھنا مضر کیوں ہے؟ اور مضرت کیا ہے؟ ہاں حدیث شریف میں آیا ہے کہ حرص و ہوس سے طعام کھانے والے کا دل حکمت سے محروم کر دیا جاتا ہے، اسکا سبب یہ ہے کہ اشتہا سے زیادہ کھانے میں بدنی فساد لازمی ہے، اور بدنی فساد سے روحی فساد و خرابی ضروری- پس ماننا پڑیگا کہ دینی و دنیوی کاموں کے قابل نرہا- اس سے بڑھکر اور مضرت کیا ہوگی؟

کلوا واشربوا ولا تسرفوا سے یہ مطلب بھی نکل سکتا ہے کہ کھاؤ پیو مگر بہت خرچ مت کرو، یعنی مکلف غذا، لطیف طعام، لذیذ شربت میں خرچ زائد نہ کرو - یہ نکتہ بھی بالکل طب کے موافق ہے کیونکہ جو غذا غلیظ ہو اور جوہر اسکا متین - اوسکے کھانے والے اور عادت کرنے والے کی عمر دراز اور تندرستی قوی ہوتی ہے کیونکہ قبول آثار و ضد تغیر سے بعید ہے -

مانا کہ طعام و شربت لطیف سے غذا حاصل ہوتی ہے لیکن بہت جلد متاثر و متغیر ہوکر مرض کا موجب بھی تو ہو جاتی ہے - تجربہ اور مشاہدہ بھی یہی شہادت دیتا ہے جیسا کہ فلاکت زدگان فقر اور صحرا نشیان و غیر شہری قوت میں زیادہ، عمر میں دراز، جسم میں تندرست ہوتے ہیں، اور شربت نوشان لذیذ و معطر، و طعام خوران لطیف و خوش منظر، قوت میں ضعیف، عمر میں کوتہ، اور گوناگوں امراض میں مبتلا دیکھے جاتے ہیں-

ہاں اس مسئلہ کی دلیل پکڑکر کہ جو لطیف ہے زود متاثر از غیر، اور جو کثیف ہے دیر متاثر از غیر ہوتا ہے، کہا جائیگا کہ کثیف دیر و بد ہضم ٹھرا -

تو ایک حد تک یہ مسئلہ صحیح ہے، مگر یہ مسئلہ غیر معتاد کی نسبت ہے - جب عادت ہوجائے تو وہی شے زود ہضم ہوجاتی ہے، تولید خلط صالح و مدد صحت لازمی ہوجاتی ہے، اور بسبب کثافت کے دیر متغیر و دیر تحلیل ثابت ہوکر درازی عمر کا باعث ہوتا ہے - آیۃ شریفہ کا منشا یہی ہے کہ طبیعت میں عادت نیک ڈالو کیونکہ: ان اللہ لا یحب المسرفین -

بہر حال "ولا تسرفوا" کو ہر جگہ دخل ہے - سخاوت اور فیاضی کے متعلق اکثر لوگ غلطی کرتے ہیں یعنی اسراف اور فضول خرچی کی حد تک پہنچ جاتے ہیں - قرآن حکیم نے ایک اصول قایم کردیا ہے - کلوا و اشربوا و لا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین - اسی کی تفسیر میں حدیث شریف ہے : خیر الامور اوسطہا - فی الجملہ صحت، قناعت، تمدن، تہذیب، اور اخلاق کا سبق اسی ایک آیۃ شریفۂ مندرجۂ عنوان سے ملتا ہے : فاعتبروا یا اولی الابصار-

اخبار طرابلس

خـتـم جنـگ کے اسبـاب

انـکشاف حقیقت

شیخ سلیمان البارونی کی تصریح

جنـگ بلقان کی مشغولیت نے مظلوم و بے نوا مگر مقدس و اولو العزم طـرابلس کی طرف سے دنیا کو بالکل بے خبر کـردیا حالانـکه اس سر زمین صحرائی کے فقرا اور بادیه نشینوں نے جو کچھه کیا ' اُسکی قدر و قیمت جنگ بلقان کی با ساز و سامان نا کامیوں نے اور بڑھا دی ہے !

جنـگ بلقان کی وجـه سے جب دولـة عـلیه مجبور هوئی اور اٹلی سے صلح کرلی تو اسـکا کوئی اثر انـدرون طـرابلس کے مجاهدین پر نه پڑا - وہ برابر مصروف دفاع و جهاد رہے - چنانچه کئی سخـت معرکوں کی خبریں سننے میں آئیں اور اٹلی کے حملے برابر ناکام و شکست یاب رہے -

ترک افسر جو وهاں مقیم تھے ' ان میں سے اکثر بدستور صلح کے بعد بھی ٹھہرے رہے - غازی انور پاشا کو اگرچه اتحاد و ترقی نے بلالیا لیکن اور متعدد رؤساء جنـگ وهاں باقی تھے ' اور سنوسیوں اور عثمانیوں میں پوری طرح اتحاد تھا -

منجمله رؤساء قبائل و جنگ کے ' شیخ سلیمان البارونی ' عزیز بک مصری ' عزیز بک سابق والی عراق ' ایوب بک وغیرہ بھی تھے -

پچھلے دنوں یکایک یه خبر مشهور هوئی که مجاهدین طرابلس نے جنگ ختم کردی ' عزیز بک مصری اور دیگر رؤساء و شیوخ قبائل میں باهـم اختـلاف هوگیا ہے ' اور شیخ سلیمان بارونی مع ایک بڑی جماعت کے جنگ سے دست بردار هوکر تیونس چلے گئے !

پھر ایک شـدید اختـلاف روایت شروع هوا - رسالـة الهدایـة قسطنطنیه کے مضمون نـگاروں نے جو حـالات بیان کیے وہ اُس سے بالکل مختلف تھے جو المؤید مصر میں شائع هوے -

یه بھی مشهور هوا که سلیمان بارونی (جنهوں نے آغاز جنـگ سے نهایت نامورانه حصه تمام مدافعات و مجاهدات طـرابلس میں لیا اور جنـگی مراسلات بارها الهلال میں شائع هوچکی هیں) اٹلی والوں سے ملگئے اور رشوت لیکر جنگ ختم کردی -

بهر حال حالات نهایت تاریکی میں آگئے - هم نے بارها ارادہ کیا که اس مسئـلۂ کو صـاف کیاجاے لیکن محققـانه ذرائع بحث کا انتظار تھا -

اب چاهتے هیں که طرابلس کے بعد از صلح اور موجودہ حالات کو موثق ذرائع سے حاصل کرکے شائع کیا جاے ' کیونکه مسلمانان هند صلح کے بعد سے بالکل بے خبر هیں - اس سلسلے میں سب سے پہلے خود شیخ سلیمان البارونی کی ایک چٹھی کا ترجمه شائع کرتے هیں جو انهوں نے مسٹر دوسے محمد ایـڈیٹر افریقن ٹائمز لنـڈن کے نام لکھی ہے اور اسکا اصلی عکس اخبار مذکور نے شائع کردیا ہے -

شیخ سلیمان البارونی ایک سفر ... طرابلس کے ساتھه کھڑے هیں (واقعۂ بنغازی)

مسٹر دوسے محمد کی ... مختصر تقریب کر دیں - قارئین کرام نے ایک پر اسرار فرقه کا نام سنا هوگا جو " دروز " کے لقب سے مشهور ہے اور جس کی ایک بهت بڑی جماعت شام او ر اطـراف بیروت و جبـل لبنان میں موجود ہے - خیال کیا جاتا ہے که غالباً یه لوگ باطنیة و قرامطه کا بقیه هیں -

مسٹر دوسے محمد اسی فرقے سے هیں - انکے والد شیخ سلیم ایک نامور عالم تھے - انکی ایک فرانسیسی شخص سے بهت دوستی تھی جسکا نام " دو سے " تھا - اسیکی یادگار میں انهوں نے اپنے لڑکے کے نام میں بھی " دوسے " کا لفظ شامل کر دیا -

انهوں نے یورپ میں تعلیم پائی اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے - کچھه عرصے سے ایک انگریزی رساله " افریقین ٹائمز " کے نام سے نکالا ہے جس کا مقصد اقوام مشرقیه کی حمایت اور انکے حالات سے اقوام یورپ کو آگاہ کرنا ہے - مصر کے متعلق بھی انکی ایک دلچسپ کتاب حال میں شائع هوئی ہے - وہ لنڈن میں مستقل طور پر مقیم هیں -

انهوں نے شیخ سلیمان بارونی سے حالت دریافت کیے - اسکے جواب میں وہ لکھتے هیں :

" آپکا خط موصول هوا ' آپ چاهتے هیں که میں :

(۱) طرابلس میں نئی حکومت کے قائم کرنے اور پھر اسے چھوڑ دینے کا سبب بیان کروں -

(۲) یه جو همارے متعلق اخبارات نے مشهور کیا ہے که هم نے ایک کثیر رقم رشوت میں لیلی ہے اور اسی لیے جنگ ختم کر دی ' اسکی حقیقت بتاؤں -

(۳) میرے متعلق کہا جاتا ہے که مجھے بڑے بڑے چندے وصول هوے مگر میں نے انهیں جنگ میں صرف نهیں کیا بلکه اپنے لیے رکھلیا - اس الزام سے پردہ اٹھاؤں -

انمیں سے هر ایک سوال کا واقعی جواب دیتا هوں جسمیں کسی طرح شک کی گنجایش نهیں - اس امید پر که پہلے یه عربی میں شائع هونگے پھر اسکا ترجمه اس رساله کی زبان (انگریزی) میں هوگا :

ظهور و معروف خصوصيات کا نقص هو - بلکه هميشه اصلي نقطه ضعف اسکا نظام هي هوا هے - نظام کو ان معاني ميں سے خواه کسي معني کے ليے ليجيے جن پر لفظ نظام دلالت کرتا هے -

جن عثماني اور غير عثماني واقف کارون نے عثماني فوج کو جنگ اور صلح دونوں حالتوں ميں ديکها هے ' قريباً ان سب کا اس پر اتفاق هے که دولت عثمانيه کے فوجي نظام ميں سب سے بڑا عيب يه هے که گرم ملکوں کے سپاهيوں سے سرد ملکوں ميں کام ليا جاتا هے ' اور سرد ملکوں کے سپاهيوں سے گرم ملکوں ميں - اور کسي ايسي غلط فهمي کي بنا پر جو حکمت و تدبير اور انصاف و عدل کے ذريعه سے رفع کيجاسکتي هے ' ايک صوبه کے باشندوں سے مقابله کے ليے دوسرے صوبے فوج سے خالي کرديے جاتے هيں - آج سو برس سے عثماني فوج کي اصلي مصيبت يه هے که اسکے عثمانيوں سے برسر پيکار کرکے دونوں کو کمزور کرديا جاتا هے ' حتى که جب بيروني دشمن سے جنگ کا وقت آتا هے تو يه حالت هوتي هے که فوج ضعيف القوى هوتي هے ' ملک اقتصادي مرض فقر الدم (کمي خون) ميں مبتلا هوتا هے ' خزانه اس خانه جنگي ميں صرف هوچکا هوتا هے ' اور اس پر مستزاد يه که فوجي خدمت کي مدت اسقدر طويل هے که اس طول مدت نے اس فن کو صرف اهل فوج هي ميں محدود کرديا - اگر مدت خدمت کم هوتي تو چهه سال ميں ايک دفعه کے بدلے دو دفعه فوج بدلي جاسکتي - اس سے يه هوتا که فوجي تعليم عام هوتي ' اور جسطرح اب هے اسطرح تهوڑے سے اشخاص تک محدود نه هوتي -

بظاهر معلوم هوتا هے که قائد اعظم عزت پاشا کو تمام امور اور انکے نتائج اس آخري جنگ ميں مجسم هوکے نظر آگئے ' اسليے انهوں نے ايک نئي اسکيم تيار کي هے جسکے اور مهمه حسب ذيل هيں

(۱) اس عيب سے نجات حاصل جو آخري جنگ ميں ظاهر هوا يعني ميدان جنگ تک فوج کي ضرور مقدار نه پهنچا سکنا -

(۲) فوجي تعليم کا عام کرنا -

(۳) ناگهاني سانحات کي طرف سے اطمينان کے ليے هر جگه فوج مرابط يعني ايسي فوج کي کافي تعداد رکهنا جو هميشه رهے -

يه تينوں مقصد جسقدر عمده هيں قارئين کرام خود اسکا اندازه کرسکتے هيں ' اور ايسے وقت ميں ظاهر کيے گئے هيں جبکه لوگ انکي ضرورت محسوس کر رهے هيں -

مگر افسوس هے که واضع اسکيم نے ايسا راسته اختيار کيا جس سے لوگوں ميں اضطراب پيدا هونے لگا هے ' حالانکه اس نتيجه تک پهنچنے کے دوسرے ايسے راستے موجود هيں جو ملک اور فوج دونوں کے مصالح کے جامع اور اسکيم کے مقصد کے ضامن و کفيل هيں - جب آخرين واقعات ميں هماري فو کا جهل ظاهر هوا ' تو عزت پاشا نے يا عزت پاشا کي وزارت ميں اصلاح فوج کي اسکيم کے واضع نے يه چاها که فوجي تعليم عام هو جائے ' اور يه فيصله کرديا که فوجي تعليم لازمي هوگي ' اس سے وه لوگ بهي مستثنى نه هونگے جو ايسي عورتوں کے کفيل هيں جنکا اور کوئي کفيل نهيں -

يهاں همين اسکا ضرور اعتراف کرنا چاهيے که همارے قومي نظام نے طول مدت اور اسکے علاوه اور بهت سے اسباب سے باشندوں کو فوجي خدمت سے متنفر سا کرديا هے -

پس يه ممکن تها که هماري حکومت بهي تجنيد (فوج سازي) کا وهي طريقه اختيار کرتي ' جو اهل جرمني نے اسوقت اختيار کيا تها جبکه انهيں نيپوليں کے تسلط و اقتدار نے فوج کے بڑهانے سے منع کيا تها - انهوں نے مدت خدمت کم کردي ' اور فوج کي تعداد وهي رهنے دي جو نيپولين چاهتا تها - اس سے يه هوا که ايک شخص آتا تها ' دو تين برس قواعد جنگ سيکهتا تها ' اور پهر اپنے کام پر چلا جاتا تها - اسکي جگه ليا سپاهي آتا اور اسي طرح سيکهکے چلا جاتا - اگر پهلا سپاهي اتنے زمانے تک رهتا جتنے زمانے تک که دونوں رهے ' تو يقيناً فوجي تعليم حاصل کرنے والوں کي تعداد اس تعداد سے کم هوتي جو تخفيف مدت کے زمانے ميں تهي -

يه هے تفسير ميرے اس قول کي که تجنيد کا جو طريقه اهل جرمني نے نيپولين کے وقت ميں اختيار کيا تها ' وهي طريقه فوجي تعليم کي اشاعت کا ضامن هے ' اور اسي ميں ملک کا اقتصادي فائده هے - اسکا ايک بهت بڑا فائده يه بهي هے که وه جنديت (سپهگري) کو قوم کي نگاهوں ميں محبوب و پسنديده بناتا هے -

يه تو فوجي تعليم کي حيثيت سے بحث تهي ' باقي رها مسئلۂ دفاع ملي تو اسکي نئي اسکيم کے متعلق همکو جو کچهه معلوم هوا هے اس سے ظاهر هوتا هے که اسميں صوبه وار خدمت کا مسئله ملحوظ رکها گيا هے - يعني هر سپاهي اپنے صوبه هي ميں رهکے خدمات انجام ديگا اور جو لوگ ايسي عورتوں کے کفيل هيں جنکا کوئي کفيل نهيں ' وه اپنے اهل عيال سے دور نه بهيجے جائينگے -

ايک صحافي (جرنلسٹ) سے عزت پاشا نے يه بهي بيان کيا هے که فوجي خدمت کي مدت کم کرنے کا اراده هے - مگر ابهي تک اسکي مقدار نهيں معلوم - (اسکے بعد وزارت جنگ بدل گئي ' اور انور پاشا وزير جنگ هوے - الهلال)

اضافۂ قيمت الهلال

الهلال کي معنوي اوصاف سے قطع نظر صرف ظاهري حالت بهي اسکي متقاضي هے که قيمت ميں کچهه اضافه کيا جائے -

نرخ بالاکن که ارزاني هنوز

ميرے اس بيان ميں مبالغه کا شائبه تک نهيں هے که ايک نمبر ديکهه لينے کے بعد دوسرے هفته کے الهلال کا انتظار اوسي دن سے شروع هوجاتا هے - اور اگر سوء اتفاق سے ڈاک ميں ايک دن کا بهي توقف معمول سے زياده هوتا هے تو وه اسقدر شاق گذرتا هے که الاماں - اس کے ساتهه هر اخبار بيں خواهشمند هے که اسکے حجم ميں حتى الامکان زيادتي هوجائے - مجهے يقين هے که جسوقت ايسا ممکن هوگا آپ اس کا حجم بڑهانے ميں ايک لمحه کا بهي وقف نکرينگے ليکن جبکه الهلال کے چهپائي کا غير معمولي اهتمام اور تصاوير کا التزام حالت موجوده ميں بهي آپکو زير بار کررها هے تو يه خواهش کيونکر کيجا سکتي هے - البته اگر اسکي اشاعت ميں توسيع هوجائے اور خرچ سے آمد بڑه جائے تو حجم ميں اضافه کرنيکي خواهش بجا هوگي - ميري رائے ميں سردست يه مناسب هوگا که چنده سالانه ميں دو روپيه کا اضافه کرديا جائے ' اور ساتهه هي ايک پاپولر ايڈيشن جس کا کاغذ اس سے کم قيمت هو مگر باقي تمام باتيں اسي کي موافق هوں جاري کرديا جائے اور اوسکا چنده يهي رکها جائے جو اس وقت هے تو خريداران اخبار کو هرگز گراں نهوگا ' اور جو لوگ پہلے سے زياده نديسکيں وه پاپولر اڈيشن ليتے رهيں گے - اسي کے ساتهه دلداده گان الهلال اوسکي توسيع اشاعت کے طرف بهي متوجه هوں ' اوسطاً هر خريدار ايک ايک خريدار پيدا کردے که جو مقاصد آپکے پيش نظر هيں اس سے جلد مستفيد هونے کا موقع ملے - اگر اضافه چنده کي رائے قرار پائے تو ميں بلا توقف بقيه کمي کو پورا کرونگا والسلام مع الاکرام -

نيازمند غلام حسن از امروهه

اب ہم میں اور ان میں شب کی تاریکی حائل ہوگئی - ہمارے پاس اتنے کارتوس بھی نہ تھے کہ گھنٹہ بھر اور لڑ سکتے - اسیطرح رسد بھی نہ تھی کہ دو چار دن تک بھی کام دیتی - باہر سے بھی رسد ' کارتوس ' یا روپیہ کے آنے کی امید نہ تھی - لاچار ہوکر راتوں رات ہمیں پھرن واپس آنا پڑا ' زخمیوں کو بمشکل کاندھوں پر اٹھا کر لے ' کیونکہ کرایہ کیلیے ہمارے پاس روپیہ نہ تھا !!

دوسرے دن اطالیوں نے اپنی تمام فوج کے ساتھہ دوسرا حملہ کیا کیونکہ انہیں معلوم ہوگیا تھا کہ ہمارے پاس سامان مدافعت میں اب کچھہ بھی نہیں رہا ہے - اس حملہ میں ہماری فوج کا ایک بڑا حصہ منتشر ہوگیا -

اسی اثنا میں جو وفد ہم نے بھیجا تھا اسکا جواب آ گیا کہ ہمیں خود مختاری دینا حکومت اطالیا کو منظور ہے - میں نے تمام سر برآوردہ اشخاص کو جمع کیا اور ان سے مشورہ کیا - سب نے بالاتفاق طے کیا کہ ہمیں بھی منظور کرلینا چاہیے -

اب میں نے لڑنے والوں کو حکم دیا کہ وہ سرحد تونس کی طرف چلیں جو ہم سے چار دن کی مسافت پر ہے - اسکی اطلاع ساحلی مرکزوں میں دیدی تاکہ کہیں ایسا نہو کہ اطالی اچانک حملہ کردیں -

ان لوگوں نے کوچ شروع کیا - جب میں انکے ہمراہ نالوت پہنچا تو مجھے کاؤنٹ سفورزا اور اسکے رفیق مسٹر دوزی کا تار ملا کہ اس قرار داد کی تکمیل کے لیے آؤ جو ہم میں اور وفد میں ہوئی ہے -

اس سے مجھے معلوم ہوا کہ وہ ابھی ہماری واپسی سے بے خبر ہیں - میں تونس روانہ ہوگیا اور ظاہر کیا کہ کونٹ سفورزا سے گفتگو کرنے کے لیے جا رہا ہوں - حالانکہ میں اسلیے جا رہا تھا کہ حکومت تونس سے اسکی قلمرو میں داخل ہونے کی اجازت لوں -

حکومت نے اس شرط پر اجازت دی کہ ہم لوگ ہتیار دیدیں - میں نے بخوشی اس شرط کو منظور کیا ' اور خیال کیا کہ یہ اجازت ہی اسکی بڑی مروت ہے جسے میں کبھی نہیں بھولسکتا - کیونکہ اگر وہ اجازت نہ دیتی تو یا تو ہم زبردستی داخل ہوتے اور اس صورت میں اہل تونس اور انکے ساتھہ انکی حکومت سے مقابلہ ہوتا ' یا پھر واپس آتے اور اس صورت میں گرفتار ہوتے اور سب کے سب مارے جاتے -

اسکے بعد میں کونٹ سے ملے بغیر سرحد واپس آیا کیونکہ حکومت کو اس واقعہ کی خبر ہوگئی تھی اور قطع گفتگو کی غرض سے انہیں حکومت نے بلا لیا تھا -

مگر یہ کونٹ پھر تونس واپس آیا اور مجھہ سے کہا کہ انتظامی خود مختاری کو چھوڑ کے میں اور کوئی دوسرا مطالبہ پیش کروں کیونکہ اب اس مطالبے کے لیے تو کوئی وجہ باقی نہیں رہی -

میں نے اسے ایک نقشہ لکھکے دیا جسمیں علم اہل طرابلس اور خصوصاً لڑنے والوں کے فوائد کے متعلق چند مخصوص دفعات تھیں -

اس نے بالحاح و اصرار کہا کہ میں کچھہ اپنے اور اپنے متعلقین کے لیے بھی طلب کروں - علاوہ اسکے کہ وہ خود جو کچھہ مناسب سمجھیگا میرے لیے حکومت سے اسکی سفارش کرے ہی گا - مگر میں نے اسے منظور نہیں کیا اور کہا کہ اسکے بدلے یہ کوشش کرے کہ تمام لڑنے والوں کو عام طور پر معافی دیدیجائے - مجھے خاص اپنی ذات کیلیے کچھہ نہیں چاہیے - چنانچہ اس نے حکومت سے سفارش کی - حکومت نے معافی کا حکم صادر کردیا اور اسکی اطلاع سرکاری طور پر تونس کے اطالی کونسل جنرل کے ذریعہ ملگئی - میں نے اسی وقت اہل طرابلس کو اسکی خبر کردی -

اسکے بعد اس نے اور حکومت فرانس نے مجھہ سے کہا کہ میں لوگوں کو طرابلس واپس جانے کا مشورہ دوں - حکومت فرانس نے اسکی وجہ یہ بیان کی کہ تونس کی [illegible] کی وجہ سے کسی نئی آبادی کی اسمیں گنجایش نہیں - میں نے اہل طرابلس کو لکھا - انمیں سے بعض گئے اور بعض وہیں رہگئے - جو لوگ قلمرو تونس میں نہیں آئے تھے ' وہ اپنے ہتیار لیکے اندرون طرابلس چلے گئے اور مجھہ میں اور کونٹ میں گفتگو ختم ہوگئی -

* * *

اس سے آپکو معلوم ہوگیا ہوگا کہ حکومت اسلیے قائم کی گئی تھی کہ اس خود مختاری کی حفاظت کی جائے جو سلطان المعظم نے ہمیں عطا فرمائی ہے ' اور اسکے بعد اپنے آپ کو اطالیوں کے حوالے صرف اسلیے کیا کہ ہمارے پاس سامان مدافعت ' روپیہ ' اور کارتوس نہیں رہے تھے -

پس نہ تو ہماری فوج کو الزام دینا چاہیے کہ اس نے بزدلی کی یا اسلام اور حقوق وطن کی مدافعت سے گھبرا گئی ' اور نہ ہمارے اشخاص میں سے کسی کو یہ الزام دینا چاہیے کہ اس نے خیانت یا طمع سے ایسا کیا - باستثناء بعض افراد کے کہ انہوں نے جو کچھہ کیا وہ کیا ' اور اسکی پاداش میں ہم نے انہیں آخر جنگ تک قید میں رکھا - (البقیة تتلی)

[بقیہ مراسلات]

زمینــدار کی ضبطـی

زمیندار پریس کی ضبطی سے غیر معمولی نقصان جو ملک و قوم کو ہوا ہے وہ ناقابل برداشت ہوگیا - جسطرح سے زمیندار نے اپنی زمانہ اشاعت میں قوم کی نیابت کی ہے وہ اظہر من الشمس ہے - زمیندار پریس کی ضبطی سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے ابتک اس اصول پر کافی توجہ نہیں فرمائی کہ حکومت اصلاً دلوں پر ہونا چاہیے اور محض زبان بند کرنے سے اور بیجا یا بیجا شکایات اپنے کان تک نہ پہونچنے سے حکومت کا استحکام مشکل ہے - جو لوگ گورنمنٹ کے سچے خیرخواہ ہیں اور جو چاہتے ہیں کہ تاج برطانیہ سے حقیقی الفت و وفاداری ہندوستانیوں میں پیدا ہو ' انکا فرض ہے کہ نہایت متانت سے گورنمنٹ کی اس روش پر نکتہ چینی کریں ' اور پریس ایکٹ کی تنسیخ اور ترمیم پر کافی زور دیویں - زمیندار پریس کی ضبطی پر وایسریگل کونسل میں سوال اور ریزولیوشن پیش ہونا چاہیے - انگلستان میں اس آفت سے نجات حاصل کرنے کے لیے ہاوس آف کامنز اور ہاوس آف لارڈز کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہیے - اور سب سے ضروری امر جسپر قوم کو فوراً متوجہ ہونا چاہیے وہ یہ ہے کہ ایک مشترکہ کمپنی چندہ سے قایم کرکے فوراً اوسکے سرمایہ سے ایک روزانہ اخبار ایسے ہی آب و تاب کا مولوی ظفر علیخانصاحب کی اڈیٹری میں نکالا جاوے - اگر قوم اسوقت غفلت کریگی تو گویا وہ دیدہ و دانستہ اپنے حقوق اور مطالبات سے دست بردار ہوتی ہے -

محمد سلیمان - از بدایون

الهـــلال :

کمپنی کی تجویز نہایت عمدہ تھی - اور ایک نہیں بلکہ متعدد مصالح و فوائد پر مشتمل ' لیکن اب چندے کی فراہمی کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے اور معاونین حق و ناصرین حریت کو اب اسی کی تکمیل کیلیے کوشش کرنی چاہیے -

(۱)

جب دولة عثمانیه اور اطالیا میں صلح هوگئي اور دونوں سلطنتوں کي طرف سے همکو سرکاري طور پر اطلاع دي گئي که سلطان المعظم نے اهل طرابلس کو کامل انتظامي خود مختاري عطا فرمادي هے' تو هم نے بالاتفاق یه طے کیا که اس خود مختاري کي حفاظت کي جاے -

اهل طرابلس نے مجهسے چاها که میں انکي صدارت قبول کروں' اور ایک حکومت قائم کردوں - انهوں نے اس مضمون کي درخواستیں اپنے خط میں اور اپنے دستخطوں سے میرے پاس بهیجیں' اسلیے میں نے اسکو منظور کیا' اور دول عظمی اور مشهور اخبارات کو تار کے ذریعه اسکي اطلاع بهي دیدي -

میں نے باقاعده حکومتوں کے پرداز پر ایک حکومت کي بنیاد ڈالي جسمیں متصرف (کمشنر) قائم مقام (ڈپٹي کمشنر) مدیر (کلکٹر) قاضي (جج) مفتش (انسپکٹر) اور کاتب (منشي یا کلرک) مقرر کیے - مسلح پولیس' نیز پیاده' اسپ سوار اور لشکر سواروں کي چند پلٹنیں بهي ترتیب دیں اور انهیں یورپ کي خوشنما وردیاں پهنائیں - مسلم وزخله' عذاس' اور مرزق تک تمام اطراف میں ڈاک کا' اور حدود ترنس تک ٹیلیگراف اور ٹیلیفونکے اسٹیشنوں کا انتظام کیا - اطالیوں کے سامنے ایک خط جنگ بنایا جو وزخله سے شروع هوتا تها اور غریان' زعتریه' منطروس' اور بیر الغشت کے آگے سے گذرتا هوا عزیزیه کي طرف چلا جاتا تها -

اس ترتیب سے هم نے چند ماه تک ان مقامات سے اطالي فوجوں کي پیش قدمي کو روکے رکها جن پر وه اعلان صلح کے بعد قابض هوگئے تهے -

اس اثناء میں هم سے اور اطالیوں سے چهوٹے بڑے معرکے بهي هوے جنمیں انکے بهت سے آدمي کام آے اور سخت مالي نقصان هوا - نصرة الهي همارے ساتهه تهي -

لیکن بالآخر همارے پاس روپیه ختم هوگیا - اور اسقدر تهیدست هوگئے که جو اونٹ زخمیوں کو لاتے تهے' انکا کرایه اور نوکروں اور مسلح پولیس کي تنخواهیں' نیز شهداء کے پس ماندوں کے وظائف کیلیے بهي کچهه نه رها' علی الخصوص ان پس ماندگان شهداء کرام کا یه حال تها که انکے پاس ایک دن کے کهانے کا سامان بهي باقي نه رها تها - جو اونٹ روزانه جنگي مرکزوں تک رسد لیجایا کرتے تهے' انکا کرایه بهی هم نهیں دیسکتے تهے اور یه بڑي مصیبت تهي -

اسي اثنا میں چند در چند اسباب کي وجه سے ایک اور مصیبت عظیم پیدا هوئي یعنے ترنس کي طرف سے رسد کے لانے میں بهي دقتیں پیش آگئیں - میں نے مجبور هو کر یورپ کے مشهور اخبارات کو تار دیے' اور جن مقامات سے تعلقات تهے وهاں وهاں شکایتیں کیں -

مذکورۂ بالا حالات جب پیدا هوے تو میں نے محسوس کیا که اب هم نهایت هي سخت خطرے میں هیں - بالآخر ایک وفد یورپ بهیجا تاکه وه دول عظمی کو هماري کاروائیوں سے مطلع کرے -

بعد کو همیں یقین هوگیا که اس سے کوئي فائده نه هوگا' اسلیے هم نے اپنے وفد کي معرفت جو اسوقت مرسلیز میں تها' اطالیا کو اطلاع دي که اب هم اس شرط پر جنگ ختم کرنے کے لیے تیار هیں که وه همکو پوري طرح انتظام خود مختاري دیدے -

اور اپنا یه خط کچهه اس طرح کي عبارت میں رکها جس سے انکي کو کسي طرح هماري کمزوري کا خیال پیدا نهو اور وه سمجهیں که اگر عرصے تک همیں جواب نه دینگے جب بهي همارا کچهه نقصان نهوگا' اور همیں سامان مدافعت میں سے کسي شے کي ضرورت نهیں هے -

لیکن وه هماري حالت سے ناواقف نه تهے' انکو معلوم تها که دولة عثمانیه کے اولیاء امور صلح کے بعد چلے گئے' اور سامان و اسلحه کا آنا بهي بلقان کی جنگ سے رک گیا - نیز بحر سے بهی کوئی شے همارے پاس نهیں آئي' پس انهوں نے جواب میں لیت و لعل شروع کیا - اس سے بهی بڑهکر نقصان یه هوا که بعض وجوه سے همارا وفد عرصے تک ترنس اور مارسلیز میں پڑا رها اور همیں اسکي کچهه خبر نه ملي !

طرابلس کي عارضی حکومت کے بعض ارکان

نمبر ۸ مس کولیرا هیں جو موسیو کولبرا ایڈیٹر " النیل " قاهره کي بهن اور اور انکے اخبار کي نامه نگار جنگ هیں -

اب میں نے اپنے یهاں کے اونٹوں اور بکریوں کو رجسٹر کرنے کا حکم دیا تاکه انکي شرعي زکواة ارباب نصاب سے لي جاے اور مصارف میں تهوڑي بهت مدد ملے - زکواة تخمیناً بیس هزار گني تهي - مزروعه زمینوں کے عشر قلمبند کرنے کے لیے بهي دو شخص مامور کیے - اسکي مقدار بهي بهت اچهي تهي -

تمام لوگوں نے جوش و مسرت کے ساتهه ان احکام کا استقبال کیا مگر افسوس که ان دونوں تجویزوں کو پایۂ تکمیل تک نه پهنچا سکے - کچهه ایسے واقعات پیش آے اور یکایک حملے هوگئے' جنمیں مجبوراً همیں مصروف هونا پڑا اور ان دونوں تجویزوں کے متعلق کچهه بهي نه کر سکے - انهي حملوں میں همارا آخري ذخیرۂ جنگ یعنی کارتوس بهی ختم هوگیا !

اسکے بعد اطالي فوجوں نے بڑے سرو سامان سے به یک روز و به یک وقت جندوبه' عتریه' منطروس' اور قبر زالله پر حمله کر دیا - نهایت دهشت انگیز معرکے هوے اور اطالیوں کے بهت سے آدمي کام آگے - میسره میں هم فتحیاب تهے اور میمنه میں وه کامیاب - لیکن وه آگے بڑهے اور بڑهکے اس پهاڑ پر قابض هوگئے جو همارے رابطه کے مرکز علم تک پهنچا هوا تها -

عائشہ بیگم صاحبہ کا " اعجاز نما چاول " بالکــل مفــت ہوگیــا ہے

۱۲ مارچ سنہ ۱۹۱۴ع تــک درخواست بھیجنے والے اصحاب کو جناب عائشہ بیگم صاحبہ اپنی عزیزہ الف خاتون سلمہا کی صحت کی خوشی میں اپنا ایجاد کردہ حیرت انگیز تحفہ "اعجاز نما چاول" جسپر پوری قل ہو اللہ شریف مع خریدار کے نام کے نہایت خوشخط تحریر فرماتی ہیں بجائے اصلی قیمت گیارہ روپیہ پانچ آنہ کے بالکل مفت تقسیم فرما رہی ہیں ' اور ساتھہ ہی اوسکے ایک چاندیکی قیمتی ڈبیہ جسمیں چاول نہایت خوبی کے ساتھہ رکھا ہوتا ہے - اور ایک خوردبین جس سے ضعیف النظر اصحاب بھی ایک ایک حرف بآسانی پڑھ لیتے ہیں - اور دو عدد ٹین کی منقش ڈبیاں وغیرہ بھی عنایت فرما دینگی - محض ان سب چیزونکی قیمت وہ بھی نہایت رعایتی یعنی صرف ایک روپیہ پانچ آنہ علاوہ محصول ڈاک بذریعہ وی - پی - طلب فرمارہی ہیں - ہمارے خیال میں یہ قیمت ان آشیاء کی بھی نہیں ہے جو چاول مذکور کے ہمراہ دے رہی ہیں ' اسلئے ہم ناظرین اخبار الہــلال کو بھی آگاہ کرتے ہیں تاکہ وہ بھی اس عظیم الشان رعایت سے مستفیض ہوکر بیگم صاحبہ کی اس تحیر خیز کمال کی داد دیں اور اونکی حوصلہ افزائی فرماویں -

بیگم صاحبہ یہ بھی وعدہ فرماتی ہیں کہ اگر اعجاز نما چاول کسی صاحب کی ناپسند آوے اور کوئی حرف سورۂ قل ہو اللہ شریف کا معہ خریدار کے نام کے پڑھنے میں نہ آوے تو وہ بغیر واپسی چاندی کی ڈبیہ وغیرہ کے اپنی یہ معمولی قیمت ایک روپیہ پانچ آنہ بھی ایک ہفتہ کے اندر واپس منگا سکتے ہیں - اور ایک خاص رعایت یہ بھی کیگئی ہے کہ نصف درجن کے خریدار کے لیے محصولڈاک معاف کردیا ہے ' اور ایک درجن کے خریدار سے مبلغ ۱۵ روپیہ معہ محصولڈاک لیے جاوینگے - مزید صداقت کیلئے ایک مشہور اخبار زمیندار کے ریویو کی نقل بھی ذیل میں درج کی جاتی ہے -

نقل ریویو روزانہ زمیندار لاہور

اول میں گذشتہ و موجودہ صناعان ہندوستان کا تذکرہ کرتے ہوے اور انکے کمالات سے عائشہ بیگم صاحبہ کے کمال کو ترجیح دیتے ہوے رقم طراز ہے کہ عائشہ بیگم صاحبہ نے حال میں ایک چاول جسپر پوری سورۂ اخلاص نہایت خوشخط حروف میں لکھی ہوئی ہے ہمارے پاس ریویو کی غرض سے روانہ کیا ہے اگر کسی کی قدرتی بینائی علی حالہ ہو تو وہ خالی آنکھہ سے ایک ایک حرف پڑھنے پر بخوبی قادر ہوسکتا ہے - ضعیف النظر اصحاب خوردبین کی مدد سے ایک ایک حرف بلکہ ایک ایک لفظ صفائی کے ساتھہ دیکھہ لیتے ہیں - عائشہ بیگم صاحبہ کا کمال تعریف و قدردانی کا مستحق ہے اوسکی اصلی قیمت ۱۱ روپیہ ۵ آنہ ہے -

اخبار وطن کے اڈیٹر صاحب اپنے ریویو میں چاول کی کمال تعریف کرتے ہوے فرماتے ہیں کہ اسکی قیمت معہ ڈبیہ وغیرہ کے گیارہ روپیہ ۵ آنہ کچھہ بھی نہیں ہے -

(نوٹ) پتہ نوٹ کرلیجیے اور ۱۲ تاریخ ماہ مارچ تــک طلب فرمالیجیے اوسکے بعد اصلی قیمت ۱۱ روپیہ ۵ آنہ لیجائیگی -

ملنے کا پتہ - عائشہ بیگم صاحبہ قاضی اسٹریٹ امروہہ ضلع مرادآباد

شایقین زبان فارسی کو مــژدہ

کتاب مسٹر مورگن شسٹر امریکے سابق خزانہ دار ایران موسوم بہ (آسٹرانگلنگ آف پرشیا) کا عمدہ با محاورہ فارسی جدید ترجمہ آقا سید ابوالحسن صاحب طہرانی نے کیا اور (اختناق ایران) اوس کا نام رکھا یہ کتاب اس زمانہ کی نہایت صحیح تاریخ ہے اور آج کل کے عمدہ محاوروں سے آراستہ جسکی لطافت زبان دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے ازروے عبارت و انشا یہ کتاب (انوار سہیلی اور ابوالفضل) کے ہم پایہ ہے ان لوگوں کے لیے جو تکمیل زبان فارسی کے طالب اور اس کے رسمی یعنے (انوشل) و معمولی محاورات کے خواہشمند ہوں اس سے بہتر ذریعہ ملنا دشوار ہے ' جو شخص اس کو مطالعہ کرے اوس کو حالت ایران سے ایسی واقفیت حاصل ہوجاتی ہے جیسے ایران کی کل سیاحت کرلی' اور ایرانیوں کے صبر و استقلال کی تصویر پیش نظر ہوجاتی ہے - ترجمہ دوجلدوں میں مکمل ہوگا ان دونوں جلدوں کی قیمت مع ستر صفحــہ تصویر کے صرف دس روپیہ اور بلا تصویر چھہ روپیہ ۸ - آنہ اگر غیر مجلــد بلا تصویر مطلوب ہو تو پانچ روپیہ قیمت پر مل سکتی ہے ہر صورت میں محصول ڈاک ذمہ خریــدار ہوگا - یہ قیمتیں ان لوگوں کے لیے ہیں جو سال حال ربیع الثانی کے آخر تک درخواست خریداری ارسال کریں بعد انقضاے مدت مذکورہ حسب مناسب قیمت میں اضافہ کیا جائیگا۔

(پتــہ) آقا سید ابوالحسن طہرانی، معلــم فارسی نظــام کالج حیدر آباد دکن المشتہــر - حاجی فتح اللہ مفتــون یزدی مدرس فارسی گورلمنٹ ہائی اسکول چادرگھاٹ سرکار عالی

زنــدہ دل نوجوانــان ملــک کا ایــک ماهــوار رسالــہ ظــریف

اغراض و مقاصد

(۱) زندہ دلی و ظرافت کی روح پھونکنا -
(۲) سنجیدہ مہذب مذاق فراہم کرنا -
(۳) مشرقی دماغ کو مغربی مذاق سے آشنا کرانا -
(۴) ادبی - مذاق کو نشو و نما دینا -
(۵) اخــلاقی و روحانی سبق سکھانا -

چندہ سالانہ

رؤسا سے ۵ روپیہ امراء سے ۳ روپیہ عام شایقین ۱ روپیہ ۱۲ آنہ

تعلیــــم نسواں کے متعلــــق

ہندوستان کے مشہور و معروف عالم دین حضرات مولانا محمد اشرف علی صاحب کا نہایت مدلل و مفصل مضمون جو بارہ صفحہ پر طبع ہوا ہے صرف دو پیسے کا ٹکٹ بھیجنے پر اُس کے دو نسخے روانہ ہو سکتے ہیں -

الہــــلال کــي ایجنسي

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہــلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

اخوان الصفا

دار المصنفین

دو یار زیرک و ' از بادۀ کہن دومنی
فراغتی ' و کتابی ' و گوشۂ چمنی
من این مقام بدنیا و عاقبت نہ دهم
اگر چہ در پیم افتند خلق انجمنی ! (لسان الغیب)

ذیل میں شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی ایک تحریر درج کی جاتی ہے -

جو تجویز پیش کی گئی ہے وہ برسوں سے پیش نظر ہے - بارہا اس بارے میں مشورے ہوے اور نقش امید کے بہت سے خاکے بنائے گئے :

یک " کاشکے " بود کہ بصد جا نوشتہ ایم !!

مولانا کا خیال تها کہ دار العلوم ندوہ کے ساتهہ ایک مخصوص عمارت اُن مہاجرین علم کی بهی هوگی جو علم و پرستاری علم کی خاطر اپنے تئیں علم زندگی سے الگ کر لینگے - اور اسکا انتظام کچهہ مشکل نہ تها - لیکن اب تو خود دار العلوم ندوہ هی کا قیام مشکل هو گیا ہے :

او خویشتن گم ست کرا رهبری کند ؟

فی الحقیقت یہ ایک نہایت هی اهم تجویز ہے جو اگر پوری هوگئی تو موجودہ سنین عمل کا ایک عظیم الشان کام هوگا - یہ بڑی هی غم کرنے کی بات ہے کہ هم میں بہت سے کثیر المصارف کام هو رہے هیں اور بڑی بڑی عمارتیں کهڑی کردی گئی هیں ' مگر ابتک تمام قوم ایک چهوٹا سا جهونپڑا بهی ایسا نہ بنا سکی جو علم اور مشاغل علمیہ کیلیے مخصوص هو اور جہاں عشاق علم و شیفتگان فن جمع هوکر شب و روز تحقیق و مطالعہ اور تصنیف و تالیف پر مشغول رهتے هوں :

فراغتی و کتابی و گوشۂ چمنی !

بڑی مصیبت یہ ہے کہ جسقدر قابلیتیں موجود هیں ' فقدان اسباب و صحبت کی وجہ سے ضائع جارهی هیں ' اور نئی قابلیت پیدا نہیں هوتی - علم کیلیے پہلی چیز صحبت و اجتماع ہے -

چوتهی صدی هجری میں متوکل عباسی کی بد مذاقی اور تشدد و تعصب نے علماے بغداد کو ترک وطن پر مجبور کیا - مورخین نے اس عہد کو " هجرت علم " کے لقب سے یاد کیا ہے کہ مشرق سے تمام اهل علم مغرب (اندلس و افریقہ) کی طرف چلے گئے - اسی زمانے میں بعض علما و حکما کی ایک خفیہ مجلس اس غرض سے قائم هوئی تهی کہ علوم حکمیہ و الهیہ میں ایسے رسائل مدون کر دیے جائیں ' جنکی وجہ سے وہ علوم محفوظ رهیں - " اخوان الصفا " اس مجلس کا نام تها ' اور اسکے رسالے موجود هیں -

آج بهی ضرورت ہے کہ ایک مجلس " اخوان الصفا " قائم هو ، هماری سر زمین سے علم هجرت کرچکا ہے - اب دوبارہ اُسے دعوۃ دیکر بلانا چاهیے :

هزار بار برو صد هزار بار بیا !

پچهلے دنوں کسی ایسی صحبت کا خیال هوا تها اور اسی لیے " اخوان الصفا " لکهوا کر اسکا بلاک بهی بنا لیا تها - جناب مولانا کی تجویز اسی کے ذیل میں شائع کردیتا هوں - اگر قابل اطمینان صورت اختیار کرلے تو میں اپنا پرائیوٹ کتب خانہ جسمیں تقریباً اکثر علوم اسلامیہ و عربیہ کا ذخیرہ ہے اور جسکی قیمت سات آٹهہ هزار روپیہ سے کسی طرح کم نہوگی ' دار المصنفین کیلیے وقف کر دینے کیلیے طیار هوں -

تقریباً هر ماہ اسمیں کتابوں کا اضافہ هوتا رهتا ہے -

پانچ سو روپیہ کا ایک نیا ذخیرہ مطبوعات یورپ عنقریب پہنچنے والا ہے - اس طرح ممکن ہے کہ پیشکش کے وقت اُسکی حیثیت موجودہ حالت سے المضاعف هو -

افسوس کے نقد اعانۃ سے مجبور هوں ورنہ مولانا کا اتباع کرتا -

ایک اهم تجویز

خدا کا شکر ہے کہ ملک میں تصنیف و تالیف کا مذاق پهیلتا جاتا ہے اور قابل قدر ارباب قلم پیدا هوتے جاتے هیں ' لیکن با این همه اس گروہ میں زیادہ تعداد اُن لوگوں کی ہے جنکو مصنف کے بجاے مضمون نگار یا انشا پرداز کہنا زیادہ موزوں هوگا ' کیونکہ ان کی مستقل تصنیفیں نہیں هیں ' بلکہ معمولی رسالے یا مضامین هیں -

اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ ان کو اعلی درجہ کی تصنیف کی قابلیت نہیں ' بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ اعلی درجہ کی تصنیف کے لیے جو سامان درکار ہے وہ مہیا نہیں ہے - ان میں سے اکثر کے پاس کتابوں کا ذخیرہ نہیں ' جو انتخاب اور استنباط و اقتباس کے کام آے - اتفاق سے اگر کوئی مقامی کتب خانہ موجود ہے تو دل جمعی کے اسباب نہیں کہ اطمینان سے چند روز وهاں رهکر کتابونکا مطالعہ اور اس سے استفادہ اور نقل و انتخاب کرسکیں - ان باتونکے ساتهہ کوئی علمی مجمع بهی نہیں کہ ایک دوسرے سے مشورہ اور مبادلہ خیالات هوسکے -

ان مشکلات کے حل اور تصنیف و تالیف کی ترقی کے لیے ضرور ہے کہ ایک وسیع دار التصنیف اصول ذیل کے موافق قایم کیا جاے :

(۱) ایک عمدہ عمارت " دار التصنیف " کے نام سے قایم کی جاے جسمیں ایک وسیع هال کتبخانہ کے لیے هو اور جسکے حوالی میں ان لوگوں کے قیام کے لیے کمرے هوں جو یہاں رہ کر کتبخانہ سے فائدہ اُٹهانا اور تصنیف و تالیف میں مشغول رهنا چاهتے هوں -

(۲) یہ کمرے خوبصورت اور خوش وضع هوں ' اور اُن مشہور مصنفین کے نام سے موسوم هوں جو تصنیف کی کسی خاص شاخ کی موجد اور بانی فن هیں -

(۳) ایک عمدہ کتب خانہ فراهم کیا جاے جس میں کثرت تعداد هی پر نظر نہو بلکہ یہ امر بهی ملحوظ رہے کہ جس فن کی کتاب هو ' نادر اور کامیاب هو -

(۴) تصنیفی وظایف قائم کیے جائیں اور وظیفہ عطا کنندہ کے نام سے موسوم کیا جاے ' یہ وظایف یا ماهوار هونگے یا کسی تصنیف و تالیف کے صلہ کے طور پر دیے جاوینگے -

(۵) جو لوگ کم از کم پانسو روپیہ یکمشت عطا فرمائینگے ان کے نام اس عمارت پر کندہ کیے جائینگے - میں یہ تجویز بالکل ایک سرسری صورت میں پیش کرتا هوں ' اور چاهتا هوں کہ سردست محض ایک خاکہ کے طور پر اسکی بنیاد قائم هو جاے جو رفتہ رفتہ خود بخود وسعت حاصل کرتی جائیگی - اس بات کا مجهکو اطمینان ہے کہ ریاست هاے اسلامی سے اس کے لیے ماهواریں مقرر هوسکینگی - سردست هم کو صرف دس هزار روپیہ درکار ہے جس سے ایک مختصر تعمیر کی بنیاد ڈال دی جاے - اصلی فنڈ کیلیے پچاس هزار روپیہ کا تخمینہ کیا گیا ہے -

(۶) دس هزار کی رقم میں ' میں سردست ایک هزار روپیہ اپنا پیش کرتا هوں - اور میں اسبات کا بهی مستدعی هوں کہ جن بزرگوں کو میری تجویز سے دلچسپی هو مجهہ سے خط و کتابت فرمائیں ' اور مناسب مشورہ سے میری همت افزائی کریں - نیز ایڈیٹران همدرد ' وطن ' پیسہ اخبار ' مشرق ' البشیر ' وکیل ' وغیرہ سے درخواست ہے کہ اس تجویز کو اپنے اپنے اخباروں میں شائع فرمادیں -

(شبلی نعمانی - لکهنو)

شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - دي لیٹ بیرسٹـر ایٹ لا کی میـڈیکل جیـورس پروڈنس

یعني طب متعلقـہ مقـدمـات عـدالت پـر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھہ لکھا جاے یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ہے جس مین قانون اور طب کے باہمي تعلقات سے بحث کي جاتي ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مبلحث قانوني و طبي ہیں جو عدالتي انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے ہیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي ہے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق ہوتي ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خوراني وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري ہے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسي بے گناہ کو سزا ہوجاتي ہے اصل مجرم رہا کردیا جاتا ہے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے ہمیشہ مقدمات کے خراب ہوجانیکا اندیشہ لگا رہتا ہے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاہي حاصل ہوتي ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا ہوجاتي ہے جنپر

عـدل و انصاف کا انحصار ہے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک ہیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمـد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے ہیں ' جسکي وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداري مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً

مقـدمات قـتـل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) ہلاکت کي جوابـدہي (۳) شہادت قرینہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسي یا گـلا گھونٹنا وغیرہ -

عـورتـوں کے مـتـعـلـق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشي (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان -

امـــور مختلفـــہ کے متعلـــق

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانوني نظائر بھي مندرج ہیں جس کي وجہ سے ہر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ہوگئي ہے - اور ساتھہ ہي ساتھہ اس کا بھي پتہ چل جاتا ہے کہ ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاہر ہوتي ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھي اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے ہر انسان کي سمجھہ میں آتا ہے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذہن نشیں ہوجاتے ہیں -

مدت ہوئي کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع ہوئي تھي ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمي پوري ہوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري ہوئي جو بنظر علمي قابلیت اور ہمہ داني کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداري کاروبار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھہ کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي ہے اور (۳۸۰) صفحے ہیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھي ' مگر اب سلم فائدہ کي غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ہے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد دکن سے مل سکتي ہے -

مـولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتـابیں

(از مـولانا شبلـي نعمـاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے ہاتھہ کي دو سطریں ہات آجاتي ہیں تو اہل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا - اہل ملـک کي خـوش قسمتي ہے کہ مـولوي عبـد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شائع ہوئي ہیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تـک ہندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو ہـزاروں اوراق کے الٹنے سے بھي ہات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کي وجہ سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا' اور صرف چند اشتہاري جملوں پر اکتفا کرتا ہوں - لیکن مجھے امید ہے کہ شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نہ ہونگے - قیمت ہر دو حصہ حسب ذیل رکھي گئي ہے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک

سـرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ ہے :—

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کي مشہور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیہ - قیمت حال ۳۰ روپیہ

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیہ

ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعہ مصر مجلد ۳۰ روپیہ

مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیہ

المشتہر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیـدر آباد دکن

حسنِ قبول

وہ پھول چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

[illegible]

سے ثابت کیا جا سکتا ہو۔

چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

جناب نواب وقار الملک بہادر فرماتے ہیں میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب [illegible]

جناب [illegible] سید شرف الدین صاحب [illegible] تاج روغن [illegible]

[illegible]

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب اکبر الہ آبادی فرماتے ہیں۔

[illegible]

چند مشہور اطباء کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب دہلوی فرماتے ہیں [illegible]

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب [illegible] لکھنؤ فرماتے ہیں۔

[illegible]

چند مستند اخبارات ہند کا حسنِ قبول

الہلال کلکتہ [illegible]

[illegible]

روزانہ زمیندار لاہور جلد ۳ - نمبر [illegible] اپریل [illegible] حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خاں صاحب دہلوی [illegible] تاج مینوفیکچری دہلی [illegible] ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آرائش و زیبائش کا خاص شوق رکھتے ہیں۔

تاج روغن بادام دو آتشہ - تاج روغن زیتون و یاسمن

فی شیشی ۸ؔ — فی شیشی ۱۲ؔ

تاج روغن آملہ و بنولہ

فی شیشی ۱۲ؔ

(نوٹ) [illegible]

تھوڑے مقامات میں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے

المشتہر
منیجر دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر دہلی)

مشاہیر اسلام رعایتی قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلی قیمت ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بو علی قلندر پانی پتی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلانی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصری ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۴) حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۷) حضرت امام بخاری ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی ۴ آنہ رعایتی ۶ پیسہ (۱۹) شمس العلماء آزاد دہلوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۱) شمس العلماء مولوی نذیر احمد ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲۲) آنریبل سر سید مرحوم ۵ رعایتی ۲ آنہ (۲۳) رائٹ آنریبل سید امیر علی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبد الحمید خان غازی ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۶) حضرت شبلی رحمۃ اللہ ۴ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۷] کرشن معظم ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابو الخیر ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیری ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابو نجیب سہروردی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالد بن ولید ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۳۲] حضرت امام غزالی ۹ آنہ رعایتی ۲ آنہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ آنہ رعایتی ۹ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعی ۹ آنہ رعایتی ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام جنید ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتی ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ۳ - آنہ رعایتی ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتی ۵ - آنہ - رعایتی ۲ آنہ (۴۰) غازی عثمان پاشا شیر پلیونا اصلی قیمت ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ - سب مشاہیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کی قیمت یکجا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ - آنہ - (۴۰) پنجاب کے اولیاء کرام کے حالات ۱۲ - آنہ رعایتی ۶ - آنہ (۴۱) آئینہ خود شناسی تصوف کی مشہور اور لاجواب کتاب خدا بینی کا رہبر ۵ آنہ - رعایتی ۲ - آنہ - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ رعایتی ۶ - آنہ - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۹ - آنہ - رعایتی ۳ آنہ - کتاب ذیل کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاودانی مکمل حالات حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی ۱ روپیہ ۸ آنہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اردو ترجمہ ڈیڑھ ہزار صفحہ کی تصوف کی لاجواب کتاب ۶ روپیہ ۷ آنہ [۴۶] ہشت بہشت اردو خواجگان چشت اہل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیہ ۸ آنہ [۴۷] رموز الاطباء ہندوستان بھر کے تمام مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگی معہ انکی سینہ بہ سینہ اور صدری مجربات کے جو کئی سال کی محنت کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور جن خریداران نے جن نسخوں کی تصدیق کی ہے انکے نام بھی لکھدئے ہیں - علم طب کی لاجواب کتاب ہے اسکی اصلی قیمت چھ روپیہ ہے اور رعایتی ۳ روپیہ ۸ آنہ [۴۸] الجریان اس نامراد مرض کی تفصیل تشریح اور علاج ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازی کا رسالہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد اُستاد کے انگریزی سکھانے والی سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیہ (۵۱) اصلی کیمیا گری یہ کتاب سونے کی کان ہے اسمیں سونا چاندی رانگ سیسہ - جستہ بنانے کے طریقے درج ہیں قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

ہندوستانی دواخانہ دہلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اِس کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار' صفائی' ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت (خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ - دہلی

درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یہ سخت سردی کے موسم میں تندرست انسان جاں بلب ہو رہا ہے - سردی ہٹانے کیلیے سر سر بند و بست کرتے ہیں - لیکن بد قسمتی سے دمہ کے مرض کی حالت ناگفتہ بہ ہے - تکلیف دمہ سے پریشان ہوتے ہیں - اور رات دن سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلتا ہے - اور نیند تک حرام ہو جاتی ہے - دیکھیے ! آج اوسکو کسقدر تکلیف ہے - لیکن افسوس ہے کہ اس لا علاج مرض کا بازاری ادویہ زیادہ تر نشیلی اجزاء دھتورہ - بھنگ - بلدونا - پرتاسرای - آؤڈائڈ دیکر بنتی ہے - اسلیے فائدہ ہونا تو در کنار مریض بے موت مارا جاتا ہے - ڈاکٹر برمن کی کیمیائی اوصول سے بنی ہوئی - دمہ کی دوا انمول جوہر ہے - یہ صرف ہماری ہی بات نہیں ہے - بلکہ ہزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح ہیں - آپنے بہت کچھہ خرچ کیا ہوگا - ایک مرتبہ اسکو بھی آزما لیں - اسمیں نقصان ہی کیا ہے ؟ پوری حالت کی فہرست بلا قیمت بھیجی جاتی ہے - قیمت ۲ روپیہ ۳ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن منبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

[۱۹]

مسیحا کا
موہنی کسم تیل
سر کے بالوں کیلیے
نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کر دیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی لطافت اور خوشبو کے دیر پا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا انٹی ملریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعۂ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ

خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ کلتیاں بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے ' نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت ' بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر
ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۴۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت
ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس ہزار " یعنی اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس ہزار آدمیوں کی نظر سے گذر جاے ' جس میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ ہوں ' تو اسکی صرف ایک ہی صورت ہے - یعنی یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ ہے کہ الہلال کے خریدار پچاس ہزار کیا معنی پچیس ہزار بھی نہیں ہیں - لیکن ساتھہ ہی اس امر کی واقعیت سے بھی آجکل کسی با خبر شخص ' کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس ہزار سے زائد انسانوں کی نظر سے ہر ہفتے گذرتا ہے -

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپی ہوئی چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتی ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے ' اور یہ قطعی ہے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

منیجر الهلال ۱-۷ مکلوڈ اسٹریٹ - کلکتہ -

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکلف بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ.
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۳۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

الہلال

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly " " 4-12

نمبر ۷ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری . — جلد ۴
Calcutta : Wednesday, February 18, 1914.

فہرس

تصاویر

الاسبوع

جزائر کے متعلق دول کی یاد داشت قسطنطنیہ اور اتھینس میں پیش ہوگئی ' تینیڈوس ' امبروس ' اور کیسٹیلا زیزو کے تمام جزائر یونان کو اس شرط پر دیے گئے ہیں کہ وہ اس امر کی ضمانت کرے کہ ان جزائر میں بحری مرکز نہ بناے جائینگے اور نیز یہ کہ مسلمانوں کے حقوق کا احترام کیا جائیگا -

دولت عثمانیہ اور یونان دونوں کے جواب آ گئے ہیں - یہ دونوں جواب گول ہیں - دولت عثمانیہ کا جواب پرزور ہے - باب عالی نے لکھا ہے کہ اسکو امید تھی کہ جو جزائر کہ ابنائے کے قریب ہیں یا ایشیاء کوچک کا جزء ہیں انکا فیصلہ دول اس طرح کرینگی کہ جن سلطنتوں کا ان سے تعلق ہے انکے مصالح کے موافق ہوگا . . . . . وہ (باب عالی) فرائض امن کو مانتا ہے مگر اس وقت تک جب تک مطالبات جائز حدود سے باہر نہ ہوں -

مارکش الجیمدی ریڈنگ کا بیان ہے کہ مسئلۂ تخت البانیا کا حل روبہ ترقی ہے - اسٹریا اور اطالیا نے البانیا کے واسطے قرض کی ذمہ داری لیلی ہے - دوسری سلطنتیں بھی پچاس ہزار اسٹرلنگ تک کی ذمہ داری کے لیے تیار ہیں -

وینس میں اطالیا کے جنگی جہاز " کورنلر " کا انتظار کیا جارہا ہے جو اسلیے آ رہا ہے کہ ڈارس کے ہمراہ بغرض حفاظت رہے - شہزادہ والڈ ڈارس ہی میں دو روز جائینگے -

رویٹر نے یہ افواہ مشہور کی تھی کہ اگر بلغاریا اور دولت عثمانیہ کا زیر تجویز اتحاد مکمل ہوگیا تو رومانیا اور سرویا یونان کے ساتھ ہونگے - مگر موسیو وینزلوس وزیر اعظم یونان نے اپنے سفر یورپ سے واپس آنے کے بعد وزراء کو یقین دلایا ہے کہ سرویا ' رومانیا ' اور یونان کی مفاہمت کی وجہ سے بلقان کی حالت سابقہ محفوظ ہوگئی ہے - اب یونان اور دولت عثمانیہ میں پیچیدگیوں کا پیدا ہونا نا ممکن ہے -

۱۶ ماہ حال کو یونانی وزراء میں بہت سے امور میں مباحثہ ہوا ' جس میں بیڑے کی فوری ترقی بھی شامل ہے -

ایشیاء کوچک میں اصلاحات کے متعلق دولت عثمانیہ روس اور جرمنی میں آخری فیصلہ ہوگیا ہے - بطلس اور ارض روم کی ہنگامی مجالس میں نصف مسلمان اور نصف غیر مسلمان ممبر ہونگے - خربوت ' سیواس ' اور دیاربکر کی مجالس میں اعضاء کی تعداد آبادی کی نسبت سے ہوگی -

پارلیمنٹ کا افتتاح ہوگیا - دار العلوم اور دارالامراء دونوں میں ہوم رول بل کے متعلق نہایت گرم مباحثے ہوے - مسٹر لوید جارج نے کہا کہ " السٹر کے متعلق تجاویز کو حکومت اپنی ذمہ داری پر پیش کریگی یہ ایک گراں ترین ذمہ داری ہے جو کسی حکومت پر عائد ہوئی ہے - اگر مخالف جماعت اسکی مخالفت کرتی ہے تو وہ اسکے نتائج کی ذمہ دار ہے " - سر ایڈ ورڈ کیرسن نے کہا کہ اگرچہ یہ تجویز کیا گیا کہ السٹر کو علحدہ کردیا جائے تو میں فوراً السٹر سے ہونگا اور انکے متعلق گفتگو کرونگا لیکن اگر السٹر کو بزور قبل پارلیمنٹ کے ماتحت دیا گیا تو شخصی نتائج کو نظر انداز کرکے میں مقاومت کی پالیسی میں لوگوں کا آخر تک ساتھہ دونگا - مسٹر بونر لا نے کہا کہ السٹر کو بل کے حدود سے ضرور نکلنا چاہیے - مسٹر ایسکویتھہ خانہ جنگی روکسکتے ہیں اسطرح کے تجاویز ایسے ہوں کہ اہل السٹر اسکو منظور کرسکیں - یا خود السٹر جائیں -

بالآخر یہ طے ہوا کہ ووٹ لیے جائیں - مسٹر والٹر لانگ کی ترمیم کے متعلق ووٹوں کی تعداد کا استقبال مخالف جماعت کی طرف سے استعفادہ کے نعروں میں ہوا -

اطلاع

ایڈیٹر الہلال بعض ضرورتوں سے سفر میں ہیں مقالۂ افتتاحیہ وقت پر موصول نہیں ہوسکا اسلیے یہ پرچہ اسکے بغیر نکلتا ہے - انشا اللہ تعالے آئندہ نمبر کی ترتیب بدستور سابق ہوگی -

(سب ایڈیٹر)

الہلال کی ششماہی مجلدات

قیمت میں تخفیف

الہلال کی شش ماہی جلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتی تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو ' اسکی قیمت صرف پانچ روپیہ کردی گئی ہے -

دوسری اور تیسری جلدیں مکمل موجود ہیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا علم فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رہگئی ہیں -

(منیجر)

اطلاع

خط وکتابت میں خریداری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرماویں

تم سوتے سوتے اُٹھے تو دیکھو ! تمہارے لیے بھی عظیم آزمایشیں شروع ہوگئیں - سب سے پہلے طرابلس کا واقعہ آیا - پھر جنگ بلقان شروع ہوگئی - اسکے بعد کانپور کا روز خونیں آئا اور مسجد مقدس مچھلی بازار کا حادثہ پیش آیا - اسمیں فی الحقیقت مدعیان حیات کیلیے بڑی ہی آزمایش تھی - تم ان سب سے کسی نہ کسی طرح گذر گئے - اب تم نے چاہا تھا کو کچھہ دیر کیلیے سستالیں :

یعنی آگے بڑھیں گے دم لیکر

لیکن آزمایش کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوگیا - شاید اس موسم میں تیز و تند ہوائیں زیادہ چلیں اور آندھیوں اور طوفانوں کا بھی بہت زیادہ زور ہو - اس سلسلے کی سب سے پہلی صدمہ ہمت آزما " زمیندار پریس " لاہور کا واقعہ ہے -

فهل من مجیب ؟

" زمیندار پریس " کے واقعہ کو اسکی اصلی روشنی میں دیکھنا چاہیے - وہ نہ تو زمیندار نامی ایک اخبار کا مسئلہ ہے اور نہ ہی کسی فرد واحد کا - بلکہ امروز قانون کے بیجا استعمال اور جبر و تشدد کے ذریعہ موجودہ تحریک کے مقابلہ کا سوال ہے - فرض کرو کہ یہ سلوک زمیندار کے سوا کسی دوسرے اخبار کے ساتھہ کیا جاتا - جب بھی مسئلہ کی صورت بعینہ رہی ہوتی جو اب ہے - البتہ زمیندار کی مخصوص حالت نے واقعہ کو زیادہ اہم اور موثر بنا دیا ہے -

میں یہ نہیں جانتا کہ کل کو کیا ہوگا مگر بتلا سکتا ہوں کہ کام کرنے والوں کیلیے ترتیب عمل کیا ہونی چاہیے ؟

(۱) یہ مسئلہ در اصل پریس ایکٹ کا مسئلہ ہے اور جب تک حاتم طائی کے قصہ کا دیو زندہ ہے ' اُس وقت تک جنگل کے ہر مسافر کو ہلاکت کیلیے آمادہ رہنا پڑیگا - پس پریس ایکٹ کے متعلق آخری مرتبہ ایک متحدہ جد و جہد کی ضرورت ہے - یہاں بھی اور انگلستان میں بھی جلسے ہونے چاہئیں - قانونی پہلو سے بکثرت بحث کرنی چاہیے - یکے بعد دیگرے باوجود ناکامی ' کونسل میں باشکال مختلفہ اسی سوال کو چھیڑتے رہنا چاہیے - ایک مرکزی انجمن ہونی چاہیے - اور آیندہ موسم قابل و کارکن آدمیوں کو انگلستان میں بسر کرنا چاہیئے -

(۲) زمیندار کو بہر حال بہت جلد دوبارہ جاری کرنا چاہیے ' خواہ کل کو وہ پھر بند ہی کیوں نہ کردیا جائے - زندہ آدمی ٹھوکر کھاکر گرتا ہے مگر پھر اُٹھتا ہے - دس مرتبہ گریگا تو دس مرتبہ اُٹھے گا بھی - لیکن کسی لاش کو اُٹھا کر کھڑا بھی کردو ' جب بھی کھڑی نہ رہسکے گی - قومی جد و جہد حیات کی بعینہ یہی مثال ہے -

(۳) بہتر تھا کہ اسکے لیے چندہ نہوتا بلکہ ایک کمپنی قائم کی جاتی ' لیکن چندہ ہورہا ہے اور اُسکی تکمیل میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے ' تاکہ جہاں تک جلد ہوسکے ' زمیندار جاری ہو جاے - یہ زمیندار نامی ایک اخبار کا سوال نہیں ہے بلکہ اسکا کہ مسلمان جو چاہتے ہیں اُسکے لیے کچھہ نہ کچھہ انتظام کر بھی سکتے ہیں یا نہیں ؟

امر اول کے متعلق کوششیں ہورہی ہیں مگر اصل کام باقی ہے - میں نے پچھلے دنوں پریس ایسوسی ایشن کی تحریک کی تھی - وہ تسلیم بھی ہوگئی لیکن اس وقت تک اپنی مجوزہ کانفرنس منعقد نہ کرسکی - اب معلوم ہوا ہے کہ پوری قوت اور جمع اسباب کے ساتھہ کام شروع ہونے والا ہے - افسوس کہ میں تعداد امور و اشغال کا مقابلہ کرتے کرتے تھک گیا ہوں اور اب صرف ایک ہی کا ہوکر رہسکتا ہوں -

امر دوم یعنے اجراء زمیندار کے لیے بھی کوشش ہورہی ہے - لاہور میں جو نیا ڈکلیریشن دیا گیا تھا ' اسپر دوہزار روپیہ کی ضمانت طلب ہوئی ہے -

دہلی میں ایک جلسہ ہوا اور پانچ ہزار تک زر امانت فراہمی کا وعدہ کیا جارہا ہے -

اس وقت دو قوتیں باہم دگر مقابل ہیں - ایک زمیندار کو بند کرچکی ہے ' دوسری دوبارہ جاری کرنا چاہتی ہے - پہلی کے پاس قوت ہے دوسری کے پاس حق - دیکھنا یہ ہے کہ دونوں میں کون کامیاب ہوتا ہے ؟ والله یؤید بنصرہ من یشاء - ان فی ذلک لآیات لقوم یومنون -

طلب اعانت

مسلمانان عالی ہمم سے

مسلمانان صوبۂ بنگال و دیگر حصص ہند کو غالباً اس بات کی خبر بذریعہ اخبارات ملچکی ہوگی کہ مسلمانان موضع بروا علاقہ سب ڈویژن سیتا مڑھی ضلع مظفر پور میں قریب دس برس کے زمانے سے اپنے یہاں کے ہندوں کے ظلم و تعدی سے سختیاں جھیل رہے ہیں - فوجداری خون کے مقدمہ میں سزایابی کے بعد جو ہائیکورٹ سے خلاف مسلمانوں کے فیصل ہوا ' اب دیوانی مقدمہ کے مظلمہ میں گرفتار ہیں ' جو بصیغہ اپیل اسوقت ہائیکورٹ کلکتہ میں زیر تجویز ہے - یہ مقدمہ صرف واسطے استقرار حق قربانی کے مسلمانوں نے منصفی سیتا مڑھی میں دایر کیا تھا ' جہاں سے خلاف انکے فیصل ہوا ' مگر بر طبق اپیل ڈسٹرکٹ جج صاحب مظفرپور نے مسلمانوں کے حقوق قربانی کی نسبت ڈگری دیدی ہے - اب ہندوں نے اپیل ہائیکورٹ کلکتہ میں دایر کی ہے - اسمیں صرفہ کثیر کی ضرورت ہے جسکا انجام بغیر امداد اہل اسلام ہونا غیر ممکن ہے ' اسلیے محض الله کے واسطے آپلوگوں کی خدمت میں عرض ہے کہ جس سے جو کچھہ ہوسکے حضرات ذیل کے پاس عنایت فرما کر عند الله ماجور ہوں - وما علینا الا البلاغ -

اسماء گرامی ان حضرات جنکے پاس زر چندہ عنایت فرمایا جاے :

جناب مولانا حافظ محمد عبد العزیز صاحب محدث - رحیم آباد ڈاکخانہ تاجپور ضلع دربھنگہ -

جناب مولانا ضیاء الرحمن صاحب امام مسجد نمبر ۹ رقو سرکار لین کولو ٹولہ کلکتہ -

جناب مولوی عبد الله تاجر چرم - راجو پٹی - سیتا مڑھی - ضلع مظفرپور -

المشتـــہر

شیخ نبی بخش مختار سیتا مڑھی - ضلع مظفرپور

اطلاع

چونکہ ۲۴ جنوری کے شب کو بدمعاشوں نے آگ لگادی اسلیے دفتر پیسہ اخبار ان فرمایشوں کی تعمیل سے قدرتاً مجبور ہے جسکے لیے ۲۵ جنوری کا روز مقرر تھا -

منیجر

افکار و حوادث

شکست طلسم

اصبروا ورابطوا ! !

الحمد للہ کہ حادثۂ " زمیندار " کے متعلق ہر طرف سے صدائیں آٹھہ رہی ہیں - متعدد مقامات میں جلسے منعقد ہوچکے ہیں ' اور انکا سلسلہ برابر جاری ہے - کلکتہ میں " پریس ایسوسی ایشن " کے طرف سے ہندو مسلمانوں کا ایک عظیم الشان متحدہ جلسہ قریں حال میں منعقد ہونے والا ہے ' جو اب تک منعقد ہوچکا ہوتا اگر بعض موانع پیش نہ آگئے ہوتے - علی الخصوص کونسل کی شرکت کی وجہ سے مسٹر سریندرو ناتھہ بینرجی کی پیہم غیر موجودگی جو موجودہ ایام تعطیل میں پیش آتی رہی -

غالباً اس جلسے کے پریسیڈنٹ ہندوستان کے مشہور فاضل ڈاکٹر راش بہاری گھوش ہونگے -

---

اس سے بھی اہم تر اور اصلی کارروائی یعنی دوبارہ اجرا کی سعی بھی برابر جاری ہے ' اور کارپردازان زمیندار کا ایک وفد دورہ کررہا ہے - نواب وقار الملک بہادر قبلہ نے اس بارے میں جو تحریر شائع فرمائی ہے ' اور اپنا قابل احترام چندہ پیش کیا ہے وہ خاص طور پر قابل ذکر ہے -

---

لیکن وقت کا اصلی سوال یہیں تک پہنچکر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ وہ بدستور باقی ہے :

بایں کہ کعبہ نمایاں شود ز پا منشیں
کہ نیم گام جدائی ہزار فرسنگ ست !

بہت سے لوگ ہیں جو اپنے اوپر گرد طرح طرح کی مجبوریوں کا حصار پاتے ہیں ' اور اسلیے صاف صاف زبان میں اصلیت ظاہر نہیں کرتے یا نہیں کرسکتے ' مگر میرے لیے تو اس قسم کی کوئی مجبوری نہیں ہے ؟ پھر میں کیوں خاموش رہوں ؟

میرے عقیدے میں ضرورت اور وقت ' جب حق کے ساتھہ جمع ہوجائیں تو پھر خدا کے اس بنائے ہوے سقف نیلگوں کے نیچے کوئی شے ایسی نہیں جو اعلان کیلیے " مجبوری " ہوسکے ' اور اگر ہو تو وہ تمہارے حس کا قصور ہے - " اعلان حق " کے وجوب کا بطلان نہیں ہوسکتا -

میں موجودہ حالت کو کبھی بھی ایسی تعبیرات باطلہ سے مخفی نہیں کرسکتا ' جس سے اسکی اصلی حقیقت پر پردے پڑ جائیں - اگر تم کسی خوں چکاں نعش پر ایک ریشمی لحاف ڈالدوگے تو کیا لوگ مان لینگے کہ مردہ لاش نہیں ہے ' زندگی کی خواب فرشیں ہے ؟

ہاں ' جیسا کہ میں نے ہمیشہ کہا ہے ' آج بھی کہتا ہوں -

" مسلمانان ہند آج اپنی زندگی کی سب سے بڑی مشکل منزل سے گذر رہے ہیں ' جہاں خطرے بہت اور کمین گاہیں قدم قدم پر ہیں - فرصت مفقود ہے اور مہلت نابود - بیداری غیر منقطع اور مستعدی پیہم چاہیے - یہ ایک دائمی آزمایش کا مرحلہ ہے جہاں سکون ایک دم کیلیے بھی میسر نہیں - ایک آزمایش ختم نہوگی کہ دوسری آزمایش شروع ہو جائیگی - یہ جاں نثاری کی زندگی اور قربانی کی بستی ہے - یہاں زندگی اسی کیلیے ہے جسکا دل قربانی کے ہر سوال کا جواب دے اور جسکا ہاتھہ بخشش و نثار سے کبھی بھی نہ تھکے - حتی کہ لوٹنے والے لوٹتے لوٹتے تھک جائیں پر دینے والونکو لٹنے اور قربان ہونے سے سیری نہو !

سخت جانی تو نہ ہمت ہاریو ہنگام قتل
دیکھنا ہے ' زور کتنا بازوے قاتل میں ہے !

جنگ کی اصلی گھڑیاں وہی ہوتی ہیں جب مقابلہ شروع ہوتا ہے ' اور درخت جب تک ابتدائی نشوونما کے مرحلے میں ہے ' اسی وقت تک زیادہ دیکھہ بھال کی ضرورت ہے - مسلمانوں کی کشاکش حیات کا معرکہ شروع ہوا ہے ' اور بیداری کے بیج نے ابھی صرف چند نازک شاخیں ہی پیدا کی ہیں ' پس اگر آج اسکی حفاظت نہ کی گئی جبکہ وہ پیدا ہوا ہے ' تو کیا کل کو اس زمین کی حفاظت کروگے جہاں ایک پامال شدہ پودے کے آثار ہلاکت کے سوا اور کچھہ نہوگا ؟ فاتقوا اللہ یا اولی الالباب !

میں نے ابھی کہا کہ یہ آزمایشوں کی منزل اور قربانیوں کی زندگی ہے ' اور ایسا ہوگا کہ ایک آزمایش ختم نہوئی ہوگی کہ دوسری شروع ہو جائیگی - اب میں زیادہ کھول کر کہتا ہوں کہ گری ہوئی قوموں کے اٹھنے کا اور سونے والوں کے ہشیار ہونے کا اصلی راز اسی میں ہے - وہ جب اٹھتے ہیں تو سلانے والے مثل اس خونخوار شکاری کے جو یکایک اپنے صید گرفتار کو آزاد ہوتا دیکھے ' پوری قوت اور کامل تیزی سے تعاقب کرتے ہیں ' اور پھر یکے بعد دیگرے گرفتاری کی ہر تدبیر عمل میں لاتے ہیں -

ایسی حالت میں آزادی اسی کو نصیب ہوتی ہے جو بہت نہ ہارے اور برابر دوڑتا ہی رہے ' کیونکہ اگر تھک کر گر پڑیگا تو پھر شکاری کے پنجہ سے رہا نہوسکے گا - آگے قدم قدم پر دام ملیں گے ' اور اسکی ہر جست کے ساتھہ ایک کمند بھی پھینکی جائیگی - اگر کہیں بھی اسکا پانوں الجھا اور ایک لمحہ کیلیے بھی اس کی رفتار رکی ' تو پھر اسے کبھی بھی آزادی نصیب نہوگی ' کیونکہ قاعدہ ہے کہ جو شکار ایک مرتبہ چھوٹ کر پھر پھنستا ہے ' اسکے ہاتھہ پانوں زیادہ مضبوط رسیوں سے باندھے جاتے ہیں - اس نے خود بیدار ہوکر شکاری کو بھی بیدار کردیا ہے : وتلک الامثال نضربہا للناس لعلہم یتفکرون !

پس اگر آزمایشیں متواتر ہیں ' اور مہلت و فرصت مفقود ہے تو اس سے گھبرانا عبث ہے ' کیونکہ جس منزل سے گذر رہے ہو ' وہاں ایسا ہونا لکھدیا گیا ہے - یہ بچوں کا کھیل نہیں ہے - قومی زندگی اور حیات سیاسی کی تعمیر ہے - یہاں کام مسلسل اور محنت لگاتار ہونی چاہیے - ایک آزمایش کا جواب ابھی نہیں دیچکوگے کہ ساتھہ ہی دوسری صداے جاں طلبی سنائی دیگی - یہاں صرف راحت کے دشمن اور فرصت کے فراموشکار ہی قدم رکھہ سکتے ہیں - جنکی ہمت دو چار آزمایشوں ہی سے تھک جانے والی ہو اسکی بزدلی کے دکھہ کا صرف ایک ہی علاج ہے - یعنے راہ سے ہٹ جاے تا اوروں کیلیے ٹھوکر کا پتھر نہ بنے :

گریزد از صف ما ہر کہ مرد غوغا نیست
کسیکہ کشتہ نشد از قبیلۂ ما نیست

اموي موالید) باهم برسرپیکار هوتے تھے - لوگ دونوں طرف تھے' سفید پوش بھي هوتے تھے' اور سیاہ پوش بھي - یہاں تـک کہ سیاهي سواد عراق پر چھا گئي' اور پھر تمام عالم پر علم بنکے لہرائي - باستثناء اندلس کہ وہ عبد الرحمن داخـل کي بدولت پھر اموي هوگیا اور اسکے جھنڈوں کا رنگ سبز هي رها - جیسا کہ ان پس ماندہ یادگاروں کے دیکھنے سے معلوم هوتا ہے' جو مدرید اور اسپین کے عجائب خانوں میں محفوظ هیں -

اهل اندلس نے اپني سلطنت کے زمانے میں سیاہ رنـگ سے یہاں تک نفرت کي' کہ اسکو غم و سوگ میں بھي استعمال نہ کیا - وہ سوگ میں صرف سفید کپڑے پہنتے تھے' تاکہ وہ مصائب و نوائب میں بنو عباسي کے مشابہ نہ هوں -

آجکل امریکہ کي ایک نوجوان خاتون کے هاتھوں اهـل اندلس کے سوگ کي یاد تازہ هوئي ہے چنانچہ معلوم هوا ہے کہ وہ از راہ تبرع سوگ کے زمانے میں سفید کپڑے پہنیگي -

میرا اشارہ امریکہ کے کرور پتي مسٹر استوارٹ کي بیوہ کي طرف ہے -

اسکا شوهر حـال میں ٹائٹنـک کے ساتھہ غرق هوگیا ہے وہ خود بھي عنفوان شباب میں ہے اس کا خیال ہے کہ دنیا کے عام دستور کے بموجب اسے سیاہ پوش هوکے اپنے حسن کو بد نما نہ کرنا چاهیے' اسلیے اس نے سفید پوشي اختیار کي ہے -

پس کوئي ہے جو مجھسے کہے کہ وہ مجتہدہ نہیں بلـکہ عرب اندلس کي مقلدہ ہے ؟

سیاہ پوشي اور عورتوں کے متعلق ایک عجیب واقعہ یہ ہے کہ مصر کے خلیفہ فاطمي ظافر کو جب اسکے وزیر نے قتل کیا' تو اسکي عورتوں نے اپنے بالوں کي ایک لٹ صالح طلائع بن ازبک کے پاس بھیجدي - صالح اسوقت بنـدر گاہ ابن خصیب میں تھا - (یعني اسکا مدبر و منتظم تھا -) فوراً مـدد کے لیے روانہ هوا' اور اس نے یہ خیال کیا کہ خـلافت کي مدافعت اور حرم کي فریاد رسي کے لیے کسي نہ کسي بتدبیر سے اهل مصر اور مصري فوج کو متوجہ کرنا چاهیے - اسکے لیے اس نے یہ کیا کہ نیزوں کے سروں میں یہ بال اور جھنڈوں میں سیـاہ پرچم باندھے تاکہ خلیفـہ مقتول اور خاندان خلافت کے اندوہ و غم کا اظہار اور جنگ و انتقام کا اعلان هو - اس هیئت کذائي سے وہ قاهرہ میں داخل هوا - یہ ایـک عجیب و غریب فال تھي - یعني مصر سیاہ پوشوں (بنو عباس) کے پاس چلا گیا - لیکن ١٥ برس کے بعد عاضد آخرین خلیفـۂ فاطمي کے عہد میں صلاح الدین کے هاتھوں پھر وہ انکے پاس چلا آیا'

امیر المومنین Miramolin کے جھنـڈے کي پیـروي میں صلاح الدین کے جھنڈوں کا سرکاري رنگ بھي سیاہ تھا -

یہي حالت رهي یہاں تک کہ ممالیک کي سلطنت قائم هوئي' اور جھنڈوں کا رنگ زرد هوگیا - انکا ایک بہت بڑا زرد سلطاني جھنڈا تھا جسکا حاشیہ زرجوبي تھا' اور اسپر بادشاہ کے القاب لکھے هوے تھے - اسکے بعد ایک اور بہت بڑا زرد جھنڈا هوتا تھا - اسکے سرے پر بالوں کي لٹ هوتي تھي - یہي ہے جسکو " جالیش " کہتے هیں - اسکے بعد اور چھوٹے زرد جھنڈے هوتے تھے' جنکو " سنجق " کہتے تھے -

جب دولت عثمانیہ قائم هوئي تو سرکاري رنگ سرخ هوگیا جسکے وسط میں هلال منجذب هوتا ہے' جو هماري نظروں کو اپني طرف منجذب ہے' اور دشمنوں کو اپنے چہار طرف جمع کرتا ہے - بس اب اسوقت تو اسي کے نیچے ٹھہر جائیں اور باقي داستان کو نفرتریا دھریروں کے لیے چھوڑ دیں جو اگر خدا نے چاها تو اسکے بعد هونگي -

---

ختـم جنـگ کے اسـباب

انـکشاف حقیقت

شیخ سلیمان الباروني کي تصریح

(٢)

اخبارات نے یہ جو لکھا ہے کہ میں نے ترک جنـگ کے معاوضہ میں حکومت اطالیا سے کوئي رقم لي ہے' یا اسکي فرمائش کي تھي محض جھوٹ ہے - مجھے افسوس ہے کہ عالم صحافت میں ایسے اشخاص موجود هیں جو ایسے کھلے واقعات سے نا واقف هوتے هیں' اور از راہ تساهل اپنے اخبارات کے لیے ایسے کم درجہ کے لوگوں سے خبریں نقل کرتے هیں جو سچائي کي قدر و قیمت سے نا آشنـا محض هیں -

جس زمانے میں کہ هماري جنـگ عثماني و اطالي جنـگ تھي اسي زمانے میں حکومت اطالیا کو یہ معلـوم هو گیا تھا کہ میرا دامن اخلاق داغوں سے پاک ہے - اسلیے اسے کبھي یہ جرأت نہ هوئي کہ جسطرح اور لوگوں سے اس نے رشوت کا تذکرہ کیـا ہے اسیطرح مجھہ سے بھي کرے - شروع شروع میں جب اس نے بعض نہایت مخفي اشارے کیے تو میں نے انکا یہ جواب دیا کہ هـم اور همارے تمام آدمي صـرف اس خود مختـاري پر راضي هوسکتے هیں - جو همیں همارے سلطان المعظم نے عطا فرمائي ہے - ورنہ هم برابر مدافعت کرتے رهینگے' یہاں تک کہ قوت هم پر غالب هو اور همکو همارے وطن عزیز سے نکالدے -

جو جوابات میں اطـالوي سپـہ سالار کو بھیجے تھے ان میں سے ایک یہ ہے :

(حمـــد و نعت)

حضرت همام جناب سپہ سالار والي حکومت اطـالیہ و طـرابلس ارشدہ اللہ -

السلام علی حضرتکم - آپکو معلوم هونا چاهیے کہ میں نہ متلون المزاج هوں نہ غدار' نہ زرپرست هوں اور نہ اصلاح و تمدن کا دشمن - اگر آپکا جي چاهے تو یہ آپ ان سرداروں' قائم مقاموں' مدبروں' اور مجـاهدین سے جو میرے ساتھہ در شفانۂ' زاویہ' اور نواحي اربعہ میں تھے اور انکے علاوہ دوسرے لوگوں سے دریافت کر دیکھیں' آپکو خود هي حقیقت معلوم هو جائیگي -

میں تو ایک ایسا شخص هوں جو وطـن کي قـدر و قیمت' مذهب کي حقیقت' آزادي کي لذت' اور عزت کي فضیلت سے واقف ہے - اور سب تو سب سے زیادہ میري دلي تمنا ہے کہ میرا وطـن عزیز جامـۂ ترقي سے آراستہ هو' اسمیں ریلوے جاري هو' معـدنیات نکالے جائیں' (جو اسوقت تـک زمین کے طبقات میں مدفون هیں) - تجارت کي گرمبازاري هو' اور موجودہ علوم اور فنون بقدر ضـرورت شائع هوں (بشرطیکہ اسکے باشندوں کي عزت محفوظ رهے اور انکي جائز خود مختاري باقي رهے) -

جیسا کہ میں نے اپنے دیوان (البارودي) میں آج سے چند سال پہلے لکھا تھا - مجھے یہ ناپسند نہیں کہ ایک یوروپین خصوصاً همارا همسایہ اطالي اور ایک طرابلسي پہلو بہ پہلو چلیں' دونوں دوست هوں اور ایک پیدا وار سے فـائدہ اٹھـائے مـ ... ... '

مذاكـرۂ علميه

اثار عــرب

(۴)

الغازي كو انهوں نے Alguozil كہا (بعض لوگوں كا يه مسلـك هے كه يه لفظ الوزير سے ماخوذ هے) اس دوسري صورت ميں جيم كا اضافه كوئي تعجب انـگيز امر نهيں كه وه ان تمام عربي الفاظ كے ساتهه يهي كرتے هيں' جو واو سے شروع هوتے هيں - چنانچه الوضو كو Algand اور وادي الكبير كو Guadal Kivir -

على هذا Alguasil سے فرانسيسوں نے ان مجرموں كي نـگراني كے ليے جنهيں قيد سخت كي سزا ملي هو Argausin بنا ليا -

اهل يورپ نے عربوں كو سبطانه استعمال كرتے ديكها - يه ايك آلـه هے جس سے گولي پهينكے پرنـدوں كو مارتے هيں - اسے اهل اسپـين نے كہا Cerbatana اور Serratana اور اهل پرتـگال نے Sarabatana اور Saravatana كہا - رهے اطالي تو انهوں نے Cerbottana كہا اور فرانسيسيوں نے Sarbacane پر اكتفاء كيا - عجب نهيں كه اهل اسپين كا Zarabande اور فـرانسيسيوں كا Sarabande يه دونوں بهي اسي اصل سے مشتق هوں -

انهوں نے عربوں كو قاطعه استعمال كرتے ديكها - قاطعه ايك قسم كي چهري هے اسے كہنے لگے Cantean اور كيا عجب هے كه يه Cantena قط' قطع من قط يقط قطاً سے ماخوذ هو -

باقي خنجر تو اطـاليوں نے اسے Cangiars اور فرانسيسيوں نے Alfange كہا اور زغايه كو جو ايك قسم كا عربي برچها هے Zagaie كہا -

قاعده يه هے كه فوج بوق كي آواز پر جمع هوتي هے - ليكن جب اهل اسپين نے اس لفظ كو اپني زبان ميں ليا تو چرواهے كے زماره (بين يا بانسري كي طرح ايك ساز هے جو منهه سے بجايا جاتا هے الهـلال) كو Albogue كہنے لگے -

جب فوج معائنه (پيريڈ) يا مشق (ڈرل) كے ليے جمع هوتي هے تو هر سوار كچهه تو اپنے گهوڑے پر اتراتا هے اور كبهي گهوڑا خود هي كليل كرتا هے اور گهومنے لگتا هے - اسي كو عرب كہتے هيں كر كر الفرس - فـرانسيسيوں نے اس لفـظ كو ليا اور (Caracoler) بنا ديا -

امرء القيس نے بهي ايك مصرعـه ميں گهوڑے كي كيا خوب تعريف كي هے جسكا هر لفظ ايك مخصوص حركت پر دلالت كرتا هے' اور سامع كو يه معلوم هوتا هے كه يـه اسكے سامنے كا ايك واقعه هے شاعر كہتا هے -

مكـر' مفر' مـقـبـل' مـدبر مـعـاً
وه اسطرح ايك ساتهه گهومتا بهي هے' بهاگتا بهي هے' آگے بهي بڑهتا هے' اور پيچهے بهي هٹتا هے -

كجلـمو صخر حـطـه السيـل من علي
جيسے ايك بڑا پتهر هو جسكو سيلاب نے اوپر سے گرا ديا هو اور وه نيچے آ رها هو -

اس زمانے ميں تير هي ايك هتيار تها جسے لڑنے والے پهينكے مارتے تهے' اور عرب قادر اندازي ميں هميشه سے مشهور چلے آئے هين - فرانسيسي اس مفهوم كے ليے Cible كہتے هيں جو قبله سے مـاخوذ هے (قبـله كے معنے كسي كام ميں قابـل و لائق هونا' الهلال) -

اس سے تو آپكي معلومات ميں كوئي اضافه نه هوگا كه تير كنانه (تركش) ميں ركهي جاتے تهے' جسكو جعبه بهي كہتے هيں - ليكن اسكے بعد آپكو ايك نئي بات معلوم هوگي - جب عرب ايرانيوں اور تركوں سے شير و شكر هوے تو انهوں نے اپني زبان كے بدلے غير زبان كا ايك لفظ اختيار كر ليا - يـه لفظ تركش هے جو اسي معني ميں آتا هے' اسكو اطاليوں نے Lureasso پهر Carcasso كہا جيسا كه اهل اسپين Carcas اور اهل پرتكال اور فرانسيسيوں نے Carguaio كہا -

يه تو آپ كو معلوم هوگا كه ابهي تهوڑے دنوں پہلے تـك ai كا تلفظ oi كي طرح كرتے تهے' ليكن اب ايسے مقامات پر انهوں نے oi لكهنا چهوڑ ديا هے مگر Cargoaiu كا رسم الخط تو انهوں نے پرانا رهنے ديا اور اسكا تلفظ جديد طريقے پر كيا' اسليے اب اس نئے تلفظ والے لفظ ميں اور اصل عربي لفظ ميں بهت فرق هوگيا هے -

يهاں پہنچكر جنگ نے اپنے هتيار ركهديے' فاتحوں كے قدم جمگئے تو انهوں نے اپنے لشكر كا معاينه كيا' جسكے سرپر رايت علم او ر بند لہرار رهے تهے (رايت' علم او ر بند تينوں قريباً متحد المعني الفاظ هيں - الهلال) اهل يورپ نے اس آخري لفظ كو لے ليا' اور بند' جو فارسي سے معـرب تها' اسے Bande بنا كے ايك ايسي جماعت كے ليے استعمال جو ايك علم كے نيچے جمع هوں' پهر اس قيد سے بهي آزاد كرديا - اور صرف جماعت كو Bande كہنے لگے - اسي كو اطاليوں نے Bandiere كہا اور فرانسيسـوں نے Banniere اب هم نے اطاليوں سے اپنا معروف لفظ واپس ليليا چنانچه هم اب بنديره كہتے هيں - انكے جهنڈوں كا رنگ كيا هوتا تها ؟

دمشق' بغداد' اور قاهـره ني سلطنتوں كے تابع تها - بنو اميه كا شعار پوشاك ميں سبز رنگ اور جهنڈوں ميں سفيد رنگ تها - يه رنگ انهوں نے جناب رسالت پناه كے عمامه مباركه سے اخذ كيے تهے - اور رهے بنو عباسي' تو انكا شعار سياه رنگ تها پوشاك اور علم دونوں چيزوں ميں - يه رنـگ انهوں نے ان رنـگوں سے اخذ كيا تها' جسكے متعلق كہا جاتـا هے كـه آپ نے جنـگ حنين اور فتح مكه كے دن انتخاب فرمائے تهے - چنانچه آپ اپنے عم محتـرم كو جو علم ديا تها اسـكا پرچم سياه تها - مگر بعض لوگ كہتے هيں كه يه سياه رنـگ ابراهيـم بن محمد اولين داعي دعوت عباسيه كے سوگ ميں تهـا - كيونكه مروان بن محمد الجعدي نے جسكا لقب حمار تها (يه اخرين اموي تاجدار هے) جب ابراهيـم بن محمد كو شهيد كرنے كے ليے گلا دبايا' تو انهوں نے اپنے رفقاء سے كہا " ميرے قتل سے تم گهبرا نه جانا اور جب تمكو موقع ملے تو بنو عباس كو خليفه بنانا " - جب مروان نے انـكو شهيد كرديا تو انكي جماعت نے انكے سوگ و غم ميں سياه پوشي اختيار كي - جب خلافت بنو عباس كے پاس آئي' تو انهوں نے هر شے ميں سياه رنگ كو اپنا شعار قرار ديا - بنو عباس كي فوج مسوده (سياه پوش) كہلاتي تهي - مسوده مبيضه (سفيد پوش يعني

قصرهاني اور استحکام مصري پر ازلين حملے سے لیکے میرے تونس آنے تک هوے هیں -

میں نے آخرين عظیم الشان معرکے اور تونس آنے سے چار دن قبل ایک بہت بڑے مقرب بارگاہ اطالیا یعني هادي کعبار غراني کے خط کا جواب لکھا تھا جو یہ ہے :

" هادي ! جس نے تمہیں یہ خطاب دیا تھا اسے یہ خیال نہ تھا کہ ایک یہ زمانہ آئیگا جسمیں اس کي دلالت اپنے معنے کے نقیض پر هورهي - اگر اسکے دل میں ذرا بھي اس کا خیال آتا تو وہ یہ خطاب تمہیں دے چکنے کے بعد بھي تم سے لیلیتا -

تمہیں هادي کا خطاب اسلیے نہیں دیا گیا تھا کہ تم اپنے وطن عزیز کے رخنوں کي طرف غیروں کي رهنمائي کرو ، اور انہیں اپنے هم مذهب اور هم قوموں کے ساتھہ فریب اور مکاري کے راستے بتاؤ - نہیں خدا کي قسم یہ مقصد نہ تھا - بلکہ اس خطاب دینے والے کا مقصد یہ تھا کہ تم اپني قوم کو غلامي سے نجات کے طریقے بتاؤ - انہیں اپنے وطن ' مذهب ' اور شرف کے لیے مقابلہ کي راہ دکھاؤ ' اور اسلاف کي اس عزت کي راہ مدافعت میں جانیں دینے کے لیے پامرد بناؤ جسے تاریخ نے اسلیے معفوظ رکھا ہے کہ هم اس سے سبق حاصل کریں ' اور یہ جانیں کہ یہ عزت انہیں صرف اسلیے حاصل هوئي تھي کہ انہوں نے دنیاوي زندگي کو حقیر سمجھا ' عیش و آرام کو خیر باد کہا ' اپني همتوں کو بلند رکھا اور اپني آپ عزت کي - همارے ان اسلاف امجاد کي پاک روحیں زندہ هیں اور اپني کوششوں کے پھل پارهے هیں -

لا تحسبن الذین قتلوا في سبیل اللہ اموات بل احیاء عند ربهم

مرحومین البتہ انکے بعض فرزند جو انکي عزت کے قصر بلند کو مسمار اور اپنے هاتھوں اپنے گھروں کو ویران کررهے هیں اس سے وہ بیشک بیچین هونگي اور حسرت و افسوس کرتي هونگي -

میں نے نہایت افسوس کے ساتھہ رؤساء مجاهدین کے نام تمہارے وہ خطوط پڑھے جس پر تمہارے دستخط تھے اور جسمیں تم نے انہیں دھمکایا ہے' اور آنے کے لیے لوٹنے والے' چور' وغیرہ وغیرہ بنایا ہے - میں نہیں جانتا تھا کہ تمہارے نسیان کي یہ حالت هوجائیگي - یاد کرو ! تم بھي تو انھي کي طرح آٹا لیتے تھے اور اسکے لیے لڑتے تھے - جب زیادہ ملجاتا تھا تو راضي هورهتے تھے - ورنہ بگڑ جاتے تھے - اسیطرح دن بھر میں کئي مرتبہ راضي اور ناراض هوا کرتے تھے - (یہ اس زمانے کا واقعہ ہے جب کہ ترک بھي جنگ میں شریک تھے) اب تم میں اور ان میں اسکے سوا اور کوئي فرق نہیں کہ وہ جو آٹا لیتے هیں تو اپنوں هي سے لیتے هیں ' اور عنقریب وہ اپني کھیتوں کے عشر سے لینگے' جنکي وہ مدافعت کررهے هیں' اور تم نہایت ذلت و خشوع کے ساتھہ ان لوگوں سے لیتے هو جو تم سے بالکل بیگانے هیں (یعني اطالي)

هادي ! کیا تم وہ زمانہ بھولگئے جب تم میرے ساتھہ زوارہ میں تھے اور سوائي ابن آدم آٹا لیتے تھے - اب تو تمہاري وہ حالت ہے کہ ابسنا الخلق فنسینا ما کان (کھانا پہنکے هم اپني پچھلي حالت بھولگئے)

جن لوگوں کو تم مخاطب کرتے هو' انہیں جب سے نیکي اور بدي کي تمیز هوئي ہے اسوقت سے انہوں نے اپنے آپ کو آٹا کھانے کا خوگر صرف اسلیے بنایا ہے کہ خود مختاري کے سکھانے والے' غلامي کي بیڑیاں کاٹنے والے' حریت و آزادي پھیلانے والے' اور تمام انسانوں کے سردار کے فرمان (اخشوشنوا فان الحضرۃ لا تدوم) اور کسی حکیم نے کہا :

خلقنا رجالاً للتجلد والاسی
هم مرد غم انگیز اور صبر کرنے کے لیے پیدا هوے هیں
وتلک الایامي للبکاء والماتم
اور یہ بیوائیں گریہ و ماتم کے لیے

پر عمل پیرا هیں -

ان تمام باتوں سے مجاهدین کا مقصد یہ تھا کہ وہ آجکل کے سے وقت کے لیے تیار هوں جبکہ اطالیا نے دریا اور فرانس نے خشکي کے راستے بند کردیے هیں - مگر اس عالم کے مالک نے جس کے هاتھہ خزانہاے رزق کي کنجیاں هیں انکے لیے آسمان کے دروازے کھولدیے هیں (و في السماء رزقکم وما توعدون) اور زمین کے پوشیدہ خزانے اس طرح ظاهر کردیے هیں کہ انہوں نے صدیوں سے نہیں سنا تھا اور جنکے بعد عنقریب وہ تمام مخلوق کي مدد سے بے نیاز هوجائینگے -

ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبہ

ان لوگوں نے اپني پامردي کی بدولت اس پانچ مہینے کے عرصہ میں آزادي و خود مختاري کا ذائقہ چکھہ لیا جسکو تم صرف سنتے هي رهے - اگر خدانخواستہ اسکے بعد قسمت نے انکے حق میں عجز و درماندگي کا فیصلہ کیا تو ان پر کوئي الزام نہیں - لیکن هادي ! تم تو ترکوں کي مذهبي سرداري سے نکلکے ایسي قوم کي غلامي میں چلے گئے جس میں بشریت کے علاوہ اور کوئي رشتہ نہیں - اور میں نہیں سمجھتا کہ وہ تمہارے لیے اس تعلق کا اقرار بھي کرتے هوں' کیونکہ تم انکي نظروں میں اپني آزادي کے بیچنے والے هو اور وہ خریدنے والے - تم غلام هو اور وہ آقا - ذرا ان دونوں مرتبوں کے فرق کو سونچو تو تمہیں اپني حیثیت معلوم هو اور اگر تم چاهو تو آیندہ کے لیے تمہاري آنکھیں کھل جائیں - مگر جو هونا تھا وہ هوچکا -

مجاهدین کا مرتبہ جنکو تمہارے دل میں جو کچھہ آیا ہے تم نے بنایا ہے - اسکا خود اطالیا اور تمام عالم کي نظروں میں ان لوگوں سے کہیں زیادہ ہے جنھوں نے صرف طمع کي وجہ سے اپنے آپ کو غیروں کے هاتھہ میں دیدیا ہے - آزاد خیال اطالیوں سے پوچھو وہ اس حقیقت سے واقف هیں -

یقیناً ان مجاهدین کے لیے تو تاریخ کے صفحات میں حامیان دین' مردان وطن' ناموران جنگ کے خطاب رهینگے' اور ان لوگوں کے لیے غیروں کے خدمتگار' اور اپني عزت اور اپني عزیز ترین متاع پر دست درازي کرنے والوں کے مددگار کے علاوہ کوئي دوسرا خطاب نہ هوگا -

عزیزیہ کے جلسہ میں تم نے ترک جنگ کي وجہ یہ بیان کي تھی کہ تم میں جنگ کی قدرت نہیں' اور نیز یہ تم باشندوں کي راحت سوزي اور خونریزي سے بچنا چاهتے هو - یہ اب تمہیں کیا هوگیا ہے کہ مجاهدین کو بربادي و هلاکت اور اهل غریان کے حملے کي دھمکي دیتے هو؟ (هم کو جہاں تک تحقیق ہے اهل غریان تو مسلمان اور همارے هم وطن هیں) کیوں ؟ اب وہ وجہ کہاں گئي ؟ اچھا چونکہ اب تم لڑسکتے هو اسلیے اطالیوں سے لڑو اور ملک کو اطالیوں سے نجات دو - اگر درحقیقت تم میں قدرت نہیں اور یہ محض دھمکي ہے تو گھر میں بیٹھو' دنیا میں تم لوگوں کی زبان سے معفوظ رهوگے' اور آخرۃ کے لیے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کردو کہ وہ غفور و رحیم ہے جو توبہ کرتا ہے اسکے گناہ بخش دیتا ہے -

کیوں هادي ! تم اپنا منھہ دریا کی طرف کرکے اپنے دشمنوں سے لڑو' کیا یہ اس سے بہتر نہیں کہ تم اپنا منہ اپنے مذهبي ' نسبي اور وطني بھائیوں کي طرف منہ کرکے ان لوگوں کي مدد کے لیے

و مددگار؛ جو خدا نے همارې واديوں اور همارے پهاڑوں کي چوٹيوں ميں وديعت کي هيں -

مجهے يه منظر ناگوار نهيں که ان دونوں ميں سے جاهل عالم سے سيکهرها هے اور عالم اپنے نور علم کي بارش جاهل پرکررها هے -

البته مجهے يه کسي طرح گوارا نهيں که ابناء وطن مملوک و غلام هوں جنکے هاتهه ميں نه انکا مذهب هو نه انکي عزت - کيونکه اس زندگي سے تو موت زياده آسان اور خوش ذائقه هے -

اذا لــم تکـــن الا الاسنه مرکباً

جب سواري کے ليے صرف نيزے هي هوں

فلا يسع المضطرر الا رکوبــها

تو ايک مجبور کے ليے اسپر سوار هونا نا گزير هے

آزاد انسان کي قيمت اور اسکي خوشگوار زندگي کا لطف مجهے تجربه و سفر نے بتايا - غلامي کي تلخي کا يقين مجهے اسي تجربه و سفر سے هوا ' اور اس سے که ميں نے اپنے شهر اور اپنے گهـــر ميں سوداني غلاموں کو پلتے ديکها -

ميں نے اپنے والد کے پاس نازوں ميں پرورش پائي هے - اور ميں اپنے سفروں ميں هميشه خوشحال رها هوں - اسليے ميں جانتا هوں که تمـدن کيا هے ؟ هاں ! ميں محلوں ميں رها هوں ' اور شاهي دسترخوان پر بيٹها هوں ' اور دنيا کي دوسري لذتوں سے واقف هوں ' مگر بايں همه آزادي کي راه ميں هر مشکل امر کو آسان سمجهتا هوں -

اسي آزادي کي بدولت ميں نے پہلے بهي (سلطان عبد الحميد کے عهد ميں) جلا وطني قيد کے مصائب برداشت کيے ' اور اب بهي نهايت موٹا جهوٹا کهاتا هوں ' اپنے گهوڑے کي زين کا تکيه لگاتا هوں ' کهاري پاني پيتا هوں ' راتوں کو تاريکي اور بارش ميں اور دن کو دو پهر کے وقت دهوپ ميں پهر تا هوں - ليکن يه تمام تـکليفيں مجهے شهد سے زياده شيريں معلوم هوتي هيں ' اور ان سے ميرے جسم ميں ' قوت اور دل ميں استقلال و ثبات آور زياده هوتا هے -

نفس بالطبع لذايذ زندگي کي طرف مائل هے - اسليے ميں بهي اسکا مشتاق هوں ' مگر بشرطيکه عزت و شرف محفوظ رهے - اور يقيناً يهي حالت هر شخص کي هوگي جو ميرے هم آهنگ هوگا -

پس اے جناب والي ! همارې اور اپني عزت کي حفاظت کيجيے ' اور اپني سلطنت کو مشوره ديجيے که شاهي فرمان کے بموجب همارې خود مختاري کي تصديق کرے - اور آئيے ! هم اور آپ ملکے اس ملک کي سرسبزي اور اسکے باشندوں کي بهبودي کي کوشش کريں ' کيونکه الله نے يه فيصله کر ديا هے که هم اور آپ بهي اسيطرح همسايه بنکے رهيں ' جسطرح که همارے آپکے آباء و اجداد رهتے تهے -

ديکهيے ! ايسا نه هو که آپ خود غرض ' طماع ' اور کم عقل اشخاص کے کہے ميں آجائيں - اور اپني سلطنت کو همارے ساتهه ايک نئي جنگ ميں مبتلا کرديں ' جسکے انجام کي آپکو کچهه خبر نهيں - کيونکه مدد و نصرت تو الله هي کے هاتهوں ميں هے - وه جسکو چاهتا هے عطا فرماتا هے ' بارها ايسا هوا هے که بهت سي چهوٹي جمـاعتيں محض اس کار ساز قدير کي نصرت بخشي سے بڑي جماعتوں پر غالب هوئي هيں -

اے جناب والي ! آپکے پاس ايک عـرضي بهيجتا هوں جو اور عرضيوں کے ساتهه آج ميرے پاس آئي هے - اس سے ان اهل ورقه کا جهوٹ معلوم هوتا هے جنکو آپ سچا سمجهتے هيں - براه عنايت اسکو اپنے کسی لائق مترجم کي زبان سے سنيے -

ميں نے آپکے پہلے جواب کے جواب ميں اپنے فيصلے اور اعلان سے آپکو مطلع کيا تها - اور آپ سے اسکا جواب مانگا تها - مگر آپ نے توجه نه کي اور اس سوال کو بغير جواب کے واپس کرديا -

اسليے ميں نے مجبوراً وه کيا جو ميرا فـرض تها يعنـي دول عظمى کو تار کے ذريعه سے اپني خود مختاري کي اطلاع دي - اس کارروائي سے پہلے ميں نے آپکے جواب کا انتظار کيا ' مگر افسوس که آپ نے جواب نهيں ديا -

اے جناب والى ! شايد آپکا يه خيال هے که هم صرف ترکوں کے بل پر لڑتے تهے ' اسليے آپ چاهتے هيں که ايک هي معرکه سهي مگر آپ هميں آزما ضرور ليں - اگر يه هے تو همارے يهاں بهي لوگوں کو يقين هے که آپکي فوج همـارے سامنے بڑے بڑے مورچوں اور جـهازوں کي مـدد سے ٹهير سکي - ايسي حـالت ميں کيا آپ کو يقين هے که آپ ان مقامات ميں بهي کامياب هونگے ' جو ساحل سے دور هيں ؟ کيا هم کو اور آپکو محض تجربه کے ليے طرابلس اور اطاليا کے فرزندوں کے خون سے کهيلنا چاهيے ؟ ليکن اگر آپ اسي پر مصر هيں تو بسم الله آئيے هم مدافعت کے ليے حاضر هيں و الله معنا '

جو کچهه ميں نے لکها هے يه انسداد خونريزي کے ليے ايک قسم کا مشوره هے اسکا اظهار مجهے اسليے مناسب معلوم هوا که داخله سے عرضي آئي تهي ' جو آپکے پاس مرسل هے - آپ هميشه سلامت رهيں "

۲۰ محرم الحرام سنه ۱۳۳۱ ه مرکز جبل } الامـــر سليمان الباروني

ميں نهيں سمجهتا که دنيا ميں کوئي ايسا عقلمند بهي هوگا جو مجهے رشوت ستاني کا الزام دے ' اور وه يه جانتا هو که ميں نے تونس ميں اسوقت پناه لي جب ميرے پاس سامان جنـگ ميں سے جو کچهه تها وه سب ايسي شديد لڑائي ميں صرف هوچکا تها جسکے هول سے بچے بوڑهے هوجاتے هيں ' اور جسميں اطاليوں کي جان و مال کو ميں نے اتنا نقصان پهنچايا که آج تـک کبهي نهيں پهنچا تها - پهر اسکے بعد ميں نے اسليے اپنے اسلحه فرانسيسي افسر کے حوالے کردیے که وه مجهے سرزمين تونس ميں داخل هونے دے -

آخر يه سونچيے که حکومت اطاليا مجهے اپنا روپيه کيوں ديتي ؟ ميں نے تو صلح کي گنجايش هي نهيں رهنے دي - اسکا برابر مقابله کرتا رها ' يهاں تـک که اس نے فوج اور توپوں کي کثرت سے بزور و جبر مجهه سے ملـک ليليا -

ميں جانتا هوں اخبارات کے مراسله نگاروں نے بعض اطالي اخبار کي تحرير کو باور کيا ' يا يه افواه طرابلس کے ان لوگوں کے منه سے سني جنکے پيٹ اطاليوں نے رشوت سے بهر دیے هيں اسليے انکي دل کي آنکهيں اندهي هوگئي هيں ' اور وه مجهکو بهی اپني طرح سمجهتے هيں -

اگر اخباروں کے مراسله نگار ' جنميں ٹائمس کا مراسله نگار بهي شامل هے ' حکومت اطاليا کے اعلى افسروں سے دريافت کرتے تو وه انهيں اصلي واقعه بتا ديتے - کيونکه يقيناً ان افسروں نے سنا يا خود ان رجسٹروں کو ديکها هوگا جنميں رشوت لينے والوں کے نام قلمبند هيں - وه هر اس شخص کو جانتے هيں جس نے ذلت و خواري کے ساتهه سر جهکا کے شرف و عزت کي قيمت لينے کے ليے اپنا حقير هاتهه بڑهايا هے -

مجهے يقين هے که انهيں ميرا نام انهي رجسٹروں کے سر ورق ميں ملا هوگا جن ميں وه مشهور معرکے اور شب خون قلمبند هونگے ' جو

لیکن بالاخر اسکے لیے بھي وہ وقت آگیا جو ہر قوم کے لیے آنے والا ہے - دشمنوں نے حملہ کیا اور وہ شاهي نوسوس جہاں انسانوں کي جان کے ساتھہ کھیل ہوتے تھے خود تاراج و آتشزدگي کا شکار ہوکے خاکستر کے ڈھیروں میں روپوش ہوگیا !

اوپر جو قصے آپنے پڑھے ہیں وہ اسي عہد کے ہیں - تازہ تنقیبات میں اس عہد کے بہت سے آثار نکلے ہیں ' جنکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ منوني تمدن بہت سي حیثیات سے اعلی درجہ کا تھا -

اس عہد میں شہروں کے نقشے نہایت عمدہ ہوتے تھے' اور نہ صرف نقشے عمدہ ہوتے تھے بلکہ بنتے بھي خوب تھے - مکان عموماً وسیع اور کشادہ ہوتے تھے' اور سب سے زیادہ تعجب تو یہ ہے کہ ان مکانوں میں با قاعدہ نالیوں کا انتظام ہوتا تھا - جو اس تمدن کي ایک حیرت انگیز خصوصیت ہے -

فن تعمیر کے علاوہ دو سرے صنائع میں بھي انکي کامیابیاں قابل ذکر ہیں -

اب تک یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یونانیوں سے پہلے اور خود یوناني ایک عرصہ تک نوشت و خواند سے محروم تھے ' مگر ان نو دریافت آثار سے اس نظریہ کي تکذیب ہوتي ہے - اس قوم کے پاس ایک خط تھا جو اس زمانے کے لحاظ معقول حد تک ترقی یافتہ تھا -

آپ کو معلوم ہوگا کہ مصریوں میں حروف کے لیے مخصوص نقوش نہ تھے - جس مفہوم کو وہ ادا کرنا چاہتے تھے اگر وہ مادي ہوتا تو خود اس کي تصویر بنا دیتے ' اگر غیر مادي ہوتا تو اس مفہوم کے لیے جو لفظ ہوتا اسکے ہر حرف کے لیے ایک ایسي شے کي تصویر بناتے ' جسکے نام میں پہلا حرف وهي ہوتا - اس رسم الخط کو خط تصویري (Hieroglyphic) اسکي اول الذکر شکل کو خط خیالي (Ideography) اور ثانی الذکر شکل کو خط صوتي (Phonotic) کہتے ہیں -

مصریوں کي طرح منونیوں کے یہاں بھي حروف کے لیے مخصوص نقوش نہ تھے بلکہ تصویروں سے کام لیتے تھے - البتہ ابتدا اس میں وہ تنظیم و تنسیق نہ تھي جو مصریوں کے خط تصویري میں تھي - لیکن بعد کو اس طرز تحریر نے خط تصویري کي شکل اختیار کر لي -

مگر ظاہر ہے کہ خط تصویر ایک دشوار عمل اور دیر طلب خط ہے - اور قدرتاً ایک ذہین اور عملي قوم یہ چاهیگي کہ اپنے روزمرہ کے لیے کوئي آسان اور مختصر رسم الخط ایجاد کرے -

منیونیوں نے اپنے رسم الخط کو آسان اور سادہ بنایا ' اور خط تصویري کے بدلے خط مستقیم (Linear Seript) میں لکھنا شروع کیا - نوسوس کي تحریریں زیادہ تر اسي خط میں ہیں - خط مستقیم خط مسماري (Cunieform) سے کہیں زیادہ آسان اور سادہ ہے جو میسو پوٹیمیا کے حفریات میں نکلا ہے -

اسوقت آپکے سامنے ایک طبق کي تصویر ہے - اگر اسکي ناهموار شکل اور بد نما نقوش کو دیکھیے تو لطف و خوبي تو ایک طرف ' بہت سي نگاهیں اسے نظر بھرکے دیکھنا بھي پسند نہ کرینگي ' مگر یہي طبق اپني قدامت اور تاریخي نتائج کي وجہ سے اسدرجہ عزیز الوجود اور گرانقدر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے اکثر رسالوں نے اسکے فوٹو شائع کیے ہیں -

اس طبق کو (Pheastos Disc) کہتے ہیں - یہ مٹي کي ایک ناهموار گول پلیٹ ہے - اسکا قطر قریباً ۶ ' ۷۶ انچ ہے - اسکے دونوں رخوں پر خط تصویري میں کچھہ لکھا ہوا ہے - اس طبق میں ۲۴۱ علامتیں اور ۶۱ علامتوں کے گروپ ہیں - ان علامتوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تصویریں کیلے گوندے پر علحدہ علحدہ چھاپي گئی ہیں -

اس طبق کے متعلق سب سے پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کس عہد کا ہے ؟

تازہ تنقیبات میں اس طبق کے علاوہ نوسوس کے اور بہت سے آثار نکلے ہیں مگر اس طبق کے نقوش کے چار خمس تو ان آثار کے نقوش بہت هي مختلف ہیں صرف ایک خمس ان نقوش سے ملتا ہے مگر یہ مشابہت اس اختلاف سے کم ہے -

ذرا غور سے دیکھیے ! اس میں مردوں کي تصویروں میں سر منڈے ہوے ہیں - عورتوں کي تصویریں چوڑي' بھدي ' اور بدنما ہیں - ان صورتوں کو ان دوشیزہ عورتوں کي تصویروں سے کیا واسطہ' جو دوسري تصویروں میں اپنے نازک پیریشیان (Parisian) لباس دکھائي گئی ہیں اسمیں جہاز کی تصویر بھی اس تصویر سے بالکل علحدہ ہے جو نوسوس کے کھنڈروں میں ملي ہے ' اور عمارت تو مقبرہ لیشین (Lycian) ہے ' جسکے نمونے ابھي تک برطاني عجائب خانہ میں محفوظ ہیں' اسقدر ملتي ہوئي ہے کہ دیکھکے حیرت ہوتي ہے !

اس طبق کے متعلق سر ارتھر ایونسکی یہ راے ہے کہ:

(۱) یہ اہل کریت کا کام نہیں -

(۲) یہ کوئي مذہبي تحریر ہے -

اگر یہ طبق اہل کریت کا نہیں تو پھر کس کا ہے ؟

اسکے جواب میں وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کسي ایسي تہذیب کي یادگار ہے جو اہل کریت کي تہذیب کے همشکل اور اس سے نہایت قریبي طور پر متحد ہے اس کے لیے وہ جنوب و مغرب ایشیاء کوچک کی لیشین تہذیب کو تجویز کرتے ہیں -

اگر یہ مان بھي لیا جائے کہ یہ مذہبي تحریر ہے تو پھر بھي یہ سوال باقي رہجاتا ہے کہ یہ کیا ہے ؟

اسکے جواب میں سر ارتھہ ایونس کہتے ہیں کہ کسي دیوي کي تعریف ہے - اسمیں ایک یوناني تصویر میں زمانے سنیے کو خاص طور پر نمایاں کرنے کي کوشش کي گئي ہے - اس کے بغور دیکھنے کے بعد یہ نتیجہ بیجا نہیں معلوم ہوتا کہ اسکا اشارہ کسي دیوي کي طرف ہے' جیسے کبیبي (Kybebe) یا دیانائے ایفیسس (Diana of Epheaus)

دو اور شخص ہیں جنہوں نے اس تحریر کي تشریح کي کوشش کي ہے' ایک کیلیفورنیا یونیورسٹي کے پرو فیسر هیمپل - دوسرے نیوهم کالج کي مس ٹیول - پرو فیسر هیمپل کہتے ہیں ' کہ یہ درگاہ میں تاراج شدہ مال کي واپسي کي یاد داشت ہے - مس سٹیول کي راے ہے کہ یہ کوئي قدیم متروک الاستعمال نظم ہے - مس موصوف سر ارتھر ایونس کے همخیال ہیں - لیکن سچ یہ ہے کہ ابھي کوئي امر قطعي نہیں اور اتریبں کي کوشش کے لیے یہ میدان خالي ہے -

طبق فیسٹاس جو کریت کے غاروں سے نکلا ہے

آثار عتیقه

حفریات کریت

جزیرہ کریٹ جسکو عربی میں اقریطش کہتے ہیں کوئی غیر معروف مقام نہیں کہ اسکی تعریف کی ضرورت ہو ' کیونکہ گذشتہ سال جب سے ریوٹر نے یہ خبر سنائی ہے کہ " انگلستان کے ایک جہاز نے اپنے سامنے کریٹ سے عثمانی جھنڈا اتروا کے یونانی جھنڈا نصب کرایا " اسوقت سے انگلستان کی " بے تعصبی " کی یادگار میں لفظ کریٹ ہر مسلمان کے لوح دل پر نقش ہے -

ہندوستان ' مصر ' اور میوسو پوٹیما کی طرح کریٹ بھی قدیم تمدن کا مدفن اور منقرض اقوام کا مسکن ہے اسلیے اثریین (Archeologist) کی ایک جماعت یہاں بھی مصروف کار ہے -

تقریباً نصف صدی سے تنقیب کی گرمبازاری ہے - علما کی ایک کثیر جماعت اپنے وطن سے نکلی ہوئی ہے ' اور مختلف مقامات میں کام کر رہی ہے - اس عرصہ میں بعض نہایت بیش قیمت آثار دستیاب ہوے ہیں ' جن سے تمدن قدیم کے متعلق ہمارے معلومات میں بیحد اضافہ ہوا ہے ' اور بعض قوموں کی تو پوری تاریخ مرتب ہوگئی ہے -

لیکن کریٹ میں جو آثار دستیاب ہوے ہیں انکے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے خصوصیات کے لحاظ سے اس نصف صدی کے آثار میں عدیم المثل ہیں ' اور طلبہ تاریخ کو ان سے بہت مدد ملیگی -

جن لوگوں نے یونانی علم الاساطیر (Mythology) کی کوئی کتاب دیکھی ہے وہ (Minotaur) کے نام سے نا آشنا نہ ہونگے - یہ وہی منوس شاہ کریٹ کا عجیب الخلقت بیل ہے جسکا بدن نصف انسان کا سا تھا اور نصف بیل کا سا - یہ محل کی بھول بھلیاں میں رہتا تھا ' اور نوجوان مردوں اور عورتوں کا شکار کیا کرتا تھا -

انہیں نوسوس کی بھول بھلیاں بھی یاد ہوگی ' جہاں وہ نوجوان مرد اور عورتیں ایک غار نما عمیق اور چکنی دیوار والے قید خانے میں بند کی جاتی تھیں ' جنکو ماتحت ریاستیں بطور نذرانہ شاہ کریٹ کے پاس بھیجتی تھیں - یہ بدبخت انسان اسی عمیق اور تاریک قید خانے میں زندگی کے دن کاٹتے تھے - جب تہوار ہوتا تو یہ شوریدہ بخت اس جگہ لائے جاتے جہاں انہیں اس بد تر از مرگ زندگی سے نجات ملتی -

یہ مقام وہ اکھاڑا ہے جسمیں وہ بیلوں سے زور آزمائی کے لیے لائے جاتے تھے -

یہاں سے یہ داستان غم نہایت دلدوز شکل اختیار کرلیتی ہے - ایک طرف ایک نوجوان مرد یا عورت کو قید کے مصائب و شدائد نے پوست و استخوان کردیا ہے ' عرصہ کی بیکاری سے ہاتھہ پیر پوری طرح کام نہیں دیتے - اس پر یہ مستزاد کہ بے ہتیار ہے اور کٹھرے میں محصور ' - دوسری طرف ایک قوی الجثہ بیل کھڑا ہے - اس بیل کے سینگ لمبے اور انکی نوکیں تیز ہیں - یہ بیل جوش کے عالم میں سینگ ہلاتا ہوا چلتا ہے - یہ بد بخت نہایت بیکسی و بے بسی کی نظروں سے ادھر اودھر دیکھتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ بیل کے حملے کو کیونکر روکے - اتنے میں بیل قریب آجاتا ہے اور وہ گھبرا کے اسکے سینگوں سے لپٹجاتا ہے - بیل اپنے سینگ اسکے بدن میں بھونکدیتا ہے پھر نکالتا ہے پھر بھونکتا ہے اسیطرح دو تین دفعہ کے بعد اسے پھڑکتا چھوڑ کے چلا جاتا ہے - یہ نیم بسمل تھوڑی دیر تک خاک و خون میں پھڑکتا ہے اور اسکے بعد ہمیشہ کے لیے ساکن ہوجاتا ہے !

سنگدل بادشاہ اور اسکے درباری اس موت کے تماشے کو دیکھتے ہیں اور خوش ہو ہوکے عید مناتے ہیں !

عام خیال کی بناء پر آپ ان قصوں کو محض افسانہ سمجھتے ہونگے ' مگر آپکو اپنی راے میں ترمیم کرنا چاہیے - کیونکہ تازہ تنقیبات نے تاریخ کا ایک جزنیا دفتر ہمارے سامنے پیش کیا ہے وہ انکی تصدیق کرتا ہے

یہ ہولناک بھول بھلیاں اب نکل آئی ہے - اسمیں بڑے کمرے چھوٹے کمرے ' کوٹھریاں ' سیڑھیاں ' اور غلام گردشیں اس قدر پر اسرار طریقے سے بنائی گئی ہیں کہ ایک اجنبی اندر جاکے پھر باہر نہیں آسکتا -

دیواروں کے استر پر تصویریں بنی ہوئی ملی ہیں ' انمیں سے بعض میں نوجوان انسانوں اور بیلوں کی اس کشتی کا نقشہ کھینچا گیا ہے ' جو آپ ابھی پڑہ آئے ہیں - ان تصویروں کے علاوہ بہت سے اور نقش و نگار بھی ہیں - اگر ان نقوش و تصاویر کے سمجھنے میں غلطی نہیں ہوئی ہے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ قصے محض افسانے نہیں بلکہ واقعات ہیں ' جنکی تصویر میں شعراء نے مبالغہ و تخیل کا رنگ کسیقدر زیادہ بھر دیا ہے -

(Minson) وہ قوم ہے جو یونانیوں سے پہلے حکمراں تھی یہ قوم صاحب شوکت و صولت تھی - اسکو اپنے بیڑے کی قوت پر اسقدر غرور تھا کہ اس نے کبھی اپنے شہروں کے گرد دیوار نہ بنائی حالانکہ اس عہد میں شہر پناہیں حفاظت کےلیے ناگزیر سمجھی جاتی تھیں -

---

[بقیہ ۱۱ صفحہ کا]

گولیاں چلاؤ ' جو اسلیے آئے ہیں کہ تمہیں اور تمہارے بھائیوں کو تباہ کریں اور تمہارا نام انسانیت کے نقشے سے مٹادیں ؟

بیشک اہل اطالیا عقلمند اور روشن خیال ہیں - وہ آدمی کی قدر قیمت اسکے اعمال سے معلوم کرلیتے ہیں - انکے نزدیک روپے کے بدلے اپنا وطن حوالے کرنے سے زیادہ سنگین کوئی جرم نہیں - جو ایسا کرتا ہے وہ اسکے ساتھہ بھی ایک نہ ایک دن خائنوں کا سا برتاو ضرور کرینگے - چاہے ایک عرصہ کے بعد کریں -

میری اس نصیحت کو سونچو جس سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ تم کو زندگی نصیب ہو ' اور اپنا عقیدہ تو یہ ہے کہ ہر شخص کو ایک دفعہ مرنا ہے - اس سے چارہ نہیں ' خواہ عمر زیادہ ہو یا کم - اسکی مقدار مقرر ہے نہ جنگ میں آگے بڑھنے سے کم ہوگی اور نہ پیچھے ہٹنے سے زیادہ ہوگی - دونوں حالتوں میں فرق یہ ہے کہ ایک میں شرف لازوال ہے اور دوسرے میں ذلت بے پایان - و السلام علی من اتبع الهدی -"

۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۱ھ (سلیمان البارونی)

. . . . .

اس جواب کو غور سے پڑھیے تاکہ آپ کو معلوم ہو جاے کہ اگر میں روپے کا طالب ہوتا یا میں نے اطالیا سے ایک درہم بھی لیا ہوتا تو اس جواب کی ایک سطر بھی نہ لکھتا ' کیونکہ میں جانتا تھا کہ پہلے حکومت اطالیا کے پاس یہ جواب اور اسکا ترجمہ جائیگا اسکے بعد کہیں ہادی کو ملیگا - اسکے ساتھہ یہ یقین تھا کہ ہادی اسے اطالیوں میں اپنے تقرب کا ذریعہ بنالیگا ' اور یہ خوف بھی تھا کہ کہیں اطالی ہماری جماعت کے لوگوں کو روپیہ دیکے ملانے سے مایوس ہوکے دفعۃ اپنی پوری قوت کے ساتھہ حملہ نہ کردیں -

(البقیۃ تتلی)

خريداري کے متعلق سلسله جنباني شروع هوئي - محمود پاشا وزير بحريه نے کارخانه آرمسٹرونگ کے وکيل سے اس جهاز کي خريداري کے متعلق باب عالي کا اراده ظاهر کيا ' اور يــه فرمايش کي که يه معامله کارخانه اپني معرفت طے کرادے - چنانچه حکومت برازيل اور باب عالي ميں کارخانه ارمسٹرونگ کي معرفت گفتگو هونے لگي -

قريباً تمام امور طے هوگئے - باب عالي حکومت برازيل کي اس شرط کو بهي منظور کرنے کے ليے تيار تها که جهاز کي اصلي قيمت ميں سے دو ملين پونڈ اسکو اسوقت پيشگي ديديے جائيں - مگر با ايں همه يه معلوم هوتا تها که يه بيع الفاظ کي دنيا سے گذر کے واقعات کے عالم ميں آنے والے نهيں - کيونکه جس سلطنت نے اپنے ملازموں کي تنخواهيں قرض ليکے تقسيم کي هوں وه دو سو پونڈ پيشگي کهاں سے ديسکتي هے ؟ اور اسکي تو اميد کسے هو سکتي تهي که دولت عثمانيه کو جهاز کي خريداري کے ليے يورپ سے قرض مليگا - اسليے که مفاهمت ثلاثه کے سرمايه داروں سے قرض ملنے کي اميد خواب و خيال تهي - البته اتحاد ثلاثي کے سرمايه داروں سے اسکي توقع هوسکتي' تهي مگر يه نظر آتا تها که اگر ايسا هوا تو فوراً موتمرالسفرا منعقد جمع هوگي - اور ايم ساز انوف اور سر ايڈورڈ گرے اپني انتهائي قوت کے ساتهه اتحاد ثلاثي کے سفرا کو مجبور کرينگے که وه اس قرض کو رکوادیں - ليکن اس خيال کے بالکل برعکس هوا ' دولت عثمانيه کو روپيه ملا اور وه بهي فرانس سے !

ترک اس جهاز کے ليے بيچين اور روپيه کے ليے کوشش کررهے تهے - انکے بعض وکلا پيرس گئے هوے تهے' اور سرمايه داروں سے گفتگو کررهے تهے ' مگر کاميابي نهيں هوتي تهي - اس ناکامي کے اسباب ميں اور امور کے علاوه انگلستان کي پس پرده دراندازي کو بهي شريک سمجهنا چاهيے -

اسي اثناء ميں عثماني اوراق تحويلات (بل آف ايکسچينج) کا مسئله چهڑ گيا اور پيرس کے ايک بيريه نامي بنک نے ۲۷ دسمبر سنه ۱۳ ع کو دوملين پونڈ کے اوراق تحويلات خريد ليے -

دولت عثمانيه نے يه رقم فوراً کارخانه ارمسٹرونگ کي معرفت حکومت برازيل کو لندن ميں ديدي - اب دولت عثمانيه کو اسے صرف ايک ملين پونڈ اور دينا هے -

(طــول و عــرض و اسلحه وغيــره)

جهاز کا طول ۱۹۲ ميٹر اور ٦ سينٹيميٹر هے اور عرض ۲۷ ميٹر اور ايک سينٹيميٹر - ۸ ميٹــر اور ۲ سينٹيميٹـــر پاني ميں غرق رهيگا - حجم ۲۸ هزار ٹن هے - اسکي طاقت ۳۲ هزار گهوڑوں کي هے - شرح رفتار في گهنٹه ۲۲ ميل هے -

ديواروں کے انــدروني حصه پر جو لوها چڑهايا جائيگا وه نهايت اعلى قسم کا فولاد هوگا ' جس کا حجم ۲۲۹ مليميٹر هوگا - جن کمروں ميں وزني توپيں رهينــگي انکا لوها بعينه وهي هوگا ' جو ديواروں کا هوگا - جن کمروں ميں متوسط توپيں رهينگي انکے لوهے کا حجم ۱۵۲ ميليميٹر هوگا - ~~قالب جس کمره~~ ميں رهيگا اسکي اهميت اور شديد تحفظ کي ضرورت ظاهر هے - اسليے اسکے لوهے کا حجم ۳۰۵ ميليميٹر هوگا - جهاز کے بيروني حصــه کے لوهے کا حجم سب سے زياده يعني ۴ سو ميليميٹر هوگا -

اس جهاز کے اسلحه کے متعلق خـــاص اعتناء و اهتـــمام هے - اسميں ۴۴ توپيں هونگي ' جنميں سے ۱۴ توپيں ۵۰ و ۳۰ سينٹيميٹر ۱۰ توپيں ۱۵ سينٹيميٹر اور ۱۰ زود کار توپيں ۷٦ ميليميٹر کے پيمانے کي هونگي -

(تـــاريخ تــکـــميـــل)

قطعي طور پر تو يــه نهيں کها جاسکتا که يه جهاز کب تــک مکمــل هوکے عثماني بيڑے ميں شامــل هوجائيگا ' کيونکه حوادث و سوانح اور دول يورپ کي دراندازيوں کي کسکو خبر هے ؟ مگر بيعنامه کي رو سے اس جهــاز کا تجربه مارچ ميں شروع هوجائيگا تاکه اپريل ميں جهاز بالکل مکمل هوجاے ' اور آغاز مئي ميں دولت عثمانيه کے حوالے کرديا جاے -

(خريداري جهاز کا اثر)

اس دریڈ ناٹ کي خريداري سے يورپ ميں عموماً اور يونان ميں خصوصاً جو حيرت و استعجاب اور دهشت و اضطراب پيدا هوا وه خطره کے متعلق ترکوں اور اهل يورپ کے فرق نظر کي ايک واضح و سبق آموز مثال هے -

ترکوں کي حالت يه هے که وه مشکل سے مشکل خطرات کو نهايت حقارت و کم بيني کي نظر سے ديکهتے هيں ' اور اسوقت تک انکي پروا نهيں کرتے جب تک که انکا سيلاب سر سے نه گزرنے لگے - اسکے برخلاف يورپ کي حالت يه هے که اگر اسکے واهمه کي خلاقي سے بهي ايسے کسي ادني سے ادني خطره کے آثار نظر آتے هيں ' تو وه اس طرح اسکے مقابله کے ليے مستعد هوجاتا هے که گويا وه ان خطرات ميں محصور هوگيا هے -

دولت عثمانيه نے جهاز ابهي صرف خريدا هے ' اور بيعنامه کي رو سے مئي ميں اسکے عثماني بيڑے ميں شامل هونے کي توقع هے - کون جانتــا هے که فروري سے ليکے مئي تــک ميں کيا واقعات پيش آئيں ؟ خصوصاً دولت عثمانيه ميں ' جهاں کي سرزمين هر روز نئے حوادث و سوانح پيدا کرتي رهتي هے - مگر با ايں همه يورپ کے سياسي حلقوں ميں دهشت و اضطراب اور خوف و هراس چهايا هوا هے - انکو يه نظر آرها هے که " سطح آب ايک ميدان کارزار هے جسميں عثماني بيڑا گرم جولاں هے ' اور انسانيت و امن کا خون کررها هے " انکے دل ميں يه هول سمايا هے که دولت عثمانيه جزائر ايجين کے متعلق يورپ کے فيصله کو نا منظور کرديگي ' اور قوت کي عدالت سے فيصله کرانے پر مصر هوگي - بلکه اغلباً اس جهاز پر غرور ميں اسقدر بڑهجائيگي که دريا کے علاوه خشکي ميں بهي هنگامه قتال و جدال گرم کريگي اور جزيره نماے بلقان پهر ايک بار ميدان جنــگ کي شکل ميں بدلجائيگا -

اس دریڈ ناٹ کي خريداري کي خبر نے يونان کي طمانيت و جمعيت خاطر پر ايک برق هلاکت گرادي هے - يوناني اخبارات خوف و هراس ' اضطــراب و پريشاني ' اور تنبه و اعتبــار کے لهجه ميں نهــايت پر زور مضامين لکهرهے هيں ' اور اس تازه تغيــر کے خطرناک و مهلک نتائج سے قوم کو آگاه کرکے يوناني بيڑے کي مزيــد تقويت کي ترغيب دیرهے هيں - ايمپرس يونان کا ايک مشهور و مقتدر اخبار هے وه اس عالم غيظ و غضب اور تنقيد و اعتراض ميں موسيو وينزلوس وزير اعظم يونان کو مخاطب کرکے لکهتا هے که " تم کهتے تهے که هماري بحري قوت دولت عثمانيه کي بحري قوت سے زياده هے اسليے ابهي مزيد اضافے کي ضرورت نهيں ' مگر درحقيقت تم نے هميں اور خود اپنے آپ کو دهوکے ميں رکها ' يهاں تک که اب يه طلسم فريب ٹوٹ گيا اور طرفة العين ميں بحري تفوق همارے هاتهه سے نکلکے ترکوں کے پاس چلا گيا ! همارے وزير اعظم صاحب کو اطمينان هے که انکے چهوٹے چهوٹے جهازوں سے انکا بحري تفوق هميشه قائم رهيگا - مگر وه براه مهرباني يه تو بتائيں که سلطنتوں کے بيڑوں ميں بڑے جهازوں کے مقابله ميں چهوٹے جهازوں کا پله کب بهاري رها هے ؟

شؤون عثمانيه

سلطـــان عثـمـــان اول

جديـد عثـمـاني تريـدنات

مكه معظمة كا ايك اجتماع رسمي جسميں ارادہ سنيه يعني فرمان سلطـاني پڑھا جارها هے

دولت عثمـانيه کے نوخريـد تريدنات كا تذكرہ هم گذشته نمبر ميں اخبـار و حوادث کے سلسلے ميں كرچكے هيں - اس نمبر ميں هم اسكے حالات كسيقدر تفصيل سے لكهنا چاهتے هيں -

(داستان خريداري)

سنه ۱۹۰۶ ع ميں حكومت برازيل نے يه طے كيا تها كه اسكے جنگي بيڑے ميں تين قوي ترين جهازوں كا اضافـه كيا جاے - چنـانچه حسب إقرار داد حكومت نے جهاز کے كارخانوں سے گفتگو شروع كي - اس تريدنات کے متعلق كارخانه ارمسٹرونگ سے معامله طے هوگيـا ' اور جهاز كي تعمير شروع هوگئي - جهاز ابهي طيـار نهيں هوا تها كه اطاليـا نے طرابلس پر فوجكشي كي - اس جنگ ميں تركوں كو اپني بحري كمزوري كا خميازہ كهينچنا پڑا - وہ اس مٹھي بهر فوج كو ذرا بهي مدد نه دے سكے ' جو اگرچه اپنے سے كئي گونـه زيـادہ دشمنوں ميں گهري هوئي تهي ' مگر با ايں همـه داد شجاعت ديرهي تهي -

يه كهنا تو صحيح نهيں كه ترك اس جنگ سے پہلے اپنے بيڑے كي طـرف سے بالـكل غافل تـهے ' كيونكه انكا ايک جهاز اينلڈ يارڈ ميں بن رها تها جسے اطاليوں نے اعـلان جنگ کے بعد اس بناء پر گرفتار كر ليا كه وہ دشمنوں (تركوں) كي ملـک هے - البـته اس جنـگ نے اس احساس كو تيز اور اس جهاز كي گرفتـاري نے تيز سے تيز تر كرديا - بيڑے كي تقويت و ترقي كا جوش پبلـک ميں پهيل گيا ' اور مخلص و سر برآوردہ تركوں كو (جو قريباً سب اتحادي تهے) ايک نئے جهاز كي خـريداري كي فـكر دامنگير هوئي -

سيد حسين شريف حـال مكه معظمه جنهوں نے گذشته فتنه يمن ميں دولت عثمانيه كي بيش قرار خدمات انجام دي هيں

اس بيان كي تائيد کے ليے هـم جمعية اعانت اسطول عثماني " كي طرف اشـارہ كرينـگے -

اس خيال كي تكميل کے ليے باب عالي نے نومبر ۱۳ ع تـک (نومبر خـارج هے) جو كچهه كيا هـم اسے اسليے قـلم انـداز كرتے هيں كه وہ همارے اس سلسله داستـان كا كوئي اهـم حلـقه نهيں - نومبر سنه ۱۳ ع ميں اس تريد ناٹ كي

مقالات

علــــوم القــرآن

از جناب مولانا سليمان صاحب ندوي

(۲)

(قــرا آت القران)

الفاظ قران باوجود بقاے معني مختلف وجوہ حركات و اوقاف ' و ادغام و اماله ' و فصل و وصل کے ساتهہ پڑهے جا سکتے هيں ' اور يه تمام طرق متواتر صحابه سے مروي هيں - ان وجوہ و حركات و طرق مختلفه سے يا ان ميں سے كسي ايک سے بحيثيت روايت و سماعت بحث كه آنحضرت سے كسطرح سنا گيا هے ' اور صحابه نے كسطرح پڑها هے ' علم قرا آت القــرآن هے ' صحــابه کے بعد تابعين اور تبع تابعين ميں اس فن کے سـات مشهور امام گذرے هيں - تابعين ميں عبـد الله بن عامر يحصبي قاري شـام المتوفي سنه ۱۱۸ ' عبد الله بن كثيــر قاري مكه المتوفي سنه ۱۲۰ ' عاصم بن بهدله قاري كوفه المتوفي سنه ۱۲۷ ' اور تبع تابعين ميں حمزہ بن حبيب التيمى قاري كوفه المتوفي سنه ۱۵۴ ' نافع بن عبد الرحمـان ليثي قاري مدينه المتوفي سنه ۱۶۹ ' علي بن حمزہ كسائي قاري كوفه المتوفى سنه ۱۸۹ ' اور ابو عمر بن العلاء المازني قاري بصرہ المتوفي سنه ۲۴۶ ' ان سب ميں سب سے زيادہ مشهور و مقبول قراءت نافع هے جسكي عمــلاً تمام بلاد اسلاميه ميں تقليد كي جاتي هے - نافع نے ستر قراء تابعين سے قراءت حاصل كي تهي -

اس فن کے مصنف اول حسب تحقيق علامۂ جزري ' ابو عبيد قاسم بن ســلام المتوفى سنه ۲۲۴ هيں ' " شــاطبيه " سے (جو اس فن كي مقبول ترين تصنيف) پہلے ' ابو علی حسن بن احمد فارسي نحوي المتوفي سنه ۳۷۷ كي " الحجة في القرا آت " عبيد الله بن محمد اسدي المتوفي سنه ۳۸۷ كي " المفصح في القرا آت " ابو عمر و عثمان بن سعيد الـداني المتوفي سنه ۴۴۴ كي " كتاب التيسير " " جامع البيان في القرا آت السبع " اور " المحتوي في القرا آت الشواذ " اور ابو طـاهر اسماعيل بن خلف المتوفي سنــه ۴۵۵ كي " عنوان في القراءة " اور " الاكتفاء في القراءة " قابل ذكر تصنيفات هيں - اواسط قرن سادس ميں امام القراءة قاسم بن فيرہ شاطبي اندلسي المتوفي سنه ۵۹۰ نے قصيدۂ لاميه شاطبيه تصنيف كيا ' جسكي شعاع شهرت کے پردہ ميں اس سے پہلے كي تمام تصنيفات چهپ گئيں - " شاطبيه " کے بعد قراء كبار نے مستقل تصانيف كي بجاے اوسكي شــرح كافي سمجهي - جــن ميں مشهور اشخاص علم الـدين علي بن محمد سخاوي المتوفي سنه ۶۴۳ ' برهان الدين ابو اسحاق ابراهيم بن عمر جعبري المتوفي سنه ۶۴۳ ' ابوالخير محمد بن محمد جزري المتوفي سنه ۸۳۳ ' اور ابن القاصح صاحب سراج القاري هيں - علامۂ جزري شــارح شاطبــيه هونيکے سوا " النشر في القرا آت العشر " اور " تحبير التيسير في القرا آت العشر " کے مصنف بهي هيں - علي نوري سفاقسي كي " غيث النفع في القرا آت السبع " بهي اس فن ميں ايک متداول كتاب هے -

(عــلــل الــقــرا آت)

جسطرح علم القراءة ميں رواية و سماعاً الفاظ قــران کے مختلف اوصاف و احوال سماعيه كا بيان هوتا هے ' علل القرا آت ميں انهيں چيزوں سے اصولاً اور عقلاً بحث هوتي هے كه از روے اصول صرف و نحو و قواعــد و محاورات زبان عربي انكو كيونكر هونا چاهيے - ان مباحث پر گفتگو كا سب سے زيادہ حق اهــل ادب اور علماے نحو كو هے ' اسي ليے اس فن كا واضع و مدون يهي طبـقه هے ' مثــلاً ابو العبــاس احمد بن محمد نحوي ' سليمـان بن عبد الله نحوي المتوفي سنــه ۴۹۳ ع ' ابوالحسن علي بن حسين الباقولي الموجود سنه ۵۳۵ -

(معرفــة الوقف و الابــتــداء)

انسان كسي حالت ميں سانس كي آمد و رفت كو روک نهيں سكتا ' اسليے ضرور هے كه كسي طويل عبارت كو پڑهتے وقت سانس كئي كئي بار ٹوٹ جاے ' ان سكنات تنفس كيليے ضروري هے كه وہ بے موقع نهوں ' ورنه عبارت كا سلسلۂ اتصال ٹوٹ جائيگا ' اور اكثر عبارتوں كا سمجهنا مشكل هوگا - علماے اسلام نے اسي غرض كيليے علم الوقف والابتدا وضع كيا اور قران ميں جابجا علامات وقف کے نشان لگاے ' جن سے يه معلوم هوتا هے كه تلاوت قران ميں كهاں وقف كرنا چاهيے يعني ٹهرنا چاهيے ' اور كهاں سانس توڑ كر دوسري آيت سے تلاوت كي ابتدا كرني چاهيے - يهه فن گو علم التجويد اور علم القراءة كا ايک جزء هے ليكن غايت اهميت كيليے قراء نے اسكو مستقل فن قرار ديا ' اور اسميں منفرد و مخصوص تصنيفات كيں -

ابو بكر محمد عيسى مغربى نے ان تمام اوقاف كو ايک رساله ميں بنام " وقوف النبي صلعم فى القران " جمع كرديا هے - مكي بن ابى طالب المتوفي سنه ۳۰۹ نے صرف اس موضوع پر ايک رساله الوقف على كلا و بلى فى القران " لكها كه قران ميں لفظ " كلا " اور " بلى " پر وقف كرنا چاهيے يا نهيں ؟ انكے علاوہ " كتاب الوقف و الابتداء " کے نام سے مشهور ائمۂ نحو و ادب مثلاً قدما ميں يحي بن زياد الفراء المتوفي سنه ۲۰۷ ' ابو العباس احمد بن يحى ثعلب نحوى المتوفي سنه ۲۹۱ ' مكى بن ابي طـالب المتوفي سنه ۳۰۹ ' ابو اسحاق ابراهيم الزجاج نحوي المتوفي سنه ۳۱۰ ابو بكر محمد بن قاسم ابن الانباري نحوي سنه ۳۲۷ ' ابو جعفر نحاس بغدادي نحوي المتوفى سنه ۳۲۸ ' ابو سعيد حسن بن عبد الله سيرافي نحوي المتوفى سنه ۳۶۸ اور متاخرين ميں محسن عماني اور سجاوندي نے مستقل كتابيں تاليف كيں -

الــــفـــــاظ قـــران

مفـــردات الـــقـــرآن

اسلام جب تــک جزيرۂ عرب ميں محدود تها ' قران کے حل لغات و تفسير الفاظ كي كوئي ضرورت نه تهي ' ليكن غيرعربوں ميں اشاعت قران كيليے ضروري تها كه الفاظ و لغات قران كي تشريح كي جاے ' اور اونكي ڈكشنري ترتيب دى جاے - بعض علماے

یونان تو یونان یورپ کے عفریت اور انگلستان کے معبود و مسجود روس میں بھي اس خبر نے ایک اضطراب و هیجان پیدا کردیا ہے - روسي اخبار چیخ رہے ہیں کہ قسطنطنیه کے مشرق میں بحري تفوق کا نشان امتیاز عنقریب ان سے چھنا چاهتا ہے ' روسکو سلافو (روسي اخبار) لکھتا ہے کہ قسطنطنیه کے مغرب میں یونان کو بحري تفوق حاصل تھا ' مگر وہ تو اپنا تفوق کھو بیٹھا - قسطنطنیه کے مشرق میں همیں بحري برتري حاصل تھي ' مگر کچھه عجب نہیں هم بھي یونان کي طرح اپني برتري ضائع کردیں - خصوصا اگر باب عالي کو اپنے ارادے میں کامیابي هوگئي اور اس نے " ریفادیا " اور " مورینو " بھي خرید لیے جو اسوقت امریکه میں بن رہے ہیں - بیشک هم نے یه طے کیا ہے ایمپرس میري کے طرز کے دو ڈریڈ ناٹ بنوالے جائیں ' مگر هم اس تجویز کو سنه ۱۶ ء سے پہلے پورا نہیں کرینگے "

(قوى بحريه و موازنه دولت عثمانیه و یونان)

یورپ کے ارباب سیاست کا قاعده ہے کہ وہ اپنے مخالف کي هر بات کو کئي گونه بڑھا کے دکھاتے ہیں تاکه ارباب حکومت اور قوم اسکو حقیر سمجھکے بے اعتنائي نه کرے ' اور قبل از وقت اسکے جواب کے لیے تیار هو جاے - اسلیے اگر تم دیکھو که اهل یورپ تمهاري کسي بیداري ' یا حرکت کو اهمت دیتے ہیں ' تو اس سے مغرور هو کے واقعات کی طرف سے آنکھیں نه بند کرلو -

اگر دولت عثمانیه کي بحري قوت کا اندازہ کرنا ہے تو اسے یورپ کے سیاسي حلقوں کے اضطراب ' یوناني اخبارات کے شور و غوغا ' اور روسي اخبارات کے انذار و تنبیه میں نہیں بلکه واقعات کے جام حقیقت نما میں دیکھنا چاهیے - اسلیے هم اسوقت واقعات کي روشني میں یه دیکھنا چاهتے ہیں که آیا در حقیقت دولت عثمانیه کي بحري قوت یونان سے زیادہ هوگئي ہے ' یا حسب عادت یه یورپ کا شور و غوغاے محض ہے -

جنگ بلقان میں یونان کي بحري کارروائیوں کا دار مدار افیروف ' اسپیا ' هیڈرا ' ایسارا ' ان چار آهن پوش جہازوں پر تھا - ان چاروں جہازوں کا مجموعي حجم همارے سلطان عثمان اول کے حجم سے کم هوگا اور صرف اس ایک جہاز کي قوت یونان کے چاروں جہازوں سے زیادہ هوگي -

جنگ کے زمانے میں همارے جہازوں کا مجموعي حجم ۱۰۱۱۸ ٹن تھا ' یه سب ملکے " افیروف " کے مقابله میں نہیں ٹھہر سکتے تھے جسکي طاقت سے " سلطان عثمان اول " کي طاقت دوگونه زیادہ ہے -

یه امر بھي قابل لحاظ ہے که " افیروف " ایک منٹ میں ۲۲۷۳۰ کیلو گرام کے دو گولے پھینکتا تھا ' اور یه سب سے زیادہ بھاري گولے تھے جنکو وہ اس شرح سرعت سے پھینکتا تھا - اسکے مقابله میں " سلطان عثمان اول " ۳۷۵۴۰ کیلو گرام کے گولے اسي شرح سرعت سے پھینکیگا -

یه تو سلطان عثمان اول کي حالت تھي پھر اسکے ساتھه " رشادیه " اور حمیدیه بھي هونگے اور اگر توفیق الہی شامل حال رهي تو ریفادیا اور مورنیو بھي - پس اگر یوناني بیڑے میں اضافه نه هو اور دولت عثمانیه دونوں موخر الذکر جہاز نه بھي لیسکے تو جب بھي دولت عثمانیه کي بحري طاقت یوناني کي بحري طاقت سے زیادہ هوگي -

(قائد اور فوج)

سلطان عثمان اول جس شان و شکوہ کا جہاز ہے ' اسکا قائد بھي اس قابلیت و استعداد کا هونا چاهیے ' اور بالاخر وهي هوا جسکو خود قدرت نے اسکے لیے پیدا کیا تھا -

اس جہاز کی قیادت کا مسئله صیغه بحریه کے ایک نہایت نازک اور دشوار حل مسئله تھا - صیغه بحریه کے سامنے تین نام تھے اسماعیل بے ' عارف بے ' رؤف بے ' اسماعیل بے ' آهن پوش باربروس خیر الدین کے قائد ہیں ' عارف بے صیغه بحریه کے ارکان جنگ کے افسر اعلی ہیں ' اور رؤف بے " حمیدیه " کے قائد ہیں - وہ حمیدیه جسکی پر اسرار نقل و حرکت نے دنیا کو محو حیرت کردیا تھا ' جو کبھي حریفوں کو تہ و بالا کرتا اور کبھي نظروں سے غائب هوجاتا تھا ' دم کے دم میں ازمیر پہنچتا تھا اور پھر یکایک بیروت کے ساحل پر نمودار هوتا تھا ' دن کو بندرگاہ سویس میں گولے بھرتا تھا ' اور شب کو سواحل بلقان پر چھاپے مارتا تھا اور پھر غائب هوکے دمشق اور طرابلس کے ساحل پر دکھائي دیتا تھا -

رؤف بے کے طلسمی کارناموں کے بعد کون ہے جو اسکا سہیم و عدیل هو سکتا ہے ؟ ایک هفته تک کامل غور و خوض کے بعد بھی انهی کو اس منصب جلیل کے لیے انتخاب کرنا پڑا -

قہرمان مدافعت بحري رؤف بے جو سلطان عثمان اول کے قائد منتخب ہوے ہیں

اس جہاز میں ۱۱۰۰ فوج رهیگی - یه طے هوا ہے که اسکو آبہاے عثمانی میں لانے کے لیے ۹ سو سپاهی برطانی بارکش جہاز پر سوار هوکے جائیں -

غالباً دو سو سپاهي اسوقت سے کارخانه آرمسٹرونگ میں بھیجدیے گئے ہیں که یه لوگ وهاں رهکے اس طرز کے جہازکے پرزوں اور انکي جوڑنے کي ترکیب سے واقف هوجائیں -

بريد فرنگ

بلاد عثمانيـه كـي زر خيزي

معـادن و منـاجـم

قارئين كرام كو ياد هوگا كه گذشته جلد كے دو نمبروں ميں هم نے بلاد عثمانيه پر ايک نظر عمومي ڈالي تهي - اسميں هم نے لكها تها كه " تركوں نے جتني توجه اپنے يوروپين مقبوضات پر كي هے اگر اسكا ايک عشر بهي وه اپنے ايشيائي مقبوضات پر كرتے تو آج دنيا كي قوي اور دولتمند سلطنتوں كي صف ميں كسي بلند و ممتاز نشست پر نظر آتے " - يه ايک اجمال تها جسكي تفصيل هم آج هم آپكو ايک انگريزي خطيب كي زبان سے سنانا چاهتے هيں -

يه خطيب مسٹر جي - ميڈلينڈ ايڈورڈس هيں -

اب تک عالم اسلامي ميں انگريزوں كي سياسي و اقتصادي سرگرمياں هندوستان ' ايران ' سودان ' مصر ' اور عراق تک محدود تهيں - ليكن اب كه نيل ' بحر هند ' اور خليج فارس پر انكا پاے اقتدار راسخ هوگيا هے انكي حوصله مندي نئے ميدان عمل كي طالب هے ! - شام ميں ابتداء اقتصادي كام شروع هوے تهے - جو عموماً اعمال سياسيه كا پيش خيمه هوتے هيں' مگر وه اس غير رسمي مفاهمت كي بنياد پر ملتوي هوگئے كه " شام فرانس كے ليے هے اور عراق انگلستان كے ليے " -

ليكن معاهده كويت كے بعد سے انگريزوں كے ايک طبقه ميں نئي حركت شروع هوئي هے - يه طبقه ارض مباركه شام كے هاتهه سے نكلنے پر سخت ماتم گسار هے ' اور چونكه ابهي تک اقتدار فرانس كي توثيق كسي معاهده سے نهيں هوئي هے' اسليے شام ميں فرانس كي سرگرميوں كو نهايت شرح و بسط ' آب و رنگ ' اور رشک و تحسر ' كے هاتهه اپنے قوم كے سامنے پيش كررها هے - نير ايسٹ كه ايک نيم سركاري پرچه هے اسكا مراسله نگار برابر بيروت سے اس قسم كے مراسلے بهيجتا رهتا هے -

اسي طرح ايک دوسري جماعت هے' جو يه چاهتي هے كه ايشياء كوچک كا ميدان جرمني اور روس كے ليے نه چهوڑ ديا جائے' بلكه اسميں انگريزوں كو بهي اترنا چاهيے' تاكه همارے حقوق بهي پيدا هو جائيں' اور آينده تقسيم كے وقت (لا قدر الله) هميں بهي اس ميں حصه ملے - يا اسكا معارضه كسي دوسري جگهه ملے -

مختصراً يه كه جن اسلامي ممالک ميں اسوقت " انگريزي مصالح " كي قربانگاه استقلال و خود مختاري نهيں هے وهاں اسكے نصب كرنے كے ليے انگلستان ميں ايک نئي حركت شروع هوئي هے اور مراسلات ' مقالات ' اور خطبات كے ذريعه سے انگريزي سرمايه داروں كو ان مقامات ميں جانے كي ترغيب دي جارهي هے -

يهي نوعيت هے اس خطبه كي جو حال ميں مسٹر ايڈورڈس نے انسٹيٹيوشن آف مائننگ اينڈ مٹيالركي ميں ديا هے اور جسكا خلاصه هم اس وقت شائع كرتے هيں -

هم كه همارا مايۂ زندگي خدمت و چاكري هے ان زمينوں كي قيمت كا صحيح اندازه نهيں كرسكتے' جن سے لوها ' تانبا ' وغيره خام معدنيات نكلتي هيں - اسليے يه مضمون همارے ليے اسدرجه مفيد نهيں جسقدر كه اسے هونا چاهيے' مگر تاهم فائده سے خالي بهي نهيں - اس سے بلاد عثمانيه كي معدني پيداوار' اسكے تفوع اور اسكي مقدار كا تفصيلي علم هو جاتا هے' جو بهرحال لا علمي سے بهتر هے -

ليكن اس خطبه سے ايک اور اهم فائده بهي ممكن هے بشرطيكه قارئين كرام اس نظر سے اسے پڑهيں - وه يه كه بقيه بلاد عثمانيه كے متعلق انگريزوں كے كيا مطامع و عزائم هيں' اور خزينۂ اسلام كے وه اور كون سے گوهر هيں جو تاج انگلستان كے ليے پيش نظر هيں ؟

مسٹر ايڈورڈس نے كها :

ايشياء كوچک ميں معدني دولت زياده تر اسكے شمالي حصه ميں هے ' جهاں بدقسمتي سے ريلوے وسيع نهيں - اس ملک ميں كان كني بهت كم هوئي هے - اسكي وجه يه هے - كه يهاں آمد و رفت كے ذرائع مفقود اور بار برداري كي آسانياں ناپيد هيں - شايد هي دنيا ميں كوئي ايسا ملک هو جهاں كانوں كي اتني سربمهر دولت موجود هو اور وه اپني ترقي كے ليے صرف ريلوے كا محتاج پڑا هوا

كـوئلا

كوئلے كي سب سے زياده مشهور اور اهم كان قسطنطنيه كے قريب يعني بحر اسود كے كنارے كنارے ۱۵۰ كے فاصل پر هرقليه ميں دريافت هوئي تهي - اس كان كے متعلق يه اندازه كيا گيا تها كه اسكا رقبه ۲ سو مربع ميل هے - اس كے كوئلے كي قسميں مختلف تهيں ' مگر بحيثيت اوسط اس كا مقابله نيوكيسل كے كوئلے سے كيا جاسكتا تها -

ان كانوں ميں دس جدا گانه كارخانے كام كرتے تهے جنميں سب سے مشهور فرنچ كمپني تهي - اسكے نكالے هوے كوئلے كي مقدار ۵ لاكهه ٹن تهي - ڈائكٹر قرے كے كنسيشن كے ليے جسقدر كوئلا نكالا جاتا تها اسكي مقدار ايک لاكهه دس هزار ٹن سالانه تهي' اور يه سب كي سب فرنچ كمپني خريد ليا كرتي تهي - كرچي كنسيشن كے كوئلے كي مقدار (اس كنسيشن كو حال ميں فرنچ كمپني نے ۸ هزار پونڈ كو خريد ليا هے) ۸۵ هزار ٹن سالانه تهي' اور زير بجا برادرس سالانه ۶۰ هزار ٹن كوئلا نكالتے تهے - يه تهے اصلي نكالنے والے' علاوه ان چهوٹي چهوٹي كانوں كے جنميں سے ۵۰ هزار ٹن كے اندر كوئلا نكلا - اس ميدان كي پيدا وار كي كل تعداد ۸ لاكهه ٹن سالانه هے -

(لـوهـا)

ايشياء كوچک ميں كچے لوهے كي كانيں بكثرت هيں - يه كانيں جزيرۂ مثلين كے بالمقابل بر اعظم ميں ازميت كے قريب واقع هيں - ان ميں سے سالانه تقريباً تيس هزار ٹن لوها نكلتا هے - شهر زيتون سے شمال كي طرف بيرت كي پهاڑيوں ميں جو سب سے بڑا ذخيره ملا هے وه ۹۰ ميل تک خليج اليگزنڈريا سے ايک خط مستقيم كي شكل ميں چلا گيا هے - اس ذخيره كا رقبه وسيع هے اور اس سے سالانه ۳ لاكهه ٹن لوها نكلتا هے -

(تـانـبـا)

يـه ذرا بهي مبـالغه نهيں كه كچا تانبا ايشياء كوچک كے شمالي صوبوں ميں قريباً هرجگه ملتا هے - ملـک كا اندروني حصه - كيونكه باسفورس سے باطوم تک تمام مسافت كي يهي حالت هے - ايک مس خيز خطه هے ' اور گويا يه ايک عام قاعده هے كه ان كانوں كي رگيں تنگ اور مايه دار هيں' جنميں ۲۰ فيصدي بلكه اس سے بهي زيـادہ تانـبا هوتا هے - آغانا كي كان در حقيقت وسط ايشياء

ادب نے تمام الفاظ کا احاطہ کیا اور انکا نام مفردات القرآن رکھا - مثلاً مفردات القرآن امام راغب اصفہاني الموجود سنه ۵۰۰ ' مفردات القرآن محي الدين محمد بن علي رزان حنفي' ليکن اکثر علماے ادب نے بجاے احاطۂ الفاظ صرف مشکل لغايت پر اکتفا کي' اور اسکو غريب القرآن کے نام سے موسوم کيا -

(غريب القرآن)

فن غريب القرآن پر نہايت کثرت سے علماے نحو و ادب نے تصنيفات کيں' اس موضوع پر سب سے پہلي کتاب غريب القرآن ابوعبيده معمر بن مثنی نحوي المتوفي سنه ۲۰۹ کي ہے' اسکے بعد اس موضوع پر يہ کتابيں لکھي گئيں غريب القرآن احمد بن محمد بن يزداد طبري نحوي الموجود سنه ۳۰۳' غريب القرآن ابن دريد لغوي المتوفي سنه ۳۲۱' غريب القرآن عبد الله بن مسلم بن قتيبه المتوفي ۲۲۲' غريب القرآن ابوبکر محمد بن قاسم ابن الانباري المتوفي سنه ۳۲۸' غريب القرآن ابو عمر محمد عمر الزاهد تلميذ ثعلب المتوفي سنه ۳۴۵' الشارہ في غريب القرآن ابو بکر محمد بن حسن نقاش نحوي بغدادي المتوفي سنه ۳۵۰' غريب القرآن قاضي احمد بن کامل المتوفي سنه ۳۵۰' غريب القرآن ابوبکر محمد بن عزيزي سجستاني تلميذ ابن دريد' غريب القرآن و الحديث ابو عبيد احمد بن محمد هروي المتوفي سنه ۴۰۱' مشکل غريب القرآن مکي بن ابي طالب قيسي المتوفي سنه ۴۳۷' کتاب الغت المستدرک علي الهروي ابو موسی محمد بن ابي بکر اصفہاني المتوفي سنه ۵۸۱' تحفۃ الريب فيما في القرآن من الغريب ابوحيان محمد بن يوسف اندلسی المتوفي سنه ۷۴۵ -

غريب القرآن کي تدوين ميں سب سے زيادہ کاوش و تلاش و صرف وقت ابن دريد اور عزيزي نے کيا' ان دونوں استاد و شاگرد نے تدوين و ترتيب غريب القرآن ميں پورے پندرہ برس صرف کيے -

(مصادر القرآن)

بعض ائمہ لغت نے قرآن کے اسماے جامدہ کو چھوڑکر صرف مشتقات کيطرف توجہ کي' اور مصادر قرآن کي تحقيق و تشريح کي' اس قسم کي پہلي تصنيف يحی بن زياد الفراء المتوفي سنه ۲۰۷ کي مصادر القرآن ہے' اسکے بعد ابراهيم بن اليزيدي المتوفي سنه ۲۲۵ نے مصادر القرآن لکھي' ابو جعفر احمد بن علي جعفر المتوفي سنه ۵۴۴ نے تاج المصادر کے نام سے قرآن و حديث دونوں کے مصادر يکجا جمع کردیے -

(الواحد و التثنيه و الجمع في القرآن)

هم نے جيسا پہلے بيان کيا ہے کہ جسطرح تمدن اجتماعي ميں نئے نئے تکلفات اور مختلف ضرورتوں کے سامان هميشه پيدا هوتے رهتے هيں' اور وہ پهيلتے جاتے هيں' بعينه يہي حال تمدن علمي کا بهي ہے کہ هر شے ميں ذرا ذرا سي مناسبت سے نئے نئے شعبے پيدا هوتے رهتے هيں' هر تثنيه اور جمع کي اصلي صورت واحد ہے' اور واحد و مفرد اسماء کي تشريح مفردات و غريب قرآن ميں کو هوتي رهتي ہے' ليکن چونکہ تثنيه اور جمع بنانيکے مختلف قواعد و اصول هيں' بعض جمعيں بلا قاعدہ هوتي هيں' بعض جمعوں کي مفرد نہيں هوتے' ان وجوہ سے علما نے اس موضوع پر بهي بالکل مستقل رسائل لکھے' جن ميں سے سب سے پہلي تصنيف يحی بن زياد الفراء المتوفي سنه ۲۰۷ کي کتاب الجمع و التثنية في القرآن اور دوسري اخفش اوسط سعيد بن سعدہ نحوي المتوفی سنه ۲۱۵ کي الواحد و الجمع يا الافراد و الجمع في القرآن -

(معربات القرآن)

هر زبان ميں دوسري زبانوں سے باهمي اختلاط و تعلقات سياسي و تجارتي کي بنا پر کچھ الفاظ آجاتے هيں' اور تهوڑے تغير کے بعد وہ اهل زبان کے الفاظ قرار پا جاتے هيں - عربي زبان ميں بهي اس قسم کے الفاظ هيں' اور قرآن مجيد نے اونکو استعمال کيا ہے - مجموعي مباحث ميں علماے متقدمين ميں سے تو متعدد علما مثلاً ثعالبي' ابن فارس' ابن جزري' ابن جرير طبري (في اول التفسير) وغيرہ نے انکا ايک باب علحدہ قرار ديکر اونکي تحقيق کي ہے - ليکن متاخرين ميں جلال الدين سيوطي المتوفي سنه ۹۱۰ نے " المذهب فيما وقع في القرآن من المعرب " ايک مستقل رساله تاليف کيا ہے - تاج الدين سبکي المتوفي سنه ۷۷۱ اور ابن حجر عسقلاني المتوفي سنه ۸۵۲ نے ان الفاظ معربه کو نظم کرديا ہے -

الوجوہ و النظائر في القرآن

قرآن ميں اکثر ايک لفظ متعدد مقامات ميں مختلف معني رکهتا ہے - اهل بلاغت ايسے لفظ کو "مشترک" کہتے هيں' ليکن علوم قرآن ميں اونکو " نظائر " کہتے هيں' اور بعض الفاظ ايسے هيں جو متعدد مقامات پر بعينه مستعمل هوے هيں' اور هر جگه اون سے ايک هي معني مراد هيں - علماے قرآن اونکو وجوہ کہتے هيں' وجوہ و نظائر کي واقفيت فہم معاني قرآن کيليے نہايت ضروري ہے تاکہ معني سمجهنے ميں اشتباہ نہو - اس بنا پر علماے اسلام نے وجوہ نظائر کي مستقل تصنيفات ميں توضيح و تحقيق نہيں ضروري سمجها - اس فن کي بناء اسقدر قديم ہے کہ حضرت ابن عباس سے اونکے دو شاگرد عکرمه اور علي بن ابي طلحه نے اون سے اس فن کي روايتيں کي هيں - بلحاظ تصنيف سب سے پہلے مقاتل بن سليمان مفسر المتوفي سنه ۱۵۰ کي تاليف الوجوہ و النظائر کا نام منقول ہے -

انکے علاوہ احمد بن فارس لغوي المتوفي سنه ۳۷۵ ابو الفرج بن الجوزي المتوفي سنه ۵۹۷ ' ابو الحسين محمد بن عبد الصمد مصري دامغاني' ابو القاسم محمود نيساپوري الموجود سنه ۵۵۳ کي الوجوہ و النظائر في القرآن کے نام سے تصنيفات هيں - جلال الدين سيوطي کا رساله " معترک القرآن في مشترک القرآن " بهي اسي فن ميں ہے -

البقية تتلي

هر فرمایش میں الهلال کا حوالة دینا ضروری هے

پوئن تائین

— * —

معجز نما ایجاد ، اور حیرت انگیز شفا - دماغ کي شکایت کو دفع کرنے کیلیے - مرجھاے هوئے دلکو تازہ کرنیکے لیے - هسٹریه اور کلرو ٹیک کے تکلیفونکا دفعیه نرو میں قوت پہونچانا - بڑھاپے کو جواني سے تبدیل - ایام شباب کے مرضوں کا خاص علاج - مرد اور عورت دونونکے لئے مفید قیمت دو روپیه في بکس جسمیں چالیس گولیاں هوتي هیں -

زینو ٹون

—*—

ضعف باہ کا اصلی علاج - قیمت ایک روپیه آٹھ آنه
ڈالین مایذک کمپني - پوسٹ بکس نمبر ۱۴۱ کلکته

نوفلوٹ سب سے بهتر

—:*:—

کیونکه تمام هارمونیم سے بڑھکر هے جسکي سرو تان ایک عجیب اثر پیدا کرتي هے - همارے فهرست کے واسطے بہت جلد درخواست آنا چاهیے -

ران اینڈ کمپني نمبر ۱۰/۳ لور چیت پور روڈ - کلکته

گھڑیوں کا خاص خزینه سب سے کم قیمت آدھے قیمت میں تھوڑے دن کیلیے -
قیمت تین روپیه پندرہ آنه اور چار روپیه پندرہ آنه رسٹ واچ آدھے قیمت پر -
چار روپیه پندرہ آنه اور چھه روپیه پندرہ آنه اور دس روپیه - چھه کے خریدار کو ایک گھڑي مفت فهرست درخواست پر بھیجي جائیگي -

کمپلیشن واچ کمپني نمبر ۴۰ مدن متر لین - کلکته

دافــع جنــون

— • —

ڈاکٹر ڈبلو - سي - روي کي مجرب دوا فوراً سے دماغي خرابي جاتي رهتي هے - درخواست پر پوري کیفیت سے اطلاع دیجائیگي - پانچ روپیه في شیشي -

S. C. Roy M. A.
167/3 Cornwallis Street,
Calcutta.

سال ویٹي

— * —

یه دوا ایک عجیب اثر پیدا کرتا هے - نوجوان بوڑھا - مجرد یا شادي شده سب کے لئے یکساں اثر -

اس - سي - ولسه نمبر ۳۶ مدرساله اسٹریٹ - کلکته

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف کے تمام روئیں اڑجاتے هیں -
آر - بي - گھوس
نمبر ۳۰۹ اپر چیت پور روڈ - کلکته

پچاس برس کے تجربة کار

راے صاحب ڈاکٹر کے - سي داس کا آزالا ساهلے -
گولیاں — ایک بکس ۳۸ گولیونکي قیمت ایک روپیه -

مستورات کے بیماریونکے لئے نهایت مفید دوا - خط کے آنے سے پوري کیفیت سے اطلاع کیجائیگي -
سرواتھیا سهاے فارمیسي - ۳۰/۲ هاریسن روڈ کلکته

کایا پلٹ

اون اسیروں کیللے کایا پلٹ هے اکسیر
جو جواني میں هوے رنج کے هاتھونمیں اسیر

حضرات ! انسان چونکه اشرف المخلوقات بنایا گیا هے لهذا انتظام دنیا کیلیے الله پاک نے اسکو دل و دماغ بھي خاص قسم کے عطا فرمائے هیں - بہت سے اهم کام اسکے ذمه عائد کئے هیں اور اجراے کار کیلیے اسکو بڑي بڑي قوتیں عنایت کي هیں - لیکن تمام کام اور کل قوتین سلامتي دل و دماغ اور صحت جسم سے تعلق رکھتي هیں - جس انسانکي دل و دماغ صحیح اور جسماني قوتیں قائم هیں مستعدي اور چستي موجود هے ' تو انسان تمام کاموں کو درست اور کل لوازمات زندگي کو بخوبي طے کر سکتا هے ورنه بیمار اور مایوس شخص کي زندگي ایک بیکار زندگی سمجھي جاتي هے - حضرات براے مهرباني همارے تیار کردہ حبوب کایاپلٹ کو ایک مرتبه آزما دیکھیے که یه گولیاں آپکي دماغي اور جسماني قوتوں کو تقویت دینے میں ممد و معاون هوتی هیں یا نهیں - بڑھاپے میں جواني اور کم طاقتي میں شه زور بناتي هے - اگرچه حبوب کایا پلٹ کي تصدیق کو همارے اس تحریر کي شهادت کے لیے همارے پاس کافي سے زیادہ اعلی اعلی سند یافته ڈاکٹروں و دیگر اصحاب کے سرٹیفکٹ کثرت سے موجود هیں لیکن سب سے بڑا سارٹیفکٹ آپکا تجربه هے - هم امید کرتے هیں که آپ همارے جھوٹ سچ کا تجربه کرنیکے لیے هي کم از کم ایک مرتبه ضرور استعمال فرمائینگے اور هم آپکو یقین دلاتے هیں که آپ همارے احسانمند هونگے - حبوب کایا پلٹ جواهرات وغیرہ سے مرکب هیں اور قیمت نهایت هي کم رکھي گئي هے ایک روپیه في شیشي - ۶ - شیشي کے خریدار کو - ۵ - روپیه - ۸ - آنه نمونه کي گولیاں - ۴ - آنه کے ٹکٹ آنے پر روانه هونگی پرچه ترکیب استعمال همراہ دوا مع چند ایسي هدایات کے دیا جاتا هے جو بجائے خود وسیله صحت هیں -

المشتهــــر

منیجر " کایاپلٹ " ڈاک بکس نمبر - ۱۷۰ - کلکته
Manager, Huboobe Kaya Palat Pharmacy, Post Box 170.
Calcutta.

الهـلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هوں تو ایجنسي کی درخواست بھیجیے -

کوچک میں تھالي سو میل کے فاصلہ پر واقع تھي - خود سلطنت کي مملوکہ تھي ' اور وهي اسمیں کام کرتي تھي - سنہ ۱۸۹۲ سے لیکے اسوقت تک سیاہ تانبے کي پیداوار ۲۰ ھـزار ٹن سے زیادہ ھوئي ھے - گورنمنٹ کا تخمینہ ھے کہ اس کان میں ابھي ۷ لاکھہ ٹن کچھا تانبا اور موجود ھے جس میں عمدہ تانبے کا اوسط دس فیصدي ھوگا -

ایک اور اهم ذخیرہ قسطنطنیہ سے ۸۰ میل اور بغداد ریلوے کے الہ بازار اسٹیشن سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر هندیقہ میں موجود ھے - اسکا تانبا صورتاً اس تانبے کے مشابہ ھے جو جرمني کي مینسفلڈٹ کے ذخیروں سے نکلا تھا - جو تھوڑا سا کام ھوا ھے اور اسکي رپورٹ کي گئي ھے - اس سے یہ معلوم ھوتا ھے کہ بحیثیت اوسط هندیقہ کي کانیں مینسفلڈٹ کي کانوں سے زیادہ مایہ دار ھیں - بہت دفعہ یہ جانچا گیا کہ انمیں خالص تانبا کتنا ھے - ۵ فیصدي اوسط پڑتا ھے - حال میں ایک مکمل رپورٹ کي گئي ھے ' اس سے معلوم ھوتا ھے کہ خالص تانبے کي مقدار ۷ فیصدي تک ھے -

(سیسہ ' زنک ' اور چاندي)

کچے سیسے (Galena) کے ذخیرے بہت ھیں اگرچہ تانبے کے ذخیروں سے کم ' اور زیادہ تر انہیں مقامات میں جہاں تانبا ھے - چاندي اور سیسے کي کانوں کے لیے سب سے زیادہ مشہور زمین کا وہ قطعہ ھے جو قرہ حصار کے نواح میں ھے - ایک مشہور رگ جو دو انچ سے کم موٹي تھي - یہاں نکلتي تھي - یہاں کي ایک ٹن معدني پیداوار کي قیمت تین سو پونڈ ھوتي ھے ' جسمیں سونا اور چاندي بھي شامل ھوتي ھے -

حکومت عثمانیہ بوقـار دغي کي ایک کان کي مالک ھے اور اسمیں اسکا کام بھي ھوتا ھے اس سے ۴ ھزار پونڈ سالانہ کي آمدني ھے -

سیسے کي کانیں زیادہ تر تنگ رگوں میں ملتي ھیں جنکي ضخامت کا اوسط دو انچ ھے - انمیں سیسے کے ساتھہ چاندي بھي ایک ٹن میں ۹ سو اونس تک ھوتي ھے - سب سے عمدہ کان جو اسوقت تک معلوم ھے وہ بالي قـرا دین کي ھے - یہ کان خـلیج اڈریامیٹ سے شمال کي طرف تیس میل کے فاصلے پر (جزیرۂ متلین کے بالمقابل) واقع ھے - اسمیں لوڈ (وہ رگ جسمیں خام معدنیات ھوں) بکثرت ھیں اور انکي ضخامت ایک فٹ سے لیکے ۳۵ فٹ تک ھے - ان امتحانات کي رپورٹ کے بموجب جو حال میں ھوے ھیں ان خـام معـدنیات میں سـاڑھے چھہ فیصدي زنک اور بارہ فیصدي سیسہ ھے -

(سونا)

سمرنا اور درہ دانیال کے پاس دو ضلعوں کے علاوہ اور کہیں کي سونے کي کانوں میں ابھي تک کام نہیں ھوا ھے - عرب میں سونے کي کانیں ھیں مگر یہ نہیں معلوم کہ کہاں ھیں ؟

درحقیقت قرہ حصار کے پاس ایک کان کے علاوہ تمام شمالي صوبوں میں سونا نہیں ھے - سمرنا کے قریب بعض کانوں میں سونا نکلا ھے - کئي سال ھوے چند کانیں کھودي گئي تھیں ' جنمیں سے زیادہ نفع بخش میند ربي و آلدین کي کان تھي - اس سے دو اونس في ٹن سونا نکلتا تھا - درہ دانیال کے کنارے جنوب چنکالي میں ۵ گھنٹے کي مسافت پر سونا کھوریا کي تہوں میں نکلا ھے - سونے کے علحدہ کرنے کے لیے جو تجربے کیے گئے انمیں في ٹن ۳ دینار سے لیکے ۱۵ دینار تک سونا نکلا - مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیاني راستے میں سونے کي کانیں ملینگي مگر اب تک اسکے متعلق یاد داشت نہیں ملي ھے -

(مٹي کا تیل)

ایشیاء کوچک میں مٹي کے تیل کے موجود ھونیکي علامتیں تقریباً تمام جزیرہ نما میں پائي جاتي ھیں - تیل کي کانوں میں سے درحقیقت صرف صوبہاے بغداد و موصل اور ایک حد تک بصرہ کي کانیں کھودي گئي ھیں - تیل کے سوتوں تعداد کي کوئي ۲ سو تھي اور یہ ۲ سو سوتے کوئي ۲۰ متفرق مقامات میں پھیلے ھوے تھے -

یہاں قریباً ۴ خط تھے جو ایک دوسرے کے متوازي چلے گئے تھے - ان میں سے سب سے بڑا وہ خط ھے جو سلسلہ کوہ جبل الحمران کے کنارے کنارے میندیلي کے شمـال و مغرب کي طرف سے شروع ھوتا ھے ' اور جہـاں تک دجلہ گیا ھے چلا جاتا ھے ' اسکے بعد حمان علي سے تقریباً شمال کي طرف مڑجاتا ھے - دوسرا خط ایراني سرحد پر خانقین کے قریب سے شروع ھوتا ھے اور التین کفرو کے آگے تک چلا جاتا ھے - تیسرا خط درحقیقت کوہ قرہ داغ کے بالکل برابر ھے ' مگر پہلے خط سے چھوٹا ھے - چوتھا اور سب سے آخري خط سلیمانیہ سے شروع ھوتا ھے ' اور شمال و مغرب کي طرف چلا جاتا ھے -

شمال کي طرف اور آگے بھي تیل کي کانوں کي علامتیں ملسکتي ھیں - جیسے ارض روم کے جانب مغرب ضلع ترجان میں ران ' (ایک جھیل ھے) اور پلک بحر اسود پر تیس میل کے اندر - پلک کي علامتیں بہت ھي امید افزا تھیں ' مگر دو آبہ دجلہ و فرات کے تیل کے چشموں کے مقابلہ میں اسکا رقبہ چھوٹا تھا - سنوپ کے جنوب میں پچاس میل پر تیل نکلا ھے -

شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - ڈي لیٹ بیرسٹر ایٹ لا کی میڈیکل جیورس پروڈنس

یعني طب متعلقہ مقدمات عدالت پر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھہ لکھا جاے یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باہمي تعلقات سے بحث کي جاتي ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي ہیں جو عدالتي انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے ہیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي ہے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق ہوتي ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خوراني وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري ہے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کبھي بے گناہ کو سزا ہوجاتي ہے اصل مجرم رہا کردیا جاتا ہے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے مواقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے ہمیشہ مقدمات کے خراب ہوجانیکا اندیشہ لگا رہتا ہے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاہي حاصل ہوتي ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا ہوجاتي ہے جنپر

عدل و انصاف کا انحصار ہے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک ہیر ایم - ڈي ' ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے ہیں ' جسکي وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداري مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً

مقدمات قتل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) ہلاکت کي جوابدہي (۳) شہادت قرینہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسي یا گلا گھونٹنا وغیرہ -

عورتوں کے متعلق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشي (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان -

امور مختلفہ کے متعلق

(۱) زندگي کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانوني نظائر بھي مندرج ہیں جن کي وجہ سے ہر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ہوگئي ہے ' اور ساتھہ ہي ساتھہ اس کا بھي پتہ چل جاتا ہے کہ ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاہر ہوتي ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھي اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے ہر انسان کي سمجھہ میں آتا ہے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذہن نشیں ہو جاتے ہیں -

مدت ہوئي کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع ہوئي تھي ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمي پوري ہوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري ہوئي جو بنظر علمي قابلیت اور ہمہ داني کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداري کاروبار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھہ کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي ہے اور (۳۸۰) صفحے ہیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ہے - اور مولوي عبدالله خاں صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد دکن سے مل سکتي ہے -

مولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتابیں

(از مولانا شبلي نعماني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے ہاتھہ کي دو سطریں ہات آجاتي ہیں تو اہل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا - اہل ملک کي خوش قسمتي ہے کہ مولوي عبدالله خاں صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد) کي کوشش سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شائع ہوئي ہیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں علم حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو ہزاروں اوراق کے الٹنے سے بھي ہات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کي وجہ سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' اور صرف چند اشتہاري جملوں پر اکتفا کرتا ہوں - لیکن مجھے امید ہے کہ شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نہ ہونگے - قیمت ہر دو حصہ حسب ذیل رکھي گئي ہے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک

سرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ ہے :—

عبد الله خاں صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد دکن -

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئي تصنیف کبھی دیکھي نہوگی

— * —

اِس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بھرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسي کار آمد ایسي دلفریب ایسي فیض بخش کتاب لاکھہ روپیہ کو بھي سستي ہے - یہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سربستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بھاري لئبریري (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کي ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - کیان سرود - قیافہ شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقي راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے هي دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا هو' بصارت کي آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی اُنکے عہد بعہد کے حالات سوانعمریں و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کي تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کي فہرست ' انکي قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بهي کهاتہ کے قواعد طرز تحریر انکیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کي بڑي بڑي کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتهي ' شتر' کالے بھینس' گھوڑا ' گدها بھیڑ' بکري ' کتا وغیرہ جانورونکي تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹري اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کي بولي هر ایک ملک کي زبان مطلب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکھي میں آج هي وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسي معلومات آجتک کہیں دیکھي نہ سني هونگي اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھي جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبي واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تھوڑے هي دنوں میں لاکھہ پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دخاني کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسي دلاویز کہ پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف

بغیر مدد اُستاد انگریزي سیکھلانیوالي کتاب حجم ۲۷۵ صفحے

ٹنڈن صاحب کا انگلش ٹیچر حجم ۲۷۵ صفحے

ویسے تو آجکل بیسیوں انگلش ٹیچر چھپ چکے هیں - مگر ٹنڈن صاحب کے انگلش ٹیچر کا ایک بھي مقابلہ نہیں کرسکتا - اس میں انگریزي سیکھنے کے ایسے آسان طریقے اور نادر اصول بتلائے گئے هیں جنکو پڑھکر ایک معمولي لیاقت کا آدمي بھي بغیر مدد اُستاد کے انگریزي میں بات چیت کرنے اور خط و کتابت کرنے کي لیاقت حاصل کرسکتا ہے - هر طرح کي بول چال کے فقرے هر محکمے کے اصطلاحي الفاظ ضروري محاورے جو کسي دوسري کتاب میں نہ ملینگے - انٹرنس پاس کے برابر خاصي لیاقت هو جاویگي - اور جلدي هي آساني سے انگریزي میں گفتگو کرنیکے قابل هو جاؤ گے - مجلد کتاب کي قیمت مع محصول صرف ایک روپیہ ۳ تین آنہ دو جلد ۲ روپیہ ۴ چار آنہ چار جلد ۴ روپیہ -

مفت — کتاب انگلش گریمر هر ایک خریدار کو مفت ملیگي -

تصویر دار گھڑي

گارنٹي ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھي کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي ہے - جو هر وقت آنکھہ مٹکاتي رهتي ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتي ہے - ڈائل چیني کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - وقت بہت ٹھیک دیتي ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چھین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگاؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹي ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑي کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابي دیجاتي ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي ہے نہ کبھي ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہري نہایت خوبصورت اور بکس همراہ مفت -

چاندي کي آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کي آٹھہ روزہ واچ - جو کلائي پر بندھ سکتي ہے مع تسمہ چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھي ولایت سے بنکر همارے یہاں آئي هیں - نہ دیا سلائي کي ضرورت اور نہ تیل بتي کي - ایک لیمپ انکو اپني جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود ہے - رات کیوقت کسي جگہ اندهیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرے سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجہ سے اُٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبي معلوم هوگي - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي ہے ۸ آنہ -

ضروري اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کي گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکي زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتي هیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منگوا لیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقام توهانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

RINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD. AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8
Half-yearly „ „ 1-4-2

الہلال

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقـام اشاعت
۷ - ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۹۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۸ — کلکتہ : چہارشنبہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤
Calcutta : Wednesday, February 25, 1914.

فہرست

تصـاویـر

الاسبـوع

۱۸ ماہ کو شہزادہ ویڈ نے شاہ و ملکہ انگلستان کے ساتھہ قصر بکنگھم میں لنچ کھایا سر ای گرے اور دیگر سفراء سے ملاقات کی -

اثناء قیام لندن میں انہوں نے کامل مالی مدد کا وعدہ لیلیا ہے - اس خیال سے شہزادہ کو اتفاق ہے کہ البانیا میں کسی ایک سلطنت کے اثر کا بڑھنا البانیا کے مصالح کے لیے مضر ہے -

قرض کے متعلق ابھی کچھہ طے نہیں ہوا - امید ہے کہ اسماعیل کمال نے نیشنل بنک کے لیے جو رعایتیں دی تھیں انکا رخ بین القومیت کی طرف پھیر دیا جائیگا - شہزادہ ویڈ اس قرض کو پسند کرتے ہیں جسکی ذمہ داری دول یورپ متحدہ طور پر نہ کریں -

۲۲ فروری کو شہزادہ ویڈ نے اسد پاشا کی سرگروہی میں ایک وفد کو بار دیا - وفد نے اہل البانیا کی طرف سے شہزادہ سے درخواست کی کہ وہ آزاد و خود مختار تخت کو قبول کریں - شہزادہ نے جواب میں کہا کہ میں اپنی جان و دل کو البانیا کے لیے وقف کرونگا - مجھے امید ہے کہ البانیا کو ایک درخشاں مستقبل تک لیجانے میں سرور البانی میری مدد کرینگے -

ایک جرمنی اخبار کا بیان ہے کہ ۲۶ فروری کو شہزادہ ویڈ زار روس سے ملنے جائینگے -

۲۱ فروری کو یونان کی طرف سے دول کی یاد داشت کا جواب پیش ہوگیا - یونان نے دول کے اس " منصفانہ " فیصلہ سے اتفاق اور انکا شکریہ ادا کیا ہے - جزائر کے متعلق وہ دونوں شرطوں کو منظور کرتا ہے مگر یہ چاہتا ہے کہ جزائر ناقابل حملہ قرار پائیں - ترکی کو بھی ان جزائر کے مقابل ایشیاے کوچک کی سرحدوں پر قلعہ بندی کی اجازت نہ دیجاے - یوزنجادہ اور امبروز میں عیسائیوں کو وہی حقوق دیے جائیں جو مسلمانوں کو اسکے جزائر میں ملنے والے ہیں -

وہ مقابلہ کی پالیسی کو جاری رکھنا نہیں چاہتا ' مگر وادی ارگرو کیسٹرو میں بعض دیہات کے الحاق پر زور دیتا ہے - ان دیہات کے معاوضہ میں وہ تیار ہے کہ البانیا کو ڈھائی ملین فرنک دے اور اس سرحد میں تخفیف کرے جو ساحل البانیا سے لیکے کیپ پکینیا تک پھیلی ہوئی ہے -

---

چونکہ لفٹنٹ کمال نے جنینیا میں اپنی جگہ چھوڑ دیلی تھی ' اسلیے ان پر کورٹ مارشل ہوا - ۲۲ فروری کی صبح کو وہ گولی سے ہلاک کیے گئے -

---

ریورنڈ انڈریوز جنوبی افریقہ سے روانہ ہوگئے - روانگی کی شام کو انہوں نے کیپ ٹائمز میں ایک خط شائع کیا ہے' جسمیں اپنے ساتھہ حسن مدارات کے شکریہ کے بعد مسئلہ اہل ہند کے بابت یہ راے ظاہر کی ہے کہ سابق کی نسبت اسوقت یہاں کی فضا کی حالت بہتر ہے - انکا بیان ہے کہ ابتداء اسٹرائک میں مسٹر گاندھی کے طرز عمل اور جنرل سمٹس کی دانشمندی نے ایک معقول و آشتی آمیز روح پیدا کردی ہے - انکے نزدیک اصلی نقطے دو ہیں ایک تین پونڈ ٹیکس اور دوسرا مسئلہ ازدواج - نقطہ اول کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ انکے نزدیک اسکے حل میں کوئی دقت نہ ہوگی - نقطہ دوم کے متعلق انکا یہ خیال ہے کہ اگر حکومت جنوبی افریقہ صرف ایک شادی کو جائز تسلیم کرے تو بھی یہ مشکل حل ہوسکتی ہے لیکن اگر اس حد سے گزرکے وہ مسلمانوں کے مذہب پر حملہ کریگی تو غیر متناہی مشکلات اور غلط فہمیاں پیدا ہونگی -

---

برطانی مشرقی افریقہ کی سرحدوں میں ہنگاموں کی وجہ سے مزید چار ہزار مزید کمک روانہ کی گئی ہے -

سوڈش کپتان ڈی میرے اور بلوچی حملہ آوروں سے نام میں جو جنگ ہوئی ہے اسمیں کپتان ڈی میر کے آدمیوں میں سے دو مقتول اور دو زخمی ہوے ہیں - میجر ٹامسٹیڈ کپتان ڈی میر کی مدد کے لیے کرمان روانہ ہوے ہیں -

---

الہـلال کي ششماهي مجلـدات

قیمت میں تخـفیـف

الہلال کی شش ماہی جلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد تہہ روپیہ میں فروخت ہوتی تہیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو' اسکی قیمت صرف پانچ روپیہ کردی گئی ہے -

دوسری اور تیسری جلدیں مکمل موجود ہیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رہگئی ہیں -

(منیجـر)

اطـــلاع

خط و کتابت میں خریداری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرماویں

ہندوستان میں ایک نادر ایجنسی

یعنی

الہـــلال ایجنسی

بہت جلد پبلک کے فایدہ کے واسطے مقرر ہوگی - ناظرین الہلال اسکی تفصیلی حالت کا انتظار کریں ' اور اپنے سب آرڈرونکو سردست ملتوی رکھیں -

المشـــــــتہر

منیجر الہلال نمبر ۱-۷ مکلوڈ اسٹریٹ - کلکتہ

اتدرشہ نیٹنگ کمپنی

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل نٹنگ (یعنے سوایری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اورگنجی درزن تیار کیا جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روا نہ کیا اور آسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لئے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہے -

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں حال میں اتدرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں اور مجھے ان چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

لی - گرونڈ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں گنز ڈیلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکے نٹینگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

—:o:—

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے یہہ پرابلم - سوادیشی - ملکی صنعت و حرفت - ٹارف ریفارم - پروٹکشن یہ سب مسئلہ کا حل کن ہم ہیں یعنے

اتدرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

مذاكرۂ علميه

راه اکتشاف و علم پرستي میں ایک سر فروشانه اقدام

(یعني)

قطب جنوبي کے لیے ایک اور مهم

(بسر کرو هي)

سر ایرینست شیکلٹن

اگر کوئي مجهه سے پوچهے که قوموں کي زندگي کے کیا معني هیں تو میں کهونگا که حوصله کي بلندي اور عزم کي پختگي -

اس وسیع کرهٔ ارض پر صدها قومیں آباد هیں اور هر قوم کے افراد و تمسلم کلم کرتے هیں جو حیات ظاهري و صوري کے مظاهر و لوازم سمجهے جاتے هیں - اسي آسمان کے نیچے اور اسی زمین کے اوپر هم بهی هیں اور اهل یورپ بهي' پهر هم میں جاپاني' چیني اور هندو بهی هیں اور مسلمان بهی - هم سب اکل و شرب' رفتار وگفتار' مسرت و عیش اور رنج و غم میں شریک هیں -

جسطرح انکي نبضیں متحرک هیں اسیطرح هماري نبضیں بهي چلتي هیں اور اگر انکی رگوں میں خون رواں هے تو هماري رگیں منجمد و ساکن نهیں' مگر با این همه پهر وه کیا شے هے جسکي وجه سے بعض زنده بعض نیم زنده اور بعض جاں بلب کهلاتے هیں ؟

کیا یه علو حوصله اور رسوخ عزم کے علاوه اور کوئي شے هے ؟ جب زندگي کي حقیقت سفر و کوچ هو اور مسافر راسته کي مشکلات سے کمر کهولکے بیٹهه جائے تو اسے کون زنده کهیگا ؟ زنده تو وهي هے جسکے کانٹے چبهیں' پتهروں کي ٹهوکریں لگیں' کهاٹیاں اور غار حائل هوں' مگر اس کے پیر کو قرار نه هو -

ناکامیوں کا صدمه' مشکلات کا تصور' خطرات و آفات کا خوف یه تمام چیزیں انسان کي دشمن هیں' جو اسکے عزم و حوصله پر حمله کرتي هیں' مگر اسي جنگ میں فتح کا نام تو زندگي هے - جو قومیں زنده هیں انکے لیے ان میں سے ایک شے بهي مانع کار نهیں هوتي -

قطب جنوبي کے اکتشاف کے لیے کتني هي مهمیں گئیں' مگر ایک بهی کامیاب واپس نه آئي - اگر واپس آئي تو ناکام ورنه برف کے ناپیدا کنار سمندر میں غرق هوتي گئي' مگر یه زندگي کي اعجاز نمائي هے که نامرادي و بربادي کي باد زمهریر جو ان هولناک برفستانوں میں چلتي هے سینوں کي آتش شوق کو افسرده کرنے کے بدلے انکے شعلے اور بلند کرتي هے !

کپتان اسکاٹ کي مهم کا جو حسرتناک انجام هوا وه انساني همت اور ارادے کے لیے ایک سخت ابتلا و آزمایش هے - لیکن ابهي اس حادثه همت شکن و حوصله فرسا کو دوسرا سال بهي نهیں هوا که ایک اور جماعت اسي بحر هلاکت میں سفر کے لیے تیار هے' جسمیں انساني هستي کي صدها کشتیاں غرق هوچکي هیں -

قطب جنوبي کي سفر کي تاریخ میں سر ای - شیکلٹن کا نام نیا نهیں اس سفر میں وه دو سال تک رهے هیں' اور قطب جنوبي سے ١١١ میل کے اندر پهونچنے کے بعد وه ٢٥ مارچ سنه ١٩٠٩ کو واپس' آئے جسکے متعلق وه اپني کتاب قلب انٹراٹیک میں لکهتے هیں :

که اب هم انٹراٹیک کي اس نا قابل تارکي میں رنگ رلیاں منا رهے تهے' جو معلوم هوتا هے که انسان کي هستي میں سرایت کررهي هے' اور جسے اسي واپسي کي خواهش کا ذمه دار هونا چاهیے جو قطب کے خطه سے لوٹنے والوں پر حمله کرتي هے "

اب وه پهر قطب جنوبي کي طرف ایک مهم لے جانا چاهتے هیں -

سر ایرنست شیکلٹن

(بعض عام حالات)

اس مهم کا نام شاهي مهم ماوراء انٹراٹک رکها گیا هے - اسکا مقصد یه هے که براعظم انٹراٹک کے اس تمام حصه میں سفر کیا جائے' جو اٹلینٹک کي جانب واقع هے - یه حصه ابهي تک نا معلوم هے - اگر سر شیکلٹن کو اپنے ارادے میں کامیابي هوئي اور انهوں نے بحر ویڈل (Weddell Sea) سے بحر روس (Rass Sea) تک کا دوره کرلیا تو یه پهلے شخص هونگے جو اس ملک میں آیا هے - یه سفر سمندر هي سمندر میں هوگا - مسافت کي مقدار تخمیناً ایک هزار سات سو میل هوگي -

یوں تو قطب جنوبي کي طرف کون سا سفر آسان هے - کپتان کا سفر میں کچهه کم مشکلات نه تهے' مگر اس سفر کي دقت ایک خاص نوعیت کي هے - اب تک قطب جنوبي کي طرف جسقدر سفر هوے هیں ان میں راسته میں ایسے مواقع ملتے تهے جهاں رسد کے گودام قائم کیے جاسکتے تهے - مگر اس سفر میں رسد

شذرات

گذشتہ ہفتہ میں سرحد پنجاب سے دو نہایت اہم حادثوں کی خبریں موصول ہوئی ہیں - جنکی اصلی حقیقت سے دنیا یقینا تاریکی میں ہے ' اور شاید رہے - اسلیے کہ ان دونوں حادثوں کے متعلق ذریعہ اطلاع یا انگلو انڈین اخباروں کے مراسلہ نگار خصوصی ہیں یا پھر ایسوشیاٹیڈ پریس - اول الذکر کے متعلق تو کچھہ کہنا فضول ہے ' کیونکہ ان سے توقع ہی کسکو ہے البتہ موخر الذکر کے متعلق ہم اسقدر کہنا چاہتے ہیں کہ ملک کی بد قسمتی سے وہ اب ایک صاحب گوش و ہوش راوی نہیں بلکہ بے روح و حیات فونوگراف ہے ' جس سے وہی نغمہ نکلتا ہے جو اسمیں بھرا جاتا ہے - پس اگر آپ میں کچھہ بھی فراست ہے تو پہچان لیجیے کہ یہ لے کسکی ہے -

پہلا حادثہ ۱۹ فروری کا ہے -

بیان کیا جاتا ہے کہ دوشنبہ کی شب کو گیارہ بجے ایک جماعت نے اٹـک کے پل پر حملہ کیا ' پولیس نے دونوں جانب آتشباری شروع کی - ۸ آدمی نظر آئے ' مگر کسی زخمی کا پتہ نہیں ملا - ۱۲ بجے آتشباری موقوف ہوئی - ٹرین روک لی گئی تھی - مگر بعد کو جب اطمینان ہوگیا تو اسے جانے دیا گیا - بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس حملہ کا مقصد پولیس کی رائفلیں لوٹنا تھا -

بعد کی خبر میں بیان کیا گیا ہے کہ اس حملہ میں یار شاہ کے جتھے کی کامیابی کار فرما ہے - حملہ کرنے والے ماہتاب کے بلند ہونے سے پہلے غائب ہوگئے - انکے حلیہ غیر معلوم ہیں تعداد کا تخمینہ ۵۰ ہے -

تیسرے تار میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اٹـک کے پل پر دو بار حملہ ہوا - پہلا حملہ جمعہ کی شب کو ہوا تھا - جسمیں فریقین نے اینٹیں پھینکیں ' اور اسکے بعد حملہ آور چلے گئے - فریقین میں سے کسی کے آدمی زخمی نہیں ہوے -

دوسرے حادثے کی خبر ۲۳ جنوری کی ہے - دہلی کا تار ہے:

حال میں بنیروال نے برطانی قلمرو میں دو سنگین حملے کیے تھے پہلا حملہ بلد گردھی میں ۴ جنوری کو اور دوسرا چینا میں ۶ جنوری کو ہوا تھا جسمیں برطانی رعایا میں سے تقریبا ۸ آدمی کام آئے تھے - چنانچہ یہ طے کیا گیا کہ ان حملوں کی پاداش میں آج ملکنڈ کا کالم درہ ملندری سے ہوتا ہوا بنیر میں داخل ہو اور تمام گاؤں میں صرف ان دو کو گھیرلے ' جنکو سب سے زیادہ ان حملوں سے تعلق ہے - یعنی نواقلی اور لنگی خان بندا جو سرحد سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہیں - اور دونوں حادثوں کے واجبی تصفیہ کی ضمانت کے طور پر انکی جائداد منقولہ پر قبضہ کر لیا جائے -

آج صبح کو ۸ بجکے ۱۵ منٹ پر تھوڑے سے مقابلہ کے بعد درہ ملندری پر قبضہ ہوگیا - فوج نے شب کو نہایت تیز کوچ کیا جسوقت وہ چوٹی پر پہنچی ہے اسوقت ہر طرف کہرا چھایا ہوا تھا - فوج دونوں گاؤں کی تسخیر اور چند اشخاص کی گرفتاری میں کامیاب ہوئی - ہماری طرف کسی نقصان کی رپورٹ نہیں کی گئی -

اس ہفتہ میں دہلی اور لاہور میں بعض خانہ تلاشیاں اور گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں -

دہلی میں امیر چند اور سلطان سنگھہ گرفتار ہوے ہیں - امیر چند ایک تعلیم یافتہ آدمی ہے اور مشن اسکول دہلی میں مدرس اور سنسکرت اسکول دہلی میں ہیڈ ماسٹر رہچکا ہے - سلطان سنگھہ ایک ۱۴ سالہ لڑکا ہے جسکو امیر چند نے متبنی بنایا تھا -

امیر چند کی گرفتاری کا تعلق بمب کیس سے بیان کیا جاتا ہے - اثناء خانہ تلاشی میں کاغذات کے علاوہ اون اور روئی سے بھرا ہوا ایک بکس نکلا ' جو ممتحن کیمیاری کے یہاں بھیجدیا گیا - یہ معلوم ہوا ہے کہ بکس سے اس شبہہ کی تصدیق ہوتی ہے جو امیر چند کے متعلق پیدا ہوا ہے -

امیر چند کے یہاں سے بہت سے خطوط بھی بر آمد ہوے ہیں' جن میں زیادہ تر سلطان سنگھہ کے نام ہیں -

امیر چند کے ساتھہ ایک تیسرا شخص بھی گرفتار ہوا ہے جسکا نام اودھہ بہاری بی - اے ' ہے -

دہلی میں خانہ تلاشیوں کے متعلق حسب ذیل کمیونک شائع ہوا ہے:

در شنبہ اور اسکے دوسرے دن دہلی میں بہت سی خانہ تلاشیاں ہوئی ہیں - پولیس نے یہ کارروائی کچھہ تو اس وارنٹ کی بناء پر کی ہے ' جو علی پور کے جوائنٹ مجسٹریٹ نے راجا بازار بمب کیس کے متعلق جاری کیا ہے ' اور کچھہ اس وارنٹ کی بناء پر جو دہلی کے ڈپٹی کمشنر نے شرر انگیز نوعیت کی ممنوع الاشاعت تحریروں کی گرفتاری کے متعلق شائع کیا ہے - ان تحریروں میں سے بعض راجا بازار بمب کیس میں بطور شہادت کے پیش ہوئی ہیں - یہ معلوم ہوا ہے کہ دیگر کاغذات کی ایک تعداد گرفتار ہوئی ہے ' جو ہنوز زیر امتحان ہے - شبہ کی بناء پر چند اشخاص بھی گرفتار ہوے ہیں - جنمیں سب سے زیادہ قابل ذکر امیر چند سابق مدرس سینٹ اسٹیفن کالج اور اودھہ بہاری بی - اے ہیں - تحقیقات ہو رہی ہے -

بالاخر امید و یاس کی کشمکش اور سخت انتظار کے بعد زمیندار شائع ہوگیا -

اے آتش فراق کہ دلہا کباب کرد !

زمیندار کی اشاعت و عدم اشاعت کا سوال ایک روزانہ اخبار کی موت و زندگی کا سوال نہ تھا کہ اگر صرف اسقدر ہوتا تو یہ ایک شخصی حیثیت رکھتا - اور ہر ہمدردی و تعزیت یا تبریک و تہنیت جو کی جاتی محض شخصی اور پرائیوٹ تعلقات کی بنا پر ہوتی - بلکہ یہ سوال تھا مسلمانان ہند کی بیداری' حس ملی' اور جوش حق پرستی کا' یعنی یہ کہ آیا درحقیقت مسلمانوں میں فرض شناسی و حق پرستی کا جذبہ پیدا ہوگیا ہے ؟ کیا وہ اس ہستی کے لیے کچھہ کرسکتے ہیں جسکو طاقت کے عفریت نے صرف اسلیے نیم بسمل کر دیا ہے کہ اس نے مسلمانوں کی حسیات و افکار کی ترجمانی کی اور اس کی زبان پر حق جاری ہوا ؟

شکر ہے کہ اس کا جواب نفی میں نہیں ملا -

لیکن کسی جان بلب مریض کے بچنے کی اسوقت مسرت ہو سکتی ہے جبکہ اسکے جسم میں روح بھی رہے ' ورنہ اگر اسکی لاش ادویہ کے ذریعہ سے محفوظ رکھہ لی گئی تو یہ ایک لا حاصل فعل ہوگا -

ہم اپنے ہمعصر کو دوبارہ اشاعت پر مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا کرے زمانے کے لطمات اسکے ہاتھہ سے صبر و استقامت کا دامن نہ چھڑاسکیں' اور وہ ہمیشہ حق و صداقت کی دعوت میں اسی طرح جری و بیباک رہے جسطرح کہ ایک مسلم ہستی کو ہونا چاہیے -

مقالات

علـــوم القـرآن

از جناب مـولانا سليمان صاحب دسنوي

(۳)

(اعـراب القـرآن)

تمام سامي زبانوں میں سے صرف بابلي اور عربي دو زبانوں میں اجزاے کلام کے باهمي ارتباط و تعلق کے اظہار کیلیے اعراب (یعني آخر حرف میں زیر، زبر، پیش) کا استعمال هوتا هے - انھیں اعراب کے ذریعه سے عربي زبان میں فاعل، مفعول، مضاف، مضاف الیه، حـال، تمیز، وغیرہ کا امتـیاز هوتا هے - اسلیے ظاهر هے که فہم معني کیلیے واقفیت اعرابَ کي کسقدر ضرورت هے - علماے اسلام نے یه بهي ضرورت پوري کردي هے قرآن مجید کے اعراب پر بے شمار کتابیں تصنیف کي هیں، جن میں عموماً ایک ایک سورہ کو به ترتیب لیکر اونکے اعراب کي تحقیق کي گئي هے -

اعراب القران ابو حاتم سہل بن محمد سجستاني المتوفي سنه ۲۴۸، اعراب القران ابومروان عبد الملک بن حبیب قرطبي المتوفی سنه ۲۳۹، اعراب القرآن ابو العباس مبرد المتوفي سنه ۲۸۶، اعراب القرآن ثعلب نحوي المتوفي سنه ۲۹۱، اعراب القرآن ابو جعفر احمد بن محمد النحاس المتوفي سنه ۳۲۸، اعراب القران حسین بن احمد خالویه نحوي المتوفي سنه ۳۷۰ (اس کتاب میں سورۂ طارق سے آخري تیس سورتوں کے اعراب بیان کیے گئے هیں) غریب اعراب القران احمد بن فارس زکریا لغوي المتوفي ۳۷۵، اعراب القران علی بن ابراهیم حوفی المتوفي سنه ۴۳۰ (یه کتاب دس جلدوں میں هے) مشکل اعراب القران مکي بن ابی طالب قیسي المتوفي سنه ۴۳۷ (۳ جزء)، ابو طاهر اسماعیـل بن خلف صقلي نحـوي المتوفي ۴۵۵ (نو جلدوں میں) اعراب القران ابو زکریا خطیب تبریزي المتوفي سنه ۵۰۲ (چار جلدوں میں)، اعراب القران قوام السنه ابو القاسم اسماعیل الطلحي الاصفهاني المتوفي سنه ۵۳۵، اعراب القران ابو البقاء عبد الله العکبري المتوفي سنه ۶۱۶ اس فن کي مقبول و مشہور کتابیں هیں، انکے علاوہ اس فن کي یه کتابیں بهي قابل ذکر هیں - اعراب القران موفق الدین عبد اللطیف بغدادي المتوفي سنه ۶۲۹ (صرف اعراب سورۂ فاتحه)، الکتاب الفرید في اعراب القران المجید حسین بن ابي العز الهمداني المتوفي سنه ۶۴۳، المجید في اعراب الکتاب المجید برهان الدین ابراهیم بن محمد سفاقسي المتوفي سنه ۷۴۲ (مخلوط با عراب تفسیر) و اعراب القران احمد بن یوسف السمین المصري المتوفي سنه ۷۵۶، تحفة الاقران فیما قری بالتثلیث من حروف القران احمد بن یوسف بن مالـک الرعیني الاندلسي المتوفي سنه ۷۷۷ (اس کتاب میں ان الفاظ کا بیان هے جنکو مختلف معاني کے لحاظ سے جو زبر زیر پیش تینوں حرکات کے ساتھه پڑھا جا سکتا هے)

معانـی بیـان بدیع قران

معـاني القران

الفاظ کے بعد قـران مجید کے محاسن معنوي کي بحث هے که قران مجید کن معاني پر مشتمل هے، وہ معاني کن طرق سے ادا هوئے هیں، کن معاني کو کن مختلف صلات و حروف روابط سے ادا کیا گیا هے، اور یه مختلف صلات و حروف روابط معاني میں کیا اثر پیدا کرتے هیں، الفاظ کي تقدیم و تاخیر تعریف و تنکیر، اطلاق و تقیید وغیرہ سے معاني میں کیونکر اثر پیدا هوتا هے، ان تمام امور کي واقفیت کے بغیر فہم مطالب قران غیر ممکن هے - اسي لیے علماے ادب نے جنکو اس موضوع پر قلم اٹھانیکا سب سے زیادہ حق تھا، ان مباحث پر نہایت کثرت سے کتابیں لکھیں، جن میں سے حسب ذیل تصنیفات و مصنفین کے نـام همکو معلوم هیں :

معانی القران یونس بن حبیب النحوي المتوفي سنه ۱۸۲، معاني القران علي بن حمزہ کسائی المتوفي سنه ۱۸۹، معاني القران محمد بن مستنیر قطرب نحوي المتوفی سنه ۲۰۶، معاني القران ابو الحسن بن زیاد الفراء المتوفي سنه ۲۰۷، معاني القران ابو عبیدہ معمر نحوي المتوفي سنه ۲۰۹، معاني القران اسماعیل بن اسحاق ازدي المتوفي سنه ۲۲۰، تفسیر معاني القران سعید بن مسعدہ اخفش المتوفي سنه ۲۲۱، معاني القران ثعلب نحوي المتوفي سنه ۲۹۱، معاني القران محمد بن احمد بن کیسان نحوي المتوفي سنه ۲۹۹، معاني القران ابو محمد سلمه بن عاصم نحوي المتوفي سنه ۳۱۰، معاني القران ابو اسحاق ابراهیم الزجاج المتوفي سنه ۳۱۱، معاني القران ابو عبد الله محمد بن احمد نحوي المتوفي سنه ۳۲۰، معاني القران ابو الحسن عبد الله بن محمد نحوي المتوفي سنه ۳۲۵، معاني القران ابو جعفر نحاس نحوي المتوفي سنه ۳۲۸، معاني القران ابو عبید قاسم بن سلام المتوفي سنه ۳۲۸، الموضح في معاني القران ابو بکر نقاش نحوي المتوفي سنه ۳۵۰، موجز التاویل عن معجز التنزیل احمد بن کامل بن شجرہ المتوفي سنه ۳۵۰، ایجاز البیان في معاني القران نجم الدین ابو القاسم محمود نیساپوري المتوفي سنه ۵۵۳ -

(اعـجـاز القـران)

انبیا پر خدا کي طرف سے جو کتابیں نازل هوئیں، وہ اپنے معاني، مقاصد، ارشادات اور هدایات کي بنا پر هر زمانے میں معجز رهي هیں، لیکن یه قران مجید کي ایک خصوصیت هے که وہ اپنے معاني و ارشادات کے ساتھه اپنے الفاظ، ترکیب کلام، اداے مقصود، اور تعبیر مفہوم میں بهي اعجاز رکھتا هے - یهي سبب هے که صحف قدیمه گو اپنے معاني کے لحـاظ سے اب تـک باقي هوں، لیکن وہ اپنے الفـاظ و ترکیب الهامي کے لحاظ سے مدت هوئي که دنیا سے مفقود هوچکي هیں - مگر قران مجید جسطرح اپنے معاني تعلیمات اور هدایات کے لحاظ سے غیر فاني هے، اوسیطرح اپنے الفاظ و عبـارات الهامیه کے لحاظ سے بهي غیر فاني هے، قال الله تعالی انا له لحافظون -

کے گوداموں کے سلسلہ کا موقع نہیں ملیگا - یعني مقامي اور موسمي مشکلات پر رسد کی ، صیبت مستزاد ہے -

مگر رسد کا انتظام ناگزیر ہے ' اسلیے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ براعظم کے دونوں طرف دو جہاز رہیں جو ان لوگوں کو رسد پہنچاتے رہیں -

البتہ اس مہم کو بعض ایسي علمي مددیں بھي حاصل ہیں جن سے پہلے کي مہمیں محروم تھیں - مثلاً تلغراف لاسلکي ' اور ہوائي جہاز وغیرہ -

(راستـــہ)

آغاز اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ ع میں مہم بیونس ایرز (Buenos Aires) سے روانہ ہوگي ' اور اگر ہوسکا تو عرض البلد میں ۷۸ درجہ جانب جنوب یعني اس مقام تک سیدھي چلي جائیگي جو جرمني مہم نے دریافت کیا تھا -

اگر برف کے حالات سازگار ہوے ' اور نومبر تک عرض البلد میں ۷۸ درجہ تک جانا ہوگیا تو پھر ساحل کي جماعت فوراً پار روانہ ہوجائیگي - بحر ویڈل سے اگر قطب تک پہنچنا ہوگیا تو امید ہے کہ پھر قطب سے بحر روس تک آنا مشکل نہ ہوگا -

لیکن اگر بد قسمتي سے حالات موافق نہ ہوے اور مہم آغاز نومبر تک بحر ویڈل میں کسي خشکي تک نہ پہنچسکي تو پھر مجبوراً موسم سرما سے پہلے مستقل سرمائي مرکز اور رسد کے گودام بنالیگي اور آیندہ موسم میں روانہ ہوگي -

اس صورت میں پہلا جہاز بحر ویڈل میں ساحل گریہم لینڈ (Graham Land) پر کام کرتا رہیگا ' جب سردي بہت بڑھجائیگي تو اسوقت جنوبي امریکہ چلا آئیگا ' اور آیندہ موسم میں بحر ویڈل کي جماعت کو لیکے پھر روانہ ہوگا -

دوسرا جہاز نیوز لینڈ (Newzeland) روانہ ہوگا اور ایک جماعت کو ماوراء براعظم جماعت سے ملنے کے لیے بحر روس میں اتاریگا - اور ماوراء براعظم جماعت کو لیکے نیوز لینڈ واپس آئیگا -

(سفــر ما وراء بر اعظم)

ماوراء براعظـم کا سفر بحر ویڈل میں اٹلنٹیـک کي طرف سے شروع ہوگا - لیکن ڈاکٹر بروس (Dr. Brouce) ۱۹۰۴ میں اسکوشیا (Scotia) سے اترے تھے اور سنـہ ۱۸۲۳ ع میں ویڈل جسکے نام سے بحر ویڈل موسوم ہے جنوب میں ۷۴ درجہ تک چلا گیا تھا -

ممکن ہے کہ علـم الحیات ' جغرافیہ ' طبقات الارض ' اور طبعیات کے علماء جو پہلے جہاز میں ہونگے جوڑے پھر بحر ویڈل میں رہیں ' اور دوسـبي تین آدمیوں کي جماعت مشرق کي طرف اس قطعہ کے دریافت کرنے کو روانہ ہوجاے جو ہنوز بالکل غیر معلوم ہے -

ماوراء براعظم کے سفر میں سرشیکلٹن کے ہمراہ جو جماعت ہوگي اس میں پانچ آدمي ہونگے - یہ لوگ سیدھے قطب کي طرف روانہ ہونگے اگر حالات سازگار ہوے تو سرشیکلٹن سلسلہ کوہ وکٹوریا کو قطع کرکے نئي زمینیں دریافت کرتے ہوے چلے جائینگے - لیکن اگر حالات سازگار نہ ہوے اور انہیں مجبوراً اپنے اس ارادے کو فسخ کرنا پڑا تو پھـر مشرقي راستہ پر چل کھڑے ہونگے - اس سفر میں غالباً وہ اسکاٹ ' امنڈسن ' یا خود اپني ابتدائي مہم کے نقشہاے قدم کي پیروي کرینگے - امید ہے کہ اسطرح وہ بحر روس میں پہونچکے اپنے دوسرے جہاز سے مل سکینگے -

(جلد سے جلد خبر کب ملیگي ؟)

مہم اپنے ہمراہ دو سال کا زاد راہ لیکے جائیگي ' مگر یہ ضرور نہیں کہ وہ دو سال تک دنیا کے اس عجیب و غریب خطے میں رہے - اگر حالات موافق ہوے اور مہم اپنے مقصد میں کامیاب ہوئي یعني اس نے ایک ہي سال میں تمام خط کا سفر کرلیا تو انکے متعلق خبریں اپریل سنہ ۱۵ ع میں معلوم ہوسکینگي ' اور اگر موسم بر سر اختلاف رہا اور اسوجہ سے ہمکو بحر ویڈل میں موسم سرما گزارنا پڑا تو پھر اس صورت کہیں آغاز سنہ ۱۶ ع میں مہم کے متعلق خبریں ملینگي -

(جہاز اور جہاز راں)

جہاز راني کے متعلق جنکو ذرا بھي علم ہے وہ جانتے ہیں کہ بحر ویڈل میں جہاز راني بیحد مشکل اور نہایت خطرناک ہے -

سر شیکلٹن کو امید ہے کہ وہ ایرورر Aurora نامي جہاز کے خدمات حاصل کرسکینگے اور اس نقطہ تک اس جہاز میں سفر ہوگا -

یہ وہي جہاز ہے جو ڈاکٹر ماسن Dr. Mawsan کي مہم میں تھا -

ایرورا ایک نہایت عمدہ جہاز ہے اسکے قائد کپتان ڈیوس Captain Dauis ہیں - کپتان موصوف سرشیکلٹن کي آخري مہم کے آخري حصہ میں صاحب مہم کے جہاز کے کپتان رہچکے ہیں -

مہم کے ہمراہ جو جہاز ہونگے ان میں سے ایک بھي انٹر انٹیک میں موسم سرما بسر نہ کریگا - بحر ویڈل کا جہاز اپني جماعت کو اتار دیگا - اور موسم جہاز راني کے ختم ہونیکے بعد وہ آیندہ سال بحر ویڈل کي جماعت کو لینے جائیگا - یہ جماعت اس عرصہ میں نامعلوم خط ساحل کي سراغ رساني میں مشغول رہیگي -

اس مہم سے پہلے جو مہمیں گئیں تھیں انکے ساتھہ کے جہازوں میں اسٹیم کے لیے کوئلا استعمال کیا جاتا تھا - مگر صرف اس ایک کوئلے کي وجہ سے گونہ گوں دقتیں پیش آتي تھیں - مگر اس مہم کے ہمراہ جو جہاز جائینگے وہ اسطرح بنائے گئے ہیں کہ انمیں کوئلے کے بجاے تیل سے اسٹیم پیدا کي جائیگي - تیل کے استعمال سے پہلي سہولت تو یہ ہوگي کہ حفظ توازن کي فکر سے نجات ملجائیگي ' کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ تیل کا وزن کوئلے کے وزن سے کم ہے ' اور اسلیے جسقدر وزن کے کوئلے میں جتني اسٹیم پیدا ہوتي تھي اب اتني ہي اسٹیم اس سے کم وزن کے تیل سے پیدا ہوگي -

دوسري سہولت یہ ہوگي کہ حوضوں (ٹینکس) میں پاني پمپ کے ذریعہ سے بھرا جاسکیگا - اور جہاز بسہولت و آساني چلیگا -

غرض اس دفعہ یہ کوشش کي گئي ہے کہ جہانتک علم و دانش اور حیلہ و تدبیر کا دسترس ہو وہاں تک جہازوں کے سابق مشکلات میں تخفیف کي جاے -

مہم کے دوسرے قائد مسٹر فرینک وائلڈ ہیں - مسٹر موصوف اول درجہ کے پیمایش کرنے والے ہیں - آنکا شمار اس عہد کے ان بہترین اشخاص میں ہے جو قطب جنوبي کي تلاش میں [illegible] ہیں - انکے تجربہ و مشق کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ وہ [illegible] کے ساتھہ سنہ ۱۹۰۷ سے سنہ ۱۹۰۹ تک رہے ہیں - اسکے چند دن کے بعد انہوں نے اسٹریا کي مہم کے ساتھہ ایک بہت بڑا سفر کیا ہے

مہم کے ہر جہاز میں چند علماء حیات ' جغرافیہ ' و طبعیات ہونگے تا کہ جہاں سے گذریں وہاں کے ان عنوانات کے متعلق حالات دیکھے اور قلمبند کرتے جائیں -

جہاز رانوں کي جماعت بڑي نہ ہوگي - کل اسٹاف میں ۳۰ - اشخاص ہونگے - اسقدر تخفیف کي وجہ یہ ہے کہ جہاز [illegible] کے بدلے تیل سے چلینگے - ان ۳۰ آدمیوں کے علاوہ ساحل کي جماعت میں ۱۲ آدمي ہونگے - اس حساب سے جہاز رانوں کي جماعت میں کل ۴۲ آدمي ہونگے -

سر شیکلٹن کے ہمراہ جانے کے لیے جو لوگ آرہے ہیں [illegible] سر شیکلٹن کو کامل اعتماد ہے - یہ در حقیقت مہم کي [illegible] لیے ایک فال نیک ہے - کیونکہ انتظامات خواہ [illegible] ہوں ' اور ساز و سامان خواہ کتنا ہي ہو مگر پھر بھي مہم کي [illegible] اسکے اعضاء و ارکان کي قابلیت پر موقوف رہتي ہے - گذشتہ مہم [illegible] جو لوگ سر شیکلٹن کے ہمراہ تھے انہوں نے ایسے ایسے عمدہ [illegible] دیے جنکا وہم بھي نہ تھا - ان سابق رفقا میں بھي اچھے [illegible] جانے کے لیے نہایت شوق سے تیار ہیں - ([illegible])

ارض طرابلس

(امثــلــة الـقــران)

حکما کے چهوٹے چهوٹے مقولے اور بلغا کے بلیغ فقرے لوگوں کي زبانوں پر چڑهجاتے هیں - اور رهي تقریباً انشا پردازي اور ادب کي جان هوتے هیں ' اور پهر وہ لٹریچر میں اسقدر سرایت کر جاتے هیں که اون سے سینکڑوں محاورے اور تلمیحات پیدا هو جاتے هیں - قران مجید ایجاز اور اعجاز کا کاملترین نمونه هے ' اسکي سینکڑوں چهوٹي چهوٹي آئتیں اور حکمیانه فقرے عربي علم ادب کے جز بنگئے هیں ' جنکے بغیر عبارت میں بلندي اور کلام میں لطف و شیریني نهیں پیدا هوسکتي - علماے ادب عربي نے قران مجید کي اس قسم کي تمام آئتیں الگ کر دي هیں - ثعالبي المتوفي سنه - ۴۳ ع نے کتاب الایجاز والاعجاز میں قاضي ماوردي المتوفي سنه - ۴۵ ع نے امثال القران میں - جعفر بن شمس الخلافه نے کتاب الاداب میں ' جلال سیوطي المتوفي سنه - ۹۱۰ ع نے الاتقان میں مستقل ابواب قران مجید کي ضرب الامثال کو جمع کردیا هے -

(بـدائع الـقـران)

کلام کے محاسن معنوي کے بعد اوسکے محاسن لفظي کا درجه هے جنکو عام طور سے " صنائع و بدائع " کهتے هیں ' زور بلاغت و فصاحت کے ساتهه اگر یه چیز کلام میں پیدا هوجاے تو عجیب لطف دیجاتي هے - یه بهي عجیب بات هے که تمام علوم و فنون اسلامیه کے باني و واضع اول عموماً ارباب خلوت و محراب اور بوریا نشینان کلبۂ فقر هیں لیکن علم بدیع کا مخترع اول ایک عباسي شاهزاده ابن المعتز المتوفي سنه ۲۹۲ هے ' اوسنے ۱۷ بدائع اپني تصنیف کتاب البدیع میں جمع کیے - قدامه بن جعفر نے جو ابن المتعز کا معاصر تها نقد الشعر میں ۳۰ تک پهونچایا ' ابو هلال عسکري المتوفي سنه ۳۹۵ نے کتاب الصناعتین میں ۷ کا اور اضافه کیا ' ابن رشیق قیرواني المتوفي سنه ۴۵۶ نے کتاب العمده میں ۶۵ بدائع شمار کراے ' شرف الدین احمد بن یوسف تیفاشي نے ۷۰ کیا ' عبد العظیم بن ابي الاصبع المتوفي سنه ۹۵۶ نے کتاب التحریر کے نام سے خاص قران مجید کے بدائع کي کتاب لکهي ' جس میں بدائع کي تعداد ۱۱۰ تک پهونچادي -

---

همـــزاد

لفظ همزاد کي حقیقت ' همزاد کے وجود پر مفصل بحث ' عمل همزاد کي تشریح اور اوسي کا آسان طریقه افن عمل خواني پر تفصیلي گفتگو ' تاثیر عمل نه هونے کے اسباب ' اور اونکي اصلاح ایام سعد و نحس کا بیان ' دست غیب کے معني ' دست غیب کا صحیح مفهوم ' مشکل کے حل کرنیوالے آسان اور مستند طریقے بزرگان دین نے جن طریقوں کي تعلیم فرمائي اونکا بیان - حب ' تعویذ ' عملیات ' دشمن کے اعمال کي تشریح ' غرضکه هندوستان میں یه سب سے پهلي کتاب هے جس میں عملیات پر نهایت وضاحت کے ساتهه عقلي و نقلي دلائل سے بحث کیگئي هے ' اور سچے پکے - مستند - آسان عمل ایسے کئے هیں - تین حصوں میں قیمت هر سه حصص مع محصول ۱۴ آنه -

عرفان کي تجلي ـــ حضرت خواجه غریب نواز اجمیري رح کے حالات میں تمثیل و مختصر تذکره قیمت ۴ آنه -

حیات غوثیه ـــ حضرت غوث پاک کے صحیح اور مستند حالات قیمت ۲ آنه -

دهلي کے شهزادوں کے دردناک حالات مع واقعات غدر وغیره صفحات ۲۵۰ قیمت ایک روپیه -

ملنے کا پته کے - ایم - مقبول احمد نظامي سیوهاره ضلع بجنور

خـــتـــم جنـــگ کے اســبـاب

انــکشاف حقیقت

شـیخ سلیمان البارونی کي تصریح

(۳)

ذرا انصاف کیجیے ! اگر میں روپیه کا طالب هوتا تو ایک رقم کثیر کونت سفورس اور انکے همراهیوں کے فدیه میں نه مانگتا ' جنهیں میں نے رها کرکے مسلم پولیس کے تیس سواروں کي حفاظت میں نشات بے کے پاس بهیجدیا ؟ کونت سفورس ایک مشهور دولتمند اطالي هے اگر میں اسکے اور اسکے همراهیوں کے فدیه میں لاکهوں روپیه بهي مانگتا تو خود اسکو اور حکومت کو گراں نه گزرتا - لیکن میں اس حرکت سے باز رها ' کیونکه یه لوگ ترابي جنگ کے قیدي تهے همارے نئي جنگ کے اسیر نه تهے -

ان لوگوں کو رخصت کرتے وقت میں نے کہا تها که هم نے جو کچهه طے کیا هے یعني مقابله کا اعلان و تجدید اسکی اطلاع تم اپني حکومت کو دیدینا -

یه لوگ خود اپنے اور نشاط بے اس یقین کے بعد که همارے هاتهه سے ان لوگوں کے نکلنے کي کوئي صورت نهیں جب صحیح و سالم طرابلس پهنچے اور جوکچهه دیکها تها بیان کیا تو والی طرابلس کے وکیل کو سخت تعجب هوا ' اور اسکے جواب میں یه خط مجهے لکها :

" جناب فاضل ادیب سلیمان بیروني جازاه الله -

همکو قطعي طور پر معلوم نهیں که ۲۴ - اکتوبر کا خط آپکو ملا هے بهرحال اطالیه کي بعثت علمیه (علمي مشن) کے اعضاء آج بخیریت پهنچگئے - جن کي زباني هم نے آپکے الطاف و عنایات کي داستان سني ' اور اس سے پہلے جوکچهه آپکے متعلق سنا تها اسکي پوري تائید هوئي - بیشک هم میں اور آپ میں علانیه عداوت کے موجود هوتے هوے آپکا یه طرز عمل آپکي شرافت اور کشاده دلی کي ایک روشن دلیل هے -

مستقبل تو الله کے هاتهه میں هے ' لیکن مجهے آپکو یه یقین دلانے کي اجازت دیگئي هے که خواه واقعات کي رفتار کچهه هو ' مگر هماري حکومت ایک زمانے سے جانتي هے که عربوں کے دلوں میں آپکي کتنی وقعت هے اور بوقت فرصت آپکے خلوص و لطف کا لحاظ کریگي -

طرابلس الغرب ۱۴ نومبر سنه ۱۹۱۴ ع	}	جنرل توماترون وکیل والي طرابلس -

چونکه کونت مذکور کے ساتهه همارا برتاؤ یه رها تها اسلیے حکومت اطالیا نے همارے آخري مطالبه یعنے خود مختاري کے متعلق مرسیلیا میں همارے وفد سے ملکے گفتگو کرنے کے لیے کونت مذکور هي کو بهیجا - پهر جب میں تونس آگیا تو وهاں بهي کونت مذکور هي مجهه سے گفتگو کرنے کے لیے بهیجے گئے -

جب اطالوي اخبارات نے مجهپر یه بهتان لگانا شروع کیا که میں نے انکي حکومت سے ایک رقم لیکے جنگ ختم کردي هے ' اور اس رقم کا اندازه دو ملین کیا ' تو آنکو نهایت افسوس هوا اور آنهوں نے مجهے ایک خط لکها جو ان دروغ بافوں کي زبان کاٹنے میں تیغ سے زیاده تیز هے - یه خط آنهوں نے اس وقت لکها تها جب میں وانس میں تها ' اور وه تونس میں ' گفتگو کے ختم هوچکي تهي اسلیے عنقریب وه رومه جانے والے تهے -

حقیقت اعجاز بیان ' اسباب اعجاز کي تشریح انواع اعجاز کي تقسیم و تعلیل ' محاسن عبارات قران کي تفصیل ' نکات و وجوہ بلاغت و فصاحت قران کي توضیح ' علماے اسلام نے اس خوبي اور عمدگي سے کي ہے کہ حیرت ہوتي ہے ' اور اسکے متعلق اس کثرت سے لٹریچر اونہوں نے فراہم کردیا ہے کہ اسکا احاطہ بھي دشوار ہے - اس فن کي پہلي کتاب جہاں تک ہمیں معلوم ہوسکا امام ابو الحسن علي بن حسین رماني المتوفي سنہ ۳۰۲ کي " نکت في الاعجاز " ہے ' اور دوسري امام سلیمان احمد بن محمد خطابي المتوفي سنہ ۳۸۸ کي اعجاز القران ' اور تیسري شریف ابو عبد اللہ محمد بن زید بن علی الواسطي المتوفي سنہ ۳۰۶ کي اعجاز القران ' چوتھي قاضي ابو بکر باقلاني المتوفي سنہ ۴۰۳ کي اعجاز القران ہے - شیخ عبد القاهر جرجاني المتوفي سنہ ۴۷۳ نے " المعتضد " کے قلم سے شریف ابو عبد اللہ کي کتاب کي شرح لکھي - شیخ کي اسکے علاوہ اعجاز القران پر ایک دوسري تصنیف بھي ہے -

متاخرین میں زین المشائخ محمد بن ابي القاسم البقالي الخوارزمي المتوفي سنہ ۵۶۲ کي التنبیہ على اعجاز القران ابو اسحاق ابراهیم بن احمد الجزري الخزرجي کي ایجاز البرهان في اعجاز القران ' امام فخر الدین رازي المتوفي سنہ ۶۰۶ کي اعجاز القران ' زکي الدین ابن ابي الاصبع قیرواني المتوفي سنہ ۶۵۶ کي البرهان في اعجاز القران ابو بکر محمد بن محمد بن سراقہ المتوفي سنہ ۶۶۲ کی اعجاز القران ' کمال الدین محمد بن علي زملکاني شافعي المتوفي سنہ ۷۲۷ کي البرهان في اعجاز القران الکبیر اور المجید في اعجاز القران المجید الصغیر ' اس فن کي نادر تصنیفات هیں -

یہ تصنیفات عموماً قران مجید کے اُن طرق بلاغت و وجوہ فصاحت و انواع محاسن پر مشتمل هیں جو حد اعجاز تک پہونچ گئے هیں - ضرورت تھي کہ قران مجید کے علم محاسن کلام پر بھي گفتگو کی جاے چنانچہ مجاز قران ' تشبیہ قران ' امثال قرآن ' امثلة قران اور بدائع قران پر انکو مستقل فن قرار دیکر علحدہ علحدہ بیسوں کتابیں لکھي گئیں -

(مجــاز القران)

فطرت انساني ہے کہ وہ پامال عامیانہ اور کثیر الاستعمال چیزوں سے نفرت کرتا ہے ' اور مخصوص الاستعمال نو ایجاد اور دست نارسیدہ اشیا کو پسند کرتا ہے ' اسي بنا پر عام اور متبذل ترکیب و الفاظ فصحا کي زبان میں متروک هیں ' لیکن یہ ظاهر ہے کہ اگر ہر متکلم معاني کیلیے خود الفاظ گڑھکر اوسکا استعمال شروع کردے تو ہر شخص کي زبان کیلیے ایک نئي ڈکشنري کي حاجت ہوگي ' اور دنیا میں باهمي فہم و تفہیم کا سد باب ہوجائیگا ' کیونکہ الفاظ سے معاني تک انتقال ذهن فقط ملک یا قوم کے متفق علیہ وضع عام کا نتیجہ ہے اس بنا پر ایک طرف یہ ضروري ہے کہ وضع عام سے کنارہ کشي نکي جاے ' اور دوسري طرف یہ ضروري ہے کہ کلام میں جدت ترکیب ' خصوصیت استعمال ' اور بے ابتذالي پیدا ہو - اس شکل کا چارہ کار صرف ایک چیز ہے یعني تعبیر معني کیلیے اون غیر مبتذل ' غیر عامیانہ اور مخصوص الفاظ کا استعمال کیا جاے جنکا گو اون معاني کیلیے وضع عام نہو کہ ابتذال پیدا ہوجاے ' لیکن ان الفاظ کے معاني موضوعہ اور اون معاني میں جنکو ہم ادا کرنا چاهتے هیں ایک خاص قسم کي مناسبت و مشابہت ہو جسکي بنا پر جب ہم اون الفاظ کا استعمال کریں ہمارا مخاطب اونکے عام موضوع لہ معني سمجھے ' اور پھر جب وہ اونکو کلام کے مقصود اور موقع و محل کے موافق نہ پاے فوراً اوسکا ذهن ان عام معاني کو چھوڑ کر اونکے مناسب و مشابہ معني کیطرف منتقل ہوجاے ' اور متکلم کا مقصود اوسکے جدید ' غیر مبتذل اور غیر عامي الفاظ و ترکیب کے ذریعہ سے سمجھہ جاے -

اس تفصیل سے حقیقت و مجاز کي ماهیت اور مجاز کے حسن شرف اور رفعت کے اسباب کا اظہار مقصود تھا کہ حقیقت الفاظ کا اپنے وضع عام و معروف میں استعمال کا نام ہے ' اور مجاز اس عام و معروف وضع کے ذریعہ سے اوسکے مناسب و غیر معروف معني کو ادا کرنا ہے ' اور اس غیر معروفي ' بے ابتذالي ' اور جدت ترکیب کي بنا پر مجاز حقیقت سے بہتر اور اشرف قرار دیا گیا ہے -

قرآن مجید میں جسکا حسن عبارت ' خوبي کلام ' اور جدت ترکیب حد اعجاز تک ہے بے انتہا مجازات هیں جو اکثر کتب سماویہ کي خصوصیت خاص ہے - فن معاني القران میں گو علما نے ایک حد تک اسکے مباحث سے تعرض کیا تھا لیکن انکي اهمیت ایک مستقل فن کي طالب تھي - اس بنا پر مصنفین اسلام نے مجاز القران کے نام مستقل و مفرد تصنیفات کا سلسلہ شروع کیا ' اس سلسلہ کي پہلي کڑي ابو عبیدہ معمر بن مثنی نحوي المتوفي سنہ ۲۰۹ کي " مجاز القران " ہے - سلطان العلماء عز الدین بن عبد السلام المتوفي سنہ ۶۰۶ کي الاشارہ الي الایجاز في بعض انواع المجاز " اس فن کي بہترین تصنیف جسمیں نہایت استیعاب کے ساتھہ قران کي آیات کا استقصا اور اونکے معانی کي تشریح کي گئي ' اسکے بعد علامہ ابن قیم بن جوزیہ کي تصنیف " الایجاز في المجاز ہے - جلال سیوطي المتوفي سنہ ۹۱۰ نے سلطان العلماء کي " الاشارة " کا بنام ' مجاز الفرسان الی مجاز القران " اختصار کیا ہے '

(تشبیہ القرآن)

سینکڑوں معاني اور مطالب ایسے هیں جو عام نظروں سے پوشیدہ هیں اور جنکي تشریح و توضیح کیلیے ایک دفتر درکار ہوتا ہے - لیکن سب سے آسان ' مختصر اور بہتر صورت اوسکي یہ ہے کہ اونکو بذریعہ تشبیہ ادا کیا جاے ' یعنی اونکو ایسے معاني و مطالب کے مماثل و مشابہ قرار دیا جاے جو عام طور سے معلوم هیں ' اور نظروں کے سامنے هیں کہ مخاطب ان ظاهر اور واضح معاني سے بواسطۂ مماثلت و مشابہت اون مخفي ' پیچیدہ ' اور دیر فہم معاني و مطالب تک پہونچ جاے -

مذهب چونکہ ما وراے مادہ سے بحث کرتا ہے اسلیے بیشتر مواقع پر اوسکو تشبیہوں سے کام لینا پڑتا ہے - قرآن مجید کے تشبیہات پر علم کتب بیان اور نیز فن معاني القرآن ' فن اعجاز القران ' اور فن مجاز القران میں ان پر کامل بحثیں موجود هیں - اور الجمان في تشابیہ القرآن لابي القاسم عبد اللہ بن باقیا البغدادي المتوفي سنہ ۴۸۵ اس فن پر ایک مستقل کتاب بھي ہے -

(امثال القرآن)

جو اغراض تشبیہ سے متعلق ہے بعینہ وهي امثال سے مقصود هیں - انبیاے مذاهب اور حکماے اخلاق نے تمام طرق استدلال سے زیادہ ان امثال سے کام لیا ہے کہ یہ استدلالات منطقي سے زیادہ موثر اور عام فہم هیں ' اس لیے قرآن مجید میں بھي نہایت کثرت سے امثال هیں - تفسیر کے ضمن میں مفسرین نے ان امثال کي جو تشریح کي ہے انکے علاوہ ابو عبد الرحمان محمد بن حسین سلمي نیساپوري المتوفي سنہ ۴۰۶ ' ابو الحسن علی بن محمد ماوردي المتوفي سنہ ۴۵۰ ' اور شمس الدین ابن القیم المتوفي سنہ ۷۵۴ ' نے امثال القرآن " کے نام سے مستقل کتابیں لکھي هیں -

عــالم اســلامي

از اوڈیســا تا تفلیــس

اثــر: محمــود بــک رشاد رئیــس محکمہ مصــر

بسلسلہ سیاست روس

روسي قلمرو میں اوڈیسا ایک نہایت خوشنما شہر ہے - در اصل یہ ایک چھوٹا سا ترکي گاؤں تھا ' اس میں ایک قلعہ تھا ' جو قلعہ حاجي بک کے نام سے مشہور تھا - ڈیریباس نامي اسپین کا ایک باشندہ سنہ ۱۷۶۹ ع میں روسي بیڑے میں ملازم ہوا ' اور ترقي کرتے کرتے امیر البحر کے درجہ تک پہنچگیا - یہي شخص ہے ' جس نے اس گاؤں پر قبضہ کیا ' اور موجودہ شہر کي داغ بیل ڈالي - یہ واقعہ کیتھرائن دوم کے عہد کا ہے -

اسکے بعد یکے بعد دیگر دو فرانسیسي حکومت روس کے ملازم ہوے - ایک ڈیوک آف ڈاریشیلیو اور دوسرے کونٹ آف دولا نجرون - ان دونوں شخصوں نے اوڈیسا کے حدود وسیع کیے ' اور اسکي رونق و آبادي کو ترقي دي - یہاں کي تجارت برابر ترقي کرتي رہي ' اور اب تو وہ روس کا مرسیلیز ہے -

یہاں سب سے پہلے رومي ' یہودي ' اور بلغاریوں کي ایک جماعت معاش کي تلاش میں آکے آباد ہوئي تھي اور اب تو یہاں صدہا اقوام کے لوگ رہتے ہیں -

اس شہر کا نام ایک قدیم یونان شہر کے نام سے ماخوذ ہے ' جو اوڈیسوس کہلاتا تھا ' یہ شہر اسي طرف کہیں قریب تھا - اس کا ذکر جنگ طراودہ کي تاریخ میں آتا ہے - اس شہر کي سڑکوں میں ایک سڑک کا بھي نام دریباس ہے - جیسے ایک ہائي اسکول بعینہ اسي نام سے موسوم ہے - اور اس حصہ شہر کا نام لانجرون ہے ' جسمیں دریائي حمام ہیں -

اوڈیسا میں متعدد مجسمے ہیں ' جنمیں ایک کیتھرائن دوم اور ایک ریشیلیو کا ہے - لب دریا ایک نہایت عمدہ سڑک ہے - اس سڑک کا نام بولفار نیقولا ہے -

شہر میں بہت سے ہوٹل ہیں ' جن میں سے لندن ہوٹل ' سنٹ پیٹرسبرگ ہوٹل ' کونٹی نینٹل ہوٹل ' اور برسٹول ہوٹل قابل ذکر ہیں - انکے علاوہ بہت سے بنک ' تھیٹر ' عجائب خانے ' قہوہ خانے ' قبرستان ہیں - اوڈیسا کے سب سے بڑے قہوہ خانے رو بینا اور فانکوني ہیں - نواح شہر میں حمام ہیں ' جنکے متعلق مشہور ہے کہ وہ صحت کے لیے مفید ہیں -

سب سے پہلے یہاں سنہ ۱۸۱۲ ع میں طاعون آیا - قریب تھا کہ تمام شہر ویران ہوجاے - چنانچہ اموات کي تعداد ۱۳ ہزار تھي -

دول اتحاد ثلاثي کے بیڑوں نے بسلسلہ جنگ کریمیا اس کا محاصرہ کیا ' اور گولہ باري بھي کی - یہاں کي آبادي روسي ' اطالي ' اور یہودیوں کا ایک مخلوط مجموعہ ہے - یہاں بعض اطالي خاندان والی کے برابر دولتمند ہیں ' جسکي آمدني ۴۰ ملین روبل ہے -

قسطنطنیہ کي طرف اوڈیسا سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا کوہستاني جزیرہ ہے ' جسے تیک ولیسي یعنی اژدھوں کا جزیرہ کہتے ہیں کفاک اللہ شرھا -

اوڈیسا سے میں کریمیا روانہ ہوا جو اعتدال آب و ہوا اور حسن مناظر طبعي میں مشہور و معروف ہے - میرا یہ سفر روسکي بار اخوت کمپني کے اسٹیمر پر تھا ' جسکے اسٹیمر رومیاں بار اخوت کمپني کے اسٹیمروں سے کہیں زیادہ صاف و خوشنما ہوتے ہیں ' خصوصاً جبکہ اعلی درجہ کے ہوں - یہ اسٹیمر اپنے سینے سے پاني کو ہٹاتا ہوا ہمیں لیکے چلا ' یہاں تک کہ کریمیا کے پہلے بندرگاہ اوپاتوریا میں لنگر انداز ہوا ' جسے تاتاري کوزلوہ اور روسي کوزسوف کہتے ہیں ' یہ پہلے ایک نخاس تھا ' جسمیں غلام اور کنیزیں فروخت ہوا کرتي تھیں -

کریمیا کو سنہ ۱۴۷۸ ع میں ترکوں نے تسخیر کیا اور سنہ ۱۷۸۴ میں روس نے اسے ترکوں سے لیلیا - یہاں ایک جامع مسجد ہے ' جو سنہ ۱۵۵۲ ع میں قسطنطنیہ کي جامع ایا صوفیا کے طرز پر بنائي گئي تھي - اسکي آبادي ۲۵ ہزار ہے ' جسمیں روسي ' تاتاري ' اطالي ' یہودي ہیں - یہاں سے ۲ فرست (ایک روسي معیار مسافت ہے جسکي مقدار ۱۰۳۵ میٹر ہے) پر بحیرہ موئناک میں اور ۱۸ فرست پر بحیرہ ساک میں صحت بخش حمام ہیں - ان حماموں کا موسم ۲۵ مئي سے شروع ہوتا ہے ' اور آخر اگست تک رہتا ہے - اس اثناء میں ہزاروں بیمار نہانے آتے ہیں -

اوپاتوریا سے ۶۳ فرست پر سنفیروپول یعني کریمیا کا جدید دارالسلطنت واقع ہے - یہ ایک نہایت عمدہ شہر ہے اسکي آبادي ۶۰ ہزار ہے -

اوپاتوریا سے ۵ گھنٹے تک چلنے کے بعد ہمارا اسٹیمر سواسطاپول پہنچا - یہ ایک بہت بڑا شہر ہے ' جسکي سڑکیں بڑي بڑي اور عمارتیں عظیم الشان ہیں ' روشني برقي ہے - سڑکوں پر ٹریموے چلتي ہے - بندرگاہ میں بحر اسود کا بیڑا رہتا ہے - یہاں روسي محافظ فوج اسقدر ہے کہ نووارد کو اول وہلہ میں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے تمام باشندے افسر اور سپاہي ہیں - گو یہ ایک تجارتي شہر ہے ' مگر با ایں ہمہ اول درجہ کا جنگي شہر معلوم ہوتا ہے -

ریلوے لائنوں نے تمام روس سے اسے ملادیا ہے - یہاں ان تمام افسروں کے مجسمے نصب ہیں جنہوں نے جنگ میں کارہاے نمایاں انجام دیے ہیں ' خواہ یہ افسر بري ہوں یا بحري - ان مجسموں کے علاوہ جنگ کي یادگاریں بھي ہیں جو بلجیم میں واٹرلو کي یادگاروں کے مشابہ ہیں - یہاں کا سب سے زیادہ لطیف مقام مینوسپل باغ ہے ' جو لب دریا واقع ہے - باغ میں روزانہ باجا بجتا ہے - افسر اور سپاہي جوق در جوق آتے ہیں ' مگر سپاہیوں کو اندر جانے کي اجازت نہیں -

یہاں کي سڑکوں میں سے ایک مہتم بالشان سڑک کا نام بولغا ہے - اس سڑک پر ایک بہت بڑا باغ ہے ' جسمیں ایک عظیم الشان گول عمارت ہے - اس گول عمارت کے اندر ایک دائرے میں جنگ کریمیا کے واقعات اور ان ترکي ' فرانسیسي ' انگریزي وغیرہ وغیرہ فوجوں کي تصویریں کندہ ہیں ' جنھوں نے جنگ کریمیا میں حصہ لیا تھا - انکے علاوہ سامان مدافعت ' اسلحہ ' ذخائر ' سامان استحکامات ' وغیرہ اس باغ میں بکثرت موجود رہتے ہیں -

بندرگاہ کے دہانہ سے قریب ایک دوسري سڑک پر ایک نہایت ہي اہم عجائبخانہ ہے - یہ عجائبخانہ محاصرہ سواسطاپول اور ان تمام توپوں ' دیگر انواع اسلحہ ' نقشوں ' وغیرہ کے ساتھہ مخصوص ہے جو اس محاصرہ میں استعمال کیے گئے تھے - سنہ ۵۵ - ۱۸۵۴ کے اس محاصرہ نے سواسطاپول کو تاریخ میں مشہور کردیا - یہ محاصرہ اسقدر شدید تھا کہ سواسطاپول قریباً بالکل برباد ہوگیا تھا - مگر اس ٹھوکر کے بعد وہ فوراً سنبھلا اور بسرعت تمام ترقي کے میدان میں چلنے لگا - اسوقت اسکي آبادي ۵ ہزار ہے ' جسمیں نصارے زیادہ اور تتاري اور یہودي کم ہیں -

خط کو عربي ميں کونسل جنرل اطاليا کے مترجم نے لکھا تھا - وہ خط يہ ہے :

صديقي !

اس خط کے همراہ آپکے بھائي شيخ احمد کے ليے فرمان پناہ بخشي بھيجتا هوں ' اور خدا سے دعا کرتا هوں کہ انکو توفيق خير دے ' اور وہ بخير و عافيت وطن واپس آئيں - يہي فرمان ايک چيز ہے جو آپ نے مجھہ سے لي ہے ' کيونکہ آپکو هميشہ اپنے وطن کے مصالح کي فکر رهتي ہے -

جسطرح آپکے اسلاف مال کو هيچ سمجھتے تھے اسي طرح آپ بھي اسکو حقير سمجھتے هيں - چنانچہ آپ نے اپني ذات کے ليے ايک حبہ نہيں ليا ' اور اصل يہ ہے کہ مجھے آپ پر جو اسقدر اعتماد ہے وہ آپکي اسي شان استغنا کي وجہ ہے -

ليکن با اين همہ بد قسمتي سے اخبارون نے آپ پر اعتراضات کيے اور بے اصل بہتان لگائے - مگر ميں بخوبي جانتا هوں کہ شاذ و نادر هي ايسے لوگ هونگے جو آپکي طرح يہ دعوى کرسکيں کہ اپنے وطن کے فوائد کے سوا نہ کسي شے کا ارادہ کيا اور نہ کوئي شے چاهي - والسلام -

{ کونٹ اسفورس
۱۶ جولائي

ميں سچ کہتا هوں کہ اگر مجھے معلوم هوتا کہ ايک درهم بھي اس هاتھہ نے ليا ہے ' يا اس زبان نے مانگا ہے ' يا اس قلم نے ايک حرف بھي لکھا ہے - تو ميں اسکو آگ کي قينچي سے کاٹ ديتا ' بيشک ميرے پاس اطالي سکے اور نوٹ تھے - يہ بڑے بڑے معرکوں کي غنيمت تھي ' جو همارے مجاهدين کو ان مقتول و مجروح افسروں اور سپاهيوں کي جيبوں ميں ملے تھے ' جو ميدان جنگ ميں پڑے رهجاتے تھے - انکو هم نے فرانسيسي سکوں سے بدل ليا تھا ' کيونکہ هم نے يہ طے کيا تھا کہ جب تک هم نئے سکے نہ ڈھاليں گے اسوقت تک هم فرانسيسي سکے استعمال کرينگے -

بہت سے لوگ يہ سمجھتے هيں کہ دولت عثمانيہ نے همارے مالي مدد کي ' اسکے علاوہ هندوستان ' شام ' مصر ' اور تونس ميں ايسي جماعتيں هيں جو برابر همارے مالي مدد کرتي رهتي هيں -

اسليے آغاز جنگ سے ليکے انتہاء جنگ تک مجھے جسقدر روپيہ بمد اعانت موصول هوا ہے اسکي ايک فہرست ديکے اس وهم کے چہرے سے نقاب اٹھاتا هوں -

اسم معطي	جسقدر رقم کہ موصول هوئي بحساب فرانسيسي پونڈ
يورپ سے ايک شخص نے	۱۲۰۰
مشرق سے ايک شخص نے	۸۹۰
مغرب سے ايک شخص نے (مع اپنے رفقاء کے)	۲۰۰
يورپ سے ايک اور شخص نے	۴۲۰
اهل مغرب کي ايک متفرق جماعت نے	۲۷
مغرب سے دو شخصوں نے	۱۲

يہ چندے جن لوگوں نے مجھے لاکے ديے تھے - ميں نے انھيں اپنے هاتھہ سے لکھکے رسيديں ديں ' اور اپني حکومت کے خزانچي کو يہ رقميں ديديں ' جو کہ يفرن کي مجلس انتظامي کي معرفت صرف هوئيں - ميرے تونس آنے کے بعد جو چندے آئے وہ ميں نے ان ملازموں اور سرداروں ميں تقسيم کرديے ' جو ميرے همراہ تونس آئے تھے - ان لوگوں سے ميں نے انکي دستخطي رسيديں ليلي هيں جو اسوقت تک ميرے پاس محفوظ هيں -

جو شخص ميري اس تحرير کو غور سے پڑھيگا اور جنگ اور حکومت کے معاملات سے واقف هوگا تو اسے يقين هوجائيگا کہ مجھے جسقدر روپيہ بطريق اعانت ملا تھا يعني (۲۷۷۷ ليرہ فرانسيسيہ) وہ ايک مہينہ تک ان بارکش اونٹوں کے کرايہ کے ليے بھي کافي نہ تھا جو مجاهدين کا سامان لادکے ليجاتے تھے ' اور اسليے ميں نے ضرور اپنے پاس سے ايک رقم کثير صرف کي ہے جسکي مقدار ميرے علاوہ اور کسي کو معلوم نہيں -

اگر ضرورت نہ هوتي تو اپنے خدمات کا ذکر نہ کرتا کيونکہ ميں نے جو کچھہ کيا ہے وہ وطن و مذهب کي راہ ميں کيا ہے ' اسليے اس کا کسي پر احسان نہيں - ليکن اب جو ذکر آگيا ہے تو اس تقريب سے ميں بلا فخر کہتا هوں کہ ميں هي وہ شخص هوں جس نے اپني جان ' مال ' زبان ' اور قلم سے اپني اور اپنے هموطنوں کي پيشانيوں سے داغ ننگ کے مٹانے کي آخر وقت تک کوشش کي اور سوائے ان لوگوں کے جنکا ميں نے ذکر کيا ہے اور جنکے احسان کو ميں بھي نہيں بھول سکتا ' اور کسي غير کے منت کش نہيں هوے -

ميں نہيں سمجھتا کہ ان لوگوں کے علاوہ مشرق و مغرب ميں ايک شخص بھي يہ دعوى کرسکتا ہے کہ اس نے هميں ايک درهم بھي ديا يا خود حکومت عثمانيہ يہ کہے کہ اس نے همارے اعانت کي ' بلکہ حکومت عثمانيہ نے تو همارے يہ مدد کي کہ جو کچھہ سامان جنگ موجود تھا وہ بھي منگوا ليا - اب ميں مع اپنے خاندان کے تونس آگيا هوں اور مصر و آستانہ جارها هوں - اگر کسي شخص کو يہ دعوى هو کہ اس نے براہ راست يا کسي وساطت سے مجھے روپيہ بھيجا اور وہ مجھے پہنچ بھي گيا تو ميں اسے اجازت ديتا هوں کہ وہ مجھہ سے اس رقم کا مطالبہ کرے -

مجھے يقين ہے کہ ميں ان شہروں ميں آؤنگا اور انشاء اللہ کسي سے شرمساري کے بغير واپس جاؤنگا ' کيونکہ تونس آنے کے بعد ميرے پاس جسقدر چندہ آئے تھے وہ سب ميں نے يہ کہکے چندہ والوں کو واپس کرديے کہ مجھے اب ايسي جنگ کے دوبارہ جاري هونے کي اميد نہيں جس سے اهل ملک کو ذرا بھي فايدہ هو - اسليے ان چندوں کو لے لينا بے وجہ ہے - اس پر بہت سے لوگوں نے مجھے خطوط لکھے جس ميں اس ديانت و استقامت کي داد دي -

اگر جنگ سے مقصد اصلي حاصل نہيں هو اور هميں وطن عزيز بالا دست قوت کے حوالہ کرنا پڑا تو ميري نزديک اسميں کوئي عيب نہيں - اسليے کہ الحرب سجال اور هم تو هم ' هم سے زيادہ بڑے لوگوں نے دشمن کي قوت کے آگے هتيار ڈالديتے هيں - اور غيب کا علم تو اللہ هي کو ہے -

شئون عثمانیہ

باطوم کي ہوا معتدل ہے مگر یہاں کے پاني میں صابون بڑي مشکل سے حل ہوتا ہے - یہاں سویڈن کا مشہور انعام یاب بربیل کے تین گیس کے کارخانہ ہیں - یہیں جان باکو سے مٹي کا تیل آتا ہے - اتني مسافت بہت طویـل ہے اور ۲۴ گھنٹے میں اکسپریس کے ذریعہ سے طے ہوتي ہے - باطوم کے گیس کے مشہور کارخانوں میں مشہور روتشیلڈ اور ماتنا شیف کے کارخـانے ہیں - ریل میں باطوم سے ادرست پر شکوی کے مشہور چاے کے کھیت ہیں - باشندوں کي تعداد ۳۷ ہـزار ہے - یہاں کي آبادي روس ' گـرج ' ارمن ' چرکس ' اور ترکوں کا ایک مخلوط مجموعہ ہے - یہاں کے بہترین ہوٹل مشرق ' خوشنما منظر ' فرانس ' اور امپیریل ہیں -

میں باطوم سے اندرون قوقاز ' قوطایس ' بورجوم اور با کوریاني آیا - یہ شہر اگرچـہ چھوٹے ہیں مگر اپنے راستوں کے پہاڑوں پہاڑوں کے سبزہ زار ' نہرھاـے رواں ' اور تالابوں کے لحاظ سے قابل دید ہیں - قوطایس میں نہرھاںو کے علاوہ اور کوئي شے قابل ذکر نہیں ہے - نالوں کے پاني کے گرنے کي آواز دور سے سنائي دیتي ہے -

بورجوم معدني چشموں کا ایک شہر ہے - اسمیں ایک تیزرو اور شدید الصوت نہر ہے ' ایک اور نہر ہے ' جو اس سے بڑي ہے - حل صابون کے باب میں اسکا معمولي پاني باطوم کے پاني کے طرح ہے -

خود با کوریاني تو اس قابل نہیں کہ کوئي اس میں دن بھر یا چند گھنٹوں کے لیے بھي ٹھیرے - البتہ بورجوم سے اسکا راستہ نہایت خوش سواد مقامات سے گیا ہے - بورجوم سے ایک نہایت خوش منظر راستہ اباسنومان کو گیا ہے - اس راستہ میں سفر موٹر کار پر ہوتا ہے - یہ اباسنومان وہي شہر ہے جو اپنے اعتدال ہوا اور حسن مناظر کے لحاظ سے مشہور ہے -

بورجوم سے قوقاز کے دارالسلطنت تفلیس ریل پر آیا - تفلیس باطوم اور باکو یا بحر اسود اور بحر خزر کے وسط میں واقع ہے - سطح آب سے اسکي بلندي ۳۰۰ میٹر ہے -

جـــزائـــر ایجیـــن

بالاخر انگلستان نے نصرانیت کے لیے اسلام سوز جذبات کے سلسلہ میں اس حلقہ کا بھي اضافہ کردیا ' جس کا مژدہ سناتے ہوں کو خوف تھا -

ڈاوننگ اسٹریٹ کے کارکنان قضاء و قدر نے جزائر ایجین کا فیصلہ صادر کردیا جو آپ گذشتہ نمبر کے الاسبوع میں پڑھ چکے ہیں -

لیکن کیا اسقدر کافي ہے ؟ لیکن ظلم ہوگا اگر ان جزائر کے حق میں ہمارے وقت کے صرف چند ثانیے ' ہمارے جرائد کي چند سطریں ' اور ہمارے ماتمگساري و حسرت سنجي کے دفتر بے پایاں میں سے صرف ایک لفظ " افسوس " ہو -

یہ صحیح ہے کہ ہم اس کرہ زمین کے ایسے ٹکڑے کھو چکے ہیں جنکے آگے ان جزائر کي کوئي حیثیت نہیں ' اور یہ بھي صحیح ہے کہ اسوقت ہماري پیشاني پر شکن تک نہیں پڑي تھي ' لیکن اگر اسوقت ہماري پیشاني شکن آلود تک نہیں ہوئي تھي تو اسوقت ہمارے گالوں بلکہ دامنوں کو خونین آنسوں سے لالہ گوں ہونا چاہیے -

ایک زمانے میں زید کا کیسہ جواہر سے پر رہتا تھا - اسوقت اگر ایک لعل بدخشاني بھي گرجاتا تھا تو اسے احساس تک نہیں ہوتا تھا ' مگر اب کہ اس جواہر سے پر رہنے والے کیسے میں چند پیسے رہتے ہیں ' کیا اب اسکي وہي حالت رہیگي ؟ یقین مانیے کہ اگر اب اس کیسے سے ایک پیسہ گریگا تو اسکي آنکھوں سے آنسوں کي جھڑي لگجائیگي -

اس اشکباري سے آپ اسکے طرف کو الزام نہ دیجیے کہ وہ بیچارہ صرف ایک پیسے کو نہیں روتا بلکہ اسکو روتا ہے کہ میں کیا سے کیا ہوگیا -

یہي حالت ہماري ہے ' بلکہ اس سے زیادہ درد ناک - ہماري جیب خالي ہے ' مگر با ایں ہمہ جو کچھہ اسمیں ہے وہ بھي اسقدر قیمتي ایک عالم اسکو للچائي ہوئي نظـروں سے دیکھہ رہا ہے - پس اگر اسوقت ہماري جیب سے کچھہ گرتا ہے تو کیونکر ہوسکتا ہے کہ زبانیں خاموش اور آنکھیں خشک رہیں -

انگلستان کي تجویز میں صرف جزائر ہي دولت عثمانیہ کے ہاتھہ سے نہیں نکلے کہ گو کالے عزیز جاتا ہي مگر غم درد سے تو نجات ملتي ہے ' بلکہ یا تو اسکو ایسے مصارف برداشت کرنا پڑتے ہیں جنکي وہ اسوقت متحمل نہیں ہوسکتي یا اسے اپنے پس ماندہ سرمایہ حیات کو بھي وقف غـارت و تاراج سمجھنـا پڑتا ہے ' اور افسوس کہ دونوں صورتیں جانکاہ و روح فرسا ہیں !

اس اجمـال کي تفصیل یہ ہے کہ جنگي حیثیت سے جزائـر ایجین کي تین قسمیں ہیں :

(۱) جو دھانہ درہ دانیال پر واقع ہیں ' جیسے ایمرروز ' Imbros برزجہ اطہ Tenedos لمني Lemnos سمادیر Samothrace

یہاں چند هوٹل بهي هیں جنمیں سے مشهور ترین کیسٹ هوٹل جو ساحل پر واقع ہے ' اور جران هوٹل ہے - ۱۰ کیلومٹر کے فاصله پر خانقاہ مارجرجس ہے ' جسکو بنے هوے اسوقت ایک هزار سال هوے - اس خانقاہ کا موقع نہایت هي عمدہ و خوشنما ہے -

ریل میں جانے والے کے لیے سوا سطابول سے کریمیا کے قدیم دار السلطنت باغچه سرا ے تک ۳۳ کیلومیٹر هیں - باغچه سراے ایک چهوٹا سا شہر ہے - یہاں عهد قدیم کي چند جامع مسجدیں اور باغ تو هیں ' مگر جدید ترقي کے آثار ذرا بهي نہیں - نه عمدہ سڑکیں هیں نه ٹریموے ' نه برقي روشني ' نه قابل لحاظ هوٹل -

ابهي تک خانات تا تار کا قصر موجود ہے ' جو سترهویں صدي میں بنایا گیا تها -

یہاں کي جامع مسجد کے دروازہ پر یه عبارت کندہ ہے :

" سلامت کراے خان ابن الحاج سلیم کراے خان سنه ۱۱۵۵ "

وسط قصر میں ایک فوارہ ہے ' جس پر یه عبارت لکهی هوئي ہے :

" قیلان کراے خان ابن الحاج سلیم کراے خان غفر الله لهما و لوالدیهما سنه ۱۱۶۲ ع "

اس عبارت کے بعد یه آیت ہے : " سقاهم ربهم شراباً طهوراً " - ان عبارتوں کے علاوہ گلاب کے دو درختوں اور تین قسم کے میوں کي تصویریں بني هوئي هیں -

وسط قصر میں ایک اور فوارہ ہے جس پر یه آیت لکهي هوئي ہے " عیناً فیها تسمي سلسبیلاً " اوپر کي منزل میں ایک بڑا کمرہ ہے ' جسکي دیواروں پر ایک فارسي قصیدہ لکها هوا ہے - قصیدہ کے علاوہ مختلف قسم کے پهلوں کي پلیٹوں کي تصویریں بني هوئي هیں - یه هال اس قصر کا سب سے زیادہ خوشنما حصه ہے -

نیچے کي منزل میں ایک هال ہے جسکي چهت دستکاري کا جمیل ترین نمونه ہے - اسکے دروزاہ پر یه عبارت کندہ ہے -

" دروازہ دیوان سلامت کراے خان ابن الحاج سلیم کراے خان سنه ۱۱۵۹ " اس قصر میں ایک باب السلسبیل ہے جس پر یه لکها ہے : ان گهروں کے مالک سلطان اعظم اکرم منکلي کراے خان ... الخ -

قصر کے اندر اور باهر باغ هیں - یہي باهر کا باغ آجکل مینوسپل کا باغ ہے ' جہاں لوگ سیر و تفریح کے لیے آتے هیں - یہاں جامع سلطاني بهي ہے - مئي میں جبکه میں یہاں تها تو عشا کي اذان ساڑهے نو بجے دیجاتي تهي -

باغچه سراے میں اسماعیل عصبر نسکي کا ایک اخبار ترکي زبان میں شائع هوتا ہے ' جسکا نام ترجمان ہے - ایک لڑکیوں کا مدرسه بهي ہے - جسے انکي بیوي چلاتي هیں - اس مدرسه میں لڑکیوں کو ترکي ' روسي ' عربي ' (ابتدائي پیمانه پر) عقائد اسلامي ' حساب ' جغرافیه ' علم الصحة ' خانه داري ' دستکاري سکهائي جاتي ہے - بعض لڑکیاں قران شریف حفظ کرتی هیں -

باغچه سراے کي آبادي ۱۸ هزار ہے جسمیں ۱۴ هزار تا تاري ' ۳ هزار نصاري اور ایک هزار یہودي هیں -

سواسطابول سے یالطه تک تین راستے هیں - دریا ' موٹرکار ' اور ریل - پہلا راسته عمدہ ہے - مسافر کو کریمیا کے ساحل پرے رنگا رنگ پهاڑیوں کے دلفریب منظر دکهلائي دیتے هیں ' مگر دوسرا راسته اس سے عمدہ ہے ' خصوصاً ابتداء باب بایدار سے که یہاں سے تو پاکیزہ منظر پهاڑ اور درخت هي درخت نظر آتے هیں - تیسرے راسته میں کوئي امر قابل ذکر نہیں -

کریمیا کے حمام والے شہروں میں یالطه خوشنما ترین شہر ہے - اسکي هوا گرمیوں میں نہایت معتدل اور امراض صدر کے لیے بیحد مفید ہے - اسي لیے اسے " نیس روس " کہتے هیں - تمام عمارتیں اور راستے بالکل نئے طرز کے هیں - ایک میونیسپل باغ ہے - اس باغ میں روزانه باجا بجتا ہے - یہاں کے مشهور هوٹل رشین فلا ایلن اور میرینو هیں - آبادي ۳۵ هزار ہے ' زیادہ تر نصاری هیں اور کمتر مسلمان اور یہودي - یالطه کے نواح میں لیفیدتي ' جہاں زار روس موسم گرما میں بسر کرتے هیں ' الوپکا ' اور یانسدا وغیرہ نہایت خوش سواد مقامات هیں -

یالطه سے میں باطوم آیا - راسته میں اسٹیمر بہت سي سرحدوں پر سے گذرا ' جن میں اهم یتر دوذیي اور کریمیا کا آخري بندر گاہ کیرش ہے - اسے ابنائے کیرش میں آکے بحر ازدف اور بحر اسود دونوں ملتے هیں -

غرض ساحل کریمیا باتوریا سے شروع هوتا ہے ' اور کیرش میں آکے ختم هوتا ہے ' اسمیں سے بعض حصه تو میدان ہے اور بعض حصه کوهستاني ہے - کوهستاني مناظر بیحد دلفریب هیں -

کوہ قاف کا ساحل اناپا سے شروع هوتا ہے ' اور باطوم میں ختم هوتا ہے - تمام ساحل میں جهاڑیاں ' درخت اور انتہا درجه کے خوشنما پهاڑ هي پهاڑ هیں - اسکي اهم سرحدیں نوفور ' سیسک ' (جو ایک بڑا شہر ہے) اور باجري هیں - یه تمام مقامات سبزي و شادابي میں غرق اور موسم گرما کي بہترین و جمیل ترین قیامگا هیں هیں -

۱۵ - فرست کے فاصله پر کوہ اتوس واقع ہے - یہاں ایک خانقاہ ہے ' جو پرانے کوہ اتوس کے راهبوں نے بنائي تهي -

سر خوم قلمرو اباظا کا دار السلطنت ہے ' یه بهي میوں اور پهولوں سے پٹا پڑا ہے - اسکي هوا غایت درجه عمدہ ہے - یہاں سے مصر تمباکو بهیجا جاتا ہے - اسکے نواح میں پرانے شہروں ' هیکلوں ' محلوں ' قلعوں ' اور گرجهوں کے بکثرت کهنڈر ملتے هیں - آبادي ۲۰ هزار ہے - خود قلمرو اباظا کي آبادي نصف ملین ہے - تین ربع مسلمان اور باقي ارتهوڈکس عیسائي هیں - یہاں کے اکثر مسلمان باشندے هجرت کرکے ترکي آگئے هیں - اب کوہ قاف میں صرف ۳۰ هزار مسلمان هیں جنمیں سے ۸ هزار سر خوم میں هیں اور باقي بحر اسود کے ساحل پر نوفور اور سیسک وغیرہ میں پهیلے هوے هیں - انکے قبائل " اونج " کہلاتے هیں -

جہاز پر ایک سیاح کو جاجبري سے لیکے باطوم تک ساحل قوقاز میں سرسبز و شاداب پهاڑ اور انکي ۲۰۰ میٹر بلند اور برف پوش چوٹیاں نظر آتي هیں - یالطه سے تین دن تک چلتے رهنے کے بعد اسٹیمر باطوم پہنچا ' جو بحر اسود میں روس کا آخرین بندرگاہ ہے - باطوم اور اوڈیسا میں ۵۶۳ میل کا فاصله ہے -

باطوم جسطرح که ایک تجارتي شہر ہے اسي طرح ایک جنگي شہر بهي ہے -

روس نے اسکے حدود وسیع کیے هیں - نئي سڑکیں نکالي گئي هیں - تمام شہر میں برقي روشني هوتي ہے - ساحل پر بالکل نئے طرز کا ایک مینوسپل باغ ہے ' جسکي تمام سڑکیں بالکل سیدهي هیں - باغ میں روزانه باجا بجتا ہے -

باطوم میں اس میونیسپل باغ کے علاوہ ترکوں کے زمانے کا ایک اور نہایت لطیف باغ ہے ' جو ایک چهوٹے بحیرے کے ساحل پر واقع ہے - یه باغ اب الیگزندر پارک کہلا تا ہے -

صرف ایک شے یعنے قوت ہے ' جسوقت وہ جلوہ فرما ہوتي ہے تو یورپ اسکے چہرہ پر عدل کا نقاب ڈالکے اسکے سامنے سر بسجود ہوجاتا ہے - پس جبکہ اس قوت کي دیوي نے ہم سے اپنا رشتہ توڑ کے یورپ سے باندھا ہے تو پھر کون ہے جو یہ شرائط پورے کرائیگا ؟

" مسلمانوں کے حقوق کا لحاظ رکھا جاے " یہ کوئي نیا دام فریب نہیں - یہ تو وهي فقرہ ہے جو همیشہ یورپ نے کسي ملک کو هلال کي قلمرو سے نکالکے صلیب کی بادشاهي میں داخل کرتے وقت کیا ہے - پھر کیا اس کرہ ارض کي وسیع آبادي میں اسکي ایک عملي مثال بھي پیش کیجاسکتي ہے ؟ کیا اس وسیع عالم نصرانیت میں ایک شخص بھي اس باب میں مرد عہد ہونے کے ساتھہ مرد ایفاء ہونے کا بھي وعدہ کرسکتا ہے ؟

افریقہ ' یورپ ' اور ایشیا ' جاو وهاں کے اسلام سے چھنے ممالک میں پھرو اور سنو کہ وهاں کا ایک ایک ذرہ کیا کہرها ہے -

" جنگي مرکز نہ بناے جائیں " مگر اس کا ذمہ کون لیتا ہے ؟ انگلستان ' جس نے اپنے سامنے کریت سے بین القومي علم اتروا کے یوناني علم نصب کرایا ! کیا اگر یونان جنگي مرکز بنائیگا تو انگلستان اسے منع کریگا ؟ اسیطرح جسطرح کہ اس نے فرانسیسیوں کو عربوں پر ظلم کرنے سے منع کیا تھا یعني اپنے جہاز جبل طارق سے فرانسیسیوں کي مدد کے لیے بھیجے تھے ؟

پھر یہ مانا کہ یونان نے ان جزائر میں مستقل جنگي مرکز نہ بنائے' لیکن اگر خود اس نے چھیڑ کے اعلان جنگ کیا اور گو بعض حصہ اسنے نہ فتح کیا ہو' مگر واقعہ ادرنہ کي طرح انگلستان نے کہا کہ یہ یونان کے مطلوبہ ملک اسے دیدیے جائیں ورنہ ان جزائر میں هنگامي مرکز بناکے درہ دانیال اور تمام ایشیائي ترکي پر حملہ کردیگا تو هم کیا کرینگے ؟

اصل یہ ہے کہ انگلستان نے اس طرح دولت عثمانیہ کے سر پر دشمن کو کھڑا کردیا ہے کہ وہ کبھی اسکے خیال سے اختلاف کي جرات نہیں کرسکتي' ورنہ اسکا لازمي نتیجہ ایشیائي ترکي پر حملہ ہوگا -

یہ ہے دولت عثمانیہ کے مصالح کا لحاظ' جسکا وعدہ مسئلہ جزائر کو موتمرالسفارہ کے هاتھہ میں دیتے وقت کیا گیا تھا -

انگلستان نے یہ جزائر یونان کو اسلیے دلوائے هیں کہ یونانیوں کے قدیم وطن هیں' اور بقاعدہ " وطن اهل وطن کے لیے ہے " وهي اسکے مستحق هیں - پھر یہاں کي آبادي ایک ایسي حکومت چاهتي ہے جو مہربان و عادل ہو' ان میں تعلیم پھیلائے ' شہروں کو آباد و اراستہ کرے' تجارت و صنعت کو ترقی دے' اور ملک میں امن و اطمینان کي زندگي پیدا کرے' اور ترک یہ نہیں کرسکتے - لیکن غور سے دیکھیے تو ان دونوں دلیلوں میں ایک دلیل بھي صحیح نہیں -

" وطن اهل وطن کے لیے ہے " اس قاعدہ کا صور اسوقت بیشک بہت بلند آهنگي سے پھونکا جاتا ہے ' جب کسي ایسے ملک کا سوال درپیش ہو جسکے باشندے نصراني هوں اور وہ کسي اسلامي حکومت کے ماتحت هوں - لیکن صورت حال یہ نہ ہو تو پھر یہ اصول طاق فراموشي میں رکھدیا جاتا ہے - مثال کے لیے زیادہ تفحص و تلاش کي ضرورت نہیں البانیا ابھي آج کا واقعہ ہے -

پھر ان جزائر میں صرف یوناني هي آباد نہیں' بلکہ یہودي ' مسلمان بلغاري وغیرہ بھي رہتے هیں - خصوصاً مسلمان کہ ان کي ایک کثیر تعداد صدیوں سے یہیں رهتي ہے - ایسي حالت میں یہ جزائر یونان سے کیوں ملحق کیے گئے حالانکہ اپیرس اور سالونیکا میں یونانیوں نے اپنے مختلف الجنس اخوان مذهب کے ساتھہ جو سلوک کیا ہے وہ اس امر کا ایک قاطع و مسکت ثبوت ہے کہ یوناني سخت متعصب و خونخوار قوم ہے' اور کسي طرح بھي اس قابل نہیں کہ دوسري قومیں اور خصوصاً وہ جو اس سے مذهباً بھي مختلف هوں اسکے رحم کے حوالے کي جائیں -

اگر درحقیقت مقصود ان جزائر کي اصلاح و ترقي تھي تو پھر کیوں نہ انکو ساموس کي طرح خود مختار کردیا گیا ' کیونکہ یقیناً بحالت خود مختاري وہ اس سے زیادہ ترقي کر سکتے تھے جتني کہ اب وہ یونانیوں کے ماتحت رهکے کر سکینگے -

لیکن یہ تمام باتیں تو اسوقت هوتیں جب کہ یورپ کے طرز عمل کا معیار حق و عدل هوتا یہاں تو بقول مشهور کاتب سیاسي مسٹر لوسین و لف " یورپ نے بلقاني مدبر کي حیثیت سے اپنے طرز عمل کے لیے جس معیار وحید کو شروع سے آخر تک تسلیم کیا ہے وہ خود غرضي اور سختي ہے "

آخري نقطہ بحث یہ ہے کہ انگلستان نے ایشیائي ترکي کو کیوں خطرہ میں ڈالا ' حالانکہ اسکا تو یہ دعوي ہے کہ ایشیاء میں ایک مستحکم ترکي کا وجود اسکے ایشیائي مصالح کے لیے ناگزیر ہے؟

اس کا جواب انگلستان کے دهاء سیاسي اور آیندہ مقاصد کي ایک سبق آموز و بصیرت بخش داستان ہے -

جو لوگ دولت عثمانیہ کي موجودہ تاریخ سے واقف هیں وہ جانتے هیں کہ کاروان اسلام کا یہ آخرین نقش یا محض اسلیے اب تک باقی ہے کہ دول یورپ میں شدید رقابت و منافست ہے - اگر یہ رقابت نہ هوتي تو وہ مسائل طے هوگئے هوتے جو هنوز نا طے شدہ هیں' اور جو واقعات اسوقت پیش آے هیں یہ بلکہ اس سے سخت تر آج سے پہلے پیش آچکے هوتے - وہ شخص نصرانیت کا سب سے بڑا فرزند هوگا ' جو دول کي اس رقابت کو دور یا کم از کم اس حد تک کم کردیگا کہ وہ اخذ و اعطا کے اصول پر اس اسکیم کي تکمیل کے لیے متحد هوسکیں جس کا آغاز اندلس میں هوا تھا -

سر ایڈ ورڈ گرے جب سے وزیر خارجہ هوے هیں انکي تمامتر کوشش یہ ہے کہ کسیطرح یہ رقابت کم هو' اور دول یورپ متحد هوکے کام کرسکیں - هم باب عالي کے نام دول کي یاد داشت اور بلقان کي جنگ ثاني کے علی الرغم. کہتے هیں کہ سر ایڈ ورڈ گرے اپني ان کوششوں میں نا کام نہیں رہے -

جدید یورپ کي تاریخ حیات میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ اس نے ازمنہ متوسطہ کي طرح اسلام کے مقابلہ میں متحد هوکے کام کیا - پہلي کوشش کے بہمہ وجوہ مکمل هونے کي توقع ایک غلط توقع ہے' اسلیے اگر اس اتحاد میں جا بجا اختلاف کے رخنے نظر آتے هیں' تو اسکو نا کامي سے تعبیر کرنا صحیح نہیں - یہ یاد رکھنا چاهیے کہ دفعتہ چار ریاستوں کا اعلان جنگ' دول یورپ کا اعلان نا طرفداري' اسکے بعد فیصلہ بقاء حالت کے ساتھہ' اسکي تنسیخ' عدم سقوط کے باوجود تسلیم ادرنہ پر اصرار' وغیرہ وغیرہ یہ تمام واقعات اسطرح پیش نہ آتے اگر سر ایڈورڈ گرے کي سرگرم کوششوں نے یورپ کے اتحاد سیاسي کا درس اولین نہ دیدیا هوتا - سچ یہ ہے کہ انگلستان اس فخر میں منفرد ہے کہ اسکے ایک فرزند نے یورپ کو اسدرجہ مسحور کرلیا کہ اسکے اشارے پر سب نے علانیہ صداقت و انصاف کو ٹھکرادیا -

بیشک انگلستان کے ایشیائي مصالح کے لیے ایشیامیں ایک مضبوط ترکي کا وجود نا گزیر ہے ' مگر صرف اسوقت تک جب تک کہ یورپ سبق آموز اتحاد في العمل اور انگلستان کا پاے اثر راسخ نہیں هوا ہے - کیونکہ اسکا مابہ الامتیاز حزم و تحوط ابھي اپنے اثر کے استحکام کو نا کافي اور یورپ کو خام کار سمجھتا ہے - ایشیائي ترکي کے استحکام کے لیے اسکے بحري دروازوں پر یوناني متعین کردیے گئے هیں - سر ایڈ ورڈ گرے کے حلقۂ تعلیم میں درس اتحاد جاري ہے ' اور استحکام نفوذ و اثر کے لیے کوششیں هو رهي هیں - جب یہ دونوں سلسلے پورے هوجائینگے تو وقت آئیگا جسکے دیکھنے کے لیے خدا کرے اس سرزمین پر کوئي مسلمان نہ رہے - انہ لقول فصل' وما هو بالهزل' انهم یکیدون کیداً لیطفؤ نوراللہ ' واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون -

(۲) جو خلیج ازمیر پر واقع هیں - ان میں مدلی Mytilene اور ساقز Chios سب سے زیادہ اهم هیں -

(۳) جو انطولیا کے ساحل جنوب و مغرب کے طول میں واقع هیں - انهي میں وہ بارہ جزیرے هیں جن پر اطالیا قابض ہے -

اب ذرا آپ جزائر ایجین کے نقشے کو سامنے رکھیے - دیکھیے ! گیلي پولي کے رو برو ایک جزیرہ ہے - یهي سمادیر ہے - آپ دیکھتے هیں کہ یہاں سے گیلي پولي پر اور پهر گیلي پولي سے براہ خشکي قسطنطنیہ پر کسقدر آساني سے حملہ هو سکتا ہے - سمادیر کے بعد امبروز ہے - یہ جزیرہ اس طرح واقع ہے کہ سمادیر اور گیلي پولي کو ملائے ایک مثلث شکل پیدا هوتي ہے - یہاں سے بهي گیلي پولي اور قسطنطنیہ پر بسهولت حملہ هوسکتا ہے - امبروز کے بعد درہ دانیال ہے - درہ دانیال کے دهانے پر یوزجہ اطہ اور لمني واقع هیں - یہ ظاهر ہے کہ لمني سے براہ راست درہ دانیال پر اور بواسطہ یوزجہ اطہ اور پر پوري طرح حملہ هو سکتا ہے - ان دونوں کے بعد مدلي کا نمبر ہے' جو ایشیاء کوچک کي سرحد سے نہایت هی قریب ہے - اور اس پر حملہ کا بهترین و قریب ترین راستہ ہے - اسکے بعد ساقز ہے - ساقز خلیج ازمیر پر واقع ہے' اور ازمیر میں آنے کے لیے صرف اس خلیج کو عبور کرتا ہے - ازمیر کے بعد ساموس ہے - مگر یہ خود مختار ہے - اسکے بعد نکیریا ہے - نکیریا سے براہ راست یا براہ ساموس الدین پر حملہ هوسکتا ہے' و هلم جرا -

اس تفصیل سے آپ کو معلوم هو گیا هوگا کہ دونوں اول الذکر قسم کے جزیروں پر سے قسطنطنیہ یا ایشیاء کوچک پر بے تکلف حملہ هوسکتا ہے -

ان جزائر میں سے سمادیر' لمني' مدلي' ساقز' نکیریا' وغیرہ یونان کے قبضہ میں هیں' اور امبروز اور یوزجہ اطہ دولت عثمانیہ کے قبضہ میں -

اب دیکھنا یہ ہے کہ انگلستان نے کیا کیا ہے ؟

انگلستان کي تجویز کا جو خلاصہ ریوٹر ایجنسی نے بهیجا ہے وہ یہ ہے کہ باستثناء امبروز' و یوزجہ اطہ' اور تمام جزائر یونان کو دلوائے گئے هیں - یعني بالفاظ دیگر وہ جزائر جنکو یونان اپنے پر شوکت و قوت بیڑے کے باوجود نہیں لیسکا تها وہ تو دولت عثمانیہ کے پاس رهنے دیے گئے' مگر جن جزائر میں کہ یونان کي فوج اتر آئي تهي وہ اسی کے پاس رهنے دیے گئے -

کیا اگر یہ فیصلہ خود یونان کے هاتهہ میں دیا جاتا تو وہ اپنے حق میں اس سے زیادہ مفید کوئي فیصلہ کرتا ؟

* * *

همارے قومي خصوصیت تو یہ تهي کہ المومن لا یلدغ من جحر واحد مرتین یعني مسلمان کي شان یہ ہے کہ وہ ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا - مگر بد قسمتي سے آج هماري حالت اسدرجہ متغیر هوگئی ہے کہ اب هماري قومي خصوصیت یہ ہے المومن یلدغ من جحر واحد الف مرة یعني مسلمان وہ ہے جو هزار بار ایک هي سوراخ میں ڈسا جائے ! چنانچہ آغاز جنگ میں هم جسکے فریب میں آئے تهے انجام جنگ میں بهي هم اسی کے فریب میں آئے اور اسکا خمیازہ کهینچا !!

اعلان جنگ سے پہلے ریاستہاے بلقان سرحدوں پر فوجیں جمع کر رهي تهیں - دولت عثمانیہ نے بهي مقدونیہ میں فوج جمع کي اور نمایشي جنگ شروع کرالي' مگر سفیر انگلستان نے آکے همیں یقین دلایا کہ اس وقت تک تم پر حملہ نہیں کیا جائیگا جب تک تمهاري طرف سے تحریک نہ هوگي - فوج کو فوراً منتشر کردو - ورنہ اسکے معنی یہ هونگے کہ تم جنگ کا ارادہ رکهتے هو' اور یہ امر حملہ کے لیے محرک هوسکیگا -

هم نے اپني سادہ لوحي سے اعتماد کیا حالانکہ قرآن حکیم نے همیں بتا دیا تها بعضهم اولیاء بعض' پس اس اعتماد کا نتیجہ هم نے بهگتا - هماري فوجوں کے منتشر هوتے هي هر چہار طرف سے حملہ هوا جنهوں نے - اطمینان دلایا وہ چلے تو تماشائیوں کي طرح خاموشي کے ساتهہ تماشا دیکهتے رهے - اسکے بعد اپني ناطرفداري کا اعلان کیا اور اسکے بعد وہ حرکتیں کیں کہ اگر انکا ذکر چهیڑا جاے تو خدا جانے هم اس موضوع سے کتني دور نکل جائیں -

جسطرح کہ آغاز جنگ میں انگلستان نے پیشقدمي کي تهي اسي طرح انجام جنگ میں بهي انگلستان هي نے پیشقدمي کي - اس نے دولت عثمانیہ سے اعتماد کي فرمایش کي' اور جب اس نے فرمایش پوري کي تو اس کے صلہ میں اس گهر کے دروازہ دشمنوں کے لیے کهولدیے -

انگلستان نے اصرار کیا کہ جزائر کا فیصلہ موتمر الصلح میں نہ کیا جائے' بلکہ موتمر السفراء کے هاتهہ میں دیدیا جائے - اس نے دولت عثمانیہ کو یقین دلایا کہ وہ اسکے مصالح کا لحاظ رکهیگا' مگر جب وقت آیا تو اسکے مصالح کو اسقدر پامال کیا کہ اس سے زیادہ پامال کرنا اختیار سے باهر تها -

اس نے یونان کو سمادیر دلایا' جو گیلي پولي کے محاذي اور نہایت هي قریب ہے - لمني دلوایا' جو درہ دانیال کے عین دهانہ پر ہے - مدلي دلوایا' جو ایوالي سے بہت هي نزدیک ہے' اور ساقز دلوایا' جو خلیج ازمیر پر واقع ہے - مختصراً یہ کہ اس نے یونان کو وہ تمام جزائر دلوادیے جنکي راہ سے وہ بآساني قسطنطنیہ اور ایشیا کوچک پر حملہ کر سکتا ہے -

یہ صحیح ہے کہ امبروز اور یوزجہ اطہ یونان کو نہیں دلوائے گئے مگر یہ کیوں ؟ اسلیے کہ دولت عثمانیہ کے مقبوضات محفوظ رهیں ؟ حاشا وکلا ! انگلستان کي یہ دلي خواهش هوگي کہ دیگر جزائر کي طرح ان جزائر پر بهي نصرانیت کا علم لہراتا' مگر یہ کیونکر ممکن تها ؟ یورپ کي سلطنتیں بلکہ خود انگلستان کي عاقبت اندیشي اسے گوارا کرتي کہ کلید عالم یعني درہ دانیال کو یونان کے رحم پر چهوڑ دیا جاتا ؟ انگلستان نصرانیت یا نصراني سلطنت کی بهبودي کے لیے اسلام کے مصالح کو قربان کرسکتا ہے' مگر کسي یورپ کي سلطنت یا خود اپني معمولي سي معمولي مصلحت کو بهي صدمہ نہیں پہنچا سکتا -

* * *

اس تجویز میں یہ جزائر یونان کو اس شرط پر دلوائے گئے هیں کہ :

(۱) یہاں کے مسلمانوں کے حقوق کا لحاظ رکها جائے -

(۲) اور ان جزائر میں کوئي جنگي مرکز نہ بنایا جائے -

انگلستان سمجهتا ہے کہ اس نے اس ابلہ فریبي اور طفل تسلي سے مسلمانان عالم کے دلوں سے ان وسواس و شکوک کو نکالدیا جو انهیں بیچین کر رهے تهے' مگر وہ کاش اب هم کو اسقدر سادہ لوح اور نادان نہ سمجهتا کہ اسکے لیے یهي بہتر تها !

اس موقع پر سب سے پہلے همارے سامنے وعدہ آتا ہے' اور یہ خیال آتے هی کہ یہ یورپ کا وعدہ ہے همارے دلوں میں بے اطمینانی و بے اعتمادي کا محشر بپا هوجاتا ہے' کیونکہ تجربہ نے همیں یہ بتادیا ہے کہ یورپ کو اپنے عهد و پیمان کے توڑنے کي اتني پروا بهي نہیں جتني کہ برف کي لیس کے توڑنے کي هوتي ہے -

هم نے یہ بهی دیکهہ لیا ہے کہ دنیا میں عدل و انصاف کا وجود دماغ کے خانہ تخیل اور کاغذ کے صفحات کے علاوہ اور کهیں نہیں -

مراسلات

عریضه تشنگان حجاز مکهٔ مکرمه

چشم دارم از مسلمانان هند
عاطفت بر حال ما بیچارگان

حجاز کرام تو یقیناً نهر زبیده کے نام اور اسکی ماهیت سے واقف هی هونگے - مگر برادران اسلام ! جنکو ابتک شرف زیارت بیت الله شریف نهیں حاصل هوا هے وہ اس نام اور اسکی اهمیت سے نا واقف نه هونگے ' اس نهر کا سر چشمه وادی نعمان هے ' جو مکۂ مکرمه کی سطح سے ۸۰ وار بلند اور تین میل کے فاصله پر واقع هے - (عرفات) سے یه نهر ۱۲ میل دور هے ' یه نهر هارون الرشید کی بیوی زبیده نے بصرف زر کثیر (۱۷ لاکهه مثقال) حجاج کرام کی راحت و سهولت کے لیے بنوائی تهی -

خلفاء عباسی ' و ایوبی ' و آل عثمان هر ایک اپنے زمانه میں بوقت ضرورت اسکی مرمت کراتے رهے - سنه ۱۳۰۲ هجری میں مرحوم سیته واحدنا و عبد الله میمن نے یه خدمت جلیل انجام دی - انہوں نے اسکی مرمت کے لیے ایک بہت بڑا سرمایه هندوستان میں جمع کیا اور شریف مکه کی اجازت سے کاردان و ماهر انجینیروں کی زیر نگرانی اسکو درست کرایا - اور اسکی بارہ شاخیں تمام شهر میں پهیلا دیں - ان ۱۲ شاخوں کے علاوہ بڑے بڑے حوض (تنک) بنوائے که اسمیں پانی جمع رهے اور هنگامی و فوری ضرورتوں کے وقت کام آئے - سنه ۱۳۲۴ هجری تک اسکی حالت بہت اچهی رهی مگر بعد ازاں پانی میں قلت هونے لگی ' یه حالت دیکهکے حضرت امیر مکه شریف حسین پاشا نے اسکی تعمیر و تصلیح کے لیے مصری ' و ترکی ؛ و هندی وغیرہ معتبر تاجروں کی ایک کمیٹی جناب سید عبد الله زواوی ' کی زیر ریاست اور نگرانی بنام قومیون عین زبیده ' مقرر کی اس کمیٹی میں ۳۱ ممبر تهے اسکا مقصد یه تها که مختلف مقاموں سے چنده جمع کرکے نهر مذکور کی از سر نو تعمیر کرائی جائے - کمیٹی مذکور نے اپنا کام شروع کیا اور بہت کچهه اصلاح و درستگی کی ' اور اب بهی کچهه نه کچهه کر رهی هے ' لیکن یه ظاهر هے که روپے کے بغیر کوئی کام نهیں چل سکتا - اور اسی کی یہاں سخت ضرورت هے - لهذا جو صاحب اس کار خیر میں شریک هوکے ایک کے بدلے لاکهه کا ثواب لینا چاهیں انکو چاهیے که اپنا چنده حسب ذیل اشخاص کے پاس بهیجدیں : شهر دهلی چاندنی چوک کوٹهی مرحوم حاجی علیخان صاحب بمبئی نمبر ۱۳ ناگدیوی اسٹریت حاجی عبد الله وبهائی عبد الرحیم صاحبان - کلکته نمبر ۱۳۶ ازرا اسٹریت جناب حاجی سلیم محمود خنجی صاحب جو صاحب ان حضرات کو چنده بهیجیں وہ انکو یه بهی لکهدیں که یه چنده بمد اصلاح نهر زبیده هے و نیز اپنا نام اور پته صاف تحریر فرمالیں تاکه رسید کے بهیجنے میں دقت نهو -

(خاکسار محمد اسمعیل عفی عنه)

شهر دهلی میں زیر لال قلعه جو ایک مسجد احمد شاہ بادشاہ کے وقت سے (تعداد ۱۷۰ سال کی) ایک مسلمان رئیس جاوید خواجه سرا کی بنائی هوئی سنهری مسجد کے نام سے مشهور هے وہ بعد ایام غدر سنه ۵۷ ع کے بسبب قرب و جوار میں آبادی نه رهنے کے غیر آباد هوگئی تهی ' اور گورنمنٹ یا حکام ملٹری نے بعینه بسبب غیر آباد هو جانیکے اسپر اپنا قبضه کر لیا اور اسکے احاطه کی دیواروں اور حجرہ و حوض وغیرہ کو منهدم و مسمار کرا دیا ' اور مسجد کو غیر محفوظ چهوڑ دیا مسجد چاردیواری نهونے کے سبب سے مثل چٹیل میدان کے هوگئی هے - اسمیں بسا اوقات جانور چلے آتے هیں اور صحن کو اپنی نجاست سے آلودہ کرتے هیں اور نمازیونکو نماز ادا کرنے میں سخت پریشانی اور دقتیں پیش آتی هیں ' جانوروں کے علاوہ انسانوں کی بهی ایک سرائے یا آرامگاہ هوگئی هے - هندو چرواهے مسجد میں بیٹهنے لگتے ' اور حقه چلم پیتے هیں ' اکثر دیکها گیا هے ' که پلٹن کے سکهه سپاهی مسجد میں بیٹهکر شراب پیتے هیں جس سے مسجد کی بے حرمتی کے علاوہ مسلمانوں کے دلوں پر چوٹ لگتی تهی - اب تقریباً ایک سال سے مسلمانوں نے وهاں کا مستقل انتظام کردیا هے اور باقاعدہ پانچوں وقت وهاں نماز هوتی هے -

خیال یه هوا که اس جگه کسی آدمی کا رات دن حفاظت کے لیے رهنا ضروری هے ورنه یہاں کا انتظام نهوگا - انهی دنوں میں ایک تنهائی پسند درویش مسمی طالب صفی نامی کہیں سے مسجد میں آگئے ' اور شب و روز رهنے لگے ' جنکے رهنے سے بدکار لوگوں کا مسجد میں آنا اور رات کو رهنا بند هوگیا - اور مسجد کی حفاظت اور خدمت مسلمانوں کے حسب خواهش و منشا هونے لگی ' لیکن نهیں معلوم که کیا وجه هوئی که میجر بیڈن صاحب ڈپٹی کمشنر دهلی نے طالب صفی صاحب کو ۵ - دسمبر سنه ۱۹۱۳ ع کو اپنی کوٹهی پر بلا کر بیان لکهنے کے بعد حکم دیا که تم دو دن میں مسجد سے چلے جاؤ ' اور مسجد خالی کردو - اس سے پیشتر بهی اکثر درویش وغیرہ وقتاً فوقتاً مسجد میں مقیم هوتے رهے اور مسجد کی محافظت کرتے رهے -

مگر حکام سول نے کسی قسم کی کبهی انسے مزاحمت یا باز پرس نهیں کی - هم نهیں سمجهتے که میجر صاحب بهادر نے یه حکم کس مصلحت اور قانون کی رو سے دیا هے - جسکی وجه سے خانه خدا کی توهین اور مسلمانوں کے جائز حقوق کی ضبطی اور دل آزاری متصور هے - امید هے که میجر صاحب اپنے اس فیصله پر [illegible] فرماوینگے اور آئنده مسجد میں رهنے والے اور نماز پڑهنے والوں سے کسی قسم کی مزاحمت اور سختی اور مسلمانوں کی مذهبی آزادی اور جائز و مسلم حقوق میں دست اندازی نه کریں -

اے - کے - بیباک از دهلی

آثار عتیقه

حفریات بابل

حفریات بابل پر الهلال نمبر ۵ جلد ۲ میں ایک مفصل مضمون شائع هوچکا ہے - آج انکے نو دریافت آثار کا ایک اور مرقع شائع کیا جاتا ہے -

دیکھیے وسط صفحه میں ایک شخص کی تصویر ہے - یہی ڈاکٹر رابرٹ کولڈ لوئی هیں ' جنکی زیر نگرانی دوآبه میں تمام کام هو رها ہے - ڈاکٹر موصوف آثار قدیمه مشرق کے ایک کامل و متبحر عالم سمجھے جاتے هیں - انکے ساتھه اور چند اشخاص بھی کام کررہے هیں ' جنمیں ایک ڈاکٹر مارش بھی هیں -

اس تحقیقات کے لیے جرمن میں ایک انجمن قائم هوئی ہے - جسکی اعانت خود

بابل کی قدیم بنیادیں

شاهنشاه جرمنی نے ایک بہت بڑے عطیه سے کی ہے - یہی انجمن اس جماعت کو مالی مدد دے رہی ہے -

آپکے داهنے طرف ایک تصویر ہے یه اشوریوں کے گول چھتوں والے مقبرے هیں -

اس زمانے میں اینٹوں کے آگ میں پکانے کا رواج نه تھا - کچی اینٹیں هر قسم کی عمارت میں استعمال کی جاتی تھیں - یه مقبرے بھی کچی اینٹوں کے هیں - یه اندر سے اسقدر وسیع هیں که انمیں کئی تابوت بآسانی آسکتے هیں - انمیں سیڑھیاں بنی هوئی هیں جن پر سے انسان مقبروں کی بالکل ته تک جاسکتا ہے -

مقبروں کے کھودنے پر لاشیں تو نهیں نکلیں البته هڈیاں نکلی هیں - انکی لاشوں کو

اسیریا کے شکستہ مقبرے

ڈاکٹر رابرٹ کولڈ لوئی جنکی زیر نگرانی دوآبه دجله و فرات میں حفریات کا سلسله جاری ہے -

مقدس بیل نیبو

دفن هوے تہائی هزار سال هوے هیں - اسقدر طویل مدت میں بھی ان هڈیوں کا بوسیده هوکے خاک نه هونا ایک حیرت انگیز واقعه ہے !

اس تصویر کے محاذی ایک اور تصویر ہے ' جسمیں آپکو ایک بیل نظر آتا هوگا - یه تصویر بابل کے اس مشهور مقدس بیل کی ہے جسکا نام نیبو (Nebo) تھا -

نو تنقیب آثار میں بابل کی دیوی ایسٹھر کے مندر کے کھنڈر نکلے هیں - نیبو کی یه تصویر اسی مندر کے دروازہ پر بنی هوئی ہے -

آجکل کی طرح اهل بابل کی عمارتیں بھی پکی اینٹوں کی هوتی تھیں اور جڑائی میں چونا استعمال کیا جاتا تھا -

بابل میں ۴۰ فیٹ عمیق غار

تیسری تصویر نیبوچند نیزر کے محل کی نیو کی ہے - جسطرح آجکل اینٹوں کے رخ پر کارخانے کا نام یا سنه هوتا ہے ' اسیطرح اس نیو میں هر اینٹ کے ایک رخ پر بادشاہ کا نام اور اسکا شاهی خطاب خط میخی میں لکھا هوا ہے اور دوسرے رخ پر اسکی تصویر بنی هوئی ہے -

چوتھی تصویر ایک غار کی ہے جو بابل میں کھودا گیا ہے - یه ۴۰ قدم گہرا ہے اور کئی سو قدم تک نیبو چند نیزر کے شاهی شہر کی پخته سڑکوں اور نیو تک چلا گیا ہے - خیال یه ہے که وہ تمام رقبه کھودا جاے جسمیں شاهی محلات وغیرہ تھے - اس خیال کی تکمیل کی طرف یه غار پہلا اور کامیاب قدم ہے - اسوقت اس غار میں سو آدمی کام کررہے هیں -

الهـلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي درخواست بهیجیے -

بريد فرنگ

البانيا کا دار السلطنت کہاں ہوگا ؟

اثـر: چارلس وڈ سیاح حال بلقان

گریفک ۳۱ جنوري سنه ۱۹۱۳

اب که فرمانرواے البانیا اپنا کام شروع کرنے والا ہے' ان خیالات کا سمجهه لینا نهایت ضرروري ہے جو اس نو پیدا ریاست کے دار السلطانت کے لیے انتخاب مقام میں خود شهزاده اور اسکے ارباب شوری پر اثر فرما هونگے -

یوں تو هر سلطنت کے لیے مقام دار السلطنت کا مسئله سب سے زیاده اهمیت رکهتا ہے' مگر البانیا میں جس قسم کے حالات هیں ان کي وجه سے تو یه ایک ایسا مسئله هوگیا ہے جو ریاست کے بننے اور بگڑنے میں بهت هي نمایاں حصه لیسکتا ہے- بیک لفظ البانیا کا آینده اور دائمي مرکز جهاں هو وه نه صرف حتی الامکان ایسي جگهه هو جسے باشندگان جنوب و شمال اور ملک کے مسلمان و عیسائي سب پسند کریں ' بلکه ایسي جگه هو جس سے یه توقع هو که وه اغلباً ان مختلف و متعدد حکومتوں کو متحد کریگي ' جو موجوده بدنظمي کي ذمه دار هیں -

نظر انتخاب یقیناً چهه شهروں میں سے کسي شهر پر پڑیگي - یه چهه شهر یه هیں -

(۱) سقوطري جو اس ملک میں سب سے بڑا اور سب سے زیاده اهم ہے -

یهاں عمارتیں اور پبلک دفتر موجود هیں' جو شهزاده ویڈ اور آنکي حکومت کے قیام میں دائمي طور پر کام آسکتے هیں - مگر سقوطري میں بهت بڑا عیب یه ہے که وه سرحد پر واقع ہے ' اسکي آبادي مجنون اور جاهل ہے' اور سالها سال سے جو واقعات پیش آئے هیں ان میں آسٹریا نمایاں حصه لیتي رهي ہے -

(۲) کروجا - جو ایک خوش منظر اور دیدنما شهر ہے' اور سقوطري کے جنوب و مشرق میں ۴۵ میل کے فاصلے پر واقع ہے - اسکي سفارش کے لیے اسمیں اسکے علاوه اور کوئي وصف نهیں که یه ایک زمانے میں دار السلطنت تها -

(۳) تیرانا - جو خاندان تاپٹون کا مرکز ہے - میر خاندان اسد پاشا ہے - اگر یهاں اس قبیله کا اثر سب سے بالادست نه هوتا جسکي وجه سے شهزادے کا پوزیشن نازک اور اس شک کا دروازه همیشه کهلا رهیگا که کهیں شهزاده اسکے هاتهه میں کهلونا نه بنجاے' تو اس شهر کے انتخاب کے حق میں نهایت مستحکم دلائل قائم کیے جاسکتے تهے -

(۴) دوروز - اسکا موقع مرکزي ہے ' مگر البانیا میں جو شخص سال میں زیاده تر کسي ساحلي شهر میں رهتا ہے وه ان لوگوں کي زندگي اور روح کو نهیں سمجهه سکتا جو اندرون البانیا میں رهتے هیں -

(۵) البیسن - اگرچه موجوده شهر مقتضي ہے که اسکي جگه بدلے - قریب کي پهاڑیوں پر ایک نیا شهر آباد کیا جاے' مگر تاهم میرا خیال ہے که البانیا کے دار السلطنت کے لیے بڑي حد تک یه شهر سب سے زیاده مناسب هوگا - صرف اس جغرافي موقع هي مرکزي نهیں بلکه یه همیشه ایک قسم کا دروازه یا شمال و جنوب کا نقطه اتصال خیال کیا گیا ہے - اس شهر کو دوریزو اور ویلونا سے ملانے کے لیے ریلوے لائن بنائي جاسکتي ہے' صرف یهي نهیں که البیسن' جو پست پهاڑیوں میں محصور اور زیتون کے کنجوں میں مستور ہے ابهی اغیار کي موت کا مرکز نهیں بنا ' بلکه اس شهر میں البانی قومیت همیشه ترقي پاتي رهي ہے -

اس ملک کے تمام شهروں سے زیاده یهاں کے مسلمان اور عیسائي (جو اپنے عدم جنون مذهبي کے لیے مشهور هیں) باهم نهایت گهرے دوست هیں -

(۶) ویلونا - یه اس حیثیت سے هنگامي مرکز کها جاسکتا ہے که جب سے کمیشن گذشته اکتوبر کو البانیا پهنچا ہے ' اسوقت سے اسکا مرکز یهي ہے - دوریزو کي طرح اسمیں بهي یه بات ہے که یه بندرگاه ہے مگر یه انتهاء جنوب میں ایسا واقع ہے که دار السلطنت کے لیے اسکا انتخاب هر جگه غیر مرغوب هوگا - یه انتظام جو بالفعل تجویز هوا ہے که شهزاده ویڈ آئے اور دوریزو میں رهے' اسکے غیر مناسب هونے کا آثار مفقود نهیں - اگر یه تجویز در حقیقت نافذ هوئي تو یه هز روائل هائنس (شاهزاده وائڈ) کو اس اعتراض کا هدف بنادیگي که وه اسد پاشا کي حکومت کي رعایت کرتے هیں - کمزور پالیسي کے اختیار کرنے سے فوري مشکلات سے نجات ملجاتی ہے ' مگر یه امر ابهي مشکوک ہے که آیا اسد پاشا در حقیقت وفاداري کے ساتهه شهزادے کي تائید کریگا ؟ خصوصاً ایسي حالت میں که وه ایک راه سے آرہے هیں جو موجوده حالت کے ضروریات کے بهت کم مناسب ہے -

خاندان شهزاده ویڈ جو اسلام آباد البانیا کا بادشاه منتخب هوا ہے

شمس العلما ڈاکٹر سید علی صاحب بلگرامی ایم ۔ اے ۔ دی لیٹ بیرسٹر ایٹ لا کی

میڈیکل جیورس پروڈنس

یعنی طب متعلقہ مقدمات عدالت پر

حکیم سید شمس اللہ قادری - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کی نسبت کچھہ لکھا جاے یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معنی ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کی اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باہمی تعلقات سے بحث کی جاتی ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانونی و طبی ہیں جو عدالتی انصاف سے متعلق ہیں' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کی تمدنی حالات سے تعلق رکھتے ہیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانونی ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کی جاتی ہے جن کی ضرورت فوجداری کاروبار میں لاحق ہوتی ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خورانی وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق طبی تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروری ہے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسی حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسی بے گناہ کو سزا ہو جاتی ہے اصل مجرم رہا کر دیا جاتا ہے - اسی طرح اگر کوئی وکیل یا پیروکار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے ہمیشہ مقدمات کے خراب ہو جانیکا اندیشہ لگا رہتا ہے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات کا آگاہی حاصل ہوتی ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے جنپر

عـدل و انصاف کا انحصار ہے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک ہیو ایم - ڈی - ایف - آر - سی - ایس - نے ملکہ انگریزی میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمد اضافے اور مفید حواشی زیادہ کردیے ہیں ' جسکی وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کی صورت اختیار کرلی ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداری مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً

مقدمات قـتـل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) ہلاکت کی جوابدہی (۳) شہادت قرینہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسی یا گلا گھونٹنا وغیرہ -

عـورتـوں کے مـتـعـلـق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشی (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدنی سمیات (۲) فلزی سمیات (۳) نباتی سمیات (۴) حیوانی سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان - -

امـور مختلفـہ کے متعلـق

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خورانی وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانونی نظائر بھی مندرج ہیں جن کی وجہ سے ہر مسئلہ کے سمجھنے میں بہت سہولت پیدا ہوگئی ہے ' اور ساتھہ ہی ساتھہ اس کا بھی پتہ چل جاتا ہے کہ ایسی حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کی اعلی علمی قابلیت ظاہر ہوتی ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھی اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آسانی سے بلا کسی مزید غور و فکر کے ہر انسان کی سمجھہ میں آتا ہے - علمی اور قانونی اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسی ڈکشنری یا ریفرنس بک کی مدد کے ان کے معانی ربط مضمون سے ذہن نشین ہو جاتے ہیں -

مدت ہوئی کہ اردو میں ایک چھوٹی سی میڈیکل جیورس پروڈنس شائع ہوئی تھی ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھی اور ایک ایسی کتاب کی شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے احاطہ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمی پوری ہوگئی اور ایسے شخص کے قلم سے پوری ہوئی جو بنظر علمی قابلیت اور ہمہ دانی کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداری کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھکر اس کی ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپی ہے اور (۳۸۰) صفحے ہیں - اس کی قیمت سابق میں ۹ روپیہ مقرر تھی ' مگر اب عام فائدہ کی غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردی گئی ہے - اور مولوی عبد اللہ خاں صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدر آباد دکن سے مل سکتی ہے -

مـولوی غلام علی آزاد بلگرامی کی دو نایاب کتـابیں

(از مـولانا شبلـی نعمـانی)

مولانا غلام علی آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے ہاتھہ کی دو سطریں ہاتھ آجاتی ہیں تو اہل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا - اہل ملک کی خوش قسمتی ہے کہ مولوی عبد اللہ خاں صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدر آباد) کی کوششوں سے ان کی تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کی تصنیفیں آج کل شائع ہوئی ہیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھی رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابی اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعری صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو ہزاروں اوراق کے الٹنے سے بھی ہاتھ نہیں آسکتیں - میں آزاد کی روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کی وجہ سے ان کی نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' اور صرف چند اشتہاری جملوں پر اکتفا کرتا ہوں - لیکن مجھے امید ہے کہ شائقین فن ' شوق خریداری کا ثبوت دیکر آن کی روح سے شرمندہ نہ ہونگے - قیمت ہر دو حصہ حسب ذیل رکھی گئی ہے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک

سـرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ ہے :—

عبد اللہ خاں صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر آباد دکن -

تمدن عرب - مولوی سید علی بلگرامی کی مشہور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیہ - قیمت حال ۳۰ روپیہ

فتح الباری - ۱۴ - جلد مجلد قیمت	۵۰ روپیہ
ارشاد الساری - ۱۰ - جلد مطبوعہ مصر مجلد	۳۰ روپیہ
مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت	۲۰ روپیہ

المشتہر عبد اللہ خاں بک سیلر اینڈ پبلیشر
کتب خانہ آصفیہ حیـدر آباد دکن

[1]

جسکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یہ سخت سردی کے موسم میں تندرست انسان جاں بلب ہو رہا ہے - سردی ہٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے ہیں - لیکن بد قسمتی سے دمہ کے مرض کی حالت ناگفتہ بہ ہے - تکلیف دمہ سے پریشان ہوتے ہیں - اور رات دن سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلتا ہے - اور نیند تک حرام ہو جاتی ہے - دیکھئے ! آج اسکو کسقدر تکلیف ہے - لیکن افسوس ہے کہ اس لا علاج مرض کا بازاری ادویہ زیادہ تر نشیلی اجزاء دھتورہ - بھنگ - بلاڈونا ' پوٹاسرایی ' ایڈالگ دیکر بنتی ہے - اسلیے فائدہ ہونا تو در کنار مریض بے موت مارا جاتا ہے - ڈاکٹر برمن کی کیمیائی اصول سے بنی ہوئی - دمہ کی دوا انمول جوہر ہے - یہ صرف ہماری ہی بات نہیں ہے - بلکہ ہزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح ہیں - آپنے بہت کچھ خرچ کیا ہوگا - ایک مرتبہ اسکو بھی آزما لیں - اسمیں نقصان ہی کیا ہے ' پوری حالت کی فہرست بلا قیمت بھیجی جاتی ہے - قیمت ۳ روپیہ ۴ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

[3]

مسیحا کا
کوہی کشمیتل
سر کے بالوں کیلیے
نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی لطافت اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب کھلے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر

اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجا یا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرہ بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز' اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوا فروشوں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر رہبر و رہبرا فقر
ایم - ایس - عبد الغنی نمبر ۳۲ و ۳۳
لوئر چیت پور روڈ - کلکتہ

[6]

بہترین طباعت اور جلد تیاری
ہندوستان میں فرد
کارخانہ
ہاف ٹون - لائن اور رنگین بلاک کیواسطے

ہمارا دور... کارخانہ شروع کیا گیا ہے تمام آلات و سامان ... کی
... کارخانہ کی خصوصیات
(۱) وقت مقررہ پر ہر چیز کو تیار کرنا (۲) کم قیمت
(۳) ... کی پوری طرح تعمیل کرنا -
...
المشتہر - ایس - سی - ... اینڈ کو نمبر ... نارکل باگان لین - کلکتہ
1A, NARIKEL BAGAN LANE
CALCUTTA.

جام جهـــاں نمـــا

— * —

بالكل نئي تصنيف كبهي ديكهي نه هوگی

— * —

اس كتاب كے مصنف كا اعلان هے .كه اگر ايسي قيمتي اور مفيد كتاب دنيا بهركي كسي ايک زبانميں دكهلا دو تو

ايک هـــزار روپيـــه نقد انعـــام

ايسي كارآمد ايسي دلفـريب ايسي فيض بخش كتاب لاكهه روپے كو بهي سستي هے - يـه كتاب خريد كر گويا تمام دنيا كے علوم قبضے ميں كر لئے اس كتاب سے درجنوں زبانيں سيكهه ليے - دنيا كے تمام سربسته راز حاصل كر ليے صرف اس كتاب كي موجودگي ميں گويا ايک بڑي بهاري لائبريري (كتبخانه) كو مول لے ليا -

— * —

هر مذهب و ملت كے انسان كے ليے علميت و معلومات كا خزانه تمام زمانه كي ضروريات كا ناياب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامين - علم طبيعات - علم هئيت - علم بيان - علم عـروض - علـم كيميا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گيان سرود - قيافه شناسي اهل اسلام كے حلال و حرام جانور وغيره هر ايک كا حقيقي راز ايسے عجيب اور نرالے ڈهنگ سے لكها هے كه مطالعه كرتے هي دلميں سرور آنكهونميں نور پيدا هو' بصارت كي آنكهيں وا هوں دوسرے ضمن ميں تمام دنيا كے مشهور آدمي انكے عهد بعهد كے حالات سوانعمري: و تاريخ دائمي خوشي حاصل كرنے كے طريقے هر موسم كيليے تندرستي كے اصول. عجائبات عالم سفر حج مكه معظمه و مدينه منوره كي تمام واقفيت - دنيا بهر كے اخبارات كي فهرست ' انكي قيمتيں' مقام اشاعت وغيره - بهي كهاته كے قواعد طرز تحرير اشيا بروے انشاپردازي طب انساني جسميں علم طب كي بڑي بڑي كتابونكا عطر كهينچكر ركهديا هے - حيوانات كا علاج .هاتهي ' شتر ' گائے بهينس' گهوڑا ' گدها بهيڑ' بكري ' كتا وغيره جانورونكي تمام بيماريونكا نهايت آسان علاج درج كيا هے پرندونكي دوا نباتات و جمادات كي بيمارياں دور كرنا تمام محكمونكے قوانين كا جوهر (جن سے هـر شخص كو عموماً كام پـڑتا هے) ضابطه ديواني فوجداري ' قانون مسكرات ' ميعاد سماعت. رجسٹـري اسٹامپ وغيره وغيره تجارت كے فوائد -

دوسرے باب ميں تيس ممالـک كي بولي هر ايک ملک كي زبان مطلب كي باتيں اُردو كے بالمقابل لكهي هيں آج هي وهاں جاكر روزگار كرلو اور هر ايک ملـک كے آدمي سے بات چيت كرلو سفـر كے متعلق ايسي معلومات آجتـک كهيں ديكهي نـه سني هونگي اول هندوستان كا بيان هے هندوستان كے شهرونكے مكمل حالات وهاں كي تجارت سير گاهيں دلچسپ حالات هر ايک جگـه كا كرايه ريلوے يكه بگهي جهاز وغيره. بالتشريح ملازمت اور خريد و فروخت كے مقامات واضح كئے هيں اسكے بعد ملک برهما كا سفر اور اُس ملک كي معاشرت كا مفصل حال ياقوت كي كان (روبي واقع ملک برهما) كے تحقيق شده حالات وهاں سے جواهـرات حاصل كرنے كي تركيبيں تهوڑے هي دنوں ميں لاكهه پتي بننے كي حكمتيں دلپذير پيرايه ميں قلمبند كي هيں بعد ازاں تمام دنيا كے سفـر كا بالتشريح بيان ملـک انگليند - فرانس - امريكه - روم - مصـر - افـريقه - جاپان - اسٹريليا - هر ايک علاقه كے بالتفسير حالات وهانكي درسگاهيں دخاني كليں اور صنعت و حرفت كي باتيں ريل جهاز كے سفـر كا مجمل احوال كرايه وغيـره سب كچهه بتلايا هے - اخير ميں دلچسپ مطالعه دنيا كا خاتمه) طرز تحرير ايسي دلاويز كه پڑهتے هوے طبيعت باغ باغ هو جاے دماغ كے كواڑ كهلجائيں دل و جگر چٹكياں لينے لگيں ايک كتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب كي خاطر درجنوں طلب. فرماؤ باوجود ان خوبيوں كے قيمت صرف ايک - روپيه - ۸ - آنه محصولڈاک تين آنے دو جلد كے خريدار كو محصولڈاک معاف

بغير مدد اُستاد انگريزي سهكلانيوالي كتاب حجم ۲۷۵ صفحے

ٹنڈن صاحب كا انگلش ٹيچر حجم ۲۷۵ صفحے

ويسے تو آجكل بيسيوں انگلش ٹيچر چهپ چكے هيں - مگر ٹنڈن صاحب كے انگلش ٹيچر كا ايک بهي مقابله نهيں كرسكتا - اس ميں انگريزي سكهينے كے ايسے آسان طريقے اور نادر اصول بتلائے گئے هيں جنكو پڑهكر ايک معمولي لياقت كا آدمي بهي بغير مدد اُستاد كے انگريزي ميں بات چيت كرنے اور خط و كتابت كرنے كي لياقت حاصل كرسكتا هے - هر طرح كي بول چال كے فقرے هر محكمے كے اصطلاحي الفاظ هزاروں محاورے جو كسي دوسري كتاب ميں نه مليگے - انٹرنس پاس كے برابر خاصي ليقت هو جاويگي - اور جلدي هي آساني سے انگريزي ميں گفتگو كرنيكے .قابل هو جاؤ گے - مجلد كتاب كي قيمت مع محصول صرف ايک روپيه ۳ . ين آنه دو جلد ۲ روپيه ۴ چار آنه چار جلد ۴ روپيه -

مفت — كتاب انگلش گريمر هر ايک خريدار كو مفت مليگي -

تصوير دار گهڑي

گارنـٹي ۵ سال قيمت صرف چهه روپے

ولايت والوں نے بهي كمال كر دكهايا هے اس عجائب گهڑي كے ڈائل پر ايک خوبصورت نازنين كي تصوير بني هوئي هے - جو هر وقت آنكهه مٹكاتي رهتي هے ' جسكو ديكهكر طبيعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چيني كا' پرزے نهايت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنيكا نام نهيں ليتي - وقت بهت ٹهيک ديتي هے ايک خريد كر آزمايش كيجئے اگر دوست احباب زبردستي چهين نه ليں تو همارا ذمه ايک منگواؤ تو درجنوں طلب كرو قيمت صرف چهه روپيه -

آٹهه روزه واچ

.گارنـٹي ۸ سال قيمت ۶ چهه .روپيه

اس گهڑي كو آٹهه روز ميں صرف ايک مرتبه چابي ديجاتي هے - اسكے پرزے نهايت مضبوط اور پائدار هيں - اور ٹائم ايسا صحيح ديتي هے كه كبهي ايک منٹ كا فرق نهيں پڑتا اسكے ڈائل پر سبز اور سرخ پتياں اور پهول عجيب لطف ديتے هيں - برسوں بگـڑنيكا نام نهيں ليتي - قيمت صرف چهه روپے - زنجير سنهري نهايت خوبصورت اور بكس همراه مفت -

چاندي كي آٹهه روزه واچ - قيمت - ۹ روپے چهوٹے سائز كي آٹهه روزه واچ - جو كلائي پر بندهسكتي هے .مع تسمه چرمي قيمت سات روپے

بجلي كے ليمپ

يه نو ايجاد اور هر ايک شخص كيلئے كارآمد ليمپ ' ابهي ولايت سے بنكر همارے يهان آئي هيں - نه ديا سلائي كي ضرورت اور نه تيل بتي كي - ايک لمپ انكو اپني جيب ميں يا سرهانے ركهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفيد روشني موجود هے - رات كيوقت كسي جگه اندهيرے ميں كسي موذي جانور سانپ وغيره كا ڈر هو فوراً ليمپ روشن كركے خطرے سے بچ سكتے هو - يا رات كو سوتے هوے ايكدم كسيوجه سے اٹهنا پڑے سيكڑوں ضرورتوں ميں كام ديگا - بڑا ناياب تحفه هے - منگوا كر ديكهيں تب خوبي معلوم هوگی - قيمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسميں سفيد سرخ اور زرد تين رنگ كي روشني هوتي هے ۸ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انكے همارے يهان سے هر قسم كي گهڑيان' كلاک اور گهڑيونكي زنجيريں وغيره وغيره نهايت عمده و خوشنما مل سكتي هيں - اپنا پته صاف اور خوشخط لكهيں انكا مال منگوانے والوں كو خاص رعايت كي جاويگي - جلد منگوا ليجے -

منيجر گپتـا اينـڈ كمپنى سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـام توهانه - ايس - پى - ريلـوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

ڈسٹرکٹ و سیشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزی]

مسٹر لی - سی - ملر - آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ
و سیشن جج ہوگلی و ہوڑہ

میرے لڑکے نے مسٹر ایم - این - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ - ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدی ہیں، وہ تشفی بخش ہیں - حتی بہی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجہ کی تیار ہوئی ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے "

کون نہیں چاہتا کہ میری بینائی مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ ہمارے تجربہ کار ڈاکٹروں کی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی - کے ارسال خدمت کیجائے -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھر کی عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک
اصلی رولڈگولڈ کی کمانی مع پتھر کی عینک ۷ - ۸ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک
محصول ۲ آنہ -

نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

اہل قلم کو مژدہ

کیا آپ ملک برھما میں اپنی کتاب موثر ذریعہ فروخت کرنا چاہتے ہیں ؟ اگر منظور ہوتو شرائط و کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے فرمائیے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسی

نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریٹ - رنگون

The Universal Book Agency,
32 Brooking Street
Rangoon

ہندوستانی دواخانہ دہلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدھا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اس کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار، صفائی، ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت،   (خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ - دہلی

بالکل مفت

مولوی ظفر علی خاں ایڈیٹر اخبار "زمیندار" کی سوانح عمری معہ کیلنڈر سنہ ۱۹۱۴ع کا صرف دو پیسہ کا ٹکٹ براے محصول ڈاک آنے پر روانہ کررہے ہیں - ذیل کے پتہ پر جلد درخواست کیجیے -

منیجر میو چوئل ٹریڈنگ ایجنسی
موچی دروازہ لاہور

1 ـــ سسٹم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
2 ـــ امپیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مٹل کیس ٹھیک ٹائم دینے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ
3 ـــ چاندی ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط ہر جزو نہایت جڑا ہوا گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ
4 ـــ چاندی لیڈی واچ یا ہاتھہ کو زیب دینے والی اور خوبصورتی میں یکتا معہ تسمہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول چھہ روپیہ
5 ـــ چاندی ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتی کے ٹائم میں آزمودہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ
6 ـــ پٹنٹ راسکوپ سسٹم لیور واچ بہت چھوٹی اور خوبصورت گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ
7 ـــ کرو والزر سلنڈر واچ چاندی ڈبل کیس اسکی مضبوطی کی شہرت علم ہے گارنٹی ۳ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر ہے کہ جسقدر ہمارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگاتے ہیں آجتک کسی نے شکایت نہیں کی

المشتہر :ـــ ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.   32

رجسٹری شدہ

نوٹ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8
Half-yearly „ „ 4-12

الہلال

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۹ ، ۱۰ — کلکتہ : چہارشنبہ ۶ ، ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۴

Calcutta: Wednesday, March 4 & 11, 1914.

فہرس

تصاویر

سر بعع ہو گئي ہے جہاں سے مولانا شبلي كي صحبت اور تعليم بالكل بيكار و لا حاصل بلكه تضيع وقت اور مضر نظر آتي ہے !

مدار روزگار سفله پرور را تماشا کن !

طلباء دار العلوم کو عقل و فہم سے معرا سمجھه ليني کا حق مفروضه و مزعومه ناظم ندوه کو ملگيا هوگا مگر دنيا اس حق کو خود اسکے ليے بهي استعمال کرسکتي ہے - وہ يقيناً پوچهه سکتے هيں که اگر دار العلوم ندوه کي مخصوص طرز تعليم کے شوق ميں لکهنو آکر اور مدرسه ميں شريک هوکر انهيں مولانا شبلي سے ملنے ' انکي صحبت سے مستفيد هونے ' اور انکے درس و تعليم ميں شامل هونے کي اجازت نهيں ہے تو پهر وہ اور کہاں جائيں اور کيوں دار العلوم ميں رهيں ؟

اصل يه ہے که ندوه کے موجوده قابض گروه کي جراتيں هماري غفلت اور عدم احتساب سے اسقدر بڑهگئي هيں که وہ اپنے تئيں لا يسئل عما يفعل کے مطلق العنانه مرتبه پر سمجهنے لگا ہے اور اپني قوت کي نسبت ايک غرور باطل اور يقين فاسد ميں مبتلا هوگيا ہے - وہ سمجهتا ہے که جب قوم کي بے حسي اور غفلت کا يه حال ہے که علانيه روز روشن ميں اسکي ايک متاع عزيز و ديرينه کو تاخت و تاراج کيا جاسکتا ہے ' اور خلاف قاعده و قانون اور بغير استحقاق و صلاحيت ايک شخص ندوه کا ناظم بنکر مطلق العنان حکمراني کرسکتا ہے ' تو پهر اسکے بعد جو کچهه بهي کيا جاے جائز ہے ' اور خواه کتني هي اعويتوں اور جہالتوں سے بهرے هوے احکام نافذ کيے جائيں ليکن کوئي پوچهنے والا نهيں !

جہل و فساد جب کبهي موقعه پائيگا ' اپنے خواص طبيعي ظاهر کريگا اسليے اسکي شکايت عبث ہے - البته شکايت خود اپني غفلت کي هوني چاهيے که کيوں باطل کو اسقدر سر پر چڑها ليا که وہ علانيه حق کو هلاک و برباد کرنے کيليے اٹها ؟

خاموشي ما گشت بد اموز بتاں را
ورنه اثرے بود ازيں پيش فغاں را

* * *

ليکن حقيقت يه ہے که اِن نادانوں نے اپني قوت کا اندازه کرنے ميں ويسي هي ٹهوکر کهائي ' جيسي که وہ ندوه پر قابض و مسلط هونے کے جنون ديرينه کے استيلاء ميں روز اول کها چکے هيں - يه سچ ہے که قوم نے غفلت کي ' ليکن انکو ياد رکهنا چاهيے که وہ جاگ بهي سکتي ہے - يه ضرور واقعه ہے که انهيں فرصت ديدي گئي ' ليکن ساتهه هي انهيں بهولنا نه تها که احتساب و باز پرس کا دن بهي آ سکتا ہے اور وہ ايک ايسا يوم الفصل ہے که جب آتا ہے تو نيتوں کے کهوٹ اور عملوں کے فساد کيليے ايک بهت هي بڑا سخت دن هوتا ہے : ويل يومئذ للمکذبين !

ان لوگوں کو معلوم هوجانا چاهيے که وہ دن جسکي طرف سے انکے نفس خادع نے انهيں مطمئن کرديا تها ' اب طلوع هوگيا ہے اور انهوں نے جو کچهه کيا ہے ' قريب ہے که اسکا حساب انسے ليا جاے - انکي هلاکت خود انکے کاموں هي کے اندر تهي اور اب عنقريب اسکا بيج برگ و بار لانے والا ہے - جس مهلت کو انهوں نے فرصت عيش سمجها تها ' وهي مهلت اب انکے ليے موجب عذاب ثابت هوگي ' اور صرف اتنا هي نهيں که جو کچهه انهوں نے ليا تها انسے واپس ليا جائيگا بلکه اسکے علاوه بهي انهيں بهت کچهه اپني گره سے دينا پڑيگا - نادانو ! اس مهلت کے اندر جو راز مخفي تها اسے تم نه سمجهے ' ليکن اب عنقريب سمجهه جاؤ گے : فسيعلمون غداً من الکذاب الاشر ؟ (۵۴ : ۲۲) -

* * *

اِن لوگوں نے صرف اتنے هي پر بس نهيں کيا بلکه اپني مطلق العناني کے پورے کرتب دکهانے چاهے (و الله خير الماکرين) اور ان طالب علموں کو بهي ' نه کوئي فرضي الزام رکهکر مدرسے سے خارج کرديا چاها جو انکے خيال ميں انکي بے قاعدگيوں اور لغويتوں کو سب سے زياده محسوس کرتے تهے - چنانچه اسکي بهي کوشش کي گئي اور بعض طلبا کو خارج کرنے کيليے بورڈنگ هاوس کے مهتمين پر زور ڈالا گيا - ليکن مصيبت يه تهي که جن طلبا کو اپنے مقاصد کے ليے سب سے زياده مضر پاتے تهے ' وهي علم و شرافت اور اخلاق و تربيت کے اعتبار سے مدرسه کيليے سب سے زياده مفيد تهے - اور ايسا هونا لازمي تها - انسان کي خوبيوں کو دوستي اور دشمني ' دونوں راهوں سے جانچا جاسکتا ہے - اگر نيکوں کي دوستي کسي کيليے معيار نيکي ہے تو بدوں کي دشمني بهي ٹهيک اسي طرح معيار خوبي ہے - جهل و نفسانيت کا جو مبغوض هوگا ' علم و شرافت کا وهي محمود و محبوب بهي هوگا -

مجهے بتحقيق معلوم هوا ہے که بعض طلبا کو خارج کرنے کيليے جب فرضي الزامات کي تلاش هوئي تو بورڈنگ هاوس کے مهتمم نے صاف کهديا که جن لڑکوں کو آپ نکالنا چاهتے هيں ' مصيبت يه ہے که وهي لڑکے مدرسے بهر ميں اچهے کيريکٹر کي بے داغي اور اخلاق و شرافت کي فضيلت سے ممتاز هيں - الزام تصنيف هوں تو کيونکر ؟

اس مجبوري کا کوئي علاج نه تها - تاهم ايک ذهين و قابل طالب العلم کو (جسکا نام شايد محمد حسين يا کچهه اور ہے) بغير کسي قصور اور جرم کے بورڈنگ سے خارج کرديا گيا اور وہ بيچاره اپني مصيبت زده حالت ميں اپني قسمت کو رو رها ہے !

سچ يه ہے که ان لوگوں نے ان اعمال مفسده سے اپني هلاکت کيليے خود هي جلدي کي : فسيعلمون من هو شر مکاناً واضعف جنداً ؟

* * *

يه مختصر حالات وہ هيں جنکا بلا واسطه تعلق طلبا سے ہے اور ميں سمجهتا هوں که موجوده اسٹرائک ميں زياده تر انهي کو دخل هوگا - ورنه خود ندوه اور ندوه کي تمام تعليمي ' انتظامي ' مالي اور اخلاقي حالت جس طرح برباد هورهي ہے ' اسکي سرگذشت تو بهت طولاني ہے اور اسے " مدارس اسلاميه " کے زير تحرير سلسلے ميں ديکهنا چاهيے -

ايسي حالت ميں غفلت جرم ' اور خاموشي معصيت ہے - ندوه هماري بيس سال کي محنتوں کا نتيجه ہے اور وہ سب سے بڑي اصلاح ديني کي تحريک ہے جو گذشته صدي کے اندر نه صرف هندوستان بلکه تمام عالم اسلامي ميں ظاهر هوئي ہے - پس يه محال قطعي ہے که اس طرح اسکي بربادي ديکهي جاے اور چند بند گان اغراض و پرستاران جهل کو شتر بے مهار چهوڑ ديا جاے که وہ اسکے خون حيات سے اپني خود پرستيوں کي پياس بجهائيں - اگر ندوه کے کاموں کے طرف سے هم سير هوگئے هيں ' تو ضرور نهيں که آپ ان لوگوں کے هاتهوں برباد کيا جاے - اسکا بهتر ذريعه همارے پاس موجود ہے - هم اسکي عمارت ميں آگ لگا سکتے هيں اور اسکي ديواروں کو ڈائنامائٹ کے گولوں سے اڑا ديسکتے هيں - ايسا هونا هزار درجه بهتر هوگا اس سے که اپني بيس سال کي کمائي کو چند ارباب فساد کے حرص جهل پر قربان کرديں !

وہ مخلصين ملت اور محبان قوم جنهوں نے هميشه ميري فريادوں کو سنا اور ميري معروضات کو قبول کيا اور جنکو گذشته تجربوں نے يقين دلا ديا هوگا که ميري فريادين بے وجه نهيں هوتيں اور ميري صدائيں بلا ضرورت شديد نهيں اٹهتيں ' آج پهر ايک بار انهيں مخاطب کرتا هوں - آج همتوں کيليے پيام عمل ہے ' عزائم کيليے دعوت کار ہے ' اور ندوه کيليے فيصله کن وقت آگيا ہے - زبانوں کو کهلنا چاهيے اور صداؤں کو بلند هونا چاهيے - هر شهر بلکه هر قصبه ميں چاهيے که جلسے منعقد هوں ' اور ندوه کي

ایک عظیم الشان دینی تحریک کی انتہائی تخریب !

دار العلوم ندوة العلما کا خاتمہ !

طلبائے مدرسہ کی اسٹرائک

اور

مسلمانوں کی غفلت کا آخری نتیجہ !

بالآخر پانی سر سے گذر گیا اور ندوة العلما کی بربادیوں کی طرف سے قوم نے جس طرح آنکھیں بند کرلی تھیں، اسکے انتہائی نتائج معزنہ کا ظہور شروع ہوگیا - آج ایک تار سے معلوم ہوا ہے کہ دار العلوم ندوة العلما کے تمام طلبا نے اپنی شکایتوں سے عاجز آکر آخری علاج اختیار کیا ہے اور اسٹرائک شروع کردی ہے :

انا للہ و انا الیہ راجعون !

* * *

جو غفلت ندوہ کی طرف سے کی گئی تھی اسکا لازمی نتیجہ یہی تھا، اور پچھلے دو تین ہفتے کے اندر بار بار مجھے اسکا خوف ہوا تھا - مدارس در اصل ایک چھوٹی سی آبادی ہوا کرتے ہیں جنکے لیے اگر شخصی حکومتوں کی مطلق العنانیاں مضر ہیں تو خود مختاری اور بے رعبی کی طوائف الملوکی بھی برباد کن ہے - اس آبادی کا حقیقی امن یہ ہے کہ اسکے بسنے والے صرف اپنے ایک ہی کام یعنے عشق علم و شیفتگی درس و تدریس میں مشغول رہیں اور اسکے انتظام کو، جسکی درستگی باہر کی اصلاحی قوتوں سے ہوتی ہے، خود اپنے ہاتھوں میں نہ لیں -

اس بنا پر مدرسوں کی اسٹرائک اصولاً کوئی اچھی چیز نہیں ہے اور امن و نظام کی ایسی غارت ہے جسے کوئی پسند نہیں کریگا -

تاہم ایسا ہوتا ہے اور خرابیوں اور شکایتوں کا جب کوئی علاج نہ کیا جاے تو اسکا اصلی علاج بالمثل خرابی ہی ہے - اسکی ذمہ داری حکام مدرسہ پر ہے اور پھر اس سے بھی زیادہ قوم پر جس نے باوجود بصارت رکھنے کے دیکھنے سے انکار کردیا !

* * *

ابھی ایک ہفتہ بھی پورا نہیں ہوا ہے کہ میں لکھنؤ میں تھا اور طلبا کو نہایت بیقرار و مضطر پایا تھا - وہ قوم کی طرف سے بالکل مایوس تھے اور کہتے تھے کہ ہماری حالت کا اب کوئی پرساں نہیں - میں نے انہیں اطمینان دلایا کہ کوئی نہ کوئی صورت اصلاح حال کی بہت جلد اختیار کی جائیگی کیونکہ میں اس وقت تک اپنے اس سوداے خام میں مبتلا تھا کہ ندوہ کی مشکل کو چند ارباب اصلاح کی سعی سے حل کیا جاے - معلوم ہوتا ہے کہ بے چینیاں زیادہ بڑھ گئیں جنکے لیے یہ تشفی کافی نہ تھی اور بالآخر اس ناگوار صورت میں شکایتوں نے ظہور کیا -

* * *

بہت زیادہ قریبی حالات جو چند دنوں کے اندر پیش آئے ہوں مجھے معلوم نہیں لیکن اس اسٹرائک کے بعض قوی اسباب تقریباً ایک ماہ سے پیدا ہوگئے تھے - اُن کی مجھے خبر ہے -

کالجوں اور مدرسوں میں جب کبھی اسٹرائک ہوتی ہے تو عموماً اسکا سبب کوئی غیر تعلیمی شکایت ہوتی ہے یا کسی انتظامی استبداد نے لڑکوں کو مجبور کردیا ہوتا ہے - اس اسٹرائک کیلیے بھی ایسے اسباب موجود ہونگے لیکن سب سے زیادہ قوی سبب اسکا خالص تعلیمی ہے - یعنے طلباء ندوہ اپنے کسی آرام و راحت کیلیے نہیں، کسی انتظامی خود مختاری کیلیے نہیں، کسی زیادہ فرصت اور کم محنت کے حصول کیلیے نہیں، بلکہ صرف اسلیے فریادی ہیں کہ جس مقصد عزیز کیلیے انھوں نے اپنے وطن اور گھر کے آرام کو چھوڑا ہے، اور جو خود اس عمارت کے قیام کا اصلی مقصد اور اس اجتماع کی غرض حقیقی ہے، یعنے تعلیم اور حصول تعلیم، خود اسیکی راہ میں موانع پیدا کیے جاتے ہیں اور انکو خلاف قانون و قاعدہ روکا جاتا ہے تاکہ وہ اس سے زیادہ علم حاصل نہ کریں جسقدر مدرسین مدرسہ انہیں مدرسہ کے اندر دیسکتے ہیں -

مولانا شبلی جب حیدر آباد سے لکھنؤ آے تو طلباء دارالعلوم نے خواہش کی کہ اوقات مدرسہ سے خارج ایک خاص درس انسے بھی لیں جیسا کہ ہمیشہ تفسیر وغیرہ کا لیا کرتے تھے - چنانچہ بعد مغرب کے بعد صحیح بخاری کا درس شروع ہوا اور طلبا نہایت دلچسپی اور شغف سے شریک ہونے لگے -

جدید حکام ندوہ کو نہیں معلوم کیوں، طلبا کا پڑھنا ناگوار گذرا اور انہوں نے علانیہ روکنا شروع کردیا - جب اسپر بھی طلبا نے جانا ترک نہ کیا تو باقاعدہ طور پر حکما و جبراً روکدیا کہ جو شخص دارالعلوم میں پڑھتا ہے وہ دارالعلوم سے باہر کسی شخص سے کچھہ نہ پڑھے !

حالانکہ یہ ایک ایسا تمسخر انگیز قانون ہے جو آجتک کسی مدرسے میں جو تحصیل علم کیلیے بنا ہو، نافذ نہیں ہوا، اور کوئی پڑھا لکھا آدمی اس جہالت و فساد پر غصہ میں آے بغیر نہیں رہسکتا -

اسکا نتیجہ بجز اسکے کچھہ نہ تھا کہ طلبا مولانا شبلی کے پاس نہ جائیں حالانکہ اگر وہ انکے پاس نہ جائیں تو پھر اور کیا کریں، اور کہاں جاکر اپنی تعلیمی آرزوں کو خاک میں ملائیں ؟

اسی اثنا میں طلبا نے چاہا کہ ماہ ربیع الاول میں مجلس ذکر مولد نبوی منعقد کریں اور حسب معمول مولانا شبلی تقریر فرمائیں - کسی قاعدہ اور قانون کے بموجب یہ خواہش قابل اعتراض نہ تھی، اور رشک و حسد اور بغض و عداوت کتنی ہی شدید اور پاگل بنا دینے والی کیوں نہ ہو، تاہم اسکے بخارات غلیظہ قانون کی دفعات نہیں بن سکتے - اگر یہ سمجھا جاے کہ جلسوں میں تقریر کرنا بھی منجملہ خواص نظامت و معتمدی کے ہے جسکی مدعیان نظامت کو مثل اور باتوں کے ریس اور نقل کرنی چاہیے، تو اسکا دروازہ بھی کسی نے بند نہیں کیا ہے اور قابلیت جسکے اندر ہو، اپنے جوہر ہر وقت دکھلا سکتی ہے -

با ایں ہمہ اسکی بھی مخالفت کی گئی - پہلے کہا گیا کہ جلسہ اس شرط سے ہو سکتا ہے کہ مولانا شبلی تقریر نہ کریں - پھر جب دیکھا کہ طلبا سے ایسی خواہش کرنا طلب محال ہے تو کہا گیا کہ تقریر ایسی ہو ویسی ہو - نئے مدعی نظامت اسکے صدر بنائے جائیں - پورا جلسہ انکے زیر صدارت اظہار عجز و اعتراف عبودیت کرے وغیرہ وغیرہ من الخرافات، و الا فلا !

یا سبحان اللہ ! طغیان جہل اور فتنۂ غرور کا یہ کیسا عجیب نمونہ ہے ! مولانا شبلی نعمانی دار العلوم ندوہ کے طلبا کو درس دینے کیلیے اپنا وقت دیتے ہیں - وہ طلباء دار العلوم کے سامنے سیرة نبوی پر تقریر کرنے کی درخواست منظور کرلیتے ہیں، لیکن ایک جماعت ہے جسے اسکی منظوری دینے سے انکار ہے اور وہ گویا علم و فضل اور درس و تدریس کے ایک ایسے مرتبۂ بلند تک

الہــلال

۶ و ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری

مدارس اسلامیہ

نـــدوۃ العلمـــاء

مـاضـي و حـــال

(۵)

بکایک سفر کے پیش آجانے کي وجه سے سلسله رک گیا تها - امید هے که گذشته صحبتوں کے تمام مطالب بالترتیب قاریین کرام کے پیش نظر هونگے -

غرضکه اصلاح و تجدید کا وہ سر مخفي جسکي جستجو میں تمام مصلحین گذشته سرگرداں رهے مگر بہت کم افکار عالیه تهے جنکي اس تک رسائی هوئي - احیاء ملت کا وہ مقصد عالي' جسکو کو سمجهنے والوں نے سمجها پر اسکے انجام دینے کي مہلت کسي نے نه پائي - تحریک دیني کا وہ مشروع عظیم' جسکو باایں همه سطوت و وسعت سلطان عبد الحمید نه کرسکا' اور خدیو مصر نے سید جمال الدین سے اسکا وعدہ کیا مگر همت هار دي (۱) - اصلاح اسلامي کا وہ مطلوب عزیز' جس سے دار الخلافت اسلامي کے جوامع خالي رهے اور جسکا جمال اصلاح دس برس کي سعي و جستجو کے بعد بهي جامع ازهر کے ستونوںکو نصیب نه هوا - وہ یوسف گم گشته' جسکي آرزو تیونس کے جامع زیتوني میں کي گئي مگر پوري نه هوئي' اور جسکو مراکش کے جامع ابن خلدوں میں پکارا گیا مگر جواب نه ملا - یعني وہ که نامور محمد عبدہ ساري عمر اسکے عشق میں رویا : وابیضت عیناہ من الحزن فهو کظیم' مگر اُسے نه پاسکا' اور قاضي القضاۃ ترکستان نے چالیس برس اسکي حسرت میں کاٹے که وا اسفیٰ علی یوسف ! مگر محروم رها' خاک هند کے چند همم عالیه اور افکار صحیحه کي کوششوں کي بدولت ندوۃ العلما کے نام سے وجود میں آیا' اور باوجود فقدان اشخاص' و احاطۂ جہل و جمود' و موانع چند در چند' و صدمات پے در پے' و مخالفت اناس' و تصادم اغراض و اهواء' بالاخر فنا و هلاکت کے عہد سے گذر کر اس حد تک آگیا که ایک محکم و قائم زندگي اختیار کرلیتا' اور شاید چند تغیرات و مساعي کے بعد ایک وقت آتا که اصلاح ملت کے جن نتائج کو سلاطین عہد اور فرمانروایان عصر حاصل نه کرسکے اور عالم اسلامي کے بڑے بڑے مصلحین اسکي آرزو اپنے ساتهه لے گئے' کفر آباد هند کي ایک درسگاہ فقر و فقرا سے ظاهر هوتے : وما ذلک علی الله بعزیز -

* * *

لیکن جبکه ایسا هوا اور مشکلوں اور مصیبتوں کا عہد گذر گیا - جبکه بیمار کي تیمار داري کے مصائب جهیلنے والے جهیل چکے' اور صحت و تندرستي کی صحبتوں کا وقت آیا - جبکه دهقان راتوں کي نیند اور دن کا آرام قربان کرچکا اور هل جوتنے کا نہیں بلکه فصل کاٹنے کا دور شروع هوا' تو نیتوں کے عدوان' طبائع کے طغیان' اغراض کے فساد' نفس کي شرارت' اور جہل کے فتنه نے سر اٹهایا تا خدمت اسلامي کي کوششوں کو اپنے مقاصد ردیه اور اغراض فاسدہ سے ناپاک کرے' اور بندگان مخلصین نے جو نتائج حسنه اپني سالہا سال کي مساعي سے حاصل کیے هیں' انہیں پامال خود پرستي و شخص نمائي کرکے با وجود جہل و نا اهلي ندوہ کو ایک وسیلۂ ریاست اعمال و وسیلۂ ولایت امور بنالے : استکبارا فی الارض و مکر السئي -

کچهه شک نہیں که شیطان افساد اور غرور باطل کا یه ایک بہت بڑا فتنه هے جو ایک عظیم الشان دیني تحریک کي تخریب کیلیے بصورت اشخاص و اعمال متشکل و متمثل هوا هے - هذا من عمل الشیطان - اور وہ جب کبهي دنیا میں کام کرنا چاهتا هے تو اسکا قدیمي قاعدہ هے که خود نہیں آتا' پر جہل و باطل کے اندر سے اپني آواز نکالنے لگتا هے : انه لکم عدو مبین !

پهر کیا وہ قوم جس نے اپني بیداري اور احتساب اعمال کے دعووں سے گذشته تین سال کے عہد جدید میں ایک رستخیز هنگامه برپا کردیا تها' اسکو گوارا کرلیگي که اس طرح بلا ادنی جہد باطل و سعي فساد کے' محض اسکے اغماض و غفلت سے فائدہ اٹهاکر جہل علم کو' اور فساد اصلاح کو شکست دیدے ؟ فاي فریق احق بالامن ان کنتم تعلمون ؟

* * *

اصل یه هے که ندوۃ العلما میں اجزاء مفسدہ ابتدا سے موجود تهے - جب وہ مریض جاں بلب تها اور اسکے بستر کے قریب آنا جرم سمجها جاتا تها' تو ایک ایک کرکے تمام مدعیان باطل فرار کرگئے' لیکن جب صحت کي صدائیں بلند هوئیں اور ندوہ اٹهکر بیٹها' تو یه لوگ حرص و طمع کي آگ سے مضطر هوکر دوڑے اور هر طرف سے اسکي رفاقت و معیت کے دعویدار بنکر اکٹهے هوگئے - انهوں نے حسرت سے باهم ایک دوسرے پر نظر ڈالي که کیونکر دوسروں کي کوششوں کے نتائج پر قبضه کریں حالانکه کم بختي سے هم نے ندوہ کو چهوڑ دیا تها : فاقبل بعضهم علی بعض یتلاومون - قالوا یا ویلنا انا کنا طاغین (۶۸ : ۲۰)

پس وہ اپني سازشوں میں مشغول هوے - کبهي باهم مراسلتیں کیں' کبهي خفیه جلسے کیے' کبهی اخوان فساد کی ایک برادري بنا کر ایک دوسرے کو پیام باطل بهیجا : یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا (۶ : ۱۱۲) ارباب کار کے بیجا تسامح اور ضعف عمل نے انکو بڑي بڑي فرصتیں دے رکهی تهیں تاهم انکي کوششوں کو همیشه وهي جواب ملا جو همیشه هر سعي باطل کو ملا هے' یعني حسرت نا کامي و ماتم نامرادي : وکان عاقبة امرها خسرا (۹ : ۶۵)

لیکن اسي اثنا میں رسالۃ الندوہ کے مضمون جهاد کا مسئله پیش آگیا' اور اُس نے ان بندگان اغراض مخفیه کیلیے ایک سنہري فرصت پیدا کردي - ادهر جنگ بلقان جاري تهي' مسئله کانپور کا آغاز تها' ایڈریا نوپل کي دوبارہ فتح کا واقعه پیش آیا تها

۱۵ - مسجدیں اور ۱۲ - قبرستان خطرے میں

مسجد لشکر پور (کلکتہ) کا حادثہ .

اولا یرون انہم یفتنون فی کل عام مرة او مرتین ثم لا یتوبون ولا ہم یذکرون ! (۹ : ۱۲۷)

کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ کوئي برس ایسا نہیں گذرتا جسمیں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یہ لوگ آزمایشوں میں نہ ڈالے جاتے ہوں ' مگر باوجود اسکے نہ تو وہ اپني بد اعمالیوں سے توبہ کرتے ہیں اور نہ اُن تنبیہوں سے عبرت پکڑتے ہیں !

جبکہ مسجد کانپور کا حادثۂ خونین اپنے جانفرسا واقعات کے ساتھہ ابھي ذہنوں سے فراموش نہیں ہوا ہے - جبکہ اس خون کي رواني جو مچھلي بازار میں بہا ' اور اُن لاشوں کي تڑپ جو مسجد کي دیواروں کے نیچے تڑپیں ' ہندوستان کا سب سے آخري واقعہ ہے - جبکہ ایک قانون کي امید دلائي گئي ہے جو عمارات دینیہ کي حفاظت کیلیے کامل انتظام کردیگا ' اور جبکہ ہندوستان کي سب سے بڑي حاکم زبان نے گذشتہ کونسل کي تقریر میں مقدس مقامات کے تحفظ کا پورا اطمینان دلایا ہے ' تو لوگ نہایت تعجب سے سنیں گے کہ کلکتہ کے اطراف میں سے ایک آباد مقام یعنے لشکر پور میں ایک مسجد کو منہدم کردینے کی کوشش کي گئي ہے ' اور اسکے چار برج بالکل اس طرح گرادیے گئے ہیں جیسے کسي پرانے کھنڈر کے آثار سے زمین کو پاک کرنے کیلیے اسکی ٹوٹي ہوئي دیواریں بے خوف گرادي جاتي ہیں !

صرف اتنا ہي نہیں بلکہ ۱۵ مسجدوں اور بارہ قبرستانوں کے انہدام کا مسئلہ پیدا ہوگیا ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ کئي قبرستان کھود ڈالے گئے ہیں جنکے اندر سے مردہ لاشوں کي ہڈیاں اور کھوپڑیاں نکلکر پامال ہو رہي ہیں - ایک دوسري مسجد کو بھي چاروں طرف سے مٹی ڈالکر چھپا دینے کی کوشش کي ہے - اگر عین وقت پر مسلمان ہشیار نہ ہو جاتے تو اکثر مسجدوں کا خاتمہ اور تمام قبرستانوں کا انہدام درپیش تھا !

اسکي تفصیل یہ ہے کہ کلکتہ کے قریب لشکر پور ایک گاؤں ہے اور چوبیس پرگنہ میں شامل ہے - اسمیں ایک وسیع قطعۂ زمین کے اندر تقریباً ۱۵ - مسجدیں اور ۱۲ - قبرستان قدیم سے موجود ہیں - کلکتہ پورٹ کمشنري کي جانب سے چھہ ہزار بیگھہ زمین خریدي گئي تاکہ خضر پور تک کو وسیع کیا جاے - اسي زمین میں یہ تمام مسجدیں اور قبرستان بھي آگئے - مسلمانوں کو جب اسکي خبر ہوئي تو سنہ ۱۹۰۹ میں اطراف کے تمام مسلمانوں نے متفق ہوکر ایک عرضداشت لفٹننٹ گورنر بنگال کي خدمت میں بھیجي کہ اس زمین کے اندر ہماري مسجدیں اور قبرستان ہیں - اور کئي ایسے بزرگوں کي قبریں بھي ہیں جنکي ہم بہت عزت کرتے ہیں - ایسي حالت میں ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ انکے ساتھہ کیا سلوک کیا جائیگا ؟

معلوم نہیں اس عرضداشت کا کیا حشر ہوا لیکن یہ نتیجہ تو اب ہمارے سامنے ہے کہ کئی قبرستان بلا تامل کھود ڈالے گئے ' اور ۲۳ فروري کو پورٹ کمشنر کے آدمیوں نے ایک مسجد کو نہایت بے باکي اور بے خوفي کے ساتھہ منہدم کرنا شروع کردیا !

اسکے چار برج گرادیے گئے - پانچواں خود گرگیا اور اسکے نیچے دبکر ایک مزدور مرگیا - اس اثنا میں مسلمانوں کو خبر ہوگئي اور وہ عین موقعہ پر پہنچ گئے - موجودہ حالت یہ ہے کہ انہدام روک دیا گیا ہے اور مقامي حکام و پولیس نے مداخلت کی ہے -

اس مداخلت کیلیے ہم حکام کي تعریف کرتے ہیں ' مگر اصلي سوال یہیں آکر ختم نہیں ہو جاتا - سب سے پہلے پورٹ کمشنر کے حکام کو اس صریح مذہبي توہین و مداخلت کي قانوني جوابدہي بھگتني چاہیے ' جو انہوں نے اس جرأت اور خود مختاري کے ساتھہ کي - پھر تمام مقامي حکام سے پوري باز پرس ہوني چاہیے کہ کیوں انہوں نے ایسا ہونے دیا ؟ اسکے بعد تمام مساجد کے تحفظ کا ایک قطعي فیصلہ ہونا چاہیے - ہم ان تمام امور کي جانب صوبے کے اعلی حکام کو توجہ دلاتے ہیں اور خطرہ سے پہلے خبردار کردیتے ہیں - اگر بہت جلد ایسا نہوا تو مجبوراً مسلمان اس معاملے کو خود اپنے ہاتھوں میں لے لینگے ' اور پھر عام پبلک کي قوت کے ہاتھوں معاملے کو سپرد کرنا ہي پڑیگا -

مسجد لشکر پور جسکے چار برج ۲۳ فروري کو گرا دیے گئے

(بقیہ صفحہ ۴ کا)

حفاظت اور اسکي موجودہ خرابیوں کے انسداد کیلیے صدائیں بلند کي جائیں - سر دست اس کام کے لیے ترتیب عمل یہ ہوني چاہیے :

(۱) ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو بذریعہ مجالس و جرائد ندوہ کي حفاظت و اصلاح کیلیے متحدہ صدا بلند کرنا -

(۲) فوراً ایک کمیشن کا تقرر جو لکھنو میں جاے اور دارالعلوم کے مفاسد کي تحقیق کرے - حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب ' نواب محمد اسحاق خاں صاحب ' ڈاکٹر محمد دین صاحب ڈائرکٹر تعلیمات بہاولپور ' مسٹر محمد علي کامریڈ - سید وزیر حسن ' مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل ' بابر نظام الدین صاحب امرتسر ' حکیم عبدالولي صاحب لکھنو ' ڈاکٹر ناظر الدین حسن ' مسٹر مظہرالحق بانکي پور ' حضرات دیوبند میں سے کوئي بزرگ جو شریک ہوں ' یہ حضرات میرے خیال میں اس کام کیلیے نہایت موزوں ہونگے -

(۳) ایک عظیم الشان جلسے کا انعقاد جو ندوہ کے مسئلہ کا آخري فیصلہ کردے -

غفلت کیوں نہ کیجیے ' جہالت و حماقت خواہ کتنی ہی مہلت اور ساماں فرصت کیوں نہ فراہم نہ کردیں ' تاہم لغزش کو جزبان کرنا آسان نہیں ہے ' اور نہ اس حقیقت کا بگلناہ اتنا سہل ہے جسقدر ان احمقوں اور نادانوں نے سمجھہ لیا ہے - یہ جو ایک وقتی کامیابی سی ہوگئی ہے تو اسکے غرور سے اپنے دماغوں کو مختل نہ کرو - کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اغراض باطلہ کو تھوڑی سی مہلت دیدی جاتی ہے تاکہ اسکا بلند ہوکر پھر گرنا ' اور زندوں کی طرح چل پھر کر پھر مرنا دنیا کیلیے وسیلۂ عبرت بنے - لیکن اب وہ وقت گیا - تھوڑی سی مہلت اور باقی ہے - جب تک ارباب کار متوجہ نہ ہوے تھے ' اسی وقت تک کیلیے اسی تار عنکبوت کی عمارت سازی کا دور تھا - لیکن اب احتساب کا طوفان سر پر آ پہنچا ہے : و ان اوهن البیوت لبیت العنکبوت لو کانوا یعلمون !

* * *

الہلال ابتدا سے حق کی قوت کا واعظ ہے ' اور اللہ علیم ہے کہ مجھے سورج اور چاند کے وجود کا اتنا یقین نہیں جتنا حق کی کامیابی اور باطل کے خسران پر ایمان ہے - یہ میری محسوسات و مرئیات ہیں اور ان میں کسی کو مجھسے لڑنے کی ضرورت نہیں - پس اپنے اسی یقین ایمانی کی بنا پر یہ سب کچھہ کہہ رہا ہوں : فسیعلمون من هو شر مکانا و اضعف جندا - و تلک الدار الآخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض و لا فسادا و العاقبة للمتقین -

(دار العلــــوم ندوہ)

ندوۃ العلما جب قائم ہوا تو ہر طرح کے علما کا ایک وسیع مجمع اور مدعیان ریاست دینی کا ایک سب سے بڑا عرش جلال نظر آتا تھا ' مگر در اصل اسکی حقیقت سمجھنے والے معدودے چند اشخاص تھے ' اور وہی اس تماشہ گاہ کا اصلی گوشۂ عمل تھا - اکثروں نے اسے ایک دار الوعظ سمجھا ' بہتوں نے اپنی اظہـــار معلومات کیلیے اسے نمایش گاہ قرار دیا ' بہتوں نے دیکھا کہ مدتوں کے بعد ارباب عمائم کی مقبولیت و ریاست کا ایک میدان کھلا ہے ' استقبال و مشایعت کے ہجوم ہیں ' اور دعوتوں اور سفر خرچ کے منی آرڈروں کا وسیلہ ' پس وہ اسکی جانب دوڑے - لیکن اس سفر بے مقصد میں دو تین آدمی ایسے بھی تھے جو سمجھتے تھے کہ ہمارا مقصود کیا ہے اور اس مجمع سے کیونکر کام لینا چاہیے ؟

ابتدا میں اجتماع علما ' رفع نزاع باہمی ' اشاعت اسلام ' تاسیس دار الافتا ' وغیرہ وغیرہ بہت سے مقاصد ندوہ کے قرار دیے گئے - لیکن ارباب فکر نے دیکھا کہ یہ سب بے سود ہے - اصلاح و عمل کے تمام ارادے یہاں آکر رک جاتے ہیں کہ وہ آدمی نہیں جو ان کاموں کو انجام دیں - پس اولین کار یہ ہونا چاہیے کہ ایک درس گاہ قائم کی جاے -

یہ ضرور ہے کہ اصلاح نصاب کا مسئلہ ابتدا سے مقاصد میں رکھا گیا تھا ' لیکن صرف سالانہ جلسے ہوتے تھے اور لوگ اپنے اپنے گھر چلے جاتے تھے - کوئی مقصود عملی سامنے نہ تھا -

چنانچہ مولانا شبلی نعمانی نے " دار العلوم " کا ایک لائحہ (اسکیم) مرتب کیا ' اور مولانا محمد علی صاحب کو جو ندوے کے ابتدا سے ناظم تھے ' دیا کہ اپنی جانب سے چھاپکر شائع کردیں - اسکے بعد میرٹھہ میں ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ ہوا جسمیں تجویز دار العلوم پر تقریریں ہوئیں ' اور بڑے جوش و خروش کے ساتھہ ہر طرف سے صداء اعانت بلند ہوئی -

اسکے دو برس بعد لکھنؤ میں دار العلوم قائم ہوگیا اور تعلیم شروع ہوگئی -

(مقامی گورنمنٹ کی بد گمانی)

خدمت انسانی کا کوئی کام آزمایش سے خالی نہیں ہوتا ' اور مجھے یقین ہے کہ جسطرح دنیا میں ہر شے کیلیے خدا کا ایک نظام و قانون ہے ' بالکل اسی طرح ایک قانون ابتلا و امتحان بھی ہے : و لنبلونکم حتی نعلم المجاهدین منکم و الصابرین ' و نبلو اخبارکم (۴۷ : ۳۳)

اب تک ندوہ شرکاء کار کیلیے ایک بے غل و غش مائدۂ لذائذ اور سفرۂ نعائم تھا ' لیکن اب یکایک اسکی زندگی کی پہلی اور سب سے بڑی آزمایش شروع ہوگئی - بعض اسباب (جنکی یہاں تفصیل موجب طوالت ہوگی) ایسے پیش آے کہ صوبے کی گورنمنٹ کو ندوہ کی طرف سے خواہ مخواہ سیاسی بدگمانیاں پیدا ہوگئیں اور بعض لوگوں نے اس سوء ظن کو اور زیادہ قوی کردیا - اس وقت صوبے کا حاکم اعلی سر انٹونی میکڈانل تھا جسکو مسلمانوں کے وجود ہی سے بد گمانی تھی - اسکو خیال ہوا کہ علما کا جمع ہونا اور ایک مذہبی تحریک کی پکار ضرور کسی نہ کسی پوشیدہ منصوبے پر مبنی ہے - مولانا شبلی بھی اسی لیے ترکی گئے تھے ' اور صرف اسی لیے مذہب مذہب پکارا جاتا ہے - چنانچہ اس نے علانیہ مولانا کی نگرانی کا پولیس کو حکم دیدیا اور مشتبہ اشخاص میں انکا نام لکھہ لیا گیا !

بدقسمتی سے ایسا ہی خیال مذہبی دعوت کی نسبت آجکل بھی بعض حکام کا ہے -

وہ اس خیال پر کچھہ اسطرح جم گیا کہ اسکا دفعیہ محال ہوگیا - اسکی نظر بدلنی ہی تھی کہ یکایک ندوہ کا عروج محاق میں آگیا - بربادی و تباہی کے تمام سامان ایک ایک کرکے فراہم ہوگئے - جسقدر امرا و ارباب دول ندوہ کے ساتھہ تھے اور دار العلوم کیلیے روپیہ دینا چاہتے تھے ' انکے لیے صرف اسقدر علم ہی کافی تھا کہ صوبے کا حاکم اعلی ندوہ کو اچھا نہیں سمجھتا - انہوں نے معاً انکار و تبرا شروع کردیا -

اسکے بعد شرکاء ندوہ اور عہدہ داران جمعیۃ کی باری آئی - فی الحقیقت یہی وقت اصلی آزمایش کا تھا ' مگر بھلا وہ لوگ جنہوں نے ندوہ کو ایک منزل عیش سمجھکر اپنے اپنے خیمے گاڑ دیے تھے ' اسطرح کانٹوں سے بھرا دیکھکر کب جمنے والے تھے ؟ منشی اطہر علی مرحوم نے ندوہ کو خراب کیا تھا - ندوہ کے تعلق نے انہیں برباد کیا - وہ حیدرآباد چلے جانے پر مجبور ہوے - مولانا محمد علی حج کیلیے چلے گئے ' اور پھر نظامت سے استعفا دیدیا - اب نہ وہ جلسوں کے واعظ تھے ' نہ مجالس کی صدارت کے خواستگار - وہ غلغلے جنہوں نے تمام ہندوستان کو یکسر اپنی جانب متوجہ کرلیا تھا ' ایک دو سال کے اندر ہی اندر اسطرح بیٹھہ گئے گویا کبھی انکا وجود ہی نہ تھا - تھوڑے ہی دنوں کے بعد ندوہ ' ندوہ کا وجود ' اسکی مجالس ' اسکا نام ' اسکا مدرسہ ' ایک از یاد رفتہ خواب بنکر لوگوں کے دلوں سے فراموش ہوگیا !

ناروا بود بہ بازار جہاں جنس وفا
رونقے گشتم و از طالع دکان رفتم !

ندوہ جب تک رجوع خلائق کا مرکز ' جمع مال میں کامیاب ' اور ہنگامہ و نمایش کا وسیلہ تھا ' اس وقت تک اسکا میدان دلفریب ' اور اسکی مجلس پر رونق تھی ' پس وہ اپنی ایک صدا پہ سینکڑوں عالموں ' صوفیوں ' واعظوں ' اور خطیبوں کو اپنے علم

اور تمام قوم اسمیں منہمک تھی - پس انھوں نے اس مہلت سے فائدہ اٹھایا - ایک نے تحریک کی ' دوسرے نے تائید :

یکے بدزدي دل رفت و پردہ دار یکے

خلاف قاعدہ مجالس و مجامع ' خلاف اصول و نظم عمومي ' خلاف قانون ندوہ ' و بغیر ہیچ گونہ مناسبت و اهلیت ' ایک شخص ناظم بن بیٹھا ' دوسرے کو مددگار بنالیا - امیدوں کو بشارت ' اور آرزؤں کو پیغام فتح باب ملا - وہ شاهد اغراض جسکي ایک نظر مہر کي آرزو میں سالہا سال بسر ہوگئے تھے ' اب بے غل و غش زاهدان کہن سال سے ہم کنار و ہم آغوش تھا - فیا سبحان اللہ !

دیدار شد میسر و بوس و کنار ہم
از بخت شکر دارم و از روزگار ہم !

غرور باطل نے دربار حکومت آراستہ کیا اور نام و نمود کي دیرینہ حسرتیں یکایک ایک هي بار اوبل پڑیں - غریب ندوہ اب حکام جدید و فرمان روایان دارالعلوم کیلیے ایک خوان یغما تھا ' اور گویا سورہ انفال کے شان نزول میں داخل : یسئلونک عن الانفال - قل الانفال للہ والرسول (۸ : ۱) مدتوں کے بعد اگر کسي بھوکے پیاسے کو پورا دسترخوان ھاتھہ آجاے تو اس سے اداب طعام کي امید رکھنا لا حاصل ہے - پس مٹي ہوئي حسرتوں اور برسونکي دبي ہوئي امیدوں کے ناگہاني ظہور نے ایک عجیب طوفان بے تمیزي بپا کردیا اور خود مختارانہ حکم راني کي تمام مصیبتیں ایک هي وقت میں ندوہ پر ٹوٹ پڑیں -

حقیقت یہ ہے کہ اس گروہ کے افساد سے زیادہ اسکي ناداني قابل گریہ ہے - وہ جو کچھہ کر رہا ہے اس سے اسکا پہلا مقصود اپني غرض پرستي ' اور دوسرا مقصود ندوہ سے اصلاح و تجدید کے عنصر کو خارج کرنا ہے - وہ شہرت کیلیے بھوکا پیاسا ہے اور ناموري کي ہوس سے پاگل ہوگیا ہے - جہل و ناداني نے اسکے نفس پر یہ القاء باطل کردیا ہے کہ اس مقصود کے حاصل کرنے کیلیے نہ تو علم و فضل کي ضرورت ہے ' نہ تزکیۂ و تنویر افکار کي - نہ خدمت کا سچا ولولہ چاهیے ' اور نہ ایثار نفس کا کوئي نمونہ - صرف اتنا هي کافي ہے کہ کسي نہ کسي طرح ایک بار انجمنوں کي نظامت اور مدرسوں کي معتمدي حاصل کرلي جاے ' اور پھر اس حیثیت نمایاں سے جلسوں میں چلے جانا ' حکام کي چوکھٹوں کو گاہ گاہ بوسہ دیدینا ' اپنے چغہ و عمامہ کے ناز و کرشمے کي پیہم نمایش کرتے رهنا ' بس یہي وہ صحیح ترتیب عمل ہے ' جسکے منازل طے کرلینے کے بعد پیشوائي و ناموري کا بہتر سے بہتر درجہ حاصل ہو جاسکتا ہے - پس چونکہ اس نے اپنے زعم باطل میں اس اصول کار کو اچھي طرح سمجھہ لیا ہے ' اسلیے صرف انھي اشغال و اعمال میں بے فکر و بے پروا مشغول و غرق ہے ' اور سمجھتا ہے کہ مجھے ندوہ مل گیا ' اور میں وہ سب کچھہ ہوگیا جسکي مجھے برسوں سے آرزو تھي - یہي بر خود غلط جماعت ہے جسکي نسبت لسان الٰہي نے فرمایا :

الذین یفرحون بما آتوا و یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا (۳ : ۱۸۵) جو لوگ اپنے کیے سے خوش ہوتے ہیں اور در اصل کیا تو انھوں نے کچھہ بھي نہیں پر چاهتے ہیں کہ ان کاموں کیلیے انکي تعریف کي جاے جو انھوں نے نہیں کیے ' تو ایسے لوگ کبھي کامیاب نہیں ہوسکتے -

ان احمقوں کو کون سمجھاے کہ جس چیز کے یہ بھوکے ہیں یعني رجوع خلق اللہ اور نام و نمود و شہرت ' تو یہ اشغال کیلیے نہیں ہے بلکہ اعمال کیلیے ہے اور اسکے حاصل کرنے کا اصلي طریقہ کام ہے نہ کہ صرف خواہش - یہ جن لوگوں کي شہرت کو دیکھکر بیقرار ہوتے ہیں اور انکي سي حالت پیدا کرنے کیلیے مضطر ہیں ' شرط کار یہ ہے کہ انکے صرف اقدام عمل هي کي نہیں بلکہ اصل عمل کي تقلید کریں -

* * *

بہر حال یہ ایک اجمالي ماتم تھا اس درد انگیز بربادي کا ' جو موجودہ سنین عمل کي ایک سب سے بڑي دیني تحریک کے ساتھہ کي جا رهي ہے ' لیکن اب اس مقام صرف ماتم نہیں بلکہ سب سے پہلے کشف حال و سرائر ' اور پھر دفع اشرار و مفسدین ' و قلع و قمع اهل طغیان و جاهلین ہے - پس بہتر یہ ہے کہ اسي کي طرف ہم سب متوجہ ہوں -

(آئندہ مباحث)

سب سے پہلے میں ندوۃ العلما کے گذشتہ چند سالوں کے حالات پر ایک اجمالي نظر ڈالونگا کہ اب قوم کو ایک مرتبہ سب کچھہ سمجھکر آخري فیصلہ کرنا چاهیے - اسکے بعد موجودہ تغیرات کي حقیقت ظاهر کرونگا اور واضح کیا جائیگا کہ کس تمسخر انگیز اور طفلانہ بد حواسي کے عالم میں تمام قواعد و اصول اور اهلیت و صلاحیت کو بالاے طاق رکھکر نیا ناظم ندوہ منتخب کیا گیا ہے ' اور کیسي سازشي کارروائي اسکے اندر مخفي ہے ؟

اسکے بعد ندوہ کي نئي قابض جماعت کي طرف متوجہ ہونے کي غیر مطبوع زحمت گوارا کرني پڑیگي کہ وہ کون لوگ ہیں ؟ انکي قابلیت دماغي و نظمي کا کیا حال ہے ؟ اس وقت تک قوم کیلیے انھوں نے کیا کیا ہے ' اور آیندہ کیلیے کیا توقعات ہوسکتي ہیں ؟

اگرچہ یہ لوگ کبھي بھي اس اهمیت کے مستحق نہ تھے کہ انکي نسبت اخبارات میں بحثیں کي جاتیں ' اور وہ لوگ اپنا وقت صرف کرتے جو اور بھي کام اپنے لیے رکھتے ہیں - تاهم کیا کیجیے کہ خود همارِي غفلت اور خاموشي هي نے ان لوگوں کو ایک وقتي قبض و تسلط کي مہلت دیدي ہے اور اب اس غلطي کا کفارہ یہي ہے کہ اسکے لیے صرف وقت و قلم کیجیے :

ز مرغان حرم در کام زاغاں طعمہ اندازد
مدار روزگار سفلہ پرور را تماشا کن !

اسي کے ضمن میں بعض عجیب عجیب واقعات بھي لوگوں کے سامنے آئینگے اور وہ دیکھیں گے کہ ابھي ایک شش ماهي بھي ندوہ کي نئي مزعومہ و مفروضہ نظامت پر نہیں گذري ہے کہ حالت کیا سے کیا ہوگئي ہے ؟ دفتر کا کیا حال ہے ؟ مصارف کس بے دردي سے ہو رہے ہیں ؟ سفر خرچ کي کس فیاضي سے بخشش ہو رهي ہے ؟ موٹر کاروں کو کس شاهانہ جود و سخا کے ساتھہ مہمانوں کیلیے مہیا کیا جاتا ہے ؟ اور پھر سب سے زیادہ یہ کہ جن لوگوں نے بانی جد و جہد ندوے کي مسند نظامت (بزعم باطل و جہل اندیش خود) اور ولایت امور حاصل کي ہے ' خود انھوں نے اب تک ندوے سے کس قدر لیا ہے ' اور کیا چیز ہے جو اس بد بخت کے حصے میں آئي ہے ؟

یہ حالات نہایت عجیب و غریب ہونگے اور ان میں قوم کیلیے بہت سي ایسي بصیرتیں ہونگي کہ اگر انسے سبق عبرت حاصل کیا گیا تو کچھہ عجب نہیں کہ یہ بربادي بھي اسکے لیے موجب فلاح و صلاح ہو جاے !

میں نے " بربادي " کا لفظ کہا لیکن انشاء اللہ عنقریب آشکارا ہو جائیگا کہ ندوہ خواہ کچھہ هي ' دیں نہر ' قوم خواہ کیسي هي

شهیـــد رسـم

الوالعـــزم اسنوهیلتـا دیبـــي

جو خود جل گئي تا که ملک کو رسم پرستي کي آگ سے نجات دلاے !!

میں دیکهتا هوں تو مجهے اسلام کا حکم " جهاد " عالم انسانیة کی تمام نیکیوں اور جذبات انساني کے تمام مقدس اقدامات کا ایک ایسا محور نظر آتا هے جسکے دائرة سے کوئي شے باهر نہیں -

جهاد کی حقیقت یه هے که حق اور صداقت کے کسي مقصود کیلیے اپنے تئیں تکلیف و مشقت اور نقصان و آلم میں مبتلا کرنا پهر دنیا میں کونسا نفع هے جو بغیر کسی ذاتي مضرت کے عالم انسانیت کو پهنچ سکتا هے ؟

تم انسانوں کے فائدے کي طرف ایک قدم بهی نہیں اٹهاسکتے جب تک که اپنے نفس کو کچهه نقصان نه پهنچاؤ - تم خدا اور اسکے بندوں کے ساتهه ذرا بهی پیار نہیں رکهتے اگر اپنے نفساني آرام و راحت کے ساتهه دشمني نہیں کرسکتے -

جو لوگ خدمت و محبت انسانیة کے مدعي هیں, انکو سب سے پہلے اپنا معامله خود اپنے اندر هي طے کرلینا چاهیے - کیونکه آدم کي اولاد ایک چیونٹي کي بهي خدمت نہیں کرسکتي ' جبتک که خود اپنی خدمت سے بے پروا نه هوجاے - لکڑي کے ٹکڑوں میں گرمي نہیں هوتی ' پر جب وہ جل اٹهتي هیں تو انکي سوزش سے قریب کي هر چیز تپنے لگتي هے !

آنکه دائم هوس سوختن ما مي کرد
کاش مي آید و از دور تماشا مي کرد

اے متاع درد در بازار جاں انداخته !
گوهر هر سود در جیب زیاں انداخته !

یه دنیا جو نفع و سود کي ایک زراعت گاه هے ' کیا اسکا بیج نقصان و زیان کے سوا اور بهي کچهه هے ؟ کتني پامالیاں هیں جو شادابیوں کا باعث هوتي هیں ؟ کتني ٹهوکریں هیں ' جو استقامت کا سبق دیتی هیں ؟ کتني ناکامیاں هیں جو کامراني کا پیام لاتي هیں ؟ کتنی مایوسیاں هیں جنکي تاریکي سے صبح امید طلوع هوتی هے ؟ اور پهر کتنے آگ کے جانسوز شعلے هیں ' جنکي جلائي هوئي راکهه سے نشو و نما کي ارواح حیه و قائمه پیدا هوتي هیں ' اور اس دنیاے شهادت زار و فنا آباد میں کتنی هي زخموں کي کروٹیں ' درد کي چیخیں ' احتضار کی بے چینیاں ' اور موت و هلاکت کے خون کي روانیاں هیں ' جو اشخاص پر طاري هوتي ' مگر اقوام کیلیے زندگي اور سلامتي کا آب حیات بنکر بہتي هیں ؟ ان الله فالق الحب والنوی ' یخرج الحي من المیت و یخرج المیت من الحي ' ذلکم الله فانی یوفکون ؟ (۶ : ۹۵)

* * *

ایک محب وطن اپنے وطن محبوب کیلیے سولي کے تختے پر کهڑا هوتا هے - ایک پرستار حق اپنے مقصود کیلیے عیش و آرام کو خیرباد کہتا هے - ایک عالم و مکتشف راہ کشف و علم میں قربان هوجاتا هے - یه سب کے سب اسي " جهاد في سبیل الله " اور عشق مرضات الهی کے مظاهر هیں - البته اسلام کي یه خصوصیت هے که اس نے اس راہ کي بے اعتدالیوں اور گمراهیوں کا بهي علاج کردیا اور یه نہیں کہا که تم کسي نیک خیال کیلیے اپنے تئیں قتل کر ڈالو بلکه کہا که نیکي کیلیے اپني مخالف خواهشوں کو قتل کرو که یہی سب سے بڑي شهادت هے -

* * *

محبت انسانیت اور عشق ملة کي پاک قربانیوں کي ایک ان گنت صف تاریخ کے سامنے هے - سقراط نے زهر کا جام پیا ' قرطاجنه کے قوم پرستوں نے آگ جلائي اور اسمیں کود پڑے ' میزیني نے اپني ساري عمر کا عیش و آرام تلف کردیا ' لیکن کیا اولو العزم روحوں کي اس محترم صف میں سترہ برس کي کنواري اسنوهیلتا دیبي کو جگه نه ملیگی ' جو اپنے شوهر کي وفاداري میں نہیں بلکه اپني قوم کے عشق میں ستي هوگئي ؟

اِس ظلم آباد ارضي میں ' جهاں شهروں کي رونق ' بازاروں کي چهل پهل ' موٹر کاروں کي گهڑگهڑاهٹ ' اونچے اونچے مکانوں کي آبادیاں ' اور تلاش سود و عشق اغراض کي کشمکش نے ایک شورش بهیمي برپا کررکهي هے ' کیا کوئي سامعۂ عبرت هے جو رات کے سکون روحاني اور پچهلے پهر کي خاموش فضاء لاهوتي میں ایک شعلۂ محبت قدسي کي صداے سوزاں سنے ' جبکه حیات انساني کي حدود سے بالا تر ایک روح ملکوتي ' شعلوں کي چادر کے اندر سے بني نوع انسانی کي غفلت پر ماتم کررهي تهي ؟

سوخت بے وجهم ' تماشا را نگر !
کشت بے جرمم ' مسیحا را ببیں !
زندۂ کش جاں نه باشد دیدۂ ؟
گر ندیدیستي ' بیا ' ما را ببیں !

* * *

کے نیچے جمع کرلیتا تھا ' اور اسکا دستر خوان جب بچھتا تھا تو بڑي بڑي متبرک صفیں اسکے یمین و یسار نظر آتي تھیں - پر اب وہ مفلس ھوگیا ' اُسکا گھر غربت کدہ اور اسکي جیب خالي ھوگئي - زمانے نے اُسکي طـرف سے آنکھیں پھیر لیں اور اُس سے صـاحب سـلامت رکھنے والوں کیلیے بحکم حکومت روک ٹوک ھونے لگي - ایسي حالت میں کسے پڑي تھي کہ اُسکي طرف جھانـک کر بھي دیکھتـا ' اور اُس بیکس کے لیے اٹھتـا جو اب دینے سے عاجـز تھا اور خود محنتوں ' ھمتوں ' قربانیوں ' اور صـرف وقت و مال کا طالب تھا ؟

(دوســري نظــامت)

مولانا محمد علي کے مستعفي ھوجانے کے بعد ناظم کي تلاش ھوئي مگر اُس وقت نہ تو مولوي خلیل الرحمن سہارن پوري نے اپنے احق بالخلافة ھونے کا دعوا کیا اور نہ انکے کسي دوسرے ھم مقصد نے - مولوي خلیل الرحمن صاحب ایک تاجر آدمي ھیں - دکانـدار آدمي ھي اچھي طرح اس نـکتے کو سمجھتا ھے کہ خرید و فروخت میں متاع کو قیمت سے زیادہ بہتر ھونا چاھیے - وہ نیپال کے جنگل میں جس اصول کو برتتے تھے' اس کو بازار ندوہ کیلیے بھي استعمال کر سکتے تھے - پھر سب سے زیادہ یہ کہ اس وقت تـک نـدوہ کي نظامت اتني کم قیمت بھي نہ ھوئي تھي کہ ھر دکاندار بولي دینے کیلیے اٹھہ کھڑا ھوتا - غرضکہ مولوي مسیح الزمان صاحب مرحوم شاھجہانپوري ندوہ کے ناظم قرار پائے -

یہ نظامت محض براے نام تھي - مولوي صاحب مرحوم ان کاموں کے آدمي نہ تھے' اور اصلي پیچ گورنمنٹ کے تعلق کا پڑا تھا - وہ خود شاھجہاں پور میں رھتے تھے - دفتر بھي وھیں اٹھوالیا اور جیوں توں کچھہ زمانہ گذر گیا - مگر ندوہ کي حالت روز بروز بد سے بد تر ھوتي گئي - آمـدني کچھہ نہ تھي - چندوں کا سلسلہ بالکل موقوف تھا - فنڈ کا وجود نہیں - اشخاص ناپید تھے -

(حـیـات بـعـد الـمـمـات)

مولانا شبلـي نعماني اُس زمانے میں حیدر آباد میں تھے اور برابر ارادہ کر رھے تھے کہ ندوہ کیلیے اپنا پورا وقت دیدیں - کلکتـہ اور مدراس کے جلسوں میں اسکا اعلان بھي ھوا تھا -

بالاخر سنہ ۱۸۹۹ میں مولانا شبلي نے آخري فیصلہ کرلیا اور حیدر آباد سے لکھنؤ چلے آئے تا کہ ندوہ کي ازسر نو تحریک شروع کریں -

اُسي زمانے میں مولوي مسیح الزمان مرحوم نے استعفا دیدیا اور وجہ بظاھر یہ بتلائي کہ وہ لکھنو میں قیام نہیں کر سکتے - آیندہ کیلیے طریق عمل یہ طے پایا کہ کسي دوسرے شخص کو اب ناظم بنانے کي ضرورت نہیں' اور نہ یہ مسئلہ اس وقت حل ھو سکتا ھے - کاموں کو تقسیم کر دینا چاھیے - ناظم کي جـگہ تین مختلف صیغوں کے علحدہ علحدہ سکریٹري مقرر ھوں جو اپنے اپنے صیغہ کا کام کریں -

اس بنا پر جلسۂ انتظامیہ منعقدۂ ماہ صفر سنہ ۱۳۲۲ - ھجري نے طے کیا کہ مندرجۂ ذیل اصحاب سکریٹري مقرر ھوں :

صیغۂ تعلیم و دارالعلوم کیلیے : مولانا شبلي نعماني
صیغۂ مراسلات " " مولانا عبـد الحي
" مال " " منشي احتشام علي

یہاں یہ ظاھـر کردینا ضروري ھے کہ مولانا شبلي نعماني اس جلسے سے پہلے بھي دارالعـلوم کے معتمد (سکریٹري) تھے - مولوي مسیح الزمان مرحوم کي نظامت کے زمانے میں (۱۹ مارچ سنہ ۱۹۰۳ کو) شاھجہانپور میں مجلس انتـظامیہ کا ایک اجلاس ھوا تھا جسمیں مولانا محمد علي ناظم اول' مولانا عـبد الحي مدد گار ناظم' اور خود مولوي مسیح الزمان مرحوم بھي شریک تھے -

اُسي جلسے میں قـرار پایا کہ مولانا شبلي دارالعلوم کے معتمد منتخب ھوں - پس گویا اس جلسے نے سابق کي قرار داد کو بر قرار رکھا اور دوسرے صیغوں کے لیے بھي معتمد منتخب کرلیے -

اسکے بعد مولانا شبلي نے دارالعلوم کیلیے کام شروع کیا - اُس وقت میں لکھنؤ میں موجود تھا - اُس زمانے کے بہت سے حالات میرے ذاتي مشاھدات ھیں نہ کہ سماعیات و روایات -

---

اطـــلاع

(۱) الھلال کي گذشتہ تین اشاعتیں اس عاجز کی عدم موجودگي میں نکلیں اسلیے مضامین کي ترتیب خاطرخواہ نہ ھوسکي - دو پرچے بغیر مقالۂ افتتاحیہ کے نکلے - اسکے لیے نادم ھوں - مگر مجبور تھا کہ سفر بھي ضروري اور بعض اھم مقاصد پر مبني تھا - ڈیڑھ سال تـک میں نے کوشش کي کہ سفر و حضر' علالت و پریشاني' کسی حالت میں بھي الھلال اپنے درجے سے نہ گرے لیکن اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ میں الھلال کے لیے اسطرح بندھگیا کہ اور کسي کام کے لیے وقت نہ نکال سکا -

بہر حال اب میں واپس آگیا ھوں اور پھر اپنے محنت کدے میں بدستور مصروف و مشغول - قارئین کرام دیکھینگے کہ اس پرچے کي ترتیب پھر اپنے اصلي رنگ پر بلکہ پہلے سے بھي زیادہ وسیع و بہتر ھے - انشاء اللہ آیندہ حالت ترقي ھي کرتي رھیگي - و ما توفیقي الا باللہ -

(۲) گذشتہ دو پرچوں میں مقالۂ افتتاحیہ کیلیے ابتدا میں صفحہ ۵ سے ۸ تـک جگھہ رکھي گئي تھي لیکن جب وہ وقت پر نہ پہنچا تو بجنسہ مطبوعہ اوراق شائع کردیے گئے - اس سے بعض حضرات کو خیال ھوا ھے کہ صرف اُنھي کے پاس پرچہ ناقص پہنچا اور چارصفحہ اس سے نکال لیے گئے ھیں - ان حضرات کو اطلاع دیجاتي ھے کہ اُن اشاعتوں میں وہ چوصفحہ چھپا ھي نہیں ھے - خاص طور پر اپنے پرچہ کو ناقص تصور نہ فرمائیں اگر چہ جو کچھہ بھي اپنے سے ھوتا ھے في الحقیقت ناقص ھي ھے - احباب کرام کي لطف و قدرداني کو اپنے لیے ایک متاع یوسفي سمجھتا ھوں جو میري محنت کے چند کھوٹے دراھم معدودہ کے معاوضے میں ھمیشہ مرحمت ھوتي رھتي ھے : و شروہ بثمن بخس دراھم معدودۃ ' و کانوا فیہ من الزاھدین !

لیجـــاۓ دکھـــلانے آے مـــصـــر کا بازار
خواھاں نہیں پر کوئي وھاں جنس گراں کا !

(ایڈیٹـــر)

آثار عتيقه

بعلبک کے سب سے بڑے اشوري مندر کا بقيه

بعلبک

تاريخ قديم اور تمدن اسلامي کا ايک صفحه

(۱)

دوآبه دجله و فرات میں جرمني کے مشن کي کوششوں سے جو آثار قديمه روشني ميں آئے هيں ان ميں آثار بعلبک بهي هيں - ان آثار کے حالات امريکه کے مشهور هفته وار علمي رسالے " سائنٹفک " نے شائع کیے هيں -

بعلبک اسدرجه معروف و مشهور مقام نهيں که بغير تمهيد يه داستان شروع کردي جائے ' اسليے هم نهايت اختصار کے ساته بعلبک کو قارئين کرام سے پہلے روشناس کرائيں گے -

* * *

دمشق سے ساحل کي طرف ۱۲ فرسخ پر ايک قديم و پر اسرار خطه واقع هے - يه بعلبک کي رونق رفته کا آخري نقش قدم هے اور اس کی عظمت و پر اسراري کا راز اسکي قدامت اور عظيم الشان عمارتوں ميں مضمر هے -

وجه تسميه کے متعلق عربي جغرافيه نويسوں نے متعدد اقوال نقل کیے هيں اور اشتقاق و تحليل اجزاء ميں معني آفرينيوں کي خوب داد دي هے ' مگر هم انکے نقل کرنے ميں وقت ضائع کرنا نهيں چاهتے - بهر حال اسقدر يقيني هے که اس نام کا جزو اول يعني " بعل " ايک بت کا نام تها جسکي پرستش اهل بابل کيا کرتے تهے ' اور يه گو يقيني نهيں مگر اغلب هے که اس شهر کا نام اسي بت کے نام پر رکها گيا هو -

يهاں اشوري (اسيرين) رهتے تهے ' جو سلسلۂ تمدن عالم کا ايک ممتاز حلقه اور اپنے خصائص و خصوصيات کے لحاظ سے ايک جداگانه تاريخي حيثيت رکهتے هيں - اشوري بت پرست تهے ' اسليے

يه پهلے مندر تها - مسيحي عهد ميں گرجا بنا ' پهر عهد اسلامي ميں مسجد

بعلبک کی وه عمارتيں جو اسکي عظمت و اعجوبگي کي افسانه طراز هيں ' زياده تر مندر اور مختلف قسم کي عبادت گاهيں هيں -

عيسائيت کی مقهوري و مستوري کا دور جب ختم هو گيا اور ظهور و استيلاء کا عهد شروع هوا ' تو اس نے دوسرے بت پرست ملکوں کي طرح بعلبک کو بهي اپنے زير نگيں کرليا اور بت پرستي کو مٹا کے خود اسکي جگه ليلي ' اگرچه وه خود بهي بت پرستي کا ايک غير مکمل طريقه تها -

بعلبک پر عيسائيت برابر حکمراں رهی ' يهاں تک که چهٹي صدي عيسوي کا انقلاب عالم ظهور ميں آيا - حضرت عمر رضي الله عنه کے عهد ميں اسلامی فتوحات کا سيلاب هر چهار طرف بڑهرها تها - شام کی طرف جو جماعت گئي تهي ' اسکے سپه سالار حضرت ابو عبيده جراح تهے - حضرت ابو عبيده نے سنه ۱۴ ھ ميں دمشق فتح کيا - اسکے بعد سنه ۱۵ ميں آگے بڑهے اور حمص ' حماه ' شيزر وغيره سے فراغت کرتے هوے بعلبک تک پهنچے - اهل بعلبک نے صلح کی درخواست کي - آپ نے ان سے اس شرط پر صلح لي که انکا مذهب ' مال ' اور جان ' سب معفوظ رهينگے - ربيع الآخر سے جمادي الاولی تک کي مدت مقرر کي اور حکم ديا که جو شخص اس عرصه ميں شهر سے چلا جائيگا اس سے انقضاے مدت کے بعد جزيه ليا جائيگا -

يه هيں مختصر حالات بعلبک کے - تفصيل کے ليے بلاذري ' ابن جرير ' ياقوت حموي وغيره مطولات قوم ديکهنا چاهئيں -

* * *

بعلبک کے کهنڈر منجمله ان آثار کے هيں جو دنيا کي عظيم الشان قوموں کے مٹنے کے بعد انکي گذشته عظمت و شوکت کي يادگار ميں باقي رهگئے هيں اور خاموشي کي زبان ميں آنے والي نسلوں کو عبرت و بصيرت کا درس دير هے هيں ! !

اسميں کوئی شک نهيں که بعلبک ايک عظيم الشان اور نه صرف عظيم الشان بلکه پراسرار و طلسم زار شهر تها - اسکے کهنڈر گو

اسنو هیلتا میبي کا تذکرہ اخبارات میں هوچکا هے - وہ جلگئي لیکن اسنے اپنے ترمیئہ سوز ن سے ملک و قوم کو زندگي کي راہ بتلادي - یہ واقعہ اس بیداري اور وطن پرستي کے نقوش و رسوخ کا ایک تازہ ترین ثبوت هے ' جو موجودہ هندوستان کے بہترین فرزند یعني بنگالیوں کي قوم کي کمسن اور کنواري لڑکیوں تک میں پیدا هوگئي هے - پس مبارک وہ قوم ' جسکي عورتیں ایسي لڑکیوں کو اپني گود میں دیکھتي هیں ' اور هزار حسرت اس قوم پر جسکے مرد بھي ابھي ملت پرستي اور قربانی کي لذت سے نا آشنا هیں !!

* * *

وہ ایک غریب بنگالي خاندان کي لڑکي تھي - اسکے ماں باپ شادي کی فکر میں تھے ' لیکن رسم و رواج کي ملعون زنجیروں سے عاجز آگئے تھے - کیونکہ جہاں اسکي نسبت لگي تھي وہ رسم کے مطابق تین هزار روپیہ طلب کرتے تھے -

بنگالیوں میں (اور شاید اکثر هندو اقوام میں) رسم هے کہ شادي کے موقعہ پر لڑکي والوں کو ایک بہت بڑي رقم لڑکے والوں کو دیني پڑتي هے - کیونکہ هندو قانون وراثت میں بد نصیب لڑکیوں کو بالکل محروم کردیا گیا هے - یہ رسم شاید اسي مصلحت سے تھي ' لیکن اب اسکا تسلط اسقدر بڑھگیا هے کہ هر لڑکی کا باپ اسکي شادي کے موقعہ پر لڑکے والوں کا بد ترین غلام بن جاتا هے ' اور اسکي زندگی کا فیصلہ انکے هاتھوں میں چلا جاتا هے - اچھے لڑکے کی جسقدر تلاش هوتي هے ' اتني هي اسکي قیمت بھي بڑھتي جاتي هے - اکثر ایسا هوتا هے کہ لڑکے والے طرف ثاني کي احتیاج محسوس کر کے قیمت اور بڑھا دیتے هیں -

اسکا نتیجہ یہ هے کہ لڑکي کا وجود ایک غریب بنگالي خاندان کیلیے بربادیوں اور هلاکتوں کا ذریعہ بن گیا هے - کتنے هي خاندان هیں جنھوں نے صرف ایک لڑکي کی شادي کرکے اپني تمام زمین اور جائداد ضائع کردي ' اور مدة العمر کیلیے فقر و فاقے کي مصیبتوں میں ایڑیاں رگڑتے رهے !

سرزمین بنگال نے پچھلي ایک صدي میں بہت سے اولوالعزم مصلح پیدا کیے ' مگر کوئي بھي اس زنجیر سے اپني قوم کو نجات نہ دلاسکا - راجہ رام موهن راے نے بہت سي اصلاحي فتح یابیاں پالیں ' اور کیشیب چندر سین نے صغرسنی کي شادي کے خلاف تمام عمر وعظ کہا ' پر اس دشمن حیات ملت کو کوئي بھي شکست نہ دے سکا -

جبکہ بڑے بڑے اولوالعزم مصلح اپنے علم و فضل ' قوة و هیبت ' اور جہد و مساعي کي فوجوں کے ساتھہ ناکام رهچکے تو ایک غریب خاندان کي یہ کمسن لڑکي جسپر رسم اباد هند کي صرف سترہ گرمیاں گذري تھیں ' تن تنہا اٹھي - اس کے پاس اس دشمن کے مقابلہ کیلیے کچھہ بھي نہ تھا - تاهم جس کام کو بڑے بڑے مصلح تمام عمر زندہ رهکر نہ کر سکے ' اسے اس هفدہ سالہ جمال آتشیں نے خود اپنے جسم نو شگفتہ کو جلاکر ایک لمحے کے اندر پورا کردیا !!

آہ ! دنیا کي گمراهیوں اور بدیوں سے لڑنے والو ! اس میدان کا ایک هي اسلحہ قرباني هے ' اور اسي سے تمھارا هاتھہ خالي هے - آو کہ اس درسگاہ تفاني و خود فروشي کا تمھیں ایک هفدہ سالہ حسن صداقت سبق دے !

* * *

اسکو معلوم هوا کہ میرے ماں باپ کسی اونچي جگہ میري شادي کي فکر میں هیں مگر اسکے لیے ضرور هے کہ انکے پاس زندہ رهنے کیلیے جو کچھہ هے ' اسے قربان کردیں - انکے پاس رهنے کا ایک مکان اور کچھہ زمین تھي - کوشش کي کہ اسکو گرو رکھکر روپیہ حاصل کریں ' مگر اسکي بھي اچھي قیمت کسي نے نہ لگائي - یہ حالت دیکھکر اس نے اپني نسبت ایک مخفي فیصلہ کرلیا - اسنے اپنے دل سے پوچھا کہ اگر ماں باپ میري خاطر فقیر و محتاج هوجانے کیلیے طیار هیں ' تو کیا میں اپني تمام قوم کو اس بدترین رسم سے بچانے کیلیے کچھہ نہیں کر سکتي ؟

اسکے سامنے زندگي کی دلفریبي تھي اور شباب و جواني کي قدرتي آرزؤں کا عزم شکن چہرہ ' مگر اسنے ان دونوں کے خلاف فیصلہ کیا ' اور عورت ' نازک اور ضعیف عورت ' خاموش اور ایک پتے کے گرجانے سے ڈر جانے والي عورت ' غرضکہ عورت کے دل کا فیصلہ ایک ایسي عظیم الشان طاقت هے ' جسکو سمندروں کي قہار موجیں ' پہاڑوں کي عریض و طویل چٹانیں ' زمین کے خارا شگاف زلزلے ' اور پادشاهتوں اور فوجوں کے حملے بھي نہیں توڑ سکتے - اسکا دل دنیا کا ایک طلسم مخفي هے جسکے بھید آجتک نا معلوم هیں !

* * *

بالاخر ایک دن صبح کو اسکي خوابگاہ کا دروازہ کھلا تو اسنو هیلتا کي متفکر مسکراهت کي جگہ اسکے جسم نو شباب کے جلے هوے اعضا اور جسم سوختہ کا غبار خاکستر اپنے چہرۂ سکوت سے انسان کي خود پرستیوں پر هنس رها تھا - اسکے بستر پر ایک تازہ لکھا هوا خط نظر آیا جسکي سیاهي خشک هوچکي تھي تاکہ اپنے هر لفظ سے سیلاب هاے اشک جاري کراے :

" میرے پیارے باپ ! میں گوارا نہیں کرسکتي کہ آپ مجھے ندگي کا عیش دینے کیلیے خود فقیر اور بیکس هوجائیں - آپنے مجھے کس محبت سے پالا اور پرورش کیا ؟ اب میں کیونکر گوارا کروں کہ آپ مجھہ پر قربان هوجائیں ؟ بہتر هے کہ میں خود هي جلکر قربان هوجاؤں -

میں اس بدترین رسم پر اپنے تئیں قربان کررهي هوں جس نے هزاروں گھروں اور خاندانوں کو هلاک کردیا هے - یہ آگ کا شعلہ جو میرے جسم سے اٹھیگا ' اگر خدانے چاها تو تمام هندوستان میں بھڑک اٹھیگا ' اور اس رسم کو بالاخر جلاکر چھوڑیگا ' جو غریب لڑکیوں کو اپنے شوهروں سے ملنے نہیں دیتي "

اطـــــلاع

علي گڈہ کالج میں جو افسوس ناک واقعہ بدقسمتي سے شیعہ سني طلبا کے اختلاف کا پیش آگیا تھا اوسکي بابت صدق دل سے کوشش کیگئي کہ معاملہ خوش اسلوبي سے طے هوجانے اور جو شکایت شیعہ طلبا کو پیدا هوگئي تھي اوسکي تلافي خوبي سے کردیجاے - چنانچہ امید هے کہ اسي هفتہ میں جو مفصل کیفیت بغرض اطلاع پبلک کالج گزٹ میں شائع کیجالیگي اوس سے انشاء اللہ تعالی پورا اطمینان حاصل هوجائیگا - اور نیز آیندہ کي بابت اس قسم کے امور کے پیش آنیکا انسداد هوجالیگا -

(دستخط) منیجر سید حسن بلگرامي (دستخط) محمد اسحاق خاں
چیر مین جلسہ ٹرسٹیان کالج آنریري سکریٹري ٹرسٹیان کالج

ترجمۂ اردو تفسیـــر کبیـــر

مذاکرۂ علمیہ

راہ اکتشاف و علــم پرستی میں ایــک سر فروشانــہ اقــدام

(۲)

(ســاز و ســامــان)

خوش قسمتي سے اس مہم کو علم سے بعض ایسي اعانتیں ملینگي جو اس سے پہلے کسي مہم کو نہیں ملي تہیں - فن پرواز میں زیادہ تر ترقي ۱۳-۱۲ سنہ میں ہوئي - اس ترقي کے بعد یہ سب سے پہلي مہم ہے جو روانہ ہو رہي ہے - اسلیے قدرتاً ان ترقیوں سے فائدہ اٹھانیکا موقع انکو حاصل ہے جن سے انکي پیشرو مہمیں محروم تہیں -

برف پر چلنے والي گاڑیاں اسکاٹ کي مہم کے ساتھہ بھي تہیں مگر انکو ٹٹو کھینچتے تہے - صرف ان ٹٹوؤں کي وجہ سے اسکاٹ کي مہم کو جو دقتیں پیش آئي ہیں انکي تفصیل آپ الہلال کي جلد اول میں پڑھچکے ہونگے - اس مہم کے ہمراہ جو برفستاني گاڑیاں ہونگي انمیں ایروپلین (طیارہ) کا آگے بڑھانے والا آلہ ' اسکے انجن اور خود ایروپلین بھي ہوگا - اسطرح یہ گاڑیاں برف پر پھسل کر چلیں گي -

اس طرح کي گاڑیاں سر شیکلٹن کي ایجاد نہیں ہیں بلکہ ایک اور تجربہ کي ترقي یافتہ شکل ہیں - حال میں بارکش کشیتوں کے ایروپلین سے چلانے کا تجربہ کیا گیا تھا - سر شیکلٹن نے اسي تجربہ کو ترقي دیکے یہ گاڑیاں ایجاد کیں جنکا نام انھوں نے ایروپلین ٹیکسي (Aeroplane Taxi) رکھا ہے -

سر شیکلٹن کي " ایروپلین ٹیکسي " گاڑیاں معمولي ہونگي گو انکا قد معمولي برفستاني گاڑیوں سے کسیقدر بڑا ہوگا - ان گاڑیوں پر ایک ایروپلین انجن ہوگا اور ایک ایروپلین پروپیلر (یعني وہ آلہ جو آگے بڑھاتا ہے) - انکا خیــال ہے کہ یہ گاڑیاں في گھنٹہ پانچ سے چھہ میل تــک کے حساب سے ۲ ہزار پونڈ وزن لیجاسکتي ہیں -

یہ تجریز ہے کہ دو گاڑیاں بنائي جائیں اور نہایت سخت سردي کے ایام میں سائبیریا یا شمالي راطسي کیناڈا میں انکا اچھی طرح تجربہ کیا جاے -

(تلغراف لا سلکي)

موجودہ علمي ایجادوں نے جو عظیم الشان فوائد ارباب جستجو کو پہنچاے ہیں انکي ایک اور مثال وہ تلغراف لاسلکي یعني بے تار کي خبــر رســاني ہے - اس لا سلکي کے استعمــال میں سر شیکلٹن منفرد نہیں ہیں - ڈاکٹر ماسن ان سے پہلے اپني مہم میں اسے استعمال کر چکے ہیں - جس لا سلکي کو سر شیکلٹن استعمال کرنا چاھتے ہیں اسکا نصف قطر تقریباً ۵ سو میل کا ہے - یہ جہاز پر استعمال نہیں کیا جائیگا بلکہ جب برفستاني گاڑیوں کي جماعت کو باہم یا اپنے مرکز سے گفتگو کرنے کي ضرورت ہوگي تو اسوقت استعمال کیا جائیگا -

جہــاز میں قطب نمــا کي وہ ترقي یافتہ قسم ہوگي جسکو Gyroscope Campass کہتے ہیں - جرمني میں اسکے رواج کي یہ حالت ہے کہ اسکے بیڑے کا کوئي جنگي جہاز اس سے خالي نہیں ہوتا - اس ترقي یافتہ قطب نما کي مدد سے تمام چیزوں کي بالکل صحیح قدر و قیمت معمولي مشاہدات سے بے نیاز حاصل ہو کے حاصل ہوسکتي ہے - اسکا اصلي جوہر و کمال اس واقعہ میں پوشیدہ ہے کہ یہ قطب نما مقناطیسي کشش سے متاثر نہیں ہوتا - حالانکہ یہ اچھي طرح معلوم ہے کہ قطب مقناطیس کے جوار میں معمولي قطب نما بہت ہي سست کام دیتے ہیں ٭

(کتــوں کا غــول)

جن لوگوں نے امنڈسن کے لرزہ انداز حالات سفر پڑھے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس خطے میں کتے کسقدر کار آمد ثابت ہوتے ہیں - چنانچہ امنڈسن اور اسکے ہمراہي برفستاني کھڑاؤں پر کھڑے تہے اور یہ کتے انکو کھینچتے تہے - انکي شرح رفتـار اسقدر زیادہ بیان کي گئي ہے کہ آپ بمشکل اسے باور کرینگے - بہرحال جسطرح امنڈسن کي مہم میں کتے کام کرتے تہے ' اسیطرح سر شیکلٹن کي اس مہم میں بھي کتے پوري طرح کام کرینگے - یہ کتے تربیت یافتہ ہیں - انکي تعداد ۱۲۰ ہے - ان کتوں کي کارگزاري کا مفصل پروگرام بنا لیا گیا ہے -

(محکمہ رسد رساني)

یوں تو بہت سے ابتدائي انتظامات ترتیب دیے جا رہے ہیں مگر ان میں سب سے زیادہ توجہ رسد کے انتظام کیلیے کي جارهي ہے ' کیونکہ گذشتہ تجربوں نے بتا دیا ہے کہ بہت سے مہموں کي ہلاکت یا ناکامي کا اصلي سبب یہي تھا کہ انھوں نے رسد کا انتظام عمدہ اصول پر نہیں کیا تھا -

علم کیمیاء غذا کا با قاعدہ مطالعہ کیا جا رہا ہے - ڈاکٹر ڈیڈ پرچ دنیــا کي ایک بہت بڑي تجربہ گاہ کیمیــاوي کے ڈائرکٹر ہیں - غذا کے انتخاب وغیرہ کے کیمیاوي مسائل میں انکا مشورہ حاصل کرلیا گیا ہے - سر شیکلٹن کو اپنے سنہ ۹ و ۱۹۰۷ کے تجارب کي بناء پر یہ امید تھي کہ اس باب میں بہت کچھہ ترقي ہوگي - وہ اس کا بھي انتظام کر رہے ہیں کہ مہم میں جتنے اشخاص ہوں سب پکانا جانتے ہوں -

سازوسامان کے انتخاب و انتظامات میں سر شیکلٹن کو لفٹس کے مسٹر ولیم ڈیڈ رچ سے بہت مدد ملي ہے - خود سر شیکلٹن کو انتظام میں بے مثل تجربہ ہے - کیونکہ انھوں نے سنہ ۱۹۰۱ کي قومي مہم انٹراکٹک کے لیے دو جہازوں کو ' سنہ ۱۹۰۴ ع کي مہم ارجنٹائن کو ' اور خود اپني کو سازوسامان سے آراستہ کیا - اسکے علاوہ انھوں نے میکملن اور واشنٹیس کي مہموں اور سنہ ۱۲ - ۱۹۱۰ کي آسٹروي مہم کي تیاري میں بھي ایک مددگار و معین کے اعتبار سے ممتاز شہرت حاصل کي ہے -

(ســرمایہ)

ایسے عظیم الشــان کاموں کے لیے سب سے بڑا سوال سررمایہ کا ہوتا ہے - پہلي مہم سرشیکلٹن اپنے صرف سے لیگئے تہے جسکي وجہ سے وہ بہت زیادہ قرض دار ہوگئے - کم سے کم تخمینہ ۵۰ ہزار پونڈ کیا گیا ہے ' اور ایک شخص نے اسقدر رقم دینے کا وعدہ بھي کرلیا ہے - یعني ساڑھے سات لاکھہ روپیہ کا انتظام کیا ہے - لیکن کافي طور پر سازو سامان کے لیے ۴۰ بلکہ ۴۷ ہزار روپیہ کي اور بھي ضرورت ہوگي - چندہ کے لیے ابھي پبلک سے اپیل نہیں کي گئي ہے لیکن اگر کوئي شخص بھیجدیتا ہے تو شکریہ کے ساتھہ قبول کر لیا جاتا ہے -

اب عہد ماضي کے چند مٹے ہوے نشانوں سے زیادہ نہیں' مگر تاہم انسے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ بعلبک جب تھا تو کیا تھا اور کیسا تھا ؟

خصوصاً اس زمانے کا فن سنگ تراشي ایک عجیب صنعت ہے - آج اسکے جو نمونے دستیاب ہوے ہیں وہ اهل نظر میں مشہور ہیں' اور سچ یہ ہے کہ وہ اپني صفائي اور نزاکت کے لحاظ سے اس شہرت کے پورے مستحق ہیں -

بعلبک کے آثار کا کسیقدر تفصیلي ذکر بیجا نہ ہوگا - یہ محض افسانۂ کہن کا اعادہ نہیں ہے بلکہ ان حالات کا تذکرہ ہے جو ڈاکٹر شیبیم اور پروفیسر پشٹین کي کوششوں سے روشني میں آئے ہیں اور جن سے عہد گذشتہ کے بہت سے اسرار و حوادث آشکارا ہوے ہیں -

اگر کام کرنے والوں کي تعریف بیجا نہیں تو ہم کہسکتے ہیں کہ ان علماے آثار نے دنیا کے ایک عظیم الشان اور پر اسرار شہر کي وہ خدمت انجام دي ہے' جو میوک نے بابل اور نینوا کي اور تلیمین نے ٹروي کیلیے کي تھي - مگر اسکے ساتھہ هي یہ بھي ظاہر کردینا چاہیے کہ یہ تمام خالص علمي کوششیں غیر علمي اغراض و مصالح کي آمیزش سے پاک نہیں ہیں' اور جہاں برلن کے عجائبخانہ کي گیلریاں قدیم سنگ تراشي کے بہترین نمونوں سے آراستہ ہو رہي ہیں' وہاں میسو پوٹیمیا میں جرمني کے نفوذ و اثر سیاسي کي بنیاد بھي تیار ہو رہي ہے !

* * *

ارض بابل کے یہ عجیب و غریب آثار جس جگہہ ملے ہیں وہ خود شہر بعلبک نہیں بلکہ ایک وادي ہے جو شہر سے جنوب کي طرف تھوڑے سے فاصلہ پر واقع ہے - یہ وادي سطح آب سے قریباً سو قدم بلند اور نہایت خوشنما مگر تنگ ہے - اسکا نام وادي للیانا ہے - خود شہر بعلبک دمشق و بیروت لائن سے شمال کي طرف دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے - جو لوگ ان آثار کو دیکھنا چاہتے ہیں انکو بیروت سے المعلقہ تک ریل پر اور المعلقہ سے آثار تک گاڑي پر جانا پڑتا ہے - گاڑي میں ایک اور کبھي دو گھنٹے صرف ہوتے ہیں -

یہاں کے قدیم بت پرست شوري بال (Bal) ' ہیلیاس (Helios) اور جو پیٹر (Jupiter عطارد) کي عبادت کیا کرتے تھے - جب عیسائیوں نے یہ ملک زیر نگیں کیے تو انہوں نے اس سر زمین کے ایک مشہور مندر کو درگاہ بنانے کے اسمیں خود بھي خداے جیہوواہ (Jehovah) کي پرستش شروع کردي' مگر بالآخر یہ عیسائي مسلمانوں کے ہاتھہ سے نکالے گئے' اور یہ مندر جو درگاہ بنایا گیا تھا' مسلمانوں نے اسے درگاہ سے ایک قلعہ بنادیا -

یہاں کي غاروں سے جو کتبے نکلے ہیں' گو ان سے بعلبک کي تاریخ پر روشني پڑتي ہے' مگر سچ یہ ہے کہ اس قدیم شہر کے متعلق ہماري معلومات نہایت محدود ہیں - اسکي وجہ یہ ہے کہ اولاً تو یہ شہر خود اسقدر قدیم ہے کہ قدرتاً اسکي تاریخ قدامت کي تاریکي میں گم ہے - ثانیاً وہ عرصہ تک غیر معلوم رہا' اسلیے با ایں ہمہ قدامت جسقدر حالات کا علم ممکن تھا وہ بھي معلوم نہ ہوسکے - چنانچہ یوناني اور رومي مصنف جنھوں نے قدیم دنیا کے اکثر حالات لکھے ہیں' انکا بعلبک کے متعلق بالکل خاموش ہیں -

قدیم مصنفوں میں صرف جان آف اینٹیاچ (John of Antioch) ایک شخص ہے جس نے بعلبک کا ذکر کیا ہے - لیکن اس نے جو حالات لکھے ہیں بیشتر حصہ صحیح نہیں -

جان ان کھنڈروں کو انٹونائنس پیاس (Antonius Pius.) کي طرف منسوب کرتا ہے' اور کہتا ہے کہ اس نے فینیقیا (Phoenicia) میں لبینس (Libanus) کے قریب ' ہیلیوپولس (Helipolis) میں یہ عظیم الشان مندر بنایا تھا اور دوسري صدي عیسوي کے آغاز تک دنیا کے عجائب و غرائب میں شمار کیا جاتا تھا - لیکن بعلبک کے متعلق جو دوسرے ذرائع معلومات ہیں ان سے اسکي تکذیب ہوتي ہے -

کتبوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رومیوں نے مسیح کے بعد پہلي صدي میں یہ مندر بنانا شروع کیا تھا - اسکي تائید میچ الوف (Miche Alouf) کي تحریرے بھي ہوتي ہے جو خود بعلبک کا رہنے والا تھا' اور جس نے ان تمام تحریروں کے مطالعہ میں بڑا وقت صرف کیا ہے جنکا تعلق اسکے وطن کي تاریخ سے تھا -

بیشک مشرقي مصنفوں نے بعلبک کا ذکر کیا ہے مگر انکي تمامتر تحریروں کا آغاز اسوقت سے ہوتا ہے جب کہ عربوں نے اسپر فوج کشي کي تھي - اسلیے ان تحریروں سے بھي بعلبک کي قدیم تاریخ پر روشني نہیں پڑتي -

علامۂ بلاذري' طبري' ابو حنیفہ دینوري' یعقوبي' یہ تمام مشہور مورخین عرب بعلبک کا ذکر کرتے ہیں مگر اسکے تفصیلي حالات سے خاموش ہیں - معجم البلدان حموي ایک بہترین اور جامع و مفصل کتاب ہے مگر قدیمي حالات اس نے بھي نہیں لکھے - متاخرین میں قزویني نے کسي قدر اشارے کیے ہیں مگر وہ نا تمام ہیں - ہم نے اسي غرض سے ان تمام کتابوں پر نظر ڈال لي ہے -

* * *

بعلبک ایک بہت بڑا تجارتي شہر تھا - اسکي تجارتي اهمیت کا اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ سقوط دمشق کے بعد جب مسلمانوں نے اس کا محاصرہ کیا' تو انہوں نے ایک قافلے کو گرفتار کیا جسکے پاس ریشم' شکر' اور دیگر سامانوں کي دو سو گٹھڑیاں تھیں -

شہر کے فدیہ میں دو ہزار اونس سونا' چار ہزار اونس چاندي' دو ہزار حلہ ھاے حریر' اور مدافعین کے پاس جس قدر اسلحہ تھے' انکے علاوہ دو ہزار تلواریں بھي دي گئي تھیں !

اس سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہ شہر کسقدر دولتمند تھا ؟ بہت سے سیاحوں کو شکایت ہے کہ بعلبک کے آثار انہیں کچھہ عجب پریشان کن اور مغالطہ انگیز معلوم ہوے' مگر اسکي وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ان کھنڈروں کو صرف دور سے دیکھا - اگر وہ خود ان میں آکے کھڑے ہوتے' اور ضخیم ستونوں' حاشیہ پر عدیم المثل پچکاري والے سنگ مرمر کے دروازوں' کھڑکیوں اور کانوں وغیرہ کو دیکھتے تو پریشان کن اور مغالطہ انگیز کے بدلے انکي زبان پر حیرت انگیز و انہماک طلب الفاظ ہوتے !

(البقیۃ تتلي)

هند سے لیکر تمام دنیاے متمدن میں پھیلا دیا - اسی لیے عرب ان علامات اعداد کو " ارقام هندیه " اور اهل یورپ " ارقام عربیه " کہتے هیں -

ان ارقام عددی اهل هند کا کوئی خاص شخص موجد نہیں ہے بلکہ صدیوں کی تدریجی ترقی اور سیکڑوں اشخاص کے طویل غور و فکر کے بعد کامیابی هوئی ہے - اهل هند دسویں صدی کے قریب ایسے ارقام عددی لکھتے تھے جنکا حال همیں کچھہ معلوم نہیں لیکن بعد کے ارقام عددی سے وہ مختلف ضرور تھے - علماے آثار کو هندوستان میں ایک قدیم کتابہ ملا ہے جو تیسری صدی قبل مسیح کا لکھا هوا ہے - اسمیں جو ارقام عددی منقوش هیں ' وہ بھی هندوستان کے مشہور ارقام عددی سے بالکل مختلف هیں - پونا کے قریب نانا گھاٹ کے غار میں ایک دوسرا کتابہ پایا گیا ہے جو دوسری صدی قبل مسیح کا ہے - اسمیں جو ارقام منقوش هیں ' وہ بھی مشہور ارقام کے مطابق نہیں هیں -

* * *

اب تک جو مختلف ارقام وضع کیے گئے تھے ' ان سب میں سب سے بڑی دقت اور کمی یہ تھی کہ انمیں اعداد کی زیادت و نقص قیمت ' مراتب کتابت پر مبنی نہ تھی ' بلکہ هر ایک کے لیے ایک خاص علامت وضع کرنی پڑتی تھی ' اسلیے نہایت کثیر علامات کی ضرورت هوتی تھی - آج همارے پاس صرف نو ارقام عددی هیں جن سے بتقدیم و تاخیر مراتب هم هر عدد کو لکھہ سکتے هیں - اگر انکو مرتبۂ اول (ایکائی) میں لکھیں تو ۲ - ۱۰ اگر اسیکو مرتبہ ثانیہ (دهائی) میں لکھیں تو ۲۰ ' اور اگر مرتبۂ ثالثہ (سیکڑا) میں لکھیں تو ۳۰۰ اور اگر مرتبہ رابعہ (هزار) میں لکھیں تو ۳۰۰۰ پڑھا جائیگا -

دیکھو ایک هی رقم بتقدیم و تاخیر مراتب کسطرح قیمت بدل دیتی ہے ؟ لیکن ایام قدیم میں یہہ ممکن نہ تھا ' اسلیے هر عدد کیلیے نئی علامت کی حاجت تھی - اس منزل کا سب سے پہلا قدم یہہ تھا کہ عہد قدیم میں بابل ' چین ' اور هندوستان میں جدول عددی کا استعمال شروع هوا ' اور یہاں سے یونانیوں اور رومانیوں میں اسکی اشاعت هوئی ' پھر انکے ذریعہ تمام یورپ میں پھیلا اور اواخر قرون وسطی تک باقی رہا - چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ انگلینڈ کے خزانۂ شاهی کا خزینہ دار بارھویں صدی عیسوی میں اسی طریق حساب سے مدد لیتا تھا ' اور اب تک اسکا استعمال روس میں باقی ہے -

* * *

جدول عددی کا قاعدہ یہ ہے کہ دهائی ' سیکڑا ' هزار ' جس قیمت کے اعداد لکھنے هوں ' اونہی تعداد کے مطابق ایک جدول بنا لی جاے اور اوسمیں اعداد حسب مرتبہ لکھدیے جائیں - مثلاً هماری جدول میں چار خانے هیں - اگر خانۂ اول میں هم نے ۲ لکھے تو وہ ۲ هوگا - اوسکو اگر هم دوسرے خانہ میں لکھدیں تو ۲۰ هوجائیگا ' تیسرے خانہ میں اگر اوسکو جگہ دیجاے تو ۲۰۰ هوگا ' اور اگر آخری خانہ میں لکھا گیا تو ۲۰۰۰ سمجھا جائیگا - اس طریق کتابت سے یہ مسئلہ پیدا هوگیا کہ کیونکر چند اعداد کے ذریعہ اختلاف مراتب سے اختلاف قیمت پیدا کیا جاے ؟

هم نے اس تمثیل میں دس کو معیار ترقی عدد قرار دیا ہے حالانکہ هر زمانہ میں اور هر قوم میں موجودہ متفقہ طریق حساب کیطرح دس معیار عدد نہ تھا ' اسلیے اس جدول میں مرتبہ کی تبدیلی سے قیمت میں اوسیقدر اضافہ هوگا ' جسقدر معیار عدد هوگا - مثلاً اگر پانچ کو هم معیار قرار دیں تو دوسرے خانہ میں جب هم کوئی عدد لکھینگے تو پہلے خانہ سے صرف پنج گونہ قیمت بڑھیگی -

تعین معیار عدد کی نسبت اقوام میں مختلف عادتیں جاری رهی هیں - اهل بابل کے هاں (۶۰) معیار عدد تھا - بعض افریقی قبائل کے نزدیک (۹) معیار عدد ہے - شاید بعض اهالی جزیرۂ نیوزیلینڈ میں اس غرض کیلیے (۱۱) کا عدد ہے - یورپ میں درجن (Dozen) کا استعمال عجب نہیں جو اسی بات کیطرف اشارہ هو کہ وهاں پہلے (۱۲) معیار عدد تھا - اس عقیدہ کی تعلیل کہ انسان نے زیادہ تر (۱۰) هی کو کیوں معیار عدد قرار دیا ؟ اس سے بہتر نہیں هوسکتی کہ پہلے انگلیوں کے اشارہ سے اعداد کا کام لیا جاتا تھا جسطرح ابتک لیا جاتا ہے ' اس بنا پر ۱۰ کا عدد جو دونوں هاتھوں کی انگلیوں کی مجموعی تعداد ہے طبیعی طور پر معیار عدد قرار پایا - ۵ جو اوسکا نصف ہے وہ صرف ایک هاتھہ کی انگلیوں کی تعداد ہے ' اور ۲۰ جو ۱۰ کا دونا ہے وہ دونوں هاتھہ اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کا مجموعہ ہے ' اور اسکے شواهد گذشتہ اقوام کی تاریخ میں مذکور هیں -

عرب کے ملک تدمر میں بیس بیس کر کے گنا جاتا تھا - سریانی قوم بھی قبل اسلام اسیطرح گنتی تھی ' امریکا وسطی کے بعض قبائل اب تک ۲۰ کو عدد انتہائی قرار دیتے هیں - فرنچ زبان میں اب تک اس عہد کا بقیہ اثر موجود ہے - ۸ کیلیے اس زبان میں جو لفظ ہے ' وہ ان الفاظ سے مرکب ہے جنکا مفہوم (چار بیس) ہے -

یونانیوں نے ایک سے دس تک کیلیے اور اسکے بعد ۲۰ - ۳۰ وغیرہ مرکب دهائیوں کیلیے خاص الفاظ وضع کیے تھے - انکے علاوہ اور اعداد ترکیبی مثلاً ۳۲ ' ۳۳ ' کو دهائیوں پر اعداد مفردہ کے اضافہ سے بذریعہ عطف بناتے تھے ' مثلاً دو اور تیس ' تین اور تیس - رومانیوں کا بھی یہی طریقہ ہے - لیکن اهل هند نے اسپر قناعت نکی ' اور سلسلۂ اعداد کو اسقدر ترقی دی کہ هزار ' لاکھہ ' کرور ' اور ارب تک پہونچ گیا -

* * *

گو اب تک " اعداد عشری " یعنی اوس طریق عدد کو جسمیں دس معیار عدد هو ' اس حد تک ترقی هوچکی تھی ' لیکن طریق کتابت میں رموز و علامات عدد حد کمال تک نہیں پہونچے تھے - " جدول عددی " کا جو طریقہ رائج تھا ' وہ گو اور طرق قدیمہ سے سہل و آسان تھا ' تاهم انسان کی راحت پسندی اس سے سہل تر طریقہ کی طالب تھی - جدول عددی کے ذریعہ یہ مشکل تو حل هو چکی تھی کہ صرف چند ارقام اعداد کے ذریعہ بتقدیم و تاخیر مراتب ' قیمت اعداد میں کیونکر کمی و بیشی ممکن ہے ' لیکن بڑی مشکل یہ تھی کہ خالی مرتبہ کیلیے سادہ خانہ چھوڑ دینا پڑتا تھا ' مثلاً اگر هم ۵۰۲ لکھنا چاهتے ' تو خانۂ اول میں ۲ ' خانۂ دوم سادہ ' اور خانۂ سوم میں ۵ لکھنا پڑتا ' لیکن بغرض تسہیل و آسانی اگر هم جدول سے سبکدوشی حاصل کرنا چاهیں تو یہی عدد یعنی (۵۰۲) بالکل ۵۲ کے ساتھہ ملتبس هو جاتا تھا - علماے هند قدیم نے اس دقت کو صرف ایک جنبش قلم سے رفع کردیا ' یعنی صفر کا طریقہ وضع کیا جو نہایت آسانی سے خالی مرتبۂ سادہ کی جگہ بنا دیا جاتا ہے - اس سے پہلا التباس و اشتباہ بالکل مرتفع هو گیا -

اصل سنسکرت زبان میں صفر کیلیے ' لفظ " سُنّا " ہے جسکے معنی " خالی " کے هیں - عربوں نے جب اس طریق کتابت عدد کو اهل هند سے لیا تو " سنا " کی جگہہ اوسکے هم معنی لفظ " صفر " کا استعمال کیا - عربوں کے ذریعہ جب یہہ طریقہ

تاریخ تکمیل علم الارقام

خلاصۂ مضمون پروفیسر ایڈ منڈ ٹرنر شکاگو یونیورسٹی

انسان پر علم کے جو بے انتہا احسانات ہیں اونمیں ایک عظیم الشان احسان یہ بھی ہے کہ موہبت و توفیق الہی نے اسکو علم الارقام یا علم الاعداد و شمار کا فہم عنایت کیا - دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں جو عدد و شمار سے خالی ہو - کیا دنیا کی آبادیاں ' دنیا کی اقلیمیں ' دنیا کی دولت ' ان میں کوئی چیز بھی ایسی ہے جسکا اظہار بغیر عدد و شمار کیا جاسکے ؟ اس عظیم الشان تجربۂ انسانی کی اگر حقیقی عظمت و منزلت کا تصور کرنا چاہتے ہو تو ایک لحظہ کے لیے فرض کرلو کہ یہ علم اوراق عالم سے معدوم ہوگیا -

اگر ایسا ہوا تو پھر کیا ہوگا ؟ غریب اپنے مزدوری کے پیسوں کا ' امرا اپنے روپیوں کا ' کمپنیاں اپنے سامان کا ' بنکر اپنے لین دین کا ' جنرل اپنے سپاہیوں کا ' اور حکومتیں اپنی مالیات کا حساب بھول جائینگی - دنیا میں کوئی ہستی ایسی نہوگی جو اشیاے مملوکہ کا صحیح علم محفوظ رکھہ سکیگی !!

اگر دنیا کی تاریخ کا وہ دن عجیب ہوگا جسمیں اظہار ما فی الضمیر کیلیے پہلا موضوع لفظ اوسکی زبان سے نکلا ہوگا ' تو اوسکا دوسرا عجیب دن وہ ہوگا جب اشیاے عالم کی تعداد و مقدار کیلیے وہ کوئی اصطلاح وضع کرسکا -

یہ اصطلاحات و علامات جن سے موجودات عالم کی تعداد و مقدار ظاہر ہو سکتی ہے ' کیونکر پیدا ہوے ؟ بتدریج انمیں کیونکر ترقی ہوئی ؟ یہ موجودہ سہل طریقہ اعداد و ارقام کیونکر مدون ہوا ؟ اس مضمون میں انہی سوالات کو حل کیا گیا ہے -

* * *

بچہ جب آنکھ کھولکر ایک شے سے دوسری شے کا امتیاز شروع کرتا ہے ' اوسیوقت سے وہ درحقیقت اعداد کا بھی استعمال شروع کردیتا ہے ' اور سمجھتا ہے کہ ایک شے یہ ہے ' ایک یہ ہے ' اور ایک یہ ہے - اس بنا پر سب سے پہلی چیز جو سلسلۂ اعداد میں انسان کو ملی ' وہ " ایک " ہے - آگے بڑھکر جب اوسنے ایک سے زائد اعداد کی ضرورت محسوس کی تو بجز اسکے اور کچھہ نہ کرسکا کہ ایک کو چند اکائیوں کا مجموعہ سمجھے - مثلاً ۱ - ۱۱ ۱۱۱ ' اسی بنا پر آج تک وحشی اور غیر متمدن اقوام عدد کثیر کو ہمیشہ اعداد صغار میں تحلیل و تقسیم کرکے سمجھتی ہیں - مثلاً وہ پانچ نہیں جانتی ہیں لیکن تین اور دو کا مجموعہ سمجھہ جاتی ہیں -

اس زمانہ میں بھی وحشت کا بقیہ اثر یہ موجود ہے کہ جاہل اشخاص سو کو پانچ بیس یا چار پچیس سے تعبیر کرتے ہیں -

لیکن حاجات انسانی نے جب اس سے بھی زیادہ ترقی کی تو ضرورت محسوس ہوئی کہ اظہار اعداد و شمار کیلیے انہی اصول ابتدائیہ پر اصطلاحات و اشارات وضع کرے ' لیکن اسکے لیے سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ " اعداد و شمار " کسی خاص انسان ' حیوان ' یا اور اشیاء کیلیے مخصوص نہیں تھے بلکہ اونکا تعلق دنیا کی ایک ایک شے اور ایک ایک ذرہ سے تھا ' اسلیے وضع حروف و خطوط کا وہ اولین قاعدہ کہ ہر شے کے اظہار کے لیے اوسکی صورت و شکل کی رسم و تصویر بنا دیجاے ' کافی نہ تھا ' اسلیے جسطرح اعداد کا تصور اکائیوں کے مجموعہ سے ذہن نشیں ہوا تھا ' اسیطرح اونکے لیے وضع علامات و اشارات میں بھی انہی رموز و کنایات کی مطابقت اختیار کی گئی - ایک کے لیے ایک لکیر ' دو کے لیے دو لکیریں ' تین کیلیے تین لکیریں ' و قس علی ذلک -

لیکن چین اور ہندوستان نے کہ علم الاعداد کا گہوارۂ اولین ہیں ' اسکے لیے مختلف طرق اختیار کیے - چین نے خطوط اعداد عرضی اختیار کیے مثلاً — ' = ' ≡ ' وغیرہ اور ہندوستان نے اور اسکے بعد رومان نے طولی خطوط ' جو اب تک یورپ میں مستعمل ہیں ' مثلاً I ' II ' III ' وغیرہ - لیکن ظاہر ہے کہ اعداد کبیرہ کے اظہار کے لیے یہ طریقہ کسقدر مشکل اور صعب تھا ' مثلاً اگر ہم دس کا اظہار کرنا چاہتے تو دس خطوط اور پچاس کیلیے پچاس خطوط یکے بعد دیگرے لکھنے پڑتے ' اسیطرح ہم جسقدر عدد میں اضافہ کرتے اوسیقدر ہمکو خطوط میں بھی اضافہ کرنا پڑتا ' اسلیے اعداد کبیرہ کیلیے بعد کو خاص علامات کے وضع کرنے کی ضرورت ہوئی - چنانچہ اہل ہند نے چار کیلیے دو متقاطع خطوط کی علامت وضع کی ' جسمیں اسکے چار گوشے چار عددوں کیطرف اشارہ کر رہے ہیں اور جو رومن رسم الخط کے حرف اکس (X) سے مشابہ ہے -

عبرانی اور یونانی قوموں نے اعداد کیلیے بجاے مستقل علامات کے وضع کرنے کے حروف مفردہ سے جو پہلے وضع ہوچکے تھے ' کام لیا - حرف اول سے ۱ - حرف دوم سے ۲ - حرف سوم سے ۳ - کی طرف اشارہ کرتے تھے ' تا حرف دہم جو ۱۰ پر دلالت کرتا تھا - اسکے بعد یہ ترتیب حرف یازدہم ۲۰ ' حرف دوازدہم ۳۰ - و علی ہذ القیاس ہوجاتی ' تا آنکہ انیسواں حرف ۱۰۰ پر ختم ہوجاتا تھا ' اور بعد کا حرف سو سو عدد کا اضافہ کرتے اٹھائیسواں حرف ہزار پر ختم کردیتے تھے - حرف کی داہنی طرف ایک چھوٹا سا ضمہ (') بنا دیتے تھے جو یہ ظاہر کرتا تھا کہ یہ حروف تہجی نہیں ہیں -

رومانیوں نے عبرانیوں اور یونانیوں کے بعد اعداد نویسی کا ایک اور طریقہ وضع کیا جو بعض حیثیتوں سے عبرانیوں اور یونانیوں کے طریق اعداد نویسی سے سہل تھا ' یعنی خطوط طولی موافق قیمت اعداد قائم رکھتے I, II, III, IIII ' اور پھر اسی طرح نو تک ایک ایک خط کے اضافہ کے ساتھہ اعداد بڑھتے جاتے تھے - نو میں نو خطوط اسی طرح متصل ہوتے - دس میں نو خطوط طولی کھینچکر ایک عرضی خط سے اوسکو کاٹدیتے تھے -

اسکے بعد اونہوں نے ترقی کی - یہ خطوط صرف چار تک باقی رکھے اور پانچ اور دس کیلیے دو جدید علامتیں وضع کیں - پانچ کیلیے جو علامت بنائی وہ عربی کے سات (۷) کے مشابہ ہے ' اور جسکی صورت یہ ہے (V) دس کی علامت دو متقاطع خط (X) قرار دیے اور اس طریقہ سے دس تک کے اعداد کامل ہوگئے - بیس کیلیے دس کی دو علامتیں ' تیس کیلیے تین ' چالیس کیلیے چار بنائیں ' اسکے بعد پچاس کی علامت حرف (L) ' سو کی حرف (C) ' پانچ سو کی حرف (D) ' اور ہزار کی حرف (M) وضع کی - درمیانی اعداد کا انہیں علامات کے اضافہ و حذف سے کام لیا -

* * *

اس عقدۂ علمی کے حل و کشایش کیلیے یہ مغرب کی کوششیں تھیں ' لیکن قدرت نے اسکے حل و کشایش کا حقیقی مجد و شرف مشرق کیلیے مقدر کردیا تھا - اہل بابل اس فن میں مہارت رکھتے تھے ' چینیوں نے ایک خاص طریق کتابت عدد وضع کیا جو ارنہیں تک محدود رہا اور اب تک اوسکا استعمال اونمیں شائع ہے - اسکے بعد اہل ہند نے اعداد و ارقام کی علامتیں مقرر کیں اور بتدریج اونکو ترقی دیتے رہے - یہاں تک کہ عربوں نے اس فن کو اہل

ایــام هفتـــه کی حقیقت

اوقــات کي سب سے بڑي مــدت ســال هے ' پهر سال کو هــم مهینوں پر ' مهینوں کو دنوں پر ' اور دنوں کو گهنٹوں ' منٹوں ' اور سکنڈوں پر تقسیم کرتے هیں - دن کي تمام اقسام کي حقیقت ' آفتاب و ماهتاب کي حرکت سے اونکا تعلق ' اور حرکت کي مختلف مقداروں کي حیثیت سے ارنکي مختلف تقسیمات ' یه تمام باتیں واضح اور ظاهر هیں -

لیکن هم مهینه میں چند غیر مساوي تقسیم هفتوں کي کیوں کردیتے هیں جو هر مهینه میں چند سال اور چند ایام کي کسر کے ساتهه واقع هوتے هیں؟

حقیقت یه هے که جس طرح سال باره حصوں پر منقسم هے جن میں سے هر حصے کا نام مهینه هے ' اسي طرح مهینه بهي متعدد حصص متساوي پر منقسم تها -

افریقه کے مختلف قبائل کے نزدیک ایام هفته کي تعداد مختلف هے - بعض قبائل میں تین تین دن کا هفته هوتا هے ' بعضوں کے یہاں چار چار دن کا اور بعضوں کے نزدیک پانچ دن کا - اس اختلاف کا اصلي سبب یه هے که ارنکے هاں دیہاتوں میں اور خیموں کي آبادیوں میں مختلف عادات و رسوم قدیمه کي حیثیت سے هر تیسرے یا چوتهے یا پانچویں دن بازار لگتا هے ' اس بنا پر ارنکے نزدیک هفته کا پہلا دن وهي هوتا هے جو بازار کا دن هوتا هے - کانگو میں مهینه همیشه ۲۸ دن کا هوتا هے ' اور ان ۲۸ ایام کو برابر حصوں پر تقسیم کرکے چار چار دن کا ایک هفته فرض کرتے هیں - باشندگان ایبو کا بهي اسي پر عمل هے -

شرقي افریقه کے بعض مقامات میں ایک مهینه کو دس دس دن کے تین هفتوں پر تقسیم کرتے هیں - اهل یونان بهي تیس دن کا ایک مهینه فرض کرکے دس دس دن کے تین هفتے کردیتے تهے - اهل جاوه عربوں کے اختلاط سے پہلے مهینه کو ۲ هفتوں پر تقسیم کرتے تهے ' اور هر هفته کو پانچ پانچ دن پر -

لیکن ایک زمانۂ بعید سے اکثر دنیاے معلوم و متمدن میں هفته سات روز کا قــرار دیا گیا هے اور دوامــاً اسي پر عمل هے ' لیکن غور کرنا چاهیے که هفته کے سات دن کیوں مقرر کیے گئے ؟

توراة کے سفر تکوین سے ظاهر هوتا هے که حضرت موسی کے عهد میں هفته سات هي دن کا هوتا تها - یهود نے کہاں سے یه سیکها ؟ کلدانیوں سے جو قدیم اقوام میں سب سے پہلے ستاره بین تهے -

انسان نے سب سے پہلے جب آسمان کي طرف نظر اٹهائي تو اوسنے دیکها که ایک ستاره جسکو هم چاند کہتے هیں ' ایک وقت معین پر طلوع هوتا هے - رفته رفته ۱۴ روز میں وه بڑهکر کامــل هوجاتا هے - اسکے بعد گهٹنا شروع هوتا هے اور ۲۸ دن کے بعد عموماً بالکل غروب جا تا هے - اس بنا پر اسنے مهینه کے چوده چوده دن کے دو ٹکڑے کیے ' اور پهران دونوں کے بهي دو برابر ٹکڑے کرڈالے اسطرح مهینه کے چار ٹکڑے کرکے سات سات دن کے ایک ایک ٹکڑے کا نام " هفته " رکها -

کلدانیوں میں ان ایام هفته کے جو نام تهے ' وه وهي نام هیں جو سیارات سبعه کے هیں - اس سے ظاهر هوتا هے که ارنہوں نے هفتوں کے سات دنوں کا تعین سیارات سبعه کي مناسبت سے کیا تها -

لیکن اس نظریه کے تسلیم کرنے سے ایک دوسري مشکل پیدا هوتي هے - اس سے لازم آتا هے که ایام هفتــه کے ناموں کي ترتیب سات ستاروں کي ترتیب پر هوني چاهیے - حالانکه ان دونوں کي ترتیب میں بهت فرق هے :

(۱) ترتیب سیارات سبعه : یعني زحل ' مشتري ' مریخ ' شمس ' زهره ' عطارد ' قمر -

(۲) ترتیب ایام سبعه : زحل ' شمس ' قمر ' مریخ ' عطارد ' مشتري ' زهره -

ایک مــدت تــک یــه اعــتراض نا قابل جواب تها ' لیکن اب اکتشاف آثار نے ایک کلداني کتابه کے ذریعه واضح کیاهے که کلداني دن کے هر گهنٹه کو ایک ایک سیاره کي طرف منسوب کرتے تهے اور هر دن کا وهي نام رکهتے تهے ' جو اوس دن کے پہلے گهنٹه کے سیاره کا هوتا تها - اس نظام کو کبهي کي بنا پر دن کے ۱ - ۸ - ۱۵ - ۲۲ - زحــل کے گهنٹے هونگے ' ۲ - ۹ - ۱۶ - مشتري کے ' ۳ - ۱۰ - ۱۷ - ۲۴ - مریخ کے ' اور ۴ - ۱۱ - ۱۸ ، اور دوسرے دن کا پہلا گهنٹه شمس کا - اسي طرح علی ترتیب الایام تیسرے دن کا پہلا گهنٹه عطارد ' چهٹے دن کا پہلا گهنٹه مشتري ' اور ساتویں دن کا پہلا گهنٹه زهره هوگا -

اهل هند جو قدیم ستاره بین اقوام میں داخل هیں ' ارنکے هاں بهي ایام هفته کي تقسیم اسي اصول پر هے -

جن اشخاص کو قــدیم فن جوتش اور نجوم سے واقفیت هے وه اُن نقشوں اور جدولوں پر نظر ڈالیں جو اب تک احکام سعد و نحس نجومي کے استخراج کیلیے لوگ استعمال کرتے هیں - ان میں هر دن کے چوبیس گهنٹوں کو مختلف تقسیموں سے مختلف ستاروں میں منقسم کردیا هے - یه تمام چیزیں اُسي کلداني علم کواکب سے ماخوذ هیں جو مسیحي اقــوام شام کے ذریعه اسلام میں ترجمه هوکر شائع هوئي تهیں -

ممالک عثمــانیـه اور نصـــرانیت

یوناني اخبار نیولوگوس کے اڈیٹر نے اس موضوع پر ایک رساله لکها هے که سلطنت عثمانیه میں نصراني جماعتوں کو حقوق حاصل هیں - تمهیداً دیگر خلفاے اسلام کے عهود و حقوق کو بیان کیا هے ' جسمیں حضرت عمر کے اوس عهد کا بهي ذکر هے جو ارنہوں نے فتح بیت المقدس کے وقت نصراني بطریق صفر دنیوس سے کیا تها -

رساله میں تاریخي طور سے دکهایا گیا هے که ترکوں کا طرز عمل نصاری کے ساتهه همیشه کسقدر منصفانه رها هے ؟ منجمله ارن واقعات متعدده کے جنکا صاحب رساله نے تذکره کیا هے ' عالي پاشا کي اوس رپورٹ کا بهي ایک فقره هے جو اوسنے سنه ۱۸۶۶ میں دول عظمی کے سامنے پیش کي تهي -

پٹریارک (بطریق) کا عهده ارن متعدد حقوق تمدني و دیني پر اسدرجه مشتمل هے که یه کہنا ممکن هے که تمدني قوت کے علاوه جسکي حکومت اسلامیه مالک هے ' نصاری کے تمام امور ' ارنکے فیصلۂ مقدمات ' ارنکے حالات کي نگراني وغیره اور انکے هر طرح کے معاملات خود نصاری هي کے هاتهه میں هیں - حکومت اسلامیه کو ارن سے کوئي تعرض نہیں -

کاش مسلمانوں کو بهي حکومت نصرانیه کي تاریخ میں اس قسم کے فقروں کے لکهنے کا موقع ملتا !

مادي اور لا ادري

موجوده متعدد فلسفي فرقوں میں مادي اور لا ادري ' یه دو فرقے بهي هیں جنکا نام اکثر همارے مذهبي لٹریچر میں لیاگیا هے لیکن ان کي حقیقت سے عام طور پر ناظرین کو واقفیت نہیں هے -

یورپ میں رائج ہوا تو " صفر " کو اپنی زبان میں بعینہ سائیفر Cipher بنا دیا جو اب تک مختلف صورتوں میں یورپ کی زبانوں میں مستعمل ہے ' لیکن عرب صفر کو بصورت نقطہ (•) لکھتے ہیں اور اہل ہند و یورپ بصورت دائرہ (0) لکھتے ہیں - قدیم قدیم عہد جسمیں صفر بصورت دائرہ لکھا ہوا ملا ہے' سنہ ۸۰۷۹ ع ہے '

* * *

یہ ارقام عددی یورپ میں کیونکر اور کب پہونچے ؟ یہہ مسلم ہے کہ عربوں نے اہل ہند سے یہ ارقام اخذ کیے کیونکہ انکے ہاں ان ارقام کا نام " ارقام ہندیہ " ہے - نویں صدی مسیحی میں بغداد میں علماے ریاضی انہیں ارقام کا استعمال کرتے تھے - اندلس کے عربوں میں ارقام ہندیہ کے جو اشکال رائج تھے ' وہ اشکال بغدادی سے کسیقدر مختلف تھے - انکا نام اندلس میں " ارقام الغبار " تھا - مسلمانوں نے ان ارقام کو اپنے تمام حدود اثر میں پھیلایا ' اور جہاں جہاں انکی حکومت یا تجارت پہونچی یہ ارقام انکے ساتھہ ساتھہ تھے -

* * *

بعض علماے یورپ کا دعوی ہے کہ عربوں سے پہلے جنوبی یورپ میں ارقام رائج تھے اور اسکی دلیل علم ہندسہ کی ایک کتاب کا ایک قلمی نسخہ ہے جو چھٹی صدی عیسوی میں تصنیف ہوئی تھی - اس کتاب میں انہیں ارقام کا استعمال ہے - اگرچہ وہ تصنیف چھٹی صدی کی ہے لیکن چونکہ یہہ نسخہ گیارھویں صدی کا لکھا ہوا ہے اسلیے تحقیق یہہ ہے کہ ناقل نے قدیم ارقام کی جگہ ان ارقام کو جو اوسکے زمانہ میں شائع ہو چکے تھے ' لکھدیا ' تاہم اس نسخہ سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ عربوں سے اہل یورپ میں گیارھویں صدی سے پہلے ان ارقام کا رواج ہو چکا تھا -

پوپ سلوسٹر ثانی جب اندلس کے عربوں سے تحصیل علوم و فنون کے بعد یورپ واپس آیا تو اوسنے اندلس کے ارقام غبار پر ایک مختصر رسالہ لکھا ' مگر اوسمیں صفر کا ذکر نہیں ہے - بارھویں صدی میں یہ ارقام باختلاط ارقام یونانی و رومانی ' مختلف ممالک و طبقات یورپ میں بے قاعدہ طور پر پھیل رہے تھے کہ تیرھویں صدی کے اوائل میں اٹلی کے مشہور ریاضی داں لیونارڈو فیبوناتشی نے سنہ ۱۲۰۲ میں علم حساب میں ایک کتاب لکھی جسمیں ارقام ہندیہ کی تشریح کی - لیونا رڈو کے بعد جان ساکرز بوسکرو پیدا ہوا ' جسنے ارقام ہندیہ کے طریق استعمال کی لیورناڈو سے زیادہ تشریح و توضیح کی -

یوحنا پہلا شخص ہے جسنے ان ارقام کا نام " ارقام عربیہ " رکھا -

اوجر شاہ سسلی جسکے مسلمانوں سے بہت تعلقات تھے' اسکے عہد کے چند سکے برآمد ہوئے ہیں جن پر انہیں ارقام میں سنہ ۱۱۳۸ کی تاریخ ثبت ہے - بعض اور مقامات میں بھی چند اور سکے ملے ہیں جنمیں ایک اٹالین ہے اور اوس پر سنہ ۱۳۹۰ منقوش ہے - ایک دوسرا فرنچ سکہ ہے جسپر ۱۴۸۵ کی تاریخ لکھی ہوئی ہے - جزیرۂ برطانیہ میں بھی دو سکے پائے گئے ہیں' ایک اسکاٹ لینڈ کا ہے - اسکی تاریخ ۱۵۳۸ع ہے - دوسرا انگلینڈ کا ہے جسکی تاریخ ضرب ۱۵۵۱ ہے - ان تمام سکوں کے سنین انہی ارقام ہندیہ یا عربیۃ میں منقوش ہیں - فرانس میں ایک قلمی کتاب سنہ ۱۲۷۵ع سے محفوظ ہے - اسمیں ان ارقام ہندیہ پر ایک مقالہ موجود ہے - جرمنی میں فیرونی کی دو لوحیں ملی ہیں ' جن میں اول پر سنہ ۱۳۷۱ اور دوسرے پر سنہ ۱۳۹۸ منقوش ہے -

(ملاحظات)

پروفیسر موصوف کے اس مضمون کے متعلق ہمکو چند باتیں کہنی ہیں :

(۱) حساب جمل جسکا پروفیسر موصوف نے تذکرہ کیا ہے' وہی چیز ہے جو مسلمانوں کے پاس بصورت حروف ابجد موجود ہے ' اور جسکو مسلمان علماے ریاضی نے درجات و دقائق و ثوانی کی تعیین میں ' اور علماے جغرافیہ نے طول و عرض بلد کے ذکر میں استعمال کیا ہے ' اور پھر شعراے متاخرین اوس سے مادہ ہاے تاریخ نکالتے ہیں -

(۲) مسلمان ان ارقام کو ارقام ہندیہ ضرور کہتے ہیں لیکن تاریخ کی جہانتک شہادت ہے مسلمان اولاً ارقام کو الفاظ کی صورت میں لکھتے تھے - مثلاً ایک' دو' چار - ابتداے فتوحات سے تا عہد عبد الملک تمام صوبوں کے حسابات خود ان صوبوں کے طریق ارقام کے موافق لکھے جاتے تھے - مصر کا حساب قبطی میں ' شام کا رومی میں ' عمان و ایران کا فارسی میں - عبد الملک کے عہد حکومت میں دفتر حساب ایک فارسی الاصل مسلمان صالح بن عبد الرحمن نے عربی میں منتقل کیا ' اسلیے قرین قیاس یہ ہے کہ ارقام ہندیہ عربی میں فارسی کی راہ سے آئے ہیں ' کیونکہ ہندوستان سے عربوں کا علمی تعلق عہد منصور عباسی سے شروع ہوتا ہے -

(۳) موجودہ مستعمل ارقام عربیہ موجودہ یوروپین ارقام سے مختلف ہیں ' اسلیے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ موجودہ ارقام عربیہ مختلف زبانوں میں مختلف طریقوں سے لکھے جاتے تھے - وہ طریق ارقام عربیہ جو اہل یورپ میں پھیلا ' محض ابتدائی نقش ہے - ایک شاعر نے ان علامات و ارقام کو چند شعروں میں جمع کر دیا ہے جن سے مناسبت و مشابہت ارقام عرب و ارقام یورپ ظاہر ہوگی :

الف و حاء ثم حج بعدہ * عین و بعد العین عو ترسم
هاء و بعد الهاء شکل ظاہر * یبدو لہ لمحتاف الا مو یرقم
صفران ثامنها وقت ضما معاً * والواو تاسعها بذلک تختم

اب ان دونوں علامات کا مقابلہ کرو :

(عربی قدیم)	ا	ح	حج	ع	عو	ه	٨	8	و
(موجودہ عربی)	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۷	۹
(یوروپین)	1	2	3	4	5	6	7	8	9

(ملخص و مقتبس از المقتطف)

ما كان صلاتهم التي يزعمون انها يدرم (؟) بها عنهم الا مكاء و تصدية (۱)

صلاۃ (نماز) جس كي نسبت مشركين عرب كا زعم تها كه يهي عبادت أن كے كام آئيگي اور أن كے ليے اجر و ثواب كا باعث هوگي ' وہ صرف تالي بجانا اور سيٹي ديفا تهي (۱)

اسلام نے اس غير مهذب طريقه كي اصلاح كي ' اس كو مذموم بتايا ' نماز كي ايک خاص هيئت مقرر كردي ' اور ايسي مقرر كردي جو انساني اخلاق ملكوتي كي ترقي كا بهترين ذريعه هوسكتي هے -

يهوديوں اور نصرانيوں ميں بهي نماز كا رواج تها - ايرانيوں ميں بهي مغوں ' موبدوں ' اور پادشاهوں كي تعظيم كو نماز كهتے تهے ' مگر يه خاص طريق خشوع كهيں نه تها ' اور نه عبودية الهي كي حقيقت سے كسي كو واقفيت نه تهي - يه خصوصيت اسلام كي هے ' وہ خود نماز كے تذكرہ ميں اس پر زور ديتا هے :

فاذكروا الله كما علمكم ما لم تكونوا تعلمون (۲ : ۱۹۷)

خدا كو أس طريق پر ياد كرو اور أس خاص شكل سے نماز پڑهو جس كي خدا نے تمهيں تعليم دي هے اور جس سے پہلے تم ناواقف تهے -

(سجـدہ)

(ب) نماز كا جزو اعظم سجدہ هے جس كے اصلي معنے اهل لغت نے كمال اطاعت و انقياد اور خضوع كے لكهے هيں - كلام عرب ميں بهي يهي معني متبادر تهے - ايک مشهور مصرع هے :

تـرى الاكـم فيهـا سجـداً للحوافـر

يعني گهوڑے كي سرعت رفتار كا يه عالم تها كه چهوٹي چهوٹي پهاڑياں أس كے سموں كي مطيع نظر آ تي تهيں - قران كريم كي متعدد آيتوں ميں يهي معنيٰ مراد هيں ' مثـلاً : والنجم و الشجر يسجدان اور كل له يسجدون ' و نحو هما -

امـام رازي سجدہ كے لغوي و اصطـلاحي معـاني كي نسبت لكهتے هيں :

ان السجود لا شك انه في عرف الشرع عبارة عن وضع الجبهة على الارض فوجب ان يكون في اصل اللغـة كـذلـك لن الاصـل عـدم التغـير (۲)

كوئي شک نهيں كه شريعت ميں سجدہ كے معني زمين پر پيشاني ركهنے كے هيں ' اس سے ضروري هے كه اصل لغت ميں بهي يهي معنے هوں كيونكه اصل الاصول يهي هے كه معني بدل نه جائيں (۲)

هم تسليم كرتے هيں كه مصطلحات ميں لغوي معنے كي كچهه نه كچهه مناسبت ضرور ملحوظ رهني چاهيے مگر سجدہ كي شرعي اصطلاح ميں يه مناسبت مفقود نهيں هے - نماز ميں جس انداز سے سجدہ كرتے هيں ' أس سے زيادہ فروتني و تذلل كي اور كيا صورت هوسكتي هے ؟ علم اللسان كے جاننے والے جانتے هيں كه اصل لغت كے لحاظ سے اصطلاح ميں كيا كچهه تبديليلى نهيں هو جاتي هيں ؟ ركوع كے معني صرف جهكنے كے تهے ' اصطلاح نے ايک خاص قسم كے جهكنے كي تخصيص كردي - صلاۃ صرف دعا كو كهتے تهے - اصطلاح نے ايک مخصوص انداز دعا كا نام صلاۃ ركهديا - جهاد كا لفظ محض سعي و كوشش كے ليے موضوع تها ' اصطلاح نے اس ميں ايک تخصيص سعي كي شان پيدا كردي - وقس على هذ القياس - عجيب بات يه هے كه خود امام رازي نے " وادخلوا البـاب سجداً " كي تفسير ميں سجدہ كے معني تواضع هي كے ليے هيں ~~اور~~ فقط اس قدر معـذرت كافي سمجهي هے كه سجـدہ كے شرعي معنے يهاں درست نهيں آترتے ! [۱]

(اقيمـو الصلـوۃ)

قرآن كريم ميں صلاۃ كا لفظ جهاں كهيں آيا هے اقامت كے صيغوں كے ساتهه آيا هے - [۲] عربي ميں اقامت كے معني يه هيں كه كسي كام كو أس كي تمام و كمال شرائط و حدود كے ساتهه انجام ديا جائے - محاورہ ميں كهتے هيں : اقام القوم سوقهم ' اذا لم يعطلوها عن البيع و الشراء - ايک شاعر اپنے مخصوص قديم انداز تفاخر ميں شكايت كرتا هے :

اقمنا لاهل العراقين سوق الـ　ضراب تحـامـوا وولوا جميعا

روايات ميں هے :

اقامة الصلاۃ تمام الركوع والسجود والتلاوة والخشوع و الاقبال عليها فيها [۳]

نماز قائم كرنے كے معني ركوع و سجود اور تلاوت و خشوع كے حق سے نهايت مكمل طريق پر سبكدوش هونے اور نماز كي غايت كي جانب اچهي طرح توجه كرنے كے هيں - [۳]

يعني ايک مسلمان كے ليے صرف نماز پڑهنا هي كافي نهيں هے ' نماز كے اغراض و غايات كي تكميل بهي ضروري هے - قرآن كهيں بهي رسمي نماز ادا كرنے كا حكم نهيں ديتا - وہ تكميل حدود كا خواستگار هے اور صاف كهه رها هے كه بغير اس تكميـل كے نماز نماز هي نهيں -

(استعانت بالصبـر و الصـلاۃ)

قرآن كريم نے استعينوا بالصبر و الصلاۃ كا دو مقام پر حكم ديا هے (استقـلال و شكيبائي اور نماز كے ذريعه مشكلات ميں مدد مانگا كرو ' يعني ان چيزوں سے تم كو اعانت مليگي ' تمهاري مشكليں آسان هوجائينگي ' مهمـات امور ميں تم كو انهيں سے رجوع كرنا چاهيے) حديث ميں هے :

كان رسول الله صلى الله عليه و سلم اذا حزبه امر فـزع الـى الصـلاۃ [۴]

جب كوئي مهم پيش آتي تو رسول الله صلى الله عليه و سلم نماز كي جانب رجوع كرتے - [۴]

دوسري روايت ميں هے :

انهما - اى الصبر و الصلاۃ - معونتان علـى رحمـة اللـه [۵]

استقلال اور نماز ' يا يه دونوں ' نـزول رحمت الهي ميں اعانت كيا كرتے هيں - [۵]

دوران تلاوت ميں اس تاكيدي حكم پر بارها تمهاري نظر پڑي هوگي ليكن شايد هي كبهي يه خيال آيا هو كه اس كا مدعا كيا هے ؟ صبر كے معنے يه نهيں هيں كه انسان كے پاس ايک چيز تهي ' جاتي رهي اور وہ چپ هوگيا كه نهيں هے تو نه سهي :

كهو گيا دل كهو گيا ' هوتا تو كيا هوتا امير ؟
جـانے دو ' اک بے وفا جـاتا رها جـاتا رها

---

(۱) رواہ ابو جعفر محمد بن سعيد بن جرير قال حدثنا ابن حميد قال ثنا سلمة عن ابن اسحاق وما كان صلاتهم عند البيت الا مكاء و تصدية قال ما كان صلاتهم - الخ

(۲) رازي - ج ۱ ص ۲۹۸ -

(۱) رازي - ج ۱ ص

(۲) قران كريم - ۵ : ۷۰ ' ۲ : ۲۷۷ ' ۷ : ۱۶۹ ' ۹ : ۵ و ۱۱ ' ۱۳ : ۲۲ ' ۳۵ : ۱۹ و ۲۹ ' ۴۲ : ۳۹ ' ۵ : ۹۰ ' ۲ : ۴ ' ۹ : ۷۳ ' ۲ : ۴۰ و ۷۷ ' ۱۰۴ ' ۴ : ۷۹ ' ۷ : ۲۸ ' ۱۰ : ۸۷ ' ۲۴ : ۵۵ ' ۳۰ : ۳۰ ' ۵۵ : ۸ ' ۶۵ : ۲ ' ۸۳ : ۲۰ ' الى غير ذلك من آيات كثيرة تدل على ان لا صلاۃ الا باقامة حدودها و شروطها -

(۳) ابو جعفر قال حدثنا عثمان بن سعيد عن بشير بن عمارة عن ابي روق عن الضحاک عن ابن عباس و يقيمون الصلاۃ قال اقامة الصلاۃ الخ -

(۴) ابو جعفر قال حدثني اسماعيل بن موسى الفزاري قال حدثنا الحسين بن رتاق الهمداني عن ابن جريج عن عكرمة بن عمار عن محمد بن عبيد بن ابي قدامة عن عبد العزيز بن اليمان عن حذيفة قال الخ -

(۵) ابو جعفر قال حدثنا القاسم قال حدثنا الحسين قال حدثني حجاج قال قال ابن جريج واستعينوا بالصبر والصلاۃ قال انهما الخ -

مقالات

(۱) مادي وہ فرقہ ہے جو کہتا ہے کہ عالم میں صرف دو چیزیں ہیں : وجود مادہ مثلاً لکڑي ' پتھر' لوہا - اور قوت مادہ ' مثلاً حرارت ' حرکت ' کہربائیت - یہ تمام قوتیں طول و عرض' بیاض و سواد کیطرح مادہ کو عارض ہیں - بلکہ یہ قوتیں بھي خود مادہ کے مظاہر ہیں -

(۲) لا ادري کہتے ہیں کہ ہم مادہ اور قوت کے وجود کو جانتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ قوت کو مادہ سے کس قسم کا تعلق ہے ؟ جو چیزیں ہمارے ادراک اور احساس میں نہیں آتي ہیں نہ تو ہم انکو جانتے ہیں ' اور نہ ہم انکا انکار کرتے ہیں - ہم اپنے علم کي نفي کرتے ہیں ' لیکن انکے وجود کي نفي نہیں کرتے -

امریکا کا مکتشف

اب تک بر اعظم امریکا کا مکتشف اول کولمبس سمجھا جاتا تھا ' لیکن اب ولایات متحدہ میں چند پتھر ملے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کولمبس سے سوا سو برس پہلے یہاں اہل سویڈن و ناروے آے تھے - اسکے بعد ایک دوسرا پتھر امریکا کے ایک مکانوں میں جسکا نام کنگٹس ہے ' اور جو صوبہ منیسوٹا میں واقع ہے نکلا ' اس پر حسب ذیل عبارت لکھي ہوئي پائي گئي :

"ہم سویڈني اور ۲۲ اہل ناروے اپنے ملک سے نیو اسکاٹلینڈ کي تلاش میں نکلے اور مغرب کیطرف چلے ' یہاں تک کہ پاني میں دو چٹانوں کے پاس اترے جو اس پتھر سے ایک دن کي مسافت پر واقع ہے - ہم دن بھر شکار کھیلتے رہے - واپسي میں ہم دس سرخ رنگ انسانوں سے ملے جو خون کي پوشاک پہنے تھے اور وہ مرچکے تھے - کنواري مریم ! مصیبت سے بچانا ! ہمارے ساتھ کے دس آدمي دریا میں ہیں جو کشتیوں کي اس جزیرہ سے ۱۴ دن کے فاصلہ پر حفاظت کر رہے ہیں - سنہ ۱۳۶۲"

ارتفاع سطح ارضي

سطح زمین کي بلندي و پستي اور اسکا دوسري زمین کي پستي و بلندي سے باہمي مقابلہ سمندر کي سطح سے کیا جاتا ہے - دنیا کے تمام بر اعظم بلندي و ارتفاع سطح میں باہم برابر نہیں ہیں' سمندر کي سطح سے بلند ترین ٹکڑہ بر اعظم ایشیا ہے' اور سب سے پست حصہ' بر اعظم یورپ و اسٹریلیا - ترتیب ارتفاع حسب ذیل ہے :

بر اعظم	سطح آب سے معدل ارتفاع
ایشیا	۹۵۰ میٹر
افریقہ	۶۵۰ میٹر
امریکا جنوبي	۶۳۰ میٹر
امریکا شمالي	۶۰۰ میٹر
اسٹریلیا	۲۸۰ میٹر
یورپ	۲۸۰ میٹر

حقیقۃ الصلاۃ

ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء و المنکر ' و انہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین

(۱)

ایمان بالغیب کے بعد قرآن کریم کي سب سے پہلي تعلیم اقامت صلاۃ ہے کہ نماز کو قائم کرو - ہم کو اس سے بحث نہیں کہ صلاۃ (نماز) کے احکام و اقسام کیا ہیں اور کیوں ہیں ؟ ہمارے پیش نظر صرف نماز کي وہ خصوصیت ہے جس کو مسجد نشینوں میں نہ پاکر ایک اہل دل نے میکدہ کے دروازے کھٹکھٹاے تھے کہ :

باشد کہ درین میکدہا دریابیم
آن نور کہ در صومعہا گم کردیم

اس ذیل میں متعدد امور بحث طلب ہیں :

(لفظ صلاۃ)

(الف) ادبیات عرب میں صلاۃ کسے کہتے ہیں ؟

کلام جاہلیت میں یہ لفظ دعا کے لیے استعمال ہوتا تھا - اعشی کا قول ہے :

لہا حارس لا یبرح الدہر بیتہا * وان ذبحت صلي علیہا وزمزما

اصلي علیہا ' یعني بذلک دعا لہا (اس کے لیے دعا کي)

ایک اور جاہلي شاعر کا شعر ہے :

و قابلہا الریح في دنہا * و صلي علی دنہا و ارتسم

یہاں بھي دعا ہي کے معني ہیں - ایک اور قصیدہ میں ہے :

علیک مثل الذي صلیت فاغتمضي
عینا ' فان لجنب المرء مضطجعا -

صلاۃ کے دوسرے معنی لزوم کے تھے - عہد جاہلیت کي ایک نظم کا یہ شعر مشہور ہے :

لم اکن من جناتہا علم اللہ * و اني بحرہا الیوم صالي

یہاں صالي کے معنے لزوم رکھنے والے کے ہیں -

کسي شخص کے پیرو کو بھي مصلي کہتے تھے' اور اس پیروي و اتباع کا نام صلاۃ تھا - اصل میں مصلي کا لفظ گھوڑے کے لیے موضوع تھا جو کسي دوسرے گھوڑے کے پیچھے پیچھے چلتا ہو - بعد میں تخصیص جاتي رہي ' معني میں تعمیم آگئي اور ہر قسم کي پیروي کو صلاۃ اور پیرو کو مصلي کہنے لگے -

یہ تو صلاۃ کے عام معني ہوے ' لیکن مشرکین عرب میں صلاۃ کا ایک خاص طریقہ تھا ' جس کي تشریح قرآن کریم نے کي ہے ' سورۂ انفال میں ہے :

و ما کان صلاتہم عند البیت الا مکاء و تصدیۃ ' فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون (۸ : ۳۶)

خانۂ کعبہ کے پاس ان کي نماز کیا تھي ؟ تالي بجاني اور سیٹي دیني' تم جو کفر کیا کرتے تھے' اب اس کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو -

روایات و آثار سے بھي اس کي تائید ہوتي ہے - ایک روایت میں ہے :

(و) نماز کیا ہے؟ خدا کے ساتھہ تعلقات بندگی کو تازہ کرنا اور اپنے قواء بہیمیہ کے خلاف اپنے قواء ملکوتیہ کو قوی رہنے کی سعی ہے -

دنیا کی جہوٹی ہستیاں جو اپنی شان و شوکت و جبروت و جلالت سے دلوں پر ایک طرح کی مرعوبیت کا نقش بٹھاتی ہیں ' اُن سے تبری و استغفار کرکے صفحۂ قلب سے نقش باطل کو دھو ڈالنا اور انسانی زندگی کو روحانی و مادی دونوں حیثیتوں سے بہترین نمونۂ سعادت بنانے کے لیے حسن توفیق کا طلبگار ہونا - پس نماز بندے کیلیے خدا کی ایک معیت اور صحبت ہے اگر اسکے تعلق کو صحبت و معیت کے لفظ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے - یہ معیت اول سے لیکر آخر تک قائم رہتی ہے - یہی وہ مقام ہے جہاں صرف خدا ہے اور خدا کی یاد ہے ' بندے اور خدا کے ما بین کوئی چیز حائل نہیں ہوتی:

ان الصلاة اولها لفظة " الله " و آخرها لفظة " الله " في قوله " اشهد ان لا اله الا الله " ليعلم المصلی انه من اول الصلاة الی آخرها مع الله -

نماز کی ابتدا " اشهد ان لا اله الا الله " پر اور انتہا السلام علیکم و رحمة الله پر ہوتی ہے ' یعنی اول میں بھی الله ہی کا لفظ ہے اور آخر میں بھی - یہ اس لیے ہے کہ نمازی کو معلوم ہوجائے کہ نماز میں اول سے آخر تک وہ الله ہی کے ساتھہ ہے -

فان قال قائل : فقد بقی من الصلاة قوله " و اشهد ان محمدا رسول الله " والصلاة علی الرسول والتسليم ' فنقول : هـذه الاشياء دخلت لمعني خارج عن ذات الصلاة ' و ذلك لان الصلاة ذكر الله لا غير' لكن العبد اذا وصل بالصلاة الی الله و حصل مع الله لا يقع في قلبه انه استقل و استبد و استغنی عن الرسول (۲)

اگر یہ اعتراض ہو کہ نماز میں اشهد ان محمداً رسول الله ' اور " اللهم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم " بھی ہے ' تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ چیزیں اصل نماز کے معنی سے خارج ہیں - یہ ایک اوپری بات کے لیے داخل ہوگئی ہیں - سبب یہ ہے کہ نماز صرف خدا کی یاد کا نام ہے - اس کے علاوہ نماز اور کوئی چیز نہیں ہے لیکن نماز کے ذریعہ بندہ جب خدا تک پہونچ جا تا ہے اور خدا کی قربت اُسے حاصل ہوجاتی ہے تو اسکے دل میں یہ خطرہ نہ آنا چاهیے کہ رسول کی ہدایت سے میں آزاد ہوگیا ' مستبد بن بیٹھا ' اب میں تعلیمات رسالت سے بالکل ہی بے نیاز و مستغنی ہوگیا ہوں - [۲]

(ز) نماز کی مواظبت سے کیا بات حاصل ہوتی ہے؟ حدیث میں ہے :

جاء رجل الی النبي صلی الله علیه و سلم فقال : ان فلاناً يصلي بالليل فاذا اصبح سرق ؟ فقال : لتنهنها ما تقول [۳]

ایک شخص نے رسول الله صلی الله علیه و سلم کی خدمت میں گذارش کی کہ فلاں شخص رات کو نمازیں پڑھا کرتا ہے اور جب تڑکا ہوتا ہے تو چوری کرتا ہے ' آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس چیز کو تم کہہ رہے ہو یعنی اداے نماز - یہی چیز اُس کو اس حرکت سے روک دیگی " [۳]

(ح) یہ بات کیونکر حاصل ہوتی ہے اور اس کا سبب کیا ہے؟ احادیث میں اس کی جو حقیقت مذکور ہے اور آثار و اخبار سے اس موضوع پر جو روشنی پڑتی ہے ' اس کا اقتباس یہ ہے :

في الصلاة منتهى و مزدجر عن معاصي الله (۱)

نماز میں خدا کی نافرمانیوں سے باز رکھنے اور روکنے کی صفت ہے (۱)

من لم تنهه صلاته عن الفحشاء والمنكر لم يزدد بصلاته من الله الا بعداً (۲)

جس شخص کو اُس کی نماز نے بے حیائی اور برائی سے نہ روکا وہ نماز پڑھکر خدا سے اور بھی دور ہوگیا (۲)

قيل لابن مسعود: ان فلانا كثير الصلاة ؟ قال : فانها لا تنفع الا من اطاعها [۳]

عبد الله بن مسعود سے ایک شخص کا تذکرہ ہوا کہ فلاں شخص بہت نمازیں پڑھا کرتا ہے - ابن مسعود نے کہا : نماز اُس شخص کو نفع دیتی ہے جو نماز کی اطاعت کرے - [۳]

من لم تامره صلاته بالمعروف و تنهه عن المنكر لم يزدد بها من الله الا بعداً [۴]

نیکی کرنے اور برائی سے روکنے کے لیے جس کی نماز حکم نہ دیتی ہو تو ایسی نماز نے خدا سے اور دوری بڑھا دی [۴]

لا صلاة لمن لم يطع الصلاة ' و طاعة الصلاة ان تنهی عن الفحشاء والمنكر' قال قال السفيان: قالوا يا شعيب أصلاتك تامرك ؟ قال فقال سفيان ؟ ای والله تأمره و تنهاه [۵]

جو نماز کی اطاعت نہ کرے اُس کی نماز نماز ہی نہیں - نماز کی اطاعت یہ ہے کہ وہ انسان کو بد اخلاقی اور برائی سے روکے - حضرت سفیان سے سوال ہوا کہ قرآن کریم کی اس آیت سے کیا مراد ہے کہ "کفار نے کہا اے شعیب! کیا تیری نماز تجھے حکم دیتی ہے؟" سفیان نے جواب دیا - ہاں خدا کی قسم' نماز حکم دیتی ہے اور منع بھی کرتی ہے [۵]

من صلی صلاة لم تنهه عن الفحشاء والمنكر لم يزدد بها من الله الا بعداً [۶]

جس نے نماز پڑھی مگر اُس نماز نے بد اخلاقی اور برائی سے اُس کو باز نہ رکھا تو جناب الہی سے قرب و تعلق کی جگہ اُسکا اور فاصلہ بڑھگیا [۶]

من لم تنهه صلاته عن الفحشاء والمنكر فانه لا يزداد من الله بذلك الا بعداً [۷]

جس کی نماز اس کو بد اخلاقی اور برائی سے مانع نہ ہوئی تو بجز اس کے کہ اس نماز کی بدولت خدا سے اس کی دوری بڑھجاے ' اور کوئی فائدہ نہیں [۷]

یعنی نماز انسان کی زندگی کو پاک کرنے والی ' شریفانہ کریکٹر بنانے والی ' تہذیب نفس و تربیت ضمیر کی روح بڑھانے والی چیز ہے - یہی سبب ہے کہ اسلام نے اداے نماز پر سب سے زیادہ زور دیا ہے اور ہر جگہ اسکی اہمیت پر دنیا کو توجہ دلائی ہے - کسی قوم یا کسی فرد کی کامیاب زندگی کے لیے ان باتوں کی جیسی کچھہ

---

(۲) تفسیر کبیر - ج ۵ - ص ۱۶۵

(۳) رواه الامام احمد بن حنبل قال حدثنا وكيع ' اخبرنا الاعمش ' قال انبأنا ابو صالح عن ابي هريرة قال جاء رجل الی النبي (صلعم) الخ -

(۱) رواه علي قال حدثنا قال ثنی معاويه عن علي عن ابن عباس قوله ان الصلاة تنهی عن الفحشاء و المنكر يقول في الصلاة الخ -

(۲) القاسم قال حدثنا الحسين قال ثنا خالد بن عبد الله عن العلاء بن المسيب عمن ذكره - وقد نسي الراوي اسمه - عن ابن عباس في قوله الله تعالی ان الصلاة تنهي عن الفحشاء و المنكر -

(۳) القاسم قال ثنا الحسين قال ثنا خالد قال قال العلاء بن المسيب عن سمرة بن عطيه ' قال قيل لابن مسعود الخ -

(۴) الحسين قال ثناء ابو معاويه عن الاعمش عن مالك بن الحارث عن عبد الرحمن بن يزيد قال الخ -

(۵) الحسين قال ثنا علی بن هاشم بن يزيد عن جوهر عن الضحاک عن ابن مسعود عن النبي صلی الله عليه وسلم انه قال الخ -

(۶) علي عن اسماعيل بن مسلم عن الحسن قال قال رسول الله صلی الله عليه و سلم الخ' و برواية اخري عن يعقوب قال ثنا ابن عليه عن يونس عن الحسن قال الخ -

(۷) بشر قال ثنا يزيد قال ثنا سعيد عن قتادة و الحسن قالا الخ -

صبر کے حقیقي معني یه هیں که مافات پر غم و اندوہ کرنا بے سود ہے - انسان کو هر ایک مشکل میں مستقل مزاج رهنا چاهیے اور کوشش هوني چاهیے که جو چیز جاتي رهي ' پهر اُس کا نعم البدل مل سکے ' اور جب تک بهترین صورت میں تلافي نه هوجاے سلسلۂ سعي و تدبیر میں خلل نه آنے پاے - اسي طرح نماز سے بهي صرف ایک رسم کا پورا کردینا مقصود نہیں ہے بلکه خدا سے اپنے تعلقات کا تازہ کرنا اور موثرات دنیاوي سے کنارہ کش هوکر نفس میں ایک اعلے تصور قدسي پیدا کرنا مد نظر ہے - ظاهر ہے که یهي دونوں چیزیں انساني زندگي کو کامیاب بناسکتي هیں اور یهي کامیابي اسلام کي نظر میں ہے - (صبر کي مزید تحقیق آگے آئیگي)

(۳)

(الف) نماز کي غرض و غایت کیا ہے ؟ قرآن کریم نے خود اس کي تشریح کي ہے -

اُتل ما اُوحي الیك من الکتاب و اقم الصلاة ان الصلاة تنهى عن الفحشاء و المنکر ' و لذکر الله اکبر ' و الله یعلم ما تصنعون (۲۹ : ۴۱)

کتاب میں سے تم پر جو وحي اُتري ہے اُس کو پڑھو اور نماز کو درست طریق پر ادا کرو ' حقیقت میں نماز تمام بد اخلاقیوں اور برائي سے روکتي ہے ' اور الله کي یاد سب سے برتر ہے - الله تمهاري کاریگري کو خوب جانتا ہے -

(الفحشاء او المنکر)

(ب) فحشاء و منکر (بے حیائي اور برائي) سے کیا مراد ہے ' اور ان چیزوں سے روکنے کے کیا معنے هیں ؟ اس کي یوں تفسیر کي گئي ہے :

الفحشاء ما قبح من العمل کالزنا مثلاً و المنکر ما لا یعرف فی الشریعة ' اى تمنعه عن معاصي الله و تبعده منها ' و معنی نهیها عن ذلك ان فعلها یکون سبباً للانتهاء عنهما (۱)

جو قبیح کام هوں جیسے حرام کاري - اُن کو فحشاء کهتے هیں ' اور قانون اسلام نے جس چیز کي اجازت نه دي هو وہ منکر ہے - آیت کا مطلب یه ہے که خدا کي نا فرمانیوں سے انسان کو نماز روکتي ہے اور گناهوں سے دور کردیتي ہے ' یعني نماز کا فعل یه ہے که ان چیزوں سے باز رهنے کا وہ سبب هوا کرتي ہے (۱) -

یهي سبب ہے که هم نے فحشاء کا ترجمه بد اخلاقي سے کیا ہے که لفظ جامع ہے -

(ج) فحشاء و منکر سے روکنے کا طریق کیا ہے ؟ حافظ ابن کثیر لکھتے هیں :

قال ابو العالیة في قوله تعالی ان الصلاة تنهی عن الفحشاء و المنکر ' قال : ان الصلاة فیها ثلاث خصال ' فکل صلاة لا یکون فیها شیء من هذه الخصال فلیست بصلاة ' (۱) الخلاص (۲) و الخشیة (۳) و ذکر الله ' فالخلاص یامرہ بالمعروف ' و الخشیة تنهاہ عن المنکر ' و ذکر الله القرآن یامرہ و ینهاہ (۱)

نماز فحشاء و منکر سے روکتي ہے ' اس کي تفسیر میں ابو العالیه کا قول ہے که نماز میں تین خصلتیں هیں ' ان میں سے اگر کوئي خصلت بهي کسي نماز میں نه هو تو وہ نماز هي نہیں ہے - وہ خصلتیں یه هیں (۱) خلوص (۲) خوف خدا (۳) یاد الهي - خلوص کا فعل یه ہے که وہ نماز پڑھنے والے کو نیک کام کا حکم دیتا ہے ' خوف خدا اُسے بدي سے روکتا ہے ' اور یاد الهي (یعني قرآن) کا فعل امر و نهی دونوں کي صورت میں ظاهر هوتا ہے (۱) -

(د) فحشاء و منکر سے نه روکنے والي نماز کس حکم میں ہے ؟ امام رازي نے اس بارے میں نهایت محققانه جواب دیا ہے :

الصلاة الصحیحة شرعاً تنهی عن الامرین مطلقاً ' و هي التي اتی بها المکلف لله حتی لو قصد بها الریاء لا تصح صلاته شرعاً ' و تجب علیه الإعادة (۲)

اصول شریعت کے رو سے جو نماز صحیح کهي جاسکتي ہے وہ ان دونوں امور فحشاء و منکر سے روکتي ہے - یه وهي نماز ہے جو ایک عاقل و بالغ مسلمان خدا کے لیے ادا کرے - اس باب میں یهاں تک تحدید کردي گئي ہے که اداے نماز سے اگر کسي کا مقصود نمایش و نمود هو تو وہ نماز شرعا درست نهوگي ' اُس کو دوبارہ ادا کرنا چاهیے (۲) -

(ھ) بعض مفسرین کے ذوق تدقیق نے اس موقع پر ایک بات یه بهي پیدا کي ہے که نماز انسان کو فحشاء و منکر سے باز تو رکهتي ہے تاهم حقیقت میں یه فعل نماز کا نہیں ہے - آیات قرآنیه کا ہے جنکي نماز میں تلاوت کي جاتي ہے اور پهر اسکي نسبت طول طویل بحثیں کي هیں ' لیکن ان سب کا ماحصل نزاع لفظي اور بحث ما لا ینفع سے زیادہ نہیں - علامه طبري نے که فن تفسیر بالروایات کے امام هیں خوب لکها ہے :

الصواب من القول في ذلك ان الصلاة تنهي عن الفحشا و المنکر کما قال ابن عباس و ابن مسعود ' فان قال قائل و کیف تنهي الصلاة عن الفحشاء و المنکر ان لم یکن معنیاً بها ما یتلی فیها ؟ قیل تنهي من کان فیها فتحول بینه و بین اتیان الفواحش لان شغله بها یقطعه عن الشغل بالمنکر و لذلك قال ابن مسعود : من لم یطع صلاته لم یزدد من الله الا بعداً ' و ذلك ان طاعته لها اقامته ایاها بحدودها ' و في طاعته لها مزدجر عن الفحشاء و المنکر...... من اتی فاحشة او عصی الله بما یفسد صلاته فلا شك انه لا صلاة له . (۳)

اس باب میں درست و صحیح قول یهي ہے که فحشاء و منکر سے نماز هي روکتي ہے - ابن عباس و ابن مسعود بهي اسکے قائل هیں ' لیکن اگر کوئي یه اعتراض کرے که اگر وہ آیتیں مراد نہیں هیں جو نماز میں پڑهي جاتي هیں تو پهر نماز فحشاء و منکر سے کیونکر روک سکتي ہے ؟ جواب میں یه کها جائیگا که نماز میں جو مشغول هوگا نماز اُس کو روکیگي ' یعني اُس کے اور فحشاء کے ما بین یه نماز حائل هو جائیگي ' اس لیے که نماز کا مشغله نمازیوں کو شغل منکر سے منقطع کردیگا - ابن مسعود نے اسي بنا پر کها تها که جس شخص نے اپني نماز کي اطاعت نه کي اسے بجز اس کے اور کوئي نفع نه هوا که جناب الهي سے اُس کي جدائي اور بڑھ گئي ' اور جو کچهه تقرب تها اُس میں بهي کمي آگئي - سبب یه ہے که نماز کي اطاعت کرنے کے معني هي یه هیں که نماز کو اس طرح پڑهیں که جتنے ارکان ' حدود ' شرائط اور لوازم نماز هیں ' سب کے سب ادا هوجائیں - جب یه حالت هوگي اور اس طرح نماز کي اطاعت کي جائیگي ' تو اُس اطاعت میں لا محاله فحشاء و منکر سے باز رهنے اور باز رکهنے کي خصوصیت هوگي ...... اب اگر کسي نے فحشاء کا اِرتکاب کیا یا خدا کي کوئي ایسي نافرماني کي جس سے نماز میں خلل آتا هو ' تو اس کي نماز بے شبهه نماز نهوگي (۳)

---

(۱) فتح البیان [طبع مصر] ج ۷ ص ۱۶۱

(۱) ابن کثیر [علی هامش الفتح] ج ۷ ص ۲۹۶

(۲) تفسیر کبیر - ج ۵ ص ۱۶۳

(۳) ابن جریر - ج ۲۰ - ص ۹۲ و ۹۳ -

دوسري سڑک پر زيادہ تر هوٹل ' تماشہ گاهيں ' اور آخر ميں ايک باغ هے جهاں لوگ روزانه اور خصوصاً شام کو جوق در جوق سير و تفريح کے ليے آتے هيں - يهاں ارمنيوں کے تخت (طائفے يا چوکي) رنگا رنگ کي پوشاکيں پهنے هوے نهايت دلگداز گانے گايا کرتے هيں - انکے پاس خاص قسم کے پيانو' دف' کمنتچان' اور آرگن هوتا هے - اسي سڑک پر اسي باغ سے قريب ايک بڑا قهوہ خانه بهي هے - اسميں گرجيوں کا ايک تخت هے جسميں عورتيں اور مرد دونوں هيں - انکي پوشاکيں رنگا رنگ کي هوتي هيں جنکے حاشيے کارچوبي چهوٹوں سے آراسته هوتے هيں - انکے پاس پيانو' دف' مندولين اور بهت سے تار والے ساز هوتے هيں' جنميں سے هر ايک کو يه لوگ جيتارہ کهتے هيں (غالباً يه لفظ در اصل سه تارہ هوگا) -

ديسي حصه ميں باغ ' جامع مسجديں ' اور بازار هيں جو يهاں بازار هي کهلاتے هيں - ان ميں سب سے بڑے بازار ميدان بازار ' ارمن بازار ' اور شيطان بازار هيں - جيسا که مشرقي شهروں کا قاعدہ هے اس حصه کي سڑکيں تنگ اور اژدهوں کي طرح پيچيدہ هيں -

تفليس ميں ايک چهوٹي سي نهر هے جسکو کورا کهتے هيں - ايک اور نهر اس سے بهي چهوٹي هے اسکو فيرا کهتے هيں - پهلي نهر پر کئي پن چکياں بهي هيں -

يهاں ايک مکان هے جسميں رات کو (بشرط فرمايش) ديسي ناچ هوتا هے - ديسي ناچ کي دو قسميں هيں : اهل مزج کے ناچ کو مزجنيکا کهتے هيں ' اور گرجي ناچ کو کينا داري -

تفليس ميں ايک مجسمه هے جو مجسمه فارانسواف کے نام سے مشهور هے - فارانسوف قوقاز کا گورنر تها -

اسکے قريب هي ديسي کانوں کي ايک مشهور دکان هے جس کا نام ناد کوراديه هے -

تفليس ميں اذان گاهيں بلند نهيں هوتيں بلکه تونس کي طرح هوتي هيں - يهاں بهت سے هوٹل بهي هيں جنميں سب سے بڑا اور سب سے زيادہ خوشنما اورنٹيل هوٹل هے جو گورنر کي کوٹهي کے قريب هے اور يورپ کے اول درجه کے هوٹلوں سے کسي بات ميں کم نهيں - اس هوٹل کا کهانا نهايت عمدہ هوتا هے - اسکي صفائي' ترتيب' اور انتظام کي عمدگي کي بابت اسقدر کهدينا کافي هے که اس کا منيجر ايک فرانسيسي هے - بخلاف دوسرے هوٹلوں کے که انکے منيجر گرجي هيں اور انکي وهي حالت هے جو مصر ميں يونانيوں کے هوٹلوں کي هے -

اورنٹيل هوٹل کے آگے اور گورنر کي کوٹهي کے پيچهے کوہ قديس داود هے - ۶ بجے شام سے اس پهاڑ کي هوا عجيب تازگي بخش و نشاط انگيز هو جاتي هے - يهاں لوگ جوق در جوق سير و تفريح کے ليے آتے هيں - خصوصاً شب کو تو بکثرت آتے هيں اور ايک قسم کي برقي سيڑهي ميں بيٹهکر چڑهتے هيں - جاتے هوے راسته کوئي دس منٹ کا هے' اور آتے ميں تو اس سے بهي کم هے - پهاڑ کے اس تهائي حصه ميں جو شهر کي طرف واقع هے' قديس داود کي خانقاہ هے -

يه پهاڑ تفليس کي بهترين نزهتگاہ هے - اسميں تمام برقي روشني هے - کهانے کي دکانيں ' قهوہ خانے ' اور گانے والوں کے تخت هيں جنکے نغمے طرب انگيز اور دلگداز هوتے هيں - ساز ميں سے انکے پاس چنگ ' بانسري' نقريه ' (ايک قسم کا ساز جو انگليوں کي ضرب سے بجايا جاتا هے) هوا کرتے هيں -

اس پهاڑ کي چوٹي پر سے تفليس کے تمام منظر دکهائي ديتے هيں - ليکن شهر کا منظر رات کو دن سے زيادہ خوشنما هوتا هے' کيونکه رات کو نظر خيرہ کن روشني کي جگمگاهٹ سے ايسا معلوم هونے لگتا هے گويا تمام شهر ميں ايک عجيب باقاعدہ چراغاں هو رها هے !

تفليس هر چهار طرف سے پهاڑوں ميں محصور هے - اسليے مصر ميں جس گرمي سے آپ بهاگتے هيں اس سے يهاں زيادہ سابقه پڑتا هے - ليکن جب هوا ميں اعتدال پيدا هوجاتا هے تو پهر يهاں کي هوا روح و جسم ميں نشاط و تازگي پيدا کرتي هے' اور مسافر کا جي چاهتا هے که ضرور ٹهرے گو چند دن هي سهي -

گورنر کي کوٹهي سے تهوڑي دور پر ايک ميدان هے جو ميدان ايريقان کهلاتا هے - اسي ميدان ميں ترامبوے کي لائنيں منقسم هوتي هيں اور شهر کے مختلف اطراف ميں جاتي هيں - تفليس ميں بعض مسلمان جيسے بابا نوف اور حسانوف کروڑپتي هيں - پيرس کي ڈاک برلن' سينٹ پيٹرسبرگ' موسکو' خارکوف' روستوف' اور باکو هوتي هوئي تفليس ميں آٹهويں دن پهنچتي هے -

تفليس کي آبادي ۴ لاکهه هے جسميں ۳۰ هزار روسي' ايک لاکهه ۸۰ هزار ارمني' ايک لاکهه گرجي' ۹۰ هزار مسلمان' اور ۵ هزار يهودي هيں -

تفليس ميں ايک عجائب خانه هے جسميں وہ جهنڈے اب تک محفوظ هيں جو قوقاز کے سردار اور هيرو يعني شيخ شامل نے روس کے ساته جنگ ميں استعمال کيے تهے - ان جهنڈوں پر " نصر من الله و فتح قريب و بشر المومنين يا محمد " لکها هوا هے - ايک تختي هے جسميں شيخ شامل کي تصوير بني هوئي هے - ان دونوں کے علاوہ بهت سے ايسے جهنڈے بهي هيں جن پر قرآن پاک کي بعض آيات اور وسط ميں شمشير بکف شير کي تصوير (جو ايرانيوں کا نشان هے) بني هوئي هے - ان جهنڈوں کے سوا اور قسم کے جهنڈے بهي هيں -

بهت سي تصويريں هيں جنميں زيادہ تر شيخ شامل کي جنگ کے واقعات دکهائے گئے هيں - پرانے اسلحه اور توپيں بهي هيں - توپوں پر عربي اور ترکي ميں بعض عبارتيں کنده هيں - ايک بهت بڑي تختي هے جسميں روس کے داخلے کو دکهايا گيا هے -

بعض پراني ترکي تحريريں اور ديگر نفيس آثار بهي موجود هيں - تفليس کے نواح ميں کوہ جور اور مايخليس هيں - يه دونوں مقام آب و هوا کے اعتدال ميں مشهور هيں - حتى که گرميوں ميں بهي قريباً گرمي کا نام و نشان نهيں هوتا - يهاں ميدان ايريقان سے موٹر کار پر جاتے هيں -

تفليس ميں ايک موٹر کار کمپني هے جسکي گاڑياں تفليس اور بلاد قوقاز کے ما بين نهايت عمدہ راسته سے سفر کرتي هيں - دس گهنٹه کا راسته هے - ان اطراف ميں ريل پر سفر کا راسته دوسرا هے جهاں نه مناظر هيں' نه خوبي و جمال' اور پهر راسته ۲۴ گهنٹه سے کم نهيں -

موٹر ميں سب سے عمدہ نشست اول درجه کي هے جو چلانے والے کے پيچهے هوتي هے - جانے کا کرايه بيس ساڑهے بيس ريال هے (يعني تقريباً پچاس روپيه) اور واپسي کا بهي اتنا هي -

ميں چند اور سياحوں کے ساته موٹر پر بيٹها اور قوقاز کے مشهور سلسله کوہ سے گزرا - يه راسته گورجيه کا جنگي راسته کهلاتا هے - کيونکه روسي فوج نے جنگ کے زمانے ميں يهي راسته اختيار کيا تها -

ان پهاڑوں کے رهنے والے اکثر گرجي عيسائي هيں - تاهم ان ميں الانکرن اور الاميتن بهي رهتے هيں' مگر يه ياد رکهنا چاهيے که وہ سب مسلمان نهيں هيں -

ضرورت ہے ظاہر ہے - قدرت نے مسلمانوں کو ساري دنیا پر حکومت کرنے اور ہر قسم کے روحاني و مادي ترقیات کا مجموعہ بنانے کے لیے پیدا کیا تھا - ترقي کا سب سے بڑا اور سب سے موثر ذریعہ کریکٹر اور کامل زندگي ہے ' اور اسي کي بہترین معرک نماز ہے -

جس نماز کو تم ایک رسمي چیز سمجھہ رہے ہو ' جس کو عہد قدیم کا ایک بے کار و بے سود رواج مانتے ہو ' جس کے ادا کرنے میں تمہیں کیا کیا موانع پیش نہیں آتے ' جسے پڑھتے بھي ہو تو :

" بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر "

کا حال ہوتا ہے - وہي نماز ایسي چیز تھي کہ اگر اس کي حقیقت پر تمہیں عبور ہوتا تو اس وقت تمہاري حالت بدلي ہوئي نظر آتي ' اور تم یوں مقہور و مغلوب نہ ہوتے - کیونکہ تم میں سے ہر فرد ایک ایسا اعلی اور مکمل اخلاقي کریکٹر رکھتا جو دنیا میں صرف عزت و عظمت ' ہیبت و جبروت ' حکومت و فرمانروائي ' اور طاقت و طاقت فرمائي ہي کیلیے ہے - اسکي مزید تشریح اور معارف صلاۃ کا انکشاف آگے چلکر ایک مستقل عنوان کے تحت میں آئیگا - یہ محض ایک سرسري اشارہ تھا -

چہ بودے ار بدل ایں درد ہم نہاں بودے
کہ کار من نہ چنیں بودے ار چناں بودے

غور کرو ! جو نماز تم پڑھتے ہو ' جس عبادت پر تمہیں ناز ہے ' جو انداز پرستش تم نے قائم کر رکھا ہے ' وہ حقیقت سے کس قدر دور ہے ؟ کیا اس نے کبھي تمہیں فواحش و منکرات سے روکا ؟ کیا اس کے ذریعہ تمہارا کیرکٹر پاک و بلند ہوسکا ؟ کیا اس کي مواظبت نے تم میں کوئي روحانیت پیدا کي ؟ کیا تمہاري تنزل پذیر حالت اس کے طفیل ایک ذرا بھي بدلي ؟ کیا خدا کا تعلق اور مخلوق کا رشتہ تمہارے ہاتھہ آسکا ؟ اگر جواب نفي میں ہے تو پھر کیا یہ وہي نماز ہے جسکي نسبت حضرت فاروق اعظم نے ایک بیخودانہ لہجے میں فرمایا تھا : لا حظ في الحیاۃ و قد عجزت عن اقامۃ الصلاۃ (ادائے نماز ہي کي استطاعت نہ رہي تو پھر زندگي میں کیا لطف رہا ؟) . (البقیۃ تتلي)

اکسیر شفا دافع طاعون و وبا

ایک کروڑ انسان یہ مرض مار چکي ہے

یہي ایک دوا ہے جس کے استعمال سے ہزاروں مریض تندرست ہوچکے ہیں اگر وبا زدہ مقامات میں بطور حفظ ماتقدم ہر روز ۵ بوند استعمال کي جائے تو پینے والا حملہ مرض سے محفوظ رہتا ہے - ہدایات جس سے مرض دوسرے پر حملہ نہیں کرتا ' اور مفید معلومات کا رسالہ ایک سو صفحہ کا مفت

آب حیات

کا قصہ مشہور ہے اب تک کسي نے اسکي تحقیقات نہیں فرمائي محققان یورپ حکما سلف خلف کے تحقیق کردہ مسایل وغیرہ و علمي تجربات و مشاہدات اور مختلف عوارض کس طرح دور ہوسکتے ہیں اس کي علمي عملي ثبوت -

ایک سو ۳۲ صفحہ کي کتاب

لا علاج کہنہ بیماریوں - مثلاً کمزوري - ہر طرح کے ضعف باہ - عقر - بواسیر - نواسیر - ذیابیطس - درد گردہ ' ضعف جگر کا شرطیہ ٹھیکہ پر علاج ہوسکتا ہے فارم تشخیص منگواؤ -

پتہ حکیم غلام نبي زبدۃ الحکما مصنف رسالہ جواني دیواني - ذیابیطس نقرس درد گردہ ضیق النفس وغیرہ لاہور موچي دروازہ لاہور -

---

عالم اسلامي

از تفلیس تا بلاد چرکس

اثر : محمود رشاد بے

مسلمانوں کے موجودہ تنزل و مصائب کا سبب انکا باہمي تفرقۂ جسماني و معنوي ہے - اسلام کو اگر ایک خاندان فرض کیا جائے تو نظر آئیگا کہ اسکے تمام ممبر دنیا کے مختلف گوشوں میں اس طرح متفرق ہوگئے ہیں کہ ایک کو دوسرے کي خبر نہیں -

ایک نہایت اہم خدمت قلمي یہ ہے کہ تمام موجودہ عالم اسلامي کے تفصیلي حالات اردو میں شائع کیے جائیں اور مسلمانان ہند کے حالات سے دیگر ممالک کو واقف کیا جائے -

یہ سلسلۂ مضامین جو گذشتہ نمبر سے شروع ہوا ہے ' اسي مقصد پر مبني ہے اور امید ہے کہ قارئین کرام دلچسپي کے ساتھہ مطالعہ فرمائینگے -

سب سے زیادہ قابل غور چیز اس میں یہ ہے کہ وسط ایشیا روس کے زیر نگین آکر کس طرح یکایک فسق فجور کا گھر بن گیا ہے ؟

تفلیس عصر مسیحي کے اوائل میں ایک نا قابل ذکر چھوٹا سا گاؤں تھا - پانچویں صدي عیسوي میں اتفاقاً ایک بادشاہ شکار کھیلتا ہوا ادھر آ نکلا - یہاں اسنے پہاڑ میں گرم پاني کا ایک چشمہ دیکھا - یہ چشمہ کچھہ ایسا پسند آیا کہ اپنا دار السلطنت مشخیت سے یہاں لے آیا - مشخیت اب ایک چھوٹا سا شہر ہے جو تفلیس سے ریل میں ایک گھنٹہ کي مسافت پر واقع ہے - تفلیس میں اگر یہ چشمہ نہ ہوتا تو وہ ہمیشہ گمنامي میں پڑا رہتا اور کوئي اسکا نام بھي نہ سنتا - سچ یہ ہے کہ تفلیس کے اقبال کا سرچشمہ یہي چشمہ تھا !

سنہ ۱۳۹۰ ع میں تیمور نے اسے فتح کرکے آگ اور تلوار کي گرم بازاري کي - مردوں کو قتل کیا ' عورتوں کو قید کیا ' اور شہر کي عمارتوں میں آگ لگا دي - تیمور کے بعد ایرانیوں کا تسلط ہوا - وہ عرصہ تک اس پر قابض رہے - بالآخر سنہ ۱۸۰۱ میں روس کے زیر نگیں آگیا اور اسي وقت سے اس میں نئي ترقي شروع ہوئي ' یہاں تک کہ آج وہ ترقي و تمدن کے درجہ پر پہنچگیا ہے -

تفلیس کے دو حصے ہیں : ایک یورپین - دوسرا دیسي - یورپین حصہ کے تمام راستے چوڑے اور سیدھے ہیں - ان راستوں میں سب سے زیادہ اہم حصہ جالخانکي اور میخایبلو یکي ہیں - ان دونوں سڑکوں میں برقي روشني ہوتي ہے - قفقاز کے گورنر کي رہائشي سرکاري دفتر ' بڑا روسي کلیسا ' بڑي بڑي دکانیں ' عجائب خانہ ' باغ اسکندر ' تھیٹر ہال ' اور اوپیرا ہاوس اسي پہلي سڑک میں ہیں - یہ تھیٹر بیحد خوشنما ہے - اسکو روسي زبان میں کازدلي تیاتر یعني سرکاري تھیٹر کہتے ہیں - اسکے بیروني حصہ میں سب سے زیادہ خوشنما ایک ایراني انداز کي رو کار ہے - کازدلي تیاتر سے تھوڑي دور پر ایک اور بڑا تھیٹر بھي ہے -

شہداے طرابلس کا ایک گروہ شہادت سے پہلے

کردیا جن میں بیش قرار تنخواہیں لینے والے جنرل اور تنخواہوں کے ذریعہ طیار کی ہوئی فوجیں حریف کے مقابلے میں بڑھتی ہیں -

دشمن نے ساحل پر قبضہ کرلیا تھا اور خشکی کا دروازہ گو دشمن کے قبضے میں نہ تھا مگر دشمن کے ایک ایسے حامی کے زیر تسلط تھا ' جو پس پردہ رہکر تماشا دیکھنا چاہتا تھا - پس نہ تو فوج باہر سے آسکتی تھی اور نہ ہی سامان جنگ میسر آسکتا تھا - نہ ممکن تھا کہ ایسی حالت میں کوئی نئی فوج بھرتی کی جاتی اور انہی کو تعلیم دیکر جنگ میں بھیجا جاتا ' مگر اسکے لیے روپیہ کی ضرورت تھی اور سونے کے سکے ریگستان کے ذروں سے بن نہیں سکتے تھے -

پس اندرون طرابلس میں وہ تمام وسائل و ذرایع نابود تھے جنکے ذریعہ خود غرض اور بندۂ احتیاج انسان کو لڑنے اور جان دینے پر آمادہ کیا جاسکتا ہے - نشأت بے کے پاس اسقدر روپیہ بھی نہ تھا جسکے ذریعہ وہ اپنی اور اپنے ساتھی ترکوں کی ضروریات کی طرف سے مطمئن ہوتا - وہ چاندی سونے کے خزانے کہاں سے لاتا جن سے تنخواہیں دیکر اور انعامات کی طمع دلا کر کوئی نئی فوج طیار کی جاتی ؟

* * *

اس مایوسی اور لاعلاج حالت کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ عالم مادی سے قطع نظر کر کے عالم قلب و جذبات کی طرف متوجہ ہونا پڑا اور جبکہ دنیا کے سامانوں نے جواب دیدیا تو خدا کے دروازے پر بیکسوں کے سر جھک گئے - سب سے پہلے غازی انور بے نے جہاد مقدس اور حفظ وطن و ملت کی دعوت قبائل میں شروع کی ' اور آنکے بعد یکے بعد دیگرے چند اور داعیان حق بھی مشغول تبلیغ ہوگئے - انہوں نے وقت کی مصیبت سے عرب بادیہ کو خبر دار کیا ' اور سمجھایا کہ سر زمین اسلام عنقریب پامال کفر و شرک ہونے والا ہے - پس انکے مخفی و مستور جذبات حریت و دینی یکایک اس صداے جہاد سے حرکت میں آگئے اور ایک بہت بڑی جماعت اپنے زنگ آلود اور فرسودہ حربے لیکر دشمنوں کی توپوں اور بندوقوں کے سامنے کھڑی ہوگئی تا کہ اس سر زمین کو غیروں کے تسلط سے ملوث نہ ہونے دے ' جسکے ایک ایک چپے کو اسلاف کرام نے اپنی صدہا لاشیں دیکر خریدا ہے -

یہ ایک سچا مجاہد گروہ تھا جسکے جذبات خالص اور جسکی نیتیں مقدس تھیں - وہ کوئی ایسی جنگی جماعت نہ تھی جسے بادشاہتیں اور حکومتیں تنخواہیں دیکر طیار کرتی ہیں اور وہ دشمنوں سے لڑتی ہیں تا کہ حق نمک ادا کریں - بلکہ وہ خدا پرستی کا ایک پاک مجمع ' محبت ملی کی ایک خود فروش برادری ' وطن پرستی کا ایک حلقۂ فدا کار ' ظلم و سفا کی کے مدافعین ' اور اسلام و سر زمین اسلام کے محافظین صادقین کی اولو العزم جماعت تھی ' اور اپنے تنخواہ دینے والوں کے لیے نہیں ' اپنے پرورش کرنے والوں کے لیے نہیں ' اپنے پادشاہ کیلیے نہیں ' اپنی شجاعت اور بہادری کی روایات کی خاطر بھی نہیں ' بلکہ صرف اُس خداے حق و صداقت کی رضاء و محبت کیلیے اپنے تئیں فدا کرنا چاہتی تھی ' جسکی نسبت اسکو یقین تھا کہ وہ اپنے دین مبین اور ملۃ قویم کی حفاظت کیلیے جان دینے والوں کو دوست رکھتا اور انسے خوش ہوتا ہے :

و من الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ - و اللہ رؤف بالعباد (۲ : ۲۰۷)	اور اللہ کے ایسے بندے بھی ہیں جو صرف اسکی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کیلیے اپنی جانوں کو فدا کردیتے ہیں اور اللہ اپنے بندوں پر بہت ہی شفیق ہے -

فی الحقیقت یہی معنی ہیں " جہاد دینی " کے کہ دشمنان حق و عدالۃ کے مقابلے میں کسی دنیوی غرض و حاجت سے نہیں ' بلکہ صرف حق و صداقت اور ملک و ملت کی حفاظت کیلیے اٹھہ کھڑا ہونا ' اور اس راہ میں اللہ کے تعلق اور اسکی رضا کو اپنا مقصود سمجھکر وہ سب کچھہ کرگذرنا جو باہمی جنگ و قتال میں کوئی ملازم فوج یا جنگی جماعت کیا کرتی ہے -

* * *

غزوۂ طرابلس میں مجاہد عورتوں کی شرکت

صدیوں سے مسلمانوں پر جو انحطاط قواء و جذبات طاری ہے اُس نے ان جذبات مقدسہ سے تقریباً انہیں محروم کردیا ہے - اسلام پرستی و ملت خواہی کے وہ جذبات جنھوں نے بدر و حنین سے لیکر جنگ صلیبی تک مسلمانوں کی قوت و حقانیت کو ہمیشہ برقرار رکھا اور فتنۂ تاتار جیسی مہیب بربادیوں کے بعد بھی ممالک اسلامیہ کے طول و عرض کو سمٹنے نہ دیا ' اب صرف تاریخ عالم کی سرگذشتوں کا ایک حصہ بنکر رہگئے ہیں ' اور صدیوں سے حفظ ملت و دفاع اعداء اسلام کا فرض افراد و اقوام کی جگہ صرف حکومتوں اور انکی فوجوں کی روبہ تنزل قوت کے اعتماد پر چھوڑ دیا گیا ہے - حالانکہ اسلام کے نظام اجتماع کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اُس نے حفظ ملت کے فرض کو ہر فرد ملت پر فرض کردیا تھا اور اُسی کو دین قویم کا ایک بہت بڑا فرض باسم " جہاد " قرار دیا تھا - اگر امۃ مرحومہ کوئی جسم واحد ہے تو اسکی ریڑہ کی ہڈی یہی اصول دینی تھا ' پر افسوس کہ دست تغیر نے سب سے پہلے اسی کو زخمی کیا اور اسکی تفصیل کا یہ موقع نہیں -

لیکن اسکا سبب یہ نہیں ہے کہ جذبات معدوم ہوگئے ہیں اور طبیعۃ اسلامیۃ اب اپنے خواص فطریہ کو بالکل کھو چکی ہے -

مجاہدین طرابلس کا ایک گروہ - مشہور موسی بک کے زیر قیادت

ناموران غزوۂ بلقان

اسکے مناظر اسدرجه خوشنما هیں که انسان ششدر هوجاتا ہے - سولیرا کے خوشنــما ترین مناظــر بھي اسکے مناظــر کے مقابله میں هیچ هیں -

راسته میں هوٹل اور اسٹیشن پڑتے هیں - پہلا اسٹیشن قازبق ہے (یه غازي بک کي محرف شکــل ہے) جا بجا راستے میں مسافت کے نشان نصب نظر آتے هیں -

جب هم فلاد یقاقفاز پہنچے تو دیکھا که یه ایک نہایت عمده خوشنما شهــر ہے جو تیرک نامي نهر کے ساحــل پر واقع ہے - وه سطح آب سے ۸ سو میٹر بلند ہے - جبکه تفلیس میں سخت گرمي پڑتي ہے تو یہاں سخت سردي هوتي ہے -

فلادیقا فقاز صوبه تیرسکی کا دار الحکومت ہے - اس میں ایک بڑا میونسپل باغ ہے جسکے ایک طرف نهر تیرسکي بهتي ہے - حسن و جمال میں یــه باغ قوقاز بلکه خود تفلیس کے تمام باغوں سے زیاده ہے - تمام بــاغ میں برقي روشني هوتي ہے - روزانه باجا بجتا ہے جسکے سننے کے لیے بکثرت لوگ آتے هیں -

شهر میں نهر کے ساحل پر ایک عظیم الشان جامع مسجد ہے جسمیں دو نہایت عمده و پر شوکت مینار هیں - ایک بهت بڑي سڑک ہے جسکے بیچ میں تو لوگ چلتے هیں مگر دونوں طــرف سایه دار درخت هیں - درختوں کے نیچے بنچهں پڑي هیں - چلنے والے ان پر استراحت کے لیے بیٹھه جاتے هیں -

یہاں کي آبادي ۳۵ هزار ہے - اسمیں گرینڈ هوٹل اور امپیریل هوٹل وغیره بڑے بڑے اور عمده هوٹل هیں - یہاں سے شمال روس اور قوقاز کے معدني حماموں کي طرف ٹرینیں جاتي هیں - یه حمام بیاتیجو رسک (جو فلا ذیقا نقاز سے چھه گھنٹه کي مسافت پر واقع ہے) ایسا نتوک کیزلو حودسک (جس سے وه آب نارزان معدني نکلتا ہے جو روس میں بکثرت پیا جا تا ہے) اور جلیزلوخودسک هیں - یه حمام ایک دوسرے کے قریب هي هیں اور هر طرح سے آراسته هیں - صفائي اور آرام کے لیے یورپ کے حماموں میں جو ساز و سامان هوتے هیں ، انمیں سے ایک کي بھی یہاں کمي نہیں -

صوبــه تیرسکي میں چــرکسوں کا ایک قبیله رهتا ہے جسکا نام قابارطــه ہے - اسکي قیامگاه شهر فلاد قانقار سے ریل پر چھه گھنٹے کي مسافت پر واقع ہے -

اس صوبه کا نام تیرسکي نهر تیرک کي مناسبت سے رکھا گیا ہے - نهر تیرک سلسله کوه قوقاز کے ایک پہاڑ قازبق (غازي بــک) نامي سے نکلتي ہے اور بحر خزر میں گرتي ہے -

الهـــلال :

تفلیس کو ایران سے علحده هوے کچھه بهت زیاده زمانه نہیں گذرا ہے مگر کیسے تغیرات هوگئے ؟ آج بھي ایراني تاجروں کا یه بڑا مرکز ہے - کراسن تیل کے کنووں کے مالک بکثرت هیں اور اکثر لکھه پتي هیں - جن لوگوں نے رینلڈ کا ناول اله دین پڑھا ہے ، وہ تفلیس کے حسن و جمال کا یوں اندازه کرلیں که یہیں رینلڈ کي جنت تھي !

چنــــد قطــرات اشک

شهـــداء ملــت کي یاد میــں

لقــد کان في قصــصهـم عبـرة لاولی الالبــاب !

شهـــداء طـــرابلـــس

شـدیم خاک و لیکن ببــوے تربت ما
تواں شناخت کزیں خاک مردمي خیزد !

آج ایک ضرورت سے الهـــلال کی پہلي جلد کي ورق گرداني کر رها تها که متعدد صفحات پر " ناموران غزوۂ طرابلس " کا عنوان نظر آیا اور اپني گذري هوئي صحبت ماتم کي خونابه فشانیاں ایک ایک کرکے سامنے آ گئیں :

حلقۂ ماتم زدن شیون هم داشتن !

الهـــلال کي پہلي جلد میں یه باب تقریباً هر نمبر میں هوتا تها - اسکے نیچے عموماً ان جانفروشان ملت اور مجاهدین حق کے غزوات مقدسه کي سرگذشتیں ایک مخصوص انداز میں بیان کي جاتي تهیں ، جنهوں نے غزوۂ طرابلس کے دوران میں اپني جان و مال اور محبوبات و مطلوبات کا تحفه اپنے خداے قدوس کے حضور میں پیش کیا - وه خداے نیرنــگ کار و کرشمه ساز ، جسکي بارگاه محبت میں خون شهادت کي رواني اور جسم خونچکاں کي تڑپ اور بیقراري سے بڑهکر اور کوئي تحفه مقبول نہیں که " انا عنــد المنــکسرة قلــوبهــم "

کو زخم عاشقانه که در جلوه گاه حسن
صد چاک دل بتار نــگاهے رفو کنند

(غــــزوۂ طـــرابلـــس)

جنــگ طرابلس کي ایک بڑي خصوصیت یه تهي که وه ایسي حالت اور ایسے لوگوں کے ساتهه شـــروع هوئي جو با قاعده فوجوں اور منظم سامان جنــگ سے بالکل محروم تهے ، اور معدودے چند ترکوں کے سوا کوئي جماعــت وهاں ایسي نه تهي جسپر سلطنت کے عسکر و سپاه هونے کا اطلاق هوسکے - پهر جنــگ کي ابتدا ایک ایسے ظلم صریح اور وحشیانه اقــدام سے کي گئي ، جسکي نظیر ملکوں اور پادشاهوں کي پراني وحشیانه لڑائیوں کے سوا اور کهیں نہیں ملسکتي ، اور گو یورپ کا هر حمله اور قبضه جو مشرق سے تعلق رکھتا ہے ، ظلم و وحشت کي مثالوں سے لبریز هوتا ہے ، تاهم اٹلي نے جو خوفناک درندگي اور بهیمیت اس موقعه پر اختیار کي تهي ، وه مشرق اور مغرب کے تعلقات کي جدید تاریخ میں بهي همیشه بے نظیر یقین کي جائیگي -

ان اسباب نے اس جنــگ کي حالت یکایک منقلب کردي اور اسکو پادشاهتوں اور ملکوں کي ان لڑائیوں سے بالکل مختلف

بیان کیے جائیں' تو انکے بے شمار واقعات پڑھکر تمھیں تعجب هو گا
که کس طرح اسلام کي تاریخ همیشه بدر او ر اُحد کي جانفروشیوں
کو دهراتي رهی هے ؟

لیکن رفتہ رفتہ تخم فساد نے برگ و بار پیدا کیے اور اسلام کا
نظام ملي بکلي درهم برهم هوگیا - اب صرف حکومتوں کے اعتماد
پر بلاد اسلامیه کي حفاظت چھوڑ دي گئي - صرف گورنمنٹوں کي
فوجیں دشمنوں کے سامنے نکلنے لگیں - جهاد کي جانفروش صدائیں
غفلت و بے حسي کي خموشي سے بدل گئیں ' اور مسلمانوں کے
خود فروشانه عزائم کے ظهور کیلیے کوئي میدان باقي نه رها - یہاں
تک که وہ زمانه آگیا جب ایک ملک کے مسلمانوں کو دوسرے ملک
کے مسلمانوں کی تباهي اس سے زیادہ محسوس نه هوئي جتني
دنیا کے عام حوادث و انقلابات قدرتاً هر انسان کیلیے هوا کرتے هیں -
و لو انا کتبنا علیهم ان اقتلوا انفسکم او خرجوا من دیارکم ' ما فعلوہ
الا قلیل منهم ' و لو انهم فعلوا ما یوعظون به ' لکان خیرا
لهم و اشد تثبیتا (۴ : ۶۹)

ترجمه: اور اگر هم ان مدعیان خدا پرستي کو حکم دیتے که حق کیلیے
اپني جانونکو قربان
کرو یا اپنا گھر بار
چھوڑ کر نکل جاو
تو ان میں چند
آدمیوں کے سوا
کوئي بھی ایسا
نه کرتا - حالانکه
جو کچھه انکو
سمجھا دیا گیا هے
اگر وہ اسکي
تعمیل کرتے تو
انکے حق میں
بہتر هوتا ' اور
اس جهاد في
سبیل الله کي
وجه سے وہ اپني
حقوق پر نہایت
مضبوطی سے
ثابت و محکم رهتے !

شیخ سنوسي کا جربوب میں ملعه

* * *

جنگ طرابلس اس بیان کي صداقت کیلیے ایک بہترین
مثال هے - عرصے کے بعد یه ایک ایسي جنگ هوئي جسکي
بے سروسامانیوں نے دولۃ عثمانیه کو بالکل مجبور کردیا که صداء
جهاد بلند کرے ' اور اندرون طرابلس کے عرب قبائل کو اپني
جانفروشیوں کے اظہار کا موقع دے - چونکه یه اسلام کي ودیعت
و خواص کے ظهور کیلیے ایک محرک و موثر موقعه تھا اسلیے
یکایک مخفي جوهر اُبھرنے اور خوابیدہ قوتیں بیدار هونے لگیں '
اور جهاد فی سبیل الله ' و ابتغاء مرضات الله ' و پرستاري ملت '
و عشق و شیفتگی وطن و حریت کے ایسے ایسے امثال مقدسه دنیا
کے سامنے آگئے' جنکے لیے تاریخ اسلامیة صدیوں سے تشنۂ و بیقرار هے !!

واقعۂ طرابلس کي یهي خصوصیت هے جس نے اُسے قرون
اخیرہ کي تمام جنگوں سے الگ کردیا هے اور یهي وجه هے که ابتدائے
اشاعت سے " الهلال " نے اس واقعه کو عام لفظ جنگ سے نہیں
بلکه " غزوہ " کي اصطلاح مخصوص سے تعبیر کیا ' اور همیشه اسے
حفظ ملک و دیانة کا ایک مقدس جهاد قرار دیا - غالباً تمام عالم
مطبوعات میں الهلال هي ایک رسالۂ هے جس نے اس حیثیت
سے اس واقعه پر نظر ڈالي هے -

* * *

یه کیسي عجیب بات هے که قومي دفاع خاک طرابلس کي
همیشه خصوصیت رهي هے ! کارتھیج کا دفاع دنیا کا سب سے بڑا
دفاع تسلیم کیا گیا هے ' جسمیں اهل کارتھیج نے بے رحم رومیوں کے
مقابلے میں آخر تک ثابت قدمي دکھلائي اور باوجود هر طرح کی
بے سروسامانی اور محصور و مقهور هوجانے کے غارتگران حریت کے
آگے سر عبودیت خم نه کیا -

لیکن شاید آپکو معلوم نہیں که جس کارتھیج کے دفاع کي
داستان آپ الهلال کي دوسري جلد میں پڑھچکے هیں ' جس
کارتھیج کے دفاع ملي کو تاریخ عالم نے آجتک عظمت و جبروت کے
اعتراف کے ساتھه یاد رکھا هے ' جسکي خاک نے جنرل هنے بال
جیسے جانفروش و اولوالعزم مدافع پیدا کیے ' جسکي مٹي سے
هسکروبال کي تمثال صداقت و حریت بیوي کا جسم عالي بنا '
اور جس نے اپنے
اور اپنے وطن
عزیز کو آگ کے
شعلوں کي نذر
کردیا پر ظالم حمله
آوروں کي اطاعت
قبول نه کي ' در
اصل وہ اسی خاک
زار مقدس پر
آباد تھا جسے آج
"طرابلس الغرب"
کہتے هیں ' اور
پچھلے غزوۂ
طرابلس میں
جو کچھه هوا ' یه
گویا تاریخ کا
ایک نمایاں
اعادہ تھا جس
نے اپنے گذرے هوے اوراق پھر ایک بار سامنے کردیے !!

اطـــــلاع

امسال وقف کمیٹي آل انڈیا شیعه کانفرنس لکھنو نے یه اراده
کیا هے که فهرست اوقاف شیعان هندوستان طبع کرائے لہذا همدردان
اوقاف سے یه خواهش کیجاتي هے که اپني اپني ضلع کے اوقاف کي
فهرست مع نقل وقف نامه و دیگر ضروري حالات انریري سکریٹري
وقف کے پاس ارسال فرمائیں تاکه وہ درج فهرست هوکر ایک تاریخی
کتاب کے حیثیت سے طبع هو جائے ' اور وہ ایندہ ضروریات قومي کو
پورا کرے ' اور حسب موقع صیغه وقف شیعه کانفرنس منشائے واقف
کے موافق وقف کے چلانے کے کوشش کرتی رهے -

ایزاد حسین خان

آنریري سکریٹري سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹي.
آل انڈیا شیعه کانفرنس لکھنو

دين الهي كي پيدا كي هوئي قوتيں افسرده هوسكتي هيں مگر نابود نهيں هوسكتيں - اگر اسلام كي قوت تعليمي ايسي هي ضعيف وكمزورواثر هوتي تو وه اتني عمر نه پاتا' جتني عمر كے ساتهه باوجود صدها صدمات مهلكه كے آج موجود هے -

اصل يه هے كه انسان اپنے تمام جذبات و قوى كے ظهور كيليے خارجي محركات و موثرات كا محتاج هے' اور يهي احتياج طبيعي هے جس كو قران كريم نے تقدير اور " اذن الهي " سے تعبير كيا هے - اسكے بغير دنيا كا ايك ذره بهي متحرك نهيں هوسكتا - اسلام پر چهه سات صديوں سے عالمگير تنزل قلبي و دماغي طاري هے' اور وه تمام محركات و موثرات اور اسباب گرد و پيش مفقود هوگئے هيں جو طبيعة اسلاميه كے اصلي خواص كو نماياں كرتے' اور حيات مسلم و مومن كے الهي و قدسي جوهروں كو چمكاتے تهے - ان قوتوں كے ظهور و حركت كيليے سنين اولى كے سے حالات و اسباب پچهلي صديوں ميں بهي اگر ميسر آجاتے' اور اسلام كا حقيقي نظام اجتماعي و ديني قائم رهتا تو يقين كيجيے كه آج بهي اسكي سرزمين وه لعل و جواهر اگل سكتي تهي جنكي درخشندگي سے چشم عالم خيره هے :

فيض روح القدس ار باز مدد فرمايد
ديگران هم بكنند انچه مسيحا مي كرد !

* * *

اسلام نے اپنے پيروؤں كو سب سے بڑي چيز جو دي هے وه راه حق و عدالة ميں جان فروشي كا سبق هے - اسلام كا پهلا پيكر قدسي جو خطاب " مسلم " سے متصف هوا' وه تها' جس سے كها گيا كه " اسلم ! " (مسلمان هوجاؤ) تو اس نے جواب ميں سرجهكا ديا كه :

اسلمت لرب العالمين (۹ : ۵٦)

ميں " مسلم " هوا تمام جهانوں كے پروردگار كے نام پر !

پس اس نے اپنے هاتهه ميں چهري لي' اور ايک پكے جلاد كي طرح اسے پتهر كي چٹان پر تيز كرنے لگا' تا اپني اس محبت ما سوى الله كي جو اسكے دل ميں فرزند محبوب كي هے' اور اس فرزند عزيز كي جسكا عشق حقيقة اسلاميه كي راه ميں آزمايش بن گيا هے' الله كے نام پر قرباني كردے :

واذ ابتلى ابراهيم ربه بكلمات فاتمهن (۲ : ۱۲۲)

اور جبكه ابراهيم كو انكے پروردگار نے چند باتوں ميں آزمايا اور انهوں نے انهيں پورا كر دكهايا [۱]

جب ايسا هوا تو حقيقة اسلاميه درجهٔ تكميل تک پهنچ گئي اور حضرت ابراهيم و اسماعيل اس منصب رفيع و جليل تک مرتفع هوے جو اسلام كا اولين نتيجه هے - يعني دنيا ميں خدا كي مادي و معنوي خلافت و نيابت' اور اسكے بندوں كي پيشوائي و امامت :

قال اني جاعلك للناس اماما - قال و من ذريتي ؟ قال لا ينال عهدي الظالمين !

جب حضرة ابراهيم نے اسلام كي حقيقت كو اپنے اوپر طاري كرليا تو خدا نے فرمايا كه اے ابراهيم ! هم تم كو انسانوں كا امام و مقتدا بنانے والے هيں - اسپر انهوں نے عرض كيا : " اور ميري اولاد اور پيروؤں ميں سے ؟ " فرمايا كه " هاں ' مگر همارے اس اقرار ميں وه داخل نهيں جو نا فرمان هوں' اور اسلام كي قرباني سے انكار كريں "

پهر يهي سبق تها جو جبل بو قبيس كي مخفي صحبتوں ميں دهرايا گيا' اور فتح بدر و تسخير مكه كے كشوركشايانه مجمعوں ميں جسكے نتائج نظر آئے -

قل ان كان آباؤكم و ابناؤكم و اخوانكم و ازواجكم و عشيرتكم و اموال اقترفتموها' و تجارة تخشون كسادها' و مساكن ترضونها' احب اليكم من الله و رسوله و جهاد في سبيله ؛ فتربصوا حتى ياتي الله بامره و الله لا يهدي القوم الفاسقين (۹ : ۲۴)

اے مسلمانو ! اگر تمهارے باپ ' تمهارے بيٹے' تمهارے بهائي' تمهاري بيوياں' تمهارا خاندان ' تمهاري دولت جو تم نے كمائي هے' وه كاروبار دنيوي جسكے نقصان كا تم كو هر وقت انديشه رهتا هے' اور وه مكان و جائداد جو تمهيں مطلوب و محبوب هيں' اگر يه تمام چيزيں تمهيں الله' اسكے رسول ' اور اسكي راه ميں صرف جان و مال كرنے سے زياده محبوب و عزيز هيں' تو دين الهي كو چهوڑدو - خدا تمهارا محتاج نهيں هے - يهاں تک كه الله كو جو كچهه كرنا هے وه كرگذرے - الله كي هدايت انكے ليے نهيں هے جنكے دل ميں حقيقة اسلاميه كي جگه فسق و نفاق بهرا هے ! "

يه سبق مومنين اولين اور مسلمين قانتين كے آگے اسلامي قرباني و الهي تفاني كے ايک اسوهٔ حسنه كے ساتهه پيش كيا گيا اور راستباز روحوں نے اسے قبول كيا - صديق اكبر نے اپنا تمام مال لٹا ديا' امير مرتضى نے اپني جان گرامي هتيلي پر ركهي - مهاجرين نے اپنے وطن محبوب اور تمام عزيز و اقربا سے رشته كاٹا تا خدا اور اسكي صداقت سے انكا رشته جڑ جاے - انصار نے اپنے مهاجر بهائيوں كو اپني دولت كے نصف حصے كا مالک سمجها' تا انكا خدا انكو اپني پوري محبت و خوشنودي كا مالک بنادے - مدينه كي گليوں سے ايک عورت نكلي جس نے اپنا شوهر اور اپني اولاد ايک ايک كركے حفظ اسلام كيليے كٹوا دي' اور احد كے دامن ميں ايک مومنهٔ مخلصه نے اپنے سينے كو ڈهال بنا كر تيروں كي بارش كو روكا تا كه خدا كے داعي برحق كے جسم مطهر كو كوئي گزند نه پهنچے !

ان الله اشترى من المومنين انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة' يقاتلون في سبيل الله فيقتلون و يقتلون و عدا عليه حقا في التوراة والانجيل والقران - و من اوفى بعهده من الله ' فاستبشروا ببيعكم الذي بايعتم به و ذلک هو الفوز العظيم (۹ : ۱۱۲)

بيشک الله نے مومنوں كي جانوں كو اور انكے مال و متاع كو خريد ليا هے تا كه انهيں بهشت كي دائمي زندگي بخشے - وه مومن و مخلص جو الله كي راه ميں لڑتے هيں اور كبهي مارتے هيں اور كبهي خود مرتے هيں - تمام اسماني كتابوں ميں اسكا سچا وعده كيا گيا هے - اسكا پورا كرنا خدا نے اپنے اوپر لازم كرليا هے اور خدا سے بڑهكر اپنے وعدے كا سچا اور كون هوسكتا هے ؟ پس اے مسلمانو ! اپنے اس خريد فروخت كي جو تم ميں اور تمهارے خدا ميں هوئي هے خوشياں مناؤ كه اسميں تمهارے ليے بڑي هي كاميابي هے "

آں بيع را كه روز ازل با تو كرده ايم
اصلا دراں حديث اقاله نمي رود !

يه تو اسلام كے بازار جاں فروشي كي ابتدائي خريد و فروخت تهي - آگے چلكر يه حالت قائم نه رهي ' ليكن تاهم صديوں تک اسكے شواهد و مناظر ملتے هيں - حتى كه اگر صليبي جنگوں كے زمانے كے حالات

[۱] حضرات مفسرين نے اسپر بحث كي هے كه اس آيت ميں جن آزمايش كي باتوں كي طرف اشاره كيا هے وه كيا تهيں ؟ اور پهر يه راے قائم كي هے كه اس سے مقصود بعض احكام طهارت وغيره هيں' مثلا ختنه وغيره - ليكن درحقيقت ايسا سمجهنا آزمايش الهي كي صريح تحقير كرنا هے - يهاں كلمات سے مراد في الحقيقت وه آزمايشيں هيں جو حقيقة اسلاميه كے ظهور كيليے مختلف جسمي و قلبي قربانيوں اور امتحانوں كي صورت ميں حضرة خليل كو پيش آئيں اور جنكا ذكر قران كريم ميں موجود هے -

دیکھیے ؟

ایک نہیں بلکہ تین ڈاکٹر صاحبان فرماتے ہیں

یہ زمانہ حال کی حیرت انگیز ایجاد از کار رفتہ بوڑھوں کیلیے عصاے جوانی کمزوروں و ناتوانوں کیلیے طلسم سلیمانی ' نوجوانوں کیلیے شمشیر اصفہانی غرضکہ ہر طرح محافظ زندگانی ہیں - معمولی کمزوری کو چند روز میں پورا پورا فائدہ پہنچاتی اور تکان میں حلق سے اوترتے ہی فوراً اپنا اثر دکھاتی ہیں - دل و دماغ کو قوت بخشتی اور عصاے رئیسہ کو تقویت دیکر لطف زندگانی دکھاتی ہیں - چہرہ کو با رونق ہاضمہ درست رہاتھ پاؤں کو چست چالاک کرتی ہیں - مرجھائے ہوئے دل کو تازہ کرکے مردہ جسم مین جان ڈالتی ہیں - ایام شباب کی بے اعتدالیوں اور غلط کاریوں کیوجہ سے جو لوگ مایوس و زندہ درگور ہو چکے ہیں آنکے لیے اکسیر سے زیادہ مفید ہیں - ڈاکٹر سی - سی - ایم - میڈالسٹ ایل - ایم - اس - فرماتے ہیں کہ کایا پلٹ زمانہ حال کی حیرت انگیز و کامیاب دوا ڈاکٹری یونانی کبیراجی کا نچوڑ ہیں - اور ہر قسم کے کمزور مریضوں کیلیے میں وثوق و کامل بھروسہ کے ساتھ تجویز کرتا ہوں - ڈاکٹر بی - ٹی - معاون مشیر طبی شہنشاہی ٹرف کلب وغیرہ فرماتے ہیں کہ کایا پلٹ میں کوئی جز ضرر رساں نہیں بلکہ نہایت قیمتی و مقوی اجزاء سے مرکب ہیں میں پوری اطمینان کیساتھ بیکار و کمزور مریضوں کیلیے تجویز کرتا ہوں -

ڈاکٹر آر - بی - ایل - ایم - اس کلکتہ فرماتے ہیں کہ کایاپلٹ نامردی - جریان و سرعت کے مریضوں کے لیے نہایت مفید گولیاں ہیں اور زمرد نے تو اسکی خوبیوں کو بہت کچھ بڑھا دیا ہے

ان کے علاوہ ہمارے پاس انگنت و بے مانگے سرٹیفکٹ موجود ہیں ' لیکن آپکا تجربہ سب سے بڑا سرٹیفکٹ ہے آزمالیجیے و لطف زندگی اٹھالیجیے ہمارا دعوی ہے اگر آپ چالیس روز حسب ہدایت کایا پلٹ استعمال کرینگے تو آپ تمام امراض سے شفاء کلی حاصل کرینگے - اگر آرام نہ ہو تو حلفیہ لکھدیجیے آپکی قیمت واپس - پرچہ ترکیب ہمراہ مع چند مفید ہدایات دیا جاتا ہے جو بجائے خود وسیلۂ صحت ہیں - ان خوبیوں پر بھی قیمت صرف ایکروپیہ فی شیشی اور ۶ شیشی کے خریدار کو ۵ روپیہ ۸ آنہ نمونہ کی گولیاں ۴ آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکتی ہین جواب طلب امور کیلیے ٹکٹ انا چاہئے ·

ایجنٹوں کی ہر جگہہ ضرورت ہے

المشتہر

مینیجر " کایا پلٹ ڈاک بکس نمبر ۷-۱ کلکتہ

تین لاکھہ روپے

مور نامی چٹھی رساں کو جس نے ہماری کمپنی سے صرف ایک نیا ما بانڈ خریدا تھا انعام ملگیا پریمم بانڈ یورپین گورنمنٹوں کے جاری کردہ ہیں ' جسطرح کہ تمسکات عثمانیہ اسی کرور پونڈ سرمایہ ہے لاکھوں روپے خریداروں میں تقسیم کیے جاتے ہیں - انعام آجاے خریدار مالا مال ورنہ رقم قائم - قیمت ایک نیا ما بانڈ ایکسو بیس ۱۲۰ روپے یا سوا گیارہ روپے قسط ایک سال تک پہلی قسط بھیجنے پر نام خریدار انعام میں شامل ہوجاتا ہے - دنیا میں کوئی طریقہ اسقدر مفید روپے لگا نیکا نہیں مفصل کتاب و حالات ایک پیسہ کے کارڈ پر ہم مفت روانہ کرتے ہیں - درخواست کرو بنام چیف انڈین ایجنٹ پریمم بانڈ سلطنت ہاے یورپ انارکلی لاہور-

---

مشاہیر اسلام رعایتی قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلی قیمت ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۲) حضرت بابا فرید شکرگنج ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۳) حضرت محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۴) حضرت خواجہ حافظ شیرازی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۵) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۶) حضرت شیخ بوعلی قلندر پانی پتی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۹) حضرت غوث الاعظم جیلانی ۳ انہ رعایتی ۱ انہ (۱۰) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ انہ رعایتی ۱ آنہ [۱۱] حضرت سلمان فارسی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۱۲] حضرت خواجہ حسن بصری ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ [۱۳] حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۴) حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتانی ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ (۱۵) حضرت شیخ سنوسی ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتی ۱ انہ (۱۷) حضرت امام بخاری ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۱۸) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی ۴ آنہ رعایتی ۶ پیسہ (۱۹) شمس العلما ازاد دہلوی ۳ انہ رعایتی ۱ انہ (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انہ رعایتی ۱ انہ (۲۱) شمس العلما مولوی نذیر احمد ۳ انہ رعایتی ۱ انہ (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتی ۲ انہ (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علی ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ (۲۴) حضرت شہباز رحمہ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازی ۵ انہ رعایتی ۲ انہ (۲۶) حضرت شبلی رحمۃ اللہ ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۷] نرش معظم ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۸] حضرت ابو سعید ابو الخیر ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۲۹] حضرت مخدوم صابر الیری ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۰] حضرت ابو نجیب سہروردی ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۳۱] حضرت خالد بن ولید ۵ انہ رعایتی ۲ انہ [۳۲] حضرت امام غزالی ۶ انہ رعایتی ۲ انہ ۲ پیسہ [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انہ رعایتی ۲ انہ [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انہ رعایتی ۶ پیسہ [۳۵] حضرت امام شافعی ۹ انہ رعایتی ۱۰ پیسہ [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتی ۲ - آنہ (۳۸) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ۳ - آنہ رعایتی ۱ - آنہ (۳۹) حضرت خواجہ معین الدین چشتی ۵ - آنہ - رعایتی ۲ آنہ (۴۰) غازی عثمان پاشا شیر پلیونا اصلی قیمت ۵ آنہ رعایتی ۲ آنہ - یہ سب مشاہیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کی قیمت یکجا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ - انہ - (۴۰) دنیا رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انہ رعایتی ۶ - انہ (۴۱) آئینہ خود شناسی تصوف کی مشہور اور لاجواب کتاب خدا بینی کا رہبر ۵ انہ - رعایتی ۳ - انہ - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ رعایتی ۶ - انہ - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انہ - رعایتی ۳ انہ - کتاب ڈیڑھ کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاودانی مکمل حالات حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی ۱ روپیہ ۸ انہ [۴۵] مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اردو ترجمہ ڈیڑھ ہزار صفحہ کی تصوف کی لا جواب کتاب ۶ روپیہ ۷ انہ [۴۶] ہشت بہشت اردو خواجگان چشت اہل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیہ ۸ انہ [۴۷] رموز الاطبا ہندوستان بھر کے تمام مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگی معہ انکے سینہ بہ سینہ اور صدری مجربات کے جو کئی سال کی محنت کے بعد جمع کیے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور جن خریداران نے جن نسخوں کی تصدیق کی ہے انکے نام بھی لکھدیے ہیں - علم طب کی لاجواب کتاب ہے اسکی اصلی قیمت چھہ روپیہ ہے اور رعایتی ۳ روپیہ ۸ انہ [۴۸] الجریان اس نا مراد مرض کی تفصیل تشریح اور علاج ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ [۴۹] صابون سازی کا رسالہ ۲ انہ رعایتی ۳ پیسہ (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد استاد کے انگریزی سکھانے والی سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیہ (۵۱) اصلی کیمیا گری یہ کتاب سونے کی کان ہے اسمیں سونا چاندی رانگ سیسہ - جستہ بنانے کے طریقے درج ہیں قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

سعادت فلاح دارین - قران کریم - بیس قدر تفاسیر - اکسیر صفت کتب دین و تاریخی و اسلامی - اور بیسیوں دیگر مفید و دلچسپ مطبوعات وطن کی قیمتوں میں یکم مارچ ۱۴ - بروز اتوار - کیلئے معقول تخفیف ہوگی - مفصل اشتہار مع تفصیل کتب بواپسی منگا کر ملاحظہ کیجیے - تا کہ آپ تاریخ مقررہ پر فرمایش بھیج سکیں -

المشتہر

منیجر وطن لاہور

جـزائر فيلي پـائن (امـريكا)

اور تبـليغ و دعـوة اسـلام

حضرت شيخ الاسلام کا مـراسلہ

مولانا - السلام عليكم و رحمة الله و بركاتـه - بعنايـة تعالـے بديار فيليپين رسيدم - بوقت رسيدن ستون كشتي با لواے حشمت نماے عثماني مزين بود - والي سابق زامبواگا كه در سال گذشته باستانبول آمده بود در كنار دريا منتظر من بود' و برابر او هزارها اهل اسلام استاده بودند - كنار دريا سر تا پا با لواے عثماني آراسته بود - وقتيكه از كشتي بيرون آمـدم ' نشان ذي شان عثماني بر سينهٔ نا چيز آويخته بود ' با كمال عزت بخانهٔ والي مذكور رسيديم' و زياده تر مسلمانان را قبول كرديم - كرنيل فنلي كه والي گذشته است ' مرا بحضار مجلس بطور شيخ الاسلام و وكيل خليـفهٔ اعظم تقديم كـرد ' و بعد از رسيدن مراسم استقبال بختام ' نطقي مناسب حال و مقام ايراد كردم و وظائف اهل اسلام كه مناسب حال و وقت است با افادهٔ ساده ايضاح كردم - حكومت امريكا اين داعي جناب را بطور رئيس مسلمانان و لقب شيخ الاسلام قبول كرد - و بوكالت من از جانب خليفهٔ اعظم در امر اقامة ستون دين مبين ابراز حرمت كرد - و امور مذهبيهٔ سكان مورو را ديدن بمن حواله كرد' تا باكنون بسيار بلده هاے اسلامي را زيارت كرده ام - و در نتيجه تدقيق فهميدم كه مسلمانان اين ديار بسيار جاهل و وحشي و فقيرند' و براے تاسيس مساجد و مدارس دينيه از جانب حكومت مدد ندارند - معيشت اينان علي الاكثر بصيد ماهي منحصر است - از نابودن مساجد بعض اعداے دين مبين اين مومنان جاهل را به بے ديني گرفتار خواهند كرد' و اين امر در اخبار امريكه هم نوشته اند - بنا برين بسيار مبشرين مسيحيت (مشنري) بجزائر مورو آمده اند كه درميان ايشان يک راهبهٔ مليوندار هم هست - اكنون بر مسلمانان چار اقطار عالم واجب است كه بامـداد اين اخوان شتاب كنند ' و از جناب مولانا نيازم آنست كه از ارباب جود و سخاء اسلام در هند اعانهٔ كافي جمع بفرمايند ' و بر جنـاح شتابي بنام اين عاجـز بفرستند كه في الحال بتاسيس مـدارس دينيهٔ لازمه آغاز بكنم - و بتخليص اين اخوان از دندان آز مسيحيت با صرف نقود و تعليم علوم كوشش بعمل آيد - والله ولي التوفيق - اعانه هاے آينده را بر صحائف اخـبار عالم اعلان خواهم كرد - و در انجام هر سال خلاصهٔ اعمال ناچيز را بعالم اسلام خواهم تعريف كرد - والسلام عليكم -

شيخ الاسـلام در جـزائر مورو :
محمد وجيه الجيلانى

مسٹر فنلي سابق گورنر فلي پائن

الهـــلال :

مندرجهٔ بالا تحرير حضرة الفاضل المحترم ' السيد محمد وجيهه النابلسي شـيخ الاسلام جزائر فيلي پـائن كي هے جو انهـوں نے ايڈيٹر الهـلال كے نام جزيرهٔ مورو واقع فيلي پائن سے روانه كي هے - سيد موصوف كا تذكرہ الهـلال ميں هوچكا هے - آگرہ ميں جب آنسے ملاقات هوئي تو ميں نے عرض كيا تها كه جزائر ميں پهنچكر محض اپنے سركاري وظيفه پر هي قناعت نه كرليں ' بلكه ايک داعي اسلام كي حيثيت سے وهاں كے حالات كا مطالعه كريں' اور وهاں كے مسلمانوں كي اصلاح ديني و تعليمي كي اور علی الخصوص ديسي آبادي ميں تبليغ اسلام كي سعي بليغ كريں -

چنانچه وہ اس فارسي مراسله ميں لكهتے هيں:

" ميں جب فيلي پائن پهنچا تو ميرے جهاز كے مستولوں پر عثماني علم لهرا رهے تهے - ساحل پر مسٹر فنلي گورنر جزائر مع ايک جم غفير كے استقبال كيليے موجود تهے - راسته عثماني بيرقوں اور جهنڈوں سے مزين تها - ميں نے سب سے زيادہ توجه اپنے شكسته حال اخوان مسلمين پر كي - ساحل سے گورنر كي كوٹهي پر گئے - وهاں ايک بڑي مجلس منعقد هوئي اور گورنر نے به حيثيت شـيخ الاسلام جـزائر و نائب حضرة خليفـة المومنين مجهے پيش كيا - جسكے بعد ميں نے مناسب وقت تقرير كی -

حكومة امريكا نے مجهے يهاں كے مذهبي امور بكلي سپرد كرديے هيں اور ميں مشغول تحقيق و تفتيش هوں - يهاں كے مسلمانوں كي حالت بهت افسوس ناک هے - جهل اور فقر ' دونوں ميں مبتلا هيں - انكي معيشت مچهلي كے شكار پر هے' اور يهي خزانهٔ سمندر انكا راس المال هے - نتيجه يـه هے كه مسيحي مشنري پهنچ گئے هيں' جنكے ساتهه ايک كروڑ پتي كيتهولک نن بهی هے اور لوگوں كو ترک دين كي دعوت دے رهے هيں - امريكا كے اخبارات ميں بهي يهاں كي مشن كي نسبت مذاكرات شائع هوے هيں -

ايسي حالت ميں همیں تبليغ اسلام اور اصلاح حال مسلمين جزائر ميں نهايت جلدي كرني چاهيے - ميں آپسے التجا كرتا هوں كه هندوستـان كے اهل خير كو اس طرف توجه دلائيے كه مجهے مالي مدد ديں ' تاكه ميں يهاں باقاعدہ تعليم و تبليغ كا كام كرسكوں ' اور چند ديني مكاتب جاري كردوں - مجهے جسقدر اعانت عالم اسلامي سے ملے گي ' آپ كے اخبارات ميں نام بنام شائع كرتا رهونگا "

يقيناً حضرة شيخ كي صداء طلب مستحق صد توجه و اعتنا هے' اور يه الله كے هاتهه ميں هے كه جس كام كيليے چاهے لوگوں كے دلوں كو كهول دے - يه تمام كام در اصل اب اس اسلامي مشن كے ماتحت هونے چاهئيں جسكے قائم كرنے كا آخري وقت گذر رها هے -

شيخ موصوف كا پته يه هے - ٹكٹ ۲ - آنے كا لگانا چاهيے :

H. A. Asseyed Mahammad Wajih Sheikh-ul-Eslam in the
Moro Province Zomboonga.
· Mindanao
(Philippine)

الهـــلال كـي ايجنسي

هندوستان كے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار سالوں ميں الهـلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے كے روزانه اخبارات كي طرح بكثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمدہ اور كامياب تجارت كے متلاشي هيں تو ايجنسي كی درخواست بهيجيے -

شمس العلما ڈاکٹر سید علی صاحب بلگرامی

ایم - اے - ڈي لیٹ بیرسٹر ایٹ لا کی

میـڈیکل جیـورس پـروڈنس

یعنی طب متعلقہ مقدمات عدالت پر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھہ لکھا جاے یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے ہوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باهمي تعلقات سے بحث کي جاتي ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي ہیں جو عدالتي انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے ہیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي ہے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق ہوتي ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خوراني وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري ہے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسي بے گناہ کو سزا ہوجاتي ہے اصل مجرم رہا کردیا جاتا ہے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے مواقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے ہمیشہ مقدمات کے خراب ہوجانیکا اندیشہ لگا رہتا ہے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاہي حاصل ہوتي ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا ہوجاتي ہے جنپر

عـدل و انصاف کا انحصار ہے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک هیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے ہیں ' جسکي وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداري مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً

مقـدمات قـتـل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) ہلاکت کي جوابدہي (۳) شہادت قرینہ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (۶) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسي یا گلا گھونٹنا وغیرہ -

عـورتـوں کے مـتـعـلـق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشي (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدني سمیات (۲) ملزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان -

امـــور مختلفـــہ کے متعلـــق

(۱) زندگي کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانوني نصاریح بھي مندرج ہیں جن کي وجہ سے ہر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ہوگئي ہے ' اور ساتھہ ہي ساتھہ اس کا بھي پتہ چل جاتا ہے کہ ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاہر ہوتي ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھي اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے ہر انسان کي سمجھہ میں آتا ہے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذہن نشین ہو جاتے ہیں -

مدت ہوئي کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع ہوئي تھي ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب، کي شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمي پوري ہوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري ہوئي جو بنظر علمي قابلیت اور ہمہ داني کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداري کاروبار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھہ کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي ہے اور (۳۸۰) صفحے ہیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ہے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد دکن سے مل سکتي ہے -

مـولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتـابیں

(از مـولانا شبلـي نعمـاني)

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے ہاتھہ کي دو سطریں ہات آجاتي ہیں تو اہل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا - اہل ملک کي خوش قسمتي ہے کہ مولوي عبد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شائع ہوئي ہیں ' سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو ہزاروں اوراق کے الٹنے سے بھي ہات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کي وجہ سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' اور صرف چند اشتہاري جملوں پر اکتفا کرتا ہوں - لیکن مجھے امید ہے کہ شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر آن کي روح سے شرمندہ نہ ہونگے - قیمت ہر دو حصہ حسب ذیل رکھي گئي ہے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک

سرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ ہے

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کی مشہور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیہ - قیمت حال ۳۰ روپیہ

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیہ

ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعہ مصر مجلد ۳۰ روپیہ

مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیہ

المشتہر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر

کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

دون وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے؟

یه سخت سردي کے موسم میں تندرستیت انسان جان بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سو سو تدبیرین کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پھولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هوجاتي هے - دیکھئے ! آج اوسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دهتورة بھنگ - بلاڈونا پوٹاسوایي - لوڈانک ملکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو در کنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف هماري هي بات نهیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکراسکے مداح هیں - آپنے بهت کچھه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے؟ پوري حالت کي فهرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۳ روپیه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن منیجر تارا چند دت اسٹریٹ کلکته

[۱۹]

مسیحا کا ہنٹی فاسفیٹ آئل
سر کے بالونکے لیے
نهایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم ملتمس نمود کے ساتهه فائدے کا بھي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني لطافت اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر، نزله، چکر، اور دماغي کمزوري کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکھنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وه بخار جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق هو یا وه بخار جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بھي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بھي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي هے اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتی هے نیز اسکي سابق تندرستي از سرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چھوٹي بوتل بارہ - آنه
پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے
المشتهر ریرو پرائٹر
ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

اشتهارات کیلیے ایک عجیب فرصت
ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں که آپکا اشتهار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ، جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں " تو اس کی صرف ایک هي صورت هے - یعني یه که آپ " الهلال کلکته " میں اپنا اشتهار چھپوا دیجیے -

یه سچ هے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بھي نهیں هیں - لیکن ساتهه هی اس امر کي واقعیت سے بھي آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نهوگا که وه پچاس هزار سے زائد انسانوں کي نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابله قائم کیا جاے که آجکل چھپي هوئي چیزوں میں سب سے زیاده مقبولیت اور سب سے زیاده پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ، اور یه قطعي هے که اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

منیجر الهلال ۱-۷ مکلوڈ اسٹریٹ - کلکته -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں ، اسکا بڑا سبب یه بھي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر ، اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹھے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضرورتوں کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

اندرشہ نیٹنگ کمپنی

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹن کٹنگ (یعنے سہاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوئے اون جو ضروری ہیں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کم خلتم ہوا آنکھ روانہ کہنا اور آسی من روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں اندرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے آن چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

بی - گوونڈ راؤ پلیڈر -(بلاری) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

اندرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس بات کے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص بآسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

---

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - معصت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سرمو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — اندرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

اندرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs.8
Half-yearly „ „ 4-12

الہلال

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۱ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤
Calcutta: Wednesday, March 18 1914.

ایک عظیم الشان دینی تحریک کی انتہائی تخریب

مسئلۂ بقاء ندوۃ العلماء

طلباے دار العلوم کی اسٹرائک

بیس سال ہوے جب ندوۃ العلما نے اپنی پہلی صدا بلند کی - اس نے اپنے مقاصد کا اعلان کیا ' جنمیں سب سے اہم ترین مقاصد یہ تھے : رفع نزاع باھمی ' حفظ کلمۂ اسلام و خدمت ملت کے لیے تمام علما کا اجتماع و اتحاد ' اشاعت اسلام ' اصلاح نصاب قدیم ' تدوین علم کلام جدید -

لیکن اس نے دیکھا کہ مصائب شدید ' موانع لا علاج ' اور وسائل عمل و نجاح مفقود ہیں - سب سے پہلے ضرورت جس چیز کی ہے وہ یہ ہے کہ ہم میں ایسے علماء حق پیدا ہوں جو وسعت نظر و تبصر علمی کے ساتھہ موجودہ عہد فلاکت کی تمام مصیبتوں کا علاج بھی اپنے اندر رکھتے ہوں - سب سے بڑھکر اہم مقصد اشاعت اسلام ہے - اسکے لیے ملک کے اندر صاحبان ایثار و فدا کاران مذہب علما چاہئیں ' اور ممالک متمدنۂ خارجہ کیلیے ایسے روشن ضمیر و کار داں جو علوم حقۂ اسلامیہ کے ساتھہ یورپ کی زبانوں سے بھی ماہر ہوں ' نیز علوم و فنون حدیثہ سے بھی واقفیت رکھتے ہوں -

لیکن بدبختی یہ ہے کہ ایسے لوگ ہم میں ناپید ہیں - یہی حال تمام دیگر مقاصد و اعمال کا ہے -

پس سب سے پہلے ایک ایسا مدرسہ قائم کرنا چاہیے جسکی تعلیم سے مقصود و مطلوب اشخاص پیدا ہوسکیں - چنانچہ مدرسہ قائم ہوا -

* * *

بہت سے لوگوں کو ندوہ کے مقاصد سے تشفی نہ ہوئی - خود موجودہ علماء میں سے ایک گروہ کو غلط فہمیاں ہوئیں - باھمی نزاع کا ایک نیا طوفان اٹھا - پھر گورنمنٹ کی سوء ظنی نے رہی سہی امیدیں بھی خاک میں ملادیں - نئے تعلیم یافتہ اشخاص سمجھے کہ یہ انگریزی تعلیم کا رقیب ہے - قدیم گروہ نے کہا کہ نئے خیالات کی ایک دوسری صورت ہے - اپنے اپنوں میں بھی سمجھنے والے اور سچا درد رکھنے والے نہ ملے - غرضکہ زمانے نے اپنی ایک قیمتی متاع کو پا کر کھو دینا چاہا ' اور غفلت و حوادث نے اسکا سامان مہیا کیا : و کانوا فیہ من الزاھدین !

اسکے بعد پھر ایک نیا دور شروع ہوا ' اور موانع راہ بظاہر ایک ایک کرکے ہٹنا شروع ہوے - قوم نے بھی توجہ کی ' مالی حالت بھی درست ہو چلی - تعمیرات کا سلسلہ شروع ہوا ' کچھہ اشخاص دار العلوم سے پیدا ہوے جنکی قابلیت کا ملک نے اعتراف کیا ' اور وہ وقت قریب آیا کہ ملک اسکی جانب پوری توجہ کرتا ' اسکے اندرونی مفاسد کی اصلاح کی جاتی ' اور اسکے باطن کو بھی مثل اسکے ظاہر کے صاف و بہتر بنایا جاتا - لیکن جبکہ امیدیں قوی اور توقعات شاد کام ہوئیں ' تو یکایک حوادث و غفلت اور فتنۂ و فساد نے واقعات کا دوسرا ورق الٹا ' اور مثل بیت المقدس کے ہیکل کے جسکے دو مرتبہ تباہ ہونے کی تورات میں خبر دی گئی تھی ' ندوہ پر بھی دوسری تباہی کا دور شروع ہوگیا : بعثنا علیکم عباداً لنا اولی باس شدید ' فجاسوا خلال الدیار و کان وعداً مفعولا (۵ : ۱۷)

* * *

بیت المقدس کے لیے دو بربادیوں کی خبر دی گئی تھی جو بنی اسرائیل کی شامت اعمال سے آنے والی تھیں - پہلی بخت نصر کی چڑھائی اور دوسری ٹیٹس شاہ روما کی : و قضینا الی بنی اسرائیل لتفسدن فی الارض مرتین ' و لتعلن علوا کبیرا - (۴ : ۱۷)

پہلی بربادی کے بعد عزیر نبی کی آہ و زاری نے سلیمان کے ہیکل اور اسرائیل کے گھرانے کو بچالیا پر دوسرے کے بعد ہمیشہ کیلیے شلم کے مقدس مرغزار اجڑ گئے -

کیا ندوۃ العلما پر بھی یہ دوسری تباہی آخری ہے ' اور کیا یہود ھذہ الامۃ کی بد اعمالیوں سے یہ دوبارہ اجڑکر پھر آباد نہوگا ؟

و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم : لتتبعن سنۃ من کان قبلکم (ای الیہود) باعاً بباع ' و ذراعاً بذارع ' و شبراً بشبر ' حتی لو دخلوا فی حجر ضب ' لدخلتم فیہ !!

* * *

خود ندوۃ العلما کے اعتراف سے لوگوں نے انکار کیا ' مگر اسکے مقاصد صحیحہ کے اعتراف سے گریز کرنا زمانے کی طاقت سے باہر تھا - انکی حقیقت خود زمانے اور وقت ہی کے حکم کا نتیجہ تھی اور انسان سمندر کی موجوں سے لڑ سکتا ہے ' پہاڑوں کی صفوں کو چیر سکتا ہے ' طوفان اور بجلی پر فتح یابی حاصل کرسکتا ہے ' پر زمانے سے لڑنے کی آج تک اسکو نہیں دی گئی ہے - و قال علیہ السلام : لا تسبوا الدھر ' فان الدھر ھو اللہ -

[9]

S. C. MITRA & CO.

CALCUTTA

[30]

خیــالات آزاد

جو اودھ پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خاں بہادر، آئي - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتیجہ اور اپنی علم شہرت اور خاص دلچسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولالابصار ہے - ذیل کے پتے سے ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی سحر بیانی اور معجز کلامی سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانح عمری آزاد ۱۲ - آنہ علاوہ محصول -

المشتہر

سید اختر حسن نمبر ۹۲ تالتلا لین - کلکتہ

[8]

هندوستاني دواخانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بني ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اس کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالي شان کار و بار، صفائي، ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ:

هندوستانی دوا خانہ تمام هندوستان میں ایک ہي کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتہ)

منیجر هندوستاني دوا خانہ - دہلی

[27]

زندہ دل نوجوانان ملک کا ماہوار رسالہ " ظریف "

اغراض و مقاصد

(۱) زندہ دلي و ظرافت کي روح پھونکنا -
(۲) سنجیدہ مہذب مذاق فراہم کرنا -
(۳) مشرقي دماغ کو مغربي مذاق سے آشنا کرانا -
(۴) ادبي - مذاق کو نشو و نما دینا -
(۵) اخلاقي و روحاني سبق سکھانا -

چندہ سالانہ رؤسا سے ۵ روپیہ امراء سے ۳ روپیہ عام شائقین ایک روپیہ ۱۲ آنہ ملنے کا پتہ - دفتر رسالہ ظریف - کھلیکس ہال - لاہور -

[5]

1 ـــ سستم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والي گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ
2 ـــ امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مثل کیس ٹھیک ٹائم دینے والي گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ
3 ـــ چاندي ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط ہر جوڑ پر یاقوت جڑا ہوا گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ
4 ـــ چاندي کي لیڈي واچ یا ہاتھ کو زیب دینے والي اور خوبصورتي میں یکتا معہ تسمہ گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول چھہ روپیہ
5 ـــ چاندي ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتي کے ٹائم میں آزمودہ گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ
6 ـــ پیٹنٹ راسکوپ سستم لیور واچ بہت چھوٹي اور خوبصورت گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹھ آنہ
7 ـــ کرو والزر سلنڈر واچ چاندي ڈبل کیس اسکي مضبوطي کي شہرت عام ہے گارنٹي ۳ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر ہے کہ جسقدر ہمارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگاتے ہیں آجتک کسی نے شکایت نہیں کي

المشتہر:— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ
M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

نوٹ

اور اسکی خرابی نا قابل دفع ہے تو آسے مٹ ہی جانا چاہیے ' لیکن مٹنا چاہیے - اس طرح سسک سسک کر دم نہیں توڑنا چاہیے کہ اسکے ماتم گذار تماشا دیکھیں ' اور کسی سے اتنا بھی نہو کہ دست علاج کی جگہہ خنجر ہلاکت ہی کو کام میں لے !

گیرم کہ وقت ذبح تپیدن گناہ من
دیدن ہلاک و رحم نہ کردن گناہ کیست ؟

لیکن ابھی مرض لا علاج نہیں ہوا اور درستگی ممکن ہے - وہ بیس سال کی کوششوں کا نتیجہ ہے اور ایک ایسا کام ہے جسمیں اصلاح کے سوا اور سب کچھہ موجود ہے - اگر ہم آسکی اصلاح کرسکیں تو زمانۂ حال کی ایک بہترین درسگاہ بن سکتی ہے - وہ آن تمام ضرورتوں کو پورا کرسکتی ہے جنکو اب ہر شخص محسوس کر رہا ہے ' کیونکہ اصلاح ملت اور حفظ و تبلیغ اسلام کے تمام کاموں کیلیے وہ ایک بنا بنایا ہوا مرکز ہے -

خلاصۂ مطالب

پس موجودہ وقت کے کاموں میں سب سے زیادہ اہم کام مسلمانوں کیلیے یہ ہے کہ وہ ندوۃ العلما کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور اسکے تمام مفاسد و نقائص کو سمجھکر ایک فیصلہ کن اور آخری انتظام کردیں تاکہ وہ ایک باقاعدہ اور منظم درسگاہ کی صورت اختیار کرلے -

طلبا کی موجودہ اسٹرائک بھی در اصل انہی نقائص کا نتیجہ ہے - پس ہم کو نظر محض ایک دو نتیجوں ہی پر نہیں رکھنی چاہیے بلکہ اصلی علتوں اور سببوں کو دور کرنا چاہیے -

اس امر سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ مولانا شبلی نعمانی نے ندوۃ العلما کو دوبارہ زندہ کیا اور اسکے لیے بہت سی خدمتیں انجام دیں ' لیکن افسوس کہ انہوں نے کبھی اسکے اندرونی مفاسد کو دور کرنے کیلیے قوت صرف نہ کی ' اور اسکی بے ضابطگیوں سے قوم کو خبردار نہ کیا ورنہ یہ وقت بد کبھی بھی نہ آتا - یہ انکی ایک ایسی کمزوری تھی جسپر انہیں خود بھی اپنے تئیں ملامت کرنا چاہیے - اب صرف مولانا شبلی سے توقعات رکھنا بھی بے سود ہے جیسا کہ بہت سے لوگ کہہ رہے ہیں - کوئی کام جو صرف اشخاص کی امید پر ہو ' زندہ نہیں رہسکتا ' اور اگر ندوۃ العلما صرف مولانا شبلی ہی کے دم سے ہے تو ندوہ کی قسمت پر رونا چاہیے جو ایک ایسے ستون پر کھڑا ہے جو ہمیشہ قائم نہیں رہیگا -

ندوہ کو قوم کے ہاتھہ میں آنا چاہیے - اب تک وہ ایک ایسی قومی جائداد ہے جسکی سند تو قوم کی جیب میں ہے پر قبضہ آسکا نہیں ہے -

اس بارے میں اصلی اور صحیح ترتیب عمل یہ ہے :

(۱) سب سے پہلے اسکی موجودہ حالت کا سوال ہے - پوری بے قاعدگی کے ساتھہ اسکے لیے نئے عہدہ دار منتخب کیے گئے ہیں جسکی تفصیلی سرگذشت " مدارس اسلامیہ " کے سلسلے میں آیندہ نمبر پیش کریگا - اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ندوہ نے اپنے اصلی مقاصد بالکل کھو دیے ہیں ' اور جمہور کی آواز اسمیں کوئی چیز نہیں اسی طرح دار العلوم کا انتظام بالکل ابتر ہوگیا ہے - شکایتوں کا ایک پورا سلسلہ ہے - طلبا سے حیثیت تعلیمی بالکل مفقود ہوگئی ہے - انہوں نے تعلیم چھوڑ کر اسٹرائک کر دی ہے -

(۲) اسکے بعد اصل ندوہ کے نظام و اساس کا سوال ہے - جب تک ایک مرتبہ آسے از اول تا آخر نظر ڈالکر درست نہ کیا جائیگا ' کچھہ بھی نہوگا - اسکے قواعد و ضوابط بالکل بدل دیے گئے ہیں - جماعت کو اسمیں کوئی دخل نہیں - ارکان انتظامی کا دائرہ چند خاص خیال کے لوگوں ' اپنے دوستوں اور رفیقوں ' یا ایک ہی خاندان کے بہت سے لوگوں سے بھر دیا گیا ہے - تنگ خیالی اور فریقانہ تعصبات سے پورا پورا کام لیا گیا ہے - ترتیب عمل و تقسیم کار کا وجود نہیں - خود دار العلوم کیلیے کوئی مکمل نظام و دستور العمل نہیں ہے - ان تمام اساسی امور کی اصلاح ہونی چاہیے -

(۳) سب سے آخر ندوہ کے مقاصد اور اصول عمل کا مسئلہ ہے - وہ اصلاح دینی کی ایک تحریک ہے جو درس علوم صحیحۂ اسلامیہ اور طریق ارشاد و ہدایت دینی کی راہ سے کام کرنا چاہتی ہے - پس اسکا محور عمل کیا ہونا چاہیے ؟ اس بارے میں میرے بعض خاص خیالات ہیں ' اور میں ندوۃ العلما کے کاموں سے متعدد امور میں اصولی اختلاف کرنے کے وجوہ رکھتا ہوں - پس اس مسئلہ پر بھی ایک نظر ثانی ہونی چاہیے -

* * *

ان امور کے حصول کا طریقہ یہی ہے کہ سب سے پہلے ایک معتمد کمیشن یا مجلس قائم ہو جو موجودہ نقائص کی تحقیقات کرے - اسکے بعد ایک عظیم الشان نیابتی جلسہ منعقد ہو ' اور وہ ندوہ کو اسکی زندگی کا آخری فیصلہ سنادے -

تمام ارباب درد و کارکو اسکے لیے اپنی صدائیں بلند کرنی چاہئیں اور حس کار و جوش عمل کا ثبوت دینا چاہیے - و ما تشاؤن الا ان یشاء اللہ - ان اللہ کان علیما حکیما -

اسٹرائک

الحمد للہ کہ ندوہ کے معاملات کی طرف سے جو عام غفلت چھائی ہوئی تھی ' وہ دور ہونا شروع ہوگئی ہے - وقت اور حقیقت کی کوئی صدا بیکار نہیں جاسکتی - پچھلا الہلال بدھ کے دن ڈاک میں پڑا ہے اور جمعہ یا سنیچر کے دن باہر پڑھا گیا ہے - آج پیر کا دن ہے - اس حساب سے جو خطوط اور مراسلات کل سے آج تک دفتر میں پہنچی ہیں ' وہ عین اسی دن لکھکر ڈاک میں ڈالی گئی ہونگی جس دن الہلال پہنچا ہے - تاہم اسطرح کی مراسلات کی تعداد تیس چالیس سے کم نہیں اور یہ بہت بڑا ثبوت تنبہ و ایقاظ غفلت کا ہے - و للہ عاقبۃ الامور -

* * *

اسٹرائک بدستور قائم ہے - ایک مراسلہ نگار کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ طلبا اپنی شکایتوں کے متعلق ایک تحریر شائع کرنے والے ہیں - جو حالات ہم تک پہنچے ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو افسوس کرنا پڑتا ہے کہ اسٹرائک کے بعد سے جو سلوک نئے حکام ندوہ کررہے ہیں وہ سخت باز پرس کا مستحق ہے - انکو چاہیے تھا کہ وہ نرمی سے پیش آتے کہ اصلاح حال کا سب سے بڑا حربہ یہی ہے ' اور پھر باقاعدگی کے ساتھہ انکی شکایتوں کو سنتے - مگر معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے پہلے جبر و تشدد کے اظہار سے کام لینا چاہا ' اسمیں ناکام رہے تو کھانا بند کر دیا - اس سے بھی کچھہ نہوا تو بورڈنگ سے نکل جانے کی اور پولیس سے مدد لینے کی دھمکی دی ' اور صاف انکار کردیا کہ ہم طلبا سے کچھہ سننا نہیں چاہتے - اگر واقعی ایسا ہی کیا جارہا ہے تو ندوہ کی بربادی کی یہ آخری ذمہ داری ہے جو یہ لوگ اپنے سر لے رہے ہیں ' اور وہ یاد رکھیں کہ یہ ذمہ داری انکی تمام پچھلی ذمہ داریوں سے بھی بڑھکر انکے لیے خطرناک ہے -

انکو چاہیے تھا کہ وہ شکایتوں کو سنتے اور اگر انکے وجوہ سے انکار ہے تو قبل اسکے کہ باہر سے کمیشن قائم ہو ' خود ہی ایک کمیشن غیر متعلق لوگوں کا قائم کردیتے - یہ کمیشن ایسے لوگوں سے مرکب ہوتا جو طلبا اور حکام ندوہ ' دونوں کے الگ الگ معتمد ہوتے - پھر طلبا کو انکے سامنے پیش کرتے - اظہارات لیتے اور معاملہ صاف ہوجاتا - دنیا بھر میں کام کرنے کا یہی طریقہ ہے -

پھر دیکھو کہ خود ندوہ تو بے حس و حرکت پڑا رہا ' لیکن اسکی صدائیں کس طرح تمام عالم اسلامی میں جنبش پیدا کرتی رہیں ؟ مسلمانان روس نے ٹھیک ٹھیک اسی کے سے مقاصد کو اپنے کاموں کا پروگرام بنایا ' بخارا میں خود رئیس وقت نے اصلاح نصاب قدیم کیلیے کمیٹی بنائی ' مصر میں "مدرسۂ دعوۃ و ارشاد" اسی کی تقلید میں بنایا گیا -

خود ہندوستان کے اندر بھی دیکھو کہ کیا ہوا اور کیا ہو رہا ہے ؟ اور پھر سونچو کہ ندوہ کس طرح اپنا کام چپکے چپکے انجام دیتا رہا ؟

درس قدیم کے سب سے بڑے مرکز مدرسۂ عربیہ دیوبند میں " جمعیۃ الانصار " قائم کی گئی ' اور اس طرح اعتراف کیا گیا کہ مدرسہ میں طلبا کو تعلیم دینے کے علاوہ کچھہ اور کام بھی ضروری ہیں جنکے لیے سالانہ اجتماع ہونے چاہیئں ' اور نیز یہ کہ نئی ضرورتوں کے وجود سے انکار نہیں - اس سے بھی بڑھکر یہ کہ انگریزی خواں طلبا لیے گئے تاکہ انکو علوم عربیہ کی تعلیم دیکر وقت کی ضرورتوں کا علاج کیا جاے !

اندک اندک عشق در کار آورد بیگانہ را !

جنوبی ہند میں مدرسۂ باقیات الصالحات کے اجلاس ہوے اور اول سے لیکر آخر تک وہی سب کچھہ کہا گیا جو ندوہ کہتا رہا ہے - خود گورنمنٹ نے شملہ میں مشرقی علوم کے احیاء کیلیے کانفرنس منعقد کی اور کلکتہ یا دہلی میں نئی درسگاہ کی تجویز ہے :

لالہ ساغر گیر و نرگس مست و بر ما نام فسق !
داوری خواہم مگر یارب کرا داور کنم ؟

ندوہ کی حقیقت کا سب سے آخری اعلان دہلی کی ایک نئی انجمن ہے جو " نظارۃ المعارف القرانیہ " کے نام سے مولانا عبید اللہ صاحب سابق ناظم جمیعۃ الانصار دیوبند نے قائم کی ہے - اسکا مقصد یہ ہے کہ انگریزی خواں فارغ التحصیل طلبا کو لیکر قران و حدیث اور بعض کتب اسرار الدین کا درس دیا جاے اور اس طرح اشاعت و صیانت اسلام کیلیے نئے علما پیدا کیے جائیں :

خواہم کہ دگر بتکدہ سازیم حرم را

ندوہ وہی کہتا تھا جو آج کیا جا رہا ہے ' لیکن فرق یہ ہے کہ اگر اسکی فریادوں پر اُس وقت کان دھرا ہوتا تو آج اس منزل کا بڑا حصہ طے ہوگیا ہوتا ' اور ہم میں ہر طرح کے کاموں کیلیے وہ قحط الرجال نہ ہوتا جو نظر آ رہا ہے - لیکن اب حالت یہ ہے کہ بیس پچیس برس کی غفلت کے بعد لوگ وہاں پہنچے ہیں ' جہاں سے ندوہ نے ایک قرن پہلے اپنا سفر شروع کرنا چاہا تھا :

انچہ دانا کند کند ناداں
لیک بعد از خرابی بسیار

* * *

آج ہر طرف اشاعت اسلام کے کاموں کو لوگ محسوس کر رہے ہیں اور لارڈ ہیڈلے کے اسلام لانے کے واقعہ سے لوگوں میں از سر نو اسکا خیال پیدا ہوگیا ہے کہ ممالک یورپ میں اسلام کے داعی بھیجے جائیں تاکہ اسلام کی تبلیغ خارجہ کا کام شروع ہو - لیکن کیا یہ کام بغیر انگریزی داں و نئے تعلیم یافتہ علما کے انجام پاسکتا ہے ' اور کیا اسکے لیے علما ہم میں موجود ہیں ؟

اگر نہیں ہیں تو درسگاہ کی ضرورت ہے - پھر یہ کیسی غفلت شدید ہے کہ دار العلوم ندوۃ العلما صرف انہی مقاصد کیلیے پیشتر سے قائم ہے - وہ اپنی تاسیس و تعمیر کی ابتدائی منزلوں سے گذر چکا ہے - اسکا وجود قوۃ سے فعل میں آچکا ہے اور صرف تکمیل و اصلاح کا محتاج ہے - ہم اُسکی تباہی و بربادی کو گوارا کر رہے ہیں اور اپنی ایک بنی بنائی ہوئی متاع عزیز کو اپنے سامنے ضائع ہوتا دیکھہ رہے ہیں ؟

اس سے بڑھکر غفلت و سرشاری کی مثال اور کیا ہوسکتی ہے کہ جن مقاصد کیلیے ہمارے ہاتھوں میں نئے پروگرام اور نئے کاموں کے خاکے ہوں ' عین اُنہی مقاصد سے خود ہمارا بنایا ہوا ایک کام پیشتر سے موجود ہو - ہم اُسے تو ضائع کردیں مگر نئے کاموں کی تلاش میں سرگرداں ہوں ؟ فما لہا اولاء القوم ' لا یکادون تفقہون حدیثا ؟

* * *

البتہ یہ ضرور ہے کہ بحالت موجودہ ندوہ نہ تو قوم کا ہے ' اور نہ اُسکے کسی مرض کا علاج ہے - اسکا کوئی نظام صحیح نہیں - اسکے دستور العمل میں قوم کی راے اور قوۃ عمل کو کوئی دخل نہیں - اسکی حکومت کا رشتہ صرف چند آدمیوں کے ہاتھہ میں ہے اور جب تک مشترکہ اور جمہوری کاموں کے اصولوں پر اسکا دستور العمل نہ بنے گا ' ہمیشہ اشخاص ہی کے ہاتھوں میں رہیگا - اسکے انتہائی تغیرات و اعمال کا حق بھی ایک محدود طبقہ کی مجلس خاص کو دیدیا گیا ہے ' اور اسیکا نتیجہ ہے کہ وہ محض چند مقامی اور قابض آدمیوں کا کھلونا بنگیا ہے ' جو جس طرح چاہیں اپنے اغراض کیلیے اُس سے کھیل سکتے ہیں -

اس سے بھی بڑھکر یہ کہ اُس نے اپنی آخری توقعات بھی کھودیں اور چند آدمیوں نے خانہ ساز سازش کرکے نئے عہدہ دار منتخب کرلیے - ایسا کرنا خود ندوہ ہی کے دستور العمل و قواعد کے صریح برخلاف ہے - پھر نہ تو قوم اُن اشخاص سے واقف ہے ' نہ انکے کاموں کی اُسے خبر ہے ' اور نہ یہ جانتی ہے کہ جن مقاصد کا ندوۃ العلما ماتم گذار ہے ' اُن سے اُنہیں کوئی مناسبت و تعلق بھی ہے یا نہیں ؟

دار العلوم ایک ویرانۂ و خرابہ ہوگیا ہے - گرد و خاک کے اندر چند مدرسوں اور طالب علموں کی مٹی ہوئی صورتیں نظر آتی ہیں ' اور وہ بھی قریب فنا ہیں - طلبا کی تعداد ایک تہائی سے زیادہ گھٹ گئی ہے ' اور انکے اندر ولولۂ تحصیل اور شوق تدریس کی کوئی روح باقی نہیں رہی - انکے دل افسردہ ہوگئے ہیں اور اپنی حالت پر متاسف ہیں - انکو ارباب فن کی صحبت و تعلیم سے محض بر بناے بغض ذاتی روکا جاتا ہے ' اور قومی مجلسوں میں شرکت کی اجازت نہیں دی جاتی - حتی کہ اُنہوں نے اسٹرائک کردی ہے ' اور یہ امن مدارس و مجامع کی انتہائی غارت ہے !

کسی مدرسے کی معنوی زندگی کیلیے بڑی چیز یہ ہے کہ اسکے طلبا کے اندر اپنی عالم اللف کی صحبت اور ولولۂ و نشاط کار ہو - یہی ولولہ انکو سب کچھہ بنانے والا ہے ' ورنہ محض کتابوں کے صفحوں اور معلموں کی زبانوں میں تو کچھہ بھی نہیں ہوتا -

لیکن دار العلوم ندوہ کے اندر اب کسی طالب علم کو اپنی زندگی محسوس نہیں ہوتی - بہ حیثیت مجموعی انکی اور انکے مدرسہ کی حالت ایسی ہوگئی ہے کہ دیکھنے والے کو زندگی کی جگہ ایک معنوی موت کے آثار نظر آتے ہیں !

یہ حالت دیکھکر تعلیم کا ایک سرکاری انسپکٹر بھی ہمارے ماتم میں شریک ہوگیا ' اور اس نے افسوس کیا کہ گورنمنٹ کا پانچ سو روپیہ ماہوار ضائع جا رہا ہے !

کچھہ شک نہیں کہ ان حالات کے ساتھہ ندوہ کچھہ بھی نہیں ہے - اتنا بھی نہیں جتنا کسی دیہات کا مکتب یا کسی پرانی مسجد کے ملا کا حلقۂ درس ہوتا ہے - بلا شبہ اگر اسکا مرض لا علاج

طـرف اشارہ کیا تھا - در اصل مقصود اُس سے بھي یہي تھا مگر طبیعت کے غیر تجارتي مذاق نے کھل کر صاف صاف کہنے نہ دیا :

دوش کز گـردش بختم گلـہ بر روے تو بود
چشم سوے فلک و روے سخن سوے تو بود !

ہر کام کیلیے طبیعت کي مناسبت اور عادت ضروري ہے - دیا کیجیے کہ کاروباري اور تجارتي باتوں میں اور اپني طبیعت کے مذاق میں اسدرجہ اختلاف و تضاد واقع ہوا ہے کہ مجبوري نے اگر کبھي زور ڈالا بھی اور ارادہ بھي کیا کہ دو چار لفـظ زبان سے نـکالیے تو ایک اناڑي اور نوا موز تاجر کي طرح عین خرید و فروخت کے وقت زبان لڑکھڑا گئي :

طفل نا دانـم و اول سبق ست !

* * *

یہ خدا ہي خوب جانتا ہے کہ طبیعت کیا چاہتي ہے اور کرنا کیا پڑتا ہے ؟ میں نے بارہا نفرت اور سخت کراہیت کے ساتھہ اپني اس حالت کو دیکھا ہے کہ اصلاح و دعوت کے کاموں کا تو دعوا کرتا ہوں ' لیکن حالت یہ ہے کہ ایک کاروباري دفتر قائم کیا ہے ' جو لوگوں سے قیمت لیتا ہے اور اسکے معاوضہ میں ایک رسالہ چھاپکر تقسیم کرتا ہے - حالانکہ خدمت خلق اللہ کے ولولے کے ساتھہ تاجروں کا سا لین دین کب جمع ہوسکتا ہے ؟ خـدا کے کام کو تجارت کا بازار نہیں بنانا چاہیے - یہ ایثار نفوس و صرف جذبات کي ایک قربانگاہ ہے جہاں تاجرونکا گذر نہیں ' کیونکہ نفع ڈھونڈھنے والوں کیلیے وہاں کوئي سامان نہیں ہے - وہاں کا پیام دعوت صرف اُنھي کے لیے ہے جو سود کي جگہ زیاں کے ' لذت کي جگہ ایذا کے ' جمع کي جگہ خرچ کے ' اور حصول کي جگہ بخشش فرمائي کے متلاشي ہیں !

بدہ بشارت طوبیٰ کہ مرغ ہمت ما
بران درخت نشیند کہ بے ثمر باشد !

لیکن پھر سونچتا ہوں تو اسکے سوا چارہ بھي نہ تھا - اخبار موجودہ زمانے میں ایک ہي وسیلہ اصلاح خیال و دعوت عموم کا ہے ' اور اسکے جاري کرنے کا ذریعہ یا تو یہ ہے کہ ایک بڑا خزانہ اسکے لیے وقف کردیا جاے ' جو میسر نہیں (والحمد للہ علی ذلک) اور یا پھر یہ کہ بقدر اخراجات لینے والوں سے قیمت لینا گوارا کیا جاے - دوسري صورت کے اختیار کرنے پر مجبور تھا اور اختیار کي ' مگر وہ عالم السرائر خوب جانتا ہے کہ اگر اسکي خدمت کي شیفتگي غالب نہ آتي تو میں اسطرح کي اخبار نویسي کیلیے کسي طرح بھي راضي نہ تھا - مرحوم غالب نے میري زباني کہا ہے جبکہ درد اور حسرت میں ڈوب کر کہا ہے :

ما نبودیم بدین مرتبـہ راضـي غالب
شعر خود خواهش آن کرد کہ گردد فن ما !

عام طور پر ان معاملات میں جو حالت ہماري ہو رہي ہے اسکو سامنے لائیے ' اور پھر انصاف کیجیے کہ اب تک الہلال کا کیا رویہ رہا ؟

کبھي درد انگیز اپیلیں لکھي گئیں ؟ کبھي خـریداروں کو کارخانے کي حـالت پر توجـہ دلائي گئي ؟ کبھي اپنے پے درپے نقصانات کا افسانہ سنایا گیا ؟ کبھي لوگوں سے درخواست کي گئي نہ وہ ایک ایک خریدار ضرور ہي مہیا کردیں ؟ حالانکہ ان کاموں کي جو حالت عام طور پر ہو رہي ہے ' اسکے لحاظ سے تو الہلال کے ہر نمبر کو حسن طـلب کا ایک نیا سوال ہونا تھا - لیکن الحمد للہ کہ ایسا کبھي نہ ہوا - طبیعت گدائي اور دریوزہ گري کي اعلی سے اعلی اور مخفي سے مخفي صورتوں سے بھي بکلي نفور اور تجارتي معاوضہ کي طلب سے بھي بالکل مستغني و بے پروا تھي - مانگنے کي جگہ ایک ہي ہے نہ کہ ہر دینے والا - اور وہ جو آسمان پر سوال کرنے والے ہیں ' چاہیے کہ زمین پر خود انکے آگے سوال ہو - دعوت و اعلان حق کا کام کرنے والوں کو اچھے لباس نہیں ' مگر اچھہ کام ہي عزت کي خاطر بادشاہوں کي سي نظر ' اور کشور ستانوں کا سا دماغ رکھنا چاہیے - جو لوگ خـدا کے دروازے کے سائل ہیں ' دنیا میں کس کي ہستي ہے کہ وہ انھیں اپنے سامنے سائل دیکھہ سکے ؟ آنکي جیب میں ایک کھوٹا سکہ بھي نہو ' لیکن انکے دل میں وہ خزانہ مخفي ہے جس سے بڑي بڑي مغـرور شہنشاہیوں کو خرید سکتے ہیں - دولت اور ریاست دنیوي اسلیے بنائي گئي ہے تاکہ اپنے آپکو انکے آگے پوري حقارت سے ڈالدیے ' اور وہ اُسے ٹھکرا کر عـزت بخشیں - اگر وہ ایسا کـریں تو دولت کے پرجاریوں کیلیے بھي بڑا شرف ہے - کیونکہ آنکے پاس جو کچھہ ہے وہ ختم ہوجائیگا یا چھین لیا جائیگا - پر انکے پاس جو خـزانہ ہے وہ نہ تو کبھي ختم ہوگا اور نہ اس آسمان کے نیچے اُسے کوئي چھین سکتا ہے !

جب حالت ایسي ہو تو خدمت حق کي توفیق طلبي کے ساتھہ انسانوں سے اعـانت طلبي کا خیال کیونـکر جمع ہوسکتا تھا ؟ جو زبان خدا کي حمد و ثنا کیلیے بني ہے ' اسے عاجز و درمانـدہ بنـدوں کے آگے شکر گـذاري اور عجز بیاني سے گندہ کرنا روح کي موت اور دل کی ہلاکت ہے !

لب تشنہ رفت و دامن پرهیز تر نہ کرد
زان چشمۂ کہ خضر و سکندر وضو کنند

* * *

اعلان حق اور احتیاج و طلب ' دونوں ایک ساتھہ جمع نہیں ہوسکتے - خدمت حق کي پہلي شرط یہ ہے کہ خداے برتر کے سوا اور کسي ہستي کا قلم و زبان پر دباؤ نہو - کیونکہ اگر ایسا ہوگا تو بہت ممکن ہے کہ انساني احسانوں کا بوجھہ تمھیں حق کیلیے ہلنے نہ دے ' اور جن مغرور سروں کو حق کي عزت کیلیے چاہیے کہ غرور صداقت اور تکبر الہي سے ٹھکرادو ' خود اُنھي کے آگے تمھیں اپني گردنیں جھکاني پڑیں :

آنکـہ شیران را کند روبہ مزاج
احتیاج ست ' احتیاج ست ' احتیاج .

تاریخ اسلام میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے تنزل کا افسانہ پڑھو - تمھیں نظر آئیگا کہ اسکا اصلي سبب یہي تھا کہ علماء حق روز بروز کم ہوتے گئے ' اور علماء سوء نے امرا و رؤساء کے آگے طلب و احتیاج کا سجدہ کرنا شروع کردیا - نتیجہ یہ نکلا کہ جنکے دست احسان کے ڈالے ہوے طوق گلے میں پڑے تھے ' انکے سامنے اٹھنے کي اُن میں طاقت کیونکر ہوسکتي تھي ؟ آج بھي عالم اسلامي کو دیکھو تو تمھیں دعوۃ الی الخیر اور نہي عن المنکر کي صدائیں کہیں سے سنائي نہ دینگي ' کیونکہ جس فاسق و فاجر اور ظالم و مستبد کي جیب میں زر ہے ' وہ کتوں کے آگے روٹي کے چند ٹکرے ڈالدینے کا جادو خوب اچھي طرح سیکھا ہوا ہے :

دهن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ !

پس قلم خاموش ہیں ' زبانیں سي دي گئي ہیں ' حـق کي جرأتیں طمع و حرص کے مندر پر قربان ہو رہی ہیں ' اور وہ خدا کي سچائي جسکي قیمت میں کرۂ ارضي کے تمـام خزائن بھي ہیچ تھے ' اور جو اسکے رسولوں اور نبیـوں کي پـاک امانت تھي ' چاندي سونے کے چند سکوں پر فروخت کي جا رہي ہے : اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالهدی ' فما ربحت تجارتهم و ما کانوا مهتدین -

* * *

حالانکہ خداے عزیز و برتر کا کچھہ اس طرح فضل و کرم ہے کہ جس چیز کے پیچھے لوگ چیختے چلاتے ' گرتے پڑتے ' گرد و خاک میں لوٹتے

مساجـــد و قبـــور لشكر پور

بیان کیا گیا ہے کہ اب لشکر پور کی مساجد کا مسئلہ صوبے کے اعلی حکام کے ہاتھہ میں ہے اور وہ بہت جلد اس کا فیصلہ کرینگے - لیکن ضرورت اس سے بھی بلند تر حکام کے توجہ کی ہے ' ورنہ یہ معاملہ بھی کانپور کے واقعہ سے کم نہوگا -

کہا جاتا ہے کہ ایجی ٹیشن نہ کرو - پبلک کے سامنے گورنمنٹ کی اطاعت کے سوا اور کچھہ زبان سے نہ نکالو - اگر ایسا کروگے تو یہ بغاوت ہے - لیکن سوال یہ ہے کہ خود گورنمنٹ اور عام حکام کے طرز عمل کا کیا حال ہے ؟ کیا وہ کسی سچائی کو وقت سے پہلے اور بغیر عام هیجان کے قبول کرلیتے ہیں ؟

ہمیں لشکر پور کے واقعہ سے اس سوال کا جواب مانگنا چاہیے - ابتدا ہی میں حکام کو تمام معاملات سے واقفیت ہوگئی تھی اور گورنمنٹ کے سامنے پورا معاملہ رکھدیا گیا تھا - لیکن باوجود اسکے کوشش کی گئی کہ غفلت اور التوا سے فائدہ اٹھا کر مسجدوں کو منہدم کردیا جائے ' مثل اُن بہت سی مساجد کے جو اسی طرح منہدم ہوچکی ہیں !

اسطرح خود گورنمنٹ ہی پبلک کو سکھلا رہی ہے کہ ہم سے کام نکالنے کا صحیح طریقہ کیا ہے ؟ مگر ستم یہ ہے کہ جب اس ایک ہی کامیاب طریقہ سے کام لیا جاتا ہے تو پھر حکام آپے سے باہر ہوجاتے ہیں اور چیخ اٹھتے ہیں کہ یہ بغاوت ہے :

دنبـال تو بودن گنـہ از جـانب ما نیست
با غمـــزہ بگـــو تا دل مـــردم نـــہ ربایـــد

کانپور کے معاملے کے بعد امید بندھی تھی کہ شاید حکام عبرت پکڑیں اور سمجھیں کہ سڑکوں کی کشادگی اور بعض اسٹیشنوں کی وسعت بغیر خدا کی عبادت گاہوں کو ڈھاے ہوے بھی ممکن ہے - خود هز ایکسلنسی لارڈ هارڈنگ نے بار بار اسکا اعلان کیا ' اور پچھلی کونسل کی اسپیچ کے بعد تو مسجدوں کی طرف سے ہمیں بے فکر ہوکر سوجانا تھا - مگر افسوس کہ لشکر پور کے معاملے نے یقین دلا دیا ہے کہ وہی اعتقاد سچ تھا جو اس بارے میں ابتداء سے ہے ' اور جو ان وعدوں کی دلفریبی سے متزلزل سا ہوگیا تھا !

یہ چھوٹے حکام جو ایسا کر رہے ہیں ' دراصل گورنمنٹ کے اعلی اعلانات کی صریح توہین کرتے ہیں - انکے نزدیک هز ایکسلنسی لارڈ هارڈنگ کے اظہارات گویا بالکل ایک بے اثر چیز ہیں - پس سوال یہ ہے کہ کب تک مسلمان اسطرح اپنی عبادت گاہوں کی طرف سے بیقرار و مضطرب رکھے جاینگے ؟ اور آخری نتیجہ اسکا کیا ہوگا ؟

کیا بہت آسانی کے ساتھہ ممکن نہیں ہے کہ اسی طرح غفلت میں مسجدیں توڑدی جائیں ' اور قبرستانوں سے بوسیدہ ہڈیاں نکالکر بکھیر دی جائیں ؟ ان نظائر سے معلوم ہوتا ہے کہ اب مسجدیں صرف مسلمانوں کی بروقت هشیاری ہی سے بچ سکتی ہیں نہ کہ کسی قانون اور سرکاری وعدے سے - اگر ایسا ہی ہے تو کیا مسلمانوں کو اب ہر وقت هشیار اور آمادۂ کار رکھنا پڑیگا ؟

ہم لوگوں کو هشیار کرتے رہے ہیں اور اب بھی ایسا ہوسکتا ہے لیکن گورنمنٹ کیلیے اس وقت کا انتظار کرنا دانشمندی کے خلاف ہوگا - کاش حکام اس سوال کا جواب اپنے دل سے پوچھیں اور انکے نتائج سے ڈریں !

اس موقعہ پر ہم اُن لوگوں کو یاد کیے بغیر نہیں رہسکتے جو گذشتہ جنوری میں قانون تحفظ مساجد کی منظوری کا وعدہ دلاتے تھے ! قانون تو جنوری میں پاس نہوا - البتہ فروری میں ایک اور مسجد بھی گرا دی گئی ! ! فما لہا ؤلاء القـوم ' لا یـکادون یفقـہون حـدیثا !

الهلال

۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری

صـدا بـہ صحـرا !

مسئلـۂ قیام الـہلال کا آخری فیصلہ

(۱)

از نـالہ ام مـرنـج کہ آخر شدست کار
شمع خموشم و ز سرم دود می رود !

الہلال کو نکلے ہوے اکیس ماہ ہوگئے یعنے تین ماہ کے بعد پورے دو سال ہوجائینگے - الہلال مثل دنیا کے تمام کاموں کے ایک کام ہے ' جسکا ہر جزو روپیہ کے خرچ سے طیار ہوتا اور انسان کی دماغی و جسمانی محنتوں سے بنتا ہے - جس طرح کہ دنیا میں ہر شے قیمت سے ملتی ہے ' اسی طرح الہلال کیلیے بھی ہر شے خریدنی پڑتی ہے - اسکے لیے پریس قائم کیا گیا ہے ' جسکی ہر چیز روپیہ دیکر لی گئی ہے - وہ کاغذ پر چھپتا ہے ' اسپر سیاہی صرف کی جاتی ہے ' تصویروں کے بلاک بنائے جاتے ہیں ' اور یہ تمام اشیا قیمت کے بغیر نہیں ملتیں - مثل دنیا کے تمام کاروباری دفاتر کے اسکا بھی ایک دفتر ہے ' جسکے لیے چاندی اور سونے کے سکے مطلوب ہیں ' اور دنیا میں ابتک معاوضۂ جنس کا قدیمی اصول بغیر کسی اقتصادی تغیر کے جاری ہے -

پھر یہ بھی ہے کہ دنیا عالم اسباب ہے ' اور کوئی کام قائم نہیں رہسکتا جب تک کہ اسکا جمع و خرچ برابر نہو ' یا اسکے لیے کوئی ایسا خزانہ ہاتھہ نہ آجاے ' جسکے گھٹ کر ختم ہوجانے کا خوف دور کردیا گیا ہو -

اگرچہ تمام حقائق ' حقائق اصلیہ ہیں ' جنکی صحت متعارف اور نا قابل انکار ہے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ الـہلال کیلیے روپیہ کا مسئلہ موثر نہ ہوتا اور اسکی مالی حالت کے موضوع کو بالکل نظر انداز کردیا جاتا ' اور وہ کہ سب کیلیے اسکے پاس زبان ہے ' ضرور تھا کہ خود اپنے لیے بھی کبھی نہ کبھی کچھہ بولتا -

تاہم احباب کرام سے پوشیدہ نہیں کہ اس بارے میں آجتک وہ بالکل خاموش رہا ' اور اس لحاظ سے وہ ملک کے تمام زر طلب تجارتی اور غیر تجارتی کاموں میں شاید ایک ہی کام ہے ' جس نے اپنی مالی حالت کے متعلق باوجود مسلسل کام کرنے کے اسدرجہ خاموشی اختیار کی ہے - شش ماہی جلدوں کے اختتام اور فاتحۂ جلد جدید کے لکھتے ہوے کئی بار ارادہ ہوا کہ چند کلمات اس بارے میں بھی عرض کروں - لیکن ہر مرتبہ طبیعت نے نہایت کراہیت کے ساتھہ انکار کردیا کہ خدا کی تلاش کے ساتھہ اسکے بندوں کے آگے ہاتھہ پھیلانا زیبا نہیں - پچھلے دنوں ایک دو سطریں اس بارے میں لکھیں بھی تو وہ اسقدر مجمل اور مبہم اشارہ تھیں کہ شاید بہت سے لوگ سمجھے بھی نہ ہونگے - گذشتہ جلد کے کسی آخری نمبر میں " صدا بہ صحرا " کے عنوان سے الـہلال کے روز افزوں مصارف کی

مدارس اسلامیہ

نـــدوة العلمـــا

مـــاضي و حـــال

(٦)

حيـــات بعـــد المـمـــات

(دار العـــلوم سنـــه ٠٦ - میں)

ایک سرسری نظـــر اس حالت پر ڈال لینی چاهیے جو سنه ۱۹۰٦ میں دارالعلوم کي تهي جبکه مولانا شبلي کي معتمدي شروع هوئي -

دارالعلوم کي اس وقت کي حالت کا اگر اندازہ کرنا چاهتے هو تو ایک مریض جاں بلب کے بستر کو دیکهو' یا کسي لٹے هوے اور برباد قافلے کو - اگر یه کافي نهو تو پهر پرانے محلي کے ان کهنڈ رون کي سیر کرو جنکي بهت سي دیوارین گر چکي هیں' اور جو کچهه باقي هے وه بهي عنقریب گرنے والا هے !

افـــلاس و فقر' بے نوائي و شکسته حالي' کس مپرسي و محتاجي' خرابۀ کار اور بربادي محنت کا ایک ویرانه تها' جسکے اندر تباهي و هلاکت کے آثار هر طرف نمایاں تهے - اِک ظاهري صورت ضرور قائم تهي - مدرسه تها' مدرس تهے' طالب علم تهے' لیکن نه تو روپیه تها جس سے تمام کام زنده رهتے هیں' اور نه کوئي تعلیمي روح تهي جو بهت سے مادي نقصانوں کي بهي تلافي کردیا کرتي هے -

(مالـــي حالت)

ندوه کے حیات بعد الممات اور عروج بعد از زوال کیلیے پهـــلا کام یه تها که اسکي مالی حالت درست کي جاے - اس واقعه کي حقیقت کو کوئي فتـــنه نهیں دبا سکتـــا که جب مولانا شبلي نے دارالعلوم کي معتمدي اپنے هاتهه میں لي هے تو منشي محمد علي محرر دفتر نے کها که تحویل بالکل خالي هے !

ریاست حیدر آباد سے سو روپیـــه ندوه کو ملتے تهے اور پچیس روپیه بعض دیگر ذرائع سے آتا تها - یهي سوا سو روپیه دارالعلوم کا مایۀ حیات تها اور " لا یزید و لا ینقص " هوکر رهگیا تها -

خرچ بالـــکل دو گنا تها یعني - ڈهائي سو روپیه - باقي کمي چندوں سے پوري کي جاتي تهي مگر انکا بهي یه حال تها - که کبهي روزي اور کبهي روزه !

اعانت کرنے والوں میں امرا گورنمنٹ کے زیر اثر اور گورنمنٹ مخالف - علم و متوسطین ندوه کے طرف سے افسرده و نا امید - پس فراهمي زر کا کام نهایت هي مشکل هوگیا تها - تاهم مولانا شبلي نے مختلف اطراف میں سعي شروع کردي - سب سے پہلے موجوده اسلامي هند کے اولین مبدا فیضان یعني ریاست بهوپال کا سفر کیا' اور پچاس روپیه ماهوار رقم مقرر هوگئي - اس سے عـــام پبلـــک میں ایک نئي توجـــه پیدا هوگئي اور لوگ یکمشت رقمیں بهي بهیجنے لگے - اخبارات میں بهي اب ندوه کے کاموں کا تذکره کیا جانے لگا -

اسکے ساتهه هي کوشش کي گئي که گورنمنٹ کے سوء ظن کو دور کیا جاے اور اسکے لیے مقامي حکومت سے بهي بالاتر مقامات کو توجه دلائي گئي - بالآخر یه مرحله بهي طے هوا - سر جان هیوٹ نے مولانا شبلي سے پوچها که وه گورنمنٹ سے کتني مدد لینا چاهتے هیں ؟ انهوں نے زمین اور غیر دیني تعلیم کیلیے معقول ایڈ کي درخواست کي - ڈائرکٹر نے تمام حالات تحقیق کرکے یاد داشت پیش کي بالآخر پانچ سو روپیه ماهوار ایڈ مع ایک وسیع و پُرفضا قطعۀ زمین کے دیا گیا -

پهر اسي ندوه کے دار العلوم کي تاسیس کا' جسکو بغاوت کي تحریک سمجها جاتا تها' ایک عظیم الشان جلسه هوا اور لفٹننٹ گورنر نے بنیادي پتهر رکها -

اس اثنا میں ریاست رامپور سے بهي مولانا خط و کتابت کر رهے تهے - هز هائنس نواب صاحب نے اعانت کا وعده کیا اور شاید چهه سو روپیه سالانه وهاں سے بهي مقرر هوگیا یا کم و بیش - ٹهیک رقم یاد نهیں -

(تعمیـــرات)

لیکن سب سے بڑا اهم سوال دار العلوم کي تعمیر کا تها - ابتک مدرسه جس عمارت میں تها اسے ابتدا سے عارضي سمجها گیا تها اور کسي طرح بهي مدرسه کیلیے کافي نه تها - نئي عمارت کیلیے سب سے پہلے زمین اور پهر اقلاً ایک لاکهه روپیه مطلوب تها -

مولانا نے تعمیر دارالعلوم کیلیے ایک اپیل شائع کي اور مدرسے کي تعمیر کیلیے پچاس هزار روپیه کا ابتدائي اندازه کیا - یه اپیل ریاست بهاولپور کے خاندان شاهي تـــک پهنچي اور خدا تعالے نے کچهه اسطرح کي توفیق عطا فرمائي که پچاس هزار روپیه کے گرانقدر عطیے کا صرف بهاولپور هي سے اعلان هوگیا !

بورڈنگ هاوس کي تعمیر کیلیے یه کارروائي کي گئي که آٹهه آٹهه سو روپیه کي لاگت کا ایک ایک کمره قرار دیا گیا جو اپنے معطي کے نام پر تعمیر هوگا - اس اعلان نے اکثر ارباب خیر کو توجه دلائي اور روپیه جمع هونے لگا - (اگرچه وه تمام روپیه خلاف نیت عطا کنندگان دوسرے کاموں میں صرف کیا گیا لیکن اسکا ذکر آگے آئیگا) -

اس طرح مالي مشکلات کي منزل سے ندوه به کمال کامیابي و ترقي گذر گیا - مولانا شبلي نے جب اسکو لیا تها تو سوا سو روپیه ماهوار آمدني تهي اور خزانه بالکل خالي - لیکن اب ایک هزار روپیه تـــک ماهوار آمدني پهنچ گئي اور دارالعلوم اور بورڈنـــگ کي عمارت کیلیے ستر اسي هزار روپیه جمع هوگیا -

(اعلان حیات و غلغلۀ کار)

ایک شخص جو مرگیا هے' لوگ کبهي اسے زنده نهیں سمجهینگے اگر وه بستر پر چند کـــروٹیں لیکـــر اپني زندگي کا ثبوت دینا چاهیگا - کیونکه دنیا اسکي طرف سے مایوسي کا فیصله کر چکي هے' اور یه فیصله جب هي ٹوٹ سکتا هے جبکه وه اٹهکر اس طرح دوڑنے لگے که لوگ زنده مان لینے کے لیے مجبور هو جائیں -

یهي حال کاموں اور تحریکوں کا هے - جماعت کي توجه میں کبهي بهي کوئي ترتیب صحیح یا عقلي یا قاعدگي نهیں هوتي - وه جب کسي کام کے طرف سے مایوس هو جاتي هے تو پهر دوباره امید کا پیدا کرنا بهت مشکل هو جاتا هے -

مولانا شبلي نے ندوه کیلیے سب سے بڑي خدمت یه انجام دي که جس چیز کو لوگ بهلا چکے تهے' اسے پهر انکے سامنے کردیا' اور

ہوے ہوتے ہیں مگر پھر بھی نہیں ملتی' وہ میرے لیے بغیر میری ادنی طلب و خواہش کے موجود ہے' اور اگر میں چاہوں تو اپنی جگہ سے ہلے بغیر اپنے دامن حرص و آز میں اُسے ہر وقت مہیا دیکھہ سکتا ہوں - لیکن الحمد للہ کہ سائل کی جگہ معطی بننے کی لذت سے دل کچھہ اس طرح آشنا ہوگیا ہے کہ جو ہاتھہ اپنے سامنے پھیلے ہوے ہاتھوں کو دے سکتا ہے' اُسے دوسروں کے آگے لینے کیلیے کبھی پھیلا نہیں سکتا - الہلال جب اول اول شائع ہوا ہے تو ایک فیاض رئیس نے دو ہزار روپیہ کا چک بھیجا اور لکھا کہ اٹھارہ سو روپیہ سالانہ آیندہ بھی ہمیشہ بھیجتا رہونگا' البتہ فلاں فلاں باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنے گا - لیکن میں نے اسکی واپسی میں اتنی دیر بھی گوارا نہ کی جتنی ایک ڈاک کے وقت سے دوسرے وقت تک میں ہوتی ہے - اسی وقت اظہار تشکر و امتنان کے بعد واپس کردیا اور الہلال کے تیسرے یا چوتھے نمبر میں لکھایا کہ " اس لطف و نوازش کا میں مستحق نہیں - خود مجھہ کو خریدنا منظور ہو تو اسکے لیے خشک گھانس کی ایک ٹوکری بھی میری قیمت سے زیادہ ہے - لیکن اگر میری رائے کی خریداری منظور ہے تو اسکے لیے دنیا کی تمام شہنشاہیاں بھی قیمت نہیں دیسکتیں - اپنی ریاست اور امارت کا تو نام بھی نہ لیجیے ! "

درون حلقۂ خود ہر گدا شہنشا ہست
قدم بروں منہ از حد خویش و سلطاں باش !

ایک نہیں' اللہ کے فضل بیکراں سے متعدد ارباب ریاست و ثروت ایسے موجود ہیں کہ اگر میں خواہش کروں تو وہ بڑی سے بڑی رقمیں الہلال کے کاموں کیلیے وقف کردیں' اور بعضوں نے مجھے بارہا لکھا بھی مگر میں نے ہمیشہ انکار کردیا - یہ صرف اسلیے لکھتا ہوں' تا لوگ عبرت پکڑیں کہ جس الہلال کو وہ بالکل ایک نئی قسم کی غیر مانوس صدا سمجھتے تھے' اور علانیہ فیصلہ کرتے تھے کہ یا تو اپنے تلخ و شدید خیالات کی وجہ سے خود فنا ہوجائیگا یا حکومت کا استبداد اسے آگے بڑھنے نہ دیگا' اسے اللہ کے فضل و کرم نے کس عالم تک پہنچا دیا ہے ؟ اس سے بھی زیادہ یہ کہ لوگ تمام اخباروں سے اسکے متمنی رہتے ہیں کہ قیمت گھٹا دیں' لیکن الہلال کیلیے خود بخود ارباب دل لکھتے ہیں کہ قیمت کم ہے - زیادہ کیجیے :

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز !

* * *

یہ حالت تو عام طور پر قارئین الہلال کی ہے - اپنے خاندان کی مخصوص جماعت اور اپنے اخوان طریقت و سلسلہ کے جوش فدا کاری اور ہجوم التفات و محبت کا حال کیا کہوں کہ اپنی نا اہلی و ہیچ کاری کے مقابلے میں اُسکے لطف و کرم کی کرشمہ سازیاں کچھہ عجیب و غریب ہیں :

من وفاے دوست را در بے وفائی یافتم !

اس نے اپنے لطف ذرہ نواز سے مجھے ایسے مخلصین صادقین عطا فرمائے ہیں کہ سچ مچ انہوں نے اپنی جان و مال' دونوں میرے حوالے کر دیے ہیں' کیونکہ انکے دل میں خدا نے ڈالدیا ہے کہ میں انکی جان و مال کو خود اپنی جان و مال کے ساتھہ کسی دوسرے کیلیے وقف کر دینا چاہتا ہوں - ان میں ایسے ایسے فدا کار محبت موجود ہیں کہ اگر میں انسے کہوں کہ اس وقت جو کچھہ انکے گھر میں موجود ہے' جمع کرکے میرے دروازے پر ڈھیر کردیں تو مجھے پورا یقین ہے کہ وہ مجھسے دو چار منٹ کی مہلت بھی نہ مانگینگے اور اپنے گھر میں اپنے لیے ایک تنکہ بھی باقی نہ چھوڑیں گے -

ازانجملہ برادرم میاں معظم الدین و محمد امین ایک قدیمی مخلص و فدا کار ہیں' جنکو کچھہ ایک عجیب طرح کی بے چینی ہر وقت اس فکر سے رہتی ہے کہ میں انسے کچھہ مانگوں اور قبول کرلوں - اس مخلص شخص کی محبت پر مجھے اسقدر یقین دیا گیا ہے کہ اگر رات کے دو بجے میں ایک معمولی نوکر اسکی دکان پر بھیجدوں اور کہوں کہ مجھے پندرہ ہزار روپیہ اسی وقت چاہیے تو وہ بلا تامل اٹھا کر دیدیگا - اسی طرح اخویم شیخ محمد حسین صاحب اورسیر ہیں' جو اس عاجز کے خاندان سے چالیس سال سے رشتۂ اخوت رکھتے ہیں - انہوں نے جب سنا کہ الہلال پریس سے ضمانت لی گئی ہے' تو وہ سمجھے کہ شاید دس ہزار کی آخری ضمانت ہوگی' کیونکہ وہ الہلال کی حق گوئی کو اتنا کم قیمت نہیں سمجھتے تھے جسکے لیے دو ہزار کی حقیر رقم کافی ہو - پس انہوں نے اسی وقت ناگپور سے تار دیا کہ " دس ہزار روپیہ میری طرف سے خدا کیلیے قبول کرو " میں نے واپس کردیا اور لکھا کہ ضمانت دیدی گئی ہے اسکی ضرورت نہیں - میں الہلال کو بند کردونگا مگر کسی دوسرے کو ضمانت کیلیے زحمت نہ دونگا - اسی طرح برادرم میاں احمد علی رئیس گجرات و شیخ غلام رحمن صاحب' و میاں زبید علی و میاں مولا بخش صاحبان ایسے مخلصین صادقین ہیں' جنکا نام لیے بغیر میں نہیں رہ سکتا' اور مال و دولت تو کیا شے ہے ؟ یہ وہ لوگ ہیں کہ خدا نے انکے دلوں کو اس عاجز کیلیے جان تک دیدینے کا حکم دیدیا ہے اور مجھے تاسف کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ اپنے صدہا مخلصین و محبین کو بسا اوقات انکے بیجا اظہار جوش سے روکنے کیلیے ایسی سختی کرنی پڑتی ہے' جسپر اپنے تخلیہ کے اوقات میں نہایت ہی سخت نادم ہوتا ہوں : فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شی و الیہ ترجعون !

* * *

یہ مختصر اشارات محض بطور تحدیث نعمۃ کے کیے گئے کہ و اما بنعمۃ ربک فحدث' ورنہ قارئین کرام سے پوشیدہ نہیں کہ آجتک کبھی بھی انکا ذکر قلم تک نہیں پہنچا - اس سے مقصود یہ تھا کہ لوگ سمجھیں کہ اللہ تعالے نے اپنے لطف و کرم سے اس عاجز کے لیے ایسے سامان پیدا کردیے ہیں کہ میں اگر پسند کروں تو بغیر کسی چیخ پکار کے اپنے کاموں کیلیے دوسروں کا روپیہ حاصل کرسکتا ہوں -

مگر جہاں اللہ کے فضل و کرم نے مجھسے باہر یہ سب کچھہ کیا ہے' وہاں ایک دوسری دولت لا زوال اور خزانۂ غیر فانی دل کو بھی سپرد کردیا ہے' اور میں کسی طرح راضی نہیں کہ اس سے دست بردار ہوں - پس میں نے روز اول ہی سے جن باتوں کا قطعی فیصلہ کرلیا' ان میں ایک یہ بھی ہے کہ اپنے کاموں کیلیے نہ تو کسی انسان کے آگے سوال کرونگا' اور نہ کسی انسان کا احسان لینا پسند کرونگا - یہ سچ ہے کہ کسی نیک کام کیلیے دوسروں سے مدد لینا انکا احسان لینا نہیں ہے بلکہ اُن پر احسان کرنا ہے' اور اگر کسی نیکی کیلیے ہم خود اپنے تئیں مستعد کرسکیں تو کوئی حرج نہیں کہ دوسروں کو بھی اسمیں شریک کریں - لیکن با ایں ہمہ میں نہیں چاہتا کہ کسی اچھی سے اچھی تاویل کے ذریعہ بھی الہلال کو زیر بار منت خلق اللہ بناؤں -

یہی سبب ہے کہ اللہ کے بخشے ہوے اِس تمام سامان سے جسکا ذکر اوپر کرچکا ہوں' میں نے کام لینا کبھی گوارا نہیں کیا اور ہمیشہ دل نے یہی فیصلہ کیا کہ جو آرزو دوستوں کے دلوں میں ہے' اسکا قائم رہنا مجھے زیادہ عزیز ہے' بہ نسبت اسکے کہ وہ ایک یا دو بار پوری ہوکر ختم ہوجاے -

پیدا کرا دیتا ھے کہ متعلم آگے چلکر خود اپنے درس و مطالعہ کے لیے راہ پیدا کرلے -

یہ سچ ھے کہ دنیا کی ھر زبان کا نصاب تعلیم یہی مقصد رکھتا ھے - یہ کچھہ ایک آپ ھی کا مقصود نہیں ھے - لیکن سوال یہ ھے کہ اگر یہی مقصود تھا تو اسکی کیا علت ھے کہ معقولات قدیم کے لیے تو متون و شروح کے بوجھہ نے دماغوں کو کچل ڈالا جاتا ھے ' مگر قرآن و علوم قرآن کیلیے صرف جلالین و بیضاوی کے چند اجزا ھی کافی سمجھہ لیے گئے ھیں ؟

اور پھر کیا ان کتابوں کے ذریعہ قرآن اور علوم و معارف قرآن سے کوئی حقیقی مناسبت پیدا ھو سکتی ھے ؟

بہر حال دارالعلوم ندوہ میں فن ادب کی اصلاح کے بعد سب سے زیادہ زور فن تفسیر پر دیا گیا - طریق تعلیم میں املا (لیکچرز) کا سلسلہ شروع کیا ' قرآن کریم کے مطالب کے مختلف حصے کرکے ھر ھر حصہ پر مستقل درس دینے کی کوشش کی ' اور گو سب سے بڑی لا علاج مصیبت اشخاص و معلمین کے فقدان کی تھی ' تاھم بہت سی مشکلوں سے راہ صاف ھوئی اور تفصیل مفصل صحبتوں کی محتاج ھے -

(درجۂ تکمیل)

علوم اسلامیہ کی موجودہ تعلیم کا ایک بڑا نقص یہ ھے کہ فن تعلیم کے اُن عمدہ اصولوں سے جو آج انسانی دماغ کی مخفی قوتوں کو اُبھار رھے ' اور قدرتی قابلیتوں کی نشو و نما کر رھے ھیں ' اُسے کوئی مناسبت نہیں - تعلیم کا ایک بڑا اصول یہ ھے کہ سب سے پہلے طلبا کو تمام ضروری علوم سے بقدر ضرورت آشنا کیا جاے ' اور گویا اسطرح انکے دماغ کے آگے علم و فن کی تمام جنس و متاع رکھدی جاے - پھر دیکھے کہ قدرتی طور پر کس طالب علم کو کس چیز سے ذوق خاص ھے ؟ اور کون دماغ کس شاخ علم کیلیے اپنے اندر مناسبت طبیعی رکھتا ھے ؟ جس علم سے جس متعلم کو ذوق خاص ھو ' اُسی کی تکمیل کا اسکے لیے سامان کرے - کیونکہ ھر دماغ قدرتاً ایک ھی فن کیلیے مستعد ھوتا ھے ' اور ایسے افراد خال خال ھوتے ھیں جو متعدد علوم سے یکساں ذوق رکھتے ھوں -

یہ میں کچھہ اسپنسر کی ایجوکیشن سے نقل نہیں کر رھا ھوں ' بلکہ پانچویں صدی میں امام غزالی نے بھی یہی لکھا ھے -

لیکن ھمارے یہاں تکمیل فن خاص کا مفہوم مفقود ھے - طالب علم خود اپنی مناسبت سے کسی فن میں رسوخ خاص حاصل کرلے لیکن مدرسہ اس بارے میں اُسکے لیے کچھہ نہیں کرسکتا - اسی کا نتیجہ ھے کہ ھم میں علماے فن یکسر ناپید ھوگئے ھیں -

مولانا شبلی نے اس نقص کو دور کیا اور دارالعلوم میں ایم - اے کا درجہ " درجۂ تکمیل " کے نام سے کھولا گیا ' تاکہ فراغت کے بعد طلبا اپنے ذوق و مناسبت کو دیکھیں اور ادب ' تفسیر و حدیث ' علوم جدیدہ ' زبان انگریزی ' جس فن کو چاھیں ' دو سال تک صرف اسی کو حاصل کریں -

(علوم عصریہ و زبان انگریزی)

ندوہ نے اپنی خصوصیات تعلیم میں ایک بڑی چیز یہ بتلائی کہ وہ علوم عصریہ و السنۂ فرنگ کی تعلیم ' علوم اسلامیہ کے ساتھہ شامل کریگا تاکہ اسلام و اھل اسلام کی موجودہ داعیات و ضروریات کیلیے علماء جامع و ذو الیمینین پیدا ھوں :

پنبہ را آشتی اینجا بہ شرار افتادہ ست !

لیکن اس راہ کی دقتیں بھی کم نہ تھیں - انگریزی زبان کی تعلیم کا انتظام آسان تھا مگر عربی داں طلبا کیلیے علوم عصریہ کی تعلیم مشکل تھی - اول تو ھماری مشرقی زبانوں میں نئے علوم کی معتمد کتب نا پید ' پھر بعض تراجم عربیہ ھیں بھی تو انکے پڑھانے والے کہاں سے لے جائیں ؟

تاھم اس شاخ میں بھی کوشش بالکل رائگاں نہ گئی - انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب کی ایک کمیٹی بنائی گئی جس نے ادب انگریزی کی تعلیم کیلیے ایسا نصاب تجویز کیا جسکی تدریس کے بعد متعلم کو اتنی قابلیت حاصل ھوجاے ' جتنی انٹرنس کے درجے تک یونیورسٹی کے طالب علموں کو ھوجاتی ھے - حساب ' جغرافیہ ' اقلیدس ' اور ریاضی ' جنکو ھمارے علما کے دربار علم میں بہت حقارت کے ساتھہ یاد کیا جاتا ھے اور اس لیے بہت کم اُنہیں وھاں تک باریابی ملتی ھے ' داخل تعلیم کیے گئے - دروس الاولیہ وغیرہ بیروت کے بعض تراجم کو باھر کے مخصوص اشخاص کے ذریعہ پڑھایا گیا ' اور اس طرح طلباے دار العلوم اک گونہ نئے علوم سے بھی آشنا ھوگئے - کم از کم وحشت و بیگانگی نہ رھی -

(تصنیف و تالیف)

ندوہ نے جس اصلاح تعلیم کا دعوا کیا تھا ' اسکا ایک بہت بڑا نتیجہ یہ ھونا تھا کہ وہ اپنی درسگاہ میں ایسے وسائل و اسباب مہیا کرتا کہ اسکے تعلیم یافتہ گروہ سے مختلف علوم و فنون میں اھل قلم و مصنف پیدا ھوتے -

تصنیف و تالیف کا مذاق بہت سی چیزوں کا طالب ھے تعلیم و طرز تعلیم کے بعد علمی صحبت و مجامع ' مذاکرات و مباحثات علمیہ ' مطالعہ و نظر ' مشق و مزاولت ' اور سب زیادہ کسی مصنف کے زیر نظر کام کرنے سے قدرتی قابلیتوں کو کریدنا میسر آتی ھے - قدیم مدارس میں اسکا سامان ناپید ھے - خود مدرسین ھی کو ذوق نہیں ' تا بدیگراں چہ رسد ؟ وسعت مطالعہ و نظر کا جب سامان ھی نہو تو دماغ میں استعداد اخذ و ترتیب و بحث کیونکر کام دے ؟ اسی کا نتیجہ ھے کہ صدھا متخرجین مدارس عربیہ میں دو چار صاحب نظر مصنف بھی نظر نہیں آتے -

دار العلوم ندوہ کی ھر چیز محض ابتدا تھی ' نیز وہ ایک انقلابی سعی تھی جو نئے ساز و سامان سے نئے نتائج پیدا کرنا چاھتی تھی - اسلیے ابتدائی تجربوں سے نتائج کاملہ کی امید نہیں کی جاسکتی تھی ' تاھم بلا خوف تغلیط کہا جا سکتا ھے کہ آٹھہ دس برس کے تعلیمی دور سے جو نتائج اس بارے میں بھی اُسنے پیدا کیے ' وہ بہت حد تک تعجب انگیز اور نہایت قیمتی ھیں -

مولانا شبلی کے مذاق علم و تصنیف و تالیف نے قدرتی طور پر اسکا سامان مہیا کردیا - ایک مصنف کا وجود خود مدرسۂ فن تصنیف ھوتا ھے - خاص خاص طلبا جنکے اندر اس کام سے مناسبت موجود تھی مختلف عنوانوں سے تصنیف و تالیف اور انشاء رسائل کے کاموں پر لگائے گئے ' اور فکر و مطالعہ کی راھیں انکے سامنے کھل گئیں - چنانچہ متخرجین ندوہ میں سے کئی اھل قلم و مصنف پیدا ھوے جو مختلف حیثیتوں سے آجکل کی اھل قلم جماعت میں امتیاز خاص رکھتے ھیں - بہترین مدارس جدیدہ بھی انکے سے نمونے پیدا نہیں کرسکے ھیں -

جس کے لیے مایوسی کا فیصلہ ہو گیا تھا ، اسکے لیے امیدیں مسرکر پھر زندہ ہوگئیں !

ایسا ہونے کیلیے صرف ایک ہی شاخ عمل کافی نہیں ہے بلکہ مسلسل اور غیر منقطع کاموں کا ایک پورا سلسلہ چاہیے - دارالعلوم ندوہ کے متعلق جو کچھہ ہوا ، وہ اس قسم کے کاموں کے لیے ایک عمدہ تجربہ ہے -

ندوۃ العلما کے سالانہ اجلاس ، مدراس کے جلسے کے بعد بالکل موقوف ہوگئے تھے ، کیونکہ نہ تو کام کرنے والے تیے اور نہ لوگوں ہی کو کسی قسم کی دلچسپی باقی رہی تھی -

مولانا شبلی نے کوشش کی کہ سالانہ جلسوں کا سلسلہ پھر شروع ہو -

سب سے پہلے بنارس میں اسکی تحریک کی گئی اور برسوں کے بعد ندوۃ العلما کے انعقاد کا غلغلہ ہوا - پھر دوسرا جلسہ لکھنؤ میں ہوا - تیسرا دہلی میں اور پانچواں دارالعلوم ندوہ کی نئی عمارت میں جسکی صدارت کے لیے سید رشید رضا مصر سے آے ، گو علماء ندوہ نے کہا کہ ہمیں انکی قابلیت معلوم نہیں !

دارالعلوم کے سنگ بنیاد نصب کرنے کا جلسہ بھی اسی سلسلے میں شامل ہے -

ان جلسوں سے ملک میں ندوہ کی صدائیں دوبارہ بلند ہوگئیں اور اسکے متعلق عرصے کی خاموشی سے جو افسردگی پھیل گئی تھی دور ہوگئی -

(تعلیمی حالت)

ندوہ کے متعلق تمام مباحث کا خلاصہ یہی عنوان ہے - اسکی عظمت کسی عمارت سے وابستہ نہیں ، اور نہ بہت سا روپیہ ملجاتا اسکو قابل قدر بنا دیسکتا ہے - اصل شے یہ ہے کہ جس قسم کی مخصوص طرز تعلیم کے ذریعہ وہ ایک خاص جماعت پیدا کرنا چاہتا ہے ، اور جس بنا پر میں اسے " اصلاح دینی " کی سب سے بڑی تحریک سمجھتا ہوں ، اسکے لیے کیا ہوا اور کس قدر کام کیا گیا ؟

اس سلسلہ کے کسی گذشتہ نمبر میں لکھہ چکا ہوں کہ اصلاح تعلیم کے بارے میں بعض خاص رائیں رکھتا ہوں ، اور میں نے ابتدا سے ندوہ پر صرف اس حیثیت سے نظر ڈالنا شروع کی ہے کہ گذشتہ قرون تغیرات و اصلاح میں جسقدر تحریکیں عالم اسلامی میں پیدا ہوئیں اُن سب میں ندوہ کا کیا درجہ ہے ، اور جو راہ اُس نے اختیار کی ہے وہ اصولاً اصلاح کی کس قسم میں داخل ہے ؟ پس یہاں بھی اپنی خاص آراء کی بنا پر بحث نہ چھیڑونگا بلکہ صرف اس بنا پر کہ ندوہ نے جو تعلیمی اصول قائم کیا ، اسکے مطابق اسکے اندر کیا کیا کچھہ ہوا اور وہ کس نے کیا ؟

آخری سوال کا ایک ہی جواب یہ ہے کہ مولانا شبلی نے کیا ، کیونکہ واقعہ کو کیسے جھٹلایا جاے اور حقیقت سے کیونکر انکار کیا جاے ؟

وہ جب دار العلوم میں آے تو اسکی بربادیاں صرف مالی اور مادی حیثیت ہی سے نہ تھیں ، بلکہ سب سے زیادہ مصیبت انگیز حالت یہ تھی کہ وہ اپنی تعلیم و اصول تعلیم کی معنوی روح سے بھی یکسر محروم تھا ، اور باوجود ادعاء اصلاح نصاب و غلغلۂ تجدید تعلیم ، اُسکی حالت اُن مدارس پر کچھہ بھی مزیت نہیں رکھتی تھی جو زیادہ وسیع پیمانے پر ملک میں پیشتر سے موجود ہیں ، اور اُس سے زیادہ وسیع جماعت کو تعلیم دے رہے ہیں -

ندوۃ العلما نے اپنے تعلیمی کاموں کیلیے اصولاً تین نئی اصلاحوں کا عہد کیا تھا :

(۱) موجودہ طریق مدارس و حسن تقسیم و نظم و ادارہ کے ساتھہ ایک مدرسۂ عربیہ قائم کرنا -

(۲) درس نظامیہ جو آجکل تمام مدارس ہند میں علوم عربیہ کا نصاب تعلیم ہے ، اسکی اصلاح کرنا اور ایک نیا مکمل نصاب داخل کرنا جو مقتضیات عصریہ اور احتیاجات حالیہ کے مطابق ، علوم اسلامیۂ صحیحہ پر حاوی ، غیر ضروری کتابوں اور قدیم طریق حواشی و شروح سے پاک ، اور علوم شرعیہ میں باحسن نہج و باکمل طرق رسوخ و کمال پیدا کرنے والا ہو -

(۳) بعض علوم عصریہ کی شمولیت اور انگریزی زبان کی تعلیم تاکہ انگریزی داں علما پیدا ہوسکیں -

لیکن اُس وقت تک اِن تینوں چیزوں میں سے ایک شے بھی دارالعلوم میں نہ تھی - اول تو نیا نصاب دو تین سال تک داخل مدرسہ ہو ہی نہ سکا - پھر انگریزی زبان کی تعلیم کی مخالفت کی گئی - اسکے بعد بمشکل گوارا کیا بھی تو اس طرح کہ صرف پندرہ روپیہ تنخواہ کا ایک مدرس انگریزی کیلیے رکھا گیا جس سے دو چار لڑکوں نے اے - بی - سی - شروع کردی - فن ادب کی باسلوب جدید تعلیم بالکل نہ تھی - مضمون نگاری اور تقریر و خطابت کا کوئی سامان نہ تھا - طلبا میں بہت سی ذہین طبیعتیں موجود تھیں لیکن برباد جا رہی تھیں - یہ تمام باتیں اشخاص پر موقوف ہیں - دار العلوم میں ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جو ان باتوں کو محسوس کرے - کرنا اور کرنے کی قابلیت تو بڑی چیز ہے -

(ادب و تفسیر)

مولانا شبلی نے سب سے پہلے نصاب تعلیم بدلا اور اس نصاب کی تعلیم شروع کی جو مدراس کے اجلاس میں منظور ہوا تھا - فن ادب ہماری قدیم تعلیم کی حقیقی روح ہے ، اور قرآن و حدیث کے خزائن و علوم اسی کے اندر مدفون ہیں - لیکن ہندوستان میں ابتدا سے یہ فن مہجور رہا اور درس نظامیہ کو تو گویا اس سے کچھہ واسطہ ہی نہیں - مولانا نے فن ادب کیلیے خاص طور پر کوشش کی اور صحت تعلیم فن ، و حصول مناسبت تام ، و درس کتب قدماء بیان و بلاغت کے ساتھہ صحیح و فصیح عربی میں تقریر و تحریر کا بھی طلبا کیلیے سامان کیا - یہ فی الحقیقت ہندوستان کے تمام مدارس عربیہ کے تعلیم ادب میں سب سے پہلی بدعۃ حسنہ تھی -

چنانچہ چند سالوں کے اندر ہی اسکے نتائج ظاہر ہوے - متعدد متعلمین ندوہ کو عربی میں تقریر و تحریر کی ایسی قابلیت پیدا ہوگئی کہ اُنھوں نے سالانہ مجامع میں فی البدیہہ و برجستہ عربی میں تقریریں کیں !

اس بوالعجبی پر ہمیشہ ماتم کیا جائیگا کہ تمام علوم اسلامیہ کی درس و تدریس کا اصل مقصود قرآن تھا ، اور سب کے سب اسکے لیے بمنزلۂ آلات و وسائل کے تھے ، مگر اجرام سماویہ کا مطالعہ کرنے والا دوربینوں کے بنانے میں ایسا غرق ہوگیا کہ اسے آسمان کی طرف نظر اٹھانے کی مہلت ہی نہ ملی ! یعنی معقولات اور فلسفۂ کلام اصل مقصود بنگئے ، اور قرآن اور علوم قرآن بالکل نظر انداز کردیے گئے - پھر یہ حالت یہاں تک بڑھی کہ یہ سمجھنا مشکل ہوگیا کہ ہمارے مدارس کا اصل مقصود کیا ہے ؟ ارسطو اور اسکے بہت دور کے کم فہم ترجمانوں کی پرستش ، یا قرآن حکیم و حدیث نبوی کا فہم و درس ؟

بعض حامیان نصاب قدیم یہ تاویل کرتے ہیں کہ ہمارا مقصود ہر علم و فن میں بذریعۂ مختصرات و مطولات لزوم اسدرجہ مناسبت

مقالات

حقيقــــة الصـــلاة

(۲)

ان الصلوة تنهي عن الفحشاء و المنكر ، و انها لكبيرة الا على الخاشعين

(۳)

ايک خاص نماز کي تحقيق بهي اسي ذيل ميں ضروري هے جس کي تعيين و تحديد کا سوال ايک نهايت معركة الارا مسئله بن گيا هے ' اور جس نے اصل نماز کے متعلق عجيب عجيب مباحث پيدا کرديے هيں - يعنے " صلاة وسطى " جسکے ليے قرآن کريم نے خاص طور پر تاکيد کي هے :

حافظـــوا على الصلــوة والصلوة الوسطى -

محافظت کرو نمازکي اور على الخص نماز وسطى کي -

(صـــلاة الوسطـــى)

نماز وسطى کس نماز کا نام هے ؟ علماے تفسير و حديث کے متعدد قول اس باب ميں هيں :

(۱) نماز وسطى عصر کي نماز هے - اس کي تائيد ميں ۹۹ حديثيں مروي هيں ' جن ميں ايک خاص حديث واقعهٔ احزاب کے متعلق هے اور بقول محدث ابن جرير يهي حديث تخصيص عصر کي علة العلل هے :

شغل المشركون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة العصر حتى اصفرت او احمرت - فقال شغلونا عن الصـلاة الوسطى ملا الله اجوافهم و قبورهم نـارا (۲) -

مشرکوں نے رسول الله صلى الله عليه و سلم کو جنگ ميں اتنا مشغول کرليا که نماز عصر ادا کرنے کي مهلت نه ملي ' حتى که آفتاب کا رنگ زرد يا سرخ هوگيا - يعني غروب کا وقت آگيـا - اس حالت ميں آنحضرت نے فرمايا : " خدا ان کے سينے اور قبريں آگ سے بهر دے ' انهوں نے هم کو نماز وسطى سے روک رکها " (۲) -

(۲) نماز وسطى ظهر کي نماز هے - اس کي تائيد ميں ۲۹ حديثيں مروي هيں ' جن ميں تخصيص ظهر کي علة العلل دو حديثيں هيں (۳) :

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الظهـــر بالهاجرة و لم يكن يصلي صلاة اشد على اصحـــاب النبي صلى اللــه عليه وسلم منها - قال : فنزلت حافظـــوا على الصلـــوات و الصلاة الوسطى ' و قال ان قبلها صلاتين و بعدها صلاتيـــن (۳) -

رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهر کي نماز دوپهر ڈهلتے هي پڑهتے تهے - آپ جتني نمازيں ادا فرماتے تهے اس ليے اس سے زياده اور کوئي نماز صحابه پر گراں نه تهي - اسي بناپر يه آيت آتري که " نمازوں کي اور نماز وسطى کي محافظت کرو " ' راوي حديث (زيد بن ثابت) نے اس کے وسطى هونے کي يه بهي توجيه کي هے که ظهر سے قبل و بعد دو دو نمازيں هيں ' پس ظهر وسط ميں هے (۴) -

(۴) نماز وسطى عشاء کي نماز هے - اس کي تائيد ميں خصوصيت کے ساتهه اس حديث سے مدد لي جاتي هے :

عن عثمان بن عفان قال قال رســول اللــه صلى الله عليــه وسلـم : مـــن صلى العشـــاء الاخـــرة فـــي جمـــاعـــة كان كقيـــام نصـــف ليلـــة

حضرت عثمان رسول الله صلى الله عله وسلم سے روايت کرتے هيں که جس نے عشا کي نماز جماعت کے ساتهه ادا کی اس کي نماز نصـف شب تـک کي عبـادت سمجهي جائيگی -

از روے عقل اسکے وسطى (درمياني نماز) هونے کی يه علت بهي بيان کي جاتي هے :

انها متوسطـــة بين صـــلاتين تقصران : المغرب و الصبح (۱)

نماز عشا مغرب و فجر کی دونوں چهوٹي چهوٹي نمازوں کے مابين متوسط درجه کي نماز هے (۲)

(۵) نماز وسطى فجر کي نماز هے - اس کي تائيد ميں ۱۷ حديثيں مذکور هيں جن ميں سے ايک خاص حديث يه هے :

عن ابن عباس انه صلى صلاة الغداة في مسجد البصرة فقنت قبـــل الـــركـــوع وقـــال : هـــذه الصـــلاة الـــوسطى التي ذكـــرها اللــه " حافظوا على الصلـــوات و الصـــلاة الوسطى وقوموا لله قانتين " (۲)

بصره کی مسجد ميں عبد الله بن عباس نے صبح کی نماز ادا کی جس ميں رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑهي اور فرمايا کــه نماز وسطى يهي هے جس کي نسبت الله تعالے نے تـذکره کيا هے که نمازوں کی اور نمـاز وسطى کي محافظت کرو اور الله کے ليے قنوت کرتے هوے کهڑے هو (۲) .

علامه ابن جرير لکهتے هيں :

و علة من قال هذه المقـــالـــة ان اللـــه تعـــالى ذكـــره قال : حافظوا على الصلوات و الصــــلاة الوسطى و قوموا لله قانتين ' بمعني ' و قوموا لله فيها قانتين ' قال فلا صلاة مكتوبة من الصلـــوات الخمس فيها قنوت سوى صلاة الصبح فعلم بذلك انها هي دون غيرها (۳)

جن لوگوں کا قول هے که نماز وسطى فجر کي نماز هے وه اس بنا پر يه کهتے هيں که الله تعالے نے فرمايا هے که نمازوں کي اور نماز وسطى کي محافظت کرو ' اور الله کے ليے قنوت کرتے هوے کهڑے هو - پس وه کهڑے هوے کے معنى عبادت کرنے اور قنوت کرنے کا مطلب نمـاز ميں دعـاے قـنوت پڑهنا سمجهتے هيں - نماز پنجگانه ميں نماز فجر کے علاوه کوئی ايسي نماز نهيں جس ميں دعـاے قنـوت پـڑهتے هوں ' لهـذا معلـوم هـوا کـه نمـاز وسطى جس کے ساتهه قنوت کی شرط هے فجر هي کي نماز هے - کوئي اور نماز نهيں هے (۳)

(۶) نماز وسطى يه تو معلوم نهيں که کون سي نماز هے مگر انهيں پانچوں نمازوں ميں سے ايک نه ايک يه بهي هے - اس کي تائيد ميں تين حديثيں روايت کي گئي هيں ' جن ميں دو يه هيں :

---

(۱) غرائب القران - ج ۲ ص ۳۹۵

(۲) ابن بشار قال ثنا عبد الوهاب قال ثنا عوف عن ابي المنهال عن ابي العاليه عن ابن عباس انه صلى الخ -

(۳) ابن جرير ج ۲ ص ۳۵۰ -

(بهاشا اور سنسکرت)

ندوہ کا اولین مقصد اشاعت اسلام تھا - دار العلوم اسي ليے قائم ہوا کہ اسکے ليے کام کرنے والے پیدا هوں - آجکل آریا سماج کے نئے مذهبي حلقوں نے مسلمانان هند کے سامنے ایک نیا حریف پیدا کر دیا ہے - انسے مباحثہ کرنے کے ليے ضروري ہے کہ انکے علوم و الهیات سے واقفیت هو -

مولانا شبلي نے چاہا کہ دار العلوم میں ایک کلاس اسکے ليے بھي کھول دي جاے تا کہ کچھہ طلبا ابھي سے اسکے ليے طيار هونے لگیں - چنانچہ ایک پنڈت خاص اسي غرض سے ملازم رکھا گیا ' اور چند طلبا نے باقاعدہ پڑھنا شروع کر دیا - عرصے تک یہ سلسلہ قائم تھا - مجھے معلوم نہیں پھر قائم رہا یا نہیں -

(جماعة خدام اسلام)

اس سے بھي اهم تر اور نتائج کے لحاظ سے اعظم ترین خیال جو ہوا وہ یہ تھا کہ طلباے دارالعلوم میں سے کمسن بچوں کي ایک جماعت عام طلبا سے الگ کرلي جاے - انکا قیام علحدہ هو' انکي تربیت خاص طور پر کي جاے ' انکے طرز معیشت میں فقر و محنت کا زیادہ خیال رہے - ایک خاص شخص اسطرح انکي نگراني کرے کہ هر وقت انهي کے ساتھہ رہے اور شب و روز کسي وقت بھي اُنسے علحدہ نہو' تاکہ اس گروہ سے جفاکش' ایذا دوست ' مذهب پرست ' اور اشاعت اسلام و اصلاح ملت کے کاموں میں اپنے تئیں فدا کردینے والے طلبا طيار هوسکیں -

یہ خیال جس آساني سے ذهنوں میں آجاتا ہے ' اسقدر اُسکا کرنا آسان نہیں ہے ' اور اسکے ليے جو سامان مطلوب هیں وہ خاص اور بہت کمیاب هیں - تاهم مولانا شبلي نے حتی الامکان اسکي ایک ابتدائي بنیاد سي ڈالديني چاهي اور کمسن طلبا میں سے ایسے لڑکوں کو حزم و احتیاط کے ساتھہ چن لیا جنھوں نے اس راہ کي تکلیفیں سننے کے بعد خود هي اُنکے جھیلنے کي خواهش کي ' اور جنمیں ذهانت و شرافت کے علاوہ اور جوهر بھي اور وں سے زیادہ نظر آے -

انکے قیام کا انتظام مخصوص کیا گیا - مدرسین دارالعلوم میں سے ایک معتمد ترین بزرگ کو انکي نگراني سپرد کي - تقریر و بحث کي مشق کرائي جانے لگي - چھوٹے چھوٹے بچے جنکي عمریں بارہ تیرہ برس سے کسي طرح زاید نہوگي ' برجستہ اور رواں و مربوط تقریر کرنے لگے - مذهبي اعمال کي پابندي میں بھي انکي سختي بہت زیادہ رکھي گئي - پانچ وقت مسجد میں وہ اولین صف کے نمازي تھے -

میں نے یہ حالات بارہا خود دیکھے اور جب کبھي لکھنو گیا اُنمیں سے کسي نہ کسي لڑکے کي نسبت اچھي راے قائم کرنے کے مواقع هاتھہ آے -

یہ ایک صحیح اصول پر محض ابتدا تھي ' لیکن اسکے ليے بہت سے نایاب اجزاء عمل مطلوب هیں - و القصة بطولها -

دار العلوم ندوہ

طلبا کي اسٹرائک

[از وقائع نگار لکھنو]

طلباء دار العلوم ندوۃ العلماء نے کل بتاریخ ۷ مارچ سنہ ۱۹۱۴ع مختلف شکایات کي بنیاد پر جو کچھہ عرصہ سے پیدا هورهي تھیں اسٹرائک کردي - اسوقت بظاهر یہ سبب ہے کہ تقریباً دو هفتے هوے کہ ایک درخواست طلباء نے ناظم صاحب کو دي تھي - اسکا جواب لینے کے ليے ناظم صاحب کے پاس گئے - جناب ناظم صاحب نے بجاے اسکے کہ اوس درخواست کے متعلق کچھہ فرمائیں ' نہایت سختي سے اپني دار النظامت سے نکل جانے کا حکم دیا اور بہت بري طرح پیش آے -

اسکے بعد بعض مقامي ارکان مکان پر تشریف لائے' اور چند طلباء کو بلاکر دیر تک گفتگو کي ' مگر انھوں نے بھي بغیر طلبا کي شکایت دریافت فرمائے هوے اسي بات پر زور دیا کہ اگر تمنے کل سے تعلیم شروع نہ کردي تو تمکو مدرسہ بجبر فوراً خالي کردینا پڑیگا - طلباء نے اسکا جواب کچھہ نہیں دیا ' اور اسلیے خاموش رہے کہ بغیر هماري شکایات سنے هوے جب یک طرفہ فیصلہ کردیا تو ایسي حالت میں کچھہ کہنا بیکار ہے - چونکہ اسکے قبل متعلقین دار العلوم نے موجودہ طلباء کے اخراج کي قرار داد کرلي ہے' اور بارہا اسکا اظہار بھي بعض ذمہ دار حضرات کي طرف سے هوا ہے' اسلیے هم اسکے فیصلہ کا نہایت بیچیني سے انتظار کر رہے هیں - چونکہ مقامي ارکان کو دار العلوم کے معاملات سے کسي قسم کي دلچسپي نہیں ہے اسلیے اس موقع پر سر برآوردگان قوم سے عموماً اور غیر مقامي ارکان دارالعلوم سے خصوصاً یہ درخواست ہے کہ اس معاملہ کي تحقیقات کیلیے ایک غیر جانبدار کمیشن مقرر کیا جاے' تا کہ وہ صحیح واقعات کو دریافت کرنے کے بعد کوئي معقول فیصلہ کرسکے - طلباء کي شکایات کا اکثر حصة تعلیمي معاملات کے متعلق ہے اسلیے اس اسٹرائک میں بورڈر اور غیر بورڈر تمام شریک هیں - تفصیلي شکایات غالباً طلباء خود قوم کے سامنے پیش کریں' اسوقت قوم کو انکي مظلومیت و غیر مظلومیت کا پورے طور پر اندازہ هوجائیگا - (بقیہ واقعات مراسلات کے سلسلے میں هیں)

یہاں کہیں بھی مغائرت نہیں ہے -

ابن ابی رداد ایادی کے مشہور قصیدے میں ہے :

سلـط المـوت و المنـون علیہم
فلہـم في صـدی المقـابر هـلم

موت اور منون کے درمیان واو عطف سے تفریق کی ہے لیکن معنی دونوں کے ایک ہیں -

ارض حیرہ کا نامور شاعر اور لقمان بن منذر کا سرپرست عدي بن زید عبادي ایک قصیدے میں لکھتا ہے :

فقـد مت الادیـم لرا هشیـہ
فالفـی قولہـا کـذباً و مینـا

" کذب " اور " مین " دونوں ایک ہی چیز ہیں -

فارسي میں بھی یہی قاعدہ ہے - فردوسي کا شعر ہے :

رر از جوے خلـدش بہنـگام آب
بہ بیخ انگبیں ریزي و شہـد ناب

انگبین اور شہد دونوں دو چیزیں نہیں ہیں -

سیبویہ کا قول ہے :

یجوز قول القائل " مررت باخیك و صاحبك " ویکون الصـاحب هـوالاخ نفسہ

یہ کہنا جائز و درست ہے کہ " میں تیرے بھائي اور تیرے رفیق کے پاس سے گزرا " خواہ جس کو رفیق کہا گیا ہو وہي بھائی ہو - یعنی دونوں ایک ہوں - دو نہوں -

(قنـوت)

قنوت کے کیا معنی ہیں ؟ اس مسئلہ میں بھی حسب معمول متعدد اقوال ہیں :

(۱) قوموا للہ قانتین میں قنوت کے معنی سکوت و خاموشي کے ہیں - اس باب میں ۹ حدیثیں مروي ہیں جن میں ایک یہ ہے :

کنا نقوم في الصلاۃ فنتکلم و یسأل الرجل صاحبہ عن حاجتہ و یخبرہ و یردون علیہ اذا سلم ' حتی اتیت انا فسلمت فلم یردوا علي السلام فاشتد ذالك علی ' فلما قضي النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال : انہ لم یمنعني ان ارد علیك السلام الا انا أمرنا ان نقوم قانتین لا نتکلم فی الصلاۃ ' و القنـوت السکوت (۱)

ہم لوگ نماز میں باتیں کیا کرتے تھے - لوگ اپنے ساتھي سے اپنی ضرورت کے متعلق سوال کرتے ' وہ انھیں جواب دیتا ' اطلاع دیتا ' باہم سلام کرتے ' جواب دیتے ' یہي کیفیت روز مرہ تھی کہ ایک مرتبہ میں حاضر ہوا - نماز ہو رہي تھي ' میں نے سلام کیا ' جواب نہ ملا ' مجھہ پر یہ واقعہ بہت ہي گراں گذرا - رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم جب نماز سے فارغ ہولیے تو آپ نے ارشاد فرمایا : " جواب سلام سے مجھے صرف اس بات نے روکا تھا کہ ہم کو حکم ہوا ہے کہ قنوت کے ساتھہ عبادت کریں ' نماز میں نہ بولیں " پس قنوت کے معنی خاموشي کے ہیں (۱)

(۲) قنـوت کے معنی خشوع و خضوع کے ہیں - اس باب میں پانچ حدیثیں مروي ہیں جن میں ایک یہ ہے :

ان من القنوت الخشوع و طول الرکوع و غض البصر و خفض الجناح من ہیبۃ اللہ - کان العلماء اذ اقام احدہم یصلي یہاب الرحمان ان یلتفت او ان یقلب الحصي او لعبث بشي او یحدث نفسہ بشي من امر الدنیـا الا ناسیا (۲)

قنوت کي ذیل میں خشوع ' طول رکوع ' نظر نیچي رکھني ' خدا کے خوف سے متواضع رہنا ' یہ سب باتیں داخل ہیں - علماے صحابہ کي عادت تھي کہ جب اُن میں کوئي نماز پڑھنے اُٹھتا تو خدا کي اُس پر اتني ہیبت چھا جاتي کہ نہ ادھر التفات کرتے ' نہ کنکریاں اُلٹتے پلٹتے ' نہ کوئي بے [illegible]ـل کرتے ' نہ دنیـا کي کسي بات کو جي میں لاتے ' اور اگـر لاتے تو بھولے سے لاتے (۲) -

(۳) قنوت سے مراد دعاے قنوت ہے - اس کي تائید میں ابن عباس کي روایت پہلے نقل ہوچکی ہے -

(۴) قنوت کے معنی اطاعت کے ہیں - اس باب میں ۲۴ حدیثیں مروي ہیں جن میں سے اکثر کے راوي ثقہ ہیں ' اور ادبیات عرب سے بھي اس کي تائید ہوتي ہے - علامہ ابن جریر لکھتے ہیں :

اولي هـذہ الاقـوال بالصواب في تـاویـل قـولہ و قوموا للہ قانتین قول من قال تاویـلہ مطیعین ' و ذلـك ان اصل القنوت الطاعـۃ ' و قد تکون الطاعـۃ للہ فـي الصـلاۃ بالسکوت عما نہي اللہ من الکلام فیہا ' و لذلك وجہ من وجہ تاویل القنوت في ہذا الموضع الي السکوت في الصلاۃ احد المعاني التي فرضہـا اللہ علی عبـادہ فیہا الا عن قراۃ قـرآن او ذکر لہ بما ہو اہلہ ...... وقد تکون الطاعۃ للہ فیہا بالخشوع و خفض الجناح و اطالۃ القیام و بالدعاء لان کلا غیر خـارج من احـد معنیین من ان یکون مما امـر بہ المصلي او مما ندب الیہ ' و العبد بکـل ذلك للہ مطیع وہو لربہ فیہ قانت ' و القنوت اصلہ الطاعۃ للہ ثم یستعمل في کل ما اطـاع اللہ العبـد ' ...... فتا ویل الایۃ اذاً حـافظوا علی الصلوات و الصلاۃ الوسطی و قوموا للہ فیہا مطیعین ... غیر عاصین للہ فیہـا بتضییـع حـدودہـا و التفریط في الواجب بعد علیکـم فیہا و في غیرہا من فرائض اللہ [۳]

" اللہ کے لیے قنوت کرتے ہوے عبادت کرو " اس کي تفسیر میں جو اقوال مذکور ہیں اُن میں زیادہ درست اور بہتر یہ تاویل ہے کہ قنوت کرنے کے معنی اطاعت کرنے کے ہیں - سبب یہ ہے کہ قنوت اصل لغت میں اطاعت و فرمانبرداري ہي کے لیے موضوع ہے - نماز میں خدا کي اطاعت کي ایک صورت یہ بھي ہے کہ خاموش رہے ' جن باتوں میں خدا نے گفت وگو کرنے کي ممانعت کي ہے اُن میں کـلام نہ کرے - آیت میں جو لوگ قنوت کے معنی سکوت لیتے ہیں اس تاویل کي ایک شکل وہ بھي ہے - خـدا نے بحالت نمـاز بندوں پر سکوت کو بھي فـرض ٹھہرایا ہے - البـتہ قـراءت قـرآن یا وہ اذکار جو خدا کے شایان شان ہیں اس کلیہ سے مستثنٰی ہیں .... نماز میں اطا عت الہي کي ایـک دوسري صورت خشوع و خضوع و طول قیام و دعـا بھي ہے - یـہ تمام چیزیں دو باتوں سے خـالي نہیں - یا تو نماز پڑھنے والے کو اس کا حکم ملا ہے ' یا اس کو مستحب ٹھہرایا گیا ہے - دونوں حالتوں کي اطاعت میں بندہ خدا کي اطاعت اور قنوت کرنے والا سمجھا جائیگا - قنوت کي حقیقت بھي خدا کي اطاعت ہے - بعد میں اُن تمام اشکال کو بھي قنوت کہنے لگے جن کے ذریعہ سے خدا کي اطاعت کي جاے ...... اس صورت میں آیت کي تفسیر یہ ہوگي کہ نمازوں کی اور نماز وسطي کي حفاظت کرو - اور ان عبادتوں میں خدا کي اطاعت کیا کرو ...... حدود اطاعت کو تلف کرکے نافرماني نہ بنو - نمازوں میں اور دوسرے فرائض و واجبات میں جو امور خدا نے تم پر لازم ٹھہراے ہیں اُن میں کمي نہ ہونے دو [۳]

---

(۱) موسی قال ثنا عمرو قال ثنا اسباط عن السدي فی خبر ذکرہ عن مرۃ عن ابن مسعود قال کنا نقوم الخ

[۱] موسی قال ثنا عمرو قال ثنا اسباط عن السدي في خبر ذکرہ عن مرۃ عن ابن مسعود و قال کنا نقوم الخ -

[۲] مسلم ابن جنادۃ قال ثنا ابن ادریس عن لیث عن مجاہد و قوموا للہ قانتین قال فمن القنوۃ طول الرکوع الخ -

[۳] ابن جریر - ج ۲ ص ۳۵۴

كنا عند نافع ومعنا رجاء بن حياة فقال لنا رجاء سلوا نافعاً عن الصلاة الوسطى فسالناه فقال قد سال عنها عبد الله بن عمر رجل فقال هي فيهن فحافظوا عليهن كلهن (١)

ہم لوگ نافع کے پاس بیٹھے تھے - ہمارے ساتھہ رجاء بن حیاۃ بھی تھے - رجاء نے کہا کہ نافع سے پوچھو کہ نماز وسطی کونسی نماز ہے ؟ ہم سے لوگوں نے سوال کیا تو نافع نے جواب دیا کہ عبد اللہ بن عمر سے بھی ایک شخص نے یہی سوال کیا تھا - اُس کے جواب میں ابن عمر نے کہا تھا کہ انہیں پانچ نمازوں میں ایک نماز یہ بھی ہے پس تم سب کی حفاظت کرو (١)

دوسری حدیث میں ہے :

عن ابي نطيمة قال فسالت الربيع بن خيثم عن الصلاة الوسطى - قال : ارأيت ان علمتها كنت محافظا عليها و مضيعا سائرهن ؟ قلت لا ' فقال : فانك ان حافظت عليهن فقد حافظت عليها (٢)

ابو نطیمہ کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بن خیثم سے نماز وسطی کی نسبت دریافت کیا ' اُنھوں نے کہا " اگر تمہیں یہ معلوم ہو جاے تو کیا صرف اسی ایک نماز کی محافظت کرو گے اور بقیہ نمازیں چھوڑ دوگے ؟ " میں نے کہا " نہیں " اسپر اُنھوں نے کہا کہ " اگر تم نے ان سب نمازوں کی محافظت کی تو اُس کی محافظت بھی کرلی (٢) -

(٧) نماز وسطی ان پانچوں نمازوں کے مجموعہ ہی کا نام ہے - اس کی تائید میں یہ دلیل پیش کی جاتی ہے :

ان الوسطى مجموع الصلوات الخمس فان الايمان بضع و سبعون درجة اعلاها شهادة ان لا اله الا الله و ادناها اماطة الاذى عن الطريق ' و الصلوات المكتوبة واسطة بين الطرفين (٣)

حقیقت میں نماز وسطی سے مراد اوقات پنجگانہ کی نمازوں کا مجموعہ ہے ' اس لیے کہ حسب روایت صحیحہ ایمان کے کچھہ اوپر ٧٠ درجے ہیں ' جن میں اعلی درجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کے سوا اور کسی معبود کے نہ ہونے کی شہادت دی جاے ' اور ادنی درجہ یہ ہے کہ راستے سے اذیت کی چیزیں ہٹا دی جائیں - فرائض خمسہ کا درجہ ان دونوں کے درمیان ہے اور یہ ان دونوں کناروں کے کیلیے باہم ملنے کی جگہ ہے پس یہی وسط ہے (٣) -

(لفظ " وسطی ")

صلاۃ وسطی میں لفظ " وسطی کے معنی کیا ہیں ؟ علماے لغت و محققین ادبیات کا بیان ہے :

الوسطى تانيث الاوسط ' و اوسط الشي و وسطه خياره ' و منه قوله تعالى : و كذلك جعلناكم امة وسطاً - و وسط فلان القوم يسطهم اى صار في وسطهم و ليست من الوسط الذي معناه متوسط بين شيئين لان فعلي معناها التفضيل ' ولا يبني للتفضيل الا ما يقبل الزيادة و النقص ' و الوسط بمعني العدل و الخيار يقبلهما ' بخلاف التوسط بين الشيئين فانه لا يقبلهما ' فلا يبني منه افعل التفضيل (١)

" وسطی " لفظ " اوسط " کا صیغۂ مونث ہے - محاورہ میں کہتے ہیں " اوسط الشی " و " اسط الشي " (کسی چیز کا اوسط اور اُس کا وسط) - اور اُس سے مراد لیتے ہیں " خیار الشي " (بہترین چیز) " اوسط " " وسط " سے تو مشتق ہے مگر اُس " وسط " سے مشتق نہیں ہے جس کے معنے دو چیزوں کے درمیانی حصہ کے آتے ہیں ' اس لیے کہ " فعلی " جس کے وزن پر " وسطی " کا لفظ ہے ' اُس کے معنی " تفضیل " یعنی زیادتی کے ہیں ' اور " تفضیل " کے لیے وہی لفظ آلینگے جو زیادتی و کمی دونوں حیثیتوں کو قبول کرسکتا ہو - " وسط " جس کے معنے " معتدل " اور " بہتر " کے ہیں ' ان دونوں (یعنی زیادتی و کمی) کی قابلیت رکھتا ہے (یعنی بصورت زیادت اعتدال و بہتری ' اور بحالت نقص بے اعتدالی و بدتری کی گنجایش بھی اس میں نکل سکتی ہے) بخلاف اُس " توسط " کے جس سے دو چیزوں کا درمیانی حصہ مراد ہو ' کیونکہ اس میں دوسرا پہلو آسکتا ہی نہیں ' لہذا صیغۂ " افعل التفضیل " اس سے نہیں بنا سکتے (١)

یعنی جن روایتوں کی بنا پر نماز وسطی کے لیے اوقات پنجگانہ میں سے کسی ایسی نماز کی تحدید کی جاتی ہے جو تمام نمازوں کے درمیان میں واقع ہو ' یہ تخیل ہی بر خود غلط ہے - کیونکہ وسطی کے یہ معنے ہی نہیں ہیں -

(٥)

اس تحقیق کی تائید میں کہا گیا ہے کہ واو العطف يقتضى المغايرة (واو عطف کا اقتضا یہ ہے کہ معطوف و معطوف الیہ دونوں دو علحدہ چیزیں ہوں) پس حافظوا على الصلوات و الصلاة الوسطى میں واو عطف موجود ہے ' لہذا صلوات سے جو نمازیں مراد ہیں ' اُن کی ذیل میں صلاۃ وسطی کیوں کر آسکتی ہے ؟ لا محالہ اسے کوئی دوسری نماز فرض کرنا پڑیگا -

یہ شبہہ اگر صحیح ہے تو وہ روایتیں جو اوقات پنجگانہ کی نمازوں میں سے کسی ایک نماز کو وسطی بنا رہی ہیں ' یقیناً ماننی پڑینگی - نماز وسطی کو فرائض خمسہ کے علاوہ ایک دوسری نماز ماننا ہوگا ' اور تحقیق کے لیے بحث کی ضرورت ہی نہ رہیگی -

لیکن اسکا جواب دیا گیا ہے کہ ہر واو کو واو عطف مان لینا ہی غلط ہے - واو کی ایک قسم واو زائدہ بھی ہے جس کی متعدد مثالیں خود قرآن کریم میں موجود ہیں ' مثلاً : و كذلك نفصل الايات -

ولتستبين سبيل المجرمين

و كذلك نرى ابراهيم ملكوت السماوات و الارض

وليكون من الموقنين

خود عطف میں بھی جہاں ایک قسم عطف وصفی کی ہے جس میں معطوف و معطوف الیہ میں مغائرت ضروری ہے ' وہاں ایک دوسری قسم عطف ذاتی کی بھی ہے جسے اس تفریق سے کچھہ سروکار نہیں - آیتوں میں عطف ذاتی کی بکثرت نظیریں وارد ہیں ' مثلاً :

ولكن رسول الله و خاتم النبيين

سبح اسم ربك الاعلى ' الذي خلق فسوى ' و الذي قدر فهدى ' والذي اخرج المرعى -

ان مثالوں میں کوئی ایک بھی ایسی نہیں ہے جسے مغائرت کے ثبوت میں پیش کرسکیں - یہ سب عدم مغائرت کے لیے ہیں - اسی طرح بے شمار آیتیں نقل کی جاسکتی ہیں ' مما لا حاجة الى سوقها لما هو معلوم بالبداهة -

عرب کا ایک قدیم شعر ہے :

الى الملك القرم وابن الهمام
و ليث الكتيبة فى المزدحم

---

(١) يونس بن عبد الاعلى قال اخبرنا ابن وهب قال ثنى هشام بن سعد قال برضاه عنه نافع الخ -

(٢) احمد بن اسحاق قال ثنا ابو احمد عن قيس بن الربيع عن سيرين بن طارق عن ابي نطيمة قال الخ -

(٣) غرائب القرآن - ج ٢ ص ٣٦٣ -

(١) فتح البيان - ج ١ ص ٣١٥ -

سیڑھیوں کے قریب استادہ ہے جو آگے مندر کے طرف جاتی ہیں - اسکے دونوں جانب وضو کے - لیے چھوٹے چھوٹے حوض بھی ہیں -

اب سے پہلے قربانگاہ وغیرہ غیر معلوم تھیں - تازہ حفریات میں جرمنی کے مشن نے یہ قربانگاہ اور وہ سیڑھیاں بھی دریافت کرلی ہیں جن پر سے پوجاری قربانی کے لیے آیا کرتے تھے -

قدیم اشوری مندروں میں ترمیم و تغیر کرنے کے مجرم صرف مسلمان فاتح ہی نہین ہیں - عیسائی کھورکھابھی اسمیں مسلمانوں کے برابر کے شریک ہیں - البتہ ہر ایک کے مصالح جدا گانہ تھے ' اور جس نے جو تغیر کیا وہ اپنے مصالح کے لحاظ سے کیا -

عیسائیوں نے جب بعلبک فتح کیا تو آنکی اولین و آخرین کوشش یہ تھی کہ جسطرح بھی ہوسکے ' قدیم اشوری بت پرستی کو مٹایا جائے اور اسکے آثار اس طرح محو کردیے جائیں کہ انھی مقامات پر عیسائی مقدس عمارتیں تعمیر ہوں - چنانچہ انھوں نے فتح بعلبک کے بعد قربانگاہ کے ایک حصہ کو کھود کے سطح زمین کے برابر کردیا اور دوسرے حصہ پر اسطرح ایک کلیسا بنا دیا کہ اسکا فرش قربانگاہ کی چوٹی کے برابر تھا - دوسرے بڑے مندر کو بھی اسلیے ڈھا دیا کہ اس کے ملبے سے کلیسا بنالیں -

خیر ' اس طویل و عریض صحن سے انسان ایک وسیع زینے پر ہوکے خود مندر کے اندر داخل ہوجاتا ہے - اس مندر کی عمارت میں سے اب صرف ستون باقی رہگئے ہیں - ان ستونوں کے متعلق پروفیسر ٹائیلر (Prof. Taylor) لکھتے ہیں :

" میرے علم میں قدیم صنعت کے پس ماندہ آثار میں ان ستونوں سے خوبصورت کوئی شے نہیں - ہر رخ سے اور چاند اور سورج ' دونوں کی روشنی میں انکی حالت بالکل یکساں ہے -

ایک عجیب بات یہ ہے کہ اگر کسیقدر فاصلے سے ان ستونوں کو دیکھیے تو اپنے باہمی مکمل تناسب کی وجہ سے جسقدر انکا طول ہے اس سے کہیں زیادہ معلوم ہوتے ہیں !

یہ عظیم الشان و سر بفلک ستون جس چبوترہ پر قائم ہیں وہ بجاے خود ایک حیرت انگیز چیز ہے - یہ چبوترہ کیا ہے ؟ ایک دیوار ہے جسکی بلندی ۴۰ فیٹ کی ہے - ان ستونوں کا قطر ساڑھے سات فیٹ ہے - طول مع قرطاجنی کنبدوں کے ۷۰ فیٹ -

* * *

یہاں تک تو بعلبک کے مشہور ترین آثار یعنی بڑے مندر کے کھنڈروں کا تذکرہ تھا - اب ہم دوسرے بڑے مندر کے کھنڈروں کے حالات لکھنا چاہتے ہیں -

جیسا کہ ہم اوپر کہہ آئے ہیں دوسرا مندر بیکچش کا مندر ہے - یہ مندر بڑے مندر کے جنوب میں واقع ہے - یہ دونوں ایک دوسرے سے بالکل آزاد و بے تعلق ہیں - اس مندر کی سطح پہلے مندر کی سطح سے کسیقدر پست ہے - اس میں کوئی صحن نہیں - مشرق کی [illegible] زینہ ہے - اسی پر چڑھکے مندر میں جاتے ہیں - اسکے حجرے طول میں زیادہ اور عرض میں کم ہیں ' اس کی دیواریں باہر سے بالکل سادی ہیں - البتہ جس پتھر سے بنائی گئی ہیں وہ خوب درست کرلیا گیا ہے ' اور جوڑ تو اس قدر خوب ملے ہیں کہ تعریف نہیں ہوسکتی - دونوں سروں کے اتصال کا یہ عالم ہے کہ چھری کا پھل بھی اندر نہیں جاسکتا - اس حجرے کے دونوں طرف کوئی دس فیٹ کے فاصلے پر چکنے ستونوں کی ایک قطار ہے - یہ ستون مع اپنے بالائی حصہ کے ۵۲ فیٹ بلند ہیں - چھت کی دیواروں کے ساتھ آنہیں پتھر کے ٹکروں کے ذریعہ ملایا گیا ہے - ان ٹکروں کی تعداد بہت ہے اور ان پر بادشاہوں اور دیوتاؤں کی تصویریں کندہ ہیں - ان تصویروں کے بیچ بیچ میں پھولوں وغیرہ کی تصویریں بھی بنی ہوئی ہیں - غرضکہ یہ چھت صنعت و قلمکاری کے لحاظ سے عجیب و غریب ہے -

حجرے کی دیواریں تو ابھی سالم و ثابت ہیں البتہ اکثر ستون گرگئے ہیں - جو حصہ ابھی نہیں گرا ہے اسمیں شمال کی حالت بہت زیادہ بہتر ہے -

اس مندر کے دروازے کو اسکا درۃ التاج سمجھنا چاہیے - کیونکہ اگرچہ اس عمارت کے اور حصوں میں بھی گلکاری کی ہے اور صنعت کے عمدہ عمدہ نمونے دکھائے گئے ہیں ' مگر دروازہ کی صنعت ان سب سے بدرجہا بہتر ہے -

یہ دروازہ ۴۳ فیٹ بلند اور ساڑھے ۱۲ فیٹ عریض ہے - اسمیں جسقدر حصہ پر گلکاری کی ہے اسکی مقدار ۹ فیٹ کے قریب ہے -

یہ تو آپکو پہلے ہی معلوم ہوچکا ہے کہ تیسرا مندر زہرہ کا ہے - یہ مندر دوسرے مندروں کے کھنڈر سے ۲ سو میل پر واقع ہے - یہ ایک قرطاجنی وضع کی عدیم المثل عمارت ہے جسکا اندرونی حصہ خوب ہی آراستہ ہے - اندرونی ستونوں کی وجہ سے یہ عمارت بالکل ہشت گوشہ معلوم ہوتی ہے - یونانی عیسائیوں نے اسکو سینٹ باربرا کا گرجا بنا لیا ہے - گذشتہ صدی میں انھوں نے اسکی تجدید کی کوشش بھی کی تھی جو کچھ زیادہ کامیاب نہیں ہوئی -

بیکشس کے مندر کے ستون جن پر چھتا قائم ہے

آثار عتیقہ

بعلبک

تاریخ قدیم اور تمدن اسلامی کا ایک صفحہ

(۱)

یہ آثار جو اس مضمون کا موضوع ہیں ' دو بڑے اور ایک چھوٹے مندر کے کھنڈر ہیں - بڑے مندروں میں ایک جو پیٹر (مشتری) کا مندر ہے اور دوسرا بیکسش (Bacchus) کا - چھوٹا مندر وینس (Venus زهرہ) کا ہے - گو یہ آثار چنداں زیادہ نہیں مگر انکی وجہ سے خود اس شہر پناہ کے متعلق بسوء ظن نہ کیجیے جسکی آغوش میں یہ پس ماندہ نشانیاں ملی ہیں - اسکی عظمت و وسعت کا تو یہ عالم ہے کہ قدیم روما کے سے کتنے ہی کھنڈر اسمیں آ جا سکتے ہیں !!

یہ آثار جس جگہ پر قائم ہیں وہ معمولی زمین نہیں بلکہ ایک مصنوعی اور پختہ چبوترہ ہے جسکے موجد غالباً فنیقی ہیں - اس کا طول ۱ ۳/۱ گز ' عرض ۲۰۰ گز ' اور طول ۱۵ سے ۳۰ قدم تک ہے - اس عظیم الشان چبوترے کے نیچے سے مسقف راستے گئے ہیں - یہی راستے ہیں جن سے ہوکر مندر میں آنا پڑتا ہے -

بعلبک کے سب سے بڑے مندر کے بعض آثار و سر بفلک ستون -

جیسا کہ ہمنے ابھی بیان کیا ہے یہ آثار تین مختلف مندروں کے کھنڈر ہیں - ان میں سب سے زیادہ اہم و مقدم وہ کھنڈر ہیں جن کا تعلق بڑے مندر (جو پیٹر کے مندر) سے ہے -

اس مندر میں آنے کا راستہ مشرق کی طرف سے ہے - پہلے سیڑھیوں کا ایک وسیع سلسلہ شروع ہوتا ہے جو ایک پھاٹک پر جا کر ختم ہوتا ہے - یہ پھاٹک دراصل ایک پر شوکت و عظمت محراب ہے - اسکے آگے ستونوں کی قطار ہے - مندر کے اندر جانے کا اصلی راستہ یہی ہے - اسکے دروازے ہر وقت کھلے رہتے تھے ' اور پوجاری نہایت خضوع و خشوع اور جوش عقیدت و فرط اعتقاد کے ساتھ ان ستونوں میں سے ہوکے اندر جاتے تھے - ان ستونوں میں سے تین کے زیریں حصے میں چند کتبے بھی ہیں - ان کتبوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مندر ہیلیوپلس کے جلیل القدر دیوتاؤں کے نام پر بنایا گیا تھا -

عربوں نے جب بعلبک فتح کیا تو کسی قدر تغیر و ترمیم کے بعد اسکو ایک قلعہ بنالیا - انہوں نے ان ستونوں اور سیڑھیوں کو مسمار کردیا ' اور ان کی جگہ انکے ملبے سے ایک نہایت مستحکم فصیل بنالی -

تاریخ نے اپنے آپ کو دہرایا ہے - جرمنی کے مشن نے بھی دیوار ڈھا کے اسی جگہ سیڑھیاں بنالی ہیں جہاں پہلے تھیں - اب پھر ایک شخص اسیطرح سیڑھیوں سے مندر میں آتا ہے جسطرح عہد قدیم کے پوجاری آیا کرتے تھے !!

جرمن مشن کی اس کارروائی کے لیے ہر سیاح اپنے آپ کو مرہون منت محسوس کرتا ہے ' کیونکہ اس دیوار کے ہٹ جانے سے مندر کا قدیمی نقشہ بالکل واضح ہو گیا ہے -

اس محراب نما پھاٹک کے بعد تین دروازے پہلو بہ پہلو ہیں - ان دروازوں میں سے بیچ کا دروازہ بڑا اور مرکزی دروازہ ہے - اس دروازے سے اندر داخل ہو جائیے تو ایک چھوٹا سا شش گوشہ صحن ملتا ہے - کسی زمانہ میں یہ چھوٹا سا صحن ہر طرف سے ستونوں کی قطاروں میں محصور تھا - ستونوں کی تعداد قریباً چھہ تھی ' جنمیں سے چار کے پہلوؤں میں کمرے تھے - عربوں نے اس تیسرے راستہ کو بھی بند کردیا اور ان دروازوں کو اپنی قلعہ بندیوں کے سلسلے میں لیلیا -

ان تین راستوں سے گذرنے کے بعد اب آپ بڑے مندر یا قربانگاہ کے مندر میں پہنچینگے - اس کی وسعت کا کسیقدر اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ وہ ۴۴۰ ہزار فیٹ لمبا اور ۳۷۰ ہزار فیٹ چوڑا ہے !!

پوسیانی اور اسکے ایک پہلو کا دروازہ گر پڑا ہے ' مگر انکے اجزاء پریشان پھر جمع کر کے اپنی جگہ رکھدیے گئے ہیں ' جہاں کبھی یہ دروازے تھے -

اس صحن کے تین طرف یعنی مشرق ' شمال ' اور جنوب میں نیم مربع کمرے ہیں - ان کمروں میں مجسموں کے رکھنے کے لیے طاق بنے ہوے ہیں - افسوس ہے کہ ان مجسموں کا ایک نمونہ بھی اب موجود نہیں ! یہ کمرے ان پوجاریوں کے لیے تھے جو یہاں پرستش کی غرض سے آ کے رہتے تھے -

کمروں کے آگے مصری ستونوں کا سلسلہ ہے - ان ستونوں کے بالائی سروں پر نہایت نفیس و کمیاب کندہ کاری ہے - افسوس ہے کہ ستون گر پڑے ہیں اور انکے اجزاء صحن میں پڑے ہوے ہیں - بڑی قربانگاہ کا جو کچھہ حصہ باقی رہگیا ہے وہ ابھی وسط صحن میں ان

قدیمی وضع کي مشہور ٹوپي ہے - (عباسیه کي قلنسوه بھي اسي طرح کي لنبي اور نکیلي ٹوپي ہوتي تھي - یه در اصل ایراني مجوسیوں کي ایجاد ہے - الہلال) جاڑے میں سیاه پوستین اوڑھتے ہیں جو قورقا کہلاتي ہیں -

گرج مسلمان ہوں یا عیسائي ' انگریزي لباس پہنتے ہیں - انکے یہاں جبه ارخا لوخ کہلاتا ہے - بعض لوگ پیالم نہیں اوڑھتے بلکه ایک کپڑا سر پر باندھلیتے ہیں - جسکو انکے یہاں باباماتي کہتے ہیں - بعض لوگ ایک اور قسم کي بني ہوئي ٹوپي اوڑھتے ہیں جو باشلاقي کہلاتي ہے - اسمیں کھنڈیاں سی ہوتي ہیں ' اور اسکے دونوں سرے اتنے لمبے ہوتے ہیں که رانوں تک آتے ہیں -

گرج تیسري صدي عیسوي کے آخر اور چوتھي صدي عیسوي کے آغاز میں عیسائی ہوے - گرجي زبان جسطرح بولي جاتی ہے اسیطرح لکھي بھي جاتي ہے - اسکے حروف بالکل نرالي وضع کے ہیں اور اسي لیے کسي زبان کے حروف سے انہیں تشبیه نہیں دیجا سکتي - یه حروف نہایت قدیم ہیں - بیان کیا جاتا ہے که چوتھی صدي قبل مسیح میں ایجاد ہوے -

گرجوں میں بہت سے شعرا گذرے ہیں جنمیں سب سے زیادہ مشہور روستا فلاي ہے - روستا فللي تیسري صدي عیسوي میں تھا - اسکي بہترین نظم وہ ہے جو " تیلدوے کي کھال " کے نام سے مشہور ہے -

قوقاز کے دو حصے ہیں اور دونوں قوقاز کے سلسله کوہ کي وجه سے ایک دوسرے سے عمده ہیں - ایک حصه یورپ میں ہے اور دوسرا ایشیا میں - یوروپین حصے میں گرجي ' منجریل ' ازجیني ' سواني ' شیشاني ' اور انکے علاوہ روسي ' ارمني ' ترکي ' ایراني ' غرضکه کوئي نیس مختلف زبانیں بولي جاتي ہیں -

مسقط میں یوروپین تمدن کي تکمیل اور ریاست کا خاتمه !

سلطان حال موٹرکار پر سوار جارہے ہیں

اسکا بجٹ ۹۷ ملین روبل (تقریباً ۷۰ ملین پونڈ) ہے - قوقاز میں تجارت کا بیشتر حصه ارمنیوں کے ہاتھه میں ہے - صنعت میں بھي وہي پیش پیش ہیں اور زرگري کي تو یه حالت ہے که خنجروں اور تلواروں کي تمام مرصع اور سادي نیامیں انہی کے ہاتھه کي بني ہوتی ہیں -

یہاں دیسي فوجي افسر روسي افسروں کي طرح فوجي کاسکیٹ نہیں پہنتے بلکه عجمي قلبق پہنتے ہیں ' جس پر طلائي یا نقرئي - ایران کا نشان حکومت اور اس کے اوپر روسي تاج بنا ہوتا ہے -

قوقاز میں سردي نہایت سخت پڑتي ہے ' حتی که کبھي کبھي مقیاس الحرارت (تھرما میٹر) صفر کے درجے سے نیچے تک اتر آتا ہے -

قوقاز اور تمام وسط ایشیا میں روسي حکومت انیسویں صدي میں قائم ہوئي ' لیکن بخارے کي خود مختاري ابھی تک روس کے زیر سیادت باقي ہے (محض براے نام - الہلال) -

قوقاز کے گورنر جنرل کا لقب ہندوستان کے گورنر جنرل کي طرح نائب الملک (وائسرائے) ہے - اسکي کل آبادي کوئي سات ملین ہے ' جسمیں تین ملین مسلمان ' دو ملین گرج ' دو لاکھه منجریلیان ہیں - گرج اور منجریلیان دونوں قومیں مذہباً ارتھوڈکس اور رومن کیتھولک ہیں - زیادہ تعداد آرتھوڈکس کي ہے - گرجوں میں مسلمان بھي ہیں ' جنکی مجموعي تعداد ۹۰ ہزار ہے - ارمني تمام دنیا میں ۴ ملین ہیں ' جسمیں سے ڈیڑھ ملین قوقاز میں ۳ ملین دولت عثمانیه میں ' اور نصف ملین ایران میں -

یہاں ایک قوم رہتي ہے جسکا نام " دوانت " ہے مگر اسکي تعداد معلوم نہیں - یه ابھي تک بالکل ابتدائي طبیعي حالت پر ہے - چنانچه اسوقت بھي وه بھیڑوں کي کھالیں پہنتے ہیں -

قوقاز میں یہودي بھي ہیں ' اور انکي تعداد معقول ہے یعني ۳ لاکھه -

قوقاز میں دو فوجي چھاونیاں ہیں - ایک قارص میں عثماني سرحد پر ' دوسري تفلیس میں - ان دونوں چھاونیوں کي ہر پلٹن میں ۷۰ ہزار سپاہی ہوتے ہیں -

میں قلا دیقا قفقاز سے تفلیس موٹر کار پر واپس آیا اور تفلیس سے ریل میں سوار ہوکر ۱۲ گھنٹے سے زائد میں باکو پہنچ گیا -

(باکو)

یه شہر بحر خزر پر واقع ہے - پہلے یه ایران کے ماتحت تھا مگر اب روس کے زیر نگیں ہے - تمام شہر بالکل نئے طرز کا بنا ہوا ہے - سڑکیں بالکل باقاعده ہیں - روشني برقی ہے - یہاں کي آب و ہوا نہایت خراب ' اور گرمي تفلیس سے بھي زیادہ ہے - اسکي وجه یه ہے که یہاں سے ایک گھنٹے کي مسافت پر کراسن تیل کے چشمے ہیں - ہر چند که ان چشموں سے دولت کے چشمے ابلتے ہیں اور اہل شہر کیلیے سونے کے سیلاب بنکر بہتے ہیں ' لیکن انکي وجه سے گرمیوں میں یہاں کا موسم نا قابل برداشت بھي ہو جاتا ہے -

باکو کراسن تیل اور پٹرول کي سلطنت سمجھا جاتا ہے - چنانچه خود اسمیں اور اسکے نواح میں جسقدر چشمے اس وقت موجود ہیں انکي تعداد ایک سو ہے - دنیا میں جسقدر گیس بکتا ہے اس کا نصف حصه انہیں چشموں کے تیل سے بنتا ہے -

باکو میں بہت سے مسلمان لکھپتي ہیں ' مثلاً موسی ناجي یوف ۹۰ ملین روبل (۹ ملین پونڈ) کے آدمي ہیں - حاجي زین العابدین تقی یوف کي حیثیت پچاس ۵۰ ملین کي تھي - مرزا علي یوف شرحه اور شیخ علي دادا یوف کے پاس ۳۰ ' ۳۰ ملین ہیں - مختار روف کوکی ۲۵ ملین کے سمجھے جاتے ہیں -

(حاجي زین العابدین ایراني الاصل اور ایک نہایت مخیر و وطن پرست شخص تھا - سفر نامه حاجي ابراہیم بیگ اسي کي تصنیف ہے - وه اپنے پاس سے پوري قیمت دیکر حبل المتین کلکته کي آٹھه سو کاپیاں علما و مجتہدین ایران و عراق میں برسوں تقدیم کراتا رہا تاکه وه وضعیت زمانه سے واقف ہوں اور ملت و وطن کي بربادیوں کو سمجھیں - فاضل مراسله نگار کو اسکے حالات معلوم نہیں نور الله مرقده - الہلال) -

تقي یوف پہلے شیالا کے نام سے بہت مشہور تھے ' مگر اب انکا نام ہی نام مشہور ہے - انکے کئي اسٹیمر دریا میں چلتے ہیں - انکے علاوہ بنک اور کارخانے ہیں - اپني قوم پر بھي انکے بیشمار احسانات ہیں - کتني ہي اسپتالیں بنوائیں ' لڑکیوں اور لڑکوں کے لیے مدرسے قائم کیے ' اور طرح طرح کے نیک کاموں میں حصه لیا - ان کارہاے خیر سے انکے نام کو زندگي جاوید حاصل ہوگئی ہے ' اور انکا ذکر تمام مجلسوں میں لوگوں کي زبانوں پر رہتا ہے - یه بھي خدا کي قدرت ہے که انکو یه مرتبه ملا - پہلے تو انکي حالت یه تھي که انکے پاس کچھه بھي نه تھا -

عالم اسلامی

چرکس، گرج، داغستان، قوقاز، و ترکی

اثر محمود رشاد بے

(۳)

قوقاز سے تین گھنٹے کي مسافت پر صوبه قوبانسکي واقع ہے - یہاں اکثر چرکس قبائل رہتے ہیں جنکے نام ابزاخ، ما ترقاے بھدوغ، کمکو، شابغ، اور حکوس ہیں - اس صوبه کا یه نام نہر قوبان کي مناسبت سے ہے - یه نہر سلسه کوہ قوقاز کے کوہ البرز سے نکلي ہے اور بحر اسود سے جاکے ملگئي ہے -

امبز کے شمالي پہاڑوں کے دامن میں قرہ جاے کے چرکسي قبائل رہتے ہیں - چرکسوں کا ایک اور قبیله ہے جس کا نام شہنشاہیہ ہے - یه قبیله بھي پہاڑ کا رہنے والا ہے -

اس موقع پر ان قبائل کو نه بھولنا چاهیے جنکا ذکر بلاد یالي کے تذکرہ میں آچکا ہے -

اگرچه چرکسوں کي تعداد ۵ لاکھه سے زیادہ نہیں، مگر با ایں همه تمام اهل قوقاز انکے نام سے تھراتے ہیں کیونکه وہ شجاعت، جرات، تیر اندازي، اور اسپ سواري میں مشہور ہیں - خود حکومت روس خاص انکا بھي خیال کرتي ہے اور دوسروں سے زیادہ عزت کرتي ہے -

تیرسکی سے شہر شیخ شامل تک ۱۶ گھنٹے کا راسته ہے - ۶ گھنٹے گاڑي میں بیٹھنا پڑتا ہے اور ۱۰ گھنٹے پیدل چلنا پڑتا ہے - یه نامور شخص داغستان کے قبیله لزجین میں سے ہے اسکا اصلي نام شموئیل ہے مگر عام طور پر ہر طرف وہ شامل هي کہلاتا ہے -

سد هنـدیـه کا افتتـاح بغـداد میں

قاضی بغداد، گورنر، و حکام و اشراف شہر-

شیخ شامل نه صرف ایک فوجي اور جنگي انسان تھا، بلکه ایک سخت دیندار اور منتظم شخص تھا - اس نے اپنے زمانے میں جامع قوقازیه بنوائي اور شرعي عدالتیں قائم کیں، اور جب روس نے اسکے وطن عزیز و محبوب کو لینا چاها تو اس نے اسکي مدافعت میں مسلسل ۴۵ سال تک جنگ جاري رکھي - ۱۳ سال تک تو ایک دوسرے شخص کے جھنڈے کے نیچے لڑا، اور ۳۲ برس تک خود اپنے علم کے نیچے - اگر حاجي مراد نامي ایک شخص خیانت نه کرتا تو یقیناً روس کبھي بھي اسے قید کرنے میں کامیاب نه ہوتا -

شیخ شامل جب قید ہوگیا تو روس نے اسے رہنے کے لیے ایک خاص کوٹھي شہر کالوجا میں دیدي جو موسکو سے ۴ سو میل کے فاصله پر نہر اوکا کے ساحل میں واقع ہے -

شیخ شامل ایک عرصه تک یہاں نہایت عزت و احترام کے ساتھه رہا - اسکے بعد حکومت روس نے اسے حجاز جانے کي اجازت دي - شیخ شامل حجاز روانه ہوا، اور حج بیت الله اور زیارت روضه مطهرہ نبوي سے مشرف ہو کے مدینۂ منورہ هي میں اقامت اختیار کرلي - یہاں تک که وہیں انتقال کیا -

شیخ شامل نے تین لڑکے اپني یادگار میں چھوڑے - ایک محمد شافع جس نے روسي مدارس میں تعلیم پائي اور پھر روسي فوج میں بھرتي ہوا اور ترقي کرتے کرتے جنرل کے عہدے تک پہنچا - تین سال ہوے که اس نے انتقال کیا ہے - دوسرا غازي محمد جس نے مدینه منورہ میں انتقال کیا - تیسرا محمد کمال بے جو آجکل یہیں موجود ہے -

شیخ شامل کي قبر مدینه منورہ میں ابن حجر مکي کي قبر کے آگے، اور حضرة ابن عباس عم رسول اللـه صلی الله علیه وسلم کي قبر کے پہلو میں ہے -

داغستان کي آبادي ۸ لاکھه ہے - ان لوگوں میں بھي وہ تمام صفات عالیه اور حالات سامیه پائے جاتے ہیں جو انکے بھائي چرکسوں میں ہیں - داغستان کي تہذیب و شایستگي، فضائل و کمالات کي روح، اور انکے اصلاح و تقوی کا سہرہ ایک بخاري عالم شیخ محمد بن سلیمان کے سر ہے، جس نے في الحقیقت اسلام کي سب سے بیش قرار خدمات انجام دیں - اسي شیخ جلیل کي صحبت سے ایک بزرگ شیخ منصور نامي اٹھے، جنھوں نے روس کے خلاف جہاد دیني کی دعوت دي، اور جنکے ایک شاگرد شیخ شامل بھي تھے -

چراس، لزجین، اور اباذا قوقاز کي قدیم ترین قومیں ہیں - تاریخ میں ان سے پہلے ممالک قوقاز میں کسي قوم کے رہنے کا پته نہیں چلتا -

یه قومیں پیدایش مسیح سے تین ہزار سال پہلے وسط ایشیا سے یہاں آئیں اور یہیں رهگئیں - آٹھویں صدي عیسوي میں حلقه بگوش اسلام ہوئیں، اور پھر ان سے اسلام کو نہایت تقویت و تائید ہوئي کیونکه انکي شجاعت و بسالت معمولي نه تھي -

ان سب کا خاندان قریباً ایک هي ہے، لیکن جب قوقاز میں یه قومیں آئیں اور مختلف حصوں میں رہنے لگیں تو زبانوں میں اختلاف پیدا ہوگیا اور قریباً ہر ایک کي ایک نئي زبان بنگئي -

یه تمام زبانیں صرف بولي جاتي ہیں - لکھي نہیں جاتیں - ان زبانوں کے سب سے زیادہ نمایاں حروف حاء، خاء، سین، شین، قاف، اور عین ہیں - ان قوموں کے تمام معاملات عربي میں ہوتے ہیں - یہاں کے علماء اور امام عربي پڑھنا اور لکھنا دونوں جانتے ہیں، اور داغستان میں تو عربي بولتے بھي ہیں -

یه تمام قبائل اپنے گونه گوں اختلافات کے باوجود ایک هي قسم کا لباس پہنتے ہیں جسکو چرکسکا کہتے ہیں - چرکسکا ایک جبه سے عبارت ہے جسکو شوخا بھي کہتے ہیں - شوخا کے سینه پر انگلیاں سي بني ہوئي ہوتي ہیں جسکو کازیري کہتے ہیں - کازیري درصل کارتوس رکھنے کے لیے تھیں، مگر اب محض نمایش اور حفظ وضع قدیم کے لیے رهگئي ہیں - پیٹ پر ایک خنجر لٹکا ہوتا ہے - اسکو کنجال کہتے ہیں - اسکي نیام طلائي مرصع کبھي غیر مرصع اور نقرئي ہوتي ہے - زیادہ تر انکے سروں پر پپاخ ہوتي ہے جو ایران کي

مکتـــوب لنـــدن

میں نے ایک درسال ہوے لکھا تھا کہ مسلمانوں پر خراب وقت آیا اور اس سے بھي خراب تر آنے والا ہے - جنگ بلقان نے اوس خراب وقت کو بد قسمتي سے ہم سبکو دکھا دیا - خدا ایسا وقت کسي پر نہ لاے - زمین پر جہنم کا نظارہ دیکھنے کي کسے تاب ؟ لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ اگر ہم غافل رہے تو جلد ہي اس سے بھي خراب وقت مسلمانوں پر آنے والا ہے - ہمکو ہماري غفلت کي سزا دینا فطرت کے قانون کے مطابق ہے - اسلیے اوس سزا کا ملنا یقیني ہے اور آثار ظاہر کر رہے ہیں کہ اسکا انتظام ہو رہا ہے-

اچھا پھر وہی سوال ہوتا ہے کہ با وجود خدا کے مکرر وعدوں کے کہ مسلمان و مومن فتحیاب ہونگے' نہ بلائیں ' یہ شکستیں' ہمکو کیوں نصیب ہوئیں - اور میں آئندہ ان سے بھي بہت سنگین بلاؤں کا کیوں خوف دلا رہا ہوں ؟ نہیں میں پھر کہتا ہوں کہ خدا کا کلام سچا تھا - سچا ہے - اور سچا رہیگا -

ہم نے شکستوں پر شکستیں کھائیں - محض اسوجہہ سے کہ ہم دراصل مسلمان نہ تھے - اور اگر ہم مومن نہ ہوے تو اور سنگین شکستیں کھاینگے اور جلد ہي کھاینگے - اگر وہ امانت جو ہمکو رب العالمین نے سپرد کي تھي وہ بھي ہم سے جاتي رہے اور کسي دوسري قوم کو نصیب ہو جاے تو عجب نہیں -

کسقدر صدمہ کي بات ہے کہ ہم لوگ جو اسلام کے نام کو روشن کرنے کے لیے خلق ہوے تھے' آج خود ہمارے ہي ہاتھوں اسلام کے فلک رتبہ نام پر خاک ڈالي جا رہي ہے ! ہم اس اسلام کو بدنام کر رہے ہیں اپنے اعمال و افعال سے جسکا نام ہمارے اجداد کو جان ' مال' اولاد ' غرضکہ ہر چیز سے زیادہ عزیز تھا - جسکے نام کي خاطر وہ لوگ فاقہ پر فاقہ کرتے تھے - زخموں پر زخم کھاتے تھے - عورتوں کو بیوہ ' بچوں کو یتیم چھوڑتے تھے - جلا وطنیاں اختیار کرتے تھے - زحمتیں اوٹھاتے تھے -

وہ زمانہ خیال کرو جب حضرت معین الدین چشتي اجمیر میں آے تھے - ابتو تم وہاں شاہانہ عمارت اور دربار دیکھتے ہو مگر یقین مانو کہ انکو زندگي میں انہیں یہ نصیب نہ تھا - یہ ریل نہ تھي - یہ ہوٹل نہ تھے - یہ امن و امان بھي نہ تھا - اجمیر ایک زبردست کفرستان تھا - اسوقت تک مسلمانوں سے ہندوستان بہت مانوس بھی نہ ہوا تھا - اور چونکہ وہ وقت ہندوں کے بھي ادبار کا تھا اسلیے جہالت تعصب وغیرہ اسوقت بہت زیادہ تھا - پھر بھي اس خدا کے بندہ نے اجمیر میں آکر اپنا بستر جما ہي دیا - بستر ترکي کے یا ایران کے قالین کا نہ تھا - صرف زمین کے چھوٹے چھوٹے سنگ ریزوں کا - یہ سب تکلیف خواجہ معین الدین چشتي نے محض اسلام کے نام کے لیے اوٹھائي -

میں کشمیر میں بہت رہا ہوں - لیکن وہاں کي اور باتوں کے علاوہ جس بات نے میرے دلپر اثر ڈالا ' وہاں کے مزارات ہیں - قریب قریب جہاں جہاں میں گیا ' وہاں کوئي نہ کوئي مسلمان درویش زمین کے اندر آرام سے سوتے ہیں - مزار شریف و عشق مقام وغیرہ تو مشہور مقامات ہیں - گل مرگ کے پاس بابامریشي کا مزار ملا ' گل مرگ مقابلتاً کوئي زیادہ دشوار گذار مقام اس زمانے میں بھي نہ رہا ہوگا جب با با مریشي وہاں پہنچکر کسي پتھر کا تکیہ بناکر تخت زمین پر متمکن ہوے ہونگے' لیکن تعجب تو مجھے جب ہوا جب کئي اونچے اونچے پہاڑوں سے گذر کر' برف پر چل کر' ملوخاں کے برباد دکن آثار کي تاریخ کو دہرا کر' مقام گریز میں ایک مزار دیکھا - با وجود اسکے کہ اسوقت ہر طرح کي کوشش کرکے آمد و رفت کے لیے راستہ صاف کیا گیا ہے' سڑک بھي بنائي گئي ہے - مگر پھر بھي گریز صرف تین ہي چار مہینے دنیا کے دوسرے حصوں سے رسم و راہ رکھتا ہے پھر اس زمانہ میں تو انسان کا وہاں پہونچنا اگر محال نہیں تو دشوار سے ایک درجہ مشکل تر ضرور رہا ہوگا '

الحمد للہ کہ اس گئي ہوئي حالت میں بھي بعض خدا کے بندے ہندوستان میں ایسے ہیں جو اسلام سے خالص محبت رکھتے ہیں اور طاقت بھر اوسکي خدمت کرتے ہیں -

ایک انمیں کے خواجہ کمال الدین صاحب پنجاب کے ہیں جنہوں نے کچھہ عرصہ سے اپني وکالت چھوڑ کر' گھر چھوڑ کر' اعزا و احباب کو چھوڑ کر اس جزیزہ میں جو آجکل دنیاے شور و شر ہو رہا ہے' سکونت اختیار کی ہے- کسي تجارتي کام کے لیے نہیں - اپنے نام کے لئے نہیں - کسي سیاحت و تفریح کے شوق کے لیے نہیں بلکہ محض اسلام کي خدمت کے لیے - صد آفریں ہے اس کي ہمت پر-

یہ نہیں کہ اس جزیرے میں اس سے پہلے اسلام کي روشني نہیں پھیلي تھي - اسلام کي روشني تو ہر جگہ تیرہ سو برس سے پھیل گئي ہے - یہاں بھي وہ روشني بلا شبہہ پونچھي - یہانتک کہ یہاں کے پادریوں کو کوشش کرنی پڑي کہ یہاں کي خلقت اس سے موثر نہ ہو - یہاں کا ایک باد شاہ فوج و سپاہ لیکر جنگ صلیب میں شریک ہوا - اور وہ جنگ عیسائیت کي سب سے بڑي کوشش تھي تا کہ امن کي روشني کو گل کردے - یہاں کي کتابوں کي سیر کرنے والے کي نظر اکثر رسول عربي ' خیر الناس' اکمل البشر' رحمت العالمین کے بگاڑے ہوے نام اور توہین سے بھرے ہوے کالموں پر پڑتي ہے- کوئي دقیقہ یہاں کے پادریوں نے اسبات کا اٹھا نہ رکھا کہ یہاں کے باشندے اسلام کو ایسي خوفناک اور دہشتناک صورت میں دیکھیں کہ اسکا نام آتے ہي لوگوں کو نفرت ہوجاوے - اسلام کے نام کو بھي مصلحت سے بدلدیا اور محمدن یا محمڈن مذہب کہنا شروع کردیا - ہمارے جاہل کچھہ انگریزي جاننے والے ہندي مسلمانوں نے بھي اپنے کو اور اپنے اسکولوں کو محمڈن کے لفظ سے پکارنا شروع کیا ہے - وہ یہ نہ سمجھے کہ خدا نے اور رسول نے جو مسلمانوں کو محمدي نہ کہا تو اسمیں کچھہ مصلحت ہي ہوگي - یہاں کے پادریوں نے محمڈن جس مصلحت سے کہا وہ یہ تھي کہ یہاں کے لوگوںپر اونہوں نے نقش کیا تھا کہ مسلمان کافر اور محمد پرست (Leathen) ہیں - محمد کے تابوت کو پوجتے ہیں - نماز جب پڑھتے ہیں تو سامنے اونکے تابوت کا نقشہ رکھہ لیتے ہیں -

انہوں نے پھیلایا کہ قرآن کہتا ہے' عورتوں کی روح نہیں ہوتي- مسلمان مرد کے لیے لازمي ہے کہ بہت سي عورتوں سے عقد کرے - اسلام بہت ہي خوني مذہب ہے - جسقدر مسلمان دنیا میں ہیں سب بزور تیغ مسلمان بنائے گئے - حضرت رسول اللہ کي جو واقعي تمام عالموں کے لیے رحمت ہیں ایک خیالي تصویر بھي بنائي تو اوسي سینٹ پال کي تصویر کی طرح جو روم کے گرجے کے دروازے پر بني ہوئي ہے - یعني ایک ہاتھہ میں کتاب اور ایک میں تلوار -

لیکن اسکا وہم بھي یہاں کے پادریوں کو نہ تھا کہ کسي وقت تبلیغ اسلام کا کام بھي یہاں کچھہ نہ کچھہ شروع ہوجاویگا -

یہاں مختلف اوقات پر تبلیغ اسلام کي کوششیں ہوئیں - ایک ایراني صاحب نے عرصہ ہوا ایک انجمن قائم کرنے کي کوشش

مراسلات

دار العلـــوم نـــدوه

طلبـا کـي اسٹـرائـک

طلباء دار العلوم کے قیام کي تقسیم بوجه کسي مستقل مکان نهونیکے دومکانوں میں هے - ۷ کي شب کو طلباء اپنے اپنے کمرونمیں چلے گئے - صبح منتظمین کے حکم سے تقریباً ۱۵ چهوٹے طالب علم بجبر وهیں روک لیے گئے ' اور باوجود پورے اظهار بے چیني کے ارنکو یکجا هونیکي اجازت نهیں دیگئي - ۸ کو بهي طلباء اپنے سابق رویه پر قائم رهے - دس بجے پرنسپل صاحب کیطرف سے بڑے درجونکے سات طالب علموں کے اخراج نام کا حکم صادر هوا - طلبا کیطرف سے بدستور جواب خاموشي سے دیاگیا - تعلیم کیوقت حضرات مدرسین کے ذریعه تعلیم گاه کے تخلیه کا حکم دیا گیا - چونکه طلباء حضرات مدرسین کے هر جائز حکم پر گردن اطاعت خم کرنیکے لیے تیار معلوم هوتے هیں ' اسلیے انهوں نے اس پر فوراً عملدر آمد کیا اور درسگاه سے علحده هوگئے - جسوقت منتظمین کو معلوم هوا که طلباء مدرسین کے احکام کو بخوشي منظور کرلیتے هیں ' اوس وقت یهه کارروائي شروع کردي - مدرسین کو فهمائش کیلیے بهیجا که وه طلباء کو سمجهالیں که اس حرکت سے باز آئیں ' مگر اسمیں ناکامیابي هوئي ' اور طلباء نے نهایت سنجیدگي سے جواب دیا که اگر آپ همارے شکایات کے ذمه‌دار هوجائیے تو البته ایسا ممکن هے - مگر چونکه حضرات مدرسین براه راست کوئي اختیار نهیں رکهتے تے اسلیے اس پر سکوت اختیار کیا - پرنسپل صاحب نے مدرسین سے کوئي رپورٹ اسکے متعلق لکهوائي جسکے مضمون سے هم بالکل بے خبر هیں - پرنسپل صاحب نے ایک حکم جاري کیا که اگر طلباء اس حرکت سے باز نه آئے تو هم بهت جلد کوئي سخت کارروائي شروع کرینگے - چار بجے کے بعد انهیں حضرات ارکان میں سے جو اس کے قبل تشریف لائے تے' دو صاحب دار العلوم تشریف لاے' اور طلباء سے ایک ایسي کمیشن کیلیے درخواست فرمایا جس میں مقامي ارکان کے علاوه دو صاحب اور شریک کرلیے جائیں - چونکه اکثر طلباء اوسوقت موجود نه تے' اسلیے یه عذر پیش کیا که هم مشوره کرنیکے بعد اس کا جواب بهت جلد دینگے ' مگر بجائے اس عذر کي سماعت کے برهمي کا اظهار کیا گیا ' اور یه فرماکر جناب ناظم صاحب کے مکان پر واپس تشریف لیگئے که تمهارے ساتهه بغیر کسي سخت کارروائي کے کام نهیں چلیگا -

چند طلباء پهر ارکان کے پاس گئے اور دریافت کرنا چاها که اس کا جواب هم سے لیا جائیگا ' لیکن اس کا جواب بهي سختي سے دیا گیا که هم کوئي جواب نهیں چاهتے - اس کے بعد پهر کوئي کارروائي نهیں هوئي -

آخر میں هم یه عرض کردینا ضروري سمجهتے هیں که اگر اس وقت پریس و سربرآوردگان قوم نے فوراً توجه نهیں فرمائي تو یه معامله بهت ناگوار حد تک پهونچ جائیگا - حضرات مقامي ارکان کا برتاؤ همیشه سے طلباء کے ساتهه بهت خراب رها هے - انمیں اکثر ایسے حضرات بهي هیں جو عربي خوان طلباء کو بیحد ذلیل اور ناقابل خطاب سمجهتے هیں جس کا ثبوت اونکا همیشه کا طرز عمل هے' والسلام -

ایک نامه نگار - ۹ - مارچ سنه ۱۳ ع

نـــدوة الـعـلـمـا
اور
عـلامـهٔ شبـلي نـعـماني

همدرد قوم ؛ ملت -

کچهه عرصه سے قوم کي بیداري کا راگ اعلی سروں میں الا پا جارها هے' اور معناً راگ کے ٹیپ و بند کا مفهوم یه هے که قوم کسي بڑي سے بڑي کایاپلٹ اور بهلائي کي امید کر رهي هے - ذرایع حصول مدعا ؟ وه جو اپنے کو لیڈر قوم قرار دیکر قوم کے افراد سے اپنا تعارف کرانے کے لیے مستدعي و متمني هیں ! سبحان ربك رب العزت عما یصفون !

مولانا شبلي نعماني مد ظله کي خدمات پر تهوڑي دیر کے لیے بلا رو رعایت غور فرمائیے - کیا مولانا کي خدمات انهیں نکته چینیوں کي سزا وار تهیں جو کي گئیں' اور قوم نے کیا فایده اوٹهایا ؟ جو صاحب مولانا کي نظامت ندوه سے علحدگي کا باعث هوے اب وه کهاں هیں ؟ ندوه کي ڈگمگاتي کشتي کو کچهه تو سهارا دیں - کم سے کم کوئي تدبیر هی تجویز فرماویں -

حضرت ! آپ لله محض اخبار میں هفته وار لیکر نکالنے پر قناعت نکریں - اب وقت سر پر آگیا هے که مناسب عملي تجویز پیش هو' اور اوس پر اکابر قوم عمل کرنے میں حصه ضروري لیں' ورنه قوم کا "وه انسٹیٹوشن" جس پر نظریں اوٹهنے لگي تهیں ' اور جس کے ساتهه قوم کي اهم امیدیں وابسته هو چلي تهیں' خاک بدهن حاسدین' خلاف رنگ اختیار کرلیگا ' اور متلاشیان حق کے حق میں عبرتکده بنجاویگا -

خلاصه کلام - میري حقیر راے جو غایت ادب کے ساتهه پیش هے ' یهه هے که جس صورت سے بهي ممکن هو مولانا شبلي نعماني مدظله اس پر اماده کیے جاویں که گذشته را صلواة تمام نکته چینیاں معاف فرماکر قومي کشتي کي جو گرداب بلا میں اولجهي هوئي هے ناخدائي فرماویں - غیر ممکن هے که مولانا اپنے همدرد دل کے ساتهه استدعاء قوم قبول نه فرماویں ' اور اوسکو ساحل مقصود پر پهونچا نے میں هاتهه پاؤں نه ماریں' اور اپنے هي نونهال پودوں کو مرجهاتا هوا چهوڑ دیں - اگر ضرورت هو تو قومي استدعا کے ساتهه ایک ڈیپوٹیشن اکابر قوم کا مولانا کي خدمت میں حاضر هوکر استدعاء پیش کرے - جهاں تک میرا خیال هے مولانا اس کي نوبت خود نه آنے دینگے - زیاده والسلام -

هیچمرز - شیخ احمد حسین - (خان بهادر)
انریري مجسٹریٹ اجوره - ضلع فتحپور

الهـــلال :

اب ندوه کا معامله صرف مولانا شبلي کي معتمدي کا مسئله نهیں رها - یه سوال بعد کا هے که آینده کون هو ؟ سب سے پہلے ندوه کے تمام معاملات کي اصلاح کرني چاهیے - اور قوم کو مثل تمام کاموں کے اس کام کو بهي اپنے هاتهوں میں رکهنا چاهیے - جو شخص ناظم هو' قانون ' قاعده ' اهلیت اور قومي فیصله سے هو - سوال صرف مولانا شبلي کا نهیں هے اور نه صرف اسکے پیچهے وقت ضائع کرنا چاهیے - قوم کي قسمت صرف مولانا شبلي کے هاتهه میں نهیں هے - سوال اصول کا هے -

رب العالمین هے - جس نبي کي پیروي کو وہ کہتا هے وہ رحمة للعالمین -

وہ کل انسان کو بلا خیال اسکے کہ کالے هیں یا گورے ' مشرق کے هیں یا مغرب کے ' ایک خدا کي رسي میں جکڑ دینا چاهتا هے- پھر ایسے مذهب کو تفرقہ سے کیا واسطہ ؟ تفرقہ بھي وہ جو خود اسمیں اندروني سمجھے جاتے هوں- یہاں جو لوگ اسلام کي طرف مخاطب هوتے هیں اُنمیں سے زیادہ تر اپنے مذهب کي فرقہ بندي سے بیزار هیں اگر همارے اس حالت کا نتیجہ یہ هوا کہ انهوں نے اسلام کو بھي پارہ پارہ پایا تو اُنکو اسطرف تشویق کیسے هوگي ؟

میرا خیال یہ هے اور خواجـہ کمال الدین صاحب سے گفتگو کے بعد مجھے معلوم هوا کہ اونکا خیال بھي یہي هے کہ در اصل اسلام میں فرقہ بندي مفقود هي هے - خـدا ' رسول ' قران ' کعبہ سب ایک هي هیں - اور بقول اونکے اون سات باتوں پر سبکا اعتقاد هے جو قران میں مومن کے لیے ضروري بتائي گئي هیں -

جب سے میں آیا هوں میں هر جمعہ کي نماز میں شریک هوا هوں اور خواجـہ کمال الدین صاحب کے وعظوں کو دلچسپي اور غور سے سنا هے - کبھي کسي وعظ میں سہو سے بھي اونھوں نے احمدي هونے کا خیال ظاهر نہیں کیا - مجھسے اونسے گفتگو هوئي- مجھے معلوم هوا کہ گو وہ احمدي ضرور رهیں مگر اُس کو وہ محض ایک ذاتي معاملہ سمجھتے هیں -

میں اسبات کي شہادت دیتا هوں کہ هم اسلام کي تبلیغ کو خواجہ کمال الدین صاحب پر بلا نوا سے پس و پیش کے چھوڑ سکتے هیں جبتک کہ وہ ایسي روش پر قائم رهیں - اور جبتک انکے اسي طرح کے اسلامي خیالات رهیں -

وہ خـاص احمدیت کي تبلیغ هـرگز هـرگز نہیں کرتے - حاشـا نہیں کرتے - وہ اسلام' خالص اسلام کي تبلیغ کرتے هیں - اُس اسلام کي تبلیغ کرتے هیں جو قرآن میں هے - یہاں تو تثلیث کو فنا کرنا هے - وحدانیت کا اعلان کرنا - اور رسول کي رسالت کا قائل بنانا

(مشیر حسین قدوائي ساکن گدیہ از لندن)

کي تهي اور کچهه رسالے بهي لے گئے تهے - نماز وغیرہ کا انتـظام شاید مسٹر محمود مرحوم کے زمانــہ میں بهي بعض لوگوں نے کیا تها - لور پول کا مجمع تو هندوستان والوں میں شاید سبهي کو معلوم هوچکا ہے -

پین اسلامک سوسائٹی نے دس بارہ برس هوے ایک خاص تحریک پیدا کردي جسکے سکریٹري ڈاکٹر سهروردي تهے اور کچهه انگریز یہاں کے مسلمان هو بهي گئے - امراء برطانیہ میں لارڈ استینلي اول مسلمان شخص هیں جنکو اسلام سے عزت حاصل هوئي اور جنهوں نے مردانگي سے اپنے کو مسلمان ظاهر کیا -

جب سنہ ۱۹۰۴ع میں میں یہاں آیا تو اسوقت تک بهي تعصب کي یہ حالت تهی کہ خود مجهکو لونڈوں نے ڈهیلے مارے' اسلیے کہ میں ترکي ٹوپي دیتا تها - جہاں میں جاتا تها' ترک ترک لوگ کہہ اٹهتے تهے - جب کوئي لڑکا یہاں زیادہ شیطنت کرتا تها تو کہتے تهے کہ وہ ترک ہے (He is a Turk) اخبار ٹائمز وغیرہ اسلامک سوسائٹي کي نوٹس لینے بهي پس و پیش کرتے تهے -

گو سوسائٹي نے بہت اثر کیا - لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ اس سوسائٹي کو غلطي سے یہاں کے بعض انگریزوں نے اور ایک آدہ مسلمان صاحب نے پولیٹکل سمجهه کر اسکے بلکہ اوسکے نام کے بهي مٹانے کي کوشش کي اور تهوڑے عرصہ کے لیے اوسکا نام بدلا هوا رہا - میں اس زمانے میں هندوستان چلا گیا تها - لوٹ کر پهر میں نے اسي پین اسلامک نام پر سوسائٹي کو لانے کي کامیابي کے ساتهہ کوشش کي - جب سهروردي صاحب یہاں سے گئے اور میں سوسائٹي کا آنریري سکریٹري هوا تو مجهے بہت سي مشکلات سے (اندروني اور بیروني) سابقہ پڑا - نہ صرف یہاں کے بعض با اثر مسلمان هي اوس سوسائٹي کے خلاف کوششیں کرنے لگے' بلکہ هندوستان میں بهي اسکے خلاف کچهه نہ کچهه شورش اس مشہور مقام سے نمودار هوئي جس کو اسلام کي ترقي کا بہت بڑا مرکز ظاهر کیا جاتا ہے -

میں الحمد للہ کہ ان لوگوں میں نہیں هوں جنکے اعتقادات پر دهمکي کا اثر هو - میں صفائي اور سچائي کے بیانات و تحریروں هي سے اسباب میں کامیاب هوا کہ لوگوں پر جو پان اسلام کے نام سے دهشت سوار هوتي تهي وہ مٹ گئي -

مگر میرے چلے آنے کے بعد هي سوسائٹي ختم هوگئي اور ایک اسلامک سوسائٹي قایم هوئي جو اب تک قائم ہے -

اب یہاں تبلیغي کام خواجہ کمال الدین هي صاحب کے سر ہے - اور میں سمجهتا هوں کہ وہ نہ صرف موجودہ لوگوں سے بلکہ گذشتہ زمانہ سے بهي زیادہ موزونیت اور مستعدي سے کام کر رہے هیں -

اونکي محنت اور کوشش کے نتائج بہت جلد ظاهر هوئے هیں - کئي عیسائي مرد اور عورت مسلمان هوئے هیں - لارڈ هیڈلے بهي مسلمان هوگئے هیں اور کہتے هیں کہ وہ بیس سال سے مسلمان تهے -

میں اپنے هندوستاني بهائیوں سے دو باتیں خواجہ کمال الدین صاحب کے متعلق ذهن نشین کرنا چاهتا هوں - اول تو یہ کہ اونکے کام کا اندازہ هرگز اس تعداد سے نہ کریں جو نو مسلموں کي یہاں هو - دوسرے یہ کہ خدا کے لیے' اور اس کے رسول کے لیے' قرآن کے لیے اور کعبہ کے لیے' فرقہ بندي یا تفریق کا نام هي نہ آنے دیں - میں پہلے دوسرے امر کي بابت لکهونگا اسلیے کہ وہ اهم ترین امر ہے -

اسلام کا سب سے بڑا جوهر کیا ہے ؟ یہ کہ وہ کل دنیا کے اور کل زمانوں کے لیے ہے - جس خدا کي پرستش کا وہ حکم دیتا ہے وہ

---

[10] دیکھیے ؟

ایک نہیں بلکہ تین ڈاکٹر صاحبان فرماتے هیں

یہ زمانہ حال کي حیرت انگیز ایجاد از کار رفتہ بوڑهوں کیلیے عصائے جواني کمزوروں و ناتوانوں کیلیے طلسم سلیماني' نوجوانوں کیلیے شمشیر اصفهاني غرضکہ هر طرح محافظ زندگاني هیں - معمولي کمزوري کو چند روز میں پورا پورا فائدہ پہنچاتي اور تسکان میں حلق سے اوترتے هي فوراً اپنا اثر دکهاتي هیں - دل و دماغ کو قوت بخشتي اور عضائے رئیسہ کو تقویت دیکر لطف زندگاني دکهاتي هیں - چہرہ کو با رونق هاضمہ درست و هاتهہ پاؤں کو چست چالاک کرتي هیں - مرجهائے هوئے دل کو تازہ کرکے مردہ جسم میں جان ڈالتي هیں - ایام شباب کي بے اعتدالیوں اور غلط کاریوں کیوجہ سے جو لوگ مایوس و زندہ درگور هو چکے هیں انکے لیے اکسیر سے زیادہ مفید هیں - ڈاکٹر سي - سي - ایم - میڈالسٹ ایل - ایم - اس - فرماتے هیں کہ کایا پلٹ زمانــہ حال کي حیرت انگیز و کامیاب دوا ڈاکٹري یوناني کبیدراجي کا نچوڑ هیں - اور هر قسم کے کمزور مریضوں کیلیے میں وثوق و کامل بهروسہ کے ساتهہ تجویز کرتا هوں - ڈاکٹر بي - ٹي - معاون مشیر طبي شہنشاهي ٹرف کلب وغیرہ فرماتے هیں کہ کایا پلٹ میں کوئي چیز ضرر رساں نہیں بلکہ نہایت قیمتي و مقوي اجزاء سے مرکب هیں میں پوري اطمینان کیساتهہ بیکار و کمزور مریضوں کیلیے تجویز کرتا هوں -

ڈاکٹر آر - بي - ایل - ایم - اس کلکتہ فرماتے هیں کہ کایا پلٹ نامردي - جریان و سرعت کے مریضوں کے لیے نہایت مفید گولیاں هیں اور زمرد نے تو انکي خوبیوں کو بہت کچهه بڑها دیا ہے

ان کے علاوہ همارے پاس انگنت و بے مانگے سرٹیفکٹ موجود هیں' لیکن آپکا تجربہ سب سے بڑا سرٹیفکٹ ہے آزمائیے و لطف زندگي اٹهائیے همارا دعوی ہے اگر آپ چالیس روز حسب هدایت کایا پلٹ استعمال کرینگے تو آپ تمام امراض سے شفاء کلي حاصل کرینگے - اگر آرام نہ هو تو حلفیہ لکهدیجیے آپکي قیمت واپس - پرچہ ترکیب همراہ مع چند مفید هدایات دیا جاتا ہے جو بجائے خود وسیلۂ صحت هیں - ان خوبیوں پر بهی قیمت صرف ایکروپیہ في شیشي اور ۶ شیشي کے خریدار کو ۵ روپیہ ۸ آنہ نمونہ کي گولیاں ۴ آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ هو سکتي هیں جواب طلب امور کیلیے ٹکٹ انا چاهئے -

ایجنٹوں کی هر جگہہ ضرورت ہے

المشتهــــــر

منیجر " کایا پلٹ ڈاک بکس نمبر ۱۷۰ کلکتہ

---

[25] تین لاکھــہ روپے

مرور نامي چٹهي رساں کو جس نے هماري کمپني سے صرف ایک نیا ما بانڈ خریدا تها انعام ملگیا پریمم بانڈ یوروپین گورنمنٹوں کے جاري کردہ هیں' جسطرح کہ تمسکات عثمانیہ اسي کروڑ پونڈ سرمایہ ہے لاکهوں روپے خریداروں میں تقسیم کیے جاتے هیں انعام آجاے خریدار مالا مال ورنہ رقم قائم - قیمت ایک نیا ما بانڈ ایکسو بیس ۱۲۰ روپے یا سوا گیارہ روپے قسط ایک سال تک پہلی قسط بهیجنے پر نام خریدار انعام میں شامل هوجاتا ہے - دنیا میں کوئي طریقہ اسقدر مفید روپے لگا نیکا نہیں مفصل کتاب و حالات ایک پیسہ کے کارڈ پر هم مفت روانہ کرتے هیں - درخواست کرو بنام چیف انڈین ایجنٹ پریمم بانڈ سلطنت هاے یورپ انارکلي لاهور

شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - دي لیت بیرسٹر ایٹ لا کی

18

میڈیکل جیورس پروڈنس

یعنی طب متعلقہ مقدمات عدالت پر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھہ لکھا جاے یہ بتا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ہے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے رجہ تالیف بیان کرتے ہوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے ہیں :-

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ہے جس میں قانون اور طب کے باہمي تعلقات سے بحث کي جاتي ہے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي ہیں جو عدالتي انصاف سے متعلق ہیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے ہیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ہے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي ہے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق ہوتي ہے جیسے (۱) قتل عمد (۲) زنا بالجبر (۳) اسقاط حمل (۴) زہر خوراني وغیرہ کے مقدمات ہیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شہادت کا ہونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري ہے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک ہیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسي بے گناہ کو سزا ہوجاتي ہے اصل مجرم رہا کردیا جاتا ہے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماہر نہیں ہے تو شہادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان ہوتے ہیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے ہمیشہ مقدمات کے خراب ہوجانیکا اندیشہ لگا رہتا ہے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاہي حاصل ہوتي ہے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا ہوجاتي ہے جلد

عدل و انصاف کا انحصار ہے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹرک ہیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکو انگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے ہیں ' جسکي رجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ہے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے ہیں جو فوجداري مقدمات میں ہمیشہ در پیش رہتے ہیں مثلاً

مقدمات قتل کے متعلق

(۱) زخم - چوٹ (۲) ملامت کي جوابدہي (۳) شہادت قریبۂ (۴) لاش سڑنے کے مدارج (۵) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب (٦) اختناق (۷) دم خفا ہونا (۸) پھانسي یا گلا گھونٹنا وغیرہ -

عورتوں کے متعلق

(۱) زنا بالجبر (۲) بچہ کشي (۳) اسقاط حمل -

(۱) معدني سمیات (۲) فلزي سمیات (۳) نباتي سمیات (۴) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاہر ہوتے ہیں ان کا بیان -

امور مختلفہ کے متعلق

(۱) زندگی کا بیمہ (۲) جنون (۳) زہر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانوني نظائر بھي مندرج ہیں جن کي رجہ سے ہر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا ہوگئي ہے ' اور ساتھہ ہي ساتھہ اس کا بھي پتہ چل جاتا ہے کہ ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے ہیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاہر ہوتي ہے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھي اس طرح بیان کیا ہے کہ وہ نہایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے ہر انسان کی سمجھہ میں آتا ہے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں ہیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معانی ربط مضمون سے ذہن نشیں ہو جاتے ہیں -

مدت ہوئی کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع ہوئي تھي ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت ہے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے ہر طرح جامع و مکمل ہو -

خدا کا شکر ہے کہ یہ کمي پوري ہوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري ہوئي جو بنظر علمي قابلیت اور ہمہ داني کے اعتبار سے تمام ہندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ہے کہ قانون داں اور فوجداري کاروبار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ ہدایت اور خضر رہنما سمجھہ کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید علم آگرہ میں چھپي ہے اور (۳۸۰) صفحے ہیں - اس کي قیمت سابق میں ۹ روپیہ مقرر تھي ' مگر اب علم فائدہ کي غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ہے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیۂ حیدرآباد دکن سے مل سکتي ہے -

مولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتابیں

(از مولانا شبلي نعماني)

مولانا غلام علي آزاد آن وسیع النظر محققین میں سے ہیں کہ ان کے ہاتھہ کي دو سطریں ہات آجاتي ہیں تو اہل نظر آنکھوں سے لگاتے ہیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ ہوگیا - اہل ملک کي خوش قسمتي ہے کہ مولوي عبد الله خان صاحب (کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شائع ہوئي ہیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں ' اعلی درجہ کے ہیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ہے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ہے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار ہیں -

مآثر الکرام میں آن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات ہیں جو ہزاروں اوراق کے الٹنے سے بھي ہات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ ہوں کہ علالت اور ضعف کي رجہ سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' اور صرف چند اشتہاري جملوں پر اکتفا کرتا ہوں - لیکن مجھے امید ہے کہ شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر آن کي روح سے شرمندہ نہ ہونگے - قیمت ہر دو حصہ حسب ذیل رکھي گئي ہے :-

مآثر الکرام ۳۲۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک

سرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ ہے :-

اندرشہ نیٹنگ کمپنی

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بتل کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین دیگی جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزہ کی مشین دیگی جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے

(۳) یہ کمپنی ۴۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کیا جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوئے اون جو ضروری ہیں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے کام ختم ہوا آپکے روانہ کیا اور آپکی دس روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہے -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں حال میں اندرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں اور مجھے ان چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

بی - گرونڈ راؤ پلیڈر (بلاری) میں کلز ویلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مسز کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکے نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

اندرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ ہمیں ملا اور مجھے اس بات کے کہنے میں کوئی رکاوٹ نہیں کہ یورپ کے ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص بآسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

---

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائی ہے اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجا گیا تھا نہایت عمدہ ہے اور بناوٹ بھی اچھی ہے - مصلحت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — اندرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

اندرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half yearly „ 4-1 2

الہلال

میر مسئول و مدیر خصوصی

احمد ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۲ — کلکتہ : چہارشنبہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, March 25 1914.

قوموا یا عباد اللہ!

" ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا و ہم لا یسمعون ! ! "

مسجد مقدس سنگی بازار کلکتہ

جس کو پورٹ کمشنر کلکتہ نے دیگر مساجد و مقابر کے ساتھہ خرید لیا ہے
اور خطرہ میں ہے !

یہ مسجد ابھی محفوظ ہے لیکن اگر مسلمان کونسلوں میں بل پیش کرنے والوں اور حکام کے اعلانات کو وحی و الہام کی طرح چشم و سر پر جگہ دینے والوں کے اعتماد پر رہے ' تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ اسکے ساتھہ بھی وہ سب کچھہ نہوگا جو لشکر پور کی ایک مسجد کے ساتھہ ہوچکا ہے ؟ ہاں' مسلمان ایک ایسی قوم ہے جو بدبختی سے اکثر سوئی رہتی ہے' لیکن یہ یاد رہے کہ وہ جاگ بھی سکتی ہے - علی الخصوص ایسی حالت میں کہ مچھلی بازار کانپور کی ارواح شہداء کی صدائیں ابھی بالکل چپ نہیں ہوگئی ہیں - گورنمنٹ اور اسکے ہر حاکم کو یاد رکھنا چاہیے کہ ایک مسلمان اسکو گوارا کرلے سکتا ہے کہ اسکے پہلو کو چیر کر دل نکال لیا جاے ' یا اسکی دونوں آنکھوں کے ڈیلوں کو نشتر کی نوک سے تراش کر اسکی ہتیلیوں پر رکھدیا جاے' پر یہ اسے کبھی گوارا نہیں ہوسکتا کہ اسکی عبادت گاہ کی ایک اینٹ بھی اسکے سامنے زخمی ہو - مبارک ہے وہ حکومت جو ٹھوکریں کھا کر سنبھل جاے !!

(نہایت مفصل و تعجب انگیز حالات مع بعض سرکاری مراسلات کے آیندہ)

خیالات آزاد

جو ارمغان پٹنہ کے مشہور اور مقبول ناصر تکو علیہ حالات لکھا سید محمد خان بہادر آئی ۔ ایس ۔ او ۔ (جنکا تخلص نام آپکا ہے اردو لٹریچر میں مولانا آزاد رہا ہے) کے بزرگ و قلم کا نتیجہ اور اپنی علم شہرت اور خاص دل چسپی سے ، ارمغ کے عالم الغا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدہ اولوالابصار ہے ۔ ذیل کے پتے سے بذریعہ ایک پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی سحر بیانی و معجز کلامی سے بالفہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ ۔ سوانحعمری آزاد ۱۲ ۔ آنہ علاوہ محصول ۔

المشتہر

سید اختر حسن نمبر ۲ ؍ ۹ تالتلا لین ۔ کلکتہ

[8] ہندوستانی دواخانہ دہلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دواخانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے ۔ صدہا دوائیں (جو شفاخانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اس کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار ، صفائی ، ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے ۔
فہرست ادویہ مفت ۔ (خط لکھئے)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ ۔ دہلی

الہلال کی شش ماہی مجلدات بجائے آٹھہ روپیہ کے پانچ روپیہ

الہلال کی دوسری اور تیسری جلدیں مکمل موجود ہیں ۔ جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی ۔ پشتہ پر سنہری حرفوں میں الہلال منقش ۔ پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں ۔ کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا علم فیصلہ بس کرتا ہے ۔ ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے ۔ بہت کم جلدیں باقی رہگئی ہیں ۔

(منیجر)

[5]

1 — سسٹم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
2 — امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل متل کیس ٹھیک ٹائم دینے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ
3 — چاندی ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط ہر جوڑ پر یاقوت جڑا ہوا گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ
4 — چاندی کی لیڈیز واچ یا ھاتھہ کو زیب دینے والی اور خوبصورتی میں یکتا معہ تسمہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول چھہ روپیہ
5 — چاندی ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتی کے ٹائم میں آزمودہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ
6 — پلنگ راسکوپ سسٹم لیور واچ بہت چھوٹی اور خوبصورت گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ
7 — کوز واٹر سلنڈر واچ چاندی ڈبل کیس اسکی مضبوطی کی شہرت عام ہے گارنٹی ۳ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر ہے کہ جسقدر ہمارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگاتے ہیں آجتک کسی نے شکایت نہیں کی

المشتہر — ایم ۔ اے ۔ شکور اینڈ کو نمبر ۵ ؍ ۱ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

اطلاع دیجاچکي تهي' جس سے همارے دعوے کي تصدیق هوتي ہے -

(۵) ان واقعات سے ثابت هوتا ہے کہ ناظم صاحب نے لڑکونکو بیهودہ کہا اور نکل جانیکا حکم دیا - هم نے اپني عرضداشت میں لکھا ہے کہ ناظم صاحب سخت کلامي کرتے هیں اور اون سے اشتعال پیدا هوتا ہے' اس سے اسکي تصدیق هوتي ہے - کہا جا سکتا ہے کہ لڑکونکو ناظم صاحب کے پاس جانیکا کیا حق تها ؟ یہ اونکو ناگوار هوا هوگا اور اسکو انهوں نے درخواست پر حکم لکهوانیکا جبري طریقہ سمجها هوگا' لیکن اسکي وجہ یہ تهي کہ مهتمم صاحب نے اپني راے میں لکهدیا تها کہ میرے نزدیک ناظم صاحب کي خدمت میں اس درخواست کا پیش هونا مناسب نہیں' اسلیے اونکو اب مهتمم کے توسط کا سہارا نہیں رہا' اور وہ بذات خود مجبوراً ناظم صاحبکي خدمت میں درخواست لیکر گئے -

(۷) مولوي محمد حسن نے ناظم صاحب کي خدمت میں جو درخواست ۵ - مارچ کو بتوسط مهتمم صاحب دي' اوسکو مهتمم صاحب نے ۷ - مارچ کو بهیجا جب کہ اسٹرائک هوچکي تهي - اس سے معلوم هوتا ہے کہ وہ درخواست کو دبالینا چاهتے تهے' لیکن بعد اسٹرائک اسلیے بهیجدي کہ اون پر یہہ الزام نہ آنے پاے - طلباء نے اسي بنا پر زور دیا کہ یہ درخواست دبائي نہ جا سکے -

(۷) مهتمم صاحب نے اپني رپورٹ کا یہہ فقرہ نقل کیا ہے : " اوس کا (محمد حسن کا) طرز عمل جمیع اساتذہ کیلیے باعث توهین و هتک ہے " لیکن اگر مولوي محمد حسن کا طرز عمل جمیع اساتذہ کو ناگوار هوتا تو وہ آنکے داخل کرنیکي سفارش کیوں کرتے ؟ حالانکہ متعدد مدرسین نے اونکي سفارش کي تهي اگر جمیع اساتذہ سے صرف انگریزي اسٹاف مراد ہے تو کیا اسکے پہلے بهي مولوي محمد حسن کے طرز عمل کی کسی ماسٹر نے شکایت کی تهی ؟

(۹) هم نے بیان کیا ہے کہ هم نے مسجد کانپور کے فیصلہ سننے کیلیے وهاں جانیکي یا مسٹر محمد علي کے استقبال کي کوئي خواهش نہیں کي' اسلیے اسکے ممانعت کا آذر بلا وجہ تها' لیکن با این همہ اخبار آئي' تي' تي کو یہ اطلاع دیگئي کہ هم سے یہ اسٹرائک اس بنا پر کي ہے کہ همکو پولیٹیکل شرکت سے روکا گیا تها ! اس سے صرف یہ مقصود ہے کہ همارے مطالبات کي بے وقعتي ثابت کي جاے اور هماري نسبت سرکاري حکام کے خیالات سیاسی سوء ظن کي بنا پر خراب هوجائیں -

(۱۰) مدرسین کي رپورٹ سے معلوم هوتا ہے کہ وہ جب اسٹرائک کے بعد سمجهانے آئے تو طلباء نے اونکے ساتهہ گستاخي کي' مگر اسکے متعلق امور ذیل کا لحاظ رکهنا چاهیے :

(۱) مدرسین نے عین حالت هیجان میں طلباء کو بغیر کسي همدردي کے سمجهانا شروع کیا تها' ایسي حالت میں اگر کسي طالب العلم نے اونکے ادب کا خاص لحاظ نہ کیا هو تو اوسکو معذور رکها جا سکتا ہے -

(۲) مدرسین نے ظاهر کیا تها کہ هم بطور خود سمجهانیکے لیے آتے هیں' حالانکہ اونکو پرنسپل نے بهیجا تها - اس بیان کي وجہ سے طلبا پر انکا اثر اچها نہیں پڑ سکتا تها -

(۳) مدرسین نے کہا تها کہ تعلیم جاري کردو تمام شکایتیں رفع کردیجا ئینگي' لیکن وہ اسکے ذمہ دار نہ تهے' اسلیے طلباء نے اسکو قابل التفات نہ سمجها -

(۴) مهتمم صاحب نے مدرسین سے بجبر ایسی سخت رپورٹ لکهوائی ہے اور دستخط دینے کیلیے مجبور کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر تم ایسا نہ کروگے تو اسکے یہ معني هیں کہ تم بهي طلباء کے ساتهہ شریک هو -

(۵) مهتمم صاحب نے بعض مدرسین پر بهي شرکت اسٹرائک کا الزام لگایا تها' اسلیے انهوں نے اپني برات کیلیے اس رپورٹ پر دستخط کردیا - یہ رپورٹ مولوي عبد الکریم صاحب نے مرتب کی تهی - وہ سرحدي ملک کے رهنےوالے هیں' اونکي تحریر و تقریر عموماً سخت هوتي ہے' جس مدرس کی نسبت اس رپورٹ میں لکھا ہے کہ نہایت شستہ تقریر کی' وہ مولوي عبد الکریم صاحب هي تهے - طلبہ کے فقرونکے نقل کرنے میں ان باتونکو حذف کردیا ہے' جنکے جواب میں وہ کہے گئے تهے' مثلاً عبد الجلیل کا یہ فقرہ کہ جو شخص جس طریقہ سے همارا مقابلہ کریگا' هم اوس کا اسي طور سے مقابلہ کرینگے' اسوقت کہا گیا جب مولوي عبد الکریم صاحب نے یہ کہا کہ اگر هم پولیس یا فوج کو بلائیں' تو کیا تملوگ همارا مقابلہ کرسکتے هو ؟

(۱۲) ان تمام واقعات سے ثابت هوتا ہے کہ اسٹرائک صرف مولوي محمد حسن کے اخراج نام پر نہیں کي گئي ہے' اور یہ ایک شخصي بحث ہے جسمیں طلباء کو مداخلت کرنا مناسب نہیں' لیکن یہ بالکل غلط ہے' اسٹرائک ان تمام شکایتوں کي بنا پر کي گئي ہے جنکي نسبت مولوي نسیم صاحب فرماتے هیں کہ طلباء احکام کي مخالفت کرتے هیں - مولوي محمد حسن کا واقعہ جیسا کہ هماري عرضداشت سے ثابت هوگا' ان مسلسل شکایات کي آخري کڑي تها' اسلیے یہ اسٹرائک شخصي نہیں' بلکہ اس کا اثر تمام طلباء پر پڑسکتا تها' مولوي محمد حسن کا نام جس بنا پر خارج کیا گیا تها' اوس کا تعلق بهي عام طلباء سے تها -

اس تحریر سے همارا مقصد یہ ہے کہ بزرگان قوم ان واقعات پر هماري عرضداشت اور هماري اس تحریر کو پیش نظر رکهکر کوئي راے قائم کریں' ورنہ انکا فیصلہ بالکل عاجلانہ هوگا جو هماري موت کا باعث هوسکتا ہے - (طلباء دار العلوم ندوہ لکهنو)

جماعة احمدیة

گذشتہ اشاعت میں هم مولوي حکیم نور الدین صاحب رئیس جماعة احمدیہ کے انتقال کی خبر درج کرچکے هیں جو رسالے کے مرتب هونے کے بعد پہنچي تهی' اب جو واقعات شائع هوے هیں اُنسے معلوم هوتا ہے کہ اس جماعت میں مسئلۂ خلافت اور تکفیر و عدم تکفیر مسلمین کی بنا پر باهم اختلاف و نزاع پیدا هوگیا ہے -

ایک عرصے سے اس جماعت میں مسئلہ تکفیر کی بنا پر دو جماعتیں پیدا هوگئی تهیں - ایک گروہ کا یہ اعتقاد تها کہ غیر احمدي مسلمان بهی مسلمان هیں گو وہ مرزا صاحب کے دعوؤں پر ایمان نہ لاے هوں - لیکن دوسرا گروہ صاف صاف کہتا تها کہ جو لوگ مرزا صاحب پر ایمان نہ لائیں وہ قطعي کافر هیں : انا للہ و انا الیہ راجعون - آخري جماعت کے رئیس صاحبزادہ بشیر الدین محمود هیں - اس گروہ نے انهي کو اب خلیفہ قرار دیا ہے' مگر پہلا گروہ تسلیم نہیں کرتا -

مولوي محمد علی صاحب ایم - اے نے اس بارے میں جو تحریر شائع کي ہے' اور جس عجیب و غریب جرأت اور دلاوري کے ساتهہ قادیان میں وهکر اظهار راے کیا ہے جہاں زیادہ تر پہلے گروہ کے رهنما هیں' وہ فی الحقیقت ایک ایسا واقعہ ہے جو همیشہ اس سال کا ایک یادگار واقعہ سمجها جائیگا !

اس جماعت کا بیان ہے کہ انکي تعداد کم از کم تین لاکهہ ہے' لیکن مسلمانان عالم کي تعداد آج چالیس کروڑ تک اندازہ کي گئي ہے -

پس اگر غیر احمدیوں کو کافر سمجهہ لیا جاے تو اس نئي مردم شماري کي بنا پر چالیس کروڑ میں سے انتالیس کروڑ ستانوے لاکهہ کي تعداد نکال دیني پڑیگي - پهر افسوس اس دین الهي پر جس کا درخت خدا نے لگایا' پر آج اسکي شاخوں میں صرف تین هي لاکهہ پهل باقي رهگئے هیں !!

شذرات

مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوة العلما

طلباے دارالعلوم کي اسٹرائک

پچھلے ہفتے موجودہ مدعي نظامت (کیونکہ حسب دستورالعمل ندوة العلما کا کوئي شخص ناظم نہیں ہوسکتا جب تک کہ جلسۂ علم منظور نہ کرے) کي جانب سے ایک رپورٹ واقعات اسٹرائک کے متعلق چھاپکر شائع کي گئي ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ کسي مدرسہ یا انجمن کے عہدہ داروں کا کوئي بیان انکے مدرسے اور انجمن کے متعلق سب سے زیادہ معتبر بیان سمجھا جاسکتا ہے، مگر چونکہ موجودہ معاملہ خود حکام ندوہ اور طلباے دارالعلوم کے باہمي مناقشہ کا ہے، اسلیے انکي حیثیت ایک فریق سے زیادہ نہیں، اور جس طرح ایک غیر جانب دار شخص کیلیے خود طلبا کا تنہا بیان ایک فریق کا بیان ہے اسي طرح یہ رپورٹ بھي دوسرے فریق کي ہے، اور قوم کے لیے حقیقت صرف اسي حالت میں منکشف ہوسکتي ہے جبکہ باہر کے لوگوں کا ایک کمیشن نہ صرف وجوہ اسٹرائک بلکہ تمام مفاسد ندوہ کي تحقیقات کرے۔

لیکن ہر تحریر خود اپني اندروني شہادتوں سے بھي جانچي جاسکتي ہے اور اس بنا پر اگر اس رپورٹ کو دیکھا جاے تو وہ اُن نادانوں کي حماقت کا ایک تازہ ترین ثبوت ہے جو سمجھتے ہیں کہ اس طرح کي تحریریں شائع کرکے قوم کو دھوکا دیدینگے، اور اصلاح حقانی کي جو موجیں انکي طرف بڑھنے لگي ہیں، اور جو انکے اغراض مفسدہ و باطلہ کو پیغام موت دے رہي ہیں، انسے اپني شخصیت کي کشتي بچا لیجائیں گے گوخود مسلمانوں کي ایک عظیم الشان دیني تحریک غرق ہلاکت و تباہي ہو جاے!

لقد استکبروا في انفسهم وعتو عتوا کبیرا

لیکن یہ بالکل تمسخر انگیز ہے۔ اگر ان لوگوں کو ہدایت ملنے والي ہوتي تو یہ اب بھي سنبھلنے کي کوشش کرتے، اور مسلمانوں کي حالت پر رحم کرتے جنکے لیے ندوہ کي بربادي بڑي ہي مصیبت انگیز ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ دلوں کا مرض اور بڑھگیا ہے: في قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا۔ بجاے انابت و اعتراف اور سعي اصلاح کے یہ اپنے نفس خادع کے دھوکے میں آگئے ہیں، اور اس شریر قوت نے انکو یہ پٹي پڑھا دي ہے کہ اس قسم کي رپورٹیں چھاپکر اور اسٹرائک کو محض ایک خاص لڑکے کا معاملہ بنا کر یا اپنے مقامي معبودوں کے آگے سجدہ ہاے مشرکانہ کرکے، اور انہیں پالیٹکس کا فرضي خطرہ دکھلا کر حق کي صداؤں کو شکست دیدینگے: و یحسبون انہم علي شي، الا انہم ہم الخاسرون!

خیر، بہتر ہے۔ اپني آخري قوتوں کو بھي آزما لیں۔ حق کي جو آواز بڑي بڑي عظیم الشان قوتوں کو لمحوں اور منٹوں کے اندر شکست دیسکتي ہے وہ شاید چند برخود غلط اور نا آزمودہ ہستیوں کا فیصلہ کرنے سے عاجز نہیں، اور اگر ندوہ کي اصلاح چاہنے والے اپني کسي ذاتي غرض سے نہیں بلکہ صرف حق اور صداقت کیلیے آئے ہیں تو عنقریب نتائج خود فیصلہ کردینگے:

و یحق اللہ الحق بکلمتہ ولو کرہ المجرمون!

(یہاں تک لکھا تھا کہ ایک تحریر طلباے دارالعلوم کي طرف سے پہنچي جو انھوں نے اس رپورٹ کے جواب میں شائع کي ہے۔ اسکي اشاعت ضروري سمجھتا ہوں کیونکہ رپورٹ تمام اخبارات میں شائع ہوچکي ہے اور ضروري ہے کہ خود طلباء کا بیان بھي شائع ہو جاے۔ چونکہ اخبار مرتب ہو چکا ہے اور زیادہ گنجایش ابتدائي صفحات میں نہیں رہي ہے اسلیے خود اپني تحریر کو ملتوي کردیتا ہوں۔ آیندہ ہفتے جو کچھ لکھنا ہے لکھونگا۔)

معروضات طلباے دارالعلوم

بجواب

واقعات اسٹرائک مرتبۂ ناظم صاحب ندوة العلما

اسٹرائک کے جو واقعات اور ہمارے جو بیانات دفتر نظامت کي طرف سے شائع ہوے ہیں، انکے متعلق ہماري معروضات بدفعات ذیل ہیں:

(۱) ہمارا یہ بیان ہماري تمام شکایتوں پر حاوي نہیں ہے، کیونکہ ارکان نے ہمکو انکے بیان کرنیکے لیے کافي وقت نہیں دیا، اسلیے ہماري دوسري شکایات پر اس کا اثر نہیں پڑسکتا۔

(۲) جناب مہتمم صاحب نے ناظم صاحب کي خدمت میں جو رپورٹ مولوي محمد حسن کے اخراج نام کي بھیجي ہے وہ نہایت مبالغہ آمیز ہے، اور جن باتوں سے اس کا اثر کم ہوسکتا تھا اوسکو بالکل چھوڑ دیا ہے۔ مولوي محمد حسن کس غرض سے اونکي خدمت میں گئے؟ سلسلۂ کلام کیونکر شروع ہوا؟ انھوں نے کن باتوں کي طرف توجہ دلائي؟ جناب مہتمم صاحب نے اس موقع پر طلباء کي نسبت کیا الفاظ استعمال فرماے؟ مولوي محمد حسن کے وہ کیا الفاظ تھے جنکو درشت کلامي سے تعبیر کیا گیا ہے؟ فیصلہ اور صحیح راے قائم کرنیکے لیے ان باتوں کو روشني میں لانے کي ضرورت تھي۔ مولوي محمد حسن اور تمام طلباء نے جو درخواست اس معاملے کے متعلق دي ہے، اور اوس میں واقعہ کي تحقیقات کے متعلق جو زور دیا ہے، اوس کا مقصد صرف یہي تھا کہ ان باتوں کي تحقیقات کرکے فیصلہ کیا جاے۔ لیکن جناب مہتمم صاحب ہر موقع پر اس سے تحاشي کرتے ہیں۔ اب ہمارے عرضداشت سے یہ باتیں روشني میں آجائینگي، اسلیے قوم کو ہماري عرضداشت کے شائع ہونے سے پہلے اس کے متعلق کوئي راے نہیں قائم کرني چاہیے۔ (یہ شائع ہوگئي ہے اور آج کي اشاعت کے آخر میں درج ہے۔ الہلال)

(۳) طلباء نے جناب ناظم صاحب کي خدمت میں جو درخواست دي، اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ پہلے جناب مہتمم صاحب کي خدمت میں ایک مفصل درخواست دے چکے تھے۔ واقعات اسٹرائک میں اوس درخواست کو شائع نہیں کیا گیا، اسلیے اس سے طلباء کي درخواست دینے کے وجوہ اور اونکي موزونیت نہیں معلوم ہوسکتي۔

(۴) طلباء کي جو درخواست مع رپورٹ مہتمم، ناظم صاحب نے ارکان کي خدمتمیں بھیجي اوسمیں مولوي نسیم صاحب لکھتے ہیں کہ "اگر طلبا اسٹرائک کریں تو درس گاہ براے چندے بند کردینا چاہیے" مولوي اظہر علي کي راے بھي مولوي نسیم کے مطابق ہے۔ مولوي ظہور احمد صاحب نے بھي اپني راے میں اسٹرائک کا ذکر کیا ہے۔ ان تمام رایوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ارکان کو پہلے ہي سے طلبہ کي طرف سے بدگمان کردیا گیا تھا جس سے اونکي راے کي وقعت کم ہو جاتي ہے۔ حکیم عبد الولي صاحب لکھتے ہیں کہ معاملہ غور طلب ہے۔ اور یہ ضرور نہیں کہ میري راے اور ونکے موافق ہي ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض ارکان نے اس اثر کو قبول نہیں کیا تھا۔

(۵) مولوي نسیم صاحب کي راے سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلباء احکام کي مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسکے پہلے قابل مخالفت احکام جاري کیے گئے، اور طلباء نے اونکي مخالفت کي۔ ہم نے اپني عرضداشت میں لکھا ہے کہ جن طلباء نے انکي مخالفت کي وہ ناظم صاحب کي نگاہ میں کھٹکنے لگے۔ اس راے سے معلوم ہوتا ہے کہ خاص خاص ارکان کو بھي اسکي

اُس وقت تک ضرور ہي جلا لیگي - بالکل اِسي طرح میں سچائي کے اس خاصه کو بھي دیکھتا ہوں که وہ جب تک سچائي ہے' اُس وقت تک ضرور ہي کامیاب ہوگي - اگر دنیا کے تمام شہنشاہ جمع ہوکر کوشش کریں ' اگر دنیا کی تمام فوجیں لڑنے کیلیے اکٹھي ہوجالیں ' اگر خزانے راستوں میں بچھا دیے جالیں ' اور دنیا کے ہر بسنے والے کے هاتھه میں تلوار دیدي جاے' اور پھر یه سب کچھه کرکے تم چاہو که ایک دن' ایک گھنٹے ' ایک لمحه کیلیے بھي آگ اپنا خاصه چھوڑ دے ' تو کیا ایسا ہوسکے گا ؟ اگر نہیں ہوسکیگا تو یقین کرو که ایسا ہی مجھے بھي یقین دیا گیا ہے که اگر دنیا کي تمام دماغي اور مادي قوتیں اکٹھي ہوکر سچائي کے کاموں کو نا کام کرنا چاہیں ' جب بھي ایک ساعت ' ایک لمحے ' بلکه ایک لمحے کے دسویں حصے کیلیے بھي اسکا الہي خاصه اُس سے الگ نہیں ہوسکتا - یه بھي اُسي خدا کا ایک قانون ہے جسنے آگ کو گرمی اور پاني کو برودت بخشي ہے : ولن تجد لسنة الله تحویلا !

* * *

پس چونکه الہلال کوئی تجارتي دفتر نه تھا جو علم کاروباري اصولوں پر قائم کیا گیا ہو ' بلکه ایمان بالله اور عمل بالسلم کی ایک دعوة دیني تھي جو چند مقاصد کو اپنے سامنے رکھتي تھي ' اور خدا کے حکموں اور حکموں کے پیغام بروں کے طریقے کے ماتحت قوم کو انکي طرف بلاتي تھي ' اسلیے مجھے اسکي طرف سے ایک بے پروا دل اور ایک بے خوف روح دي گئي ' اور مجھے پورا اطمینان ہوگیا که اگر یه بیج کھوٹ اور نقص سے خالي ہے ' تو بغیر پھل پیدا کیے اور سر سبز و تناور ہوے نہیں رہیگا -

و البلد الطیب یخرج	جو جگه ایسي ہے که زمین اُسکي
نباته باذن ربه ' و الذي	عمده ہے تو اسکے پروردگار کے حکم سے
خبث لا یخرج الا نکدا -	اسکي پیداوار بھی عمده ہي نکلتي
کذالک نصرف الایات	ہے - اور جو زمین ناقص اور خراب ہے
لقوم یشکرون (۱۷ ۵۵)	اُسکي پیداوار بھي ناقص ہوتي ہے -

یه در اصل ایک مثال ہے اور اسي طرح ہم اپني حکمت کي نشانیاں اُن لوگوں کیلیے مثالوں میں بیان کرتے ہیں جو فضل الہي کا شکر ادا کرنے والے ہیں -

* * *

اگر تجارت کي دکان ہوتي تو میں تاجروں کي طرح کام کرتا ' اگر کاروباري معاملات ہوتے تو میں اپنے کام کے فروغ و ترقي کیلیے ہر خریدار کے آگے منت کرتا ' اگر میري معاش ہوتي تو مجھے اسکے بڑھنے سے خوشي اور گھٹنے سے دکھه پہنچتا ' اور اگر میري محنت اسکے لیے سبب اور میري دوڑ دھوپ اسکے لیے وسیله ہوتي تو میں خدا کا نا فرمان ہوتا اگر ایسا نه کرتا ' لیکن جبکه میں چیخ چیخ کر کہتا تھا که اسکي سچائي کی دعوت اور اسکے دین مبین کي پکار ہے' اور جبکه مجھے یقین تھا که ایسا کہنے میں میں غلطي پر نہیں ہوں اور جو کچھه کہه رہا ہوں صرف اسي میں سچ ہے ' تو پھر میں دیوانه نه تھا که ہشیاروں کي طرح اعتماد نه کرتا ' اور بے ہوش نه تھا که ہوش والوں کي طرح اُسکے وعدے کو نه سمجھتا - دنیا میں ایک شخص چند روپیوں کي تنخواہ دیکر کسي انسان کو اپنا کام سپرد کر دیتا ہے' اور پھر بے پروا ہوجاتا ہے که خود مجھے فکر کرنے اور فکر میں گھلنے کي ضرورت نہیں - پس اگر انسانوں کے اعتماد پر ایک انسان بے فکر ہونا جانتا ہے تو کیا مجھے خدا پر اعتماد کرکے بے فکر و بے پروا ہونا نہیں آتا تھا؟ جبکه کام اُسي کا تھا ' اور جبکه اسکے وعدوں کا اُس وقت سے اعلان ہورہا ہے ' جس وقت سے که وہ

بندوں سے کلام کرتا اور اپني مقدس شریعتوں کو بھیج رہا ہے تو میں کیا کرتا اگر ایسا نه کرتا ؟ اور اگر میں نے ایسا کیا تو یه ایک ایسا کام تھا جو ایک بچه بھي کرتا ' اور ایک نادان سے نادان انسان بھي اسکے لیے شہادت دیتا -

ہاں ' کام اسي کا تھا ' وہ سچ تھا ' اسکا وعده بھی سچ ہے ' اور اعتماد کیلیے اس سے بڑھکر کوئي نہیں ' پس مجھے کیا پڑي تھي که اپنے تئیں تاجروں کي طرح گرفتار غم رکھتا ' اور مزدوروں کي طرح محنت و مشقت اُٹھاتا جبکه کام کرنے والا خود ہي اپنے کاموں کو انجام دے دیگا ؟

* * *

الحمد لله که میرے اعتماد نے مجھے دھوکا نہیں دیا ' اور اگر اعتماد کا یه ایک ہي دروازہ بند ہوجاے تو پھر آسمانوں اور زمینوں میں انسان کیلیے کوئي جگهه اعتماد کي نه رہے - مشیت ایزدي اسي کي مقتضي ہوئي که الہلال نکلے اور جو کچھه اُسے کرنا ہے وہ کرے - پس وہ نکلا اور ایک بے پروا اور بے فکر روح کي طرح اپنے کاموں کو انجام دیتا رہا - نه تو اُس نے کسي سے مدد چاہي اور نه کسي کي مدد قبول کي - نه تو کاروبار کي طرح کبھي اپنے لیے فکر و جستجو کي ' اور نه کبھي انسانوں کے آگے عاجزي کا سوال کیا ' اور نه ہي کبھي اُنکے شکر کا ترانه گایا - یہاں تک که اقل قلیل مدت کے اندر جو اسطرح کے کاموں کیلیے ایک نہایت نا قابل ذکر مہلت ہے ' اسکا بیج پھوٹا اور اسکي شاخیں اسقدر دور پھیل گئیں که انکے خیال سے تعجب اور انکے ذکر سے حیراني پیدا ہوتي ہے - اس نے دنیا میں قدم رکھنے کے وقت ایک دعا مانگي تھي ' اور نه تو وہ اپنے حریفوں سے ہراساں تھا اور نه اپنے نقصانوں اور مشکلوں سے متفکر تھا ' بلکه صرف اپني اُس دعا کے نتائج کا منتظر تھا - اُس نے خدا سے مہلت مانگي تھي که اپنے بعض مقاصد کو اپنے سامنے دیکھه لے ' اور اگر وہ سچي باتوں کي طرف دعوة دینے والا ہے تو کامیابي سے پہلے ہلاک نہو - پس دعا قبول ہوئي اور اسے ہلاکت کي جگه زندگي کا پھل ملا : ذالک بان الله ہو الحق ' وان ما یدعون من دونه الباطل ' وان الله ہو العلي الکبیر ! (۳۱ : ۳۰)

* * *

بس اب دیکھتا ہوں تو الہلال اپنا کام پورا کرچکا ہے اور اپنے " بعض مقاصد " کو اپنے سامنے دیکھه رہا ہے - میں اسکي تفصیل نہیں کرونگا ' مگر صرف اتنا اشارہ کرونگا که وہ اصلي کام نه تھا بلکه کام کي پکار تھي ' تا لوگ متوجه ہوں اور راسته صاف ہو - وہ لوگوں کی غفلت کو دور کرنا چاہتا تھا ' اور انکے دلوں میں اُن پراني امیدوں کو زنده کرنا چاہتا تھا جو افسوس ہے که بھلا دي گئي تھیں - وہ صرف " دعوة " تھي ' جو لوگوں کے اندر ایک نئي آرزو پیدا کرنا چاہتي تھي ' اور اپني ملت کي حسیات اور جذبات میں خدا پرستي کی لگن اور دین الہي کي محبت اور اطاعت کا شوق دیکھنا چاہتي تھي - وہ عمارت نه تھي بلکه اسکے لیے داغ بیل تھي ' اور آفتاب مقصود نه تھا بلکه صبح صادق کي روشني تھي جسکے بعد روشني کو بڑھتے بڑھتے بالکل اُجالا ہوجانا چاہیے : یقلب الله اللیل والنہار ' ان في ذالک لعبرة لاولي الابصار - (۲۴ : ۳۵)

* * *

الحمد لله که تائید الہي سے یه سب کچھه ہوچکا ہے ' اور الہلال کا کام اپني " پہلي منزل دعوة " سے گذر چکا ہے - اب اسکے بعد " دوسري منزلیں " ہیں اور اُنکي راہ پہلي منزل کي راہ سے مختلف ہے - اگر اسکے بعد بھي الہلال قائم رہے ' اور بیداري کو محکم اور طلب

الهلال

۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری

صدا بہ صحرا !!

مسئلۂ قیام الهلال کا آخری فیصلہ

(۲)

پہلو بشگافید و بہ بینید دلم را
تا چند بگویم کہ چنانست چناں نیست !

گذشتہ اشاعت کے مقالۂ افتتاحیہ میں مختصراً اپنے حالات و افکار کی سرگذشت لکھہ چکا ہوں اور بعض اُن اسباب کی تفصیل کی ہے جنکی وجہ سے ابتک الهلال کے مالی مسئلہ کی طرف سے بالکل خاموشی اختیار کی گئی - حتی کہ کبھی اسکے نقصانات کا بھی تفصیل کے ساتھہ تذکرہ نہیں کیا گیا ' اور دنیا میں جسقدر متعارف وسائل و ذرائع اس طرح کے کاموں کو فروغ دینے کے ہیں ' اُن میں سے کسی ایک ذریعہ کو بھی اختیار نہیں کیا -

لیکن فی الحقیقت اس خاموشی اور استغناء کا سبب صرف یہی نہیں ہوسکتا - یہ سچ ہے کہ ایک انسان بہتر سے بہتر اور اولو العزم سے اولو العزم ارادے کرسکتا ہے ' لیکن وہ اپنے ارادوں کی کشتی کو کنارے تک لے جانے پر قادر نہیں ' اور اس بارے میں وہ عالم خلقت کا سب سے زیادہ کمزور جانور ہے - وہ موجیں جو باہر کی مشکلات سے اٹھتی ہیں اور پھر ہمارے اندر کے اٹھنے والے طوفانوں میں ملجاتی ہیں ' انکے آگے صبر اور ارادوں کے بڑے بڑے پہاڑ بھی قائم نہیں رہسکتے ' اور جلب نفع اور دفع ضرر کی طبیعی خواہش کا بھونچال دماغ کی بنائی ہوئی عمارتوں کیلیے بڑا ہی خوفناک ہوتا ہے -

پھر یہ بھی ہے کہ انسانوں کی اعانت سے بے پروا ہوجانے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آزادانہ وسائل ترقی و فلاح کے اختیار کرنے سے بھی آدمی دست بردار ہوجاے - ایک شخص سب سے بے پروا و مستغنی رہکر بھی اپنے کاموں کو اعلی قسم کے تجارتی وسائل سے فروغ دیسکتا ہے - لیکن غور فرمائیے کہ الهلال نے ایسا بھی تو نہیں کیا ؟ نہ تو کبھی بڑے بڑے اشتہارات دیے گئے ' نہ دورہ کرنے کیلیے ایجنٹ بھیجے گئے ' نہ تمام شہروں میں ایجنسیاں قائم کرنے کیلیے خاص طور پر کوششیں کیں ' نہ اشتہارات حاصل کرنے کیلیے بکثرت خط و کتابت کی گئی ' نہ پرائیوٹ خطوں کے ذریعہ خریداروں کو توسیع اشاعت پر توجہ دلائی ' حتی کہ شاید ہی کسی مقبول عام کام میں اسدرجہ اغماض اور پہلو تہی کی گئی ہوگی ' جیسی کہ الهلال کیلیے برابر ہوتی رہی ہے - مثلاً ذرا سی بیجا شکایت پر خریداروں کو قیمت واپس بھیج دی گئی - بسا اوقات دفتر کے کسی شخص کی غفلت سے ایسا ہوا کہ تین تین چار چار بار کسی نے خریداری کی درخواست دی ' اور اس سے قیمت وصول نہیں کی گئی - یہاں تک کہ اس نے رجسٹرڈ خطوط بھیجے اور ارجنٹ تار کے ذریعہ توجہ دلائی !

لوگ چونکہ میری طبیعت سے واقف نہیں ہیں اور عام حالت کے خوگر ہیں ' اسلیے سفر میں اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ہر روز دو چار شخص مجھسے فرمایش کردیتے ہیں کہ ہمارے نام اخبار جاری کردیجیے گا ' اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے مجھپر احسان کیا ' حالانکہ مجھے اس سے اسقدر تکلیف ہوتی ہے کہ بیان نہیں کرسکتا - میں کچھہ الهلال کا ایجنٹ نہیں ہوں کہ اسکی خریداری کی درخواست مجھے دیکر خوش کیا جاے - یہ امور دفتر کے منتظمین سے متعلق ہیں اور جسکو خواہش ہو وہ ایک پیسے کا کارڈ بھیجکر اخبار منگوا سکتا ہے - بہر حال کئی سو اشخاص ایسے ہیں جنہوں نے مجھسے زبانی کہا ' اور میں نے اس غلطی کا یوں کفارہ کیا کہ کبھی انکے نام اخبار جاری نہ کرایا :

ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریباں پر !

اسی طرح بے شمار واقعات ہیں جنکو بیان کیا جاے تو لوگوں کو نہایت تعجب و تحیر ہو - پس ان تمام حالات کا سبب اصلی صرف ایک ارادہ ہی نہیں ہو سکتا جو کسی کمزور انسانی دماغ کے اندر پیدا ہوا ہو -

* * *

اصل یہ ہے کہ اسکا سبب نہ تو محض کوئی اولوالعزمی کا ارادہ ہے اور نہ کوئی نا دانستہ غفلت ' نہ تو اسکے اندر انسانی ارادہ کا کوئی شرف ہے اور نہ محض ارادے کے استقلال کا کوئی جوہر ' وہ نہایت ہی ادنی قسم کا انسانی عمل ہے جو ایک عاجز و درماندہ بندہ کرسکتا ہے ' اور ایک بہت ہی معمولی درجے کا اعتماد ہے جو ہر ایسی روح کو ہونا چاہیے جو اپنے تئیں ایمان اور یقین کے دروازے پر گرا دے -

میرا اشارہ اُس یقین قلبی اور ایمان روحی کی طرف ہے ' جو ہر صداے حق اور دعوۃ صداقت کی کامیابی اور فتح و نصرۃ کیلیے ابتداے کار سے اس عاجز کو دیا گیا ہے ' اور جس کے ذکر کو آغاز اشاعت الهلال سے اس وقت تک اتنی مرتبہ دہرا چکا ہوں کہ بہت سے لوگ شاید سنتے سنتے اکتا گئے ہونگے ' مگر کچھہ ایسا ہر آن ابلنے والا جوش اور ہر دم بھڑکنے والی آگ اپنے دل میں پاتا ہوں کہ کسی طرح بھی اسکے بار بار کہنے سے مجھے سیری نہیں ہوتی - جی چاہتا ہے کہ اگر بن پڑے تو تمام باتوں اور تذکروں کو یک قلم چھوڑ دوں ' دیوانوں اور پاگلوں کی طرح شہروں کی گلیوں اور بازاروں میں نکل جاؤں ' اور اپنے خداے قدوس کی اس شان صدق نواز کا گیت گاؤں کہ وہ کیسا سچائیوں کا مالک اور راست بازوں کا پروردگار ہے ' اور اسکے سوا کون ہر طرح کی عاجزیوں اور ہر طرح کی چاہتوں اور محبتوں کا مستحق ہو سکتا ہے ' جو سچائی کی صداؤں کو اپنے پیاروں کی طرح ہمیشہ پالتا ' اور اپنی صداقت کی طرف بلانے والوں کے ساتھہ دوستوں اور یاروں کی طرح ہمیشہ وفاداری کرتا ہے ! ! سبوح قدوس ' ربنا و رب الملائکۃ والروح ! ! !

* * *

سورج ہر روز مشرق کی جانب سے نکلتا دکھائی دیتا ہے ' اور رات جب آتی ہے تو وہ پچھم کی طرف ڈوب جاتا ہے - پانی کی خاصیت ہے کہ ہر بوجھل شے اسمیں ڈوب جاتی ہے ' اور آگ کا کام یہی ہے کہ وہ گرم کرتی اور جلادیتی ہے - ہر شخص دنیا میں ان مشاہدات طبیعۃ اور قوانین فطرۃ کو دیکھتا ہے ' اور ایک بچہ بھی اسپر اسی طرح عملاً اعتقاد رکھتا ہے ' جیسا کہ ایک حکیم علماً اور حکماً -

یقین کرو کہ ٹھیک اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ محکم اور غیر متغیر یقین کے ساتھہ میں بھی دیکھتا اور جانتا ہوں کہ سچائی نکلتی ہے ' اور اپنے کاموں کو ایک یکساں قانون فطرۃ کی طرح ہمیشہ انجام دیتی ہے - جسطرح آگ کا خاصہ ہے کہ وہ جب تک آگ ہے

مدارس اسلامیه

نـــدوة العلمـــا

مـــاضي و حـــال

(۷)

حيـــات بعـــد المـــمـــات

(کتب خانه)

اس سلسلے میں ایک قابل ذکر شے اور رهگئي هے - دارالعلوم ندوة العلما کي علمي حیثیت کچهه بهي نهوتي اگر علوم اسلامیهٔ و عربیه کا ایک عمده ذخیره اسکي ملکیت میں نهوتا - بعض ارباب خیر نے شاهجهانپور اور پٹنه وغیره کے اجلاس میں کتابیں وقف کیں لیکن اُن میں زیاده تر عام مطبوعات اور متداول کتب کا ذخیره تها - غالباً سنه ۱۹۰۶ میں مولانا شبلي نے ندوه کے متعلق ایک عظیم الشان کتب خانه قائم کرنے کي تحریک کي اور سب سے پہلے اپنـا پورا کتب خانه جو ایک عمده منتخب ذخیره علوم اسلامیه و مشرقیه کا تها ' ندوه کو دیدیا -

اُسکے بعد انهوں نے نواب سید علی حسن خاں صاحب کو آماده کیا که وه اپنا کتب خانه بهي ندوه کیلیے وقف کردیں - انکے پاس انکے والد مرحوم نواب صدیق حسن خاں صاحب کے کتب خاله کا بڑا حصه محفوظ تها اور مطبوعات کے علاوه بهت سي نادر قلمي کتابیں بهي تهیں' مثلاً متاخرین ائمهٔ حدیث یمن کي تصنیفات جو نواب صـاحب مرحوم نے خاص کوشش سے حاصل کي تهیں - از انجمله امام شوکاني اور امیر اسماعیل یماني رحمة الله علیهما کي اکثر غیر مطبوعه کتابیں هیں که انـکا حاصل کرنا اب بهت دشوار هے - امام شوکاني کي تفسیر فتح القدیر تفسیر بالحدیث کا ایک بهترین مجموعه هے - اور اسکا مکمل نسخه اسمیں موجود هے -

چنانچه نواب صاحب نے اپنا کتب خانه بهي بعض شرائط کے ساتهه اسمیں شامل کردیا - اسي طرح مولوي سید حسین بلگرامي نے بهي اپني تمام کتابیں بهجوادیں - اور به حیثیت مجموعي ایک عمدهٔ ذخیره علوم و فنون اسلامیه و عربیه کا هوگیا -

(خلاصهٔ مطالب)

یه ایک اجمالي نظر تهي اُن واقعات پر جو سنه ۱۹۰۶ سے که ندوه کي نئي حیات عمل کا آغاز هے ' گذشته سال تـک ظهور مین آـے اور یهي اُس کي حیات بعد الممات اور عروج بعد از زوال کي سرگذشت هے - اس سے مقصود یه تها که ندوه کے گذشته کاموں کي نسبت لوگوں کو ایک مکمل و مرتب معلومات حاصل هو جاـے اور وه اندازه کرسکیں که کس قدر کام هوچکا هے ؟ یهي سبب هے که موجوده حالات کے نقائص کا تفصیلي بیان میں نے ملتوي کردیا تها اور چاهتا تها که سب سے پہلے ندوه کي غرض تاسیس اور گذشته کاموں کي مقدار بیان کردي جاـے -

ایک صحیح اور مکمل واقفیت کے بعد جو راـے قائم هوتي هے وهي صحیح راـے هوتي هے - ندوه اب ایسي هي رایوں کا محتاج هے -

دنیا عالم اسبـاب هے اور کوئي فعـل وجـود میں آ نہیں سکتا جب تک که اُسکے تمام اسباب جمع نه هوجائیں - پس مولانا شبلي نے دار العلوم کیلیے یه جو کچهه کیا ' اسکي اصلي علت صرف انهي کي کوششیں نہیں هوسکتیں - یقیناً بهت سے اسباب و علل اسکے لیے فراهم هوے - لیکن اگر اس تعلیل کا مطلب یه هو که پیش نظر نتائج کو انکي طرف منسوب نهونا چاهیے تو یه ایک ایسي سوفسطائیت هوگي جسکے بعد دنیا میں کوئي نسبت فعل و کار جائز نهوسکے گي !

دنیا جانتي هے که میں مداح نہیں بلـکه معترض هوں - الحمد لله که میرے اعتراف و اقرار کي گردن میرے خداے قدوس نے بہت هي متکبر بنائي هے ' اور مجهے انسانوں کے آگے جهکنے کا سبق نہیں ملا هے - میں سچ سچ کهتا هوں که میرے لیے انسانوں کي تعریف سے بڑهکر کوئي بهي مکروه و غیر مطبوع کام نہیں هوتا ؛ اگر میں ایسا کرنا چاهوں بهي تو خود میرا دل مجهے ملامت کرنے لگتا هے' اور میرا ضمیر کچهه اسطرح خود بخود محجوب هوجاتا هے گویا اُس سے کوئي بڑا هي شرمناک جرم سرزد هو رها هے ! و ذلک فضل الله یوتیه من شاء والله ذوالفضل العظیم - غیور و اولوالعزم عرفي نے میري زباني کها هے :

قصیـده کارهـوس پیشـگاں بود عـرفي
تو از وظیفهٔ عشقي وظیفه ات غزل ست !

لیکن با این همه میں پورے اطمینان اور کامل راحت ضمیر کے ساتهه مولانا شبلي کي ان خدمات کا اعتراف کرتا هوں جو انهوں نے ندوة العلما کیلیے انجام دیں اور تسلیم کرتا هوں که ان کاموں میں ایک بـڑا هي قیمتي جوهر ایثار نفس کا تها جو آجکـل بهت کم یاب هے -

مجهے مولانا شبلي کي کمزوریاں بهي معلوم هیں - میں جانتا هوں که انمیں کیا خوبیاں هیں اور اسکے ساتهه هي کیا اوصاف نہیں هیں جنکے لیے انهیں متاسف هونا چاهیے - میں ندوه کے متعلق آخري مباحث میں بتلاونـگا که دارالعلوم کیلیے انکا وجود کن کن امور میں رحمت الهي تها' کن کن امور میں بے سود' اور وه کونسي باتیں هیں جنکي انمیں کمي تهي ؟ میں اپنے اظهارات میں بے خوف هوں' اور الله کے فضل سے میري حق گوئي کي چٹان اتني بلنـد هے جهاں سے اشخاص کی تمدیح و تقبیح کي باتیں چیونٹي کے وجود سے بهي زیاده حقیر و صغیر نظر آتي هیں - جو خدا کي صـداقت کے آگے جهکنا اور حکومتوں اور گورنمنٹوں کے دبدبهٔ و سطوت کو ٹهکرا دینے کي توفیق کا طـالب هو' اسکے آگے چنـد انسانوں کي هستیوں کے مباحث کیا چیز هیں ؟

مبیں حقیر گدایان عشق را کین قوم
شهاں بے کمر و خسروان بے کله اند !

لیکن کمـزوریوں سے کوئي انسان خـالي نہیں - دیکهنا یه هے که ندوه جس غرض سے قائم هوا' جس مقصد کا اُس نے اعلان کیا ' جو مقصد وه کهو رها تها ' جس کهوے هوے کو اُٹها نے والا ' اور گمنامي و فنا سے زندگي و شهرت میں لانے والا کوئي نه تها ' اسکے لیے کس کا وجود موجب نجاح هوا' اور کس نے اپنا وقت' اپني قابلیت ' اپنا دماغ ' صرف کرکے پورے ایثار کے ساتهه دار العلوم ندوه کو موت کے منه سے نکالا ' اور موجوده حالت تـک پهنچایا ؟

صداقت کا اعتراف ' اسکا قدرتي حق هے ' اور دماغ و عقل مجبور هے که سفید کي سفیدي کا اقرار کرے - پس یه کهنا پڑتا هے که یه سب کچهه مولانا شبلي نے کیا' اور انکے وجود سے ندوه کي گذشته هستي کو الگ کرکے دیکهیے تو صـرف کوٹا کنج لکهنؤ کا ایک ویرانه باقي رهجاتا هے ' جسکے اندر تباهي و بربادي کي خاک اڑ رهی هے !

و جستجو کو بالدار بنانے کا وسیله ثابت هو تو یه اُس کریم و حکیم کا مزید لطف و احسان هے، اور اسکا قاعده یهي هے که شکر نعمت سے اسکا لطف همیشه بڑهتا، اور عاجزیوں اور التجاؤں سے دوگنا هوتا هے:

ولئــن شکرتم لازیــدنــکم ، ولئــن کفــرتم، ان عــذابي لشدیــد!

یهی سبب هے که گذشته فاتحۂ جلد جدید میں اس عاجز نے اس دعا کو دهرایا اور یاد دلایا اور پهر بهت سے بیانات کاروبار دعوة کے ظهور و تکمیل کے متعلق حوالۂ قلم هوے که اُن سے مقصود در اصل پهلی منــزل تک پهنچنے کا اعــلان تها: فسبح بحمــد ربــک و استغفره، انه کان توابا-

* * *

پس اب چونکه الهلال اپنے مقصد کو پورا کر چکا هے اور اپني "پهلي منزل" سے گذر چکا هے، اور خود اُس نے اپنے کاروبار کي جو مدت قرار دي تهي، وه الحمد لله که صرف اسکي التجا اور حضرة ایزد برحق کي قبولیت سے بلا منت غیرے پوري هوچکي هے- اسلیے وقت آگیا هے نه احباب و مخلصین اور مومنین مهتدین کے آگے الهلال کے آینده قائم رکهنے کے مسئله کو چند لفظوں میں صرف ایک بار پیش کردیا جاے، تاکه جو لوگ اُسکي محبت اپنے اندر رکهتے هیں اور اسکے کاموں کو ملک و ملت کیلیے ضروري اور مفید یقین کرتے هیں، صرف وهي لوگ اسپر غور کریں، اور ایک قطعي فیصله کرنے میں میرے ساتهه شریک هو جائیں - خواه اسے تکبر سمجها جاے یا غرور بیجا، لیکن میں سچ سچ کهتا هوں که اب بهي نه توکسي سے التجا هے اور نه کسي کے آگے سوال، نه کسی پر بار ڈالنا مقصود هے اور نه کسي کیلیے بار خاطر بننا گوارا - میں تن تنها بغیر دولت و ثروت، بغیر حصول اعانت، بغیر استمداد و استعانت اشخاص و جماعت، تمام مشکلوں کو برداشت کر کے اور تمام موانع و مصائب سے بے پروا رهکے، محض نصرة الهي سے اپنا "پهلا کام" پورا کرچکا هوں، اور اب میرے آگے "دوسري منزلیں" موجود هیں اور اُنکے لیے "الهلال" کي اشاعت کا محتاج نهیں هوں - الهلال کے مالي نقصانات اگرچه انتهائي حد تک پهنچ گئے هیں اور مجهے تن تنها رهنے کي وجه سے اتني محنت کرني پڑي هے که میري صحت نے جواب دیدیا هے اور میري آنکهوں کي بصارت یکا یک ضعیف سے ضعیف تر هوگئي هے - اس سے بهي زیاده یه که میں اب متصل چند گهنٹے کام کرتا هوں تو سر میں درد شروع هوجاتا هے اور رات کو جاگ کر کام کرنے کي میري محبوب و لذیذ عادت مجهسے مفارقت چاهرهي هے - تاهم مجهپر میرے خدا کا کچهه ایسا فضل و کرم هے که اگر الهلال کا کام نا تمام رها هوتا اور میري "پهلي منزل" دکهائي نه دیتي، تو اب بهي پوري خاموشي کے ساتهه برسوں کام کرتا رهتا اور کبهي بهي ان سرگذشتوں کے پڑهنے کي تمهیں تکلیف نه دیتا - کیونکه خدا حکیم و قدیر هے اور اسکا فضل اور اُسکي ربوبیت همارے تمهارے اندازے سے بهت زیاده هے: و ان تعــدوا نعمة الله لا تحصوها!

* * *

لیکن چونکه "پهلا کام" هوچکا هے اسلیے میں مجبور نهیں که الهلال کو موجوده حالت میں جاري رکهوں - یهي وجــه هے که اپنے کسي فیصلے سے پہلے اپنے دوستوں کو فیصله کرنے کي صرف ایک بار دعوت دیتا هوں:

فــان کنت لا تــدري فتلــک مصیــبة
و ان کنت تــدري فــالمصیــبة اعظــم!

(خــلاصــۂ مطالــب)

الهلال اپنے اهتمام و انتظام کے لحاظ سے اردو پریس میں بالکل ایک نئي چیز هے، اور بڑي مشکل یه هے که آپ اسکے مصارف کا اندازه کر هي نهیں سکتے- اسلیے یه لا حاصل هوگا اگر میں کهوں که اُسکي قیمت باره روپیه سالانــه هوتي جب بهي وه اسقدر ارزاں تها که اس سے زیاده ارزاني ممکن نهیں -

اسکے مالي مسئلۂ کي درستگي کي پهلي صورت یه هے که آینده سے اسکي قیمت بڑها دي جاے - چنانچه اس کیلیے معاونین الهلال کا بڑا حصه بالکل طیار هے، اور بغیر اس عاجز کي تحریک اور خواهش کے صدها بزرگوں نے خود بخود لکها هے که قیمت پندره روپیه یا اقلاً باره روپیه کردي جاے -

لیکن حقیقت یه هے که میرے لیے الــهلال کي قیمت کي زیادتي کا خیال نهایت تکلیف ده هے اور جو چیز لوگوں کو مفت دیني تهي، اسکي قیمت کو دوسرے ملکوں کي نظیر میں زیاده کــرنا کسي طرح گوارا نهیں هوسکتا - میري کوشش همیشه یهي رهي هے که کسي نه کسي طرح قیمت کم کي جاے، زیاده تو کسي حالت میں نه هوني چاهیے -

پس یه صورت تو سردست بهلا هي دي جاے - اسکے بعد الهــلال کي توسیع اشاعت کا سوال آتا هے - اگر الهــلال کو آینــده بحالت موجوده قائــم رکهنا هے تو بس اسي صورت کو حل کرنا چاهیے - میں نے مصارف کیلیے ایک نیا بجٹ قرار دیا هے اور حتی الامکان پوري سعي کي هے که کم سے کم خرچ سے آلنده الهلال نکل سکے - **پس اگر هم کوشش کرکے الهــلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیــں جو آتهه روپیــه سالانه قیمــت ادا کریں تو اسکے بعد یقینــا الهــلال کا مالي مسئله بغیر قیمــت کے بــڑهاے حــل هوجائیگا ، اور صرف یهــي نهیــں که وه قائم رهیگا بلکه اسکے هر صیغــے میں کافی وسعــت اور ترقــی هــوجائیگــي -**

سردست یهي حل الهلال کے مالي مسئله کے عقدۂ مشکل کا هے اور چونکه اسکي قیمت بهت کم اور مصارف نهایت زیاده هیں اسلیے موجوده تعداد اشاعت میں اسکے نقصانات آئنده کسي طرح برداشت نهیں هوسکتے - میں اُن تمام بزرگوں اور دوستوں کے سامنے جو الهلال کو اینده بهي اسي حالت میں بلکه اس سے بهتر حالت میں دیکهنے کي خواهش رکهتے هیں، آخري مرتبه اس حل کو پیش کردیتا هوں - اگر خدا کي مرضي هوئي اور نئے خریداروں کي فراهمي کیلیے کوشش کي گئي تو میں الهلال کو موجوده حالت سے بهتر حالت میں جاري رکهونگا، اور اگر ایسا نهوا تو نه توکسي کي شکایت هے اور نه کسي کیلیے گله - نه تو انسانوں پر اعتماد هے اور نه انکي توجه کي آرزو - میں اپنا "پهلا کام" کرچکا هوں اور اب میرے لیے زیاده تر خاموش کاموں کي "دوسري منزلیں" آنے والي هیں - پس میں صرف اُنهي کاموں میں مشغول هوجاونگا - میرے پاس ایک هي زندگي هے اور میں نے بهت چاها لیکن ایک زندگي بهت سے کاموں کیلیے طیار نهوسکي اور اب تک جو کچهه هوا یه محض الله کا ایک مخصوص فضل تها:

خوش ست افسانۂ درد جدائي مختصر غالب
بمحشر مي تواں گفت آنچه در دل مانده است امشب!

یهي تعلیم دیتا ہے' اور همارے نظر غیرونکي تقلید پر نہیں بلکه اپنے الہامي اصولوں پر هوني چاهیے -

چنانچه ندوه جب قائم هوا تو یه امور اسکے پیش نظر تھے اور جو قانون اساسي بنایا گیا اسمیں جماعتي کاموں کے نظام صحیح کے مطابق پوري وسعت اور جمہوریت رکھی گئي - اس قسم کے کاموں میں سب سے بڑا اهم مسئله عہده داروں کے تقرر اور ممبران خاص کے انتخاب کا هوتا ہے که اصلی کارکن قوت وهي هوتے هیں - ندوه کے اصلی قانون اساسی کي دفعات اس بارے میں یه تھیں :

(دفعه ۲۷) ارکان جلسۂ انتظامیه کا انتخاب هر سال جلسۂ عام میں اس طرح هوا کریگا که موجوده مجلس انتظامیه ایک فہرست به پابندي قواعد دستور العمل هذا مرتب کرکے پیش کیا کریگی جس میں کمي بیشي اور تغیر و تبدل کا اختیار جلسۂ عام کو هوگا

(دفعه ۳۶) ندوة العلما میں ایک ناظم اعزازي (آنریري سکریٹري) جلسۂ عام سے منتخب هوگا -

(دفعه ۲۸) عموماً صرف ناظم ندوة العلما کي معزولي جلسۂ عام سے هوسکے گي اور دیگر عہده داران ندوة العلما کی معزولي جلسۂ انتظامیه سے هوگی - "

ندوه کا نظام (کانسٹي ٹیوشن) اس اصول پر تھا که تمام حق نظم و اداره اور قوة نافذه و آمره ایک منتخب مجلس کو دي گئي تھي جس کا نام " مجلس انتظامیه " رکھا گیا تھا (" مجلس انتظامیه " ایک لغو اور مہمل ترکیب ہے - نہیں معلوم کس نے وضع کي) - یهي مجلس سب کچھه تھي اور اب تک ہے -

پس دفعات کے اُن الفاظ پر غور کیجیے جن پر خط کھینچ دیا گیا ہے - اِن دفعات سے صاف طور پر واضح هوتا ہے که ندوه نے اپني مجلس انتظامیه اور اپنے سکریٹري کا حق انتخاب جلسۂ عام کو دیا تھا جسمیں هر حصے اور هر طبقه کے افراد ملت جمع هوں اور نیابتي اصول پر ممبر اور سکریٹري منتخب کیا جاے - پھر سکریٹري کي معزولي کا حق بھي جلسۂ عام کو دیا تھا که جو قوت کسي عہده دار کو نصب کرسکتي ہے' اسي کو حق عزل بھي ملنا چاهیے -

یهي اسلام کا صحیح اصول شوریٰ اور نظام اجتماعي ہے اور کوئي حکومت' کوئي ریاست' کوئي انجمن' کوئي جماعت' کبھي اسلامي نہیں کہي جاسکتي' جب تک که وه اس اصل شرعي و دیني اور حکم مقدس الهي کی پیرو نهو - الہلال اس اصل دیني کا اسقدر اعلان کرچکا ہے که مزید تفصیل کي یہاں ضرورت نہیں -

لیکن بدبختانه سب سے پہلے خنجر فساد و ضلالت نے ندوه کي اسي شه رگ کو زخمي کیا اور " ملک غموض " کی بعض ارواح مفسده ایسي پیدا هوگئیں جنھوں نے ندوه کے نظام جمہوري و شرعي کو یکایک حکومة مطلقۂ و شخصیه کے نظام باطل و بدعة سے بدل دیا' اور اس طرح ندوه کي وه بنیادي چٹان هي شق هوگئي جس پر کبھي اُسکی سربفلک عمارتیں کھڑي کي جاتیں !

انھوں نے دیکھا که ندوه کي اصلي قوة حاکمه مجلس انتظامیه ہے - اسکے ممبر اگر جلسۂ عام میں منتخب کیے گئے تو قوم کا ایک بڑا حصه اسمیں شامل هوگا اور هر حصے اور طبقے سے اشخاص لیے جائیں گے - پس ندوه کي حکومت قوم کے هاتھوں میں چلي جائیگي - جس کو وه چاهیگي سکریٹري بنائیگي اور جس کو چاهیگي معزول کردیگي - اس طرح کي حکومة راشده سے شخصي اقتدار و مطلق العنانه حکمرانیوں کا دروازه بند هوجایگا اور ندوه کو اپني جائداد بنا کر کوئي نہیں رکھه سکے گا - پس سب سے پہلے مجلس انتظامي کے انتخاب کا حق جلسۂ عام سے غصب کرلینا چاهیے - چنانچه نئے دستور العمل میں جلسۂ عام کي قید اڑا دي گئي -

اسي طرح سکریٹري کی معزولي کا جو حق شرعي و دیني جلسۂ عام کو حاصل تھا' وه بھي اس سے چھین لیا گیا - یعني جن مسلمانوں کو حضرة ابو بکر اور حضرة عمر (رضي الله عنهما) کي معزولی کا حق حاصل تھا اور انکے اس حق کو خود یه جانشین پیغمبر تسلیم کرتے تھے' انہیں ندوة العلما نامي ایک انجمن کے سکریٹري کو معزول کرنے کا حق نہیں هو سکتا !

درحقیقت اس کارروائي کے بعد ندوه ایک اسلامي انجمن هی نه رها - کیونکه میں کسی جماعت کو جو اپنے اندر اسلام کے اصل الاصول شوریٰ اور اشتراک جمہور کے قاعدے کو نه رکھتی هو' ابداً اسلامی جماعت تسلیم نہیں کرسکتا - وه شاید اس ملت کی پیرو هوگی جسمیں کسریٰ اور قیصر گذرے هیں' مگر وه اسلام جسکے پیرو ابوبکر و عمر تھے (رضی الله عنهما) اور جسکے قران میں سورۂ شوریٰ موجود ہے' اس سے انہیں کچھه تعلق نہیں -

(مجلس خاص)

اسکے بعد اپنے تمام استبدادي اغراض مفسده کي تکمیل اور خود مختارانه اعمال سئیه کی تحصیل کیلیے ایک قدم ضلالت اور آگے بڑھایا اور دستور العمل میں " مجلس خاص " کے نام سے ایک مجلس کا اضافه کیا جو في الحقیقت اپنے خواص و اوصاف کے لحاظ سے عجائب خانۂ ندوه کا سب سے زیاده عجیب الخلقت جانور ہے - شاید هي دنیا کي کسي مجلس میں جو ایک قومي مجلس کے نام سے مشہور هو' ایسي صریح خود مختاري اور شخصي استبداد و حکومة مطلقه سے کام لیا گیا هوگا جیسا که اس خانه ساز مجلس کے وضع کرنے میں لیا گیا - وه قطعاً عجیب الخواص ہے - کیونکه جہل و فساد' دونوں کا مجموعه ہے - ایک طرف تو اسکو دیکھکر اُن احمقوں کي بے وقوفي پر هنسي آتي ہے جو ایک عظیم الشان مجلس کو چلانے اور قائم رکھنے کے وهم میں گرفتار تھے مگر انھیں اتني بھي خبر نه تھي که دنیا بھر میں مجلسوں اور جماعتي کاموں کے عام اصول کیا هیں ؟ دوسري طرف انکے اس اِفساد و شر عظیم پر متاسف هونا پڑتا ہے که کس طرح قوم کي غفلت سے فائده اٹھا کر انھوں نے ندوه کے جسم سے یکسر روح حیات و عمل کھینچ لي اور پھر اسکي بیجان لاش پر گدوں کي طرح گرکر پنجے مارنے لگے !

اس " جلسۂ خاص " کو ایک طرف تو اسقدر وسیع اختیارات دیدیے گئے که ندوه کي هستي یکسر اسکے قبضه میں چلي گئي - یعني قانون اساسي اور تمام قواعد و ضوابط متعلق ندوه کی تبدیل و ترمیم بلکه یکقلم منسوخ کردینے کا اختیار بھي اسي کو دیدیا گیا (دیکھو دفعه ۳۵ دستور العمل حال) دوسري طرف اسکے انعقاد کو تمام مجلسي قواعد و شرائط کي پابندي سے بالکل آزاد کردیا تاکه اسکے مطلق العنانه کاموں میں کسي طرح کي رکاوٹ پیدا نهوسکے !

چنانچه دستور العمل حال کی دفعه ۲۹ میں ہے :

" جلسۂ خاص کیلیے کوئي وقت اور کوئي زمانه معین نہیں ہے - حسب تحریک ارکان مجلس انتظامي' یا ناظم' یا نائب ناظم' جب ضرورت پیش آے' منعقد هوسکتا ہے "

اصول اور حق جماعت کو شاید هي دنیا میں اسطرح کسی نے غارت کیا هوگا ! ایک عظیم الشان قومي انجمن کے انتظام کیلیے ایک مجلس مقرر کی جاتی ہے جسکے اختیارات کا یه عالم

مفــــاســـد و فتـــن

یہ تصویر کا روشن رخ تھا - اب اسکے تاریک رخ پر نظر ڈالیے - یہاں تک تو ان کاموں کی تفصیل بیان کی گئی جو ندوہ کی تکمیل کیلیے انجام پاے' مگر اب ان مفاسد کی طرف متوجہ ہونا چاہیے جو ندوہ کی تخریب و ہلاکت کیلیے مختلف اسباب سے پیدا ہوے اور جنکی اصلاح کیلیے مولانا شبلی نے اپنی پوری قوت صرف نہ کی - وہ خود بھی دبتے رہے اور باہر کے ان لوگوں کو بھی دباتے رہے جنکو اصلاح کا خیال پیدا ہوتا تھا - انکے سامنے فساد و فتن کا شجرۂ خبیثہ نشو و نما پا رہا تھا اور آنے والے وقت کی پیشین گوئی کررہا تھا - انکا فرض تھا کہ یا تو اسکا پورا استیصال کرتے اور اگر اشتعال فتنہ و طغیان کے خوف اور اپنے کاموں میں تنہا ہونے کی وجہ سے ایسا نہیں کرسکتے تھے' تو کم ازکم قوم کو اس سے مطلع کردیتے تاکہ انکی ذمہ داری باقی نہ رہتی - مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا - وہ ہمیشہ اس کام کیلیے قوم کا نہایت قیمتی انیٹ چونا فراہم کرتے رہے' جسکی نسبت انہیں علم تھا کہ اسکی بنیاد ہی یکسر کھوکھلی ہے !

علاوہ ان اصولی مفاسد کے جو ندوہ کو اسکی حقیقی روح ہی سے خالی کردینے والے ہیں' اور بھی متفرق واقعات ایسے پیش آتے رہے جو دیانت و صداقت اور اصول و قواعد کے بالکل خلاف تھے - جلسۂ انتظامیہ کی مجارتی انکو پسند کرتی اور مولانا شبلی مخالفت کرکے پھر اپنی کمزوری سے خاموش رہجاتے - مثلاً کرنیل عبد المجید صاحب پٹیالوی کا مولوی غلام محمد شملوی سے اپنے اغراض شخصیہ کیلیے گورنمنٹ کی پرستش و بندگی کا سالہا سال وعظ کرانا اور اسکی تنخواہ ندوہ کے خزانے سے دلانا جسکی پوری تفصیل آگے آئیگی' اور جو اس داستان کی ایک بڑی ہی دلچسپ فصل ہے - یا دار العلوم کی عمارت پر دار الاقامۃ کا روپیہ صرف کردینا اور کوئی صحیح جواب اسکے متعلق نہ دینا - یہ سچ ہے کہ مولانا شبلی نے ندوہ کو بالکل بربادی کے عالم میں پایا اور وہ آہستہ آہستہ درست کرنا چاہتے تھے - نیز اصلاح کا عنصر قلیل اور مادۂ افساد و شرارت کثیر و وسیع تھا - تاہم یہ مفاسد ایسے تھے جنپر کسی طرح بھی چشم پوشی جائز نہیں ہوسکتی اور جبکہ خود اسی کام کے اندر یہ سب کچھ ہو رہا تھا' جسکے وہ خود بھی ایک رکن رکین تھے' اور جسپر صرف انہیں کی وجہ سے قوم کو اعتقاد تھا تو ایسی حالت میں انکی ذمہ داری بہت بڑھجاتی ہے اور وہ معاف فرمائیں اگر میں کہوں کہ ان پر باطل کی اعانت اور فساد پر سکوت کا الزام عائد ہوتا ہے - ہاں' یہ سچ ہے کہ وہ صرف دار العلوم کے سکریٹری تھے - ان کاموں میں شریک نہ تھے اور انکو اندر ہی اندر روکنا بھی چاہتے تھے' مگر صحیح مسلم کی حدیث " من رای منکم منکراً الخ " کے آخری درجے " وان لم تستطع فبقلبه " کا یہ موقع نہ تھا' اور وہ بھی " اضعف الایمان " میں داخل ہے !

(نــــدوہ کا قانــون اســاسی)

افساد و فتن کی پہلی تخم ریزی ندوہ کی بنیادی چٹان' یعنی دستور العمل سے شروع ہوئی - جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سرے سے ندوے نے اپنا مقصد ہی کھودیا -

ندوۃ العلما کا مقصد تاسیس اس سلسلے کی ابتدائی صحبتوں میں آپ معلوم کرچکے ہیں - وہ اصلاح دینی کی ایک تحریک تھی جو علوم اسلامیہ کے درس صحیح کے ذریعہ قوم میں مرشدین و مصلحین کا ایک ایسا گروہ پیدا کرنا چاہتی تھی جسکی تعلیم و مساعی سے ارشاد و دعوت دینی کا سلسلۂ حقہ قائم ہو کہ تمام امراض ملت کا یہ ایک ہی علاج ہے -

لیکن بدبختی یہ تھی کہ یہ خیال معدودے چند اشخاص کا تھا جو ندوہ کے بانی اور روح رواں تھے - باقی زیادہ تر ہجوم ان لوگوں کا تھا جو یا تو سرے سے " اصلاح " کے مخالف و منکر شدید تھے - یا ایک بھیڑ اکٹھی ہوتی دیکھکر خود بھی شامل ہوگئے تھے مگر کچھہ نہیں جانتے تھے کہ اسکا اصلی مقصد کیا ہے ؟ کوئی سمجھا کہ شہرت و نمایش کا وسیلہ ہے - کسی نے خیال کیا کہ ارباب دستار کی مقبولیت اور مرجع خلائق بننے کا اچھا آلہ ہے - کوئی آیا کہ اپنی وعظ طرازی اور ترانہ سنجی کا اشتہار دے' اور کسی نے اسکے سفرۂ ضیافت کے طول و عرض کو ناپا اور بے اختیار ہوگیا !

پس کچھہ تو وہ لوگ جو آے بالکل نہ سمجھے' اور کچھہ وہ جو آے سمجھے ہوں یا نہ سمجھے ہوں مگر اعتقاداً " مسئلۂ اصلاح " کے سخت مخالف و منکر تھے' مثل اس گھن کے جو درخت کی جڑ میں لگ گیا ہو' ابتدا سے اسکے اندر رہے' اور جماعۃ مصلحین کی قلت و کمزوری اور زیادہ تر اسکے مرکز میں نہ رہنے کی وجہ سے متصل نشو و نما پاتے رہے - انکا مقصد ہمیشہ یہ رہا کہ ندوہ سے " اصلاح " کا عنصر نکالدیا جاے' اور جہاں تک ممکن ہو' اپنی تنگ خیالی اور تقشف و جمود کے رنگ میں اسے رنگ دیا جاے - چنانچہ اسکو عمدہ فرصتیں ملیں اور سب سے پہلے ندوہ کے قانون اساسی (کانسٹی ٹیوشن) میں متعدد اصولی تبدیلیاں کردی گئیں جسکی وجہ سے قوم کی نیابت اور جمہور کا اشتراک مفقود ہوگیا اور صرف چند آدمیوں کے ہاتھہ میں سیاہ و سفید کا اختیار آگیا -

اسکی پہلی بربادی کے بعد جب مولانا شبلی لکھنو میں آے تو انکے متعلق صرف دارالعلوم کی معتمدی کی گئی - ندوہ کی مجلس انتظامیہ کیلیے کوئی سکریٹری ہاتھہ نہ آیا جو اسکی اصلی مشین کے پرزوں کا زنگ دور کرتا - وہ تمام تر دار العلوم کی اصلاح و تکمیل میں مشغول رہے اور یہ عنصر فساد مجلس انتظامی میں اپنے اعمال مفسدہ برابر انجام دیتا رہا - وہ اگر چاہتے تو اصلاح کی قوۃ سے فساد کو شکست کامل دیسکتے تھے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا اور ہمیشہ اپنے کاموں میں موانع و افساد دیکھکر خاموش ہوتے رہے -

وہ سمجھے کہ کسی کام کے اندر رہکر آہستہ آہستہ اصلاح کرنے کا اصول اختیار کرنا چاہیے حالانکہ اسکا موقع نہ تھا -

(تفصیل اجمال)

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے :

ندوۃ العلما مسلمانان ہند کی ایک عظیم الشان دینی تحریک تھی' اور وہ ایک ایسا مرکز بننا چاہتی تھی جو انکی تمام ضروریات و معاملات مذہبی کی کفیل ہو - وہ جماعتی کاموں کے اصول پر ایک قومی مجلس تھی اور قوم ہی کے سرمایہ سے اپنے تمام کاموں کو انجام دینا چاہتی تھی - اس بنا پر ضرور تھا کہ اسکا نظام عمل بالکل اسی طرح جمہوری اور اشتراکی اصول پر ہوتا' جیسا کہ ہر قومی انجمن کا ہونا چاہیے' اور شخصی اقتدار اور معدود جماعتوں کے قبض و تسلط سے وہ ہمیشہ آزاد رہتی -

اسکی شاخیں تمام ضلعوں میں قائم کی جاتیں اور ہر صوبے سے اسکے لیے ممبر منتخب ہوتے اور جو کچھہ ہوتا' جلسۂ عام میں ہوتا -

صرف یہی نہیں کہ آجکل تمام جماعتی کاموں کا یہی اصول ہے' بلکہ در اصل شریعۃ حقۂ اسلامیہ کا اصل الاصول " شوری "

مقالات

حقیقة الصلاة

(۳)

ان الصلوة تنهي عن الفحشاء و المنكر ، و انها لكبيرة الا على الخاشعين

(۸)

حقیقت یہ ہے کہ نماز میں سب سے بڑی مہم اطمینان قلب ، و حضور نفس ، و خشوع طبیعت ، و خضوع جوارح ہے کہ انسان اپنے تمام اعضا اور تمام قوی و جذبات سے خدا کی جانب متوجہ ہو جائے ، اور جن اغراض کے لیے نماز کی تاکید کی گئی ہے ان کو نہایت مکمل طریق پر بجا لائے - حدیث میں ہے :

خمس صلوات افترضهن الله تعالي : من احسن وضوهن و صلاهن لوقتهن و اتم ركوعهن وخشوعهن كان له علي الله عهد ان يغفر له ، ومن لم يفعل فليس له على الله عهد - ان شاء غفر له ، و ان شاء عذبه (۱)

خدا نے پانچ نمازیں فرض ٹھہرائی ہیں - جس نے اچھی طرح وضو کیا وقت پر نماز پڑھی اور کامل طریق پر رکوع و خشوع کے حقوق سے ادا ہوا - تو اللہ کا وعدہ ہے کہ ضرور اس کی مغفرت ہوگی ، لیکن جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی وعدہ نہیں ، چاہے تو اللہ اس کو بخشدے اور چاہے عذاب میں ڈالے (۱)

یہی وہ نماز ہے جسے کامل طریق پر ادا نہ ہوتے دیکھکر ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ وسلم ٹوکتے رہے - اس نے تین چار مرتبہ نماز پڑھی مگر ہر مرتبہ آنحضرت (ص) نے یہی ارشاد فرمایا : قم فصل فانك لم تصل (اٹھو اور پھر نماز پڑھو ، اس لیے کہ جو نماز تم نے پڑھی ہے وہ نماز ہی نہ تھی (۲)) -

وہ نماز جو انسان میں ایک ذرہ برابر اشراق و نورانیت نہ پیدا کرسکے ، وہ خواہ کسی وقت کی نماز ہو مگر اس میں صلاۃ وسطی کا درجہ کیونکر آسکتا ہے ؟ روز مرہ جو نمازیں فرض ہیں یہی صلاۃ وسطی بھی ہیں - شرط یہ ہے کہ ہر ایک شرط کی تکمیل پر نظر ہو ، نماز کے اغراض و مقاصد ان سے حاصل ہوسکیں ، قلب میں طہارت پیدا ہو ، بطون میں نورانیت کا ظہور ہو ، روحانیت بڑھے ، نفس میں تہذیب خصائل بلند ہو ، اور انسان اس قابل ہوسکے کہ جب نماز پڑھے تو ملکوت السماوات والارض کے اسرار اس پر افشا ہوجائیں : لو كشف الغطاء لما ازددت يقينا (قدرت کے تمام پردے اگر کھل جائیں جب بھی میرا تیقن اس درجہ بلند ہے کہ اس میں کوئی اضافہ نہ ہوسکیگا)

علماے حقیقت لکھتے ہیں :

القلب هوالذي في وسط الانسان بين الروح و الجسد فكانه قيل :

" قلب وہ چیز ہے جو شرف مرتبت و شرف محل ہر حیثیت سے انسان کے وسط جسم میں واقع ہے - یہ روح اور جسم میں ٹھیک درمیان کی حالت رکھتا ہے - گویا نماز وسطی کی محافظت کا حکم دیتے ہوے یہ کہا گیا کہ صورت نماز کی محافظت کرو ، شرائط نماز کی محافظت کرو ، معانی و اغراض نماز کی محافظت کرو ، حقیقت و حکمت نماز کی محافظت کرو ، اور یہ محافظت اس طرح کرو کہ نماز میں اور نماز کے بعد ہر حالت میں قلب کو بطریق دوام و استمرار پروردگار عالم کا شہود حاصل رہے (۲)

حافظوا على صورة الصلوات بشرائطها ، حافظوا على معاني الصلوات بحقائقها بدوام شهود القلب للرب في الصلاة و بعد ها " (۱)

وسطی وہی نماز ہوگی جو فضل و شرف میں سب پر فائق ہو - ایسی نماز جو دینی و دنیوی ہر قسم کی ترقیوں کی بہترین تحریک اپنے اندر رکھتی ہو ، اس کی فضیلت میں کیا کلام ہوسکتا ہے ؟ یہی نمازیں ہیں جن کو قرآن کریم کی اصطلاح میں وسطی کا لقب دیا گیا اور انکی محافظت کی تاکید کی گئی تا کہ انسان اس طریق پر زمانہ بھر کی نعمتوں اور برکتوں کا احاطہ کرسکے ، اس کے تفوق کی سارے عالم پر حکومت ہو -

(۹)

اس تمام مذکور کا ما حصل یہ ہے :

(۱) نماز اور اجزاے نماز سے محض خشوع و خضوع و طہارت نفس مقصود ہے - یہ چیز ہی حاصل نہو تو وہ نماز بھی مشرکین قریش کی نماز جیسی ہوگی جو انسان کو دوزخ میں لے جانیوالی چیز ہے -

(۲) نماز وہی ہے جو حقیقی معنوں میں ادا کی جاے ، ایسی نماز سے انسانکی ہر مشکل آسان ہوسکتی ہے -

(۳) نماز کی حقیقت یہ ہے کہ فواحش و منکرات سے روکے اور انسان کی زندگی کو پاک اور ستھرا بناسکے ، جس نماز سے یہ خصوصیت حاصل نہ ہو وہ نماز ، نماز ہی نہیں ہے -

(۴) نماز کی مواظبت سے انسان درست ہوتا ہے ، خدا کی بارگاہ میں تقرب بڑھتا ہے اور اس درجہ بڑھتا ہے کہ دنیا کی تمام جھوٹی ہستیاں ہیچ نظر آنے لگتی ہیں !

(۵) وہ نماز جو ان اوصاف کی جامع ہو ، شریعت کی اصطلاح میں وہی نماز وسطی ہے - حدیثوں پر تدبر کرو - جب کسی نماز کا وقت نہ رہا تو یہی شکایت ہوئی کہ نماز - یہ جاتی رہی ، یعنی اب اتنی گنجایش باقی نہیں کہ تمام حسن و شرائط کے ساتھہ یہ نماز ادا کی جاتی - جس نماز میں کوئی شان فضیلت دیکھی اسی کو وسطی سمجھہ لیا کہ تعمیم صلاۃ میں تخصیص ، فضیلت صلاۃ وسطی ہی کے لیے ہے -

(۶) نماز وسطی کی ایک صفت یہ ہے کہ معتدل ہو ، اسی لیے مغرب و ظہر و عشاء وغیرہ نمازوں کو وسطی کہنے لگے تھے -

(۷) نماز وسطی کے لیے دعاے قنوت مشروط نہیں ہے ، قنوت البتہ مشروط ہے جس کے معنی خضوع کے ہیں -

---

(۱) رواہ احمد و ابو داؤد عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات الخ -

(۲) رواہ البخاري و مسلم عن ابوهريرة و قال ان رجلا دخل المسجد و رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس الخ -

(۲) نیسابوری - ج ۲ ص ۳۶۵ -

ہے کہ وہ اسکے کانسٹی ٹیوشن تک کو بدل ڈال سکتی ہے - لیکن نہ تو اسمیں عام انتخاب کو دخل ہے ' نہ اسکے ممبروں کی تعداد میں وسعت ہے ' نہ اسکے لیے قابل اطمینان ضوابط و قواعد ہیں - کوئی شرط ' کوئی مہلت ' کوئی زمانہ اسکے لیے معین نہیں - جب کبھی دو چار انتظامی ممبروں کے نام سے ایک درخواست حاصل کرلی جاسکے یا سکریٹری اپنی کسی خاص غرض سے ایسا کرنا چاہے ' فوراً چند اشخاص کی ایک مجلس منعقد کر کے ایک حکمران و فعال ما یرید کی طرح ندوہ کے تمام قوانین و ضوابط کو منسوخ کردے سکتا ہے !

پھر صرف سکریٹری ہی تک آ کر معاملہ ختم نہیں ہو جاتا - نائب سکریٹری بھی اگر چاہے تو دستور العمل نے اُسے پورا حق دیدیا ہے !

(شجرۂ فساد کا دوسرا تخم)

یہ ظاہر ہے کہ ندوۃ العلما کا مقصد صرف ایک عربی مدرسہ قائم کرنا نہ تھا : وہ ایک عظیم الشان دینی تحریک تھی جو حفظ کلمۂ اسلام کیلیے تمام علماء ملت کو متفقہ و متحدہ جد و جہد کرنے کی دعوت دیتی تھی ' اور ایک ایسا علم مذہبی مرکز بنانا چاہتی تھی جو کسی خاص گروہ کے لیے مخصوص نہو' بلکہ وہ تمام عظیم الشان تحریکیں جو کل مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہوں اسکے اندر انجام پا سکیں - یہی سبب تھا کہ اس نے ابتدا ہی سے اپنے اہم مقاصد یہ قرار دیے کہ حفظ کلمۂ توحید و خدمت اسلام کیلئے تمام علما کا اجتماع ' اور اصلاح نصاب و تعلیم قدیم -

پہلے مقصد کی بعض حلقوں سے سخت مخالفت ہوئی اور بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہوگئیں - بعض علما نے رفع نزاع باہمی اور اتحاد علما کا یہ مطلب سمجھا کہ ندوہ اسلام کے مختلف فرقوں کے عقائد کو باہم ملاکر ایک نیا معجون مرکب بنانا چاہتا ہے اور اسکا مقصود یہ ہے کہ ہر فرقہ اپنے اُن مخصوص عقائد کو ترک کردے جنہیں وہ حق سمجھتا ہے ' لیکن ندوہ نے اپنے مقصد کو زیادہ واضح کیا کہ اسکا مقصود اختلافات باہمی سے دست بردار ہونا نہیں ہے اور نہ اس طرح کا اتحاد حق پرستی اور امر بالمعروف کے ساتھہ کبھی ہوسکتا ہے - وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ جو امور تمام مختلف گروہوں اور جماعتوں کے مشترک معتقدات ہیں مثلاً حفظ بیضۂ شریعت و دفع ہجوم منکرین اسلام ' و اصلاح عموم مسلمین' و تبلیغ کلمۂ توحید و رسالت ' ان مقاصد کیلیے تمام پیروان کلمۂ شہادت متفق ہوکر اپنی قوتوں کا ایک مشترک مرکز بنائیں - جدید علوم مادیہ نے ' آریا سماج کے مشنریوں نے ' عالم مسیحی کے عالمگیر دینی حملوں اور متواتر کوششوں نے' جو نقصان اسلام کی قوت دینی و تبلیغی کو پہنچایا ہے' اسکا اثر اسلام کے ہر فرقے پر یکساں پڑتا ہے - اگر کلمۂ اسلام سب کو محبوب ہے ' تو اسکے لیے سب کو اپنی قوت صرف کرنی چاہیے -

اسی طرح بہت سے مذہبی معاملات ایسے ہیں جنکا تعلق گورنمنٹ سے ہے اور انکے لیے کسی ایک فرقے کی نہیں بلکہ عموم اہل اسلام کے طرف سے صدا بلند ہونی چاہیے - ندوہ صرف اسلیے قائم ہوا ہے کہ ان مشترک مقاصد کو انجام دے - باقی رہے ہر گروہ کے مخصوص کام ' تو انکے لیے پہلے سے مختلف انجمنیں قائم ہیں اور ہر فرقہ اپنے مخصوص اعتقادات پر پوری طرح قائم رہکر ہر طرح کے کام انجام دیسکتا ہے -

ندوہ کیلیے یہ اصول ابتدا سے بمنزلۂ ایک بنیاد اور اساس کے تھا اور اسکے قدیمی دستور العمل میں کوئی قید کسی خاص گروہ کیلیے نہ تھی لیکن بعد کو یہ عمومیت بالکل نکالدی گئی اور ایک دفعہ یہ بڑھا دی گئی کہ ندوہ کے ارکان انتظامی صرف ایک ہی گروہ سے لیے جائینگے اور اسطرح اسکا دائرہ سمت کو بالکل محدود ہوگیا -

چھوٹی چھوٹی انجمنیں جو آج ملک میں قائم ہیں ' انکے دستور العملوں میں اس سے زیادہ وسعت و عمومیت ہوگی جتنی کہ موجودہ حالت میں عظیم الشان ندوہ میں ہے !

طلبـــاء دارالعلـــوم کی اسٹرائـک

ان تاریخوں میں برابر اسٹرائک جاری رہی - ۱۲ کی شام کو جناب خان بہادر نہال الدین صاحب و جناب مسٹر مختار حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا و جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب وکیل تشریف لائے -

مگر طلبا سے چند سوالات کرنے کے بعد یہ فرما کر واپس تشریف لیگئے کہ کل بعد نماز جمعہ ہم مفصل شکایات سنینگے طلبا نے شکریہ ادا کیا ' اور بخوشی اسکو منظور کیا - حسب قرار داد دوسرے دن اصحاب مذکورۂ بالا میں سے دو صاحب اور ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب بیرسٹر تشریف لائے - خان بہادر کسی وجہ سے نہ آسکے -

طلباء نے شکریہ کے بعد اپنی شکایات زبانی ہی کہیں جنکو ان حضرات نے نہایت توجہ کے ساتھہ سنا ' اور ضروری نوٹ بھی کیے - بعد کو بطور مشورہ یہ فرمایا کہ آپ لوگ اپنی تعلیم کا سلسلہ بطور خود جاری رکھیں - بڑے درجہ کے طلبا ابتدائی درجونکو تعلیم دیں یا کوئی اور دوسری صورت اختیار کیجیے ' بہرحال مشغلہ علمی جاری رہنا چاہیے - اسکے بعد واپس تشریف لیگیے ' ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان حضرات نے کیا راے قائم کی -

۱۴ کی شام کو منشی اعجاز علی صاحب رئیس کاکوری جو ندوہ کے ممبر ہیں تشریف لائے ' اور چند طلباء سے گفتگو کرنے کے بعد واپس گئے - ہمکو معلوم ہوا ہے کہ گفتگو کا طرز جانبین سے بہت کچھہ مناظرانہ رہا - اسکی وجہ غالباً یہ ہے کہ مسلم گزٹ کی کسی اشاعت میں انہوں نے کل طلباے دارالعلوم پر دہریت کا الزام لگایا تھا ' جسکے متعلق ایڈیٹر مسلم گزٹ نے ایک نوٹ بھی لکھا کہ اس الزام سے طلباے دارالعلوم میں نہایت برہمی پھیلی ہے -

ہمکو جہانتک معلوم ہوا ہے اب تک منتظمین کیطرف سے کوئی ایسا طریقہ نہیں اختیار کیا گیا جس سے یہ جوش فرو ہو - منتظمین کا یہ طرز عمل دیکھکر سخت افسوس ہوتا ہے کہ بجاے اسکے کہ وہ اسکی اصلاح کی کوشش کریں اسکو اور زیادہ اہم بنا رہے ہیں' اب تمام کوشش اس بات پر صرف کیجا رہی ہے کہ اس اسٹرائک کو پولیٹکل ثابت کیا جائے جیسا کہ انڈین ڈیلی ٹیلی گراف سے ثابت ہوتا ہے -

اکابرین قوم کو بہت جلد اس طرف متوجہہ ہونا چاہئے ورنہ بیچارے غریب الوطن طالبعلمونکو اس ناعاقبت اندیش گروہ سے بہت کچھہ نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے ' اسوقت طلبا کی حالت بہت نازک ہے ' وہ عجیب کشمکش میں مبتلا ہیں -

ایک نامہ نگار از لکھنو

---

(۳) اسلیے حیوان میں جو ارادہ اور اختیار ہے وہ کسي کیمیاوي ترکیب عناصر کا نتیجہ نہیں ہوسکتا' کیونکہ اگر اسکا نتیجہ ہوتا تو لازم آتا کہ کیمیاوي ترکیب عناصر کا یہ اختیار ہے کہ کبھي اس نتیجہ کو ظاہر ہونے دے اور کبھي ظاہر ہونے نہ دے جو محال ہے (دیکھو شکل اول کا نتیجہ) -

(مثال شکل دوم)

(۱) زید عمرو کے مارنیکو لکڑي اٹھاتا ہے' اور پھر اسیوقت بلا کسي خارجي اثر کے اس کو رکھدیتا ہے اور عمرو کا مارنا ترک کردیتا ہے -

(۲) زید کا لکڑي اٹھانا عمرو کے مارنے کے لیے اور پھر اسیوقت اس کا رکھدینا ترک ارادہ سے' یہ دو متضاد افعال زید کے اختیار سے ہیں -

(۳) اسلیے زید کے ہر دو متضاد افعال عناصر کي کسي ترکیب کیمیاوي کا اثر نہیں ہیں' کیونکہ اگر اس ترکیب کا یہ اثر ہوتے تو لازم آتا کہ اس ترکیب کو اس امر کا اختیار ہے کہ کبھي اپنے اثر کو ظاہر ہونے دے' اور کبھي ظاہر ہونے نہ دے (دیکھو شکل دوم کا نتیجہ) -

(شکل سوم)

(۱) حیوان میں بعض افعال جیسے دوست دشمن کو تمیز کرنا - اشیاء کي شناخت' خیال وغیرہ یعني تعقل موجود ہے -

(۲) عناصر کي کسي ترکیب کیمیاوي کا اصول ابتک اسبات پر قائم نہیں ہوا کہ یہ تعقل عناصر کي کسي ترکیب کیمیاوي کا اثر ہے -

(۳) اسلیے لازمي طور پر حیوان میں کوئي ایسي شے موجود ہے جو ان نتائج یعني تعقل کا باعث ہے' اور جو کچھہ وہ شے ہو وهي روح ہے -

(مثال شکل سوم)

(۱) حیوان کي آنکھہ کے سامنے شعاع میں جو چیزیں ہوں ان کے عکس کا طبقات چشم پر منقش ہونا عناصر کي کیمیاوي ترکیب اور ترتیب طبقات کا اثر ہے -

(۲) لیکن ان اشیاء کي شناخت' دوست دشمن میں تمیز' ان اشیاء کا بھلا یا برا لگنا' وغیرہ وغیرہ' عناصر کي ترکیب کیمیاوي کا کوئي اصول اسپر دال نہیں ہے -

(۳) اسلیے لازمي طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ حیوان میں کوئي اور شے بھي موجود ہے جو ان نتائج کا باعث ہے' اور جو کچھہ وہ شے ہو وهي روح ہے -

(شکل چہارم)

(۱) فطرت انساني کسي چیز کي موجودگي ثابت کرسکتي ہے -

(۲) لیکن کسي شے کي ماہیت کا جاننا خواہ وہ چیز کیسي هي علم ہو' انساني فطرت سے خارج ہے -

(۳) اسلیے فطرت انساني حیوان میں روح کي موجودگي ثابت کرسکتي ہے لیکن روح کي ماہیت کا جاننا فطرت انساني کے اختیار سے خارج ہے -

(شکل پنجم)

(۱) حیوان میں همکو روح کا وجود ثابت ہوا ہے (دیکھو شکل سوم کا نتیجہ) -

(۲) لیکن کسي اور وجود کا ثبوت نہیں ہوا جسکے ساتھہ روح اسطرح وابستہ ہو کہ اگر وہ نہو تو روح بھي نہو -

(۳) اسلیے روح جوہر قائم بالذات ہے -

(شکل ششم)

(۱) همارا تجربہ اور مشاهدہ ہے کہ کوئي جوہر قائم بالذات کبھي فنا نہیں ہوتا -

(۲) روح جوہر قائم بالذات ہے (دیکھو شکل پنجم کا نتیجہ)

(۳) روح فنا نہیں ہوگي -

جسقدر اقسام مادہ کے همکو معلوم ہیں' روح ان اقسام مادہ سے نہیں ہے' لیکن اگر روح کسي ایسے قسم مادہ سے ہو جو همکو معلوم نہیں ہے تو اسکا مادي ہونا اسلام کے کسي مسئلہ کي صداقت پر حرف نہیں لا سکتا -

حدوث مادہ کے ثبوت میں

(شکل اول)

(۱) مادے کے لیے صورت کا ہونا لازمي امر ہے - یعني - مادے کا بدون صورت پایا جانا محال ہے -

(۲) مادے کي تغیر حالت سے پہلي صورت معدوم ہو جاتي ہے' اور دوسري صورت پیدا ہوجاتي ہے -

(۳) اسلیے صورت حادث ہے یعني نو پیدا شدہ ہے -

(شکل دوم)

(۱) صورت حادث ہے (دیکھو شکل اول کا نتیجہ)

(۲) مادے کے لیے صورت کا ہونا لازمي امر ہے -

(۳) اسلیے وہ بھي حادث ہے -

(شکل سوم)

(۱) فرض کرو کہ مادہ قدیم ہے -

(۲) مادے کا بدون صورت کسي حالت میں پایا جانا محال ہے -

(۳) اسلیے صورت بھي قدیم ہے - لیکن یہ محال ہے کیونکہ صورت کا حادث ہونا بہ تغیر حالت مادہ کے بداہۃً ظاہر ہے - اسلیے صورت ایک هی حال میں حادث بھي ہے اور قدیم بھي ہے پس یہ فرض کہ مادہ قدیم ہے' غلط ہے -

صانع عالم کا ثبوت

شکل اول

(۱) مادے میں حرکت اور قوت طبیعي امور ہیں لیکن ارادہ نہیں ہے -

(۲) مادے میں غیر محدود تغیرات مرتب اور منتظم اشکال میں ظاہر ہوتے ہیں - اتفاقیہ نہیں ہیں کیونکہ وہ تغیرات پر خاص معلولوں کے لیے بطور علت کے ہوتے ہیں - و هلم جرا -

(۳) اسلیے ان مرتب اور منتظم تغیرات کي علت مادہ کي حرکت اور قوت نہیں ہوسکتي بلکہ کوئي اور موثر صاحب ارادہ ہے جو ان مرتب اور منتظم تغیرات کا باعث یا علت ہے اور وهي صانع عالم ہے -

(شکل دوم)

(۱) جو چیز مرتب اور مستمر النظام ہے' اور اس ترتیب اور نظام سے ارادہ کیے ہوے نتائج پیدا ہوتے ہیں' وہ کسي صاحب ارادہ کي پیدا کي ہوئي چیز ہے -

(۲) عالم مرتب اور مستمر النظام ہے' اور اس ترتیب اور نظام سے جو اس میں ہے' ارادہ کیے ہوے نتائج پیدا ہوتے ہیں -

(۳) اسلیے عالم کسي صاحب ارادہ کا پیدا کیا ہوا ہے -

(شکل سوم)

(۱) ارادہ صفت ذي حیات ہے -

(۲) عالم کسي صاحب ارادہ کا پیدا کیا ہوا ہے (دیکھو شکل دوم کا نتیجہ)

(۳) اسلیے عالم کا پیدا کرنے والا ذي حیات ہے - مردہ نہیں ہے -

(شکل چہارم)

(۱) عالم کا پیدا کرنیوالا ذي حیات اور صاحب ارادہ ہے - (دیکھو شکل دوم و سوم کے نتائج)

(۲) مادہ ذي حیات نہیں ہے اور نہ صاحب ارادہ -

(۳) اسلیے مادہ عالم کا پیدا کرنے والا نہیں ہے -

مذاکرۂ علمیہ

(۸) نماز وسطی کے لیے تمام نمازوں کے وسط میں ہونا ضروري نہیں' اور نہ یہ ضروري ہے کہ اوقات خمسہ کے علاوہ یہ کوئي مستقل و جدا گانہ نماز ہو۔

(۹) نماز وسطی کي محافظت لازم ہے' نہ اسلیے کہ ایک رسم ضروري ہو' بلکہ اس لیے کہ ان میں نماز کي مواظبت سے وہ خصوصیت پیدا ہو کہ سارے جہان کو چھالے اور ہر جگہہ اسیکي حکومت ہو:

و نرید ان نمن علی الـذین استضعفـوا في الارض و نجعلهـم ایمـۃ و نجعلـهـم الوارثیـن' و نمکن لهـم في الارض و نری فرعون و هامان و جنودهما منهم ما کانوا یحـذرون (۲۸ : ۵)	جو لوگ ملک میں کمزور ہو گئے ہم چاہتے هیں کہ انپر احسان کریں' ان کو سردار بنالیں' انہیں سلطنت کا وارث ٹھہرائیں' ملک میں انکا قدم جمائیں' اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر کو دکھا دیں کہ جس بات کا انہیں خطرہ تھا وہ انہیں کمزوروں کے ھاتھہ سے انکے آگے آگئي۔

(البقیة تتلی)

دسترکت و سیشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزي]

مسٹر بي - [illegible] متر - آئي - سي - ایس دسترکت و سیشن جج ہوگلي و ہوڑہ

میرے لڑکے نے مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدي هیں' وہ تشفي بخش هیں - میںنے بھي ایک عینک بنوائي ہے جو اعلی درجے کي تیار ہوئي ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ہماري ہمت افزائي کا مستحق ہے "

کون نہیں چاھتا کہ میري بینائي مرنے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاھتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ قلق و تجربہ کار ڈاکٹرونکي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتھر کي عینک بذریعہ وي - پي - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھي اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجائیگي -

نکل کي کماني مع اصلي پتھر کي عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - اصلي رولڈگولڈ کي کماني یعنے سونے کا پترا چڑھا ہوا مع پتھر کي عینک کے ۶ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ ۶ آنہ -

منیجـــر

الهـــلال کي ایجنسي

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتي' اور مرہٹي ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

حیات و موت کی تعریف

از جناب مرزا عطا محمد صاحب رئیس امرتسر -

عناصر کي ترکیب کیمیاوي سے کسي جسم میں جو استعداد نشو و نما کي اندر سے باہر کي طرف بذریعہ اخذ یا انجذاب بیروني عناصر کے پیدا ہوتي ہے' وہ اس جسم کے لیے حیات ہے' اور جب وہ استعداد کسي اندروني یا خارجي اثر سے معدوم یا فنا ہوجاتي ہے تو وہ اس جسم کے لیے موت ہے -

میرے خیال میں حیات و موت کي یہ تعریف جامع و مانع ہے -

(روح کي تعریف)

حیات حیواني میں ' جو قوت صاحب تعقل و ارادہ ہے' اور ارکان و اعضاء جسم حیواني و حواس کے استعمال پر بموجب انکي سلطنت کے قادر ہے' وہ روح ہے -

روح' عناصر کی ترکیب کیمیاوي کا اثر نہیں ہے - یہ ذیل کي چند منطقي شکلوں سے ثابت ہے :

(شکل اول)

(۱) جو اثر عناصر کي ترکیب کیمیاوي سے پیدا ہوتا ہے وہ اس وجود کے لیے امر طبیعي ہوتا ہے -

(۲) جب تک وہ ترکیب ، عناصر اس وجود میں باقي رہتي ہے وہي اثر پیدا ہوتا رہتا ہے' اور اسکا نہ پیدا ہوتے رہنا محال ہے -

(۳) اسلیے اس وجود کے اختیار میں یہ امر نہیں ہے کہ جب تک وہ ترکیب کیمیاوي اس وجود میں باقي رہے' کبھي اس اثر کو ظاہر ہونے دے اور کبھي ظاہر نہ ہونے دے -

(مثال شکل اول)

(۱) مقناطیس میں ترکیب کیمیاوي عناصر سے جذب آہن کا اثر پیدا ہوا ہے - یہ اثر مقناطیس کا طبیعي امر ہے -

(۲) جب تک مقناطیس میں یہ ترکیب کیمیاوي عناصر کي باقي رہیگي' یہ اثر جذب آہن کا پیدا ہوتا رہیگا' اور اس اثر کا نہ پیدا ہوتے رہنا محال ہے -

(۳) اسلیے مقناطیس کے وجود کے اختیار میں یہ امر نہیں ہے کہ جب تک عناصر کي ترکیب کیمیاوي اس میں باقي رہے' وہ اس اثر جذب آہن کو کبھي ظاہر ہونے دے اور کبھي ظاہر نہ ہونے دے -

(شکل دوم)

(۱) حیوان میں ارادہ و اختیار ہے کہ جس کام کو چاہے کرے چاہے نہ کرے -

(۲) کیمیاوي ترکیب عناصر سے جو اثر پیدا ہوتا ہے' اس کے اختیار میں نہیں ہوتا کہ کبھي اس اثر کو ظاہر ہونے دے اور کبھي ظاہر ہونے نہ دے (دیکھو شکل اول کا نتیجہ) -

ساتهه تیرهویں صدي هجري کے اوائل میں شروع هوئي اور اهسته اهسته افریقه کے تمام اسلامي حصص میں پهیلتي رهي یه تحریک ایک ایسے ملک میں شروع هوئي تهي جو دنیا کے متمدن و معروف حصوں سے بالکل الگ تهلگ هے اور نئے تمدن کے اثرات وهاں تک پہنچنے میں همیشه ناکام رهے هیں -

اسلیے قدرتي طور پر اسے خاموشي و سکون کی قیمتی مهلت متصل ملتی رهی' اور اعلان و هنگامه سے جو مقابلے هر تحریک کو پیش آجاتے هیں' اور جنکی وجه سے آنکي قوتیں جماعت کے پیدا کرنے کی جگه اسکے حفظ و دفاع میں صرف هونے لگتی هیں ' اس سے وہ بالکل محفوظ رهی -

نه تو وهاں اخبارات تهے جو اسکا تذکرہ کرتے ' نه اس قسم کا ملک تها جو خارجی سیاحوں کا جولانگاہ هوتا - دولت عثمانیه کے انحطاط اور اسکے مرکزوں کے اختلال کا دور تها - مصر میں خدیوي خاندان کی بنا پڑچکي تهی مکة معظمه میں ترکوں کے خلاف منشور اصلاح کی بنا پر بغاوت هو چکی تهی - ایران و ترکی کا سرحدي مسئله جنگ تک پہنچ گیا تها - سلطان محمود مصلح کي اصلاح اور ینکچریوں کے فتنه نے قسطنطنیه کو بالکل اپنے اندر مشغول کر رکها تها اور روس کی پیش قدمی روز بروز جنگ کا پیام دے رهی تهی - ان تمام اسباب کی وجه سے سنوسی تحریک کو پهیلنے اور ترقی کرنے کی پوري مهلت ملگئی ' اور اسکے لیے خاموشی اور سکون کے ایسے اسباب مهیا هوگئے که بغیر بیرونی دنیا کے خبردار هوے وہ پوري قوة کے ساتهه اپنا کام کرتی رهی -

دولة عثمانیه کا وجود جهاں گذشته چهه صدیوں میں اسلام کي پولیٹکل قوت کا محافظ رها هے' وهاں بهت سي ایسي تحریکوں کیلیے مهلک و قاتل بهي هوا هے جنکے اندر مسلمانوں کے اصلاح حال اور عروج بعد از زوال کیلیے بهت سي قیمتي قوتیں مخفی تهیں ' اور جنهیں اگر دولة عثمانیه اپنے سیاسي خطروں سے گهبرا کر هلاک نه کرڈالتي تو وہ اصلاح دیني و تجدید سیاست اسلامي کي عظیم الشان جماعتیں پیدا کردیتیں -

لیکن سنوسي دعوة خوش قسمتي سے افریقه کے غیر معروف حصص میں قائم هوئی اور ایسے زمانے میں پهیلی جو دولة علیه کے مرکزي اختلال و اغتشاش کا وقت تها - اسلیے اولیاء حکومت کو اسپر متوجه هونے کي مهلت نه ملي اور سرزمین افریقه کے قدرتي خصائص نے اسکے مرکز کو همیشه دنیا کي مهلک نظروں سے چهپاے رکها - یہاں تک که اسکا اثر افریقه اور صحرا کے مخفي ریگزاروں سے نکلکر مصر و حجاز اور شام تک پهنچ گیا !

(سنوسی اول)

الجزائر کے اطراف میں ایک چهوٹا سا صحرائي قریه " بادیه مستغانم " هے جس میں عرب و اندلس کے مهاجرین اولین کے چند خاندان کئی صدیوں سے آباد هیں - اسي قریه کے ایک فاطمی النسب خاندان میں ایک لڑکا پیدا هوا ' جس کا باپ اپنے شدید مذهبی اعمال کي وجه سے مشهور اور حسنی النسل سید تها - یه واقعه سنه ۱۲۰۴ هجري کا هے -

بچپن هی سے اس لڑکے کے عادات و اطوار غیر معمولی تهے ' اور وہ اپنے خاندان اور قوم کي موجودہ حالت پر غیر قانع نظر آتا تها - وہ جب سن تمیز کو پہنچا تو تحصیل علوم دینیه کے شوق میں ترک وطن پر آمادہ هوا اور سب سے پہلے مراکش کے دار الحکومت شہر " فاس " میں آیا جو اب بهی افریقه میں علوم عربیه کا ایک بهت بڑا مرکز اور اپني قدیمي یونیورسٹي " جامع ابن خلدون " کي وجه سے مشهور و ممتاز هے -

یہاں وہ عرصے تک مقیم رها اور تحصیل علوم کے ساتهه علوم فقر و سلوک و مجاهدات صوفیه کي طرف بهي متوجه هوکر طریقۂ " درقاویه " میں داخل هوگیا جو مثل دیگر طرق تصوف مشهورہ کے ایک غیر معروف طریقه هے اور زیادہ تر بلاد مغرب و مراکش میں رائج هے -

شاذلي طریقه کے ایک صاحب طریقت بزرگ شیخ درقاوي گذرے هیں جو گیارهویں صدي کے اوائل میں افریقه گئے اور اپنے طریقه کے ارشاد و دعوة میں مشغول هوگئے - جس طرح هندوستان میں حضرة شیخ احمد سرهندي (رح) نے طریق سلوک تصوف کو ظواهر شرع کے تحفظ کے ساتهه رائج کیا اور متصوفین مبتدعین کي تمام بدعات و خرافات کي اصلاح کي' چنانچه طریقۂ نقشبندیۂ مجددیه تمام طرق معروفه میں محفوظ و مصئون ترین طریقه هے ' اسي طرح معلوم هوتا هے که شیخ درقاوي نے بهی اصلاح و تجدید کے بهت سے مراحل طے کیے تهے اور اپنے طریقه کي بڑي خصوصیت اعمال شرعیه و سنت نبوي و آثار سلف صالح کی پیروي قرار دي تهي -

جربوب میں جماعة سنوسیه کي مرکزي خانقاہ اور قلعه
خود حضرة شیخ سنوسي کا بهي قیام یہیں رهتا هے

یه نوجوان حسني سید مراکش میں اخذ علوم کے ساتهه اس طریقه کے ذکر و فکر سے بهي مستفید هوتا رها ' اور اسکے بعد مکة معظمه کا قصد کیا تا که علماے حجاز کي خدمت میں علوم دینیه کي تکمیل کرے -

مکة معظمه میں وہ ایک نهایت متقي اور صاحب ورع و صلاح صوفي سے ملا جنکا نام شیخ احمد بن ادریس الفاسي تها اور جو اس وقت اپنے کمالات باطني اور طریق سلوک کي فضیلت کے لحاظ سے تمام حجاز و یمن میں یکساں شهرت رکهتے تهے - وہ اس نوجوان مغربي کو دیکهتے هي گرویدہ هوگئے اور اسکے شوق علم و ورع و زهد کا ان پر کچهه ایسا اثر پڑا که بڑے بڑے مجمعوں میں اسکی فضیلت کا ایک معمولي شخص کي طرح اعتراف کرنے لگے !

کارزار طرابلس

غــزوۂ طــرابلس اور اســکا مستقبــل

افریقۃ کا "سر مخفي"

براعظم افــریقۃ میں اسلام کی بقیۃ امیدیں

شیخ سنوسي اور طریقۂ سنوسیہ

گذشتہ اشاعت سے ما قبل اشاعت میں " چند قطرات اشک " کے عنوان سے غزوۂ طرابلس کي ختم شدہ داستان پھر از سرنو چھیڑي گئي تھي کہ ایک ختم شدہ اقبال کے ماتم گــذاروں کے لیے گذري ہوئی داستــانوں کي یاد ' اور آیندہ کي حسرت کے سوا اب اور کم هي کیــا باقــي رهگیا ہے ؟

اــے جنوں باز بتاراج گریباں برخیز !

اس مضمون میں جنـگ طرابلس کي بعض خصوصیات پر توجہ دلائي تھي جو عرصے سے اعداء اسلام اور فرزندان اسلام کے باهمي جنـگ وقتال میں ناپید هوگئي هیں اور لکھا تھا کہ اسلام نے اپنا نظام اجتماعي و ملکي اس اصول پر رکھا ہے کہ حفظ ملت و وطن کی امانت مقدس حکومتوں کي تنخواہ دار فوجوں کي جگہ تمام افراد ملت کے سپرد کي ہے اور اسي کا نام جہاد دیني ہے - جنـگ طرابلس کیلیے کچھہ ایسے اسباب جمع هوگئے کہ دولۃ علیہ کي جگہ بادیہ نشین عربوں کو میدان کارزار میں آنا پڑا اور اس طرح جنـگ طرابلس ایک غزوۂ دیني بنکر اُن تمام گرانقدر اور مقدس جذبات و حسیات کے ظہور کا باعث هوگئي جنسے سرزمین اسلام عرصے سے محروم تھي -

* * *

لیکن بالآخر اس کا نتیجہ کیا نکلا ؟ وہ فرزندان اسلام جنھوں نے باوجود بیچارگي و بے ساماني کے اس طرح حفظ اسلام کیلیے اپني جانوں کو وقف کیا کہ اٹلي کي نوایجاد اور انسان پاش توپوں کے آگے اپنے سینوں کو ڈھال بنایا ' اور اسکي ڈهائي لاکھہ سے زیادہ متمدن اور باسامان فوجوں کو اپني زنـگ آلود تلواریں اور پراني قسم کي فرسودہ بندوقیں لیکر اس طرح روک دیا کہ اٹلي کیلیے آگ میں کودنا اور سمندر کي موجوں میں غرق هوجانا آسان تھا ' پر ان بادیہ نشین فقرا کي سرزمین میں ایک قدم بڑھنا محال هوگیا تھا ' کیا بالآخر اپنے مقدس فرض کے پورا کرنے سے اُکتا گئے اور انھوں نے دشمنان ملت اور اعداء الہي کے آگے سر جھکا دیا ؟

کیا مقدس جذبات ملي اور خصائص عصبیۂ اسلامیۃ کے ایسے روشن و منور جذبات جنکي نظیر پچھلي کئي صدیوں میں نہیں ملسکتي ' بالآخر ناکامي و نامرادي ' اور اطاعت و تذلل کي تاریکي میں همیشہ کیلیے گم هوگئے اور اب انکا سراغ کبھي نہیں ملے گا ؟

* * *

جنـگ بلقان کي مشغولیت نے همیں ان سوالات پر غور نہیں کرنے دیا مگر اب غور کرنا چاهیے - اسي لیے کارزار طرابلس کا عنوان اب مکرر شروع کیا گیا ہے - سب سے پہلے هم نے شیخ سلیمان البارونی کي مراسلات کا ترجمہ شائع کیا جو انھوں نے مسٹر دورے محمد کے نام بھیجي تھیں - یہ ایک سب سے زیادہ مفصــل بیان تھا جو آخري حالات کے متعلق شــائع ہوا لیکن عزیز بــک مصري کے بیانات اسکے مخالف هیں ' اور فرهاد بــک نے جو تحریریں بعض عثمانی جرائد میں روانہ کي هیں اور جن میں شیخ سنوسي اور انکي جماعت کے تمام حالات بالتفصیل درج کیے هیں ' انسے کچھہ دوسرے هي قسم کے حالات معلوم هوتے هیں -

هم نے ان بیانات پر اکتفا نہ کرکے خود درنہ کے بعض ذرائع موثقہ سے صحیح حالات کا علم حاصل کرنا چاها ہے اور همیں امید ہے کہ ایک دو هفتہ کے اندر هم ان حالات کے متعلق بعض مستند مراسلات شائع کرسکیں گے -

* * *

اندرون طرابلس کا ایک نخلستان جسکي زمین خون شہادت سے ابتک تر ہے !

لیکن آج چاهتے هیں کہ اس سلسلے میں پہلے شیخ سنوسي اور انکي جماعت کے حالات شائع کریں جنکے علم کے بغیر اندرون طرابلس کي موجودہ حالت اور غزوۂ طرابلس کي اصلي حیثیت منکشف نہیں هوسکتي - شیخ اور انکي جماعت کے حالات بھي همیشہ مثل ایک سر مخفي کے رہے هیں اور طرح طرح کي غلط روایتیں انکے متعلق شائع هوگئي هیں - یورپ کے نامہ نگاروں نے انہیں " افریقــہ کے ســر مخفي " کے لقب سے یاد کیا ہے اور هندوستان میں بہت سے لوگ سمجھتے هیں کہ وہ کوئي پر اسرار طلسم هیں جنھیں آگ اور پاني سے کوئي نقصان نہیں پہنچ سکتا - حالانکہ نہ تو وہ کوئي سر مخفي ہے اور نہ زمانۂ قدیم کي روایات کا کوئي طلسم - بلکہ اسلام کے سچے پیروں کا ایک محفوظ گروہ جس نے بہت سي بدعات و زوائد سے اپنے تئیں الگ رکھا ہے اور زمانے کے تغیرات انکي طبیعۃ عربیہ و اسلامیہ کے خواص میں وہ تبدیلیاں پیدا نہیں کرسکے هیں جنکي وجہ سے اسلام کي قوۃ کا عظیم الشان طلسم ٹوٹ کر اپنے عجائب و خوارق سے محروم هوگیا ہے !

(آغاز دعوۃ سنوسي)

" سنوسیہ " في الحقیقت اصلاح اسلامي اور ارشاد و هدایت دیني کي ایک افریقي تحریک ہے جو صوفیانہ طریق بیعت کے

ان چیزوں کو یورپ کی موجودہ ترقیات کے اصول پر کسقدر کتنی ہی ترقی دی جاتی مگر یہ براہ راست سیاست حمیدیہ کے لیے مضر نہ تھیں -

" خستہ خانہ " ترکی میں شفا خانے کو کہتے ہیں - یہ گویا قدیم ترکیب " بیمارستان " کا لفظی ترجمہ ہے جسے عربوں نے " مارستان " کہنا شروع کردیا تھا - سلطان عبد الحمید نے ایک شاہی خستہ خانہ قائم کیا ' اور ایسے وسیع پیمانے پر کہ آج یورپ کی بڑے بڑے دار الحکومتوں میں بھی شاید اُس درجہ کا کوئی ہاسپٹل تازہ ترین ترقیات طبی و تیمارداری کے ساتھ نہوگا - اسکی سالانہ رپورٹیں با تصویر نکلتی تھیں - میرے پاس کئی رپورٹیں ہیں اور ترقیات عصریہ کا ایک عجائب خانہ نظر آتی ہیں !

یہی حال " مکتب حربیہ " یعنی فوجی تعلیم کے کالج کا ہے - اس کو سب سے پہلے سلطان عبد المجید نے قائم کیا تھا ' مگر سلطان عبد الحمید کے زمانے میں وہ انتہائی ترقی تک پہنچ گیا -

یہ موجودہ زمانے میں عسکری تعلیم کی ایک بہترین درسگاہ ہے جسمیں آجکل کا تعلیم یافتہ ترک سپاہی نشو نما پاتا ہے اور اول سے لیکر انتہائی مدارج تک کی تعلیم حاصل کرتا ہے - وہ ایک وسیع قطعۂ زمین پر قائم ہے جس کے اندر متعدد بورڈنگ ہؤس مختلف درجوں اور قسموں کے بنائے گئے ہیں اور انکا ہر کمرہ صفائی و نفاست اور نظم و باقاعدگی کا بہترین نمونہ ہے - ایک ایک بورڈنگ میں بہ یک وقت آٹھ آٹھ سو طالب علم رہسکتے ہیں اور ہر بورڈنگ کی ضروریات و نگرانی کیلیے الگ الگ انتظامی دفاتر قائم ہیں - تمام عمارتوں میں موجودہ زمانے کی آخری علمی ایجادات کو استعمال کیا گیا ہے اور ہر عمارت اپنے وسعت اور خوبصورتی کے لحاظ سے شاہی محلات کا مقابلہ کرتی ہے - گھوڑوں کے لیے بڑے بڑے اصطبل ہیں اور انکی صفائی کا ایسا عمدہ انتظام ہے کہ دنیا کے مشہور صحافی مسٹر اسٹیڈ نے انہیں دیکھکر کہا تھا کہ انگلستان کے قصر بکنگھم کا اصطبل بھی اسدرجہ صاف و نظیف نہیں ہے !

درس و تعلیم کی متعدد عمارتیں ہیں اور نصاب تعلیم اور طریق تعلیم میں زیادہ تر جرمنی کا اسکول موثر ہے - موجودہ ترکی کے بہترین تعلیم یافتہ فوجی اسی کے تربیت یافتہ ہیں - تعلیم ابتدا سے ہوتی ہے اور تمام مصارف کالج کے ذمے ہوتے ہیں - اُسکے تمام پروفیسر ترک ہیں -

انقلاب دستور کے بعد اسکی حالت میں اور ترقیات بھی ہوئی ہیں - گذشتہ عثمانی ڈاک سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی شاخیں تمام بلاد عثمانیہ میں کھل رہی ہیں - داخلہ کی شرطیں پہلے کسی قدر سخت تھیں مگر اب عام کردی گئی ہیں - جسقدر وظائف طلبا کو یہ درسگاہ دیتی ہے ' شاید ہی کسی دوسرے کالج میں ملتے ہوں - یہاں کے طلبا کا تمام ملک میں احترام کیا جاتا ہے -

کالج کی وردی نہایت خوشنما اور قیمتی ہوتی ہے - کوٹ کے کالر پر کالج کا نام سنہری کلابتوں سے لکھا ہوتا ہے - جب لڑکے شہر کی کسی سڑک سے گزرتے ہیں تو تمام راہگیر محبت و احترام سے انکے لیے راستہ چھوڑ دیتے ہیں اور دکاندار سلام کرتے ہیں !

یورپ کے بڑے بڑے سیاحوں نے اسے دیکھا اور اسکی عظمت کا اعتراف کیا - حال میں اسکی ایک سہ سالہ رپورٹ شائع ہوئی ہے - اسمیں ناموران عالم کی رائیں ترجمہ کرکے درج کی ہیں جو سو صفحہ سے زیادہ میں آئی ہیں !

اس وقت ہندوستان کے بھی دو طالب علم اس درسگاہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں !

مرحوم حقی بک

مشہور عثمانی اہل قلم ' حقی بک ' جنکے انتقال کی خبر تار برقیوں میں آئی تھی ' گذشتہ عثمانی ڈاک میں انکے تفصیلی حالات آگئے ہیں - تمام معاصرین آستانہ نے اس حادثہ کو " حادثۂ ملت " اور " ضائعۂ ملی " سے تعبیر کیا ہے :

انا للہ و انا الیہ راجعون !

" بابان زادہ حقی بک " جدید سیاسی نگاران عثمانیہ اور نشأۂ حدیثۂ آستانہ کے اعلی ترین مجمع صحافت کا ایک ممتاز رکن تھا - انقلاب دستوری کے بعد مشہور روزانہ اخبار " الفلم " میں اسکی نشریات سیاسیہ نے ہاچل مچا دی تھی - بڑے بڑے ارکان انقلاب معترف ہیں کہ اگر حقی بک کا حقائق نگار قلم مساعد نہوتا ' تو عثمانی دستور کو عام افکار ملت میں اس درجہ مقبولیت حاصل نہوتی !

اسکے بعد " طنین " کی ریاست تحریر اسے حاصل ہوئی اور تمام اولیاء حکومت اسکے قلم کی جنبش سے ہراساں رہنے لگے - اسکے مقالات کی بڑی خصوصیت یہ تھی کہ انشاؤ حقائق ' دونوں کا مجموعہ ہوتے تھے -

وہ ایک خالص علمی اور تدریسی زندگی رکھتا تھا - ایک طرف تو اسکی پبلک زندگی جرائد و مجلات کے دفاتر میں نظر آتی تھی ' دوسرے طرف " دار الفنون " قسطنطنیہ کا وہ ایک محترم معلم تھا ' اور اسکے علمی درس کی سماعت کیلیے باہر سے لوگ آ آ کر شریک جماعت ہوتے تھے !

اسکی فعالیت سیاسی اور جبروت قلمی کا یہ حال تھا کہ ایک مقالہ نگار کی زندگی سے چند مہینوں کے اندر وزارت تک پہنچا اور محض اُن مقالات کے اثر سے جو " طنین " میں شائع ہوتے تھے !

[۱] مکتب حربیہ کا ڈائننگ ہال
[۲] مرحوم بابان زادہ حقی بک

شئون عثمانیہ

مكتــب حــربيـــه

ترکي کے گذشتہ عہد استبداد میں ترقي و تنزل ' علم و جہل ' نور و ظلمت ' دونوں ایک هي وقت کے اندر موجود تھے !

ایک سیاح جب قسطنطنیہ پہنچتا تھا ' سراے یلدز کي طلسم سرائیوں کو دیکھتا تھا ' سلا ملق کے جلوس میں سلطاني باڈي گارڈ کے طلا پوش سوار اور حمیدیہ رجمنٹ کے انا دولي سپاهي اپني پر شوکت وردیوں میں نظر آتے تھے ' یا " خستہ خانۂ همایوني " اور " مکتب حربیہ " کي عظیم الشان ' اور ترقي یافتہ اسباب و ادوات سے لبریز عمارتوں کے سامنے سے گذرتا تھا ' تو وہ متعجب هوکر اپنے دل سے پوچھتا تھا کہ جو حکومت نئي ترقیات کي تحصیل میں اس درجہ سریع السیر ہے ' کیونکر جائز هو سکتا ہے کہ اسکے تنزل کا ماتم کیا جاے ؟

لیکن اسکے بعد هي جب وہ اپنے اُسي رهنما سے جو حکم سلطاني سے اسکے لیے مامور کیا گیا تھا ' پوچھتا کہ دار الخلافۃ عثمانیہ کي یونیورسٹي کہاں ہے ؟ علم تعلیم کیلیے کتنے کالج قائم هوے هیں ؟ صنعت و حرفت کي درسگاهیں کہاں هیں ؟ بڑے بڑے اخبارات کے دفاتر کا مجھے پتہ بتلاؤ - میں تخت گاہ بازینطیني کي بڑي بڑي انجمنوں اور کلبوں کو دیکھنا چاهتا هوں - تو اِن تمام سوالوں کے جواب میں غریب رهنما حسرت کے ساتھہ ایک نگہ خاموش اٹھاتا ' اور پھر ایک پر اسرار اشارے کے بعد بغیر کسي جواب کے اس صحبت کو ختم کر دیتا !

اصل یہ ہے کہ نادان عبد الحمید ایک عجیب طرح مصیبت میں مبتلا هوگیا تھا - ایک طرف تو یہ حالت تھي کہ وہ بیسویں صدی کے یورپ کے قلب میں تھا ' اور چوبیس گھنٹے کي مسافت کے بعد علم و مدنیۃ کي وہ لہریں اٹھہ رهي تھیں جنکي روکو زمانہ کي قاهر و مقتدر هوا بڑھنے اور پھیلنے کا حکم دے رهي تھي - پس وہ مجبور تھا کہ ترقي کا اپنے تئیں دشمن ثابت نہ هونے دے اور کچھہ نہ کچھہ اسکے ایسے مناظر اپنے یہاں طیار کردے جن کے نظارے سے اسکي ترقي خواهي کیلیے استدلال کا کام لیا جاسکے -

دوسري طرف وہ دیکھہ رها تھا کہ علم و تمدن اور استبداد و شخصیت ایک لمحہ کیلیے بھي باهم جمع نہیں هوسکتے - اور اگر ترکي میں نئي ترقیات و اصلاحات کا دروازہ کھول دیا گیا ' آزادانہ تعلیم کي درسگاهیں قائم هوگئیں ' اجتماع و اتحاد کے وسائل رائج هوگئے ' کتب خانے قائم هوے ' انجمنیں منعقد هونے لگیں ' پریس کے بڑے بڑے دفتر کھل گئے ' تو ان سب کا اولین نتیجہ یہ هوگا کہ تخت قسطنطنیہ تو بیشک سنور جائیگا مگر تخت حمیدي قائم نہ رهیگا اور میري شخصیت اور مطلق لعناني کیلیے پیام اجل آ پہنچےگا -

پس وہ ایک ناقابل حل کشمکش میں مبتلا هوگیا - مجبوراً یہ طریقہ اختیار کیا کہ ملکي تعلیم و تربیت کے علاوہ جو میدان اظہار ترقي و تمدن کے تھے ' انکو تو یورپ کي بہتر سے بہتر ترقي یافتہ حالت تک پہنچا دیا تاکہ دیکھنے والا بہ یک نظر نئي ترقیات کے مناظر سے مرعوب هوجاے - لیکن وہ تمام چیزیں جو ملک میں اعلی تعلیم و تربیت پھیلانے والي تھیں اور آزادانہ اشغال و اعمال کا اُنسے دروازہ کھلتا تھا ' اُن سب کو اسطرح بھلا دیا اور لوگوں کو بھول جانے پر مجبور کیا ' گویا ترکي کے آسمان کے نیچے عالم انسانیت کو اُن چیزوں کی ضرورت هي نہیں ہے !

(۱) مکتب حربیہ کا ایک بورڈنگ هاؤس
(۲) مکتب حربیہ کا اصطبل

اس قسم کے اظہار ترقیات کے جو مناظر مدهشہ طیار دیے گئے ' ان سب میں دو چیزیں سب سے زیادہ قابل تذکرہ هیں : شفا خانہ اور فوجي درسگاہ -

---

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۵ کا]

یہاں تک کہ وہ با قاعدہ انکے سلسلے میں داخل هوگیا - شیخ نے بھي اپني خلافت اُسکے سپرد کردي اور اپنے تمام پیروؤں کو حکم دیا کہ ایندہ سے اُسکے تمام احکام کو مثل شیخ کے احکام کے تصور کریں -

اسکے بعد اُس نے آبا دسي کا قیام ترک کردیا اور جبل بوقبیس کي مقدس اور الہام سرا گھاٹیوں میں ایک خانقاہ بنا کر رهنے لگا !

* * *

اس نوجوان جزائري کا نام محمد بن علي تھا جو آگے چلکر " الاستاذ محمد بن علي السنوسي الکبیر " مشہور هوا ' اور یہي جماعۃ سنوسیہ کا باني اول ہے - (البقیـۃ تتلي)

مسئلــه بقاء و اصــلاح ندوه

پہلــــي بهيـــت

هم حسب ذيل اصحاب سے درخواست کرتے هيں که وہ بہت جلد اپني توجهِ آسطرف منعطف فرما کر قوم کو مشکور فرماريں : سر راجه صاحب محمود اباد ' صاحبزاده افتاب احمد خانصاحب ' حاجی شمس الدين صاحب سکريٹري نجمن حمايت اسلام لاهور ' مسٹر محمد علي خاں صاحب ايڈيٹر همدرد ' انريبل مسٹر مظہر الحق صاحب بيرسٹر ايٹ لا بانکي پور ' ايڈيٹر صاحب الهلال کلکته ' جناب وزير صاحب بہاول پور ' حاجي حافظ حکيم اجمل خاں صاحب ' حاجی نواب محمد اسحاق خاں صاحب سيکريٹري علی گڈه کالج ' ناظم صاحب مدرسه عاليه ديوبند -

راقــم محمد عزيز الله خاں و ديگر اصحاب جلسه

پيلي بهيت صوبه ممالک متحده اوده

بمبئـــی

ذيل ميں اس ريزوليوشن کي نقل درج کرتا هوں جو انجمن ضياء الاسلام ميں ندوة العلماء لکهنؤ کے متعلق منظور هوا هے' براه کرم اخبار ميں شائع فرما کر ممنون فرمائيں :

" انجمن ضياء الاسلام کا يه جلسه طلباء ندوة العلماء لکهنؤ کي اسٹرائک پر دلي رنج ظاهر کرتا هے ' اور اس امر کو بڑے زور کے ساتهه پيش کرتا هے که اکابرين قوم کا ايک قائم مقام کميشن نــدوة العلمــاء کي خرابيوں کي تحقيقات کيليے مقرر کيا جاے ' اور پوري سرگرمی کے ساتهه اس امر کي سعي کيجاے که مذکورۂ بالا افاده گاه محفوظ و مامون رهے " راقــم نياز مند - عبد الرؤف خاں

آنريري سکريٹري انجمن ضياء السلام بمبئی

دهــلـــی

تيلی گرام :

مسلمانان دهلي کا ايک عام جلسه آج کالي مسجد ميں منعقد هوا اور يه ريزوليوشن باتفاق راے پاس هوا :

" يه جلسه ندوة العلما کے موجوده حالت سے ناراضي ظاهر کرتا هے اور يه تجويز کرتا هے که ايک کميشن مقرر کيا جاے جسکے ارکان سارے هندوستان کے چيده اصحاب سے ليے جائيں ' اور وہ اسکي موجوده بدنظمي کي تحقيقات اور اسکے دفعيه کي کوشش کرے "

قـصـــور

قصور کے معزز مسلمانوں کا ايک جلسه ندوة العلما کي موجوده نازک حالت کو اخبارات کے ذريعه معلوم کر کے مولوي عبد القادر صاحب وکيل چيف کورٹ کے مکان پر ۱۳ مارچ سنه ۱۹۰۱۴ ع کو بعد نماز مغرب منعقد هوا ' جسميں بالاتفاق حسب ذيل ريزوليوشن پاس هوے -

اول - مسلمانان قصور کا يه جلسه دار العلوم ندوه کے موجوده نازک حالت اور اسکي نسبت موجوده بے اطميناني کو نهايت رنج اور تشويش سے ديکهتے هوے اراکين ندوه سے استدعا کرتا هے که ايک غير جانب دار قائمقام کميشن کے ذريعه ان تمام حالات کي تحقيقات کرائي جاوے ' اور کميشن مذکور کي رپورٹ کو آگاهي اور فيصله کيليے مشتہر کيا جاوے -

محرک مولوي غلام محي الدين صاحب وکيل - مويد مولوي محمد داؤد صاحب - حاجی عبد الرحيم صاحب رئيس -

دوم - يه جلسه تجويز کرتا هے که يه ريزوليوشن اراکين ندوه کي خدمت ميں بذريعه ناظم صاحب ' نيز اشاعت کيليے اخبارات ميں بهيجديا جاے -

(عبد القادر وکيل)

مراسلات

صوبجات متحدہ اور اردو پریس

براہ کرم مجھے اجازت دیجیے کہ آپکے محترم رسالے کے ذریعہ اپنے صوبے کي حالت زار پر قوم کو توجہ دلاؤں - میرا مقصود صوبہ متحدہ آگرہ و اودہ سے ہے - باوجودیکہ یہي صوبہ مسلمانوں کا سب سے بڑا تعلیمي مرکز رکھتا ہے ' انکي کئي عظیم الشان انجمنیں اسي میں ہیں ' تعلیمي کانفرنس ' ندوۃ العلما ' مسلم لیگ ' اور اسي طرح کے متعدد اہم کام یہیں ہو رہے ہیں ' مگر کیسے افسوس کي بات ہے کہ پریس جو قومي بیداري کي اصلي قوت ہے ' اسکے لحاظ سے تمام صوبے کي حالت افسوس ناک ہو رہي ہے - مسلمانوں کے ہاتھہ میں کوئي اردو کا ایسا عمدہ آرگن نہیں ہے جیسے کہ متعدد صوبۂ پنجاب میں موجود ہیں - انگریزي میں آئي - ڈي - ٹي نکلتا ہے مگر وہ محض بیکار ہے - مسلم گزٹ ایک اچھا اخبار نکلا تھا لیکن اسکا بھي خاتمہ ہوگیا - علي گڈہ گزٹ جو سرسید مرحوم کا قائم کیا ہوا ہے اور تعلیمي مرکز سے نکلتا ہے ' اسکي ایسي ردي حالت ہے کہ دیکھکر نفرت ہوتي ہے - میں صوبے کے ارباب درد کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ لکھنو یا الہ آباد سے عمدہ پیمانے پر ایک روزانہ اخبار یا اقلاً ہفتہ وار نکالنے کا انتظام کریں اور اسکے لیے ایک کافي سرمایہ کي کمپني قائم ہو - اگر ایسا کیا جاے تو میں پانچ سو روپیہ کا حصہ خرید نے کیلیے طیار ہوں -

(خریدار الہلال نمبر ۲۰۱)

الهلال :

جناب کا جوش کار قابل تعریف ہے اور وسیع پیمانے پر اخبارات کو نکلنا چاہیے مگر میں آپکے اس خیال سے متفق نہیں ہوں کہ صوبۂ متحدہ سے کوئي اچھا اخبار نہیں نکلتا -

لکھنو سے " ہندوستاني " ایک سنجیدہ اور پر مواد اخبار نکلتا ہے اور ہمیشہ اسکي تعریف کرتا ہوں - گورکھپور سے " مشرق " حکیم برہم صاحب نکالتے ہیں جو قیمت کے لحاظ سے ارزاں ' چھپائي لکھائي کے لحاظ سے نہایت عمدہ ' اور ہر طرح کے مواد اور معاملات و اخبار کا بہت اچھا مجموعہ ہوتا ہے - ضخامت اور کثرت اخبار کے لحاظ سے اس صوبے میں کوئي اخبار اسکا مقابلہ نہیں کرسکتا - اسکے علاوہ اور بھي بہت سے اخبار نکلتے ہیں اور اپني مقدور بھر کام کررہے ہیں - البشیر اس صوبے کا قدیمي اخبار ہے اور اسوقت سے کام کررہا ہے جبکہ اردو پریس ابتدائي حالت میں تھا - اردو اخباروں میں شاید وہي ایک اخبار ہے جس نے اپني کوششوں سے ایک عمدہ ہائي اسکول بورڈنگ سسٹم پر قائم کردیا جسے حال میں ہزانر سر جیمس مسٹن نے ۲۵ ہزار روپیہ اور زمین دینے کا کانپور کے قیام میں حکم دیا ہے -

الہ آباد سے ایک نیا اخبار مساوات نامي بھي نکلا ہے -

بہر حال اخبارات تو نکل رہے ہیں البتہ روزانہ اخبار کوئي نہیں - اگر کوئي کمپني قائم ہو تو وہ روزانہ نکالے - یا موجودہ اخبارات ہي میں سے کوئي دفتر اس کام کو اپنے ذمے لے لے - دفتر مشرق گورکھپور جس نے پریس کے کاموں میں بہت ترقي کي ہے مشرق کو روزانہ کرنے کیلیے کوشش کرے تو بہتر ہے - آپ دفتر مشرق سے خط و کتابت کیجیے -

عرضداشت

جو طلباے دار العلوم ندوہ نے تمام ارکان ندوہ و عموم بزرگان ملت کي خدمت میں بھیجي

بخدمت جناب بزرگان قوم و ارکان ندوۃ العلما مد ظلہم العالي - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - جنابعالي ! ہم طلباے دار العلوم جناب کي خدمت میں یہ عرض کرنے کي اجازت چاہتے ہیں کہ جسقدر جلد ممکن ہو جناب اپني توجہ ندوۃ العلما کے معاملات کیطرف مبذول فرمائیں کیونکہ ندوہ کي تعلیمي و انتظامي خرابیاں روز بروز ترقي پر ہیں - جن معاملات کا تعلق ندوہ کے نظام سے ہے انسے ہمیں یہاں بحث نہیں - اسکا تعلق عام مسلمانوں سے ہے - البتہ تعلیمي نقائص اور اندروني معاملات کا تعلق خاص ہماري ذات سے ہے - اسلیے ہم مدت تک ان نقصانات کو برداشت کرتے رہے ' اور دائرۂ قانون مدارس کے اندر رہکر کوشش کي لیکن اصلاح کي کوئي صورت نہ نکلي -

اب معمولي معمولي معاملات میں روک ٹوک ہونے لگي ' اور ہماري جائز آزادي بالکل سلب کرلي گئي - ہمارے تمام حقوق پامال کردیے گئے ' اور ہمکو گستاخ اور سرکش قرار دیا گیا - ہمنے اسپر بھي صبر کیا اور باقاعدہ درخواست دیکر اپنے خیالات کو ظاہر کیا - اسکے جواب میں ہمسے نہایت سخت کلامي کي گئي اور ہمکو دھمکي دي گئي کہ تمہارا نام خارج کردیا جائیگا -

جب ہمنے دیکھا کہ مرض لا علاج ہے اور اصلاح کي توقع مفقود ' تو تنگ آکر تعلیم بند کردي - اسکے جواب میں دار الاقامۃ بند کردیا گیا - اب ہم غریب الوطن طلبا کو یہ دھمکي دیجاتي ہے کہ بورڈنگ چھوڑ دو ' ہمکو یہ بھي پیام دیا گیا ہے کہ پولیس کے ذریعہ نکالدیے جاؤ گے - خدا کے لیے جلد ہماري مدد کیجیے ورنہ ہم تمام طلبہ دار العلوم کو خالي کرکے اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں گے -

طلباے دار العلوم ندوۃ العلما لکھنو

مولوي چراغ علي صاحب مرحوم المخاطب به نواب اعظم يار جنگ بہادر كي

لا جواب كتاب

" كريٹكل اكسپوزيشن آف دي پاپولر جہاد "

كے اردو ترجمه

تحقيق الجہاد

مترجمه مولوي غلام الحسنين صاحب - پاني پتي مترجم " فلسفه تعليم " هربرٹ اسپنسر پر حكيم سيد شمس الله قادري - ايم - آر - اے - ايس - ايف - آر - ايچ - ايس - عالم آثار قديمه كا

ريويو

عيسائي مصنفين اسلام پر هميشه سے يه اعتراض كرتے چلے آئے هيں كه " مذهب اسلام دنيا ميں به زور شمشير پهيلايا گيا هے " اسلامي تاريخ ميں جو واقعات - غزوات - سرايا اور بعوث كے نام سے مشهور هيں اِن كو يه لوگ كچهه ايسي رنگ آميزي و ملمع سازي سے بيان كرتے هيں ' جس بنا پر يه مشهور هوگيا هے كه باني اسلام اور اِن كے اتباع نے " ايک هاتهه ميں تلوار اور دوسرے ميں قرآن ليكر مذهب اسلام كي اشاعت كي " - مسئله جہاد كے ساتهه غلامي و تسري وغيره پر بهي عيسائي دنيا كي طرف سے اعتراضات هوا كرتے هيں ' جن كي ترديد هميشه مسلمانوں كي طرف سے هوتي رهي هے - هندوستان كي مسلمه مشتركه زبان اردو ميں بهي اس موضوع پر متعدد اصحاب تصنيف و تاليف كر چكے هيں - مثلاً مولوي رحمت الله مرحوم - مولوي آل حسن مرحوم - مولوي عنايت رسول مرحوم - هندوستان ميں مشهور مناظر گذرے هيں - فخر قوم سر سيد احمد خان مرحوم نے بهي عيسائيوں كے اعتراضات كے نهايت عالمانه و محققانه جوابات ديے هيں - اعظم يار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم نے بهي مذهب اسلام كي حمايت ميں هميشه بے مثل كتب و رسائل تاليف كئے هيں - اِن سب مصنفين كي كتابيں بجائے خود نهايت عمده اور بهت قدر كے قابل هيں - مگر " هر گلے را رنگ و بوے ديگر است " مولوي چراغ علي صاحب مرحوم كي تحرير ميں ايک تو يه خصوصيت هے كه طرز ادا نهايت ساده اور طريقه استدلال نهايت مستحكم هوتا هے - دوسرے ان سے پہلے به ظاهر كسي مصنف نے مسئله جہاد پر كوئي مستقل كتاب نهيں لكهي - سر سيد مرحوم كي تفسير القرآن جلد چهارم ميں اگرچه غزوات كا ذكر بهت كچهه هے ' مگر وه محض نوٹ هيں جو تفسير كي جلدوں ميں منسوب اور شامل هيں - سنه ۱۸۸۵ع ميں مولوي چراغ علي صاحب نے خاص اسي موضوع پر مندرجه عنوان مستقل كتاب تصنيف كي - اسكے تين حصه هيں :

(۱) حصه اول ميں مقدمه مصنف هے جس ميں وه تمام وجوه و اسباب درج هيں جنهوں نے جناب رسالت مآب اور آن كے اصحاب كو لڑائيوں پر مجبور كيا - اس كے ضمن ميں مسلمانوں كي ابتدائي تاريخ اور مشركين عرب كے مظالم كو مفصل بيان كيا هے ' جن كي مدافعت كے لئے مسلمان تلوار اٹهانے پر مجبور هوے - اس كے بعد اشاعت اسلام كے واقعات بيان كئے هيں - اسلام كي تعليم اور تمدن پر گهري نظر ڈالي هے - اوامر و نواهي خصوصاً مسئله جہاد كے فلسفه كو سمجهايا هے اور يه نتيجه نكالا هے كه مذهب اسلام اصول انصاف اور قوانين فطرت كے مطابق هے ' اسلئے آساني كے ساتهه لوگوں كے دلنشيں اور دنيا ميں مروج هوا - يه مقدمه (۱۲۸) صفحات كا هے -

(۲) حصه دوم - مقدمه كے بعد اصل كتاب شروع هوتي هے - جس ميں تمام غزوات كے حالات درج هيں - قرآن ' حديث ' فقه اور تاريخ كے نا قابل ترديد حوالوں سے ثابت كرديا هے كه باني اسلام كي تمام لڑائياں دفاعي تهيں - اشاعت اسلام ميں آپنے كبهي جبر و اكراه سے كام نهيں ليا - اسيران جنگ كے متعلق يورپين مورخوں كي افترا پردازيوں كي قلعي كهولدي هے اور پورے طور پر ثابت كرديا هے كه آنحضرت نے اسيران جنگ كے ساتهه نهايت رحيمانه و منصفانه برتاؤ كيا -

(۳) - حصه سوم ميں تين ضميمه هيں - پہلے ضميمه ميں جهد - جہاد كي صرفي - نحوي اور فقهي قواعد سے تحقيق كركے يه ثابت كيا هے كه قرآن مجيد ميں يه الفاظ بمعني جنگ و جدل استعمال نهيں هوئے - دوسرے ضميمه ميں لونڈي غلام اور حرم بنانے كي ترديد كي هے - تيسرے ضميمه ميں ان آيات كلام مجيد كے حوالے درج هيں جن ميں دفاعي لڑائيوں كا ذكر وارد هوا هے - ان مباحث كے ذيل ميں علامه مصنف نے تاريخ ' تفسير ' اور فقه كے اكثر مسائل حل كئے هيں - مثلاً قبائل عرب كے انساب و مواطن كي تحقيق - رجم و رجوم كي لغوي تشريح ' بنو نضير ' بنو قريظه اور دوسرے يهوديوں كے قتل كي فرضي داستانيں ' غزوه خندق كے متعلق نعيم بن مسعود كي تقرير پر بحث ' جنگ بدر كے اسباب ' تعدد زوجات ' غلامي تسري كے مباحث خاص طور پر پڑهنے كے قابل هيں - ريحانه - ماريه قبطيه اور بي بي زينب كے حالات پر روشني ڈالي هے - غرض كه يه كتاب مسئله جہاد اور اسكے متعلقات پر اس خوبي سے لكهي گئي هے جس كي مثال نهيں مل سكتي -

اس كتاب كے پبليشر مولوي عبد الله خان صاحب كے نام سے علم دوست اصحاب بخوبي واقف هيں جنهوں نے گلشن هند اور مآثر الكرام جيسي عمده لٹريري كتابيں اور اعظم الكلام في ارتقاء الاسلام " - اور " تحقيق الجہاد " جيسي عالمانه اور مذهبي كتابيں شايع كر كے ملک قوم كي عظيم الشان علمي خدمت انجام دي هے - خان صاحب موصوف نے اس كتاب " تحقيق الجہاد " كو بصرف زر كثير شايع كر كے اسلامي لٹريچر ميں ايک قابل قدر اضافه كيا هے -

مولوي غلام الحسنين صاحب پاني پتي كا نام نامي ترجمه كي خوبي و عمدگي كے ليے ايک قابل اطمينان ضمانت هے - فاضل مترجم نے جا بجا نهايت عمده اور قيمتي نوٹ بهي لكهے هيں ' اور اس كے بے مثل هونيكا مزيد استحكام اور وثوق يه هے كه يه ترجمه عالي جناب شمس العلما مولانا الطاف حسين صاحب پاني پتي كي نظر سے گذرا اور ان كي اصلاح سے مزين هوا هے -

خود پبليشر يعني مولوي عبد الله خان صاحب نے بهي خاص طور پر نهايت توجه و اهتمام كے ساتهه اس كي تهذيب و ترتيب كي هے - مصنف مرحوم نے انگريزي ميں جو حوالے ديے تهے خان صاحب موصوف نے آن كے صفحات بهي بتاے هيں تاكه تلاش كرنيوالے كو آساني هو ' اور خود دوسرے حوالے تلاش كر كے بكثرت اضافه كر ديے تاكه مصنف كے بيان كو مزيد تقويت و تائيد هو - انگريزي ميں آيات قرآن كا فقط ترجمه تها ' خان صاحب نے ترجمه ميں اصل و متن كو جمع كرديا ' اور نصف كالم ميں اصل آيت لكهه كر مقابل ميں اس كا فصيح و صحيح اردو ترجمه لكها هے - انگريزي سے عربي اسماء و اعلام كے نقل هونے ميں جس قدر دشوارياں هيں اس كو صرف علمي مذاق ركهنے والے سمجهه سكتے هيں :- خان صاحب نے نهايت قابليت و محنت كے ساتهه سيكڑوں عربي كتابوں كي مدد سے ان مشكلات كو بهي حل كيا - غرضكه آپنے اس كتاب كي تصحيح و تحشي ميں نهايت جانكاهي اور عرق ريزي اور كمال تحقيق و تدقيق سے كام ليا هے ' اور حيرت انگيز بات يه هے كه يورپ ميں جو كام بڑي بڑي جماعتوں كے هاتهه سے هوتا هے وه انهوں نے تن تنها انجام ديا ' جسكے لئے وه مبارک باد اور شكريه كے مستحق هيں ' اور حقيقت يه هے كه كتب خانۂ آصفيه كا ايسا عظيم الشان بے مثل اور نادر خزانه كتب اگر موجود نه هوتا تو يه مرحله كسي طرح طے هونا ممكن نه تها -

اب پبلک كو اس لا جواب كتاب كي خريداري كر كے قدر داني و امداد كرني چاهيے تاكه خانصاحب موصوف كو دوسري مفيد كتابوں كے شايع كرنے كا آينده حوصله هو سكے - صرف مولوي چراغ علي صاحب مرحوم كي بے مثل اور قابل قدر (۴۰) چهوٹي اور بڑي مذهبي كتب و رسائل قابل اشاعت موجود هيں -

اس كتاب كے شروع ميں مولانا عبد الحق صاحب بي - اے عليگ كا مختصر مگر دلچسپ و مفيد مقدمه شامل هے ' اور اس كے علاوه اصل كتاب كے (۴۱۲) صفحات هيں ' اور نهايت عمدگي سے مطبع رفاه عام لاهور ميں چهپي - اس كے قابل قدر خوبيوں كے مقابله ميں نهايت كم يعني فقط (۳) روپيه علاوه محصول ڈاک مقرر هے - اور كتب خانۂ آصفيه حيدر آباد دكن سے مولوي عبد الله خان صاحب كے پته سے مل سكتي هے *

المشتهر عبد الله خان بک سيلر اينڈ پبليشر كتب خانۂ آصفيه حيدر آباد دكن

لکھنـــؤ

انجمـــن اصـــلاح نــدوة

۱۹ مارچ کو لکھنؤ اور باھر کے مسلمانوں کا ایک جلسہ نواب سید علي حسن خاں بہادر کي کوٹھي پر منعقد ھوا - مولوي نظام الدین حسن صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - صدر منتخب ھوے اور ندوۃ العلما کے مفاسد اور خرابیوں کے انسداد کي تدابیر پر غور کیا گیا - مولوي محمد نسیم صاحب وکیل ورکن ندوہ نے یہ تجویز کي کہ " اصلاح ندوہ " کي جگہ " معین الندوہ " کے نام سے ایک کمیٹي بنائي جاے ' لیکن مجاوریني نے اُسے منظور نہیں کیا کیونکہ اس سے مقصود ندوہ کي قابل اصلاح حالت کو تاریکي میں ڈالنا تھا - بالاخر کثرت آرا سے طے پایا کہ " چونکہ ندوۃ العلما کي بد انتظامي اس حد تک پہنچ گئي ہے کہ جب تک تمام قوم اسکي طرف متوجہ نہوگي اسکا درست ھونا دشوار ہے - اسلیئے ایک انجمن " اصلاح ندوہ " قائم کي جاتي ہے جو جملہ حالات کي تحقیق کرے اور تمام مسلمانان ہند کے قائم مقاموں کو مدعو کرکے ایک جلسۂ عام منعقد کرے " اس انجمن کے ممبر وہ تمام اصحاب قرار دیے گئے جنکي فہرست موجود تھي - (مراسلہ نگار)

چھاونی ملتـــان

ندوۃ العلما کي جدید نظامت کے متعلق جو خیالات قوم میں پیدا ھوے تھے ' اور جو بدگمانیاں پیدا ھورھي تھیں ' طلباے ندوہ کے اسٹرائک سے درجۂ یقین کو پہنچ گئیں - عام مسلمان بے حد مشوش تھے - آخر ۱۵ - مارچ سنہ ۱۴ع کو انجمن نصرۃ الاسلام چھاؤني ملتان کا غیر معمولي جلسہ ھوا جس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ھوئے :

(۱) یہ انجمن مسلمانان ملتان کي طرف سے استدعا کرتي ہے کہ ندوہ کے ہر صیغہ میں جس قدر جلد ممکن ہو اصلاح کي جائے ' اور جدید ناظم صاحب یعني مولوي خلیل الرحمن پر قوم کو مطلق اعتماد نہیں ہے - اس لیے عدم اعتماد کا ووٹ پاس کرتي ہے -

(۲) یہ انجمن مناسب سمجھتي ہے کہ طلبا کے اسٹرائک کے متعلق اور جدید اصلاحات پر غور کرنے کے لیے مندرجہ ذیل اصحاب کي کمیٹي منتخب کي جائے جو بعد تحقیقات اپني رپورٹ پبلک کے سامنے پیش کریں ' نیز مجوزہ اصلاحات کو عمل میں لانے کیلیے سعي بلیغ فرمائیں

(صوبہ پنجاب کي طرف سے)

ڈاکٹر محمد الدین صاحب ڈائرکٹر تعلیمات بہاولپور - کرنل عبد المجید خاں پٹیالہ - حاجي شمس الدین صاحب انجمن حمایت الاسلام لاھور -

(دھلي)

حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب - مسٹر محمد علي ایڈیٹر " کامریڈ " -

(صوبجات متحدہ)

آنریبل خواجہ غلام الثقلین وکیل میرٹھ - آنریبل سید رضا علي وکیل مراد آباد - صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب بیرسٹرایٹ لا علیگڈہ - مسٹر وزیر حسن سکریٹري آل انڈیا مسلم لیگ لکھنو - راجہ صاحب محمود آباد مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل لکھنو - نواب وقار الملک صاحب امروھہ -

(بہار)

مسٹر مظہر الحق بیرسٹرایٹ لا بانکي پور -

(بنگال)

مولانا ابو الکلام آزاد - کلکتہ -

(دیوبند)

مولانا سید احمد صاحب -

15

جام جہـان نمـا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هـزار روپیـه نقد انعـام .

ایسی کارآمد ایسی دلفـریـب ایسی فیض بخش کتاب لاکھ روپے کو بھی سستی ہے - یـه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کرلئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عروض - علـم کیمیا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - کیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے هی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا هو بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی انکے عہد بعہد کے حالات سوانعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' انکی قیمتیں ' مقام اشاعت وغیرہ - بھی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھی ' شتر ' گائے بھینس ' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـر شخص کو عموماً کام پـڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفـر کے متعلق ایسی معلومات آجتـک کہیں دیکھی نـه سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـه کا کرایه ریلوے یکه بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهـرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے هی دنوں میں لاکھه پتی بننے کی حکمتیں ملیفئیر پیرایه میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـر کا بالتشریح بیان ملـک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصـر - افـریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهاںکی درسگاهیں دستکاری اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفـر کا مفصل حال کرایه وغیـرہ سب کچھه بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسی دلاویز که پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھه روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کردکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے - جو هر وقت آنکھه مٹکاتی رهتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هوجاتی ہے - ڈائل چینی کا پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگاؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھه روپیه -

آٹھه روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ۶ چھه روپیه

اس گھڑی کو آٹھه روز میں صرف ایک مرتبه چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور قائم ایسا صحیح دیتی ہے که کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھه روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس همراہ مفت -

چاندی کی آٹھه روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھه روزہ واچ - جو کلائی پر بندھ سکتی ہے مع تسمه چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر همارے یہاں آئے هیں - نه دیا سلائی کی ضرورت اور نه تیل بتی کی - ایک لیمپ ان کو اپنی جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگه اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرہ سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے یکادم کسیوجه سے اٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت ؛ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گھڑیاں کلاک او ر گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی هیں - اپنا پته صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیں -

منیجر گپتا اینـڈ کمپنی سوداگران نمبر ۳۱۵ - مقـام توهانه - ایس - پی - ریلـوے

TOHANA. S. P. Ry. (Punjab)

خریداران الهلال کے لئے

خاص رعایت

یہ گھڑیاں سوئس واچ کمپنی کے یہاں اسی قیمت میں ملتی ہیں جو یہاں اصلی قیمت لکھی گئی ہے - میری رعایتی قیمت صرف اسوجہہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الهلال کو دیدیا - اسکی قدر اسی طرح ہوسکتی ہے کہ ہر خریدار کم سے کم ایک گھڑی خرید لے -

سسٹم راسکوپ - سائز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجی گارنٹی تین سال - اسکے ساتھ ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلی ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی ۲ - روپیہ -

اوبانہ اکسٹرا فلاٹ ترس واچ - سنہری سوئیاں - سائز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن سٹ - ہانڈ اکشن - مثل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل ہانڈ - پلین کیس - گارنٹی ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنگ اور گلاس -

اصلی قیمت ۹ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۹ - آنہ

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ترم - ہنج باک - پن ہانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

اصلی قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ترم - ہنج باک - پن ہانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کی طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کی سوئیاں زاید -

اصلی قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۹ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الهلال کا حوالہ نہیں ہوگا - اُس سے پوری قیمت لیجاویگی - اور آیندہ کسی قسم کی سماعت نہیں ہوگی -

یہ گھڑی نہایت عمدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلی قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتی قیمت ۶ - روپیہ ۹ - آنہ -

مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپن فیس - تین چوتھائی پلیٹ مرو منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن ہانڈسٹ مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل ہانڈس - بزل سٹ اور مصنوعی جواہرات - اسپانڈنگ برسلٹ بغیر ترم - اسنپ باک -

اصلی قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنہ رعایتی قیمت ۵ - روپیہ -

مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپن فیس - تین چوتھائی پلیٹ مرو منٹ سلینڈر اسکیپمنٹ - پن ہانڈسٹ مکانیزم - کیلس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل ہانڈس - بزل سٹ اور مصنوعی جواہرات - اکسپانڈنگ برسلٹ بغیر ترم - اسنپ باک -

بالکل نمبر ۶ کی طرح بغیر جواہرات -

اصلی قیمت ۶ - روپیہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

المشتہر کے - بی محمد سعید اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوة العلما

طلباء دارالعلوم ندوہ نے اپني شکایتوں اور اسٹرائک کے اسباب کے متعلق مندرجۂ ذیل تحریر شائع کي -

حامداً و مصلیاً

جناب والا !

هم طلباء دار العلوم کے اسٹرائک کا جو معاملہ آپ کے سامنے پیش ہے ' جبتک آپکو اسکي ترتیب و تاریخ و علل و اسباب دریافت کرنیکا کوئي قابل وثوق ذریعہ هاتهہ نہ آے' آپ اوسکا منصفانہ فیصلہ جیسا کہ آپ کي ذات سے توقع ہے نہیں کرسکتے - اس بنا پر هم طلبا آپکي خدمت میں یہ تفصیلي عرضداشت پیش کرنیکي اجازت چاهتے هیں :

دنیا میں واقعات پر مختلف حیثیتوں سے نگاہ ڈالنے سے جو مختلف نتائج مستنبط هوتے هیں' همارا معاملہ اوسکي بہترین مثال ہے - اس معاملہ کا ایک پہلو یہ ہے کہ یہ اسٹرائک هماري سرکشي کا نتیجہ ہے ' لیکن واقعہ پر جب اس حیثیت سے نگاہ ڈالي جاتي ہے کہ کیا ایک ضعیف اور محکوم گروہ ایک صاحب اقتدار مہتمم یا ناظم کے ساتهہ بغیر سخت ناگوار برتاؤ کے سرکشي کرنیکي جرأت کرسکتا ہے ؟ تو واقعہ کي حیثیت بدلجاتي ہے' اور خود بخود سوال پیدا هوتا ہے کہ وہ کیا شکایات هیں جنهوں نے اس ضعیف گروہ کو اس خود کشي پر آمادہ کیا ؟ هم جناب کي خدمت میں اس معاملہ کو اسي حیثیت سے پیش کرتے هیں -

لیکن آپ کو هماري شکایتوں سے پہلے یہ پیش نظر رکهنا چاهیے کہ ندوہ کیساتهہ قوم کو کسقدر دلچسپي ہے ؟ دار العلوم کن اصولوں پر چل رها تها ؟ دار العلوم کي امتیازي خصوصیات کیا هیں ؟

یہ عام طور پر مسلم ہے کہ ندوہ کیساتهہ قوم کو کوئي خاص دلچسپي نہیں ہے - سالانہ جلسے عموماً بند هوگئے هیں ' چندوں کي مقدار کم هوگئي ہے' لوکل ارکان کا خود یہ حال ہے کہ بمشکل انتظامي جلسوں میں کورم پورا هوتا ہے -

یہ بهي آپ کو معلوم ہے کہ اب دار العلوم کي تعلیمي حالت بہت ترقي کرگئي تهي' درجۂ تکمیل کهلگیا تها ' نصاب تعلیم میں بہت کچهہ تغیر کردیا گیا تها ' طریق تعلیم بہت کچهہ بدل گیا تها طلباء میں مجتهدانہ تعلیم حاصل کرنیکا ذوق پیدا هوگیا تها ' علمي مسائل پر برجستہ تقریر کرنیکي خاص طور پر کوشش کیجاتي تهي -

مسودۂ دار العلوم' قواعد ندوة العلماء' روئداد جلسہاے انتظامیہ نے تمام طلباء کو عزت نفس ' مساوات ' بلند همتي کا علم سبق دیا ہے' اور یہي دارالعلوم کي امتیازي خصوصیات هیں - چنانچہ جلسہ معلي میں دار العلوم کي جو رپورٹ پیش کي گئي تهي اوسمیں اسپر خاص طور پر فخر کیا گیا تها - انہیں خصوصیات نے هماري حالت کو عام مدارس عربیہ کے طلباء سے مختلف کردیا ہے ' اور هماري معروضات کے سننے میں جناب کو خاص طور پر اس کا لحاظ کرنا چاهیے -

ان مقدمات کے عرض کرنے سے همارا مقصد یہ ہے کہ آپ کو نتائج ذیل کیطرف توجہ دلائیں :

(۱) جبکہ ندوہ کے ساتهہ قوم کو کوئي دلچسپي نہیں ہے تو ایسي حالت میں هم کو قوم کي توجہ و حمایت کي توقع بہت کم تهي اسلیے یہ اسٹرائک سخت مایوسي اور مجبوري کي حالت میں کیگئي ہے ' بلکہ درحقیقت یہ ایک قسم کي خود کشي ہے -

(۲) تعلیمي حالت جن اصول پر قائم هوگئي تهي طلباء کو اوسکے قائم رکهنے یا ترقي دینے کا جائز حق حاصل تها اسلیے اگر اسمیں کسی قسم کي رکاوٹ پیدا کیجاتي ہے تو اوس سے قدرتی طور پر مایوسی پیدا هوتي ہے -

(۳) اگر طلباء کیساتهہ ناظم یا مہتمم یا مدرسین ایسا برتاؤ کرتے جو عزت نفس کے منافي هوتا ' یا اونمیں ذلت آمیز تفریق و امتیاز پیدا کرتا ' تو یقیناً یہ طرز عمل مایوسی بخش هوتا -

ان نتائج کے بعد اب هم ان شکایات کو بہ تفصیل آپکي خدمت میں پیش کرتے هیں - همکو مذهبي ' تعلیمي ' انتظامي ' اخلاقي هر قسم کي شکایتوں کے پیش کرنیکا افسوسناک موقع پیش آگیا ہے ' اسلیے هم هر ایک کا ذکر جدا جدا عنوانات کے تحت میں کرتے هیں - جناب سے توقع ہے کہ آپ ان تمام پہلوؤں کا لحاظ فرما کر هماري زندگي کو اور دار العلوم کي انتظامي حالت کو ایک ایسے معیار پر لانیکي کوشش کرینگے ' جو دار العلوم کے شایان شان هوگا -

(تعلیمي شکایات)

تعلیمي حیثیت سے مستطیع و غیر مستطیع طلبا میں سخت تفرقہ قائم کیا گیا ' چنانچہ یہ حکم جاري کیا گیا کہ طلباء غیر مستطیع کو یہ معاهدہ کرنا پڑیگا کہ وہ بعد فراغ پانچ سال تک باقل معاوضہ (بیس ۲۰ روپیہ ماهوار) مدرسے کي خدمت پر اپني زندگی وقف کردینگے ' نیز اگر بغیر تکمیل پاس کیے یہاں سے چلے جاوینگے تو اون پر جو کچهہ خرچ کیا گیا ہے وہ واپس کرنا پڑیگا ' طلباء غیر مستطیع نے اس ناگوار تفریق کو محسوس کرکے ایک درخواست دي ' جسکا خلاصہ یہ تها کہ قواعد دارالعلوم میں اس کا کوئي ذکر نہیں ہے' اور نہ یہ تجویز کسي جلسہ میں منظور هوئي ہے ' اور نہ کبهي اس پر عمل کیا گیا -

مہتمم صاحب نے ناظم صاحب کي خدمت میں طلباء کے عذرات پیش کیے - اونهوں نے جواب دیا کہ یہ تجویز منظور هوچکي ہے ' میں وہ تحریر بهیجدونگا - مہتمم صاحب سے جب دوبارہ ناظم صاحب نے اسکي تعمیل پر اصرار کیا تو اونهوں نے حسب وعدہ تحریر مانگي ' لیکن اونهوں نے تحریر نہیں بهیجي ' اور فرمایا کہ آپ کو میرے حکم کي تعمیل کرني هوگي - اب مہتمم صاحب نے طلباے غیر مستطیع کو بلاکر فرمایا کہ میں اسکي تعمیل پر مجبور هوں ورنہ آپ لوگوں کو اخراج نام کي تکلیف گوارا کرني هوگي - طلبا نے اب مجبوراً ناظم صاحب کي خدمت میں درخواست دي جسکا جواب ابتک نہیں دیا گیا - اس حکم کي ناگواري کا ایک بڑا سبب یہ تها کہ دارالعلوم میں مصارف طعام کے علاوہ اور تمام مصارف تعلیم سے مستطیع اور غیر مستطیع برابر فائدہ اٹهاتے هیں ' اسلیے اسکی کوئي وجہ نہیں کہ طلباء مستطیع بالکل آزاد کردیے جائیں اور غیر مستطیع طلباء کو ایسي سخت پابندي پر مجبور کیا جائے - بعض انتظامات سے طلبا کو یقین هوگیا کہ اب دارالعلوم کے نظام تعلیمي میں عظیم الشان انقلاب پیدا هو جائیگا چنانچہ درجۂ تکمیل کي اصلي خصوصیت فنا هوگئي - علم تفسیر پر تقریر کرنے کیلیے جو جلسہ هوا کرتا تها' بند هوگیا - طلباء کے کانوں میں یہ صدائیں آنے لگیں کہ اب ملا فاضل اور انٹرنس کے امتحان کي تیاري کا سامان کیا جائیگا " اور اسکے لیے لڑکے تیار کیے جائینگے - عملاً جو انقلاب هوا وہ یہ تها کہ صرف ایک طالب علم کیلیے درجۂ انٹرنس کهولا گیا -

درجۂ اعلی کے متعلق قواعد داخلہ میں صاف تصریح ہے کہ "درجۂ اعلی کے دونوں سالوں میں انگریزي بهي پڑهائي جائیگي "

لیکن جب درجہ انٹرنس کهلا تو ایک مدرس کے اضافہ کي ضرورت پیش آئي - بجاے اسکے کہ یہ اضافہ کیا جاتا - درجہ اعلی کي تعلیم کے گهنٹے اس درجہ کو دیدیے گئے ' اور اس درجہ کو انگریزي تعلیم سے محروم کردیا گیا - اکثر مدرسین نے ان طلباء کے

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Pubig. House, 7/1 Mcleod Street, CALCUTTA.

(مــذهبي شــكايات)

مذهبي زنــدگی اور اشاعــة اسلام کا ابتدائي خاکه قائم کرنيکے ليے چند طلباء کو خاص پابندي کے ساتهه تمام طلــباء سے الگ کرليا گيا تها - وه ايک مدرس کي نــگراني ميں علحده مــکان ميں رکهے جاتے تهے - ان طلباء نے اپني زنــدگي اس مقدس کام کيليے وقف کردي تهي' اور انکے والدين بهي اس پر راضي تهے - ارنميں تقرير کرنيــکا ماده بهي پيدا هوگيا تها' عين اوس حالتميں جبکه يه طلباء اس زندگي کے خوگر هوچــکے تهے' يه انتظام درهم برهم کرديا گيا' اور آن طلباء کو عام طلباء کے ساتهه مخلوط کرديا گيا' جس سے اونــکی مذهبي خصوصيت فنا هوگئي' اور دار العــلوم کا بهت بڑا مقصد جسکي ابتدا هوچکي تهي دفعة برباد هوگيا -

عموماً ربيع الاول ميں هملوگوں کي طرف سے ايک مجلس ذکر مولد مرتب کي جاتي هے' امسال بهي هم نے حسب معمول قديم مجلس مولد مرتب کرني چاهي' اور خيال تها که اس مجلس ميں تقرير کرنيکي مولانا شبلي کو تکليف ديجاے - چونکه اسميں کبهي کسي قسم کي رکاوٹ نهيں پيدا کي گئي تهي' کارڈ پهلے هی سے چهپوا ليے تهے' اور چنده بهي جمع کرليا تها' ليکن جب هــم نے مهتــمم صاحب سے اسکي اجــازت طلب کي تو انهوں نے ليت و لعــل کيا - اسي اثناء ميں وه لاهور تشريف ليگئے' اور مولوي عبد الــکريم صــاحب قائــم مقام کے طور پر عارضي مهتــمم قرار پاے -

چونــکه وقت گذرا جاتا تها هم نے قائــم مقام مهتمم صاحب سے اجــازت مانــگي - انهوں نے جواب ديا که مهتــمم صاحب نے مجهکو اجازت مولود نه دينے کي خاص طور پر هدايت کردي هے' اسليے ميں اجازت دينے سے مجبور هوں -

هم نے مهتمم صاحب کي خدمت ميں بــذريعه ڈاک بغرض حصول اجازت خط بهيجا - جب وه لاهور سے تشريف لاے' تو هم نے پهر اسکي درخواست کي - انهوں نے چند شرائط پر اجازت دي' جو انهيں کے الفاظ ميں حسب ذيل هيں -

(۱) " اجــازت مجلس ميــلاد دي جاتي هے بشرطيــکه شمس العــلما مولوي محمد شبلي صاحب نعماني کي تشريف آوري اور تشريف ليجانيکي وهی صورت هو' جيسے سادگي ميں انکے زمانے ميں هوتي تهي -

(۲) يه که بجز مولانا موصوف کے اور کوئي تقرير نــکرسکيگا' کوئي نظم پڑهني هو تو وه پهلے سے صاف مهتمم صاحب کو دکهلا کر اجازت ليليني چاهيے' اور کار روائي مجلس ميلاد کا نگراں مهتمم هوگا -

هم نے يه تمام شرطيں منظور کيں' جس سے ثابت هوتا هے که اس سے همارا اراده کسي قسم کا ناجائز فائده اٹهانيکا نه تها' ليکن آخر اس رکاوٹ کا کيا سبب تها؟ کيا يه مولود کي رسم کوئي جديد رسم تهي؟ کيا مولانا شبلي نے کبهي اس مجلس ميں اس سے پهلے تقرير نهيں کي تهي؟ کيا اسکے ليے ان سے زياده کوئي اور شخص موزوں هو سکتا تها؟ کيا جلسه کانفرنس آگره ميں مولانا شبلي سے سيرة نبوي پر تقرير کرنيکي درخواست نهيں کي گئي تهي؟ اگر کانفرنس نے اونکو اس کام کيليے موزوں سمجها تها' تو همارا انتخاب کوئي جرم تها؟ جسکو اس قدر اهم اور پيچيده بنا کر همارے مذهبي جذبات ميں اشتعال پيدا کيا گيا؟

نظــام مذهبي' اور مــذهبی جــذبات کي پائمــالي کي نهايت درد انگيز مثال يه هے که جنــگ بلقان کے زمانے ميں هم طلباء نے ايک مهينے تــک گوشت بند کر کے جو رقم جمع کي تهي' اور جسکي مقدار تخميناً (۲۵۰ روپيه) تــک پهونچي تهي وه باوجود همارے تقاضے کے بلقان فنڈ ميں شامل نهيں کي گئي' بلکه مصارف بورڈنــگ ميں صرف کرديگئي کيا هماري فاقه کشي کا يهي صله هوسکتا تها؟ کيا بد ديانتي کي اس سے بڑهکر کوئي نظير ملسکتي هے؟

(انتظــامي شــكايات)

طلبه کے اشتعال کا سبب سے بڑا سبب وه انتظامي طريقه تها جو ان رکاوٹوں کے پيدا کرنے ميں عمل ميں لاياجاتا تها - طلباء کے اخراج نام کي دهمکي ناظم صاحب کا تکيه کلام تهي - سخت کلامي سے کوئي بات خالي نهيں هوتي تهي' بخاري کے درس کے روکنے پر صاف الفاظ ميں ناظم صاحب نے فرمايا که ميں آن مدرسين اور طلباء کو نکالدونگا جو شريک درس هوتے هيں -

طلباء غير مستطيع نے جو درخواست دي اوسکے آخري جواب ميں مهتمم صاحب نے فرمايا : اب ميں مجبور هوں ورنه آپ لوگوں کو اخراج نام کي تکليف گوارا کرني هوگي

مولانا شبلي کے استقبال پر تدارک کي دهمکي ديگئي' اور اسکو شورش پسندي سے تعبير کيا گيا' کيا يه طرز عمل اوس مدرسه کيليے موزوں تها' جسميں عزت نفس کي تعليم ديجاتي هے؟

(۲) اشتعال کا ايک بڑا سبب ناظم صاحب کي وه خفيه و علانيه مداخلت هے' جو اُنهوں نے پرنسپل کے اختيارات ميں هر موقعه پر کي' اور جس کا اثر طلباء کي حالت پر پڑا' اور جس نے مهتمم و طلباء ميں سوء ظن پيدا کيا -

هم اوپر بيان کرچکے هيں که بخاري کا درس ناظم صاحب کے اصرار سے روکا گيا' ورنه جناب مهتمم صاحب کو اس پر کوئي اصرار نه تها - مولود ميں بهي جناب ناظم صاحب کے اشاره سے اس قسم کي رکاوٹيں پيدا کي گئي تهيں' چنانچه جب اسکي اجازت کي درخواست پيش هوئي تو ناظم صاحب موجود نه تهے' مهتمم صاحب نے اسکي اجازت جناب ناظم صاحب کے آنے پر بشرط اجازت ديدي -

ناظم صاحب کے صاحبزاده نے واپسي چنده کيليے طلباء کو جو خطوط لــکهے اونسے ثابت هوتا هے که ناظم صاحب کو يهه مولود کس قدر ناگوار تها - اس مداخلت کي نوبت يهانتک پهونچي که ايک طالب علم درجه تــکميل نے کتاب لينے کيليے مهتمم صاحب کي خدمت ميں عــرضي دي' اوس وقت جناب ناظــم صاحب موجود تهے' اونهوں نے عرضي اٹها کر پهينکدي' اور غصه آميز لهجه ميں فرمايا که اس وقت نهيں ديکهي جاسکتي - خود جناب پرنسپل صاحب کو يه حرکت ناگوار هوئي' اور انهوں نے طالب علم مذکور کو سمجهايا که ناظم صاحب کي موجودگي ميں آپلوگ عرضياں نه لايا کريں - مجهے آپلوگوں کي توهين سے تکليف هوتي هے -

ڈاک هميشه پرنسپل کے يهاں آتي تهی' ناظــم صاحب نے اپنے يهاں منتقل کرالي اور اب ڈاک کي بــد عنواني کي طلبــاء و مدرسين کو عام شکايت پيدا هوگئي -

يهه مداخلت خود جناب مهتمم صاحب کو ناگوار هوئي' اور انهوں نے ڈاک خانه کو اطلاع دي که ڈاک پرنسپل کے پاس آني چاهيے - ڈاکخانه سے اسکے تصديق کے ليے ايک شخص آيا' تصديق هونے پر اس نے وعده کيا که اب ڈاک پرنسپل کے پاس آئيگي' ليکن جب ناظم صاحب کو يه معلوم هوا تو انهوں نے اس پر ناراضي ظاهر کي' اور مهتمم صاحب سے ڈاکخانه ميں دوسري اطلاع دلوائي که ڈاک ناظم کے پاس آني چاهيے -

(اخــلاقي شكايات)

(۱) ان مذهبي' علمي' قومي' جذبات کے پائمالي کے ساتهه' همارے آن جــذبات کو صدمه پهونچايا گيا' جو مقتضاے انسانيت و شرافت تهے - مولانا شبلي نے دار العلوم پر جو احسانات

جائز حقوق کے دلانیکي کوشش کي ' مگر اونکو نا کامیابي هوئي - انسپکٹر صاحب نے بهي درجه انٹرنس کے کهلنے پر اعتراض کیا ' اور کہا که درجه انٹرنس کیلیے موجوده اسٹاف نا کافي هے اور اب یونیورسٹي اله آباد نے پرائیوٹ طریقه امتحان قائم نہیں رکها ' لیکن با ایں همه وه درجه ابتک قائم هے ' اور طلباے درجۂ اعلى انگریزي سے محروم هیں :

انگریزي اسٹاف کی بے توجهي اور نا مناسب برتاؤ کي همیشه سے طلباء کو شکایت رهي ' جسکي وجه یه هے که یه اسٹاف همیشه اپنے آپ کو پرنسپل کے اثر سے خارج سمجهتا رها - چنانچه بعض ماسٹرونکے متعلق جب عام شکایت پیدا هوئي که وه وقت پر نہیں آتے ' اور پورے گهنٹے میں تعلیم نہیں دیتے ' تو مہتمم صاحب نے اسکا انتظام سختي سے کرنا چاها ' اسپر بجائے اطاعت کے وه مہتمم صاحب کے ساتهه نا مناسب طریقه سے پیش آئے - اس خیال کا یه اثر تها که انگریزي اسٹاف نے طلبا پر اس قسم کي ناجائز سختیاں کیں که اونکي زبان بند هوجائے ' تاکه مہتمم صاحب کو مداخلت کي ضرورت هي پیش نه آئے - اس غرض سے مہتمم صاحب و ناظم صاحب کي خدمت میں طلباء کي سرکشي کي شکایتیں شروع کیں ' جنکا مقصد یه تها که اونکي آواز بے اثر هوجائے - عملاً اونکي سختي کي نوبت یہانتک پهونچي که هیڈ ماسٹر نے ایک لڑکے کو بوٹ سے ٹهوکر لگائي ' حالانکه وه اوسوقت دوسرے کلاس میں حساب سیکهه رها تها - سیکنڈ ماسٹر نے ایک طالب علم کو دروا کر مارا ' اور پهر هیڈ ماسٹر سے شکایت کي که یه لڑکا بد تہذیب هے - اس کا نام خارج کردیا جائے -

مولانا شبلي نے اپنے استعفا کے بعد همکو یقین دلایا تها که وه اب بهي هماري خدمت کیلیے تیار هیں ' چنانچه انکي یه تحریر اخبار وکیل میں شائع هوچکي هے - اس توقع کي بناپر جب وه تشریف لائے تو همنے اونسے بخاري پڑهنے کي درخواست کي ' اور وه بمجبوري تمام آماده هوے - مہتمم صاحب اسپر بالکل راضي تهے - چنانچه جن طلبا نے کتب خانه سے بخاري شریف لینے کي عرضي دي ' اوسکي اجازت اونہوں نے بخوشي دي - لیکن چند هي روز کے بعد معلوم هوا که ناظم صاحب اسکو پسند نہیں کرتے - مہتمم صاحب کا بیان هے که اس سبق کے نه روکنے کیلیے اونہوں نے ایک هفته تک اونسے اصرار کیا - طلباء کے ساتهه بعض مدرسین بهي شریک درس هوتے تهے ' اونکي نسبت مہتمم صاحب سے ناظم صاحب نے فرمایا که میں اون مدرسین کو نکال دونگا - آپ طلباء کو روکیے - جب یه دهمکیاں کارگر نه هوئیں ' اوسوقت یه حکم جاري کیا گیا که طلباء بجز درسي کتابوں کے کوئي غیر درسي کتاب کسي غیر مدرس سے نہیں پڑهسکتے - جب همنے اسپر عذر کیا تو مہتمم صاحب کے ذریعه سے دهمکي دیگئي که جو طلباء شرکت درس سے باز نه آوینگے ' اونکا نام خارج کردیا جائیگا ' همنے باوجود اس اشتعال انگیز طرز عمل کے صرف یه کیا که اسکے خلاف ایک عرضي بهیجي ' اور تا انتظار جواب درس بند رکها - جب جواب میں دیر هوئي تو همنے مہتمم صاحب سے اسکي درخواست کي ' انهوں نے فرمایا که ناظم صاحب نے نہایت مجمل جواب دیا هے ' جسکي توضیح کي ضرورت هے ' وه اسوقت نہیں هیں - اونکے آنے بعد اسکي توضیح هوسکیگی - میں اس درمیان میں سبق جاري کرنے کي زباني اجازت دیتا هوں -

اب اُنکو اس واقعه پر مختلف حیثیتوں سے غور کرنا چاهیے - پہلا سوال یه هے که بخاري کے درس سے چند طلباء روکے گئے تهے - اس سے عام ناراضي کیوں پیدا هوئي ؟ اس کا جواب یه هے که یه حکم عام تها اسلیے اس کا اثر عام طلبا پر پڑتا تها - دارالعلوم میں بلکه تمام مدارس میں یه طریقه جاري هے که جو طلباء کسي خاص کتاب یا فن میں کمزور هوتے هیں ' یا اونکے اسباق چهوٹ جاتے هیں ' یا تیاري امتحان کا زمانه هوتا هے ' یا کسي مشہور یا صاحب فن عالم کي ذات سے فائده اوٹهانیکا موقع ملتا هے ' ایسي حالت میں اون طلبا کو مدرسین کے علاوه دوسرے لوگوں سے درس حاصل کرنیکي ضرورت هوتي هے - اسلیے اس قسم کا حکم طلباء کیلیے ایک ایسي بندش تهي جس کا اثر اونکي عام علمي زندگي پر پڑسکتا تها - چنانچه اس حکم کے بعد هي تمام طلبا کے خارجي اسباق بند هوگئے - یهي وجه هے که تمام طلباء نے اس حکم پر متفقه طور سے عام ناراضي ظاهر کي - بعض اساتذه میں پارٹي فیلنگ کا ایسا شدید احساس پیدا هوگیا هے که وه اپنا تمام وقت اسي مشغله میں صرف کرتے هیں ' جس کا نتیجه یهه هے که پہلے سے کتابوں کا مطالعه کرکے نہیں آتے ' درجه میں آکر اکثر اسی قسم کي گفتگو کرتے هیں ' جس کا مقصد یهه هوتا هے که همکو اپنا هم آواز بنالیں ' اسلیے همارا سخت تعلیمي نقصان هوتا هے ' اور همارے جذبات میں هیجان پیدا هوتا هے -

سکنڈ ماسٹر صاحب عموما اپنے وقت مقرره پر تشریف نہیں لاتے ' جس سے روزانه تعلیم کا حرج هوتا هے ' اور انکے زیر تعلیم درجونکو مسلسل تعلیمي نقصان برداشت کرنا پڑتا هے -

علم ادب کا ذوق جو خصوصیات دارالعلوم میں هے ' کلیةً مفقود هوگیا هے - عربي تحریر کي مشق کي طرف سے بالکل بے پروائي کیجاتي هے ' خطابت کي طرف مطلق توجه نہیں ' درجه اعلى کیلیے خاص ادب کا کورس مقرر هے ' یهه درجه صرف اسي فن کي تعلیم حاصل کرتا هے ' لیکن اوسکي حالت بهي عام درجوں سے کچهه ممتاز نہیں - اس سے ابتدائي اور متوسط درجوں کي تعلیم کا اندازه کرلینا چاهیے -

علوم دینیه کي تعلیم نہایت معمولي پیمانے پر دیجاتي هے ' اساتذه بجاے اهم اور نتیجه خیز باتوں کے رکیک اور دور از کار قصوں سے طلباء کے دلونکو مرعوب کرتے هیں ' اصولي مباحث کو چهوڑ کر طلباء میں جزئیات فقه کے متعلق لقب پیدا کرایا جاتا هے ' جو مقاصد دارالعلوم کے بالکل خلاف هے -

تحریر و تقریر کا کمال خصوصیات دارالعلوم میں هے ' لیکن اب اس کا کوئي سامان نہیں - مدت تک همکو عربي اخبارات و رسائل کے ذریعه سے اسکے تکمیل کا موقع ملتا تها ' لیکن اب یه سامان بالکل مفقود هے - مجلس مکالمه چند دنوں سے کرائي جاتي هے ' لیکن اوسمیں نه تو همکو طرز تقریر بتایا جاتا هے ' اور نه هماري معلومات میں کسي قسم کے اضافه کي کوشش کیجاتي هے - جو اساتذه اسمیں شریک هوتے هیں ' وه عام سامعین کے طرح همارا بیان سنکر چلے جاتے هیں -

ادبي ذوق بڑهانیکے لیے هم نے بار بار خواهش ظاهر کي که همارا درس عربي زبان میں هو ' درجه تکمیل کے معلم اگرچه ایک زباندان عرب هیں ' تاهم هماري اس درخواست کي طرف توجه نہیں کیجاتي ؛ تعلیم بالکل کتابوں تک محدود هوگئي هے ' مجتهدانه تعلیم کي طرف کسیکو توجه نہیں - اس کا ایک طریقه یه تها که مدرسین کسي خاص موضوع پر پہلے سے تیار هوکر آتے ' اور کم ازکم هر مہینے میں اوس پر ایک لکچر دیتے ' پہلے هي سے اس طریق تعلیم کي داغ بیل پڑ چکي تهے ' مگر اب یهه طریقه بالکل مفقود هوگیا هے -

معتمد سابق کا یهه دستور تها که وه هر مہینے میں کسي نه علمي مسئله پر مجتهدانه لکچر دیتے تهے ' جو طلباء کے علاوه مدرسین کي رهنمائي کا بهي کام دیتا تها - همارے مستقبل اور طرز تعلیم کے متعلق مفید هدایات کرتے تهے جو همیشه مدرسین و طلباء کے پیش نظر رهتي تهیں - اب یه طریقه بالکل ناپید هوگیا هے -

[1]

جسکا درد وهي جانتا هے - پوسيدا کٹوتکر جانسکتا هے -

یه سخت سردي کےموسم میں قدرت جہاں انسان جان بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سر سر بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پهولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هو جاتي هے - دیکھئے ! آپ اوسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دهتورہ بهنگ - بلادونا پوٹاسرایي ' اوڈالک دیغیرہ بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو در کنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف هماري هي بات نهیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بهت کچهه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فهرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۲ روپیه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکته

---

[3]

مسیحا کا نرگسی کسم تیل

سر کے بالوں کیلیے

نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا هے اور اپني لفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگلتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار هرقسم

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دواخانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیم اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضرورتوں کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم

دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهر کر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جلاب بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه کهانسي بهي هو گئي هو - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز اسکي سابق کمزوریاں دور هوجاتي هیں - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چهوٹي بوتل بارہ - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے
المشتهر ڈیرہ نور ڈاکٹر :
ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

---

[24]

یوناني فارمیسي کي نایاب دوائیں

حب حیات یه دوا اکسیر هے ان لوگوں کے لیے جنهوں نے ایام شباب میں بدپرهیزي کے وجه سے کسي مرض میں مبتلا هوگئے - چاهے وه مرض پرانا هو یا نیا - هر قسم کے مزاج والیکو نهایت مفید هے نه عمر اور موسم کي قید هے عورتوں کے لیے بهي از حد مفید هے ۲۱ روز میں صحت کامل هو جاتي هے اور فائده دائمي هوتا هے - قیمت في شیشي چار روپیه علاوہ محصول ڈاک -

حب بواسیر - اس زمانه میں نوے في صدي اس مرض موذي میں مبتلا هیں - اس خاص مرض میں یه گولیاں عجیب الاثر هیں - خوني هو یا بادي هو ' نئي هو یا پراني سب کو جڑ سے کهو دیتي هے ' اور خالص نباتي اجزا سے تیار کیگئي هے - پندرہ دن کے استعمال میں بالکل زائل هو جاتي هے -

قیمت في ڈبه ۳ روپیه آٹهه آنه علاوہ محصول ڈاک

سفوف مفرح - دل ' دماغ ' معده ' جگر ' اور تمام الدروني اور عام نقاهت جسماني کیلیے از حد مفید هے - خون کے پیدا کرنے میں نهایت موثر - اور تبخیر معده کے لیے از حد مفید - تمام اطباء اسکي تصدیق کرچکے هیں زیاده تفصیل کي ضرورت نهیں هے - قیمت في ڈبه ۵ روپیه علاوہ محصول ڈاک

نوٹ - تمام مذکورہ بالا ادویه زهریلے اور وسالي اجزا سے پاک هیں

پرچه ترکیب همراه ادویه - قیمت پیشگي - یا وي - پي - بشرطیکه چوتهائي قیمت پیشگي آے - اخبار کا حواله ضرور دیں - فرمایش اس پته سے هوں :

مینیجر یوناني فارمیسي کرل بنگله افضل گنج - حیدر آباد دکن

کرتے هیں ؟ هم یه نهیں بتا سکتے که قوم اور ارکان ان کا اعتراف کرتے هیں یا نهیں ' لیکن انهوں نے هماري جو علمي خدمت کي ہے هم اوس احسان سے سبکدوش نهیں هو سکتے ' لیکن اوس کے اظهار کیلیے انکي تشریف آوري پر هم نے انکا جو استقبال کیا ' اور انکے احترام میں جو پارٹي دي ' اوسکو جناب ناظم صاحب نے نهایت ناگواري کے ساتهه دیکها - بلکه یه پهلا موقع ہے جس نے ناظم صاحب کے دلمیں هماري طرف سے مخاصمانه خیالات پیدا کیے ' اور اسي دن سے ناظم صاحب کي سخت کلامي اور ذلت آمیز برتاؤ کي ابتداء هوئي - اسلیے جناب کو سب سے پہلے اس مسئله پر غور کرلینا چاهیے که کیا یه استقبال همارے طرز عمل کے خلاف تها ؟ انتظامي ' قانوني ' تمدني ' کسي حیثیت سے نا موزوں تها ' کیا یه دار العلوم کے علم طرز عمل کے خلاف تها ؟

پہلے سوال کا جواب خود همارے طرز عمل سے ملسکتا ہے ' دار العلوم میں جب مولانا شبلي کے استعفاء کی خبر مشهور هوئي ' اوس وقت هم نے جلسه کرکے بذریعه تار درخواست کي که وہ استعفاء واپس لیں ' بالآخر جب استعفاء منظور هوا ' تو هم نے اظهار افسوس کا جلسه کیا ' اور اخبارات میں اسکي رپورٹ شائع کي ' مولانا شبلي کے منه سب میں اضافه هوا ' تو هم نے اظهار خوشي میں ایک جلسه کیا ' اکثر ان جلسوں کے پریسیڈنٹ جناب مهتمم صاحب تهے -

ان واقعات سے ثابت هوتا ہے ' که طلباء کو ابتدا هي سے مولانا شبلي کے ساتهه عقیدتمندي ہے ' اور اونکے اس استقبال میں بهي اس قدیم عقیدتمندي کا اظهار کیا گیا - مولانا شبلي کے آنر میں جو پارٹي دیگئي ' اسمیں مهتمم صاحب تمام مدرسین اور اکثر ارکان مثلاً (مولوي عبد الغني صاحب ' مولوي اظهر علي صاحب ' مسٹر نسیم صاحب اور خود مسٹر نسیم صاحب نے اسکي صدارت فرمائي) شریک تهے ' جس سے ثابت هوتا ہے که طلباء کي یه روش انتظامي اور قانوني حیثیت سے قابل اعتراض نه تهي - دوسرے سوال کا جواب بهي صاف ہے ' جس شخص نے اپني عمر کا بہترین حصه هماري علمي خدمت اور دار العلوم کي ترقي میں صرف کردیا هو ' جس شخص نے بعد استعفاء بهي هماري خدمت کرنیکا وعدہ کیا هو ' کیا وہ هماري اس اظهار عقیدتمندي کا مستحق نه تها ؟

(مسلسل شکایات کا آخري نتیجه)

همنے ان تمام مظالم کو اگرچه نهایت صبر و تحمل کے ساتهه برداشت کیا ' تاهم هر موقع پر نهایت آزادي کے ساتهه ان احکام کي ناموزونیت ثابت کي ' ان کاروائیوں پر ناراضي ظاهر کي ' ان کو نظام دار العلوم کے مخالف ثابت کرنیکي کوشش کي - جسکا مخالف نتیجه یه هوا که جن طلبا نے ان موقعوں پر عام طلبا کي وکالت کا فرض ادا کیا تها ' وہ جناب ناظم صاحب کي نگاه میں کهٹکنے لگے ' اور واقعات کي پیچیدگي نے همکو خود بخود یقین دلا دیا که معاملات کو اسي قدر نے اسقدر طول دیا جاتا ہے که نمایاں اور پرجوش اور صاحب الانفعال طلبه کا پیمانه صبر لبریز هو جائے ' اور وہ اونکي کوشش کو کسيطرح قانون کي زد میں لاکر اونکا نام خارج کردیا جائے - مولوي محمد حسن طالبعلم درجه تکمیل ان قدیم کے طلبا میں امتیاز خاص رکهتے تهے - طلباء غیر مستطیع سے معاوضه لینے کا جو حکم صادر هوا تها اوسکي مخالفت میں اونهوں نے نمایاں حصه لیا تها - بخاري کے عرس میں اونهوں نے شرکت کي تهي ' اور اوسکي رکاوٹ پر خاص طور سے ناراضي ظاهر کي تهي ' مولود کے معاملے میں بهي اونهوں نے نهایت کوشش کي تهي ' درجه انٹرنس کے کهلنے سے خود اونکي انگریزي تعلیم کے کهٹنے لگے تهے ' جنکے واپس دلانے کیلیے وہ مدت سے کوشاں تهے - اب چونکه سالانه امتحان کا زمانه قریب آتا جاتا تها ' انهوں نے مهتمم صاحب کي خدمت میں ایک عرضي دي جسکا مقصد یه تها که اگر امتحان انگریزي میں طلباے درجه اعلیٰ کي شرکت ضروري هو تو اونکو اسکي تیاري کا موقع ملنا چاهیے ' ورنه اسکا قطعي فیصله هونا چاهیے - مهتمم صاحب نے آٹهه روز تک اسکا کوئي جواب نهیں دیا ' آخري مرتبه اونهوں نے اسکا جواب مانگا ' اور اس افسوس ناک طرز عمل کیطرف توجه دلائي که طلبا کي درخواستوں کے جواب میں غیر معمولي تعویق و تساهل سے کام لیا جاتا ہے ' اونهوں نے مثال کے طور پر بخاري کے عرس ' اور مولود کے معامله کو پیش کیا جنکا ابتک کوئي فیصله نهیں هوا - انهوں نے یه بهي کہا که فرنگي محل کے مولود و دعوت کي شرکت کیلیے مدرسه چار گهنٹے کیلیے بند کردیا گیا ' اور خود همکو مولود کي اجازت دینے میں استقدر لیت و لعل کیا جاتا ہے - اونکے اس اصرار اور آزادي پر مهتمم صاحب کو غصه آگیا ' اور اونهوں نے اونکو ناقابل برداشت گالیاں دیں - طالب علم مذکور نے بهي اس طرز خطاب کا کسي قدر غصه آمیز لهجے میں جواب دیا - مهتمم صاحب نے ناظم صاحب کي خدمت میں رپورٹ کي اور اونکا نام خارج کردیا گیا - هم طلبا کو متعدد وجوہ کي بناپر یه سزا سخت معلوم هوئي : مولوي محمد حسن متعدد حیثیتوں سے طلباے دار العلوم میں ممتاز خیال کیے جاتے هیں - تقریر کرنیکا اونمیں خاص طور پر ملکه پیدا هوگیا تها ' اونکي تعلیم ختم کرنیکا زمانه قریب تها ' اونکي سزا کا یه طریقه بهي هوسکتا تها که اونکا وظیفه بند کردیا جاتا ' اسکے ساتهه بدگماني بهي هوئي که نمایاں طلبا کے اخراج کي جو فکریں هو رهي تهیں اس واقعه میں اونکا کافي اثر موجود ہے - تاهم همنے ابتک اسکے متعلق خود کوئي کارروائي نهیں کي - سب سے پہلے طالب علم مذکور نے خود مهتمم صاحب کي خدمتمیں اپنے اخراج نام کے بعد درخواست دي جو نا منظور هوئي - اونهوں نے ناظم صاحب کي خدمت میں اسکا اپیل کیا جسکو اونهوں نے قبول نهیں کیا - متعدد مدرسین نے بهي ناظم صاحب اور پرنسپل صاحب کي خدمت میں اونکے نام داخل کرنیکي سفارشیں کیں ' وہ بهي بے اثر رهیں - اب هم تمام طلبا نے وجوہ بالا کي بنا پر مهتمم صاحب کي خدمت میں متفقه درخواست دي ' جسکا جواب اونهوں نے یه دیا که " میں اپنے فیصله پر نظر ثاني نهیں کرسکتا " همنے ناظم صاحب کي خدمت میں اسکا اپیل کیا - لیکن دو تین روز تک اسکا جواب نهیں دیا ' یه انتظار شاق گذر رها تها ' اسلیے چند طلبا نے ناظم صاحب کے دفتر میں جاکر اسکا جواب طلب کیا ' اونهوں نے طلبا کے ساتهه نهایت سخت کلامي کي ' اور اونکو اپنے کمرے سے نکلوا دیا ' جسکے بعد هم سب طلبا نے اسٹرائک کردي -

اسٹرائک کے بعد جو واقعات پیش آے وہ بهي کچهه کم اشتعال انگیز نه تهے - اسٹرائک کے روکنے کیلیے سب سے پهلا جبري طریقه یه اختیار کیا گیا که کهانا بند کردیا گیا ' اور باورچي خانه ابتک بند ہے - شام کے وقت چند ارکان جمع هوے ' جنهوں نے سرسري طور پر همارے عذرات سنے اور حکم دیا که اگر تمنے کل تک درس کي شرکت نه کي تو تمهارا نام خارج کردیا جائیگا ' دوسرے روز ایک تحقیقاتي کمیشن بٹهانے کیلیے چند ارکان کا نام پیش کیا گیا - طلباء چونکه غیر جانبدار کمیشن چاهتے تهے انهوں نے اسکو نامنظور کیا ' اسپر اونکو دهمکي دیگئي که پولیس کے ذریعه سے اونکو نکلوا دیا جائیگا -

غیر مستطیع طلباء کے والدین کے نام خطوط جاري کیے گئے که اگر اونهوں نے ان طلبا کو نه روکا تو انکے وظائف بند کردیے جائینگے -

عام طور پر یه خیال پهیلایا گیا که اسٹرائک پولیٹکل آزادي اور اوسکي روک تهام کا نتیجه ہے -

الهلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs 8
Half yearly „ 4-1 2

نمبر ۱۳ — کلکتہ : چہارشنبہ ٤ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤
Calcutta : Wednesday, Aprail 1 1914.

دھلي ڈیپوٹیشن

نازم صریب صلح کہ غالب زکوے دوست
نا کام رفت و خاطر امید وار برد!

بالاخر وہ ڈیپوٹیشن جسکا تذکرہ بعض اخبارات میں شروع ہوگیا تھا ، ۲۵ مارچ کی سہ پہر کو ہز اکسلنسي لارڈ هارڈنگ کے سامنے پیش ہوا :

بتوں کي دید کو جاتا ہوں دیر میں قائم
مجھے کچھہ اور ارادہ نہیں خدا نہ کرے !

ایک مفصل ایڈریس کے ذریعہ مسلمانوں کي امن پسندي اور وفا داري کے میثاق قدیم کي زبان معترف اور سر اطاعت کے ساتھہ تجدید کي گئي :

یقین عشق کن و از سر گماں بر خیز !

ایڈریس میں اسکے سوا اور کچھہ نہ تھا اور ہونا بھي نہیں چاھیے تھا :

جز سجدہ متاعے دگر از کس نہ پذیرفت
خاکے نہ ز نقش قدم او اثرے داشت !

ایک واقعي بات کے دھرا دینے میں چنداں حرج نہیں اور ارباب محبت جانتے ہیں کہ کسی کے لب جاں بخش سے اگر ایک بار بھي جواب مہر ملنے کي امید ہو تو سودائیان عشق کو ہزار مرتبہ پکارنے سے بھي انکار نہیں ہوتا :

گو وہ سنتے نہیں پر ہم تو کسي حیلے سے
ایک دو بات محبت کي سنا آتے ہیں !

سوال عجز کے جواب میں جتنی مرتبہ نگاہ مہر کا نظارہ حاصل ہوجاے ، عشق کا اندوختہ اور امیدوں کا خزانہ ہے :

ں عجز بے ریا ہے نہ واں ناز دلفریب
شکر بجا رہا گلۂ بے سبب تلک !

تاہم موقعہ پر کوئي دل پسند شعر یاد آجاے تو ضیافت ذوق سے باز نہیں رہسکتا - مولانا فیض الحسن مرحوم عربي کے ادیب تھے - اردو کے شاعر نہ تھے - تاہم کبھي کبھي اچھے شعر بھي کہہ جاتے تھے - ایک انکا پر معاملہ شعر مجھے نہیں بھولتا :

پہلے ہي *اپني کرسي* تھي قدر و منزلت
پر شب کي منتوں نے تو بدھي رہي سہي !

ڈیپوٹیشن کي طویل فہرست ہم نے کسي دوسري جگہ انگریزي معاصر دہلي سے نقل کردي ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت وسیع مجمع تھا ، اور تقریباً ہر صوبے اور ہر طبقہ کے اشخاص شامل تھے - اگرچہ :

سر رشتہ در کف ارني گوے طور بود !

خاص امتیاز کي بات یہ ہے کہ اس عطر مجموعہ میں ہر طرح کي خوشبوئیں شامل تھیں - پیران کہن سال بھي تھے ، اور جوانان عہد بھي - خرقۂ زہد بھي تھا ، اور قباے رندي بھي - سرہاے سجدہ پیشہ بھي تھے اور نگہ ہاے عشوہ طراز بھي - پہلے کیلیے عذر کي ضرورت نہیں - دوسرے سے اگر سوال و جواب کي ضرورت ہو تو مفتی آزردہ مرحوم کي زباني جواب پہلے سے سن لیجیے :

میں اور بزم بادہ کشي ؟ لیکن مجھے
یہ کم نگاہیاں تیري بزم شراب میں

مجھے معلوم ہوا ہے کہ ممبران وفد میں سے اگرچہ صرف ۸۴ حضرات موقعہ پر جمع ہوسکے ، لیکن اصلي فہرست دو سو ممبروں پر مشتمل تھي - یہ تمام لوگ ڈیپوٹیشن میں شرکت کیلیے آمادہ تھے مگر کسي وجہ سے شریک نہو سکے - البتہ صرف دو آدمیوں کي نسبت جانتا ہوں جنھوں نے شرکت سے باوجود عزم شکن اصرار کے قطعي انکار کر دیا :

بندۂ را کہ بفرمان خدا راہ رود   نگزا رند کہ در بند زلیخا ماند

ایڈریس میں بنیاد کار یہ قرار دي گئي تھي کہ مسلمان اپنے کاموں میں مصروف تھے - یکایک ترکي کے مصائب پیش آگئے - اس سے انکے حواس مختل اور دل بے قابو ہوگئے - یہ بڑا نازک وقت تھا اور :

هست این قصۂ مشہور و تو هم مي داني !

لیکن با این همہ اختلال حواس ، و پراگندگي طبع ، و تعطل دماغ ، و هجوم آلام و مصائب ، وفاداري و اطاعت کیشي کي " حبل المتین " انکے ہاتھوں سے نہ چھوٹي ، اور جادۂ رضا و تفویض پر پورے ثبات و استقامت سے قائم رہے - گویا و اعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا - انکے نامۂ اعمال کا عنوان جلي اور دفتر عقیدت کا سرخط الہامي ہے :

شنیدہ ام کہ سگاں را قلادہ مي بندي
چرا بہ گردن حافظ نمي نہی رسنے ؟

جواب میں ارشاد ہوا کہ ہاں سچ ہے - اپني نظر ہوشمند و کاوش سے *یہ امر مخفي نہیں - آپ نہ کہیں جب بھي معلوم ہے* :

در حضرت کریم تقاضا چہ حاجتست ؟

البتہ یہ جو کہیں کہیں " سخت الفاظ " بھي استعمال کیے گئے تو اس عرض نیاز اور قبولیت خسروي سے آپ مستثنی کر دیجیے - ایسا نہوتا تو بہتر تھا کہ آئیندہ عبودیت کیلیے یہ حرف گراں بھي

اندرشہ نیٹنگ کمپنی

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بتّل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کتنا آسان ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اُون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کم خلسم ہوا - آچھے روا نہ کیا اور آچھی من روپیہ بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں اندرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

پی - گوپال راؤ پلیڈر - (بلاری) میں کنز ویلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۹۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہوار آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

اندرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزے پہنچے اور مجھے اس بات کے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

---

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — اندرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

اندرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

مسئلــۂ اسـلامیــه " لشکـر پــور "

صوبے کي گورنمنٹ کیلیے آخري فرصت

هزاکسلنســـی لاڑد کارمائیکـــل

بالاخر مساجد و قبور کلکته کا مسئله خطرناک حد تـک پهنچ گیا - درخواستوں سے اغماض کیاگیا' عرضداشتیں شنوائي سے محروم رهیں' مهلتیں ضائع کي گئیں اور فرصت کي قدر نه کی - گذشته تجارب سامنے هیں اور عبرتوں کی صدائیں غفلت شکن' مگر نادان انسان کي خمیر میں ٹهوکریں کهانے کے سوا کچهه نہیں هے' اور شاید عبرت کي ایک نئي عمارت اس گرد و خاک اور ٹوٹي هوئي اینٹوں سے بنائي جائیگی' جو ۲۳ فروري کو مسجد لشکرپورکي معترم برجیاں گراکر جمع کی گئي هے : وذلـك یوم الخروج !

پهـر کیا وقت آگیا هے که هـم مایوس هوجائیں اور قانون اور سرکاري وعدوں کي بے اثري کا آخري فیصله کرلیں ؟

اسمیں شـک نہیں که اس سوال کے آخري جواب کا وقت آگیا هے - انتظار تا بکے اور التوا تا چند ؟ حادثه سر پر هے اور خدا کي مقدس عبادت گاهیں انهدام و بربادي کو اپنے سامنے دیکهه رهي هیں' پس ضرور هے که جو کچهه کرنا هے' کیا جاے - اب یه معامله کلکته سے گذر کر تمام اسلامي هند تـک پهنچ گیا هے - اور همارے لیے مشکل هوگیا هےکه پبلک کو صرف خاموش بیٹهے رهنے هي کي تلقین کرتے رهیں - تاهم قبل اسکے که خطره کا سررشته بالکل هاتهه سے نکل جاے' بهتر هے که گورنمنٹ کو دانشمندي و فرزانگي کے بهترین اور معبت اثر اظهار کا ایک موقعه اور دیا جاے' اور اسي لیے تمام کاموں کو اس ڈیپوٹیشن کے جواب پر ملتوي کردیاگیا هے جو " انجمن دفاع مساجد و عمـارات دینیه " هزاکسلنسي لارڈ کارمائیکل کي خدمت میں بهیجنا چاهتي هے' اور جسکے متعلق ایک ریزولیوشن ۲۹ مارچ کے عام جلسۂ انجمن میں منظور هوا هے - یه آخري موقعه هے که گورنمنٹ هماري خیرخواهي اور دوستي پر یقین کرے' اور سمجهه لے که جو مشوره دیا جا رها هے' وهي عاقبت اندیشي اور امن پرستي کا تنها مشوره هے' اور غریب مسلمانوں کو اسقدر جلد جلد اپنے مذهبي جذبات کي حفاظت پر مجبور کرنا کوئي اچهي بات نہیں هے -

اس موقعه پر ایک نهایت اهم سوال یه هے که کیا جو کچهه هوا یه صرف پورٹ کمشنـر هي کي کارروائي هے' اور صوبے کي گورنمنٹ اس امر سے بالکل بے خبر تهي که مسجدیں منهـدم اور قبریں اکهاڑي جائینگي ؟

اگرچه گورنمنٹ کسي ایک شخص کا نام نہیں هے بلـکه حکومت کے اس تمام کار فرما مجمع سے عبارت هے جو نیچے سے لیکر اوپر تـک چلا گیا هے' اور اگر قانون کي خلاف ورزي کسي خاص صیغه کے حکام کے سر تهوپ کر گورنمنٹ بري هوجا سکتي هے تو اسکے یه معنی هیں که پینل کوڈ کوئي شے نہیں' اور برٹش گورنمنٹ میں رهنے والوں کو اپني جان و مال کي طرف سے بهي مطمئن نہونا چاهیے - کیونـکه بهت ممکن هے که باوجود چوري کے جرم هونے کے کسي خاص صیغه کي کارروائي سے چوري هو جاے' اور اسکے بعد کهـدیا جاے که گورنمنٹ اسکے لیے کچهه نہیں کرسکتي' یا صبر کرو اور چهوڑ دو - آئنده غور کیا جائیگا !!

تاهم واقعات کے دیکهـنے سے معلوم هوتا هے که یہاں یه صورت بهی نہیں هے - هم پہلے لکهه چکے هیں که اس زمین کے متعلق صوبے کي گورنمنٹ سے سنه ۱۹۰۹ اور سنه ۱۹۱۰ میں مراسلات هوئي تهیں جبکه یه زمین مع مسجدوں کے خرید کي گئي تهی - اب ان سرکاري مراسلات کا خلاصه دینـا چاهتے هیں جو هم نے حاصل کیے هیں' اور جنسے پبلک اندازه کرسکے گي که گورنمنٹ خطره سے پہلے کس طرح خطره کي اطلاعات کو بے پروائي سے ٹالدینا چاهتي هے' اور پهر جب اسکے افسوس ناک نتائج ظاهر هوتے هیں تو کہا جاتا هے که یه بد امني هے' یه شورش هے' اور اس الزام کے مقابلے کیلیے ایک بهت بڑے وفاداري کے پیامبر ڈیپوٹیشن کي ضرورت هے جو دهلي میں آکر سر اطاعت خم کرے !

مگر اندراں دیارے که توئي وفا نه باشد !

(سنه ۱۹۱۰ کي مراسلات)

اپریل سنه ۱۹۱۰ میں جب لشکرپور' اندری' موچي کهولا' کرسٹوپور' اور سنگي بازار وغیره کي زمینیں مع مساجد و قبور کے پورٹ کمشنر نے خرید لیں اور چند زر پرست وایمان فروش متولیوں نے (قبحهم الله) حـکام پورٹ کمشـنر کا ساتهه دیا' تو ان آبادیوں کے مسلمانوں نے ایک میموریل هز آنر سر بیکر لفٹننٹ گورنر بنگال کي خدمت میں روانه کیا جسکا خلاصه یه تها :

" پورٹ کمشنر کلکته نے چهه هـزار بیگه زمین مندرجه صدر موضعوں کي خضر پور ڈک کي وسعت کیلیے لي هے جسمیں متعدد مسجدیں اور مسلمانوں کے قبرستان واقع هیں -

میموریل بهیجنے والوں نے معتبر علماء اسلام سے فتوی طلب کیا اور قانون اسلامي کي کتابیں بهي دیکهیں - وہ پوري قوت اور اطمینان سے ظاهر کرتے هیں که شریعت اسلامي کے مطابق مسجدوں اور قبروں کي زمین پر اور کوئي دوسري عمارت نہیں بن سکتي - بعض قبریں ان بزرگان دین کي بهي هیں' جنکي مسلمان بهت عزت کرتے هیں' اور انکا منهدم کردینا انکے جذبات کیلیے بهت درد انگیز هوگا

هم چند قریبي مثالیں اسي شهر کي پیش کرتے هیں - کلکته مڈیکل کالج کے احاطے کے اندر ایک مسجد آگئي تهي لیکن اسے بجنسه چهوڑ دیا گیا' اور وہ باوجود احاطه کے اندر هونے کے آباد و قائم موجود هے - اسي طرح سیالده میں بهي اسکي نظیر دیکهي جاسکتي هے -

هم نهایت عاجزي اور ادب سے درخواست کرتے هیں که حضور اس درخواست پر توجـه فرمائیں اور مسجـدوں اور قبـرستانوں کو محفوظ کردیں "

(جـــواب)

۲۹ - اپریل سنه ۱۹۱۰ کو گورنمنٹ بنگال کے سکریٹري نے اسکا جو جواب دیا وہ نهایت غور و فکر کے ساتهه مطالعه کرنے کي چیز هے -

سخت تھے :

نسیم صبح جو چھو جائے ' رنگ ہو میلا ! !

یہ ایک واقعی بات تھی جو ایڈریس میں کہی گئی ' لیکن اگر آپ چاھتے تو دوسری سچائیوں کو صدمہ پہنچائے بغیر بھی اسے پیش کرسکتے تھے - یہ کہنا کہ مسلمانوں کی پچھلی بے چینی کا سبب اصلی صرف باھر کے اسلامی مصائب تھے ' محض غلط ہے ' اور اتنا غلط کہ دروغ مصلحت آمیز بھی نہیں ہے - مسلمان اسقدر احمق اور عقل باختہ نہ تھے کہ اٹلی اور ریاست ہاے بلقان کا غصہ انگلستان پر نکالتے - ایسا کہنا خود اپنی زبان سے اپنے پاگل ہونے کا اقرار کرنا ہے - انکی بے چینی باھر کے مصائب سے بھی تھی ' اور اندرونی مصیبتوں سے بھی - وہ سر ایڈورڈ گرے کو اٹلی اور بلقان کے دعوے میں شریک پاتے تھے ' اور مسٹر ایسکوئتھ ایک صلیبی مجاھد کی طرح اس جنگ کو اسلام اور مسیحیت کے رنگ میں ظاہر کرکے خوشیاں مناتے تھے - پہلے خود کہا کہ یہ جنگ جغرافیۂ سیاسی نہیں بدل سکتی - پھر خود ھی " ثمرات فتح " چن چن کر بلغاریا کے صلیبی دامن میں پھینکنے لگے - یہ سچ ہے کہ مسیح خود اپنی جان کی طرح انکی بھی مدد نہ کرسکا ' اور بد بخت بلغاریا کے دامن میں فتح کا ایک دانہ بھی نہ آیا - تاھم انھوں نے تو اس چیز کے لیے کوشش کی جسے وہ نہ پاسکے ' اور حق کے مقابلے میں کفر کی یہی علامت ہے - فھموا بما لم ینالو - و کان عاقبة امرھا خسرا !

اس سے بھی بڑھکر یہ کہ کانپور کا واقعۂ خونین پیش آیا - ایک ایسی ظالمانہ خونریزی کی گئی جس کا سرخ دھبہ کبھی بھی دامن حکومت سے محو نہیں ہوسکتا - پھر کیا کانپور کی مسجد اور پیروان اسلام کی خونچکاں لاشوں کا نظارہ بھی صرف " باھر ھی کے مصائب اسلامی " میں داخل ہے ؟ اور اسکے لیے جسقدر بے چینی مسلمانوں میں پیدا ہوئی ' کیا وہ بھی ترکوں ھی کی ھمدردی کی وجہ سے تھی ؟ فویل لھم مما کتبت ایدیھم و ویل لھم مما یکسبون !

ولا تلبسو الحق بالباطل	حق کو باطل کے ساتھہ مشتبہ نہ کرو
و تکتمو الحق و انتم	اور حق کو نہ چھپاؤ حالانکہ تم سب
تعلمون (۲ : ۴۰)	آسے جانتے ہو !

ایڈریس کے جواب میں ھز اکسلنسی نے مرحوم سر سید احمد کی پالیسی کا بھی ذکر کیا ہے ' اور ہم خوش ہیں کہ ھندوستان کے ایک بہت بڑے آدمی کا انھوں نے عمدہ تخاطب کے ساتھہ ذکر کیا - لیکن اگر اس سے انکا مقصود مرحوم کی پولیٹکل پالیسی ہے تو افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ ھمارا نیک دل وئسراے ایک ایسی بات کی امید رکھتا ہے جسکے رکھنے کا وقت گذر گیا - مسلمانوں کی اس سے پہلے کوئی بھی پولیٹکل پالیسی نہ تھی ' اور اگر تھی بھی تو الحمد للہ کہ مرچکی ہے ' اور وہ جنت نصیب اب دوبارہ دنیا میں نہ آئیگی :

نکل گئی ہے وہ کوسوں دیار حرماں سے !

جواب کا خاتمہ ان لفظوں پر ہوا :

" مجھے پوری امید ہے کہ خدا کی وحدانیت اور حکمراں کی وفاداری کی بابت آپکے پاک اور خالص مذھب کا جو عقیدہ ہے وہ ھمیشہ ایک شعلے کے مانند روشن رھیگا "

ہم مسلمان ہیں اور تیرہ سو برس سے صرف اسلیے ہیں کہ خدا کی وحدانیت کا وعظ کریں اور ہر طرح کی باطل پرستیوں کو جو اس راہ میں مانع ہوں ' اپنی خدا پرستانہ طاقت سے مٹادیں ' پس ایک نیک دل اور انصاف دوست حاکم کی زبانی عقیدۂ توحید کے ایسے سچے اعتراف کو سنکر ھمیں جسقدر بھی فتح مندانہ خوشی ہو وہ کم ہے - ہم ان قیمتی جملوں کی اپنے دل میں پوری محبت و وقعت محسوس کرتے ہیں -

تاھم ایک غلط فہمی جو اسکے ساتھہ ملگئی ہے ' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ھز ایکسلنسی کو اسلام کے بنیادی عقائد کی صحیح خبر نہیں دی گئی - انھوں نے عقیدۂ توحید کے ساتھہ " حکمران کی وفاداری " کابھی اس طرح ذکر کیا ہے ' گویا یہ بھی مثل عقیدۂ توحید کے اسلام کا کوئی اساسی اعتقاد ہے - حالانکہ یہ صحیح نہیں اور بہت جلد اسکی غلطی انھیں محسوس فرما لینی چاھیے - اسلام کا اصل اصول صرف عقیدۂ توحید ہے - اسکے بعد اعتقاد رسالت و قران ' اور بعض ضروری اعمال و عبادات - " حکمران کی وفاداری " اُن میں داخل نہیں ہے اور نہ تو قران میں بتلائی گئی ہے اور نہ احادیث میں اسے مسلمانوں کا بنیادی اعتقاد قرار دیا ہے - البتہ بعض جاھل اور خبیث روحیں کبھی کبھی کسی کو خوش کرنے کیلیے کہدیا کرتی ہیں کہ اسلام کا بنیادی اصول " وفاداری " ہے ' مگر : کبرت کلمة تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا -

بیشک " وفاداری " ھی وہ چٹان ہے جسپر اسلام کی عمارت قائم کی گئی ہے ' مگر خداے واحد کی وفاداری ' نہ کہ کسی اور کی -

البتہ مسلمانوں کو امن پرستی ' اور حق کے تحفظ کے ساتھہ اطاعت کیشی کا حکم مثل اور صدھا جزئی اور عام اخلاقی احکام کے دیا گیا ہے ' مگر نہ تو یہ کوئی اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور نہ عقیدۂ توحید کی حرمت اسکو گوارا کرسکتی ہے کہ خدا کی وفاداری کے ساتھہ اسکے بندوں کی وفاداری کا ذکر کیا جاے :

صنمے در دل ما یافتہ راہ * نحن لا نعبد الا ایاہ

بہر حال اب ان باتوں کا کون موقع ہے ؟ سوال و جواب ' شکوہ و شکایت ' اور عرض و قبول تو ہوچکا - اب بہت سے لوگ منتظر ہیں کہ دست شوق کیلیے اسکے بعد بھی کوئی مرحلہ باقی ہے یا نہیں ؟ کیا پوری رات صرف اسی میں بسر ہوجائیگی ؟

بوسۂ لب تو دیا ' کیا کہنا

کہیے ' کچھہ بڑھکے بھی ھمت ہوگی ؟

بیچارے غالب کی بھی ایک رات اسی طرح سوال و جواب میں ضائع جارھی تھی - بالآخر غریب سے صبر نہو سکا اور چیخ اٹھا :

گذشتم از گلہ ' در وصل فرصتم بادا

زبان کوتہ و دست دراز می خواھم !

اچھا - گاہ گاہ یہ بھی ہوتا رہے - جو جانا چاھتے ہیں ' آپ انھیں کیوں روکیں ؟ اعتراف وفاداری میں ہرج ھی کیا ہے ' اور مقصود اپنے اعتراف سے کہیں زیادہ انکا اقرار تازہ تھا - یہ بھی ہوگیا - چلیے فرصت ہوئی - ہر گروہ کو اپنا اپنا کام کرتے رہنا چاھیے :

در خور عشق حقیقی ہیں یہ اھل تقوی

ہم سے لوگوں کیلیے عشق بتاں اچھا ہے

البتہ ڈیپوٹیشن گیا اور واپس آیا - اب خدا را اسکی تبریک و تہنیت کو بھی اسی طرح جلد ختم کردیجیے - بے فائدہ اس سے طبیعت کو خلجان ہوتا ہے - نہیں معلوم کیوں ' مگر آج جی چاھتا ہے کہ صرف شعر ھی پڑھتا رہوں :

بالتفات نگارم چہ جاے تہنیت ست ؟

دعا کنید کہ نومے ز امتحاں نبود

و تلک الدار الآخرة نجعلھا للذین لا یریدون فی الارض علوا و لا فسادا - و العاقبة للمتقین !

درخواست یہ تھی کہ شریعت اسلامیہ کا لحاظ رکھا جاے جیسا کہ متعدد مقامات پر کیا گیا ہے - اسکے جواب میں ارشاد ہوتا ہے :

" آپکے میموریل کے جواب میں یہ کہنے کی مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ اُن افسروں نے جو زمین کے متعلق کام کر رہے ہیں' پورٹ کمشنر کی راے سے اس بارے میں پوری طرح تشفی کرلی ہے' اور وہ اُن آدمیوں سے بھی گفتگو کرچکے ہیں جو اُن مسجدوں کے متولی ہیں - گورنمنٹ یقین کرتی ہے کہ آیندہ کچھہ مشکلات نہیں ہیں اور اگر اسپر بھی کوئی بات ہوئی تو مقامی کلکٹر درست کرلے گا "

(گورنمنٹ کی پالیسی)

اس خط کے پڑھنے کے بعد بھی کیا کسی کو اس بات کے باور کرنے میں شک باقی رہیگا کہ وقت سے پہلے خطرہ اور مشکلات کی اطلاع اعلی حاکموں کیلیے محض بے سود ہوتی ہے' تاوقتیکہ وہ خطرہ' کانپور کے سے حالات کے ساتھہ سر پر نہ آجاے ؟

جو بے پروائی اور غفلت اس جواب سے مترشح ہوتی ہے وہی بنیاد ہے ان مسائل کی ساری مصیبتوں کی' اور اگر ایسی ہی غفلتیں اور لاپروائیاں قائم رہیں تو ہمیں ہر مہینے کانپور کے سے واقعات کا منتظر رہنا چاہیے -

(حادثہ کی سرکاری رپورٹ)

گذشتہ ۲۳ فروری کو جب رات کی جرائم پوش تاریکی میں چھپ کر پورٹ کمشنر کے آدمی پہنچے اور مسجد کو منہدم کرنا شروع کیا' تو اسکے بعد مسلمانوں نے ایک باقاعدہ درخواست حادثے کے متعلق مقامی مجسٹریٹ مسٹر ڈنلاپ کو دی' جو ایک نہایت دانشمند اور انصاف دوست حاکم ہیں' اور جنکی بر وقت مداخلت اور ہمدردانہ رویہ نے تمام مسلمانوں کے دلوں میں انہیں محبوب بنا دیا ہے -

انہوں نے اس حادثہ کے متعلق فوراً ایک سرکاری رپورٹ گورنمنٹ میں بھیج دی - رپورٹ کی مستند نقل ہم نے حاصل کرلی ہے اور وہ حسب ذیل ہے :

" ۳۱ ماہ گذشتہ کو ایک درخواست مجھے ملی' جس پر مسلمانان مواضع لشکرپور وغیرہ کے دستخط تھے - اسمیں لکھا تھا کہ پورٹ کمشنر کے قلی مسجدوں کو منہدم کر رہے تھے اور قبروں کو اکھاڑ رہے تھے جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات نہایت درجہ زخمی ہیں' اور وہ باقاعدہ داد خواہی چاہتے ہیں -

میں نے صدر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو موقع واردات پر متعین کیا - وہ فوراً وہاں گیا اور چند انسان کی کھوپریاں اور ہڈیوں کے ٹکڑے جو ایک قبر کو کھود کر نکالے گئے تھے' اُس نے منتشر پاے' اور قلیوں کو دیکھا کہ زمین کھود رہے ہیں - اُسکا یہ بھی بیان ہے کہ چند مسلمان جو اُس وقت موجود تھے' اُن میں کچھہ ایسا جوش نہ تھا' تاہم بہت زیادہ ممکن ہے کہ اطراف کے مسلمان کسی وقت جوش میں آجائیں' اور ایسا ہوا تو امن میں سخت خلل پڑیگا -

آپ اس واقعہ کو پورٹ کمشنر کے سامنے پیش کریں تاکہ وہ مسجدوں اور قبروں کو ہاتھہ نہ لگائیں اور بجنسہ چھوڑ دیں -

میں ممنون ہونگا اگر آپ جلد جواب دیں اور بتلائیں کہ پورٹ کمشنر نے اس بارے میں کیا راے قائم کی ہے ؟ "

(دستخط) جے - سی - ڈنلوپ - مجسٹریٹ

مسئلۂ بقاؤ اصلاح نـــدوہ

کلکتـــہ میں جلســـہ

نہایت مختصر لفظوں میں تین باتیں کہنی ہیں کیونکہ ڈیپوٹیشن کے افسانے نے جگہ لیلی ہے اور اشاعۃ آیندہ میں " مدارس اسلامیہ " کے علاوہ بھی ایک مفصل تحریر نکلنے والی ہے -

(۱) ۲۶ کو ارکان دارالعلوم نے اسٹرائک کا فیصلہ کرنے کیلیے انتظامی ارکان کو بلایا تھا - اسکی تفصیلی روئداد ابتک معلوم نہیں ہوئی - البتہ اسقدر معلوم ہوا کہ وہی فیصلہ ہوا جسکی توقع تھی - یعنے چند آدمی اکھٹے ہوے اور کہدیا کہ شکایات کوئی نہیں سنتا - طلبا چپ چاپ داخل ہوجائیں ورنہ سب کے نام کاٹ دیے جائیں -

جلسۂ انتظامیہ کی حقیقت آپ " مدارس اسلامیہ " کے سلسلہ میں پڑھیے - میں بحالت موجودہ اُسے کوئی چیز نہیں سمجھتا - تاہم عقل کو ہر مغز میں ہونا چاہیے' اور جہل و ناعاقبت اندیشی کی بھی ایک حد ہوتی ہے - بہتر تھا کہ یہ لوگ سمجھہ سے کام لیتے - ایسا فیصلہ کرکے انہوں نے سچ مچ دارالعلوم کو غارت کردیا - اس سے کیا فائدہ کہ تمام طالب علم اپنے گھروں کو چلے جائیں اور مدرسے میں خاک اڑنے لگے ؟

(۲) میں ابھی ندوہ کے متعلق صرف اصول و قواعد کی بحث کررہا ہوں' لیکن اب بہت جلد ایک ایک شخص کے متعلق لکھنا پڑیگا - خدا جانتا ہے کہ یہ میرے لیے بہت ہی مکروہ کام ہے اور اپنے وقت کی ایک بہت ہی ادنی قسم کی بربادی - تاہم کیا کیجیے کہ ایسا ہونا ناگزیر ہے -

(۳) کلکتہ میں ندوۃ العلماء کے معاملات کے متعلق کل شام کو ایک جلسہ زیر صدارت جناب انریبل چودھری نواب علی صاحب منعقد ہوا - سب سے پہلے صدر صاحب نے نواب بہادر سر سلیم خاں بالقابہ (ڈھاکہ) کا تار پڑھکر سنایا' جسمیں انہوں نے جلسے کے اغراض سے پوری ہمدردی اور اتفاق ظاہر کیا تھا - اُسکے بعد حسب ذیل دو تجویزیں منظور کی گئیں :

(الف) یہ جلسہ انجمن " اصلاح ندوہ " لکھنو کی بروقت کوششوں کا شکریہ ادا کرتا ہے' اور اُس سے درخواست کرتا ہے کہ بہت جلد تمام صوبوں کی باقاعدہ اسلامی انجمنوں سے نیابتی اصول پر ناموں کو طلب کرکے ایک ہئیۃ تفتیش (کمیشن) مقرر کرے - تا کہ وہ تمام معاملات ندوہ کی باقاعدہ تحقیقات کرے -

محرک — جناب مولانا نجم الدین احمد صاحب ریٹائر ڈپٹی کلکٹر و آنریری مجسٹریٹ کلکتہ -

موید — اے - احمد اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا -

(ب) یہ جلسہ منتظمین و ارکان دارالعلوم سے درخواست کرتا ہے کہ وہ خدا را مسلمانوں کے ایک عظیم الشان دینی مدرسہ کو موجودہ مشکلات سے نکالنے کیلیے دانشمندی اور عاقبت بینی سے کام لیں اور اپنی بزرگانہ حیثیت کو ملحوظ رکھتے ہوے محمد حسین طالب العلم کی درخواست معافی کو (جو وہ بارہا پیش کرچکا ہے) منظور کرلیں - ساتھہ ہی یہ جلسہ طلباے دارالعلوم سے بھی امید رکھتا ہے کہ اس صورت میں وہ ایثار اور بے نفسی سے کام لیں گے' اور مجوزہ کمیشن پر اعتماد کرکے اسٹرائک ختم کردینگے -

محرک — ڈاکٹر عبد اللہ سہروردی ایم - اے - بیرسٹر اٹ لا -

موید — مولانا ہدایت حسین صاحب پروفیسر عربی پریسیڈنسی کالج کلکتہ -

آخر میں قرار پایا کہ صدر مجلس اس بارے میں ارکان دارالعلوم اور طلبا سے مراسلات کریں -

مولــود فســاد کا کامل بلــوغ

نئے عہدداروں کا انتخاب

مزعومہ ومفروضـہ نظامت ندوۃ العلماء

ناجواں مرداں فـراهـم کردہ بودنـد انجمن
زود درهنگامـۂ بطلاں فتــور انـداختیم

بالآخر وہ تخم فساد جسکو انسان کے سب سے بــڑے قدیمی دشمن نے ندوہ کی بنیاد کی سطح پر بوبا تھا ' بڑھتے بڑھتے برگ وبار لایا اور اسکی سب سے بڑی اونچی ٹہنی کا پہلا پھل ' نئے عہدہ داروں کا خود مختارانہ تقرر تھا : انا للہ و انا الیــہ راجعون

اب ابلیس افساد کی امیدیں پوری ہوگئیں جس نے پہلے ہی دن حلف اٹھا کر کہا تھا : فبعزتک لاغوینہم اجمعین - الا عبادک المخلصین

(مسـئلۂ نظامت نــدوہ)

ندوۃ العلما جب قائم ہوا تو مولوی محمد علی صاحب اسکے ناظم تھے - وہ مستعفی ہوگئے اور ندوہ کا دور فلاکت و معتوبی شروع ہوا - وقت کسی نہ کسی طرح کاٹنے کیلیے مولوی مسیح الزماں مرحوم کے سر نظامت ڈالی گئی کہ حیثیت دنیوی بھی رکھتے تھے - اسکے بعد جب وہ بھی مستعفی ہوگئے تو ماہ صفر سنـہ ۱۳۲۳ ہجری کے جلسۂ انتظامیہ نے یہ طے کیا کہ آیندہ کیلیے بجاے ناظم کی تلاش کے تین مختلف صیغوں کے علحدہ علحدہ سکریٹری مقرر ہوجائیں اور اپنے کاموں کو جاری کریں -

فی الحقیقت یہ ایک نہایت عمدہ تقسیم عمل تھی' اور مسئلۂ نظامت کی تمام مشکلات کا اس سے خاتمہ ہوجاتا تھا -

میں نے یہاں " مشکلات " کا لفظ لکھا - شاید بہت سے لوگ اسے نہ سمجھیں اور معترض ہوں کہ اسمیں مشکلات کیا تھیں ؟ علی گڈھ کالج کو سکریٹری ملجاتا ہے - حمایت اسلام لاہور کیلیے سکریٹری شپ کوئی مصیبت نہیں - مسلم لیگ کیلیے سکریٹری مل ہی گئے - اسی طرح ندوۃ العلما کیلیے بھی ایک سکریٹری منتخب کرلیا جاتا -

لیکن افسوس ہے کہ ایسے اصحاب اپنی بد بختیوں کو نظر انداز کردینگے اگر ایسا سمجھیں گے - ندوۃ العلما کیلیے فی الحقیقت سکریٹری شپ کا مسئلہ لا ینحل نہ تھا گو بہت ہی اہم اور عظیم النتائج تھا ' لیکن جن افسوس ناک حــالات سے ہم گھرے ہوے ہیں ' انہوں نے اسے مشکــل سے مشکل تر بنا دیا - غریب ندوہ بد قسمتی سے ندوۃ العلما ہے' یعنی علما کی مجلس ہے - پس اسکے سکریٹری کو فرقۂ علما میں سے ہونا چاہیے -

حضرات علماء میں سے جو لوگ ندوہ کے ساتھہ موجود تھے ان میں کوئی بھی نہ تھا جو علم و فضل اور وقعت و عزت کے ساتھہ ندوہ کے مقــاصد کا بھی اندازہ داں ہوتا ' اور ساتھہ ہی قوۃ نظم و اداو بھی رکھتا ہوتا - پھر جو لوگ موجود تھے' ان میں سے متعدد اشخاص باوجود کمال نا اہلی و ہیچ کاری ' اس " سقیفۂ بنی ساعدہ " کے مدعی خلافت تھے ' اور صرف اتنا ہی نہیں کہ " منا امیر و منکم امیر " پر اکتفا کرلیں ' بلکہ ان میں کا ہر فرد بیعت لینے کیلیے اپنا ہاتھہ ہر دم بڑھاے ہوے تھا - ایسی حالت میں محال تھا کہ ندوہ کی زندگی کے تحفظ کے ساتھہ اسکی نظامت کا مسئلہ بھی طے ہوجاتا - اسمیں شک نہیں نہ یہ بڑی ہی رنج کی بات ہے' مگر حقیقت ہے اور اسکا اظہار ناگزیر - اگر ایسا نہوتا تو یہ حالت بھی نہوتی جسکے ماتم کیلیے ہم سب جمع ہوے ہیں - حقوق ہوں کہ

مرحوم طالب آملی نے ندوۃ العلما کے متعلق تیونکر سو برس پہلے پیشین گوئی کردی حالانکہ وہ کہتا ہے :

خانـۂ شرع خــرابست کہ اربــاب صــلاح
در عمارت گــری گنبـد دستــار خــودند !

اس بنا پر اس مشکل کا بہترین حل یہی تھـا جو کیا گیا کہ سرے سے اسکی ضرورت ہی باقی نہ رہی - تین کام جنسے ندوہ عبارت ہے ' الگ الگ اپنی اپنی معتمدیوں میں چلنے لگے -

چنــانچہ جب کبھی جلسـۂ انتظــامیہ کے اجــلاس ہوے اور یہ مسئلہ چھیڑا گیا تو باوجود بعــض مفسدین و اشــرار کی مخالفانہ جاں توڑ کوششوں کے ' بالآخر یہی فیصلہ ہوا کہ یہی انتظام قائم رہے -

نومبر ۱۹۰۸ میں جلسـۂ انتظامیہ کا ایک کامل جلسہ ہوا جسمیں تمام ممبر شریک تھے - اس جلسے نے رزولیوشن پاس کیا کہ " تینوں معتمد ابتک جو کام کرتے آے ہیں ہمیں آپر پورا اعتماد ہے "

پھر ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۱۰ کو جلسۂ انتظامیہ نے یہ تجویز پاس کی کہ " اسوقت کوئی شخص موجود نہیں جو ناظم مقرر کیا جا سکے ' پس جب تک کوئی ایسا شخص نہ ملے' اس وقت تک اس مسئلے کو ملتوی کر دینا چاہیے اور جس طرح کام چل رہا ہے اسی طرح چلتا رہے "

ان حوالوں کو جلسہ ہاے انتظامیہ کی رودادوں میں دیکھہ لیا جاسکتا ہے -

اسقدر معلوم کر لینے کے بعد اب بعد کی سرگذشت غور سے سنیے :

(گذشتہ انتظام میں انقلاب)

۲۰ جولائی سنہ ۱۹۱۳ کو ایک جلسۂ خاص منعقد کیا گیا ' جس میں ۵۱ ممبران ندوہ میں سے صرف گیارہ ممبر موجود تھے - اس جلسے میں مولوی سید عبد الحی صاحب نے ایک تحریری تجویز پیش کی کہ :

(۱) تینوں معتمدیاں توڑ دی جائیں -
(۲) ایک پیڈ مددگار ناظم قرار دیا جاے -
(۳) صیغۂ تعلیم کے سکریٹری کے فرائض پرنسپل دار العلوم کو تفویض ہوں ' اور صیغۂ مال اور مراسلات براہ راست ناظم کے متعلق ہو جائیں -
(۴) البتہ منشی احتشام علی بدستور صیغۂ تعمیرات کے انچارج رہیں -

چنانچہ فوراً اسکو منظور کیا گیا - اسکے بعد ہی " حسب تجویز بالا طے پایا کہ مولوی خلیل الرحمن سہارنپوری نــدوۃ العلما کے ناظم قرار پائیں " اور وہ قرار پا گئے :

عیشم بکام ست با یار دلخواہ
الحمد للہ ' الحمــد للــہ !!

اسکے بعد ہی مــددگار ناظــم کا بھی تقرر کیا گیا ' اور مولوی عبد الرحیم نامی کوئی بزرگ چالیس روپیہ ماہوار تنخواہ پر بحال کردیے گئے :

بردنــد و برادرانـــہ قسمت کردنـــد !

چنانچہ اس وقت سے مولوی خلیل الرحمن صاحب کا خیال ہے کہ وہ ندوہ کے ناظم ہیں -

(اصــولــی بحــث)

نہایت ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیے کہ اگر ایک باہر کا خالی الذہن شخص بالکل بے طرفانہ اور محض ایک تیسرے شخص

کبھی انہوں نے مراسلات کیں ' نہ خاص مشورہ و صحبت کا سلسلہ قائم کیا ' اور نہ ھی باھر سے لوگوں کو اپنے ساتھہ لینے کی کوشش کی - برخلاف اسکے وہ لوگ پوری سازشیں کرتے رھتے تھے ' اور سعی و کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے تھے -

دوسرے نمبر پر اسکا سبب یہ بھی تھا کہ لوگوں کو کاموں کا ذوق کم ' اور ایثار کی عادت ناپید ہے - عموماً جلسۂ انتظامیہ میں باھر کے لوگ کم شریک ھوتے تھے ' اور زیادہ تر ایک ھی خیال کے آدمی بلا لیے جاتے تھے - صحیح الخیال ممبروں میں کوئی شخص با ھمت اور کاردل نہ تھا جو اس طرح کے کاموں سے بھی واقف ھو - ایک جماعت ضعیف القلب اور تذبذب مضطرب لوگوں کی تھی : لا الی ھا ؤلاء ولا الی ھا ؤلاء - وہ عین موقعہ پر مفسدین کا ساتھہ دیدیتی تھی ' اور اسطرح کوئی اصلاح نہیں ھوسکتی تھی -

تیسرا سبب یہ بھی تھا کہ مفسدین کے کاموں کو دیکھکر بہت سے لوگ افسردہ ھوگئے اور انہوں نے دلچسپی لینا چھوڑ دیا - پس اس طرح اس تخم فساد کی بار آوری کی راہ میں کوئی بھی قوی روک پیدا نہوئی -

(حزب الفساد کا دوسرا دور)

کاش " حزب الفساد " کی باطل پرستانہ امنگیں اتنے ھی تک پہنچکر ختم ھوجاتیں ' مگر جس بیج کیلیے پانی اور دھوپ کے ملنے میں روک نہوگی وہ یقیناً بڑھتا ھی رھیگا - اس جماعت نے دیکھا کہ باایں ھمہ ابتک آنکی حالت ایک مفسد اور سنگ راہ ھستی سے زیادہ نہیں ہے - وہ کاموں میں دقتیں اور الجھاؤ پیدا کردینے میں تو کامیاب ھوجاتے ھیں ' پر انکو کامیابی کے ساتھہ قابو نہیں کردیسکتے - کیونکہ مجلس انتظامیہ میں اصلاح طلب اور عمل خواہ عنصر بھی موجود ہے ' اور اسکی موجودگی ھر موقعہ پر سامنے آجاتی ہے -

پس اس شریر قوت نے جو انسانوں کو اپنا مرکب بناکر ھمیشہ دنیا میں حق و صداقت کا مقابلہ کرتی رہے ' انکے نفس پر یہ القا کیا کہ اب کوئی نہ کوئی ایسی چال چلنی چاھیے جس سے مجلس انتظامیہ میں نہایت کافی اور قطعی الثبوت حدتک " حزب الفساد " کی اکثریت (مجارٹی) پیدا ھوجاے ' اور پھر بے فکر و مطمئن ھوکر اپنے ارادوں کو پورا کریں -

حسب دستور العمل ندوۃ العلما ' مجلس انتظامیہ کے ممبروں کی تعداد ۳۵ رکھی گئی تھی ' اور ھمیشہ یہی تعداد قائم رھی تھی - لیکن لکھنؤ میں یکایک ایک جلسہ منعقد کرائے اپنی سازش کی تکمیل کے بعد یہ ترمیم پیش کر دی ' اور خود ھی منظور بھی کرلی " کہ آیندہ سے ممبروں کی تعداد بجاے ۳۵ کے ۵۱ ھو "

حالانکہ یہ ظاھر ہے کہ ایسا کرنا بالکل قانون کے خلاف تھا - نہ تو ممبروں کو ایک لمحے پہلے اسکی خبر دی گئی تھی ' اور نہ اسطرح کرنے کا کسی کو حق تھا - اس جلسے میں مولانا شبلی نہ تھے - اور لوگونکی مخالفت کی شنوائی نہ ھوئی ' اور ضعفاء و مذبذبین نے خاموشی اختیار کی -

پھر اس پر بھی اکتفا نہ کیا - اسی وقت اپنے مذھب کے پندرہ نام بھی منتخب کرلیے ' اور کسی کو قانون اور قواعد کی اس شرمناک توھین پر شرم نہ آئی - اس طرح انکا جتھا کامل درجے پر قوی اور غالب ھوگیا ' اور وہ اس طرح مضبوط ھوگئے کہ جب تک مجلس انتظامیہ کی از سر نو اصلاح نہو ' اسکے اندر رھکر انہیں کوئی مغلوب نہیں کرسکتا -

افسوس کہ اسکے بعد بھی مولانا شبلی ھشیار نہوے ' اور صاف صاف قوم کو حالت بتلاکر غل نہ مچایا - حالانکہ اس آخری کارروائی کے بعد اندرونی اصلاح کی امیدیں بالکل خواب و خیال ھوگئی تھیں ' اور مجلس انتظامیہ بالکل مفسدین کے ھاتھہ چلی گئی تھی -

انکو سمجھنا تھا کہ اب اسکے بعد رھا ھی کیا جسکی بنا پر کوئی امید قائم کی جاے ؟ مجلس انتظامیہ میں باھر کے ممبر ھمیشہ آ نہیں سکتے - صرف ندوہ ھی نہیں بلکہ تمام کاموں کا یہی حال ہے کہ زیادہ تر مقامی اور قریب تر مقامات کے لوگ عموماً جلسوں کا کورم ھوتے ھیں - اس بنا پر " حزب الفساد " پیشتر ھی سے پورا قوی تھا ' مگر اب تو یہ کیا گیا کہ پندرہ ممبر خاص اس طرح کے چھانٹ کر منتخب کیے گیے جو زیادہ تر مقامی اور ایک ھی حلقہ کی متنوع الشکال کڑیاں تھیں - باھر کے بھی وھی لوگ تھے جو بالکل انکے ھم خیال اور انکی ایک صدا پر لبیک کتاں دوڑنے والے تھے - پس اسطرح انہوں نے اپنا جتھا اس درجے قوی و غالب بنا لیا کہ اگر مجلس انتظامیہ کا پورا جلسہ ھو ' جب بھی انہیں اپنے مقاصد کے ھاتھہ سے جانے کا کچھہ خوف نہیں : یمکرون و یمکر اللہ ' واللہ خیر الماکرین -

" حزب الفساد " کی ان کارروائیوں نے ندوہ کو جس طرح قوم کی عین توجہ اور عہد عروج میں تباہ و برباد کیا ' اسکا افسانہ بہت طویل ہے ' اور اگر اسکے مختلف مالی ' انتظامی ' تعلیمی سیغوں کی تمام ابتریاں ایک ایک کر کے بیان کی جائیں تو ان میں سے ھر واقعہ کے لیے پوری ایک صحبت چاھیے - میں ان سب کو انشاء اللہ بیان کرونگا کیونکہ عمارت اندر سے کھوکھلی ہے اور باھر کی دیواروں کے بچانے سے اب کوئی فائدہ نہیں - لیکن چونکہ موجودہ سلسلۂ بحث ندوہ کے اصول و قوانین اور کانسٹی ٹیوشن کی ایک اصولی مبحث ہے ' اسلیے پہلے اس سلسلے کو آخر تک پہنچا دینا ضروری ہے - اس بربادی کا انتہائی اور آخری منظر نئے عہدہ داروں کے تقرر کا عجیب و غریب تاریخی افسانہ ہے -

---

دھلی کے خاندانی اطبا اور دوا خانہ نورتن دھلی

یہ دوا خانہ عرب - عدن - افریقہ - امریکہ - سیلون - آسٹریلیا - وغیرہ وغیرہ ملکوںمیں اپنا سکہ جما چکا ہے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدولہ قبلہ حکیم محمد احسن اللہ خان مرحوم طبیب خاص بہادر شاہ دھلی کے خاص مجربات ھیں -

دوائی ضیق - ھر قسم کی کھانسی و دمہ کا مجرب علاج فی بکس ایک تولہ ۲ دو روپیہ -

حب قتل دیدان - یہ گولیاں پیٹ کے کیڑے مارکر نکال دیتی ھیں فی بکس ایک روپیہ -

المشتہر حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نورتن دھلی فراشخانہ

الهلال کی ایجنسی

ھندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرھٹی ھفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ھیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

غـزوہ طـرابلـس اور اسکا مستقبـل

شمالي افریقہ کا ” سرمخفي “

براعظم افریقہ میں اسلام کي بقیہ امیدیں

شیـخ سنـوسي اور طریقـۂ سنـوسیہ

(۲)

محمد بن علي السنوسي عرصے تک جبل ابو قبیس کي خانقاہ میں مقیم رہا - اسکي طبیعت ابتدا سے زاہدانہ و رازدارانہ واقع ہوئي تھي ‘ اور اب اسکي نشو و نما کا اصلی موقعہ آگیا تھا - وہ اکثر تنہا رہتا - صرف ہفتے میں ایک بار باہر نکلتا تاکہ ارادت مندوں کو اصلاح و تزکیۂ نفس کیلیے اپني صحبت میں شریک کرے -

اسي اثنا میں اسکا دماغ بہت سے مہتم بالشان امور پر غور و خوض کرتا رہتا - اسنے بعض مقاصد کے ظہور و تکمیل کا ارادہ کیا ‘ اور یکایک مکہ معظمہ سے مصر روانہ ہوگیا - اسکندریہ پہنچ کر ایک خانقاہ بنائي ‘ اور اسمیں مقیم ہوکر معرفت و ارشاد کا سلسلہ شروع کرنا چاہا -

(شیخ الاسلام کي مخالفت)

مکۂ معظمہ کے قیام کے زمانے میں گو وہ محض ایک گوشہ نشین اور خالص دیني زندگي رکھتا تھا ‘ مگر اسکا اثر اسدرجہ بڑھگیا تھا کہ حج کے ایام میں ہزاروں آدمي اسکي زیارت کیلیے جمع ہوتے اور ایک نظر دیکھ لینے کي تمنا رکھتے - استبدادي حکومتوں میں کسي شخص کا مرجع خلائق ہونا سب سے بڑا جرم ہوتا ہے - گورنر مکہ کو یہ بات خوش نہ آئي اور اس نے حکام قسطنطنیہ کو بہت سي خلاف اطلاعات دیکر شیخ کا مخالف بنادیا - مکۂ معظمہ میں تو اسکا ظہور نہیں ہوا مگر اسکندریہ پہنچکر شیخ کو خبر ملي کہ شیخ الاسلام قسطنطنیہ سخت مخالف ہوگیا ہے - تھوڑے ہي دنوں کے بعد قسطنطنیہ سے شیخ الاسلام کا حکم پہنچا کہ محمد بن علي السنوسي کي خانقاہ میں شریک ہونا کسي شخص کیلیے جائز نہیں -

اس فتوے نے عوام و خواص سب کو بھڑکا دیا ‘ اور شیخ مجبور ہوا کہ فوراً مصر چھوڑ دے - چنانچہ وہ اسکندریہ سے پوشیدہ قاہرہ آیا ‘ اور قاہرہ سے براہ سلوم و درنہ شمالي افریقہ کي سرزمین میں پہنچا جو ہمیشہ اولو العزم ارادوں کا مامن و ملجا رہي ہے -

(شمالي افریقہ میں آغاز دعوۃ)

طرابلس الغرب کا ایک بڑا حصہ جبل الخضر کے کنارے واقع ہے اور اسکے بعد ہي بنغازي کا ساحلی حصہ ہے - دولۃ عثمانیہ نے اسے برقہ کے ضلع میں شامل کر دیا ہے اور طرابلس کا اطلاق اسکے علاوہ دیگر حصص ملک پر کیا جاتا ہے - سنہ ۱۲۵۵ ہجري میں شیخ محمد بن علي جبل الخضر پہنچا ‘ اور اس سرزمین کي گمنامي ‘ علحدگي ‘ اور قدرتي حفاظت سے بہت ہي پسند آئي - اس نے سب سے پہلے اس حصے میں اپنے افریقي اعمال کي اولین بنیاد ڈالي اور متعدد خانقاہیں بنا کر مقیم ہوگیا - وہ اطراف کے تمام بادیہ نشین قبائل کو جمع کرتا اور اوقات نماز کے علاوہ تمام وقت انکي تلقین و ہدایت میں صرف کردیتا - یہیں اسنے ایک سید زادي سے نکاح بھي کر لیا ‘ اور سنہ ۱۲۶۱ - اور سنہ ۱۲۶۳ میں بالترتیب دو لڑکے پیدا ہوے جنمیں سے پہلے کا نام ” محمد المہدي “ رکھا اور دوسرے کا ” محمد الشریف “

(حجاز کا دوسرا سفر)

[illegible] بتک [illegible] رہا - اسکے بعد جب تحریک پوري طرح قائم ہوگئي [illegible] ‘ اور حجاز کا دوسرا سفر [illegible]

كي حيثيت سے اس واقعه پر يا مثل اسكے كسي دوسرے واقعه پر نظر ڈالیے ' تو اسكے لیے قدرتي طور پر طريق نظر و بحث كيا هوگا ؟

فرض كرو كه يه كارروائي ندوه ميں نهيں هوئي بلكه كسي دوسري باقاعده انجمن ميں هوئي - ايسي حالت ميں اگر هم اسكے جواز و عدم جواز پر بحث كرنا چاهينگے تو صحيح اسلوب بحث كيا هے ؟

ميں سمجهتا هوں كه هر صاحب فهم اس باره ميں ميرے ساتهه هوگا كه اس كارروائي پر مندرجهٔ ذيل طريقوں سے بحث كي جاسكتي هے - اسكے سوا جانچنے كا اور كوئي محتاط و بے خطر طريقه هو نهيں سكتا :

(١) سب سے پہلے محض بر بناے حقيقت و اصليت غير اضافي و مطلق حيثيت سے نظر ڈالني چاهيے ' نه كه بر بناے قواعد و قوانين رسميه - يعني اس لحاظ سے كه جو كارروائي كي گئي وہ قطع نظر عام قواعد مجالس و اصول كار كے في نفسه كيسي هے اور از روے عقل و نقد حكمت جائز و انسب تهي يا نهيں ؟

اس حيثيت بحث ميں مقدم سوال يه هوگا كه ندوة العلما ايك عظيم الشان مجلس هے ' جسكے خاص خاص اساسي و اصولي مقاصد هيں ' اور ندوه اسي وقت تك باقي هے جب تك كه ان مقاصد كو قائم ركها جاے - علمي ' تعليمي ' اصلاحي ' انتظامي ' اور اخلاقي حيثيتوں سے بهي وہ ايك خاص حيثيت ركهتي هے اور وهي حيثيت اسكي اصلي روح هے - پهر مختلف شاخوں ميں اسكے مختلف كام هيں جنميں ايك سب سے بڑا كام دار العلوم اور اسكي خاص طرز كي تعليم هے -

پس جو شخص اسكا سكريٹري منتخب كيا گيا - آيا اس عهده كيليے واقعي صلاحيت و اهليت بهي ركهتا هے يا نهيں ' اور جن جن اوصاف و امور كي قدرتي اور لازمي طور پر اسكے ليے ضرورت هے ' وہ بهي اسميں هيں يا نهيں ؟

(٢) اسكے بعد عام قوانين و قواعد كا سوال سامنے آتا هے - ندوة العلما محض چند آدميوں كي ايك نا جائز بهيڑ يا چند ياروں صحبت كا محض مكان نهيں هے جسكے كاموں كيليے " قاعده " اور " قانون " كا لفظ غير ضروري هو ' بلكه مثل تمام باقاعده مجالس و مجامع كے وہ بهي ايك مجلس هے ' اور اس طرح كي مجلسوں كيليے عام طور پر قوانين و قواعد موجود هيں - پس مان ليجيے كه اهليت و استحقاق كوئي شے نهيں ' اور قابليت و اوصاف يا مقاصد ندوه كے تحفظ و بقاء كے خيال كي بهي يهاں كوئي سماعت نهيں هوني چاهيے ' ليكن تاهم يه تو ضروري هے كه جو شخص بهي سكريٹري منتخب كيا جاے ' قاعدے اور قانون كے مطابق كيا جاے اور استحقاق و اهليت كي بنا پر نهو تو اقلاً قانون كي بنا پر تو هو ؟ شخصي حكومتوں ميں اپني اغراض شخصيه سے بسا اوقات لوگ بادشاهوں كو معزول كركے چهوٹے بچوں كو تخت پر بٹها ديتے تهے ' اور دنيا جانتي تهي كه يه بچه تخت پر كهيلنے كے سوا اور كسي كام كا نهيں - تاهم اسكي تخت نشيني اسي طرح كرائي جاتي تهي جيسے كسي عاقل و بالغ اور مستحق تاجگزار بادشاه كي هوا كرتي هے - يه ايك كهيل هوتا تها مگر باقاعده كهيل تها اسليے لوگ گردن جهكا ديتے تهے -

ندوة العلما كے تخم نظامت كيليے بهي هم نه صرف استحقاق و صلاحيت سے ' بلكه درجهٔ انسانيت سے بهي قطع نظر كيے ليتے هيں - آپ ايك بيل كے سر پر نظامت كي پگڑي باندهديجيے ' اور اسكے گلے ميں ايك گهنٹي ڈالديجيے - وہ سر هلائيگا اور گهنٹي كي آواز سنكر هم سب رجوع كرينگے كه ناظم صاحب ندوه كي ضرورت پر كچهه ارشاد فرما رهے هيں - يه نهيں تو ايك گدهه كا پٹا بناكر اسي كو رب الندوه يقين كيجيے - هميں كوئي عذر نهيں - اسي كو مسند نظامت پر بيٹها ديكهكر روز صبح سلام كر آئيں گے - ليكن خدا را قاعده اور قانون كو تو هاتهه سے نديجيے اور جو كچهه كيجيے اصول اور ضابطهٔ عمومي كے ماتحت كيجيے - گذشته عهد كے ايك حكيم صاحب اپنے مريضوں كو هلاك بهي كرتے تهے تو قاعدے كے ساتهه ' آپ غريب ندوه كا بهي قواعد كے ساتهه چلكر خاتمه كيجيے :

آدمي چاهيے كرے كچهه تو ؟

(٣) خير ان دونوں دفعات بحث كو بهي جانے ديجيے - استحقاق و اهليت ايك مهمل لفظ هے - ندوه كے مقاصد اور اسكے تعليمي اور ديني كاموں كا بقا كوئي شے نهيں - عام مجالس و مجامع كے قواعد و قوانين كو كوئي نهيں پوچهتا - خود ندوه كا قديمي دستور العمل بهي تقويم پارينه هے ' اور اسكي دفعات كو ياد كرنا نري حماقت :

رسمے كهنے بود بعهدے تو برافتاد !

تاهم خود ندوة العلما كا جو دستور العمل اس وقت بهي هم سب ماتم گذاران ندوه كے هاتهه ميں موجود هے ' اور جسپر آجكل ندوه كے تمام كام چل رهے هيں ' آخر وہ بهي كوئي شے هے يا نهيں ؟ جانے ديجيے دنيا كي تمام مجلسوں كے قواعد كو - ليكن خود آپنے جو قواعد اپنے هاتهه ميں ركهے هيں ' اس كارروائي كو كم از كم اسكے تو مطابق هونا چاهيے ؟ آپ ايك اونٹ كو كهديجيے كه يهي ندوه كا مالك هے - هم مان ليتے هيں - ليكن آخر كوئي مهار تو اسكے ليے هو ؟ اور نهيں تو صرف ندوه كے موجوده اور آپكے قرار داده دستور العمل هي كے مطابق اس كارروائي كو جائز معلوم كرکے فتواے جواز ديں -

* * *

ميں نهيں سمجهتا كه اس كے علاوه اور بحث و نظر كا كيا پهلو هوتا هے ' اس طريقهٔ بحث كے اختيار كرنے ميں خاتمهٔ سخن كي انتهائي سرحد تك پهنچ گئے ' اور اگر اس سے بهي اور نيچے اترنے كي فرمايش كي جاے ' تو پهر اسي بحث و نظر كي ضرورت هي كيا هے ؟ جلسوں كے قائم كرنے اور انتظامي ممبروں كے اجلاس منعقد كرنے كي زحمت كيوں گوارا كي جاے ؟ سب سے بهتر اور آسان بات يه هے كه قديم روايتوں كے قوارث تاج و تخت كي طرح باهم ملكر قرار ديديجيے كه آج صبح طلوع آفتاب كے بعد سب سے پہلے جو حيوان گوله گنج لكهنو سے گذريگا ' ندوه كي نظامت كا تاج اسي كے سر پر ركهديا جايگا - پهر آگے ندوه كي قسمت ' جو متحرك صورت آپكو سب سے پہلے بڑهتي هوئي نظر آے ' اسي كا هاتهه پكڑيے اور ندوه كي نظامت كي پگڑي حوالے كيجيے :

ميپرانم بتو مايهٔ خويش را !

اگر آپ كهيں كه اصول كي بحث هے - تمسخر كا كون موقع هے ؟ تو ميں كهونگا كه تمسخر نهيں بلكه حقيقت هے - اگر آپ ايسا نهيں كرتے اور باقاعده كاموں كي طرح كارروائي كرتے هيں تو پهر كسي نه كسي اصول اور قاعدے سے ماتحت تو ضرور هي رهنا پڑيگا - كوئي نه كوئي اصول ضرور آپكے ساتهه هونا چاهيے - آخر براے خدا جواز و عدم جواز كا كوئي معيار بهي هے يا نهيں ؟ سب سے پہلے استحقاق اور صلاحيت هے اور في الحقيقت يهي اصل شے هے اور يهي اصول انتخاب حقيقي كا هے - ليكن اسكو بهي چهوڑ ديے - عام قواعد اور خود ندوه كا اصلي دستور العمل ليجيے - يه بهي نهيں تو موجوده دستور العمل هي سهي - اگر يه اصول طريق بحث بهي آپكے ليے موثر نهيں تو پهر خدا كيليے باقاعده كاموں كا نام ليكر دنيا كو مبتلاے خبيث نه كيجيے يا تو مجسم پهلي آنے والي چيز كيليے وصيت كر ديجيے - يا كسي جسيم و فربه خرگوش كو مسند نظامت پر لاكر بٹها ديجيے - اسميں اور آپكي نام نهاد باقاعده كارروائيوں ميں كوئي فرق نه هوگا - سركاري انسپكٹر دار العلوم كو " خرگوش خانه " قرار دے هي چكا هے -

شؤن عثمانیہ

عثمانی طیارہ چی : فتحی بے

طیارہ چی صادق بے

شہداء راہ کشف و سیاحت

نور اللہ مرقد ہما

جبکہ یورپ کی سرزمین جانفروشان ملت و فدا کاران کشف و علم کی یکسر شہادتگاہ ہے ' اور جبکہ پیروان اسلام اپنی جانفروشی کے اولین سبق کو بھلا چکے ہیں ' تو ان جانفروشان سیاحت ' ان شہداے علم ' ان فدا کاران ملت و وطن ' یعنی الوالعزم فتحی بے و صادق بے کی روحیں سامنے آکر ماتم گذاران ملت کو مایوسی سے روکتی ہیں !

اخبارات میں انکی سیاحت اور درد انگیز شہادت کا حال چھپ چکا ہے ' اور الہلال میں مرحوم فتحی بے کی تصویر بلقیس شرکت خانم کے ہوائی جہاز کو چلاتے ہوے آپ دیکھہ چکے ہیں - یہ دو نوں جانباز قسطنطنیہ سے روانہ ہوے تاکہ افریقہ تک کا سفر ہوائی جہاز میں سب سے پہلے طے کریں -

بلاد اسلامیہ کی آس ساکن اور افسردہ فضا میں جو فتح یاب جھنڈوں ' اور بلند قامت نیزوں کو دیکھنے کی جگہ اب عرصے سے صرف نا کامی کی آہوں اور مظلوموں کی چیخوں ہی کو سن رہی ہے ' یکایک ہواے عزم و الوالعزمی کے دو آسمان پیما عقاب طیران علم و اکتشاف کے پروں سے بلند ہوتے ہوے اور اوڑتے ہوے نظر آے :

ویصعد حتی یظن الوری
بان لہ حاجۃ فی السماء !

یہ سیاح فضائی مختلف شہروں میں قیام کرتے ہوے بیروت پہنچے اور ہر جگہ انکے استقبال کا عظیم الشان اہتمام کیا گیا - مصر میں خبر پہنچی کہ عنقریب تخت گاہ فراعنہ کی پر اسرار فضا میں بھی نمودار ہونے والے ہیں - اس خبر نے تمام ادنی و اعلی حلقوں میں ایک ہنگامۂ انتظار پیدا کر دیا - پرنس عمر طوسون پا شا کی زیر ریاست ایک کمیٹی قائم ہوئی تاکہ ان اولو العزم مہمانوں کا استقبال کرے -

لیکن عین شوق و انتظار کے اس ہجوم میں تار برقیوں نے خبر سنائی کہ بیت المقدس کی طرف اوڑتے ہوے مقام سمرا کے قریب ایک خاتمہ کن حادثہ ہوگیا ' اور ۱۰۸ کیلیومیٹر کی بلندی سے دونوں سیاح گرکر شہید ہوگئے ! انا للہ و انا الیہ راجعون !

اس خبر نے تمام بلاد عثمانیہ میں تہلکہ مچا دیا - قسطنطنیہ میں چار ستون انکی یادگار میں نصب ہونگے - مصر کی کمیٹی چندہ جمع کررہی ہے تاکہ دو ہوائی جہاز دولت عثمانیہ کو نذر کرے - انمیں سے ایک کا نام " فتحی " اور ایک کا " صادق " ہوگا -

یہ ہوائی سیاحت تاریخ طیران انسانی میں ہمیشہ یادگار رہیگی - جرمنی اور فرانس کے بڑے بڑے ماہرین فن طیران کی رائیں شائع ہوئی ہیں جنمیں اس ٠١ ٠ت کی اولو العزمی کا اعتراف کیا ہے - ایک جرمن اخبار لکھتا ہے کہ " دو مسافت فتحی بے نے ایک ہی سفر میں طے کی ' آجتک ہم بھی نہ کرسکے - اس نے ۹۸ - کیلو میٹر صرف ۵۳ منٹ میں طے کیا ! "

ایک امریکن نامہ نگار لکھتا ہے :

" میں نے ایسی خوفناک پہاڑیوں کے اندر سے اسے نکلتے ہوے دیکھا ' جنکے تصور سے انسان کانپ اٹھتا ہے - وہ جس حیرت انگیز مشاقی سے نیچے اترتا تھا ' اسکی نظیر یورپ میں بھی اب تک نہیں دیکھی گئی "

کیا - مکۂ معظمہ میں پہنچتے هي " جبل بو قبیس کے گوشہ نشین " کي آمد کي خبر تمام حجاز و یمن میں پھیل گئي اور نجد تک سے لوگ اسکي زیارت کیلیے آنے لگے - اس مرتبہ بھي وہ اپني اسي خانقاہ میں رهتا تھا جو جبل ابو قبیس میں پہلي مرتبہ بنا چکا تھا ' اور رجوع خلائق و هجوم مسترشدین و مریدین پہلي مرتبہ سے بھي دو چند هو گیا تھا - اس مرتبہ سلوک و تصوف کے ساتھہ فقہ و حدیث کا درس بھي شروع کردیا - اسکا انداز درس علم طریقوں سے بالکل مختلف تھا ' اور اپني جاذبیت و تاثر اور حسن بیان و جمع لطائف کے لحاظ سے حجاز کے تمام بڑے بڑے حلقہ هاے درس پر فوقیت رکھتا تھا -

اسکي شہرت اس سرعت کے ساتھہ تمام عرب میں پھیل گئي کہ اب اسکا روکنا حکومت کي طاقت سے بھي باهر هو گیا تھا - لوگ یمن کے اندروني حصوں اور نجد و حساء کے دور دراز خطوں سے کشاں کشاں شوق و ارادت میں کھینچتے تھے ' اور جبل بوقبیس کي خانقاہ کو اپنا محبوب و مطلوب سمجھتے تھے !!

(یمن میں تاسیس دعوت)

لیکن اسي اثنا میں شیخ کے مرشد احمد بن ادریس نے دیار یمن کا سفر کیا اور شیخ کو بھي اپنے همراہ چلنے کیلیے کہا - ایک بہت بڑي جماعت کے ساتھہ یہ دونوں بزرگ مکۂ معظمہ سے روانہ هوگئے ' اور کچھہ عرصے تک صرف شیخ احمد بن ادریس اور محمد السنوسي تنہا یمن کے مختلف شہروں میں پھرتے رهے - اس سفر کا خاتمہ شیخ احمد کي وفات پر هوا - شیخ محمد سنوسي نے وهاں خانقاہ بنالي - اسي کے ایک حصے میں اپنے مرشد کو دفن کیا اور پھر مکۂ معظمہ کي طرف روانہ هوگیا -

شیخ احمد کا مقبرہ اور خانقاہ اب تک یمن میں موجود ہے ' اور هزارها اشخاص دور دور سے اسکي زیارت کیلیے آتے هیں - یمن میں سنوسي طریقہ کي اشاعت کا مرکز یہي خانقاہ هوئي -

(شورش حجاز سنہ ٥٧ - ع)

کیسي عجیب بات ہے کہ جس سال هندوستان کا مشہور غدر هوا ہے یعنے سنہ ١٨٥٧ - ٹھیک اسي زمانے میں مکۂ معظمہ کے اندر بھي ایک بہت بڑا هنگامۂ قتل و خون هوا ' جو " شورش حجاز " کے نام سے مشہور ہے - میں نے اسکے عجیب و غریب حالات حضرت والد مرحوم کي زباني سنے هیں ' جو اسکے آٹھہ سال بعد پہلي بار مکۂ معظمہ گئے تھے -

اس غدر کے اسباب مختلف قسم کے تھے اور انکا سرچشمہ بھي ایک هي نہ تھا - یہ غدر ترکوں کے خلاف اعراب حجاز نے کیا اور شریف عبد المطلب اسکے سرغنہ سمجھے گئے گو اس سید عظیم و جلیل (نور اللہ مرقدہ) نے همیشہ اس سے انکار کیا -

یہ زمانہ سلطان محمود مصلح کا تھا جس نے عثماني ممالک میں متعدد نئي اصلاحات سب سے پہلے رائج کیں - از انجملہ یوروپین لباس کا اختیار کرنا ' نئے طریق پر عدالتوں اور دفاتر کا کھولنا ' اور فرانسیسي اصول پر سب سے پہلے فوج نظام مرتب کرني - وغیرہ وغیرہ - ان اصلاحات کا آخري درجہ وہ " منشور اصلاح " تھا جو سلطان محمود کے دستخط سے تمام ممالک عثمانیہ میں شائع کیا گیا ' اور جسمیں لکھا تھا کہ ممالک حربیہ سے زمانۂ امن میں لونڈي غلاموں کو لانا اور فروخت کرنا شریعۃ اسلامیہ کے خلاف ہے -

یہ فرمان جب مکۂ معظمہ پہنچا اور حرم شریف میں پڑھکر سنایا گیا تو تمام عربوں میں سخت ناراضي اور مخالفانہ جوش پھیل گیا - ساتھہ هي بجلي کي سرعت سے یہ خبر تمام اطراف و قبائل حجاز میں پہنچ گئي اور بدوؤں کے گروہ مکہ میں پہنچکر چلانے لگے کہ " سلطان نصراني هوگیا اور نصرانیوں کے حکموں کے آگے جھک گیا "

یہ تو ایک سبب ظاهري تھا جو اعراب حجاز کي سرکشي کا موجب سمجھا جاتا ہے - مگر اسکے علاوہ اور بھي بہت سے اسباب تھے جو مدت سے اندر هي اندر جمع هو رہے تھے اور کسي قریبي محرک کے منتظر تھے - دولۃ عثمانیہ کا بیان ہے کہ ان اسباب مخفیہ میں ایک سبب اس وقت کے شریف " عبد المطلب " کا ارادۂ خروج تھا ' اور دوسرا جبل بوقبیس کي پیر " اسرار خانقاہ " کا سر مخفي -

لیکن شریف عبد المطلب نے آخر تک اس سے انکار کیا - وہ اس تحریک کے وقت مکہ میں موجود بھي نہ تھا - طائف میں تھا - اسکے بے طرفانہ حالات جس قدر معلوم هوے هیں ان سے معلوم هوتا ہے کہ ایک مصلح خیال ' اولو العزم ' اور شجاع و جانباز سید تھا ' اور جس قدر اثر اور نفوذ اسکي ذات کو تمام قبائل حجاز اور اعراب بادیہ میں حاصل تھا ' آجتک کسي شریف کو حاصل نہیں هوا ' اور نہ هي کوئي شریف اس درجہ صاحب علم و فضل اور جامع قابلیت صوري و معنوي مکہ میں آیا ہے -

بہر حال اس واقعہ کي زیادہ تفصیل یہاں غیر ضروري ہے - تمام قبائل اعراب مکہ و اطراف مکہ میں بہت جلد برهمي پھیل گئي اور بعض ترک افسروں کے بے موقعہ سلوک نے اسے اور تیز کردیا - یہاں تک کہ موسم حج کے قریب هي قتل و غارت کي آگ بھڑکي ' اور بدوؤں نے ترکوں کو قتل کرنا شروع کردیا - ترک گورنر بھاگ گیا ' فوج برباد هوگئي اور تمام مکہ پر بدوؤں کا قبضہ هوگیا -

جربوب میں طریقۂ سنوسیہ کا پہلا زاویہ

بعض اسباب کي وجہ سے دولت عثمانیہ شریف عبد المطلب سے پہلے هي بر انگیختہ تھي مگر اسکے اثر و نفوذ کي وجہ سے معزول نہیں کرسکتي تھي - شریف اس وقت طائف میں تھا - غدر کے بعد اس نے بالا هي بالا نکل جانے کي کوشش کي ' مگر بدوؤں نے جاکر گھیر لیا اور مجبور کیا کہ آپ همارے امیر و شریف هیں - هم کو چھوڑ کر نہیں جاسکتے - مجبوراً اسے مکہ معظمہ آنا پڑا -

حج کا موسم شروع هوا تو تمام حجاز میں ترکي حکومت کا نام و نشان نہ تھا - بدوؤں نے ترک حاجیوں کو اس شرط سے آنے کي اجازت دي کہ حاکمانہ اقتدار کو خیر باد کہکے آئیں ' اور سلطان کا نائب جبل عرفات پر خطبہ نہ پڑھے جیسا کہ همیشہ پڑھا کرتا ہے - ایک رقم بطور ٹیکس کے بھي ترکوں کیلیے لگادي تھي جو تمام ترک حاجیوں کو دیني پڑي -

فهـرسـت ممبـــران مسلـم وفـــد

جو ٢٥ مارچ کو دهلي میں پیش هوا

(١) نواب ذو الفقار علي خان سي' اِس' آئي - مالیرکوٹله - (٢) ڈاکٹر ناظر الدین حسن بیرسٹرایٹ لا - لکھنؤ (٣) آنریبل راجه سر محمد علی محمد خاں بهادر کي - سی - آئی - اے - محمود آباد (٤) حاجي محمد موسی خاں صاحب دتاولي - (٥) منشي محمد احتشام علي صاحب لکھنو - (٦) پرنس غلام محمد صاحب سابق شریف کلکته خاندان میسور - (٧) آغا سید حسین صاحب شوستري کلکته - (٨) پرنس افسر الملک اکرم حسین صاحب کلکته - (٩) پرنس احمد حلیم الزمان خاندان میسور - (١٠) حاجي بخش الهي خانصاحب سي - آئي - اي - دهلي - (١١) شفاء الملک حکیم رضي الدین احمد خاں صاحب دهلي - (١٢) آنریبل کپتان ملک عمر حیات خاں ٹوانه - سی - آئی - اي - دهلي - (١٣) مفتي فدا محمد خاں بیرسٹر ایٹ لا - پشاور (١٤) مسٹر مظهر الحق بیرسٹر ایٹ لا بانکي پور - (١٥) محمد علي اسکولر ایڈیٹر کامرید و همدرد دهلي (١٦) شوکت علي اسکولر معتمد خدام کعبه دهلي (١٧) چودهري غلام حیدر ایڈیٹر " زمیندار " لاهور (١٨) ایم - غلام حسین سب ایڈیٹر کامرید - (١٩) مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل (٢٠) سید وزیر حسن بي - اے انریري سکریٹري آل انڈیا مسلم لیگ لکھنو (٢١) میجر سید حسن بلگرامي علي گڈھ (٢٢) آنریبل سر ابراهیم رحمت الله بمبئي - (٢٣) منشي محمد اظهر علیصاحب بي - اے جائنٹ سکریٹري آل انڈیا مسلم لیگ - (٢٤) ڈاکٹر مختار احمد انصاري - دهلي - (٢٥) خاں بهادر الله بخش خانصاحب لاهور سابق پولیٹکل اسسٹنٹ - (٢٦) کپتان نواب احمد نواز خاں سدوزائي ڈیره اسمعیل خاں - (٢٧) نواب عبد المجید صاحب سي - آئي - اي بیرسٹر ایٹ لا اله آباد - (٢٨) آنریبل خاں بهادر خواجه یوسف شاه امرتسر - (٢٩) خاں بهادر شیخ غلام صادق صاحب امرتسر - (٣٠) سید عبد الرشید بي - اے - ایل - ایل - بي اجمیر (٣١) آنریبل مسٹر غلام حسن - بي - اے - ایل - ایل - بي - حیدر آباد سندھ صدر انجمن اسلامیه - (٣٢) حاجي یوسف حاجي اسمعیل ثعباني صدر انجمن اسلامیه بمبئي - (٣٣) مولوي سید ابو العاص صاحب آنریری مجسٹریٹ پٹنه - (٣٤) خاں بهادر نواب سرفراز حسین صاحب پٹنه - (٣٥) محمد علي طیب جي قادر بهائي بیرسٹر ایٹ لا صدر انجمن ضیاء الاسلام بمبئي (٣٦) شیخ محمد فایق صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - فیض آباد (٣٧) حافظ محمد عبد العلیم صاحب کانپور - (٣٨) سید فضل الرحمن صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - کانپور - (٣٩) آنریبل خاں بهادر میر اسد علي مدراس - (٤٠) آنریبل سید قمر الهدی بیرسٹر ایٹ لا بختیار پور - پٹنه - (٤١) محمد علي جناح اسکولر بیرسٹر ایٹ لا بمبئي (٤٢) مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شرواني علیگڈه - (٤٣) صاحبزاده آفتاب احمد خاں اسکولر بیرسٹر ایٹ لا علي گڈه (٤٤) شیخ عبد الله اسکولر بي - اے - ایل - ایل - بي علي گڈه (٤٥) خاں بهادر مولوي مقبول عالم صاحب وکیل بنارس - (٤٦) تصدق احمد خاں اسکولر بیرسٹر ایٹ لا علیگڈه - (٤٧) آنریبل مسٹر جي - ایم بهرگري بیرسٹر ایٹ لا سنده - (٤٨) محمد عبد العزیز اسکولر بیرسٹر ایٹ لا پشاور - (٤٩) شمس العلما مولوي شبلي نعماني - (٥٠) نواب محمد [illegible] علي خانصاحب شیش محل لکھنو - (٥١) نواب زاده محمد سید علي خاں بي - اے شیش محل لکھنو - (٥٢) مولوي غلام محي الدین خاں صاحب وکیل قصور پنجاب (٥٣) خاں بهادر مولانا ابو الخیر صاحب شمس العلما غازي پور (٥٤) مسعود الحسن اسکولر بیرسٹر ایٹ لا مراد آباد - (٥٥) آنریبل مولوي سید محمد طاهر صاحب وکیل مونگیر - (٥٦) چودهري محمد امیر الحق صاحب بختیار پور مونگیر - (٥٧) مولوي شیخ کمال الدین احمد صاحب امین دار مشکي پور مونگیر - (٥٨) شیخ ظهور احمد اسکولر بیرسٹر ایٹ لا مراد آباد (٥٩) خاں صاحب مولوي بشیر علی خانصاحب آنریری سکریٹری انجمن اسلامیه لاهور (٦٠) نواب محمد علي خانصاحب قزلباش لاهور (٦١) عبد المجید خواجه اسکولر کینٹب بیرسٹر ایٹ لا علیگڈه - (٦٢) سید علي عباس بخاري اسکولر (آکسن) سکریٹري پراونشل مسلم لیگ پشاور - (٦٣) آنریبل نواب محمد ابراهیم علیخاں کنجپوره پنجاب - (٦٤) سید ظهور احمد اسکولر بي - اے - ایل - ایل - بي - جائنٹ سکریٹري پراونشل مسلم لیگ لکھنو (٦٥) سید عبد العزیز اسکولر بیرسٹر ایٹ لا بانکي پور (٦٦) سید علي حسن خاں صاحب خاں بهادر سابق ممبر کونسل اندور اسٹیٹ و سابق مدار المهام ریاست جاوره (٦٧) احسان الحق اسکولر بیرسٹر ایٹ لا جالندهر (٦٨) مولوي محبوب عالم صاحب اڈیٹر اخبار لاهور (٦٩) مولوي محمد یعقوب صاحب وکیل مراد آباد (٧٠) [illegible] بهادر مولانا ایچ - ایم ملک ناگپور پریسیڈنٹ سي - پي - مسلم لیگ (٧١) آنریبل عبد الحسین آدم جي پیر بهائي جي بمبئي (٧٢) حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب دهلي (٧٣) خواجه گل محمد خاں صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب - (٧٤) آنریبل سر فاضل بهائي کریم بهائي ابراهیم کے - سي - آئي - اي - بمبئي (٧٥) آنریبل راجه سید ابو جعفر صاحب پیر پور فیض آباد (٧٦) آنریبل خاں بهادر نواب سید نواب علي چودهري بنگال - (٧٧) خاں بهادر شیخ رحیم الدین صاحب میرٹھ - (٧٨) سید آل محمد اسکولر بیرسٹر ایٹ لا سابق ڈپٹي کمشنر صوبجات متوسطه - (٧٩) مولانا سید کرامت حسین صاحب سابق جج اله باد هائي کورٹ - لکھنو (٨٠) آنریبل شیخ شاهد حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا لکھنو تعلقدار گدیا (٨١) نواب محمد اسحاق خانصاحب سکریٹري ایم - اے - او - کالج - علي گڈه (٨٢) شمس العلماء مولوي سید احمد صاحب امام جامع مسجد دهلي (٨٣) قاضي نجم الدین احمد صاحب میرٹھ (٨٤) خواجه حسن نظامي دهلي -

---

-بازر گولیوں سے چھلنی ... ہوجائیں ' جب ... کے باقی حصے پر کوئی اثر نہیں پڑتا -

پھر یہ کچھہ ضروری نہیں کہ ہوائی جہاز دن ہی کو اڑیں - کبھی شب کو بھی تو ضرورت ہوگی ؟ مگر روشنی صرف ایروپلین ہی میں ہوسکتی ہے - ایروپلین میں نہایت آسانی سے برقی روشنی کا سامان رکھا جاتا ہے اور اس سے آپ زمین کو پوری طرح دیکھکر جہاں مناسب موقع محل ہو وہاں اتر سکتے ہیں - مگر غبارے والے جہازوں میں دونوں باتیں ممکن نہیں - بخصوصاً اترنا اسوقت تک ممکن ہی نہیں جب تک کہ زمین پر چند آدمی موجود نہ ہوں اور اسکی مہار کو نہ کھینچیں - اگر اتفاق سے کسی ایسی جگہ اترنا ہے جہاں کوئی مہار کھینچنے والا نہیں ہے تو اترنا محال ہوگا -

البتہ غبارے والے جہاز میں یہ فائدہ بہت بڑا ہے کہ جنگ میں پانچ ڈاینامیٹ تک اپنے ساتھہ رکھسکتا ہے ' حالانکہ اتنے ڈاینامیٹ کے لیے کم از کم ۳٥ ایروپلینوں کی ضرورت ہوگی -

لیکن ایروپلین مسلسل ٦ سو میل کا سفر بھی کرسکتا ہے - یعنی یہ بالکل آسانی سے ممکن ہے کہ وہ دشمن کی قلمرو میں دور تک چلا جاے ' گولہ باری کرے ' اور پھر بغیر اترے واپس چلا آے - یہ صحیح ہے کہ کبھی کبھی دشمن کو اسکا علم ہوجاتا ہے اور اپنی توپوں کے دہانے اسکی طرف پھیر دیتا ہے ' مگر یہ نقصان غبارے والے جہازوں کے متعدد نقصانات کے مقابلے میں بالکل ہیچ ہے - فرض کرو کہ دس ایروپلین دشمن پر حملہ کرنے گئے جنمیں سے پانچ کو اس نے ضائع کردیا ' تو اس صورت سے تو یہ بہر حال بہتر ہے کہ ایک ہی غبارے والا جہاز گیا اور ضائع ہوگیا - کیونکہ ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ ایک غبارے والے جہاز اور ۳٥ ایروپلینوں کے مصارف یکساں ہوتے ہیں -

* * *

آجکل فرانس اور جرمنی کی تمامتر توجہ کا محور و مرکز ہوائی جہاز ہیں اور دونوں سلطنتوں میں نہایت زور و شور اور سرگرمی و انہماک سے تیاریاں ہو رہی ہیں - فرانس نے مقام تول ' وردین ' شالون ' سیرین ' بالو دیک ' اور ایپنال میں ایروپلین کے اسٹیشن بنواے ہیں - انکے علاوہ جا بجا کثرت سے غبارے والے جہازوں کے بھی اسٹیشن ' گیس کے سفری کارخانے ' نیز ان جہازوں کے رکھنے کے لیے سفری گھر طیار کرالیے ہیں -

با ایں ہمہ جرمنی اس میدان میں فرانس سے آگے ہی ہے - اسکے پاس اسوقت زمین کے طرز کے چار بڑے آہن پوش غبارے والے جہاز ہیں ' جو اسطرح ہر وقت اڑتے رہتے ہیں گویا دشمن دروازوں تک آگیا ہے !

ان چار جہازوں میں سے دو فرانسیسی سرحد پر رہتے ہیں اور دو روسی سرحد پر - ان میں سے ہر جہاز ہر وقت اسطرح تیار رہتا ہے کہ دشمن پر حملے کے لیے ایک معمولی اشارہ کافی ہے - جرمنی اس سال ۹ غبارے والے جہاز اور بنانا چاہتی ہے اور غالباً آیندہ سال اس سے دو چند بنالیگی -

آثار عتیقہ

علم آثار مصر

ایجپٹیا لوجیا

دوآبۂ دجلہ و فرات کی طرح مصر بھی تمدن کا دیرینہ گہوارہ اور عجائب و غرائب تعمیر کا ایک شہر آباد ہے - البتہ آثار دوآبہ کے برخلاف مصر کے تمام آثار زیر خاک مدفون نہیں ہیں بلکہ ابھی کے سب سے بڑے آثار سطح زمین پر سر بفلک استادہ صلاے نظارگی دے رہے ہیں جسکے جواب میں ہزارہا سیاح اکناف و اقطار عالم سے ہر سال مصر آتے رہتے ہیں -

تمام قدیمی سرزمینوں میں مصر کو متعدد وجوہ سے خاص خصوصیات حاصل ہیں جو نہ یونان کو حاصل ہوئیں ' نہ ہندوستان کو ' اور نہ رومۃ الکبری کے پر عظمت تمدن کو :

(۱) جسقدر کثرت کے ساتھہ مختلف قدیمی تمدنوں کے آثار یہاں ہیں اسدرجہ کہیں نہیں - یہ پوری سرزمین ایک شہر آثار ہے -

(۲) اسکے زیادہ تر آثار فن تعمیر سے تعلق رکھتے ہیں جو عرصے سے حوادث کے حملوں سے اپنے تئیں بچاے ہوے ہیں - برخلاف دیگر مقامات کے ' کہ غیر تعمیری آثار زائد تھے اور اسلیے ضائع ہوگئے -

(۳) فن تعمیر کے جو نمونے مصر پیش کرتا ہے ' استحکام اور عظمت کے لحاظ سے دنیا کا کوئی تمدن اسکا مقابلہ نہیں کرسکتا -

(۴) اسکی تعمیرات اسدرجہ بلند و محکم ' یا زمین کی بلند ترین حصوں پر ' یا سر بفلک میناروں کی صورتوں میں ہیں جنکو ارضی تغیرات اپنے اندر چھپا نہ سکے - اسلیے وہ اب تک انسان کی نئی تعمیرات کی طرح زمین کے اوپر قائم ہیں - حفریات (یعنی زمین کھودنے اور نقب لگانے) کی مصیبتوں کی اسکے لیے ضرورت نہیں -

(٥) ممی کرکے انھوں نے لاشوں کو محفوظ رکھا جو اب عصر قدیم کا سب سے زیادہ قیمتی خزانہ ہے - ایسا قیمتی اثر کوئی ملک نہیں رکھتا -

(٦) اسکی اکثر تعمیرات منقش ہیں جنسے تمدن قدیم کے معمے حل ہوتے ہیں - باستثناے ایران ' کوئی ملک اسقدر منقوش و مکتوب عمارتیں نہیں پیش کرسکتا - اسی بنا پر علماے آثار نے " آثار مصر " کی خاص طور پر تحقیقات کی اور اسکو ایک خاص فن بنا دیا جو اجپٹیا لوجی کے نام سے مشہور ہے -

لیکن اپنے ملک اردو کا خزینۂ علم آثار مصر کے نوادر و غرائب سے خالی ہے ' اور گو بعض آثار کے حالات شائع ہوے ہیں مگر انکا ماخذ تمامتر قدیم ... ہیں - اسلیے ہم آج آثار مصریہ کا ایک سلسلہ شروع کرتے ہیں ' جنمیں زیادہ تر ان حالات کا ذکر رہیگا جو تازہ حفریات کے نتائج ہیں ' اور یورپ کے وقیع و مقتدر مصور و غیر مصور رسائل میں شائع ہوے ہیں -

(۵) وہ " ایرو پلین " جو مسطح آپ پر گھومتے هیں اور اسکے بعد هوا میں بلند هوتے هیں -

ان پانچ قسموں میں سے دو اولی الذکر قسم کے جهاز خود نہیں اڑتے بلکه ایک ایک غبارہ ان میں اڑتا ہے -

ان غباروں سے اڑنے والے جهازوں میں ایک قسم زمین کے جهازوں کي ہے - زمین کے جهازوں کی حقیقت یه ہے که پہلے ایک غبارہ گیس سے بھرا جاتا ہے - اس غبارہ میں ایک هوائي جهاز بندھا هوتا ہے - اس میں ایک پنکھا هوتا ہے جو نہایت تیز چلتا ہے - غبارہ جب چھوڑا جاتا ہے تو وہ هوا میں بلند هوتا ہے' اور اپنے ساتھه اس جهاز کو بھي بلند کردیتا ہے - جب جهاز سطح زمین سے کسیقدر اونچا هوجاتا ہے تو یه پنکھا چلنے لگتا ہے - اس پنکھے کے چلنے سے جهاز آگے بڑھتا ہے - اس طرز کے هوائي جهاز کي شرح رفتار پچاس میل في گھنٹه ہے -

پہلے حکومت جرمني نے تمامتر توجه اسي طرز کے جهاز پر کي ' مگر اب وہ ایک اور قسم کا جهاز تیار کرا رهي ہے جسکي رفتار امید ہے که ۵۵ میل في گھنٹه هوگي - یعني ریل کي تیز ترین میل کے برابر اور دریائي جهازوں سے دو چند تیز !

جرمني نے اس سے پہلے ایک اور آهن پوش هوائي جهاز بنایا تھا - اسکي شرح رفتار ۵۰ میل في گھنٹه تھي - ابھی اسمیں ترقي کي کوشش هو رهي ہے اور امید ہے که ۹۰ میل تک اسکي شرح رفتار هو جائیگي -

اسوقت هوائي جهازوں کے لیے آندھي ایک شدید ترین خطرہ ہے لیکن اگر ترقي رفتار کي کوشش میں کامیابي هوئي اور حسب امید هوائي جهاز ۹۰ میل في گھنٹه چلنے لگے تو پھر غالباً یه خطرہ باقي نه رهیگا' اور فضاء جو کي حالت خواہ کتني هي ناسازگار کیوں نه هو' مگر هوائي جهاز بے خوف و هراس سفر کرسکینگے -

دولت عثمانیه کا نیا زیپلن قسم کا هوائي جهاز

* * *

جسطرح که دریائي جهازوں میں توپیں رهتي هیں' اسیطرح هوائي جهازوں میں بھي توپیں رکھي جاتي هیں - انکے گولے فضا میں پھٹتے هیں اور ان سے لوہے کے ٹکڑے نکلکے پھیلتے هیں - ان گولوں میں گیس هوتا ہے' اور ان کے پھٹنے کے بعد ایک دھواں سا پھیل جاتا ہے اور سامنے کي چیزیں نظر نہیں آتیں - نیز وہ گولے بھي پھینکے جا سکتے هیں جنمیں قابل اشتعال مادہ هوتا ہے - غرضکه هر قسم کے گولے ان توپوں سے پھینکے جاسکتے هیں -

یہاں قدرتاً سوال پیدا هوتا ہے که اسقدر بلندي اور بعد مسافت کے باوجود کیا توپوں کي شست صحیح بندھسکتي ہے ؟ بیشک بظاهر یه مشکل معلوم هوتا ہے - صحراء لیبیا میں هوائي جهازوں کو اسي لیے کامیابي نه هوئي مگر اب کوشش نے اس مشکل کو بھي آسان کر دیا ہے - اب شست نہایت آساني سے باندھي جاسکتي ہے' اور اگر پہلي دفعه نشانه خطا کریگا تو دوسري مرتبه یا تیسري مرتبه ضرور هي لگیگا -

هوائي جهاز رانوں کے پاس ایک آله هوتا ہے جسکو ارتفاع نما (اسٹیٹرسکوپ) کہتے هیں - اس آله سے نہایت صحیح طور پر معلوم هو جاتا ہے که اب جهاز سطح آب سے کسقدر بلندي پر ہے - اس آله سے جهاز کو حسب ضرورت پست و بلند کرنے میں بھي بہت مدد ملتي ہے -

جیسا که هم نے ابھي بیان کیا ہے پہلے جرمني نے هوائي جهازوں کي تمام قسموں سے صرف زیپلن طرز کے ان جهازوں کي طرف توجه کي تھی جو غبارہ کے ساتھه اڑتے هیں ' اور فرانس نے اسکے جواب میں ایرو پلین کو اپني کوششوں کا مرکز قرار دیا تھا ' مگر چونکه دونوں سلطنتوں میں عداوت شدید اور مقابله و همسري کا سخت جوش ہے' اسلیے اب ان میں سے هر ایک اسي قسم کے جهازوں کے انتظام میں سرگرم ہے جو دوسرے نے بنوالیے هیں تا که اگر مبادا جنگ کے وقت ایک قسم کے جهاز نا کامیاب ثابت هوں تو حریف بازي نه لیجا سکے' اور فوراً دوسرے قسم کے جهازوں سے اسکا مقابله کیا جاسکے -

برطانیه ایک بحري سلطنت ہے اسلیے قدرتاً وہ ان هوائي جهازوں کي طرف مائل ہے جو مسطح آب پر گردش کرکے هوا میں بلند هوتے هیں - امید ہے که اس سال کے ختم هوتے هوتے ، اسکے پاس اس قسم کے ۷۵ جهاز هوجائینگے -

برطانیه اپنے آپ کو ایرو پلن اور زیپلین ' دونوں سے بے نیاز سمجھتي ہے - اسکا خیال ہے که اگر اسکے بیڑے کے پاس ان گردش کن جهازوں کي کافي تعداد هو جاے تو پھر اسے دشمن کا خطرہ نہیں ' چنانچه اسکا ارادہ ہے که اپني مقبوضات میں اس ترتیب سے هوائي جهازونکے اسٹیشن بنائیگي که اسکے تمام مقبوضات کے گرد ایک منطقه یا دائرہ سا بنجائیگا اور ، جسطرح که قلعوں میں دشمن کي نقل و حرکت کي نگراني هوتي رهتي ہے ' اسیطرح ان اسٹیشنوں سے دشمن کے هوائي جهازوں کي نقل و حرکت کي نگراني هوتي رهیگي -

برطانیه اپنے حریف جرمني اور اپنے حلیف فرانس ' دونوں سے هوائي جهازوں میں پیچھے ہے' حالانکه دونوں اسکے گھر کے دروازے پر هیں اور هر وقت حمله کر سکتے هیں - اسلیے انگریزي اخبارات مضامین اور تصاویر کے ذریعه اپني قوم کو اس اهم نقص کي طرف متوجه کر رہے هیں - کوئي هفته ایسا نہیں آتا که انگریزي ڈاک میں هوائي جهازونکے متعلق مضامین یا طرح طرح کي تصاویر نه هوں -

انگریزي اخبارات کا خیال ہے که غباروں سے اڑنے والے هوائي جهازوں کی نسبت ایرو پلین زیادہ قابل اعتماد هیں - کیونکه ایک غبارے والا جهاز جتنے صرفه سے تیار هوتا ہے ' اتني رقم میں ۳۵ ایرو پلین بنتے هیں - اسکے علاوہ ایرو پلین کا بنانا آسان ہے اور ایک وقت میں بہت سے بن جاسکتے هیں ' لیکن غبارے والے جهازوں میں یه دونوں امر مفقود هیں -

ایک اور بہت بڑا فرق یه بھي ہے که غبارے والے جهاز میں جہاں گولي لگي اور سارا جهاز برباد هوگیا - لیکن اگر ایرو پلین کے دونوں

مسئلۂ جدید و اصلاح ندوہ

پٹنہ

مسلمانان پٹنہ کا ایک جلسہ بصدارت جناب آنریبل مولوی فخر الدین صاحب وکیل بتاریخ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۱۴ع منعقد ہوا اور آسمیں مندرجہ ذیل تجویزیں بہ اتفاق رائے پاس ہوئیں :

(۱) چونکہ مسلمانان پٹنہ نے طلباء دار العلوم ندوۃ العلماء کی اسٹرائک کی خبر نہایت رنج و افسوس کیساتھ سنی ہے جس سے احتمال ہے کہ اس بڑے اسلامی مدرسہ میں نقصان عظیم واقع ہو' اسلیے اس جلسہ کی رائے ہے کہ ایک کمیشن ایسے اشخاص کا جنکو ندوۃ العلماء کے انتظامات سے کوئی سروکار نہ رہا ہو' اس غرض سے مقرر کیا جائے کہ تمام امور متعلق ندوۃ العلماء کی تحقیقات کرے اور ایک اسکیم بغرض اصلاح آئندہ تیار کرکے نہایت جلد قوم کے سامنے پیش کرے -

محرک ـــ جناب مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر -

مؤیدین ـــ جناب خان بہادر آنریبل مولوی فخر الدین صاحب و جناب مولوی محمد حسین صاحب وکیل -

ایک عام جلسہ معاملات ندوہ کے تصفیہ کیلیے طلب کیا جائے -

محرک ـــ جناب مولوی مبارک کریم صاحب -

مؤیدین ـــ جناب مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر' سید نور الحسن صاحب وکیل -

انجمن خادم الاسلام گودھرا

انجمن خادم الاسلام گودھرا کا ایک جلسہ بتاریخ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۱۴ کو منعقد ہوا جسمیں مندرجۂ ذیل رزولیوشن پیش ہوکر باتفاق رائے پاس ہوے :

(۱) یہ جلسہ طلباء ندوۃ العلماء لکھنؤ کی اسٹرائک پر اپنا دلی رنج و افسوس ظاہر کرتا ہے -

(۲) یہ جلسہ اکابرین قوم سے بادب مگر پر زور درخواست کرتا ہے کہ ہمدردان قوم کا ایک قائمقام کمیشن ندوۃ العلماء کی موجودہ خرابیوں کی تحقیقات کیلیے مقرر کیا جاے اور پوری سعی و کوشش کیجائے کہ قوم کی یہ مفید درسگاہ آفات سے محفوظ رہے -

(۳) یہ جلسہ مولوی خلیل الرحمن صاحب مدعی ناظم جدید ندوہ کے طریقۂ جبر واستبداد کو نہایت افسوس و حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے -

(۴) یہ جلسہ علامہ شبلی نعمانی کی اسلامی اور قومی خدمات کا دل سے معترف ہے' اور ان پر اپنا دلی اعتماد ظاہر کرتا ہے -

خاکسار یحیی آنریری سیکریٹری انجمن

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ بریلی

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ بریلی کا ایک جلسہ بتاریخ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۱۴ع زیر صدارت جناب مولوی ظہور الدین صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی - وکیل ہائی کورٹ منعقد ہوا' اور باتفاق مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیے گئے -

(۱) یہ جلسہ انجمن اصلاح ندوہ کے اغراض و مقاصد سے دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہے جو حال میں اصلاح ندوۃ العلما کے لیے لکھنؤ میں قائم کی گئی ہے' اور اس امر کی سخت ضرورت محسوس کرتا ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو مسلمانان ہند کا ایک قائم مقام جلسہ طلب کیا جاے جو ندوہ کی موجودہ خرابیوں اور بد انتظامیوں کے رفع کرنیکی تجاویز پر غور کرے -

(۲) ڈسٹرکٹ مسلم لیگ بریلی نے لفٹننٹ گورنر بنگالہ کی مسجد اور قبرستان کی توہین کے حادثہ کو سخت افسوس کے ساتھ سنا - یہ لیگ نہایت زور کیساتھ اپنے اس احساس کو معرض تحریر میں لانا چاہتی ہے کہ یہ سخت بدنصیبی کی بات ہے کہ کانپور کا المناک حادثہ بے احتیاط حکام کے لیے سبق آموز نہ ہو سکا -

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ بریلی ان مسلمان لیڈروں کی غفلت شعاری پر نہایت افسوس ظاہر کرتی ہے' جنھوں نے فیصلۂ کانپور کے وقت اور اس کے بعد مسلمانان ہندوستان کو یہ یقین دلایا تھا کہ عنقریب امپیریل کونسل میں مسودۂ قانون تحفظ معابد پیش کیا جائیگا' اور انسے یہ دریافت کرنا چاہتی ہے "کہ ان کے ان خوش آیند وعدوں کے پورا ہونیکا وقت کب تک آنیوالا ہے ؟"

ردولی

مسلمانان ردولی ضلع بارہ بنکی کا ایک جلسہ بصدارت مولوی فرید الدین صاحب نعمانی بتاریخ ۲۲ مارچ سنہ ۱۴ع منعقد ہوا' جس میں بکثرت ہر طبقہ کے حضرات شریک تھے - بالاتفاق تجویز ہوا کہ یہ جلسہ ندوۃ العلما کی حالت کو سخت نازک و پرخطر دیکھکر بیحد متاسف ہے' اور اراکین ندوۃ العلما سے مستدعی ہے کہ براہ خدا قوم پر رحم فرما کر اور فوراً ایک غیر جانبدار کمیشن کے ذریعہ سے بے لاگ تحقیقات فرماکر اس کے نتیجہ سے قوم کو آگاہ فرماویں' اور بعد اس کے ارکان ندوہ ایک جلسہ عام منعقد فرمائیں جس میں تمام دلچسپی لینے والے حضرات شریک ہو کر ایک قطعی فیصلہ ندوہ کے متعلق فرماویں کہ قوم کو آے دن کے روح فرسا واقعات سے نجات ملے کیونکہ مایوسی بھی ایک سکون ہے - بہ ہمہ اقوام کو مسرت و انبساط کے جلسے مبارک - ہم کو جلسۂ عزا داری ہی سہی -

ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق
نالۂ غم ہی سہی نغمۂ شادی نہ سہی

(ابو الہول)

اس سلسلے کی ابتداء ہم ابوالہول سے کرتے ہیں - سلسلۂ کو لیبیا کے امتداد سے فیوم اور نیل کے مقابلے جیزہ (Giza) کے مابین ' اور رود نیل کی مصافت میں ' ایک ... میل تک پھیلتا ہوا چلا گیا ہے ' اور دریا کی طرف سے ایک عظیم الشان مجسمے تک پہنچ کر ختم ہوتا ہے - یہی وہ مجسمہ ہے جسے عربی میں ابوالہول اور انگریزی میں (Sphinx) کہتے ہیں - قدیم مصری اسے ... کہتے تھے -

ابو الہول مصری بت تراشی کا ایک بہترین نمونہ ہے - یہ ایک عظیم الشان چٹان کو تراش کے بنایا گیا ہے جو ملص کو میں واقع تھی - یہ بت کرس تک انسان کا سا ہے اور اسکے نیچے سے اسکی شکل شیر کی ہے - اسکی بلندی چوٹی سے لیکے زمین تک ۷۰ فیٹ اور کھیتی تک ۳۰ فیٹ ہے - اسکا مجموعی قطر ۱۹۰ فیٹ ہے ' اور چاروں ٹانگیں اور پنجے ۹۰ فیٹ کی ہیں - عرض ۳۳ فیٹ ہے - چہرہ ۱۴ فیٹ ' منہ ۷ فیٹ ' ناک ۵ فیٹ ۶ - انچ ' اور کان ۴ فیٹ ۶ - انچ کے ہیں !!

ابوالہول کے دیکھنے والے کو سب سے پہلی شے جو اپنی طرف متوجہ کریگی وہ اسکی عظمت اور اسکا لازمی نتیجہ ہیبت اور ہولناکی ہے ' لیکن اسکے بعد وہ ایک اور شے بھی محسوس کریگا جو اسے حیرت و اعجاب میں ڈالدیگی -

ابوالہول جسقدر عظیم الشان ہے ' اسکا اندازہ آپ اس تفصیل سے کرلیا ہوگا جو ابھی اسکے ابعاد ثلاثہ کے ذکر میں گذر چکی ہے ' مگر با این همه اسکے: تمام اعضاء میں ایک عجیب و غریب تناسب ہے جو بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ خود قدرت شیر کے جسم اور انسان کے چہرہ میں رکھتی ہے !

حیوان کے چہرہ میں آنکھہ ' ناک ' کان ' منہہ وغیرہ ' ان تمام اعضاء میں نہایت دقیق و نازک تناسب ہوتا ہے ' اور در حقیقت اسی تناسب کا دوسرا نام حسن ہے - ابوالہول کے چہرہ میں یہ تناسب بتمامہ محفوظ ہے ' اور اسی لیے دور سے دیکھنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ چہرہ اپنی اصلی حالت میں ہوگا تو نہایت جمیل و خوش منظر ہوگا - چنانچہ جب ایک بہت بڑے اثری (ارکیالوجسٹ) سے یہ دریافت کیا گیا کہ اس نے مصر میں سب سے عجیب شے کونسی دیکھی ؟ تو اس نے ابوالہول کا نام لیا ' اور جب ابوالہول کی ترجیح کی وجہ دریافت کی گئی تو اس نے کہا کہ با این همه عظمت جثہ و کبر حجم ' اسکے اعضاء میں ایسا عجیب و غریب تناسب ہے کہ آج تک میری نظر سے نہیں گذرا - اس نے کہا کہ مجھے سخت حیرت ہے کہ اسکا بنانے والا اس دقیق و نازک تناسب کو اتنے بڑے بت میں کیونکر محفوظ رکھہ سکا ' جسکو قدرت انسان اور شیر کے مختصر اور چھوٹے سے جسم میں محفوظ رکھتی ہے ؟

معلوم ہوتا ہے کہ بناتے وقت مرد کا چہرہ پیش نظر رکھا گیا تھا کیونکہ تمام مراعات حسن و جمال کے ساتھہ ٹھوڑی کے نیچے ڈاڑھی بھی تھی جسکو انگریزوں کی وطن پرستی مصر سے انگلستان

لیگئی ہے ' اور جسکا خود مصر کا عجائب خانہ خالی ہے تو برٹش عجائب خانہ کی گیلریاں اس سے آراستہ ہیں !

دنیا میں کتنی چیزیں ہیں جو زمانے کے دست برد سے محفوظ رہسکی ہیں ؟ ابوالہول کے چہرہ کو کچھہ تو طول عہد اور امتداد زمانہ نے بگاڑا اور کچھہ بعض لوگوں کے جاہلانہ تعصبات نے جنہوں نے اس اثر قدیم کی قدر و قیمت نہ سمجھی -

سنہ ۷۸۰ میں محمد فلی ایک شخص تھا جسکا تعلق خانقاہ صلحیہ سے تھا - اس شخص کو خیال ہوا کہ ابوالہول کی اہل مصر پرستش کرتے ہونگے - بہتر ہے کہ اس بت کو توڑ دیا جائے - توڑنا تو آسان نہ تھا مگر اس نے اسکا چہرہ بگاڑ دیا -

یہ قسمتی سے اس اثر علمی کا مٹانے والا صرف یہی نہ تھا بلکہ اس عہد کے بعض بادشاہ بھی اس اثر علمی میں شریک تھے - یہ زمانہ امراے ممالیک کا تھا - یہ جاہل اسکے سر کو نشانہ بنا کے تیر اندازی کی مشق کیا کرتے تھے !

جیسا کہ آپ اس تصویر میں دیکھا ہوگا جو آپ کے مقابل کی جانب ہے ' اب ابوالہول کا چہرہ بالکل بگڑ گیا ہے - ناک اور کان ٹوٹگئے ہیں - آنکھیں بالکل بگڑگئی ہیں اور کنپٹی ' گال ' اور گردن میں خطوط پڑگئے ہیں - جب کہ خود چہرہ ہی درست نہیں تو اس روغن کا کیا ذکر جو اسکے گالوں پر لگا ہوا تھا اور جسکی وجہ سے کیلیوں نے (جو سنہ ۱۷۳۷ اور سنہ ۱۸۲۵ کے درمیان میں تھا) ابوالہول کا حلیہ بیان کرتے ہوے لکھا کہ یہ " گوشت اور زندگی ہے " -

(ابوالہول اور حوادث ارضیہ)

آپ جانتے ہیں کہ مصر افریقہ میں ہے اور سرزمین افریقہ کے میدانوں میں بحر انطلانطیق کی طرح ریگ کے طوفان اٹھتے رہتے ہیں - اسلیے قدرتاً ابوالہول کے اکثر حصہ کو بارہا تودہ ہاے ریگ نے چھپادیا اور ہر بار کسی نہ کسی شخص کی ہمت نے تودوں کو صاف کیا -

ابوالہول کی یہ خدمت جس شخص نے سب سے پہلے انجام دی وہ مصر کا قدیم بادشاہ تھوتمس (Thotmes) رابع ہے - وہ تھوتمس (Smenhotep II) کا بیٹا تھا مگر اسکی ماں شاہی خاندان سے نہ تھی ' اسلیے اسکو امید نہ تھی کہ باپ کا تخت لے سکے گا - ایک دن تھوتمس شکار کھیلتا ہوا نکلا اور کھیلتے کھیلتے ادھر آنکلا - وہ ماندگی سے چور چور ہو رہا تھا اسلیے استراحت کے واسطے لیٹگیا - اتنے میں اسکی آنکھہ لگ گئی - خواب میں دیکھا کہ وابلفکس اسکی ماں آئی ہے اور اس سے کہتی ہے کہ اگر تو اسکو صاف کر دیگا تو اس خدمت کے صلے میں تجھے باپ کا تخت حکومت ملیگا - تھوتمس کی آنکھہ کھلگئی اور اسکے بعد ہی اس نے اسکی صفائی شروع کرائی - جب ریگ بالکل ہٹا دیا گیا اور ابوالہول کا ہر حصہ نظر آنے لگا ' تو اس نے ایک ۱۴ فیٹ کی آہنی تختی میں یہ تمام واقعہ خط تصویری (ہیروگلیفی) میں کندہ کراکے اسے ابوالہول کی چاروں اگلی ٹانگوں کے درمیان نصب کرا دیا جو اس وقت تک موجود ہے - اسکے بعد یہ وعدہ پورا ہوا اور

ابوالہول موجودہ حالت میں

اظہار ہمدردی کرتا ہے - اور ساتھہ ہی [illegible] کی اس [illegible] کالجوں اور سکولوں کی کورانہ تقلید میں [illegible] میں آتی ہے [illegible] کی نگاہ سے دیکھتا ہے - [illegible] اپنی تمام [illegible] بلا اسٹرائک کے بھی پیش کرکے اصلاح کے لیے [illegible]

معرک ـــ جناب منشی نظام الدین صاحب پنجابی -

موید ـــ جناب حکیم سعید الحسن صاحب

سکریٹری انجمن ترجمة القران معروف گنج - گیا

ملتان

انجمن اسلامیہ ملتان کے جلسۂ منعقدہ ۲۲ مارچ میں حسب ذیل رزولیوشن پاس کیا گیا :

" معزز مسلمانوں کا ایک کمیشن اس امر کے لیے مقرر کیا جاے کہ متعلمین ندوة العلما کے اسٹرائک کے متعلق پوری تحقیقات کرکے تجاویز اصلاح قوم کے سامنے پیش کرے -

سید میر حسن وایس پریسیڈنٹ انجمن اسلامیہ ملتان -

پیغام سفارۂ علیۂ سابقہ

بنام مسلمانان ہند

جمیع برادران اسلام ! قسمت آسکے خلاف ہے کہ میں آیندہ آپ لوگوں میں رہکے کام کروں - جب سے بمبئی آیا ہوں مجھے کبھی صحبت نصیب نہ ہوئی - اسلیے عثمانی سفارت عامہ سے مستعفی ہونے پر مجبور ہوں - مجھے سخت افسوس ہے کہ میں ہندوستان سے جاتا ہوں ' مگر آپ یقین کریں کہ میں ہمیشہ مسلمانان ہندوستان کے معاملات میں ہمدردانہ دلچسپی لیتا رہونگا ' اور جہاں جاونگا وہاں اسلام کے نجات ثانیہ کے لیے وقف خدمت رہونگا - میں اب معاملات سفارت کا ذمہ دار نہیں ہوں - آپ سب کو میرے سلامہاے محبت آگیں -

پکا برادر ملی - خلیل خالد بے

اکسیر شفا دافع طاعون و وبا

ایک کروڑ انسان یہ مرض مارچکی ہے

یہی ایک دوا ہے جس کے استعمال سے ہزاروں مریض تندرست ہوچکے ہیں اگر وبا زدہ مقامات میں بطور حفظ ماتقدم ہرروز ۵ بوند استعمال کی جالے تو پینے والا حملہ مرض سے محفوظ رہتا ہے - ہدایات جس سے مرض دوسرے پر حملہ نہیں کرتا ' اور مفید معلومات کا رسالہ ایک سو صفحہ کا مفت

آب حیات

کا قصہ مشہور ہے اب تک کسی نے اسکی تحقیقات نہیں فرمائی محققین یورپ حکما سلف خلف کے تحقیق کردہ مسایل وغیرہ و علمی تجربات و مشاہدات اور مختلف عوارض کس طرح دور ہو سکتے ہیں اس کی علمی عملی ثبوت -

ایک سو ۳۲ صفحہ کی کتاب

لا علاج کہنہ بیماریوں - مثلاً کمزوری - ہر طرح کے ضعف باہ - عقر - بواسیر - نواسیر - ذیابیطس - درد گردہ ' ضعف جگر کا شرطیہ ٹھیکہ پر علاج ہوسکتا ہے فارم تشخیص منگواؤ -

پتہ حکیم غلام نبی زبدة الحکما مصنف رسالہ جوانی دیوانی ' ذیابیطس نقرس درد گردہ ضیق النفس وغیرہ لاهور موچی دروازہ لاهور -

ایک ضروری جلسہ

روز یکشنبہ ۲۲ - ماہ مارچ سنہ ۱۹۱۳ع کو ایک اہم جلسہ احمدیہ بلڈنگز لاهور میں منعقد ہوا ' جسمیں سلسلۂ احمدیہ کے بہت سے اعیان و اکابر و وکلا و بعض عہدہ داران انجمن ہاے پنجاب و سرحد شامل ہوے - علاوہ دیگر حضرات کے سات ٹرسٹیان صدر انجمن احمدیہ قادیان بھی شامل تھے - یہ جلسہ بہت کامیابی سے ہوا - بہت سے حضرات نے تقریریں فرمائیں اور اصحاب مضافات کے خطوط اور تاریں جو موصول ہوئیں تھیں پڑھکر سنائی گئیں اور ذیل کے رزولیوشن متفقہ طور پر منظور ہوے - مجلس نے صاحبزادہ صاحب کے انتخاب میں جو یک طرفہ کارروائی ہوئی اسکو ناپسند کیا - (رزولیوشن حسب ذیل ہیں)

(۱) الوصیت کی رو سے چالیس مومنوں کے اتفاق راے سے بیعت لینے والے بزرگوں کا انتخاب ہو سکتا ہے - اور جماعت کی راے میں یہ ضروری ہے کہ بڑی بڑی جماعتوں میں ایسے بزرگ بیعت لینے کے لیے منتخب کیے جائیں -

(۲) صاحبزادہ صاحب کے انتخاب کو اس حد تک جایز سمجھتے ہیں کہ وہ غیر احمدیوں سے احمد کے نام پر بیعت لیں یعنی سلسلہ احمدیہ میں انکو داخل کریں ' لیکن احمدیوں سے دوبارہ بیعت لینے کی ہم ضرورت نہیں سمجھتے - اس حیثیت سے ہم تسلیم کرنے کے لیے طیار ہیں - لیکن اسکے لیے بیعت کی ضرورت نہ ہوگی ' اور نہ یہ امیر اس بات کا مجاز ہوگا کہ جو حقوق واختیارات صدر انجمن احمدیہ کو ابتدا سے حاصل ہیں ' اسمیں کسی قسم کی دست اندازی کرسکیں -

مندرجہ بالا رزولیوشنوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مفصلہ ذیل دیگر رزولیوشن بھی اتفاق راے سے پاس ہوے :

(۳) ایک وفد منتخب احباب کا صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر مذکورہ بالا رزولیوشن پیش کرے اور انکو ان رزولیوشنوں سے اتفاق کرنیکی درخواست کرے - ممبران ڈیپوٹیشن کو تعداد بڑھانے کا بھی اختیار دیا گیا ہے -

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئہ

حبوب مقوی ـــ جن اشخاص کی قوی زائل ہوگئے ہوں وہ اس دوائی کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابی ہو یا دماغی یا کسی اور وجہ سے بالکل نیست نابود ہو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتی ہے - تمام دلی دماغی اور اعصابی کمزوریوں کو زائل کرکے انسانی ڈھانچہ میں معجزنما تغیر پیدا کرتی ہے - قیمت ۵۰ گولی صرف پانچ روپیہ -

منجن دنداں ـــ دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دنداں کا قلع قمع کرتا ہے - ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاے تو بچہ دانت نہایت آسانی سے نکالتا ہے - منہہ کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ -

تریاق طحال ـــ تپ تلی کیلیے اس سے بہتر شاید ہی کوئی دوائی ہوگی - تپ تلی کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوی کی اصلاح کرتا ہے - قیمت فی شیشی ۲ روپیہ ۴ آنہ -

ملنے کا پتہ - جی - ایم - قادری اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب -

اکبــر پــور

ضلع فیض آباد کے مسلمانوں نے ۲۰ - مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع کو ایک جلسہ عام منعقد کرکے حسب ذیل رزولیوشن پاس کیے :

(۱) ہم مسلمانان اکبر پور ' لشکر پور کی مسجد کے انہدام پر سخت رنج و اندوہ کا اظہار کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ حضور وایسرائے ہند اس پر توجہ مبذول فرماویں گے -

(۲) طلباء دار العلوم ندوہ کی اسٹرائک اور اراکین کی باہمی مخالفت اور قومی ایوان کو نقصان پہونچنے پر اظہار غم و الم کرتے ہیں -

(۳) ہم قوم کے بہی خواہ اور سچے ہمدردوں سے باالتجا ملتمس ہیں کہ دار العلوم میں جا کر غیر جانبدارانہ طریق سے طلبہ کی شکایت کو سنیں اور رفع کرنے میں کوشش فرمائیں اور پردہ حجاب کو جو متعلمین اور اراکین کے درمیان حائل ہو گیا ہے اٹھائیں - نیز اس امر میں سعی بلیغ فرمائیں کہ دار العلوم کا حال قابل اطمینان اور اسکا مستقبل شاندار نظر آئے -

دسنــہ

ندوہ کی موجودہ حالت زار سے متاثر ہوکر سکریٹری انجمن الاصلاح دسنہ نے ۲۰ مارچ کو ایک جلسہ منعقد کیا اور مندرجۂ ذیل رزولیوشن پاس ہوے :

(۱) یہ جلسہ طلباے دار العلوم کی اسٹرائک کو دار العلوم کے حق میں فال بد تصور کرتا ہے - اس اسٹرائک کے اسباب میں معلمین اور منتظمین کے نا جائز دباؤ اور غیر اخلاقی برتاؤ کو داخل سمجھتا ہے -

(۲) یہ جلسہ ان لوگوں کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جن کی توجہ سے ایک کمیٹی بنام " اصلاح ندوہ " قائم ہوئی ہے - اور امید کرتا ہے کہ جلسہ عام میں ہر صوبہ سے کثرت سے لوگ شریک ہوکر ندوہ کی اصلاح و فلاح کی بہترین صورت قائم کرینگے -

(راقم عبد الحکیم)

گیــا

ندوہ کے موجودہ خطر ناک حالات اخبارات سے معلوم کرکے معززین شہر گیا کا ایک عام جلسہ خاص طور پر انجمن ترجمة القرآن معروف گنج کے زیر اہتمام گیا کے مشہور وکیل جناب مولوی نور الدین صاحب بلخی کے مکان پر ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع کو منعقد ہوا - جسمیں علاوہ دیگر حضرات کے شاہ عبد العزیز صاحب کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ - جناب مولوی اکرم صاحب پیشکار - جناب مولانا مولوی ابو المحاسن محمد سجاد صاحب سکریٹری مدرسہ انوار العلوم - جناب مولوی حکیم قطب الدین صاحب - جناب مولوی انجم صاحب شریک تھے - جلسہ مذکور میں جو رزولیوشن با تفاق رائے پاس ہوے یہ ہیں :

" یہ جلسہ طلباے ندوہ کے افسوسناک واقعہ اسٹرائک پر اظہار رنج و افسوس کرتا ہوا یہ تجویز کرتا ہے کہ ایک غیر جانبدار تحقیقاتی کمیشن تفتیش معاملات کے لیے جلد از جلد مرتب ہو -

محرک - جناب مولانا مولوی ابو المحاسن محمد سجاد صاحب -

موید — جناب مولوی حکیم قطب الدین صاحب -

(۲) یہ جلسہ مولانا ابو الکلام و دیگر اصحاب کے اس طرز عمل سے اختلاف رائے ظاہر کرتا ہے کہ کمیشن کے ارکان مشخص کرتے ہوئے کسی عالم کا نام نہیں لیا ' یا لیا بھی تو دیوبند کے صرف ایک عالم کا - (یہ صحیح نہیں - مولانا عبد الباری کا بھی نام لیا گیا تھا - الہــلال)

محرک — جناب سید شاہ عبد العزیز صاحب کلرک -

موید — جناب مولوی انجم صاحب -

(۳) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ کمیشن میں فدایان قوم و علما کی تعداد مساوی ہو - اس کے خلاف صورت میں قوم کو کمیشن کی کار روائیوں پر ہرگز پورا اعتماد نہ ہوگا -

محرک — جناب سید مولوی نور الدین صاحب بلخی وکیل -

موید — مولوی اکرم صاحب پیشکار -

(۴) یہ جلسہ طلباء کے ان نقصانات کے متعلق جو ان کو اسٹرائک کے باعث ہرج اسباق کی صورت میں اٹھانا پڑا ہے

ہمــزاد

لفظ ہمزاد کی حقیقت ' ہمزاد کے وجود پر مفصل بحث ' عمل ہمزاد کی تشریح اور اس کا آسان طریقہ فن عمل خوانی پر تفصیلی گفتگو ' تاثیر عمل نہ ہونے کے اسباب ' اور اونکی اصلاح ' ایام سعد و نحس کا بیان ' دست غیب کے معنی ' دست غیب کا صحیح مفہوم ' مشکل کے حل کرنیوالے آسان اور مستند طریقے بزرگان دین نے جن طریقوں کی تعلیم فرمائی اونکا بیان - حب ' تفریق ' ہلاکی ' دشمن کے اعمال کی تشریح ' غرضکہ ہندوستان میں یہ سب سے پہلی کتاب ہے جس میں عملیات پر نہایت وضاحت کے ساتھ عقلی و نقلی دلائل سے بحث کیگئی ہے ' اور سچے پکے - مستند - آسان عمل بیان کیے گئے ہیں - تین حصوں میں قیمت ہر سہ حصص مع محصول ۱۴ آنہ -

عرفان کی تجلی — حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری رح کے حالات میں تمثیل و مختصر تذکرہ قیمت ۴ آنہ -

حیات غوثیہ — حضرت غوث پاک کے صحیح اور مستند حالات قیمت ۴ آنہ -

دہلی کے شہزادوں کے دردناک حالات مع واقعات غدر وغیرہ صفحات ۲۵۰ قیمت ایک روپیہ -

ملنے کا پتہ کے - ایم - مقبول احمد نظامی سیوہارہ ضلع بجنور

ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزی]

مسٹر بی - سی - متر - آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج ہوگلی و ہوڑہ

میرے لڑکے نے مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ ربن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدی ہیں ' وہ تشفی بخش ہیں - میں نے بھی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجے کی تیار ہوئی ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے "

کون نہیں چاہتا کہ میری بینائی مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹروں کی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگی -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھر کی عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - اصلی رولڈگولڈ کی کمانی یعنی سونے کا پترا چڑھا ہوا مع پتھر کی عینک کے - ۲ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ ۲ آنہ -

مینجــر

علمی ذخیـــرہ

(۱) - مآثر الـکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الـکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجہ کے هیں - مآثر الـکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات هیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلـکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذهب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یہ مقصد هرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زر تشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي اللہ عنہ کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبد الوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنہ ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمہ مولوي عبد الغني صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشہور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامی پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسي میں بھي کوئی کتاب لکھي نہیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قافیہ کے اصول وضوابط بھي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنی طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نہایت ، قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۰۵۹) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۹ روپیہ -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلي صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقہا و محدثین و مورخین وسلاطین وحکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے هیں - مترجم نے ان کا بھي اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب " دي جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سہیلي کي طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما لین کا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکرت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کي روحاني ارتقا کي تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۹) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائي گئي ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فہرست جس میں هر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنھیں اس کا مطالعہ کرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کی سوانح عمري - مترجمہ مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۹۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

15

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھر کی کسی ایک زبان میں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کار آمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لیے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھ لیجیے - دنیا کے تمام سربستہ راز حاصل کر لیجیے صرف اس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتب خانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم سرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - کیفن سرود - قیافہ شناسی اہل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھوں میں نور پیدا ہو بصارت کی آنکھیں وا ہوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی انکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' انکی قیمتیں ' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر انشا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابوں کا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ' شتر ' گائے بھینس ' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروں کی تمام بیماریوں کا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندوں کی ہوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکموں کے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کر لو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک نہیں دیکھی نہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہروں کے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برھما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برھما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواہرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ہی دنوں میں لاکھ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - آسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہاں کی سیرگاہیں دکانیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مفصل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھ بتلایا ہے (اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے ہوئے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجیب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے - جو ہر وقت آنکھ مٹکاتی رہتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا پرزے بہت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب پردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - وقت ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتے اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور محصول ہمارا ذمہ -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بند سکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کار آمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئے ہیں - نہ دیا سلائی کی ضرورت اور نہ تیل کی - ایک لیمپ اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جس وقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا فوراً پتہ لگا سکتے ہو - [illegible] ایسا معلوم ہوتا ہے - منگوا کر دیکھیے تو معلوم ہوگی قیمت [illegible] صرف دو روپے - جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی ہوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ

ضروری اطلاع — علاوہ ان کے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گھڑیاں ' ڈبیاں گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی ہیں - ایسا پکا صاف اور خوشخط نہیں لکھا مال منگوانے والوں کو [illegible] کی جاویگی - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقام توہانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. I Ry, (Punjab)

خریداران الهــلال کے لئے

خــاص رعایت

یہ گھـڑیاں سـویس زچ کمپنی کے یہاں اسي قیمت میں ملتي هیں جو یہاں اصلي قیمت لکھي گئي ہے - میري رعایتي قیمت صرف اسوجـہ سے ہے کہ میں نے ڪمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الهلال کو دیدیا - اسکي قدر اسي طرح هوسکتي ہے کہ هر خریدار کم سے کم ایک گھڑي خرید لے -

سسٹم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجي گارنٹي تین سال - اسکے ساتھہ ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلي ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي ۲ - روپیہ -

آربانـہ السـنو سلات ڈرس واچ - سنهري سوئین - سایز ۱۸ - سکرو بالنس - لیور اسکیپمنت - پن ست - هانڈ اکشن - مثل سلور ڈایل - سکنڈ سٹیل هانڈ پلین اسس - گارنٹي ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنگ اور گلاس -

اصلي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنـہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۲ - آنہ

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنت - انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلي قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنت - انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کي سوئین زاید -

اصلي قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۶ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الهــلال کا حوالہ نہیں هوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آیندہ کسي قسم کي سماعت نہیں هوگي -

یہ گھڑي نہایت عمـدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنت - اوپن فیس -

اصلي قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتي قیمت ۶ - روپیہ ۶ - آنہ -

مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپـن فیس - تین چوتھائي پلیت مرو منٹ سیلنڈر اسکیپمنت - پن هانـڈست مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیل هانـڈس - بـزل ست اور مصنوعي جواهـرات - اسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنـہ رعایتي قیمت ۵ - روپیہ -

مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپـن فیس - تین چوتھائي پلیت مرو منٹ سلینڈر اسکیپمنت - پن هانـڈست مکانیزم - کیلس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیـل هانـڈس - بـزل ست اور مصنوعي جواهـرات - اکسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر ڈرم اسنپ باک -

بالکل نمبر ۶ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۶ - روپیـہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

المشتهـر کے - بی محمد سعید اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ کلـکتـہ

[1]

جسکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یہ سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جان بلب ہو رہا ہے - سردی هٹانے کیلیے سر سر بندوبست کرتے ہیں - لیکن بد قسمتي سے دمہ کے مرض کي حالت ناگفتہ بہ ہے - تکلیف دمہ سے پریشان ہوتے ہیں - اور رات دن سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلتا ہے - اور نیند تک حرام ہو جاتي ہے - دیکھئے ! آپ اسکو کسقدر تکلیف ہے - لیکن افسوس ہے کہ اس لا علاج مرض کا بازاري ادویہ زیادہ تر نشیلي اجزاء دھتورہ - بھنگ - بلاڈونا - پوٹاسیم آیوڈائڈ دیکر بنتي ہے - اسلیے فائدہ ہونا تو در کنار مریض بے موت مارا جاتا ہے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اصول سے بني ہوئي - دمہ کي دوا انمول جوہر ہے - یہ صرف ہماري هي بات نہیں ہے - بلکہ ہزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح ہیں - آپکے بہت کچھ خرچ کیا ہوگا - ایک مرتبہ اسکو بھي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا ہے ' پوري حالت کي فہرست بلا قیمت بھیجي جاتي ہے - قیمت ۲ روپیہ ۴ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -

ڈاکٹر - ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

[3]

مسیحا کا ... تیل سر کے بالوں کیلیے نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکہ - گھی اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مسالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھي جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کي کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپني لطافت اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتي ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتي ہے نہ تو سردي سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سوتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا ہے قیمت في شیشي ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا انٹي ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجاتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھي ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي ہے - ہمنے خلق اللہ کي ضرورتوں کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرچکے ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلي اور قے بھي آتي ہو - سردي سے ہو یا گرمي سے - جنگلي بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھي ہو - کالا بخار - یا آسامي ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ کلتیاں بھي ہوگئي ہوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کي وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي ہے ' نیز آسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي ہو - کام کرنے کو جي نہ چاهتا ہو - کھانا دیر سے هضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتي ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي ہے
المشتہر رهبر وهبرا لكثر
ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
[illegible]

[24]

یوناني فارمیسي کي نایاب دوائیں

حب حیات یہ دوا اکسیر ہے ان لوگوں کے لیے جنھوں نے ایام شباب میں بدپرهیزي کے وجہ سے کسي مرض میں مبتلا ہوگئے - چاہے وہ مرض پرانا ہو یا نیا - ہر قسم کے مزاج والیکو نہایت مفید ہے نہ عمر اور موسم کي قید ہے عورتوں کے لیے بھي ازحد مفید ہے ۲۱ روز میں صحت کامل ہو جاتي ہے اور فائدہ دائمي ہوتا ہے - قیمت في شیشي چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

حب بواسیر - اس زمانہ میں نوے في صدي اس مرض موذي میں مبتلا ہیں - اس خاص مرض میں یہ گولیاں عجیب الاثر ہیں - خوني ہو یا بادي ہو' نئي ہو یا پراني سب کو جڑ سے کھو دیتي ہے ' اور خالص نباتاتي اجزا سے تیار کیگئی ہے - پندرہ دن کے استعمال میں بالکل زائل ہو جاتي ہے -

قیمت فی ڈبہ ۳ روپیہ آٹھہ آنہ علاوہ محصول ڈاک

سفوف مفرح - دل ' دماغ ' معدہ ' جگر' اور تمام اندروني اور عام نقاهت جسماني کیلیے ازحد مفید ہے - خون کے پیدا کرنے میں نہایت موثر - اور تبخیر معدہ کے لیے ازحد مفید - تمام اطباء اسکي تصدیق کرچکے ہیں زیادہ تفصیل کي ضرورت نہیں ہے - قیمت فی ڈبہ ۵ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

نـــوٹ - تمام مذکورۂ بالا ادویہ زهریلے اور رسائن اجزا سے پاک ہیں پرچہ ترکیب همراہ ادویہ - قیمت پیشگي - یا وي - پي بشرطیکہ چوتھائي قیمت پیشگي آے - اخبار کا حوالہ ضرور دیں - فرمایش اس پتہ سے ہوں :

منیجر یوناني فارمیسي گول بنگلہ افضل گنج - حیدر آباد دکن

ہر فرمایش میں الہلال کا حوالہ دینا ضروری ہے

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

SEWING MACHINES
WINDERS
AUTO KNITTING
CALCUTT

اتورشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاھتی ہے کہ ھندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رھیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لھذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بتّل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا نہیں ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ھوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ھر قسم کے کاٹے ھوے اُون جو ضروری ھوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ھوا - آپنے روا نہ کیا اور آسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

ای - گرونڈ راؤ پلیڈر - (بللاری) میں کنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ھوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ھوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماھواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ھوں -

---

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ھیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس بات کے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ھر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

---

چند مستند اخبارات ھند کی راے

— · —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریت کے کمپنی نے بنائے ھیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ھیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے - اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ھوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly „ 4-1 2

الہلال

میر سول نمبر خصوصی
سلاکنظالاسلاالبیلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۳۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۳ | کلکتہ : چہارشنبہ ۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta: Wednesday, Apr il 8 1914.

فہرس

تصاویر

اطلاع

اگر معاونین الہلال کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آتھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالي مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہوجائیگا ' اور صرف یہي نہیں کہ وہ قائم رهیگا بلکہ اسکے ہر صیغے میں کافی وسعت اورترقی ہو جائیگي -

منیجر

افکار و حوادث

مسئلۂ بقا و اصلاح ندوہ

" شریعت " اور علماے ندوہ

تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم !

۲۹ کو موجودہ حکام ندوہ نے جلسۂ انتظامیہ کے ممبروں کو جمع کیا تھا تاکہ طلبا کے اسٹرائک کے قضیہ کا فیصلہ کریں - یہ جلسہ بھي عجیب تھا جسمیں خود مدعا علیہ جج بنکر آے تھے - یہ سارا فساد اسی عجیب و غریب جلسۂ انتظامیہ کا نہیں ہے تو اور کس کا ہے ؟ اگر ایک با قاعدہ مجلس آمرہ و نافذہ موجودہ ہوتی تو بد بخت ندوہ کا یہ حال ہي کیوں ہوتا ؟

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ !

یہي سبب ہے کہ سب سے پہلے میں نے " جلسۂ انتظامیہ " کي حالت پر توجہ کی اور اسکي حقیقت سے ارباب کار کو واقف کردیا - میں عدالۃ ' قانون ' قواعد ' اور جماعت کے نام سے یہ عقیدہ رکھنے کا حق رکھتا ہوں کہ ندوۃ العلما کي موجودہ مجلس انتظامي ایک بے قاعدہ بھیڑ سے زیادہ نہیں ہے' جو چند شخصوں نے قانون و جماعت کي بدترین توہین کرکے ایک خانہ ساز صحبت بادہ و طرب کی طرح بنا لي ہے - اور کسي گھر کي تقریب پر محلے والوں کو نیوتہ بھیجکر نہ بلایا ' ندوہ کے " عظیم الشان انتظامي ممبروں " کو کرایہ بھیجکر جمع کرلیا - فرق ہے تو صرف اتنا ہےکہ وہاں دلفریب مشاغل اور دلپسند مناظر کا بھي دار العلوم کے سابق مکان کي صحبتوں کي طرح کچھہ سامان ہوجاتا ہے - اس بے قاعدہ بھیڑ کي بے لطف غرض پرستیوں اور بے مزہ نفسانیت کے ہنگامۂ باطل میں یہ بھي نہیں !

ایک نواب صاحب کے ہاں مجلس طرب منعقد تھي ' اور شہر کي ایک نستعلیق اور بذلہ سنج طوائف مجرا کررہي تھي - جلسے میں ایک مقدس صورت مولوي صاحب بھي کہیں سے آ نکلے تھے - کبھي کبھي ایسے اتفاقات حسنہ بھي پیش آجایا کرتے ہیں - ابھي کل کي بات ہے کہ دار العلوم ندوہ کے سابق مکان میں فتنہ گران بازاري کا اجتماع ہوا تھا ' اور مقدس ناظم صاحب ندوہ مع حلقۂ

کام کو بھی عام انسانی قواعد و اصولوں کی بنا پر نہیں کرنا چاھتا ' اور میرے تمام کاموں اور صداؤں کا محور صرف شریعت ھی کا حکم ہے ' اور کچھہ نہیں - بہت سی ایسی باتیں ھیں جنکے کہنے میں نئے دور کے بعض ارباب اصلاح بھی میرے شریک ھیں' مگر مجھہ میں اور انمیں بڑا فرق یہی ہے کہ وہ قانون ' سیاست ' حریت ' اجتماعیت ' اور آداب و تمدن کی بنا پر کہتے ھیں' پر میں صرف شریعت کی بنا پر - میں سچ سچ کہتا ہوں (و اللہ علی ما اقول شہید و ھو یعلم سری و علا نیتی) کہ جب کبھی کوئی معاملہ ملک میں چھڑتا ہے تو میں عرصے تک خاموش رھتا ہوں ' اور اپنے دل سے فتوا طلب کرتا ہوں کہ ایمان اور شریعت کیا کہتی ہے ؟ پھر جب پوری طرح مطمئن ھو جاتا ہوں تو اپنی آواز بلند کرتا ہوں - وہ آواز میری نہیں ھوتی بلکہ حق اور شریعت کی آواز ھوتی ہے' اور دنیا میں کوئی نہیں جو صدائے شریعت کو شکست دیسکے : بل نقذف بالحق علی الباطل ' فیدمغہ فاذا ھو زاھق ' و لکم الویل مما تصفون ! (۲۱ : ۱۹)

ندوۃ العلما کے متعلق بھی تم جانتے ھو کہ میں عرصے تک خاموش رھا اور اپنے ضمیر سے سوال کرتا رھا - جبتک مجھے حالات شخصی جھگڑوں اور فریقانہ تنازعات کی شکل میں نظر آے میں کچھہ نہ بولا اور ایک حرف بھی نہیں لکھا ' کیونکہ خدا تعالی کے فضل سے مجھے جو فرصت کارعطا فرمائی ہے' بقین کرو کہ میں اسے چند حقیر اور فانی ھستیوں کے منافع کیلیے ضائع نہیں کر سکتا ' اور اگر ایسا کروں تو خدا مجھسے اپنا رشتہ کاٹ لے ' اور مجھے جنگل کی ایک سوکھی لکڑی کی طرح آگ میں ڈالدے - میں حق کی خاطر دشمنوں میں گھرا ھوا ہوں ' اور ایسی ایسی قوتیں میری دشمن ھیں جنکے ھاتھہ میں قانون کا آلہ ' جیلخانے کی کوٹھریاں اور سولی کے تختے ھیں - پر باوجود اسکے کہ اس نصف صدی کے اندر کسی انسان کو بھی ایسی بے پردہ صاف بیانی کی توفیق نہیں ملی جیسی کہ اس عاجز کو بارگاہ الہی سے مرحمت ھوئی ہے' وہ مجھپر قابو نہ پا سکے اور خدا نے مجھے چھوڑ دیا تا کہ میں اپنے کاموں کو پورا کرلوں - انھوں نے اُن لوگونکو پکڑا جنھوں نے کوئی ادنی سا اشارہ کر دیا تھا ' پر وہ اس سے متعرض نہوے جسنے صاف صاف انا الحق کے نعرے لگاے ہیں - بہت ممکن ہے کہ اب ایسا ھو' مگر بیچ بوے کی فرصت تو مجھے مل ھی گئی - وعلی اللہ فلیتوکل المومنون !

پھر کیا تمھاری عقل اسے قبول کرتی ہے کہ جس شخص کا یہ حال ھو' وہ چند انسانوں کی خاطر اپنے کاموں کو بالکل بھلا دیگا ' اور لوگوں کو اُس شے کی طرف بلائیگا ' جسکی تصدیق اُسکے اندر سے نہیں ھوتی ؟ فھل عندکم من علم فتخرجوہ لنا ؟

ھاں' تم شریعت کے حامل اور مفتی ھو تو میں بھی صرف شریعت ھی کیلیے رو رھا ہوں - اسکے سوا میرا کوئی مطالبہ نہیں - میں دیکھہ رھا ہوں کہ ندوۃ العلما کے کاموں میں شریعت کو مٹایا جا رھا ہے ' اور وہ سر سے لیکر پیر تک اپنے کسی کام میں بھی شریعت کے مطابق نہیں - جب مجھے اسکا اطمینان ھوگیا تو میں نے زبان کھولی اور قلم کو دل سے اٹھے ھوے افکار کا تابع کردیا - اب میرا اور تمھارا معاملہ صرف شریعت ھی کیلیے ہے - جب تک شریعت کے احترام کا ندوہ یقین نہ دلادیگا ' میں تمھیں چھوڑ نہیں سکتا - تم کسی طرح بھی مجھسے بھاگ نہیں سکتے - مجھسے بچنے کیلیے تمھارے پاس کوئی گوشہ نہیں - میں جو کچھہ سمجھہ رھا ہوں اگر یہ غلط ہے تو خدا را شریعت ھی کے نام پر آؤ اور مجھے بتلا دو - میں خدائے شریعت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے اپنے تئیں شریعت کے مطابق ثابت کر دکھایا تو سب سے پہلے جو شخص تمھارے ھاتھوں پر جوش احترام سے بوسہ دیگا وہ میں ہوں - چھوڑ دو مولانا شبلی کی معتمدی کے قصے کو اور اُنکی سرگذشتوں کو - جماعت کا سوال اس سے بہت زیادہ مقدم ہے کہ ایک دو ھستیوں کا نام لیا جاے ' اور میرے عقیدہ میں تو وہ بھی تمھارے ساتھہ ان تمام مفاسد کے جوابدہ ھیں - آؤ' صرف اُسی شریعت کے نام پر ھم تم فیصلہ کرلیں جسکی بنا پر تم نے اسٹرائک کیلیے فتوا دیا ہے - ھم میں اور تم میں شریعت کے سوا کوئی حکم نہو: تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ! آؤ اور اٹھو ' تا کہ اس دور رسوم میں حق اور راست بازی کے سچے فیصلوں کی ایک نئی نظیر قائم کردیں اور دنیا کو دکھلا دیں کہ مدعیان علم و پیشوائی میں اب بھی خوف الہی اور راست بازی باقی ہے ' اور انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کا حکم اب بھی انکے دلوں کو نرم کرسکتا ہے - ساری تجویزوں اور تمام اخبارات کے مضامین کو تک قلم ملتوی کرکے ھم تم ایک مقام پر جمع ھو جائیں ' اور شریعت کی کتاب کو سامنے رکھکر اسپر قسم کھالیں کہ " اللہ کو حاضر و ناظر سمجھکر اور ھر طرح کی نفسانیت اور ذاتی غرضوں کی نجاست سے ضمیر کو پاک کرکے ' شریعت اور اُمت کی بہتری کو اپنے سامنے رکھیں گے ' اور سچی روحوں اور راست باز انسانوں کی طرح جو کچھہ کھلا کھلا شریعت کا حکم ھوگا' اُسے فوراً مان لینگے - اگر ایسا نہ کریں تو : لعنۃ اللہ علی الکاذبین ! "

اگر تم نے ایسا کیا تو سارے جھگڑے لمحوں میں ختم ھو جائینگے - پھر اسے وہ لوگو کہ اپنی شریعت پرستی پر مغرور ھو' کیا تمھیں یہ فیصلہ منظور ہے ؟

آخر میں اُن علماء سے جنھوں نے ۲۶ کے جلسے میں اسٹرائک کو خلاف شریعت قرار دیا ہے ' درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنا فتوا شائع کر دیں تا کہ معلوم ھو کہ قران و حدیث کے کن دلائل کی بنا پر یہ فتوا دیا گیا ہے ؟

ساتت نئے طلبا کے اخراج کا حکم

جلسۂ انتظامیہ کے فیصلے کا بقیہ حصہ اب معلوم ھوا ہے کہ علاوہ مولوی محمد حسین صاحب کے سات دیگر طلبا کیلیے بھی اخراج کا فیصلہ کیا گیا ہے - انا للہ و انا الیہ راجعون - خیر' یہ جو کچھہ کرنا چاھتے ھیں کرلیں - چند روزہ حکومت اور باقی ہے - عنقریب کھل رھیگا کہ اپنی قوۃ کی نسبت یہ کیسے دھوکے میں گرفتار تھے ؟ طلبا نے اسٹرائک کرنے کے بعد ابتک نہایت امن پسندی اور عمدہ رویہ کا ثبوت دیا ہے - اُنھیں قوم پر اعتماد کرنا چاھیے اور یقین کرنا چاھیئے کہ انکے فیصلے کی اپیل کیلیے ابھی بہت سی عدالتیں باقی ھیں' اور یہ جو کچھہ ھوا قانون نہیں بلکہ قانون کا مضحکہ تھا - کلکتہ کی مجلس نے اسٹرائک کے ختم کردینے اور محمد حسین کے داخل کرلینے کا مشورہ دیا تھا' اور بہ حالت موجودہ اس سے زیادہ باھر کے لوگ حکام دار العلوم کا ساتھہ نہیں دیسکتے - بہتر تھا کہ وہ اس مشورہ پر عمل کرتے - انتہائی ذلت و خسران کے بعد گزرے ھوے وقت کو یاد کرنا کچھہ مفید نہ ھوگا : فسیعلمون من ھو شر مکاناً و اضعف جندا ؟

مصاحبین و طلباے مدرسہ کے رونق افروز تیے شاید اسلیے کہ هر چار سبق اس مدرسے کے بهي گاہ گاہ هو جایا کریں تو خشکي دماغ اور یبوست طبع کیلیے اچها نسخہ ہے :

یارب بہ زاهداں چہ دهي خلد رائگاں ؟
ذوق بتـــاں نہ دیدہ و دل خوں نکردہ کس !

بہر حال مجلس طرب گرم تهي - طوائف گاتے گاتے ایک پر معاملہ شعر پر پہنچي اور آسکے بتانے کیلیے کسي قدر بے پردہ اور زهد شکن اشارات سے کام لینا پڑا - بهلا مولانا امر بالمعروف اور نهي عن المنکر کے فرض مقدس سے کیونکر غفلت کرتے ؟ واعظانہ و مفتیانہ فتوا دیا کہ یہ حرکت بالکل شرع کے خلاف ہے - طوائف نے هاتهہ باندهکے عرض کیا کہ " قبلہ وکعبہ ! اگر یہ شرع کے خلاف ہے تو اور جو کچهہ هو رها ہے یہی کون مستحب اور سنت ہے ؟ "

~~~~~~

یهي حال اس جلسۂ انتظامیہ کا بهي تها جو ۲۶ کو لکهنو میں کرایہ کے ممبروں سے بهري گئی تهي - سنا گیا ہے کہ سب سے پہلے ممبران کرام نے یہ بحث کي کہ اسٹرائک شرع کے مطابق بهي ہے یا نہیں ؟ پهر خود هی فتوا دیا کہ بالکل شرع کے خلاف ہے - لیکن سوال یہ ہے کہ سرے سے خود جلسۂ انتظامیہ جو کچهہ کر رها ہے ، وهي کونسا شریعت کا اسوۂ حسنہ ہے ؟

~~~~~~

جو جلسۂ انتظامیہ سرے سے شریعۃ اسلامیہ کے اصل اصول " شوری " کا تباہ کن هو ، جس نے " و شاورهم فی الامر " اور " امرهم شوری بینهم " کے مقدس احکام کي ایسي منکرانہ توهین کي هو جس سے بڑهکر اور کوئي توهین نہیں هوسکتي ، جس نے ندوہ کي ریاست و نظامت کے حق شرعي کو جماعت اور اجماع امت سے غصب کر کے چند مفسدین و اشرار کے سپرد کردیا هو ، جسکي مجلس انتظامي کے ممبروں کے انتخاب میں عام مسلمانوں کي آواز کو کوئي حق نہ دیا گیا هو جو آنکا حق دیني ہے ، جو شریعت کے احیاء کے دشمن اور امۃ مرحومہ کي اصلاح و ارشاد صحیح کے اعدی عدو هوں ، جسکے صیغۂ مال کو بغیر مشورہ و حصول آرا محض ایک شخص اپني ذاتي جائداد کي طرح بے دریغ خرچ کرڈالے ، حالانکہ بیت المال سے ایک بالشت کپڑا لینے کا بهي عمر فاروق اعظم (رضي اللہ تعالی عنہ) کو حق نہو ، جسکي تعمیرات کا حساب مانگتے مانگتے لوگ تهک جائیں مگر انہیں نہ دکهلایا جاے اور آجتک شائع نہوا هو ، جسکا ناظم نوجوان طالب علموں کو لیکر رنڈیوں کے جهمگٹے میں بیٹهنے سے نہ شرماے اور اپني اس محفل طرازي سے طالب علموں کے پر آرزو دلوں کو جرأت دلاے ، جسکے ممبر بڑي بڑي رقمیں لیکر اور نذرانے وصول کرکے جلسوں میں آئیں اور اس طرح ندوہ کا تمام اندوختہ اسي میں اڑ جاے ، جس کے ارکان کے اخلاق دیني کا یہ حال هو کہ ندوہ سے تو یہ کہکر روپیہ وصول کریں کہ تمهاري طرف سے لکهنو کانفرنس میں وکیل بنکر جا تے هیں ، اور نواب محسن الملک سے بهي کرایہ منگوالیں کہ کانفرنس کیلیے آئے هیں ! جو برسوں تک کرنیل عبد المجید کے ذاتي فوائد کیلیے اپنے ایک پیٹ سفیر کو وقف کردیں چهاونیوں میں وہ گورنمنٹ کي پرستش اور پوجا کا وعظ کرے اور پچاس سے ۷۰ روپیہ تک تنخواہ بد بخت ندوہ دے ! جسکا ناظم اپنے رهنے کا مکان بهي ندوہ کے روپیہ سے لے ، اور لکهنو سے آگرہ تک کا سفر کرے تو ۴۹ روپیہ کي لعنت ندوہ کے سر ڈالے ، غرضکہ جس جماعت کی شریعت پرستي اور تدین و تقدس کے اعمال حسنہ کا یہ حال هو ، آج آسے یہ کہتے هوے شرم نہیں آتي کہ اسٹرائک شرع کے خلاف ہے ، اور هم بہ حیثیت علماے دین اور مفتیان شرع متین هونے کے اس کے خلاف فتوی دیتے هیں ؟ سبحان اللہ ! ندوہ کے ممبروں اور حکام کو آج برسوں کے بعد شریعت یاد آگئي ، اور صرف اسي کے تحفظ کیلیے طلبا کے خلاف فیصلہ کرنے پر مجبور هوے ! وہ ندوہ کہ سر سے لیکر پیر تک آسکا وجود شریعت کي توهین اور دین مقدس کے احکام الهیہ کي تذلیل ہے ، طلبا کی اسٹرائک کو خلاف شرع قرار دینے کا اپنے تئیں اهل سمجهتا ہے ! اگر آج شریعۃ اسلامي کا سررشتۂ افتـا ایسے هي هاتهوں میں ہے ، تو اس شریعت پر هزار افسوس اور اس دین کیلیے صد هزار حیف جسکے حامل و مفتي احبار و رهبان یہود کے ایسے بروز هوں ! اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم ، و انتم تتلون الکتاب افلا تعقلون ؟

~~~~~~

قران کریم نے جا بجا علماے یہود و نصاری کے اخلاق و عادات بتلاے هیں ، اور مسیح نے اپنے زمانے کے صدوقیوں اور فریسیوں کي تصویر کهینچي ہے - میں سچ سچ کہتا هوں کہ وہ ان لوگوں سے کچهہ بهي برے نہ تیے ، جو آجکل باوجود ادعائے علم و ریاست دیني ، خود تو شریعت کے مقدس احکام کو ٹهکرا رہے هیں مگر دوسروں کو شریعت کي خلاف ورزي کا مجرم بتلاتے هیں - غرور باطل اور نفس خادع نے انهیں یہ پٹي پڑها دي ہے کہ چونکہ همارے سروں پر پگڑیاں اور همارے کاندهوں پر جبے هیں ، اور زمانۂ مسیح کے فریسیوں کي طرح هم عوام ملت کے سامنے مقدس و محترم سمجهے جاتے هیں ، اسلیے هم جو چاهیں کرسکتے هیں -

مسیح نے کتني سچي بات کہي تهي : " شریعت اسلیے ہے تاکہ اسکے ذریعہ یہ دوسروں کو سزا دیں ، پر اسلیے نہیں ہے کہ اسکے حکموں کي بنا پر خود انهیں بهي سزا دي جاے " قران حکیم نے بهي انکا قول نقل کیا ہے کہ " یقولون سیغفر لنا " وہ شریعت کو توڑتے هیں اور کہتے هیں کہ همارے لیے گناہ کوئي شے نہیں - وہ تو معاف هي هو جائیگا : اولئک الذین طبع اللہ علی قلوبهم و سمعهم و ابصارهم ، و اولئک هم الغافلون ! (۱۶ : ۱۰۹)

~~~~~~

آہ ، اے گرفتاران نفس و مدعیان شریعت ! یہ تم نے کیا کہا کہ شریعت کے خلاف ہے ؟ کیا واقعي تمهارے دل میں شریعت کا درد ہے ؟ اور کیا سچ مچ تم اس شریعت پر ایمان رکهتے هو جو محمد بن عبد اللہ علیہ الصلوۃ و السلام پر نازل هوئي ہے ؟ اگر ایسا هي ہے تو پهر یہ کیا ہے جو هو رها ہے ؟ ندوہ کي ساري مصیبتیں کس کے ماتم میں هیں ؟ آہ ، اگر ایک لمحہ اور ایک عشر لمحہ کیلیے بهي تمهیں خدا کي شریعت اور خدا کي قائم کي هوئي امت کا پاس هوتا تو ندوۃ العلما کو یہ روز بد کیوں دیکهنا پڑتا ؟ تم اپنے پانوں سے تو شریعت کو کچل رہے هو ، پر زبان سے کہتے هو کہ هم شریعت کا حکم چاهتے هیں - تمهارے تمام کام یکسر شریعت کي توهین هیں ، مگر طلبا سے کہتے هو کہ اپني اسٹرائک کو شریعت سے ثابت کریں - یاد رکهو کہ جس شریعت کا مقدس نام لیکر تم نے میرے دل کو زخمي کیا ہے ، میں بهي صرف اسي شریعت کیلیے تمهارے آگے هاتهہ جوڑتا هوں کہ خدا را فساد سے باز آجاو - یہ ممکن ہے کہ مولانا شبلي کو دار العلوم کي تعلیم کا غم هو - ممکن ہے کہ بابو نظام الدین صاحب کو حساب و کتاب کا رونا هو - بہت ممکن ہے کہ ساري دنیا مجلسي قواعد و اجتماعی اصولوں کي خاطر تم سے لڑے ، مگر یقین کرو کہ مجهے ان تمام باتوں میں سے کسي بات کا غم نہیں ہے - تم دو سال سے دیکهہ رہے هو کہ میں کسي

الهلال

۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ هجری

مدارس اسلامیہ

بہ سلسلۂ "ندوۃ العلما"

مولوں فساں کا کامل بلوغ

نئے عہدہ داروں کا سازشي تقرر

مزعومہ و مفروضہ نظامت ندوۃ العلماء

(۲)

اے معتکف زاویۂ ندوہ کجائي ؟
از پردہ بروں آے کہ ما محرم رازیم !

گذشتہ اشاعت میں بحث و نظر کیلیے بالترتیب تین طریقے پیش کرچکا هوں جنکے علاوہ دنیا میں جواز و عدم جواز کے معلوم کرنیکا اور کوئي طریقہ نہیں هوسکتا - آج چاهیے کہ بالکل اصول اور بحث حقیقت پر نظر رکھکر اس کارروائي کو الگ الگ اِن هر طریقہ سے جانچیں -

ابهی بحث و انکشاف کا بہت بڑا میدان باقي ہے - علی الخصوص صیغۂ مال اور تعمیرات کي داستان ' اسلیے بحث مختصر هوگی اور بالکل دفعہ وار ' تاکہ نتیجہ بہت جلد سامنے آ جاے -

۲۰ جولائی کے جلسۂ انتظامیہ میں نئے عہدہ داروں کو مقرر کیا گیا ہے - اس کارروائي کي صحت و عدم صحت اور جواز و عدم جواز کو تین حیثیتوں سے جانچنا چاهیے جو در اصل دو اصولوں سے عبارت هیں - یعنی :

(۱) استحقاق و اهلیت کے لحاظ سے -

(۲) قوانین و قواعد کي بنا پر : ایک قواعد عمومي هیں - ایک خود ندوہ کے قواعد -

(۱)

اهلیت کے معنی یہ هیں کہ جس کام کیلیے جس شخص کو مقرر کیا جاے ' اسکے انجام دینے کي اقلاً ضروري قابلیتیں اسمیں موجود هوں -

یہ ایک اي_ بات ہے جسکے ماننے سے کسي صاحب عقل کو انکار نهوگا -

قابلیتوں پر نظر ڈالنے کی بهی دو صورتیں هیں - ایک یہ کہ اس قسم کے کاموں کیلیے عام اوصاف و صفات جو هونے چاهئیں ' انکي جستجو میں نکلیں -

دوسري یہ کہ هر کام اپنے اندر بعض خصوصتیں رکهتا ہے ' اور وهي خصوصیات اس کام کو دوسرے کاموں سے الگ کرتی هیں اور اسکي هستي کي اصلي روح هوتی هیں - منطق کی اصطلاح میں انهیں " فصل " کہیے -

انجمن ' مدرسہ ' کلب ' مسجد ' تماشا گهر ' سب کے سب انسانوں کے جمع هونے کے مقامات هیں - لیکن انجمن کا اجتماع اور ہے ' مدرسہ کا اور ' مسجد کا اور ' اور فٹ بال کے میدان کا اور -

پهر ان میں بهی هر قسم کا اجتماع باهم یکدگر خصوصیات رکهتا ہے - انجمن حمایت اسلام ' ندوۃ العلما ' ایجوکیشنل کانفرنس ' مسلم لیگ ' سب انجمنیں هی هیں - لیکن ان میں سے هر انجمن کي الگ الگ خصوصیات بهي هیں ' اور وهي انکي زندگي کی بنا اور انکي هستي کي ضرورت هیں -

پس اهلیت اور قابلیت کے جانچنے کیلیے همیشہ یہی دو طریقے هونگے کہ عام حیثیت سے ایسے کاموں کیلیے جس قسم کي قابلیتوں کي ضرورت هو ' پہلے انکو تلاش کیا جاے - اسکے بعد اُس کام کي خصوصیات اور مخاص امور کو پیش نظر لاکر اسکے انجام دینے کي قابلیت جانچي جاے -

میں شرمندہ هوں کہ ایسی بے حقیقت کارروائیوں کیلیے ایسي اصولی اور عظیم الشان تمہیدوں کے بیان کرنے میں وقت ضائع کر رہا هوں اور اسطرح نا اهلوں کو انکي حیثیت سے زیادہ اهمیت دے رہا هوں ' مگر کیا کروں کہ قوم کي غفلت سے یہ معاملہ یہاں تک پہنچ گیا ہے اور اب اسکو صاف کرنے کے لیے قیمتي وقت اور باتوں کو ضائع کرنا هي پڑتا ہے -

بہر حال اهلیت جانچنے کے یہي دو قدرتي وسائل هیں - البتہ همیں یاد رکهنا چاهیے کہ قوم میں قحط الرجال ہے ' اور هماري موجودہ قابلیتیں ایسي نہیں هیں کہ هم کسی انجمن کا عہدہ دار تلاش کرنے کیلیے بہت هي بلند معیار اپنے سامنے رکهیں - ایسا کرینگے تو همیں آدمیوں کا ملنا مشکل هو جائیگا - پس ندوۃ العلما کے ناظم کیلیے بهي گو بحث اصول هي بنا پر هو ' لیکن قابلیت کا معیار بہت بلند نہ رکها جاے ' اور ادنی سے ادنی درجہ کا مستحق ناظم بهي اگر همیں ملجاے تو بلا تامل قبول کر لینا چاهیے -

آخر علي گڈہ کالج کو هر سکریٹري سر سید احمد کا سا تو نہیں ملا ؟ حقیقت اور قابلیت کا کہاں تک پاس کیجیگا ؟ جی چاهتا ہے کہ آج قوم کا هر فرد غزالي و فارابي هو ' اور اپني هر انجمن کا ناظم اُسي کو بنالیں جو سر سے لیکر پیر تک علم و اهلیت کا پیکر و مجسمہ هو ' لیکن ایسا چاهنے سے کیا هوتا ہے ؟ جب قابلیتوں کا قحط ہے اور هر جانے والا اپني خوبیوں کو اپنے ساتهہ لے جاتا ہے تو اسکے سوا چارہ نہیں کہ اپنی نظر بلند نہ کیجیے اور خود هي معیار انتخاب آسان بنا دیجیے - کم سے کم بهي جو کچهہ ملجاے ' آپ اس طرح پسند کرلیجیے ' گویا آپکے لیے بہتر سے بہتر یہي ہے -

(نظامت بہ عام نظر سے)

یہ سب کچهہ سمجهہ لینے کے بعد اب غور کیجیے کہ ندوۃ العلما کیلیے ناظم قرار دیا جاتا ہے - ندوہ عام حیثیت سے ایک انجمن ہے ' اور اپني خصوصیات کے لحاظ سے احیاء ملت و دعوۃ دیني کي ایک تحریک جو علوم عربیۂ و دینیہ کي اصلاح کردہ تعلیم کے ذریعہ موجودہ زمانے کیلیے جامع حیثیات علما پیدا کرنا چاهتي ہے - اس بنا پر اُس نے ایک مدرسہ قائم کیا ہے - جسمیں :

(۱) نصاب قدیم کي اصلاح کي ہے -

(۲) علوم ادبیہ و دینیہ کي تعلیم کا خاص اهتمام کیا ہے -

(۳) نئي ضرورتوں کي بنا پر نئے علوم اور زبانوں کو شامل کیا ہے -

تاریخ حیات اسلامیہ

مسئلۂ قیام الهلال

الهلال میں " مسئلۂ قیام الهلال کا آخری فیصلہ " پڑھکر اس نیازمند کو اور نیز تمام احباب شہر کو جس قدر صدمہ ہوا اسکا بیان کرنا الفاظ کی قدرت سے باہر ہے - حضرت خود اندازہ فرمالیں کہ جن گم گشتگان ضلالت کو عرصے کی تاریکی کے بعد ایک هدایت کا ستارہ نظر آیا ہو ' اسکے بھی غروب ہو جانے کی خبر سنکر اسکے دلوں کا کیا حال ہوگا ؟

یہ بالکل سچ ہے کہ الهلال اپنی دعوۃ مقدسہ کا فرض اولین ایک معجزانہ قوۃ الہی کے ساتھہ تھوڑے ہی عرصے میں ادا کرچکا ' اور یہ بھی بالکل درست ہے کہ ایک عام بیداری اور ولولۂ عمل بالاسلام کو اس نے قوم کے ہر طبقہ میں پیدا کردیا ہے ' اور کوئی نہیں جسکے سامعہ تک ایک مرتبہ بھی اسکی صداء حق پہنچی ہو اور اسکے دلوں نے اسکا استقبال نہ کیا ہو - تاہم الهلال کا صرف اتنا ہی کام نہ تھا ' اور جہاں اس تحریک کی عملی تکمیل کیلیے بعد کی خاموش منزلوں کی ضرورت ہے ' وہاں اسکی بھی تو ضرورت ہے کہ صداء غفلت شکن جاری رہے ' اور جو آگ سلگ آٹھی ہے اسے برابر ہوا ملتی رہی ؟ پھر اس سے بھی قطع نظر الهلال صرف ایک دعوۃ دینی ہی کی حیثیت نہیں رکھتا ' بلکہ وہ تمام قوم میں ایک ہی ادبی رسالہ ' ایک ہی علمی رسالہ ' ایک ہی آزاد سیاسی آرگن ' اور ایک ہی یورپ کے اعلے نمونے کا جرنل ہے - اس وقت تک جس جس شاخ پر اس نے توجہ کی ہے ' اس سے بڑھکر مضامین کسی دوسرے قلم سے نہیں نکلے ہیں - پھر اگر جناب کا اولین فرض دعوۃ پورا ہوچکا ' تو کیا قوم کیلیے ایک بہترین علمی ' ادبی ' اخلاقی اور سیاسی جرنل کی ضرورت بھی ختم ہوگئی - حالانکہ الهلال کو الگ کردینے کے بعد تمام ملک میں ایک رسالہ بھی اس درجہ کا نہیں نظر آتا -

میری معلومات ممالک اسلامیہ کی نسبت زیادہ نہیں ہے ' مگر جہاں تک مجھے معلوم ہے ترکی اور مصر سے بھی کوئی ماہوار رسالہ اسقدر مختلف مذاقوں اور مختلف حیثیتوں کا جامع نہیں نکلتا -

پس فی الحقیقت الهلال نہ صرف هندوستان بلکہ تمام عالم اسلامی میں ایک ہی هفتہ وار رسالہ ہے - خدا کیلیے ' اسکے رسول مقدس کیلیے اس دین برحق کیلیے جس سے بڑھکر آپکو دنیا میں کوئی شے محبوب نہیں ' اس قرآن کریم کیلیے جسکے عشق میں آپ کا ایک ایک حرف تڑپا ہوا ہے ' ہم عاجزوں کی اس درخواست کو منظور کیجیے کہ الهلال برابر اسی آب و تاب سے جاری رکھا جاے ' اور حضرت کی زندگی تک (جسکی طوالت و برکت کیلیے نہیں معلوم کتنے دلوں سے روز دعائیں نکلتی ہیں) وہ جاری رہے -

رہا اسکا مالی مسئلہ تو خدارا اسقدر بے پروائی نہ کیجیے - اور ایک سچے قومی کام میں اگر قوم مدد کرنا چاہے تو اسے قبول کرلیجیے - بڑی مصیبت یہ ہے کہ آپ کسی کو خدمت کا موقع دیتے ہی نہیں - میں تو قسم خدا کی الهلال کیلیے اپنا سب کچھہ لٹانے کیلیے ہر وقت طیار ہوں ' اور یقین فرمائیے کہ جو کچھہ جناب نے اپنے سلسلے نے خاص خدام کا حال لکھا ہے ' اس سے بڑھکر ہم مجبور طیار و آمادہ ہیں - میں جس مکان میں رہتا ہوں وہ تقریباً دس ہزار روپے میں بنکر طیار ہوا تھا - میں بخوشی اسے الهلال کی خدمت کیلیے نذر کرتا ہوں - آپ مجھے اجازت دیجیے میں اسے فروخت کرکے روپیہ بھیج دیتا ہوں ' اور خود کرایہ دیکر مکان میں رہتا ہوں -

آہ مولانا ! آپکو ابھی اپنا اثر اور اپنی قوت معلوم نہیں - اگر خدا نے کوئی امتحان کا موقعہ دیا تو آپکو معلوم ہوگا کہ جو لوگ آپ سے صدہا کوس کے فاصلے پر ہیں ' وہ شب و روز آپکا تصور اور آپکی یاد اپنے لیے کس طرح عبادت سمجھتے ہیں ؟

مضمون کے آخر میں آپنے دو ہزار نئے خریداروں کیلیے لکھا ہے - میں نہیں سمجھتا کہ صرف اس سے کیا ہوگا ' اور کب تک آپ اسکا انتظار کرینگے - جی ڈر رہا ہے کہ کہیں جلد آپ کوئی فیصلہ نہ کر بیٹھیں - ہم تو اپنی جان و مال لٹانا چاہتے ہیں ' اور آپ صرف خریداروں کا ذکر کرتے ہیں - خیر دس خریداروں کی فہرست منسلک عریضہ ہذا ہے ' انکے نام وی - پی - بھیجدیجیے - گرمیوں کی پوری تعطیل میں دورہ کرونگا اور گانوں گانوں پھرونگا - لیکن ان باتوں سے میرے خیال میں تو کچھہ ہوتا نہیں - الهلال کے مصارف بے شمار ہیں ' اور ضرورت ہے کہ ایک بار کئی لاکھہ روپیہ صرف کرکے آپ اسکو اسدرجہ وسیع و قوی کر دیں کہ ہمیشہ کیلیے وہ مستحکم ہوجاے - آخر میں پھر بہ ہزار منت و عجز سائل ہوں کہ میری درخواست بالا کو قبولیت عطا ہو -

محمد حسین هڈ کلرک صاحب انجنیر بمبئی -

الهلال :

پچھلے هفتہ سے جو تحریرات آ رہی ہیں ان میں سے صرف اس تحریر گرامی کو درج کیا گیا - جزاکم اللہ خیر الجزاء - آپکی محبت دینی اور جوش فداکاری کا صلہ صرف خدا ہی سے ملسکتا ہے - لفظوں میں میں کیا لکھوں ؟ باقی جو عطیۂ محبت آپنے پیش کیا ہے ' اسکی سردست کوئی ضرورت نہیں ہے - جس حال میں ہوں مجھے اسی میں رہنے دیجیے - صرف خریدار بہم پہنچا کر آپ اس مسئلہ کو بہتر طریقہ سے حل کر دینگے - اس سے زیادہ کا طالب نہیں اور نہ ضرورت ہے - اپنے اصول سے مجبور ہوں ' ورنہ آپکی محبت فرمائی بڑی ہی کشش رکھتی ہے - اللہ ایسے قیمتی جذبات سے بہت جلد کام لے کہ ملۃ قدیمہ کا اصلی خزانہ یہی ہے -

---

الهلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی هفتہ وار رسالوں میں الهلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود هفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

میں پورے اطمینان کے ساتھہ کہتا ہوں کہ یہ لکھہ پتی تاجر اتنا
بھی نہیں جانتا کہ ندوہ کے مقاصد و اعراض کیا کیا ہیں ' اور اصلاح
دینی و تعلیمی سے مقصود کیا ہے ؟ انکو سمجھنا اور انکے مطابق
ندوہ کو چلانا تو ایک بہت ہی بڑی بات ہے - البتہ یہ ضرور جانتا
ہے کہ ندوہ میں اصلاح کے نام سے کچھہ باتیں ہیں ' اور جہاں تک
ممکن ہو سب کی انکی مخالفت کرنی چاہیے ' اور انہیں مٹانا چاہیے -
چنانچہ اصلاح کی ہر تحریک و تجویز کا وہ ہمیشہ اشد شدید منکر
و عدو رہا ' اور اسکی ایک بڑی فہرست عند الضرورت پیش کی
جاسکتی ہے -

اسکے معلوم کرنے کا ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ اہل علم کی
ایک مجلس منعقد کی جاے اور اس دولت مند آدمی سے کہا
جاے کہ ندوہ کے اغراض و مقاصد بیان کرے - ساتھہ ہی ایک دن
پیشتر سے اُسے خبر بھی دیدی جاے' اور کہدیا جاے کہ جس کسی
سے پوچھہ سکتا ہے پوچھہ لے' اور جسقدر ندوہ کی رپورٹیں اور تقریریں
چھپی ہیں ' اُن سب کو چاٹ لے - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ باوجود
اسکے بھی وہ اس شے سے اسقدر ابعد و اجہل ہے کہ کسی طرح بھی
بیان نہ کرسکے گا - اور گو چیختے چیختے تھک جاے' اور اُسکی گردن
کی رگیں زخمی ہو جائیں ' مگر پھر بھی ندوہ کی حقیقت اسکے
گلے سے نہ نکل سکے گی !

(سو روپیہ کا انعام)

مجھے اس پر اسدرجہ وثوق ہے کہ اگر مولوی خلیل الرحمن
صاحب اِسے منظور کرلیں تو میں سو روپیے کے انعام کا اعلان کرتا
ہوں جلسے سے پہلے منشی احتشام علی صاحب یا مولوی محمد
نسیم صاحب کے پاس (کہ موجودہ نظامت کی گاڑی اسی جوڑی
سے چل رہی ہے) امانت رکھوا دونگا - انعام کا ذکر اسلیے کیا کہ
مولوی صاحب کو یہ شے ندوہ کی نظامت سے بھی زیادہ محبوب
ہے ' اور جب کبھی حضرت کے دونوں معشوقوں کے حسن میں
مقابلہ آپڑتا ہے ' تو اول الذکر ہی کی محبوبیت آنکے عشق کہن
سال پر فتح یاب ہوتی ہے !

ہست ایں قصۂ مشہور و تو ہم می دانی !

یا سبحان اللہ ! انقلاب دھر کا اس سے بڑھکر اور عبرت انگیز
منظر کیا ہوگا کہ ندوۃ العلما کی نظامت کا دعوا ایک ایسے شخص
کو ہو جو تمام اوصاف و فضائل ضروریہ ایک طرف رہے 'بدبخت
ندوہ کی حقیقت ہی سے بے خبر ہو' اور جسقدر جانتا بھی ہو اسکا
اشد شدید منکر و مخالف ہو' پھر مولوی عبد الحی صاحب
تحریک کریں اور دس آدمی بیٹھکر (جنکو غریب قوم کا جمع کردہ
روپیہ کرایے کیلیے دے دیکر بلایا گیا ہو) منظوری کا پروانہ لکھدیں ؟

مدار روزگار سفلہ پرور را تماشا کن !

(اخـــلاق و ایثـــار)

(۲) خیر - اسکو بھی جانے دیجیے - اگر علم و قابلیت نہیں
ہے تو نسہی - ایک دوسرا عالم اقلیم اخلاق و جذبات کا بھی ہے
جس کا ایک ذرا فصل بھی حاصل ہو جاے تو دماغی قابلیتوں
کے بڑے بڑے خزانے اُسپر نثار کردینے چاہئیں - ہر شخص عالم
نہیں ہوتا مگر ہر شخص کے پہلو میں دل ضرور ہوتا ہے - ایک
جاہل شخص بھی اپنے اندر ایسے اخلاقی جوہر رکھہ سکتا ہے جسکے
آگے بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کے دعوے ہیچ ہوں - مان لیجیے
کہ وہ اُن دماغی قابلیتوں سے محروم ہیں جو ندوہ کی سکریٹری
شپ کیلیے ضروری ہیں ' لیکن اگر اُن میں قومی خدمت کا سچا
ولولہ ہے ' اگر قوم کی شیفتگی و محبت نے آنکے دل پر قبضہ
کر لیا ہے ' اگر وہ اُسکی راہ میں قربانیوں کیلیے طیار ہیں ' اگر اُسکے
لیے اپنے مال و متاع کا ایک تھوڑا سا حصہ بھی لٹا سکتے ہیں '
یعنی اگر اُن میں ایثار و فدویت کا جذبہ موجود ہے ' تو پھر آنسے
بڑھکر اس میدان کا مرد اور کون ہو سکتا ہے ؟ قابلیت کہیں نہ
کہیں مل ہی جائیگی - لیکن یہ متاع عزیز تو بڑی ہی نایاب ہے -
اسے کہو دینگے تو پھر کہاں سے ہاتھہ آئیگی ؟ ایک شخص قابل
آدمیوں کو اپنے ماتحت رکھکر کام نکال لے سکتا ہے - مصر کے تخت پر
کافور حکومت کرتا ہی رہا جو ایک حبشی خواجہ سرا تھا ' اور متنبی
جیسے مغرور عرب بادیہ نے اُسکی مدح میں قصیدے لکھے - یہ کوئی
ایسی بات نہیں جس کا اسدرجہ خیال کیا جاے - اصل شے سچے
جذبات اور جوش ایثار و جاں نثاری ہے - یہ اگر ملجاے تو پھر
تمام باتوں سے آنکھیں بند کر لیجیے -

اچھی بات ہے - آئیے - اب اسی راہ چلکر دیکھیں کہ ہمارے
" ناظم صاحب " کہاں تشریف رکھتے ہیں؟ اگر ایک جلوۂ حقیقت
بھی نظر آگیا تو کم از کم میں تو وعدہ کرتا ہوں کہ ندوہ کی نظامت
بلا غل و غش و بلا شرکت غیرے آنکے حوالے کر دینے کا مشورہ دونگا -
اور اتنا ہی نہیں بلکہ انکے سپرد کرکے اندر سے کنڈی بھی لگا دونگا
تا کہ اور کوئی دوسرا قصد نہ کرلے - پھر سکندر اعظم اگر ارسطاطالیس
کو بھی بھیجےگا کہ دروازہ کھولدو' جب بھی دروازہ نہیں کھلنے کا :

متفق گردید راے بو علی با راے من !

مولوی صاحب کا اولین وصف امتیازی جو تمام جنس علما
میں انکے لیے بمنزلۂ فصل کے ہے' یہ ہے کہ وہ دولت مند ہیں' اور
باختلاف روایت چار سے سات لاکھہ روپیہ تک انکا بینک میں
موجود ہے - ندوہ کی نظامت کے وہ ایسے عاشق زار ہیں کہ برسوں
سے اسکے فراق میں مضطر و بیقرار ہو رہے ہیں ' اور بارہا حاشیہ
نشینان بارگاہ کے آگے آہ و زاری کرچکے ہیں کہ خدارا ' اور نہیں
تو صرف ایک ہی رات کیلیے اس شاہد بے پروا کو میرے حوالے
کردو کہ برسوں کی دبی ہوئی حسرتوں کیلیے ایک شب خلوت
بھی بہت ہے !

ایک بوسہ پہ یہ لڑائی ؟ حیف !
دس نہیں ' سو نہیں ' ہزار نہیں !

پس اس راہ میں ایثار جان سے پہلے ایثار مال کی جستجو کرنی
چاہیے کہ آجتک کسقدر انفاق ندوہ کیلیے کیا جاچکا ہے ؟

افسوس کہ ہمارے مولانا گو عشق پیشہ ہیں لیکن عمل
اس پر ہے :

گر جاں طلبد مضائقہ نیست
زر می طلبد' سخن دریں است !

دنیا نہایت تعجب اور حیرت سے سنے گی کہ جس ندوہ کی
شیفتگی میں حضرت کا یہ حال ہے ' اُس بد بخت کے دامن
محبوبیت کو آنکی جیب عشق سے آجتک ایک پھوٹی کوڑی
بھی نصیب نہیں ہوئی ہے' اور اب مفروضہ نظامت کے حصول کے
بعد تو دست شوق کی جگہ دست سوال بے غل و غش بڑھرہا ہے !

ان ھذا من اعاجیب الزمن !

اصل یہ ہے کہ دولت سے کہیں زیادہ اس جاں نثار ندوہ
و خدمت ملت کے بخل کا ہے' اسکی دولت بینک میں رہتی
ہے مگر بخل کا آشیانہ اسکے دل میں ہے ' اور زر پرستی جب
ایسی تو دولت طبائع میں بڑھتی ہے تو لازمی نتیجہ بخل ہی
ہوتا ہے :

زر پرستی می کند دل را سیاہ
آخر ایں صفرا بہ سودا می کشد !

یہ سچ ہے کہ ندوہ کی نظامت کے چشم و ابرو بڑے ہی دلربا
ہیں' مگر محبوبۂ لکشمی کی تیکھی چتونوں کے مقابلے میں
تو ہمارے ادا شناس و نقاد حسن مولانا اس حسن سادہ و بے نمک
کے گھائل نہیں ہوسکتے !

تم سے جہاں میں لاکھہ سہی ' تم مگر کہاں !

اس شخص کے بخل کے جو حالات میں نے سنے ہیں ' اگر
بیان کروں تو کئی صفحے اسی میں صرف ہوجائیں - اسکا صحیح
اندازہ صرف اس ایک ہی بات سے کرلیجیے کہ ندوہ کی نظامت

وہ باقاعدہ انجمن ہے - مسلمانوں کا ایک عظیم الشان کام ہے - قوم کی خدمت کرنے والوں کا میدانی عمل ہے - مختلف شاخوں کے عملہ اور کارکنوں کا مجموعہ ہے - مدرسہ ہے - تعلیم و تربیت کی جگہ ہے - اور اپنی خاص و ممتاز خصوصیات بھی رکھتا ہے -

پس ضرور ہے کہ اسکا ناظم ایسا شخص منتخب کیا جائے جو صاحب علم و فضل ' منتظم و مدبر ' کاردان و باخبر ' اور قوۃ عملی و ادارئی رکھتا ہو - نیز قوم کی نظروں میں اپنے ان اوصاف کے لحاظ سے معروف ہو تا کہ وہ اسپر اعتماد کر سکے -

سب سے زیادہ یہ کہ قوم کی خدمت کا سچا ولولہ اسکے اندر ہو - ایثار اور قربانی کیلیے طیار ہو - قوم اور اسکے کاموں کیلیے کچھہ نہ کچھہ اپنا کھو سکے - کیونکہ یہ نہیں تو پھر باوجود ہر طرح کی قابلیتوں کے ایک جسد بے روح ہوگا -

ساتھہ ھی اسکی بھی ضرورت ہے کہ وہ ایک انجمن کا افسر اعلی ہوکر ایسا بے دست و زبان نہو کہ محض ایک ملبوس پتلے کی طرح جلسوں میں بٹھا دیا جائے - وہ ایک قومی انجمن کا سکریٹری ہوگا جسکے تما کام قوم کی توجہ اور تعلقات ھی سے چل سکتے ھیں - پس ضرور ہے کہ صاحب قلم و صاحب زبان ہو - اعلے درجہ پر نہیں تو سیدھے سادھے طریقہ ھی سے لکھہ سکے اور بول سکے - علی الخصوص ایسی حالت میں کہ وہ ملک کی ایک عظیم الشان کانفرنس کا سکریٹری اور ایک تعلیمی مجلس کا افسر کل ہوگا -

یہ اوصاف عام حیثیت کے لحاظ سے ھیں کہ تعلیمی و دینی انجمنوں کے ناظم میں ان اوصاف کا ہونا ضروری ہے -

(خصوصیات ندوہ)

اسکے بعد ندوہ کی خصوصیات سامنے آتی ھیں - ندوہ محض انجمن ھی نہیں ہے بلکہ ایک خاص طرح کی انجمن ہے - پس اسکے سکریٹری میں بھی اوصاف مندرجۂ صدر ایک خاص صورت میں ہونا چاہئیں - معیار ادنی سے ادنی درجے کا قائم کیجیے جب بھی اقلاً ندوہ کے ناظم کیلیے ضروری ہوگا کہ وہ " مسئلۂ تعلیم علوم اسلامیہ " اور " مسئلۂ اصلاح " کا اندازہ داں ہو جو ندوہ کے سب سے بڑے کام کا جوہر اصلی ہے - دار العلوم ندوہ دعوا کرتا ہے کہ وہ اپنے اصلاح یافتہ طریق تعلیم اور نصاب کتب سے ایسے علما پیدا کریگا جو قدیم مدارس عربیہ سے پیدا نہیں ہوسکتے - فن ادب اور فن تفسیر کے قدیم طریق تعلیم پر وہ معترض ہے اور اپنا ایک خاص طریقہ پیش کرتا ہے - پس یہ بھی ضروری ہے کہ اقلاً و نمولاً وہ ایسا شخص ہو جو دار العلوم کی تعلیم و طرز تعلیم کی نگرانی کرسکے

(موجودہ مدعی نظامت)

اب ہم دیکھتے ھیں کہ مولوی خلیل الرحمن صاحب نامی ایک بزرگ کو ندوہ کا ناظم قرار دیا جاتا ہے - یہ کون صاحب ھیں ؟ کوئی مشہور صاحب علم و فضل ھیں ؟ نہیں - کسی درسگاہ کے معلم ھیں ؟ نہیں - کسی انجمن کے مشہور عہدہ دار ھیں ؟ نہیں - عربی کے ماہر ھیں ؟ نہیں - انگریزی کے گریجویٹ ھیں ؟ نہیں - مسئلہ تعلیم و مسئلہ اصلاح سے خاص دلچسپی رکھنے والے ھیں ؟ نہیں - خیر کم از کم اصلاح اور تجدید کے معتقد ھیں ؟ نہیں - اچھا قوم انکو کاموں کی حیثیت سے جانتی ہے ؟ یہ بھی نہیں - آخر وہ کیا ھیں ؟ یہ بھی معلوم نہیں - پھر کہاں جائیں - اسکا بھی جواب یہی ہے کہ نہیں !

خیر - اگر قوم انہیں اب تک نہیں جانتی تھی تو اب جان سکتی ہے ' اور یہ کچھہ ضروری نہیں کہ صرف صاحب شہرت اشخاص ھی صاحب حقیقت بھی ہوں - کتنی شہرتوں کے غلاف ھیں جنکے اندر کچھہ نہیں ہے ' اور کتنی ھی علم و اہلیت کے خزانے ھیں جو خاک گمنامی کے اندر چھپے ہوے ھیں ؟ ھمیں فیصلہ کرنے میں جلدی نہیں کرنی چاہیے - جتنے حالات معلوم ہوسکے ھیں انکو سامنے لانا چاہیے ' اور مزید حالات ان لوگوں سے پوچھنا چاہیے جنہوں نے انکی آرزوے نظامت کو شرف قبولیت عطا فرما یا ہے -

پس جسقدر معلوم ہے پہلے اسے سن لیجیے - اسکے بعد غیر معلوم فضائل کیلیے معترک و مویدین کی خدمت میں چلیے گا -

(مولوی خلیل الرحمن صاحب)

(۱) مولوی خلیل الرحمن صاحب کے متعلق جسقدر حالات علم طور پر معلوم ھیں وہ یہ ھیں کہ انکے والد ایک مشہور عالم مولانا احمد علی مرحوم سہارنپوری تھے جنہوں نے صحیح بخاری کو ایڈٹ کرکے شائع کیا ' اور پھر صحیح مسلم مع شرح نووی کے اپنے مطبع میں صحت و خوبی کے ساتھہ طبع کی - لیکن میں جہاں تک سمجھتا ہوں اس وصف سے ندوہ کی نظامت کے مسئلہ میں کچھہ مدد نہیں ملسکتی -

اسکے بعد وہ تاجر ھیں - " خلیل الرحمن منظور النبی " نامی فرم کے مالک ھیں اور لکڑی کا کاروبار کرتے ھیں - بہت دولت مند ھیں ' مگر دولت کی صحیح مقدار کے تعین میں اختلاف ہے - منشی محمد علی محرر مال ندوہ کی روایت سات لاکھہ کی ہے - لیکن مولوی صاحب کے ایک دوست جو اس وقت میرے سامنے بیٹھے ھیں ' اس روایت کو موقوف قرار دیکر جرح کرتے ھیں ' اور خود انکی مرفوع متصل روایت یہ ہے کہ چار لاکھہ روپیہ سے زیادہ بینک میں نہیں ہے - الہم زد فزد -

میں یقین کرتا ھوں کہ اس وصف سے بھی مسئلۂ نظامت کے حل کرنے میں کوئی مدد نہیں ملسکتی ' اور اگر مدد لیجاے تو کلکتہ کا ایک معمولی مارواڑی جو لفظ " ندوہ " کا تلفظ بھی ٹھیک نہیں کرسکتا ' مولوی صاحب سے زیادہ نظامت ندوہ کا مستحق ہے -

قوت انتظامی کے معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں کیونکہ وہ ابتک کسی جماعتی کام کے رکن کارفرما رہے ھی نہیں - قوم میں انکا وقار نہیں ' کیونکہ قوم انہیں کسی پبلک کام کی حیثیت سے جانتی ھی نہیں ہے - لکھہ وہ نہیں سکتے ' بول وہ نہیں سکتے ' چار آدمیوں کے سامنے اگر اپنی مجلس ھی کو پیش کرنا پڑے تو سواے ایک تنحنح مسلسل اور صورت منحنی منقطع کے اور کچھہ سنائی نہ دیگا :

اے ہم نفس ! نزاکت آواز دیکھنا !

رہی علمی قابلیت تو جہاں تک مجھے معلوم ہے میں بہت شک کے ساتھہ لکھتا ھوں کہ وہ کسی لڑکے کو کافیہ بھی اچھی طرح پڑھا سکتے ھیں یا نہیں ؟ اور اگر وہ اپنے حدود سے باہر قدم نہ نکالیں تو یہ انکے لیے کوئی عیب کی بات نہیں ہے - جو شخص جس کام میں نہیں رہتا اس سے بے خبر ھی رہتا ہے - وہ اگر مولانا عبد اللہ فرنگی سے لکڑی کی قسمیں دریافت کریں تو شاید چار نام بھی نہیں بتلا سکیں گے - فی نفسہ انکے لیے یہ تعریف کی بات ہے کہ انہوں نے باوجود علما کے خاندان سے ہونے کے اپنا بار علماے ندوہ کی طرح قوم کے اندوختہ پر نہ ڈالا ' اور ایک شریف شہری کی طرح کاروبار تجارت میں مشغول رہے -

جب حالت یہ ہو تو علوم عربیہ و دینیہ کا ترئیس [illegible] نام لینا بھی علم کی ایک ایسی بے حرمتی ہے جس سے زیادہ تصور میں آ نہیں سکتی - عمر بھر وہ اپنے کاروبار میں رہے - نیپال کے جنگلوں میں درخت چرواے اور سہارنپور میں لاکر انکو فروخت کیا - علمی زندگی کا کبھی ان پر سایہ بھی نہیں پڑا - نہ تو کسی فن کو حاصل کیا ہے اور نہ کتابوں کو دیکھا ہے - نہ وہ جانتے ھیں کہ درس و تدریس کیا شے ہے ' اور تعلیم و نصاب تعلیم کس قسم کی لکڑی کا نام ہے اور اسکا نرخ کیا ہے ؟

(۲) جب ایک شخص کی علم قابلیت کا یہ حال ہو تو پھر ندوہ کی خصوصیات کے لحاظ سے بحث کرنا محض فضول ہے -

مذاکرۂ علمیہ

ابتـــدائـــی تعلـــیـــم

میـــري مونتســـوري

(مقتبس از سائنٹفک امریکا)

اگر مشرق و مغرب کي تعلیم اور اسکے نتائج کا موازنہ کیا جائے یعنے یہ دیکھا جائے کہ دونوں جگہ تعلیم کتنی ہے اور نتائج کا کیا اوسط ہے تو غالباً مشرق کے نام صفر نکلیگا -

اسکا ایک بہت بڑا سبب یہ ہے کہ مشرق میں ابتدائي تعلیم کو کوئی اہمیت نہیں دیجاتي ' اسلیے قدرتاً یہ کام ایسے لوگوں کے ہاتھہ میں رہتا ہے جو ناقابل اور نا اہل ہوتے ہیں ' یعني علم و صاحب کمال مگر پریشان روزگار اور آشفتہ حال ہوتے ہیں - وہ اس میدان میں آتے ہیں مگر اسلیے نہیں کہ یہ میدان عمل و شعبۂ استعمال مواہب طبیعي ہے ' بلکہ اسلیے کہ نہ کسب معاش و حصول ما یحتاج کا آخرین و سہل ترین دریعہ ہے -

مگر مغرب کي حالت بالکل اسکے برعکس ہے - وہ ابتدائي تعلیم کي اہمیت کو سمجھتا ہے اور نہ صرف سمجھتا ہے بلکہ اسکي اس حیثیت کو ہمیشہ ملحوظ رکھتا ہے - اسکے بازار قدرداني میں اس شعبۂ عمل کي بھي وہي قیمت ہے جو دوسرے شعبہ ہاے کار کي ہے - اسلیے وہاں جو لوگ اس میدان میں اترتے ہیں وہ صرف اسلیے نہیں اترتے کہ یہاں انکے لیے اپنے نفس اور اپنے خاندان کے تکفل کا سامان ہوگا - بلکہ اسلیے کہ یہ بھي سعي و عمل اور استعمال قوی کا ایک نہایت اہم و ضروري میدان ہے ' اس میدان میں طبع آزمائي کرتے ہیں - قوم اور ملک بلکہ عالم انساني کو فائدہ پہنچاتے ہیں' اور اسکے صلے میں خلود ذکر اور بقاے دوام حاصل کرتے ہیں

قوم کو ایک بازار سمجھیے - بازار میں جب عمدہ جنس کي مانگ ہوگي تو بہتر سے بہتر مال ضرور آئیگا - لیکن اگر متاع کي عمدگي کے بدلے قیمت کي ارزاني کا سوال ہوگا ' تو پھر یقیناً وہ آنے والي جنس بدتر سے بدتر ہوگي - قوم جب کسي شعبۂ عمل کو کم پایہ ہیچمیرز سمجھتي ہے تو اس میں دہ آنے والے وہي لوگ ہوتے ہیں جنکے لیے کام کی اور راہیں مسدود ہوتي ہیں' اور گو انمیں سے بعض افراد با این ہمہ عسرو تنگي و سوء حال و واژوں طالعي بہت کچھہ کرسکتے ہیں' مگر نہیں کرتے کہ اپني محنت و سعي کو نذر ناقدري و بے اعتنائي سمجھتے ہیں -

لیکن اگر قوم میں اس شعبہ کے متعلق کم بیني و بے اعتنائي کے بدلے قدر شناسي اور حوصلہ افزائي ہے' تو پھر بہت سے صاحب فضل و کمال دل و دماغ اس شعبہ میں قدم زن ہوتے ہیں -

اسلیے قدرتاً یورپ میں بہت سے اشخاص پیدا ہوے جنکا میدان عمل ابتدائي تعلیم تھا - انھوں نے اس میدان میں کارہاے جلیل انجام دیے اور تاریخ نے از راہ قدرداني انہیں دوام ذکر اور بقاء نام کا صلہ دیا -

* * *

اسي گروہ میں سے وہ اطالي خاتون ہے جسکا طریق تعلیم اس مضمون کا عنوان بحث ہے -

اس اطالي خاتون کا نام میریا مونٹسوري (Maria Montessori) ہے - یہ سنہ ۱۸۷۰ میں روما میں پیدا ہوئي اور وہیں کي یونیورسٹي میں پڑھنا شروع کیا - سنہ ۱۸۹۴ع میں اس نے ڈاکٹري کا تمغہ (ڈپلوما) حاصل کیا - اور اسي یونیورسٹي میں اس ڈاکٹر کي مددگار مقرر ہوئي جو امراض عقلیہ کا علاج کرتا تھا -

ایک عرصہ تک وہ اسی شاخ علاج میں رہي - اسي اثناء میں امراض عقلي کے ہزارہا بیمار اسکي نظر سے گزرے ' مگر ان گونہ گوں امراض میں سے اسے سب سے زیادہ دلچسپي بلاہت یعني سادہ لوحي اور بیوقوفی کے مریضوں سے ہوتي تھي چنانچہ وہ ایسے بیمار کو نہایت اعتناء و اہتمام سے دیکھا کرتي تھي -

سنہ ۱۸۹۸ع میں تعلیم و تربیت کے متعلق ٹورین میں ایک عظیم الشان موتمر (کانفرنس) منعقد ہوئي - اس موتمر میں میریا مونٹسوري نے بھي تقریر کي - اس زمانے سیفوبار تھلے وزیر تعلیم تھا - اسے یہ تقریر اسقدر پسند آئي کہ اس نے اس خاتون سے روما میں مدرسین پر تقریر کي فرمایش کي - اس تقریر کا یہ نتیجہ نکلا کہ خاص بیوقوف اور کند ذہن لڑکوں کے لیے ایک مدرسہ قائم کیا گیا ' اور وہي اسکي پرنسپل مقرر ہوئي -

میریا مونٹسوري کي کوششیں بارآور ہوئیں' اور اس مدرسہ میں بیوقوف اور کند ذہن بچوں کی تعلیم نہایت کامیابي کے ساتھہ

تعلیم و تربیت اطفال کا طبیعي طریقہ

میڈیم میریا مونٹسوري کا مدرسہ جس میں نہ بچوں کے سامنے کتاب ہے اور نہ کنڈر گارٹن کے تعلیمي کھلونے - بلکہ پوري آزادي اور خود مختاري کے ساتھہ انہیں چھوڑ دیا گیا ہے اور صرف کھیل رہے ہیں لیکن اس کھیل کے اندر ہي انکو ایسي پائدار تعلیم دي جا رہي ہے جو چپکے چپکے انکے سادہ و معصوم دماغ میں گھر بنا رہي ہے !

کا شوق اسے جنوں کی حد تک پہنچ گیا ہے - کئی بار مجھے خیال ہوا کہ لاکھہ بخیل سہی ' مگر اس شوق کے ہیجان میں آکر کچھہ نہ کچھہ خرچ کر ہی بیٹھے گا - لیکن کئی سال ہوگئے - بارہا سخت سے سخت مواقع ندوہ کی مالی ضرورتوں کے پیش آے - مفلس اور بے زر ارکان نے اپنی گرہ سے رقمیں پیش کیں - لیکن اس شیخ البخلاء نے جسکے کئی لاکھہ بینک میں جمع ہیں ' کبھی بھولے سے اتنا بھی نہ کیا کہ ایک ہزار روپیہ کا چند گھڑی کیلیے اعلان ہی کردیتا جیسا کہ بنارس کے اجلاس ندوہ میں بعض مولویوں نے جھوٹے اعلان کیے تھے -

" ایک ہزار روپیہ !! " الله اکبر !! ہزار کا لفظ سنکر تو میں نہیں سمجھہ سکتا کہ اس شخص کے ہوش و حواس بھی قائم رہینگے یا نہیں ؟ آنکے بخل کا تو یہ حال ہے کہ دس بیس روپیے بھی ندوہ کیلیے خرچ کرنا پڑیں تو اسی دن سے ان تمام حرفوں کا بولنا چھوڑ دینگے جو " ندوہ " کے جاں طلب نام میں آتے ہیں ! نعوذ با لله من عذاب البخل ! یہی وہ دولت کے پجاری ہیں جنکے لیے خدا نے سورۂ نساء میں فرمایا ہے : الذین یبخلون و یامرون الناس با لبخل (۴ : ۴۱) مگر انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ جس دولت کو وہ اسقدر چھپا چھپا کر اور اپنی ساری عمر تکلیف و مشقت میں بسر کرکے جمع کرتے ہیں ' اور جسمیں خدا کیلیے اور اسکے کاموں کیلیے کوئی حصہ نہیں ' وہ انکے لیے دولت و نعمت نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے اور قریب ہے کہ اس سے بجبر جدا کیے جائیں :

ولاتحسبن الذین یبخلون	جن لوگوں کو خدا نے اپنے فضل و کرم
بما اتاهم الله من فضله	سے مقدور دیا ہے ' اور باوجود اسکے
هو خیرا لهم ' بل هو	راہ خدا میں خرچ کرنے سے بخل
شر لهم ' سیطوقون	کرتے ہیں ' تو وہ اس کو اپنے حق
ما بخلوا به یوم القیامه	میں بہتر سمجھکر خوش نہوں - بہتر
و لله میراث السماوات	نہیں بلکہ انکے حق میں نہایت ہی
والارض - و الله بما تعملون	برا ہے - کیونکہ جس مال کیلیے بخل
خبیر - (۳ : ۱۷۵)	کرتے ہیں ' عنقریب قیامت کے دن

اسکا طوق بنا کر انکے گلے میں پہنایا جائیگا - اور آسمان اور زمین ' سب کا وارث خدا ہی ہے اور جو تم کچھہ کررہے ہو ' اس سے وہ بے خبر نہیں ہے !

(دو واقعے)

چنانچہ حضرت کے ایثار نفس اور انفاق مال کا پہلا کارنامہ یہ ہے کہ جب تک نظامت پر قبضہ نہیں ہوا تھا ' اس وقت تک صرف اسی کا رونا تھا کہ ندوہ کو کچھہ ملتا نہیں ' لیکن ناظم ہونے کے بعد بڑی مصیبت یہ آگئی کہ جو کچھہ بچی بچائی پونجی غریب کے پاس رہگئی ہے ' وہ بھی اب اس لکھہ پتی ناظم کی راہ فتح یابی میں قربان ہورہی ہے !

ندوہ کے ناظم یا معتمد کے قیام کا اب تک کوئی بار ندوہ کے سر نہ تھا - مولوی سید عبد الحی صاحب اپنے مکان کا کرایہ نہیں لیتے تھے - منشی احتشام علی صاحب کو اسکی ضرورت ہی کیا تھی - مولانا شبلی لکھنؤ میں ندوہ کیلیے رہنے لگے تو اپنے مکان کا کرایہ ہمیشہ خود دیا - اور سب نے یہی سمجھا کہ بیس پچیس روپیہ کی ادنی اور ذلیل رقم کیلیے ندوہ کے سر پر آفت ڈالنا کوئی شرافت کی بات نہیں ہے - البتہ مجبوری ہو تو یہ دوسری بات ہے -

مولانا عبد الحی اگر لیتے تو ایک بات تھی - انکا مطب ابتدا سے اسقدر کامیاب نہ تھا - انکی زندگی محض فقیرانہ تھی - مولانا شبلی کو صرف سو روپیہ حیدر آباد سے ملتے تھے - پندرہ بیس روپیے ہر ماہ وہ کیوں خرچ کرتے ؟ تاہم ان لوگوں نے ایسا نہیں کیا - لیکن جس دن سے مولوی خلیل الرحمن صاحب ناظم سمجھے گئے ہیں ' اسی دن سے پندرہ بیس روپیہ ماہوار کرایہ کا ایک مکان دفتر نظامت کے نام سے لیا گیا ہے - اسمیں وہ خود بھی رہتے ہیں اور انکا لڑکا بھی رہتا ہے اور اسکا کرایہ غریب ندوہ سے وصول کیا جاتا ہے ' جسکی آمدنی بند ہوگئی ہے اور جسکی عمارت نا تمام پڑی ہے ! اور پھر یہ وہ حیا فروش شخص ہے جسکے کئی لاکھہ روپیے بینک میں محفوظ ہیں !

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو !

آگے سنیے - حضرت کے سفر کے تمام مصارف بھی غریب ندوہ ہی کے سر ڈالے گئے ہیں - اس دور نظامت میں جو مصیبت آتی ہے وہ سب سے پہلے بد بخت انوری ہی کا گھر تلاش کرتی ہے :

بر زمیں نا رسیدہ می پرسد :
خانۂ انوری کجا باشد ؟

دسمبر میں لیگ اور کانفرنس کا آگرہ میں اجلاس تھا - مولوی صاحب کو خوف ہوا کہ کہیں میری نظامت کے خلاف وہاں کوئی تجویز پاس نہ ہو جاے - لکھنؤ سے چلکر آگرہ آے ' اور اسکا کرایہ ۴۶ روپیہ ندوہ کے سر ڈالا گیا - پھر صرف اپنا ہی نہیں بلکہ اپنے ساتھہ اپنے ایک مصاحب کا بھی !

اب ذرا اس ایثار کی تشریح بھی سن لیجیے - حضرت کے بخل کا یہ حال ہے کہ اسقدر مدارج قارونیت طے کرنے کے بعد بھی جب کبھی اپنی گرہ سے سفر کرتے ہیں تو تھرڈ کلاس میں کرتے ہیں ' یا بہت جوش فیاضی و امارت نے بے قابو کردیا تو انٹر کلاس میں - لیکن ناظم ہونے کے بعد جب غریب ندوہ کے سر بار ڈالکر سفر کیا جاتا ہے تو سکینڈ کلاس میں ' اور اس دولت مند بخیل کو ذرا شرم نہیں آتی کہ اگر میں نے تیس چالیس روپیے جیسی حقیر و نا قابل ذکر رقم قوم کے مال سے نہ لی تو میرا کونسا دیوالہ نکل جائیگا ؟

یا للعجب ! دل کا تو یہ حال کہ چالیس روپیے بھی ندوہ کیلیے گرہ سے نہیں نکلتے ' اور اسپر ولولوں کا یہ ہجوم کہ ندوہ کے ناظم بنکر ناز و کرشمہ دکھلائینگے ! نادان اور زر پرست انسان ! اس چیز کیلیے کیوں اپنے تئیں رسوا کرتا ہے جسکے لیے تیرا دل نہیں بنایا گیا ہے ؟ یہ ایک قومی انجمن ہے - یہاں اپنے تاجرانہ حساب و کتاب کو پہلے خیر باد کہہ لے ' پھر قدم رکھہ - ایک ایک ٹکے اور ایک ایک پائی کا جمع و خرچ یہاں نہیں چل سکتا :

تو دولت حسنی ! ز تو این کار نیاید !

ندوہ کی نظامت کا آغاز مولوی محمد علی صاحب سے ہوتا ہے - انکا یہ حال تھا کہ نواب وقار الامرا نے سو روپیے انکے لیے مقرر کیے - انہوں نے اپنے نام کی جگہ ندوہ کے نام مقرر کرا دیے - حالانکہ بینک میں چار لاکھہ کی جگہ شاید چار ہزار بھی انکے نہ تھے - آج ندوہ کے ناظم مولوی خلیل الرحمن ہیں جو با وجود لکھہ پتی ہونے کے ۴۶ روپیہ دیکر اسکے لیے سفر بھی نہیں کر سکتے ' اور لطف یہ کہ اسکے لیے سفر تھا بھی نہیں !

افسوس کہ ندوہ کا تمام اندوختہ ابتدا سے اسی میں برباد ہوا - نہ تو کوئی کام بنا ' اور نہ کوئی آرزو اسکی پوری ہوئی - جو کچھہ ملا وہ یا تو علما نے اپنے کرایوں میں لٹایا یا واعظوں کے نام ایسے منی آرڈر بھیجے گئے ' جنکی رسید تو آگئی مگر خود واعظ صاحب نہ آسکے : ان کثیرا من الاحبار و الرهبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ' و یصدون عن سبیل الله - فبشرهم بعذاب الیم !

یہ تو استحقاق و اہلیت کا حال تھا - اب آیندہ نمبر میں قواعد و قوانین اور علی الخصوص خود ندوہ کے موجودہ دستور العمل کی بنا پر نظر ڈالی جائیگی - مجھے مولوی صاحب سے کوئی خصومت نہیں ہے مگر ایک عظیم الشان کام کی محبت ضرور ہے - میں ایک شخص کی خاطر کروروں مسلمانوں کے کام کو غارت نہیں کرسکتا - انہوں نے خود ہی اپنے تئیں پبلک حیثیت میں رو نما کیا ہے - پس اب انکا سوال شخص کا نہیں ہے بلکہ جماعت کا ہے -

مقالات

اس قدرتي طريق تعليم میں قابل لحاظ امر یه ہے که یه طبیعت پر بار نہیں ہوتا - اس سے نه توکوئي قوت پامال ہوتي ہے اور نه افسرده - بلکه جو قوتیں پوشیده ہیں وہ آشکارا ' اور جو آشکارا ہیں وہ نمو پذیر ہوجاتے ہیں -

اس اطالی خاتون کی حقیقت شناس طبیعت نے اس اصلي رخنے کو پا لیا جو عام طریق تعلیم میں ہے - یعنی قدرتی طریق تعلیم کی مخالفت ہوتي ہے - اسلیے اس نے اپنے طریق تعلیم کا سنگ بنیاد یه قرار دیا که " بچه جو کچهه سیکہے وہ از خود سیکہے " -

" بچه جو کچهه سیکہے وہ از خود سیکہے " اس کا یه مطلب نہیں ہے که وہ اعانت استاد کا منت کش بهي نه ہو - بلکه اس سے مقصد یه ہے که نه تو وقت کی تحدید ہو نه عنوان کا تعین - نه کتابت کي قرات ہو نه استاد کي تلقین - نه سرزنش کی تخویف ہو اور نه تحسین و آفرین کی تشویق ' بلکه صرف ایسے مواقع پیدا کیے جائیں جہاں بچه آئے اور اپنے پسند کي چیزوں میں مصروف ہو جائے - استاد نگرانی کے لیے موجود ہوں - بچه جو کچهه از خود سمجهلے اسمیں مداخلت نه کریں ' جو نه سمجهه سکے اسے سمجها دیں - جن امور کي طرف اسکي توجه نه ہو انکي طرف اسے متوجه کریں - اس مشغول کا محرک امید و بیم نه ہو ' بلکه وہ تجسس جو انساني خاصه ہے ' اور وہ مسرت جو مساعي علمیه کا بہترین اور حقیقي صله ہے !

چنانچه میریا مونٹسوري کے طریق تعلیم کے مطابق جو مدارس قائم ہوے ' انکي یه حالت تهي که انمیں ہر لڑکے کو اختیار تها که جو چاہے کرے -

اب ایک لڑکا آیا - اس نے دیکها که لڑکوں کي چهوٹي چهوٹي ٹولیاں ادهر ادهر پهیلی ہوئی کهیل رہي ہیں - پس کهیل سے اسے زیاده رغبت ہوئي اور وہ اسي طرف چلا گیا اور انہیں کے ساتهه کهیلنے لگا - اس کهیل سے بهي گهبرایا تو وہ دوسرے کهیل میں شریک ہوگیا - ہر طرف استانیاں موجود ہیں - جو بات دیکهي که لڑکوں کے سمجهه میں نہیں آتي ' وہ انہیں سمجها رہي ہیں - بچے ہیں که کهیل میں لگے ہوے ہیں - نه اکتاتے ہیں اور نه تهکتے ہیں - گویا بہشت کي حقیقي زندگي کا ایک نمونه ہے ' جسکے اندر یه روحاني اجسام معصومه دایهٔ فطرة کي گود میں کهیل رہے ہیں !

یه مدارس عبارت تہے چند کمروں سے جنمیں چهوٹي چهوٹي اور هلکي پهلکی کرسیاں پڑي رہتی تهیں - کرسیوں کے علاوہ زمین کا فرش بهي تها که لڑکے چاہے بیٹهیں ' چاہے لیٹیں ' چاہے ٹیک لگاے کهڑے رہیں - کرسیوں کے علاوہ چهوٹي چهوٹی میزیں بهي ہوتي تهیں - چند کمروں میں سامان تعلیم ہوتا اور چند کمرے خالي پڑے رہتے تاکه اگر زیاده کشاده جگه میں اور لڑکوں سے علحده بیٹهکر کهیلنا چاہیں تو کهیل سکیں -

میریا مونٹسوري نے ان علمي کهیلوں کي طرح ہزارہا کهلونے بناے ہیں ' مگر انکي تفصیل اس مختصر مضمون میں ناممکن ہے - اسلیے ہم اسے قلم انداز کرتے ہیں اور نفس طریق تعلیم کا بیان شروع کرتے ہیں -

(باقي آینده)

انجمن اصلاح ندوه

" ان ارید الا الاصلاح ما استطعت "

[از جناب صفي الدوله حسام الملک ' سید علي حسن خانصاحب خلف الصدق نواب صدیق حسن خان مرحوم رکن انتظامي ندوة العلما و سابق ممبر مجلس تعمیرات دار العلوم - سکریٹري " انجمن اصلاح ندوه]

حامداً و مصلیاً

ندوة العلما میں اگرچه مدت سے متعدد خرابیاں پیدا ہوگئیں تهیں جنکي اصلاح ضروري تهي ' لیکن چونکه عام طور پر انکا کوئي اثر محسوس نہیں ہوتا تها اسلیے کسي نے انکي طرف توجه نہیں کي - اس بے توجہي کا نتیجه یه ہوا که دفعتاً ان کے مخفي اثر نے ندوة العلما کے نظام کو درہم برہم کر دیا - اب یه کوئي مخفي راز نہیں رہا ہے - اسلیے پبلک نے اسکي طرف توجه کي ہے - اخبارات نے اس انقلاب کے متعلق مضامین لکہے ہیں - کلکته ' امرتسر ' پونا ' قصور ' دهلي ' بانکي پور ' بمبئی ' بریلي ' ملتان ' اور دوسرے مقامات میں پبلک جلسوں کے ذریعه ندوه کي موجوده حالت پر بے اطمینانی ظاہر کي گئي ہے - انسپکٹر تعلیمات نے دار العلوم ندوة العلماء کا معائنه کیا ' اور اس معائنه کي نہایت افسوس ناک رپورٹ لکهي ' جسکا اندازه صرف اس فقرے سے ہو سکتا ہے :

" اگر یہي ردی حالت قائم رہي تو گورنمنٹ اپنا ایڈ زیاده عرصے تک نہیں دیسکتي "

اب ندوة العلماء کي اصلاح کا مسئله خاص طور پر قوم کي توجه کا مستحق تها - اسلیے خیال پیدا ہوا که اسکے لیے ایک خاص کمیٹي قائم کرنے کي اشد ضرورت ہے ' چنانچه میں نے اور جناب حکیم حافظ عبد الولي صاحب ممبر ندوه نے گذشته تجارب و معلومات کي بنا پر خاص طور پر اسکي ضرورت محسوس کي ' اور اسکے متعلق بتدریج عملی کام کرنا شروع کیا - پہلے متعدد ارکان ندوة العلماء سے اسکي ضرورت و مقاصد کے متعلق ۲۴ جنوري سنه ۱۹۱۴ع کو بذریعه خط کے استصواب کیا جسکي نقل حسب ذیل ہے :

" جناب من ـــ السلام علیکم و رحمته الله و برکاته - اسوقت میں آپ کی توجه ایک نہایت ضروري قومي معامله کي طرف منعطف کرنا چاہتا ہوں - آپ کو معلوم ہے که ندوة العلماء پر قوم کا لاکهوں روپیه صرف ہوچکا ہے ' اور موجوده حالت میں اسکي ہزار روپیه ماہوار مستقل آمدني اور ایک لاکهه کي لاگت کي عمارت موجود ہے - ندوه سے بہت کچهه توقعات تهیں ' لیکن پچهلے ایک دو سالوں سے جو ابتریاں پیدا ہوئیں ' اور اب اسکي جو موجوده حالت ہے ' اس نے تمام قوم میں بے اعتباري پهیلا دي ہے - میں ایک زمانهٔ دراز سے ندوة العلماء کا ممبر ہوں اور مقامي ممبر ہونیکي وجه سے ندوه کے تمام حالات سے مطلع ہونے کا مجهکو موقع ملتا رہا ہے - اس بنا پر میں چاہتا ہوں که ایک اصلاحي کمیٹي قائم کیجاے جسکے حسب ذیل کام ہوں :

هونے لگي حالت یه تهي که لڑکے اسپتال سے اٹهے جاتے تے اس مدرسه میں پڑهتے تے اور جب امتحان میں شریک هوتے تے تو ذهین اور عقلمند لڑکوں کے دوش بدوش هوتے تے -

اس کامیابی سے اسکا خیال عقلمند بچوں کي تعلیم کي طرف متوجه هوا - وہ ایک مقام پر لکهتي هے :

" میں اپني کوششوں کي بارآوري اور بیوقوف بچوں کي تعلیمي کامیابي پر غور کر رهي تهي که دفعتاً میرے دل میں خیال آیا که آخر عقلمند اور ذهین لڑکے بیوقوف اور کند ذهن لڑکوں سے کیوں نهیں بڑهسکتے ؟ حالانکه انهیں یقیناً آگے هونا چاهیے کیونکه فطرت نے انهیں ذهن رسا اور عقل سلیم بخشي هے "

غور کرنے کے بعد اسے خیال آیا که کند ذهن بچوں کو یہاں مدرسے میں اسطرح تعلیم دیجاتي هے که اس سے انکے عقلي قوی کو نشو و نما میں مدد ملتي هے ' مگر غالباً عام مدارس کا طریق تعلیم اپنے نقص کي وجه سے دماغي قوي کو مدد دینے کے بدلے انکي بالیدگي کو روکتا هے ' اور اسلیے وہ اپني طبیعي حد تک بهي نهیں پهنچ سکتے - پس اگر عام طریق تعلیم کی اصلاح کی جاے اور اسمیں بهي وہ اصول روشناس کیے جائیں جن کے مطابق اسوقت کند ذهن بچوں کي تعلیم هو رهي هے تو یقیناً نتائج اس سے بهتر هونگے -

* * *

اسکے دل میں یه خیال کچهه ایسا جاگزیں هوگیا که اس نے صحیح العقل اور ذهین لڑکوں کي تعلیم کے با قاعده مطالعه کا عزم کرلیا - چنانچه اس نے مدرسه کو خیر باد کهکے روما کي یونیورسٹی میں فلسفه پڑهنا شروع کیا ' اور علم النفس کے عملي مباحث پر خاص طور سے توجه کي - اسی اثناء میں وہ ابتدائي مدارس میں تعلیم کا تجربه بهي حاصل کرتي جاتي تهي -

چند سال تک تعلیم کے تجربه اور بچوں کي طبیعت کے مطالعه کے بعد اسے معلوم هوا که بچوں کو اس طرح تعلیم دینا چاهیے که خود ان میں حقائق کے سمجهنے اور دریافت کرنے کي استعداد قابلیت پیدا هو ' نه یه که وہ استاد کے کورانه پیرو هوں ' اور اونٹ کي طرح جدهر ساربان لیجاے ادهر چلے جائیں !

اب وہ شب و روز ایک ایسے طریق تعلیم کي بحث و پژ میں رهنے لگي جو بچے کے دماغ کے لیے صرف معین و مددگار هو نه که ایک زبردستي کهینچنے والي رسي - یعني اس تعلیم کا مقصد صرف یه هو که دماغ کو اپنے نشو و نما میں مدد ملے رهي یه بات که اس نمو کي رفتار کا رخ کیا هو ؟ اسمیں وہ اپنے میلان طبیعي کا پیرو هو ' نظام تعلیم یا معلم کو اس سے کوئی سروکار نه هو - جسطرف وہ جاے نظام تعلیم اور معلم دونوں اسي طرف هي کو لیجائیں -

* * *

حسن اتفاق سے سنه ۱۹۰۷ ع میں اپنے اس خیال کي تکمیل کا ایک عجیب و غریب موقعه هاتهه آگیا - مکان والوں نے شهر کے محلے میں نهایت عالیشان اور پر تکلف عمارتیں بنوانا شروع کیں - اس امید پر که یہاں امراء و روساء رها کرینگے ' انمیں مقابله شروع هوگیا ' اور عمارتوں کي وسعت و تکلف میں ایک دوسرے سے مسابقت کي کوشش هونے لگي ' لیکن جب عمارتیں بنکے تیار هوئیں تو یه خیال غلط ثابت هوا اور بالاخر انهیں فوراً تمام عمارتیں مزدوروں اور غریبوں کو کرایه پر دینا پڑیں -

تهوڑے هي عرصے میں یه محله جسکے متعلق امید تهي که کامیابي کے ساز و سامان زندگي اور حلقهاے عیش و طرب سے جنت کا نمونه بنیگا ' فقر و فاقه ' گندگي و ناپاکي ' اور بدبختي و بد اخلاقي سے جهنم کا ٹکڑا بنگیا - یه حالت دیکهکے روما کے اهل درد نے ایک انجمن اس محله والوں کي اصلاح و فلاح کے لیے قائم کي - اس انجمن نے اپنے یہاں ایک صیغه خاص ان بچوں کي تعلیم کے لیے بهي رکها جنکي عمر تین اور نو سال کے درمیان تهي - اسکے لیے چند مدرسے قائم کیے - ان مدارس کا انتظام اسي اطالي خاتون کے هاتهه میں دیا گیا - اب اسے اپنے مجوزہ طریق تعلیم کے تجربه کا پورا موقعه تها - چنانچه ان مدارس میں اس نے وهي طریقه رائج کیا ' اور هر معلم کے لیے لازمي قرار دیا که جس خاندان کے لڑکوں کو پڑهائے اسي کے قریب رہے بهي -

عام مدارس کا قاعده یه هے که درس کے چند مقررہ گهنٹے هوتے هیں - ان گهنٹوں میں چند مخصوص عنوانوں کے متعلق استاد درس دیتا هے - جو بچے محنتی اور شوقین هوتے هیں انکي تحسین و تعریف هوتي هے ' اور جو بدشوق اور سست یا کند ذهن هوتے هیں انکي سرزنش بید ' رول ' یا گوش مالي سے هوتي هے -

یعنے بچه جو کچهه پڑهتا هے وہ اسلیے پڑهتا هے که استاد بهي پڑها رها هے - استاد جو کچهه پڑهاتا هے وہ اسلیے پڑهاتا هے که حسب قاعده آج کا یهي سبق هے - سبق کے یاد کرنے کے لیے جو شے محرک هے وہ زیاده تر سرزنش کا خوف اور کمتر تحسین و تعریف کا شوق هوتا هے - غرضکه عام طریقه میں جو روح کار فرما هوتي هے وہ جبر و اکراہ اور مجبورانه پابندي نظام و آئین هے -

لیکن دماغ کا اقتضاء اسکے بالکل برعکس هے - اس کي حالت بالکل معده کي سي هے - جسطرح معده صرف اسي غذا کو قبول کرتا هے جو انسان کو مرغوب هوتي هے ' اور اسیوقت غذا کو پوري طرح هضم کرسکتا هے جبکه بهوک کے وقت اور بقدر خواهش دیجاتي هے اسي طرح دماغ بهي صرف انهي معلومات کو لیتا هے جو میلان طبع کے موافق هوتي هیں ' اور ذهن کي بهوک اور مدرکه کي پیاس کے وقت سامنے آتي هیں -

عام طریقه تعلیم میں ایک طرف تو بهت سے پوشیده قوی اسلیے ظاهر نهیں هوتے که انکو اظهار کا موقع هي نهیں ملتا - دوسري طرف بعض قوی جو ظاهر بهي هوتے هیں ' انپر اتنا بار پڑ جاتا هے که اپنے طبیعي حد نمو و ترقي تک نهیں پهنچ سکتے ' اور ساده و عام زبان میں ٹهٹهر کے رهجاتے هیں !

ایسي حالت میں خلاف طبیعت و استعداد فطري بچه جو کچهه سیکهه لیتا هے ' اسے ریگ رواں پر ایک سبکرو مسافر کا نقش پا سمجهیے ' جسے مرور ایام ' هوا کے جهونکے ' اور دوسرے راهرو کے نقش قدم بآساني مٹا دیسکتے هیں -

اور یه نتیجه نا گزیر هے کیونکه عام طریقه تعلیم اس قدرتي طریقه تعلیم کے بالکل خلاف هے جسکے مطابق انسان ماں کي آغوش سے لیکے قبر کي خوابگاہ تک تعلیم حاصل کرتا رهتا هے -

انسان پیدایش سے لیکے موت تک برابر درس لیتا رهتا هے مگر یه درس آموزي و تعلیم تحدید وقت ' تعین موضوع ' اعانت کتاب ' اور خوف تعذیب یا امید تحسین سے آزاد هوتي هے - اس سلسلۂ درس کا ماحصل یه هے که جو چیزیں انسان کے حواس خمسه کے سامنے آتي هیں ' وہ اپنا اپنا عمل کرکے اسکے نتائج سے دماغ کو اطلاع دیدیتي هیں - دماغ اگر ان نتائج کو سمجهه جاتا هے تو فوراً ان اطلاعات کو اپنے خزانے یعني حافظه میں بهیجدیتا هے ' اور اگر شکوک پیدا هوے تو پهر کاوش و تلاش شروع هوجاتي هے -

(۱) اصلاح نصاب تعلیم (۲) دارالافتا کا قائم کرنا (۳) رفع نزاع باہمی -

یہ تینوں جملے جسقدر مختصر ہیں ، اوسیقدر اپنے مفہوم کے اعتبار سے نہایت وسیع اور عظیم و اہم ہیں - جسوقت مقاصد کا ندوہ نے اظہار کیا ، اسوقت ملک میں مختلف قسم کی ترقی پھیلے ہوے تے - بعض لوگ مغربی زبان و علوم کی تحصیل میں سرگرم و مشغول تے ، بعض تحصیل صنعت و حرفت کی طرف دوڑرہے تے ، بعض لوگ سیاسی معلومات کو ضروری سمجھتے تے ، بعض مذہبی تعلیم کے طریقۂ قدیم ہی پر قائم رہے تے - یہ سب چیزیں ایک حد تک بجاے خود مخصوص لوازم ترقی سے ہیں ، مگر وہ اصلی چیز جسپر ترقی کا راز مضمر ہے اور یہ سب لوازم اسکے فروعات ہیں ، خود انکے پاس موجود تھی ، مگر خود انکو اسکی مطلق خبر نہ تھی - یعنی مذہب اسلام کی حقیقی اور صحیح تعلیم جو صرف اصلاح نصاب تعلیم ہی سے حاصل ہوسکتا ہے -

سالہا دل طلب جام جم از ما می کرد
انچہ خود داشت ز بیگانہ تمنا می کرد

اسکی عملی تدبیر وہی تھی جو ندوہ نے سوچی ، یعنی غیر ضروری رسمی علوم کے بجاے ضروری اور حقیقی علوم رائج کیے جائیں ، اور ایک عظیم الشان دارالعلوم اس غرض سے قائم کیا جائے تا کہ علوم دینیہ میں تازہ جان پیدا ہو ، اور اس دارالعلوم سے ایسے طلباء نکلیں جو ایک نہ ایک فن میں مجتہدانہ کمال رکھتے ہوں - نیز وسیع الخیال ہوں ، جدید علوم سے بھی آشنا ہوں ، اپنے ملک اور بیرونی ملکوں میں بھی اسلام کی خدمت انجام دیسکیں -

دوسرا مقصد رفع نزاع باہمی تھا - اسکا طریقہ ندوہ سے یہ قرار پایا کہ بذریعۂ جلسہاے علم علماء میں ربط و اتحاد کا سلسلہ قائم کیا جاے ، اور طلباء میں تہذیب نفس اور شائستگی اخلاق پیدا کیجاے تا کہ اظہار عقائد و مسائل کے وقت اور مناظروں میں باہمی طعن ، سب و شتم ، اور تکفیر سے زبان و قلم کو پاک رکھیں -

سنہ ۱۸۹۸ع ۱۳۱۶ھ ، میں دارالعلوم کی ابتدائی شاخ کا لکھنؤ میں افتتاح ہوا - سنہ ۱۹۰۰ع مطابق سنہ ۱۳۱۸ھ ، میں تجویز ہوئی کہ انگریزی زبان بطور زبان ثانی داخل درس کیجاے - بعض معزز ارکان ندوہ نے اسکی سخت مخالفت کی دارالعلوم کے توڑ دینے کی دھمکی دی ، با ایں ہمہ روشن ضمیرانہ استقلال بالاخر مخالفت پر غالب آیا ، اور سنہ ۱۹۰۱ع مطابق سنہ ۱۳۱۹ھ ، میں انگریزی زبان کی تعلیم بھی جاری ہوگئی ، اور کچھہ دنوں کے بعد لازمی کردیگئی -

(ابتلاء عظیم)

یہاں یہ بھی ظاہر کردینا ضروری ہے کہ بعض اسباب سے جنکی تفصیل کا یہ موقع نہیں ، صوبہ کی گورنمنٹ کو ندوہ کی جانب سے سیاسی بدگمانیاں پیدا ہوگئیں ، جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ایک کرکے مدعیان حمایت ندوہ جدا ہونے لگے ، خطباء اور علماء نے اپنا عصا سنبھالا ، اور صدارت مجالس کے دعوے داروں نے بھی کنارہ کیا - جناب مولانا محمد علی صاحب بعد فراغ حج تشریف لاکر نظامت سے مستعفی ہوگئے ، اور جناب مسیح الزماں صاحب مرحوم ناظم قرار پاے - اسوقت سے ندوہ کی حالت بدسے بدتر ہونا شروع ہوئی - آمدنی پہلے سے بھی کچھہ نہ رہی - اب علماء کے جلسوں کا سلسلہ بھی ٹوٹنا شروع ہوگیا - محض اتفاقی چندوں پر کام چلنے کا موقوف رہا -

(عروج بعد از زوال)

یہانتک کہ ندوہ کی خوش قسمتی سے زمانہ ایا جبکہ مولوی مسیح الزماں خانصاحب کے لکھنؤ میں مقیم نہ رہسکنے کی وجہ سے عہدہ نظامت سے استعفا دیدیا اور حسب اقتضاے وقت بجاے مستقل ناظم مقرر ہونے کے تقسیم عمل کی بنا پر تین معتمدیاں قائم کیگئیں :

(۱) معتمد دارالعلوم جناب علامہ شبلی نعمانی (۲) معتمد مراسلات جناب مولوی عبد الحی صاحب (۳) معتمد مال جناب منشی احتشام علی صاحب -

اس زمانے کو ندوہ کے سنبھالا لینے کا زمانہ سمجھنا چاہیے - اس زمانے میں اور اسکے مابعد کے زمانے میں بھوپال اور بہاولپور سے بیش قرار عطیات و وظائف مقرر ہوے - پچاس ہزار روپیہ کی رقم جناب بیگم صاحبہ بہاولپور نے بغرض تعمیر دار العلوم مرحمت فرمائی - صوبہ کے گورنمنٹ نے بھی ازراہ مہربانی ندوہ کی جانب اپنی توجہ مبذول کی ، اور ایک قطعۂ اراضی جو لکھنؤ میں آہنی پل کے دکھنی جانب واقع ہے ، دار العلوم کے لیے عطا کرنے کا حکم دیا ، اور ہز آنر سر جان ہیوٹ صاحب بہادر نے اپنے دست خاص سے دارالعلوم کا سنگ بنیاد نصب فرمایا - سنہ ۱۹۰۸ع میں بمزید عنایت گورنمنٹ نے اس فیاضانہ اصول پر کہ ندوہ کی طرز تعلیم اور نصاب تعلیم میں کسی قسم کے تغیر و تبدل کی گورنمنٹ کی جانب سے خواہش نہ کیجاویگی ، پانسو روپیہ ماہوار کا عطیہ دینا منظور فرمایا - سنہ ۱۹۰۹ع میں درجۂ تکمیل کھولا گیا اور علم کلام اور علم ادب کا نصاب مقرر ہوا ، اور بہت سے ہمدرد اور مقتدر حضرات نے مثل جناب علامۂ شبلی اور جناب نواب عماد الملک بہادر نے اپنے قابل قدر کتب خانے مرحمت فرماے (خود جناب مقرر نے بھی اپنا گرانقدر کتب خانہ مرحمت فرمایا - الہلال)

غرض بیکس مریض ندوہ نے بظاہر تندرست ہوکر اپنے آثار حیات نمایاں کرنے شروع کیے اور پھر وہی اگلی سی چہل پہل نظر آنے لگی ، بلکہ اوس سے بھی کہیں زیادہ عشاق علم و قوم کے ساتھہ بوالہوسان شہرت و نمود کی جماعت نے بھی ملکر دو بالا گرمی بازار پیدا کردی ، مگر افسوس اور کمال افسوس کے ساتھہ مجھکو کہنا پڑتا ہے کہ :

خواب تھا جو کچھہ کہ دیکھا ، جو سنا افسانہ تھا !

ندوہ کی اس ترقی کے جسم میں کئی ہلاکت کی جراثیم پوشیدہ تھے - اس زمانے کو اسکی خرابی اور نکبت کا پیش خیمہ سمجھنا چاہیے - قطع نظر ان خرابیوں کے جو دستور العمل ندوہ اور اسکی انتظامی کارروائیوں سے علاوہ رہنے میں بد ترین خرابی یہ تھی کہ خود کارکنوں اور ندوہ کے ذمہ دار افسروں میں مقاصد ندوہ کے متعلق کوئی متفق عقیدہ موجود نہ تھا ، اور نہ کوئی متحدہ اصول انکی کارروائیوں کی تہہ میں پایا جاتا تھا ، بلکہ ان نابینا لوگوں کی طرح جو ہاتھی کو اپنے ہاتھہ سے ٹٹول ٹٹول کر ہر ایک اپنی ایک نئی تشخیص کا طالب داد ہوتا تھا ، ان لوگوں میں بھی خود مقاصد ندوہ کے بارے میں سرتا سر اختلاف خیالات موجود تھا - اس امر کا اندازہ کارکنان ندوہ اور ارکان سے ملکر اور گفتگو کرنے کے بعد اب بھی غالبا بخوبی ہوسکتا ہے - کسقدر مضحکہ انگیز اور تعجب خیز بات ہے کہ وہ جماعت جو اصلاح نصاب تعلیم اور نشر علوم ربانی کی علم بردار بنکر اٹھی تھی ، وہ خود اپنی تصحیح خیالات نہ کرسکی ، اور وہ جماعت جسنے رفع نزاع باہمی اپنا اہم مقصد قرار دیا تھا ، خود ہی آپس میں نزاع و فساد کی تخم ریزی کی بانی ہوئی !

(البقیۃ تتلی)

(۱) معاملات ندوہ کي تحقیقات کرے -

(۲) ارکان اور غیر ارکان دونوں قسم کے لوگ کمیٹي میں انتخاب کیے جائیں ' اور ایک مشترکہ کمیٹي تحقیقات کامل کے بعد ایک رپورٹ مرتب کرے کہ بدنظمي اور ابتري کے کیا وجوہ ہیں ' اور ان کي کیونکر اصلاح ہوسکتي ہے ؟

(۳) یہ کمیٹي فریقین کي جنبہ داري سے بالکل آزاد رهکر کام کرے -

(۴) یہ رپورٹ تمام اخبارات میں شائع کیجاے ' اور قوم کو متوجہ کیا جاے کہ وہ اپنی قومي عظیم الشان درسگاہ کو خطرہ میں نہ آنے دیں -

والسلام

راقم ــــ محمد علی حسن خاں - حکیم محمد عبد الولی "

(ضرورت اصلاح کا اعتراف)

اس خط کے جواب میں ارکان ندوہ کی جو رائیں موصول ہوئیں اُن میں سے بعض یہ ہیں :

(جناب مولوي محمد الدین صاحب جج چیف کورٹ بہاول پور)

مجھے اس امر میں آپ کے ساتھہ پورا اتفاق ہے کہ ندوۃ العلماء کي حالت قابل اصلاح ہے ' اور تجویز اصلاح صرف اسي صورت میں ہو سکتي ہے کہ ایک کمیٹي بلا رو رعایت تحقیقات کرے اور اسکے نتائج بغرض آگاهي عام شائع کیے جائیں -

(جناب نواب اسحاق خاں صاحب انریري سکریٹري علیگڈہ کالج)

مجھے آپ کي اس راے سے اتفاق ہے - البتہ میں اپنے ذاتي تجربہ کي بنا پر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اس اصلاح کي نیت سے جو کمیٹي مرتب ہو ' اسکے مقصد کي واقعي کامیابي کا مدار اسپر ہوگا کہ منتظمین ندوۃ العلماء کي ہمدردي یا کم سے کم اونکا مشورہ بھي شامل حال ہو - میرا دوسرا مشورہ یہ ہے کہ درمیاني اصلاحی کارروائیوں کو قبل از وقت اخبارات میں شائع نہ کیا جاے ' ورنہ بحث کا طولانی سلسلہ شروع ہو جائیگا -

(جناب مولوي حمید الدین صاحب پروفیسر میور کالج الہ اباد)

جس کمیٹی کے متعلق جناب نے لکھا ہے امید ہے کہ نہایت مفید ہوگي اور بہر حال اوسکی ضرورت ظاہر ہے - مگر میں اسکا رکن بننا اپنے خاص حالات کے لحاظ سے مناسب نہیں سمجھتا -

(جناب حاذق الملک حکیم اجمل خاں صاحب دهلي)

آپنے ندوہ کے متعلق ایک کمیٹي قائم کرنیکي راے ظاہر فرمائي ہے - میں اس تجویز کے ساتھہ بالکل متفق ہوں -

(جناب شمس العلماء مولوي سید احمد صاحب امام جامع مسجد دهلي)

سواے اس تجویز کے کہ ایک کمیٹي بغرض اصلاح مقرر ہو اور وہ نہایت آزادي اور ایمانداري سے تمام معاملات ندوہ کي تحقیقات کرے اور اوسکي اطلاع برابر پبلک کو دے اور پوري قوت سے تمام خرابیاں عملي طور سے دور کرنیکي کوشش کرے ' اور کوئي صورت اب ندوہ کے بقا کي خیال میں نہیں آتي -

میں ایسي کمیٹي کے مقرر ہونے سے دل سے متفق ہوں اور ہر طرح آپ کي اس تجویز کا شریک ہوں -

(جناب بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم امرتسر)

تجویز جناب کي نہایت معقول ہے ' اسے ضرور عملي جامہ پہنایا جاے ' ندوہ میں پیش کر کے کمیٹي قائم کرا دیجیے - ندوہ کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے -

(جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر مدراس)

میں آپ بزرگواروں کے ساتھہ پورے طور سے اتفاق کرتا ہوں کہ ندوہ کي موجودہ مشکلات میں اوسکي اصلاح کرنا نہ صرف اپنا منصبي فرض ہے بلکہ بہت بڑا قومي فریضہ ہے - آپنے جو واقعات اوسکي اصلاح کے متعلق قلم بند کیے ہیں اور جس پیرایہ میں " اصلاحي کمیٹي " قائم کرنے کا خیال ظاہر فرمایا ہے ' اوس سے مجھے سر مو اختلاف نہیں -

(جناب مولوي حافظ فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور)

بیشک آپ کي اس بارہ میں جو راے ہے وہ نہایت مناسب ہے ' پورے طور پر مجھے ان امور سے اتفاق ہے -

(جناب مولوي سید محمد صاحب اوجین)

جو اسکیم اصلاح و ترقي کے متعلق آپ نے قائم کي ہے خاکسار اس سے متفق ہے -

(جناب خان بہادر سید جعفر حسین صاحب انجنیر ریاست بھوپال)

بذریعہ تار میںنے اپنے اتفاق راے سے اطلاع دي ہے ' اور امید ہے کہ خداوند کریم اس جلسہ کو کامیاب کریگا -

(انجمن اصلاح ندوہ)

جب یہ ابتدائي مراتب طے ہوچکے اور حالات زیادہ ابتر ہوتے گئے ' تو زیادہ التوا مناسب نظر نہ آیا ' اور ۱۵ - مارچ کو غور و مشورہ کیلیے ایک جلسہ منعقد کیا گیا - اس جلسے کي روئداد اخبارات میں چھپ چکي ہے - یہاں وہ تحریر درج کرتا ہوں جو میں نے اس جلسے میں حضرات شرکاء مجلس کے سامنے پیش کي تھي :

(تقریر جلسۂ ۱۵ مارچ)

نالہ را هرچند مي خواهم کہ پنہان برکشم
سینہ مي گوید کہ من تنگ آمدم فریاد کن !!

جناب صدر انجمن !

قبل اسکے کہ جو مدعا آج کے جلسہ کا ہے وہ بیان کیا جاے ' میں یہ عرض کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ شکستہ دلوں کي ایک ناچیز کمزور صدا کو جس دلي توجہ کے ساتھہ آپ بزرگوں نے اپنے گوشۂ دل میں جگہ دي ' اسکا شکریہ کسیطرح زبان و قلم سے ادا نہیں ہوسکتا - یہ محض ایک رسمي شکریہ نہیں ہے بلکہ صحیح واقعہ کا اظہار ہے - فجزا کم اللہ خیر الجزاء -

(گذشتہ پر ایک نظر)

حضرات ! آپ کو یاد ہوگا کہ ندوہ کو قائم ہوے ابھي صرف بیس اکیس سال ہوے ہیں - وہ مبارک زمانہ ابھي تک هماري آنکھونمیں پھر رہا ہے جبکہ چند روشن ضمیر علماء نے سنہ ۱۸۹۴ع میں باضابطہ مجلس ندوہ کے قائم ہونے کا اعلان کیا ' اور جناب مولانا محمد علي صاحب اسکي مسند نظامت پر متمکن ہوے - ندوہ کے وہ رفیع الشان مقاصد جو بمنزلہ بنیادي اصول کے ہیں ' ابھي تک ہم سب کے دلوں پر نقش ہیں ' اُن مقاصد کو تین مختصر جملوں میں ادا کیا جا سکتا ہے :

عالم اسلامی

مشرق اقصی اور دعوۃ اسلام

مسلمانان چین کی تعلیمی ترقیات

جاپان میں تبلیغ اسلامی کی تحریک

آجکی اشاعت میں تین تصویریں علی الترتیب شائع کی جاتی ہیں - پہلا گروپ دار الحکومت چین یعنی پیکن کے ایک اسلامی مدرسے کا ہے' جسمیں مسلمان اڑکے علوم دینیہ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں - یہاں صدر اساتذہ ہیں جو چینی ہیں اور سب کے سب مسلمان ہیں - اسکے بعد کی دو تصویریں جاپان کے متعلق ہیں جو انگریزی رسالے "اسلامک یونیٹی" یعنی "الوحدۃ الاسلامیہ" سے نقل کیے جاتے ہیں - اس رسالے کے اڈیٹر مسٹر حسن ہرتانو ایک جاپانی نو مسلم ہیں - سالانہ قیمت صرف دو روپیہ ہے اور اس پتہ سے خط و کتابت کی جاسکتی ہے:

Husein U. Hatano No. 41, Daimachi Akasaka, Tokyo
JAPAN

ان دو تصویروں میں پہلا مرقع جاپان کی مجلس اسلامی کے ایک ڈنر کا ہے' جسمیں بڑے بڑے مشاہیر وقت شریک ہوے تھے' جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

مسٹر ... (ایک مشہور جاپانی عالم اور لیڈر) ڈاکٹر ٹورایر - (ہاؤس اف پیرس کے لیڈر) کاونٹ تداشیر (ایک ملکی امیر) بالرن - ان تنکا ' آنریبل سر کیورہ ' ڈاکٹر کوکو ' جنرل چے - بیکی - مسٹر اوئیک (ممبر پارلیمنٹ) مسٹر ایٹو (ممبر پارلیمنٹ) انکے علاوہ بہت سے ترک ' مصری ' اور ہندو معززین شریک تھے -

سب سے زیادہ نمایاں حیثیت اس مجمع میں ڈاکٹر سدق رلدند کی تھی' جو امریکہ سے صلح و یگانگت کا پیغام لیکر تمام عالم کا سفر کر رہے ہیں' اور جو اس مجلس اسلامی سے یہ معلوم کرکے نہایت متاثر ہوے کہ یہ پیغام وحدت و صلح اب سے تیرہ سو برس پہلے ریگستان حجاز میں اولین مرتبہ سنایا جا چکا ہے: ان ہذہ امتکم امۃ واحدۃ و انا ربکم فاعبدون!

ڈاکٹر موصوف ٹوکیو سے چین ہوکر ہندوستان آئینگے اور یہاں سے مصر جائینگے -

دوسرا مرقع ایک نہایت محترم اور مقدس مجمع کا عکس گرامی ہے جو مجمع الجزائر جاپان میں فرزندان توحید کی پہلی جماعت کو ہم سے روشناس کرتا ہے کثر اللہ امثالہم: ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین؟ (۴۱ : ۳۳)

یہ جاپانی مومنین اولین کا مجمع اس تقریب سے منعقد ہوا تھا کہ ایک نئے طالب حق ڈاکٹر ڈالہ ... کے قبول اسلام کے موقعہ پر موجود رہے - ڈاکٹر موصوف کا اسلامی نام "عبد الصمد" رکھا گیا - وہ بائیں جانب کی آخری کرسی پر رونق افروز ہیں -

یہ تمام نتائج حسنہ در اصل ڈاکٹر برکات اللہ کی کوششوں کے ابتدائی ثمرات ہیں جنکو خدا تعالی نے جاپان میں اولین تخم توحید کے ڈالنے کیلیے چن لیا تھا -

جاپان ' انگلستان ' امریکہ ' جزائر فیلی پائن ' اور سب سے بڑھ کر خود ہندوستان دعوۃ و تبلیغ اسلام کیلیے تشنہ ہو رہا ہے ' اور دست الہی نے خود بخود ان ممالک کے دروازے کھول دیے ہیں' پھر کیا اب بھی ایک عظیم الشان مرکزی مشن کے قائم کرنے کا وقت نہیں آیا؟ اور کیا مسلمانوں کو باہمی تکفیر و تفسیق کے مہلت نہ ملیگی؟

گوش اگر گوش تو و نالہ اگر نالہ من
انچہ البتہ بجاے نرسد فریادست!

فہل من مجیب؟

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

قیمت حصہ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

مراسلات

جروبرب تـک پہنچا دیتے - نه تو اُسے کسی دنیاوی حکومت سے اب خوف تھا اور نه جاسوسوں کی مراقب نظروں سے -

(وفـات اور تصنیفـــات)

اُس نے اپنی زندگی هی میں اپنی دعوت کو کمال عروج و رفعت ذکر کے عالم میں دیکھه لیا' اور سنه ۱۲۸۹ هجری میں جب پیام اجل پہنچا تو وہ نہایت طمانیة اور دل جمعي کے ساتھه اسکے استقبال کیلیے طیار تھا -

شیخ سنوسي اول کے علم و فضل اور دعوة و طریق ارشاد کا اندازہ اُسکي تصنیفات سے هوسکتا ہے جن میں سے بعض حسب ذیل هیں:

(۱) ایقاظ الوسنان في العمل بالسنة و القران - مصر میں چھپ گئي ہے' مگر اب مطبوعه نسخه نہیں ملتا - میرے کتب خانے میں موجود ہے - والد مرحوم نے قسطنطنیه میں ایک سنوسی داعي سے لی تھی - اس کتاب سے شیخ کي دعوة کا پورا پورا اندازہ هوتا ہے' اور یہي کتاب ہے جس نے سب سے پہلے میرے دل میں انکي نسبت حسن ظن پیدا کیا - موضوع یه ہے که صدر اول کے بعد سے مسلمانوں میں عملي تنزل شروع هوا' تا آنکه بدعات و زوائد اور خرافات و سئیات نے اعمال صحیحۂ شرعیه کي جگه لیلي - اب پوري سعي اسمیں صرف هوني چاهیے که قران و سنت کی تعلیم کا احیاء کیا جاے - اس کتاب پر آگے چلکر بحث کرونگا -

(۲) الشموس الشارقة فی سماء مشائخ المغاربة و المشارقه - بمبئي میں ایک سنوسي کے پاس اسکا قلمي نسخه دیکھا تھا' مگر اُسکا بیان ہے که تیونس میں چھپ گئي ہے - یه تصوف اور سلاسل سلوک کي ایک نہایت هي جامع کتاب ہے - تمام طریقوں کا مختلف ابواب و فصول میں تذکرہ کیا ہے' اور علی الخصوص اُن طریقوں کا جو بلاد مغرب و افریقه میں رائج هوے -

(۳) العقیدہ - عقائد محدثین و سلف صالح میں ایک چھوٹي سي کتاب ہے - عبارت نہایت صاف ہے - کہیں کہیں متکلمین کا رد بھي کرتے گئے هیں - مصر میں چھپ گئي ہے اور ملتي ہے -

(۴) المعین فی الطریق الربعین - میں نے نہیں دیکھی - نام سے جو کچھه معلوم هو سمجھه لیجیے -

(۵) المنهل الرائق في الاسانید و الطرائق - اس کتاب میں وہ تمام اسانید جمع کیے هیں' جنسے شیخ نے سلوک و تصوف اور مختلف علوم دینیه حاصل کیے - اساتذہ کے حالات بھي دیے هیں - انداز تصنیف وهي ہے جو حضرة شاہ ولي الله قدس الله سرہ کے اُستاذ شیخ ابراهیم کردي المدني نے اپنی اسانید میں اختیار کیا ہے - تیونس میں چھپ گئي ہے' اور میرے پاس موجود ہے -

اسکے علاوہ اور بہت سي تصنیفات هیں جو تیونس اور الجزائر کے پریسوں میں چھپوائي گئیں' مگر انکا حال معلوم نہیں - فرانس میں بھي ایک مختصر رساله چھپا ہے جسمیں نئے مریدوں کیلیے ضروري تعلیمات هیں - مدت هوئي اُسکا خلاصه ایک شخص نے اخبار اَلموید مصر میں چھپوایا تھا' اور میں نے اُسکا خلاصه اخبار وکیل کے کسي نمبر میں دیا تھا -

مسئلۂ بقـاء و اصـلاح نـدوہ

میـــرٹھـه

مسلمانان میرٹھه و بیرونجات کا ایک عام جلسه زیر صدارت مولوي محمد علي صاحب اڈیٹر کامرید و همدرد هجوم نوچندي میں منعقد هوکر ندوة العلما لکھنؤ کے متعلق حسب ذیل رزولیوشن پاس هوا :

" مسلمانان میرٹھه ندوة العلما لکھنؤ کي موجودہ شورش اور بد نظمي پر دلي تاسف کا اظہار کرتے هیں' اور اُنکی خواهش ہے که ندوہ کے معاملات کي جانچ و پرتال و نیز درستي کیلیے - مسلمانوں کا قائمقام مگر آزاد کمیشن مقرر کیا جاے ' جسمیں حسب ذیل اصحاب شامل هوں :

سرراجه صاحب محمود آباد' نواب وقار الملک بهادر امروهه ' مسٹر محمد علي اڈیٹر کامرید ' حکیم محمد اجمل خانصاحب دهلی ' مسٹر مظهر الحق بیرسٹر ایٹ لا بانکي پور ' حاجي رحیم بخش صاحب بهاولپور' خواجه حسن نظامي صاحب دهلی ' آنریبل سر ابراهیم رحمت الله بیرونٹ بمبئي' مولانا ابو الکلام صاحب آزاد کلکته" مولانا عبد الباري صاحب فرنگی محل لکھنؤ'

نـــدوہ کا جلســـۂ انتظـــامیــه

اور

طلبـــاء کے قسمـــت کا آخـــري فیصلـــه

۲۶ - مارچ سنه ۱۹۱۴ ع کو کسي خاص تقریب سے هندوستان میں ممتاز نهو' لیکن وہ اس حیثیت سے ایک قابل یادگار تاریخ ہے که اوس دن هماري قسمت کا اخري فیصله هونیوالا تھا - اخر کار بهزار انتظار و هزار کشمکش امید و یاس یهه یوم الفصل آگیا' اور اوس نے هماري تقدیر کا یکطرفه فیصله سنا دیا -

اس یادگار تاریخ کے شام کو جلسه انتظامیه هونیوالا تھا ' لیکن ۲۵ مارچ کے شام هي سے ارکان کے تشریف آوري کا سلسله شروع هوا ' اور ۲۶ مارچ کي صبح تـک هماري نگاهیں مولوي عبد الرحیم ریواڑوي ' مولوي نظام الدین جهنجهري ' مولوي ناظـر حسین جھتاروي ' مولوي احمد علي محدث میرٹھي ' مولوي ظهور الاسلام فتحپوري ' مولانا سیف الرحمن پشاوري ' قاري عبد السلام پاني پتی ' مولانا فضل حق صاحب رامپوري ' کے عقیدتمندانه زیارت سے نور افروز هو چکیں - یهه وہ بزرگ تھے جنکي ذات سے همکو منصفانه فیصله کے ساتھه رفق و ملاطفت اور ذاتي دلجوئی کي بھي توقع تھي - انکے علاوہ نواب اسحاق خاں' کرنل عبد المجید خاں' مولوي حبیب الرحمن خاں شیروانی ' شـریک جلسه هوئے - خانداں کاکوري کے تمام ممبر منشي احتشام علی صاحب کے کوٹھي میں پہلے هي سے موجود تھے - قانوں داں ممبروں کا سلسله جنمیں مولوي نسیم صاحب' مولوي

(مصر میں دوسرا قیام)

اُس زمانے میں مصر کی عنان حکومت عباس پاشا اول کے ہاتھ میں تھی - وہ سید محمد بن علی کے فضائل کا غلغلہ سن چکا تھا - مصر پہنچتے ہی خدیو مصر کی جانب سے نہایت شاندار استقبال عمل میں آیا ' اور " قریۂ شیخ قللی " کے قریب اس نے ایک زاویہ بنا دیا کہ یہاں مقیم رہیے ' اور اپنے اعمال و اشغال کو شروع کیجیے -

مگر شیخ نے حکومت کا احسان لینا گوارا نہیں کیا ' اور قاہرہ کے قریب ایک گاؤں میں جس کا نام " کرداسہ " ہے خود اپنے لیے خانقاہ بنائی - ابھی چند ماہ ہی گذرے تھے کہ اسکی شہرت سے تمام وادی نیل گونج اٹھا ' اور ہزاروں آدمی اطراف اور قاہرہ و اسکندریہ سے آکر اسکے درس اور حلقۂ مجاہدات میں شریک ہونے لگے - اُسکی صحبت عجیب و غریب تھی ' اور اُسکی تقریر کی فعالیت کا بڑے بڑے زبان آور مقابلہ نہیں کرسکتے تھے - جو شخص ایک مرتبہ بھی اُسکی آواز سن لیتا تھا ' پھر اُسکے اختیار سے باہر تھا کہ دوبارہ اُسکی طرف نہ کھنچے !

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کا قیام اُسے اپنے مقاصد کے حصول کیلیے بے سود نظر آیا ' اور وہ بہت جلد برداشتۂ خاطر ہوکر دوبارہ طرابلس کی طرف روانہ ہوگیا -

(العزبات کی آبادی)

اس مرتبہ اُس نے اپنی قدیمی خانقاہ کو تو بدستور رہنے دیا لیکن اسکے علاوہ جبل اخضر کے قریب ایک دوسری وسیع اور محفوظ جگہ تلاش کی ' جہاں کوئی وسیع آبادی بس سکے -

طرابلس کا اندرونی حصہ ایک تاریخی سرزمین ہے ' جہاں اب تک گذشتہ قرون مدنیۃ کے بہت سے آثار باقی ہیں - کارتھیج یہیں آباد تھا ' سارانیکا یونانیوں کی ایک بہت بڑی مملکت اسی سرزمین میں تھی ' اور فتح مند رومیوں نے بڑی بڑی عمارتیں اسی کے ریگ زار پر کھڑی کی تھیں - جبل اخضر کے قریب اب تک سارانیکا کے بڑے بڑے کھنڈر باقی ہیں - ازانجملہ ایک بہت بڑا قلعہ ہے جو کسی وقت دنیا کے بڑے بڑے قلعوں میں سے ہوگا - سید محمد بن علی السنوسی نے اسی قلعہ کے کھنڈروں کو اپنی خاص آبادی کیلیے پسند کیا ' اور چند نئی عمارتیں بنا کر اُسکا نام " عزبات " رکھا -

عزبات کی آبادی روز بروز بڑھنے لگی ' اور " شیخ سنوسی اول " کی صحبت اور حصول قرب کی کشش نے تمام افریقہ و عرب اور یمن و حجاز سے ہزارہا ارادتمندوں کو وہاں جمع کردیا - یہاں تک کہ وہ اندرون طرابلس اور صحرا کی ایک بہت بڑی آبادی ہوگئی جو اب تک موجود ہے ' اور گذشتہ غزوۂ طرابلس کے دوران میں بارہا اُسکا نام لیا گیا ہے -

(جغبوب)

عزبات ایک آباد مقام ہوگیا ' مگر در اصل آبادی سے بڑھکر شیخ کے مقاصد کیلیے اور کوئی شے مضر نہ تھی -

تین چار سال کے عرصے میں تمام شمالی افریقہ پر شیخ کی روحانی حکومت قائم ہوگئی ' صحراے لیبیا کے تمام قبائل اُسکے مرید ہوگئے ' اور اُسکے خلفاء اور داعی دور دور تک پھیل گئے ' جو شیخ کی جانب سے عمل بالکتاب و السنۃ کیلیے ہر طالب سعادت مسلم سے بیعت لیتے تھے - یہاں تک کہ جاوا اور سینگا پور میں اُسکے داعی پہنچے ' اور جزیرۂ سیلون اور کولمبو میں اُسکے نام پر بیعت لی گئی -

یہ حالت دیکھکر حکومت عثمانیہ کو از سر نو توجہ ہوئی ' طرابلس اور مصر سے بڑی بڑی رپورٹیں قسطنطنیہ روانہ کی گئیں - شیخ کے عقیدت مند مصر اور قسطنطنیہ ہر جگہ موجود تھے - انھوں نے خبر دی کہ حکومت کسی معاملہ کاروائی کا عزم کررہی ہے -

یہ حالت دیکھکر شیخ نے ارادہ کیا کہ آبادی اور شہر سے اپنے مرکز کو بالکل الگ کرلے ' اور عزبات ایک صدر مقام کی حالت میں رہے ' مگر خود اُسکی قیامگاہ اس سے بہت زیادہ دور اور صحرا کے گوشے میں ہو - پس اُس نے صحراء لیبیا کے مہلک اور پُر خطر حصے کی طرف توجہ کی

" صحراء لیبیا " کرۂ ارضی کے اُن عجیب و غریب مقامات میں سے ہے جسکی مہلک خصوصیات پر آجتک انسان کی قوتیں فتح نہ پاسکیں - یہ سب سے بڑا صحراء ہے جو شمالی افریقہ کا خوفناک ترین قطعہ سے عبارت ہے ' اور ریگ محض کا ایک ایسا سمندر ہے ' جسکے طوفان ریگ و غبار کے آگے اوقیانوس اور اطلانطک کے بحری طوفان کچھہ حقیقت نہیں رکھتے - وہ یک سر ریگستان ہے - نباتات اور آثار حیات کا اسکے کسی گوشے میں پتہ نہیں - مہینوں سفر کرتے جائیے مگر پانی کا ایک قطرہ میسر نہ آئیگا - شمالی افریقہ میں بڑی بڑی اولوالعزم قومیں آباد ہوئیں - رومن امپائر اور یونانیوں نے عظیم الشان شہر بسائے ' لیکن صحرا کے اندر قدم رکھنے کی کسی کو جرات نہیں ہوئی ' اور نہ کوئی آبادی آجتک وہاں قائم ہوسکی -

اگر نقشہ آپکے پاس ہو تو اپنے سامنے رکھہ لیجیے - آپ بنغازی کے قریب " جبل مشرق " کی چوٹیوں کو دیکھیں گے اور اُسکے قریب ہی برقہ کی سرحدی آبادی " اولاد حرابی " نظر آئیگی - پس اسکے بعد ہی صحراے لیبیا کا حصہ شروع ہو جاتا ہے ' اور کچھہ دور تک چھوٹی چھوٹی آبادیاں بادیہ نشین قبائل کی ملتی ہیں جو " واحہ " کے نام سے مشہور ہیں ' اور انہی کے مجموعہ کو " الواحات صحرا " کہتے ہیں جو لیبیا کی اصلی آبادی ہے -

اسی سلسلے میں ایک مقام " جغبوب " یا " جربوب " ہے جو " العزبات " سے دس دن کی مسافت پر اور صحرا کی اولین آبادی " الواحد سیوا " سے تین دن کے فاصلے پر واقع ہے - صحرا میں ہونے کی وجہ سے قدرتی طور پر یہ ایک محفوظ مقام تھا " سنوسی اول " نے عزبات کا قیام ترک کردیا ' اور آیندہ کیلیے اپنی قیامگاہ اسی مقام پر قرار دی - یہ واقعہ سنہ ۱۲۷۳ ھجری کا ہے -

سب سے پہلے اس نے ایک نہایت عالیشان اور وسیع مسجد بنائی ' جسکے صحن کے اندر ایک لاکھہ سے زیادہ آدمی بہ یک وقت سما سکتے ہیں ' اور جسکی چار دیواری مثل قلعہ کے نہایت بلند اور مستحکم ہے - اُسکے صحن کی تینوں جانب محراب دار برآمدے ہیں ' اور ہر محراب کے اندر ایک وسیع حجرہ جسمیں کئی شخص بآرام و راحت رہسکتے ہیں ' اسی طرح صرف مسجد ہی کے اندر کئی ہزار آدمیوں کے رہنے کا سامان ہوگیا -

مسجد کے ساتھہ ہی اُس نے ایک بہت بڑی خانقاہ بھی بنائی ' جسکے اندر نئی نئی عمارتوں اور زاویوں کا سلسلہ برابر جاری رہا - اب وہ بالکل مطمئن ہو کر یہیں مقیم ہوگیا تھا ' اور اپنے افکار میں غرق تھا - لوگ ہر طرف سے کھنچتے ہوے جربوب آتے ' اور یہ اپنے طریقہ کے وعظ و ہدایت اور ارشاد و سلوک میں مشغول رہتا - تمام قبائل پیشتر ہی سے مرید ہو چکے تھے - باہر کیلیے صدہا داعی اور خلفاء بھیجتے جاتے تھے ' اور نو وارد مسافروں کیلیے مختلف اقطاع افریقہ میں رہنما متعین تھے ' جو انھیں بآرام و راحت

نکلا کہ طلبہ کو نواب اسحاق خانصاحب پریسیڈنٹ جلسہ نے یہہ فیصلہ سنادیا کہ اگر اپ لوگوں نے بلا شرط اسٹرائک نہ ختم کردي تو اپلوگو نکے نام خارج کردیے جالینگے' طلباء نے اس حکم کو نہایت ضبط و تحمل کے ساتھہ سنا ' اور درحقیقت یہہ انکے استقامت کا اخري امتحان تھا - اب صرف اخلاقی قوت کا اثر ڈالا جاسکتا تھا - اسلیے صرف ان ارکان نے اس موثر قوت سے کام لینا چاہا جنکو طلباء کے ساتھہ ہمدردي تھي - چنانچہ اس غرض سے مولوي حبیب الرحمن خانصاحب شیرواني اور مولوي فضل حق صاحب رامپوري بعد نماز جمعہ دارالعلوم میں تشریف لاے - مولوي عبد الرحیم صاحب بھي ساتھہ آے تھے - ان بزرگوں نے چند طلباء کو ایک کمرہ میں جمع کرکے پرائوٹ طریقہ سے گفتگو کي ' اور امید دلائي کہ اگر وہ فیصلہ قبول کرلیں تو وہ لوگ شکایات کي تحقیقات پر جلسہ کو توجہ دلالینگے ' لیکن چونکہ انہوں نے ذاتی ہمدردي سے یہ طریقہ اختیار کیا تھا ' اسلیے طلباء کو ان بزرگوں کي ہمدردي کے اعتراف کے ساتھہ اس پر تسکین نہیں ہوئي - اب بھي فیصلہ قائم رکھا گیا ہے اور طلباء کو ارکان و جلسہ انتظامیہ کے یکطرفہ فیصلہ سے بالکل مایوسي ہوگئي ہے ' انکو اب صرف قوم کا بھروسہ ہے - یہ ارکان کا آخري فیصلہ تھا ' جسمیں ڈیسپلن ' قانون ' انتظام ' جلسہ و ارکان کي پوزیشن ' غرض مختلف خارجي اسباب کا لحاظ رکھا گیا ' لیکن طلباء کے مطالبات کا وجوہ اسٹرائک کا ' مہتمم اور ناظم کی حیثیت کا ' ارکان کے انفرادي حالت کا اثر اس سے بالکل مختلف ہے - اکثر ارکان نے ذاتي حیثیت سے احساس کیا ' اور بعض دلیر طبع لوگوں نے اس کو ظاہر بھی کردیا کہ طلبہ کے مطالبات قابل لحاظ ہیں ' اور مہتمم و ناظم میں طلباء پر اثر ڈالنے اور انتظام قائم رکھنے کي قابلیت نہیں -

(طلباء دارالعلوم ندوۃ العلما - لکھنؤ)

زندہ درگور مریضوں کو خوشبری

یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں ' زمانۂ انحطاط میں جواني کي سی قوت پیدا کردیتي ہیں ' کیساھي ضعف شدید کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتی ہیں ' اور ہمارا دعوی ہے کہ چالیس روز حسب ہدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم ہوگي جو بیان سے باہر ہے - ٹوٹے ہوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتي ' اور چہرے پر رونق لاتي ہے - علاوہ اسکے اشتہا کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بھي عدیم النظیر ہیں ' ہر خریدار کو دوائي کے ہمراہ بالکل مفت بعض ایسي ہدایات بھي دیجاتي ہیں ' جو بجائے خود ایک وسیلۂ صحت ہے - قیمت في شیشي ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار چھہ شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ آنہ - ۴ آنہ کا ٹکٹ بھیجدیں آپکو نمونہ کي گولیونکے ساتھہ ساتھہ راز بھي تحریر کیا جائیگا -

المشتہر

منیجر کارخانۂ حبوب کایا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشتہ سفرحج میں میں اپنے ہمراہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے بعض نہایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا ہوں - جن میں بعض تیار ہوگئے ہیں اور بعض تیار ہورہے ہیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیہودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یہ فوٹو چوکھٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث ہونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنہ - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار میں اکٹھے منگانے کي صورت میں ایک روپیہ آٹھہ آنہ علاوہ خرچ ڈاک - یہ فوٹو نہایت اعلی درجہ کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے ہیں - بمبئي وغیرہ کے بازاروں میں مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے جو فوٹو بکتے ہیں - وہ ہاتھہ کے بنے ہوئے ہوے ہیں - اب تک فوٹو کي تصاویر ان مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نہیں کرسکا - کیونکہ بدوي قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو دہریے سمجھکر انکا خاتمہ کردیتے ہیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وہاں بہت رسوخ حاصل کرکے یہ فوٹو لئے - (۱) کعبۃ اللہ - بیت اللہ شریف کا فوٹو سیاہ ریشمي غلاف اور اسپر سنہري حروف جو فوٹو میں بڑي اچھي طرح پڑھے جاسکتے ہیں (۲) مدینہ منورہ کا نظارہ (۳) مکہ معظمہ میں نماز جمعہ کا دلچسپ نظارہ اور ہجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد حنیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (٦) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبہ پڑھنا (۷) جنت المعلی واقعہ مکہ معظمہ جسمیں حضرت خدیجہ حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنہ والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بھي ہیں (۸) جنت البقیع جسمیں اہل بیت و امہات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي اللہ عنہ شہداے بقیع کے مزارات ہیں (۹) کعبۃ اللہ کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا و مروہ اور وہاں جو کلام رباني کي آیت منقش ہے فوٹو میں حرف بحرف پڑھي جاتي ہے -

منیجر صوفي پنڈي بہاؤ الدین - ضلع گجرات - پنجاب

امیروں کیلیے موسم سرما کا عجیب تحفہ

مفرح بے نظیر

شافي مطلق نے عجیب اثر اِس جوہر بے نظیر میں مخفي رکھا ہے - نازک مزاج آدمي یا اُمرا جنکي طبیعت قدرتي طور پر موسم گرما کي شدت کي متحمل نہیں ہو سکتي طرح طرح کے امراض مثلاً گھبرا - گرمي حرارت مثانہ - وجع المعدہ - خفقان - مالخولیا - غشي - خرابي خون - پریشاني - اداسي - کاہلي اور تساہلي میں مبتلا ہوجاتے ہیں - اس شربت کے استعمال سے یہ تمام شکایات بالکل رفع ہوجاتي ہیں - اگر حالت صحت میں اس شربت کو استعمال کیا جاوے تو موسم گرما کي گرمي قطعی اثر نکرے - طبیعت میں ہر وقت سرور و نشاط رہے اداسي و کاہلي نام کو بھي نہ آئے - غم و الم پاس نہ بھٹکے - دل و دماغ میں طرب و نشاط کا جمگھٹا رہے - یہ شربت ذائقہ میں نہایت لذیذ اور شیریں ہے - عہدہ داروں - ججوں - کلرکوں - استادوں اور دماغي محنت کرنے والوں کے لیے نعمت عظمی ہے - قیمت تین پاؤ شربت تین روپیہ صرف محصول ڈاک ۱۲ - آنہ نصف قیمت پیشگي آني چاہیے -

المشتہر

مولوي غلام حیدر اینڈ کو منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

حرم مدینہ منورہ کا سطحي خاکہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحي خاکہ یا (Plan) ہے جو ایک مسلمان انجنیر نے موقعہ کي پیمایش کرکے پیمانے سے بنایا ہے نہایت دلفریب متبرک اور عجیب چیز ہے - مسجد نبوي میں جہاں جہاں ستون ہیں نقشے میں ان جگہوں پر چھوٹے چھوٹے دایرے بنے ہوئے ہیں جہاں نقشے میں ستونوں کا رنگ گلابي ہے - مسجد میں بھي وہ گلابي رنگ کے ہیں - ریاض جنت کا ٹکڑا جسکے ستون موقعہ پر زرد رنگ کے ہیں نقشے میں بھي انکو زرد رنگ دیا ہے - حضرت سرور کائنات رسول کریم صلعم کے عہد مبارک میں مسجد کي جسقدر حد تھي اسکو سبز رنگ دیا ہے - حضرت عمر خطاب - عثمان غني - اور دیگر خلفاء کے وقت میں مسجد کے ساتھہ جسقدر کچھہ ایزاد کرکے ملائي گئي ہر ایک علحدہ رنگ سے دیکھائي گئي ہے - بیر فاطمہ - بستان فاطمہ - باب الرحمت - باب النسا - باب مجیدي باب الجبریل - منبر - جاے تکبیر روضہ شریف - مزار حضرت عمر - حضرت ابابکر صدیق - محراب النبي صلعم دیگر سب ضروري مقامات نقشہ میں صاف طور سے دیکھا دي گئي ہیں - روغني نقشہ معہ رول وکپڑا پانچ رنگوں سے چھپا ہوا - پیمانہ بصحیح طور پر مطابق موقعہ تیار کیا قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصول میں ملتا ہے -

دیگر کتابیں

(۱) مشاہیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو ہزار صفحہ کي کتابیں اصل قیمت معہ رعایتي ۲ ۰ روپیہ ۸ آنہ ہے - (۲) مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندرہ سو صفحے قلمي کاغذ بڑا سایز قیمت ٦ روپیہ ۱۲ آنہ

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ صوفي پنڈي بہاؤ الدین

ضلع گجرات پنجاب

ظہور احمد صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں ' انسے الگ تھا -
اس مختلف الوصاف اجتماع سے ہمکو ایک ایسے فیصلے کي توقع
تھي ' جو قانون ' انتظام ' شریعت ' رفـق و ملاطفت کا بہترین
مجموعہ ہو سکتا تھا ' لیکن مولانا فضل حق صاحب رامپوري کي
ہمدردي ' مولانا حبیب الرحمن خان شیروانی کے محبت آمیز
نصیحت کے الـگ کرنیکے بعد ہماري دامن امید میں کیا ایا
واقعات کي ترتیب اسکا فیصلہ کر سکتی ہے -

ترتیب نزول کے لحاظ سے ۲۶ - کي صبح تـک علماء کا اجتماع
ہو چکا تھا - یہ تمام بزرگ دار العلوم کے متصل فروکش تھے - صبح
سے شام تک طلبا سے ملنے جلنے اونکے خیالات کے دریافت کرنیکا کافي
موقع مل سکتـا تھا ' لیکن ایـک بزرگ بھي ایسے نہ تھے ' جو
دار العلوم میں آتے ' اور طلبا کي اخلاقي دلجوئي کرتے - اس بنا
پر طلباء انکے اخلاقي کشش سے متمتع نہوسکے ' جو قانوني فیصلہ سے
بہت زیادہ موثر ہوسکتي تھي - دوسرے ممبروں کو ایسے بھي بالاتر
سمجھنا چاہیے - چار بجے شام کو ان بزرگوں کا اجتماع ہوا ' اور سب
سے پہلے اسٹرائـک کا معاملہ پیش کیا گیا - اس معاملہ کے فیصلہ
کیلیے یہ بحث چھڑي گئي کہ شرعي حیثیت سے اسٹرائک جائز ہے
یا نہیں - تمام لوگوں نے متفقہ فتوي دیا کہ اسٹرائک ناجائز ہے -
اس فتوی کے حاصل کرلینے بعد یہہ یکطرفہ فیصلہ کردیا گیا کہ
طلباء کو بلا شرط اطاعت قبول کر لینی چاہیے ' ورنہ انکا نام خارج
کردیا جائیگا - یہہ اس معاملے کا آخري فیصلہ تھا ' لیکن با ایں ہمہ
دار العلوم کي قومي خصوصیت کا اس قدر لحاظ رکھا گیا کہ اخلاق
آمیز تمہید کے ساتھہ طلباء کو سنایا گیا - اس غرض سے کرنل عبد
المجید خاں صاحب ' حکیم عبد الولي صاحب ' مولوي حبیب
الرحمن خاں صاحب شیروانی ' مولوي فضل حق صاحب رامپوري '
مولوي احمـد علي صاحب محدث میرٹھي ' دار العلوم میں
تشریف لاے - طلباء اس فیصلہ ناطق کے سننے کیلیے پہلے سے موجود
تھے - کرنل صاحب نے سب سے پہلے تقریر شروع کي ' اور تمہید
میں اپني عظیم الشان شخصیت کو نمایاں کیا ' دار العلوم پر اپنے
احسانات گنانے ' گورنمنٹ کے تعلقات بتاے ' اسٹرائک کو شرعي
حیثیت سے ناجائز قرار دیکر یہہ فیصلہ سنایا - اسکے بعد حکیم عبدالولي
صاحب نے تقریر کي - حکیم صاحب نے اگرچہ انتظامي حیثیت
سے اسٹرائک کو ایک مضر چیز ثابت کیا ' تاہم انہوں نے موجودہ
دور کي خصوصیت کو نظر انداز نہیں کیا ' جس نے جذبات
و خیالات میں آزادي پیدا کردي ہے ' اسلیے انہوں نے اسٹرائک کو
اس قدر قابل نفرت اور حقیر چیز ثابت کرنیکي کوشش نہیں کي '
جس کا اثر کرنل صاحب کے تقریر کے ہر لفظ سے ظاہر ہوتا تھا -
حکیم صاحب کے بعد مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شیروانی
نے ایک موثر تقریر کي ' اور کرنل صاحب کي تقریر پر سنجیدہ
نکتہ چیني کے بعد وہ طریقہ اختیار کیا ' جو طلباء پر اثر ڈال سکتا
تھا - انہوں نے بہت سے تاریخي واقعات سے ثابت کیا کہ علماء کا کام
صرف طلب علم تھا ' اور طلباء دار العلوم کو اس غرض کیلیے موجودہ
ناگوار حالت چھوڑ کر اپنے بہترین سلسلہ تعلیم کو شروع کر دینا
چاہیے - ارکان کے تقریر کا سلسلہ ختم ہوا ' تو طلباء کي طرف سے
مولوي حسن الہی اور تقریباً دو گھنٹے تک ایک پر اثر تقریر کي -
اس تقریر کا بعض ارکان پر یہہ اثر ہوا کہ مولوي فضل حق صاحب
نے اوسی وقت اعتراف کیا کہ طلباء کا بیان بھی قابل لحاظ ہے '
اور اکثر ارکان نے مختلف طریقوں سے ظاہر کیا کہ طلبـاء کے
شکایات نظر انداز کرنیکي قابل نہیں ' بلکہ قابل تحقیقات ہیں -
بہر حال چونکہ جلسہ میں طلباء کے عذرات نہیں سنے گئے ' اور نہ
کمیشن تحقیقات کے بٹھانیکا وعدہ کیا گیا ' بلکہ کرنل صاحب نے
صاف طور پر ظاہر کیا کہ یہہ قطعي فیصلہ ہے ' اسلیے طلباء نے
اس یکطرفہ فیصلہ کے قبول کرنے سے انکار کیا ' لیکن مولوي
فضل حق صاحب نے اپني ذاتي ہمدردي کی بناپر طلباء کو
امید دلائي کہ وہ جلسہ میں انکے شکایات سنے کي تحریک کرینگے '
چنانچہ صبح کو جب جلسہ شروع ہوا ' تو دو طالب العلم کو
بحیثیت قائم مقام طلبہ بلایا گیا - ان طلبہ نے جلسہ میں شکایات
بیان کیں ' لیکن جلسہ میں خاندان کا کوري ' اور طبقہ علماء کے
بعض ممبروں کي حالت بالکل فریقانہ حیثیت رکھتي تھي - یہہ
لوگ انکے بیانات پر جرح و گرفت کرنیکي لیے مسابقت کرتے تھے -
جلسہ میں اسقدر بدنظمي پیدا کردي کہ مولانا حبیب الرحمن
خاں صاحب کو صاف صاف کہنا پڑا کہ " واتکو طلباء نے اپنے جلسہ
میں جس تربیت و حسن نظام کو قائم رکھا تھا ' افسوس ہے کہ
اپ اس قدر ترتیب بھي قائم نہیں رکھہ سکتے - اخري نتیجہ یہہ

جسکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یہ شدت سردی کے موسم میں تندرست انسان جلی بلب ہو رہا ہے - سردی ہٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے ہیں - لیکن یہ قسمتی سے دمہ کے مرض کی حالت ناگفتہ بہ ہے - تکلیف دمہ سے پریشان ہوتے ہیں - اور رات میں سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلتا ہے - اور نیند تک حرام ہو جاتی ہے - دیکھیے ! آپ اسکو کسقدر تکلیف ہے - لیکن افسوس ہے کہ اس لا علاج مرض کا بازاری اچھہ زیادہ تر نشیلی اجزاء دھتورہ بھنگ - بلاڈونا - پوٹاسیم آئوڈائڈ دیکر بنتی ہے - اسلیے فائدہ ہوتا تو در کنار مریض بے موت مارا جاتا ہے - ڈاکٹر برمن کی کیمیائی اصول سے بنی ہوئی - دمہ کی دوا المول جوہر ہے - یہ صرف ہماری ہی بات نہیں ہے - بلکہ ہزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح ہیں - آپنے بہت کچھ خرچ کیا ہوگا - ایک مرتبہ اسکو بھی آزما لیں - اسمیں نقصان ہی کیا ہے - پوری حالت کی فہرست بلا قیمت بھیجی جاتی ہے - قیمت ۳ روپیہ ۳ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن ... کلکتہ

[8]

مسیحا کا ... تیل

سر کے بالوں کیلیے نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کھال چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ ایسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائنس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

میسحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیم اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - عقلمند مشہور ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

معدے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پوری ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر رنبر و برادر

ایم - ایس - عبد الغنی نمبر ۲۲ و ۲۳
دولو تولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

کارخانہ

NARIKELDBAGAN LANE

ایک تعلیمگاہ علوم معاش کی تجویز

خادم الاسلام خاکسار محبوب الرحمن جملہ اہل اسلام کیخدمت میں عرض پرداز ہے کہ ضروریات زمانہ کے لحاظ سے کچھہ عرصہ سے ہمارا یہ خیال ہے کہ دیوبند جیسے متبرک مقام پر جو کہ بفضلہ تعالی شہرۂ آفاق ہے' ایک ایسی تعلیمگاہ قایم کی جاوے جس کے ذریعہ علوم معاش کی عملی تعلیم مسلمانوں کو دیجاوے - اس تعلیمگاہ میں حسب ضرورت زمانہ و وسعت سرمایہ مختلف شعبے صنعت و حرفت زراعت وتجارت ودستکاری وغیرہ کے قرار دیے جاویں و بلا لحاظ ذات و پیشہ وغیرہ مسلمانوں کو عملی طور پر اس تعلیمگاہ میں کام سکھا یا جاوے - یہ تعلیمگاہ اپنے فوائد اور داخلہ طلبہ کے لحاظ سے عام ہوگی - یعنی ہر مسلمان خواہ کسی صوبہ کا ہو بلا لحاظ عمر و سکونت وغیرہ اس میں داخل ہوسکے گا' اور جس صیغہ کام کے قابل سمجھا جاویگا اسمیں تعلیم پا سکے گا - اس معروضہ بالا مفید تجویز کو ہمنے حتی الامکان عملی طور پر پورا کرنیکا عزم کرلیا ہے' مگر چونکہ اس کام میں سرمایہ کی بہت زیادہ ضرورت ہے لہذا جمیع اہل اسلام کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھہ استدعا ہے کہ حتی الوسع امداد سے دریغ نہ فرماویں۔

یہ مجوزہ تعلیم گاہ علوم معاش مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند کی طرف سے نہیں ہے بلکہ علحدہ مستقل کام ہے -

خاکسار محبوب الرحمن قادری وچشتی دیوبندی
دیوبند ضلع سہارنپور

اطلاع

برادر من تحیت و سلام !

برادران ندوہ افتادہ کے اجتماع و ارتباط کی جو تحریک میں نے کی تھی اور آپ نے جسکا خیر مقدم کیا تھا' اسکے استحکام کیلیے ۱۳-۱۴-۱۵ - اپریل سنہ ۱۹۱۳ ع کو ایک عظیم الشان جلسہ کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا ہے' جسمیں آپکی شرکت کی ضرورت صرف اسلیے نہیں کہ آپ اس سلسلہ ربط و اتحاد کی ایک کڑی ہیں بلکہ اسلیے بھی کہ اس جلسہ میں نہایت ضروری مسائل طے کئے جائینگے جنکا اثر ہماری ذات سے متعدی ہوکر ندوہ پر بھی پڑیگا' اور وہ مسائل حسب ذیل ہیں :

(۱) انجمن کے لئے قواعد کی ترتیب سکرٹری اور عہدہ داروں کا باضابطہ انتخاب -

(۲) معاملات اشتراک پر غور و فکر کرنا اور معاملات کے اصلاح کی کوشش کرنا -

(۳) اپنے حقوق کو متعین کر کے ارکان ندوۃ العلماء کی خدمت میں پیش کرنا -

امید کہ آپ اس جلسہ میں تشریف لاکر مجھے ممنون اور ان مقاصد کو کامیاب بنانیکی کوشش کرینگے تشریف آوری کی اطلاع تاریخ جلسہ سے ایک ہفتہ پیشتر ہونی چاہئے اور جو تجاویز آپ پیش کرنا چاہیں اسکو بہیجدیجیے *

مسعود علی ندوی عارضی سکریٹری
انجمن طلباء قدیم دارالعلوم
احاطہ خام فقیر محمد خان - لکھنو

دہلی کے خاندانی اطبا اور دوا خانہ نورتن دہلی

یہ دوا خانہ عرب - عدن - افریقہ - امریکہ - سیلون - آسٹریلیا - وغیرہ وغیرہ ملکوںمیں اپنا سکہ جما چکا ہے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدولہ قبلہ حکیم محمد احسن اللہ خان مرحوم طبیب خاص بہادر شاہ دہلی کے خاص مجربات ہیں -

دوائی ضیق - ہر قسم کی کہانسی و دمہ کا مجرب علاج فی بکس ایک تولہ ۲ دو روپیہ -

حب قتل دیدان - یہ گولیاں پیٹ کے کیڑے مارکر نکال دیتی ہیں فی بکس ایک روپیہ -

المشتہر حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نورتن دہلی فراشخانہ

ترکی سے پیغام

برادران اسلام کی خدمت میں

ہم بذریعہ اعلان ہذا اپنے ہندوستانی مسلمان بھائیوں کو آگاہ کرتے ہیں - کہ ہمارے پہلے پنجاب کے ایجنٹ جنکا نام "کامریڈ" میں مشتہر ہوچکا ہے - اب باقاعدہ طور پر تمام ہندوستان کے سول ایجنٹ مقرر کر دیے گئے ہیں - اُنکا اسم شریف شیخ سلطان محمد مالک تجارت خانہ سلطان ہوشیار پور ہے -

چھنامل اینڈ کمپنی دہلی جو ہمارے پہلے سول ایجنٹ تھے اب وہ سول ایجنٹ نہیں رہے' اور اُن کے جو اشتہارات اس دعوے کی تائید میں شایع ہوں وہ جھوٹے تصور کئے جائیں' کیونکہ اس سے اُن کی غرض محض دھوکا دینا ہوگی اُس مسلمان پبلک کو جس نے ہمارے خالص ترکی اور اسلامی صنعت مثلاً ترکی ٹوپیاں اور دوسری خالص ترکی اشیاء کی ترویج کے لئے نہایت ایثار سے کام لیا ہے - آیندہ جو چیز ترکی سے آئے گی وہ شیخ سلطان محمد مالک تجارت خانہ سلطان ہوشیار پور سے مل سکے گی -

ترکی ٹوپیوں اور دیگر ترکی ساخت اشیاء کے بارے میں جملہ استفسارات شیخ صاحب موصوف سے یا اُن کے مقرر کردہ ایجنٹوں سے ہونے چاہئیں -

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے ہندوستانی بھائی اس خالص اسلامی صنعت کو فروغ دینے میں کوشش فرمائینگے -

آپ کا مخلص

ظفر کامل منیجنگ ڈایرکٹر شرکت مایہ عثمانیہ سول ایجنسی کارخانہ شاہی ہرکہ - قسطنطنیہ

روغن بیگم بہار

حضرات اہلکار امراض دماغی کے مبتلا وگرفتار وکلا طلبہ مدرسین معلمین مولفین مصنفین کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے - ایک عرصے کی فکر اور سوانچ کے بعد بہترے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوی روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا ہے' جسکا اصلی ماخذ اطباے یونانی کا قدیم مجرب نسخہ ہے' اسکے متعلق اصلی تعریف بھی قبل از امتحان و پیش از تجربہ مبالغہ سمجھی جا سکتی ہے صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹر کبراجی تیل نکلے ہیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھی کرتے ہیں آیا یہ یونانی روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلوںکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوؤنکو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغی امراض کبھی غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھی شدت حرارت کے باعث اور کبھی کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہیں' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کی رعایت رکھی گئی ہے تاکہ ہر ایک مزاج کے موافق ہو مرطوب و مقوی دماغ ہونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کی خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رہیگا' اسکی بو غسل کے بعد بھی ضائع نہیں ہوگی - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰: روپیہ ۸ آنہ -

ممسک بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمی شباب کا اصلی باعث - یونانی میڈیکل سائنس کی ایک نمایاں کامیابی یعنی -

ممسک بٹیکا — جسکے خواص بہت سے ہیں جس میں خاص خاص باتیں عمر کی زیادتی - جوانی دائمی - اور جسم کی راحت - ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کی آزمایش ہی ضرورت ہے -

راجا رنجیت سنگھ اور مہاراجہ تیلہ - اس دوا کو میں نے ایک راجہ سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسی کو نہیں اور درخواست پر ترکیب استعمال بھیجی جائیگی -

۱۰ رنگین فل کلیجر" کو بھی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ - ممسک بلس اور الکٹرک ویگر پرسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۶ آنہ - یونانی گرٹ بازار کا ساسپل یعنی سر کے مرض کی دوا لکھنے پر مفت بھیجی جاتی ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یونانی میڈیکل ہال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly „ 4-1 2

الهلال

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلیفون نمبر ۶۳۸
قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماہی ۴ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۱۵ - ۱۶ | کلکته : چہارشنبه ۱۸ - ۲۵ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۴

Calcutta: Wednesday, Apırail, 15 - 22. 1914

ندوۃ العلما کی قسمت کا فیصله

۱۰ مئی کو معاملات ندوہ کیلیے دهلي میں عظیم الشان اجتماع

احساس دیني و فرض ملي کے اظہار کا اصلي موقعه !!

ندوہ کے معاملات پر غور کرنے اور اسکی اصلاح کي تجاویز سوچنے کیلیے مسلمانوں کا ایک عام جلسه (جسمیں مختلف اسلامي انجمنوں کے قائم مقام اور صوبوں کے سر بر آوردہ اهل الراے جمع هونگے) ۱۰ مئي سنه ۱۹۱۴ کو صبح ۷ بجے دهلي میں منعقد هوگا۔ جن حضرات کو ندوہ سے همدردي هے ' امید هے که وہ اپني شرکت اور اظہار راے سے فائدہ پہنچائینگے ' اور همیں ممنون فرمائینگے -

الـداعـيــان

خان صاحب بشیر علیخان سکریٹري انجمن اسلامیه لاهور - حاجي شمس الدین سکریٹري انجمن حمایت اسلام لاهور - میجر سید حسن بلگرامی (علي گڈہ) - قادر بهائي پریسیڈنٹ انجمن ضیاء الاسلام بمبئي - حاجي یوسف سوباني ' پریسیڈنٹ انجمن اسلام بمبئي آنریبل چودهري نواب علي ممبر کونسل بنگال - نواب سید علي حسن خان - (لکھنو) - حکیم عبد الولي (لکھنو) - حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان (دهلي)

اطــلاع

(۱) آجکي اشاعت دو نمبروں کي یکي اشاعت هے -

(۲) ٹائیٹل پیج پر جو تصویر چهپ گئي هے وہ اس هفته کے مضامین سے تعلق نہیں رکھتي - غلطي سے دیدي گئي - آئندہ اشاعت میں اسکا تذکرہ هوگا -

(۳) اس هفته ضروري مضامین کي کثرت کي وجه سے تمام تصویریں نہیں دي جا سکیں اور با تصویر مضامین کي گنجایش بهي نہیں نکلي - ورنه آجکي اشاعت کیلیے دس سے زیادہ تصویریں الگ کردي گئي تہیں:- انشاء الله آیندہ اشاعت میں اسکي تلافي هوجائیگی -

(۴) مجهے یه بات پسند نہیں که الهلال کے زیادہ صفحات ایک هي موضوع میں صرف هوجائیں - کچهه دنوں سے ندوۃ العلما کے معاملات بہت بڑا حصه رسالے کا لے لیتے هیں - کئي هفته سے مدارس اسلامیه کے علاوہ مقالۂ افتتاحیه لکھنے کي بهي مہلت نه ملي - بہت ممکن هے که بعض احباب کرام اسے محسوس فرماتے هوں - لیکن انہیں الهلال کي معذوریوں پر بهي نظر رکھني چاهیے - جب تک کسي معاملے کے متعلق پوري طرح مواد بہم نه پہنچایا جاے ' اس وقت تک اسکي تحریک سے کوئي نتیجه حاصل نہیں هوسکتا - ندوۃ العلما کو میں اپنے عقیدے میں ایک اهم کام سمجهتا هوں - نیز مجهے یقین هوگیا هے که وہ برباد کیا جا رها هے - عرصے تک کی خاموشي کے بعد اس معاملے کو چهیڑنا پڑا ' اور جب شروع هو چکا اب درمیان میں نہیں چهوڑ دیا جاسکتا تاوقتیکه تحریک اصلاح ایک عملي صورت اختیار نه کرلے - جب تک اپني دلچسپیوں کا کچهه ایثار نه کرینگے ' کوئي اهم کام انجام نہیں پاسکتا - امید هے که ۱۰ - مئي کا جلسه کسي عملي تجویز تک پہنچنے میں کامیاب هو ' اور اس بحث کا حصول مقصود کے ساتهه جلد خاتمه هوجاے - (ایڈیٹر)

اعـــلان

رپورٹ انجمن هلال احمر قسطنطنیه

انجمن هلال احمر قسطنطنیه نے اپني تمام کارگزاریوں کي ایک جامع رپورٹ ترکي زبان میں شائع کي هے جسمیں حضور سلطان المعظم ' ولي عهد عثمانیه ' اور بانیان انجمن کی تصویریں بهي دي گئي هیں ' اور ابتدا میں هلال احمر اور صلیب احمر کي تاریخ بهي درج کي هے -

گو یه کتاب ترکي میں هے تاهم مسلمانان هند اس خیال سے خرید سکتے هیں که اسکی فروخت سے جسقدر روپیه حاصل هوگا وہ کار خیر هی میں صرف هوگا - انجمن هلال احمر نے همیں اس اعلان کی اشاعت کیلیے لکھا هے - کتاب کي قیمت دو روپیه هے - سکریٹری انجمن سے ملسکتی هے ' غالباً اسکے کچهه نسخے فروخت کیلیے دفتر الهلال میں بهی کسی آیندہ ڈاک سے پہنچ جائینگے (مدیر)

SEWING MACHINES

BALLS & WINDERS

THE ADARSHA KNITTING Co

Importers & Manufacturers

CALCUTTA

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:o:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹن کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوئے اون جو ضروری ہوں معقول قابل لرخ پر مہیا کردیتی ہے - کم خلم ہوا - اچھے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ا پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:o:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوںکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

بی - گوپال راؤ پلیڈر - (بلاری) میں کلز ویلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس بات کے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص بآسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

---

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمائش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - قیمت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

خود مولانا شبلي نے ندوہ کے معاملات سے قوم کو بے خبر رکھا ' اور اسکا سب سے بڑا الزام انھي کے سر ہے - اسکے بعد اخبارات هیں - زمیندار ' همدرد ' پیسہ اخبار ' وطن ' الهـــلال ' ان میں سے کسي نے بھي وقت سے پہلے خبر نہ لي - اب یہ کوئی انصاف کي بات نہیں ہے کہ اپنی غفلت کي ندامت صرف طلبا کو الـزام دیکر مٹائي جاے -

جلسۂ انتظامیہ ۲۶ مارچ

(۳) کذب بیاني ' باطل اندیشي ' مکر و حیل ' فریب و دسائس کا ایک پورا مجموعہ وہ رپورٹ ہے جو ۲۶ مارچ سنہ ۱۳ کے جلسۂ انتظامیہ کی فرضي ناظم ندوہ نے شائع کي ہے - اب میں کہاں تک اپنے وقت اور الهلال کے صفحات کو ان لوگوں کے پیچھے خراب کروں ؟ مختصراً چند کلمے لکھونگا :

اس رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ تو باہر کے لوگوں کو اصلي حالات کے معلوم کرنے کا موقعہ دیا گیا اور نہ اصلی مسائل انکے سامنے پیش ہوے - نہایت چالاکي سے صرف اسٹرائک هی کے معاملہ کو پیش کیا گیا ' اور کہدیا کہ اسکے سوا قوم میں اور کوئی بے چینی نہیں -

اس رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ جلسے میں مندرجۂ ذیل امور بیان کیے گئے :

(۱) مولوي عبد السلام اور مولانا شبلي کے دو خط جسکا حال اوپر لکھا جا چکا ہے -

(۲) ایک نیا عہدہ " حامي ندوہ " کا وضع کیا گیا ؟ اور اسپر کرنیل عبد المجید پٹیالہ کا تقرر ہوا - اس خدمت عظیم کے صلے میں تین چار سال سے وہ مولوي غلام محمد شملوي سے چھاونیوں میں گورنمنٹ کي غلامي کا وعظ کراتے هیں' اور ۸۰ - روپیہ انکي تنخواہ بدبخت ندوہ دیتا ہے !

(۳) ایک کاکوروي ممبر نے کہا کہ ندوہ سے " ابتک معزز حضرات کو ویسي هي همدردي ہے' جیسي پہلے تھی " تعجب ہے کہ اسقدر صریح غلط بیاني کیونکر ایک تعلیم یافتہ شخص نے جائز رکھي - معزز حضرات سے اگر مقصود کاکوروي کا خاندان اور مولوي خلیل الرحمن اور انکے حواري هیں' تو اسمیں شک نہیں نہ نہ صرف پیشتر جیسي هي همدردي ہے بلکہ هزار درجہ المضاعف ہو گئي ہے' مگر اسکے لیے " معزز حضرات " کي تلمیح ضروري نہ تھي -

لیکن اگر معزز حضرات سے مقصود وہ لوگ هوں جو کسي نہ کسي حیثیت سے قوم میں "معزز" تسلیم کیے جاتے هیں تو ان میں جن لوگوں کو صحیح حالات کے معلوم کرنے کا موقعہ ملا ہے ' وہ سب کے سب موجودہ حالات پر متاسف ' اور اصلاح کي ضرورت سے مضطرب هیں - اگر میں انکي فہرست یہاں دوں تو کئي کالم صرف ہو جائیں - انجمن اصلاح ندوہ کي رپورٹ اٹھا کر دیکھیے - خود ندوہ کے ارکان انتظامي کا کیا خیال ہے ؟ یقیناً هر هائنس بیگم صاحبہ بھوپال دام اقبالہا بھي اس شخص کے خیال میں " معزز " نہونگی' جنھوں نے اپنا ماہوار عطیہ تا اصلاح ندوہ ملتوي کر دیا ہے !

(۴) یہ بھي اسي ممبر نے کہا کہ " ناظم اور پرنسپل پر کوئي اعتراض صحیح نہیں کیا گیا " لیکن " ناظم پر بہ حیثیت ناظم تو بعد کو اعتراض ہوگا ' پہلے انکي نظامت کو تو جائز ثابت کر دیا جاے -

(۵) ایک اور ممبر نے کہا کہ میرٹھہ میں قاضي نجم الدین صاحب ایک خط لاے' جسمیں جلسہ کرنے کي تحریک تھي - لیکن سمجھہ میں نہیں آتا کہ اس سے ندوہ کے مسائل پر کیا اثر پڑتا ہے ؟ اگر کچھہ لوگ ایک مسئلہ کو از روے ایمان و بصیرت ضروري سمجھتے هیں' تو انکا فرض ہے کہ اسکي طرف قوم کو توجہ دلائیں' اور غفلت دور کرائیں - میں نے بلقان و طرابلس' کانپور و معاملۂ زمیندار' اور خود ندوہ کے متعلق علانیہ الہلال میں بار بار لکھا کہ هر شہر کے مسلمان جلسے کریں اور اپني زندگي اور احساس کا ثبوت دیں -

(۶) ایک تیسرے ممبر نے کہا کہ " جو جلسے ہوے هیں وہ ضلع بارہ بنکي کے چھوٹے چھوٹے مواضعات میں کیے گئے هیں " کیا کوئي وقت ایسا بھي آنے والا ہے جب ان لوگوں کو اپني کذب بیانیوں کي جرات پر ندامت ہوگي ؟ ندوہ کي اصلاح کیلیے اس وقت تک پچاس کے قریب جلسے تمام ہندوستان میں ہو چکے هیں - بمبئي ' کلکتہ ' دہلي ' ملتان ' بانکي پور' مدراس ' قصور' بریلي ' گیا ' میرٹھہ' گوجرانوالہ ' پیلي بھیت ' لکھنو' یہ تمام مقامات شاید ندوہ کے جغرافیۂ ہند میں بارہ بنکی هي کے مواضع هیں !

(۷) ایک سب سے زیادہ دلچسپ لطیفہ یہ ہے کہ جو لوگ طلبا کو سمجھانے گئے تھ' انسے طلبا نے خواهش کي کہ ایک غیر جانب دار کمیشن قائم کیا جاے - اسکے جواب میں سفراء ندوہ نے کہا : " ارکان انتظامیہ ملک کے منتخب اصحاب هیں اور تمام ذمہ داري کا ملک نے ارکان انتظامیہ پر بھروسہ کیا ہے "

مگر افسوس ہے کہ ایسي شاندار اور مسکت دلیل کو بھی " طلبہ نے نہیں مانا "

یا للعجب ! ندوۃ العلما کي سرزمین میں بھي " ملک کے انتخاب کردہ اصحاب " کا لفظ بولا جاتا ہے' اور ایسے ارکان ندوہ دل کے جري اور همت کے مضبوط موجود هیں جو ندوہ کے ارکان انتظامیہ کو " ملک کي انتخاب کردہ " جماعت کہنے کي جرات رکھتے هیں ! پھر طلبا کے جواب میں متحیر هیں کہ آنھوں نے ایسي صریح اور سچي بات کو بھي منظور نہیں کیا ؟

یا سبحان اللہ ! جس جلسۂ انتظامي کے ممبروں کے انتخاب کرنے میں نہ تو قوم کي آواز کو دخل ہو اور نہ قوم کو کسي طرح کا حق دیا گیا ہو ' حتی کہ برسوں سے قوم کو یہ بھي نہ معلوم ہو کہ کب انکے نائب منتخب ہوتے هیں' اور کون آنھیں منتخب کرتا ہے ؟ جنکے انتخاب کا یہ حال ہو کہ ہر تین سال کے بعد آنھي میں کے چند آدمي بیٹھکر پچھلے آدمیوں کو اپني مرضي کے مطابق دھرا لیتے هوں' اور جب چاهتے هوں " مجلس خاص " کا تخت بچھا کر اپنے پندرہ پندرہ آدمیوں کو صرف ایک شخص کي تحریک پر ممبر بنا لیتے هوں' جنکے لیے نہ تو کوئي قاعدہ ہے اور نہ قانون' نہ کوئي اصول ہے اور نہ کوئي راے' آج اس مجلس انتظامي کے ممبر بے دھڑک طلبا کے سامنے یہ دلیل پیش کرتے هیں کہ قوم کے انتخاب کردہ نائب هم سے بڑھکر اور کون ہونگے' اور پھر اتنا هي نہیں بلکہ غریب قوم کي جانب سے " بھروسہ " کا پروانہ بھي اپنے جیب میں ٹٹولنے لگتے هیں ! ان ھذا لشي عجاب !

غفلت و بے خبری

(۸) اصلي مصیبت یہ ہے کہ لوگوں کو اصلي حالات معلوم نہیں - ندوہ سے دلچسپي لینے والے همیشہ خاص خاص لوگ تھ - نہ تو لوگوں نے اسکي رپورٹیں پڑھي هیں نہ دستور العمل دیکھا ہے' اور نہ کبھي ان مضامین کو پڑھا ہے جو ندوہ کے معاملات کے متعلق اخبارات میں نکلتے رہے هیں - اب ندوہ کا معاملہ انکے سامنے آیا ہے اور وہ راے دیتے هیں تو ادھر ادھر کي سني ہوئي باتوں پر مجبوراً اعتماد کر لیتے هیں' اور بالکل سمجھہ نہیں سکتے کہ اصلي ماتم کیا ہے ؟

دهلي میں جو جلسہ ابھي ۱۳ - اپریل کو منعقد ہوا تھا اسمیں مولانا عبید اللہ صاحب سابق ناظم جمعیۃ الانصار دیو بند نے اپنی تقریر میں کہا : " میں ایک مرتبہ ندوہ کے انتظامي جلسے میں بلایا گیا تھا تاکہ بعض حضرات کے موافق راے دوں' لیکن جب

مسئلۂ بقاؤ اصلاح ندوہ

فریب سکوت اور فساد تجاهل !

سب سے بڑي مصیبت ارباب راے کي بے خبري و غلط فهمي ہے اور وہ معذور هیں -

۱۰ مئي کو دهلي میں عام جلسه

ندوة العلما کے موجودہ معاملات کے متعلق چند امور غور طلب هیں ' بغرض اختصار و عدم گنجایش صفحات دفعه وار عرض کرونگا:

(۱) پوري چالاکي اور مفسدانه هوشیاري سے کوشش کي جا رهي ہے که کسی طرح ندوہ کی اصلاح اور اسکے اصلی مفاسد کے مسئله کو قوم کی نظروں سے هٹا لیا جاے اور اُسکي جگه محض طلبا کي اسٹرایک کے معاملے کو یا بعض دوسرے حالات کو پیش کردیا جاے - اس سے مقصود یه ہے که تمام لوگ ان معاملات میں اولجهه جائینگے اور حزب الافساد کے اصلي مفاسد کي طرف کسي کو توجه نهوگي -

صیغۂ تعمیرات اور مال کے متعلق بار بار کہا جاتا ہے مگر اُسکا کچهه جواب نهیں دیا جاتا - معتمدیوں کے توڑ دینے کي ناجائز کارروائي پر اعتراض کیا جاتا ہے مگر اسکا کوئي تذکرہ نهیں کرتا - نئے عهدہ داروں کے تقرر کو دستور العمل کے خلاف اور بالکل سازشي بتلایا جاتا ہے ' مگر گویا انهوں نے سنا هي نهیں - جلسۂ انتظامیه منعقد بهي هوتا ہے تو صرف اسٹرائک پر بحث لي جاتي ہے ' اور خطوط پڑهے جاتے هیں که اسٹرائک مولانا شبلي کي ایما سے هوئي یا مولوي عبد السلام نے خط لکها -

مولانا شبلی نے اخبارات میں ایک تحریر شایع کرائي ہے اور خط کے اُس ٹکڑے سے انکار کیا ہے جسمیں مولوي عبد السلام نے انکي طرف اپنے مطالب کو نسبت دي ہے ' اور ساتهه هي لکها ہے که لعنة الله علی الکاذبین -

پهر یه خطوط بهت پهشتر کے هیں - اسٹرائک اب هوئی ہے اور طلبا نے اپني شکایتیں بیان کردي هیں جنکا جواب ملنا چاهیے - تاهم هم تسلیم کیے لیتے هیں که واقعي اسٹرائک انهیں کارروائیوں کا نتیجه ہے ' اور بعض لوگوں نے طلبا کو اُبهار اُبهار کر اسٹرائک کیلیے آمادہ کیا ' لیکن اس واقعه سے دوسرے واقعات تو مٹاے نهیں جا سکتے ؟ کیا صیغۂ تعمیرات و مال کے مسائل اُسي وقت تک قابل اعتراض تهے ' جب تک که اسٹرائک بغیر کسي [illegible] هو؟ اور کیا دستور العمل ندوہ کے بموجب [illegible] ناظم نہولا ' اور محض چند آدمیوں کا سازش کرکے ندوہ کے اصلي مقاصد کو مٹانے کیلیے اُنهیں ناظم بنا دینا بهي اُسي وقت تک قابل لحاظ تها ' جس وقت تک اسٹرائک بغیر مولوي عبد السلام کے خط لکهنے کے سمجهي جاتي ؟

کیا دستور العمل ندوہ کي تنسیخ ' حق انتخاب و عزل کی تحریف ' ایک ناجائز اور خلاف اصول کمیٹي کي باسم " مجلس خاص " تاسیس ' اور بابو نظام الدین صاحب کے صیغۂ مال کے متعلق تمام اعتراضات بهي اس وجه سے مٹ جاسکتے هیں که مولوي عبد السلام صاحب نے اسٹرائک کرا دي ؟

(۲) یه بالکل ویسي هي بات ہے جیسے مچهلي بازار کانپور کی مسجد کی دیوار کو مسٹر ٹائیلر نے گرا دیا اور هز آنر سر جیمس مسٹن نے کہا که کانپور کے مسلمانوں میں کوئي جوش نهیں - صرف باهر کے چند مفسدین هیں جو کانپور کے مسلمانوں کو بهڑکا رهے هیں - حالانکه اگر مسجد کي زمین کا مطالبه شرعي و قانوني مطالبه تها تو وہ اس الزام کے مان لینے کے بعد بهي ویسا هي قابل جواب تها جیسا که دوسري صورت میں -

مولوي عبد السلام صاحب کے خط میں دو باتیں واقعي قابل اعتراض هیں - ایک تو انکا غلط طور پر اپنے بیانات کو مولانا شبلي کي طرف نسبت دینا جسکا وہ خود اقرار کرتے هیں - یقیناً ایسي غلط بیانی بڑے هي افسوس بلکه شرم کي بات ہے - دوسرا خط کا طرز بیان که جتنے لفظ لکهے هیں ' انمیں سے کوئي لفظ بهي کسي عقلمند آدمي کا لکها هوا معلوم نهیں هوتا - رهي یه بات که انهوں نے طلبا کو اپنے حقوق کے مانگنے پر اُبهارا ' تو دنیا میں فرضي اخلاق ' رعب و نظام ' اور ادب و نگونساري کا وعظ کرنے والے تو بهت هیں اور یه واعظ خوشنما بهي معلوم هوتا ہے ' لیکن اصلیت یه ہے که ایسي حالت خود اُن واعظوں یا انکے دائرۂ کار کی عمارتوں کو پیش آجاے تو اُس وقت حقیقت کهلے که خود انکا مشورہ بهي ایسا هي هوتا ہے یا نهیں ؟

یه سب کهنے کی باتیں هیں اور ان میں حروف و اصوات کے علاوہ مفهوم عملي کچهه بهی نهیں ہے -

جس دن طلبا نے اسٹرائک کی ' اُسي دن میں نے الهلال میں ' لکها که یه اچها نهیں کیا - " مدرسه مثل ایک مملکت کے ہے - جس طرح شخصي حکومت کا جبر و استبداد ملک کو خراب کرتا ہے اسی طرح طوائف الملوکي اور بے حکومتي بهي اسکے لیے مہلک ہے " - نیز یه لکها که " اسٹرائک امن و نظام کي ایک ایسي غارت ہے جسکو کسی حالت میں بهي اچها نهیں کہا جاسکتا "

تاهم جو واقعات دنیا میں هوتے هیں ' انهیں صرف اخلاق کي کتابوں کے اندر هي نهیں ڈهونڈهنا چاهیے ' اور کسي شخص کو اسکا حق حاصل نهیں ہے که حق و باطل ' انصاف اور بے انصافی ' عدل و ظلم ' اور طلب و داد کو کسي خاص گروہ کیلیے مخصوص کردے - ندوہ کے طالب علموں نے اخبارات میں مضامین لکهے - اخبار وکیل امرتسر نے قابل صد تعریف مستعدي سے اپنے صدها صفحات اس بحث کیلیے وقف کر دیے ' اندروني طور پر هر شکایت کیلیے حکام ندوہ کو عرضیاں دي گئیں اور بار بار جواب طلب کیا گیا - لیکن ان تمام باتوں کا کوئي نتیجه نهیں نکلا اور وہ هر طرف سے مایوس هوگئے - سب سے بڑهکر یه که ایک پوري پارٹي ندوہ پر قابض تهي ' اور دوسرے خیال کے لوگ اصلاح کي طرف سے مایوس هوکر تهک گئے تهے ' اور اسلیے کچهه دلچسپي نهیں لیتے تهے - ایسي حالت میں اگر طلبا نے آخري علاج سے کام لیا ' اور خرابي و بد نظمي کا علاج بالمثل خرابی هی سے کرنا چاها ' تو گو هماري اخلاقی مصطلحات کتنی هی همیں برگزیدہ رکهیں تاهم همیں انکی نسبت فیصله کرنے میں زیادہ سختی نهیں کرني چاهیے ' اور انکی مجبوري و بے بسی پر بهی نظر رکهنی چاهیے -

اگر اسٹرائک اچهي چیز نهیں تو اسکا سب سے پہلے الزام قوم کے سر ' اور علی الخصوص قوم کے ان نمایاں اشخاص کے سر ہے جو همیشه ان معاملات میں پہلي صف هوتے هیں - کیوں انهوں نے اخبارات کے مضامین نهیں پڑهے ؟ کیوں اخبار وکیل کے بے شمار کالموں پر کبهي نظر نهیں ڈالي ؟ کیوں اُن انصاف طلب صداؤں سے کان بند کرلیے جو هر هفتے مصائب ندوہ کیلیے بلند هوتے تهے ؟ جب ایک شے پبلک میں آ گئي اور اخبارات میں مسلسل مضامین لکهے جاتے هیں تو پهر بے خبري کا عذر مسموع نهیں هوسکتا - جب کسي نے خبر نه لي تو انهوں نے اپني قسمت کو خود اپنے هاتهوں میں لیا ' اور وہ آخري علاج کرنا چاها ' جو گو کیسا هي برا هو لیکن اسکي علت خود هماري هي غفلت تهي - یه علاج کارگر هوا اور اب سرگشتگان غفلت نے دو چار کروٹیں لیں - پس جن لوگوں نے یه آخري علاج کرکے تمهیں هوشیار کیا ہے ' انکي بعضي هوئي هشیاري سے بیدار هوکر سب سے پہلے اُنهي کو الزام دینا انصاف سے بعید ہے !

الهلال

۱۸ - ۲۵ جمادی الاولی ۱۳۳۲ هجری

مدارس اسلامیه

مولـود فساد کا کامل بلوغ

عهدہ داروں کا سازشی تقرر

مزعومه ومفروضه نظامت ندوة العلماء

(۳)

ایک ایسا شخص فرض کیجیے جو نئے عهدہ داروں کا نه صرف دوست و رفیق بلکه شیفتة و فدا کار هو ' اور اُنکي نظامت و نیابت کو اپنے ایمان و ضمیر سے بھي زیادہ محبوب رکھتا هو - نیز اُس نے قسم کھا لی هو که جب تـک بحث و ثبوت کا ذرا سا سهارا بھي باقي رهیگا ' مولوي خلیل الرحمن صاحب کي نظامت کو هاتھه سے نه دونگا :

یا تن رسد بجاناں ' یا جاں ز تن بر آید !

اچھا ' تو اب فرض کیجیے که وہ ایسے موقعه پر کیا کریگا جبکه اُسکے سامنے اهلیت اور استحقاق علمي و اخلاقي کي وہ تمام بحث پیش کي جائیگي جو پچھلي اشاعت میں نکل چکي هے ؟

یقیناً وہ جوش حمایت میں کهے گا که خیر ' مان لیجیے که مولوي خلیل الرحمن صاحب نه تو علمي قابلیت کے لحاظ سے اس عهدے کیلیے کوئي چیز هیں ' اور نه هي کسي اخلاقي خوبي کے اعتبار سے مستحق هیں - لیکن آخر مجلسوں اور انجمنوں کے قوانین و قواعد بھي کوئي شے هیں یا نهیں ؟ اگر وہ قانون و قواعد کے مطابق ناظم بنادیے گئے هیں ' اور ایک انجمن کي ایگزیکیٹو کمیٹی نے اُنهیں قانوناً عهدہ دار تسلیم کرلیا هے ' تو پھر خواہ وہ کیسے هي نا اهل کیوں نهوں ' لیکن قاعدہ چاهتا هے که اُنهیں تسلیم کرهي لینا چاهیے - نه کیجیے گا تو دنیا میں قانون اور قواعد کي توهین کي ایک بهت هي بري مثال قائم هوجائیگی - استحقاق نهیں ' نسهي ' کم ازکم قانون تو هے ؟ اُنهوں نے استحقاق و صلاحیت کا پاس نهیں کیا - آپ قانون کي عزت پر نظر رکھیے - کسي کي علمي و اخلاقی حالت پر بحث کرنیکا آپکو کس نے حق دیدیا هے ؟ یه تو " ذاتیات " هے - جو کچھه کهنا هے قاعدہ اور قانون کي بنا پر کهیے -

غرضکه استحقاق و اهلیت کے بعد گو اصلاً بحث کا خاتمه هوجاتا هے لیکن ایک ایسے شخص کیلیے جو اصول کي بنا پر نهیں ' بلکه اپنے کسي ذاتي فیصلے کي بنا پر اُنکي نظامت کا خواهشمند هو ' کهنے کیلیے قانون اور قواعد کا سهارا ابھی باقي هے -

اچھي بات هے - آئیے اپنے تـئیں ایک ایسا هي ارادت کیش شخص فرض کرلیں اور پوري کوشش کریں که کسي نه کسي طرح مولوي صاحب کو ندوہ کا ناظم بنا نا هي چاهیے - استحقاق و اهلیت کي بنا پر نا ممکن هوگي تو قانون اور قواعد کا گوشه ڈھونڈھیں گے - یهاں سے بھي نـکالے گئے تو خود ندوہ کے دستور العمل کی دهائي دینگے - یهاں بھی شنوائی نه هوئي تو اسکے محرف و موجودہ دستور العمل کا دروازہ کھٹکھٹائینگے - اگر یه بھي نه کھلا تو پھر یا قسمت یا نصیب !

کیا شکوہ تم سے ' روییے اپنے نصیب کو !

بهر حال میں تسلیم کیے لیتا هوں که پچھلی اشاعت میں جو کچھه لکھا گیا ' یکسر لغو اور بے معني تھا - استحقاق اور اهلیت کیا شے هے اور ایثار و اخلاق کو کون پوچھتا هے ؟ اصل شے قانون اور قاعدہ هے - فاستغفر الله ربي من کل ذنب و اتوب الیه !

کردیم هـزار بار توبـه !

صرف مجالس و مجامع کے قوانین عمومي اور خود ندوہ کے دستور العمل هي کے مطابق اب نظر ڈالتا هوں :

گر تو دامن بکشي ' دست کسے کوتـه نیست !

(نظامت جدیده اور قواعد مجالس)

قواعد کا یه حال هے که ایک تو عام طور پر با قاعدہ انجمنوں کے قوانین هیں اور تمام مجلسوں کیلیے بطور ایک مشترک اصول کے تسلیم کیے جاتے هیں - ایک خود نـدوہ کا دستور العمل هے - عام قوانین کا اگر ذکر کیا گیا تو یه کهکر بآساني ٹالدیا جائیگا که ندوہ عام قوانین مجالس کي پیروي پر مجبور نهیں - اگر تمام دنیا میں ایسا هوتا هے تو کیا ضرور هے که ندوہ بھی ایسا هي کرے ؟

پس بهتر هے که صرف نـدوہ هي کے دستور العمـل کے مطابق نظر ڈالی جاے -

لیکن ندوہ کا دستور العمل بھي دو مختلف صورتوں میں موجود هے - ایک تو اُسکا اصلي اور قدیمي دستور العمل هے دوسرا محرف موجودہ دستور العمل جس پر آجکل ادعائی عمل لیا جاتا هے -

کسي گذشته صحبت میں تفصیل کے ساتھه لـکھه چکا هوں که اصلي دستور العمـل کي دفعات مهمه کیا تھیں ' اور پھر کس طرح اُن میں نئي نئي ترمیمیں اور اضـافے کیے گئے ؟ پس موجودہ حالت میں در اصـل ندوہ کا دستور العمـل کوئي چیز نهیں ' اور مسئلهٔ اصلاح ندوہ میں اصلي ما به النـزاع وهي دستور العمل هے - تاهم جو کچھه بھي هے ' چاهیے که صرف اُسی کو پیش نظر رکھـا جاے - کیونکه اگر اصلي دستور العمل کي بنا پر بحث کیجیگا تو کهدیا جائیـگا که اس منسوخ شدہ دستور العمل کو اب تسلیم هي کون کرتا هے ؟

ذکـر تو منسوخ کـرد عشق اوائـل !

(رعایت کي انتهـا)

غور کیجیے که نقد و محاکمه میں اس سے زیادہ رعایت اور نرمي کیا هوسکتي هے ؟ عـام قوانین اصل بحث هیں - اگر اُنسے کام لیا جاے تو ایک منٹ کے انـدر پوري کارروائي کو ناجائز قـرار دیسکتے هیں - لیکن اُن سے بالکل قطع نظر کرلي جاتي هے - اُسکے بعد نـدوہ کا اصلي دستور العمل هے اور اسمیں جسقـدر تبدیلیاں کي گئي هیں ' یکسر نا قابـل تسلیـم و خـلاف قانون هیں ' لیکن آپکي خاطر سے اُسے بھي چھوڑ دیا گیا - صرف وهي محرف و مبدل دستور العمل اپنے سامنے رکھتے هیں جو ندوة العلما کا موجودہ مسلمه نظام هے اور ندوہ کي طرف سے چھاپکر تقسیم کیا جاتا هے !

(انتخاب نظامت حسب دستور العمـل)

۱۸ سے ۲۰ - جولائي تـک ایک جلسهٔ انـتظامیه لـکھنؤ میں منعـقد هوا ' اور اسي میں گذشته نظام عمـل کو توڑکر نیا ناظـم منتخب کیا گیا - یه کارروائي جو قانون اور قاعـدہ کے نـام سے کي گئي ' قاعدہ اور قانون کي بدترین توهین تھي - ایسي توهین جس سے زیادہ کوئي ناجائز مجمع اور بے قاعدہ جتھا نهیں کرسکتا -

پہنچا تو اصلی حالت دوسری ہی نظر آئی' اور میں بغیر کارروائی میں حصہ لیے واپس آیا "

اسی جلسے میں اصول و قواعد کی بنا پر ندوہ کے مفاسد بیان کیے گئے تو میرے عزیز دوست مسٹر محمد علی نے کہا کہ میرے لیے یہ تمام معلومات بالکل نئی ہیں - اب تک یہ باتیں بالکل معلوم نہ تھیں -

مجھکو یقین ہے کہ خود ندوہ کے غیر مقامی ارکان انتظامیہ بھی جو گاہ گاہ جلسوں میں آکر شریک ہوجاتے ہیں' ندوہ کے مفاسد سے بالکل بے خبر رکھے گئے ہیں' اور بالکل یہی وجہ ہے کہ وہ انکا ساتھہ دیدیتے ہیں یا خاموش ہورہتے ہیں - مولانا سیف الرحمن صاحب جو پچھلے جلسۂ انتظامیہ کے صدر بنائے گئے تھے' مولانا فضل حق صاحب مدرس اعلے مدرسہ عالیہ رامپور جو ایک بہت ہی معاملہ فہم اور صاحب فکر و راے بزرگ ہیں' نواب محمد اسحاق خاں صاحب سکریٹری کالج' مولوی احمد علی صاحب میرٹھی' اور اسی طرح بعض دیگر ارکان انتظامی کو میں شخصاً جانتا ہوں' اور یقین کرتا ہوں کہ ندوہ میں جو کچھہ ہو رہا ہے' اگر اسکے معلوم کرنے کا انہیں موقعہ دیا جاے یا ندوہ کے مفاسد کے مضامین اول سے اخر تک وہ دیکھہ ڈالیں' تو ایک لمحہ کیلیے بھی مفسدین ندوہ کا ساتھہ نہیں دینگے -

لیکن اصلی مصیبت یہ ہے کہ واقعی حالات معلوم نہیں - ندوہ کے موجودہ حکام کے ہاتھہ میں ایک بڑا حربہ مذہبی الزام کا ہے - جب کبھی علما سے ملتے ہیں تو فوراً کہدیتے ہیں کہ ہم صرف طلبا کو الحاد و نیچریت سے بچانے کیلیے ایسا کررہے ہیں اور ہمیں خواہ مخواہ الزام دیا جاتا ہے - یہ سنکر وہ لوگ متاثر ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ واقعی آپ لوگ بڑے ہی اچھے آدمی ہیں !

اُردو اخبارات کا بھی یہی حال ہے - ان میں سے بعض خاموش رہجاتے ہیں - ایک دو نے ضرورت اصلاح سے انکار کردیا ہے - مجھکو یقین ہے کہ ان لوگوں کو بھی اصلی حالات معلوم نہیں اور اس دھوکے میں ڈالدیے گئے ہیں کہ محض شخصی معاملہ ہے - اگر ندوہ کے مفاسد سے یہ لوگ واقف ہو جائیں تو پھر مجھہ سے بھی بڑھکر اصلاح کیلیے سعی کریں -

الہلال کے سلسلۂ مضامین کو اگر یہ اصحاب مطالعہ فرمائیں تو انہیں واقعات معلوم کرنے میں مدد ملیگی -

درحقیقت ان تمام دقتوں کا علاج بحالت موجودہ ایک ہی تھا' اور الحمد للہ کہ بزرگان دہلی نے قابل صد تعریف مستعدی کے ساتھہ اسے پورا کردیا یعنے جلسۂ علم کا انعقاد - جب تک عام لوگوں کا یکجا اجتماع نہو اور اپنا وقت صرف اسی مسئلے کیلیے صرف نہ کریں' اس وقت تک محض اخبارات میں لکھنے سے کچھہ نہیں ہوسکتا -

ریاست بھوپال اور ندوہ

(۵) لیکن پچھلے دو ہفتوں کا سب سے زیادہ قابل ذکر واقعہ یہ ہے کہ ڈھائی سو روپیہ ماہوار کی جو رقم ندوۃ العلما کو ریاست بھوپال سے ملتی تھی' وہ ہز ہائنس سرکار عالیہ دام اقبالہا نے (تا اصلاح ندوہ) ملتوی کردی -

جو سرکاری خط پریسیڈنٹ انجمن اصلاح ندوہ لکھنؤ کے نام آیا ہے' اسمیں لکھا ہے کہ چندماہ سے ندوہ کے حالات نہایت افسوس ناک ہو رہے ہیں' اور ایسے تغیرات ہوے ہیں جنکی وجہ سے اسکی حالت قابل اصلاح ہے' اسلیے ریاست کی ماہوار رقم ملتوی کردی جاتی ہے تا آنکہ ندوہ کی اصلاح ہوجاے -

یہ واقعہ سرکار عالیہ کی روشن ضمیری اور تدبر و عالی دماغی کا سب سے آخری مگر سب سے زیادہ موثر ثبوت ہے' اور ایک ایسا احسان عظیم ہے جسکا تمام مسلمانوں کو صدق دل سے شکریہ ادا کرنا چاہیے - انہوں نے ندوہ کی اُس وقت مدد کی جب کوئی اُسکا پرسان حال نہ تھا - پھر انہوں نے اپنے عطیہ میں اضافہ کیا اور ۵۰ کی جگہ ڈھائی سو تک مقرر ہوگئے - بلا شبہہ یہ ایک ایسی شاہانہ فیاضی تھی جو صرف ریاست بھوپال ہی سے ہوسکتی ہے - لیکن تاہم میں پورے یقین کے ساتھہ انکی خدمت میں عرض کرونگا کہ ندوہ کی حقیقی زندگی اور مسلمانوں کی دینی تحریک کی اصلی ہستی' اُس ڈھائی سو میں اسدرجہ نہ تھی جو وہ برسوں سے عطا فرما رہی ہیں' جسقدر اس ڈھائی سو کے بند کردینے میں ہے جو انہوں نے آج سے شروع کیا ہے -

اخلاق کا ہر جوہر اعراض و اثرات سے وابستہ ہے - فیاضی کے یہ معنی نہیں ہیں کہ روپیہ دیا جاے - فی نفسہ روپیہ دینا کوئی تعریف کی بات نہیں ہے - ڈاکوؤنکا سردار اپنے ماتحت چوروں کو روپیہ دیتا ہے - کئی قمار باز دولت مندوں نے بڑے بڑے چندے دیکر کارلو کا قمار خانہ قائم کر رکھا ہے - ایک ظالم حکمراں جب مظلوموں کو برباد کرنا چاہتا ہے تو قتل و خونریزی کیلیے خزانے کا منہ کھولدیتا ہے -

پس محض روپیہ دینا کوئی تعریف کی بات نہیں - اصلی شے اسکا طریق صرف و بخشش ہے کہ کار خیر و عمل صحیح کیلیے دیا جاے - اگر ایسا نہیں ہے تو ایک بخیل جو مسجد بنانے کیلیے روپیہ نہیں دیتا' یقیناً اُس فیاض سے ہزار درجہ بہتر ہے جسکے روپیہ سے قمار خانہ چل رہا ہو - پہلے نے کار خیر کو روکا پر دوسرے نے ہزاروں انسانوں کو ٹھوکر کھلائی

آج ہندوستان کی مصیبت یہ نہیں ہے کہ فیاضی نہیں کی جاتی - مصیبت یہ ہے کہ فیاضی کا صحیح مصرف و موقعہ لوگوں کو معلوم نہیں - اگر یہ مصیبت دور ہوجاے تو یقین کیجیے کہ ہماری ضرورتوں سے زیادہ قومی روپیہ اس وقت خرچ ہو رہا ہے -

سرکار عالیہ کا جود و سخا جس طرح تمام رؤساء و ارباب ہمم کیلیے ایک اسوۂ حسنہ تھا' ٹھیک اسی طرح انکا اس عطیہ کو روک دینا بھی ہمارے لیے ایک بہترین درس حقیقت ہے' اور انہوں نے جس قدر احسانات اس وقت تک عطا فرما کر قوم پر کیے ہیں' ان سے کہیں زیادہ اس بندش و التوا کے ذریعہ احسان فرمایا ہے - جو متاع جتنی نایاب ہو اتنی ہی قیمتی بھی ہوتی ہے - دینے والے اور بھی ہیں' لیکن دینے کا صحیح محل و طریقہ بتلانے والا کوئی نہیں -

حقیقت یہ ہے کہ سرکار عالیہ موجودہ اسلامی نسل کی ایک غیر معمولی فرد ہیں اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ روز بروز میرے دل میں انکی عزت بڑھتی جاتی ہے - میں رؤسا اور ارباب دول سے (الحمد للہ) ایک مستغنی اور بے پروا زندگی رکھتا ہوں اور میری مذمت کے اسراف کے بعض لوگ شاکی ہیں' مگر میں تعریف میں کبھی بھی اسراف نہیں کرسکتا -

اگر اسی طرح ہندوستان کی ریاستیں قومی درسگاہوں کے حالات پر نظر رکھیں اور انہیں اصلاح کیلیے مجبور کریں تو ہزار جلسوں کے ریزولیوشن اور اخباروں کے صفحات ایک طرف اور ایک بخشش گاہ کا عارضی کا سد باب ایک طرف ! ندوہ کی زندگی کا سہارا گورنمنٹ کی اعانت کے بعد ریاست بھوپال کی اعانت تھی - اسکے بعد ریاست رامپور کی ماہوار مدد ہے' اور حیدر اباد سے بھی سو روپیے ملتے ہیں - کاش یہ دونوں ریاستیں بھی اس طرف متوجہ ہوں' علی الخصوص ریاست رامپور جیسے کاردان و دانشمند مجمع اعیان و حکام میسر ہے -

مفسدین ندوہ کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ ندوہ کو کسی طرح نہیں مٹا سکتے مگر خود یقیناً مٹ جائیں گے -

قوم دوسرا ندوہ بنا سکتی ہے لیکن وہ اس قوم کی آواز کو ذلیل کرکے دوسری قوم اپنے لیے نہیں لا سکیں۔

اور انکے اعوان و انصار قدیمۂ وجدیدہ شریک تھے' علی رغم الف خلیل الرحمن و اخوانہ' ایسا رزولیوشن پاس کیا' اور کیوں خود مولوی خلیل الرحمن نے اپنے ادعاے "انا احق بالخلافۃ" سے کفارہ کشی کرلی؟ اگر ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۱۰ تک جلسۂ انتظامیہ میں کوئی شخص ناظم بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا' حالانکہ مولوی خلیل الرحمن' مولوی شاہ سلیمان' مولوی مسیح الزمان' مولوی سید عبدالحی صاحب' وغیرہ وغیرہ حضرات اسمیں موجود تھے' تو ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۱۳ کو وہ کونسا انقلاب انسانی ذہن و جذبات کے اندر ہوگیا کہ یکایک انہیں میں سے ایک شخص تمام آلات و اسلحۂ نظامت سے لیس ہوکر سامنے آگیا؟ اور پھر اسطرح سامنے آیا کہ جلسۂ انتظامیہ کے تمام منکر ومتمرد ارکان اپنے انکار و تمرد گذشتہ کو بھول کر یہ کہتے ہوے سجدے میں اوندھے ہوگئے کہ "تا للہ لقد آثرک اللہ علینا' و ان کنا لخاطئین" اور گویا مولوی خلیل الرحمن صاحب نے مولوی سید عبد الحی صاحب سے مخاطب ہوکر کہا: "یا ابت! ھذا تاویل رویای من قبل' قد جعلھا ربی حقا"؟

(التحول الفجائی)

جن حضرات کو "قانون ارتقا" کے مباحث سے دلچسپی ہے انہیں معلوم ہوگا کہ اس نظریہ کے بنیادی مسائل مہمہ میں سے ایک مسئلہ انقلاب طبیعی اور تحول یعنی : Metamor Phaus کا بھی ہے -

اس سے مقصود وہ تغیرات و انقلابات ہیں جو حسب سنن طبیعۃ موجودات عالم کے آثار و خواص' اور اشکال و اجسام میں ہوتے رہتے ہیں' اور پھر رفتہ رفتہ انکا مجموعی نتیجہ ایک نوعی تغیر تک پہنچ جاتا ہے -

ان تحولات میں سے ایک انقلاب "تحول فجائی" کا ہے - یعنی ایسے مستثنیات تحول جو یکایک اور ناگہانی ظہور میں آجاتے ہیں - اخیر دور کے علماء ارتقا نے اس تحول کا وجود اکثر حالتوں میں تسلیم کیا ہے' اور پچھلے دنوں ڈاکٹر شیفر نے اسپر لیکچر دیتے ہوے اسکے نظائر و مشاہدات گنوائے ہیں -

میں سمجھتا ہوں کہ تحول فجائی کی ایک عمدہ نظیر ۲۰ مارچ کے جلسۂ انتظامیہ ندوۃ العلما کی یہ کارروائی بھی ہے جس سے لندن کی امپریل اکاڈیمی کا بے خبر رہنا (جسمیں ڈاکٹر شیفر نے لیکچر دیا تھا) اسکی بہت بڑی بد قسمتی ہوگی - ایسی کھلی اور انسانی تحول فجائی کی شہادت اور کہیں نہیں ملسکتی!

واقعہ یہ ہے کہ سنہ ۱۹۱۳ سے پیشتر تک جسقدر ارکان ندوہ بشمولیت مولوی خلیل الرحمن صاحب موجود تھے' جلسۂ انتظامیہ نے بشمولیت مولوی خلیل الرحمن و مولوی سید عبد الحی و منشی احتشام علی و مولوی شاہ سلیمان صاحب وغیرہ وغیرہ ان ضروری شرطوں سے انہیں کلاً یا جزاً خالی پایا جو ندوہ کی نظامت کیلیے مطلوب ہیں' اور بار بار یہی فیصلہ کیا کہ معتمدیاں قائم رہیں کیونکہ انپر اعتماد ہے اور کوئی شخص ایسا موجود نہیں جو ندوہ کا ناظم ہوسکے -

لیکن : ایں قصۂ عجب شنو از دور انقلاب:

کہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۱۳ کی صبح کو تحول فجائی کا ایک عجیب و غریب نمونہ نظر آیا کہ وہی مولوی خلیل الرحمن صاحب جنکی موجودگی میں جلسۂ انتظامیہ عہدۂ نظامت کیلیے ناظم کی تلاش میں نا کام رہچکا تھا' اور اسطرح بار بار تسلیم کرچکا تھا کہ وہ باوجود خواہش و طلب شدید' اس عہدے کیلیے اہل نہیں ہیں' یکایک کسی قوۃ انقلاب مخفی' اور قانون تحول فجائی کے ماتحت آکر اس طرح منقلب اور متغیر و متحول ہوگئے' گویا وہ کل تک کے مولوی خلیل الرحمن ہی نہیں ہیں' اور مذہب ارتقا نے انہیں یکسر پیکر انقلاب و تغیر کردیا ہے!! فسبحان الذی اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن! فیکون!!

(معتمدیوں کی شکست)

یہ کارروائی بے قاعدگی اور بے نظمی کا ایک ایسا کامل درجہ کا نمونہ ہے' جسکی نظیر پیدا کرنے کیلیے بڑی جد و جہد کرنی پڑیگی - معتمدیوں کے توڑنے کا جلسۂ انتظامیہ کو اس طرح قانوناً کوئی حق ہی نہ تھا - اگر معتمدین نے اپنے اپنے استعفے بھیج دیے تھے تو جلسۂ انتظامیہ صرف اس ایک ہی فیصلہ کیلیے مجبور تھا کہ جلسۂ عام تک انکی منظوری و عدم منظوری کو ملتوی کردیتا' اور جلسۂ عام کا انتظام کرتا - اس عرصے میں سابق انتظام برقرار رکھا جاتا - دنیا جہاں کی انجمنوں کا یہی قاعدہ ہے' اور خود ندوہ کا دستور العمل بھی یہی ہے - لیگ کی صدارت سے ہز ہائنس سر آغا خاں نے بارہا استعفا دیدیا' لیکن لیگ کی کونسل اسکے سوا اور کچھہ نہ کرسکی کہ جلسۂ عام میں پیش کردے - جلسۂ عام کے انتہائی اختیارات تمام انجمنوں میں صرف اسی لیے رکھے گئے ہیں تاکہ اشخاص و محدودہ جماعت کو کسی طرح کی سازش کا موقع نہ ملے جیسا کہ بد بخت ندوہ سازش کا شکار ہوا -

پس اول تو جلسۂ انتظامیہ اسکے سوا اور کوئی کارروائی کرہی نہیں سکتا تھا' لیکن چونکہ ہماری بحث ابتدا سے اس روش پر ہے کہ ہر موقعہ پر آخری سے آخری صورت جواز کو بھی تسلیم کرکے مسئلہ کے عدم جواز کو ثابت کر دیتے ہیں' اور ابتدا ہی میں لکھہ آئے ہیں کہ آجکی صحبت میں ہمارا پوزیشن ایک ایسے شخص کا ہوگا جو تغیر نظامت کا نہایت خواہشمند ہے' اور ایک ذرا سا سہارا بھی ناخن اٹکانے کا ملجاے تو اسپر اپنے مقصود و مطلوب کے جواز و ثبوت کا ایک پہاڑ کھڑا کردینا چاہتا ہے' اسلیے علی سبیل الفرض تسلیم کیے لیتے ہیں کہ جلسۂ انتظامیہ معتمدین کی علحدگی کے مسئلہ کا فیصلہ کرسکتا تھا' اور ایسا کرنے کیلیے صحیح وجوہ اپنے سامنے رکھتا تھا' لیکن پھر بھی انتخاب نظامت کا عقدہ حل نہیں ہوتا' کیونکہ اسکے سامنے ایک صاف اور باقاعدہ کارروائی کا راستہ کھلا تھا - وہ ان معتمدوں کی جگہہ عارضی طور پر دوسرے معتمد مقرر کردیتا اور آیندہ کیلیے معتمدیوں کے قیام و عدم قیام یا تقرر نظامت کے مسئلہ کو حسب قاعدہ جلسۂ عام میں پیش کرتا -

اسکی مجبوری کونسی آپڑی تھی کہ چپ چپاتے یکا یک ایک ایسے شخص کو ناظم مقرر کردیا جاے' جو برسوں سے اپنے تئیں ناظم بنانے کی آرزو رکھتا ہے مگر ہر مرتبہ جلسۂ انتظامیہ اسے ناظم تسلیم کرنے سے انکار کردیتا ہے' اور کسی جلسۂ عام میں اسکی نظامت کا مسئلہ پیش نہیں کیا جاسکتا؟ اور پھر جسکی موجودگی اور خواہش جنون نماے نظامت کے باوجود' جلسہ انتظامیہ یہ فیصلہ کردیتا ہے کہ "عہدۂ نظامت کیلیے سر دست کوئی شخص موجود نہیں"؟

اس شخص نے ناظم بننے کیلیے کیا کیا کوششیں نہیں کیں' اور کیسی کیسی سازشیں نہیں ہوئیں؟ نا جائز طور پر لوگوں کو جمع کیا گیا' راز دارانہ خطوط لکھہ لکھہ کر اور دورے کر کرکے آدمی بلاے گئے' اور ایک مرتبہ تو وہ قیامت برپا کی جس کی ناکامی کا ایک لمحہ کیلیے بھی "حزب الافساد" کو خوف نہ تھا - تاہم قانون' قاعدہ' اہلیت' استحقاق' اور حق کی بمقابلۂ باطل قدرتی طاقت نے ہمیشہ تمام کوششوں کو نا کام رکھا' اور خود جلسہ ہاے انتظامیہ نے فیصلہ کیا کہ ناظم بننے کیلیے کوئی شخص اہل موجود نہیں ہے - موجودہ انتظام جس طرح چل رہا ہے اسی طرح چلنا چاہیے -

(۲۰ مارچ کا عجیب و غریب جلسہ)

جس جلسۂ انتظامیہ میں کارروائی کی گئی' اسکی چھپی ہوئی رپورٹ میرے سامنے ہے - اسمیں شرکاء مجلس کی جو فہرست دی گئی ہے' اسکو نہ کوئی گھٹا سکتا ہے اور نہ بڑھا سکتا ہے - اسمیں

اسلیے نہیں کہ حقیقت و قوانین عمومی کے خلاف تھی ' بلکہ صرف اسلیے کہ اس طـرح کي کارروائي کرکے جلسۂ انتظامیہ نے خود ندوہ کے دستورالعمل کو پرزے پرزے کردیا -

(دفعہ ۲۲ دستور العمل)

(۱) دستورالعمل حال کي دفعہ ۲۲ میں ہے :

" مجلس ھـاے انتـظامیہ کي تاریخ کا تعین ناظم ندوۃ العلما کرے فہرست امور تصفیہ طلب کي دو ھفتہ پہلے ارکان انتظامیہ کے پاس بھیج دیگا "

عام طور پر تمام انجمنوں کی منیجنگ کمیٹیوں کا قاعدہ ہے کہ فیصلہ طلب امور کو ایک دو ھفتے پہلے ممبروں کے پاس بھیج دیتے ھیں جسکو اجنڈا کہتے ھیں' تاکہ وہ اُن پر غور و فکر کرکے بحث و راے کیلیے مستعد ھوجائیں- ندوہ کے دستورالعمل نے اسکے لیے دو ھفتے کي مدت قرار دي ہے -

اب تحقیق طلب یہ ہے کہ ۲۰ جولائي کے انتظـامي جلسے میں ایک ایسا اھم اور عظیم الشان مسئلہ پیش ھونے والا تھا جو ندوۃ العلما کے ھشت سالہ طریق انتظام کو منسوخ کرکے اور تینوں معتمدین کو توڑ کے ایک شخص کو ناظم قرار دینا چاھتا تھا' اور یہ وہ کارروائي تھي جس پر ندوہ کي انتظامي و تعلیمي ھستي کا دارو مدار تھا- پس ضرور تھا کہ حسب دفعہ ۲۲ دستور العمل ندوہ دو ھفتہ پہلے اسکي اطلاع تمام ممبروں کو دیدي جاتي' اور لکھدیا جاتا کہ معتمدین کے توڑ نے اور فلاں شخص کے ناظم مقرر ھونے کي نسبت اُنھیں اپني راے دیني پڑیگي ' لیکن اس قسم کي کوئي اطلاع ممبروں کو نہیں دي گئي' اور نہ اجنڈا میں ناظم کا ذکر کیا گیا - دفعتاً ایک ممبرنے تجویز کي کہ متعمدیاں توڑ دي جائیں اور ۵۱ ممبروں میں سے دس یا گیـارہ حاضر الوقت ممبروں نے اسیوقت منظوري بھي دیدي ! اُسکے بعد معاً ایک شخص کو نظامت کے لیے پیش کیا گیا' اور وہ ناظم بھی قرار پا گیا !!

کیا حسب قاعدہ دستور العمل دفعہ ۲۲ کسي جلسۂ انتظامیہ کي ایسي ناگہاني کارروائي جائز قرار دي جاسکتی ہے ؟ کوئي شخص بھی جسے مجلسوں کے قواعد و قوانین کا علم ھو' کیا اس درجہ شرم و حیا کو خیـرباد کہہ سکتـا ہے کہ اس کھلیْ سازش کو با قاعدہ قرار دیسکے ؟

اگر باقاعدہ طور پر سچائي اور حقیقت کے ساتھہ کام کرنا تھا تو کیا وجہ ہے کہ دو ھفتہ پہلے ممبروں کو اطلاع نہیں دي گئي ' اور اجنڈے میں اس تجویزکي تصریح نہیں کي ؟ کونسي ضرورت اخفـا اور پردہ داري کي پیش آگئي تھی ؟ اور وہ کونسا عذر ہے جسکي بنا پر ایک ایسے اھم اور عظیم الشـان انقـلابي مسئلہ کو یکا یک پیش کرکے منظور کرا لیا گیا ؟

اصل یہ ہے کہ یہ لوگ فساد و ضلالت میں کتنے ھي پختہ مغز ھوں ' مگر معلوم ھوتا ہے کہ ان کاموں میں ابھي نا تجربـہ کار ھیں - اگر ایسا نہوتا تو ایسي صریح اور کھلي بے ضابطگي کرکے اپني ھلاکت کا سامان خود فراھم نہ کرتے ' اور صبر و احتیاط کے ساتھہ ایک کامل درجہ کي قاعدہ نما بے قاعدگي کرتے جیسا کہ اور بہت سے مقامات میں کیا جاتا ہے -

(حادثۂ غریب)

(۲) پھر یہ بھي واضح رہےکہ معتمدین کي تقسیم اور نظامت ندوہ کا مسـئلہ کوئي نیا مسئلہ نہیں ہے - خود جلسۂ انتظامیہ میں بارھا پیش ھوچکا ہے - اور ایسے جلسوں میں جو جلسۂ عام کے موقع پر منعقـد ھوے اور اسلیے صـرف کورم ھي کے جلسے نہ تھے بلکہ تقریباً تمام ممبروں کا کامل اجلاس تھا-

نومبر سنہ ۱۹۰۸ میں مجلس انتظامیہ کا ایک وسیع اجلاس ھوا جسمیں مولوي خلیل الرحمن اور مولوي سید عبد الحي صاحب بھي موجود تھے - جلسے نے بالاتفاق یہ تجویز پاس کی کہ تینوں معتمدیاں قائم رھیں' اور جلسۂ انتظامیہ اس انتظام پر پورا اعتماد کرتا ہے -

پھر ۲۴ جولائي سنہ ۱۹۱۰ کے جلسے میں بھي یہي مسئلہ پیش ھوا اور بالاتفاق طے پایا کہ :

" اس وقت کوئي شخص ایسا موجود نہیں ہے جسکا تقرر خدمت نظامت کیلیے ھوسکے - پس جس طرح پر کام چل رھا ہے' یعنی تین معتمدین کي تقسیم میں ' اسی طرح چلتا رہے "

جلسۂ انتظامیہ کا یہ رزو لیوشن قابـل غور ہے - یہ جس جلسے نے بالاتفاق منظور کیا اسمیں مولوي خلیل الرحمن' مولوي سید عبد الحي' مولوي شاہ سلیمان پھلواروي' اور مولوي مسیح الزماں مرحوم شاھجہانپوري موجود تھے - اسلیے اس سے صاف صاف ثابت ھوتا ہے کہ ان اشخاص میں سے کوئی شخص جلسۂ انتـظامیہ کے نزدیک ناظـم بنـنے کے لائق نہ تھا' کیونـکہ اگـر لائق ھوتا تو وہ ان اشخاص کي موجودگي میں یـہ رزو لیوشن کیوں منظور کـرتا کہ " کوئي شخص خدمت نظامت کیلیے نظر نہیں آتا " ؟

پس معتمدین کي تقسیم ایک ایسا انتظام تھا جو برسوں سے چـلا آتا تھا اور اسکو جلسہ ھاے انتظامیہ نے بارھا قابـل اعتماد و عمل تسلیم کـرلیا تھا - جن جلسوں نے اسپر اعتـماد و قیـام کے ووٹ پاس کیے ' وہ کامل اور عظیـم الشان اجلاس تھے' یعنے انمیں تقریباً تمام ممبران انتظامي شریک تھے - ایک ایسے مسلم و معتمد انتظام کو یکا یک توڑ دینے کا ایک ایسے جلسے کو کیا حق ھوسکتا ہے جو محض کورم کا ایک رسمي مجمع تھا' اور سب سے زیادہ یہ کہ اسکي کوئي اطلاع حسب قاعدۂ دستورالعمل ممبروں کو نہیں دي گئی تھي ؟

اگر اسي طرح ایک شخص دس بارہ ممبروں کو اکٹھا کرکے انجمنوں کا کانسٹي ٹیوشن الٹ دیا کرے تو پھر قاعدہ اور قانون ایک ایسا لفظ ہے جسکے کوئي معني سمجھہ میں نہیں آسکتے !

اول تو یکایک معتمدین کو توڑ دینے کي تجویز پیش کي گئي اور منظور کرلي گئي - حالانکہ یہ جلسۂ انتظامیہ کا ایک مسلمہ و معتمدہ انتظام تھا ' اور اسکے توڑ دینے کیلیے ایک کامل اجلاس کي ضرورت تھي نہ کہ چھہ سات آدمیوں کی سازش کی -

پھر اسپر بھي اکتفا نہ کرکے ایک شخص کو نظامت کیلیے تجویز بھی کردیا گیا -

یہ کون شخص ہے ؟ علم و صلاحیت کا کوئي نو مولود مخلوق ہے جو یکایک مولوي سید عبد الحي صاحب کو اپنے مطب میں کھیلتا ھوا ملگیا ہے' اور وہ جلسۂ انتظامیہ کے سامنے اٹھالے آے ھیں ؟ یا دار العلوم ندوہ میں کوئي نئی تربیت گاہ کھل گئي ہے جو کہن سال ممبران ندوہ کو بھي چند سالوں کے اندر اپنے نفوذ علمي و اخلاقی سے بالکـل بدل دیا کرتي ہے ' اور اس تربیت گاہ میں ایک شخص علم و صلاحیت کا چولا بدلکر جلسۂ انتظامیہ کے سامنے آگیا ہے ؟

نہیں ' یہ مولوي خلیل الرحمن صاحب سہارنپوري ھیں جو ابتدا سے ندوۃ العلما کي مجلس انتظامیہ کے ممبر' اور برسوں سے نظامت ندوہ کے غزال رعنا کے پیچھے کوہ و بیابان مساعی و متاعب کي ٹھوکریں کھا رہے ھیں :

کہ سر بکوہ و بیاباں تو دادۂ مارا !

لیکن یہ بزرگ تو اس وقت بھي جلسۂ انتظامیہ میں موجود تھے' جب وہ یہ رزولیوشن پاس کر رھا تھا کہ " کوئي شخص عہدۂ نظامت کیلیے موزوں موجود نہیں ہے' اسلیے تین معتمدین کي تقسیم کے ساتھہ ھي کام جاري رکھا جاے " ؟

کیوں اُس جلسۂ انتظامیہ نے جسمیں خود مولوي خلیل الرحمن

مقالات

انجمـــن اصـــلاح نـــدوة

" ان اريـــد الا الاصـــلاح ما استطعت "

[از جناب صفي الدوله حسام الملک ' سيد علي حسن خانصاحب خلف الصـدق نواب صديق حسن خان مرحوم رکن انتظامي ندوة العلما و سابق ممبر مجلس تعميرات دار العلوم - سيکريٹري " انجمن اصلاح ندوہ "]

(۲)

(تـکميـــل تخـــريب)

چونکه هر شے کي ايک انتها هوا کرتي هے' ان مخالفتوں کا بهي آخري نتيجه ايک جديد انقلاب کي صورت ميں نمودار هوا ' جسکو ابهي چند مهينےهي هوے هيں اور جسنے ملـک کے مختلف حصوں ميں بيچيني پيدا کردي هے - مطالعـۂ اخبارات اور موجوده حالات سے واضح هے که اکثر مقامات ميں اس جديد انقلاب پر بے اطميناني کا اظهار کيا گيا هے' اور متعدد انجمنوں نے اس جديد انقلاب پر اظهار ناراضي کے رزر ليوشن پاس کيے هيں - انهيں وجوہ کی بنا پر هم خادمان قوم کو يه خيال پيدا هوا که اب وہ وقت آگيا هے که ندوہ کی تحقيق حال اور اسکی صلاح و فلاح کی جلد تر کوشش کيجاے - چنانچه آپ حضرات تک هم لوگوں نے اپني ناچيز صدا پهونچانا اپنا فرض سمجها - خدا کا شکر هے که هماري صدا رائگاں نه گئي ' اور مصلحان و همدردان قوم و اسلام نے اپنی قومي اور اسلامی تعليم گاہ ندوہ کے ساتهه دلي سرگرمي کا اظهار کيا - جو خواهش در بارہ اصلاح ندوہ پيش کيگئي تهي' اسکی تائيد ميں بکثرت جلسے هو چکے هيں' اور به تعداد کثير خطوط موصول هوے هيں -

(آيـنـدہ کي مهمات اصـلاح)

اس موقع پر بغرض مزيد آگاهي سرسري طور پر آن مشهور اور زبان زد خرابيوں کا بهي بيان کر دينا ضروري هے جنهوں نے ملک ميں بے اطميناني اور بيدلي پهيلا رکهي هے- يه خرابياں جو عرصے سے قائم هيں اور بڑهتی هی چلي جاتی هيں ' ندوہ کے نشو و نما اور اسکی ترقی کي راہ ميں ايک ديوار آهنی کا حکم رکهتی هيں :

(۱) نـدوہ کا کانسٹيٹيوشن ناقص هے اور خود جلسۂ انتـظاميه نے اسکو ناقص تسليم کيا هے اور اسکی اصلاح کے متعلق تقريباً دو سال سے زايد هوا که تجويزيں بهی پاس کی گئيں ' مگر افسوس که هنوز روز اول هے' اور معلوم نهيں که کن وجوہ کی بنا پر اسقدر صريح بے اعتنائی روا رکهی گئی هے -

(۲) معتمديوں کی شکست کا جو واقعه ظهور ميں آيا وہ نهايت عجيب و غريب هے - عجيب تر يه که اس معامله ميں ايک ايسي موري تجويز اور ساتهه هي اسکے منظوري عمل ميں لائی گئي جو بلاشبه کميٹي اصلاح کي سب سے زيادہ توجه اور تحقيق کے قابل هے -

(۳) اگر آپ آغاز قيام ندوہ سے اسوقت تـک ندوہ کے دستور العمل اور اسکے نظام و اصول کار پر غور کرينگے تو آپ کو نماياں طـور پر معلوم هوجائيگا که کهاں تـک اسپر ايک پبلـک انسٹيٹيوشن هونيکا اطلاق هو سکتا هے ؟ سچ يه هے که اپني نوعيت اور بنائے اعتبار سے تو وہ پبلـک انسٹيٹيوشن کها جا سکتا هے ليکن عمل درآمد کے اعتبار سے وہ محض چند اشخاص کي ملکيت نزاعي اور مجلس خانه ساز هے -

(۴) مجلس تعميرات کے رکن هونے کي تو مجهکو بهي عزت حاصل رهي هے' مگر ميں اپنے ذاتي تجربه کي بنا پر عرض کرسکتا هوں که جب تـک ميں ممبر رها ' باوجود متواتر تحريري ياد دهانيوں کے کبهی ايک جلسه بهی کميٹی تعميرات کا منعقد نهيں هوا ' اور نه اسکے مصارف کے تفصيلی حالات کا علم پورے طور پر هوسکا - آخر کار ميں مستعفي هونے پر مجبور هوا - ميں اپنی حد تحقيق اور معلومات کی بنا پر کهه سکتا هوں که شايد اسوقت تـک کوئی حساب بهی شائع نهيں هوا هے' اور نه غالباً اسوقت تـک کوئی اسکا جلسه منعقد هوا هے - غور کيا جاے که دنيا ميں اس سے بڑهکر بهی کسی پبلـک انجمن کيليے بد نظمی اور خود مختاري هوسکتی هے که نه تو اسکا حساب کبهی شائع کيا جاے اور نه کبهی براے نام ممبروں کو جمع کيا جاے ؟

(۵) مختلف معطيوں نے جو روپيه بغرض تعمير بورڈنـگ وغيرہ وقتاً فوقتاً ديا هے ' اسکے متعلق يه امر تحقيق طلب هے که آيا وہ روپيه انهيں کاموں کے ليے محفوظ هے يا خلاف مرضي معطيوں کے اور خلاف قاعـدہ جلسۂ انتظاميه کے صرف کيا گيا هے ؟ ايسا باور کرنے کے وجوہ موجود هيں که جواب نفي ميں هے -

(۶) سنا جاتا هے که دار العلوم کی تعمير کا کام (جسکو ۴ سال گزر چکے هيں اور هنوز نا تمام هے) اب بهت آهستگي کے ساتهه جاري هے' مگر عملے کي تنخواهوں ميں بلا ضرورت کثير روپيه بدستور صرف هو رها هے' اور چونکه محض شخصي اقتدار هے اسليے کوئي پرسان حال نهيں -

(۷) مالي صيغه کي ابتري اخبارات ميں شائع هوچکي هے' اور بابو نظام الدين صاحب جو ايک سرگرم رکن ندوہ هيں' انکی رپورٹ قابل ملاحظه هے -

(۸) بورڈنـگ اور دار العلوم کي موجوده حالت اسقدر خراب هے که انسپکٹر صاحب مدارس جو حال ميں معائنۂ دار العلوم کيليے تشريف لاے تهے ' انهوں نے اسکو " خرگوش خانه " سے تعبير کيا هے' اور اپني رپورٹ ميں لکها هے که اگر ايسی هي خراب حالت رهي تو سرکاري اعانت زيادہ دير تـک قائم نهيں رہ سکتي - ظاهر هے که اسکا اثر ندوہ کے حق ميں کسقدر مضر اور پبلـک ميں کسقدر باعث بے وقعتي اور بد نامی هوگا ؟

(خـاتمه)

حضرات ! يه وہ سرسري خرابياں هيں که اگر انميں سے دو چار بهي تسليم کر ليجاويں تو وہ فوري تدارک و اصلاح کے قابل هيں' اور اگر انکا بڑا حصه يا کلية سب خرابياں صحيح هوں تو اس سے زيادہ داغ رسوائي قوم کے ليے کيا هوسکتا هے ؟ مجهکو اميد هے که آپ حضرات بست ساله روايات ندوہ اور اسکے معتد به سرمايه کو حالت خطرہ ميں رکهنا اور اسکا غارت هوجانا کبهي گوارا نه فرماوينگے' اور اپني اسلامی اور تعليمي درسگاہ کو تباهي و بربادی سے بچانے ميں پوری کوشش سے کام لينگے : و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين - و العاقبة للمتقين -

۵۱ ممبران انتظامیہ میں سے صرف حسب ذیل ۱۲ - اشخاص شریک ہوئے تھے :

(۱) منشي احتشام علي صاحب کاکوروي (۲) منشی اعجاز علي صاحب کاکوروي (۳) منشي اظہر علي صاحب کاکوروي (۴) مولوی محمد نسیم صاحب (۵) مولوی خلیل الرحمن صاحب (۶) مولوي سید عبد الحئی صاحب (۷) حکیم عبد الرشید صاحب (۸) مولوي سید ظہورالسلام صاحب (۹) مولوي عبد العي صاحب وکیل چندوسي (۱۰) مولوي عبد الرحیم صاحب ریواڑي (۱۱) قاري عبد السلام صاحب (۱۲) سید ظہور احمد صاحب وکیل -

ان بارہ میں سے دو شخص نکالدیجیے جو عہدۂ نظامت و نیابت پر فائز ہوے ' یعنی مولوي خلیل الرحمن اور مولوي عبد الرحیم - اب باقي اشخاص جنھوں نے انکي نسبت فیصلہ کیا ' صرف ۹ رھگئے - ان نو میں بھی ایک تہائي تو صرف ایک ھي خاندان کاکوري کي متنوع الشکال صورتیں ھیں :

هر لحظه بطرز دگر ان یار بر آمد !

اس اقانیم ثلاثہ کو مسیحی علم ریاضی کے اصول پر ایک ھي سمجھیے :

ما سه جانے آمده در یک بدن !

اب باقي جسقدر حضرات تشریف فرما ھیں انھیں شمار کیجیے - کلھم چھہ باقي رھگئے - ان چھہ میں ایک تو مولوي سید عبد الحي صاحب ھیں جنھوں نے تجویز پیش کي :

در پس آئینه طوطي صفتم داشته اند

باقي پانچ میں سے تین مقامي ممبروں اور دو بیروني ممبروں نے ' اور کاکوري کے اقانیم ثلاثہ کے تعداداً تین مگر حکماً ایک نے تجویز سنی ' اور ندوۃ العلما کي سکریٹري شپ کا ' اس ندوہ کی سکریٹري شپ کا جو تمام عالم اسلامي میں اصلاح دیني اور احیاء علوم اسلامیہ کی ایک ھی تحریک ہے ' ایک آن واحد میں فیصلہ کردیا !

پھر لطف یہ ہے کہ یہ چھہ حضرات بھی در اصل ایک صداے واحد سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے ' کیونکہ فی الحقیقت یہ سب کے سب معاملات ندوہ میں ایک ھی اصول اور اعتقاد کے اخلاف اور ایک ھی شجر طریقت کے برگ و بار ھیں - اسی لیے نہ تو کسي نے مخالفت کی اور نہ کسی کو ندوۃ العلما کے مسلمہ دستور العمل کی اس کھلی توھین پر کچھہ شرم و حیا آئی - اِدھر تجویز پیش ہوئی اور ادھر سب لبیک کہتے ہوے دوڑے :

بیار باده که ما هم غنیمتیم بسے !

خدا را لوگ انصاف کریں کہ یہ کون لوگ ھیں جو اسطرح علانیہ قانون اور قواعد کو پاؤں تلے روند رہے ھیں اور پھر یہ کہتے ہوے نہیں شرماتے کہ جلسۂ انتظامیہ نے ایسا کیا ؟ کیا اس سے بھی بڑھکر قوم کو احمق بنانے کی کوئی مثال ملسکتی ہے ؟ اگر جلسۂ انتظامیہ ایسے ھی جلسوں کا نام ہے اور باقاعدہ کارروائیوں کا یہی مطلب ہے تو اس جلسۂ انتظامیہ سے دھقانیوں کی وہ بھیڑ ھزار درجہ افضل و ارجح ہے جہاں شام کو ایک حقہ لیکر کاشتکار جمع ہوجاتے ھیں اور مل جلکر بغیر کسی سازش اور ایمان فروشی کے اپنے جھگڑوں کو مٹا دیتے ھیں -

(آخري اور فیصلہ کن سوال)

(۴) اچھا ' ان تمام باتوں کي بھي جانے دیجیے - صرف ناظم کے انتخاب کے مسئلہ کو لیجیے - عام قوانین مجالس میں نہیں ' ندوہ کے پرانے دستور العمل میں نہیں ' خود موجودہ دستور العمل میں دفعہ ۱۱ - موجود ہے جو اوپر گذر چکي ہے :

* ناظم کا انتخاب کامل جلسۂ انتظامیہ کي تجویز اور جلسۂ عام کي منظوري سے تین سال کیلیے ہوا کریگا -

ندوۃ العلما کا کانسٹي ٹیوشن مثل عام مجالس کے یوں ہے کہ اسکے دو طرح کے ممبر ہوتے ھیں - ایک وہ جو دو روپیہ سالانہ دیتے ھیں اور عام جلسے میں شریک ہوتے ھیں - دوسرے وہ ارکان انتظامي جو اسکي منیجنگ کمیٹي یا ایگزیکیٹو کونسل کے ممبر ھیں - ندوہ کے اصلی دستور العمل میں تھا کہ جلسۂ عام ناظم کو منتخب کریگا نیز اسے معزول کردینے کا بھی حق اسي کو ہے - نئے دستور العمل میں معزولی کے حق کو تو سلب کرلیا ہے لیکن اتنا ٹکڑا بجنسہ موجود ہے کہ " منیجنگ کمیٹي کہ کامل اجلاس تجویز کرے اور جلسۂ عام منظور کرے " -

پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ سرے سے ناظم کي منظوري کا اختیار جلسۂ انتظامیہ کو ہے ھي نہیں - اُسکا کامل اجلاس کسي شخص کو تجویز کر سکتا ہے - لیکن نصب اسي وقت ہوسکتا ہے جبکہ سالانہ جلسۂ عام میں کثرت راے اسکا ساتھہ دے -

اگر فی الحقیقت یہ دفعہ دستور العمل میں موجود ہے ' اور میں غلط حوالہ نہیں دے رہا تو وہ تمام ارکان انتظامي جنھوں نے ۲۹ مارچ کو یہ سازشي ایمان فروشي کي ہے ' باھر نکلیں اور مجھے بتلائیں کہ کیونکر انھوں نے بغیر کامل جلسۂ انتظامی کي تجویز اور بغیر جلسۂ عام کي منظوري کے ایک شخص کو ناظم قرار دیدیا ؟ اور کیوں نہ انکي اس تمام کارروائی کو قوم ایک بد ترین قسم کي شرمناک بے قاعدگي قرار دے ؟

کیا اُنھیں اس دفعہ کی خبر نہ تھی ؟ اگر خبر نہ تھي تو ھزار شرم اُن ارکان مجلس کیلیے جو صاحبان حل و عقد بنکر ندوہ کي قسمت کا فیصلہ کرتے ھیں ' مگر اتنا بھي نہیں جانتے کہ خود ندوہ کا دستور العمل کیا کہتا ہے ؟

نہ تو مجلس انتظامي کا کامل اجلاس ہوا ' اور نہ جلسۂ عام نے نئے ناظم کو منظور کیا - پھر کس قانون کي بنا پر مولوي خلیل الرحمن اپنے تئیں ناظم سمجھتے ھیں اور اپنی فرضی نظامت کے مصارف کی لعنت ندوہ کے سر ڈالتے ھیں ؟ اور کیوں اس نام نہاد جلسۂ انتظامیہ کي پوري کارروائي کو حق ' قانون ' اور دستور العمل ندوہ کے نام سے ہم کالعدم نہ سمجھیں ؟

یقیناً کالعدم ہے - اُس جلسے کو جو اندرجہ قوانین مسلمۂ مجلس کي علانیہ خلاف ورزي کرے ' جلسۂ انتظامیہ کہنا انتظام کے لفظ کي صریح توھین ہے - یہي سبب ہے کہ میں ابتدا سے ندوہ کے جلسہ انتظامیہ کو ایک جتھا اور چند یاران سازش کا مجمع نا جائز کہتا آیا ہوں ' اور عام اعلان کرتا ہوں کہ اگر میرے بیانات صحیح نہیں ھیں اور نئے ناظم کے تقرر کي کارروائي کسی طرح بھي دستور العمل ندوہ کے مطابق ثابت ہو سکتي ہے تو خدا را کوئی شخص بھي سامنے آجاے ' اور صرف اتنا ھی کرے کہ خود ندوہ کے دستور العمل سے ثابت کر دے - ذاتی خصوصیت کا کوئی معاملہ نہیں ہے - قاعدے اور قانون کی بحث ہے - میں اُسی وقت مولوي خلیل الرحمن کی نظامت کا اعتراف کرلونگا ' اور پھر اگر استحقاق و اھلیت اور لیاقت و صلاحیت کا نام بھی لوں تو مجھسے بڑھکر کوئي مجرم نہیں -

رھي یہ بات کہ خواہ اھلیت و لیاقت ہو یا نہو ' قواعد اور قانون کے مطابق تقرر کیا جاے یا نہ کیا جاے ' مگر تاھم مولوي خلیل الرحمن ندوہ کے ناظم ھیں ' کیونکہ وہ برسوں سے اپنی نسبت ایسا سوء ظن رکھنے کے مرض میں گرفتار ھیں اور بعض ستم ظریفوں نے بھي انھیں ناظم صاحب ' ناظم صاحب ' کہہ کہہ کے ھمیشہ بنایا ہے اور اس طرح انکا مرض مزمن ہوگیا ہے ' تو اسکا جواب واقعي کوئي نہیں - " النبي نبي و لو کان في بطن امه " سنا ہے ' لیکن یہ ابتک نہیں سنا کہ کسي مجلس کا ناظم بھي بنا بنایا ' ترشا تراشا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوسکتا ہے - ویسے عجائب آباد ندوہ میں کوئي خرق عادت ہوا ہو تو معلوم نہیں -

قال ابن عباس حضر عند رسول الله صلعم ابو سفیان والولید بن المغیرة والنضر بن الحارث و عقبة و علبة وشیبة ابنا ربیعة و امیة وابی ابنا خلف والحارث بن عامر واستمعوا الی حدیث الرسول صلعم فقالوا للنضر ما یقول محمد - فقال لا ادري ما یقول لکني اراه یحرک شفتیه و یتکلم باساطیر الاولین کالذي کنت احدثکم به عن اخبار القرون الاولی - قال ابوسفیان اني لاری بعض مایقول حقاً فقال ابوجہل کلا ' فانزل الله تعالی تلک الایه -

ابن عباس فرماتے ہیں (شدید ترین کفار مکہ) ابوسفیان ' ولید ' نضر ' عقبہ ' عتبہ ' شیبہ ' امیہ ' ابی اور حارث آنحضرت کے پاس آئے اور آپکا کلام سنا ' لوگوں نے نضر سے پوچھا کہ محمد کیا کہتا ہے ؟ اوسنے جواب دیا کہ یہ تو میں نہیں جانتا کہ وہ کیا کہتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ لب ہلاتا ہے ' اور اگلوں کے قصے کہتا ہے ' جسطرح میں تمکو گذشتوں کے قصے بیان کیا کرتا تھا - ابو سفیان نے کہا کہ محمد جو کہتا ہے اسمیں سے بعض باتیں تو سچی معلوم ہوتي ہیں -. ابو جہل نے کہا ہرگز نہیں اس واقعہ پر یہ آیت نازل ہوئي -

خود اون آیات پر غور کرنا چاہیے جن میں یہ الفاظ آے ہیں -

(اساطیر الاولین کے مواقع)

قرآن مجید میں یہ لفظ نو جگہہ آیا ہے ' لیکن ہر جگہہ ان معانی کے سوا جو ہم نے بیان کیے ہیں کوئی اور معني نہیں بن سکتے ' چہ جائیکہ کسي کتاب کے نام کي طرف اشارہ ہو - ہم ان تمام آیتوں کو نقل کرتے ہیں :

(۱) یقول الذین کفروا ان هذا الا اساطیر الاولین -

(۱) کافر کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) تو صرف اگلوں کی کہاني ہے -

(۲) و اذا تتلی علیهم آیاتنا قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا مثل هذا ان هذا الا اساطیر الاولین (۸ - ۳۲)

(۲) جب اونکو ہماري آیتیں پڑھکر سنائي جاتي ہیں تو کہتے ہیں ہم سن چکے ' اگر ہم چاہتے تو ہم بھي ایسا کہہ سکتے ' یہ تو صرف اگلوں کي کہاني ہے -

(۳) و اذا قیل لهم ماذا انزل ربکم ' قالوا اساطیر الاولین - (۱۶ - ۲۶)

(۳) ان منافقین سے جب پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے خدا نے کیا نازل کیا تو کہتے ہیں وہی اگلوں کي کہانیاں -

(۴) قالوا اذا متنا وکنا ترابا و عظاما ء انا لمبعوثون لقد وعدنا نحن و آباؤنا ' هذا من قبل ' ان هذا الا اساطیر الاولین - (۱۳ - ۸۵)

(۴) (حیرت سے) کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مرجائینگے اور مرکر صرف مٹي اور ہڈي رہجائینگے ' تو کیا ہم پھر اٹھاے جائینگے ' یہ تو ہم سے اور اس سے پہلے ہمارے بزرگوں سے بھي کہا گیا تھا - یہ کچھہ نہیں یہ خیالات تو صرف پرانے لوگوں کي قصہ کہاني کي باتیں ہیں -

(۵) قال الذین کفروا ان هذا الا افک افترا به و اعانه علیه قوم آخرون ' وقالوا اساطیر الاولین اکتتبها ' فهی ' تملی علیه بکرة و اصیلا (۲۵ - ۶)

(۵) کافر کہتے ہیں کہ یہہ قرآن اختراع ہے ' خدا کي طرفسے نہیں ' محمد نے خود گڑھا ہے ' اور کچھہ دوسرے لوگوں نے اسکو مدد دي ہے ' اور وہ یہہ بھي کہتے ہیں کہ یہ تو پہلوں کي کہانی ہے جسکو محمد نے لکھا لیا ہے اور صبح و شام اوسکو پڑھکر سنایا جاتا ہے -

(۶) وقال الذین کفروا ء اذا کنا ترابا و آباء نا ائنا لمخرجون ' لقد وعدنا هذا نحن و آباؤنا من قبل ' ان هذا الا اساطیر الاولین - (۲۷ - ۷۰)

(۶) کافر کہتے ہیں کہ کیا جب ہم اور ہمارے اسلاف مٹی ہوجائینگے ' ہم پھر قبر سے نکالے جائینگے ؟ یہ تو ہم سے اور ہم سے پہلوں سے یہي وعدہ کیے گئے تھے ' کچھہ نہیں ' یہ تو صرف اگلوں کي کہاني ہے -

(۷) والذي قال لوالدیه اف لکما ' اتعدانني ان اخرج ' وقد خلت القرون من قبلي و هما یستغیثان الله ویلک آمن ' ان وعدالله حق ' فیقول ما هذا اساطیر الاولین ' اولئک الذین حق علیهم القول (۴۶ - ۱۶)

(۷) جس کافر بیٹے نے اپنے مسلمان ماں باپ کو جھڑک کر کہا ' کیا تم دونوں اسکا مجھسے وعدہ کرتے ہو کہ قبر سے اٹھایا جاؤنگا ' مجھسے پہلے کتني قومیں گذر گئیں ' (اور اونکا نشان بھي نہیں) اوسکے ماں باپ اوسکو خدا کا واسطہ دیکر کہا کہ اے بد بخت ایمان لا ! خدا کا وعدہ سچا ہے ' بیٹا کہتا ہے ' کہ یہ صرف پرانے لوگوں کي کہانی ہے ' یہي وہ لوگ ہیں جنپر خدا کا عذاب واجب ہوچکا -

(۸) ولا تطع کل حلاف مهین - هماز مشاء بنمیم ' مناع للخیر معتد اثیم ' عتل بعد ذلک زنیم ' ان کان ذا مال وبنین ' اذا تتلی علیه آیاتنا قال اساطیر الاولین (۶۸ - ۱۵)

(۸) تو انکي اطاعت نکر جو ذلیل ہیں اور قسمیں بہت کھایا کرتے ہیں ' جو عیب جو اور غماز ہیں جو اسلیے کہ صاحب فرزند و مال ہیں ' نیکي سے لوگوں کو روکتے ہیں ' جو حد سے متجاوز ہیں ' جو گنہگار ہیں ' اور جو بد نہاد و بد اصل ہیں ' اونکو جب ہماري آیتیں پڑھکر سنائي جاتی ہیں تو (بے پروائي سے) کہتے ہیں کہ یہہ اگلوں کي کہانیاں ہیں -

(۹) ومایکذب به الا کل معتد اثیم ' اذا تتلی علیه ایاتنا قال اساطیر الاولین (۸۳ - ۱۳)

(۹) قرآن کي تکذیب وہي کرتے ہیں جو ظالم اور گنہگار ہیں ' اونکو جب ہماري آیتیں پڑھکر سنائي جاتي ہیں تو کہتے ہیں کہ اگلوں کي کہانیاں ہیں -

(خلاصہ)

قرآن مجید کي ان آیات کریمہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اساطیر کسي کتاب دیني کا نام نہیں ہے ' جس سے قرآن ماخوذ ہو ' بلکہ کفار کا اس سے مقصود کہیں تو یہ ہے کہ اسمیں قصے اور کہانیوں کے سوا اور کچھہ نہیں ' اور کہیں یہ مقصود ہے کہ قیامت معاد اور حیات بعد الموت ' کچھہ معقول بات نہیں - صرف اگلوں کي بیہودہ کہاني ہے - جس پر پرانے لوگ اپني بیوقوفي سے یقین رکھتے تھے -

بد قسمتي دیکھو کہ یہ بعینہ وہي اعتقاد فاسد ہے جو کبھي کفار کا تھا ' اور آج ان مسلمان متفرنجین کا ہے جو قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتے ' جو خدا کے ظہور جلال کے منکر ہیں ' جو اعمال کے مواخذہ سے بے پروا ہیں ' مرنے والو ! کیا موت تمہیں کبھي نہ آئیگي ؟ ہاں ایک بار آئیگي ' جسکے بعد تمکو زندہ چھوڑ کر پھر کبھي نہ آئیگي :

قد خسر الذین کذبوا بلقاء الله حتی اذا جاءتهم الساعة بغتة ' قالوا یاحسرتنا علی مافرطنا فیه ' یحملون اوزارهم علی ظهورهم ' الا ساء ما یزرون ' و ما الحیوة الدنیا الا لعب ولهو ' و للدار الآخرة خیر الذین یتقون ' افلا تعقلون (انعام رکوع ۳)

جو قیامت کے منکر ہیں وہ یقیناً نقصان اٹھائینگے - جب نا گہاں وہ گھڑي آجائیگي تو حسرت سے کہینگے ' اس گھڑي کي نسبت ہماري سست اعتقادي پر افسوس (خاموش ! کہ اب افسوس و حسرت کا وقت نہیں) آج اونکي پشت گناہ کے بوجھہ سے گراں ہے - کیا برا بوجھہ ہے - مغرورو ! تم جس دنیا کي زندگي پر مغرور ہو اوسمیں لہو ولعب کے سوا اور کیا دھرا ہے - دار آخرت نیک لوگوں کیلیے بہترین محل اقامت ہے ' نادانو ! کیا نہیں سمجھتے ؟

باب التفسیر

اساطیر الاولین

[از جناب مولانا السید سلیمان الندوی پروفیسر پونا کالج]

یورپ جسطرح علم کا مخزن ہے وہ جہل کا بھی مرکز ہے ' جس ذرہ سے اوسکو اپنے ادعا میں کچھہ بھی فائدہ کی توقع ہونی ہے اوسکو وہ پتھر کی چٹان نظر آتا ہے ' اور جس پتھر کے چٹان سے اوسکے شیشۂ ادعا کو ذرا بھی ٹہیس لگنے کا خطرہ ہوتا ہے وہ اوسکو ذرہ سے بھی کم نظر آتا ہے - اوسکے نزدیک صحت واقعہ کا معیار دلائل کا ضعف و قوت نہیں ہے ' بلکہ یہ ہے کہ اس واقعہ کی تسلیم و انکار سے اوسپر یا اوسکے حریف پر کیا فوائد و نقصانات مرتب ہونگے ؟

سر ولیم میور کو ینابیع القرآن (Sources of Alkoran) کا انگریزی میں ترجمہ کرتے ہوے اس ثبوت سے ایک خوشی محسوس ہوتی ہے کہ " قرآن مختلف ادیان و مذاہب کے خیالات و اعتقادات کا مجموعہ ہے " لیکن اس واقعہ کو اگر ہم یوں دہراتے ہیں کہ اوقات مختلفہ میں دنیا کے ہرگوشہ میں خدا کا ایک منادی اور داعی آیا ' و ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر (۳۵ - ۲۴) اور قرآن ان تمام منادیوں اور دعوتوں کا مجموعہ ہے : و انہ لفی زبر الاولین (۲۶ - ۱۹۶) تو دفعۃ ہم دیکھتے ہیں کہ یوروپین نصرانی کا سرخ و سفید چہرہ زرد پڑجاتا ہے کہ کہیں اس چٹان سے اوسکے نازک شیشۂ اعتقاد کو ٹہیس نہ لگ جاے -

مشہور مورخ گبن نے ایک موقع پر لکھا تھا :

" محمد کا مذہب شک و شبہہ سے پاک ہے ' اور قرآن خدا کی وحدانیت پر ایک شاندار شہادت ہے - پیغمبر مکہ نے ' بتوں کی ' آدمیوں کی ' ستاروں کی اور سیاروں کی پرستش اس دلیل سے رد کردی کہ جو طلوع ہوگا وہ غروب ہوگا ' جو پیدا ہوگا وہ مریگا ' اور جو حادث ہوگا وہ فانی ہوگا ...... عقل کے اصول اول یعنی توحید کی تائید میں محمد کی آواز بلند ہوئی ' اور اوسکے پیرو مراکش سے ہندوستان تک ' موحدین " کے لقب سے ممتاز ہیں ' اور بت پرستی کا خوف اب محمد کے پیرووں سے بالکل دور ہے(۱) - (خلاصہ) "

ہمارے ایک نصرانی دوست اولیفنٹ سمیٹن - ایم - اے - (Oliphant Smeaton, M. A.) جنہوں نے تاریخ زوال روم کی تصحیح و تحشیہ کی تکلیف اٹھائی ہے ' حقیقت و صداقت کے اس چٹان کو دیکھکر کانپ اٹھے ' اور چاہا کہ اس اساس محکم اور بنیاد غیر متزلزل کو آلات جہل و افترا سے منہدم کردیں ' و انی لہم التناوش من مکان بعید -

ہمارا یوروپین نصرانی محقق ' گبن کے ان منصفانہ الفاظ سے بیتاب ہوکر اس موقع پر حسب ذیل حاشیہ لکھتا ہے :

" گبن کا بیان محمد (صلعم) کے نظام مذہب اور اسکی جدت کی نسبت نہایت مہربانانہ ہے ' حالانکہ محمد (صلعم) نے تو سادگی سے ایک نظام میں ان امور کو جمع کر دیا جو اوسکے چاروں طرف دماغوں میں پھیلے ہوے تھے - قریش خود محمد (صلعم) کو الزام دیتے تھے کہ اوسکی تمام تعلیمات ایک کتاب سے ماخوذ ہیں جسکا نام " اساطیر الاولین " ہے ' جسکا چند مقامات میں قرآن میں ذکر آیا ہے ' اور جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حشر و معاد کے واقعات پر مشتمل ہے "

(۱) تاریخ زوال روم ج ۵ ص ۲۳۶ '

اس غریب نصرانی کو کیا معلوم کہ اوسکے قلم سے جو حروف نکل رہا ہے وہ جہل و نامعلومی کا ایک دفتر ہے !

قرآن میں بیشک لفظ " اساطیر الاولین " متعدد مقامات پر آیا ہے ' لیکن تمکو کسنے بتایا کہ یہ ایک کتاب کا نام ہے ؟ اگر یہ استدلال صحیح ہے کہ قرآن میں کسی لفظ کا متعدد بار استعمال اس بات کی دلیل ہے کہ وہ کسی قدیم کتاب کا نام ہے تو خود لفظ اسلام ' رسول اللہ ' اور صلوۃ کو کسی قدیم کتاب کا نام کیوں نہیں قرار دیتے کہ لفظ اساطیر سے زیادہ تو یہ الفاظ قرآن میں بار بار آے ہیں ؟

(اساطیر الاولین کی لفظی تشریح)

" اساطیر الاولین " " دو لفظوں سے مرکب ہے " " اساطیر " اور " اولین "

اساطیر ' اسطور کی جمع ہے جسکے معنی داستان اور قصہ کے ہیں " اولین " " اول " کی جمع ہے جسکے معنی گذشتہ ' پہلے ' اور اگلے کے ہیں - دونوں لفظوں کے مرکب معنی ہیں ' اگلوں کے قصے ' پہلوں کی کہانیاں ' گذشتہ اقوام و اشخاص کی داستانیں !

قال الراغب ما سطر الاولون فی الکتاب من القصص و الاحادیث قال الجوہری الاساطیر الاباطیل الترہات قال السدی اساجیع الاولین ' قال ابن عباس احادیث الاولین و قال قتادۃ کذب الاولین و باطلہم -

امام راغب اصفہانی اساطیر کے معنی لکہے ہیں ' پہلوں نے کتابوں میں جو قصے کہانیاں لکہیں ' امام لغت جوہری کہتا ہے ' اساطیر کے معنی " بیہودہ اور خرافات باتیں " سدی کہتا ہے کہ اسکے معنی " اگلوں کے قوافی " ہیں ' ابن عباس فرماتے ہیں " اگلوں کی باتیں " اور قتادہ کہتے ہیں کہ " اگلوں کے جھوٹ اور کذب " اسکے معنی ہیں -

اور تعجب ہے کہ اسطور جو اساطیر کا واحد ہے کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے ایک یوروپین محقق نا آشنا ہو - کیا اوسنے اسی لفظ کو انہی معانی کے ساتھہ لاطینی اور جرمنی میں ہسٹوری (Historia) اور انگریزی میں ہسٹری (History) اور اسٹوری (Story) کی صورت میں نہیں پڑھا ہے اور گر پڑھا ہے اور یقیناً پڑھا ہے تو یہ کیا تعصب و عداوت ہے نہ قرآن کے اس لفظ کو اس معنی میں نہیں لیتے -

(اساطیر الاولین کی معنوی تشریح)

انسان کی فطرت یہ ہے کہ واقعات ماضیہ کی تاریخ ' اقوام فانیہ کی سرگذشت ' اور اشخاص گذشتہ کی داستان زندگی سے نہایت دلچسپی لیتا ہے ' اور اوس سے عبرت و نصیحت حاصل کرتا ہے - یہی سبب ہے کہ دنیا میں جس کثرت سے تاریخ اقوام اور سرگذشت اشخاص کی کتابیں پڑھی جاتی ہیں کسی دوسرے علم و فن کی کتابیں نہیں پڑھی جاتی ہیں - اسی بنا پر قرآن مجید میں بغرض اعتبار و استبصار نہایت کثرت سے اقوام ماضیہ کے اخبار تاریخی ' اشخاص گذشتہ کے واقعات زندگی ' اور ممالک فانیہ کے حالات بقا و فنا بیان ہوے ہیں - کفار و ملحدین جو چشم بصیرت اور گوش اعتبار سے محروم تھے ' کہتے تھے کہ قرآن میں قصص پارینہ اور افسانہ ہاے کہنہ کے سوا اور کیا دہرا ہے ؟ قیامت ' معاد ' اور حالات ماوراے مادہ کو بعید از عقل سمجھکر اونکو " داستان کہن " کے نام سے تعبیر کرتے تھے - چنانچہ بہ ترتیب قرآن سب سے پہلی آیت جسمیں " اساطیر الاولین " کا لفظ ہے ' سورۃ انعام کی آیت ہے - جسکی شان نزول میں مذکور ہے :

کہا کہ یہ واقعہ ۲۴ گھنٹے اور ۲۸۸۰ منٹ پر ہوگا - یہ وقت کا تعین بھی منجملہ اسباب اصلیہ کے ہے - یہ حکم اٹھارویں دسمبر یوم شنبہ کو ۳ بجکے ۴۵ منٹ پر دیا گیا تھا ' اور اکیسویں دسمبر کو ٹھیک ۳ بجکے ۴۵ منٹ پر اسکی تعمیل ہوئی - دوسرے تجربوں میں ۴۴۱۷ ' ۸۹۵۰ ' ۸۷۰۰ ' ۱۱۴۷۰ ' ۲۰۰۷۰ منٹ کی مدت مقرر کی گئی تھی - ان تمام احکام کی تعمیل عین وقت پر ہوئی -

ہم میں سے اکثر اشخاص کی طرح معمول بھی بیداری کے عالم میں اس قابل نہ تھا کہ وہ دماغی طور پر حساب لگا کے معلوم کرسکتا کہ یہ مدت کب ختم ہوگی ؟ مگر طبقۂ خواب مقناطیسی (Hypnotic stratum) اس قابل ضرور تھا ' اور وہ اس امر کی ضمانت کرسکتا کہ جونہی وقت مقررہ آئیگا ' فوراً حکم کی تعمیل ہوجائیگی - ایک تجربہ میں یہ وقت رات کو آیا ' معمولہ نے (اس تجربہ میں معمول ایک عورت تھی) ٹھیک اسی وقت چھلک کا نشان کاغذ کے ایک پرزے پر بنایا جو اسکے پلنگ کے پاس پڑا تھا - بظاہر وہ اسوقت بیدار نہیں ہوئی کیونکہ جب وہ اٹھی ہے تو اسے چھلک بنانا یاد نہ تھا (۱)

اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ صرف یہی نہیں کہ نفس کا ایک ایسا مخفی حصہ ہے جو حساب لگا سکتا ہے ' بلکہ یہ حصہ عالم بیداری کی " معمولی آگہی " سے بہتر حساب لگا سکتا ہے -

یہی نتیجہ حساب کے عجیب و غریب سوالات کے حل پر غور کرنے سے نکلتا ہے - بارہا دیکھا گیا ہے کہ ان عجیب المواهب اشخاص نے (یعنی وہ لوگ جنھیں قدرت نے عجیب و غریب دماغی قوی عطا کیے ہیں) چند سکنڈ کے اندر ایسے سوالات حل کردیے ہیں جن کے آگے معمولی تعلیم یافتہ اشخاص کی عقلیں خیرہ رہجائیں اور متوسط درجہ کے حساب داں کو بھی انکے حل میں کاغذ ' پنسل ' اور جلد جلد حساب لگانے کے باوجود نصف گھنٹہ لگے - تاہم یہ عجائب المخلوقات لوگ (جنکا وجود خلقت انسانی کی عبارت میں بطور جملۂ معترضہ کے ہے) جیسے بکسٹن (Buxton) ڈاس (Dase) مانڈیو (Mandeux) ذرا نہیں بتا سکتے کہ وہ کیونکر اسقدر جلد حساب لگا لیتے ہیں ؟ کیونکہ وہ جو کچھ کرتے ہیں دانستہ نہیں کرتے بلکہ سوالات کو اپنے نفس کے اندر اترنے دیتے ہیں اور اسکے بعد اندر سے جواب کے آنے کے منتظر رہتے ہیں - یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ پلم پڈینگ کو (ایک قسم کا انگریزی کھانا ہے) گرم چشمہ میں جوش دینے کے لیے رکھیے ' یا بکری کے بچے کو چکا کر مشین میں ڈالیے کہ اندر جاتا ہوا تو بکری ہے مگر نکلتا سنبوسا ہے ! درمیان کی تمام کارروائی ہم سے پوشیدہ رہتی ہے - علی ہذا حساب بھی " معمولی آگہی " کی دهلیز کے نیچے ہی لگتا ہے !

(حافظۂ مخفی)

تجارب خواب مقناطیسی کے نتائج ' اور شکستہ شخصیتوں کے تشخیصی حالات کا مطالعہ اس امر کے اثبات کے لیے کافی ہے کہ معمولی حافظے سے حافظۂ مخفی (Sublimnal-memory) کا وسیع تر ہونا سوال کی سرحد سے باہر ہے -

بہت سی باتیں جو ہم " بھول جاتے ہیں " معلوم ہوتا ہے کہ سرک کے " دهلیز " کے نیچے آ رہتی ہیں ' اور اسطرح گو ہماری " معمولی آگہی " کے لیے وہ " گم شدہ " ہوجاتی ہیں مگر خواب مقناطیسی کی ان تک رسائی ممکن ہوتی ہے - یا یوں کہیے کہ عالم خواب میں جب خود " آگہی " غائب اور دوسرے طبقات نفس برسر کار ہوتے ہیں تو یہ " گم شدہ " چیزیں پھر واپس آجاتی ہیں - یا پھر وہ لوح صغیر (Planchette) (۱) کی ایک غیر ارادی (۲) Automaic تحریر کی صورت میں منتقل ہوجاتی ہیں -

چنانچہ حال کے ایک واقعہ میں جسکی اطلاع سوسائٹی فور فزیکل ریسرچ کو دی گئی ہے ' ایک کاتب غیر ارادی (Automist) اور ایک " روح " سے سلسلہ مخابرات تھا جو اپنے آپ کو (Blanche Paoyinga) کہتی تھی ' اور بہت سے ایسے تاریخی واقعات کی تفصیل بیان کرتی تھی جس سے یہ شخص خود واقف نہ تھا - بعد کو معلوم ہوا کہ یہ روح ایک ناول کا کیرکٹر ہے جسے عرصہ ہوا اس لکھنے والے نے پڑھا تھا ' اور یہ تمام تفصیل اسمیں موجود تھی - یہ شخص اس کو بھول گیا تھا مگر وہ سرک کے " دهلیز " کے نیچے آگئی تھی - مخفی طبقات نے انہیں محفوظ رکھا تھا اور جب ایسا سوراخ کیا گیا جو آگہی کی بالائی سطح سے پار ہوگیا (یعنی " آگہی " کا پردہ بیچ سے ہٹ گیا) تو پھر ان طبقات نے اسے غیر ارادی تحریر کے ذریعہ حاضر کردیا !

(جذبات کا هیجان مخفی)

جذبات کا مخفی هیجان (Sublimnal Emotion) بھی ایک حقیقت ہے اگرچہ شاید بہت کم قابل ثبوت ہے - ضروری شہادت کی ایک دلچسپ مثال وہ واقعہ ہے جو چند دن ہوے مسز ویرل کو غیر ارادی تحریر کے ایک تجربہ میں پیش آیا تھا - (مسز ویرل کمبرج میں السنہ قدیمہ کی خطیبہ یعنی کلا سکل لیکچرر ہیں اور (Pausanias) کی مترجمہ ہیں - انکے متوفی شوہر انگریزی پروفیسر شپ موسومہ باسم بادشاہ ایڈورڈ هفتم پر مامور تھے) مسز موصوفہ جب اپنی نیم آگہی (Semi-consciousness) کے عالم سے نکلیں جسمیں کہ وہ بلا ارادہ (Automatically) لکھ رہی تھیں تو باوجودیکہ انکے جذبات میں خبردارانہ هیجان (Conscious emotion) نہیں ہوا تھا ' مگر پھر بھی انکے رخسارے سرشک آلود تھے - امتحان

---

[۱] دیکھو روداد سوسائٹی فور فزیکل ریسرچ صفحہ ۱۸۵

[۱] جاندار اور بیجان چیزوں میں ایک وجہ امتیاز یہ ہے کہ جاندار چیزوں کے کام ارادہ اور علم کی حالت میں ہوتے ہیں - لیکن بیجان چیزوں کے کسی ایک کام میں بھی ارادہ یا علم کو دخل نہیں ہوتا - فونو گراف اور انسان ' دونوں بولتے اور دونوں کی گفتگو معنی خیز اور قابل فہم ہوتی ہے ' اور بعض بہتر قسم کے فونو گرافوں کی تو یہ حالت ہے کہ اگر سننے والے کو معلوم نہ ہو کہ فونو گراف بج رہا ہے تو وہ یہی سمجھتا ہے کہ کوئی انسان بول رہا ہے - مگر انسان کے بولنے میں علم و ارادہ کو دخل ہوتا ہے اور فونو گراف کے بولنے میں نہ ارادہ ہوتا ہے اور نہ علم - اسی لیے ایک آهن گویا اور دوسرا صرف آهنگ ساز ہے -

لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان اپنا اس مزیت سے علحدہ ہوجاتا ہے - وہ سب کچھ وہی کرتا ہے جو پہلے کرتا تھا ' مگر اسکی اس حالت کے تمام حرکات و سکنات کا شمار ایک جاندار کے حرکات و سکنات میں نہیں ہوتا - وہ اسوقت بالکل ایک مشین کی طرح ہوتا ہے جو گو ایک جاندار کی طرح کام کرتی ہے مگر زندگی کی اصلی مزیت یعنی علم و ارادہ سے محروم ہوتی ہے -

کچھ انسان ہی کی خصوصیت نہیں - یہ حالت دوسرے جانداروں کی بھی ہوتی ہے - کوئی جاندار ہے جب اس حالت میں ہو تو اسکو (Automaton) کہتے ہیں اور اس حالت کے حرکات و افعال کو (Automatic) - آٹو میٹک کا لفظی ترجمہ خود رو ہے لیکن ہماری زبان میں خود رو دوسرے معنی میں مستعمل ہے - عربی میں آٹومیٹک کا ترجمہ متحرک بلا ارادہ ہوا ہے - ایسی حالت میں آٹو میٹک کا ترجمہ غیر ارادی کیا جاسکتا ہے -

[۲] یہ ایک فرانسیسی نژاد لفظ ہے جسکے لغوی معنے چھوٹا سا تختہ ہیں مگر اصطلاح میں ایک خاص قسم کی تختی کو کہتے ہیں - یہ ایک قلب نما یا مثلث لکڑی کا تختہ ہوتا ہے - اسکے نیچے تین پائے ہوتے ہیں - ان پایوں میں دو پہیے لگے رہتے ہیں اور ایک نوکدار پنسل - جب پنسل کے بالائی سرے پر ہاتھ رکھا جاتا ہے تو وہ اس طرح چلنے لگتی ہے گویا از خود چل رہی ہے - پنسل کی رفتار سے نیچے کے کاغذ میں نقوش بنتے جاتے ہیں - خواب مقناطیسی کے معمول کو یہی تختی دی جاتی ہے - عربی میں اسکا ترجمہ " لوح صغیر " ہوا ہے جو اصل لفظ کا بعینہ ترجمہ ہے -

وثائق و حقائق

نفس انسانی کا ناقابل پیمایش عمق

[از ادیب فاضل خواجہ ابو العلاء علوي]

(مترجم از نوا لهم)

(۱)

غالباً همیشه سے ارباب تفکر کو یه شک ہے که هم (نوع انساني) جسقدر بڑے معلوم هوتے هیں' اس سے زیادہ بڑے هیں - یه خیال اولاً تو همارے قدرتي غرور' اور اگر اسکي تعبیر نرم و عنایت آمیز الفاظ میں کي جاے تو همارے امیدوں' خواهشوں' اور حوصلوں کي خوشامد کرتا ہے - اسکے علاوہ یه ایک مهمان نواز پناہ گاہ ہے - جہاں مصائب و شدائد کے وقت' جو هماري پابندیوں کا نتیجه هیں' همیں بکثرت هوا اور وسیع گنجایش ملتي ہے -

اس خیال کا اظہار گونہ گونہ شکلوں میں بہت سے مواقع پر هوا ہے - انجیل میں انسانوں کاذکر خداوند کي حیثیت سے کیا گیا ہے - مسیحي متکلمین نے خدا اور انسانوں کو ملا دیا ہے' اور پھر نه صرف کسي فقید المثال موقع پر بلکه هر جگه - افلاطون کي "جمهوریت" میں روح انساني آسماني سلطنتوں سے آتي ہے' اور دریاے لیتھي (Lethe یوناني میتھولوجي میں ایک دریا ہے' جو شخص اس دریا کا پاني پیتا ہے اسکے حافظے سے تمام باتیں محو هو جاتي هیں) اسکا پاني پیکر اپنے تمام گذشته تجربات کو بھول جاتا ہے -

یه نظریه هندوں کے یہاں بعض تعلیمات سے بہت مشابه ہے -

اس خیال کي موجودہ بلند پایه تعبیر وہ ہے جو وررڈس ورتھ نے Words worth اپنے قصیدے (ode) میں کي ہے - چنانچه وہ کہتا ہے :

هم خدا کے پاس سے آئے هیں جو همارا گھر ہے' نه بالکل فراموشي کے عالم میں اور نه همه تن عریاني کي حالت میں بلکه عظمت و شان کے بادل اپنے پیچھے کھینچتے هوے -

یہي شاعر ایک اور سانٹ کو (انگریزي نظم کي ایک قسم ہے) اس کثیر الاستشهاد فقرہ پر ختم کرتا ہے "هم محسوس کرتے هیں که اپنے آپ کو هم جسقدر بڑا سمجھتے هیں اس سے زیادہ بڑے هیں"

اب تک یه خیالات فلاسفه' شعرا' اور انبیا کي قلمرو میں داخل سمجھے جاتے تھے' مگر گذشته ربع صدي یا اس سے کم و بیش عرصه میں انھوں نے ارباب علم (سائنس) کي توجه پر استحقاق کے دعوے پر دعوے کیے هیں' اور اس باب میں انہیں ایسے واقعات سے مدد پر مدد ملي ہے جو اصلي هیں اور علمي (سائنٹفک) طور پر مشاهدہ میں آئے هیں -

(۲)

اگر درحقیقت همارے اندر کوئي ایسي جسماني یا دماغي شے ہے جو همارے روح یا نفس سے خارج ہے جیسا که همیں خود آگہي (Self consciousness) کي حالت میں محسوس هوتا ہے تو اسے هم کیونکر دریافت کرسکتے تھے ؟

یه ایک سوال ہے جس کا جواب گونہ گوں واقعات کا ذکر اور پھر ان سے نتائج مستنبط کریگا -

(احساس مخفي)

اگر ایک چھوٹي سي مکھي همارے هاتھ کي پشت پر چلتي ہے تو اسکي رفتار همارے احساس میں کسي قسم کا هیجان پیدا نہیں کرتي' بلکه اسکي رفتار محسوس تک نہیں هوتي - لیکن اگر ایک کے بجاے چھه هوں تو وہ همیں ضرور محسوس هونگي - تو گویا "لاشے" جب چھه گونہ هو تو اس سے "شے" پیدا هو جاتي ہے یا یوں کہیے که احساس کي ایک مقررہ مقدار ایک محرک سے پیدا هوتي ہے' لیکن جب اس محرک میں سے پانچ سدس (چھٹا حصه) کم کرلیے جائیں تو احساس کے ایک سدس باقي رهنے کے بجاے کچھه بھي نہیں رهتا -

بالفاظ دیگر ایک دهلیز ہے بظاهر اس دهلیز کے نیچے ایک محرک کوئي احساس پیدا نہیں کرتا' لیکن همارا قیاس ہے که یه محرک گو "محسوس" احساس پیدا نه کرسکے' مگر ایک غیر محسوس اور مخفي احساس (Sublimnal Sens atior) ضرور پیدا کرتا ہے -

هم میں کوئي ایسي شے ضرور ہے جو ایک مکھي کو بھي محسوس کرتي ہے گو معمولي نفس اسے محسوس نہیں کرتا - یه شے خواب مقناطیسي کے مختلف تجربات سے ظاهر هوئي ہے جسمیں بقول پروفیسر جیمس (Prof. James) اشیاء سطح عام پر آجاتي هیں - (پروفیسر موصوف کے خاص الفاظ "on tap" هیں) "آگہي" (Consciousness) ایک اسپیکٹرم بینڈ ہے (Spectrum-band ایک آله ہے جسمیں نور کے وہ الوان منتشر بھي آجاتے هیں' جنکو یوں نظریں نہیں دیکھسکتیں) جسطرح روشني کي بہت سي ایسي شعاعیں هیں جنکو آنکھیں نہیں دیکھسکتیں' اسیطرح بہت سے احساسات هیں جن سے معمولي طور پر هم آگاہ نہیں هوتے' مگر روشني کي ان غیر مرئي شعاعوں کي طرح وہ بھي اس احساسات کے اس اسپیکٹرم بینڈ (احساس مخفي) میں اتر آتے هیں -

(ادراک مخفي)

ادراک مخفي (Sublimnal Intellection) کے لیے بکثرت شہادت موجود ہے - اس میں تو شک هي نہیں که هم میں ایک ایسي قوت موجود ہے جو "معمولي آگہي" کي محض لاعلمي میں سونچتي ہے' دلائل قائم کرتي ہے' اور پھر انکے نتائج نکالتي ہے - اس نقطه بحث کے متعلق ڈاکٹر برمیویل (پورا نام Dr. J. Milne Bramwel ہے) کے تجربات سب سے زیادہ حیرت انگیز هیں - ڈاکٹر موصوف نے اپنے معمولوں کو حکم دیا که وہ فلاں کام اپنے خواب سے بیدار هونے کے اتني دیر کے بعد کریں - مثلاً یه که کاغذ کے ایک پرزے پر چیلک بنالیں - بیداري کي معمولي حالت میں تو معمول کو حکم کا ذرا بھي علم نه تھا مگر ایک مخفي طبقه دماغ (Mental stratum) اس سے باخبر تھا' اور وقت مقررہ کا انتظار کررها تھا - جب اسے محسوس هوا که وقت مقررہ آگیا ہے تو اس نے معمول سے وہ حکم پورا کرالیا - وقت مقررہ کي مقدار منٹوں سے لیکر مهینوں تک تھي - مثلاً ایک دفعه ڈاکٹر موصوف نے اپنے ایک معمول سے کہا که تمہیں فلاں وقت یه معلوم هوگا که جیسے کاغذ کے پرزے پر چیلک بنانے کے لیے کوئي مجبور کررها ہے اور تم بناؤگے - اسکے ساتھه انھوں نے وقت بھي بتادیا - چنانچه انھوں نے

و تنهـون عن المنكـــر	كي هدايت كرتے هو اور بري باتوں سے منع كرتے هو -
ولتكن منكم امة يدعون الى الخيـر و يـامـرون بالمعروف و ينهون عن المنكر و اولئك هـم المفلحون (ال عمران)	تم ميں ايک گروه ايسا هونا چاهيے جو لوگوں كو نيكى كي دعوت دے' اچهي باتوں كي هـدايت كـرے' بـري باتوں سے روكے' اور يهي گروه كامياب هے -

(ايک شبـهـه كا ازالـه)

غلط هے جو يه سمجهتے هيں كه صداقت اور حقگوئي' امر بالمعروف اور نهي عن المنكر' دعوت الى الخير اور منع عن الشر كے سلسله ميں اگر دوسروں كے حركات و افعال كا نقد كيا جاے تو وه اوس تجسس احوال غير كا ملزم هوگا جسكو قران نے منع كيا هے :

يا ايها الذين آمنوا اجتنبوا كـثـيـرا مـن الظـن ان بعض الظن اثم - ولا تجسسوا ولايغتب بعضكم بعضا - ايحب احدكم ان يا كل لحم اخيه ميتـاً فـكرهتموه ؟ واتـقو الله - ان الله تـواب رحـيـم (حجرات)	مسلمانو ! بهت بدگمانياں كرنے سے اجتناب كيا كرو ! دوسروں كے حالات كي جاسوسي نكيا كرو' ايک دوسرے كي پيچهے ميں بدگوئي نه كرو ! كيا تم پسند كرتے هو كه كسي بهائي كي لاش پڑي هو اور تم اوسكا گوشت نوچ نوچ كهاؤ ؟ كيا تمكو گهن نه آئيگي ؟ خدا كا خوف كرو كه خدا توبـه قبول كرنے والا اور رحمت والا هے -

ليكن اس سے مـراد وه شخصي حالات هيں جو امور دين اور مصالح ملت ميں موثر نهوں' ورنه فريضۂ امر معروف اور نهي منكر كيليے كيا چيز باقي رهجائيگي ؟ اور معاشرت كي اصلاح' معائب كے ازاله' اور منكرات كے ابطال كيليے كونسا هتيار همارے پاس هوگا ؟ اگر همارے عظماے محدثين حديث ميں رواة كے معائب و اخلاق كي تنقيد نكرتے اور حق كے مقابله ميں بڑے بڑے ارباب عمائم اور جبا براۂ حكومت كے زور و قوت سے مرعوب هوجاتے تو كيا آج همارے پاس اقوال حقه كے بجاے صرف روايات كا ذخيره كا ايک ڈهير نهوتا ؟

اس سلسله ميں همكو يه بهي بالا علان كهنا چاهيے كه سب سے پهلى هستي جس سے سب سے پہلے محاسبه كرنا چاهيے' جسكے افعال كي سب سے پہلے تنقيد كرني چاهيے' جسكے معائب كي سب سے پہلے مذمت كرنى چاهيے' وه خود اپني هستي هے - بهادر وه نهيں هے جو ميدان قتال ميں دشمن سے انتقام لے - جب تم كسي دوسرے كي اخلاقي صورت كي هجو كر رهے هو تو ذرا اپنے دل كے آئينه ميں بهي ديكهه لو كه خود تمهاري صورت تو ويسي نظر نهيں آتي ؟ جب حق كے اظهار كيليے تمهاري زبان دلائل كا انبار لگا رهي هو تو جهانككر ديكهه لو كه كهيں تمهارے خرمن دل ميں تو يه جنس موجود نهيں هے ؟ كيونكه :

لم تقولون ما لا تفعلون' (الصف) -	كيوں كهتے هو جو تم خود كرتے نهيں ؟
كبر مقـتـاً عنـد اللـه ان تقولوا ما لا تفعـلون (الصف)	خدا كو يهه بات نهايت ناپسند هے كـه جو تمهارا قول هو وه فـعـل نهو -
اتامـرون النـاس بالـبر وتنسون انفسكم (بقره)	تم دوسروں كو تو نيكى كي بات بتاتے هو ليكن خود اپنے كو بهول جاتے هو؟

اسليے مسلمان كا ظاهر و باطن ايک هو - وه زبان سے جسكا اقرار كرتا هو دل سے اوسكا اعتقاد بهي ركهتا هو' ورنه وه منافق هے جو :

يقولون بافواههم ما ليس في قلوبهم (آل عمران)	منـه سے وه بـات كهتـا هے جو اوسكے دل ميں نهيں هے -

(حريت راے اور قول حق كي تعريف)

حريت راے اور قول حق كيا شے هے ؟ اسكا جواب آيات سابقه نے بتايا هے - يعني جو بات حقيقتاً صحيح هو - دل سے اوسكا اعتقاد' زبان سے اوسكا اقرار' اور هاتهه سے اوسپر عمل - اگر غلطي سے حق كي ماهيت اوس سے مخفي هو تو جب اوسكا علم هو اپني غلطيوں كا اعتراف كرلے - غير اگر اس حق كا معارض اور اِس صداقت كا دشمن هو تو اوسكي عظمت و جبروت سے اوسكے هاتهه ميں رعشه' اوسكے پاؤں ميں لغزش' اوسكي زبان ميں لكنت' اور اوسكے قلب ميں خوف نهو - رسوائي كي شرم اور اقارب و احباب كي محبت اوسكى زبان حق كو اور اوسكے دست صداقت شعار كو بيكار نكردے - دولت و مال كي حرص اور عزت و جاه كي طلب اوسكي جادۂ حريت پرستي اور راه صداقت پسندي ميں سنگ گراں بنكر حائل نهو - اغراض ذاتي اور هواے نفساني كے سحر سے مسحور نهو - رضاے خدا اور طلب حق كے سوا اوسكا كوئى مطلوب نهو كه مذهب حق پرستي ميں يهي شرک هے : و ان الشرک لظلم عظيم -

(هر مسلمان كو فطرتاً آزاد گو اور حق پرست هونا چاهيے)

هر مسلم موحد هے اور هر موحد آستانۂ احديت كے سوا تمام آستانوں سے بے نياز اور واحد القهار كے سوا هر هستي سے بے خوف هے' اسليے وه فطرتاً اپنے كسي قول و فعل ميں آزادي و حقگوئي سے نهيں ڈرتا - صحابۂ كرام كو ديكهو كه يه خاک نشين قيصر و كسرى كے دربار ميں بے دهڑک جاتے هيں' اور قاقم و حرير كي مسندوں كو آلٹ كر زمين پر بيٹهه جاتے هيں - وه فرش دربار جو روم و ايران كا سجده گاه تها' برچهي كي انى اور گهوڑوں كے سموں سے اونكے جبروت و استبداد كے پرزے اوڑا ديے گئے - جن درباروں ميں زبان كي حركت بهي سوء ادب تهي' وهاں حمايت حق كيليے توٹے هوے قبضے اور چهڑوں سے بندهي هوئي تلوار جنبش ميں آجاتي هے ! اور پهر كيوں ايسا نه هو جبكه ايک موحد كا اعتقاد يه هے كه " لا نافـع ولا ضـار الا اللـه " خدا كے سوا نفع و ضرر كسي كے هاتهه ميں نهيں -

(هر مسلم خدا كا گواه صادق هے)

هر مسلم خدا كي طرفسے دنيا ميں ايک گواه صادق اور شاهد حال هے كه :

وكذلك جعلناكم امة وسطاً لتكونوا شهـداء على النـاس (بقره)	خدا نے تمكو ايک شريف قوم بنايا هے تا كه لوگوں پر گواه رهو -

كيا اوس سے زياده كوئي بدبخت هوسكتا هے' جسكو خدا نے محكمۂ عالم ميں اپني طرفسے گواه بنا كر بهيجا هو اور وه اس حق كى گواهي سے خاموش رهے يا اوسكے اخفا كي كوشش كرے ؟

و من اظلم ممن كتم شهادة عنـده من اللـه (بقره)	اور اوس سے بڑهكر كون ظالم هوگا' جسكے پاس خدا كي كوئى گواهي هو اور وه اوسكو چهپاے ؟

كيونكه مسلم كے خدا كا حكم هے كه :

ولا تكتمـو الشهادة (بقره)	شهادت ربانى كا اخفا نكرو !

(اداے شهادت رباني اور حريت راے ايک شے هے)

پس جو شخص شهادت رباني كا اخفا نهيں كرتا' اور خدا كي طرف سے جو علم اوسكے قلب ميں القا كيا گيا هے وه على الاعلان اور بلا خوف لومة لائم اوسكا اظهار كرتا هے' وهي هے جسكو دنيا صادق

الحریة في الاسلام

حریت اور حیات اسلامی

قران حکیم کي تصریحات

یا ایها الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شهداء لله ولو علي انفسکم او الوالدین والاقربین (نساء)	مسلمانو ! تم انصاف پر قائم اور (زمین میں) خدا کے گواہ رہو ' گو یہ گواهي خود تمہارے اپنے نفس یا والدین یا عزیز و اقارب کے خلاف هي کیوں نہو -

اگر یہ سچ ہے کہ قومي زندگي کي جان اخلاق ہے تو یہ بھي سچ ہے کہ اخلاق کي جان حریت راے ' استقلال فکر ' اور آزادي قول ہے - لیکن اخلاق ملي کي یہ روح مہالک و خطرات کي موت سے گھري هوئي ہے : حفت الجنة بالمکارہ - اس آب حیات کے حصول کیلیے زهر کا پیالہ بھي پینا پڑتا ہے : الموت جسر الي الحیاة !

قوم کے نظام اخلاق و نظام عمل کیلیے اس سے زیادہ کوئي خطرناک امر نہیں کہ موت کا خوف ' شدائد کا ڈر ' عزت کا پاس ' تعلقات کے قیود ' اور سب سے آخر قوت کا جلال و جبروت ' افراد کے افکار و آرا کو مقید کردے - انکا آئینۂ ظاهر ' باطن کا عکس نہو ' انکا قول انکے اعتقاد قلب کا عنوان نہو ' انکي زبان انکے دل کي سفیر نہو - یہ وهي چیز ہے جسکو اسلام کي اصطلاح میں " نفاق " اور " کتمان حق " کہتے هیں اور جس سے زیادہ مکروہ اور مبغوض شے خداے اسلام کي نظر میں کوئي نہیں - اسلام کي بے شمار خصوصیات میں سے ایک خصوصیة کبری یہ ہے کہ اسکي هر تعلیم موضوع بحث کے تمام گوشوں کو محیط هوتي ہے - هم نے تورات کے اسفار دیکھے هیں ' زبور کي دعائیں پڑھي هیں ' سلیمان (ع م) کے امثال نظر سے گذرے هیں ' یسوع کي تعلیمات اخلاقیہ کے وعظ سنے هیں - هم نے ان میں هر جگہہ خاکساري ' انکساري ' تحمل ظلم ' درگذر ' تسامح ' اور عفو و کرم کے ظاهر فریب اور سراب صفت مناظر کا تماشا دیکھا ہے ' لیکن کیا ان میں ان اصول اخلاق کا بھي پتہ لگتا ہے جو قوموں میں خود داري ' سربلندي ' اور حق گوئي کا جوهر پیدا کرتے هیں ؟

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۳ کا]

کرنے پر معلوم هوا کہ تحریر میں دو دوستوں کا تذکرہ ہے جنہیں نہایت غمناک حالت میں موت آئي تھي - لیکن خود مسز ویرل نے جب تک اپني تحریر نہیں پڑھي ' اسوقت تک وہ اسکے مضمون سے واقف نہ هوئیں - اس سے ظاهر ہے کہ نفس کا کوئي حصہ صرف یہي نہیں کرتا کہ خبردارانہ هدایت Camacious direction کے بغیر سونچتا ' یاد کرتا ' اور انگلیوں کو لکھواتا ہے ' بلکہ بغیر اسکے کہ نفس آگاہ Camacious mindy کو سبب معلوم هو ' وہ آنکھوں سے آنسو کے دریا بھي بہا دیتا ہے ! (دیکھو روئداد سوسائٹي فور فزیکل ریسرچ ۲۰ صفحہ ۱۵)

(باقي آیندہ)

جنکي نظر میں بمقابلۂ حق ' آقا و غلام ' باد شاہ و گدا ' عالم و جاهل ' قریب و بعید ' اور سب سے بڑھکر یہ کہ خود اپنا نفس اور غیر ' سب برابر نظر آتا ہے ؟ جنکي راستگوئي ' حریت پسندي ' اور حق پرستي کي عروۃ الوثقی کو نہ تو تلوار کاٹ سکتي ہے ' نہ آگ جلا سکتي ہے ' اور نہ محبت و خوف کا دیو توڑ سکتا ہے ؟

فقد استمسك بالعروۃ الوثقی التي لا انفصام لها (بقرہ)	کیونکہ اوسنے وہ مضبوط قبضہ پکڑا ہے جسکے لیے کبھي ٹوٹنا هي نہیں -

اسلام ایک طرف مسلمانوں کي تعریف یہ بتاتا ہے کہ :

المسلم من سلم المسلم من لسانه و یده (بخاري)	مسلمان وہ ہے جسکے هاتھہ اور زبان سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہونچے -

دوسري طرف مسلمانوں کي حقیقت یہ ظاهر کرتا ہے کہ اگر خدا و شیطان ' حق و باطل ' معروف و منکر ' اور خیر و شر کا مقابلہ هو تو وہ رضاے خدا ' نصرت حق ' امر معروف ' اور دعوت خیر کیلیے :

لا یخافون لومة لائم (مائدہ)	آسمان کے نیچے کي کسي هستي کي پروا نہیں کرتے !

غربت سراے دهر میں حق کا ٹھکانا صرف ایک مسلمان هي کا سینہ هونا چاهیے ' لیکن کیا بد بختي ہے کہ آج همارے سینے باطل کا نشیمن ' همارے دل نفاق کا مامن ' اور همارا باطن اخفاے حق کا ملجا بنگیا ہے ' حالانکہ هم وهي هیں جنہیں حکم دیا گیا تھا کہ :

کونوا قوامین بالقسط شهداء الله (نساء)	دنیا میں خدا کے گواہ رهیں -
لم تقولون ما لا تفعلون ؟	انکا قول و عمل همیشہ برابر هو -
تخشی الناس و الله احق ان تخشاہ	انکا دل اور زبان همیشہ ایک هو ' جنکو خدا کے سوا کوئي هستي مرعوب نہیں کرسکتي -

(تسامح اور قول حق)

عفو و درگذر ' عیب کو ڈھانکنا ' خطاؤں سے چشم پوشي کرنا ' بلا شبہہ ایک بہترین وصف ہے ' لیکن اگر کسي شہر کي پولیس ان مسامحانہ اخلاق پر عمل شروع کردے یا بڑے بڑے مجرموں کي طاقت سے مرعوب هوکر اپنے فرائض میں کوتاهي کرے تو اسکا نتیجہ یہ هوگا کہ تھوڑے هي دنوں میں نظام و امن درهم و برهم هوجائیگا ' اور معمورۂ شہر مٹي کا ڈھیر بن جائیگا - هر آزاد راے اور حر الفکر انسان خدا کي آبادي کا کوتوال ہے - اوسکا فرض ہے کہ هر غلط رو کو روکدے ' هر خطا کار کو ٹوکدے ' اور حمایت حق و نصرت خیر کیلیے همہ تن آمادہ رہے تاکہ حق و باطل کے جور و ستم سے اور نور ظلمت کے حملہ سے محفوظ رہے ' اور سوسائٹي کا شیرازۂ نظام منتشر نہو جاے -

شریعت اسلامیہ نے اسي خاص فرض کا نام امر بالمعروف اور نهي عن المنکر قرار دیا ہے ' اور ملت اسلامیہ کا خاص وصف یہ بیان کیا ہے کہ :

کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف	تم بہترین قوم هو جو دنیا میں لوگوں کیلیے نمونہ بنائي گئي - اچھي باتوں

مذاکرۂ علمیہ

اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارا ہر علم و فن دست شل ہوکر رہگیا۔ پہلوں نے جو کچھہ لکھا، بعد والے اوسپر ایک حرف نہ بڑھا سکے - پھر کیا اگر ایک فقیہہ تاتارخانیہ کو، ایک طبیب سدیدی و قانون کو، ایک نحوی کافیہ و مفصل کو، ایک متکلم مواقف و مقاصد کو، ایسی کتاب فرض کرتا ہے کہ باطل جسکے نہ آگے ہے نہ پیچھے - نہ داہنے ہے نہ بائیں، تو کیا یہ شرک فی القرآن نہیں، اور ہم نے اونکے مصنفین کو ایسی ہستی نہیں تسلیم کر لیا، جنکو قرآن پاک نے اربا با من دون اللہ کہا ہے ؟

ہماری گذشتہ چہل سالہ عمر جو ہماری قومیت کا دور طفولیت تھی، بدترین زمانہ استبداد اور بدترین مثال حسن اعتقاد تھی - ہم ہر تیز زبان کو مصلح اکبر اور ہر تیز رو کو رہبر سمجھتے تھے، اور اوسکے ہر حکم و فرمان کو اسی خشوع و خضوع کے ساتھہ تسلیم کرتے تھے، جس خشوع و خضوع کے ساتھہ قرآن مجید نے بتایا ہے کہ یہود و نصاری اپنے احبار اور رہبان کے احکام کی تعمیل کرتے تھے - پس اب وقت آگیا ہے کہ ہم تمام مسلمانوں کو یہ دعوت الہی دیں :

تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ و لا نشرک بہ شیئاً و لا یتخذ بعضنا بعضاً اربابا من دون اللہ، (آل عمران)	اے کتاب والو ! آؤ ایک امر جو ہم میں متفق علیہ ہے، اوسپر عمل کریں - اور وہ یہ ہے کہ غیر خدا کی پرستش نکریں، اور نہ اسکے حکم میں کسیکو شریک بنالیں، اور نہ خداے حقیقی کو چھوڑکر ایک دوسرے کو خدا بنالیں -

دار العلوم ندوہ

مولوی محمد حسین طالب العلم کا قصور جو کچھہ بھی ہو اسکی تحقیق و تفتیش ضرور ہونی چاہیے کہ آیندہ پھر ویسی حرکات کا طلبا میں سے کوئی مرتکب نہ ہو - مگر سوال یہ ہے کہ مولوی محمد حسین کے اخیر امتحان کا زمانہ ایسا محدود ہے کہ اگر کمیشن کی نشست کے انتظار و قوم کے فیصلہ پر یہ معاملہ رکھا گیا تو مدت گذر جائیگی، اور غریب محمد حسین کی تمام عمر کی محنت رائگاں جائیگی - اسواسطے میری ناچیز راے یہ ہے کہ تفتیش و تحقیق کے انتظار میں اس معاملہ کو نچھوڑا جاے - محمد حسین بدستور دارالاقامہ و دارالعلوم میں داخل کر لیا جاے - اور امتحان میں شریک کیا جاے - فیصلہ جو کچھہ بھی ہو اسکی تعمیل لازمی ہوگی - اگر ایسا نہ ہوا اور فرض کیا کہ محمد حسین بعد تحقیق و تفتیش بیقصور ثابت ہوا، تو اس کے انتظار میں جو کچھہ خرابی اور تباہی بد نصیب طالب علم کی ہوجائیگی اوسکی تلافی غیر ممکن و محال ہوگی - مجھے امید ہے کہ ناظم صاحب و پرنسپل صاحب دارالعلوم اپنے شاگرد پر نظر رحم و محبت کی ڈالکر اسکی ادخال دارالعلوم و دار الاقامۃ و شرکت امتحان کا حکم دینگے - بلا انتظار فیصلہ اخیر جس کی پابندی متخاصمین پر لازمی ہوگی -

آخر میں التجا کرتا ہوں کہ آپ میری ناچیز راے کی تائید فرماوینگے اور غریب محمد حسین کے داخلہ و امتحان کا انتظام شروط فیصلہ اخیر فرماوینگے اور امید کرتا ہوں کہ پرنسپل صاحب مدرسہ ندوہ بحق طالب علم مولوی محمد حسین طرز رحم و درگذر سے دریغ نہ فرماوینگے -

نیاز مند شیخ احمد حسین خان بہادر آنریری مجسٹریٹ فتحپور -

ہوائی جنگ

(٢)

جنگ میں ہوائی جہازوں کا ایک بہت بڑا استعمال یہ ہے کہ دشمن پر اوپر سے گولہ باری کی جاے - آپ نے جنگ طرابلس کے حالات میں پڑھا ہوگا کہ بارہ اطالیوں نے عثمانی مجاہدین پر اوپر سے گولے برساے - ان اطالی تجارب کا نتیجہ تو ناکامی نکلا کیونکہ قریباً ہر نشانے نے خطا کی اور ہر وار خالی گیا - البتہ جرمنی کے تجارب اس باب میں کامیاب ثابت ہوے، گو ابتدا میں اسے بھی ناکامی کا صدمہ دیکھنا پڑا - بحیرۂ جنیوا میں ایک کشتی کھڑی کی گئی اور جنگی جہاز نے تین ہزار فیٹ بلندی پر سے گولے اتارنا شروع کیے - پہلا اور دوسرا گولا تو نشانہ پر نہیں پڑا مگر اسکے بعد جتنے گولے پھینکے گئے، سب ٹھیک نشانے پر لگے - اس تجربہ سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ آندھی شست کے صحیح بندھنے یا گولے کے نشانے پر پڑنے سے مانع نہیں ہوتی -

اس سلسلے میں ایک اور واقعہ قابل ذکر ہے - زپلن کے تیسرے جہاز نے ٦ ہزار فیٹ کے بلند نشانے پر گولے پھینکنا شروع کیے - یہ نشانہ ایک بڑے گاؤں کا نقشہ تھا - ١٧ منٹ میں اسکے پرزے پرزے اڑگئے !

تجربے سے یہ بھی ثابت ہوگیا ہے کہ اوپر سے جو گولیاں پھینکی جاتی ہیں، وہ اس فولاد کو توڑ کے نکل جاتی ہیں جو آہن پوش اور محفوظ ہوتے ہیں:-

* * *

ایروپلین اور غبارے والے جہازوں سے ڈاینامیٹ کے گولے پھینکنا اب ایک علم بات ہے - اسمیں بڑی سہولت یہ ہے کہ پھینکنے والا شست نہایت صحیح باندہ سکتا ہے، اور اگر قادر انداز ہو تو دعوے کے ساتھہ کہہ سکتا ہے کہ اسکا گولا ضرور ہی نشانے پر پہنچیگا - اسلیے کارخانۂ اسلحہ سازی کی توجہ اس طرف ہوئی اور بالاخر کارخانہ کرپ نے ایک خاص قسم کا گولہ ایجاد کیا - یہ گولہ جب زمین پر گرتا ہے تو گرتے روشن ہو جاتا ہے، اور یہ روشنی اسقدر تیز ہوتی ہے کہ اسکے گرد و پیش جتنی چیزیں ہوتی ہیں وہ سب غبارے والوں کو نظر آجاتی ہیں - اس گولے کی ایجاد سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ سخت سے سخت تاریکی میں بھی اب گولے اتارے جا سکتے ہیں - کیونکہ جب گولہ انداز کو یہ معلوم ہوگیا کہ اسکے نشانے کا مقصود فلاں جگہہ ہے تو وہ پھر کامیابی کے ساتھہ اس پر گولے پھینک سکتا ہے -

اسکے علاوہ روشنی کا ایک اور انتظام بھی کیا گیا ہے - جہازوں میں ایک برقی لمپ آویزاں کیا جاتا ہے - یہ چراغ اس قسم کا ہوتا ہے جسکی روشنی نیچے کی طرف منعکس ہوتی ہے -: لیمپ جہاز سے سو فیٹ کے فاصلے پر رہتا ہے -

آپ سونچتے ہونگے کہ چراغ کو جہاز سے ٥ سو فیٹ دور رکھنے سے کیا حاصل ؟ مگر اس لیمپ کا کمال اس دوری ہی میں مضمر ہے - ہم ابھی لکھہ آئے ہیں کہ لیمپ کی ساخت اسطرح کی ہوتی ہے کہ اسکی روشنی نیچے کی طرف منعکس ہوتی ہے، اسلیے اوپر والے تو نیچے کی ہر چیز دیکھہ لیتے ہیں مگر نیچے والوں کو اوپر کی کوئی شے نظر نہیں آتی - اسلیے اس لیمپ کی بدولت اہل جہاز کے لیے تو رات دن ہوجاتی ہے مگر زمین والوں کیلیے رات رات ہی رہتی ہے - اہل جہاز جہاں چاہتے ہیں

اللهجه ' مستقل الفکر ' حر الضمیر ' اور آزاد کو کہتي ہے - پھر کیا جو شخص حر الضمیر اور آزاد گو نہیں ' وہ ' وہ نہیں جو شہادت کو چھپاتا ہے اور حق کي گواهي سے اعراض کرتا ہے ؟ حالانکہ وہ وجود اقدس جو عالم الغیب و الشہادۃ ہے' بتصریح فرما‌تا ہے :

یا ایها الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء للــه ولو عــلی انفسکم او الوالدین والاقـــربین ان یکن غنیاً او فقیراً فاللــه اولی بهمــا ' فــلا تتبعو الهوی ان تعدلوا و ان تــلوا او تعــرضــوا فان اللــه کان بمــا تعملون خبیراً (نساء)	مسلمانو ! انصاف پر مضبوطي سے قائم رهو اور خدا کیطرفسے حق کے شاهد رهو ' گو یہہ شہادت خود تمهاري ذات کے یا تمهارے اعزا و اقارب کے خــلاف هي کیوں نہو ' اور وہ خواہ دولتمند هوں یا فقیر ' اداے شہــادت میں اونکي پروا نکرو کہ خدا دونونکو بس کرتا ہے ' اور نہ متبع هوی هوکر حق سے انحراف کرو - اگر تم بالکل انحراف کروگے یا دبي زبان سے شہادت دوگے

تو جان لو کہ خدا سے کوئي امر مخفي نہیں - وہ تمهارے هر عمل سے واقف ہے "

الله اکبر ! آج مسلمان خدا کے اتنے بڑے فرض کو بھولے ہوے هیں ! وہ مسلمان جنکو صرف ایک سے ڈرنا تھا ' اب هر ایک سے ڈرنے لگے هیں - وہ اظہار حق میں دولتمند سے ڈرتے هیں کہ شاید اوسکي جیب کرم بار کي چند چھینٹیں همارے دامن مقصود میں کبھي پڑ جائیں ! اے دولت کے دیوتاؤں سے ڈرنے والو ! کیا تم تک رزاق عالم کا یہ فرمان نہیں پہونچا کہ : نحن نرزقهم و ایا کم (الانعام) " هم هیں جو اونکو اور تمکو ' دونوں کو رزق پہونچاتے هیں " ؟ وہ حمایت حق کیلیے کمزوروں کا ساتھہ نہیں دیتے - لیکن اے کمزوروں کی مدد نکرنے والو ! جانتے هو کہ کمزوروں کا سب سے بڑا مددگار کیا کہتا ہے ؟

ونرید ان نمن علی الذین استضــعفــوا فی الارض ونجعلهم ائمة ونجعلهم الوارثین - (القصص)	هم ان لوگوں پــر احسان کرنا چاهتے هیں جو دنیا میں کمــزور سمجھے گئے اور آنهیــں کــو اب دنــیا کا پیشرو اور زمین کا وارث بنائینگے -

وہ حکومت کي تلوار سے ڈرتے هیں - مگر اے حکومت کي تلوار سے ڈرنے والو ! کیا تم نے نہیں سنا کہ حق پرستان مصر نے فرعون کو کیا کہا تھا ؟

فاقض ما انت قــاض - انما تقضی هذه الحیوۃ الدنیا - (طه)	تو جو کر سکتا ہے وہ کر گذر ' اور تو بجز اسکے کہ همارے اس ذلیل دنیوي زندگي کو ختم کردے اور کرهي کیا کرسکتا ہے ؟

همارا دل کیوں آزاد نہیں ؟ هم حق کے کیوں حامی نہیں ؟ هم استقلال فکر کے کیوں طالب نہیں ؟ تقلید اشخاص کي زنجیروں کو کیوں هم اپنے پاؤں کا زیور سمجھتے هیں ؟ هم طوق غلامي کو تمغاے شرف کیوں جان رهے هیں ؟ اسلیے کہ حسن اعتقــاد کو هم نے معصومیت کي سدرۃ المنتہی تک پہونچا دیا ہے ' حالانکہ ایک هي ہے (یعني خدا) جسکی ذات هر نقص سے پاک اور هر خطا سے مبرا ہے ' اور ایک هي جماعت ہے (یعني انبیا) جو گناهوں سے معصوم بنائي گئي ہے - اور پھر اسلیے کہ غیر کی محبت نے همارے احساس حق کو مسلوب کر لیا ہے ' حالانکہ وہ جو سراپا محبت ہے ' اوسکي رضا جوئي میں هر محبت غیر هم‌رتبۂ عداوت ہے - اور اسلیے کہ هم دنیا کے ذرہ ذرہ سے خوف کرتے هیں حالانکہ ایک هي ہے جسکا آسمان و زمین میں خوف ہے - یعنی وہ ' جو دنیا کے ذرہ ذرہ پر قابض ہے - اور اسلیے کہ انسانوں سے همکو طمع خیر ہے ' حالانکہ خیر کي کنجیاں صرف ایک هي کے هاتھہ میں هیں -

همکو اکثر عداوت اور ضد بھي حق بیني سے محروم کردیتي ہے - حالانکہ مسلم کا دل حق پرست اپنے نفس سے بھي انتقام لیتا ہے اور حق کیلیے دشمن کا بھي ساتھہ دیتا ہے -

(موانع حق گوئي)

هم نے بتایا کہ وہ کیا چیزیں هیں جو هماري زبان کو حقگوئي سے ' همارے پاؤں کو حق طلبي سے باز رکھتي هیں ؟ نا جائز حسن اعتقاد ' محبت باطل ' خوف ' طمع ' اور عــداوت - قرآن مجید نے مختلف مقامات میں نہایت شدت کے ساتھہ ان موانع حریت اور عوائق حق کو بیان کیا ہے اور تنبیہ کي ہے کہ کیونکر هم ان سے محفوظ رہ سکتے هیں -

(نــا جــائــز حسن اعــتـقــاد)

حسن اعتقاد کوئي بري شے نہیں ' لیکن انبیا علیهم السلام کے سوا جو سفیر اوامر رباني هیں ' کسي انسان کو اتنا رتبہ دینا کہ اوسکا هر قول و فعل آئین تسلیم اور معیار صحت هو ' درحقیقت شرک في النبوۃ ہے - اعیان کرام کي عزت انسان کا ایک جوهر ہے ' لیکن یہہ حق کسیکو نہیں پہونچتا کہ وہ همارے قلوب پر اس حیثیت سے حکمراني کریں کہ وہ انسان کي ایک ایسي نوع هیں جنکے احکام دائرۂ انتقاد سے خارج اور ضعف بشري سے مبرا هیں - اور اگر یہہ سچ ہے تو پھر اوس احکم الحاکمین کیلیے کیا رہ گیا ' جسکا اعلان ہے کہ ان الحکم الا للہ (الانعام) حکومت صرف خدا هي کي ہے ؟ کیا خدا نے اُن نصاری کو جو پوپ اور قسیسین کے احکام کو بلا حجت تسلیم کرتے تھے اور اونکے اقوال و اعمال کو بري عن الخطا اور خارج از نقد سمجھتے تھے ' یہ نہیں کہا :

اتخذوا احبارهم و رهبانهم اربــابا من دون اللــه (توبہ)	نصاری نے خدا کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور راهبوں کو خدا بنا لیا ہے -

اور کیا قرآن نے اونکو دعوت توحید اسطرح نہیں دي ؟

قــل یا اهــل الکتــاب تعــالوا الی کلمــة سواء بیننــا و بینکم الا نعبــد الا الله ولا نشرک به شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضــاً ارباباً مــن دون اللــه (آل عمران)	اے آسماني کتاب والو ! آؤ ایک امر جو هم میں تم میں اصولاً متفق علیہ ہے ' اسپر عمل کریں کہ هم صرف خدا هي کو پوجیں ' اور کسیکو اوسکا شریک نہ بنائیں ' اور نہ خدا کو چھوڑ کر هم ایک دوسرے کو خدا بنالیں -

ایک دوسرے کو خدا بنانا کیا ہے ؟ یہ ہے کہ هم اپنے قواے فکر کو معطل کردیں ' اور حق و باطل کا معیار صرف اشخاص معتقد فیہ کے غیر رباني و غیر معصوم حکموں کو قرار دیدیں - هماري پچھلي چند صدیوں کا زمانہ ایک بہترین مثال ہے ' جب هم پُر رعب ناموں سے مرعوب هو جاتے تھے ' اور جب هم حق و باطل کا معیار افراد کي شخصیت قرار دیتے تھے - تمام امور سے قطع نظر کرکے دیکھو کہ همارے علوم و فنون کو اس سے کتنا نقصان پہونچا ؟ هر علم و فن میں همارا وجود ' وجود معطل رہ گیا ' زبانیں تھیں لیکن بولتے نہ تھے ' دل تھے مگر سمجھتے نہ تھے - قید تحریر میں جو چیز آگئي وہ تنسیخ کے لائق نہ تھي - هر کتابي مخلوق جو کسي خالق ممکن کي طرف منسوب تھي ' صداقت و معصومیت کا پیکر تھي - هر سابق العہد وجود انساني ' بعد کے آنے والوں کي عقــول و آرا پر حکومت کرتا تھا ' الغرض هر سابق هستي کا حکم اوس قدیم هستی کے حکم کیطرح تسلیم کیا جاتا تھا جسکی شان یہ ہے کہ :

لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا مــن خلفــه -	باطل نہ آسکے آگے آسکتا ہے اور نہ آسکے پیچھے آسکتا ہے -

کرتا - بلکه موم کی طرح پگھل کے اس پر پھیلجاتا ہے - اسکے علاوہ اس سے گولے مارے بھی نہیں جاسکتے ' کیونکه اگرچه اسکا طول دو سو فیت تک ہوتا ہے مگر جب وہ بہت اونچا ہو جاتا ہے تو زمین سے ایک معمولی پنسل سا معلوم ہوتا ہے ' اور ایک لحظه بھی ایک جگه نہیں ٹھہرتا -

* * *

هوائي جهاز کی ضرر رسانی گوله باري تک محدود نہیں ' بلکه وہ اس سے بھي کہیں زیادہ خطرناک طور پر نقصان پہنچا سکتا ہے - مثلاً یہ کہ اوسمیں مشعلیں باندھدیجائیں ' اور وہ کھیت ' گاوں ' اور شہروں کو جلاتا ہوا چلا جائے - باشندے بجھانا چاہیں تو اپني انسان پاش توپوں کے دہانے کھولدے ' یا یہ کہ اسمیں تار اور تاروں میں آنکڑے بندھے ہوں ' اور وہ لکڑي کے مکانات اور ریل کي پٹریوں کو اکھیڑتا ہوا چلا جاے - یا یہ کہ ان آنکڑوں کے ساتھہ مشعلیں بھي ہوں که ایک طرف توان پٹریوں کو گرما کے از کار رفته کردے - دوسري طرف انکو الٹ پلٹ کر برباد کردے - اسٹیشنوں کے چوبي مکانات ' بارود خانوں ' اور گیس کے کارخانوں میں آگ لگاتے ہوے نکل جانا اسکے لیے ایک ادنی قسم کا مشغله ہوگا ! !

غرضکه هوائي جهاز کي ایجاد اپنے جلو میں انسان کے لیے تباہی و بربادي کي فوج در فوج لائی ہے ' اور جو کچھه اسوقت تک ہوا ہے ' وہ اسکے مقابله میں کچھه بھی نہیں جو آئنده ہوتا نظر آتا ہے - فتربصوا انی معکم من المتربصین -

ایرو پلین قسم کا ایک جنگی طیارہ جو اس وقت تک چار کامیاب سفر کرچکا ہے اور جسکي شرح رفتار ۳۸۵ میل في یوم ہے -

وکٹوریا لوئس نامي جهاز جو فضا میں پوري حرکت رہا ہے

* * *

مگر اس واقعه سے آپ یہ نتیجه نه نکالیں که هوائي جهاز کی انتہاء پرواز ۵ هزار فیت هي ہے ' کیونکه وکٹوریا لوئس نامي جهاز ۷ هزار فیت تک اُڑ چکا ہے - اُترتے وقت وکٹوریا لوئس نے عجیب کمال دکھایا - پہلے تو وہ زاویه حاده (Soul) پر نہایت تیزي کے ساتھه اُتر رہا تھا - مگر آتے آتے جب زمین کے قریب پہنچا تو بجاے زمین پر آنے کے وہ پلٹکر امپرکا نامي جرمني جهاز پر جا پہنچا - اُسے یہ دیکھنا منظور تھا که اگر وسط دریا میں کسی قسم کے سامان کی ضرورت ہو تو یہ ضروري نہیں که وہ زمین هي پر آئے ' بلکه اگر کوئي سامان کا جہاز دریا میں کھڑا ہو تو وہ اسي جہاز سے سامان لیسکتا ہے - بغیر اسکے که زمین تک پہنچے ! !

* * *

جرمني کے هوائي بیڑے میں هنسا نامي جهاز بھي قابل ذکر ہے - جب یہ تیار ہوگیا تو کونٹ زپلن اس میں اُڑا اور بحر شمال کو عبور کرتا ہوا کوپنہاگن ' لمو ' اور اسوچ تک پہنچگیا - اسکي شرح رفتار ۳۷۵ میل في یوم تھي - اس سفر کے خاتمے پر تمام جرمني سے شادمانی و کامراني کے غلغلے بلند ہوے - اور اخبارات نے لکھا که یہ جہاز جب چاہے ' لندن یا کسي اور انگریزي شہر پر سے بلا مزاحمت گزر جا سکتا ہے !

* * *

یہ صحیح ہے که جرمنی غبارے والے جہازوں کو پایه تکمیل تک پہنچانے میں سرگرم ہے - مگر با ایں همه ایروپلین سے غافل بھي نہیں - کونٹ زپلن اب یہ انتظام کر رہا ہے که اسکے ہر غبارے والے جہاز کے ساتھه ایروپلین بھی ہو - یہ ایروپلین اسے چھوڑ کے جہاں چاہیں چلے جائیں ' اور پھر اسکے پاس واپس آجاسکیں - گویا جسطرح که بڑے بڑے جہازوں کے ساتھه چھوٹی چھوٹي دخانی کشتیاں ہوتي ہیں " اسیطرح غبارے والے هوائی جہازوں کے ساتھه ایروپلین بھی ہوا کریں ' اور ان میں دور انداز توپیں ہوں که اگر دشمن کے هوائي جہاز غبارے والے جہاز پر حمله کرنا چاہیں ' تو قبل اسکے که وہ اپنے اس ارادے میں کامیاب ہوں ' یہ انہیں برباد کردیں -

* * *

زیپلن کے جہاز میں تین توپیں ہوتي ہیں - ان توپوں میں ایک عجیب و غریب خصوصیت یہ ہے که جس زاویه پر چاہیں اسکي شست باندھسکتے ہیں - ان توپوں ' انکي برجوں ' اور غبارے کي جہاز پر ایک خاص قسم کا فولاد منڈھا ہوتا ہے - یہ فولاد نہایت هي باریک ہے ' مگر با ایں همه اسمیں یہ معمولي گوله اثر نہیں

جاسکتے ہیں اور جس پر گولے پھینکنا چاہیں پھینک سکتے ہیں ' مگر زمین والے کچھہ نہیں کرسکتے "- کیونکہ اولاً تو انہیں یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ جہاں یہ لیمپ ہے وہیں جہاز بھی ہوگا ' اور اگر کسی طرح یہ معلوم بھی ہوگیا کہ یہ روشنی اس خاص لیمپ کی ہے تو پھر بھی یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس سے جہاز کتنے فاصلے پر ہے ؟ اسلیے کہ جہاز کا ۵ سو فیٹ پر ہونا کچھہ ضرور نہیں - ممکن ہے کہ اس سے کم فاصلہ پر ہو-

پھر اگر یہ بھی فرض کر لیا جاے کہ نہیں' جہاز ۵ سو فیٹ ہی پر ہے' جب بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ ہے کہاں ؟ اور جب تک یہ معلوم نہو اسوقت تک کچھہ بھی نہیں ہو سکتا - توپ خواہ کتنی ہی ہو عمدہ ہو اور توپچی خواہ کتنا ہی قادر انداز ' مگر جب تک اسے یہ معلوم نہ ہو کہ اسکا نشانہ فلاں جگہ ہے ' اسوقت تک شست نہیں باندھ سکتا ' اور بغیر شست باندھے گولے پھینکنا اپنے سامان کو ضائع کرنا ہے -

* * *

اب تک تو ہم نے یہ بیان کیا تھا کہ اگر تاریکی ہو تو اسمیں روشنی کا انتظام کیا گیا ہے - مگر یہ بھی تو ہے کہ ہمیشہ روشنی ہی کی ضرورت نہیں ہوتی - بسا اوقات تاریکی بھی درکار ہوتی ہے - مثلاً فرض کرو کہ ایک ہوائی جہاز اڑتا ہوا آرہا ہے اور نیچے دشمن کی فوج توپیں لیے مستعدی سے کھڑی ہے کہ جہاز زد پر آجاے اور وہ فائر کریں - وہ دیکھتا ہے کہ ان پرے ہوکے گذرنا ناگزیر ہے - جب ان پرسے گزریگا تو لامحالہ زد پر ہوگا ' اور ادھر وہ زد پر آیا نہیں کہ توپیں ایک دم سے سر ہوگئیں - پھر کیا اتنے گولوں میں سے ایک بھی نہ لگیگا ؟ اگر ایک بھی لگ گیا تو اسکے تباہ ہونے کے لیے کافی ہے - ایسی حالت میں قدرتاً وہ چاہیگا کہ کسی طرح میں اپنے دشمنوں کی نظر سے چھپ سکتا -

مگر رات نہیں ہے جسکی قدرتی تاریکی پردہ پوشی کرے - پھر کیا وہ یہ نہ چاہیگا کہ کسی طرح تھوڑی دیر کے لیے اس دن کو رات بنا سکتا ؟

ایجاد جو ہر موقع پر انسان کی دستگیری کرتی ہے' اس نے اس محال کو بھی واقع کر دیا - اہل جرمنی نے جو ہوائی جنگ میں غیر معمولی سرگرمی و شغف دکھا رہے ہیں' آخر ایک قسم کا گولہ بنا لیا جو ایسے نازک مواقع پر پردہ پوشی کرسکے - یہ گولہ جب پھینکا جاتا ہے تو ہوا ہی میں پھٹتا ہے اور اسمیں نہایت کثیف دھواں نکل کے تمام فضاء میں پھیل جاتا ہے - فضاء بالکل تیرہ و تار ہو جاتی ہے اور اسمیں خواہ کتنی بڑی شے کیوں نہ ہو' مگر زمین والوں کو نظر نہیں آتی - جہاز اس عالم ظلمت میں انکے سروں پر سے گذرتا ہوا چلا جاتا ہے' اور وہ بھری ہوئی توپیں لیے کے لیے رہجاتے ہیں - دھوئیں کا ابر غلیظ جب تک چھٹے' اسوقت تک جہاز انکی زد سے بہت دور نکلجاتا ہے !

* * *

لیکن یہ تمام ایجادیں اس ایجاد کے مقابلہ میں محض ہیچ ہیں' جسکے متعلق یورپ کے پیش بین و انجام اندیش فسانہ نگار فرض کیا کرتے تھے مگر اب وہ عالم خیال سے عالم وجود میں آگئی ہے - یہ ایجاد کیا ہے ؟ گولے ہیں جنمیں نہایت سمی گیس بھرے ہوتے ہیں- جب یہ پھینکے جاتے ہیں تو پھٹتے ہیں اور ان سے زہریلا گیس نکلکے چاروں طرف پھیل جاتا ہے - اسکا دائرۂ انتشار سو میٹر بلکہ اس سے بھی زیادہ وسیع ہوتا ہے - اس دائرہ کے اندر جتنے ذی حیات وجود ہوتے ہیں' وہ جب سانس لیتے ہیں تو یہ گیس ہوا کے ساتھہ ملکے انکے اندر چلا جاتا ہے ' اور جاتے ہی انہیں ہلاک کر دیتا ہے !
نعوذ باللہ من شر الانسان و من شر العلم !

* * *

اس ذیل میں ٹوکیو کا ایک واقعہ کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا - ٹوکیو میں ایک کتا ایک ٹوکری میں رکھا گیا ' اور ٹوکری جہاز میں اس طرح لٹکائی گئی کہ وہ جہاز سے ۳ سو فیٹ پر رہتی تھی - اسکے بعد جہاز اڑا - جب جہاز کسیقدر بلند ہوگیا تو نیچے سے گولا پھینکا گیا - گولا حسب قاعدہ پھٹا اور اسکا زہریلا گیس پھیلا - گیس کے پھیلتے ہی کتا مرگیا - کتے کا جسم جب چیرا گیا تو اسکے دونوں پھیپڑے اس گیس سے پر تھے -

غبارہ والا طیارہ جو اپنی قسم کا سب سے زیادہ کامیاب جہاز ہے

مگر اس ایجاد میں ابھی ایک بڑا نقص باقی ہے - جو توپیں ان لوگوں کو پھینکتی ہیں' انکی طاقت زیادہ نہیں ہے - یہ گولے صرف ۲ ہزار فیٹ تک جا سکتے ہیں - لیکن ایجاد ' جس نے ہزارہا اعجاز نما کرشمے دکھائے ہیں' اس سے کچھہ بعید نہیں کہ جلد یا بدیر اس نقص کی بھی تلافی کر دے -

* * *

ہوائی جہازوں کے متعلق ایک اہم سوال یہ ہے کہ آیا بلندی کی زیادتی اور کمی کا اثر نشانے کی صحت و خطا پر پڑتا ہے یا نہیں؟ اہل جرمنی کے تجارب نے یہ ثابت کردیا ہے کہ اگر جہاز ۵ ہزار فیٹ تک بلند ہو تو اس کا اثر نشانے کی صحت یا غلطی پر نہیں پڑتا - چنانچہ زیپلین قسم کا ایک بہت بڑا جہاز فضا میں ٹھہرا - اسکی بلندی ۴ اور ۵ ہزار فیٹ کے درمیان تھی - اس نے ایک لشکر گاہ پر گولہ باری شروع کی - گولے بالکل تیار تھے اور سپاہی نشانوں کے پاس کھڑے تھے - ہر گولہ ٹھیک نشانے پر آکے لگتا تھا - مگر باوجود کوشش کے ان سپاہیوں کو جہاز نظر نہیں آیا -

تھا اور دور دور تک معتقد موجود تھے ' مگر اب اُسکی تعداد حد شمار و قیاس سے بھی افزوں ہوگئی ' اور داعیان سنوسیہ کی خاموش کوششوں نے ان مقامات تک اپنا اثر پہنچا دیا ' جو صحراء جربوب سے کئی کئی ماہ کے فاصلے پر واقع تھے ' اور جنکو جغرافیۂ ارضی کی تقسیمات نے نا پیدا کنار سمندروں ' بڑے بڑے صحراؤں ' اور سر بفلک پہاڑوں کے سلسلوں کے ساتھہ افریقہ و عرب سے بالکل جدا کر دیا تھا !!

خود افریقہ کا یہ حال ہوا کہ جنوب کی طرف کی تمام آبادیاں اور قبائل اسکے زیر اثر آگئیں - صحراے کبری اور ما وراے صحراء میں اسکے مریدین ودای ' کانم ' باجرمی ' اور دار فور تک پھیل گئے - طرابلس الغرب ' تیونس ' الجزائر ' مراکش ' اور سوڈان میں تو یہ بتلانا مشکل ہوگیا کہ کون شخص اور قبیلہ ایسا ہے جو اپنے اندر مذہبی جوش اور عملی زندگی رکھتا ہے اور باوجود اسکے سنوسی نہیں ہے ' اور ایک مخفی رشتۂ ارادت جربوب کی خانقاہ اعظم سے نہیں رکھتا ؟

(افریقی زوایا کی تاسیس)

اسکے بعد شیخ سنوسی دوم اپنے سلسلے کے بقا اور استحکام کی طرف متوجہ ہوا ' اور حکم دیا کہ تمام شمالی افریقہ اور اندرون صحراء میں سنوسی طریقہ کی خانقاہیں بنائی جائیں جنکو عربی میں " زاویہ " کہتے ہیں -

" زاویہ " ایک وسیع عمارت مثل مسجد یا مدرسہ کے ہوتی ہے جسمیں رہنے کیلیے کم و بیش بہت سے حجرے بنائے جاتے ہیں ' اور وسط میں شیخ زاویہ کیلیے ایک مخصوص حجرہ ہوتا ہے - باہر سے ایک اونچی چار دیواری اسکی حفاظت کرتی ہے ' اور دیکھنے والا قیاس کرتا ہے کہ شاید یہ کوئی صحرائی گڑھی اور چھوٹا سا ایک قلعہ ہے -

چنانچہ تمام قبائل اور شیوخ مریدین نے اسکا اہتمام شروع کر دیا اور رفتہ رفتہ سیکڑوں چھوٹے چھوٹے قلعے زاویہ کے نام سے تعمیر ہوگئے - بڑے بڑے شہروں میں جیسے تیونس ' فاس ' اور الجزائر ' یا اسکندریہ و قاہرہ میں جو زاویے بنائے گئے ' وہ مثل مدرسے اور مساجد کے تھے - انکی وسعت و استحکام میں قلعہ نما صورت ملحوظ نہیں رکھی گئی کیونکہ یہ مصالح کے خلاف تھا ' مگر اندرون افریقۂ و صحراء کے تمام زاویے قلعہ نما تعمیر ہوے اور انکی تعداد برابر بڑھتی گئی ' حتی کہ اب صحیح تعداد کا بتلانا مشکل ہوگیا ہے !

ان زاویوں کی صورت یہ ہے کہ اطراف کی تمام آبادی کیلیے ایک مرکزی عمارت کی حیثیت رکھتے ہیں ' اور اپنے اپنے حلقوں کی جماعت کی تعلیم و ارشاد اور نظم و ادارہ کی تمام قوت و حکومت اسی کے اندر ہوتی ہے - ہر زاویہ میں سلسلے کا ایک شیخ ہوتا ہے جسے شیخ اعظم سے ریاست و خلافت کی اجازت ملتی ہے ' اور وہ اپنے حلقہ کے تمام معاملات کا مدیر و افسر کل ہوتا ہے - لوگ اسے " خلیفہ " کے لفظ سے پکارتے ہیں اور وہ نئے آدمیوں سے شیخ اعظم کی نیابت میں بیعت بھی لے سکتا ہے -

عمارت کی تقسیم یہ ہے کہ سب سے پہلے مسجد بنائی جاتی ہے تا کہ پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھہ ادا کی جاسکے - اسکے ساتھہ ایک مدرسہ ہوتا ہے جسمیں علوم دینیہ کی آسان اور سادہ تعلیم دی جاتی ہے - یہ تعلیم اکثر حالتوں میں ابتدائی ہوتی ہے اور تمام سنوسی جماعت اور اُسکی اولاد کیلیے جبری ہے - قرآن کریم آسان و سادہ تشریح کے ساتھہ ' ضروری مبادی صرف و نحو و ادب ' اخلاق و تزکیۂ نفس کے بعض رسائل جو اس سلسلے کیلیے تصنیف کیے گئے ہیں ' بس یہی کورس ہے جسکو بہت جلد ہر صحرائی و شہری سنوسی ختم کر لیتا ہے - اس سے زیادہ کی اگر اُسے خواہش ہو تو مرکزی درسگاہ یعنی جامع جربوب کا قصد کرے -

ہر زاویہ کے ساتھہ ایک بہت بڑا ٹکڑا زرعی زمین کا ہوتا ہے جسمیں ملکی پیداوار کی کاشت کی جاتی ہے - اسکا حق تصرف صرف شیخ کو ہوتا ہے جو حسب حالت و ضرورت تقسیم کرتا ہے - اُسکے شاگرد و مریدین اور طلباء مدرسہ اسمیں کاشتکاری کرتے ہیں اور تمام خدمات زراعت انجام دیتے ہیں - جب زراعت کا موسم آتا ہے تو تعلیم و ارشاد کے اوقات کے بعد طلبا اور مرید نکل جاتے ہیں اور دن بھر کام کرتے رہتے ہیں - یہی سب سے بڑی انکی ریاضت ہے -

اس زمین کی پیداوار سے جو کچھہ حاصل ہوتا ہے ' اُسکو شیخ زاویہ دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے - ایک حصہ خود اپنے اور اپنے زاویہ کے متعلقین کیلیے رکھتا ہے - دوسرا حصہ مرکز یعنی جربوب میں بھیج دیتا ہے تا کہ سنوسی بیت المال میں جمع کیا جاے - اس طرح ہر سال شیخ اعظم کے پاس ایک مرکزی خزانہ قائم رہتا ' اور روز بروز بڑھتا جاتا ہے - اسکے ایجنٹ شہروں میں آتے ہیں اور جنس و اشیاء کو چاندی سونے کے سکوں میں بدل لیتے ہیں -

(بعض - مشہور افریقی زاویا السنوسیہ)

ان زاویوں کی پوری تعداد کا پتہ لگانا دشوار ہے - افریقۂ و عرب اور یمن و سواحل کے تمام بڑے بڑے شہروں ' قصبوں ' قریوں میں سنوسی زاویے موجود ہیں اور نہایت خاموشی اور سکون سے ایک دینی و صوفیانہ زندگی کے کاروبار میں مشغول نظر آتے ہیں - مگر خاص برقۂ و طرابلس اور بنغازی اور حدود مصر کے درمیانی حصے میں جو مشہور زاویے ہیں ' اور جو غزوۂ طرابلس کے دوران میں عظیم الشان خدمات انجام دیچکے ہیں ' اُن میں سے بعض کے نام یہاں درج کیے جاتے ہیں :

نام زاویہ	خلیفۂ زاویہ	قبیلہ
بنغازی	صالح العوامی	
درفنہ	محمد الغمری	غفیفہ
سقہ	علی الغمری	عبادلہ
الهویس	تواتی الخلیلی	عائلۃ داغر
ام شیخنہ	محمد ابن علی	فوارس
تو قرہ	عبد اللہ العسیل	برغثۃ
طولمیثۃ	الامین الخیلی	عائلۃ الشلمانی
سدوت	ابو زید	دورسۃ
هانیۃ	احمد العیساوی	دورسہ
حمامہ	السنوسی الغروی	"
سوسہ	حاج محمد کور	حسا
مرج	عمران الشکوری	عرفۃ
کسرین	محمد العریبی	دورسۃ
کوسور	عمر المنفی	عبید
بیت عمار	حبیب	عبیدات
ارغوب	جاد اللہ بن عمور	دورسۃ
مار	احمد بن ادریس	عبیدات
بشری	ابن عمور	عبیدات
تارت	محمد العزالی	"
شاهات	محمد الدردفی	حسا
القدفا	صالح بن اسماعیل	براسۃ
البیضاء	رفاعہ العلمی الغمری	"

جربوب میں قبـائل سنوسیہ کا سالانہ اجتمـاع . جو پہلی شوال کو منعقد ہوتا ہے

شمالـــی افریقـہ کا سـر مـخـفی

شیـخ سنوســی اور طریقۂ سنوسیہ

(۴)

(شیخ محمد المہدي السنوسي)

شیخ سنوسی اول کے انتقال کے بعد اُسکا بڑا لڑکا " محمد المہدي " سلسلۂ سنوسیہ کا جانشین ہوا - جانشیني کے وقت اُسکی عمر صرف سولہ برس کی تھی !

شیخ اول نے اپنے دونوں لڑکوں کی تعلیم و تربیت خود کي تھي - اُس نے اپني تصنیفات میں جا بجا تصریح کي تھی کہ میري ذریت ضائع نہ ہوگی اور اس سے خدا تعالی بڑے بڑے کام لیگا - اسکی حسن تعلیم و تربیت کا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ بڑے لڑکے کی عمر سولہ برس کي اور چھوٹے " محمد الشریف " کي صرف تیرہ برس کي تھي ' مگر تاہم شیخ کے انتقال کے بعد انھوں نے پورے سلسلہ کو سنبھالے رکھا ' اور درس و تدریس ' ارشاد و ہدایت ' بیعت و مصالحۃ ' دعوت و تبلیغ ' اور ترقي و استحکام جماعۃ کا کارو بار پہلے سے بھی زیادہ وسیع و قوی ہوگیا !

پندرہ برس کی عمر میں وہ تمام علوم دینیہ کی تعلیم حاصل کرچکا تھا ' اور سولھویں برس جب شیخ اول نے انتقال کیا ' تو وہ انکی زندگي ہي میں درس و ارشاد شروع کرچکا تھا -

جانشیني کے بعد پانچ برس تک مجاہدات و ریاضات میں مشغول رہا - وہ ہمیشہ جامع سنوسی کے ایک حجرے میں تنہا رہتا اور صرف نماز کے اوقات میں باہر نکلتا - صبح کي نماز کے بعد درس دیتا ' ظہر کے بعد وعظ کرتا ' عصر کے بعد جماعت کے مختلف کاموں کی نسبت احکام دیتا ' اور مختلف اطراف کے داعیوں اور خلفاء کي معروضات سنتا - مغرب کے بعد نئے طالبین کو مرید کرتا ' اور عشاء کے بعد حلقۂ ذکر و فکر قائم ہوتا -

ان اشغال کے معین اوقات کے بعد اسکي صورت باہر نظر نہ آتی اور نہ کوئی شخص اُس سے ملسکتا -

پانچ سال کے بعد (جبکہ اسکی عمر اکیس بائیس برس کي تھی) اس نے خلوت گزینی کو کسی قدر کم کیا اور جماعت کي توسیع اور سلسلے کے رفع ذکر کیلیے زیادہ وقت صرف کرنے لگا - پہلي شوال سنہ ۱۲۹۲ کو ایک عظیم الشان جلسہ جامع سنوسی میں منعقد ہوا جسمیں تمام داعیان طریقۃ اور مبشرین سلسلۂ سنوسي جمع ہوے تھے ' اور اطراف و جوانب کے شیوخ قبائل اور صنادید جماعۃ کو بھی مدعو کیا گیا تھا - شیخ نے اس مجلس میں شیخ اول کے حالات زندگي بیان کیے' اور انکی دعوۃ کے مقاصد کی تشریح کي - پھر ارکان جماعۃ سے درخواست کي کہ اُن مقاصد کے حصول و تکمیل کو اپنا نصب العین بنالیں ' اور ایک نئی مستعدي اور جوش کار سے سنوسی دعوۃ کا اعلان شروع کردیں - اسي صحبت میں طے پایا کہ داعیوں کی جماعت کو زیادہ وسیع کرنا چاہیے' اور عرب و افریقہ سے باہر بھي کام اُسی مستعدي سے ہونا چاہیے ' جیسا کہ خود شمالي افریقہ کے اندر ہو رہا ہے - پھر ایسے لوگوں کا انتخاب ہوا جو بیعت لینے اور ارشاد و ہدایت کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں ' اور اس طرح جماعۃ سنوسیہ میں جوش کار کی ایک نئي تحریک پیدا ہوگئي -

چند برسوں کے اندر ہی نئے تحریک کے نتائج عظیمہ ظاہر ہونا شروع ہوگئے - شیخ اول کے عہد میں سلسلہ بہت وسیع ہوچکا

ترین خدمت کي انجام دهي سے بے فکر هو جائيں" تو سمجهه جاؤ که همارا خدا هي حافظ ہے -

میں نے اپني کوشش شروع کردي ہے' اور به تائيد کردگار امید ہے که نه صرف دو خریدار بلکه جسقدر هوسکیں فراهم کرلونگا والله الموفق و نعم الوکیل -

ایک خادم الهـــلال از حیدرآباد دکن

توسیع اشاعت کے متعلق جو تحریک کیگئي ہے اسکو دیکهه کر نہیں کہه سکتا که کسقدر اضطراب و الم هوا ؟ خیر في الحـال ایک صاحب آماده هوے هیں انکے نام الهـلال جاري فرما دیجیے -

الراقم عارف - فتح پور -

سردست دو خریدار حاضر هیں -

محمد انور علي فاروقي دکن خریدار نمبر ۳۱۴۶

مجهکو افسوس ہے که ایسے رساله کے واسطے بهي جد و جهد کي ضرورت ہے - حالانکه اسکي خوبیوں کے اعتبار سے چاهیے تها که اسکي اشاعت اسقـدر هوتي که اسکي آمدني سے بہت سے مفید مذهبي کاموں میں آپ اعانت کرسکتے - بهرحال یه رساله همیشه کے لیے جاري رهنا چاهیے اور اسکے بند کرنیکا خیال تک بهي کسي دماغ میں آنا نچاهیے - سردست جو دو هزار کي اشاعت کا اعلان منیجر صاحب نے کیا ہے امید ہے که جلد پورا هورهیگا - چار صاحبوں کے نام الهـلال جاري فرماویں اور هر ایک صاحب کے نام تمام رسائل الهـلال جلد چهارم کے وي - پي - بهیجکر مشکور فرمائیں - میں امرتسر میں کوشش کرونگا که اور خریـدار بهم پهنچا سکوں -

خاکسار عطا محمد عفي عنـه گورنمنٹ پنشنر - امرتسر

میں چاهتا هوں که الهـلال قائم رہے' اور آپ کے دو هزار مطلوبه خریداروں کے فراهم کے سعي میں اپنا نام پیش کرتا هوں -

راقم نیاز شیخ احمد حسین وکیل هائیکورٹ حیدرآباد

الهـلال کا فیصله اضافۂ قیمت یا مزید خریدار پیـدا کرنے پر رکها گیا ہے - اضافـۂ قیمت بهي منظور ہے اور توسیع اشاعت کیلیے بهي حاضر هوں - سردست ایک خریدار حاضر ہے -

خاکسار علي شاه نائب تحصیلدار - پاک پٹن

مضمون دربارۂ توسیع اشاعت اخبار الهلال پڑها - آه ! مضمون تها یا ایک پیام اضطراب ! مطالعه سے دل کو ایسي چوٹ لگي که انکهوں سے بے اختیار آنسو نکل آے - دو خریدار سردست حاضر هیں - اب سے اس نیازمند نے قطعي اراده کرلیا ہے که آپ کے اخبار کي توسیع میں لگا تار کوشش جاري رکهونگا - مجهے قران حکیم کا عشق ہے' میں نے الهلال میں اسکے ایسے ایسے عجیب نکات دیکهے هیں که نه کبهی پڑهے اور نه کبهي سنے - سبحان الله ! احقر دعوی سے کہتا ہے که اگر تمام هندوستان میں ایسے اخبار دو چار اور هوں تو مسلمانوں کي قسمت خفته بیدار هوجاے - کوئي شـک نہیں که آپ اپنا کام پوري طرح انجام دے رہے هیں - محبت کرنے سے آپ محبوبیت کے درجه پر پہونچ جاوینگے - مندرجه ذیل چار اصحاب کے نام اخبار جاري فرماویں -

غلام حسین کلرک محکمه نهرمالاکنه خریدار نمبر ۲۸۴۰

السلام علیکم - بجواب "صدا بصحرا" یعني قیام الهلال' پانچ اصحاب کے نام ارسال خدمت کیے جاتے هیں - انکے نام ایک سال کیلیے الهلال وي - پي - جـاري فرما کر ممنـون فرماویں' نیز خاکسـار کو مطلع فرمـاویں - که کس کس تاریخ کو وي - پي - بهجواے گئے هیں - میں انشاء الله مزید کوشش کرکے بعد میں بهي اطلاع دونگا - ایک بات ضروري قابل التماس یهه ہے که الهلال کي ترقي رفتار خریداران یا عام حالت کي بابت اگر کم ازکم ماهواري رپورٹ شائع هوا کرے تو میرے خیال میں بہت مناسب ہے - اس سے شائقین الهلال کو اپنے عزیز پرچه کي حالت کا صحیح اندازه تازه تازه معلوم هوتا رهیگا' اور یه انکے لیے مزید تحریک و کوشش کا باعث هوگا - زیاده طول طویل امور کي ضرورت نہیں ہے - صرف اسقدر کافي هوگا که ماه گـذشته میں تعداد خریداران یه تهي - ماه زیر رپورٹ میں اسقدر جدید خریدار هوے' اور اسقدر خارج هوے - باقي تعداد یه ہے - اسقدر گنجایش تو هرماه کے آخري پرچه یا دوسرے ماه کے شروع کے پرچه میں ضرور نکال لي جاے - والسلام -

خریدار نمبر ۳۸۹۱

السلام علیکم - مسئله قیام الهـــلال کے اشارات سے معلوم هوا که اسکا قیام خطرے میں ہے - خدا ایسا نه کرے -

لیاقت کي حد پر ذمه‌داري کي حد منحصر ہے - اگر اسوقت تک صرف آپ هي بہترین خدمت (مسلمانوں کي موجوده ضرورت کے لحاظ سے) ادا کرسکتے هیں تو اسکے معنے یه هیں که آپ هي میں اسوقت تک اسکي بہترین لیاقت ثابت هوئي ہے' اور میں اسکا گواه هوں که هاں ایسا هي ہے - پس معاف فرمائیے اگر میں یه عرض کروں که آپ خدا کے سخت گنهـگار هونگے اگر خدا کي عطا کي هوئي امانت یعنے خدا داد لیاقت سے بني آدم کي اسي نسبت سے خدمت کرنا چهوڑ دیں - مسئله مالي ایک نہایت ذلیـل اور آسان کام ہے بمقابلـه اُس قابل قدر قدرت ایزدي کے جسکي جهلک آپکے قلم سے وقتاً فوقتاً نظر آتي رهتي ہے -

چنده آپ لینا چاهتے نہیں - صرف خریدار هي آپ چاهتے هیں - اگر آپ چندوں کو (جو قیام الهـــلال یعنے اهم ترین اغراض قوم کے خیال سے جمع کیا جاسکتا ہے) قبول فرمالیں تو مجهے یقین ہے که نہایت کم میعاد میں اتنا روپیه جمع هو جسکي سالانه آمدني سوله هزار روپے کے قریب قریب هو جاے - مگر آپ صرف خریدار هي چاهتے هیں' اور وه دو هزار کم ازکم - خیر' اسپر آپ پهر سونچیے -

کاغذ کي' تصویر کي' ٹائپ کي' وغیره وغیره کي خوبیوں کے لیے اسمیں شک نہیں که زیاده مالي آمدني کي ضرورت ہے - لیکن قوم کو جسکي ضرورت ہے اور آپکي جو فضیلت ہے' وه مضامین هي کی ہے' اور خصوصاً آپ کے قلم سے آشکارا هوتي رهتي ہے -

لهذا ملتمس هوں که جب تـک آپ میں اس خاص مذکوره قوت کو تندرستي حاصل ہے آپکا فرض ہے که آپ الهـلال کو جاري رکهیں - خواه وه بلا تصویر هو' یا ارزاں کاغذ پر چهپے' یا لیتهوگراف سے چهپے -

مجهے امید ہے که اس عریضه کو آپ اپنے اخبار میں شائع فرماوینگے - میں یه خصوصاً اسلیے چاهتا هوں که شائع هوچکنے کے بعد آپ کو اپنا احساس فرض اور بهي زیاده محسوس هوتا رهیگا -

خاکسار آپکا خیر اندیش -

غلام مصطفی خطیب از تهانه - بمبئي

مراسلات

تاریخ حیات اسلامیہ

مسئلـــۂ قیام الهـــلال

سب سے پہلے دو چار ماہ قبل "صدا بہ صحرا" کے عنوان سے جو مضمون الهلال میں شایع ہوا تھا نہایت معنی خیز تھا - میں نے ایک خط کے ذریعہ گذارش کی تھی کہ فی الحال خریداران "الهلال" دو روپیہ چندہ میں اضافہ کریں ' اور اسکی تعمیل خود اس خادم نے بھی کردی "الهلال" کی مہتم بالشان خدمات کا تمام ملک صدق دل سے اعتراف کر رہا ہے - اسلیے توقع تھی کہ قوم خود بخود اضافہ چندہ میں پیش قدمی کریگی ' اور اوس مضمون سے زیادہ واضح مطالب کے لکھنے کی نوبت نہ آئیگی ' مگر اب دو سلسلوں سے جو مضامین نکل رہے ہیں ' اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ قوم نے ابھی تک اس جانب پورا التفات نہیں کیا ' حالانکہ اوسکی حیات اسی تحریک میں پنہاں تھی کہ زندگی بڑھانے کا پر تاثیر علاج "الهلال" ہی سے ہوسکتا ہے - اگر قوم "الهلال" کو کھو دیگی - تو پھر ترقی رفتار میں ہزاروں میل پیچھے پڑجائیگی - کیا غضب کی بات ہے کہ ایک ایسے شخص کی خالص و بے ریا پکار پر ابتک کان نہ لگائے گئے ' جو اونکی صلاح و فلاح کے لیے خود کو ہزاروں مصائب و آلم کے لیے وقف کر دیتا ہے ؟

حضرت من ! بلا شبہ آپ حق پرست ہیں اور حق کی وہ صحیح تعلیم دے رہے ہیں جس سے مسلمان بدبختانہ محروم ہیں - آپکا ولولہ دینی ہے ' آپ کے جذبات پاک ہیں ' آپکا دل وہ تڑپ رکھتا ہے جسکی لذت دردمند ہی جانتا ہے - بے شک صداقت کبھی بے اثر نہیں رہ سکتی - دو ہزار خریداروں کا پیدا ہونا کیا بڑی بات ہے ؟ اگر ہر خریدار "الهلال" تھوڑی سی سعی کرے تو ہر شخص دو دو خریدار بہم پہونچا سکتا ہے - اسطرح دو ہزار بلکہ اس سے بھی زیادہ تعداد ایک ماہ کے اندر فراہم ہوسکتی ہے -

ہم کو نہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ الهـلال نے پہلی مرتبہ اپنی مالی حالت کے مسئلہ کو ہمارے سامنے پیش کیا ہے اور سخت افسوس کی بات ہو اگر ہم اسکا استقبال نہ کریں -

میں تمام خریداران "الهـــلال" و نیز تمام مسلمانوں کی خدمت میں عاجزانہ التماس کرتا ہوں کہ وہ خدارا اس عظیم الشان مقصد کے طرف فوراً متوجہ ہو جائیں - اپنے دوست و احباب اور شناساؤنکی خدمت میں خطوط لکھکر اور ہر موثر ذریعہ سے اس امر کی کوشش کریں کہ بہت جلد یہاں تک کہ دو تین ہفتہ کے اندر تین چار ہزار خریداروں کو پیدا کر کے اپنے خدا و رسول کی سچی محبت اور نیز اپنی قومیت کا ثبوت پیش کریں - اگر ہم اس بزرگ

قلم زاویـــہ	خلیفۂ زاویہ	قبیلـــہ
غفلتـــہ	حمیدة بن عمور	"
مرنـــة	محمد الخواجہ	ابي منصور
مرتوبا	عبد الله فرقاس	بزیزات
ھقنـــہ	حسن الغریاني	عبیدات
المخیلي	الامین الغمري	"
الزیات	الحسین	"
ام وجل	موسي	"
حجاج آغابا	سالم الجروي	قطعان
المثنان	محمد علي	"
امکابا	رفاعـــة	"
نخیلہ	سالم الخواجہ	حواطہ
اغبا	موسی	اولاد علي
زمیمة	عبد الله فخري	" دستور
طورقانا	عبد الله ابو عامر	عشیبات
العوش	محمد المحسن	اولاد علي
تلموس	مصطفي محجوب	عواجر
ام سوس	سنوسي	"
کتفیة	عبد الله نعاس	اغاربہ
سرت	محمد بن الشفیع	"
اوجیلة	سالم بو شوشة	—
جالو	عبد الله طواني	—
بشر	محمد علي	—
جغارة	عبد الکریم بن احمد زاویة	
الکفرة	احمد الشریف المهدي "	مغبرا
اوجنیقا	الغربیة عبد ربہ	عبید
"	الشرقیة عبد الرزاق	"
قارو	محمد سقفة	"
عوان	عبد الحفیظ	"
عراضة	القادر محمد و عبید	"
القلعة	البراني	"
کافي ورسي سالم		"
حرسي	الاشعث	"
المساليط	محمد المنفی	"
وادي	محمد الفضیل	"

الهـــلال کـــي ایجنســي

ہندوستان کے تمام اُردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الهـلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

اسلام لندن میں

میں گذشته جمعه کو آخری ڈاک سے ایک لمبا مضمون حسب عادت الهلال کو بهیج چکا هوں - مبں نے اوسي دن عجلت میں گهسیٹ دیا تها اور جو کچهه کهنا چاها تها اوسے ختم نه کر سکا تها - اب مجهے اس هفته الهلال کا وه مضمون ملا جس مهں مسئله تبلیغ اسلام کے ذیل میں مختار احمد خاں صاحب لکهنوي کے جواب میں خود مولانا ابو الکلام نے اس مسئله کو لکها هے - مولانا نے جس صفائي اور مضبوطي سے اصولي بحث کي هے ' یقین هے که مختار احمد خاں صاحب اور دیگر حضرات کو تسکین هو گئي هوگي -

میں نے گذشته خط میں لکها تها :

(۱) اس کام کا اندازه محض اوس تعداد سے نه کرنا چاهیے جو یهاں مسلمانوں کی اس کے ذریعه پیدا هوئي -

(۲) فرقه بندي کے مسئله کو بالکل الگ رکهنا چاهیے - اس فرقه بندي کی اصولي بحث کو میں اپنے سے زیاده قابل لوگوں پر چهوڑتا هوں - البته خود میرا عقیده یه هے که قران کریم اور نبي (صلعم) کي تعلیم نے اسلام اور اصول اسلام کو ایسا بین اور واضح کر دیا هے که کوئي گنجائش اصولاً فرقه بندي کي اسلام میں نهیں هے ' اور یورپ میں اگر کسی اسلام کو پیش کرنے کي ضرورت هے تو اوسي اسلام کي -

چنانچه جب ڈاکٹر سهروردي اور میں نے یهاں چند سال هوے صداے اسلام بلند کي تو همارے ساتهه کئي شیعه مسلمان بهی تهے - سید امیر علي گو اپنے اپ کو معتزلی کهتے هیں مگر وه شیعي اعتقاد کے مسلمان هیں - هم سب اُن دنوں میں ایک هي امام کے پیچهے نماز پڑهتے تهے ' اور یهاں آکر اپني قدیمي اور کهنا چاهیے که خانداني پشتیني فرقه بندي کو بالکل بهول گئے تهے - آج کل یه صورت هے که هم لوگ سب خواجه کمال الدین صاحب کے پیچهے نماز پڑهتے هیں ' اور خود اونهوں نے نماز عید گذشته ایک حنفي امام کے پیچهے مع اپنے رفقا کے پڑهي - پهلے جمعه کو (خواجه صاحب) بوجه علالت نه آسکے تو عثماني امام خیر الدین افندي نے نماز پڑهائی ' اور خواجه صاحب کے ایک ساتهي چودهري فتح محمد احمدي ایم - اے اور ایک احمدي طالب علم چودهري ظفر الله خاں صاحب بي - اے نے بهی اوسي امام کے پیچهے نماز پڑهي - یهاں عملي صورت میں بهي فرقه بندي کا نام نهیں هے ' اور مساوات کا اصول اسلامي هي نمایاں رهتا هے -

گو سید امیر علي صاحب یا توفیق پاشا یا مشیر الملک اپنا مذهبي فرض ادا کرنے نهیں آتے ' مگر مسلمانان هند یه سنکر خوش هونگے که مرزا عباس علي بیگ صاحب جو انڈیا کونسل میں مسلمانوں کے نائب هیں ' اکثر شریک جمعه هوتے هیں - خوجه کمال الدین صاحب جب هوتے هیں تو وه خود ' ورنه کوئي اور قران کریم کي کوئي آیت یا کوئي جزو عربي میں تلاوت کرکے اوسکا انگریزي میں ترجمه کرتا هے جس سے یهاں کے باشندوں پر اچها اثر پڑتا هے - عموماً عیسائي اور اسلام کے اصولوں کا مقابله اور اسلام کے محاسن اور اُن باتوں کي تردید هوتي هے جو پادریوں نے یهاں اسلام کے خلاف شائع کر رکهي هیں - حسب طریق ماثوره تهوڑا سا قیام هوتا هے - پهر خطیب قرآني دعاؤں اور درود شریف پر خطبه کو ختم کرتا هے - بعد میں نماز ادا هوتي هے - نماز کے بعد خیر الدین افندي عثماني امام عربي میں اسلام اور خلیفۂ اسلام کے لیے دعا مانگتے هیں - خاتمه پر لارڈ هیڈ لے بالقابه انگریزي میں دعا مانگتے هیں جو مسلم انڈیا کے جنوري سنه ۱۴ نمبر میں چهپي هے - میرے سامنے خواجه صاحب نے ایک عیسائي خاتون کو مسلمان کیا ' اور ذیل کے الفاظ اونهوں نے نو مسلمه سے بطور اقرار دهرائے :

" لا اله الا الله محمد رسول الله

میں شهادت دیتي هوں که میں سواے الله کے اور کسي کو پرستش اور عبادت کے قابل نهیں مانتي - میں شهادت دیتي هوں که محمد (صلعم) الله کے رسول تهے - میں مسیح کي الوهیت پر ایمان نهیں رکهتي بلکه میں مسیح کو جناب ابراهیم ' نوح ' داؤد ' و سلیمان وغیره کي طرح خدا کا ایک نبی مانتي هوں ' اور اون خدا کے مرسلوں میں جن میں مسیح بهي شامل هے میں کوئي تمیز اور فرق نهیں کرتي - میں یه بهي اقرار کرتي هوں که میں ایک مسلمه زندگي اختیار کرونگي اور اون تمام احکام پر چلونگي جو قران کریم میں هیں - خدا میري مدد کرے - آمین "

مسئلۂ بقـــاء و اصلاح ندوہ

عظیــم الشــان جلسے کا انعقــاد

۱۰ - مئي کو دهلــي میں عام جلســه

جنــاب من تسلیم - ۱۳ اپریل کي شام کو معززین دهلي کا ایک جلسه عالیجناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب کے دولت خانه پر منعقد هوا تا که ندوۃ العلماء کي اصلاح کے مسئله پر غور و مشورہ کرے - شمس العلماء مولانا سید احمد صاحب امام مسجد جامع صدر منتخب هوے -

سب سے پہلے جناب حاذق الملک نے جلسه کے اغراض و مقاصد پر تقریر فرمائي - اوسکے بعد مندرجه ذیل رزولیوشن پیش کیا گیا :

" یه جلسه دار العلوم ندوہ کي اسٹرائک سے نهایت افسردہ هے ' اور امید کرتا هے که طلباء پوري کوشش کے ساتهه اسٹرائک ختم کردینگے - نیز یه جلسه منتظمین ندوہ سے درخواست کرتا هے که وہ مهرباني فرماکر طلبا کیلیے سهولتیں بهم پهونچائیں "

مولانا عبد الاحد صاحب مالک مجتبائی پریس نے تائید کي اور منظور کیــا گیــا - اسکے بعد جنــاب مــولانا مولوي عبد الله صاحب ناظم نظــارۃ المعــارف القرآنیه دهلي نے دوسرا رزولیوشن پیش کیا :

" یه جلسه تجویز کرتاهے که ۱۰ مئي کو ایک عام جلسه دهلي میں منعقد کیا جاے اور اوسمیں تمام صوبوں کے اهل الراے اصحاب جمع هوں تاکه ندوۃ العلما کي اصــلاح کیلیے ایک اختتامي تجویز عمل میں لائي جاے - "

جناب مولوي محمد میاں صاحب نے اسکي تائید کي - مسٹر محمد علي صاحب ایڈیٹر کامریڈ نے ترمیم پیش کي که بجاے کسي ایسے جلسه کے خود ندوہ کے عام جلسه کیلیے درخواست و سعي کیجاے که وہ لکهنؤ کے علاوہ کسي دوسرے مقام پر منعقد هو - مگر کثرت راے اصل تجویز کي تائید میں تهي اسلیے منظور کي گئي -

اسکے بعد مجوزہ جلسه کیلیے ایک سب کمیٹي مندرجۂ ذیل حضرات کي قــرار پائي اور انهیں اختــیار دیا گیا که اور حضرات کو بهي شریک کرسکتے هیں :

حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب ' مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ ' شمس العلما مولوي سید احمد صاحب ' ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاري ' مولوي عبد الاحد صاحب مالــک مجتبائی پریس ' مولانا عبد السلام صاحب ' مولانا عبد الله صاحب ناظــم نظــارۃ المعارف ' پیر زادہ مولوي محمد حسین صاحب ایم - اے ' حاجي عبد الغنی صاحب میونسپل کمشنر ' حکیم احمد علي صاحب ' نــواب ســراج الــدین احمــد صاحب سائل ' مرزا محمــد علي صاحب ' مولوي محمد میاں صاحب ' ماسٹر فضل الدین صاحب ' شیخ عطا الرحمن صاحب وکیل ' مولوي قطب الدین صاحب ' پیر جي مظفر علي صاحب ' شیخ عزیز الدین صاحب -

انجمـــن ضیـا الاســـلام بمبئـی

نے حسب ذیل تجویز منظور کي :

انجمن ضیاء الاسلام بمبئي کا یه جلسه اصلاح ندوہ کي کمیٹي سے نهایت خلوص سے یه درخواست کرتا هے که وہ تحقیقــات حالات ندوۃ العلماء میں اپنا فرض منصبي نهایت ایمانداري و دیانت وجرأت اسلامي سے ادا کرے تا که ندوۃ العلماء جیسا دارالعلوم ذاتي اثرات سے محفوظ رهکر قوم و مذهب کیلیے مفید ثابت هو - نیز دیگر انجمنهاے اسلامیه سے بهي درخواست کرتا هے که وہ بهي اس قسم کا ریزولیوشن جلد پاس کر کے اس ریزولیوشن کو مناسب وقت تقویت بخشیں - راقم نیاز مند عبد الرؤف آنریري سکریٹري

دسنــــه

جناب من ! کل شام کو انجمن الاصلاح دسنه کا ایک غیر معمولی جلسه زیر صدارت مولوي شمس الحق صاحب (علیگ) معاملات ندوہ پر غور کرنے کے لیے منعقد هوا - سب سے پہلے طلبا کي اسٹرایک پر نظر ڈالي گئي - مولوي سعید رضا صاحب نے اپني ذاتي واقفیت کي بنا پر اسٹرائک کے وجوہ حقیقي کو بیان کیا - کل حاضرین نے متفقه طور پر طلبا کو اسٹرائک کرنے میں حق بجانب ٹهرایا - مولوي عبد العظیم صاحب هیڈ مولوي مدرسۃ الاصلاح دسنه کي تحریک اور جمله حاضرین کي تائید سے مندرجه ذیل رزولیوشن پاس هوا :

" یه جلسه اس امر کے باور کرنے میں که طلباے دارالعلوم کي موجودہ اسٹرائک ناظم و مهتمم کي مستبدانه روش اور ناجایز دباؤ کا نتیجه هے ' ذرہ برابر شک وشبه کي گنجایش نهیں پاتا ' اس لیے ۲۶ مارچ کے جلسه انتظامیۂ کے فیصله کو منصفانه تصور نهین کرتا ' اور امید کرتا هے که انجمن اصلاح ندوہ اسٹرایک کے معامله کو اپنے هاتهه میں لیگي اور طلبا کے اخراج کو تا انعقاد جلسه عام اپنے اُن اختیارات سے کام لیکر جو تمام صوبوں کي باقاعدہ اسلامي انجمنوں نے نیابتي اصول پر اسکو بذریعه رزولیوشن تفویض کیے هیں ' رکوا دیگي "

مولوي محمد یونس صاحب کي تحریک اور جمیع حاضرین کي تائید سے دوسرا رزولیوشن یه پاس هوا :

" یه جلسه طلبا کے اخراج جبریه کے لیے پولیس بلانے والے کي حرکت کو نهایت حقارت اور رنج و غصه کي نظر سے دیکهتا هے ' اور جمیع هوا خواهان ندوہ کي خدمت میں یه تحریک پیش کرتا هے که قبل اس کے که ندوہ کا خرگوش خانه " حزب الافساد " کي ناجایز طاقت اور خود غرضانه پالیسي کے هاتهوں ایکدم ویرانه هو جاے ' اسکو قبضه نا جایز سے جلد از جلد آزادي دلانے کے لیے زبردست سے زبردست متفقه آواز سے کام لینا چاهیے ' اور عام راے کي جو بے وقعتي کیجارهي هے ' اسکي حفاظت جلد کرني چاهیے "

(سید عبد الحکیم سکرٹري انجمن الاصلاح دسنه)

مسلمانان ریاست میلا رائگنج

آج ۲ - اپریل سنه ۱۹۱۳ع کو بصدارت حکیم مظهر حسین صاحب انجمن اخوان الصــفا کا جلسه منعــقد هوا جسمیں حسب ذیــل رزولیوشن پاس هوے :

(۱) یه جلسه طلباء ندوہ کے ساتهه اظهار همدردي کرتا هے اور خواهش کرتا هے که مندرجــۂ ذیــل اشخاص کا ایک غیر جانب دار کمیشن طلباء کي شکایات سننے کیلیے بهت جلد مرتب کیا جاے :

نواب وقار الملک بهادر ' مولانا ابوالکلام صاحب ازاد ' مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شرواني ' مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محلی ' راجه صاحب محمود آباد ' حکیم اجمل خاں صاحب - مسٹر مظهر الحق صاحب بانکي پور ' حکیم عبد الولي صاحب ' نواب علي حسن خاں صاحب ' محمد علي صاحب ایڈیٹر همدرد -

(۲) یهه جلسه ان اصحاب کا شکریه ادا کرتا هے جنهوں نے ندوہ کي اس ناگفته به حالت پر تاسف کرکے براہ فلاح و همدردي " انجمن اصلاح ندوہ " کي بنا ڈالي هے ' اور امید کرتا هے که اصلاح کي هر بهترین صورت کو عمل میں لائینگے -

(۳) یه جلسه موجودہ نظامت پر بے اعتمادي ظاهر کرتا هے -

" هادي حسن "

عصـــر جـدیـد

جامعۂ اسلامیہ کی ہیئت فعال کا آرگن

ہفتہ وار اخبار کي صورت میں دو بارہ جاري ہوتا ہے

زمانہ میں سیکڑوں نئے نئے خیالات اور نئي نئي تحریکیں پیدا ہو رہي ہیں - ملک اور قوم میں مختلف اور ایک دوسرے سے مخالف آوازوں نے پبلک کے کانوں کو بہرا کردیا ہے - اخباروں اور رسالوں ' لکچروں اور تحریروں - خواندہ آدمیوں کے خیالات اور ناخواندہ لوگوں کے توہمات سے ایک عجیب ہنگامہ برپا ہے - کسي کو خبر نہیں کہ ہم کیا ہیں ' کدھر جارہے ہیں ' کیا کرتے ہیں ' اور در اصل کس راستہ پر چلنا ہمارا فرض ہے ؟

مگر امید جو ایمان کا ایک جزو اور زندگي کا سکان ہے ' ہم کو اطمینان دلاتي ہے کہ اگر ایک بنا کن پروگرام قوم کے سامنے آئے اور پبلک کو قومي مقاصد و اغراض بخوبي سمجھادے ' اور اپنے خلوص کا یقین دلانے کے بعد ایک زبردست قومي آرگن کے ذریعہ سے عملي کام شروع کردے تو قوم نہ صرف غفلت کي موت سے بچ جائیگي بلکہ اوسکا جوش صحیح اور فعال طریقوں پر چلکر باقي اسلامي دنیا کیلیے رہبري کا کام کریگا -

اس خیال سے ہمنے خداے تعالی کی توفیق اور پبلک کي تائید پر بھروسہ کرکے ارادہ کیا ہے کہ پانچ برس کي خاموشي کے بعد رسالہ عصر جدید کو ہفتہ وار اخبار کي صورت میں دو بارہ جاري کیا جاے - خواہش یہ ہے کہ عصر جدید ہر ایسے پڑھے لکھے مسلمان کے ہاتھہ میں پہنچے جو قوم کا درد رکھتا اور اُسکے لیے کچھہ کرنا چاہتا ہے - یہ ظاہر کرنیکي ضرورت نہیں کہ ہم کسي دوسرے اخبار یا رسالے کي رقابت میں داخل نہیں ہوتے - وہ سب اپنا اپنا فرض اب سے بہتر ادا کرسکینگے ' اور ہم بھي اپنے مقدور کے موافق اظہار حق میں دریغ نہ کرینگے - عصر جدید کے سابق ایڈیٹر آنریبل خوجہ غلام الثقلین صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي دیگر مصروفیتوں کي وجہ سے اگرچہ ایڈیٹري کیلیے کافي وقت نہیں دیسکینگے ' مگر اخبار کي عام پالیسی کي باگ بدستور سابق انہیں کے تجربہ کار ہاتھہ میں رہیگي - لائق اور گریجوایٹ ایڈیٹر اور صائب الراے اہل قلم اُنکی ماتحتي میں اور اُنکے مشورہ سے کام کرینگے -

ہمارا یقین یہ ہے کہ سعي تن آساني سے ضرور بہتر ہے ' خواہ اُس سعي میں کتني ہي ناکامیابي کیوں نہ ہو - مقصد میں کامیاب ہونا انعام نہیں ہے ' بلکہ کامیاب ہونے کي کوشش میں جو جفا کشي اور تہذیب نفس ہوتي ہے وہ خود ایک اجر ہے - پھر یہ بھي ممکن ہے کہ آج جو چیز قوم و ملک کو بے فائدہ معلوم ہوتي ہے کل وہي اُسکو مفید ثابت ہو ' اور ہمارا بویا ہوا تخم ایک زمانہ کے بعد پھل لائے ' جبکہ شاید ہمارا نام بھي صفحہ ہستي پر نرہے -

عصر جدید کا پہلا نمبر انشاء اللہ یکم مئي کو شائع ہو جائیگا في الحال ۱۸ - ۲۲ کے ۲۴ صفحے رہینگے - کاغذ لکھائي چھپائي ولایتي رسالوں کي طرح اعلی درجہ کي ہوگي - قیمت پیشگي معہ محصول سالانہ ۴ روپیہ ۸ آنہ - ششماہي ۲ روپیہ ۱۰ - سہ ماہی ۱ روپیہ ۸ آنہ - رکھي گئي ہے -

درخواستیں بنام محمد انوار ہاشمي منیجر عصر جدید - سعیدہ منزل میرٹھہ - آني چاہئیں -

آفتاب صداقت کلکتہ کي اُفق سے

عنقریب طلوع ہوگا - جو اخباري صورت میں اولاً ہفتہ میں ایکبار ' پھر دوبار ' اور بالاخر روزانہ حریت اور صداقت کي خالص روشني سے ہند کے تمام تیرہ و تاریک ظلمت کدوں کو روشن کریگا - وہ راستی و صداقت کا حامي ہوگا حریت و آزادي کا علم بردار ہوگا - ملک و ملت کي مخلصانہ خدمات اپنا نصب العین بنالیگا - وہ ملک و قوم کا سچا خادم ہوگا - اور اُنمیں زندگي اور بیداري کی مخلصانہ روح پھونکیگا - وہ تاج اور حکومت کا ملي خیر خواہ ہوگا اور فرو گذاشتوں پر جرأت اور دلیري سے متنبہ کریگا وہ ہمیشہ قوم کا ہوگا - اُسکي حیات و ممات محض قوم کیلیے ہوگي - وہ اپنے معاصرین کا قوت بازو بنے گا اور حریت و صداقت میں ہمیشہ انکي ہمنوائی کریگا - وہ ابتداً اسي ناچیز کے ایڈیٹري سے نکلیگا - اور پھر اُسمیں ملک کے مایۂ ناز احرار اور قابل ترین نوجوانوں کي متفقہ طاقتیں کام کرینگي - اسکی سالانہ قیمت ۳ تین روپیہ ہوگي - اسکے اجرا اور پریس کیلیے درخواست دیدي گئي ہے جو انشا اللہ منظور ہوکر رہیگی -

اب دیکھنا ہے کہ ملک کے کتنے حریت اور صداقت پسند اصحاب اس جاں فروشانہ سعی و کوشش کو بار آور بنانے میں عملی حصہ لیتے ہیں ؟ جو صرف یہي ہے کہ پیشتر سے درخواست خریداري ارسال فرمائیں (تمام درخواستیں اور جملہ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کیجاے)-

حکیم رکن الدین دانا - نمبر ۱۹۹ لور سرکلر روڈ کلکتہ

روغن بیگم بہار

حضرات اہلکار امراض دماغي کے مبتلا و گرفتار ' وکلا ' طلبہ ' مدرسین ' معلمین ' مولفین ' مصنفین ' کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھي دیکھا اور پڑھا ہے ' ایک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بہترے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوي روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا ہے ' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخہ ہے ' اسکے متعلق اصلي تعریف بھي قبل از امتحان و پیش از تجربہ مبالغہ سمجھي جا سکتي ہے صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹر کدوراجي تیل نکلے ہیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھي کرتے ہیں آیا یہ یوناني روغن بیگم بہار امراض دماغي کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغي امراض کبھي غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھي شدت حرارت کے باعث اور کبھي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہیں ' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کي رعایت رکھي گئي ہے تاکہ ہر ایک مزاج کے موافق ہو مرطوب و مقوي دماغ ہونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کي خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رہیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بھي ضائع نہیں ہوگي - قیمت في شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۸ آنہ -

مسک بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني میڈیکل سائینس کي ایک نمایاں کامیابي یعنی -

مسک بٹیکا ــــ جسکے خواص بہت سے ہیں جن میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي ' جواني دائمي ' اور جسم کي راحت ' ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ اس کي آزمایش کي ضرورت ہے -

واما ترغیبی قبلہ اور پرنسپل الہی تھا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجي جائیگي -

" ولنٹر فل کاپیوو " کو بھي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ مسک بٹیکا اور الکٹریک ریگر بوسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۹ آنہ - یوناني نوٹ بازار کا ساصیل بھني سرکے نیچے اپنی دوا لکھنے پر مفت بھیجي جاتي ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل ہال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

اب رہا یہ سوال کہ ایا جو لوگ خواجہ کمال الدین صاحب کي کوشش سے مسلمان ہوے ہیں یا ہوتے ہیں وہ قادیاني ہیں یا کیا ؟ اسکا جواب یہ ہے کہ وہ صرف مسلمان اور مومن ہوتے ہیں - اگر خواجہ صاحب اون سے فرقہ بندي اسلام کا نام بھی لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اسلام اختیار کریں ہي نہیں - وہ تو اسلام کو نہایت سادہ ' نہایت مضبوط ' اور بلا تفریق کا مذہب سمجھکر اعتقاد لاتے ہیں - ہندوستان کے مسلمان شاید اس فرقہ بندي کي بحث سے اونہیں بد راہ کر کے خواجہ صاحب کے راستے میں روڑے اٹکا دیں تو اٹکا دیں - وہ تو یہ دیکھکر مسلمان ہوتے ہیں کہ اسلام ژولیدہ اعتقادات سے پاک ہے - " خدا انسان میں اور انسان خدا میں " کے معمہ سے بري ہے - ایک شخص کي مصلوبیت سے دوسروں کي نجات کا عقیدہ اوس میں نہیں ہے - اسلام میں خدا کو خداے کامل دکھلایا ہے جسکے سامنے انسان خواہ کتناهي عقلمند اور فرزانہ ہو اور کتناهي معظم اور مقدس ' مگر بے اختیار جھک سکتا ہے - وہ تو اسلام کے اصول مساوات اور اسلام کے جہانگیر اوصاف سے مسلمان ہوتے ہیں - اون پر تو رسول اللہ صلعم کے اخلاق کا اثر پڑتا ہے - وہ تو " انما انا بشر مثلکم " کے اعلان پر جان دیتے ہیں - " لا نفرق بین احد من رسلہ " کے گرویدہ ہوتے ہیں !

جب موجودہ زمانہ کي مادي ہوا اونہیں پریشان کر دیتي ہے - جب وہ ہوا ان سے عیسائیت کے اعتقادات تک کو اوڑا لیجاتي ہے ' جب اون میں سے بعض حضرت عیسی کے وجود کو تاریخي طور پر پانے سے رہ جاتے ہیں - جب وہ انسان کے مقصود و مسجود حال پر غور کر کے گھبرا اوٹھتے ہیں ' تب اونکو اسلام کي صدا پر کان لگانے کا خیال ہوتا ہے - تب اسلام کا نور ' اسلام کی صلح جوئي ' اور اوسکے تسکین قلب اور طمانیت روح بخشنے والے اصول کام کرتے ہیں - الغرض یہاں یہ سوال پیدا ہي نہیں ہوتا کہ حضرت ابوبکر ' عمر ' عثمان ' علی ' رضي اللہ عنہم کو خلیفہ مانتے ہو یا نہیں ؟ سوڈان کے مہدي یا مرزا غلام احمد کي مہدویت و مسیحیت کے قائل ہو یا نہیں ؟ اگر یہاں سوال ہوتا ہے تو یہ کہ ہیوم ' مل ' یا ہکسلے نے جو تلواریں مذہب پر ماري ہیں ' اونکا جواب مذہب دے سکتا ہے یا نہیں ؟

عیسائیت پر دہریت غالب آگئي ہے ' کیونکہ یہاں کے عقلا عیسائیت کے سوا دوسرے مذاہب سے ناواقف ہیں - اسلیے اون کے نزدیک دہریت اور مادیت مذہب پر غالب ہے - اوس شخص کو جو یہاں تبلیغ اسلام کرنا چاہے ' ان معاملات کو مد نظر رکھنا ضروري ہے - یہ ظاہر ہے کہ فرقہ بندي کا سوال لیکر یہاں کوئي بھی تبلیغ اسلام نہیں کر سکتا -

میں کہتا ہوں کہ اگر خواجہ کمال الدین صاحب کبھي ایندہ ایسا چاہیں بھي تو وہ اپني کامیابي کو جواب دے بیٹھینگے -

مشیر حسن قدوائی

خریداران الہـــلال کے لئے خاص رعایت

یہ گھڑیاں سوئس واچ کمپنی کے یہاں اُسی قیمت میں ملتی ہیں جو یہاں اصلی قیمت لکھی گئی ہے - موجودہ رعایتی قیمت صرف اسوجہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الہلال کو دیدیا - اسکی قدر اسی طرح ہوسکتی ہے کہ ہر خریدار کم سے کم ایک گھڑی خرید لے -

سسٹم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجی - گارنٹی تین سال - اسکے ساتھ ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلی ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی ۲ - روپیہ -

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وائنڈنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

اصلی قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

یہ گھڑی نہایت عمـدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلی قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتی قیمت ۹ - روپیہ ۹ - آنہ -

مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپـن فیس - تین چوتھائی پلیٹ مرو منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانڈسٹ مکانیزم - کیس وائنڈنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل هانـڈس - ابـزل ست اور مصنوعی جواهـرات - اسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -

اصلی قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنـہ رعایتی قیمت ۵ - روپیہ -

آربانـہ اکسٹـرا فـلاٹ ڈرس واچ - سنہری سوئیں - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن ست - هانڈ اکشن - مثل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹی ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنـگ اور گلاس -

اصلی قیمت ۹ - روپیہ ۲ - آنـہ رعایتی قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وائنڈنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کی طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کی سوئیں زاید -

اصلی قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

بالکل نمبر ۲ کی طرح بغیر جواهرات -

اصلی قیمت ۲ - روپیـہ رعایتی قیمت ۳ - روپیہ ۸ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الہـلال کا حوالہ نہیں ہوگا - آن سے پوری قیمت لیجاویگی - اور آیندہ کسی قسم کی سماعت نہیں ہوگی -

المشتہر کے - بی محمد سعید اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

علمی ذخیــرہ

(۱) - مآثر الـكرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحه قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سروآزاد - مآثر الـكرام کا دوسرا حصه ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت رکهتا ہے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الـكرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر ونایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشهور محسن وسرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکهوایا ہے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکها ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے که مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا ہے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تها که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر ازرتشت کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنه ۹۷۳ هجري کي کتاب لواقح الانوار في طبقات الخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغني صاحب وارثي قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار وعمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح وتفصیل کے ساتهه عربي و فارسي میں بهي کوئي کتاب لکهي نهیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندي عروض وقافیه کے اصول وضوابط بهي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحه - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنی طب متعلقه مقدمات فوجداري ہے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چهپ چکا ہے - قیمت سابق ۹ روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستاو لیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یه کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکهي گئي ہے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب وتمدن اور علوم وفنون کے حالات لکهے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتهه مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چهپي ہے - حجم (۲۶۵۹) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۹ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما وفقها ومحدثین ومورخین وسلاطین وحکما وفقرا وشعرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکهے هیں - مترجم نے ان کا بهي اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابوحامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سهیلي کي طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکهي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما ئین کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکها ہے جس میں سنسکرت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کي تدابیر کے ساتهه ساتهه قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول وضوابط بیان کئے هیں - حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۹) صفحه - قیمت سابق ۹ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر وتانیث کے جامع قواعد لکهے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر وتانیث بتلائي گئي ہے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامي - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفید علم پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیه -

(۲۳) فهرست کتب خانه آصفیه - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتهه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع وکیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے که بزرگان سلف نے علم وفن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چهوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنهیں اس کا مطالعه کرنا لازمي ہے - حجم ۶۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۹۲) صفحه (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیه -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسي قیمت ۵ روپیه -

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانه آصفیه حیدر آباد دکن

جسکا درد وہی جانتا ہے دوسرا کیونکر جانسکتا ہے۔

یہ شخص سردی کے موسم میں تندرست انسان جیسا ہو رہا ہے۔ سردی ہٹانے کیلیے سر سے بند و بست کرتے ہیں۔ لیکن بد قسمتی سے دمہ کے مرض کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ تکلیف دمہ سے پریشانی ہوتی ہیں۔ اور رات میں سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلتا ہے۔ اور نیند تک حرام ہو جاتی ہے۔ دیکھئے! آپ اسکو کسقدر تکلیف ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس لا علاج مرض کا بازاری اور زیادہ تر نشیلی اجزاء دھتورہ بھنگ۔ پلمونا۔ پرتاسرلی، اوقات دیکر بلتی ہے۔ اسلیے فائدہ ہونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا ہے۔ ڈاکٹر برمن کی کیمیائی اصول سے بنی ہوئی۔ دمہ کی دوا المول جوہر ہے۔ یہ صرف ہماری ہی بات نہیں ہے۔ بلکہ ہزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح ہیں۔ آپنے بہت کچھ خرچ کیا ہوگا۔ ایک مرتبہ اسکو بھی آزما لیں۔ اسمیں نقصان ہی کیا ہے، پوری حالت کی فہرست بلا قیمت بھیجی جاتی ہے۔ قیمت ۲ روپیہ ۴ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ۔

ڈاکٹر ایس کے برمن۔ نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

[8]

میسحا کا ... تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل۔ چربی۔ مسکہ۔ گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے۔ لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا۔ یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیر پا ہونے میں لا جواب ہے۔ اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں۔ جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے۔

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک۔

میسحا انٹی ملریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے۔ ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے۔ مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار۔ موسمی بخار۔ باری کا بخار۔ پھر کر آنے والا بخار۔ اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو۔ سردی سے ہو یا گرمی سے۔ جنگلی بخار ہو۔ یا بخار میں درد سر ہو۔ کالا بخار۔ یا آسامی ہو۔ زرد بخار ہو۔ بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہو گئی ہوں۔ اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو۔ ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز آسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے۔ اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو۔ تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں۔ اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں۔

قیمت بڑی بوتل۔ ایک روپیہ۔ چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ۔ آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر رہرو رہرا انو[illegible]

ایم۔ ایس۔ عبد الغنی لیمیٹڈ۔ ۲۲ و ۷۳
دولو ٹولہ اسٹریٹ۔ کلکتہ

[6]

[80] خیـــالات آزاد

جو لوحه پنج کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خاں بہادر - آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۰ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتیجه اور اپنی عام شہرت اور خاص دلچسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمه کش دیدۂ اولو الابصار ہے - ذیل کے پتے سے ویلیو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی سحر بیانی اور معجز کلامی سے فائده اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیه ۴ آنه - سوانحعمري آزاد ۱۲ - آنه علاوه محصول -

المشتهر

سید اختر حسن نمبر ۶۲ تالتلا لین - کلکته

[8] هندوستانی دواخانه دهلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دواخانه ہے وہ عمدگی ادویه اور خوبی کاروبار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اس کارخانه سے مل سکتے ہیں) عالی شان کاروبار' صفائی ' ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا که :

هندوستانی دواخانه تمام هندوستان میں ایک ہی کارخانه ہے -

فہرست ادویه مفت (خط کا پته)

منیجر هندوستانی دواخانه - دهلی

(1) راسکوپ فلیور واچ گارنٹی ۲ سال معه محصول دو روپیه آٹھه آنه
(2) ٹائم کیپر بلیک کیس سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معه محصول پانچ روپیه
(3) چاندی کیک بلیک کیس سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معه محصول دس روپیه
(4) نکل کیس انگما سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معه محصول پانچ روپیه

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنیوالی گھڑیوں کی ضرورت ہے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتی قیمت اور دس بارہ سالکی گارنٹی کے لالچ میں نه پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر 5/1 ویلسلی اسٹریٹ دهرم تلا کلکته -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla Calcutta.

ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمه از انگریزی]

مسٹر بی - سی - مِتر - آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج هوگلی و هوڑه

میرے لڑکے نے مسرز ایم - بی - احمد اینڈ سنز [نمبر 1 / 10 ویلی اسٹریٹ کلکته] سے جو عینکیں خریدی ہیں وہ تشفی بخش ہیں - میں نے بھی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجے کی تیار ہوئی ہے - یہ کارخانه موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونه ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ہماری همت افزائی کا مستحق ہے "

کون نہیں چاہتا که میری بینائی مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکه لائق و تجربه کار ڈاکٹرونکی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بذریعه وی - پی - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھی اگر اپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگی -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھر کی عینک ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک - اصلی رولڈگولڈ کی کمانی یعنی سونے کا پترا چڑھا ہوا مع پتھر کی عینک کے ۶ روپیه سے ۱۵ روپیه تک محصول وغیرہ ۶ آنه -

مینجر

الهـلال کی ششماهی مجلدات

— * —

قیمت میں تخفیف

الهلال کی شش ماهی جلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھه روپیه میں فروخت ہوتی تھیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام ہو' اسکی قیمت صرف پانچ روپیه کردی گئی ہے -

الهلال کی دوسری اور تیسری جلدیں مکمل موجود ہیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشته پر سنہری حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچھه ایسی زیاده قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رہگئی ہیں -

(منیجر)

مـژده وصـل

یعنی عمل حب و بغض به هر دو عمل ایک بزرگ کامل سے مجھکو عطا ہوئے ہیں لهذا بغرض رفاہ عام نوٹس دیا جاتا ہے اور خاکسار دعوے کے ساتھه عرض کرتا ہے که جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب ہونگے - هدیه هر ایک عمل بغرض فاتحه آن بزرگ ۱ روپیه - ۴ آنه معه محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوح یعنی بیس کا نقش اس عمل کی زیاده تعریف کرنا فضول ہے کیونکه یه خود اسم باثر ہے - میرا آزموده ہے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبھی خطا نکریگا اور یه نقش هر کام کیواسطے کام آتا ہے هدیه بغرض فاتحه آں بزرگ ۱ روپیه ۴ آنه معه محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حواله ضرور دینا چاهیے -

خادم الفقرا فیض احمد محله تلیسا جهانسی

نوٹ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۳۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

الہلال

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly „ 4-12

نمبر ۱۷ — کلکتہ : چہارشنبہ ۳ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤
Calcutta : Wednesday, April, 29. 1914

" مسئلۂ ندوہ " کے متعلق ۱۰ مئی کو دہلی میں عام اجتماع !!

بالاخر قوم کی صدائیں بیکار نہ گئیں ' ارباب اصلاح کی سعی ضائع نہوئی ' ندوہ کا دم واپسین بے اثر کیے نہ رہا ' مسلمانوں کی سب سے بڑی اصلاح دینی کی تحریک مٹنے اور برباد ہونے کیلیے نہیں چھوڑ دی گئی ' اور وقت آگیا کہ اسکی داستان الم سننے کیلیے ہمدردان ملت یک جا جمع ہوں ' اور دہلی مرحوم کی اس خاک مقدس پر جہاں علوم اسلامیہ کے خزائن پیشیں مدفون ہیں ' اپنی اُن امیدوں کو ایک بار اور دہرا لیں جو بیس سال سے احیاء علوم اسلامیہ اور دعوۃ اصلاح دینی کیلیے " ندوۃ العلما " کے نام سے غلغلہ انداز عالم اسلامی ہیں !

تمام ارباب درد کیلیے پیام کار اور مدعیان خدمت ملت کیلیے دعوۃ عمل ہے - یہ آخری فرصت ہے جو ندوہ کے بقا کیلے ہمیں دی گئی ہے اور اگر اس موقعہ پر بھی قوم نے خبر نہ لی تو پھر رشتۂ کار ہمیشہ کیلیے ہاتھہ سے نکل جائیگا - ندوہ کے معاملات محض اخباروں کے مضامین اور انجمنوں کی تجویزوں سے حل نہیں ہو سکتے تھے - اسکی صرف ایک یہی تدبیر تھی کہ تمام ارباب فکر و راے ایک مقام پر جمع ہوں اور ایک اختتامی تجویز اصلاح کیلیے عمل میں لائیں - خدا جزاء خیر دے تمام بزرگان دہلی کو' اور علی الخصوص جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کو' جنھوں نے ایک ایسے عام جلسے کا دہلی میں انتظام کیا ہے اور تمام بزرگان ملت کو دعوت دی ہے - اعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان دہلی کے علاوہ دیگر صوبوں کے بھی بعض سربرآوردہ اشخاص شریک دعوت ہیں' اور اگر اللہ کا فضل معین و موفق ہوا تو امید ہے کہ یہ اجتماع نتیجہ خیز اور موصل الی المقصود ہو -

فی الحقیقت اِن بزرگوں نے اپنا فرض ادا کردیا - اب ہمدردان ملت کا فرض ہے کہ وہ ایک عظیم الشان اسلامی کام کیلیے اپنے وقت ' اپنے آرام ' اور اپنے مال کا تھوڑا سا ایثار گوارا فرمائیں اور اس جلسے میں شریک ہوکر حصول مقصد کیلیے سعی کریں - ہم نے گذشتہ دو تین سالوں کے اندر پولیٹکل کاموں سے اپنی سچی دلچسپی کے متعدد ثبوت دیے ہیں - ہم آگرہ میں بکثرت جمع ہوے ہیں تاکہ لیگ کی پالیسی کو آزادانہ اقدام سے مٹنے نہ دیں اور اگست کی گرمیوں میں علی گـڈہ پہنچے ہیں تاکہ مسلم یونیورسٹی کے آخری فیصلہ کیلیے کسی ایک جماعت کو تنہا نہ چھوڑ دیا جاے -

لیکن آج وقت ہے کہ ایسی ہی دلچسپی کا ثبوت ایک سچے دینی کام کیلیے بھی دیا جاے جو فی الحقیقت مسلمانوں کی احیاء و ترقی کیلیے اصلی اور حقیقی کام ہے اور ہماری غفلتوں سے سنبھل کر پھر گرجانے والا ہے -

یہ پہلے سے معلوم ہے کہ جلسے کیلیے وقت موزوں نہیں - کوئی سرکاری تعطیل نہیں ہے اور گرمی بھی شدت سے شروع ہوگئی ہے - تاہم کام کرنے والوں کیلیے ایسی رکاوٹیں دامنگیر نہیں ہو سکتیں اور درد مند دلوں کے اندر محبت ملت کی جو حرارت ہوتی ہے ' اسکے آگے موسم کی گرمی کی کوئی حقیقت نہیں - ہم ایک ایسے عہد میں ہیں جبکہ ہم نے کام کرنے کا نیا نیا دعوا کیا ہے - پس کچھہ عرصے تک ضرور ہے کہ اسکی آزمایشوں سے بھی کامیاب گذریں - اگر ایسے عذر ہماری راہ میں مانع ہوسکتے ہیں تو ہمارے لیے اپنے شاندار دعوونکے واپس لے لینے کا دروازہ کھلا ہے - کوئی ہمیں سولی پر نہیں چڑھا دیگا اگر ہم کہدینگے کہ قوم و مذہب سے اپنے آرام و راحت کو زیادہ عزیز رکھتے ہیں !

ندوہ کے موجودہ ارکان و منتظمین اگر اب بھی اصلاح و تلافی مافات کیلیے آمادہ ہو جائیں تو انکے لیے وقت باقی ہے - انہیں چاہیے کہ اس جلسے میں سب سے پہلی صف اپنے تئیں ثابت کریں ' اور اس طرح صداقت و حسن نیت کے ساتھہ طریق اصلاح و دفع مفاسد کیلیے متحدہ و متفقہ کوشش کی جاسکے - اسی میں ہم سب کیلیے بہتری ہے : ھذہ تذکرۃ ' فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا !

اطـــلاع

۱۰ مئی کے جلسے کے انتظام کیلیے معززین دہلی کی ایک استقبالی کمیٹی قائم ہوگئی ہے -

جو حضرات شریک جلسہ ہونا چاہیں وہ اپنے ارادے کی نسبت فوراً " سکریٹری استقبالی کمیٹی - دولت خانہ جناب حاذق الملک - دہلی " کو تار دیں تاکہ انکے قیام کا بندوبست کیا جاے -

SEWING MACHINES

اتورشہ نیٹنگ کمپنی

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹن کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک اسہ مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوئے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے ۔ کام ختم ہوا ۔ آپکے روانہ کیا اور اسی دن روپیہ بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

پی - گرونڈ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں گنز ویلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کھم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس بات کے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یوروپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

---

چند مستند اخبارات ہند کی راے

بنگالی :— موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - مصنوعات بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز :— ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین :— اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی یورپی حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

ریاســت بھــوپال اور مسئــلۂ نــدوۃ

ندوہ کی بد انتظامیاں اور مفسدانہ تغیرات اس درجہ آشکارا ہوگئے کہ ریاست بھوپال نے اپنا ماہوار عطیہ تا اصلاح حالت ملتوی کردیا -

چاہیے تھا کہ موجودہ حکام ندوہ اب بھی اپنے مفسدانہ اعمال سے باز آ جاتے ' اور ندوہ پر رحم کرتے جسکی بربادی کے بعد انہیں کچھہ دین و دنیا کے خزانے نہیں ملجائینگے بلکہ دائمی ذلت و خسران ہی میں گرفتار ہونگے ' لیکن نفس خادع جسکی شرارت بے پناہ اور جسکے مکر ان گنت ہیں ' اس موقعہ پر بھی سامنے آیا اور اس نے بجاے شرمساری و خجالت کے اور خیرہ سری کی تعلیم دی :

فـویل لہم ثـم ویل لہم !

انہوں نے دیکھا کہ ندوہ کی سب سے بڑی غیر سرکاری اعانت کا بند ہو جانا ' مفاسد ندوہ کا ایک کھلا ثبوت ہے جسکے بعد فریب دینے کیلیے کوئی شرارت کارگر نہیں ہوسکتی - پس ضرور ہے کہ بہت جلد کوئی ایسا جھوٹا قصہ گھڑ کے مشہور کر دیا جاے جس سے اپنی رو سیاہی دوسروں کے حصے میں آجاے - چنانچہ ایک گمنام مراسلت ایک اخبار میں شائع کی گئی ہے جسمیں لکھا ہے کہ ایڈیٹر الہلال نے مخفی کوششیں کر کے یہ رقم بند کرائی ' اور ثبوت یہ دیا ہے کہ اسکی اطلاع صرف (فرضی) ناظم ندوہ کے پاس آئی تھی - ایڈیٹر الہلال نے بعینہ اسکے الفاظ کیونکر معلوم کر لیے اور اخبارات کو تار دیدیے اگر وہ خود اس کام میں نہ تھا ؟ سبحانک ھذا بہتان عظیم ! میں نہیں سمجھتـا کہ یہ لوگ کیوں شر و فسـاد کے بت کے آگے اس طرح اندھے بہرے ہوکر اوندھے ہوگئے ہیں ؟

ان نادانوں کو معلوم نہیں کہ اگر میں اپنی علانیہ اور بے پردہ کارروائیوں کے علاوہ کسی مقصد کیلیے مخفی کوشش کرنا بھی جائز رکھوں ' تو الحمد للہ فضل الہی سے اتنا اثر ضرور رکھتا ہوں کہ بہت سے معاملات زیادہ عرصے تـک طول ہی نہ پکڑیں -

مگر اس طرح کرنے کی مجھے ضرورت ہی کیا ہے جب میں علانیہ سب کچھہ کہنے کی قوت رکھتا ہوں ؟ میں ندوہ کی موجودہ حالت کو علانیہ پر از مفاسد بتلا رہا ہوں - میں اسکے کانسٹی ٹیـوشن کو قاعـدے اور اصـول کی بنا پر لغو و نامعقول کہتا ہوں ' اور نام نہاد مجلس انتظامی کی کارروائیوں کو خود ندوہ کے دستور العمل ہی کی بنا پر باطل ثابت کرتا ہوں - علانیہ خود بھی کوشش کرتا ہوں اور لوگوں سے بھی کہتا ہوں کہ ہر جگہ جلسے کریں ' مضامین لکھیں ' اور پوری طرح ساعی ہوں کہ انکی ایک قیمتی متاع چند مفسد و ہوا پرست اور اعداء اصلاح و تجدید لوگوں کے ہاتھوں برباد نہو -

میں اپنی بصیرت اور اپنے ایمان کی بنا پر ندوہ کو وہ ندوہ ہی نہیں سمجھتا جو ایک اچھی چیز ہے ' اسلیے علانیہ میرا مشورہ گورنمنٹ کو ' والیان ریاست کو ' اور تمام قوم کو بھی ہے کہ جب تـک ندوہ درست نہو ' اسوقت تـک ایک کوڑی اسے نـہ دیں اور اپنی تمـام اعـانتیں بند کردیں - اگر موجودہ دارالعلوم درست نہو تو انھیں اعانتوں سے (بقول مسٹر محمد علی) دوسرا نـدوہ بنالیں ' اور اسطرح روپیہ کو ایک بیکار و لغو شے کے پیچھے ضائع نہ کیا جاے -

جبکہ میں یہ سب کچھہ علانیہ لکھتا ہوں اور کہہ سکتا ہوں اور مجھے کرنے ' گمنام مراسلات کے لکھنے ' منھہ پر ستر و اخفا کا برقع ڈالنے ' اور شرمیلی عورتوں کی طرح پیچھے رہکر اشارے کرنے کی ضرورت نہیں ہے ' تو پھر کونسی وجہ ہے کہ میں ریاست بھوپال کی اعانت کو ملتوی کرانے کیلیے چوروں کی طرح مخفی کوششیں کرتا ؟

نادانو ! یہ کچھہ ضرور نہیں ہے کہ تمہاری طرح ہر شخص بزدل ہو ' اور جہل و باطل جس طرح قدرتاً لرزاں و ترساں رہتا ہے ' اسی طرح صدا فرمایان حق و حقیقت بھی ڈرتے ہوے اور مجرموں کی طرح کام کریں - تم اپنی حالت پر دوسروں کو قیاس نہ کرو اور مان لو کہ دنیا میں قوت ' اطمینان ' اور روشنی کے ساتھہ کام کرنے والے انسان بھی بستے ہیں - انسانیت کا پیمانہ اخلاق صرف تمہارے ہی دل کو ناپ کر نہیں بنایا گیا ہے !

واقعہ یہ ہے کہ ندوہ کے تغیرات باطلہ عرصے سے آشکارا ہیں - اخبارات میں برابر تذکرہ ہو رہا ہے ' اور علی الخصوص وکیل امرتسر میں مہینوں تک مضامین نکلتے رہے ہیں - مسئلہ کانپور کی مشغولیت اور بعض اور وجوہ سے دیگر اخبارات نے اسپر توجہ نہ کی تھی ' اور میں نے خود بھی متوجہ ہونے میں بہت دیر کردی -

بالآخر توجہ ہوئی اور لکھنو میں نواب علی حسن خاں اور حکیم عبد الولی صاحب جو کوشش پیشتر سے کر رہے تھے ' وہ بھی اس منزل تک پہنچ گئی کہ با قاعدہ انجمن اصلاح ندوہ کا اعلان ہوگیا -

یہ حالات دیکھکر ہر ہائنس سرکار عالیہ بھوپال دام اقبالہا ' جو ایک نہایت ہوشمند و مدبر اور اصلاح پسند و حقیقت شناس فرماں روا ہیں اور ہمیشہ ملک کے حالات پر نظر رکھتی ہیں ' اور زیادہ مفاسد ندوہ پر خاموش نہ رہسکیں ' اور انہوں نے بلا کسی مخفی تحریک کے خود بخود ایک راے قایم فرما کے ماہوار اعانت بند کردی - فی الحقیقت یہ انکی قابلیت و روشن ضمیری کا سب سے بڑا ثبوت تھا ' اور اس کے ذریعہ انہوں نے ایک نہایت اعلی اسوۂ حسنہ تمام والیان ملک کیلیے قائم کر دیا ہے - انکی نظر ہوشمند اس سے ارفع و اعلی ہے کہ وہ کسی کی مخفی تحریکوں کی محتاج ہو -

التوا کی اطلاع ریاست نے دفتر ندوہ کو دی ' اور بجنسہ اسکی ایک نقل صدر انجمن اصلاح ندوہ لکھنو کو بھی بھیجدی - میں جب لکھنو پہنچا تو واقعہ معلوم ہوا اور اسکی اطلاع اسی وقت اخبارات کو دیدی - کیونکہ میں جانتا تھا کہ حکام ندوہ اس واقعہ کو بالکل چھپا دینے کی کوشش کرینگے -

یہ سچ ہے کہ سرکار عالیہ اس عاجز کی نسبت حسن ظن رکھتی ہیں جیسا کہ ارباب فضل و کرم کا شیوہ ہے اور آج برسوں سے میرے بعض اعزا انکی ملازمت میں ہیں ' تاہم بھوپال کے تمام احباب جانتے ہیں کہ با وجود ان تعلقات کے میں آجتک کبھی بھوپال گیا بھی نہیں ' اور کبھی سرکار عالیہ کیخدمت میں حاضر ہونے کی کوشش بھی نہیں کی -

اصلاح ندوہ مجھے عزیز ہے مگر اس سے بھی بالا تر اپنی زندگی کے چند اصول رکھتا ہوں - انہیں اسکے لیے نہیں توڑ سکتا - میں ہمیشہ ایسے مقامات سے بھاگتا ہوں جہاں میری موجودگی کو مخاطب کسی ذاتی غرض یا طلب و سوال پر محمول کرسکے اور مجھے اسکی تغلیط کرنی پڑے - میں ندوہ کیلیے ریاستوں میں مارا مارا نہیں پھر سکتا -

البتہ یہ مقام دوسرا ہے جسے میرے مخاطب ابھی برسوں تـک نہیں سمجھہ سکتے -

شذرات

مسئلۂ بقا و اصلاح ندوہ

فریب سکوت و افسانۂ تجاہل

غلط بیانیوں کی انتہا - اصرار باطل - اشاعات مفسدہ - ارباب راے کی بیخبری و غلط فہمی -

(اتمام حجت)

شاید ہی آجتک کسی قومی مجلس کے متعلق اسقدر مفصل ' اسقدر مدلل ' اسقدر واشگاف ' اسدرجہ مسکت و ملزم ' اور سب سے زیادہ یہ کہ اسدرجہ عالانیہ حقیقت طلب اور جواب خواہ بحث کی گئی ہوگی ' جیسی کہ بحمد اللہ ندوۃ العلما کے متعلق کی جا چکی ہے ' اور شاید ہی کسی جماعت نے ابتک اسدرجہ بے پردہ سکوت الزامات صریحہ کے مقابلے میں کیا ہوگا ' جیسا کہ حکام ندوہ (ہداہم اللہ تعالی) کر رہے ہیں - سکوت بہت سی بلاؤں کو ٹالنے والا ہے ' اور داناؤں نے ضرور نصیحت کی ہے کہ مصیبتوں سے چپ رہکر محفوظ رہو ' تاہم ندوہ کا معاملہ تو اب اس حد سے گذر چکا ہے - یہ نسخہ ہمارے نادان دوستوں کو کچھہ فائدہ نہیں پہنچا سکتا - چپ رہکر آپ سب کچھہ کرسکتے ہیں پر واقعات کو نہیں بدل سکتے - اور حق جب ظاہر ہوجاے ' تو باطل کو اپنا دعوی فساد بلند ہی کرنا پڑتا ہے - تم اگرچہ چپ رہکر صرف اپنی زبان کو بلند دکھلانا چاہتے ہو ' مگر مدت سے میں تمہارے دلوں کو بھی مقفل اور تمہارے کانوں کو بھی بہرا یقین کرچکا ہوں : صم بکم عمي فہم لا یبصرون ! اگر ایسا نہ ہوتا تو اپنے جہل و اصلاح دشمنی ' اور ولولۂ اغراض شخصیہ پر اس جرات باطل ' اس جسارت افساد ' اور اس بے پردہ دلیری کے ساتھہ مسلمانوں کے ایک بہت ہی قیمتی کام کو قربان نہ کرتے : و ہو الذی جعل لکم السمع و الابصار والافئدہ ' قلیل ما تشکرون !

پس مجھے بے اختیار ہنسکر کہنا پڑتا ہے کہ یہ فریب سکوت اور افسانۂ تجاہل بالکل بے فائدہ ہے ' اور صداے حق و اصلاح کی قاتل قوتوں کا کبھی بھی ان بچوں کی سی بے جہت ضد اور شوخ عورتوں کی سی بلا دلیل " نہیں " کے حربے سے مقابلہ نہیں ہوسکا ہے - جب کہ وقت آجاے اور حق کھل جاے ' جبکہ سچی نیتوں اور صادقانہ اغراض کے ساتھہ اصلاح کی سعی ہو ' جبکہ واقعات اور حقیقت اصلاح طلبوں کا ساتھہ دے ' تو پھر وہ سمندروں کی موجوں اور پہاڑوں کی چٹانوں کی سی قوت ہے ' جسے بڑی بڑی انسانی دانائیاں اور شہنشاہیاں بھی نہیں روک سکتیں - چہ جائیکہ غرور باطل اور فساد جہل کا ایک شر ذمۂ قلیل جسکو خود ہماری ہی غفلت اور زمانے کی جہل پروری نے اسکا موقعہ دے دیا اور بد بختانہ اسکو مضطرب کرکے اپنا وقت صرف کرنا پڑا ' ورنہ وہ اتنے کا بھی اہل نہ تھا !

پس معاملے کا فیصلہ آسان ' اور حکم دینے کا وقت قریب ہے - میں ندوہ کے متعلق جو کچھہ لکھہ رہا ہوں ' اگر اسمیں شخصی اغراض کی خباثت کا کوئی جزو بھی شامل ہے ' اور اگر اسکی بنیاد علم صحیح ' بصیرۃ قلبی ' حق و صداقت ' واقعیت و خلوص کی جگہ کوئی دوسری شے ہے ' تو بہت جلد دنیا کو فیصلے کا موقعہ مل جائیگا ' اور خدا کی عطا کردہ کامیابی و ناکامی خود ہی آکر بتلا دیگی کہ حق کس کے ساتھہ ہے ؟ یہ میرا ایمان ہے ' اور یہی عقیدہ میری زندگی کی اصلی روح ہے جو اگر مجھہ سے لیلی جاے تو میں اسی وقت ہلاک ہوجاؤں - ہر چھوٹے سے چھوٹے معاملے کو بھی میں اسی عقیدۂ ایمانی کی روشنی میں دیکھتا ہوں - گذشتہ دو تین سال کے اندر الہلال کی اس دعوۃ کے بہت سے تجربے اہل بصیرت دیکھہ چکے ہیں - اگر آنکھیں ہوں تو اب کسی مزید روشنی کی ضرورت ہی نہیں ہے -

(ایک جواب)

ہاں اس تمام مدت کی پوری خاموشی کے بعد ایک جواب مجھے ضرور ملا ہے ' اور یہ جھوٹ ہوگا اگر کلیتاً نفی کردوں کہ مجھے مضامین اصلاح کا کوئی جواب نہیں ملا -

یہ ایک گمنام خط ہے اور لکھنؤ سے آیا ہے - اسمیں اول سے لیکر آخر تک مجھے مخاطب کرکے نہایت فحش اور اعلی درجۃ کی بازاری گالیاں دی ہیں ' اور اسکا لکھنے والا اس فن میں اس شخص سے بھی بازی لیگیا ہے جس نے مدت ہوئی لکھنؤ سے ایک گمنام خط لکھا تھا - گالیوں سے اگر کچھہ جگہ بچی ہے تو وہ صرف چند مقامات ہیں جہاں مولوی خلیل الرحمن صاحب کا نام مجبوراً آگیا ہے ' اور مجھے جرم کی نوعیت بتلانے کیلیے ضرور تھا کہ ایسا کیا جاتا -

اسمیں لکھا ہے کہ تم مولوی خلیل الرحمن پر اعتراض کرتے ہو ' اور لکھتے ہو کہ وہ بڑے دولت مند ہیں مگر ندوہ کو آجتک ایک ٹکہ بھی نہیں دیا بلکہ خود اسیکی کمائی کہا رہے ہیں - تم ایسا کہنے والے کون ہو ؟

اسکے بعد یکسر ماں بہن کی گالیاں ہیں -

یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ابکے لکھنؤ آے تو ہماری ایک جماعت تمہیں خوب پیٹیگی - وغیرہ وغیرہ -

بہر حال غنیمت ہے کہ خاموشی ختم ہوئی اور کچھہ تو جواب ملا - رہی جواب کی نوعیت ' تو یہ اپنا اپنا اصول ہے اور اپنا اپنا طریقہ - جن لوگوں کے پاس اسکے سوا اور کچھہ جواب نہو وہ دوسرا جواب کہاں سے لائیں ؟ اسکی نسبت تو کچھہ کہنے کی ضرورت نہیں - البتہ اس اخبار کے ذریعہ لکھنؤ کی اس جماعت کو خبر دیدیتا ہوں کہ میں عنقریب یعنے مئی کے پہلے ہفتے میں لکھنؤ آنے والا ہوں - ۵ مئی کے بعد سے وہ انتظار کریں -

اس ڈھائی سال کے اندر کتنے ہی لوگوں اور جماعتوں نے اس طرح کی اطلاعیں دیں ' پر افسوس کہ شرافت و انسانیت ایک طرف ' رذالت کی شرم رکھنے والا بھی کوئی نہ نکلا !

میں ایسے لوگوں کو جو گمنام خطوط یا مضامین لکھیں ' بالکل ہی ناکارہ سمجھتا ہوں - علم و قابلیت اور شرافت و اخلاق کے کام تو یہ کیا کرینگے ؟ بدمعاشی اور پاجی پنے کے کاموں میں بھی مجھے انسے کسی بلند اور بڑے کام کی توقع نہیں - اسکے لیے بھی ہمت چاہیے - قول کا پاس چاہیے - نڈر اور بے خوف دل کی ضرورت ہے - یہ جوہر ان میں ہوتے تو پھر آدمی ہی نہ بن جاتے ؟

ندوہ کے متعلق بعض اشخاص اخباروں میں ادہر ادہر کی باتیں اڑا‌کے کچھہ بھیجتے بھی ہیں تو وہ بھی گمنام ' اسی سے اندازہ کرلیجیے کہ اصلیت کیا ہے ؟ جن لوگوں کو اتنی ہمت بھی نہو کہ اپنا نام ظاہر کریں ' انکے ضمیر کے اطمینان کا کیا حال ہوگا ؟

اصلاح ندوہ کے مسائل میں مسئلۂ نظامت ختم ہوگیا - اب آیندہ نمبر سے دیگر مسائل کے طرف متوجہ ہونگے : فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ ' اولئک الذین ہداہم اللہ و اولئک ہم اولو الالباب !!

الہلال

۳ - جمادی الآخر ۱۳۳۲ ھ

عالم اسلامی

آثار قونیہ

تاریخ آل سلجوق کا ایک صفحہ

آثار ملوکانہ و علمیہ - خانقاہ مولویہ - جامع علاء الدین -

دولۃ عثمانیہ کو یورپ ' ایشیا ' افریقہ ' تینوں براعظموں کے سب سے زیادہ عظیم الشان ' ماحدن ' اور پراز آثار و نوادر حصۂ زمین کو زیر نگیں رکھنے کی عظمت حاصل ہوئی - وہ ایک ہی وقت میں یورپ ' ایشیا ' اور افریقہ کی بہترین زمینوں کو اپنے قبضۂ حکومت میں دیکھتی تھی -

یورپ میں رومن امپائر اور یونانی تمدن و علوم کا منبع و مولد تھے -

ایشیا میں سرزمین دو آبہ عراق ' بابل و نینوا کی پر عظمت داستانوں کی راوی ہے - شام کی مقدس سرزمین بنی اسرائیل کی تاریخ کا دفتر مکمل اور سریانی آرام کا موطن ہے جو قرون متوسطہ میں یورپ اور ایشیا کے تمدنی تعلقات کا ایک ضروری حلقہ رہی ہے - اسی طرح یمن کا پر اسرار خطہ جو روز بروز اپنے اسرار علمیہ پرسے پردۂ اخفا الٹ رہا ہے ' اور مملکت معینیہ اور تمدن حمورابی کے آثار نے تاریخ قدیم کے مسلمات کو منقلب کر دیا ہے - پھر عرب کا ریگ زار حجاز جو چھٹی صدی کے سب سے بڑے انقلاب عالم کا سرچشمہ ہے ' اور جسکے اندر بوقبیس اور ثور کی وہ پہاڑیاں موجود ہیں ' جنکی غاروں کے اندر کی روشنی نے ایک طرف الپس کے چوٹیوں تک اپنی شعاعیں پہنچائیں اور دوسری طرف ہمالہ کے سب سے بڑے کوہی طول و عرض کی تاریکی کو روز روشن کی طرح منور کر دیا !

افریقہ میں شمالی افریقہ عہد قدیم کے تمدنوں کا سب سے بڑا گہوارہ رہا ہے - کارتھیج کی حکومت اسی سرزمین پر عرصے تک قائم رہی - یونانی دولۃ سارانیکا نے اپنی عظیم الشان عمارتیں یہیں کھڑی کیں - رومیوں کے فتح یاب غول اسی پر سے گذرے اور اپنی ایسی پائدار اور مستحکم یادگاریں چھوڑ گئے کہ آج بھی اسکے ریتلے تودوں کے اندر سے عظیم الشان ستونوں کے ٹکڑے ' اور منقش و مخطط محرابوں کے حلقے برآمد ہو رہے ہیں !

اس سے بھی بڑھکر مصر کی پر ہیبت و عجائب سرزمین جس کی تاریخی اور تمدنی حیثیت کے لیے کچھہ کہنا فضول ہے -

کرۂ ارض کے تینوں براعظموں کے یہ پر عظمت ٹکڑے دولۃ عثمانیہ کے حصۂ فتح و اقبال میں آے ' اور اس جامعیت کے لحاظ سے اگر دیکھا جاے تو دنیا کی کوئی موجودہ حکومت اسکی اس خصوصیت میں شریک و مقابل نہیں ہو سکتی -

لیکن افسوس کہ غفلت و تنزل نے گذشتہ ایک صدی کے اندر یورپ کا سب سے بڑا حصہ اس سے چھین لیا ' اور افریقہ کی تقریباً تمام عثمانی مقبوضات دول یورپ کے قبضے میں چلی گئیں - مصر کے بعد سب سے بڑا افریقی علاقہ طرابلس کا تھا ' لیکن پچھلی جنگ نے اسکا بھی تمام ساحلی حصہ اٹلی کے سپرد کر دیا !

تاہم اب بھی یورپ کا سب سے بڑا تاریخی شہر اسکا دار الحکومت ہے ' اور ایشیا میں بڑے بڑے آثار و نوادر کی سرزمینیں اسیکے زیر حکومت باقی ہیں - یورپ کے سیاح اور محققین آثار آتے ہیں اور ان خزائن تاریخ و علم کو کوڑیوں کے مول لیجاتے ہیں - اگر دولت عثمانیہ نے اپنے عہد عروج میں علم و تمدن کی طرف توجہ کی ہوتی ' تو آج اس سے بڑھکر دنیا کے آثار علم و تمدن کے خزائن کا مالک اور کوئی نہوتا ' اور لندن ' پیرس ' وائنا ' برلن ' قرقتنا ' اور

قونیہ کا منارۂ ساعت (اسلامی ٹاور)
بنا کردہ سنہ ۶۵۴ هجری

سلطان علاء الدین کا کوشک اور شکستہ برج
بنا کردہ سنہ ۶۵۳ ھ

مــولانا شبلــــي اور مسئلــه نــدوه

سچ یه هے که حق کے کاموں میں ذاتي محبت و عداوت سے بڑهکر کوئي سنگ راه نهیں -

ندوه کي اصلاح اور دفع مفاسد و مفسدین کا مسئله چهڑا - اسکا جواب مفسدین کے پاس کچهه نه تها - پس مجبور هوکر انهوں نے دوسروں کے سہارے اٹهنا چاها - انهوں نے دیکها که بعض لوگ مولانا شبلي کے مخالف هیں: سونچا که الاّ انهي لوگوں کی همدردي حاصل کرلو - پس مشهور کرنا شروع کیا که یه تو صرف مولانا شبلي کي معتمدي کا سوال هے: و الله یعلم انهم لکاذبون!

ان لوگوں کي حماقت و ناداني پر رونا چاهیے - کیونکه وه حق اور حقیقت کي طاقت کے متعلق بالکل دهوکے میں هیں - وه نهیں جانتے که اس طرح کی کذب بافیوں سے واقعه اور حق چهپ نهیں سکتا -

ممکن هے که ندوه کے متعلق مولانا شبلي کي معتمدي کا کوئي سوال هو لیکن کیا الهلال جو کچهه لکهه رها هے وه بهي اس سوال سے متاثر هوسکتا هے؟ کیا کانسٹی ٹیوشن کی بحث کا کوئي جواب هے؟ کیا ندوه کے دستور العمل کے بدلدینے کی کوئي تاویل هوسکتي هے؟ کیا مجلس خاص کی غیر شرعی و قانونی کار روائی صرف قانون اور حقیقت کا سوال نهیں؟ کیا ناظم کے انتخاب کی کار روائی بد ترین قسم کی شرمناک قانون شکنی نه تهی؟ کیا فرضی نظامت کیلیے مکان کا کرایه لینا کوئی غلط واقعه هے جسکی تغلیط کی جائگی؟ کیا صیغهٔ مال کے وه تمام مباحث مٹ سکتے هیں جو بابو نظام الدین کرچکے هیں اور آور کرنے کیلیے طیار هیں؟

پهر آج سے چهه سات ماه پیشتر سرکاري انسپکٹر کا آنا اور دار العلوم کو خرگوش خانه سے تشبیه دیني اور رپورٹ کرني که مدرسه سرکاري اعانت کے لائق نهیں هے' اور اسکی اطلاع خود مولوي خلیل الرحمن صاحب کا ارکان کو دینا' کیا یه واقعه بهي مولانا شبلي کي شخصیت هي کا سوال هے؟

اصل یه هے که میري پوري بحث اصول اور حقیقت کي بنا پر هے اور میں نے پہلے هي دن کهدیا هے که یه تمام خرابیاں خود مولانا شبلي کي کمزوري اور باطل پر سکوت کا نتیجه هیں اور سب سے پہلے قوم کے آگے وهی اسکے لیے جواب ده هیں کیونکه انهوں نے ان مفاسد سے قوم کو مطلع نهیں کیا - اگر دل کي طرح آنکهوں پر بهي پرده نهیں پڑگیا هے تو الهلال کے پرچے اٹهاکر دیکهه لو -

دهلی کے جلسے میں مولانا نے اسکا یه جواب دیا که میں ناظم نه تها - صرف دار العلوم کا معتمد تها - لیکن افسوس هے که یه جواب قابل تسلیم نهیں - مانا که وه ناظم نه تهے لیکن اسي مجلس کے ایک رکن عامل تو ضرور تهے جو شریعت اسلامي اور قانون مجالس اور حق و جماعت کے سچے اصولوں کو ٹهکرا رهي تهي؟ پهر کیا عند الله و عند الناس انکا فرض نه تها که قوم کو باخبر کرکے بري الزمه هو جاتے؟

یه سچ هے که انهوں نے دار العلوم کو زنده کیا اور اسکو لڑ جهگڑ کے همیشه نام نهاد مجلس انتظامي اور حزب الافساد کے حملوں سے بچایا' لیکن ساتهه هی انهیں سونچنا تها که قوم صرف میرے هي اعتماد پر ندوه کي مدد کر رهي هے اور جب اسکی اصلی کل هی بگڑي هوئی هے تو اس طرح للو پتو کرکے کب تک کام چلے گا؟

بهر حال میں تو ندوه کو وه ندوه دیکهنا چاهتا هوں جسکا اسنے اعلان کیا - اور اس کام میں جن جن لوگوں سے قصور هوے' میرے نزدیک سب یکساں جوابده هیں - اگر کوئي کهے که یه سب کچهه مولانا شبلي کا کیا دهرا هے تو جب بهي چشم ما روشن اور دل ما شاد - لیکن سوال یه هے که اب اصلاح کیوں نه کي جاے؟

اسي اخري سوال پر آکر مفسدوں کے دل هل جاتے هیں اور رنگ فق هوجاتا هے - حالانکه ابتو یه سوال چهڑ هي گیا هے اور آج جس خوف سے انکا رنگ فق هے' کل اسکا پنجه انکي گردنوں تک پهنچکر رهیگا - فانتظروا' اني معکم من المنتظرین!!

معاصر اتاوه

اس عاجز کا همیشه سے یه اصول رها هے که جب تک کوئی قابل توجه بات معاصرین کے صفحوں میں نهیں آتی' اپنا وقت عمل انکے قال اقوال میں ضائع نهیں کرتا - مسئلهٔ ندوه کے متعلق ابتک کسي نے بهی اصل امور کا جواب نهیں دیا' اسلیے میرا عمل بهي: و اذا مروا باللغو مروا کراما - پر رها - لیکن پچهلے هفته جناب مولوي بشیر الدین صاحب ایڈیٹر البشیر نے چند نوٹ لکهے هیں جنمیں مولانا شبلي کے بعض خطوط کا ذکر کیا هے جو انکے هاتهه آگئے هیں اور ابهي صرف دهمکي هي دي هے که اگر مسئله اصلاح ندوه سے هاتهه نه اٹها یا تو انهیں شائع کردیا جائیگا -

معلوم نهیں وه کونسے خطوط هیں اور انسے مسئلهٔ اصلاح پر کیا اثر پڑتا هے؟ تاهم چونکه بحث چهڑ گئي هے' اسلیے سب کچهه پبلک کے سامنے آهی جاے تو بهتر هے - پس میں اپنے معزز دوست کو توجه دلاتا هوں که وه خدا کیلیے ان خطوں کي اشاعت میں جلدي کریں اور صرف انذار و تخویف هي میں معاملے کو نه ٹالیں - اب قوم کو ندوه کے متعلق سب کچهه معلوم هو جانا چاهیے - یه بهت بڑا احسان هوگا اگر الندوه اشاعت کے البشیر میں وه تمام خطوط شائع کردے جائینگے -

اگر مولانا شبلی نے بهی ندوه کے کاموں میں ایسے هی خلاف قانون کام کیے هیں تو کوئی وجه نهیں که انسے بهی باز پرس نه کی جاے - لیکن پہلے اُن خطوط کي اشاعت سے وقعات تو سامنے آجائیں -

ان خطوں کے ذکر میں بعض بعض اشارے ایسے موجود هیں جنسے میں سمجهه گیا هوں که کن واقعات کا انسے تعلق هے؟ میں یه سمجهکر اپنے جي میں خوب هنسا اور افسوس هوا که مولوي بشیر الدین صاحب کو اصلي حالات معلوم نهیں هیں' اور بعض ارکان فساد نے انهیں غلط سلط باتیں کهکر دهوکے میں ڈالدیا هے - وه خطوط شائع هو جائیں - پهر خود همارے تجربه کار دوست پر اصلیت منکشف هو جائیگی -

ندوه کی اصلی مصیبت یه هے که باهر کے لوگوں کو حالات معلوم نهیں - اسي کا نتیجه هے که وه مفسدین کے دهوکے میں آجاتے هیں - مولوي بشیر الدین صاحب ایک با اصول آدمي هیں مگر ناواقفیت کي وجه سے سمجهتے هیں که ندوه کي موجوده حالت بڑي اچهي هے اور یه سب کچهه مولانا شبلي کا سوال هے - مجهے یقین هے که انپر اصلیت ظاهر هوگي تو وه قطعاً راے بدلنے پر مجبور هو جائینگے -

جو روز بروز بڑھنے لگی - پھر وہ مرگیا اور بیگو' طغرل' داؤد' اسکے جانشیں ہوے - وہ تاتار گئے - مسعود بن سلطان محمود غزنوي سے مقابلے ہوے - اور متعدد تغیرات و حوادث کے بعد ایک مستقل حکومت قائم ہوگئی - مشہور الپ ارسلاں اور اسکا وزیر نظام الملک سلجوقي اسي خاندان کا ایک حکمراں اور وزیر تھا جسکے بعد ملک شاہ سلجوقی تخت نشیں ہوا -

یہ خاندان سلجوقیۂ ایران کي نسبت سے تاریخ میں مشہور ہے - لیکن ایک دوسرا سلجوقي سلسلہ ایشیاء کوچک کا بھي ہے - یہ خاندان پہلے خاندان کي شاخ ہے' اور اس طرح قائم ہوا کہ ایک سلجوقي ترک قتلمش نامي ایشیاے کوچک میں چلا آیا اور قونیہ پر قابض ہوگیا - یہي وجہ ہے کہ اس خاندان کو "بلوقتلمش" بھی کہتے ہیں -

یہ سلجوقي خاندان سنہ ۴۵۶ ھجري سے سنہ ۷۱۸ ھجري تک قائم رہا - البتہ اسکا آخري زمانہ محض براے نام تھا' کیونکہ

(عـــلاء الـــدین سلجـــوقي)

اس سلسلہ کا ایک فرمانروا علاء الدین ابوالفتح کیقباد بن کیخسرو ثاني بھي تھا - ثاني اسلیے کہ ایک کیقباد اس سے پہلے بھي اسي خاندان میں گذر چکا ہے' اور اسي کا زمانہ اس خاندان کا پورا عہد عروج تھا -

علاء الدین اپنے والد کیخسرو کے انتقال کے بعد سنہ ۶۵۴ میں تخت نشین ہوا - یہ زمانہ تاتاري فتنہ کے انتہاے عروج کا تھا - منگو خان قراقرم میں تخت نشین ہوچکا تھا اور اسکا بھائي ھلاکو خاں خون اور ھلاکت کا پیغام لیکر بلاد اسلامیہ کي طرف بڑھ رہا تھا - اسي اثنا میں عراق عرب و عجم کي تسخیر کي خبر مشہور ہوئي' اور اسکے بعد ھی تاریخ اسلام کا وہ حادثہ کبری ظہور میں آیا' جسمیں شش صد سالہ مرکز اسلامي یعنی دارالخلافۃ بغداد کا تمام خشک و تر حصہ انساني لاشوں اور خون کے سیلابوں سے معمور ہوگیا تھا :

فلا تسالن عما جرى يوم حصرهم و ذلك مما ليس يدخل في حصر ا

قونیہ کي خانقاہ مولویہ میں حضرۃ مولانا روم کا مخطوط و منقوش سجادہ

تاتاري کفار تمام عالم اسلامی پر قابض ہوگئے تھے - آخري فرمانروا مسعود بن کیکاوس تھا جسکي براے نام حکومت کے بعد پوري طرح تاتاري مسلط ہوگئے -

لیکن پھر اسکے بعد ھي انقلاب ہوگیا اور موجودہ دولت عثمانیہ ایشیاے کوچک میں شروع ہوکر رفتہ رفتہ تمام اطراف و ملحقات پر قابض ہوگئی -

اس سلجوقی خاندان کا دار الحکومۃ ہمیشہ قونیہ رہا اور اکثر پادشاہ علم پرور اور علما دوست ہوے - وہ گو تاتاري النسل تھے جنکا کام وحشت و جہل کے سوا کچھہ نہ تھا' مگر اسلام نے انکے خواص قومي کو بدل دیا تھا - اور قوموں اور جماعتوں کی قلب ماہیت کردینا اسکي تعلیمات کا اصلي جوہر ہے - موجودہ دولت عثمانیہ کي بنیاد بھي وھیں پڑي' اور گویا وہ اسی خاندان کي بلا فصل جانشین ہوئي - اسلیے قونیہ اور اسکے آثار دولت عثمانیہ میں ایک خاص تاریخي اثر رکھتے ہیں -

اسي زمانے میں خاں تاتار منگو خان نے اپنا ایک امیر ایشیاے کوچک بھی بھیجا اور وہ اکثر شہروں پر قابض ہوگیا - یہ حالت دیکھکر علاء الدین کیقباد مضطرب الحال ہوا' اور ہر طرف سے مجبور ہوکر قصد کیا کہ تاتاري دارالحکومۃ میں پہنچے' اور خاص تاتار کو اپني اطاعت کا یقین دلاکر اپني حکومت کي حفاظت کا پروانہ لے آے -

چنانچہ وہ تحفہ تحائف لیکر روانہ ہوا - لیکن قبل اسکے کہ قراقرم تک پہنچے' راہ ھي میں پیام اجل آ پہنچا اور اسکے ساتھي قونیہ واپس آگئے -

(مـــولانا روم)

حضرۃ مولانا روم کا سال وفات ۶۷۰ ہے - وہ علاء الدین کیقباد کے عہد سے پہلے قونیہ آے' اور غیاث الدین کیخسرو بن رکن الدین قلیج ا لں کے عہد تک زندہ رہے - علاء الدین کے بعد اسکا بھائي عزالدین تخت نشین ہوا - عزالدین کے بعد رکن الدین قلیج

برلن کے عجائب خانون کی گیلریوں کا سب سے بڑا حصہ قسطنطنیہ کے " عتیق خانہ " میں نظر آتا -

(آثــار و تمــدن اســلامي)

تمدن قدیم سے قطع نظر ' خود عہد اسلامی کے جو آثار قدیمہ جابجا مملکت عثمانیہ میں موجود ہیں ' علی الخصوص اواخر عہد عباسیہ سے لیکر دور اخیرۂ اسلامیہ تک کے آثار و نوادار ' اگر صرف آنہی کے جمع و تحقیق کی کوشش کی گئی ہوتی ' تو آج تاریخ اسلام کے بہت سے غیر معلوم سلسلے مکمل ہوجاتے - لیکن وہ صرف تلوار هي کي دوست رهي ' کیونکہ اسنے اپنے دشمنون کو کبھي بھي تلوار کے بغیر نہ دیکھا - افسوس کہ اس ایک ہی رفیق نے بھی اسکے ساتھ حق رفاقت ادا نہ کیا !

(عثماني دار الآثار)

انقلاب دستوري کے بعد جو مختلف علمي صیغے نئے کھولے گئے تھے ' ان میں ایک خاص صیغہ اس غرض سے بھي قائم ہوا تھا

جلال الدین رومی صاحب مثنوي معنوي کی خانقاہ اور اسکے آثار -

(اجمال تاریخي)

قونیہ ایشیاے کوچک کا ایک مشہور صدر مقام اور تاریخی حیثیت سے کئی اسلامی حکومتوں کا دار الحکومت ہے - تمدن اسلامی کے عہد متوسط کے متعدد صاحبان علم و کمال اسکی خاک سے اتھے ' اور تقریباً ہر علم میں اپني بیش بہا خدمات یاد گار چھوڑیں -

مگر ان سب میں جو شہرت حضرت مولانا روم کو انکی مثنوي کي وجہ سے ہوئي ' وہ کسي کو نہوئي - " روم " کي نسبت سے وہ اسی لیے مشہور ہیں کہ قونیہ میں چلے آے اور مقیم ہوگئے - ایشیاء کوچک کا یہ حصہ بلاد اسلامیہ میں روم کے لقب سے پکارا جاتا تھا -

(دولۃ سلجوقیہ)

چوتھی صدي هجري میں جبکہ بغداد کا سیاسی مرکز ضعیف ہوگیا ' تو جیسا کہ عام قاعدہ ہے ' تمام بلاد اسلامیہ میں نئی نئی

جامع مسجد سلطان علاء الدین کیقباد کے ایک برج کا کتبہ

کہ عثماني ممالک کے بقیہ آثار و نوادر کی تفتیش کرے ' اور انکے متعلق سالانہ رپورٹیں مرتب کرتا رہے - لیکن بدقسمتی سے اسکے بعد ہی یورپ کے حملوں کا سلسلہ شروع ہوگیا ' اور دولت و ملک کی تمام قوت جنگ طرابلس اور بلقان کی ناکامیوں کی نذر ہوگئی -

بربادیوں اور تباہیوں کے بعد اب امن و فرصت کا ایک نیا دور شروع ہوا ہے جو نہیں معلوم کتنی عمر لیکر آیا ہے - تاہم کام کرنے والے اپنی هوشیاري اور مستعدي کا ثبوت برابر دے رہے ہیں - صرف یہی نہیں ہے کہ " رشادیہ " اور " عثمان اول " تعجب انگیز آمادگي سے خریدا گیا ہے ' بلکہ علمی صیغے بھی نہایت تعجب انگیز سرعت سے ترقی کررہے ہیں !

حال میں عثمانی تفتیش آثار عتیقہ کے صیغے نے ایشیاے کوچک کي بہت سی تاریخي اشیا کا پتہ لگایا ہے اور انکے حالات و نتائج مرتب ہورہے ہیں - اسی سلسلے میں مشہور تاریخي مقام " قونیہ " کے آثــار اسلامیہ ہیں - علی الخصوص حضــرت مولانــا

حکومتیں قائم ہونے لگیں ' اور بعینہ رهی حال ہوگیا جو سترھویں صدي عیسوي میں دهلی کے ضعف سے ہندوستان کا ہوگیا تھا - ہر شخص جو تلوار کے قبضے کو مضبوطی سے پکڑ سکتا تھا ' حکومت کے ولولے اور فرمانروائی کی امنگیں لیکر اٹھتا ' اور خلافۃ بغداد کا ایک رسمی تعلق و اعتراف قائم رکھکر اپني نئی حکومت جمالیتا -

ان حکومتوں میں سب سے زیادہ قوي اور متمدن حکومت ' خاندان آل سلجوق کا سلسلہ تھا -

ایک تاتاري خاندان اپنی حکومت سے ناراض ہوکر بخارا چلا آیا اور مسلمان ہوگیا - اسکے مورث اعلیٰ کے مرنے کے بعد اسکا لڑکا اپنی جماعت کا سردار ہوا - یہ وقت تاتاریوں کے ظہور اور آہستہ آہستہ عروج کا تھا - تمام سرحدي ممالک انکي تاخت و تاراج کا جولانگاہ تھے - یہ تاتاري نو مسلم خاندان انکے حملوں کا جواب دینے لگا ' اور اس طرح ایک جنگی جماعت طیار ہوگئی

حریت اسلام

الحریة في الاسلام

حریت اور حیات اسلامي

قرآن حکیم کي تصریحات

(۲)

(محبت باطل)

دنیا میں محبت باطل سے بڑھکر پاے حق کوش کیلیے کوئي سخت زنجیر نہیں کہ "حبك الشي یعمي و یصم" (حدیث صحیح) محبت باطل قبول حق سے آنکھوں کو اندھا اور کانوں کو بہرا کردیتي ہے - ہم اپنے نفس کو محبوب رکھتے ہیں اسلیے ہم اپنے نفس کے مقابلہ میں شہادت حق سے عاجز ہیں - ہم عزیز و اقارب سے محبت باطل رکھتے ہیں اسلیے ہم اونکے خلاف حق کیلیے گواهي دینے پر آمادہ نہیں ہوتے حالانکہ اُس شاهد حقیقي کا فرمان ہے :

و اذا قلتم فاعدلوا و لو کان ذا قربی (انعام)	جب بولو انصاف کي بات بولو اگرچہ تمہارے کسي عزیز کے مخالف هي کیوں نہو -
یا ایها الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شهداء لله و لو علی انفسکم او الوالدین و الاقربین (نساء)	مسلمانو ! اپنے نفس کے مقابلہ میں' اپنے ماں باپ کے مقابلہ میں ' اور اپنے اعزا و اقارب کے مقابلہ میں بھي انصاف پر مضبوطي سے قائم رهو اور خدا کے گواہ بنے رهو-

اسلیے سرگروہ احرار اور سر خیل قائلین حق وہ ہے جو اس راہ میں اثر محبت سے مسحور نہیں ' جو ان علائق ظاهري سے آزاد ہے' جو اپنے نفس سے بھی حق کیلیے اوسیطرح انتقام لیتا ہے جسطرح اپنے دشمن سے - جو اپنا سر حق کے سامنے اوسیطرح جھکا دیتا ہے ' جسطرح وہ غیر کا سر جھکا ہوا دیکھنا چاهتا ہے - کتنے انسان هیں جو جادۂ حق گوئي میں خطرات و شدائد سے نہیں ڈرتے ؟ اور کتنے هیں جو آزادي حق کیلیے اپني جان فدیہ میں دینے کیلیے طیار هیں ' لیکن اس آیت پاک نے صدق پسندي اور حریت پرستي کي جو راہ قرار دیدي ہے اوسپر چلتے ہوے اکثر پاؤں کانپ گئے هیں اور اکثر دل بیٹھہ گئے هیں ' فان ذلك هو البلاء المبین ' کیونکہ یہ سب سے بڑي آزمایش ہے - اس آزمائش میں جو پورے اُترے اور اس امتحان میں کامیاب ہو' وهي میدان حریت کا شہسوار اور معرکۂ حق و صداقت کا فاتح ہے :

رجال صدقوا ما عاهدوا الله علیه (احزاب)	یهي وہ لوگ هیں جنھوں نے خدا سے جو عهد کیا تھا اوسپر پورے اُترے -

(خوف)

هم غیر سے ڈرتے هیں اور ڈرکر حق کی گواهي سے باز آجاتے هیں' حالانکہ ایک هي ہے جس سے ڈرنا چاهیے - کیا همارا یہ اعتقاد نہیں کہ دنیا کي هر چیز جس سے هم ڈرتے هیں خدا کي مخلوق ہے ؟ دلوں کي عنان حکومت صرف ایک کے هاتھہ میں ہے هو القاهر فوق عباده اور وہ جدھر چاهتا ہے اوسکو پھیر دیتا ہے یقلب کیف یشاء ؟ پھر کیوں همارے دل اپنے هی جیسي بے بس اور بے اختیار مخلوقوں سے ڈرجاتے هیں ؟ هم مصائب سے ڈرتے هیں لیکن کیا همارا یہ اعتقاد نہیں کہ ما اصاب من مصیبة الا باذن الله (تغابن) هر مصیبت خدا هي کے حکم سے آتي ہے ؟ هم موت سے ڈرتے هیں پھر کیا همارا یہ ایمان نہیں کہ :

اذا جاء اجلهم لا یستقدمون و لا یستاخرون	جب موت آتي ہے تو نہ آگے بڑھ سکتے هیں نہ پیچھے ؟

اور جو راہ صداقت پرستي میں مرجاتے هیں' وہ مرتے کب هیں ؟ وہ تو فاني زندگی چھوڑ کر دائمي زندگي حاصل کرلیتے هیں - کیا تم اسکو مرنا کہتے هو؟ نہیں :

لا تقولوا لمن یقتل في سبیل الله اموات بل هم احیاء (بقرہ)	شہداے راہ خدا کو مردہ نہ کہو - وہ تو زندہ هیں !

وہ دنیا میں بھي زندہ هیں - قوم اونکے نام کا ادب کرتي ہے' دنیا زبان احترام سے اونکا نام لیتي ہے ' تاریخ اونکے نام کو بقاے دوام بخشتي ہے - وہ نہ صرف خود هی زندہ هیں بلکہ اونکا مسیحانہ کارنامہ دوسروں کو بھي زندہ کرتا ہے (باذن الله) قوم اونکے مرنے سے جیتي ہے - ملک اونکي موت سے زندگي حاصل کرتا ہے کیونکہ :

یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی (انعام)	خدا مردہ شے سے زندہ شے اور زندہ شے سے مردہ شے کو پیدا کرتا ہے -
اتخشی الناس والله احق ان تخشاہ (احزاب)	(پھر) کیا انسانوں سے ڈرتے هو؟ حالانکہ سب سے زیادہ خدا کو اسکا حق حاصل ہے کہ اُس سے تم ڈرو
و من یعمل من الصالحات و هو مومن فلا یخاف ظلما و لا هضما (طه)	اور جو نیکو کار اور با ایمان ہے اوسکو کسي ظلم و نا انصافي سے ڈرنا نہ چاهیے -

(طمع)

سالک راہ حریت و صداقت کے پاؤں میں اُسکے دشمن لوہے کي زنجیریں ڈالدیتے هیں تا کہ وہ آیندہ کے منازل طے نکرسکے ' لیکن اکثر ایسا یہ زنجیر لوہے کي جگہ سونے کي بھي هوتي ہے - وہ اس طلسمي زنجیر کو دیکھکر راہ و رسم منزل صداقت پرستي سے بیخبر هو جاتا ہے ' اسکے لیے دوڑتا ہے اور مسکراتا هوا خود دشمن کے هاتھہ سے لیکر اپنے پاؤں میں ڈال لیتا ہے - یہ طلسمي زنجیر کیا ہے ؟ امید زر اور طمع جاہ !

لیکن آہ ! کس قدر دني الوجود اور کم ظرف ہے وہ انسان ' جو صرف حب مال اور الفت زر کیلیے خدا کي محبت کو ٹھکرا دیتا ہے ' اور ایک فاني شے کیلیے حق و صداقت کي باقي اور لازوال دولت کو همیشہ کیلیے کھو دیتا ہے ! وہ چاندي سونے کے سکوں

ارسلان' اور اسکے بعد غیاث الدین - گویا انھوں نے تخت قونیه کے پانچ حکمرانوں کا زمانہ پایا -

(خانقاہ مولویه)

مثل دیگر سلاسل تصوف کے ایک سلسلہ "مولویه" بھی ہے جو مولانا روم کی طرف منسوب ہے اور ابتک اسکا مرکز ارشاد خانقاہ مولویه ہے - بلاد روم و ایشیاء کوچک میں اس طریقه کے ارادتمند هزارها مسلمان هیں - خود قسطنطنیه میں مولویه درویشوں کا رقص کناں ذکر تکیۂ مولویه میں ہوا کرتا ہے اور یوروپین سیاحوں نے همیشه تعجب و شوق سے اسکا ذکر کیا ہے -

خانقاہ مولویه قونیه کی بہت بڑی تاریخی عمارت ہے جسمیں حضرت مولانا روم کا خاندان ابتک سجادہ نشین چلا آتا ہے - مولانا کے مزار کے علاوہ اسمیں ایک بہت بڑی مسجد بھی ہے جو علاء الدین کیقباد نے بنائی تھی ' اور اپنی وسعت اور طرز عمارت کے لحاظ سے ایک مخصوص شکل کا اثر تاریخی هے -

(آثار قونیه)

حال میں قونیه کے جن آثار پر توجه کی گئی ہے ' انمیں سب سے زیادہ قیمتی شے ایک طلائی شمعدان ہے جسے سلطان علاء الدین کیقباد نے بنوایا تھا اور جامع علاء الدین میں ابتک موجود ہے -

اسکی شکل اسکی تصویر سے معلوم ہو جائیگی - وہ بالکل مرصع اور منقش هے اور اسقدر نازک اور باریک نقش و نگار کیا گیا هے که موجودہ زمانے کی بہتر سے بہتر صناعی بھی اسکے آگے هیچ نظر آتی هے - اسکے چاروں طرف مجوف حرفوں میں سلطان کا نام اور دعائیه فقرے کندہ هیں' اور اُسے جسقدر جگه بچی هے' اسمیں طرح طرح کے بیل بوٹے کھود کر بنائے گئے هیں -

اسی طرح اوپر کے درجه پر جو خاص شمع کی نشست کی جگه هے' ابھرے ہوئے نقش و نگار هیں' اور درمیانی گردن پر دونوں طرف خط کوفی میں مقدس اسماء کے دو دائرے منقش هیں -

(مولانا کا سجادہ)

دوسرا تاریخی اثر' مولانا روم کا وہ سجادہ ہے جو اُنکی درگاہ میں ابتک موجود ہے' اور جو یکسر آیات و سور کلام الله اور اسماء متبرکه سے منقش و مخطوط ہے -

سلطان علاء الدین کا طلائی شمعدان جو جامع قونیه کے آثار عتیقه میں ابتک محفوظ ہے - (سنه ٦٥٣ هجری)

اسکا عکس بھی شائع کیا جاتا ہے - فی الحقیقت یه فن پارچه بافی کی اعلی ترین صنعت کا ایسا نمونه ہے جسکی نظیر شاید دوسری نہیں ملیگی -

یه خطوط و حروف جو اسمیں نظر آتے هیں' دراصل اسکی بناوٹ میں مختلف رنگ کے ابریشم اور اون کی آمیزش سے بنے گئے هیں - اسطرح کی بناوٹ تو ایک عام بات ہے لیکن جیسا اعلی ترین خط نسخ و ثلث مع حرفوں کے دوائر اور انکے نازک نوک و پلک کے قائم رکھا گیا ہے' وہ اس فن کی نہایت تعجب خیز صنعت ہے' اور جس عہد میں یه کام ہوتا تھا یقیناً اس صناعی کا سب سے زیادہ ترقی یافته عہد تھا -

غور سے دیکھیے - اسکے چاروں طرف سورۂ فتح کی ابتدائی آیات هیں - درمیان میں اسماء متبرکه کے دوائر هیں - انسے بنی ہوئی جدولوں کے اندر پوری سورۂ فاتحه لکھی ہوئی ہے - کاغذ اور وصلی پر بھی ایسا اعلی ترین خط نسخ و ثلث هر خوشنویس نہیں لکھ سکتا - چه جائیکه کپڑے کے اندر بنا جائے ؟

(جامع سلطان علاء الدین)

سلطان علاء الدین تخت نشین ہوتے هی فتنه تاتار میں مبتلا ہوگیا - تعجب ہے که ایک بہت بڑی عظیم الشان مسجد کے بنانے کا اُسے کب وقت ملا ؟ بہرحال یه مسجد اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ ابتک موجود ہے' اور عربی و ایرانی طرز عمارت کی ممزوج خصوصیات کا ایک عجیب و غریب نمونه ہے !

اسکے گنبد نصف دائرہ کے بالکل ایرانی طرز کے هیں' لیکن محرابیں اور منارے عربی طرز کے بنائے گئے هیں - ایک سب سے بڑا برج جو صدر دروازے پر ہے' اسپر منارۂ قطب دہلی کی طرح ابھرے ہوئے حرفوں میں کتبے کندہ هیں - انسے معلوم ہوتا ہے که سنه ٦٥٣ هجری میں (که یہی اُسکا سال جانشینی ہے) سلطان علاء الدین کیقباد کے حکم سے تعمیر ہوا -

چنانچه ایک جانب کے کتبے کا عکس لیا گیا ہے جسکی نقل هم بھی شائع کرتے هیں - ایک لفظ نہیں پڑھا جاتا - باقی عبارت حسب ذیل ہے :

" بنی هذا البرج و...... با مر السلطان المعظم علاء الدین الدنیا والدین ابوالفتح کیقباد بن کیخسرو ناصر امیر المومنین "

[البقیة تتلی]

(خلاصۂ مطالب)

ان تمام مباحث کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر حقیقی مسلم کا وجود دنیا میں حق کی شہادت اور حریت کا نمونہ ہے - نہ تو ناجائز حسن اعتقاد اسکی عقل صداقت شعار کو سلب کرسکتا ہے نہ محبت اسکو حق گوئی سے اندھا اور بہرا بنا سکتی ہے - نہ خوف جان و مال اسکو حق سے باز رکھہ سکتا ہے ' اور نہ حرص و طمع اور حب زر و جاہ کے سحر سے مسحور ہوکر منکر صداقت ہوسکتا ہے - نہ ہی کسیکی عداوت و دشمنی سلوک راہ حق میں اسکے لیے زانجیر پا ہوسکتی ہے - وہ حق کا شیدا ہے اور حق کا طالب - وہ حریت کا دلدادہ اور حریت کا جویاں ہے - وہ ہر جگہ' جہاں اسکو پاسکتا ہے اسکے لیے جاتا ہے - اور جس طرح وہ مطلوب حقیقی اسکو ملسکتا ہے اسکے لیے کوشاں ہوتا ہے - ایک مسلم کی شان یہ ہے کہ اسکو ہمیشہ باطل سے نفرت اور حق کی جستجو رہتی ہے - دنیا میں اسکی متاع مطلوب اور معشوق اصلی سچائی اور حق کے سوا اور کوئی نہیں ہے !

اگر آج ہم حقیقی طور سے مسلم ہوں' حق کے طالب ہوں' حریت کے دلدادہ ہوں - حق کیلیے اور اداے شہادت کیلیے جو ہر مسلم کے وجود کا مقصد ہے ' نہ تو ہم دوستوں کی محبت کی پروا کریں اور نہ جابرہ حکومت کے جبروت وجلال سے مرعوب ہوں - نفاق کا ہم میں وجود نہ ہو - طمع و خوف ہماری استقامت کو متزلزل نہ کرسکے تو حسب وعدۂ الہی اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہمارے تمام اعمال صالح اور ہمارے تمام گناہ مغفور ہونگے -

یا ایہاالذین آمنوا اتقوا اللہ مسلمانو ! خدا سے ڈرو اور سچی بات وقولوا قولاً شدیداً یصلح لکم کہو' تا کہ خدا تمہارے اعمال کو صالح اعمالکم و یغفرلکم ذنوبکم کردے اور تمہارے گناہ بخشدے !
(۳۳ - ۷)

پریس نوٹ

بجاے چھاپہ سنگی (لیتھوگراف) ٹائپ استعمال کرنیکا مسئلہ ایک عرصہ سے سرکار عالی (ہزہائنس) نظام گورنمنٹ کے زیر غور ہے ' مگر چونکہ نستعلیق ٹائپ کے اعلی درجہ کے نمونے دستیاب نہیں ہوے ' لہذا اس خصوص میں کوئی کارروائی نہوسکی - حال میں چند اولو العزم کمپنیوں نے عمدہ نستعلیق ٹائپ ایجاد کیے ہیں ' اور خاص وضع کے ٹائپ ڈھالنے پر بھی آمادہ ہیں - اسلیے سرکار عالی نے ایک کمیٹی زیر صدارت معتمد صاحب عدالت و کوتوالی و امور عامہ (ایجوکیشنل سیکرٹری) قائم کی ہے جو موجودہ نستعلیق ٹائپ کے نمونوں کے حسن و قبح و دیگر ضمنی مسائل کے متعلق تفصیلی تحقیقات کرکے رپورٹ پیش کریگی -

چونکہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسمیں زبان اردو کے تمام بہی خواہوں کو دلچسپی ہے ' اس لیے کمیٹی نہایت خوشی سے ان اصحاب کی آراء پر غور کریگی جنہیں اس مسئلہ پر غور کرنیکا اتفاق ہوا ہے - ٹائپ کے فروخت کرنے اور بنانے والے اور ٹائپ ڈھالنے کی مشین بنانے والے بھی اپنے ٹائپ کے نمونے وغیرہ بھیجسکتے ہیں -

بشیر احمد مددگار معتمد

الهلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

---

وثائق و حقائق

نفس انسانی کا ناقابل پیمایش عمق

(مترجم از فوالہم)

(۲)

(تخلیق مخفی)

تخلیق مخفی Sublimnal creation سب سے زیادہ قیمتی ہے کیونکہ ہم میں ہر شخص ہر شب کو اس کا ثبوت دیتا ہے - وہ عالم خواب میں ایک ناول یا ڈراما نویس بنجاتا ہے اور ایسے ایسے حالات تراشتا ہے جو بیداری کی حالت میں نفس کو بالکل انو معلوم ہوتے ہیں اور ہمارے تجربہ کے لحاظ سے بالکل انوکھے ہوتے ہیں !

اسکی تصدیق اسکاٹ بہی کریگا جس نے براڈ آف لیمرمور (Bride of Lammermoor) اپنے مرض اور دماغ کی غیر معمولی حالت میں لکھوائی ' اور جب یہ قصہ کتاب میں پڑھا تو اس کا بڑا حصہ اسے بالکل نیا معلوم ہوا !

اگر دعوے کی اس سے بلند تر سطح پر قدم رکھنا ہو تو بلا خوف رد کہا جاسکتا ہے کہ ذہن کے تمام اعمال اور تخلیقات انہی مخفی چشموں سے جوش زن ہوتے ہیں - یہ چیزیں خیالات کے اخذ سے پیدا نہیں ہوتیں - معلوم ہوتا ہے کہ اسکا طریقہ اس قوۃ کے طریقہ سے بالکل مختلف ہے جو دانستہ سونچتی اور دلائل قائم کرتی ہے - یہاں عمل سے زیادہ انتظار ہوتا ہے - گیٹے (Goethe) کہتا ہے کہ " گویا سب کچھہ دیا ہی گیا ہے (Alles ist als wie ge schenkt) اور الہام " دہلیز " کے نیچے سے آتا ہے - بہت سے اجلۂ اہل قلم گیٹے کے مقولے کی تائید کرتے ہیں -

چنانچہ اسبین (Isbeen) نے سخت بخار کی حالت میں تین ہفتہ کے اندر برینڈ (Brand) لکھی - وہ نیم خوابی کے عالم میں اپنے بستر مرض سے ان سطروں کے لکھنے کے لیے ہاتھہ بڑھایا کرتا تھا جو ہنگامہ محشر بپا کرتی ہوئی اسکے نفس کی سطح تک آجاتی تھیں - شیرلٹ برونٹے (Charlotte Bronte) کی یہ حالت تھی کہ وہ پہلے تو چند دنوں تک نہایت آزادی سے لکھتی تھی ' مگر اسکے بعد تحریر ملتوی ہو جاتی تھی اور ہفتوں تک دوبارہ جاری ہونے کا نام نہیں لیتی تھی -

اسکے بعد پھر کوہ آتش فشاں پھٹتا تھا اور وہ نہایت جوش و خروش کے ساتھہ لکھنا شروع کرتی تھی - یہانتک کہ وہ کثرت محنت کی وجہ سے آخر بیمار پڑ جاتی تھی - اس نے " ایمیلیز ودھرنگ ہائٹس " (Emilys wuthiring Hhieghts) میں جہاں یہ بحث کی ہے کہ ہیتھکلف (Heathcliff) کے سے کریکٹر کا پیدا کرنا بجا ہے' وہاں وہ اپنی بہترین زبان میں اس واقعہ کو یوں بیان کرتی ہے :

" مگر اسکو میں جانتی ہوں جو انشا پرداز کہ قوت تخلیق رکھتا ہے - اسکے پاس ایک ایسی شے ہوتی ہے جس کا وہ ہمیشہ مالک نہیں ہوتا - جو بسا اوقات نہایت عجیب و غریب طور پر چاہتی ہے اور اپنے لیے کام کرتی ہے - وہ قواعد بنا سکتا ہے ' اصول وضع کرسکتا ہے ' شاید سالہا سال تک انکی محکومی میں پڑا بھی رہے ' لیکن پھر ایک وقت آتا ہے جب یہ قوت بغاوت کی اطلاع کے بغیر وادیوں کی جتی ہوئی زمین میں ہینگا یا سراون پھیرنے یا ہل میں جتنے کو قبول نہیں کرتی - جبکہ یہ شہر کے مجمع پر خندہ

کو اگر خدا کیلیے اور اسکي سچائي کیلیے کھو دے تو خدا اُسے سچائي کے ساتھہ واپس دلا سکتا ہے ' پر جس خدا کي محبت کو دولت کیلیے کھوتا ہے ' وہ تو اسے دولت نہیں دلا سکتي ؟ پھر انسانیت کیلیے کیسي درد انگیز موت ہے کہ انسان آسمان کي سب سے بڑي عزت کو زمین کي سب سے زیادہ حقیر شے کیلیے کھودے ؟

وہ دولت اور دولت کے کرشمے جس سے طمع کي لعنت اور لالچ کی پھتکار نکلتی ہے ' کیا ہے ؟ کیا انسان کي عمر کو بڑھا دینے والي اور عیش حیات کو موت کے ڈر سے بے پروا کر دینے والي ہے ؟ کیا وہ زندگي کي تمام مصیبتوں کا علاج اور انسان کي تمام راحت جوئیوں کا وسیلہ ہے ؟ نہیں ! ان میں سے کوئي بات بھي اسمیں نہیں ہے - چاندي اور سونے کے محل سراؤں میں رہنے والے بھي اسي طرح موت کے پنجہ میں گرفتار ' مصائب حیات کے ہجوم سے محصور ' تکلیف اور دکھہ کے حملوں سے زخمي ' اور تڑپ اور بے چیني کي چیخوں سے الم ناک دیکھے جاتے ہیں ' جیسا کہ ایک فقیر و مفلس فاقہ مست ' یا ایک پتوں کے جھونپڑے میں بیماري کے دن کاٹنے والا محتاج و بیکس مسکین !

پھر کیا ہے جسکے لیے حق کي عزت کو برباد ' اور خدا کی صداقت کو ذلیل کیا جاتا ہے ؟ وہ کونسي ایسي طاقت ہے جو خدا کو چھوڑ کر ہم حاصل کرلینگے ؟ روپیہ نہ تو ہمیں زمین کي رسوائي سے بچا سکتا ہے اور نہ آسمان کی لعنت سے ' مگر حب زر سے فرض صداقت کي خیانت ہمیں دونوں جہانوں میں عذاب دیسکتي ہے -

کتنے بڑے بڑے تاجدار ' پر ہیبت فاتح ' عظیم الشان سپہ سالار ' نامور محب وطن ' اور محبوب القلوب و ملت پرست انسان ہیں ' جنکے حق پرستانہ عزائم کي استقامت کو اسي لعنت طمع نے ڈگمگا دیا - انھوں نے اپنے ملک ' اپني قوم ' اپني فوج ' اور در اصل اپنے خدا اور اُسکي صداقت سے غداري کي ' اور دشمنوں کیلیے دوستوں کو ' غیروں کیلیے اپنوں کو ' ظالموں کیلیے مظلوموں کو ' بے رحم فاتحوں کیلیے بیکس مفتوحوں کو ' اور شیطان کے تخت کي زیب و زینت کیلیے خداے رحمان کے دربار اجلال کي عزت و عظمت کو چھوڑ دیا ! تاریخ کے صفحات ہمیشہ سے اسي درد کے ماتمي ہیں - قوموں اور ملکوں کي داستانیں ہمیشہ اسی ناپاک سرگذشت پر خون کے آنسو بہاتي ہیں ' اور دولت پرستی کی ملعون نسل آغاز عالم سے ناصیۂ انسانیت کیلیے سب سے بڑا بے عزتي کا داغ رہي ہے !

فی الحقیقت راہ حق پرستي کي سب سے بڑي آزمایش چاندي کي چمک اور سونے کي سرخی ہي میں ہے ' اور اگر اس منزل پر خطر سے تم گزر گئے تو پھر تمھاري ہمت بے پروا اور تمھارا عزم ہمیشہ کیلیے بے خوف ہے - یہي طمع کا خبیث دیو ہے جسکا پنجہ بڑا ہي زبردست اور جسکي پکڑ قلب انساني کیلیے بڑي ہی مضبوط ہوتي ہے - اسي نے فرزندان ملت سے غیروں کے آگے مخبري کرائي ہے - یہي پکڑ پکڑ کے ابناے وطن کو لے گیا ہے ' اور غیروں کے قدموں پر اخلاق کي ناپاکي اور جذبات کي کثافت کے کیچڑ میں گرا دیا ہے ' تاکہ اپنے وطن ' اپني سرزمین ' اپنے مذہب ' اپني قوم ' اور اپنے بھائیوں کے خلاف جاسوسي کریں ! اسي نے بڑے بڑے مدعیان خدمت ملک و ملت کي برسوں کي کمائي ایک آن کے اندر ضائع کردي ہے ' اور انھیں چار پایوں کي طرح گرا دیا ہے تاکہ برسوں کي سچائي کو ایک لمحہ کي طمع پر قرباني کردیں - آہ ! یہي انسانیت کیلیے وہ روح خبیث ہے جو بڑے بڑے پاک جسموں ' بڑي بڑي مقدس صورتوں ' بڑے بڑے پر از علم و عمل دلوں کے اندر حلول کرگئی ہے ' اور فرشتہ سیرتوں نے شیطانوں کے ' اور ملکوتي صفات ہستیوں نے خونخوار عفریتوں کے سے کام کیے ہیں !

وہ مقدس عالم جو کتب فقہ کو حیلہ تراشیوں کیلیے اولٹتا ہے ' وہ مفتی شریعت جو جرائم و معاصي کو جائز بنا دینے کیلیے ابلیسانہ فکر و غور کے ساتھہ نئی نئی پر فریب تاویلیں سوچتا ہے ' وہ واعظ جو سامعین کے آگے ان تعلیمات کے پیش کرنے سے گریز کرتا ہے جو انکے اعمال سیئہ کي مخالف ہیں ' وہ صاحب قلم جو اپنی حق پرستانہ سختي کو نفاق آمیز نرمي سے ' اور حریت خواہانہ جہاد حق کو زمزمۂ صلح باطل سے بدلدیتا ہے ' آخر کس سحر و افسوں سے مسحور اور کس دام سخت کا شکار ہے ؟ کونسا جادو ہے جو اسپر چل گیا ہے ' اور خدا سے روٹھہ کر شیطان کے تخت کے آگے سجدہ کرنا چاہتا ہے ؟ کونسی قوت ہے جسکے آگے شریعت کے احکام ' ضمیر کا فتوا ' اور حق کا الہام بیکار ہوگیا ہے ؟

آہ ! کوئی نہیں مگر طمع کا افسون باطل ' اور کچھہ نہیں مگر زر پرستی ' حب مال ' جاہ طلبی ' کا عمل السحر : اولئک الذین یلعنہم اللہ و یلعنہم اللاعنون !

من کان یرید العاجلة عجلنا له فیها ما نشاء لمن نرید ' ثم جعلنا له جهنم یصلها مذموماً مدحوراً (اسرائیل)

جو دنیا کے خیر عاجل کا طالب ہو تو ہم جسے چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں اسي دنیا میں دیدیتے ہیں ' مگر آخر کار اوسکے لیے جہنم ہي ہے جسمیں وہ حقیر و ذلیل ہوکر رہیگا !

(عداوت)

لیکن یاد رہے کہ جسطرح محبت آنکھوں کو بصارت حق سے اندھا اور شنوائي صداقت سے بہرا کردیتي ہے ' بالکل اوسیطرح عداوت بھي آنکھوں کو اندھا اور کانوں کو بہرا بنا دیتی ہے - صداقت کي روشني نظر آتي ہے لیکن وہ نہیں دیکھتا ' حق کی آوازیں بلند ہوتی ہیں لیکن وہ نہیں سنتا ' کیونکہ عداوت نہیں چاہتي کہ انسان غیر کي صداقت و حقیقت کا اعتراف کرے - سفر حریت کی ایک پر خطر اور دشوار گذار منزل یہ بھي ہے جسکو صرف وہی قطع کرسکتا ہے جو اس میدان کا مرد اور اس معرکہ کا بہادر ہے - اگر انسان کیلیے یہ دشوار ہے کہ اپني غلطي اور انحراف عن الحق کا اعتراف کرے ' تو یہ دشوار تر ہے کہ اپنے دشمن کي سچی راے اور سچے عمل کا اپنے دست و زبان سے اقرار کرے -

لیکن مسلم و مومن زندگي کے فرائض حریت کي ایک دفعہ یہ بھي ہے کہ اگر انصاف و عدل اور حق و صداقت اوسکے سب سے بڑے دشمن کے پاس بھي ہو ' جب بھي اوس روح ایمان کیلیے جو اوسکے ساتھہ ہے ' اپنا سر نیاز اوسکے آگے جھکادے کہ " در مع الحق کیفما دار " :

یا ایها الذین آمنو کونوا قوامین لله شهداء بالقسط ولا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا - اعدلوا هو اقرب للتقوی - ان الله خبیر بما تعملون (المائدہ)

مسلمانو ! خدا کیلیے آمادہ اور حق کیلیے گواہ رہو ! دیکھو کسي قوم کي عداوت و دشمني تمکو حق و عدل سے کہیں باز نہ رکھے - حق و عدل سے کام لو کہ وہ تقوی سے قریب تر ہے اور خدا تمھارے اعمال سے خوب واقف ہے -

کیا اسکے بعد بھي کسي مسلمان کو عداوت و کینہ پروري اعتراف حق سے باز رکھہ سکتي ہے ؟ اگر رکھہ سکتي ہے تو وہ خصائص و امتیازات اسلام سے محروم ہے -

مذاکرۂ علمیہ

ہے - " ایک " " کلی " ہے اور " کلي " " ایک " - ممکن ہے کہ کہاجاے ' یہ ایک ایسا نتیجہ ہے جسکا مبنی خیال اور جسکا وجود صرف ذہن میں ہے ' مگر اسکے برعکس حالت یہ ہے کہ یہ بالکل عملي شے ہے ' کیونکہ اسے اعمال انسانیہ سے بہت بڑا تعلق ہے -

دیکھو ! ہم اپنے بھائی اور بہنوں کا کیسا درد رکھتے ہیں ؟ کیا انکے دوش بدوش نہیں کھڑے رہتے کہ خاندان کا فائدہ ایک عام فائدہ ہے ' اور اُسکے لیے کیا ہم میں سے ہر شخص کو اس کار زار ہستي میں جنگ نہیں کرنا چاہیے ؟ دیکھو ' کسیقدر توسع کے ساتھہ کہا جاسکتا ہے کہ افراد کي بہبودي خاندان کي بہبودي کے ساتھہ وا بستہ ہے ' اور جو ایک جزو کے لیے بہتر ہے وهي دوسرے اجزاء کے لیے بھی بہتر ہے ؟ پس اب غور کرو کہ کیا سے کیا ہو جائے اگر سب لوگ یا کم از کم متمدن اور تعلیم یافتہ آدمي سمجھنے لگیں کہ انسانیت ایک بڑا خاندان ہے اور فوائد کے لحاظ سے نیز اصلیت و حقیقت کے لحاظ سے " ایک " هي ہے - جو فرق همیں نظر آتا ہے وہ افرادی نفس آگاہ کا فریب ہے - اُسکا سبب صرف همارے اصلی فطرت کا جہل ہے - اگر واقعی ایسا ہوجاے تو کیا اس سے ایک انقلاب برپا نہ ہوجائیگا ؟ مجھے تو یقین ہے کہ جلد یا بدیر ایسا ضرور ہوگا -

مذہب کي تعلیم اخوت ایک شریفانہ اخلاقي ترغیب تھی مگر اسکي اپیل محبت کے جذبات سے تھي - اسلیے وہ سرد مہر دماغ کے مقابلے میں بے اثر ثابت ہوئي - لیکن اب اسے علم (سائنس) سے مدد مل رهي ہے - اب علم عقیدہ اور محبت کے ہاتھہ میں ہاتھہ ڈالکر چل رہا ہے اور مشرق میں اُسکي شعاعیں پہنچنے کے لیے ایک نئی پو پھٹ رہی ہے - اب نیکی کا دور قریب هی ہے - .... اب همیں یہ نظر آنے لگا ہے کہ ہم " معرکہ آرا اجزاء دمي مقراطي " کا ایک انبار هي نہیں ہیں بلکہ اجزاء وسیع کا ایک مجموعہ ہیں جو آپسمیں لڑتے اور ایک جسم تیار کرتے ہیں - پس جو اس جسم کے لیے اچھا یا برا ہے ' وہ اجزاء کے لیے بھی اچھا یا برا ہے - همارا شعار هم جنسي اور یکجہتي ہونا چاہیے - شخصیت حد سے زیادہ تیز ہوگئي ہے - همیں انسانیت کو استقلال کے ساتھہ پیش نظر رکھنا چاہیے اور اسکے ایک ایک مجموعہ کو تمام کائنات کے وسیع تر مجموعہ کے لحاظ سے مجموعہ در مجموعہ سمجھنا چاہیے -

الہلال :

یہ تحریر اُس عظیم الشان روحاني لٹریچر کے علمي مباحث کا نمونہ ہے جو یورپ اور امریکہ کي موجودہ روحانیات (اسپیریچولیزم) کے معتقدین نے مرتب کیا ہے اور اسی لیے بجنسہ ترجمہ کردیا گیا ہے ' لیکن قارئین کرام اسکے دعاوي اور اظہارت کی نسبت راے قائم کرنے میں جلدی نہ کریں اور اُس مضمون کا انتظار کریں جو اس موضوع پر الہلال میں نکلنے والا ہے - اُسکی تصویریں مدت سے بنی پڑي ہیں اور بکثرت مواد سامنے ہے لیکن ابتک لکھنے کی مہلت نہیں ملي - یہ گویا اُس مضمون کا تتمہ ہوگا جو پچھلے دنوں ڈاکٹر رسل ویلس ایک طبیعی روحاني کے متعلق شائع ہوا تھا -

ابتدائی تعلیم

میري مونسٹوري

(۲)

سلسلے کیلیے جلد حال ملاحظہ ہو الہلال نمبر (۱۴)

اس طریق تعلیم میں سب سے پہلے جس شے پر توجہ کي جاتي ہے ' وہ اولاً قوت لامسہ ' اور اسکے بعد قوت باصرہ و سامعہ کی ترقي ہے - اسکے لیے بچے مختلف قسم کے کھیل بچوں کو کھلاے جاتے ہیں - اسکے بعد جو اشیاء کہ ان کھیلوں میں استعمال ہوتي ہیں ' انکی اور انکے ناموں اور عقلی صورتوں کے باهمي ربط و تعلق کي طرف بچولکي قوت انتباہ کو متوجہ کیا جاتا ہے - مثلاً ایک استانی نے چند بچونکو بلایا کہ آؤ پانی سے کھیلیں ' اور ایک جگ میں ٹھنڈا یا گرم پاني لیکے انکے ہاتھہ پر ڈالنا شروع کردیا - اب بچے خوش ہو ہوکے اپنے طشت میں ہاتھہ دہو رہے ہیں - جب وہ پاني ختم ہوگیا تو اور منگوایا - مگر ابکي دفعہ پہلی مرتبہ کے برعکس گرم کے بدلے ٹھنڈا یا ٹھنڈے کے بدلے گرم منگوایا - ظاہر ہے کہ جب جلد پر دو متضاد کیفیتیں یکے بعد دیگرے طاري ہونگی تو قوت لامسہ میں ایک قسم کا هیجان یا انتباہ شدید پیدا ہوگا - چنانچہ بچوں میں ایک خفیف سي حرکت پیدا ہوئي اور بعض کي زبان سے چند غیر موضوع آوازیں نکل گئیں - معلمہ نے فوراً پوچھا کہ کیا ہے ؟ وہ بچے کیا بتا سکتے ہیں جنہوں نے ابھي اپنی عمر کا تیسرا سال بھي پورا نہیں کیا ہے ؟ (کیونکہ اس طریقہ تعلیم میں داخلہ کی عمر صرف ڈھائي سال ہے) اسلیے استانی نے استفہام تقریري کی صورت میں دریافت کیا کہ کیا پانی گرم ہے ؟ بچوں نے سر ہلا دیا کہ هاں ! پھر پوچھا کہ پہلے بھي ایسا هی تھا ؟ انہوں نے سر کے اشارے سے کہا " نہیں " یا کہا : هاں وہ ٹھنڈا تھا -

یا مثلاً اس نے مختلف قسم کي دفتیاں (پیسٹبورڈ) لیں - بعض نرم اور لچکتی ہوئي ' بعض سخت جیسے لکڑي کا تختہ - اور یہ بچوں کو دیں کہ انہیں لچکاؤ - نرم تو لچک گئي مگر سخت نہیں لچکي - ان سے پھر کہا اور بچوں نے بار بار کوشش کي ' مگر انکي سختی انکے نرم و نازک ہاتھوں کي طاقت سے زیادہ تھي - وہ اس استانی کا منھہ دیکھنے لگے - استاني نے سمجھایا کہ پہلي دفتي نرم تھي اسلیے لچک گئي - دوسري سخت ہے - وہ تم سے نہیں لچکے گی -

(قوت باصرہ کي تربیت)

اب فرض کرو کہ قوت باصرہ کو ترقي دینا منظور ہے ' اور اسمیں بھي خصوصاً مختلف شکلوں کا باهمی امتیاز اور انکے اسماء تعلیم ' تو اسکے لیے وہ مختلف شکلوں کے لکڑي کے ٹکڑے اور انکے خانے لائیگي - یہ خانے اسطرح بنے ہوتے ہیں کہ انمیں سے ہر ایک میں وهي ٹکڑا جاسکتا ہے جسکے لیے وہ خانہ بنایا گیا ہے - وہ بچوں سے کہیگی کہ ان ٹکڑوں کو ان خانوں میں ڈالو ! کئي بچے ایک کیس میں لپٹ گئے اور انکے خانوں میں لکڑي کے ٹکڑے ڈالنا شروع کیا - جس نے اپنا ٹکڑا ٹھیک اسکے خانے میں ڈالدیا وہ تو پڑگیا ' اور جس نے دوسرے خانے میں ڈالنا چاہا اس سے نہیں پڑا -

لی ہوتی ہے اور ہنکانے والے کی آواز کے ساتھہ بے پروائی کرتی ہے - جبکہ وہ سمندر کی ریت کی رسیاں (ریت کی رسی یعنی کمزور او ر غیر استوار رشتہ یا رابطہ) بٹنے سے انکار کرتی ہے اور بعد تراشی شروع کردیتی ہے - چنانچہ تمہیں "قسمت" یا "الہامی ہاتھی" کی حیثیت سے ایک (Pluto) یا ایک (Jove) یا ایک (Tisiphone) یا ایک (Psyche) یا ایک (Mermaid) یا ایک (Madonna) ملیگا - یہ کام خواہ ہیبت ناک ہو یا شاندار' ابلیسی ہو' یا قدسی' تمہیں انتخاب کا اختیار نہیں - تمہارے لیے صرف یہی رہگیا ہے کہ اسے خاموشی کے ساتھہ اختیار کرلو - رہے تم' تو ایک براے نام صناع کی حیثیت سے تمہارا حصہ صرف اتنا ہی ہے کہ خاموشی کے ساتھہ ان ہدایات کے اندر کام کرو جو نہ تو تم نے دیے ہیں اور نہ جنکے متعلق تم دریافت کرسکتے ہو - جو نہ تو تمہاری نماز جنازہ میں بیان کیے جائینگے اور نہ تمہارے خیال کے وقت چھوڑے یا بدلے جائینگے - نتیجہ دلچسپ ہوا تو دنیا تمہاری تعریف کریگی - تم کہ تعریف کے مستحق نہیں ہو دنیا تمہاری تعریف کریگی' اور اگر نا پسند ہوا تو تم تعریف کی طرح الزام کے بھی سزاوار نہیں - دنیا الزام دیگی ! " -

اسکاٹ کی طرح اسٹیونسن (Stevenson) بھی اسکی تائید کریگا' جسکا بیان ہے کہ اس نے "ٹریژر آئیلینڈ" (Treasure Island) کے پندرہ باب پندرہ دن میں لکھہ ڈالے - مگر اسکے بعد یہ کارروائی رک گئی' اور خاص اسکے الفاظ میں "میرا منھہ بالکل خالی تھا اور میرے سینے میں ٹریژر آئیلینڈ کا ایک حرف بھی نہ تھا" مگر اس جزر کے بعد پھر مد ہوا' اور "دیکھو! وہ میرے اندر سے چھوٹی چھوٹی نالیوں کی طرح جاری ہوئی" چنانچہ اس نے ہر روز ایک باب کے حساب سے کتاب پوری کر دی !

اس سلسلے میں یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اپنے افسانوں کے خاکے (پلاٹ) خواب میں دیکھا کرتا تھا' جیسا کہ اس نے ایکروس دی پلینس (Across the Plains) میں بیان کیا ہے -

اس قسم کے تجربے دوسرے فنوں کے میدانوں سے بھی منتخب کیے جاسکتے ہیں جہاں قوت تخلیق کام کرتی ہے - غالباً یہ فن ادب سے زیادہ موسیقی میں نظر آئیگا - مثلاً (Mozart) کے ذہن میں الہام کی اجنبی (کیونکہ الہام "نفس آگاہ" کے لیے اجنبی ہی ہے) نوعیت کا ایک روشن تخیل تھا - مصوروں میں سے Watteau ایک عجب انداز کے ساتھہ کہتا ہے کہ وہ اپنی نادرہ روزگار صناعی پر خود ششدر ہے ! یہ ظاہر ہے کہ وہ ذرا بھی نہیں جانتا کہ وہ کیونکر کرتا ہے ؟

فی الواقع کوئی ذہن نہیں جانتا کہ " وہ کیونکر کرتا ہے ؟ " اگر وہ جانتا تو دوسروں کو بھی بتاسکتا - مگر یہ شے تو نہ نفس کا جاننے والا حصہ ہے' اور نہ کوئی دوسرا حصہ جسے " آگہی " سمجھہ سکے - یہ تو ایک قوت ہے جو مخفی طبقات میں بہت نیچے مدفون ہے' اور یہ جو ہمیں نظر آتا ہے صرف اسکے نتائج و آثار ہیں -

غرض اب یہ ثابت ہوگیا ہے کہ احساس' ادراک' حافظہ' ہیجان' جذبات' تخلیق' وغیرہ وغیرہ کے متعلق ایسے اعمال جسمانی و دماغی ہوسکتے ہیں جو ان تمام چیزوں سے بالا تر ہوں' جن سے نفس آگاہ واقف ہے - سائنس نے یہ ثابت کردیا ہے کہ ہم اپنے آپ کو جسقدر جانتے ہیں' اس سے زیادہ بڑے ہیں - نفس کے اشار فرما ابر کے ٹکڑے چھٹ گئے ہیں' اور مابعد الطبیعی میں نئے مناظر کا دروازہ کھلا ہے - ہماری روح بے پایاں اور ناقابل پیمایش نکلی ہے' اور دفعتاً ہمیں تہ خانوں سے نکالکر ناپیدا کنار مرغزاروں میں لیا گیا ہے - ہم صرف یہی نہیں جانتے کہ ہم آیندہ چلکے کیا ہونگے ؟ بلکہ ہم کو یہ بھی نہیں معلوم کہ ہم کیا ہیں ؟

اسلیے ہم (Malvolio) کی طرح روح کا تصور عزت کے ساتھہ کرتے ہیں - ملحب اناشہد' جس سے مسیح نے اتفاق کیا ہے اور اسکا قول نقل کیا ہے' کہتا ہے کہ "ہم خدا ہیں" یعنی ایک نظر خیرہ کن ہستی' اور ایک نقش حیرت خیال !

لیکن خواہ ہم اسقدر بلند جائیں یا نہ جائیں' لیکن بہر حال یہ کوئی ایسی بہت بڑی بات نہیں کہی گئی ہے - کیونکہ ہم یونان اور ناروے کے بہت سے معبودوں سے کہیں زیادہ تعجب انگیز مخلوق ہیں - ہم کم از کم ذیل کے دانشمندانہ مثلث (Triplet) میں ایمرسن (Emerson) کے ہم نوا ہوسکتے ہیں جو ان امور کے متعلق انبیاء کا سا احساس رکھتا ہے - وہ کہتا ہے :

" اگر تجھسے ہوسکے تو تو وہ پر اسرار خط کھینچ جو صحیح طور پر " تجھے " " اس " سے جدا کردے اور یہ بتلادے کہ کون انسان ہے اور کون خدا ؟ "

(۳)

متوفی پروفیسر ولیم جیمس کہا کرتا تھا کہ فلسفہ کا سب سے اہم مسئلہ وحدت و کثرت کا ہے - یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جو "کل" یا " ایک " ہو' وہی ایک "عالم" بھی ہو جسمیں مادی اور غیر مادی ہر قسم کی چیزیں شامل ہیں ؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک ہی شے ایک ہی وقت میں ایک بھی ہو اور کئی بھی ؟ اگر اسکے بر عکس ہم کثرت کی طرف سے شروع کرتے ہیں - مثلاً یہ اور وہ' درخت اور مکان' پہاڑ اور ملک' خورد بینی کیڑے اور گھانس کی پتیاں یا تتلی' تو یہ چیزیں جو بلا اختلاف ایک دوسرے سے علحدہ ہیں' انہیں ہم کیونکر "ایک" دیکھہ سکتے ہیں ؟ اسوقت یہ مسئلہ نا قابل حل ہے - ہم دونوں سروں میں کسی ایک سے شروع کرسکتے ہیں مگر مشکل یہ ہے کہ درمیان میں کوئی ملتقی (Mitting place) نہیں ہے - " ایک " ہمیشہ ایک رہیگا اور " کئی " ہمیشہ کئی رہینگے -

لیکن اس مسئلہ کے حل کی طرف کم از کم اشارہ تو ضرور روح' نفس' یا ذات مخفی (Sublimnal self) کے جدید اصول میں موجود ہے جسے ۲۵ برس ہوے' سب سے پہلے میرس (Myers) نے پیش کیا تھا' جسکا استقبال جیمس نے علم النفس میں "سب سے بڑی جدید ترقی" کے نام سے کیا' اور جسکی تائید تازہ ترین واقعات سے ہو رہی ہے -

یہ صحیح ہے کہ نفوس انسانیہ بہت ہیں' مگر انمیں بہت ہی مشابہت ہے اور ان تمام علوم میں جنکا تعلق علم الحیات سے ہے' یہ دیکھا گیا ہے کہ مشابہت کا اشارہ ایک عام سرچشمہ کی طرف ہوتا ہے - اسلیے ایک طرح سے یہ نتیجہ نکالنا چاہیے کہ تمام نفوس انسانیہ کا سرچشمہ صرف ایک ہی ہے -

مگر تحقیقات طبیعی کے مشاہدات جیسے (Telepathy) سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام نفوس انسانیہ جو یہاں ہیں اور اسوقت موجود ہیں' ان میں باہم کچھہ اسطرح کا تعلق کامل ہے کہ وہ ان تمام طریقوں سے خارج اور بالا تر ہے جنکو حواس معلومہ سمجھتے ہیں - اس یقین کے لیے وجوہ موجود ہیں کہ وہ اور اسکے ہمرشتہ مشاہدات میں اصلی کار فرما وہی نفس کا حصۂ مخفی ہے - یہ دلائل اسقدر پیچیدہ ہیں کہ انکی تفصیل یہاں نہیں ہو سکتی -

یہ اور اسی قسم کے غور و فکر کا اشارہ اس طرف ہے کہ گو ہماری معمولی طبیعی آگہی ایک دوسرے سے جدا اور بظاہر ممتاز نظر آتی ہے' اور اسلیے مخابرات میں نطق اور تحریر کے ذرائع سے بے حد کام لینا پڑتا ہے' تاہم مخفی سطحوں میں ہم باہم یکدگر وابستہ ہیں -

بتغیر استعارہ' ہم میں سے ہر شخص پانی کی ایک دھار ہے جو ایک شہر کی ہزارہا نلوں میں سے کسی ایک نل سے جاری ہے' مگر پانی وہی ہے اور اسی ایک خزانۂ آب (Reservoir) سے آرہا ہے - اسی طرح وہی ایک روح ہے جو ہم سب کو پہنچی

کامیاب خوش و خرم اور ناکام کھسیانے ہوے - استانی نے ان ناکام بچوں کو تسلی دی' اور چھکلو کے ایک لڑکے سے کہا کہ تمھارا ٹکڑا اس طرح کا مثلاً گول ہے - جب گول خانے میں ڈالوگے جب ہی پڑیگا' - پھر کہا کہ دیکھو اس کیس میں گول خانہ کہاں ہے ؟ اس نے تھوڑی دیر تک تلاش کیا' اور اسکے بعد ڈھونڈھ نکالا - اس بچے کو کہا کہ اسمیں ڈالدو - بچے نے جب ٹکڑا ڈالا تو اندر چلا گیا - وہ باغ باغ ہوگیا - اسی طرح اور بچوں کو بھی بتایا' یہاں تک کہ سبکی شرمساری و ناکامی کامرانی کی مسرت سے بدلگئی' اور اسطرح بغیر کسی باقاعدہ تعلیم کے انھیں ریاضی و اقلیدس کے بڑے بڑے مسائل معلوم ہوگئے !

یا مثلاً شکل کے بدلے رنگوں کے باہمی فرق اور انکے نام بتانا مقصود ہیں - وہ لکڑی کی رنگیں تختیاں بچوں کے آگے رکھدیگی اور رنگ برنگ کی ریشمی پٹیاں. انکو دیگی کہ ان تختیوں پر باندھدیں - پٹیوں کے دینے میں ایسی ترتیب ملحوظ رکھیگی کہ بندھنے کے بعد ایک عجیب دلفریب منظر پیدا ہوجاے - بچے اسے دیکھہ دیکھکے خوش ہونگے' اور اسی سلسلہ میں انہیں ایک ایک رنگ کا نام یاد کرا دیگی !

(لامسہ و سامعہ)

اس طریق تعلیم میں بعض کھیل ایسے ہیں جن نے قوت لامسہ اور قوت سامعہ' دونوں کی ایک ساتھہ پرداخت و بالید گی ہوتی ہے - یہ کھیل اندھیرے میں ہوتا ہے - اسکے تمام کھلونے پتھر یا کسی اور وزن دار شئے کے ہوتے ہیں -

فرض کرو کہ استانی یہ کھیل کھلانا چاہتی ہے تو وہ ایک بچے کو بلالگی' اور اسے ایک ایسی میز کے پاس کھڑا کرائیگی کہ اس لڑکا کا ہاتھہ ایک طرف سے دوسری طرف جاسکے - اسکے بعد اسکی آنکھوں پر پٹی باندھدیگی' اور اس میز پر پتھر کے چند ٹکڑے جو ایک دوسرے سے وزن اور قد و قامت میں مختلف ہوتے ہیں' لڑھکا کر بچے سے کہیگی کہ انہیں چنکے اس طرح رکھدو کہ جو پتھر جس پتھر سے وزن میں کم ہو وہ اسکے بعد ہی رکھا جاے - بچے کی آنکھیں بند' وہ نہیں جانتا کہ کون ٹکڑا کدھر گیا ہے ؟ پھر وہ کیونکر معلوم کریگا کہ سب سے زیادہ وزندار ٹکڑا کون ہے اور کدھر گیا ہے ؟

استانی بچے کو ہدایت کریگی کہ وہ ان ٹکڑوں کی آواز غور سے سنے - ظاہر ہے کہ جو شے بھاری ہوگی اسکے گرنے کی آواز بھی بھاری ہوگی' اور جو چیز ہلکی ہوگی' اسکے گرنے کی آواز بھی ہلکی ہوگی - اسی آواز سے بچہ نہ صرف ٹکڑوں کی جگہ کو بلکہ انکا وزن بھی معلوم کرلیگا' اور اگر وہ اسمیں کامیاب نہ ہوا تو پھر وہ ٹکڑے جمع کریگا اور دونوں ہاتھوں میں تولکے انکے وزن کو معلوم کرلیگا -

غرض اس کھیل میں قوت لامسہ اور قوت سامعہ' دونوں کی تربیت و ترقی ہوتی ہے -

(جسمانی ورزش)

اس طریق تعلیم میں صرف حواس ہی کی پرداخت و بالیدگی پر توجہ نہیں کی جاتی' بلکہ حواس کے ساتھہ ساتھہ اعضا و جوارح یعنی ہاتھہ پیر وغیرہ کے نشو و نما کا بھی پورا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے -

ہر بچے کے کھلونے اور دوسری ضرورت کی چیزیں ایک جگہ قرینے سے رکھی ہوتی ہیں -

انکے لانے کے لیے نوکر نہیں ہوتا - بچہ اپنے کھلونے خود ہی اٹھا کر لاتا ہے - جب کھیل سے فارغ ہوجاتے ہیں تو جہاں سے وہ شے لاتے ہیں وہیں رکھہ آتے ہیں - کام کی عادت ڈالنے اور ہاتھہ پیروں کی نادانستہ ورزش کے لیے یہاں تک کیا جاتا ہے کہ کپڑے پہننا' جوتوں کی لیس باندھنا' ہاتھہ منہہ دھونا' نہانا وغیرہ وغیرہ تمام کام استانیاں اپنی موجودگی میں ان بچوں سے لیتی ہیں - جو کام ایسے ہیں جنہیں ہر بچہ خود کرلے سکتا ہے' وہ تو خود کرتا ہے اور جو کام وہ تنہا نہیں کرسکتا' اسمیں دوسرے بچے اسکی مدد کرتے ہیں -

(طریق کتابت)

یہ اس طریق تعلیم کی اولین منزل ہے - عام طور پر ابتدا پڑھانے سے کی جاتی ہے' مگر اس تعلیم میں کتابت قرات پر مقدم ہے - اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ہندوستان کی طرح بچونکو حروف کی شکلیں بنا کے دیدی جاتی ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ انکے نام' شکل' اور پھر لکھنا' یہ تینوں کام ایک ساتھہ ہی کرو -

نہیں' اس تعلیم کی تمام چیزوں کی طرح کتابت کی تعلیم بھی کھلونے ہی کے ذریعہ دیجاتی ہے - دفتی کے ٹکڑوں پر ورق سنباده (emery paper) کے حروف کٹے ہوے چسپاں ہوتے ہیں - یہ حروف بچوں کو دیدیے جاتے ہیں - وہ ان سے کھیلتے ہیں - کھیل اس انداز سے ترتیب دیے گئے ہیں کہ بچوں کو ان حروف پر لزومی طور پر انگلی پھیرنا پڑتی ہے - اسطرح قبل اسکے کہ بچہ قلم اور روشنائی لیکر لکھنے بیٹھے' اسکی انگلیاں ان تمام گردشوں کی عادی ہوجاتی ہیں' جنکی ضرورت حروف کے لکھنے میں پڑتی ہے !!

پھر صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا جاتا' بلکہ جسطرح ہمارے یہاں قدیم طرز تعلیم میں میانجی بچوں کو کٹکھنے بناکے دیتے ہیں کہ بچے اس پر ہاتھہ پھیریں' اسیطرح ان لڑکوں کو بھی بڑے بڑے حروف دیے جاتے ہیں جنکا جوف خالی ہوتا ہے - وہ انمیں رنگ بھرتے ہیں - جب بچے اچھی طرح حرفوں کی شکلیں پہچاننے لگتے ہیں تو پھر مرکبات بتاے جاتے ہیں -

(تعلیم کتابت کی مدت)

مسٹر ہولمز مفتش (انسپکٹر) تعلیمات انگلستان لکھتے ہیں :

" لکھنے کے لیے اسطرح سے تیار ہونے میں ان بچوں کا ڈیڑھ مہینے سے زیادہ صرف نہیں ہوتا جنکی عمر ابھی صرف چار ہی سال کی ہے - جب یہ مدت گذر جاتی ہے تو وہ روشنائی سے سادہ اور بسیط مرکبات لکھنا شروع کرتے ہیں - اگر مشق جاری رہے تو تین مہینے نہیں گذرنے پاتے کہ بچے کا خط نہایت خوشنما ہوجاتا ہے !

جب بچے کو لکھنا آجاتا ہے تو اسے پڑھنے پر لگایا جاتا ہے - پڑھنے میں وہ صرف انہی الفاظ کو نہیں پڑھتا جنکو وہ خود لکھتا ہے' بلکہ اسے ہر قسم کی تحریر پڑھائی جاتی ہے' خواہ وہ مطبوعہ ہو یا قلمی' اور خود اسکی لکھی ہوئی ہو یا غیر کی -

بچے کو جس زبان کی تعلیم دی جاتی ہے' وہ اگر ایسی زبان ہے جسمیں تمام حروف پڑھے جاتے ہیں : یعنی کوئی حرف بھی سائیلینٹ یا غیر ملفوظ نہیں ہوتا' تو اسکے سیکھنے میں بچے کو بہت سہولت ہوتی ہے - چنانچہ تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ بچونکو اطالی زبان انگریزی' فرنچ' اور جرمن وغیرہ کی نسبت جلد آجاتی ہے - کیونکہ اطالی میں سائیلینٹ (حروف غیر ملفوظ) کا جھگڑا نہیں ہے "

پڑھنے کی ابتدا مفرد اسماء سے کرائی جاتی ہے - اسکے بعد مفرد صفات اور صفات کے بعد جملے بتائے جاتے ہیں - تمام الفاظ

مس مونٹسوری کی ابتدائی تعلیم

اس طریقہ کے سب سے بڑے کامیاب اسکول کے چھہ کلاس جسکی معلمہ مس جارج ہیں

یہ پانچ تصویریں مس مونٹسوری کی ایجاد کردہ ابتدائی تعلیم کے متعلق ہیں -

(۱) مس جارج معلمہ بیٹھی ہیں بچوں کے سامنے کاغذ کے کٹے ہوئے حروف رکھدیے ہیں جنسے الفاظ ترکیب پاتے ہیں - بچوں کو بتا رہی ہیں کہ الفاظ کے کیونکر ہجے کیے جاتے ہیں ؟

ہر خانے اسکے ایسے بنائے جاتے ہیں جنکے اندر تمام حروف کاغذ کے ترشے ہوے آجاتے ہیں ' اور تعلیم حروف میں ابجد کے پانچ سبق استعمال کیے جاتے ہیں -

(۲) معلمہ بچوں کو بتا رہی ہے کہ ضخامت ' قد ' اور قطر و عرض کی بنا پر کیونکر اشیا کو شناخت کیا جا سکتا ہے ؟ موضوع تعلیم یہ ہے کہ قوۃ لامسہ کے ذریعہ مختلف اشیا کی شکلیں معلوم کی جائیں - طریقہ تعلیم یہ ہے کہ بچے کی آنکھوں پر پٹی باندہ دیتے ہیں اور اسکو کوئی تعلیمی چیز دیر پوچھتے ہیں کہ کیسی ہے ؟ اسکے بعد پٹی کھول دی جاتی ہے ' اور بچہ دیکھکر معلوم کرلیتا ہے کہ اسکا اندازہ صحیح تھا یا نہیں -

(۳) بہت سے چھوٹے چھوٹے لکڑی کے ٹکڑے ہیں جنکی بلندی اور عرض باہم مختلف ہے - معلمہ بچوں سے کہتی ہے کہ انہیں تلے اوپر رکھتے چلے جاؤ - اسطرح انکو طول و عرض اور حجم و ضخامت اشیا کے علم کی مشق کرائی جاتی ہے -

(۴) رنگوں کے بکس ہیں جنکے عکس سے مختلف قسم کے ملے جلے رنگوں کے تماشے اور کھیل بنتے ہیں اور بچہ نہایت دلچسپی سے ان میں مشغول ہو جاتا ہے - رنگوں کی تعداد ۸ ہے - اور انکے عکس اپنی اصلی ترتیب میں اسطرح نظر آتے ہیں کہ یکے بعد دیگرے انکا باہمی تدریجی فرق نمایاں ہو جاتا ہے - موضوع تعلیم رنگوں کی شناخت اور انکی ترکیبی حالتوں کا علم ہے - رنگوں کا فطری حسن خود بخود بچے کو اپنی طرف متوجہ کرلیتا ہے !

(۵) اس مرقع میں بائیں جانب کا بچہ واٹرکلر سے رنگ بھر رہا ہے - درمیان میں جو لڑکی بیٹھی ہے وہ لیس بن رہی ہے - تیسری لڑکی بٹن لگا رہی ہے - اس کھیل کا موضوع درس یہ ہے کہ انگلیوں کی مشترکہ حرکت کو ضمناً ترقی دی جاے - اس طریق تعلیم میں ریاضی ورزش کی ابتدا انگلیوں سے کرائی جاتی ہے کیونکہ تمام اعمال ید میں انگلیاں ہی اصلی قوت کار ہیں -

(۶) لکڑی کے نو ٹکڑے ہیں جنپر مختلف رنگوں میں ایک سے لیکر نو تک کے عدد منقوش ہیں - معلمہ پہلے ان ٹکڑوں کو باہم ملا کر رکھدیتی ہے اور بچے کو انکے خوشنما و مختلف رنگوں کی ترتیب دکھلا دیتی ہے - بچہ جب اچھی طرح دیکھہ لیتا ہے تو پھر اس سلسلے کو منتشر کردیتی ہے اور اس سے کہتی ہے کہ اب اسی طرح تم بھی ملا کر دکھلاؤ - رنگوں کا اختلاف ' انکی باہمی آمیزش کی طبیعی خوشنمائی ' انکی ترتیبی حالت کا سلسلۂ الوان ' اسقدر دلفریب ہوتا ہے کہ بچہ پوری دلچسپی سے از خود انہیں جوڑ کے رکھنے کا شائق ہو جاتا ہے - موضوع تعلیم علم حساب کا ابتدائی درس ہے - اس رنگین کھیل سے پھرنکر خود بخود تعداد اور ابتدائی عشرۂ حساب کا علم حاصل ہو جاتا ہے -

مراسلات

اردو پریس کی تنظیم

ایک اهم تجویز

صوبۂ پنجاب و اگرہ و اودھه کے اسلامي اخبارات

جناب نے از راہ نوازش نیازمند کي تحریر الهلال جلد حال نمبر ۱۲ میں درج فرماکر جو جواب مرحمت فرمایا ہے ' اسکا شکریه ادا کرتا هوں - میں نے لکھا تھا که صوبۂ متحدہ مسلمانوں کے بڑے بڑے کاموں کا مرکز ہے مگر یہاں سے کوئي با وقعت اخبار نہیں نکلتا - جناب نے اس پر تعجب کیا ہے اور لکھا ہے که اخبارات تو نکل رہے هیں - پھر خود هي یه راے دي ہے که روزانه کیلیے کوشش کرني چاهیے اور بہتر ہے که اخبار مشرق یا کوئي آور اخبار روزانه هوجاے -

لیکن گذارش ہے ده میں اسقدر دنیا سے بے خبر نہیں هوں که مجھے ایک صوبے کے مشہور اخباروں کا حال معلوم نہو اور سمجھتا هوں که وهاں سے کوئي اخبار نہیں نکلتا - مجھے معلوم ہے که علی گڈہ گزٹ اردو کا سب سے پہلا وقیع اخبار وهیں سے نکلتا ہے - البشیر اور مشرق بھي وهیں سے نکلتے هیں - جناب نے انکي تعریف کي ہے - ممکن ہے که ایسا هی هو مگر میرا مقصد تو یه تھا که گو بہت سے اخبار نکل رہے هیں ' لیکن همارے لیے انکا وجود و عدم برابر ہے - کوئی آزاد مسلمان اخبار نہیں نکلتا - ان سب کي پالیسی کا حال دنیا کو معلوم ہے -

میں چاهتا هوں که اس صوبے میں ایک کمپنی قائم کی جاے لیکن اسے نیا اخبار نکالنا چاهیے - ایک هفته وار ایک روزانه - ملک میں اب ازاد اخبارات کا کافي ذوق پیدا هوگیا ہے ' اور ارزاں قیمت هو تو کمپنی کو نقصان کا خوف بھي کسي طرح نہیں هو سکتا - آپ جن اخبارات کو بتلاتے هیں' انسے مسلمانوں کي موجودہ سیاسي حالت کو نفع نہیں پہنچ سکتا - وہ انهیں آگے لیجانے سے قاصر هیں اور اپني اغراض کي بنا پر سعی کرتے هیں که هوسکے تو پھر پیچھے لیجائیں - مجھے آپکا ایسا خیال پڑھکر سخت تعجب هوا ....

میرا تو یه خیال ہے که اب حالت بدل گئي ہے ' اور اسلامي پریس کا صرف اشخاص کي قوت پر چھوڑ دینا ٹھیک نہیں - چاهیے که هر صوبے میں کمپنیاں کھل جائیں - هر کمپني ایک روزانه اور ایک هفته وار اخبار ایک هي اصول اور پالیسي کے ماتحت جاري کردے - اسطرح تمام مسلمانان هند ایک هي طرح کي صدائیں سننے لگینگے - ایسا هونا کچھه مشکل نہیں ہے - جو لوگ زمیندار فنڈ میں بار بار چندہ دیکر اپني بیداري کا ثبوت دیچکے هیں ' کیا وہ ایک مرتبه سو پچاس روپیه دیکر کمپني میں شریک نہیں هوسکتے ؟

میں پہلے لکھه چکا هوں اور اب پھر اعادہ کرتا هوں که اگر کمپني قائم هو تو صوبجات متحدہ کی کمپني میں ایک معقول حصه سب سے پہلے میں خریدونگا - جناب اس تجویز پر غور فرمائیں اور اهل الراے بزرگوں سے مشورہ کریں - اگر آپکا قلم ساتھه دے تو ایسے صدها کام هوسکتے هیں -

نیاز مند - ن - ح -

الهـــلال :

اس عاجز کا بھي یه مقصد نه تھا که آپ کو ان اخبارات کي خبر نہیں' لیکن چونکه آپنے مطلق نفی سے کام لیا تھا ' اسلیے میں نے بھي صرف اثبات هي کو کافي سمجھا -

آپکا یه خیال که " صوبجات متحدہ سے جو مسلمان اخبارات نکل رہے هیں انکا وجود و عدم برابر ہے " میرے عقیدے میں اسدرجه افسوس ناک خیال ہے که اگر اسکي تغلیط کردینے کا ارادہ نہوتا تو میں اسے شائع بھي نه کرتا جیسا که آگے چلکر دس بارہ سطریں مجبوراً کاٹ دي هیں - اختلاف راے دوسري چیز ہے - همکو اپني بصیرت کے مطابق اپنی راے کو ترجیح دینے یا حق سمجھنے کا پورا حق حاصل ہے - مگر دوسروں کي نسبت یه سمجھه لینے کا که انکا وجود محض بیکار و لا حاصل ہے' کسي کو حق نہیں پہنچتا - صوبجات متحدہ سے جسقدر اخبارات نکل رہے هیں' وہ بھي مثل تمام اخبارات کے بقدر اپني طاقت او ر سمجھه کے ملک و قوم کي خدمت کر رہے هیں' اور جب تک صریح واقعات سامنے نه هوں اس وقت تک نیتوں کے لیے عدالت کھولنا اور فیصلہ کرنا بہت نازیبا انساني جسارت هے -

بیشک میں نے البشیر اور مشرق وغیرہ کي تعریف دی تھي لیکن اسکے وجوہ بھي لکھدیے تھے' اور ان اعتبارات سے اب بھي ان اخبارات کو اچھا سمجھتا هوں اور یقین کرتا هوں که انکا وجود مفید ہے اور وہ اپني قوت کے مطابق خدمت کر رہے هیں -

اسی طرح مسارات ' قیصر هند ' مسلم گزٹ بار دوم ' یه تمام اخبارات بھي اسي صوبے سے نکل رہے هیں ' اور میں نہیں سمجھتا که آپکے پاس اسکے لیے کیا وجوہ هیں که انهیں کلیتاً نظر انداز کردیں ؟ میں ان سب میں کچھه نه کچھه خوبیاں پاتا هوں ' اور ان میں هر شخص اسي طرح خدمت قوم کي سعي کررها ہے جس طرح آپکے پیش نظر اشخاص -

رهی پالیسي اور اصول نگارش و آراء ' تو یه اپنی اپنی سمجھه ہے اور اپنی اپنی بصیرت - جس طرح اور جس قوت سے ایک شے آپکو مفید نظر آرهی هے ' بہت ممکن هے که بالکل اسی طرح دوسرے کو مضر نظر آتي هو - آپکو چاهیے که آپ جس عقیدہ کو حق سمجھتے هیں اسکا اعلان کیجیے ' اسکے مخالف خیالات کا پوري قوت سے رد کیجیے ' معروف کی دعوة دیجیے اور منکر سے لوگوں کو بچائیے ' اور اسمیں کسی کی پروا نه کیجیے - لیکن یه اسکے لیے مستلزم نہیں که آپ انکی دوسري خوبیوں سے انکار کردیجیے یا انکے وجود هی کو کالعدم سمجھیے -

البته اگر آپکے پاس ایسے وجوہ موجود هیں جنکی بنا پر آپ نیتوں کو اغراض سے آلودہ پاتے هیں' تو ایسی راے رکھه سکتے هیں' مگر میرے سامنے تو ابھي وہ وجوہ نہیں هیں -

رها اردو پریس کی تنظیم و وحدت کا خیال تو بلا شبهه یه بہترین خیال هے - متعدد واقعات نے بتلا دیا هے که اخبارات کو اشخاص کے هاتھه میں چھوڑ دینا بہتر نہیں - پریس ایکٹ ایک شخص کے پریس کو ضبط کرنے کی جگه بہتر هے که صدها اشخاص کے مشترکه مال کو ضبط کرے ' اور اس طرح جو کچھه نقصان هو وہ هر شخص

کارڈوں پر لکھے ہوتے ہیں - کارڈ کی وضع بھی شکل ہوتی ہے جو اس پر لکھے ہوے لفظ کے مطالب کی ہوتی ہے - مثلاً ایک کارڈ پر کتا لکھا ہوا ہے ' تو یہ کارڈ خود بھی کتے ہی کی شکل کا ہوگا - و قس علی هذا -

جب تک مفردات کی تعلیم ہوتی رہتی ہے ' اسوقت تک ان بچوں کی کتاب یہی کارڈ ہوتے ہیں - لیکن جب یہ دور ختم ہوجاتا ہے اور جملوں کا وقت آتا ہے تو ان کارڈوں کے بدلے سیاہ تختے استعمال کیے جاتے ہیں - جملے زیادہ تر کھیل کے سوالات یا احکام ہوتے ہیں - استانی اس قسم کے جملے تختے پر لکھکے بچوں سے پڑھواتی ہے ' اور پھر اسکی تعمیل کراتی ہے -

اس طریق تعلیم میں غیر معمولی کامیابی ہوئی ہے - چنانچہ وہ بچے جنکی عمر ابھی ساڑھے تین برس کی تھی ' بغیر اسکے کہ وہ ایک منٹ کے لیے بھی یہ سمجھکر دل گرفتہ ہوں کہ وہ پڑھ رہے ہیں ' انہوں نے انگریزی لکھنا اور پڑھنا سیکھ لیا !!

یہ کوئی مستثنی واقعہ نہیں بلکہ اس تعلیم کا ایک مسلم نتیجہ ہے - چنانچہ مسٹر ہولمز ' جنہوں نے اس طریق تعلیم کو نہایت دقت نظر سے دیکھا ہے ' کہتے ہیں کہ اس تعلیم کے بعد یہ کوئی تعجب انگیز امر نہیں کہ بچہ اسقدر جلد نوشت و خواند سیکھ لیتا ہے - یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ چلتا پھرتا اور بولتا چالتا ہے !

(حســاب)

پڑھنے کے بعد حساب کی باری آتی ہے - حساب بھی بالکل کھیل ہی کھیل میں سکھایا جاتا ہے - میری مونٹسوری نے بعض ایسے کھیل ایجاد کیے ہیں جنمیں گنتی کا ہونا ناگزیر ہے - اس قسم کے کھیلوں کے لیے اس خاتون نے بعض خاص قسم کے کھلونے بھی بنائے ہیں جن پر گنتی لکھی ہوتی ہے - یہ کھلونے بچوں کو دیدیے جاتے ہیں اور وہ ان سے کھیلنا شروع کرتے ہیں - یہی کھیل انہیں حساب سیکھا دیتا ہے !

اس طریق تعلیم کا تجربہ اسوقت صرف ان لڑکوں پر کیا گیا ہے جو ابھی طفولیت کے دور میں تھے ' لیکن امید ہے کہ اُن لڑکوں کی تعلیم میں بھی کامیاب ہوگا جو اس منزل عمر سے گزر چکے ہیں -

(معــلــمــات)

یہاں تک تو فن تعلیم کے متعلق بحث تھی - اب ہم چند کلمات اُستادوں اور اُستانیوں کے متعلق کہنا چاہتے ہیں -

عام طور پڑھانے والوں کا قاعدہ ہے کہ جب وہ بچے کو کوئی نئی چیز شروع کراتے ہیں تو پہلے اسے بتا دیتے ہیں ' پھر اس سے کہتے ہیں کہ اسکی نقل کرے - یا اگر دیکھتے ہیں کہ بچہ ایک کام کر رہا ہے مگر اس سے نہیں ہوتا ' تو فوراً اسکی مدد کرنے لگتے ہیں - یا اگر اس نے کر تو لیا مگر اسمیں کسی قسم کی غلطی رہگئی ہے ' تو خود ہی اُسے درست کردیتے ہیں -

لیکن اس طریقہ تعلیم کی اُستانی جب کوئی نئی شے شروع کرانا چاہتی ہے تو ایسے مواقع پیدا کرتی ہے کہ بچے کو خود بخود کام کی طرف توجہ ہو - جب انکو متوجہ دیکھتی ہے تو منتظر رہتی ہے کہ وہ خود بخود اسکو کرنا چاہے - البتہ جسوقت اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ بچہ خود نہیں کرسکتا کیونکہ اپنی کوشش ختم کرچکا ہے ' تو پھر اسوقت بتادیتی ہے -

اسی طرح اگر وہ غلطی کرتا ہے تو کوشش کرتی ہے کہ خود اپنی غلطی پر مطلع ہوجاے - اگر نہیں ہوتا تو پھر ٹوکتی ہے اور کوشش کرتی ہے کہ وہ خود ہی اسے درست کردے - جب اسمیں بھی کامیابی نہیں ہوتی تو پھر مجبوراً خود ہی بنا دیتی ہے -

اسلیے قدرتاً اس طریق تعلیم کی کامیابی کا دار و مدار پڑھانے والوں کی لیاقت و قابلیت پر ہوتا ہے ' اور اس کے لیے جس قسم کی نوعیت اور جس مقدار کی قابلیت کی ضرورت ہے وہ اس سے بالکل مختلف اور بہت زیادہ ہے ' جو عام مدارس کے لیے درکار ہوتی ہے -

چنانچہ جس مدرسہ کو بدقسمتی سے قابل استانیوں یا استادوں کی کافی تعداد نہیں ملتی ' اسے مجبوراً بند کر دیا جاتا ہے - مسٹر ہولمز کہتے ہیں :

" میں نے پانچ مدرسے جو اس طریق تعلیم کے لیے قائم کیے گئے ' دیکھے - مگر اُن میں سے چار کو کامیاب اور ایک کو ناکام پایا - اسکی وجہ مہتممہ کا اس طریقہ کے تفصیلی حالات سے جہل تھا - میں نے اسکی اصلاح کی بہت کوشش کی مگر بالاخر مدرسہ بند ہی کر دینا پڑا "

(موانع رواج تعلیم جدید)

قابل استانیوں کے قحط کے علاوہ اس طریق تعلیم کی راہ میں ایک دوسرا سنگ گراں اسکی گرانی بھی ہے - سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اسمیں عام طریق تعلیم کی نسبت جگہ زیادہ درکار ہوتی ہے - عام تعلیم میں فی بچہ ۹ فیٹ جگہ کافی ہوتی ہے مگر اسکے لیے کم ازکم ۱۵ فیٹ چاہیے - کیونکہ اول تو یہاں بچے آزاد اور خود مختار ہوتے ہیں - چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے کے متعلق کسی قسم کی روک ٹوک نہیں ہوتی - دوسرے اس کے لیے ساز و سامان بھی بہت ہوتا ہے جسکے لیے وسیع جگہ کی ضرورت ہے - پھر اسمیں استانیاں بھی بہت چاہییں کیونکہ ایک استانی مشکل سے بیس لڑکوں کو پڑھا سکتی ہے -

با ایں ہمہ امید ہے کہ بہت جلد یہ طریقہ تمام یورپ اور امریکہ میں رائج ہوجائیگا - کیونکہ یہ اب تجربہ کی حد سے گزر چکا ہے اور اسکے فوائد منظر عام پر آچکے ہیں -

(گورنمنٹ ہنــد اور مسئلۂ تعلیم)

لیکن کیا گورنمنٹ ہند بھی اس طریق تعلیم کے فوائد معلوم کرکے بدبخت ہندوستانیوں تک اسے پہنچانے کی کوشش کریگی ؟ کیا جو گورنمنٹ اپنے تئیں ہندوستان کا تربیت فرما بیان کرتی ہے ' وہ چند امتحان لینے والی یونیورسٹیوں کو قائم کرکے تمام فرائض تربیت سے سبکدوش ہوگئی ہے ؟ افسوس کہ اسکے جواب میں بحالت موجودہ مایوسی کے سوا اور کچھ نہیں ہے !

مسئــلۂ اصــلاح نــــدوہ

بتاریخ ۳ - اپریل جامع مسجد کھل گاؤں میں بعد نماز جمعہ ایک عام جلسہ مسلمانان کھل گاؤں کا زیر صدارت جناب ابو نعیم صاحب بی - اے بدیں غرض منعقد ہوا کہ ندوہ کی موجودہ حالت کے متعلق قوم کو توجہ دلائے -

لائق صدر انجمن نیز جناب حافظ مولوی منظر علی صاحب نے بہت ہی اچھے پیرایہ میں ندوۃ العلما کی سرگذشت اور اغراض و مقاصد بیان کیے - اسکے بعد حسب ذیل تجویزیں باتفاق رائے منظور ہوئیں جو بغرض آگاہی قوم روانہ کیجاتی ہیں :

(۱) یہ جلسہ طلبائے دار العلوم ندوۃ العلما کی اسٹرائک کو نہایت افسوس کی نظر سے دیکھتا ہے ' اور اس نازک وقت میں بہت ہی غور طلب معاملہ سمجھتا ہے -

(۲) یہ جلسہ بہی خواہان قوم سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بعد کافی اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کے اپنی توجہ اصلاح و استقلال ندوہ کی طرف منعطف فرما کر قوم کو مشکور فرمالیں -

(۳) یہ جلسہ موجودہ ناظم ندوۃ العلما سے غیر مطمئن ہے اور انہیں اس عہدہ کیلیے موزوں نہیں سمجھتا -

ناچیز شرف الدین

بلکہ میرا گمان تو یہ ہے کہ جو لوگ مولوی عبد السلام صاحب کو محض اس بنا پر گالیاں دے رہے هیں وہ خود اس قسم کے گناهونکا ارتکاب بارها کرچکے هونگے ' اور میرا دعوی ہے کہ غالباً آیندہ بھی ضرور کرینگے - مثال کے لیے دهلی مسلم ڈیپوٹیشن کا واقعہ کافی ہے - میں سمجھتا هوں کہ مختلف الخیال لوگوں کو شمول ڈیپوٹیشن کی ترغیب و تحریص میں جو پرائیوٹ خطوط لکھے گئے هونگے یا زبانی گفتگو کی گئی هوگی ' اسمیں اس سے زیادہ دروغ مصلحت آمیز حرف پیش آیا هوگا - اور یقیناً یہ ظاهر کیا گیا هوگا کہ خود وائسراے کا منشا ہے کہ ایک ایسا ڈیپوٹیشن آئے ' یا سر علی امام کی گفتگو سے معلوم هوا کہ وائسراے کی یہ خواهش ہے - وقس علی هذا -

اصل یہ ہے کہ هم لوگ دوسروں کی اخلاقی کمزوریوں پر طعن کرنے میں بہت بے باک هیں لیکن خود اسی قسم کی کمزوریوں میں مبتلا هوجانے کیلیے ادنی تحریک آمادہ رهتے هیں - مثلاً کیا یہ واقعہ حیرت انگیز نہیں ہے کہ نواب صاحب رامپور کے ڈیپوٹیشن کے متعلق جن جن باتوں پر سنگین سے سنگین اعتراض کیے جاتے تھے ' بعینہ اسی قسم کی باتوں کی تائید میں اب جدید دهلی ڈیپوٹیشن کے ضمن میں قوی سے قوی دلائل پیش کیے جا رہے هیں ؟

اللہ تعالے مسلمانوں کو حق کی اعانت اور اسپر استقلال کی توفیق اور تلون سے احتراز کا حوصلہ عطا فرماے -

---

دهلی میں جلسہ

ندوہ کے متعلق ۱۰ مئی کا اجتماع

(از حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب)

۱۰ - مئی کو دهلی میں جو جلسہ هونے والا ہے ' اسکے متعلق مختلف قومی جرائد میں موافق اور مخالف بحثیں هورهی هیں جنهیں میں قومی بیداری کی ایک علامت سمجھتا هوں - میرا خیال ہے کہ کسی مسئلہ میں جب اختلاف هوتا ہے تو عام طور سے یہ اختلاف کبھی تو واقعات پر کم غور کرنیکی وجہ سے هوتا ہے ' اور کبھی اسلیے هوتا ہے کہ دو گروہ جو مختلف خیالات کے هوتے هیں ' اپنے اپنے نصب العین کی روشنی میں اس مسئلہ کے مختلف پہلوں کو دیکھتے هیں -

میں ان سطور میں یہ کہنا نہیں چاهتا کہ ندوۃ العلما کے اصلاحی جلسہ کے متعلق جو اختلاف ہے ' وہ ان دونوں قسموں میں سے کس قسم کا ہے ؟ کیونکہ اسے میں آپ کے اخبار کے پڑھنے والوں کیلیے چھوڑتا هوں ' اور سمجھتا هوں کہ یہی طریقہ زیادہ بہتر اور زیادہ مناسب ہے -

ندوۃ العلما اس لیے قائم کیا گیا تھا کہ اسکے طلبہ ایک اعلی نصاب تعلیم اور اعلی تربیت سے مستفید هوسکیں ' اور اسکے بعد وہ خدمت اسلام کو مختلف ضرورتوں کے لحاظ سے انجام دیسکیں - یہ شریف اور اعلی مقصد اس وقت پورا هو رہا ہے یا نہیں ؟ اور اسکے پورا هونیکی هندوستان کے اهل اسلام توقع کرسکتے هیں یا نہیں ؟ اس کا فیصلہ صرف مسلمانوں کے هاتھہ میں ہے -

گو ندوۃ العلما کا انتظام پست حالت میں هو ' گو قواعد کی خلاف ورزی بھی اسمیں هوتی هو ' اور گو اسکا مالی انتظام بھی قابل اطمینان نہو ' لیکن سب سے زیادہ اس بات کا فکر ہے کہ وہ اپنے اصلی سے روز بروز دور هوتا جاتا ہے ' اور اس بات کے خوف کرنیکے وجوہ پاے جاتے هیں کہ وہ ایک معمولی مدرسہ کی صورت نہ اختیار کرلے - اگر اس خیال سے چند اهل الراے ایک جگہ جمع هوں اور ندوہ کی بہتری کے ذرائع پر غور کریں ' تو میرے خیال میں ایسے جلسے کو بے ضرورت یا مضر بتانے سے یہ بہتر هوگا کہ اس میں شرکت کیجاے ' اور صرف انصاف اور اعتدال کے ساتھہ مخالف اور موافق بیانات کو سن کر اُن پر صحیح راے قائم کیجاے -

میں یہ بھی ظاهر کرنا ضروری سمجھتا هوں کہ سب سے پہلے دوستانہ تبادلۂ خیالات کی کوشش کیجائیگی - اگر اسمیں بدقسمتی سے کامیابی نهوی تو انصاف کیساتھہ راے قائم کرکے (خدا همیں اسمیں توفیق عطا فرماے) اصلاح کا مطالبہ کیا جاے گا (بشرطیکہ اسکی ضرورت هوئی) - اور مطالبہ اصلاح کا طریقہ بھی امید ہے کہ معتدل هی هوگا -

میں نہایت افسوس کے ساتھہ اُن معزز دوستوں سے جن کا یہ خیال ہے کہ قوم کو ندوہ سے مطالبہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے ' اختلاف کرتا هوں - مطالبہ قوم کو کرنیکا پورا حق حاصل ہے جسطرح کہ اس مطالبہ کو قبول کرنے یا نہ کرنے کا ارکان ندوہ کو حق حاصل ہے - اگر اسکے عوض یہ کہا جاتا کہ قوم کو ارکان ندوہ کے مجبور کرنیکا حق حاصل نہیں ہے تو بے شک میں بھی اسکے ساتھہ اتفاق کرتا -

اس وقت جن بزرگوں کے هاتھہ میں ندوہ کے انتظام کی باگ ہے ' وہ سب خدا کے فضل سے مسلمان اور همارے اخوان دینی هیں ' اور ندوہ کے ساتھہ دل چسپی بھی رکھنے والے هیں - اسلیے همیں پوری امید ہے کہ وہ مہربانی فرماکر اصل مسئلہ پر غور کریں گے - اور حق پسندی کی راہ کو هر حال میں ترجیح دینگے -

مجھے اس کے ساتھہ هی اُن بزرگوں سے جو ۱۰ - مئی سنہ ۱۳ کو دهلی میں تشریف لائینگے ' امید ہے کہ وہ بھی فرقہ بندی کے خیالات سے پاک هونگے اور صرف انصاف اور راستی کی پیروی کرینگے -

علی گڈہ کالج هر لحاظ سے باقی اسلامی درسگاهوں میں ایک بہتر کالج ہے جو بہتر انتظام اور بہتر سرمایہ کیساتھہ بہتر منتظمین کے زیر سایہ چل رہا ہے - لیکن میں نہیں سمجھہ سکتا نہ اگر اسمیں کوئی بات بنیادی اصول کے خلاف هو تو کیوں قوم کو اصلاحی مطالبہ سے محروم رکھا جاے جب کہ اوس کا تمام سرمایہ قومی سرمایہ ہے ؟

حال هی میں اهل اسلام کے ایک چھوٹے گروہ نے اپنے حقوق کے متعلق مطالبات پیش کرتے هوے (یہاں اس بات کا موقع نہیں ہے کہ مطالبات سے بحث کیجاے) ایسی خواهشیں بھی کی هیں جو کالج کے اندرونی انتظام سے تعلق رکھتی هیں - لیکن میرے معزز دوست نواب محمد اسحاق خاں صاحب آنریری سکرٹری نے ان مطالبات کے جواب میں یہ نہیں کہا ' اور نہ ابھی تک کسی اهل الراے نے ایسا ظاهر کیا ہے کہ اهل تشیع کو کوئی حق ان مطالبات کا نہیں ہے - بلکہ برخلاف اسکے ان کے مطالبات پر غور هو رہا ہے ' اور کوشش کیجا رهی ہے کہ صحیح مطالبات کو منظور کیا جاے - ایسی حالت میں ندوہ کے مطالبات کے متعلق یہ کہنا کہ اُنکا حق قوم کو حاصل نہیں ہے کم سے کم میرے خیال میں کسی صحیح دلیل پر مبنی نہیں ہے -

میری راے میں ۱۰ - مئی کے جلسہ کے متعلق اس وقت کوئی موافق یا مخالف راے دینے سے یہ بہتر هوگا کہ اسکی روئداد پڑھنے یا اسمیں شریک هونے کے بعد کوئی خیال ظاهر کیا جاے ممکن ہے کہ یہ جلسہ جو اسوقت غیر ضروری سمجھا جاتا ہے ۱۰ مئی کو مفید ثابت هو -

اسکے علاوہ مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ دهلی کی انتظامی کمیٹی ارکان ندوہ میں سے بھی ایک جماعۃ کو دعوت بھیج رهی ہے ' اور یہ تجویز اگرچہ همارے بعض معزز اسلامی پرچے بھی پیش کر رہے هیں لیکن خود کمیٹی کا اس سے پہلے بھی یہی خیال تھا - امید ہے کہ اس جلسہ میں هر گروہ کے اصحاب موجود هونگے ' اور هر ایک گروہ کے بیانات روشنی میں آنے کے بعد جلسہ کوئی مناسب راے قائم کرے گا -

باتفاق کو برداشت کرے - پھر خیالات کی طوائف الملوکی سے بہتر ہے کہ کم از کم کسی ایک اصول میں تو لوگ متحد ہو جائیں -

(تجـــویز)

میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب اور صوبجات متحدہ سے اس کام کو شروع کیا جاے ' اور اس طرح کیا جاے کہ جو عمدہ اخبارات اس وقت نکل رہے ہیں' وہ سب' یا ان میں سے جو منظور کریں' ایک خاص قرار دادہ شرط کے ماتحت یک جا ہو جائیں' اور اعلان کردیا جاے کہ یہ سب ایک هي سلسلہ کے اخبارات ہیں - ہر اخبار کوئي خاص خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے - جس شخص کو وہ خصوصیت مطلوب ہو وہ اسي اخبار کو خریدے - کچھہ ضرور نہیں کہ وہ ہر معاملہ میں متحد الراے بھي ہوں - ایسا ہونا ممکن نہیں اور حق پرستي کے ساتھہ جائز بھي نہیں - البتہ قرارداد کے مطابق ایک اصول مشترک ان میں ضرور ہونا چاہیے -

مثلاً لاهور میں عمدہ حلقۂ اشاعت رکھنے والے اخبارات بہت سے ہیں - اخبار وطن لاهور اسلامي ممالک کے عام حالات' عربي اخبارات کے اقتباسات ' اور انگریزي جرائد کے علمائی و مشرقي مراسلہ نگاروں کے تراجم جس کثرت کے ساتھہ دیتا ہے کوئي نہیں دیتا' اور اس شاخ میں وہ سب سے زیادہ دلچسپ ہے - روزانہ پیسہ اخبار ایک عام روزانہ اخبار کي حیثیت سے ہر طرح کا مواد بہم پہنچاتا ہے' اور تمام روزانہ معاملات پر چھوٹے چھوٹے نوٹ دیتا ہے - زمیندار اپني خصوصیات معلومہ و شہیرہ کے لحاظ سے پوري شہرت رکھتا ہے اور لوگ اسکے بہت گرویدہ ہیں - یہ تینوں اخبار تین مختلف مذاق کي جماعتوں کیلیے ہیں اور کوئي وجہ نہیں کہ باہم رقیب ہوں - جس شخص کو جس طرح کے اخبار کی ضرورت ہو خریدے - یہ سب ایک ایسوسي ایشن کے ماتحت ہو سکتے ہیں -

وطن اور پیسہ اخبار ملک کو تعلیم دیں - زمیندار ملک کي شکایتیں گورنمنٹ کے آگے پیش کرے -

اگر ہم چاہیں تو سب کچھہ کر سکتے ہیں اور بہت تھوڑے سے ایثار کي ضرورت ہے - قوم کي خدمت کا سب کو دعوی ہے - نہ تو وہ صرف زمیندار کے دفتر میں مقفل ہے' نہ کارخانہ وطن اور پیسہ اخبار میں ' یہ تمام لوگ اپنے اپنے دائرۂ خدمت کو مشخص کرکے بغیر تصادم کے خدمت کر سکتے ہیں -

اسي طرح صوبجات متحدہ کے کچھہ اخبار باہم متحد ہو جائیں - پھر اور صوبوں کے - لیکن بمبئي ' بنگال ' مدراس ' اور بہار سے اخبارات نہیں نکلتے - وہاں نئے بھي جاري کرنے چاہئیں -

میں سمجھہ نہیں سکتا کہ آپ ایسا تعلیم یافتہ اور صاحب اثر بزرگ کیوں علانیہ سعي نہیں کرتا ؟ آپ اپنے صوبے میں کام شروع کردیں - سب سے پہلے موجودہ اخبارات کے مالکوں سے ملیں اور مشورہ کریں - اگر آپکا مقصد حاصل نہو تو پھر دوسري راہ اختیار کریں - پتھر کي چھپائي بہت ارزاں ہے' اور ایک عمدہ هفتہ وار اخبار پانچ چھہ ہزار روپیہ کے ابتدائي سرمایہ سے نکل سکتا ہے -

حرم مدینۂ منورہ کا سطحي خاکہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحي خاکہ یا (Plan) ہے جو ایک مسلمان انجنیر نے موقعہ کي پیمایش کرکے پیمانے سے بنایا ہے نہایت دلفریب متبرک اور روغني مع رول وکھڑا پانچ رنگوں سے طبع شدہ قیمت ۱ روپیہ - علاوہ محصول ڈاک -

منیجر مرقع پنڈي بہاؤ الدین - ضلع گجرات - پنجاب

مسئلہ بقـــاء و اصلاح ندوہ

مولوی عبدالسلام صاحب کا خط

از جناب مولانا سید فضل الحسن صاحب حسرت موہاني

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الهـــلال - تسلیم !

معاملات ندوہ کے متعلق آجکل تقریباً کل اسلامي اخبارں میں جو بحث جاري ہے باوجود دیگر مشاغـــل' راقم حـــروف نے بڑي دلچسپي کے ساتھہ مطالعہ کیا - میں اس موقعہ پر علامہ شبلي یا انکے مخالف گروہ کي تائید یا تردید کرنا نہیں چاهتا ' لیکن سلسلۂ بحث میں دو ایک باتیں ایسي پیش آگئي ہیں جنکي نسبت چند کلمے عرض کرنا ضروري معلوم ہوتے ہیں - کیونکہ انکے متعلق میرے خیال میں اسوقت تک کسي نے بے لاگ راے قائم نہیں کي ہے -

مثلاً مولوي عبد السلام صاحب ندوي نے اپنے ایک خط میں طلباے نـــدوہ کو اسٹرائک کرنے کي جو تحریک کي ہے اسے تمام لوگوں نے ' عام اس سے کہ وہ مولوي شبلي صاحب کے موافق ہوں یا مخالف' حد درجہ مذموم اور قابل ملامت فعل قـــرار دیا ہے - اور الہلال نے بھي سخت ملامت کي ہے -

مجھکو چونکہ بفضلہ تعالے کسي گروہ سے تعلق نہیں ہے اسلیے بـــلا خوف تردید و لومۃ لائم اس راے کا ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ تحریک اسٹرائک کو علامۂ شبلي کے ایما سے منسوب کرنے کے سوا باقي اور کوئي بات مولوي عبـــد السلام صاحب کے خط میں قابل اعتراض نہیں ہے -

جو لوگ انکي تحریر کو جلوں' شکایت ' یا فتـــنہ پردازي قرار دیتے ہیں' انہیں پہلے یہ بات ثابت کرنا چاهیے کہ بحالت مجبوري اسٹرائـــک کرنا یا اسکي تحریک کرنا کوئي نا معقول فعل ہے - ہم کہتے ہیں کہ زبردست کے مقابلے میں کمزوروں کا اسٹرائک کرنا انکا ایک قـــدرتي حق ہے جسکو بلا دلیل نا جائز قرار دینے کا کسي شخص کو کوئي منصب حاصل نہیں - اگر کسي کو اس بات کا دعوی ہو تو وہ اسے پیش کرائے - اســـکا مسکت جواب دیا جائیگا - انشاء اللہ تعالے -

مولوي عبد السلام صاحب نے اسٹرائـــک کی جو تحریک کي تھي وہ بالـــکل صحیح تھي ' اور اگر وہ پختہ کار یا صاحب استقلال ہوتے تو اپني تحریر پر اطمینان اور صداقت کے ساتھہ قائم رہ سکتے تھے - لیکن افسوس کہ اعتراض کي کثرت سے گھبرا کر انھوں نے خود ہی اپنے ایک بالکل جائز فعل کو نا روا تسلیم کرلیا - تحریک اسٹرائک کو مولوي شبلی صاحب کے نام سے منسوب کرنے کو ہم اچھا نہیں کہتے ' لیکن وہ بھي کوئي اسدرجہ مذموم فعل نہیں ہے کہ اسکي بنا پر مولوي عبـــد السلام صاحب پر گالیوں کي بوچھاڑ کردي جاے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تحریک اسٹرائک کے متعلق مولوي شبلي صاحب نے کوئي علانیہ ایما نہ کیا ہوگا ' لیکن فحواے کلام سے ایسا ضرور دریافت ہوسکتا ہوگا کہ مولانا اس تحریک کو قابـــل اعتراض نہیں سمجھتے ' جیسا کہ اب بھي انکي تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بحالت مجبوري اسٹرائک کو جائز قرار دیتے ہیں - پس ایسي حالت میں اپني تحریک کو پر زور بنانے کے لیے علامۂ شبلي کے نام کا حوالہ دے دینا گناہ کبیرہ یا کفر کي حد تـــک نہیں پہنچتا -

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبہی دیکہی نہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بہرکی کسی ایک زبانمیں دکہلا دو تو

ایک ھزار روپہ نقد انعام

ایسی کارآمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکہہ روپے کو بہی سستی ہے - یہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکہہ لیے - دنیا کے تمام سربستہ راز حاصل کر لیے صرف اس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتابخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - کیان سرود - قیافہ شناسی اہل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکہا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکہوں میں نور پیدا ہو بصارت کی آنکہیں وا ہوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی انکے عہد بعہد کے حالات سوانعمری و تاریخ عالمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' انکی قیمتیں ' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کہینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ' شتر ' کالے بہینس ' گہوڑا ' گدھا بہیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانورونکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی ہوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکہی ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکہی نہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیرگاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگہی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برہما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برہما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواہرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تہوڑے ہی دنوں میں لاکہہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - اسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہاں کی درسگاہیں دکہائی کانیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلآویز کہ پڑہتے ہوے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کہلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

~~~~~~~~~~~~~~~

تصویر دار گہڑی

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپیہ

ولایت والوں نے بہی کمال کر دکہایا ہے اس عجائب گہڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے ' جو ہر وقت آنکہہ مٹکاتی رہتی ہے ' جسکو دیکہکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگاؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

~~~~~~~~~~~~~~~

آتھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گہڑی کو آتھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبہی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پہول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندی کی آتھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آتھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھ سکتی ہے مع تسمہ چمڑی قیمت سات روپے

~~~~~~~~~~~~~~~

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابہی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئے ہیں - نہ دیا سلائی کی ضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لیمپ لیکر اپنی جیب میں یا سرہانے رکہلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرہ سے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوے ایکدم کسیوجہ سے اٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - ہزار نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکہیں تب خوبی معلوم ہوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی ہوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گہڑیاں کلاک اور گہڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی ہیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکہیں اکٹہا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقام توھانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)
~~~~~~~~~~~~~~~

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطری حق ہے جس میں ہو وعدہ و خیال کا قول بنجیا ہو۔ جب آپ کسی سے کوئی بات او مانے کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہو جاتا ہے قبل اس کے کہ اس واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب وقار الملک بہادر

جناب نواب حاجی محمد اسحق خانصاحب۔

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائیکورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹننٹ کرنل۔ ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم۔ ایس

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مان سنگھ صاحب وید سکریٹری آل انڈیا۔ ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوے معلی

ان ناموں کی عظمت اور دانوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علحدہ ہو اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہو تاہم اتنا کہدینا بھی ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی عامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی بخوبی معلوم ہو کہ آج اہل المشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج متروک ہو چکا ہو اور بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل میں تاج روغن گیسو دراز نے جو کچھ قبول عام حاصل کیا وہ آپ کو بھی بخوبی معلوم ہو کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد اسکی خریدار ہے بلکہ مختصر مگر منتخب ترین جماعت ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہو اور حسن الطلب پر ہر شخص کو روانہ کیجا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہوکر زندگی کا ترکیب و علاج کی نہیں۔ ہر کثرت سے ہیں ایسی موجود ہیں کہ بیان کرنی چاہیے سر سے پیشتر۔ لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہو تو پھر ہندوستان بیلون ہو یا مصر وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر سودہ ہیں اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہو تو یاد رکھئے کہ جسطرح جسمانی صحت کیلئے ورزش ہر ایک کیلئے لازمی ہے اسیطرح دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض احباب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیئر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم الفرصتی رہتی تھی۔ خدا بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہوا خواہ وائسرائے ہیز لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ بم کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا کیا۔

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہائی مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکہ تاج محل آگرہ جس کے تیار کی ترتیب منسوب ہو اسکی قیمت تو کم ہونے سے رہی اور اگر کمی ہو تو خدانخواستہ کرتا ہوئے۔ تو پھر پریشان ہو کر شائقین پہنچاتے اور کہ کیا اگر اتنا معلوم ہو جائے کہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا توپیہی اشارہ تھا

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور مخلص احباب بوجہ میدان مقابلہ سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

پہنچنے پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت ہی بندہ گئی۔ اور صاحب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی مگر اسے چند سے پچھلی قیمتوں میں اور کمپنی کی شرائط میں کچھ تخفیف کر دیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قسمتی یہ اور فطری اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب تناسب کے ساتھ خوشبوؤں کا چھانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص راہ کی باعث ہوئی ہو بلکہ مقابلتاً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کر لینگے کہ تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہو جایا کرتی ہے اور وہ اصل یہ تاج میں آمیزش ہونی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک تمام و قفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ حسن کر دیگئی ساتھ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش $\frac{1}{5}$ حصہ پہلے ہی بڑھا دی جانیکی تجویز مکمل ہو چکی تھی تاہم۔

محض پالیسی چند سے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف صدمہ مذہب گھر تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بیموقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستقل طور کے فوائد سے محروم کی۔ امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال ہونا بجائے خود محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد لگانا کا ایک دردانگیز فروگذاشت ہوگی جسکا خمیازہ نسبتاً اس تاجدار کو لازماً زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف اور صاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل ہوں

قیمت بڑی شیشی تاج روغن گیسو دراز تاج روغن نیازبو تاج روغن زیتون پامی
فی شیشی تاج روغن آملہ و بنولہ ۱۲ فی شیشی (۱۰ ار)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجیے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک ایک شیشی پر ۵ دو شیشیوں پر ۸ اور تین شیشیوں پر ۱۰ خریدار سے لیا جائیگا ان اخراجات کی کفایت کی غرض سے بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں سے تاج ہیئر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کی تلاش کرینیے اس لئے کہ ہندوستان کے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر یہ مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ و دیگر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

دیگر کتابیں

(۱) حالات و مکتوبات حضرت سید احمد صاحب بریلوي مجدد رحمۃ الله علیه معه سوانح حضرت اسمعیل شهید و دیگر خلفاے حضرت صاحب اس کا ایک نسخه سو روپیه کو بهي نه ملتا تها ، همنے بڑي محنت سے ایک نسخه تلاش کرکے طبع کرایا ہے ۔ قیمت ۲ روپیه - [۲] مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیه - تصوف کي نہایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۳] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - [۴] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے هند کے باتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۴ روپیه - [۵] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیه -

(۶) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگی دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲ روپیه ۸ آنه ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندرہ سو صفحے قلمي کاغذ بڑا سایز ترجمه اردو قیمت ۹ روپیه ۱۲ آنه

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراه مدینه منوره اور مکه معظمه کے بعض نہایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے هیں اور بعض تیار هو رہے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیہودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوٹو چوکھٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹھے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹھ آنه علاوہ خرچ ڈاک - یه فوٹو نہایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیرہ کے بازاروں میں مدینه منوره اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وہ هاتھه کے بنے هوئے هوتے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر ان مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نہیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجھکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بہت رسوخ حاصل کر کے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاہ ریشمي غلاف اور اسپر سنہري حروف جو فوٹو میں بڑي اچھي طرح پڑھے جاسکتے هیں (۲) مدینه منوره کا نظارہ (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظارہ اور هجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد حنیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (٦) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑھنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبة الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا و مروہ اور وهاں جو کلام رباني کي آیت منقش ہے فوٹو میں حرف بحرف پڑھي جاتي ہے -

ملنے کا پته — منیجر رساله صوفي پنڈي بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

خریـــداران الهــــلال کے لئـــے خـــاص رعـــایت

یه گهـڑیاں سوئس واچ کمپني کے یہاں اُسي قیمت میں ملتي هیں جو یہـاں اصلي قیمت لکھی گئي ہے - میري رعایتي قیمت صرف اسوجــه سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصه خریـداران الهـــلال کو دیدیا - اسکي قدر اسي طرح هوسکتي ہے کہ هر خریدار کم سے کم ایـک گهـڑی خرید لے -

سسٹم راسکوپ - سائز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - اناملا ڈایل - مع قبضه - نکل کیس - بلا کنجي گارنٹي تین سال - اسکے ساتھ ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلي ۳ - روپیه ۱۴ - آنه رعایتي ۲ - روپیه -

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وائنڈنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـــل ڈایل - گــلاس ڈرم - هنچ باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلي قیمت ۲ - روپیه ۱۴ - آنه رعایتي قیمت ۲ - روپیه ۲ - آنه -

یه گهڑي نہایت عمـــده اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلي قیمت ۸ - روپیه ۱۲ - آنه رعایتي قیمت ۶ - روپیه ۹ - آنه -

مٹل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپـن فیس - تین چوتهائي پلیٹ مور منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانـڈسٹ مکانیزم - کیس وائنڈنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیل هانـڈس - بـزل ست اور مصنوعي جواهــرات - اکسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیه ۸ - آنــه رعایتي قیمت ۵ - روپیه -

اربانــه اکسٹـــرا فـلاٹ ڈرس واچ - سنهري سولین - سائز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن ست - هانڈ اکشن - مٹل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنـگ اور گلاس -

اصلي قیمت ۶ - روپیه ۶ - آنــه رعایتي قیمت ۴ - روپیه ۶ - آنه

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وائنڈنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ انامـــل ڈایل - گـــلاس ڈرم - هنچ باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ رگیولیٹر - مع ریلوے انجن کي " برے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کي سوئیں زاید -

اصلي قیمت ۳ - روپیــه ۲ - آنه رعایتي قیمت ۲ - روپیه ۶ - آنه -

بالکل نمبر ۶ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۶ - روپیــه رعایتي قیمت ۴ - روپیه ۸ - آنه -

جن فرمایشوں میں الهـلال کا حواله نہیں هوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آینده کسی قسم کی سماعت نہیں هوگی -

المشتهر کے - بی محمد سعیـد اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ کـلکتـه

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں ھندوستان کے مشاهیر نقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجہ کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشهور محسن و سر پرست مسٹر جان گلکرست نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جهاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذهب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا زبعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یہ مقصد هرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کرکے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنہ کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنہ ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر نقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمہ مولوي عبد الغنی صاحب وارثي قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسي میں بھي کوئي کتاب لکھي نہیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قافیہ کے اصول وضوابط بھي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۹ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستاولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نهایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب و تمدن اور علوم وفنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازن هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۹۵۹) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۴) - مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین وسلاطین وحکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے هیں - مترجم نے ان کا بھي اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سهیلي کي طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراماؤں کا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کي تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) انسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۹) صفحہ - قیمت سابق ۹ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائي گئي ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فهرست کتب خانہ آصفیہ - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں انھیں اس کا مطالعہ کرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمہ مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا، اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مسیحا کا خوشبودار تیل
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربہ سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ کلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و ہول سیل ڈپو
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

S.C. MITRA
ہندوستان
کارخانہ

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

اطلاع

اگر معاونین الہلال کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہو جائیگا -

منیجر

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

حافظ محمد عبد المجید مہتمم ہمدرد دواخانہ یونانی صوبہ دہلی

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئہ

حبوب مقوی — جن اشخاص کی قوی زائل ہوگئے ہوں وہ اس دوائی کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابی ہو یا دماغی یا کسی اور وجہ سے بالکل نیست نابود ہو جاتا ہے - دماغ میں سرور ونشاط پیدا کرتی ہے - تمام دلی دماغی اور اعصابی کمزوریوں کو زائل کرکے انسانی ڈھانچہ میں معجزنما تغیر پیدا کرتی ہے - قیمت ۵۰ گولی صرف پانچ روپیہ -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچہ دانت نہایت آسانی سے نکالتا ہے - منھہ کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ -

تریاق طحال — تپ تلی کیلیے اس سے بہتر شاید ہی کوئی دوائی ہوگی - تپ تلی کو بیخ وبن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور تلی کی اصلاح کرتا ہے - قیمت فی شیشی ۱ روپیہ ۴ آنہ -

ملنے کا پتہ - جی - ایم - قادری اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ ملکہالہ ضلع گجرات پنجاب

ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزی]

مسٹر بی - سی - متر - آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج ہوگلی و ہوڑہ

میرے لڑکے نے مسرز ایم - این - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدی ہیں، وہ تشفی بخش ہیں - ہمنے بھی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجے کی تیار ہوئی ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے ×

کون نہیں چاہتا کہ میری بینائی مرنے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹر کی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھی اگر آنکھ کے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگی -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھر کی عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - اصلی رولڈگولڈ کی کمانی یعنے سونے کا پترا چڑھا ہوا مع پتھر کی عینک کے ۶ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ ۶ آنہ -

مژدہ وصل

یعنی عمل حب وبغض یہ ہر دو عمل ایک بزرگ کامل سے مجھکو عطا ہوئی ہیں لہذا بغرض رفاہ عام نوٹس دیا جاتا ہے اور خاکسار دعوے کے ساتھہ عرض کرتا ہے کہ جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب ہونگے - ہدیہ ہر ایک عمل بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ - ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوح یعنی بیس کا نقش اس عمل کی زیادہ تعریف کرنا فضول ہے کیونکہ یہ خود اسم بااثر ہے - میرا آزمودہ ہے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبھی خطا نکریگا اور یہ نقش ہر کام کیواسطے کام آتا ہے ہدیہ بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حوالہ ضرور دینا چاہیے -

خادم الفقرا فیض احمد محلہ تلیسا جھانسی

(1) راسکوپ فلیور واچ گارنٹی ۲ سال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ

(2) نکلکیس سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ

(3) چاندیکیک بلکیس سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول دس روپیہ

(4) نکلکیس انگما سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط سچاوقت برابر چلنیوالی گھڑیوں کی ضرورت ہے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتی قیمت اور دس بارہ سالکی گارنٹی کے لالچ میں نہ پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ دھرم تلا کلکتہ -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla Calcutta.

نوٹ

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8

Half yearly „ 4-12

الہلال

مدیر مسئول و خصوصی

احمد الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۸   کلکتہ : چہار شنبہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری   جلد ٤

Calcutta : Wednesday, May, 6. 1914.

اطلاع

الہلال کا آیندہ نمبر نہیں نکلیگا

(۱) گو احباب کرام اسے محسوس نہ فرماتے ہوں اور گو الہلال کی مالی حالت کیسی ہی کیوں نہو' تاہم مجھسے دیکھا نہیں جاتا کہ الہلال نکلے' اور اسکی صوری و معنوی خصوصیات میں تھوڑا سا نقص بھی پیدا ہوجاے - یہی وجہ ہے کہ گذشتہ ڈھائی سال کے اندر متعدد گراں قیمت تغیرات اسکے اندر کیے گئے اور اکثر ایسا ہوا کہ لوگوں کو انکی خبر بھی نہیں دی گئی -

(۲) ٹائپ کی چھپائی میں سب سے بڑا اہم اور گراں مسئلہ حروف کی خوبی اور خوش سوادی کا ہے - جس قسم کی خوبی میں چاہتا ہوں وہ چھہ مہینے کے بعد باقی نہیں رہتی - اسی لیے الہلال کا ٹائپ ہر شش ماہی کے بعد بدل دیا جاتا ہے' اور ابتک تین مرتبہ بدلا جاچکا ہے - جس ٹائپ میں آجکل الہلال چھپتا ہے یہ گذشتہ نومبر کے آغاز میں لیا گیا تھا - اب پورے چھہ مہینے اسپر گذر گئے -

(۳) گو اب تک ٹائپ صاف ہے اور غیر دقیق نظر سے کچھہ ایسا زیادہ بدنما نہیں ہوا ہے' تا ہم پچھلا نمبر دیکھکر میں نے فیصلہ کرلیا کہ اب الہلال کو بالکل نئے ٹائپ میں چھپنا چاہیے - پچھلی اشاعت کی بد نمائی و بد خطی کا مجھے سخت رنج ہے -

(٤) نیا ٹائپ ایک ہی مرتبہ نہیں مرتب ہوجاتا بلکہ رفتہ رفتہ اسے حسب ضرورت ترتیب دیا جاتا ہے - اقلاً ایک ہفتہ اسمیں ضرور لگے گا - علاوہ اسکے پریس کا ایک مکان بھی بعض وجوہ سے بدلا گیا ہے' اور تمام سامان دوسری جگہ رکھا جا رہا ہے - اسکی وجہ سے بھی انتظامات ابتر اور بے نظم ہورہے ہیں -

ان مجبوریوں کی وجہ سے دفتر ایک ہفتہ کی مہلت کا طالب ہے' تا کہ نیا ٹائپ مرتب ہوجاے' اور پریس کے انتظامات بھی درست ہولیں - پس آیندہ ہفتہ کی اشاعت کا قارئین کرام انتظار نہ کریں - اسکے بعد دو پرچوں کی یکجا ضخامت میں نئے ٹائپ اور نئے انتظامات صوری و معنوی کے ساتھہ انشاء اللہ حاضر ہوگا -

(٥) یہ سچ ہے کہ احباب کرام کو یہ غیر حاضری بہت شاق گذریگی - مجھے ایسے سچے دوستوں اور مخلصوں کے دل کا حال معلوم ہے' جنہیں الہلال کے آنے میں ایک دن کی دیر بھی بہت دکھہ پہنچاتی ہے - مگر کیا کروں مجبور ہوں - بری حالت اور مسخ حرفوں میں الہلال کے صفحات دیکھکر سخت صدمہ پہنچتا ہے - اور ایسی حالت میں اسکا نکلنا مجھے برداشت نہیں ہوسکتا - امید ہے کہ ان امور کو پیش نظر رکھکر جو معذرت کی گئی ہے وہ قبول کی جائیگی - احباب کرام نے ہمیشہ میری کمزوریوں اور معذوریوں کو سنا ہے اور اپنے لطف و کرم سے معاف فرمایا ہے -

(ایڈیٹر)

بریلی میں عام جلسہ

مسئلۂ ندوہ

۳۰ - اپریل سنہ ۱۹۱٤ ع کو مسلمانان راے بریلی کا ایک عام جلسہ ندوۃ العلماء کے موجودہ معاملات پر غور کرنے کیلیے بمقام مسجد دائرہ منعقد ہوا - جسمیں ہر طبقہ کے لوگ شریک تھے - بہ تحریک جناب حافظ سید محمد صاحب و بتائید جناب منشی حبیب احمد صاحب جناب کپتان علی محمد خانصاحب سردار بہادر - آنریری مجسٹریٹ و ممبر میونسپل بورڈ و رئیس راے بریلی بالاتفاق صدر جلسہ قرار پاے' اور حسب ذیل رزولیوشنز پیش ہوکر بالاتفاق پاس ہوے :

(۱) اس جلسہ کو اس بات کا نہایت صدمہ ہے کہ ایک مذہبی درسگاہ میں ایسا ناگوار واقعہ پیش آیا - یہ جلسہ ان ذمہ دار حضرات سے جنکی کارروائی کا یہ نتیجہ ہے' نہایت منت و التجا کے ساتھہ درخواست کرتا ہے کہ حسبۃ للہ اپنی ذاتی خواہشات کو چھوڑ دیں اور معاملہ کو خوش اسلوبی سے طے کر دیں -

محرک — جناب صدر جلسہ

(۲) یہ جلسہ طالب علموں کو مشورہ دیتا ہے کہ اسٹرائک ختم کر دیں' اور منتظمین دار العلوم ندوۃ العلماء سے درخواست کرتا ہے کہ وہ قوم کی موجودہ حالت اور اس بات کا خیال کرکے کہ کسی طالب علم کا نکالنا سخت نقصان کا باعث ہوگا' کل طالب علموں کو بلا استثناء داخل کرلیں' اور طلباء کی شکایات و اسباب اسٹرائک کی تحقیقات کے لیے ایک بے تعلق کمیشن مقرر کردیں -

محرک - جناب شیخ شہاب الدین احمد صاحب وکیل -

موید - جناب شیخ سجاد حسن صاحب ہیڈ کلرک عدالت سیشن جج -

(۳) یہ جلسہ ندوۃ العلماء کی اصلاح کے لیے ضروری سمجھتا ہے کہ ندوۃ العلماء کے معاملات کی تحقیقات کے لیے ایک پبلک آزاد کمیشن بٹھائی جاے -

محرک — جناب شیخ محمد شعیب - بی - اے - ایل - ایل - بی -

موید — جناب حکیم مولوی سید اسرار حسن صاحب چشتی -

(٤) یہ جلسہ ان تمام کارروائیوں پر جو خلاف قاعدہ دستور العمل کی گئی ہیں' اظہار افسوس کرتا ہے اور موجودہ نظامت پر جو خلاف قاعدہ دستور العمل وجود میں آئی ہے' بے اعتمادی ظاہر کرتا ہے -

محرک — جناب منشی سجاد حسین صاحب -

موید — جناب منشی حبیب احمد صاحب محافظ دفتر عدالت سشن جج بہادر -

(٥) یہ جلسہ ان تمام بزرگان قوم و اخبارات کا جنہوں نے نیک نیتی سے معاملات ندوۃ العلماء پر بحث کی ہے اور اصلاح ندوۃ العلماء کے خواہشمند ہیں' دلی شکریہ ادا کرتا ہے -

محرک — جناب منشی نعمت خانصاحب

موید — جناب منشی حبیب احمد صاحب

اتوشہ نیٹنگ کمپنی

— :: —

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستانی کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بال کٹنگ (یعنی سہاری تراش) مشین دیگی ‘ جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کرتی ہیں۔

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ‘ جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے۔

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایسکی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ تک حاصل کیجیے۔

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے۔

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے۔ کام ختم ہوا ۔ اچھا روا نہ کیا اور انہی دنوں روپیہ بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں۔

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں۔

— :: —

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں اندرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے۔

لی - کپولہ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں کلز ویلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں۔

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں۔

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

اندرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس بات کے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے۔

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - مصنوعات بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں۔

انڈین ڈیلی نیوز — اندرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے۔

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے۔

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے۔

اندرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

قانون کي بحث میں مسلمہ قواعد مجالس هیں اور خود ندوة العلما کا دستور العمل ہے - لیکن فلاں فلاں دلائل اور فلاں فلاں واقعات کی بنا پر بغیر کسی تاویل و بحث کے ثابت ہوتا ہے کہ کسی حیثیت سے بھی یہ کارروائی جائز نہیں سمجھي جاسکتي -

پس اگر اس طالب حق کو راستبازي کے ساتھہ کشف حقیقت اور حصول حق و صداقت کي تلاش ہے' تو چاهیے کہ جن جن دلائل اور واقعات کو پیش کیا گیا ہے اور جن جن اصولوں کے ماتحت نتائج نکالے هیں' اُن سب کو اپنے سامنے لاے اور انکی غلطی کو اسي طرح ثابت کردے -

(۳)

کوئي چیز هو' ضرور ہے کہ کسي نہ کسي معیار اور اصول کے ماتحت هوگي - ندوة العلما کے کاموں کیلیے بھي کوئي نہ کوئي اصول قرار دینا پڑیگا - ان مضامین میں اصول پیش کیے گئے هیں' اور کارروائی کے جواز و عدم جواز کیلیے معیار سامنے رکھا ہے - پس چاهیے کہ ان اصولوں کو غلط ثابت کیا جاے' اور ان معیار کے مقابلے میں دوسرے معیار پیش کیے جائیں - دنیا میں یہي ایک طریقہ اختلاف اور نزاع کے فیصلہ کرنے کا ہے -

پھر واقعات کی قوت سب سے بالا تر ہے' اور جب وہ سامنے آجائیں' تو جب تک انکے وجود کا بطلان نہو جاے' انکے حکم سے انکار نہیں کیا جا سکتا - ندوہ کے مباحث میں جا بجا واقعات پیش کیے گئے هیں' اور اسکے تمام صیغوں کے متعلق ابتري و بے قاعدگي کا دعوا مطبوعہ کاغذوں اور پبلک تحریرات میں کیا گیا ہے - پس هر اُس شخص پر جو اصلیت و حقیقت کا جویاں هو' فرض ہے کہ یا تو اُن واقعات کے واقع هونے سے علانیہ انکار کرے' یا انکي واقعیت کے آگے نیک روحوں اور سچے مومنوں کي طرح سر جھکا دے -

(۴)

رهي یہ بات کہ جو کچھہ لکھا گیا' اسکا طرز تحریر و الزام سخت تھا یا نرم ؟ تو اسکے متعلق مجھسے شکایت کرنا لاحاصل ہے' اور میري نسبت یہ رونا ابھی نہیں ہے بلکہ آغاز اشاعت الہلال سے ہے - اس مسئلہ کو بھي میں الہلال میں اتني مرتبہ اور اتني تفصیل سے لکھہ چکا هوں کہ اب زیادہ لکھنا تکلیف دہ اعادہ ہے' اور تعجب ہے کہ لوگ بہت کہنے سے پہلے تھوڑا سا پڑھہ کیوں نہیں لیتے ؟ خواہ اسے کچھہ هي سمجھا جاے لیکن میں ایک یقین بخش بصیرة کے ماتحت اپنے اصولوں کو قرار دیچکا هوں' اور جن لوگوں کو حق اور صداقت کا مخالف یقین کرلیتا هوں' انکے بارے میں جو کچھہ میرے خیالات هوتے هیں' خواہ وہ اندرائن کے پھل سے زیادہ کڑوے اور تلوار کے زخم سے زیادہ تکلیف دہ کیوں نہ هوں' لیکن بغیر کسي نفاق اور ظاهر آرائي کے سچ سچ اور صاف صاف کہدیتا هوں -

میں نے اپني بصیرة کے مطابق اطمینان کرلیا ہے کہ اسلام کا بھي حکم ہے' اور شریعت کے پاک حاملوں اور سچائي کے برگزیدہ نمونوں کي بھي تعلیم رهي ہے - جبتک کہ میرے اس عقیدے کي غلطي مجھپر واضح نہ کردي جاے' میں اسکے مطابق کام کرنے پر مجبور هوں' اور کسی اعتراض اور کسی مخالفت سے متزلزل نہیں هوسکتا : فالحمد للہ الذي هدانا لهذا وما کنا لنهتدي لولا ان هدانا اللہ !

اب هر شخص سمجھہ سکتا ہے کہ اگر یہ تمام بیانات صحیح نہ تھے' تو جب غیر صحیح باتوں کو اس دعوے اور علانیہ طریقہ سے بیان کیا جا سکتا ہے' تو صحیح باتوں کا ظاهر کرنا تو بالکل هي آسان تھا ؟ اور جب حق پر چلنے والوں کو اسطرح باطل پرست جھٹلا دیسکتے هیں' تو حق والوں کیلیے تو اپني حقانیت کا دکھلا دینا کچھہ بھي مشکل نہ تھا - علی الخصوص ایسی حالت میں جبکہ اسکا علانیہ مطالبہ کیا جاے' اور غلطي پر ٹوکنے والے کیلیے بڑی آرزوں اور التجاؤں سے پکار هو !

اگر یہ سب کچھہ سچ نہیں ہے تو کیوں جرأتیں مفقود هوگئي هیں' صورتیں مستور هیں' اور زبانیں خاموش ؟

(۵)

البتہ کچھہ اور لوگ هیں جو ندوہ کے معاملات کے متعلق لکھتے هیں - میں نے ان کو بھي دیکھا اور خدا جانتا ہے کہ طلب حق اور تلاش جواب کي نظر سے دیکھا' لیکن افسوس کہ انکے پاس بھي ان امور کا کوئي جواب نہیں پایا - یہ تمام لوگ زیادہ تر فریب بیانیوں کا شکار هوے هیں' اور اصلیت ان سے چھپا دی گئی ہے - وہ عموماً انھي باتوں کو لکھنا شروع کردیتے هیں جنکو میں پہلے هي بار بار لکھہ چکا هوں' یا پھر ایسی افسوسناک غلط بیانیوں کو صحیح سمجھکر درج کردیتے هیں جنکو پڑھکر سوا اسکے کہ افسوس کیا جاے اور کچھہ نہیں کہا جاسکتا -

(٦)

سچ یہ ہے کہ حقیقت اور واقعات کا کوئي جواب نہیں - اگر ایسا نہوتا تو دنیا میں کبھي بھي نفس انساني کو اپني شرارتوں کي سزا نہیں ملتي - مجھے گمنام خطوط کا لکھنا اور گالیاں دینا بالکل بے فائدہ ہے - اگر اس سے لکھنے والوں کو کچھہ دیر کیلیے خوشي اور راحت مل جاتي هو تو میں انکي خوشي میں خلل ڈالنا پسند نہیں کرونگا - دوسروں کي اُس خوشي پر مجھے کیوں اعتراض هو جو میري خوشي کو کچھہ نقصان نہیں پہنچا سکتي ؟ تاهم اگر وہ اپني خوشی کے اس عمدہ ذریعہ کو جاري رکھکر' ساتھہ هي میري غلطیوں کو ظاهر کرنے اور میري غلط بیانیوں کو واضح کرنے کیلیے بھي ایک سطر لکھدیتے تو میں انکا سچے دل سے شکر گذار هوتا -

میرے اطمینان کیلیے یہ کافی ہے کہ میں جو کچھہ کررها هوں اسمیں الحمد للہ میرے ضمیر کیلیے کوئي شرمندگي نہیں - میں خدا کے وجود پر ایمان رکھتا هوں' اور اُسے انسان کے چھپے هوے رازوں اور دل کے اندر کے بھیدوں کا جاننے والا یقین کرتا هوں - میرے دل میں ندوہ کي محبت ڈالي گئي ہے' اور مجھے مضبوط ارادہ اور راسخ اعتقاد بخشا گیا ہے - مجھکو یقین ہے کہ ندوہ ایک مفید کام تھا مگر اسے برباد کیا جا رها ہے' اور اسکي بربادي مسلمانوں کیلیے درد انگیز ہے - پس میں جن لوگوں کو ایسا کرنے والا دیکھتا هوں' انکي مخالفت کرتا هوں' اور انسے مسلمانوں کے فوائد کو بچانا چاهتا هوں - اگر اس جذبہ و اعتقاد کے سوا اس کام میں اور بھي کوئي خیال شامل ہے' اور اشخاص کے فولد کي خباثت اور هٹ دهرمي اور فساد طبعي کي لعنت کو میں نے حق جوئي کي چادر ڈالکر چھپادیا ہے' تو بہت جلد دنیا اسے دیکھہ لیگي - کیونکہ ناپاکي اور غلاظت کو کیسے هي خوبصورت دوشالے سے چھپا یا جاے' پر وہ زیادہ عرصے تک نہیں چھپ سکتي - یا تو هوا کا جھونکا اسے الٹ دیگا یا خود هي اسکي بدبو لوگوں سے مخبري کردیگي !

(۷)

هاں' میں اپنے نفس سے دھوکا کھا سکتا هوں' اور میري قوة فیصلہ مجھے فریب دیسکتي ہے - میں ایک عاجز انسان هوں اور انسان هي همیشہ ٹھوکر کھاتا ہے - لیکن اگر ایسا هي ہے تو کیوں میري غلطي مجھپر نہیں کھول دي جاتي ؟ اور کیوں مجھے میرے غلط بیانات سے واقف نہیں کردیا جاتا ؟ میں سچ سچ کہتا هوں کہ مجھے غلطي کے مان لینے میں کوئي شرم نہیں - اگر مجھے بتلا دیا جاے کہ میرا یقین غلط اور میرا اعتقاد باطل ہے' تو آج میں نے جن لوگوں کو مفسد اور مضرب سمجھکر برا کہا ہے' یقین کرو کہ کل انہیں مصلح سمجھکر معافي مانگونگا' اور انکے هاتھوں کو بوسہ دونگا -

پھر ایسا کیوں نہیں کیا جاتا ؟

و العاقبة للمتقین !

مسئلۂ بقـا و اصـلاح نـدوۃ

مسئلۂ اصلاح کے مہمات امور

اتقوا الله یا اولي الالباب !!

قبل اسکے کہ میں ندوہ کے متعلق بقیہ مسائل و مباحث کو شروع کروں ، چاهتا هوں کہ جو کچھہ لکھا جا چکا ہے ، اسکا خلاصہ ایک جاجمع کردوں ، تاکہ بیک نظر ارباب فکر و راے کو معلوم ہو سکے کہ ندوہ کے متعلق کیا کیا امور توجہ طلب هیں ؟

میں ایک حرف نہیں لکھتا جب تک کہ اسکے تمام پہلو میرے سامنے نہیں ہوتے ، اور وہ عالم السرائر خوب جانتا ہے کہ اپنی غلطی کے اعتراف اور حق کے آگے جھک جانے کیلیے همیشہ طیار رهتا هوں بشرطیکہ حق اپنے تئیں مجھے دکھلا دے -

الهلال میں ندوہ کے متعلق سلسلۂ مضامین گذشتہ جنوري سے شروع ہوا ہے - اسکو پورے چار مہینے ہوگئے - سب سے پہلا مضمون ۱۹۰ - جنوري کي اشاعت میں نکلا تھا -

میں نے اسي لیے ندوہ کے متعلق ابتدا سے جامع بحث کي - سب سے پہلے اسکے مقاصد پر نظر ڈالي - پھر اسکے تغیرات ماضیہ کي سرگذشت لکھي - اسکے بعد اسکے کانسٹي ٹیوشن کو پیش کیا ، اور اُن نقائص کو دکھلایا جنکي وجہ سے وہ جماعت کي جگہ محض چند اشخاص کے هاتھوں میں پڑگیا ہے اور اپنے مقاصد کے حصول سے بالکل محروم ہے -

پھر اس جماعت کے کاموں پر نظر ڈالی جو مجلس انتظامیہ کي فرضي نسبت سے اپنے مخفي و شخصي مقاصد انجام دیتي ہے ، اور علی الخصوص نئے عہدہ داروں کے تقرر کے مسئلہ کو استحقاق و اہلیت اور قوانین و قواعد ، دونوں پہلوؤں سے علی الاعلان باطل قرار دیا -

جن لوگوں کو مسئلۂ ندوہ کے متعلق الهلال کي معروضات سے اختلاف ہے ، انکا فرض تھا کہ اس تمام سلسلۂ مضامین پر ایک نظر ڈال لیتے جو ندوہ کے مقاصد ، اصلاح دیني کي تاریخ ، اور خود ندوہ کے گذشتہ حالات کے متعلق نکل چکے هیں ، اور پھر اپنے بیانات میں انھیں ملحوظ رکھتے - صدق نیتوں سے اگر بحث کي جاے اور مقصود محض انکار و جحود نہو ، تو ایسا هي ہونا چاهیے - نیکي اور انصاف کي طلب هر انسان کا قدرتي حق ہے - مگر افسوس کہ بعض لوگ ایسي باتیں کہہ اٹھتے هیں جنکے متعلق نہایت تفصیل سے الهلال لکھہ چکا ہے اور پھر اسکے دهرانے کی کوئی حاجت نہیں ہے - اس سے معلوم هوتا ہے کہ یا تو انھوں نے اُن مضامین کو نہیں دیکھا ہے - یا دانستہ ایسا کر رہے هیں -

مثلاً ایک صاحب فرماتے هیں کہ اگر یہ مفاسد ندوہ میں موجود تھے ، تو مولانا شبلی پر سب سے پہلے الزام آتا ہے کہ کیوں انھوں نے دور نہیں کیا ؟

گویا انکے خیال میں اس بارے میں الهلال نے کچھہ نہیں لکھا ہے اور اسکے لیے یہ بالکل ایک نئی دلیل قاطع ہے !

ایک دوسرے صاحب کہتے هیں کہ اگر ندوہ میں خرابیاں تھیں تو یہ کیا بات ہے کہ آج هی انکا افسانہ سنایا جاتا ہے ؟

گویا اس شخص کے خیال میں الهلال نے اسکے وجوہ و اسباب کی نسبت ابتک ایک حرف نہیں لکھا ہے ، اور اب ضرورت ہے کہ اسکا جواب دیا جاے !

پھر کہا جاتا ہے کہ جب مولوي عبد السلام کا خط نکل آیا تو اب اسکا جواب کیا ہے ؟

گویا الهلال ندوہ کے جو مفاسد بیان کر رہا ہے ، وہ یہ ثابت ہونے کے بعد بالکل معدوم ہوگئے کہ مولوي عبد السلام نے ایسے چھہ سات مہینے پہلے اسٹرائک کرنے کیلیے خط لکھا تھا !

حقیقت میں یہ بہت هی افسوس کی بات ہے اور اس سے یہ درد انگیز نتیجہ نکلتا ہے کہ ان لوگوں میں سچائی کی طرف کوئی جنبش نہیں پائي جاتی - اگر انھوں نے الهلال کے تمام مضامین نہیں پڑھے هیں تو انکی غفلت پر افسوس ، اور اگر باوجود علم و مطالعہ کے ایسا کر رہے هیں تو الله انکے دلوں کو صداقت کي قبولیت کیلیے کھولدے !

(۲)

پھر ان مباحث کے ضمن میں مفاسد ندوہ کي تاریخ ، مولانا شبلي کي معتمدي دارالعلوم ، اصلاح کي کوششیں ، انکي ناکامیاں ، قوم کو بے خبر رکھنا ، مستبدانہ قانون کي وجہ سے مجلس انتظامیہ کا ناقابل مقابلہ ہونا ، اندروني اصلاح کي تمام کوششوں کا ناکام رهنا ، تاهم مولانا شبلي کي کمزوري اور باطل پر سکوت ، اور اسکے افسوس ناک نتائج کا ظہور ، یہ اور اسي طرح تقریباً تمام وہ مطالب جو اب بعض لوگوں کو یاد آے هیں ، پوري تفصیل و توضیح سے پہلے هي بیان کردیے گئے هیں

اب ایک طالب حق کا کام یہ ہونا چاهیے کہ وہ انھیں پڑھے ، اور جن جن مطالب کو جن جن دلائل کے ساتھہ پیش کیا گیا ہے ، ویسے هي دلائل سے انکا جواب بھي دے - اگر ندوہ کے مقاصد اور مسلمانوں کی اصلاح و تجدید کي بحث ہے ، تو وہ بتلاے کہ کیوں وہ صحیح نہیں ؟ اگر ندوہ کے مختلف عہدوں کي تاریخ بیان کی گئي ہے تو وہ ثابت کرے کہ بیان کردہ واقعات غلط هیں اسي لیے انکے نتائج بھي قابل تسلیم نہیں ! اگر ندوہ کے نظام و اساس (کانسٹی ٹیوشن) پر بحث کي ہے ، تو وہ سچائي اور دلیلوں کی روشنی میں آے اور دکھلا دے کہ حق و جماعت اور شریعت و قوانین کے نام سے جو کچھہ پیش کیا گیا ہے ، وہ انھیں صداقتوں کی بنا پر بالکل رد کر دیے اور جھٹلا دینے کا مستحق ہے !

پھر اسي سلسلے میں چند آدمیوں کي ایک جماعت سے قوم کا تعارف کرایا گیا ہے ، اور علانیہ اسے اصلاح دیني کے مقاصد صالحہ و اغراض صحیحہ کا منکر و مخالف بتلایا ہے - پس اگر یہ سچ نہیں ہے تو وہ ویسے هي دلائل و استشہادات کے ساتھہ جیسے کہ اس بیان میں موجود هیں ، اٹھے اور انکي غلط بیاني آشکارا کردے !

اسکے بعد ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۱۳ کي کارروائي پر بحث کي ہے جبکہ چند آدمیوں نے جمع ہوکر ندوہ کا انتظام درهم برهم کردیا اور ایک شخص کو آیندہ کیلیے ناظم مقرر کیا - اس بحث کے طے کرنے کیلیے صرف دو هي طریقے هوسکتے تھے : استحقاق و اہلیت اور قواعد و قوانین - پس سب سے پہلے استحقاق و اہلیت کی بنا پر بحث کي گئي ، اور ندوہ کي نظامت کیلیے ادنی سے ادنی معیار قرار دیکر دیکھا گیا کہ مقرر کردہ ناظم کسي طرح بھی اس خدمت کیلیے موزوں هوسکتا ہے یا نہیں ؟ اس حصہ میں اول سے لیکر اخر تک جسقدر لکھا گیا ہے ، صرف اصول اور واقعات کي بنا پر لکھا گیا ہے - اسکے بعد قوانین و قواعد کي طرف توجہ کي ، اور خود ندوہ هي کے دستور العمل کو هاتھہ میں لیکر اس کارروائي پر نظر ڈالی ، نیز جن جن واقعات کی بنا پر بحث کی ، انکا برابر حوالہ دیا -

پھر ان تمام مباحث کے بعد علانیہ یہ نتیجہ نکالا گیا کہ کسي معیار ، کسي اصول ، کسي قانون ، اور جواز و عدم جواز کے کسي طریق بحث سے بھي جو دنیا میں انسانوں کیلیے ذریعۂ حصول صحت اور وسیلۂ علم و اطلاع صداقت هو ، یہ کارروائي درست ثابت نہیں هوسکتي ، اور ان تمام واقعات و شہادات اور دلائل صریحہ و براهین واضحہ کي بنا پر جو ان بیانات میں پیش کیے گئے هیں ، از سرتاپا باطل اور یکسر ناجائز و کالعدم ہے - استحقاق و اہلیت کي بحث میں علم ہے ، فضیلت ہے ، واقفیت ہے ، تجربہ ہے ، اور ان سب سے بڑھکر ایثار نفس و جذبۂ خدمت ملک و ملت ہے - اسي طرح

کہدیا ہے کہ احیاء العلوم میں اکثر حدیثیں ضعیف ' اور بہت زیادہ بے اصل و سند ہیں - اسی لیے شارحین احیاء نے اُن احادیث کی تخریج میں بڑی محنت اٹھائی ' اور صحیح کو ضعیف سے اور حدیث کو غیر حدیث سے الگ کرنا چاہا - علامۂ ابن تیمیہ کا یہ قول احیاء کی نسبت مشہور ہے :

کلامه فی الاحیاء غالبه جید لیکن فیه اربع مواد فاسدة : مادة فلسفیه و مادة کلامیه و ترهات الصوفیه و الاحادیث الموضوعه -

امام غزالی کا اکثر بیان احیاء العلوم میں عمدہ اور معتبر ہے الا چار باتیں جو بطور مواد فاسد کے اسمیں شامل ہوگئی ہیں : فلسفیانہ مطالب ' کلامیہ انداز ' ترہات صوفیہ ' اور موضوع حدیثیں -

علامۂ موصوف کو مسلمان فلسفیوں اور متکلموں کے گروہ سے سخت نفرت تھی ' اور انکی غیرت شریعت بعض متصوفین کے ترہات و شطحیات کی سماعت کی متحمل نہیں ہوسکتی تھی ' اسلیے انہوں نے ابتدائی تین چیزوں کو بھی احیاء کا مواد فاسد قرار دیا ' مگر درحقیقت یہ رائے زیادتی سے خالی نہیں - البتہ آخری چیز یقیناً قابل ذکر ہے ' یعنے نقل احادیث میں بے احتیاطی -

حضرت امام ہی پر موقوف نہیں - عموماً صوفیاء کرام نے نقل احادیث میں بڑی بد احتیاطیاں کی ہیں ' اور یہی سبب ہے کہ انکے مخالفین کو تشدد و تعصب کا زیادہ موقع ملگیا ہے ' اور حق یہ ہے کہ محدثین کرام اپنے اس تشدد میں حق بجانب ہیں -

(کتب موضوعات)

پس آپ احیاء العلوم وغیرہ پر اس بارے میں اعتماد نہ کریں ' اور اوّلاً بعض کتب موضوعات ضرور پیش نظر رکھہ لیں - حضرة شاہ ولی اللہ قدس اللہ سرہ نے حجة اللہ البالغہ میں طبقات حدیث و محدثین پر جو کچھہ لکھا ہے بہت نافع ہے - محدث ابن جوزی ' حافظ سیوطی ' ملا علی قاری ' اور امام شوکانی کی کتب موضوعات چھپ گئی ہیں ' اور ان میں عام زبانوں پر چڑھی ہوئی حدیثوں کا تذکرہ آگیا ہے - صاحب سفر السعادة کے تشدد کی اس بارے میں شکایت کی جاتی ہے مگر حقیقت اسکے خلاف ہے - شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی شرح سفر السعادة منگوا لیجیے - مع رد کے اسکا خاتمہ نظر سے گذر جائیگا اور فائدہ بخشے گا - شیخ عبد الرحمن بن علی شیبانی کی " التمیز فی ما یدور علی السنة الناس من الحدیث " بھی چھپ گئی ہے ' اور اسمیں تمام مشہور حدیثوں کی کامل طریقہ پر تخریج کی گئی ہے - علامۂ ابن تیمیہ اور ابن قیم کی تصنیفات میں بھی اسکا مواد بہت ہے - علی الخصوص مجمع الفتاوی اور مجموعۂ رسائل جلد اول و دوم میں جو حال میں مصر میں چھپ گئے ہیں -

امام شوکانی کی موضوعات میں قدما کی تمام کتابوں کو ضبط و اعتدال کے ساتھہ جمع کرنے کی کوشش کی ہے - اگر اسے آپ دیکھہ لیں تو عام و مشہور احادیث کے متعلق اچھی بصیرت حاصل ہوجائیگی -

(احادیث مسئولہ عنہا)

اب میں فرداً فرداً آپکی تحقیق کردہ احادیث کی نسبت عرض کرتا ہوں :

(۱) حب الدنیا راس کل خطیة - یعنی دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی جڑ ہے -

بیہقی نے شعب الایمان میں حسن بصری سے روایت کی ہے - ابو نعیم حلیة الاولیا میں اسے حضرت عیسی کا قول کہتے ہیں (دیکھو حلیہ ترجمۂ ابو سفیان) مالک ابن دینار کی طرف بھی منسوب ہے - علامۂ ابن تیمیہ نے اسے جندب البجلی کا قول کہا ہے -

بہرحال یہ جملہ معناً تو بالکل صحیح ہے ' مگر لفظاً حدیث نہیں ہے -

(۲) ما وسعنی ارضی و لا سمائی و لکن وسعنی قلب عبدی المومن - یعنی خدا کہتا ہے کہ نہ تو مجھے زمین اٹھا سکی نہ آسمان ' مگر میرے مومن بندے کے دل میں میں سما گیا :

در دل مومن بگنجم اے عجب
گر مرا جوئی دران دلہا طلب

معناً یہ جملہ بہت صحیح اور قرآن کریم کی اس آیت کا بیان ہے : انا عرضنا الامانة علی السموت و الارض و الجبال فابین ان یحملنها فاشفقن منها فحملها الانسان - لیکن حدیث نہیں ہے - کسی کا قول ہے - محدثین نے تو اسے اسرائیلیات میں سے شمار کیا ہے -

(۳) " گوشت کو چھری سے کاٹ کر نہ کھانے کی ممانعت "

غالباً آپ کا مقصود اس حدیث سے ہوگا : لا تقطعوا اللحم بالسکین فان ذلک من صنیع الاعاجم - یعنی گوشت کو چھری سے کاٹ کر نہ کھاو کیونکہ یہ عجمیوں کی ایجاد ہے -

بیہقی نے شعب الایمان میں اسے روایت کیا ہے - نیز ابو داود نے سنن میں ' لیکن امام شوکانی لکھتے ہیں :

قال احمد : لیس بصحیح و قد کان النبی یحتز من لحم الشاة

امام احمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ آنحضرۃ کا بکری کے گوشت کاٹنا ثابت ہے -

پھر اس کی روایت میں ابو معشر ہے اور امام احمد کہتے ہیں کہ " لیس بشی " وہ کوئی چیز نہیں -

(۴) العلم علمان : علم الابدان و علم الادیان - علم دو ہیں : ایک وہ علم جس سے بدن انسانی کا تعلق ہے یعنے فن طب ' اور ایک وہ جو شریعتوں اور دینوں کا علم ہے -

اسکی بھی کوئی اصلیت نہیں - ضعیف سے ضعیف سند سے بھی کسی نے روایت نہیں کیا - تعجب ہے کہ کیونکر یہ جملہ حدیث مشہور ہوگیا ؟

(۵) " رجب خدا کا مہینہ ہے اور شعبان پیغمبر کا اور رمضان میری امت کا "

فضائل ایام و شہور میں موضوعات کا بڑا ذخیرہ ہے - غالباً آپکا مقصد اس حدیث سے ہوگا : رجب شهر اللہ و شعبان شهری و رمضان شهر امتی ' فمن صام فی رجب یومین فله من الاجر ضعفان الخ -

لیکن محققین و ثقات فن نے اسے موضوع قرار دیا ہے - اسکے اسناد میں ابو بکر بن الحسن النقاش ہے جو متہم ہے - اور کسائی نامی بھی ایک راوی ہے جو مجہول ہے -

(صلواة التسبیح)

(۶) " صلوة التسبیح اور اسکے فضائل "

" صلوة التسبیح " سے مقصود ایک خاص نماز نفل ہے جو چار رکعتوں میں ختم ہوتی ہے - ہر رکعت میں فاتحہ اور سورۃ کے بعد " سبحان اللہ ' و الحمد للہ ' و لا الہ الا اللہ ' و اللہ اکبر " پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھتے ہیں - پھر رکوع اور قومہ اور دونوں سجدوں میں بھی دس دس مرتبہ یہی کلمات پڑھے جاتے ہیں - اس طرح ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ کلمۂ تسبیح پڑھا جاتا ہے -

اس نماز کے متعلق متعدد طرق سے حدیث مروی ہے - سب سے زیادہ مشہور دو طریقہ ہیں : ایک حضرت ابن عباس کی روایت سے ' دوسرا ابی رافع کی روایت سے - پہلی روایت کو

الهلال

١٠ - جمـــادي الاخـــر ١٣٣٢ هم

اسئلة واجوبتها

بعـض احـاديث مشـــهـورة

موضـوعــات كـــي اشـاعت

احاديث مندرجة احياء العلوم

حضرت مولانا - السلام عليكم - چند احاديث كي صحت و عدم صحت كے متعلق بعض علما سے دريافت كيا ليكن مختلف اور متضاد باتيں كہي گئيں - يعنے اكثر نے تو صحيح كہا اور بعض نے ضعيف - يه حديثيں حضرة امام غزالي رحمة الله عليه كي احياء العلوم ميں ميں نے پڑھي هيں' اور اكثر واعظان دين نے بھي بيان كيا ہے - اب جناب سے ملتمس هوں كه انكي نسبت محققانه جواب مرحمت هو - كيونكه بعض علما فرماتے هيں كه بڑي بڑي مشهور كتابوں ميں يه حديثيں موجود هيں جو تمهاري نظر سے نہيں گذريں - آپ جو كچهه فرمائينگے اس پر سب سے زيادہ مجهے اعتماد ہے - (اسكے بعد وہ احاديث نقل كي هيں اور بعض كا صرف مطلب لكهديا ہے - چونكه جواب ميں وہ سب آجائينگي اسليے يہاں مكرر نقل نہيں كي گئيں - الهـلال)

خاكسار محمد علي پيش امام و خطيب - از بهاؤ لـگر -

الهـــلال :

احاديث كى صحت و عدم صحت كا معامله بہت نازك اور محتاج علم و نظر ہے - جب تـك اس فـن عظيم و مقدس سے واقفيت نہو' اور تمام علوم متعلقۂ حديث پر نظر نہو' نيز تمام كتب معتبرۂ قوم و طبـقات محدثين و رواة پيش نظر' و تصريحات ائمۂ فن و طريق تخريج و نقد و درايت كي پوري پوري من الباب الى المحراب خبر نہو' اس وقت تـك كچهه پتـه نہيں چلتا - محض چند كتب حديث كا سامنے ركهه لينا اس بارے مفيد نہيں -

آجكل بڑى مصيبت يه ہے كه علـم و جهل ميں كچهه تميز نہيں رهي - هر واعظ محدث اور هر خوانده زبان محقق ہے - نتيجه يه ہے كه عوام ميں اس كثرت سے موضوع و بے اصل حديثيں مشهور هوگئي هيں كه اگر ان سب كو جمع كيا جاے تو ايك نئى كتاب الموضوعات لكهني پڑے - يه ايك بڑي آفت ہے اور قوم كي ضلالت ديني كا بہت بڑا سبب قوي - پهر اس سے بهى بڑهكر آفت يه ہے كه هر عربي كا جمله جو كسي واعـظ كى زبان سے نكل جاے اور اس نے كتب مواعظ و قصص ميں پڑهه ليا هو' اسدرجه اصح الحديث اور كالوحي و القران سمجها جاتا ہے كه اگر انكو بے اصل كہيے تو لوگ جنـگ و جدل كيليے آستينيں چڑها ليتے هيں !

(قصـــاص و واعظيـــن)

يه قصاص و وعاظ كئى صديوں سے مسلمانوں كيليے سب سے بڑي مصيبت هيں اور موجوده عصر جهل نے اس مصيبت كو اور زيادہ عام و شديد كر ديا ہے - نه تو انہيں قران كى خبر ہے نه حديث و آثار كى - نه كتابيں پڑهى هيں اور نه علم و فن كى صورت ديكهي ہے - صرف چند قصے اور اشعار ياد كرليے هيں جو يا تو اپنے بزرگوں سے سنتے آے هيں يا كسى وعـظ كي كتـاب ميں ديكهه ليے هيں !

وعظ كى اصلى قوت دماغ كى جگه انكے گلے ميں هوتى ہے - ايك مطرب و مغنى كي طرح گانا شروع كر ديتے هيں ' اور پهر عربى كا هر غلط سلط جمله جو انكي زبان سے نكل سكتا ہے ' بے تكلف اور بے خوف " حديث " كے لقب سے بيان كرديا جاتا ہے - غريب سننے والے جو موسيقى كے قدرتي تاثر سے پہلے هي مرعوب هوچكے هيں ' شوق اور عقيدت سے سنتے هيں' اور انكي تمام خرافات كو حديث رسول يقين كر ليتے هيں ! فنعوذ بالله من شر الجهل و الفساد !

آج اصلى مصيبت يہى ہے كه قران و حديث هى اسلامي تعليم كا اصلي سر چشمه هيں مگر انكي صحيح و حقيقي تعليمات حاصل كرنے كا عوام بيچاروں كے پاس كوئى وسيله نہيں - واعظين جاهلين اور قصاص دجالين نے هر طرف سے انكا محاصره كر ليا ہے - علماء حق اول تو قليل هيں ' پهر جتنے بهى هيں ' اصلاح عوام كي اصلي تدابير سے بے پروا :

كار از دوا گذشته و افسوں نكرده كس !

(احـــاديث احيـــاء)

آپنے حضرة حجة الاسلام امام غزالي رحمة الله عليه كي احياء علوم الدين كا ذكر كيا ہے' اور ان احاديث كى نسبت خاص طور پر پوچها ہے جو بكثرت اسميں درج كي گئى هيں - احياء العلوم ايك ايسي كتاب جليل و عظيم ہے كه اگر تاريخ اسلام كى تمام تصنيفات سے صرف اعلى ترين كتابوں كي ايك بہت هى منتخب فہرست بنالي جاے' تو بلا شبه احياء العلوم ان سب ميں ايك خاص ممتاز كتاب هوگى -

تا هم يه ياد ركهنا چاهيے كه هر عالم و مصنف كي حيثيت علمي كا ايك خاص دائره هوتا ہے اور اس سے باهر اسكي وہ حيثيت باقي نہيں رهتي - امام مالك محدث تهے اور فقيه ' ليكن مورخ نه تهے - پس تاريخ ميں انكا قول بمقابله مورخ كے ارجح نهوگا - اسى طرح ابن خلدون بہت بڑا مورخ ہے' ليكن اگر حديث و فقه ميں اسكي سند دي جاے تو اسے كوئي بهي تسليم نہيں كريگا - ابن خلدون نے مقدمه ميں لكهديا ہے كه حضرة امام ابو حنيفه كو صرف سترہ حديثيں معلوم تهيں مگر آپ اسے تسليم نہيں كرسكتے - هر فن اپني بحث و نظر كيليے ايك خاص جماعت ركهتا ہے اور اسكے خاص خاص اصول هيں - فن تاريخ كي بحث هو تو مورخين كي سند ليجيے - ادب كے مسائل هوں تو ائمۂ ادب كي طرف رجوع كيجيے - يه نه كيجيے كه بحث تو فقه كي هو' ليكن معتبر سمجهيں آپ كسائي اور سيبويه كو كيونكه وہ فن نحو ميں امام تهے ! اكثر لوگ اس نكتے كو بهول جاتے هيں اور سخت ٹهوكر كهاتے هيں -

حضرة امام غزالى فلسفۂ و كلام كے ماهر' منقول و معقول ميں تطبيق دينے والے' تصوف و سلوك كے سب سے بڑے اور سب سے بہتر معبر و ترجمان' اور علم اسرار الدين كے بہترين ذخيره كے جامع هيں ' مگر محدث نہيں هيں - محدثين و ارباب نقد نے صاف صاف

سفر کي تصريح " و اذا ضربتم في الارض " میں موجود ہے -

لیکن چونکہ اسکے بعد حالت خوف وجنگ کا ذکر کیا گیا ہے اسلیے ثابت ہوتا ہے کہ یہاں سفر سے مقصود خاص وہي سفر ہوگا جو جہاد و قتال کفار کي غرض سے کیا جاے -

اس آیت سے ضمناً یہ بھي ثابت ہوتا ہے کہ قصر کي حالت میں دو رکعتیں پڑھني چاهئیں ' کیونکہ فرمایا کہ ایک جماعت جب سجدہ کرچکے تو ہٹ جاے اور دوسري جماعت آکر پڑھے - ایک سجدہ سے مقصود ایک رکعت هی ہوگا -

نماز کا جب حکم ہوا تو صرف دو رکعتیں هي فرض ہوئي تھیں - احادیث سے ثابت ہے کہ هجرة تک آنحضرت نماز مغرب کے سوا اور تمام نمازیں دو دو رکعت پڑھتے تھے - هجرة کے بعد چار رکعت قرار دي گئي - پس چونکہ اصل نماز کي دو رکعت تھي ' اور اصل کسي حالت میں بھي ساقط نہیں ہوسکتي ' اسلیے جنگ اور خوف کے وقت میں بھي وہ قائم رہي -

چنانچہ عروة بن زبیر کي روایت سے حضرة عائشہ کا قول مشہور ہے :

فرضت الصلوٰة رکعتین رکعتین في الحضر و السفر ' فاقرت صلاة السفر و زید في صلاة الحضر (صحیح مسلم کتاب صلاة المسافرین صفحہ ۲۵۷)	نماز در اصل دو دو رکعتیں هی فرض ہوئي تھي - لیکن اسکے بعد وہ سفر کي حالت میں قرار پائي ' اور قیام کي حالت میں زیادہ ہوگئي ء

معلوم ہوتا ہے کہ جن بزرگ نے ایسے نماز قصر کي نسبت کہا ہے ' انکی نظر صرف اس آیت هی کے طرف ہے ' اور بلا شبہہ یہ درست ہے کہ قصر کا حکم جنگ اور خوف هی کی وجہ سے ہوا ' کیونکہ لڑائي کے عالم میں زیادہ عرصے تک نماز میں مصروف رهنا هوشیاري اور حفاظت کے خلاف تھا -

لیکن جو نتیجہ انھوں نے اس سے نکالا ہے ' وہ کسیطرح صحیح نہیں -

(سنة ثابتہ اور اثار صحیحہ)

(۲) بلا شبہ اس آیت میں جنگ اور خوف کي حالت کا ذکر اور حکم ہے ' لیکن یہ بھی بالکل قطعي اور یقیني طور پر احادیث و آثار سے ثابت ہے کہ آنحضرة صلے الله علیہ و سلم نے همیشہ سفر کي حالت میں نماز قصر پڑھی ' گو وہ سفر امن اور بغیر جنگ هي کے ہو - کبھی بھي چار رکعت پڑھنا آنسے ثابت نہیں - اسي طرح خلفاء اربعہ کي نسبت بھي ثابت ہے کہ انھوں نے همیشہ اور ہر طرح کے سفر میں قصر کیا ' اور یہ امر اس درجہ حد تواتر و شہرت تک پہنچا ہوا ہے ' اور صدر اول و عہد صحابہ کا تعامل اسدرجہ متیقن ہے کہ اس سے انکار کرنا کسی طرح ممکن نہیں - اور جس شخص نے ایک نظر بھي کتب حدیث پر ڈالي ہے وہ اسکی کبھي جرات نہیں کرسکتا -

یہ صحاح ستہ کے ابواب صلاة میرے سامنے هیں اور اسکے شواهد کثیرہ سے لبریز هیں - پھر قول جمہور بھي اسی کا موید ہے ' اور تمام ائمہ و فقہا کا بھي یہي مذهب ہے - میں کتني حدیثیں نقل کرونگا ' اور ایک صریح اور مسلم بات کیلیے دلائل تلاش کرنے سے کیا فائدہ ؟ حضرت انس هي کي روایت اس بارے میں کافي ہے اگر وہ حدیث کے طالب هیں :

خرجنا مع النبي (صلعم) من المدینة الی مکة ' فکان یصلي رکعتین رکعتین حتی رجعنا الی المدینة - قلت اقمتم بمکة شیئاً ؟ قال اقمنا بها عشراً (بخاري جزء ثاني باب ماجاء في القصر)	هم آنحضرة (صلعم) کے ساتھہ مدینہ سے مکہ روانہ ہوے - وہ برابر دو دو رکعت نماز پڑھتے رہے - یہاں تک کہ مکہ میں قیام کرکے پھر مدینہ واپس پہنچ گئے (یعني مدینہ آنے تک یہی حالت رہي - یحیي بن ابي اسحاق راوي نے پوچھا کہ مکہ میں کچھہ قیام بھي کیا تھا ؟ کہا کہ هاں ایک عشرہ -

صرف صحیحین هي کو اٹھاکر دیکھہ لیجیے - خلفاء اربعہ اور تمام اجلۂ صحابہ کا همیشہ ایک عمل اسي پر رہا -

مسلم میں بروایت مجاهد حضرة ابن عباس کا قول صاف صاف موجود ہے : فرض الله الصلوٰة علی لسان نبیکم في الحضر اربعا و في السفر رکعتین ' وفي الخوف رکعة - (کتاب صلوٰة المسافر وقصرها)

(حکمت بقاء حکم قصر مع فوت علت)

(۳) البتہ یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ جب قصر کا حکم ایک خاص علت کي وجہ یعني جنگ وخوف کے سبب سے ہوا تھا ' تو پھر دفع علت کے بعد کیوں قائم رہا ؟ - آپکے سوال میں اسي پر زور دیا گیا ہے - لیکن قبل اسکے کہ آج اس کي نسبت شبہہ پیدا ہو ' خود اُسي عہد مقدس میں یہ شبہہ پیدا ہوا اور اسکا جواب بھي دیا گیا - یعلی بن امیہ نے یہي سوال حضرة عمر فاروق رضي الله عنہ سے کیا تھا :

عن یعلي بن امیہ قال: قلت لعمر ابن الخطاب: " لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰة ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا " فقد امن الناس - فقال : عجبت مما عجبت فسالت صلے الله علیہ و سلم عن ذالک ' فقال : صدقة تصدق الله بها علیکم فاقبلوا صدقتہ -	" یعلي بن امیہ کہتے هیں کہ میں نے حضرة عمر سے پوچھا : قران میں تو یہ ہے کہ اگر تمہیں کافرں کي طرف سے خوف ہو تو کچھہ مضائقہ نہیں اگر تم نماز کو قصر کرلو - اس سے معلوم ہوا کہ حکم صرف بے امني اور خوف کي وجہ سے ہے ' لیکن اب تو امن ہوگیا ہے اور وہ حالت باقي نہیں رهي - اب کیوں قصر کیا جاتا ہے ؟ حضرة عمر نے فرمایا کہ جسطرح تمہیں اس آیت کي بنا پر تعجب ہوا ہے ' مجھے بھي ہوا تھا - چنانچہ میں نے آنحضرة سے دریافت کیا - انھوں نے جواب دیا کہ یہ خدا کا تم پر صدقہ ہے - اسکے بخشے ہوے صدقے کو قبول کرلو "

یہ حدیث میں نے صحیح مسلم سے نقل کي ہے - لیکن نسائي نے بھي اسے یعلي بن امیہ کي روایت سے باختلاف روات مابعد لیا ہے -

اصل یہ ہے کہ شریعت کے تمام احکام میں آساني اور سہولت ملحوظ رکھي گئي ہے - " الدین یسر " شریعة حقہ کي بڑي پہچان ہے - خدا تعالی اپنے بندوں کي کمزوري پر جب رحم فرماتا ہے تو پھر اسے واپس نہیں لیتا - اس حدیث کا مطلب یہي ہے - گو حکم جنگ اور خوف کي بنا پر ہوا تھا ' لیکن جب خدا نے آساني عطا فرما دي تو یہ اسکي بخشش ہے ' اور خدا کي بخشش کو کون ہے جو رد کرنے کي جرات کرسکتا ہے ؟ یرید الله بکم الیسر و لا یرید بکم العسر ! و قال ایضاً سبحانہ و تعالی : وما جعل علیکم في الدین من حرج - انسان کیلیے سچا قانون وهي ہوسکتا ہے جو اسکے ضعف ' اُسکي مجبوریوں ' اور اُسکي طبیعي احتیاجات و داعیات کا پورا پورا لحاظ کرے -

(حضرة عثمان اور حضرة عائشہ)

(۴) نماز قصر کے متعلق صحابۂ کرام کے اس علم و عمل سے صرف حضرة عثمان اور حضرة عائشہ مختلف پاے جاتے هیں اور بوجہ نا واقفیت و عدم نظر کے بزرگ موصوف نے اس سے احتجاج کیا ہے لیکن اس اختلاف کي حقیقت انھیں معلوم نہیں - اس اختلاف میں بھي پہلا اختلاف محض جزئي ہے -

حضرة عثمان کو حالت سفر میں قصر سے اختلاف نہ تھا - مثل حضرات شیخین و اجلۂ صحابہ کے وہ بھي قصر کیا کرتے تھے - صحیح مسلم میں عاصم بن عمر کا قول ہے کہ میں نے آنحضرة کے ساتھہ نماز پڑھي ' حضرة ابوبکر کے ساتھہ پڑھي ' حضرة عمر کے ساتھہ

ابوداؤد‘ ابن ماجه‘ اور حاکم نے درج کیا ہے۔ بوجہ بری ترمذی اور ابن ماجه میں ہے - دار قطنی نے بھی حضرۃ عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے -

لیکن اس حدیث کے متعلق محققین فن میں اختلاف ہے - محدث ابن جوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے - حافظ ابن حجر اسکا رد کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ابن عباس والی روایت مضبوط اور شرط حسن پر ہے - نیز ابن داؤد نے اسے اسناد " لا باس " به سے روایت کیا ہے‘ اور فضل بن عباس‘ ابن عمر‘ علی ابن ابی طالب‘ جعفر ابن ابی طالب‘ ام سلمه‘ ان سب سے روایتیں موجود ہیں - ایسی حالت میں ابن جوزی کا موضوع کہنا کس قدر زیادتی کی بات ہے ؟ چنانچه لکھا ہے کہ " و قد اساء ابن الجوزي بذكره في الموضوعات "

علاوہ حافظ ابن حجر کے ابن منده‘ خطیب‘ ابن الصلاح‘ اور نووی نے بھی اسے صحیح یا حسن قرار دیا ہے اور اسکی تصریح کی ہے - تاہم ایک بڑی جماعت محدثین کی اسے ضعیف بھی کہتی ہے‘ اور موضوع کہنے والوں میں ابن جوزی کے علاوہ عقیلی بھی ہیں :

و قال العقيلي : ليس في صلوة التسبيح حديث يثبت - و قال ابن العربي : ليس فيها حديث صحيح و لا حسن (الفوائد المجموعة للشوكاني)

اور عقیلی نے کہا کہ صلوۃ تسبیح کے بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں - نیز ابن عربی کہتے ہیں کہ اس بارے میں نه تو کوئی حدیث صحیح مروی ہے اور نه حسن -

حتی کہ حافظ سیوطی اللآلی میں لکھتے ہیں :

و الحق ان طرقه كلها ضعيفة و ان حديث ابن عباس يقرب من شرط الحسن الا انه شاذ لشدة الفردية فيه و عدم المتابع و الشاهد من وجه معتبر و مخالفة هيئتها لهيئة باقي الصلوات -

" اور حق یه ہے کہ اس حدیث کے تمام طریقے ضعیف ہیں - ابن عباس والی حدیث البته شرط حسن کے قریب پہنچتی ہے مگر اسمیں بھی یہ کمی ہے کہ شاذ ہے ‘ کیونکہ کمال درجه اپنے بیان میں فرد ہے‘ اور اسکا تابع اور شاهد کوئی نہیں جو کوئی وجه معتبر رکھتا ہو - نیز یه بات بھی ہے کہ جس نماز کی اسمیں ترکیب بتلائی گئی ہے اسکی صورت باقی نمازوں کے مخالف ہے "

حافظ موصوف کا قول اس حدیث کیلیے سب سے بہتر اور معتدل قول فیصل ہے - اسی سے آپ رائے قائم کر لیں - رہا صلوۃ تسبیح کا حکم اور فضائل‘ تو وہ بہر حال ایک نفل نماز ہے اور اس طریق تسبیح سے عبادت کرنا کسی دوسرے نص کا معارض بھی نہیں - مختصر یه کہ اسپر عمل کرنا قابل اعتراض نہیں ہوسکتا ! و هذا هو الحق عندي -

(بعض دیگر موضوعات مشهورة)

(۷) " حب الوطن من الايمان " محبت وطن کی ایمان میں سے ہے -

یه ایک اچھا اور صحیح جمله ہے‘ مگر اسے حدیث کہنا بالکل کذب و افترا ہے - کسی غیر معروف سند سے بھی مروی نہیں -

(۸) " علماء امتي كانبياء بني اسرائيل " میری امت کے علماء ایسے ہیں جیسے بنی اسرائیل کے نبی -

بالکل بے اصل ہے - حافظ ابن حجر نے صاف لکھ دیا ہے کہ " لا اصل له " البته " العلماء ورثة الانبياء " کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے -

حکم نماز قصر بحالت امن و راحت

فقه و حدیث کی ایک بحث

ریل کے سفر میں نماز کا قصر کرنا

ایک مسلمه اور بزرگ عالم نے نماز قصر کے متعلق فرمایا که ریل کے سفر میں قصر کرنا جائز نہیں‘ کیونکہ قصر کا حکم اُس وقت ہوا تھا جبکه خوف و جنگ اور شدائد و تکالیف کے ساتھ سفر ہوتا تھا - اب ریل کے سفر میں وہ حالت کہاں باقی رہی ہے ؟ اسکی نسبت احقر نے جناب سے استفسار کیا تھا - جناب نے ارقام فرمایا کہ احادیث صحیحه سے قصر کرنا ہر حال میں ثابت ہے - چنانچه میں نے اسے بیان کیا - لیکن اسکے جواب میں انہوں نے کہا کہ احادیث میں تو اختلاف ہے - حضرۃ عثمان اور حضرت عائشه کی نسبت ثابت ہے کہ وہ قصر نہیں کرتے تھے - اتنے بڑے جلیل القدر اصحاب نے جب قصر نہیں کیا تو پھر کیونکر سنت ہوسکتا ہے ؟ میں نے آپکا حواله دیا تو انہوں نے کہا کہ انہیں حدیث کی کچھ خبر نہیں - وہ اس بحث سے واقف ہی نہیں ہیں - انکے مقابلے میں ایک اور عالم مصر ہیں کہ قصر کرنا واجب ہے اور ثابت ہے - اب احقر نیز یہاں کے مسلمان حیران ہیں کہ کیا کریں ؟ امید ہے کہ جناب میری تشفی فرماوینگے اور خط کی جگه الهلال میں مفصل بحث کرینگے -

احقر العباد احمد علی

الهـلال :

جواب کو چند دفعات میں بالترتیب عرض کرونگا :

(القرآن الحكيم)

(۱) قرآن کریم میں سفر اور خوف کے وقت نماز کے قصر کرنے کا حکم سورۂ نساء میں به تصریح موجود ہے :

و اذا ضربتم في الارض فليس عليكم جناح ان تقصروا من الصلوة ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا - ان الكافرين كانوا لكم عدوا مبينا -

اور مسلمانو ! جب تم جہاد کیلیے سفر کرو اور تم کو خوف ہو کہ نماز پڑھنے میں کافر حمله کر بیٹھیں گے تو تم پر کچھ گناه نہیں اگر نماز میں سے کچھ گھٹا دیا کرو - بے شک کفار تمھارے کھلے دشمن ہیں -

پھر اسکے بعد جنگ اور خوف کی حالت کے متعلق به تفصیل فرمایا : -

و اذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلوة فلتقم طائفة منهم معك و لياخذوا اسلحتهم‘ فاذا سجدوا فليكونوا من ورائكم‘ ولتأت طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك و لياخذوا حذرهم و اسلحتهم -

" اور اے پیغمبر ! جب تم فوج کے ساتھ ہو اور نماز پڑھانے لگو تو اس ترتیب سے نماز پڑھی جائے : پہلے ایک جماعت تمھارے ساتھ کھڑی ہو اور اپنے ہتھیار لیے رہے - جب وہ سجده کر چکیں تو پیچھے ہٹ جائیں اور دوسری جماعت جو اب تک شریک نماز نہیں ہوئی تھی‘ آگے بڑھکر تمھارے ساتھ نماز میں شریک ہوجائے اور ہوشیار رہے - نیز اپنے اسلحه بھی لیے رہے "

اس آیۃ کریمه سے معلوم ہوتا ہے کہ سفر اور خوف‘ دونوں حالتوں میں نماز کو گھٹا کر یعنی قصر کرکے پڑھنا چاہیے -

اسرار اسلام

الحریۃ فی الاسلام

احادیث و اثار

قال النبی (صلعم) من رای منکم منکرا فلیغکر بیدہ و من لم یستطع فبلسانہ و من لم یستطع فبقلبہ و ذالک اضعف الایمان (الترمذي و المسلم)	رسول اللہ فرماتے ہیں : جو مسلمان کسي برائي کو دیکھے ' چاہیے کہ اپنے ہاتھہ کے زور سے اوسے مٹاوے - اگر یہ نہوسکے تو زبان سے برا کہے - یہ بھي نہوسکے تو دل سے برا سمجھے - اور یہ ضعیف ترین درجۂ ایمان ہے -

گذشتہ نمبر میں تصریحات قرانیہ کي بنا پر ہم نے ایک اجمالی نظر حریت و فرائض حریت پر ڈالي تھي - آج احادیث و اثار کي بعض اہم تصریحات پیش کرنا چاہتے ہیں -

(سوسائٹي اور امر بالمعروف)

ایک حقگو اور راستباز انسان ' ہیئت اجتماعی اور مجتمع انساني (یعنی سوسائٹي) کا محافظ اور نگراں کار ہے - اگر ملک و حکومۃ کو حفظ امن اور تہدید اشرار کیلیے پولیس کي ضرورت ہے ' تو یقیناً مجتمع انساني اور ہیئت اجتماعي کے بد کار اور شریر ہستیوں کي تہدید و تخویف کیلیے حقگو اور راستباز انسانوں کي بھي سخت ضرورت ہے - وہ راست باز انسان جنکي آواز حق گو دلوں کو تھرا دے ' جنکي راستبازي شریروں کو مرعوب کردے ' جنکي صدق شعاري مبتلایان اعمال سیئہ کیلیے ایک صداے تنبہ ہو ' جو عملاً اس عقیدے کی تصویر ہوں کہ ہر تنہائي اور تاریکی میں ایک ایسا حاضر اونکے پاس موجود ہے جو کبھي غائب نہیں ہوتا ' اور ہر پردے اور دیوار کي اوٹ میں ایک ایسا ناظر اونہیں دیکھہ رہا ہے جسکی نظرسے کبھي اوجھل نہیں ہوسکتے - ان ربک لبالمرصاد !

افسوس ہے اوس ہیئت اجتماعي پر ' اور ہزار حیف ہے اوس مجتمع انساني پر ' جسمیں کسي حقگو اور راستباز روح کا وجود نہو ' جس کي آواز سوسائٹي کیلیے باعث حفظ امن اور موجب قلع وقمع مفاسد و ضلالت نہ ہو - اوسکي ہلاکت نزدیک آئي اور اوسکي بربادي کے دن قریب آگئے :

عن ابی بکر رض : اني سمعت رسول اللہ یقول ان الناس اذ رأوالظالم فلم یاخذوا علي یدیہ ' اوشک ان یعمہم اللہ بعقاب منہ (رواہ الترمذي)	ابو بکر صدیق فرماتے ہیں : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ " لوگ جب ظالم و بدکار کو دیکھیں اور اوسکا ہاتھہ نہ پکڑیں ' تو عنقریب خدا اپنا عذاب ان سب پر نازل کریگا "

(راست باري کي ہیبت اور خدا کا ڈر)

قوموں کي حیات و ممات سوسائٹي کي زندگي اور بربادي پر موقوف ہے ' اور سوسائیٹوں کی زندگي و بربادي افراد کے صلاح و فساد اور معاشرت و اخلاق پر مبني ہے - اخلاق و آداب معاشرت کي نگراں و محافظ صرف دو ہی چیزیں ہیں : خشیت الہی اور خوف انساني - مبارک ہیں وہ جنکے قلوب خشیت الہي کے نشیمن ہیں ' اور ہر حال میں اون آنکھوں کو دیکھتے ہیں جو تاریکي و روشنی دونوں حالتوں میں یکساں دیکھنے والي ہیں ' اور جو خلوت و جمعیت ' دونوں میں یکساں نظر رکھتي ہیں !

لیکن وہ جو خشیت الہي سے محروم ہیں ' اونکا نگراں اعمال کون ہوگا ؟ اگر اونمیں کوئي راستباز نہیں ' اگر اونمیں وہ نہیں جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کي خدمت انجام دیتا ہے ' تو پھر ان شریر روحوں کو ہدایت پر مجبور کرنے والي قوت اور کوں ہوسکتي ہے ؟ پس ضرور ہے کہ ہر جماعت میں نوع انساني کے ایسے سچے خدمت گذار موجود ہوں جو ہر باطل و ضلالت کو ہاتھہ سے مٹا دینے پر آمادہ ہوں - یہہ نہوں تو وہ ہوں جو انکو زبان سے برا کہکر ہدایت کرتے ہوں - اگر ایسے بھي نہوں تو پھر غضب الہي کي روک ' انسانیت کے بقا ' اور فطرۃ کے غصہ سے بچنے کیلیے کم از کم ایسے تو ہوں جو طاقت اور اختیار نہ پاکر دل ہي دل میں برائي کو برا سمجھیں ' اور اسطرح بروں میں ہیں ' پر نیکی کے لیے بروں سے اپنے تئیں الگ کرلیں ؟ یہي معني ہیں مسلم اور ترمذي کي اس مشہور حدیث مقدس کے کہ :

من رای منکم منکرا فلیغکرہ بیدہ و من لم یستطع فبلسانہ و من لم یستطع فبقلبہ و ذلک اضعف الایمان (رواہ الترمذي)	جو مسلمان کسي برائي کو دیکھے وہ اسے اپنے ہاتھہ کے زور سے مٹادے - اگر یہ نہوسکے تو زبان سے برا کہے - اگر یہہ بھي نہوسکے تو دل سے برا سمجھے ' مگر یہ پست ترین درجۂ ایمان ہوگا -

(فرد کي محبت اور قوم سے عداوت)

جو لوگ حق گوئی سے نفرت کرتے ہیں کیونکہ اس سے بدکار انسانوں کے دل دکھتے ہیں ' اور خاطئین ملت کو برا کہنا برا جانتے ہیں کہ اس سے بعض گنہگاران ملت کے دلوں میں ٹیس اٹھتي ہے - کیا انہیں یہ نہیں معلوم کہ چند بد کاروں اور گنہگاروں کے ساتھہ محبت کرنا پوري قوم و ملک کے ساتھہ عداوت کرنا ہے ؟ کیا تم چپ رہکر مالک مکان کے ساتھہ دشمني نہیں کر رہے ہو ' جبکہ تم دیکھہ رہے ہو کہ چور قفل توڑ چکا ہے اور اندر داخل ہونا چاہتا ہے ؟ تم اوس چور پر رحم کرتے ہو اور مالک مکان کو نہیں جگاتے ' مگر اس طرح صرف ایک مالک مکان کے ساتھہ ہي عداوت نہیں کرتے ہو ' بلکہ اس شہر کے تمام انسانوں کے ساتھہ عداوت کر رہے ہو ! چور کی ہمت کو تم نے بڑھا دیا - خوف انساني جو پہلے ڈرا دیتي تھي اب نہیں ڈرائیگي !

(کشتي کي تمثیل)

کشتي جب ایک معصوم اور نیک کردار انسانوں کي جماعت کو لیے ہوے ساحل کي طرف آہستہ آہستہ آ رہي ہے تو تم ایک خائن و گنہگار انسان کو دیکھتے ہو کہ اپني نا جائز عداوت کي دنا پر کشتي کے ایک تختے میں سوراخ کر رہا ہے - لیکن تم ترس کھاتے ہو اور اسکا ہاتھہ نہیں پکڑتے - کیا اسکا نتیجہ یہ نہیں کہ ایک گنہکار انسان کے ساتھہ محبت کرکے تم سیکڑوں قابل رحم اور نیک انسانوں کے ساتھہ عداوت کررہے ہو ؟ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ کشتی ڈوب جائیگي پر تم محفوظ رہوگے ؟ دیکھو ' تمہارا رہنماے سفینۂ نجات اپنی مبارک تمثیل میں کیا بتاتا ہے ؟

قال النبي صلي اللہ علیہ و سلم مثل القائم علي حدود اللہ و المداہن فیہا کمثل قوم استہموا علي سفینۃ في البحر فاصاب بعضہم اعلاہا و اصاب بعضہم اسفلہا ' فکان	ان لوگوں کي تمثیل جو حدود خداوندي میں مداہنت کرتے ہیں اور بیجا رعایت ' ایسي ہے جیسے ایک جماعت جس نے ایک کشتي میں حصہ لگایا - بعضوں کے حصے میں اوپر کا طبقہ آیا اور

پڑھی' لیکن یہ سب قصر پڑھا کرتے تھے' اور آخری وقت تک انکا عمل اسی پر رہا - روایت میں حضرۃ عثمان کی نسبت بھی اسی جزم و یقین کے ساتھہ بیان کیا ہے کہ " فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ " یعنی میں نے حضرۃ عثمان کی بھی صحبت پائی ' لیکن انہوں نے بھی سفر کی دو رکعتوں کو کبھی زیادہ نہیں کیا ' یہاں تک کہ وفات پا گئے !

پس دیکھو' اس روایت نے کس طرح صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ عام طور پر نماز قصر کے متعلق انمیں کوئی اختلاف نہ تھا - وہ اسی طرح قصر کرتے تھے جسطرح کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کرتے رہے ' اور نیز یہ کہ وہ آخر تک اسی پر قائم رہے -

البتہ اپنی خلافت کے دوسرے سال انہیں ایک جزئی اختلاف اس مسئلے میں پیدا ہوا ' اور وہ بھی قصر کے ایک خاص موقعہ اور سفر کی ایک مخصوص صورت کی نسبت - انحضرۃ کا طرز عمل دیگر اجلۂ صحابہ کے سامنے یہ تھا کہ وہ منی میں بھی مثل دیگر مواقع سفر کے قصر پڑھا کرتے تھے - حضرۃ عثمان بھی اپنی خلافت کے ابتدائی عہد میں ایسا ہی کرتے رہے - مگر دوسرے سال انہوں نے اختلاف کیا اور منی میں پوری نماز پڑھی - صحیحین میں عبد اللہ بن عمر اور عبد الرحمان بن یزید وغیرہ سے مروی ہے :

صلیت مع النبی بمنی رکعتین وابی بکر وعمر' ومع عثمان صدراً من امارتہ ثم اتمہا (بخاری - ما جاء فی التقصیر)	میں نے انحضرۃ کے ساتھہ منی میں دو رکعت پھر ابوبکر کے ساتھہ اور عمر کے ساتھہ - اسی طرح عثمان کے ساتھہ بھی انکی خلافۃ کے ابتدائی عہد میں - اسکے بعد انکی راے بدل گئی اور پوری پڑھنے لگے -

پس حضرۃ عثمان کا جو اختلاف ہے ' وہ علم مسئلۂ قصر پر کچھہ موثر نہیں - صرف قصر الصلاۃ بمنی کی نسبت انہوں نے راے بدل دی تھی اور اسکی ایک تاویل کرلی تھی جسکی تفصیل کتب شہیرۂ فقہ و حدیث میں موجود ہے -

ہمارے لیے اسقدر کافی ہے کہ منی میں بھی انحضرۃ اور شیخین کا قصر ثابت ہے - نیز اجلۂ صحابہ مثل ابن مسعود و ابن عمر بھی اسی پر عامل تھے - صرف ایک حضرۃ عثمان کا اجتہاد اس بارے میں کیا موثر ہو سکتا ہے ؟

(حضرۃ عائشہ رضی اللہ عنہا)

(۵) البتہ حضرۃ عائشہ کا اختلاف اس معاملے میں بہت مضطرب اور عجیب ہے - ایک طرف تو خود انکا قول اوپر گذر چکا ہے کہ : فرضت الصلوۃ رکعتین رکعتین فی الحضر و السفر' فاقرت صلوۃ السفر و زید فی صلاۃ الحضر - (نماز اصل میں دو دو رکعت فرض ہوئی تھی - پھر وہ سفر میں قرار پا گئی اور حضر میں زیادہ یعنے چار رکعت ہوگئی) دوسری طرف یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ قصر کی قائل نہ تھیں !

حضرۃ عائشہ رضی اللہ عنہا جنکا اجتہاد اور بصیرۃ و علم تمام صحابہ میں امتیاز خاص رکھتا تھا ' سخت تعجب ہے کہ اس صاف اور صریح مسئلہ میں بغیر کسی سبب قوی کے ایسا مضطرب عمل رکھیں ! میں سمجھتا ہوں کہ حضرۃ عائشہ کو بھی مثل حضرۃ عثمان کے صرف منی ہی کے قصر میں اختلاف ہوگا - عام طور پر نفس قصر سے اختلاف نہ فرماتی ہونگی - اس کی تائید مسلم کی ایک مشہور حدیث سے بھی ہوتی ہے - زہری نے حضرۃ عروۃ بن زبیر نے حضرہ عائشہ کا یہ مشہور قول جب نقل کیا کہ " سفر میں دو رکعت نماز قرار پائی " تو زہری نے سوال کیا :

فقلت ما بال عائشہ تتم فی السفر؟ قال انہا تاولت کما تاول عثمان (کتاب صلوۃ المسافرین)	زہری کہتے ہیں کہ میں نے یہ سنکر عروہ سے کہا کہ پھر عائشہ کو کیا ہوگیا تھا کہ وہ سفر میں پوری پڑھتی تھیں ؟ انہوں نے کہا کہ

عائشہ نے بھی اسکی تاویل کرلی تھی جیسی کہ عثمان نے کی تھی -

عروہ کے قول میں حضرۃ عائشہ کی تاویل کو حضرۃ عثمان کی تاویل سے تشبیہ دی ہے - یہ تشبیہ نفس تاویل میں بھی ہوسکتی ہے کہ جسطرح حضرۃ عثمان نے قصر الصلوۃ بمنی میں تاویل کی تھی' ویسی ہی حضرۃ عائشہ نے نفس مسئلۂ قصر میں بھی کی - اور اسی طرح مسئلہ قصر میں بھی ہوسکتی ہے کہ جسطرح حضرۃ عثمان نے تاویل کرکے منی میں قصر ترک کردیا تھا ' اسی طرح حضرۃ عائشہ نے بھی منی کے قصر کی تاویل کرلی -

(۶) اگر اس حدیث میں عروہ کے قول کا آخری مطلب سمجھا جاے تو نفس قصر کے متعلق حضرت عائشہ کا اختلاف باقی نہیں رہتا - اس صورت میں ایک اور حدیث سامنے آگئی جو امام شافعی نے روایت کی ہے : " کل ذلک قد فعل النبی قصر الصلوۃ و اتم " لیکن اس حدیث کی صحت بالکل مشتبہ ہے - اسکی روایت یوں ہے : " شافعی عن ابراھیم بن محمد عن طلحہ بن عمرو عن عطاء " لیکن ابراھیم بن محمد اور طلحہ بن عمر باتفاق محدثین ضعیف الروایۃ ہیں' اور ان دونوں کا ایک روایت میں جمع ہوجانا اسکی تضعیف کیلیے کافی سے بھی زیادہ ہے' جیسا کہ ارباب فن پر مخفی نہیں -

بہر حال حضرۃ عائشہ کا اختلاف اگر صریح و عمومی صورت میں متحقق بھی ہو جاے' جب بھی تمام اجلۂ صحابہ اور احادیث معروفہ و مشہورۂ نبویہ کے مقابلے میں صرف انکا اختلاف کیونکر مقبول ہو سکتا ہے ؟ علی الخصوص جبکہ خود انکا قول موجود ہے کہ سفر کی حالت میں دو رکعت قرار دی گئی' اور خود انکے بھانجے (یعنی عروہ) نے جو اس بارے میں اعلم الناس ہیں ' صاف صاف کہدیا کہ وہ کسی تاویل کی بنا پر ایسا کرتی تھیں' نہ کہ کسی سنت کی بنا پر ؟ اگر حضرۃ عائشہ کے پاس کوئی دلیل سنت موجود ہوتی' تو عروہ اس سے کیونکر بے خبر رہتے ؟ فتامل و تدبر -

(حکم نماز قصر)

(۷) اس بارے میں اختلاف ہے کہ حالت سفر میں قصر کرنا کس حکم میں داخل کیا جاے ؟ اور اگر پوری چار رکعت کوئی پڑھلے تو اسکا حکم کیا ہے ؟ آیا وہ حرام ہوگا ' مکروہ ہوگا ' یا یہ کہ اسکا ترک اولی ہے ؟ امام شافعی کا مذہب انکے ایک قول کے بموجب یہ ہے کہ قصر جائز ہے مگر اتمام افضل - لیکن اس سے زیادہ معتبر و مسلم قول انکا وہ ہے جسمیں قصر کو افضل بتلایا گیا ہے -

امام مالک سے بھی دو مختلف قول منقول ہیں - ایک میں قصر و اتمام دونوں کو یکساں بتلایا ہے - ایک میں قصر کے وجوب کے قائل ہیں - امام سحنون کی روایت وجوب ہی کی تائید کرتی ہے - امام احمد بھی ایک قول میں قصر کو افضل اور دوسرے میں اتمام کو مکروہ بتلاتے ہیں - امام ابو حنیفہ قصر کے وجوب کے قائل ہیں - یعلی بن امیہ کی حدیث میں انحضرۃ نے مثل امر کے فرمایا ہے کہ قبول کرلو - اسلیے احناف کہتے ہیں کہ وجوب ثابت ہوگیا -

لیکن " فاقبلو " کو اس طرح کا امر نصی قرار دینا جسکو وجوب کیلیے مستلزم قرار دیا گیا ہے ' ضروری اور قطعی نہیں - سب سے زیادہ اصح اور اوسط مسلک یہی ہے کہ قصر سنت ہے اور اتمام مکروہ - ائمۂ مذاہب کے مختلف اقوال میں سے ایک ایک قول سب کا بالاتفاق اسی کی تائید کرتا ہے - حضرۃ امام ابو حنیفہ باوجود وجوب کے فرماتے ہیں کہ قصر کی نیت واجب نہیں - اگر نیت واجب نہیں تو وجوب قطعی تو نہ ہوا -

(ریل میں نماز)

(۸) الحاصل آجکل کے سفر میں بھی قطعاً نماز قصر کا حکم باقی و قائم ہے ' اور حالت خوف اور شدائد کا نہونا اسپر کچھہ موثر نہیں ہو سکتا - انحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کی پیٹھہ پر جب نماز ثابت ہے تو ریل کے اندر کیوں جائز نہوگی

مقالات

مشہور ریفیول مصور کی بنائی ہوئی . ایک تصویر جو ایک لاکھ ۴۰ ہزار پونڈ کو فروخت ہوئی !

یــورپ اور قــدیـــم تصـــاویـــر

چند مہینوں کی بات ہے - ریوٹــرنے سفریجسٹ عورتوں کے جنگی اقدامات کے سلسلے میں یہ خبر سنائی تھی کہ لندن کے شاہی عجائب خانے کی گیلری پر حملہ کیا گیا اور ایک نہایت قیمتی قدیم تصویر خراب کردی گئی جسکی قیمت ایک لاکھ پاونڈ کے قریب تھی

اس تار برقی کو پڑھکر بہت سے لوگوں کو تعجب ہوا تھا کہ کیا ایک پرانی تصویر اتنی قیمت کی بھی ہوسکتی ہے ؟

اسی زمانے میں ہمنے چاہا تھا کہ قدیم تصاویر کے متعلق ایک مضمون شائع کیا جاے اور اسکے اہم واقعات جمع کریں تاکہ قارئین الہلال کو موجودہ یورپ کی اس سب سے بڑی قیمتی جنس اور تجارت کا حال معلوم ہوجاے - آج اس مضمون کو شایع کرتے ہیں -

* * *

ابھی چند دنوں کی بات ہے کہ یورپ پر فلاکت و افلاس چھایا ہوا تھا ' اور ہزارہا انسان ایک گلاس بیر یا ایک انگیٹھی کوئلے کے نہ ملنے سے بیکسانہ دم توڑکر راہی ملک عدم ہوتے تھے !

مگر اب موسم بدل گیا ہے ' اور وہ نسیم مراد جو کل تک ایشیا میں چلتی تھی ' آج مغرب میں چلرہی ہے - دولت کے چشمے جو ایشیاء میں کبھی ابلا کرتے تھے ' اب بھی جوشزن ہوتے ہیں ' مگر ان سے جو سیلاب جاری ہوتا ہے اسکا رخ صرف یورپ ہی کی طرف ہے - صنعت و تجارت اپنی مقناطیسی کشش سے ایک ایک چپہ کو ایشیا کے گوشے گوشے سے کھینچکر مغرب پہنچا رہی ہے ' اور آج مغرب میں بے شمار انسان ایسے موجود ہیں جنکی آمدنی کا حساب ایک ایک گھنٹے کی آمدنی سے لگایا جاتا ہے !

اس غیر معمولی دولتمندی کا قدرتی نتیجہ ہے کہ ضروریات اور کمالیات تمدن سے گزر کے اب امتیازات میں مسابقت و مباہات شروع ہوگئی ہے - ایک شے گو کتنی ہی بیکار ہو لیکن اگر اپنے اندر کوئی ندرت یا اعجوبگی رکھتی ہے تو اسکی قیمت میں اتنی بڑی بڑی رقمیں دیجاتی ہیں کہ اگر وہ بدبخت انسانوں کے اطعام و فاقہ شکنی میں صرف ہوتیں تو ایشیاء کی وہ ہزارہا ہستیاں راتوں کو آرام سے سو سکتیں ' جنکی شب ہاے حرماں کروٹیں بدلتے یا ستارے گنتے بسر ہوا کرتی ہیں !!

* * *

اس قسم کی چیزیں زیادہ تر عام نیلاموں میں فروخت ہوتی ہیں - گذشتہ ربع صدی میں اس قسم کے جو بڑے بڑے نیلام ہوے ہیں ' انمیں سے بعض یہ ہیں :

نیلام	تاریخ	مقدار اشیا	ایام	قیمت بحساب پونڈ
جاک دوسے	۱۹۱۲	۳۹۷	۳	۵۵۵۳۰۰
قصر ہملٹن	۱۸۸۲	۲۲۱۳	۱۷	۳۹٬۵۹۲
میکم پولیع	۱۹۰۲۳	۲۸۲۰	۳۰	۳٬۹۳۱۴
ایریکڈرک اسٹپزر	۱۸۹۳	۳۳۶۹	۳۷	۳۹۴۳۱
جون ٹیلر	۱۹۱۱	۱۵۴۵	۱۲	۳۵۸۴۹۹
پارکس	۱۹۱۰	۱۹۸	۳	۳۰۵۳۳۵
ایڈر ڈریر	۱۹۱۲	۳۹۴	۳	۲۱۹۵۲۵

نیلام	تاریخ	مقدار اشیا	ایام	قیمت بحساب پونڈ
میکم رسل	۱۹۱۲	۳۱۳	۴	۲۱۸۸۲۶
سرکیز کارکنیو	۱۹۱۲	۲۷۲	۳	۱۵۷۷۹۱
الگزینڈر نونگ	۱۹۱۰	۶۸۳	۳	۱۵۳۸۹۱
جان ڈلفس	۰۰۱۲	۵۹۴	۶	۱۴۱۰۰۴
اسٹیفن	۱۸۹۵	۱۲۴۹	۹	۱۴۱۰۰۴
ہولنڈ	۱۹۰۸	۴۳۲	۳	۱۳۸۱۱۸
بیرن شروڈر	۱۹۱۰	۴۲۳	۳	۱۳۰۰۵۸
روتھیمر	۱۹۱۲	۱۷۶	۲	۱۳۲۰۴۱
لرڈ ڈیڈلی	۱۸۹۲	۱۹	۱	۱۰۱۳۲۰

یہ صرف چند تاریخی نیلاموں کی فہرست ہے ورنہ اس قسم کے عام نیلام تو ہمیشہ ہوا کرتے ہیں -

(قدیم تصاویر)

اس قسم کے نیلاموں میں جو چیزیں زیادہ تر فروخت ہوتی ہیں' وہ قدیم تصویریں اور پرانی قلمی کتابیں ہیں - اسوقت ہم صرف تصاویر کو لیتے ہیں اور کتابوں کو آیندہ فرصت کیلیے ملتوی رکھتے ہیں -

نام تصویر	نام مصور	نیلام	قیمت
مریم اور مسیح (علیہما السلام)	انڈریا منانیا	ویر	۲۹۵۹۰
ایک بڑھیا	فرنیس ہوس برکس		۶۷۴۹۰
تیر اور انوار نیلگوں	ٹرنر	"	۰۵۸۹۰
سی وال لابنیوی	سی لاتور	دوسے	۰۴۴۰۰
مسز ولیمس	ریبرن	۰	۰۳۴۱۵
مسز ہاے	"	۰	۰۴۴۹۰
ایک بڑھیا جو پرند کے پر نوچ رہی ہے	رمیرنٹ	لیوتھا	[illegible]۰۰
سالومی	رنیہلبٹ	کارکانو	۹۲۰۰
امیرو ٹیلیرنگ	میکم ویگابرون	دوسے	۰۰۰

الذين في البحـر اسفلهـا يصعدون فيستقـون المـاء فيصبون على الذين اعلا ها - فقال الذين في اعلاها لا ندعكم تصعدون فتوذونا ' فقـال الـذين في اسفلـهـا فانا ننقبها في اسفلها ' فان اخذوا على ايديهم فمنعوهم ' نجـوا جميعاً ' و ان تركوهم غرقـوا جميعـا ! (رواه البخاري و الترمذي و احمد)

بعضوں کے حصے میں نیچے کا طبقه - نیچے والے پانی وغیرہ کي ضرورت سے اوپر کے طبقـه میں جاتے تھے او ر اون پر چھینٹیں ڈالتے تھے - اسپر اوپر والوں نے کہا که اب هم تمکو اوپر نه آنے دینگے - تم همکو تکلیف پہنچاتے هو - نیچے والوں نے کہا اگر تم اوپر نه آنے دوگے تو نیچے کے تختے میں هم سوراخ کردینگے هیں - اب اگر لوگوں نے انکا هاتھه پکڑلیا اور اونکو اس سے باز رکھا تو سب محفوظ رهینگے - اور اگر چھوڑ دیا تو سب هي ڈوب جائینگے "

(امم گذشته اور عذاب الهي)

تم سے پہلے بھي دنیا میں قومیں پیدا هوئیں اور اپنے اعمـال سئیه کي پاداش میں آخر کار تباه و برباد هوگئیں - انکے حالات و واقعات همارے لیے تازیانۂ تنبیه و عبرت هیں ' لیکن کیا تمنے کبھي جاننے کی کوشش کي که انکي بربادي اور هلاکت کا سبب کیا تھا ؟ ایک قوم کے چند افراد پہلے عصیان الهي ' خیانت ملي ' اور منافقت قومي کے مرتکب هوتے هیں - قوم کے اهل دانش و فهم اور ارباب ایمان و اخلاص اگر اسي وقت متنبه هوجائیں ' اور فرض الهي جو انکے ذمه عائد هے اوسکے ادا کرنیکي کوشش کریں ' تو یقیناً یه سیل بلا چند لمحوں میں تھم جائیگا ' اور سفیـنۂ نجات قومي ' غـرق هونے سے محفـوظ رهیـگا ' لیکن اگر سوء اعمـالي نے بد بختي اور سیه کاري نے سیه نصیبي کي صورت اختیار کرلي هے ' تو ادائے فـرض کي جگـه مسامحت و مساهلت لے لیگي ' جو گنـهگاروں کو بے باک اور بـد کاروں کو دلیـر بنـا دیگی ' اور اسطرح اس تاریکي کا باریک پرده جسنے پہلے صرف چنـد قلوب هی کو فرض شناسي ' اطاعت رباني ' اور ایثار ملي سے محروم کیا تھا ' اب آور زیادہ غلیظ و کثیف هو جائیگا - تا آنکه آنکھیں دیکھنے سے ' هاتھه ٹٹولنے سے ' پاؤں چلنے سے مجبور هو جائینگے ' اور پھر اسي پردۂ ظلمت میں صاعقۂ عذاب چمک کر اور کڑک کڑک کر هلاکت کي خبر دیگا اور تمـام قوم پر کرکے موت اور بربادي پھیـلا دیگا - بني اسرائیل کي هلاکت و بربادي کا افسانه تم نے سنا هے ؟

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ان اول ما دخل النقص علی بني اسرائیل ' کان الرجل یلقی الرجل ' فیقـول یا هذا اتق الله و دع ما تضع فانـه لا یحل لك ' ثم یلقاه من الغد ولا یمنعه ذلك ان یکون اکیله و شریبه وقعیده ' فلما فعلوا ذلك ضرب الله قلوب بعضهـم علی بعض - ثم قال " لعن الذین کفروا من بني اسرائیل علی لسـان داؤد و عیسی بـن مـریم " الی قوله " فاسقون ثم قال : کلا و اللـه لتـامرن بالمعروف و تنهون عن المنکر ' و لتاخذن علی یدي الظالم و لتا طرنه علی الحق اطرا ' و تقصرنه علی الحـق قصرا !

آنحضرت صلعم نے فرمایا : سب سے پہلے بني اسرائیل میں جو نقص پیدا هوا وہ یه تھا که ایک شخص دوسرے شخص سے ملـتـا جو مبتلاے گناہ تھا اور کہتا که اے شخص خـدا سے ڈر ' اور اس کام سے باز آجا که تجھے جائز نہیں - پھر جب اس گنہگار سے ملاقات هوتی تو اسے گناه سے روکنا ترک کردیتا کیونکه وہ اسکا هم نواله و هم پیاله هو جاتا - جب بني اسرائیـل ایسا کرنے لگے تو خدنے (اثر صحبت سے) انکے دل یکساں کر دیے - پھر آنحضرت نے قران کي یه آیة پڑھي " داؤد اور عیسی ابن مریم کي زبان سے وہ ملعون کیے گئے جنھـوں نے بني اسرائیل میں سے کفر کیا "

(رواه ابـو داؤد) پھر فرمایا : خـدا کي قسم تم اے مسلمانوں ! امر بالمعروف او ر نهي المنکر کا فرض ادا کرو ' اور ظـالموں کا هاتھه پکڑو اور اونکو حق و انصاف پر چلنے کیلیے مجبور کرو !

پھر کوئي هے جو اس صداے حق کو جو قلب نبوۃ سے اٹھي ' اور اس زبان سے نکلي جو " ماینطق عن الهوی " کي شهادت رباني سے مقدس اور " ان هو الا وحي یوحی " کي توثیق سے پاک کی گئی تھی ' سنے ' اور اس اطاعت معصیت اور وفاداري ظلم و عدوان کے پردۂ فریب کو چاک کردے ' جسنے آج کروڑوں پیروان اسـلام کي نظروں سے خـدا اور اسکي عدالت کي صورت چھپا دي هے ؟

کیا تم نہیں سنتے که اسلام کا داعي مقدس تم سے کیا کہه رها هے ' اور تم کو قائم کرنے والا تم سے کیا چاهتا هے ؟ کیا صاف وہ نہیں کہتا که ظالموں کا هاتھه پکڑو ' اور انھیں حق اور عدالت پر چلنے کیلیے مجبور کرو ؟ پھر کیا تم نے کبھی انکا وہ هاتھه پکڑا جو خدا کے بندوں پر ظلم و جبر کیلیے اٹھتا هے ؟ اور کیا کبھی اپنے جهاد صداقت و حریت سے انکا مقابله کیا که وہ حق کی پامالی سے باز آجائیں اور خدا کی پاک عدالت کیلیے مجبـور هوں ؟ اگر تم مومن و مسلم هو ' تو تم کو وہ هونا چاهیے جنھیں اس حکم الہی کے تخاطب سے پاک بنایا گیا - نه که وہ ' جو معصیت کی اطاعت اور ظلم و عدوان کی وفاداري کی لعنت سے نا پاک کیے گئے ؟ تم حق کیلیے بنائے گئے هو - پس حق هی کے هو کر رهو ! تم کو ظلم و ضلالت پر چیخنے ' چلانے ' هاتھه کو حرکت دینے ' اور زبان کو وقف جهاد لسانی کر دینے کا حکم دیا گیا هے - پس خدا کی مغضوب و مردود قوموں کی طرح شیطانی وسوسوں کے ماتحت نه آؤ او ر اپنے کاموں کو انجام دو ! سچا مسلم وهی هے جو اس حکم پر عامل هو ' اور وہ ظلـم پرست روح کبھی مومن نہیں هوسکتی - جو فاطر السماوات و الارض کے حکم اور ختم المرسلین کی دعوۃ کو بھلا دے - تم سے پہلے جتنے برباد هوے انکي بربادي صرف اسي کا نتیجه تھي که انھوں نے اس حکم الهي کو بھلا دیا ' اور ظلم کے دوست اور غاصب و جابر قوتوں کے غلام بنگئے - بني اسرائیل کي رحمت لعنت سے بدل گئي ' اور سلیمـان کا تخت اور داؤد کا هیکـل خونخوار ظالموں سے بھر گیا - یه سب کیوں هوا ؟ صرف اسلیے که انھوں نے ٹھیک ٹھیک اسي طرح خدا اور اسکے مقدس رسولوں کا حکم حق پرستي و حق پژوهي بھلا دیا جسطرح که اے روے زمین کے سب سے بہتر انسانوں تم بھلا رهے هو !!

اور اے علمائے امت محمدیه ! و اے رؤسا ملت اسلامیه !! اٹھو که وقت آگیا ' هاتھه بڑھاؤ که صداقت طالب اعانت اور اسلام اپنے فرض کیلیے پکار رها هے ! سنو ' صداے حق کیا کہتي هے ؟ کیا علماؤ رؤسائے بني اسرائیل کي طرح تمهارا بھي اراده اس عهد شرور و شر میں خاموشي وسکوت کا هے تاکه تمام قوم کي هلاکت و بربادي کا سامان هو ؟ کیا تم سب سے پہلے اس بات کیلیے جوابده نہیں هو جسکے لیے تمام امت جوابده هے ؟ کیا تمھیں معلوم نہیں که بني اسرائیل کا پہلا گناہ اسکے عالموں اور پیشواوں هي سے نکلا تھا ؟ آه سنو که مخبر صادق کي آواز بے ایف کیا کہه رهي هے ؟

والذي نفس محمد بیده لتامرن بالمعروف و تنهون عن المنکر او لیوشکن الله ان یبعث علیکم عقاباً من عنده ثم لتدعونه فلا یستجاب لکم (رواه احمد و الترمذي)

اوس ذات اقدس کي قسم جسکے هاتھه میں محمد کي جان هے ' تم فرض امر بالمعروف اور نهي عن المنکر ادا کرو ' ورنه خـدا تم پر اپنا عـام عذاب بھیجیگا پھر تم پکاروگے ' لیکن قبول نه کیا جائیگا !

ارض طرابلس

نام تصویر	نام مصور	خرید بحساب پونڈ	فروخت بحساب پونڈ
خروج	پونگٹن		۳۴۰۰
مصور کی لڑکیاں	گانیڈرو	۵۸۸۰	۸۴۰۰
مسز پرل بیچلي	"		۴۶۲۰
جان الگ	"		۴۲۰۰
مسز گرانفل	جان هیز		۳۵۷۰
کرینتهه ر ملتهن	سر طامس لونس		۱۷۴۰۰
سر چارلس لنڈر	"		۴۹۴۰
مسز هاے	سر ایچ بریبرن		۲۲۲۶
جنرل هاے	"		۵۲۵۰
مسز لونی ڈیوڈ سن	"		۳۲۹۰
مسز طامسن	"		۴۹۷۲
لرڈ نیوٹن	"		۷۱۲۰
مس مانٹلو	"		۵۰۴۰
مسز آگینس لو	"		۴۹۰۵
ایک لیڈي کي تصویر	"		۳۹۹۰
مسز میکرٹني	"		۳۳۹۹
مسز ڈنکن	"		۳۳۲۰
حله لیڈي اسکهاپ	سر بریگلڈز		۹۴۰۵
لیڈي سارا ویلبري	"		۸۹۱۰
لیڈي بلیک	"		۵۲۵۰
تابین و تعزیت کي لڑکیاں	"		۹۰۳۰
بونس میں ایک بڑا تالاب	ٹرنر	۳۱۰	۳۲۸۰

اس فہرست سے جو صرف سال گذشتہ کي فروخت شدہ تصاویر کي ہے' آپکو اندازہ ہوگیا ہوگا کہ انگریزي قوم باکمال اور مقبول عام مصوروں سے خالی نہیں ہے - گذشتہ صفحات میں آپنے پڑھا ہوگا کہ بعض بعض تصاویر کي قیمت ایک ایک لاکھہ پونڈ ہے مگر جیساکہ ہم لکھچکے ہیں' اسکو گراں بہائي کی انتہائي سرحد تصور کرنا درست نہوگا - ابھي حال میں ایک تصویر (جو آپکو اس مضمون کے صفحہ اول کي ابتدا میں نظر آتي ہے) ایک لاکھہ ۴۰ ہزار پونڈ کو فروخت ہوئي ہے - یہ تصویر پنیشیگبر میڈونا کي ہے اور اسکے بنانے کا فخر ریفیل کے قلم کو حاصل ہے - یہ تصویر لیڈي کوپر کے پاس تھي - لیڈي کوپر کے پاس سے لیڈي ڈیونشائر کے پاس پہنچي جو لیڈي کوپر کي رشتہ دار ہیں - اور لیڈي ڈیونشائر سے ڈیووین کي معرفت امریکہ کے مشہور اور بہت بڑے دولتمند تاجر مسٹر پي - اے - بي - ونکر نے خریدي ہے -

الهـــلال کـــي ایجنســـي

هندوستان کے تمام اُردو' بنگلہ' گجراتي' اور مرہٹي ہفتہ وار رسالوں میں الهـــلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

افریقـــہ کا سر مخـــفی

شیخ سنوسـي اور طریقـــۂ سنوسیـــہ

(۴)

(شیخ سنوسي دوم اور متمہدي سوڈاني)

شیخ سنوسي دوم کے عہد کے سب سے بڑے واقعات دو ہیں :

(۱) محمد احمد سوڈاني کا ادعاے مہدویت اور سوڈاني تحریک -

(۲) فرانسیسي سرحد تک سنوسي حکومت کا پہنچنا اور باہمي جنگ و پیکار -

مہدي سوڈاني اور شیخ کے تعلقات کا واقعہ اس لحاظ سے بہت اہم ہے کہ شیخ اول و دوم کی نسبت بھی ادعاء مہدویت کا گمان کیا جاتا تھا - نیز اس لیے بھی کہ اس سے شیخ کے طریقہ اور مقصد دعوۃ پر روشنی پڑتی ہے -

محمد احمد سوڈاني نے جب مہدویت کا دعوا کیا' اور تمام سوڈان اور اطراف افریقیۂ شمالي میں اسکے خلفا پھیلنے لگے تو شیخ نے ایک ناطرفدرانہ اور خاموش حالت اختیار کرلي - نہ تو انھوں نے اسکو روکنا چاہا' اور نہ اپنے عظیم الشان حلقہ اثر کو اسکي اعانت کا حکم دیا - وہ دیکھہ رہے تھے کہ یہ ابتدا هی سے ایک جنگي تحریک ہے' اور اسکا اجتماع دفع کفار و اعداء اسلام کیلیے بہر حال مفید ہے - پس اسکو روکنا اور اسکي عملاً مخالفت کرني مصلحت ملي کے خلاف ہے - البتہ اسکي اعانت بھي نہیں کي جاسکتي کیونکہ اسکي بنیاد دعوے پر رکھي گئي ہے اور وہ دعوا صحیح نہیں ہے -

لیکن سوڈانی کیلیے ضروري تھا کہ وہ شمالي افریقۂ و مصر' بلکہ تمام عالم اسلامي اور تمام براعظم افریقہ و جزیرۂ عرب کے اس عظیم الشان حلقۂ دعوۃ کي طرف جلد سے جلد متوجہ ہوتا اور اس سے فائدہ اٹھانے کي کوشش کرتا - خود شیخ سنوسي اول کي نسبت ادعاء مہدویت کا ذکر کیا جاتا تھا' اور بہت سے لوگ آیندہ ظہور میں آنے والے واقعات کی نسبت اسکي پیشین گوئیاں بیان کیا کرتے تھے - یہ بھي مشہور تھا کہ وہ خود اپنے تئیں موعود و منتظر قرار نہیں دیتا' لیکن علم الہی کي بنا پر کہتا ہے کہ اسي کے نسل سے کوئي ظہور ہوگا - ان حالات میں محمد سوڈانی نے سمجھا کہ اگر یہ سلسلہ اسکا ساتھہ دے' تو وہ اپنے کاموں کیلیے تمام دنیا سے مستغنی ہوجائیگا' اور ایسا ہونا ممکن بھی ہے - کیونکہ اسی قسم کے خیالات اسکی نسبت بھی بیان کیے جاتے ہیں -

چنانچہ سنہ ۱۸۸۳ میں جبکہ سوڈاني کي تحریک ابتدائي منزلوں سے گذر چکي تھي' اسنے ایک لمبا چوڑا خط شیخ سنوسي کے نام لکھا' اور اسمیں اسے دعوت دي کہ اگر وہ ساتھہ دیگا تو سوڈاني اسے اپنے مخصوص ترین خلفا میں جگہ دینے کیلیے طیار ہے - یہ مراسلہ شیخ عبد اللہ نامي ایک سوڈاني عالم کے ذریعہ روانہ کیا گیا تھا -

ليكي ڈريل	ويبرن		۱۷۰۰
همشير رمبرنت (مشهور مصور رمبرنت)		كاركانو	۱۴۶۰۰
ايک لڑکي مع بچه	-	هركر	۱۴۱۰۰
خلوت	كوارڈ	كاركانو	۱۴۰۰۰
پيٹا	منٹانيا	ربکي	۱۲۹۱۵
بازار جاتا	ڈررن	يارکس	۱۲۱۰۰
سيلنٹه زيلو بيرس کي زندگي	بوچلے	ايکي	۱۱۳۴۰
ايک يهودي ربي	رمبرنت	پارکس	۱۰۲۸۰
تعليم سب کچهه کرتي هے	ڈرزه	روسل	۱۰۰۰۰

اس فهرست ميں آپنے ديکها هوگا که بعض بعض تصويروں کي قيمت ... ۲۹ پونڈ سے زايد دي گئي - آپ شايد اسي قيمت کو انتہائي خيال کرينگے ؟ مگر ذرا انتظار کيجيے - عنقريب ايک اور تصوير کا تذکرہ آپکي نظر سے گزريگا جسکے متعلق خود يورپ نے تسليم کرليا هے که يه گراں ترين تصوير هے جو آج تک فروخت هوئي هے -

(قديم تصاوير کي تجارت)

قاعده هے که جب کوئي کام چلنے لگتا هے تو پهر لوگ اسے بطور پيشے کے اختيار کرليتے هيں - چنانچه جب بعض لوگوں نے ديکها که نوادر و تحف کا مذاق بڑهرها هے اور لوگ عام طور پر اسکے متلاشي و جويا هوتے هيں ، تو انهوں نے پيشه کے طور پر يه کام شروع کر ديا - اسوقت يورپ اور امريکه ميں بهت سي کمپنياں نهايت وسيع پيمانے پر قائم هيں - جهاں صرف نوادر و عجايب فروخت هوتے هيں - انکے وکيل (ايجنٹ) تمام اقطار عالم ميں پهيلے هوے هيں - جهاں کوئي عجيب يا نادرہ روزگار شے انهيں نظر آجاتي هے ، فوراً اپني کمپني کو اطلاع ديديتے هيں -

نوادر و عجائب کي تجارت کسقدر نفع بخش هے ؟ اسکا اندازه ذيل کي فهرست سے هوسکتا هے جسميں صرف چند تصاوير کا ذکر هے جو ان نوادر فروشوں نے لي تهيں اور اسکے بعد پهر فروخت کيں :

نام تصوير	نام مصور	خريد بحساب پونڈ	فروخت بحساب پونڈ
مريم (عليها السلام)	انڈريا منٹانيا	۴۰۰۰	۲۹۵۰۰
مديشي	انجيولو بر نزينو	۷۰۰۰	۱۱۳۴۰
ايک جوان	„ „	۲۰۰۰	۶۰۹۰
مسيح	پولو ويرونيز	۱۲۰۸	۷۲۲۰
زمين اور انسان -	ٹيچيان	۲۱	۱۱۲۵
مريم (عليها السلام)	کارلوکريولي	۹۰	۲۸۰۰
„ „	ڈي بلٹو منيارڈي	۱۹۹	۲۵۰۰
وينس کے قريب ايک جزيره -	فرنسکو گارڈي	۱۷	۲۱۰۰

اس فهرست ميں ۹۰ پونڈ کو جو تصوير خريدي گئي تهي وہ اٹهائيس سو پاؤنڈ کو فروخت کي گئي !

غرضکه يورپ کي تمام تجارتوں ميں نوادر فروشي کي تجارت سب سے زياده نفع بخش هے - اسکي بڑي وجه يه هے که بعض نوادر نهايت کم قيمت ملجاتے هيں - کيونکه انکے بے خبر مالک انکي قيمت سے واقف نهيں هوتے - تهوڑے عرصه کے بعد جب وہ بکنے لگتے هيں تو اصلي قيمت سے اتنے زياده داموں پر فروخت هوجاتے هيں که دوسري تجارتوں ميں اتنے نفع کا تصور بهي نهيں هوسکتا - بعض تصويروں کي تو يه حالت هے که انکي قيمت ايک ايک لاکهه پونڈ ملي هے - چنانچه آپ ابهي پڑه آے هيں که "ارض و اشخاص" تصوير ۲۱ پونڈ کو لي گئي تهي اور ۱۱۲۵ کو فروخت هوئي !

ايک اور تصوير جو ليوريه کے نيلام ميں ۵۹۰ پونڈ کو ايگئي تهي ، ۱۹۸۰۰ پونڈ کو فروخت هوئي - کارکانو کے نيلام ميں جو تصوير ۱۴۶۰۰ پونڈ کو فروخت هوئي ، وہ دراصل ۸۸۴ پونڈ کو خريدي گئي تهي - ويبر کے نيلام ميں جس تصوير کے ۲ هزار پونڈ آے ، وہ صرف ۲۳۱ پونڈ کو خريدي گئي تهي !!

(تصاوير کي انتهائي قيمت)

ميدان عمل ميں هزاروں آدمي اترتے هيں اور ان ميں بهت سے ايک حد تک کمال بهي پيدا کرليتے هيں - مگر ايسے لوگ جنهيں انتهاء کمال اور قبول علم کي سند ملے صرف چند هي هوتے هيں - ليکن جنهيں يه مرتبۀ بلند ملتا هے انکي قدرداني کا يه عالم هوتا هے که کسي شے کا انکي طرف منسوب هو جانا هي اس شے کے بيش بها هونے کے ليے کافي هوتا هے - چنانچه هولينڈ ، امريکا ، ڈينمارک ، جرمني ، اطاليا وغيره کے جن مصوروں نے شهرت کمال حاصل کي هے ، انکي تصويروں کي قيمتوں ميں برابر اضافه هوتا رهتا هے - مثلاً يورپ ميں رمبرنت مصور بهت مقبول هے - اسکي تصويروں کي جو قيمت چند روز پہلے تهي وہ آج نهيں ، اور جو آج هے وہ يقيناً کل نه هوگي - مارکولس آف لينکڈون کے يهاں رمبرنت کي تصوير تهي جو اس نے نهايت بڑي قيمت پر لي تهي - اسکے بعد جب فروخت کي گئي تو ايک لاکهه پونڈ کو فروخت هوئي ! يه تصوير فيور شلم کے پاس پهنچي اور جب اس نے فروخت کي تو اسکي قيمت ۵ لاکهه پونڈ ملي !

جان اسٹين بهي ايک مشهور مصور هے - اسکي ايک تصوير سنه ۱۸۷۷ ع ميں ۸۷۰ پونڈ کو فروخت هوئي تهي ، مگر سنه ۱۹۱۳ ع کے موسم گرما ميں ۲۱۵۲ پونڈ کو بکي ! گيرارڈ ڈيوڈ کي ايک تصوير سنه ۱۸۹ ع ميں ۱۲۰ پونڈ کو فروخت هوئي تهي ليکن گذشته سال ڈيفوس کے نيلام ميں اسکي قيمت ۱۴۶۰ پونڈ ملي !

ان تمام واقعات سے بهي زياده تعجب انگيز يه هے که مريا ٹريزا جو البين کے ايک مشهور مصور ويلا سکوڈا کي لڑکي تهي ، اسکي تصوير بيسويں صدي کے آغاز ميں ۲۰ پونڈ کو خريدي گئي تهي - اب وهي ويبر کے نيلام ميں ۲۲۵۰ کو فروخت هوئي هے !

ذيل ميں ايک فهرست دي جاتي هے جس سے معلوم هوسکيگا که کن کن مصوروں کي تصويروں کي کيا کيا قيمت ملي هے ؟

نام تصوير	نام مصور	خريد	فروخت
ڈي وال ڈي بوني	سي لاٹور	۲۰۸	۲۴۰۰۰
اميره ٹليفرنگ	ميڈم دي برون	۹۴۰	۱۶۰۰۰
قرباني	فرا گونار	۲۱۲	۱۴۴۰۰
تعليم	„		۱۰۰۰۰
تعظيم	„	۸۰۰	۲۸۴۰
شاگرد	ڈروه	۴۸	۸۴۰۰
باني قصور	شارڈن	۴	۷۲۰۰

(مصورين انگلستان)

هم نے ابهي تک انگريزوں کي تصاوير کا ذکر نهيں کيا هے - اس سے آپ يه نتيجه نه نکاليں که انگريز اس ميدان ميں بالکل نهيں اترے يا اترے مگر کوئي کمال پيدا نه کرسکے - صرف ايک گذشته سال کے اندر انگريز مصوروں کي کهينچي هوئي تصويريں جو فروخت هوي هيں ، انکي فهرست يه هے :

بتلاے' اور اسکے بعد خود آنحضرة صلی الله علیه وسلم کے دربار میں مجھے حضوري نصیب هوئي اور میں نے دیکھا که انکے اصحاب کے ساتھه ساتھه میرے اصحاب کے مقامات بھی قرار دیے گئے ھیں - چنانچه مجھے نظر آیا که حضرة ابوبکر صدیق کي کرسي پر میرے ایک اصحابي کو جگه دي گئی ہے ' اور اسي طرح حضرة عمر کي کرسي پر میرے دوسرے صاحب کو - حضرة عثمان کی کرسی کي نسبت مجھسے کہا گیا که وہ ابن السنوسي کیلیے ہے - (یعنے آپکے لیے)

پھر میں نے حضرة علي کي جگه دیکھي اور اسپر اپنے ایک دوسرے رفیق کو متمکن پایا -

میں نے همیشه آپکي روحانیة کو اپنے بعض اصحاب کے ساتھه اپنے همراہ پایا ہے "

آخر میں لکھا تھا :

" جب میرا یه خط آپکو ملے تو چاهیے که دو راستوں میں سے ایک راسته اختیار کریں - یا تو آپ مصر اور اسکے نواحي کي طرف متوجه هوں - یا همارے طرف هجرت کریں - یه دونوں صورتیں آپکے سامنے ھیں -

البته مجھے هجرت زیادہ محبوب ہے اور آپکو معلوم ہے که هجرت کا ثواب سب سے زیادہ ہے "

(شیـخ سنـوسي کا جـواب)

شیخ سنوسي نے اس خط کو پڑھکر کیا جواب دیا ؟

یه ظاهر ہے که یه موقعه شیخ کي صداقت اور راست بازي کے لیے ایک کامل درجه کي آزمایش تھي - اگر اسکے دل میں جھوٹے دعوؤں اور غلط اعلانات کا کچھه بھي کھوٹ هوتا تو وہ اس موقعه پر یا تو سوڈاني کا ساتھه دیتا یا اسکے سامنے ایسے هي روحاني دعوے پیش کرتا -

سوڈاني اسکي نسبت شہادت دے رہا تھا که اُسکا مرتبه غیر معمولي اور عام انساني کمالات سے ارفع ہے ' اور اُسکي جگه آنحضرة صلے الله علیه و سلم کے اصحاب اور خلفاؤ جانشین میں اُسے نظر آئي ہے - پس اگر اسکے دل میں سچائی ہوتی تو ضرور تھا که اس بڑي شہادت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا -

لیکن جونهي اُسنے خط کو پڑھا اور اُس حصے تک پہنچا جہاں سوڈانی نے لکھا تھا که " میرے ساتھیوں کو انحضرة کے خلفاء و اصحاب کي جگه دي گئی " تو وہ غصه سے بھر گیا ' اور اسکے بعد جب یه پڑھا که " حضرة عثمان کي کرسي تمھارے لیے مخصوص کي گئي ہے " تو اسکے غیظ و غضب کي کوئي انتها نہیں رهي - اُس نے خط پھینک دیا اور چلاکر کہا :

" استغفر الله ! جس خاک پر سے اصحاب رسول اور حضرة عثمان گذرے ھیں' هم تو اسکا درجه بھي حاصل نہیں کر سکتے - کچھه نہیں - یه هفوات و خرافات هیں ہے ' دین کی تحقیر' اور شارع مقدس کا مقابله ! ! "

اُس نے سوڈاني ایلچي کو نا کام واپس کردیا اور کہا که میرے پاس تمھارے متمهدي کیلیے کچھه نہیں ہے - اگر وہ کفار سے مقابله کي طیاري نه کرتا اور سر زمین اسلام کو دشمنان ملت سے پاک کرنے کي تحریک نهوتي تو میں اسکی پوري پوري مخالفت کرتا -

ایـــڈیٹـر الهـــلال کی راے

میں همیشه کلکته کي یوروپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتا هوں - اس مرتبه مجھے ضرورت هوئي تو مسرز ایم - اِن - احمد اینڈ سنز (نمبر ۱۵/۱ - رپن اسٹریٹ کلکته) سے فرمائش کي - چنانچه دو مختلف قسم کی عینکیں بنا کر انهوں نے دي هیں اور میں اعتراف کرتا هوں که وہ هر طرح بہتر اور عمدہ هیں ' اور یوروپین کارخانوں سے مستغني کر دیتي هیں - مزید براں مقابلتاً قیمت میں بھی ارزاں هیں - کام بھی جلد اور وعدے کے مطابق هوتا ہے -

(ابو الکلام آزاد - ۲ مئی سنه ۱۹۱۴ع)

تاریخ حیات اسلامیه

مسئلـۀ قیـام الهـــلال

الهلال کي گذشته اشاعتوں میں " مسئله قیام الهلال کا آخري فیصله " دیکھکر بے حد رنج هوا -

قوم کي اس تیرہ و تاریک گھٹا میں الهلال اور صرف الهلال هي کي روشني ایسي ہے جو گم گشتگان بادیه گمراهي کي صحیح رهنمائي کرسکتي ہے - الهلال اور صرف الهلال هي ایک سچا هادي اور ایک ایسا رهبر و رهنما ہے جو کشتي قوم کو گرداب ضلالت سے نکالکر سچي راہ پر لگا سکتا ہے ' اور جسکے سچے اور بے لاگ صلاح پر قوم کي دیني و دنیاوي فلاح منحصر ہے - اگر اسکي ضرورت ہے که مسلمان زندہ رهیں' اگر یه ضروري ہے که اسلام صرف نام هي کو باقي نه رہے بلکه هر مسلم هستي کو سچا مسلمان هونا چاهیے ' تو یقین فرمائیے که میرا یه ایمان ہے که الهلال کو زندہ رهنا اور قوم کي رهنمائي کرنا چاهیے !

مانا که الهلال اپني " پہلی منزل دعوة " سے گذر چکا ہے' لیکن قوم ابھي پوري طرح سے بیدار نہیں هوئي اور میں اُس تباہ کن غفلت کے خیال سے لرز رہا هوں جو نیم باز آنکھوں پر چھا جایا کرتي ہے - پس قطعي ضروري ہے که یه صداے غفلت شکن برابر جاري رہے -

آنجناب نے جو صورت الهلال کے مالي مسئله کي درستگي کي تجویز فرمائي ہے' وہ اس خیال سے که مسلم پبلک شاید زیادتي قیمت کي متحمل نه هوسکتي' نہایت مناسب ہے ' لیکن میں چونکه اپنے زمانۀ قیام کلکته میں (جب ڈاکٹري و علم حیوانات پڑھتا تھا) الهلال پریس کے وسیع انتظامات دیکھه چکا هوں' اسلیے میري راے یه ہے که زیادتي قیمت هي بہتر تھي اور الهلال آٹھه روپیه میں بالکل مفت ہے - بهر حال میں کوشش میں هوں که خریدار پیدا کروں اور میرا ارادہ ہے که ان اطراف میں دورہ کروں اور لوگونکو خریداري پر آمادہ کروں - بہتر تھا که جناب قواعد ایجنسي بھي روانه کرنیکي هدایت فرما دیتے تاکه شہروں میں ایجنسیاں قائم کرانے کي کوشش کرتا - مجھے امید ہے که انشاء الله دو هزار خریدار بہت جلد پیدا هوجائینگے اور خدا آپکے مشن کو هر طرح سے کامیاب کریگا -

نیاز مند رحم حسین قدوائي - بارا بنکي -

گذشته الهلال میں (صدا به صحرا) کے عنوان سے جو مضمون شایع هوا ہے اُسنے همدردان ملت اور علی الخصوص ناظرین الهلال کے دل دهلادیے' اور ابتک بھي اسکا انتشار باقي ہے - لیکن خداے قادر و توانا سے همیں امید کامل ہے که مولانا کے خیالات کے موافق دو هزار خریدار دو هفته میں ملجائینگے ' بشرطیکه هر ناظر الهلال اس رساله کي سچي خدمت پر کمربسته هو (جو میرے خیال ناقص میں اُسکا فرض اولین اسلامي ہے) کیونکه یهي ایک وہ اخبار ہے جو احیاء شریعت کا موید اور صداے حق سے ممجد ہے -

همارے مردہ دل اس کي آواز سے زندہ هیں - اگر یه نهوگا (خدا نخواسته) تو دیکھه لینا هم پھر مردہ هوجاینگے - هم اس کي توسیع کے لیے هزار جان سے کوشاں هونگے - اگر سو مرتبه بھي هوسکے تو اسکے خریدار کا شرف غلامي حاصل کرنے کے لیے تیار هیں !

بهر حال میرے ایک عزیز اسوقت ایک پرچه کے خریدار هوچکے هیں ایک اور اخبار ذیل کے پته پر ارسال فرما دیجیے -

سید امیر الدین وکیل مدهول علاقه نظام دکن

(بقیه مضمون کے لیے صفحه ۱۸ ملاحظه هو)

(سوڈانی کا خط شیخ کے نام)

یہ خط ان مختلف کتابوں میں نقل کیا گیا ہے جو فتح سوڈان کے بعد مصر میں شائع کي گئیں - نعوم بک نے تاریخ سوڈان گورنمنٹ مصر کے سرکاری کاغذات سے مرتب کی ہے' اور اس خط کی نسبت لکھا ہے کہ اسکی نقل خرطوم میں سنوسی کے خزائن سے ملی - ہمیں اس دینی و سیاسی تعصب کا حال بھی معلوم ہے جو گورنمنٹ مصر اور مصر کے انگریزي اثر کے حلقوں میں سوڈانی تحریک کی نسبت قدرتاً موجود ہے' اور اسلیے پورے وثوق سے نہیں کہا جاسکتا کہ ان نیم سرکاري کتابوں کے پیش کردہ کاغذات کہاں تک صحیح اور درست ہیں ؟ تاہم اس واقعہ کی صحت میں بھی شک نہیں-کیونکہ خود سنوسي اعیان و اکابر نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے' اور ظن غالب یہي ہے کہ اس خط کي نقل بھي صحیح ہوگي -

اس خط میں حمد و نعت کے بعد پہلے اپنے ان حالات کو لکھا ہے جو ادعاء مہدیت سے پہلے پیش آے اور جو آنے والے ظہور کی خبر دیتے تھے - اسکے بعد حکم الہی سے دعوا کرنے کا حال لکھا ہے

یہ پہلي اور ایک هي تصویر ہے جو موجودہ حضرة شیخ سنوسي اور انکے خلفاء خاص کي لي گئي ہے - موجودہ شیخ بالکل درمیان میں کھڑے ہیں

اور وہ تمام دلائل لکھے ہیں' جو اسکے خیال میں اثبات مہدیت کیلیے قاطع ہیں - مثلاً یہ کہ میرا نام محمد ہے - میري ماں کا نام آمنہ تھا اور باپ کا عبد اللہ - حدیثوں میں آیا ہے کہ آنے والے مہدي کا نام اور اسکے والدین کا نام وهي ہوگا جو انحضرة صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے والدین کا ہے - وغیرہ وغیرہ

اسکے بعد شیخ سنوسي کو مخاطب کرکے کہتا ہے :

"و اعلم یا حبیبي قد کنا و من معنا من الاعوان' ننتظرک لاقامة الدین قبل حصول المهدیة للعبد الذلیل وقد کاتبناک لما سمعنا باستقامتک و دعایتک الی اللہ علی السلة النبویة وتأهبك لاحیاء الدین لنتجمع معك - ولیکن لم ترد لنا المکاتبة وا ظن ذالك من عدم وصولها الیکم - حتی انی ذاکرت جمیع من اجتمعت معه من اهل الدین والشیوخ و الامراء المشهورین فابوا ذلك لهوان الدین عند هم و تمکن حب الوطن و الحیاة فی قلوبهم وقلة توحیدهم حتی با یعني الضعفاء علی الفرار بالدین ' و اقامته علی ما یطلب رب العلمین' و قنعت نفوس من بایعناه من الحیاة الدنیا لما یرون للدین من الممات -

و لا زال المساکین الذین لم یبدلوا باللہ بما فاتهم من المحبوب یزدادون' وفیما عند اللہ یرغبون -

حتی هجمت المهدیة الکبری من اللہ و رسوله علی العبد الحقیر- فاخبرني سید الوجود (صلعم) بانی المهدي المنتظر وخلفنی علیه الصلاة والسلام علی کرسیه مراراً بحضرة الخلفاء الاربعة والاقطاب والخضر علیه السلام -

ولازال التایید یزداد من اللہ و رسوله و انت منا علي بال حتی جاء نا الاخبار فیك من النبي (صلعم) انك من الوزراء لي - ثم ما زلنا ننتظرك حتی اعلمنا النبي الخضر علیه السلام باحوالهم وبما انتم علیه - ثم حصلت حضرة عظیمة عن النبي (صلعم) فما خلفه من اصحابه و من اصحابي فان اجلس احد اصحابي علي کرسی ابی بکر الصدیق واحدهم علی کرسی عمر' وارقف کرسی عثمان فقال هذا الکرسی لابن السنوسی الی ان یاتیکم بقرب او طول - واجلس احد اصحابی علی کرسی علی رضوان اللہ علیهم' ولازالت وروحانیتك تحضر معنا فی بعض الحضرات مع اصحابی الذین هم خلفاء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم -

فاذا بلغك جوابی هذا' اما ان تجاهد فی جهاتك الی مصر و نواحها ان لم یسلموا' و اما ان تهاجر الینا - ولکن الهجرة احب الینا لما علمت من فضل الهجرة من زیادة الثواب والمقابلة ان تیسرت - و علی کل حال ترد الینا منك الافادة بما سیصیر الیه عزمك من جهاد او هجرة و مثلك تکفیه الاشارة "

خط کا خلاصہ یہ ہے کہ "قبل اظہار مہدیت کے میں اور میرے اعوان واحباب آپکا انتظار کرتے تھے اور اسی لیے ایک خط بھی آپکی طرف بھیجا گیا تھا - اسکا سبب یہ تھا کہ ہمنے آپکي استقامت اور خدمت دین و ملت کا حال سنا ہے' اور ہم جانتے ہیں کہ آپ دین اسلام کو زندہ کرنے اور سنت نبوي کي تازگي کیلیے نہایت استقامت اور قوت سے کوشش کررہے ہیں' اور اس لیے ہمارا اور آپکا اس مقصد کیلیے جمع ہو جانا بہت مبارک اور بہتر تھا - ہم اس خط کے جواب کے منتظر تھے لیکن غالباً وہ آپ تک نہیں پہنچا اور اسی لیے کوئي جواب حاصل نہیں ہوا -

اسکے بعد میں نے اس مقصد کیلیے بڑے بڑے لوگوں سے ذکر کیا - لیکن حب دنیا دین پر غالب آئي اور سوا غریب اور مسکین لوگوں کے کسي نے میرا ساتھہ نہ دیا - یہاں تک کہ مہدیۃ کبری کا ظہور ہوا - اللہ اور اسکے رسول کے طرف سے یہ درجہ مجھے عطا کیا گیا' اور حضرة سید الوجود صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دي کہ میں هي مہدي منتظر ہوں- چنانچہ بار بار مجھے آنحضرة نے خلفاء اربعہ' اقطاب و اولیا' اور خضر علیہ السلام کے حضور میں کرسی مہدیۃ پر بٹھایا' اور روز بروز میري قوت بڑھتي جاتي ہے -

اسی اثنا میں مجھے آپکی نسبت بھي نبي صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دي کہ وہ تیرا وزیر ہوگا - میں برابر ظہور خبر کا انتظار کررہا تھا کہ پھر خضر علیہ السلام نے آپکے تمام حالات مجھے

آثار عتیقہ

آثار قونیہ

(۲)

آثار ملوکانہ و علمیہ

(منارۂ ساعت)

ایک عجیب عمارت منارۂ ساعت ہے جو اسی علاؤ الدین نے تعمیر کیا تھا - اور جسکی تصویر گذشتہ نمبر کے مضمون میں پہلے صفحہ پر نکل چکی ہے -

نیچے ایک بہت بڑی کرسی قلعہ کے دروازوں اور حصار کے برجوں کی طرح تعمیر کی ہے - اسکے اوپر دو درجے محرابوں کے بنائے ہیں - تیسرا درجہ اس سے چھوٹا ایک مربع کمرہ کی شکل کا ہے - اسکے اوپر گھڑی کا برج ہے -

کلاک ٹاور آجکل کی ایجاد ہے اور جہانتک میرا خیال ہے دمشق اور بغداد کی دو عجیب و غریب گھڑیوں کے سوا عام طور پر قدیم عمارتوں میں اسکی نظیر نہیں ملتی -

زیادہ تر برج بنائے جاتے تھے جنپر ہر ایک پہر کے بعد یا ایک ایک گھنٹے کے بعد نوبت بجتی تھی' لیکن اسمیں گھڑی کا لگانا اسی وقت سے رائج ہوا ہے ' جس وقت سے کہ موجودہ گھڑیاں ایجاد ہوئی ہیں -

غالبا ابن جبیر نے دمشق کی جامع اموی کی ایک طلسمی گھڑی کا حال لکھا ہے ' اور خطیب نے بغداد کے ایک برج کی نسبت بھی روایت کی ہے جسمیں ایک عجیب الہئیۃ گھڑی لگائی گئی تھی - جامع اموی کی گھڑی فن آلات و حیل (مشینری اور میکانک) کا عجیب و غریب نمونہ تھی - اسکے اندر چند پتلے بنائے گئے تھے جو گھنٹہ بجاکر پھر اپنے خانے کے اندر واپس چلے جاتے تھے -

لیکن اس منارے کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گھڑی کا وجود اس زمانے میں اسقدر محدود و خاص نہ تھا جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے - اس منارہ میں چاروں طرف مختلف اللون شیشے لگے تھے - اسکے اندر شب کو روشنی کی جاتی تھی اور بالکل آجکل کی بڑی بڑی گھڑیوں کی طرح اس قسم کے آلات لگائے گئے تھے کہ ہر گھنٹے کے بعد نہایت بلند اور دور دور تک پہنچنے والی آواز میں خود بخود گھنٹا بجتا تھا !

حوادث و تغیرات نے اس گھڑی کو اب نا پید کر دیا ہے لیکن سرکاری کاغذات سے معلوم ہوتا ہے کہ اب سے دو سو برس پہلے تک موجود تھی - متعدد مورخین عثمانیہ نے اپنی اپنی تاریخوں میں اسکا حال لکھا ہے - قدیم شعراے ترک نے آواز کی بلندی' دائمی ہوشیاری' تغیر الوان' اور شب بیداری کیلیے اس گھڑی کے وجود سے ایک محسوس تمثیل کا کام لیا ہے - سلطان سلیم کے عہد کے مشہور مصنف شیخ زادہ بروسہ لی نے خاص اسکے حالات میں ایک مختصر رسالہ بھی لکھا تھا جسکا احمد مدحت نے اپنی تاریخ آل عثمان میں تذکرہ کیا ہے -

(کوشک سلطانی)

اس عہد کی اولوالعزمیوں کا تصور کرو کہ امن و فرصت کے ایام راحت و عیش ہی میں نہیں' بلکہ جنگ و خوف اور بے امنی و سراسیمگی کی پر آشوبیوں میں بھی عظیم الشان محل سراؤں کی تعمیر' مدارس و مساجد کی بنا' اور بڑے بڑے تمدنی و علمی کاموں کا سلسلہ برابر جاری رہتا تھا !

وہ لوگ حوادث و مصائب سے کس درجہ نڈر تھے' اور مصیبتیں اور پریشانیاں کس طرح انکے ارادوں کو معطل کردینے میں ناکام رہتی تھیں ؟ انکی ہمتوں کو دیکھو جو بالکل نڈر تھی ' اور انکے عزموں کو یاد کرو جو کسی وقت بھی بیکار نہیں ہوتے تھے !

ایک نوجوان بادشاہ جسے تخت پر بیٹھتے ہی پہلم جنگ سننا پڑا' اور بربادی و ہلاکت کا وہ سیلاب عظیم اسکی طرف امنڈ آیا جو تمام عالم اسلامی کی بڑی بڑی شہنشاہیوں کو تنکوں اور خشک پتوں کی طرح بہا لے گیا تھا' پھر اس عالم میں بھی چند مہینوں سے زیادہ مہلت اسے نہ ملی اور وہ اپنا تخت چھوڑکر دور دراز سفر پر نکل گیا - تاہم ایسی پر آشوب' ہمت فراموش' عزائم شکن' ہوش و حواس افگن' اور پر از آلام و مصائب زمانے میں وہ ایک طرف جنگ و مقابلہ کی طیاریاں بھی کرتا ہے ' اور دوسری طرف بڑی بڑی عظیم الشان عمارتوں کو مکمل بھی کردیتا ہے !!

یہ وہ اولو العزمی تھی جسکے نظائر و شواہد سے تاریخ اسلام بھری پڑی ہے' اور جسکا آج کل کے عالم اسلامی کی منقلب و مبدل حالت سے مقابلہ کرنا چاہیے - فشتان ما بین الیوم و الامس !

سلطان علاء الدین کے اقل قلیل اور پر آشوب زمانے کی یادگار ہی کیا ہوسکتی تھی ؟ مگر ان دو چار مہینوں کے اندر ہی اس نے عظیم الشان جامع مسجد بنائی' منارۂ ساعت تعمیر کیا' اور اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز یہ کہ ایک وسیع و عظیم قصر سلطانی بنایا جو ابتک "علاء الدین کوشک" کے نام سے قونیہ میں موجود ہے اور جسکی تصویر گذشتہ نمبر میں پانچویں صفحہ پر نکل چکی ہے -

یہ کوشک دراصل ایک نا تمام قلعہ ہے - معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اپنے رہنے کا محل بناکر اسکے بعد رفتہ رفتہ پورا قلعہ تعمیر کرنے کا ارادہ تھا - عمارت کے اندر داخل ہوکر سب سے پہلے ایک شکستہ برج ملتا ہے جسکے پہلے درجہ کی صرف ایک محراب ہی باقی رہگئی ہے - اسکے بعد دروازۂ قلعہ کی طرح نشیب میں اترکر صدر دروازہ ملتا ہے اور اندر کا حصہ مختلف عمارتوں اور محل سراؤں میں منقسم ہے - عمارت میں ایرانی طرز غالب ہے جسکی بنیاد اس وقت پڑ چکی تھی - البتہ ایک چیز بالکل نئی قسم کی ہے - یعنے مخروطی شکل کا ایک مدور گنبد جو مثل ہندوستان کے مندروں کے معلوم ہوتا ہے - تمام بلاد اسلامیہ کے آثار و ابنیہ میں کہیں بھی اس طرز کا گنبد نہیں پایا جاتا -

اسلامی طرز تعمیر میں گنبد کی دو ہی شکلیں تھیں : ایرانی اور عربی - ایرانی طرز کا گنبد کرہ کا نصف اول یا اس سے بھی کچھہ کم ہوتا تھا ' جیسا کہ جامع اصفہان' مساجد قسطنطنیہ' اور آثار شاہان مشرقیۂ جونپور میں پایا جاتا ہے - عربی طرز میں کرہ کا دو تہائی حصہ یا نصف سے زائد لیا جاتا تھا اور بہت خوشنما ہوتا تھا - تاج آگرہ' جامع مسجد دہلی' مقبرۂ منصور' اور الحمراء اندلس وغیرہ کے گنبد اسی طرز کے ہیں -

لیکن مخروطی مدور گنبد کہیں بھی نہیں بنائے گئے -

حکومۃ عثمانیہ نے حکم دیا ہے کہ ان تمام آثار کی حفاظت ایک مستقل صیغے کے سپرد کی جائے' اور ہمیشہ انہیں اصلی حالت میں برقرار رکھا جائے -

مذاکرۂ علمیہ

ہوائی جنگ

(۳)

ہوائی جنگ کے عنوان سے جو دو نمبر الہلال میں نکلے ہیں ' یہ دو تصویریں انکا تکمہ ہیں - پہلی تصویر سب سے زیادہ طاقتور ایروپلین کوالیرجین سن نامی کی ہے جو حال میں فرانس نے طیار کیا ہے - اسکی شکل کشتی کی سی ہے ' اور تصویر اس طرح لی گئی ہے کہ اسکی اندرونی حالت نظر آجاے - اسمیں برخلاف علم ہوائی جہازوں کے دو انجن ہیں ' اور انکی مجموعی طاقت چار سو گھوڑونکی ہے - ہوائی جہازوں میں سب سے زیادہ اہم آلہ پراپلر (Prapeller) نامی ہوتا ہے جو جہازکو آگے بڑھا تا ہے - اسمیں پراپلر کے آگے ایک اور آلہ بھی لگا یا گیا ہے جس سے مستقیم شعاعیں نکلتی ہیں - اسلیے تاریکی میں وہ ہوائی جنگ کو جاری رکھہ سکتا ہے اور اپنی شعاعوں کے اندر کی ہرچیز دیکھہ سکتا ہے -

دوسری تصویر سے یہ دکھلا نا مقصود ہے کہ ہوائی جہازوں میں کس طرح توپوں سے کام لیا جاتا ہے ؟ یہ ایک ایروپلین ہے اور اسکی بالائی سطح پر پروں کے آگے ایک مشین گن رکھی گئی ہے - توپچی کھڑا ہے تاکہ اپنا کام شروع کرے - وہ ہوائی سفر کا لباس پہنا ہوا ہے - طیارہ چی (ڈرائیور) اسکے پیچھے سر نکالے ' اور ہوائی سفر کی عینک چڑھاے غور سے دیکھہ رہا ہے -

یہ تجربہ گذشتہ فروری کو کپتان ڈارشے (Destawches) نے ریلا کوریلا واقع جرمنی میں کیا تھا ' اور فائزکرنے اور گولوں کے ٹھیک اتارنے میں پوری کامیابی ہوئی تھی -

یہ سب سے آخری خدمت ہے جو بنی نوع انسانی کی ہلاکت کیلیے علم و تمدن نے انجام دی ہے !!

اطلاع

انجمن اصلاح المسلمین قصبه کلیشهپور ضلع بستي کا پہلا جلسه بتاریخ ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ مئي سنه ۱۹۱۴ع یوم جمعه و شنبه و یکشنبه قرار پایا ہے - علماء کرام و ملک کے قابل حضرات کے خدمت میں استدعا ہے که شریک جلسه هوکر کارکنان انجمن کو مشکور فرماویں -

جو صاحب کوئي مضمون نثر یا نظم انجمن میں پڑھنا چاهیں - وہ دو هفته قبل سکریٹري انجمن کو عنوان مضمون سے اطلاع دیدیں -

شریک هونیوالے حضرات کے قیام و طعام کا انتظام منجانب انجمن هو گا بشرطیکه ایک هفته قبل اطلاع دیجائے

قصبه کلیشهپور اسٹیشن بستي سے قریب ہے -

المعلن

ابو الاعجاز عرشی - سکریٹري انجمن اصلاح المسلمین قصبه کلیشهپور ضلع بستي پوسٹ صدر - یو - پی -

ایک اهم خوشخبری

حضرت مولانا و مقتدانا - السلام علیکم و رحمته الله و برکاته !

غالباً آپ اس خبر مسرت اثر سے بہت هی خوش هونگے که ۲۴ - اپریل جمعه گذشته کو مسجد گیان باپی میں ایک اعلی تعلیم یافته یوروپین شخص اور بنارس اسٹیٹ کا چیف انجنیر مسٹر سی - ایف - لنٹن صاحب بہادر بعد نماز جمعه ایک بہت بڑے عظیم الشان مجمع کے سامنے مشرف به اسلام هوے اور انہوں نے خود اپنا اسلامی نام محمد اسمعیل پسند فرمایا - اس سارے واقعه کی کامیابي کا سہرا جناب مولانا مولوي محمد عظیم صاحب متوطن ککھڑ ضلع گوجرانواله (پنجاب) کے سر ہے - جن کي فیض صحبت سے متاثر هوکر صاحب موصوف نے اسلام قبول فرمایا - صاحب موصوف ایک معزز انگریز خاندان سے هیں - اور خاص علمی مذاق رکھنے کے علاوہ بہت بڑے انجنیر هیں - چنانچه آجکل بنارس اسٹیٹ ریلوے کی تعمیر کا کام ان کے سپرد ہے - جسمیں انهیں باره سو روپے ماهوار تنخواه علاوه الاؤنس کے ملتی ہے - قبول اسلام سے پہلے تلاش حق میں مصروف تھے - اتفاقاً مولوي صاحب سے سابقه پڑ گیا - او ر یه سعادت خداوند کریم کے فضل سے انهیں نصیب هوی -

نیاز مند نذیر علی ذ اهبر ۴۴ - چهاؤنی بنارس -

صحت النساء و محافظ الصبیان

طب جدید اور اپنے چالیس ساله ذاتي تجربے کي بنا پر دو کتابیں تیار کي هیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض اور محافظ الصبیان میں بچوں کی صحت کے متعلق موثر تدابیر سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائي هیں - ڈاکٹر کرنیل زیڈ احمد صاحب نے بہت تعریف لکھه کر فرمایا ہے که یه دونوں کتابیں هر گھر میں هوني چاهیں - اور جنابه هر هائینس بیگم صاحبه بھوپال دام اقبالها نے بہت پسند فرما کر کئي جلدیں خرید فرمائي هیں - بنظر رفاه عام چهه ماه کے لیے رعایت کی جاتي ہے - طالبان صحت جلد فائده اٹھالیں -

صحت النساء اصلی قیمت ۱ روپیه - ۱۰ آنه - رعایتی ۱۲ آنه

محافظ الصبیان ' اصلی قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - رعایتی ۱ روپیه -

ملنے کا پته :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر میڈیکل افسر دو جانه - ڈاکخانه بیري ضلع رهتک -

الهلال کي ششماهی مجلدات

— * —

قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي جلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹھه روپیه میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو ' اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي ہے -

الهلال کي تیسري جلد مکمل موجود ہے - جلد نهایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنهري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بهي هیں - کاغذ اور چهپائي کي خوبي محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچهه ایسي زیاده قیمت نهیں ہے - بہت کم جلدیں باقي رهگئي هیں -

(منیجر)

روغن بیگم بہار

حضرات اهلکار امراض دماغي کے مبتلا و گرفتار ' وکلا ' طلبه ' مدرسین ' معلمین ' مولفین ' مصنفین ' کیخدمت میں التماس ہے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهي دیکها او ر پڑھا ہے ' ایک عرصے کي فکر او ر سوانچ کے بعد بہترے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا ہے ' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه ہے ' اسکے متعلق اصلي تعریف بهي قبل از امتحان و پیش از تجربه مبالغه سمجهي جا سکتي ہے صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا ہے که آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹر کدیراجي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بہار امراض دماغي کے لیے بمقابله تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بڑهانے اور دراز وخوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکهتا ہے - اکثر دماغي امراض کبهي غلبۂ برودت کیوجه سے او ر کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں ' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیاده تر اعتدال کي رعایت رکهي گئي ہے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پهولوں کی خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بهی ضائع نهیں هوگي - قیمت في شیشی ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114-115 Machuabazar Street
Calcutta.

دهلي کے خانداني اطبا اور دواخانه نو رتن دهلی

یه دوا خانه عرب - عدن - افریقه - امریکه - سیلون - آسٹریلیا - وغیره وغیره ملکوںمیں اپنا سکه جما چکا ہے اسکے مجربات معتمد الملک احترام الدوله قبله حکیم محمد احسن الله خاں مرحوم طبیب خاص بہادر شاه دهلي کے خاص مجربات هیں -

دوائی ضیق - هر قسم کي کهانسي و دمه کا مجرب علاج في بکس ایک توله ۲ دو روپیه -

حب قتل دیدان - یه گولیاں پیٹ کے کیڑے مار کر نکال دیتي هیں في بکس ایک روپیه -

المشتهر حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانه نورتن دهلی فراشخانه

بقیہ "مسئلۂ قیام الہلال"

میں نے دو آدمیوں سے ذکر کیا - انہوں نے خواہش کی کہ میں انکے لیے ایکی خدمت میں تحریر کردوں -

محمد اکبر خاں - ارشد منزل - کیمبل پور -

سردست تین خریدار حاضر ہیں -

نذیر محمد کورٹ انسپکٹر ہوشیار پور

۳ جامعہ ازہر کا پرچہ پڑھنے سے کمال پریشانی ہوئی کہ بوجہ نقصان مالی کے کہیں ایسا نہو کہ الہلال بند ہی ہوجاے ' پھر آگے جب خریداروں کی بابت پڑھا تو اس سے بھی زیادہ گھبراہٹ ہوئی - میں بہ حیثیت ایک مسکین ہونے کے اپنے مال سے امداد کرنے پر طیار ہوں - اگر اجازت ہو تو حاضر خدمت کیا جاے -

نیز یہ بھی عرض ہے کہ آپ نے جو حضور وایسرائے کے جواب ایڈریس میں اشارہ استطرف کیا ہے کہ حاکم کی وفاداری کوئی جزو اسلام یا احکام قرآن میں داخل نہیں ' اور نہ قرآن میں اسکا ذکر آیا ہے ' تو عرض ہے کہ میں کچھ زیادہ علم نہیں رکھتا - صرف ترجمہ لفظی پڑھا ہے - مگر جو ہمارے مولوی صاحبان ہیں ' وہ آیت اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و الامر منکم کی تفسیر میں یہی تعلیم دیتے ہیں کہ حاکم کی اطاعت حکم پر فرض ہے ' بلکہ جس طرح خدا و رسول کی اطاعت فرض ہے اسی طرح یہ بھی فرض ہے - اب میری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ آیا اشارہ غیر اسلام حاکم کیطرف ہے یا کہ عام طور پر - تفسیر آیت کریمہ کی کس طرح ہوگی ؟ آپ غلام کو جواب باصواب سے بذریعہ اخبار مشکور فرماویں -

حافظ چراغ الدین قریشی از ترناب تحصیل تلہ ضلع اٹک

الهلال :

جواب تفصیل کا طالب ہے - اس آیت کو اس موقعہ سے کوئی تعلق نہیں - اسکی ایسی تفسیر کرنا بڑی ہی سخت باطل پرستانہ جسارت ہے - میں اینده کسی اشاعت میں فرصت پاتے ہی مفصل جواب دونگا - ایک مرتبہ اس مسئلہ کو بالکل صاف کردینا چاہیے -

مسیحاے ملت - روحی فداک - الہلال اسلام اور فرزندان اسلام کی جو کچھ گرانقدر خدمت انجام دے رہا ہے ' وہ اہل بصیرت سے پوشیدہ نہیں - کوئی مسلم قلب یہ سننے کی تاب نہیں لاسکتا کہ خدا نخواستہ الہلال کی اشاعت بند ہوجائیگی -

میرے خیال میں جن دلوں میں درد ہے وہ کب کے صدا بصحرا کے گوش زد ہوتے ہی بےچین ہوگئے ہونگے ' بلکہ عملی طور سے مصروف ہونگے کہ مسئلہ قیام الہلال کے متعلق جو کچھ جناب نے تجویز فرمائی ہے ' اسکی تکمیل ہوجاے - اس قصبہ میں مسلمانوں کی تعلیمی حالت نہایت ابتر ہے - اور قومی احساس کیسے ہوسکتا ہے جبتک کہ انکو علم نہو ' تاہم میں شبانہ روز اسی فکر میں ہوں کہ جہاں تک ہوسکے اس مفید تجویز کی تکمیل میں کچھ خدمت کروں - مجھے اس کا خیال بہت دنوں سے ہے کہ الہلال ہر مسلم ہاتھ میں رہنا چاہیے اور کم از کم جنکو کچھ بھی علمی مذاق ہے یا اخباری ذوق اور مذہبی احساس ' انکے ہاتھ تو کبھی بھی الہلال سے خالی نرہیں - بعمدہ کہ جناب کی اس مفید تجویز نے اور آمادہ اور طیار کردیا ' انشاء اللہ میں برابر کوشش کرونگا - لیکن خدا کیلیے آپ کوئی فیصلہ ایسا نہ کر بیٹھیگا کہ مسلمانوں کی آرزؤں کی خلاف ہو - سر دست سات خریدار حاضر ہیں -

انور علی فاروقی از پربھنی ' دکن -

ہندوستانی دواخانہ دہلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھ بہت مشہور ہوچکا ہے - مفصلہ مرکبات (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانے سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار ' صفائی ' ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت ! (خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی

رسالت

اسی نام کا ایک ماہوار اردو رسالہ قابل ترین ایڈیٹروں کی ایڈیٹری میں کلکتہ سے شایع ہونے والا ہے - مضامین - مذہبی - اخلاقی تمدنی تاریخی - ادبی - طبی وغیرہ وغیرہ ہوا کرینگے - مقصد اعلی توحید و رسالت کی تبلیغ ہے - خط عمدہ کاغذ و چھپائی اعلی حجم ۴۸ صفحہ - نہایت لا جواب و قابلدید رسالہ ہوگا - قیمت با وجود بےشمار خوبیوں کے عام خریداروں سے مع محصولڈاک فقط ۱۲ آنہ سالانہ لیجائیگی - پہلا نمبر نمونے کے طور پر بلا قیمت روانہ ہوگا - مابعد چار آنے کے ٹکٹ آنے پر -

ترسیل زر و جملہ خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہئے -

منیجر رسالت نمبر ۱۰۵ سلدرہ پٹی بازار - کلکتہ

زندہ دو گورمیضوں کو خوشخبری

یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں ' زمانۂ انحطاط میں جوانی کی سی قوت پیدا کر دیتی ہیں ' کیسا ہی ضعف شدید کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتی ہیں ' اور ہمارا دعوی ہے کہ چالیس روز حسب ہدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم ہوگی جو بیان سے باہر ہے - ٹوٹے ہوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتی ' اور چہرے پر رونق لاتی ہے - علاوہ اسکے اشتہا کی کمی کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بھی عدیم النظیر ہیں ' ہر خریدار کو دوائی کے ہمراہ بالکل مفت بعض ایسی ہدایات بھی دیجاتی ہیں ' جو بجائے خود ایک وسیلۂ صحت ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار چھ شیشی کے خریدار کے لینے ۵ روپیہ ۸ آنہ - ۳ آنہ کا ٹکٹ بھیجدیں آپکو نمونہ کی گولیونکے ساتھ سا تھ راز بھی تحریر کیا جائیگا -

المشتہر

منیجر کارخانہ محبوب ۲ یا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

قیمت حصہ اول ۲ روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نهوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بهرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هــزار روپــه نقد انعــام

ایسی کار آمد ایسی دلفـریب ایسی فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بهی سستی ہے - یـہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم تهوڑے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بهاری لائبریری (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـروض - علـم کیمیا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - کیان سرود - قیافه شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکها ہے کہ مطالعه کرتے هی دلمیں سرور آنکهونمیں نور پیدا هو! بصارت کی آنکهیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشهور آدمی انکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمه و مدینه منوره کی تمام واقفیت - دنیا بهر کے اخبارات کی فہرست ' انکی قیمتیں ' مقام اشاعت وغیره - بهی کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے الشاهر دازی طب السانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کهینچکر رکهدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتهی ' شتر ' کاے بهینس ' گهوڑا ' گدها بهیڑ ' بکری ' کتا وغیره جانورونکی تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی موا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـر شخص کو عموماً کام پـڑتا ہے) ضابطه دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـری اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اُردو کے بالمقابل لکهی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفـر کے متعلق ایسی معلومات آجتـک کہیں دیکهی نـہ سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـہ کا کرایه ریلوے یکه بگهی جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهـرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تهوڑے هی دنوں میں لاکهه پتی بننے کی حکمتیں [illegible] میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـر کا [illegible] ملـک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصـر - افـر[illegible] آسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں دفاتر کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جهاز کے سفـر کا مفصل احوال کرایه وغیره سب کچهه بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسی دلاویز که پڑهتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گهڑی

گارنٹی ٥ سال قیمت صرف چهه روپے

ولایت والوں نے بهی کمال کر دکهایا ہے اس عجائب گهڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتی رهتی ہے ' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا پرزے نهایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹهیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چهین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

---

آٹهه روزه واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ۶ چهه روپیه

اس گهڑی کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے که کبهی ایک منٹ کا فرق نہیں ہوتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهری نهایت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندی کی آٹهه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے . چهوٹے سائز کی آٹهه روزه واچ - جو کلائی پر بندھ سکتی ہے مع تسمه چمڑے قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کار آمد لیمپ ' ابهی ولایت سے بنکر همارے یہاں آئے هیں - نه دیا سلائی کی ضرورت اور نه تیل بتی کی - ایک لیمپ لیکر اپنی جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگه اندهیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرے سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے اٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه ہے - منگوا کر دیکهیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیه ۸ آنه -

[illegible]م — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گهڑیاں کلاک اور [illegible] وغیره وغیره نهایت عمده و خوشنما مل سکتی هیں - [illegible] خوشخط لکهیں اکٹها مال منگوانے والوں کو خاص رعایت [illegible] جاد منگ[illegible] لیں -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۳۱۲ - [illegible] توهانه - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (P. [illegible]

خریداران الهلال کے لئے خاص رعایت

یہ گھڑیاں سوئس واچ کمپنی کے یہاں اپنی قیمت میں ملتی ہیں جو یہاں اصلی قیمت لکھی گئی ہے - مگر رعایتی قیمت صرف اسوجہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الهلال کو دیدیا - اسکی قدر اسی طرح ہوسکتی ہے کہ ہر خریدار کم سے کم ایک گھڑی خرید لے -

بسستم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجی گارنٹی تین سال - اسکے ساتھہ ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلی ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی ۲ - روپیہ -

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وائنڈنگ ایکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس کرم - هنج باک - پن هانڈس سٹ ایکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

اصلی قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

یہ گھڑی نہایت عمدہ اور مضبوط لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلی قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتی قیمت ۶ - روپیہ ۹ - آنہ -

گربانہ اکسٹرا فلاٹ کرس واچ - سنہری سوئیں - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس لیور اسکیپمنٹ - پن سٹ - هانڈ ایکشن - مٹل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹی ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنگ اور گلاس -

اصلي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتی قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وائنڈنگ ایکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ انامل ڈایل - گلاس کرم - هنج باک - پن هانڈس سٹ ایکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کی طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کی سوئیں زائد -

اصلی قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

مٹل گولڈ کلٹ اسوالکانگ [illegible] اوپن فیس - تین چوتھائی پلیٹ [illegible] سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانڈس [illegible] کیس وائنڈنگ ایکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل هانڈس - بزل سٹ اور مصنوعی جواهرات - اکسپانڈنگ برسلٹ بغیر کرم - اسنپ باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنہ رعایتی قیمت ۵ - روپیہ -

بالکل نمبر ۶ کی طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۶ - روپیہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الهلال کا حوالہ نہیں هوگا - اُس سے پوری قیمت لیجاویگی - اور آیندہ کسی قسم کی سماعت نہیں هوگی -

المشتہر کے - بی محمد سعید اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کی تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاہیر فقرا و علما کے حالات ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ہیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور - صفحات ۴۴۴ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابی اشعار ہیں اعلی درجہ کے ہیں - مآثر الکرام میں اُن حضرت صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علی لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے اس کی تصحیح کی ہے اور مولوی عبد الحق صاحب بی - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کی ابتدائی تاریخ اور تذکرہ ہذا کے خصوصیات مذکور ہیں - صفحات ۲۴۴ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دی پاپولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعی تے اور ان کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کی سوانح عمری جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کی کتاب سے اقتباس کرکے مولوی خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی لا ثانی تصنیف جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح عمری اور اُن کے ملکی ' مالی ' فوجی انتظامات اور ذاتی فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبد الوہاب بن احمد الشعرانی المتوفی سنہ ۹۷۳ ہجری کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدی کے اواسط ایام تک جس قدر مشاہیر فقرا گذرے ہیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور ہیں - مترجمہ مولوی عبد الغنی صاحب وارثی قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کی مشہور تصنیف جس میں دہلی کی تاریخ اور وہاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامی پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامی - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربی و فارسی میں بھی کوئی کتاب لکھی نہیں گئی ہے - اس کے آخیر میں ہندی عروض و قافیہ کے اصول و ضوابط بھی مذکور ہیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی نے اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقہ مقدمات فوجداری ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۹ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستاؤ لیبان کی فرانسیسی کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - یہ کتاب تمدن عرب کی طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھی گئی ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ہیں اُن کی تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائی حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط ہیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپی ہے - حجم (۲۹۵۹) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۹ روپیہ -

(۱۴) مشاہیر الاسلام - قاضی احمد ابن خلکان کی مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدی سے ساتویں صدی تک کے مشاہیر علما و فقہا و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات ہیں - اس کتاب کے انگریزی مترجم موسیو ڈی سیلن نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے ہیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالی - مصنفہ مولانا شبلی نعمانی - امام ہمام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی کی سوانح عمری اور ان کے علمی کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کی کتاب " دی جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوی ظفر علی خان بی - اے جس میں انوار سہیلی کی طرز پر حیوانات کی دلچسپ حکایات لکھی گئی ہیں - حجم ۳۹۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما لین کا ترجمہ - مترجمہ مولوی عزیز میرزا صاحب بی - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کی تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحی حالات مذکور ہیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملی - مصنفہ مولوی سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوی - فلسفہ عملی پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کی روحانی ارتقا کی تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومی ترقی اور عزت حاصل کرنے کی اصول و ضوابط بیان کئے ہیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربی فارسی کی متداول الفاظ کی کارآمد ڈکشنری حجم (۱۴۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۹ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ہیں ' اور کئی ہزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتلائی گئی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ہیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبری - مولانا آزاد دہلوی کی مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اہل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربی فارسی و اردو کی کئی ہزار کتابوں کی فہرست جس میں ہر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ہیں اُنھیں اس کا مطالعہ کرنا لازمی ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیری - ضیاء الملۃ والدین امیر عبد الرحمن خان غازی حکمران دولت خدا داد افغانستان کی سوانح عمری - مترجمہ مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۹۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسی - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کی مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا۔ اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں حرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے۔

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

ہر دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چبھن پڑنے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے ایک منٹ میں ایک پیالہ ایسے درد کو پانی کردیگی۔

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ۔

نوٹ:۔ یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا۔

[illegible]

[3]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی، مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کایا پلٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو لغو ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدہ کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ مروجہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر اور دماغی کمزوری کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

میسحا انٹی ملیریا مکسچر

اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجاتے یا مرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلاطبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی تحقیق اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرچکے ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - [illegible] خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت [illegible]

معدے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو یا وہ بخار جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ کھانسی بھی ہوگئی ہو - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر کھانا کھانے کے بعد اسکا استعمال کیا جائے تو بھوک ہو جاتی ہے اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے اور اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ریٹ ہیرو قمرا الدر [illegible]

ایم - ایس - عبد الغنی کمپنی - ۲۲ و ۷۳

دولو تولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRESS & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

اطلاع

اگر معاونین الہلال کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہو جائیگا -

منیجر

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

الہلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکلف بابی الکلام الدہلوی

مقـام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۰-۱۹ | کلکتہ: چہارشنبہ ۲۳-۱۷ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤
Calcutta: Wednesday, May, 13 & 20. 1914.

شذرات

مسئلۂ قیـــام الہـــلال

” صدا بہ صحرا “ کے عنوان سے الہلال کے مالی مسئلہ پر نظر ڈالی گئی تھی - احباب کرام اور مخلصین ملت نے جس درد اور محبت کے ساتھہ اسکا جواب دیا ‘ وہ اس امر کا ایک تازہ ترین ثبوت ہے کہ احیاء ملت اور دعوۃ دینی کے اعلان و اشاعت کا احساس اب اپنی ابتدائی منزلوں سے گذر چکا ہے ‘ اور میری امیدیں کچھہ بیجا نہیں اگر میں سمجھتا ہوں کہ موسم میں تبدیلی ہوگئی ہے اور الہلال کی دعوۃ نے اپنے پہلا کام پورا کردیا ہے - وللہ در ما قال:

کسیکہ محرم باد صباست ‘ رمی داند
کہ با وجود خزاں بوے یا سمن باقیست !

جو خطوط اور مفصل مکاتیب اس بارے میں بکثرت دفتر میں پہنچے ‘ افسوس ہے کہ انکی اشاعت کیلیے کافی جگہہ نہ نکل سکی ‘ اور صرف گذشتہ دو تین اشاعتوں میں بعض مکاتیب کے مقتبس ٹکڑے شائع کردیے گئے - اُن سے ایک سرسری اندازہ احباب و معاونین کرام کے جوش و محبت کا کیا جا سکتا ہے - فالحمد للہ علی ذلک -

اُن مضامین میں ظاہر کیا گیا تھا کہ الہلال کی اشاعت سے مقصود جس تیقظ و بیداری کا پیدا کرنا اور جس فراموش کردہ سنت مقدس حریت و دعوۃ اسلامیہ کی طرف توجہ دلانا مقصود تھا ‘ الحمد للہ کہ وہ اس اقل قلیل مدت ہی میں فضل الہی سے حاصل ہوگئی ہے ‘ اور اس طرح دعوۃ دینی اپنی پہلی منزل سے گذر چکی ہے - اسکے بعد زیادہ تر خاموش اور مستغرق کاموں کی منزلیں ہیں ‘ اور میں مضطرب ہوں کہ کسی طرح جلد یکسوئی حاصل کرکے صرف آنے والی منزلوں ہی کی طرف متوجہ ہو جاؤں -

پس جبکہ میری محسوسات کا اس بارے میں یہ حال ہے ‘ تو میں اپنے مقصد حقیقی کی بنا پر مجبور نہیں کہ آئندہ بھی الہلال کو جاری ہی رکھوں - رہا اعلان و دعوۃ کا تسلسل ‘ اور ایک اعلی مذاق اور پیمانے کے علمی و مذہبی رسالے کی ضرورت ‘ نیز اُن تمام صوری و معنوی خصوصیات کے بقا بلکہ ترقی کا سوال جو الحمد للہ الہلال کو حاصل ہیں ‘ تو یہ سب باتیں دنیا میں تقسیم عمل کے قدرتی اصول ہی پر ہوسکتی ہیں - ایک فرد واحد کئی سال تک مختلف کاموں کو ایک ہی وقت میں انجام دینے کیلیے ہاتھہ پاؤں مارتا رہا ‘ اور جو کچھہ اُس سے ہوسکا

خریـــداران الہـــلال

جن حضرات کی قیمت آئندہ جون میں ختم ہوجائیگی ‘ انکی خدمت میں اطلاعی کارڈ حسب معمول روانہ کیے جا رہے ہیں تاکہ جون کا پہلا پرچہ وی - پی روانہ کرنے کی اجازت دیدیں - جن صاحبوں کو کسی وجہ سے آئندہ الہلال کی خریداری منظور نہو ‘ اگر وہ ایک کارڈ لکھکر دفتر کو اطلاع دیدینگے تو باعث تشکر و ممنونیت ہوگا -

ایسے مواقع پر دفتر نے کبھی بھی احباب کرام سے اصرار نہیں کیا کہ وہ آئندہ بھی الہلال کو ضرور ہی خریدیں - یہ امر صرف دلی خواہش اور طبیعت کے پسند پر موقوف ہے اور اسمیں کسی دوسرے کو مداخلت نہیں کرنی چاہیے - تاہم چونکہ آجکل قیام الہلال کا مسئلہ درپیش ہے اور اکثر ارباب درد توسیع اشاعت کیلیے سعی فرما رہے ہیں ‘ اسلیے بیجا نہوگا اگر اُن دوستوں کو بھی اس طرف توجہ دلائی جاے جنکی سابقہ قیمت ختم ہوگئی ہے - الہلال مقررہ قیمت کے سوا اور کسی اعانت کا طالب نہیں ہے - اگر اسمیں بھی تساہل و انکار ہو تو کچھہ نہ کچھہ افسوس ضرور ہونا چاہیے -

(منیجر)

اندرشہ نیٹنگ کمپنی

—:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹن کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گلوبند دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپ نے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی ملک کے لیے چیزیں بھی تیار ہو گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں اندرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

بی - گوولڈ واڈ پلیڈر - (بلاری) میں گلز ویلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

اندرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس بات کے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

---

چند مستند اخبارات ہند کی راے

—*—

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محصلت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

الکٹرن ڈیلی نیوز — اندرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

اندرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

وہ ایک خاص قسم کا ٹائپ ہے ' پھر بہت گھس جانے کی وجہ سے بالکل نا قابل قرات ہوگیا ہے - اگر ٹائپ کی چھپائی آیندہ جاری رکھی جاتی تو یقیناً ٹائپ بدلا جاتا - ایسی حالت میں جو اصحاب ہمدرد کی تبدیلی سے آزردہ تھے ' انکا فرض صرف یہی نہ تھا کہ اس کاغذی مناظرہ میں سرگرم حصہ لیں ' بلکہ ہمدرد کے مالی مسئلہ کے حل کرنے کیلیے بھی کچھہ نہ کچھہ کرنا ضروری تھا جو اس راہ میں بڑی سے بڑی قربانی کرچکا -

اصل یہ ہے کہ اس بارے میں ابتدا هی سے همارے دوست نے غلطی کی اور ٹائپ کا سررشتہ اپنے حدوسعی کے انتظام کرنے کی جگہ سمندر پار کی سرد مہر مغلوق کے رحم پر چھوڑ دیا - ٹائپ جس قسم کا بھی ہو' اسکی اصلی مصیبت یہ ہے کہ جلد جلد بدلنا چاهیے اور اسکا حقیقی طریقہ ذاتی فونڈری کا قیام ہے یا اقلاً ایسے ٹائپ کو اختیار کرنا جو ہمیشہ بآسانی ملسکے - جو لوگ ہمدرد کے ٹائپ سے گھبرا گئے تھے' انکے حق بجانب ہونے میں کچھہ شک نہیں - واقعی اسکا ٹائپ بہت ہی خراب ہوگیا تھا' اور حرفوں کے دوائر و اشکال اسدرجہ مندرس ہوگئے تھے کہ انکا پڑھنا مشکل ہوگیا تھا - مگر ہمدرد بھی اس مشکل میں گرفتار تھا کہ پرانے ٹائپ کو بدلے تو کیونکر بدلے ؟ نیا ٹائپ اگر بیروت سے منگوایا جاے تو اسکے لیے علاوہ مصارف کثیرہ کے صبر و انتظار کی ایک نئی عمر کہاں سے لاے ؟ خود فاونڈری قائم کرے تو اسکے لیے بھی کلی مدہ مطلوب اور پھر بھی نمونے کے مطابق ٹائپ کا ڈھلنا مشکوک !

غرض دوگونہ عذاب است جان مجنوں را !

بہر حال ٹائپ کتنا ہی ضروری ہو' مگر تین سال کے اولین تجربے کے بعد خود ہماری بھی راے یہی ہے کہ پتھر کے مقابلے میں اسکا صرف نہایت کثیر اور مشکلات طباعت و تفریق کار و تعدد مطلوبات کی دقتیں بہت زیادہ ہیں' پس بحالت موجودہ وہی فیصلہ بہتر تھا جو دفتر ہمدرد نے کیا ' اور آئندہ کیلیے پتھر کی چھپائی منظور کرلی -

ہمدرد کی اشاعت کی تجویز جن بلند ارادوں پر مشتمل تھی ' اور جیسا وسیع پیمانہ اسکے بلند نظر مجوز کے پیش نظر تھا ' اگر اسکی تکمیل کے سامان میسر آجاتے تو فی الحقیقت اردو پریس کی سب سے بڑی ضرورت پوری ہوتی - روزانہ اخبارات پریس کی پہلی منزل ہیں' اور ہمارا پریس ابتک انہی اولین راہ میں درماندہ ہے -

لیکن افسوس کہ جسقدر اسباب و وسائل اس مقصد کی تکمیل کیلیے ضروری تھے ' ان میں سے ایک بھی وقت پر میسر نہ آیا - سب سے پہلے ٹائپ کے مصائب شروع ہوے - پھر ٹائپ وغیرہ سے بھی اہم تر بلکہ جان مقصد ایڈیٹوریل اسٹاف کا مسئلہ تھا - اخبار صرف عمدہ چھپے ہوے اوراق ہی کا نام نہیں ہے بلکہ اصلی شے وہ معنوی روح ہے جو اسکے جسم صورت میں زندگی پیدا کرتی ہے - لیکن یہ وہ مسئلہ ہے جو شاید ابھی برسوں تک حل نہوگا - اس کی دقتیں کوئی ہم سے پوچھے :

کہ من بخویش نمودم صد اہتمام و نشد !

ایک تنہا مسٹر محمد علی کی اولوالعزمی کیا کرسکتی تھی ؟ انکی مشغولیت کیلیے کامریڈ پہلے ہی سے زنجیر پا ہے - نتیجہ یہ نکلا کہ پبلک نے ہمدرد کو توقع سے کم پایا ' اور دنیا میں صناع کی مصیبتوں کو محسوس کرنے والے کم مگر رد و قبول کا فیصلہ کرنے والے بہت ہوتے ہیں :

نوا گراں نخوردند گزند را چہ خبر ؟

اسمیں شک نہیں کہ پبلک کی شکایت درست ہے مگر ہم میں سے ہر شخص صرف سعی و کوشش ہی کرسکتا ہے - ضرورتوں کے پورا کرنے کیلیے اپنی مطلوبات کا خالق نہیں بن سکتا - بڑے ارادے پہلے ہی دن پورے نہیں ہوتے ' اور تنہا کام کرنے والوں کے قصوروں کیلیے چاہتے کہ صبر اور برداشت کے ساتھہ فیصلہ کیا جاے :

نفس نہ انجمن آرزو سے باہر کھینچ !
اگر شراب نہیں انتظار ساغر کھینچ !!

اب ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اب ہمدرد صرف ٹائپ ہی کی تبدیلی کا نہیں بلکہ اخبار کے مضامین اور انکی کمیت و حیثیت میں بھی بہت بڑی تبدیلی کرنے کا انتظام کر رہا ہے - ہماری دلی التجا ہے کہ وہ اپنے ارادوں میں احسن و اکمل طریقہ سے جلد کامیاب ہو' اور ہم تمام ہمدردان ملت کا ایک اہم فرض یہ سمجھتے ہیں کہ اس موقع پر اسکی توسیع اشاعت اور اعانت مالی کیلیے بڑی سی بڑی کوشش عمل میں لائیں تاکہ اردو پریس کی ترقی کا ایک بہت بڑا عزم خدا نخواستہ ناکام رہکر قوم کیلیے دائمی خجالت ثابت نہو -

مکتوب لندن

مسٹر مشیر حسین قدوائی بیرسٹر ایٹ لا اس مرتبہ جب سے لندن گئے ہیں اکثر مراسلات لکھتے رہتے ہیں - اشاعت اسلام کے کاموں کے متعلق انکی بعض دلچسپ تحریریں الہلال میں نکل چکی ہیں - پچھلی ڈاک میں مسلم ڈیپوٹیشن دہلی کے متعلق انکا ایک سخت مخالفانہ مضمون پہنچا ہے جسے ہم بلا تامل حسب عادت شائع کردیتے ہیں - مگر ہمیں تعجب ہے کہ ہمارے دوست کو اس مضمون کی اشاعت کے متعلق کیوں شبہ ہوا اور خط میں کیوں اصرار کیا گیا ؟ حالانکہ ہم نے مختلف مسائل کے متعلق اس سے بھی زیادہ سخت تحریریں شائع کردی ہیں -

ڈیپوٹیشن کا واقعہ گذر چکا اور اخبارات میں اسکی بحثیں ہوچکیں ' البتہ مسٹر قدوائی مسٹر شوکت علی معتمد خدام کعبہ کے متعلق شخصاً معترض ہیں کہ وہ اس حیثیت سے کیوں شریک وفد ہوے ؟

مسٹر موصوف ہی اسکو بہتر سمجھہ سکتے ہیں ' تاہم جہاں تک ہمیں علم ہے ' ہم کہہ سکتے ہیں کہ انکی شرکت غالباً ایک تعلیم یافتہ مسلمان اور عام طور پر قومی کاموں میں سرگرم حصہ لینے والے شخص کی حیثیت سے تھی ' نہ کہ معتمد خدام کعبہ ہونے کی حیثیت سے ' اور جبکہ "جناب مولانا عبد الباری صاحب کی نسبت تعدد حیثیات کو اس بارے میں خود ہمارے دوست قابل اعتراف تسلیم کرتے ہیں تو پھر مسٹر شوکت علی اگر اپنی عام حیثیت سے ڈیپوٹیشن میں شریک ہوے ہوں تو یہ کیوں قابل اعتراض سمجھا جاے ؟

بہر حال مسٹر قدوائی خود بھی خدام کعبہ کے بانیوں اور عہدہ داروں میں سے ہیں اور انہیں ذمہ دارانہ حیثیت سے لکھنے کا حق حاصل ہے ہمارا خیال جو کچھہ تھا وہ ہم نے ظاہر کردیا -

مسلم گزٹ

عین اس وقت جبکہ پریس ایکٹ کی سختیوں سے ہندوستان کی عدالت ہاے عالیہ ' کونسل کے ہال ' اور پارلیمنٹ کے ایوان یکساں طور پر گونج چکے ہیں' یہ خبر تعجب اور عبرت کے کانوں سے سنی جائیگی کہ ابھی اسکے مذبح پر اور نئی قربانیوں کی ضرورت

اُس نے کیا - لیکن اب کہاں تک ضمني فوائد کے آگے اپنے سب سے بڑے مقصد کو فراموش کرے ' اور کب تک اصلي اور حقیقي کاموں کي عدم تکمیل کے تصور سے بیقراري و بیتابي کے انگاروں پرلوٹے ؟ اس شب فراق و اضطراب کي سحر کب ہوگي ؟ اور اس انتظار و جستجو کي تاریکي میں کب تک طلیعۂ مقصود و صبح مطلوب کیلیے چشم و دل وقف امتحاں رہیں گے ؟ ولنعم ما قیل :

فراق دوست اگر اندک ست اندک نیست

درون دیدہ اگر نیم مو ست ' بسیار ست !

مالی مسئلہ اصلاً کوئي شي نہیں ہے ' اور زمانہ جانتا ہے کہ اس بارے میں توفیق الہي سے الہلال نے ہمیشہ غیورانہ خاموشي کے نقصانات کو گدایانہ طلب و سوال کے انعامات پر ترجیح دي ہے ' لیکن اب کہ اپنے اولین کام کو مکمل پا تا ہوں جسکے بعد اُس اصل مقصد کے لحاظ سے الہلال کي اشاعت ناگزیر نہیں رہي ہے - نیز نقصانات بھي حد برداشت و تحمل سے افزوں ہوگئے ہیں ' اسلیے میں نے ضروري سمجھا ہے کہ اسکے قیام و عدم قیام کا مسئلہ ایک بار احباب کرام کے سامنے پیش کردوں ' اور صاف صاف عرض کردوں کہ آیندہ قیام بغیر مالي مسئلہ کي درستگي کے ممکن نہیں -

اسکي مختلف صورتیں تھیں - از انجملہ یہ کہ قیمت میں اضافہ کیا جاے ' لیکن میں نے اسے پسند نہیں کیا ' اور صرف اسیکي خواہش کي کہ دو ہزار نئے خریدار الہلال کے فراہم ہو جائیں - کیونکہ اگر ایسا ہوا تو دفتر کي بعض جدید تخفیفات کے ساتھہ ملکر الہلال کا جمع خرچ برابر ہو جائیگا -

بلا شبہہ احباب کرام کے لطف و محبت کا اعتراف کرنا چاہیے ' جنھوں نے اس تحریر کو پڑھتے ہي توسیع اشاعت کي سعي شروع کردي اور اسکا سلسلہ برابر جاري ہے - حتی کہ بعض بعض ارباب درد نے پہلے ہي خط میں سات سات اور دس دس خریداروں کے نام روانہ کیے ' اور بعض حضرات نے تو خریداروں کي جگہ اپني جانب سے اعانت مالي یا اضافۂ قیمت کي نسبت بھي مزید اصرار کیا - اسکے لیے میں تہ دل سے اُنکا شکر گذار ہوں اور ایسے دوستوں کي موجودگي کو اپنے لیے اللہ تعالی کا سب سے بڑا احسان یقین کرتا ہوں ' اگرچہ اسکي تعمیل نہیں کرسکتا -

تاہم جو رفتار توسیع اشاعت کي اس تمام عرصے میں رہي ہے ' اسکي نسبت اتنا عرض کر دینا ضروري و ناگزیر ہے کہ وہ اس درجہ تک نہیں پہنچي جو اس مسئلہ کے کسي انقطاعي فیصلہ کیلیے معین ہوتي - بہر حال مشیت الہي کو جو کچھہ منظور ہوگا وہ ہر حال میں ہورہے گا - سر دست میں نے آخري راے قائم کرلي ہے کہ آیندہ جولائي سے نئي ششماہي جلد شروع ہونے والي ہے ' اور درمیان میں ایک مہینہ اور دو ہفتے فرصت کے موجود ہیں - اگر اس عرصے میں مطلوبہ تعداد کا ایک بڑا حصہ پورا ہو گیا تو فبہا - نہیں تو ایک بار اور علم مشورہ کرکے اپني راہ اختیار کرونگا :

آن نیست کہ من ہم نفساں را نہ شناسیم

با آبلہ پایاں چہ کنم ' قافلہ تیز ست !

روز انہ معاصر دہلي

"ہمدرد" کو بالآخر ٹائپ سے کنارہ کش ہوکر پھر وہي قدیم راہ اختیار کرني پڑي ' جسمیں انقلاب پیدا کرنے کي دیرینہ آرزوئیں لیکر ہم اور وہ نکلے تھے :

تا روا بود بہ بازار جہاں جنس وفا

رونقے گشتم و از طالع دکاں رفتم !

چنانچہ اس نے اعلان کر دیا ہے کہ بہت جلد پتھر کي چھپائي میں نکلنا شروع ہو جائیگا - اسکے لیے نئي لیتھو مشینیں خریدي گئي ہیں اور نئے انتظامات ہورہے ہیں -

اصل یہ ہے کہ کوئي انقلاب بھي ہو لیکن انقلاب کي بے مہر دیبي بغیر قربانیوں کے راضي نہیں ہوتي - انسان کیلیے رسم و رواج کي زنجیریں سب سے زیادہ بوجھل ہیں ' اور رسم کہن کي محبت اسدرجہ اسکے اندر رکھي گئي ہے کہ مذہب کي بھي اسکے آگے بسا اوقات نہیں چلتي - انا وجدنا اباءنا علی امۃ و انا علی آثارھم مہتدون کي صدائیں گو مذہبي انقلابات کے سلسلے میں سني گئي ہیں مگر صرف اسي عالم تک محدود نہیں - انسان اپني ہر عادت اور ہر خواہش میں رسم پرستي کا بندہ ہے :

خلاف رسم دریں عہد خرق عادت داں

کہ کارہاے چنیں از شمار بوالعجبي ست !

دفتر ہمدرد غیر معمولي ارادوں اور انتظامات کے ساتھہ وجود میں آیا ' اور اُسنے اردو طباعۃ کے انقلاب کي راہ میں اپنے تئیں مالي قرباني کیلیے پیش کردیا - یقیناً ہر شخص اس قابل تعریف ہمت کا اعتراف کریگا جسکا نمونہ مسٹر محمد علي نے اس راہ میں پیش کیا ہے ' اور واقعي بات یہ ہے کہ محض ایک خاص طرح کي چھپائي کو رواج دینے کیلیے شدید ترین مالي نقصانات کو مردانہ وار برداشت کرنا ایک ایسا شاندار اور موثر واقعہ ہے ' جسکو معمولي باتوں کي طرح نہیں دیکھنا چاہیے -

مگر معلوم ہوتا ہے کہ ٹائپ کے مسئلہ کیلیے یہ ابتدائي قربانیاں کافي نہیں ' اور اس شاہد امتحاں طلب کے رام کرنے کیلیے ابھي اور بہت کچھہ لٹانا پڑیگا :

عالمے کشتہ شد و چشم تو در ناز ہماں !

اس سوال نے ہمدرد میں ٹائپ اور لیتھو کے موازنہ کي بحث چھیڑ دي:

فاذا ہم فریقان یختصمون (۲۷ : ۴۶)	پس معاً دو فریق ہوگئے اور آپسمیں بحث کرنے لگے -

ان میں سے جو لوگ ٹائپ کي چھپائي کے مخالف تھے ' وہ ان دقتوں کو پیش کرتے تھے جو ہمدرد کے مطالعہ میں اُنھیں پیش آتي ہیں ' اور جو موافق تھے وہ اصولاً ٹائپ کي وہ خوبیاں پیش کرتے تھے جو پتھر کے مقابلہ میں انکي سمجھہ میں آتي تھیں - یہ بحث ضرور دلچسپ تھي ' مگر دفتر ہمدرد جو ہزارہا روپیہ کے نقصانات برداشت کرتے کرتے عاجز آ گیا تھا ' اتني فرصت اور انتظار کہاں سے لاتا کہ اس دلچسپ اور طولاني مناظرہ کے آخري نتیجہ کا انتظار کرتا ؟

اس بحث ناصواب میں کیونکر نہ جاے دل

میں دل کو آزماؤں ' مجھے آزماے دل !

درحقیقت اس بحث میں بڑي غلطي یہ تھي کہ ہمدرد کي موجودہ حالت کو ٹائپ کا نمونہ قرار دیا جاتا تھا ' حالانکہ اول تو

الهـــلال

۱۷ - ۲۴ جمادي الآخر ۱۳۳۲ هج

اسئلة و اجوبتها

اصول رد و دفاع مطاعن منکرین

واقعہ ایــلاء و تخـیـیـر

روایـات ضعیفـہ و موضوعـہ

انکار حدیث و مصلـحین متفرنجـین

حضرت مولانا - السلام علیکم - میرے ایک نوجوان دوست (جنکا نام لکھنا ابھي مناسب نہیں سمجھتا اور غالباً انکے خاندان سے جناب بھي ضـررر واقف ھیں) آجکل عیسائي مشنـریوں کے دام میں پھنس گئے ھیں' اور رفتہ رفتہ انھیں اسلام کي جانب سے بدظن کیا جارھا ہے - وہ روز اپنے نئے عیسائي رفیقوں کے یہاں سے کوئي نہ کوئي اعتراض سیکھہ کر آتے ھیں' اور ھم لوگوں سے جواب طلب کرتے ھیں - ایک کتاب اردو کی ٹائپ میں لنڈن کی چھپي ھوئي بھي انھیں دي گئي ہے جسکو وہ بطور حرز جاں کے ھر وقت اپنے ساتھہ رکھتے ھیں اور اسمیں بھي اسیطرح کے اعتراضات جمع کیے گئے ھیں - الحمد للہ کہ آجتک انکے ھر اعتراض کا میں نے مسکت جواب دیا اور اسکا جواب وھانسے وہ کوئي نہ لا سکے - البتہ ایک واقعہ انھوں نے ایسا بیان کیا جسکے متعلق بوجہ عـدم علم و واقفیت میں پوري طرح تشفي نہ کرسکا لیکن چونکہ اسکا حوالہ احادیث کی بنا پر دیا گیا تھا اسلیے میں نے صاف کہدیا کہ ھم صرف اُنھی اعتراضات کے جوابدہ ھیں جو قران کریم کی بنا پر کیے جائیں - صرف وھی حقیقی اور ایک ھی مجموعہ ھمارے تمام اعتقادات و عبادات کا ہے - حدیثوں کو کوئی یقینی درجہ حاصل نہیں اور اسلیے اُس کے ھم ذمہ دار نہیں ھیں - یہي زریں اصول سر سید احمد خاں مرحوم نے خطبات احمدیہ اور مضامین تہذیب الاخلاق میں قائم کیا ہے - اسپر انکے عیسائي دوست نے جواب میں کہلایا کہ قران میں بھي اسکا ذکر کیا گیا ہے -

انھوں نے حضرۃ سرور کائنات (صلی اللہ علیہ و سلم) کے متعلق بیان کیا ہے کہ ایک مصري عورت حضور کے پاس آئي تھي' اور آپ نے بطور لونڈي کے اُسے رکھہ لیا تھا - ایک دن آپ اسکے ساتھہ خلوت میں تھے کہ یکایک آپکي بیویوں میں سے ایک بیـوي چلي آئیں اور دیکھکر سخت ملامت کي' اسپر اپنے معذرت کي اور کہا کہ اس واقعہ کا ذکر دوسري بیویوں سے نہ کرنا ورنہ مشکل ھوگي - مگر انھوں نے ذکر کردیا اور آپ ایک مھینے تـک اپني تمام بیویوں سے ناراض ھوکر بالکل الگ رہے' اور اسقدر اسکا صدمہ ھوا کہ مھینے بھر تـک اپني کوٹھري سے بالکل نہ نکلے -

وہ کہتا ہے کہ یہ واقعہ معتبر کتب میں موجود ہے' اور اس بنا پر اعتراض کرتا ہے کہ کیا ایسا اخلاق انبیا کا ھو سکتا ہے؟ میں نے اپنے یہاں کے بعض علما سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ ھاں بیشک یہ واقعہ کتب معتبرہ میں آیا ہے - پھر جناب .... کو لکھا انھوں نے بھي اسکي تصدیق کي - اب جناب سے مستدعي ھوں کہ خدا را اپنا تھوڑا سا وقت صرف کرکے مجھے واقعہ کي حقیقت سے مطلع فرمائیں بلکہ الهـــلال میں درج کریں تا کہ تمام مسلمانوں کیلیے ذریعۂ علـم ھو اور مخـالفوں کے دام تزویر سے بچیں - نیـز اسکي نسبت بھي تحـریر فـرمائیں کـہ کیا احادیث کے متعلق اس اصول کو آپ تسلیم کرتے ھیں جو میں نے مخالف کے سامنے پیش کیا؟

خاکسار غلام سرور شاہ عفي اللہ عنہ

الهـــلال :

(۱) آپنے جس کتاب کو اپنے قابل رحم دوست کے ھاتھہ میں دیکھا ہے وہ غالباً پادري عماد الدین کي میزان الحق وغیرہ ھوگي جو لنڈن میں چھپي تھي - ازالۃ الاوھام' استفسار' لسان الصدق' اظہار الحق وغیرہ انھي کتابوں کا جواب ہے - لیکن جس واقعہ کا آپنے ذکر کیا ہے اسے ان کتابوں سے کوئي تعلق نہیں -

(۲) جن لفظوں اور جس صورت میں آپکے دوست نے یہ واقعہ بیان کیا ہے' وہ قطعاً بے اصل اور حتماً کذب و افترا ہے - آپ پورے وثوق اور تحدي کے ساتھہ انکار کردیں اور ثبوت طلب کریں - جن حضرات علما سے آپنے تحقیق فرمایا اور انھوں نے اِس واقعہ کي تصدیق کي' انکي نسبت بجز اسکے کیا کہوں کہ اللہ انپر رحم کرے - ایسے اپنوں کا وجود دشمنوں سے زیادہ مہلک ہے - فنعوذ باللہ من شر الجھل و الجاھلین -

(۳) البتہ بیان کردہ صورت واقعہ سے اگر قطع نظر کرلي جاے' تو یہ در اصل واقعۂ ایلا و تخییر کي بعض روایات کي ایک مسخ شدہ صورت ہے' اور جس مصري لونڈي کي طرف اشارہ کیا ہے اس سے مقصود ماریہ قبطیہ ھیں - بلاشبہ کتب سیر و تفاسیر میں بعض روایات ایسي موجود ھیں جنسے معلوم ھوتا ہے کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض ازواج کي خاطر ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا' اور حضرت حفصہ یا حضرت زینب سے کہا تھا کہ اس واقعہ کا ذکر کسي سے نہ کرنا - انھوں نے حضرت عائشہ سے ذکر کردیا اور اسپر سورۂ تحریم کي آیات نازل ھوئیں -

لیکن اول تو آپکے دوست کے مسیحي معلم کا یہ کہنا کہ یہ واقعہ قران کریم میں بھی موجود ہے' بالکل غلط ہے - قران کریم میں کوئي واقعہ بیان نہیں کیا گیا' بلکہ صرف ایک راز کا ذکر کیا گیا ہے جو آنحضرت نے بعض ازواج پر ظاھر کیا تھا اور اسکا ذکر دوسروں سے کردیا گیا' پھر جو روایتیں اس بارے میں موجود ھیں انکا کتب معتبرۂ حدیث میں کہیں ذکر نہیں - صحاح کے تمام ابواب نکاح و طلاق و ایلا و تفسیر انسے خالي ھیں' اور طبري وغیرہ میں انکا ھونا کوئي دلیل صحت نہیں جب تک کہ اصول مقررۂ حدیث کے مطابق ثابت نہو جاے - علاوہ بریں متعدد وجوہ ایسے موجود ھیں جنسے یہ تمام روایات موضوع اور پایۂ اعتبار سے ساقط ثابت ھوتي ھیں اور محققین فن کي بھي یہي راے ہے کما سیاتي انشاء اللہ -

لیکن آپنے ساتھہ ھي ایک نہایت اھم اور اصولی موضوع بھي چھیڑ دیا ہے یعنے احادیث کے انکار و تسلیم کا سوال - بغیر ایک مستقل مبسوط مضمون کے اسکا تشفي بخش جواب تو مشکل

باقي هے، اور جب تک یه ایکٹ قائم هے اس رقت تـک پالیسي کي تبدیلیوں کے سر گوشانه مواعید اور صلح و صفـائي کے بڑے بڑے کام کچهه بهي مفید نهیں هوسکتے !

مسلم گزٹ لکهنؤ کے نذر استبداد غیر قانوني هونے کے بعد کئي صاحبوں نے اسکے دوبارہ اجرا کي کوششیں کي تهیں - بالاخر بعض حضرات کي سعي سے دو بارہ جاري هوا - هم نے اسکا پہلا نمبر دیکها تها مگر اسکے بعد اخبارات دیکهنے کي مہلت نه ملي -

اب ایک تار سے معلوم هوتا هے که اسکي پچهلي اشاعت کے کسی مضمون کی بنا پر دو هزار روپیه کی ضمانت طلب کی گئی هے - جبتک وہ مضمون هم دیکهه نه لیں کوئی قطعی رائے نهیں دیسکتے - تاهم پریس ایکٹ کے گذشته تجارب سامنے هیں اور پنجاب اور یو پی کی گورنمنٹوں کا اصول حکومت همیں معلوم هے - یه ظاهر هے که اس مضمون میں بغاوت اور قتـل و غارت کا اعلان نهیں کیا هوگا، اور نه غریب مسلم گزٹ نے بم بنانے کا حکم دیاهوگا - زیادہ سے زیادہ کسي معامله پر غیر عاجزانه نکته چیني کي هوگي - مگر جس ایکٹ نے هر مقامي حاکم کو مالک رقاب امم بنا دیا هے، اسکے لیے یقیناً هر آواز جرم اور هر رائے بغاوت هوسکتی هے !

هم آینده تفصیلی بحث کرینگے - سر دست اسکے سوا اور کیا کہیں که هم دفتر مسلم گزٹ کی خدمت کیلیے هر طرح طیار هیں اگر وہ ضمانت کی رقم کا بندوبست کرنا چاهے -

مسئلۂ مساجد و قبور لشکر پور

ڈیپوٹیشن کی ملاقات سے انکار !

اتمام حجت

اس مسئله پر بظاهر خاموشي کے چند هفتے گذر گئے، مگر در اصل هم اس کارروائي کے نتائج کا انتظار کررہے تھے جو "انجمن دفاع مساجد و عمارات دینیه کلکته" اس بارے میں کررهي تهي، اور جو در اصل امن و سکون اور صلح جویانه کوششوں میں سب سے زیادہ قیمتي اور شاید آخري کوشش تهي -

قارئین کرام کو یاد هوگا که انجمن مذکور کے ایک عام جلسه کے متعلق الهــلال میں اطلاع دي گئي تهي، جسمیں باتفاق عام یه تجویز منظور هوئي تهي که اس مسئـله کے متعلق منتخب مسلمانوں کا ایک وفد هز اکسلنسي لارڈ کارمائیکل بهادر کي خدمت میں حاضر هو، اور اس فیصله کے حاصل کرنے کي کوشش کرے جو اس مسئله کا ایک هي فیصله هے، اور خواہ وقت سے پہلے غور و فکر اور دانشمندي و عاقبت بیني کے ساتهه کیا جاے، یا گذشته تجربوں کي طرح وقت کے گذر جانے کے بعد، جو گورنمنٹ اور رعایا، دونوں کیلیے سخت افسوس ناک واقعه هوگا -

چنانچه ایڈیٹر الهـلال نے به حیثیت صدر انجمن مذکور اس بارے میں گورنمنٹ سے مراسلت کي، اور اس تجویز کي نقل بهیجکر درخواست کي که ایک ڈیپوٹیشن کو حاضر هونے کي اجازت دي جاے -

۶ - مئي کو دارجلنگ سے حسب ذیل جواب چیف سکریٹري گورنمنٹ بنگال کي جانب سے اس مراسلت کا موصول هوا:

"از جے - جي - کمنگ سي - آئي - اي آئي - سي - ایس -
چیف سکریٹري گورنمنٹ اوف بنگال -

بنام پریسیڈنٹ دي موسک ڈیفنس ایسوسي ایشن کلکته -

دارجلنگ ۴ - مئي سنه ۱۹۱۳ع :

جنابمن !

آپ کے خط مورخه ۲۸ - اپریل بنام پرائیوٹ سکریٹري هز اکسلنسي گورنر کا جواب دینے کیلیے مجهے هدایت کي گئي هے، جسمیں آپ نے تحریر کیا هے که هز اکسلنسي کیخدمت میں ایک وفد قائم مقام مسلمانوں کا قانون اسلامي متعلق مساجد کیلیے حاضر هونا چاهتا هے - هز اکسلنسي اس مجوزہ وفد کا کوئي فائده مند نتیجه نهیں خیال کرتے، کیونکه هز اکسلنسي کے پاس کل واقعات موجود هیں، اور قانون اسلامي متعلق مسئله هذا کے متعلق انهوں نے کافي اطلاعات حاصل کرلي هیں -

اس پر بهي هز اکسلنسي قانون اسلامي متعلق مساجد کے متعلق هر قسم کي تحریرات کو دیکهکر بہت خوش هونگے جو آپکي ایسو سي ایشن انکے پاس روانه کریگي "

همارے لیے اس خبر سے بڑهکر اور کوئي مسرت انگیز خبر نهیں هوسکتي که گورنمنٹ بنگال کے سامنے لشکر پور کي مساجد کے تمام واقعات موجود هیں، اور اسلامي قانون کي آیے پوري اطلاع حاصل هے جسکا اس چٹهي میں اعتراف کیا گیا هے - یقیناً اسکے معني وهي هونگے جو اس بارے میں ایک اور صرف ایک هي هوسکتے هیں - کیونکه قانون اسلامي کے احکام واضح اور غیر مشتبه هیں، اور انکے متعلق کبهي بهي مختلف قسم کي صحیح اطلاعات نهیں هوسکتیں - اسکا صاف منشا جیسا که اس قانون کے تمام پیرو یقین کرتے هیں، یهي هے که جو زمین مسجد کے نام سے وقف کردي گئي اور خدا کي عبادت کیلیے پکار دي گئي، وہ نه تو فروخت کي جاسکتي هے اور نه کسي دوسرے کام میں لائي جاسکتي هے - پس همیں یه معلوم کرکے نهایت خوشي هوئي که هز اکسلنسي کي گورنمنٹ کو اس قانون اسلامي کا پوري طرح علم حاصل هے -

لیکن اسکے ساتهه هی هم نهیں سمجهه سکتے که اس علم صحیح کا کوئي فیصله کن نتیجه کیوں نهیں ظاهر هوتا، اور کیوں تمام مسلمانوں کو اضطراب و پریشاني کے عالم میں مبتلا چهوڑ دیا گیا هے ؟ وہ اطلاع جو هز ایکسلنسي نے حاصل فرمائي هے، بلاشبه نهایت قیمتی وسائل سے ملی هوگي اور اسکی صحت و واقعیت کا بهی هم بلا تامل اعتراف کرتے هیں - تاهم صرف اطلاع کامل اور معلومات موثقه کے وجود کا علم اس زخم کا اصلی مرهم نهیں هے جو مسجد لشکر پور کے منارون کے انهدام سے تمام مسلمانوں کے دلوں پر لگا هے، اور جسے پوري بے پروائي کے ساتهه چهوڑ دیا گیا هے تاکه اچهي طرح گهرا هوکر نا قابل اندمال ناسور بن جاے !

مجوزہ ڈیپوٹیشن اسلیے نهیں جاتا تها که اس نے فرض کرلیا تها که هز ایکسلنسي کو واقعات کا علم نهیں هے، اور نه اسکا حاضر هونا اس امر کیلیے مستلزم تها که گورنمنٹ کے پاس قانون اسلامي کے متعلق اطلاعات حاصل کرنے کے ذاتي ذرائع نهیں هیں، بلکه مقصود اس مسئله کو پیش کرنا تها جو باوجود ان اطلاعات و معلومات کے خطروں اور بے چینیوں کیلیے چهوڑ دیا گیا هے، اور جسکے آخري فیصلے کے انتظار میں عام پبلک کے جوش کو ذمه دار لوگوں نے اس وقت تک بمشکل روکا هے -

بہتر تها که گورنمنٹ انجمن دفاع مساجد کي اس سعي کو اسکي اصلي جگه دیتی، اور ان امن دوست اور خیر طلب مسلمانوں کے وفد کی ملاقات سے انکار نه کرتی جو اس بارے میں نهایت قیمتی مشورے اپنے ساتهه رکهتے هیں - اس کارروائی کے بعد معامله کی صورت دوسري هوگئی هے، اور اصلاح و درستگی کی نهایت قیمتی فرصت افسوس ناک نا عاقبت اندیشی کے ساتهه ضائع کی جارهی هے - هم آینده نمبر میں اسکے متعلق مفصل طور پر لکهینگے -

مذہب کے متعلق یہ کہنا کہ وہ بزور شمشیر پھیلا، سننے والے کو اسدرجہ متاثر نہیں کرسکتا جسقدر اس افترا کا پیش کرنا کہ (نعوذ باللہ) اسکا بانی اپنے متبنی کی بیوی کو برہنہ غسل کرتے دیکھکر فریفتہ ہوگیا، اور بالآخر اس سے طلاق دلاکر خود اپنے نکاح میں لے آیا -

یہ ایک نہایت دقیق نکتہ ہے جو میں کہہ رہا ہوں اور اس وقت تک بہت کم اسپر توجہ کی گئی ہے -

(ان مطاعن کا سر چشمہ)

اس قسم کے تمام مطاعن و معائب میں جو واقعات بیان کیے جاتے ہیں، انکا ایک بڑا حصہ تو خود معترضین کے القاء کفر و ضلالت کا نتیجہ ہوتا ہے جسکی کوئی اصلیت نہیں، البتہ معاندانہ حذف و اضافہ اور تحریف و تلبیس کو الگ کردینے کے بعد دیکھا جائے تو اسکی بنیاد میں کوئی بات ایسی ضرور نکل آتی ہے، جو یا تو کسی مسلمان مصنف کا بیان ہے، یا کوئی روایت اور اثر ہے، یا پھر کوئی قصہ ہے جو عام مسلمانوں کی زبانوں پر چڑھگیا ہے -

معترضین عموماً یہ کرتے ہیں کہ اسلامی تصنیفات کے متعلق ایک سطحی اور سر سری واقفیت حاصل کرکے چند کتابیں تفسیر اور سیرۃ یا قصص و فضائل کی اپنے سامنے رکھہ لیتے ہیں، اور اسمیں جسقدر روایتیں اس قسم کی پاتے ہیں جنکی بنا پر اسلام کی صداقت اور بانی اسلام کی زندگی پر طعن و قدح کیا جاسکتا ہے، انہیں کامل ابلیسانہ ہوشیاری اور پوری مفتریانہ چالاکی کے ساتھہ یکجا کر لیتے ہیں - پھر اپنے اکاذیب و مفتریات کا انپر اضافہ کرتے ہیں، اور مفید مطلب توجیہہ و تعلیل کے ساتھہ ترتیب دیکے اس طرح پیش کر دیتے ہیں کہ ناواقف انکے استدلال اور استشہاد سے مرعوب ہو جاتا ہے -

وہ عموماً کتابوں کا حوالہ دیتے ہیں اور بعض اوقات ان روایات کو نقل بھی کر دیتے ہیں جنسے انکا استدلال ہوتا ہے - امریکن مشن نے عربی زبان میں جو کتاب بلاد مصر و شام کیلیے شائع کی تھی، جو چار ضخیم جلدوں میں ختم ہوئی ہے اور جسکا نام الهدایه ہے، اسمیں اول سے لیکر آخر تک ہر اعتراض کے ساتھہ کوئی نہ کوئی روایت بھی پیش کی ہے - غیروں کے علاوہ خود نا واقف مسلمانوں پر بھی ان حوالوں کا بہت اثر پڑتا ہے، اور وہ کہتے ہیں کہ جب خود اسلامی روایات میں یہ واقعات موجود ہیں تو انسے کیونکر انکار کیا جاسکتا ہے ؟

اس قسم کی روایات زیادہ تر تفاسیر اور عام کتب سیر و تاریخ میں ہیں، یا حضرۃ شاہ ولی اللہ کی تقسیم مدارج کتب حدیث کے مطابق، تیسرے اور چوتھے درجے کی کتابوں سے لی جاتی ہیں -

(فتنۂ اصلاح و اجتہاد جدید)

یہ ایک نہایت اہم اور اصولی بحث ہے کہ اس قسم کے اعتراضات اور مطاعن کیلیے صحیح اور حقیقی طریقہ جواب ورد کا کیا ہے ؟

ہمارے زمانے میں ایک نیا گروہ مصلحین و متکلمین کا پیدا ہوا ہے جس نے اپنی قابل تعریف بیداری و بلخبری سے چلے پہل ان اعتراضات سے واقفیت حاصل کی، اور چاہا کہ ان مطاعن کی آلودگی سے اسلام کے دامن کی تنزیہہ و تقدیس ثابت کرے - اسکی مستعدی مستحق اعتراف ہے، اور اسکی نیت سعی قابل تحسین، لیکن افسوس ہے کہ جس کام کو وہ کرنا چاہتا تھا، اسکے لیے مستعدی اور آمادگی تو اسکے پاس ضرور تھی، پر اسباب و وسائل یکسر مفقود تھے - اسکا دماغ کا رکن اور اسکا فہم طالب اجتہاد تھا، لیکن نہ تو اسکے پاس نظر علم پیما تھی جو معین مقصد ہوتی، اور نہ ہی فکر واقف کار تھا جو سامان مہیا کرتا - نہ تو آسے علوم اسلامیہ کی خبر تھی نہ فن حدیث و اثر پر نظر تھی - نہ اصول فن سے آسنے واقفیت حاصل کی اور نہ اسفار و مصنفات محققین و ائمۂ قوم پر نظر ڈالی - جس طرح اسلام کے حریفوں نے اسپر طعن کرتے ہوے اپنے جہل پر اعتماد کیا، اسی طرح اسلام کے ان حامیوں نے انکا جواب دیتے ہوے صرف اپنے بے خبرانہ اجتہاد ہی کو کافی سمجھا - چونکہ انہیں اپنی قوت کی خبر نہ تھی اور صرف اپنی فکر و رائے ہی پر اعتماد تھا، اسلیے وہ حریفوں کی سطوت سے مرعوب ہوگئے، اور قابل اعتراض روایات و بیانات کا انبار دیکھکر اس طرح گھبرا گئے کہ ان میں رد و تحقیق کیلیے کوئی قوۃ فعال باقی نہ رہی - اور انکا رشتۂ کار حریفوں کی قوت اور استیلاء اثر کے ہاتھوں میں چلا گیا -

اس گھبراہٹ میں انہوں نے اپنے تئیں بالکل مجبور پایا، اور اسکے سوا کوئی چارہ نہ دیکھا کہ اپنے کسی جدید خود ساختہ اصول کی بنا پر احادیث و روایات کی صحت ہی سے قطعی انکار کردیں، اور اسطرح انکے جواب کی ذمہ داری سے بآسانی سبکدوش ہوجائیں - پس بجائے اسکے کہ وہ ان روایات کی حقیقت و اصلیت کو واضح کرتے، انہوں نے اس قسم کے مجتہدانہ اصول وضع کرنا شروع کردیے جنکو اگر صحیح تسلیم کرلیا جائے تو معترضین کے فتنہ سے بھی بڑھکر ایک داخلی فتنۂ عظیم اسلام میں پیدا ہو جائے - اعاذنا اللہ من شرہا و من شر الجہل و الفساد !

مثلاً انہوں نے ان اعتراضات سے بچنے کیلیے جو احادیث کی بنا پر کیے جاتے ہیں، سرے سے فن حدیث ہی کی تضعیف و تحقیر شروع کردی، حتی کہ صاف فیصلہ کر دیا کہ چونکہ حدیثیں اکثر خبر احاد ہیں اور خبر احاد مفید یقین نہیں - اسلیے حدیث فی الحقیقت کوئی شے نہیں ہے - اسکے جواب کے ہم ذمہ دار نہیں ! انا للہ و انا الیہ راجعون -

اسطرح انہوں نے ایک فتنہ سے بچنے کیلیے اپنے وجود کو دوسرا فتنہ بنا دیا، اور دشمن نے چونکہ مکان کے ایک گوشہ پر قبضہ کرلیا تھا، اسلیے اسکے ہلاک کرنے کیلیے پوری عمارت میں آگ لگادی ! عزیز من ! یہ اسلام کی حمایت نہیں ہے : بل ہی فتنة، و لکن اکثر الناس لا یعلمون -

وقت تفصیل کا متحمل نہیں اسلیے میں نہایت سرسری اشارات کرونگا - اگر فن و ارباب فن پر ان بے خبروں کی نظر ہوتی تو وہ سمجھتے کہ مخالفین کے حملوں سے بچنے کیلیے اس مہلک اجتہاد کی کوئی ضرورت نہیں ہے - ایک محفوظ و مصئون طریق کار پیشتر سے موجود ہے، اور بغیر اسکے کہ کسی جدید مصلح و مجدد کو اپنے غزاۂ اجتہاد کے اعلان کی ضرورت ہو، خود محققین فن نے اس بارے میں جو اصول و قواعد وضع کردیے ہیں آنہی کے مطابق چلکر ہم بہتر سے بہتر حق تحقیق و دفاع ادا کر سکتے ہیں -

(اصول بحث و مسلک صحیح و مستقیم)

اصل یہ ہے کہ یہ تمام نتائج جہل و بے خبری کے ہیں، اور وہ بے خبری ہمارے مخالفین اور ہمارے نئے حماۃ و مصلحین، دونوں کے حصے میں آئی ہے - ہمارا اولین فرض یہ ہے کہ ہم معترضین کو بتا دیں کہ قرآن کریم کے بعد ہمارے لیے حجة و دلیل کون کون سے مصادر علم و اعتماد ہو سکتے ہیں ؟ نیز یہ کہ کیا کسی روایت کا کسی کتاب میں درج ہونا اسکے لیے کافی ہے کہ وہ مسلمانوں کیلیے حجة ہو سکے اور اس بارے میں ائمۂ سلف نے کچھہ اصول مقرر کیے ہیں یا نہیں ؟

درحقیقت انہی دو سوالوں کا جواب آجکل کے صدہا داخلی و خارجی مباحث و اختلافات کیلیے بمنزلہ اصل و اساس کے ہے

نہیں - البتہ اصل سوال کے جواب سے پہلے سرسری طور پر کچھہ اسکی نسبت بھی عرض کریتا ہوں:

(معترضین اسلام کی ایک اصولی تقسیم)

مخالفین و اعداء اسلام جسقدر اعتراضات اسلام اور حضرۃ داعی اسلام کے متعلق کرتے ہیں' خواہ وہ آج پادری عماد الدین' پادری فنڈر' سر ولیم میور' اور مارگولیتھہ وغیرہ نے کیے ہوں' یا اب سے صدہا سال پہلے اُن معترضین نے جنکے جوابات ابن حزم نے ملل و النحل میں' غزالی نے تحفۃ الرہبب میں' ابن تیمیہ اور ابن قیم نے ارشاد الحیاری وغیرہ میں دیے ہیں (رحمہم اللہ) مگر اصولاً انکی دو ہی قسمیں ہیں :

(الف) وہ اعتراضات جو محض سوء تفہم یا دانستہ تلبیس و اعراض عن الحق کا نتیجہ ہیں - مثلاً قرآن کریم کے احکام جہاد و نکاح و طلاق وغیرہ کے متعلق جسقدر اعتراضات کیے جاتے ہیں' یا اختلاف بیانات قرآن و کتب مقدسہ کی بنا پر جو کچھہ کہا جاتا ہے انکی بنیاد ایک صحیح اور واقعی تعلیم پر ہے' اور یقیناً وہ احکام قرآن کریم میں موجود ہیں' لیکن یا تو انکی نسبت تعصب و جہل سے غلط فہمیاں پیدا ہوگئی ہیں - یا دانستہ انکے رد و بطلان کی کوشش کی گئی ہے - یا سرے سے اس اصل ہی کو قابل اعتراض قرار دیدیا ہے جسپر وہ تمام تعلیمات و احکام متفرع ہیں - غرضکہ اسلام کو اُن باتوں کیلیے الزام دیا ہے جنکے وجود سے تو وہ منکر نہیں' لیکن جن وجوہ و دلائل کی بنا پر الزام دیا گیا ہے انکا منکر و مبطل ہے -

(ب) یا پھر وہ اعتراضات ہیں جنکی بنا نہ تو کسی اسلامی تعلیم پر ہے' اور نہ کسی اسلام کے مسلمہ واقعہ پر - نہ تو خود قرآن کریم میں انکا وجود ہے' اور نہ احادیث صحیحہ و معتبرہ میں - انکا دار و مدار صرف اُن بیانات اور روایات پر ہے جو بعض مسلمان مصنفوں نے اپنی کتابوں میں کسی نہ کسی حیثیت سے درج کردیے ہیں یا عام طور پر مسلمانوں میں بیان کی جاتی ہیں' اور افواہ عوام پر چڑھگئی ہیں - مثلاً قصۂ غرانیق' اور واقعۂ حضرۃ زینب وغیرہ' یا مثلاً یہی واقعۂ ماریہ قبطیہ جو آپکے دوست کو ایک نہایت مکروہ و متعرف صورت میں دکھلایا گیا ہے -

اِن دو قسموں کے علاوہ بے شمار اعتراضات ایسے بھی ہیں جو محض افترا و بہتان ہیں' جیسے صلیبی لڑائیوں کے زمانے میں مشرقی پادریوں نے مسلمانوں کی بت پرستی کے اکاذیب مشہور کردیے تھے' اور جنکو موسیو کاستری نے " اسلام اور بانی اسلام " میں مفصل بیان کیا ہے - یا آج بھی ایسی صدہا باتیں اسلام کی طرف منسوب کردی جاتی ہیں جنکی کوئی ادنی اور ضعیف اصلیت بھی روایات اسلامیہ میں نہیں ہے - لیکن یہ تمام اعتراضات یکسر عداوت و تعصب اور جہل و فساد کا نتیجہ ہیں جنکو خود صاحب نظر معترضین بھی تسلیم نہیں کرتے' اور یہاں مقصود صرف قابل توجہ اعتراضات ہیں نہ کہ افتراء محض و بہتان صرف -

(سب سے زیادہ خطرناک قسم)

جن لوگوں نے مخالفین و معترضین کے اسفار و کتب سے واقفیت حاصل کی ہے' وہ تسلیم کرینگے کہ اعتراضات کا سب سے زیادہ حصہ در اصل دوسرے ہی قسم پر مشتمل ہے' اور پہلی قسم کے اعتراضات گو اصلاً زیادہ اہم ہیں' لیکن انکی تعداد بہت کم ہے اور اعداء اسلام کو اسلام کی تضحیک و تحقیر میں بھی انسے نسبتاً بہت کم مدد ملتی ہے - یہ صدہا کتابیں جو اسلام کی مخالفت میں لکھی گئی ہیں یا لکھی جا رہی ہیں' انہیں اُٹھا کر دیکھیے' اور اُن تمام اعتراضات پر نظر ڈالیے جو ان میں پیش کیے گئے ہیں - ان میں بہت تھوڑا حصہ اُن اعتراضات کا ہوگا جو براہ راست قرآن کریم کی تعلیمات یا احادیث معتبرہ و مسلمہ کی بنا پر کیے گئے ہیں' اور تمام مجلدات یکسر انہی مطاعن و معائب سے لبریز ہونگی' جو علم روایات مفسرین و کتب سیرۃ و مغازی کی بنا پر کیے گئے ہیں' اور جنمیں ضمناً یہ مقدمہ تسلیم کرلیا گیا ہے کہ اسلام و پیروان اسلام کیلیے ہر مسلمان مصنف کا بیان حجۃ اور برہان ہے !

سب سے بڑا ابلیسی دسیسہ اعداء اسلام کے پاس یہ ہے کہ حضرۃ داعی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کی حیات طیبہ و مقدسہ کو دنیا کے سامنے ایسی مکروہ و معیوب شکل میں پیش کیا جاے جسکے دیکھتے ہی طبائع میں نفرت و کراہیت پیدا ہو جاے' اور اسلام کے متعلق کسی حسن ظن کے پیدا کرنے کا موقعہ ہی نہ ملے !

یہ مقصد پہلی قسم کے اعتراضات سے حاصل نہیں ہوسکتا - قرآن کریم میں جہاد کا حکم ہے - تعدد ازدواج کی اجازت ہے - طلاق کو جائز بتلایا ہے - قوم عاد و ثمود کے تاریخی مقامات کا ذکر ہے - حضرۃ ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کا خانۂ کعبہ بنانا بیان کیا گیا ہے - حضرۃ مریم علیہا السلام کو ملامت کرنے والوں نے " یا اخت ہارون " کہا ہے - معترضین انپر نکتہ چینی کرتے ہیں - احکام جہاد کو ظالمانہ بتلاتے ہیں - تعدد ازدواج اور طلاق کو اخلاقاً معیوب کہتے ہیں - قوم عاد و ثمود کے متعلق تاریخی ثبوت طلب کرتے ہیں - حضرۃ ابراہیم کے بناے کعبہ کا ثبوت تورات سے مانگتے ہیں - حضرۃ مریم کا " اخت ہارون " ہونا انکی سمجھہ میں نہیں آتا - تاہم ان تمام اعتراضات سے اسلام کے محاسن و فضائل پر بالکل پردہ نہیں پڑ جا سکتا' اور سننے والے کیلیے یہ باقی رہجاتا ہے کہ وہ اسکے دیگر احکام و تعلیمات کے متعلق حسن ظن قائم کرے' یا بعض دیگر شرائع سے مقابلہ کرکے تسلی حاصل کرلے - حضرۃ موسی نے تلوار سے کام لیا - حضرۃ داؤد و سلیمان نے صدہا بیویاں رکھیں - اگر مخاطب ان الزامات کو صحیح مان بھی لے جب بھی زیادہ سے زیادہ یہی نتیجہ حاصل کرسکتا ہے کہ قرآن کریم اور کتب مقدسۂ عتیقہ کو ایک درجہ میں رکھنا چاہیے -

لیکن برخلاف اسکے دوسری قسم کے اعتراضات و مطاعن اپنی معاندانہ تاثیر و نفوذ میں ان اعتراضات سے بالکل مختلف ہیں - ان میں اُس زندگی کی تصویر دکھلائی جاتی ہے جو تعلیمات اسلامیہ کا حامل ہے' اور جسکی رسالت و نبوت کی صداقت پر قرآن و اسلام کی حقانیت موقوف ہے - یہ تصویر نہایت مکروہ ہوتی ہے' اور شیطان کفر و ضلالت اعداء اسلام کے اندر حلول کرکے اسکے خال و خط درست کرتا ہے - نعوذ باللہ انسانی معاصی و رذائل کے تمام اعمال سئیہ اسمیں جمع کیے جاتے ہیں' اور ایسے ایسے قبائح و فضائح کو اسکی طرف منسوب کیا جاتا ہے جو انسانی بد اخلاقی کی انتہا ہیں' اور درجۂ نبوت و رسالت تو بہت ارفع و اعلی ہے' ایک شریف و نیک اعمال شخص کی زندگی بھی انسے ملوث نہیں ہوسکتی -

كذالك يوفك الذين كانوا بايات الله يجحدون (۴۰ : ۶۵)

آج یورپ اور امریکہ میں عام طور پر جو توحش و تنفر اسلام کی طرف سے پھیلا ہوا ہے' وہ زیادہ تر اسی تلبیس و شیطنت کا نتیجہ ہے - اِن مفتریات کو سنکر ایک سادہ ذہن مخاطب اسدرجہ اسلام سے متوحش ہوجاتا ہے کہ اُسکے کسی حسن و فضیلت کا اسے تصور بھی نہیں ہوسکتا - اور ہمیشہ کیلیے حسن ظن و تلاش حقیقت کا سد باب ہوجاتا ہے -

پس فی الحقیقت قسم اول کے اعتراضات اسدرجہ اسلام کیلیے مضر نہیں ہیں جسقدر دوسری قسم کے' اور آج اعداء اسلام کے ہاتھہ میں سب سے زیادہ خطرناک حربہ یہی مفتریات ہیں - کسی

مقالات

یه بالکل ایک کهلی هوئي بات ہے - علی الخصوص کتب تفسیر و سیرۃ و مغازي اور قصص انبیاء سابقین و اسرائیلیات کے متعلق ابتدا سے ائمۂ فن نے یہی راے دي ہے' اور حضرۃ امام احمد کے زمانے سے جبکہ انهوں نے "ثلاثة کتب لیس لها اصل: المغازي و الملاحم و التفسیر" کہا تھا' حفاظ حدیث کے آخري عهد تک جبکہ ابن حجر' ابن تیمیه' ابن قیم' اور حافظ ذهبی رحمهم الله نے کتابیں تصنیف کیں' تمام محققین فن کا طرز عمل اسی کا مؤید رہا ہے -

(خــلاصــۂ مطــالب)

پس ضرور ہے که اس امر کو اچھی طرح معترضین اسلام پر واضح کردیا جاے اور اسکے اصول و قواعد انکے سامنے پیش کردیے جائیں اسکے بعد آنسے بحث کی جاے - اگر ایسا کیا جاے تو باوجود اُس واقفیت کے جو مجھے معترضین کے ذخیرۂ کثیرۂ مطاعن و معائب سے ہے' اور باوجود اُن مشکلات کا کامل اندازہ کرنے کے جو ہمارے نئے مصلحین و مجتهدین اور متکلمین قرن حاضر کو رد مطاعن اور دفع اعتراضات و شکوک میں پیش آئی ہیں' میں پورے طمانیۃ قلب اور وثوق کامل کے ساتھه کہتا ہوں که احادیث معتبرہ کی بنا پر کوئی دقت ہمیں اس راہ میں پیش نہیں آئیگی' اور نئے اجتہادات و تجدیدات کا طوفان مہلک و هادم اٹھانے کی بالکل ضرورت نه هوگی -

یہی وہ مقام ہے جہاں آکر با وجود اتحاد مقصد و علم ضرورت' مجھے نئے مصلحین متفرنجین سے علحدہ هوجانا پڑتا ہے' اور باوجود انکے کاموں سے غیر جامدانه و غیر متقشفانه واقفیت کے' میرے دل میں انکے لیے کوئی حسن اعتقاد و اعتماد پیدا نہیں ہوتا- بلاشبه ضرورتیں شدید اور نظر و تحقیق کی داعیات ناگزیر ہیں' یقیناً ہمارا مقابله سخت اور بہت سے عوارض و جزئیات میں بالکل نئے قسم کا ہے' اور یه بھی بالکل سچ ہے که جو لوگ سب سے پہلے حریف کے وجود سے خبردار هوے اور میدان کارزار میں نکلے' انکی مستعدي و هوشیاري اور سعی و محنت کا پوري طرح اعتراف کرنا چاهیے' لیکن تاهم ان میں سے کوئي بات بھی اسکے لیے مستلزم نہیں ہے که نا واقفیت کو مجتهد العصر اور لا علمي و بے خبري کو صاحب الامر تسلیم کرلیا جاے' اور بلا ضرورت دشمنوں کے مقابلے میں ایسا اسلحه اٹھایا جاے جسکا پہلا وار خود اپنے هی گردن پر پڑے ؟

جبکه هم اصول و قواعد فن کے مطابق چلکر بعینه وهی مقصد حاصل کرسکتے هیں جو ان لوگوں کے پیش نظر ہے تو پھر اسکی کیا ضرورت ہے که محض اپنے فہم و قیاس شخصی کا نام "درایت واحتجاج عقلی" رکھکر اُن علوم مسلمۂ اسلامیه کی تضعیف و تحقیر بل انکار و انهدام کے درپے هو جائیں' جو خزائن امۃ کا راس المال' و اشرف ترین مصادر علوم دینیه' و سرچشمۂ معارف و حقائق اسلامیه' و تاریخ صدر اول و سیرۃ حضرۃ ختم المرسلین ہے' اور جسکے لیے خود صحابۂ و تابعین' ائمۂ مهتدین' اور تمام سلف صالح' بل اجماع جمیع امۃ مرحومه' من بدایة عهدها الی زماننا هذا' قولاً و فعلاً همارے سامنے موجود ہے ؟ درحقیقت ایسا کرنا اصول متفقه امۃ اور مصادر شریعۃ و علوم شرعیه میں ایک سخت اختلال و اغتشاش پیدا کرنا ہے جسکا نتیجه مہلک اور جسکے عواقب فساد آلود هیں -

مکتـــوب آستـــانـۂ علیـۂ

ناخلف شـــاگـرد

یه امر اب عام طور پر مسلم ہے که یورپ (یا نصرانیت) اپني تمام السلم کي ترقیا میں مسلمانوں کا ممنون احسان ہے - جسقدر علوم اسوقت رائج الوقت ہیں' یا جو کچھه اکتشافات زمانۂ حال میں هو رہے هیں' انکي ابتدا اسلام هي کے کسي قابل فرد کي کوشش کا نتیجه ہے - یه ضرور ماننا پڑیگا که بعض اکتشافات میں مسلمانوں نے بالکل نقش اول چهوڑے' اور یورپین اقوام نے انهیں اپني ترقیا سے نقش بنا دیا - لیکن "الفضل للمتقدم" ابتداء کا فخر مسلمانوں هی کو ہے' اور موجودہ دنیاے نصرانیت بحیثیت طور پر مسلمانوں کي شاگرد ہے -

مسلمانوں نے اپنے زمانۂ عروج میں غیر مذاهب کے ساتھه جو نیک سلوک کیا' اسکي مثال غیر مسلمانوں میں' آجکل کے مہذب ترین زمانه میں بھي نہیں پائي جاتي - یہي وہ تعلیم تھي جو اسلام نے اپنے پیروؤں کو دي تھي' اور یہي وہ تعلیم تھي' جس پر عمل پیرا هونے سے مسلمان دنیا کے تخت و تاج کے مالک بنے تھے - اب چونکه مسلمانوں نے اس تعلیم کي پیروي چهوڑ دي هر جگه قعر مذلت میں گر رہے هیں -

بر خلاف اسکے غیر مسلمانوں علی الخصوص یورپین عیسائیوں نے جو سلوک اپنے استادوں (مسلمانوں) کے ساتھه کیا' اسپر نظر ڈالنے سے رونگٹے کھڑے هو جاتے هیں - صرف چند تاریخی واقعات کے صرف اشارہ کرتا هوں -

ان دنوں آپ جا کر اسپین (اندلس) کي سیر کیجیے - آپ کو تمام سفر میں کوئي چیز بھي ایسي دکھائي نه دیگي' جس سے اسکا پته چلے که اس علاقے میں کبھي بھی مسلمانوں کا قدم آیا تھا - تاریخ میں جو واقعات آپنے ملاحظه کیے هونگے' اُن سے آپ ضرور نتیجه نکالینگے که مورخین نے مبالغه سے کام لیا - لیکن حقیقت یه ہے که ان تاریخي واقعات میں ذرا بھي مبالغه نہیں - غرناطه جو اندلس میں مسلمانوں کا دار الخلافة سات سو بیاسي سال تک رہا' اور سنه ۸۹۷ھ میں ایک عرصه دراز کے محاصرہ کے بعد انکے هاتھه سے نکلا' اب اسمیں سواے قصر الحمراء کے کوئي علامت مسلمانوں کي باقي نہیں ہے - وهاں کي بے نظیر جامع مسجد کو گرجا بنادیا گیا' جسمیں اب تک توحید کي جگه تثلیث کي تعلیم دي جاتي ہے !

اسي طرح " اشبیلیه " کي جامع مسجد کو گرجا بنالیا گیا جو اسوقت کلیساے اعظم روم کے بعد دوسرے درجه پر دنیا میں شمار هوتا ہے - بلکه بقول بعض دنیا میں سب سے بڑا گرجا ہے !

عبد الرحمن بن معاویه بن هشام نے (جسنے اندلس میں پچاس سال کے قریب حکومت کي) اپنے دار الخلافة قرطبه میں ایک عالي شان مسجد کي بنا ڈالي - جسے اسکے بیٹے نے سنه ۱۸۳ میں پورا کیا - اسکے بعد تمام مسلمان سلاطین اسپر کچھه نه کچھه

اور جسقدر مشکلات ہمیں نظر آتي ہیں اور جسقدر ٹھوکریں نئے مصلحین نے کھالي ہیں ' وہ تمام تر اسی اصولي بحث کے افراط و تفریط کا نتیجہ ہے -

ان دو سوالوں کا مختصر جواب یہ ہے کہ قرآن کریم کے بعد یقیناً اور حتماً احادیث صحیحہ کا درجہ ہے ' اور بغیر کسي خوف اور تامل کے اسکا اعتراف کرلینا چاہیے کہ حدیث صحیح ایک ایسا مصدر علم ضرور ہے جو ہمارے لیے دلیل اور حجۃ ہوسکتا ہے - اور جس طرح ہم اپنے داخلي اعمال میں احادیث کے معترف و معتقد ہیں ' بالکل اسي طرح خارج کے اعتراضات میں بھي انکي حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں -

لیکن حدیث ایک مدون و منضبط فن ہے جسکے اصول و قواعد ہیں ' اور اسکي جمع و ترتیب کا کام صدیوں تک جاري رہا ہے - اس لیے صحت و اعتبار کے لحاظ سے مختلف طبقات و مدارج میں منقسم ہوگیا ہے - اسکي بنیاد انسانوں کي روایت پر تھي اسلیے اصول شہادت و روایت کي بنا پر ضرور تھا کہ نقد و درایت کے اصول وضع کیے جاتے اور وضع کیے گئے - اس پورے کرۂ ارضي کے اندر جسمیں انسان نے ہزارہا برس کے تجارب و محن کے بعد صدہا علوم و فنون تک رسائي حاصل کي ہے ' اور ہر قوم نے علم کي تفتیش و تدوین میں حصہ لیا ہے ' بے خوف دعوے کے ساتھہ کہا جا سکتا ہے کہ کسي علم و فن کو بھي انساني دماغ نے اسدرجہ منضبط ' اور سعي انساني کي انتہائي حد تک مرتب و مہذب نہیں کیا جیسا کہ علماے سلف نے فن حدیث کو ' اور یہ ایک مخصوص شرف و مزیت علمي ہے امۃ مرحومہ کي جسمیں دنیا کي کوئی قوم شریک و سہیم نہیں - والقصۃ بطولہا -

پس ضرور ہے کہ جس حدیث سے ہمارے سامنے استدلال کیا جاے ' اسکي صحت اصول و قواعد مقررۂ فن اور علوم متعلقۂ حدیث سے ثابت بھي کردي جاے - اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہمارے لیے کسي طرح بھي دلیل و حجۃ نہیں ہوسکتي -

(ایک عام غلط فہمي)

ایک بہت بڑي غلط فہمي یہ پھیل گئي ہے کہ فن حدیث کے طبقات و مدارج اور محدثین کے طریق جمع و اخذ پر لوگوں کي نظر نہیں - عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ تفسیر و سیر اور مغازي و ملاحم کي کسي کتاب میں بسلسلۂ اسناد کسي روایت کا درج ہونا اسکے لیے کافي ہے کہ اسے تسلیم کرلیا جاے - حالانکہ یہ صریح غلطي ہے ' اور خود محدثین نے اس غلطي کو کبھي جائز نہیں رکھا - حضرۃ شاہ ولي اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ میں جو تصریحات اس بارے میں کردي ہیں ' وہ قدما کي تصنیفات سے مستغني کر دیتي ہیں - انہوں نے باعتبار صحت و شہرت و قبول کتب احادیث کو چار درجوں میں تقسیم کیا ہے - اول درجے میں وہ موطاء امام مالک اور صحیحین کو قرار دیتے ہیں ' اور بقیہ کتب صحاح ستہ کو دوسرے درجے میں رکھتے ہیں - اسکے بعد دارمي ' ابو یعلي ابن حمید ' طیالسي ' کے مسانید اور عبد الرزاق ' ابن ابي شیبہ ' حاکم ' بیہقي ' اور طبراني وغیرہ کے مجموعے ہیں - انہیں تیسرے درجہ میں قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ اسمیں رطب و یابس ہر طرح کا ذخیرہ ہے ' یہاں تک کہ موضوع حدیثیں بھي شامل ہیں - شاہ صاحب نے سنن ابن ماجہ کو بھی اسي درجہ میں قرار دیا ہے - مگر اسکے خلاف رائیں زیادہ ملیں گي -

چوتھے درجہ میں کتب حدیث کا تمام بقیہ حصہ داخل ہے - علی الخصوص تصانیف حاکم ابن عدي ' ابن مردویہ ' خطیب ' تفسیر ابن جریر طبري ' فردوس دیلمي ' ابو نعیم صاحب حلیہ ' ابن عساکر وغیرہ وغیرہ - علم کتب تفاسیر و دلائل و خصائص و قصص کا سرچشمہ یہي کتابیں ہیں -

ان بزرگوں نے اپنا مقصد کتب صحاح کے جامعین سے بالکل مختلف قرار دیا تھا - اس مقصد کي بے خبري ہی سے تمام مشکلات پیدا ہوتي ہیں - انہوں نے کبھي بھی یہ دعوا نہیں کیا کہ جسقدر حدیثیں وہ پیش کرتے ہیں ' سب کي سب قابل اعتماد ہیں - انکا مقصد صرف احادیث کو کسي خاص سلسلے سے جمع کر دینا تھا ' اور اسکے نقد و بحث کو انہوں نے دوسرونکے لیے چھوڑ دیا تھا -

چنانچہ اسکا سب سے بڑا واضح ثبوت یہ ہے کہ محققین فن حدیث نے ہمیشہ اپنی تصنیفات میں انکی جمع کردہ حدیثوں کو اسی وقت قبول کیا جبکہ وہ اصول مقررۂ حدیث کے مطابق جانچ لی گئیں ' اور ہمیشہ ان پر اپنے اپنے اصولوں کے ماتحت رد و قدح اور نقد و جرح کرتے رہے - سب سے بڑا ذخیرۂ حدیث اس قسم کا امام ابن جریر طبري کی تفسیر ہے جنہوں نے قرآن کریم کي ہر آیت کے نیچے روایات کے جمع کرنے کا التزام کیا ہے ' اور واقعۂ ماریۂ قبطیہ کے متعلق جو روایت آپکے دوست نے نسخ و اضافہ کے بعد پیش کي ہے ' وہ بھی امام موصوف ہي نے سورۂ تحریم کی تفسیر میں درج کی ہے - یا پھر طبرانی کے معاجم ہیں ' اور حاکم کي مستدرک ' ابن حمید و دارمي کی مسانید ' اور ابونعیم و دیلمی کی تصنیفات ہیں - لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ حافظ ابن حجر عسقلاني اور حافظ ذہبی جیسے مسلم محدثین اپنی تصنیفات میں جا بجا انکی مرویات پر جرح و نقد کرتے ہیں ' اور کسي روایت کو بحث و نظر کے بعد قبول اور کسی کو مردود قرار دیتے ہیں - صرف فتح الباري اور عینی ہی اٹھاکر دیکھہ لیجیے کہ اس رد و قبول کا کیا حال ہے ؟

امام ابن تیمیہ سے بڑھکر فن حدیث کا اور کون حامی اور غواص ہوگا ' جنہوں نے اس راہ میں بے شمار متاعب و شدائد بھی فقہاء متقشفین کے ہاتھوں برداشت کیے ' مگر جن خوش نصیبوں کو امام موصوف کی تصنیفات کے مطالعہ کرنے کی توفیق ملی ہے ' وہ اندازہ کرسکیں گے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں ؟ منہاج السنہ وغیرہ میں صحاح کی متعدد احادیث کو انہوں نے صاف صاف رد کردیا ہے !

یہ ہمارے پاس علامۂ ابن قیم کی زاد المعاد اور اعلام الموقعین وغیرہ مصنفات شہیرہ موجود ہیں - ایک نہیں متعدد مقامات پر علامۂ موصوف ان کتابوں کی بیان کردہ احادیث کو بلا تکلف رد کردیتے ہیں - صرف اتنا ہی نہیں بلکہ کتب صحاح کی مرویات پر بھی روایت و درایت کے مقررہ اصول کے بموجب نظر انتقاد ڈالتے ہیں ' اور کسی سے استدلال کرتے ہیں اور کسی کو اعتماد کیلیے غیر مفید بتلاتے ہیں - پھر فقہاء حنفیہ کا طرز عمل تو اس بارے میں ایک صاف شہادت ہے جو احادیث صحیحین تک کو بلا تکلف اپنے قیاس و درایت کے مقابلہ میں تسلیم نہیں کرتے -

پس یہ ایک صریح اور مسلم بات ہے کہ احادیث کے تسلیم کرنے کیلیے طریق نقد و نظر سے کام لینا ضروري اور ناگریز ہے اور اس بارے میں ہمیشہ اہل فن کا یکساں طرز عمل رہا ہے - اس امر کیلیے کسي شہادت کے پیش کرنے کي ضرورت نہ تھي - میں نے اسلیے زور دیا تا کہ مخالفین اسلام یہ نہ سمجھیں کہ انکے اعتراضات سے بچنے کیلیے یہ کوئي نیا اصول قرار دیا جا رہا ہے - یہ اصول ہمیشہ سے موجود ہے ' اور جس طرح ہم اب سے آٹھہ سو برس پہلے صرف انہي احادیث کو تسلیم کرتے تے جو قواعد مقررۂ فن سے ثابت ہو جائیں ' اسی طرح آج بھی صرف انہي روایتوں کو تسلیم کرینگے جو خود ان روایات کے جمع کرنے والوں کے مقررہ اصول کے مطابق ثابت کر دي جائیں -

[illegible]ار اسلام

اس سے کیا جاتا ہے کہ اگر عیسائی ہوگا تو حکومت کی طرف سے اسپر مہربانی کی جائیگی - اور اگر مسلمان رہیگا تو جیسے سے اول جو سلوک اس سے کیا جائیگا - وہ یہہ ہوگا کہ یہودیوں کے ساتھہ اسکا ختنہ کیا جایگا -

الغرض ان ناخلف شاگردوں نے جو سلوک اپنے استادوں کی اولاد کے ساتھہ یورپ' ایشیا' اور افریقہ میں کیا یا کررہے ہیں' وہ انسانیت اور تہذیب کیلیے باعث ہزار شرم ہے -

مگر کہ میں اب کیا ہوگا؟ الٹی ٹریپولی میں کیا سلوک کریگی؟ جن اصلاحات کی بنیاد طرابلس میں ابراہیم پاشا نے قائم کی تھی انکا کیا حشر ہوگا؟ ریاستہاے بلقان نو مفتوحہ علاقوں پر کسطرح حکومت کرینگی؟ البانیہ کا مستقبل کیسا ہوگا؟ ان سوالوں کے جوابات واقعات سے ظاہر ہیں - اور جو کچھہ ابھی چھپا رکھا ہے وہ عنقریب معلوم ہو جائیگا -

عروس ملک کسے تنگ در کنار زند
کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند

(مراسلہ نگار خصوصی - آستانۂ علیہ)

انجمن ترقی اردو

جناب من تسلیم - گذشتہ اجلاس انجمن ترقی اردو میں جو ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع کو بمقام آگرہ زیر صدارت جناب آنریبل خواجہ غلام الثقلین بی - اے - ال - ال - بی - وکیل میرٹھہ منعقد ہوا تھا حسب ذیل رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا تھا -

رزولیوشن نمبر (۸) " یہ انجمن تمام مالکان اخبار و مطابع و دیگر مصنفین اور اہل قلم سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے اخبارات و رسایل اور تالیفات' انجمن کے دفتر میں ارسال فرمایا کریں تا کہ جدید ادبی تحریک کے متعلق جامع اور مکمل معلومات جمع کرنے میں مدد ملے "

آپ کی خدمت میں اس رزولیوشن کی بناء پر التماس ہے کہ آپ جو کچھہ شایع فرمائیں اوسکا ایک نسخہ دفتر انجمن میں ارسال فرماتے رہیں تا کہ جو مفید مقصد انجمن کے پیش نظر ہے اوسمیں آپ کی توجہ و امداد سے کامیابی ہوسکے' اور خود آپ کی مطبوعات انجمن کی رپورٹوں کی ذریعہ سے ملک میں علم طور پر مشتہر ہوسکیں - انجمن کی رپورٹ میں جہاں اوسکی سال بھر کی کارگذاری کا بیان ہوگا وہاں ارادہ یہ ہے کہ رپورٹ کو خاص طور پر دلچسپ بنانے کیلئے اردو زبان کے متعلق ہر قسم کا ذخیرہ معلومات بھی جمع کیا جاے' تا کہ رپورٹ کے ناظرین کو اوسکے مطالعہ سے اپنی مادری زبان کے متعلق کافی واقفیت ہوجاے' اور جن لوگوں کو اپنی ملکی علم ادب کی ترقی اور نشو و نما سے دلچسپی ہو اون کے لیے یہ رپورٹ بمنزلہ تاریخی سرمایہ کے بن جاے -

لیکن کوئی کام ایک شخص کی کوششوں سے سرانجام نہیں پا سکتا' اسلیے نا ممکن ہے کہ آپ کی توجہ اور عنایت کے بغیر یہ مقصد پورا ہوسکے - پس امید ہے کہ از راہ نوازش و کرم و خصوصی زبان اردو' آپ اس قسم کی امداد دینے سے دریغ نہ فرمائینگے' جس کی اس رزولیوشن میں آپ سے درخواست کیگئی ہے - انجمن آپ کی اس عنایت کی دل سے قدر کریگی اور آیندہ اجلاس میں جو رپورٹ پیش ہوگی اوس میں اوس امداد و اعانت کا بتفصیل ذکر کیا جائیگا' جو اس معاملہ میں آپ سے ملیگی - فقط -

آنریری سکریٹری

الحریۃ فی الاسلام

احادیث و آثار

(۲)

(امر بالمعروف اور خشیۃ الہی)

کیا تم اظہار حق' اعانت حریت' اور اعلان صداقت سے پرہیز کرتے ہو جو اس دنیا میں بڑے ہیں؟ آہ' نہ ڈرو کہ وہ آخرت میں چھوٹے ہونگے - کیا تم اسلیے ڈرتے ہو کہ تم چھوٹے ہو؟ مگر یقین کرو کہ مستقبل میں تم ہی بڑے ہوگے - پھر کیا تم اسلیے حق سے باز رہتے ہو کہ انسانوں سے ڈرتے ہو' لیکن کیا تم انسانوں کے مالک سے نہیں ڈرتے جسکا مقدس پیغامبر فرماتا ہے؟

لیحقرن احدکم نفسہ ان یری امر اللہ تعالی علیہ فیہ مقال فلا یقول فیہ فتلقی اللہ و قد اضاع ذلک . فیقول اللہ ما منعک ان تقول فیہ؟ فیقول یا رب خشیۃ الناس - فیقول فایای کنت احق ان تخشی (رواہ احمد و ابن ماجۃ)

تم میں سے کوئی اپنے آپکو اس امر میں حقیر نہ سمجھے کہ وہ کسی بات کو دیکھے جسکے متعلق اسکا فرض ہو کہ امر حق کو ظاہر کرے مگر اپنی کمزوری کے خیال سے چپ رہے - قیامت میں خدا کے روبرو جب حاضر ہوگا اور وہ اس موقع کو بھول چکا ہوگا' تو خدا اس سے پوچھیگا کہ تونے کبھی راستی اور صداقت کی بات نہ کہی؟ وہ کہیگا: " پروردگارا لوگوں کے خوف سے " خدا فرمائیگا کہ " کیا خدا تیرے سامنے نہ تھا جس سے تو ڈرتا؟ "

اسوقت کون ہوگا جو اوس عرش جلال و قدوسیت کے آگے جھوٹ بول سکیگا؟ اے واے اوس اعتراف پر' جب خجالت و شرمندگی کے ساتھہ ہم اقرار کرینگے کہ ہاں اے قادر علی الطلاق! ہاں اے دانائے اسرار قلوب!! ہم انسانوں سے ڈرے پر تجھسے نڈرے' ہمنے مخلوق کے سامنے سر جھکایا پر تجھسے سربلندی کی' ہم نے حق کو چھوڑ کر باطل کو سجدہ کیا - ہم غیروں سے آشنا ہوکر تجھسے بیگانہ ہوگئے - اسوقت کہا جائیگا کہ کیا تم نے میرے منادِ صادق اور داعی حق کی اوس آواز کو نہیں سنا تھا جبکہ کہا گیا تھا کہ :

ایہا الناس! ان اللہ تعالی یقول: امروا بالمعروف وانہوا عن المنکر قبل ان تدعونی فلا اجیبکم' وتسأ لونی فلا اعطیکم' و تستغفرونی فلا اغفر لکم - (رواہ الدیلمی)

لوگو! خدا فرماتا ہے: اچھی باتوں کا حکم کرو' اور بری باتوں سے منع کرو' قبل اسکے کہ تم پکارو اور میں نہ بولوں' تم مانگو اور میں نہ دوں' تم مغفرت چاہو اور میں مغفرت نہ کروں! (یعنی اگر تم نے امر بالمعروف کا فرض ادا نہ کیا تو میں اپنا رشتہ تم سے کاٹ لونگا)

اسلیے ہر مسلم کا فرض ہے کہ وہ حق کا طالب' باطل کا دشمن' عدل و حریت کا عاشق' اور جور و ظلم سے متنفر ہو - اوسکا فرض ہے کہ طلب صداقت میں اپنے عزیز ترین سامان حیات کو بھی نثار کرنے کیلیے تیار رہے - حق پرستی اور عدل دوستی اسکا جوہر ایمانی اور اسکے لیے روح مخلصی ہو - وہ راہ حق میں موت سے نہ ڈرے کہ یہی اسکی زندگی ہے' اور سچائی کے عشق میں وہ سب کچھہ

ایسکریا نوبـــل کي ایک یادگار مسجد

جسے بلغاریا کے صلیبیوں نے اپنے قیام کے زمانے میں گرجا بنا دیا تھا اور فتح ادرنه کے بعد دوبارہ صـداے توحید سے مقدس کی گئي !

اضافه کرتے رہے - آج وهي مسجد گرجا کا کام دے رهي هے ! اس مسجد کي وسعت کا اندازہ اس سے هوسکتا هے که اسکا طول تین سو تیس گز اور عرض دو سو پچاس گز هے - اور چودہ سو ستون سنگ مرمر وغیرہ کے منقش و مشجر اسمیں استعمال کیے گئے هیں !

غرناطه اندلس میں آخري شہر تھا جو مسلمانوں کے هاتھه سے گیا - چونکه محاصرہ نے بہت طول پکڑا ' اسلیے مسلمانوں نے عیسائیوں کے ساتھه ۹۷ شرائط منظور کرکے اپنے آپکو ان کے حواله کردیا - ان میں سے بعض شرائط یه هیں :

(۱) تمام مسلمان امان میں رهیں - ان کي جان و مال کي حفاظت کي جاے -

(۲) مسلمان اپنے مذهب میں آزاد رهیں ' اور انپر اسلامي شرع کے مطابق حکومت کي جاے -

(۳) مساجد اور دیگر اوقاف بدستور قایم رهیں -

(۴) اسلامي احکام کي نگہداشت کي خاطر انپر کوئي یہودي یا عیسائي حاکم مقرر نه کیا جاے -

(۵) ان کے کل سیاسي قیدي آزاد کیے جائیں -

(۶) انکو اجازت هو که اگر چاهیں تو یہاں سے هجرت کرجائیں -

(۷) ایام جنگ میں اگر کوئي عیسائي کسي مسلمان کے هاتھوں مارا گیا هو تو اس سے مواخذہ نه کیا جاے - وغیرہ وغیرہ -

اب غور کرو که صلح کے بعد کہانتک ان شرائط پر عمل کیا گیا ؟ افسوس که بجاے ان شرائط پر عمل کرنے کے مسلمانوں کو جبراً عیسائي بنایا گیا اور یہاں تک سختي کي گئي که بحکم شاهي جو مسلمان عیسائي هونا منظور نه کرتا ' بے دریغ قتل کیا جاتا - اس ظالمانه حکم سے جو مسلمان پہاڑي علاقه میں پناهگزین هوگئے تھے ' ان کو بھي بالآخر اس علاقه سے بھاگنا پڑا - پھر اس پر بھي اکتفا نه کي گئي ' بلکه نئے عیسائي شدہ مسلمانوں کی نسبت فتوا دیا گیا که وہ دل سے مسلمان هیں اور اسیلیے آنہیں طرح طرح کے عذاب دیے گئے - یہاں تک که بعضوں کو زندہ جلا دیا گیا !!

سنه ۱۰۱۰ هجري سے اب وهاں ایک فرد متنفس بھي مسلمان نظر نہیں آتا جہاں آٹھه سو برس تک توحید کي حکومت رهي !!

لطف یه هے که مسلمانوں پر یه لوگ اسلام کو بزور شمشیر پھیلانے کا ناپاک الزام لگانے سے نہیں چوکتے - حالانکه یورپین ترکي پر آٹھه سو سال سے مسلمان قابض هیں ' لیکن ابھي تک رعایا کي تعداد میں کثرت عیسائیوں هي کي هے - هندوستان پر اتنے هي سال مسلمانوں نے حکومت کي ' لیکن کثرت هندوں

هي کي رهي - حالانکه اسپین پر جب عیسائي قابض هوے تو نصف صدي کے اندر هي اندر مسلمانوں کے نام سے بھي ملک خالي کردیا گیا -

دوسرا علاقه جو عیسائیوں کي مہرباني سے اسوقت اسلام کے پیروؤں سے خالي هے ' جزیرہ سسلي (صقلیه) هے جو از روے مساحت کیلو هزار دو سو اکیانوے مربع میل هے ' اور مامون الرشید کے زمانه میں فتح هوا هے - آهسته آهسته وهاں کے باشندوں نے خوشي سے اسلام قبول کیا ' اور اس جزیرہ میں بہت سي عالیشان مساجد بنائي گئیں - تقریبا دو سو سال یعنے سنه ۲۰۹ هجري سے سنه ۳۹۳ ھ تک مسلمانوں نے اس جزیرہ پر حکومت کي - لیکن رفته رفته ان سے چھینا گیا ' اور سنه ۴۸۴ هجري میں باضابطه مسلمان اس سے بے دخل هوگئے - یه جزیرہ اجکل اٹلي کے زیر حکومت هے - اب اگر کوئي سیاح اس جزیرہ میں جاکر تلاش کرے تو اسے اسلام کي کوئي علامت نظر نه آئیگي ' وہ گمان بھي نه کرسکیگا که اس زمین پر کبھي مسلمان بھي حکومت کرچکے هیں !

اسیطرح الجزایر کو لیجیے جسکي آبادي چھه کروڑ کي کہي جاتي هے - سنه ۱۲۴۷ هجري میں اسپر فرانس نے قبضه کیا اور بے انتہا مظالم کرنا شروع کیے - مسلمانوں کي طاقت کم کرنے کے لیے انکو شہروں سے نکالکر خود فرانسیسي قابض هوگئے -

اسیطرح تیونس پر جب فرانس نے سنه ۱۲۹۹ هجري میں قبضه کیا ' اور اصلاح و تہذیب کے مشہور بہانے سے دست ظلم دراز کیا تو ان سے بھي وهي سلوک کیا گیا جو الجزایر میں هوا تھا - فرانس جو جمہوریت کے لباس میں هے ' جب اسکا یه حال هے تو روس جو کرے کم هے - چنانچه روس کے قرم اور قازان کے علاقه میں مسلمانوں کو عربي ترکي یا فارسي میں گفتگو کي اجازت نہیں - اسلامي نام وہ نہیں رکھه سکتے - اگر رکھیں تو اسکا تلفظ روسي طرز سے هونا چاهیے - کوئي نئي مسجد مسلمان نہیں بنا سکتے - بلکه اس علاقه میں مرمت طلب مساجد کي مرمت کي بھي اجازت نہیں - اکیس برس کي عمر سے پہلے اولاد کو ختنه کرنے کي بھي اجازت نہیں هے - اکیس سال کي عمر کے بعد لڑکے کو عدالت میں حاضر کیا جاتا هے اور اس سے کہا جاتا هے که عیسائیت اور اسلام میں سے جس مذهب کو چاهے اختیار کرے - اسکو طرح طرح سے عیسائي هونے کي ترغیب دي جاتي هے - یہانتک که

مسیحي وحشت کا ایک نیا منظر !

یعني سالونک کي ایک قدیمي اور تاریخي مسجد جو اب گرجا بنا دي گئي هے !

کیا همارے لیڈر اس جہاد کیلیے طیار هیں؟ کیا ابتک کسی مسلمان ممبر اس شجاعت کا نمونہ دکھا کے کو آمادہ هیں؟ کیا صحافۃ اسلامیہ کے محرر و مدیر اس میدان میں آئینگے؟ مطلقاً رکھنا چاهیے کہ اس "افضل الجہاد" کیلیے هاتھہ کی ضرورت نہیں دل کی ضرورت ہے - اس بہترین مظہر شجاعت کا آلۂ عمل تلوار نہیں بلکہ قلم ہے - اس جنگ کیلیے اسلحۂ آهنین نہیں چاهئیں ' صرف چند پارہ هاے گوشت درکار هیں جن میں حرکت صحیح اور جنبش صادق هو!

تم مواقع جہاد کو میدانوں اور معرکوں میں ڈھونڈھتے هو؟ لیکن میں کہتا هوں کہ تم اونکو اپنے دل کے گوشوں میں ڈھونڈھو - ضعف ارادہ و باطل پرستی کی اصلی کمینگاہ یہیں ہے - وقال رسول اللہ صلعم :

الجہاد اربع : الامر بالمعروف والنهي عن المنکر والصدق في مواطن الصبر ' و شنآن الفاسق (رواہ ابو نعیم)	جہاد چار چیزیں هیں : اچھی باتوں کا حکم کرنا ' بری باتوں سے منع کرنا ' صبر و آزمایش کے موقع پر سچ بولنا ' اور بدکار سے عداوت رکھنا -

انواع جہاد میں سے کون سی نوع ہے جسکا مظہر دل نہیں؟ هاں دل درست کرو کہ تمہارے ارادوں میں قوت ' افکار میں صداقت ' حوصلوں میں استقلال ' اور پاے عمل میں ثبات پیدا هو - دل ' اور یہی دل جسکا مضغۂ گوشت تمہارے پہلو میں ہے ' یقین کرو کہ تم سے باهر تمام عالم کی اصلاح و فساد کی اصلی کلجی یہی ہے :

قال النبي صلعم : ان في الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ ' الا وهی القلب ! (صحاح) -	انسانکے بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے ' جب وہ صالح هوتا ہے ' تو تمام جسم صالح هوتا ہے ' اور جب وہ فاسد هوجاتا ہے تو تمام جسم فاسد هوجاتا ہے ' هاں جانتے هو وہ گوشت کا ٹکڑا کیا ہے؟ "دل" -

---

دیوان وحشت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوی رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کی جان ہے ' جسمیں قدیم و جدید شاعری کی بہترین مثالیں موجود هیں ' جسکی زبان کی نسبت مشاهیر عصر متفق هیں کہ دهلی اور لکھنؤ کی زبان کا عمدہ نمونہ ہے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوی ہے - اسکا شائع هونا شعر و شاعری بلکہ یوں کہنا چاهیے کہ اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک اهم واقعہ خیال کیا گیا ہے - حسن معانی کے ساتھہ ساتھہ سلاست بیان ' چستی بندش اور پسندیدگی الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندھا ہے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا بلند کی ہے -

مولانا حالی فرماتے هیں ...... "آیندہ کیا اردو کیا فارسی دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع هونے کی بہت هی کم امید ہے ...... آپ قدیم اهل کمال کی یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے هیں -" قیمت ایک روپیہ -

ال - ع

عبد الرحمن ' اثر - نمبر ۱۹ - کرایہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج - کلکتہ

مدارس اسلامیہ

مسئلۂ اصلاح و بقاء ندوۃ

موعظۃ و ذکری لقوم یذکرون !

قل رب احکم بالحق ' و ربنا الرحمن المستعان علی ما تصفون !

بالاخر مسئلۂ اصلاح ندوہ کا مجوزہ جلسہ ۱۰ - مئی کو دهلی میں منعقد هوا ' اور گو اسکے انعقاد سے پہلے اور خود اسکے اندر وہ سب کچھہ کیا گیا جو اعمال انسانیہ کی اصلاحی کوششوں کی تاریخ میں همیشہ هوا ہے ' اور گو غلط فہمیوں اور دروغ سرائیوں کے وہ تمام حربے اسکی مخالفت میں استعمال کیے گیے ' جو انسانوں کی کوئی جماعت اپنی انتہائی جد و جہد کو صرف کرکے ایسے مواقع میں کرسکتی ہے ' تاهم اسکو منعقد هونا تھا اور وہ منعقد هوا ' اور ایک خاص نتیجہ تک پہنچنا تھا اور بے خوف و خطر پہنچا - جسقدر کوششیں اسکی مخالفت میں کی گئیں ' اتنا هی اور زیادہ رفع ذکر هوا ' اور جسقدر اسکی ناکامی و نامرادی کی آرزوئیں کی گئیں ' اتنی هی زیادہ اسکی کامیابی نمایاں هوئی - سچائی کے شعلے مخالفت کے طوفان سے اور زیادہ بھڑکتے هیں ' اور یہ معجزہ صرف صداقت هی کے درخت میں ہے کہ جسقدر اسے چھانٹا جاے اتنا هی اور زیادہ نشو و نما پاتا ہے - پس خدا کی مرضی یہی تھی کہ اس کام کی کامیابی اور عظمت کا کام مخالفوں کے هاتھوں لیا جاے ' اور جن خدمات کے انجام دینے کی مہلت اس کام کے دوستوں کو میسر نہ تھی ' وہ اسکے مخالفوں کی جانکاہ محنتوں اور تاب گسل مشقتوں کے ذریعہ انجام پا جائیں - جس خداے فعال ساز کی نیرنگیاں ظلمت سے روشنی کو اور موت سے حیات کو پیدا کرتی هیں ' اسکے لیے کچھہ مشکل نہ تھا کہ وہ دشمنی سے محبت کو اور نامرادی کی کوششوں سے مقصد و مراد کے نتائج حسنہ پیدا کردے : یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی ' و یحیی الارض بعد موتہا ' وکذلک تخرجون (۳۰ : ۳۵)

غور کیجیے کہ جلسے کا اعلان کیسے قلیل اور ناموافق موقعہ پر هوا تھا؟ وقت کس قدر کم تھا ' اور موسم کس درجہ مخالف تھا ! پھر ندوہ کے مسئلہ سے چنداں دلچسپی بھی قوم کو نہیں رهی تھی ' اور کوئی تعطیل بھی ایسی نہ تھی جسکی وجہ سے کاروباری اشخاص کو آنے میں سہولت هوتی - یہ تمام حالات ایسے تھے جنسے جلسے میں اجتماع کثیر کا هونا ' اور ایک نمایاں اور ناقابل انکار حیثیت اکثریۃ و نیابتی کا پیدا هونا بالکل غیر متوقع تھا - پھر اسکی کامیابی کیلیے ایسے لوگوں کی ضرورت تھی جو یکسر وقف کار هو جاتے ' اور اپنا پورا وقت سرگرمی و استغراق سے اسکے لیے وقف کر دیتے - وقت کی قلت سے ایسی محنتوں اور مشقتوں کا حصول بھی مشکل هوگیا تھا ' اور جسقدر کوشش استقبالی کمیٹی کے سرگرم ممبر کر رہے تھے ' انکے نتائج بھی ضیق وقت کی وجہ سے کچھہ زیادہ امید افزا نہ تھے ' اور زیادہ سے زیادہ انکی انتہائی سرحد اخبارات کے اعلانات یا دعوۃ و طلب کی مراسلات تھیں ' اور ظاهر ہے کہ صرف اسقدر تحریک ایسے اجتماع عظیم کیلیے کسی طرح بھی کافی نہ تھی -

تقاضے جو آدم کي اولاد اس زمين پر لاسکتي ہے - يہي تعليم ہے جو ہمارے معلم ربانی نے ہميں دي ہے :

تحروا الصدق وان رايتم فيه الهلكة فان فيه النجاة (رواه ابن ابي الدنيا مرسلاً)

راستي و صدق کو تلاش کرو گو اسميں تمہارے ليے ہلاکت ہي کيوں نہو کہ اسی ہلاکت ميں تمہارے ليے نجات ہے -

کون ہے جو اس ہلاکت کا طالب نہيں جو موجب نجات ہے ؟ کون ہے جو اس زہر آلود پيالہ سے نفرت کرتا ہے جو اسکي زندگي کيليے آب حيات ہے ؟ شہيد راہ حق پرستي نہ صرف تنہا زندہ ہے بلکہ وہ تمام قوم کو بھی زندہ کرديتا ہے - اسکے مردہ قالبوں ميں روح حرکت کرنے لگتي ہے ' اور اسکی بند رگوں ميں خون حيات اپني آمد و رفت شروع کرديتا ہے - پھر کيوں لوگ اس موت سے ڈرتے ہيں ؟ کيا وہ قوم کي زندگي کے آرزو ... نہيں ؟ کيا وہ حيات جاويد کے طالب نہيں ؟

وہ خدا کي راہ ميں ان انساني بتوں سے ڈرتے ہيں ' جو سونے چاندي کي کرسيوں پر خدا بنکر بيٹھے ہيں ' جو اپني فوج کي چند صفوں سے قہر الہي کا مقابلہ کرنا چاہتے ہيں ' جو معصوم جانوں کي ظلم و قہر کي چھري پر قرباني چڑھاتے ہيں ' جو کمزوروں کو ستاتے ہيں کيونکہ انکے نالہ و فرياد کي لے انھيں پسند ہے ' جو بے گناہوں کو قتل کرتے ہيں کيونکہ انکے دہن تشنہ کيليے خون کے چند قطروں کي ضرورت ہے ' جو مصيبت زدوں کي فرياد ناپسند کرتے ہيں تاکہ انکي محفل عيش و امن منغص نہو - جو مظلوموں پر ظلم کرتے ہيں تاکہ انکي مجلس عدالت داد رسي کيليے زحمت کش نہو -

(پيشين گوئي)

ليکن ہر مسلمان کو آج يقين کرلينا چاہيے کہ اسکے پيغمبر مقدس نے اپني امت کے پاس اس موقعہ کيليے ايک پيغام بھيج ديا ہے اور ٹھيک اسي وقت کيليے اسکي زبان وحي پيشين گوئي کرچکي ہے :

انه سيكون عليكم ائمة تعرفون وتنكرون ' فمن انكر فقد برئ ومن كره فقد سلم ' ولكن من رضي وتابع هلك (رواه احمد و الترمذي)

عنقريب تم ميں بعض امير ہونگے جنکي بعض باتيں اچھي ہونگي اور بعض بري ' جسنے انکو نہ مانا وہ بري ہوا ' اور جسنے ناپسند کيا وہ محفوظ رہا ' ليکن جسنے رضامندي ظاہر کي اور متابعت کي وہ ہلاک ہوا -

سيكون امراء فتعرفون و تنكرون ' فمن كره برئ ومن انكر سلم ' ولكن من رضي و تابع هلك (رواه مسلم و ابو داؤد)

عنقريب تم ميں بعض ايسے حکام ہونگے ' جن کي بعض باتيں اچھي اور بعض بري ہونگي ' جو ان باتونکو مکروہ سمجھيگا وہ بري ہوگا ' اور جو انکو نمانيگا وہ محفوظ رہيگا ' ليکن جو ان باتوں کو پسند کريگا اور انکی متابعت کريگا وہ ہلاک ہوگا -

(الى الجهاد في سبيل الله !)

پس کيا جور و ظلم کی رضا کا اور باطل و منکر کي اطاعت کا ارادہ ہے ؟ نہيں تم مسلم ہو ' اور مسلم دنيا ميں صرف اسليے آيا ہے تاکہ عالم کو ہر طرح کے ظلم و فساد اور عدوان و طغيان سے نجات دلاے ' پس جسطرح کفار و مشرکين نے اپنے اعمال سيئہ اور مقاصد شنيعہ سے دنيا کو جور و ظلم سے بھرديا ہے ' اسي طرح تم بھی اسے عدل و صداقت سے بھردو - ہاں اے فرزندان ابراہيم ! اٹھو اور ان ہيکلوں کو جن ميں سنگ مرمر کے انساني بت بستے ہيں توڑ ڈالو ' اور اس صنم آبان کے " صنم کبير " کو جسکو تمہارے باپ ابراہيم نے اسليے چھوڑ ديا کہ وہ اپنے بندوں کو معبودان صغار کي تباہي کا تماشہ سناے ' سب سے پہلے توڑ ڈالو وہ انکي تباہي کا [illegible] ... ضعف کا [illegible] کہ تم [illegible] سے کمزور ہو اور [illegible] ...

تقربوا الى الله ببغض اهل المعاصي ' والقوهم بوجوه مكفهرة ' والتمسوا رضاء الله بسخطهم ' و تقربوا الى الله تعالى بالتباعد منهم (رواه ابن شاهين)

ظالموں سے عداوت رکھو تاکہ خدا کي محبت تمہيں نصيب ہو ' ان کے ساتھ تلخ روئي سے پيش آؤ ' تاکہ خدا کي رضا تمہيں حاصل ہو ' ان سے دور رہو تاکہ خدا سے نزديکي اور اسکي درگاہ ميں تقرب پاؤ !!

ميں بغض و نفرت اہل جور و ظلم کے مناظر ميدانوں ميں ديکھنا نہيں چاہتا بلکہ دلوں کے گوشوں ميں ' آباديوں ميں ديکھنے کا طالب نہيں ہوں بلکہ قلوب کے خلوتکدوں ميں : و ذلك اضعف الايمان :

(اقسام جہاد)

ميں تم سے فتنہ کا طالب نہيں کيونکہ فتنہ خداے اسلام کو محبوب نہيں ہے - ميں تم سے صرف قول حق کي درخواست کرتا ہوں کہ يہي اعلى ترين ميدان شجاعت ہے - ميں تم سے صرف کلمۂ حق کا طالب ہوں کہ وہي افضل ترين جہاد ہے :

قال النبي صلعم : احب الجهاد الى الله كلمة حق يقال لامام جائر (رواه احمد و الطبراني)

آنحضرت صلعم فرماتے ہيں : خدا کے نزديک سب سے محبوب جہاد وہ " کلمۂ حق " ہے جو کسي ظالم حاکم کے سامنے کہا جاے -

افضل الجهاد كلمة حق عند سلطان جائر (احمد و ابن ماجة و الطبراني والبيهقي)

بہترين جہاد وہ " کلمۂ حق " ہے جو کسي ظالم سلطان کے رو برو کہا جاے -

ان من اعظم الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر (رواه الترمذي)

جہاد اکبر ' کسي ظالم حکمران کے آگے انصاف و عدل کی بات کہنا ہے !

يہ کيسي عالمگير غلطی ہے کہ اسلام کے جہاد کو صرف جنگ و قتال ہي ميں محدود سمجھا جاتا ہے ؟ افسوس کہ غيروں کے ساتھ تم بھي اسي غلطي ميں مبتلا ہو ' حالانکہ صحيح ترمذي اور سنن ابن ماجہ کي يہ تين حديثيں جو اوپر گذر چکي ہيں ' اس خيال کو يکسر فکر باطل ثابت کرتي ہيں - وہ صاف صاف شہادت ديتي ہيں کہ جہاد مقدس صرف اس سعي اور جہد صالح کا نام ہے جو ايثار و جاں نثاري کے ساتھ راہ حق و صداقت ميں ظاہر ہو ' اور اسکا سب سے بڑا مقصد امر بالمعروف اور دعوۃ حق و عدل ہے - فرمايا کہ " افضل الجهاد كلمة حق عند سلطان جائر " سب سے افضل جہاد يہ ہے کہ ايک ظالم و انصاف دشمن پادشاہ اور حکومت کے سامنے حق اور عدل کا بے خوف اظہار کيا جاے - اس سے ثابت ہوگيا کہ سچا مجاہد وہي راست باز انسان ہے جو انساني قوتوں کي ہيبت اور سطوت کے مقابلے ميں کھڑا ہوجاے ' اور خدا کي عدالت اور صداقت کي محبت اسپر اسدرجہ چھا جاے کہ وہ انکے بندوں کي ہيبت کي کچھہ پروا نہ کرے !

يہي جذبۂ صداقت و حق پرستي ہے جسکو آج دنيا کي قوميں مختلف ناموں سے پکارتي ہيں مگر اسلام نے اسکا نام جہاد رکھا اور ايک مومن و مسلم زندگي کا اصلي شعار بتلايا - افسوس کہ خود مسلمانوں ہي نے اس شعار کي توہين کي ' اور خود انہي ہي نے غيروں کي خاطر خدا و رسول کے اس پاک حکم کو مٹانا چاہا - ليکن وقت آگيا ہے کہ آج پھر اسلام اپنے ہر فرزند سے اس حکم کي تعميل کا مطالبہ کرے ' اور الحمد للہ کہ الہلال کو آغاز اشاعت سے اس اصل اساسي ملت اور اولين حکم اسلامي کے اعلان و ذکر کي توفيق مل گئي ' اور اسکي دعوۃ کي تمام شاخوں کي بنياد و اساس صرف يہي حکم جہاد في سبيل اللہ ہے -

حضرات علیگڈہ کا ایک بڑا گروہ ابتدا سے ندوہ سے الگ رہا ہے، اور اب ان میں سے بہت سے بزرگوں کو اس سوءظن میں مبتلا کیا گیا تھا کہ ندوہ کو انصاف اور بد دیانتی کا گھر بنانے کیلیے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے اور وہ مختلف اسباب سے اسے جلد تسلیم کرلیتے تھے اور انکی اعانت کیلیے طیار ہوجاتے تھے - ان اسباب سے اصلاحی تحریک ایک عجیب کشمکش میں تھی کہ اصل کام کی طرف متوجہ رہے یا غلط فہمیوں کے انسداد کیلیے ایک دفتر کھولے!

(الہلال اور تحریک اصلاح)

مجھے اوروں کے دلوں کی خبر نہیں، لیکن بایں ہمہ خود میرے دل کو تو کامل طمانیت تھی، اور الحمد للہ کہ بغیر کسی تزلزل کے ابتک وہ طمانیت قائم ہے - میں اس تحریک میں جو کچھ حصہ لے رہا تھا، اسکو کسی شخص یا جماعت کی طرفداری سے تعلق نہ تھا بلکہ صرف اپنے یقین اور بصیرت کے مقتضی جو کچھ سچ دیکھتا تھا لکھتا تھا - غلط فہمیاں آج پھیلائی جاسکتی ہیں، اور نیتوں کو شک اور بدگمانی کی نظر سے دیکھا جا سکتا ہے، مگر کل تک انہیں قائم رکھنے پر کوئی قادر نہیں اور خدا کا ہاتھ سب سے زیادہ زبردست ہے - وہ جس طرح نیتوں کے کھوٹ کو فلاح نہیں دیتا، اسی طرح غلط فہمیوں اور بیجا شکوک کو بھی زندگی اور طاقت نہیں بخش سکتا - میرے لیے یہ یقین اور اعتقاد کافی ہے کہ اگر میں ندوہ کی اصلاح کی خواہش کسی فرد واحد کی حمایت یا کسی جماعت کی ذاتی عداوت کیلیے کررہا ہوں تو میری ہلاکت خود میرے کام کے اندر ہی سے پھوٹ نکلے گی، اور میری آواز کو کبھی بھی آوازوں کی سی عمر نصیب نہوگی - حضرت یوسف علیہ السلام نے امراۃ العزیز سے جو کچھ کہا تھا، وہ ہمیشہ کیلیے دنیا کو بس کرتا ہے: انہ لا یفلح الظالمون!

(عام جلسہ کا اعلان)

لیکن ان تمام کوششوں میں جو مسئلۂ اصلاح ندوہ کی تحریک میں ظاہر ہوئیں، سب سے زیادہ قابل ذکر انجمن اصلاح ندوہ لکھنو ہے جسکا قیام خود بعض ارکان انتظامیۂ ندوہ کے مساعی حسنہ سے وجود میں آیا، اور جو گذشتہ دسمبر سے اسکے متعلق ارکان ندوہ و علم اہل الراے اشخاص سے خط و کتابت کررہی تھی - اس انجمن نے اپنے اولین جلسہ ہی میں یہ تجویز منظور کی کہ معاملات ندوہ پر غور و فکر کرنے کیلیے کسی شہر میں ایک عام جلسہ طلب کیا جاے، اور ملک کے ہر حصے سے جو صدائیں غیر جانبدارانہ تحقیقات کیلیے اٹھہ رہی تھیں، وہ بھی بغیر اسکے ممکن نہ تھیں کہ کسی ایسی جماعت کا کسی عام جلسہ میں عام راے سے انتخاب کیا جاے - پس ضرور تھا کہ کسی مرکزی اور غیر جانب دار مقام پر عام جلسہ طلب کیا جاتا -

(بزرگان دہلی)

موجودہ حالت میں مشکل ہے کہ اس خدمت عظیم و جلیل کا صحیح اندازہ کیا جاے جو بزرگان دہلی نے ۱۰ مئی کے جلسے کو منعقد کرکے مخلصانہ و بے غرضانہ دین و ملت کی انجام دی ہے، تاہم مجھے یقین ہے کہ انکے کام کی عزت اور اصلی قدر و قیمت کے کامل اعتراف کیلیے بہت زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑیگا، اور وہ زمانہ کچھ زیادہ دور نہیں ہے جب اس کام کی غیر مشتبہ صداقت اور ناقابل انکار عزت ہر زندہ چشم و قلب کے سامنے ہوگی - انی لا اضیع عمل عامل منکم خدا کا وعدہ ہے: و کان وعدہ مفعولا!

(مخالفت کا دوسرا طوفان)

اس جلسہ کے اعلان کے ساتھہ ہی غلط فہمیوں کی اشاعت کا ایک نیا طوفان اٹھا اور وہ تمام باتیں مجوزین جلسہ کے سر تھوپی گئیں جو انکے خواب و خیال میں بھی نہ تھیں - ظن و گمان کا جواب صرف یہی ہوسکتا ہے کہ ان لوگوں کا اظہار کیا جاے جنکی نسبت ظنون پیدا ہوے ہیں، مگر مخالفین جلسہ کیلیے یہ طریقہ بالکل بے سود تھا - اور باوجود بار بار مقاصد انعقاد کے اعلان کے وہ ہر طرح کی غلط بیانیوں اور غلط فہمیوں سے کام لے رہے تھے - کبھی مشہور کیا گیا کہ یہ جلسہ طلباے دار العلوم کی اسٹرائک کی حمایت میں منعقد ہونے والا ہے - کبھی کہا گیا کہ اسکا مقصد صرف یہ ہے کہ مولانا شبلی کو ندوہ کا ناظم مقرر کیا جاے - پھر اس پر بھی اکتفا نہیں کیا بلکہ ایک ایسے کام کے متعلق جو علانیہ کیلیے بلاوں ہو رہا تھا اور جو علم دعوۃ تمام پبلک کو دے رہا تھا، کہا گیا کہ ایک راز دارانہ سازش ہے - اور اس طرح پوری کوشش کی گئی کہ جلسہ کے متعلق انعقاد سے پہلے ہی پبلک اچھی طرح مخالفانہ راے قائم کرلے -

یہ تو عام مخالفانہ کوششوں کا حال تھا - لیکن خاص خاص کوششیں جو جلسہ کو ناکام رکھنے، تمام لوگوں میں طرح طرح کی اشاعات مہیجہ کے ذریعہ جوش پیدا کرنے، خود دہلی میں اسکی مخالفت کرانے، اور مقامی پارٹی فیلنگ سے فائدہ اٹھانے کیلیے کی گئیں، اگر انکو اجمال و اختصار سے قلمبند کیا جاے تو بھی کئی صفحے صرف اسی سرگذشت میں صرف ہو جائیں - مثلاً ندوۃ العلماء کے آنریبل سکرٹری کے ذریعہ جنکو اسی اسی روپیہ تنخواہ صرف اسلیے دی جاتی ہے کہ اشاعت اسلام کا کام یا مقاصد ندوہ کی اشاعت کریں، ایک ماہ پیشتر سے بھیجدیا گیا کہ اس جلسہ کی مخالفت و شکست کیلیے کوششیں کریں، اور اسطرح اشاعت اسلام کی خدمت انجام دی گئی!

یہ اور اسی طرح کی بہت سی باتیں ہیں جو علاوہ مخالفانہ تدابیر کے تذکرہ کے خود ندوہ کے متعلق بھی نہایت ضروری سوالات ہیں - لیکن چونکہ اصلاحی کمیٹی کے قائم ہونے کے بعد میں بالکل غیر ضروری سمجھتا ہوں کہ مزید بحث اخبارات میں کی جاے، اسلیے انہیں نظر انداز ہی کردینا بہتر ہے -

(انعقاد کے بعد)

پھر جب جلسہ منعقد ہوا تو خود اسکے اندر بھی جنگ جویانہ طیاریوں اور معرکہ آرایانہ سامانوں کے ساتھہ حضرات مخالفین شریک ہوے، اور سفراے ندوہ کی کوششوں، باقاعدہ مطبوعہ اعلان، اور مسلسل مراسلات و مکاتیب کے ذریعہ ایک بڑی جماعت مختلف اطراف سے مخالفت کیلیے جمع کی گئی اور وہ بھی جلسہ میں مستعدانہ شریک ہوی - ابتدا میں خبر دی گئی تھی کہ صرف ایک لکھنو ہی سے تین سو حضرات مخالفت کیلیے تشریف لا رہے ہیں مگر بعد کو معلوم ہوا کہ ساٹھہ ستر اشخاص وہانسے تشریف لاے تھے، اور انکے علاوہ ایک جماعت خود شہر کی، اور ایک بڑی جماعت دیگر مقامات کی بھی (جنکی نسبت مجھے یقین ہے کہ محض غلط فہمیوں سے متاثر ہوکر اس غرض میں انکی شریک ہوگئی تھی اور سمجھتی تھی کہ مولانا شبلی کو ناظم بنانے کی مخالفت کا مسئلہ درپیش ہے) شریک کار و معین مقصد تھی -

کارروائی کے شروع ہونے سے طیاریوں کا ظہور ہوا اور جلسے کو درہم برہم کرنے کیلیے ایک ہی مرتبہ پوری طرح نے عشقلہ کرنا ؛

بھی اگر اس عالم میں سچائی نہیں تو غور کیا کہ قوانین الہی انکے تمام کاموں کو خود اپنے ہاتھوں میں لے لیتی اور انکے مسلسل خاموش اور ہمہ تن وقف مصروفیت کا کوئی گروہ باہر سے انعام دیتی ' جو کام کرنے والوں کے تمام بوجھہ کو خود بخود اپنے سر اٹھا لیتا ' اور جلسہ کو اپنے عظیم و رفیع بنا دیتا ' گویا سچائی کی کوششوں کا نتیجہ ' اور اسکی حامی جماعتوں کی سرگرمیوں کا حاصل ہے !

چنانچہ اس صداقت آواز قدرت نے جسکا دست تصرف صرف حق و راستبازی ہی کے لیے اٹھتا ہے ' خود بخود اسکا تمام سامان مہیا کردیا ' اور ان لوگوں کو جو اپنی ذاتوں میں مخالف لیکن اپنے کاموں میں سب سے بڑے جلسہ کے معین و مددگار تھے ' یکایک اسطرح آمادہ کار کردیا کہ وہ اس جلسے کیلیے راتوں کو فکر و اضطراب میں جاگے ' اپنے ہی کے کار و بار سعی و تدابیر میں معطل کردیے ' اخباروں میں اعلانات شائع کرلے ' لوگوں کو شرکت کی مسلسل دعوتیں دیں اور دورہ کرنے کیلیے خوش بیان واعظوں کو بھیجدیا جو گو اپنے خیال میں اس جلسہ کی مخالفت پھیلا رہے تھے مگر فی الحقیقت خدا تعالی انسے اس جلسے کی بہترین خدمت لے رہا تھا - قصہ مختصر اسکی رونق و اظہار قوت کیلیے تمام وسائل مخالفت ایک ایک کرکے عمل میں لے گئے ' تا ظلمت کی شدت سے روشنی کی قدر ' اور سیاہی کے تقابل سے سپیدی کی چمک زیادہ کھل کر نمایاں ہو ' اور اس طرح جلسہ میں امید سے زیادہ اجتماع ' توقع سے زیادہ فروغ ' اور اندازے سے زیادہ کامیابی کا خود بخود ظہور ہوجائے : فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شی و الیہ ترجعون !

(بصائر و عبر !)

دنیا کا کوئی واقعہ ہو ' لیکن چاہیے کہ تمہارے سامنے ایک اعتقاد ہو ' جسکی صداقت اور راستی کو اس کارگاہ عمل کے ہر حادثے میں تلاش کرو اور اسکی کوئی حرکت ایسی نہو جسکے اندر اس اعتقاد کی روشنی تمہیں نظر نہ آئے - اگر ایسا نہیں ہے تو دنیا کا تماشا گاہ تمہارے لیے کچھہ مفید نہیں ' حالانکہ سیر و نظارہ کے علاوہ اسکے اندر اور بھی کچھہ ہونا چاہیے - نظر غفلت اور دیدۂ اعتبار میں یہی فرق ہے : وکاین من آیۃ فی السماوات والارض یمرون علیہا و ہم عنہا معرضون !

۱۰ - مئی کے جلسہ کی موافق مخالف روئدادیں روزانہ اخبارات میں چھپ گئی ہیں اور چونکہ پیش نظر مقصد حاصل ہوچکا ہے تو اب صرف سرگذشت مجلس کی جزئیات و روایات کی تنقیح اور جرح و تعدیل میں وقت ضائع کرنا بے سود ہے ' میں محض روئداد مجلس کے لکھنے میں اپنا وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا - البتہ اپنی عادت اور اصول کے مطابق جو بصائر و عبر اس واقعہ میں دیکھہ رہا ہوں ' چاہتا ہوں کہ ان میں سے بعض حوالۂ قلم کروں : وذکر فان الذکری تنفع المومنین -

(الحق یعلو و لا یعلی !)

الحمد للہ ' میں مثل ہر مومن و مسلم قلب کے اپنے تمام کاموں کیلیے ایک اعتقاد اپنے سامنے رکھتا ہوں - خواہ وہ جنگ و خونریزی کے الم ہوں اور خواہ امن و عافیت کے اشتغال ' خواہ ہندوستان کے باہر کے معاملات ہوں یا خود ہندوستان کے اندر کے حوادث و تغیرات ' خواہ وہ مسلمانوں کے تنزل کا ماتم ہو یا تدابیر عروج کے عزم و قصد کا فکر و اشتغال ' خواہ وہ سیاسی حقوق و آزادی کا پیچیدہ اعلان ہو یا تعلیم کے تعلیمی مسئلہ کی اصلاح کی مشکلہ اور شریک آلام بصیرت '

چونکہ ان تمام مسائل و حوادث میں سے ہر ملکی و جماعتی مقاصد سے تعلق رکھتے ہیں ' اور جو چھپے ہوے اوراق میں لکھے جاتے یا مجلسوں اور صحبتوں میں بیان کیے جاتے ہیں ' کوئی بھی واقعہ ہو ' میرے پاس انکے دیکھنے کیلیے صرف ایک ہی روشنی ہے ' اور میری نظریں صرف اسی میں سے ہوکے ان تک پہنچ سکتی ہیں - یہی اعتقاد میری زندگی اور قیام کی وہ مستحکم چٹان ہے جسپر میں بیخوف کھڑا ہوں حالانکہ میرے ہر طرف موت اور ہلاکت کی خوفناک غاریں کھودی جاتی ہیں - اگر ایک لمحہ اور ایک دقیقہ کیلیے بھی اس اعتقاد کی روح مجھسے لیلی جاے تو میں ہلاک ہو جاؤں کیونکہ کوئی جسم بغیر روح کے زندہ نہیں رہسکتا !

یہ اعتقاد کیا ہے ؟ یہ صداقت اور سچائی کی فتح مندی اور انجام کار کی کامیابی کا وہ قانون الہی ہے جسکی حکومت قوانین مادیہ سے زیادہ محکم اور جسکی طاقت آگ اور پانی کے خواص طبیعیہ سے بھی زیادہ غیر متزلزل ہے - جسکے وجود کو گو غفلت سرشت انسان بھول جاے ' مگر اسکی قوت نافذہ اپنے کاموں کو نہیں بھول سکتی ' اور جو کو ہر خدا پرست قلب کے سامنے موجود ہے کیونکہ اس راہ کی پہلی منزل یہی ہے ' مگر افسوس کہ خدا پرستی کے بہت کم گھر ایسے ہیں جنہوں نے اس روشنی کو صرف دیکھہ لینا ہی کافی نہ سمجھا ہو بلکہ اپنے اندر جگہ بھی دی ہو ' اور یہی وہ قانون ہے جسکا قرآن کریم نے بار بار " العاقبۃ للمتقین " کے جامع ترین جملے میں اعلان کیا ہے : و تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض و لا فسادا ' والعاقبۃ للمتقین !

میں نے ابتدا سے ہر واقعہ اور ہر حادثہ کو اسی اعتقاد کے ساتھہ دیکھا ہے ' اور اس وقت بھی میں دیکھتا ہوں تو ۱۰ - مئی کے جلسۂ دہلی کے اندر (اس اعتقاد کے ہزارہا تجارب گذشتۂ عالم کی طرح) ایک نیا تجربہ مجھے نظر آرہا ہے -

(ہجوم مخالفت و حصار مخالفین)

ندوۃ العلما کی اصلاح کی تحریک کے شروع ہوتے ہی اسکی مخالفت مختلف جہتوں اور مختلف رشتوں سے شروع ہوگئی - سب سے پہلے تو موجودہ قابض گروہ نے مخالفت کی اور ایسا ہونا ناگزیر تھا - پھر بعض وہ لوگ ایک دوسری سمت سے نمایاں ہوے جنہیں ندوہ کی حیات و ممات سے تو چنداں دلچسپی نہ تھی لیکن اصلاح طلبی کی آواز کا اصولاً ان پر بھی اثر پڑتا تھا ' اور پہلے مخالف گروہ کیلیے یہ اعانت ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگئی - ان ہر دو گروہوں کے علاوہ ایک گروہ ان حضرات کا بھی اٹھہ کھڑا ہوا جس نے اس تحریک کو غلط فہمیوں اور بد گمانیوں کی نظر سے دیکھا ' اور یہ یقین کرکے کہ اسکے اندر انکی کسی مخالف ہستی کا فروغ پوشیدہ ہے ' اپنی پوری قوتیں وقف مخالفت و انکار کردیں - عام پبلک کو نہ تو ندوہ کے متعلق معلومات تہیں اور نہ تعلیم یافتہ طبقہ کو اس قسم کے مذہبی کاموں سے زیادہ دلچسپی رہی ہے ' اسلیے وہ اس مسئلہ کی اصلیت و حقیقت کے اندازہ پر نہ تہے اور بہت جلد غلط بیانیوں اور مخالف اظہارات سے متاثر ہوجاتے تہے - ان سب سے زیادہ یہ کہ مخالفین اصلاح نے غلط فہمیوں کی اشاعت میں بھی اپنی انتہائی قوت صرف کردی ' اور ایسی ایسی شدید غلط فہمیاں پھیلائی گئیں جنکا انسداد کسی ایسے یا قاعدہ مستحکم سے بھی ممکن نہ تھا ' جو صرف ان روز روز کی غلط بیانیوں کی تغلیط کیلیے قائم کیا جاتا ' اور شب و روز صرف یہی ایک کام کرتا -

شئون عثمانیہ

طرابلس اور بلقان کے بعد

مسئلہ شام

خلافۃ علیہ اور مستقبل قریب

یورپ کی مقراض سیاست دولۃ عثمانیہ کی تقسیم میں ہمیشہ متحرک رہتی ہے گو ہمیں اپنی کوتاہ نظری اور ظاہر بینی کی وجہ سے بظاہر اس پر سکون و اہمال کا پردہ پڑا نظر آئے - طرابلس اور بلقان کے واقعات اس قدر قریب العہد ہیں کہ ایک کمزور سے کمزور حافظہ بھی انہیں نہیں بھولسکتا - خصوصاً جبکہ مجاہدین صحراے لیبیا اور فریب خوردگان البانیا کے حملے اس وقت تک گذشتہ خونین واقعات کو یاد دلاتے رہتے ہیں -

یہ دونوں زخم ابھی غیر مندمل ہیں - زخموں سے جسقدر خون بہہ چکا ہے اس قدر پانی بھی ابتک انکے دھونے میں نہیں بہایا گیا - مگر تاہم مسلمانوں کو کہ یکسر وقف زخم و جراحت ہیں نئے زخموں کے لیے مستعد رہنا چاہیے جو علی الترتیب اسکے بعد دیکرے دولۃ عثمانیہ کے جسم نزار اور تمام عالم اسلامی کے قلب صد چاک پر لگنے والے ہیں (لا قدر اللہ)

یعنی مسئلۂ شام و عراق -

اخفاء مطامع اور اخذ تدابیر سریۂ انگلستان کی ایک مشہور مزیت ہے - یعنی اپنی حریص آرزوؤں کو حیرت انگیز ضبط و تحمل سے چھپاے رکھنا اور پوشیدہ تدابیر میں جادوگروں کی سی قوت سے کام لینا - یہ پیش نظر رکھنے کے بعد اب ذرا ایشیا کا نقشہ سامنے رکھیے - اگر آپ میں کچھ بھی فراست و توسم ہے تو خلیج فارس کے لئے استحکامات کو دیکھ کر پہچان لیجیگا کہ ان کا مقصد کیا ہے ؟ البتہ یہ یقینی ہے کہ انگریزی مطامع کا اعلان اسوقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ (لا قدر اللہ) شام کا بھی وہی حشر نہ ہو جاے جو اسکے ہمسایہ طرابلس کا ہوچکا ہے - اور جو صرف اسی لیے ہوا تا کہ انگلستان کے لیے مسئلۂ مصر کو خصوصاً اور دیگر عثمانی مسائل کو عموماً صاف اور بے خطر کر دیا جاے -

مگر شام کی قسمت نے تو اپنے نقاب کے بند ابھی سے کھولدیے ہیں - گو نقاب ابھی بالکل نہیں الٹی گئی تاہم پیشانی سے تو ضرور سرک گئی ہے - شام میں احتلال فرانس (یعنی قبضۂ غیر قانونی) کے مقدمات سامنے آ رہے ہیں -

گذشتہ صدی کے وسط کا زمانہ تھا کہ بعض نالائق عثمانی عہدہ داروں کی وجہ سے فرانسیسی سیاست میں ایک حرکت پیدا ہوئی جسکے نتائج اس وقت بالکل غیر معلوم تھے - کتنی ہی بربادیاں ہیں جو اسی طرح کی لا علمی کے پردہ میں آتی ہیں ؟ لیکن فواد پاشا نے اپنی مشہور و معروف پالیسی یعنی دول یورپ کی باہمی رقابت و مخالفت سے فائدہ اٹھانے اس حرکت کو روکدینا چاہا اور گو رکی نہیں لیکن سست ضرور ہوگئی -

اسکے بعد ہی شام کی تاریخ میں ایک نیا دور شروع ہوا - وہ نصرانی مبشرین (مشنریز) کا جولانگاہ بنگیا جو ہمیشہ یورپ کے احتلال و تلفت و تاراج کا پیش خیمہ ہوتے ہیں - مختلف سلطنتوں کے مبشرین فوج در فوج شام میں پہیلگئے اور ایک قیامت خیز ہنگامۂ فساد بپا کر دیا - گو اسکا نام اشاعت تعلیم اور تبلیغ مذہب رکھا جاتا ہے مگر در حقیقت وہ موجودہ عہد کی سب سے بڑی حملہ اور فوج کا ایک بے امان کوچ ہوتا ہے - یورپ نے کہ ایک سچے موحد کی طرح صرف سیاست ہی کا پرستار ہے ، ان مذہبی کوششوں پر تحسین و آفرین کا غلغلہ بلند کرنے میں معاً ایک دوسرے سے مسابقت کی ، اور ہر سلطنت کی طرف سے اپنے اپنے مشن کے لیے مدد و اعانت کا ہاتھ بڑھگیا !

دمشق اور بیروت کے والیوں نے اپنی آنکھوں سے ان مبشرین کو حشرات الارض یا وبائی امراض کے جراثیم کی طرح پہیلتے دیکھا مگر پروا نہ کی - وہ سمجھے کہ جس کشتی پر بہت سے کتے لوٹنے لگتے ہیں ، وہ الٹنے سے کسی کو بھی نہیں ملتی - مگر نہ سمجھے کہ اتحاد مقصد کبھی نہ کبھی تمام باہمی اختلافات کو رفع کرکے رہیگا - کسی نے سچ کہا ہے کہ دنیا میں اس شخص سے زیادہ احمق کوئی نہیں جو اپنی قوت کے بدلے دشمن کے ضعف پر بھروسہ کرے -

سال پر سال گزر نے لگے - اس عرصے میں دول یورپ کی نظر طمع کی ہمت اور بڑھگئی اور اب دولت عثمانیہ کے دوسرے حصوں کے لینے کا بھی خیال پیدا ہوگیا - اسوقت محسوس ہوا کہ اگر یہی باہمی رقابت و مخالفت رہی تو کبھی بھی کامیابی نہ ہوگی ، اسلیے بہتر یہی ہے کہ ہر سلطنت اپنا اپنا دائرہ مقرر کرلے اور اسمیں کوئی دوسرا دخیل اندازہ نہ ہو -

اب فرانس کے لیے میدان خالی تھا -

فرانسیسی سرگرمی اندر ہی اندر اپنا اثر پہیلاتی رہی اور گو دریا کی سطح پر سکون معلوم ہوتا تھا مگر اسکے قعر میں ایک شدید حرکت جاری تھی - اسی اثنا میں فرانس نے دعوا پیش کردیا کہ مذہبی سیادت کی وجہ سے اسے مشرقی کیتھولک عیسائیوں کی حمایت کا حق حاصل ہے جو شام میں آباد ہیں - اگرچہ یہ دعوا کبھی بھی اسکی زبان سے آئرلینڈ کے متعلق نہ نکلا جسکی زیادہ تر آبادی سے اسے بعینہ یہی رشتہ حاصل ہے ، اور جو تیس سال سے انتظامی و اصلاحی خود مختاری کے لیے اپنا لہو پانی ایک کر رہی ہے !

عرصے تک فرانس بظاہر اپنے اسی دعوے پر قائم رہا ، لیکن اب وہ اس منزل سے گذر چکا ہے اور علانیہ کہتا ہے کہ اسکے غصب و احتلال کا وقت آگیا - فرانس کے وزیر اعظم اور وزیر خارجیہ مسیو موسیو [illegible] فرانس کی مجلس النواب (چیمبر آف ڈپوٹیز) میں فرماتے ہیں :

دیدیم زور بازوے نا آزمودہ را !

جس طریقہ سے جلسہ کو درہم برہم کرنے کی اس پانچ گھنٹے تک پیہم متصل اور غیر منقطع کوشش کی گئی' اب میں کیونکر اسکا نقشہ لفظوں کے ذریعہ دکھاؤں؟ کیونکہ ایسی کوئی نظیر اور مثال موجود سامنے نہیں ہے جسکی طرف حوالہ دیکر عہدہ برا ہوسکوں - حقیقت یہ ہے کہ اسکا اندازہ صرف وہی لوگ کرسکتے ہیں جو شریک مجلس تھے اور اب اسکے صحیح تذکرہ کیلیے کوئی قادر سے قادر قلم بھی کام نہیں دیسکتا - کسی مجلس اور صحبت میں اجتک شاید ہی کسی جماعت نے اپنے مخالفین کی ایسی ناگفتہ بہ مخالفانہ کوششوں کے ساتھہ اسدرجہ صبر و تحمل کیا ہوگا' جسکی حیرت انگیز اور یادگار نظیر عام طالبین ... نے عموماً اور بزرگان دہلی نے خصوصاً اس جلسے میں ۱۰ - مئی ... صبح کو پیش کی !

قاعدہ اور قانون ان بزرگوں کے نزدیک کوئی شے نہ تھی' مجالس و محافل کے اداب و قواعد نے گویا ۱۰ - مئی کی دوپہر تک ان حضرات کو اپنی تعمیل سے یکسر مستثنے کردیا تھا - کرسی صدارت کے حقوق اور مسلمہ اقتدار کا ان میں سے کسی بزرگ کو اعتراف نہ تھا - مجالس کے عام قواعد تقریر' تحریک و تجویز اور ترمیم و مخالفت کی قانونی ترتیب' موضوع تحریک و مبحث جاری کا سوال' بلکہ وہ تمام اداب و قواعد جو دنیا بھر میں مجلسوں اور انجمنوں میں عام طور پر تسلیم کیے جاتے ہیں' اسطرح حرف مہمل ہوگئے تھے کہ انکے یاد دلانے کی کوشش کرنا جنون اور حماقت کا مرادف تھا - صرف ایک ہی خواہش اور ایک ہی ارادہ تھا جسکے لیے پوری جماعت آمادۂ پیکار تھی - یعنی یا تو جلسے کو خود ہی بغیر کسی نتیجہ کے حاصل کیے ملتوی کردو' یا تم نہیں کرتے تو ہم درہم برہم کردینگے !

غرضکہ انسانوں کا کوئی گروہ فریقانہ ضد اور جوش مخالفت و تعاند میں آکر جو کچھہ کرسکتا ہے' وہ سب کچھہ پوری ہوشیاری اور کامل سرگرمی سے کیا گیا' اور اس طرح جلسہ کو نامراد رکھنے اور کسی نتیجہ تک پہنچنے میں ناکام بنانے کیلیے تمام انفرادی و جماعتی حربے ایک ایک کرکے استعمال کیے گئے !

(العاقبة للمتقين !)

لیکن تاہم جو حضرات ایسا کر رہے تھے' وہ اپنی ہوشیاری اور دانائی کے زعم میں یہ بھول گئے تھے - کہ انسانی تدابیر و مساعی کی دنیا سے بھی بالا تر ایک عالم ہے' جسکے فیصلے اٹل اور جسکے حکم کا کوئی مواخذہ نہیں - وہ خدا جو نیتوں کا عالم اور دلوں کے اندر کے اسرار و خفایا کو دیکھنے والا ہے' یقیناً اسکی بھی قدرت رکھتا ہے کہ ناحق کی کوششوں کو باوجود ہر طرح کے اسباب و وسائل کے شکست دے' اور صادق نیتوں اور مخلص ارادوں کو باوجود ہجوم مخالفت و حصار مخالفین' ناکامی کی رسوائی سے بچالے -

مخالفین کی تمام کوششوں کا ماحصل یہ تھا کہ یا تو یہ جلسہ منعقد ہی نہو' اور ہو تو قبل اسکے کہ کسی نتیجہ تک پہونچے درہم برہم کردیا جاے' لیکن برخلاف اسکے جلسہ عظیم الشان غیر متوقع اجتماع' اور ایک کھلی اور ناقابل انکار اجماعی و نیابتی حیثیت سے منعقد ہوا' اور جس مقصد کو حاصل کرنا چاہتا تھا' اسے علم الفتح کے ساتھہ حاصل کیا !

پس در حقیقت یہ واقعہ سچی کوششوں اور صادق نیتوں کی کامیابی کا ایک تازہ ترین تجربہ ہے' اور کام کرنے والوں کیلیے اسمیں بہی ہی ایک بڑا سبق اور عبرت پوشیدہ ہے - یہ جلسہ ہمارے لیے ایک یادگار سبق ہے اس امر کا' کہ کامیابی کا اصلی مبدا انسان سے باہر نہیں بلکہ خود اسکے اندر ہے' اور نیت کی صداقت ہی وہ اصلی قوت ہے جسکی طاقت تمام مادی اسباب و وسائل سے بالا تر ہے - اگر تمہارے دل کے عزائم کے اندر سچائی کا ایک ذرہ بھی موجود ہے' تو یقین کرو کہ باہر کی کوئی انسانی قوت اسے شکست نہیں دیسکتی -

(کامیابی کا اصلی راز)

میں نے کہا کہ یہ واقعہ سچی کوششوں - اور صادق نیتوں کی کامیابی کا ایک تازہ ترین تجربہ ہے' مگر یہاں "سچی کوششوں اور صادق نیتوں" سے میرا مقصود اصلی کن لوگوں کی کوششیں ہیں؟ ضروری ہے کہ میں اسے صاف کردوں - درحقیقت اس سے مقصود نہ تو مصحف الہلال کی تحریریں ہیں اور نہ دیگر اصلاح طلب حلقوں کی صدائیں' بلکہ خاص طور پر وہ بزرگان دہلی اور ارکان انجمن اصلاح ندوہ لکھنؤ مقصود ہیں جنکی کوششوں سے یہ جلسہ منعقد ہوا -

دہلی کے بزرگوں نے اور علی الخصوص جناب حاذق الملک نے اس کام میں جن نیتوں کے ساتھہ حصہ لیا' فی الحقیقت وہ ہر طرح کی آلودگیوں اور بدگمانیوں سے پاک تھیں - ندوہ کے مناقشات میں کسی ذاتی تعلق یا شخصی اغراض کا انکی نسبت گمان بھی نہیں کیا جا سکتا' اور انہیں آجتک سواے براے نام رکن انتظامی ہونے یا ندوۃ العلما کے ایک جلسۂ عام کے صدر ہونے کے اور کوئی تعلق ندوہ کی پارٹیوں سے نہیں رہا ہے -

بلا شبہ بہت سے لوگ ہیں جو بہت سے ہنگامہ آرا کام اسلیے بھی کرتے ہیں تاکہ انکی شہرت و ناموری ہو' لیکن اول تو حاذق الملک اس قسم کے جلسوں کے شائق نہیں ہوسکتے جو پہلے سے بھی انکے پاس بکثرت موجود ہے - ثانیاً یہ جلسہ ان کاموں میں سے بھی نہ تھا جو آجکل میدان شہرت و وسیلۂ نام آوری سمجھے جاتے ہیں - پھر سب سے زیادہ یہ کہ حصول شہرت کیلیے قبول عام اور ہر دل عزیزی اولین شے ہے' مگر اس معاملہ میں پڑکر ایک گروہ کو بیٹھے بٹھاے اپنا مخالف بنانا اور انکے طرح طرح کے حملوں کا آماجگاہ بننا تھا -

پس درحقیقت قوم و ملت کا سچا درد اور ایک مفید دینی و تعلیمی کام کی بربادی کا غم ہی وہ چیز تھی' جسنے انکو اور دیگر بزرگوں کو ان تمام مشکلات و محن کے برداشت کرنے پر آمادہ کیا' اور (بعض حضرات کی زبان میں) الہلال کی تحریک خواہ کتنی ہی ناپاک اور مفسدانہ ہو' لیکن خدا ایسے بے غرض لوگوں کی مخلصانہ سعی کو تو کبھی بھی ناکام و خجل نہیں کرسکتا تھا !!

جلسے کے انعقاد نے نصف سے زیادہ غلط فہمیوں کو ملیا میٹ کردیا' اور جو کچھہ باقی ہیں انکی عمر بھی زیادہ نہیں - نہ تو جلسہ نے اشتراکیت کی مدح میں گیت گاے' نہ مولانا شبلی کو ندوہ کا ناظم مقرر کیا' اور نہ ارکان ندوہ کو گالیاں دیں - اس نے صرف اصلاح کی وہ خواہش کی' جسکا خود حکام ندوہ کو اعتراف ہے - پس ہم کو یقین کرنا چاہیے کہ جن بزرگوں نے دہلی میں یہ عظیم الشان مجلس اتمام دیکے اس کام کو ایک عملی سرحد تک پہنچا یا ہے' انکے کام کی پوری عظمت عنقریب دنیا دیکھہ لیگی -

قتل و تاراج کررہے هیں مگر انھوں نے اپنی آنکھیں اسطرح بند کرلیں گویا ان خونریزیوں کا وجود هی نہیں ہے یا جو کچھہ هورها ہے وہ عثمانی غیر عثمانیوں کے ساتھہ کررہے هیں !

قدرتاً اسکا نتیجہ یہ هوا کہ فرانس کی رگ سیاست میں جنبش هوئی - قبل اسکے کہ وہ مراکش کا لقمۂ گلوگیر نگل چکے، شام میں مستعمرانہ کوششوں کے از سر نو شروع کرنے کا پھر شوق پیدا هوگیا - اس کے دوسرے حلیف یعنی اطالیا کا بحیرہ ایجین کے بارہ جزائر پر قبضہ اور اپنی سلطنت کی توسیع میں شبانہ روز سرگرم کوششیں سمند شوق کیلیے تازیانہ هوگئیں، اور بالآخر فرانس کی سرگرمی میں غیر معمولی اضافہ هوگیا - پس اگر هم نے اس چشمۂ فساد کا دهانہ پہلے هی بند کردیا هوتا یعنی جرمنی کی مستعمرانہ کارروائیوں، اور جرمن یہودیوں کے تاخت و تاراج کے ساتھہ تسامح و چشم پوشی نہ کی هوتی، تو اغلباً اسقدر جلد یہ روز بد نہ دیکھنا پڑتا !

یہ تو هماری سیاست خارجی کی ایک فاحش و شدید غلطی تھی، مگر هم نے اس سے بھی شدید تر غلطی کی جو اگر نہ کی هوتی تو اس غلطی کا تدارک ممکن هوتا -

یہ هماری سیاست داخلی کی غلطی ہے - عثمانی حکام نے اپنے فرائض کے انجام دینے میں همیشہ تغافل کیا - انهوں نے کبھی کوشش نہ کی کہ ملک میں بتدریج اصلاح هو اور باشندے خود بھی فائدہ اٹھائیں اور حکومت کو بھی پہنچائیں، نیز دوسری طرف انکا تعلق دولت عثمانیہ سے بھی استوار و مستحکم هو - یہی وہ اصلی کوتاہ عملی ہے جس کے سہارے پر فرانس کے وزیر اعظم کو یہ کہنے کا موقع ملا :

" فرانس شام میں اشاعت تعلیم کے لیے اٹھہ کھڑا هو - خصوصاً اسلیے کہ وہ یہ چاهتا تها کہ شام سے ان هجرت کرنے والوں کے سیلاب کو روکے جو وهاں کے باشندے هیں اور جو همیشہ فرانس کے زیر حمایت رهینگے "

سچ یہ ہے کہ فرانس کو کیوں نہ ادعاء حمایت هو جب کہ حالت یہ هو کہ برازیل (جنوب امریکا) میں ۵ سو شامیوں کو محض منت پر حملے کا خطرہ هو - وہ اپنی سلطنت سے خواستگار هوں کہ انکی حمایت و اعانت کیلیے قسطنطنیہ میں معتمد برازیل سے گفتگو کرکے انکی جان و مال کی حفاظت کا انتظام کرایا جائے مگر انکی یہ درخواست حمایت و اعانت ناکام هو - اسکے بعد وہ بحسالم پلس و فلوط پیرس میں عثمانی ایوان تجارت کو لکھیں کہ حکومت فرانس سے کہو کہ مذهبی رشتہ کے نام پر هماری دستگیری کرے، اور همیں اس مصیبت سے نجات دے - اس پر فرانسیسی حکومت فوراً مستعد هو جائے، اور موسیو فورنرج اپنے سفیر ریو کو جانیرو کو لکھکر انکی جان و مال کی حفاظت کا انتظام کرادیں !!

اسکے ساتھہ ان ادبی اور سیاسی اشارات کو بھی ملا لیجیے جو شام میں فرانس کے بحری اور هوائی جهازوں کی آمد اور انکے لیے عظیم الشان تزک و احتشام اور جوش و خروش کے ساتھہ جلسوں کی زبان حال بیان کررهی ہے -

نیاز آفندی ممبر مجلس اعیان عثمانی نے اخبار جون ترک کو لکھا ہے کہ هماری غفلت اور فرانس کی فرصت شناسی کی یہ حالت ہے کہ جب کبھی هماری طرف سے شامیوں کی حمایت میں ذرا بھی کوتاهی هوتی ہے تو وہ فوراً انکی مدد کے لیے مستعد هوجاتا ہے، اور وہ سب کچھہ کردیتا ہے جو در اصل همارا فرض هوتا ہے - اسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اهل شام کے تعلقات فرانس کے ساتھہ قوی اور همارے ساتھہ کمزور هو رہے هیں -

مسئلۂ شام کا حقیقی راز اس واقعہ میں ہے کہ شام کی اصلی آبادی عیسائی الاصل کی ہے اور وہ پچاس برس سے برابر خفیہ سازشوں اور ریشہ دوانیوں میں مشغول ہے - وہ گو اپنے تئیں عثمانی کہتے هیں اور دولۂ عثمانیہ کے تعلق کو همیشہ بڑی بڑی قسموں اور حلفوں کے ذریعہ ظاهر کرتے رہتے هیں، لیکن عثمانی حکومت میں مسیحیت کا زهریلا سانپ اسدرجہ خطرناک ہے کہ اسے دودھ پلانا کبھی بھی مفید نہیں هوسکتا، اور وہ گو آستین کے اندر رهتا ہے لیکن اسکے ڈسنے کی جگہ دل کے اوپر ہے - فرانس کو ابتدا هی سے موقعہ ملگیا کہ شامی عیسائیوں کی غدارانہ امنگوں کو اپنی جانب مائل کرلے - عیسائیوں اور فرقۂ دروز کی باهمی خونریزیوں نے بہت جلد اسکے مواقع بہم پہنچا دیے، اور شام میں فرانس کا سیاسی اقتدار قائم هوگیا - اب وهاں کی تمام مسیحی آبادی اس وقت کا نہایت بیقراری سے انتظار کررهی ہے جب وہ اسلامی خلافۃ کی اطاعت سے آزاد هو جائیگی، اور فرانس نے اسے یہ فریب دیدیا ہے کہ اندرونی خود مختاری کے نام سے تحریک شروع کرکے فرانس کی اعانت سے فائدہ اٹھاسکتی ہے :

قسطنطنیہ کا جدید دار الصنائع

دولت علیہ کے جدید علمی اعمال میں سے فنون نفیسہ کے دار الصنائع (فائن آرٹس گیلری) کی یہ خوبصورت عمارت ہے جسکے دو مختلف حصوں کے عکس آجکی اشاعت میں شائع کیے جاتے هیں - اس میں وہ تمام بیش بہا صنائع جمع کی گئی هیں جو دولت علیہ کے ممالک گذشتہ و حال سے تعلق رکھتی هیں -

البتہ اگر دولت عثمانیہ کو اندرونی اعمال کی فرصت ملتی اور سب سے زیادہ یہ کہ کار داں اور صادق النیۃ اشخاص هاتھہ آتے تو وہ نہایت آسانی سے ان مواقع کو نابود کردیتی جو مسیحی رعایا کو شور و شر کے بہانے بہم پہنچا دیتے هیں - لیکن مشکلات همیشہ پیدا هوئیں اور انکے لیے بظاهر مسکین شامی کو فرانسیسی قنصل کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑا - نتیجہ یہ نکلا کہ فرانس دسیسہ کاری اور علانیہ کام کرنے لگا اور اب وہ اپنے مقاصد کی تکمیل میں زیادہ صبر کرتا نظر نہیں آتا !

آہ وہ فرصت زریں اور مہلت عظیم جو سلطان عبد الحمید نے مجلس الملی شخصیت کی حفاظت و بقا میں ضائع کردی ! وہ ایک قرن کامل کا زمانہ ان تمام مقاصد کی اصلاح کیلیے کافی سے بھی زیادہ فرصت تھی !

" شام میں فرانس اپنے اثر کے پھیلانے " اس اثر سے پیدا ہونے والے حقوق ' ان حقوق کی پیدا کی ہوئی قوت ' اور اشاعت تعلیم و تمدن کے فوسعه اپنے اثر کی تائید و تقویت میں برابر سرگرم سعی کر رہا ہے - وہ ان تمام مختلف مشنوں میں فرق نہیں کریگا جو مشرق میں فرانسیسی تہذیب کی اشاعت کے لیے جائینگے - ان کی حفاظت و حمایت ہمیشہ اپنے مال اور اثر سے کریگا " -

اس سے پہلے بیروت کے فرانسیسی قونصل موسیو کوجه نے جو کچھه کہا ہے ' وہ بھی سن لیجیے - گذشتہ ماہ فروری میں لبنان کا بطریق مارونی مغرب اقصی جا رہا تھا کیونکہ اسوقت فرانس کو شام سے زیادہ مغرب اقصی میں اسکی ضرورت تھی - اسکے وداعی جلسہ میں فرانسیسی قونصل نے بھی تقریر کی - اثناء تقریر میں اصلاح لبنان کے لیے بطریق مذکور کی خدمات جلیلہ و مساعی مشکورہ کا ذکر کرتے ہوے کہا :

" فرانس کا ممثل (وکیل) شام سے مغرب اقصی جا رہا ہے ' مگر وہ ایک آدمی ہے جو جاتا ہے - اسکی جگہ کوئی دوسرا آدمی

کی تدبیروں کی شکست میں بھی صرف کیا ہوتا ' اور آج باشندے بجاے اسکے کہ اپنے وطن و چارہ گری کے لیے اجانب و اغیار کے پاس جانے کا بہانہ نکالیں ' خود ہمارے ہی پاس آتے - لیکن افسوس کہ ان کوتاہ نظر و ناعاقبت اندیشوں نے اس سیاسی رقابت پر اسقدر اعتماد کیا کہ وہ اس اصل تدبیر سے بالکل غافل ہو رہے جس کے بعد اغیار کو اس سرسبز و شاداب حصہ ملک کی طرف نظر اٹھاکے دیکھنے کی بھی جرأت نہ ہوتی !

یہ سپر جس پر ہم نے ہمیشہ اعتماد کیا اور جسکو اپنے بقاء و حیات کا مدار و مدار قرار دیا ' اس کا وجود اب کہاں تک ہے ؟ اور وہ آیندہ کس حد تک ہمارے لیے مفید ہوسکتی ہے ؟ اس کا اندازہ ان فقروں سے ہوگا جو موجودہ یورپ کا سب سے بڑا ساحر سیاست " یعنی سر ایڈورڈ گرے مارچ کے اول ہفتہ کے اجتماع پارلیمنٹ میں کہہ چکا ہے :

" فرانسیسی اخبارات یہ افواہ اڑا رہے ہیں کہ شام میں انگریزی دائرہ اثر کے پیدا کرنے میں بعض انگریزی افسروں کا ہاتھہ ہے - لیکن

دولۃ علیہ کا تیسرا آہن پوش جہاز " سلطان عثمان " جو موجودہ عہد کا بہترین آہن پوش ہے -

آجائیگا - فرانس کی پالیسی نہ بدلی ہے اور نہ بدلیگی - قونصل آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں مگر ان کے جانے سے قنصل خانے میں تغیر نہیں ہوتا - وہ حسب دستور باقی رہتا ہے - میں جو کچھہ کہہ رہا ہوں اس کو باور کیجیے اور کوشش کیجیے کہ یہ جدائی ہمارے لیے زیادہ شاق نہ ہو "

یہ چند اقوال جو بطور نمونے کے آپ پڑھے کسی اخبار کے ایڈیٹر ' یا اسکے مقامی مراسلہ نگار ' یا کسی چند روزہ قیام کے خیالات نہیں ہیں ' بلکہ ان لوگوں کے خیالات ہیں جو اپنے ساتھہ مسئولیت و ذمہ داری کا وزن اور حکومت کی تمثیل و ترجمانی کی اہمیت رکھتے ہیں - کیا اسکے بعد بھی کسی کو شک ہے کہ فرانس شام کے مسئلہ کو اب زیادہ توقف میں نہیں رکھنا چاہتا ؟

جیسا کہ ہم پہلے کہچکے ہیں ' اب تک دولۃ علیہ کے ارباب سیاست کا استناد وحید دول کی سیاسی رقابت اور اختلاف مصالح تھا - یہی وہ سپر تھی جس پر انھوں نے یورپ کے حملوں کو روکا - اس بات پر ہم انہیں ملامت نہ کرتے اگر انھوں نے اس فرصت مغتنم کو ملک کی اصلاح و ترقی ' باشندوں کے جلب قلوب ' اور اغیار

اصل واقعہ وہی ہے جس کا اعلان میں اس سے پہلے کرچکا ہوں - میں نے نہایت سختی کے ساتھہ اس قسم کی ان تمام افواہوں کی تغلیط کی تھی جو ہماری طرف منسوب کیجاتی ہیں - ہم جانتے ہیں کہ شام میں فرانس کے اقتصادی مصالح کیا ہیں ؟ خصوصاً اسلیے کہ اسکی ریل وہاں موجود ہے - اسی لیے ہم ہر ایسی کوشش کو جسکا مقصد شام میں انگریزی دائرہ اثر کا پیدا کرنا ہو ' ان تعلقات دوستانہ کے خلاف سمجھتے ہیں جو ہم میں اور فرانس میں قائم ہیں " -

اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ مسئلۂ شام میں انگلستان فرانس کا ساتھہ دیچکا ہے اور اسکی حمایت کا فیصلہ کرچکا ہے -

ہماری راے میں آج شام کی جو حالت ہے (جس پر ہر فرزند توحید کی آنکھیں اشک فشاں اور زبان حسرت سنج ہوگی) وہ یقیناً دولۃ عثمانیہ کی داخلی اورخارجی سیاست کی متحدہ و مشترکہ غفلتوں کا نتیجہ ہے - حکومت نے فلسطین میں جرمنی کی مستعمرانہ (۱) سرگرمیوں کے ساتھہ غفلت کی اور حکام نے دیکھا - جرمنی کے یہودی فلسطین کے عثمانی عیسائیوں اور مسلمانوں کو

[۱] نو آبادی کو عربی میں مستعمر کہتے ہیں -

آثار عتیقہ

اثـــار مصـــر

اجهتـــا لـــوجي

" ابوالهول " كي تمهيد ميں هم نے لكها تها كه چند سلسله وار نمبروں ميں هم مصر كے ان عجيب و نادره روزگار اثار پر ايک نظر عام ڈالنا چاهتے هيں" جنكي كشش شائقين آثار كو اكناف و اطراف عالم سے كهينچ كر قاهره لاتي هے - ابوالهول اس سلسله كي پهلي كڑي تهي -

آجكے نمبر ميں پانچ مجسموں كي تصويريں شائع كي جاتي هيں - يه تمام تصاوير مصر كے عجائب خانه ميں موجود هيں جسكو يورپ متفقه طور پر علم آثار مصر كي بهترين تعليمگاه تسليم كرتا هے -

ان ميں پهلي تصوير ايک ننگے مقبرے كي هے جسكي چوٹي حال ميں نكلي هے - دوسري شاه امنيوفس ثالث كي هے - اسكے باپ كا نام توتوميس رابع هے - اميونفس كے حالات ايک محل كي شكسته ديواروں پر كندہ ملے هيں - ان حالات كے ديكهنے سے معلوم هوتا هے كه امينوفس فراعنه مصر كے اٹهارويں خاندان كا ايک جليل القدر' اولوالعزم' اور نام آور تاجدار تها -

انهيں كتبوں ميں لكها هے كه امينوفس كے پيدا هونے سے پہلے مصر كے سب سے بڑے كاهن نے اسكي ماں كو بشارت دي تهي كه تيرے يهاں ايک لڑكا پيدا هوگا - اور جب امنيوفس پيدا هوا تو اس نے مكرر پيشينگوئي كي كه يه اقبالمند و فرخنده انجام هوگا - اسكي قلمرو اتني وسيع هوگي كه آج تک كسي كي نهيں هوئي - وه سارے عالم كا مالک هوگا -

سنه ۱۳۰۹ قبل مسيح ميں امنيوفس نے عنان حكومت هاتهه ميں لي اور درحقيقت وه ايک جليل القدر' اولو العزم' اور وسيع الممالک باد شاه هوا - اس نے بهت سے مقامات خصوصاً نوبه اور سودان پر فوجكشي كي اور فاتحياب و فيروز مند واپس آيا - ساز و سامان دنيوي اور قوت و شوكت مادي كے گهمنڈ ميں هميشه انسان نے يه بهلا ديا هے كه اسكي حقيقت كيا هے اور جب كبهي اسے عظمت و بزرگي نصيب هوئي هے تو اس نے عبد سے معبود بننے كي كوشش كي هے -

امنيوفس اپني عظمت و شوكت كے غرور ميں اسدرجه بد دماغ هوگيا كه اپنے تئيں انسانيت سے ايک ارفع و اعلى هستي سمجهنے لگا اور اپنا لقب ررس (آفتاب ربيع) اور شاه چار دانگ عالم ركها -

[بقيه مضمون صفحه ۲۰ كا]

الهـــلال :

اگر معاصر موصوف كي روايت صحيح هے تو اس خطرناک بے خبري پر جسقدر افسوس كيا جاے كم هے - ليكن پچهلے دنوں بعض عثماني جرائد ميں صرف انگريزي كمپني كي اس خواهش كا ذكر كيا گيا تها نيز برئرق لكها تها كه دولت عثمانيه نے بالكل نا منظور كرديا - خدا نه كرے كه اسكے بعد يه واقعه ظهور ميں آيا هو -

شاه ايمي نم ثالث فرعون مصر كے مزار كي چوٹي جو عجائب خانه مصر ميں موجود هے

اميونفس كي جلالت و عظمت فتوحات ملكي تک محدود نه تهي بلكه اسكي زندگي كے بعض اور مصير المعقول اعمال كا اثر بهي اسميں شريک تها - چنانچه اس نے ايک بت ايسا بنوايا تها جس سے طلوع آفتاب كے وقت آواز نكلتي تهي -

اس اجمال كي تفصيل يه هے كه اميونفس نے رود نيل كے بائيں جانب ايک عبادت خانه بنوايا جسميں بهت سے بت تهے اور ايک خود اسكا بهي تها - يه بت ايسے پتهر سے تراش كے بنـايا گيا تها جسكي طبيعي خاصيت يه تهي كه شبنم كے بعد جب اس پر آفتاب كي شعاعيں پڑتي تهيں تو اس ميں آواز پيدا هوجاتي تهي -

عرصه هوا كه يه مندر برباد هوگيا - صرف دو بت باقي رهگئے تهے - ان ميں سے ايک تو سنه ۵۹۵ ء كے زلزله نے ضائع كرديا - اور دوسرا خود بخود گر كے ٹكڑے ٹكڑے هوگيا -

اسوقت جو تصوير آپكے پيش نظر هے' وه انهيں دو بتوں ميں سے ايک كي هے - انميں داهنے طرف اميونفس كي بيوي بيٹهي هے اور بائيں طرف خود اميونفس بيٹها هے - جن چبوترون پر دونوں بيٹهے هيں انكے دونوں كناروں اور وسط ميں اسكي تينوں لڑكيوں كي بهي تصوير تهي - سنه ۱۹۰۶ اور ۸ - كے درميان ميں يه گروپ بالكل ٹكڑے ٹكڑے ملا تها جسكو ماهرين آثار نے جمع كركے پهر اصلي شكل ميں كهڑا كرديا اور جو حصے ضائع هوگئے تهے وه از سرنو تراش كے لگادیے -

دوسري تصوير رعمسيس ثاني كي هے جسكے متعلق يقين كيا جاتا هے كه بني اسرائيل كا ابتدائي عهد اسي كے عهد ظلم و استبداد ميں بسر هوا تها - چونكه اس كے مفصل حالات جلد سوم نمبر ۱۰ - ۱۱ ميں نكلچكے هيں اسليے تفصيل كي ضرورت نهيں -

ديرالبحاري (مصر) ميں دو مجسمے ملے تهے' ان ميں سے ايک اميهيٹر كا هے جو هيپو كا لڑكا تها اور دوسرا مرقع دو مقدس بهيڑوں كے سرونكا هے جو فراعنهٔ مصر كي پرستشگاهوں ميں قربان كيے جاتے تهے -

اس مرقع كي آخري تصوير ايک گاے هے - يه بهي ديرالبحاري ميں ملي تهي - در اصل يه مصر كي ايک ديوي هے جو گاے كي شكل ميں هے - اس ديوي كا نام هيتر تها -

يه مجسمه جو اپني كمال صناعي و رنگ سازي كي وجه سے ايک زنده وجود معلوم هوتا هے' ايک قبه نما گنبد ميں نصب هے - اس گاے كے تمام جسم پر هلكا هلكا زرد رنگ اور دونوں پهلوؤں پر سرخ رنگ لگايا گيا هے - اسكے علاوه جسم پر گل بهي هيں جنكي شكل لونگ كي سي هے - سر كے نيچے بادشاه كي تصوير هے - گاے پر امنيتف ثاني لكها هے -

(ملاحظات)

ان آثار كے شائع كرنے سے همارا مقصود صرف مصر كے بعض آثار عتيقه كي نسبت سرسري معلومات فراهم كرنا هي نهيں هے بلكه بعض اهم مقاصد بهي پيش نظر هيں:

(۱) قرآن كريم كا طرز تعليم و ارشاد همارے عقيدے ميں يه هے كه وه هر مقصود كيليے پہلے ايک اصول پيش كرتا هے اور پهر اسكے

فلسطین

فلسطین میں دول یورپ کی مستعمرانہ کوششوں کی باہمی کشاکش ایک تفصیل طلب داستان ہے جسکو آئندہ نمبروں میں ہم پورے شرح بسط سے لکھیں گے:-

سلانیک سے "الاستقلال اسرائیلی" نامی یہودیوں کا ایک پرچہ نکلتا ہے - اس نے "روس" نامی اخبار کے مراسلہ نگار بیت المقدس کا خط نقل کیا ہے جسمیں نہایت تفصیل کے ساتھہ فلسطین میں روسی اثر پر بحث کی گئی ہے - اس خط کے آخر میں لکھا ہے کہ روسی قونصل کے ترجمان موسیو سلومیاک نے اس مراسلہ نگار سے کہا:

"حکومت روس کو چاہیے کہ استعمار فلسطین میں روسی یہودیوں کی ہر طرح معاونت و حوصلہ افزائی کرے' کیونکہ اسکے ذریعہ ہم جرمنی کے سیلاب اثر کو روک سکیں گے"

ہماری بد قسمتی اور درماندگی کا اصلی منظر یہ ہے کہ اپنے گھر میں بھی ذلیل و رسوا ہیں - وہ جو ہمارے محکوم تھے اور خدا نے ہمیشہ کے لیے انکی پیشانی پر ذلت و مسکنت کا داغ لگا دیا ہے' آج ہمیں خود ہمارے گھر کے اندر ذلیل و رسوا کر رہے ہیں!

یافہ کے ایک نوجوان تعلیم یافتہ نے ایک مفصل تار باب عالی کو بھیجا ہے' جسمیں وہ لکھتا ہے:

"صیہونی یہودیوں نے' جلکی دولت عثمانیہ کے اندر ایک چھوٹی سی ریاست ہے' تل ابیب کی نو آبادی کے اندر ایک قید خانہ بنایا ہے - اسمیں وہ ہر اس مسلمان کو قید کر دیتے ہیں جس سے کسی یہودی سے لڑائی ہو' اور خواہ وہ حق ہی پر کیوں نہ ہو - سابق معاون نیابت نے ایک بدبخت مسلمان کو ان یہودیوں کے قید فرعونی سے نجات دلائی تھی' مگر کوئی دائمی انتظام نہیں کیا"

اس تار میں اسی قسم کے جابرانہ و مغرورانہ واقعات کو بتفصیل بیان کرنے کے بعد تار دینے والوں نے نہایت ادب کے ساتھہ مگر پرزور لفظوں میں لکھا ہے کہ اگر دولت عثمانیہ صیہونیوں کی تادیب و سرزنش سے عاجز ہے تو ہمیں کوئی جگہ بتلائے کہ ہم ہجرت کرکے وہاں چلے جائیں' ورنہ جسقدر جلد سے جلد ممکن ہو فوراً انکی تادیب کی جائے تاکہ یہ حد سے نہ بڑھیں - کیونکہ اگر حکومت نے فکر نہ کی اور یہ یونہیں بڑھتے رہے تو ملک کی آزادی اور دولت عثمانیہ کی عزت' دونوں شدید ترین خطرہ میں پڑجائیگی -

عراق

معاصر الحجاز لکھتا ہے:

لنچ نامی ایک انگریزی کمپنی نے دریاے فرات میں ایک چھوٹے اسٹیمر کے چلانے کے لیے سلطان عبد الحمید سے اس شرط پر حکم حاصل کیا تھا کہ اسٹیمر پر عثمانی علم نصب رہیگا - تھوڑے عرصہ کے بعد اس نے کسیقدر وسعت اختیار کی اور ایک چھوٹے اسٹیمر کی جگہ دو بڑے اسٹیمر بنوا لیے جو دجلہ و فرات میں چلنے لگے - اسکے بعد اس نے عثمانی علم کو بھی خیرباد کہا اور اپنا قومی علم یعنی یونین جیک بلند کیا لیکن سلطان نے کچھہ خبر نہ لی - اسکے بعد اس نے ایک اسٹیمر اور بڑھا دیا - اس تیسرے اسٹیمر کے بعد پھر ایک اور اسٹیمر کا بھی اضافہ کیا گیا - جب پورے چار بڑے اسٹیمر ہوگئے تو اس نے چاہا کہ دجلہ و فرات میں جسقدر عثمانی اسٹیمر ہیں وہ سب کے سب خود خریدلے - اگر جرمنی نے مخالفت نہ کی ہوتی تو اس انگریزی کمپنی نے تمام عثمانی اسٹیمر لیلیے ہوتے کیونکہ سلطان عبدالحمید انکے فروخت کرنے پر راضی ہوگیا تھا -

حال کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ بالاخر اس کمپنی نے تمام عثمانی اسٹیمر خرید لیے ہیں - اب اگر دولت عثمانیہ ان اطراف میں اپنی فوج لیجانا چاہے تو اسکے پاس کوئی ذریعہ بجز انگریزی اسٹیمروں کے نہیں ہوگا' اور اگر کبھی انگریزوں کا اقتصادی یا سیاسی مقصد گوارا نہ کرے کہ عثمانی فوج ان اطراف میں آئے تو دولت عثمانیہ کو بجز اسکے اور کوئی چارہ نہ ہوگا کہ فوج نہ بھیجے -

عراق کے ارباب قلم اس واقعہ سے بیحد بیچین ہیں اور حکومت کو ان عظیم الشان خطرات کی طرف متوجہ کر رہے ہیں جو اس کمپنی کے تنہا اختیارات سے پیدا ہوتے نظر آتے ہیں - وہ لکھتے ہیں کہ اس لنچ کمپنی کی حالت بالکل ایسٹ انڈیا کمپنی سے ملتی ہوئی ہے جو ایک تجارتی کمپنی کی طرح کام کرتے کرتے ایک دن تمام ہندوستان کی مالک ہوگئی - پس حکومت کو چاہیے کہ اسوقت بیدار ہو' ورنہ عراق کا بھی وہی حشر ہوگا جو ہندوستان کا ہوا!

اواخر اپریل میں بغداد ریلوے جاری ہو جائیگی - پہلے ہفتے میں ساحل فرات سے دو سو کیلومیٹر تک سامان لے جائیگی' اور آئندہ مئی میں بغداد اور سامرا کے درمیان بھی چلنے لگیگی -

نو آبادی کی تمام سڑکوں کی کشت لگائی گئی تھی -

[مقتبس از معاصر الحجاز]

[بقیہ مضمون کے لیے صفحہ ۲۱ دیکھیے]

عثمانی صنائع نفیسہ کا دار الصنائع

یہ اسکے ایک دوسرے حصے کی عمارت کا مرقع ہے - اولیاء حکومت میں پرنس یوسف عزیز الدین ولی عہد دولۃ علیہ کو اس کام سے نہایت دلچسپی ہے' اور امید ہے کہ صنعت و حرفت کی ترقی کیلیے اس منیقہ کا افتتاح ایک قوی ترین محرک ثابت ہوگا -

پس فراعنۂ کي عظمت و شوکت کے جسقدر آثار نکل رہے هیں ' انکے اندر ایک بہت بڑي عبرت و بصیرت پوشیدہ ہے ' اور انکا مطالعہ ان لوگوں کیلیے خاص اهمیت رکھتا ہے جو قرآن حکیم کے تمثیلي بیانات کے حقائق کے متلاشي هیں - انسے ثابت هوتا ہے کہ وہ کیسي عجیب و غریب انساني عظمتیں تهیں جنکے آگے شریعت الهیه پیش کي گئي اور اسکي نا فرماني کے نتائج الیمہ سے ڈرایا گیا - پر انهوں نے سرکشي کي اور انکار کیا - پس بربادي آئي اور دائمي هلاکت نے قانون الهی کے وعید کو پیش کردیا - آج یورپ کي قوموں اور حکومتوں کو بهی مشرق کے مقابلے میں وهي حیثیت حاصل ہے جو فراعنہ کو بني اسرائیل کے ساتھہ تهي -

(۲) یہ ایک تاریخي مہم ہے کہ حضرت یوسف کے زمانے میں کون فرعون تخت مصر پر تها جبکہ بني اسرائیل مصر میں آباد هوے ' اور پهر حضرت موسی کي پیدایش کس کے عهد میں هوئي ' اور وہ کون تها جسکا مقابلہ اُنسے هوا اور بالاخر بحر احمر میں غرق هوا ؟

اکثر علماء آثار مصر یقین کرتے هیں کہ ریمسیس ثاني هي وہ فرعون تها جسکے عهد میں بني اسرائیل پر سب سے زیادہ مظالم هوے : یسومونکم سوء العذاب : یذبحون ابناکم و یستحیون نساکم و في ذالکم بلاء من ربکم عظیم -

اسکے حالات هم مع ایک بڑے مرقع کے پہلے بهي شائع کرچکے هیں -

لیکن وہ فرعون جسکے عهد میں حضرۃ موسی نے پرورش پائي ' بظن غالب امینوفس تها - کیونکہ حال میں جو کتبے اسکے متعلق نکلے هیں ' انسے اُن تمام بیانات کي تصدیق هوتي ہے جو تورات میں بیان کیے گئے هیں - هم اس بارے میں تفصیلي بحث قصص بني اسرائیل کے سلسلے میں کرینگے - صرف اسکے مجسمہ کا عکس آجکي اشاعت میں شائع کردیتے هیں - اسکے حالات میں آپ پڑهچکے هیں کہ دریاے نیل کے کنارے ایک مندر بنایا تها اور اسکے بت کے اندر سے خود بخود آواز نکلتي تهي - تورات کے بیان سے بهي اسکي تصدیق هوتي ہے -

(۳) گاے کي عظمت آرین اقوام کیلیے مخصوص سمجهي جاتي ہے - هندوستان کے سوا ایران کے آثار سے بهي اسکا پتہ چلتا ہے لیکن علماء آثار کے سامنے اب مصر بهي آگیا ہے اور ثابت هوتا ہے کہ یہاں بهي گاے کے وجود کو ایک خاص ناسوتي عظمت حاصل تهي -

(۴) تورات میں لکها ہے کہ مصري اپنے مندروں میں بهیڑوں کي قرباني کرتے تهے - ان آثار میں قرباني کے دو بهیڑوں کي شکلیں موجود هیں -

فراعنہ کي مقدس قرباني کے بهیڑوں کے دو سر جنکے مجسمے حال میں دریافت هوے هیں

تاریخ حیات اسلامیہ

مسئلۂ قیام الهلال

مسئلہ قیام الهلال جو کئي نمبروں میں شایع هوا اور هو رها ہے ' هر ناظر الهلال کیلیے اور خصوصاً خریداروں کیلیے نهایت رنجدہ ہے - کوئي خریدار ایسا نهوگا جو اسکے متعلق اپني ایک هی راے ظاهر کرنے کیلیے بیقرار نهو - میں اس قابل هي نهیں هوں کہ اس اهم مسئلہ کي نسبت کوئي راے ظاهر کروں -

لیکن جناب ان سب کو دیکهکر اور حالات قوم کو ملحوظ خاطر رکهکر اس سوال کا جواب عنایت فرمائیں کہ قیام الهلال کیواسطے حضرت کو مالي امداد کا لینا منظور نهیں - صرف اسقدر خواهش ہے کہ نئے خریدار جس سے جتنے هو سکیں بهم پهونچاکر تعداد مقررہ پوري کردیجاے -

میں همیشہ اس نیک کام اور مقدس فرض کا ارادہ کرتا رها هوں - مگر ایک خیال میرے ارادہ اور همت کو بالکل پست کردیتا ہے - یعني یہ نئے خریدار جو هماري کوششوں کے نتائج هونگے - دایمي هونگے یا عارضي ؟

قوم کے حالات سے مجهکو دایمي هونیکا یقین آتا هي نهیں -

بلحاظ حالات کیا اسکا یقین هو سکتا ہے کہ قوم ایسے مقدس و محترم رسالہ کي خریداري کو ترجیح دیگي - یا " مسٹریز آف لنڈن " اور " حسن کے ڈاکو " کو -

واللہ باللہ ایک صحیح اور سچے واقعہ کا شرمندگي کیساتهہ اظهار کرتا هوں - ایک عنایت فرما کے روبرو قوم کا تمام دکهڑا رویا - الهلال کے حالات بیان کیے - اپنے قول کي تصدیق کیلیے اپنے پاس سے الهلال کو ایک روز و شب کیلیے جدا بهي کیا اور اوسکي مفارقت بامید انشاء اللہ گوارا کرکے ان حضرت کو دے بهي دیا کہ دیکهیے آپ مسلمان هیں اور اس رسالہ کي مقدس و پاک تعلیم سے بے بهرہ - آجکل کونسا مسلمان روزانہ یا هفتہ وار تلاوت اور مطالعہ دینیات کرتا ہے - اس رسالہ میں یہ سب چیزیں اس خوبي سے آپکے رو برو پیش کي جاتي هیں کہ آپ گهنٹوں اور دنوں ان مضامین کو پڑهیے - مگر نہ تو دل رکتا ہے اور نہ هی طبیعت کو سیري هوتي ہے -

رعمسيس ثاني فرعون مصر کا بت

عملي نتائج کے متعلق یقین و بصیرت پیدا کرنے کیلیے کسي ایک قوم یا ایک فرد کي زنـدگي کے واقعات بطور نمونے کے بیان کـرتا ہے - گویا اسکي ہر تعلیم اصول اور تجربہ ' دو چیزوں پر مبني ہوتی ہے - جسقدر قصص قران کریم میں موجود ہیں ' سب کے سب کسي نہ کسي ایک اصولي تعلیم کو تجربہ گاہ عالـم کے نتائج کي صورت میں ممثـل و مشکـل کرتے ہیں - الہلال میں باب تفسیر شروع ہوگیا تو یہ مطالب بتفصیل شائع ہونگے -

قران کریم نے ایک خاص اصولي تعلیم کیلیے فراعنۂ مصر اور بني اسرائیل کي تاریخ کو لیا ہے اور جا بجا انکے وقعات و حالات اور نتائج و عبر پر زور دیا ہے -

اس تعـلیم میں اصولي طور پر " قانون حیات و ممات اقوام و امم " وضع کیا گیا ہے اور بتلایا ہے کہ محض علم و تمدن اور عظمت ملکي کسـي قوم کیلیے وسیلۂ حیات نہیں ہوسکتي جب تک کہ وہ مفاسد اجتماعي و اخلاقي سے محفوظ نہو - قوائے مادیہ اور وسـائل دنیویہ کا افراط اور انسکا گھمنڈ جب قوموں کو عبودیۃ الہي سے بے پروا کردیتا ہے تو اسکا لازمي نتیجہ شرو طغیان اور عدوان و معاصي کا ظہور ہوتا ہے جو بہت جلد انہیں ہلاکت تـک پہنچا دیتا ہے - ظلم و استبداد اور شخصي حکمراني کا غرور خدا کي مقدس طاقتوں کا مقابلہ کرنا ہے اور اسکا نتیجہ خسران ہے - ایک ظالم قوم مظلوم قوموں کو محکوم بنا کر کس طرح ذلیل خوار کرتي ہے اور پھر خدا اسي محکوم قوم کے ہاتھوں کس طرح حاکموں سے انتقام لیتا ہے ؟ قومي محکومي اور غلامي ایک ایسا عـذاب ہے جس سے بڑھکر خدا کے نزدیک انسان کیلیے کوئي شقاوت دنیوي نہیں - غلامي تمام انساني صفات حسنہ سے قوموں کو محروم کردیتي ہے اور ہمت و سربلندي ' اولو العزمي و علو پسندي ' صبر و ثبات ' اور استقلال و جفا کشي ' نیز اسي طرح کے وہ تمام اخلاق حسنہ جو انسانیت کا مرتبۂ اعلی ہیں ' ان قوموں کے اندر فنا ہو جاتے ہیں جو عرصے تـک فاتح اقوام کي غلامي میں رہتے ہیں -

ان تمام تعلیمات کیلیے قران کریم نے فراعنۂ مصر کی تمدني ترقیات اور استبداد و ظلم کو نمونہ قرار دیا اور جابجا انکے حالات بیان کیے - قصص القران میں ایک سوال یہ سامنے آتا ہے کہ صرف فراعنہ ہي کو اس غرض کیلیے کیوں منتخب کیا گیا ؟ اسکے متعدد وجوہ و حکم ہیں - از انجملـہ یہ کہ ان تمام امور کي تمثیـل کامل کیلیے کوئي ملـک اس درجہ موزوں نہ تھا جیسا کہ مصـر ' اور مصر کا سلسلۂ حکومت فراعنہ -

علـم آثار مصر اسکی تصدیق کرتا ہے - کئي ہزار سال دنیـا آگے بڑھگئي ہے - صدہا ارضي و بحري انقـلابات ہوچکے ہیں جنھـوں نے زمین کے گذشتـہ خـزائن کو نابود اور اسکی سطح کو نئے آثار کیلیے صفحۂ سادہ بنا دیا - بڑي بڑي عظیم الشان قوموں کے خزائن عظمت ان انقـلابات میں بہہ گئے ' اور اب ان سرزمینـوں میں انکے وجود کا کوئي نشان نہیں جہـاں کبھي سر بفلـک عمارتوں کے اندر اپنے تئیں زمین کا سب سے بڑا مالک یقین کرتے تھے - تاہم تورات اور قران کي تصدیق کرنے کیلیے مصر کي عبرت انـگیز سرزمین ابتـک اپنے نشاں ہاے عظمت و جبروت کے ساتھہ موجود ہے ' اور دنیا میں سب سے بڑا دار الآثار یقین کی جاتی ہے !

اسکے سر بفلک منا روں کو کوئي فنا نہ کرسکا جو ان لوگوں کي عظمت کي حي و قائم شہادت ہیں جنھوں نے بني اسرائیل کو محکومي و غلامي کي زنجیروں سے مقید کیا تھا پر خود کو تباہي و ہلاکت سے آزاد نہ کرسکے - انکي ممي کي ہوئي نعشیں ' انکے زمین دوز مندر ' اور انکے نا قابل تسخیر میناروں کے اندر کے کتبے اب تـک صحیح و سالم موجود ہیں جو بتلاتے ہیں کہ وہ کیسي عظمت و جبروت ملکي و قومي تھي جو ان فراعنہ کو حاصل تھي مگر قانون الہي کي خـلاف ورزي و سرکشي نے بالاخر اسطـرح نابود و فنا کـردیا کہ آج انکے جمع کیے ہوے پتـھر اور تراشے ہوے بت موجود ہیں ' لیکن نہ تو انکي عظمت ہے جسکے غرور باطل نے انہیں خداے قدوس سے سرکش کردیا تھا ' اور نہ وہ قوت و حکومت ہي ہے جو خدا کے مظلوم بندوں کو اپنا غلام بناتي تھي اور انکے آگے خدا کي سي کبریائي کے ساتھہ تخت غرور و طغیان بچھا کر بیٹھتی تھي !

ایسي نرفس ثالث فرعون مصر

فاستکبر ہو و جنودہ في الارض بغیر الحق و ظنوا انہـم الینا لا یرجعـون - فاخـذناہ و جنـودہ فنبذنا ہـم في الیـم ' فانظـر کیـف کان عاقبـۃ الظـالمین ! (۲۸ : ۳۱)

ترجمہ — فرعون اور اسکي فوج نے ملک میں بغیر حق و قانون کے بہت سرکشي کي اور سمجھے کہ مرنے کے بعد انہیں جوابدہي کیلیے ہمـارے سامنے نہیں آنا ہے - پس ہم نے فرعون اور اسکے گروہ کو اپنے عذاب میں گرفتار کرلیا اور دریا میں غرق کردیا - نظر عبرت سے دیکھو کہ ظلم کرنے والونکا انجام کار کیسا ہوتا ہے ؟

قربانی کے مقدس بھیڑوں کے سروںکے بت دیر البحاري [مصر قدیم] سے حال میں ملے ہیں

مراسلات

افسوس اور سخت افسوس ! الهلال کا پرچه همیشه باعث دلجمعي خاطر ناشاد و مونس و سهیم تنهائي ثابت هوا ' وه ایک قومي و مذهبي اخبار اور دیني واقفیت کا مجموعه ' معلم انشا پردازي و مضمون نگاري ' کلام الهي کا ترجمان ' مذهب اسلام کو از سر نو زنده کرنیوالا ' مسلم آبادي کا پاسبان ' اور نور بخش چشم مومنین و مسلمین هے لیکن اس هفته کے نمبر نے وه جانکاه خبر سنائي جس نے دل هلا دیا اور دماغ کو پریشان کردیا -

یقین فرمائیں که اس آخري نمبر کے دیکھنے سے وه بے چیني هوئی هے که بغیر اپنا فرض ادا کیے هوئے کسي طرح نہیں رهونگا اور هفته عشره میں ضرور دو چار خریدار پیدا کرکے حاضر کرونگا - ساتھه هی یه بہتر هوگا که الهلال کي سالانه قیمت میں بھي کچھه اضافه کردیا جائے - انشا الله اعلان کے هوتے هي بنده سب سے اول زر بکف نظر آئیگا -

البراقم حافظ عبد الغفار عفي عنه
سوداگر چرم دهلي دروازه - اجمیر

آج کا پرچه دیکھکر از حد رنج و غمگیني و پژمردگي پیدا هوئي - جناب نے تحریر فرمایا هے که جبتک دو هزار خریدار نئے پیدا نہوں الهلال کا جاري رهنا مشکل هے - جو کچھه آپنے فرمایا هے بجا هے - کیونکه بنسبت آوروں کے جناب پر اسکا بوجھه بھی بہت بھاري هے - مینے پہلے هي خدمت اقدس میں عرض کیا تھا که حسب حیثیت خاکسار کي پیشکش کو منظور فرماویں - میرے طرف سے آپ آینده پرچه میں درج کردیں که نئے خریدار جہاں تک هو سکے پیدا کیے جائیں ' مگر جن جن صاحبوں کي خدمت میں پرچه پہونچتا هے وه فی الحال بجاے آٹھه روپیه سالانه کے ١٦ روپیه ادا کریں ' براهسي ڈاک جناب ایک پیسے کا کارڈ تحریر فرماویں تو بنده یه سال جو شروع هوا هے اسکے باقي ٨ روپیه جناب کي خدمت میں روانه کردے -

حکیم ملک اسلم الدین کلے زئی شفاخانه نسیم - قصور

الهلال کي ششماهی مجلدات

قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي جلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹھه روپیه میں فروخت هوتي تھیں - لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو ' اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي هے -

الهلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود هے - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنہري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بھي هیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبي محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچھه ایسي زیاده قیمت نہیں هے - بہت کم جلدیں باقي رهگئي هیں - (منیجر)

نظارة المعارف دهلی کی مجوزه تحریک

اسوقت اسلام اور مسیحیت میں جو زبردست اور خطرناک معنوي معرکه آرائیاں هو رهي هیں انهیں دیکھکر بلا شبهه یه خیال پیدا هوتا هے که چند دنوں کے بعد ان دونوں مذهبوں میں سے کسي ایک کا مطلع بقا ضرور مکدر هونے والا هے - خصوصاً فرزندان اسلام کي باهمي جنگ و جدال اور نا اتفاقي - پھر اسلام اور اسکي اشاعت سے بے توجهي اور اصلاحي قوت کو بے موقع و محل صرف کرنے اور غیر ضروري مواقع پر حمیت و غیرت کے جوش دکھلانے اور اسلام پر زر و مال کے نثار کرنے میں بخل اور تنگ نظري سے کام لینے کے مشاهدات و واقعات - ان سبکو مد نظر رکھنے سے معامله کي صورت اور زیاده خطرناک هوجاتي هے -

ایسے عهد پر آشوب میں اگر فرزندان اسلام کي مذهبي رگوں میں غیرت و حمیت کا خون جوش مارے اور انکو جان و مال سے اپنے مذهب و ملت کي حمایت اور اشاعت پر آماده کردے ' تو ایسے پر جوش اور غیور مسلمانوں کا تہه دل سے خیر مقدم ادا کرنا ضروري هے - مدینه بجنور مورخه ٢٦ ربیع الاول میں " بلاد غربیه میں اشاعت اسلام " کا عنوان دیکھکر مجھے نہایت خوشي هوئي - خصوصاً جب اس اهم تحریک کو ایک عالم مذهب کے دماغ کا نتیجه کہا جاتا هے ' اور پھر قوم کے اون افراد کو جنکے قبضه میں موجوده مسلمانان هند کے ایک مقتدر طبقه کي باگ سمجھي جاتي هے ' اس تحریک کا نه صرف موجد بلکه سرپرست بتایا جاتا هے -

لیکن اسوقت هم نہایت بے تعصبي اور نیک نیتي سے مولانا عبید الله صاحب اور قوم کے ان برگزیده افراد کو جنکا نام نامي هم اس تحریک کے مویدین اور سرپرستوں میں لکھا هوا دیکھتے هیں ' مخاطب کرکے چند سوالات کرنا چاهتے هیں ' اور اس تحریک کے بعض پہلوں پر آزادي مگر حق پرستی سے نظر ڈالتے هوے یه دریافت کرنے کي جرأت کرتے هیں که کیا اشاعت اسلام کے تمام پہلوؤں پر غور کرلینے کے بعد یه تحریک قوم کے سامنے پیش کي گئي هے ؟

اس وقت جو تحریک مسلمانوں سے کیگئي هے وه انگلستان میں خواجه کمال الدین کي تحریک اشاعت اسلام کو تقویت پہونچانے کیلیے مسٹر انیس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاه کا بھیجا جانا هے جنکے دو ساله صرفه کي مقدار تیس هزار روپیه بتائي گئي هے - اس تحریک میں مندرجه ذیل امور قابل غور هیں :

(١) یه تحریک بذاته کیسي هے ؟ یعني مسٹر انیس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاه کو لنڈن میں خواجه کمال الدین کے ساتھه ملکر کام کرنے کیلیے بھیجنا چاهیے یا نہیں ؟

(٢) مسٹر انیس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاه اپني مفوضه خدمت کو پورے طور پر انجام دیسکنے کے قابل هیں یا نہیں ؛

ان سوالات پر غور کرنے کیلیے پہلے ایک اور سوال کا جواب دے لینا چاهیے یعني اس وقت لنڈن یا دیگر ممالک میں تبلیغ اسلا

لیکن روز امید و بیم کی حالت میں کامیابی و ناکامیابی کے تصور میں کٹے - اسکے بعد ان حضرت سے جاکر دریافت کیا تو انہوں نے جوابدیا کہ " ابھی تو میں مسٹر یز آف دی کورٹ آف لنکن کی ضرورت ہے جسکا اشتہار الہلال میں شایع ہوتا ہے پہلے وہ منگوا دیجیے " مجھکو سکتہ ہوگیا -

اب بتلایے کہ جس قوم کی یہ حالت ہو' اس قوم کی نسبت کیونکر یقین ہو سکتا ہے کہ دائمی خریداری قبول ہوگی - پہلے مجھے اسکا خیال ہی خیال تھا' اب واقعہ مذکورہ بالا سے یقین ہوگیا -

آپ الہـــلال کی قیمت میں ایک پائی کا اضافہ منظور نہ فرمائیے - مگر جو صاحبان اولوالعزم خود اضافـہ کرنا چاہیں' آپ کیوں انہیں روکتے ہیں؟ کیا یہ ممنوع ہے؟ قاعدہ کی بات ہے کہ ہر شخص جس سے خوش ہوگا یا فائدہ اٹھا ایگا اسکے قیام و بقا کا بھی خواہشمند ہوگا' اگر اضافۂ قیمت الہـــلال نا منظور ہے تو وہ طریقہ بتلائیے جس سے دائمی اور قابل اعتماد خریدار الہـــلال کیواسطے با ایںہمہ اوصاف اس قوم کے مجھکو دستیاب ہو سکیں' اور ان پر پورا بھروسہ بھی ہو سکے - فقط

راقم طالب جواب - نمبر ۲۸۳ - حیدر آباد دکن

دو ہزار نئے خریدار پیدا کرنیکی کوشش کے متعلق آپکا اطلاع نامہ دیکھکر بہت جی چاہا کہ میں بھی اسمیں حصہ لوں' مگر خوبی قسمت سے ہمارا خاندان لوگونکی نظروں میں ایسا مبغوض ہے کہ کسی پر کچھہ اثر نہیں پڑسکتا - دوگنی قیمت پر ایک پرچہ خریدنا آپ کے منشا کے خلاف ہے - لہذا یہ صورت ہو سکتی ہے کہ ایک اور پرچہ اپنے ہی نام پر جاری کراؤں - اور اسکی قیمت کے آٹھہ روپیہ ادا کردوں - لہذا اس خط کے دیکھتے ہی ایک اور پرچہ میرے نام بذریعہ ویلو روانہ فرماکر آٹھہ روپیہ وصول فرمائیں' اور دونوں پرچے ایک ہی پیکٹ میں یا علحدہ علحدہ جیسا مناسب ہو ارسال فرماتے رہیں - عین نوازش ہوگی -

ابراہیم ولد شیخ صاحب مدعو از بھونکی بمبئی

الہـــلال :

جزاکم اللہ - آپکی محبت دینی اور جوش ملی کا شکرگذار ہوں - لیکن اسے کیونکر گوارا کروں کہ آپ نقصان اٹھا کر بیکار دوسرا پرچہ خریدیں؟ افسوس ہے کہ آپکی فرمایش کی تعمیل نہ کی جاسکی -

---

سردست پانچ خریدار حاضر ہیں - انشاء اللہ ۲۵ خریداروں تک عنقریب اپنی سعی کو پہنچاؤنگا - سخت نادم ہوں کہ بعض کاروباری جھگڑوں کی وجہ سے دیر ہوگئی -

سید ظہور حسن - ضلع محبوب نگر - دکن -

اطـــلاع ثـانی

چند غیر معمولی وجہوں سے انجمن اصلاح المسلمین - قصبہ کنیشپور - ضلع بستی نے اپنی جلسہ کے تاریخ میں بجائے ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - مئی سنہ ۱۹۱۴ ع کے ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - مئی سنہ ۱۹۱۴ ع قرار دیا ہے - استدعا ہے کہ برادران اسلام شریک ہوکر اراکین انجمن کو موقعہ شکرگذاری عطا فرمائیں -

نیاز مند - ابوالاعجاز - عرشی - سکریٹری -
انجمن اصلاح المسلمین قصبہ کنیشپور -
ضلع - بستی - پوسٹ صدر - یو - پی

قابل توجہ عمـــوم مسلمـــانان ہنـــد

ملک میں مدت سے ترقی کا غلغلہ بلند تھا - اخبار بھی جاری تھے اور اپنے اپنے حوصلہ کے موافق قوم کی خدمت کیلیے جد و جہد میں مصروف تھے - مذہبی' علمی' اور پولیٹیکل مجلسوں کو ناز تھا کہ قومی فلاح و بہبودی کا حل صرف انہی کی کوششوں پر منحصر ہے - یہ سب کچھہ تھا مگر قوم پر بیہوشی کی ایک کیفیت طاری تھی - اسکا مستقبل نہایت تیرہ و تار ہو رہا تھا - ہر طرف سے مشکلات احاطہ کیے ہوے تھے - نہ لیڈران قوم ہی اپنے فرائض سے آگاہ تھے اور نہ قوم ہی یہ جانتی تھی کہ لیڈروں سے کسطرح کام لیا جاتا ہے - افراد قوم کے دلوںمیں تخم عمل کی کاشت تو کیگئی تھی مگر بر وقت آبیاری کے نہونیکی وجہہ سے شجر عمل نمودار ہوکر خشک ہوچکا تھا -

یکایک رفتـار زمانہ نے کروٹ بدلی - پولیٹکل حقوق کے حصول میں پوری قوت صرف کیجانے لگی - قوم کو اپنی قوت کا اندازہ ہوگیا - شجر عمل جو خشک ہوچلا تھا اب ترو تازہ ہو چلا - بظاہر اس فوری انقلاب کی کوئی صریح وجہہ معلوم نہیں ہوتی - قوم کے طرز عمل میں ابتک کوئی عظیم الشان تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے' اور لیڈروں نے اپنے پروگرام میں بھی کچھہ تغیر نہیں کیا ہے - اب بھی ہمارے خیالات اسی آب و ہوا میں نشو و نما پا رہے ہیں جسمیں کہ اس سے پہلے نشو و نما پاتے تھے - ہاں اتنی تبدیلی ضرور ہوئی ہے کہ سنہ ۱۹۱۲ ع سے دعوت صداقت الہلال کی شکل میں نمودار ہوئی جسنے قوم کے دلونسے وہ زنگ دور کردیا جو برسونکی جمود اور غفلت نے پیدا کررکھا تھا' اور جسکی پر تاثیر تصویرات نے اہل ملک کے دلوں کو مسخر کر لیا - ہر دل نے نہایت خلوص کیساتھہ اسکا خیر مقدم کیا اسکے ایک ہاتھہ میں مذہب اور دوسرے میں سیاست تھی - اسنے ان دونوں میں ایسی تطبیق کی کہ ارباب دانش و علم و فضل کو بھی سواے تسلیم کے چارہ نرہا - استبداد اور غلامی کی بوجھل بیڑیوں سے قوم کے پاؤں آزاد ہوگئے' اور حریت اور مساوات کا سبق ہر متنفس کی زبان پر جاری ہوگیا - اگر یہ سچ ہے تو اے برادران ملت! کیا تم نہیں چاہتے کہ اس دعوت الہی کا سلسلہ اسیطرح جاری رہے؟ اور کیا تمہیں اب اسکی ضرورت نہیں رہی؟

گو یہ بالکل سچ ہے کہ الہلال نے اپنی پہلی منزل طے کرلی ہے مگر ابھی اسکو اور کئی منزلیں طے کرنا ہے' اور ایسے صدہا معاملات ہیں جنکی رہنمائی کیلیے صرف الہلال ہی کی ضرورت ہے - اگر ہمنے مثل دیگر امور کے الہلال کے معاملہ کو بھی طاق نسیان کے سپرد کردیا تو اپنے ہاتھوں ایک ایسے قابل قدر شی کو کھو دینگے جسکی تلافی شاید آیندہ کبھی نہ ہوسکے -

خاکسار محمد عبد اللہ - سکریٹری انجمن اصلاح تمدن - ناندیر دکن

مسئلہ قیام الہـــلال کے آخری فیصلہ سے موثر ہوکر اور اہل جزاء الاحسان الا الاحسان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ملتمس ہوں کہ بالفعـــل مفصل ذیل چار اصحاب کے نام پرچہ موصوف بذریعہ وی - پی روانہ فرما دیں -

ایسے بے ریا اور حق پرست رسالہ کی جو سر بسر قرآن پاک کے احکام کی تعمیل کی دعوت دیتا ہے جان و دل اور ایمان و ارواح سے خدمت کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں -

حکیم محمد اشفاق - ہاسپٹل اسسٹنٹ - ہاتھی دروازہ - امرتسر

مکتـــوب لنـــدن

مسلمـــانوں کا ڈیپوٹیشـــن

از مشیر حسین قدوائی اسکوائر بیرسٹر ات لا - نزیل لندن

کون کہتا ہے کہ مسلمانوں میں اختراعی قابلیت باقی نہیں رہی ؟ اُس سے کہو کہ مسلمانوں کی اس جدت طرازی کو دیکھے کہ محض اظہار وفاداری و عقیدت کیشی کے لیے ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے بڈھے اور جوانوں کا ایک ڈیپوٹیشن مرتب ہوا - کیسا اختراع اور کیسا حسن انتظام ؟ پھر کس صنعت سے مرصع کاری کی ؟

ایڈریس کے لکھنے والوں کو اس طباعی و صورت آفرینی کا خود بھی غرور ہے اور فخر کے ساتھ اسکا ذکر کیا ہے کہ یہ ہم نے ایک غیر معمولی بات کی ہے' اور محض اسلیے کی ہے کہ کوئی چیز ہمکو اس سے زیادہ عزیز نہیں کہ ہماری وفاداری تسلیم کی جائے -

عام خیال تھا کہ خدا کی تمام خلقت میں صرف ایک ہی قسم کے جانور کو یہ بے غیرتی بخشی گئی ہے کہ اسکا مالک اوسے چاہے جوتیوں سے مارے' تب بھی وہ قدموں ہی پر لوٹتا رہیگا - یہ خیال اس حد تک ایشیائیوں پر غالب ہوا کہ غریب کتے کو اس خصلت کے باعث بد ترین مخلوق سمجھنے لگے - اوکے نزدیک دوسرے جانور بھی اس انتہائی وفاداری کے جوش سے معرا ہیں -

لیکن کچھہ زمانہ ہوا کہ ایک ایسے وجود نے جسکے عقیدت کیش اسے اشرف المخلوقات میں بھی اشرف تر شمار کرتے تھے' ہندوستان میں ایسی ہی وفاداری کو رواج دیا' اور بہت سے انسان نماؤں نے اسکو اختیار کیا - بلکہ اُس طبقہ اشرف المخلوقات کی یہ پالیسی ہی قرار پاگئی' جسکو سب سے زیادہ واقعی اشرف و ممتاز ہونا چاہیے تھا اگر وہ اپنے مذہب کا واقعی پابند ہوتا -

اب تھوڑے عرصہ سے یہ خیال ہو چلا تھا کہ وہ طبقہ اپنی حالت سے کچھہ نہ کچھہ باخبر ہو گیا ہے' اور اپنے شعار حقیقی پر چلنے کا ولولہ کچھہ نہ کچھہ اسمیں آچلا ہے - لیکن اس نئی اپچ نے ثابت کردیا کہ وہ خیال غلط تھا -

جو شخص ایڈریس پر دستخط کرنے والوں کی فہرست پڑھیگا اُسے کم حیرت نہ ہوگی - اسلیے کہ اُسمیں بعض بعض ایسے نام بھی ملینگے جو اپنے کو سگان وفا پیشہ کی جگہ شیران سربلند کا ہم جنس سمجھتے تھے - مگر بقول غالب :

میرے تغییر رنگ پر مت جا
انقلابات ہیں زمانے کے

میں نے ایڈریس کو غور سے پڑھا' مگر مجھے اُسمیں ایک جملہ' ایک لفظ بھی ایسا معلوم نہ ہوا جس سے میں یہ قیاس کرسکتا کہ یہ مسلمانوں کا ایڈریس ہے - بہت سے لوگ تو اُسمیں ایسے تھے جنھوں نے یہ سن لیا ہوگا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ اگر حبشی غلام بھی مسلمانوں پر حکمران مقرر ہو تو اوسکی بھی اطاعت اُنہیں کرنا چاہیے(۱) - یہ حدیث اونکے نزدیک انکی ہر طرح کی وفاداری کو جائز کردیتی ہے' بلکہ بحیثیت مسلمان اونپر فرض کردیتی ہے - ایسے خوش عقیدہ مگر جہالت مآب شرکاء وفد معذور تھے' اور اونسے باز پرس کی کوئی وجہ نہیں - دعا ہے کہ خدا آنکی جہالت کو دفع کرے - لیکن میں اُن شخصوں میں شمس العلماء اور فرنگی محلیوں کو بھی پاتا ہوں' اور اونسے پوچھتا ہوں کہ اونھوں نے ایڈریس کا ترجمہ سن لیا تھا کہ نہیں ؟ اونکو اگر بھول گیا ہو تو میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ یاد دلاتا ہوں - جب آپنے لوگوں سے کہا کہ اگر میں کجروی کروں تو تم میرے ساتھہ کیا برتاؤ کروگے ؟ مسلمانوں نے جواب دیا کہ ہم تمکو تکلے کی طرح سیدھا کردیں گے - یہ اسلامی وفاداری تھی !

کیا میرے مخدوم مولانا عبد الباری صاحب اور شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی صاحب کو بھی اُس وفاداری کا حال معلوم نہ تھا جسکی خدا قرآن میں تعلیم دیتا ہے' اور جسکی رسول خدا نے اور اصحاب رسول نے اپنے امثال و اعمال سے تعلیم دی تھی ؟

کیا وہ وہی وفاداری تھی جسکا ذکر ایڈریس میں تھا' اور جسپر ان حضرات نے دستخط کیے تھے ؟

مولانا ابو الکلام نے الہلال میں اسپر تعجب کیا ہے کہ لارڈ ہارڈنگ نے اسلام کے ارکان میں سے خداے واحد کی پرستش کے ساتھہ بادشاہ کی وفاداری کیوں قرار دی ؟

میں اُنسے کہتا ہوں کہ وہ اسکا جواب اِنسے مانگیں - اور نہیں تو مولانا شبلی نعمانی وغیرہ تو ضرور دیں - انھیں لوگوں کے دستخطوں نے دھوکا دیا - اللہ ان پر رحم کرے - میں کہتا ہوں کہ ایڈریس کے ایک لفظ سے بھی یہ نہیں ظاہر ہوتا کہ یہ واقعی مسلمانوں کا ایڈریس ہے - لارڈ ہارڈنگ کو صد آفریں کہ اونکے جواب سے اس بات کی کچھہ بو آتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے ایڈریس کا جواب دے رہے ہیں - کم سے کم اونکے آخری جملہ کے اُس حصہ سے تو ضرور' جہاں اُنھوں نے مسلمانوں کے خاص شعار خدا کی وحدانیت کا اشارہ کیا ہے - مگر ایڈریس میں تو کہیں اسکا بھی اشارہ نہیں ہے -

لارڈ ہارڈنگ نے خود ہی مقدس مقامات اسلامی کی حرمت و عزت کا بھی ذکر کیا ہے - مسلمانوں کا ایڈریس کسی ایسے ذکر سے بھی خالی ہے !

مجھے ایڈریس کے دستخط کرنے والوں میں جہاں بہت سے ناموں کے نہ ہونے پر تعجب ہوا وہاں کم سے کم دو ناموں کے ہونے پر تو بڑا ہی تعجب ہوا - وہ دو نام یہ ہیں :

(۱) مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محل -

(۲) شوکت علی صاحب معتمد خادم الخدام انجمن خدام کعبہ -

مجھے ان دو ناموں پر تعجب خاصکر اسلیے ہوا کہ یہ انجمن خدام کعبہ کے عہدہ دار ہیں -

مولانا عبد الباری صاحب کے نام کے آگے اونکا عہدہ نہیں لکھا گیا ہے' اسلیے میں انپر نکتہ چینی نہیں کرتا - بحیثیت فرنگی محل کے ایک عالم ہونے کے اگر اُنھوں نے اسکا ارادہ کرلیا ہے کہ وہ اس قابل عزت جگہ کی بے عزتی کریں تو ان لوگوں کو افسوس ضرور ہوگا جو فرنگی محل کو ہمیشہ عزت کی نظر سے دیکھتے رہنا چاہتے تھے - کاش وہ مولانا ناصر حسین صاحب اور دیگر شیعہ مجتہدین و علماء ہی سے سبق لیتے' جنمیں سے ایک کا نام بھی دستخط کرنے والوں میں نہیں ہے - مجھے مولانا عبد الباری صاحب پر بہت افسوس ہے - مگر میں شوکت علی صاحب پر اس سے بھی سخت اعتراض کیے بغیر نہیں رہ سکتا' اسلیے کہ اونھوں نے اپنے نام کے آگے معتمد خدام الکعبہ لکھنے کی دلیری فرمائی ہے -

جسوقت اونھوں نے انجمن خدام الکعبہ کی خدمت کا حلف اوٹھایا تھا اور عہدے دار مقرر ہوے تھے' اُسوقت میں یہ سمجھا تھا کہ وہ اُسوقت تک تو انسان کی رضا جوئی سے مستغنی ہوجائینگے جب تک کہ وہ اس انجمن کے عہدے دار ہیں -

---

[۱] قطع نظر اس حدیث کی حقیقت و اصلیت کے' اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ وہ حبشی غیر مسلم بھی ہو ؟ کیا ایک حبشی مسلمان حکمران نہیں ہو سکتا ؟ [الہلال]

کرني چاهیے یا نہیں ؟ اسپر مختلف حیثیتوں سے نظر کیجاسکتي ہے - ایک مسلمان سب سے پہلے اس مسئلہ کو مذہبي نقطہ نگاہ سے دیکھیگا ' اور فرامین الہیہ و اسوۂ حسنۂ محمدیہ (صلی اللہ علیہ و سلم) کا بنظر امعان مطالعہ کریگا کہ اُن سے ہم کو اسباب میں کیا سبق ملتا ہے ؟ قرآن مجید اس بارہ میں ہمکو جو تعلیم دیتا ہے ' وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے انسان اپنے نفس کا تـزکیہ کرے - خصائل سئیہ سے اپنے قلب کو پاک کرے - اخلاق حسنہ کے زیور سے آراستہ ہو ' عقائد کو الحاد ' زندقہ ' اعتزال و دیگر مہلکات ایمانیہ سے منزہ کرے ' اعمال کو خـدا و رسول کي طاعت گذاري کے سانچے میں ڈھالکر اسلام کا نمونہ بنجاے " یا ایها الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم " (مسلمانو تم اپني خبر رکھو - دوسروں کا گمراہ ہونا تم کو نقصان نہیں پہونچا سکتا اگر تم ہدایت پر ہو -)

اپنے نفس کي اصلاح کے بعد اپنے اہل و عیال اور خویش و اقارب کي اصلاح اور دعوت کا درجہ ہے - " قوا انفسکم و اهلیکم ناراً " اسکے بعد کنبہ اور برادري کي اصلاح کیطرف متوجہ ہونیکي ضرورت ہے " وانذر عشیرتک الاقربین " اور جب ان کے انذار اور تبلیغ سے فرصت ملے تو خاص اپنے ملکي بھائیوں اور ہمسایہ اقوام کا حق ہے کہ اُن کو راہ راست پر لانیکي کوشش کیجاے - اُن سب کے بعد یہ مرتبہ ہے کہ " وما ارسلنک الا کافـة للناس " (اور آپ کو ہمنے تمام لوگوں کے واسطے رسول بنا کر بھیجا ہے) .

پس آج جو مسلمان اپنے رسول کے اس منصب عظمیٰ کي خلافت کا دعویٰ دار ہو ' اوسپر فرض ہے کہ سنت نبویہ و طریقہ محمدیہ کي حبل المتین کو ہاتھہ سے نہ چھوڑے - ہندوستان کا مبلغ سب سے پہلے اپنے اور اپنے والدین اور عزیز و اقارب کے مسلمان بنانے کیطرف متوجہ ہو اور پھر ہندوستان میں اپني قوت جد و جہد کو صرف کرے - جو حضرات اسوقت تبلیغ اسلام کے لیے کمربستہ ہوے ہیں (خدا اونکي ہمت میں برکت اور نیت میں خلوص عطا فرماوے) وہ ہمیں یہ تو بتائیں کہ کیا ہـندوستان میں اُنکو اپنے مذہبي فرائض سے فراغت ہوگئي ' جو وہ لندن یا جرمني کي زمین ناپنے کو آگے بڑھے ہیں ؟

اس تحریر سے ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ تبلیغ اسلام کا دائرہ وسیع نکیا جاوے ' اور کبھي ہندوستان سے باہر قدم نہ نکالا جاے - بلکہ ہندوستان میں جن انجمنوں ' جن تعلیم گاہوں ' اور جن افراد کے ذریعہ یہ مبارک کام انجام پارہا ہے ' پہلے اونمیں انکي قوت کا مجتمع کردینا ضروري ہے کہ پورے پیمانہ پر وہ اپنا کام کرسکیں ' اور اُنکے تمام سامان و وسائل مہیا ہوجائیں ' پھر اُسکے بعد جو حضرات واقعي اس کام کے قابل ہوں وہ شوق سے دیگر ممالک میں جاکر اپني خدمت انجام دیں ورنہ :

تو کار زمیں را نکو ساختي * کہ با آسماں نیز پرداختي

کے مصداق ہونگے -

تیسرا امر کہ خواجہ کمال الدین کے ساتھہ ملکر کام کرنا چاهیے یا نہیں ؟ تو اگر لندن میں تبلیغ اسلام کي ضرورت تسلیم کر بھي لي جاوے جب بھي خواجہ کمال الدین کي ماتحتي میں کام کرنا اسلامي تحریک کے پردہ میں قوم کو کسي دوسري مذہبي قوت کي حمایت پر آمادہ کرنا ہے - خواجہ کمال الدین قادیاني ہیں - اور علماے اسلام کے نزدیک قادیانی طبقہ کا جو درجہ ہے وہ سب کے آگے روشن ہے -

اسلام کا دائرہ بہت وسیع ہے مگر اسکے یہ معنے نہیں کہ اوسمیں الحاد ' زندقہ ' کفر ' ارتداد ' بد دیني ' تمام امور داخل ہوسکتے ہیں - اسلام نے آزادي اور یسر کي تعلیم دي ہے ' مگـر جس آزادي اور یسـر کي تعلیم دي ہے ' وہ یہ ہے کـہ انسان بندوں سے آزاد ہوجاے - نفس کے شکنجے سے چھوٹ جاے ' اور صرف خداے واحد کا نیازمند رہکر جائز طرق سے ضروریات زندگي حاصل کرے اور صـرف اوسي کي عبادت و اطاعت میں مصـروف رہے - آزادي کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جس مذہب و ملت کي کوئي بات اپني خواہش کے موافق پسند آجاے ' اوسکو اسلام میں داخل کرکے ہم بیفکري سے اُسکے عامل بنجاویں -

ناظرین اب آپ اپني توجہ کو اسطرف مبذول فرماویں کہ مسٹر انیس احمد و محمد علي شاہ جو اس کام کے لیے منتخب کیے گئے ہیں ' وہ اس خدمـت کو کہاں تـک انجام دینے کے قابل ہیں ؟ ۷ - جنوري سنہ ۱۹۱۳ ع کے انسٹیٹیوٹ گزٹ علیگڈہ میں " تبلیغ اسلام کانفرنس " کے عنوان سے جس جلسہ کا حال شائع کیا گیا ہے ' اوس میں مسٹر انیس احمد ' ڈاکٹر محمد علي شاہ ' و خواجہ عبد الغني (اُنکي موجودہ جماعت کے ایک رکن ہیں) کے علمي حالات کو بیان کرتے ہوے بعض حاضرین جلسہ کے ریمارک پر خود اپنا حال اسطرح بیان کرتے ہیں کہ " میں بھي مذہبي تعلیم پا چکا ہوں - علیگڈہ کالج کا گریجوئٹ ہوں اور کانفـرنس اور کالج دونوں جگہ سے تقریر و تحریر میں اول درجہ کے دو طلائي تمغے حاصل کر چکا ہوں "

چونکہ یہ حالات مسٹر انیس احمد صاحب نے خود اپني زبان سے بیان فرماے ہیں اسواسطے اسي کو نقل کرنا میں نے مناسب سمجھا - میں بھي مسٹر انیس احمد صاحب سے اچھي طرح واقف ہوں - اُنـکي علمیة اور قابلیة کي مجھے بخوبي اطلاع ہے - مسٹـر موصوف فرماتے ہیں کہ میں مذہبي تعلیم پا چکا ہوں - مگر ذرا وہ بتلائیں کہ کہاں تعلیم پاچکے ہیں ؟ کیا چند دنوں تـک مدرسہ عالیہ دیو بند میں قیام کرنے اور صرف میزو پنج گنج تـک عربي پڑہ لینے اور پھر مولانا عبید اللہ صاحب کے ساتھہ چند روز رہکر کوئي شخص مذہبي تعلیم یافتہ بن سکتـا ہے ؟ وہ قرآن کي ایک آیت کا بھي صحیح ترجمہ نہیں کرسکتے مگر اوسیقدر کہ اُردو داں مترجم قرآن کو دیکھکر کرسکتا ہے - کسي حـدیث سے وہ واقف نہیں - کوئي معمولي سے معمولي مسئـلہ وہ نہیں بتا سکتے ' اور پھر بھي کہا جاتا ہے کہ وہ مذہبي تعلیم پا چکے ہیں - مسٹر انیس احمد گریجوئٹ تو واقعي ہیں مگر جس چیز کي بڑي ضرورت ہے اُوس میں ابھي ناقص ہیں -

کانفرنس و علي گڈہ کالج سے تحریر و تقریر میں اُنکو طلائي تمغے ملے ہونگے - مگر قوم کو اس سے کیا فائـدہ پہونچا ' اور اس تبلیغ و اشاعت کے کام میں اس سے کیا اہمیت پیدا ہوئي ؟

خاکسار محمد نور الہدی قیس - دربھنگوي

ہندوستاني دوا خانہ دهلي

ریاست بهــوپال اور مسئلـــهٔ نـدوه

جناب من تسلیم -

یه امر بالکل غلط ہے که مولانا شبلي کي تحریک پر بهوپال کي امداد بند هولي - میں پورے وثوق اور کامل معلومات کي بنا پر یه کهنے کي جرأت کرتا هوں - اسي طرح یه امر بهي غلط ہے اور قطعي غلط ہے که مولانا نے هر هائنس حضور سرکار عالیه دام اقبالها کو ندوه کے معاملات پر توجه دلائي' یا یهاں کے قیام میں اس کے متعلق نکته چینیاں یا برائیاں کیں - مولانا اپنے اثناے قیام میں غالباً مرتین دفعه باریاب هوے اور سوا تذکرهٔ سیرة اور علمي مباحث و مسائل کے کوئي امر معرض بحث میں نہیں آیا - ان مواقع پر اول سے آخر تک میں خود بهي ساتهه رها هوں - میں یه بهي کهسکتا هوں که جب مولانا کو اس بات کا علم هوا که هر هائنس لکهنو تشریف لانے والي هیں' تو اُنهوں نے اس امرکی پوري کوشش کي که حضور ممدوحه ندوة العلما کا معائنه فرمائیں اور طلبا و اساتذه اور جماعت منتظمه کو استقبال کا موقع عطا کریں -

واقعه یه ہے که هرهائنس تمام ملکي اور بالخصوص قومي معاملات سے واقف رهتي هیں - وه خود اخبارات ملاحظه فرماتي هیں اور اُن کو جزئي سے جزئي اختلافات کا بهي حال معلوم رهتا ہے جس کا اندازه پبلک نے استریچي هال کي مشهور اسپیچ سے کرلیا هوگا' اور اُن خاص اصحاب کو جن کے هاتهوں میں کالج کا نظم و نسق ہے پرائیویٹ گفتگوؤں سے جو مختلف اوقات میں اور مختلف اصحاب سے برابر تین دن تک هوئیں' خود اندازه هوگیا هوگا -

حضور ممدوحه کا یه خیال ضرور ہے که جن مدارس اور قومي انسٹیٹیوشنوں کو وه امداد عطا فرماتي هیں اُن کے متعلق حالات بهي معلوم کریں' اور اس بات کا اندازه فرمالیں که جو روپیه عطا کیا جاتا ہے اُسکا مصرف کس طور پر ہے' اور آیا اُس سے وه فائده حاصل هوتا ہے یا نہیں جس فائده کیلیے روپیه دیا جاتا ہے ؟

ندوه کے متعلق جسقدر مضامین اخبارات میں شائع هوے وه ضرور ایسے تھے که اُنسے بے اطمینانی پیدا هو' اور پهر جبکه مطالبهٔ اصلاح کیلیے زیر صدارت مولوي نظام الدین حسن صاحب ایک انجمن بهي قائم هولي' تو میں نہیں سمجهتا که کونسي وجه هوسکتي ہے که ندوه کي بد نظمیوں کے متعلق شبه نه کیا جاتا -

میں یه بهي پورے زور اور وثوق کے ساتهه کهه سکتا هوں که مولانا ابوالکلام آزاد بهي اس الزام سے اسي قدر اور اسیطرح بري هیں جسقدر اور جسطرح که خود مولانا خلیل الرحمان صاحب هوسکتے هیں -

مجهے امید ہے که آپ مندرجه بالا سطور کو جو میں اپني ذاتي حیثیت سے لکهه رها هوں' اپنے معزز اخبار میں شائع فرماکر ممنون فرمائینگے -

خادم محمد امین مہتمم تاریخ - ریاست بهوپال

کهلـي چٹهـــی کا جـــواب

از ناظم نظارة المعارف

میري جمعیة الانصار سے علحدگي اور نظارة المعارف کے قائم هونے پر جس قدر سوالات بعض اراکین جمعیة الانصار یا دیگر حضرات کي طرف سے اخبارات میں شائع هو رهے هیں اُنکے جوابات میري طرف سے صرف اسلیے نہیں دیے گئے که میں اس قسم کے مناقشات کا صحیح اور مفید حل یہي تصور کرتا هوں که بذریعه تحکیم فیصله کرا لیا جاے - دفتر جمعیة الانصار نے جلسه انتظامیه کا فیصله میرے پاس القاسم کے نمبر صفر سے پہلے نہیں پهنچایا - القاسم دیکهه کر میں دیوبند گیا' اور مولانا حبیب الرحمن صاحب امیر جمعیة الانصار کي خدمت میں دارالعلوم کي مجلس اعلي (الجامعة القاسمیه) تک مرافعه کي درخواست پیش کي - اسکا جواب نه ملنے پر المشیر مراد آباد میں اسکي نقل شائع کرائي - ابتک سکوت دیکهه کر فقط ایک درجه کوشش کا باقي نظر آتا ہے یعني الجامعة القاسمیه کے معظم اراکین خصوصاً مولانا اشرف علي صاحب اور مولانا عبد الرحیم صاحب کي خدمت میں حاضر هوکر یه معامله پیش کروں - اگر خدا نخواسته میرا یه مرافعه قابل سماعت نه سمجها گیا' تو ممکن ہے که واقعات کا ایک حصه اخبارات میں بهیجدوں -

عبید الله - سابق ناظم " جمعیة الانصار "

افسوس که انهوں نے نه صرف میرے خیال کا بطلان کیا بلکه انجمن خدام الکعبه کي عزت کو بهي اپنے اس فعل سے گزند پهنچانا چاها -

انجمن خدام الکعبه کے ممبر کو - اور سب سے زیاده اسکے عہده داروں کو بحیثیت اسکے ممبر هونے کے سوا خالق مطلق کي رضا جوئي کے اور کسي دنیاوي حاکم کي رضا جوئي سے واسطه نہیں هے - وه دنیوي حاکم جارج پنجم هي نہیں - چاهے رشاد خامس هي کیوں نه هوں -

لوگوں انجمن خدام الکعبه کو اس سے بحث هي نہیں هونا چاهیے که اُس کام کے انجام دینے میں جسکا انهوں نے حلف اوٹهایا هے اور عہد کیا هے " کسي حاکم دنیوي کي وفاداري هوتي هے یا غیر وفاداري " اور وه کسي ایسے کاغذ پر تو دستخط کر هي نہیں سکتے جسمیں غیر مشروط وفاداري کسي حاکم دنیوي کي هو ' اسلیے که ممکن هے ' اوسکا مخالف اور عہد خدمت حرمین اوس کے خلاف کبهي مجبور کرے - بحیثیت ممبر انجمن خدام الکعبه اونکو سیاست سے واسطه هي نہیں هے - بلکه اونکي حیثیت صرف مذهبي هے جسمیں انسان کي وفاداري و غیر وفاداري کا کوئي سوال هي نہیں - سوال هے تو صرف خدا کي وفاداري کا ' اور خانه خدا کي وفاداري کا -

بحیثیت اونکے علیگڈه کے متعلم هونے کے یا اولڈ بوائز اسوسیئشن کے سکریٹري هونے کے - یا مسٹر محمد علي صاحب کے بهائي هونے کے ' یا کسي دوسري صورت کے ' مجهے شوکت علي صاحب کے دستخط دینے پر مطلق کوئي اعتراض نہیں هے - میں صرف خدام کعبه کو روتا هوں -

میں هرگز انجمن خدام الکعبه کے متبرک نام کو اسطرح ذلیل هوتے نہیں دیکهه سکتا ' اور اپني آواز ضرور بلند کرتا هوں - اونکو چاهیے که اُسکا اعلان کریں که وه انجمن خدام الکعبه کے معتمد کي حیثیت سے نہیں شریک هوئے ' بلکه کسي دوسري حیثیت سے - انجمن خدام الکعبه کے ممبر یا عہده دار کي حیثیت خدا کي رضا جوئي کو سب سے مقدم کرواتي هے ' اور کسي کي پرواه نہیں کرتي -

میں اونسے به ادب یه بهي عرض کرونگا که جہاں انهوں نے اس جانفشاني اور محنت سے اُس انجمن کي خدمت کي هے جو انهوں نے قائم کي ' وهاں اب وه اُس تذبذب اور خدشه سے بهي اپنے کو پاک کرلیں جو کبهي کبهي اونسے ظاهر هوجاتا هے -

انهوں نے اور اور ممبروں نے ایسے مسئلے بهي اپنے پیش نظر کرائے هیں که آیا گورنمنٹ کي رعایا دوسري گورنمنٹ کو مالي مدد قانوناً دیسکتي هے یا نہیں : وه ایسے معاملات کو گورنمنٹ سے رجوع کرنا چاهتے هیں ' اور شاید اسي الجہ میں وه بحیثیت معتمد کے والسرائے کے سامنے گئے بهي ' اور کامریڈ سے معلوم هوتا هے که اس معامله میں انجمن خدام الکعبه کے بعض ممبر والسرائے کے جواب سے بہت خوش هوئے -

میں اونسے اور اپنے سب بهائیوں سے عرض کرتا هوں که اگر اونکو کامیابي حاصل کرنا هے تو وه پہلا کام یه کریں که اپنے کو اس قسم کے تمام خرخشوں سے بري کرلیں - بلکه انکا خیال بهي نه لاویں -

همارے سامنے ایک هي مقصد هے جو همارا مذهبي مقصد هے - اُس مقصد سے همکو کوئي قوت الگ نہیں کرسکتي -

اب همکو اسکي فکر کیوں کیوں هو که هماري گورنمنٹ کیا کہیگي یا عثماني دولة کیا کہیگي ؟ یا کوئي قوم کیا کہیگي ؟ راستي ' صفائي ' مضبوطي سے همکو اپنے مقصد کے پیچهے رهنا چاهیے - اور اپنے خدا پر بهروسه رکهنا چاهیے - میں جانتا هوں که انگریزي قانون یا قانون بین الاقوام کعبه کي خدمت و حفاظت کے لیے ترکوں کو روپیه دینے سے باز نہیں رکهسکتا - لیکن بفرض محال اگر یه قوانین همکو باز رکهنا بهي چاهیں پهر بهي کیا هم باز رهجاوینگے ؟ کیا همارا حلف اور همارا عہد فضول هي تها ؟

میں اَوروں کي بابت نہیں جانتا - لیکن ایک شخص کا نام جانتا هوں جسکو دنیا کا کوئي قانون اُس مذهبي خدمت سے باز نہیں رکهه سکتا جسکا اُسنے حلف اوٹهایا هے ' اور اُس شخص کا نام جسکے نزدیک کسي دنیاوي حاکم کي وفاداري هیچ و بدتر از هیچ هے اگر اُس سے احکم الحاکمین کي وفاداري میں فرق آوے -

مشیر حسین قدوائي

---

۱۰ مئی کا جلسهٔ دهلی

۱۳ - مئي سنه ۱۹۱۳ع کو ایکٹرک ممکن هال میں مسلمانان چهاؤني ملتان کا ایک غیر معمولي جلسه منعقد هوکر مندرجه ذیل رزلیوشن باتفاق آراء پاس هوے :

(۱) انجمن نصرت الاسلام ملتان چهاؤني کا یه جلسه دهلي کے ۱۰ - مئي والے جلسه کو بنظر استحسان دیکهتا هے - اور جو کمیٹي بغرض اصلاح ندوه بنائیگئي هے اسپر پورا اعتماد رکهتا هے - اور استدعا کرتا هے که اصلاحي کمیٹي جلد سے جلد اصلاحي رپورٹ تیار کرکے قوم کي آگاهي کیلیے شائع کرے -

محرک مولوي عبد الکریم صاحب امام جامع مسجد -

موید حاجي حکیم اله بخش صاحب -

(۲) جلسه اراکین ندوه سے ملتجي هے که اصلاحي کمیٹي کو هرقسم کی امداد دربارهٔ اصلاح کے دینے سے دریغ نه فرمائیں ' اور ذاتیات کو نظرانداز فرما کر قومي مفاد کو ملحوظ رکهیں -

(۳) رزلیوشن مندرجه بالا کي نقول اخبار همدرد - زمیندار - پیسه اخبار - الهلال - مسلم گزٹ - وکیل - اور سکریٹري صاحب کمیٹي اصلاح ندوه کے پاس بهیجي جاویں -

محرک - بابو حفیظ الله صاحب -

موید - سید عبدالکریم صاحب -

دهلي کے خانداني اطبا اور دوا خانه

نورتن دهلي

یه دوا خانه عرب - عدن - افریقه - امریکه - سیلون - آسٹریلیا - وغیرہ وغیرہ ملکونمیں اپنا سکه جما چکا ہے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدولـه قبـله حکیم محمد احسن الله خاں مرحوم طبیب خاص بهادر شاہ دهلي کے خاص مجربات هیں -

دوائي ضیق - هر قسم کي کهانسي و دمـه کا مجرب عـلاج في بکس ایک توله ۲ دو روپیه -

حب قتـل دیدان - یه گولیاں پیٹ کے کیڑے مارکر نـکال دیتي هیں في بکس ایک روپیه -

المشتهر حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانه نورتن دهلي فراشخانه

روغن. بیگـم بهـار

حضرات اهلکار امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار' وکلا' طلبه' مدرسین' معلمین' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس ہے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهي دیکها اور پڑها ہے' ایک عرصے کي فکر اور سوچ کے بعد بهترے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا ہے' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه ہے' اسکے متعلق اصلي تعریف بهي قبل از امتحان و پیش از تجربه مبالغه سمجهي جا سکتي ہے صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا ہے که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹري کبیراجي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بهار امراض دماغي کے لیے بمقابله تمام مروج تیلونکے کهانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوؤنکو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کهانتک قدرت اور تاثیر خاص رکهتا ہے - اکثر دماغي امراض کبهي غلبهٔ برودت کیوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں' اسلیے اس روغن بیگم بهار میں زیاده تر اعتدال کي رعایت رکهي گئي ہے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پهولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا' اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نهیں هوگي - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

بتّیـکا

بادشاه و بیگمس کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني میڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعنی -

بتّیکا ــــ کے خـواص بہت سے هیں' جن میں خـاص خـاص باتیں عمر کي زیادتي' جواني دائمي اور جسم کي راحت ہے' ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش کي ضرورت ہے -

واضح رہے که اس تیله اور مخفي الجس تیله - اس دوا کو میں نے اپنا و اجداد سے پایا جو شهنشاه مغلیه کے حکیم تھے - یه دوا فقط همکو معلوم ہے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

"ڈاکٹر فل کالیجو" کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه بارہ آنه مصف پاس اور الکٹریک ویکر پرسته پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۹ آنه یوناني ٹرت باالٹر کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي ہے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta

اطـــلاع

مدرسه ارشاد العلوم تـکاري ضلع گیا کا سالانه جلسه بوجه مرض طاعون هونے قصبه هـذا میں اپني تاریخ معینه پر منعقد نهو سکا جسکا هم خدام مدرسه کو سخت افسوس ہے - لهذا شـائقین انتظار کي تـکلیف نه اوٹهائیں' اور دعا فرمائیں که الله تعالی جلد اپنے بندوں پر رحم اور فضل فرماے والسلام فقط -

عبد الغني ناظم مدرسه -

سمن بنابر انفصال مقدمه

(اوڈر ۵ قاعده ۱ , ۵)

نمبر مقدمه ۹۱۹ سنه ۱۹۱۳ ع

بعدالت منصفي حوبي ضلع بجنور باجلاس بابو ملمودهن سنیال صاحب بهادر منصف -

برج کشور پسر نابالغ و جانشین نتهو مل ولدن متوفي بوالیت مسماة جسوندي مادر خود قوم مهاجن ساکن حال قصبه اتوله محله کٹره پختله مدعي -

بنام عبد القادر ولد حافظ کرم بخش قوم شیخ ساکن قصبه اتوله محله کٹره پختله متعلقه منصفي اتوله فرید پور مقام بریلي مدعاعلیه -

هرگاه که مدعي نے تمهارے نام ایک نالش بابت ۹۹۷ روپیه آٹهه آنه کے دائر کي ہے لهذا تمکو حکم هوتا ہے که تم بتاریخ ۲۹ ماه مئي سنه ۱۹۱۳ ع وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمه کے حالات سے قرار واقعي واقف کیا گیا هو' اور جو کل امور اهم متعلقه مقدمه کا جواب دیسکے یا جس کے ساتهه کوئي اور شخص هو که جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر هو' اور جوابدهي دعوی کي کرو - اور هرگاه وهي تاریخ جو تمهارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعي مقدمه کے تجویز هوئي ہے پس تمکو لازم ہے که اسی روز اپنے جمله گواهوں کو جن کي شهادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپني جوابدهي کے تائید میں استدلال کرنا چاهتے هو اسي روز پیش کرو - تمکو اطلاع دیجاتي ہے که اگر بروز مذکور تم حاضر نه هوگے تو مقدمه بغیر حاضري تمهارے مسموع اور فیصل هوگا - به ثبت میرے دستخط اور مهر عدالت کے آج بتاریخ ۱۷ ماه اپریل سنه ۱۹۱۳ ع جاري کیا گیا -

(دسـتخط جج)

اطـــلاع

(۱) اگر تمکو یه اندیشه هو که تمهارے گواه اپني مرضي سے حاضر نـه هونگے' تو تم عدالت هذا سے سمن به اس مراد جاري کرا سکتے هو که جو گواه نه حاضر هوگا وه جبراً حاضر کرادیا جاے اور جس دستاویز کو کسي گواه سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکهتے هو وه اس سے پیش کرائي جائے بشرطیکه تم خرچه ضروري عدالت میں داخل کرکے اس امر کي درخواست گذرانو -

(۲) اگر تم مطالبه مدعي کو تسلیم کرتے هو تو تمکو لازم ہے که روپیه مع خرچه نالش عدالت میں داخل کرو تاکه کارروائي اجراے ڈگري جو تمهاري ذات یا مال یا دونوں پر هو کرنا نه پڑے -

(مـهـــر عـدالت)

صحت النسـاء و محـافظ الصبیـان

طب جدید اور اپنے چالیس سالـه ذاتي تجربے کي بنا پر دو کتابیں تیار کي هیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض اور محافظ الصبیان میں بچوں کي صحت کے متعلق موثر تدابیر سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائي هیں - ڈاکٹر کرنیل زیڈ احمد صاحب نے بهت تعریف لکهه کر فرمایا ہے که یه دونوں کتابیں هر گهر میں هوني چاهیں' اور جنابه هر هائینس بیگم صاحبه بهوپال مد ظلها العالي نے بهت پسند فرما کر کتابیں خرید فرمائي هیں - بنظر رفاه عام چهه ماه کے لیے رعایت کي جاتي ہے - جلدیں مجلد ختم هونے والي هیں -

صحت النساء اعلی قیمت ۱ روپیه - ۱۰ آنه - رعایتي ۱۲ آنه

محافظ الصبیان' اعلی قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - رعایتي ۱ روپیه -

ملنے کا پته :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر میڈیکل افیسر مرحوم - کانکنه بدهي ضلع رهتک -

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کار آمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم لبضے میں کو لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اس کتاب کی موجودگی میں ریا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے هی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا ہو بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی اُنکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری؛ و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' اُنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بھی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھی ' شتر ' گائے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی هوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی هیں آپ هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے هی دنوں میں لاکھ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں صنعتی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مفصل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے - جو هر وقت آنکھ مٹکاتی رهتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا ' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھ روپیہ -

---

آٹھ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ۲ چھ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس همراہ مفت -

چاندی کی آٹھ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھ سکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کار آمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر همارے یہاں آئے هیں - نہ دیا سلائی کی ضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ لاکر اپنی جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرہ سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے یکدم کسیوجہ سے اٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گھڑیاں کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی هیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقام توهانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

خریـداران الهــلال کے لئے خاص رعـایت

یہ گھـڑیاں سوئس واچ کمپنی کے یہاں اسی قیمت میں ملتي هیں جو یہاں اصلي قیمت لکھی گئي ہے - میري رعایتي قیمت صرف اسوجـہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریـداران الهـلال کو دیدیا - اسکي قدر اسي طرح هوسکتي ہے کہ هر خریدار کم سے کم ایـک گھڑي خرید لے -

سستم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - اناامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجي گارنٹي تین سال - اسکے ساتھہ ایک اسپرنـگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلي ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي ۲ - روپیہ -

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـل ڈایل - گـلاس کرم - هنج باک - پن هانکس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلي قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

یہ گھڑي نہایت عمـدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلي قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتي قیمت ۶ - روپیہ ۹ - آنہ -

مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپـن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مرو ملمع - سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانـکسٹ مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیل هانـڈس - بـزل ست اور مصنوعي جواهـرات - اسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر کرم - اسنپ باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنـہ رعایتي قیمت ۵ - روپیہ -

اربانـہ اکسٹـرا فـلاٹ کرس واچ - سنہري سولین - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن ست - هانڈ اکشن - مثل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنـگ اور گلاس -

اصلي قیمت ۶ - روپیہ ۹ - آنـہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۹ - آنہ

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ انامـل ڈایل - گـلاس کرم - هنج باک - پن هانکس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کي سولین زاید -

اصلی قیمت ۳ - روپیـہ ۲ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۹ - آنہ -

بالکل نمبر ۹ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۶ - روپیـہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الهـلال کا حوالہ نہیں هوگا - اس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آیندہ کبھي قسم کي سماعت نہیں هوگی -

المشتهـر کے - بی محمد سعیـد اینـڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ کـلـکتـہ

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کی تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاہیر فقرا و علما کے حالات ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ہیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور - صفحات ۴۲۴ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابی اشعار ہیں اعلی درجہ کے ہیں - مآثر الکرام میں اُن حضرت صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علی لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے اس کی تصحیح کی ہے اور مولوی عبد الحق صاحب بی اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کی ابتدائی تاریخ اور تذکرہ ہذا کے خصوصیات مذکور ہیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دی پاپولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعی تھے اور ان کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کی سوانح عمری جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کی کتاب سے اقتباس کر کے مولوی خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی لا ثانی تصنیف جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح عمری اور اُن کے ملکی ' ملی ' قومی انتظامات اور ذاتی فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبد الوہاب بن احمد الشعرانی المتوفی سنہ ۹۷۳ ہجری کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدی کے اواسط ایام تک جس قدر مشاہیر فقرا گذرے ہیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور ہیں - مترجمہ مولوی عبد الغنی صاحب وارثی قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کی مشہور تصنیف جس میں دہلی کی تاریخ اور وہاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامی پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسنین قدر بلگرامی - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربی و فارسی میں بھی کوئی کتاب لکھی نہیں گئی ہے - اس کے اخیر میں علم عروض و قافیہ کے اصول و ضوابط بھی مذکور ہیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی نے اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنی طب متعلقہ مقدمات فوجداری ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۹ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستاؤ لیبان کی فرانسیسی کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - یہ کتاب تمدن عرب کی طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھی گئی ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ہیں اُن کی تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائی حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط ہیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپی ہے - حجم (۲۰۵۹) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۹ روپیہ -

(۱۴) مشاہیر الاسلام - قاضی احمد ابن خلکان کی مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدی سے ساتویں صدی تک کے مشاہیر علما و فقہا و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا و صناع وغیرہ کے حالات ہیں - اس کتاب کے انگریزی مترجم موسیو ڈی سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے ہیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالی - مصنفہ مولانا شبلی نعمانی - امام ہمام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی کی سوانح عمری اور ان کے علمی کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کی کتاب دی جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوی ظفر علی خان بی - اے جس میں انوار سہیلی کی طرز پر حیوانات کی دلچسپ حکایات لکھی گئی ہیں - حجم ۳۹۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما لین کا ترجمہ - مترجمہ مولوی عزیز میرزا صاحب بی - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکرت ڈراما کی تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحی حالات مذکور ہیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملی - مصنفہ مولوی سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوی - فلسفہ عملی پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کی روحانی ارتقا کی تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومی ترقی اور عزت حاصل کرنے کی اصول و ضوابط بیان کئے ہیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربی فارسی کی متداول الفاظ کی کارآمد ڈکشنری حجم (۱۲۲۹) صفحہ - قیمت سابق ۹ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قسران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ہیں ' اور کئی ہزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتلائی گئی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ہیں مطبوعہ مفید علم پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبری - مولانا آزاد دہلوی کی مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اہل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربی فارسی و اردو کی کئی ہزار کتابوں کی فہرست جس میں ہر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شائق ہیں انہیں اس کا مطالعہ کرنا لازمی ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیری - ضیاء الملۃ والدین امیر عبد الرحمن خان غازی حکمران دولت خدا داد افغانستان کی سوانح عمری - مترجمہ مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۹۳) صفحہ (۸) تصاویر عکسی - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) نغل ایران - مسٹر شوسٹر کی مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

[8]

مسیحا کا موہنی کسم تیل
سر کے بالونکے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تہی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تہا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجئے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پورے ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر ریٹرویراکٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

S.C. MITRA & C
بہترین پالش اور عمدہ تیاری
ہندوستان میں فرد
کارخانہ
بافوٹن لائن اور رنگین پالش کیواسطے
ELIBAGAN LANE
CALCUTTA

میسحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجاتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیم اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضرورتوں کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

20

هر فرمایش میں الهلال کا حواله دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹریز اف دي کورٹ اف لندن

یه مشهور ناول جو که سوله جلدوںمیں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اوراب دس ۱۰ روپیه - سولهوں جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹانئین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ' یه دوا کل دماغي شکایتوںکو دفع کرتي هے - پژمرده دلوںکو تازه کرتي هے - یه ایک نهایت موثر ٹانک هے جوکه ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اشتهاء رفیسه کو قوت پهونهچتي هے - هسٹریه وغیره کو بهي مفید هے چالیس گولیونکي بکس کي قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیروني استعمال سے ضعف باه ایک بارگي دفع هو جاتي هے - اس کے استعمال کر تے هی آپ فائده محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائي ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یه دوا آب نزول - فیل پا وغیره کے واسطے نهایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتي هے -

ایک ماه کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیه اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواه کوئي جنون ' مرگي والا جنون ' غمگین رهنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابي و مرض جنون ' وغیره وغیره دفع هوتي - هے اور وه ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبهي ایسا گمان تک بهي نهیں هوتا که وه کبهي ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت في شیشي پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت - پسند نهونے سے واپس

مهربه کے چاندي کي جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے والي اور دیکهنے میں بهي عمده فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں هي جاري هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے دي جاتي هے -

اصلي قیمت سات روپیه چوده آنه اور نو روپیه چوده آنه نصف قیمت تین روپیه پندره آنه اور چار روپیه پندره آنه هر ایک گهڑي کے همراه سنهرا چین اور ایک فونٹین پن اور ایک چاقو مفت دی جائیگی -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چوده آنه اور تیرا روپیه چوده آنه نصف قیمت - چار روپیه پندره آنه اور چهه روپیه پندره آنه بالتحفي کا فیته مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سرفا فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں هي جاویگي یه ساگوں کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چتپور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/3 Lover Chitpur Road
Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئي هوئي قوت پهر دو باره پیدا هوجاتي هے - اسکے استعمال میں کسی قسم کي تکلیف نهیں هوتی - مایوسي مبدل بخوشي کر دیتي هے قیمت فی شیشی دو روپیه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف اور بغیر کسي قسم کے جله پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتی هیں - قیمت فی بکس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

سنکاری فلوٹ

تین سال کي گارنٹي

بهترین اور سریلي آواز کي هارمونیم
سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک
قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه
ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه
اسکے علاوه هرقسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یهاں موجود هے -
هر فرمایش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچاس برس کے تجربه کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سي - داس کا ایجاد کرده - آولا سهائے - جو مستورات کے کل امراض کے لیے تیر بهدف هے ' اسکے استعمال سے کل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتی هے ' اور نهایت هي مفید هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا - دفعتاً بند هوجانا - کم هونا - بے قاعده آنا - تکلیف کے ساتهه جاري هونا - متواتر یا زیاده مدت تک نهایت زیاده جاري هونا - اس کے استعمال سے بانجهه عورتیں بهي باردار هوتي هیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه -

سوا تسهائے گولیاں

یه دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بهدف کا حکم رکهتي هے - کیسا هي ضعف کیوں نه هو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جوکه بیان سے باهر هے - شکسته جسمي کو از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتي هے ' اور طبیعت کو بشاش کرتي هے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه

Swasthasahaya Pharmacy,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سلوائٹ

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي یا اور کسي وجه سے هوا هو دفع کردیتي هے ' اور کمزور قوی کو نهایت طاقتور بنادیتي هے - کل دماغي اور اعصابي اور دلي کمزوریونکو دفع کرکے انسان میں ایک نهایت هي حیرت انگیز تغیر پیدا کردیتي هے - یه دوا هر عمر والے کے واسطے نهایت هی مفید ثابت هوئي هے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نهیں هوتا هے سوائے فائده کے

قیمت في شیشي ایک روپیه

S. C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta.

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRESS & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

اطـــلاع

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل هو جائیگا - منیجر

ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمه از انگریزي]

مسٹر بي - سي - مٹر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج هوگلي و هوڑه

لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الهلال

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
" Alhilal Calcutta "
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

میر مسئول و مرتب خصوصی
احمد المکلام الدہلوی

نمبر ۲۱ | کلکتہ: چہار شنبہ یکم رجب ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۴

Calcutta: Wednesday, May, 27. 1914

فہرست

تصاویر

مسئلۂ قیام الہلال

ممکن ہے کہ بعض بزرگوں کا یہ خیال ہو کہ اگر کسی وجہ سے الہلال کی اشاعت آیندہ ملتوی کردیگئی، تو اُن نئے خریداروں کی قیمت کا کیا حشر ہوگا جو اس دو ہزار کی تعداد پوری کرنے کی سعی میں مہیا کیے جارہے ہیں ؟

ہمیں امید ہے کہ خدا نے الہلال کو جیسے احباب و مخلصین عطا فرماے ہیں، انکا اعتماد اس سے بہت ارفع و اعلی ہے کہ اس طرح کی بدگمانیاں انکے دلوں میں گذریں - تاہم ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اسکے متعلق پبلک کا اطمینان کردیں -

اگر کسی وجہ سے الہلال کی حالت میں تغیر کیا گیا یا بالفرض بند ہی کردیا گیا، تو صرف ان نئے خریداروں ہی کی قیمت کا سوال سامنے نہیں آتا بلکہ بقیہ خریداروں کی بقیہ قیمتیں بھی اُنہیں بغیر کسی نقصان کے واپس ملنی چاہئیں -

اگر ایسا ہوا تو ہم دوستوں کو اطمینان دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ اس بارے میں بھی الہلال حسن معاملہ کی ایک ایسی نظیر چھوڑ جائیگا، جو اردو پریس کی تاریخ میں بغیر کسی شرمندگی کے بیان کی جاسکے گی، اور ایک لمحہ کیلئے بھی پسند نہیں کریگا کہ کسی شخص کا مالی حق دفتر کے ذمے باقی رہے - جو شخص حق کے ساتھ سوال کرنا پسند نہیں کرتا، اسکے لئے یہ سوچنا بالکل غیر ضروری ہے کہ ناحق کا بار اپنے اوپر لینا گوارا کریگا -

اسد پاشا کی گرفتاری

اسد پاشا کا ذکر معاملات البانیا کے ضمن میں اتني مرتبہ آچکا ہے کہ بغیر کسي تمہید کے اسکا ذکر کرنا چاهیے -

یہ وهي شخص ہے جس نے اپنے تئیں البانیا کا پادشاہ تسلیم کرانا چاهاتها' اور اسکے بعد دول یورپ کے اغراض کا رفیق و معاون هوگیا تها - اسکي حیثیت ابتدا سے عجیب رهي ہے اور اسکے کاموں کا انداز بسا اوقات مبہم اور پیچیدہ رها ہے - اسکے تمام ظاهری حالات بتلاتے هیں کہ وہ ایک دشمن اسلام' عدوے خلافة علیہ' ملت فروش' اور اغراض پرست شخص ہے - وہ محض اپني ذاتي غرض کیلیے خلافة علیہ کے دشمنوں کے قدموں پر گرا' اور جیسا کہ ایسے خائنین ملت کا ایک هي نتیجہ هوا ہے' پوري ذلت اور نامرادی کے ساتهہ اب ٹهکرا یا گیا ہے -

اسد پاشا

لیکن اسکے ساتهہ هي اسکي زندگي کے متعلق بعض ایسي معلومات بهي حاصل هوتي هیں جن سے معلوم هوتا ہے کہ وہ گو ابتدا میں اسماعیل بے کي سي اغراض مفسدہ رکهتا هو' لیکن بعد میں ترکي کے ساتهہ پوشیدہ تعلقات رکهتا تها' اور انقلاب وزارت کے بعد اسکا پوزیشن یہ نظر آتا تها کہ بظاهر تو دول کے اغراض کي حمایت کرے' لیکن باطن میں اسکي سعي یہ هو کہ اگر ترکي کیلئے البانیا میں کوئي مفید پہلو باقي نہیں رهتا تو اقلاً ایک مسلمان اور عثماني رئیس کي پادشاهت تو قائم هوجاے -

لیکن اسکے بعد اسکے اعمال میں نیا اضطراب شروع هوا - وہ اس وفد تهنیت وخیر مقدم کا رئیس بنکر اٹها جو نئے مسیحي فرمانروا کو لینے کیلیے البانیا سے روانہ هوا تها -

اب تازہ انقلابات یہ هیں کہ اسٹریا کا ایک جہاز یکایک پہنچا اور اسد پاشا کو مع اسکي بیوی کے گرفتار کرکے نیپلز پہنچا دیا - وهاں اسے حلف اٹهانا پڑا ہے کہ البانیا کے معاملات میں دخل نہ دیگا -

مظالم البانیا

لیکن اس واقعہ سے بهي زیادہ دلخراش اور هوش افگن خبریں ان وحشیانہ مظالم کي ہے جو البانی مسلمانوں پر عیسائیوں نے شروع کر دیے هیں -

قاعدہ ہے کہ جب انسان بہت رو لیتا ہے تو اسکے آنسو خشک هو جاتے هیں - یهي حال اب مسلمانان عالم کا بهي هوگیا ہے - طرابلس اور بلقان کے مظالم پر اسقدر آنسو بہہ چکے هیں کہ اب ان وحشت انگیز اور حواس پاش مظالم کو سنکر سمجهہ میں نہیں آتا کہ کس طرح ماتم کریں' اور کن لفظوں کے ساتهہ فرزندان توحید کے اس قتل عام پر آنسو بہائیں ؟

یہ خبریں ریوٹر ایجنسي کي هیں اور یہ کہنا ضروری نہیں کہ اصلیت سے کس قدر کم هونگي ؟ صدها مسلمانوں کو ایپرس میں قتل کیا گیا ہے - صلیب پر چڑها یا گیا ہے - مکانوں کو جلایا گیا ہے' اور وہ سب کچهہ هوا ہے جو اس نئي مسیحي کروسیڈ کي درندگي اور سبعیت کي مشہور و مسلمہ خصوصیات هیں -

کل کي خبر ایک نئے انقلاب حالت کا غیر متوقع طور پر یقین دلاتي ہے - کچهہ عجب نہیں کہ البانیہ کے مسئلے میں ایک عظیم الشان اور حیرت انگیز تبدیلي پیدا هو جاے - معلوم هوتا ہے کہ کئي هزار مسلمانوں نے عاجز آکر اعلان جنگ کردیا ہے' اور کہدیا ہے کہ یا تو انهیں ترکي کي حکومت دی جاے - یا ایک مسلمان پادشاہ - پرنس ورید ایک جہاز میں پناهگزیں ہے -

آہ' جبکہ خون کے سیلاب بہہ چکے' جبکہ یورپ سے اسلام کا قافلہ نکل چکا' جبکہ دولة عثمانیہ کے آخری نقش قدم مٹ چکے' تو اب البانیا کے نا عاقبت اندیش اور فریب خوردہ مسلمانوں کو ترکي' مظلوم اور بیکس ترکي یاد آئي !!

مسئلۂ مساجد و قبور لشکر پور

آج کي اشاعت میں هم تمام مساجد لشکر پور کا ایک مرقع شائع کرتے هیں جو خاص طور پر عکس لیکر هم نے طیار کیا ہے - تا کہ انکي هیئت مقدسہ نظروں میں محفوظ اور دلوں پر منقش هو جاے' اور آیندہ انکي هستي کے متعلق کوئي فریب اور غلط بیاني کام نہ دیسکے -

ان میں پہلي تصویر اس قطعۂ زمین کو پیش کرتي ہے جسمیں یہ تمام مسجدیں واقع هیں - بقیہ تصویریں اُن مساجد کي هیں جو اس قطعہ اور اسکے حوالي میں واقع هیں - جس مسجد کي بوجیاں گرائي گئي هیں' وہ بهي ان میں موجود ہے - ناظرین اسے بہ یک نظر پہچان لینگے -

همیں معلوم هوا ہے کہ هز ایکسلنسي لارڈ کارمائیکل عنقریب کلکتہ تشریف لانے والے هیں - اب بهي وقت هاتهہ سے نہیں گیا ہے اور فرصت باقي ہے - اگر انهوں نے کسي وجہ سے انجمن کے ڈیپوٹیشن کي ملاقات ضروري نہ سمجهي' تو کم ازکم اس موقعہ هي پر وہ لشکر پور کو ملاحظہ فرما کر مسلمانوں کي خواهشوں کو معلوم کر سکتے هیں' اور اس آنے والي مصیبت کو تدبر و دانشمندي سے دور کرسکتے هیں جو مسلمانوں اور حکومت' دونوں کیلیے یکساں طور پر درد انگیز ہے - الهلال ابتدا سے اتمام حجت کے تمام مراحل طے کر رها ہے - اور اب بهي آخري علاج کا گورنمنٹ کو مشورہ دیتا ہے !

صحت النساء و محافظ الصبیان

طب جدید اور اپنے چالیس سالہ ذاتي تجربے کي بنا پر دو کتابیں تیار کي هیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض اور محافظ الصبیان میں بچوں کي صحت کے متعلق موثر تدابیر سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائي هیں - ڈاکٹر کرنیل زید احمد صاحب نے بہت تعریف لکهہ کر فرمایا ہے کہ یہ دونوں کتابیں هر گهر میں هوني چاهیں' اور جنابۂ هر هائینس بیگم صاحبہ بهوپال دام اقبالہا نے بہت پسند فرما کر کثیر جلدیں خرید فرمالي هیں - بنظر رفاہ عام چهہ ماہ کے لیے رعایت کي جاتي ہے - طالبان صحت جلد فائدہ اٹهائیں -

صحت النساء اصلی قیمت ١ روپیہ - ١٠ آنہ - رعایتی ١٢ آنہ
محافظ الصبیان' اصلي قیمت ٢ روپیہ ٨ آنہ - رعایتي ١ روپیہ -

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر میڈیکل افیسر دو جانہ - ڈاکخانہ بهري ضلع رهتک -

شذرات

باز از نجد و از یاران نجد !

الہلال کي مخالفت میں جو مضامین اخبارات میں لکھے جاتے ھیں ' انکي نسبت ابتدا سے ایک خاص اصول کو پیش نظر ہے ' اور بلا استثناء ابتک اُسي پر عمل رها ہے -

کام کرنے والوں کیلیے پہلي چیز کام کا استغراق ہے - اگر انسان اپنا تمام وقت مخالفین کے رد و جواب میں صرف کرے تو ایک دوسري زندگي کام کرنے کیلیے کہاں سے لاے ؟

پھر جو طریقہ رد و مناظرے کا جاري ہے ' اسکا حال پیشتر ھي سے معلوم ہے - اصول پر کبھي بھي نظر نہیں ہوتي - زیادہ تر اغراض و مقاصد مخفیہ انکے اندر کام کرتے ھیں - پس کام کرنے والوں کیلیے یہي بہتر ہے کہ وہ کام کریں - دیکھنے والے مقابلہ و موازانہ کرنے کي فرصت نکال لینگے -

الہلال ابتدا سے اسي اصول پر عامل ہے - وہ جب کسي معاملہ پر قلم اٹھاتا ہے تو پہلے بقدر اپنے فہم و بصیرت کے اسپر غور کرلیتا ہے ' اور قلب و ضمیر کا فتوی حاصل کرلیتا ہے - اسکے بعد اپنے خیالات ظاہر کرتا ہے اور صرف اسي کام میں مستغرق ہوجاتا ہے - نہ تو سامنے کے حریفوں پر اسکي نظر ہوتي ہے ' اور نہ یمین و یسار کي صداؤں پر - نہ مخالفین کي معاندانہ سرگرمیاں اسکي رفتار میں حارج ہوسکتي ھیں اور نہ معاصرین کرام کي بیخبرانہ مداخلت - اسکا اعتماد صداقت پر ہوتا ہے ' اور وہ دلائل و واقعات کي قوت کو اسقدر کمزور نہیں سمجھتا جسقدر افسوس ہے کہ اسکے بہت سے مخاطبین سمجھتے ھیں -

حق سبحانہ نے اپنے رسول اکرم (صلے اللہ علیہ و سلم) کو شوری کا حکم دینے کے بعد طریق کار کي یوں تعلیم دي تھي کہ فاذا عزمت فتوکل علی اللہ - اور جب کام کا عزم کرلیا تو پھر صرف اللہ پر بھروسہ کر اور اسمیں بے خوف و توقف مشغول ہوجا - یہي اسوۂ حسنہ تمام مومنوں کیلیے اصلي طریق عمل و اصول کار فرمائي ہے -

چنانچہ قارئین کرام بحمد اللہ اسکي تصدیق فرمائینگے کہ جب سے الہلال شائع ہوا ہے ' آجتک کبھي بھي اُس نے اس اصول کو فراموش نہ کیا - علی الخصوص معاصرین کرام کے متعلق ہمیشہ اسکي روش خاموشي اور اعراض کي رهي - اس تین سال کے اندر کیسي کیسي مخالفتیں ظہور میں نہ آئیں ' اور کیا کچھہ اسکي نسبت نہیں لکھا گیا ؟ بااین ہمہ کبھي بھي رد مطاعن و مقابلۂ بالمثل کي کوشش نہ کي گئي ' اور بالاخر اس بحر رواں کي ہر موج اٹھکر خود ھي بیٹھہ بھي گئي -

البتہ اس اعراض سے ایک حالت ہر حال میں مستثنی ہے - انسان کو اپنے نفس کي کمزوریوں سے ہر وقت لرزاں و ترساں رهنا چاهیے ' اور جس طرح کام کرنے والوں کا فرض ہے کہ بے نتیجہ و غرضانہ مخالفتوں کي سطح سے اپنے ہمت عمل کو ارفع و اعلی رکھیں ' اسي طرح یہ بھي فرض ہے کہ اصلاح و نصیحت کي ہر سچي آواز کا پوري کشادہ دلي اور معترفانہ آمادگي سے خیر مقدم بجا لائیں - دین کي حقیقت ہمیں یہ بتلائي گئي ہے کہ وہ " نصیحت " ہے : الدین النصیحہ - اور اسلام کا بنیادي اصول یہ ہے کہ : وتواصوا بالحق و تواصوا بالصبر - پس جب توصیۂ حق و صداقت اور نقد صحیح و واقعي سامنے آجاے ' تو خواہ اسکا پیش کرنے والا مخالف ہو یا موافق ' دشمن ہو یا عدو ' مومن باللہ ہو یا مومن بالکفر ' لیکن معاً سر تسلیم و اعتراف خم کردینا چاهیے ' اور اُسکا ایک بخشش کرنے والے کریم اور مالا مال کر دینے والے پادشاہ کي طرح استقبال کرنا چاهیے ' تاکہ وہ مقام رفیع ایماني اور مرتبۂ اشرف و اتم ایماني حاصل ہو ' جسکے حاصل کرنے والوں کیلیے کلام الہي نے بشارت دي ہے : فبشر عبادي الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ ' اولئک الذین ھداھم اللہ و اولئک ھم اولو الالباب ! !

البتہ یہ مقام بہت بلند ہے اور اسکا حاصل کرنا آسان نہیں - نفس کي شرارتیں اس راہ میں حائل ہوتي ھیں ' اور اسکا ابلیسانہ گھمنڈ اور غرور اعتراف قصور و تسلیم نصائح سے بچنے کیلیے طرح طرح کے دھوکوں میں ڈالتا ہے - ہم اس بارے میں کچھہ اس طرح مجبور ھیں کہ بڑے بڑے ارادے اور عزائم بھي کام نہیں دیتے - صرف توفیق الہي اور اسکے فضل و کرم ھي سے یہ مقام حاصل ہوسکتا ہے - اسکا دعوا کوئي نہیں کرسکتا - البتہ اپني پوري طاقت اسکے لیے وقف کردیني چاهیے اور ہر وقت اسکے لیے خدا سے مدد مانگني چاهیے -

مسئلۂ ندوہ کے متعلق جو تحریریں الہلال کي مخالفت میں شایع ہوتي رهي ھیں ' اُن میں سے اکثر میري نظر سے گذریں اور میں نے بہت چاها کہ اُن سے اپنے لیے کوئي نہ کوئي واقعي جواب اور سچي نکتہ چیني حاصل کروں - لیکن افسوس ہے کہ مجھے کوئي بات ایسي نہیں ملي - عموماً اُن میں وهي باتیں دھرائي گئي تھیں جنکے متعلق پہلے ھي الہلال میں لکھا جا چکا ہے - یا صرف ظن اور تخمین کي بنا پر الزامات دیے گئے تھے - یا بہت زیادہ پھیلا کر صرف اسي ایک مسئلہ پر بار بار زور دیا گیا تھا کہ میں اچھا آدمي نہیں ہوں ' اور مجھے بہت برا سمجھنا چاهیے - شخصاً مجھے اس حقیقت کا اُن سے بھي زیادہ علم و اعتراف ہے - مگر مسئلہ ندوہ پر تو اس حقیقت کے انکشاف سے چنداں اثر نہیں پڑتا -

لیکن حال میں ایک دو تحریریں میري نظر سے گذري ھیں جو مسئلۂ ندوہ اور الہلال کے متعلق بعض بزرگوں نے لکھي ھیں - اور مجھے بہت خوشي ہوئي ہے کہ وہ اس عام انداز بحث سے مستثنی ھیں جو مخالفین الہلال کي تحریرات میں نظر آتا ہے - میں نے اُنھیں اول سے آخر تک پڑھا اور میں انکا ذکر کرونگا -

ان میں ایک تحریر تو جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب کي ہے جسکا پہلا ٹکڑا ہمدرد میں نکلا تھا اور اب دوسرا ٹکڑا انسٹي ٹیوٹ گزٹ میں نکلا ہے - دوسري تحریر ایک دوست نے مجھے دکھلائي ہے جو مسارات الہ باد میں نکلي ہے اور لکھنو کے کسي بزرگ نے لکھي ہے - تیسرا مضمون حافظ محب الحق صاحب عظیم آبادي کا ہے جو البشیر اٹاوہ میں نکلا ہے -

ان تحریروں میں الہلال کي نہایت سختي کے ساتھہ مخالفت کي گئي ہے - تاہم میں انکا معرف اور مداح ہوں ' کیونکہ مجھے نظر آتا ہے کہ اصول کے ماتحت لکھي گئي ھیں ' اور سچائي کے ساتھہ اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے -

حافظ محب الحق صاحب سے میں واقف ہوں - وہ ایک مخلص اور ملت خواہ بزرگ ھیں ' اور اُنھیں جیسي اور جس قسم کي معلومات اس بارے میں حاصل ہوئي ھیں بغیر کسي تعاند و فریقانہ انکار کے ظاہر کي ھیں - اگرچہ اسمیں غلط فہمي کي آمیزش بہت زیادہ ہے مگر یہ بالکل دوسري بات ہے -

جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے بھي الہلال کے تمام مضامین ملاحظہ فرماے ھیں ' وقت صرف کیا ہے ' اور اپنے کسي اصول اور عقیدے کے ماتحت لکھا ہے - پس انکا کام بھي ہر طرح قابل وقعت ہے ' اور مجھے اسکا اعتراف ہے -

میں اس وقت ایک سفر کیلیے پا برکاب ہوں اسلیے زیادہ نہیں لکھہ سکتا - واپس آکر ان تحریرات کے متعلق لکھونگا - میں نے اُنھیں علحدہ رکھہ لیا ہے -

الہـلال

یکم رجب ۱۳۳۲ هجري

اسئلة واجوبتها

واقعۂ ایـلاء و تخییـر

حـدیث ، تفسیـر ، اور سیـرة کـي ایـک مشتـرک بحث

گذشته اشاعت کے مقالۂ افتتاحیه کے بعد

(اصل مسئلـۂ مسئـوله عنهـا)

یہاں تـک تو صرف اس ٹکڑے کا جواب تها جو جناب نے احادیث کے اعتماد و عدم اعتماد کي نسبت دریافت فرمایا تها، اور جو ضمناً اصول رد و دفاع منکرین اسلام کے متعلق ایک نہایت اہم اور وقت کي بحث تهي - اب آپکے اصل سوال کي طرف متوجه ہوتا ہوں -

آپکے نوجوان دوست کے مسیحي معلم نے جس واقعه کو اپني معاندانه و ابلیسانه تحریف و اضافه کے ساتهه پیش کیا ہے، وہ در اصل آنحضرة صلی الله علیه وسلم کي حیات مبارک کے اُس واقعه سے تعلق رکهتا ہے جو کتب تفسیر و سیرة میں " واقعۂ ایلاء و تخییر " کے نام سے مشہور ہے -

(۱) " ایلاء " اصطلاح فقه و حدیث میں شوہر اور بیوي کي اُس علحدگي کو کہتے ہیں جو بغیر طلاق کے عمل میں آے اور جسکي صورت یه ہے که شوہر غصه کي حالت میں کوئي قسم کها بیٹهے که میں اپني بیوي کے پاس نه جاؤنگا - اسکا ماخذ قرآن کریم کي یه آیة کریمه ہے :

للـذین یولـون مـن نسائهـم تـربص اربعـة اشهـر، فان فاءو، فان الله غفـور رحیم - و ان عزموا الطـلاق فان الله سمیع علیم (بقرہ ع - ۲۸)	جو لوگ اپني بي بیوں کے پاس جانے کي قسم کها بیٹهیں، اُن کیلیے چار مہینے کي مہلت ہے - اگر اس عرصے میں رجوع کرلیں تو الله بخشنے والا مہربان ہے، اور اگر طلاق کا ارادہ کرلیں تو بهي الله سننے والا اور سب کچهه جاننے والا ہے !

اس آیة کریمه سے معلوم ہوا که جو لوگ ایلاء کریں یعنے اپني بیوي سے علحدگي کي قسم کها بیٹهیں، انهیں چار مہینے کے اندر ملاپ کرلینا چاہیے - اگر انهوں نے ایسا کیا تو ایلاء ساقط ہوجائیگا - البته قسم کا کفارہ دینا پڑیگا - اس امر میں اختلاف ہے که اگر شوہر نے چار ماہ کے اندر رجوع نه کیا تو محض ایلاء کي مدت کے اختتام سے طلاق پڑجائیگي یا نہیں ؟ احادیث صحیحه سے ثابت ہے که اس صورت میں بهي طلاق نہیں پڑتي اور عورت مرد سے نہیں چهوٹتي - اگر مرد عورت کو بالکل معلق چهوڑ دینا چاہیگا، تو اُسے قید رکها جائیگا - یہاں تـک که وہ عورت کي طرف رجوع کرے یا طلاق دیکر فیصله کرے - مگر فقہاے حنفیه کے نزدیک محض انقضاے مدت هي عورت کے حق میں طلاق بائنه ہے -

(۲) آنحضرة صلی الله علیه وسلم کي زندگي میں بهي ایک مرتبه ایلا کي صورت پیش آئي - آپنے عہد فرمایا تها که ایک ماہ تـک ازواج مطہرات سے کوئي تعلق نه رکهیں گے - واقعۂ ایلاء سے یہي واقعه مقصود ہے اور یہي شان نزول ہے آیات سورۂ تحریم کا -

(۳) یه واقعه به تفصیل صحاح سته میں موجود ہے، اور علی الخصوص صحیحین کے مختلف ابواب و کتب میں متعدد رواۃ و اسانید سے بیان کیا گیا ہے - چونکه اس واقعه کي مختلف حیثیتیں تهیں اور مختلف قسم کے احکام اس سے نکلتے تهے، اسلیے حضرۃ امام بخاري (رضي الله عنه) نے اپني عادت کے مطابق مختلف ابواب میں اسے درج کیا ہے، اور مختلف احکام نکالے ہیں - ابواب نکاح و طلاق اور ایلاء میں تو اصلي حیثیت سے آیا ہے، مگر کتاب التفسیر میں به ضمن سورۂ تحریم کیونکه اُسکا شان نزول یہي واقعه ہے -

میں نے ان تمام ابواب کي احادیث پیش نظر رکهه لي ہیں - نیز صحیح مسلم، بقیه کتب صحاح، تفسیر امام طبري، ابن کثیر، اور در منثور، بهي سامنے ہیں - صحیحین کي شروح میں سے فتح الباري، عیني، اور نووي شرح مسلم بهي پیش نظر ہیں - ان سب سے جو مشترک اور صحیح واقعه ثابت ہوتا ہے پہلے اُسے بیان کرتا ہوں - اُسکے بعد آپکے پیش کردہ واقعه کي نسبت مع بعض اہم متعلقه مباحث کے عرض کرونگا -

(ازواج مطہـرات کا مطـالبه)

(۴) اگر کسي مدعي انسان کي زندگي کے حالات و واقعات اُسکي صداقت و تقدیس کیلیے معیار ہوسکتے ہیں، تو اس آسمان کے نیچے في الحقیقت ایک هي انساني زندگي ہے جسکے سوانح و حالات میں سے ہر شے اُسکي صداقت و ربانیت کیلیے معجزات قاہرہ و براہین قاطعه ہیں - یعني : محمد رسول الله، و الذین معه !

جس وجود اقدس کے ظہور نے دنیا کي بڑي بڑي شہنشاہیں کو نابود کر دیا، جسکي ہیبت الہي اور سطوت ربانی کے آگے تاجداران عالم کے تخت اُلٹ گئے، جسکے غلاموں کے سامنے کسری کا خزانه آنے والا، اور قیصر کا خراج پہنچنے والا تها، جو اپني حیاۃ طیبه هي کے اندر عرب و یمن کي شہنشاهي کو اپنے قبضے پر دیکهتا تها، اور في الحقیقت جسکے لیے دنیا کے تمام خزانے اور طاقتیں وقف، اور جسکي مرضي کیلیے رب السماوات و الارض کي تمام پیدا کردہ قوتیں سر بسجود تهیں، با این همه اُس نے خود اپنے لیے جو مفلسي زندگي اختیار کي تهي، اسکا حال یه تها که تمام عمر کبهي بهي دونوں وقت شکم سیر ہو کر غذا تناول نه فرمائي، اور دم تـک آپکے حجرۂ فقر میں غذا کي طیاري کے نشانات یکسر معدوم و مفقود رہے ! صلی الله علیه و علی اله و اصحابه وسلم !

اس بارے میں تصریحات سیرۃ و احادیث اسدرجه مشہور ہیں که یہاں دہرانے کي ضرورت نہیں - بسا اوقات ایسا ہوتا تها که مہمان آجاتے تهے اور آپکا مطبخ کئي کئي وقتوں سے بالکل سرد ہوتا تها - حضرۃ عائشه فرماتي ہیں : مجهے یاد نہیں که کوئي دن آنحضرۃ پر ایسا گذرا ہو که صبح و شام، دونوں وقت شکم سیر ہوکر غذا میسر آئي ہو !

اس روح الہي اور پیکر صفات ربانی کي غذا اس خاکدان ارضي پر نه تهي جسکي اُسے آرزو اور جستجو ہوتي - اسکا سفرۂ لذائذ و نعائم وہاں بچهتا تها جہاںکے لیے جسم کي تشنگي آب زلال، اور معدہ کي بهوکهه غذاے حیات ہے که :

ابیت عند ربي، یطعمني و یسقیني (رواہ البخاري)	میں اپنے پروردگار کے ہاں شب باش ہوتا ہوں، جو مجهے کهلاتا ہے اور سیراب کرتا ہے !

ابتدائي فتوحات اسلامیه کا دائرہ روز بروز وسیع ہوتا جاتا تها، اور مال غنیمت اس کثرت اور افراط سے آتا تها که اسکا صرف ایک

مساجد مقدس لشکر پور

هوگئیں - قرار پایا کہ آنحضرة جب وهاں سے آٹھکر همارے یہاں آئیں تو کہنا چاهیے کہ آپکے منھہ سے مغافیرکی بو آتی ہے - مغافیر ایک قسم کا درخت هوتا ہے جسکے پھولوں سے عرب کی مکھیاں رس چوس کر شہد جمع کرتي هیں - اسکا پھل لوگ کھاتے بھی هیں مگر اسکي بو اچھی نہیں هوتی -

اسکے بعد اس تدبیرکی اور بی بیوں کو بھی خبر دیدي گئی اور وہ بھی اسمیں شریک هوگئیں -

چنانچہ آنحضرة حسب معمول جب حضرة حفصہ کے هاں تشریف لاے تو انھوں نے کہا : کیا آپنے مغافیرکھایا ہے ؟ آپنے فرمایا نہیں - اسپر انھوں نے کہا کہ آپکے منھہ سے تو مغافیرکی بو آرهی ہے -

اور بي بیوں نے بھي مغافیرکي بو کا آنا ظاهرکیا - یہ دیکھہ کر آپنے قسم کھالي کہ آئندہ شہد نہ کھاؤنگا - شہد ایک حلال غذا تھي اور اسکے نہ کھانے کي قسم کھانا ایک حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلینا تھا - پس سورۂ تحریم کي یہ آیت نازل هوئي کہ " لم تحرم ما احل اللہ لک ؟ " آپ اس شے کو کیوں اپنے اوپر حرام کرتے هیں جو خدا نے آپکے لیے حلال کردي ہے ؟

یہ واقعہ خود حضرة عائشہ کي روایت سے امام بخاري نے کتاب الطلاق اور کتاب التفسیر سورۂ تحریم میں درج کیا ہے :

قالت (عائشہ) : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشرب عسلا عند زینب ابنة جحش و یمکث عندها ' فواطیت انا و حفصہ عن ایتنا دخل علیها فلتقل لہ اکلت مغافیر؟ انی اجد ریح مغافیر - قال لا و لکني کنت اشرب عسلا عند زینب فلن اعود لہ و قد حلفت - لا تخبري بذالک - (بخاري کتاب التفسیر جزء ۹ - صفحہ ۱۵۶ مطبوعہ مصر)

حضرة عائشہ کہتي هیں : آنحضرة صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے یہاں شہد نوش فرماتے اور دیر تک ٹھہرتے - اسپر میں نے اور حفصہ نے یہ قرار داد کي کہ جب آنحضرة هم میں سے کسي کے یہاں آٹھکر آئیں تو کہیں کہ کیا آپنے مغافیر کھایا ہے ؟ اسکي بو آپکے منھہ سے آرهي ہے - چنانچہ ایسا هی کیا گیا - آنحضرة نے یہ سنکر فرمایا کہ مغافیر تو میں نے نہیں کھایا' البتہ زینب کے هاں شہد کھایا ہے - اب میں قسم کھاتا هوں کہ آئندہ کبھي نہ کھاؤنگا - مگر تم اسکا ذکر کسي سے نہ کرنا -

لیکن بخاري کے باب الطلاق میں " هشام بن عروة عن ابیہ عن عائشہ " کي روایت سے ایک دوسري حدیث بھي موجود ہے' جو اس سے زیادہ مفصل اور بعض جزئیات میں مختلف ہے - مثلاً حضرة زینب کي جگہ شہد کا کھانا خود حضرة حفصہ کے هاں بیان کیا ہے' اور حضرت سودہ کي نسبت کہا ہے کہ سب سے پہلے انھوں نے مغافیرکي بوکي نسبت کہا تھا - روایت بالا میں صرف حضرة عائشہ اور حفصہ کا ذکر ہے - لیکن اسمیں بیان کیا گیا ہے کہ اور بي بیوں کو بھي اسکي خبر دیدي گئي تھي' اور آنحضرة اس دن جسکے هاں تشریف لیگئے' اس نے یہي بات کہي کہ مغافیر کي بو آتي ہے - ایسا هونا درایتاً بھي ضروري معلوم هوتا ہے - اکثر بي بیوں نے ملکر فرداً فرداً کہا هوگا' جبھي تو آپنے قسم کھا لي - ورنہ صرف ایک بي بي کے کہنے سے قسم کھا لینا مستبعد معلوم هوتا ہے - هم نے بعض ضروري جزئیات اس روایت سے بھي لیلي هیں اور سب کا مشترک ملخص بیان کردیا ہے - حافظ ابن حجر نے فتح الباري میں اس اختلاف پر نہایت عمدہ بحث کي ہے اور وجوہ تطبیق بیان کردیے هیں - خوف طوالت سے هم نقل نہیں کرسکتے (دیکھو فتح الباري جلد ۹ - صفحہ ۳۲۹ مطبوعہ مصر)

(واقعہ " واذا اسرالنبي ")

(۱۱) اسي اثنا میں ایک اور واقعہ پیش آیا - آنحضرة صلی اللہ علیہ وسلم نے اپني بعض ازواج سے کوئي رازکي بات فرمائي اور تاکید کردي کہ اسکا ذکر اورکسي سے نہ کرنا - لیکن اُن سے ضبط نہوسکا اور ایک دوسري بیوي سے ذکر کردیا - اسي کے متعلق سورۂ تحریم کي یہ آیت نازل هوئي :

واذا اسرالنبي الي بعض ازواجہ حدیثاً ' فلما نبأت بہ واظهرہ اللہ علیہ عرف بعضہ و اعرض عن بعض ' فلما نباها بہ قالت من انباک هذا؟ قال نبانی العلیم الخبیر !

اور جبکہ پیغمبر نے اپني بعض بیویوں سے ایک راز کي بات کہي اور اُس نے فاش کردي' اور خدا نے پیغمبر کو اس کي خبر دیدي تو انھوں نے اسمیں سے کچھہ حصہ بیان کیا اور کچھہ چھوڑ دیا - یہ سنکر اس بیوي نے پوچھا کہ آپکو کس نے اسکي خبر دي ؟ فرمایا کہ اُس خدا نے جسکے علم اور خبرة سے کوئي بات پوشیدہ نہیں !

بخاري و مسلم کي تمام روایات کے جمع کرنے سے واضح هوتا ہے کہ " بعض ازواجہ " سے یہاں مقصود حضرة حفصہ هیں - انھوں نے هی حضرة عائشہ سے راز کہدیا تھا - اسمیں بعض جزئی و اختلافات بھي هیں جن پر حافظ ابن حجر نے مفصل بحث کي ہے - لیکن محقق و راجح یہي ہے کہ حضرة حفصہ اور حضرت عائشہ هي سے اسکا تعلق ہے - جن حضرات کو یہ بحث تفصیل سے دیکھنا هو وہ فتح الباري جلد (۹) شرح کتاب الطلاق - صفحہ (۳۲۹) کو ملاحظہ فرمالیں - هم اختصار کیلیے مجبور هیں - البتہ اس واقعہ کے بعض اهم متعلقات و مباحث آگے آئینگے -

(عہد ایلاء اور سي روزة علحدگی)

(۱۲) غرضکہ توسیع نفقہ کیلیے تمام ازواج نے متفق هوکر اصرار کرنا شروع کیا - آنحضرة (صلعم) کے استغراق روحاني پر یہ دنیا طلبي اسقدر شاق گذري کہ آپنے عہد کرلیا کہ ایک ماہ تک تمام بیویوں سے کوئي تعلق نہ رکھونگا -

جب کچھہ زمانہ اس علحدگي پر گذرگیا تو صحابۂ کرام کو سخت تشویش هوئي - اُن میں سے اکثر کو خیال هوا کہ عجب نہیں آپنے تمام ازواج کو طلاق دیدي هو - مگر هیبت نبوت و سطوۂ رسالت اجازت نہیں دیتي تھي کہ اس بارے میں آپسے سوال کیا جاے' حتی کہ خواص صحابہ و مقربین بارگاہ رسالت بھي مبہوت اور خاموش تھے -

(۱۳) سوء اتفاق یہ کہ اسي زمانے میں آپ گھوڑے سے گر پڑے اور ساق مبارک پر زخم آگیا - اسکي تکلیف چلنے پھرنے سے مانع تھي' اسلیے کئي روز تک آپ بالا خانے سے آترکر مسجد میں بھي تشریف نہ لاسکے - صحابہ دریافت حال کو آے تو وهیں بیٹھکر نماز پڑھائي -

جب ایک مہینے کے قریب مدت اسي حالت میں گذرگئي تو صحابہ کي تشویش اور زیادہ بڑھگئي' اور ان حالات کو دیکھکر اکثروں کو یقین هوگیا کہ آپنے طلاق دیدي ہے' اور اب ازواج مطہرات سے نہیں ملیں گے -

(حدیث عمر فاروق رض)

(۱۴) یہ حالت کیونکر ختم هوئی ؟ کس کي جرأت محبت و نیاز نے اس تشویش کا خاتمہ کیا ؟ اور کیونکر آیة تخییر نازل هوئي ؟ ان تمام سوالوں کا مفصل جواب اُس مشرح و مطول روایت میں ہے جو حضرة عمر فاروق رضي اللہ عنہ سے صحیحین میں منقول ہے - هم مناسب سمجھتے هیں کہ وہ پوري حدیث یہاں نقل کردیں' اور خود حضرة فاروق کي زباني اس تمام واقعہ کو معلوم کیا جاے - یہ روایت صحیح بخاري میں مختلف طریقوں سے مروي ہے' اور مختلف ابواب میں اس سے استخراج نتائج و معارف کیا گیا ہے - امام مسلم نے بھي چار مختلف طریقوں سے کتاب الطلاق میں درج کی ہے - بالاتفاق اسکے راوي اول حضرة عبد اللہ ابن عباس هیں' اور انسے عبید بن حنین' سماک ابي زمیل' اور عبید اللہ بن ابي ثور وغیرہ نے روایت کي ہے - ان روایات میں ایک

حصه پاکر عام مسلمان خوشحال و صاحب مال بن جاتے تیے ' مگر خود اس سلطان کونین اور محبوب رب المشرقین کو ایک فقیر الحال زندگی کی بھی ضروریات وما یحتاج حاصل نه تہیں !

(٥) ان حالات کو صحابهٔ کرام دیکھتے تیے' اور جوش محبت و جان نثاری سے بیقرار هو هو جاتے تیے - سب سے زیادہ اسکا اثر آپکی ازواج مطہرات پر پڑتا تھا ' جنہوں نے گو دنیوی جاہ و جلال پر اس محبوب رب العالمین کے حجرۂ فقر و فاقه کو ترجیح دي تھي ' تاهم وہ انسان تہیں ' انسانی خواهشیں اور ضرورتیں رکھتی تہیں - عیش و آرام کے ساز و سامان نسہی ' لیکن ایک فقیرے فقیر زندگی کیلیے بھی کچھہ نه کچھہ سامان حیات و منزل کی ضرورت هوتي ہے ؟ اسکا خیال تو انہیں ضرور هوتا تھا - ان میں سے اکثر بی بیاں ایسی تہیں جو امارت و ریاست کے گھروں میں پرورش پا چکی تہیں ' اور انکے ماں باپ امرا و رؤساء وقت میں محسوب تیے - حضرت صفیه خیبر کے امیر اعظم کی صاحب زادی تہیں جو ایک طرح کا شاهی اقتدار رکھتا تھا - حضرۃ ام حبیبه ابو سفیان کی صاحبزادی تہیں جو اپنے عہد میں جمہوریت حجاز کا پریسیڈنٹ تھا اور قریش کی پوری ریاست رکھتا تھا - اسی طرح حضرۃ جویریه ایک بڑے قبیله کے رئیس وقت کی بیٹی تہیں جس کا نام غالباً (اس وقت ٹھیک یاد نہیں) نبو المصطلق تھا ' حضرۃ عائشه اور حضرۃ حفصه بھی ایسے گھروں میں پرورش پائی هوئی تہیں جنہوں نے گو اپنے مال و متاع کو راہ محبت الہی میں لٹا دیا هو ' مگر صاحب مال و جاہ اور دارائے شوکت و احتشام ضرور تیے - یعنی حضرۃ ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی الله عنهما -

یه تمام خواتین محترمه آنحضرۃ کے گھر میں آئیں اور اپنے قدیمی شان و شکوہ دنیوی کو انکی عظمت و سطوت روحانی کے آگے بھول گئیں ' تاهم وہ بشر تہیں اور ضرورتیں رکھتی تہیں ' هر بیوی کو دوسری بیوی کے مقابله میں اقتضاے طبیعۃ نسائیۃ سے اپنی حالت کی بہتری و رفعت کا بھی خیال هوتا تھا - عام مسلمانوں اور صحابه کو مال و متاع غنیمت سے آسودہ حال دیکھتی تہیں اور مال غنیمت میں اپنے لیے کچھه نه پاتی تہیں - ان تمام حالات کا قدرتی نتیجه یه تھا که انہیں اپنی تنگ دستی اور غربت و فقر کا احساس هوتا ' اور جو شہنشاہ تمام دنیا کو سب کچھه دے رها تھا ' اس سے کچھه نه کچھه اپنے لیے بھی مانگتیں - علی الخصوص جبکه اسکی محبت و عشق کا ان میں سے هر ایک کو ناز تھا ' اور جو کچھه اپنے لیے مانگنے والی تہیں ' وہ بھی در اصل اسی کے لیے طلب کرتا تھا -

(٦) چنانچه ازواج مطہرات کے طرف سے آپ پر توسیع نفقه کیلیے تقاضے شروع هوے ' اور ایک مرتبه تمام بی بیوں نے ملکر زور ڈالا که هماری حالت اس فقر و غربت میں کیسے بسر هوسکتی ہے ؟ آپکو سب کا خیال ہے مگر خود اپنے گھر کا خیال نہیں - هماری ضرورتوں کے پورا کرنے کا بھی کچھه سامان کیجیے -

(٧) یه مطالبه اگرچه تمام بی بیوں کی طرف سے تھا مگر دو بی بیوں نے خاص طور پر باهم ایکا کرکے زور ڈالا تھا که هماری معروضات پوری کی جائیں - چنانچه انہی کی نسبت سورۂ تحریم کی یه آیۃ نازل هوئی :

ان تتوبا الی الله فقد صغت قلوبکما ' و ان تظاهرا علیه فان الله هو مولاہ وجبریل وصالح المومنین والملائکۃ بعد ذالک ظہیر -

اگر تم دونوں خدا کی طرف رجوع کرو تو یه تمہارے لیے بہتر ہے کیونکه تمہارے دل مائل هوچکے هیں ' اور اگر رسول الله کے مقابله میں ایکا کروگے تو جان لوکه خدا انکا مدد گار ہے - جبریل اور نیک مسلمان بھی انهی کے ساتھه هیں ' اور سب کے بعد ملائکۃ الہی بھی انهی کے مددگار هیں !

اس آیۃ میں تثنیه کا صیغه " ان تتوبا " اور " قلوبکما " میں آیا ہے جس سے معلوم هوتا ہے که ایکا کرنے والیں دو بی بیاں تہیں ' لیکن نام کی تصریح نہیں ہے - اس بارے میں اختلافات حدیث کا ذکر آگے آئیگا ' لیکن اوجح خبر یہی ہے که وہ دو بی بیاں حضرۃ عائشه اور حضرۃ حفصه تہیں ' جیسا که خود حضرۃ عمر نے حضرۃ ابن عباس سے فرمایا -

(٨) غرضکه ازواج مطہرات کا یه مطالبه غیر معمولی طور پر سخت هوا اور آنحضرۃ کے سکون خاطر اور حیات فقر و استغنا پر بہت بار گذرا - انکی زندگی روحانی استغراق اور اصلاح عالم و انسانیۃ کے مہمات مقاصد سے اس طرح لبریز تھی که اسمیں اس فکر مال و اسباب دنیوی کو گنجایش نہیں ملسکتی تھی -

(شان نزول لم تحرم ما احل الله)

(٩) اسی اثنا میں ایک اور رنجدہ واقعه بھی پیش آیا جو گو ایک بالکل علحدہ اور مستقل واقعه ہے ' مگر اسکے امتزاج و خلط نے واقعه ایلا میں پیچیدگیاں پیدا کر دي هیں - یعنی سورۂ تحریم کی ان ابتدائی آیات کا شان نزول :

یا ایها النبی لم تحرم ما احل الله لک ' تبتغی مرضات ازواجک ؟ و الله غفور رحیم - قد فرض الله لکم تحلة ایمانکم ' و الله مولاکم ' وهو العلیم الحکیم (٦٦ : ١)

اے پیغمبر ! تم اپنی بیویوں کی خوشی کیلیے اس چیز کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتے هو جو الله نے تمہارے لیے حلال کر دی ہے ؟ الله تو بخشنے والا مہربان ہے - بیشک الله نے تمہارے لیے یه فرض کردیا ہے که اپنی قسموں کو کھولدو - وہ تمہارا دوست ہے اور سب باتوں کو جاننے والا اور انکی حکمتوں پر نظر رکھنے والا !

ان آیات کریمه سے معلوم هوتا ہے که آنحضرۃ صلی الله علیه و سلم نے کوئی ایسی بات اپنے اوپر حرام کرلی تھی جو الله کے طرف سے حلال تھی ' اور اسکے لیے کوئی قسم بھی کھا لی تھی - نیز یه که صرف اپنی ازواج کی خوشی کیلیے ایسا کیا تھا -

(١٠) وہ کیا بات تھی ؟ کس بات کیلیے قسم کھائی تھی ؟ ازواج کی خوشی کو اس سے کیا تعلق تھا ؟ ان سوالات کے جوابات احادیث سے ملتے هیں ' اور اسی کے متعلق وہ بعض روایات کتب تفسیر و سیر میں درج هوگئی هیں جنکو ایک مسخ و بدنما شکل میں اعداء اسلام نے بیان کیا ہے اور جسکی نسبت آپنے دریافت فرمایا ہے -

تفصیلی بحث ان روایات مختلفه پر آگے آئیگی - یہاں صرف اصلی اور محقق واقعه کو بیان کر دیتا هوں -

بخاری و مسلم کے ابواب نکاح و طلاق و تفسیر میں یه واقعه بالکل صاف اور غیر پیچیدہ موجود ہے -

ان احادیث کا خلاصه یه ہے که آنحضرۃ کا قاعدہ تھا - عصر کے بعد ازواج مطہرات کے هاں تھوڑی تھوڑی دیر کیلیے تشریف لایا کرتے تیے - ایک بار آپ کئی دن تک حضرۃ زینب کے هاں معمول سے زیادہ بیٹھے - حضرۃ عائشه نے اسکا سبب دریافت کیا - معلوم هوا که آپکو شہد اور شیرینی بہت پسند ہے - حضرۃ زینب کے پاس کہیں سے شہد آگیا ہے - وہ آپکی خدمت میں پیش کرتی هیں - اسکے تناول فرمانے میں معمول سے زیادہ دیر هو جاتی ہے -

رشک اور غیرت محبت جنس اناث کا وہ فطری جذبه ہے جس کے آگے کسی جذبے کی نہیں چلتی - حضرۃ عائشه کو یه معلوم کرکے بالاقتضاء ضعف بشریت رشک هوا - وہ سمجھه گئیں که حضرۃ زینب نے یه تدبیر آنحضرۃ کو زیادہ عرصے تک ٹھہرانے کی نکالی ہے - پس کوئی نه کوئی تدبیر اسکے توڑ کی بھی کرنی چاهیے - انهوں نے ایک تدبیر سوچی اور حضرۃ حفصه بھی اسمیں شریک

انھوں نے یہ بات اس زور سے کہی کہ مجھسے کوئی جواب نہ دیا گیا اور میں خاموش اٹھکر چلا آیا -

اسی زمانے کا واقعہ ہے کہ میرے ھمسایہ میں ایک انصاری رھتا تھا - ھم اور وہ دونوں باری باری ایک دن درمیان دیکر آنحضرۃ کی خدمت میں حاضر ھوا کرتے تھے - اور ایک دوسرے کو اپنی حاضریوں کے حالات سنا دیا کرتے تھے - یہ وہ وقت تھا کہ مدینہ میں دشمنوں کے حملوں کی ھر وقت توقع کی جاتی تھی اور خود مجھے ملوک غسان میں سے ایک پادشاہ کی طرف سے کھٹکا تھا کہ وہ حملہ کرنے والا ہے -

ایک دن رات کو میرے انصاری ھمسایہ نے بالکل نا وقت دروازے پر دستک دی اور پکارا کہ دروازہ کھولو دروازہ کھولو! میں گھبرایا ھوا گیا اور پوچھا خیر ہے ؟ کیا غسانی مدینہ پر چڑھ آے ؟ اس نے کہا کہ نہیں ؟ مگر اس سے بھی بڑھکر حادثہ ھوا ؟ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی !

میں نے کہا کہ یہ سب کچھہ حفصہ و عائشہ ھی کی ان باتوں سے ھوا ھوگا جو وہ آنحضرۃ کے ساتھہ کیا کرتی تھیں - میں نے کپڑے پہنے اور سیدھا مدینہ پہنچا - آنحضرۃ نماز صبح کے بعد بالاخانے پر تشریف لیگئے - مسجد میں لوگ بیٹھے تھے اور غمگین تھے - مجھسے صبر نہوا - بالاخانے کے نیچے آیا اور آنحضرۃ کے حبشی غلام سے کہا کہ میری اطلاع دو - مگر باریابی کی اجازت نہ آئی - کچھہ وقفہ کے بعد پھر دوبارہ آیا اور غلام سے کہا کہ میری حاضری کیلیے اجازت طلب کر - جب کچھہ جواب نہ آیا تو مجھسے صبر نہوسکا - بے اختیارانہ پکار اٹھا کہ شاید رسول اللہ خیال فرماتے ھیں کہ میں اپنی لڑکی حفصہ کی سفارش کرنے آیا ھوں - خدا کی قسم ! میں تو صرف رسول اللہ کی رضا کا بندہ ھوں - اگر وہ حکم دیں تو خود اپنے ھاتھہ سے حفصہ کی گردن اڑادوں !

غرض اس بار اذن ملگیا اور میں بالاخانے کے اوپر پہنچا - کیا دیکھتا ھوں کہ سرور کائنات ایک کھری چارپائی پر لیٹے ھیں اور آپکے جسم اقدس پر بانوں کے نشان پڑگئے ھیں - گھر کے ساز و سامان کا یہ حال ہے کہ ایک طرف مٹھی بھر جو کے دانے پڑے ھیں - ایک کونے میں کسی جانور کی کھال رکھی ہے - دوسری کھال ایک طرف لٹک رھی ہے !

یہ حالت دیکھکر میرا دل بے قابو ھوگیا اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ھوگئے - آنحضرۃ نے فرمایا کہ عمر ! تم روتے کیوں ھو ؟ عرض کی کہ رونے کی اس سے زیادہ بات کیا ھوگی ؟ آج قیصر اور کسری عیش و راحت کے مزے لوٹ رہے ھیں حالانکہ خدا کی بندگی سے غافل ھیں ؟ مگر آپ سرور دو جہاں ھوکر اس حالت میں ھیں کہ گھر میں ایک چیز بھی آرام کی میسر نہیں اور کھری چارپائی کے نشان جسم مبارک پر نمایاں ھیں ! !

حضور نے فرمایا کہ ھاں ٹھیک ہے - لیکن کیا تم اس پر راضی نہیں کہ قیصر و کسری دنیا لیں اور ھمیں آخرت نصیب ھو ؟

میں نے پوچھا کہ کیا حضور نے ازواج کو طلاق دیدی ؟ فرمایا نہیں - یہ سنتے ھی میں اسقدر خوش ھوا کہ میری زبان سے اللہ اکبر کا نعرہ نکل گیا - پھر میں نے آپکی تفریح خاطر کیلیے عرض کیا کہ ھم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب تھے لیکن یہاں آکر دیکھا کہ رنگ دوسرا ہے - اسپر آپ متبسم ھوے - پھر میں نے اپنی وہ سرگذشت عرض کی جو حفصہ اور ام سلمہ کے ساتھہ پیش آئی تھی - اسپر آپ دوبارہ متبسم ھوے - آخر میں عرض کی کہ مسجد میں لوگ مغموم بیٹھے ھیں - اجازت ملے کہ انہیں بھی جاکر خبر دیدوں کہ طلاق کا خیال غلط ہے -

اسکے بعد آپ حضرۃ عائشہ کے ھاں تشریف لیگئے - انھوں نے عرض کیا کہ آپنے ایک مہینے تک ایلاء کرنے کا عہد کیا تھا - ابھی اسمیں ایک دن باقی ہے - آپنے کہا کہ انتیس دن کا بھی تو مہینا ھوتا ہے ؟ .... "

(بعض نتائج و بصائر)

اس حدیث طویل کے نقل کرنے سے مقصود اصلی واقعہ ایلاء و تخییر کے متعلق معلومات صحیحہ کا حصول تھا ؟ لیکن ضمناً جن امور و مسائل پر اس سے روشنی پڑتی ہے ؟ نہایت مختصر لفظوں میں انکی طرف اشارہ کرونگا -

شارحین بخاری نے اس حدیث سے بے شمار باتیں پیدا کی ھیں - خود امام بخاری نے تحصیل علم ؟ تحقیق و سوال ؟ احکام نکاح ؟ احکام طلاق ؟ نصیحت والدین وغیرہ وغیرہ متعدد مسائل میں اسی ایک روایت سے حسب عادت تبویب کی ہے -

(۱) اسلام سے قبل عورتوں کی کیا حالت تھی اور اسلام نے کس طرح اسمیں انقلاب پیدا کردیا ؟ حضرت عمر کہتے ھیں کہ اسلام سے پہلے ھم عورتوں کا کوئی حق اپنے اوپر نہیں سمجھتے تھے - اسلام نے جب انکے حقوق گنواے تو ھمیں تسلیم کرنا پڑا -

(۲) حضرت ابن عباس کے اس شوق تحقیق و تلاش علو اسناد کو دیکھیے کہ صرف ایک آیت کے متعلق تحقیق کرنے کیلیے کامل سال بھر تک کوشش کرتے رہے - اس سے فن تفسیر کے متعلق بھی انکے جد و جہد کا حال معلوم ھوتا ہے - جب ایک آیۃ کے شان نزول کیلیے یہ حال تھا تو پورے قرآن کریم کے معارف کو کس سعی و جہد سے حاصل کیا ھوگا ؟

(۳) اللہ اکبر ! یہ کیا چیز تھی کہ خلفاء راشدین رھتے تو تھے اس مساوات اور فقر و زھد کے ساتھہ کہ کوئی تمیز اعلی و ادنی کی نہ تھی ؟ مگر پھر بھی ھیبت و صولت ربانی کا یہ حال تھا کہ عمر فاروق کے آگے خود صحابہ کی زبانیں نہیں کھلتی تھیں ! وللہ ما قیل :

ھیبت حق ست ؟ ایں از خلق نیست !
ھیبت ایں مرد صاحب دلق نیست !

(۴) حضرۃ سرور کائنات کی اس حیاۃ مقدسہ کا نقشہ سامنے آجاتا ہے جو ایک طرف تو دو جہاں کی پادشاھت اپنے سامنے دیکھتی تھی ؟ دوسری طرف چارپائی پر بچھانے کیلیے ایک کمل بھی پاس نہ تھا :

مقام آں برزخ کبری میں تھا حرف مشدد کا !

(۵) صحابہ کی محبت اور جاں نثاری کہ شمع رسالت پر پروانہ صفت نثار تھے - حضرۃ عمر نے کہا کہ اپنے ھاتھوں سے اپنی بیٹی کا سر قلم کردونگا - ھمیں اپنے دلوں کو ٹٹولنا چاھیے کہ کیا حال ہے ؟

(۶) حضرۃ عمر (رض) کی جلالۃ مرتبۃ اس سے واضح ھوتی ہے - نیز وہ تقرب جو دربار رسالت میں انھیں حاصل تھا - حضرۃ ام سلمہ نے جھنجھلا کر کہا کہ تم سب باتوں میں دخیل ھوگئے - اب آنحضرۃ کے گھر کے معاملے میں بھی دخل دینے لگے ھو ؟ جب آپنے یہ واقعہ بیان کیا تو آنحضرۃ متبسم ھوے !

(۷) اس سے یہ مسئلہ بھی نکلتا ہے کہ باپ کا اپنی بیٹی کے مکان میں بلا اجازت شوھر جانا درست ہے - حضرۃ عمر حضرۃ حفصہ کے ھاں بلا اذن آنحضرۃ کے تشریف لیگئے -

(۸) ایک بڑا اھم نکتہ یہ حل ھوتا ہے کہ اس وقت مدینہ کس طرح دشمنوں کے نرغے میں تھا ؟ اور ھر وقت حملوں کا خوف تھا ؟ حتی کہ جب انصاری ھمسایے نے کہا کہ دروازہ کھولو تو حضرۃ عمر بول اٹھے کہ کیا دشمن مدینے پر چڑھ آئے ھیں ؟ پھر جو لوگ کہتے ھیں کہ آنحضرۃ نے قیام مدینہ کے زمانے میں خود حملے کیے ؟ انکا یہ کہنا کس قدر غلط اور خلاف واقعہ ہے ؟

(۹) آنحضرۃ کی منزلی زندگی کی شفقت و نرمی ؟ تحمل و درگذر ؟ رفق و لینت ؟ اور بیویوں کے ساتھہ صبر و برداشت کا سلوک - اس سے جہاں اس خلق عظیم کی زندگی سامنے آتی ہے ؟ وھاں انکا اسوۂ حسنہ ھم سے مطالبہ بھی کرتا ہے کہ اپنی بیویوں سے محبت و نرمی کریں ؟ اور ھمیشہ شفقت و سلوک اور درگذر و رفق سے پیش آئیں کہ یہ آبگینہ بہت ھی نازک ہے !

متفق علیہ روایت عبید اللہ بن حنین کی ہے جو حضرۃ عباس کے غلام تھے - ہم اسی روایت کو یہاں پہلے نقل کر دیتے ہیں :

" عن عبید بن حنین انہ سمع ابن عباس رضی اللہ عنہما یحدث - انہ قال: مکثت سنۃ ارید ان اسال عمر بن الخطاب عن ایۃ فما استطیع ان اسالہ هیبۃ لہ' حتی خرج حاجا فخرجت معہ' فلما رجعت و کنا ببعض الطریق' عدل الی الاراک لحاجۃ لہ- قال: فوقفت لہ حتی فرغ ثم سرت معہ' فقلت یا امیر المؤمنین! من اللتان تظاهرتا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ازواجہ؟ فقال تلک حفصۃ و عائشۃ - قال: فقلت واللہ ان کنت لارید ان اسالک عن هذا منذ سنۃ' فما استطیع هیبۃ لک - قال: فلا تفعل ما ظننت ان عندی من علم فاسالنی' فان کان لی علم خبرتک بہ - قال ثم قال عمر: واللہ ان کنا فی الجاهلیۃ ما نعد للنساء امرا حتی انزل اللہ فیهن ما انزل' وقسم لهن ما قسم' قال: فبینا انا فی امر اتامرہ اذ قالت امراتی لو صنعت کذا وکذا قال: فقلت لها ما لک و لما ههنا فیما تکلفک فی امر اریدہ' فقالت لی عجبا لک یا ابن الخطاب! ما ترید ان تراجع انت و ان ابنتک لتراجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یظل یومہ غضبان! فقام عمر فاخذ رداءہ مکانہ حتی دخل علی حفصۃ' فقال لها یا بنیۃ! انک لتراجعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی یظل یومہ غضبان؟ فقالت حفصۃ: واللہ انا لنراجعہ' فقلت تعلمین انی احذرک عقوبۃ اللہ و غضب رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم - یا بنیۃ لا تغرنک هذہ التی اعجبها حسنها حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاها (یرید عائشۃ -) قال: ثم خرجت حتی دخلت علی ام سلمۃ لقرابتی منها فکلمتها' فقالت ام سلمۃ: عجبا لک یا ابن الخطاب! دخلت فی کل شی حتی تبتغی ان تدخل بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ازواجہ؟ فاخذتنی واللہ اخذا کسرتنی عن بعض ما کنت اجد - فخرجت من عندها و کان لی صاحب من الانصار اذا غبت' اتانی بالخبر' و اذا غاب کنت انا آتیہ بالخبر' ونحن نتخوف ملکا من ملوک غسان ذکر لنا انہ یرید ان یسیر الینا فقد امتلات صدورنا منہ- فاذا صاحبی الانصاری یدق الباب- فقال افتح افتح فقلت جاء الغسانی؟ فقال بل اشد من ذلک - اعتزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازواجہ - فقلت رغم انف حفصۃ و عائشۃ - فاخذت ثوبی فاخرج حتی جئت فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مشربۃ لہ یرقی علیها بعجلۃ و غلام لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسود علی راس الدرجۃ - فقلت لہ قل هذا عمر بن الخطاب فاذن لی - قال عمر فقصصت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا الحدیث' فلما بلغت حدیث ام سلمۃ' تبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - و انہ لعلی حصیر ما بینہ وبینہ شی' و تحت راسہ وسادۃ من ادم حشوها لیف و ان عند رجلیہ قرظا مصبوبا و عند راسہ اهب معلقۃ' فرایت اثر الحصیر فی جنبہ فبکیت فقال یبکیک؟ فقلت یا رسول اللہ! ان کسری وقیصر فیما هما فیہ وانت رسول اللہ! فقال اما ترضی ان تکون لهم الدنیا ولنا الآخرۃ؟ "

(خلاصۂ بیان)

لیکن اسی واقعہ کو امام بخاری نے کتاب العلم میں عبید اللہ بن ابی ثور کی روایت سے بھی درج کیا ہے - وہ جزئیات بیان میں زیادہ مشرح و مفصل ہے علی الخصوص حضرت عمر اور آنحضرۃ کا مکالمہ زیادہ تفصیل سے اسمیں بیان کیا گیا ہے - امام مسلم کی روایات میں بھی بعض زیادہ تفصیلات ہیں - ہم بخوف طوالت کتاب العلم والی روایۃ کو نہیں نقل کرسکتے' مگر ان تمام روایات کو سامنے رکھکر انکا مشترک اور مربوط و مرتب خلاصہ بلاحتیاط درج کردیتے ہیں - یہ نسبت ایک ہی روایت کے ترجمہ کردینے کے یہ زیادہ مفید ہوگا - علاوہ اصل واقعہ کے جو ضمنی روشنی اس روایت سے آنحضرۃ کی سیرۃ طیبہ' فقر و استغنا' عورتوں کے حقوق' اسلام کی حمایت حقوق نسواں' زنان عرب کی حالت میں انقلاب'

صحابہ کا عشق رسول' حضرۃ عمر کے مدارج علیہ اور وہ محبت رسول میں بیخودانہ سرشاری' اور اسی طرح کے بے شمار امور ومسائل پر پڑتی ہے' اسکے لحاظ سے بھی اس کا مفصل و جامع خلاصہ درج کرنا بہت ضروری تھا :

" حضرت عبد اللہ ابن عباس (رض) کہتے ہیں کہ میں سال بھر تک ارادہ کرتا رہا کہ حضرۃ عمر (رض) سے قرآن کریم کی ایک آیت کی نسبت پوچھوں' لیکن انکی ہیبت و رعب سے میری ہمت پست ہوجاتی تھی اور پوچھنے کی نوبت نہیں آتی تھی - ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ حضرۃ عمر حج کیلیے نکلے اور میں بھی انکے ہمراہ روانہ ہوا - جب حج سے فارغ ہوکر ہم لوگ واپس آ رہے تھے تو راستے میں ایک اچھا موقعہ گفتگو کا ہاتھ آگیا اور میں نے اس مہلت کو غنیمت سمجھکر اپنے قدیمی ارادے کو پورا کرنا چاہا - میں نے عرض کیا کہ امیر المومنین! آنحضرۃ کی وہ کون دو بیویاں تھیں جنہوں نے اپنے مطالبات کیلیے ایکا کرکے آنحضرۃ پر زور ڈالا تھا' اور جس کا ذکر خدا تعالی نے " و ان تظاهرا علیہ " میں کیا ہے؟

حضرۃ عمر نے فرمایا " عائشہ اور حفصہ " اسپر میں نے کہا کہ واللہ میں ایک سال سے ارادہ کر رہا تھا کہ اس بارے میں آپ سے پوچھوں مگر آپکے رعب سے میری زبان نہیں کھلتی تھی -

حضرۃ عمر نے کہا: " اسکا کچھہ خیال نہ کرو - جو بات مجھے معلوم ہے میں بیان کرنے کیلیے موجود ہوں "

اسکے بعد حضرۃ عمر نے اس واقعہ پر ایک مفصل و مشرح تقریر کی - انہوں نے کہا کہ " ایام جاہلیۃ میں ہم لوگوں کا عورتوں کے ساتھہ یہ سلوک تھا کہ کسی طرح کے حقوق انہیں حاصل نہ تھے - ہم سمجھتے تھے کہ عورتیں کوئی چیز نہیں ہیں - لیکن جب اسلام آیا اور اللہ تعالی نے انکے حقوق کے متعلق آیات نازل کیں اور انکا حق ہم پر قرار پایا' تو ہماری عورتوں کی حالت بالکل بدل گئی اور اپنا حق مانگنے میں وہ نہایت جری ہوگئیں -

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ کسی بات پر حسب عادت قدیمی میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا اور باہم تکرار سی ہوگئی - اس نے الٹ کر ویسا ہی جواب دیا اور سختی سے بات کی - میں نے کہا: تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ میری بات کا اسطرح جواب دیتے ہو؟ وہ بولی کہ سبحان اللہ! تم کیا ہو کہ میں تمہیں جواب نہ دوں - تمہاری بیٹی (حفصہ) تو خود رسول اللہ صلعم کو برابر کا جواب دیتی ہے - حتی کہ وہ دن دن بھر ان سے روٹھی رہتی ہے!

یہ سنکر میں نے اپنے دل میں کہا' یہ تو عجیب بات ہوئی - فورا اٹھکر حفصہ (حضرۃ عمر کی صاحبزادی اور آنحضرت کی زوجۂ مطہرہ) کے پاس پہنچا اور پوچھا کہ بیٹی! کیا یہ سچ ہے کہ تم آنحضرۃ سے سوال جواب کرتی ہو اور دن دن بھر روٹھی رہتی ہو؟ اور کیا اور بیویاں بھی ایسا ہی کرتی ہیں؟ حفصہ نے کہا کہ ہاں بیشک ہم ایسا کرتے ہیں - مجھے سخت غصہ آیا اور میں نے کہا کہ تجھے اللہ کی سزا اور اسکے رسول کے غضب سے ڈرنا چاہیے - رسول اللہ کی ناراضی عین خدا کی ناراضی ہے - یہ کیا ہے جو تم اسطرح انہیں ناراض کرتی ہو؟ تجھے حضرۃ عائشہ کی کوئی نظیر دیکھکر بھول نہ جانا چاہیے جس سے آنحضرۃ بہت محبت فرماتے ہیں - واللہ اگر انہیں میرا خیال نہوتا تو وہ تجھے طلاق دیچکے ہوتے - تجھکو جو کچھہ مانگنا ہو مجھسے مانگ - آنحضرت کو کیوں تکلیف دیتی ہے؟

اسکے بعد میں ام سلمہ (آنحضرۃ کی دوسری زوجۂ مطہرہ) کے ہاں آیا کیونکہ قرابت کی وجہ سے مجھے زیادہ موقعہ دریافت حال اور ملاقات کا حاصل تھا - میں نے ان سے بھی وہ تمام باتیں کہیں جو اپنی بیٹی سے کہی تھیں - لیکن انہوں نے سنتے ہی جواب دیا کہ اے ابن خطاب! تمہاری حالت تو بڑی ہی عجیب ہے! تم ہر معاملے میں دخیل ہوگئے - اور اب یہ نوبت آگئی کہ رسول اللہ اور انکی بیویوں کے معاملے میں بھی دخل دینے لگے ہو؟

" علم خواهش " کس شے کا نام ہے ' جسکا اسقدر شور مچایا جاتا ہے اور جسکے بہتے پر گورنمنٹ سے اپنے مقاصد حاصل کرنے کی آرزو ہے ؟ اگر " علم راے " کے معلوم کرنے کا وسیله یه جلسے نہیں هیں تو مسلمانوں کے اندر عام راے کا وجود هي نہیں ہے ' حالانکه گذشته چند سالوں کے اندر سب سے زیادہ دعوا علم راے کا قولاً و عملاً مسلمانوں هي نے کیا ہے - میں پوچھتا هوں که جسقدر جلسے طرابلس اور بلقان کیلیے هوے ' جسقدر تجویزیں صلیبي مظالم اور مسلمانان مقدونیا و البانیا کي مظلومي کے متعلق پاس کي گئیں نیز جسقدر صدائیں ایڈریا نوپل کے عود کے بعد اسلامي هند نے بلند کیں ' وہ کن جلسوں سے آئھي تھیں ؟ اور کن لوگوں نے انہیں منعقد کیا تھا ؟ اگر کسي مسئله کي تحریک کرنے کا یه مطلب ہے که خود ملک میں کوئی خیال نہیں تو اس دلیل سے تو طرابلس و بلقان کے جلسے تک بالکل ملیا میٹ هوجاتے هیں ' کیونکه نه صرف انکے لیے اخباروں نے تحریک هي کي بلکه واقعه یه ہے که خاص خاص لوگوں هي نے جوش اور هیجان پیدا کرایا - شاید یه کہنا کسی کے نزدیک بھی مبالغه نهوگا که طرابلس و بلقان کے مسئله میں الهـلال نے تحریک و دعوۃ کا کام خاص طور پر کیا ہے - پھر اگر اس وقت الهلال کا لکھنا اور هر طرح ظاهر و باطن کوشش کرنے " علم راے " کی صحت کو نقصان نه پہنچا سکا تو العجب ثم العجب که آج ندوہ کے متعلق اسکا سعی کرنا یه مطلب رکھے که جو کچھه هوا صرف اسی کی تحریک سے هوا ' اور خود کسی جلسے کے انعقاد کیلیے فرشتے آسمان سے نازل نه هوے ؟

میرے عزیز نادانوں ! فرشتے تو اب کسي جلسے کا بھي پیام لیکر نہیں آتے ' اور وحي الهي سے کوئي بھي جلسه منعقد نہیں کرتا - انسانوں هي کي تحریک هر جگهه کام کرتي ہے - هندوستان هي نہیں بلکه تمام آور جمهوري اصول پر چلنے والے ممالک کا بھي یہي حال ہے - علم راے اسي کو کہتے هیں که کسي مسئله کي اهمیت کو محسوس کرکے چند اشخاص سب سے پہلے لوگوں کو توجه دلاتے هیں ' اور جس شے کو اپنے عقیدے میں ضروري اور اهم سمجھتے هیں ' اسکي اهمیت کا عام اعتراف کرانے کي سعي کرتے هیں - پھر لوگ انکي سنتے هیں اور انکے بیانات پر کان دھرتے هیں - یہاں تک که تحریک کي قوت اپنا کام کرتي ہے ' اور ایک هیجان و جوش عام پیدا هوجاتا ہے - پھر وهي صدا جو پہلے محدود تھي عام هوجاتي ہے ' اور وهي خیالات جو پہلے ایک یا چند شخصوں کے قلم سے نکلتے تھے ' هر مجمع اور مجلس کی طرف سے شائع هونے لگتے هیں - اسي کا نام علم راے ہے اور دنیا کي تمام قوتیں مجبور هیں که اسي کو علم راے سمجھیں اور اسکے آگے سر جھکادیں !

یه کانپور کي مسجد کا معامله همارے سامنے ہے - یقیناً الهلال نے اسکے لیے اپنے تئیں وقف کردیا ' اور علاوہ اخبار کے شخصاً بھي هر طرح کوشش کي ' مختلف مقامات میں لیکچر دیے ' چندے کي تحریکیں کیں ' انجمنوں کو خواب غفلت سے چونکایا ' اور بالکل اسی طرح بعض اور ارباب غیرت و قوت نے بھی اپني تمام کوششوں کو اس راہ میں وقف کر دیا - لیکن ایسا هونا نه تو علم راے کے وجود سے انکار کي وجه هوسکتا تھا ' اور نه آن جلسه اور جماعتوں نے محض چند اشخاص کے کہدینے سے ایسا کیا تھا - مسئله اهم ' واقعی ' اور سچا تھا ' خانۂ خدا کي محبت هر مومن دل میں تھي ' اور شهداے راہ الهي کے درد سے هر دل بیقرار تھا - پس چونکه بات سچي اور حقیقي تھي ' اسلیے سب نے "آہ" کی اور (بناوٹی ؟) نه تھا ' اسلیے کوئی نه تھا جسکے منه سے چیخ نه نکلی :- سر جیمس مسٹن کي گورنمنٹ نے کہا که یه " چند مفسدوں کي کارستاني ہے " مگر خدا نے ' اسکے قانون صداقت نے ' زمانے کی طاقت نے ' اور پیش آنے والے واقعات و نتائج نے اس الزام کو جھٹلایا اور " علم راے " کے آگے بڑے بڑے سرکشوں کو بالآخر عاجزانه گردن جھکا دیني پڑي -

هم عمل اور حرکت کے عہد میں هیں ' همارے اصلی کام ندوہ کے مسئله سے زیادہ اهم هیں - هم کو آینده چپ هوکر بیٹھه نہیں جانا ہے بلکه کام کرنا ہے ' اور همارے مقاصد کے مخالف و منکر بڑے هی هوشیار اور چالاکیوں اور شرارتوں کے پیکر هیں - پس خدا کیلیے اصلاح ندوہ کي ضد میں آکر ایسے هفوات منه سے نه نکالو جو نه صرف یه که واقعیت کے خلاف هیں - بلکه کل کو مخالفوں کے هاتھه میں همارا سر کچلنے اور هماري آوازوں کو جھٹلانے اور رد کردینے کیلیے ایک بڑا بھاري پتھر دیدینے والے هیں - ندوہ کا مسئله دس مئي کو تھا ' لیکن ملک اور قوم کا مسئله روز همارے سامنے آتا ہے - هم اپنی خواهشوں کو گورنمنٹ سے منوانا چاهتے هیں ' اور اپني عام راے کو اسکے هاتھوں ذلیل کرانا پسند نہیں کرتے - همیں بہت کچھه لینا ہے اور بہت سے کام هیں جنکے لیے علم صدائیں بلند کرني هیں - اگر آج تمنے یه کہدیا که پچاس سے زائد جلسوں کا هونا " علم راے " نہیں تو بتلاو که کل کو کسی بڑے سے بڑے مسئله کیلیے بھي جسے تم بڑا سمجھتے هو ' کس طرح علم راے کا ثبوت دوگے ' اور ان جلسوں کي تحقیر کرکے اور کونسے جلسے لاوگے جنکي تجویزوں کے ذریعه گورنمنٹ کے سامنے کھڑے هوگے ؟

جبکه وہ کہیگي که جلسوں کا هونا علم راے کا ثبوت نہیں ' تو اسکا جواب همارے پاس کیا هوگا کیونکه تمام ملک کے پچاس سے زائد باقاعدہ مجالس کوئی شے نہیں هیں ؟

اصل یه ہے که جو لوگ ان جلسوں کي تحقیر کرتے هیں ' انہیں شاید اسکي چنداں پروا بھي نہیں ہے که اسکا اثر علم اسلامي و ملکي فوائد پر کیا پڑیگا ' نیز وہ گورنمنٹ اور حکام کے مقابلے میں قوم کي کامیابي کے کچھه ایسے شائق بھي نہیں - اگر ایسا هي ہے تو پھر ایسے لوگوں کو اسپر توجه دلانا بیکار ہے - البته اصحاب فکر و راے کو سوچنا چاهیے که علم مجالس کي تحقیر کا خیال کس درجه مہلک اور خطرناک غلطي ہے !

اگر میں ان جلسوں کے متعلق فرداً فرداً بحث کروں تو انکي اهمیت کا مسئله پوري طرح روشني میں آجاے ' مگر اصولاً اس طریق بحث کي ضرورت نہیں سمجھتا - یه جلسے کیسے بھي هوں ' باقاعدہ هوں یا بے ضابطه ' الہام آسماني سے منعقد هوے هوں ' یا اشارۂ انساني سے - انکے لیے الهلال نے زور دیا هو یا کامریڈ نے - لیکن همارے جلسے یہي هیں - هماري صدائیں انهي میں سے آٹھتي هیں - هماري موجودہ علم راے انهي سے عبارت ہے اور انکو الگ کر دینے کے بعد همارے پاس اور کچھه نہیں رهتا - بلقان و طرابلس کے تمام مسائل کے متعلق انهي کے ذریعه هم نے کام کیا ' مسجد کانپور کا مسئله انهی کي صداؤں سے عبارت ہے - همارے کاموں کي بنیاد اور همارے اجتماع کي قوت صرف انهي میں پوشیدہ ہے - پس جسکا جي چاهے انہیں تسلیم کرے ' جسکا جي چاهے تسلیم نه کرے ' مگر جب کام کا وقت آئیگا تو تمام قوم اور گورنمنٹ مجبور هوگي که انهی کو تسلیم کرے ' اور انهي کو سب کچھه قرار دے - انکار کرنے والے آفتاب کے وجود سے عین دوپہر کو بھي انکار کرسکتے هیں لیکن روشني کا سلسله تاریکي کا سوال نہیں بن جا سکتا : فاعتبروا وتدبروا یا اولی الالباب -

مدارس اسلامیہ

مسئلۂ بقا و اصلاح ندوہ

۱۰ مئی سے پہلے اور اسکے بعد

ربنا احکم بالحق ، و ربنا
الرحمن المستعان علی ماتصفون !

گذشتہ اشاعت میں جو کچھہ لکھا جاچکا ہے ، وہ جلسے کے حالات و نتائج پر ایک عام نظر تھی - آج بعض خاص حیثیتوں سے ایک دوسری نظر ڈالنا چاہتا ہوں - یہ جلسہ ہمارے لیے عبرۃ و تذکیر کا ایک عظیم الاثر واقعہ ہے اور ہمارے عام مجامع اور مجلسی کاموں کیلیے اسمیں بڑی بڑی عبرتیں پوشیدہ ہیں - ایسے واقعات کا نہایت غور و فکر سے مطالعہ کرنا چاہیے - انسان کی سب سے بڑی عقلمندی عبرت پذیری ، مگر سب سے بڑی غلطی غفلت و اغماض ہے : ان فی ذلک لذکری ، لمن کان له قلب او القی السمع وهو شهید -

۱

(طریق انعقاد و دعوۃ کار)

ہم آج نصف صدی سے بڑے بڑے مجلسی کاموں میں منہمک ہیں - بیس برس سے کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں ، اور بڑی بڑی انجمنوں کے علاوہ وقتی مصالح و ضروریات کیلیے عظیم الشان مجلسوں کا اعلان ہوتا ہے - لیکن افسوس ہے کہ ابتک ہمارے پاس طریق انعقاد مجالس و صحت کار کیلیے نہ تو کوئی متفقہ اصول ہے اور نہ کوئی معیار - جس جلسے کو لوگ چاہتے ہیں باقاعدہ کہدیتے ہیں ، جسکو چاہتے ہیں خلاف قاعدہ کہدیتے ہیں - ایک ہی جماعت کو کچھہ لوگ تسلیم کرلیتے ہیں ، کچھہ لوگ انکار کردیتے ہیں - نہ تو تسلیم کرنے والوں کے پاس کوئی اصول ہے اور نہ انکار کرنے والوں کے پاس کوئی معیار -

کبھی اسپر بہت زور دیا جاتا ہے کہ " رازداری " کوئی شے نہیں اور جمہوری کاموں کے یہ معنی ہیں کہ بالکل علانیہ ہوں اور انمیں کوئی راز نہو - لیکن پھر بعض عقلمند لوگوں کو اصرار ہوتا ہے کہ اس عام کلیہ میں استثنا ضرور ہونا چاہیے - حقیقی عمومیت و جمہوریت ایک مفہوم ذہنی یا ادعاء خیالی ہے ، اور کبھی بھی اسکا وجود خارج میں نظر نہ آیا - اس عموم میں کچھہ نہ کچھہ خصوص کی گنجایش رکھنی ہی پڑیگی اور ذمہ داری کے کاموں میں رازداری کے بغیر چارہ نہیں -

پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر جماعت کے فوائد کا پاس کرنے والے رازداری سے کام کریں تو وہ عین جمہوری کام ہے ، لیکن جن لوگوں کو جماعت کے فوائد عزیز نہیں ، انکے لیے رازداری جائز نہیں ہو سکتی -

مگر اسپر سوال ہوتا ہے کہ اشخاص کی اس حیثیت کا کیونکر فیصلہ ہو کیونکہ محض ادعا تو اسکے لیے کافی نہیں -

غرضکہ کوئی متفق اصول اس بارے میں قوم کے سامنے نہیں ہے ، اور ایک افسوس ناک طوائف الملوکی اس بارے میں پھیلی ہوئی ہے -

لیکن ۱۰ - مئی کا جلسہ فی الحقیقت اس بحث و مناقشہ کا ایک عملی فیصلہ ہے ، اور ایسا فیصلہ ہے جسکو اگر تسلیم نہ کیا جائے تو اس مبحث کا کوئی فیصلہ بھی عملاً ممکن نہوگا - باوجود قلت وقت و فقدان فرصت ، جس طرح اسکی تجویز ہوئی ، اور جس طرح اسکے انعقاد کا سامان کیا گیا ، وہ اسکے لیے ایک بہتر نمونہ ہے کہ عام قومی مجالس کو کس طرح منعقد ہونا چاہیے - اور یہ ایک بہت بڑی بصیرۃ ہے جو اس جلسے سے ہم ہمیشہ کیلیے حاصل کرسکتے ہیں -

(ایک خطرناک اور مہلک سعی)

سب سے پہلے ہمارے سامنے وہ کثیر التعداد جلسے آتے ہیں جو ہندوستان کے مختلف حصوں میں مسئلۂ ندوہ کے متعلق منعقد ہوے ، اور جنکی نسبت پورے اعتماد کے ساتھہ کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت تک کسی بڑے سے بڑے مسئلہ کے لیے بھی اس سے زیادہ عام آواز نہیں اٹھی ہے ، جسقدر کہ اصلاح ندوہ کیلیے اور ایک آزاد کمیٹی یا کمیشن کیلیے ہندوستان کے ہر گوشے سے متفقاً اٹھی ، اور ایک ہی وقت میں اٹھی -

لیکن کچھہ لوگ ہیں جو ان جلسوں کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ کوئی چیز نہیں ، اور انھیں کسی طرح بھی عام راے کا خطاب نہیں دیا جا سکتا - انکی بڑی دلیل یہ ہے کہ خود کسی وحی آسمانی یا الہام قلبی کی بنا پر انکا انعقاد نہیں ہوا بلکہ بعض لوگوں کی کوشش اور سعی سے ہوا - ایسے جلسے جب چاہیں ہر جگہ کرادیسکتے ہیں - انکی کوئی وقعت نہیں ہوسکتی -

لیکن قطع نظر اس منطق کے جو ان کی تضعیف و تحقیر میں اختیار کی گئی ہے ، سب سے پہلا سوال ان بزرگوں سے یہ ہونا چاہیے کہ انکے ایسا کہنے میں اور اُس منطق میں جو مسئلہ مسجد کانپور کے متعلق حکام کام میں لائے تھے ، کیا فرق ہے ؟ سر جیمس مسٹن کی گورنمنٹ بھی بعینہ یہی کہتی تھی کہ خود عام پبلک کو کوئی خیال نہیں ہے - صرف چند آدمی ہیں جو ہر جگہ جلسے کراتے ہیں اور جتنی مختلف صدائیں اٹھہ رہی ہیں وہ در اصل ایک ہی صدا کی سازشی بازگشت ہے !

پھر کونسی وجہ ہے کہ یہ منطق اس وقت تو تسلیم نہیں کی گئی اور اسکو قوم کی تحقیر اور اسلامی اتحاد کی توہین سمجھا گیا ، مگر آج ندوہ کے مسئلے میں بلا تکلف اسی حربے سے کام لیا جا رہا ہے ؟

مجھے افسوس ہے کہ اس استدلال سے کام لینے میں میں نے اُن بزرگوں کو بھی تیز زبان پایا ہے جنھوں نے مسئلۂ مسجد کانپور میں عام راے کی وکالت میں خاص حصہ لیا تھا - پھر کیا مناسب نہوگا کہ وہ اس سوال پر غور کریں ؟

اصل یہ ہے کہ لوگ جو کچھہ کہتے ہیں ، اسے خود اتنا نہیں سمجھتے جتنا دوسرا سمجھہ سکتا ہے اور سمجھتا ہے - اگر مسئلۂ ندوہ کے متعلق وہ پچاس سے زائد اسلامی جلسے کوئی چیز نہیں ، جو ہندوستان کے تمام شہروں بلکہ قصبوں اور دیہاتوں تک میں منعقد ہوے ، تو اسکے یہ معنی ہیں کہ آپ گورنمنٹ کو ، حکام کو ، انکے پرستاروں کو ، اور قومی و ملکی خواہشوں اور حقوق کے ہر مخالف کو وہ خطرناک اور مہلک حربہ دے رہے ہیں ، جسکا قاتل وار آپکی تمام سیاسی و ملکی زندگی کو نیست و نابود کر دیگا ، اور آپ اُس سب سے زیادہ کارگر اور حقیقی و اصلی دلیل کو خود ہی رد کردینگے ، جسکا رد ہوجانا آپکے مخالفوں کا بہترین مقصد ہے ، اور جنکے بھروسے پر آپنے اپنے مقاصد کی ہستی قائم کی ہے !!

اگر وہ جلسے کوئی چیز نہیں جو مسئلہ ندوہ کے متعلق ہندوستان میں منعقد ہوے تو پھر مجھے بتلایا جاے کہ " قومی راے " اور

مذاكرۂ علمیہ

صفحۃ من تاریخ الکیمیا

(تقسیم علوم)

اگر علوم جدیدہ کي کوئی تاریخ ترتیب اصلي کے ساتھہ لکھي جاے تو اُسمیں سب سے پہلا باب تقسیم علوم کا ہوگا -

قدما کي ایک بنیادي غلطي یہ تھي کہ وہ علوم کي کوئي صحیح تقسیم اور تعیین حدود نہ کرسکے اور طبیعیات کو جسے فی الحقیقت تجربہ اور مشاہدات کا نتیجہ ہونا تھا ' اُن چیزوں سے ملا دیا جو محض زمانۂ قدیم کے ظنون مقصرہ اور قیاسات ابتدائیہ کا نتیجہ تھیں - متاخرین کو نئي راہ کا سراغ ملگیا اور انھوں نے سب سے پہلے علوم کي تقسیم صحیح اور تعیین حدود میں کامیابي حاصل کی - در اصل یہی اولین کام حکماے جدیدہ کي اصلی مزیت اور شرف ہے -

اب علوم کے اقسام کا نقشہ بالکل بدل دیا گیا ہے اور گو بنسبت اعصار قدیمہ کے بے شمار نئي نئي شاخیں پیدا ہوگئي ہیں ' تاہم اُصولاً انکي تقسیم وحدود ایک صحیح بنیاد پر قائم اور انکي مختصر تعداد میں بالکل غیر متاثر ہے -

چنانچہ موجودہ زمانے میں دس بارہ غیر اصولي قسموں کي جگہ صرف اِن تین حصوں میں تمام علوم تقسیم کردیے گئے ہیں :

(۱) علوم حیاتیہ -
(۲) علوم نفسیہ -
(۳) علوم طبیعیہ -

ان تینوں قسموں میں سے ہمارا موضوع بحث آخر الذکر علم ' اور سب سے پہلے صرف اسکي ایک ہی شاخ ' یعني علم کیمیا ہے -

امم قدیمہ میں سے جن جن قوموں کي تاریخ میں ہمیں علم کیمیا کا تذکرہ ملتا ہے ' وہ مصري ' فنیقي ' یہودي ' یوناني ' رومي ' اور عرب ہیں - ان قوموں میں سے مصري سب سے پہلے گذرے ہیں ' اسلیے غالباً فن کیمیا کا اولین سرچشمہ مصر ہي ہے -

(لفظ کیـمـیـا)

" کیمیا " کس زبان کا لفظ ہے اور اسکے کیا معني ہیں ؟ اسمیں علماء کا اختلاف ہے - بعض کا بیان ہے کہ کیمیا " کمي " سے مشتق ہے جسکے معني سیاہ زمین کے ہیں - قدیم زمانے میں مصر کا بھي نام تھا اور چونکہ اس فن کا گہوارہ مصر تھا ' اسلیے اسکا بھي یہي نام پڑگیا - اسکي تائید اس سے بھي ہوتي ہے کہ کیمیا کو " فن مصري " بھي کہتے ہیں -

مگر بعض کا خیال ہے کہ یہ ایک عبراني نژاد لفظ سے مشتق ہے جسکے معني راز یا اخفاء کے ہیں - اصل میں یہ لفظ غالباً شامی ہے - اہل یونان مصر کو سام ابن نوح کي نسبت سے شامیا کہتے تھے -

ایک تیسري جماعت کو ان دونوں رایوں سے اختلاف ہے - اسکے نزدیک یہ در اصـل " سیمیا " تھا - سیمیا کے معني بھي اخفاء و پوشیدگي کے ہیں -

بہر نوع لفظ کیمیا کا مشتق منہ خواہ کچھہ ہي ہو اور اسکے معني خواہ سیاہ زمین کے ہوں یا اخفاء کے ' اسقدر یقیني ہے کہ یہ ایک پوشیدہ فن تھا جسے صرف رؤساء مذہبي ہي جانتے تھے ' اور اسکي بڑي دلیل یہ ہے کہ خود ہیکلوں اور عبادتخانوں کے اندر یا انکے قرب و جوار میں کیمیاوي دار العمل (لبوریٹري) نکلے ہیں -

(کیمیا کی ابتـدا)

جس طرح دنیا میں تمام علوم کي ابتدا افراد انسانیہ کی غیر منضبط اور توہمات آمیز معلومات سے ہوئي ہے اور رفتہ رفتہ تمدن و عمران کي ترقي نے اُن میں ترتیب اور انضباط پیدا کیا ہے ' اُسي طرح فن کیمیا کي بھي ابتدا ہوئي -

البتہ اسکي ابتدا اس لحاظ سے ایک خاص اور غیر معمولي حالت بھي رکھتي ہے - شاید ہي کسی علم کي ابتدا اسدرجہ توہمات اور خلاف مقصد کوششوں سے آلودہ رہي ہوگي ' جیسي کہ اس نہایت قیمتي اور ضروري فن شریف کي ہوئي ہے !

آگے چلکر فن کیمیا کے مختلف دوروں کي سرگذشت آئیگي یہاں ہم صرف اسقدر اشارہ کردینا چاہتے ہیں کہ اسکي ابتدا نہ صرف غلط فہمیوں اور غلط مقاصد کے اعتماد کے ساتھہ ہوئي جیسا کہ انقلاب ماہیت معدنیات کي کوشش سے ظاہر ہوتا ہے ' بلکہ بہت کچھہ انساني جرائم و معاصي کي ان افسوسناک سرگذشتوں سے بھي اسکا تعلق رہا ہے جو دنیا کے گذشتہ تاریخي زمانوں کي وحشت انگیز یادگاریں ہیں ' اور جنسے اس افسوس ناک صداقت کي تصدیق ہوتي ہے کہ بہتر سے بہتر اور اشرف سے اشرف آلہ و وسیلہ بھي انسان کے بہیمي جذبات کے قبضہ میں آکر بدترین لعنت و عذاب بن جا سکتا ہے !

فن کیمیا کے جس قدر ابتدائي تجارب ہیں ' وہ دنیا نے صرف دو طریقوں سے حاصل کیے ہیں :

(۱) بہت سے لوگوں کو خیال پیدا ہوا کہ ادنی درجہ کي دھاتوں کو کسي خارجي ذریعہ سے اعلی درجہ کي دھاتوں میں منقلب کردیا جاے" - مثلاً تانبے کو سونا بنا دیا جاے یا قلعي اور پارہ کو چاندي کي صورت اور خواص میں بدلدیا جاے - اس مقصد کے حاصـل کرنے کیلیے بڑي بڑي علمي اور تجارتي کوششیں شروع ہوئیں اور صدیوں تک بڑے بڑے حکما اور علمي حلقے اس مقصد کے تجربوں میں مشغول رہے - وہ اپنے مقصد میں تو کامیاب نہوے لیکن انکے تجربوں سے ضمناً بہت سے قیمتي مسائل معلوم ہوگئے جو ایک عمدہ ابتدائي سرمایہ اصلي فن کیمیا کا ثابت ہوا !

(۲) پہلا ذریعہ تو یہ غلط فہمي اور غلط تلاش تھي - دوسرا ذریعہ انساني وحشت و جرائم کے مقتدر اور مخفي حلقوں کا علمي وسائل سے مقصد براري کي کوشش کرنا ہے جو عصر قدیم سے لیکر ازمنہ مظلمہ (ڈارک ایجز) کے بعد تک برابر جاري رہي - تاریخ کے مطالعہ سے ان شریر اور جرائم پیشہ اشخاص اور جماعتوں کا پتہ چلتا ہے جو اپنے علم و حکمت کو اس راہ میں صرف کرکے اپنے بڑے بڑے ذاتي فوائد حاصل کرنا چاہتي تھیں - یہ وہ لوگ تھے

(عام جلسه کي ضرورت کا اعتراف)

پس ٹهیک ٹهیک اسي اصول کارکي بموجب جو اب تک متفق و متحده طور پر هم کرتے آئے هیں ' هندوستان کے هر حصه سے اصلاح ندوه کے لیے ایک عام جلسه کي صدائیں اٹهیں ' اور نفس اصلاح کا تقریباً هر حلقه اور هر گروه نے اعتراف کیا - شاید هی دو چار ماه کے اندر کسي تعلیمي مسئله کے متعلق اسقدر عام اتفاق کي قوت میسر آئي هے ' جیسي که بحمد الله اس مسئله میں حاصل هوئي - اسقدر سرعت سے مطالبۂ اصلاح کي قوم نے حمایت کي که اسکو کسي بڑي سازش سے تعبیر کرنے کے سوا مبلکرین اصلاح کوئي توجیهه نه کر سکے -

عام جلسے کي ضرورت کے عام اعتراف کے بعد یه سوال سامنے آتا تها که وه عام جلسه کہاں منعقد هو ؟ -

مخالفین اصلاح کہتے هیں که اسے لکهنو هي میں منعقد هونا تها ' اور دلیل یه پیش کرتے هیں که جہاں کا معامله هو ' وهیں سعي اصلاح زیاده موزون اور نتیجه خیز هو سکتی هے - جو لوگ یه خیال اپنے فریقانه مقاصد کی بنا پر ظاهر کرتے هیں ' انسے تخاطب تو مفید نهوگا ' البته غیر جانب دار لوگوں کو ذرا سوچنا چاهیے که ایسا کہنے وه ایک کهلی اور روشن بات سے کس طرح تجاهل و اغماض کر رهے هیں ؟ ندوة العلما کا سارا ماتم اسی میں هے که چند حضرات نے اسے اپنے شخصي اقتدار کا گهر بنا لیا هے ' اور ملک کے قابل اور کارکن اشخاص کیلیے اس میں کوئي جگه نهیں رهی هے ' اور صرف یہی بات مبده اصلي هے آن تمام خرابیوں کا جسکے ذریعه کوئي کوشش اندروني اصلاح کي کامیابی نهیں هو سکتي -

پس ایسي حالت میں اصلاح کے مسئله پر غور کرنے کے لیے خود لکهنو میں جلسه کرنا جو مدعا علیه فریق کا مرکز هے ' کیونکر اس خواهش کو پورا کر سکتا تها ' جو عام طور پر غیر جانب دار کمیٹي کے قیام پر زور دے رهي تهي ؟ اسکے تو صاف معني یه تهے که جن لوگوں کے خلاف یه سارا شور و غل هے ' پهر خود انهي کے قدموں پر مسئله اصلاح ندوه کو گرا دیا جاے ' اور چهوڑ دیا جاے که جس طرح چاهیں وه اسکا سر کچل ڈالیں -

اصل یه هے که لکهنو کا نام صرف اسي لیے بار بار لیا جاتا هے که وهاں حضرات ندوه اپني میجارٹي پیدا کرنے کے عمده وسائل اپنے هاتهه میں رکهتے هیں ' جسکا ایک چهوٹا سا نمونه ایک مرتبه عهده داروں کے انتخاب جدید میں نظر آ چکا هے - اگر لکهنو میں جلسه هوتا ' تو بآساني ممکن تها که هزار پانچ سو آدمی شهر اور اطراف سے بلا لیے جاتے ' اور وه شور مچاتے که اصلاح کوئي چیز نهیں - هم کو کارکنان ندوه پر پورا اعتماد هے - چونکه اسکا موقعه لکهنو سے باهر حاصل نهیں هے اسلیے اسکا همارے دوستوں کو بڑا هي رنج هے -

پس لکهنو میں تو اس جلسے کا هونا کسي طرح بهي ممکن نه تها ' اور اسے هر صاحب بصیرت حتی که خود ارکان ندوه بهي تسلیم کرینگے ' اگر وه انصاف اور عدالة سے کام لیں ' اور وقتي مخالفت اور هٹ کو چهوڑ دیں - رهي یه بات که لکهنو کے علاوه کسي دوسرے شهر میں هو تو کہاں هو ؟ تو اس کا جواب صاف یه هے که جس شهر کے لوگ اپنا وقت ' اپنا روپیه ' اپنا دماغ ' اور اپني همدردي ایثار کرکے جلسه طلب کریں اور فریق مخالف کے علاوه عام پبلک اسپر کوئي معقول اعتراض نه کرے ' نیز بہت اچها هو اگر کوئي مرکزي مقام اور هر طرف کے آدمیوں کي شرکت کیلیے سهولت رکهتا هو -

جبکه جلسے کي ضرورت اور کمیشن کے انتخاب کی صدائیں هر طرف سے اٹهه رهي تهیں تو کسی شهر سے بهی ایسے جلسے

کیلیے آمادگی و مستعدي ظاهر نه هوے ' اور غریب ندوه کیلیے بڑي بهی کسے تهی که اس گرمي میں اپنا کار و بار معطل کرکے کسي عظیم الشان جلسے کا انتظام کرتا ؟

لیکن خدا کي مرضي یهي تهي که با وجود ان تمام باتوںکے کام هو ' اور مسئله ندوه غفلت و بے توجهی کي نذر نه هو جاے - پس اس نے بزرگان دهلي کے دلوں میں اس خدمت جلیل و عظیم کا خیال پیدا کر دیا ' اور وه هر طرح کي تکالیف اور صرف مال و وقت کرنے کیلیے مستعد هوگئے - انهوں نے ایک جلسه اپنے اهل الرائے اور کارکن حضرات کا منعقد کرکے جلسے کي تجویز منظور کي اور اسکا عام اعلان اسي وقت تمام اردو انگریزي اخبارات میں کر دیا - صوبجات متحده ' بنگال ' بمبئي ' اور پنجاب کے بعض مشاهیر و عهده داران مجالس بهی انکي تجویز سے متفق هوے ' اور انهوں نے اجازت دي که اعلان میں انکے دستخط بهی بڑها دیے جائیں - بمبئی میں انجمن اسلامیه مسلمانوں کی سب سے بڑي انجمن هے - پنجاب میں انجمن حمایت اسلام اور انجمن اسلامیه کی حیثیت تسلیم کرنے سے کسی کو انکار نه هوگا - اله آباد کی پراونشیل مسلم لیگ اپنے صوبے کی با قاعده جماعت هے - ان تمام مجالس کے عهده داروں نے اپنے دستخط سے اعلان کی اشاعت منظور کرکے شرکت فرمائی -

کسي ایسے جلسه کیلیے اس شهر کی خواهش اور مسابقت کے بعد صرف یه دیکهنا ضروري تها که وهاں کے لوگوں کي مثال لکهنو کے کوئي فریقانه حیثیت تو نهیں هے ؟

چونکه واقعات نے با وجود هزار سعی و جهاد مخالفت ' مخالفین اصلاح کے مقاصد کا ساتهه نهیں دیا ' اسلیے ظاهر هے که اب وه اسکے سوا کر هی کیا سکتے هیں که جلسے کی غیر جانب دارانه حیثیت سے انکار کریں ' اور کهیں که دهلی کی تمام مخلوق ' نیز وه تمام انسانوں کا گروه عظیم جو انکے مدعو کرده جلسے میں شریک هوا ' پیشتر هي سے مخالف تها -

یه عام قاعده هے که جب عدالت میں کوئي مدعي فریق هار جاتا هے تو یه کہکر اپنے دل کو تسکین دیتا هے که جج کو کچهه دے دلاکر میرے مخالف نے اپنے ساتهه ملا لیا هوگا - پس یه کہنے کا تو همیں چنداں خیال نهیں کرنا چاهیے - البته یه بات قابل غور هے که اگر اتني بڑي جماعت واقعي مخالفین اصلاح کي مخالف هے اور ابتدا هي سے مخالفانه راے رکهتي هے ' تو پهر ارکان ندوه اس بیان کے تسلیم کرنے سے کیوں انکار کرتے هیں که عام راے انکے ساتهه نهیں هے ؟

حقیقت یه هے که اگر اس مسئله کے حل کیلیے کسي غیر جانب دار مقام کي جلسه کیلیے ضرورت تهي تو دهلي کي موزونیت میں کسی صاحب انصاف کو عذر نهونا چاهیے - دهلی کے بزرگوں نے کبهی بهی ابتک ندوه کے مناقشات میں کوئی حصه نهیں لیا ' اور نه کبهي انهوں نے کوئي ایسی کارروائی کی جو فریقانه حیثیت پر دلالت کرتی هو - وه نه تو مخالفین اصلاح کے معهود فی الذهن دشمنوں کي فوج اور اثر کي کوئي جگه هے ' اور نه دیگر مقامات کے مقابلے میں وهاں داعیان اصلاح کو کوئی خاص بلکه حاصل هے - بلکه جو لوگ اصلاح کے مخالف اور منکر تهے ' انهی میں سے بعض بزرگوں کا وهاں اثر هونا چاهیے کیونکه وهیں کے رهنے والے هیں اور قدرتي طور پر اپنی کوئي جماعت اور حلقه اثر رکهتے هونگے - چنانچه اس جماعت سے کام لینے کی پوري کوشش کی گئی او ۱۰ کی صبح تک جاري رهی -

۱؎ ملاحظة : [illegible] ص ۲۹۵

(٣)

اس کو هم دور احتراق (Phlogistoe Period) (عربي میں اس کا ترجمه عصر السعیر کیا گیا ہے) کہسکتے هیں - یه سترهویں صدي کے وسط سے شروع هوتا اور اٹھارویں صدي کے آخر میں ختم هوجاتا ہے - اس عرصے میں بہت سے علماء کیمیا نے ایک مستقل فن بنانے کي کوشش کي - اس سعي کے لحاظ سے کیمیا کي تاریخ رو برٹ بول (Robert Boyle) کے وقت سے شروع هوتي ہے - روبرٹ بول کا یه اصول تھا کہ اس فن کا مقصد ترکیب اجسام کا علم ہے اور بس -

اس دور میں ارباب بحث و تحقیق کے خیالات پر چند خاص مسائل چھاگئے تھے جنمیں سب سے زیادہ اهم مسئلۂ احتراق کا ہے اور اسي لیے هم نے اس دور کا نام " دور احتراق " رکھا ہے - اس دور کے علماء کیمیا کا یه اعتقاد تھا کہ جب کوئي شے جلتي ہے تو اس سے ایک عنصر نکلتا ہے جسے فلو جسٹن (Phlogiston) کہتے هیں - فلو جسٹن ایک فرضي عنصر ہے جسکے متعلق فرض کیا گیا تھا کہ وہ خالص آگ ہے اور آتشگیر مادوں میں "ملا ہوا رهتا ہے - یه اعتقاد عرصه تک قائم رها - یہاں تک کہ ایک مشہور عالم کیمیاوي (Lavaisier) نے اس خیال کو باطل ثابت کیا ' اور اسوقت سے چوتھا یا موجودہ دور شروع هوا -

یه دور لوزایر کے عظیم الشان و دقیق کارناموں سے شروع هوتا ہے - اس کیمیاوي جلیل نے اپنے تجارب سے ثابت کردیا کہ اشیاء کے جلنے میں هوا کو بہت بڑا دخل ہے ' نیز یه کہ احتراق اور فلو جسٹن کے متعلق قدماء کے جو اعتقادات تھے ' وہ وهم محض سے زیادہ نہیں هیں - اسی ایک اصول کے دریافت هو جانے سے دفعتاً نظریۂ احتراق کي بنیادیں اسطرح هلگئیں کہ پھر قائم نہ رهسکیں -

جیسا کہ بعد کے مباحث سے آپکو معلوم هوگا' در حقیقت لوزایر نے وہ عظیم الشان خدمت اس فن کي انجام دی ہے جسکي وجه سے اسکا نام همیشه تاریخ کیمیا کے صفحات میں محفوظ رهیگا - اس کے اس کار نامه کي عظمت کا اندازہ صرف اسي سے هوسکتا ہے کہ اهل فن نے اسے " موجودہ فن کیمیا کے باپ " کا لقب دیا ہے !

مگر افسوس کہ قسمت نے اسکا ساتھه نه دیا - انقلاب فرانس کے عهد کشت و خون میں حکومت فرانس نے اسے قتل کرا دیا !

اس عهد کے ارباب فضل میں ڈالٹن (Dalton) اور برزیلیوس (Berzelius) بھي هیں - اول الذکر ایک انگریز حکیم ہے جس نے ذرات کا وہ عظیم الشان نظریه وضع کیا جو آج علوم کیمیاویه کا سب سے بڑا محور ہے - ثاني الذکر سویڈن کا باشندہ تھا - اس کا سب سے بڑا کار نامه مختلف عناصر کے اوزان ذرّي کا (یعني اس وزن کا جو ذرات سے پیدا هوتا ہے) اندازہ کرنا ہے -

اسکے بعد عهد آخر کے ارباب کمال کي جماعت ہے' جنمیں سویڈن کا ارني نس (Arrhenius) هالینڈ کا وانٹ هف (Vant Haff) جرمني کا برتولٹ Bertolet اور استوالڈ Ostwald ' انگلستان کا فرینکلینڈ Frankland اور سیر ولیم رامزے Sir W. Ramsey مشہور صنادید فن هیں ہے - ان میں سے چار اول الذکر علماء نے کیمیا کي ایک نئي شاخ کي بنیاد رکھي جسکو کیمیاے طبیعي کہتے هیں - کیمیاے طبیعي میں مرکبات کے خواص طبیعي اور ترکیب کیمیاوی کے باهمي تعلق سے بحث هوتي ہے -

برید فرنگ

کارزار البانیا

نتائج و عبر

غالباً یاد هوگا - الهـلال جلد ٣ نمبر ٢٥ میں السٹر کي فوجي تیاریوں کے متعلق ایک مضمون مع چند اهم تصاویر کے شائع کیا گیا تھا - اس مضمون میں جن قومي اور جنگي تیاریوں کی اطلاع دي گئي تھی' وہ اب بڑي حد تک مکمل هوگئی هیں - ٹائمز کا ایک جنگي مراسله نگار لکھتا ہے :

" اسوقت تک جتنے فدا کار السٹر کي قومي فوج میں داخل هوچکے هیں ' انکي تعداد قریباً ایک لاکھه دس هزار ہے ' اور روزانه نئے نئے امیدوار جوق جوق تمام اطراف و اکناف ملک سے چلے آرہے هیں !

چونکه اس فوج میں هر شخص داخل هوسکتا ہے اسلیے قدرتاً بہت سے داخل هونے والے بچے ' بوڑھے ' اور مریض و کمزور اشخاص بھي هونگے - اس بنا پر یه خیال چنداں صحیح نه هوگا کہ سوا لاکھه کي تعداد سے جسقدر خوف و عظمت کا اندازہ هوتا ہے ' فی الواقع اسکی فوجي قوت بھي اتني هي هوگي -

مگر اس خیال کو زیادہ وسعت دینا اور اس فوج کو' جس کا هر فرد نه بر بناء ملازمت و قانون ' بلکه محض جوش قلبي و عزت و محبت وطني کیلیے اپنے خون کا آخري قطرہ تک بہادینے کیلیے تیار ہے ' بھیڑوں کا ایک گله سمجھه لینا بھي صحیح نه هوگا - کیونکه جس شخص کو خوش قسمتي سے اس فوج کي پلٹنوں کے دیکھنے کا موقعه ملا ہے' وہ اچھي طرح جانتا ہے کہ هر پلٹن کا بیشتر حصه وهي لوگ هیں ' جنکي رگوں میں ابھي عنفوان شباب کا خون دوڑ رها ہے' اور جو اس سے زیادہ تنومند اور چاق و چوبند هیں' جسکي توقع انکو دیکھنے سے پہلے هوسکتي ہے -

رها جوش اقدام و سر فروشي ' تو اسکے متعلق صرف یه کہدینا کافي هوگا کہ ظفر و فیروز مندي کي روح تو انمیں خود بادشاہ کي فوج سے بھي کہیں زیادہ ہے - بادشاہ کي فوج کي مشین تنخواہ کی ترغیب اور قانون کي قوت سے چلتي ہے' مگر یہاں اسکي جگهه جوش و وطنیت اور حمیت و غیرت قومي انکے اندر کام کررها ہے ! و شتان بینهما "

(حکومت کي بیچارگي)

جو لوگ اس ملکي فوج کے نظام سے واقف نہیں ' وہ سمجھتے هیں کہ اگر حکومت اس وقت مستعدي اور جرات سے کام لے تو اس حرکت کو فوراً روکسکتي ہے - وہ اسکے مرکز اعلی (هیڈ کوارٹر) کا محاصرہ کرلے' اور اسکے جتنے زعماء و رؤساء تحریک هیں' سب کو گرفتار کرلے - مگر وہ نہیں غور کرتے کہ اگر اس فتنه کا انسداد صرف اسي جرات اور قانوني قوت پر موقوف هوتا ' تو حکومت اسقدر تکلیں کبھي بھي ان کو نه کرن اور تہدید آمیز بیوقعتیوں میں نه الجھنے دیتي ' اور آج سے بہت قبل وہ سب کچھه کرچکي هوتي' جو آج همارے دماغ میں گردش کررها ہے -

جو اپنے بعض ذاتی مقاصد کے طاقتور دشمن رکھتے تھے' اور انکو مخفی اور ناقابل گرفت ذرائع سے ہلاک کرنے کیلیے نئے نئے زہروں اور قاتل ادویہ کے متلاشی تھے -

وہی بڑی اقتدار طلب اور حکومت خواہ جماعتیں تھیں جو ایسی ادویات اور مرکبات طیار کرتی تھیں جنکے ذریعہ اُن تمام طاقتور اشخاص کو پوشیدہ ہلاک کرسکیں جنکا وجود انکے مقاصد میں حارج ہے - متعدد بت پرست اقوام کی مذہبی جماعتیں اور انکے بعد قرون متوسطہ کے متعصب اور جرائم پیشہ مسیحی خانقاہیں بھی اس سلسلے کی ایک مشہور کڑی ہیں' جنھوں نے اپنے گرجوں اور قلعہ نما خانقاہوں کے تہہ خانوں میں انسانی ہلاکت و وحشیانہ جرائم کو صدیوں تک قائم رکھا ' اور جنکے مظالم کی لعنت سے صرف چند صدی پیشتر ہی دنیا کو نجات ملی ہے !

زمانۂ گذشتہ کی پراسرار کہانت اور مذہبی پیشواؤں کی خوفناک قوتیں بھی بہت کچھہ اسی فن کے پوشیدہ تجربوں کا نتیجہ تھیں - یہ لوگ پہاڑوں کی غاروں کے اندر اور قلعوں اور گرجوں کے تہہ خانوں میں اپنے علم و تلاش کو ان چیزوں کیلیے صرف کرتے تھے' اور ایسے ایسے مرکبات اور ادویات دریافت کرلیتے تھے جنکے خواص اُس زمانے میں عام طور پر معلوم نہ تھے' اور پھر انکے ذریعہ اپنے تئیں غیر معمولی اور پراسرار قوتوں کا مالک ظاہر کرتے تھے - روم اور جرمنی کے قدیم پادریوں اور رومن کیتھولک راہبوں کی خوفناک قوتوں کا تفصیلی تذکرہ تاریخ میں موجود ہے - انکے پاس عجیب عجیب قسم کے قاتل زہر ہوتے تھے جو مختلف غیر محسوس طریقوں اور معین زمانوں کے اندر مقدس جماعت کے دشمنوں کو ہلاک کردیتے تھے -

روم میں کارڈنیل پادریوں کا گروہ (جن میں سے نیا پوپ منتخب کیا جاتا ہے) عجیب الخواص ادویات مہلکہ کے لحاظ سے پوشیدہ اور علمی جرائم کی ایک پوری تاریخ ہے - ان میں سے جو لوگ اپنے تئیں پوپ اور روم کا تاجدار قرار دینا چاہتے تھے' انکے بڑے بڑے پوشیدہ حلقے موجود تھے' اور انھوں نے اُس عہد کے پوشیدہ علوم و حکمت کے جاننے والوں کی مدد حاصل کرکے ایسی مرکبات حاصل کرلی تھیں جنکے استعمال کے نتائج اُس عہد میں بالکل غیر معلوم تھے - مسلمانوں کے بعد اسپین میں مسیحی حکومت قائم ہوئی' اور اس نے مشہور و معروف عدالت روحانی (انکویزیشن) کے ذریعہ انسانوں کیلیے سب سے بڑی مسیحی لعنت کا وحشت ناک سلسلہ شروع ہوا - اس عدالت کے خوفناک کارندے اور ممبر تمام مسیحی یورپ میں پھیل گئے تھے' اور انکے خوفناک اقتدار کا ذریعہ منجملہ دیگر مخفی اسباب و طاقت کے ایک فن کیمیا کے غیر معلوم تجارب بھی تھے -

اسی طرح چودھویں صدی مسیحی سے لیکر سولھویں صدی کے اواخر تک روم اور جرمنی میں پادریوں کی ایک مخفی اور خوفناک عدالت کی شاخیں پھیلی ہوئی تھیں' اور اُسکے ممبر اور کارندے پوشیدہ پوشیدہ تمام یورپ میں منتشر اور بادشاہوں سے لیکر عام باشندوں تک پر اقتدار رکھتے تھے' انکی نسبت بے شمار شہادتیں موجود ہیں' جنسے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی ہلاکت کیلیے بہت سے کیمیائی عرقیات کا انھیں علم تھا' اور اُسکی تجربہ گاہیں اُس عہد کے ویران قلعوں اور بڑے بڑے گرجوں اور خانقاہوں کے اندر موجود تھیں - وہ طرح طرح کے خوفناک طریقوں سے مفردات و عناصر کی ترکیب و تجزیہ کا تجربہ کرتے تھے' اور انھوں نے ایسے ایسے آلات بھی ایجاد کرلیے تھے جو آجکل کیمیائی تجارب میں استعمال کیے جاتے ہیں - وہ زہریلے جانوروں کے اعضا سے زہر نکالتے' اور مردوں کو زندہ لٹکا کر اور انکے پیٹ چاک کرکے طرح طرح کے حیوانی مادے اور آنتڑیوں کے عرق کھینچتے !

یہ ایک وحشیانہ اور خونخوارانہ تجربہ تھا ' لیکن اسکی وجہ سے فن کیمیا کے بہت سے تجربے معلوم ہوگئے' اور گو پوشیدہ علوم اور پراسرار معلومات ہونے کی وجہ سے انکا بڑا حصہ غیر معلوم ہی رہا' تاہم جسقدر بھی معلوم ہوسکا' وہ اس فن کی ابتدائی معلومات کا قیمتی ذخیرہ ہے -

(کیمیا کے مختلف دور)

دنیا میں جب تک کوئی شے زندہ رہتی ہے' اُسوقت تک برابر اسمیں تغیر و انقلاب کا سلسلہ جاری رہتا ہے ' لیکن جب وہ مرجاتی ہے تو یہ سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے - یہی حالت علوم کی بھی ہے - علوم جب تک زندہ رہتے ہیں اسوقت تک ہمیشہ انمیں حذف و اضافہ اور ترمیم و اصلاح ہوتی رہتی ہے -

یہ مضمون کیمیا کی مکمل تاریخ نہیں بلکہ صرف اس کا ایک مختصر مطالعہ ہے' اسلیے ہم مجبور ہیں کہ فن کیمیا کے صرف اہم دوروں کو لے لیں اور انپر نہایت اختصار و اجمال کے ساتھہ بحث کریں -

کیمیا کے اہم دور چار ہیں :

(۱)

اس دور میں لوگوں نے علمی یا کم از کم باقاعدہ تجارب کے ذریعہ کیمیاوی ظواہر و آثار کا مطالعہ نہیں کیا - اور اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اُنھوں نے سب کے سب غلط نتائج نکالے - اس دور میں لوگوں کا تمامتر مقصد یہ تھا کہ جسطرح ہوسکے' کم قیمت دھاتوں کو قیمتی دھاتوں مثلاً چاندی یا سونے کی صورت میں منتقل کردیا جائے - یہ کوشش اہل مصر میں پہلی صدی عیسوی تک جاری رہی - یہاں تک کہ کہا جانے لگا کہ کیمیا اُسی علم کا نام ہے جسکے مطابق چاندی اور سونا بنایا جاسکے !

اسکے بعد ہی مسلمانوں کا عہد علمی شروع ہوا اور ان میں بھی گو ابتدا میں اس غلط خیال کی اشاعت ہوئی اور اسکا سلسلہ برابر قائم رہا ' لیکن اُنھی کے حکماء محققین نے سب سے پہلے اسکی تغلیط بھی کی اور فن کیمیا کو اصلی مقاصد اور علمی شکل کے ساتھہ مدون کرنا چاہا -

مگر یورپ میں یہ دور سولھویں صدی عیسوی کے وسط تک برابر قائم رہا چاندی سونا بنانے کے مدعی شعبدہ ہزارہا انسانوں کو دھوکا اور فریب دیکر لوٹتے رہے -

(۲)

اسکو ہم دور طبی بھی کہسکتے ہیں کیونکہ اسمیں حالت یکسر ہوگئی ' اور بجاے اسکے کہ ارباب فن کا مقصد عملاً چاندی اور سونے کے ساتھہ مخصوص ہوتا ' اب انکے پیش نظر صرف ادویہ کی تیاری آگئی - اس دور میں طب اور کیمیا پہلو بہ پہلو تھے - عام طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ صحت و مرض' تغیرات کیمیاوی ہی کا کام ہے - اسلیے جب کوئی شخص بیمار ہوجاے تو اسکی صحت پانے کے لیے ضروری ہے کہ اسکے بدن میں کوئی اثر کیمیاوی پیدا کیا جاے -

سیوا سلسس (Sarcosius) سب سے پہلا شخص ہے جس نے اس اصول کا صور پھونکا - اس زمانے کے لوگوں میں سے وان ہیل منٹ (Van Helmont) جنسے زبردست عالم تک نے اس مذہب کو قبول کر لیا تھا - اس انقلاب کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے مرکبات کیمیائیہ خصوصاً فلزی مرکبات ایجاد ہوے - یہ دور سترھویں صدی کے وسط میں ختم ہوجاتا ہے ا سمیں سب سے زیادہ کامیاب اور علمی حصہ مسلمانوں کے عہد طبی و کیمیائی کا ہے -

ثابت ہوتی ہے تو وہ فوراً معزول کردیا جاتا ہے ' اور اسکی جگہ دوسرا شخص مقرر کیا جاتا ہے -

انگریزی فوج کے بہت سے افسروں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس ملکی فوج کی ہر طرح مدد کرینگے - چنانچہ ان میں سے بعض تو گورنمنٹ کی فوج سے مستعفی ہوکے آ بھی گئے ہیں اور بعض نے اگرچہ ابھی استعفاء نہیں دیا ہے مگر تاہم جب ضرورت پڑیگی فوراً داخل کردینگے -

مسٹر اسکویتھ خواہ کتنا ہی چھپانے کی ناکام کوشش کریں ' مگر یہ واقعہ اب سبکے پیش نظر ہے کہ پہلے دفعہ انگلستان کی فوج نے اپنے السٹر کے بھائیوں پر تلوار اٹھانے میں ایک سپاہی کی طرح آمادگی ظاہر نہ کی تھی اور بہتوں نے تو اسی وقت اپنا اپنا استعفا پیش کر دیا تھا - اس وقت پوری گورنمنٹ اس واقعہ سے بد حواس ہوگئی تھی سپہ سالار کو بالآخر خود بھی مستعفی ہوجانا پڑا ! !

ان فدا کاروں کے ساتھہ پادری بھی شریک ہیں جنمیں سے بعض تو محض قوم کو تحریض و ترغیب دینے کے فرائض انجام دیتے ہیں ' اور بعض سپاہیانہ حیثیت سے بھی حصہ لے رہے ہیں -

ایک کمپنی خبر رسانی کے لیے بھی مخصوص ہے - چونکہ اسکا تعلق تمام مرکزوں سے ہے اسلیے اسمیں ہر مرکز کے چیدہ چیدہ اشخاص شامل ہیں - اس کا سرخیل بلفاسٹ کا ایک مشہور رئیس ہے -

اس کمپنی کے پاس ۳ سو موٹر کار اور ۲ سو موٹر بائیسکل ہیں - انکے علاوہ جھنڈیاں ' لیمپ ' وہ آلات جنکے ذریعہ محض دھوپ کی وساطت سے خبر بھیجی جا سکتی ہے ، وغیرہ وغیرہ تمام سامان مخابرہ کافی مقدار میں موجود ہے - تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ ۳ گھنٹہ کے اندر صوبہ کے اس گوشے سے اس گوشے تک خبر بھیجی جا سکتی ہے !

السٹر کی فدا کار عورتوں کی رجمنٹ جو قومی جھنڈیاں ہاتھہ میں لیے ہوے آ رہی ہیں !

تحقیقات سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس کمپنی میں انگریزی فوج کے افسروں کی طرح د کخانہ کے بھی بہت سے اعلی ملازم شریک ہیں !

(عورتوں کی شرکت)

عورت جو انسان کی ہر خدمت اعلی اور فضیلت وطنی و ملکی میں ہمیشہ شریک رہی ہے ' السٹر کی اس قومی تحریک کے اندر بھی ہر طرح مشغول نظر آتی ہے !

ملکی فدا کاری کی لہروں نے مردوں اور عورتوں ' دونوں کو یکساں طور پر ہلا دیا - السٹر کی عورتوں نے بھی اس جنگ کی ویسی ہی طیاریاں کی ہیں جیسی کہ مردوں نے - انکی فدا کار فوج کی بھی خاص خاص پلٹنیں مرتب ہوئی ہیں ' اور میدانوں میں انکے غول کے غول صف آرائیوں اور قواعد جنگ کے سیکھنے میں مشغول نظر آتے ہیں !

فوج کے ان تمام کاموں کیلیے جو عام نقل و حرکت ' تیمار داری ' بار برداری ' پیغام رسانی ' اور جاسوسی و مخبری سے تعلق رکھتے ہیں ' عورتوں ہی سے مدد لی جا رہی ہے - نوجوان اور سالخوردہ ' ہر طرح کی عورتیں اسمیں شریک ہیں - انہوں نے اپنے لیے خاص طرح

کی جھنڈیاں بنائی ہیں اور فوجی وضع کا چست و آسان لباس اختیار کیا ہے - پال مال گزٹ کے نامہ نگاروں نے جب انسے گفتگو کی تو انکی قومی جاں نثاری کے ولولوں کو سنکر حیرت زدہ اور مبہوت ہوگئے - ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ السٹر کی اٹھارہ برس کی لڑکی وہاں کے چہل سالہ با ہمت جوان سے کسی طرح جوش و اولوالعزمی میں کم نہیں ہے !

(مسٹر انورڈ کارسن)

اس سلسلے میں سب سے زیادہ عبرت انگیز منظر جو ہندوستانیوں کیلیے ہو سکتا ہے ' اس تحریک کے مشہور لیڈروں کی عجیب و غریب حالت ہے -

مثلاً انورڈ کارسن ہی کو دیکھیے - یہ شخص فوجی تحریک کا مشہور سرغنہ ہے - ابتدا سے گورنمنٹ کا مقابلہ کررہا ہے ' صاف صاف طور پر کہتا ہے کہ تلوار اور بندوق سے مقابلہ کیا جائیگا - پھر کہنے کا عہد بھی گذر گیا اور کرنے کا دور شروع ہوا - تمام السٹر نے فوجی طیاریاں شروع کردیں ' اور اسکی روک کیلیے جتنی کوششیں کی گئیں ' سب کی سب بالکل بے اثر رہیں - اب السٹر پوری طرح آمادۂ جنگ و پیکار ہے !

با ایں ہمہ انورڈ کارسن کے ساتھہ گورنمنٹ کچھہ بھی نہیں کرسکتی - گرفتار کرنا یا گرفتاری کا وارنٹ جاری کرنا تو بڑی بات ہے ' اتنی قوت بھی نہیں رکھتی کہ اسکی نگرانی کیلیے پولیس کے جاسوسوں کو متعین کرے - وہ بلا تکلف لندن کی گلیوں سے گذرتا ہے ' اور اسکے بڑے بڑے ہوٹلوں میں آرام کی نیند سوتا ہے - صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ہائیڈ پارک میں ہزاروں انسانوں کے سامنے شرر بار اور شعلہ خیز تقریریں کرتا ہے ' گورنمنٹ کو اعلان جنگ دیتا ہے ' اور اسکی مخالفانہ تدبیروں اور مصنوعی اظہار استقامت پر ٹھٹھا مار مار کر ہنستا ہے - مسٹر اسکویتھ اور وزراے حکومت کچھہ فاصلے پر کھڑے رہکر سب کچھہ سنتے ہیں ' اور خاموش و بے حرکت چلے جاتے ہیں !

یہ حالت ہے اس ملک کی جو حقیقت میں آزادی کا گہوارہ اور حریت کی مملکت ہے !

اسکے مقابلے میں ہندوستان کی حالت پر بھی ایک نظر ڈال لیجیے تاکہ انتہا کے دونوں سرے سامنے آجائیں - گورنمنٹ کے مقابلے یا تصدیر کا خیال تو خواب میں بھی آنا مشکل ہے - البتہ کچھہ لوگ ہیں جو ملک کی تباہی پر روتے ہیں اور جابرانہ قوانین کے نفاذ پر ماتم کرتے ہیں - انکے ہاتھہ میں نہ تو تلوار ہے ' اور نہ ہی انکی زبان پر جنگ کا لفظ - بغاوت کا ایک پوشیدہ سے پوشیدہ اشارہ بھی کبھی انکی زبان سے نہیں نکلتا ' اور وفاداری پکارتے پکارتے انکی زبانیں سوکھہ گئی ہیں - تاہم پولیس کی ایک رپورٹ یا کسی جاسوس کا ایک حرف مخفی بھی انکی زندگی اور زندگی کی قدرتی آزادی کے سلب کرلینے کیلیے کافی ہے - پھر یا تو جیل خانوں کی دیواروں کے اندر نظر آتے ہیں ' یا عدالتوں کے سامنے مجرمانہ سر جھکاے ہوے !

[illegible] باغیوں کے اختلافات کی وجہ سے ابھی تیرات (جمعیت) السٹر والے کا ایک قطرہ خون بھی نہ گرا تو اسکو [illegible] جنگی سے پر ہیبت ناموں سے موسوم کیا [illegible] اور اگر وہ اسقدر بد اندیش ہو بھی [illegible] یہاں کی حالت اسدرجہ قوی ہے کہ اس تحریک کی سرکوبی و پامالی میں کبھی کامیاب نہ ہوگی - اس تحریک کے بانیوں نے فوج کا نظام ایسے اصول پر رکھا ہے' جسمیں ان خطرات و آفات کے لیے پورا حفظ ما تقدم کا سامان موجود ہے ' اور پھر یہ ایک عظیم الشان داخلی جنگ ہوگی ' جو قرون گذشتہ کی باہمی خونریزیوں کے واقعات انگلستان میں تازہ کردیگی -

(عدم تمرکز)

السٹر کی ملکی فوج کا نظام اصول لا مرکزیت پر مبنی ہے - یعنی اسکا کوئی مرکز عمومی نہیں جسکے ساتھ پوری فوج کا وجود یا عدم وابستہ ہو' اسلیے اگر اس تحریک کا بڑے سے بڑا سرغنا بھی گرفتار کرلیا جاے جب بھی اسے کوئی ایسا صدمہ نہ پہنچیگا جو اسکی هستی کے لیے فیصلہ کن ہو -

اس قسم کی تمام قومی تحریکوں کو محض مرکزیت ہی کی وجہ سے نقصان پہونچتا ہے - اسکی قوت صرف چند لیڈروں کے ہاتھہ میں ہوتی ہے جنکو گورنمنٹ گرفتار کرلیتی ہے' اور پھر انکی تحریک ضعیف ہوجاتی ہے - پس ان تمام تحریکوں کیلیے جو قانون وقت کے حملوں سے محفوظ رہنا چاہیں ' ضروری ہے کہ اپنا ایک مرکز کبھی بھی نہ رکھیں - انکی قوت سمندروں کی طرح پھیلی ہوئی ہو جسکی سطح کا ہر حصہ مرکز اور جسکی تموج کی ہر چوٹی طاقتور ہوتی ہے !

السٹر کا موجودہ نظام یہ ہے کہ [illegible] فوج متعدد مرکزوں میں [illegible] - ہر مرکز میں متعدد [illegible] ہر کمپنی میں متعدد رجمنٹ ہیں - رجمنٹوں میں سپاہیوں کی تعداد مختلف ہے - جس مقام پر جسقدر فدا کار جمع ہوے ' اتنے ہی آدمیوں کا وہاں رجمنٹ بنا دیا گیا -

(قومی فوج کی تقسیم)

تمام السٹر میں کل ۹ فوجی مرکز ہیں - ان ۹ مرکزوں میں ۹۵ رجمنٹیں ہیں - بلفسٹ میں جو اس تحریک کا صدر مقام ہے ' ۸ - رجمنٹ ہر وقت موجود رہتے ہیں - ان رجمنٹوں کے علاوہ بقیہ فوج تمام صوبہ میں پھیلی ہوئی ہے' بعض میں ۴ رجمنٹ ہیں' بعض میں تین بعض میں دو' اور بعض میں صرف ایک ہی سواروں کی پلٹن ہے' مگر اس سے ضعف یا کمزوری کا نتیجہ نہ نکالنا چاہیے - کیونکہ جو مرکز جس وقت چاہے کمزوری اور سائیکل سواروں کی پلٹن فوراً تیار کرلے سکتا ہے -

[illegible] ہر رجمنٹ میں ۴ سو سے لیکے ۲ ہزار ۲ سپاہی تک ہونے چاہئیں ' مگر چونکہ انکی چھوٹی چھوٹی ٹولیاں مختلف مقامات پر بھیجدی گئی ہیں تاکہ اهل آئرلینڈ کے حملوں کا تدارک کرسکیں (جو چاہتے ہیں کہ السٹر بھی ڈبلن پارلیمنٹ میں ضرور ہی شامل ہو) اسلیے اب کسی رجمنٹ میں بھی ایک ہزار سپاہی سے زیادہ نہیں ہیں -

ان کمپنیوں اور رجمنٹوں کو مرکز سے ہر قسم کے سامان جنگ و خورد و نوش کی برابر مدد ملتی رہتی ہے - اسکے علاوہ طبی امداد کا سامان بھی وسیع اور عمدہ پیمانہ پر ہے - تیمار داری کے لیے السٹر کی پر جوش خاتونیں ہیں - علاج کے لیے اعلی قابلیت کے ڈاکٹر اور مریضوں کے لیجانے کے لیے کافی مقدار میں گاڑیاں موجود رکھی گئی ہیں !

السٹر کی ملکی فوج کے نظام میں لا مرکزیت کے ساتھہ جمہوریت بھی شامل ہے - چنانچہ تمام ذمہ دار عہدوں کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوتا ہے - چھوٹی چھوٹی ٹولیاں یا رسالے اپنے اپنے کمانڈروں کو خود منتخب کرلیتی ہیں - پھر یہ انتخاب شدہ کمانڈر رجمنٹ کے قائد کا انتخاب کرتے ہیں - وہ اپنے افسروں کو منتخب کرلیتے ہیں - بڑے کمانڈر کے بعد جو کمانڈر ہوتا ہے' اسکے انتخاب کا اختیار کبھی تو بڑے کمانڈر کو دیدیا جاتا ہے - کبھی فوج خود اپنے ہی ہاتھہ میں رکھتی ہے -

السٹر کے بڑے بڑے روساء اور عمائد کے متعلق فوج کی نگرانی کردی گئی ہے - اگر انمیں سے کسی کی غفلت و بے پروائی

لارڈ کارسن السٹر کے بندرگاہ میں کھڑا ہے اور فوجی استحکامات کیلیے حکم دے رہا ہے !

زندہ در گور مریضوں کو خوشخبری

یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ھیں' زمانۂ انحطاط میں جوانی کی سی قوت پیدا کردیتی ھیں' کیساھی ضعف شدید کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتی ہے' اور ھمارا دعوی ہے کہ چالیس روز حسب ہدایت استعمال کرلیجیے اسقدر طاقت معلوم ھوگی جو بیان سے باھر ہے - ٹوٹے ھوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتی' اور چہرے پر رونق لاتی ہے - علاوہ اسکے اشتہا کی کمی کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بھی عدیم النظیر ھیں' ھر خریدار کو دوائی کے بجائے خود ایک وسیلۂ صحت ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار چھہ شیشی کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ آنہ - ۴ آنہ کا ٹکٹ بھیجدیں آپکو نمونہ کی گولیوں کے ساتھہ ساتھہ راز بھی تحریر کیا جائیگا -

المشـــــــتہر

منیجر کارخانۂ حبوب کایا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

جوھر عشبۂ مغربی و چوب چینی

یورپ کے بنے ھوے ھمارے مزاجوں کے ساتھہ اس لیے موافق آتے ھیں کہ وہ روح شراب میں بنائے جاتے ھیں' جو گرم مزاج اور گرم ملک کے باشندوں کو بجائے اس کے کہ گرم خون کو ٹھنڈا کریں خون کو اور تیز کردیتے ھیں - ھم نے اس جوھر میں برگ ثنا' چوب چینی وغیرہ مبتدل و مصفی خون دوائیں شامل کردی ھیں - جن کی شمولیت سے عشبہ کی طاقت دو چند ھوگئی ہے - چند خوراک تجربہ کرکے دیکھہ لیجیے - سیاہ چہرے کو سرخ کردیتا ہے - بدنما داغ' پھوڑے' پھنسی' بیقاعدگی حیض' درد نل' ھڈیوں کا درد' درد اعضا' وغیرہ میں مبتلا رھتے ھیں آسکو آزمائیں -

یاد رکھیگا کہ دوا سازی میں یہ نکتہ دل میں جگہ دینے کے قابل ہے کہ ایک دوائی جو نا تجربہ کار بنائے مضر و بے عمل ھوجاتی ہے - اور وھی دوا مناسب اجزاء و ترکیب سے واقف کار بنائے تو مختلف حکمی عمل و عجیب و غریب خواص و فوائد ظاھر کرتی ہے - دوا سازی میں قاعدہ ہے کہ جب تک دوا ساز ان اجزاء کے افعال و خواص سے با خبر نہو' کبھی اسکا ترکیب دیا ھوا نسخہ سریع الاثر حکمی فائدہ نہ کریگا - یہی وجہ ہے کہ جاھل دوکانداروں کے نسخے جو دوا سازی کے اصول سے محض نا آشنا ھوتے ھیں بجائے فائدہ دینے کے نقصان کرتے ھیں' لہذا ان سے بچنا چاھیے - قیمت شیشی کلاں ۳ روپیہ - شیشی خورد ایک روپیہ ۸ - آنہ -

المشـــــــتہر

حکیم' ڈاکٹر' حاجی غلام نبی زبدۃ الحکما شاھی سند یافتہ موچی دروازہ لاھور

اعـــلان

ایک ھیڈ کلارک کی انگریزی دفتر کے لیے ضرورت ہے - اعلی علمی قابلیت تحریری لیاقت - دفتر کے کام کا تجربہ سابقہ - بی - اے پاس ھونا لازمی شرائط ھیں' تنخواہ پچھتر روپیہ سے سو روپیہ ماھوار تک حسب لیاقت دیجا سکتی ہے درخواست مع نقول اسناد جلد آنی چاھئیں - پتہ ذیل میں مندرج ہے -

ھوم سکریٹری ھز ھائینس نواب صاحب بہادر
ریاست رامپور - یو - پی -

اڈیٹر الهـلال کی رائے

(نقل از الہلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحہ ۱۵ [۳۹۱])

میں ھمیشہ کلکتہ کے یورپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتا موں - اس مرتبہ مجھے ضرورت ھوئی تو میسرز - ایم - ایں - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے فرمایش کی - چنانچہ دو مختلف قسم کی عینکیں بنا کر انہوں نے دی ھیں' اور میں اعتراف کرتا ھوں کہ وہ ھر طرح بہتر اور عمدہ ھیں اور یورپین کارخانوں سے مستغنی کردیتی ہے - مزید برآں مقابلۃً قیمت میں بھی ارزاں ھیں' کام بھی جلد اور وعدہ کے مطابق ھوتا ہے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئی سنہ ۱۹۱۴]

صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمانے پر حسب لائق و تجربہ کار ڈاکٹروں کی تجویز سے اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کی جائیگی - اسپر بھی اگر اپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل دی جائیگی -

عینک نکل کمانی مع اصلی پتھر کے قیمت ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - عینک رولڈ گولڈ کمانی مع اصلی پتھر کے قیمت ۶ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک عینک اسپشل رولڈ گولڈ کمانی مثل اصلی سونے کے ' ناک چوڑی خوبصورت حلقہ اور شاخیں نہایت عمدہ اور دبیز مع اصلی پتھر کے قیمت ۱۵ - روپیہ محصول وغیرہ ۶ آنہ -

ایم - ایں - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گھڑی - نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

هندوستانی دوا خانہ دھلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ھوچکا ہے - صدھا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ھوئی ھیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانہ سے مل سکتے ھیں) عالی شان کار و بار' صفائی' ستھرا پن' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ھوگا کہ :

هندوستانی دوا خانہ تمام هندوستان میں ایک ھی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتہ)

منیجر هندوستانی دوا خانہ دھلی

دیـــوان وحشـــت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوی رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کی جان ہے' جسمیں قدیم و جدید شاعری کی بہترین مثالیں موجود ھیں' جسکی زبان کی نسبت مشاھیر عصر متفق ھیں کہ دھلی اور لکھنو کی زبان کا عمدہ نمونہ ہے' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوی ہے - اسکا شائع ھونا شعر و شاعری بلکہ یوں کہنا چاھیے کہ اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک اھم واقعہ خیال کیا گیا ہے - حسن معانی کے ساتھہ ساتھہ سلاست بیان' چستی بندش اور پسندیدگی الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندھا ہے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا بلند کی ہے -

مولانا حالی فرماتے ھیں ......" اردو کیا اور کیا فارسی دونوں زبانوں میں ایسے ننگے دیوان کے شائع ھونے کی بہت ھی کم امید ہے ...... آپ قدیم اھل کمال کی یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے ھیں -" قیمت ایک روپیہ -

المشـــــــتہر

عبد الرحمن' اثر - نمبر ۱۹ - کرایہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج - کلکتہ

مسلمان اب بھي ھوشيار ھوں!

مظالم البانيا

حضرت ھمدرد قوم مرحوم

السلام عليکم و رحمة الله و برکاته - کل کے انگريزي روزانه اخبارات ميں يه خبر مجمل درج تھي که ايپرونس يعني ايپرس کے عيسائي باشندوں نے مقام کردہ پر دو سو مسلمانوں کو نہايت بے رحمي سے انواع و اقسام کي عقوبتوں کے ساتھه مار ڈالا اور گرجا کو آگ لگا دي - آج جو خبر کسيقدر تفصيل کے ساتھه لندن سے شائع ھوئي ہے اوسکا مطلب يه ہے که اس خبر کي مختلف ذرائع و وسائل سے تصديق ھوئي ہے که کودرہ ميں نہايت بے رحمي اور ايذا رساني کي گئي ہے - مظلوموں کي چھاتيوں' ھاتھه' پاؤں ميں کيليں يعني ميخيں آھني ٹھونکي گئيں - ھارمسودا ميں بچے ملے جنکے ساتھه سخت بے رحمي کي گئي تھي - بہتونکي انگلياں کاٹ ڈالي گئي تھيں - يه ظاھر ھوا ہے که کيلونچ کے قريب دوسکو اور ديگر مقامات ميں الباني مسلمانونکا قتل عام کيا گيا ہے اور اونکو اونکے گھروں ميں ايپرونس کے لوگوں نے آگ لگاکر جلا ديا -

يه لفظي ترجمه ۷ - مئي کي خبر کا ہے جو رائٹر کے ذريعه ھمکو آج ۹ مئي کو وصول ھوئي ہے - آپ کو معلوم ہے که ايسي خبريں کس احتياط کے ساتھه يورپ کے اخباروں ميں نکلتي ھيں' اور کسقدر اُن ميں کاٹ چھانٹ کي جاتي ہے؟ ھندوستان ميں تو اور بھي زيادہ ھوشياري و احتياط سے کام ليا جاتا ہے باايں ھمه اس خبر کا آنا اسکي صحت کيليے دليل قاطع ہے بلکه معلوم ھوتا ہے که جو کچھه بيان کيا گيا ہے وہ اصليت سے بدرجہا کم ہے -

اب ھندوستان کے مسلمانوں سے پوچھتا ھوں که سکوت کبتک؟ کيا وقت نہيں آگيا ہے که مدعيان اسلام کے جگر شق ھوجائيں' اور سکون و صبر انہيں جواب ديدے؟ اگر ايسا نہيں تو پھر ايمان کا دعوا کيوں؟ اگر حکومت ترکي کے زمانه ميں مسلمان عيسائيوں کے ساتھه ايسا کرتے تو عيسائي حکومتوں کے جہاز اسوقت قسطنطنيه پر گوله باري کررہے ھوتے - جو لوگ ايک خدا کو پوجتے ھيں اور خدائے مصلوب و متعدد پر ايمان نہيں رکھتے' وہ اس قابل کہاں که انکي قابل نفرت وجود کے تلف ھونے پر مطالبه کيا جائے؟ يورپ کا ان مظالم کے نسبت يه خيال ہے که اگر يه نه ھوتا تو البانيا ميں ايک عيسائي بادشاہ کيوں مقرر کيا جاتا؟ حالانکه تعداد مسلمانوں کي رعيت ميں به نسبت نصاریٰ کے بہت زيادہ ہے - پس اصل مدعا يه ہے که ان بد ترين کفار يعني مسلمانوں کا کسي طرح مقدس زمين يورپ ميں خاتمه کيا جائے - اگر کوئي مسلمان البانيا کا فرمانروا ھوتا تو عيسائيوں کي جان و مال اور حقوق کي حفاظت کے ليے کل نصراني يورپ کے سلطنتيں اپني مجموعي قوت کے ساتھه موجود تھيں - کسي مسلمان کي کيا مجال تھي که آنکھه اُٹھاکر بھي اونکي طرف ديکھه سکتا' ليکن اس صورت ميں مسلمانوں کا قلع قمع کيونکر ھوسکتا تھا - اسليے جو اصلي مقصود تھا اوسکا پہلا باب يه خوں ريز حالات ھيں - اصلي کتاب آينده شروع ھوگي -

مگر سوال مقدم يه ہے که ھندوستان کے سات کروڑ مسلمانوں کو اسلام کے ليے کيا کرنا چاھيے؟ اسلام کي اصلي بنا فتح مکه سے پڑي' اور جبتک مسلمانوں نے جہاد کو نه چھوڑا وہ ذليل نه ھوے - جب سے اونہوں نے تلوار ڈالدي وہ پامال ھوگئے ھيں - ترکي اور کابل کو ديکھه لو که کيا کرتي ہے - يہاں ھم مسلمانوں کے ليے جہاد شمشيري کا موقعه نہيں ہے تو نہيں ھم ھندوستان کے مسلمان جہاد مالي کرکے ايک بقية السيف سلطنت کو بچانے کي کوششيں کرسکتے ھيں' پس برائے خدا اُٹھو اور مسلمانوں کو جگاؤ که وہ اپني آمدني کا ايک حصه اگرچه وہ کيسا ھي خفيف ھو ترکي کي بحري اور بري طاقت کے ليے وقف کرديں -

اگر ھندوستان کے سات کروڑ مسلمان ايک روپيه بلکه ايک پيسه بھي ماھوار اس غرض کے ليے وقف کرديں تو کيا کچھه ھوسکتا ہے - يه موقع ہے که کلکته' بمبئي' لکھنؤ' دھلي' لاھور وغيرہ شہروں ميں جلسه ھائے عامه منعقد کيے جائيں اور قوم سے فوجي اور بحري امداد سلطنت اسلامي کے ليے اعانت طلب ھو اور علم تحريک پيدا کيجائے - پھر جب يه تحريک شروع ھو تو يه ضروري ھوگا که راجه صاحب محمود آباد اور سر کريم بھائي وغيرہ معتمدين ملک اسکے امين و محافظ بنيں اور قوم کو اپني اعانت کي نسبت پورا اعتماد رہے -

ميں ايک ملازمت پيشه شخص ھوں' ميں اس کام ميں کوئي بڑا حصه لينے کي طاقت اپنے ميں نہيں پاتا - اسليے ميں آپ سے درخواست کرتا ھوں که آپ دم ھمت باندھيں اور اگر آپ مناسب خيال کريں تو خدام کعبه کے کام کو اپنے ذمه لے ليں - اسلام و مسلمانوں کي نجات اِسي ميں ہے بشرطيکه ايمانداري سے کام کيا جائے -

(خاکسار - م - ا -)

دھلی کے خاندانی اطبا اور دوا خانہ

نورتن دھلی

یہ دوا خانہ عرب - عدن - افریقہ - امریکہ - سیلون - آسٹریلیا - وغیرہ وغیرہ ملکونمیں اپنا سکہ جما چکا ہے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدولہ قبلہ حکیم محمد احسن اللہ خاں مرحوم طبیب خاص بہادر شاہ دھلی کے خاص مجربات ہیں -

دوائی ضیق - ہر قسم کی کھانسی و دمہ کا مجرب علاج فی بکس ایک تولہ ۲ دو روپیہ -

حب قتل دیدان - یہ گولیاں پیٹ کے کیڑے مارکر نکال دیتی ہیں فی بکس ایک روپیہ -

المشتہر حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نورتن دھلی فراشخانہ

روغن بیگم بہار

حضرات اهلکار امراض دماغی کے مبتلا وگرفتار، وکلا، طلبہ، مدرسین، معلمین، مولفین، مصنفین، کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے، ایک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بہترے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوی روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا ہے، جسکا اصلی ماخذ اطبائے یونانی کا قدیم مجرب نسخہ ہے، اسکے متعلق اصلی تعریف بھی قبل از امتحان و پیش از تجربہ مبالغہ سمجھی جا سکتی ہے صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹر کبیراجی تیل نکلے ہیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھی کرتے ہیں آیا یہ یونانی روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلوں کے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوؤنکو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغی امراض کبھی غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھی شدت حرارت کے باعث اور کبھی کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہیں، اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کی رعایت رکھی گئی ہے تاکہ ہر ایک مزاج کے موافق ہو مرطوب و مقوی دماغ ہونیکے علاوہ اسکی دلفریب تازہ پھولوں کی خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رہیگا، اسکی بو غسل کے بعد بھی ضائع نہیں ہوگی - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۸ آنہ -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمی شباب کا اصلی باعث - یونانی میڈیکل سائنس کی ایک نمایاں کامیابی یعنی -

بٹیکا - کے خواص بہت ہیں - جن میں خاص خاص باتیں عمر کی زیادتی، جوانی دائمی، اور جسم کی راحت ہے، ایک ہفتہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کی آزمایش کی ضرورت ہے -

رسما ترکیبی قیلہ اور برشنیر الجن قوالا - اس دوا کو میں نے اپنا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسی کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجی جائیگی -

"ڈکٹر فل کالیجو" کو بھی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ مسک پاس اور الکٹریک دیگر پرسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۹ آنہ یونانی لوحہ بلاؤر کا ساصیل یعنی میز کے دو کی دوا لکھنے پر مفت بھیجی جاتی ہے - فورا لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یونانی میڈیکل ہال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta

سوانح احمدی یا تواریخ عجیبہ

یہ کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی اور حضرت مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب شہید کے حالات میں ہے - اپ آمی تھے باطنی تعلیم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچہ کے بعد دیا گیا ہے - پھر حضرت رسول کریم صلعم کی زیارت جسمی - اور توجہ بزرگاں ہر چہار سلسلہ - روجہ ہند کا بیان ہے - صدہا عجیب وغریب مضامین ہیں جسمیں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے - ایکے گھوڑنکی چوری کی گھاس نہ کھانا - انگریزی جنرل کا عین موقعہ جنگ پر اپکا لشکر میں لے انا - حضوری قلب کی نماز کی تعلیم - صوفی کی خیال مخالفونکا افت میں مبتلا ہونا - سکھوں سے جہاد اور انکی لڑائیاں - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت ہو جانا - شیعونکی شکست - ایک ہندو سیٹھ کا خواب ہولناک دیکھکر اپسے بیعت ہونا - ایک انگریز کی دعوت - ایک شیعہ کا حضرت سرورکائنات کے حکم سے اپکے ہاتھ پر بیعت کرنا - حج کی تیاری - اور غیبی آوازونکا عدن پہونچانا باوجود آمی ہونیکے ایک پادری کواقلیدس کی مسایل دقیقہ کا حل کردینا سمندر کے کھاری پانی کا شیریں ہوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبہ وغیرہ حجم ۲۲۴ صفحہ قیمت دو روپیہ علاوہ محصول -

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشتہ سفر حج میں میں اپنے ہمراہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے بعض نہایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا ہوں - جن میں بعض تیار ہوگئے ہیں اور بعض تیار ہو رہے ہیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیہودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کی بجاے یہ فوٹو چوکھٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتی اور زینت کے خیر و برکت کا باعث ہونگے - قیمت فی فوٹو صرف تین آنہ - سارے یعنی دس عدد فوٹو جو تیار ہیں اکٹھے منگانے کی صورت میں ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ خرچ ڈاک - یہ فوٹو نہایت اعلی درجہ کے آرٹ پیپر پر ولایتی طرز پر بنوائے گئے ہیں - بمبئی وغیرہ کے بازاروں میں مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے جو فوٹو بکتے ہیں - وہ ہاتھ کے بنے ہوئے ہوتے ہیں - اب تک فوٹو کی تصاویر اُن مقدس مقامات کی کوئی شخص تیار نہیں کرسکا ، کیونکہ بدوی قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو فرنگی سمجھکر انکا خاتمہ کردیتے ہیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وہاں بہت رسوخ حاصل کرکے یہ فوٹو لئے - (۱) کعبۃ اللہ - بیت اللہ شریف کا فوٹو سیاہ ریشمی غلاف اور اسپر سنہری حروف جو فوٹو میں بڑی اچھی طرح پڑھے جاسکتے ہیں (۲) مدینہ منورہ کا نظارہ (۳) مکہ معظمہ میں نماز جمعہ کا دلچسپ نظارہ اور ہجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کیمپ اور مسجد حنیف کا سین (۵) شیطان پر کنکر مارنے کا نظارہ (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضی صاحب کا جبل رحمت پر خطبہ پڑھنا (۷) جنت المعلی واقعہ مکہ معظمہ جسمیں حضرت خدیجہ حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنہ والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بھی ہیں (۸) جنت البقیع جسمیں اہل بیت و امہات المومنین و بنات النبی صلعم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہداے بقیع کے مزارات ہیں (۹) کعبۃ اللہ کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا و مروہ اور وہاں جو کلام ربانی کی آیت منقش ہے فوٹو میں حرف بحرف پڑھی جاتی ہے -

دیگر کتابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمہ اردو احیا العلوم مولفہ حضرت امام غزالی - قیمت ۹ روپیہ - تصوف کی نہایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] ہشت بہشت مجموعہ حالات و ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت اردو قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - [۳] رموز الاطبا علم طب کی بے نظیر کتاب موجودہ حکماے ہند کے باتصویر حالات و مجربات ایک ہزار صفحہ مجلد قیمت ۴ روپیہ - [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفہ حضرت مولانا جامی رح - قیمت ۳ روپیہ -

(۵) مشاہیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگی دو ہزار صفحہ کی کتابیں اصل قیمت مع رعایتی ۴ - روپیہ ۸ آنہ ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی پندرہ سو صفحے قلمی کاغذ بڑا سایز ترجمہ اردو قیمت ۶ روپیہ ۱۲ آنہ

منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبہی دیکہی نہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بہرکی کسی ایک زبانمیں دکہلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کار آمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکہہ روپے کو بہی سستی ہے - یہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکہہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں ویا ایک بڑی بہاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اہل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکہا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکہونمیں نور پیدا ہو بصارت کی آنکہیں وا ہوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی اُنکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بہر کے اخبارات کی فہرست ' اُنکی قیمتیں ' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کہاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے اشتہاردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کہینچکر رکہدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتہی ' شتر ' گائے بہینس ' گہوڑا ' گدہا بہیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروں کی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی ہوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اُردو کے بالمقابل لکہی ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کر لو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکہی نہ سنی ہونگی اول، ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگہی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برہما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برہما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواہرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تہوڑے ہی دنوں میں لاکہہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - آسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاہیں مخالی کانیں اور صنعت و حرفت کی باتیں وہاں جہاز کے سفر کا مفصل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑہتے ہوئے طبیعت باغ باغ ہوجائے دماغ کے کواڑ کہلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ یا وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے ہر جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گہڑی

گارنٹی ٥ سال قیمت صرف چہہ روپے

ولایت والوں نے بہی کمال کر دکہایا ہے اس عجائب گہڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے ، جو ہر وقت آنکہہ مٹکاتی رہتی ہے ، جسکو دیکہکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹہیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چہین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چہہ روپیہ -

---

آٹہہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ٦ چہہ روپیہ

اس گہڑی کو آٹہہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبہی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پہول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چہہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندی کی آٹہہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چہوٹے سائز کی آٹہہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کار آمد لیمپ ، ابہی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئے ہیں - نہ دیا سلائی کی ضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لیمپ لیکر اپنی جیب میں یا سرہانے رکہلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرے سے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوے ایکدم کسیوجہ سے آٹہنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکہیں تب خوبی معلوم ہوگی - قیمت ١ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی ہوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گہڑیاں ، کلاک اور گہڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی ہیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکہیں اکٹہا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۳۱۲ - ٥١ - مقام توہانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

20

هر فرمـــايش ميں الهـــلال كا حواله دينا ضروري هے

رينلڈ كي مسٹر يز اف دي كورٹ أف لنڈن

يه مشهور ناول جو كه سولـه جلدونميں هے اڈمي چهپ كے نكلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قيمت كي چوتهائي قيمت ميں ديجاتي هے - اصلي قيمت چاليس ٤٠ روپيه اور اب دس ١٠ روپيه - بهرونكي جلد هے جسمين سنهري حروف كي كتابت هے اور ٤١٦ هاف ٹون تصاوير هيں تمام جلدين دس روپيه وي - پي - اور ايك روپيه ١٤ آنـه محصول ڈاك -

امپيريل بك ڈيپو - نمبر ٦٠ سريگوپال ملك لين - بهو بازار - كلكته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائين

ايك عجيب و غريب ايجاد اور حيرت انگيز شفا ' يه دوا كل ضعفي شكايتوں كو دفع كرتي هے - پژمرده دلونكو تازه كرتي هے - يه ايك نهايت موثر ٹانك هے جوكه ايكساں مرد اور عورت استعمال كر سكتے هيں - اسكے استعمـال سے اعضاء رئيسه كو قوت پهونچتي هے - هسٹريه وغيره كو بهي مفيد هے چاليس گوليونكي بكس كي قيمت دو روپيه -

زينو ٹون

اس دوا كے بيروني استعمال سے ضعف باه ايك بار كي دفع هو جاتي هے - اس كے استعمال كر تے هي آپ فائده محسوس كرينگے قيمت ايك روپيه آٹهه آنه -

هائي ڈرولن

اب نشتر كرانے كا خوف جاتا رها -

يه دوا آب نزول - فيل پا وغيره كے واسطے نهايت مفيد ثابت هوا هے - صرف اندروني و بيروني استعمال سے شفا حاصل هوتي هے -

ايك ماه كے استعمال سے يه امراض بالكل دفع هو جاتي هے قيمت دس روپيه اور دس دن كے دوا كي قيمت چار روپيه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم كے جنون كا مجرب دوا

اسكے استعمال سے هر قسم كا جنون خواه نوبتي جنون ' مرگي والا جنون ' غمگين رهنے كا جنون ' عقل ميں فتور ' بے خوابي و مروس جنون ' وغيره وغيره دفع هوتي هے اور وه ايسا صحيح و سالم هوجاتا هے كه كبهي ايسا گمان تك بهي نهيں هوتا كه وه كبهي ايسے مرض ميں مبتلا تها -

قيمت في شيشي پانچ روپيه علاوه محصول ڈاك -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قيمت - پسند نهونے سے واپس

سهرے نئے چالان كي جيب گهڑياں ٹهيك وقت دينے والي اور ديكهنے ميں بهي عمده فائده عام كے واسطے تين ماه تك نصف قيمت ميں دي جارهي هيں جسكي گارنٹي تين سال تك كے ليے دي جاتي هے -

اصلي قيمت سات روپيه چوده آنه اور نو روپيه چوده آنه نصف قيمت تين روپيه پندره آنه اور چار روپيه پندره آنه هر ايك گهڑي كے همراه سنهرا چين اور ايك فونٹين پين اور ايك چاقو مفت دي جائينگے -

ٹائلي واچ اصلي قيمت نو روپيه چوده آنه اور تيره روپيه چوده آنه نصف قيمت - چار روپيه پندره آنه اور چهه روپيه پندره آنه بالمقطع كا فيته مفت مليگا -

كمپٹيشن واچ كمپني نمبر ٢٠ مدن مٹر لين كلكته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونيم سريلا فائده عام كے واسطے تين ماه تك نصف قيمت ميں دي جاويگي يه ساگن كي لكڑي كي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تك قائم رهنے والي هے -

سينگل ريڈ قيمت ٣٨ - ٤٠ - ٥٠ روپيه اور نصف قيمت ١٩ - ٢٠ - اور ٢٥ - روپيه ڈبل ريڈ قيمت ٦٠ - ٧٠ و ٨٠ روپيه نصف قيمت ٣٠ و ٣٥ و ٤٠ روپيه هے آرڈر كے همراه ٥ - روپيه پيشگي روانه كرنا چاهيئے -

كمرشيل هارمونيم فيكٹـري نمبر ١٠/٣ لوئر چتپور روڈ كلكته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجيب و غريب مالش

اس كے استعمال سے كهوئي هوئي قوت پهر دو باره پيدا هوجاتي هے - اسكے استعمال ميں كسي قسم كي تكليف نهيں هوتي - مايوسي مبدل بخوشي كر ديتي هے قيمت في شيشي دو روپيه چار آنه علاوه محصول ڈاك -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسكے استعمال سے بغير كسي تكليف اور بغير كسي قسم كي جلد پر داغ آنے كے تمام روئيں اڑجاتي هيں - قيمت تين بكس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاك -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

سنگاري فلوٹ

تين سال كي گارنٹي

بهترين اور سريلي آواز كي هارمونيم سنگل ريڈ C سے تك C يا F سے F تك قيمت ١٩ - ١٨ - ٢٢ - ٢٥ روپيه
ڈبل ريڈ قيمت ٢٢ - ٢٧ - ٣٢ روپيه
اسكے ماسوا هر قسم اور هر صفت كا هرمونيم همارے يهاں موجود هے -
هر فرمايش كے ساتهه ٥ روپيه بطور پيشگي آنا چاهيے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچاس برس كے تجربه كار

ڈاكٹر رائے - صاحب كے - سي - داس كا ايجاد كرده - آرتو سهائے - جو مستورات كے كل امراض كے ليے تير بهدف هے ' اسكے استعمال سے كل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتي هے ' اور نهايت هي مفيد هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا - دفعتاً بند هو جانا - كم هونا - بے قاعده آنا - تكليف كے ساتهه جاري هونا - متواتر يا زياده مدت تك نهايت زياده جاري هونا - اس كے استعمال سے بانجهه عورتيں بهي باردار هوتي هيں -
ايك بكس ٢٨ گوليوں كي قيمت ايك روپيه -

سوا تسهائے گوليان

يه دوا ضعف قوت كے واسطے تير بهدف كا حكم ركهتي هے - كيسا هي ضعف كيوں نه هو اسكے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جوكه بيان سے باهر هے - شكسته جسموں كو از سرنو طاقت ديكر مضبوط بناتي هے ' اور طبيعت كو بشاش كرتي هے -
ايك بكس ٢٨ گوليوں كي قيمت ايك روپيه

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سلـوائـٹ

اس دوا كے استعمال سے هر قسم كا ضعف خواه اعصابي هو يا دماغي يا اور كسي وجه سے هوا هو دفع كرديتي هے ' اور كمزور قوي كو نهايت طاقتور بنا ديتي هے - كل دماغي اور اعصابي اور دلي كمزوريونكو دفع كركے انسان ميں ايك نهايت هي حيرت انگيز تغير پيدا كرديتي هے - يه دوا هر عمر والے كے واسطے نهايت هي مفيد ثابت هوئي هے - اسكے استعمال سے كسي قسم كا نقصان نهيں هوتا هے سوائے فائده كے

قيمت في شيشي ايك روپيه

S. C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta.

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا، اور کام کاج کہانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کہانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے۔

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک تنکہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پیارا سے درد کو بھاگنا کرینگے۔

قیمت بارہ ٹکیوں کی ایک شیشی ۲ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ۔

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا۔

مسیحا کا

سر کے بالوں کے لیے

نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربہ سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر "موہنی کسم تیل" تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوری کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے۔

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک۔

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہملے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچتی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ کھانسی بھی ہوگئی ہو - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر و دیرو ہولسیلر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[8]

علمی ذخیــرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کی تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاہیر فقرا و علما کے حالات ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ہیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابی اشعار ہیں اعلی درجہ کے ہیں - مآثر الکرام میں اُن حضرت صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علی لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے اس کی تصحیح کی ہے اور مولوی عبد الحق صاحب بی - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کی ابتدائی تاریخ اور تذکرہ ہذا کے خصوصیات مذکور ہیں - صفحات ۲۴۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دی پاپیولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعی تھے اور ان کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کی سوانح عمری جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کی کتاب سے اقتباس کرکے مولوی خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی لا ثانی تصنیف جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح عمری اور اُن کے ملکی ' مالی ' فوجی انتظامات اور ذاتی فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوہاب بن احمد الشعرانی المتوفی سنہ ۹۷۳ ہجری کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدی کے اواسط ایام تک جس قدر مشاہیر فقرا گذرے ہیں ان کے حالات اور زریں اقوال مذکور ہیں - مترجمہ مولوی عبد الغنی صاحب وارثی قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کی مشہور تصنیف جس میں دہلی کی تاریخ اور وہاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامی پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامی - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربی و فارسی میں بھی کوئی کتاب لکھی نہیں گئی ہے - اس کے آخیر میں ہندی عروض و قافیہ کے اصول و ضوابط بھی مذکور ہیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی نے اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنی طب متعلقہ مقدمات فوجداری ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۹ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستاولیبان کی فرانسیسی کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - یہ کتاب تمدن عرب کی طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھی گئی ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ہیں اُن کی تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائی حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط ہیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپی ہے - حجم (۲۰۵۹) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۹ روپیہ -

(۱۴) مشاہیر الاسلام - قاضی احمد ابن خلکان کی مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدی سے ساتویں صدی تک کے مشاہیر علما و فقہا و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات ہیں - اس کتاب کے انگریزی مترجم موسیو ڈی سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے ہیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالی - مصنفہ مولانا شبلی نعمانی - امام ہمام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی کی سوانح عمری اور ان کے علمی کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کی کتاب دی جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوی ظفر علی خان بی - اے جس میں انوار سہیلی کی طرز پر حیوانات کی دلچسپ حکایات لکھی گئی ہیں - حجم ۳۹۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراماؤں کا ترجمہ - مترجمہ مولوی عزیز میرزا صاحب بی - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کی تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحی حالات مذکور ہیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملی - مصنفہ مولوی سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوی - فلسفہ عملی پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کی روحانی ارتقا کی تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومی ترقی اور عزت حاصل کرنے کی اصول و ضوابط بیان کئے ہیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربی فارسی کی متداول الفاظ کی کارآمد ڈکشنری حجم (۱۲۲۹) صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیۃ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ہیں ' اور کئی ہزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتلائی گئی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ہیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبری - مولانا آزاد دہلوی کی مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اہل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربی فارسی و اردو کی کئی ہزار کتابوں کی فہرست جس میں ہر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ہیں اُنھیں اس کا مطالعہ کرنا لازمی ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیری - ضیاء الملۃ والدین امیر عبد الرحمن خاں غازی حکمراں دولت خدا داد افغانستان کی سوانح عمری - مترجمہ مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۹۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسی - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) نفاں ایران - مسٹر شوسٹر کی مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

تار کا پتہ - ادرشہ

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹن ٹنٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین دیگی جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گلجی بنیان تیار کی جاسکے تین روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گلجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کرتی ہے - کم خلشم ہوا - لیجیے زرا نہ کہا اور آمدنی روپیہ بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے تو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) — میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

لیفٹیننٹ کرنل راؤ بہادر - (بلاری) میں کنز ویلر کے مشین سے انکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مسز کملا کماری دیوی - (نڈیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۹۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشینوں سے پیدا کرتی ہوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت عمدہ کام کررہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسوائے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضروری سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

---

چند مستند اخبارات ہند کی راے

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی موجودہ حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑدیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

برانچ سول کورٹ روڈ سنگاپور -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

جنگ کے علاج اور شہداء اسلام کے پس ماندوں کی اعانت میں یہ روپیہ صرف ہو اور کوشش کی گئی کہ اگر اس روپیہ کے ذریعہ دشمنان اسلام کے سینوں پر مہلک زخم نہیں لگائے جاسکتے' تو کم از کم جاں نثاران توحید کے زخموں پر مرہم ہی لگا دیا جاے -

اگر سوال کیا جاے (جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ بعض اپنے ہی حلقوں میں چھیڑا جا رہا ہے) کہ خود دولۃ علیہ نے بھی اس روپیہ کو ہلال احمر کے کاموں میں خرچ کیا یا نہیں ؟ تو اسکے جواب میں اور کسی کو یہ کہتے ہوے تو معلوم ہو تو ہو' مگر ہمیں تو کوئی تامل نہیں کہ ہم نے یہ روپیہ ہلال احمر کے کاموں کیلیے بھیجا تھا - اس کے سوا بھیجنے والوں کا کوئی مقصد نہ تھا - لیکن اگر حکومت اور وزراے حکومت نے اس قلیل و حقیر رقم کو ہلال احمر کی جگہ کسی ایسے کام میں صرف کیا ہو جو ہلال احمر سے بھی زیادہ اس زمانے میں اہم ہو' تو تمام مسلمانان ہند کیلیے جنکے دل اپنی نارسائی کے غم سے اندوہگین اور اپنی محرومی کے ماتم سے زخمی ہیں' اس سے بڑھکر فخر و مسرت کی اور کیا بات ہوسکتی ہے ؟ زہے قسمت ہم محروماں دور افتادہ کی' اور صد عز و افتخار ہم بد بختان بے دست و پا کیلیے' اگر ہمیں یقین ہوجاے کہ ہماری حقیر و لا شے اعانتیں اس حادثۂ کبری اور مصیبۃ عظمی کے موقعہ پر مجاہدین مقدسین اسلام اور قاتلین اہل صلیب و عبدۃ الاوثان کی راہ میں ٹھکانے لگیں' اور ہلال احمر کی مرہم پٹی کی جگہ اصلی میدان غزا میں کام آگئیں !!

برین مژدہ گر جاں فشانم رواست !

البتہ افسوس ہے کہ اسکا کوئی ثبوت وہ لوگ نہیں پیش کرتے' جنکے بدترین الزام بھی فی الحقیقت ہمارے لیے بہترین بشارتیں ہیں - کاش ہندو پیٹریٹ اور اسکے ہم مشرب ہمیں اسکا یقین دلا سکتے کہ ہماری کم ہمت نیت کے خلاف ہمارا روپیہ ہلال احمر کی جگہ اصلی جہاد مقدس میں صرف کیا گیا ہے !

آخر میں ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا معزز مقامی معاصر اپنے کالموں میں اس غلطی کی بہت جلد اصلاح کریگا - ہم خود تو ایسے الزاموں سے کچھہ متاثر نہیں ہوتے - بعض اسکے کہ مثل صدہا غلط باتوں کے اسے بھی غلط سمجھہ لیں - لیکن اسکا اثر عام طور پر تمام مسلمانوں پر پڑتا ہے' اور ایک سخت غلط فہمی پیدا ہوتی ہے -

ہمارا ابتدا سے جو اصول ہندو مسلمانوں کے باہمی تعلقات کے مسئلہ کی نسبت رہا ہے' وہ زمانے سے پوشیدہ نہیں - حتی کہ ہم نے ہمیشہ نہایت شدت اور سختی کے ساتھہ اُن مسلمان لیڈروں کو الزام دیا ہے جو ہندوؤں کو ملکی اشغال کی وجہ سے گورنمنٹ کے سامنے ملزم بنانا چاہتے تھے' اور انکے مقابلے میں اپنی خوشامد اور غلامی پر ناز کرتے تھے - بہت سے مسلمان ہم سے نا خوش ہیں کہ ہم کیوں انکی طرح ہندوؤں سے علحدگی اور مخالفت کی دعوت نہیں دیتے -

ایسی حالت میں ہمارے لیے یہ بڑی ہی دکھہ کی بات ہوگی اگر مسلمانوں کو ایک نئے مگر بے اصل سیاسی الزام کا مورد بنانے کیلیے ہندو پریس کے کسی وقیع رکن کی طرف سے کوشش ہو' اور با وجود کشف حقیقت کے وہ تصحیح و اعتذار سے انکار کردے - ہم اُسے یقین دلاتے ہیں کہ جو لوگ ہلال احمر کی رپورٹ کی بنا پر بحث کرتے تھے اور جنکا اس نے حوالہ دیا ہے' وہ خود بھی یہ کبھی پسند نہ کرینگے کہ انکے مضامین کا وہ نتیجہ نکالا جاے جو ہندو پیٹریٹ نے نکالا ہے - انکا مقصد صرف تحقیقات تھا - یا اور جو کچھہ بھی ہو - لیکن یہ تو کبھی بھی نہ تھا کہ انکے مضامین کو ایک نئے پولیٹکل الزام کا آلہ بنایا جاے' اور کہا جاے کہ لوگوں نے ہلال احمر کے نام سے جنگی اغراض کیلیے روپیہ جمع کیا اور ترکی کو پوشیدہ پوشیدہ روانہ کردیا ! روپیہ بھیجنے والوں نے ہمیشہ اعلان کیا ہے کہ وہ خود حکومت کے نام بھیجتے رہے ہیں - یہ کوئی ایسا راز نہ تھا جو اب رپورٹ کی اشاعت سے یکایک آشکارا ہوگیا ہو !

مسئلۂ مساجد و قبور لشکر پور

ہز ایکسلنسی کا ورود اور نئی درخواست

پراونشل لیگ اور انجمن دفاع مساجد کی متحدہ اور آخری سعی !

کانپور کی مسجد کا معاملہ جب اُن تمام حوادث و مصائب کے ساتھہ شروع ہوا جو ایک ایک کرکے اب لشکر پور کے مسئلہ کی وجہ سے یاد آرہے ہیں' تو ہمارے سامنے ناصحین اور مشورہ فرماؤں کی ایک بڑی جماعت رونما ہوئی' اور مسلمانوں کی اُن غلطیوں اور بے اعتدالانہ و سرکشانہ گمراہیوں کو واضح کیا گیا جو اگر نہ ہوئی ہوتیں' تو نہ تو مسٹر ٹائیلر کو فائر کرنے کا حکم دیکر گورنمنٹ کے قیمتی سامان جنگ کو ضائع کرنا پڑتا' اور نہ ہز آنر سر جیمس کو آگرہ تشریف لیجا کر اس جنگی اسراف مگر فیاضانہ عمل سیاست کے مناقب و فضائل بیان کرنے پڑتے !

ان نصیحت فرماؤں میں پہلا گروہ حکام کا تھا - انکو افسوس تھا کہ "باہر کے چند سرکش اور مفسد" مسلمانوں نے عام پبلک کو خطرناک مذہبی جوش میں مبتلا کرکے یہ تمام درد انگیز مصائب پیدا کیے - ہز آنر سر جیمس مسٹن کے یادگار الفاظ میں' ان مفسدوں نے بدامنی پیدا کرکے اور بہت سا ناحق خون بہاکر "خدا اور اسکے بندوں" دونوں کے سامنے اپنے تئیں جوابدہ قرار دیا"

لیکن دوسرا گروہ ناصحین اور مجمع واعظین خود ہمارے ہی قوم کے اُن سنجیدہ و متین' عاقبت اندیش' معاملہ فہم' سرد و گرم چشیدہ' امن دوست' وفا پیشہ' اطاعت فرما' اور سر عظیم "اولو الامر منکم" کے محرمان راز بزرگوں کا تھا' جو ابتدا میں تو اپنی پر وقار علحدگی اور مصلحت اندیش خاموشی کی زبان پنہاں سے حق نصیحت و وعظ ادا فرماتے رہے' لیکن جب مسجد کی منہدمہ دیوار کی شکستہ اینٹیں گرد و غبار بنکر اوڑ گئیں' جب شہداء جنون مذہب اور دیوانگان جہل مسجد پرستی کے خون کی چھینٹوں سے مسجد کی در و دیوار رنگیں ہوچکیں' جب کانپور کا جیل خانہ ایک سو سات گرفتاران بغاوت کے ہجوم سے بالکل رک گیا' اور جبکہ "چند باہر کے" مفسدوں کی شرارتیں اور "مذہبی جہل و جنون" کے فسادات یہاں تک طاقتور اور فتح مند ہوگئے کہ اسکے لیے شملہ کی چوٹیوں سے اُترکر ہندوستان کے سب سے بڑے حکمراں کو کانپور آنا پڑا' تو پھر صداے سکوت اور نصائح خاموش کا عہد غیبت و پنہانی ختم ہوا' اور اُس تبریک مسرت میں سب سے پہلے شریک ہونے کے بعد جسکی تعزیت غم میں احکام مصالح اور اسرار اطاعت نے شرکت کی انہیں اجازت نہیں دی تھی' بعض نصائح حکیمانہ اور مواعظ بزرگانہ زبان و قلم پر بھی جاری ہوے' اور نا قدر شناس و کج راے قوم کو پر امن و با اعتدال کاموں کا طریقہ بتلایا گیا !

ان نصیحتوں کی اہم دفعات یہ تھیں کہ جوش اور ہیجان سے کام لینا عقل اور دانشمندی کے خلاف ہے - ادب اور عاجزی کے ساتھہ مثل رعایا اور محکوموں کے التجائیں کرنی چاہئیں - ہمیشہ چاہیے کہ ذمہ دار جماعتیں اندر ہی اندر کام کریں' اور عوام کو انکے بیجا جوش اور خطرناک ہیجان سے کام لینے کا موقعہ نہ دیں - وغیرہ وغیرہ -

یہ نصیحتیں کتنی ہی قیمتی ہوں مگر مسجد کانپور کے مسئلے کیلیے تو بالکل غیر ضروری نہیں - کیونکہ اگر یہ کوئی صحیح طریق کار تھا تو اس نہایت قیمتی اور صحیح ترین دستور العمل کو کامل طریقہ سے پہلے ہی مسلمانان کانپور اختیار کرچکے تھے' اور جسقدر طریقے طلب و سوال' عجز و نیاز' منت و زاری' نالہ و فغاں' اور ادب و رعایت کے ساتھہ کام کرنے کے ہوسکتے ہیں' اُن سب کا ایک ایک

کے پاس اشاعت کیلیے بھیج دیا تھا اور نہایت تفصیل سے یہ تمام امور اُس میں بیان کردیے تھے - افسوس ہے کہ کسي وجہ سے وہ خط ابتک شائع نہیں کیا گیا -

بہرحال ہمارے مقامي معاصر کو اس بارے میں غالباً غلط فہمي ہوئي ہے ' اور اس نے ایک ایسا پولیٹکل الزام اپنے مسلمان ہم وطنوں کو بے خبرانہ دیا ہے جسکي ذمہ داري بڑي ہي شدید ہے ' اور جسکے متعلق اگر ثبوت کا مطالبہ کیا گیا تو آپ اپني مشکلات پر افسوس کرنا پڑیگا -

ہم مسلمان ہیں - ہم اپنے کاموں کیلیے سرکاري قوانین سے بھي بالا تر اپنا مذہبي قانون رکھتے ہیں ' اور وہ ہمیں اس درجہ عزیز ہے کہ اسکي تعمیل سے کوئي دنیوي قانون ہمیں نہیں روک سکتا - اس قانون نے یقیناً ہم پر فرض کردیا ہے کہ دنیا کے کسي حصہ میں بھي جب دشمنان توحید و عدالة مسلمانوں پر حملہ کریں ' تو انکي ہر طرح کي اعانت کیلیے ہم سب اُٹھہ کھڑے ہوں ' اور جو کچھہ ہم سے ہوسکتا ہے اس سے دریغ نہ کریں - ہم کو ہندو پیٹریٹ کے ایڈیٹروں نے مسجدوں میں نماز پڑھتے بارہا دیکھا ہوگا - ہم بلا تامل اسے اطلاع دیتے ہیں کہ جس طرح ہم پر نماز فرض کي گئي ہے ' بالکل اُسي طرح بلکہ اس سے بڑھکر ہمارے لیے مسلمانوں کي ہر طرحکي اعانت بھي فرض کردي گئي ہے - علی الخصوص جب کہ وہ دشمنوں کے نرغے میں پھنس جائیں ' اور اسلام کي آبادیاں اور بستیاں چھین کر شرک و ضلالت اور ظلم و معصیت کي محکوم بنائي جائیں !

ہمارے انگریزي ہم قلم کو معلوم ہونا چاہیے کہ اسي کا نام " حکم جہاد " ہے جو اسلام کے اولین اور بنیادي احکام میں سے ہے - گو اس مقدس حکم کو غلط فہمیوں اور بد گمانیوں سے آلودہ دیکھکر بد قسمتي سے بعض مسلمان اپني زبانوں پر جگہ نہ دیتے ہوں ' مگر الحمد للہ ' ہم اپنے اندر اتني قوت پاتے ہیں کہ پورے فخر و امتیاز کے ساتھہ اسکا علانیہ اعتراف کریں - اور اب ایسے مسلمان بھي ہندوستان کے آسمان کے نیچے بسنے لگے ہیں جو اس حکم کي پیہم اور متصل دعوت دیتے رہنا اپنے تمام کاموں کا سب سے پہلا مقصد بیان کرتے ہیں !

پس یہ کہکر ہمیں ڈرانے کي کوشش کچھہ بھي سودمند نہیں ہو سکتي کہ ہم پر اسلام کي آخري حکومت کو جنگي امداد دینے کا الزام لگایا جاے - جنگ کیلیے چند لاکھہ روپیوں کا بھیجنا کیا شے ہے ؟ زیادہ سے زیادہ اس الزام کا مطلب اتنا ہي ہوسکتا ہے کہ ہندوستان میں خود چین و آرام سے بیٹھکر ہم نے دولة عثمانیہ کو روپیہ بھیجدیا تا کہ اس کي قیمت سے خرید کر کسي دن اپنے دشمنوں پر دو چار گولے پھینکدے - اور یہ جائز نہ تھا جبکہ ہم ایک اعلان ناطرفداري کرنے والي گورنمنٹ کي رعایا تھے -

اگر اس الزام سے صرف اتنا ہي نتیجہ نکلتا ہے تو افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے حریفوں نے اپني قوت کچھہ زیادہ شدید طریقہ سے استعمال نہیں کي - کیونکہ روپیہ بھیجنا کونسي ایسي بڑي بات ہے ؟ ہم تو علانیہ یہ تک کہنے کیلیے موجود ہیں ' کہ اگر قسمت یاوري کرے اور ہمت ذلت پسند بلند ہو تو اپني جانوں اور گردنوں سے بھي خلیفۂ اسلام کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کیلیے طیار ہیں ' اور ہمارے جسم کا گوشت اور خون ہمارے لیے خدا کي لعنت اور پھٹکار ہے ' اگر وہ اسلام کي مصیبت کے وقت اسکي حفاظت کي راہ میں کام نہ آیا !

یہ بالکل غلط اور صریح تہمت ہے کہ مسلمانوں نے روپیہ جنگ کیلیے بھیجا - مگر ہم بغیر کسي تامل کے اعلان کرتے ہیں کہ اگر پھر کبھي وقت آگیا اور ضرورت پڑي تو ہم جنگ کے لیے بھي روپیہ بھیجینگے ' اور اس سے زیادہ ضرورت ہوئي تو اپني جانوں کو بھي ہتھیلیوں پر لیکر نکلینگے - ہم اس بارے میں صرف اپنے خدا کے حکموں کو جانتے ہیں اور دنیا کي کوئي گورنمنٹ اور اسکا بنایا ہوا کوئي قانون ہمیں اپنے مذہبي اعمال سے نہیں روک سکتا -

مجھے اوروں کے دلوں کي خبر نہیں - نہ میں جانتا ہوں کہ انکي ہمت کا پیمانہ اتنا وسیع ہے یا نہیں کہ اس بارے میں انکا دل اور زبان ایک ہو - تاہم اپني نسبت تو صاف صاف کہتا ہوں کہ جنگ بلقان میں جنگ کے لیے روپیہ نہ بھیجنا کچھہ اس سبب سے نہ تھا کہ اعلان نا طرفداري نامي کسي قانون کو ہم نے اس خدائي قانون پر ترجیح دیدي تھي جو کہتا ہے کہ : جاهدوا في سبیل اللہ باموالکم و انفسکم ! کیونکہ اگر ہم ایسا کرتے تو اسکے صاف معني یہ ہوتے کہ انسانوں کے لیے ہم نے اپنے خدا کو چھوڑ دیا جس نے ہمیں ہر ایسے حکم اور قانون کي تعمیل سے روک دیا ہے جو اُسکے حکم اور قانون کے خلاف ہو :

الم تر الی الذین یزعمون انهم امنوا بما انزل الیک و ما انزل من قبلک ' یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت ' وقد امروا ان یکفروا به ' و یرید الشیطان ان یضلهم ضلالاً بعیدا - (۴ : ۶۴)

" اے پیغمبر ! کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنکا زعم باطل یہ ہے کہ وہ قرآن پر اور خدا کي اُن تمام کتابوں پر ایمان لا چکے ہیں جو قرآن سے پہلے نازل ہوئیں - مگر ساتھہ ہي اُنکے عمل کا یہ حال ہے کہ اپنے معاملات کا فیصلہ الہي احکام و قوانین کي جگہ خدا کي مخالف قوتوں اور شریر و سرکش انسان کے حکم اور قانون سے کرانا چاہتے ہیں ' حالانکہ انکو حکم دیا جاچکا ہے کہ وہ اسکے حکموں سے انکار کردیں ؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھہ شیطان کي گمراہیاں ہیں جو چاہتا ہے کہ انہیں انتہا درجہ کي ضلالت میں مبتلا کردے "

قرآن کریم کي اصطلاح میں ہر وہ شے اور ہر وہ قوت جو خدا اور خدا کي صداقتوں کي مخالف ہو " طاغوت " ہے - خواہ وہ کوئي بت ہو جو مکہ کے قریش نے خانۂ کعبہ میں رکھدیا ہو ' یا کوئي انسان ہو جو شریر قوتوں اور نفساني طاقتوں کے گھمنڈ میں آکر حق سے سرکش ہوگیا ہو ' یا پھر کوئي گورنمنٹ اور پادشاہت ہو جو خدا کے بندوں کو اپنے جبر و استیلاء کے آگے سربسجود دیکھنا چاہتي ہو - " من شغلک عن اللہ فہو صنمک " و " من الہاک ' فہو مولاک "

جن بزدل اور کفر پرست روحوں کو باوجود ادعاء اسلام و توحید ' اس حقیقت سے انکار ہو ' انکے نفاق و کفر مخفي کے متعلق اسي آیة کے بعد ہمیں بتلا دیا گیا ہے :

و اذا قیل لهم : تعالوا الی ما انزل اللہ و الی الرسول رایت المنافقین یصدون عنک صدودا (۴ : ۶۵)

اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اور تمام حکموں اور طاقتوں سے انکار کردو ' اور خدا کے اُتارے ہوے قانون اور اسکے رسول کي تعلیم پر عمل کرو ' تو تم ان منافقوں کو دیکھتے ہو کہ کس طرح تم سے اپنا دامن بچا کر الگ ہوجاتے ہیں اور پیچھے ہٹنے لگتے ہیں ؟

پس ایک مومن کیلیے جو اپنے تمام کاموں میں صرف اپنے خدا ہي کے حکموں کا فرمانبردار ہے ' کسي طرح بھي ممکن نہیں کہ وہ ایک سخت مصیبت انگیز جنگ کے موقعہ پر جبکہ بلاد اسلامیہ اور مرکز خلافت علیہ خطرات شدیدہ سے دوچار ہو ' صرف اس خوف سے مجاہدین مقدسین اسلام کي اعانت نہ کرے کہ کسي انساني قانون نے اُسے روک دیا ہے ' اور اس طرح خدا پرستي کا دعوا کرکے پھر طواغیت باطلہ کو بھي اپنا حکم اور سلطان بنائے -

البتہ چونکہ یہ ظاہر تھا کہ اس جنگ عظیم کیلیے وہ اعانتیں کچھہ مفید نہیں ہوسکتي تھیں جو مسلمانان ہند بہ ہزار مصیبت اس موقعہ پر جمع کرسکتے تھے ' اور موجودہ عہد کي لڑائیوں میں (جبکہ برقي توپوں کي گولہ باري کیلیے فی ساعت کئي لاکھہ روپیے مطلوب ہوتے ہیں) بیس تیس لاکھہ روپیہ ایک دن کا بھي پورا جنگي خرچ نہیں تھا - اسلیے اس غرض سے روپیہ بھیجنا کچھہ زیادہ مفید نظر نہ آیا ' اور یہي بہتر سمجھا گیا کہ مجروحین

کرکے تجربہ کیا جاچکا تھا - جب یہ تمام باتیں بے سود نکلیں اور ۲ - جولائی کی صبح کو مسجد کی دیوار تیغوں کے ضرب سے گرائی جا چکی ' تو اسکے بعد مسلمانوں کی آنکھیں کھلیں " اور انھیں اس سنجیدہ و پر امن دستور العمل کی جگہ قتل و قتال و غلو کی وہ ایک ہی ہنگامہ خیز نغمہ یاد آگئی ' جسکی بے حسی معقلت ان نصائح کی ظاہر فریبی سے زیادہ محکم ہے ' اور جو ہمیشہ سے یکساں طور پر نصیحت کرتی آئی ہے کہ " اعتراف صرف قوت ہی کا کیا جاتا ہے ' اور عجز مزید کا جواب ہمیشہ تشدد مزید سے ملتا ہے ' پر تشدد کا نتیجہ نرمی اور عاجزی ہوتا ہے " !

تاہم کانپور میں جو کچھہ ہونا تھا سو ہو گیا - اب لشکر پور کی مساجد کا معاملہ عرصے سے ہمارے سامنے ہے - بہتر ہے کہ خواہ کچھہ ہی ہو ' لیکن ان نصائح و مواعظ پر اتمام حجت کیلیے پورا پورا عمل کیا جاے -

ہم نے ابتدا سے اس معاملے میں صبر و تحمل کا طریقہ اختیار کیا ہے ' اور جسقدر وسائل امن و سکون کے ہو سکتے ہیں ' وہ سب ایک ایک کرکے عمل میں لاے ہیں - اس مسئلہ کی ابتدا سنہ ۱۸۹۹ سے ہوتی ہے - اسی وقت مسلمانوں نے کمال عجز و نیاز اور ادب و تذلل کے ساتھہ گورنمنٹ کو توجہ دلائی ' اور ایک میموریل سر بیکر کی خدمت میں روانہ کیا جو اس وقت صوبے کے لفٹننٹ گورنر تھے - مگر اسکے جواب میں کہا گیا کہ یہ کوئی ایسی قابل توجہ بات نہیں ہے - متولیوں نے حکام کو اطمینان دلادیا ہے ' اور گورنمنٹ اچھی طرح معاملہ کو سمجھہ چکی ہے !

اسکے بعد گذشتہ فروری میں جب مساجد کی انہدام کا کام شروع ہوا تو مسلمانوں کے دل بے قابو ہوگئے - اسی وقت متعدد واقف حال مسلمان مقامی حکام سے ملے ' میموریلز اور علحدہ تجویزوں اور عرضداشتوں کا دوسرا سلسلہ شروع ہوا ' جسکے بعد میٹنگیں اور جلسے بھی منعقد ہوے ' جن میں گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی اور رزولیوشنوں کی نقلیں بھیجی گئیں -

پھر انجمن دفاع مساجد نے ایک خاص جلسہ اس غرض سے منعقد کیا کہ ہز اکسلنسی گورنر بنگال کی خدمت میں ایک قائم مقام وفد لیجاے اور معاملہ کی اہمیت پر توجہ دلاے - اسکے متعلق خط و کتابت کی گئی ' مگر جواب آیا کہ وفد کا آنا کچھہ مفید نہوگا اور گورنمنٹ کی نظر سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے !

اب سوال یہ ہے کہ جو نصیحت فرما مسلمانوں کو صبر و استقلال کی نصیحت کرتے ہیں ' اور کہتے ہیں کہ عام ایجی ٹیشن غیر ضروری ہے ' وہ خدا را بتلائیں کہ جب یہ تمام وسائل بے سود ثابت ہوجائیں تو پھر مسلمان کیا کریں ؟ اور کیونکر اپنی عبادت گاہوں کو گرو خاک بنکر نابود ہونے سے بچائیں ؟ جو لوگ مسجد کانپور کے حادثہ کے زمانے میں ' عام مسلمانوں کو الزام دیتے تھے ' کیا وہ اس موقعہ پر باہر نکلنے کی زحمت گوارا فرمائینگے ' اور ہمیں بتلائینگے کہ اب مسلمان کیا کریں اور کہاں جائیں ؟

یہ بالکل سچ ہے کہ کام خاموشی اور سکون کے ساتھہ ہونا چاہیے ' مگر واقعی مصیبت یہ ہے کہ گورنمنٹ اس قسم کے کاموں سے کچھہ متاثر نہیں ہوتی ' اور جب تک ایجی ٹیشن نہو ' اس وقت تک اپنی جگہ سے حرکت کرنا نہیں چاہتی - یہی خطرناک طریق عمل ہے جو عام طور پر ملک کو ایجی ٹیشن چاہتا اس سے بھی زیادہ اندوہناک باتوں کی دعوت دے رہا ہے ' اور امن و سکون کے ساتھہ کوئی سچا بے سود اور اہم سے اہم مطالبہ بھی پورا نہیں ہوتا !

تمام وسائل عمل میں لاے جا چکے - وقت ہے کہ حکومت کی قطع طلب وعدوں سے اپنا فرض ادا کردیا - عام پبلک صرف خاموشی کے وقائع سے مشتعل ہو سکتی ہے اور انھیں مستعد کیا جاے کہ حقوق و مطالبہ کو کام میں لا سکیں - اب

صرف ایک آخری موقعہ اور باقی رہگیا ہے جسکے نتائج کا ہمیں انتظار ہے - ہماری دلی خواہش ہے کہ پچھلے انتظاروں کی طرح یہ آخری انتظار بھی ناکام ثابت نہو !

یہ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب ہز اکسلنسی گورنر بنگال کلکتہ تشریف لانے والے ہیں - پراونشیل مسلم لیگ کا ایک خاص جلسہ پچھلے ہفتے منعقد ہوا جسمیں انجمن دفاع مساجد کلکتہ کے ارکان بھی شریک تھے - اس جلسے میں بالاتفاق اس مضمون کی تجویز منظور ہوئی کہ از سر نو پھر اس معاملہ کے متعلق ایک دوسری درخواست پیش کی جاے اور خواہش کیجاے کہ ہز اکسلنسی کلکتہ تشریف لا رہے ہیں - اس موقعہ پر اجازت دیں کہ مسلم لیگ اور انجمن دفاع مساجد کے چند منتخب قائم مقام حاضر ہوں ' اور مساجد لشکر پور کے متعلق عرض مقاصد کریں -

گذشتہ واقعات کیسے ہی تاریک ہوں - تاہم آخری مایوسی ابھی نہیں آئی ہے ' اور امید کی روشنی بالکل غروب نہیں ہوئی - ہز اکسلنسی کی گورنمنٹ اپنی دانشمندی و تدبر اور رعایا کی جائز خواہشوں کی مستعدانہ سماعت کے لحاظ سے جو شہرت حاصل کر چکی ہے ' وہ مسلمانوں کیلیے کامیابی کا بہت بڑا سہارا ہے - ہمیں امید ہے کہ اس درخواست کو منظور فرما کر تمام مسلمانان ہند کی سچی شکر گذاری حاصل کرنے میں تامل نہ فرمائینگے - اور معاملہ خیر و عافیت کے ساتھہ ختم ہو جائیگا -

اعتذار

تین ہفتے سے الہلال کی اشاعت میں غیر معمولی تاخیر ہو رہی ہے - اس ہفتے امید تھی کہ ٹھیک جمعہ کے دن حسب معمول نکل جائیگا - پھر بھی ایک دن کی تاخیر ہو ہی گئی - امید ہے کہ آیندہ ہفتہ تک یہ ایک دن کا بل بھی نکل جائیگا -

پچھلے دنوں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ناگزیر سفر پیش آتے رہے - دہلی سے واپس آیا تو بعض بیماریاں ہو سال کے متصل اصرار اور مواعید کا مطالبہ کر رہے تھے - خیال تھا کہ دہلی سے واپسی میں ایک دن کیلیے آگرہ جاؤنگا ' لیکن اسٹیشن چھوٹ گیا اور مجبوراً کلکتہ آکر پھر نکلنا پڑا - پورے تین دن اسمیں صرف ہوگئے - وطن سے واپس آیا اور ابھی ہر دن بھی کام نہیں کیا تھا کہ عین اخبار کی اشاعت کے دن کلکتہ سے تیس میل کے فاصلے پر ایک دیہات میں جانا پڑا - وہاں جانا بھی ناگزیر تھا - واپسی میں گاڑی نہیں ملی - مجبوراً پچیس میل خام سڑک کا سفر رات بھر کے اندر پالکی کے ذریعہ طے کرکے کلکتہ آیا - بارش کی وجہ سے بخار میں مبتلا ہوگیا تھا لیکن اسی حالت میں معاً اخبار کی فکر کرنی پڑی !

غرضکہ ایسے حالات پیش آجاتے ہیں اور صحت و فراغت سے محروم ہیں - ان مجبوریوں کی وجہ سے اگر سال بھر میں ایک دو ہفتے اشاعت میں تاخیر ہوجاے تو گو ایک اخبار کے دفتر کیلیے کتنا ہی بڑا جرم ہو ' لیکن صحیح کمزوری اور معذوریوں کو دیکھتے ہوے قابل معافی ضرور ہے -

نہی سبب ہے کہ پچھلی اور اس کی اشاعت میں تمام ضروری ابواب و مضامین نہ آسکے اور باتصویر مضامین کی بھی گنجایش نہ نکل سکی - صرف پرچہ کو کسی طرح نکالدینا اور اس تاخیر کو آیندہ کیلیے منتہی نہ ہونے دینا پیش نظر تھا - میں جانتا ہوں کہ الہلال کے مضامین مختصر ہیں اور تقریباً تمام ضروری ابواب اپنی اپنی جگہ قائم رہیں - اس ہفتہ چونکہ کئی دن کی تاخیر نکل گئی ہے اور امید ہے کہ آیندہ وقت پر کام ہو ' انشاء اللہ العزیز آیندہ اشاعتوں میں مضامین و تصاویر بکثرت ہونگے اور ہر باب و منزل کے متعلق دیے جائینگے : و التوفیق الی اللہ - ان اللہ یحب المحسنین -

هیں - پهر صرف اتنا هي نهیں بلکه اول درجه کي صحیح کتب حدیث یعني کتب صحاح اور علی الخصوص صحیحین کي روایات انکے صریح مخالف بهي هیں - اور جو سبب نزول آیة تحریم کا اُن سب میں بیان کیا گیا هے' اس سے اِن روایات کے بیان کرده قصه کو کوئي تعلق نهیں -

(۲) یه تمام روایتیں طبراني ' ابن سعد ' ابن جریر طبري و غیره کي هیں - اِن مصنفوں کے متعلق لکهه چکا هوں که انکا مقصود صرف روایات کو جمع کر دینا اور هر طرح کے ذخیرهٔ احادیث و اثار کو ضائع هونے سے محفوظ کر دینا تها - نه تو انهوں نے کبهي یه دعوا کیا که انکي تمام مرویات صحیح هیں اور نه محققین نے انهیں یه درجه دیا - پس طبراني اور طبري و غیره کي روایات صرف اسی وقت قبول کي جاسکتي هیں جبکه انکي صحت کي دیگر وسائل سے بهي تصدیق هو جاے - یا حسب اصول مقررهٔ حدیث انکي صحت پایهٔ ثبوت تک پهنچا دي جاے -

علي الخصوص جبکه کتب معتبرهٔ حدیث مثل بخاري و مسلم انکے مخالف هوں' اور تمام صحاح سته خاموش -

(۳) اِن روایتوں میں لـم تحرم ما احل الله لک - اور واذ اسر النبي الي بعض ازواجک کا شان نزول بیان کیا گیا هے' لیکن امام بخاري و مسلم اِنهیں آیات کا شان نزول دوسرا واقعه بیان کرتے هیں یعني جس حلال شے کو آپنے اپنے اوپر حرام کرلیا تها اسکي نسبت خود حضرة عائشه کا قول متعدد روایات و اسناد صحیحه سے موجود هے که وه شهد تهي نه که ماریهٔ قبطیه - امام بخاري نے پانچ چهه بابوں میں اس واقعه کو لیا هے لیکن کهیں بهي ماریهٔ قبطیه کو اپنے اوپر حرام کرلینے کا واقعه نظر نهیں آتا - پهر هم اس بارے میں امام بخاري و مسلم اور مصنفین صحاح کي روایت کو تسلیم کریں یا واقدي ' ابن سعد ' طبراني ' اور طبري کي ؟

(۴) قطع نظر اسکے اصول فن کے لحاظ سے بهي یه روایات پایهٔ اعتبار سے ساقط هیں - طبراني ' ابن مردویه ' اور ابن جریر وغیره نے مختلف طریقوں سے انهیں روایت کیا هے - لیکن ان میں سے کسي روایت کي بهي اسناد صحیح نهیں - آگے چلکر محققین فن کي تصریحات اس بارے میں درج هونگي -

(۵) البته صرف ایک مبهم و مجمل روایت هے جس سے ان روایات کي تقویت کا کام لیا جاتا هے - اسکے دو مختلف طریقوں کي بعض محدثین نے توثیق کرني چاهي هے' اور صرف یهي روایت هے جو قصه ماریهٔ قبطیه میں نسبتاً بهترین اسناد سے سمجهي جاتي هے - هم صرف اسي پر نظر ڈالینگے اور اس سے ظاهر هوجائیگا که جب بهترین اور اقوي روایت کا یه حال هے تو پهر اُن روایتوں اور انکے اسناد کا کیا حال هوگا جنکو خود انکے حامیوں نے بهي پیش کرنے کے قابل نه سمجها ؟

قیاس کن ز گلستان من بهار مرا !

(روایهٔ مسروق و رقاشي)

حافظ ابن حجر عسقلاني نے کتاب التفسیر کي شرح میں ان تمام روایتوں پر بحث کي هے اور جتنے مختلف اسناد سے مروي هیں سب کو پیش نظر رکها هے۔

و اختلف في المراد بتحریمه ففي حدیث عائشه ثاني حدیثي الباب انی ذالك بسبب شربه (صلعم) العسل عند زینب بنت جحش ....و وقع عند سعید بن منصور باسناد صحیح الی مسروق قال : حلف رسول الله لحفصة لا یقرب امته وقال هي علی حرام - (جلد ۸ - صفحه ۵۰۳ مطبوعهٔ مصر)

جس شے کو انحضرة نے اپنے اوپر حرام کرلیا تها اسکے تعین میں اختلاف هے - عائشه کي حدیث میں جو اس باب کي دوسري حدیث هے' یه هے که اسکا سبب انحضرة کا شهد تناول فرمانا تها جو زینب بنت جحش کے یهاں آپنے کهایا تها ...... لیکن سعید بن منصور نے سند صحیح سے جو مسروق تک پهنچتي هے' روایت کیا هے که اسکا سبب وه قسم تهي جو انحضرة نے حفصه کیلیے کهالي تهي که اپني لونڈي کے پاس نه جاونگا اور وه مجهه پر حرام هے -

حافظ موصوف نے ان تمام روایات میں سے صرف اس ایک روایت هي کي توثیق کي هے اور اسے سند صحیح سے قرار دیا هے - باقي روایتیں جو طبراني ' ابن مردویه ' اور مسند هیثم وغیره سے مروي هیں اور عموماً قرطبي اور واحدي وغیره نے اپني اپني تفسیروں میں درج کردي هیں ' انکو صرف اس خیال سے نقل کیا هے که جب مسروق والي حدیث معتبر قرار دیدي گئي تو ان روایتوں سے اسکي تقویت کا کام لیا جاسکتا هے گو في نفسه ان میں سے کسي کي سند بهي قابل اعتنا نهو - چنانچه آخر میں لکهتے هیں :

وهذا طرق کلها یقوی بعضها بعضاً فیحتمل ان تکون الایة نزلت في السببین معاً (جلد ۸ صفحه ۵۰۳)

اور یه تمام مختلف طریق باهم ایک دوسرے کو قوت پهنچاتے هیں - پس یه احتمال پیدا هوتا هے که ممکن هے سورهٔ تحریم کي پهلي آیة دونوں واقعوں کے متعلق ایک ساتهه نازل هوئي هو -

اس قول میں حافظ موصوف نے دونوں واقعات کے باهم تطبیق کي کوشش هے' اسکي نسبت هم آگے چلکر لکهیں گے - یهاں صرف اسقدر دکهلانا مقصود هے که تمام روایات ماریهٔ قبطیه میں صرف مسروق والي روایت هي سے حافظ موصوف متاثر هیں اور دیگر اسناد و طرق کو اسلیے پیش کرتے هیں که زواید مسروق کي ان سے تقویت مزید هو جاتي هے - پس اس بارے میں عروة الوثقی صرف مسروق هي کي روایت هوي -

اس روایت کے ایک دوسرے طریق کي حافظ ابن کثیر نے بهي اپني تفسیر میں توثیق کي هے ' اگرچه وه خود بهي اس واقعه کا شان نزول سورهٔ تحریم هونا تسلیم نهیں کرتے جیسا که آگے نقل کیا جایگا -

چنانچه حافظ موصوف نے سورهٔ تحریم کي تفسیر میں حسب عادت وه تمام روایات نقل کردي هیں جو امام طبري وغیره نے اس بارے میں درج کي هیں ' لیکن چونکه انکی اسناد کا حال ان پر واضح تها اسلیے کسي طریق و سند کي بهي توثیق نهیں کي - البته جو روایت هیثم بن جلیب نے اپني مسند میں درج کي هے ' اسکو نقل کرکے لکها هے که اسکي سند صحیح هے :

قال الهیثم في مسنده ثنا ابو قلابه عبد الملك بن محمد الرقاشي ثنا مسلم بن ابراهیم - (الـخ) عن عمر قال قال النبي صلعم لحفصه لا تخبري احداً وان ام ابراهیم علی حـرام فقالت اتحرم ما احل الله لك ؟ قال فوالله لا اقربها ... هذا اسناد صحیح - ولم یخرجه احد من اصحاب الکتب الستة - واختاره الحافظ الضیاء المقدسي (برحاشیهٔ فتح البیان جلد ۱۰ صفحه ۱۸)

هیثم نے اپني مسند میں حضرة عمر سے بواسطهٔ ابن رقاشي وغیره روایت کي هے که انحضرة صلعم نے حفصه سے کها که کسي کو اس بات کي خبر نه دینا ابراهیم کي ماں مجهپر حرام هے - حفصه نے کها : کیا آپ اُس چیز کو حرام کرتے هیں جسکو آپکے لیے خدا نے حلال کیا هے ؟ فرمایا که قسم خدا کي ' میں کبهي اس کے پاس نه جاونگا - اس روایت کي اسناد صحیح هے - لیکن صحاح سته کے جامعین میں سے کسي نے بهي اسے روایت نهیں کیا - البته حافظ ضیاء مقدسي نے اپني مستخرج میں اسے لیا هے -

سرمد گله اختصار مي بايد كرد
يك كار ازين دو كار مي بايد كرد
يا تن برضاے دوست مي بايد داد
يا قطع نظر ز يار مي بايد كرد !

حق و صداقت كي محبت هي مين خدا اور اسكے رسول كي محبت پوشيده هے - اس راه مين جتني كشمكشين پيدا هوتي هين اور جسقدر ٹهوكرين لگتي هين ' وه صرف اسي بات كا نتيجه هين كه راهرو نے دوراهون مين سے ايك راه اختيار كرنے كا كوئي قطعي فيصله نهين كيا هے ' اور بغير اسكے كه ايك كے هورهنے كا فيصله كركے قدم اٹهائين ' يونهي جوش مين آكر اٹهه كهڑے هوے هين !

(قصهٔ ماريهٔ قبطيه اور روايات موضوعه)

يهان تك تو هم نے ايلاء و تخيير كا اصلي واقعه بيان كرديا جو احاديث صحيحه سے ثابت هے - اب هم ان روايات كي جانب متوجه هوتے هين جنكي آميزش سے اس صاف واقعه كو مكدر و مشتبه كرنے كي كوشش كي گئي هے ' اور جسكي ايك معروف و مسخ صورت آپكے مسيحي معلم نے پيش كي هے -

ان تمام روايات سے صحاح سته خالي هين - البته ابن سعد ' ابن مردويه ' واقدي ' ابن جرير طبري ' طبراني ' بزاز ' اور هيثم بن حليب وغيره نے درج كيا هے ' اور ان سے عامهٔ مفسرين و ارباب سيرة نے اپني اپني كتابون مين نقل كرديا هے -

ان روايات كا تعلق واقعهٔ تحريم سے هے - اگر انهين تسليم بهي كرليا جاے ' جب بهي واقعهٔ ايلا پر كوئي اثر نهين پڑسكتا - البته يه معلوم هوتا هے كه " لم تحرم ما احل الله " كا شان نزول يه واقعه نه تها كه آنحضرة نے شهد كو اپنے اوپر حرام كرليا تها ' بلكه ماريه قبطيه سے اسكا تعلق هے جو آپكي لونڈي تهي اور آپنے ازواج كي خاطر اسے اپنے اوپر حرام كرليا تها -

هم ان روايات كيليے امام طبري كي تفسير كو سامنے ركهه لينا كافي سمجهتے هين كيونكه انهون نے سورهٔ تحريم كي تفسير مين حسب عادت تمام روايتون كو جمع كرديا هے - چنانچه لكهتے هين :

اختلف اهل العلم في الحلال الذي كان الله احله لرسوله فحرمه على نفسه ابتغاء مرضاة ازواجه فقال بعضهم : كان ذلك مارية مملوكته القبطيه حرمها على نفسه بيمين انه لا يقربها طلبا بذالك رضا حفصه زوجته - (تفسير طبري - جلد ۲۸ - صفحه ۱۰۰)

اهل علم نے اس بارے مين اختلاف كيا هے كه وه كونسي بات تهي جو خدا نے اپنے رسول كيليے حلال كي تهي اور انهون نے اپني بيويون كي خوشي كيليے اپنے اوپر حرام كرلي ؟ ان مين سے بعض كا يه بيان هے كه وه ماريه قبطيه لونڈي تهي - آپ نے اپنے ليے حرام كرليا تها - ايك قسم كهاكر كه كبهي اسكے پاس نه جاؤنگا - اور ايسا حفصه بنت عمر كي خوشي كيليے كيا تها جو آپكي زوج مطهره تهين -

ليكن امام موصوف نے جن " بعض اهل علم " كي يه راے نقل كي هے ' اكثر ائمهٔ حديث مثل امام بخاري و مسلم بل جميع مصنفين كتب صحاح كے مقابلے مين انكي كيا وقعت هوسكتي هے جنهون نے سرے سے اس واقعه كو نقل هي نهين كيا هے ؟

بهرحال اسكے بعد امام موصوف نے وه تمام روايتين جمع كردي هين جو اس بارے مين ان تك پهنچي هين - ان سب كا خلاصه يه هے كه ماريهٔ قبطيه آنحضرة (صلعم) كي لونڈي تهين - ايك دن حضرة حفصه آئين تو انهون نے ديكها كه انهي كے مكان مين آنحضرة (صلعم) ماريه كے ساتهه خلوت مين هين - آپ اسپر آزرده خاطر هوئين - اور كها كه ميرے هي مكان مين اور ميري هي باري كے دن آپ نے ايسا كيا ؟ آنحضرة نے فرمايا كه آئنده كيليے قسم كهاتا هون كه ماريه سے كوئي تعلق نه ركهونگا ليكن اس قسم كهانے كا ذكر كسي دوسري بيوي سے نه كرنا - حضرة حفصه اور حضرة عائشه تمام ازواج مطهره مين باهم رازدار اور دوست تهين - انسے صبر نهوسكا - انهون نے حضرة عائشه سے كهديا - اسپر يه دونون آيتين نازل هوئين كه لم تحرم ما احل الله لك ؟ اور و اذ اسر النبي الى بعض ازواجه - پس جو چيز آپنے اپنے اوپر حرام كرلي تهي وه يهي ماريهٔ قبطيه تهي جسے خدا نے آپ كيليے حلال كيا تها ' اور جو راز بعض ازواج نے ظاهر كرديا تها وه بهي يهي آپكا قسم كهانا تها - بعض روايتون مين اتنا اور زياده هے كه علاوه قسم كهانے كے آپنے حضرة حفصه سے يه بهي كها تها كه ميرے بعد حضرة ابوبكر اور تمهارے والد ميرے جانشين هونگے ! !

امام طبري نے اس واقعه كے متعلق متعدد روايتين درج كي هين - يهي روايتين هين جو محمد ابن سعد ' هيثم ' ابن مردويه ' اور طبراني نے عشرة النساء اور مسند وغيره مين درج كي هين - ان مين باهم سخت اختلاف هے اور ايك هي واقعه كو مختلف صورتون مين بيان كيا هے - ليكن جب سرے سے انكي اسناد هي قابل قبول نهين تو اضطراب و اختلاف متون پر كيا بحث كي جاے ؟

(تحقيق و نقد روايات)

ليكن هم پورے وثوق اور زور كے ساتهه ان روايات كي صحت سے قطعاً انكار كرتے هين - اور اسكے ليے كافي وجوه موجود هين كه انهين يك قلم نا قابل قبول و اعتبار قرار ديا جاے -

بالاختصار اسكے وجوه حسب ذيل هين :

(۱) سب سے پہلے اس بيان كو پيش نظر ركهيے جو اس مضمون كے پہلے نمبر مين احاديث و كتب حديث كے متعلق لكهه چكا هون - محققين و ائمهٔ فن نے طبقات و مراتب محدثين كے متعلق كافي تصريحات كردي هين اور اس بارے مين حضرة شاه ولي الله (رح) كي تقسيم قدماء محققين كي آراء كي بهترين ترجمان هے - انكا بيان پہلے گذر چكا هے كه كتب حديث چار درجون مين منقسم هين - پهلا درجه صحيحين كا هے - دوسرا بقيه كتب صحاح كا ' تيسرا تصانيف دارمي ' عبد الرزاق ' بيهقي ' طبراني وغيره كا - چوتها ابن مردويه ' ابن جرير طبري ' ابونعيم ' ابن عساكر ' ابن عدي وغيره كا - تيسرے اور چوتهے درجه كي كتابون مين صحت كا التزام نهين كيا گيا هے اور هرطرح كا رطب و يابس ذخيره جمع كرديا هے -

يه محققانه تقسيم باعتبار صحت ' شهرت ' اور قبول كے كي گئي هے -

" صحت " كے معني يه هين كه اس كتاب كے مصنف نے صحيح حديثون كے جمع كرنے كا اسمين التزام كيا هو اور اگر كوئي حديث اس درجه كي نهو تو اسكے نقص كي بهي تصريح كردي هو -

" شهرت " سے يه مقصود هے كه هر زمانے مين ارباب فن نے اسے درس و تدريس مين ركها هو اور اسكے تمام مطالب كي شرح و تفسير اور چهان بين هوگئي هو -

" قبول " سے مراد يه هے كه علماء فن نے اس كتاب كو معتبر اور مستند تسليم كيا هو اور كسي نے اس سے انكار نه كيا هو -

اب غور كرو كه قصهٔ ماريه قبطيه كي جتني روايتين هين ' وه نه تو پہلے درجه كي كتابون مين هين ' نه دوسرے درجه كي - بلكه تمام تر تيسرے اور چوتهے درجه كي كتابون مين روايت كي گئي

مذاکرۂ علمیہ

صفحۃ من تاریخ الکیمیا

(۲)

فن کیمیا کے ان مختلف دوروں کی یہ ایک سرسری تقسیم تھی - اب ہم کسی قدر تفصیل کے ساتھہ انپر نظر ڈالتے ہیں تاکہ ہر دور کی ترقیات و انقلابات سامنے آ جائیں -

دور اول

[قسم نظری]

اس عہد کے لوگوں نے اپنے اعمال کیمیائیہ میں ہمیشہ نہایت سطحی اور نظری امور کے مطالعہ پر اکتفا کی - وہ کبھی بھی کسی صحیح اور علمی تجربہ میں مشغول نہ ہوے - اونکا قاعدہ یہ تھا کہ وہ کلیات سے جزئیات مستنبط کرتے تھے - حالانکہ استنباط و اخذ نتائج کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ تجربہ و مشاہدے سے جو جزئی واقعات نظر آئیں، ان سے کلیات اور علم قوانین بناے جائیں - اسی لیے انکی کوششوں کا ماحصل بجز ناکامی اور ضیاع عمر و معطلت کے اور کچھہ نہ ہوا -

(مسئلۂ تخلیق و عناصر)

اس عہد کے علما کے پیش نظر سب سے زیادہ اہم مسئلہ یہ تھا کہ عالم اور ما فی العالم (یعنے دنیا میں جو کچھہ ہے) اسکے عناصر اصلیہ کیا ہیں ؟

انکو یقین تھا کہ عمل کیمیاوی کے ذریعہ بعض کم قیمت دھاتوں سے دوسری بیش بہا دھاتیں بدلی جا سکتی ہیں - چنانچہ انہوں نے چاندی اور سونے کے بنانے کی بارہا کوشش کی -

عناصر اصلیہ کیا ہیں ؟ اسکے متعلق چھٹی صدی قبل مسیح کے علماء میں اختلاف تھا - بعض کا مذہب یہ تھا کہ ہر شے کی اصل پانی ہے (فلاسفۂ اسلام میں سے ابن رشد کا مذہب بھی یہی تھا - وہ اپنی تائید میں قرآن حکیم کی یہ آیت : وجعلنا من الماء کل شي حي - پیش کرتا تھا) اس جماعت کا سرگروہ طالیس تھا -

ایک دوسرے جماعت کہتی تھی کہ عناصر اصل میں صرف دو ہیں : آگ اور ہوا -

تیسرا گروہ ان دونوں پر خاک کا بھی اضافہ کرتا تھا -

دیمقراطیس جو پانچویں صدی قبل پیدایش مسیح میں تھا، کہتا تھا کہ عنصر اصلی صرف ایک مادۂ خاکی ہی ہے - یہ مادہ خاکی نہایت چھوٹے چھوٹے ذرات میں منقسم ہے - یہ ذرات اگرچہ حجم میں باہم مختلف ہیں مگر انکا مایۂ خمیر اور شکل ایک ہی ہے - یہ ذرات ہمیشہ گردش کرتے رہتے ہیں - جسم میں جسقدر تغیرات ہوتے ہیں، وہ انہی ذرات کے اجتماع و افتراق کا (یعنے ملنے اور الگ ہونے کا) نتیجہ ہیں -

دیمقراطیس کی یہ راے ذرات کے موجودہ نظریہ سے فی الجملہ مشابہ ہے -

اسکے بعد سنہ ۴۴۰ ق - م - میں امبیدو کیلیس آیا - اس نے یہ خیال ظاہر کیا کہ عناصر اصلی چار ہیں : آب و آتش اور خاک و باد - انہی سے تمام اجسام مرکب ہوتے ہیں - یہ خیال ارسطو کی طرف بھی منسوب کیا جاتا ہے - بہر حال یہ مذہب خواہ ارسطو کا ہو یا کسی دوسرے حکیم کا، لیکن دونوں میں سے کسی نے بھی ان عناصر اربعہ کے مایۂ خمیر میں فرق نہیں کیا - یعنی دونوں اپنی اپنی جگہ پر یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان چاروں کا قوام ایک ہی مادے سے ہے اور تعداد و اختلاف محض خاصیت کے اختلاف کا نتیجہ ہے -

ان مختلف خواص میں سے جن اہم خاصیتوں تک قوت لامسہ کا دسترس ہے وہ چار ہیں : رطوبت، یبوست، حرارت، برودت - ہر عنصر اصلی میں دو دو خاصیتیں ہیں - مثلاً آگ گرم و خشک ہے - ہوا گرم تر ہے، پانی سرد و تر ہے، خاک خشک و سرد ہے - اس تفصیل میں آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ ہر خاصیت گویا دو عنصروں میں مشترک ہے -

ہم نے ابھی بیان کیا ہے کہ ہر عنصر میں دو خاصیتیں ہیں، لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ دونوں مساوی نہیں ہیں - کسی عنصر میں ایک خاصیت زیادہ ہے کسی میں دوسری خاصیت - چنانچہ ہوا میں رطوبت اور حرارت دونوں ہیں، مگر حرارت کی مقدار رطوبت سے زیادہ ہے - پانی میں برودت اور رطوبت دونوں ہیں، لیکن برودت رطوبت پر غالب ہے - خاک یبوست و برودت کی جامع ہے، مگر یبوست غالب ہے - آگ یبوست اور حرارت دونوں اپنے اندر رکھتی ہے لیکن غلبہ حرارت کو حاصل ہے -

انہی خواص کی قلت و کثرت کے ساتھہ عناصر کی نوعیت بدلتی رہتی ہے - مثلاً اگر پانی کی رطوبت پر آگ کی یبوست غالب آ گئی تو اس سے ہوا پیدا ہو جائیگی - یا اگر خاک کی برودت پر ہوا کی حرارت غالب آ گئی تو اس سے پانی پیدا ہو جائیگا - یا اگر آگ کی یبوست پانی کی رطوبت پر غالب ہوگئی تو اس سے خاک پیدا ہوگی - اسی طرح اگر پانی کی رطوبت آگ کی حرارت پر غالب ہوگئی تو اس سے ہوا پیدا ہوگی - غرض جسم کے ہر قسم کے تغیرات انہی خواص کے تغیر کے ساتھہ وابستہ ہیں -

چونکہ بظاہر ان عناصر میں سے بعض عناصر کا بعض کی شکل میں منتقل ہو جانا ممکن تھا، اسلیے اکثر قدماء اس کے قائل تھے کہ بعض مادے دوسرے مادوں کی شکل میں منتقل ہو سکتے ہیں تو یہ کوئی تعجب انگیز امر نہیں ہے -

مثلاً پانی اور ہوا رطوبت میں مشترک ہیں اسلیے یہ ممکن ہے کہ حرارت کے ذریعہ اسے ہوا بنا دیا جاے -

مگر ظاہر ہے کہ یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے - ہم جانتے ہیں کہ پانی اور خاک رطوبت میں مشترک ہیں مگر نہ تو خاک کو ہم کسی طرح پانی بنا سکتے ہیں اور نہ پانی کو خاک - صرف اس ایک ہی مثال سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ قدماء جزئیات سے کیونکر کلیات بنایا کرتے تھے اور کس طرح غلطیوں میں مبتلا ہو جاتے تھے ؟

مگر ارسطو نے یہ محسوس کیا کہ عناصر اربعہ تمام عالم کے کیمیاوی و طبیعی ظواہر کی تفسیر کے لیے کافی نہیں ہیں - اسلیے

اسکو تفحص اشیا میں بہت جلد دستگاہ حاصل ہوجاتی ہے - جسطرح مختلف پیشہ وروں اور دستکاروںکو اسکی ضرورت ہوتی ہے کہ اپنے کام کی جزئیات سے کماحقہ واقف ہوں ' نیز انکے پیشہ کے متعلق جدید انکشافات و ایجادات انکے پیش نظر رہیں ' سیطرح ایک باقاعدہ فلسفی کیواسطے بھی اشد ضروری ہے کہ ان چیزوںکے متعلق جو اسکے ذہن میں گذرتی ہیں ' دریافت کرے کہ اسکے پیشروؤں نے انکے متعلق کیا خیالات قایم کیے ہیں ؟

(فلسفہ کی غرض)

فلسفہ کی غرض کیا ہے ؟ اور اس سے ہمکو کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے ؟

ارسطو کے نزدیک فلسفہ کی ابتدا صرف تعجب و تحیر سے ہوئی - جب انسان اس عالم میں آتا ہے تو تغیرات سے دو چار ہوتا ہے - زندگی کی نیرنگیاں اور کائنات کے عجائبات اسکو محو حیرت کردیتے ہیں - پس یہ تقاضاے فطرۃ ہے کہ وہ ہر چیز کو دیکھے اور اپنے دل سے سوال کرے کہ یہ کیوں ہے ؟ کب سے ہے ؟ اور کب تک ہے ؟ یہ عالم مع اپنے تمام کائنات کے انسانکے واسطے ایک معما ہے - اسکے حل کرنیکی کوشش ہی کا نام فلسفہ ہے -

پہلی چیز جو انسان کو دریافت حقایق کی طرف مائل کرتی ہے ' مفاد اور نفع ہے - کہا جاتا ہے کہ علم ہیئت کی ابتدا قدیم مصریوں میں اسوجہ سے ہوئی کہ انکو دریاے نیل کی طغیانی کے بعد اپنی زمینیں ناپنا پڑیں - بیابل نورد کلدانیوں نے ستارہ شناسی اسیواسطے سیکھی کہ اپنے ملکوں میں رہنمائی کرسکیں -

انسان زندگی کے معمے کو حل کرنیکی کوشش بھی اسیوجہ سے کرتا ہے تاکہ اپنے فایدوں اور حقوق کی حفاظت کرسکے - علم اس سے کہ وہ مادی ہوں یا غیر مادی - مگر ان پیچیدہ مسائل کی بھی کوئی حد نہیں ہے - زمین سے آسمان تک سب انہی سے مملو ہے - انسان ہر وقت اسی فکر میں رہتا ہے کہ وہ فطری راز جو مدت سے سربستہ چلے آئے ہیں ' انہیں یکے بعد دیگرے دریافت کرتا جاے ' اور یہ عجیب بات ہے کہ گو وہ دریاے علم سے سیراب ہوتا جاتا ہے ' پھر بھی اسکی پیاس نہیں بجھتی بلکہ اور زیادہ بڑھتی جاتی ہے !

یہ تلاش و تفتیش کی عادت انسان میں فطری ہے - یہ کسیطرح اس سے الگ نہیں ہوسکتی اور نہ ہی مٹ سکتی ہے - اسکی ترقی عقل کی ترقی کے ساتھہ وابستہ ہے - جوں جوں عقل ترقی کرتی جاتی ہے ' اسیقدر حقایق اشیا کی تلاش بھی بڑھتی جاتی ہے - اسکو اپنی لا علمی کا علم ہوتا ہے ' اپنی ناواقفیت سے واقف ہوتا ہے ' اور حقائق کو صرف جاننا ہی نہیں چاہتا بلکہ ان پر عمل بھی کرنا چاہتا ہے -

پس فلسفہ کی مختصر تعریف اسطرح کیجا سکتی ہے کہ " وہ اشیا کے اسباب مخفیہ کے تجسس کا علم ہے جس سے غرض یہ ہے کہ ہمارے افکار اور اعمال میں ایک کامل ربط و اتحاد پیدا ہو ' اور جسطرح ہمارے خیالات ہوں ' اوسی طرز کے ہمارے افعال بھی ہوجائیں - جہل سے گریز کرنا ' حقائق دریافت کرنا ' اور غلطیوں سے مطلع ہونا ' وہ غلطیاں جو شاہد حقیقت کے چہرہ پر نقاب بنی ہوئی ہیں ' یہی اصلی غرض زندگی کی ہے - اور یہی غرض فلسفہ کی ہوسکتی ہے "

(لفظی تشریح)

خود لفظ " فلسفہ " کی ابتدا اور تاریخ ہمارے اس دعوے کی دلیل ہے - یونانی مورخ ہیرو ڈوٹس رقمطراز ہے کہ کرایس نے سولن سے کہا تھا :

" میں نے سنا ہے کہ تو ملکوں ملکوں فیلسوف کیطرح (یعنی تلاش علم میں) پھرا ہے "

پریکلز فلسفہ کے یہ معنی بتلاتا ہے :

" تہذیب نفس کیواسطے کوشش کرنا " -

بہر صورت اس لفظ کے ابتدائی معنی اعتراف جہل اور تحصیل علم کے ہیں - حکیم فیثا غورث کا (بعض کا خیال ہے کہ سقراط کا) مقولہ ہے :

" عقل صرف خداوند جل و علی کے واسطے ہے - انسان صرف جاننے کی کوشش کرتا ہے - البتہ وہ عقل کا عاشق اور علم و حق کا جویا ہے "

یہی لفظی معنی " فلسفی " اور " فلاسفر " کے بھی ہیں جو یونانی لفظ " فیلوس " (عاشق) اور " سوفیا " (عقل) سے مرکب ہے - یہ عجیب بات ہے کہ ابتدا میں " سوفاس " (عاقل) اوس شخص کو کہتے تھے جو کسی ہنر یا دستکاری کا ماہر ہو - مثلاً ایک گویا یا باورچی یا ملاح یا بڑھئی ' مگر رفتہ رفتہ یہ لفظ علوم عقلیہ کے ماہروں کے واسطے استعمال ہونے لگا - اسی کا دوسرا مشتق " سوفسٹ " (سوفسطائی) ہے جو ان لوگوںکے واسطے استعمال ہوتا تھا جو مثل بازاری سودا بیچنے والوںکے مختلف علوم و فنون کو بھی بقیمت بیچتے تھے - چنانچہ سقراط نے اپنے تئیں فلسفی کہا ہے نہ کہ سوفسطائی !

(تقسیم)

یوں تو فلسفہ تمام عالم کے مسایل پر حاوی ہے مگر آسانی ترتیب کے خیال سے یہ تمام مسایل بلحاظ اپنے موضوع کے تین اقسام پر تقسیم کیے جا سکتے ہیں :

(۱) مسئلۂ وحدت - یعنی اصل اصول - وہ قادر اور مبدع قوت جو تمام عالم کی روح ہے - اسکے مباحث کو مسایل ما بعد الطبیعہ کہتے ہیں -

(۲) مسئلۂ کثرت یا تنوع مشاہدات عالم ' اسکو فلسفۂ طبیعی کہتے ہیں -

(۳) فلسفۂ انسانی (انتھرا پا لوجی) جسکے ذیل میں فزیا لوجی (علم البدن) اور سائکا لوجی (علم النفس) ہیں - پھر سائیکا لوجی کے ذیل میں منطق ہے ' جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان استنباط کیونکر کرے ' اور صحیح نتائج تک کیونکر پہنچے ؟ پھر فلسفۂ جمال اور فلسفۂ اخلاق ہے -

پروفیسر سیلی کا قول ہے :

" ہمارے مدرکات پر بنا ہے علم منطق کی ' جو ان قواعد کے متعلق ہے جن سے ہم یہ جانچ سکتے ہیں کہ ہمارا خیال یا ہماری رائے صحیح ہے - اسی طرح ہمارے جذبات پر بنیاد ہے فلسفۂ جمال کی جس سے ہم اوس چیز کیلیے ایک معیار قائم کرسکتے ہیں جو ہمارے ذہن میں حسین اور قابل فریفتگی ہے " -

اعمال انسانیہ کیواسطے " تاکہ وہ نیکی تک پہنچ سکے " یہ ضروری ہے کہ کچھہ فرائض منضبط کیے جائیں - فرائض کیواسطے قانون لازمی ہے - اور قانون یا تو فطری ہے یا انسانی - اسکے علاوہ کچھہ ایسے مسایل بھی ہیں جو افراد کے رشتۂ باہمی سے متعلق ہیں - انکو سوشیا لوجی (علم الاجتماع) کہتے ہیں - اسمیں فلسفۂ تاریخ بھی داخل ہے -

پس اس بنا پر فلسفہ کی آٹھہ قسمیں حسب ذیل ہوئیں :

(۱) ما بعد الطبیعہ -
(۲) فلسفۂ طبیعی -
(۳) فلسفۂ نفس -
(۴) منطق -
(۵) فلسفۂ جمال -
(۶) فلسفۂ اخلاق -
(۷) فلسفۂ قانون -
(۸) علم الاجتماع اور فلسفۂ تاریخ

اس نے ایک اور عنصر کا اضافہ کیا - ارسطو نے یہ پانچواں عنصر اثیر غالباً ہندوؤں سے اخذ کیا تھا -

ارسطو کے بعد جو لوگ آئے انہوں نے اس پانچویں عنصر کو مادہ سے علحدہ کرکے دیکھنا چاہا مگر ان کوششوں میں کامیابی نہ ہوئی اور کیونکر ہوتی جبکہ اثیر (ایتھر) کوئی واقعی شے نہیں ہے بلکہ ایک وہمی وجود ہے جو علماء طبیعۃ فرض کرلیتے ہیں - محض اسلیے کہ اس کے فرض کرنے کے بعد ان بہت سے ظواہر و عملیات کی تفسیر آسان ہو جاتی ہے جو مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں -

مثلاً تلغراف لاسلکی میں کہربائیت ایک جسم سے دوسرے جسم میں جاتی ہے ‘ مگر ان دونوں جسموں کے درمیان کوئی مادی واسطہ نظر نہیں آتا ‘ اور یہ مسلم ہے کہ کوئی مادی طاقت ایک جسم سے دوسرے جسم تک بغیر واسطہ کے نہیں جاسکتی - لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ قوت کہربائی کو الگ کرکے بطور ایک عنصر کے دیکھا جا سکے -

دوسرے دور میں بھی ایک جماعت کا ایسا ہی خیال تھا کہ اصلی عنصر پانی ہے - اس خیال کی بنیاد ان ملبنٹ کے تجارب تھے جن میں سے ایک تجربے کا تذکرہ ہم یہاں کرینگے -

ملبنٹ کا بیان ہے کہ اس نے ایک پودہ جسکا وزن پندرہ پونڈ تھا ‘ تھوڑی سی مٹی میں بودیا - اس مٹی کو پہلے ایک تنور میں اس خیال سے خشک کرلیا گیا تھا کہ جب اسمیں کوئی شے بوئی جاے تو خالص مٹی کا وزن معلوم ہوسکے - کیونکہ اگر مٹی گیلی ہوگی تو ظاہر ہے کہ اسمیں مٹی کے ساتھہ پانی کا وزن بھی شامل ہوگا - خشک کرنے کے بعد مٹی کا وزن ۲ سو پونڈ تھا - پانچ سال تک وہ اس پودے کو پانی دیتا رہا - اسکے بعد جب تولا گیا تو اسکا وزن ۱۶۹ پونڈ اور ۳۰ اونس ہوگیا تھا - پھر جب مٹی کو خشک کرکے تولا تو اس کا وزن دو اونس کم تھا !

اس تجربے سے بظاہر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس درخت میں جسقدر ترقی ہوئی ‘ تمام تر پانی ہی سے ہوئی - اسلیے عرصہ تک ایک جماعت اس کی قائل رہی کہ عنصر اصلی پانی ہے - لیکن جب انجنہوز (Ingenhousz) اور لوازیہ پیدا ہوئے تو انہوں نے اپنے قاطع و مسکت تجارب سے اس خیال کو بالکل باطل کردیا -

اہل یونان میں بعض لوگ صرف آگ کو بھی عنصر اصلی مانتے تھے - مگر یہ خیال غالباً کلدانی ‘ ایرانی ‘ اور قدیم ہندوؤں کی آفتاب پرستی کی راہ سے آیا ہوگا - ایک گروہ صرف خاک کو عنصر اصلی کہتا تھا اور اپنے اس خیال کی تائید میں یہ دلیل پیش کرتا تھا کہ تمام اشیاء جب مٹ جاتی ہیں تو خاک ہوجاتی ہیں - ایک اور جماعت صرف ہوا کو عنصر اصلی مانتی تھی - اسکے مذہب کی بنیاد انا کسیمنس کے اس قول پر تھی کہ پانی ابر کے تکاثف سے [illegible] ہوتا ہے اور ابر ہوا کے تکاثف سے ‘ نیز یہ کہ پانی کو چونکہ ہوا [illegible] جاسکتا ہے اسلیے ہر شے کی اصل ہوا ہی ہے -

ان فرقوں میں ہر ایک کسی ایک عنصر کو عنصر اصل سمجھتا [illegible] - یہاں تک کہ ارسطو آیا اور اس نے عناصر اربعہ کا اصول روشناس کیا -

ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

قیمت حصہ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے

فـــلـــسـفـــہ

مبادیات کا ایک سرسری مطالعہ

(۱)

(فلسفہ کی حقیقت)

عام خیال ہے کہ فلسفہ نہایت دقیق اور مشکل مضمون ہے جو صرف بعض خاص دماغوں ہی کیلیے موزوں ہے ‘ یا ایک ایسا غیر مفید اور بے نتیجہ علم ہے جس سے صرف انہی لوگونکو سروکار ہونا چاہیے جو کاروباری دنیا کے لایق نہ ہوں ‘ اور جو ہر وقت اپنے خیالات میں مصرو اور اپنے توہمات میں غرق رہتے ہوں - مگر ایسا خیال کرنا سخت غلطی ہے -

انسان اشرف المخلوقات ہے - کیوں ؟ اسلیے کہ عقل یا قوت ممیزہ اسمیں ودیعت کیگئی ہے جسکا وجود اور جانداروں میں نہیں پایا جاتا - بیشک دیگر حیوان سنتے ‘ دیکھتے ‘ اور یاد بھی رکھتے ہیں ‘ مگر انکی قوتیں صرف عین ضرورت کیوقت ہی استعمال میں آتی ہیں - برخلاف اسکے انسان مشاہدات عالم کا مطالعہ کرتا ہے ‘ انکی نسبت اپنے خیالات قایم کرتا ہے ‘ پھر ان خیالات کا ایک دوسرے سے مقابلہ کرکے انمیں ایک باہمی ربط اور نسبت دریافت کرتا ہے - تاکہ ان پر من حیث الکل نظر ڈالے اور حقایق اشیا سے روشناس ہو -

یہی فلسفیانہ عمل ہے -

ہم جب کسی چیز کی نسبت خیال قایم کرتے ہیں ‘ علم اس سے کہ وہ چیز مادی ہو یا غیر مادی ‘ تو ذیل کے سوال ہمارے ذہن میں ضرور پیدا ہوتے ہیں :

اول یہ کہ وہ چیز جو ہمارے ذہن میں ہے کیا ہے ؟ دوسرے یہ کہ اسکی ابتدا کب سے ہے ؟ تیسرے یہ کہ اسکا تعلق دیگر اشیا یا خیالات کیساتھہ کس قسم کا ہے ؟ یعنی ہم اشیا یا خیالات کی کیفیت اور انکی ابتدا اور انکا باہمی اتصاد و تناسب دریافت کرنا چاہتے ہیں -

(فـلـسـفـی)

ہر شخص کو اپنی عمر میں اس قسم کے تفکر کا کبھی نہ کبھی ضرور موقع ملا ہوگا - لہذا کہا جاسکتا ہے کہ ہر شخص کم و بیش ایک فلسفی فکر ضرور رکھتا ہے -

لیکن ساتھ ہی اسکے ہر ذی عقل جو صرف کبھی کبھی غور و فکر اور تجسس و تلاش کا عادی ہو اور اپنی راے بھی قایم کرے ‘ صحیح معنوں میں فلسفی نہیں بھی کہا جاسکتا ‘ جسطرح کہ اس شخص کو جو لوہے کے اوزار کو درست کرنا جانتا ہو ایک باقاعدہ لوہار نہیں کہسکتے ‘ یا اس شخص کو جو شیشونکی عارضی مرمت کرسکتا ہو ‘ شیشہ گر نہیں کہا جاسکتا - پیشہ ور شیشہ گر یا لوہار وہی ہے جسنے اپنے کام کو اپنا پیشہ ٹہرا لیا ہو ‘ جسنے باقاعدہ تربیت کے علاوہ اپنی دایمی جد و جہد اور مزاولت سے اس کام میں کمال حاصل کیا ہو ‘ اور جو بہ نسبت ایک نو کار آدمی کے اپنا کام کم وقت میں مگر زیادہ خوبی کیساتھ انجام دیسکتا ہو -

یہی مثال ایک باقاعدہ فلسفہ داں کی ہے جسنے حقایق اشیا کا مطالعہ کرنا اور انکی تلاش و تفتیش کرنا اور انکے اسباب و علل دریافت کرنا اپنا منشاء زندگی قرار دے لیا ہو - جسطرح ایک لوہار کو آلات کی ضرورت ہوتی ہے ‘ اسیطرح فلسفی کو بھی ہوتی ہے - اسکے آلات اسکے خیالات ہیں - محض مشق اور عمل کے ذریعہ

رهتي هو يا نه رهتي هو ' تاهم همیں افسوس کرنا پڑيگا اگر ترکي میں بهي عورتوں نے اپني معاش کے مسئله کو علم طور پر اپنے هاتهوں میں لے لیا - اور یورپ اور امریکه کے اُن عورتوں کي حزن انگیز مثالیں پیدا هوگئیں جو آج متمدن دنیا کي معیشت منزلي کا سب سے زیاده کهرا مرض هیں ' اور جسکے بوجه سے زمان کے بڑے بڑے حکماء اجتماعي چلا اٹهے هیں !

* * *

عورت کو قدرت نے جن فرائض کے انجام دینے کیلیے پیدا کیا هے ' انکو وه کبهي بهي نهیں چهوڑ سکتي - انکي حقیقت اب بهي ویسي هي مسلم هے جیسي که کسي ابتدائي عهد وحشت میں رهي هوگي - وه انسان کي ماں بننے کیلیے پیدا کي گئي هے - اسکي نازک اور منفعل خلقت کبهي بهي اُن کاموں کیلیے موزوں نهیں جو گهر کي زندگي کے باهر انجام دیے جاتے هیں - موجوده تمدن نے اس قدرتي حد بندي کو توڑ دیا اور عورت کو گهر کي شهنشاهي سے نکلکر اپني غذا حاصل کرنے کے لیے آواره گردي کرني پڑي ' تاهم اسکا نتیجه وهي نکلا جو احکام قدرت کي هر خلاف ورزي کا هونا چاهیے - آج یورپ اور امریکه میں عورتیں (بقول ایڈیٹر سالینس پروگرس) ایک محنتي کلرک یا کسي ورزشي کهیل کے میدان میں اول درجه کا چاندي کا کپ لینے والي ضرور هیں ' مگر نه تو وه ایک اچهي ماں هیں جو بچوں کي پرورش کرتي هے ' اور نه اپنے نسواني فرائض ادا کرنے والي بیوي هیں ' جسکے کاموں کا میدان گهر کے اندر بنایا گیا هے !

موجوده عهد کا ایک بهت بڑا سوشیالسٹ حکیم (مسٹر پروٹن) ابهي باره سال پہلے ان عورتوں کي حالت پر ماتم کرتا هوا لکهتا هے :

" خلقت انساني کا وه جمیل و لطیف نصف حصه جسکا شگفته چهره کائنات کا اصلي حسن اور جسکي مسکراهٹ عالم ارضي کي حقیقي مسرت تهي ' افسوس که آج دنیا سے چهینا جا رها هے ' اور گویا اراده کر لیا گیا هے که اب دنیا میں مرد بغیر عورت کے رهینگے اور فطرة نے مرد اور عورت کو دو جنس قرار دینے اور اس تفریق کي ضرورت سمجهنے میں ایک سخت غلطي کي تهي جسکي تصحیح سے اب زیاده غفلت نهیں هوني چاهیے !

وه وقت بهت قریب هے جب " عورت " کا وجود صرف گذشته زمانے کے شعرا کے تخیلات اور عهد قدیم کے صحائف و اوراق سے باهر نهیں ملیگا - لوگ آه سرد بهر کر کهینگے که ملٹن نے اپني نظم میں " عورت " کے محسوسات بتلائے هیں ' یا ڈکنس نے اپنے قصه میں ایک دوشیزه لڑکي کي تصویر کهینچي هے - وه بڑي هي دلفریب اور دلربا چیز هے ' مگر افسوس که اب زمین پر عورتوں کا پیدا هونا موقوف هوگیا !

یه جو کچهه میں کهه رها هوں محض ایک شاعرانه تخیل نهیں هے - یه واقعات و حقائق هیں جن پر متمدن دنیا کا هر باشنده میري هي طرح رو سکتا هے بشرطیکه وه دنیا کو دیکهنے میں میرے برابر آکهڑا هو - اُس آنے والے زمانے کو چهوڑ دو جسکو همارے موجوده تمدن کي غلط کاریاں اور ضلالت پیدا کرینگي - موجوده عهد هي میں تلاش کرو که متمدن دنیا کے بڑے بڑے دار الحکومتوں میں " عورتیں " کتني هیں اور کهاں بستي هیں ؟ کیا تم اُس جدید مخلوق کو بهي " عورت " کهنے کي جرات کر سکتے هو جو لنڈن اور نیویارک کے کارخانوں میں پهرکي کي طرح حرکت کر رهي هیں ؟ نه تو وه ماں هیں نه بیوي - نه تو انکا سر کسي قدرتي رفیق کے سینے پر هے اور نه انکي گود میں کوئي محبت اور نسواني جذبات کا مرکز هے - وه محنت و مشقت کي ایک تهکي هوئي روح هے یا کارخانوں کي ایک مضطرب الحال مزدور ' یا پهر ایک ایسي مخلوق جو مثل مردوں کے روٹي اور کپڑے کیلیے محنت سرایه عالم کي تکلیفوں اور مصیبتوں میں کود پڑي هے - البته مرد محنت و مشقت اپني بیوي اور اسکے بچوں کیلیے کرتا هے - یه صرف اپنے نفس کیلیے کر رهي هے !

بهر حال وه کوئي هو ' لیکن قطعاً عورت تو نهیں هے - مرد بهي نهیں هوسکتي - پس وه ایک تیسري جنس هے جسے خدا کي جگهه شریر اور گستاخ انسان نے پیدا کیا هے !

عورت اور مرد کے فرائض بالکل الگ الگ تهے - انکي نسبت جو کچهه ابتدا سے هو رها تها ' وهي خدا کا قانون تها مگر آج توڑ ڈالا گیا - عورت نوع انساني کي تکثیر اور اسکي پرورش و تربیت کیلیے تهي - کارخانوں میں مزدوري تلاش کرنے کیلیے نه تهي - نه اسلیے تهي که مدة العمر مجرد رهکر وسالتي کا ایک کم قیمت کهلونا یا سڑکوں اور تفریح گاهوں کے اندر ایک آلة رونق کي طرح متحرک رهے !

جبکه یه حدود توڑ دیے گئے اور عورت پر وه فرائض ڈالدیے گئے جو صرف مردوں کیلیے مخصوص تهے ' تو اسکا لازمي نتیجه یه نکلا که عورت اپنے جسم سے وه کام لینے لگي جو اسکا اصلي کام نه تها - اس حالت نے اسکے محسوسات بدل دیے ' اسکے جذبات میں تغیر عظیم هوگیا ' اسکا نازک جسم محنتوں اور مشقتوں سے کمهلا گیا ' بلکه اسکے اندر ایک عضوي انقلاب کے آثار نمایاں هونے لگے - اب نه اُسکا عورت کا سا چهره هے اور نه عورت کا سا دل (یعني جذبات) وه تمام اپنے جذبات لطیفه و رقیقه سے محروم هوگئي هے - وه مرد بهي نه بني جسکے بننے کے شوق میں اس نے اپنا سب کچهه کهو یا تها - پس یقیناً اسے ایک تیسري جنس هي کهنا چاهیے جو خلقت انساني کا ایک نیا نمونه هے ' اور جسکا وجود سوسائٹي اور خاندان کیلیے هلاکتوں اور بربادیوں کا پیغام هے "

* * *

صرف اسي ایک رائے پر موقوف نهیں - یه ماتم عام هے ' [illegible] یورپ کے تمام اجتماعي حلقے ان مصائب انگیز نتائج کو محسوس کر رهے هیں -

مگر یه احساس و علم جو دنیا کے اس ترقي یافته حصے کو [illegible] هوا هے ' اُن لوگوں کو ایک هزار تین سو برس پہلے سے معلوم تها جنهوں نے قرآن حکیم کي هدایات و تعلیمات کو اپني زندگي کا دستور العمل قرار دیا تها -

قرآن حکیم نے اسي شے کو " حدود الله " سے تعبیر کیا هے جسکو آج حکماء اجتماعي هر مخلوق اور هر انساني گروه و جنس کے " قدرتي فرائض " کے نام سے تعبیر کرتے هیں اور انکي نافرماني کو انسانیة کیلیے هلاکت بتلاتے هیں - ایک جگه کها که :

تلک حدود الله فلا تقربوها (۱ : ۱۸۷۰) یه خدا کي قرار دي هوئي حدیں هیں - انکي نافرماني کے قریب بهي نه جاؤ - پهر کها :

" تلک حدود الله فلا تعتدوها (۱۰ : ۲۲۹) یه خدا کي حدود هیں - ان حدود کو نه توڑو - اسي طرح سورۂ طلاق میں فرمایا :

وتلک حدود الله ومن یتعد حدود الله فقد ظلم نفسه (۹۵ : ۱) یه الله کي قرار دي هوئي حدیں هیں - جو شخص انسے باهر قدم نکالیگا وه اپنے هي اوپر ظلم کریگا -

اس سے بهي بڑهکر یه که مومنوں کي سب سے بڑي تعریف سورۂ توبه میں یه بتلائي : الحافظون لحدود الله (۹ : ۱۱۳) وه خدا کي قرار دي هوئي حدود کي حفاظت کرتے هیں -

عالم اسلامی

ترکی اور تعلیم و حریۃ نسواں

مسئلۂ حریۃ نسواں پر ایک ضمنی نظر

یورپ میں حیاۃ اجتماعیہ کا ماتم اور ترک حکام

دفتر الہلال میں جو مصور و غیر مصور اخبارات و رسائل یورپ سے منگوائے جاتے ہیں' ان میں پیرس کا مشہور " السٹریشن " (L'Illustration) فرانسیسی زبان کا بہترین مصور رسالہ ہے - اور مضامین کی کثرت' مواد کے تنوع' تصاویر کی صناعۃ و طباعۃ کے لحاظ سے گریفک' السٹریٹڈ لنڈن نیوز' اسفیر وغیرہ تمام انگریزی رسالوں پر ہر طرح فوقیت رکھتا ہے -

بلاد مشرقیہ اسکا ایک خاص مصور موضوع ہے - چنانچہ ۲۸ اپریل کی اشاعت میں ایک پورے صفحہ کا مرقع دیتے ہوے لکھتا ہے :

" ترکی کی تمدنی حالت میں روز بروز انقلابات ہو رہے ہیں - ایک سیاح کو انکی سرعت رفتاری سے اگرچہ نا امیدی ہوتی ہے' تاہم وہ اسکی رفتار سے انکار نہیں کرسکتا اور ایک ہی موسم میں چند بار سفر کرکے اس حرکت کے نتائج اپنے سامنے نمایاں دیکھہ سکتا ہے -

ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہوا کہ قسطنطنیہ میں علم طور پر استعمال کرنے کیلیے ٹیلیفون لگایا گیا ہے - آپ نہایت تعجب سے سنیں گے کہ بہت سی ترک لڑکیاں ٹیلیفون کے مرکزی دفتر میں کام کر رہی ہیں' اور بہت سی لڑکیاں کام سیکھہ رہی ہیں !

ترکی میں ٹیلیفون اور ٹیلیگرام کے دفتر انگلستان اور فرانس کی طرح نہیں ہوسکتے جہاں صرف مقامی زبان کا جاننے والا اچھی طرح کام کرسکتا ہے - یہ مغربی اسلامی پایہ تخت ایک عجیب و غریب مخلوط آبادی سے عبارت ہے' جہاں یورپ اور ایشیا کی متعدد زبانوں بولنے والی مخلوق بستی ہے - وہ جس طرح ایک ترک کا گھر ہے جو اپنے کاروبار میں بلا ضرورت دوسری زبان اختیار کرنا پسند نہیں کرتا' اسی طرح ایک یونانی کا بھی وطن ہے جو یونانی زبان کو ہر طرح عثمانی زبان پر ترجیح دیتا ہے - پھر اسکا یورپین حصہ جو ان تمدنی وسائل سے زیادہ تر کام لینے والا ہے' مختلف یورپین اقوام پر مشتمل ہے - انگریز' فرنچ' جرمن' تقریباً اکثر اقوام یورپ یہاں آباد ہیں' اور وہ اس ٹیلیفون سے زیادہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے جسکے مرکز میں احکام کی تعمیل کرنے والے صرف ترکی زبان ہی کا مطالبہ کریں !

اس دقت کے دور کرنے کیلیے کمپنی نے (جو در اصل خود حکومت ہی ہے) یہ شرط قرار دیدی ہے کہ ٹیلیفون کے مرکزی اسٹیشنوں کے تمام کارکن اقلاً تین زبانوں سے ضرور واقف ہوں -

با ایں ہمہ اس صیغہ میں عثمانی لڑکیوں کا ہونا اس امر کا بین ثبوت ہے کہ یہ لڑکیاں عام ترک مردوں سے بھی زیادہ زباں داں ہیں - کیونکہ ان میں سے ہر لڑکی اقلاً تین زبانیں علاوہ اپنی مادری زبان کے ضرور ہی جانتی ہے !

یہ صیغہ ایک انگریز لیڈی کے ماتحت کھولا گیا ہے - اس وقت تک پندرہ لڑکیاں سیکھہ کر نکل چکی ہیں اور کافی تعداد زیر تعلیم ہے' انگریزی معلمہ کہتی ہے کہ ان سے زیادہ جفا کش' محنتی' اور ذہین طلبا میں نے یورپ میں بھی نہیں دیکھے - انکے ارادے بلند اور انکا نسوانی کیرکٹر نہایت اعلی ہے "

* * *

اس فرانسیسی رسالے نے ایک مرقع بھی دیا ہے جسمیں ٹیلیفون کے مدرسے کی بعض متعلمات کھلے چہروں کے ساتھہ موجود ہیں - ہم اس کی نقل شائع کرتے ہیں - یہ ان چھہ لڑکیوں کی تصویر ہے جو عنقریب فارغ ہوکر نکلینگی - درمیان میں انگریز لیڈی بیٹھی ہے جو اس اسکول کی معلمہ اور منتظمہ ہے - اسکے بائیں جانب تپائی کے سامنے وہ ترک خاتون ہے جو اسی اسکول کی تعلیم یافتہ ہے مگر اب اسکی تعلیم میں مدد دیتی ہے - دونوں جانب دو متعلمہ بیٹھی ہیں اور انکی پشت پر چار لڑکیاں کھڑی ہیں -

قسطنطنیہ میں ٹیلیفون کا اسکول - اسکی منتظمہ اور ترک متعلمات

* * *

اس رسالے کے مراسلہ نگار کا بیان ہے کہ یہ تمام مسلمان لڑکیاں ہیں - وہ تعجب کے ساتھہ اس تبدیلی کا ذکر کرتا ہے جو عورتوں کی حالت میں ہوئی ہے :

ان تصویروں میں عورتوں کے چہرے اگرچہ بالکل بے نقاب ہیں لیکن جسم پر ترکی برقعہ کا وہ تمام حصہ موجود ہے جو نقاب سے الگ کردینے کے بعد بھی بطور ایک بالائی فرغل کے استعمال کیا جاتا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو نقاب اتار کر ابھی رکھدی ہے' یا اسکول کے اندر اسکی چنداں ضرورت نہیں سمجھی گئی -

بہر حال خواہ ان جفاکش اور حیران معاش چہروں پر نقاب

موسیو کاییو وزیـــر مال فرانس

تاهم حسن و عشق کي هر زندگي کیلیے " محبت کي پهلي غلطي " همیشه درد ناک رهي هے اور اس راہ میں جب کبهی ٹهوکر لگتي هے تو پہلے هي قدم کو لگتي هے :

طفل نادانم و اول سبق است !

میڈم کاییو کے دل عشق خواہ کیلیے بهي اُسکي " پهلي غلطي " کي یاد زخم حسرت بني - اسکے لیے تلافي کا مرهم بنا یا گیا مگر اس راہ کي پهلي غلطي همیشه لاعلاج ثابت هوئي هے - اسکا زخم جب گهرا هوجاے تو پهر اُسکا کوئي علاج نہیں :

جرم را ایں جا عقوبت هست و استغفار نیست !

یهي پهلي غلطي تهي جس نے بالاخر اسے عدالت کے سامنے مجرموں کي طرح پہنچایا ' حالانکه کتنے هي مجرمان عشق اور گنه گاران محبت هونگے جنهوں نے اس قهر مان نازو عشوہ کے سامنے اپني زندگي کا آخري فیصله سننے کیلیے سر جهکا یا هوگا !

* * *

جون سنه ۱۹۰۰ میں اسکي پهلي شادي هوئي - یهي اُسکي " پهلی غلطي " تهي - بسا اوقات محبت چهرے پر نقاب ڈالکر آتي هے جو بہت دلفریب هوتا هے ' مگر اُسکي دلفریبي کو چهپے هوے چهرے کي دلفریبي سمجهه لینے میں هم غلطي کرجاتے هیں - میڈم کاییو پر بہت جلد هي ظاهر هوگیا که اس تعلق میں اسکے لیے خوشي نہیں هے اور انتخاب کرنے میں اسکے دل پرستش طلب نے جلدي کي - وہ اپنے شوهر کیلیے امید واروں کي ایک بہت بڑي صف کو جواب دیچکي تهي - اب ایک ایک کرکے تمام دلدادگان عشق یاد آنے لگے - نظروں کا جب اصلي ٹهکانا تاراج ناکامي هوجاتا هے تو وہ عشق کے دوسرے آسیانوں کي جستجو شروع کردیتي هیں -

محبت کا خاتمه هوا اور ناجرانه معاهدے شروع هوے - بالاخر دونوں نے باهم راضي نامه کرلیا که ایک دوسرے کے معامله میں دخل نه دینگے اور اپني اپني دلچسپیوں کي راهیں الگ الگ نکال لینگے :

بس لیجیے سلام ' اپنا بهي وعدہ هے کسي سے !

آج کل یورپ اور امریکه کے اعلی طبقوں کي ازدواجي زندگي ایسے هي باهمي راضي ناموں پر بسر هو رهي هے !

* * *

لیکن یه طرز زندگي بهي زیادہ عرصه تک قائم نه رهسکي اور بہت سے معاملات طشت از بام هوگئے - آخر عدالت کے قانون سے مدد لیني پڑي ' اور تین سال کے بعد اُس مقدس معاهدۂ محبت کا جو قربانگاہ کے سامنے هاتهه میں هاتهه دیکے دائمي زندگي کیلیے کیا گیا تها ' یه نتیجه نکلا که قانون طلاق کے ذریعه دونوں علحدہ هوکر آزاد هوگئے !

اس طرح " پهلي غلطي " کا علاج کیا گیا - مگر عشق کي غلطي کا کون علاج کرسکتا هے ؟ یه زخم دوا پذیر نہیں :

کے گفته بود که بریش دوا پذیر مباد !

* * *

اب پهر امید واروں کا هجوم ' طلب گاروں کا انبوہ ' عشق کي فریادیں ' حسن کي خود داریاں ' سوسائٹي کیلیے روز بازار رد و قبول کا هنگامه گرم ' اور مسابقت و رقابت کي کشمکش کي صلاے عام تهي :

سر دوستاں سلامت که تو خنجر آزمائي !!

بالاخر اس معرکۂ عظیم میں موسیو کاییو وزیر مال فرانس اپني فتح مندي سے محسودانه بازي لیگئے اور طلاق کے ایک سال بعد هي دونونکا باقاعدہ عقد هوگیا -

* * *

حال میں بعض پولیٹکل مسائل کے متعلق مختلف جماعتوں میں جوش و هیجان پیدا هوا اور اسکا اثر اُن اشخاص و افراد تک پہنچا جنکا اُن مسائل سے خاص تعلق تها - اسي سلسلے میں اخبار " فگارو " موسیو کاییو کا سخت مخالف هوگیا اور اپنے حریف کو شکست دینے کیلیے هر طرح کے حربے کام میں لانے لگا -

اُسنے مخالفانه مضامین کا ایک پورا سلسله شروع کردیا جسکے هر نمبر میں کوئي نه کوئي سخت اعتراض اور طعن هوتا اور پبلک طور پر اسکا جواب طلب کیا جاتا - یہاں تک که ایک بار صاف صاف لکهدیا : " میرے پاس اس قسم کي تحریري شہادتیں موجود هیں جن سے اس مغرور وزیر کي زندگي کے بڑے بڑے راز آشکارا هوتے هیں - میں انهیں عنقریب شائع کرونگا اگر وہ اپنے کاموں سے باز نه آیا "

* * *

اس دهمکي کے شائع هوتے هي تمام پبلک میں اُن رازوں کا تذکرہ شروع هوگیا - یورپ میں پریس کي قوت سب کچهه کرسکتي هے -

میڈم کاییو ایڈیٹر فگارو کي قاتله

یہي " حدود الله " نظام انسانیة کي اصلي بنیاد هیں ' اور انساني ضلالت جب کبهي انکو توڑتي هے تو اسکا لازمي نتیجه خسران و هلاکت هوتا هے -

درحقیقت " اسلام " بهي عبارت انهي " حدود الله " کے قیام سے هے " مسلم " وهي هے جسکي زندگي ان حدود کي ایک عملي اور کامل تصویر هو - مستقل مضمون اس موضوع پر لکهوں تو یه حقیقت واضح هو -

پس مرد اور عورت کے فرائض کے متعلق بهي خدا نے حدود قرار دیے ' اور آن تمام حکمتوں اور دانائیوں کے جاننے والوں سے زیاده کامل اور زیاده بہتر طریقه سے انکي تصریح کردي ' جو آج تمدن و علم کے مختلف حلقوں میں ان کي حقیقت بیان کر رهے هیں -

دیکهو ' سورۂ روم میں جہاں خدا کے احسانات و نعائم گنائے هیں ' وهاں ایک سب سے بڑي نعمت خدا کي یه بتلائي :

ومن آیاته ان خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوا الیها وجعل بینکم مودة ورحمة (۳۰ : ۲۱)

اور خدا کي حکمت و قدرت کي نشانیوں میں سے ایک بڑي نشاني یه هے که اس نے تمہارے لیے تمہاري هي جنس کي ساتهي عورتیں پیدا کیں تاکه تمہیں اپني زندگي میں سکون اور امن و راحت ملے '

اور پهر شوهر اور بیوي کے رشتے کو باهمي محبت و رحمت سے مسرت بخش بهي بنا دیا ' تاکه تم خوشي اور راحت کے ساتهه زندگي بسر کرو -

یه آیة کریمه في الحقیقت اس بحث کا آخري فیصله هے - عورتوں کے پیدا کرنے اور حیاة ازدواجي کي غرض و غایت یه بتلائي که " لتسکنوا الیها " تاکه تم سکون اور چین پاؤ - یعني عورت مرد کي رفیق زندگي ' اور اسکي کامل زندگي کا وه بقیه نصف ٹکڑا هے جسکے ملے بغیر اسکي زندگي پوري نہیں هوسکتي - پهر کہا که " جعل بینکم مودة ورحمه " اس رشتے کي بنیاد " محبت اور رحمت " پر رکهي -

اس سے معلوم هوا که اس زندگي کي اصلي شے مودت اور رحمت هے - لیکن وه پیدا هو نہیں سکتي جب تک اسطرح کا باهمي اشتراک جذبات و قوی میں پیدا نهو جاے که مرد عورت کیلیے هو ' اور عورت مرد کیلیے - یعني بالفاظ کامل تر :

هن لباس لکم و انتم لباس لهن (۲ : ۱۸۷)

تم عورتوں کي زینت هو اور عورتیں تمہارے لیے زینت هیں !

الله اکبر ! کون هے جو کلام الهي کے ان حقائق کیلیے اپنے فکر و دماغ کو وقف کرے ' اور غور کرے که اسکے ایک ایک لفظ کے اندر حیاة انسانیة اور اسرار زندگي کي کیسے بڑے بڑے ضعائف و دفاتر موجود هیں ؟ انسان کي زندگي اور حیاة مدني کي جس غرض و غایت کو آج بڑے بڑے مدون علوم همیں نہیں بتلا سکتے ' قرآن حکیم نے اس ایک جملے میں بتلا دیا که " جعل بینکم مودة ورحمه " نیز کہا که " لتسکنوا الیها " صرف ان دو جملوں کي پوري تشریح کي جاے اور اسکے هم مطلب دیگر آیات کریمه بهي جمع کي جائیں ' تو مسئلۂ حیاة اجتماعي و عائلي پر ایک پوري کتاب مرتب هوجاے ! -

دراصل یهي اشتراک جنسي اور باهمي مودة و رحمت هے جس سے یورپ و امریکه کي سرزمین خالي کي جا رهي هے - کیونکه عورت اپنے فرائض کے حدود سے باهر نکل گئي هے اور مرد و عورت کے اعمال و وظائف کي تقسیم اور قدرتي حد بندي یکسر توڑ ڈالي گئي

برید فرنگ

ایک ایڈیٹر اور وزیر فرانس !

یورپ میں پریس کي قوت

عشق کي پہلي غلطي !

قارئین کرام کو یاد هوگا که پچهلے دنوں رائٹر ایجنسي کي تاربرقیوں میں پیرس کے ایک سخت حادثه کي خبر دي گئي تهي جو وهاں کے مشہور روزانه اخبار " فگارو " کے دفتر میں واقع هوا تها ' اور جسمیں فرانس کے وزیر مال کي بیوي نے ایڈیٹر " فگارو " کو خاص اسکے دفتر میں جاکر ریوالور سے قتل کردیا تها -

شاید عام نظروں نے اس واقعه کو زیاده اهمیت نه دي هو مگر في الحقیقت مختلف نتائج و اطراف کے لحاظ سے یه ایک نهایت اهم اور قابل غور و تفکر واقعه تها -

پچهلي ڈاک میں فرانس کے جو اخبارات و رسائل آئے هیں ' ان میں اس حادثے کي پوري تفصیل درج هے - پیرس کے مصور رساله " السٹریشن " نے ایڈیٹر فگارو ' اسکے خاندان ' اسکي بیباک قاتله ' اور قاتله کے شوهر کي تصویریں بهي دي هیں اور پوري تفصیل سے قتل کے اسباب پر بحث کي هے -

* * *

میڈم کایو جس نے ایڈیٹر فگارو کو قتل کیا ' پیرس کي موجوده اعلی سوسائٹي کي ایک حسین ' فیشن ایبل ' اور طرحدار لیڈي هے - اس کا حسن و جمال گو اس درجه کا نہیں هے که اسکي مثالیں کم یاب هوں ' تاهم به حیثیت ایک شیوه طراز اور مجلس آرا لیڈي هونے کے اعلی سوسائٹي نے همیشه اسکي دلربائیوں اور سحر ادائیوں کا اعتراف کیا هے ' اور ابتدا سے اسکے قدردانوں اور امیدواروں کا حلقه وسیع هے :

خوبي همین کرشمه و ناز و خرام نیست '
بسیار شیوه هاست بتاں را که نام نیست !

[بقیه مضمون چه کالم کا]

هے - ضرور هے که اسکے نتائج ظاهر هوں ' اور واقعات کہتے هیں که ظاهر هوگئے -

پس یه ایک سخت خطرناک غلطي هے که مشرق یورپ کي نقالي کے شوق میں ان چیزوں کي طرف بهي بڑهرها هے جنسے خود یورپ اکتا گیا هے اور چاهتا هے که کسي طرح پیچهے هٹے - مسلمانوں کے پاس اس بارے میں ایک سچي اور حقیقي تعلیم موجود هے - عورتوں کو تعلیم دینے اور علم حقوق و مقاصد حیات میں برابر سمجهنے کیلیے تمہیں یورپ کي شاگردي و نقالي کي ضرورت نہیں - تمہارے پاس وه سب کچهه موجود هے جو بہتر اور اصلي هے اور ان مضرتوں سے پاک هے جنکو یورپ الگ کرکے عورتوں کے مسئله کو حل نه کرسکا - پهر اس سے بڑهکر اور کیا مصیبت هوگي که تم اپني هستي کو بهول جاؤ اور یورپ کے سامنے اسکے لیے هاتهه بڑهاؤ ؟ حالانکه خود یورپ اپني اس حالت پر رضامند نہیں هے -

مراسلات

كتاب مفتوح بنام

ايـڈيـٹـر الهـلال از عبد السلام نـدوي

جناب مولانا ے محترم زاد الله بسالتكم شدة و قوة - تحيت وسلم - ميرا خط جس كو طلباے دارالعلوم ندوة العلماء کے اعتصاب کا معرک قرار دیا گیا ھے اور جس کا ذکر جناب نے بهي اپنے جريده میں ضمني طور پر کیا ھے ' میں اوسکے متعلق اخبارات میں مختلف حیثیتوں سے نہایت تفصیلي بحث کرنا چاھتا تھا ' لیکن احباب نے مشورہ دیا کہ اب تمام مباحث کو چھوڑ کر جلسۂ دھلي کے نتائج کا انتظار کرنا چاھیے - میں اگرچہ حقائق شریعت کے اظہار میں مصلحت وقت کا لحاظ خدع نفس کی بدترین شکل خیال کرتا ھوں ' تاھم جب یہ مشورہ اصرار اور اصرار سے جبر و اکراہ کي صورت میں بدل گیا ' تو مجھے مجبوراً خاموش ھونا پڑا ' لیکن اب جب کہ قوم کے اس جوش ملي کے اظہار کا زمانہ ختم ھوگیا ' میں آپ کے اخبار کے ذریعہ ان مباحث کو چھیڑنا چاھتا ھوں - میں اس خط کے متعلق صرف شرعي اور اخلاقي حیثیت سے بحث کرنا چاھتا ھوں - اسلیے میں نے الهلال کو منتخب کیا ھے کہ اس کے ردۂ غراء کا عروۃ الوثقی صرف شریعت ھي ھے -

سب سے پہلے آپ سے پوچھنا چاھتا ھوں کہ جب آپ کو یہ معلوم ھوا کہ میں نے بمبئی سے ایک خط بھیجا اور وہ مکتوب الیہ تک نہیں پہونچا ' آپکو یہ بھي معلوم ھوا کہ مولوي اعجاز علي صاحب کے اخبار مساوات مورخہ ۲۰ نومبر میں یہ خط شائع کیا ' وہ براہ راست اونکو ڈاک میں نہیں مل سکتا تھا ' اس بنا پر بظن غالب (جس پر تمام دنیا کے کاروبار کا دار مدار ھے) یہ خط اونکو متعلقین دفتر نظامت یا دفتر اھتمام کے ذریعہ ملا ھوگا جن کے ھاتھ میں ڈاک کا انتظام تھا - بہرحال یقیني طور پر کوئي ذریعہ متعین نہیں کیا جاسکتا - تاھم یہ یقیني ھے کہ اس معاملہ میں تودوا الامانات الی اھلھا کے محکم اصول کي خلاف ورزي کیگئی - تو پھر آپ نے بحیثیت مدعي امر بالمعروف و النهي عن المنكر ھونے کے کشف حقیقت کا (اس معاملہ میں) فرض کیوں نہیں ادا کیا ؟ اور شریعت کے اس اصل مہم کي توھین کیوں گوارا کي ؟ یہانتک تو امر بالمعروف و احتساب دیني کا فرض صرف اشخاص کي ذات تک محدود تھا ' لیکن یہ خط جلسہ انتظامیہ میں پیش کیا گیا - اور اوسکے ذریعہ اسٹرائک کا قطعي فیصلہ کیا گیا ' مجھے اگرچہ قانون سے واقفیت نہیں ھے تاھم عقل سلیم بتاتي ھے کہ اس خط کے متعلق تمام مباحث کا فیصلہ اوسي جلسے کو کرکے ملک و قوم کے سامنے ایک موثق صورت میں پیش کرنا تھا - لیکن جلسہ انتظامیہ کي روئداد سے یہ نہیں معلوم ھوتا کہ وہ خط کیونکر ناظم صاحب کے ھاتھ آیا ؟ اور مولوي اعجاز علی تک کیونکر پہونچا ؟ جلسہ نیز میں اصل خط پیش کیا گیا یا اوسکی نقل سے کام لیا گیا ؟ بہرحال جب ایک جلسہ نے ان تدلیسات باطلہ کو جائز رکھا تو اس نے دیني حیثیت سے ایک امر منکر کا ارتکاب کیا ' اس حالت میں آپنے بحیثیت ایک ناھي منکر ھونے کے اس شر مستطیر کي طرف کیوں نہیں توجہ کي ؟ معلوم ھوتا ھے کہ اوس قانون کے اتباع سے جس نے کسي مدرسہ کے ناظر یا مدیر کو خطوط کھولنے کا اختیار دیا ھے ' آپ نے شریعت کے اس اخلاقي اصول کو نظر انداز کردیا ھوگا ' لیکن آپکو یقین دلاتا ھوں کہ مولوي خلیل الرحمان صاحب نے اخبارات مین ایک تحریر شائع کي ھے جس میں اس خط کے کھولنے سے انکار کیا ھے ' اور غالباً مہتمم صاحب بھي انکار کرینگے اور اوس قانون کي رو سے صرف انھي دو بزرگوں کو یہ حق حاصل تھا - ان کے علاوہ جس شخص نے یہ جرأت کی ھوگي ' وہ یقیناً اخلاقی ' شرعی ' بلکہ قانونی مجرم ھوگا -

اگرچہ اس قسم کي عام فریب تحریروں سے حقیقت نہیں چھپ سکتی - ناظم صاحب نے جب اوس خط کو جلسہ میں پیش کیا تو انکو کھولنے والے کے نام سے ضرور واقفیت ھوگي ' اسلیے وہ شرعي حیثیت سے کتمان شہادت کے مجرم ھیں ' اور اس نے آپ کے احتساب دیني کے فرائض میں ایک دوسرے فرض کا اور اضافہ کردیا ھے جو ھر حیثیت سے آپ کي توجہ کا محتاج ھے ' لیکن میرے نزدیک تو اس بے توجہي اور اغماض کا حقیقي سبب آپ کي بیجا خود داري اور مفرط بلند خیالی ھے - آپ فخر و غرور کے لہجہ میں اکثر کہا کرتے ھیں کہ " میں مقاصد مہمہ پر نظر رکھتا ھوں یہ تو یہ جزئي بات ھے - "

" میں کلیات سے بحث کرتا ھوں ' اصول کو پیش نظر رکھنا چاھیے - ھمیں فروعات سے کیا بحث - فلاں شخص قابل خطاب نہیں " غالباً اسي بنا پر آپ نے اس خط کے متعلق بھي تمام جزئي مباحث کو نظر انداز کردیا ھوگا - میں آپ کی ھمت بلند کا معترف ھوں ' لیکن جب خود خدا کہتا ھے : ان الله لا یستحی ان یضرب مثلاً ما بعوضة فما فوقها " " فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یرہ و من یعمل مثقال ذرة شرا یرہ " " تبت یدا ابي لهب " تو پھر ایک مصلح دیني و محتسب عمومي کا یہ عذر بارد کہاں تک بجا ھوسکتا ھے ؟ اگر ایک مصلح دیني بت پرستي و شرک سے دنیا کو نجات دلانا چاھتا ھے ' تو جسطرح اوسکا یہ فرض ھے کہ بت خانوں کے کنگرہ ھاے مرتفع کو منہدم کرے ' اوسی طرح اوسکا یہ فرض بھی ھے کہ اوس حجر المس کو بھي ٹھکرادے ' جو باعتبار طول و عرض کے سطح ارض سے ملصق و متصل ھے مگر ایک بندۂ خدا کي جبین عبودیت کو داغدار بناتا ھے - میں اب آپکی خاطر اصول شریعت کو چھوڑ کر صرف عقلی حیثیت سے بحث کرتا ھوں - کیونکہ کوئي طریقہ عقل و نقل سے باھر نہیں - آپ بتائیں کہ کلیات و اصول کا دنیا میں کہاں وجود ھے ؟ قابل خطاب اشخاص تو ھر زمانے میں چند ھي ھوتے ھیں ' باقي عام لوگ ھیں جن کو جمہور و امت کہا جاتا ھے ' اور شریعت انھي لوگوں کیلیے نازل ھوتي ھے ' پھر خدا تو ان کو قابل خطاب سمجھتا ھے ' اور آپ ان سے اس بنا پر قطع نظر کرتے ھیں کہ اس خط کو کسی عظیم الشان آدمي نے غائب نہیں کیا ' بلکہ منشي محمد علي یا عبد الغفور یا کسي اور شخص نے غائب کیا ھوگا ' اور یہ لوگ قابل التفات نہیں - پھر وہ خط بھي مولانا شبلي کا نہیں تھا ' بیچارے عبد السلام کا تھا جو قابل توجہ نہیں ھے -

اور مطبوعات کي آزادي کي آگے خود حکومت اور اعلي ترين حکام و وزرا حتی که خود پریسیڈنٹ جمہوریت کي بهي کچهه نهیں چلتي - اگر وهاں پریس کسي شخص کا مخالف هو جاے تو اسکا مرض لا علاج هوتا هے -

" فگارو " کے مضامین نے وزیر فرانس کي زندگي تلخ کردي اور اسکي وقعت و عزت کا یکایک خاتمه هوگیا !

* * *

دهمکي کے اعلان سے پانچ دن بعد دس کا وقت تها - باره بج چکے تهے - دفتر فگارو میں چیف ایڈیٹر اپني میز کے سامنے بیٹها تها - یکایک اسے ایک کارڈ ملا جس پر " میڈم کایو " کا نام لکها تها - وه حیران هوا که اسکے سب سے بڑے مخالف کي بیوي کا اس سے کیا کام هوسکتا هے ؟ بهرحال اس نے نوکر سے کہا که میرے کمرہ تک معزز ملاقاتي کو پہنچا دو -

میڈم کایو نہایت سنجیدگي اور ایک معمولي ملاقاتي کي طرح بڑهي' اور ایڈیٹر کي میز کے سامنے آکے کهڑي هوگئي - وه مصافحه کرنے کیلیے اٹها اور اپنے خوبصورت ملاقاتي کے رک جانے پر کچهه کہنا چاها - یکایک میڈم کي حسین آنکهیں خوفناک روشني سے چمک اٹهیں - اس نے اپنا دهنا هاتهه کوٹ کي جیب سے نکالا جسمیں بهرا هوا تپنچه تها - قبل اسکے که اس حیرت انگیز واقعه کو سمجهنے کي اسکے مخاطب کو مہلت ملے' تپنچه کے چهوٹنے کي آواز سنائي دي' اور بے خبر ایڈیٹر میز کے نیچے فرش پر لوٹنے لگا ...

* * *

پولیس نے فوراً قاتله کو گرفتار کرلیا - اس نے ذرا بهي مزاحمت نه کي - اس حادثه کے بعد یه راز کهلا که جو دهمکي فگارو نے تحریري شہادتوں کي نسبت دي تهي' وه در اصل قاتله کے اس نا جائز حسن و عشق کے تعلقات کے متعلق تهیں' جو اس کے پہلے شوهر کے زمانے میں موسیو کایو اور اسمیں باهم جاري رهے تهے - یه عاشقانه خطوط کا ایک بہت بڑا بنڈل تها جو کسي طرح ایڈیٹر فگارو یا اسکے ساتهیوں نے حاصل کرلیا تها -

ان خطوط سے معلوم هوتا هے که شادي سے پہلے بهي یه دونوں باهم هر طرح کے تعلقات رکهتے تهے' اور حالت یہاں تک بڑهگئي تهي که بالآخر پہلا بد نصیب شوهر مجبور هوگیا که عدالت تک معامله پہنچاکر باقاعده طور پر علحده هوجاے اور اپني بیوي کو نئے دوستوں کیلیے خود مختار چهوڑ دے !

ان میں وه خطوط بهي هیں جن سے ثابت هوتا هے که اس زمانے کے تعلقات صرف موسیو کایو هي تک محدود نه تهے' بلکه عشاق اور طلبگاروں کا پورا حلقه کامیاب لطف وکرم تها' اور اس فیاض حسن کي بخشش کي عمومیت امتیاز و خصوصیت کے بخل سے پاک تهي !

جب " فگارو " نے تحریري شہادات کي دهمکي دي تو میڈم کایو کو یقین هوگیا که اب تمام معاملات طشت از بام هوجائیں گے - اسکا علاج کچهه نه تها جبکه ایک اخبار حریف و مقابل هوگیا تها - مجبور هوکر اس نے اراده کرلیا که قبل اسکے که اسکے دشمن کا قلم کام کرے' خود اسکي زندگي هي کا خاتمه کردیا جاے -

معامله باقاعده عدالت کے سامنے هے - میڈم کایو جیل خانے میں هے - اسکے وکلا ثابت کرنا چاهتے هیں که یه القتل جنون اور ایک طرح کي دیوانگي کا نتیجه هے جسمیں قاتله عرصے سے مبتلا تهي - مگر ساتهه هي ایڈیٹر فگارو کا جو مقصد تها وه حاصل هوگیا گو اسکي زندگي جاتي رهي - یعنے وزیر مال نے استعفا دیدیا !

* * *

اس واقعه سے متعدد اهم نتائج حاصل هوتے هیں :

(۱) یورپ کے اعلی طبقه کي موجوده زندگي سامنے آجاتي هے جسکي حیاة ازدواجي عیش محبت سے یکسر محروم هوگئي هے اور گو اسکا ظاهر کتنا هي روشن هو لیکن اسکے اندر خوفناک رازوں اور اخلاقي جرائم کي تاریکي پوشیده هے !

(۲) دنیا کي قدیمي اخلاقي صداقتیں اب بالکل بے اثر هوگئي هیں - یورپ کي زندگي روز بروز جس طرف جا رهي هے' اسکا لازمي نتیجه یه هے که بڑي بڑي معزز زندگیاں بهي اس قسم کے واقعات کو چنداں اهم نہیں سمجهتیں - محض سوسائٹي کے اعتبار' مجلسي قواعد کے وقار' اور رسمي ضوابط کے اعتراف پر هر شے منحصر هے - في نفسه نه تو اخلاقي اصول کوئي شے هیں اور نه عصمت و عفت کوئي چیز هے -

(۳) یورپ کے پریس کي قوت جسکے آگے کسي قوت کي نہیں چلتي - جب وه کسي شخص کا مخالف هوجاے تو خواه وه کتنا هي بڑا آدمي هو' لیکن اسکے سوا کوئي علاج اپنے پاس نہیں رکهتا که یا تو خود اپني زندگي سے هاتهه اٹهالے یا اپنے مخالف کو قتل کرڈالے - اس واقعه میں دوسرا طریقه اختیار کیا گیا لیکن بے شمار واقعات اس قسم کے بهي هوچکے هیں جنمیں بڑے بڑے آدمیوں نے پریس کي مخالفت سے عاجز آکر خود کشي کرلي هے -

تاریخ حیات اسلامیه

مسئلۂ قیام الهـــلال

الهلال میں دیکها گیا که الهلال کے بقاء کا مسئله درپیش هے اور دو هزار خریدار بهم پہنچانے کي خواهش کي گئي هے - اسکي تعمیل میں آپ کے خادم مصروف هیں - میں بهي في الحال دو خریدار حاضر کرتا هوں - انشاء الله عنقریب اور بهیجونگا -

خدا آپکے اخبار کو کامیاب کرے اور آپ کي عمر و اقبال میں ترقي دے - آپ کے اخبار کا مجهکو بے حد انتظار رهتا هے - ڈاک خانه میرے سکونتي مکان کے سامنے هے - ڈاک ۲ بجے رات کو آتي هے - میں اخبار کے انتظار میں هر هفتے اکي راتیں دو دو بجے تک انتظار میں کاٹ دیتا هوں !

اپنے بچوں کي خیریت کے خط کا مجهے اسقدر انتظار نہیں هوتا جسقدر آپ کے اخبار کا -

آپکا خادم محمد عبد الرزاق - تعلقه کهم ضلع مدکل (علاقۂ نظام)

چهه خریدار سردست حاضر هیں - تین کي قیمت بذریعه مني آرڈر بهیجتا هوں اور تین کے نام وي پي روانه هو -

عقیدت مند

محمد خلیل الله شریف - محاسب ضلع ورنگل دکن

سر دست پانچ خریدار ان اطراف کے حاضر هیں - مزید کوشش جاري هے -

سید ظہور حسن کنٹراکٹر و کمیشن ایجنٹ جالم پٹه - ضلع محبوب نگر (دکن)

هزار کي لاگت سے تيار هوئي هے' ساڑهے نو هزار کے فرنيچر اور پچيس هزار کی کتب سنسکرت سے بهي آراسته نظر آتي هے - اس میں دو سو طالب علمونکو مفت تعليم دينے کي تجويز منظور کي گئي هے جنمیں سے سو طالب علمونکو بلا کسي معاوضه کے هوسٹل میں جگه بهي دي جايگي اور ارنکے ليے خود يونيورسٹي قوم سے سائل هوکر انکي خورر و نوش کا سامان کريگي - نيز بعد فراغت لچار جيا کو ۲۰ روپيه ماهوار کا تين سال تک وظيفه مليگا -

ليکن کميٹي کے راز سربسته سے ايک نا واقف شخص جب يه دريافت کرتا هے که گورنمنٹ نے اپني مسلمان رعايا کے ساتهه جنکو اڑيسه کي هندو آبادي کے ساتهه ضم هوجانے سے بهت سے حقوق میں محروم هوجانا پڑا هے' تعليم میں کيا مراعات کيں ؟ تو اسکو نهايت مايوسانه جواب ملتا هے' اور مسلمانان بهار کو يکسر گويا لخراج کا حکم ديديا جاتا هے !!

کميٹي کے هندو اور يوروپين ممبر برابر حصه تقسيم کرليتے هيں' کيونکه جهاں هندؤں کيليے ايک کالج قائم کيا گيا هے اور ۲۷ ... هزار سالانه کي رقم ديگئي هے' وهاں هندو ممبروں نے اپني فياضي سے اضافه کے ساتهه يوروپين ممبرونکو پرنسپل اور پروفيسر کے عهدة کي طمع ديتے هوے تيس هزار سالانه کا ايک عهده (وائس چانسلر) کا نذر کيا هے جو کسي يونيورسٹي میں نهيں هے' اسپر يوروپين منصف مزاج ممبروں نے بهي اپنے حصه میں سے اس کالج کے کل عهدے هندؤں کو ديکر برابر کا سهيم بنا ليا هے !

پهر ايسي صورت میں هم کيونکر باور کرسکتے هيں که يه يونيورسٹي اسي گورنمنٹ کي هے جسکي سلطنت کا قيام ان دونوں ستونوں (هندو مسلمانوں) پر هے ؟ عربي تعليم گاه کے قائم کرنيکي تجويز نا کام رهي تو اسکا ذمه دار کون هوگا ؟ آنريبل مولوي فخر الدين صاحب اور مسٹر نور الهدى صاحب مسلمانونکو اس بارے میں واقفيت بخشيں ورنه قوم کي جانب سے پوري ذمه داري انهي پر عائد هوگی -

سيد ابوالحسن از محله گذري - پٹنه

* * *

* * *

مقصد اس تطویل کا یہ ہے کہ اس معاملہ میں آپکے فرائض احتساب عمومي پر جائز نکتہ چیني کي جاے ' ورنہ اگر آپ اپنے احتساب و مخاطبین کا دائرہ محدود کردیں تو مجھکو کوئي اعتراض نہیں : و لکل قوم ھاد - آپ صرف طبقۂ امرا و افاضل و اجلاء کے ھادي کہے جائینگے ' اور اس تحدید سے آپ کي خود داري اور فخر و غرور میں بھي اضافہ ھو جایگا -

آپ اکثر یہ بھي کہتے ھیں کہ " فلاں مسئلہ کے چھیڑنے کا وقت نہیں تھا - یہ چیز مصالح وقت کے خلاف ہے " غالبـاً اس خط کے متعلق تمام مباحث بھي اسي مصلحت آمیز اصول کے تحت میں آگئے ھونگے - لیکن میں نہیں سمجھہ سکتا کہ فرض احتساب دیني وقت کا کیوں پابند ہے ؟ آنحضرت کي ھدایات و ارشادات تو سفر ' حضر ' جنگ ' امن ' جلوت ' خلوت ' غرض تمام اوقات میں جاري تھے - پھر آپ وقت کي تحدید کس اصول کي بنا پر کرتے ھیں ؟ یہ یاد رکھنا چاھیے کہ عبادات شریعت کا وہ جزو ہے جو اخلاق سے الگ ہے ' اور اخلاقي فرائض میں رخص و عزیمت کا مساغ نہیں - مقصد یہ ہے کہ اوس خط کي نسبت بحث کا اصلي وقت وھي تھا جب وہ روداد میں شائع ھوا - آپ نے وہ فرصت نہودي ' لیکن اب بھي وقت ہے - کتمان شہادت ' اور خیانت اخلاقي جرم ھیں ' اور احتساب کیلیے ھر شخص اور ھر زمانہ برابر ہے !

بہر حال اس ضروري و مخلصانہ نکتہ چیني کے بعد میں اپنے خط کے متعلق چند بحث طلب امور کي طرف اشارہ کرتا ھوں :

(۱) میرا خط مکتوب الیہ کو نہیں ملا ' ناظم صاحب مجاریہ و رجسٹر کی رو سے اخبارات میں تحریر شائع کرتے ھیں کہ میں نے ڈاک کا انتظام ۷ - اگست کو اپنے ھاتھہ میں لیا ' اور وہ خط ۲۵ جون کا چلا ھوا تھا جو اس سے پہلے پہونچا ھوگا ' اسلیے میں اس خط کو پھولکر کھول سکتا تھا - اب صرف مہتمم صاحب کي شہادت درکار ہے کہ ڈاک اب تک اونکے پاس آتي تھي ' اگر وہ بھي انکار کردیں ' تو ھمیں منشي محمد علي کو شہادت میں طلب کرنا ھوگا جسکے مختلف وجوہ ھیں - وہ اپني ڈاک براہ راست منگواتے ھیں ' ڈاکیہ سب سے پہلے اونکے پاس جاتا ہے ' وھاں سے ھوکر مہتمم صاحب کي باري آتي ہے - مولانا شبلي کي کتابیں وھي فروخت کرتے ھیں ' الندوہ کي خط و کتابت بھي اونھي کے متعلق ہے ' اسلیے تمام فرمائشي خطوط اونکے پاس جاتے ھیں - اس بنـا پر اونکي شہادت شرعي نہایت ضروري ہے -

مولوي عبد الغفور محرر دفتر نظامت کي شہادت بھي مفید ھوگي کہ دفتر کے تعلق سے اونکو اس خط کے متعلق علم ھوگا ' بہر حال میرا مقصد یہ نہیں کہ کسیکو اس فعل شنیع کے ساتھہ متہم کروں - تاھم ناظم صاحب کے انکار کے بعد نفس واقعہ کے انکشاف کیلیے ان تینوں صاحبوں کي شہادت ضروري ہے - خود ناظم صاحب تو اس خط سے بري ھیں ' لیکن مولانا شبلي نے ۱۹ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ کو جو خط مجھے حیدر آباد سے بھیجا تھا اور جو مجھے نہیں ملا مگر جلسہ میں پیش کرکے درج روداد کیا گیا ' اوسکی نسبت اونکا یہ عذر کافي نہیں کہ " میں نے ۷ اگست سنہ ۱۹۱۳ع کو ڈاک کا انتظام اپنے ھاتھہ میں لیا " وہ اس خط کے غائب کرنے والے کا نام بتلائیں - بظاھر تو وھي اسکے مجرم معلوم ھوتے ھیں ' کیونکہ اسوقت ڈاک اونھي کے ھاتھہ میں آگئي تھي -

(۲) میرے خط کی نقل جلسہ انتظامیہ میں پیش کیگئي ' حالانکہ اصل خط کے ھوتے ھوے اسکي ضرورت نہ تھي - اب قانوني و اخلاقي دونوں حیثیتوں سے سوال ھوتا ہے کہ نقل میں کچھہ اضافہ یا تغیر و تبدیل تو نہیں کیا گیا ؟ جب تک اصل خط چند معتبر اشخاص کے سامنے نہ پیش کیا جاے یہ شبہہ قائم رہے گا - مجھے خط کا مضمون یاد ہے ' مگر اوسکے الفاظ محفوظ نہیں - جان سخن یہ فقرہ ہے " مولانا کا حکم ہے " مگر مجھے اسمیں شبہہ ہے - اگر یہ ثابت ھو جاے کہ میرے ان الفاظ کو بدل دیا گیا ہے تو جعلسازي و بد دیانتي ناظم صاحب کي ثابت ھو جائیگي ' کیونکہ انجیل کے محرف ھونے کیلیے یہ ضروري نہیں کہ ھر لفظ میں تحریف کی گئي ھو - کسي کے نام سے جعلي خط بنا کے عدالت میں پیش کرنا ' یا کسی کے خط میں تغیر کرکے عدالت کو دکھلانا ' میرے نزدیک اخـلاقي حیثیت سے دونوں برابر ھیں - قانون کو میں نہیں جانتا -

(۳) اس خط کي عجیب و غریب خصوصیت یہ ہے کہ اگر وہ مکتوب الیہ کے پاس پہونچتا تو اسٹرائک نہ ھوتي ' لیکن نہیں پہونچا اسلیے اسٹرائک ھوگئي ' مولانا خلیل الرحمان کے ھاتھہ میں مولانا شبلي کي بدنامي کي دستاویز ھاتھہ آگئي ' اوسکے بھروسے پر انھوں نے طلباء پر سختیاں کیں کہ اگر دب گئے تو میرا رعب قائم ھو جائیگا ' اور اسٹرائک کی بنا پر اس خط کے ذریعہ سے مولانا شبلي کو بھی بدنام کرونگا ' طلباء کي اسٹرائک کو بھي سازشي ثابت کرکے بے اثر کردونگا - پس فی الحقیقت اسٹرائک کا باني صرف وھي شخص ہے جس نے مولانا خلیل الرحمان کو یہ خط دیا -

(۴) یہ خط مولانا خلیل الرحمان کو نیک نیتي سے نہیں دیا گیا بلکہ اسکا مقصد نہایت وسیع تھا - جس شخص نے اونکو یہ خط دیا ھوگا وہ اونکے دل میں رسوخ و محبت پیدا کرسکتا تھا - اس خط کے ذریعہ مولانا شبلي کو بد نام کر سکتا تھا ' اور مجھے موقوف کرا سکتا تھا ' غرض کہ اس قسم کے مختلف اغراض شخصیہ کو پورا کر سکتا تھا -

میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ ندوہ کي اوسوقت تک اصلاح نہیں ھوسکتي جب تک کہ اوس شخص کا پتہ نہ لگایا جاے جس نے میرا خط اوڑایا - اسی فتنہ انگیز نے اس قسم کے نا جائز و مخفي ذرائع سے ندوہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دي ھوگی - پس آپ کا فرض ہے کہ فرض اصلاح کے اتمام کیلیے اوسکا پتہ لگائیں - ارکان ندوہ کو اسکی طرف متوجہ کریں ' جو کمیٹي تمام معاملات جزئیہ ندوہ کی تحقیقات کرے ' وہ تمام ملازمین مدرسہ کی اخلاقی خصوصیات کو بھی پیش نظر رکھے - ھر قومی مدرسہ میں اپنے اغراض شخصیہ کی تکمیل کیلیے اس قسم کے مفسد پیدا ھو جاتے ھیں ' اور ندوہ میں بھي اس قسم کے مفسد ھیں ' اور اونکے جال میں پھنسکر اور لوگ بھي نا دانستہ فتنہ گري کرتے ھیں - مجھے توقع ہے کہ آپ اس خط کو شائع کرکے تمام مراتب کي تحقیقات کرینگے -

---

پٹنہ یونیورسٹـي اور مسلمـان

پٹنہ یونیورسٹي کے متعلق تمام امور پر غور کرنے کے لیے جو کمیٹي قائم کیگئي تھي ' اسکي رپورٹ شائع ھوگئي - اسکے دیکھنے سے ابتدائي نظر میں اسکا فیصلہ کرنا دشوار ہے کہ یہ یونیورسٹي گورنمنٹ یونیورسٹي ھوگي یا ھندو ' یا عیسائي یونیورسٹي ؟ کیونکہ جہاں ایک طرف کینگ کالج کي عمارت کي بنیاد پڑتي ہے ' وھاں اسیکے مقابل میں ایک سنسکرت کالج کي عالیشان عمارت بھي جو ایک لاکھہ چونسٹھہ

اڈیٹر الہلال کی راے

(نقل از الہلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحہ ۱۵ [۳۶۱]

میں ہمیشہ کلکتہ کے یورپین فرم جیس صرے کے یہاں سے عینک لیتا ہوں - اس مرتبہ مجھے ضرورت ہوئی تو میسرز - ایم اے - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے فرمایش کی - چنانچہ دو مختلف قسم کی عینکیں بنا کر انہوں نے دی ہیں ' اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ وہ ہر طرح بہتر اور عمدہ ہیں اور یورپین کارخانوں سے مستغنی کر دیتی ہے - مزید برآں بمقابلہ قیمت میں بھی ارزاں ہیں ' کام بھی جلد اور وعدہ کے مطابق ہوتا ہے ۔

[ابو الکلام آزاد ۲ مئی سنہ ۱۹۱۴]

صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمانے پر ہمارے فکٹ و تجربہ کار ڈاکٹر ولکی تجویز سے اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کی جائیگی - اسپر بھی اگر اپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل دی جائیگی -

عینک نکل کمانی مع اصلی پتھر کے قیمت ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - عینک رولڈ گولڈ کمانی مع اصلی پتھر کے قیمت ۶ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک عینک اسپشل رولڈ گولڈ کمانی مثل اصلی سونے کے ' ناک چوڑی خوبصورت حلقہ اور شاخیں نہایت عمدہ اور دبیز مع اصلی پتھر کے قیمت ۱۵ - روپیہ محصول وغیرہ ۶ آنہ -

ایم - اے - احمد اینڈ سنز تاجرن عینک و گھڑی - نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ
ڈاکخانہ ویلسلی - کلکتہ

ہندوستانی دوا خانہ دھلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - مفرحات معاجین (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار ' صفائی ' ستھرا پن ' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ دھلی

دیوان وحشت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوی رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کی جان ہے ' جسمیں قدیم و جدید شاعری کی بہترین مثالیں موجود ہیں ' جسکی زبان کی نسبت مشاہیر عصر متفق ہیں کہ دھلی اور لکھنؤ کی زبان کا عمدہ نمونہ ہے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوی ہے - اسکا شائع ہونا شعر و شاعری بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک اہم واقعہ خیال کیا گیا ہے - حسن معانی کے ساتھہ ساتھہ سلاست بیان ' چستی بندش اور پسندیدگی الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندھا ہے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا بلند کی ہے -

مولانا حالی فرماتے ہیں ...... " آیندہ کیا اردو کیا فارسی دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع ہونے کی بہت ہی کم امید ہے ...... آپ قدیم اہل کمال کی یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے ہیں - " قیمت ایک روپیہ -

المشتہر

عبد الرحمن ' اثر - نمبر ۱۶ - کرایہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج - کلکتہ

سوانح احمدی یا تواریخ عجیبہ

یہ کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی اور حضرت مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب شہید کے حالات میں ہے - آپ امی تھے باطنی تعلیم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچہ کے بعد دیا گیا ہے - پھر حضرت رسول کریم صلعم کی زیارت جسمی - اور توجہہ بزرگان ہر چہار سلسلہ مروجہ ہند کا بیان ہے - صدہا عجیب و غریب مضامین ہیں جسمیں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے - ایک گھوڑیکی چوری کی گھاس نہ کھانا - انگریزی جنرل کا عین موقعہ جنگ پر اپکا لشکر میں لے انا - حضوری قلب کی نماز کی تعلیم - صوفی کی خیال مخالفونکا ذلت میں مبتلا ہونا - سکھونسے جہاد لوونکی لڑائیاں - ایک رسالدار کا قتل کے ارادہ سے انا اور بیعت ہو جانا - شیعونکی شکست - ایک ہندو سیٹھہ کا خواب ہولناک دیکھکر اپسے بیعت ہونا - ایک انگریز کی دعوت - ایک شیعہ کا حضرت سرورکائنات کے حکم سے اپکے ہاتھہ پر بیعت کرنا - حج کی تیاری - اور غیبی آوازونکا عدن پہونچنا باوجود امی ہونیکے ایک پادری کو اقلیدس کے مسایل دقیقہ کا حل کردینا سمندر کے کھاری پانی کا شیرین ہوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبہ وغیرہ حجم ۲۲۴ صفحہ قیمت دو روپیہ علاوہ محصول -

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشتہ سفر حج میں میں اپنے همراہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے بعض نہایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا ہوں - جن میں بعض تیار ہوگئے ہیں اور بعض تیار ہو رہے ہیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیہودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کی بجاے یہ فوٹو چوکھٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتی اور زینت کے خیر و برکت کا باعث ہونگے - قیمت فی فوٹو صرف تین آنہ - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار ہیں اکٹھے منگانے کی صورت میں ایک روپیہ آٹھہ آنہ علاوہ خرچ ڈاک - یہ فوٹو نہایت اعلی درجہ کے آرٹ پیپر پر ولایتی طرز پر بنوائے گئے ہیں - بمبئی وغیرہ کے بازاروں میں مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے جو فوٹو بکتے ہیں - وہ ہاتھہ کے بنے ہوئے ہوتے ہیں - اب تک فوٹو کی تصاویر اُن مقدس مقامات کی کوئی شخص تیار نہیں کرسکا - کیونکہ بدوی قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو مرتکب سمجھکر انکا خاتمہ کردیتے ہیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وہاں بہت رسوخ حاصل کرکے یہ فوٹو لئے - (۱) کعبۃ اللہ - بیت اللہ شریف کا فوٹو سیاہ ریشمی غلاف اور اسپر سنہری حروف جو فوٹو میں بڑی اچھی طرح پڑھے جاسکتے ہیں (۲) مدینہ منورہ کا نظارہ (۳) مکہ معظمہ میں نماز جمعہ کا دلچسپ نظارہ اور مجمع خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کیمپ اور مسجد خیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضی صاحب کا جبل رحمت پر خطبہ پڑھنا (۷) جنت المعلی واقعہ مکہ معظمہ جسمیں حضرت خدیجہ حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنہ والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بھی ہیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امہات المومنین و بنات النبی صلعم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہداے بقیع کے مزارات ہیں (۹) کعبۃ اللہ کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا و مروہ اور وہاں جو کلام ربانی کی آیت منقش ہے فوٹو میں حرف بحرف پڑھی جاتی ہے -

دیگر کتابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمہ اردو احیا العلوم مولفہ حضرت امام غزالی قیمت ۹ روپیہ - تصوف کی نہایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بہشت مجموعہ حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بہشت اردو قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے ہند کے باتصویر حالات و مجربات ایک ہزار صفحہ مجلد قیمت ۴ روپیہ - [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفہ حضرت مولانا جامی رح قیمت ۳ روپیہ -

(۵) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگی دو ہزار صفحہ کی کتابیں اصل قیمت معہ رعایتی ۲ روپیہ ۸ آنہ ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی پندرہ سو صفحے قلمی کاغذ بڑا سائز ترجمہ اردو قیمت ۶ روپیہ ۱۲ آنہ

منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

علمی ذخیــرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کی تصنیف ہے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلی نعمانی تحریر فرماتے هیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابی اشعار هیں اعلی درجہ کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات هیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علی لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے اس کی تصحیح کی ہے اور مولوی عبد الحق صاحب بی - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کی ابتدائی تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دی پاپولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذهب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعی تھے اور ان کا یہ مقصد هرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کی سوانح عمری جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کی کتاب سے اقتباس کر کے مولوی خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی لا ثانی تصنیف جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح عمری اور اُن کے ملکی ' مالی ' فوجی انتظامات اور ذاتی فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعرانی المتوفی سنہ ۹۷۳ هجری کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدی کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمہ مولوی عبد الغنی صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کی مشہور تصنیف جس میں دهلی کی تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامی پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامی - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربی و فارسی میں بھی کوئی کتاب لکھی نہیں گئی ہے - اس کے آخیر میں هندی عروض و قافیہ کے اصول و ضوابط بھی مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی نے اپنے اهتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنی طب متعلقہ مقدمات فوجداری ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۹ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستا ولیبان کی فرانسیسی کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - یہ کتاب تمدن عرب کی طرز پر هندوستان کے متعلق لکھی گئی ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کی تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے هیں خصوصا مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائی حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپی ہے - حجم (۲۹۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۹ روپیہ -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضی احمد ابن خلکان کی مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدی سے ساتویں صدی تک کے مشاهیر علما و فقہا و محدثین و مورخین وسلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزی مترجم موسیو ڈی سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے هیں - مترجم نے اُن کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالی - مصنفہ مولانا شبلی نعمانی - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی کی سوانح عمری اور ان کے علمی کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کی کتاب دی جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوی ظفر علی خان بی - اے جس میں انوار سہیلی کی طرز پر حیوانات کی دلچسپ حکایات لکھی گئی هیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما لین کا ترجمہ - مترجمہ مولوی عزیز میرزا صاحب بی - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کی تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحی حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملی - مصنفہ مولوی سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوی - فلسفہ عملی پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کی روحانی ارتقا کی تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومی ترقی اور عزت حاصل کرنے کی اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربی فارسی کی متداول الفاظ کی کارآمد ڈکشنری حجم (۱۲۲۹) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئی هزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتلائی گئی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبری - مولانا آزاد دهلوی کی مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربی فارسی و اردو کی کئی هزار کتابوں کی فہرست جس میں هر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں انھیں اس کا مطالعہ کرنا لازمی ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیری - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازی حکمران دولت خدا داد افغانستان کی سوانح عمری - مترجمہ مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۹۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسی - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کی مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانۂ آصفیہ حیدر آباد دکن

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 McLeod Street, CALCUTTA

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
14 McLeod street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

الہـــلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی
مقـــام اشاعت
نمبر ۱۴ مکلوڈ اسٹریٹ
کلـــکـــتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

۲۳ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۵ رجب ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤
Calcutta : Wednesday, June, 10. 1914.

فہرس

تصـــاویـــر

الاسبـــوع

پچھلے دنوں ریوٹر ایجنسی کے ذریعہ یہ خبر آئی تھی کہ کیمبرج یونیور سٹی میں ڈاکٹر منگانا نے ایک قدیم مسودہ کی بنا پر قران کریم کے کسی ابتدائی ایڈیشن کا پتہ لگایا ہے اور وہ موجودہ نسخہ سے مختلف ہے - اسکے متعلق اخبارات میں بحث چھڑ گئی ہے اور اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک میں بعض مزید معلومات آئی ھیں -

جب تک ڈاکٹر منگانا اپنی کتاب شائع نہ کرے ' اسکے متعلق کچھہ لکھنا فضول ہے - البتہ تاریخی حیثیت سے ہم چاھتے ھیں کہ الہلال میں " تاریخ جمع و تنزیل قران " کا سلسلہ شروع کردیں جسکے لکھنے کا عرصہ سے خیال کر رہے تھے ' اور جسکے لیے اس واقعہ سے ایک تحریک مزید پیدا ہوگئی - انشاء اللہ تعالی -

---

ہندوستان میں کچھہ عرصہ سے " شیعہ کانفرنس " قائم ہے - افسوس ہے کہ شخصی مسائل کی بنا پر اختلافات و نزاعات سے وہ بھی محفوظ نہ رہسکی - ایک عرصہ تک نفس صدارت کا جھگڑا جاری رہا - اس سال یہ بحث چھڑ گئی ہے کہ آیندہ اجلاس کیلیے جو صدر منتخب ہوا ہے ' اسکی جگہ کوئی دوسرا شخص ہو - انکا اجتہاد مسلم نہیں ہے - اب ہر جگہ موافق و مخالف جلسے ہو رہے ھیں - اگر ہمارے راے دینے کو مداخلت بیجا نہ سمجھا جاے (اور امید ہے کہ ایسا نہ سمجھا جائگا) تو ہم کہینگے کہ خدا کیلیے اس بحث کو ختم کردیا جاے - یہ بڑی ہے افسوس ناک اور لا حاصل بحث ہے - ایک شخص کو ہندوستان میں منتخب کرکے پھر الگ کردینا کسی طرح بہتر نہ ہوگا - اور صدر کیجییےگا تو انکے مخالفین کانفرنس کے مخالف ہو جاینگے - پس بہتر ہے کہ اس سال شیعہ کانفرنس عراق اور عتبات عالیات سے کسی مجتہد مسلم کو دعوۃ دیکر طلب کرے - اور اسی کو جلسہ کا صدر بناے - اگر ایسا کیا گیا تو موزوں اشخاص کے متعلق بھی ہم مشورہ دیسکتے ھیں جنکی نسبت ہمیں ذاتی واقفیت حاصل ہے -

---

سفریجٹ عورتوں کی جد و جہد روز بروز بڑھتی ہے اور ہندوستان کے مردوں کیلیے انکا ہر اقدام تازیانۂ عبرت ہے - پرسوں کی تاروں میں ایک عجیب واقعہ کی خبر دیگئی ہے - لنڈن میں پادشاہ کے ہاں ڈرائنگ روم کا دربار تھا (یعنی صرف عورتوں کی لیوی) ایک مشہور کرنیل کی لڑکیاں بھی پیش ہوئیں جنکے سفریجٹ ہو جانے کے متعلق انکی ماں کا بیان ہے کہ اسے کوئی خبر نہ تھی - جونہی وہ پیش ہوئیں - ان میں سے ایک گھٹنے ٹیک کر کھڑی ہوگئی اور پکار کے کہا : " حضور ہم پر ظلم نہ کریں اور اپنی فوج کو ہماری مخالفت میں کام نہ لائیں ! " پادشاہ اور ملکہ متحیر رہگئیں اور کچھہ جواب نہ دیا - بالاخر رئیس تشریفات (چمبرلین) نے انہیں باہر کردیا -

---

حال میں انہوں نے کئی عمارتیں بھی جلا دی ھیں - دربار کی نسبت پہلے سے افواہیں اڑ رہی نہیں کہ کچھہ نہ کچھہ کیا جائیگا - مسز پنکھرسٹ کی نسبت تو یہاں تک شبہ کیا گیا ہے کہ وہ خود پادشاہ کے متعلق کوئی کارروائی کرنا چاھتی ہے - اس نے قصر شاہی کے سامنے ایک مکان لیا ہے جسکی جنگی پولیس نگرانی کررہی ہے - پادشاہ نے صبح کی چہل قدمی بھی اسی خیال سے ترک کردی !

ہاوس اف لارڈ میں ایک بل کا مسودہ بھی عورتوں کے حقوق کے متعلق پیش کیا گیا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان نازک بدن عشوہ گروں نے اپنی جد و جہد سے بالاخر مغرور مردوں کو تھکا ھی دیا - ایک ہم ھیں کہ اپنی غفلت و سرشاری ھی کا مقابلہ کرتے کرتے تھک گئے ھیں !

یہ پہلا موقعہ تھا کہ اس بے معني اور بے اصول طریقہ سے ایک پبلک ہال اور میونسپلٹی کي ملکیت کے دینے سے انکار کیا گیا ' اور " ٹون ہال کلکتہ " کا مسئلہ مستقل طور پر چھوڑا گیا -

اب ہمارے لیے پبلک کے حقوق اور ٹون ہال کو ایک یوروپین چیرمین کي ملکیت نہ بننے دینے کیلیے ضروري ہوا کہ " ٹون ہال " کے مسئلہ پر متوجہ ہوں ' لیکن چونکہ اصل معاملہ سامنے تھا اور ابھي بذریعہ شریف کلکتہ کے جلسہ ہوسکتا تھا ' اسلیے یہي بہتر معلوم ہوا کہ اس انکار کي تلخي کو چند روزوں کیلیے برداشت کرلیں ' اور اصل معاملہ سے فارغ ہوکر اسکي طرف متوجہ ہوں -

پرنس غلام محمد کے بعد مسٹر اسٹوارٹ کلکتہ کے شریف ہوے ہیں - مساجد لشکرپور کا مسئلہ اگر چند شخصوں کا بنایا ہوا نہیں ہے اور انجمن صرف عام پبلک کے جذبات کي ترجمان ہے ' تو ضرور ہے کہ اسکا احساس ہر شخص کو ہو - چنانچہ دوسرے ہي دن شریف کے دفتر میں جلسے کي درخواست پہنچ گئي جس پر مسلمانان کلکتہ کے ہر طبقہ کے لوگوں کے دستخط تھے ' اور تمام معززین و متوسطین و عوام شہر جلسہ کے انعقاد کا مطالبہ کرتے تھے !

اب صورت معاملہ بالکل دوسري ہوگئي - شریف کو کوئي اختیار نہیں ہے کہ عام پبلک کي ایک ایسي قوي درخواست کي وقعت سے انکار کردے - اسکا کام کلکتہ ٹون کي پبلک کي نیابت ہے -

بہر حال انہوں نے کہا کہ " جواب کیلیے چند دنوں کي مہلت چاهیے - اس قسم کا جلسہ شریف کي شرکت بغیر نہیں ہوسکتا - پہلے شریف مسلمان تھا - اتوار کے دن شریک ہوسکتا تھا - میں مسیحي ہوں - اتوار کے دن نہیں آسکونگا - پھر مسئلہ بھي اہم ہے " اسپر ہم نے کہلا دیا کہ جس دن فرصت ہو اسي دن جلسہ کیجیے -

اس مہلت طلبي کو ہم خوب سمجھ گئے تھے - مسٹر اسٹوارٹ کو قطعي جواب دینے کیلیے اتنے دن کي مہلت ضرور ملني چاهیے تھي ' جسمیں کلکتہ سے کسي قریبي گرمائي مقام تک مسٹر بنجمن فرینکلین کي قیمتي ایجاد ڈاک کا تھیلا لیجا سکے اور پھر ویسا ہي ایک تھیلا واپس لاکر پہنچا بھي دے !

سر این رشته ز جائیست که من می دانم !

بہر حال ہم نے بھي اصرار نہیں کیا اور بخوشي مہلت دیدي کہ ذرا اُن بلند نشینان غفلت و بے خبري کو بھي حقیقتِ حال معلوم ہوجاے جو زمین کي سطح سے آٹھ ہزار فیٹ بلندي پر رہتے ہیں ' اور نہیں جانتے کہ زمین پر بسنے والوں کے دلوں کا کیا حال ہے ؟

ز دامنے کہ کشادیم ما تہي دستاں
تو میوۂ سر شاخ بلند را چہ خبر ؟

کم از کم اتنا تو معلوم ہوجائیگا کہ خدا کي عبادت گاہوں کے انہدام کا مسئلہ صرف " انجمن " کے بعض عہدہ داروں ہي کا طبع زاد نہیں ہے - بلکہ انکے پیچھے ایک دوسري طاقت بھي موجود ہے - اُس طاقت سے وہ غریب بھي اسي طرح مجبور ہیں جس طرح خود گورنمنٹ کو مجبور ہوجانا پڑتا ہے - گو ابتدا میں وہ کتنا ہي ناک بھوں چڑھاے -

ہاں ! یہ تو آسان ہے کہ انجمن کے وفد کو " غیر مفید " بتلادیا جاے ' اور اسکے لیے ایک چٹھي بھي ضرورت سے زیادہ ہے ' لیکن سایہ " مسلمانوں کا سوال " اس آساني کے ساتھ " غیر مفید " نہیں سمجھا جا سکتا ' اور اسکے لیے یہ بیخبرانہ و ناعاقبت اندیشانہ اعماض بالکل ویسا ہي " غیر مفید " ہے ' جسطرح قانون اسلامي کي " صحیح واقفیت و معلومات " کي موجودگي میں کسي قائم مقام ڈیپوٹیشن سے گفتگو کرنا " غیر مفید " ہے !

بہر حال اب حالات میں یکا یک تغیر شروع ہوا اور لشکرپور کي مساجد کا مسئلہ اسدرجہ غیر اہم نہیں رہا جیسا کہ اس سے پہلے تھا - ادھر مسٹر اسٹوارٹ جواب کیلیے مہلت لیچکے تھے ' ادھر آمد و رفت اور فہم و تفہیم کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوا - مقامي مسلم لیگ کے چند عہدہ دار اور ممبر ایک دن شب کو جمع ہوے ' اور ایک صاحب نے یہ تحریک پیش کرکے پاس کرانی چاهي کہ " مجوزہ ٹون ہال کا جلسہ ملتوي کردیا جاے ' اور ہمیں اس سے کوئي تعلق نہیں " !

یہ تحریک جسقدر بے معني اور تمسخر انگیز تھي ' اسکا ٹھیک ٹھیک اندازہ کرنے کیلیے مقامي لیگ کی پوري تاریخ سامنے لاني پڑتي ہے مگر اسقدر تضیع وقت کي ہمیں فرصت نہیں - صرف اسقدر کہدینا کافي ہے کہ کسي ایسي تجویز کے منظور کرنے کا لیگ کو کوئي حق حاصل نہ تھا - جلسہ عام پبلک طلب کر رهي تھي جو مقامي لیگ کے وجود ہي سے یکسر غیر متاثر ہے - جلسہ لیگ کے اہتمام سے نہیں ہو رہا تھا جس نے اپنے مسئلۂ مساجد کے متعلق کوئي کاروائي نہیں کي - پھر اسکے التوا کي تجویز پاس کر کے گورنمنٹ میں بھیجنے کا اُسے کیا حق تھا ؟ اور کسي پوشیدہ حکم کي تعمیل کے سوا عام پبلک پر اسکا کیا اثر پڑ سکتا تھا !

اس صحبت میں انجمن دفاع مساجد کے سکریٹري (آنریبل مولوي فضل الحق) اور پریسیڈنٹ (ایڈیٹر الہلال) ' نیز بعض دیگر ممبر بھي موجود تھے -

لیکن خود بنگال لیگ کے جوائنٹ سکریٹري مولانا نجم الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹي کلکٹر نے نہایت زور کے ساتھ اس تجویز کي مخالفت کي ' (جو انجمن کے بھي ایک سرگرم ممبر ہیں) اور مجاورین نے انکا ساتھ دیا - بعض وجوہ معارضہ کي بنا پر محرک کو اس کي منظوري پر بہت اصرار تھا - لیکن جب ایڈیٹر الہلال نے صاف صاف کہدیا کہ اگر ایسا کیا گیا تو اسکا نتیجہ صرف یہي نکلے گا کہ بجاے ایک دو ہفتہ بعد کرنے کے (جیسا کہ خیال ہے) آئندہ ہفتے ہي ٹون ہال میں جلسہ منعقد کیا جایگا ' تو مجبور ہوکر انہیں اپني تجویز واپس لے لیني پڑي ' اور ویسے بھي مجاورین کي وجہ سے نا منظور ہي ہوتي -

اسکے بعد باہمي اتفاق اور یکسوئي کے ساتھ قرار پایا کہ اس بے معني تجویز کو بالکل بھلا دیا جاے ' اور صرف دو رزولیوشن اتفاق عام سے منظور کرکے گورنمنٹ میں بھیجدیے جائیں - ان کا مضمون یہ ہو کہ ہز اکسلنسي کلکتہ آ رہے ہیں - اس موقعہ پر وہ مسلمانوں کے چند وکلا کو اس مسئلہ کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعہ دیں ' اور وہ وکلا لیگ اور انجمن دفاع مساجد کے منتخب کردہ اشخاص ہوں -

صرف یہي کاروائي تھي جو اس صحبت میں ہوئي اور چونکہ في الحقیقت خود لیگ کیلیے بھي یہ بات نہایت ناموزوں تھي کہ اسمیں ایک عام پبلک اور اسلامي جلسے کے خلاف اسقدر مہمل ' اسقدر تمسخر انگیز ' اسقدر بے موقعہ ' اسقدر خلاف وقت ' اور اسدرجہ پبلک میں جائز بدگمانیاں پیدا کرنے والي تجویز شائع کي جاے ' اسلیے یہي بات مناسب نظر آئي کہ جو تجاویز آخر میں عام اتفاق سے قرار پا گئي ہیں ' صرف انہي کو شائع کیا جاے اور اس تجویز کا کچھ تذکرہ نہو - البتہ آخر میں تجویز کے محرک نے خواهش کي تھي کہ انکا نا کام رزولیوشن کم از کم لیگ کے دفتر میں ضرور درج کردیا جاے تاکہ انکے لیے کسي سے یہ کہنے کا موقعہ باقي رہے کہ

بالاخر انڈیا کونسل کی اصلاح کا بل ہاوس آف لارڈز میں پیش کردیا گیا - اس بل سے سکریٹری آف اسٹیٹ اور پارلیمنٹ کے تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑیگا - صرف انڈیا کونسل کی حالت میں چند بے اثر تبدیلیاں ہوجاینگی - مثلاً ممبروں کی تعداد چودہ سے دس کردی جائیگی ' تین ممبروں کو زیادہ تنخواہ دی جائیگی ' کمیٹیوں کی جگہہ مختلف صیغوں کا کام خاص خاص ممبر انجام دینگے ' دو ممبر ہندوستانی ہونگے ' وغیرہ وغیرہ -

تفصیلی حالات ابھی معلوم نہیں ' لیکن اینگلو انڈین پریس ابھی سے بد حواس ہورہا ہے کہ کہیں ان تبدیلیوں سے ہندوستان کو کوئی بڑا فائدہ نہ پہنچ جاے - کانگریس کے وفد نے اسکے متعلق اپنی خواہشیں پیش کی ہیں جن میں وہ تمام دفعات شامل ہیں جو اسکے متعلق مسٹر جینا نے کراچی کانگریس میں پیش کی تھیں - بہر حال ہندوستان کا اصلی دکھہ ان نمایشی اشک شوئیوں سے دور نہیں ہوسکتا -

....

ہر اس شخص کیلیے جو ملک کے امن کا طالب ہے ' یہ بڑے ہی رنج کی بات ہے کہ مقدس عمارات کے تحفظ کیلیے بڑے بڑے اعلانات اور مواعید تو کیے جاتے ہیں لیکن گورنمنٹ کی جانب سے عملی کام کچھہ نہیں ہوتا - اسی کا نتیجہ ہے کہ اب مسلمانوں کے علاوہ سکھوں کے جذبات کی بھی پامالی شروع ہوگئی ہے !

گردوارہ رکاب گنج دہلی میں سکھوں کی ایک تاریخی اور مقدس عمارت ہے - اسکا کچھہ حصہ گورنمنٹ نے لینا چاہا اور امرتسر کے چیف خالصہ دیوان کے ذریعہ کارروائی شروع کی گئی - اس نے ۳ مئی کو ایک جلسہ منعقد کرکے بالکل اسی طرح گورنمنٹ کو اسکی اجازت دیدی ' جس طرح ایک دو مسلمان کانپور کی مسجد کا ایک حصہ دیدینے کیلیے طیار تھے اگر خدا انکو مہلت دیدیتا ' مگر خدا کا ہاتھہ ہمیشہ جماعت ہی کے پشت پر رہتا ہے اور اسی میں سے ہوکے کام کرتا ہے : ید اللہ علی الجماعہ !

....

لیکن یہ سکھہ پبلک کی آواز نہ تھی - عام پبلک نے پچھلے ہفتہ لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا اور اسکے خلاف آواز بلند کی - ہم کو پوری امید ہے کہ گورنمنٹ اس معاملہ میں ایک ایسی جماعت کی دلازاری کبھی روا نہ رکھیگی جسکی تلوار کا وہ اپنے تئیں بہت بڑا قدردان ظاہر کرتی ہے -

لیکن سوال یہ ہے کہ عمارات دینیہ کا مسئلہ کب تک اسی عالم میں چھوڑدیا جائیگا ؟ کاش لارڈ ہارڈنگ کی دانشمند گورنمنٹ ہندوستان چھوڑنے سے پہلے ملک اور حکومت ' دونوں کی اس سب سے بڑی اہم خدمت کو انجام دیدے !

....

نینی تال میں برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کا جلسہ زیر صدارت ہز انر سر جیمس مسٹن منعقد ہوا - سکریٹری نے بتلایا کہ سنہ ۱۹۱۳ میں ۳۳ ' ۲ ' ۵۸ ' ۸۹ لاکھہ انجیل کی جلدیں مفت تقسیم کی گئیں - یعنی قریب ایک کرور کے - اور اب تک ۴۵۶ زبانوں میں اسکا ترجمہ ہوچکا ہے !

قرآن کریم کا ابتک ایک انگریزی صحیح ترجمہ بھی شائع نہوسکا اور تقسیم تو شاید سو نسخے بھی نہ ہوے ہونگے - تعلیم یافتہ اصحاب کو مسئلۂ تعلیم سے اور علما کو مسئلۂ تکفیر سے فرصت نہیں ملتی - قرآن کو شائع کرے تو کون کرے ؟ : وقال الرسول یا رب ان قومی اتخذوا ہذا القرآن مہجورا !

شذرات

مسئلۂ مساجد و قبور لشکر پور

ٹون ہال کا مجوزہ جلسہ

مقامی معاملات و جماعات کے متعلق الہلال کبھی صرف وقت و قلم نہیں کرتا - عام مسائل کے انہماک سے اسے فرصت نہیں :

مسلم لیگ کلکتہ

مرا کہ شیشۂ دل در زیارت سنگ ست
کرا دماغ مئے ناب و نغمۂ چنگ ست ؟

لیکن اس ہفتہ ایک ایسا واقعہ پیش آیا ہے جو مسئلۂ مساجد لشکر پور سے تعلق رکھنے کی وجہ سے نہایت اہم ہے ' اور ہم مجبور ہوگئے ہیں کہ چند کلمات اسکی نسبت لکھیں :

مساجد لشکر پور کا مسئلہ گذشتہ فروری سے ملک کے سامنے ہے - اس وقت سے متصل اور پیہم اسکے لیے کوشش کی جا رہی ہے -

مسئلۂ مسجد کانپور کے زمانہ میں " انجمن دفاع مسجد کانپور " کلکتہ میں قائم ہوئی تھی - فیصلۂ کانپور کے بعد جب اسکا جلسہ ٹون ہال کلکتہ میں منعقد ہوا تو ایک تجویز اس مضمون کی بالاتفاق منظور کی گئی کہ " کانپور کا مسئلہ گو بظاہر ختم ہوگیا ہے لیکن اس انجمن کو آئندہ بھی بدستور باقی و قائم رہنے دیا جاے ' اور " کانپور " کا لفظ نکالکر اسکا نام صرف " موسلم ڈیفنس ایسوسی ایشن " یا " دفاع مساجد و عمارات دینیہ " رکھا جاے "

چنانچہ انجمن قائم تھی - اس نے مساجد لشکر پور کے متعلق بھی کارروائی شروع کی - پہلے مختلف جلسے منعقد ہوے - پھر ایک ڈیپوٹیشن لیجانے کی تجویز ہوئی - جب اسکے متعلق ایک طرح سے انکار کا جواب آ گیا تو اس نے خیال کیا کہ اب اتمام حجت ہوچکی ہے اور وقت آ گیا ہے کہ ٹون ہال میں عظیم الشان جلسہ منعقد کیا جاے -

ٹون ہال میں جلسہ کرنے کی یہاں دو صورتیں ہیں - ایک آسان طریقہ تو یہ ہے کہ کوئی ذمہ دار شخص کلکتہ کارپوریشن کے چیرمین کو خط لکھکر ہال طلب کرے اور معمولی کرایہ دیکر جلسہ کرلے - اسمیں وقت کم خرچ ہوتا ہے - ہم نے جسقدر جلسے پچھلے دنوں ٹون ہال میں کیے - عموماً اسی طرح کیے - ایک موقعہ پر تو چیرمین نے از راہ لطف پولیس اور روشنی کی معمولی رقوم ہی پر ہال دیدیا ' اور کرایہ بھی طلب نہ کیا -

دوسرا زیادہ با قاعدہ طریقہ یہ ہے کہ پبلک کی طرف سے شریف آف کلکتہ سے درخواست کی جاے کہ وہ جلسہ طلب کرے ' اور پھر شریف جلسہ کا اعلان کرے - اسکے لیے ضروری ہے کہ جو درخواست بھیجی جاے اسپر پبلک کی جانب سے ایک اچھی تعداد میں دستخط ہوں -

چنانچہ انجمن نے حسب معمول ٹون ہال کیلیے چیرمین کو خط لکھا ' اور دریافت کیا کہ فلاں فلاں تاریخ کے اتواروں میں ہال خالی ہوگا یا نہیں ؟

جواب آیا کہ لشکر پور کی مساجد کا معاملہ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جسکے لیے ٹون ہال میں جلسہ کیا جاے اور پورٹ کمشنر کی مخالفت ہو - نہایت افسوس ہے کہ ہم اس غرض سے ہال نہیں دیسکتے !

مسلہ کا مذہب کوئي راز نہیں ہے - انکے پیغمبر کي حیاۃ مقدسہ جیل اربعہ کے پیش کردہ مسیح کي سي نہیں ہے جو (یوحنا متي و لوقا) جب کبھي یروشلیم میں آتا تھا تو گنہ گار یہودي ہي کے یہاں مہمان رہتا تھا اور زانیہ عورتوں کي بڑي حمایت کرتا تھا - پس ہم بالکل نہیں چاہتے کہ ہمارے مخالفین ہماري مخالفت نہ کریں - صرف یہ چاہتے ہیں کہ اسدرجہ اپنے تئیں شیطان کي غلامي میں نہ دیدیں کہ جھوٹ اور افترا پردازي کو واقعات کے نام سے پیش کریں ' اور دنیا میں انساني خباثت اور ابلیسي رذالت کے شجرۂ ملعونہ کو ہمیشہ تروتازہ رکھنے کا کام ترقي کرتا رہے !

یقیناً یہ قصہ اور اسکي فلم کسي مشنیري حلقہ کي تصنیف ہے ' اور چونکہ وہ بائبل میں پڑھچکا ہے کہ حضرت داود (ع) نے ایک فوجي افسر کو اسکي بیوي کیلیے مروا دیا تھا (نعوذ باللہ) ' اسلیے اس شیطان لعین سے ' جس نے اسکے مصلوب خدا کو کئي دن تک آزمایا اور حریفانہ مقابلہ کیا تھا ' اپني اختراع و افتراء کے ابلیسي الہام کو نہایت آساني سے حاصل کرسکا ہے ' اور یہ قصہ گھڑکے کوشش کي ہے کہ تفریح و تماشے کے ضمن میں بھي اُس صلیبي خدمت کو انجام دے ' جو اسکے بھائي بند تاریخ کے مختص ' سڑکوں اور باغوں کے لیکچروں ' اور پھر کبھي کبھي البانیا اور مقدونیا کے خونریز میدانہاے جنگ میں انجام دیا کرتے ہیں !

ہمیں انتظار کرنا چاہیے کہ کرانچي کا مجسٹریٹ اس بارے میں کیا کرتا ہے - اور پھر اسکے بعد بالکل طیار رہنا چاہیے کہ صرف تماشہ کو بند ہي کرکے نہ چھوڑ دیا جاے بلکہ اس صریح قانوني جرم کي پاداش میں اس شریر شخص کو پوري پوري سزا بھي دي جاے جس نے کئي دن تک ایک تماشہ گاہ کے اندر اس جرم عظیم کو انجام دیا ہے -

---

مسلم یونیورسٹي ایسو سي ایشن کے متعلق مسلمان جس غفلت سے کام لے رہے ہیں ' عجب نہیں کہ بہت جلد اسپر انہیں متاسف ہونا پڑے !

علي گڈہ کے یونیورسٹي فارنڈیشن کے جلسہ میں قرار پایا تھا کہ ایک نئي جماعت " مسلم یونیورسٹي ایسو سي ایشن " کے نام سے قائم ہو اور تمام معاملات اپنے ہاتھہ میں لیلے - نیز اسکے لیے دو سو ممبر مختلف انتخاب کنندہ جماعتوں میں سے منتخب کیے جائیں - غالبا چھہ یا سات جماعتیں اسکے لیے منظور ہوئي تھیں -

پچھلے دنوں صدر دفتر یونیورسٹي نے جو اعلانات شائع کیے تھے ' انسے معلوم ہوتا ہے کہ کانفرنس ' ٹرسٹیز ' اولڈ بوائز ' اور اسلامیہ کالج کمیٹي وغیرہ کے ۱۲۵ قائم مقام منتخب ہو چکے ہیں ' اور اب صرف ۷۵ ممبروں کا انتخاب مسلمان گریجوائٹس گلڈ ' زمیندار و جاگیردار ' ٹیکس ادا کنندگاں ' پراونشیل مجالس ' مسلمان اخبارات ' اور علماء کرام کي جماعت سے باقي ہے -

ان جماعتوں میں مسلمان گریجویٹس ' زمیندار ' جاگیر دار ' اور ٹیکس پیرز کیلیے سب سے پہلے الکٹوریٹ یعنے انتخاب کرنے والوں کي کوئي جماعت ہوني چاہیے - جب تک ایسا نہوگا ' انکے قائم مقام کیونکر منتخب ہونگے اور کون منتخب کریگا ؟

اسکے لیے یہ اصول قرار پایا تھا کہ ان تمام جماعتوں میں سے جو لوگ دس روپیہ فیس داخلہ اور پانچ روپیہ سالانہ دینا منظور کریں گے ' نیز اپنا نام انتخاب کنندہ جماعت کے رجسٹر میں درج کرادیں گے ' صرف انھي کو حق حاصل ہوگا کہ مسلم یونیورسٹي ایسو سي ایشن کیلیے اپني اپني جماعتوں میں سے قائم مقام منتخب کریں -

گریجویٹ سے مقصود وہ لوگ ہیں جنھوں نے کسي یونیورسٹي سے بي - اے ' یا منشي فاضل اور مولوي فاضل کي سند حاصل کي ہو ' اور حصول سند پر پانچ سال گذر چکے ہوں -

زمیندار ' جاگیر دار ' اور ٹیکس پیرز سے ہر طرح کي جائداد و ملکیت رکھنے والے اور انکم ٹیکس دینے والے مسلمان مقصود ہیں -

یہ بات طے پاچکي ہے کہ ایک ہي شخص کو اگر مختلف حیثیتیں حاصل ہوں تو وہ اپني ہر حیثیت کے لحاظ سے الگ الگ فیس ادا کرکے بہ یک وقت مختلف جماعتوں کیلیے مختلف ووٹ دینے کا حق حاصل کرلے - مثلاً آپ صاحب جائداد ہیں ' گریجویٹ ہیں ' زمیندار ہیں ' ٹیکس پیر ہیں ' پس آپکو حق حاصل ہے کہ یونیورسٹي فنڈ کي اعانت کیجیے ' اور چار ووٹوں کي فیس بیس روپیہ سالانہ ادا کرکے ان چار مختلف حقوق کے لحاظ سے چار ووٹ حاصل کرلیجیے -

ہمیں اسکے متعلق چند امور عرض کرنا ہیں :

(۱) یہ ایسوسي ایشن جو بن رہي ہے ' مسلم یونیورسٹي کیلیے اصلي کارکن جماعت ہوگي ' اور گو فارنڈیشن کمیٹي اب تک باقي ہے اور آخري حق منظوري و عدم منظوري صرف اُسي کو حاصل ہے ' تاہم قوم کے تیس لاکھہ روپیہ کا نفع بالع پر یہي جماعت لگائیگي اور یونیورسٹي بني تو اسکے لیے بھي ایک باقاعدہ جماعت پیشتر سے صرف یہي موجود ہوگي - پس چاہیے کہ مسلمان غفلت نہ کریں اور اسکي شرکت کیلیے پوري سعي و جہد کے ساتھہ اٹھہ کھڑے ہوں -

جس یونیورسٹي کیلیے انھوں نے اس فراخدلي سے روپیہ دیا ' اور پھر جسکي ازادانہ تاسیس کیلیے اپني عام راے کي فتح کي ایک ایسي تاریخي نظیر قائم کي جسکا ثبوت ہندوستان کے زیادہ آزاد حلقے بھي ابتک نہیں دیسکے ہیں ' اسکے عین اصلي کام کے موقعہ پر اسطرح غفلت و بے خبري کا چھا جانا بڑے ہي افسوس اور رنج کي بات ہوگي -

تمام مسلمان پنج سالہ گریجوئٹ اصحاب ' زمیندار ' جاگیردار ' اور عموم ٹیکس ادا کنندگاں فوراً بیدار ہوں اور سب سے پہلے اپنے تئیں الکٹوریٹ رجسٹر میں درج کرائیں - صرف ۱۰ - روپیہ داخلہ اور پانچ روپیہ فیس سال اول ' کل پندرہ روپیہ درخواست کے ساتھہ " صدر دفتر مسلم یونیورسٹي علي گڈہ " کے نام جانا چاہیے - اگر ایسا نہ کیا گیا اور ایک خاص خیال کے لوگوں ہي کي مجارٹي ہوگئي تو کل کو انہیں شکایت کا کوئي حق نہوگا -

(۲) اسي طرح مسلمان اخبارات کو بھي اپنا نام بھیجکر بہت جلد رجسٹر میں درج کرانا چاہیے -

(۳) صدر دفتر یونیورسٹي سے ہم درخواست کرینگے کہ وہ معاملہ کي اہمیت پر نظر رکھکر دفتر رجسٹر کو ابھي کچھہ دنوں اور کھلا رہنے دے اور ۱۵ - جون تک ناموں کے پہنچنے کي جو قید لگائي گئي ہے ' اسے چند ہفتے اور بڑھا دیا جاے - جہاں کئي ماہ نکل گئے ہیں وہاں چند دن اور سہي - لوگوں کو ابتک توجہ نہوئي تھي - بہتر ہے کہ کچھہ دنوں اور مہلت دیدي جاے اور ممبروں کا اولین انتخاب زیادہ سے زیادہ وسیع رایوں سے ہوسکے - امید ہے کہ ہماري اس درخواست پر توجہ کي جائیگي -

(۴) حضرات علماء کرام کے ۱۰ - قائم مقاموں کے انتخاب کا کام کمیٹي نے اپنے ہاتھہ میں رکھا ہے - ہم سمجھتے ہیں کہ اسکے لیے بھي پہلے الکٹوریٹ علماء کي فہرست مرتب کی جاتي او رانھي کي رایوں سے قائم مقام علماء منتخب ہوتے تو یہ زیادہ بہتر تھا -

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ، ولے اے میر ،
مقـابلـہ تو دل نا تواں نے خوب کیـا ؟

چنانچہ اسی بنا پر گذشتہ اشاعت میں ہم نے ان تمام واقعات کا کچھہ بھی تذکرہ نہیں کیا - صرف وهی کار روائی درج کی جو بالاتفاق قرار پائی تھی ، اور پسند نہ کیا کہ ایک اہم اور اسلامی مسئلہ کے متعلق ناگوار اور اغیار پرستانہ کوششوں کا ذکر کریں -

لیکن افسوس ہے کہ اسکے بعد هی ہم نے وہ تار دیکھا جو لیگ کے اُس جلسے کے متعلق اخبارات میں بھیجا گیا ہے اور نیز گورنمنٹ میں بھی اسی کی نقل گئی ہے -

اس تار کا مضمون یہ ہے کہ جلسہ میں یہ مسئلہ پیش ہوا کہ مجوزہ جلسۂ ٹون ہال میں لیگ حصہ لے یا نہ لے ؟ بالآخر قرار پایا کہ سر دست جلسے کو نہونا چاهیے - اسکا انعقاد بالکل خلاف مصلحت ہے -

مگر یہ تار صریح غلط اور سر تا سر خلاف واقع ہے - اول تو ٹون ہال کے جلسے کی تحریک کے مناقشہ کے متعلق بالاتفاق طے پایا تھا کہ اسے شائع نہ کیا جایگا اور اسی بنا پر بہت سے اہم امور قرار پائے اور منظور کیے گئے - پھر یہ تو بالکل هی غلط ہے کہ اسکے متعلق لیگ میں کوئی تجویز قرار پائی - ایسا لکھکر غلط بیانی کی ایک ایسی نظیر قائم کی گئی ہے جس سے زیادہ شدید غلط بیانی سمجھہ میں نہیں آتی اور جسپر یقیناً اس صحبت کا ہر شریک انگشت بدندان ہوگا !

اگر لوگوں کو اس امر کا افسوس تھا کہ جس بات کا ذمہ لیکر ہم آئے هیں اسکے نہونے سے همیں شرمندگی و خجالت کا سامنا ہوگا ، تو بہتر یہ تھا کہ خود جلسے هی میں آخر تک قائم رہتے - یہ کیا کہ جلسے کے اندر تو صرف ایک گرم لہجہ میں یہ جملہ کہدینے سے کہ " جلسہ ہوگا اور آئندہ اتوار هی کو ہوگا " سارے عزائم اور مواعید ختم ہوگئے اور تجویز واپس لیلی ، لیکن پھر اسکے بعد خلاف وعدہ ، خلاف واقعہ ، خلاف صداقت ، بالکل ایک فرضی کار روائی اخباروں میں بھیجی گئی ؟

افسوس کہ یہ تار دیکھکر همیں مجبور ہوجانا پڑا کہ اصلی واقعات پبلک تک پہنچا دیے جائیں - اس بارے میں ہم پر کوئی الزام نہیں - ہم نے گذشتہ اشاعت کے الهلال میں ایک حرف نہیں لکھا تھا - یہ اس امر کا صریح ثبوت ہے کہ ہم بے فائدہ بحث کو طول دینا نہیں چاہتے تھے - لیکن " البادی اظلم " - جب خود بعض حضرات نے عہد شکنی کی - نیز خلاف واقعہ اور فرضی کارروائی شائع کرکے پبلک فوائد و قوت کیلیے اُس نہایت مضر کارروائی کو ناکامی کے بعد کامیاب کرنا چاہا جسکے لیے یہ صحبت منعقد کی گئی تھی ، تو بالکل مجبور ہوکر همیں قلم اٹھانا اور وقت صرف کرنا پڑا -

ہم جناب مولوی نجم الدین احمد صاحب جوائنٹ سکریٹری لیگ کے شکرگذار هیں کہ انہوں نے اخبارات کو دوسرا تار بھیجدیا ہے جسمیں اصلی حقیقت بے کم و کاست بیان کردی ہے -

خدا کی مسجدوں کا معاملہ نہ تو ایڈیٹر الهلال کا ذاتی معاملہ ہے اور نہ کسی دوسرے شخص کا - یہ ایک دینی و اسلامی اور تمام مسلمانوں سے یکساں تعلق رکھنے والا مسئلہ ہے - پس ہمارے لیے اس سے زیادہ کوئی نا زیبا بات نہیں ہوسکتی کہ ہم چند صاحب حکومت انسانوں کی خاطر خدا کی عبادتگاہوں اور تمام مسلمانوں کے حق دینی کی طرف سے بالکل آنکھیں بند کرلیں : والعاقبة للمتقین !!

یا للاسف و یا للعار

صلیبی لڑائیوں کے زمانے میں عیسائیوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام کی نسبت ایسی ایسی مفتریات و مکذوبات شائع کی تھیں کہ انکے تذکرہ سے آج خود مورخین یورپ کو شرم آتی ہے - موسیو کاستری کی ایک کتاب کا مصر کے زغلول پاشا نے ترجمہ کیا ہے - وہ لکھتا ہے کہ یورپ کو یقین تھا کہ مسلمان ایک سنہری بت کو پوجتے هیں جو مکہ میں ہے ۔

غالباً سب سے پہلے گبن نے ان مفتریات کی جگہ اسلام کو نسبتاً صحیح صورت میں دیکھنا چاہا اور اب کہا جاتا ہے کہ مشرق اور مغرب باہم مل رہے هیں - لیکن افسوس کہ واقعات تو اب تک ایسے هی پیش آتے هیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیحی یورپ کیلیے تیرھویں صدی هی کا زمانہ وحشیانہ تعصب و جنون کا نہ تھا ، بلکہ اسکا دماغ ایک دائمی کروسیڈ میں مبتلا ہے !

کل کے اسٹیسمین میں اسکے نامہ نگار کرانچی نے اس قسم کے ایک وحشیانہ مسیحی افتراء کی خبر دی ہے جسکا اگر فوراً انسداد نہوا اور آئندہ کیلیے بھی اطمینان نہ دلایا گیا ، تو وہ صرف کرانچی هی کا نہیں بلکہ سات کروڑ مسلمانوں کے ایک عظیم الشان اور نا قابل تسخیر ایجی ٹیشن کا معاملہ ہوجایگا ، اور وہ مجبور ہونگے کہ ایک بار اپنی ہستی کا سب سے زیادہ تلخ ثبوت پیش کریں !

وہ لکھتا ہے کہ " کرانچی میں سینی میٹو گراف (صور متحرکہ) کی ایک یوروپین کمپنی ہے - حال میں اس نے ولایت سے ایک نئی فلم منگوائی ہے جسمیں " عظیم " نامی ایک قصہ کے مختلف حصے دکھلائے گئے هیں - قصہ (حضرة) پیغمبر اسلام (صلعم) کے ایک خیالی واقعہ کے متعلق ہے - فرض کیا گیا ہے کہ وہ ایک عورت " سالکہ " نامی پر (نعوذ باللہ) عاشق تھے جو آپکے ایک سپہ سالار کی بیوی تھی - اُسی زمانے میں ایک جنگ پیش آگئی - آپنے سپہ سالار کو میدان جنگ میں بھیجدیا اور کچھہ عرصے کے بعد مشہور کردیا کہ وہ مارا گیا - اسکے بعد آپ اسکی بیوی کی طرف متوجہ ہوے مگر اسنے انکار کردیا - قصہ کا خاتمہ یہ ہے کہ سپہ سالار زندہ و سلامت واپس آتا ہے اور اپنی بیوی کو لیجاتا ہے " (سبحانك هذا بهتان عظیم !)

کمپنی نے بے دھڑک اس فلم کا تماشا دکھلانا شروع کردیا اور کرانچی کے غیر مسلم لوگوں نے اسمیں بڑی هی دلچسپی لی - مسلمانوں کو معلوم ہوا تو وہ بر افروختہ ہوے اور کمپنی کے مالک سے شکایت کی مگر اس نے کچھہ خیال نہیں کیا اور کہدیا کہ جسے برا معلوم ہو وہ تماشہ نہ دیکھے - بالآخر مجبور ہوکر سیٹھہ محمد ہاشم صاحب نے باقاعدہ عدالت میں توہین مذہب و اشتعال انگیزی کی نالش کردی اور تا انفصال مقدمہ تماشے کو رکوادینا چاہا - مجسٹریٹ نے درخواست منظور کرلی ہے اور کمپنی کے نام سفینہ نکالا ہے - عام مسلمانوں میں سخت جوش پھیل گیا ہے - سننے میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ سو آدمی جمع ہوکر چلے تھے کہ تماشہ گاہ کو منہدم کردیں "

اسکے بعد نامہ نگار لکھتا ہے : " اگر تماشہ بند نہوا تو بہت ممکن ہے کہ مسلمانان کرانچی کسی دن ایسا هی کر بیٹھیں "

مگر ہم نامہ نگار مذکور سے کہنا چاہتے هیں کہ ایسا ہونے کی نسبت بے فائدہ شک و شبہ نہ کرے - اگر یہ تماشہ بند نہوا اور اس علانیہ توہین مذہبی اور ابلیسانہ تہمت و افترا کیلیے کمپنی کو سزا نہ دی گئی تو صرف کرانچی کے مسلمانوں هی پر اس معاملہ کو نہیں چھوڑ دیا جایگا ، بلکہ انسانوں کا ایک ایسا گروہ عظیم آگے بڑھیگا جسکے سات کروڑ متحد ہاتھہ حرکت کرینگے - اور جسکی اتنی هی صدائیں اٹھکر پورے بر اعظم ہند کو ہلا دینگی ! !

الهلال

۱۵ رجب ۱۳۳۲ ہجری

ایک یوروپین کونٹیس اور جنوبی عرب کی سیاحت !

Countess Molitor Explorer.

سیر فی الارض اور السائحون العابدون !

رسالہ " گریفک " لنڈن نے ایک دولت مند انگریز لیڈی کونٹیس مولیٹر (Molitor) کی تصویر شائع کی ہے ' جو حال میں جنوب عرب کے اندرونی اور پر خوف و خطر مقامات کی سیاحت کیلیے لنڈن سے روانہ ہوئی ہے ' اور عرب کے اُن دور دراز گوشوں تک جانا چاھتی ہے جہاں سے بڑے بڑے یوروپین سیاح ناکام واپس آچکے ہیں !

اسکے اس اولو العزمانہ سفر کی کئی خصوصیات ایسی ہیں جن کی وجہ سے یورپ کے تمام علمی حلقوں میں اس سیاحت کا خاص طور پر چرچا ہو رہا ہے - اول تو ایک امیر زادی نے جس نے یورپ کے بہترین دار الحکومت میں پرورش پائی ہے ' غیر معلوم اور پر خطر ریگستان عرب نے سفر کا قصد کیا ہے - پھر وہ تمام سفر میں بالکل تنہا رہیگی - اپنے ہمراہ کسی شخص کو نہیں لیجاتی - اس قسم کے سفر موجودہ عہد کی با قاعدہ اور با سر و سامان سیاحتوں میں بالکل مفقود ہوچکے تھے -

سب سے زیادہ یہ کہ وہ عربی لباس اور برقعہ پہنکر سفر کریگی ' تاکہ غیر متمدن قبیلوں اور بادیہ نشین عربوں میں سے بلا تکلف گذرسکے ' اور انکے تعصب اور مخالفت سے ناکامیوں اور مصیبتوں میں گرفتار نہو !

چنانچہ سفر سے پہلے اس نے عربی برقعہ پہنکر جو تصویر کھنچوائی تھی ' وہ ہم گریفک سے نقل کرتے ہیں - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح مغرب کا ایک مسیحی چہرہ عرب کے اسلامی لباس سے چھپا دیا گیا ہے ' اور عجب نہیں کہ اس سیاحانہ اور مفتشانہ مکر و فریب سے صحرا کے نادان عرب اور قبائل کی خیمہ نشین عورتیں دھوکا کھا جائیں !

* * *

عربی کے مشہور راوی ابو نواس نے ایک بوڑھے باغبان کا ذکر کیا ہے جسکا شگفتہ باغ اُجڑ چکا تھا ' اور جسکے ماتم حسرت کا یہ حال تھا کہ گلیوں اور کوچوں میں آوارہ گردی کرتا ' اور جب کبھی کوئی سبز پتہ یا سرخ پھول نظر آجاتا تو بے اختیار چیخ اُٹھتا کہ ھاے میرا شگفتہ اور سرسبز و شاداب باغ !!

کونٹیس مولیٹر عربی برقعہ میں !

یہی حال ہمارا ہے - ہمارے اقبال و عروج کا باغ اُجڑ چکا ہے - اسکے بڑے بڑے شاداب تختے تاراج خزان غفلت و طوفان انقلاب ہوچکے ہیں - تاہم ابھی اسکی یاد باقی ہے اور ہم اسکی دلفریب بہاروں کو کسی طرح نہیں بھلا سکتے - اب بھی جب کبھی ترقی یافتہ قوموں کے باغ و بہار کی سیر کرتے ہوے کوئی شگفتہ ورق گل نظر آجاتا ہے تو ابونواس کے ماتم زدہ باغبان کی طرح اپنے اقبال رفتہ کو یاد کرلیتے ہیں کہ :

گذر چکی ہے یہ فصل بہار ہم پر بھی !!

* * *

قومی و شخصی اولوالعزمیوں کا کوئی واقعہ ہو ' مگر اسکے نظارے میں کوئی ویسی ہی اپنی گذری ہوئی یاد ضرور پاتے ہیں - آج یورپ کے سیر فی الارض اور سیاحت و سفر کا دور ہے ' کرۂ ارضی کے گوشے گوشے کو متلاشیان علم و حقائق نے چھان ڈالا ہے ' افریقہ کے لق و دق صحراؤں کی پیمائش ہوچکی ہے ' نائجریا اور سوڈان کے وحشی حصوں میں سیاحان مغرب کے صدہا قافلے گذر چکے ہیں ' قطب شمالی و جنوبی کی مہموں کی سرگذشتیں سب کے سامنے ہیں - پہاڑوں کی چوٹیاں ' قہار و متلاطم سمندروں کی ناپیدا کنار موجیں ' صحراؤں اور میدانوں کی مہلک اور خوفناک روایتیں ' زندگی کا فطری عشق اور نفس کی مسحورانہ دامنگیریاں ؛ کوئی چیز بھی انکے شوق سفر اور ہواے تحقیق کیلیے مانع نہیں ہوسکتی - یہاں تک کہ قافلے کے قافلے لٹتے ہیں - جہازوں کے جہاز ڈوبتے ہیں - صدہا سیاح مفقود الخبری یا موت اور تباہی سے دوچار ہوتے ہیں - تاہم ہر بربادی خوف کی جگہ ایک نئی عزیمت ' اور ہر ناکامی بے ہمتی کی جگہ اور زیادہ تحریک و ولولہ کا کام دیتی ہے ' حتی کہ وہ مقامات تک ان سیاحوں کے حملوں سے محفوظ نہ رہے جہاں اجنبیوں اور غیروں کیلیے موت اور تباہی کا اعلان صدیوں سے چلا آرہا ہے !

ایک وقت تھا کہ ہمارے سیاحان ارض اور جہاں نوردان علم کا بھی یہی حال تھا - انکے ولولۂ سیاحت کیلیے بھی کوئی روک مانع کار نہ تھی ' انکے عشق جہاں پیمائی کا مرکب بھی بحر و بر کے چپے چپے پر سے گذر چکا تھا - چونکہ انکے تمام کاموں کا مرکز تعلیم اسلام ' اور انکے ہر جذبے کے اندر حکم الہی کی اطاعت و فرماں برداری کام کرتی تھی - اسلیے جس طرح وہ اپنے گھروں کے اندر بیٹھکر خدا کی عبادت کرتے تھے ' بالکل اسی طرح خدا کی زمین میں بھی پھرتے اور اسکے پیدا کردہ سمندروں اور پہاڑوں پر سے گذرتے ' اسکے حکموں کی تعمیل کرتے تھے ' اور جسم و اعضا کی عبادت کے ساتھ فکر و ذہن کی بھی عبادت انجام دیتے تھے :

البانیا

البانیا کي حالت بدستور ہے - ایک طرف وحشیانه مظالم کي خبر خود یورپ کے ذریعه پہنچتي ہے - دوسري طرف اب گورنمنٹ یونان کا پیام بھي سنایا جا رہا ہے که وہ صحیح نه تھیں !

مسلمان پوري قوت کے ساتھه کام کر رہے ہیں - انھوں نے اپنے مطالبات دول کے پاس بھیجدیے ہیں جنکا خلاصه یه ہے که یا تو ایک مسلمان پادشاہ دیا جاے یا دولۃ عثمانیه کي محکومي !

کرجه نامي ایک قصبه پر بھي انھوں نے قبضه کر لیا اور فوجي پولیس کو شکست دیکر چلے جانے پر مجبور کردیا ہے - ۲ جون کے تار سے معلوم ہوتا ہے که جو بین الملي کمیشن گفتگو کرنے کیلیے گیا تھا وہ نا کام رہا اور واپس آ گیا - وہ اپني اس خواہش سے کسي طرح ہٹنا نہیں چاہتے که کسي مسلمان کو البانیا کا پرنس بنایا جاے -

البانیا کي سب سے بڑي جماعت مالیسوریوں کي ہے جنھوں نے پچھلے دنوں اپني مفسدانه اور باغیانه شرارتوں سے جنگ بلقان کي بنیاد رکھي تھي - گورنمنٹ نے انھیں حکم دیا که انقلابي گروہ کا مقابله کریں لیکن انھوں نے صاف انکار کر دیا اور مجبور ہو کر حکم واپس لینا پڑا -

دول کا رویه ابتک مضطرب ہے - کوئي قطعي کارروائي نہیں کي گئي - کل کے تار میں ظاہر کیا گیا ہے که حالت نے اجازت دي تو جہاز بھیجے جائینگے : ولعل الله یحدث بعد ذلک امرا !

کینیڈا اور ہندوستان

جنوبي افریقه کي داستان مصیبت ختم نہیں ہوئي تھي که اب کینیڈا کي گورنمنٹ کے تشدد و مظالم کا مسئله سامنے آگیا ہے !

کیسي عجیب بات ہے ! غلامي و محکومي اور ذلت و نکبت کے نتائج کا کیسا موثر منظر ہے ! ہندوستان میں دنیا کے ہر حصے کے باشندے آسکتے ہیں' اسکي زرخیز زمین کي دولت سے اسکے بدبخت فرزندوں کو محروم کرکے اپنے اپنے ملکوں کي دولت بڑھا سکتے ہیں - ایک ازاد شہري کي طرح رہتے ہیں' اور انکے ارام و آسائش کے آگے خود اس ملک کي آبادي بھي کوئي چیز نہیں سمجھي جاتي - لیکن اگر ہندوستان کے باشندے جنوبي افریقه میں جائیں تو انکے لیے دروازہ بند ہے - اگر کینیڈا میں جائیں تو تارک الوطني کا قانون ساحل ہي پر روک دیتا ہے - لٹنے' برباد ہونے' اور غلام بننے کیلیے صرف ہندوستان ہي ہے مگر اپني سرزمین کے فوائد کو صرف اپنے ہي لیے مخصوص کرنے کیلیے تمام دنیا ! جو انگلستان اسکے سب کچھه کا مالک ہے' وہ صرف اس سے مانگ ہي سکتا ہے - دینے کیلیے اسکے پاس بھي کچھه نہیں !

گورنمنٹ کینیڈا کي اس ظالمانه بندش کا عملي مقابله کرنے کیلیے پچھلے دنوں ایک مرد غیور و محترم سردار گورودت سنگھه ایک خاص جہاز چھه سو ہندوستاني نو آباد کاروں کا لیکر کینیڈا روانه ہوے تھے - جب جہاز ساحل ونیکو پر پہنچا تو گورنمنٹ نے روک دیا اور کسي شخص کو اترنے نہیں دیا - حتی که وہاں کے ہندوستانیوں کو بھي انسے جا کر ملنے کي اجازت نه ملي !

اسپر سردار گورودت نے گورنمنٹ کینیڈا سے درخواست کي که تارک الوطن ہندوستانیوں کے حقوق پر غور کرنے کیلیے ایک کمیشن بٹھایا جاے - لیکن اس سے بھي صاف انکار کر دیا گیا اور جواب ملا که قانون کي سخت پابندي کے ساتھه سلوک کیا جائیگا !

بعد کي خبروں سے معلوم ہوتا ہے که باقاعدہ تحقیقات کیلیے ایک جماعت مقرر ہوئي ہے جس میں ایک ہندوستاني قائم مقام بھي شامل ہے - لیکن جب تک تحقیقات کا نتیجه نہیں نکلے گا' مصیبت زدہ مسافروں کو ساحل پر قدم رکھنے کي اجازت بھي نہیں ملیگي !

کیا گورنمنٹ ہند ان ہندوستانیوں کیلیے کچھه بھي نہیں کریگي اور بالکل خاموش رہیگي ؟

اصلاح ندوہ

بعض اخبارات میں غلطي سے شائع ہوا ہے که ۱۰ - مئي کے جلسۂ دہلي میں جو کمیٹي بمسئلۂ اصلاح ندوہ کي تکمیل کیلیے منتخب ہوئي' اسکے ممبروں میں ایڈیٹر الہلال کا بھي نام ہے - حالانکه اسکي کوئي اصلیت نہیں -

یه غلطي سب سے پہلے روزانه معاصر لاہور پیسه اخبار کے نامه نگار سے ہوئي ہے - اسي سے اور لوگوں نے نقل کرلیا -

واقعه یه ہے که جلسه میں جب ممبروں کے نام پیش ہوے تو پہلے صرف مولانا ثناء الله' نواب سید علي حسن' حکیم عبد الولي' مولوي نظام الدین حسن' بابو نظام الدین' پیرزادہ محمد حسین' اور مولانا عبید الله کے نام لیے گئے تھے - اسکے بعد ہي تمام جلسے کي طرف سے متفقاً اصرار ہوا که کچھه نام اور بھي بڑھاے جائیں - جن ناموں کا جلسه اضافه کرنا چاہتا تھا' خود ان لوگوں کو شرکت سے انکار تھا - وہ کہتے تھے که ہماري عدیم الفرصتي اور کثرت اشغال کو پیش نظر رکھکر اس خدمت سے ہمیں معاف رکھا جاے - لیکن جلسے کا اصرار نہایت شدید تھا - بالاخر مجبور ہوکر ان میں سے اکثر بزرگوں کو قبول ہي کرنا پڑا' اور اسطرح حاذق الملک' مسٹر محمد علي' آنریبل خواجه غلام الثقلین کے ناموں کا اضافه ہوا -

چنانچه اس موقعه پر ایڈیٹر الہـــلال کي شرکت کیلیے بھي اصرار کیا گیا تھا - علی الخصوص بزرگان دہلي اسپر بہت مصر تھے - حتی که ایک بزرگ نے (جنکا نام افسوس ہے که مجھے معلوم نہیں) جلسه میں تقریر بھي کي' اور کہا که ہمیں سخت شکایت ہے که ہماري خواہش کو پورا نه کیا گیا' لیکن میں اس اظہار کرم و لطف کو بوجوہ نا منظور کرنے پر مجبور تھا' اسلیے برابر انکار کرتا رہا - بالاخر صرف مندرجۂ صدر حضرات ہي کي تعداد کافي قرار دي گئي -

ممکن ہے که اس وقت ایڈیٹر الہلال کا نام سنکر بعض اشخاص کو غلط فہمي ہوئي ہو اور انھوں نے سمجھا ہو که میرا نام بھي بعد کو بڑھا دیا گیا ہے' لیکن اگر وہ اسے تحقیق کر لیتے تو بہتر تھا -

---

ادارۂ الہلال

الحمد لله' اس ہفته سے الہلال کي اشاعت بالکل باقاعدہ ہوگئي ہے - ٹھیک بدھ کے دن تمام اخبار ڈاک میں ڈالے گئے - حسب معمول جمعرات' جمعه' اور بہت دور کے احباب کو سنیچر کے دن اخبار ملجائیگا - اگر ایسا نه ہو تو وہ یقین کریں که ڈاکخانے میں کوئي بدنظمي ہوئي ہے اور مقامي پوسٹ آفس سے تحقیق کرنا چاہیے -

متصل شب و روز کام کرکے چار دن کي تاخیر دور کي گئي !

ٹائپ بھي بالکل بدلدیا گیا ہے - پورا پرچه نئے ٹائپ میں کمپوز ہوا ہے - مضامین کے اختصار' تنوع' اور ترتیب میں بھي جو نمایاں تبدیلي ہوئي ہے' یقین ہے که محسوس ہوگئي ہوگي - تین سال سے گرمیوں کا موسم میرے لیے ایک پیام آزمایش ہے - اختلاج دائمي دوران و وجع سر' نفث الدم' ضعف بصارت' جتني بھي شکایتیں ہیں' سب کا موسم بہار یہي زمانه ہوتا ہے - اس پر کلکته کي آب و ہوا کے مسئله کا بھي اضافه کر دیجیے که جسقدر میرے کاموں کیلیے بہتر و موزوں ہے' اتني ہي میري صحت و طبیعت کیلیے مہلک و قاتل ہے' بلکه یوں کہیے که شمالي ہند اور پنجاب کے ہر باشندے کیلیے :

کمند کوته و بازوے سست و بام بلند
بمن حواله' و نو میدیم گنه گیرند !!

ربنا لا تحمل علینا ما لا طاقة لنا به' واعف عنا واغفر لنا' وارحمنا' انت مولانا' فانصرنا على القوم الکافرین !!

فایاي فاعبدون ! ! هي وسيع هے - اوسکے کسي ایک گوشے
کل نفس ذائقة الموت ' اور کونے مي کے هو کر نه رهجاؤ -
ثم الينا ترجعون ! اگر سيرو سياحت ميں موت سے
(۲۹ : ۵۶) ڈرتے هو تو موت کا مزه تو هر نفس
کیلیے چکھنا ضروري هے ' اور ایک مرتبه تم سب کو همارے سامنے واپس آنا هے !

* * *

کونٹیس مولیٹر کے سفر میں کئي باتیں قابل غور هیں:

(۱) یورپ کا شوق سیاحت اور راه تحقیق و کشف میں اولوالعزمي که عورتوں تک میں یه ولوله سرایت کرگیا هے - همارے مرد گھر سے ایک دن کے فاصله پر بھي کهیں جانے کیلیے قدم نکالتے هیں تو دس دس مرتبه رک رک کر پیچھے دیکھتے هیں ' اور ایک ایک عزیز سے گلے مل ملکر رخصت هوتے هیں که دیکھیے اب کیا هو؟ کونٹیس مولیٹر ایک نوجوان عورت هے - آرام و راحت کا وقت اور عیش حیات کي عمر رکھتي هے ' لیکن تن تنها ایک پر خطر سفر کیلیے طیار هوگئي هے !

(۲) عرب کي سرزمین یورپ کي سیاسي طماعیوں کا عرصے سے نشانه بني هوئي هے - کچھه تو قدرتي اور سرزمیني موانع تھے - کچھه مذهبي بندشیں تھیں ' زیاده تر عربوں کی اجنبیوں سے نفرت تھي جس نے مدت تک اسکا دروازه یورپ پر بند رکھا - اسی کا نتیجه هے که یورپ کي غلامي کي لعنت سے اسکا اندروني حصه ابتک پاک هے -

لیکن بیس پچیس برس سے اب یه سرزمین بھي اجنبیوں کا جولانگاه بنگئي هے - طرح طرح سے بھیس بدلکے اور مکر و فریب کے طریقوں سے کام لیکر یوروپین سیاح پہنچتے هیں اور آهسته آهسته اپني راه نکال رهے هیں - اب ایک عورت مسلمان خاتون کے لباس میں نکلي هے - آمد و رفت اور تحقیق و تفتیش میں عورتوں کیلیے جو آسانیاں هیں ' وه مردوں کے لیے نهیں هو سکتیں - وه هر مقام پر جاسکتي هیں - قبیلوں اور گھروں میں رهسکتي هیں - عورتوں سے ملسکتي هیں - اس قسم کي سیاحتیں صرف اسلیے هیں تاکه عرب کے بقیه محفوظ حصے کا طلسم کسي طرح توڑیے:

یمکرون و یمکر الله ' و الله خیر الماکرین !

(۳) یورپ کا کوئي کام سیاست سے خالي نهیں هوتا - اسکي علمي خدمتیں ' مذهبي جماعتیں ' اشاعت علم و تمدن ' تحقیق و سیاحت ' مجالس و مجامع ' مالیات و اقتصادیات ' جسقدر بھي عملي شاخیں هیں ' اُن میں سے کوئی شے بھي ایسي نهیں جس سے کوئي خاص سیاسي مقصد حاصل نه کیا جاتا هو - اس قسم کي سیاحتیں بھی گو بظاهر محض علمي و جغرافیائي تحقیق نظر آتي هیں لیکن دراصل سیاسي اغراض و فوائد اُن میں پوشیده هوتے هیں - کونٹیس مولیٹر اگر کامیاب هوئي تو انگلستان کے عربي مطامع کیلیے (لا قدر لله) یقیناً کوئي بڑا کام انجام دیگی -

(۴) اس کار گاه عمل کي امیر زادیاں اور محلات عیش کي پروردہ یافته نازک عورتیں بھي کام کر رهي هیں مگر همارے عمال اور مزدور سو رهے هیں ! انکي مجلس طرب و عیش جسقدر مستعد هے ' کاش همارے سپاهي اسقدر سرگرم هوں !

اسئلة واجوبتها

واقعۂ ایلاء و تخییر

تفسیر ' حدیث ' اور سیرة کی ایک مشترک بحث

(۴)

(تطبیق و توجیه)

(۷) رهي یه بات که کیا یه ممکن نهیں که آیت تحریم کے شان نزول میں یه دونوں واقعات جمع کیے جاسکیں ' اور کوئي وجه تطبیق پیدا کي جاے ؟

حافظ ابن حجر نے اسکي خفیف سي کوشش کي هے ' لیکن سوال یه هے که ایسا کرنے کي همیں ضرورت هي کیا هے ؟ ایک واقعه کے متعلق صاف صاف اور صحیح و مستند روایتیں اُن کتابوں میں موجود هیں جن سے زیاده صحیح اس آسمان کے نیچے حدیث کي کوئي کتاب نهیں - انکے خلاف جو روایتیں پیش کي جاتي هیں وه نه تو صحاح سته میں مروي هیں نه اصول فن کے اعتبار سے انهیں کوئي وقعت حاصل هے - صرف ایک روایت هے جسکي اسناد کو صحیح کها جاتا هے لیکن اول تو اسمیں ماریه قبطیه کا قصه بیان نهیں کیا گیا هے ' پھر اسکي سند بھي منقطع هے ' اور روایت منقطع احادیث صحیحۂ مقبوله کے مقابلے میں حجت نهیں هوسکتي - (کما صرح به ابن الصلاح في المقدمه و النووي في شرح الصحیح) دوسرے طریق کا بھي یهي حال هے - اسکا راوي کثیر الخطا في الاسانید و المتون هے -

پس ایسي حالت میں همارے لیے کونسي مجبوري هے که هم ان روایات کے تحفظ کیلیے تطبیق و توجیه بارده و رکیکه کی زحمت اُٹھائیں ' اور بے فائده احتمالات پیدا کریں ؟ صاف بات یه هے که حسب اصول و قواعد فن ان روایات کا کوئي اعتبار نهیں - جب صحیح و غیر صحیح میں تعارض هے تو غیر صحیح کو بلا تامل ساقط کیجیے - اسمیں تکلف کیوں هے ؟

یه تو بڑي هي عجیب بات هوگي که جو تخالف و تعارض ان روایات کے نا قابل قبول هونے کي سب سے بڑي دلیل هے ' اسي کو انکے تحفظ کیلیے معرک تطبیق و توجیه بنا یا جاے ؟

پھر اسپر بھي غور کرو که تطبیق کیلیے جو احتمال پیدا کیا جاتا هے وه کهاں تک موزوں اور قرین اعتبار هے ؟ حافظ ابن حجر لکھتے هیں : " فیحتمل ان تکون الایة نزلت في السببین معاً " یعني اِن دونوں روایتوں کو یوں ملایا جاسکتا هے که شهد کو حرام کرنے کا واقعه بھي هوا هوگا ' اور ماریۂ قبطیۃ کا قصه بھي پیش آیا هوگا - سورۂ تحریم کي آیات ایک هي وقت میں دونوں کیلیے اُتریں -

لیکن یه توجیه کسي طرح بھي تسلیم نهیں کي جاسکتي - صحیح بخاري و مسلم وغیره کي روایات میں صاف صاف تصریح هے که آیت تحریم شهد کے واقعه کے متعلق آتري - خود حضرت عائشه جنکا اس واقعه سے حقیقي تعلق هے اور جو اسکے لیے اعلم الناس هو سکتي هیں ' صاف صاف فرماتي هیں که آیت کا شان

الذين يذكـــرون الله قياماً و قعودا وعلى جنـوبهم ' و يتفكرون في خلق السمــاوات والارض : ربنا ماخلقت هذا باطلا !

وہ سچے مومن جو خدا کي یاد اور ذکر سے کبھي غافل نہیں ہوتے - کھڑے ہوں ' بیٹھے ہوں ' لیٹے ہوں ' کسي عالم میں بھي ہوں ' مگر اسکے ذکر سے ہمیشہ شاد کام ہوتے ہیں - اور اسي طرح آسمان اور زمین کي خلقت و اشیاء کا بھي فکـر و غور کے ساتھہ مطالعہ کرتے ہیں ' اور انکے اسرار و مصالح کو تلاش کرتے ہوے زبان حال سے کہتے ہیں کہ اے ہمارے پرور دگار ! تونے یہ عجائب و غرائب کائنات یقیناً بیکار و لا حاصل نہیں بناے ہیں ! !

اس آیۃ کریمہ میں جہاں اُس عبادت کا ذکر کیا ہے جو جسم و اعضا سے کھڑے رہکر اور بیٹھکر کي جاتي ہے یعني نماز ' وہاں اُس عبادت کي طرف بھي اشارہ کیا ہے جو " خلق السماوات والارض " میں تفکر کرنا اور عالم اور ما في العالم کي اشیا کي حقیقت و مصالح کو معلوم کرنا ہے ' اور ظاہر ہے کہ اسکے لیے سیر و سیاحت ناگزیر ہے -

دنیا میں کون مذہب ہے جس نے عام روحاني احکام کے ساتھہ سیر و سیاحت پر بھي اس طرح جا بجا زور دیا ہو ؟ حالانکہ قرآن حکیم ہر جگہ کہتا ہے کہ " سیروا فی الارض " زمین میں پھرو اور سفر کرو تاکہ تمھیں بصیرۃ و حکمت حاصل ہو !

سیر و سیاحت کے ذکر میں یہ آیتیں اکثر پیش کي گئي ہیں - مگر سخت تعجب ہوتا ہے کہ ان سب سے بھي بڑھکر سیر و سیاحت کا ذکر قرآن میں کیا گیا ہے - اسپر آجکل بہت کم نظریں پڑتي ہیں - سورۂ توبہ میں خدا نے سچے مومنوں کي فضیلتیں بیان کي ہیں اور بتلایا ہے کہ ایمان و ہدایت کے یکے بعد دیگرے مدارج کتنے ہیں ؟ :

التائبـــون العـابدون الحامدون السـائحون الراكعـون الساجدون الامـرون بالمعـــروف والنـــاهون عن المنكر و الحـافظون لحـدود الله - و بشر المومنین (۹ : ۱۱۳)

توبہ کرنے والے ' اللہ کے عبادت گذار ' اسکي حمد و ثنا میں رطب اللسان ' اُسکي راہ میں سیر و سفر کرنے والے ' اسکے آگے جھکنے والے اور سجدے میں گر پڑنے والے ' نیکي کا حکم اور بدیوں سے روکنے والے ' نیز اُن تمام الہي حدود کي دنیا میں حفاظت کرنے والے جو اللہ نے مقرر کردي ہیں !

اس آیۃ کریمہ میں سب سے پہلے توبہ کرنے والوں کا ذکر ہے - پھر عبادت گذاروں کا ' پھر حمد الہي میں رطب اللسان رہنے والونکا ' پھر تیسرے درجہ پر ان لوگوں کا جو " السائحون " میں سے ہیں - یعنے سیر و سیاحت کرنے والے ہیں ' اور جنکے ولولۂ سیاحت و سیر في الارض میں اپنے وطن کي دامنگیري ' عزیز و اقربا کي محبت ' گھر کا آرام و راحت ' سفر کے شدائد و مصائب ' کوئي چیز بھي مانع نہیں ہوتي - علم و انسانیۃ کي خدمت اور تبلیغ حق و صداقت کي راہ میں انکے قدم ہمیشہ دشت پیما ' اور رضاء الہي کي خاطر انکي زندگي ہمیشہ دو چار خطرات و مہالک رہتي ہے !

اس سے بڑھکر سیر و سیاحت اور سیر في الارض کیلیے اور کیا حکم ہو سکتا تھا ؟ اسي حکم رباني کا نتیجہ تھا کہ مسلمانان سلف چند صدیوں کے اندر ہي اندر تمام دنیا کے گوشوں گوشوں میں پھیل گئے ' اور کبھي " طارق فاتح " نے اپنا گھوڑا مغرب و مشرق کے درمیاني سمندر میں ڈالکر جبل الطارق پر علم توحید نصب کیا ' اور کبھي " بیروني " نے شوق علم و تحقیق میں عرب و عجم کے دشت و جبل طے کر کے ملتان اور پنجاب کي متعصب اور مطر سر زمین کو برسوں تک اپنا موطن و ملجا بناے رکھا !

* * *

مسلمانوں کي سیر و سیاحت کے واقعات اگر قلمبند کیے جائیں تو ایک بہت بڑي ضخیم مجلد صرف اسي موضوع پر مرتب ہو جاے - دنیا کا چپہ چپہ انکي سیر و سیاحت کا شاہد ہے - مغرب و مشرق کے ہر حصے میں اسلام کے آثار خالدہ انکي جہاں نوردیوں کا افسانہ سنا رہے ہیں - ابن حوقل ' البیروني ' ابن جبیر ' ابن بطوطہ ' علامۂ مقدسي ' اور قزویني صاحب آثار البلاد کے سفرنامے اور تصنیفات اب تک دنیا کے علمي ذخیرہ کا سرمایۂ ناز ہیں - ابو العباس نباتي کا تذکرہ تاریخوں میں پڑھا جا سکتا ہے ' جس نے فن طب کي تکمیل اور مفردات و عقاقیر کي تدوین کیلیے آٹھہ مرتبہ مشرق و مغرب کا سفر کیا - پھر اُن فدا کاران راہ تبلیغ حق اور مبشران صداقت و ہدایت کا شمار تو ممکن ہي نہیں ' جو پیغام توحید لیکر اپني اپني سر زمینوں سے آٹھے ' اور دنیا کے بڑے بڑے حصوں کو مسخر کر لیا !

کونٹیس مولیٹر ایک عورت ہے اور یورپ کی علمی و سیاسی اغراض کی تکمیل کیلیے بڑي الو العزمی کا کام کر رہی ہے ' لیکن ہم کو بھی اُن مسلمان سیاح عورتوں کا حال معلوم ہے جو عہد گذشتہ میں محض علم و تحقیق کیلیے دنیا کے بڑے بڑے سفروں میں نکلتي تھیں ' اور یہ متاع بھي ایسي نہیں جو ہم نے اپنے بازار علم و تمدن میں نہ رکھی ہو !

علامۂ مقري نے نفح الطیب میں اُن سیاحوں کا ذکر کیا ہے جنھوں نے ممالک مشرقیہ سے اندلس (اسپین) تک کا سفر کیا تھا ' اور انکي تعداد تقریباً تین سو بتلائي ہے - وہ لکھتے ہیں کہ ان میں سات سے زیادہ مسلمان عورتیں بھي تھیں جنھوں نے محض تحصیل علم و حصول معلومات کیلیے سفر کیا تھا ! (۱)

جب صرف ایک عہد اور ایک حصے کے سیاحین و سیاحات کا یہ حال تھا ' تو ظاہر ہے کہ تمام عہد اسلامي میں سیر و سیاحت کي کیا حالت رہي ہوگي ؟

* * *

لیکن افسوس کہ اب یہ ذکر ہمارے چہروں پر نہیں کھلتا - ہماري موجودہ حالت تمام خصوصیات ملي و اسلامي سے محروم ہے - ہم میں قرآني خصائص اور رباني اعمال بالکل مفقود ہوگئے ہیں ' اب ہم میں نہ " وہ راکعون الساجدون " ہیں جو " امرون بالمعروف " اور " ناہون عن المنکر " تھے - اور نہ وہ " سائحون العابدون " ہیں جو خدمت انسانیۃ و کشف حقائق و سرائر کي راہ میں ارض الہي کي سیر و سیاحت کرتے تھے - ہم غیروں میں ان ولولوں کو دیکھکر متعجب ہوتے ہیں ' حالانکہ دنیا کیلیے تعجب و تحیر کا تماشہ کبھي ہماري ہي اولوالعزمیوں اور سرگرمیوں کے اندر تھا - غلامي و محکومي ' ذلت و نکبت ' فلاکت و عسرت ' ادبار و تسفل کي مصیبتیں اٹھائینگے لیکن اپني اُس سرزمین کو کبھي نہ چھوڑینگے جو ہمارا بار اٹھانے سے اب عاجز آگئي ہے - ہمارے خدا نے اپني تمام زمین کو ہمارا وطن اور اپني تمام مخلوق کو ہمارا کنبہ بنا یا تھا - عزت و کامیابي ہي ہمارا اصلي گھر تھا - جہاں یہ نصیب ہوتي ' وہي ہماري زندگي کي اصلي بستي ہوتي :

یا عبادي الذین آمنوا ! ان ارضي واسعــــہ !

اے وہ لوگو کہ اللہ پر ایمان لاے ہو ! جان رکھو کہ خدا کي زمین بڑي

[۱] دیکھو نفح الطیب جلد ۲ - صفحہ ۳۲۱ -

مذاکرۂ علمیہ

تاریخ قـــدیم کا ایک فراموش شدہ صـفـحـــہ !

نــامــہ بـــر کبوتـــر !

عہد قــدیم کي تــار بــرقي اور طــهــارات !

مشاطۂ عالم نے همیں کچهه اسطرح اپني نئي نئي سحر اداٸیوں اور دلفریبیوں میں محو کرلیا ہے کہ اُسکے عہد گذشتہ کے بہت سے دلچسپ افسانے بالکل خواب و خیال هوگئے هیں ' حتی کہ نئي دلچسپیوں کي مشغولیت میں کبهي انکا خیال بهي همارے دماغوں میں نہیں گذرتا !

هم میں سے کتنے هیں جو ٹاٸیٹنک اور امپریس کي غرقابي کا حادثہ سنکر اُن چهوٹي چهوٹي کشتیوں کو بهي یاد کرلیتے هونگے' جنهیں کبهي بحر خزر اور قلزم کي موجوں میں انکے با همت اسلاف کي بحري اولوالعزمیاں بے خوف و خطر ڈالدیتي تهیں ؟ یا اُن باد باني جہازوں کي پراني تصویروں پر ایک نظر ڈال لیتے هونگے جو عہد قدیم کي تمدني ترقیات کے انتہاٸي سرو سامان تهے ' اور جنکے ذریعہ بالکل اسي طرح آرام جو اور حیات پسند انسان بڑے بڑے قہار سمندروں کو طے کرتا تها ' جس طرح آج یورپ اور امریکہ کے عیش دوست سیاح انطلا نطیک کے طوفانوں پر سے تاش کهیلتے هوے اور اُسکے ایوان رقص میں سرور و نشاط کي سرگرمیوں کے مزے لوٹتے هوے گذرا کرتے هیں ؟

جبکہ هم میکسم توپوں کے عظیم الشان کارخانوں کا حال پڑهتے هیں تو همیں بہت کم یاد آتا ہے کہ رومیوں نے بیت المقدس کي دیواروں پر منجنیقوں سے پتهر برساے تهے - اور شاید هم میں صرف تاریخ قدیم کي ورق گرداني کرنے والے اور آثار قدیمہ کے عجاٸب خانوں کے علماء و مصنفین هي کو یہ یاد رها هوگا کہ کسي زمانے میں انسانوں نے اُن فواٸد کو حاصل کرنے کیلیے جو آج پریس کي مشینوں سے حاصل کیے جاتے هیں ' لکڑي کے حروف بناے تهے اور انکے ذریعہ ایک تحریر کي متعدد نقلیں بغیر دوبارہ لکهنے کے حاصل کرلیتے تهے !

اصل یہ ہے کہ انسان ماضي کو کسي مقدس دیوتے کي طرح پوجتا تو ضرور ہے مگر اسکے افسانوں کو یاد رکهنے کي بہت کم پروا کرتا ہے - اسکي اصلي مشغولیت زمانۂ حال میں هوتي ہے - وہ صرف موجود اور حاصل هي کا متلاشي رهتا ہے - البتہ مستقبل بهي اسکے لیے دلکش ہے - کیونکہ انسانکي دلفریب امیدیں اور سر مست آرزوٸیں مستقبل کے هاتهہ میں هیں ' اور اس مخلوق غفلت و فراموشي کیلیے امیدوں کا وجود اسقدر دلچسپ هوتا ہے کہ بسا اوقات زمانۂ حال کي موجود و حاصل مشغولیتوں کو بهي بهلاکر صرف مستقبل هي کي حسرتوں میں اپني پوري عمریں بسر کردیتا ہے !

لیکن انسان کي سب سے بڑي غلطي یہي ہے - مستقبل پر اُسے اختیار نہیں' اور حال هي ماضي کا جانشیں اور اُسکے ترکے کا وارث ہے - پس اسکے لیے جو کچهه سرمایۂ فلاح و مراد ہے ' وہ صرف ماضي هي کي یاد اور اسیکے نتاٸج و عبرت کے درس و بصیرت میں رکها گیا ہے - اسي لیے نوع انساني کي سب سے بڑي کتاب هدایت نے بار بار واقعات گذشتہ ' تاریخ حوادث ' اور سوانح ماضیہ کے یاد رکهنے اور سوچنے اور سمجهنے کي وصیت کي :

قـل سیروا فی الارض ' فانظروا کیف کان عاقبة الذین من قبل ؟ (۳۰ : ۳۱) -	خدا کي زمین پر پهرو اور سیر کرو ' اور دیکهو کہ جو آبادیاں اور اقوام تم سے پہلي تهیں ' انـکا نـتـیجہ کیا هوا ؟
ا ولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبة الذین من قبلهم ' و کانوا اشد منهم قوة ؟ (۳۵ : ۴۳)	کیا لوگ زمین پر سیاحت نہیں کرتے اور نہیں دیکهتے کہ جو قومیں انسے پہلے تهیں انکا کیا نتیجہ هوا ؟ حالانکہ وہ انسے قوة و عظمت میں کہیں بڑهي هوٸي تهیں !

پهر جا بجا واقعات ماضیہ کي طرف اشارہ کرکے تاریخ گذشتگان پر توجہ دلاٸي ' اور کہا کہ فاقصص القصص ' لعلهم یتفکرون (۷ : ۱۷۵) لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الباب (۱۳ : ۱۱۱) ان فی ذالک لایات لقوم یسمعون ! (۱۰ : ۶۷)

* * *

دنیا نے همیشہ اپنے کاموں اور ضرورتوں کو پورا کیا ہے - جبکہ یہ عجیب و غریب آلات و وساٸل کار نہ تهے جو آج هم اپنے چاروں طرف دیکهہ رہے هیں ' جب بهي دنیا اُسي طرح آباد تهي جیسي کہ اب اباد ہے ' اور جب بهي بالکل اسي طرح اسکي تمام ضرورتیں پوري هوتي تهیں جس طرح کہ اب پوري هو رهي هیں !

موجودہ عہد میں جبکہ سفر کیلیے برق رفتار ریل اور اسٹیمر ' خبر رساني کیلیے تار برقي اور لا سلکي ' اشاعت علوم و فنون کیلیے پریس اور مطبوعات ' اور اسي طرح هر انساني احتیاج کیلیے انتہاٸي وساٸل و ذراٸع موجود هیں ' اور جبکہ هم ان تمام نئے وساٸل و اسباب کے اپني زندگي میں کچهه اسطرح عادي هوگئے هیں کہ اگر ایک دن کیلیے بهي یہ هم سے واپس لیلیے جاٸیں تو هم نقل و حرکت اور کاروبار زندگي سے بالکل معذور هو جاٸیں ' تو بسا اوقات یہ خیال کرکے همیں تعجب هوتا ہے کہ جس زمانے میں یہ چیزیں دنیا والوں کے پاس نہ تهیں ' اُس وقت کیونکر انکي زندگي بسر هوتي تهي ؟ کیونکر وہ سفر کرتے تهے ؟ کیونکر ضروري خبر [illegible] حاصل کرتے تهے ؟ یہ کیسے ممکن تها کہ بغیر پریس کے اور بغیر چهپ هوٸي کتابوں کي بڑي بڑي دکانوں کے وہ علم حاصل کرتے تهے عہد سے پہلوں کي اور اپنے معاصروں کي تصنیفات مطالعہ هوجاتي تهیں ؟

لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس وقت دنیا میں اسباب و [illegible] سے کچهه بهي نہ [illegible] اُس وقت بهي دنیا اور دنیا والوں کي [illegible] پوري هوتي تهیں - جبکہ چند ابتداٸي وساٸل [illegible] هوے ' جب بهي اسي طرح دنیا نے امن اور چین سے زندگي کاٹي ' اور پهر جبکہ یہ [illegible] موجود نہ تها جسکي هماري زندگي اسقدر عادي هوگئي [illegible] ' تو اس وقت بهي دنیا اپنے کاموں کو اسي طرح بغیر

نزول بھي ہے - کہيں اسکا اشارہ تک نہيں ہے که اسکا سبب ماريۂ قبطيه کا واقعه بھي تھا - اگر ایسے بھي اس آيت سے کوئي تعلق ہوتا تو ظاہر ہے که حضرۃ عائشه ايک ايسے اہم سبب نزول آيت کو بالکل چھوڑ کر محض شہد کے واقعه کو کيوں بلا وجه مقدم رکھتيں اور بيان کرتيں ؟ پھر امام بخاري و مسلم اور جامعين صحاح اربعه نے اس آيت کے شان نزول کيليے خاص ابواب قرار دیے اور ان ميں صرف اسي سبب کو درج کيا - کونسي وجه بيان کي جاسکتي ہے که ان تمام اساطين فن و ائمۂ عظماء حديث نے يکسر اس دوسرے سبب کو چھوڑ ديا ؟

اگر کہا جاے که کسي وجه سے يه واقعه امام بخاري و مسلم تک نہيں پہنچا' اور جو روايتيں انہيں مليں وہ انکي شروط پر نه اتريں - اسليے ترک کرديں' تو اول تو ايسا ہونا ہي خود انکي تضعيف کا کافي ثبوت ہے - ثانياً صرف شروط بخاري و مسلم ہي کا يہاں سوال نہيں ہے - تمام کتب صحاح ميں نہونے سے تو ثابت ہوتا ہے که کسي کے نزديک بھي لائق قبول ثابت نه ہوئيں - ثالثاً - يه واقعه کوئي معمولي بات نه تھي - ايک نہايت اہم واقعه تھا - کيونکر تسليم کيا جا سکتا ہے که ايک ايسے اہم واقعه کو جسکا قران حکيم کي ايک آيت سے تعلق ہو' امام بخاري و مسلم و مولفين صحاح نے چھوڑ ديا ہو؟

گذشته ازيں' ايک ہي آيت کا دو مختلف واقعات کے متعلق اترنا ايک ايسا دعوا ہے جو محض احتمالات کي بنا پر تسليم نہيں کيا جاسکتا - علی الخصوص جبکه قران کريم کي آيت سے دو مختلف واقعات ہونے کا کوئي ثبوت نہيں ملتا -

چنانچه حافظ ابن کثير کو بھي اسکا اعتراف کرنا پڑا - دونوں روايتوں کو جمع کرنے کا ذکر کرکے لکھتے ہيں : " و فيه نظر - والله اعلم " (ابن کثير - جلد ١٠ - صفحه ٢١) -

(خلط مبحث)

اصل يه ہے که اس واقعه ميں ساري پيچيدگي ايک طرح کے خلط مبحث سے پيدا ہوگئي ہے' اور مختلف واقعات کو جو بالکل الگ الگ واقع ہوے' ايک ہي واقعه کے سلسلے ميں ملا ديا ہے -

سورۂ تحريم سے معلوم ہوتا ہے که حضرۃ سرور کائنات کو کئي واقعات پيش آے تھے :

(١) ازواج مطہرات اور علي الخصوص دو بيبيوں کا طلب نفقه کيليے مظاہرہ کرنا : وان تظاہرا عليه فان الله ہو مولاہ - الخ -

(٢) افشاء راز : و اذ اسرى النبي الى بعض ازواجک - الخ -

(٣) کسي حلال چيز کا اپنے اوپر حرام کرلينا : لم تحرم ما احل الله لک ؟

يه تين الگ الگ واقعات ہيں' اور آنحضرت کا ايلاء کرنا اور بيبيوں سے کنارہ کش ہونا صرف پہلے ہي واقعه کا نتيجه ہے - افشاء راز کے واقعه سے اور کسي حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلينے سے ايلاء کو کوئي تعلق نہيں -

اسکے صريحي ثبوت گذشته نمبروں ميں گذر چکے ہيں - سب سے بڑا ثبوت خود سورۂ تحريم ہے - احاديث سے بالاتفاق ثابت ہے که جب ايلاء کي مدت ختم ہوئي تو آيۃ تخيير نازل ہوئي - پس اب چاہيے که اسي آيت ميں ايلاء کے سبب کو ڈھونڈ ہيں که وہ کيا تھا ؟ کيونکه ايلاء کے سبب اصلي کا جواب اس آيت ميں ديا گيا تھا اور آئندہ کيليے اسکا سد باب کيا گيا تھا - جو سبب اس سے معلوم ہوگا' وہ ايلاء کے متعلق قران کي ايک ايسي داخلي و محکم شہادت ہوگي جسکے بعد کوئي گنجايش اين و آن کي باقي نه رہيگي -

پس ديکھو که اس آيۃ ميں حق سبحانه نے ازواج مطہرات سے فرمايا که تمہارے سامنے دنيا و آخرت دونوں موجود ہيں - ان ميں سے ايک چيز کے ہو رہو - اس سے معلوم ہوا که ايلاء کا سبب دنيا طلبي ہي تھي - اگر ايسا نه ہوتا تو ازواج مطہرات کے سامنے آخرت کو کيوں پيش کيا جا تا ؟

(تشريح مزيد)

حقيقت يه ہے که ايلاء کا سبب اصلي بجز توسيع نفقه کي خواہش کے اور کچھه نه تھا - ازواج مطہرات آرام و راحت کي گودوں سے اٹھکر حجرۂ نبوت و رسالت کے عالم زہد و فقر ميں آئي تھيں - انہيں اپني تنگي و عسرت بار بار محسوس ہوتي تھي' اور زبانوں سے حرف شکايت بنکر نکلتي تھي - آنحضرۃ (صلی الله عليه و علی ازواجه و آله و اصحابه و سلم) اپني حسن عشيرۃ اور فطري شفقت و رحمت کي وجه سے شکايات سنتے' اور خاموش رہجاتے - اگر مضمون بہت بڑہ نه گيا ہوتا تو ميں صحيح مسلم کي ايک اور روايت اس بارے ميں نقل کرتا - اس روايت کا خلاصه يه ہے که ايک دن حضرۃ ابو بکر اور حضرت عمر (رض) آنحضرۃ (صلعم) کي خدمت اقدس ميں حاضر ہوے - بعض ازواج مطہرات بھي بيٹھي تھيں - پوري مجلس پر سکوت طاري تھا اور خود حضور کي خاموشي سے انکے طبع مبارک کي افسردگي اور تکدر کا پته چلتا تھا - حضرۃ عمر نے چاہا که کسي طرح حضور کي افسردگي دور ہو - عرض کي : يا رسول الله ! اس وقت ايک ايسا معامله پيش آيا جو بڑا ہي پر لطف تھا - ميري بيوي نے مجھسے نفقه طلب کيا' اور لگي اصرار کرنے - ميں بے ساخته اٹھا اور جھٹ اسکي گردن پکڑکے دبا دي !

آنحضرۃ يه سنکر بے ساخته ہنس پڑے - پھر فرمايا که يه جو ميرے پاس بيٹھي ہيں (ازواج مطہرات) يه بھي وہي چيز (نفقه) طلب کرتي ہيں -

حضرۃ ابو بکر اور حضرۃ عمر (رض) دونوں غصے ميں آگئے - بے اختيار اٹھے که اپني اپني صاحب زاديوں (يعني حضرۃ عائشه اور حضرۃ حفصه رض) کو ماريں - انہوں نے کہا که " تم الله کے رسول سے وہ چيز مانگتي ہو جو اسکے پاس نہيں ہے ؟ " آنحضرۃ نے اسقدر سختي کرنے سے انہيں روکا اور بات آئي گئي ہوئي -

اس روايت سے نيز اسکے ديگر ہم مطلب روايات سے ثابت ہوتا ہے که طلب نفقه کا ازواج مطہرات کو بہت خيال تھا اور وہ بار بار توسيع کے ليے اصرار کرتي تھيں - اس روايت ميں صحبت کي خاموشي اور آنحضرۃ کا تکدر طبع اس امر کا ثبوت ہے که انکے آنے سے پہلے ازواج مطہرات نے توسيع نفقه کيليے اصرار کيا تھا' اور آنحضرۃ اسکي وجه سے افسردہ طبع تھے -

يه اصرار بڑھتے بڑھتے جب اس حد تک پہنچ گيا که تمام بی بيوں اور علي الخصوص حضرۃ عائشه اور حضرۃ حفصه نے اسکے ليے ايکا اور مظاہرہ کيا' تو آنحضرۃ کے طبع مبارک پر بہت شاق گذرا اور آپنے ايلاء کي قسم کھا لي - عقلاً اور درايتاً بھي (حالانکه ہم نے تمام مبحث ميں صرف روايتاً نظر ڈالنا ہي کافي سمجھا ہے) ايک ايسي کنارہ کشي اور علحدگي کيليے يہي سبب اصلي اور حقيقي ہوسکتا ہے -

مخالفين منکرين اور معاندين شياطين نے اس خلط مبحث سے يه فائدہ اٹھايا که ايلاء کا سبب ماريۂ قبطيه کا قصه قرار ديديا' اور پھر اس سے يه استدلال کيا که آپکي زندگي ميں (نعوذ بالله) ايسے ناگفته به واقعات پيش آتے تھے' جنکي وجه سے تمام بي بياں ناراض ہوجاتي تھيں' اور آپ ايک ايک مہينے تک انسے روٹھکر خانه نشيں رہتے تھے - آپکے دوست کے مسيحي معلم نے بھي اسي فريب سے کام ليا ہے : والله يعلم انہم لکاذبون !

کو یه سنکے تعجب هوگا که ان پرندوں پر اسقــدر روپیه صرف کیا جا رها هے - سپاهي ان ننهے ننهے جانوروں کو بهت چاهتے هیں اور انکي تعلیمي ترقي کو سرگرم دلچسپي کے ساتهه دیکهتے رهتے رهیں -

مقام ریجیبرڈ اور اسیطرح دوسرے مقامات میں کبوتروں کي ڈهابلیاں مکان کي چهت پر هوتي هیں- هر ایک ڈهابلي ایک روش کے ذریعه دو حصوں میں منقسم هوتي هے - فرش پر پلاستر اور اس پر خشک اور متوسط درجه کي خوشنما چٹائیوں کي ایک تهه هوتي هے تاکه انکے پنجے نجاست میں آلوده نه هوں - پاني کے برتن چهوٹے بنائے گئے هیں تاکه کبوتر نهانے میں زیاده پاني نه پهینک سکیں- لیکن جب کبهي ان ڈهابلیوں کي چهت پر بهتے هوے پاني کا سامان هوجاتا هے تو بڑے برتن رکهدیے جاتے هیں تاکه وه انمیں آزادي سے نها دهو سکیں' اور اسطرح مهلک جراثیم سے محفوظ هو جائیں -

هر خانے میں هوا کي آمد و رفت کا عمده انتظام کیا گیا هے - هر کبوتر کے جوان جوڑے کو ۳۵ فیٹ مکعب' اور هر بچه کو ۹ فیٹ مکعب جگه دیگئي هے- اس خیال سے که هوا کي گردش میں سهولت هو' پهاڑي یا سرد ملکوں کے علاوه اور کهیں ڈهابلیوں کي چهتوں پر استرکاري نهیں کي جاتي -

ان ڈهابلیوں کا مشرق رو هونا بهي نهایت ضروري هے - قریبا تمام فرانسیسي ڈهابلیوں کا رخ شمال اور شمال و مشرق نیز طوفان آب کے تمام رخوں کے بالکل مخالف هوتا هے - اس کا خیال رکها جاتا هے که یه ڈهابلیاں ٹیلیگراف یا ٹیلیفون کے دفتر کے پاس نه بنائي جائیں جنکے تار اڑنے میں ٹکرا کے انهیں زخمي کرسکتے هیں -

صحت اور غذا کي نگراني کے خیال سے پہلے ۴ یا ۵ دن تک انکي دیکهه بهال رهتي هے - اسکے بعد خانے سے نکلنے اور ادهر ادهر اڑنے پهرنے میں اسطرح حوصله افزائي کي جاتي هے که بغیر گهبرائے هوے (تاکه وه اپنے داخلے کا دروازه پہچان سکیں) نکل بهاگنے کا انهیں موقع دیا جاتا هے - یه تربیت روز ۳ بجے دن کو کي جاتي هے -

جب اس نو آبادي میں جوان کبوتر ملا دیے جاتے هیں تو یه مشق بهت دیر تک جاري رهتي هے -تازه وارد کبوتر پہلے تو ایک معتدبه زمانے تک علحده بند رهتے هیں - اسکے بعد پرانے رهنے والوں کے ساتهه ملا دیے جاتے هیں - آخر میں انکي اگلي پانچ پانچ یا چار چار کلیاں دو دو انچ کے قریب کتر دي جاتي هیں تاکه موسم بهر اڑ نه سکیں - جب پر جهاڑنے کا زمانه آتا هے تو ان کتري هوئي کلیوں کي جگه پوري پوري نئي کلیاں نکل آتي هیں -

قابل خدمت ٹکریوں میں (ٹکریاں فوجي اصطلاح میں کور Corps کهلاتي هیں) ماه مئي کے قریب ۲ برس سے لیکے ۸ برس تک کے ۱۰۰ کبوتر هوتے هیں - انمیں اکتوبر تک ۹ محفوظ کبوتر اور ۱۸ مهینے کے ایسے ۲۳ پٹھے نوجوان بڑها دیے جاتے هیں جو تعلیمي معرکوں میں حصه لیچکے هیں -

کهانے کے لیے سیم' مٹر' اور مسور کا اکرا دیا جاتا هے جو برابر سال بهر تک جمع هوتا رهتا هے - اکرے کي مقدار في کبوتر قریباً ڈیڑهه اونس هوتي هے جو تین وقتوں میں یعني صبح' دوپهر' اور ۳ بجے دن کو دي جاتي هے - اسکے علاوه مٹي' چونا' دریا کي عمده بالو' انڈے کے چهلکے' اور گهونگے بهي هم وزن پسے هوے ملتے هیں - یه مرکب جسے نمک آمیز زمین (Solted Earth) کهتے هیں' همیشه انکے پنجروں میں پڑا رهتا هے-

نامه بر کبوتروں کي بارک اور انکي بالائي درسگاه !!

بڑے بڑے درخت اور اونچي اونچي عمارتیں بهي قابل اعتراض سمجهي جاتي هیں - کیونکه انکي وجه سے ان کبوتروں کو بآساني بیٹهنے کے مواقع ملجاتے هیں اور اڑنے سے جي چرانے لگتے هیں -کترنے والے جانوروں مثلاً (ordents) کي روک کے لیے شیشه دار پنجرے چوکهٹوں میں رکهے جاتے هیں - پاس کي چمني پر لوهے کا جال تنا رهتا هے تاکه چمني میں بچے نه گرسکیں - تمام کبوتر خانوں اور انجینیرنگ کور کے دفتروں میں ٹیلیفون لگا هوا هے -

یه قاعده هے که هر کبوتر خانے میں ۱۰۰ کبوتر ایسے هوتے هیں جو فراهمي موج میں شرکت کے لیے تیار کیے جاتے هیں - اس مفید طاقت کے قائم رکهنے کے لیے دو کمرے ایک سو تیس جوان کبوتروں کے' ایک کمره دو سو بچوں کا جو اسي سال پیدا هوے هوں' ایک جنوب رو شفا خانه (Imfirmary)' اور ایک دار التجربه (Laboratory) درکار هوتا هے -

ان خانوں میں رکهنے کے لیے کبوتر ان بچوں میں سے انتخاب کیے جاتے هیں جنکي عمر ابهي ۴ هفته هي کي هوتي هے' اور جو ابهي تک اپنے ان پیدائشي خانوں سے نهیں نکلے هوتے جنمیں وه پیدا هوے هیں-

بهار کے زمانے میں اس کا خیال رکهنا چاهیے که دو هلکے یا دو بهت هلکے رنگ کے کبوتروں میں' یا نهایت هي قریبي رشته دار کبوتروں میں' یا ایک دوسرے سے بیحد ملتے هوے کبوتروں میں جوڑا نه لگنے پاے - جوڑا صرف انهي کبوتروں میں قائم کرنا چاهیے جنکي آنکهوں اور پروں کے رنگ مختلف هوں - چهوٹے بڑے' جوان بوڑهے' باهم مانوس اور غیر مانوس کبوتروں میں لوٹ ضرور بنا دیني چاهیے -

جب چند دنوں تک ایک ساتهه علحده بند رهنے سے جوڑا لگ جاے تو پهر انهیں کمره میں آزادي سے پهرنے دینا چاهیے - جوڑا لگنے کے بعد سے ۴۰ دن کے اندر ماده انڈے دیتي هے' اور اسکے بعد ۱۷ دن تک سیکتي هے -جب بچے ۴ یا ۵ هفتے کے هوجاتے هیں اور دانه چگنے لگتے هیں تو ماں باپ سے علحده کرکے ایک ایسے جنوب رویه کمره میں رکهدیے جاتے هیں جسمیں زاید سے زاید دهوپ آتي هو - کسي دوسري جهولي کے یا موسم خزاں کے انڈے نهیں رکهے جاتے - کیونکه انکے بچے موٹے هوتے هیں اور بیقاعده پر جهاڑنے لگتے هیں

(لها بقیة صالحة)

پیغام اور بجلی کے انجام دے لیتی تهی' جس طرح آج قدم قدم پر ان عظیم الشان طاقتوں سے هم مدد لیتے هیں اور ان پر مغرور هیں !

* * *

یه کهبی عجیب مگر دلچسپ بات ہے که جو کام آج انسان بجلی اور بهاپ کی حیرت انگیز قوتوں سے لینے پر نازاں ہے' وہ کبهی زمانے میں ایک نہایت معمولی اور حقیر جانور سے لیا جاتا تها' اور جبکه ریل کی گاڑیاں ڈاک کے تهیلے لیکر نہیں جاتی تهیں اور تار کے سلسلوں نے دور دراز ملکوں میں باهم خبر رسانی کو اسطرح آسان نہیں کر دیا تها' تو نامه بر کبوتروں کے غول تهے' جو اپنی نازک گردنوں میں خطوط کی امانت لیکر اور بڑے بڑے میدانوں اور دریاؤں پر سے گذر کے مکتوب الیه تک پہنچتے تهے' اور جس طرح آج تار برقی کے هر جگه استیشن هیں' بالکل اسیطرح ان بے زبان پیغام بروں کے اڑنے اور اترنے کیلیے بلندیوں پر استیشن بنائے جاتے تهے !

نامه بر کبوتروں کا وجود عهد قدیم کی ایک نہایت مشہور اور بڑی هی دلچسپ کہانی ہے - اسکا سلسله نصف صدی پیشتر تک بڑی بڑی آبادیوں میں جاری تها - اب بهی دنیا سے بالکل مفقود نہیں هوا ہے - بڑی بڑی لڑائیوں اور جنگی حصاروں کے

ایک مستقل فن بنگیا تها جسمیں متعدد کتابیں تصنیف کی گئیں - انکا ذکر تاریخوں میں موجود ہے -

حال میں رساله "سائنٹفک امریکن" کے ایک مضمون نگار نے نامه بر کبوتروں کے متعلق ایک نہایت دلچسپ مضمون لکها اور بہت سی تصویریں بهی دی هیں - اسے دیکهکر مسلمانوں کے عهد گذشته کی وہ ترقیات یاد آگئیں جنکا تفصیلی تذکرہ سیوطی اور مقریزی وغیرہ نے مصر کی تاریخوں میں کیا ہے - هم سب سے پہلے اس مضمون کا ترجمه هدیۂ قارئین کرام کرتے هیں - اسکے بعد دوسرے نمبر میں مسلمانوں کے عهد کی ترقیات تفصیلی طور پر درج کرینگے' اور ان واقعات کا بهی حال لکهینگے جن میں مسلمانوں نے نامه بر کبوتروں سے بڑے بڑے کام لیے تهے اور انکی پرورش و تربیت کو ایک باقاعدہ فن بنا دیا تها -

* * *

(فرانس میں نامه بر کبوتروں کی درسگاہ)

سائنٹفک امریکن کا مقاله نگار لکهتا ہے :

" یه خیال کیا جاسکتا ہے که موجودہ عهد علمی میں جبکه تار برقی اور هوائی طیارات کی ایجادات نے دنیا کے تمام گوشوں کو ایک کردیا ہے' ان تیزرو اور وفادار پیغامبروں کی کچهه ضرورت نه رهی'

اعلی نسل اور قسم کے نامه بر کبوتر جنکو فرانس میں باقاعدہ طور پر نامه بری کیلیے طیار کیا جاتا ہے !

زمانے میں اسے کام لینا هی پڑتا ہے جب نئی دنیا کی بڑی بڑی قیمتی اور مغرورانه ایجادیں کام دینے سے بالکل عاجز هو جاتی هیں - حکومت فرانس نے تو اب تک انکے باقاعدہ اهتمام اور پرورش کے کام کو باقی و جاری رکها ہے !

ان امانت دار پیغامبروں نے دنیا میں خبر رسانی کی عجیب عجیب خدمتیں انجام دی هیں اور احسان فراموش انسان کو بڑی بڑی هلاکتوں سے بچایا ہے - جہاں انسان کی قوتیں کام نه دیسکیں' وهاں انکی حقیر هستی کام آگئی !

* * *

همارے عالم حسن و عشق کے رازدارانه پیغاموں کیلیے اکثر انهیں سفیروں سے کام لیا گیا ہے - عشاق بے صبر کو انکا انتظار قاصد بے مہر کے انتظار سے کچهه کم شاق نہیں هوتا - شعرا کی کائنات خیال میں بهی خبر رسانی و پیامبری صرف انهی کے سپرد کردی گئی ہے' اور فارسی شاعری میں تو "عظیم الشان" بلبل کے بعد اگر کسی دوسرے وجود کو جگه ملی ہے تو وہ یهی مسکین کبوتر ہے !

* * *

مسلمانوں نے بهی اپنے عهد تمدن میں ان پیامبروں سے بڑے بڑے کام لیے تهے - حتی که نامه بر کبوتروں کے اقسام و تربیت کا کام

جنهوں نے جنگ جرمنی و فرانس میں بڑی بڑی گرانقدر خدمات انجام دی تهیں (۱) - حقیقت یه ہے که بہت سے لوگوں کا یهی خیال ہے - وہ کہتے هیں که نئی ایجادات نے حالت بدلدی ہے اور اب نامه بر کبوتر صرف چند بوڑهے شکاریوں هی کے کام کے رهگئے هیں !

مگر ایسا خیال کرنا بہت بڑی غلطی هوگی - جو توجه که اسوقت یورپ کی حکومتیں خصوصاً حکومت فرانس ان پرندوں پر کر رهی ہے' اس سے معلوم هوتا ہے که ابهی تک وہ خدمت فراموش نہیں هوئی ہے جو ان مسکین پرندوں نے حملۂ جرمنی کے زمانے میں محصورین پیرس کی انجام دی تهی !

اسوقت فرانس کے یہاں ۲۸ فوجی کبوتر خانے هیں جو اسکے تمام قلعوں میں علی الخصوص ان قلعوں میں جو مشرقی سرحد میں واقع هیں' پهیلے هوے هیں - یه کبوتر خانے جو انجینیرنگ کور کے زیر انتظام هیں' افزایش نسل اور تربیت کے لیے وقف کردیے گئے هیں -

مجهے ان فوجی کبوتر خانوں میں جانے کے لیے اور خاص اجازت حاصل کرنے میں کامیابی هوئی جو پیرس کے قلعوں کے قریب مقام (vagirard) میں واقع هیں - یہاں کے حکمران افسر نے مجهے اس عجیب جانور کی افزایش اور تربیت کا نظام سمجها دیا - قارئین کرام

مقالات

عرب کي بقیة ازاد حکومتوں کا خاتمہ

مسقط ' عمان ' یمن ' حضر موت

تاریخ و مسرا!

سنہ ۱۷۹۸ ع میں ایست انڈیا کمپني نے سلطان مسقط سے عہد کیا کہ وہ فرانسیسیوں کو عمان سے خارج کردیگا -

سلطان سعید سنہ ۱۸۰۴ سے سنہ ۱۸۵۶ ع تـک حکمراں رہا - اسنے انگریزوں کے ساتھہ ملکر عربي قزاقوں سے جنـگ کي' اور غلامي کے انسداد کے لیے تین معاهدے تحریر کیے - سعید کي وفات پر عمان سے اسکے ماورا البحر مقبـوضات جدا هوگئے - سید سیواني مسقط میں اور اسکا چھوٹا بھائي زنجبار میں حکمراں تھا - سیواني سنہ ۱۸۶۶ ع میں بمقام سیار قتل هوا - اسکا بیٹا سلیم جانشین هوا - اسکے بعد سنہ ۱۸۷۱ع میں سید ترکي سعید کا ایک بیٹـا تخت نشیں هوا - اسکے وقت میں اکثر بغاوتیں هوتي رهیں - انگریزوں کے کہنے سے اسنے افریقہ او ر زنجبار میں غلاموں کي تجارت مسدود کردي - اسکے معارضہ میں انگریز اسے چھہ هزار پونڈ سالانہ دیتے رهے -

سنہ ۱۸۸۸ میں اسنے وفات پائي اور اسکا بیٹا فیصل بن ترکی جانشین هوا - اسکے زمانے میں بھي بغاوتیں بند نہ هوئیں - فروري سنہ ۱۸۹۵ میں بدویوں نے بغاوت کرکے شہر مسقط لوٹ لیا - سلطان خوف سے قلعہ بند هوگیا - بناے فساد یہ تھي کہ سلطان نے ایک شیخ صالح محمد نامي سے خراج طلب کیا - وہ مطلوبہ رقم سے کم دیتا تھا -

نومبر سنہ ۱۸۹۴ ع سے ۱۲ فروري سنہ ۱۸۹۵ ع تـک باغي اسلحہ اور فوج جمع کرتے رهے - ۱۲ فروري کو عبد اللہ بن شیخ صالح ۲۰۰ مسلح بدوي لیکر سلطان مسقط سے ملاقات کرنے گیا - اوسکي سلامي هوئي اور سلطان نے چار سو پونڈ نقد تحفہ دیا -

مسلح بدویوں کو شہر میں جانے کي اجازت دیدي گئي تھي - آدھي رات گـذرنے پر باهر سے آکر انھوں نے حملـہ کر دیا - شہـر کے دروا زے کھولدیے اور بہت سے بدوي گھس آے - بازار کا دروازہ اور بڑا مغربي دروازہ دونوں بدویوں نے مسخر کرلیے - پھر سلطان کے محل پر حملہ کیا - سلطان نے جاگتے هي دو حملہ آوروں کو گولي سے مار دیا ' اور خود ایک پوشیدہ دروازے سے قلعہ میں چلا گیا جہاں سے شہر اور بندر گاہ پر گولہ باري هوسکتي تھي - اوسکا بھائي بھي ایک دوسرے قلعہ میں چلاگیـا - دونوں قلعوں میں پچـاس پچـاس آدمي اور بارہ پونڈ کي چند توپیں تھیں -

محل پر گولہ باري شروع هوگئي جسپر بدوي قابض تھے - مگر ۱۳ فروري کو بدویوں نے شہر کے دروازے بند کرکے اوسپر قبضہ کرلیا - محل سلطاني بالکل لوٹ لیا - سلطان نے قلعوں کي توپوں اور بندوقوں سے آتش افشاني شروع کي - تین روز تـک اپنے هي محل پر گولے برساتا رها - باغیوں نے قلعہ پر حملہ نہ کیا' اور شہر میں بھي نہ پھیلے - انگریزي حصہ بالکل محفوظ رها -

حتی کہ ساحلي شہروں سے ایک هزار فوج مدد کے لیے آگئي جس نے دشمن پر حملہ کردیا - حملہ کے اثنا میں برٹش ریزیڈنٹ هندي انگریزي رعایا کو مقابلہ میں لے گیا - شام تک او ر کمک بھي آگئي - آخر باغي بھاگ گئے اور غریب سلطان کو انگریزي رعایا کے نقصان کا خسارہ دینا پڑا ! -

سنہ ۱۸۹۴ میں مسقط میں فرانسیسي قنصل خانہ قائم هوا جسکا مدعا صرف سیاسي تھا - انھوں نے بہت سي سازشیں کیں - لیکن انگریزي رقابت سے کوئي اثر هونے نہ پایا - انگریزوں نے البتہ فرانس کے مقابلے میں بہت سي مراعات حاصل کرلیں - چنانچہ سلطان مسقط نے بحر قلزم کا سلسلہ تار قائم کرنے کے لیے پانچ جزیرے دیدیے - یہ جزیرے بہت زر خیز هیں -

سنہ ۱۸۶۱ میں انگریزي کمشنر نے مسقط اور زنجبار کي حکومت کے دو دعویداروں کے درمیان ثالثي کي ' اور سلطاني علاقہ کو دو قسموں میں منقسم کردیا - لیکن تھوڑے هي عرصہ کے بعد آخر الذکر حکومت برٹش ایسٹ افریقہ میں جذب هوگئي ! پھر سنہ ۱۸۷۳ ع میں عمان پر بھي دست آز دراز هوا ' اور اپني عالمگیر انگریزي پالیسي کے مطابق بالآخر سلطان کو وظیفہ خوار بناکے چھوڑا !!

عمان کی موجودہ پولیٹکل حالت یہ ہے کہ جنـگ بلقان کے آخر سے عمان میں پھر بغاوت کي حرکت شروع هوئي - ابھي بغاوت فرو نہ هوئي تھي کہ سلطان فیصل بن ترکي کا انتقال هوگیا - اس کشمکش میں انگریزي طماعي بھلا کب اس بات کی متقاضي تھي کہ خاموش رهے ؟ سلطان کے طرف سے کچھہ هندوستاني فوج مسقط میں اتار دي گئي اور انگریزي بیڑہ کو بھي اشارہ هوا کہ بڑھے اور ساحل سمار پر گولہ باري کرے !

بغاوت ابھـي تـک فرو نہیں هوئي ہے - انـگریزوں کا اقبال بر سر اوج ہے' اور عمان کو شکنجہ میں کسنے کے لیے ایک نیا پیچ کھمایا گیا ہے - ترکش گورنمنٹ سے جو معاهدہ خلیج فارس کے لیے هوا تھا' مجھے خیال هوتا ہے کہ اسمیں ایک دفعہ یہ بھي تھي کہ ترکي عمان کے قانوني دعوے سے دست بردار هوگئي -

مجھکو خوف ہے کہ اسي طرح کل کو یمن ' پھر حجاز' پھر شام و عـراق سے بھي دست بردار هونا نہ پڑے - هاں اس معاهدہ سے اتنا پتہ ضرور چلا کہ عمان بھي کسي وقت ترکي کے زیر سیادت هونے کا فخر رکھتا تھا -

عمان اور مصر کي حالت ایک سي ہے - عمان کے قریب هي جزیرہ نماے القرس و بحرین' اور اسکے متصل ایک مشہور موتیوں کا جزیرہ ہے - ساتھہ هي خلیج فارس نے قبرس کي طـرفسے بھي اسے انـگریزوں کے حوالہ کردیا ہے - بحرین جسکا نام هم شروع اسلام سے سنتے آے هیں اور تاریخ میں اسکي اهمیت اکثـر مطالعہ کرچکے هیں' آج یونین جیک کے زیر سایہ ہے ! زر خیزي میں یہ جزیرہ تمام عرب میں بے مثل ہے' اور اپني قدامت میں تو بابل کا همسر سمجھا جاتا ہے - یہاں اُن قبور کا پتہ چلتا ہے جو قحطان کے بتوں کي هیں' اور یہي پہلا مستقر اقوام عرب یا قبیلۂ عدنان کا ہے -

کویت اور القطار بھي انـگریزوں کے زیر اثر ہے - عدن کو بھي اس بات کا فخر حاصل ہے کہ اس نے پہلے پہل سفید جنس کي

شئون عثمانیه

اسلام کی بیکسی اپنے گھر میں

فلسطین میں صہیونی یہودی اور مسلمان

هم روتے هیں که اسلام ان ممالک میں ذلیل و پامال هورها ہے جو همارے بد اعمالیوں کی بدولت مسیحی استعمار (یعنی نو آبادیوں) کی بد بختی میں گرفتار هیں، لیکن اگر هم موجوده شئون و حالات کا ایک غلط انداز نظر سے بھی مطالعه کریں تو صاف نظر آجاے که اب همارے ضعف و انحطاط کا یه عالم هوگیا ہے که فرزندان اسلام خود اپنے گھر میں اور اپنے زیر دستوں کے هاتھوں بھی مقہور و مظلوم هورہے هیں!

فلسطین وہ مقام ہے جس پر ایام مظلمه میں مسیحیت کی خوفناک خونیں کوششیں اور موجوده عہد تمدن میں یورپ کے پر فریب سیاسی دسائس کے باوجود آج تک اسلام کا پرچم توحید لہرا رها ہے - "

با این همه وهاں کی موجوده حالت نہایت درد ناک اور ماتم انگیز ہے -

فلسطین اس سلسلۂ مضامین کی ایک مستقل کڑی ہے جو هم بقیه "عالم اسلامی" کے عنوان سے شائع کرنا چاهتے هیں - مختلف دول یورپ کا نفوذ، انکے مصالح و اغراض کا تعارض و تصادم، یہودیوں کا هجوم و استیلاء، مسلمانوں کی حسرتناک مغلوبیت و کس مپرسی، اسکے ضروری مگر دل فگار و گریه انگیز نقطه هاے بحث هیں جنہیں سر دست نہیں چھیڑینگے - صرف دو ایک واقعات کے بیان پر اکتفا کرینگے جو تازہ عربی ڈاک میں موصول هوے هیں:

ملکونکے انقلابات اور قوموں کی بیداری کی تاریخ کا یه ایک متواتر و مسلم واقعه ہے که ظلم و فشار کی زیادتی، هجوم و استیلاء کی شدت، جبر و عدوان کی کثرت، اور چیره دست و غالب قوم کی سبعیت و درندگی، یعنی تلخت و تاراج، خونریزی سفاکی، اور اسی طرح کے تمام مظالم کسی خاموش و افسرده ملک میں عالمگیر حرکت و بیداری اور ایک غافل و خوابیده قوم کے اندر عام احساس و تنبه پیدا کردیتے هیں - بشرطیکه اسکے پہلے دن آنے والے هوں -

گذشته نصف صدی سے عالم اسلامی پر ایک عام جمود و افسردگی طاری تھی - گو اسکے مختلف حصوں میں احساس و شعور کے آثار نمایاں هوے مگر در حقیقت وہ ابتدائی لہریں تھیں جنکا وجود صرف سطح سمندر هی پر هوتا ہے - اسکے نیچے یعنی وسط و قعر حسب سابق خاموش و ساکن رهتے هیں!

لیکن گذشته دو خونیں سالوں نے عالم اسلامی کی حالت یکسر بدلدی - اب عربوں نے بھی جمود و تعطل، اور محض ترکوں کے ساتھه معرکه آرائی کرنے کی سطح سے کسیقدر بلند هوکے نظریں ڈالی هیں، اور انہیں اپنے وطن عزیز اور گہوارۂ اسلام میں اجنبی قوتوںکے اثر کا غلبه، پرانے دشمنوں کا تسلط، اور زمین کے بھوکے فرنگیوں کا چاروں طرف ازدحام نظر آرها ہے - یه منظر قدرتاً انکی ایک نئی حرکت کا ذریعه هوا - انہوں نے اس عرصے میں وقتاً فوقتاً اپنی موجوده حالت پر ماتم اور اس سے نجات کے لیے استغاثه و فریاد کی چیخیں بلند کیں - مگر یورپ کی مصری ذریات یعنی المؤید، المقطم، اور لسان الحال وغیرہ ان علائم و آثار کو ایسے خوفناک عنوانوں کے ساتھه شائع

کرتے هیں جن سے عربوں اور ترکوں کے تعلقات کی پرانی دشمنی کو همیشه غذا ملتی رہے، اور اختلاف کی وہ خلیج وسیع سے وسیع تر هوجاے جسکے پانی سے یورپ کی امیدوں کا شجرۂ ملعونه و خبیثه سیراب هوتا رهتا ہے!

چنانچه گذشته حرکت عربیه اور اسکے طرفدارونکے نزدیک لنچ کمپنی کے دائرۂ اقتدار کی توسیع پر اهل عراق کی بے چینی، مسلمانان فلسطین کی داخلی تدابیر مقاومت، اور ملک و حکومت کی اطلاع کے لیے شور و فغاں کرنا اسی کا نتیجه ہے -

صہیونی یہودیوں کے روز افزوں تسلط اور اقتدار و مظالم کا تذکرہ اس جلد کے کسی گذشته نمبر میں آچکا ہے - آج ایک اور واقعه نقل کیا جاتا ہے جسکو اس ظلم و ستم اور توهین و تذلیل کے صدها واقعات کا نمونه سمجھنا چاهیے جو یہاں برابر پیش آتے رهتے هیں :

" محمد عین آفندی ایک پر جوش و غیور شخص مقام زرارہ کا دولتمند تھا - وہ دیکھرها تھا که یہودی رفته رفته تمام شہر پر قبضه کرتے جاتے هیں - اسلیے جب یہودیوں نے زرارہ کا ٹھیکه لینا چاها تو اس نے سخت مخالفت کی - مگر افسوس که اسکی کچھه نه چلی - یہودیوں کو اپنی کوشش میں کامیابی هوگئی -

حال میں اس پر بعض ایسے ناگہانی مصائب آپڑے که اسے اپنی جائداد رهن رکھنا پڑی - فلسطین میں مسلمان اسقدر دولتمند کہاں هیں که وہ رهن رکھسکتے؟ مجبوراً یہودیوں هی کے هاتھه گرو رکھنا پڑی - ان ظالموں نے پہلے تو روپیه نہایت خنده پیشانی سے دیا، مگر تھوڑے هی دنوں کے بعد نہایت سختی سے تقاضا شروع کیا - جب وہ روپیه نه دیسکا تو اسکو گرفتار کرکے مارنے پیٹنے لگے اور جب اچھی طرح زد و کوب کرچکے تو ایک قلعه میں نظر بند کردیا اور اسکی جائداد نیلام کرکے خود هی خریدلی - وہ بیچارہ اب قیدی ہے - اسکے اهل و عیال دانے دانے کو محتاج هیں - اهل شہر نے والی بیروت کے پاس فریاد کی - گو والی نے هنوز قطعی طور پر یاس انگیز جواب نہیں دیا ہے مگر تاهم وہ برابر ٹال رها ہے - اسکی وجه بظاهر یہی معلوم هوتی ہے که مجرم یہودی جرمنی اور روس کی رعایا هیں - والی کو خوف ہے که اگر اس نے کسی قسم کی عملی کارروائی کی تو دونوں سلطنتیں حفظ حقوق کے نام سے مداخلت کرینگی - یہاں یه بھی افواہ ہے که انہوں نے اپنی اپنی سلطنتوں کو اس واقعه کی اطلاع دیدی ہے، اور وهاں سے انکو اطمینان دلایا گیا ہے" یه حالت ہے اس ملک کے مسلمانونکی جہاں خود هماری حکومت ہے!

روزانه الهلال

چونکه ابھی شائع نہیں هوا ہے، اسلیے بذریعه هفته وار مشتہر کیا جاتا ہے که ایمپوریکوس یعنی سوزنی کام کے گل دار پلنگ پوش، میز پوش، خوان پوش، پردے، کامدار چوغے، کرتے، زنانی پارچات، شال، الوان، چادریں، لوئیاں، نقاشی مینا کاری کا سامان، مشک، زعفران، سلاجیت، میوہ - جدوار، زیرہ، گل بنفشه وغیرہ وغیرہ هم سے طلب کریں - فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے :- (مسی کشمیر کو اپریٹیو سوسائٹی - سری نگر - کشمیر)

المرجان في آثار هندستان " میں اُس زمانے کے حالات نہایت دلچسپ لکھے ہیں - شیخ اسماعیل شافعي السورتي نامي ایک سیاح نے یہاں کے حالات انسے بیان کیے تھے - اور سنہ ۱۱۷۵ میں سید قمر الدین اورنگ آبادي نے بھي ان جزیروں کو اپني سیاحت حجاز کے اثنا میں دیکھا تھا - وہ لکھتے ہیں کہ نہایت خوبصورت اور آباد جزائر ہیں - آبادي مسلمانوں کي ہے جو حد درجہ صوم و صلوۃ اور جمیع احکام اسلامیہ کے پابند ہیں - تین جمعوں کي نماز بھي میں نے یہاں کي جامع مسجد میں پڑھي - خطبہ میں سلطان عثماني اور شاہنشاہ دھلي کیلیے دعا مانگي جاتي ہے - سلطان عثماني کا ذکر اسلیے کیا جاتا ہے کہ لکونہ خادما للحرمین الشریفین زادھما اللہ جاھا - یعني اسلیے کہ وہ خادم الحرمین الشریفین ہیں !

اس سے اندازہ کرو کہ ابسے ڈیڑھ سو برس پہلے ان سمندروں کے بے تعلق جزیروں کے اندر بھي سلطان عثماني کا نام خطبوں میں لیا جاتا تھا ' اور ٹھیک اسي بنا پر لیا جاتا تھا جس حیثیت سے آج ہم لینا چاہتے ہیں ' اور جسکے تسلیم کرنے پر بعض ہندوستاني پیشواؤں کو اسلیے اعتراض ہے کہ انگریز اس سے خوش نہیں ہوتے !

سنہ ۱۱۷۵ میں مالدیپ کے جزیروں کے اندر خلافۃ عثمانیہ کیلیے دعا مانگي جاتي تھي ' مگر سنہ ۱۳۳۱ میں جامع مسجد دھلي کے اندر یا علي گڈھ کي سب سے بڑي اسلامي تعلیم گاہ کي مسجد میں اسکے لیے دعا مانگنے کي چنداں پروا نہیں کي جاتي !

اسي سلسلے میں سید قمر الدین اورنگ آبادي نے ایک بات نہایت عجیب لکھي ہے - وہ جب جزیرۂ سیلوں کے بندر گاہ کالي میں گئے تو اُس زمانے میں وہاں ولندیزیوں کا قبضہ پایا مگر مسلمان آباد تھے اور ایک شاندار جامع مسجد موجود تھي -

جمعہ کے دن مسجد میں گئے تو دیکھا کہ ایک ولندیزي افسر دروازہ پر بیٹھا ہے ' اور ایک بہت بڑا رجسٹر اسکے ہاتھہ میں ہے - ہر مسلمان جو نماز پڑھنے کیلیے آتا ہے ' اسکا نام پوچھتا ہے اور رجسٹر میں درج کرتا ہے - تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہانکے ولندیزي حاکم کے پاس تمام مسلمانان جزیرہ کے نام دفتر میں لکھے ہوے ہیں - جمعہ کے دن ایک افسر انکے ناموں کے رجسٹر کو ساتھہ لیکر آتا ہے اور تمام آنے والوں کے نام رجسٹر میں دیکھتا ہے ' تا کہ اگر کوئي مسلمان بلا عذر جمعہ کي نماز کیلیے مسجد نہ آے تو معلوم ہو جاے ' اور اسے سزا دي جا سکے : ان رئیس ولندیز یعین شخصاً من النصاری یوم الجمعہ ' یجلس علی باب المسجد و یکتب اسماء الذین یحضرون الصلواۃ ' فان لم یحضر احدا من المسلمین ' یواخذہ - و اسما المسکین الساکنین بھا کلھم مکتوبۃ عند رئیس النصاری ! !
(دیکھو سبحۃ المرجان - مطبوعۂ بمبئ - صفحہ ۲۳)

گویا ولندیزي اور مسیحي حاکم مسلمانوں کي مذہبي زندگي کا احتساب کرتا تھا - آج ہندوستان میں خود مسلمان اپنے احتساب دیني سے غافل ہیں !

انکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھي سلطان عثماني اور شہنشاہ دھلي ' دونوں کیلیے خطبہ میں دعا مانگي جاتي تھي !

* * *

لیکن اب اسلام کے تمام بہترین خزانوں کي طرح یہ موتیوں کے جزائر بھي انگریزوں کے قبضے میں ہیں - اپني مشہور مستعمرانہ پالیسي کے مطابق حکمراں خاندان کو براے نام باقي رکھا ہے جو " سلطان مالدیپ " کے لقب سے مشہور رہے - موجودہ سلطان ہزہائنس محمد شمس الدین اسکندري ہے جو چند سال ہوے ' اپنے باپ سلطان سابق کے ساتھہ حج کیلیے مکہ معظمہ گیا تھا - وہانسے واپسي میں اسکا باپ مصر آیا اور اسکندریہ میں انتقال کرگیا - اسي وقت سے مالدیپ کا سلطان یہي قرار دیا گیا ہے -

ان لوگوں کي رنگتیں بدل گئي ہیں - زبان دوسري ہوگئي ہے - عادات و خصائل میں بھي بہت سے تغیرات ہوگئے - تاہم عربي خصائص ابتک مٹے نہیں ' اور اس قافلے کے نقش قدم باقي ہیں جو خشکي اور تري ' دونوں میں اپني نہ مٹنے والي یادگاریں چھوڑ گیا ! عربي حکومتیں مٹ گئیں اور جو براے نام باقي ہیں وہ بھي بظاہر چراغ سحري نظر آ رہي ہیں ' تاہم اُن عربوں کا نام تو دنیا کبھي نہیں مٹا سکتي جو چند صدیوں پیشتر تک دنیا کے سب سے بڑے تمدن ' سب سے بڑے علم و حکمت ' سب سے زیادہ حصۂ ممالک ' اور سب سے زیادہ خدا اور اسکے بندوں کے تعلقات کے مالک تھے !

تلک الجنۃ التي نورث من عبادنا من کان تقیا ! (۱۹ : ۶۴)

ایچ - احمد دیدي صاحب مالدیوي مقیم لکھنو نے ہمیں دو تصویریں اشاعت کیلیے دي ہیں - جنمیں سے ایک سلطان مالدیپ کے محل شاہي کي تصویر ہے ' دوسري وہاں کي ایک مشہور سڑک کو پیش نظر کرتي ہے - یہ سڑک دار الحکومت کي سب سے بڑي سڑک ہے - سلطان کا محل ' جامع مسجد ' شمس الدین کا مزار ' مشہور تاریخي منارہ ' تمام بڑي بڑي عمارتیں اسي سڑک میں واقع ہیں -

ان تصویروں کو ہم نے اس لیے شائع کر دیا کہ مالدیپ کے ذکر میں مسلمانوں کی گذشتہ اولو العزمیاں اور عربي حکومت کي عالمگیر قوت کي یاد پوشیدہ ہے ' اور یہ جو چند مٹے ہوے اور مٹنے کے قریب نشانات دنیا کے مختلف حصوں میں نظر آ رہے ہیں ' في الحقیقت عبرت و تنبہ کي صدائیں ہیں ' اور ایک ایسي قوم کے لیے جو اپنا اقبال و تمدن تاراج غفلت کرچکي ہے ' انکے مطالعۂ و نظر سے بڑھکر اور کوئي وسیلۂ بیداري و اعتبار نہیں ہو سکتا :

لمن کان لہ قلب او القی السمع و ھو شھید ! !

ہم احمد دیدي صاحب کا ان تصویروں کیلیے شکریہ ادا کرتے ہیں -

قدم بوسي کي - ليکن حضرموت کو بهي اس بات سے کم فخر نہيں ہے که اسکے سلاطين نصارا کے يد بيضا کا معجزہ ديکهه رہے هيں ! ابهي دهلي ميں هز هائنس سلطان مقاله کو هم نے ديکها ہے که شہنشاہ جارج خامس کے آگے اپني عزت کو نثار کر رها تها !

حضرموت وہ خطه ہے جسکے باشندوں کی بدولت آج چاليس ملين انسان جزائر سوماترا اور جاوہ ميں مسلمان نظر آتے هيں ! يہيں کے عرب وہ مشنري اور تاجر هيں جو ايسٹ انڈيا ميں پہنچے تہے - اور اب بهي وهاں ايسے سلاطين هيں جنکا رشته حضرموت سے ہے - مارب کے عظيم الشان کنهنڈر اسي حضرموت ميں هيں - يه خطه کئي سلاطين ميں منقسم ہے - مقاله سنگ سرخ کے پہاڑوں کے اندروني جانب واقع ہے - يہاں کا حاکم القاسي خاندان کا ايک سلطان ہے - اس خاندان کا سات منزله قلعه ايک ايکڑ رقبه پر ابتک موجود ہے ' جسکے مورچے اور ديواريں بہت هي مضبوط هيں -

شيبام وادي حضرموت کا سب سے بڑا شہر اور تيل کا رنگ بنانے کے ليے مشہور ہے - اسي کا ايک شہر شهير قديم زمانے ميں تجارت کا مرکز تها - يہاں خاندان القاس کا ايک وارث نواب ہے جسکا باپ نظام حيدر آباد کي عربي فوج کا سپه سالار ہے -

حضرموت يمن کا ايک حصه ہے - ترکي فوج ايک بار يمن سے گذر کر يہاں پہونچ بهي گئي تهي مگر کمزور و بزدل باب عالي نے انگريزي اعتراض کے آگے سر تسليم خم کرديا ' اور اس خطه کو جو اسکي عربي مقبوضات کے ليے ايک لعل بے بہا تها ' غيروں کے هاتهه چهوڑ ديا !

اندرون عرب ميں ايک خطه وادي دار سير اور نجران کے نام سے مشہور ہے - يہاں عبد الله بن سبا کے فرقے کے لوگ هيں - وادي دار سير ۳۰۰ ميل لمبي اور ايک سو ميل چوڑي ہے - يمن کا سب سے بڑا زرخيز خطه يہي ہے - دار سير ميں تين منزل تک کهجور هي کے باغ هيں - ان ملکوں ميں گو ابهي تک کسي يوروپين طاقت کا گذر نہيں هوا ليکن ترکي بهي اس پر متوجه نہيں ' اور شايد کبهي بهي نه هو - (رفيقي)

عالم اسلامي

مجمع الجزائر مالديپ

غربي هند ميں عربوں کا ابتدائي ورود

محيط هند ميں ايک عرب سلطان !

مالديپ (جسکو عربي جغرافيه نويس ملاديف يا ملديف کهتے هيں) بحر هند کے بے شمار چهوٹے چهوٹے جزيروں کا ايک مشہور مجمع الجزائر ہے جو اپني بحري پيدا وار کي وجه سے هميشه دور دور کے تاجروں اور متلاشيان دولت کيليے ايک پرکشش خطه رها ہے - اسکے جزيرے گو بہت چهوٹے چهوٹے هيں حتى که هر جزيرہ کا طول و عرض ايک ميل سے زيادہ نہيں ' ليکن چونکه انکي تعداد بے شمار ہے - اسليے مجموعي حيثيت سے ايک بڑي وسيع آبادي پيدا هوگئي ہے ' اور بيس سے تيس هزار تک بيان کي جاتي ہے -

يہاں کي مشہور پيدا وار عنبر ' مرواريد ' اور زيادہ تر موتي هيں جنکي وجه سے اسکے بندرگاہ هميشه تاجران عالم کا جولانگاہ رہے هيں -

* * *

يہاں کي تمام آبادي تقريباً مسلمان ہے اور ايک خاص مقامي زبان بولتي ہے - تاريخ و آثار سے ثابت هوتا ہے که يه سب کے سب عربي النسل هيں ' اور ان عرب تاجروں اور داعيان اسلام کي اولاد ميں سے هيں جو تاريخ اسلام کي ابتدائي صديوں ميں هندوستان کے جزائر غربي کي طرف پہنچے ' اور بحکم :

يا عبادي الذين امنوا ! ان ارضي واسعة ' فاياى فاعبدون ! يہيں آباد هوگئے !

يہاں کي حکومت ابتدا ميں ديسي آبادي کے هاتهه ميں تهي جو چگلي قوم کے نام سے مشہور ہے ' ليکن اسلام ايک قوت ہے جو اگر ضائع نه کردي گئي هو تو صرف حکومت اور فرمانروائي هي کيليے بهيجي گئي ہے ' اور وہ کبهي بهي محکوم و غلام هوکر نہيں رهسکتي - تهوڑے عرصه کے بعد هي ايک عربي سلطنت قائم هوگئي جسنے مختلف زمانوں ميں قرب و اطراف کے بت پرستوں ' قرون متوسطهٔ هند کے دريائي ڈاکوؤں ' يورپ کے ولنديزيوں ' اور تيچ تاجروں کے فوجي حملوں سے اپني سرزمين کي مدافعت کي ' اور مرکز اسلامي سے هزارها فرسخ کے فاصلے پر ' عام بحري گذرگاهوں سے الگ رهکر ' اور محيط هندي کي هلاکت خيز موجوں اور طوفانوں کے اندر ' دعوة توحيد اور صداے مقدس لا اله الا الله کو عظمت و حکمراني کے ساتهه قائم رکها !

* * *

يہاں تک که هندوستان ميں ايسٹ انڈين کمپني پہنچي اور آهسته آهسته تمام اطراف و جوانب بحر پر بهي قبضه کرنا شروع کرديا - اپني بحري پيدا وار کي وجه سے يه مجمع الجزائر هر اجنبي قوم کی طمع و آز کو قدرتي طور پر دعوت ديتا تها - رفته رفته انگريزي تجارت کے جهازوں نے آمد و رفت شروع کي اور قبل اسکے که هندوستان کے اندر ميدان پلاسي اسکے مستقبل کا فيصله کرے ' انگريزي نفوذ نے حسب عادة مالديپ پر قبضه کرليا !

* * *

گيارهويں اور بارهويں صدي هجري ميں يہاں کا مسلمان حکمراں بالکل خود مختار تها - مير غلام علي آزاد بلگرامي نے تاريخ " سبحة

مراسلات

نظــارة المعــارف دهلــي

اور تبليغ اسلام كي مجوزة تحريك

(۱) عنوان مندرجه بالا سے ايک مضمون الہلال مورخه ۱۳ - ۲۰ مئي سنه ۱۹۱۳ع ميں مولوي نورالهدى صاحب دربهنگوي کے قلم سے شائع ہوا ہے - اس مضمون کے تين جزو ہيں : اول تو صاحب مضمون نے اپني اس راے کا اظہار کيا ہے که مسلمانوں کے ليے هندوستان هي ميں بے شمار فرائض ادا کرنے کو هيں - لہذا اشاعت اسلام کے ليے انگلستان يا جرمني جانا فضول ہے - دوسري راے صاحب مضمون کي يه ہے که جو مسلمان مبلغ انگلستان جائيں ' انکو خواجه کمال الدين کي ماتحتي ميں کام کرنا مناسب نہيں - تيسرا جزو مضمون کا مولوي انيس احمد صاحب بي - اے کي ذات پر حمله ہے - مولوي نورالهدى فرماتے هيں که " مولوي انيس احمد صاحب قرآن کي ايک آيت کا بھي صحيح ترجمه نہيں کرسکتے - کسي حديث سے واقف نہيں ' کوئي معمولي سے معمولي مسئله وہ نہيں بتلا سکتے ... کانفرنس اور عليگڈه کالج سے تحرير و تقرير ميں انہيں طلائي تمغے ملے ہونگے مگر قوم کو اس سے کيا فائده پہنچا ' اور اس تبليغ و اشاعت کے کام ميں اس سے کيا اهميت پيدا هوئي "

(۲) مضمون کے پہلے دو جزو ايسے مسايل سے وابسته هيں جنکے متعلق ميں اس موقعه پر بحث کرنا ضروري نہيں سمجهتا - ليکن تيسرے جزو ميں چونکه مولوي انيس احمد صاحب کي ذات پر حمله ہوا ہے ' لہذا ميں بلحاظ تعلق نظارة المعارف اپنا فرض سمجهتا هوں که مولوي نورالهدى صاحب کو انکي غلطي سے آگاه کروں -

(۳) انيس احمد صاحب کي کالج لائف کے متعلق جو کچهه صاحب مضمون نے نقل کيا ہے وہ غير مکمل ہے - عليگڈه کالج کے اعلى پروفيسر نے انکي کالج لائف کے متعلق جو سند انکو دي ہے ' وہ حسب ذيل ہے :

" انيس احمد همارے کالج کے چار سال تک طالب علم رہے - اپنے پہلے سال ميں انهوں نے انگريزي ميں اول انعام حاصل کيا ' اور اپنے درجه کے صيغه آرٹس ميں اول رہے - بعده انهوں نے بہترين تقرير کے صله ميں اول درجه کا ڈيوٽي پرائز حاصل کيا - دوسرے سال يونين کلب ميں اپنے درجه کے طلباء کے ساتهه تقريري مقابله ميں اول انعام حاصل کيا - گذشته سال مسلم يونيورسٹي کے مبحث پر بہترين تقرير کرنے کے صله ميں انکو اول درجه کا طلائي تمغه ملا ' اور امسال تاريخي مضمون نويسي کے مقابله ميں انکو اول درجه کا انعام اور طلائي تمغه عطا ہوا ہے - انکا علمي مذاق بہت اچها ہے اور ميرا خيال ہے که اگر انکا مطالعه جاري رہا تو وہ فاضل بن جائيں گے "

مولوي انيس احمد صاحب کو انعام اور تمغے ملنے سے صرف يه ثابت کرنا مقصود تها که تحرير و تقرير ميں ممتاز درجه رکهتے هيں - مذهبي مبلغ کي کاميابي ميں تحرير و تقرير کي مهارت کو بہت دخل ہے -

(۴) اب رہا يه دعوى که مولوي انيس احمد کو قرآن کي ايک آيت کا ترجمه کرنے کي بھي قابليت نہيں - اس کے متعلق ميں اپني يا مولانا عبيد الله صاحب ناظم نظارة المعارف کي راے نقل کرنے کے بجاے صرف شيخ الشيوخ حضرت مولانا محمود حسن صاحب ديوبندي مد ظلهم العالى کے الفاظ نقل کر دينا کافي سمجهتا هوں :

" مولوي انيس احمد صاحب بي - اے (کالج عليگڈه) شريف و خوش خلق ' نہايت فہميده و سنجيده ' تقرير و تحرير ميں چست ' امور اسلاميه ميں پخته اور درست هيں (علاوه اوقات مدرسه ديوبند کے) مولانا عبيد الله صاحب کي خدمت ميں رهکر انهے کلام مجيد اور کتب حديث توجه اور شوق اور محنت کے ساتهه پڑهتے رہے - مولوي صاحب موصوف بنده کے نزديک تبليغ اسلام کي خدمت کے ليے جس کي ضرورت ممالک غير اسلاميه ميں درپيش ہے ' نہايت مناسب اور لائق هيں - اميد ہے که مولوي صاحب موصوف امور اسلاميه کو پورا ملحوظ رکهتے ہوے اس بھاري خدمت کو لوجه الله انجام ديکر دارين کي سرخروئي حاصل کرنے ميں پوري جانفشاني فرماوينگے ' اور اسکو انعام خداوندي سمجهکر هر طرح اسکي شکر گذاري کرنے ميں کوتاهي نه کرينگے :

منت منه که خدمت سلطان همي کني
منت شناس ازو که بخدمت بداشتت

الله تعالى انکو کاميابي عطا کرے - حسبنا الله و نعم الوکيل - ۲۱ صفر سنه ۱۳۳۲ ع "

(۵) ميں مناسب معلوم هوتا ہے که حضرت مولانا کے ارشاد کي نقل کے بعد نواب وقار الملک سابق آنريري سکريٹري عليگڈه کالج کي وہ تقرير بھي نقل کروں ' جو اب سے تين سال پيشتر اخباروں ميں شائع هوچکي ہے :

" مولوي انيس احمد صاحب چار سال سے کالج ميں تعليم پا رہے هيں - مذهبي تعليم نے ان پر يه اثر کيا ہے که بي - اے کي ڈگري حاصل کرنے کے بعد ڈپٹي کلکٹري يا سب جج هوسکتے تھے مگر انهوں نے اشاعت اسلام کو اپني زندگي کا مقصد قرار ديا ہے ' اور آج کل وہ عليگڈه کالج ميں اپنے آپ کو اس ديني خدمت کيليے تيار کررہے هيں .... سالها سال کے تجربه سے اور رات دن کے ايک جگه رهنے سے معلوم هوجاتا ہے که جو شخص اس قسم کے دعوے اور ارادے کرتا ہے ' در حقيقت اسکے خيالات کا کيا حال ہے ؟ اور يه ميں اپنے ذاتي تجربه سے کہه سکتا هوں که ميں نے انيس احمد ميں سواے صداقت اور سچے جوش اسلامي کے اور کچهه نہيں پايا "

مولوي انيس احمد صاحب کي مذهبي تعليم شروع کرتے وقت نواب وقار الملک کي راے اور تعليم ختم کرنے کے قريب زمانه ميں حضرت مولانا کي راے ملاکر پڑهي جاے ' تو اس اشاعت اسلام کي تحريک سے مولوي انيس احمد صاحب کي مناسبت ايسي واضح هو جاتي ہے که کسي صاحب فہم کو اعتراض کي گنجائش مطلقاً نہيں رهتي -

مکتـــوب لنـــدن

از مشیـــر حسین قدوائي اسکولـــر نزيل لنـــدن

محترم مولانا - افسوس که هم میں غلامي کي عادت اسقدر سرایت کرگئي ہے کہ همارا اس سے آزاد هونا بہت مشکل هوگیا ہے - همارے سرغنه اور تعلیم یافته لوگ بهي اوس سے علحده نہیں هو سکتے -

میں نے همیشه یه خیال کیا کہ اگر مسلمان موجوده تمدن سے الگ نه رکہے جائیں تو اونکو هندو بهائي نیچے رکهنا کیا معني ' مجبور هو نگے کہ اپنا سرغنا بنائیں - میرا یه خیال محض اسلیے تها کہ مجهے اسلام کي قوت پر اعتماد ہے - موجوده تمدن میں جو کچهه خوبیاں هیں ' وہ سب کي سب اسلام میں موجود هیں - ایک مسلمان کو نئے سبق کي کچهه ضرورت نہیں - کسي طرح نئي عادات پیدا کرنا نہیں - اوسکے لیے نئي راهوں میں ذرا بهي رکاوٹیں نہیں هیں -

اگر اسکي عملي مثال کي ضرورت هو تو اڈیٹر الهلال کي مثال موجود ہے - ایڈیٹر الهلال انگریزي زبان اور تمدن یورپ سے ویسے واقف نہیں جیسے اور نئے تعلیم یافته بزرگ اور مشهور لیڈر - تاهم ایک زمیندار کي ضبطي هي کے معامله کو دیکهیے - اسمیں صائب ترین راے صرف اڈیٹر الهلال هي کي رهي ہے - کیوں ؟ اسلیے کہ وہ سچے اسلام سے واقف هیں - انکے کاموں کي بنیاد تعلیم اسلام پر ہے - زمیندار کي ضبطي کے متعلق میں نے الهلال دیکها - اور دیگر اخبارات بهي دیکهے - شروع هی سے یه فرق نظر آیا کہ جس اصول پر الهلال نے اس معاملے کو اوٹهایا ہے وہ پورا مدبرانه ہے - اور جس نظر سے دیگر مشهور و آزاد اخبارات نے اس معاملے کو دیکها وہ بالکل حقیر و ذلیل ہے اور پست همتی پر مبنی ہے - بلکه بعض لوگوں نے تو یه کمال کیا کہ صاف صاف لکهدیا کہ عدالت میں مقدمه لیجانے کی جگهه (یعنی بجائے حق پر لڑنے کے) صرف لفٹننٹ گورنر صاحب سے غلامانه عرض معروض کي جائے تو بہتر ہے - مجهے اس اختلاف راے کا نہایت هی صدمه هوا - اور چونکه میرا مسلک :

فاش میگویم و از گفتۂ خود دلشادم
بندۂ عشقـم و از جملـه جهاں آزادم

ہے ' اسلیے میں آپ سے کہے بغیر نہیں رهسکتا - خدا نے آپکو اسلامي دل دیا ہے - اور یہي راز ہے کہ آپ بالطبع غلامي اور غلامي کے طریقوں سے گهبراتے هیں - مانا کہ هندوستان کي عدالتیں بالکل آزاد نہیں هیں - پهر بهي عدالت میں لیجانا اصولاً ضروري تها - یہاں کے حالات بهي اسي کے مقتضي تهے -

میں نہیں سمجهتا کہ لفٹننٹ گورنر صاحب کے هاں دوڑنے سے اگر کامیابي بهي هو - اگر استبداد اور پرسٹیج کو دهکا لگنے کا بہانه جواب کے لیے نه بهي ڈهونڈها جاوے - اگر ضبط شده چهاپه خانه نہیں بلکه اوسي کے ساتهه زمیندار کے مالک کو اور پچیس هزار کا انعام بهي دیدیا جاوے جسطرح کہ اوده کے بادشاه نے پانچ سو کے فدیه سے شاهی فیاضي کا نمونه دکهایا تها - تب بهي کیا حاصل هوگا ؟

میں زمیندار کي خدمت کا قائل هوں - حیات بخش الهلال کي طرح اوسنے بهي قومی خدمات کیں - میں ظفر علي خاں سے ذاتي ملاقات بهي رکهتا هوں اور یہاں دیکهه رها هوں کہ گو اونکے ساتهه بعض همارے سرغناؤں نے یہاں کے قیام کے دوران میں اچها برتاؤ نہیں کیا اور انکے کام میں اور مشکلات ڈالدیں ' پهر بهي وہ بیچارے پریس ایکٹ کا بہت سا کام کرچکے هیں - ترکوں کے معامله میں بهي اونهوں نے شاید سب سے زیاده عملي کام هندوستان میں کیا - الغرض ذاتي طور پر میں اونکي وقعت کرتا هوں - اور کم نہیں کرتا - لیکن اگر زمیندار کا معامله ذاتي رکها جائے تو میں اس اخبار کو ایک کاغذ کے ردي پرزے کے مثل سمجهونگا جسکا پاره پاره کردینا هی ٹهیک اور مقابلتاً بہتر ہے - اگر اونکو صرف اپني منفعت هی کا خیال اور اپنے پریس هی کي واپسي مقصود ہے تو میں سچ کہتا هوں کہ میرے دل میں اونکي کچهه بهی وقعت نه هوگي !

آپ کي راے بہت صائب تهی - آپنے بالکل درست لکها نه یه بهي غلطي کي گئي کہ اسے دوباره جاري کرنے کیلیے چنده کیا گیا - مشترکه سرمایه سے جاري کرنا تها - اسمیں بهي ذاتي منفعت کي جهلک نظر آتي ہے - حالانکه اوسکا قومي بنا دینا بہتر اور مضبوط ترین چیلنج هوتا -

خدا را آپ اپني آتشین زبان سے میري قوم کو اور اپني قوم کو یه سمجها دیں کہ وہ لوگوں کے سامنے هاتهه پهیلانا اور انسانوں کو سجده کرنا چهوڑ دے - وہ اپنے پیروں پر آپ کهڑا هونا سیکهے - وہ اپنے حقوق پر مضبوطي ' استقلال ' اور پامردي کے ساتهه جم جاے - وہ ذاتي غرض کو قومي اور مذهبي غرض میں فنا کردے - پهر دیکهے کہ دنیا کي کونسی قوت ہے جو اوسکي کامیابي میں حائل هوسکتي ہے ؟ زمین اور آسمان ملکر بهي سچے مسلمان کے حصول مقصد میں حائل نہیں هوسکتے !!

مجهے آپ کو اتنا اسوقت اور لکهدینا ہے کہ انجمن خدام الکعبه کے متعلق بهي مجهے اسي کا اندیشه هورها ہے - کہیں اوسمیں بهي وهي هاتهه جوڑنے کي پالیسي نه اختیار کیجاوے -

مجهے آپ پر بهی اسمیں مجنونانه دلچسپي نه لینے کا بڑا اعتراض ہے جو میں کسي دوسرے وقت لکهونگا - خدا کے لیے اوسمیں در آئیے - اور پوري طرح در آئیے -

میں مستقل خط پهر لکهونگا - مسلمان ابهي بہت بڑے خطروں میں هیں - آثار بہت خراب هیں - بلائیں اُمنڈ رهي هیں - وہ ابتک غافل هیں گو قهر انگیز و آتش فشاں بجلي کي گرج اور تڑپ کانوں کے پردے اُڑاے دیتي ہے - نه صرف هندوستان کے مسلمان بلکه ترک بهي غافل هیں - بالکل سوے هوے - آپ کي خدمت میں میري گذارش ہے کہ خدام کعبه کو اسوقت کا اهم ترین کام سمجهیے اور خدا کیلیے اوسمیں در آئیے -

کیا اچها هو اگر آپ الهلال کو کسي دوسرے اهل پر چهوڑکر یہاں آجائیں اور میں اور آپ حجاز اور ترکي کے قریه قریه میں دوره کریں - اگر یہاں آپ نه آئیں تو میں کہیں آپ سے مل لوں - میرے نزدیک کئي مصلحتوں سے آپ کا ایک نظر اس ملک کو بهی دیکهه لینا بہتر هوگا -

آئیے - وقت تنگ ہے اور تنگ تر هورها ہے - بلکه معدوم هونے میں کچهه بهي کسر باقي نہیں رهی - آئیے - اور جلد آئیے - میں تو دل بیمار بهي رکهتا هوں - فرصت جب تک ہے - ہے - آئیے اور بہت هي بہت جلد آئیے - والسلام -

12

مشاهیر اسلام رعایتی قیمت پر

—○*○—

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلی قیمت ۳ آنه رعایتی ۱ آنه (۲) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنه رعایتی ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الہی رحمة الله علیه ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه (۴) حضرت خواجه حافظ شیرازی ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه (۵) حضرت خواجه شاه سلیمان تونسوی ۳ آنه رعایتی ۱ آنه (۶) حضرت شیخ بوعلی قلندر پانی پتی ۳ آنه رعایتی ۱ آنه (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه (۸) حضرت سرمد شہید ۳ آنه رعایتی ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جیلانی ۳ انه رعایتی ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعایتی ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسی ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصری ۳ آنه رعایتی ۱ آنه [۱۳] حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه (۱۴) حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتانی ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه (۱۵) حضرت شیخ سعدی ۳ آنه رعایتی ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنه رعایتی ۱ انه (۱۷) حضرت اما بخاری ۵ آنه رعایتی ۲ آنه (۱۸) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی ۴ آنه رعایتی ۶ پیسه (۱۹) شمس العلما آزاد دهلوی ۳ انه رعایتی ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعایتی ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوی نذیر احمد ۳ انه رعایتی ۱ انه (۲۲) آنریبل سر سید مرحوم ۵ رعایتی ۲ انه (۲۳) رائٹ انریبل سید امیر علی ۲ انه رعایتی ۳ پیسه (۲۴) حضرت شہباز رحمة الله علیه ۵ آنه رعایتی ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازی ۵ انه رعایتی ۲ انه (۲۶) حضرت شبلی رحمة الله ۲ انه رعایتی ۳ پیسه [۲۷] قرض معظم ۲ آنه رعایتی ۳ پیسه [۲۸] حضرت ابو سعید ابو الخیر ۲ انه رعایتی ۳ پیسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیری ۲ انه رعایتی ۳ پیسه [۳۰] حضرت ابونجیب سهروردی ۲ انه رعایتی ۳ پیسه [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ انه رعایتی ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالی ۹ انه رعایتی ۲ انه ۲ پیسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انه رعایتی ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعایتی ۶ پیسه [۳۵] حضرت امام شافعی ۹ انه رعایتی ۱۰ پیسه [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انه رعایتی ۳ پیسه (۳۷) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنه - رعایتی ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکی ۳ - آنه رعایتی ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معین الدین چشتی ۵ - آنه - رعایتی ۲ آنه (۴۰) غازی عثمان پاشا شیر پلیونا اصلی قیمت ۵ آنه رعایتی ۲ انه - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحه کی قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیه ۸ - انه - (۴۰) ردکان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعایتی ۹ - انه (۴۱) آئینه خود شناسی تصوف کی مشہور اور لاجواب کتاب خدا بینی کا رهبر ۵ انه - رعایتی ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعایتی ۹ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۹ - انه - رعایتی ۳ انه - کتاب دیکھ کی قیمت میں کوئی رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاودانی مکمل حالات حضرت محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی ۱ روپیه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اردو ترجمه ڈیرھه هزار صفحه کی تصوف کی لا جواب کتاب ۹ روپیه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیه ۸ انه [۴۷] رموز الاطبا هندوستان بهر کے تمام مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگی معه انکی سینه به سینه اور صدری مجربات کے جو کئی سال کی محنت کے بعد جمع کئے گئے هیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع هوا ہے اور جن خریداروں نے جن نسخوں کی تصدیق کی ہے انکے نام بهی لکهدئے هیں - علم طب کی لاجواب کتاب ہے اسکی اصلی قیمت چهه روپیه ہے اور رعایتی ۳ روپیه ۸ انه [۴۸] الجوری اس کا مراد مرض کی تفصیل تشریح اور علاج ۲ انه رعایتی ۳ پیسه [۴۹] صابون سازی کا رساله ۲ انه رعایتی ۳ پیسه - (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد استاد کے انگریزی سکهانے والی سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیه (۵۱) اصلی کیمیا گری یه کتاب سونے کی کان ہے اسمیں سونا چاندی رانگ سیسه - جسته بنانے کے طریقے درج هیں قیمت ۲ روپیه ۸ آنه

حرم مدینه منوره کا سطحی خاکه

حرم مدینه منوره کا سطحی خاکه یا (Plan) ہے جو ایک مسلمان انجنیر نے موقعه کی پیمایش سے بنایا ہے - نہایت دلفریب متبرک اور روغنی معه رول رکپڑا پانچ رنگوں سے طبع شده قیمت ایک روپیه - علاوه محصول ڈاک -

ملنے کا پته ـــ منیجر رساله صوفی پنڈی بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

هز مجسٹی امیر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبی بخش خان کی مجرب ادویات

جواهر نور العین بیس روپیه ماشه والا خالص ممیره بهی جواهر نور العین کا مقابله نہیں کرسکتا - اور دیگر سرمه جات تو اسکے سامنے کچهه بهی حقیقت نہیں رکهتے - اس کی ایک هی سلائی سے ۵ منٹ میں نظر دوگنی ' دهند اور شبکوری دور ' اور کئی روز میں ' ازر پڑوله ' ناخونه ' پڑبال ' موتیابند ' ضعف بصارت عینک کی عادت اور هر قسم کا اندها پن بشرطیکه آنکهه پهوٹی نه هو ایک ماه میں رفع هوکر نظر بحال هوجاتی ہے - اور آنکهه بنوانے اور عینک لگانے کی ضرورت نہیں رهتی ' قیمت فی ماشه درجه خاص ۱۰ روپیه - درجه اعلی ۴ روپیه - درجه اول ۲ روپیه -

حبوب شباب آور دنیا بهر کی طاقتور دواؤں سے اعلی اور افضل ' مولد خون اور محرک اور مقوی اعصاب هیں - نا طاقتی اور پیر و جوان کی هر قسم کی کمزوری بہت جلد رفع کرکے اعلی درجه کا لطف شباب دکهاتی هیں - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

طلسم شفا هر قسم کا اندرونی اور بیرونی درد اور سانپ اور بچهو اور دیوانه کتے کے کاٹنے سے زخم کا درد چند لمحه میں دور ' اور بد هضمی ' قئے ' اسہال ' منهه اور زبان ' حلق اور مسوڑوں کی ورم اور زخم اور جلدی اور امراض مثلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتی اچهلنا ' خناق ' سرکن ' دانت کی درد ' گنٹهیا اور نقرس وغیره کیلیے ازحد مفید ہے - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

حسن افروز ایک منٹ میں سیاه فام کو گلفام بناکر اور چهره کی چهائیاں اور [illegible] دور کرکے چاند سا مکهڑا بناتا ہے - قیمت فی شیشی ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

تریاق سگ دیوانه اس کے استعمال سے دیوانه کتے کے کاٹے هوئے مریض کے پیشاب کے راسته مچهر کے برابر دیوانه کتے کے بچے خارج هوکر زهر کا آثر زائل ' اور مریض تندرست هوجاتا ہے - قیمت فی شیشی ۱۰ روپیه نمونه ۳ روپیه -

طلائے مہاسه چہرے کے دانوں کی ورم ' درد اور سرخی رفع ' اور پکنا اور پهوٹنا مسدود کرکے انهیں تحلیل کرتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیه - حبوب مہاسه ان کے استعمال سے چہره پر دانوں کا نکلنا موقوف هوجاتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیه -

اکسیر هیضه هیضه ایک ایسی ادنے مرض نہیں ہے که هر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابی کے ساتهه انکا علاج کرسکے - لہذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافی نہیں هوا کرتی - اسکے ۳ درجه هوتے هیں - هر درجه کی علامت اور علاج مختلف ہے - پس جس کے پاس اکسیر هیضه نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نه هوں وه خواه کیسا هی قابل اور مستند ڈاکٹر کیوں نه هو اس مرض کا علاج درستی سے نہیں کرسکیگا - لہذا وبا کے دنوں میں هر سه قسم کی اکسیر هیضه تیار رکهنی چاهئے - قیمت هر سه شیشی ۳ روپیه -

پته : ـــ منیجر شفاخانه نسیم صحت
دهلی دروازه لاهور

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ مولوي انیس احمد صاحب جیسا تقریر و تحریر میں ممتاز، نواب وقار الملک کا معتمد، حضرت مولانا محمود حسن صاحب کا پسندیدہ، دوسرا گریجوایٹ نظر نہیں آتا - پھر کسقدر حیرت کا مقام ہے کہ ایک شخص دیني خدمات کے لیے آمادہ کیا جاتا ہے، بجاے اسکے کہ اسکي ہمت افزائي کي جاے، بعض حضرات اپني تمام توجہ اسکي بے بنیاد عیب چیني میں صرف کردیتے ہیں ؟ کیا یہي طریقہ ہے جس سے نوجوان تعلیم یافتہ حضرات دیني خدمات کیلیے راضي کیے جائینگے ؟

خاکسار ضیاء الدین - ایم - اے - پروفیسر نظارۃ المعارف دهلي -

الهلال :

مولوي قیس صاحب در بهنگوي کا وہ مضمون عرصہ ہوا بغرض اشاعت پہنچا تھا لیکن چونکہ بہت طول طویل تھا اسلیے شائع نہ کیا جاسکا اور انہیں اطلاع دیدي گئي کہ صرف اسکا خلاصہ شائع ہوسکتا ہے - انہوں نے اصرار مزید کیا اور اختصار کي اجازت دي - چنانچہ بعد اختصار شائع کردیا گیا کہ ہر طرح کي رائیں بغیر کسي فریق کا ساتھ دیے شائع کردیني چاہئیں - بہر حال ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت مولانا محمود حسن صاحب قبلہ کي تحریر مبارک کي اشاعت کے بعد یہ امر واضح ہوگیا ہے کہ جس سختي کے ساتھ مخالفانہ رائیں بعض حضرات نے دي ہیں، واقعیت اسکے خلاف ہے - موجودہ عہد قابلیتوں کے فقدان و قحط الرجال کا بنلایا جاتا ہے اور اس قسم کے کاموں کیلیے تو واقعي جامع حیثیات مبلغین کا بہت ہي قحط ہے - ایسي حالت میں چاہیے کہ کام کسي نہ کسي طرح شروع کیا جاے، اور اپنا معیار اتنا بلند نہ کیا جاے کہ کام کے آغاز کي نوبت ہي نہ آے - ہمارا خیال تو یہ ہے کہ خلوص و صداقت ہي سب سے بڑي چیز ہے اور اگر یہ ہو تو بہت سي علمي کوتاہیوں کي بھي تلافي کردیتي ہے -

---

مسلمان مستورات کي دیني، اخلاقي، مذہبي حالت سنوارنیکا بہترین ذریعہ

نہایت عمدہ خوبصورت ایکہزار صفحہ سے زیادہ کي کتاب بہشتي زیور قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ محصول ۷ آنہ -

جسکو ہندوستان کے مشہور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرفعلي صاحب تھانوي نے خاص مستورات کي تعلیم کے لیے تصنیف فرماکر عورتوں کي دیني و دنیاوي تعلیم کا ایک معتبر نصاب مہیا فرما دیا ہے - یہ کتاب قرآن مجید و صحاح ستہ (احادیث نبوي صلی اللہ علیہ وسلم) و فقہ حنفي کا اردو میں لب لباب ہے - اور تمام اہل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب ہے - اسکے مطالعہ سے معمولي استعداد کے مرد و عورت اردو کے عالم دین بن سکتے ہیں - اور ہر قسم کے مسائل شرعیہ اور دنیوي امور سے واقف ہو سکتے ہیں - اس نصاب کي تکمیل کیلیے زیادہ عمر اور زیادہ وقت کي ضرورت نہیں - اردو پڑھي ہوئي عورتیں اور تعلیم یافتہ مرد بلا مدد استاد اسکو بہت اچھي طرح پڑھ سکتے ہیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اردو خواں نہیں وہ تھوڑے عرصہ میں اسکے حصہ اول سے ابجد پڑھکر اردو خواں بن سکتے ہیں - اور باقي حصوں کے پڑھنے پر قادر ہو سکتے ہیں - لڑکیوں اور بچوں کے لیے قرآن مجید کے ساتھ اسکي بھي تعلیم جاري کردي جاتي ہے، اور قرآن مجید کے ساتھ ساتھ یہ کتاب ختم ہوجاتي ہے (چنانچہ اکثر مکاتب و مدارس اسلامیہ میں یہي طرز جاري ہے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل ہوئي ہے کہ اسوقت تک بار بار چھپکر ساٹھہ ستر ہزار سے زیادہ شائع ہو چکي ہے - دهلي، لکھنؤ، کانپور، سہارنپور مراد آباد وغیرہ میں گھر گھر یہ کتاب موجود ہے - انکے علاوہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں صدہا جلدیں اس کتاب کي پہنچ چکي ہیں، اور بعض جگہہ مسجد کے اماموں کے پاس رکھي گئي ہے کہ نماز کے بعد اہل محلہ کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے ہیں اور ہر حصے کے ۹۶ صفحات ہیں اور ساڑھے ۴ آنہ قیمت -

حصہ اول الف باتا - خط لکھنے کا طریقہ - عقائد ضروریہ - مسائل وضو غسل وغیرہ -

حصہ دویم حیض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل و ترکیب

حصہ سویم روزہ، زکوۃ، قرباني، حج، منت، وغیرہ کے احکام -

حصہ چہارم طلاق، نکاح، مہر، ولي عدت وغیرہ -

حصہ پنجم معاملات، حقوق معاشرت زوجین، قواعد تجوید و قرات -

حصہ ششم اصلاح و تردید رسوم مروجہ شادي غمي میلاد عرس چہلم دسواں وغیرہ -

حصہ ہفتم اصلاح باطن تہذیب اخلاق ذکر قیامت جنت و نار -

حصہ ہشتم نیک بي بیوں کي حکایتیں وسیرت واخلاق نبوي -

حصہ نہم ضروري اور مفید علاج معالجہ تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصہ دہم دنیاوي ہدایتیں اور ضروري باتیں حساب وغیرہ و قواعد ڈاک -

گیارھواں حصہ بہشتي گوہر ہے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور ہیں - اسکي قیمت ساڑھے ۷ آنہ - اور صفحات ۱۷۴ ہیں - پورے گیارہ حصوں کي قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ اور محصول ۷ آنہ ہے - لیکن پوري کتاب کے خریداروں کو صرف ۳ روپیہ کا وي پي روانہ ہوگا، اور تقویم شرعي و بہترین جہیز مفت نذر ہوگا -

بہترین جہیز - رخصت کے وقت بیٹي کو نصیحت حضرت مولانا کا پسند فرمایا ہوا رسالہ قیمت دو پیسہ -

تقویم شرعي - یعني بطرز جدید اسلامي جنتري سنہ ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علي صاحب کے مضامین نے عزت بخشي ہے - دیندار حضرات کا خیال ہے کہ آجتک ایسي جنتري مرتب نہیں ہوئي قیمت ڈیڑہ آنہ -

راقم

فقیر اصغر حسین ہاشمي - دار العلوم مدرسہ اسلامیہ دیوبند ضلع سہارنپور

اپنا فاضل وقت روپیہ حاصل کرنے میں صرف کیجیے

اپنے مکان پر فرصت کے وقت کام کرکے روپیہ زیادہ حاصل کیجیے - نا تجربہ کاري کا خیال نہ کیجئے - اگر آپ اپني آمدني میں ترقي کرنا چاهیں تو هملوگ آپکو مدد دیسکتے هیں - اتنا جتناکہ تین روپیہ روزانہ چست و چالاک کاریگرونسے کیا جاسکتا ہے - هر جگہہ - هر مذهب - هر فرقہ اور هر قوم کے هزاروں آدمی اپنا فاضل وقت روپیہ حاصل کرنے میں صرف کر رہے هیں - پھر آپ کیوں نہیں کرتے ؟

پوری حالت کیواسطے لکھیں - اسکو چھوڑ نہ دیں - آج هی لکھیں - اطمینان شدہ کاریگران هر جگہہ .... کیا کہتے هیں ؟ پڑھیے :

جھجر ضلع، روهتک
۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع

میننے کل خط آپکا پایا جسکا میں ممنون هوں - دو درجن جوڑہ مردانہ جرابین حسب هدایت آنجناب ٹھیک بنا کر روانہ کرتا هوں - یقین ہے کہ یہ سب منظور هونگي - میں آپکے اس حسن سلوک کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا هوں - میں خوشی کیساتھہ دریافت کنندہ کو سفارش کرونگا اور اگر آپ اپنے نئے خریدارونکو همارا حوالہ دیں تو انکو بھي سفارش کرونگا - هم ان لوگونکو جو اسکے خواستگار هیں سکھلا سکتے هیں - میں آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا هوں -

دستخط بی - اس - اصغر حسن (علیگ)

گنیر و هیلر اینڈ کمپني ڈپارٹمنٹ نمبر ۵۵، ۱۱-۲
لنڈ سی اسٹریٹ - کلکتہ

Dept. No. 3.

هر فرمایش میں الهلال کا حواله دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹریز اف دي کورٹ آف لندن

یه مشهور ناول جو که سوله جلدونمیں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اوراب دس ۱۰ روپیه - تهوڑکي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۴۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ، یه دوا کل دماغی شکایتوںکو دفع کرتی هے - پژمرده دلونکو تازه کرتي هے - یه ایک نهایت موثر ٹانک هے جوکه ایکسان مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پهونچتی هے - هسٹریه وغیره کو بهی مفید هے چالیس گولیونکي بکس کی قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باه ایک بارگی دفع هو جاتی هے - اس کے استعمال کر تے هی آپ فائده محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائی ڈرولین

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یه دوا آب نزول - فیل پا وغیره کے واسطے نهایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندرونی و بیرونی استعمال سے شفا حاصل هوتی هے -

ایک ماه کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیه اور دس ملکے دوا کی قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist,
Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواه نوبتي جنون ، مرگی والا جنون ، غمگین رهنے کا جنون ، عقل میں فتور ، بے خوابي و موسمي جنون ، وغیره وغیره دفع هوتی - هے اور وه ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبهي ایسا گمان تک بهی نهیں هوتا که وه کبهي ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت في شیشي پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street,
Calcutta.

نصف قیمت - پسند نهونے سے واپس

بهرے لگے چالس کي جیب گهڑیان ٹهیک وقت دینے والي اور دیکهنے میں بهي عمده فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے کي جاتي هے -

اصلي قیمت سات روپیه چوده آنه اور نو روپیه چوده آنه نصف قیمت تین روپیه پندره آنه اور چار روپیه پندره آنه هر ایک گهڑی کے همراه سنهرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دے جائینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چوده آنه اور تیره روپیه چوده آنه نصف قیمت - چار روپیه پندره آنه اور چهه روپیه پندره آنه باندهنے کا فیته مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن ملر لین کلکته -

Competition Watch Company
No, 20 Madan Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونیم صرف فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساگن کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ و ۷۰ و ۸۰ روپیه: نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر۳/۱۰ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئی هوئي قوت پهر دو باره پیدا هوجاتي هے - اسکے استعمال میں کسی قسم کي تکلیف نهیں هوتی - مایوسي مبدل بخوشی کر دیتي هے قیمت فی شیشی دو روپیه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسی تکلیف اور بغیر کسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتی هیں -
قیمت تین بکس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road.
Calcutta.

سنکاری فلوٹ

تین سال کي گارنٹي

بهترین اور سریلي آواز کي هارمونیم سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک
قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه
ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه
اسکے ماسوا هرقسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یهاں موجود هے -
هر فرمایش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچاس برس کے تجربه کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سي - داس کا ایجاد کرده - آرالا سهائے - جو مستورات کے کل امراض کے لیے تیر بهدف هے ، اسکے استعمال سے کل امراض متعلقه مستورات دفع هو جاتی هے ، اور نهایت هي مفید هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا - دفعتاً بند هو جانا - کم هونا - بے قاعده آنا - تکلیف کے ساتهه جاري هونا - متواتر یا زیاده مدت تک نهایت زیاده جاري هونا - اس کے استعمال سے بانجه عورتیں بهي باردار هوتي هیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه -

سوا تسهائے گولیاں

یه دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بهدف کا حکم رکهتي هے - کیسا هي ضعف کیوں نه هو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جوکه بیان سے باهر هے - شکسته جسموں کو از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتي هے ، اور طبیعت کو بشاش کرتي هے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کی قیمت ایک روپیه.

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سلوائیٹ

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا ضعف خواه اعصابی هو یا دماغی یا اور کسي وجه سے هوا هو دفع کردیتي هے ، اور کمزور قوی کو نهایت طاقتور بنادیتي هے - کل دماغی اور اعصابي اور دلي کمزور یونکو دفع کرکے انسان میں ایک نهایت هي حیرت انگیز تغیر پیدا کردیتی هے - یه دوا هر عمر والے کے واسطے نهایت هی مفید ثابت هوئي هے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نهیں هوتا هے سوائے فائده کے

قیمت فی شیشی ایک روپیه

S. C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street,
Calcutta.

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا، اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دو دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو چٹانی کر دیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۲ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن منبشتہ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل چربی مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن، سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کر دیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر، نزلہ، چکر، اور دماغی کمزوری کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مبتلا ہو کر مرتے ہیں، اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر، اور نہ کوئی حکیم اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کر دی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہو جائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

معوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو، یا وہ بخار، جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - بہر صورت بحکم خدا دور کرتا ہے، اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے، نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں، بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو، کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر ر ہرو ہرا قر
ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6].

کارخانہ

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کی تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاہیر فقرا وعلما کے حالات ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ہیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابی اشعار ہیں اعلی درجہ کے ہیں - مآثر الکرام میں اُن حضرت صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علی لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے اس کی تصحیح کی ہے اور مولوی عبد الحق صاحب بی - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کی ابتدائی تاریخ اور تذکرہ ہذا کے خصوصیات مذکور ہیں - صفحات ۲۲۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دی پاپولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعی تھے اور ان کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کی سوانح عمری جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کی کتاب سے اقتباس کر کے مولوی خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی لا ثانی تصنیف جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح عمری اور اُن کے ملکی ' مالی ' فوجی انتظامات اور ذاتی فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبد الوہاب بن احمد الشعرانی المتوفی سنہ ۹۷۳ ھجری کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدی کے اواسط ایام تک جس قدر مشاہیر فقرا گذرے ہیں ان کے حالات اور زریں اقوال مذکور ہیں - مترجمہ مولوی عبد الغنی صاحب وارثی قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کی مشہور تصنیف جس میں دہلی کی تاریخ اور وہاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامی پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسنین قدر بلگرامی - علم عروض میں اس ترضیح و تفصیل کے ساتھہ عربی و فارسی میں بھی کوئی کتاب لکھی نہیں گئی ہے - اس کے اخیر میں فن عروض و قافیہ کے اصول و ضوابط بھی مذکور ہیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی نے اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنی طب متعلقہ مقدمات فوجداری ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۴ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستاولیبان کی فرانسیسی کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - یہ کتاب تمدن عرب کی طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھی گئی ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ہیں اُن کی تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائی حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط ہیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپی ہے - حجم (۲۶۵۹) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۹ روپیہ -

(۱۴) مشاہیر اسلام - قاضی احمد ابن خلکان کی مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدی سے ساتویں صدی تک کے مشاہیر علما و فقہا و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات ہیں - اس کتاب کے انگریزی مترجم موسیو ڈی سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے ہیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالی - مصنفہ مولانا شبلی نعمانی - امام ہمام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی کی سوانح عمری اور ان کے علمی کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کی کتاب دی جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوی ظفر علی خان بی - اے جس میں انوار سہیلی کی طرز پر حیوانات کی دلچسپ حکایات لکھی گئی ہیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما لین کا ترجمہ - مترجمہ مولوی عزیز میرزا صاحب بی - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکرت ڈراما کی تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحی حالات مذکور ہیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملی - مصنفہ مولوی سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوی - فلسفہ عملی پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کی روحانی ارتقا کی تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومی ترقی اور عزت حاصل کرنے کی اصول و ضوابط بیان کئے ہیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) اسر اللغات - عربی فارسی کی متداول الفاظ کی کارآمد ڈکشنری حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۹ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ہیں ' اور کئی ہزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتلائی گئی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ہیں مطبوعہ مفید علم پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبری - مولانا آزاد دہلوی کی مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اہل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربی فارسی و اردو کی کئی ہزار کتابوں کی فہرست جس میں ہر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ہیں انہیں اس کا مطالعہ کرنا لازمی ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیری - ضیاء الملۃ والدین امیر عبد الرحمن خان غازی حکمران دولت خدا داد افغانستان کی سوانح عمری - مترجمہ مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسی - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) نغان ایران - مسٹر شوسٹر کی مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor,
Abul Kalam Azad
14 McLeod Street,
CALCUTTA.
Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

الہلال

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۲۴ | کلکتہ : چہار شنبہ ۲۲ رجب ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta : Wednesday, June, 17. 1914

الاجتماع

" مسئلۂ ندوہ " کے متعلق بعض بزرگوں نے ہمیں لکھا ہے کہ الہلال کیوں خاموش ہے ؟ کیا مقصود اصلی حاصل ہوگیا ؟

جواباً گذارش ہے کہ مقصود اصلی تو حاصل نہیں ہوا لیکن حصول مقصد کا جو عملی وسیلہ ہوسکتا تھا اور جو اس درجہ ضروری تھا کہ اسکی تلاش بھی کم از تلاش مقصد حقیقی نہ تھی' الحمد للہ کہ وہ حاصل ہوگیا ہے - ۱۰ مئی کو مسلمانوں کی ایک ایسی عظیم الشان جماعت نے جو ہندوستان میں کسی اہم مسئلہ کیلیے یک جا ہوسکتی ہے' ۹ - آدمیوں کی ایک کمیٹی منتخب کرلی ہے -

الہلال کا مقصد حصول نتائج ہے نہ کہ محض تسلسل مباحث و ہنگامۂ تحریر و نگارش - ایک با قاعدہ اور معتمد کمیٹی کے قائم ہوجانے کے بعد ہم نے یہی مناسب سمجھا کہ اب اسکے نتائج کا انتظار کریں' اور دیکھیں کہ کیا صورت حال پیش آتی ہے ؟

دو ہی صورتیں ہیں جو ہمارے سامنے ہیں:

یا تو حضرات ندوہ اصلاحی کمیٹی کا ساتھہ دینے کیلیے طیار ہوجائینگے اور اسکے کاموں میں حارج نہونگے - یا (خدا نخواستہ) بعض نا سمجھہ اور نادان لوگوں کے طفلانہ خیالات سے متاثر ہوکر کوشش کرینگے کہ اپنے استبداد اور شخصیت کے آگے جماعت کی خواہشوں کو کوئی چیز نہ سمجھیں -

پہلی صورت میں انشاء اللہ مقصود اصلاح حاصل ہے اور کچھہ ضرورت نہیں کہ جو کام ایک کمیٹی کے ہاتھہ میں دیدیا گیا ہے وہ اخبار کے صفحوں پر لایا جاے -

لیکن اگر خدا نخواستہ دوسری صورت پیش آئی تو پھر مجبوراً ہم سب کا فرض ہوگا کہ " مسئلۂ اصلاح ندوہ " کی طرف پہلے سے بھی زیادہ متوجہ ہوں' اور جو لوگ نادانی سے سمجھتے ہیں کہ ایک ایسی عظیم الشان جماعت کی منتخب کردہ کمیٹی کی قوت سے بآسانی انکار کردیا جاسکتا ہے' اُنہیں بتلا دیں کہ مثل اور بہت سی پچھلی رایوں کے اُنکی یہ راے بھی صحیح نہیں ہے' اور ایک ایسی امید کو اپنے دماغ میں جگہ دینا ہے جس کا نتیجہ نامرادی کے سوا اور کچھہ نہ ہوگا -

---

ایسا کرنا نہ صرف اصلاح ندوہ ہی کیلیے ناگزیر ہوگا بلکہ اسلیے بھی کہ بہتر سے بہتر قومی اجتماع اور بڑا سے بڑا جلسہ جو کسی قومی مسئلہ کیلیے منعقد ہوسکتا ہے' وہ وہی تھا جو ۱۰ مئی کو دہلی میں منعقد ہوا - پس ہر اُس شخص کا جو ہندوستان میں کام کرنا چاہتا ہے اور اپنے صدہا سیاسی و غیر سیاسی مقاصد کو محبوب رکھتا ہے' فرض ہے کہ جماعت کی قوت کے تحفظ اور علم راے کے احترام کے بقا کیلیے اس جلسہ کی واقعی ہستی و وقعت کو ہر حال میں قائم رکھے' اور ایک لمحہ کیلیے بھی ان لوگوں کی مہلک کوششوں کو کامیاب ہونے نہ دے جو محض اپنے وقتی اور شخصی منافع کیلیے آمادہ ہوگئے ہیں کہ کسی طرح اس جلسہ کی قوت سے انکار کردیں' اور اس طرح مسلمانوں کو انکے اعمال حیات کے سب سے بڑے آلہ سے محروم کردیں -

---

پس ہم انتظار کر رہے ہیں کہ اصلاحی کمیٹی کو حضرات ندوہ کی جانب سے قطعی جواب کیا ملتا ہے ؟ اسکے بعد اپنی راہ اختیار کرینگے -

ہم نے سنا ہے کہ طرح طرح کی کوششیں کی جا رہی ہیں کہ کسی طرح سعی اصلاح و اصلاح سے پہلے ریاست بھوپال اور ریاست رامپور کے ملتوی شدہ وظائف کھل جائیں - سنا ہے کہ اس غرض سے بعض لوگ بھوپال جائینگے -

لیکن ہم نہیں سمجھتے کہ جن لوگوں نے ۱۰ - مئی کے عام قومی فیصلہ کا ساتھہ دینے اور اسکی مخالفت کے خیال خام سے باز آجانے کا ابتک اعلان نہیں کیا' انہیں کیا حق ہے کہ وہ اُن اعانات کے لیے دست طلب بڑھائیں جو " تا وقت اصلاح " کی شرط کے ساتھہ ملتوی کردی گئی ہیں !

بالآخر ۱۲ - جون کو " زمیندار لاہور " کی اپیل چیف کورٹ لاہور میں پیش ہوئی - گورنمنٹ کی جانب سے مسٹر پٹمین اور اپیلانٹ کی جانب سے مسٹر فضل حسین بیرسٹر ایٹ لا پیرو کار تھے -

اس مقدمہ کیلیے انتظام کیا گیا تھا کہ مشہور مسٹر نارٹن کی خدمات حاصل کی جائیں - خود مسٹر موصوف کو بھی اس مقدمہ سے اسقدر دلچسپی تھی کہ وہ نہایت شوق سے لاہور جانے کیلیے مستعد تھے -

لیکن افسوس ہے کہ وقت پر اطلاع نہیں دیگئی' اور ۱۵ - جون تک کیلیے وہ ایک دوسرے بڑے مقدمے کے واسطے روک لیے گئے -

---

کار روائی دو دن تک جاری رہی - اُن تمام مضامین کے قابل اعتراض حصوں پر بحث ہوئی جو دوسری ضمانت اور آخری ضبطی کا موجب قرار دیے گئے ہیں - ضمناً یہ مسئلہ بھی چھڑ گیا کہ " گورنمنٹ " کا مفہوم حقیقی کیا ہے ؟ وہ حکام و اشخاص جو ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں' یا کوئی اور شے جو ایک بالا تر نظامی قوت ہے ؟

مسٹر فضل حسین نے بمبئی لا رپورٹ سے ایک مقدمہ کا فیصلہ سنایا جسمیں لکھا ہے کہ " گورنمنٹ کے خاص خاص افراد کے متعلق تنفر پھیلانا خود گورنمنٹ کے خلاف نفرت پھیلانا نہیں ہے' کیونکہ افراد آتے جاتے رہتے ہیں' مگر گورنمنٹ ہمیشہ مستقل رہتی ہے "

فیصلہ ابھی محفوظ ہے - ہم آیندہ اشاعت میں تفصیلی طور پر لکھینگے -

مسئلـۂ مساجد و قبـور لهکـرپور

بنگال مسلم لیگ پرسوں شب کو مسلم لیگ بنگال کا ایک جلسہ منعقد ہوا' اور اسمیں یہ مسئلہ باقاعدہ پیش ہوا کہ ٥ - جون کے جلسے کي جو فرضي اور مصنوعي کارروائي اخبارات میں بذریعۂ تار بهیجي گئي ہے وہ کیوں بهیجي گئي اور کس نے بهیجي ؟

سکریٹري صاحب نے بیان کیا کہ انہیں اس تارکي کوئي خبر نہیں اور نہ کسی دوسرے ذمہ دار شخص نے لیگ کے دفتر سے بهیجا ہے !

بہر حال ایک با قاعدہ تجویز اسکے متعلق منظور ہوگئي ' اور قرار پایا کہ سکریٹري اسکي تغلیط اخبارات میں بهیجدیں -

جب اس تار کے مضموں کی مصنوعیت و کذب بیاني تسلیم کرلي گئي ' تو اب ہمیں اس سے کچهہ بحث نہیں کہ وہ تار کس نے بهیجا اور کیوں بهیجا ؟

مسئلۂ مساجد کي موجودہ حالت یہ ہے کہ ابتک کوئی با قاعدہ جواب ہز اکسلنسي کي جانب سے نہیں آیا ہے - غالباً جولائي کے پہلے ہفتہ میں کلکتہ تشریف لائینگے - یہ بالکل آخري فرصت ہے جو انکے سامنے ہے - امید ہے کہ وہ اپني مشہور دانشمندي کا اس موقع پر بهی ایک یادگار نمونہ پیش کرینگے اور لیگ اور انجمن دفاع کے قائم مقاموں سے ملکر مسلمانوں کو انکی سب سے بڑي بیچینی کے طرف سے اطمینان دلا دیں گے -

---

مسلم یونیورسٹي ایسو سي ایشن کے متعلق گذشتہ اشاعت میں ہم نے خواہش کي تهي کہ صدر دفتر ۱۵- جون کي جگہ کوئي دوسري تاریخ مقرر کردے تاکہ کافي لوگوں کو شریک کار ہونے کا موقعہ ملے - ہم نہایت خوش ہیں کہ اس سے قبل هي مسٹر محمد علي کی درخواست پر ایک ماہ کی مہلت آور بڑها دي گئي ہے' اور اب آخري تاریخ الکٹرینٹ کے درج رجسٹر ہونے کي ۱۵ - جون کي جگہ ۱۵ - جولائي قرار پائي ہے - ہم سکریٹري کمیٹي کي اس فراخ دلی اور قابل تعریف مستعدي کے شکر گذار ہیں' اور سمجهتے ہیں کہ انہوں نے اپنا انتہائي فرض ادا کر دیا - اب عام تعلیم یافتہ حضرات اور زمینداروں و ٹیکس ادا کنندگاں کا فرض ہے کہ اس مہلت سے پورا پورا فائدہ اٹهائیں اور فیس داخلہ و سال اول بهیجکر بکثرت شریک کار ہوں -

ممکن ہے کہ بعض اصحاب کو خیال ہو کہ فیس کي بهي قید لگا دي گئي ہے - لیکن ایسا خیال کرنا بڑي هي چهوٹے درجہ کي بات ہوگي - ان طبقوں کے حضرات کو ایسے منسوبات سے بهی اپنے تئیں محفوظ رکهنا چاہیے - دس روپیہ سالانہ کوئي ایسي بڑي رقم نہیں جو ٹیکس پیرز اور زمینداروں کیلیے قابل ذکر ہو -

ادنی قسم کا ہوانا سگار بهي دس روپیہ سیکڑہ سے کم میں نہیں آتا - کتنے هي ارباب استطاعت ہیں جو ہر ماہ دو چار ڈبے ضرور هي سگار کے پهونک ڈالتے ہونگے - یہی سمجهہ لیں کہ سال میں ایک سو سگار کم پیے !

کرانچي بائسکوپ کمپنی بعد کي خبروں سے معلوم ہوا کہ کرانچي کي جس سینی میٹو گراف کمپني نے " عظیم " نامي قصے کي فلم دکهلا کر اسلام و پیروان اسلام کي دلآزاري کي ایک نہایت شرمناک کوشش کي ہے ' اسکے مینجنگ ڈائرکٹر کا نام مسٹر گرین فیلڈ ہے -

بعض واقعات جو مقامي اینگلو انڈین معاصر میں شائع ہوے ہیں' انسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک نہایت سرکش اور مغرور آدمي ہے' اور نہایت بے پرواهي سے کہتا ہے کہ جن لوگوں کو میرے تماشے سے دکهہ پہنچتا ہو' وہ تماشہ گاہ سے نکل جائیں - ہم نے یہ پڑهکر کہا کہ سچ ہے - جس قوم کو اسکي قسمت نے اپنے تخت اقبال و عزت کے چهوڑنے پر مجبور کیا ہو' اسکے لیے اس شریر منیجر کا یہ کہنا بالکل ٹهیک ہے کہ میرے تماشہ گاہ کو چهوڑ دو - اصل میں یہ سب باتیں قومي ذلت و ادبار کا نتیجہ ہیں - جو قوم ذلیل سمجهہ لي جاتي ہے' آسے مسلط قوم کا ہر ادنی سے ادنی فرد بهي ذلیل و حقیر سمجهتا ہے - اسکي کوئي ہستي هي تسلیم نہیں کي جاتي - جذبات و معتقدات کا پاس کرنا تو بڑي بات ہے :

جرم منست پیش تو گر قدر من کم ست
خود کردہ ام پسند خریدار خویش را !

یہ واقعہ کوئي تازہ واقعہ نہیں ہے - غالباً سنہ ۱۸۸۰ میں ایک تهیٹریکل کمپني نے کسي مشنیري شخص سے ایک ڈراما لکهوایا تها ' اور آسمیں واقعۂ افک کي بنا پر ایک ابلیسانہ تہمت تراشي کي گئي تهي - اسي طرح گذشتہ سال دهلي میں بهي ایک کمپني نے حضرۃ اسماعیل (ع) کے متعلق ایک فرضي قصہ کي فلم منگوائي اور پبلک میں اس سے سخت جوش پهیل گیا - قانون موجود ہے جو کہتا ہے کہ ہر مذہب کے جذبات کا پاس و لحاظ رہے - پینل کوڈ بهي ہے جسکي دفعہ ۱۵۱' ۱۵۲' اور ۲۹۸ کہتي ہے کہ کوئي فرقہ کسي دوسرے فرقے کي مذہبي توہین نہ کرے اور قوموں کو باہم اشتعال نہ دلایا جاے - بے طرفدار حکومت بهي اپنے دبدبۂ و سطوت کے ساتهہ قائم ہے اور آسکے اصول حکومت کي پہلي سطر یہ ہے کہ کسي مذہب کي تحقیر و تذلیل نہو - یہ سب کچهہ ہے' تاہم اسکو کیا کیجیے کہ ان میں سے ہر شے بیکار ہے جب تک آس سے کام لینے والے بهي اپنے اندر قوت نہ رکهتے ہوں - قومي ذلت و ادبار ایک ایسا زخم ہے جسکے لیے کوئي مرہم مفید نہیں ہوسکتا - قوت ہو تو پهر قانون کي بهي ضرورت نہیں - یہ روح حیات نہیں تو تمام چیزیں بیکار ہیں - مردہ لاش سامنے پڑي ہو تو مغرور اور سرشار نخوت قدموں کو ٹهکرانے سے کون روک سکتا ہے ؟ قانون بہت کریگا تو بعد کو سزا دیدیگا' لیکن جو شیشہ ٹوٹ چکا آسکے جوڑنے کیلیے مرہم پٹي بیکار ہے !

آہ ! تم نے قرآن کو بالکل بهلا دیا' جسنے ملکۂ سبا کي زباني ان تمام مصائب کي اصلي علت پہلے هی بتلا دي تهي : ان الملوک اذا دخلـــوا قـریـــۃ افســدوها ' و جعلـــوا اعـــزۃ اهلهـــا اذلـــۃ و کذالک یفعلـــون ! (۲۷ : ۳۲)

مسٹر گرین فیلڈ تاہم مسٹر گرین فیلڈ کو معلوم ہونا چاہیے کہ زخمي شیر کو زخمي سمجهہ لینے میں تو کوئي غلطي نہیں ہے' لیکن زخمي شیر کو زخمي بهیڑیا سمجهہ لینا صحیح نہوگا - مسلمان اپني غفلت و ترک عمل کے هاتهوں خواہ کتنے هي ذلیل و حقیر ہوگئے ہوں' تاہم ابهي وہ وقت نہیں آیا ہے کہ دنیا کي سب سے بڑي بے داغ زندگي کے متعلق ایسي ناپاک جسارتیں دیکهیں اور اپنے تئیں طاقت سے محروم پاکر خاموش ہو رہیں - دنیا میں گو سب سے بڑي طاقت حکومت و فرماں روائی سمجهي جاتي ہے' لیکن حکومت کے بغیر بهي دنیا میں بہت کچهہ ہوسکتا ہے اور ہوا ہے -

وہ اس قسم کي مفتریات پر محض اس وجہ سے غضبناک نہیں ہوتے کہ انکا مذہبي اعتقاد اس سے زخمي ہوتا ہے' بلکہ صرف اسلیے کہ سچائي کے عالمگیر اصول پر حملہ کیا جاتا ہے' اور محض افتراء اور بہتان کے ذریعہ اپنے مذہبي عداوت و بغض کا مقصد حاصل کرنے کي ناپاک کوشش کي جاتي ہے - وہ اپنے مخالفوں سے رعایت کے طالب نہیں ہیں' بلکہ صرف سچ بولنے کے !

شذرات

دولت عليه اور يونان

جنگ کے آثار و علائم

صديوں كي اسلامي آباديان لٹ گئيں ' ظلم و غارت اور وحشت و سفاكي كا نشانه بنيں ' لاكهوں مسلمان بے سروساماني كے ساتهه ترک وطن پر مجبور هوے ' رياست هاے بلقان و يونان كي فوجي و غير فوجي جماعتوں نے انكے ساتهه جو كچهه سلوک كيا ' وہ تمام عالم كو معلوم هے ' اور اسكو ايک بار آوزياد كرلينے كيليے سينٹ پيٹرز برگ كے نيم سركاري اخبار " نوويي وريميا " كے نامه نگار موسيو مشكوف كا يه بيان كافي هوگا :

" آجتک كسي وحشي سے وحشي ملک و قوم نے بهي اپنے بے بس اور مظلوم محكوموں كو اس تباهى و بربادي اور وحشت و سفاكى كے ساتهه ترک وطن پر مجبور نه كيا هوگا ' جسطرح هزاروں فاقه مست مسلمان عورتيں اپنے شير خوار بچوں كو گود ميں لي هوئيں اور چهوٹے چهوٹے بچوں كى انگلياں پكڑے هوئيں ' ناگهانى فرار پر مجبور كي گئيں ' اور جنكا وجود فى الحقيقت انسان كى محبت حيات كا ايک درد انگيز ترين نمونه هے - وہ ان مصائب ميں گرفتار هو چكى هيں جن سے زيادہ تلخى موت ميں بهى نهوگى ' تاهم موت سے بچنے كے ليے نئى زمينوں كو تلاش كر رهى هيں ! "

يه سب كچهه هوا اور هورها هے ' مگر نه تو " انساني مصيبت " كے مفهوم كا اس تمام عرصۂ وحشت و سفاكي ميں خود يونان كو احساس هوا ' اور نه يورپ كي دارالحكومتوں هي ميں اسے چنداں اهميت دي گئي -

ليكن اب جبكه اس قومي هجرة اور ترک وطن كا ايک خفيف سا سبق يونان كو ديا گيا اور تهريس و ايشياے كوچک سے يوناني نكلنے پر مجبور هوے ' تو يكا يک دنيا كا گم گشته " اخلاق " پهر نمودار هو گيا - " انسانية " اور " انصاف و عدالة " كے فراموش شده الفاظ جنكے معاني كے سمجهنے كي ايتهنس يا لندن و پيرس ميں كبهي كوشش نهيں كي گئي تهي ' يكايک يونان كو ياد آگئے ' اور " ظلم و سفاكي " كا مرثيه جسكے غم آلود ترانوں كيليے سرزمين مغرب ميں كل تک ايک نا تمام آہ بهي نه تهي ' اب اس درد و حسرت كے ساتهه شروع هوگيا كه عجب نهيں ' يورپ كي وزارت خارجيه كي تمام مجلسيں صف ماتم بچها ديں ' اور هر طرف سے آہ و بكا كے نعرے بلند هوجائيں !

شايد آجتک دنيا كي نظر عبرة كيليے اس سے زياده دلچسپ تماشه كوئي نه هوا هوگا كه يونان ' يعني گذشته دو سالوں كے سوانح مظلمه و حوادث اليمه كا يونان ' اپنے ايک وزير كي زباني ١٣ - جون كو يوناني چيمبر ميں اعلان كرتا هے : " ترک جس تشدد اور جبر كے ساتهه يونانيوں كو انكے گهروں سے نكال رهے هيں اسكي نظير تاريخ ميں نهيں مليگي - انكا اراده هے كه وہ رعايا جو ايک زمانۂ دراز سے وهاں بستي آئي هے ' يكايک نكال باهر كي جاے " !

الله الله ' يونان كي زبان بهي اب " تشدد اور جبر " كے لفظ سے آشنا هوگئي ' اور آج اسے بهي ايسے مظالم كي شكايت هے جسكي " نظير تاريخ ميں نهيں مليگي " ؟

ويل للمطففين الذين اذا اكتالوا على الناس يستوفون و اذا كالوهم او وزنوهم يخسرون ! الا يظن اولئك انهم مبعوثون ليوم عظيم ؟ (٨٣ : ١)

كيا هي تباهي و بربادي هے ان لوگوں كيليے جو لوگوں سے اپنے ليے ليتے هيں تو پورا پورا ناپ كر ليتے هيں ' ليكن دينے كا وقت آتا هے تو چاهتے هيں كه كم كرکے ديں ! افسوس ! كيا انهيں اس بات كا كچهه خيال نهيں كه ايک بڑا هي سخت دن آنے والا هے ' اور اسميں جواب دهي كيليے كهڑا هونا پڑيگا ؟

مسيحي دنيا نے اگر صداقت اور راست بازي ميں تمدن و علوم كي طرح اتنى ترقي نهيں كي هے كه مسلمان و مومن بن جاے ' تو كاش وہ مسيح هي كي سچي پيرو هوجاتي جسكا مقدس قول متي نے هميں سنايا هے : " تو اپنے بهائى كے ساتهه وهى كر جو تو چاهتا هے كه وہ تيرے ساتهه كرے " !

١٢ - سے ١٤ - تک كى تار برقيوں سے معلوم هوتا هے كه حكومت يونان يونانيوں كى جلا وطني كے واقعه كو نهايت رنگ آميزي كے ساتهه شائع كر رهى هے - چهه جهاز يوناني جلا وطنوں كو جزائر ايجين ميں پهنچا رهے هيں - بيس هزار سے زياده ايشياے كوچک سے ايران چلے آئے هيں - پچاس هزار كے قريب وسط ايشيا كے سواحل پر آمادۂ سفر هيں -

ليكن جو تار ١٢ كو قسطنطنيه سے آيا هے ' اس سے معلوم هوتا هے كه يوناني اظهارات كو باب عالي كے اندر چنداں اهميت نهيں دي گئي - طلعت بے نے اعلان كيا هے كه بلا شبه ايوالي ميں بعض ترک افسروں سے كچهه زيادتي هوئي تهي ليكن انهيں موقوف كرديا گيا - باقي تشدد اور سختي كے جو اظهارات ايتهنس سے كيے جا رهے هيں ' وہ مبالغه آميز هيں !

١٤ - كا تار هے كه يونان كے سفير نے باب عالي ميں ايک نوٹ پيش كيا هے جسميں لكها هے كه اگر تشدد كا انسداد نهوا تو اسكے نتايج كے هم ذمه دار نهيں !

يوناني وزير اعظم نے تقرير كرتے هوے كها كه اگر حالت ميں تبديلي نه هوئي تو يونان فقط رونے هى پر اكتفا نهيں كريگا ! -

بهر حال تركى اور يونان كے ايک قريبي جنگ كا جو ظن غالب تمام يورپ ميں كيا جا رها تها ' يقين كيا جاتا هے كه اسكے سريع النتائج آثار شروع هوگئے هيں ' اور جونهي دولت عثمانيه كے آخري جنگي جهاز برسفورس ميں پهنچ جائيں گے ' اعلان جنگ هو جائيگا -

اصل يه هے كه جس دن سے پرنس سعيد حليم كي وزارت نے اپنے تعجب انگيز اور محير العقول عسكري انتظامات اور فوري اصلاحات شروع كيں ' اور پهر جس دن سے انور پاشا كي وزارت جنگ كا اعلان هوا ' اسي وقت سے يه امر قطعي سمجهه ليا گيا تها كه ان طياريوں كا مقصود يقيناً كوئي قريبي جنگ هے اور تركي نے فيصله كرليا هے كه حكومت كي بقيه هستي كو برقرار ركهنے كيليے ايک مرتبه آور ميدان جنگ ميں نكلے اور اپنے نئے بحري همسايه سے ايک فيصله كن مقابله كرلے : وما تشاؤن الا ان يشاء الله - ان الله كان عليماً حكيما -

الهـلال

۲۲ رجب ۱۳۳۲ هجري

ادبيات

آثار علميه خطيه

مرزا غالب مرحــوم كا غير مطبوعـه كــلام

مصائب غدر' قلعۂ معلی كي تباهي' وفاداري و بغاوت كي ايـک قـديمي حـــكايت!

مرزا غالب مرحوم کا سال وفات "آه غالب بمرد" هے - يعني سنه ۱۲۸۵ هجري -

اس لحاظ سے في الحقيقت انكا شمار موجوده عصر جديد كے عهد ميں هونا چاهيے - هندوستان ميں پريس سترهويں صدي عيسوي كے اواخر ميں رائج هوچكا تها اور غدر سے پہلے خود دهلي ميں حاجي قطب الدين وغيره تجار كتب نے بعض پريس قائم كرديے تهے - پس انكو اپني تصنيف و تاليف كيليے ابتدا هي سے پريس موجود ملا ' اور اپنے حاصل عمر كو اشاعة و طباعة كيليے غيروں پر چهوڑكر دنيا سے چلے جانے كي مصيبت سے دو چار هونا نه پڑا جو في الحقيقت كسي صاحب كمال كيليے زمانۂ گذشته كي سب سے بڑي مصيبت اور سب سے بڑا جانكاه صدمه رها هے -

انكى كليات نظم و نثر اور مكاتيب و رسائل اردو و فارسي كي تمام كتابيں باستثناء اردوے معلى (جو انكے انتقال كے بعد مرتب هوئي) انكي زندگي ميں خود انهيں كي زير نگراني شائع هوچكي تهيں - ديوان فارسي غالبـاً سب سے پہلے مطبع اوده اخبار لكهنو (نولكشوري پريس) ميں خود چهپوايا - اسي طرح پہلے مهر نيمروز' پهر مع دستنبو و مكاتيب فارسيه باسم پنج آهنگ شائع كي - قاطع برهان ' درفش كاوياني ' نامۂ غالب ' تيغ تيز وغيره دهلي ميں چهپوائيں - ديوان اردو بهي غالباً پہلے مطبع اوده اخبـــار ميں اور پهر مكرر سه كرر دهلي و لكهنو ميں چهپوا كر شائع كيا -

ليكن معلوم هوتا هے كه آخري زمانے ميں جسقدر اردو كلام كها گيا' وه نئے ايڈيشنوں ميں داخل نهيں هوا - جو پهلا ايڈيشن غدر سے پہلے دهلي ميں چهپا تها ' اسي كي نقليں چهپتي رهيں - بخلاف كليات نظم فارسي كے جسكا پهلا ايڈيشن اور موجوده ايڈيشن ' دونوں ميرے پاس موجود هيں ' مگر دونوں كے قصائد و غزليات و قطعات وغيره كي تعداد ميں بهت بڑا فرق هے - پہلے ايڈيشن ميں ملكۂ وكٹوريا كي مدح كا قصيده :

دور روزگارها نتواند شمار يافت
خود روزگار انچه درين روزگار يافت

اور ۳۳ - واں قصيده سر اكلينڈ كالون والا :

بهركس شيوۂ خاصي در ايثارست ارزاني
زمن مدح و زلارڈ ايلـن بر اگنجينه افشاني

اور لارڈ كيننگ كے دربار آگره اور عطاے خطابات كي تبريک :

ز سال نو دگر لبے بروي كار آمد

وغيره قصائد هيں - اسي طرح سر سالار جنگ اعظم كي مدح كا مشهور قصيده :

شرطست كه داستاں نه گويم

بهي نهيں هے كه يه غدر كے بعد لكها گيا -

اس سے معلوم هوتا هے كه فارسي كليات نظم كے هر ايڈيشن ميں نيا كلام شامل كرديا جاتا تها -

مگر افسوس كه اردو ديوان كي قسمت اس بارے ميں نارسا رهي اور نيا كلام اسميں شامل هوتا نه رها - اسكا ثبوت وه متعدد غزليں ' قطعات ' رباعياں ' اور بعض اردو قصائد هيں جو بعض حضرات كے پاس قلمي موجود هيں اور مطبوعه ديوان ميں انكا پتـه نهيں -

اس قسم كے غير مطبوعه كلام ميں سے دو اردو رباعياں ميں نے اس مطبوعه نسخه كے حاشية پر خود ميرزا صاحب كے هاتهه سے لكهى هوئي ديكهي هيں' جو انهوں نے خواجه فخر الدين حسين دهلوي مصنف سروش سخن كو ديا تها - اور دو قصيدے ' دو قطعے ' ايک قطعۂ تاريخ ' تين غزليں ديوان اردو كے اس قلمي نسخه ميں هيں جو نواب سعيد الدين احمد خانصاحب طالب رئيس دهلى كے پاس موجود هے - اس مرتبه دهلي ميں وه نسخه چند دنوں تک ميرے پاس رها اور ميں نے تمام غير مطبوعه كلام كي نقل ليلى - اسكے ليے ميں نواب صاحب موصوف كا شكر گذار هوں -

ان نظموں ميں اردو كا ايک مختصر قصيده هے جسے آج بسلسلۂ ادبيات شائع كيا جاتا هے - يه بالكل نئي چيز هے اور عـلاوه غير مطبوعه هونے كے اس سے مرزا مرحوم كے حالات و سوانح پر بهي مزيد روشنى پڑتي هے -

(قصيـده)

اس قصيدے كے پڑهنے سے معلوم هوتا هے كه اس زمانے ميں كوئي سركاري دربار ۱۳ - جنوري كو منعقد هوا تها جسميں حسب معمول مرزا صاحب كو بهي مدعو كيا گيا - ليكن جب وهاں پہنچے تو انكي عزت قديمانه كے مطابق نشست و ترتيب كا كوئي انتظام نه تها - حتى كه انهيں نهايت هي ادنى صف ميں كرسي ملي. يه ديكهكر سخت متاسف هوے كه قديمي باتيں خواب و خيال هوگئي هيں:

اس بزم پر فـروغ ميں اس تيره بخت كو
نمبـر مـلا نشست ميں از روے اهتـمـام

" از روے اهتمام " يعنے از روے قاعده و ترتيب دربار جسميں يه بهت پيچهے اور علم صفوں ميں بٹهاے گئے هونگے -

اس حالت كو دوسروں نے بهي محسوس كيا اور اشاره [illegible] :

دربار ميں جو مجهه په چلي چشمک عوام.

الحمد لله که پیغمبر اسلام کی زندگی بائبل کے یسوع کی طرح ایک مجہول و مخفی زندگی نہیں ہے جسکی زندگی کے تیس سالوں میں سے صرف آخری دو سالوں کے متفرق حالات دنیا کو معلوم ہوے ہیں، اور وہ بھی اسقدر بے اصل، باہم متضاد، باہمد گر معارض، مختلف الروایة، اور توہم آمیز ہیں کہ انکی تصحیح و تطبیق سے عاجز آکر امریکہ کے بعض آزاد حلقوں نے سرے سے یسوع کے وجود ھی سے انکار کردیا ہے! اس کے لوضی پر صرف پیغمبر اسلام ھی کی زندگی ایک تنہا زندگی ہے، جو ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح تیرہ سو برس سے دنیا کے سامنے ہے، اور اسکی حیاة مقدسہ و مطہرہ کا ایک چھوٹا سا واقعہ بھی مخفی و مستور نہیں ہے!

وہ نہ تو یسوع کی طرح اپنے ملک سے آغاز عمر ھی میں مفقود الخبر ہوگیا، نہ اس نے مصر کی متمدن و عیش پرست آبادیوں میں ایک طویل و مجہول زندگی بسر کی، اور نہ ھی اس نے یسوع کی طرح اپنی زندگی کا حصۂ شباب اور امتحان و آزمایش کا سب سے بڑا دور دنیا کی نظروں سے اوجھل رھکر صرف کیا - جس طرح اسکی واضح اور سادہ تعلیمات میں تثلیث و کفارہ کے سے عقل دشمن رموز ہیں نہیں، بالکل اسی طرح خود اسکی زندگی میں بھی یسوع کے سی سالہ اسرار حیات کی طرح کوئی راز نہیں - وہ انسانوں میں رہا اور ایک کامل ترین انسان کی بے داغ اور معصوم زندگی بسر کی - جس طرح اسکی زندگی اس وقت سب کے سامنے تھی، اسی طرح آج بھی سب کے سامنے موجود ہے!

پس ایک ایسی عالم آشکارا زندگی کیلیے جو دو پہر کے سورج کی طرح سب کے سامنے ہو اور جسکی زندگی کی کوئی بات بھی غیر معلوم نہ رہی ہو، جھوٹے قصے گڑھنا اور انہیں علانیہ تماشہ گاہوں میں دکھلانا، نہ صرف اسی خاص قوم ھی کے جذبات کی تذلیل ہے، بلکہ فی الحقیقت بیسویں صدی کی ادعائی روشنی کے اندر اخلاق کو ذبح کرنا اور راستی و حقیقت کو علانیہ شیطان کے مذبح پر قربان کرنا ہے - یہ انسان کے اخلاقی موت کا ایک ناپاک منظر ہے جسپر کوئی راستی پسند انسان ماتم کیے بغیر نہیں رہسکتا!

اگر ان لوگوں کو قدیم زمانے کے مشہور اور عظیم المرتبة انسانوں کے متعلق شرمناک حکایتوں کے دیکھنے کا شوق ہے، تو اس ابلیسی مکر و افتراء کی جگہہ کیوں نہیں ان واقعی قصوں اور مستند حکایتوں کے عظیم الشان ذخیرہ کی طرف بڑھتے، جو خیر سے خود بائبل کی کی مجلدات کے اندر موجود ہے، اور جو اس پر فخر تاریخ مسیحیت کے علاوہ ہے جسکی اخلاقی فتح مندیاں پہلی صدی عیسوی سے لیکر پندرھویں صدی تک برابر جاری رہیں، اور جو در اصل انسانی نفس پرستی و بہیمیت کی ایک ایسی مکروہ سرگذشت ہے، جسکی نظیر دنیا کی وحشی سے وحشی قوموں میں بھی نہیں ملسکتی -

جس زندگی کے تیس سال مجہول و غیر معلوم ہیں، وہی پر اسرار زندگی ایسی حکایتوں کیلیے زیادہ موزوں ہوسکتی ہے - اگر کسی وجہ سے اسے مستثنی کردیا جاے، جب بھی ان ہزارہا مسیحی ولیوں اور مقدس پیشواؤں کی خانقاہوں کے اخلاقی اسرار و خفایا بے حد و شمار ہیں، جو گذشتہ ایک ہزار سال تک تمام مسیحی یورپ میں خدا کے اکلوتے بیٹے کی اخلاقی وراثت کے مالک رہے ہیں، اور روم اور ہسپانیہ کے چرچوں کی تاریخ تو ابھی دنیا سے معدوم نہیں ہوئی ہے!

ہم آیندہ کسی قدر تفصیل سے اس موضوع پر لکھینگے، اور مسٹر گرین فیلڈ کے تماشہ گاہ کیلیے بعض دلچسپ قصص و حکایات کا ذخیرہ پیش کرنے کی کوشش کرینگے تاکہ وہ انمیں سے چند دلچسپ روایات چھانٹ کر فلم بنا نے کیلیے ولایت روانہ کر سکیں - وہ "عظیم" کے فرضی قصے کی طرح محض افتراء و کذب پر مبنی نہونگی، بلکہ مقدس نوشتوں اور تاریخ کلیسا کے مسلم واقعات سے اخذ کی جائیں گی جنکی تصدیق خود مسٹر گرین فیلڈ کے روحانی آباء و اجداد کرچکے ہیں -

آخر میں ہم کہدینا چاہتے ہیں کہ اسلام حضرة مسیح علی نبینا و علیہ الصلواة والسلام کا احترام کرنے میں تنگ دل نہیں ہے - یہ جو کچھہ لکھا جاتا ہے اس سے مقصود صرف بائبل کے پیش کردہ یسوع کی زندگی ہے - جو لوگ کانچ کے گھر میں رھکر لوہے کے ستونوں پر پتھر پھینکتے ہوں انہیں اپنی ہستی کی قوت بھی معلوم ہوجانی چاہیے -

---

پریس ایکٹ کانگریس کا ڈیپوٹیشن انگلستان میں مجوزہ اصلاحات انڈیا کونسل کے متعلق سعی و جہد کرنے کے علاوہ پریس ایکٹ کے متعلق بھی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے - حال میں مسٹر مظہر الحق نے پریس کانفرس کے سامنے اس ایکٹ کے متعلق ایک مفصل تقریر کی تھی جسکا خلاصہ ہم درج کرتے ہیں:

"میں قانون مطابع سنہ ۱۹۱۰ کے عملی نتائج پریس کانفرنس کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں - سنہ ۱۹۱۰ ع میں ہندوستان میں ایسے جرائم کی کثرت ہو رہی تھی جن میں جبر و اشتداد سے کام لیا گیا تھا - اس وقت مناسب خیال کیا گیا کہ اخبارات کی تحریروں پر سرکاری نگرانی قائم کی جاے - لارڈ منٹو کی اصلاح یافتہ کونسل کا سب سے پہلا کام یہی تھا - مگر جو قانون نافذ کیا گیا وہ اس قدر سخت تھا کہ سر لارنس جنکسن کا (جن کا ممتاز ترین ججوں میں شمار کیا جاتا ہے) قول ہے کہ بائیبل جیسی مقدس کتاب بھی اس قانون کی گرفت میں لائی جا سکتی ہے - اس زمانہ میں جو لوگ وائسراے کی کونسل میں اہل ہند کی طرف سے قائم مقام تھے وہ بھی سخت شش و پنج میں تھے - انہیں اس امر کا علم تھا کہ اخبارات کی شورش انگیز تحریروں پر نگرانی رکھنے کی ضرورت ہے - مگر وہ اس کے ساتھہ اس بات کے بھی خواہشمند تھے کہ ہماری جائز آزادی میں کسی طرح کا فرق نہ آنے پائے - اگرچہ اس بارہ میں حکام کو مطلوبہ اختیارات عطا کردیے گئے، مگر اس امر کی بھی کوشش کی گئی کہ جن لوگوں پر اس قانون کا اثر پڑتا تھا انہیں اس امر کا اختیار دیا جائے کہ عمال کی کارروائی کے جائز یا حق بجانب ہونے کی آزمایش کرسکیں - مسٹر سنہا نے جو اس زمانہ میں قانونی ممبر تھے، اس بات کی دھمکی بھی دی تھی کہ اگر اس ایکٹ میں اس مضمون کی شرط داخل نہ کی گئی اور اہل ہند کو عالی کورٹوں میں اپیل کرنے کا اختیار نہ دیا گیا تو میں استعفا دیدونگا -

بدقسمتی سے وہ خطرے بعد میں صحیح ثابت ہوے - اس ایکٹ کی تحت میں اس قسم کی کارروائی عمل میں لائی گئی جسکا قانون وضع کرتے وقت کسی کو وہم و گمان بھی نہ تھا - مثال کے طور پر اخبار کامریڈ دہلی کا معاملہ پیش کیا جاسکتا ہے جسنے بدقسمتی سے ایک پمفلٹ کو جو یورپ میں شائع کیا گیا تھا دوبارہ چھاپ دیا - گورنمنٹ ہند نے ظاہر کیا کہ اس پمفلٹ کی اشاعت سے ہز مجسٹی کی مسیحی رعایا کی توہین و تذلیل مقصود ہے - اس بنا پر اس نے اخبار کامریڈ کے وہ تمام پرچے جن میں پمفلٹ شائع کیا گیا تھا، سرکاری طور پر ضبط کرلیے - حکام کی اس کارروائی کا ہائیکورٹ کلکتہ میں مرافعہ کیا گیا - ہائیکورٹ کے تین ممتاز ججوں نے جنمیں سر لارنس جنکسن بھی شامل تھے، اپیل کی سماعت کی اور یہ فیصلہ کیا کہ ہماری راے میں ایڈیٹر کامریڈ نے کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا ہے، بلکہ اس پمفلٹ کو دوبارہ چھاپنے میں ایک قابل تعریف مقصد اسکے پیش نظر تھا -

کیا انگریزی قوم کا کوئی فرد ایک دن کے لیے بھی اس قسم کے قانون کو قلمرو سلطنت برطانیہ کی سٹیچوٹ میں رکھنا گوارا کرسکتا ہے؟

و اجلال کے سوا کسی مصیبت کا کبھي تصور بھي نہیں ہوا تھا ' اور جو ہمیشہ اُن کڑوروں انسانوں کو جنکي آبادیاں کابل کے کوہستان سے لیکر آسام کے جنگلوں تک پھیلي ہوئي تھیں ' اپنے سامنے سربسجود پاتے تھے ' کون تھا جو سنگ و آہن کا دل و جگر پیدا کرکے بھي یہ دیکھہ سکتا تھا کہ وہ چوروں اور ڈاکوؤں کي طرح گلیوں میں مارے جائیں' اور انکي لاشیں اُس عظمت رفتہ کا افسانۂ ماتم سنائیں ' جو چند روز پیشتر تک دنیـا میں صرف اُنھي کیلیے تھي ؟

غدا سمراً بین الانام حدیثهـــم
وذا سمر یدمي المسامع کالسمـــر !
تحیـــة مشتاق والف ترحـــم
علی الشهداء الطاهرین من الوزر !

ان الملوک اذا دخلوا قریة ' افسدوها جعلوا اعزة اهلها اذلة وکذلک تفعلون (۲۷ : ۳۴)

لیکن یہ سب کچھہ دیکھنے اور سننے کیلیے مرزا غالب دھلي میں زندہ تھے اور دیکھتے رہے تھے - یہ وہ حوادث ھیں جن پر غیروں کي انکھوں سے بھي آنسو نکل آتے ھیں - ممکن نہ تھا کہ مرزا غالب جیسے غم دوست شاعر نے یہ سب کچھہ دیکھا ہو اور اسکے دل و جگر کے ٹکڑے ٹکڑے نہو گئے ہوں !

گو ضرورت و احتیاج نے اُنھیں انگریز حکام اور گورنروں کي چوکھٹوں پر گرادیا تھا اور مدحیہ قصائد لکھواے تھے' تاہم " مرزا صاحب مشفق و مہربان " کے خطابات اور ساتھہ ستر روپیہ کا خلعت اُس زخم کاري کا مرہم تو نہیں ہوسکتا تھا جو حوادث غدر سے انکے دل پر لگا ہوگا ؟ ایک ضعیف الارادہ انسان وقت و احتیاج سے مجبور ہوکر صدہا باتیں اوپرے دل سے کر بیٹھتا ھے مگر کچھہ اس سے دل کے اصلي محسوسات و جذبات مٹ نہیں سکتے - علی الخصوص ایسے حادثۂ کبری اور مصیبۂ عظمی کے موقعہ پر جسکو دیکھکر بڑے بڑے غدار و ملت فروش دلونسے بھي آھیں نکل گئي ہونگي !

(الزام بغاوت !)

چنانچہ معلوم ہوتا ھے کہ ان سب باتوں کا جو اثر ایک مسلمان ہندوستاني کے قلب پر پڑتا تھا ' مرزا مرحوم پر بھي پڑا ' اور اُنکي غیرت و حمیت نے گوارا نہ کیا کہ فتح دھلي کے بعد فاتح حکام کے سامنے جاکر خوشامد و عاجزي کریں ' اور اُس عیش و نشاط تازہ کا تماشہ دیکھیں جو دھلي مرحوم کي بربادي و تباھي کے غم و ماتم سے حاصل کي گئي ھے - وہ خود ھي کہہ چکے تھے :

هر جاده که از نقش پئے تست به گلشن
چاکیست بجیب هوس انداختهٔ ما !

انکے تعلقات حکام انگریزي کے ساتھہ ابتدا سے خوشامدانہ رہے تھے - انکا وظیفہ اُنہي کے ھاتھہ میں تھا - اس کمبخت وظیفہ کے واگذار کرنے کیلیے اُنھیں بیسیوں قصیدے انگریزوں کي مدح و ثنا میں اس جوش سے لکھنے پڑے گویا اکبر و جہانگیر کي مداحي ہو رھي ھے ! پھر وقت بھي ایسا پرآشوب تھا کہ مارشل لا جاري تھا ' اور سولي کے تختوں اور درختوں کي ٹہنیاں ہمیشہ لاشوں سے بھري رھتي تھیں - ان حالات کي وجہ سے وہ بڑي ھي مجبوریوں میں پھنس گئے تھے - تاہم انکي طبیعت کچھہ اسطرح بیزار ہوئي کہ فتح کے بعد قلعہ میں وفاداران سرکاري جمع ہوے - انعامات و سندات ملیں - اُن تمام لوگوں نے بڑي بڑي کوششیں کرکے اپنے تئیں نمایاں کیا جنھوں نے غدر میں حصہ نہیں لیا تھا اور اسکے صلۂ و اکرام سے مالا مال ہوے ' مگر مرزا غالب اپنے بیت الحزن سے نہ نکلے ' اور کسي حاکم کے آگے جاکر اسکا منتقم و قاہر چہرہ نہ دیکھا !

بعد کو اپني بریت کیلیے اُنھوں نے اس عدم حاضري کے بہت سے وجوہ بیان کیے تھے ' مگر اصل حقیقت یہي تھي کہ دل دردمند کے ھاتھوں پانوں بندھگئے اور مصلحت و ضرورت کي عاقبت اندیشیونکي بھي کچھہ نہ چلي ' بعد کو ہوش آیا تو عذر بنا کر پیش کرنے پڑے -

نتیجہ یہ نکلا کہ سرکاري حلقوں میں عام طور پر اس ہندوستان کے سب سے بڑے شاعر کي نسبت ٹھیک اسي طرح " غیر وفاداري " کا یقین ہوگیا ' جس طرح آجکل بہت سے نثر نویسوں کي نسبت یقین کیا جاتا ھے جو اپنے دلي جذبات و حسیات کے ھاتھوں مجبور ھیں - اُنکي وہ پنشن بھي بند ہوگئي جو اُنکي زندگي کا اصلي آذوقہ تھي اور چند جام ھاے " فرنج " گلاب آمیز (۱) کا وسیلہ تھي - انگریزي درباروں میں پرسش و طلب اور علم تعلقات لطف و نوازش بھي یک قلم موقوف ہوگئے اور پوري طرح نیم باغیوں میں شمار ہونے لگا !

مرزا مرحوم کیلیے یہ حالت بڑي ھي سخت مصیبت تھي - ایک شاعر ان کڑي منزلوں کا مرد نہیں ہوسکتا - انوري نے صاف کہدیا ھے :

حکیم و شاعر و ملا چگونہ جنگ کنند ؟

قلعـہ کے برباد ہونے سے وہ چنـد روپیے بھي جاتے رہے جو بہ تعلق تاریخ نویسي و شاعري ملا کرتے تھے - اسپر سرکاري وظیفہ کا بند ہو جانا قیامت تھا - شام کي سرشاري اور صبوحي کي خمار شکني دونوں سے محروم ہوگئے - ساري زندگي آزاد نہ داد و ستد اور یک گونہ فارغ البالي میں بسر ہوئي تھي - اب فاقہ مستي تک نوبت پہنچ گئي ' اور صرف دوستوں اور شاگردوں کي خدمت گذاري پر دن کٹنے لگے - اس زمانے کے خطوط اردوے معلی میں موجود ھیں - انسے معلوم ہوتا ھے کہ زندگي سے تنگ آ گئے تھے اور سرکاري وظیفہ کي واگزاري اور الزام بغاوت سے بریت کیلیے بڑي بڑي کوششیں کرتے تھے -

(غیر مطبوعہ قصیدہ)

یہ زمانہ تین سال تک رہا اور صفائي کي کوئي کوشش سود مند نہ ہوئي - معلوم ہوتا ھے کہ اردو کا یہ غیر مطبوعہ قصیدہ بھي اسي زمانے سے تعلق رکھتا ھے - دربار و خلعت کا نہ ملنا ' نذر وغیرہ کا سلسلہ بند ہو جانا ' قدیمي عزت و احترام کي یاد ' اپني بے آبروئي و بے عزتي پر حسرت و افسوس ' یہ تمام باتیں جو اسمیں پائي جاتي ھیں ' صرف اسي زمانے کي شکایتیں ہوسکتي ھیں - غالباً لارڈ کیننگ نے جنوري سنہ ۱۸۶۰ میں جو دربار آگرہ میں لب دریاے جمنا کیا تھا ' اسي کي طرف اسمیں اشارہ کیا گیا ھے - دھلي سے اسمیں شریک ہونے کیلیے شاید آگرہ گئے ہونگے - " لب دریا " خیموں کے لگنے اور ریل کا وقت کم ہونے کے ذکر سے اس خیال کي تائید ہوتي ھے -

چنانچہ اسکي تصدیق اُنکے بعض فارسي قصائد و قطعات سے بھي ہوتي ھے جو اسی زمانے میں لکھے گئے تھے ' اور جو بالکل اس اردو قصیدے کے ہم معني و ہم مطلب ھیں -

(۱) مرزا مرحوم اپنے فارسي خطوں میں ولایتي شراب کو " فرنج " لکھا کرتے ھیں - فرانس اور اسپین شراب ۔ ۲ مرکز ھیں - کوئي فرانسیسي شراب لي ہوگي جسکو ساختہ کي وجہ سے " فرنج " کہدیا ہوگا - انھوں نے اپنے یہي نام رکھہ لیا - قاعدہ تھا کہ اسکي تیزي عرق گلاب ملا لیا کرتے تھے - چنانچہ ایک غزل

آسودہ باد خاطر غالب کہ
آمیختـــن بـہ بادۂ صا

دربار کے بعد انہوں نے چاہا کہ لفٹننٹ گورنر پنجاب سے ملیں اور عرض حال کریں لیکن ریل کا وقت کم رهگیا تها اور درباریوں کا هجوم بهي بهت تها - ملاقات کا موقعه نه ملا :

آیا تها وقت ریـل کے کهلنے کا بهي قریب
تها بارگاه خاص میں خلقت کا ازدحام
اس کشمکش میں "آپکا" مدلح نامور
"آقائے نامور" سے نه کچهه کرسکا کلام

اس سے معلوم هوتاهے که وه دربار' دهلي کے علاوه کسي دوسري جگه هوا هوگا کیونکه ریل کے وقت کا ذکر کرتے هیں - "آپکا مدلح نامور" میں پنجاب کے لفٹننٹ گورنر سے خطاب هے - معلوم نہیں "آقائے نامور" سے بهي خود وهي مراد هیں یا کوئي اور؟ تخاطب کے بعد اسطرح کے ضمیر نما وصف سے تو یه معلوم هوتاهے که وه کوئي دوسرا شخص هوگا -

اس زمانے میں لدهیانه سے کوئي اخبار نکلتا تها - اس نے دربار کي روداد چهاپتے هوے یه تمام باتیں لکهدیں - اسپر مزید ستم یه کیا که انکا نام اور لقب لکهنے میں کچهه ایسي غلطیاں کردیں جسے دیکهکر انکا زخم اور دوگنا هوگیا :

اخبار لودهیانه میں میري نظـر پڑي
تحریر ایک ' جس سے هوا بنده تلخ کام
ٹکــڑے هوا هے دیکهکے تحریر کو جگر
کاتب کي آستیں هے مگر تیغ بے نیام
وه فـرد جسمیں نام هے میرا غلط لکهـا
جب یاد آگئي هے کلیجا لیا هے تهام !

معلوم هوتا هے که دربار میں انہیں معمولي خلعت بهي نہیں دیا گیا اور نه نذر دینے والوں میں شمار کیے گیے :

سب صورتیں بدل گئیں ناگاه یک قلـم
نمبر رها ' نه نذر' نه خلعت کا انتظام '

لیکن قصیدے سے ٹهیک معلوم نہیں هوتا که کس زمانے کا یه واقعه هے اور کس دربار کا ذکر کر رهے هیں؟ صرف اسقدر معلوم هوتا هے که غدر کے بعد کا دربار هے : کیونکه لفٹننٹ گورنر پنجاب کي مدح کي هے - نیز اس وقت انکي عمر ستر برس کي تهي -

میں نے اس وقت مولانا حالي کي یادگار غالب دیکهنا چاهي مگر کتابوں میں ملي نہیں - غالباً اس واقعه کے متعلق اسمیں کوئي ذکر نہیں هے - میرا خیال یه هے که شاید یه قصیده غدر کے بعد کے اس سه ساله عهد سے تعلق رکهتا هے ' جبکه قیام دهلي ' تعلق قلعه' اور فتح کے بعد عدم حاضري کي وجه سے انکا سرکاري وظیفه بند هوگیا تها - انکي وفاداري مشتبه سمجهي گئي تهي اور یوں هي تکلیف و شدائد کي زندگي بسر کرتے تهے -

(مصائب غدر اور مرزا غالب)

غدر میں مرزا گهر سے باهر نہیں نکلے اور آخر تک بند رهے - مهاراجه پٹیاله کي سرکار سے سپاهي متعین هوگئے تهے جو غفران مآب حکیم محمود خاں مرحوم اور مرزا غالب ' دونوں کے مکانوں کي حفاظت کرتے تهے (۱)

(۱) بلي ماروں میں حکیم صاحب کے مکان کے سامنے مسجد هے - بالکل اس سے متصل مرزا مرحوم کا کوٹها تها جهاں غدر سے پیشتر آ رهے تهے - آجکل هندوستاني دواخانه جس مکان میں هے - ٹهیک اسکے مقابل مرزا صاحب رهتے تهے - میں جب کبهي وهاں سے گذرتا هوں تو شوق و عقیدت کي ایک نظر ڈال لیتا هوں - اسي مسجد کے قرب کي نسبت کها تها :

مسجد کے زیر سائے اک گهر بنالیا هے
یه بندۂ کمینـه همسایۂ خدا هے !

غدر کي تمام بربادیاں اور اس قلعۂ دهلي کي تمام خونریزیاں ایک ایک کرکے انکے آنکهوں کے سامنے گذریں ' جو هندوستان میں شش صد ساله حکومت اسلامي کا آخري نقش قدم تها ' اور گو بهادر شاه (رحمة الله علیه) خود کچهه نه تها لیکن اسکے بقا سے عظمت و جبروت اسلامي کي ایک بهت بڑي روح زنده تهي - اسکے مٹنے سے اکبر و شاهجهاں کا گهر بے چراغ هوگیا ! اسکا مٹنا درحقیقت سلالۂ تیمور و آل بابر کا مٹنا تها - معتصم عباسي خود کچهه نه تها لیکن جب فتنۂ تاتار میں بغداد کے محل لوٹے گئے تو معتصم کي جگهه هارون و مامون کي عظمت لٹ رهي تهي !

و ما کان قیسا هلکه هلك واحدا
و لکنه بنیـان قومٍ تهـدما !

مرزا غالب نے عمر بهر بهادر شاه کي لا حاصل مداحي کي تهي' اور وه قصیدے جو عرفي اور نظیري کے قصائد سے مقابله کا دم رکهتے تهے' ایک ایسے مخاطب کے سامنے ضائع کیے تهے جسکے سر پر جهانگیر و شاهجهاں کا تاج تو ضرور تها ' پر نه تو عرفي و نظیري کي قدر شناسي کا هاتهه تها اور نه کلیم کو زر خالص سے تلواکر بخشش کرنے والا خزانه - تاهم وه جو کچهه لکهتا تها ' اسکا تخاطب خود بهادر شاه سے نهوتا تها - بلکه اس تخت اعظم کي روح صولت و عظمت اسکے سامنے هوتي' تهي جسپر کبهي بیٹهکر اکبر نے فیضي سے' جهانگیر نے عرفي و طالب سے ' اور شاهجهاں نے کلیم سے مدحیه قصائد سنے تهے ' اور جو اب بهي جشن نوروز و عید کے دن اس زرد زرد دهوپ کي طرح جو غروب آفتاب سے کچهه پہلے اونچي دیواروں اور محرابوں پر دکهائي دیتي هے' دیوان عام و خاص کے طلائي ستونوں کے نیچے چند لمحوں کیلیے نظر آ جاتي تهي !

که با وجود خزاں بوے یاسمن باقیست !

چنانچه انکے اکثر قصائد مدحیـه کي تشبیبوں میں اور علي الخصوص اس مدحیه نثر میں جو مهر نیم روز کے دیباچه میں حضرة بهادر شاه رحمة الله علیه کو مخاطب کرکے لکهي هے ' اس سوز دروني اور اس آتش پنهاني کي گرمي صاف محسوس هوتي هے' جسکا شعله کا روان عظمت کے اس آخري مسافر کو دیکهکر بے اختیار انکے دل میں بهڑک اٹهتا تها ' اور جسکو وقت کي نزاکت اور انگریزي حکومت کے ذریعه وظیفه حاصل کرنے کے تعلق' نیز ایک حد تک طبیعت کي شاعرانه طماعي و وارستگي نے غالب آکر بظاهر پوشیده و افسرده کر دیا تها !

فتح دهلي کے بعد جو عالمگیر اور عدیم النظیر مصیبت اشراف و اعیان شهر پر نازل هوئي ' اور جسطرح شاهجهاں آباد کي ان سڑکوں پر جهاں کبهي صاحبقران اعظم کي سواري کیلیے جمنا کے پاني کا چهڑکاؤ کیا جاتا تها ؛ مسلمانوں کے خون کے فوارے بهے ' مرزا غالب نے دهلي میں رهکر اسکے تمام مناظر خونین اپني آنکهوں سے دیکهے ' اور ان چیخوں کو اپنے کانوں سے سنا جو عرصے تک دارالخلافة کي گلیوں اور کوچوں سے بلند هوتي رهي تهیں :

فلا تسئلن عمـا جرى یوم حصرهـم
و ذالك ممـا لیس یدخل في حصر!

علی الخصوص قلعۂ معلی کي بربادیاں جن کے لیے اگر تمام حیوانات ارضي کي آنکهیں اشکبار هو جاتیں ' اور جنکے غم میں اگر آسمان سے پاني کي جگه خون برستا ' جب بهي انکے ماتم کا حق ادا نه هوتا - وه اجساد محترمۂ و رفیعه' جو تیمور و بابر کي یادگار اور اکبر اعظم و صاحبقران ثاني کي خون عظمت و جبروت کے حامل تهے ' جنهوں نے چهه صدیوں سے متصل شهنشاهي اور فرمانروائي کي گود میں پرورش پائي تهي' جنهیں حکم و سلطنت کے عیش

ادبیات

آثار خطیہ

مرزا غالب مرحوم کا ایک غیر مطبوعہ قصیدہ

کرتا ہے چرخ روز بصد گونہ احترام * فرماں روائے کشور پنجاب کو سلام
حق گو و حق پرست و حق اندیش و حق شناس * نواب مستطاب امیر شہ احتشام
جم رتبہ منٹگمری بہادر کہ وقت رزم * ترک فلک کے ہاتھ سے وہ چھین لیں حسام !
جس بزم میں کہ ہو انہیں آئین میکشی * واں آسمان شیشہ بنے ' آفتاب جام !

قطعہ

چاہا تھا میں نے تم کو مہ چاردہ کہوں * دل نے کہا کہ یہ بھی ہے تیرا خیال خام
دو رات میں تمام ہے ہنگامہ ماہ کا * حضرت کا عز و جاہ رہیگا علی الدوام
سچ ہے تم آفتاب ہو ' جس کے فروغ سے * دریاے نور ہے فلک آبگینہ فام
میری سنو کہ آج تم اس سرزمین پر * حق کے تفضلات سے ہو مرجع انام
اخبار لودھیانہ میں میری نظر پڑی * تحریر ایک ' جس سے ہوا بندہ تلخ کام
تکڑے ہوا ہے دیکھ کے تحریر کو جگر * کاتب کی آستیں ہے مگر تیغ بے نیام
وہ فرد جس میں نام ہے میرا غلط لکھا * جب یاد آگئی ہے ' کلیجہ لیا ہے تھام !
سب صورتیں بدل گئیں ناگاہ یک قلم ' * نمبر رہا ' نہ نذر ' نہ خلعت کا انتظام !
ستر برس کی عمر میں یہ داغ جانگداز * جس نے جلا کے راکھ مجھے کر دیا تمام
تھی جنوری مہینے کی تاریخ تیرھویں * استادہ ہوگئے لب دریا پہ جب خیام
اس بزم پر فروغ میں اس تیرہ بخت کو * نمبر ملا نشست میں از روے اہتمام
سمجھا اسے کباب ہوا پاش پاش دل * دربار میں جو مجھ پہ چلی چشمک عوام
عزت پہ اہل نام کے ہستی کی ہے بنا * عزت جہاں گئی تو نہ ہستی رہی نہ نام
تھا ایک گونہ ناز جو اپنے کمال پر * اس ناز کا فلک نے لیا مجھ سے انتقام
آیا تھا وقت ریل کے کھلنے کا بھی قریب * تھا بارگاہ خاص میں خلقت کا ازدحام
اس کشمکش میں آپکا مداح دردمند * آداب نامور سے نہ کچھ کر سکا کلام
جو واں نہ کر سکا وہ لکھا حضور کو * دیں آپ میری داد کہ ہوں فائز المرام
ملک و سپہ نہو تو نہو ' کچھ ضرر نہیں * سلطان بر و بحر کے در کا ہوں میں غلام
وکٹوریا کا دہر میں جو مدح خواں ہو * شاہان عصر چاہیے لیں عزت اس سے وام
خود ہے تدارک اسکا گورنمنٹ کو ضرور * بے وجہ کیوں ذلیل ہو ' غالب ہے جسکا نام
امر جدید کا تو نہیں ہے مجھے سوال * بارے قدیم قاعدے کا چاہیے قیام
ہے بندہ کو اعادہ عزت کی آرزو * چاہیں اگر حضور تو مشکل نہیں یہ کام
دستور فن شعر یہی ہے قدیم سے * یعنے دعا پہ مدح کا کرتے ہیں اختتام
ہے یہ دعا کہ زیر نگیں آپکے رہے * اقلیم ہند و سندھ سے تا ملک روم و شام

مثلاً غدر کے بعد جو فارسي قطعه مسٹر اڈمنسٹن بہادر لفٹننٹ گورنر صوبۂ شمال و مغربي کو مخاطب کرکے لکھا ہے' اور جسکا پہلا شعر:

فـــرزانـۂ یـگانـه ' اڈ منسٹن بہـادر
کا موخـت دانش ازرے آئین کاردانـي

ہے - اسمیں اپني مصیبتوں کا افسانه سنا کر الزام شرکت بغاوت سے اپني بریت کي ہے' اور کہا ہے که حکام کے دل میرې جانب سے پھرگئے ہیں - آپ مدد کیجیے اور میري صفائي کرا دیجیے !

چنانچه لکھتے ہیں که میرے تعلقات انگریزي حکومت سے نہایت قدیمي ہیں - میں ہمیشه حکام کي مدح میں قصائد لکھتا رہا اور صلۂ و انعام سے شاد کام ہوا:

ازحضرۂ شہنشه خاطر نشان من بود
در مزد مدح سنجي صد گونه کامراني

یہي حالت تھي که:

ناگه تند بادې کاں خاست در قلمرو
برہم زد آں بنا را نیرنـــگ آسماني !

یعنے غدر کا ظہور ہوا -

در وقت فتنه بودم غمگین و بود با من
زاري و بے نوائـي ' پیري و نا تواني
حاشا که بوده باشم " باغي " بآشــکارا
حاشا که کرده باشم ترک وفا نہاني !
از تہمتي که بر من بستند بـد سگالاں
حکام راست با من یک گونه سر گراني

یعني غدر کے زمانے میں پیري و ناتواني کي وجه سے کہیں آجا نه سکا اور اظہار وفاداري نه کرسکا - باغیوں سے مجھے کوئي تعلق ظاہر و باطن نه تھا - محض تہمت تراشي سے مقامی حکام مجھسے بدظن ہوگئے ہیں -

اسي طرح سنه ۱۸۶۰ میں جب لارڈ کینینگ گورنر جنرل نے دربار کیا ہے' تو دو مطلعوں کا ایک پر زور قصیده لکھکر پیش کیا:

زســـال نو دگر آبے بروے کار آمـــد
ہزار وحشت صد وشست درشمار آمد

اس قصیده کے آخر میں وہ سب شکایتیں ایک ایک کرکے لکھي ہیں جنکے لیے اس غیر مطبوعه اردو قصیدے میں لفٹننٹ گورنر پنجاب سے فریادي ہیں - معلوم ہوتا ہے که ٹھیک ایک ہي وقت کي لکھي ہوئي دونوں چیزیں ہیں - فارسي قصیده ویسراے کے پاس بھیجا ہوگا ' اور یه اردو کا غیر مطبوعه قصیده لفٹننٹ گورنر پنجاب کے پاس اردو قصیدے میں نمبر کرسي ' خلعت و نذر' وظیفه و انعام' تین چیزوں کے بند ہوجانے پر افسوس کیا ہے:

نمبر رہا نه نذر' نه خلعت کا انتظام'

یہي دکھڑا اس فارسي قصیده میں بھي رویا ہے - اپني قدیمي مداحي و وظیفه خواري کے ذکر کے بعد لکھتے ہیں:

به نا گرفت چناں صرصرے وزید بدہر
کزاں بر آئینۂ آسماں غبـــاز آمـد
شرارہ بار غبارے ز مغز خاک انگیخت
سیـــاہ رو سپہرے کاندریں دیار آمد
دریں جگر گسل آشوب کز صعوبت آں
سپاہدار سپہرے به زینہـــار آمـــد
گواہ دعوي غالب بعـــرض بے گنہي
ہمیں بس ست که ہر گونه رستگار آمد

یعنے غدر کي باد صرصر سے مصائب کا غبار چھا گیا - اس زمانے میں میري بے گناہي کا بڑا ثبوت یہي ہے که میرے خلاف کوئي ثبوت نه ملا ' اور اسلیے کوئي مخالفانه کارروائي میرے مخالف حکام نه کرسکے -

اسکے بعد کہتے ہیں که اب آپسے طالب لطف وکرم و تلافي مافات ہوں:

کنوں که شد زتو زینت فزاے روے زمیں
سواد ہند که چوں زلف تارو مار آمـــد
خطاب و خلعت و پنشن زشاہ مي خواہم
ہم از نخست بـــدیں وایه ام قرار آمـــد
پس از سه سال که درونج و پیچ و تاب گذشت
ســـر گـــذارش انـــدوہ انتظـــار آمـــد

یہاں بھي اُنہي چیزوں کو طلب کیا ہے اور لکھا ہے که تین سال اس حالت پرگذر چکے ہیں -

غالباً اس قصیدے کے گذراننے کے بعد شمله سے تحقیقات کي گئي اور جب انکي بے گناہي ثابت ہوگئي تو بدستور پنشن جاري کردي گئي - تین سال کي پچھلي مجموعي رقم بھي دیدي گئي تھي - اس سے مرزا صاحب بہت خوش ہوئے تھے - چنانچه اردوے معلی میں اسکا ذکر موجود ہے -

جن لوگوں نے مرزا مرحوم کي صفائي کیلیے خاص طور پر کوشش کي تھي ' مجھے معتبر ذریعه سے معلوم ہوا ہے که اُن میں سر سید مرحوم بھي تھے - اس واقعه سے سید صاحب اور مرزا مرحوم میں صفائي بھي ہوگئي جنکے باہمي تعلقات قدیمانه آئین اکبري کي تقریظ کے قصه سے کچھه مکدر ہوگئے تھے -

بہر حال اس غیر مطبوعه قصیدے کے متعلق میرا خیال ہے که یه سنه ۱۸۶۰ میں لکھا گیا ہے' اور ۳ جنوري کے دربار سے مقصود دربار آگرہ ہے - امید ہے که مرزا مرحوم کے اُن عقیدتمندان کمال کیلیے جنکي تعداد اب ملک میں روز افزوں ہورہي ہے' یه غیر مطبوعه قصیده بہت دلچسپ ہوگا - گو شاعري کے اعتبار سے

چنداں اہم نہو - رحمة الله علیه و غفر الله ذنوبه !

الانســـان

مولوي سجاد مرزا بیگ صاحب دہلوي مصنف حکمت عملي کے نام سے ناظرین نا واقف نہیں ہیں - حال میں انہوں نے ایک کتاب علم " الانسان " پر شایع کي ہے - جس کا نام الانسان ہے - کتاب بڑي جامعیت سے لکھي گئي ہے جس کے مطالعه سے انسان کے تمام قواء نفساني اور جسماني اور خصوصیات طبعي کي کیفیت اچھي طرح منکشف ہوجاتي ہے - علم الانسان اور مشاہدہ ذات کي تعریف اور کیفیت بیان کرنے کے بعد انسان کي جسماني ساخت ' ارتقا ' قدامت' انواع و اقسام وغیرہ کے متعلق زمانۂ حال کي تحقیقات کو نہایت عمدگي سے بیان کیا ہے' اور پھر احساسات اور نطق کي حقیقت بیان کرکے حیات نفسیه کي کیفیت اور نفس کي تمام قوتوں کا حال مشرح بیان ہوا ہے - مذہب ' اختلاف معاشرت و تمدن کا فلسفه بھي نہایت خوبي سے بیان کیا ہے - اردو زبان میں کوئي کتاب اس فن پر اس سے بہتر نہیں لکھي گئي - طرز بیان نہایت دلچسپ اور زبان با محاورہ اور شسته ہے - علوم جدیده کي اصطلاحات مصنف و تلاش سے قائم کي گئي ہیں ' اور دقیق مضامین کو اس خوبي سے بیان کیا ہے که سمجھنے میں ذرا دشواري نہیں ہوتي - غرض اس کتاب کے مطالعه سے نئي اور مفید معلومات حاصل ہوتي اور خیالات میں بیش بہا ترقي ہوتي ہے - عنقریب اس کتاب پر الہلال میں ریویو نکلے گا - کتاب عمده کاغذ پر صاف اور خوشنما چھپي ہے تصاویر اور نقشے موقع بموقعه دیے گئے ہیں - مصنف سے دو روپیه قیمت پر ذیل کے پته سے مل سکتي ہے:

سجاد مرزا بیگ دہلوي - بازار عیسی میاں - حیدر آباد دکن

اس نے دیگر قوموں اور مذہبوں کی اس غلطی کو جائز نہ رکھا جو خدا کی پیدا کردہ جائز لذتوں کو انسانوں پر حرام کردیتے تھے اور اسے اسکی جناب میں وسیلۂ تقرب و عبادت سمجھتے تھے : قل من حرم زينة الله التي اخرج لعباده و الطيبات من الرزق ؟ (۷ : ۳۱) اے پیغمبر کہدے کہ یہ جو جوگیوں اور زاہبوں نے خدا کی پیدا کردہ نعمتوں اور لذتوں اور عمدہ غذاؤں کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے ' تو کون ہے جو اُن لذتوں اور نعمتوں کو حرام کرسکتا ہے جنہیں خدا نے اپنے بندوں ھی کے برتنے اور تمتع اٹھانے کیلیے پیدا کیا ہے ؟

یہ اسلام کا ایک بڑا اصولی کارنامہ ہے - پس چونکہ اس واقعہ میں بھی ایک ایسی جائز و حلال اور مفید و نافع غذا کو اپنے اوپر حرام کرلیا گیا تھا جو خدا نے انسانوں کیلیے حلال کردی ہے' اسلیے اسکا اثر ضمناً اسلام کے اس رہبانیۃ شکن قانون پر بھی پڑتا تھا ' اور ضروری تھا کہ اسکی تصحیح کردی جاے -

(حضرت عائشہ اور حفصہ - رض -)

خیال پیدا ہوسکتا ہے کہ حضرۃ عائشہ و حضرت حفصہ نیز دیگر ازواج مطہرات کیلیے کیا یہ جائز تھا کہ وہ انحضرت (صلعم) کو حضرت زینب کے ہاں زیادہ بیٹھنے سے باز رکھنے کیلیے اس طرح کی سازشیں کرتیں اور جھوٹ موٹ مغافیر کی بو کا قصہ گڑھ لیتیں ؟

اسکا جواب یہ ہے کہ جذبۂ رقابت و غبطۂ و رشک عورتوں کی طبیعت میں داخل ہے' اور جہاں محبت ہوتی ہے وہاں رشک کا قدم ضرور ھی آتا ہے :

با سایہ ترا نمی پسندم !

عورتوں کو اس بارے میں خود شریعت نے معذور رکھا ہے کہ وہ اپنی طبیعت کے بدلنے پر قادر نہیں - ازواج مطہرات صحابۂ کرام کے خاندان میں رہنے اور صحبت و رفاقت نبوت کی وجہ سے یقیناً اپنے تمام اعمال و جذبات میں مزکی و مطہر تھیں' تاہم عورت تھیں' محبت کرنے والی نہیں ' ان میں سے ہر ایک کو انحضرۃ کے عشق و فریفتگی پر ناز تھا ' اور ضرور تھا کہ رشک و رقابت کے قدرتی جذبے کی بھڑک سے مجبور ہو جایا کرتیں -

انکے باہمی رشک کے دیگر واقعات بھی مروی ہیں اور صحیحین میں موجود ہیں - خود حضرۃ عائشہ پر نظر خاص رکھنے کا تمام ازواج کو گلہ رہتا تھا - ایک مرتبہ حضرۃ سیدۃ النسا اور حضرۃ زینب بنت حجش (رضی اللہ عنہما) ازواج کی طرف سے بھیجی گئی تھیں کہ انحضرۃ سے بمقابلۂ عائشہ یکساں محبت و نظر کا مطالبہ کریں - چنانچہ صحیح مسلم کے باب " فضل عائشہ " میں خود حضرۃ عائشہ سے متعدد روایات اس بارے میں مروی ہیں اور لکھا ہے کہ حضرۃ زینب نے تمام ازواج کے طرف سے ان لفظوں میں پیام پہنچایا تھا کہ ان ازواجک ارسلنني اليک ' يسالنک العدل في ابنة ابي قحافہ !

بہر حال اسی رشک و رقابت کے جذبے نے حضرۃ عائشہ کو بیتاب کر دیا جب انہوں نے دیکھا کہ انحضرۃ (صلعم) زینب بنت حجش کے یہاں معمول سے زیادہ تشریف رکھتے ہیں' اور اسی جوش میں آکر انہوں نے یہ تدبیر گھڑی اور دیگر بی بیوں کو بھی شریک کرلیا - پس اس واقعہ کو محض اخلاقی صدق و کذب اور قانونی اصول شہادت کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے ' بلکہ خاص حالات اور اسکے اطراف پر بھی نظر رکھنی چاہیے -

علامۂ عینی کی نظر بھی اس خدشہ پر پڑی تھی - چنانچہ شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں :

فان قلت كيف جاز لعائشة الكذب و المواطاة اللتي فيها ايذاء رسول الله صلعم؟ قلت كانت عائشة صغيرة مع انها وقعت منها من غير قصد الايذاء بل على ما هو من حيلة النساء في الغيرة على الضرائر - (عینی جلد ۹ - صفحہ ۵۴۹)	اگر کوئی کہے کہ حضرۃ عائشہ کیلیے یہ کیونکر جائز تھا کہ وہ جھوٹ بولیں اور انحضرۃ کے خلاف ایک اس طرح کی سازش کریں جس میں آپکو تکلیف پہنچے ؟ تو اسکے جواب میں کہونگا کہ اول تو حضرۃ عائشہ کم سن تھیں - کم سنی میں انسان بہت سی باتیں ایسی کر بیٹھتا ہے - پھر انکا مقصود اس سے کچھہ آنحضرۃ کو اذیت پہنچانا نہ تھا - صرف دوسری بی بیوں کے مقابلہ میں ایک تدبیر تھی جیسا کہ عورتیں اپنی سوکنوں کے ساتھہ رشک و غیرت میں آکر کیا کرتی ہیں -

(انحضرت کی عزلت گزینی)

آپکے دوست کے مسیحی معلم نے کیسی سخت شیطنت کی ہے جبکہ کہا ہے کہ " بیویوں کی ناراضگی کا آپکو اسقدر صدمہ ہوا کہ ایک مہینہ تک اپنی کوٹھری سے باہر نہ نکلے " !

اول تو ایک ماہ تک آپکا بیویوں سے علحدہ رہنا محض طلب نفقہ کی وجہ سے تھا نہ کہ واقعۂ تحریم کی وجہ سے - پھر یہ کہنا کہ " آپ اپنی کوٹھری سے ایک ماہ تک بالکل باہر نہ نکلے " اور اس عزلت گزینی کا سبب ازواج سے ناراضگی کو قرار دینا تو سر تا سر افتراء محض اور بہتان عظیم ہے -

اصل واقعہ یہ ہے کہ نہ تو آپنے اس طرح کی خلوت گزینی اختیار کی ' اور نہ ایلاء کیلیے اسکی ضرورت تھی - علی الخصوص نماز کی جماعت اور اسکے قیام سے آپکو کون شے روک سکتی تھی ؟ چونکہ اسی زمانے میں آپ گھوڑے سے گر گئے تھے اور ساق مبارک پر چوٹ لگ گئی تھی اسلیے کچھہ عرصے تک اپنے کوٹھے ھی میں تشریف فرما رہے -

امام بخاری نے " باب الصلاۃ في السطوح و المنبر و الخشب " میں حضرۃ انس بن مالک کی روایت درج کی ہے : عن انس بن مالک : ان رسول الله صلعم سقط عن فرسه - فجحشت ساقه او كتفه و آلى من نسائه شهرا ' فجلس في مشربة له درجتها من جذوع النخل فاتاه اصحابه يعودونه فصلى بهم جالساً وهم قيام - الخ (صحیح بخاری کتاب الصلاۃ - صفحہ ۸۱ -)

اسکا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرۃ (صلعم) نے اپنی ازواج سے ایک ماہ کیلیے ایلاء کیا تھا - اسی زمانے میں آپکے ساق مبارک پر چوٹ لگ گئی اور آپ اپنے کوٹھے میں مقیم ہو گئے - صحابۂ عیادت کیلیے آے تو وہیں نماز جماعت بیٹھکر پڑھائی -

اب آپ غور کیجیے کہ واقعہ کی اصلیت کیا ہے ' اور اسے معاندین شیاطین کس صورت میں پیش کرتے ہیں ؟

(تائید مزید)

یہاں تک لکھہ چکا تھا کہ ایک نئی کتاب کا پارسل پہنچا - قاضی ابوبکر ابن العربی الاندلسی کی احکام القران اپنے موضوع میں ایک بہترین کتاب ہے اور بعد کی تصنیفات کا ماخذ مشہور - حال میں مولائی حفیظ سابق سلطان مراکش نے اپنے صرف سے اسے مصر میں چھپوادیا ہے' اور میرے پاس آگئی ہے - شکرا لله مساعيه - مجھے نہایت خوشی ہوئی کہ قاضی موصوف کی بھی روایات قصہ ماریہ کی نسبت وہی راے ہے جو علامہ عینی اور نووی وغیرہ کی ہے - چنانچہ تمام روایات کے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

وانما الصحيح انه كان في العسل و انه شربه عند زينب و تظاهرت عليه عائشة و حفصة فيه و جرى ما جرى - (جلد ۲ - صفحہ - ۲۷۲)	اور در اصل صحیح یہی ہے کہ آیۂ تحریم کا شان نزول شہد کا واقعہ ہے ' اسے حضرۃ زینب کے ہاں آپنے پیا تھا ' اسپر حضرۃ عائشہ و حفصہ نے مظاہرہ کیا اور وہ سب کچھہ پیش آیا جو معلوم ہے -

اسئلة و اجوبتها

اعتراف و تحقیق مزید

تتمۂ "واقعۂ ایلاء"

(یکے از افاضل و ارباب علم - از دهلي)

حضرۃ مولانا مد فیوضه -

....

سچ سچ عرض کرتا هوں که واقعۂ ایلاء پر آپکا محققانه مضمون دیکھکر جو في الحقیقت فن حدیث و سیر کا ایک بہترین رساله هے ' آپکي جانب سے میرے خیالات بالکل هي بدل گئے ' اور یقین هو گیا که الله تعالی نے آپکے دل کو علم و خدمت علم کیلیے کھولدیا هے -

این سعادت بروز بازر نیست
تا نه بخشد خداے بخشنده

....

البته اس بحث میں ابھي چند سوالات کي آور گنجایش باقي رهگئي هے - اگر ان پر بھي بحث هو جاے تو مسئله بالکل صاف هو جاے ' اور پورا مضمون الگ ایک رساله کي صورت میں شائع کردیا جاے - وہ سوالات یه هیں:

(۱) یه بات تعجب انگیز معلوم هوتي هے که آنحضرت نے صرف حضرت حفصه کے کہنے سے شهد اپنے اوپر حرام کرلیا هو - اسکي مزید توضیح کرني چاهیے -

(۲) حضرۃ عائشه پر الزام سازش کا اور انحضرۃ کو اذیت دینے کا عائد هوتا هے ' جس سے ازواج مطهرات کو پاک هونا چاهیے -

(۳) سائل نے مسیحي معترض کا قول نقل کیا تھا که آنحضرۃ اس واقعه کي وجه سے اسقدر آزردہ هوے که ایک ماہ تک گھر سے نه نکلے - جناب نے اسکا کوئي مدلل جواب نہیں دیا -

الهلال:

اظہار لطف کیلیے شکر گذار اور مستدعي دعا هوں - جناب نے غالباً خیال کیا که یه بحث ختم کر دي گئي حالانکه ابھي باقي هے - عدم گنجایش کي وجه سے پچھلي اشاعت میں بقیه تتمه نه نکل سکا - جن سوالات کو جناب نے لکھا هے ' اس عاجز نے خود هي انکو ضروري سمجھا تھا اور انپر مستقل عنوانات سے نظر ڈالي تھي - چنانچه بقیه تتمه آج درج کیا جاتا هے ' اسے ملاحظه فرمائیں :

(واقعۂ تحریم شهد کی اهمیت)

ایک معترض یه شبه پیدا کرسکتا هے که تم قصۂ ماریه سے انکار کرتے هو اور جو چیز آنحضرت صلعم نے اپنے اوپر حرام کرلي تھي ' اسے موطوۃ لونڈي کي جگه شهد بتلاتے هو ' لیکن اول تو محض بوے مغافیر کي شکایت کرنے سے شهد نه کھانے کي قسم کھا لینا ایک ایسي بات هے جو قرین عقل نہیں معلوم هوتي - پھر اگر ایسا هوا بھي هو تو ایک معمولي کھانے پینے کي چیز کے نه کھانے کي قسم کھا لینا کونسي ایسي بڑي بات تھي جسکي وجه سے خدا نے تنبیه ضروري سمجھي اور ایک خاص آیت نازل کي ؟

اس سے معلوم هوتا هے که ضرور وہ کوئي بڑي هي اهم بات هوگي اور وہ یهي ماریۂ قبطیه کو اپنے اوپر حرام کرلینا هے -

لیکن یه شبہات بھي صرف اسي دماغ میں جگه پا سکتے هیں جو سیرۃ حضرۃ سید المرسلین ' و خصائص نبوت عظیمه ' و مصالح و اسرار شریعت ' و وجوہ تنزیل کلام الهي و احکام دینیه سے واقف نه هو - ورنه فی الحقیقت یه امر بالکل واضح و عین قرین عقل و درایت هے -

آنحضرۃ (صلعم) کا شهد کیلیے قسم کھا لینا کچھه بھي خلاف عقل نہیں هے جبکه روایات صحیحه سے معلوم هوگیا هے که اس بارے میں تمام بیویوں نے ایکا کرلیا تھا ' اور ایک هي چیز کے متعلق ' ایک هي زمانے میں ' ایک هي انداز سے ' سب نے شکایت کي تھي - امام بخاري کي تمام روایات کو جمع کرنے سے ثابت هوتا هے که اس تدبیر میں تمام بیویاں شریک کرلي گئي تھیں - کتاب الطلاق والي روایت میں هے که حضرۃ عائشه نے سب کو اطلاع دیدي اور سب سے پہلے حضرت سودہ نے اظہار کیا -

پس ظاهر هے که آنحضرۃ (صلعم) یکے بعد دیگرے تمام بیویوں سے ملے هونگے - ان میں سے سب نے شکایت کي هوگي که مغافیر کي بو آتي هے - آپ حضرۃ زینب کے هاں معمول سے زیادہ تشریف فرما رهتے تھے اور وهیں شهد تناول فرمایا تھا - آپ توسم نبوت سے سمجھه گئے هونگے که اس شکایت کي ته میں رقابت کا جذبۂ محبت مخفي هے - ازواج مطهرات سے آپ کمال محبت و شفقت فرماتے تھے اور عورتوں کے ساتھه عموماً آپکا سلوک نهایت رضا جوئي اور سلوک و تسامح کا تھا - یه حالت دیکھکر انکي خوشي کیلیے آپ نے قسم کھا لي هوگي که اگر ایسا هي هے تو لو میں اب شهد کبھي نه کھاؤنگا -

اس میں تعجب و انکار کي کونسي بات هے ؟

رهي یه بات که محض کھانے پینے کي ایک چیز میں کونسي ایسي اهمیت تھي که خدا کو آیت نازل کرني پڑي اور " لم تحرم ما احل الله لک ؟ " کے الفاظ میں آپکو متنبه فرمایا ؟ سو یه شبه احکام شریعت کے اصول و مصالح جاننے والوں کي زبان سے تو کبھي نہیں نکل سکتا - شریعت الهي ایک قانون هے جو بہت سے کاموں کا حکم دیتا اور بہت سي چیزوں سے روکتا هے - قانون کا تمام تر دار و مدار اصول (پرنسپل) پر هے ' اور اسکي هر فرعي اور هر جزئي سے جزئي بات کا بھي اثر اسکے اصل اصول پر پڑتا هے - مانا که شهد في نفسه کوئي اهم چیز نه تھي ' لیکن کیا قانون الهي کي حلال کردہ شے کو کسي انسان کي خوشي کیلیے اپنے اوپر حرام کرلینے کي نظیر بھي اهم و رفیع نه تھي ؟ الله سبحانه نے دیکھا که آپنے ایک حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلیا هے - اس نظیر کا اثر شریعت کے عام قانون حلت و حرمت پر پڑیگا - آپکا وجود شریعت کا عملي پیکر اور اسوہ حسنه هے - اس نظیر کي وجه سے احکام الهي کي قطعیت مشتبه هوجائگي - اور لوگ حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کرلیا کرینگے - پس نهایت ضروري تھا که فوراً امة پر واضح کردیا جاتا که کوئي انسان خدا کي حلال کردہ شے کو اپنے اوپر حرام نہیں کر سکتا - اور جو کھانے پینے کي چیزیں اس نے اپنے بندوں کیلیے حلال کردي هیں ' وہ هر حال میں حلال هیں - اس نظیر کو نظر انداز کردیا جاے اور قانون پر اسکا اثر نه پڑے -

پھر اس واقعه سے یه سوال بھي پیدا هو گیا تھا که اگر کوئي شخص ایسا کر بیٹھے تو اسکے لیے شریعت کا حکم کیا هوگا ؟ کیا واقعي اسکے حرام کر لینے سے وہ حلال کردہ شے اس پر حرام هو جائیگي ؟ اسکو بھي صاف کردینا قانون کي تکمیل و حفظ کیلیے ضروري تھا - پس خدا نے صاف کردیا که هر معاهده ' هر قسم ' اور هر وعدہ جو قانون شریعت کے خلاف هو ' شریعت کے نزدیک کوئي چیز نہیں هے - تم هزار کسي حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلو لیکن چونکه قانون الهي نے تم پر حرام نہیں کیا هے اسلیے وہ کبھي حرام نهوگي !

اسمیں ضمناً یه پہلو بھي ملحوظ تھا که اسلام نے انسان کیلیے جائز اور غیر مضر لذتوں اور راحتوں کا دروازہ بالکل کھول دیا هے -

(مراسلات)

مراسلات يا تو تحريري هوتي هيں يا عكسي - اول الذكر نهايت باريک كاغذ پر هوتے هيں جو ۳ - سے ساڑھے ۴ - انچ تک هوتا هے - كاغذ كو بيچ سے موڑ كے پٹي كي طرح لپيٹ ديتے هيں - لپٹنے كے بعد اسكي ضخامت كولي ڈيڑھ انچ كي هوتي هے ' اور ايک سرے كي طرف كاودم هوتي چلي جاتي هے -

عكسي مراسلات ۱۱ × ۱۴ انچ كي قلمي تحريروں سے $1\frac{1}{2}$ × ۲ كي جهلي پرلبلي جاتي هيں - عكسي مراسلات جب پهنچتي هيں تو اس جهلي كو ايک شيشه كي پليٹ پر منڈهكے خوردبين (Glass maginfying) سے يا طلسمي لالٹين كے ذريعه اسكا پرتو ڈالكے پڑهتے هيں - مشقي مراسلات ميں يه فرمايش هوتي هے كه اس كبوتر كے پكڑنے كي اطلاع فوجي حكام كو ديدي جائے - اسكے علاوه اس كبوتر كي منزل مقصود' جتنے كبوتر چهوڑے گئے هيں انكي تعداد' انكے سلسله وار نمبر' نيز علم الجو كے متعلق چند عملي نوٹ درج كيے جاتے هيں -

مراسلات دو قسم كے چونگوں ميں بهيجے جاتے هيں - ايک قسم كا چونگا قاز كے پروں كا هوتا هے جسكا طول ڈيڑھ انچ اور قطر آدھ انچ هوتا هے -

مراسلات روانه كرنے والا اپنے بائيں هاتهه سے كبوتر كو پكڑ كے اسكے سينے كو اپنے سينے سے لگا ديتا هے اور اسكى دم كے درمياني پروں ميں سے ايک كو علحدہ كركے اسميں قار كا پر ڈالديتا هے ' اور بقيه پر كے دونوں طرف كے ريشوں كو اسطرح دبا ديتا هے كه جب مراسلہ نكال لي جاتي هے تو پهر اپني اصلي حالت ميں آجاتے هيں - اسكے بعد اس پر كي ڈنڈي كے اندر جو خول هوتا هے اسميں مراسلت ڈالكے دبا سلائي كے تنكے سے بند كردي جاتي هے -

دوسري صورت يه هے كه اليومينيم كا ايک چونگا كبوتر كي ٹانگ ميں باندهديتے هيں ' اور مراسلت ايک دوسرے چهوٹے چونگے ميں ركهكے اس بڑے چونگے كے اندر ڈالديتے هيں -

هر فوجي نامه بر كبوتر پر بعض خاص نشانات هوتے هيں جن سے وہ فوراً پہچان ليا جاتا هے - بائيں پير ميں اليومونيم كا ايک حلقه هوتا هے' جس پر تاريخ 'كبوتر خانے كا پته' اور نمبر شمار منقش هوتا هے - يهي نقوش مع حرف "ن" يا "م" كے بغرض اظهار جنس اسكے بازو پر بهي چهپے هوتے هيں - اسكے علاوه اجتماع گاہ افواج اور كبوتر كي جنس كا علم اس رنگين مصنوعي هاتهي دانت (Celluloid) كے حلقه سے بهي هو جاتا هے' جو كبوتر كے دهنے پير ميں هوتا هے - يه حلقے بٹي هوئي رسي كي طرح بنائے جاتے هيں اور كئي تاروں كے ان ميں بل ديے جاتے هيں - تهائي بل نر كي اور ڈيڑھ بل ماده كي علامت قرار ديگي هے - اسكے علاوه سياه ' سفيد ' نيلا ' سرخ ' زرد ' سبز' بنفشي كے سات طرح كے رنگ لگے هوتے هيں ' جن سے مختلف اطراف كي علامتوں كا كام ليا جاتا هے -

(اسباب و وسايل)

طريق تربيت كے اس مختصر خاكے كي تكميل كے ليے يه ضروري معلوم هوتا هے كه ان مادي سامانوں كو بهي بيان كرديا جائے ' جو فرانس كے فوجي كبوتروں كي تربيت ميں استعمال كيے جاتے هيں - اسميں نامه بري كا سامان مع كابكوں كے سامان كے شامل هے -

چونكه كبوتروں كو صرف چند مقرره گهنٹوں هي ميں خانوں سے نكالا جاتا هے ' اسليے هر حصه (كمپا ٹمنٹ) كے دروازے پر خاص داخله كے پنجرے ركهے رهتے هيں - يه پنجرے اس طرح كے بنے هوتے هيں كه كبوتر اندر جا تو آساني سے سكتا هے مگر نكل نهيں سكتا -

پنجرے عموماً ۴ انچ اونچے' ۲۳ انچ لمبے' ۲۸ انچ گهرے هوتے هيں - انكے پهلو آهني تيليوں كے هوتے هيں جن ميں ڈيڑھ ڈيڑھ انچ باهم فصل هوتا هے - اوپر آهني جال هوتا هے جسكا هر حلقه ۵ - ۴ انچ كا هوتا هے - يه گنجايش ايسي هے كه اندر جانے كے ليے تو كافي هے مگر باهر نكلنے كے ليے بالكل نا كافي هے - سامنے كا بالائي حصه بالكل دونوں پهلوؤں كي طرح هوتا هے مگر زيريں حصه بدنما تاروں كے ايک متحرک چوكهٹے سے بند كرديا جاتا هے - يه چوكهٹا ايک قلابه ميں جهولتا رهتا هے جو اس چوكهٹے كي بالائي سلاخ ميں جڑا هوتا هے ' اور زيريں سلاخ اسطرح بني هوتي هے كه اس بدنما تاروں كے چوكهٹے كو اندر جانے ديتي هے مگر باهر آنے نهيں ديتي - جب كبوتر واپس آتے هيں تو پنجرے كے سامنے والے تختے پر بيٹهكے اس چوكهٹے كو دهكيلتے هوے اندر چلے جاتے هيں - جب نكلنا هوتا هے تو دور سے كهڑكي اٹها ديتے هيں -

وہ تخته جس پر كبوتر آكے بيٹهتے هيں ' اسليے لمبا بنايا گيا هے تا كه بچوں كو اپنے خانے كا راسته ملنے ميں سهولت هو -

وہ آشيانے جنميں بيٹهكے ماده انڈے سيتي هے' بالائي خانوں ميں بنائے جاتے هيں - هر خانے ميں دو آشيانے هوتے هيں كيونكه پهلي جهول كے بچوں كے نكلنے كے بعد سے تين هفتے كے اندر (يعنے قبل اسكے كه بچے خود دانا چگنے كے قابل هو جائيں) جوڑے دوسري جهول كے انڈے ديديتے هيں - ان خانوں كا بالائي حصه اسطرح بنايا جاتا هے كه كبوتروں كے ليے ايک روش سي نكل آتي هے - سامنے كا حصه لكڑي كي هلكي جالي سے بند هوتا هے جو آشيانے كي صفائي كے وقت بآساني هٹا لي جاتي هے -

[۱] كبوترونكا سفري آشيانه - ايک بالكل بند حالت ميں دكهلايا گيا هے اور ايک جالي دار هے -

[۲] نامه بر كبوترونكے اترنے كا مناره نما اسٹيشن -

كبوتروں كو ايک مقام سے دوسرے مقام پر موٹي موٹي شاخوں كے پنجروں ميں ليجاتے هيں - جب اڑنے كے ليے چهوڑنا هوتا هے تو اس چور دروازے كو كهولديتے هيں جو پنجرے كے اوپر هوتا هے - يه پنجرے تين مختلف پيمانوں كے هوتے هيں ' جنميں على الترتيب ۲۵ سے ۳۰ ' ۱۲ سے ۱۵ ' اور ۴ سے ۶ كبوتر تک آسكتے هيں - پنجرے يا تو ريل كي گاڑيوں ميں جاتے هيں يا خچر پر ركهكر ليجاتے هيں -

فوجي حكام جهاں تک هوسكتا هے نامه بر كبوتروں كي پرورش كي حوصله افزائي كرتے رهتے هيں - فرانس كے ملكي (سول)

مقالات

تاریخ قدیم کا ایک فراموش شدہ صفحہ !

نامہ بر کبوتر !

عہد قدیم کی تار برقی اور طیارات !

نامہ بر کبوتروں کی فوجی تربیت کا آغاز اس طرح ہوتا ہے کہ پہلے انہیں کبوتر خانوں کے گرد و پیش کاوے دیے جاتے ہیں - ہر کبوتر سے یہ چاہا جاتا ہے کہ وہ ہر روز ۵ گھنٹے دن بھر میں دو بار اڑیں - ان آزمایشی اڑائیوں کی نگرانی نہایت توجہ سے کی جاتی ہے - پنجروں کی کھڑکیاں جب کھولی جاتی ہیں تو سپاہی مستعد رہتے ہیں اور ان کبوتروں کو کھابلیوں کی چھت پر بیٹھنے نہیں دیتے - جو چند کبوتر پاس کی چھتوں پر بیٹھکے اپنے رفقا کے سامنے نافرمانی کی بری مثال پیش کرتے ہیں ' انہیں بلا تکلف فوراً گولی سے مار دیا جاتا ہے -

اعلی درجہ کے تربیت یافتہ کبوتر غول باندھکے اڑتے ہیں ' جسکی وجہ سے وہ کبھی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے پاتے -

نامہ بر کبوتروں کے سفری آشیانے

کبوتر پہلے پہل چند منٹ اڑتے ہیں ' پھر بتدریج بڑھتے جاتے ہیں - یہاں تک کہ تین مہینہ کی عمر میں گھنٹے گھنٹے بھر تک اڑنے لگتے ہیں -

ایک طرح کی نقل و حرکت کے لیے ہمیشہ ایک ہی قسم کے اشارے کیے جاتے ہیں تا کہ کبوتر سمجھہ سکیں کہ انسے کیا کہا جا رہا ہے ؟ کبوتروں کو پنجروں سے نکالنے کے لیے چیخیں ' تالیاں ' اور کمروں کی درمیانی لڑیں کھڑکھڑائی جاتی ہیں - واپس بلانے کے لیے کونڈوں میں پانی بھرنے اور زمین پر دانہ ڈالنے کے بعد سیٹی بجائی جاتی ہے -

(نامہ بری کی مشق)

پرواز کے ساتھہ ساتھہ نامہ بری کی مشق بھی شروع کرادی جاتی ہے - مسافت کی مقدار بتدریج بڑھتی رہتی ہے - فراہمی افواج کی حالت میں کبوتر کسی ایسے مقام پر رکھے جاتے ہیں جسمیں اور فوج میں حملے کے وقت سلسلۂ نامۂ و پیام ضرور رہنا چاہیے -

جو مقامات ایسے ہیں کہ بعض ذرائع مراسلت کی بربادی کے بعد کبوتروں کو وہاں رکھا جا سکتا ہے ' انکے متعلق سلسلۂ تعلیم کا جاری رکھنا ایک منطقی نتیجہ ہے ' مگر اسکی قسمت میں پابندی نہیں - کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ کبوتر کھابلیوں کے ہر طرف اڑائے جاتے ہیں - بارش ' کہر ' اور برف کے زمانے میں اڑانے کی کوشش نہیں کی جاتی - جاڑے کے زمانے کو بالکل غیر مناسب سمجھا جاتا ہے - فروری ' مارچ ' اور اپریل کے مہینے بچوں کی نگرانی و پرداخت کے لیے وقف ہوتے ہیں -

عمر کے لحاظ سے کبوتروں کے دو درجے ہوتے ہیں - پہلے درجے کے کبوتر یا تمام افواج کی کور جسکی عمر ۱۸ مہینے سے لیکے ۸ برس تک ہوتی ہے ' روزانہ اپنی کھابلی سے اڑکے وہاں تک جاتے ہیں ' جہاں وہ جنگ کے زمانہ میں رکھے جائینگے - یہ یا تو چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں اڑتے ہیں یا کبھی ایک دم سے چھوڑ دیے جاتے ہیں ' مگر بہر صورت انمیں سے ہر ایک کے کام کا خیال رکھا جاتا ہے تا کہ ہر کبوتر کی مشق اچھی طرح ہوجائے - بعض کبوتر عرصہ تک فوجوں کی اجتماع گاہوں میں بند رہتے ہیں - نیز ایک زمانے تک کسی خاص راہ پر باقاعدہ ہر روز اڑائے جاتے ہیں -

مسافت کی مقدار پہلے دن ۲۰ کیلومیٹر (ساڑھے ۱۲ میل) ہوتی ہے - تیسرے دن ۳۰ کیلومیٹر - چھٹے دن ۵۰ کیلومیٹر - چودھویں دن ۸۰ کیلومیٹر - بیسویں دن ۱۳۰ کیلومیٹر - ستائیسویں دن ۲۱۰ کیلومیٹر - اور چونتیسویں دن ۳۰۰ کیلومیٹر کردی جاتی ہے -

ایک سال کی عمر کے بچوں کو بھی چھہ ہفتے میں قریباً یہی مشق کرائی جاتی ہے - کھابلی کے آس پاس چند ابتدائی کاموں کے بعد اڑکر ۱۰ - کیلومیٹر تک جاتے ہیں ' اسکے بعد مسافت بتدریج بڑھتی جاتی ہے - یہاں تک کہ چھٹے ہفتہ کے آخر میں ۲۰۰ کیلومیٹر پورے ہوجاتے ہیں -

پرواز کی مشق خشکی یا دریا میں ' جس پر کبوتر خانوں کی مقامی حالت اجازت دے ' کرائی جاتی ہے - دھوپ کی گرمی کے خیال سے کبوتر بہت ہی تڑکے چھوڑے جاتے ہیں - موسم سرما میں شرح پرواز ۸۰ سے لیکے ۹۰ میٹر (تقریبا میل) فی منٹ ہوتی ہے - ان مشقوں کے نتائج ' گم شدہ کبوتر ' دیگر سانحات ' یہ سب چیزیں قلمبند ہوتی ہیں -

چونکہ ان مشقوں کا مقصد کبوتروں کو باقاعدہ نامہ بری کی تعلیم دینا ہے ' اسلیے انکے ساتھہ ایسے خطوط بھی کردیے جاتے ہیں جو خاص طور پر اسی غرض سے ہلکے اور محفوظ بنائے جاتے ہیں تا کہ بحفاظت و سہولت جا سکیں -

شیخ عبد البہا عباس آفندي

موجودہ رئیس البہائیہ جو عنقریب هندوستان آنے والے هیں -

اصول و عقائد اور تاریخ و سوانح کي کتابیں صرف بہائي حلقه هي میں محدود رهیں - علی الخصوص کتاب " البیان " جو محمد علي باب نے بطور ایک الہامی کتاب کے پیش کي تهي ' اور جسے اب بہائیہ منسوخ قرار دیتے هیں ' اور کتاب " اقدس " جو شیخ بہاء الله نے پیش کي تهي اور جو اب مذهب بہائي کا اصل الاصول اور کتاب وحي آسماني هے ' نیز عبادات و اعمال کے رسائل ' باهمي مشاجرات و مخاصمات کي مصنفات ' بہاء الله اور صبح ازل کے مناظرات ' وغیرہ وغیرہ صرف مشاهیر علماء بہائیہ هي کے پاس رهتي تهیں ' اور عوام بہائیہ کو بهي سواے کتب احکام و عقائد کے اصلي ذخیرہ بہت کم دیا جاتا تها -

لیکن همارے پاس یه تمام ذخیرہ موجود هے - کتاب " البیان " اور " اقدس " اور کتاب الصلواة وغیرہ قلمي هیں جنکي نقل بمشکل حاصل کي تهي - انکے علاوہ تیس چالیس چهوٹے بڑے مطبوعه رسالے بهي هیں جنسے تمام اصلي اور اندروني حالات پر روشني پڑتي هے -

پچهلے دنوں غالباً چند کرد و ایراني بہائیوں نے قاهرہ میں ایک عمدہ پریس جاري کیا هے جسکا نام مطبع " کردستان العلمیه " هے - اس پریس میں بهي متعدد کتابیں نئي طبع هوي هیں - از انجمله موجودہ رئیس بہائیہ شیخ عباس آفندي کے عربي و فارسي رسائل و خطوط هیں جو مختلف سوالات کے جواب میں لکهے گئے تهے - اسکا قلمي نسخه بعض بہائي دعاة کے پاس پہلے دیکهه چکا هوں - اب چهپنے کي وجه سے بآساني هاتهه آگئي هے -

اسي طرح " گب سیریز " میں مسٹر اڈورڈ براون نے " تاریخ بہائیه " شائع کرکے جو در اصل " مقالهٔ سیاح " کا اصلي نسخه هے اسکي ابتدائي تحریک و ظهور کي پوشیدہ تاریخ بهي شائع کردي هے -

پس ایک نہایت مفصل اور دلچسپ مضمون مذهب بہائي کي تاریخ پر لکها جا سکتا هے - بشرطیکه لکهنے کي مهلت ملے -

* * *

افسروں میں بہت سے لوگوں کے پاس کبوتر خانے هیں جنمیں بہت سے تربیت یافتہ نامہ بر کبوتر هیں ' اور جو براہ راست صیغۂ جنگ کي نگراني میں داخل هیں -

فرانس کے نامہ بر کبوتروں کو سرکاري طور پر تعلیم دینے کي تاریخ سنہ ۱۸۷۰ کي جنگ جرمني و فرانس سے شروع هوتي ہے - گو اسوقت ان مسکین پرندوں کي تربیت بہت هي معمولي هوئي تھي ' مگر انھوں نے ایسے عجیب و غریب کام انجام دیے کہ اب آیندہ جنگ میں انکي اعانت پر پورا پورا اعتماد کیا جاتا ہے -

(نامہ بر کبوتر اور طیارات)

غالباً عنقریب کبوتر ایروپلین یعني هوائي جہازوں پر بھي جایا کرینگے ' اگرچہ طیارچیوں کو ان سے طبیعي نفرت ہے کیونکہ وہ کبوتروں کو اپنا ایک خطرناک دشمن سمجھتے هیں - انکا خیال ہے کہ ایک تیزرو ایروپلین کي رسي کو پھڑپھڑانے والے کبوتروں سے سخت صدمہ پہنچتا ہے اور پرندے کا پروپلر (Propeller) (هوائي جہاز کے سامنے کا ایک آلہ) نجس کرنا تو اور بھي خطرناک هوگا -

ان امور کے انسداد کے لیے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ کبوتروں کو چھوڑتے وقت انکا سر نیچے کي طرف کرکے کسي اتني لمبي نالي میں سے چھوڑا جاے کہ جب تک یہ حیرت زدہ پرند سنبھلکر اڑنا شروع کرے ' اوسوقت تک طیارہ ان سے بہت دور هوجاے - اس تجویز کا آیندہ موسم سرما میں تجربہ کیا جائیگا "

یہاں تک سائنٹفک امریکن کے مقالہ نگار کے مضمون کا ترجمہ تھا - بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم هوگي کہ اس وقت تک یورپ کي ایک بڑي حکومت نامہ بر کبوتروں کي تعلیم و تربیت کا ایک ایسا با قاعدہ جنگي صیغہ رکھتي ہے ' اور جو فرانس اس عہد دخان و برق میں اپنے هوائي طیارات سے شہرت حاصل کرچکا ہے ' وہ ان قدرتي اڑنے والے نامہ بروں کي طرف سے بھي غافل نہیں ہے ' اور بہتر سے بہتر هوائي جہاز بھي اسے کبوتروں سے بے نیاز نہ کرسکے هیں !

اسکے بعد هم نامہ بر کبوتروںکي تاریخ گذشتہ کي طرف متوجہ هونگے ' اور علي الخصوص اسلامي عہد کي ترقیات و انتظامات کا تذکرہ کرینگے - کیونکہ یہ فن بھي مسلمانوں کے عہد عروج کا کچھہ کم ممنون نہیں ہے -

عالم اسلامي

یورپ و امریکہ اور مذهب بہائیہ

موجودہ رئیس البہائیہ کا سفر هند !

جبکہ انگلستان اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کي تحریک از سر نو شروع هوگئي ہے اور توفیق الہي نے اسکے لیے غیر متوقع وسائل بہم پہنچا دیے هیں ' تو یہ ذکر یقیناً قابل توجہ سمجھا جائیگا کہ موجودہ صدي کا ایک نیا ایراني نژاد مذهب جو برسوں سے اپني خاموش اور بے صدا دعوۃ کو مشرق و مغرب میں پھیلانے کیلیے غیر معمولي جد وجہد کر رہا ہے اور جسکے تفصیلي حالات سے ایران کے باهر بہت کم دلچسپي لي گئي ہے ' امریکہ کي جدت پسندي اور تلاش مذهب سے فائدہ اٹھانے میں بہت کامیاب هوا ہے ' اور اب انگلستان میں بھي اپني دعوۃ کي تحریک کا سامان کر رہا ہے -

یعنے محمد علي باب کي موسسہ اور شیخ بہاء اللہ کي ترقي دادہ بہائي تحریک جسکي ابتدا گو ادعاء مہدیۃ سے هوئي هو لیکن اب وہ ایک بالکل مستقل اور مدعي تجدید شریعت و کتاب مذهب ہے ' اور ایران کے علاوہ بھي اسکے پیروؤں کي اچھي تعداد هندوستان ' برما ' مصر ' کردستان ' امریکہ ' بغداد ' اور عراق عجم میں موجود ہے !

ابھي چند هفتوں کي بات ہے کہ ایک امریکن بہائي لیڈي نے هندوستان کا سفر کیا تھا تاکہ بہائي مذهب کي تبلیغ کو تقویت پہنچاے اور عرصے تک کلکتہ میں مقیم رهي تھي - ولایت کي تازہ ڈاک سے معلوم هوتا ہے کہ شیخ عباس افندي یعني موجودہ رئیس بہائیہ عنقریب هندوستان آنے والا ہے -

مسز اسٹے نوہ : ایک امریکن بہائي داعیہ

حال میں هم سے ایک صاحب علم بزرگ نے مذهب بہائي کي تاریخ و عقائد کے متعلق استفسار کیا ہے - اسکا تفصیلي جواب "اسئلۃ و اجوبتہا" کے سلسلے میں لکھنا چاهتے تھے لیکن واقعۂ ایلاء نے کئي هفتہ سے تمام گنجائش روک لي ہے ' اسلیے دیگر سوالات کے طرف متوجہ هونے کا موقعہ نہیں ملا - همارے پاس اس مذهب کي صحیح تاریخ اور تمام عقائد و مختصات و تغیرات کا بہترین مواد عرصے سے موجود ہے ' اور متعدد مشاهیر علماء بہائیہ سے بمبئي کے قیام میں نہایت مفصل صحبتیں رهچکي هیں - بہائي عقائد و اصول کي کتابیں عرصہ تک بالکل قلمي تھیں اور اجنبیوں کیلیے انکا دیکھنا تقریباً محال تھا - پھر بغداد و عکہ اور مصر و امریکہ میں بعض بعض طبع هولیں ' لیکن انکو بھي اجنبیوں میں تقسیم نہیں کیا گیا اور سواے " مقالۂ سیاح " وغیرہ کتب دعوۃ و تبلیغ کے اصل

اس رقم میں مختلف قسم کے قرض شامل ہیں- ۲۱,۴۸,۲۱,۸۶۰ پونڈ کی رقم ۱,۸۵۵ اور ۱۸۹۱ کے ۳ قرضوں کی ہے جسکا سود ۴ فیصدی ہے - ایک رقم سنہ ۱۸۹۴ کے قرض کی ہے جسکا سود ساڑھے تین فیصدی ہے - ان قرضوں کی ادائگی مصر کے خراج سے ہوتی ہے -

یہ ایک قسم کے قرض تھے - دوسری قسم کے قرضوں کی تعداد ۴۴,۷۲,۳۱۳ پونڈ ہے - اسمیں مندرجۂ ذیل قرض شامل ہیں:

اجارہ تمباکو کی کمپنی کا قرض جو سنہ ۱۸۹۳ع میں ۴ فیصدی پر لیا گیا ہے - ریلوے کمپنی کا قرض جو سنہ ۱۹۹۳ع میں ۵ فیصدی پر لیا گیا ہے - صومہ بندرمہ ریلوے کمپنی کا قرض جو سنہ ۱۹۱۱ع میں ۴ فیصدی پر لیا گیا ہے - ان قرضوں کی ادائگی بعض مقررہ مالی معاہدوں سے ہوتی ہے -

قرض کی تیسری قسم جنگی کے قرض ہیں - انکی مقدار ۲,۲۹,۴۰,۰۲۴ پونڈ ہے - اسمیں سنہ ۱۹۰۲ اور ۱۹۰۹ کے قرض اور سنہ ۱۹۱۱ع کے قرض کی پہلی قسط بھی شامل ہے - ان تینوں کی شرح سود ۴ فیصدی ہے - انکی ادائگی خود حکومت کو براہ راست کرنا پڑتی ہے -

اس تفصیل سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ آخر فروری سنہ ۱۹۱۱ع تک دولۃ عثمانیہ کے عام قرضوں کی کل مقدار ۲,۹۱,۴۲,۴۲,۹۱۱ فرانک تھی (ایک فرانک دس آنہ کا ہوتا ہے) جسمیں سے اسوقت تک ۳۰۱,۹۲,۲۶,۹۸۵ فرانک ادا ہوچکے ہیں' اور ۲,۹۰,۵۹,۱۶,۲۲۶ فرانک دولۃ عثمانیہ کے ذمہ باقی ہیں -

لیکن اسکے بعد ہی دولۃ عثمانیہ دو شدید ہولناک جنگوں میں گرفتار ہوگئی' - علی الخصوص جنگ بلقان میں اسے سخت زیرباری ہوئی اور قرض بجاے کم ہونے کے اور بڑھگیا - چنانچہ جنگ بلقان اور ادرنہ کے واپس لینے سے قبل (آخر جون سنہ ۱۹۱۳ع میں) وزیرمال نے اعلان کیا تھا کہ اسوقت دولۃ عثمانیہ کے ذمہ قرضہاے عام کی مقدار ۱۳,۰۲,۵۴,۴۵۷ عثمانی پونڈ یعنی ۲,۹۹,۵۸,۵۴,۵۱۱ فرانک ہوگئی ہے -

اسوقت قسطنطنیہ اور یورپ میں عثمانی رعایا کی تعداد ۱۸۰۰۰۰۰ لاکھ ہے - ایشیا میں جن ممالک پر دولۃ عثمانیہ عثمانی افسروں کے ذریعے حکومت کررہی ہے' انکی آبادی ۱۹۱۰۰۰۰۰ ہے - اگر یہ قرض تمام عثمانی رعایا پر تقسیم کیے جائیں تو ہر شخص کے ذمہ ۱۴۳ فرانک پڑینگے -

لیکن پیرس میں جو سرتمر مال منعقد ہونے والی ہے' اسمیں ان قرضوں کا ایک حصہ ضرور ریاستہاے بلقان سے لیا جائیگا - اگر یورپ نے انتہائی تعصب سے کام نہ لیا تو امید ہے کہ اس بار کا جسقدر حصہ ریاستہاے بلقان کے ذمہ کیا جائیگا' اسکی مقدار قریباً ۴۶۹۰۰۰۰۰۰ فرانک ہوگی - اسکے بعد دولۃ عثمانیہ کے ذمہ ۲۵۰۰۰۰۰۰۰۰ فرانک اور کچھ کسرر رہجائینگے' جنمیں غیر منتظم قرضوں کے شامل کرنے کے بعد (آخر جون سنہ ۱۹۱۳ ع تک) دولۃ عثمانیہ کی کل رقم ۳,۶۸,۱۹,۴۱۷ عثمانی پونڈ ہوگی - اس میں وہ قرض بھی شامل ہیں جو مختلف بنکوں سے لیے گئے اور اب اس آخری فرانسیسی قرض سے ادا کیے جائینگے -

---

آپ کے الہلال کا میں کیا زمانہ شیفتہ و مفتوں ہے - خدا کرے اس مقدس پرچہ کی اشاعت ہر شہرو قصبہ میں کافی و وافی ہو جائے :

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

براہ کرم مندرجۂ ذیل تین خریداروں کے نام وی پی بھیجکر ممنون فرمائیں -

نقیر حقیر شاہ محمد چندا حسینی چشتی نامی کوہ پور شاہ پور - حیدر آباد -

بریدِ فرنگ

تلخیص و اقتباس

اسد پاشا کی گرفتاری کے متعلق تازہ انگریزی ڈاک میں تفصیلات آگئی ہیں مگر بیانات باہم مختلف ہیں - معلوم نہیں ہوتا کہ دونوں وزارتوں سے اسد پاشا کا استعفا شہزادہ ویڈ کی ملاقات کا نتیجہ ہے یا محافظ فوج میں اضافہ ہونے کا؟ بہر حال ہوا یہ کہ تیج جندرمہ (جنگی پولیس) کے افسر اعلی نے اسد پاشا کو حکم دیا کہ اپنی فوج کو منتشر کرکے ہتیار حوالے کردے - اس نے انکار کیا - بیان کیا جاتا ہے کہ اسکے بعد اسد پاشا کی فوج نے آتشباری شروع کردی تھی جسکا جواب اس فوجی توپخانہ نے دیا جو پہلے سے بنظر احتیاط موقع (پوزیشن) پر رکھدیا گیا تھا - مگر اسکے بعد اسد پاشا نے صلح کا سفید جھنڈا بلند کردیا -

ایک مشترکہ فوج اسد پاشا کے گھر کی طرف بڑھی اور گرفتار کرکے آسٹریا ہنگری کے ایک کروزر پر لے آئی - یہاں سے وہ ایک اطالی دخانی جہاز پر سوار کرکے برنڈزی بھیجدیا گیا -

اسد پاشا نے ایک اعلان پر دستخط کردیے ہیں' جسکا مطلب یہ ہے کہ وہ البانیا کے معاملات میں شہزادہ ویڈ کے بغیر اجازت دخل نددیگا!

ایپرس میں دول کی مداخلت کامیاب ثابت ہوئی - البانیا پر قبضہ کے متعلق بین الملی کمیشن اور ایپرس کی عارضی حکومت کے درمیان کارفو میں ایک اتفاق ہوا ہے - اسکا خلاصہ یہ ہے کہ ملک دو انتظامی ضلعوں (کوارٹرز) میں تقسیم کردیا جاے جو والیوں (Prefect) کے ماتحت ہوں - جسقدر یونانی مذہبی و غیر مذہبی عمارات ہیں' وہ سب بدستور قائم رہیں - عام مدارس کے ابتدائی تین درجوں میں تعلیمی زبان البانی اور یونانی' دونوں ہوں - اسیطرح مقامی' انتظامی' اور قانونی کارروائیوں میں بھی یونانی زبان البانی زبان کے پہلو بہ پہلو رکھی جائے - اہل ایپرس سے ہتیار نہ لیے جائیں - جندرمہ (جنگی پولیس) کے لیے اشخاص وہیں سے فراہم کیے جائیں - اس جندرمہ کی خدمات کسی دوسری جگہ کے لیے صرف اسی وقت لی جا سکیں گی جبکہ کسی بڑی طاقت سے مقابلہ کی صورت پیش آجاے اور اسکا فیصلہ بین الملی کمیشن کریگا - یہی کمیشن تنظیم و ادارۂ داخلی اور نئی حکومت کے قیام کا بھی ذمہ دار ہوگا - آخر میں یہ ہے کہ اہل ایپرس کو عام معافی دیجائیگی -

---

گذشتہ مئی کے دوسرے ہفتہ میں بلغاری ایوان شوری کے اندر نہایت گرم صحبتیں رہیں - موضوع بحث یہ تھا کہ بلغاریا کے آخرین مصائب اور نامرادیوں کے لیے گرشف اور دینف کی وزارتیں کہاں تک ذمہ دار ہیں؟ اعضاء (ممبرس) نے اپنی اپنی جماعتوں کے خیالات بیان کیے - بالآخر ہنگامۂ مباحثہ و مناقشہ کا خاتمہ اس پر ہوا کہ تمام مختلف جماعتوں نے بلغاریا کی تقویت اور اسکے لیے متحدہ سعی و کوشش کو اپنا نصب العین قرار دیا' اور باہمی مناقشات کو مخالفت تک پہنچانے سے باز آگئے -

---

اس سلسلے میں اس حقیقت کا بھی انکشاف ہوگیا جو الہلال آج سے بہت پہلے لکھہ چکا ہے' جبکہ جنگ بلقان جاری تھی' اور بلغاری فتح مندیوں کی خبروں نے دنیا کو حیران بنا دیا تھا - ہم نے لکھا تھا کہ جنگ لولی برغاس کے بعد ہی بلغاری قوت کا خاتمہ

شئون عثمانیه

سلطان عبد الحمید نے میرزا یحیی کا شاني ملقب به " صبح ازل " کو ایکٹریا نوپل میں اور بہاء الله کو عکه میں رکھا تھا - یہي عکه بہائي مذهب کا موجوده مرکز ہے - شیخ بہاء الله کے بعد اسکا بڑا لڑکا " عباس افندي " جانشیں ہوا - وہ ایک صاحب علم' وسیع المعلومات ' اور نہایت فصیح و بلیغ شخص ہے -

دستوري حکومت کے اعلان تک رئیس بہائیه کو عکه سے باہر نکلنے کي اجازت نه تھي - اعلان مشروطه کے بعد آزادي دیدي گئي - اس وقت سے ابتک شیخ عباس نے متعدد سفر کیے ہیں ' پہلے مصر گیا - پھر امریکه کا سفر کیا جہاں کئي ہزار امریکن بہائي موجود ہیں اور متعدد شہروں میں انہوں نے اپني مذہبي سوسائٹي (بیت العدل) قائم کر رکھي ہے -

پچھلے دنوں وہ انگلستان آیا اور متعدد صحبتیں تحریک و دعوۃ کي منعقد کي گئیں - مگر اس بارے میں انگلستان اور امریکه بالکل مختلف آبادیاں ہیں - یہاں مذہبي تحریکیں اس قسم کي سیاحتوں سے قائم نہیں ہوسکتیں - تاہم بعض اخبارات میں ایک نئے ایراني مذہب کا ذکر کیا گیا ' بعض رسائل نے اپنے نامه نگاروں کو تحقیق عقائد کیلیے بھیجا ' بعض نے انکي اور انکے امریکن اور ایراني ساتھیوں کي تصویریں شائع کیں - غرضکه کچھه نه کچھه چرچا ہوگیا -

متعدد امریکن عورتیں انکے ہمراہ تھیں جو بہائي ہوگئي ہیں - انھي میں سے ایک نوجوان داعیه حال میں کلکته آئي تھي -

خیال کیا جاتا ہے که شیخ عباس آفندي اب ہندوستان کے سفر کا ارادہ کر رہے ہیں جو تمام دنیا میں مسلمانوں کا سب سے بڑا مرکز ہے اور جہاں گذشته بیس پچیس سال سے بہائي داعي متصل مگر بالکل خاموش کام کر رہے ہیں - غالباً وہ عنقریب سیلون و برما ہوکر ہندوستان پہنچیں -

مقامي معاصر " ہندو پیٹریٹ " نے شیخ عباس اور انکے ساتھیوں کي تصویریں بضمن سفر انگلستان و تذکرۂ داعیۂ امریکه شائع کي ہیں - ہم نے انکے بلاک اشاعت کیلیے منگوا لیے تھے جو آجکي اشاعت میں درج " الہلال " کرتے ہیں -

ان میں پہلي تصویر ایک امریکن بہائیه کي ہے - اسکا نام مسز استے نرق ہے - وہ شیکا گو (امریکه) میں بہائي ہوئي اور پھر تکمیل و تربیت کي غرض سے پانچ سال تک عکه میں مقیم رہي - پچھلے سال بہائي مذہب پر لکچر دینے کیلیے اس نے مصر کا سفر کیا اور وہاں سے گذشته دسمبر میں بمبئي پہنچي - بمبئي میں کچھه دنوں رهکر کراچي آئي اور کانگریس کے اجلاس میں شریک ہوئي - وہاں سے مدراس گئي اور مدراس سے کلکته آئي -

بہائي مذہب کے داعي جس سرگرمي اور سکوت و سکون کے ساتھه کام کرتے ہیں ' اسمیں ہمارے لیے بڑي ہي عبرت و بصیرت ہے - رنگون ' بمبئي ' کلکته ' اور مدراس میں ایک بڑي تعداد ہندوستاني بہائیوں کي موجود ہیں جنھیں میں شخصاً جانتا ہوں ' لیکن آجتک نه تو اخبارات میں انکا کبھي تذکرہ ہوا اور نه عام طور پر لوگوں کو حالت معلوم ہے !

دولت عثمانیه کي موجوده مالي حالت

قرض اور آمدني

کسي سلطنت کے عام حالات پر اُسکي مالي حالت کا بہت بڑا اثر پڑتا ہے - خصوصاً دولة عثمانیه که یورپ کے ضغط و فشار اور اسکي عجز و درماندگی کي اصلي وجه اسکي مالي حالت ہی ہے - اسلیے ضروري ہے که جب آپ دولة عثمانیه پر نظر عام ڈالتے ہوے اسکي مشکلات پر غور کریں' تو اُسکي مقروضیت کي وسعت اور اُسکي آمدني کي قلت کو بھي پوري تفصیل کے ساتھه پیش نظر رکھلیں -

دولة عثمانیه پر یورپ کے جسقدر قرض ہیں' اُنکي دو قسمیں کي گئي ہیں :

(۱) وہ جو کسي نظام و آئین کے ماتحت ہیں -

(۲) جو اس قید و بند سے آزاد ہیں -

پھر منتظم اور با قاعدہ قرضوں کي بھي ۳ - محرم کے اتفاق (اگریمنٹ) کي رو سے دو قسمیں ہیں -

(۱) وہ جو صیغه قرضه ہاے عام یعني (صندوق الدین) کے ذریعه سے ادا ہونگے -

(۲) وہ جو دولة عثمانیه نے کسي اجنبي بنک سے اس شرط پر لیے ہیں که وہ خود براہ راست ادا کردیگي -

وزیر مال نے اپنے صیغه کي جو رپورٹ سب سے آخر میں شائع کي ہے' اس سے معلوم ہوتا ہے که آخر فروري سنه ۱۹۱۱ع تک دونوں طرح کے باقاعدہ قرض حسب ذیل تھے :

" دولة عثمانیه نے یورپ سے جو قرض اس شرط پر لیے تھے که وہ صیغه قرضہاے عام یا صندوق الدین کے ذریعه سے ادا ہونگے' انکي مجموعي تعداد ۹,۱۳,۵۶,۳۲۸ عثماني پونڈ ہے - یه صیغه جسوقت سے قائم ہوا ہے اسوقت سے لیکر سنه ۱۹۱۱ع تک اس رقم میں سے کچھه اوپر نو ملین ادا ہوچکے ہیں - اب عثماني خزانه کے ذمه ۸۲ ملین ۱۰ ہزار ۳ سو ۵۰ ملین پونڈ باقي ہیں - (ایک ترکي پونڈ ۱۲ - روپیه کا ہوتا ہے)

اصلي قرض میں ۵,۷۹,۰۸,۳۲۰ پونڈ کي وہ رقم بھي ہے' جسکا شمار ان قرضوں میں ہے جو ریلوے کي آمدني سے ادا ہونگے - اسکا سود ۴ فیصدي ہے' اور یه ۳ محرم کے اتفاق میں منظور بھي ہوچکا ہے - اسکے علاوہ باقي ۲,۳۴,۴۸,۰۰۸ پونڈ میں مندرجۂ ذیل رقمیں شامل ہیں : سنه ۱۸۹۰ ' ۱۹۰۳ ' ۱۹۰۴ ' اور ۱۹۰۵ کے قرض جنکا سود ۴ فیصدي ہے - وہ رقمیں جو دوبارہ سنه ۱۹۰۵ع اور سنه ۱۹۰۸ع میں بغداد ریلوے کي ضمانت پر لي گئي ہیں - انکا سود بھي ۴ فیصدي ہے - سنه ۱۸۹۶ع کا قرض جسکا سود ۵ فیصدي ہے -

دولة عثمانیه نے یورپ کے بنکوں سے جو قرض اس شرط پر لیے تھے که وہ خود براہ راست ادا کردیگي' انکي مجموعي تعداد ۴,۸۵,۹۴,۵۲۴ عثماني پونڈ ہے - جسمیں سے آخر فروري سنه ۱۹۱۱ع تک قریباً ۴ ملین پونڈ ادا ہوچکے ہیں' اور ۴,۴۶,۰۸,۸۷۲ پونڈ ابھي عثماني خزانه کے ذمه واجب الاداء ہے -

جو ہم گم گشتگان بادیۂ گمراہي کي صحیح رہنمائي کر رہي ہے مبادا کہیں ہماري نظروں سے گم ہو جاے ' اور پھر ہم اس ظلمت کدہ میں روشني کیلیے اسطرح محتاجونکي طرح بھٹکتے ہوے پھریں ' جسکے تصور ہي سے دل خائف ہیں -

عنقریب چند خریداروں کے پتے ارسال خدمت کرونگا ' مگر میرے خیال میں یہ کوئي ایسي امداد نہوگي - جس امداد کي منظوري کیلیے جناب سے ہم امید وار ہیں - اسپر توجہ ہو !

نیاز کیش

(حافظ) امام الدین اکبر آبادي - خریدار نمبر ۳۸۵۷

(۲)

حضرۃ الاعز المحترم -

آپ کیوں ہم لوگوں سے اسقدر بیزار ہوگئے ہیں کہ ہمارے رنج و الم کا آپکو احساس تک نہیں رہا ؟ یہ خبر کہ الہلال ' محبوب و محترم الہلال ' اپني مالي مجبوریوں کي وجہ سے (جو اگر ایک میعاد معینہ کے اندر پوري نہوئیں تو خدا نخواستہ بند کردیا جائیگا) کیا ہمارے دلوں کو زخمي کرنیکے لیے نا کافي تھیں ' جو آپنے اون باتوں کا اظہار شروع کردیا جو اوس حادثۂ جانکاہ کے وقوع کے بعد پیش آنے والي ہیں ؟ یعني یہ کہ " خریداران اخبار کے چندوں کا کیا حشر ہوگا ؟ " خدا کے لیے یہ باتیں لکھہ لکھہ کر فدائیان الہلال کے مجروح دلوں پر نمک پاشي نہ فرمائیے اور اونپر رحم کیجیے - آپنے خدا جانے کیونکر سمجھہ لیا ہے کہ الہلال کو جو کام کرنا تھا وہ کرچکا اور اب اسکي ضرورت باقي نہیں ہے ؟ اسکو تو اون سے پوچھنا چاہیے جو اسکي ضرورت کو محسوس کرتے ہیں - کیا آپکو اس سے انکار ہے کہ ضروریات زمانہ کیطرف متوجہ کرنے والا اور مختلف الخیال اشخاص کو ایک مرکز پر لاکر اونسے ضروریات دیني و دنیوي کا انصرام کرانے والا یہي ایک رسالہ ہے - اگر آپکے نزدیک مسلمانوں کي دیني و دنیوي ' سوشیل و پولیٹکل ضرورتیں درجۂ تکمیل کو پہونچ چکیں اور کوئي مزید احتیاج باقي نہیں رہي تو بسم اللہ ' کل کے بدلے الہلال کو آج ہي بند کر دیجیے - چشم ما روشن - اور اگر ایسا نہیں ہے تو خدا کے لیے اس ارادہ سے باز رہیے اور مسلمانوں پر رحم فرمایے - میں کہتا ہوں کہ آپ جس مدت تک اوسکي ضرورت سمجھتے تھے اب اوسکے بعد ہم اوسکي ضرورت پہلے سے زیادہ محسوس کرتے ہیں - سب سے اہم سوال جو اس رنجدہ خیال کا باعث ہوا ہے ' وہ اسکي مالي حالت ہے - بے شک توسیع اشاعت کي ضرورت ہے ' اور آپ کہانتک نقصان برداشت کر سکتے ہیں - لیکن میں نہیں سمجھتا کہ آپ کیوں ضد پر قائم ہیں کہ قیمت میں اضافہ نہ کیا جاے - نئے خریدار پیدا کرنے سے یہ زیادہ آسان ہے کہ قیمت میں قدرے اضافہ کردیا جاے - جو لوگ الہلال کے خریدار اور شایق ہیں وہ معمولي اخباروں کے خریدار جیسے نہیں ہیں - افسوس ہے کہ آپ کو اس کا علم نہیں ' اگر علم ہے تو عمداً اغماض کرتے ہیں - میں تو یقین کے ساتھہ سمجھتا ہوں کہ خریداروں میں سے ہر ہر فرد دو روپیہ سالانہ الہلال پر نثار کرنے کو اپنا فرض نہیں بلکہ سعادت سمجھیگا - اگر آپ اس کا چندہ بجاے ۸ - روپیہ کے ۱۰ روپیہ سالانہ کردینگے - اس سے قبل بھي میں لکھہ چکا ہوں اور دیگر حضرات نے بھي یہي استدعا کي تھي کہ ایسا کیا جاے لیکن معلوم نہیں اسپر توسیع اشاعت کو کیوں ترجیح دیجاتي ہے ؟ اسمیں آپکي ذاتي منفعت کو دخل نہیں ہے جسکي وجہ سے آپ متامل ہیں ' بلکہ میں تو یہانتک عرض کرنیکي جرات کرتا ہوں کہ خدا نخواستہ کیا آپ کا کانشنس آپکو اجازت دیتا ہے کہ آپ ہمارے منافع کو صرف اس وجہ سے پا مال کردیں کہ اونسے ایک شائبہ آپکي نسبت سوء ظن کا نکلتا ہے ؟ یہ مسئلہ الہلال کے بقا و قیام کا ہے جسمیں سب مسلمان شریک ہیں - زیادہ سے زیادہ آپ یہ کیجیے کہ ایک قسم ۸ - روپیہ کي بھي رہنے دیجیے اور جو صاحب ۸ - روپیہ سے زیادہ کا بار نہ اوٹھا سکیں وہ اس درجہ میں رہیں اور کاغذ کي قسم میں تخفیف کرکے اوسکي کمي پوري کر دیجیے مگر للہ بند کرنے کا خیال بھي دل میں نہ لائیے - میں آپسے بادب درخواست کرتا ہوں کہ میرے اس معروضہ کو الہلال میں چھاپ دیجیے جس سے میري یہ غرض ہے کہ دیگر خریداران اخبار بھي اسپر توجہ فرمائیں اور اس بارہ میں جو آنکي راے ہو اوس سے بذریعہ اخبار مطلع کریں ' نیز اپني بات پر اڑ جانے والے اور اپني ضد سے نہ ہٹنے والے مولانا سے استدعا کیجاے کہ وہ توسیع خریداري پر زور دینے کي جگہہ قیمت کي بیشي کو منظور فرمالیں -

والسلام -

آپکا ادنی خادم

غلام حسن از امروہہ

تین بزرگوں کے نام الہلال بذریعہ وي پي کے ارسال فرماویں مزید کوشش جاري ہے - تابعدار بندہ محمد امین خریدار نمبر ۹۱۴ -

ہوگیا ہے اور صرف اسی لیے بلغاریا اور اسکے حامی بیقرار ہیں کہ آیندہ بغیر مزید جنگ کے خط اینوس میڈیا ہی پر صلح طے ہو جائے اور اسی مقصد کیلیے کامل پاشا کو دول یورپ نے طیار کیا تھا -

---

فیلی پولی کے ایک دولتمند مہاجن اور کملجینا کے مبعوث (ڈیپوٹی) قسطنطین ہاجی گیلشوف نامی نے بلغاری پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ بلغاری فوج کے مرکز اعلی (ہیڈ کوارٹر) نے خود اسکو خط اینوس و میڈیا کی منظوری کے لیے قسطنطنیہ بھیجنا چاہا تھا' اور اس کے لیے کامل پاشا بالکل تیار تھا - اپنے بیان کی توضیح و توثیق کے لیے اس نے چند تار پڑھکر سنائے - پہلا تار ڈینف کا تھا' جسمیں گوشف سے کہا تھا کہ خط اینوس میڈیا کی بابت کامل پاشا سے گفتگو کرنے کے لیے یہ شخص جاتا ہے - اسکے لیے مجلس کی منظوری حاصل کرو - اسکے جواب میں گوشف نے لکھا کہ مجلس کسی خاص وفد کے قسطنطنیہ بھیجنے کی ضرورت نہیں سمجھتی - اسکے بعد ۲۹ نومبر کو شاہ فرڈیننڈ نے تار دیا کہ قسطنطین گیلشوف کے متعلق صدر مجلس کی تجویزے بالکل اتفاق کرتا ہوں - نیز فوری کار روائی کی ہدایت کرتا ہوں - اسکے جواب میں گوشف نے لکھا کہ "مجلس اس فیصلہ کن وقت پر اپنی سنگین ذمہ داری سے با خبر ہے " گوشف نے اس تار میں یہ بھی لکھا تھا : " آپ مجوزہ مقصد کے متعلق وزیر مال کو تار دیں - قسطنطنیہ میں بلغاریوں کو آنے کی اجازت نہیں - گیلشوف کا شخصی طور پر جانا نا ممکن ہے - انہیں وکیل خاص بنا نا ہوگا "

مگر قدرت الہی نے عین وقت پر اپنی نیرنگی دکھلائی - کامل پاشا کی وزارت کا خاتمہ ہوا' اور انور بے نے باب عالی کا مقفل ہال فتح کرلیا - نتیجہ یہ نکلا کہ بلغاریا کو بالاخر روز بد دیکھنا پڑا اور مع اپنے اعوان و انصار یورپ کے اپنی تمام امیدوں میں ناکام و خاسر رہی !

روس نے تبریز سے ۱۸ - رس پیادہ پلٹن اور دو توپخانوں کے بریگیڈوں کو قفقاز سے واپس بلا لیا ہے - روسی اخبارات اس واقعہ کو بہت اچھال رہے ہیں - ایک مقتدر اخبار لکھتا ہے کہ غالباً اب آس بیچینی میں سکون پیدا ہوجائیگا' جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ شمال ایران پر روس کے مسلسل فوجی قبضہ کی وجہ سے انگلستان میں محسوس کی جا رہی ہے - اس سے پہلے بھی کئی بار روسی فوج واپس جا چکی ہے مگر پھر اسکی جگہ تازہ دم فوج آگئی - سوال یہ ہے کہ ایونکر یقین کیا جاسکتا ہے کہ اب اس فوج کی جگہ نئی فوج نہ آئیگی ؟

بقول تفلس کے ایک نیم سرکاری جرنل کے' اسوقت شمالی ایران میں ۱۲۴۰۰۰ روسی محافظ فوج موجود ہے !

لندن میں علوم و السنۂ شرقیہ کے مطالعہ و اشاعت کیلیے جو مدرسہ قائم ہونے والا ہے' اسکے متعلق نیر ایست میں ایک اپیل شائع ہوئی ہے جسپر چند مشاہیر انگلستان کے دستخط ہیں - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لندن انسٹی ٹیوشن کی عمارت (جسکی قیمت ایک لاکھ پونڈ ہے) قواعد پارلیمنٹ کی رو سے اسکے لیے حاصل کر لی گئی ہے - ضروری ترمیم و تغیر کے لیے حکومت نے ۲۰ ہزار سے ۲۵ ہزار پونڈ تک دینے کا وعدہ بھی کیا ہے - یہ مدرسہ لندن یونیورسیٹی کے متعلق ہوگا - مشرق اور افریقہ کی اہم زبانیں (جنھیں ۸۰ کرور انسان بولتے ہیں) انکی تعلیم پر ۱۴ ہزار پونڈ سالانہ صرف کیا جائیگا - اسکے مقابلہ میں اسوقت برلن میں ۱۰ ہزار پونڈ اور پیرس میں ۸ ہزار پونڈ سالانہ صرف ہو رہا ہے - حکومت انگلستان ۴ ہزار پونڈ سالانہ اور حکومت ہند ۱۲۵۰ پونڈ سالانہ دیگی - بقیہ روپیے کے لیے قوم سے اپیل کی گئی ہے -

تاریخ حیات اسلامیہ

مسئلۂ قیام الہلال

قاعدہ ہے کہ جس چیز کی ابتدا ہوتی ہے آسکی انتہا بھی لازمی ہے' پس اگر الہلال اپنی دعوۃ اسلامی کی ابتدائی منزل طے کرچکا ہے تو انتہا کا ابھی سوال باقی ہے -

صداقت الہی کی راہ میں سخت سے سخت مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے' مگر مستقل طور سے آن مشکلونکا سامنا وہی شخص کرسکتا ہے جو حق و صداقت کی مظلومیت اور دین الہی کی بیکسی و غربت پر از سرتا پا پیکر اضطراب اور تصویر التہاب بن جائے' اور جو اپنے دلمیں کچھہ اسطرح کا درد اور ٹیس رکھتا ہو جسطرح کہ سانپ کا کاٹا اور اژدہے کا ڈسا ہوا مریض تڑپ سے لوٹتا اور کراہتا ہے -

الحمد للہ کہ یہ سب کچھہ الہلال میں پایا جاتا ہے اور صرف الہلال ہی میں - مگر مولانا ! جناب کیلیے خاکسار کا مشورہ ایسا ہی ہوگا جیسے آفتاب اور ذرہ کی مثال - وہ اسلامی نسل کے سچے اور شیدائی اور غیر معمولی افراد' جو الہلال پر اپنی جان و مال تصدق کرنے کیلیے آمادہ ہیں' کیوں نہیں انکی مخلصانہ خدمات قبول کی جاتی ہیں ؟ اگر سب نہیں تو اسیقدر سہی جس سے الہلال کا مالی مسئلہ حل ہوجائے - جناب نے متعدد مخلصین کے منی آرڈر واپس کیے' رجسٹریاں لوٹا دیں' اور درخواستیں نا منظور کیں' جنکا حال مجھے معلوم ہے' حتی کہ وہ لوگ جنھوں نے ریل کی مسافرت میں جناب سے درخواستیں کیں کہ ہمارے نام بھی الہلال جاری کردیجیے' عمداً انکے نام جاری نہیں کیا گیا - آخر کیوں اسکا سبب ؟

کیا وہ عطیات جناب اپنے لیے' یا اپنے اخراجات کیلیے تصور فرماتے ہیں ؟ یا آنکے قبول کرنے میں کسی قسم کی بد نامی اور کسر شان ہے ؟ میرے خیال میں ہر اعانت پیش کرنیوالا نہ تو جناب کی مدد کرنا چاہتا ہے اور نہ الہلال کی' بلکہ اپنی محبت دینی و جوش ملی اور ایثار قلبی کا اظہار کرکے اسلام کی مدد کرنا چاہتا ہے جسکو آپ ایسا نہیں کرنے دیتے - غالباً جناب میری اس جرات کو لطف و کرم کی نظر سے دیکھینگے' اگر میں بالفاظ دیگر یہ کہوں کہ آپ آن ہمدردان ملت کو اس ثواب عظیم سے محروم رکھکر اور آنکے نہ رکنے والے جوش قلبی کو روک کر' خدمت اسلام و مسلمین میں حائل ہوتے ہیں -

الہلال کے دو ہزار نئے خریدار پیدا ہوجانے پر بھی اسکے مالی مسئلہ سے تسلی نہیں ہوتی کیونکہ بہت ممکن ہے کہ یہ خریدار دائمی نہو سکیں بلکہ عارضی ہوں - اسواسطے استدعا ہے کہ جناب علاوہ دو ہزار نئے خریدار پیدا ہو جانیکے اگر ناظرین و معاونین الہلال کی دوسرے طریقہ سے توسیع الہلال کی خدمات قبول فرما لیں تو یہ تمام مسلمانوں پر احسان ہوگا !

بلاشک' الہلال اول دن ہی سے غیورانہ خاموشی کے نقصانات برداشت کرتا رہا ہے' اور گدایانہ طلب و سوال کے انعامات پر آن نقصانات کو ترجیح دیتا رہا ہے' لیکن تابکے ؟ آخر اسکی کوئی حد بھی ہے ؟ جبکہ نقصانات بھی حد برداشت و تحمل سے افزوں ہوگئے ہوں ؟ ناظرین و معاونین الہلال سے بھی التجا ہے کہ آیندہ جولائی سے پیشتر ہی الہلال کے قیام کیلیے کوئی ایسی شکل اختیار کریں جس سے الہلال کا مالی مسئلہ ایک عرصۂ دراز تک کیلیے حل ہوجائے - ورنہ ہدایت الہی کی یہ روشنی

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو ہی انسان کا فطری حق ہے جس پر ہمیشہ وہ عمل و خیال کو تقویٰ دیتا ہے۔ جب آپ کسی سے کوئی بات دوبارہ کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہوجاتا ہے قبل اس کے کہ اس واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب وقار الملک بہادر

جناب نواب حاجی محمد اسحٰق خانصاحب۔

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم ایس

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مان سنگھ صاحب سیکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوے معلےٰ

ان ناموں کی عظمت اور رایوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بجائے خود ایک اہم ترین حصہ تاریخ ہوتا ہم اتنا کہہ دینا بھی ضروری ہے کہ عام جیسی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی طرح معلوم ہو کہ آج اس بین الشرقین میں شاید ہی کوئی ایسا گھرانا ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو اور بات ہو کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے مادی خوشبو کے تیل ہیں یا تاج روغن گیسو دراز ہے کوئی بھی معلوم ہو کہ آج نہ صرف ہندوستان کی حالت پانی کی زیادہ نقد دیکھ رہی ہیں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیا جا چکا ہوا ہے اور طلسم شہرت کی بدولت دیکھا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہو کہ فروشکی کا ٹھیکہ اٹھانا ہی نہیں۔ اس کی نسبت سے ہم ایسی امید ہیں کہ جان کر تو اس سے ہونا چاہئے لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ بھی پاس ہو تو ہندوستان جیسے بڑے و وسیع ملک کے اہل فکر اور ذوق اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہو تو یاد رکھئے کہ جیسے جتنا کہ نہیں بلکہ اسکو اور اسلام سر اور دماغ اور دماغ میں جرأت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح ہمارے دماغ اسکی کیفیت و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت ضرور سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیئر آئل باعتبار قیمت بہت زیادہ ہے۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے علیم الشان موقع ملے تھے مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا جو سلاطین مغلیہ کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہر دلعزیز وائسرائے لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا کیا اور کیا!۔

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر تاج محل آگرہ جس سے کہ وہ ترتیب منسوب ہے کی قیمت تو کم ہونے سے رہی اور اگر کمی ہو (خدانخواستہ) کرتا ہو تو پھر پریشان ہوکر شائق پہنچ جاتے اور کا اثر اتنا معلوم ہو نہیں کہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا قریبی اشارہ تھا کہ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مہربان اور مخلص احباب جب میدان مقابلہ سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت ہی بندھ گئی۔ اور صاحب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی کہ بجائے چند سے پہلی قیمتوں میں اور کمپنی کی شرائط میں کچھ تخفیف کر دیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن مرکبات پر دوا سی کی قدرتی اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب بحکم کے ساتھ خوشبوؤں کا چھانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی خصوصی دلچسپی کا باعث ہوتی ہو بلکہ نتیجۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کر لینگے کہ تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہو جایا کرتی ہے اور وہ اصل یہ تاج میں آمیزش کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ احسن کر دی گئی البتہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش ½ حصہ پہلے ہی بڑھا دی جانیکی تجویز مکمل ہو چکی تھی۔ تاہم

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض باستثنائے ہفتہ وار اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور منصف گو تعجب ہونے سے خالی نہ رہ جائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بے موقع نہ ہوگا کہ جیسے ملازمت اور مستقل دوا کے فقدان سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عظیم الشان اندازہ جو بحث محتاج تفصیل نہیں ہے صرف ایک دو یا تین ہی شیشیوں کے استعمال سے ممکن ہی ایک دور انگیز فروگذاشت ہوگی جس کا خمیازہ نسبتاً اس تاجر کو اٹھانا پڑیگا یا وہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تیز مختلف الفوائد اوصاف بمختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

تاج روغن زیتون ... تاج روغن آملہ و بنولہ ۱۲ ... فی شیشی (۱۰/۱)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچ پیکنگ و محصول ڈاک ایک شیشی پر ۵ دو شیشیوں پر ۸ اور تین شیشیوں پر ۱۰ علاوہ قیمت ... اخراجات کی کفایت کی غرض سے بہتر ہو کہ کارخانہ کو فرمائش کرنے سے پیشتر مقامی سوداگروں سے تاج ہیئر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کی تلاش کر لیجئے اس لئے کہ بجز چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچ پیکنگ معاف اور فرمائش کی ایک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات ہیں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا اعلان و دیگر فرمائش مصول اور خرچ بذمہ خریدار بیرنگ حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتی' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہـلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

روغن بیگم بہـــار

حضرات اہلکار امراض دماغی کے مبتلا و گرفتار' وکلا' طلبہ' مدرسین معلمین' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے' ایک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بہترے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوی روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا ہے' جسکا اصلی ماخذ اطباے یونانی کا قدیم مجرب نسخہ ہے' اسکے متعلق اصلی تعریف بھی قبل از امتحان و پیش از تجربہ مبالغہ سمجھی جا سکتی ہے صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹری کبیراجی تیل نکلے ہیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھی کرتے ہیں آیا یہ یونانی روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغی امراض کبھی غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھی شدت حرارت کے باعث اور کبھی کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہیں' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کی رعایت رکھی گئی ہے تاکہ ہر ایک مزاج کے موافق ہو مرطوب و مقوی دماغ ہونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کی خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رہیگا' اسکی بو غسل کے بعد بھی ضائع نہیں ہوگی - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۸ آنہ -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمی شباب کا اصلی باعث - یونانی میڈیکل سائنس کی ایک نمایاں کامیابی یعنی -

بٹیکا ــــ کے خواص بہت ہیں' جن میں خاص خاص باتیں دماغی زیادتی' جوانی دائمی' اور جسم کی راحت ہے' ایک گھنٹے کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کی آزمایش کی ضرورت ہے -

وہما نرنجن تیلہ اور برلمبر انجن تیل - اس دوا کو ہیں نے ایا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسی کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجی جائیگی -

" ڈاکٹر فل کامپور" کو بھی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ مسک واش اور الکٹریٹ دیگر پرسنٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۹ آنہ یونانی لونگ باوقار کا ساخیل یعنی سرے مرد کی دوا لکھنے پر مفت بھیجی جاتی ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یونانی میڈیکل ہال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta

رسالہ کانفرنس نمبر ۱۴

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے ستائیسویں اجلاس منعقدہ بمقام آگرہ میں جو دلچسپ اور معنی خیز مضمون " میکینکل تعلیم اور مسلمان " کے عنوان پر پڑھا گیا تھا اوسکو بغرض رفاہ قوم علحدہ رسالہ کی صورت میں طبع کیا گیا ہے' جو درخواست کرنے پر دفتر کانفرنس سے مفت مل سکتا ہے -

خاکســـــــار

آفتاب احمد آنریری جوائنٹ سکریٹری کانفرنس - دفتر کانفرنس علی گڈہ

تمام مسلمانوں کو ان کتابوں کا پڑھنا نہایت ضروری ہے

الاســـــلام سب سے پہلی بات جو مسلمانوں کے لیے ضروری ہے یہ ہے کہ وہ مذہب اسلام کے عقاید ضروریہ سے واقف ہوں' اور ان کو خدا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق درست رکھیں - کیونکہ اگر عقائد درست نہیں تو اعمال برباد ہیں - آجتک بچوں اور عورتوں کو ایمان و اعتقاد کی باتیں سکھانے کے لیے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تھی - مولانا فتح محمد خان صاحب مترجم قرآن مجید نے الاسلام لکھکر اس ضرورت کو پورا کردیا ہے - خدا کی توحید کا جس کو آمیزش شرک سے پاک رکھنا نہایت ضروری ہے' بچوں کی سمجھہ کے مطابق چھپا عمدہ بیان اس کتاب میں ہے - یقیناً کسی کتاب میں نہیں - علماے کرام نے اس کتاب کو بہت پسند فرمایا' اور نہایت مفید بیان کیا ہے - مولوی نذیر احمد صاحب نے تو انداز بیان سے خوش ہوکر جا بجا الفاظ تحسین سے داد سخن شناسی بھی دی ہے - بعض اسلامی ریاستوں اور انجمنوں نے اسکو اپنے مدارس میں داخل نصاب دینی کردیا ہے - پس اگر آپ اپنے اہل و عیال کو صحیح الاعتقاد اور خالص مومن بنانا چاہتے ہوں تو یہ کتاب انکو ضرور پڑھوا لیجیے - قیمت آٹھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات پہــلا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے جو قرآن مجید میں مذکور ہیں اردو میں لکھے گئے ہیں - اول تو قصے جو انسان کو بالطبع مرغوب ہیں' پھر خلاق فصاحت کے بیان فرمائے ہوئے' ناممکن تھا کہ جو شخص کلام خدا سے ذرا بھی محبت رکھتا ہو' اور اس کے دل میں قرآن مجید کی کچھہ بھی عزت و عظمت ہو وہ ان کے پڑھنے یا سننے کی سعادت حاصل نہ کرتا - یہی سبب ہے کہ تھوڑے ہی عرصے میں یہ کتاب اب چوتھی بار چھپی ہے - پڑھنے والا انکو پڑھکر پاکیزہ خیال اور صالح الاعمال بنتا ہے - مسلمانوں کے لیے یہ کتاب نعمت عظمی ہے قیمت چھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات دوسرا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے اور حکایتیں جو کتب حدیث میں مرقوم ہیں' انتخاب کرکے اردو میں جمع کی گئی ہیں - اور ان سے بھی وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے' جو قرآن مجید کے قصوں سے ہوتا ہے - نہایت پرلطف اور بیش بہا چیز ہے - قیمت پانچ آنے یہ تینوں کتابیں بہ نشان ذیل دستیاب ہوتی ہیں :

نذیــر محمد خان کمپنی - لاهــور

سوانح احمدی یا تواریخ عجیبه

یه کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی اور حضرت مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب شهید کے حالات میں ہے - اپ آمی تے باطنی تعلیم شغل بررخ - اور بیعت کا ذکر دیباچه کے بعد دیا گیا ہے - پهر حضرت رسول کریم صلعم کی زیارت جسمی - اور توجه بزرگاں هر چهار سلسله مروجه هند کا بیان ہے - صدها عجیب وغریب مضامین هیں جسمیں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے - ایکے گهوڑیکی چوری کی گهاس نه کهانا - انگریزی جنرل کا مین موقعه جنگ پر اپکا لشکر میں لے انا - حضوری قلب کی نماز کی تعلیم - صوفی کی خیال معالعونکا افت میں مبتلا هونا - سکهونسے جهاد اور انکی لڑائیاں - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت هو جانا - شیعونکی شکست - ایک هندو سینهه کا خواب هولناک دیکهکر اپسے بیعت هونا - ایک انگریز کی دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرورکا ئنات کے حکم سے اپکے هاتهه پر بیعت کرنا - حج کی تیاری - اور غیبی آرڈرنکا عدن پهونچانا باوجود آمی هونیکے ایک پادری کو اقلیدس کی مسایل دقیقه کا حل کردینا - سمدر کے کهاری پانی کا شیرین هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیرہ حجم ۲۲۴ صفحه قیمت دو روپیه علاوہ محصول -

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراہ مدینه منورہ اور مکه معظمه کے بعض نهایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے هیں اور بعض تیار هو رہے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کی بجاے یه فوٹو چوکهٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتی اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت فی فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹهے منگانے کی صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوہ خرچ ڈاک - یه فوٹو نهایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتی طرز پر بنواے گئے هیں - بمبئی وغیرہ کے بازاروں میں مدینه منورہ اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وہ هاتهه کے بنے هوئے هوتے هیں - اب تک فوٹو کی تصاویر ان مقدس مقامات کی کوئی شخص تیار نهیں کرسکا کیونکه بدوی قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو فرنگی سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بهت روپیه خرچ کرکے یه فوٹو لئے - (۱) کعبه الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاہ ریشمی غلاف اور اسپر سنهری حروف جو فوٹو میں بڑی اچهی طرح پڑے جاسکتے هیں (۲) مدینه منورہ کا نظارہ (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظارہ اور هجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد خیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضی صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت امنه والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بهی هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبی صلعم حضرت عثمان غنی رضی الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبه الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا و مروہ اور وهاں جو کلام ربانی کی آیت منقش ہے فوٹو میں صرف پڑهی جاتی ہے -

دیگر کتابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالی قیمت ۹ روپیه - تصوف کی نهایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ انه - [۳] زبدۃ الاطبا علم طب کی بے نظیر کتاب موجودہ حکماے هند کے بتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۴ روپیه [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامی رح قیمت ۳ روپیه -

(۵) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگی دو هزار صفحه کی کتابیں اصل قیمت معه رعایتی ۲ روپیه ۸ آنه ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی پندرہ سو صفحے قلمی کاغذ بڑا سایز ترجمه اردو قیمت ۶ روپیه ۱۲ آنه

- مینیجر رساله صوفی پنڈی بهاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

هز مجسٹی امیر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبی بخش خان کی مجرب ادویات

جواهر نور العین بیس روپیه ماشه والا خالص ممیرہ بهی جواهر نور العین کا مقابله نهیں کرسکتا - اور دیگر سرمه جات تو اسکے سامنے کچهه بهی حقیقت نهیں رکهتے - اس کی ایک هی سلائی سے ۵ منٹ میں نظر دوگنی ' دهند اور شبکوری دور ' اور ککرے چند روز میں ' اور پهوله ' ناخونه ' پڑبال ' موتیابند ' ضعف بصارت عینک کی عادت اور هر قسم کا اندها پن بشرطیکه آنکهه پهوٹی نه هو ایک ماہ میں رفع هوکر نظر بحال هوجاتی ہے - اور آنکهه بنوانے اور عینک لگانے کی ضرورت نهیں رهتی ' قیمت فی ماشه درجه خاص ۱۰ روپیه - درجه اعلی ۴ روپیه - درجه اول ۲ روپیه -

حبوب شباب اور دنیا بهر کی طاقتور دواؤں سے اعلی اور افضل ' مولد خون اور محرک اور مقوی اعصاب هیں - نا طاقتی اور پیر و جوان کی هر قسم کی کمزوری بهت جلد رفع کرکے اعلی درجه کا لطف شباب دکهاتی هیں - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

طلسم شفا هر قسم کا اندرونی اور بیرونی درد اور سانپ اور بچهو اور دیوانه کتے کے کاٹنے سے زخم کا درد چند لمحه میں دور ' اور بد هضمی ' قئے ' اسهال ' منهه اور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں کی ورم اور زخم اور جلدی امراض مثلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتی اچهلنا ' خناق ' سرطان ' دانت کی درد ' گنٹهیا اور نقرس وغیرہ کیلیے ازحد مفید ہے - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

حسن افروز ایک منٹ میں سیاہ فام کو گلفام بناکر اور چهرہ کی چهایاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکهڑا بنا تا ہے - قیمت فی شیشی ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

تریاق سگ دیوانه اس کے استعمال سے دیوانه کتے کے کاٹے هوئے مریض کے پیشاب کے راسته مچهر کے برابر دیوانه کتے کے بچے خارج هوکر زهر کا اثر زائل ' اور مریض تندرست هوجاتا ہے - قیمت فی شیشی ۱۰ روپیه نمونه ۳ روپیه -

طلاے مهاسه چهرہ کے پهلوں کی ورم ' درد اور سرخی رفع ' اور پکنا اور پهوٹنا مسدود کرکے انهیں تحلیل کرتا ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیه - حبوب مهاسه ان کے استعمال سے چهرہ پر پهلوں کا نکلنا موقوف هوجاتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیه -

اکسیر هیضه هیضه ایک ایسی ادنے مرض نهیں ہے که هر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابی کے ساتهه انکا علاج کرسکے - لهذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافی نهیں هوا کرتی - اسکے ۳ درجه هوتے هیں - هر درجه کی علامات اور علاج مختلف ہے - پس جس کے پاس اکسیر هیضه نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نه هوں وہ خواہ کیسا هی قابل اور مستند ڈاکٹر کیوں نه هو اس مرض کا علاج درستی سے نهیں کرسکیگا - لهذا وبا کے دنوں میں هر سه قسم کی اکسیر هیضه تیار رکهنی چاهئے - قیمت هر سه شیشی ۳ روپیه -

پته : — منیجر شفاخانه نسیم صحت دهلی دروازہ لاهور

اپنا فاضل وقت روپیــہ حاصل کرنے میں صرف کیجیے

اپنے مکان پر فرصت کے وقت کام کرکے روپیہ زیادہ حاصل کیجیے - نا تجربہ کاري کا خیال نہ کیجئے - اگر آپ اپني آمدني میں ترقي کرنا چاهیں تو هملوگ آپکو مدد دیسکتے هیں - اتنا جتناکہ تین روپیہ روزانہ چست وچالاک کاریگرونسے کیا جاسکتا ہے - هر جگهہ - هر مذهب - هرفرقہ اور هر قوم کے هزاروں آدمی اپنا فاضل وقت روپیہ حاصل کرنے میں صرف کر رہے هیں - پھر آپ کیوں نہیں کرتے ؟

پوری حالت کیــاسطے لکھیــں - اسکو چھوڑ نہ دیں - آج هی لکھیں - اطمینـــان شدہ کاریگران هر جگهــہ.................... کیــا کهتــے هیں ؟ پڑھیــے :

جھجر ضلع رہتک
۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع

مینے کل خط آپکا پایا جسکا میں ممنون هوں - دو درجن جوڑہ مردانہ جرابیں حسب هدایت آنجناب ٹھیک بناکر روانہ کرتا هوں - یقین ہے کہ یہ سب منظور هونگي - میں آپکے اس حسن سلوک کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا هوں - میں خوشی کیساتھہ دریافت کنندہ کو سفارش کرونگا اور اگر آپ اپنے لئے خریدارونکو همارا حوالہ دیں تو آنکو بھي سفارش کرونگا - هم ان لوگونکو جو آپکے خواستگار هیں سکھلا سکتے هیں - میں آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا هوں -

دستخط بی - اس - اصغر حسن (علیگ)

گنیــز و هیلــز اینــڈ کمپنــي ڈپارٹمنٹ نمبــر ۵۵، ۲۱۱ - لنــڈ سی اسٹریٹ - کلکتــہ

Dept. No. 3.

جام جهــان نمــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بھرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هــزار روپیــه نقد انعــام

ایسي کار آمد ایسي دلفـریب ایسي فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھي سستي ہے - یــه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم لیلے میں کر لگے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں ریا ایک بڑي بھاري لائبریري (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کي ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - کیان سرود - قیافہ شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقي راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے هي دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا هو بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمي انکے عہد بعہد کے حالات سوانعمري؛ و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کي تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کي فہرست ' انکي قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بھي کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کی بڑي بڑي کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھي ' شتر' گاے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکري ' کتا وغیرہ جانوروںکي تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــڑتا ہے) ضابطہ دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹــري اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـک کي بولي هر ایک ملک کي زبان مطلب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی هیں آپ هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسي معلومات آجتـک کہیں دیکھي نــه سني هونگي اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگــه کا کرایہ ریلوے یکہ بگھي جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تھوڑے هي دنوں میں لاکھہ پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملـک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصــر - افــریقہ - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دستکاریاں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جہاز کے سفــر کا مفصل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسي دلاویز کہ پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ٨ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گھڑي

گارنــٹي ٥ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھي کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي ہے - جو هر وقت آنکھہ مٹکاتي رهتي ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتي ہے - ڈائل چیني کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - وقت بہت ٹھیک دیتي ہے ایک خرید کر آزمایش کیجیے اگر دوست احباب زبردستي چھین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

---

آٹھہ روزہ واچ

گارنــٹی ٨ سال قیمت ٦ چھہ روپیہ

اس گھڑي کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابي دیجاتي ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي ہے کہ کبھي ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگــڑنیکا نام نہیں لیتي - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہــري نہــایت خوبصورت اور بکس همراہ مفت -

چاندي کي آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ٩ روپے چھوٹے سائز کي آٹھہ روزہ واچ - جو کلائي پر بند سکتي ہے مع تسمہ چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھي ولایت سے بنکر همارے یہاں آئي هیں - نہ دیا سلائي کي ضرورت اور نہ تیل بتي کي - ایک لیمپ راتکو اپني جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود ہے - رات کیوقت کسي جگہ اندهیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرہ سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے یکدم کسیوجہ سے اٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبي معلوم هوگي - قیمت ۱ عدد محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي ہے ۳ روپیہ ٨ آنہ -

ضروري اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کي گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکي زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتي هیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ٥١٣ - مقــام توهانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور فصلی نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دوائیاں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چبھک پہلتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکی بیمار ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ :- یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن منیجر تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

مسیحا کا

عطر تیل

سر کے بالوں کے لیے

نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے ' اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کرتے ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں ' اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - لرزہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں ' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے - نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوا فروشوں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر
منیجر پروپرائٹر
ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

علمی ذخیــرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاہیر فقرا و علما کے حالات ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ہیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے ہیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں اعلی درجہ کے ہیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ ہذا کے خصوصیات مذکور ہیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعي تے اور ان کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زر تشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي اللہ عنہ کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوہاب بن احمد الشعراني المتوفي سنہ ۹۷۳ ہجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاہیر فقرا گذرے ہیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور ہیں - مترجمہ مولوي عبد الغنی صاحب وارثي قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشہور تصنیف جس میں دہلی کي تاریخ اور وہاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسي میں بھي کوئی کتاب لکھي نہیں گئي ہے - اس کے آخیر میں ہندي عروض و قواعد کے اصول و ضوابط بھي مذکور ہیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس یعنے طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ہیں اُن کي تاریخ ' تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط ہیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۶۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۹ روپیہ -

(۱۴) مشاہیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاہیر علما و فقہا و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات ہیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے ہیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام ہمام ابوحامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سہیلي کی طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي ہیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراماالین کا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکرت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور ہیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کي روحاني ارتقا کی تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے ہیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ہیں ' اور کئي ہزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائی گئي ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ہیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دہلوي کي مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اہل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربي فارسي و اردو کي کئي ہزار کتابوں کي فہرست جس میں ہر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ہیں اُنھیں اس کا مطالعہ کرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمہ مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) نغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILÂL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 McLeod Street, Calcutta

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
14 MC Leod Street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

الہلال

مدیر مسئول و رئیس التحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۲۵ | کلکتہ · چہار شنبہ ۲۹ رجب ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۴
Calcutta : Wednesday, June, 24 1914.

اطلاع

معاونین کرام الہلال

جن حضرات نے ششماہی قیمت گذشتہ جنوری میں دی تھی یا گذشتہ سال کے جولائی سے سال بھر کیلیے خریدار ہوے تھے' انکا حساب جون میں ختم ہوگیا ہے - جولائی کا پہلا پرچہ انکی خدمت میں وي پي جانا چاهيے - یا خود انہیں بذریعہ مني آرڈر قیمت بھیج دینی چاهیے -

الحمد للہ کہ الہلال کے دوستوں کا عہد محبت بہت محکم و استوار ہے' اور وہ جب ایک مرتبہ بندھجاتا ہے تو بہت کم ٹوٹتا ہے - انکا رشتہ محض کاغذ و سیاهي کي خرید و فروخت کا نہیں ہے جسکی کبھی ضرورت ہوتي ہے اور کبھي ضرورت نہیں ہوتي - دل کے زخموں اور جگر کے داغوں کیلیے بہار و خزاں اور امسال و پار سب برابر ہیں !

سخن طرازي و دانش هنر نظیري نیست
قبول دوست مگر نالۂ حزیں کردہ !

تا ہم ایسے موقعہ پر کہ قیام الہلال کا مسئلہ پیش نظر ہے اور توسیع اشاعت کیلیے احباب کرام سعي فرما رہے ہیں' خریداران قدیم کو بھي اگر انکے فرض کي طرف توجہ دلائي جاے تو غالباً ناموزوں نہوگا - جن حضرات کي پچھلي قیمت ختم ہوگئي ہے' انکا آیندہ کیلیے خریدار رهنا بالکل ویسي هي اعانت ہوگي جیسے الہلال کي مالي دقتوں کے رفع کرنے کیلیے نئے خریداروں کا بہم پہنچانا - بلکہ اس سے بھي زیادہ -

ان حضرات کي خدمت میں جولائی کا دوسرا پرچہ وي - پي - جائیگا - امید ہے کہ وہ وصول کرلینگے - یا بصورت دیگر اس اطلاع کو دیکھتے هي ایک کارڈ لکھدینگے کہ وي - پي - نہ بھیجا جاے -

مسئلۂ قیام الہلال

بکثرت تحریرات اسکے متعلق جمع ہوگئي ہیں جن میں سے صرف ایک دو شائع کردي جاتي ہیں - سب کیلیے گنجایش نکالنا مشکل ہے - توسیع اشاعت کے علاوہ سب سے زیادہ زور اضافۂ قیمت پر دیا جاتا ہے - بزرگان کرام اور احباب مخلصین کي اس نوازش بیکراں کا نہایت ممنون و متشکر ہوں - انشاء اللہ جولائي کے دوسرے نمبر میں تمام رایوں کا خلاصہ پیش کرنے کي کوشش کرونگا - و نسال اللہ سبحانہ و تعالی ان یهدینا سواء السبیل -

" زمیندار "

" زمیندار " کي اپیل کا فیصلہ ہوگیا - نامنظور ہوئي - آیندہ تفصیل کے ساتھہ واقعات مقدمہ پر نظر ڈالي جائیگي -

مسٹر تلک کی رہائی

مسٹر تلک کي رہائي کے متعلق مختلف افواہیں مشہور تھیں مگر سب غلط نکلیں' اور وہ ۱۷ جون کو ۱۲ بجکے ۲۵ منٹ پر رہا کردیے گئے -

مسٹر تلک کا بیان ہے کہ رہائي کي خبر ان تک سے مخفي رکھي گئي - ۱۸ ماہ حال یوم دو شنبہ کو دو پہر کے وقت وہ مانڈلے سے روانہ ہوے اور دوسرے دن صبح کو رنگون پہنچگئے - اسی وقت آئي - آر - ایم - اسٹیمر میں بٹھاے گئے اور وہ مدراس روانہ ہوگیا - مدراس کے سفر میں ۸ دن لگے - ۱۵ ماہ حال کو شب کے وقت جب جہاز سے اترے تو ایک میل ٹرین تیار تھي - اسمیں بٹھاے گئے اور ٹرین پونا روانہ ہوئي - اس سفر میں پولیس کا ایک محافظ دستہ همراہ تھا - ٹرین پونا کے بدلہ ہڈسپر میں ٹھہري جو پونا سے دو میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا اسٹیشن ہے - یہاں مسٹر گائڈر اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس' ایک سي - آئي - ڈي افیسر' اور دو اور افسر موجود تھے جنھوں نے انہیں موٹر میں بٹھاکے گھر تک پہنچا دیا -

مسٹر تلک کي صحت اچھي ہے - قیام مانڈلے میں انہوں نے اپنا وقت زیادہ تر مطالعہ و تصنیف میں صرف کیا - چنانچہ علم هیئۃ قدیم پر ایک کتاب تین جلدوں میں لکھی ہے جو هنوز نامکمل ہے -

ایکو نیٹ آف انڈیا کو معلوم ہوا ہے کہ وہ پہلے انگلستان جائینگے اور ایک مقدمے کي اپیل کے متعلق وکلاء کو هدایات دینگے جو پریوي کونسل میں دائر ہے - اسکے بعد جرمني میں چند سال قیام کرینگے' اور وہاں سے آکر اپني بقیہ زندگي تصنیف و تالیف میں صرف کردینگے -

لیکن اگر مسٹر تلک آب بھي وهي مسٹر تلک ہیں جیسا کہ انہوں نے دنیا کو یقین دلایا تھا تو ہمیں اس توقع کے ماننے میں تامل ہے' اور اگر سچ نکلے تو افسوس :

تعزیر جرم عشق ہے بے صرفہ محتسب
بڑھتا ہے اور ذوق گنہ یاں سزا کے بعد !

" البلاغ "

یکم جولائي سنہ ۱۹۱۴ ع سے ایک ماہوار رسالہ " البلاغ " دار الریاست مالیر کوٹلہ پنجاب سے زیر ایڈیٹري مهدي حسن صاحب شائع ہوگا - جسمیں قومي' مذهبي' اخلاقي' سوشیل اور تعلیمي مضامین درج ہوا کرینگے - نصف حجم عالم نسواں کي اصلاح تعلیم اور حمایت حقوق کے لیے وقف ہوگا - اسکے کاغذ' اعلی لکھائي اور اعلی چھپائي کا خاص التزام کیا گیا ہے - چندہ ۴ روپیہ سالانہ - حجم ۲۴ صفحہ - تقطیع ۲۰ × ۲۶ - درخواست کے ساتھہ چندہ پیشگي وصول ہونے یا وي - پي کي اجازت موصول ہونے پر جاري ہوسکیگا - نمونہ کا پرچہ ۲ - آنہ کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیے -

تمام درخواستیں بنام منیجر " البلاغ پور کانپح مالیر کوٹلہ " آني چاهئیں -

تار کا پتہ - اودشه

اتوشه نٹنگ کمپنی

یه کمپنی نهیں چاهتی هے که هندوستان کی مہذب زادے بیکار بیٹھے رهیں اور ملک کی ترقی میں حصه نه لیں لهذا یه کمپنی ۴ مرز نیٹنگ کو آپ کے سامنے پیش کرتی هے :-

(۱) یه کمپنی آپکو ۱۲ روپیه میں بٹن ٹکلنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی جس سے ایک روپیه روزانه حاصل کرنا کوئی بات نهیں -

(۲) یه کمپنی آپکو ۱۰۰ روپیه میں خود باف موزے کی مشین دیگی جس سے تین روپیه حاصل کرنا کچھ ہے -

(۳) یه کمپنی ۱۲۰۰ روپیه میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزه اورگنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیه روزانه بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یه کمپنی ۴۷۵ روپیه میں ایسی مشین دیگی جس سے گنجی تیار ہوتی ہیں جس سے روزانه [illegible] روپیه بلا تکلف حاصل کیجیے

(٥) یه کمپنی هر قسم کے کاتے هوے اون جو ضروری هیں مشین تاجرانه نرخ پر مهیا کرتی هے - کام ختم هوا - لیجیے روزانه کمیا اور آسی دن روپے بھی مل گئے ا پھر لطف یه که ساتھه می بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت هیں -

آنریبل نواب سید نواب علی چودهری (کلکته) - میں نے حال میں اودشه نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزوں کی قیمت اور اوصاف سے بهت تشفی هے -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی هوں که میں ۶۰ روپیه سے ۸۰ روپیه تک ماهواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی هوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(٭)—

اودشه نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا هوں - یه کمپنی اس وجه سے قائم هوئی هے که لوگ صنعت و مشقت کریں - یه کمپنی نهایت اچھی کام کر رهی هے اور موزه وغیره خود بنواتی هے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر هر شخص کو مفید هونے کا موقع دیتی هے - میں ضرورت سمجھتا هوں که عوام اسکی مدد کریں -

---

چند مستند اخبارات هند کی راے

بنگالی — موزه جو که نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے هیں اور جو سودیشی میله میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نهایت عمده هیں اور بناوٹ بھی اچھی هے - مضبوط بھی بهت کم هے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نهیں -

انڈین ڈیلی نیوز — اودشه نیٹنگ کمپنی کا موزه نهایت عمده هے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا که ایک شخص اس مشین کے ذریعه سے تین روپیه روزانه پیدا کرسکتا هے -

اس کمپنی کی بهترین حالت آپکے سامنے موجود هے اگر آپ ایسا موقعه چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا هوسکتا هے -

برانچ سول کورٹ روڈ سنگاپور -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنه کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا

اودشه نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکته

تقلید کرنی چاهي جو دو دو پاونڈ سالانه قیمتوں کے دینے والے بیس بیس هزار خریدار رکهتا هے ' اور ترتیب مضامین و کثرت مواد اور تنوع مذاق و معلومات کے لحاظ سے ان رسائل کا مقابله کرنا چاها جنکي طیاري ارباب علم و تصنیف کي بڑي بڑي جماعتوں کے هاتهه سے هوتي هے ' اور رسالے کے ایک ایک باب اور ایک ایک کالم کیلیے ایک ایک ایڈیٹر مخصوص هوتا هے - تاهم ابناے ملت کی عام حالت نے اجازت نه دي که وه قیمت کی مقدار میں بهی یورپ کی تقلید کرتا ' اور نه ملک کے قحط الرجال اور افلاس علم و مذاق نے اسکا موقعه دیا که وه اپنے کسی معین و مددگار گروه کو اپنے ساتهه دیکهتا - ایک هی وقت میں ' ایک هی قلم سے خالص دینی افکار و جذبات کے مباحث و مقالات بهی لکهے جاتے تهے ' سیاسي مسائل و معاملات پر بهي بحث هوتي تهي ' ادبی و انشائي مضامین بهی ترتیب پاتے تهے - علمی ابواب و تراجم کی بهی فکر کي جاتي تهي ' اور ان سب میں اپنے انداز مخصوص اور معیار کار کا قائم رکهنا بهي ضروري تها -

پهر ایک خاص مقصد دیني اور دعوة اسلامي کا اعلان بهي اسکے پیش نظر تها ' اور اپنے سیاسی معتقدات کی وجه سے (جو اسکے عقیدے میں اسکے خالص دینی معتقدات تهے) طرح طرح کے موانع و مصائب سے بهی هر آن و هر لمحه محصور رهنا پڑتا تها جو بڑي بڑي با اقتدار طاقتوں کی طرف سے پیدا کی جاتی تهیں اور هر طرح کي قوتیں انکے ساتهه کام کر رهی تهیں - صحت سے محرومی ' قدرتی ضعف جسمانی ' زندگی کے بے شمار پیش آنے والے حوادث ' اور حیات شخصی کی عام مشکلات و صعوبات ان کے علاوه هیں ' اور ان سب کا بهی اگر اضافه کردیا جاے تو في الحقیقت اسکا وجود کاموں اور مقصدوں کے هجوم اور اسباب و قوی کي قلت و ضعف بلکه فقدان و عدم کے اجتماع کا ایک عجیب و غریب نمونه تها !

(نقـــد و احتســـاب نتـــائج)

لیکن با ایں همه اسباب تحیر و واماندگي ' الحمد لله که چار شش ماهیاں اسپر گذر چکي هیں ' اور اسکا سفر کاموں کی هر شاخ میں بلا توقف و تامل جاري رها هے - پس ان تمام حالات کي بنا پر نهایت ضروري تها که اس سفر کے نتائج پر پوري تفصیل و تشریح سے نظر نقد و احتساب ڈالي جاتي ' اور اندازه کیا جاتا که جو کام هندوستان کي پوري ایک صدي کي حیات طباعة و صحافة اور دور تصنیف و تالیف جدید میں شروع نهو سکا ' اسکو ایک ضعیف اراده ' ایک بے سروسامان آمادگي ' ایک در مانده جد و جهد ' ایک بے اسباب و وسائل سعي و تدبیر ' ایک دائم المرض زندگي ' ایک مبتلاے آلام و موانع اقدام ' ایک مغضوب حکومت ' مبغوض امرا ' اور محصور ضد اعداء و معاندین هستي ' غرضکه عاجزیوں اور درماندگیوں کي ایک التجاء حقیر ' اور بے سرو سامانیوں اور بیچارگیوں کي ایک دعاء مضطر نے شروع کرکے کس حد تک پهنچایا ؟ اور جبکه دنیا اور دنیا والوں کے پاس اسکے لیے کچهه نه تها ' تو خدا اور خدا کي غیبي نصرت فرمائیوں اور دستگیریوں نے اسکے لیے کیا کیا ؟

بخاک راه ارادت بروے گرد آلود
نشسته ایم بدریوزه تا چها بخشند !

چنانچه تقریباً هر جلد کے اختتام او نئي جلد کے فاتحۂ آغاز کے موقعه پر اراده کیا گیا که الهلال کي تمام گذشته جلدوں پر ایک تفصیلي نظر ڈالي جاے اور اسکے کاموں کي هر هر شاخ پر علحده علحده بحث کي جاے ' لیکن پهر خیال هوا که اپنے کاموں پر خود اپنی نظر ڈالنے کی جگه بهتر هے که اسے اوروں کی نظر و راے پر چهوڑ دیا جاے - انسان کو اگر صرف اپني نیت اور اراده کے احتساب کی مهلت ملجاے تو یهی بهت بڑي توفیق هے - کاموں اور انکے نتائج کا احتساب دوسرے هی صحیح کر سکتے هیں - اور انهیں پر چهوڑ دینا چاهیے :

بے پرده تاب محرمي راز ما مجوے
خوں گشتن دل از مژه و استیں شناس

چنانچه اسي خیال کا نتیجه هے که نئی جلد کا فاتحۂ آغاز لکهتے هوے جب کبهی الهلال کے کاموں پر نظر ڈالي بهي گئی ' تو صرف دعوة دینیه کے احیاء هي کا تذکرہ کیا گیا ' اور اسکے نتائج پر بهی تفصیل کے ساتهه بحث نهیں کی گئی ' بلکه نهایت اجمال و ایجاز کے ساتهه اصل دعوة کے بقا و قیام اور رفع و اشاعة کی طرف اشاره کرکے کار و بار دعوت کے بعض بصائر و مواعظ مهمه کے پیش کر دینے هي کو کافي سمجها گیا - حالانکه اسکی حیثیتیں متعدد اور اسکے اثرات بے شمار تهے - وه احیاء تعلیمات صادقۂ اسلامیه کا داعي تها ' اسلام کي سنت حریة کي تجدید اور جهاد حق و عدالة کي طرف بلاتا تها ' علم و ادب اسکا موضوع خاص تهے ' طرز تحریر مقالات و انشاء فصول و رسائل میں وه ایک اسلوب جدید اور انداز نو رکهتا تها ' اس نے اردو فن صحافة کي هر شاخ میں اپني راه سب سے الگ نکالي تهي ' اور اصولي باتوں سے لیکر چهوٹي چهوٹي جزئیات تک میں دوسروں کي تقلید کي جگه وه خود اپنا نمونه دوسروں کے سامنے پیش کرنا چاهتا تها - پس اسکے وجود کے نتائج و اثرات پر نظر ڈالنے اور ان عظیم الشان تغیرات کو شمار کرنے کیلیے جو اردو علم ادب و صحافة میں اس دو سال کي اقل قلیل مدت کے اندر ظاهر هوئے ' کاموں کي متعدد شاخیں سامنے آتي تهیں - تاهم هم نے اس داستان طویل کو کبهي بهي نه چهیڑا اور صرف اسکے مقصد اولی کے تذکره هی پر اکتفا کیا -

آج بهي که بحمد لله و بعونه چوتهي جلد کا اتمام اور نئي جلد کا افتتاح درپیش هے ' هم مناسب نهیں سمجهتے که قارئین کرام کا وقت عزیز اس مبحث میں ضائع کریں - علی الخصوص اس وجه سے بهي که اگر یه حکایت شروع کي گئي تو قدم قدم پر ایسے مواقع پیش آئینگے جنهیں فخر و ادعا کي آمیزش سے بچانا مشکل هوگا ' اور یه غذاے مهلک نفس حریص کو جسقدر بهي کم میسر آے بهتر هے -

(حـــاصـــل گـــذارش)

هم کو اپنے سفر میں نکلے هوے دو سال هوگئے - همارا سفر تاریکي میں نه تها ' بلکه دو پهر کي روشني میں تها ' اور دنیا اسے دیکهه رهي تهي - هم اگر حرکت میں رهے هیں تو اسپر پرده نهیں پڑا هے ' اور اگر جمود و غفلت میں کهڑے کے کهڑے رهگئے هیں تو وه بهي کوئي راز نهیں هے - اگر اپنے سفر کا کچهه حصه طے کرسکے هیں تو دیکهنے والے اسکي شهادت دیسکتے هیں ' اور اگر راه کي دشواریوں سے وامانده رهگئے هیں تو همت کا تزلزل اور قدم کي لغزش بهي برسر بازار هے - متاع بالکل نئي تهي ' اور اپنے سفر کیلیے خود هي ایک نئي راه نکالي گئي تهي - نه تو همارے سامنے نمونه تها اور نه کوئي راهنمائي کي ماسبق روشني :

لب خشک رفت و دامن پرهیز نه کرد
زاں چشمۂ که خضر و سکندر وضو کنند

قوموں اور جماعتوں میں انقلاب و تغیر کي دعوتوں کے نفوذ کا کام ایک ایسا دشوار گذار سفر هے که اگر قرنوں کي بادیه پیمائي اور تگ و دو کے بعد سلامتي کا ایک قدم بهي طے هو جاتا هے ' تو اس کي کامیابي رشک انگیز اور اسکی فتح مندي جشن و نشاط کی مستحق هوتی هے - ایک ٹوٹی هوئي دیوار کو گرا کر

شذرات

خاتمــۂ جلــد چہارم

اللهم لا تجعلنا بنعمتک مستدرجین ! و لا بثناء الناس مغرورین ! و لا من الذین یا کلون الدنیا بالدین ! و صل و سلم علی رسولک و حبیبک خاتم النبیین ! و علی اله و صحبه اجمعین ! !

رهـــرواں را خـستــگـــي راه نیست
عشق خود را هست و هم خود منزل ست !

الهلال کي چوتهي جلد کا یه آخري رساله هے - آینده نمبر سے پانچویں جلد یعني تیسرے سال کي پہلي شش ماهي شروع هوگی - فالحمد لله الذي هدانا لهذا و ما کنا لنهتدي لو لا ان هدانا الله !

هم کو اس سفر میں نکلے هوے پورے دو سال هو گئے - ضروري تها که ایک مرتبه الهلال کے گذشته دو ساله سوانح و حالات پر تفصیلي نظر ڈالي جاتي ' اور غور کیا جاتا که تلاش مقصود اور طي منازل میں ابتک اس کا کیا حال رها هے ؟ طلب و حرکت میں رها یا تحیر و جستجو میں ؟ استقامت و جهد سعي رهي یا تزلزل و قناعت ؟ سفر مقصود قطع راه و نظارۂ منازل میں کامیاب هوا یا محض تلاش راه هي میں تمام همت بادیه پیمائي صرف هوگئي ؟

اسکا سفر گو في الحقیقت ایک هي مقصود اصلي کي تلاش میں تها جو اسکے تمام کاموں پر حاوي هے ' لیکن وقت کي ضرورتوں اور آرزوں کي وسعت نے ضمناً اور بهي بهت سے مقاصد اسکے ساتهه کر دیے تهے -

(تعدد مقاصد و نتائج)

اس نے ایک هي وقت میں دعوۃ دینیه کے احیاء اور امر بالمعروف و نهي عن المنکر کے اعلان کے ساتهه متعدد علمي اور ادبي اغراض کا بار بهي اپنے اوپر لے لیا تها' اور وہ ملک کے سامنے اپني تمام ظاهري اور باطني خصوصیات کے ساتهه اعلی و اکمل مذاق کا ایک هفته وار رساله بهي پیش کرنا چاهتا تها - پس اگر اسکے اصلي مقصد دیني اور دعوۃ اسلامي کو بالکل علحدہ کر دیا جاے' قوم کے مذهبي افکار و اعمال اور سیاسي آراء و معتقدات میں جو عظیم الشان تغیرات و انقلابات هوے هیں' انسے بالکل قطع نظر کرلي جاے ' اور محض اس لحاظ سے دیکها جاے که یورپ کے ترقي یافته پریس کے نمونے پر وہ اردو کا ایک ادبي ' علمي ' سیاسي ' اور مذهبي رساله هے ' جب بهي اس دو سال کے اندر اسکے کاموں کا ذخیرہ اسقدر وسیع هے که نقد و نظر کیلیے ایک بهت بڑا میدان باقي رهجاتا هے ' اور یه سوال سامنے آتا هے که اردو علم ادب اور قوم کے عام ادبي و علمي مذاق پر اسکے وجود سے کس قسم کا اثر پڑا ؟ اور ان شاخوں میں اسکا سفر ابتک کس قدر راہ طے کرسکا ؟ وقت و حالات کے مقابلے میں اسکي مقدار امید افزا هے یا مایوسي بخش ؟

(اردو پریس الهــلال سے پہلے)

هندوستان میں پریس کي اشاعت و ترویج پر ایک صدي سے زیاده زمانه گذر چکا هے - سنه ۱۷۹۸ کي چهپي هوئي کتاب میرے پاس موجود هے - اس عرصے میں صدها اخبارات و رسائل اردو زبان میں نکلے' اور نئي تعلیم کي اشاعت نے نئے قسم کے کاموں کا ذوق بهي ایک بڑے وسیع حلقه میں پیدا کر دیا - لیکن یه کیسي عجیب بات هے که پورے سو برس کے اندر ایک چهوٹي سے چهوٹي مثال بهي اسکي نہیں ملتي که یورپ کے ترقي یافته نمونے پر کوئي عمده هفته وار رساله یا اقلاً ماهوار میگزین هي اردو میں نکالا گیا هو ' اور اسکي ایک نا کام کوشش هي چند دنوں کیلیے کي گئي هو !

روزانه اخبارات پر بهي مسلمانوں کو توجه نه هوئي - زیاده تر دو هي قسم کے اخبار نکالے گئے اور انهي پر سب نے قناعت کرلي - یا تو ماهوار علمي و ادبي رسائل نکلے جن میں سے رسالۂ حسن حیدرآباد اور پادري رجب علي کے پنجاب ریویو کو مستثنی کردینے کے بعد اکثر کي ضخامت تیس چالیس صفحه سے زیاده نهوتی تهي ' یا پهر هفته وار اخبارات نکلے جو زیاده تر پنجاب سے شائع هوے اور دو چار پریسوں نے هفته میں دوبار نکالنے کي بهي کوشش کي -

پهر انکا بهي یه حال تها که یورپ کے پریس کي کوئي صحیح تقسیم پیش نظر نه تهي - کبهي هفته وارے روزانه کي تار برقیوں اور دنیا بهر کي خبروں کے اکٹها کر دینے کا کام لیا جاتا تها' اور کبهي ان میں هفته وار جرنل اور میگزینوں کي تقلید کرکے چند تاریخي مضامین لوگوں سے لکهوا کر شائع کر دیے جاتے تهے یا خریداروں کي دلچسپي کیلیے کوئي ناول شروع کردیا جاتا تها - سب سے بڑي چیز خود ایڈیٹر یا ایڈیٹوریل اسٹاف کي تلاش و محنت هے - مگر اردو پریس میں یه چیز همیشه مفقود رهي - ایڈیٹري کا مفهوم اس سے زیاده نه تها که باهر کي بهیجي هوئي مراسلات کو ایک ترتیب خاص کے ساتهه کاتب کو دیتے جانا ' اور جب صفحات ختم هوجائیں تو ابتـدا میں ایک دو کالم لکهکر شائع کردینا - یهي حال هفته وار اخبارات کا تها اور یهي ماهوار رسائل کا - مجهے ایسے اخباروں اور رسالوں کا حال بالکل معلوم نہیں جنمیں خود ایڈیٹر یا ایڈیٹوریل اسٹاف اول سے لیکر آخر تک مضامین لکهتا هو یا خاص اهتمام سے لکهواے جاتے هوں - اخبار اور رسالے کا ایک ادبي یا علمي معیار ابتدا سے قائم کرلینا اور پهر صرف انهي چیزوں کو درج کرنا جو اسکے مطابق هوں' اسکا تو شاید خیال بهي بهت کم لوگوں کو هوا هوگا - (تهذیب الاخلاق اس بحث سے مستثنی هے)

یورپ میں " هفته وار رسائل " پریس کا ایک خاص درجه هے - انکے مختلف ابواب هوتے هیں اور هر باب کا ایک موضوع خاص - مراسلات سے اگر مقصود ایڈیٹوریل اسٹاف کے علاوہ دیگر ارباب قلم کے مضامین هوں تو ان میں سے بهي صرف وهي لیے جاتے هیں جو ان ابواب کے متعلق هوتے هیں ' لیکن اسکا کوئي نمونه ابتک اردو پیش نہیں میں کیا گیا تها - اس بارے میں مصر و شام کي حالت بهي مثل هندوستان کے هے' گو روزانه اخبارات اور ماهوار رسائل میں بدرجها آگے هے -

(الهــلال)

پس جو کام پوري ایک صدي کي حیاۃ طباعۃ و صحافۃ میں کوئي بڑي سے بڑي جماعت اور کمپني بهي شروع نه کرسکي' اسے الهلال نے متوکلاً علی الله محض ایک فرد واحد کے دل و دماغ اور شخصي اسباب و وسائل کے ساتهه یکا یک شروع کر دیا ' اور اس حالت میں شروع کیا که نه تو سرمایه کیلیے کوئي مشترکه کمپني تهي ' نه انتظام و اداره کیلیے کوئي جماعت - نه تو ایڈیٹوریل اسٹاف کیلیے اهل قلم کي اعانت میسر تهي ' اور نه ملک میں ارباب تصنیف و تالیف کا کوئي ایسا گروہ موجود جو یورپ کي طرح اعلی درجه کے مقالات و تراجم سے مدد دینے کیلیے مستعد و اهل هو - اس نے ظاهري شکل و صورت کے لحاظ سے اس پریس کي

الهلال

۲۹ رجب ۱۳۳۲ هجري

باب التفسير : قسم علمي

اختلاف الوان

صفحه من علم العمران

و من اياته خلق السماوات و الارض و اختلاف السنتكم و الوانكم - [۳۰ : ۲۱]

شاهد طبيعة اور جمال كائنات كا ايک سب سے بڑا منظر حسن ' مخلوقات و موجودات كا اختلاف الوان ہے - يعنے مختلف رنگوں كى بوقلموني اور انكے اختلاف و تناسب كي حسن آرائي - آسمان كي طرف نظر اٹھاؤ ! آفتاب كي كرنيں ' فضاء محيط كي رنگت ' ستاروں كى چمک ' چاند كي روشني ' قوس قزح كي دلفريبي ' غرضكه اوپر بھي ہر نظر آنے والي شے ميں رنگوں اور انكے اختلاف جميل كا ظہور موجود ہے - خود آفتاب كي روشني ھي سات رنگوں كا مجموعه ہے جو قوس قزح كے مختلف اللون خطوں ميں كبھي كبھي صاف صاف نظر آجاتے ہيں -

اس سے بھي بڑھكر رنگونكا ظہور زمين پر نظر آتا ہے - عالم نباتات كے اس حسن كدۂ طبيعة پر نظر ڈالو ' جس كا ہر ورق سرخ ايک صفحۂ جمال اور ہر برگ سبز ايک پيكر دلفريبي و نظر افروزي ہے ! ان بے شمار جڑي بوٹيوں اور علم پيداوار ارضي كو ديكھو جن ميں كا ہر دانه كتني ھي رنگوں كا مجموعه ہوتا ہے اور جنميں سے اكثر كا نقاب انكے اصلي چہرے كي رنگت سے مختلف پيدا كيا گيا ہے !

يه پہاڑوں كي سر بفلک ديواريں جو زمين كے مختلف گوشوں سے نكلكر دور دور تک چلي گئي ہيں ' كبھي تم نے انكي رنگتوں پر بھي غور كيا ہے ؟ كوئي سفيد ہے ' كوئي سرخ ہے ' كوئي خاكي ہے ' كوئي جلي ہوئي سياه رنگت سے سوخته جسم ' جو يقيناً جمال فطرة كا اصلي رنگ و روغن نہيں ہوسكتا !

ان سب كو چھوڑ دو ! خاک كے ذروں كو ديكھو جو تمہارے قدموں كے نيچے پامال غفلت و غرور ہوتے ہيں - ان كنكريوں اور مختلف قسم كے پتھروں كے ٹكڑوں پر نظر ڈالو ' جن سے بسا اوقات تمہارے پاے غفلت كو ٹھوكر لگنے كا انديشه ہوتا ہے - سمندر كي تہه ميں اترتے جاؤ اور كائنات بحري كي پيداوار مخفي كا سراغ لگاؤ - اسكي تہه ميں كھڑے ہو جاؤ اور مٹھياں بھر بھر كر اسكي ريگ و خاک كو اوپر لے آو ! ان تمام اشياء و موجودات كے اندر بھي تم ديكھوگے كه رنگوں كا نمود حسن اور ظہور جمال اسي طرح موجود ہے جيسا عالم نباتات كي ارواح جميله و اجسام ملونه كے اندر ' اور ان ميں سے ہر شے بالكل اسي طرح اختلاف الوان كے اسرار خلقت كا ايک دفتر رنگيں ہے ' جس طرح صبح و شام آسمان پر پھيلنے والے لكه ہاے ابر كي بوقلموني اور رنگ آرائياں ' يا قوس قزح كے حلقه كي مختلف رنگتوں كي رعنائي و رنگ نمائي ' جو يقيناً عروس فطرة كے گلے كا ايک رنگين ہار ہوگا !

متمدن دنيا كي راحت جوئيوں نے تمہيں بہت كم موقعه ديا ہوگا كه صبح سويرے اٹھكر كسي صحرا يا ميدان ميں نظارۂ فطرة كيليے نكل جاؤ جبكه شاهد قدرت كا چہره بے نقاب ہوتا ہے ' اور جبكه ملكوت السماوات و الارض اپنے شب خوابي كے كپڑے جلد جلد اتار كر مختلف رنگتوں كي رنگين چادريں اوڑھ ليتے ہيں - يه وقت اختلاف الوان طبيعة كے نظارے كا اصلي وقت ہوتا ہے - خواه تم غفلت سحر كي كروٹيں بدلتے ہوے اپنے مكان كے دريچه سے آسمان پر ايک نظر ڈال لو ' خواه جنگلوں اور صحراؤں ميں ہو ' خواه باغوں كي روشوں اور سبزه زاروں كي فرش پر چل رہے ہو ' خواه كسي دريا كے كنارے جا رہے ہو يا سمندر كے وسط ميں دوڑنے والے جہاز كي چھت پر كھڑے ہو - كہيں ہو ' ليكن تمہارے سامنے رنگتوں كے ظہور و نمود اور اختلاف الوان كے حسن و جمال كا ايک ايسا منظر ہوگا جسكو ديكھكر بے اختيار اس مبدء جمال حقيقي اور اس سر چشمۂ حسن مطلق كے تصور ميں تو گم ہو جاؤگے ' جو ان تمام كائنات الوان و جمال اختلاف الوان كا خالق ہے ' جو ان تمام مصنوعات و تكوينات حسينه و جميله كا صانع ہے ' جو ان تمام صفحه ہاے نقش و نگار ملونه كا مصور ہے ' جسكے دست قدرت كي مشاطگي سے جو شے بني حسين بني ' جسكے قالب تخليق سے جو وجود نكلا ' دلربا و رعنا بنكر نكلا ' اور جسكے عكس و ظلال ھي سے عالم خلقت كے ہر ذره نے لخذ جمال و رعنائي كيا :

فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون ! وله الحمد في السماوات و الارض و عشياً و حين تظهرون !! (۳۰ : ۱۶)	پس تمام برائياں اور ہر طرح كي تقديس الله كيليے ہو جبكه تم پر شام آتي ہے اور پھر جبكه تم صبح كو اٹھتے ہو - اور تمام حمد و ثنا اسي كے ليے ہے تمام آسمانوں اور زمينوں ميں ' ليزوں كے ڈھلتے ہوے اور جبكه تم دو پہر كي روشني ميں ہو !

آه ! وه خود كيسا حسين ہوگا ' جسكے كائنات كي كوئي شے نہيں جو حسين نہو ؟

جسكے نقاب حسن كي دلآوائي كا يه حال ہے ' اسكے روے جاں طلب كي رعنائي كا كيا حال ہوگا ؟ آه ! خود اسي كے سوا كون ہے جو اسكے جمال مطلق كا اندازه شناس ہو ؟

مشكل حكايتے ست كه ہر ذره عين اوست
اما نمي توان كه اشارت باو كند !

(القرآن الحكيم)

يہي سبب ہے كه قرآن حكيم ميں جہاں كہيں قدرة الهي اور مظاہر خلقت كے عجائب و غرائب پر انسان كو توجه دلائي ہے ' وہاں خاص طور پر رنگوں كے ان مظاہر متنوعه و عجائب مختلفه كي طرف بھي اشاره كيا ہے ' اور طرح طرح كے رنگوں كے ہونے اور انكے اختلاف كو قدرت الهي اور حكمت رباني كي ايک بہت بڑي علامت قرار ديا ہے -

آج ہم چاہتے ہيں كه ان آيتوں پر علمي حيثيت سے ايک اجمالي اور سرسري نظر ڈاليں -

* * *

سب سے پہلے سورۂ روم كي آية كريمه سامنے آتي ہے جسميں عام طور پر اختلاف الوان كو قدرت الهيه كي نشاني بتلايا ہے :

نئي ديوار کے بنانے کيليے کس قدر ساماں اور وقت مطلوب ہوتا ہے ؟ پھر ان لوگوں کيليے تو وقت کا کوئی سوال ہی نہ ہونا چاہيے جو معتقدات و اعمال کی ایک پوري آبادي کو بدلدینا چاهتے هوں' اور صرف کسی دیوار اور محراب هی کو نہیں بلکہ شہر کی تمام عمارتوں کو از سر نو بنانے کے ارزو مند هوں !

کتنے هي عظیم الشان ارادے اور اولو العزم همتیں هیں جنهوں نے اس فکر میں حسرت و آرزو کے سوا کچهه نه پایا' اور کتنے بڑے بڑے قافلے هیں جو اس تلاش میں اس طرح گم ہوگئے کہ پھر انکي کوئي خبر دنیا نے نہ سنی ؟

مپرس زو کہ ز سرها ے رهوان حرم
نشانهاست کہ منزل بمنزل افتادست

پس اسکا تو همیں دعوا نہیں ہے کہ هم نے اس تهوڑي سي مدت میں اپنے سفر کا بڑا حصہ طے کرلیا اور منزل مقصود کے قریب پہنچ گئے' کیونکہ منزل تک پہنچنے کا ان لوگوں کو کچهه اختیار نہیں دیا گیا ہے جو اسکي تلاش میں نکلنا چاهتے هیں - البتہ همارا ضمیر مطمئن ہے کہ هم نے سفر کا اعلان کیا تها' اور الحمد للہ کہ پیهم سفر هي میں رہے' اور اگر اس منزل مقصود سے قریب تر نہ ہوے جہانتک همیں پہنچنا ہے' تو اس منزل سے بعید تر تو ضرور هوگئے جہاںسے هم نے سفر شروع کیا تها - اس راہ کے مسافر کیلیے اتني کامیابي کافي ہے - یہاں صرف منزل تک پہنچنے کا خیال هي مقصود نہیں هوتا بلکہ منزل کي جستجو میں چلتے رهنا بهي کم از حصول مقصود نہیں :

رهــرواں را خــستــگي راہ نیســت
عشق خود راهست و هم خود منزل ست !

هم کو اپنے کاموں کي خوبي کا دعوا نہیں ہے' لیکن جن حالت اور جن بے سر و سامانیوں میں کام کر رہے هیں اسکے لیے داد طلب ضرور هیں - وہ بهي انسانوں سے نہیں کیونکہ آدم کي اولاد کو سچائي کي عدالت نہیں دي گئي ہے - وہ کهرے کو کهوٹے سے اور اعلی کو ادنی سے پرکهنے میں همیشہ عاجز رهي ہے -

البتہ : انمــا اشکوا بثي و حزني الی اللــہ' و اعلــم من اللــہ ما لا تعلمون

بعض ضروري مطالب اس موقعہ پر بالاختصار ظاهر کرنے تهے جنکے عرض کرنے کي شاید فاتحۂ جلد پنجم لکهتے وقت توفیق ملے - محنت کا معاوضہ خود محنت ہے اور فرض کو صرف اسي معاوضہ کیلیے کرنا چاهیے جو خود فرض کے وجود میں رکهدیگئي ہے - کام کرنے والوں کے داد و ستد کي اصلي جگہ خود انهیں کے اندر ہے - اپنے سے باهر تلاش کرنا لا حاصل ہے - اگر سلامتي نیت اور حسن ارادہ کے ساتهہ کوئي خدمت بن آئي تو یہ اللہ کا فضل ہے' اور اگر نیت کے کهوٹ' نفس کي لعنت' اور اغراض کي خباثت نے اس سے محروم رکها تو یہ اپنا قصور ہے :

ما اصابك من حسنة فمن اللہ وما اصابك من سيئة فمن نفسك -	جو بهتري اور نیکي تمهیں پیش آئي وہ اللہ کي توفیق کا نتیجہ ہے اور جن برائیوں سے دو چار هوے وہ خود تمهارے نفس هي کي کرتوت ہے -

و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین - والعاقبة للمتقین -

حــادثــۂ الیمــۂ کــرانچي

اس هفتہ همیں اس درخواست کي نقل ملگئي ہے جو کرانچي بائسکوپ کمپني کي فلم "عظیم" کے متعلق محمد هاشم شاہ صاحب قریشي نے سٹي مجسٹریٹ کرانچي کی عدالت میں داخل کی ہے اور جسکي بنا پر تماشہ بالفعل روکدیا گیا ہے - هم اسکا خلاصہ نقل کرتے هیں - کیونکہ اس سے مزید تفصیل اس ابلیسي حملہ کي معلوم هوگي جو اس تماشہ گاہ کے اندر دنیا کی سب سے بڑي مقدس هستي پر کیا گیا ہے :

(۱) ملزم منسلکہ پروگرام کے بموجب اس هفتے سے حرکت کرنے والي تصاویر دکها رها تها -

(۲) پروگرام میں ایک فلم کا نام " عظیم " درج ہے -

(۳) چوتهي تاریخ کي رات کو مستغیث پکچر پیلیس میں تماشہ دیکهنے گیا جہاں اس نے وہ تصویر بهي دیکهي جسکا نام " عظیم " ہے - پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے فوجي عہدہ داروں میں سے ایک شخص مسمی عظیم کي بي بي سالکہ پر عاشق هوجاتے هیں اور عظیم کو لڑائي پر بهیجتے هیں تاکہ سالکہ کو حاصل کرسکیں - " عظیم " سالکہ سے رخصت هوکر لڑائي پر روانہ هوتا ہے - پیغمبر اسلام (صلعـــم) اپنے غلاموں میں سے ایک غلام کو سالکہ کي پاس بهیجتے هیں کہ وہ اسکو " عظیم " کے لڑائي میں مارے جانے کي جهوٹي خبر سنا دیے - پهر عظیم کو پهر خبر لگتي ہے کہ اسکي بي بي پیغمبر اسلام کے پاس موجود ہے - وہ انکے پاس جاتا ہے' مگر وہ کہتے هیں کہ سالکہ مرگئي ہے اور اسکو تسکین دیتے هیں - پهر وہ (رسول اکرم) بہت سي خوبصورت عورتوں کو بلا کر " عظیم " سے کہتے هیں کہ ان میں سے جس کو چاهو اپني بي بي بنانے کے لیے پسند کرلو - وہ انکار کرتا ہے اور اس پریشاني میں اپنے گهر چلا جاتا ہے - گهر کے قریب عظیم کو اطلاع ملتي ہے کہ واقعي سالکہ زندہ ہے اور (پیغمبر اسلام صلعم) کے قبضہ میں ہے - وہ غضبناک هوکر رسول اللہ (صلعم) کي حرم میں تلوار لیکر جاتا ہے - اور اپني بی بی کو چهڑانا چاهتا ہے - پیغمبر اسلام (صلعم) چهپ جاتے هیں اور سالکہ کو ترغیب دیتے هیں کہ وہ زهر کها لے - ایسا کرنے سے وہ انکار کرتي ہے اور " عظیم " سالکہ کے سامنے زهر پیش کرتے هوے دیکهہ لیتا ہے - پیغمبر وهاں سے بهاگ جاتے هیں (نعوذ باللہ) اور انکے غلام عظیم کو بیڑیاں ڈالکر قید کردیتے هیں - بالاخر وہ کسي نہ کسي طرح نکلکر معہ اپني بي بي کے بهاگ جاتا ہے اور همیشہ کے لیے ملک چهوڑ دیتا ہے -

(۴) ایسا تماشا مسلمانوںکي مذهبي محسوسات کے لیے سخت نفرت انگیز ہے - اگر رسول مقبول (صلعم) کو اسي نیک کام میں بهی تصویروں کے اندر مشغول دکهایا جاے' جب بهی اس سے مسلمانوںکے جذبات کو صدمہ پہنچیگا - آنحضرت کو اسطرح ایک برے کام میں مشغول دکهانا سخت هتک اسلام کي ہے -

(۵) بہت سے مسلمانوں نے جو اس وقت موجود تهے اپني ناراضگي کا باواز بلند اظہار کیا' لیکن کچهہ توجہ نہیں کي گئي - اس تماشہ سے سیکڑوں مسلمانوں میں جوش پیدا هوگیا ہے - اگر اسکو فوراً بند نہ کیا گیا تو یقیناً بلوہ اور خونریزي هوجائیگي - ایک پیر صاحب کو جو اسوقت وهاں موجود تهے' بمشکل روکا گیا' ورنہ وہ ترکي قونصل کو تار دینے پر آمادہ تهے -

ملزم نے یقیناً دفعہ ۲۹۸ تعزیرات هند کے بموجب ارتکاب جرم کیا ہے اور التجا کي جاتي ہے کہ اسکے ساتهہ بموجب قانون عملدرآمد کیا جاے -

(دستخط) بي ایم میک انڈیي وکیل استغاثہ -

(دستخط) محمد هاشم - مستغیث کرانچي -

بڑا حسن سمجھے جاتے ہیں ' کیا ہیں ؟ وہ جو دودھ کی رنگت سے سفید اور آئینہ کی چمک سے زیادہ درخشندہ ہوتے ہیں ' کہاں سے نکلتے ہیں؟ یہ سنگ سرخ جس سے " روضۂ تاج " کا جمال آتشیں نمایاں ہوا ' کہاں سے آیا ؟ نہ تو وہ سفید دودھ سے پیدا ہوا اور نہ سرخ پھولوں کی رنگت جمع کرکے بنایا گیا ' بلکہ دست قدرت نے اسی خاک ارضی کے اندر اسکی تہیں جمائیں اور اسکے طول و عرض کو زمین کی بد رنگ پشت کے اوپر پھیلا دیا ' تاکہ خلقت الہی کا معجزہ ' حسن ابادِ ارضی کا زیور ' اور اس حیرت آباد عالم میں معرفت الہی اور توجہ الی اللہ کیلیے درس بصیرت ہو: ولکن اکثر الناس لا یعلمون !

عالم جمادات و نباتات کے بعد حیوانات کی خلقت کا صفحہ کھلتا ہے - اختلاف الوان و اشکال کے لحاظ سے اسکے عجائب و غرائب بھی عقل کی سرگشتگی اور ادراک کے عجز و اعتراف کا پیام ہے : ربنا ! ما خلقت ھذا باطلا ! پس فرمایا کہ و من الناس والدواب والانعام کذالک ! جس طرح خلقت انسانی کی ہر نوع کے اندر اختلاف الوان کا قانون کام کر رہا ہے ' اسی طرح خلقت کا یہ سب سے بڑا نمونہ اور ارتقاء موجودات کی سب سے آخری کڑی بھی طرح طرح کی رنگتوں کا ایک صحیفۂ رنگیں ہے ' اور جو لوگ اسرار و حقائق موجودات کو غور و تدبر سے دیکھتے ہیں ' وہی کچھ اسکی کنہ اور حقیقت کو بھی سمجھ سکتے ہیں : ان فی ذالک لایات وما یعقلها الا العالمون !

(خلاصۂ امور)

اس نظر اجمالی کے بعد غور و فکر کا قدم اور بڑھایے تو ان آیات کریمہ سے مندرجۂ ذیل امور واضح ہوتے ہیں :

(۱) عالم کائنات کے بے شمار و بے تعداد مظاہر خلقت کی طرح ' رنگوں کا اختلاف بھی قدرت الہی کی ایک بہت بڑی نشانی ہے - کیونکہ اسکے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حسن و جمال عالم محض ایک بے ارادہ و تعقل مادۂ خلقت کی حرکت اور ترکیب اتفاقی کا نتیجہ نہیں ہوسکتا - کوئی ارادۂ وراء الوری ضرور ہے جسکے دست قدرت و حکمت کی مشاطگی یہ تمام نیرنگ صناعۃ دکھلا رہی ہے !

قرآن کریم نے اسی امر کو دوسری آیتوں میں واضح کیا ہے جبکہ منکرین الہی سے پوچھا ہے کہ :

افمن یخلق کمن لایخلق ؟ افلا تذکرون ؟ (۱۶ : ۱۷)	کیا وہ ہستی جو پیدا کرتی ہے اور وہ جو کچھ پیدا نہیں کر سکتی ' دونوں برابر ہیں؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ غور نہیں کرتے ؟

یعنی کیا ایک خالق و صانع ہستی جو صفات واجبۂ ارادہ و عقل و علم سے متصف ہے ' اور ایک بے ارادہ و تعقل شے (خواہ وہ افلاک کی حرکت ہو خواہ اجزاء سالمات دیمقراطیسی) دونوں ایک طرح ہوسکتے ہیں ؟ حالانکہ کائنات کا ذرہ ذرہ ایک صاحب ارادہ و عقل خالق کی ہستی کی شہادت دے رہا ہے !

یہاں صرف " خلقت " کا لفظ فرمایا اور کہا کہ خلق کرنے والا اور وہ جو خلق نہیں کرتا ' دونوں برابر نہیں ہو سکتے - خلق وہی کرسکتا ہے جو ارادہ و تعقل رکھتا ہو - " لا یخلق " کے اندر تمام چیزیں آ گئیں جو قوت خالقیت نہ رکھتی ہوں ' اور خالقیت کیلیے ارادہ و تعقل مستلزم ہے - پس فی الحقیقت اس آیۃ میں نیز اسکی ہم مطلب دیگر آیات میں انہی لوگوں کا رد کیا گیا ہے ' جو وجود الہی کی جگہ کسی بے ارادہ و تعقل شے کو خلقت عالم کیلیے کافی سمجھتے ہیں ' خواہ وہ یونانیوں کی حرکت افلاک ہو یا موجودہ زمانے کے اجزاء سالمات ابتدائیہ - ان آیات کو بحثوں سے کوئی تعلق نہیں جیسا کہ ابتک سمجھا گیا ہے - اسکی حقیقت بغیر تفصیل و تشریح کے ذہن نشین نہیں ہوسکتی اور وہ مستقل مضمون کی محتاج ہے -

(۲) اختلاف الوان کے اندر بڑی بڑی مصلحتیں اور حکمتیں پوشیدہ ہیں - وہ محض ایک ظہور حسن اور نمایش خلقت یا فطرۃ کا اتفاقی نمود ہی نہیں ہے - کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ہر جگہ تذکیر و تفکر پر کیوں زور دیا جاتا ؟ اور علی الخصوص پہلی آیت میں یہ کیوں کہا جاتا کہ ان فی ذالک لایات للعالمین - نہ صاحبان علم کیلیے اس اختلاف الوان میں بڑی نشانیاں ہیں -

(۳) آخری آیۃ عجیب و غریب ہے - اور اس سلسلے کی ایک آیت ہے جسکی بنا پر بعض نئے استدلالات قرآنیہ میرے ذہن میں ہیں - اختلاف الوان وغیرہ مظاہر خلقت اور اسرار کائنات کا ذکر کرکے فرمایا : انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ! اللہ کے وہی بندے خوف و خشیت اپنے اندر پاتے ہیں جو صاحبان علم ہیں -

اس بیان کے ساتھہ ہی " خشیت الہی " اور " علماء " کا ذکر بغیر کسی ربط حقیقی کے نہیں ہوسکتا - اس سے صاف صاف واضح ہوتا ہے کہ خدا کی ہستی کا یقین ' اسکی شناخت ' اور اسکے صفات کی معرفت کے بغیر اسکا خوف پیدا نہیں ہو سکتا ' اور قرآن کریم اس یقین کے حصول کا ایک بڑا وسیلہ یہ بتلاتا ہے کہ خلقت عالم کے حقائق و اسرار اور اختلاف و تغیرات کی کنہ و حقیقت کا علم حاصل کرو تا کہ مصنوعات کی نیرنگیاں اور عجائب آفرینیاں صانع مطلق کی حکمتوں کا سراغ بتلائیں اور معرفۃ الہی کا یقین و اذعان ترقی کرے - چونکہ یہ کام ان لوگوں کا ہے جو ارباب علم و تحقیق ہیں اور جنکا شمار علماء حقیقت میں ہے - اسلیے فرمایا کہ یہ عجائب عالم اور یہ اختلاف الوان جو کائنات کی ہر نوع اور ہر قسم میں جلوہ گر ہے ' اسکے اسرار و مصالح پر غور کرنے والے اور انکی حقیقت کی جستجو میں رہنے والے ہی وہ بندگان الہی ہیں ' جنکے لیے انکا مطالعہ معرفت الہی کا وسیلہ ہوتا ہے ' اور پھر معرفت الہی مقام خشیت و عبودیت کیلیے راہنما ہوتی ہے - وهل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون ؟

(۴) اختلاف الوان ایک قانون خلقت ہے جو تمام انواع میں جاری و ساری ہے - عالم جمادات ' نباتات ' حیوانات ' کوئی نوع نہیں جسکے اندر طرح طرح کی رنگتوں کا ظہور نہو - پس یہ نہیں ہوسکتا کہ ایسا عام ظہور کسی بڑی ہی مصلحت و حکمت پر مبنی نہو ؟

(اشارات علمیہ)

قرآن کریم علم الحیات یا علم الحیوان کی کوئی کتاب نہیں ہے - ان اشارات حکمیہ سے اسکا مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ انسان کو حکمۃ و قدرۃ الہیہ کی طرف توجہ دلاے ' اور ان حقائق کا مطالعہ وسیلۂ تذکیر ' و ذریعۂ عبرت ' و توجہ الی اللہ ہو - نیز ان اشیا کے اسرار و مصالح کی تحقیق و کشف کا اسکے دل میں ولولہ اور شوق پیدا کرے تاکہ وہ انکی تحقیقات کی دشوار گذار راہوں میں قدم رکھے اور معرفت الہی اور حصول مقام خشیت کیلیے راہ علم کی تمام مصیبتوں کو خوشی خوشی برداشت کرلے -

پس چاہیے کہ پہلے ہم شارحین علم کی طرف متوجہ ہوں کہ وہ اختلاف الوان کے متعلق کیا کہتے ہیں ؟ اسکے بعد دیکھیں کہ قرآن کریم کا اسطرف توجہ دلانا اور اس کو ایک آیۃ الہیہ قرار دینا ' ان اسرار و حکم پر مبنی ہے ؟

(البقیۃ تتلی)

ومن اياته خلق السماوات والارض واختلاف السنتكم والوانكم ' ان فی ذالك لايـــات للعالميـــن ! (۳۰ : ۲۱)

اور حکمت الهي کي نشانيوں ميں سے ايک بڑي نشاني آسمانوں اور زمين کي خلقت ہے اور طرح طرح کي بوليوں اور رنگوں کا پيدا ہونا - في الحقيقت اسميں بڑي هي نشانياں هيں ارباب علم و حکمت کيليے !

پهر بعض آيات ميں زمين کي پيداوار اور عالم نباتات کے اختلاف الوان کا ذکر کيا جو في الحقيقت رنگوں کي بو قلموني کا سب سے بڑا منظر عجيب و موثر ہے :

الم تر ان الله انزل من السماء ماء فسلكه ينابيع في الارض ثم يخـــرج به زرعاً مختلفاً الوانه' ثم يهيج فتريه مصفرا - ثم يجعله حطاما - ان في ذالك لذكرى لاولى الالباب ! (۳۹ : ۲۲)

آيا تم نہيں ديکھتے کہ الله نے اوپر سے پاني آتارا ' پهر زمين ميں اسکے چشمے بہاے ' پهر اُسي پاني سے رنگ برنگ کي کهيتياں اُگائيں ' پهر وہ کهيتياں اپنے جوش نمو ميں بڑهيں اور طرح طرح کے پهل اور پهولوں سے لد گئيں - اسکے بعد جب اچهي طرح پک چکيں تو تم ديکهتے هو کہ وہ بالکل زرد پڑجاتي هيں اور خدا اسے چورا چورا کرڈالتا ہے - بيشک ' عالم نباتات کي اس ابتدا و انتہا اور اختلاف و تغيرات ميں ارباب عقل و دانش کے ليے بڑي هي عبرت ہے !

اسي کي نسبت سورۂ نحل ميں فرمايا :

و ما ذرا لكم فی الارض مختلفا الوانـــه ' ان في ذلك لايات لقوم يذكرون ! (۱۶ : ۱۳)

اور بہت سي چيزيں جو تمهارے فوائـد کيليے زمين سے اُگائي جاتي هيں جنکي طرح طرح کي مختلف رنگتيں هيں' سو ان ميں بهي ان لوگوں کيليے حکمت الهي کي بڑي هي نشانياں هيں جو غور و فکر کو کام ميں لاتے هوں

نيز سورۂ فاطر ميں فرما يا :

الم تر ان الله انزل من السماء ماء فاخرجنا به ثمرات مختلفا الوانها ؟ (۳۵ : ۲۷)

ايا تم غور نہيں کرتے کہ الله نے اوپر سے پاني برسايا اور اس سے طرح طرح کے پهل پيـدا هوے جنکي مختلف رنگتيں هيں ؟

اُسي طرح شهد کي مختلف رنگتوں پر توجه دلائي جو مکهي کے اندر سے نکلتا اور قدرۃ الهيه کا ايک عجيب و غريب نمونه ہے :

يخرج من بطونها شراب مختلف الوانه ' فيه شفاء للناس - ان في ذلك لايات لقوم يتفكرون ! (۱۶ : ۷۱)

انکے اندر سے ايک عرق نکلتا ہے جسکي مختلف رنگتيں هوتي هيں - اسميں انسانوں کيليے هم نے شفا اور نفع رکهديا ہے - ارباب فکر کيليے اسميں بڑي هي نشانياں هيں !

اختلاف الوان کا ايک نہايت مدهش منظر پہاڑوں کي مختلف رنگتيں اور انکے سرخ و سفيد پتهر بهي هيں جنسے انسان بڑي بڑي عظيم الشان عمارتوں کو خوشنما و دلفريب بناتا اور طرح طرح کے کام ليتا ہے - چنانچه اسکي طرف بهي ايک جگه اشارہ کيا :

ومن الجبال جدد بيض و حمر مختلف الوانها و غــرابــيب سود (۳۵ : ۲۷)

اور اسي طرح پہاڑوں ميں هم نے مختلف رنگوں کے طبقات پيدا کيے - کوئي سفيد ہے کوئي لال ہے - بعض کالے کالے سياہ هيں !

يہاں تک عالم کائنات کے علم اختلاف الوان' اور پهر خاص طور پر عالم نباتات و جمادات کي رنگتوں کا ذکر کيا تها - اب خاص طور پر عالم حيواني کے اختلاف الوان پر يه اشارہ کرکے توجه دلائي:

ومن الناس و الـدواب و الانعام مختلف الوانـه كذالك' انما يخشى الله من عباده العلمـاء - ان اللـــه عزيـــز غفـــور (۳۵ : ۲۷)

اور اسي طرح آدميوں' جانوروں ' اور چارپايوں کي رنگتيں بهي کئي کئي طرح کي هيں جن ميں الله نے بڑي بڑي حکمتيں رکهي هيں - الله کا خوف انهي لوگوں کے دلوں ميں پيدا هوسکتا ہے جنهوں نے کائنات کے ان اسرار و حقائق کا مطالعه کيا ہے اور اسکے علم و حکمت سے بہرہ اندوز هوے هيں -

(ايـک اجمـالي نـظر)

ان آيات کريمه پر پہلے ايک اجمالي نظر ڈالو اور ديکهو کہ کس طرح عالم کائنات کي هر نوع اور اختلاف الوان کے هر منظر پر همیں توجه دلائي ہے ؟ سب سے پہلے عام طور پر اختلاف الوان کا ذکر کيا اور فرمايا کہ زبانوں اور بوليوں کے اختلاف کي طرح رنگوں کے اختلاف ميں بهي حکمت الهيه اور قدرت سرمديه کي بڑي بڑي نشانياں هيں - اس طرح انسانکي نظروں کو تمام کائنات کي هئية مجموعي کے جمال الوان اور اختلاف مظاهر و نمايش کيليے دعوت فکر و تدبر دي تا کہ وہ آسمان کي اُن رنگ آرائيوں کو بهي ديکهيں جنکا جمال فضائي عقل افگن اور جنکے تغيرات ملونه حيرت فرما هيں ' اور پهر زمين کے اس بہارستان حسن پر بهي نظر ڈاليں ' جسکي کائنات نباتي اور عالم حيواني کا هر گوشه رنگتوں کي رعنائيوں اور انکے اختلاف و تعدد کي دلفريبيوں کا ايک بهشت زار جمال ہے !

اسکے بعد اس نظر اجمالي کي تفصيل هوئي اور کائنات کي مختلف انواع و اقسام کے اختلاف الوان کي طرف اشارہ کيا گيا - سب سے پہلے صناع طبيعة کي اس سب سے بڑي اعجاز فرمائي کا جلوۂ قدرت دکهلايا جو عالم نباتات کي ارواح حسينه اور اجسام ملونۂ و جميله کے اندر نظر آتي ہے' اور جسکے ايک چهوٹے سے پهول اور پتے کے اندر بهي حيرت و مدهوشي کے وہ وہ جلوے پوشيدہ هيں کہ اگر دنيا کي تمام پچهلي اور آينده حکمتيں اور دانائياں يک جا اکٹهي هوجائيں' اور کسي حقير سے حقير پهول کي ايک مرجهائي هوئي کلي کو اٹها کر (جو انساني غفلت و سرشاري کے کسي قدم جهل سے پامال هو چکي هو) اپنے سامنے رکهه ليں اور اسکے عجائب و غرائب خلقت کا مطالعه کرتے رهيں ' جب بهي اُسکا دفتر حکمت ختم نهوگا !

فرمايا کہ غور کرو ' انکي خلقت کس قدر عقلوں کو وقف تعجب اور انساني دانائي کو هلاک حيرت کر دينے والي ہے ؟ چند خشک بيج هيں جو زمين ميں ڈالے جاتے هيں - آفتاب کي روشني ميں گرم هوتے' اور آسمان کے پاني سے اندر هي اندر سڑتے هيں - پهر وہ کيا چيز ہے جو انـکے اندر ايک عجيب و غريب قوت پهوٹنے' ابهرنے' بڑهنے' پهيلنے' پهر طـرح طرح کي رنگتوں سے رنگين هوکر نمودار هونے کي پيدا کرديتي ہے ؟ کبهي انکے رنگ الگ الگ هوتے هيں' کبهي کسي خاص تناسب کے ساتهه کئي رنگوں کا مجموعه هوتے هيں' اور کبهي ايک ايک پتے اور ورق گل کے اندر کئي کئي رنگتوں کي دهارياں اور نقش و نگار بن جاتے هيں !

فتبارك الله احسن الخالقين !

عالم نباتات کي طرح عالم جمادات بهي اختلاف الوان کا عجيب و غريب منظر ہے جسے ترتيب مدارج خلقت کے اعتبار سے نباتات پر مقدم هونا چاهيے - زمين کے اندر سے طرح طرح کے مختلف رنگوں کے پتهروں کا پيدا هونا اور پہاڑوں کے اندر سے نکلنا اس سے کم عجيب نہيں ہے جسقدر نباتات کے غرائب و عجائب هيں ۔ يه سنگ مرمر اور سنـگ موسى کے بڑے بڑے ستون جنکے نيچے شہنشاهوں کے دربار لگتے هيں اور جو ايوان هاے عظمت و جبروت کيليے سب سے

فصــل گل و طرف جوئبــار و لب کشت
با یـک دو سه اهل و لعبتي حــور سرشت
پیش آر قــدح که باده نوشـان صبوح
آســوده ز مسجــدند و فارغ زکنشت !

[illegible] " اسفير " لنڈن نے شائع کردي هيں - انکي نقل هم بهي شائع کرتے هيں - انکے نیچے انگریزي میں رباعیات کا ترجمه بهي درج تها - تین ترجموں کي اصل رباعیاں یاد آ گئیں اور درج کردي گئیں - لیکن ایک ترجمه اسدرجه مبهم ' مختصر ' اور کسی بهت هي غیر معروف رباعي سے تعلق رکھتا ہے جسکي اصلي رباعي کا سرسري طور سے پته نه لگ سکا - اور صرف اتنی سی بات کیلیے رباعیات کي ورق گرداني کون کرتا ؟ -

(مکـمل تــرجمه)

ایک بہت بڑي خصوصیت اس ایڈیشن کي یه ہے کہ اسمیں عمر خیام کي تمام رباعیات کا مکمل انگریزي ترجمه دیا گیا ہے - وہ مشہور فزجیرالڈ کے ترجمه کي طرح نظم میں ہے ' اور کوشش کی گئي ہے که فارسی شاعري کے اس سب سے بڑے قادر الکلام مترجم کا نسق و انداز اور اسلوب خاص هر رباعي کے ترجمه میں ملحوظ رہے - حتیٰ که اسکي جمع و تہذیب کرنے والوں کا خیال ہے که ایک ناواقف شخص فیزجیرالڈ کي نظم میں اور اسکے تراجم میں بمشکل فرق کرسکے گا -

هم نے بعض اردو جرائد میں دیکھا که اس نسخه کي اشاعت کا تذکرہ کرتے هوے انھوں نے اسے پہلا مکمل ترجمه خیال کیا ہے - حالانکه یه صحیح نہیں ہے - اس سے پیشتر ایک بڑي تعداد میں ایسے ایڈیشن شائع هوچکے هیں جن میں فیزجیرالڈ کی ترجمه کردہ رباعیات کے علاوہ کئي سو اور رباعیوں کا ترجمه بهي نظم و نثر میں دیا گیا ہے ' اور بعض میں تو یه التزام کیا ہے که رباعیات کے جس نسخه کو اصل قرار دیا ' اسکي تمام رباعیوں کا ترجمه بهي ساتھه ساتھه درج کردیا - اس قسم کے مترجموں میں گارنر ' هنري دے فرناں ' نیکولس ' اور علی الخصوص پروفیسر والا نیٹن ژرکفسکي کا نام قابل ذکر ہے ' جس نے نسخۂ کلکته اور نسخۂ سینٹ پیٹرز برگ کي تمام رباعیات کا ترجمه کردیا ہے -

ان میں سے آخر الذکر مستشرق کا نسخه میرے پاس موجود ہے - اس نئے امریکن ایڈیشن سے پہلے یهي ایڈیشن سب سے آخري ایڈیشن سمجھا جاتا تھا - اسمیں سینٹ پیٹرز برگ کے نسخه کي ۳۴۰ رباعیوں کا مکمل ترجمه شامل کیا گیا ہے - دیگر نسخوں کي مترجمه رباعیوں کو شامل کرلیا جاے تو انگریزي ترجمه شده رباعیوں کي تعداد پانچ سو تک پہنچ جاتي ہے !

اسي طرح فرانسیسي ' دنمارکي ' الماني (جرمن) اور روسي زبان میں بهي ۷۵ سے ۴۰۰ تک رباعیوں کا ترجمه هوچکا ہے -

لیکن یه ترجمے وہ قبولیت حاصل نه کرسکے جو " مغربي خیام " یعني فیزجیرالڈ کي ۷۵ رباعیوں کیلیے قدرت نے مخصوص کردي تھي - اسکي انگریزي رباعیوں میں جو سلاست و عذوبت اور حسن ترکیب و تاثر بیان پایا جاتا ہے ' اسکے سامنے یه تمام ترجمے اس طرح نظر آتے هیں جیسے کسي اصلي فارسي نظم کے مقابلے میں اسکا بے اثر لفظي ترجمه - فارسي شاعري اور مغربي ادبیات اصولاً اس درجه باهم مختلف هیں که دونوں میں تباین و تضاد کا ایک اٹلانٹک بہه رہا ہے - اسے عبور کرنے میں صرف فیزجیرالڈ هي کي همت کام کرگئي ' اور وقت و حالات ' جدت و حداثت ' اتحاد خیالات و مشرب نیز جماعت کے وقتي انفعال و تاثر نے ایک مرتبه اسکا ساتھه دیدیا - یه باتیں همیشه اور هر شخص کے حصے میں نہیں آ سکتیں -

یهي سبب ہے که یه تراجم ایک ادبي یا حکیمانه مترجمه ذخیرہ سے زیادہ وقعت حاصل نه کرسکے - انسے صرف یه کام لیا گیا که غیر فارسي داں ادباء عمریيین نے انکے ذریعه بقیه رباعیوں سے بهي واقفیت حاصل کرلي - ان سب میں مسز بورین اور هانفیلڈ کے بعض تراجم نسبتاً زیادہ فصیح و دلنشیں تھے جنھوں نے کیمبرج کے نسخه کي بعض رباعیات کا ترجمه سنه ۱۸۹۰ میں کیا تھا ' اور " مجلس عمر خیام " لنڈن نے سنه ۱۸۹۲ میں شائع کیا - تاهم نه تو وہ فیزجیرالڈ کي طرح عشاق خیام کے وسیع حلقه میں کوئي ادبي محبوبیت حاصل کرسکیں ' اور نه انگریزي ادبیات میں ایک داخلي جزو شعري کي طرح انھیں قبولیت هوئي - انکا شمار بهي " ترجمه " میں ہے - البته اعلیٰ قسم کے تراجم میں -

پس یه کہنا تو صحیح نہیں که نیا امریکن اڈیشن رباعیات کا پہلا مکمل ترجمه ہے - البته اسکي خصوصیت یه بتلائي جاتي ہے که انکے تراجم میں فیزجیرالڈ کے اتباع بلکه همسري کي پوري کوشش کي گئي ہے - فیزجیرالڈ کا اصلي کارنامه " سوئن برن " کے الفاظ میں یه ہے :

" وہ یورپ کا خیام ہے - اس نے ترجمه نہیں کیا ہے بلکه انگریزي میں خیام کي روح شعري کو متشکل و متمثل کردیا ہے - اگر خیام انیسویں صدي کے اندر انگلستان میں پیدا هوتا اور فردوسي کي جگه چوسر کي زبان میں (یعني انگریزي میں) رباعیات کہتا ' تو یقیناً وہ ایسي هي هوتیں جیسی که اس مغربي خیام کے دل پر مشرقي فیضان لاهوتي سے القا هوئي هیں "

اس ایڈیشن کے مرتب کرنے والوں کا دعوا ہے که فیزجرالڈ نے ایسا ترجمه صرف ۷۵ رباعیوں کا کیا ہے - لیکن یه خیام کي تمام رباعیوں کا ویسا هي مکمل ترجمه هوگا -

ادبا و شعراے عمریيین کي ایک بہت بڑي امریکن و انگریزي جماعت نے ترجمه کا نیا کام باهم بانٹ لیا تھا - چند اصول مقرر کرلیے تھے جنکي پابندي کي هر مترجم کوشش کرتا تھا - ان میں سے اکثر مترجم ایسے هیں جنھوں نے ایک ایک رباعي کا ترجمه ایک ایک ششماهي میں کیا ہے - پہلے ترجمه کیا جاتا - پھر تصحیح هوتي - پھر قدیم ترجموں سے مقابله هوتا - اسکے بعد نظم کیا جاتا - پھر عرصے تک خود ناظم اپنے مختلف اوقات و اثرات میں کمال استغراق شعریة و شرقیة کے ساتھه پڑھتا ' خاص خاص نغمات مخصوصۂ خیام میں

مطبوعات جدیدہ

می خوردن و شاد بودن آئین منست
فارغ بودن زکفر و دیں، دین منست
گفتم بعروس دہر کابین تو چیست ؟
گفتا " دل خرم تو کابین منست " !

این کوزہ چو من عاشق زارے بود ست
دربند سرے زلف نگارے بودست
این دستہ کہ برگردن وے می بینی
دستیست کہ درگردن یارے بود ست !

رباعیـــات عمـــر الخیـــام

ایک نیـا امـریکن ایـــڈیشن

پچھلے دنوں بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئي تھي کہ رباعیات عمر الخیام کا ایک نیا ایڈیشن امریکہ میں مرتب ہوا ہے اور عنقریب شائع ہونے والا ہے - ولایت کي پچھلي ڈاک میں اسکے تفصیلي حالات آگئے ہیں - انسے معلوم ہوتا ہے کہ نیو یارک کي ایک بہت بڑي پبلیشر کمپني جان مارٹن اس ایڈیشن کو چھاپ رہي ہے' اور متعدد خصوصیات اسمیں ایسي جمع کي گئي ہیں جنکي وجہ سے یورپ اور امریکہ کے " ادباء عمریین " (۱) اسکي اشاعت کا نہایت دلچسپي سے انتظار کررہے ہیں -

(مـرقـعـات و رسـوم)

اس ایڈیشن کي ایک بڑي خصوصیت انتہا درجہ کا جمال طباعۃ اور حسن صورت ہے -

عمر خیام کے اس وقت تک بے شمار پر تکلف ایڈیشن مختلف شکلوں میں نکل چکے ہیں - لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ اس نئے ایڈیشن کے تکلفات کے آگے تمام پچھلے ساز و سامان ہیچ نظر آئینگے - علی الخصوص اسکے مرقعات اور تصاویر و رسوم جو دلدادگان خیام کي نظر افروزي کیلیے ہر تیسرے چوتھے صفحہ کے بعد لگائے گئے ہیں :

مشاطہ را بگو کہ بر اسباب حسن دوست
چیزے فـزوں کنـد کہ تماشا بمـا رسد !

(۱) " ادباء عمریین " سے مقصود یورپ اور امریکہ کے وہ ارباب ادب و شعر اور صاحبان فلسفۃ و حکمت ہیں جو اپنے تئیں عمر خیام کي طرف نسبت دیتے ہیں' اور اپنے خیالات و ادبیات میں بالکل اس خراساني حکیم کے پیرو و مقلد ہوگئے ہیں - کچھہ ضرور نہیں کہ وہ مستشرق (اورینٹلسٹ) اور فارسي داں بھي ہوں - ایسے بھي ہزارہا شعرا و ادباء اس حلقہ میں داخل ہیں جنھوں نے محض فزجیرالڈ یا اس سے کم تر درجہ کے مترجمین کے ذریعہ خیام کے خیالات سے واقفیت حاصل کي ' مگر رباعیات کے انداز بیان پر اسلوب شاعري سے اس درجہ متاثر ہوے کہ اسي رنگ اور اسلوب پر نظم و نثر فخریہ لکھنے لگے -

یہ خیالي تصویریں جو آجکل پر تکلف ادبي تصنیفات کے ساتھہ چھاپي جاتي ہیں' غالباً عام قارئین کرام کو انکي قدر و قیمت کي صحیح اطلاع نہ ہوگي - مشاہیر گذشتہ کي تصنیفات کے متعلق خیالي تصاویر بنانا ایک مستقل فن ہے' جسکے بڑے بڑے ماہرین و مشاہیر ہیں - جب کبھی کوئي نادر کتاب چھپتي ہے تو اسکے لیے ان کي خدمات محفوظ کرلي جاتي ہے - وہ ایک ایک تصویر کیلیے سو سو پاونڈ اجرت پیشگي لیتے ہیں !

پچھلے دنوں انگلستان کے ایک کلب نے الف لیلہ کے ترجمہ برٹن کا نہایت پر تکلف ایڈیشن دس جلدوں میں طبع کیا تھا' اور اسکے بڑے بڑے مناظر حسن و عشق و خلافۃ و سلطنت کي تصویریں یورپ کے مشہور ماہرین فن رسوم خیالیہ سے بنواکر شامل کتاب کي تھیں - میں نے یہ نسخہ دیکھا ہے - پوري کتاب میں اقلاً پچاس مرقع ضرور ہونگے - لیکن في مرقع ۳۰ پونڈ سے لیکر دو سو پونڈ تک اجرت دي گئی تھي !

" رباعیات عمر خیام " بھي پچھلي چوتھائي صدي سے بڑے بڑے مصوران مشہورہ کے فکر و تخیل کا ایک معرکۃ الارا موضوع رہا ہے - عمر خیام کی صورت کا موزوں تصور کرنے اور اسکي رباعیات کے مطالب کو تماثیل مصورہ کي اشکال میں پیش کرنے کیلیے بڑے بڑے مصوروں نے اپنے اپنے جوہر کمال دکھلائے - علی الخصوص موجودہ یورپ کے مشہور ترین مصور مسٹر گلبرٹ جیمس کي تصویریں عدیم النظیر تسلیم کي گئیں' جنمیں سے بعض کو فیز جیرالڈ کے ترجمہ میں آپنے جا بجا دیکھا ہوگا -

لیکن امریکن ایڈیشن کے شائع کرنے والوں کا دعوا ہے کہ انھوں نے تمام پچھلے نسخوں سے بہتر مرقعات کا اہتمام کیا ہے - ابتک اسقدر روپیہ اور دماغ خیام کي تصویروں پر کسي نے صرف نہیں کیا - یورپ کے مشہور مصوروں کي خدمات کئي سال پیشتر سے حاصل کرلي گئي تھیں' اور فارسی شاعري کي ادبي تاریخ اور اُس عہد کے عجمي حکما و شعرا کے لباس و اشکال کا تاریخي مواد اس غرض سے بہم پہنچایا تھا کہ مصوروں کو بہتر سے بہتر اور اقرب سے اقرب تصور قائم کرنے میں آنسے مدد ملے -

ان تصویروں میں خود خیام کي تصویریں نہایت اعلي درجہ کي کھینچي ہیں' اور کامل الفن اشخاص معترف ہیں کہ تمام پچھلي تصویروں سے زیادہ مشرقي اور خیام کے خیالات کے لحاظ سے کامل تر قیافہ کے مطابق ہیں - انکے علاوہ سو سے زاید رباعیوں کے بھي مرقع کھینچے ہیں اور رنگین اور مطلا و مذہب طبع کیا ہے !

ادبیات

عدل جہانگیری

ایک دن "نور جہاں" بام پہ تھی جلوہ فگن * قصر شاہی میں کہ ممکن نہیں غیروں کا گذر
کوئی شامت زدہ رہ گیر ادھر آ نکلا * گرچہ تھی قصر میں ہر چار طرف سے قدغن
غیرت حسن سے بیگم نے طمنچہ مارا * خاک پر ڈھیر تھا اک کشتۂ بے گور کفن!

* * *

ساتھ ہی شاہ جہانگیر کو پہنچی جو خبر * غیظ سے آگئے ابروے عدالت پہ شکن
حکم بھیجا کہ کنیزان شبستان شہی * جاکے پوچھ آئیں کہ سچ یا کہ غلط ہے یہ سخن؟

* * *

نخوت حسن سے بیگم نے بہ صد ناز کہا: * میری جانب سے کرو عرض بہ آئین حسن
"ہاں مجھے واقعۂ قتل سے انکار نہیں * مجھ سے ناموس حیا نے یہ کہا تھا کہ "بزن"
اسکی گستاخ نگاہی نے کیا اسکو ہلاک * کشور حسن میں جاری ہے یہی شرع کہن"

* * *

مفتی دیں سے جہانگیر نے فتوی پوچھا * کہ شریعت میں کسی کو نہیں کچھ جائے سخن
مفتی دیں نے یہ بے خوف و خطر صاف کہا: * شرع کہتی ہے کہ "قاتل کی اڑا دو گردن"
لوگ دربار میں اس حکم سے تھرا اٹھے * پر جہانگیر کے ابرو پہ نہ بل تھا نہ شکن!
ترکنوں کو یہ دیا حکم کہ اندر جاکر * پہلے بیگم کو کریں بستۂ زنجیر و رسن
پھر اسی طرح اسے کھینچ کے باہر لائیں * اور جلاد کو دیں حکم کہ "ہاں تیغ بزن"

* * *

یہ وہی نور جہاں ہے کہ حقیقت میں یہی * تھی جہانگیر کے پردہ میں شہنشاہ زمن
اسکی پیشانی نازک پہ جو پڑتی تھی گرہ * جاکے بن جاتی تھی اوراق حکومت پہ شکن!
اب نہ وہ نورجہاں ہے، نہ وہ انداز غرور، * نہ وہ غمزے ہیں، نہ وہ عربدۂ صبر شکن!
اب وہی پانوں ہر اک گام پہ تھراتے ہیں * جنکے رفتار سے پامال تھے مرغان چمن!
ایک مجرم ہے کہ جسکا کوئی حامی نہ شفیع! * ایک بیکس ہے کہ جسکا نہ کوئی گھر نہ وطن!

* * *

خدمت شاہ میں، بیگم نے یہ بھیجا پیغام: * خوں بہا بھی تو شریعت میں ہے اک امر حسن
مفتی شرع سے پھر شاہ نے فتوی پوچھا * بولے جائز ہے، رضامند ہوں گر بچۂ و زن
وارثوں کو جو دیے لاکھہ درم بیگم نے * سب نے دربار میں کی عرض کہ "اے شاہ زمن!
ہم کو مقتول کا لینا نہیں منظور قصاص * قتل کا حکم جو رک جائے تو ہے مستحسن"

* * *

ہوچکا جب کہ شہنشاہ کو پورا یہ یقین * کہ نہیں اسمیں کوئی شائبۂ حیلۂ و فن
اٹھہ کے دربار سے آہستہ چلا سوے حرم * تھی جہاں نورجہاں معتکف بیت حزن
دفعتاً پانوں پہ بیگم کے گرا اور یہ کہا: * "تو اگر کشتہ شدی، آہ چہ می کردم من"؟

(شبلی نعمانی)

یہ واقعہ اگرچہ عام تاریخوں میں نہیں ہے اور خود جہانگیر نے بھی اسکا تذکرہ نہیں کیا ہے، لیکن ایک ایسے مستند راوی سے مروی ہے جسکی تنہا شہادت بھی ہر طرح لائق قبول ہے - والہ داغستانی جو حملۂ افاغنہ کے زمانے میں ایران سے نکلا اور محمد شاہ کے عہد میں دہلی آیا تھا، اپنے ضخیم تذکرۂ شعرا (ریاض الشعرا) میں اس واقعہ کو بادعاء صحت بیان کرتا ہے - جہانگیر کی نسبت اور بھی چند غیر معروف واقعات اس نے بیان کیے ہیں - شیخ نور اللہ شوستری مرحوم کے واقعہ کی وجہ سے وہ جہانگیر کا مخالف تھا اسلیے اسکی روائتیں مداحانہ مبالغہ نہیں ہو سکتیں - (الہلال)

کاتا، اور دوسروں سے لیے میں پڑھواکر سنتا - جب اس طرح اسکی کیفیت و وجدان کے ذوق و تاثیر کی طرف سے پورا پورا اطمینان ہوجاتا اور کئی کئی مرتبہ ترمیم و اضافہ ہوچکتا، تو پھر تمام مترجمین کی صحبت میں پیش کیا جاتا اور کئی کئی دن تک محافل و مجالس شعراے عمریئین میں اسپر بحث و مذاکرہ ہوتا - جو لوگ باہر کے شریک کار ہیں، انکے پاس لکھکر بھیجدیا جاتا، اور اسطرح تمام رائیں جمع کی جاتیں -

ان تمام مراحل کے بعد مترجمہ رباعی داخل کتاب کی جاتی - اس وقت بھی کہ کتاب چھپ رہی ہے اور عنقریب نکلنے والی ہے، تغیر و تبدل اور اصلاح و نقد کا سلسلہ برابر جاری ہے !

هر نظم گوهریں کہ بیاد تو گفتہ ام
دل وخنہ کردہ و جگر خویش سفتہ ام !

(رباعیات کی تعداد)

رباعیات عمر خیام کی اصلی تعداد کا مسئلہ اب تک مختلف اور ایک حد تک مشتبہ ہے - مختلف نسخے جو یورپ اور مشرق میں پائے جاتے ہیں، باہم تعداد میں مختلف ہیں - مصنفین یورپ نے انکی تحقیقات و کشف حقیقت کیلیے بڑی بڑی کوششیں کی ہیں -

سب سے زیادہ قدیم نسخہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کا ہے جو آٹھویں صدی ہجری کے اواخر کا لکھا ہوا ہے - یعنے عمر خیام کی وفات نے تقریباً تین سو برس بعد کا - اسمیں ۲۰۴ رباعیاں ہیں - میں نے یہ نسخہ ایشیاٹک سوسائٹی میں ممبر ہونے سے پہلے دیکھا تھا - اسکے بعد ایک مرتبہ نکلوانا چاہا تو معلوم ہوا کہ لنڈن گیا ہے اور غالباً مسٹر اڈورڈ براؤن نے منگوایا ہے - اب عرصے سے بالکل مفقود الخبر ہے - کچھہ پتہ نہیں چلتا کہ کہاں گیا ؟ اسکے ساتھہ گلستان کا وہ قیمتی نسخہ بھی مفقود الخبر ہے جو عالمگیر اورنگ زیب نے نہایت اہتمام سے نقل کرایا تھا، اور اس نسخہ کی نقل تھا جو خود شیخ سعدی کے لڑکے کے ہاتھہ کا لکھا ہوا تھا - ڈاکٹر برکلمین اور سر جان گلگرسٹ نے گلستاں کے ایڈیشن اسی نسخہ سے نقل لیکر شائع کیے تھے -

میں نے کئی بار سکریٹری کو توجہ دلائی کہ برٹش میوزیم سے خط و کتابت کرکے تحقیق کیا جاے - وہیں یہ نسخے گئے ہیں اور رکھہ لیے گئے ہیں - لیکن غریب ایشاٹک سوسائٹی کو اسکی جرأت کب ہوسکتی ہے کہ انڈیا آفس کے زیر اثر کتب خانے سے کسی طرح کا مطالبہ کرے ؟

اسکے بعد سر گور اوسلی کا نسخہ ہے - وہ ایران سے لاے تھے، اور اب اکسفورڈ کے کتب خانہ بولڈن میں محفوظ ہے - اسکا سال کتابت سنہ ۱۴۶۱ مسیحی ہے - یعنی مصنف سے ساڑھے تین سو برس بعد کا نسخہ ہے - انگریزی مترجمین و مولفین نے زیادہ تر اسی نسخہ پر اعتماد کیا ہے مگر اسمیں صرف ۱۵۸ رباعیاں ہیں -

تیسرا قدیمی نسخہ سینٹ پیٹرز برگ کے کتب خانہ کا ہے جسکا عکس پروفیسر والنتین ژوکفسکی (Valentin Zhukovski) نے باعانت بیرن ویکٹر روزین معلم السنۂ مشرقیہ پیٹرز برگ یونیورسٹی شائع کیا ہے، اور جو نہایت اعلی ترین خط نستعلیق میں فی صفحہ ایک رباعی کی ترتیب سے لکھا گیا ہے - اسکے کاتب نے اپنا نام " سید علی الحسینی " لکھا ہے - سال کتابت سنہ ۱۴۹۹ مسیحی ہے - یعنی سر گور اوسلی کے نسخہ سے تقریباً چالیس برس بعد - اسمیں ۳۴۰ رباعیاں ہیں -

چوتھا نسخہ بانکی پور کے کتب خانے کا ہے پانچواں کیمبرج یونیورسٹی کا جو کسی قدیم طہرانی نسخہ کی نقل ہے - اول الذکر میں ۶۰۴ رباعیاں ہیں - دوسرے نسخہ میں ۸۰۰ -

انکے علاوہ بے شمار حدیث العہد قلمی نسخے یورپ کے مختلف کتب خانوں میں ہیں جنمیں سے بعض کی مندرجہ رباعیات پندرہ پندرہ سو تک شمار کی گئی ہیں - پروفیسر براؤن نے ایک قدیم نسخہ طہران میں دیکھا تھا جسمیں ۷۷۰ رباعیاں تھیں اور عہد صفویہ کے درمیانی زمانے کا نوشتہ تھا - مگر جو نسخہ طہران میں چھپا ہے، اسمیں صرف ۲۳۰ رباعیاں ہیں - اسی کی نقل بمبئی میں بھی بار بار چھپ چکی ہے -

ایک اور نسخہ پرانا رباعیات کا ہے جسکا ذکر مجھسے آجکل کے ایک روسی سیاح و مستشرق موسیو اموانوف نے کیا ہے جو انہوں نے اصفہان میں دیکھا تھا اور اسکی نقل لیلی تھی -

یہ نقل آجکل میرے ہی پاس ہے - اسمیں ۴۱۷ رباعیاں ہیں اور عام ترتیب ابجدی کی جگہ ابتدا میں حمد و نعت کی تمام رباعیاں جمع کردی ہیں - اسکے بعد بغیر کسی ترتیب کے باقی رباعیاں درج کی ہیں - سیاح موصوف کا بیان ہے کہ اصلی نسخہ سنہ ۸۰۷ ہجری کا نوشتہ ہے - اگر یہ سچ ہے تو یہ نسخہ سب سے زیادہ قیمتی ہے - اور سر گور اوسلی کے نسخہ سے بھی زیادہ اسکو قیمتی سمجھنا چاہیے - اسی خیال سے میں دیگر نسخوں سے اسکا مقابلہ کررہا ہوں - چند رباعیاں اسمیں بالکل نئی ہیں -

مقالات

بقیــہ ازاد عـــرب

مسلمانوں کے مسروقہ خزانے کے چند موتي جو باقي رهگئے هیں

تاریــخ و عــبـــر!

(۲)

اب همکو ایک نظر عرب کے اُن خطوں پر ڈالني چاهیے جو آزاد عرب کے نام سے مشہور هیں - آزاد عرب سے مراد ان چهوٹي چهوٹي ریاستوں سے ہے جو آجکل جزیرہ نماے عرب میں یورروپین قوموں کي ریشہ دوانیوں کا آماجگاہ هیں - انهي میں مشہور وهابي تحریک نجد اور فرقہ اباضیہ کی سلطنت عمان بهي شامل ہے - انکے علاوہ حضرالموت کا خطہ ہے جس میں قدیم سلطنتوں مارب اور سبا کی بنیادیں رکهي گئي تهیں' اور جو یمن کے ساتهہ عرب معمورہ یا (Arabic Feline) میں شامل ہے -

حضرالموت کے شمال میں نجران و وادي دوسیر کا زرخیز علاقہ ہے - لیکن مشرق کے طرف ایک دشوارگذار ریگستان ہے جو " ربع الخالي " کے نام سے مشہور ہے - اس ریگستاني علاقہ کے علاوہ اور شمالي صحراے شام کو چهوڑکر' یہ تمام حصہ ایک عظیم الشان سلطنت کے لیے مایۂ ناز هوسکتا ہے - اگر ان خطوں پر یورپ کو دسترس هوتا تو اسمیں شک نہیں کہ اپني مادي ترقیوں میں هندوستان و مصر کے برابر هوتے - لیکن دسترس هونا اس لحاظ سے مشکل ہے کہ اس ملک کے آباد اور جنگجو فرقے کسي غیر ملت کے ماتحت رهنا گوارا نہیں کرسکتے - البتہ سلطنت ترکي اگر چاهے تو حکمت عملي سے انکو اپنا حلقہ بگوش بنا سکتي ہے - کیونکہ اول تو یہ علاقے یمن و حجاز کے بالکل محاذي واقع هوے هیں - اسلیے ترک هر طرف سے انپر قابو پانے کي طاقت رکهتے هیں - دوسرے ترک بهي حبل المتین اسلام کے پکڑنے' والوں میں سے هیں جن سے عرب کے غیور زیادہ بیگانہ نہیں هوسکتے -

لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ زرخیز خطے جو کبهي قوت اسلامي کا اصلي سرچشمہ تهے' ابهي تک ایسي کسمپرسي کي حالت میں پڑے هوے هیں جس طرح قدیم رومیوں اور فارسیوں کے زمانے میں ان پر ایک دور گذر چکا ہے -

شاید اسوجہ سے کہ عرب کا ملک بہت عرصے تک اپني کم مایگي کیلیے بدنام تها' اور " وادي غیر ذي زرع " یعنے حوالي مکہ کا اطلاق کل سرزمین عرب پر کیا جاتا تها - لیکن سیاحوں اور مبصرین جغرافیہ دانان قدیم و جدید کي راے ہے کہ درحقیقت عرب هي کے بعض قطعے باغ عدن کہلائے جانے کے قابل هیں - خطہ نجد جو وسطي عرب پر مشتمل ہے' اور جو ترکي صوبے الحجاز اور الحسا کے درمیان واقع ہے' کسي طرح شام و عراق سے اپني اهمیت و زرعیت میں کم نہیں ہے - اگر زرخیزي هي کو مد نظر رکها جاے' تب بهي موجودہ عراق کو نجد سے کوئي نسبت نہیں -

نجد وسط عرب کا ایک وسیع اور زرخیز ملک ہے جسکي مجموعي آبادي تقریباً بیالیس لاکهہ سے زاید هوگي - عرب کا سب سے مشہور درخت سماتا جسکا کوئلا دنیا بهر کے درختوں کے کوئلے سے بہتر هوتا ہے' یہاں کي پہاڑیوں میں بکثرت پیدا هوتا ہے - عرار نجد جسکي خوشبو سے پورا جنگل مہک جاتا ہے' اسي خطہ سے تعلق رکهتا ہے[۱] - شتر مرغ کے جهنڈ اور غزال عرب کے قطار اگر عرب میں کہیں پائے جاتے هیں تو وہ یہي خطۂ حسن و شعر ہے - عرب کا مشہور گهوڑا بهي دراصل نجد هي کا گهوڑا هوتا ہے - نجد هي کے بعض حصوں میں لوهے کي کانوں کے نشان پائے جاتے هیں - یہاں کي بهیڑوں کے اون بہت ملایم مثل کشمیري اون کے هوتے هیں - ان خطوں کے بعض ناموں سے اُسکي شادابي کا حال معلوم هوسکتا ہے - مثلاً ریاض (باغ) بلاد الزهور (پهولونکا ملک) بلاد الجوز (آخروٹ کا ملک) وغیرہ وغیرہ -

یہ پہاڑي خطے همارے نیپال اور کشمیر سے کم نہونگے - مگر اس ملک کی طبیعي حالت سے کہیں زیادہ دلچسپ اسکي پولیٹکل حالت ہے - سو برس کا عرصہ گذرا کہ ایک شخص محمد بن عبد الوهاب اس سرزمین سے اٹها - اسکي پیدایش سنہ ۱۶۹۱ ع میں بتائي جاتي ہے' یعني ٹهیک اسي وقت جبکہ ترکي سلطنت اپنے عروج کے نصف النہار کو پهونچ چکي تهي اور اُس نے پہلے پہل یمن میں قدم رکها تها - اس شخص کا معاون ابن مسعود نامي ایک رئیس قبائل اور جنگجو آدمي تها - اس نے یکایک اپني فوجي قوت بڑها لي - یہاں تک کہ اسکے پوتے نے ایک مرتبہ نکلکر حجاز و اطراف حجاز پر حملہ کردیا اور قابض هوگیا - جس زمانے میں نپولین یورپ میں تهلکہ مچا رها تها - اُسي وقت مسعود ترکي سے لڑائیوں میں مشغول تها -

بالاخر ابراهیم پاشا حاکم مصر نے جو سلطان کے طرفسے مقابلے کے لیے بهیجا گیا تها' عبد الله بن مسعود کو گرفتار کرکے قسطنطنیہ بهیجدیا - اسکے بعد عبد الله کے بیٹے نے سلطان نجد کے لقب سے اپنا ملک پهر حاصل کرلیا - ابتدا میں خدیو مصر کو خراج دینے کا اقرار کیا تها مگر سنہ ۱۸۳۱ میں بالکل مستقل حاکم هوگیا - اسپر مصري و ترکي فوجوں نے حملہ کرکے هف هف اور قطیف (صوبہ الحساء) پر قبضہ کرلیا اور والي نجد کو قید کرکے مصر لے آے - سنہ ۱۸۴۳ میں وہ مصر سے پهر واپس آیا اور سنہ ۱۸۶۵ تک مطلق العنان پادشاہ کي حیثیت سے حکومت کرتا رها -

اسکے بعد اسکا بیٹا تخت نشیں هوا - مسعود اسکا بهائي تخت کے لیے لڑا اور کامیاب هوا - عبد الله ترکي بهاگ گیا اور سلطان سے مدد مانگي - چنانچہ بغداد سے ترکي فوج نے آکر الحساء پر دائمي قبضہ کرلیا -

مسعود سنہ ۱۸۷۳ میں مرگیا - عبد الله همیشہ لڑتا رها اور آخر غالب آیا - سنہ ۱۸۸۶ تک ریاض میں وهی حکمراں تها -

---

(۱) آہ یہي عرار ہے جسکي بوے عشق آورکي نسبت شاعر عرب نے وصیت کي ہے :

تمتـــع من شمیـــم عرار نجـــد
فمـــا بعد العشیـــة من عــــرار! (الهلال)

شئون عثمانیه

ایک افتتاحي رسم

جدید وزارت جنگ کا ایک تازہ ترین مرقع

اس مرقع میں انور پاشا مع دیگر وزراے عثمانیہ کے موجود هیں - یہ تصویر اس مرقع کي ہے جبکہ برقي ٹریموے کے ایک نئے خط کي افتتاحي تقریب میں تمام اولیاء حکومت شریک هوے تهے -

دولۃ عثمانیہ کے محاصل

دولۃ عثمانیہ کي آمدني کا صحیح گوشوارہ اور مختلف سالوں کا موازنہ کرنا مشکل ہے ' البتہ یہ وثوق و یقین کے ساتھہ کہا جاسکتا ہے کہ اسکي آمدنی هر سال بڑهتي هي رهتي ہے - اسکي بڑي وجہ سفر و نقل کي سہولت ' موجودہ تمدني وسائل کا حصول ' اور سست رفتار اصلاحات کا نفاذ ہے -

آمدني کے ذرائع دو قسم کے هیں :

(۱) ٹیکس -

(۲) ٹیکس کے علاوہ دیگر ذرائع -

جو ذرائع ٹیکس میں شامل نہیں ' وہ حسب ذیل هیں :

(۱) ریلوے کي آمدني :

اسوقت تک جسقدر لائنیں دولۃ عثمانیہ میں هیں وہ اکثر دوسري قوموں کي هیں جو ٹهیکہ پر بناتي هیں - اسوقت دولۃ عثمانیہ کو انسے ایک مقررہ رقم ملتي ہے - جب ٹهیکہ کي مدت ختم هو جائیگي تو تمام لائنیں دولۃ عثمانیہ کي ملک هو جائینگي ' اور اسطرح کسي نہ کسي وقت انشاء اللہ خزانہ عامرہ کي آمدني میں ایک معتد بہ اضافہ هو جائیگا -

(۲) زمین - دولۃ عثمانیہ کا ایک بہت بڑا ذریعہ اسکي طویل و عریض زمینیں هیں جنمیں هر قسم کے معدني اور نباتاتي خزانے مدفون هیں ' مگر انتظام کا یہ حال ہے کہ آج تک انکا صحیح شمار و پیمایش تک نہ هوا - اسوقت ان زمینوں سے جو کچھہ ملتا ہے ' چاهے وہ خود زیادہ نہ هو ' مگر انتظام و تدبیر کے بعد جو کچھہ ملسکتا ہے ' وہ یقیناً بہت زیادہ ہے -

(۳) اوقاف - اوقاف دولۃ عثمانیہ میں بکثرت هیں اگر انکا انتظام اعلی درجہ کا هو تو دولۃ عثمانیہ کو ان سے گونہ گوں فوائد حاصل هوں - شکر ہے کہ حکومت کو اسکي طرف توجہ هوئي ہے ' حال میں انکے متعلق ایک قانون بصورت تجویز پیش هوا ہے جس سے بہت کچھہ توقعات کیے جاسکتے هیں -

(۴) چنگي - اگر گذشتہ سلاطین عثمانیہ نے اپنے آپ کو بہت سے معاهدوں کا پابند نہ کر دیا هوتا تو تنہا چنگي هي ایک ایسي شے تهي جس سے بے شمار آمدني هو سکتي تهي - کیونکہ بد قسمتي سے ضرورت اور آرایش کي قریباً تمام چیزیں باهر سے آتي هیں اور چنگي سے ملیونها روپیہ وصول هوسکتا ہے - لیکن انقلاب کے بعد سے اسکي حالت کچهہ نہ کچهہ روبہ ترقي ہے - چنانچہ گو آخر فروري سنہ ۱۹۱۳ع میں روم ایلي اور جزائر کي چنگي شامل نہیں هوئي ' با ایں همہ صرف تین ماہ میں چنگي کي آمدني اس سے کہیں زیادہ هوئي جتني کہ سنہ ۱۹۰۸ اور ۱۹۱۰ میں هوئي تهي -

ترکی قالین

عثماني مصنوعات قدیمہ کی اصلاح و ترقي

ترکی کے قالین صدیوں سے تمام عالم میں مشہور هیں - لیکن یورپ کے دخانی کارخانوں نے جو شکست تمام صنائع قدیمہ کو دي ہے ' اسی سلسلے میں یہ نفیس صنعت بهی گمنام هوگئی - حال میں دولۃ عثمانیہ نے تمام ترک قالین بافوں کو بڑے بڑے کارخانوں کي صورت میں منتظم کردینے کی تجویز کی ہے ' اور اسکا انتظام هورها ہے - یہ تصویر ادرنہ کے ایک کارخانے کی ہے جسمیں ایک قالین قریب تکمیل حالت میں دکھلایا گیا ہے -

بریدِ فرنگ

تلخیـص و اقتبـاس

انجمن انگریزي و عثماني (اینگلو آٹومن کمیٹي) کے سکریٹري " نیرایسٹ " کے نام ایک خط مین لکھتے ھیں :

" سابق انجمن عثماني کے باني اور موجودہ انجمن انگریزي و عثماني کے سکریٹري کي حیثیت سے میں اعلان کرتا ھوں کہ ایک منظم جماعت کیلیے جو یہ کہتي ھو کہ وہ عثماني شاھنشاھي اور عثماني رعایا کے ساتھہ انصاف کرنے کي حامي ھے (یعنی انگلستان کے لیے) یہ ایک اخلاقي خود کشي ھے کہ وہ نہ صرف فرانس کے موسیو پیر لوتي بلکہ روسي اخبار نوي وریمیا کے مراسلہ نگار موسیو میشکوف اور انکے علاوہ اور تیس یوروپین ارباب صحافت کي قاطع و عیني شہادات کے ھوتے ھوے بھي بالکل خاموش رھے ! ان شہادتوں سے ان جگر پاش مظالم کے حالات معلوم ھوتے ھیں جو مظلوم مسلمانوں پر بلاد بلقان و البانیا میں بے دردانہ کیے جا رھے ھیں "

بخارست اور قسطنطنیہ کے عہد ناموں کي وجہ سے بلقان کي جو نئي صورت پیدا ھوگئي ھے ' اسکي تصدیق کے متعلق حال میں سر ایڈ ورڈ گرے نے دارالعوام میں تصریحات کي تھیں - مسٹر ایل ولف جو " گریفـک " کے مشہور سیاست نگار ھیں ' اسکي نسبت خامہ فرسائي کرتے ھوے لکھتے ھیں :

" اس اصول (یعني تصدیق دول کے اصول) کو اگر کسیقدر توسیع کے ساتھہ بیان کیا جاے ' تو اسکے معني یہ ھونگے کہ دولۃ عثمانیہ کے خاتمہ (لا قدر اللہ) کا نتیجہ امن یورپ کا خطرہ میں پڑجانا ھے ' اسلیے چاھیے کہ اسکي مقبوضات کي دوبارہ تقسیم یورپ کے اتفاق اور اقتدار کے ساتھہ عمل میں آے -

یہ اصول کم و بیش تاریکي کے عالم میں سنہ ۱۸۲۰ ' ۱۸۴۰ ' ۱۸۵۶ ' اور ۱۸۷۱ ' میں مانا گیا ' مگر صاف طور پر اسکي منظوري اور نفاذ سنہ ۱۸۷۸ع میں برلن کانگرس میں ھوا - برلن کانگرس سے پہلے اسکے چہرہ پر " دولۃ عثمانیہ کي سلامتي و خود مختاري " کا پر فریب نقاب پڑا رھتا تھا - لیکن سنہ ۱۸۷۸ع میں اپني اصلي شکل میں جلوہ گر ھوگیا - یہ عہد نامہ سینٹ اسٹي فانو سے دوسرے دن کا واقعہ ھے جسکي بنا اس فرض کرنے پر تھي کہ " جنگ نے روس اور دولۃ عثمانیہ کو آزاد کردیا ھے اور انھیں اختیار ھے کہ جسطرح چاھیں مسئلہ شرقیہ کا فیصلہ کرلیں "

اس " فرض کردہ اصول " کے خلاف سب سے پہلے آسٹریا نے آواز بلند کي - کونٹ بیاسٹ Beust نے لارڈ ڈربي کو ایک نوٹ میں لکھا کہ یورپ کے معاھدوں نے سیاست مشرقیہ کا جو نظام قائم کردیا ھے ' اسمیں جب کسي قسم کا تغیر کیا جاے تو ضرور ھے کہ اسے یورپ کي منظوري حاصل ھو - انگلستان نے اس اصول سے اتفاق کیا - اسکے بعد لارڈ سالسبري نے معاھدۂ سینٹ اسٹي فانو کو یورپ کي کسي کانگریس کے حوالہ کر دینے کے لیے جو مراسلہ لکھا تھا ' اسمیں اس اصول کو اسطرح بیان کیا تھا :

" کوئي معاھدہ جو حکومت روس اور باب عالي میں ھوگا اور جسکا اثر سنہ ۱۸۵۶ اور سنہ ۱۸۷۱ کے معاھدوں پر پڑتا ھوگا ' وہ اسوقت تـک ھرگز جائز نہیں قرار پائیگا جب تک کہ وہ سلطنتیں بھي اسے منظور نہ کرلیں ' جو ان میں شریک تھیں "

اسکو خود روس اور تمام بڑي سلطنتوں نے منظور کرلیا - اسی سے وہ قانون پیدا ھوا جسے " تصدیق دول " سے موسوم کرنا چاھیے - یعني جب تک دول ستہ تصدیق نہ کریں ' ترکي کے متعلق کوئي معاھدہ معتبر نہیں ھو سکتا -

پس میري سمجھہ میں نہیں آتا کہ اس کا تعلق عہد نامۂ بخارست سے کیوں نہو ؟ اور اس کے لیے کوئي صحیح وجہ کیوں موجود نہیں -

بلا شبہ یہ سچ ھے کہ بلقاني مقبوضات کی بے اقتدارانہ تقسیم سے امن یورپ کو جو خطرات ھوسکتے ھیں ' وہ ایک حد تک رفع ھوگئے ھیں ' مگر یہاں تو قانون کا سوال ھے !

بہر حال جس چیز کو کونٹ بیؔ اسٹ " سیاست شرقیہ کا نظام " کہتا ھے ' وہ سنہ ۱۸۷۸ ع سے کلیتاً محض زمین یا سیادت و برتري ھي کا سوال نہیں رھا ھے - درحقیقت دول نے شروع ھي میں یہ محسوس کرلیا تھا کہ ان کے فیصلہ سے جس آبادي پر اثر پڑیگا ' اسکي بہبودي و فلاح کي ذمہ داري جب تک وہ اپنے اوپر نہ لینگے اسوقت تک بلقان کے جغرافیۂ سیاسي کي نگراني کا انھیں کوئي حق نہیں - اسي سنہ ۱۸۳۰ میں یونان اور سنہ ۱۸۵۸ میں رومانیا کي کامل ترین مذھبي اور ملکي آزادي کے حصول پر اصرار کیا گیا تھا - لیکن معاھدۂ برلن میں ان شرائط نے وسیع تر دائرہ اختیار کرلیا اور مشرق ادنی کي تمام سلطنتوں کي بقاء ' ھر قسم کي مذھبي اور ملکي مجبوریوں کے انسداد اور ھر طبقۂ رعایا کے مساویانہ اور آزادنہ سلوک سے مشروط ھوگئي - یہ ذمہ داري ھمیشہ کي طرح آج بھي موجود ھے - اسلیے دول کا فرض ھے کہ وہ دیکھیں کہ اس " نظام سیاست " کو عہد نامہ بخارست سے صدمہ تو نہیں پہنچ رھا ھے ؟

البانیا کا ھنگامۂ رستخیز ھنوز ایک غیر منحل عقدہ ھے - یورپ کي تازہ ڈاک بھی اسپر کوئي مزید روشنی نہیں ڈالتی - مسلمانوں کا خروج ' اسد پاشا کی اعانت حکومت ' اسکے صلہ میں جلا وطنی ' ابتداً مسلمانوں کي اسکے ساتھہ سرد مہري ' پھر ھمدردي ' یہ واقعات کچھہ اسدرجہ پیچیدہ ھیں کہ ھنوز انکي تشریح قبل از وقت ھوگي -

---

لیکن انگریزي سیاست خارجیہ کا بے انتہا ضابط و مخفي مدلح " نیر ایسٹ " واقعات کي پیچیدگي اور حقیقت کے اخفاء کو تسلیم کرتے ھوے اپنے مجتہدانہ قیاس سے ایک حل پیش کرتا ھے -

اسکے نزدیک اس طلسم کي کنجي علم برداران خروج کا اسلام ھے - یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ یہ لوگ مسلمان تھے ' اُسے واقعات کا گم شدہ نظام ملجاتا ھے - " یعنی مسلمانوں کو شکایت ھے کہ شہزادہ ویڈ کی منظور نظر صرف عیسائی آبادي ھے - خود مختاري کے ثمرات سے صرف عیسائیوں ھی کے دامن مالا مال ھو رھے ھیں - پس انکے خروج کا اصلي محرک یہی خیال تھا - پہلے اسد پاشا کے متعلق مسلمانوں کا خیال ھوا کہ وہ انکو شہزادہ ویڈ کي نظر عنایت سے محروم کرنا چاھتا ھے - اس خیال کو اس واقعہ سے اور بھي تقویت ھوتی تھی کہ مسلمان فیوڈل سسٹم (۱) کے خلاف اور اسد پاشا اسکا حامی تھا - اس لیے جب وہ دوروزر پہنچے تو انکو اس سے کوئي ھمدردي نہ تھي ' مگر جب انہوں نے دیکھا کہ انکے مقابلہ کے لیے صرف عیسائی بھیجے گئے ھیں اور نیز یہ کہ اسد پاشا ایک مسلمان (اگرچہ وہ مسلمانوں کا دشمن اور عیسائیوں کا حامي ھے) جلا وطن

---

(۱) فیوڈل سسٹم " سے مقصود وہ طرز حکومت ھے جسمیں ایک مرکزي طاقت کي جگہہ مختلف چھوٹے چھوٹے رؤساء اور صاحبان اراضي و املاک باقتدار ھوں اور اپني اپني فوجوں کو اپنے صرف سے قائم رکھیں - قدیم یورپ اور اسلام میں دولۃ سلجوقي وغیرہ کا یہی طرز حکومت تھا - فرانس اور انگلستان کے نائٹس مشہور ھیں (الہلال)

جب امیر ترکی کو اسکے بھتیجے مھدی نے قتل کردیا اور فضیل تخت نشیں ہوا تو ریاض کی فوج میں ایک نوجوان عبد الله بن رشید نامی تھا - اسنے دبے پاؤں محل میں جا کر مھدی کو قتل کردیا - اور اسطرح فضیل کو اپنے باپ کا تخت ملگیا - اس نوجوان کو اسکی شجاعت اور وفا داری کے صلے میں اسکے وطن جبل شماز کی گورنری ملگئی -

وہ خود مختار ہوکر ایک علحدہ ریاست بنانے کی سعی کرنے لگا اور بہت جلد فضیل کا ہم قوت ہوگیا - سنہ ۱۸۴۴ میں اُس نے انتقال کیا -

بلال ' شعیب ' محمد ' یہ اسکے تین بیٹے تھے - بلال بڑا بیٹا حاکم ہوا - اسنے بغداد و بصرہ کے تاجروں کو اپنے پایہ تخت میں آباد کیا اور بتدریج ریاض کے وھابی قبائل کا جوا گردن سے اوتارکر پھینکدیا - سنہ ۱۸۶۷ میں ایک مرض سے پریشان ہوکر اسنے خود کشی کرلی -

شعیب اسکا جانشیں ہوا لیکن بلال کے بیٹوں نے ایک سال کے اندر ھی مروا ڈالا -

عبد الله کا تیسرا بیٹا محمد ' ریاض میں پناہ گزیں تھا - موقع پاکر امیر عبد الله فضیل سے اجازت لیکر مایل میں آیا اور اپنے بھتیجے کو قتل کیا - پھر بلال کے باقی بیٹوں کو مار کر سنہ ۱۸۶۰ میں خود ھی بے غل و غش امیر بن گیا - سنہ ۱۸۶۶ میں امیر عبد الله بن فضیل کو اسکے بھتیجوں نے قید کرکے تخت پر قبضہ کرلیا - اسوقت سے وسطی عرب میں وھابیوں کے سرخ و سفید علم کے بجاے امیر مایل کا سبز و ارغوانی علم لہرانے لگا ھے -

امیر مائل محمد بن رشید بابعالی کا باجگذار تھا - وہ شریف مکہ کو سلطان کے لیے سالانہ رقم پیشکش کرتا رہا - سنہ ۱۸۹۰ میں ریاض کے قدیم حکمراں قبائل نے بغاوت کرکے ریاض کو آزاد کرانا چاھا مگر ناکام رہے - سنہ ۱۸۹۷ میں محمد بن رشید نے رحلت کی - اوسکا جانشیں عبد العزیز بن شعیب ابتک حکمراں ھے - یہ سخت گیری میں محمد بن رشید سے کم مگر سیاست میں اسکا ہم پلہ ھے -

(نئــی شــورش)

قارئین کرام پر واضح ہوگیا ہوگا کہ نجد کی اس پولیٹکل کشمکش میں ترکوں کو کتنا دخل رہا ؟ امیر نجد شکست کے بعد سلطان کا ادب ملحوظ رکھتا تھا - ھر طرح سے انکو اپنا سرپرست جانتا تھا - اگر ترکوں کی طرف سے اس تعلق کے مضبوط کرنیکی کوشش ہوتی رہتی تو بلا شبہ آج ریاست نجد ترکوں کے زیر اقتدار ہوتی -

لیکن جب کسی قوم پر زوال آتا ھے تو تمام تدابیر ملکی اسکے دماغ سے مفقود ہوجاتی ھیں - موجودہ جنگ بلقان سے بھی نجدیوں نے فائدہ اٹھایا ' اور الحساء کو تاراج کرکے قطیف پر قابض ہوگئے -

در اصل اس حرکت و شورش کے اندر ایک پر اسرار ھاتھہ کام کر رہا ھے ' جسکا نام لیتے ہوے مثل اور ھندوستانیوں کے ھمکو بھی ڈرنا چاھیے - مگر ھماری بزدلانہ چشم پوشی ھم پر بہت آفت لا چکی - اب اور کہاں تک خوف کھائیں؟ اسمیں کچھہ شک نہیں کہ گذشتہ صدی میں خلیج فارس کی حفاظت کے نام سے ساحل عرب پر انگریزوں نے بڑے بڑے طوفان برپا کیے - یہ شورش بھی انہی کا ایک ٹکڑہ ھے -

ابھی ترکی کا گلا دبا کر کویت و بحرین کا معاملہ طے کرایا جا چکا تھا کہ بیچارے کے سر پر دوسری آفت اٹلی گئی -

" دیوانۂ نجد را ھوے بس ست " امیر نجد کو اتنا اشارہ کافی تھا کہ سلطان نے انکے قدیمی ملک الحساء کو انگریزوں کے حوالے کرنیکا تہیہ کرلیا ھے - غیور ملک پرست عرب بے اختیار ترکوں کے سر دوڑ پڑے - ریوٹر کی تازہ ترین خبر سے تو یہ پایا جاتا ھے کہ ترک ساحل الحساء چھوڑکر بھاگ گئے ھیں - و الله اعلم -

یہ واقعہ اگر صحیح ھے تو خدا نخواستہ مسلمانوں کو ایک بہت بڑی بلا کے مقابلے کے لیے آمادہ ہوجانا چاھیے - حجاز کا مشرقی دروازہ نجد تھا ' اور اسکی اوٹ صوبہ الحساء - اگر اس ابتدا میں اس طرف توجہ نہ کی گئی تو میں وثوق کے ساتھہ پیشین گوئی کرتا ہوں کہ ساحل خلیج فارس پر کل ھی انگریزی جہاز دندناتے دینگے جو اس بہانے سے قطیف اور کویت پر گولا باری کرینگے کہ بحری قزاقوں کا مسکن ہورہے ھیں اور اُن سے انگریزی تجارت کو سخت نقصان پہنچ رہا ھے -

پھر امیر نجد کہاں جاتا ھے - دو خوبصورت دوربینیں ' کچھہ رنگین چشمے ' دو ایک سنہری گھڑیاں ' دو چار قسم کے باجے ' بس یہ تحفے اسکے لیے کافی ھیں - بد بخت مولی عبد العزیز سلطان مراکش تو صرف ایک سائیکل کو پاکر مدھوش ہوگیا تھا !

ھم نے بارھا قرب قیامت کی روایتیں وعظوں میں سنی ھیں جنمیں بیان کیا گیا ھے کہ تمام اسلامی ممالک پر نصاری قبضہ کر لینگے - ھم اپنے آنکھوں سے جب شام ' بحر احمر ' عدن ' یمن ' عمان ' فارس کو دوسروں کے قبضے میں دیکھہ رہے ھیں تو ھمیں ان روایات کی پوری تصدیق ہوجاتی ھے - عرب اور ترکوں کی قومی منافرت کے تشویشناک مسئلہ کی تاریخ کا سر ورق انگلستان کے فارن آفس ھی میں ھے - آہ ! وہ سلطنت جسنے دوسری صدی ھجری میں افریقی ساحل پر ایک زلزلہ ڈالدیا تھا ' جو اسلام میں پہلی ریاست ھے جسنے پرتگال اور ڈچ اور انگریزوں کی طرح ماوراء البحر نو آبادیاں بسائی تھیں ' یعنی مشرقی افریقہ اور زنجبار ' وہ آج جرمن اور برٹش ایسٹ افریقہ میں منقسم ھے ! !

عمان بجاے خود ایک با قاعدہ سلطنت ھے جو اپنی وسعت میں اٹلی کے برابر ھے ' اور آبادی میں یونان یا بلغاریہ سے کم نہیں - ۳ ملین اباضی خوارج جو گذشتہ عہدوں سے بچ رہے ھیں ' انکا مسکن یہی ھے - اسمیں تمام جنوبی ملک کا وہ علاقہ بھی شامل ھے جو اس خطے کے مشرق میں واقع ھے -

ساحل عمان پر بارش بھی معقول ہوتی ھے جسکے سبب سے ساحلی مقامات برخلاف تمام عرب کے سر سبز ھیں - کھجور کے باغ سمندر کے کنارے دور دور تک چلے گئے ھیں - اُسکا میدان دو سو میل تک ھے - چوڑائی بارہ میل ھے - اور عقب میں جبل اخضر کا سلسلہ ھے جسکی چوڑائی ۹۹۰۰ فیٹ اونچی ھے اور سمندر میں سو میل سے نظر آتی ھے -

عمان کے کچھہ خطے شہد اور لوبان کے لیے مشہور ھیں - مشہور ھے کہ شہزادی سبا بلقیس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے لوبان اور میوہ کی بڑی مقدار بھیجی تھی جو انہیں اطراف سے حاصل کی گئی تھی -

لوبان ایک درخت کی گوند ھے جو عمان کے پہاڑوں پر بکثرت پایا جاتا ھے - عرب بھر میں عمان کا ایک کریال والا اونٹ سب سے افضل ہوتا ھے - اسی لیے یہ خطہ " ام الابل " کے نام سے مشہور ھے -

اس ملک کی آب و ھوا منطقہ حارہ اور معتدلہ کی درمیانی حالت میں ھے - اسکی بلندی ۳ ھزار سے ۵ ھزار فیٹ تک ھے - یہاں پہاڑی ندیاں اور چشمے جاری ھیں - بحرین اور عمان کے معانی ساحل اپنے بیش قیمت موتیوں کے لیے مشہور ھیں -

پہلے عمان میں آزاد اماموں کی حکومت تھی جو خاندانی لحاظ سے انتخاب نہیں کیے جاتے تھے بلکہ جمہوری اصول پر - لیکن سنہ ۱۵۰۶ ع میں خلیج فارس پر انگریزوں کے نمودار ہونے کی وجہ سے مسقط بھی سنہ ۱۶۵۰ ع تک انکے قبضہ میں رہا - سنہ ۱۷۴۱۰ ع میں احمد بن سعید ایک مجہول الحال اونٹ چرانے والے نے سہار کی گورنری حاصل کرلی اور ایرانیوں کو جو پرتگالیوں کے بعد قابض ہوگئے تھے ' مسقط سے نکالدیا اور اس خاندان کو قائم کیا جسکی حکومت ابتک براے نام باقی رکھی گئی ھے - (ذیقی)

اس میں کم و بیش اضافہ ہو رہا تھا کوئی شخص جسمیں تھوڑا سا بھی انصاف ہو، وہ اس خرابی کا ذمہ دار صرف موجودہ جماعت ہی کو نہیں سمجھہ سکتا، بلکہ ہر ایک نظامت اور ہر ایک معتمدی کو اسکا ذمہ دار سمجھے گا - بہر حال ایسے اسباب پیش آے کہ ندوہ کی خرابیاں آہستہ آہستہ تمام ہندوستان میں پھیلنے لگیں، اور بہت سے شہروں میں ندوہ کی جماعت سے اصلاح کے مطالبات شروع ہوگئے، اور اسلامی اخباروں نے موافقت اور مخالفت میں خاص طور پر دلچسپی لینی شروع کی - اس کشمکش میں ندوہ کی حالت قاآنی کے اس شعر کے مطابق تھی :

ایں می کشدش از چپ، آں می کشد از راست
مسکین دلکم مانده دریں کشمکش اندرا

ایسی حالت میں ضرور تھا کہ مسلمانوں کا ایک قایم مقام جلسہ کسی شہر میں جمع ہوکر اس ناگوار حالت کو دور کرے، اور مسلمانوں کے ان مطالبات کو اعتدال کے ساتھہ ارکان ندوہ کی خدمت میں پیش کرے تاکہ ایکطرف ندوہ کی وہ خرابیاں جو اساسی ہیں اور جنہیں دونوں فریق بغیر اختلاف کے تسلیم کرتے ہیں دور ہوں - دوسری طرف مسلمانوں کو بھی ان اصلاحات پر اطمینان ہو جائے، اور ان کی دلچسپی اپنی اس تعلیم گاہ کے ساتھہ انہیں حدود پر آجائے جنپر کہ پہلے تھی -

(دو اعتــــراض)

قوم کے بعض بزرگ ۱۰ مئی کے جلسہ پر اعتراض فرماتے ہیں کہ :

(۱) اسٹرائک کی حالت میں یہ جلسہ مضر تھا - اسٹرائک کے بعد ہوتا تو مناسب تھا -

(۲) ہر ایک تعلیم گاہ کیلیے جو جماعت قوم نے خاص خاص اصول پر مقرر کردی ہے، اس جماعت پر بھروسہ کرنا چاہیے اور چونکہ یہ جلسہ عملاً اس اعتماد کو کھونے والا ہے، اور اس سے دوسری تعلیم گاہوں کے لیے بھی مسلمانوں کی ایک عام مداخلت کی ایسی نظیر قایم ہوتی ہے جو ان کے نیک کاموں میں سد راہ ہوگی - اس لیے یہ جلسہ مفید ہونے کے بجاے مضر ہوگا - ان دونوں اعتراضوں کے جواب ذیل میں عرض کرتا ہوں :

(۱) اس جلسہ کو حقیقت میں اسٹرائک سے کچھہ تعلق نہ تھا - نہ یہ طلبہ کی کفالت پر غور کرنے کیلیے بلایا گیا تھا - تاہم ہمارا فرض تھا کہ ہم عام طور پر اس امر کو ظاہر کردیتے کہ ۱۰ - مئی کے جلسہ کو اسٹرائک سے کوئی تعلق نہیں ہے - چنانچہ سب سے پہلے دہلی میں میرے مکان پر ایک جلسہ ۱۰ - مئی کے جلسہ کو بلانے اور دوسرے انتظاموں کیلیے منعقد ہوا - اسمیں جو ریزولیوشن پہلے پاس ہوا، وہ اسٹرائک کو ختم کردینے ہی سے متعلق تھا - ہم میں سے کسی ایک کو بھی اسٹرائک سے ہمدردی نہیں تھی - بلکہ ہم اسٹرائک کو سب سے زیادہ خود طلبہ کے لیے مضر سمجھہ رہے تھے - ہم نے اس جلسہ کی کارروائی کو بھی چھاپ دیا تھا - اہل اسلام نے اپنے روزانہ ہفتہ وار پرچوں میں اسے پڑہ بھی لیا تھا - اس کے بعد پھر بعض بزرگان قوم کا یہ فرمانا کہ اسٹرائک کی حالت میں جلسہ کا ہونا اس موقعہ پر مناسب نہیں تھا - کیوں کہ طلبہ کو یا دوسرے اصحاب کو یہ قیاس کرنیکا موقع مل سکتا تھا کہ ۱۰ - مئی کا جلسہ اسی اسٹرائک سے تعلق رکھتا ہے، میرے خیال میں انصاف سے بالکل بعید ہے، اور اگر مجھے میرے احباب معاف فرمائیں تو میں عرض کرونگا کہ میں اسے سخن پروری کی ایک ایسی قسم سمجھتا ہوں جو ان اصحاب میں اکثر پائی جاتی ہے جو غلط یا صحیح طور پر اپنی رائے پر جمے رہتے ہیں، اور جو کچھہ وہ ایک مرتبہ ظاہر کردیا کرتے ہیں اس سے انحراف کرنا اپنے اصول مسلمہ کے خلاف سمجھتے ہیں - ابھی تک ۱۰ مئی کی تاریخ نہیں آئی تھی کہ بعض اصحاب کی کوشش سے اسٹرائک ختم ہوگئی، اور جلسہ کا کوئی وہمی تعلق بھی اسٹرائک سے باقی نہیں رہا - مگر کسقدر لطیف بات ہے کہ اب تک بھی ۱۰ - مئی کے جلسہ کی جرائم کی فہرست میں اسٹرائک کا جرم بھی برابر شامل کیا جا رہا ہے، اور راے کی پختگی کی وہ مثال دکھائی جاتی ہے جو نہ پیش ہوتی تو زیادہ بہتر تھا -

(۲) دوسرے اعتراض کے متعلق گو میں اپنے مضمون میں کچھہ لکھہ چکا ہوں، مگر یہاں بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ کچھہ عرض کروں :

ندوہ میں ابتدا سے خرابیاں پائی جاتی تھیں اور اس کا قانون اساسی اصلاح کا محتاج تھا - قانون پر سالہا سال سے عمل نہیں ہوتا تھا، ندوہ روز بروز پست ہو رہا تھا، باہمی قصوں نے اسے اور بھی نقصان پہونچا رکھا تھا - اسکی یہ حالت کم و بیش دس بیس برس سے ہو رہی تھی، اگر تھوڑی دیر کیلیے یہ فرض کرلیجیے کہ ایسی ہی حالت کسی دوسری تعلیم گاہ کی ہو تو میں دریافت کرتا ہوں کہ قوم کو اس میں مداخلت (جایز طور پر) کرنی چاہیے یا کسی اور آسمانی جماعت کا اسے انتظار کرنا چاہیے جس کے سپرد اس نے یہ خدمت کر رکھی ہے ؟ اگر فرض کر لیجیے کہ قوم اس میں مداخلت نہ کرے، تو مجھے یہ سوال کرنے کی اجازت دیجیے کہ کیا وہ اپنے فرض سے غافل نہیں سمجھی جائیگی ؟ اور کیا اس کا یہ گناہ نہیں ہوگا کہ جس تعلیم گاہ کے مقصد کے ساتھہ وہ اس قدر دلچسپی رکھتی ہے اور جس کے لیے اس نے روپیے اور وقت سے مدد کی ہے، اس کی مختلف اور دیرینہ خرابیوں کے معلوم ہونیکے بعد بھی وہ خاموش ہے، اور انہیں بزرگوں پر اس کی عقدہ کشائی کا بار ڈال رہی ہے جن کے ناخن اس کے لیے کچھہ مفید ثابت نہیں ہوے ؟

اگر ہم میں سے ایک جماعت یہ چاہتی ہے کہ قوم کی طرف سے ایسی مداخلت ہو، تو اس قسم کے جلسوں کو بے معنی طور پر مضر بتانے سے بہتر ہوگا کہ وہ اپنے اپنے انسٹی ٹیوشنوں کو ایسی حالت میں نہ رکھے کہ مسلمانوں کی عام جماعت کو توجہ کرنے کی ضرورت ہو - اگر آپ چاہتے ہیں کہ طبیب آپ کو دوا نہ دے تو آپ پر لازم ہے کہ آپ اپنی صحت کو بہتر حالت میں رکھیں - اگر آپ بیمار ہوں گے اور خود آپ کی چارہ سازی آپ کیلیے مفید نہ ہوگی تو پھر طبیب کی مداخلت ناگزیز امر ہے - کیا یہ تعجب خیز بات نہیں ہے کہ آپ اپنی تدبیر سے در ماندہ ہوں، اور دوسرا آپ کو چارہ کار بتانے کے لیے کھڑا ہو تو آپ غل مچائیں کہ تمہیں مداخلت کا کوئی حق نہیں ہے ؟ اگر تم اس طرح مداخلت کروگے تو ہمارا نظام بالکل خراب ہو جائیگا ؟

(ایــک دھمکــي)

اس سلسلہ میں نا مناسب نہ ہوگا اگر میں یہ بیان کروں کہ بعض اصحاب نے مدرسہ طبیہ کا بھی ذکر کیا ہے، اور اس طرح مجھے سمجھایا ہے کہ تم بھی ایک اسکول رکھتے ہو - اگر تمہارے اسکول کے ساتھہ بھی یہی سلوک قوم کی طرف سے ہو تو تم کیا خیال کروگے ؟ اس کے جواب میں میں التماس کرتا ہوں کہ میں اس روز اپنی خوش قسمتی سمجھونگا، جس روز ملک کا ایک قائم مقام جلسہ مجھہ سے مطالبات کریگا - اگر ایسا ہوا تو جو جواب میری طرف سے ہوگا وہ صرف اسکی شکرگذاری ہوگی اور اس کے نیک مشوروں کو قبول کرنا ہوگا - اس وقت کا انتظار کرنا بالکل ایک عبث فعل ہے - میں عرض کرتا ہوں کہ جس جماعت کا دل

کیا جا رہا ہے' تو انہیں محسوس ہوا کہ مذہبی تفریق کو جسقدر پہلے سمجھتے تھے' حقیقت میں اس کہیں سے زیادہ سنگین ہے - اسلیے فوراً وہ آسکے ہمدرد ہو گئے "

مسئلۂ خروج البانیا کا یہ فلسفہ ہے جو انگلستان کے اخبارات پیش کر رہے ہیں !

یہ حل کس حد تک تشفی بخش ہے ؟ اور اسکے اندر کونسی روح کام کر رہی ہے ؟ اس کا اندازہ قارئین کرام خود کر سکتے ہیں - مسیحی اہل قلم اور سیاست فرما صدیوں سے صرف یہی کام کرتے آئے ہیں کہ اپنے جرائم کو اپنے حریفوں کے سر الزام رکھکر پوشیدہ کریں !

واقعہ کی اہمیت کو کم کرنے کے لیے رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ البانیا کے انقلابی " صرف دہقانیوں اور کسانوں کی ایک غیر ترتیب یافتہ جماعت ہے جسمیں کوئی معتبر شخص نہ تھا " مگر شاید اس تعبیر کی تصنیف کے وقت یہ خیال نہ رہا کہ جب اس تحقیر آمیز بیان کے ساتھہ یورپ کے قرار دادہ شہزادہ کے فرار' تمام شہر کے خوف زدہ ہوجانے ' اور جندرمہ (فوجی پولیس) کی گرفتاری کی خبریں بھی شائع ہونگی' تو اسوقت البانی حکومت کی کمزوری اور غریب شہزادہ کی بزدلی کا سوال بھی قدرتاً پیدا ہو جایگا - چنانچہ جن اخبارات کو شہزادۂ ویڈ کے انتخاب سے اختلاف تھا ' وہ ایک طرف رہے' خود نیرایسٹ کو بھی مجبوراً کہنا پڑا ہے : " اس واقعہ سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا شہزادہ ویڈ بغیر یورپ کی فوجی اعانت کے حکومت چلا بھی سکتا ہے یا نہیں ؟ "

شہزادے کے بھاگنے میں جن لوگوں پر شرکت کا شک تھا' ان میں آسٹریا کا وزیر بھی ہے - اسلیے حکومت آسٹریا نے اعلان کردیا ہے کہ " اس کا وزیر شہزادہ کے عاجلانہ فرار کا ذمہ دار نہیں ہوسکتا - وہ اطالی وزیر کے مشورہ سے ہوا ہے " تعجب ہے کہ ایک جرمن شہزادہ نے ایک ایسے شخص کو پا مردی و ثبات کے باب میں قابل مشورہ کیوں سمجھا ' جسکی قومی شجاعت کی حقیقت صحراء لیبیاء و طرابلس میں طشت ازبام ہوچکی ہے ؟

حکومت اطالیہ کے استعماری حوصلے روز بروز پاوں پھیلا رہے ہیں - طرابلس کی ہڈی اگرچہ ابھی تک حلق میں پھنسی ہوئی ہے مگر اسکا ہاتھہ یورپ کے خوان یغما (دولت عثمانیہ) کی طرف بھی بڑھنے سے باز نہیں آتا - اب اسکے پیش نظر ایشیاے کوچک ہے !

طرابلس کی طرح اس موقع پر بھی برطانی سیاست اسکی تائید (بلکہ مداحاً کہنا چاہیے کہ) ایک حد تک اسکی خاطر ایثار کر رہی ہے ! سمرنا آلدین ریلوے کے متعلق ایک برطانی کمپنی کو اپنے استحقاق کا دعوی تھا - حکومت اطالیا اسکے متعلق عرصہ سے کوشش کورہی تھی' بالاخر اُسے حکومت برطانیہ کی وساطت سے کامیابی حاصل ہوگئی - حال میں اس کمپنی اور حکومت اطالیا میں ایک معاہدہ ہوا ہے جسکی تفصیل ہنوز معلوم نہیں - لیکن اطالی وزیر خارجیہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کامیاب سمجھتا ہے - چنانچہ پچھلے ہفتے ایک تقریر میں اسکی طرف اشاہ کرتے ہوے اس نے کہا : " یہ در اصل اس راہ میں پہلا قدم ہے جو غالباً معنت طلب ثابت ہوگا "

اس تقریر میں ایشیاء کوچک کے اندر اسی قسم کی دوسری اطالی کوششوں کی طرف بھی اشارے کیے گئے ہیں -

مگر اطالیا جس کو لقمۂ تر سمجھہ رہی ہے وہ ان شاءاللہ طرابلس سے بھی زیادہ گلوگیر ثابت ہوگا' کیونکہ یہ ترکوں کا اصلی وطن ہے اور فوجی نقل و حرکت کے بری راستے موجود ہیں -

مدارس اسلامیہ

۱۰ مئی کا جلسۂ دہلی

(از جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب)

۱۰ مئی کے جلسہ کے بعد میں بہت جلد شملہ آ گیا - لیکن میں برابر اسلامی اخباروں میں ان تمام مضامین کو پڑھتا رہا جو اس جلسہ کے متعلق معزز ایڈیٹروں اور نامہ نگاروں نے لکھے یا اب تک لکھہ رہے ہیں ...... مجھے افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ میں نے ان واقعات کے پہلو میں جو مختلف اخباروں میں درج کئے گئے ہیں ' صداقت کی روشنی بہت کم دیکھی -

جن بزرگوں نے اب تک ۱۰ مئی کے جلسہ پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے' ان میں سے بعض حضرات کے متعلق میرا یقین ہے کہ انہیں صحیح اور کافی معلومات کے حاصل کرنیکا وقت نہیں ملا ہے - اس لیے وہ ندوہ کے الجھے ہوے واقعات کے سلجھانے سے قاصر رہے ہیں - لیکن جو کچھہ وہ لکھہ رہے ہیں آسے وہ صحیح سمجھہ رہے ہیں - ان بزرگوں کے علاوہ دوسرے حضرات وہ ہیں جو اپنے خیالات کے ساتھہ واقعات کو مطابق کرنے کی خواہش مند ہیں' اور ایسی دوربین سے ۱۰ مئی کے جلسہ کے واقعات کو ملاحظہ فرمانے کی تکلیف گوارا کررہے ہیں' جسے وہ مفید مطلب چیزوں کے دیکھنے کیلیے تو سیدھے طور پر استعمال کرتے ہیں ' لیکن جب کوئی چیز اون کے خلاف سامنے آتی ہے تو دوربین کو الٹا لگا لیتے ہیں ' تاکہ وہ معمولی حالت سے بہت چھوٹی اور حقیر معلوم ہو' اور اس طرح وہ اپنے دل کے گہوارہ میں مصنوعی تسلی کو جھلا رہے ہیں !

میں چاہتا ہوں کہ ایک مرتبہ اپنے قلم سے ان واقعات کو جو میرے علم میں صحیح اور یقینی ہیں ' اہل اسلام کے سامنے پیش کردوں' اور پھر اپنی طرف سے اس بحث کا دروازہ بند کردوں - دوسروں کو اختیار ہے کہ وہ جس وقت تک چاہیں اور جس طریقہ کے ساتھہ چاہیں اس بحث کو جاری رکھیں -

سب سے پہلے میں ۱۰ مئی کے جلسہ کی ضرورت پر کچھہ لکھونگا ' اس کے بعد جلسہ کے حالات بیان کرونگا ' پھر اس کے نتائج سے بحث کرونگا - اگرچہ یہ تمام باتیں بہت وقت لینے والی ہیں مگر میں کوشش کرونگا کہ اختصار سے کام لوں -

(جلسہ کی ضرورت)

ندوہ ایک ایسی تعلیم گاہ ہے جو اپنی تعلیمی خصوصیتوں کے لحاظ سے دوسری تعلیم گاہوں سے امتیاز رکھتی ہے - اسکا اصلی مقصد یہ تھا اور ہے کہ اس سے جو علماء فارغ التحصیل ہوکر نکلیں وہ اپنے علوم میں ماہر ہونیکے علاوہ دوسری زبانوں سے بھی (جیسے کہ انگریزی زبان ہے) کسیقدر آشنا ہوں' تاکہ ایک طرف وہ اشاعت اسلام جیسے مقدس اور مہتم بالشان فرض کو ادا کرسکیں' اور دوسری طرف وہ ان غیر مذہب والوں کے حملہ سے بھی واقف ہوتے اور ان کے جوابات دیتے رہیں' جو اپنا فرض سمجھہ رہے ہیں کہ اسلام کو دنیا کی نظروں میں ایک نہایت ہی کمزور اور ضعیف مذہب ثابت کریں - " ندوہ " کا یہی وہ اعلی اور اہم فرض تھا ' جس نے مسلمانوں کو بہت جلد اپنی طرف کھینچ لیا اور ندوہ کا یہی وہی نصب العین تھا جس نے اسے اور اسلامی مدارس سے ممتاز بنا دیا -

اس ندوہ میں بدقسمتی سے ایسی بے قاعدگی شروع سے چلی آتی تھی' جو بتدریج ندوہ کی اساس کو کمزور کر رہی تھی' اور روز بروز

مراســـلات

مسئلـــۂ سـود کـي تـرقي

سود کے متعلق میں نے ابتک چند ماہ سے پبلک کو کوئي اطلاع نہیں دي تهي ' حالانکہ پبلک کا حق ہے کہ ان معاملات میں اسکو باخبر رکها جاے لہذا مفصلۂ ذیل عرض کیا جا تا ہے :

(۱) سود کے بارے میں پہلي کارروائي یہ تهي کہ ۱۴ - اپریل سنہ ۱۹۱۳ ع کو لجیسلیٹو کونسل صوبجات متحدہ میں بحث کے موقع پر ایک تقریر کي تهي ' جسکو چهاپ کر انگلستان اور هندوستان کے خاص خاص عہدہ داروں اور ایڈیٹروں کے پاس بهیجا تها -

(۲) ایک جلسہ پراونشل کانفرنس صوبجات متحدہ کا جو بمقام فیض آباد سنہ ۱۹۱۳ ع میں ہوا تها - اس میں سب صوبہ کے منتخب قائم مقام موجود تهے ' وهاں بالاتفاق یہ تجویز منظور هوئي کہ سود کا قانون نہایت درجہ قابل اصلاح ہے ' اور اس سے کاشتکاروں زمینداروں ' کاریگروں اور چهوٹي تنخواہ کے ملازموں کا بہت نقصان ہے - مناسب ہے کہ گورنمنٹ اسکا انسداد فرماے -

(۳) تیسري منزل اس مسئلہ کي یہ تهي کہ اردو اور بعض انگریزي اخباروں نے میري بحث اسپیچ کے متعلق اس مسئلہ پر بحث کرني شروع کي - چنانچہ بیشمار مضامین لکهے گئے اور سنہ ۱۹۱۳ ع کي رپورٹ میں جو حصہ پریس کے متعلق ہے اس میں بیان کیا گیا ہے کہ پریس نے اس سال سود کي اصلاح پرزور دیا -

(۴) جب سے میں نے ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ ع سے کام شروع کیا اور آخر جلسہ اپریل سنہ ۱۹۱۴ ع تک تقریباً کوئي اجلاس کونسل کا ایسا نہیں هوا ' جس میں مختلف سوالات سود کے بارے میں نہیں کئے گئے انکي تعداد ۳۰ - ۴۰ سے کم نہ هوگي -

(۵) اسي عرصہ میں زبان انگریزي میں تاریخ مسئلہ سود مرتب کي گئي ' جو ۲۲۸ صفحہ پر شائع هوئي ہے ' اور دفتر عصر جدید میرٹهہ سے مل سکتي ہے - اس کتاب میں قدیم مصریوں اور هندؤں سے لیکر حال تک جسقدر قوانین سود کے متعلق هوے هیں اُن سب کا ذکر ہے - جو جو دلائل غیر محدود سود کے حق میں بیان کئے گئے هیں اُن کو توڑا گیا ہے - انگریزي اور اردو اخبارات اور گورنمنٹ کے نقشہ جات کا اقتباس دیا گیا ہے - مجهکو افسوس ہے کہ اس کتاب کا اعلان کرنیکي فرصت نہ ملي - لیکن صوبجات متحدہ کے تمام ممبروں کو اور امپیریل کونسل کے تقریباً تمام ممبروں کو اور مشہور اردو اور انگریزي اخباروں کو اس کتاب کي ایک ایک جلد بطور هدیہ بهیج چکا هوں -

(۶) ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع کو میں نے ایک مسودہ بنام " قانون اصلاح سود " کونسل صوبجات متحدہ میں پیش کیا - اسکے متعلق کونسل میں هز آنر لفٹننٹ گورنر کي تقریر ملاکر دس تقریریں هوئیں - جن میں سے نصف تقریریں تائید اور نصف مخالفت میں تهیں ' لیکن مخالف تقریروں نے بهي موجودہ سود کي سختي کو تسلیم کیا تها - اس مسودہ کا خلاصہ یہ تها کہ سادہ قرضوں میں عدالتوں کو صرف ۱۲ آنہ في صد سالانہ اور کفالتي قرضوں میں نو فیصد سالانہ سود در سود کي ڈگري کا اختیار هوگا ' اور کوئي عدالت سادہ قرضوں میں ۶ سال اور کفالتي قرضوں میں ۱۲ سال سے زیادہ کا سود نہ دلاسکے گي - اسوقت یہ مسودہ نامنظور هوا تها - مگر مدراس سیلون کانفرنس میرٹهہ وغیرہ بہت جگہ سے اصلاح قانون سود کا مطالبہ هوا -

(۷) اگلے دن یعني ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع کو میں نے ایک دوسرا مسودہ قانون جسکا نام تها " قرضداروں کي منصفانہ داد رسي کا قانون " تیار کر کے سکریٹري کونسل کو بهیجدیا - اس میں عدالتوں کو سود کے گهٹانے کا اختیار دیا ہے - اول ۳۱ مارچ اسکے مباحثہ کے لیے مقرر هوئي تهي - میں نے خانگي خطوط بهي اسکي تائید میں موقر ممبران گورنمنٹ اور دیگر ممبران کونسل کے نام روانہ کیے تهے - لیکن مباحثہ ملتوي هوگیا ' اور گورنمنٹ نے کہاکہ هم اسپر غور کر رهے هیں - چنانچہ مسودہ ابهي تک زیر غور ہے - نیز ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۱۴ ع کو جو حال کي بحث پر میں نے تقریر کي تهي اسمیں میں نے بتایا تها کہ موجودہ قانون کسي طرح قائم نہیں رهسکتا - یہ تقریر ۲۴ مئي کے عصر جدید میرٹهہ میں شائع هوگئي ہے -

(۸) حال میں ایک بڑا جلسہ کلکتہ میں هوا جسمیں ایک مشہور پادري فادر وان ٹي مرگل نے لیکچر دیا ' اور تمام خرابیاں جو سود کے غیر محدود هونے سے هوتي ہے اور پالٹیکل انجمنوں سے میرے مسودہ قانون متذکرہ دفعہ ۶ ضمن هذا اور دیگر امور کے متعلق راے طلب کي -

(۹) اخبار پائنیر کي خبر سے اور جو خط هز آنر سر جیمس مسٹن نے مجهے حال میں لکها تها - اس سے بهي معلوم هوتا ہے کہ مسئلہ سود گورنمنٹ اوف انڈیا میں زیر تجویز ہے - تائیدي تقریروں میں آنریبل راجہ کشل پال سنگہ بہادر کي تقریر مندرجہ عصر جدید ۸ مئي سنہ ۱۹۱۴ ع اس قابل ہے کہ صاحبان اخبار اسکو نقل فرماویں -

(۱۰) میں اس گشتي چٹهي کے ذریعہ نہایت زور کے ساتهہ صاحبان اخبار اور پبلک سے اپیل کرتا هوں کہ گورنمنٹ کے هاتهہ مضبوط کرنے کے واسطے اس معاملہ پر مضامین لکهیں ' اور جلسے کریں کیونکہ جبتک عام خواهش نہ معلوم هو گورنمنٹ مجبور ہے کہ نیا قانون نہ بناے - جہاں کہیں جلسہ هو اسکي روئداد جس اخبار میں درج کي جاے خواہ وہ پرچہ میرے پاس بهیجدیا جاے یا اس قسم کي روئداد عصر جدید میں درج کرنے کے لیے بهیجدي جاے -

غلام الثقلین میرٹهہ - سعید منزل

تــرجمہ اردو تفسیــر کبیــر

چاهے ' دفتر انجمن طبیه میں تشریف لاے ' تمام کاغذات کو ملاحظه کرے' اور جو نیک مشورہ وہ چاهے مجهے دے ' اور پھر دیکھے که میں اسکے عوض میں اس جماعت کا شکر گذار هوں گا اور اس کي نیک صلاحوں پر عمل کرونگا ' یا اس کي شکایت کروں گا اور اس کي نیک صلاحوں کو ردي کي ٹوکري میں ڈال دونگا ؟

(جلسه کا انعقاد)

اس مضمون کے ایک حصه کو میں نے ختم کر دیا ہے - اب دوسرے حصه کو شروع کرتا هوں اور ١٠ مئي کے جلسه کے متعلق کچهه لکهتا هوں - مناسب هوگا که اس حصه کو سهولت بیان کے خیال سے دو حصوں میں تقسیم کردیاجاے :

(١) ١٠ - مئي سے پہلے کے واقعات -
(٢) ١٠ - مئي کے جلسه کے واقعات -

جلسه سے پہلے جو واقعات پیش آے' انہیں بهي اختصار کے ساتهه میں بیان کرنا چاهتا هوں' تاهم میں سمجهتا هوں که میرا مضمون اس وجه سے که واقعات ان دونوں حصوں میں زیادہ هیں ' کچهه نه کچهه طویل هو هي جائیگا جس کیلیے معافي چاهتا هوں -

(١) دهلي میں دو هفتے یا اس سے بهي پہلے بعض حامیان و ملازمین ندوہ تشریف لے آگے تهے ' اور اُنهوں نے دهلي کے بعض اصحاب کے ساتهه مل کر مختلف قسم کي مخالفتیں شروع کردي تهیں - چونکه میں نے اس مضمون میں اول سے آخر تک یه اراده کر لیا ہے که میں کسي خاص شخص کا کسي واقعه کے ساتهه نام نه لوں - اس لیے میں صرف واقعات کو بغیر ان اشخاص کے ناموں کے جن کا تعلق ان کے ساتهه تها ' ذکر کرونگا ' اور اس کوتاهي کي معافي چاهونگا - ان حضرات نے جو کچهه بهي کیا وہ حسب ذیل ہے :

(الف) اس جلسه کي مخالفت کي غرض سے ڈپٹي کمشنر صاحب کے اجلاس میں ایک درخواست دي که اس جلسه میں فساد کا اندیشه ہے اس لیے یه جلسه نہیں هونا چاهیے -

(ب) مسجد جامع میں سیرة رسول مقبول علیه الصلوة والسلام پر ایک جلسه قرار پایا تها - اس مضمون کے بیان کرنے والے چونکه اصلاح ندوہ کے حامي تهے ' اس لیے اس کے متعلق بهی صاحب ضلع کي خدمت میں ایک عرضي بهیجی گئي تهي که مسجد میں فساد کا اندیشه ہے - اس جلسه کو بهي روک دیاجاے -

(ج) سیرة نبوي پر جس شخص نے مسجد جامع میں نهایت دلگداز مضمون بیان کیا تها ' اسکي تکفیر کا فتوی مرتب کیا گیا' جو جلسه کے بعد شائع هوا -

(د) اسي بزرگ کے عقاید فاسده کو اشتهاروں میں چهاپ کر بهي اشتعال دلانے کي کوشش کي گئي' تا که جلسه پر اس کا اثر پڑے -

(ه) بهت سے مختلف قسم کے اشتهارات جو عامیانه تهذیب کا نمونه پیش کرتے تهے ' چهاپ کر وقتاً فوقتاً شائع کیے گئے -

(و) یه تجویز کي که ١٠ - مئي کے جلسه میں فساد کردیا جاے تا که یه جلسه بے نتیجه رهے ' اور جو لوگ اس موسم میں اپنے اپنے گهروں کا آرام چهور کر آگے هیں' وہ بغیر کچهه کیے واپس چلے جائیں -

یه اور آپ یقین کریں که اسي قسم کي اور بهت سي باتیں (جن کا یهاں بیان کرنا گو ضروري ہے ' مگر میں طوالت کے خیال سے ان کا ترک کردینا هي مناسب سمجهتا هوں) کي گئیں - اس لیے دهلي کي کمیٹي نے مناسب سمجها که اب جلسه میں داخل هونے کے لیے ٹکٹوں کا انتظام کرنا ضروري ہے - اس لیے یه تجویز بدرجه مجبوري محض انتظام کیلیے پاس کي گئي - یه ضروري تهي یا نہیں ؟ اس کا فیصله هر ایک شخص اوپر کے چند واقعات هي سے جو " مشتے نمونه از خروارے " کے طور پر بیان کیے گئے هیں کرسکتا ہے -

الغرض سب سے پہلے آٹهه سو ٹکٹ چهپوائے گئے تهے - لیکن جب یه معلوم هوا که یه نا کافي هونگے' تو دو سو ٹکٹوں کا اور انتظام کیا گیا ' کیونکه اسیقدر راما تهیٹر میں گنجایش تهي - یه کل ایک هزار ٹکٹ تهے' جنهیں اس طرح تقسیم کیا گیا که سو ٹکٹ ان معزز اصحاب کیلیے نامزد کیے گئے جو باهر سے همارے دعوت پر تشریف لانے والے تهے' اور جن کے جوابوں سے هم نے ایسا هي اندازہ کیا تها ' پانچسو کے قریب شہر کے اُن اصحاب کے نام بهیجے گئے جو عام مجالس میں شریک هوا کرتے هیں اور جو کسي نه کسي حیثیت سے مختلف جلسوں اور تقریبوں میں بلاے جاتے هیں - پندرہ ٹکٹ انجمن خدام کعبه کے ممبروں کے لیے منگائے گئے تهے' وہ بهیجے گئے - اسیطرح کامریڈ کیلیے کچهه ٹکٹ بهیجے گئے - سو ٹکٹوں کے قریب متفرق طور پر خود لوگ آ آ کر لیتے گئے - چند ممبران کمیٹي نے اپنے اپنے احباب کیلیے ٹکٹ مانگے جو اُنهیں دیے گئے - ان کي تعداد بهي سو سے اوپر تهي - مدرسه طبیه کے جسقدر طلبه نے وهاں جانے کي خواهش کي انهیں ٹکٹ بهیجے گئے - غالباً انکي تعداد پچاس یا ساٹهه هوگي - سو ٹکٹ اس لیے رکهے گئے تهے که ارکان ندوہ اور ان کے ساتهیوں کو دیے جائیں - اس کے ساتهه یه انتظام بهي کیا گیا تها که جلسه کے وقت اگر کوئي شریف صورت آئے تو اُسے روکا نه جاے ٩ مئي کی شب کو میرے مکان پر معزز ارکان ندوہ نے یه طے کر لیا که ١٠ - مئي کے جلسه میں وہ شریک نهونگے اور تمام جلسه کے سامنے ان میں سے ایک بزرگ نے ان الفاظ میں اعلان کردیا که " ارکان ندوہ نے یه فیصله کر لیا ہے که وہ کل کے جلسه میں شریک نہیں هونگے " یه اعلان ان تمام معزز ارکان ندوہ کي موجودگي میں کیا گیا جو اُس وقت اُس مجلس مصالحت میں شریک تهے جو میرے مکان پر هو رهي تهي - ١٠ مئي کي صبح کو جبکه میں جلسه میں جانے کے لیے تیار تها ' مجهے دو صاحبوں نے جو ارکان ندوہ کي فرود گاہ سے تشریف لا رهے تهے یه خبر دي که وہ لوگ شکایت کر رهے هیں که اُن کے پاس ٹکٹ نہیں پہنچے' اور جلسه کا وقت قریب ہے - میں نے اُسي وقت اپنے ایک شاگرد کو ایک بزرگ ندوہ کي خدمت میں بهیجا که " شب کے فیصلے کي وجه سے آپ کي خدمت میں ٹکٹ پیش نہیں کیے گئے ' اب جتنے ٹکٹ درکار هوں بهیج دیے جائیں - نیز یه معلوم هونا چاهیے که کن کن بزرگوں کیلیے ٹکٹوں کي ضرورت هوگي - چونکه اس کا جواب اچها نہیں ملا اس لیے جب میں جلسه میں پہنچا ' تو میں نے ان لوگوں سے جو ٹکٹوں کي دیکهه بهال کے لیے دروازوں پر کهڑے هوے تهے یه کهدیا که معزز ارکان ندوہ کو اور جنهیں وہ اپنے ساتهه لائیں هرگز نه روکنا ' بلکه احترام کے ساتهه پلیٹ فارم پر پہنچا دینا (اگر وہ لوگ تشریف لائیں) اور جهانتک مجهے علم ہے ایسا هي هوا - مگر افسوس ہے که اس پر بهي ٹکٹ نه ملنے کي محض نا واجب شکایت دهلي کي انتظامي کمیٹي سے کي جاتي ہے -

(ح) لکهنو سے جو بزرگ تشریف لائے تهے انهوں نے بطور خود اپنے قیام کا انتظام کرنا مناسب خیال کیا ' اور دهلي کي کمیٹي کو کوئي اطلاع نہیں دي - تاهم میں نے خود ان میں سے ایک ممتاز شخص سے التماس کي که گو آپنے بطور خود اپنے ٹهرنے کا انتظام فرمالیا ہے لیکن میري درخواست ہے که آپ مهرباني فرما کر اپني جماعت کے قیام و طعام کے مصارف مجهے ادا کرنیکي اجازت دیجیے - انهوں نے اچهے الفاظ میں عذر فرمایا اور یه کہا که یه مناسب نہیں ہے (مجهے ان کے الفاظ ٹهیک یاد نہیں هیں) اس کے بعد بهي غیر ذمه دار اشخاص یه شکایت کرتے هیں که ندوہ کي حامي جماعت کي مدارات نہیں کي گئي ' اور اس کا سارا الزام دهلي کي کمیٹي کے اوپر رکهنا هي زیادہ مناسب سمجهتے هیں -

(باقي آینده)

سوانح احمدی یا تواریخ عجیبه

یہ کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوي؛ اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعیل صاحب شہید کے حالات میں ہے - اپ اُمي تے باطني تعلیم شغل بورغ - اور بیعت کا ذکر دیباچه کے بعد دیا گیا ہے - پھر حضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور ترجمه بزرگان هر چهار سلسله مروجه هند کا بیان ہے - صدها عجیب وغریب مضامین هین جسمیں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے - ایکے گھوڑیکي چوري کي گھاس نه کھانا - انگریزي جنرل کا مین موقعه جنگ پر اپکا لشکر میں لے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي خیال مخالفونکا افت میں مبتلا هونا - کھونسے جهاد اورانکي لڑائیاں - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت هو جانا - شیعونکي شکست - ایک هندو سیٹھ کا خواب هولناک دیکھ کر اپسے بیعت هونا - ایک انگریز کي دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرورکائنات کے حکم سے اپکے هاتھه پر بیعت کرنا - حج کي تیاري - اور غیبي اُمدنکا عدن پهونچانا باوجود اُمي هونیکے ایک پادري کو اقلیدس کي مسایل دقیقه کا حل کردینا سمندر کے کھاري پاني کا شیرین هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیره حجم ۲۲۴ صفحه قیمت دو روپیه علاوه محصول -

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراه مدینه منوره اور مکه معظمه کے بعض نهایت عمده اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے ہیں اور بعض تیار هو رہے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهوده اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجائے یه فوٹو چوکھٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوه خوبصورتي اور زینت کے خیر وبرکت کا باعث هونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹھے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹھه آنه علاوه خرچ ڈاک - یه فوٹو نهایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیره کے بازاروں میں مدینه منوره اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وه هاتھه کے بنے هوئے هوئے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر اُن مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نہیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجھکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بہت روپیه خرچ کرکے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاه ریشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو میں بڑي اچھي طرح پڑھے جاسکتے هیں (۲) مدینه منوره کا نظاره (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظاره اور مجموم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کیمپ اور مسجد حنیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظاره (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑھنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والده حضور سرور کائنات کے مزارات بھي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبه الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوه صفا و مروه اور وهاں جو کلام رباني کي آیت منقش ہے فوٹو میں حرف پڑھي جاتي ہے -

دیگر کتابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیه - تصوف کي نهایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجوده حکماے هند کے باتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۴ روپیه - [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیه -

(۵) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲۰ روپیه ۸ آنه ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندره سو صفحے قلمي کاغذ بڑا سایز ترجمه اردو قیمت ۶ روپیه ۱۲ آنه

مینیجر رساله صوفی پنڈي بهاؤ الدین

ضلع گجرات پنجاب

هز مجسٹي امیر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبي بخش خان کي مجرب ادویات

جواهر نور العین بیس روپیه ماشه والا خالص ممیره بھی جواهر نور العین کا مقابله نہیں کرسکتا - اور دیگر سرمه جات تو اسکے سامنے کچھه بھي حقیقت نہیں رکھتے - اس کي ایک هي سلائي سے ۵ منٹ میں نظر درگني ' دھند اور شبکوري دور ' اورککرے چند روز میں ' اور پھوله ' ناخونه ' پڑبال ' موتیابند ' ضعف بصارت عینک کي عادت اور هر قسم کا اندھا پن بشرطیکه آنکھه پھوٹي نه هو ایک ماه میں رفع هوکر نظر بحال هوجاتي ہے - اور آنکھه بنوانے اور عینک لگانے کي ضرورت نہیں رهتي ' قیمت في ماشه درجه خاص ۱۰ روپیه - درجه اعلی ۴ روپیه - درجه اول ۲ روپیه -

حبوب شباب اور دنیا بھر کي طاقتور دواؤں سے اعلی اور افضل ' مولد خون اور ممسک اور مقوي اعصاب هیں - نا طاقتي اور پیر و جوان کي هر قسم کي کمزوري بہت جلد رفع کرکے اعلی درجه کا لطف شباب دکھاتي هیں - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

طلسم شفا هر قسم کا اندروني اور بیروني درد اور سانپ اور بچھو اور دیوانه کتے کے کاٹے سے زخم کا درد چند لمحه میں دور ' اور بد هضمي ' قے ' اسہال ' منه اور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں کي ورم اور زخم اور جلدي اور امراض مثلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتي اُچھلنا ' خناق ' سرکی ' دانت کي درد ' گنٹھیا اور نقرس وغیره کیلیے ازحد مفید ہے - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

حسن افروز ایک منٹ میں سیاه فام کو گلفام بناکر اور چهره کي چھایاں اور سیاه داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بناتا ہے - قیمت في شیشي ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

تریاق سگ دیوانه اس کے استعمال سے دیوانه کتے کے کاٹے هوئے مریض کے پیشاب کے راسته مچھر کے برابر دیوانه کتے کے بچے خارج هوکر زهر کا آثر زائل ' اور مریض تندرست هوجاتا ہے - قیمت في شیشي ۱۰ روپیه نمونه ۳ روپیه -

طلائے مهانسه چهره کے کیلوں کي ورم ' درد اور سرخي رفع ' اور پکنا اور پھوٹنا مسدود کرکے انہیں تحلیل کرتا ہے - قیمت في شیشي ایک روپیه - حبوب مهانسه ان کے استعمال سے چهره پر کیلوں کا نکلنا موقوف هوجاتا ہے قیمت في شیشي ایک روپیه -

اکسیر هیضه هیضه ایک ایسي ادنے مرض نہیں ہے که هر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابي کے ساتھه انکا علاج کرسکے - لهذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافي نہیں هوا کرتي - اسکے ۳ درجه هوتے هیں - هر درجه کي علامات اور علاج مختلف ہے - پس جس کے پاس اکسیر هیضه نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نه هوں وه خواه کیسا هي قابل اور مستند ڈاکٹر کیوں نه هو اس مرض کا علاج درستي سے نہیں کرسکیگا - لهذا وبا کے دنوں میں هر سه قسم کي اکسیر هیضه تیار رکھني چاهئے - قیمت هر سه شیشي ۳ روپیه -

پته :— منیجر شفاخانه نسیم صحت دهلی دروازه لاهور

تاریخ حیات ملت اسلامیہ

مسئلہ قیام الہلال

کمترین کو پروردگار جل شانہ نے ایسے ملک میں رکھا ہے جہاں مسلمان اسلام کے طریقہ اور نام تک سے بیزار ہیں' ایسے لوگوںسے پھر کیا امید ہو سکتی ہے ؟ بتوں اور دیوتوں کی پرستش کرتے ہیں اور جملہ رسومات ہندؤں کے علانیہ کرتے ہیں - اگر انکو منع کیا جاوے کہ تم مسلمان ہوکر ایسا کیوں کرتے ہو؟ تو کہتے ہیں کہ ہمارے آبا و اجداد ایسا ہی کرتے آے ہیں - ہم ایسا ہی کرینگے - ہر چند تلقین کی جاتی ہے مگر نہیں سنتے' اور علانیہ رسومات شنیعہ میں شریک ہوتے ہیں - مسلمانوں کی یہ حالت دیکھکر سواے افسوس اور رنج کے کچھہ نہیں ہوسکتا - نام تو ان مسلمانوں کے ابراہیم' عبد الرحمان وغیرہ ہوتے ہیں' مگر فعل رام لعل وغیرہ کا کرتے ہیں - بارجود اس قحط الرجالی کے ایک خریدار کا پیدا کرنا بھی محالات سے تھا - اسی اضطراب اور قلق میں تھا کہ ایک ٹھیکہ دار جو محکمہ نہر میں کام کرتا ہے بہ تقریب ملاحظہ نیازمند سے ملاقی ہوا' اور ان سے اخبار الہلال کی خریداری کے واسطے عرض کیا گیا بہت رد و قدح کے بعد انہوں نے خریداری اخبار کی منظور کی -

خاکسار غضنفر علی چشتی سب اور سیر خریدار الہلال نمبر ۲۰۸۳

اخبار الہلال کے آخری فیصلہ کا مضمون اخبار میں پڑھکر میں بہت مضطرب ہوا' اور لگا تار کوشش کررہا تھا کہ بتعداد کافی خریدار فراہم کروں - شکر ہے خداوند کریم کا کہ مجھے اپنی کوشش میں کامیابی ہوی - سردست چار اصحاب خریداری پر آمادہ ہوے ہیں -

محمد خلیل اللہ شریف - تحصیلدار تعلقہ نظام آباد - دکن

صدا بصحرا کے جواب میں جو صداے لبیک ہندوستان کے ہر گوشہ سے بلند ہوئی ہے' اوس سے وہ حضرات واقف ہیں جنکو اخبار الہلال دیکھنے کا فخر حاصل ہے - اوسکے بقا کی ضرورت کا ہر متنفس قائل ہے - چنانچہ اس معاملہ میں درد مند دل رکھنے والے اصحاب نے خامہ فرسائی کی ہے - اس کے بعد مجھہ ہیچمدان کا اِس بارے میں کچھہ لکھنا اپنی نم مایگی کا اظہار کرنا ہے' اسلیے میں صرف یہ دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم اپنے حبیب پاک کے صدقہ سے اخبار الہلال کی اشاعت کو آپ کی خواہش سے زیادہ ترقی عطا فرماوے کہ اسکا یگانہ وجود مسلمانان ہند کیلیے علی الخصوص آیۃ رحمت سے کم نہیں ہے - اگر خدا نخواستہ یہ رسالہ بند ہوجاے تو جو زندگی کے آثار اب مسلمانان ہند میں پیدا ہوچلے ہیں' وہ یکسر نابود ہوجائینگے -

میں نے فی الحال چار خریدار خاص ضلع نظام آباد میں مہیا کیے ہیں اور خدا چاہے تو عنقریب اور خریدار بھی مہیا کیے جائینگے - وی پی روانہ کر دیجیے -

خاکسار احمد محی الدین حسین - مددکار ناظم جنگلات
مستقر نظام آباد - خریدار نمبر (۱۸۳۱) -

ایک خریدار حاضر ہے -

نیازمند خریدار نمبر ۳۹۲۰

براہ مہربانی مندرجہ ذیل تین صاحبوں کے نام ایک ایک سال کے لیے الہلال جاری فرمائیں -

تابعدار شیخ رحمت - اللہ ہیڈ ماسٹر اسکول گل امام

بالفعل ایک خریدار پیش کرتا ہوں - مزید کوشش جاری ہے -

محمد شمس الدین - از حیدر آباد دکن

مہربانی فرماکر اخبار الہلال میرے چچا صاحب کے نام جاری کر دیجیے -

عبد الحد - چھاونی شاہجہانپور خریدار الہلال نمبر ۳۱۰۴

مندرجہ ذیل دو اصحاب کے نام الہلال جاری کردیں - اور قیمت بذریعہ وی - پی - پارسل وصول فرمالیں - اس سے پہلے ایک خریدار بھیج چکا ہوں -

خاکسار محمد سعید - اسسٹنٹ انجینیر پشاور

مندرجہ ذیل چار اصحاب کے نام ایک سال کیلیے وی پی الہلال ارسال فرما کر ممنون فرماویں -

محمد یار عفی عنہ - خریدار نمبر ۳۸۹۱ از بہاول نگر

الہلال کو پبلک جس عزت کی نظر سے دیکھتی ہے اگر اوسکا اظہار آپ پر نکیا جاے تو یہ بھی ایک نوع کی ناشکری ہے - میری زبان و قلم میں طاقت نہیں کہ جناب کی سچی قومی خدمات کے متعلق کچھہ عرض کرسکوں - خداوند تعالے سے دعا ہے کہ وہ آپکو حوادث زمانہ سے مصئون و مامون رکھے اور ہماری درماندہ قوم کی مساعدت کی مزید توفیق عطا فرماے -

الہلال کے دو پرچہ بذریعہ وی پی حسب ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں -

آپکا خادم

محمد رضا حسین ازکھم میٹہ ضلع ورنگل - علاقۂ نظام

نوٹس بنام والدین طلباء مدرسۃ العلوم علی گڈہ

چونکہ طلباء اسکول اور اونکے والدین کو ان دو کالرا کیس کے بارہ میں جو حال میں اسکول میں وقوع میں آے ہیں کسیقدر پریشانی ہے - لہذا حسب ذیل اطلاع اسکی پریشانی دور کرنیکے واسطے شائع کیجاتی ہے :

(۱) بتاریخ ۴ جون سنہ ۱۹۱۴ع سرفراز بورڈنگ ہاؤس کے ایک لڑکے کو ہیضہ ہوا' اور اوسی روز انتقال ہوگیا -

(۲) ۹ جون سنہ ۱۹۱۴ع کو ممتاز ہاوس کا ایک باورچی بیمار پڑا' اور فوراً اچھا ہوگیا -

(۳) سرفراز بورڈنگ ہاوس بند کردیا گیا ہے' اور وہاں کے لڑکے ممتاز بورڈنگ میں منتقل کردیے گئے -

(۴) ممتاز ہاوس کا باورچی خانہ بند کردیا گیا' اور لڑکوں کو کالج کے باورچی خانہ سے کھانا پکوا کر کھلایا جاتا ہے -

(۵) صرف دو ایسے کیس وقوع میں آے اور اوسکے بعد پھر ہر ایک قسم کی احتیاط کیجا رہی ہے' تاکہ کوئی بیماری پھر نہو -

(۶) والدین کو کسی قسم کی پریشانی اپنے لڑکوں کے بارے میں نہونا چاہیے -

(۷) لہذا اُن والدین سے جنہوں نے اپنے لڑکوں کو بلا لیا ہے درخواست کیجاتی ہے کہ فوراً اونکو روانہ اسکول کردیں' تاکہ جو نقصان انکی تعلیم کا ہو رہا ہے آیندہ نہو -

قائم مقام ہڈ ماسٹر محمڈن کالج اسکول علی گڈہ

Printed & Published by A. K. AZAD, a the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 McLeod Street, Calcutta.

جام جہان نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کارآمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کرلئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیجیے - دنیا کے تمام سربستہ راز حاصل کر لیجیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں رہا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اہل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا ہو بصارت کی آنکھیں وا ہوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی انکے عہد بعہد کے حالات سوانعمری و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' انکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کہینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ' شتر ' گائے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی سوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی ہیں آپ ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیرگاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برہما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برہما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواہرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ہی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - اسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاہیں صنعتیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مفصل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ٥ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے - جو ہر وقت آنکھہ مٹکاتی رہتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

---

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ٦ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھ سکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ابھی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئی ہیں - نہ دیا سلائی کی ضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لیمپ اسکو اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرے سے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوے ایکدم کسیوجہ سے آٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم ہوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی ہوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی ہیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقام توھانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

هر فرمـايش ميں الهــلال كا حواله دينا ضروري هے

رينلڈ كي مسٹر يز اف دي كورٹ أف لندن

يه مشهور ناول جو كه سولـه جلدونميں هے ابهي چهپ كے نكلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قيمت كي چوتهائي قيمت ميں ديجاتي هے - اصلي قيمت چاليس ٤٠ روپيه اوراب دس ١٠ روپيه - نهايت عمده جلد هے جسميں سنهري حروف كي كتابت هے اور ٣١٦ هاف ٹون تصاوير هيں تمام جلديں دس روپيه وي - پي - اور ايک روپيه ١٣ آنـه محصول ڈاک -

امپيريل بک ڈپو - نمبر ٦٠ سريگوپال ملک لين - بهو بازار - كلكته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائين

ايک عجيب و غريب ايجاد اور حيرت انگيز شفا ' يه دوا دل دماغي شكايتونكو دفع كرتي هے - پژمرده دلونكو تازه كرتي هے - يه ايک نهايت موثر ٹانک هے جوكه ايكساں مرد اوركورت استعمال كر سكتے هيں - اسكے استعمال سے اعضاء رئيسه كو قوت پهونچتي هے - هسٹريه وغيره كو بهي مفيد هے چاليس گوليونكي بكس كي قيمت دو روپيه -

زينو ٹون

اس دوا كے بيروني استعمال سے ضعف باه ايک بار كي دفع هو جاتي هے - اس كے استعمال كر تے هي آپ فائده محسوس كرينگے قيمت ايک روپيه آٹهه آنه -

هائي ڈرولين

اب نشتر كرانے كا خوف جا تا رها -

يه دوا آب نزول - فيل پا وغيره كے واسطے نهايت مفيد ثابت هوا هے - صرف اندروني و بيروني استعمال سے شفا حاصل هوتي هے -

ايک ماه كے استعمال سے يه امراض بالكل دفع هو جاتي هے قيمت دس روپيه اور دس دنكے دوا كي قيمت چار روپيه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم كے جنون كا مجرب دوا

اسكے استعمال سے هرقسم كا جنون خواه نوبتي جنون ' مرگي واله جنون ' غمگين رهنے كا جنون ' عقل ميں فتور ' بے خوابي و موسمي جنون ' وغيره وغيره دفع هوتي - هے اور وه ايسا صحيح و سالم هوجاتا هے كه كبهي ايسا گمان تک بهي نهيں هوتا كه وه كبهي ايسے مرض ميں مبتلا تها -

قيمت في شيشي پانچ روپيه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قيمت - پسند نهونے سے واپس

عمده نئے چالكي جيب گهڑياں ٹهيک وقت دينے والي اور ديكهنے ميں بهي عمده فائده عام كے واسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں دي جارهي هيں جسكي گارنٹي تين سال تک كے ليے كي جاتي هے -

اصلي قيمت سات روپيه چوده آنه اور نو روپيه چوده آنه نصف قيمت تين روپيه پندره آنه اور چار روپيه پندره آنه هر ايک گهڑي كے همراه سنهرا چين اور ايک فونٹين پين اور ايک چاقو مفت ديے جائينگے -

كلائي واچ اصلي قيمت نو روپيه چوده آنه اور تيره روپيه چوده آنه نصف قيمت - چار روپيه پندره آنه اور چهه روپيه پندره آنه باندهنے كا فيته مفت ملايگا -

كمپٹيشن واچ كمپني نمبر ٢٠ مدن متر لين كلكته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونيم سرِيلا فائده عام كے واسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں دي جاويگي يه ساگن كي لكڑي كي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سينگل ريڈ قيمت ٣٨ - ٤٠ - ٥٠ - روپيه اور نصف قيمت ١٩ - ٢٠ - اور ٢٥ - روپيه ڈبـل ريڈ قيمت ٦٠ ٧٠ و ٨٠ روپيه: نصف قيمت ٣٠ و ٣٥ و ٤٠ روپيه هے آڈر كے همراه ٥ - روپيه پيشگي روانه كرنا چاهيئے -

كمرشيل هارمونيم فيكٹـري نمبر ١٠/٣ لوئر چيت پورروڈ كلكته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجيب و غريب مالش

اس كے استعمال سے كهوئي هوئي قوت پهر دو باره پيدا هوجاتي هے - اسكے استعمال ميں كسي قسم كي تكليف نهيں هوتي - مايوسي مبدل پهوهي كـر ديتي هے قيمت في شيشي دو روپيه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسكے استعمال سے بغير كسي تكليف اور بغير كسي قسم كي جلد پر داغ آنے كے تمام روئيں اڑجاتي هيں - قيمت تين بكس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

سنـكاري فلوٹ

تين سال كي گارنٹي

بهترين اور سـريلي آواز كي هارمونيم
سنگل ريڈC سے تک C يا F سے F تک
قيمت ١٥ - ١٨ - ٢٢ - ٢٥ روپيه
ڈبل ريڈ قيمت ٢٢ - ٢٧ - ٣٢ روپيه
اسكے ماسوا هرقسم اور هر صفت كا هرمونيم همارے يهاں موجود هے -
هر فرمايش كے سـاتهه ٥ روپيه بطور پيشگي آنا چاهيے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچـاس برس كے تجربه كار

ڈاكٹر رائے - صاحب كے - سي - داس كا ايجاد كرده - آوالا سهائے - جو مستورات كے كل امراض كے ليے تير بهدف هے ' اسكے استعمال سے كل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتي هے ' اور نهايت هي مفيد هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا - دفعتاً بند هو جانا - كم هونا - بے قاعده آنا - تكليف كے ساتهه جاري هونا - متواتر يا زياده مدت تک نهايت زياده جاري هونا - اس كے استعمال سے بانجهه عورتيں بهي باردار هوتي هيں -

ايک بكس ٢٨ گوليوں كي قيمت ايک روپيه -

سـوا تسهائے گوليـاں

يه دوا ضعف قوت كے واسطے تير بهدف كا حكم ركهتي هے - كيسا هي ضعف كيوں نه هو اسكے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جوكه بيان سے باهر هے - شكسته جسموں كو از سرنو طاقت ديكر مضبوط بناتي هے ' اور طبيعت كو بشاش كرتي هے -

ايک بكس ٢٨ گوليوں كي قيمت ايک روپيه

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سـلـوائـٹ

اس دوا كے استعمال سے هرقسم كا ضعف خواه اعصابي هو يا دماغي يا اوركسي وجه سے هوا هو دفع كرديتي هے ' اور كمزور قوي كو نهايت طاقتور بنا ديتي هے - كل دماغي اور اعصابي اور دلي كمزوريونكو دفع كركے انسان ميں ايک نهايت هي حيرت انگيز تغير پيدا كرديتي هے - يه دوا هر عمر والے كے واسطے نهايت هي مفيد ثابت هوئي هے - اسكے استعمال سے كسي قسم كا نقصان نهيں هوتا هے سوائے فائده كے

قيمت في شيشي ايک روپيه

S. C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta.

مسلمان مستورات كي ديني ، اخلاقی، مذهبی حالت سنوارنیکا بهترین ذریعه

نهایت عمده خوبصورت ایکهزار صفحه سے زیاده كي كتاب بهشتی زیور قیمت ۲ روپیه ساڑھے ۱۰ آنه محصول ۷ آنه -

جسکو هندوستان کے مشهور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامة حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تهانوي نے خاص مستورات كي تعليم کے لیے تصنیف فرماکر عورتوں كي ديني و دنیاوي تعلیم کا ایک معتبر نصاب مهیا فرما دیا ہے - یه کتاب قرآن مجید و صحاح سته (احادیث نبوي صلی الله علیه وسلم) و فقه حنفی کا اُردو میں لب لباب ہے - اور تمام اهل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب ہے - اسکے مطالعه سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اُردو کے عالم دین بن سکتے هیں - اور هر قسم کے مسائل شرعیه اور دینوي امور سے واقف هو سکتے هیں - اس نصاب کي تکمیل کیلیے زیاده عمر اور زیاده وقت کي ضرورت نهیں - اُردو پڑھي هوئي عورتیں اور تعلیم یافته مرد بلا مدد اُستاد اسکو بهت اچهی طرح پڑھ سکتے هیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اُردو خواں نهیں وه تهوڑے عرصه میں اسکے حصه اول سے ابجد پڑھکر اُردو خواں بن سکتے هیں - اور باقي حصوں کے پڑھنے پر قادر هو سکتے هیں - لڑکیوں اور بچوں کے لیے قرآن مجید کے ساتهه اسکي بهي تعلیم جاري کردي جاتي ہے' اور قرآن مجید کے ساتهه ساتهه یه کتاب ختم هو جاتي ہے (چنانچه اکثر مکاتب و مدارس اسلامیه میں یهی طرز جاري ہے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل هوئي ہے که اسوقت تک بار بار چهپکر ساتهه ستر هزار سے زیاده شائع هو چکي ہے - دهلي' لکهنؤ' کانپور' سهارنپور مراد آباد وغیره میں گهر گهر یه کتاب موجود ہے - انکے علاوه هندوستان کے بڑے بڑے شهروں میں صدها جلدیں اس کتاب کی پهنچ چکي هیں' اور بعض جگهه مسجد کے اماموں کے پاس رکهي گئي ہے که نماز کے بعد اهل محله کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے هیں اور هر حصے کے ۹۶ صفحات هیں اور ساڑھے ۳ آنه قیمت -

حصه اول الف با تا - خط لکهنے کا طریقه - عقائد ضروریه - مسائل وضو غسل وغیره -

حصهٔ دویم حیض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل وترکیب

حصهٔ سویم روزه' زکوة' قرباني' حج' منت' وغیره کے احکام -

حصهٔ چهارم طلاق' نکاح' مهر' ولی عدت وغیره -

حصهٔ پنجم معاملات' حقوق معاشرت زوجین' قواعد تجوید و قرات -

حصهٔ ششم اصلاح و تردید رسوم مروجه شادي غمی میلاد عرس چهلم دسواں وغیره -

حصهٔ هفتم اصلاح باطن تهذیب اخلاق ذکر قیامت جنت و نار -

حصهٔ هشتم نیک بي بیوں کي حکایتیں وسیرت و اخلاق نبوي -

حصهٔ نهم ضروري اور مفید علاج معالجه تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصهٔ دهم دنیاوي هدایتیں اور ضروري باتیں حساب وغیره و قواعد ڈاک -

گیارهواں حصه بهشتي گوهر ہے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور هیں - اسکی قیمت ساڑھے ۷ آنه - اور صفحات ۱۷۴ هیں - پورے گیاره حصوں کي قیمت ۲ روپیه ساڑھے ۱۰ آنه اور محصول ۷ آنه ہے - لیکن پوري کتاب کے خریداروں کو صرف ۳ روپیه کا ویلو روانه هوگا' اور تقویم شرعي و بهترین جهیز مفت نذر هوگا -

بهترین جهیز - رخصت کے وقت بیٹي کو نصیحت حضرت مولانا کا پسند فرمایا هوا رساله قیمت دو پیسه -

تقویم شرعي - یعني بطرز جدید اسلامي جنتري سنه ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علي صاحب کے مضامین نے عزت بخشي ہے - دیندار حضرات کا خیال ہے که آجتک ایسی جنتري مرتب نهیں هوئي قیمت ڈیڑھ آنه -

راقـــــم

فقیر اصغر حسین هاشمي - دار العلوم مدرسهٔ اسلامیهٔ دیوبند ضلع سهارنپور

دیـــوان وحشـــت

(یعنی مجموعهٔ کلام اردو و فارسی جناب مولوي رضا علی صاحب - وحشت)

یه دیوان فصاحت و بلاغت کي جان ہے' جسمیں قدیم و جدید شاعري کي بهترین مثالیں موجود هیں' جسکی زبان کي نسبت مشاهیر عصر متفق هیں که دهلي اور لکهنؤ کي زبان کا عمده نمونه ہے' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوي ہے - اسکا شائع هونا شعر و شاعري بلکه یوں کهنا چاهیے که اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک اهم واقعه خیال کیا گیا ہے - حسن معاني کے ساتهه ساتهه سلاست بیان' چستي بندش اور پسندیدگي الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندها ہے که جسکو دیکهکر نکته سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کي صدا بلند کي ہے -

مولانا حالي فرماتے هیں ...... " آینده کیا اردو کیا فارسي دونوں زبانوں میں ایسے نگے دیوان کے شائع هونے کي بهت هي کم امید ہے ...... آپ قدیم اهل کمال کي یادگار اور انکا نام زنده کرنے والے هیں - " قیمت ایک روپیه -

المشتهر

عبد الرحمن' اثر - نمبر ۱۹ - کڑایه روڈ - ڈاکخانه بالیگنج - کلکته

علمی ذخیـــرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا و علما کے حالات هیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھه یه خصوصیت رکھتا ہے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشهور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۴۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے که مذهب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن، حدیث، فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا ہے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تھا که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کرکے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي، مالي، فوجي انتظامات اور ذاتي فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنه ۹۷۳ هجري کي کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغني صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے - نامي پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھه عربي و فارسي میں بھي کوئي کتاب لکھي نهیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قافیه کے اصول و ضوابط بھي مذکور هیں، اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحه - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنی طب متعلقه مقدمات فوجداري ہے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۹ روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یه کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ، تهذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھه مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۹۵۹) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۹ روپیه -

(۱۴) مشاهیر اسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا و ضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلن نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے هیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب " دي جنگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خاں بي - اے جس میں انوار سهیلي کی طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي هیں - حجم ۳۹۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراماٹین کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کی تدابیر کے ساتھه ساتھه قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) انسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري - حجم (۱۲۲۹) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں، اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائی گئي ہے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفید علم پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیه -

(۲۳) فهرست کتب خانه آصفیه - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتھه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں انهیں اس کا مطالعه کرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خداداد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۹۴) صفحه (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیه -

(۲۵) نقش ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیه -

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اُردو' بنگلہ' گجراتي' اور مرھٹي ھفتہ وار رسالوں میں الهـلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ھفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ھیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

روغن بیگم بہـــار

حضرات اھلکار امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار' وکلا' طلبہ' مدرسین ' معلمین' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھي دیکھا اور پڑھا ہے' ایک عرصے کي فکر اور سونچ کے بعد بہترے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوي روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا ہے ' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخہ ہے ' اسکے متعلق اصلي تعریف بھي قبل از امتحان وپیش از تجربہ مبالغہ سمجھي جا سکتي ہے صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاھر ہو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹر کبیراجي تیل نکلے ھیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھي کرتے ھیں آیا یہ یوناني روغن بیگم بہار امراض دماغي کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغي امراض کبھي غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھي شدت حرارت کے باعث اور کبھي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ہو جاتے ھیں' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کي رعایت رکھي گئي ہے تاکہ ہر ایک مزاج کے موافق ہر مرطوب ومقوي دماغ ہونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کي خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رھیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بھي ضائع نہیں ہوگي - قیمت في شیشي ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۸ آنہ -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني مڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعني -

بٹیکا ـــ کے خواص بہت ھیں ' جن میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي ' جواني دائمي ' اور جسم کي راحت ہے ' ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کي آزمایش کي ضرورت ہے -

راما لرنجن تیلہ اور برنمیر الجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجي جائیگي -

" ونڈر فل کالیھو " کو بھي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ مسک پاس اور الکٹریک ویگر پوسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۲ آنہ یوناني لوٹ باؤڈر کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لکھنے پر مفت بھیجي جاتي ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل ھال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta

روزانـہ الهـــلال

چونکہ ابھي شائع نہیں ہوا ہے ' اسلیے بذریعہ ھفتہ وار مشتہر کیا جاتا ہے کہ ایمبرائیڈري یعني سوزني کام کے گل دار پلنگ پوش ' میـز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامدار چوغے ' کرتے ' رفلي پارچات ' شـال ' الوان ' چـادریں ' لوئیاں ' نقاشي مینا کاري کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیرہ - جدوار ' زیرہ ' گل بنفشہ وغیرہ وغیرہ ہم سے طلب کـریں - فہرست مفت ارسال کي جاتي ہے - (دي کشمیر کواپریٹیو سوسائٹي - سري نگر - کشمیر)

تمام مسلمانوں کو ان کتابوں کا پڑھنا نہایت ضـروري ہے

الاســــلام سب سے پہلي بات جو مسلمانوں کے لیے ضروري ہے یہ ہے کہ وہ مذھب اسلام کے عقاید ضروریہ سے واقف ہوں' اور ان کو خدا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق درست رکھیں - کیونکہ اگر عقائد درست نہیں تو اعمال برباد ھیں - آجتک بچوں اور عورتوں کو ایمان واعتقاد کي باتیں سکھانے کے لیے کوئي کتاب نہیں لکھي گئي تھي - مولانا فتح محمد خان صاحب مترجم قرآن مجید نے الاسلام لکھکر اس ضرورت کو پورا کردیا ہے - خدا کي توحید کا جس کو آمیزش شرک سے پاک رکھنا نہایت ضروري ہے ' بچوں کي سمجھہ کے مطابق چھپا عمدہ بیان اس کتاب میں ہے - یقیناً کسي کتاب میں نہیں - علماے کرام نے اس کتاب کو بہت پسند فرمایا ' اور نہایت مفید بیان کیا ہے - مولوي نذیر احمد صاحب نے تو انداز بیان سے خوش ہوکر جا بجا الفاظ تحسین سے داد سخن شناسي بھي دي ہے - بعض اسلامي ریاستوں اور انجمنوں نے اسکو اپنے مدارس میں داخل نصاب دیني کردیا ہے - پس اگر آپ اپنے اهل و عیال کو صحیح الاعتقاد اور خالص مومن بنانا چاھتے ہوں تو یہ کتاب انکو ضرور پڑھوا لیجے - قیمت آٹھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات پہلا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے جو قرآن مجید میں مذکور ھیں اُردو میں لکھے گئے ھیں - اول تو قصے جو انسان کو بالطبع مرغوب ھیں' پھر خلاق فصاحت کے بیان فرمائے ہوئے' ناممکن تھا کہ جو شخص کلام خدا سے ذرا بھي محبت رکھتا ہو' اور اس کے دل میں قرآن مجید کي کچھہ بھي عزت و عظمت ہو وہ ان کے پڑھنے یا سننے کي سعادت حاصل نہ کرتا - یہي سبب ہے کہ تھوڑے ھي عرصے میں یہ کتاب اب چوتھي بار چھپي ہے - پڑھنے والا انکو پڑھکر پاکیزہ خیال اور صالح الاعمال بنتا ہے - مسلمانوں کے لیے یہ کتاب نعمت عظمی ہے قیمت چھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات دوسرا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے اور حکایتیں جو کتب حدیث میں مرقوم ھیں ' انتخاب کرکے اُردو میں جمع کي گئي ھیں - اور ان سے بھي وھي فائدہ حاصل ہوتا ہے ' جو قرآن مجید کے قصوں سے ہوتا ہے - نہایت پر لطف اور بیش بہا چیز ہے - قیمت پانچ آنے

یہ تینوں کتابیں بہ نشان ذیل دستیاب ہوتي ھیں :

نذیـر محمد خان کمپني - لاھـور

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہو گئی ہیں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے ' نیز آسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ویروپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغنی نمبر ۲۲۰ و ۲۳ کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

S.C. MITRA & Co

بہترین طباعت اور عمدہ تیاری

ہندوستانی ڈرین فرد

کارخانہ

ہاف ٹون - لائن اور رنگین بلاک کیواسطے

ہزاروں روپیہ صرف کرکے یہ کارخانہ شروع کیا گیا ہے جسکے تمام آلات و سامان ... کی

کارخانہ کی خصوصیات

(۱) وقت مقررہ پر ہر چیز تیار کرنا (۲) کم قیمت

(۳) ہر قسم اور ... کی ... کی پوری طرح تعمیل کرنا -

المشتہر - ایس - سی - مترا اینڈ کو نمبر ... کلکتہ

TARIKEL BAGAN LANE

CALCUTTA

مسیحا کا ... تیل

سر کے بالوں کیلیے نہایت مفید اور خوشبودار

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بساکر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدہ کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربہ سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو چھانٹکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اعلی لطافت اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر اکسیر دافع بخار ہر قسم

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیم اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

اپنا فاضل وقت روپیہ حاصل کرنے میں صرف کیجیے

اپنے مکان پر فرصت کے وقت کام کرکے روپیہ زیادہ حاصل کیجیے - نا تجربہ کاری کا خیال نہ کیجئے - اگر آپ اپنی آمدنی میں ترقی کرنا چاہیں تو ہملوگ آپکو مدد دیسکتے ہیں - اتنا جتناکہ تین روپیہ روزانہ چست وچالاک کاریگرونسے کیا جاسکتا ہے -

ہرجگہہ - ہر مذہب - ہرفرقہ اور ہرقوم کے ہزاروں آدمی اپنا فاضل وقت روپیہ حاصل کرنے میں صرف کر رہے ہیں - پھر آپ کیوں نہیں کرتے ؟

پوری حالت کیواسطے لکھیں - اسکو چھوڑ نہ دیں - آج ہی لکھیں - اطمینان شدہ کاریگران ہر جگہہ .... کیا کہتے ہیں ؟ پڑھیے :

جہجر ضلع روہتک
۲۰ ڈسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع

میں نے کل خط آپکا پایا جسکا میں ممنون ہوں - دو درجن جوڑہ مردانہ جرابیں حسب ہدایت آنجناب ٹھیک بناکر روانہ کرتا ہوں - یقین ہے کہ یہ سب منظور ہونگی - میں آپکے اس حسن سلوک کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں - میں خوشی کیساتھہ دریافت کنندہ کو سفارش کرونگا اور اگر آپ اپنے نئے خریداروںکو ہمارا حوالہ دیں تو اُنکو بھی سفارش کرونگا - ہم اُن لوگونکو جو اسکے خواستگار ہیں سکھلا سکتے ہیں - میں آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں -

دستخط بی - اس - اصغر حسن (علیگ)

گنیز و ہیلر اینڈ کمپنی ڈپارٹمنٹ نمبر ۳ - ۲۱۱
لنڈ سی اسٹریٹ - کلکتہ

Dept. No. 3.

اطلاع

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی مسئله بغیر قیمت کے بڑھاے حل هو جائیگا -

مینجر

الهلال کی ششماهی مجلدات
قیمت میں تخفیف

الهلال کی شش ماهی مجلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹھه روپیه میں فروخت هوتی تھیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو، اسکی قیمت صرف پانچ روپیه کردی گئی هے -

الهلال کی دوسری اور تیسری جلد مکمل موجود هے - جلد نهایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشته پر سنهری حروف میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بھی هیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق ملک کا علم فیصله پیش کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچھه ایسی زیاده قیمت نهیں هے [illegible] رهگئی هیں

(منیجر)